کتابِ مقدّس

توریت، تاریخی صحائف، صحائفِ حکمت و زبور، صحائفِ انبیا اور انجیل

اصل عبرانی، ارامی اور یونانی متن سے نیا اُردو ترجمہ

ناشرین

جیولنِکس ریسورس کنسلٹینٹس

بار ———— دوم
تعداد ———— دس ہزار

۲۰۱۵ء

The Old and New Testament in Modern Urdu
Translated from the Original Hebrew, Aramaic and Greek
Urdu Geo Version (UGV)

Published by
Geolink Resource Consultants, LLC
10307 W. Broadstreet, #169, Glen Allen, Virginia
23060, United States of America

http://urdugeoversion.com

جیولنک ریسورس کنسلٹینٹس نے مکتبۂ جدید پریس، لاہور سے چھپوا کر شائع کیا۔

فہرستِ کتب

توریت

تاریخی صحائف

صحائفِ حکمت اور زبور

صحائفِ انبیا

انجیلِ مقدّس

حرفِ آغاز

عزیز قاری! آپ کے ہاتھ میں کتابِ مقدّس کا نیا اُردو ترجمہ ہے۔ یہ الٰہی کتاب انسان کے لئے اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔ اِس میں انسان کے ساتھ اللہ کی محبت اور اُس کے لئے اُس کی مرضی اور منشا کا اظہار ہے۔

کتابِ مقدّس پرانے اور نئے عہد نامے کا مجموعہ ہے۔ پرانا عہد نامہ توریت، تاریخی صحائف، حکمت اور زبور کے صحائف، اور انبیا کے صحائف پر مشتمل ہے۔ نیا عہد نامہ انجیلِ مقدّس کا پاک کلام ہے۔

پرانے عہد نامے کی اصل زبان عبرانی اور ارامی اور نئے عہد نامے کی یونانی ہے۔ زیرِ نظر متن اِن زبانوں کا براہِ راست ترجمہ ہے۔ مترجم نے ہر ممکن کوشش کی ہے کہ اصل زبانوں کا صحیح صحیح مفہوم ادا کرے۔

پاک کلام کے تمام مترجمین کو دو سوالوں کا سامنا ہے: پہلا یہ کہ اصل متن کا صحیح صحیح ترجمہ کیا جائے۔ دوسرا یہ کہ جس زبان میں ترجمہ کرنا مقصود ہو اُس کی خوب صورتی اور چاشنی بھی برقرار رہے اور پاک متن کے ساتھ وفاداری بھی متاثر نہ ہو۔ چنانچہ ہر مترجم کو فیصلہ کرنا ہوتا ہے کہ کہاں تک وہ لفظ بلفظ ترجمہ کرے اور کہاں تک اُردو زبان کی صحت، خوب صورتی اور چاشنی کو مدِ نظر رکھتے ہوئے قدرے آزادانہ ترجمہ کرے۔ مختلف ترجموں میں جو بعض اوقات تھوڑا بہت فرق نظر آتا ہے اُس کا یہی سبب ہے کہ ایک مترجم اصل الفاظ کا زیادہ پابند رہا ہے جبکہ دوسرے نے مفہوم کو ادا کرنے میں اُردو زبان کی رعایت کر کے قدرے آزاد طریقے سے مطلب کو ادا کرنے کی کوشش کی ہے۔ اِس ترجمے میں جہاں تک ہو سکا اصل زبان کے قریب رہنے کی کوشش کی گئی ہے۔ یاد رہے کہ سرخیاں اور عنوانات متن کا حصہ نہیں ہیں۔ اُن کو محض قاری کی سہولت کی خاطر دیا گیا ہے۔

چونکہ اصل زبانوں میں انبیا کے لئے عزت کے وہ القاب استعمال نہیں کئے گئے جن کا آج کل رواج ہے، اِس لئے الہامی متن کے احترام کو ملحوظِ خاطر رکھتے ہوئے ترجمے میں القاب کا اضافہ کرنے سے گریز کیا گیا ہے۔

کتابِ مقدّس میں مذکور جواہرات کا ترجمہ جدید سائنسی تحقیقات کے مطابق کیا گیا ہے۔

چونکہ وقت کے ساتھ ساتھ ناپ تول کی مقداریں قدرے بدل گئیں اِس لئے ترجمے میں اُن کی ادائیگی میں خاص مشکل پیش آئی۔

جہاں روح کا لفظ صیغہ مذکر میں ادا کیا گیا ہے وہاں اُس سے مراد روح القدس یعنی خدا کا روح ہے۔ جب وہ اَور معنوں میں مستعمل ہے تب معمول کے مطابق صیغہ مؤنث استعمال ہوا ہے۔

انجیلِ مقدّس میں بپتسمہ دینے کا لغوی مطلب غوطہ دینا ہے۔ جس شخص کو بپتسمہ دیا جاتا ہے اُسے پانی میں غوطہ دیا جاتا ہے۔

باری تعالیٰ کے فضل سے کتابِ مقدّس کے کئی اُردو ترجمے دست یاب ہیں۔ اِن سب کا مقصد یہی ہے کہ اصل زبان کا مفہوم ادا کیا جائے۔ اِن کا آپس میں مقابلہ نہیں ہے بلکہ مختلف ترجموں کا ایک دوسرے کے ساتھ موازنہ کرنے سے اصلی زبان کے مفہوم کی گہرائی اور وسعت سامنے آتی ہے اور یوں مختلف ترجمے مل کر کلامِ مقدّس کی پوری تفہیم میں معاون ثابت ہوتے ہیں۔

اللہ کرے کہ یہ ترجمہ بھی اُس کے زندہ کلام کا مطلب اور مقصد اور اُس کی وسعت اور گہرائی کو زیادہ صفائی سے سمجھنے میں مدد کا باعث بنے۔

ناشرین

توریت

اصل عبرانی متن سے نیا اُردو ترجمہ

پیدائش

دنیا کی تخلیق کا پہلا دن: روشنی

1 ابتدا میں اللہ نے آسمان اور زمین کو بنایا۔ 2 ابھی تک زمین ویران اور خالی تھی۔ وہ گہرے پانی سے ڈھکی ہوئی تھی جس کے اوپر اندھیرا ہی اندھیرا تھا۔ اللہ کا روح پانی کے اوپر منڈلا رہا تھا۔

3 پھر اللہ نے کہا، ”روشنی ہو جائے“ تو روشنی پیدا ہو گئی۔ 4 اللہ نے دیکھا کہ روشنی اچھی ہے، اور اُس نے روشنی کو تاریکی سے الگ کر دیا۔ 5 اللہ نے روشنی کو دن کا نام دیا اور تاریکی کو رات کا۔ شام ہوئی، پھر صبح۔ یوں پہلا دن گزر گیا۔

دوسرا دن: آسمان

6 اللہ نے کہا، ”پانی کے درمیان ایک ایسا گنبد پیدا ہو جائے جس سے نچلا پانی اوپر کے پانی سے الگ ہو جائے۔“ 7 ایسا ہی ہوا۔ اللہ نے ایک ایسا گنبد بنایا جس سے نچلا پانی اوپر کے پانی سے الگ ہو گیا۔ 8 اللہ نے گنبد کو آسمان کا نام دیا۔ شام ہوئی، پھر صبح۔ یوں دوسرا دن گزر گیا۔

تیسرا دن: خشک زمین اور پودے

9 اللہ نے کہا، ”جو پانی آسمان کے نیچے ہے وہ ایک جگہ جمع ہو جائے تاکہ دوسری طرف خشک جگہ نظر آئے۔“ ایسا ہی ہوا۔ 10 اللہ نے خشک جگہ کو زمین کا نام دیا اور جمع شدہ پانی کو سمندر کا۔ اور اللہ نے دیکھا کہ یہ اچھا ہے۔ 11 پھر اُس نے کہا، ”زمین ہریاول پیدا کرے، ایسے پودے جو بیج رکھتے ہوں اور ایسے درخت جن کے پھل اپنی اپنی قسم کے بیج رکھتے ہوں۔“ ایسا ہی ہوا۔ 12 زمین نے ہریاول پیدا کی، ایسے پودے جو اپنی اپنی قسم کے بیج رکھتے اور ایسے درخت جن کے پھل اپنی اپنی قسم کے بیج رکھتے تھے۔ اللہ نے دیکھا کہ یہ اچھا ہے۔ 13 شام ہوئی، پھر صبح۔ یوں تیسرا دن گزر گیا۔

چوتھا دن: سورج، چاند اور ستارے

14 اللہ نے کہا، ”آسمان پر روشنیاں پیدا ہو جائیں تاکہ دن اور رات میں امتیاز ہو اور اِسی طرح مختلف موسموں، دنوں اور سالوں میں بھی۔ 15 آسمان کی یہ روشنیاں دنیا کو روشن کریں۔“ ایسا ہی ہوا۔ 16 اللہ نے دو بڑی روشنیاں

بنائیں، سورج جو بڑا تھا دن پر حکومت کرنے کو اور چاند جو چھوٹا تھا رات پر۔ اِن کے علاوہ اُس نے ستاروں کو بھی بنایا۔ 17 اُس نے اُنہیں آسمان پر رکھا تاکہ وہ دنیا کو روشن کریں، 18 دن اور رات پر حکومت کریں اور روشنی اور تاریکی میں امتیاز پیدا کریں۔ اللہ نے دیکھا کہ یہ اچھا ہے۔ 19 شام ہوئی، پھر صبح۔ یوں چوتھا دن گزر گیا۔

پانچواں دن: پانی اور ہَوا کے جاندار

20 اللہ نے کہا، ”پانی آبی جانداروں سے بھر جائے اور فضا میں پرندے اُڑتے پھریں۔“ 21 اللہ نے بڑے بڑے سمندری جانور بنائے، پانی کی تمام دیگر مخلوقات اور ہر قسم کے پَر رکھنے والے جاندار بھی بنائے۔ اللہ نے دیکھا کہ یہ اچھا ہے۔ 22 اُس نے اُنہیں برکت دی اور کہا، ”پھلو پھولو اور تعداد میں بڑھتے جاؤ۔ سمندر تم سے بھر جائے۔ اِسی طرح پرندے زمین پر تعداد میں بڑھ جائیں۔“ 23 شام ہوئی، پھر صبح۔ یوں پانچواں دن گزر گیا۔

چھٹا دن: زمین پر چلنے والے جانور اور انسان

24 اللہ نے کہا، ”زمین ہر قسم کے جاندار پیدا کرے: مویشی، رینگنے والے اور جنگلی جانور۔“ ایسا ہی ہوا۔ 25 اللہ نے ہر قسم کے مویشی، رینگنے والے اور جنگلی جانور بنائے۔ اُس نے دیکھا کہ یہ اچھا ہے۔

26 اللہ نے کہا، ”آؤ اب ہم انسان کو اپنی صورت پر بنائیں، وہ ہم سے مشابہت رکھے۔ وہ تمام جانوروں پر حکومت کرے، سمندر کی مچھلیوں پر، ہَوا کے پرندوں پر، مویشیوں پر، جنگلی جانوروں پر اور زمین پر کے تمام رینگنے والے جانداروں پر۔“ 27 یوں اللہ نے انسان کو اپنی صورت پر بنایا، اللہ کی صورت پر۔ اُس نے اُنہیں مرد اور عورت بنایا۔ 28 اللہ نے اُنہیں برکت دی اور کہا، ”پھلو پھولو اور تعداد میں بڑھتے جاؤ۔ دنیا تم سے بھر جائے اور تم اُس پر اختیار رکھو۔ سمندر کی مچھلیوں، ہَوا کے پرندوں اور زمین پر کے تمام رینگنے والے جانداروں پر حکومت کرو۔“

29 اللہ نے اُن سے مزید کہا، ”تمام بیج دار پودے اور پھل دار درخت تمہارے ہی ہیں۔ مَیں اُنہیں تم کو کھانے کے لئے دیتا ہوں۔ 30 اِس طرح مَیں تمام جانوروں کو کھانے کے لئے ہریالی دیتا ہوں۔ جس میں بھی جان ہے وہ یہ کھا سکتا ہے، خواہ وہ زمین پر چلنے پھرنے والا جانور، ہَوا کا پرندہ یا زمین پر رینگنے والا کیوں نہ ہو۔“ ایسا ہی ہوا۔ 31 اللہ نے سب پر نظر کی تو دیکھا کہ وہ بہت اچھا بن گیا ہے۔ شام ہوئی، پھر صبح۔ چھٹا دن گزر گیا۔

ساتواں دن: آرام

2 یوں آسمان و زمین اور اُن کی تمام چیزوں کی تخلیق مکمل ہوئی۔ 2 ساتویں دن اللہ کا سارا کام تکمیل کو پہنچا۔ اِس سے فارغ ہو کر اُس نے آرام کیا۔ 3 اللہ نے ساتویں دن کو برکت دی اور اُسے مخصوص و مقدّس کیا۔ کیونکہ اُس دن اُس نے اپنے تمام تخلیقی کام سے فارغ ہو کر آرام کیا۔

آدم اور حوا

4 یہ آسمان و زمین کی تخلیق کا بیان ہے۔ جب رب خدا نے آسمان و زمین کو بنایا 5 تو شروع میں جھاڑیاں اور پودے نہیں اُگتے تھے۔ وجہ یہ تھی کہ اللہ نے بارش کا

انتظام نہیں کیا تھا۔ اور ابھی انسان بھی پیدا نہیں ہوا تھا کہ زمین کی کھیتی باڑی کرتا۔ 6 اِس کی بجائے زمین میں سے دُھند اُٹھ کر اُس کی پوری سطح کو تر کرتی تھی۔ 7 پھر رب خدا نے زمین سے مٹی لے کر انسان کو تشکیل دیا اور اُس کے نتھنوں میں زندگی کا دم پھونکا تو وہ جیتی جان ہوا۔

8 رب خدا نے مشرق میں ملکِ عدن میں ایک باغ لگایا۔ اُس میں اُس نے اُس آدمی کو رکھا جسے اُس نے بنایا تھا۔ 9 رب خدا کے حکم پر زمین میں سے طرح طرح کے درخت پھوٹ نکلے، ایسے درخت جو دیکھنے میں دل کش اور کھانے کے لئے اچھے تھے۔ باغ کے بیچ میں دو درخت تھے۔ ایک کا پھل زندگی بخشتا تھا جبکہ دوسرے کا پھل اچھے اور بُرے کی پہچان دلاتا تھا۔ 10 عدن میں سے ایک دریا نکل کر باغ کی آب پاشی کرتا تھا۔ وہاں سے بہہ کر وہ چار شاخوں میں تقسیم ہوا۔ 11-12 پہلی شاخ کا نام فیسون ہے۔ وہ ملکِ حویلہ کو گھیرے ہوئے بہتی ہے جہاں خالص سونا، گوگل کا گوند اور عقیقِ احمر[a] پائے جاتے ہیں۔ 13 دوسری کا نام جیحون ہے جو کوش کو گھیرے ہوئے بہتی ہے۔ 14 تیسری کا نام دِجلہ ہے جو اسور کے مشرق کو جاتی ہے اور چوتھی کا نام فرات ہے۔

15 رب خدا نے پہلے آدمی کو باغِ عدن میں رکھا تاکہ وہ اُس کی باغ بانی اور حفاظت کرے۔ 16 لیکن رب خدا نے اُسے آگاہ کیا، ”تجھے ہر درخت کا پھل کھانے کی اجازت ہے۔ 17 لیکن جس درخت کا پھل اچھے اور بُرے کی پہچان دلاتا ہے اُس کا پھل کھانا منع ہے۔ اگر اُسے کھائے تو یقیناً مرے گا۔“

18 رب خدا نے کہا، ”اچھا نہیں کہ آدمی اکیلا رہے۔ مَیں اُس کے لئے ایک مناسب مددگار بناتا ہوں۔“

19 رب خدا نے مٹی سے زمین پر چلنے پھرنے والے جانور اور ہَوا کے پرندے بنائے تھے۔ اب وہ اُنہیں آدمی کے پاس لے آیا تاکہ معلوم ہو جائے کہ وہ اُن کے کیا کیا نام رکھے گا۔ یوں ہر جانور کو آدم کی طرف سے نام مل گیا۔ 20 آدمی نے تمام مویشیوں، پرندوں اور زمین پر پھرنے والے جانداروں کے نام رکھے۔ لیکن اُسے اپنے لئے کوئی مناسب مددگار نہ ملا۔

21 تب رب خدا نے اُسے سُلا دیا۔ جب وہ گہری نیند سو رہا تھا تو اُس نے اُس کی پسلیوں میں سے ایک نکال کر اُس کی جگہ گوشت بھر دیا۔ 22 پسلی سے اُس نے عورت بنائی اور اُسے آدمی کے پاس لے آیا۔ 23 اُسے دیکھ کر وہ پکار اُٹھا، ”واہ! یہ تو مجھ جیسی ہی ہے، میری ہڈیوں میں سے ہڈی اور میرے گوشت میں سے گوشت ہے۔ اِس کا نام ناری رکھا جائے کیونکہ وہ نر سے نکالی گئی ہے۔“ 24 اِس لئے مرد اپنے ماں باپ کو چھوڑ کر اپنی بیوی کے ساتھ پیوست ہو جاتا ہے، اور وہ دونوں ایک ہو جاتے ہیں۔ 25 دونوں، آدمی اور عورت ننگے تھے، لیکن یہ اُن کے لئے شرم کا باعث نہیں تھا۔

گناہ کا آغاز

3 سانپ زمین پر چلنے پھرنے والے اُن تمام جانوروں سے زیادہ چالاک تھا جن کو رب خدا نے بنایا تھا۔ اُس نے عورت سے پوچھا، ”کیا اللہ نے واقعی کہا کہ باغ کے کسی بھی درخت کا پھل نہ کھانا؟“ 2 عورت نے جواب دیا، ”ہرگز نہیں۔ ہم باغ کا ہر پھل

[a] carnelian

کھا سکتے ہیں، 3 صرف اُس درخت کے پھل سے گریز کرنا ہے جو باغ کے بیچ میں ہے۔ اللہ نے کہا کہ اُس کا پھل نہ کھاؤ بلکہ اُسے چھونا بھی نہیں، ورنہ تم یقیناً مر جاؤ گے۔'' 4 سانپ نے عورت سے کہا، ''تم ہرگز نہ مرو گے، 5 بلکہ اللہ جانتا ہے کہ جب تم اُس کا پھل کھاؤ گے تو تمہاری آنکھیں کھل جائیں گی اور تم اللہ کی مانند ہو جاؤ گے، تم جو بھی اچھا اور بُرا ہے اُسے جان لو گے۔''

6 عورت نے درخت پر غور کیا کہ کھانے کے لئے اچھا اور دیکھنے میں بھی دل کش ہے۔ سب سے دل فریب بات یہ کہ اُس سے سمجھ حاصل ہو سکتی ہے! یہ سوچ کر اُس نے اُس کا پھل لے کر اُسے کھایا۔ پھر اُس نے اپنے شوہر کو بھی دے دیا، کیونکہ وہ اُس کے ساتھ تھا۔ اُس نے بھی کھا لیا۔ 7 لیکن کھاتے ہی اُن کی آنکھیں کھل گئیں اور اُن کو معلوم ہوا کہ ہم ننگے ہیں۔ چنانچہ اُنہوں نے انجیر کے پتے سی کر لنگیاں بنا لیں۔

8 شام کے وقت جب ٹھنڈی ہَوا چلنے لگی تو اُنہوں نے رب خدا کو باغ میں چلتے پھرتے سنا۔ وہ ڈر کے مارے درختوں کے پیچھے چھپ گئے۔ 9 رب خدا نے پکار کر کہا، ''آدم، تُو کہاں ہے؟'' 10 آدم نے جواب دیا، 'مَیں نے تجھے باغ میں چلتے ہوئے سنا تو ڈر گیا، کیونکہ مَیں ننگا ہوں۔ اِس لئے مَیں چھپ گیا۔'' 11 اُس نے پوچھا، ''کس نے تجھے بتایا کہ تُو ننگا ہے؟ کیا تُو نے اُس درخت کا پھل کھایا ہے جسے کھانے سے مَیں نے منع کیا تھا؟'' 12 آدم نے کہا، ''جو عورت تُو نے میرے ساتھ رہنے کے لئے دی ہے اُس نے مجھے پھل دیا۔ اِس لئے مَیں نے کھا لیا۔'' 13 اب رب خدا عورت سے مخاطب ہوا، ''تُو نے یہ کیوں کیا؟'' عورت نے جواب دیا، ''سانپ نے مجھے بہکایا تو مَیں نے کھایا۔''

14 رب خدا نے سانپ سے کہا، ''چونکہ تُو نے یہ کیا، اِس لئے تُو تمام مویشیوں اور جنگلی جانوروں میں لعنتی ہے۔ تُو عمر بھر پیٹ کے بل رینگے گا اور خاک چاٹے گا۔ 15 مَیں تیرے اور عورت کے درمیان دشمنی پیدا کروں گا۔ اُس کی اولاد تیری اولاد کی دشمن ہو گی۔ وہ تیرے سر کو کچل ڈالے گی جبکہ تُو اُس کی ایڑی پر کاٹے گا۔''

16 پھر رب خدا عورت سے مخاطب ہوا اور کہا، ''جب تُو اُمید سے ہو گی تو مَیں تیری تکلیف کو بہت بڑھاؤں گا۔ جب تیرے بچے ہوں گے تو تُو شدید درد کا شکار ہو گی۔ تُو اپنے شوہر کی تمنا کرے گی لیکن وہ تجھ پر حکومت کرے گا۔'' 17 آدم سے اُس نے کہا، ''تُو نے اپنی بیوی کی بات مانی اور اُس درخت کا پھل کھایا جسے کھانے سے مَیں نے منع کیا تھا۔ اِس لئے تیرے سبب سے زمین پر لعنت ہے۔ اُس سے خوراک حاصل کرنے کے لئے تجھے عمر بھر محنت مشقت کرنی پڑے گی۔ 18 تیرے لئے وہ خاردار پودے اور اونٹ کٹارے پیدا کرے گی، حالانکہ تُو اُس سے اپنی خوراک بھی حاصل کرے گا۔ 19 پسینہ بہا بہا کر تجھے روٹی کمانے کے لئے بھاگ دوڑ کرنی پڑے گی۔ اور یہ سلسلہ موت تک جاری رہے گا۔ تُو محنت کرتے کرتے دوبارہ زمین میں لوٹ جائے گا، کیونکہ تُو اُسی سے لیا گیا ہے۔ تُو خاک ہے اور دوبارہ خاک میں مل جائے گا۔''

20 آدم نے اپنی بیوی کا نام حوا یعنی زندگی رکھا، کیونکہ بعد میں وہ تمام زندوں کی ماں بن گئی۔ 21 رب خدا نے آدم اور اُس کی بیوی کے لئے کھالوں سے لباس بنا کر اُنہیں پہنایا۔ 22 اُس نے کہا، ''انسان ہماری مانند ہو گیا

ہے، وہ اچھے اور بُرے کا علم رکھتا ہے۔ اب ایسا نہ ہو کہ وہ ہاتھ بڑھا کر زندگی بخشنے والے درخت کے پھل سے لے اور اُس سے کھا کر ہمیشہ تک زندہ رہے۔'' 23 اِس لئے رب خدا نے اُسے باغِ عدن سے نکال کر اُس زمین کی کھیتی باڑی کرنے کی ذمہ داری دی جس میں سے اُسے لیا گیا تھا۔ 24 انسان کو خارج کرنے کے بعد اُس نے باغِ عدن کے مشرق میں کروبی فرشتے کھڑے کئے اور ساتھ ساتھ ایک آتشی تلوار رکھی جو اِدھر اُدھر گھومتی تھی تاکہ اُس راستے کی حفاظت کرے جو زندگی بخشنے والے درخت تک پہنچاتا تھا۔

قابیل اور ہابیل

4 آدم حوا سے ہم بستر ہوا تو اُن کا پہلا بیٹا قابیل پیدا ہوا۔ حوا نے کہا، ''رب کی مدد سے مَیں نے ایک مرد حاصل کیا ہے۔'' 2 بعد میں قابیل کا بھائی ہابیل پیدا ہوا۔ ہابیل بھیڑ بکریوں کا چرواہا بن گیا جبکہ قابیل کھیتی باڑی کرنے لگا۔

پہلا قتل

3 کچھ دیر کے بعد قابیل نے رب کو اپنی فصلوں میں سے کچھ پیش کیا۔ 4 ہابیل نے بھی نذرانہ پیش کیا، لیکن اُس نے اپنی بھیڑ بکریوں کے کچھ پہلوٹھے اُن کی چربی سمیت چڑھائے۔ ہابیل کا نذرانہ رب کو پسند آیا، 5 مگر قابیل کا نذرانہ منظور نہ ہوا۔ یہ دیکھ کر قابیل بڑے غصے میں آ گیا، اور اُس کا منہ بگڑ گیا۔ 6 رب نے پوچھا، ''تُو غصے میں کیوں آ گیا ہے؟ تیرا منہ کیوں لٹکا ہوا ہے؟ 7 کیا اگر تُو اچھی نیت رکھتا ہے تو اپنی نظر اُٹھا کر میری طرف نہیں دیکھ سکے گا؟ لیکن اگر اچھی نیت نہیں رکھتا تو خبردار! گناہ دروازے پر دبکا بیٹھا ہے اور تجھے چاہتا ہے۔ لیکن تیرا فرض ہے کہ اُس پر غالب آئے۔''

8 ایک دن قابیل نے اپنے بھائی سے کہا، ''آؤ، ہم باہر کھلے میدان میں چلیں۔'' اور جب وہ کھلے میدان میں تھے تو قابیل نے اپنے بھائی ہابیل پر حملہ کر کے اُسے مار ڈالا۔

9 تب رب نے قابیل سے پوچھا، ''تیرا بھائی ہابیل کہاں ہے؟'' قابیل نے جواب دیا، ''مجھے کیا پتا! کیا اپنے بھائی کی دیکھ بھال کرنا میری ذمہ داری ہے؟'' 10 رب نے کہا، ''تُو نے کیا کِیا ہے؟ تیرے بھائی کا خون زمین میں سے پکار کر مجھ سے فریاد کر رہا ہے۔ 11 اِس لئے تجھ پر لعنت ہے اور زمین نے تجھے رد کیا ہے، کیونکہ زمین کو منہ کھول کر تیرے ہاتھ سے قتل کئے ہوئے بھائی کا خون پینا پڑا۔ 12 اب سے جب تُو کھیتی باڑی کرے گا تو زمین اپنی پیداوار دینے سے انکار کرے گی۔ تُو مفرور ہو کر مارا مارا پھرے گا۔'' 13 قابیل نے کہا، ''میری سزا نہایت سخت ہے۔ مَیں اِسے برداشت نہیں کر پاؤں گا۔ 14 آج تُو مجھے زمین کی سطح سے بھگا رہا ہے اور مجھے تیرے حضور سے بھی چھپ جانا ہے۔ مَیں مفرور کی حیثیت سے مارا مارا پھرتا رہوں گا، اِس لئے جس کو بھی پتا چلے گا کہ مَیں کہاں ہوں وہ مجھے قتل کر ڈالے گا۔'' 15 لیکن رب نے اُس سے کہا، ''ہرگز نہیں۔ جو قابیل کو قتل کرے اُس سے سات گُنا بدلہ لیا جائے گا۔'' پھر رب نے اُس پر ایک نشان لگایا تاکہ جو بھی قابیل کو دیکھے وہ اُسے قتل نہ کر دے۔ 16 اِس کے بعد قابیل رب کے حضور سے چلا گیا اور عدن کے مشرق کی طرف نود کے علاقے میں جا بسا۔

قابیل کا خاندان

17 قابیل کی بیوی حاملہ ہوئی۔ بیٹا پیدا ہوا جس کا نام حنوک رکھا گیا۔ قابیل نے ایک شہر تعمیر کیا اور اپنے بیٹے کی خوشی میں اُس کا نام حنوک رکھا۔ 18 حنوک کا بیٹا عیراد تھا، عیراد کا بیٹا محویائیل، محویائیل کا بیٹا متوسائیل اور متوسائیل کا بیٹا لمک تھا۔ 19 لمک کی دو بیویاں تھیں، عدہ اور ضِلّہ۔ 20 عدہ کا بیٹا یابل تھا۔ اُس کی نسل کے لوگ خیموں میں رہتے اور مویشی پالتے تھے۔ 21 یابل کا بھائی یوبل تھا۔ اُس کی نسل کے لوگ سرود[a] اور بانسری بجاتے تھے۔ 22 ضِلّہ کے بھی بیٹا پیدا ہوا جس کا نام تُوبل قابیل تھا۔ وہ لوہار تھا۔ اُس کی نسل کے لوگ پیتل اور لوہے کی چیزیں بناتے تھے۔ تُوبل قابیل کی بہن کا نام نعمہ تھا۔ 23 ایک دن لمک نے اپنی بیویوں سے کہا، ”عدہ اور ضِلّہ، میری بات سنو! لمک کی بیویو، میرے الفاظ پر غور کرو! 24 ایک آدمی نے مجھے زخمی کیا تو مَیں نے اُسے مار ڈالا۔ ایک لڑکے نے میرے چوٹ لگائی تو مَیں نے اُسے قتل کر دیا۔ جو قابیل کو قتل کرے اُس سے سات گُنا بدلہ لیا جائے گا، لیکن جو لمک کو قتل کرے اُس سے ستتر گُنا بدلہ لیا جائے گا۔“

سیت اور انوس

25 آدم اور حوا کا ایک اَور بیٹا پیدا ہوا۔ حوا نے اُس کا نام سیت رکھ کر کہا، ”اللہ نے مجھے ہابیل کی جگہ جسے قابیل نے قتل کیا ایک اَور بیٹا بخشا ہے۔“ 26 سیت کے ہاں بھی بیٹا پیدا ہوا۔ اُس نے اُس کا نام انوس رکھا۔

اُن دنوں میں لوگ رب کا نام لے کر عبادت کرنے لگے۔

آدم سے نوح تک کا نسب نامہ

5 ذیل میں آدم کا نسب نامہ درج ہے۔ جب اللہ نے انسان کو خلق کیا تو اُس نے اُسے اپنی صورت پر بنایا۔ 2 اُس نے اُنہیں مرد اور عورت پیدا کیا۔ اور جس دن اُس نے اُنہیں خلق کیا اُس نے اُنہیں برکت دے کر اُن کا نام آدم یعنی انسان رکھا۔

3 آدم کی عمر 130 سال تھی جب اُس کا بیٹا سیت پیدا ہوا۔ سیت صورت کے لحاظ سے اپنے باپ کی مانند تھا، وہ اُس سے مشابہت رکھتا تھا۔ 4 سیت کی پیدائش کے بعد آدم مزید 800 سال زندہ رہا۔ اُس کے اَور بیٹے بیٹیاں بھی پیدا ہوئے۔ 5 وہ 930 سال کی عمر میں فوت ہوا۔

6 سیت 105 سال کا تھا جب اُس کا بیٹا انوس پیدا ہوا۔ 7 اِس کے بعد وہ مزید 807 سال زندہ رہا۔ اُس کے اَور بیٹے بیٹیاں بھی پیدا ہوئے۔ 8 وہ 912 سال کی عمر میں فوت ہوا۔

9 انوس 90 برس کا تھا جب اُس کا بیٹا قینان پیدا ہوا۔ 10 اِس کے بعد وہ مزید 815 سال زندہ رہا۔ اُس کے اَور بیٹے بیٹیاں بھی پیدا ہوئے۔ 11 وہ 905 سال کی عمر میں فوت ہوا۔

12 قینان 70 سال کا تھا جب اُس کا بیٹا مہلل ایل پیدا ہوا۔ 13 اِس کے بعد وہ مزید 840 سال زندہ رہا۔ اُس کے اَور بیٹے بیٹیاں بھی پیدا ہوئے۔ 14 وہ

---

[a] لفظی ترجمہ: چنگ۔ چونکہ یہ ساز برِ صغیر میں کم ہی استعمال ہوتا ہے، اِس لئے مترجمین نے اِس کی جگہ لفظ ”سرود“ استعمال کیا ہے۔

910 سال کی عمر میں فوت ہوا۔

15 مہلل ایل 65 سال کا تھا جب اُس کا بیٹا یارد پیدا ہوا۔ 16 اِس کے بعد وہ مزید 830 سال زندہ رہا۔ اُس کے اَور بیٹے بیٹیاں بھی پیدا ہوئے۔ 17 وہ 895 سال کی عمر میں فوت ہوا۔

18 یارد 162 سال کا تھا جب اُس کا بیٹا حنوک پیدا ہوا۔ 19 اِس کے بعد وہ مزید 800 سال زندہ رہا۔ اُس کے اَور بیٹے بیٹیاں بھی پیدا ہوئے۔ 20 وہ 962 سال کی عمر میں فوت ہوا۔

21 حنوک 65 سال کا تھا جب اُس کا بیٹا متوسلح پیدا ہوا۔ 22 اِس کے بعد وہ مزید 300 سال اللہ کے ساتھ چلتا رہا۔ اُس کے اَور بیٹے بیٹیاں بھی پیدا ہوئے۔ 23 وہ کُل 365 سال دنیا میں رہا۔ 24 حنوک اللہ کے ساتھ ساتھ چلتا تھا۔ 365 سال کی عمر میں وہ غائب ہوا، کیونکہ اللہ نے اُسے اُٹھا لیا۔

25 متوسلح 187 سال کا تھا جب اُس کا بیٹا لمک پیدا ہوا۔ 26 وہ مزید 782 سال زندہ رہا۔ اُس کے اَور بیٹے اور بیٹیاں بھی پیدا ہوئے۔ 27 وہ 969 سال کی عمر میں فوت ہوا۔

28 لمک 182 سال کا تھا جب اُس کا بیٹا پیدا ہوا۔ 29 اُس نے اُس کا نام نوح یعنی تسلی رکھا، کیونکہ اُس نے اُس کے بارے میں کہا، ”ہمارا کھیتی باڑی کا کام نہایت تکلیف دہ ہے، اِس لئے کہ اللہ نے زمین پر لعنت بھیجی ہے۔ لیکن اب ہم بیٹے کی معرفت تسلی پائیں گے۔“ 30 اِس کے بعد وہ مزید 595 سال زندہ رہا۔ اُس کے اَور بیٹے بیٹیاں بھی پیدا ہوئے۔ 31 وہ 777 سال کی عمر میں فوت ہوا۔

32 نوح 500 سال کا تھا جب اُس کے بیٹے سِم، حام اور یافت پیدا ہوئے۔

لوگوں کی زیادتیاں

6 دنیا میں لوگوں کی تعداد بڑھنے لگی۔ اُن کے ہاں بیٹیاں پیدا ہوئیں۔ 2 تب آسمانی ہستیوں نے دیکھا کہ بنی نوع انسان کی بیٹیاں خوب صورت ہیں، اور اُنہوں نے اُن میں سے کچھ چن کر اُن سے شادی کی۔ 3 پھر رب نے کہا، ”میری روح ہمیشہ کے لئے انسان میں نہ رہے کیونکہ وہ فانی مخلوق ہے۔ اب سے وہ 120 سال سے زیادہ زندہ نہیں رہے گا۔“ 4 اُن دنوں میں اور بعد میں بھی دنیا میں دیو قامت افراد تھے جو انسانی عورتوں اور اُن آسمانی ہستیوں کی شادیوں سے پیدا ہوئے تھے۔ یہ دیو قامت افراد قدیم زمانے کے مشہور سورما تھے۔

5 رب نے دیکھا کہ انسان نہایت بگڑ گیا ہے، کہ اُس کے تمام خیالات لگاتار بُرائی کی طرف مائل رہتے ہیں۔ 6 وہ پچھتایا کہ مَیں نے انسان کو بنا کر دنیا میں رکھ دیا ہے، اور اُسے سخت دُکھ ہوا۔ 7 اُس نے کہا، ”گو مَیں ہی نے انسان کو خلق کیا مَیں اُسے رُوئے زمین پر سے مٹا ڈالوں گا۔ مَیں نہ صرف لوگوں کو بلکہ زمین پر چلنے پھرنے اور رینگنے والے جانوروں اور ہَوا کے پرندوں کو بھی ہلاک کر دوں گا، کیونکہ مَیں پچھتاتا ہوں کہ مَیں نے اُن کو بنایا۔“

بڑے سیلاب کے لئے نوح کی تیاریاں

8 صرف نوح پر رب کی نظرِ کرم تھی۔ 9 یہ اُس کی زندگی کا بیان ہے۔

نوح راست باز تھا۔ اُس زمانے کے لوگوں میں صرف

وہی بے قصور تھا۔ وہ اللہ کے ساتھ ساتھ چلتا تھا۔
10 نوح کے تین بیٹے تھے، سِم، حام اور یافت۔ 11 لیکن دنیا اللہ کی نظر میں بگڑی ہوئی اور ظلم و تشدد سے بھری ہوئی تھی۔ 12 جہاں بھی اللہ دیکھتا دنیا خراب تھی، کیونکہ تمام جانداروں نے زمین پر اپنی روِش کو بگاڑ دیا تھا۔

13 تب اللہ نے نوح سے کہا، ”مَیں نے تمام جانداروں کو ختم کرنے کا فیصلہ کیا ہے، کیونکہ اُن کے سبب سے پوری دنیا ظلم و تشدد سے بھر گئی ہے۔ چنانچہ مَیں اُن کو زمین سمیت تباہ کر دوں گا۔ 14 اب اپنے لئے سرو[a] کی لکڑی کی کشتی بنا لے۔ اُس میں کمرے ہوں اور اُسے اندر اور باہر تارکول لگا۔ 15 اُس کی لمبائی 450 فٹ، چوڑائی 75 فٹ اور اونچائی 45 فٹ ہو۔ 16 کشتی کی چھت کو یوں بنانا کہ اُس کے نیچے 18 انچ کھلا رہے۔ ایک طرف دروازہ ہو، اور اُس کی تین منزلیں ہوں۔ 17 مَیں پانی کا اِتنا بڑا سیلاب لاؤں گا کہ وہ زمین کے تمام جانداروں کو ہلاک کر ڈالے گا۔ زمین پر سب کچھ فنا ہو جائے گا۔ 18 لیکن تیرے ساتھ مَیں عہد باندھوں گا جس کے تحت تُو اپنے بیٹوں، اپنی بیوی اور بہوؤں کے ساتھ کشتی میں جائے گا۔ 19 ہر قسم کے جانور کا ایک نر اور ایک مادہ بھی اپنے ساتھ کشتی میں لے جانا تاکہ وہ تیرے ساتھ جیتے بچیں۔ 20 ہر قسم کے پَر رکھنے والے جانور اور ہر قسم کے زمین پر پھرنے یا رینگنے والے جانور دو دو ہو کر تیرے پاس آئیں گے تاکہ جیتے بچ جائیں۔ 21 جو بھی خوراک درکار ہے اُسے اپنے اور اُن کے لئے جمع کر کے کشتی میں محفوظ کر لینا۔“

22 نوح نے سب کچھ ویسا ہی کیا جیسا اللہ نے اُسے بتایا۔

سیلاب کا آغاز

7 پھر رب نے نوح سے کہا، ”اپنے گھرانے سمیت کشتی میں داخل ہو جا، کیونکہ اِس دور کے لوگوں میں سے مَیں نے صرف تجھے راست باز پایا ہے۔ 2 ہر قسم کے پاک جانوروں میں سے سات سات نر و مادہ کے جوڑے جبکہ ناپاک جانوروں میں سے نر و مادہ کا صرف ایک ایک جوڑا ساتھ لے جانا۔ 3 اِسی طرح ہر قسم کے پَر رکھنے والوں میں سے سات سات نر و مادہ کے جوڑے بھی ساتھ لے جانا تاکہ اُن کی نسلیں بچی رہیں۔ 4 ایک ہفتے کے بعد مَیں چالیس دن اور چالیس رات متواتر بارش برساؤں گا۔ اِس سے مَیں تمام جانداروں کو رُوئے زمین پر سے مٹا ڈالوں گا، اگرچہ مَیں ہی نے اُنہیں بنایا ہے۔“

5 نوح نے ویسا ہی کیا جیسا رب نے حکم دیا تھا۔ 6 وہ 600 سال کا تھا جب یہ طوفانی سیلاب زمین پر آیا۔

7 طوفانی سیلاب سے بچنے کے لئے نوح اپنے بیٹوں، اپنی بیوی اور بہوؤں کے ساتھ کشتی میں سوار ہوا۔ 8 زمین پر پھرنے والے پاک اور ناپاک جانور، پَر رکھنے والے اور تمام رینگنے والے جانور بھی آئے۔ 9 نر و مادہ کی صورت میں دو دو ہو کر وہ نوح کے پاس آ کر کشتی میں سوار ہوئے۔ سب کچھ ویسا ہی ہوا جیسا اللہ نے نوح کو حکم دیا تھا۔ 10 ایک ہفتے کے بعد طوفانی سیلاب زمین پر آ گیا۔

11 یہ سب کچھ اُس وقت ہوا جب نوح 600 سال کا تھا۔ دوسرے مہینے کے 17 ویں دن زمین کی گہرائیوں میں سے تمام چشمے پھوٹ نکلے اور آسمان پر پانی کے دریچے کھل گئے۔ 12 چالیس دن اور چالیس رات تک

---

[a] عبرانی لفظ متروک ہے۔ شاید اُس کا مطلب سرو یا دیودار کی لکڑی ہو۔

موسلا دھار بارش ہوتی رہی۔ [13] جب بارش شروع ہوئی تو نوح، اُس کے بیٹے سِم، حام اور یافت، اُس کی بیوی اور بہوئیں کشتی میں سوار ہو چکے تھے۔ [14] اُن کے ساتھ ہر قسم کے جنگلی جانور، مویشی، رینگنے اور پَر رکھنے والے جانور تھے۔ [15] ہر قسم کے جاندار دو دو ہو کر نوح کے پاس آ کر کشتی میں سوار ہو چکے تھے۔ [16] نر و مادہ آئے تھے۔ سب کچھ ویسا ہی ہوا تھا جیسا اللہ نے نوح کو حکم دیا تھا۔ پھر رب نے دروازے کو بند کر دیا۔

[17] چالیس دن تک طوفانی سیلاب جاری رہا۔ پانی چڑھا تو اُس نے کشتی کو زمین پر سے اُٹھا لیا۔ [18] پانی زور پکڑ کر بہت بڑھ گیا، اور کشتی اُس پر تیرنے لگی۔ [19] آخر کار پانی اِتنا زیادہ ہو گیا کہ تمام اونچے پہاڑ بھی اُس میں چھپ گئے، [20] بلکہ سب سے اونچی چوٹی پر پانی کی گہرائی 20 فٹ تھی۔ [21] زمین پر رہنے والی ہر مخلوق ہلاک ہوئی۔ پرندے، مویشی، جنگلی جانور، تمام جاندار جن سے زمین بھری ہوئی تھی اور انسان، سب کچھ مر گیا۔ [22] زمین پر ہر جاندار مخلوق ہلاک ہوئی۔ [23] یوں ہر مخلوق کو رُوئے زمین پر سے مٹا دیا گیا۔ انسان، زمین پر پھرنے اور رینگنے والے جانور اور پرندے، سب کچھ ختم کر دیا گیا۔ صرف نوح اور کشتی میں سوار اُس کے ساتھی بچ گئے۔

[24] سیلاب ڈیڑھ سَو دن تک زمین پر غالب رہا۔

سیلاب کا اختتام

8 لیکن اللہ کو نوح اور تمام جانور یاد رہے جو کشتی میں تھے۔ اُس نے ہَوا چلا دی جس سے پانی کم ہونے لگا۔ [2] زمین کے چشمے اور آسمان پر کے پانی کے دریچے بند ہو گئے، اور بارش رُک گئی۔ [3] پانی گھٹتا گیا۔ 150 دن کے بعد وہ کافی کم ہو گیا تھا۔ [4] ساتویں مہینے کے 17ویں دن کشتی اراراط کے ایک پہاڑ پر ٹک گئی۔ [5] دسویں مہینے کے پہلے دن پانی اِتنا کم ہو گیا تھا کہ پہاڑوں کی چوٹیاں نظر آنے لگی تھیں۔

[6-7] چالیس دن کے بعد نوح نے کشتی کی کھڑکی کھول کر ایک کوّا چھوڑ دیا، اور وہ اُڑ کر چلا گیا۔ لیکن جب تک زمین پر پانی تھا وہ آتا جاتا رہا۔ [8] پھر نوح نے ایک کبوتر چھوڑ دیا تاکہ پتا چلے کہ زمین پانی سے نکل آئی ہے یا نہیں۔ [9] لیکن کبوتر کو کہیں بھی بیٹھنے کی جگہ نہ ملی، کیونکہ اب تک پوری زمین پر پانی ہی پانی تھا۔ وہ کشتی اور نوح کے پاس واپس آ گیا، اور نوح نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور کبوتر کو پکڑ کر اپنے پاس کشتی میں رکھ لیا۔

[10] اُس نے ایک ہفتہ اَور انتظار کر کے کبوتر کو دوبارہ چھوڑ دیا۔ [11] شام کے وقت وہ لوٹ آیا۔ اِس دفعہ اُس کی چونچ میں زیتون کا تازہ پتا تھا۔ تب نوح کو معلوم ہوا کہ زمین پانی سے نکل آئی ہے۔

[12] اُس نے مزید ایک ہفتے کے بعد کبوتر کو چھوڑ دیا۔ اِس دفعہ وہ واپس نہ آیا۔

[13] جب نوح 601 سال کا تھا تو پہلے مہینے کے پہلے دن زمین کی سطح پر پانی ختم ہو گیا۔ تب نوح نے کشتی کی چھت کھول دی اور دیکھا کہ زمین کی سطح پر پانی نہیں ہے۔ [14] دوسرے مہینے کے 27ویں دن زمین بالکل خشک ہو گئی۔

[15] پھر اللہ نے نوح سے کہا، [16] ”اپنی بیوی، بیٹوں اور بہوؤں کے ساتھ کشتی سے نکل آ۔ [17] جتنے بھی جانور ساتھ ہیں اُنہیں نکال دے، خواہ پرندے ہوں، خواہ زمین پر پھرنے یا رینگنے والے جانور۔ وہ دنیا میں پھیل جائیں، نسل بڑھائیں اور تعداد میں بڑھتے جائیں۔“

18 چنانچہ نوح اپنے بیٹوں، اپنی بیوی اور بہوؤں سمیت نکل آیا۔ 19 تمام جانور اور پرندے بھی اپنی اپنی قسم کے گروہوں میں کشتی سے نکلے۔

20 اُس وقت نوح نے رب کے لئے قربان گاہ بنائی۔ اُس نے تمام پھرنے اور اُڑنے والے پاک جانوروں میں سے کچھ چن کر اُنہیں ذبح کیا اور قربان گاہ پر پوری طرح جلا دیا۔ 21 یہ قربانیاں دیکھ کر رب خوش ہوا اور اپنے دل میں کہا، ”اب سے مَیں کبھی زمین پر انسان کی وجہ سے لعنت نہیں بھیجوں گا، کیونکہ اُس کا دل بچپن ہی سے بُرائی کی طرف مائل ہے۔ اب سے مَیں کبھی اِس طرح تمام جان رکھنے والی مخلوقات کو رُوئے زمین پر سے نہیں مٹاؤں گا۔ 22 دنیا کے مقررہ اوقات جاری رہیں گے۔ بیج بونے اور فصل کاٹنے کا وقت، ٹھنڈ اور تپش، گرمیوں اور سردیوں کا موسم، دن اور رات، یہ سب کچھ دنیا کے اخیر تک قائم رہے گا۔“

اللہ کا نوح کے ساتھ عہد

9 پھر اللہ نے نوح اور اُس کے بیٹوں کو برکت دے کر کہا، ”پھلو پھولو اور تعداد میں بڑھتے جاؤ۔ دنیا تم سے بھر جائے۔ 2 زمین پر پھرنے اور رینگنے والے جانور، پرندے اور مچھلیاں سب تم سے ڈریں گے۔ اُنہیں تمہارے اختیار میں کر دیا گیا ہے۔ 3 جس طرح مَیں نے تمہارے کھانے کے لئے پودوں کی پیداوار مقرر کی ہے اُسی طرح اب سے تمہیں ہر قسم کے جانور کھانے کی اجازت بھی ہے۔ 4 لیکن خبردار! ایسا گوشت نہ کھانا جس میں خون ہے، کیونکہ خون میں اُس کی جان ہے۔

5 کسی کی جان لینا منع ہے۔ جو ایسا کرے گا اُسے اپنی جان دینی پڑے گی، خواہ وہ انسان ہو یا حیوان۔ مَیں خود اِس کا مطالبہ کروں گا۔ 6 جو بھی کسی کا خون بہائے اُس کا خون بھی بہایا جائے گا۔ کیونکہ اللہ نے انسان کو اپنی صورت پر بنایا ہے۔

7 اب پھلو پھولو اور تعداد میں بڑھتے جاؤ۔ دنیا میں پھیل جاؤ۔“

8 تب اللہ نے نوح اور اُس کے بیٹوں سے کہا، 9 ”اب مَیں تمہارے اور تمہاری اولاد کے ساتھ عہد قائم کرتا ہوں۔ 10 یہ عہد اُن تمام جانوروں کے ساتھ بھی ہو گا جو کشتی میں سے نکلے ہیں یعنی پرندوں، مویشیوں اور زمین پر کے تمام جانوروں کے ساتھ۔ 11 مَیں تمہارے ساتھ عہد باندھ کر وعدہ کرتا ہوں کہ اب سے ایسا کبھی نہیں ہو گا کہ زمین کی تمام زندگی سیلاب سے ختم کر دی جائے گی۔ اب سے ایسا سیلاب کبھی نہیں آئے گا جو پوری زمین کو تباہ کر دے۔ 12 اِس ابدی عہد کا نشان جو مَیں تمہارے اور تمام جانداروں کے ساتھ قائم کر رہا ہوں یہ ہے کہ 13 مَیں اپنی کمان بادلوں میں رکھتا ہوں۔ وہ میرے دنیا کے ساتھ عہد کا نشان ہو گا۔ 14 جب کبھی میرے کہنے پر آسمان پر بادل چھا جائیں گے اور قوسِ قزح اُن میں سے نظر آئے گی 15 تو مَیں یہ عہد یاد کروں گا جو تمہارے اور تمام جانداروں کے ساتھ کیا گیا ہے۔ اب کبھی بھی ایسا سیلاب نہیں آئے گا جو تمام زندگی کو ہلاک کر دے۔ 16 قوسِ قزح نظر آئے گی تو مَیں اُسے دیکھ کر اُس دائمی عہد کو یاد کروں گا جو میرے اور دنیا کی تمام جاندار مخلوقات کے درمیان ہے۔ 17 یہ اُس عہد کا نشان ہے جو مَیں نے دنیا کے تمام جانداروں کے ساتھ کیا ہے۔“

نوح کے بیٹے

18 نوح کے جو بیٹے اُس کے ساتھ کشتی سے نکلے سِم، حام اور یافت تھے۔ حام کنعان کا باپ تھا۔ 19 دنیا بھر کے تمام لوگ اِن تینوں کی اولاد ہیں۔

20 نوح کسان تھا۔ شروع میں اُس نے انگور کا باغ لگایا۔ 21 انگور سے مَے بنا کر اُس نے اِتنی پی لی کہ وہ نشے میں دُھت اپنے ڈیرے میں ننگا پڑا رہا۔ 22 کنعان کے باپ حام نے اُسے یوں پڑا ہوا دیکھا تو باہر جا کر اپنے دونوں بھائیوں کو اُس کے بارے میں بتایا۔ 23 یہ سن کر سِم اور یافت نے اپنے کندھوں پر کپڑا رکھا۔ پھر وہ اُلٹے چلتے ہوئے ڈیرے میں داخل ہوئے اور کپڑا اپنے باپ پر ڈال دیا۔ اُن کے منہ دوسری طرف مُڑے رہے تاکہ باپ کی برہنگی نظر نہ آئے۔

24 جب نوح ہوش میں آیا تو اُس کو پتا چلا کہ سب سے چھوٹے بیٹے نے کیا کِیا ہے۔ 25 اُس نے کہا، ”کنعان پر لعنت! وہ اپنے بھائیوں کا ذلیل ترین غلام ہو گا۔

26 مبارک ہو رب جو سِم کا خدا ہے۔ کنعان سِم کا غلام ہو۔ 27 اللہ کرے کہ یافت کی حدود بڑھ جائیں۔ یافت سِم کے ڈیروں میں رہے اور کنعان اُس کا غلام ہو۔“

28 سیلاب کے بعد نوح مزید 350 سال زندہ رہا۔ 29 وہ 950 سال کی عمر میں فوت ہوا۔

نوح کی اولاد

10 یہ نوح کے بیٹوں سِم، حام اور یافت کا نسب نامہ ہے۔ اُن کے بیٹے سیلاب کے بعد پیدا ہوئے۔

یافت کی نسل

2 یافت کے بیٹے جُمر، ماجوج، مادی، یاوان، تُوبل، مسک اور تیراس تھے۔ 3 جُمر کے بیٹے اشکناز، ریفت اور تُجرمہ تھے۔ 4 یاوان کے بیٹے اِلیسہ اور ترسیس تھے۔ کِتّی اور دودانی بھی اُس کی اولاد ہیں۔ 5 وہ اُن قوموں کے آبا و اجداد ہیں جو ساحلی علاقوں اور جزیروں میں پھیل گئیں۔ یہ یافت کی اولاد ہیں جو اپنے اپنے قبیلے اور ملک میں رہتے ہوئے اپنی اپنی زبان بولتے ہیں۔

حام کی نسل

6 حام کے بیٹے کوش، مصر، فوط اور کنعان تھے۔ 7 کوش کے بیٹے سِبا، حویلہ، سبتہ، رعمہ اور سبتکہ تھے۔ رعمہ کے بیٹے سبا اور ددان تھے۔

8 کوش کا ایک اَور بیٹا بنام نمرود تھا۔ وہ دنیا میں پہلا زبردست حاکم تھا۔ 9 رب کے نزدیک وہ زبردست شکاری تھا۔ اِس لئے آج بھی کسی اچھے شکاری کے بارے میں کہا جاتا ہے، ”وہ نمرود کی مانند ہے جو رب کے نزدیک زبردست شکاری تھا۔“ 10 اُس کی سلطنت کے پہلے مرکز ملکِ سِنعار میں بابل، ارک، اکاد اور کلنہ کے شہر تھے۔ 11 اُس ملک سے نکل کر وہ اسور چلا گیا جہاں اُس نے نینوہ، رحوبوت عیر، کلح 12 اور رسن کے شہر تعمیر کئے۔ بڑا شہر رسن نینوہ اور کلح کے درمیان واقع ہے۔

13 مصر اِن قوموں کا باپ تھا: لودی، عنامی، لِہابی، نفتوحی، 14 فتروسی، کسلوحی (جن سے فلستی نکلے) اور کفتوری۔

15 کنعان کا پہلوٹھا صیدا تھا۔ کنعان ذیل کی قوموں کا باپ بھی تھا: حِتّی 16 یبوسی، اموری، جرجاسی، 17 حِوّی،

عرقی، سینی، [18] اروادی، صماری اور حماتی۔ بعد میں کنعانی قبیلے اِتنے پھیل گئے [19] کہ اُن کی حدود شمال میں صیدا سے جنوب کی طرف جرار سے ہو کر غزہ تک اور وہاں سے مشرق کی طرف سدوم، عمورہ، ادمہ اور ضبوئیم سے ہو کر لَسَع تک تھیں۔

[20] یہ سب حام کی اولاد ہیں، جو اُن کے اپنے اپنے قبیلے، اپنی اپنی زبان، اپنے اپنے ملک اور اپنی اپنی قوم کے مطابق درج ہیں۔

سِم کی نسل

[21] سِم یافت کا بڑا بھائی تھا۔ اُس کے بھی بیٹے پیدا ہوئے۔ سِم تمام بنی عِبر کا باپ ہے۔

[22] سِم کے بیٹے عیلام، اسور، ارفکسد، لُود اور ارام تھے۔

[23] ارام کے بیٹے عُوض، حول، جتر اور مس تھے۔

[24] ارفکسد کا بیٹا سلح اور سلح کا بیٹا عِبر تھا۔

[25] عِبر کے ہاں دو بیٹے پیدا ہوئے۔ ایک کا نام فلج یعنی تقسیم تھا، کیونکہ اُن ایام میں دنیا تقسیم ہوئی۔ فلج کے بھائی کا نام یُقطان تھا۔

[26] یُقطان کے بیٹے الموداد، سلف، حصرماوت، اِراخ، [27] ہدورام، اُوزال، دِقلہ، [28] عوبال، ابی مائیل، سبا، [29] اوفیر، حویلہ اور یوباب تھے۔ یہ سب یُقطان کے بیٹے تھے۔ [30] وہ میسا سے لے کر سفار اور مشرقی پہاڑی علاقے تک آباد تھے۔

[31] یہ سب سِم کی اولاد ہیں، جو اپنے اپنے قبیلے، اپنی اپنی زبان، اپنے اپنے ملک اور اپنی اپنی قوم کے مطابق درج ہیں۔

[32] یہ سب نوح کے بیٹوں کے قبیلے ہیں، جو اپنی نسلوں اور قوموں کے مطابق درج کئے گئے ہیں۔ سیلاب کے بعد تمام قومیں اِن ہی سے نکل کر رُوئے زمین پر پھیل گئیں۔

بابل کا بُرج

11 اُس وقت تک پوری دنیا کے لوگ ایک ہی زبان بولتے تھے۔ [2] مشرق کی طرف بڑھتے بڑھتے وہ سِنعار کے ایک میدان میں پہنچ کر وہاں آباد ہوئے۔ [3] تب وہ ایک دوسرے سے کہنے لگے، ”آؤ، ہم مٹی سے اینٹیں بنا کر اُنہیں آگ میں خوب پکائیں۔“ اُنہوں نے تعمیری کام کے لئے پتھر کی جگہ اینٹیں اور مسالے کی جگہ تارکول استعمال کیا۔ [4] پھر وہ کہنے لگے، ”آؤ، ہم اپنے لئے شہر بنا لیں جس میں ایسا بُرج ہو جو آسمان تک پہنچ جائے۔ پھر ہمارا نام قائم رہے گا اور ہم رُوئے زمین پر بکھر جانے سے بچ جائیں گے۔“

[5] لیکن رب اُس شہر اور بُرج کو دیکھنے کے لئے اُتر آیا جسے لوگ بنا رہے تھے۔ [6] رب نے کہا، ”یہ لوگ ایک ہی قوم ہیں اور ایک ہی زبان بولتے ہیں۔ اور یہ صرف اُس کا آغاز ہے جو وہ کرنا چاہتے ہیں۔ اب سے جو بھی وہ مل کر کرنا چاہیں گے اُس سے اُنہیں روکا نہیں جا سکے گا۔ [7] اِس لئے آؤ، ہم دنیا میں اُتر کر اُن کی زبان کو درہم برہم کر دیں تاکہ وہ ایک دوسرے کی بات سمجھ نہ پائیں۔“

[8] اِس طریقے سے رب نے اُنہیں تمام رُوئے زمین پر منتشر کر دیا، اور شہر کی تعمیر رُک گئی۔ [9] اِس لئے شہر کا نام بابل یعنی ابتری ٹھہرا، کیونکہ رب نے وہاں تمام لوگوں کی زبان کو درہم برہم کر کے اُنہیں تمام رُوئے زمین پر منتشر کر دیا۔

سِم سے ابرام تک کا نسب نامہ

[10] یہ سِم کا نسب نامہ ہے:

سِم 100 سال کا تھا جب اُس کا بیٹا ارفکسد پیدا ہوا۔ یہ سیلاب کے دو سال بعد ہوا۔ [11] اِس کے بعد وہ مزید 500 سال زندہ رہا۔ اُس کے اَور بیٹے بیٹیاں بھی پیدا ہوئے۔

[12] ارفکسد 35 سال کا تھا جب سِلح پیدا ہوا۔ [13] اِس کے بعد وہ مزید 403 سال زندہ رہا۔ اُس کے اَور بیٹے بیٹیاں بھی پیدا ہوئے۔

[14] سِلح 30 سال کا تھا جب عِبر پیدا ہوا۔ [15] اِس کے بعد وہ مزید 403 سال زندہ رہا۔ اُس کے اَور بیٹے بیٹیاں بھی پیدا ہوئے۔

[16] عِبر 34 سال کا تھا جب فلج پیدا ہوا۔ [17] اِس کے بعد وہ مزید 430 سال زندہ رہا۔ اُس کے اَور بیٹے بیٹیاں بھی پیدا ہوئے۔

[18] فلج 30 سال کا تھا جب رعو پیدا ہوا۔ [19] اِس کے بعد وہ مزید 209 سال زندہ رہا۔ اُس کے اَور بیٹے بیٹیاں بھی پیدا ہوئے۔

[20] رعو 32 سال کا تھا جب سروج پیدا ہوا۔ [21] اِس کے بعد وہ مزید 207 سال زندہ رہا۔ اُس کے اَور بیٹے بیٹیاں بھی پیدا ہوئے۔

[22] سروج 30 سال کا تھا جب نحور پیدا ہوا۔ [23] اِس کے بعد وہ مزید 200 سال زندہ رہا۔ اُس کے اَور بیٹے بیٹیاں بھی پیدا ہوئے۔

[24] نحور 29 سال کا تھا جب تارح پیدا ہوا۔ [25] اِس کے بعد وہ مزید 119 سال زندہ رہا۔ اُس کے اَور بیٹے بیٹیاں بھی پیدا ہوئے۔

[26] تارح 70 سال کا تھا جب اُس کے بیٹے ابرام، نحور اور حاران پیدا ہوئے۔

[27] یہ تارح کا نسب نامہ ہے: ابرام، نحور اور حاران تارح کے بیٹے تھے۔ لوط حاران کا بیٹا تھا۔ [28] اپنے باپ تارح کی زندگی میں ہی حاران کسدیوں کے اُور میں انتقال کر گیا جہاں وہ پیدا بھی ہوا تھا۔

[29] باقی دونوں بیٹوں کی شادی ہوئی۔ ابرام کی بیوی کا نام سارَئی تھا اور نحور کی بیوی کا نام مِلکاہ۔ مِلکاہ حاران کی بیٹی تھی، اور اُس کی ایک بہن بنام اِسکہ تھی۔ [30] سارَئی بانجھ تھی، اِس لئے اُس کے بچے نہیں تھے۔

[31] تارح کسدیوں کے اُور سے روانہ ہو کر ملکِ کنعان کی طرف سفر کرنے لگا۔ اُس کے ساتھ اُس کا بیٹا ابرام، اُس کا پوتا لوط یعنی حاران کا بیٹا اور اُس کی بہو سارَئی تھے۔ جب وہ حاران پہنچے تو وہاں آباد ہو گئے۔ [32] تارح 205 سال کا تھا جب اُس نے حاران میں وفات پائی۔

ابرام کی بُلاہٹ

12 رب نے ابرام سے کہا، ”اپنے وطن، اپنے رشتے داروں اور اپنے باپ کے گھر کو چھوڑ کر اُس ملک میں چلا جا جو مَیں تجھے دکھاؤں گا۔ [2] مَیں تجھ سے ایک بڑی قوم بناؤں گا، تجھے برکت دوں گا اور تیرے نام کو بہت بڑھاؤں گا۔ تُو دوسروں کے لئے برکت کا باعث ہو گا۔ [3] جو تجھے برکت دیں گے اُنہیں مَیں بھی برکت دوں گا۔ جو تجھ پر لعنت کرے گا اُس پر مَیں بھی لعنت کروں گا۔ دنیا کی تمام قومیں تجھ سے برکت پائیں گی۔“

[4] ابرام نے رب کی سنی اور حاران سے روانہ ہوا۔ لوط اُس کے ساتھ تھا۔ اُس وقت ابرام 75 سال کا

تھا۔ 5 اُس کے ساتھ اُس کی بیوی سارَی اور اُس کا بھتیجا لوط تھے۔ وہ اپنے نوکر چاکروں سمیت اپنی پوری ملکیت بھی ساتھ لے گیا جو اُس نے حاران میں حاصل کی تھی۔ چلتے چلتے وہ کنعان پہنچے۔ 6 ابرام اُس ملک میں سے گزر کر سِکم کے مقام پر ٹھہر گیا جہاں مورہ کے بلوط کا درخت تھا۔ اُس زمانے میں ملک میں کنعانی قومیں آباد تھیں۔

7 وہاں رب ابرام پر ظاہر ہوا اور اُس سے کہا، ”مَیں تیری اولاد کو یہ ملک دوں گا۔“ اِس لئے اُس نے وہاں رب کی تعظیم میں قربان گاہ بنائی جہاں وہ اُس پر ظاہر ہوا تھا۔ 8 وہاں سے وہ اُس پہاڑی علاقے کی طرف گیا جو بیت‌ایل کے مشرق میں ہے۔ وہاں اُس نے اپنا خیمہ لگایا۔ مغرب میں بیت‌ایل تھا اور مشرق میں عَی۔ اِس جگہ پر بھی اُس نے رب کی تعظیم میں قربان گاہ بنائی اور رب کا نام لے کر عبادت کی۔

9 پھر ابرام دوبارہ روانہ ہو کر جنوب کے دشتِ نجب کی طرف چل پڑا۔

ابرام مصر میں

10 اُن دنوں میں ملکِ کنعان میں کال پڑا۔ کال اِتنا سخت تھا کہ ابرام اُس سے بچنے کی خاطر کچھ دیر کے لئے مصر میں جا بسا، لیکن پردیسی کی حیثیت سے۔ 11 جب وہ مصر کی سرحد کے قریب آئے تو اُس نے اپنی بیوی سارَی سے کہا، ”مَیں جانتا ہوں کہ تُو کتنی خوب صورت ہے۔ 12 مصری تجھے دیکھیں گے، پھر کہیں گے، 'یہ اِس کا شوہر ہے۔' نتیجے میں وہ مجھے مار ڈالیں گے اور تجھے زندہ چھوڑیں گے۔ 13 اِس لئے لوگوں سے یہ کہتے رہنا کہ مَیں ابرام کی بہن ہوں۔ پھر میرے ساتھ اچھا سلوک کیا جائے گا اور میری جان تیرے سبب سے بچ جائے گی۔“

14 جب ابرام مصر پہنچا تو واقعی مصریوں نے دیکھا کہ سارَی نہایت ہی خوب صورت ہے۔ 15 اور جب فرعون کے افسران نے اُسے دیکھا تو اُنہوں نے فرعون کے سامنے سارَی کی تعریف کی۔ آخر کار اُسے محل میں پہنچایا گیا۔ 16 فرعون نے سارَی کی خاطر ابرام پر احسان کر کے اُسے بھیڑ بکریاں، گائے بَیل، گدھے گدھیاں، نوکر چاکر اور اونٹ دیئے۔

17 لیکن رب نے سارَی کے سبب سے فرعون اور اُس کے گھرانے میں سخت قسم کے امراض پھیلائے۔ 18 آخر کار فرعون نے ابرام کو بُلا کر کہا، ”تُو نے میرے ساتھ کیا کِیا؟ تُو نے مجھے کیوں نہیں بتایا کہ سارَی تیری بیوی ہے؟ 19 تُو نے کیوں کہا کہ وہ میری بہن ہے؟ اِس دھوکے کی بنا پر مَیں نے اُسے گھر میں رکھ لیا تاکہ اُس سے شادی کروں۔ دیکھ، تیری بیوی حاضر ہے۔ اِسے لے کر یہاں سے نکل جا!“ 20 پھر فرعون نے اپنے سپاہیوں کو حکم دیا، اور اُنہوں نے ابرام، اُس کی بیوی اور پوری ملکیت کو رُخصت کر کے ملک سے روانہ کر دیا۔

ابرام اور لوط الگ ہو جاتے ہیں

13 ابرام اپنی بیوی، لوط اور تمام جائیداد کو ساتھ لے کر مصر سے نکلا اور کنعان کے جنوبی علاقے دشتِ نجب میں واپس آیا۔

2 ابرام نہایت دولت مند ہو گیا تھا۔ اُس کے پاس بہت سے مویشی اور سونا چاندی تھی۔ 3 وہاں سے جگہ بہ جگہ چلتے ہوئے وہ آخر کار بیت‌ایل سے ہو کر اُس مقام تک پہنچ گیا جہاں اُس نے شروع میں اپنا ڈیرا لگایا تھا اور

جو بیت ایل اور عَی کے درمیان تھا۔ 4 وہاں جہاں اُس نے قربان گاہ بنائی تھی اُس نے رب کا نام لے کر اُس کی عبادت کی۔

5 لوط کے پاس بھی بہت سی بھیڑ بکریاں، گائے بَیل اور خیمے تھے۔ 6 نتیجہ یہ نکلا کہ آخرکار وہ مل کر نہ رہ سکے، کیونکہ اِتنی جگہ نہیں تھی کہ دونوں کے ریوڑ ایک ہی جگہ پر چر سکیں۔ 7 ابرام اور لوط کے چرواہے آپس میں جھگڑنے لگے۔ (اُس زمانے میں کنعانی اور فرِزّی بھی ملک میں آباد تھے۔) 8 تب ابرام نے لوط سے بات کی، ”ایسا نہیں ہونا چاہئے کہ تیرے اور میرے درمیان جھگڑا ہو یا تیرے چرواہوں اور میرے چرواہوں کے درمیان۔ ہم تو بھائی ہیں۔ 9 کیا ضرورت ہے کہ ہم مل کر رہیں جبکہ تُو آسانی سے اِس ملک کی کسی اَور جگہ رہ سکتا ہے۔ بہتر ہے کہ تُو مجھ سے الگ ہو کر کہیں اَور رہے۔ اگر تُو بائیں ہاتھ جائے تو مَیں دائیں ہاتھ جاؤں گا، اور اگر تُو دائیں ہاتھ جائے تو مَیں بائیں ہاتھ جاؤں گا۔“

10 لوط نے اپنی نظر اُٹھا کر دیکھا کہ دریائے یردن کے پورے علاقے میں ضُغر تک پانی کی کثرت ہے۔ وہ رب کے باغ یا ملکِ مصر کی مانند تھا، کیونکہ اُس وقت رب نے سدوم اور عمورہ کو تباہ نہیں کیا تھا۔ 11 چنانچہ لوط نے دریائے یردن کے پورے علاقے کو چن لیا اور مشرق کی طرف جا بسا۔ یوں دونوں رشتے دار ایک دوسرے سے جدا ہو گئے۔ 12 ابرام ملکِ کنعان میں رہا جبکہ لوط یردن کے علاقے کے شہروں کے درمیان آباد ہو گیا۔ وہاں اُس نے اپنے خیمے سدوم کے قریب لگا دیئے۔ 13 لیکن سدوم کے باشندے نہایت شریر تھے، اور اُن کے رب کے خلاف گناہ نہایت مکروہ تھے۔

رب کا ابرام کے ساتھ دوبارہ وعدہ

14 لوط ابرام سے جدا ہوا تو رب نے ابرام سے کہا، ”اپنی نظر اُٹھا کر چاروں طرف یعنی شمال، جنوب، مشرق اور مغرب کی طرف دیکھ۔ 15 جو بھی زمین تجھے نظر آئے اُسے مَیں تجھے اور تیری اولاد کو ہمیشہ کے لئے دیتا ہوں۔ 16 مَیں تیری اولاد کو خاک کی طرح بےشمار ہونے دوں گا۔ جس طرح خاک کے ذرے گنے نہیں جا سکتے اُسی طرح تیری اولاد بھی گنی نہیں جا سکے گی۔ 17 چنانچہ اُٹھ کر اِس ملک کی ہر جگہ چل پھر، کیونکہ مَیں اِسے تجھے دیتا ہوں۔“

18 ابرام روانہ ہوا۔ چلتے چلتے اُس نے اپنے ڈیرے حبرون کے قریب ممرے کے درختوں کے پاس لگائے۔ وہاں اُس نے رب کی تعظیم میں قربان گاہ بنائی۔

ابرام لوط کو چھڑاتا ہے

14 کنعان میں جنگ ہوئی۔ بیرونِ ملک کے چار بادشاہوں نے کنعان کے پانچ بادشاہوں سے جنگ کی۔ بیرونِ ملک کے بادشاہ یہ تھے: سِنعار سے امرافِل، اِلاسر سے اریوک، عیلام سے کدرلاعُمر اور جوئیم سے تِدعال۔ 2 کنعان کے بادشاہ یہ تھے: سدوم سے بِرَع، عمورہ سے بِرشَع، ادمہ سے سِنیاب، ضبوئیم سے شِمیبر اور بالع یعنی ضُغر کا بادشاہ۔ 3 کنعان کے اِن پانچ بادشاہوں کا اتحاد ہوا تھا اور وہ سِدّیم میں جمع ہوئے تھے۔ (اب سِدّیم نہیں ہے، کیونکہ اُس کی جگہ بحیرۂ مُردار آ گیا ہے)۔ 4 کدرلاعُمر نے بارہ سال تک اُن پر حکومت کی تھی، لیکن تیرھویں سال وہ باغی ہو گئے تھے۔

5 اب ایک سال کے بعد کدرلاعُمر اور اُس کے

اتحادی اپنی فوجوں کے ساتھ آئے۔ پہلے اُنھوں نے عستارات قرنَیم میں رفائیوں کو، ہام میں زُوزیوں کو، سَوی قِریَتائم میں ایمیوں کو [6] اور حوریوں کو اُن کے پہاڑی علاقے سعیر میں شکست دی۔ یوں وہ ایل فاران تک پہنچ گئے جو ریگستان کے کنارے پر ہے۔ [7] پھر وہ واپس آئے اور عین مِصفات یعنی قادس پہنچے۔ اُنھوں نے عمالیقیوں کے پورے علاقے کو تباہ کر دیا اور حصصون تمر میں آباد اموریوں کو بھی شکست دی۔

[8] اُس وقت سدوم، عمورہ، ادمہ، ضبوئیم اور بالع یعنی ضُغر کے بادشاہ اُن سے لڑنے کے لئے سِدّیم کی وادی میں جمع ہوئے۔ [9] اِن پانچ بادشاہوں نے عیلام کے بادشاہ کدرلاعُمر، جوئیم کے بادشاہ تِدعال، سِنعار کے بادشاہ امرافِل اور اِلاسر کے بادشاہ اریوک کا مقابلہ کیا۔ [10] اِس وادی میں تارکول کے متعدد گڑھے تھے۔ جب باغی بادشاہ شکست کھا کر بھاگنے لگے تو سدوم اور عمورہ کے بادشاہ اِن گڑھوں میں گر گئے جبکہ باقی تین بادشاہ بچ کر پہاڑی علاقے میں فرار ہوئے۔ [11] فتح مند بادشاہ سدوم اور عمورہ کا تمام مال تمام کھانے والی چیزوں سمیت لُوٹ کر واپس چل دیئے۔ [12] ابرام کا بھتیجا لوط سدوم میں رہتا تھا، اِس لئے وہ اُسے بھی اُس کی ملکیت سمیت چھین کر ساتھ لے گئے۔

[13] لیکن ایک آدمی نے جو بچ نکلا تھا عبرانی مرد ابرام کے پاس آ کر اُسے سب کچھ بتا دیا۔ اُس وقت وہ ممرے کے درختوں کے پاس آباد تھا۔ ممرے اموری تھا۔ وہ اور اُس کے بھائی اِسکال اور عانیر ابرام کے اتحادی تھے۔ [14] جب ابرام کو پتا چلا کہ بھتیجے کو گرفتار کر لیا گیا ہے تو اُس نے اپنے گھر میں پیدا ہوئے تمام جنگ آزمودہ غلاموں کو جمع کر کے دان تک دشمن کا تعاقب کیا۔ اُس کے ساتھ 318 افراد تھے۔ [15] وہاں اُس نے اپنے بندوں کو گروہوں میں تقسیم کر کے رات کے وقت دشمن پر حملہ کیا۔ دشمن شکست کھا کر بھاگ گیا اور ابرام نے دمشق کے شمال میں واقع خوبہ تک اُس کا تعاقب کیا۔ [16] وہ اُن سے لُوٹا ہوا تمام مال واپس لے آیا۔ لوط، اُس کی جائیداد، عورتیں اور باقی قیدی بھی دشمن کے قبضے سے بچ نکلے۔

مَلِک صِدق، سالم کا بادشاہ

[17] جب ابرام کدرلاعُمر اور اُس کے اتحادیوں پر فتح پانے کے بعد واپس پہنچا تو سدوم کا بادشاہ اُس سے ملنے کے لئے وادیٔ سَوی میں آیا۔ (اِسے آج کل بادشاہ کی وادی کہا جاتا ہے۔) [18] سالم کا بادشاہ مَلِک صِدق بھی وہاں پہنچا۔ وہ اپنے ساتھ روٹی اور مَے لے آیا۔ مَلِک صِدق اللہ تعالیٰ کا امام تھا۔ [19] اُس نے ابرام کو برکت دے کر کہا، ”ابرام پر اللہ تعالیٰ کی برکت ہو، جو آسمان و زمین کا خالق ہے۔ [20] اللہ تعالیٰ مبارک ہو جس نے تیرے دشمنوں کو تیرے ہاتھ میں کر دیا ہے۔“ ابرام نے اُسے تمام مال کا دسواں حصہ دیا۔

[21] سدوم کے بادشاہ نے ابرام سے کہا، ”مجھے میرے لوگ واپس کر دیں اور باقی چیزیں اپنے پاس رکھ لیں۔“

[22] لیکن ابرام نے اُس سے کہا، ”مَیں نے رب سے قسم کھائی ہے، اللہ تعالیٰ سے جو آسمان و زمین کا خالق ہے [23] کہ مَیں اُس میں سے کچھ نہیں لوں گا جو آپ کا ہے، چاہے وہ دھاگا یا جوتی کا تسمہ ہی کیوں نہ ہو۔ ایسا نہ ہو کہ آپ کہیں، ’مَیں نے ابرام کو دولت مند بنا دیا ہے۔‘ [24] سوائے اُس کھانے کے جو میرے آدمیوں نے راستے میں کھایا ہے مَیں کچھ قبول نہیں کروں گا۔

لیکن میرے اتحادی عانیر، اِسکال اور ممرے ضرور اپنا اپنا حصہ لیں۔“

ابرام کے ساتھ رب کا عہد

15 اِس کے بعد رب رویا میں ابرام سے ہم کلام ہوا، ”ابرام، مت ڈر۔ مَیں ہی تیری سپر ہوں، مَیں ہی تیرا بہت بڑا اجر ہوں۔“

2 لیکن ابرام نے اعتراض کیا، ”اے رب قادرِ مطلق، تُو مجھے کیا دے گا جبکہ ابھی تک میرے ہاں کوئی بچہ نہیں ہے اور اِلی عزر دمشقی میری میراث پائے گا۔ 3 تُو نے مجھے اولاد نہیں بخشی، اِس لئے میرے گھرانے کا نوکر میرا وارث ہو گا۔“ 4 تب ابرام کو اللہ سے ایک اَور کلام ملا۔ ”یہ آدمی اِلی عزر تیرا وارث نہیں ہو گا بلکہ تیرا اپنا ہی بیٹا تیرا وارث ہو گا۔“ 5 رب نے اُسے باہر لے جا کر کہا، ”آسمان کی طرف دیکھ اور ستاروں کو گننے کی کوشش کر۔ تیری اولاد اِتنی ہی بے شمار ہو گی۔“

6 ابرام نے رب پر بھروسا رکھا۔ اِس بنا پر اللہ نے اُسے راست باز قرار دیا۔

7 پھر رب نے اُس سے کہا، ”مَیں رب ہوں جو تجھے کسدیوں کے اُور سے یہاں لے آیا تاکہ تجھے یہ ملک میراث میں دے دوں۔“ 8 ابرام نے پوچھا، ”اے رب قادرِ مطلق، مَیں کس طرح جانوں کہ اِس ملک پر قبضہ کروں گا؟“ 9 جواب میں رب نے کہا، ”میرے حضور ایک تین سالہ گائے، ایک تین سالہ بکری اور ایک تین سالہ مینڈھا لے آ۔ ایک قمری اور ایک کبوتر کا بچہ بھی لے آنا۔“ 10 ابرام نے ایسا ہی کیا اور پھر ہر ایک جانور کو دو حصوں میں کاٹ کر اُن کو ایک دوسرے کے آمنے سامنے رکھ دیا۔ لیکن پرندوں کو اُس نے سالم رہنے دیا۔ 11 شکاری پرندے اُن پر اُترنے لگے، لیکن ابرام اُنہیں بھگاتا رہا۔

12 جب سورج ڈوبنے لگا تو ابرام پر گہری نیند طاری ہوئی۔ اُس پر دہشت اور اندھیرا ہی اندھیرا چھا گیا۔ 13 پھر رب نے اُس سے کہا، ”جان لے کہ تیری اولاد ایسے ملک میں رہے گی جو اُس کا نہیں ہو گا۔ وہاں وہ اجنبی اور غلام ہو گی، اور اُس پر 400 سال تک بہت ظلم کیا جائے گا۔ 14 لیکن مَیں اُس قوم کی عدالت کروں گا جس نے اُسے غلام بنایا ہو گا۔ اِس کے بعد وہ بڑی دولت پا کر اُس ملک سے نکلیں گے۔ 15 تُو خود عمر رسیدہ ہو کر سلامتی کے ساتھ انتقال کر کے اپنے باپ دادا سے جا ملے گا اور دفنایا جائے گا۔ 16 تیری اولاد کی چوتھی پشت غیروطن سے واپس آئے گی، کیونکہ اُس وقت تک مَیں اموریوں کو برداشت کروں گا۔ لیکن آخرکار اُن کے گناہ اِتنے سنگین ہو جائیں گے کہ مَیں اُنہیں ملکِ کنعان سے نکال دوں گا۔“

17 سورج غروب ہوا۔ اندھیرا چھا گیا۔ اچانک ایک دھواں دار تنور اور ایک بھڑکتی ہوئی مشعل نظر آئی اور جانوروں کے دو دو ٹکڑوں کے بیچ میں سے گزرے۔

18 اُس وقت رب نے ابرام کے ساتھ عہد کیا۔ اُس نے کہا، ”مَیں یہ ملک مصر کی سرحد سے فرات تک تیری اولاد کو دوں گا، 19 اگرچہ ابھی تک اِس میں قینی، قنزی، قدمونی، 20 حِتّی، فرزّی، رفائی، 21 اموری، کنعانی، جرجاسی اور یبوسی آباد ہیں۔“

ہاجرہ اور اسمٰعیل

16 اب تک ابرام کی بیوی سارَی کے کوئی بچہ نہیں ہوا تھا۔ لیکن اُنہوں نے ایک مصری

لونڈی رکھی تھی جس کا نام ہاجرہ تھا، 2 اور ایک دن سارئی نے ابرام سے کہا، ”رب نے مجھے بچے پیدا کرنے سے محروم رکھا ہے، اِس لئے میری لونڈی کے ساتھ ہم بستر ہوں۔ شاید مجھے اُس کی معرفت بچہ مل جائے۔“

ابرام نے سارئی کی بات مان لی۔ 3 چنانچہ سارئی نے اپنی مصری لونڈی ہاجرہ کو اپنے شوہر ابرام کو دے دیا تاکہ وہ اُس کی بیوی بن جائے۔ اُس وقت ابرام کو کنعان میں بستے ہوئے دس سال ہو گئے تھے۔ 4 ابرام ہاجرہ سے ہم بستر ہوا تو وہ اُمید سے ہو گئی۔ جب ہاجرہ کو یہ معلوم ہوا تو وہ اپنی مالکن کو حقیر جاننے لگی۔ 5 تب سارئی نے ابرام سے کہا، ”جو ظلم مجھ پر کیا جا رہا ہے وہ آپ ہی پر آئے۔ مَیں نے خود اِسے آپ کے بازوؤں میں دے دیا تھا۔ اب جب اِسے معلوم ہوا ہے کہ اُمید سے ہے تو مجھے حقیر جاننے لگی ہے۔ رب میرے اور آپ کے درمیان فیصلہ کرے۔“ 6 ابرام نے جواب دیا، ”دیکھو، یہ تمہاری لونڈی ہے اور تمہارے اختیار میں ہے۔ جو تمہارا جی چاہے اُس کے ساتھ کرو۔“

اِس پر سارئی اُس سے اِتنا بُرا سلوک کرنے لگی کہ ہاجرہ فرار ہو گئی۔ 7 رب کے فرشتے کو ہاجرہ ریگستان کے اُس چشمے کے قریب ملی جو شُور کے راستے پر ہے۔ 8 اُس نے کہا، ”سارئی کی لونڈی ہاجرہ، تُو کہاں سے آ رہی ہے اور کہاں جا رہی ہے؟“ ہاجرہ نے جواب دیا، ”مَیں اپنی مالکن سارئی سے فرار ہو رہی ہوں۔“ 9 رب کے فرشتے نے اُس سے کہا، ”اپنی مالکن کے پاس واپس چلی جا اور اُس کے تابع رہ۔ 10 مَیں تیری اولاد اِتنی بڑھاؤں گا کہ اُسے گنا نہیں جا سکے گا۔“ 11 رب کے فرشتے نے مزید کہا، ”تُو اُمید سے ہے۔ ایک بیٹا پیدا ہو گا۔ اُس کا نام اسمٰعیل یعنی ’اللہ سنتا ہے‘ رکھ، کیونکہ رب نے مصیبت میں تیری آواز سنی۔ 12 وہ جنگلی گدھے کی مانند ہو گا۔ اُس کا ہاتھ ہر ایک کے خلاف اور ہر ایک کا ہاتھ اُس کے خلاف ہو گا۔ تو بھی وہ اپنے تمام بھائیوں کے سامنے آباد رہے گا۔“

13 رب کے اُس کے ساتھ بات کرنے کے بعد ہاجرہ نے اُس کا نام ’اتا ایل روئی‘ یعنی ’تُو ایک معبود ہے جو مجھے دیکھتا ہے‘ رکھا۔ اُس نے کہا، ”کیا مَیں نے واقعی اُس کے پیچھے دیکھا ہے جس نے مجھے دیکھا ہے؟“ 14 اِس لئے اُس جگہ کے کنوئیں کا نام بیر لحیَ روئی یعنی ’اُس زندہ ہستی کا کنواں جو مجھے دیکھتا ہے‘ پڑ گیا۔ وہ قادس اور برد کے درمیان واقع ہے۔

15 ہاجرہ واپس گئی، اور اُس کے بیٹا پیدا ہوا۔ ابرام نے اُس کا نام اسمٰعیل رکھا۔ 16 اُس وقت ابرام 86 سال کا تھا۔

عہد کا نشان: ختنہ

17 جب ابرام 99 سال کا تھا تو رب اُس پر ظاہر ہوا۔ اُس نے کہا، ”مَیں اللہ قادرِ مطلق ہوں۔ میرے حضور چلتا رہ اور بےالزام ہو۔ 2 مَیں تیرے ساتھ اپنا عہد باندھوں گا اور تیری اولاد کو بہت ہی زیادہ بڑھا دوں گا۔“

3 ابرام منہ کے بل گر گیا، اور اللہ نے اُس سے کہا، 4 ”میرا تیرے ساتھ عہد ہے کہ تُو بہت قوموں کا باپ ہو گا۔ 5 اب سے تُو ابرام یعنی ’عظیم باپ‘ نہیں کہلائے گا بلکہ تیرا نام ابراہیم یعنی ’بہت قوموں کا باپ‘ ہو گا۔ کیونکہ مَیں نے تجھے بہت قوموں کا باپ بنا دیا ہے۔ 6 مَیں تجھے بہت ہی زیادہ اولاد بخش دوں گا، اِتنی کہ قومیں بنیں گی۔ تجھ سے بادشاہ بھی نکلیں

گے۔ 7 مَیں اپنا عہد تیرے اور تیری اولاد کے ساتھ نسل در نسل قائم کروں گا، ایک ابدی عہد جس کے مطابق مَیں تیرا اور تیری اولاد کا خدا ہوں گا۔ 8 تُو اِس وقت ملکِ کنعان میں پردیسی ہے، لیکن مَیں اِس پورے ملک کو تجھے اور تیری اولاد کو دیتا ہوں۔ یہ ہمیشہ تک اُن کا ہی رہے گا، اور مَیں اُن کا خدا ہوں گا۔"

9 اللہ نے ابراہیم سے یہ بھی کہا، "تجھے اور تیری اولاد کو نسل در نسل میرے عہد کی شرائط پوری کرنی ہیں۔ 10 اِس کی ایک شرط یہ ہے کہ ہر ایک مرد کا ختنہ کیا جائے۔ 11 اپنا ختنہ کراؤ۔ یہ ہمارے آپس کے عہد کا ظاہری نشان ہو گا۔ 12 لازم ہے کہ تُو اور تیری اولاد نسل در نسل اپنے ہر ایک بیٹے کا آٹھویں دن ختنہ کروائیں۔ یہ اصول اُس پر بھی لاگو ہے جو تیرے گھر میں رہتا ہے لیکن تجھ سے رشتہ نہیں رکھتا، چاہے وہ گھر میں پیدا ہوا ہو یا کسی اجنبی سے خریدا گیا ہو۔ 13 گھر کے ہر ایک مرد کا ختنہ کرنا لازم ہے، خواہ وہ گھر میں پیدا ہوا ہو یا کسی اجنبی سے خریدا گیا ہو۔ یہ اِس بات کا نشان ہو گا کہ میرا تیرے ساتھ عہد ہمیشہ تک قائم رہے گا۔ 14 جس مرد کا ختنہ نہ کیا گیا اُسے اُس کی قوم میں سے مٹایا جائے گا، کیونکہ اُس نے میرے عہد کی شرائط پوری نہ کیں۔"

15 اللہ نے ابراہیم سے یہ بھی کہا، "اپنی بیوی سارَئی کا نام بھی بدل دینا۔ اب سے اُس کا نام سارَئی نہیں بلکہ سارہ یعنی شہزادی ہو گا۔ 16 مَیں اُسے برکت بخشوں گا اور تجھے اُس کی معرفت بیٹا دوں گا۔ مَیں اُسے یہاں تک برکت دوں گا کہ اُس سے قومیں بلکہ قوموں کے بادشاہ نکلیں گے۔"

17 ابراہیم منہ کے بل گر گیا۔ لیکن دل ہی دل میں وہ ہنس پڑا اور سوچا، "یہ کس طرح ہو سکتا ہے؟ مَیں تو 100 سال کا ہوں۔ ایسے آدمی کے ہاں بچہ کس طرح پیدا ہو سکتا ہے؟ اور سارہ جیسی عمر رسیدہ عورت کے بچہ کس طرح پیدا ہو سکتا ہے؟ اُس کی عمر تو 90 سال ہے۔" 18 اُس نے اللہ سے کہا، "ہاں، اسمٰعیل ہی تیرے سامنے جیتا رہے۔"

19 اللہ نے کہا، "نہیں، تیری بیوی سارہ کے ہاں بیٹا پیدا ہو گا۔ تُو اُس کا نام اسحاق یعنی 'وہ ہنستا ہے' رکھنا۔ مَیں اُس کے اور اُس کی اولاد کے ساتھ ابدی عہد باندھوں گا۔ 20 مَیں اسمٰعیل کے سلسلے میں بھی تیری درخواست پوری کروں گا۔ مَیں اُسے بھی برکت دے کر پھلنے پھولنے دوں گا اور اُس کی اولاد بہت ہی زیادہ بڑھا دوں گا۔ وہ بارہ رئیسوں کا باپ ہو گا، اور مَیں اُس کی معرفت ایک بڑی قوم بناؤں گا۔ 21 لیکن میرا عہد اسحاق کے ساتھ ہو گا، جو عین ایک سال کے بعد سارہ کے ہاں پیدا ہو گا۔"

22 اللہ کی ابراہیم کے ساتھ بات ختم ہوئی، اور وہ اُس کے پاس سے آسمان پر چلا گیا۔

23 اُسی دن ابراہیم نے اللہ کا حکم پورا کیا۔ اُس نے گھر کے ہر ایک مرد کا ختنہ کروایا، اپنے بیٹے اسمٰعیل کا بھی اور اُن کا بھی جو اُس کے گھر میں رہتے لیکن اُس سے رشتہ نہیں رکھتے تھے، چاہے وہ اُس کے گھر میں پیدا ہوئے تھے یا خریدے گئے تھے۔ 24 ابراہیم 99 سال کا تھا جب اُس کا ختنہ ہوا، 25 جبکہ اُس کا بیٹا اسمٰعیل 13 سال کا تھا۔ 26 دونوں کا ختنہ اُسی دن ہوا۔ 27 ساتھ ساتھ گھرانے کے تمام باقی مردوں کا ختنہ بھی ہوا، بشمول اُن کے جن کا ابراہیم کے ساتھ رشتہ نہیں تھا، چاہے وہ گھر میں پیدا ہوئے یا کسی اجنبی سے خریدے گئے تھے۔

ممرے میں ابراہیم کے تین مہمان

18 ایک دن رب ممرے کے درختوں کے پاس ابراہیم پر ظاہر ہوا۔ ابراہیم اپنے خیمے کے دروازے پر بیٹھا تھا۔ دن کی گرمی عروج پر تھی۔ 2 اچانک اُس نے دیکھا کہ تین مرد میرے سامنے کھڑے ہیں۔ اُنہیں دیکھتے ہی وہ خیمے سے اُن سے ملنے کے لئے دوڑا اور منہ کے بل گر کر سجدہ کیا۔ 3 اُس نے کہا، ”میرے آقا، اگر مجھ پر آپ کے کرم کی نظر ہے تو آگے نہ بڑھیں بلکہ کچھ دیر اپنے بندے کے گھر ٹھہریں۔ 4 اگر اجازت ہو تو مَیں کچھ پانی لے آؤں تاکہ آپ اپنے پاؤں دھو کر درخت کے سائے میں آرام کر سکیں۔ 5 ساتھ ساتھ مَیں آپ کے لئے تھوڑا بہت کھانا بھی لے آؤں تاکہ آپ تقویت پا کر آگے بڑھ سکیں۔ مجھے یہ کرنے دیں، کیونکہ آپ اپنے خادم کے گھر آ گئے ہیں۔“ اُنہوں نے کہا، ”ٹھیک ہے۔ جو کچھ تُو نے کہا ہے وہ کر۔“

6 ابراہیم خیمے کی طرف دوڑ کر سارہ کے پاس آیا اور کہا، ”جلدی کرو! 16 کلو گرام بہترین میدہ لے اور اُسے گوندھ کر روٹیاں بنا۔“ 7 پھر وہ بھاگ کر بَیلوں کے پاس پہنچا۔ اُن میں سے اُس نے ایک موٹا تازہ بچھڑا چن لیا جس کا گوشت نرم تھا اور اُسے اپنے نوکر کو دیا جس نے جلدی سے اُسے تیار کیا۔ 8 جب کھانا تیار تھا تو ابراہیم نے اُسے لے کر لسی اور دودھ کے ساتھ اپنے مہمانوں کے آگے رکھ دیا۔ وہ کھانے لگے اور ابراہیم اُن کے سامنے درخت کے سائے میں کھڑا رہا۔

9 اُنہوں نے پوچھا، ”تیری بیوی سارہ کہاں ہے؟“ اُس نے جواب دیا، ”خیمے میں۔“ 10 رب نے کہا، ”عین ایک سال کے بعد مَیں واپس آؤں گا تو تیری بیوی سارہ کے بیٹا ہو گا۔“

سارہ یہ باتیں سن رہی تھی، کیونکہ وہ اُس کے پیچھے خیمے کے دروازے کے پاس تھی۔ 11 دونوں میاں بیوی بوڑھے ہو چکے تھے اور سارہ اُس عمر سے گزر چکی تھی جس میں عورتوں کے بچے پیدا ہوتے ہیں۔ 12 اِس لئے سارہ اندر ہی اندر ہنس پڑی اور سوچا، ”یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ کیا جب مَیں بڑھاپے کے باعث گھِسے پھٹے لباس کی مانند ہوں تو جوانی کے جوبن کا لطف اُٹھاؤں؟ اور میرا شوہر بھی بوڑھا ہے۔“

13 رب نے ابراہیم سے پوچھا، ”سارہ کیوں ہنس رہی ہے؟ وہ کیوں کہہ رہی ہے، ’کیا واقعی میرے ہاں بچہ پیدا ہو گا جبکہ مَیں اِتنی عمر رسیدہ ہوں؟‘ 14 کیا رب کے لئے کوئی کام ناممکن ہے؟ ایک سال کے بعد مقررہ وقت پر مَیں واپس آؤں گا تو سارہ کے بیٹا ہو گا۔“ 15 سارہ ڈر گئی۔ اُس نے جھوٹ بول کر انکار کیا، ”مَیں نہیں ہنس رہی تھی۔“

رب نے کہا، ”نہیں، تُو ضرور ہنس رہی تھی۔“

ابراہیم سدوم کے لئے منت کرتا ہے

16 پھر مہمان اُٹھ کر روانہ ہوئے اور نیچے وادی میں سدوم کی طرف دیکھنے لگے۔ ابراہیم اُنہیں رُخصت کرنے کے لئے ساتھ ساتھ چل رہا تھا۔ 17 رب نے دل میں کہا، ”مَیں ابراہیم سے وہ کام کیوں چھپائے رکھوں جو مَیں کرنے کے لئے جا رہا ہوں؟ 18 اِسی سے تو ایک بڑی اور طاقت ور قوم نکلے گی اور اِسی سے مَیں دنیا کی تمام قوموں کو برکت دوں گا۔ 19 اُسی کو مَیں نے چن لیا ہے تاکہ وہ اپنی اولاد اور اپنے بعد کے گھرانے کو حکم دے کہ وہ رب کی راہ پر چل کر راست اور منصفانہ کام

کریں۔ کیونکہ اگر وہ ایسا کریں تو رب ابراہیم کے ساتھ اپنا وعدہ پورا کرے گا۔“

[20] پھر رب نے کہا، ”سدوم اور عمورہ کی بدی کے باعث لوگوں کی آہیں بلند ہو رہی ہیں، کیونکہ اُن سے بہت سنگین گناہ سرزد ہو رہے ہیں۔ [21] مَیں اُتر کر اُن کے پاس جا رہا ہوں تاکہ دیکھوں کہ یہ الزام واقعی سچ ہیں جو مجھ تک پہنچے ہیں۔ اگر ایسا نہیں ہے تو مَیں یہ جاننا چاہتا ہوں۔“

[22] دوسرے دو آدمی سدوم کی طرف آگے نکلے جبکہ رب کچھ دیر کے لئے وہاں ٹھہرا رہا اور ابراہیم اُس کے سامنے کھڑا رہا۔ [23] پھر اُس نے قریب آ کر اُس سے بات کی، ”کیا تُو راست بازوں کو بھی شریروں کے ساتھ تباہ کر دے گا؟ [24] ہو سکتا ہے کہ شہر میں 50 راست باز ہوں۔ کیا تُو پھر بھی شہر کو برباد کر دے گا اور اُسے اُن 50 کے سبب سے معاف نہیں کرے گا؟ [25] یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ تُو بےقصوروں کو شریروں کے ساتھ ہلاک کر دے؟ یہ تو ناممکن ہے کہ تُو نیک اور شریر لوگوں سے ایک جیسا سلوک کرے۔ کیا لازم نہیں کہ پوری دنیا کا منصف انصاف کرے؟“

[26] رب نے جواب دیا، ”اگر مجھے شہر میں 50 راست باز مل جائیں تو اُن کے سبب سے تمام کو معاف کر دوں گا۔“

[27] ابراہیم نے کہا، ”مَیں معافی چاہتا ہوں کہ مَیں نے رب سے بات کرنے کی جرأت کی ہے اگرچہ مَیں خاک اور راکھ ہی ہوں۔ [28] لیکن ہو سکتا ہے کہ صرف 45 راست باز اُس میں ہوں۔ کیا تُو پھر بھی اُن پانچ لوگوں کی کمی کے سبب سے پورے شہر کو تباہ کرے گا؟“ اُس نے کہا، ”اگر مجھے 45 بھی مل جائیں تو اُسے برباد نہیں کروں گا۔“

[29] ابراہیم نے اپنی بات جاری رکھی، ”اور اگر صرف 40 نیک لوگ ہوں تو؟“ رب نے کہا، ”مَیں اُن 40 کے سبب سے اُنہیں چھوڑ دوں گا۔“

[30] ابراہیم نے کہا، ”رب غصہ نہ کرے کہ مَیں ایک دفعہ اَور بات کروں۔ شاید وہاں صرف 30 ہوں۔“ اُس نے جواب دیا، ”پھر بھی اُنہیں چھوڑ دوں گا۔“

[31] ابراہیم نے کہا، ”مَیں معافی چاہتا ہوں کہ مَیں نے رب سے بات کرنے کی جرأت کی ہے۔ اگر صرف 20 پائے جائیں؟“ رب نے کہا، ”مَیں 20 کے سبب سے شہر کو برباد کرنے سے باز رہوں گا۔“

[32] ابراہیم نے ایک آخری دفعہ بات کی، ”رب غصہ نہ کرے اگر مَیں ایک اَور بار بات کروں۔ شاید اُس میں صرف 10 پائے جائیں۔“ رب نے کہا، ”مَیں اُسے اُن 10 لوگوں کے سبب سے بھی برباد نہیں کروں گا۔“

[33] اِن باتوں کے بعد رب چلا گیا اور ابراہیم اپنے گھر کو لوٹ آیا۔

سدوم اور عمورہ کی تباہی

19 شام کے وقت یہ دو فرشتے سدوم پہنچے۔ لوط شہر کے دروازے پر بیٹھا تھا۔ جب اُس نے اُنہیں دیکھا تو کھڑے ہو کر اُن سے ملنے گیا اور منہ کے بل گر کر سجدہ کیا۔ [2] اُس نے کہا، ”صاحبو، اپنے بندے کے گھر تشریف لائیں تاکہ اپنے پاؤں دھو کر رات کو ٹھہریں اور پھر کل صبح سویرے اُٹھ کر اپنا سفر جاری رکھیں۔“ اُنہوں نے کہا، ”کوئی بات نہیں، ہم چوک میں رات گزاریں گے۔“ [3] لیکن لوط نے اُنہیں بہت مجبور کیا، اور آخرکار وہ اُس کے ساتھ

اُس کے گھر آئے۔ اُس نے اُن کے لئے کھانا پکایا اور بےخمیری روٹی بنائی۔ پھر اُنہوں نے کھانا کھایا۔

4 وہ ابھی سونے کے لئے لیٹے نہیں تھے کہ شہر کے جوانوں سے لے کر بوڑھوں تک تمام مردوں نے لوط کے گھر کو گھیر لیا۔ 5 اُنہوں نے آواز دے کر لوط سے کہا، ”وہ آدمی کہاں ہیں جو رات کے وقت تیرے پاس آئے؟ اُن کو باہر لے آ تاکہ ہم اُن کے ساتھ حرام کاری کریں۔“

6 لوط اُن سے ملنے باہر گیا۔ اُس نے اپنے پیچھے دروازہ بند کر لیا 7 اور کہا، ”میرے بھائیو، ایسا مت کرو، ایسی بدکاری نہ کرو۔ 8 دیکھو، میری دو کنواری بیٹیاں ہیں۔ اُنہیں مَیں تمہارے پاس باہر لے آتا ہوں۔ پھر جو جی چاہے اُن کے ساتھ کرو۔ لیکن اِن آدمیوں کو چھوڑ دو، کیونکہ وہ میرے مہمان ہیں۔“

9 اُنہوں نے کہا، ”راستے سے ہٹ جا! دیکھو، یہ شخص جب ہمارے پاس آیا تھا تو اجنبی تھا، اور اب یہ ہم پر حاکم بننا چاہتا ہے۔ اب تیرے ساتھ اُن سے زیادہ بُرا سلوک کریں گے۔“ وہ اُسے مجبور کرتے کرتے دروازے کو توڑنے کے لئے آگے بڑھے۔ 10 لیکن عین وقت پر اندر کے آدمی لوط کو پکڑ کر اندر لے آئے، پھر دروازہ دوبارہ بند کر دیا۔ 11 اُنہوں نے چھوٹوں سے لے کر بڑوں تک باہر کے تمام آدمیوں کو اندھا کر دیا، اور وہ دروازے کو ڈھونڈتے ڈھونڈتے تھک گئے۔

12 دونوں آدمیوں نے لوط سے کہا، ”کیا تیرا کوئی اَور رشتے دار اِس شہر میں رہتا ہے، مثلاً کوئی داماد یا بیٹا بیٹی؟ سب کو ساتھ لے کر یہاں سے چلا جا، 13 کیونکہ ہم یہ مقام تباہ کرنے کو ہیں۔ اِس کے باشندوں کی بدی کے باعث لوگوں کی آہیں بلند ہو کر رب کے حضور پہنچ گئی ہیں، اِس لئے اُس نے ہمیں اِس کو تباہ کرنے کے لئے بھیجا ہے۔“

14 لوط گھر سے نکلا اور اپنے دامادوں سے بات کی جن کا اُس کی بیٹیوں کے ساتھ رشتہ ہو چکا تھا۔ اُس نے کہا، ”جلدی کرو، اِس جگہ سے نکلو، کیونکہ رب اِس شہر کو تباہ کرنے کو ہے۔“ لیکن اُس کے دامادوں نے اِسے مذاق ہی سمجھا۔

15 جب پَو پھٹنے لگی تو دونوں آدمیوں نے لوط کو بہت سمجھایا اور کہا، ”جلدی کر! اپنی بیوی اور دونوں بیٹیوں کو ساتھ لے کر چلا جا، ورنہ جب شہر کو سزا دی جائے گی تو تُو بھی ہلاک ہو جائے گا۔“ 16 تو بھی وہ جھجکتا رہا۔ آخرکار دونوں نے لوط، اُس کی بیوی اور بیٹیوں کے ہاتھ پکڑ کر اُنہیں شہر کے باہر تک پہنچا دیا، کیونکہ رب کو لوط پر ترس آتا تھا۔

17 جوں ہی وہ اُنہیں باہر لے آئے اُن میں سے ایک نے کہا، ”اپنی جان بچا کر چلا جا۔ پیچھے مُڑ کر نہ دیکھنا۔ میدان میں کہیں نہ ٹھہرنا بلکہ پہاڑوں میں پناہ لینا، ورنہ تُو ہلاک ہو جائے گا۔“

18 لیکن لوط نے اُن سے کہا، ”نہیں میرے آقا، ایسا نہ ہو۔ 19 تیرے بندے کو تیری نظرِ کرم حاصل ہوئی ہے اور تُو نے میری جان بچانے میں بہت مہربانی کر دکھائی ہے۔ لیکن مَیں پہاڑوں میں پناہ نہیں لے سکتا۔ وہاں پہنچنے سے پہلے یہ مصیبت مجھ پر آن پڑے گی اور مَیں ہلاک ہو جاؤں گا۔ 20 دیکھ، قریب ہی ایک چھوٹا قصبہ ہے۔ وہ اِتنا نزدیک ہے کہ مَیں اُس طرف ہجرت کر سکتا ہوں۔ مجھے وہاں پناہ لینے دے۔ وہ چھوٹا ہی ہے، نا؟ پھر میری جان بچے گی۔“

21 اُس نے کہا، ”چلو، ٹھیک ہے۔ تیری یہ

درخواست بھی منظور ہے۔ مَیں یہ قصبہ تباہ نہیں کروں گا۔ 22 لیکن بھاگ کر وہاں پناہ لے، کیونکہ جب تک تُو وہاں پہنچ نہ جائے مَیں کچھ نہیں کر سکتا۔" اِس لئے قصبے کا نام صُغر یعنی چھوٹا ہے۔

23 جب لوط صُغر پہنچا تو سورج نکلا ہوا تھا۔ 24 تب رب نے آسمان سے سدوم اور عمورہ پر گندھک اور آگ برسائی۔ 25 یوں اُس نے اُس پورے میدان کو اُس کے شہروں، باشندوں اور تمام ہریالی سمیت تباہ کر دیا۔ 26 لیکن فرار ہوتے وقت لوط کی بیوی نے پیچھے مُڑ کر دیکھا تو وہ فوراً نمک کا ستون بن گئی۔

27 ابراہیم صبح سویرے اُٹھ کر اُس جگہ واپس آیا جہاں وہ کل رب کے سامنے کھڑا ہوا تھا۔ 28 جب اُس نے نیچے سدوم، عمورہ اور پوری وادی کی طرف نظر کی تو وہاں سے بھٹے کا سا دھواں اُٹھ رہا تھا۔

29 یوں اللہ نے ابراہیم کو یاد کیا جب اُس نے اُس میدان کے شہر تباہ کئے۔ کیونکہ وہ اُنہیں تباہ کرنے سے پہلے لوط کو جو اُن میں آباد تھا وہاں سے نکال لایا۔

لوط اور اُس کی بیٹیاں

30 لوط اور اُس کی بیٹیاں زیادہ دیر تک صُغر میں نہ ٹھہرے۔ وہ روانہ ہو کر پہاڑوں میں آباد ہوئے، کیونکہ لوط صُغر میں رہنے سے ڈرتا تھا۔ وہاں اُنہوں نے ایک غار کو اپنا گھر بنا لیا۔

31 ایک دن بڑی بیٹی نے چھوٹی سے کہا، "ابو بوڑھا ہے اور یہاں کوئی مرد ہے نہیں جس کے ذریعے ہمارے بچے پیدا ہو سکیں۔ 32 آؤ، ہم ابو کو مَے پلائیں۔ جب وہ نشے میں دُھت ہو تو ہم اُس کے ساتھ ہم بستر ہو کر اپنے لئے اولاد پیدا کریں تاکہ ہماری نسل قائم رہے۔"

33 اُس رات اُنہوں نے اپنے باپ کو مَے پلائی۔ جب وہ نشے میں تھا تو بڑی بیٹی اندر جا کر اُس کے ساتھ ہم بستر ہوئی۔ چونکہ لوط ہوش میں نہیں تھا اِس لئے اُسے کچھ بھی معلوم نہ ہوا۔ 34 اگلے دن بڑی بہن نے چھوٹی بہن سے کہا، "پچھلی رات مَیں ابو سے ہم بستر ہوئی۔ آؤ، آج رات کو ہم اُسے دوبارہ مَے پلائیں۔ جب وہ نشے میں دُھت ہو تو تم اُس کے ساتھ ہم بستر ہو کر اپنے لئے اولاد پیدا کرنا تاکہ ہماری نسل قائم رہے۔"

35 چنانچہ اُنہوں نے اُس رات بھی اپنے باپ کو مَے پلائی۔ جب وہ نشے میں تھا تو چھوٹی بیٹی اُٹھ کر اُس کے ساتھ ہم بستر ہوئی۔ اِس بار بھی وہ ہوش میں نہیں تھا، اِس لئے اُسے کچھ بھی معلوم نہ ہوا۔

36 یوں لوط کی بیٹیاں اپنے باپ سے اُمید سے ہوئیں۔ 37 بڑی بیٹی کے ہاں بیٹا پیدا ہوا۔ اُس نے اُس کا نام موآب رکھا۔ اُس سے موآبی نکلے ہیں۔ 38 چھوٹی بیٹی کے ہاں بھی بیٹا پیدا ہوا۔ اُس نے اُس کا نام بن عمی رکھا۔ اُس سے عمونی نکلے ہیں۔

ابراہیم اور ابی مَلِک

20 ابراہیم وہاں سے جنوب کی طرف دشتِ نجب میں چلا گیا اور قادس اور شُور کے درمیان جا بسا۔ کچھ دیر کے لئے وہ جرار میں ٹھہرا، لیکن اجنبی کی حیثیت سے۔ 2 وہاں اُس نے لوگوں کو بتایا، "سارہ میری بہن ہے۔" اِس لئے جرار کے بادشاہ ابی مَلِک نے کسی کو بھجوا دیا کہ اُسے محل میں لے آئے۔ 3 لیکن رات کے وقت اللہ خواب میں ابی مَلِک پر

ظاہر ہوا اور کہا، ”موت تیرے سر پر کھڑی ہے، کیونکہ جو عورت تُو اپنے گھر لے آیا ہے وہ شادی شدہ ہے۔“

4 اصل میں ابی مَلِک ابھی تک سارہ کے قریب نہیں گیا تھا۔ اُس نے کہا، ”میرے آقا، کیا تُو ایک بے قصور قوم کو بھی ہلاک کرے گا؟ 5 کیا ابراہیم نے مجھ سے نہیں کہا تھا کہ سارہ میری بہن ہے؟ اور سارہ نے اُس کی ہاں میں ہاں ملائی۔ میری نیت اچھی تھی اور مَیں نے غلط کام نہیں کیا۔“ 6 اللہ نے کہا، ”ہاں، مَیں جانتا ہوں کہ اِس میں تیری نیت اچھی تھی۔ اِس لئے مَیں نے تجھے میرا گناہ کرنے اور اُسے چھونے سے روک دیا۔ 7 اب اُس عورت کو اُس کے شوہر کو واپس کر دے، کیونکہ وہ نبی ہے اور تیرے لئے دعا کرے گا۔ پھر تُو نہیں مرے گا۔ لیکن اگر تُو اُسے واپس نہیں کرے گا تو جان لے کہ تیری اور تیرے لوگوں کی موت یقینی ہے۔“

8 ابی مَلِک نے صبح سویرے اُٹھ کر اپنے تمام کارندوں کو یہ سب کچھ بتایا۔ یہ سن کر اُن پر دہشت چھا گئی۔ 9 پھر ابی مَلِک نے ابراہیم کو بُلا کر کہا، ”آپ نے ہمارے ساتھ کیا کِیا ہے؟ مَیں نے آپ کے ساتھ کیا غلط کام کیا کہ آپ نے مجھے اور میری سلطنت کو اِتنے سنگین جرم میں پھنسا دیا ہے؟ جو سلوک آپ نے ہمارے ساتھ کر دکھایا ہے وہ کسی بھی شخص کے ساتھ نہیں کرنا چاہئے۔ 10 آپ نے یہ کیوں کیا؟“

11 ابراہیم نے جواب دیا، ”مَیں نے اپنے دل میں کہا کہ یہاں کے لوگ اللہ کا خوف نہیں رکھتے ہوں گے، اِس لئے وہ میری بیوی کو حاصل کرنے کے لئے مجھے قتل کر دیں گے۔ 12 حقیقت میں وہ میری بہن بھی ہے۔ وہ میرے باپ کی بیٹی ہے اگرچہ اُس کی اور میری ماں فرق ہیں۔ یوں مَیں اُس سے شادی کر سکا۔ 13 پھر جب اللہ نے ہونے دیا کہ مَیں اپنے باپ کے گھرانے سے نکل کر اِدھر اُدھر پھروں تو مَیں نے اپنی بیوی سے کہا، ’مجھ پر یہ مہربانی کر کہ جہاں بھی ہم جائیں میرے بارے میں کہہ دینا کہ وہ میرا بھائی ہے‘۔“

14 پھر ابی مَلِک نے ابراہیم کو بھیڑ بکریاں، گائے بَیل، غلام اور لونڈیاں دے کر اُس کی بیوی سارہ کو اُسے واپس کر دیا۔ 15 اُس نے کہا، ”میرا ملک آپ کے لئے کھلا ہے۔ جہاں جی چاہے اُس میں جا بسیں۔“ 16 سارہ سے اُس نے کہا، ”مَیں آپ کے بھائی کو چاندی کے ہزار سِکے دیتا ہوں۔ اِس سے آپ اور آپ کے لوگوں کے سامنے آپ کے ساتھ کئے گئے ناروا سلوک کا ازالہ ہو اور آپ کو بے قصور قرار دیا جائے۔“

17-18 تب ابراہیم نے اللہ سے دعا کی اور اللہ نے ابی مَلِک، اُس کی بیوی اور اُس کی لونڈیوں کو شفا دی، کیونکہ رب نے ابی مَلِک کے گھرانے کی تمام عورتوں کو سارہ کے سبب سے بانجھ بنا دیا تھا۔ لیکن اب اُن کے ہاں دوبارہ بچے پیدا ہونے لگے۔

اسحاق کی پیدائش

21 تب رب نے سارہ کے ساتھ ویسا ہی کیا جیسا اُس نے فرمایا تھا۔ جو وعدہ اُس نے سارہ کے بارے میں کیا تھا اُسے اُس نے پورا کیا۔ 2 وہ حاملہ ہوئی اور بیٹا پیدا ہوا۔ عین اُس وقت بوڑھے ابراہیم کے ہاں بیٹا پیدا ہوا جو اللہ نے مقرر کر کے اُسے بتایا تھا۔

3 ابراہیم نے اپنے اِس بیٹے کا نام اسحاق یعنی ’وہ ہنستا ہے‘ رکھا۔ 4 جب اسحاق آٹھ دن کا تھا تو ابراہیم نے

اُس کا ختنہ کرایا، جس طرح اللہ نے اُسے حکم دیا تھا۔ [5] جب اسحاق پیدا ہوا اُس وقت ابراہیم 100 سال کا تھا۔ [6] سارہ نے کہا، ”اللہ نے مجھے ہنسایا، اور ہر کوئی جو میرے بارے میں یہ سنے گا ہنسے گا۔ [7] اِس سے پہلے کون ابراہیم سے یہ کہنے کی جرأت کر سکتا تھا کہ سارہ اپنے بچوں کو دودھ پلائے گی؟ اور اب میرے ہاں بیٹا پیدا ہوا ہے، اگرچہ ابراہیم بوڑھا ہو گیا ہے۔“

[8] اسحاق بڑا ہوتا گیا۔ جب اُس کا دودھ چھڑایا گیا تو ابراہیم نے اُس کے لئے بڑی ضیافت کی۔

ابراہیم ہاجرہ اور اسمٰعیل کو نکال دیتا ہے

[9] ایک دن سارہ نے دیکھا کہ مصری لونڈی ہاجرہ کا بیٹا اسمٰعیل اسحاق کا مذاق اُڑا رہا ہے۔ [10] اُس نے ابراہیم سے کہا، ”اِس لونڈی اور اُس کے بیٹے کو گھر سے نکال دیں، کیونکہ وہ میرے بیٹے اسحاق کے ساتھ میراث نہیں پائے گا۔“

[11] ابراہیم کو یہ بات بہت بُری لگی۔ آخر اسمٰعیل بھی اُس کا بیٹا تھا۔ [12] لیکن اللہ نے اُس سے کہا، ”جو بات سارہ نے اپنی لونڈی اور اُس کے بیٹے کے بارے میں کہی ہے وہ تجھے بُری نہ لگے۔ سارہ کی بات مان لے، کیونکہ تیری نسل اسحاق ہی سے قائم رہے گی۔ [13] لیکن مَیں اسمٰعیل سے بھی ایک قوم بناؤں گا، کیونکہ وہ تیرا بیٹا ہے۔“

[14] ابراہیم صبح سویرے اُٹھا۔ اُس نے روٹی اور پانی کی مشک ہاجرہ کے کندھوں پر رکھ کر اُسے لڑکے کے ساتھ گھر سے نکال دیا۔ ہاجرہ چلتے چلتے بیرسبع کے ریگستان میں اِدھر اُدھر پھرنے لگی۔ [15] پھر پانی ختم ہو گیا۔ ہاجرہ لڑکے کو کسی جھاڑی کے نیچے چھوڑ کر [16] کوئی 300 فٹ دُور بیٹھ گئی۔ کیونکہ اُس نے دل میں کہا، ”مَیں اُسے مرتے نہیں دیکھ سکتی۔“ وہ وہاں بیٹھ کر رونے لگی۔

[17] لیکن اللہ نے بیٹے کی روتی ہوئی آواز سن لی۔ اللہ کے فرشتے نے آسمان پر سے پکار کر ہاجرہ سے بات کی، ”ہاجرہ، کیا بات ہے؟ مت ڈر، کیونکہ اللہ نے لڑکے کا جو وہاں پڑا ہے رونا سن لیا ہے۔ [18] اُٹھ، لڑکے کو اُٹھا کر اُس کا ہاتھ تھام لے، کیونکہ مَیں اُس سے ایک بڑی قوم بناؤں گا۔“

[19] پھر اللہ نے ہاجرہ کی آنکھیں کھول دیں، اور اُس کی نظر ایک کنوئیں پر پڑی۔ وہ وہاں گئی اور مشک کو پانی سے بھر کر لڑکے کو پلایا۔

[20] اللہ لڑکے کے ساتھ تھا۔ وہ جوان ہوا اور تیرانداز بن کر بیابان میں رہنے لگا۔ [21] جب وہ فاران کے ریگستان میں رہتا تھا تو اُس کی ماں نے اُسے ایک مصری عورت سے بیاہ دیا۔

ابی مَلِک کے ساتھ عہد

[22] اُن دنوں میں ابی مَلِک اور اُس کے سپاہ سالار فیکل نے ابراہیم سے کہا، ”جو کچھ بھی آپ کرتے ہیں اللہ آپ کے ساتھ ہے۔ [23] اب مجھ سے اللہ کی قسم کھائیں کہ آپ مجھے اور میری آل اولاد کو دھوکا نہیں دیں گے۔ مجھ پر اور اِس ملک پر جس میں آپ پردیسی ہیں وہی مہربانی کریں جو مَیں نے آپ پر کی ہے۔“

[24] ابراہیم نے جواب دیا، ”مَیں قسم کھاتا ہوں۔“

[25] پھر اُس نے ابی مَلِک سے شکایت کرتے ہوئے کہا، ”آپ کے بندوں نے ہمارے ایک کنوئیں پر قبضہ کر لیا ہے۔“ [26] ابی مَلِک نے کہا، ”مجھے نہیں معلوم کہ

کس نے ایسا کیا ہے۔ آپ نے بھی مجھے نہیں بتایا۔ آج مَیں پہلی دفعہ یہ بات سن رہا ہوں۔“

27 تب ابراہیم نے ابی مَلِک کو بھیڑ بکریاں اور گائے بَیل دیئے، اور دونوں نے ایک دوسرے کے ساتھ عہد باندھا۔ 28 پھر ابراہیم نے بھیڑ کے سات مادہ بچوں کو الگ کر لیا۔ 29 ابی مَلِک نے پوچھا، ”آپ نے یہ کیوں کیا؟“ 30 ابراہیم نے جواب دیا، ”بھیڑ کے اِن سات بچوں کو مجھ سے لے لیں۔ یہ اِس کے گواہ ہوں کہ مَیں نے اِس کنوئیں کو کھودا ہے۔“ 31 اِس لئے اُس جگہ کا نام بیرسبع یعنی ’قسم کا کنواں‘ رکھا گیا، کیونکہ وہاں اُن دونوں مردوں نے قسم کھائی۔

32 یوں اُنہوں نے بیرسبع میں ایک دوسرے سے عہد باندھا۔ پھر ابی مَلِک اور فیکل فلستیوں کے ملک واپس چلے گئے۔ 33 اِس کے بعد ابراہیم نے بیرسبع میں جھاؤ کا درخت لگایا۔ وہاں اُس نے رب کا نام لے کر اُس کی عبادت کی جو ابدی خدا ہے۔ 34 ابراہیم بہت عرصے تک فلستیوں کے ملک میں آباد رہا، لیکن اجنبی کی حیثیت سے۔

ابراہیم کی آزمائش

22 کچھ عرصے کے بعد اللہ نے ابراہیم کو آزمایا۔ اُس نے اُس سے کہا، ”ابراہیم!“ اُس نے جواب دیا، ”جی، مَیں حاضر ہوں۔“ 2 اللہ نے کہا، ”اپنے اکلوتے بیٹے اسحاق کو جسے تُو پیار کرتا ہے ساتھ لے کر موریاہ کے علاقے میں چلا جا۔ وہاں مَیں تجھے ایک پہاڑ دکھاؤں گا۔ اُس پر اپنے بیٹے کو قربان کر دے۔ اُسے ذبح کر کے قربان گاہ پر جلا دینا۔“

3 صبح سویرے ابراہیم اُٹھا اور اپنے گدھے پر زین کسا۔ اُس نے اپنے ساتھ دو نوکروں اور اپنے بیٹے اسحاق کو لیا۔ پھر وہ قربانی کو جلانے کے لئے لکڑی کاٹ کر اُس جگہ کی طرف روانہ ہوا جو اللہ نے اُسے بتائی تھی۔ 4 سفر کرتے کرتے تیسرے دن قربانی کی جگہ ابراہیم کو دُور سے نظر آئی۔ 5 اُس نے نوکروں سے کہا، ”یہاں گدھے کے پاس ٹھہرو۔ مَیں لڑکے کے ساتھ وہاں جا کر پرستش کروں گا۔ پھر ہم تمہارے پاس واپس آ جائیں گے۔“

6 ابراہیم نے قربانی کو جلانے کے لئے لکڑیاں اسحاق کے کندھوں پر رکھ دیں اور خود چھری اور آگ جلانے کے لئے انگاروں کا برتن اُٹھایا۔ دونوں چل دیئے۔ 7 اسحاق بولا، ”ابو!“ ابراہیم نے کہا، ”جی بیٹا۔“ ”ابو، آگ اور لکڑیاں تو ہمارے پاس ہیں، لیکن قربانی کے لئے بھیڑ یا بکری کہاں ہے؟“ 8 ابراہیم نے جواب دیا، ”اللہ خود قربانی کے لئے جانور مہیا کرے گا، بیٹا۔“ وہ آگے بڑھ گئے۔

9 چلتے چلتے وہ اُس مقام پر پہنچے جو اللہ نے اُس پر ظاہر کیا تھا۔ ابراہیم نے وہاں قربان گاہ بنائی اور اُس پر لکڑیاں ترتیب سے رکھ دیں۔ پھر اُس نے اسحاق کو باندھ کر لکڑیوں پر رکھ دیا 10 اور چھری پکڑ لی تاکہ اپنے بیٹے کو ذبح کرے۔ 11 عین اُسی وقت رب کے فرشتے نے آسمان پر سے اُسے آواز دی، ”ابراہیم، ابراہیم!“ ابراہیم نے کہا، ”جی، مَیں حاضر ہوں۔“ 12 فرشتے نے کہا، ”اپنے بیٹے پر ہاتھ نہ چلا، نہ اُس کے ساتھ کچھ کر۔ اب مَیں نے جان لیا ہے کہ تُو اللہ کا خوف رکھتا ہے، کیونکہ تُو اپنے اکلوتے بیٹے کو بھی مجھے دینے کے لئے تیار ہے۔“

13 اچانک ابراہیم کو ایک مینڈھا نظر آیا جس کے

سینگ گنجان جھاڑیوں میں پھنسے ہوئے تھے۔ ابراہیم نے اُسے ذبح کر کے اپنے بیٹے کی جگہ قربانی کے طور پر جلا دیا۔ 14 اُس نے اُس مقام کا نام ''رب مہیا کرتا ہے'' رکھا۔ اِس لئے آج تک کہا جاتا ہے، ''رب کے پہاڑ پر مہیا کیا جاتا ہے۔''

15 رب کے فرشتے نے ایک بار پھر آسمان پر سے پکار کر اُس سے بات کی۔ 16 ''رب کا فرمان ہے، میری ذات کی قسم، چونکہ تُو نے یہ کیا اور اپنے اکلوتے بیٹے کو مجھے پیش کرنے کے لئے تیار تھا 17 اِس لئے مَیں تجھے برکت دوں گا اور تیری اولاد کو آسمان کے ستاروں اور ساحل کی ریت کی طرح بےشمار ہونے دوں گا۔ تیری اولاد اپنے دشمنوں کے شہروں کے دروازوں پر قبضہ کرے گی۔ 18 چونکہ تُو نے میری سنی اِس لئے تیری اولاد سے دنیا کی تمام قومیں برکت پائیں گی۔''

19 اِس کے بعد ابراہیم اپنے نوکروں کے پاس واپس آیا، اور وہ مل کر بیرسبع لوٹے۔ وہاں ابراہیم آباد رہا۔

20 اِن واقعات کے بعد ابراہیم کو اطلاع ملی، ''آپ کے بھائی نحور کی بیوی مِلکاہ کے ہاں بھی بیٹے پیدا ہوئے ہیں۔ 21 اُس کے پہلوٹھے عُوض کے بعد بوز، قموایل (ارام کا باپ)، 22 کسد، حزو، فِلداس، اِدلاف اور بتوایل پیدا ہوئے ہیں۔'' 23 مِلکاہ اور نحور کے ہاں یہ آٹھ بیٹے پیدا ہوئے۔ (بتوایل رِبقہ کا باپ تھا)۔ 24 نحور کی حرم کا نام رُومہ تھا۔ اُس کے ہاں بھی بیٹے پیدا ہوئے جن کے نام طِبخ، جاحم، تخس اور معکہ ہیں۔

سارہ کی وفات

23 سارہ 127 سال کی عمر میں حبرون میں انتقال کر گئی۔ 2 اُس زمانے میں حبرون کا نام قِریَت اربع تھا، اور وہ ملکِ کنعان میں تھا۔ ابراہیم نے اُس کے پاس آ کر ماتم کیا۔ 3 پھر وہ جنازے کے پاس سے اُٹھا اور حِتّیوں سے بات کی۔ اُس نے کہا، 4 ''مَیں آپ کے درمیان پردیسی اور غیرشہری کی حیثیت سے رہتا ہوں۔ مجھے قبر کے لئے زمین بیچیں تاکہ اپنی بیوی کو اپنے گھر سے لے جا کر دفن کر سکوں۔''

5-6 حِتّیوں نے جواب دیا، ''ہمارے آقا، ہماری بات سنیں! آپ ہمارے درمیان اللہ کے رئیس ہیں۔ اپنی بیوی کو ہماری بہترین قبر میں دفن کریں۔ ہم میں سے کوئی نہیں جو آپ سے اپنی قبر کا انکار کرے گا۔''

7 ابراہیم اُٹھا اور ملک کے باشندوں یعنی حِتّیوں کے سامنے تعظیماً جھک گیا۔ 8 اُس نے کہا، ''اگر آپ اِس کے لئے تیار ہیں کہ مَیں اپنی بیوی کو اپنے گھر سے لے جا کر دفن کروں تو صُحر کے بیٹے عِفرون سے میری سفارش کریں 9 کہ وہ مجھے مکفیلہ کا غار بیچ دے۔ وہ اُس کا ہے اور اُس کے کھیت کے کنارے پر ہے۔ مَیں اُس کی پوری قیمت دینے کے لئے تیار ہوں تاکہ آپ کے درمیان رہتے ہوئے میرے پاس قبر بھی ہو۔''

10 عِفرون حِتّیوں کی جماعت میں موجود تھا۔ ابراہیم کی درخواست پر اُس نے اُن تمام حِتّیوں کے سامنے جو شہر کے دروازے پر جمع تھے جواب دیا، 11 ''نہیں، میرے آقا! میری بات سنیں۔ مَیں آپ کو یہ کھیت اور اُس میں موجود غار دے دیتا ہوں۔ سب جو حاضر ہیں میرے گواہ ہیں، مَیں یہ آپ کو دیتا ہوں۔ اپنی بیوی کو وہاں دفن کر دیں۔''

12 ابراہیم دوبارہ ملک کے باشندوں کے سامنے ادباً جھک گیا۔ 13 اُس نے سب کے سامنے عِفرون سے کہا، ''مہربانی کر کے میری بات پر غور کریں۔ مَیں کھیت کی

پوری قیمت ادا کروں گا۔ اُسے قبول کریں تاکہ وہاں اپنی بیوی کو دفن کر سکوں۔" 14-15 عِفرون نے جواب دیا، "میرے آقا، سنیں۔ اِس زمین کی قیمت صرف 400 چاندی کے سِکے ہے۔[a] آپ کے اور میرے درمیان یہ کیا ہے؟ اپنی بیوی کو دفن کر دیں۔"

16 ابراہیم نے عِفرون کی مطلوبہ قیمت مان لی اور سب کے سامنے چاندی کے 400 سِکے تول کر عِفرون کو دے دیئے۔ اِس کے لئے اُس نے اُس وقت کے رائج باٹ استعمال کئے۔ 17 چنانچہ مکفیلہ میں عِفرون کی زمین ابراہیم کی ملکیت ہو گئی۔ یہ زمین ممرے کے مشرق میں تھی۔ اُس میں کھیت، کھیت کا غار اور کھیت کی حدود میں موجود تمام درخت شامل تھے۔ 18 حِتّیوں کی پوری جماعت نے جو شہر کے دروازے پر جمع تھی زمین کے انتقال کی تصدیق کی۔ 19 پھر ابراہیم نے اپنی بیوی سارہ کو ملکِ کنعان کے اُس غار میں دفن کیا جو ممرے یعنی حبرون کے مشرق میں واقع مکفیلہ کے کھیت میں تھا۔ 20 اِس طریقے سے یہ کھیت اور اُس کا غار حِتّیوں سے ابراہیم کے نام پر منتقل کر دیا گیا تاکہ اُس کے پاس قبر ہو۔

اسحاق اور رِبقہ

24 ابراہیم اب بہت بوڑھا ہو گیا تھا۔ رب نے اُسے ہر لحاظ سے برکت دی تھی۔ 2 ایک دن اُس نے اپنے گھر کے سب سے بزرگ نوکر سے جو اُس کی جائیداد کا پورا انتظام چلاتا تھا بات کی۔ "قسم کے لئے اپنا ہاتھ میری ران کے نیچے رکھو۔ 3 رب کی قسم کھاؤ جو آسمان و زمین کا خدا ہے کہ تم اِن کنعانیوں میں سے جن کے درمیان مَیں رہتا ہوں میرے بیٹے کے لئے بیوی نہیں لاؤ گے 4 بلکہ میرے وطن میں میرے رشتے داروں کے پاس جاؤ گے اور اُن ہی میں سے میرے بیٹے کے لئے بیوی لاؤ گے۔" 5 اُس کے نوکر نے کہا، "شاید وہ عورت میرے ساتھ یہاں آنا نہ چاہے۔ کیا مَیں اِس صورت میں آپ کے بیٹے کو اُس وطن میں واپس لے جاؤں جس سے آپ نکلے ہیں؟"

6 ابراہیم نے کہا، "خبردار! اُسے ہرگز واپس نہ لے جانا۔ 7 رب جو آسمان کا خدا ہے اپنا فرشتہ تمہارے آگے بھیجے گا، اِس لئے تم وہاں میرے بیٹے کے لئے بیوی چننے میں ضرور کامیاب ہو گے۔ کیونکہ وہی مجھے میرے باپ کے گھر اور میرے وطن سے یہاں لے آیا ہے، اور اُسی نے قسم کھا کر مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ مَیں کنعان کا یہ ملک تیری اولاد کو دوں گا۔ 8 اگر وہاں کی عورت یہاں آنا نہ چاہے تو پھر تم اپنی قسم سے آزاد ہو گے۔ لیکن کسی صورت میں بھی میرے بیٹے کو وہاں واپس نہ لے جانا۔"

9 ابراہیم کے نوکر نے اپنا ہاتھ اُس کی ران کے نیچے رکھ کر قسم کھائی کہ مَیں سب کچھ ایسا ہی کروں گا۔ 10 پھر وہ اپنے آقا کے دس اونٹوں پر قیمتی تحفے لاد کر مسوپتامیہ کی طرف روانہ ہوا۔ چلتے چلتے وہ نحور کے شہر پہنچ گیا۔

11 اُس نے اونٹوں کو شہر کے باہر کنوئیں کے پاس بٹھایا۔ شام کا وقت تھا جب عورتیں کنوئیں کے پاس آ کر پانی بھرتی تھیں۔ 12 پھر اُس نے دعا کی، "اے رب میرے آقا ابراہیم کے خدا، مجھے آج کامیابی بخش اور میرے آقا ابراہیم پر مہربانی کر۔ 13 اب مَیں اِس چشمے پر کھڑا ہوں، اور شہر کی بیٹیاں پانی بھرنے کے

[a] تقریباً ساڑھے چار کلوگرام چاندی۔

لئے آ رہی ہیں۔ 14 مَیں اُن میں سے کسی سے کہوں گا، 'ذرا اپنا گھڑا نیچے کر کے مجھے پانی پلائیں۔' اگر وہ جواب دے، 'پی لیں، مَیں آپ کے اونٹوں کو بھی پانی پلا دیتی ہوں،' تو وہ وہی ہو گی جسے تُو نے اپنے خادم اسحاق کے لئے چن رکھا ہے۔ اگر ایسا ہوا تو مَیں جان لوں گا کہ تُو نے میرے آقا پر مہربانی کی ہے۔"

15 وہ ابھی دعا کر ہی رہا تھا کہ رِبقہ شہر سے نکل آئی۔ اُس کے کندھے پر گھڑا تھا۔ وہ بتوایل کی بیٹی تھی (بتوایل ابراہیم کے بھائی نحور کی بیوی مِلکاہ کا بیٹا تھا)۔ 16 رِبقہ نہایت خوب صورت جوان لڑکی تھی، اور وہ کنواری بھی تھی۔ وہ چشمے تک اُتری، اپنا گھڑا بھرا اور پھر واپس اوپر آئی۔

17 ابراہیم کا نوکر دوڑ کر اُس سے ملا۔ اُس نے کہا، "ذرا مجھے اپنے گھڑے سے تھوڑا سا پانی پلائیں۔" 18 رِبقہ نے کہا، "جناب، پی لیں۔" جلدی سے اُس نے اپنے گھڑے کو کندھے پر سے اُتار کر ہاتھ میں پکڑا تاکہ وہ پی سکے۔ 19 جب وہ پینے سے فارغ ہوا تو رِبقہ نے کہا، "مَیں آپ کے اونٹوں کے لئے بھی پانی لے آتی ہوں۔ وہ بھی پورے طور پر اپنی پیاس بجھائیں۔" 20 جلدی سے اُس نے اپنے گھڑے کا پانی حوض میں اُنڈیل دیا اور پھر بھاگ کر کنوئیں سے اِتنا پانی لاتی رہی کہ تمام اونٹوں کی پیاس بجھ گئی۔

21 اِتنے میں ابراہیم کا آدمی خاموشی سے اُسے دیکھتا رہا، کیونکہ وہ جاننا چاہتا تھا کہ کیا رب مجھے سفر کی کامیابی بخشے گا یا نہیں۔ 22 اونٹ پانی پینے سے فارغ ہوئے تو اُس نے رِبقہ کو سونے کی ایک نتھ اور دو کنگن دیئے۔ نتھ کا وزن تقریباً 6 گرام تھا اور کنگنوں کا 120 گرام۔

23 اُس نے پوچھا، "آپ کس کی بیٹی ہیں؟ کیا اُس کے ہاں اِتنی جگہ ہے کہ ہم وہاں رات گزار سکیں؟"

24 رِبقہ نے جواب دیا، "میرا باپ بتوایل ہے۔ وہ نحور اور مِلکاہ کا بیٹا ہے۔ 25 ہمارے پاس بھوسا اور چارا ہے۔ رات گزارنے کے لئے بھی کافی جگہ ہے۔" 26 یہ سن کر ابراہیم کے نوکر نے رب کو سجدہ کیا۔ 27 اُس نے کہا، "میرے آقا ابراہیم کے خدا کی تمجید ہو جس کے کرم اور وفاداری نے میرے آقا کو نہیں چھوڑا۔ رب نے مجھے سیدھا میرے مالک کے رشتے داروں تک پہنچایا ہے۔"

28 لڑکی بھاگ کر اپنی ماں کے گھر چلی گئی۔ وہاں اُس نے سب کچھ بتا دیا جو ہوا تھا۔ 29-30 جب رِبقہ کے بھائی لابن نے نتھ اور بہن کی کلائیوں میں کنگنوں کو دیکھا اور وہ سب کچھ سنا جو ابراہیم کے نوکر نے رِبقہ کو بتایا تھا تو وہ فوراً کنوئیں کی طرف دوڑا۔

ابراہیم کا نوکر اب تک اونٹوں سمیت وہاں کھڑا تھا۔ 31 لابن نے کہا، "رب کے مبارک بندے، میرے ساتھ آئیں۔ آپ یہاں شہر کے باہر کیوں کھڑے ہیں؟ مَیں نے اپنے گھر میں آپ کے لئے سب کچھ تیار کیا ہے۔ آپ کے اونٹوں کے لئے بھی کافی جگہ ہے۔" 32 وہ نوکر کو لے کر گھر پہنچا۔ اونٹوں سے سامان اُتارا گیا، اور اُن کو بھوسا اور چارا دیا گیا۔ پانی بھی لایا گیا تاکہ ابراہیم کا نوکر اور اُس کے آدمی اپنے پاؤں دھوئیں۔

33 لیکن جب کھانا آ گیا تو ابراہیم کے نوکر نے کہا، "اِس سے پہلے کہ مَیں کھانا کھاؤں لازم ہے کہ اپنا معاملہ پیش کروں۔" لابن نے کہا، "بتائیں اپنی بات۔" 34 اُس نے کہا، "مَیں ابراہیم کا نوکر ہوں۔ 35 رب نے میرے آقا کو بہت برکت دی ہے۔ وہ بہت امیر بن گیا ہے۔ رب نے اُسے کثرت سے بھیڑ بکریاں، گائے بَیل، سونا چاندی، غلام اور لونڈیاں، اونٹ

اور گدھے دیئے ہیں۔ 36 جب میرے مالک کی بیوی بوڑھی ہو گئی تھی تو اُس کے بیٹا پیدا ہوا تھا۔ ابراہیم نے اُسے اپنی پوری ملکیت دے دی ہے۔ 37 لیکن میرے آقا نے مجھ سے کہا، 'قسم کھاؤ کہ تم اِن کنعانیوں میں سے جن کے درمیان مَیں رہتا ہوں میرے بیٹے کے لئے بیوی نہیں لاؤ گے 38 بلکہ میرے باپ کے گھرانے اور میرے رشتے داروں کے پاس جا کر اُس کے لئے بیوی لاؤ گے۔' 39 مَیں نے اپنے مالک سے کہا، 'شاید وہ عورت میرے ساتھ آنا نہ چاہے۔' 40 اُس نے کہا، 'رب جس کے سامنے مَیں چلتا رہا ہوں اپنے فرشتے کو تمہارے ساتھ بھیجے گا اور تمہیں کامیابی بخشے گا۔ تمہیں ضرور میرے رشتے داروں اور میرے باپ کے گھرانے سے میرے بیٹے کے لئے بیوی ملے گی۔ 41 لیکن اگر تم میرے رشتے داروں کے پاس جاؤ اور وہ انکار کریں تو پھر تم اپنی قسم سے آزاد ہو گے۔' 42 آج جب مَیں کنوئیں کے پاس آیا تو مَیں نے دعا کی، 'اے رب، میرے آقا کے خدا، اگر تیری مرضی ہو تو مجھے اِس مشن میں کامیابی بخش جس کے لئے مَیں یہاں آیا ہوں۔ 43 اب مَیں اِس کنوئیں کے پاس کھڑا ہوں۔ جب کوئی جوان عورت شہر سے نکل کر یہاں آئے تو مَیں اُس سے کہوں گا، ''ذرا مجھے اپنے گھڑے سے تھوڑا سا پانی پلائیں۔'' 44 اگر وہ کہے، ''پی لیں، مَیں آپ کے اونٹوں کے لئے بھی پانی لے آؤں گی'' تو اِس کا مطلب یہ ہو کہ تُو نے اُسے میرے آقا کے بیٹے کے لئے چن لیا ہے کہ اُس کی بیوی بن جائے۔'

45 مَیں ابھی دل میں یہ دعا کر رہا تھا کہ رِبقہ شہر سے نکل آئی۔ اُس کے کندھے پر گھڑا تھا۔ وہ چشمے تک اُتری اور اپنا گھڑا بھر لیا۔ مَیں نے اُس سے کہا، 'ذرا مجھے پانی پلائیں۔' 46 جواب میں اُس نے جلدی سے اپنے گھڑے کو کندھے پر سے اُتار کر کہا، 'پی لیں، مَیں آپ کے اونٹوں کو بھی پانی پلاتی ہوں۔' مَیں نے پانی پیا، اور اُس نے اونٹوں کو بھی پانی پلایا۔ 47 پھر مَیں نے اُس سے پوچھا، 'آپ کس کی بیٹی ہیں؟' اُس نے جواب دیا، 'میرا باپ بتوایل ہے۔ وہ نحور اور مِلکاہ کا بیٹا ہے۔' پھر مَیں نے اُس کی ناک میں نتھ اور اُس کی کلائیوں میں کنگن پہنا دیئے۔ 48 تب مَیں نے رب کو سجدہ کر کے اپنے آقا ابراہیم کے خدا کی تمجید کی جس نے مجھے سیدھا میرے مالک کی بھتیجی تک پہنچایا تاکہ وہ اسحاق کی بیوی بن جائے۔

49 اب مجھے بتائیں، کیا آپ میرے آقا پر اپنی مہربانی اور وفاداری کا اظہار کرنا چاہتے ہیں؟ اگر ایسا ہے تو رِبقہ کی اسحاق کے ساتھ شادی قبول کریں۔ اگر آپ متفق نہیں ہیں تو مجھے بتائیں تاکہ مَیں کوئی اَور قدم اُٹھا سکوں۔''

50 لابن اور بتوایل نے جواب دیا، ''یہ بات رب کی طرف سے ہے، اِس لئے ہم کسی طرح بھی انکار نہیں کر سکتے۔ 51 رِبقہ آپ کے سامنے ہے۔ اُسے لے جائیں۔ وہ آپ کے مالک کے بیٹے کی بیوی بن جائے جس طرح رب نے فرمایا ہے۔'' 52 یہ سن کر ابراہیم کے نوکر نے رب کو سجدہ کیا۔ 53 پھر اُس نے سونے اور چاندی کے زیورات اور مہنگے ملبوسات اپنے سامان میں سے نکال کر رِبقہ کو دیئے۔ رِبقہ کے بھائی اور ماں کو بھی قیمتی تحفے ملے۔

54 اِس کے بعد اُس نے اپنے ہم سفروں کے ساتھ شام کا کھانا کھایا۔ وہ رات کو وہیں ٹھہرے۔ اگلے دن جب اُٹھے تو نوکر نے کہا، ''اب ہمیں اجازت دیں تاکہ

اپنے آقا کے پاس لوٹ جائیں۔‘‘ 55 رِبقہ کے بھائی اور ماں نے کہا، ’’رِبقہ کچھ دن اَور ہمارے ہاں ٹھہرے۔ پھر آپ جائیں۔‘‘ 56 لیکن اُس نے اُن سے کہا، ’’اب دیر نہ کریں، کیونکہ رب نے مجھے میرے مشن میں کامیابی بخشی ہے۔ مجھے اجازت دیں تاکہ اپنے مالک کے پاس واپس جاؤں۔‘‘ 57 اُنہوں نے کہا، ’’چلیں، ہم لڑکی کو بُلا کر اُسی سے پوچھ لیتے ہیں۔‘‘

58 اُنہوں نے رِبقہ کو بُلا کر اُس سے پوچھا، ’’کیا تُو ابھی اِس آدمی کے ساتھ جانا چاہتی ہے؟‘‘ اُس نے کہا، ’’جی، مَیں جانا چاہتی ہوں۔‘‘ 59 چنانچہ اُنہوں نے اپنی بہن رِبقہ، اُس کی دایہ، ابراہیم کے نوکر اور اُس کے ہم سفروں کو رُخصت کر دیا۔ 60 پہلے اُنہوں نے رِبقہ کو برکت دے کر کہا، ’’ہماری بہن، اللہ کرے کہ تُو کروڑوں کی ماں بنے۔ تیری اولاد اپنے دشمنوں کے شہروں کے دروازوں پر قبضہ کرے۔‘‘ 61 پھر رِبقہ اور اُس کی نوکرانیاں اُٹھ کر اونٹوں پر سوار ہوئیں اور ابراہیم کے نوکر کے پیچھے ہو لیں۔ چنانچہ نوکر اُنہیں ساتھ لے کر روانہ ہو گیا۔

62 اُس وقت اسحاق ملک کے جنوبی حصے، دشتِ نجب میں رہتا تھا۔ وہ بیر لحی روئی سے آیا تھا۔ 63 ایک شام وہ نکل کر کھلے میدان میں اپنی سوچوں میں مگن ٹہل رہا تھا کہ اچانک اونٹ اُس کی طرف آتے ہوئے نظر آئے۔ 64 جب رِبقہ نے اپنی نظر اُٹھا کر اسحاق کو دیکھا تو اُس نے اونٹ سے اُتر کر 65 نوکر سے پوچھا، ’’وہ آدمی کون ہے جو میدان میں ہم سے ملنے آ رہا ہے؟‘‘ نوکر نے کہا، ’’میرا مالک ہے۔‘‘ یہ سن کر رِبقہ نے چادر لے کر اپنے چہرے کو ڈھانپ لیا۔

66 نوکر نے اسحاق کو سب کچھ بتا دیا جو اُس نے کیا تھا۔ 67 پھر اسحاق رِبقہ کو اپنی ماں سارہ کے ڈیرے میں لے گیا۔ اُس نے اُس سے شادی کی، اور وہ اُس کی بیوی بن گئی۔ اسحاق کے دل میں اُس کے لئے بہت محبت پیدا ہوئی۔ یوں اُسے اپنی ماں کی موت کے بعد سکون ملا۔

ابراہیم کی مزید اولاد

25 ابراہیم نے ایک اَور شادی کی۔ نئی بیوی کا نام قطورہ تھا۔ 2 قطورہ کے چھ بیٹے پیدا ہوئے، زِمران، یُقسان، مِدان، مِدیان، اِسباق اور سوخ۔ 3 یُقسان کے دو بیٹے تھے، سبا اور ددان۔ اسوری، لطوسی اور لومی ددان کی اولاد ہیں۔ 4 مِدیان کے بیٹے عیفہ، عِفر، حنوک، ابیداع اور اِلدعا تھے۔ یہ سب قطورہ کی اولاد تھے۔

5 ابراہیم نے اپنی ساری ملکیت اسحاق کو دے دی۔ 6 اپنی موت سے پہلے اُس نے اپنی دوسری بیویوں کے بیٹوں کو تحفے دے کر اپنے بیٹے سے دُور مشرق کی طرف بھیج دیا۔

ابراہیم کی وفات

7-8 ابراہیم 175 سال کی عمر میں فوت ہوا۔ غرض وہ بہت عمر رسیدہ اور زندگی سے آسودہ ہو کر انتقال کر کے اپنے باپ دادا سے جا ملا۔ 9-10 اُس کے بیٹوں اسحاق اور اسمٰعیل نے اُسے مکفیلہ کے غار میں دفن کیا جو ممرے کے مشرق میں ہے۔ یہ وہی غار تھا جسے کھیت سمیت حِتّی آدمی عِفرون بن صُحر سے خریدا گیا تھا۔ ابراہیم اور اُس کی بیوی سارہ دونوں کو اُس میں دفن کیا گیا۔

[11] ابراہیم کی وفات کے بعد اللہ نے اسحاق کو برکت دی۔ اُس وقت اسحاق بیر لحی روئی کے قریب آباد تھا۔

اسمٰعیل کی اولاد

[12] ابراہیم کا بیٹا اسمٰعیل جو سارہ کی مصری لونڈی ہاجرہ کے ہاں پیدا ہوا اُس کا نسب نامہ یہ ہے۔ [13] اسمٰعیل کے بیٹے بڑے سے لے کر چھوٹے تک یہ ہیں: نبایوت، قیدار، ادبئیل، مِبسام، [14] مِشماع، دُومہ، مسّا، [15] حدد، تیما، یطور، نفیس اور قِدمہ۔

[16] یہ بیٹے بارہ قبیلوں کے بانی بن گئے، اور جہاں جہاں وہ آباد ہوئے اُن جگہوں کا وہی نام پڑ گیا۔ [17] اسمٰعیل 137 سال کا تھا جب وہ کوچ کر کے اپنے باپ دادا سے جا ملا۔ [18] اُس کی اولاد اُس علاقے میں آباد تھی جو حویلہ اور شُور کے درمیان ہے اور جو مصر کے مشرق میں اسور کی طرف ہے۔ یوں اسمٰعیل اپنے تمام بھائیوں کے سامنے ہی آباد ہوا۔

عیسَو اور یعقوب کی پیدائش

[19] یہ ابراہیم کے بیٹے اسحاق کا بیان ہے۔

[20] اسحاق 40 سال کا تھا جب اُس کی رِبقہ سے شادی ہوئی۔ رِبقہ لابن کی بہن اور اَرامی مرد بتوایل کی بیٹی تھی (بتوایل مسوپتامیہ کا تھا)۔ [21] رِبقہ کے بچے پیدا نہ ہوئے۔ لیکن اسحاق نے اپنی بیوی کے لئے دعا کی تو رب نے اُس کی سنی، اور رِبقہ اُمید سے ہوئی۔ [22] اُس کے پیٹ میں بچے ایک دوسرے سے زور آزمائی کرنے لگے تو وہ رب سے پوچھنے گئی، ”اگر یہ میری حالت رہے گی تو پھر مَیں یہاں تک کیوں پہنچ گئی ہوں؟“ [23] رب نے اُس سے کہا، ”تیرے اندر دو قومیں ہیں۔ وہ تجھ سے نکل کر ایک دوسری سے الگ الگ ہو جائیں گی۔ اُن میں سے ایک زیادہ طاقت ور ہو گی، اور بڑا چھوٹے کی خدمت کرے گا۔“

[24] پیدائش کا وقت آ گیا تو جُڑواں بیٹے پیدا ہوئے۔ [25] پہلا بچہ نکلا تو سرخ سا تھا، اور ایسا لگ رہا تھا کہ وہ گھنے بالوں کا کوٹ ہی پہنے ہوئے ہے۔ اِس لئے اُس کا نام عیسَو یعنی ’بالوں والا‘ رکھا گیا۔ [26] اِس کے بعد دوسرا بچہ پیدا ہوا۔ وہ عیسَو کی ایڑی پکڑے ہوئے نکلا، اِس لئے اُس کا نام یعقوب یعنی ’ایڑی پکڑنے والا‘ رکھا گیا۔ اُس وقت اسحاق 60 سال کا تھا۔

[27] لڑکے جوان ہوئے۔ عیسَو ماہر شکاری بن گیا اور کھلے میدان میں خوش رہتا تھا۔ اُس کے مقابلے میں یعقوب شائستہ تھا اور ڈیرے میں رہنا پسند کرتا تھا۔ [28] اسحاق عیسَو کو پیار کرتا تھا، کیونکہ وہ شکار کا گوشت پسند کرتا تھا۔ لیکن رِبقہ یعقوب کو پیار کرتی تھی۔

[29] ایک دن یعقوب سالن پکا رہا تھا کہ عیسَو تھکا ہارا جنگل سے آیا۔ [30] اُس نے کہا، ”مجھے جلدی سے لال سالن، ہاں اِسی لال سالن سے کچھ کھانے کو دو۔ مَیں تو بےدم ہو رہا ہوں۔“ (اِسی لئے بعد میں اُس کا نام ادوم یعنی سرخ پڑ گیا۔) [31] یعقوب نے کہا، ”پہلے مجھے پہلوٹھے کا حق بیچ دو۔“ [32] عیسَو نے کہا، ”مَیں تو بھوک سے مر رہا ہوں، پہلوٹھے کا حق میرے کس کام کا؟“ [33] یعقوب نے کہا، ”پہلے قسم کھا کر مجھے یہ حق بیچ دو۔“ عیسَو نے قسم کھا کر اُسے پہلوٹھے کا حق منتقل کر دیا۔

[34] تب یعقوب نے اُسے کچھ روٹی اور دال دے دی، اور عیسَو نے کھایا اور پیا۔ پھر وہ اُٹھ کر چلا گیا۔ یوں اُس نے پہلوٹھے کے حق کو حقیر جانا۔

اسحاق اور رِبقہ جرار میں

26 اُس ملک میں دوبارہ کال پڑا، جس طرح ابراہیم کے دنوں میں بھی پڑ گیا تھا۔ اسحاق جرار شہر گیا جس پر فلستیوں کے بادشاہ ابی مَلِک کی حکومت تھی۔ 2 رب نے اسحاق پر ظاہر ہو کر کہا، ”مصر نہ جا بلکہ اُس ملک میں بس جو مَیں تجھے دکھاتا ہوں۔ 3 اُس ملک میں اجنبی رہ تو مَیں تیرے ساتھ ہوں گا اور تجھے برکت دوں گا۔ کیونکہ مَیں تجھے اور تیری اولاد کو یہ تمام علاقہ دوں گا اور وہ وعدہ پورا کروں گا جو مَیں نے قسم کھا کر تیرے باپ ابراہیم سے کیا تھا۔ 4 مَیں تجھے اِتنی اولاد دوں گا جتنے آسمان پر ستارے ہیں۔ اور مَیں یہ تمام ملک اُنہیں دے دوں گا۔ تیری اولاد سے دنیا کی تمام قومیں برکت پائیں گی۔ 5 مَیں تجھے اِس لئے برکت دوں گا کہ ابراہیم میرے تابع رہا اور میری ہدایات اور احکام پر چلتا رہا۔“ 6 چنانچہ اسحاق جرار میں آباد ہو گیا۔

7 جب وہاں کے مردوں نے رِبقہ کے بارے میں پوچھا تو اسحاق نے کہا، ”یہ میری بہن ہے۔“ وہ اُنہیں یہ بتانے سے ڈرتا تھا کہ یہ میری بیوی ہے، کیونکہ اُس نے سوچا، ”رِبقہ نہایت خوب صورت ہے۔ اگر اُنہیں معلوم ہو جائے کہ رِبقہ میری بیوی ہے تو وہ اُسے حاصل کرنے کی خاطر مجھے قتل کر دیں گے۔“

8 کافی وقت گزر گیا۔ ایک دن فلستیوں کے بادشاہ نے اپنی کھڑکی میں سے جھانک کر دیکھا کہ اسحاق اپنی بیوی کو پیار کر رہا ہے۔ 9 اُس نے اسحاق کو بُلا کر کہا، ”وہ تو آپ کی بیوی ہے! آپ نے کیوں کہا کہ میری بہن ہے؟“ اسحاق نے جواب دیا، ”مَیں نے سوچا کہ اگر مَیں بتاؤں کہ یہ میری بیوی ہے تو لوگ مجھے قتل کر دیں گے۔“

10 ابی مَلِک نے کہا، ”آپ نے ہمارے ساتھ کیسا سلوک کر دکھایا! کتنی آسانی سے میرے آدمیوں میں سے کوئی آپ کی بیوی سے ہم بستر ہو جاتا۔ اِس طرح ہم آپ کے سبب سے ایک بڑے جرم کے قصور وار ٹھہرتے۔“ 11 پھر ابی مَلِک نے تمام لوگوں کو حکم دیا، ”جو بھی اِس مرد یا اُس کی بیوی کو چھیڑے اُسے سزائے موت دی جائے گی۔“

اسحاق کا فلستیوں کے ساتھ جھگڑا

12 اسحاق نے اُس علاقے میں کاشت کاری کی، اور اُسی سال اُسے سَو گُنا پھل ملا۔ یوں رب نے اُسے برکت دی، 13 اور وہ امیر ہو گیا۔ اُس کی دولت بڑھتی گئی، اور وہ نہایت دولت مند ہو گیا۔ 14 اُس کے پاس اِتنی بھیڑ بکریاں، گائے بَیل اور غلام تھے کہ فلستی اُس سے حسد کرنے لگے۔ 15 اب ایسا ہوا کہ اُنہوں نے اُن تمام کنوؤں کو مٹی سے بھر کر بند کر دیا جو اُس کے باپ کے نوکروں نے کھودے تھے۔

16 آخر کار ابی مَلِک نے اسحاق سے کہا، ”کہیں اَور جا کر رہیں، کیونکہ آپ ہم سے زیادہ زور آور ہو گئے ہیں۔“

17 چنانچہ اسحاق نے وہاں سے جا کر جرار کی وادی میں اپنے ڈیرے لگائے۔ 18 وہاں فلستیوں نے ابراہیم کی موت کے بعد تمام کنوؤں کو مٹی سے بھر دیا تھا۔ اسحاق نے اُن کو دوبارہ کھدوایا۔ اُس نے اُن کے وہی نام رکھے جو اُس کے باپ نے رکھے تھے۔

19 اسحاق کے نوکروں کو وادی میں کھودتے کھودتے تازہ پانی مل گیا۔ 20 لیکن جرار کے چرواہے آ کر اسحاق کے چرواہوں سے جھگڑنے لگے۔ اُنہوں نے کہا، ”یہ

ہمارا کنواں ہے!" اِس لئے اُس نے اُس کنوئیں کا نام عِسق یعنی جھگڑا رکھا۔ [21] اسحاق کے نوکروں نے ایک اَور کنواں کھود لیا۔ لیکن اُس پر بھی جھگڑا ہوا، اِس لئے اُس نے اُس کا نام ستنہ یعنی مخالفت رکھا۔ [22] وہاں سے جا کر اُس نے ایک تیسرا کنواں کھدوایا۔ اِس دفعہ کوئی جھگڑا نہ ہوا، اِس لئے اُس نے اُس کا نام رحوبوت یعنی 'کھلی جگہ' رکھا۔ کیونکہ اُس نے کہا، "رب نے ہمیں کھلی جگہ دی ہے، اور اب ہم ملک میں پھلیں پھولیں گے۔"

[23] وہاں سے وہ بیرسبع چلا گیا۔ [24] اُسی رات رب اُس پر ظاہر ہوا اور کہا، "مَیں تیرے باپ ابراہیم کا خدا ہوں۔ مت ڈر، کیونکہ مَیں تیرے ساتھ ہوں۔ مَیں تجھے برکت دوں گا اور تجھے اپنے خادم ابراہیم کی خاطر بہت اولاد دوں گا۔"

[25] وہاں اسحاق نے قربان گاہ بنائی اور رب کا نام لے کر عبادت کی۔ وہاں اُس نے اپنے خیمے لگائے اور اُس کے نوکروں نے کنواں کھود لیا۔

ابی مَلِک کے ساتھ عہد

[26] ایک دن ابی مَلِک، اُس کا ساتھی اخوزت اور اُس کا سپہ سالار فیکل جرار سے اُس کے پاس آئے۔ [27] اسحاق نے پوچھا، "آپ کیوں میرے پاس آئے ہیں؟ آپ تو مجھ سے نفرت رکھتے ہیں۔ کیا آپ نے مجھے اپنے درمیان سے خارج نہیں کیا تھا؟" [28] اُنہوں نے جواب دیا، "ہم نے جان لیا ہے کہ رب آپ کے ساتھ ہے۔ اِس لئے ہم نے کہا کہ ہمارا آپ کے ساتھ عہد ہونا چاہئے۔ آیئے ہم قسم کھا کر ایک دوسرے سے عہد باندھیں [29] کہ آپ ہمیں نقصان نہیں پہنچائیں گے، کیونکہ ہم نے بھی آپ کو نہیں چھیڑا بلکہ آپ سے صرف اچھا سلوک کیا اور آپ کو سلامتی کے ساتھ رُخصت کیا ہے۔ اور اب ظاہر ہے کہ رب نے آپ کو برکت دی ہے۔"

[30] اسحاق نے اُن کی ضیافت کی، اور اُنہوں نے کھایا اور پیا۔ [31] پھر صبح سویرے اُٹھ کر اُنہوں نے ایک دوسرے کے سامنے قسم کھائی۔ اِس کے بعد اسحاق نے اُنہیں رُخصت کیا اور وہ سلامتی سے روانہ ہوئے۔

[32] اُسی دن اسحاق کے نوکر آئے اور اُسے اُس کنوئیں کے بارے میں اطلاع دی جو اُنہوں نے کھودا تھا۔ اُنہوں نے کہا، "ہمیں پانی مل گیا ہے۔" [33] اُس نے کنوئیں کا نام سبع یعنی 'قسم' رکھا۔ آج تک ساتھ والے شہر کا نام بیرسبع ہے۔

عیسَو کی اجنبی بیویاں

[34] جب عیسَو 40 سال کا تھا تو اُس نے دو حِتّی عورتوں سے شادی کی، بیری کی بیٹی یہودِت سے اور ایلون کی بیٹی باسمت سے۔ [35] یہ عورتیں اسحاق اور رِبقہ کے لئے بڑے دُکھ کا باعث بنیں۔

اسحاق یعقوب کو برکت دیتا ہے

27 اسحاق بوڑھا ہو گیا تو اُس کی نظر دُھندلا گئی۔ اُس نے اپنے بڑے بیٹے کو بُلا کر کہا، "بیٹا۔" عیسَو نے جواب دیا، "جی، مَیں حاضر ہوں۔" [2] اسحاق نے کہا، "مَیں بوڑھا ہو گیا ہوں اور خدا جانے کب مر جاؤں۔ [3] اِس لئے اپنا تیر کمان لے کر جنگل میں نکل جا اور میرے لئے کسی جانور کا شکار کر۔ [4] اُسے تیار کر کے ایسا لذیذ کھانا پکا جو مجھے پسند ہے۔ پھر اُسے

میرے پاس لے آ۔ مرنے سے پہلے مَیں وہ کھانا کھا کر تجھے برکت دینا چاہتا ہوں۔“

5 رِبقہ نے اسحاق کی عیسَو کے ساتھ بات چیت سن لی تھی۔ جب عیسَو شکار کرنے کے لئے چلا گیا تو اُس نے یعقوب سے کہا، 6 ”ابھی ابھی مَیں نے تمہارے ابو کو عیسَو سے یہ بات کرتے ہوئے سنا کہ 7 ’میرے لئے کسی جانور کا شکار کر کے لے آ۔ اُسے تیار کر کے میرے لئے لذیذ کھانا پکا۔ مرنے سے پہلے مَیں یہ کھانا کھا کر تجھے رب کے سامنے برکت دینا چاہتا ہوں۔‘ 8 اب سنو، میرے بیٹے! جو کچھ مَیں بتاتی ہوں وہ کرو۔ 9 جا کر ریوڑ میں سے بکریوں کے دو اچھے اچھے بچے چن لو۔ پھر مَیں وہی لذیذ کھانا پکاؤں گی جو تمہارے ابو کو پسند ہے۔ 10 تم یہ کھانا اُس کے پاس لے جاؤ گے تو وہ اُسے کھا کر مرنے سے پہلے تمہیں برکت دے گا۔“

11 لیکن یعقوب نے اعتراض کیا، ”آپ جانتی ہیں کہ عیسَو کے جسم پر گھنے بال ہیں جبکہ میرے بال کم ہیں۔ 12 کہیں مجھے چھونے سے میرے باپ کو پتا نہ چل جائے کہ مَیں اُسے فریب دے رہا ہوں۔ پھر مجھ پر برکت نہیں بلکہ لعنت آئے گی۔“ 13 اُس کی ماں نے کہا، ”تم پر آنے والی لعنت مجھ پر آئے، بیٹا۔ بس میری بات مان لو۔ جاؤ اور بکریوں کے وہ بچے لے آؤ۔“

14 چنانچہ وہ گیا اور اُنہیں اپنی ماں کے پاس لے آیا۔ رِبقہ نے ایسا لذیذ کھانا پکایا جو یعقوب کے باپ کو پسند تھا۔ 15 عیسَو کے خاص موقعوں کے لئے اچھے لباس رِبقہ کے پاس گھر میں تھے۔ اُس نے اُن میں سے بہترین لباس چن کر اپنے چھوٹے بیٹے کو پہنا دیا۔ 16 ساتھ ساتھ اُس نے بکریوں کی کھالیں اُس کے ہاتھوں اور گردن پر جہاں بال نہ تھے لپیٹ دیں۔ 17 پھر اُس نے اپنے بیٹے یعقوب کو روٹی اور وہ لذیذ کھانا دیا جو اُس نے پکایا تھا۔

18 یعقوب نے اپنے باپ کے پاس جا کر کہا، ”ابو جی۔“ اسحاق نے کہا، ”جی، بیٹا۔ تُو کون ہے؟“ 19 اُس نے کہا، ”مَیں آپ کا پہلوٹھا عیسَو ہوں۔ مَیں نے وہ کیا ہے جو آپ نے مجھے کہا تھا۔ اب ذرا اُٹھیں اور بیٹھ کر میرے شکار کا کھانا کھائیں تاکہ آپ بعد میں مجھے برکت دیں۔“ 20 اسحاق نے پوچھا، ”بیٹا، تجھے یہ شکار اِتنی جلدی کس طرح مل گیا؟“ اُس نے جواب دیا، ”رب آپ کے خدا نے اُسے میرے سامنے سے گزرنے دیا۔“

21 اسحاق نے کہا، ”بیٹا، میرے قریب آ تاکہ مَیں تجھے چھو لوں کہ تُو واقعی میرا بیٹا عیسَو ہے کہ نہیں۔“ 22 یعقوب اپنے باپ کے نزدیک آیا۔ اسحاق نے اُسے چھو کر کہا، ”تیری آواز تو یعقوب کی ہے لیکن تیرے ہاتھ عیسَو کے ہیں۔“ 23 یوں اُس نے فریب کھایا۔ چونکہ یعقوب کے ہاتھ عیسَو کے ہاتھ کی مانند تھے اِس لئے اُس نے اُسے برکت دی۔ 24 تو بھی اُس نے دوبارہ پوچھا، ”کیا تُو واقعی میرا بیٹا عیسَو ہے؟“ یعقوب نے جواب دیا، ”جی، مَیں وہی ہوں۔“ 25 آخرکار اسحاق نے کہا، ”شکار کا کھانا میرے پاس لے آ، بیٹا۔ اُسے کھانے کے بعد مَیں تجھے برکت دوں گا۔“ یعقوب کھانا اور مَے لے آیا۔ اسحاق نے کھایا اور پیا، 26 پھر کہا، ”بیٹا، میرے پاس آ اور مجھے بوسہ دے۔“ 27 یعقوب نے پاس آ کر اُسے بوسہ دیا۔ اسحاق نے اُس کے لباس کو سونگھ کر اُسے برکت دی۔ اُس نے کہا،

"میرے بیٹے کی خوشبو اُس کھلے میدان کی خوشبو کی مانند ہے جسے رب نے برکت دی ہے۔ 28 اللہ تجھے آسمان کی اوس اور زمین کی زرخیزی دے۔ وہ تجھے کثرت کا اناج اور انگور کا رس دے۔ 29 قومیں تیری خدمت کریں، اور اُمتیں تیرے سامنے جھک جائیں۔ اپنے بھائیوں کا حکمران بن، اور تیری ماں کی اولاد تیرے سامنے گھٹنے ٹیکے۔ جو تجھ پر لعنت کرے وہ خود لعنتی ہو اور جو تجھے برکت دے وہ خود برکت پائے۔"

عیسَو بھی برکت مانگتا ہے

30 اسحاق کی برکت کے بعد یعقوب ابھی رُخصت ہی ہوا تھا کہ اُس کا بھائی عیسَو شکار کر کے واپس آیا۔ 31 وہ بھی لذیذ کھانا پکا کر اُسے اپنے باپ کے پاس لے آیا۔ اُس نے کہا، "ابو جی، اُٹھیں اور میرے شکار کا کھانا کھائیں تاکہ آپ مجھے برکت دیں۔" 32 اسحاق نے پوچھا، "تُو کون ہے؟" اُس نے جواب دیا، "مَیں آپ کا بڑا بیٹا عیسَو ہوں۔"

33 اسحاق گھبرا کر شدت سے کانپنے لگا۔ اُس نے پوچھا، "پھر وہ کون تھا جو کسی جانور کا شکار کر کے میرے پاس لے آیا؟ تیرے آنے سے ذرا پہلے مَیں نے اُس شکار کا کھانا کھا کر اُس شخص کو برکت دی۔ اب وہ برکت اُسی پر رہے گی۔"

34 یہ سن کر عیسَو زور دار اور تلخ چیخیں مارنے لگا۔ "ابو، مجھے بھی برکت دیں،" اُس نے کہا۔ 35 لیکن اسحاق نے جواب دیا، "تیرے بھائی نے آ کر مجھے فریب دیا۔ اُس نے تیری برکت تجھ سے چھین لی ہے۔" 36 عیسَو نے کہا، "اُس کا نام یعقوب ٹھیک ہی رکھا گیا ہے، کیونکہ اب اُس نے مجھے دوسری بار دھوکا دیا ہے۔ پہلے اُس نے پہلوٹھے کا حق مجھ سے چھین لیا اور اب میری برکت بھی زبردستی لے لی۔ کیا آپ نے میرے لئے کوئی برکت محفوظ نہیں رکھی؟" 37 لیکن اسحاق نے کہا، "مَیں نے اُسے تیرا حکمران اور اُس کے تمام بھائیوں کو اُس کے خادم بنا دیا ہے۔ مَیں نے اُسے اناج اور انگور کا رس مہیا کیا ہے۔ اب مجھے بتا بیٹا، کیا کچھ رہ گیا ہے جو مَیں تجھے دوں؟" 38 لیکن عیسَو خاموش نہ ہوا بلکہ کہا، "ابو، کیا آپ کے پاس واقعی صرف یہی برکت تھی؟ ابو، مجھے بھی برکت دیں۔" وہ زار و قطار رونے لگا۔

39 پھر اسحاق نے کہا، "تُو زمین کی زرخیزی اور آسمان کی اوس سے محروم رہے گا۔ 40 تُو صرف اپنی تلوار کے سہارے زندہ رہے گا اور اپنے بھائی کی خدمت کرے گا۔ لیکن ایک دن تُو بےچین ہو کر اُس کا جوا اپنی گردن پر سے اُتار پھینکے گا۔"

یعقوب کی ہجرت

41 باپ کی برکت کے سبب سے عیسَو یعقوب کا دشمن بن گیا۔ اُس نے دل میں کہا، "وہ دن قریب آ گئے ہیں کہ ابو انتقال کر جائیں گے اور ہم اُن کا ماتم کریں گے۔ پھر مَیں اپنے بھائی کو مار ڈالوں گا۔"

42 رِبقہ کو اپنے بڑے بیٹے عیسَو کا یہ ارادہ معلوم ہوا۔ اُس نے یعقوب کو بُلا کر کہا، "تمہارا بھائی بدلہ لینا چاہتا ہے۔ وہ تمہیں قتل کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ 43 بیٹا، اب میری سنو، یہاں سے ہجرت کر جاؤ۔ حاران شہر میں میرے بھائی لابن کے پاس چلے جاؤ۔ 44 وہاں کچھ دن ٹھہرے رہنا جب تک تمہارے بھائی کا غصہ ٹھنڈا نہ ہو جائے۔ 45 جب اُس کا غصہ ٹھنڈا ہو جائے گا اور وہ تمہارے اُس کے ساتھ کئے گئے سلوک کو بھول جائے

گا، تب مَیں اطلاع دوں گی کہ تم وہاں سے واپس آ سکتے ہو۔ مَیں کیوں ایک ہی دن میں تم دونوں سے محروم ہو جاؤں؟“

46 پھر رِبقہ نے اسحاق سے بات کی، ”مَیں عیسَو کی بیویوں کے سبب سے اپنی زندگی سے تنگ ہوں۔ اگر یعقوب بھی اِس ملک کی عورتوں میں سے کسی سے شادی کرے تو بہتر ہے کہ مَیں پہلے ہی مر جاؤں۔“

28 اسحاق نے یعقوب کو بُلا کر اُسے برکت دی اور کہا، ”لازم ہے کہ تُو کسی کنعانی عورت سے شادی نہ کرے۔ 2 اب سیدھے مسوپتامیہ میں اپنے نانا بتوایل کے گھر جا اور وہاں اپنے ماموں لابن کی لڑکیوں میں سے کسی ایک سے شادی کر۔ 3 اللہ قادرِ مطلق تجھے برکت دے کر پھلنے پھولنے دے اور تجھے اِتنی اولاد دے کہ تُو بہت ساری قوموں کا باپ بنے۔ 4 وہ تجھے اور تیری اولاد کو ابراہیم کی برکت دے جسے اُس نے یہ ملک دیا جس میں تُو مہمان کے طور پر رہتا ہے۔ یہ ملک تمہارے قبضے میں آئے۔“ 5 یوں اسحاق نے یعقوب کو مسوپتامیہ میں لابن کے گھر بھیجا۔ لابن اَرامی مرد بتوایل کا بیٹا اور رِبقہ کا بھائی تھا۔

عیسَو ایک اَور شادی کرتا ہے

6 عیسَو کو پتا چلا کہ اسحاق نے یعقوب کو برکت دے کر مسوپتامیہ بھیج دیا ہے تاکہ وہاں شادی کرے۔ اُسے یہ بھی معلوم ہوا کہ اسحاق نے اُسے کنعانی عورت سے شادی کرنے سے منع کیا ہے 7 اور کہ یعقوب اپنے ماں باپ کی سن کر مسوپتامیہ چلا گیا ہے۔ 8 عیسَو سمجھ گیا کہ کنعانی عورتیں میرے باپ کو منظور نہیں ہیں۔ 9 اِس لئے وہ ابراہیم کے بیٹے اسمٰعیل کے پاس گیا اور اُس کی بیٹی محلت سے شادی کی۔ وہ نبایوت کی بہن تھی۔ یوں اُس کی بیویوں میں اضافہ ہوا۔

بیت ایل میں یعقوب کا خواب

10 یعقوب بیرسبع سے حاران کی طرف روانہ ہوا۔ 11 جب سورج غروب ہوا تو وہ رات گزارنے کے لئے رُک گیا اور وہاں کے پتھروں میں سے ایک کو لے کر اُسے اپنے سرہانے رکھا اور سو گیا۔

12 جب وہ سو رہا تھا تو خواب میں ایک سیڑھی دیکھی جو زمین سے آسمان تک پہنچتی تھی۔ فرشتے اُس پر چڑھتے اور اُترتے نظر آتے تھے۔ 13 رب اُس کے اوپر کھڑا تھا۔ اُس نے کہا، ”مَیں رب ابراہیم اور اسحاق کا خدا ہوں۔ مَیں تجھے اور تیری اولاد کو یہ زمین دوں گا جس پر تُو لیٹا ہے۔ 14 تیری اولاد زمین پر خاک کی طرح بےشمار ہو گی، اور تُو چاروں طرف پھیل جائے گا۔ دنیا کی تمام قومیں تیرے اور تیری اولاد کے وسیلے سے برکت پائیں گی۔ 15 مَیں تیرے ساتھ ہوں گا، تجھے محفوظ رکھوں گا اور آخرکار تجھے اِس ملک میں واپس لاؤں گا۔ ممکن ہی نہیں کہ مَیں تیرے ساتھ اپنا وعدہ پورا کرنے سے پہلے تجھے چھوڑ دوں۔“

16 تب یعقوب جاگ اُٹھا۔ اُس نے کہا، ”یقیناً رب یہاں حاضر ہے، اور مجھے معلوم نہیں تھا۔“ 17 وہ ڈر گیا اور کہا، ”یہ کتنا خوف ناک مقام ہے۔ یہ تو اللہ ہی کا گھر اور آسمان کا دروازہ ہے۔“

18 یعقوب صبح سویرے اُٹھا۔ اُس نے وہ پتھر لیا جو اُس نے اپنے سرہانے رکھا تھا اور اُسے ستون کی طرح کھڑا کیا۔ پھر اُس نے اُس پر زیتون کا تیل اُنڈیل دیا۔ 19 اُس نے مقام کا نام بیت ایل یعنی ’اللہ کا گھر‘

رکھا (پہلے ساتھ والے شہر کا نام لُوز تھا)۔ 20 اُس نے قسم کھا کر کہا، ”اگر رب میرے ساتھ ہو، سفر پر میری حفاظت کرے، مجھے کھانا اور کپڑا مہیا کرے 21 اور مَیں سلامتی سے اپنے باپ کے گھر واپس پہنچوں تو پھر وہ میرا خدا ہو گا۔ 22 جہاں یہ پتھر ستون کے طور پر کھڑا ہے وہاں اللہ کا گھر ہو گا، اور جو بھی تُو مجھے دے گا اُس کا دسواں حصہ تجھے دیا کروں گا۔“

یعقوب لابن کے گھر پہنچتا ہے

29 یعقوب نے اپنا سفر جاری رکھا اور چلتے چلتے مشرقی قوموں کے ملک میں پہنچ گیا۔ 2 وہاں اُس نے کھیت میں کنواں دیکھا جس کے اردگرد بھیڑ بکریوں کے تین ریوڑ جمع تھے۔ ریوڑوں کو کنوئیں کا پانی پلایا جاتا تھا، لیکن اُس کے منہ پر بڑا پتھر پڑا تھا۔ 3 وہاں پانی پلانے کا یہ طریقہ تھا کہ پہلے چرواہے تمام ریوڑوں کا انتظار کرتے اور پھر پتھر کو لُڑھکا کر منہ سے ہٹا دیتے تھے۔ پانی پلانے کے بعد وہ پتھر کو دوبارہ منہ پر رکھ دیتے تھے۔

4 یعقوب نے چرواہوں سے پوچھا، ”میرے بھائیو، آپ کہاں کے ہیں؟“ اُنہوں نے جواب دیا، ”حاران کے۔“ 5 اُس نے پوچھا، ”کیا آپ نحور کے پوتے لابن کو جانتے ہیں؟“ اُنہوں نے کہا، ”جی ہاں۔“ 6 اُس نے پوچھا، ”کیا وہ خیریت سے ہے؟“ اُنہوں نے کہا، ”جی، وہ خیریت سے ہے۔ دیکھو، اُدھر اُس کی بیٹی راخل ریوڑ لے کر آ رہی ہے۔“ 7 یعقوب نے کہا، ”ابھی تو شام تک بہت وقت باقی ہے۔ ریوڑوں کو جمع کرنے کا وقت تو نہیں ہے۔ آپ کیوں اُنہیں پانی پلا کر دوبارہ چرنے نہیں دیتے؟“ 8 اُنہوں نے جواب دیا، ”پہلے ضروری ہے کہ تمام ریوڑ یہاں پہنچیں۔ تب ہی پتھر کو لُڑھکا کر ایک طرف ہٹایا جائے گا اور ہم ریوڑوں کو پانی پلائیں گے۔“

9 یعقوب ابھی اُن سے بات کر ہی رہا تھا کہ راخل اپنے باپ کا ریوڑ لے کر آ پہنچی، کیونکہ بھیڑ بکریوں کو چَرانا اُس کا کام تھا۔ 10 جب یعقوب نے راخل کو ماموں لابن کے ریوڑ کے ساتھ آتے دیکھا تو اُس نے کنوئیں کے پاس جا کر پتھر کو لُڑھکا کر منہ سے ہٹا دیا اور بھیڑ بکریوں کو پانی پلایا۔ 11 پھر اُس نے اُسے بوسہ دیا اور خوب رونے لگا۔ 12 اُس نے کہا، ”مَیں آپ کے ابو کی بہن رِبقہ کا بیٹا ہوں۔“ یہ سن کر راخل نے بھاگ کر اپنے ابو کو اطلاع دی۔

13 جب لابن نے سنا کہ میرا بھانجا یعقوب آیا ہے تو وہ دوڑ کر اُس سے ملنے گیا اور اُسے گلے لگا کر اپنے گھر لے آیا۔ یعقوب نے اُسے سب کچھ بتا دیا جو ہوا تھا۔ 14 لابن نے کہا، ”آپ واقعی میرے رشتے دار ہیں۔“ یعقوب نے وہاں ایک پورا مہینہ گزارا۔

اپنی بیویوں کے لئے یعقوب کی محنت مشقت

15 پھر لابن یعقوب سے کہنے لگا، ”بے شک آپ میرے رشتے دار ہیں، لیکن آپ کو میرے لئے کام کرنے کے بدلے میں کچھ ملنا چاہئے۔ مَیں آپ کو کتنے پیسے دوں؟“ 16 لابن کی دو بیٹیاں تھیں۔ بڑی کا نام لیاہ تھا اور چھوٹی کا راخل۔ 17 لیاہ کی آنکھیں چُندھی تھیں جبکہ راخل ہر طرح سے خوب صورت تھی۔ 18 یعقوب کو راخل سے محبت تھی، اِس لئے اُس نے کہا، ”اگر مجھے آپ کی چھوٹی بیٹی راخل مل جائے تو آپ کے لئے سات سال کام کروں گا۔“ 19 لابن نے کہا، ”کسی اَور آدمی

کی نسبت مجھے یہ زیادہ پسند ہے کہ آپ ہی سے اُس کی شادی کراؤں۔"

[20] پس یعقوب نے راخل کو پانے کے لئے سات سال تک کام کیا۔ لیکن اُسے ایسا لگا جیسا دو ایک دن ہی گزرے ہوں کیونکہ وہ راخل کو شدت سے پیار کرتا تھا۔

[21] اِس کے بعد اُس نے لابن سے کہا، "مدت پوری ہو گئی ہے۔ اب مجھے اپنی بیٹی سے شادی کرنے دیں۔"

[22] لابن نے اُس مقام کے تمام لوگوں کو دعوت دے کر شادی کی ضیافت کی۔ [23] لیکن اُس رات وہ راخل کی بجائے لیاہ کو یعقوب کے پاس لے آیا، اور یعقوب اُسی سے ہم بستر ہوا۔ [24] (لابن نے لیاہ کو اپنی لونڈی زِلفہ دے دی تھی تاکہ وہ اُس کی خدمت کرے۔)

[25] جب صبح ہوئی تو یعقوب نے دیکھا کہ لیاہ ہی میرے پاس ہے۔ اُس نے لابن کے پاس جا کر کہا، "یہ آپ نے میرے ساتھ کیا کِیا ہے؟ کیا مَیں نے راخل کے لئے کام نہیں کیا؟ آپ نے مجھے دھوکا کیوں دیا؟" [26] لابن نے جواب دیا، "یہاں دستور نہیں ہے کہ چھوٹی بیٹی کی شادی بڑی سے پہلے کر دی جائے۔ [27] ایک ہفتے کے بعد شادی کی رسومات پوری ہو جائیں گی۔ اُس وقت تک صبر کریں۔ پھر مَیں آپ کو راخل بھی دے دوں گا۔ شرط یہ ہے کہ آپ مزید سات سال میرے لئے کام کریں۔"

[28] یعقوب مان گیا۔ چنانچہ جب ایک ہفتے کے بعد شادی کی رسومات پوری ہوئیں تو لابن نے اپنی بیٹی راخل کی شادی بھی اُس کے ساتھ کر دی۔ [29] (لابن نے راخل کو اپنی لونڈی بِلہاہ دے دی تاکہ وہ اُس کی خدمت کرے۔) [30] یعقوب راخل سے بھی ہم بستر ہوا۔ وہ لیاہ کی نسبت اُسے زیادہ پیار کرتا تھا۔ پھر اُس نے راخل کے عوض سات سال اَور لابن کی خدمت کی۔

یعقوب کے بچے

[31] جب رب نے دیکھا کہ لیاہ سے نفرت کی جاتی ہے تو اُس نے اُسے اولاد دی جبکہ راخل کے ہاں بچے پیدا نہ ہوئے۔

[32] لیاہ حاملہ ہوئی اور اُس کے بیٹا پیدا ہوا۔ اُس نے کہا، "رب نے میری مصیبت دیکھی ہے اور اب میرا شوہر مجھے پیار کرے گا۔" اُس نے اُس کا نام روبن یعنی 'دیکھو ایک بیٹا' رکھا۔

[33] وہ دوبارہ حاملہ ہوئی۔ ایک اَور بیٹا پیدا ہوا۔ اُس نے کہا، "رب نے سنا کہ مجھ سے نفرت کی جاتی ہے، اِس لئے اُس نے مجھے یہ بھی دیا ہے۔" اُس نے اُس کا نام شمعون یعنی 'رب نے سنا ہے' رکھا۔

[34] وہ ایک اَور دفعہ حاملہ ہوئی۔ تیسرا بیٹا پیدا ہوا۔ اُس نے کہا، "اب آخرکار شوہر کے ساتھ میرا بندھن مضبوط ہو جائے گا، کیونکہ مَیں نے اُس کے لئے تین بیٹوں کو جنم دیا ہے۔" اُس نے اُس کا نام لاوی یعنی بندھن رکھا۔

[35] وہ ایک بار پھر حاملہ ہوئی۔ چوتھا بیٹا پیدا ہوا۔ اُس نے کہا، "اِس دفعہ مَیں رب کی تمجید کروں گی۔" اُس نے اُس کا نام یہوداہ یعنی تمجید رکھا۔ اِس کے بعد اُس سے اَور بچے پیدا نہ ہوئے۔

30 لیکن راخل بےاولاد ہی رہی، اِس لئے وہ اپنی بہن سے حسد کرنے لگی۔ اُس نے یعقوب سے کہا، "مجھے بھی اولاد دیں ورنہ مَیں مر جاؤں گی۔" [2] یعقوب کو غصہ آیا۔ اُس نے کہا، "کیا مَیں اللہ ہوں جس نے تجھے اولاد سے محروم رکھا ہے؟" [3] راخل

نے کہا، ”یہاں میری لونڈی بِلہاہ ہے۔ اُس کے ساتھ ہم بستر ہوں تاکہ وہ میرے لئے بچے کو جنم دے اور مَیں اُس کی معرفت ماں بن جاؤں۔“

4 یوں اُس نے اپنے شوہر کو بِلہاہ دی، اور وہ اُس سے ہم بستر ہوا۔ 5 بِلہاہ حاملہ ہوئی اور بیٹا پیدا ہوا۔ 6 راخل نے کہا، ”اللہ نے میرے حق میں فیصلہ دیا ہے۔ اُس نے میری دعا سن کر مجھے بیٹا دے دیا ہے۔“ اُس نے اُس کا نام دان یعنی 'کسی کے حق میں فیصلہ کرنے والا' رکھا۔

7 بِلہاہ دوبارہ حاملہ ہوئی اور ایک اَور بیٹا پیدا ہوا۔ 8 راخل نے کہا، ”مَیں نے اپنی بہن سے سخت کُشتی لڑی ہے، لیکن جیت گئی ہوں۔“ اُس نے اُس کا نام نفتالی یعنی 'کُشتی میں مجھ سے جیتا گیا' رکھا۔

9 جب لیاہ نے دیکھا کہ میرے اَور بچے پیدا نہیں ہو رہے تو اُس نے یعقوب کو اپنی لونڈی زِلفہ دے دی تاکہ وہ بھی اُس کی بیوی ہو۔ 10 زِلفہ کے بھی ایک بیٹا پیدا ہوا۔ 11 لیاہ نے کہا، ”مَیں کتنی خوش قسمت ہوں!“ چنانچہ اُس نے اُس کا نام جد یعنی خوش قسمتی رکھا۔

12 پھر زِلفہ کے دوسرا بیٹا پیدا ہوا۔ 13 لیاہ نے کہا، ”مَیں کتنی مبارک ہوں۔ اب خواتین مجھے مبارک کہیں گی۔“ اُس نے اُس کا نام آشر یعنی مبارک رکھا۔

14 ایک دن اناج کی فصل کی کٹائی ہو رہی تھی کہ روبن باہر نکل کر کھیتوں میں چلا گیا۔ وہاں اُسے مردم گیاہ[a] مل گئے۔ وہ اُنہیں اپنی ماں لیاہ کے پاس لے آیا۔ یہ دیکھ کر راخل نے لیاہ سے کہا، ”مجھے ذرا اپنے بیٹے کے مردم گیاہ میں سے کچھ دے دو۔“ 15 لیاہ نے جواب دیا، ”کیا یہی کافی نہیں کہ تم نے میرے شوہر کو مجھ سے چھین لیا ہے؟ اب میرے بیٹے کے مردم گیاہ کو بھی چھیننا چاہتی ہو۔“ راخل نے کہا، ”اگر تم مجھے اپنے بیٹے کے مردم گیاہ میں سے دو تو آج رات یعقوب کے ساتھ سو سکتی ہو۔“

16 شام کو یعقوب کھیتوں سے واپس آ رہا تھا کہ لیاہ آگے سے اُس سے ملنے کو گئی اور کہا، ”آج رات آپ کو میرے ساتھ سونا ہے، کیونکہ مَیں نے اپنے بیٹے کے مردم گیاہ کے عوض آپ کو اُجرت پر لیا ہے۔“ چنانچہ یعقوب نے لیاہ کے پاس رات گزاری۔

17 اُس وقت اللہ نے لیاہ کی دعا سنی اور وہ حاملہ ہوئی۔ اُس کے پانچواں بیٹا پیدا ہوا۔ 18 لیاہ نے کہا، ”اللہ نے مجھے اِس کا اجر دیا ہے کہ مَیں نے اپنے شوہر کو اپنی لونڈی دی۔“ اُس نے اُس کا نام اِشکار یعنی اجر رکھا۔

19 اِس کے بعد وہ ایک اَور دفعہ حاملہ ہوئی۔ اُس کے چھٹا بیٹا پیدا ہوا۔ 20 اُس نے کہا، ”اللہ نے مجھے ایک اچھا خاصا تحفہ دیا ہے۔ اب میرا خاوند میرے ساتھ رہے گا، کیونکہ مجھ سے اُس کے چھ بیٹے پیدا ہوئے ہیں۔“ اُس نے اُس کا نام زبولون یعنی رہائش رکھا۔

21 اِس کے بعد بیٹی پیدا ہوئی۔ اُس نے اُس کا نام دینہ رکھا۔

22 پھر اللہ نے راخل کو بھی یاد کیا۔ اُس نے اُس کی دعا سن کر اُسے اولاد بخشی۔ 23 وہ حاملہ ہوئی اور ایک بیٹا پیدا ہوا۔ اُس نے کہا، ”مجھے بیٹا عطا کرنے سے اللہ نے میری عزت بحال کر دی ہے۔ 24 رب مجھے ایک اَور بیٹا دے۔“ اُس نے اُس کا نام یوسف یعنی 'وہ اَور دے' رکھا۔

[a] ایک پودا جس کے بارے میں خیال کیا جاتا تھا کہ اُسے کھا کر بانجھ عورت بھی بچے کو جنم دے گی۔

یعقوب کا لابن کے ساتھ سودا

25 یوسف کی پیدائش کے بعد یعقوب نے لابن سے کہا، ''اب مجھے اجازت دیں کہ مَیں اپنے وطن اور گھر کو واپس جاؤں۔ 26 مجھے میرے بال بچے دیں جن کے عوض مَیں نے آپ کی خدمت کی ہے۔ پھر مَیں چلا جاؤں گا۔ آپ تو خود جانتے ہیں کہ مَیں نے کتنی محنت کے ساتھ آپ کے لئے کام کیا ہے۔''

27 لیکن لابن نے کہا، ''مجھ پر مہربانی کریں اور یہیں رہیں۔ مجھے غیب دانی سے پتا چلا ہے کہ رب نے مجھے آپ کے سبب سے برکت دی ہے۔ 28 اپنی اُجرت خود مقرر کریں تو مَیں وہی دیا کروں گا۔''

29 یعقوب نے کہا، ''آپ جانتے ہیں کہ مَیں نے کس طرح آپ کے لئے کام کیا، کہ میرے وسیلے سے آپ کے مویشی کتنے بڑھ گئے ہیں۔ 30 جو تھوڑا بہت میرے آنے سے پہلے آپ کے پاس تھا وہ اب بہت زیادہ بڑھ گیا ہے۔ رب نے میرے کام سے آپ کو بہت برکت دی ہے۔ اب وہ وقت آ گیا ہے کہ مَیں اپنے گھر کے لئے کچھ کروں۔''

31 لابن نے کہا، ''مَیں آپ کو کیا دوں؟'' یعقوب نے کہا، ''مجھے کچھ نہ دیں۔ مَیں اِس شرط پر آپ کی بھیڑ بکریوں کی دیکھ بھال جاری رکھوں گا کہ 32 آج مَیں آپ کے ریوڑ میں سے گزر کر اُن تمام بھیڑوں کو الگ کر لوں گا جن کے جسم پر چھوٹے یا بڑے دھبے ہوں یا جو سفید نہ ہوں۔ اِسی طرح مَیں اُن تمام بکریوں کو بھی الگ کر لوں گا جن کے جسم پر چھوٹے یا بڑے دھبے ہوں۔ یہی میری اُجرت ہو گی۔ 33 آئندہ جن بکریوں کے جسم پر چھوٹے یا بڑے دھبے ہوں گے یا جن بھیڑوں کا رنگ سفید نہیں ہو گا وہ میرا اجر ہوں گی۔ جب کبھی آپ اُن کا معائنہ کریں گے تو آپ معلوم کر سکیں گے کہ مَیں دیانت دار رہا ہوں۔ کیونکہ میرے جانوروں کے رنگ سے ہی ظاہر ہو گا کہ مَیں نے آپ کا کچھ چُرایا نہیں ہے۔'' 34 لابن نے کہا، ''ٹھیک ہے۔ ایسا ہی ہو جیسا آپ نے کہا ہے۔''

35 اُسی دن لابن نے اُن بکروں کو الگ کر لیا جن کے جسم پر دھاریاں یا دھبے تھے اور اُن تمام بکریوں کو جن کے جسم پر چھوٹے یا بڑے دھبے تھے۔ جس کے بھی جسم پر سفید نشان تھا اُسے اُس نے الگ کر لیا۔ اِسی طرح اُس نے اُن تمام بھیڑوں کو بھی الگ کر لیا جو پورے طور پر سفید نہ تھے۔ پھر لابن نے اُنہیں اپنے بیٹوں کے سپرد کر دیا 36 جو اُن کے ساتھ یعقوب سے اِتنا دُور چلے گئے کہ اُن کے درمیان تین دن کا فاصلہ تھا۔ تب یعقوب لابن کی باقی بھیڑ بکریوں کی دیکھ بھال کرتا گیا۔

37 یعقوب نے سفیدہ، بادام اور چنار کی ہری ہری شاخیں لے کر اُن سے کچھ چھلکا یوں اُتار دیا کہ اُس پر سفید دھاریاں نظر آئیں۔ 38 اُس نے اُنہیں بھیڑ بکریوں کے سامنے اُن حوضوں میں گاڑ دیا جہاں وہ پانی پیتے تھے، کیونکہ وہاں یہ جانور مست ہو کر ملاپ کرتے تھے۔ 39 جب وہ اِن شاخوں کے سامنے ملاپ کرتے تو جو بچے پیدا ہوتے اُن کے جسم پر چھوٹے اور بڑے دھبے اور دھاریاں ہوتی تھیں۔ 40 پھر یعقوب نے بھیڑ کے بچوں کو الگ کر کے اپنے ریوڑوں کو لابن کے اُن جانوروں کے سامنے چرنے دیا جن کے جسم پر دھاریاں تھیں اور جو سفید نہ تھے۔ یوں اُس نے اپنے ذاتی ریوڑوں کو الگ کر لیا اور اُنہیں لابن کے ریوڑ کے ساتھ چرنے نہ دیا۔

41 لیکن اُس نے یہ شاخیں صرف اُس وقت حوضوں میں کھڑی کیں جب طاقت ور جانور مست ہو کر ملاپ کرتے تھے۔ 42 کمزور جانوروں کے ساتھ اُس نے ایسا نہ کیا۔ اِسی طرح لابن کو کمزور جانور اور یعقوب کو طاقت ور جانور مل گئے۔ 43 یوں یعقوب بہت امیر بن گیا۔ اُس کے پاس بہت سے ریوڑ، غلام اور لونڈیاں، اونٹ اور گدھے تھے۔

یعقوب کی ہجرت

31 ایک دن یعقوب کو پتا چلا کہ لابن کے بیٹے میرے بارے میں کہہ رہے ہیں، ”یعقوب نے ہمارے ابو سے سب کچھ چھین لیا ہے۔ اُس نے یہ تمام دولت ہمارے باپ کی ملکیت سے حاصل کی ہے۔“ 2 یعقوب نے یہ بھی دیکھا کہ لابن کا میرے ساتھ رویہ پہلے کی نسبت بگڑ گیا ہے۔ 3 پھر رب نے اُس سے کہا، ”اپنے باپ کے ملک اور اپنے رشتے داروں کے پاس واپس چلا جا۔ مَیں تیرے ساتھ ہوں گا۔“

4 اُس وقت یعقوب کھلے میدان میں اپنے ریوڑوں کے پاس تھا۔ اُس نے وہاں سے راخل اور لیاہ کو بُلا کر 5 اُن سے کہا، ”مَیں نے دیکھ لیا ہے کہ آپ کے باپ کا میرے ساتھ رویہ پہلے کی نسبت بگڑ گیا ہے۔ لیکن میرے باپ کا خدا میرے ساتھ رہا ہے۔ 6 آپ دونوں جانتی ہیں کہ مَیں نے آپ کے ابو کے لئے کتنی جاں فشانی سے کام کیا ہے۔ 7 لیکن وہ مجھے فریب دیتا رہا اور میری اُجرت دس بار بدلی۔ تاہم اللہ نے اُسے مجھے نقصان پہنچانے نہ دیا۔ 8 جب ماموں لابن کہتے تھے، ’جن جانوروں کے جسم پر دھبے ہوں وہی آپ کو اُجرت کے طور پر ملیں گے،‘ تو تمام بھیڑ بکریوں کے ایسے بچے پیدا ہوئے جن کے جسموں پر دھبے ہی تھے۔ جب اُنہوں نے کہا، ’جن جانوروں کے جسم پر دھاریاں ہوں گی وہی آپ کو اُجرت کے طور پر ملیں گے،‘ تو تمام بھیڑ بکریوں کے ایسے بچے پیدا ہوئے جن کے جسموں پر دھاریاں ہی تھیں۔ 9 یوں اللہ نے آپ کے ابو کے مویشی چھین کر مجھے دے دیئے ہیں۔ 10 اب ایسا ہوا کہ حیوانوں کی مستی کے موسم میں مَیں نے ایک خواب دیکھا۔ اُس میں جو مینڈھے اور بکرے بھیڑ بکریوں سے ملاپ کر رہے تھے اُن کے جسم پر بڑے اور چھوٹے دھبے اور دھاریاں تھیں۔ 11 اُس خواب میں اللہ کے فرشتے نے مجھ سے بات کی، ’یعقوب!‘ مَیں نے کہا، ’جی، مَیں حاضر ہوں۔‘ 12 فرشتے نے کہا، ’اپنی نظر اُٹھا کر اُس پر غور کر جو ہو رہا ہے۔ وہ تمام مینڈھے اور بکرے جو بھیڑ بکریوں سے ملاپ کر رہے ہیں اُن کے جسم پر بڑے اور چھوٹے دھبے اور دھاریاں ہیں۔ مَیں یہ خود کروا رہا ہوں، کیونکہ مَیں نے وہ سب کچھ دیکھ لیا ہے جو لابن نے تیرے ساتھ کیا ہے۔ 13 مَیں وہ خدا ہوں جو بیت ایل میں تجھ پر ظاہر ہوا تھا، اُس جگہ جہاں تُو نے ستون پر تیل اُنڈیل کر اُسے میرے لئے مخصوص کیا اور میرے حضور قسم کھائی تھی۔ اب اُٹھ اور روانہ ہو کر اپنے وطن واپس چلا جا‘۔“

14 راخل اور لیاہ نے جواب میں یعقوب سے کہا، ”اب ہمیں اپنے باپ کی میراث سے کچھ ملنے کی اُمید نہیں رہی۔ 15 اُس کا ہمارے ساتھ اجنبی کا سا سلوک ہے۔ پہلے اُس نے ہمیں بیچ دیا، اور اب اُس نے وہ سارے پیسے کھا بھی لئے ہیں۔ 16 چنانچہ جو بھی دولت اللہ نے ہمارے باپ سے چھین لی ہے وہ ہماری اور

ہمارے بچوں کی ہی ہے۔ اب جو کچھ بھی اللہ نے آپ کو بتایا ہے وہ کریں۔"

17 تب یعقوب نے اُٹھ کر اپنے بال بچوں کو اونٹوں پر بٹھایا 18 اور اپنے تمام مویشی اور مسوپتامیہ سے حاصل کیا ہوا تمام سامان لے کر ملکِ کنعان میں اپنے باپ کے ہاں جانے کے لئے روانہ ہوا۔ 19 اُس وقت لابن اپنی بھیڑ بکریوں کی پشم کترنے کو گیا ہوا تھا۔ اُس کی غیر موجودگی میں راخل نے اپنے باپ کے بُت چُرا لئے۔

20 یعقوب نے لابن کو فریب دے کر اُسے اطلاع نہ دی کہ مَیں جا رہا ہوں 21 بلکہ اپنی ساری ملکیت سمیٹ کر فرار ہوا۔ دریائے فرات کو پار کر کے وہ جِلعاد کے پہاڑی علاقے کی طرف سفر کرنے لگا۔

لابن یعقوب کا تعاقب کرتا ہے

22 تین دن گزر گئے۔ پھر لابن کو بتایا گیا کہ یعقوب بھاگ گیا ہے۔ 23 اپنے رشتے داروں کو ساتھ لے کر اُس نے اُس کا تعاقب کیا۔ سات دن چلتے چلتے اُس نے یعقوب کو آ لیا جب وہ جِلعاد کے پہاڑی علاقے میں پہنچ گیا تھا۔ 24 لیکن اُس رات اللہ نے خواب میں لابن کے پاس آ کر اُس سے کہا، "خبردار! یعقوب کو بُرا بھلا نہ کہنا۔"

25 جب لابن اُس کے پاس پہنچا تو یعقوب نے جِلعاد کے پہاڑی علاقے میں اپنے خیمے لگائے ہوئے تھے۔ لابن نے بھی اپنے رشتے داروں کے ساتھ وہیں اپنے خیمے لگائے۔ 26 اُس نے یعقوب سے کہا، "یہ آپ نے کیا کِیا ہے؟ آپ مجھے دھوکا دے کر میری بیٹیوں کو کیوں جنگی قیدیوں کی طرح ہانک لائے ہیں؟ 27 آپ کیوں مجھے فریب دے کر خاموشی سے بھاگ آئے ہیں؟ اگر آپ مجھے اطلاع دیتے تو مَیں آپ کو خوشی خوشی دف اور سرود کے ساتھ گاتے بجاتے رُخصت کرتا۔ 28 آپ نے مجھے اپنے نواسے نواسیوں اور بیٹیوں کو بوسہ دینے کا موقع بھی نہ دیا۔ آپ کی یہ حرکت بڑی احمقانہ تھی۔ 29 مَیں آپ کو بہت نقصان پہنچا سکتا ہوں۔ لیکن پچھلی رات آپ کے ابو کے خدا نے مجھ سے کہا، 'خبردار! یعقوب کو بُرا بھلا نہ کہنا۔' 30 ٹھیک ہے، آپ اِس لئے چلے گئے کہ اپنے باپ کے گھر واپس جانے کے بڑے آرزومند تھے۔ لیکن یہ آپ نے کیا کِیا ہے کہ میرے بُت چُرا لائے ہیں؟"

31 یعقوب نے جواب دیا، "مجھے ڈر تھا کہ آپ اپنی بیٹیوں کو مجھ سے چھین لیں گے۔ 32 لیکن اگر آپ کو یہاں کسی کے پاس اپنے بُت مل جائیں تو اُسے سزائے موت دی جائے۔ ہمارے رشتے داروں کی موجودگی میں معلوم کریں کہ میرے پاس آپ کی کوئی چیز ہے کہ نہیں۔ اگر ہے تو اُسے لے لیں۔" یعقوب کو معلوم نہیں تھا کہ راخل نے بُتوں کو چُرایا ہے۔

33 لابن یعقوب کے خیمے میں داخل ہوا اور ڈھونڈنے لگا۔ وہاں سے نکل کر وہ لیاہ کے خیمے میں اور دونوں لونڈیوں کے خیمے میں گیا۔ لیکن اُس کے بُت کہیں نظر نہ آئے۔ آخر میں وہ راخل کے خیمے میں داخل ہوا۔ 34 راخل بُتوں کو اونٹوں کی ایک کاٹھی کے نیچے چھپا کر اُس پر بیٹھ گئی تھی۔ لابن ٹٹول ٹٹول کر پورے خیمے میں سے گزرا لیکن بُت نہ ملے۔ 35 راخل نے اپنے باپ سے کہا، "ابو، مجھ سے ناراض نہ ہونا کہ مَیں آپ کے سامنے کھڑی نہیں ہو سکتی۔ مَیں ایامِ ماہواری کے سبب سے اُٹھ نہیں سکتی۔" لابن اُسے چھوڑ کر ڈھونڈتا رہا، لیکن کچھ نہ ملا۔

36 پھر یعقوب کو غصہ آیا اور وہ لابن سے جھگڑنے لگا۔ اُس نے پوچھا، ”مجھ سے کیا جرم سرزد ہوا ہے؟ مَیں نے کیا گناہ کیا ہے کہ آپ اِتنی تُندی سے میرے تعاقب کے لئے نکلے ہیں؟ 37 آپ نے ٹٹول ٹٹول کر میرے سارے سامان کی تلاشی لی ہے۔ تو آپ کا کیا نکلا ہے؟ اُسے یہاں اپنے اور میرے رشتے داروں کے سامنے رکھیں۔ پھر وہ فیصلہ کریں کہ ہم میں سے کون حق پر ہے۔ 38 مَیں بیس سال تک آپ کے ساتھ رہا ہوں۔ اُس دوران آپ کی بھیڑ بکریاں بچوں سے محروم نہیں رہیں بلکہ مَیں نے آپ کا ایک مینڈھا بھی نہیں کھایا۔ 39 جب بھی کوئی بھیڑ یا بکری کسی جنگلی جانور نے پھاڑ ڈالی تو مَیں اُسے آپ کے پاس نہ لایا بلکہ مجھے خود اُس کا نقصان بھرنا پڑا۔ آپ کا تقاضا تھا کہ مَیں خود چوری ہوئے مال کا عوضانہ دوں، خواہ وہ دن کے وقت چوری ہوا یا رات کو۔ 40 مَیں دن کی شدید گرمی کے باعث پگھل گیا اور رات کی شدید سردی کے باعث جم گیا۔ کام اِتنا سخت تھا کہ مَیں نیند سے محروم رہا۔ 41 پورے بیس سال اِسی حالت میں گزر گئے۔ چودہ سال مَیں نے آپ کی بیٹیوں کے عوض کام کیا اور چھ سال آپ کی بھیڑ بکریوں کے لئے۔ اُس دوران آپ نے دس بار میری تنخواہ بدل دی۔ 42 اگر میرے باپ اسحاق کا خدا اور میرے دادا ابراہیم کا معبود[a] میرے ساتھ نہ ہوتا تو آپ مجھے ضرور خالی ہاتھ رُخصت کرتے۔ لیکن اللہ نے میری مصیبت اور میری سخت محنت مشقت دیکھی ہے، اِس لئے اُس نے کل رات کو میرے حق میں فیصلہ دیا۔“

یعقوب اور لابن کے درمیان عہد

43 تب لابن نے یعقوب سے کہا، ”یہ بیٹیاں تو میری بیٹیاں ہیں، اور اِن کے بچے میرے بچے ہیں۔ یہ بھیڑ بکریاں بھی میری ہی ہیں۔ لیکن اب مَیں اپنی بیٹیوں اور اُن کے بچوں کے لئے کچھ نہیں کر سکتا۔ 44 اِس لئے آؤ، ہم ایک دوسرے کے ساتھ عہد باندھیں۔ اِس کے لئے ہم یہاں پتھروں کا ڈھیر لگائیں جو عہد کی گواہی دیتا رہے۔“

45 چنانچہ یعقوب نے ایک پتھر لے کر اُسے ستون کے طور پر کھڑا کیا۔ 46 اُس نے اپنے رشتے داروں سے کہا، ”کچھ پتھر جمع کریں۔“ اُنہوں نے پتھر جمع کر کے ڈھیر لگا دیا۔ پھر اُنہوں نے اُس ڈھیر کے پاس بیٹھ کر کھانا کھایا۔ 47 لابن نے اُس کا نام 'یجر شاہدوتھا' رکھا جبکہ یعقوب نے 'جلعید' رکھا۔ دونوں ناموں کا مطلب 'گواہی کا ڈھیر' ہے یعنی وہ ڈھیر جو گواہی دیتا ہے۔ 48 لابن نے کہا، ”آج ہم دونوں کے درمیان یہ ڈھیر عہد کی گواہی دیتا ہے۔“ اِس لئے اُس کا نام جلعید رکھا گیا۔ 49 اُس کا ایک اَور نام مِصفاہ یعنی 'پہرے داروں کا مینار' بھی رکھا گیا۔ کیونکہ لابن نے کہا، ”رب ہم پر پہرا دے جب ہم ایک دوسرے سے الگ ہو جائیں گے۔ 50 میری بیٹیوں سے بُرا سلوک نہ کرنا، نہ اُن کے علاوہ کسی اَور سے شادی کرنا۔ اگر مجھے پتا بھی نہ چلے لیکن ضرور یاد رکھیں کہ اللہ میرے اور آپ کے سامنے گواہ ہے۔ 51 یہاں یہ ڈھیر ہے جو مَیں نے لگا دیا ہے اور یہاں یہ ستون بھی ہے۔ 52 یہ ڈھیر اور ستون دونوں اِس کے گواہ ہیں کہ نہ مَیں یہاں سے

---

[a] لفظی ترجمہ: دہشت یعنی اسحاق کا وہ خدا جس سے انسان دہشت کھاتا ہے۔

گزر کر آپ کو نقصان پہنچاؤں گا اور نہ آپ یہاں سے گزر کر مجھے نقصان پہنچائیں گے۔ [53] ابراہیم، نحور اور اُن کے باپ کا خدا ہم دونوں کے درمیان فیصلہ کرے اگر ایسا کوئی معاملہ ہو۔'' جواب میں یعقوب نے اسحاق کے معبود کی قسم کھائی کہ مَیں یہ عہد کبھی نہیں توڑوں گا۔ [54] اُس نے پہاڑ پر ایک جانور قربانی کے طور پر چڑھایا اور اپنے رشتے داروں کو کھانا کھانے کی دعوت دی۔ اُنہوں نے کھانا کھا کر وہیں پہاڑ پر رات گزاری۔

[55] اگلے دن صبح سویرے لابن نے اپنے نواسے نواسیوں اور بیٹیوں کو بوسہ دے کر اُنہیں برکت دی۔ پھر وہ اپنے گھر واپس چلا گیا۔

یعقوب عیسَو سے ملنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے

32 یعقوب نے بھی اپنا سفر جاری رکھا۔ راستے میں اللہ کے فرشتے اُس سے ملے۔ [2] اُنہیں دیکھ کر اُس نے کہا، ''یہ اللہ کی لشکر گاہ ہے۔'' اُس نے اُس مقام کا نام محنائم یعنی 'دو لشکر گاہیں' رکھا۔

[3] یعقوب نے اپنے بھائی عیسَو کے پاس اپنے آگے آگے قاصد بھیجے۔ عیسَو سعیر یعنی ادوم کے ملک میں آباد تھا۔ [4] اُنہیں عیسَو کو بتانا تھا، ''آپ کا خادم یعقوب آپ کو اطلاع دیتا ہے کہ مَیں پردیس میں جا کر اب تک لابن کا مہمان رہا ہوں۔ [5] وہاں مجھے بَیل، گدھے، بھیڑ بکریاں، غلام اور لونڈیاں حاصل ہوئے ہیں۔ اب مَیں اپنے مالک کو اطلاع دے رہا ہوں کہ واپس آ گیا ہوں اور آپ کی نظرِ کرم کا خواہش مند ہوں۔''

[6] جب قاصد واپس آئے تو اُنہوں نے کہا، ''ہم آپ کے بھائی عیسَو کے پاس گئے، اور وہ 400 آدمی ساتھ لے کر آپ سے ملنے آ رہا ہے۔''

[7] یعقوب گھبرا کر بہت پریشان ہوا۔ اُس نے اپنے ساتھ کے تمام لوگوں، بھیڑ بکریوں، گائے بَیلوں اور اونٹوں کو دو گروہوں میں تقسیم کیا۔ [8] خیال یہ تھا کہ اگر عیسَو آ کر ایک گروہ پر حملہ کرے تو باقی گروہ شاید بچ جائے۔ [9] پھر یعقوب نے دعا کی، ''اے میرے دادا ابراہیم اور میرے باپ اسحاق کے خدا، میری دعا سن! اے رب، تُو نے خود مجھے بتایا، 'اپنے ملک اور رشتے داروں کے پاس واپس جا، اور مَیں تجھے کامیابی دوں گا۔' [10] مَیں اُس تمام مہربانی اور وفاداری کے لائق نہیں جو تُو نے اپنے خادم کو دکھائی ہے۔ جب مَیں نے لابن کے پاس جاتے وقت دریائے یردن کو پار کیا تو میرے پاس صرف یہ لاٹھی تھی، اور اب میرے پاس یہ دو گروہ ہیں۔ [11] مجھے اپنے بھائی عیسَو سے بچا، کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ وہ مجھ پر حملہ کر کے بال بچوں سمیت سب کچھ تباہ کر دے گا۔ [12] تُو نے خود کہا تھا، 'مَیں تجھے کامیابی دوں گا اور تیری اولاد اِتنی بڑھاؤں گا کہ وہ سمندر کی ریت کی مانند بےشمار ہو گی'۔''

[13] یعقوب نے وہاں رات گزاری۔ پھر اُس نے اپنے مال میں سے عیسَو کے لئے تحفے چن لئے: [14] 200 بکریاں، 20 بکرے، 200 بھیڑیں، 20 مینڈھے، [15] 30 دودھ دینے والی اونٹنیاں بچوں سمیت، 40 گائیں، 10 بَیل، 20 گدھیاں اور 10 گدھے۔ [16] اُس نے اُنہیں مختلف ریوڑوں میں تقسیم کر کے اپنے مختلف نوکروں کے سپرد کیا اور اُن سے کہا، ''میرے آگے آگے چلو لیکن ہر ریوڑ کے درمیان فاصلہ رکھو۔''

[17] جو نوکر پہلے ریوڑ لے کر آگے نکلا اُس سے یعقوب نے کہا، ''میرا بھائی عیسَو تم سے ملے گا اور پوچھے گا، 'تمہارا مالک کون ہے؟ تم کہاں جا رہے ہو؟ تمہارے

سامنے کے جانور کس کے ہیں؟' 18 جواب میں تمہیں کہنا ہے، 'یہ آپ کے خادم یعقوب کے ہیں۔ یہ تحفہ ہیں جو وہ اپنے مالک عیسَو کو بھیج رہے ہیں۔ یعقوب ہمارے پیچھے پیچھے آ رہے ہیں'۔"

19 یعقوب نے یہی حکم ہر ایک نوکر کو دیا جسے ریوڑ لے کر اُس کے آگے آگے جانا تھا۔ اُس نے کہا، "جب تم عیسَو سے ملو گے تو اُس سے یہی کہنا ہے۔ 20 تمہیں یہ بھی ضرور کہنا ہے، 'آپ کے خادم یعقوب ہمارے پیچھے آ رہے ہیں'۔" کیونکہ یعقوب نے سوچا، 'مَیں اِن تحفوں سے اُس کے ساتھ صلح کروں گا۔ پھر جب اُس سے ملاقات ہو گی تو شاید وہ مجھے قبول کر لے۔' 21 یوں اُس نے یہ تحفے اپنے آگے آگے بھیج دیئے۔ لیکن اُس نے خود خیمہ گاہ میں رات گزاری۔

یعقوب کی کُشتی

22 اُس رات وہ اُٹھا اور اپنی دو بیویوں، دو لونڈیوں اور گیارہ بیٹوں کو لے کر دریائے یبوق کو وہاں سے پار کیا جہاں کم گہرائی تھی۔ 23 پھر اُس نے اپنا سارا سامان بھی وہاں بھیج دیا۔ 24 لیکن وہ خود اکیلا ہی پیچھے رہ گیا۔

اُس وقت ایک آدمی آیا اور پَو پھٹنے تک اُس سے کُشتی لڑتا رہا۔ 25 جب اُس نے دیکھا کہ مَیں یعقوب پر غالب نہیں آ رہا تو اُس نے اُس کے کولھے کو چھوا، اور اُس کا جوڑ نکل گیا۔ 26 آدمی نے کہا، "مجھے جانے دے، کیونکہ پَو پھٹنے والی ہے۔"

یعقوب نے کہا، "پہلے مجھے برکت دیں، پھر ہی آپ کو جانے دوں گا۔" 27 آدمی نے پوچھا، "تیرا کیا نام ہے؟" اُس نے جواب دیا، "یعقوب۔" 28 آدمی نے کہا، "اب سے تیرا نام یعقوب نہیں بلکہ اسرائیل یعنی 'وہ اللہ سے لڑتا ہے' ہو گا۔ کیونکہ تُو اللہ اور آدمیوں کے ساتھ لڑ کر غالب آیا ہے۔"

29 یعقوب نے کہا، "مجھے اپنا نام بتائیں۔" اُس نے کہا، "تُو کیوں میرا نام جاننا چاہتا ہے؟" پھر اُس نے یعقوب کو برکت دی۔

30 یعقوب نے کہا، "مَیں نے اللہ کو رُوبرُو دیکھا تو بھی بچ گیا ہوں۔" اِس لئے اُس نے اُس مقام کا نام فنی ایل رکھا۔ 31 یعقوب وہاں سے چلا تو سورج طلوع ہو رہا تھا۔ وہ کولھے کے سبب سے لنگڑاتا رہا۔

32 یہی وجہ ہے کہ آج بھی اسرائیل کی اولاد کولھے کے جوڑ پر کی نس کو نہیں کھاتے، کیونکہ یعقوب کی اِسی نس کو چھوا گیا تھا۔

یعقوب عیسَو سے ملتا ہے

33 پھر عیسَو اُن کی طرف آتا ہوا نظر آیا۔ اُس کے ساتھ 400 آدمی تھے۔ اُنہیں دیکھ کر یعقوب نے بچوں کو بانٹ کر لیاہ، راخل اور دونوں لونڈیوں کے حوالے کر دیا۔ 2 اُس نے دونوں لونڈیوں کو اُن کے بچوں سمیت آگے چلنے دیا۔ پھر لیاہ اُس کے بچوں سمیت اور آخر میں راخل اور یوسف آئے۔ 3 یعقوب خود سب سے آگے عیسَو سے ملنے گیا۔ چلتے چلتے وہ سات دفعہ زمین تک جھکا۔ 4 لیکن عیسَو دوڑ کر اُس سے ملنے آیا اور اُسے گلے لگا کر بوسہ دیا۔ دونوں رو پڑے۔

5 پھر عیسَو نے عورتوں اور بچوں کو دیکھا۔ اُس نے پوچھا، "تمہارے ساتھ یہ لوگ کون ہیں؟" یعقوب نے کہا، "یہ آپ کے خادم کے بچے ہیں جو اللہ نے اپنے کرم سے نوازے ہیں۔"

6 دونوں لونڈیاں اپنے بچوں سمیت آ کر اُس کے سامنے جھک گئیں۔ 7 پھر لیاہ اپنے بچوں کے ساتھ آئی اور آخر میں یوسف اور راخل آ کر جھک گئے۔

8 عیسَو نے پوچھا، ”جس جانوروں کے بڑے غول سے میری ملاقات ہوئی اُس سے کیا مراد ہے؟“ یعقوب نے جواب دیا، ”یہ تحفہ ہے تاکہ آپ کا خادم آپ کی نظر میں مقبول ہو۔“ 9 لیکن عیسَو نے کہا، ”میرے بھائی، میرے پاس بہت کچھ ہے۔ یہ اپنے پاس ہی رکھو۔“ 10 یعقوب نے کہا، ”نہیں جی، اگر مجھ پر آپ کے کرم کی نظر ہے تو میرے اِس تحفے کو ضرور قبول فرمائیں۔ کیونکہ جب مَیں نے آپ کا چہرہ دیکھا تو وہ میرے لئے اللہ کے چہرے کی مانند تھا، آپ نے میرے ساتھ اِس قدر اچھا سلوک کیا ہے۔ 11 مہربانی کر کے یہ تحفہ قبول کریں جو مَیں آپ کے لئے لایا ہوں۔ کیونکہ اللہ نے مجھ پر اپنے کرم کا اظہار کیا ہے، اور میرے پاس بہت کچھ ہے۔“

یعقوب اصرار کرتا رہا تو آخرکار عیسَو نے اُسے قبول کر لیا۔ پھر عیسَو کہنے لگا، 12 ”آؤ، ہم روانہ ہو جائیں۔ مَیں تمہارے آگے آگے چلوں گا۔“ 13 یعقوب نے جواب دیا، ”میرے مالک، آپ جانتے ہیں کہ میرے بچے نازک ہیں۔ میرے پاس بھیڑ بکریاں، گائے بَیل اور اُن کے دودھ پینے والے بچے بھی ہیں۔ اگر مَیں اُنہیں ایک دن کے لئے بھی حد سے زیادہ ہانکوں تو وہ مر جائیں گے۔ 14 میرے مالک، مہربانی کر کے میرے آگے آگے جائیں۔ مَیں آرام سے اُسی رفتار سے آپ کے پیچھے پیچھے چلتا رہوں گا جس رفتار سے میرے مویشی اور میرے بچے چل سکیں گے۔ یوں ہم آہستہ چلتے ہوئے آپ کے پاس سعیر پہنچیں گے۔“ 15 عیسَو نے کہا، ”کیا مَیں اپنے آدمیوں میں سے کچھ آپ کے پاس چھوڑ دوں؟“ لیکن یعقوب نے کہا، ”کیا ضرورت ہے؟ سب سے اہم بات یہ ہے کہ آپ نے مجھے قبول کر لیا ہے۔“

16 اُس دن عیسَو سعیر کے لئے اور 17 یعقوب سُکات کے لئے روانہ ہوا۔ وہاں اُس نے اپنے لئے مکان بنا لیا اور اپنے مویشیوں کے لئے جھونپڑیاں۔ اِس لئے اُس مقام کا نام سُکات یعنی جھونپڑیاں پڑ گیا۔

18 پھر یعقوب چلتے چلتے سلامتی سے سِکم شہر پہنچا۔ یوں اُس کا مسوپتامیہ سے ملکِ کنعان تک کا سفر اختتام تک پہنچ گیا۔ اُس نے اپنے خیمے شہر کے سامنے لگائے۔ 19 اُس کے خیمے حمور کی اولاد کی زمین پر لگے تھے۔ اُس نے یہ زمین چاندی کے 100 سِکوں کے بدلے خرید لی۔ 20 وہاں اُس نے قربان گاہ بنائی جس کا نام اُس نے 'ایل خدائے اسرائیل' رکھا۔

دینہ کی عصمت دری

34 ایک دن یعقوب اور لیاہ کی بیٹی دینہ کنعانی عورتوں سے ملنے کے لئے گھر سے نکلی۔ 2 شہر میں ایک آدمی بنام سِکم رہتا تھا۔ اُس کا والد حمور اُس علاقے کا حکمران تھا اور حِوّی قوم سے تعلق رکھتا تھا۔ جب سِکم نے دینہ کو دیکھا تو اُس نے اُسے پکڑ کر اُس کی عصمت دری کی۔ 3 لیکن اُس کا دل دینہ سے لگ گیا۔ وہ اُس سے محبت کرنے لگا اور پیار سے اُس سے باتیں کرتا رہا۔ 4 اُس نے اپنے باپ سے کہا، ”اِس لڑکی کے ساتھ میری شادی کرا دیں۔“

5 جب یعقوب نے اپنی بیٹی کی عصمت دری کی خبر سنی تو اُس کے بیٹے مویشیوں کے ساتھ کھلے میدان میں تھے۔ اِس لئے وہ اُن کے واپس آنے تک خاموش رہا۔

6 سِکم کا باپ حمور شہر سے نکل کر یعقوب سے بات کرنے کے لئے آیا۔ 7 جب یعقوب کے بیٹوں کو دینہ کی عصمت دری کی خبر ملی تو اُن کے دل رنجش اور غصے سے بھر گئے کہ سِکم نے یعقوب کی بیٹی کی عصمت دری سے اسرائیل کی اِتنی بے عزتی کی ہے۔ وہ سیدھے کھلے میدان سے واپس آئے۔ 8 حمور نے یعقوب سے کہا، ''میرے بیٹے کا دل آپ کی بیٹی سے لگ گیا ہے۔ مہربانی کر کے اُس کی شادی میرے بیٹے کے ساتھ کر دیں۔ 9 ہمارے ساتھ رشتہ باندھیں، ہمارے بیٹے بیٹیوں کے ساتھ شادیاں کرائیں۔ 10 پھر آپ ہمارے ساتھ اِس ملک میں رہ سکیں گے اور پورا ملک آپ کے لئے کھلا ہو گا۔ آپ جہاں بھی چاہیں آباد ہو سکیں گے، تجارت کر سکیں گے اور زمین خرید سکیں گے۔'' 11 سِکم نے خود بھی دینہ کے باپ اور بھائیوں سے منت کی، ''اگر میری یہ درخواست منظور ہو تو مَیں جو کچھ آپ کہیں گے ادا کر دوں گا۔ 12 جتنا بھی مَہر اور تحفے آپ مقرر کریں مَیں دے دوں گا۔ صرف میری یہ خواہش پوری کریں کہ یہ لڑکی میرے عقد میں آ جائے۔''

13 لیکن دینہ کی عصمت دری کے سبب سے یعقوب کے بیٹوں نے سِکم اور اُس کے باپ حمور سے چالاکی کر کے 14 کہا، ''ہم ایسا نہیں کر سکتے۔ ہم اپنی بہن کی شادی کسی ایسے آدمی سے نہیں کرا سکتے جس کا ختنہ نہیں ہوا۔ اِس سے ہماری بے عزتی ہوتی ہے۔ 15 ہم صرف اِس شرط پر راضی ہوں گے کہ آپ اپنے تمام لڑکوں اور مردوں کا ختنہ کروانے سے ہماری مانند ہو جائیں۔ 16 پھر آپ کے بیٹے بیٹیوں کے ساتھ ہماری شادیاں ہو سکیں گی اور ہم آپ کے ساتھ ایک قوم بن جائیں گے۔ 17 لیکن اگر آپ ختنہ کرانے کے لئے تیار نہیں ہیں تو ہم اپنی بہن کو لے کر چلے جائیں گے۔''

18 یہ باتیں حمور اور اُس کے بیٹے سِکم کو اچھی لگیں۔ 19 نوجوان سِکم نے فوراً اُن پر عمل کیا، کیونکہ وہ دینہ کو بہت پسند کرتا تھا۔ سِکم اپنے خاندان میں سب سے معزز تھا۔ 20 حمور اپنے بیٹے سِکم کے ساتھ شہر کے دروازے پر گیا جہاں شہر کے فیصلے کئے جاتے تھے۔ وہاں اُنہوں نے باقی شہریوں سے بات کی۔ 21 ''یہ آدمی ہم سے جھگڑنے والے نہیں ہیں، اِس لئے کیوں نہ وہ اِس ملک میں ہمارے ساتھ رہیں اور ہمارے درمیان تجارت کریں؟ ہمارے ملک میں اُن کے لئے بھی کافی جگہ ہے۔ آؤ، ہم اُن کی بیٹیوں اور بیٹوں سے شادیاں کریں۔ 22 لیکن یہ آدمی صرف اِس شرط پر ہمارے درمیان رہنے اور ایک ہی قوم بننے کے لئے تیار ہیں کہ ہم اُن کی طرح اپنے تمام لڑکوں اور مردوں کا ختنہ کرائیں۔ 23 اگر ہم ایسا کریں تو اُن کے تمام مویشی اور سارا مال ہمارا ہی ہو گا۔ چنانچہ آؤ، ہم متفق ہو کر فیصلہ کر لیں تاکہ وہ ہمارے درمیان رہیں۔''

24 سِکم کے شہری حمور اور سِکم کے مشورے پر راضی ہوئے۔ تمام لڑکوں اور مردوں کا ختنہ کرایا گیا۔ 25 تین دن کے بعد جب ختنے کے سبب سے لوگوں کی حالت بُری تھی تو دینہ کے دو بھائی شمعون اور لاوی اپنی تلواریں لے کر شہر میں داخل ہوئے۔ کسی کو شک تک نہیں تھا کہ کیا کچھ ہو گا۔ اندر جا کر اُنہوں نے بچوں سے لے کر بوڑھوں تک تمام مردوں کو قتل کر دیا 26 جن میں حمور اور اُس کا بیٹا سِکم بھی شامل تھے۔ پھر وہ دینہ کو سِکم کے گھر سے لے کر چلے گئے۔

27 اِس قتلِ عام کے بعد یعقوب کے باقی بیٹے شہر پر ٹوٹ پڑے اور اُسے لُوٹ لیا۔ یوں اُنہوں نے اپنی

بہن کی عصمت دری کا بدلہ لیا۔ 28 وہ بھیڑ بکریاں، گائے بَیل، گدھے اور شہر کے اندر اور باہر کا سب کچھ لے کر چلتے بنے۔ 29 اُنہوں نے سارے مال پر قبضہ کیا، عورتوں اور بچوں کو قیدی بنا لیا اور تمام گھروں کا سامان بھی لے گئے۔

30 پھر یعقوب نے شمعون اور لاوی سے کہا، ”تم نے مجھے مصیبت میں ڈال دیا ہے۔ اب کنعانی، فرِزّی اور ملک کے باقی باشندوں میں میری بدنامی ہوئی ہے۔ میرے ساتھ کم آدمی ہیں۔ اگر دوسرے مل کر ہم پر حملہ کریں تو ہمارے پورے خاندان کا ستیاناس ہو جائے گا۔“ 31 لیکن اُنہوں نے کہا، ”کیا یہ ٹھیک تھا کہ اُس نے ہماری بہن کے ساتھ کسبی کا سا سلوک کیا؟“

بیت ایل میں یعقوب پر اللہ کی برکت

35 اللہ نے یعقوب سے کہا، ”اُٹھ، بیت ایل جا کر وہاں آباد ہو۔ وہیں اللہ کے لئے جو تجھ پر ظاہر ہوا جب تُو اپنے بھائی عیسَو سے بھاگ رہا تھا قربان گاہ بنا۔“ 2 چنانچہ یعقوب نے اپنے گھر والوں اور باقی سارے ساتھیوں سے کہا، ”جو بھی اجنبی بُت آپ کے پاس ہیں اُنہیں پھینک دیں۔ اپنے آپ کو پاک صاف کر کے اپنے کپڑے بدلیں، 3 کیونکہ ہمیں یہ جگہ چھوڑ کر بیت ایل جانا ہے۔ وہاں مَیں اُس خدا کے لئے قربان گاہ بناؤں گا جس نے مصیبت کے وقت میری دعا سنی۔ جہاں بھی مَیں گیا وہاں وہ میرے ساتھ رہا ہے۔“ 4 یہ سن کر اُنہوں نے یعقوب کو تمام بُت دے دیئے جو اُن کے پاس تھے اور تمام بالیاں جو اُنہوں نے تعویذ کے طور پر کانوں میں پہن رکھی تھیں۔ اُس نے سب کچھ سِکم کے قریب بلوط کے درخت کے نیچے زمین میں دبا دیا۔ 5 پھر وہ روانہ ہوئے۔ اردگرد کے شہروں پر اللہ کی طرف سے اِتنا شدید خوف چھا گیا کہ اُنہوں نے یعقوب اور اُس کے بیٹوں کا تعاقب نہ کیا۔

6 چلتے چلتے یعقوب اپنے لوگوں سمیت لُوز پہنچ گیا جو ملکِ کنعان میں تھا۔ آج لُوز کا نام بیت ایل ہے۔ 7 یعقوب نے وہاں قربان گاہ بنا کر مقام کا نام بیت ایل یعنی ’اللہ کا گھر‘ رکھا۔ کیونکہ وہاں اللہ نے اپنے آپ کو اُس پر ظاہر کیا تھا جب وہ اپنے بھائی سے فرار ہو رہا تھا۔

8 وہاں رِبقہ کی دایہ دبورہ مر گئی۔ وہ بیت ایل کے جنوب میں بلوط کے درخت کے نیچے دفن ہوئی، اِس لئے اُس کا نام الّون بکوت یعنی ’رونے کا بلوط کا درخت‘ رکھا گیا۔

9 اللہ یعقوب پر ایک دفعہ اَور ظاہر ہوا اور اُسے برکت دی۔ یہ مسوپتامیہ سے واپس آنے پر دوسری بار ہوا۔ 10 اللہ نے اُس سے کہا، ”اب سے تیرا نام یعقوب نہیں بلکہ اسرائیل ہو گا۔“ یوں اُس نے اُس کا نیا نام اسرائیل رکھا۔ 11 اللہ نے یہ بھی اُس سے کہا، ”مَیں اللہ قادرِ مطلق ہوں۔ پھل پھول اور تعداد میں بڑھتا جا۔ ایک قوم نہیں بلکہ بہت سی قومیں تجھ سے نکلیں گی۔ تیری اولاد میں بادشاہ بھی شامل ہوں گے۔ 12 مَیں تجھے وہی ملک دوں گا جو ابراہیم اور اسحاق کو دیا ہے۔ اور تیرے بعد اُسے تیری اولاد کو دوں گا۔“

13 پھر اللہ وہاں سے آسمان پر چلا گیا۔ 14 جہاں اللہ یعقوب سے ہم کلام ہوا تھا وہاں اُس نے پتھر کا ستون کھڑا کیا اور اُس پر مَے اور تیل اُنڈیل کر اُسے مخصوص کیا۔ 15 اُس نے جگہ کا نام بیت ایل رکھا۔

راخل کی موت

[16] پھر یعقوب اپنے گھر والوں کے ساتھ بیت ایل کو چھوڑ کر اِفراتہ کی طرف چل پڑا۔ راخل اُمید سے تھی، اور راستے میں بچے کی پیدائش کا وقت آ گیا۔ بچہ بڑی مشکل سے پیدا ہوا۔ [17] جب دردِ زہ عروج کو پہنچ گیا تو دائی نے اُس سے کہا، ”مت ڈرو، کیونکہ ایک اَور بیٹا ہے۔“ [18] لیکن وہ دم توڑنے والی تھی، اور مرتے مرتے اُس نے اُس کا نام بن اونی یعنی ’میری مصیبت کا بیٹا‘ رکھا۔ لیکن اُس کے باپ نے اُس کا نام بن یمین یعنی ’دہنے ہاتھ یا خوش قسمتی کا بیٹا‘ رکھا۔ [19] راخل فوت ہوئی، اور وہ اِفراتہ کے راستے میں دفن ہوئی۔ آج کل اِفراتہ کو بیت لحم کہا جاتا ہے۔ [20] یعقوب نے اُس کی قبر پر پتھر کا ستون کھڑا کیا۔ وہ آج تک راخل کی قبر کی نشان دہی کرتا ہے۔

[21] وہاں سے یعقوب نے اپنا سفر جاری رکھا اور مجدل عِدر کی پرلی طرف اپنے خیمے لگائے۔ [22] جب وہ وہاں ٹھہرے تھے تو روبن یعقوب کی حرم بِلہاہ سے ہم بستر ہوا۔ یعقوب کو معلوم ہو گیا۔

یعقوب کے بیٹے

یعقوب کے بارہ بیٹے تھے۔ [23] لیاہ کے بیٹے یہ تھے: اُس کا سب سے بڑا بیٹا روبن، پھر شمعون، لاوی، یہوداہ، اِشکار اور زبولون۔ [24] راخل کے دو بیٹے تھے، یوسف اور بن یمین۔ [25] راخل کی لونڈی بِلہاہ کے دو بیٹے تھے، دان اور نفتالی۔ [26] لیاہ کی لونڈی زِلفہ کے دو بیٹے تھے، جد اور آشر۔ یعقوب کے یہ بیٹے مسوپتامیہ میں پیدا ہوئے۔

اسحاق کی موت

[27] پھر یعقوب اپنے باپ اسحاق کے پاس پہنچ گیا جو حبرون کے قریب ممرے میں اجنبی کی حیثیت سے رہتا تھا (اُس وقت حبرون کا نام قِریَت اربع تھا)۔ وہاں اسحاق اور اُس سے پہلے ابراہیم رہا کرتے تھے۔ [28-29] اسحاق 180 سال کا تھا جب وہ عمر رسیدہ اور زندگی سے آسودہ ہو کر اپنے باپ دادا سے جا ملا۔ اُس کے بیٹے عیسَو اور یعقوب نے اُسے دفن کیا۔

عیسَو کی اولاد

36 یہ عیسَو کی اولاد کا نسب نامہ ہے (عیسَو کو ادوم بھی کہا جاتا ہے):

[2] عیسَو نے تین کنعانی عورتوں سے شادی کی: حِتّی آدمی ایلون کی بیٹی عدہ سے، عنہ کی بیٹی اُہلی بامہ سے جو حِوّی آدمی صِبعون کی نواسی تھی [3] اور اسمٰعیل کی بیٹی باسمت سے جو نبایوت کی بہن تھی۔ [4] عدہ کا ایک بیٹا اِلی فز اور باسمت کا ایک بیٹا رعوایل پیدا ہوا۔ [5] اُہلی بامہ کے تین بیٹے پیدا ہوئے، یعوس، یعلام اور قورح۔ عیسَو کے یہ تمام بیٹے ملکِ کنعان میں پیدا ہوئے۔

[6] بعد میں عیسَو دوسرے ملک میں چلا گیا۔ اُس نے اپنی بیویوں، بیٹے بیٹیوں اور گھر کے رہنے والوں کو اپنے تمام مویشیوں اور ملکِ کنعان میں حاصل کئے ہوئے مال سمیت اپنے ساتھ لیا۔ [7] وہ اِس وجہ سے چلا گیا کہ دونوں بھائیوں کے پاس اِتنے ریوڑ تھے کہ چَرانے کی جگہ کم پڑ گئی۔ [8] چنانچہ عیسَو پہاڑی علاقے سعیر میں آباد ہوا۔ عیسَو کا دوسرا نام ادوم ہے۔

[9] یہ عیسَو یعنی سعیر کے پہاڑی علاقے میں آباد ادومیوں کا نسب نامہ ہے: [10] عیسَو کی بیوی عدہ کا ایک

بیٹا اِلی فز تھا جبکہ اُس کی بیوی باسمت کا ایک بیٹا رعو ایل تھا۔ 11 اِلی فز کے بیٹے تیمان، اومر، صفو، جعتام، قنز 12 اور عمالیق تھے۔ عمالیق اِلی فز کی حرم تِمنع کا بیٹا تھا۔ یہ سب عیسَو کی بیوی عدہ کی اولاد میں شامل تھے۔
13 رعو ایل کے بیٹے نحت، زارح، سمّہ اور مِزّہ تھے۔ یہ سب عیسَو کی بیوی باسمت کی اولاد میں شامل تھے۔
14 عیسَو کی بیوی اُہلی بامہ جو عنہ کی بیٹی اور صِبعون کی نواسی تھی کے تین بیٹے یعوس، یعلام اور قورح تھے۔
15 عیسَو سے مختلف قبیلوں کے سردار نکلے۔ اُس کے پہلوٹھے اِلی فز سے یہ قبائلی سردار نکلے: تیمان، اومر، صفو، قنز، 16 قورح، جعتام اور عمالیق۔ یہ سب عیسَو کی بیوی عدہ کی اولاد تھے۔ 17 عیسَو کے بیٹے رعو ایل سے یہ قبائلی سردار نکلے: نحت، زارح، سمّہ اور مِزّہ۔ یہ سب عیسَو کی بیوی باسمت کی اولاد تھے۔ 18 عیسَو کی بیوی اُہلی بامہ یعنی عنہ کی بیٹی سے یہ قبائلی سردار نکلے: یعوس، یعلام اور قورح۔ 19 یہ تمام سردار عیسَو کی اولاد ہیں۔

سعیر کی اولاد

20 ملکِ ادوم کے کچھ باشندے حوری آدمی سعیر کی اولاد تھے۔ اُن کے نام لوطان، سوبل، صِبعون، عنہ، 21 دیسون، ایصر اور دیسان تھے۔ سعیر کے یہ بیٹے ملکِ ادوم میں حوری قبیلوں کے سردار تھے۔
22 لوطان حوری اور ہیمام کا باپ تھا۔ (تِمنع لوطان کی بہن تھی۔) 23 سوبل کے بیٹے علوان، مانحت، عیبال، سفو اور اونام تھے۔ 24 صِبعون کے بیٹے ایّاہ اور عنہ تھے۔ اِسی عنہ کو گرم چشمے ملے جب وہ بیابان میں اپنے باپ کے گدھے چَرا رہا تھا۔ 25 عنہ کا ایک بیٹا دیسون اور ایک بیٹی اُہلی بامہ تھی۔ 26 دیسون کے چار بیٹے حمدان، اِشبان، یِتران اور کِران تھے۔ 27 ایصر کے تین بیٹے بِلہان، زعوان اور عقان تھے۔ 28 دیسان کے دو بیٹے عُوض اور اران تھے۔
29-30 یہی یعنی لوطان، سوبل، صِبعون، عنہ، دیسون، ایصر اور دیسان سعیر کے ملک میں حوری قبائل کے سردار تھے۔

ادوم کے بادشاہ

31 اِس سے پہلے کہ اسرائیلیوں کا کوئی بادشاہ تھا ذیل کے بادشاہ یکے بعد دیگرے ملکِ ادوم میں حکومت کرتے تھے:
32 بالع بن بعور جو دِنہابا شہر کا تھا ملکِ ادوم کا پہلا بادشاہ تھا۔
33 اُس کی موت پر یوباب بن زارح جو بُصرہ شہر کا تھا۔
34 اُس کی موت پر حُشام جو تیمانیوں کے ملک کا تھا۔
35 اُس کی موت پر ہدد بن بِدد جس نے ملکِ موآب میں مِدیانیوں کو شکست دی۔ وہ عویت کا تھا۔
36 اُس کی موت پر سملہ جو مسرِقہ کا تھا۔
37 اُس کی موت پر ساؤل جو دریائے فرات پر رحوبوت شہر کا تھا۔
38 اُس کی موت پر بعل حنان بن عکبور۔
39 اُس کی موت پر ہدد جو فاعُو شہر کا تھا (بیوی کا نام مہیطب ایل بنت مطرِد بنت میزاہاب تھا)۔
40-43 عیسَو سے ادومی قبیلوں کے یہ سردار نکلے: تِمنع، علوَہ، یتیت، اُہلی بامہ، ایلہ، فینون، قنز، تیمان، مِبصار، مجدی ایل اور عِرام۔ ادوم کے سرداروں کی یہ فہرست اُن کی موروثی زمین کی آبادیوں اور قبیلوں کے

مطابق ہی بیان کی گئی ہے۔ عیسَو اُن کا باپ ہے۔

یوسف کے خواب

37 یعقوب ملکِ کنعان میں رہتا تھا جہاں پہلے اُس کا باپ بھی پردیسی تھا۔ 2 یہ یعقوب کے خاندان کا بیان ہے۔

اُس وقت یعقوب کا بیٹا یوسف 17 سال کا تھا۔ وہ اپنے بھائیوں یعنی بِلہاہ اور زِلفہ کے بیٹوں کے ساتھ بھیڑ بکریوں کی دیکھ بھال کرتا تھا۔ یوسف اپنے باپ کو اپنے بھائیوں کی بُری حرکتوں کی اطلاع دیا کرتا تھا۔

3 یعقوب یوسف کو اپنے تمام بیٹوں کی نسبت زیادہ پیار کرتا تھا۔ وجہ یہ تھی کہ وہ تب پیدا ہوا جب باپ بوڑھا تھا۔ اِس لئے یعقوب نے اُس کے لئے ایک خاص رنگ دار لباس بنوایا۔ 4 جب اُس کے بھائیوں نے دیکھا کہ ہمارا باپ یوسف کو ہم سے زیادہ پیار کرتا ہے تو وہ اُس سے نفرت کرنے لگے اور ادب سے اُس سے بات نہیں کرتے تھے۔

5 ایک رات یوسف نے خواب دیکھا۔ جب اُس نے اپنے بھائیوں کو خواب سنایا تو وہ اُس سے اَور بھی نفرت کرنے لگے۔ 6 اُس نے کہا، ”سنو، مَیں نے خواب دیکھا۔ 7 ہم سب کھیت میں پُولے باندھ رہے تھے کہ میرا پُولا کھڑا ہو گیا۔ آپ کے پُولے میرے پُولے کے اردگرد جمع ہو کر اُس کے سامنے جھک گئے۔“

8 اُس کے بھائیوں نے کہا، ”اچھا، تُو بادشاہ بن کر ہم پر حکومت کرے گا؟“ اُس کے خوابوں اور اُس کی باتوں کے سبب سے اُن کی اُس سے نفرت مزید بڑھ گئی۔

9 کچھ دیر کے بعد یوسف نے ایک اَور خواب دیکھا۔ اُس نے اپنے بھائیوں سے کہا، ”مَیں نے ایک اَور خواب دیکھا ہے۔ اُس میں سورج، چاند اور گیارہ ستارے میرے سامنے جھک گئے۔“ 10 اُس نے یہ خواب اپنے باپ کو بھی سنایا تو اُس نے اُسے ڈانٹا۔ اُس نے کہا، ”یہ کیسا خواب ہے جو تُو نے دیکھا! یہ کیسی بات ہے کہ مَیں، تیری ماں اور تیرے بھائی آ کر تیرے سامنے زمین تک جھک جائیں؟“ 11 نتیجے میں اُس کے بھائی اُس سے بہت حسد کرنے لگے۔ لیکن اُس کے باپ نے دل میں یہ بات محفوظ رکھی۔

یوسف کو بیچا جاتا ہے

12 ایک دن جب یوسف کے بھائی اپنے باپ کے ریوڑ چَرانے کے لئے سِکم تک پہنچ گئے تھے 13 تو یعقوب نے یوسف سے کہا، ”تیرے بھائی سِکم میں ریوڑوں کو چَرا رہے ہیں۔ آ، مَیں تجھے اُن کے پاس بھیج دیتا ہوں۔“ یوسف نے جواب دیا، ”ٹھیک ہے۔“ 14 یعقوب نے کہا، ”جا کر معلوم کر کہ تیرے بھائی اور اُن کے ساتھ کے ریوڑ خیریت سے ہیں کہ نہیں۔ پھر واپس آ کر مجھے بتا دینا۔“ چنانچہ اُس کے باپ نے اُسے وادیٔ حبرون سے بھیج دیا، اور یوسف سِکم پہنچ گیا۔

15 وہاں وہ اِدھر اُدھر پھرتا رہا۔ آخرکار ایک آدمی اُس سے ملا اور پوچھا، ”آپ کیا ڈھونڈ رہے ہیں؟“ 16 یوسف نے جواب دیا، ”مَیں اپنے بھائیوں کو تلاش کر رہا ہوں۔ مجھے بتائیں کہ وہ اپنے جانوروں کو کہاں چَرا رہے ہیں۔“ 17 آدمی نے کہا، ”وہ یہاں سے چلے گئے ہیں۔ مَیں نے اُنہیں یہ کہتے سنا کہ آؤ، ہم دوتین جائیں۔“ یہ سن کر یوسف اپنے بھائیوں کے پیچھے دوتین چلا گیا۔ وہاں اُسے وہ مل گئے۔

18 جب یوسف ابھی دُور سے نظر آیا تو اُس کے بھائیوں نے اُس کے پہنچنے سے پہلے اُسے قتل کرنے کا منصوبہ بنایا۔ 19 اُنہوں نے کہا، ”دیکھو، خواب دیکھنے والا آ رہا ہے۔ 20 آؤ، ہم اُسے مار ڈالیں اور اُس کی لاش کسی گڑھے میں پھینک دیں۔ ہم کہیں گے کہ کسی وحشی جانور نے اُسے پھاڑ کھایا ہے۔ پھر پتا چلے گا کہ اُس کے خوابوں کی کیا حقیقت ہے۔“

21 جب روبن نے اُن کی باتیں سنیں تو اُس نے یوسف کو بچانے کی کوشش کی۔ اُس نے کہا، ”نہیں، ہم اُسے قتل نہ کریں۔ 22 اُس کا خون نہ کرنا۔ بے شک اُسے اِس گڑھے میں پھینک دیں جو ریگستان میں ہے، لیکن اُسے ہاتھ نہ لگائیں۔“ اُس نے یہ اِس لئے کہا کہ وہ اُسے بچا کر باپ کے پاس واپس پہنچانا چاہتا تھا۔

23 جوں ہی یوسف اپنے بھائیوں کے پاس پہنچا اُنہوں نے اُس کا رنگ دار لباس اُتار کر 24 یوسف کو گڑھے میں پھینک دیا۔ گڑھا خالی تھا، اُس میں پانی نہیں تھا۔ 25 پھر وہ روٹی کھانے کے لئے بیٹھ گئے۔ اچانک اسمٰعیلیوں کا ایک قافلہ نظر آیا۔ وہ جِلعاد سے مصر جا رہے تھے، اور اُن کے اونٹ قیمتی مسالوں یعنی لادن، بلسان اور مُر سے لدے ہوئے تھے۔ 26 تب یہوداہ نے اپنے بھائیوں سے کہا، ”ہمیں کیا فائدہ ہے اگر اپنے بھائی کو قتل کر کے اُس کے خون کو چھپا دیں؟ 27 آؤ، ہم اُسے اِن اسمٰعیلیوں کے ہاتھ فروخت کر دیں۔ پھر کوئی ضرورت نہیں ہو گی کہ ہم اُسے ہاتھ لگائیں۔ آخر وہ ہمارا بھائی ہے۔“

اُس کے بھائی راضی ہوئے۔ 28 چنانچہ جب مِدیانی تاجر وہاں سے گزرے تو بھائیوں نے یوسف کو کھینچ کر گڑھے سے نکالا اور چاندی کے 20 سِکوں کے عوض بیچ ڈالا۔ اسمٰعیلی اُسے لے کر مصر چلے گئے۔

29 اُس وقت روبن موجود نہیں تھا۔ جب وہ گڑھے کے پاس واپس آیا تو یوسف اُس میں نہیں تھا۔ یہ دیکھ کر اُس نے پریشانی میں اپنے کپڑے پھاڑ ڈالے۔ 30 وہ اپنے بھائیوں کے پاس واپس گیا اور کہا، ”لڑکا نہیں ہے۔ اب مَیں کس طرح ابو کے پاس جاؤں؟“ 31 تب اُنہوں نے بکرا ذبح کر کے یوسف کا لباس اُس کے خون میں ڈبویا، 32 پھر رنگ دار لباس اِس خبر کے ساتھ اپنے باپ کو بھجوا دیا کہ ”ہمیں یہ ملا ہے۔ اِسے غور سے دیکھیں۔ یہ آپ کے بیٹے کا لباس تو نہیں؟“

33 یعقوب نے اُسے پہچان لیا اور کہا، ”بے شک اُسی کا ہے۔ کسی وحشی جانور نے اُسے پھاڑ کھایا ہے۔ یقیناً یوسف کو پھاڑ دیا گیا ہے۔“ 34 یعقوب نے غم کے مارے اپنے کپڑے پھاڑے اور اپنی کمر سے ٹاٹ اوڑھ کر بڑی دیر تک اپنے بیٹے کے لئے ماتم کرتا رہا۔ 35 اُس کے تمام بیٹے بیٹیاں اُسے تسلی دینے آئے، لیکن اُس نے تسلی پانے سے انکار کیا اور کہا، ”مَیں پاتال میں اُترتے ہوئے بھی اپنے بیٹے کے لئے ماتم کروں گا۔“ اِس حالت میں وہ اپنے بیٹے کے لئے روتا رہا۔

36 اِتنے میں مِدیانی مصر پہنچ کر یوسف کو بیچ چکے تھے۔ مصر کے بادشاہ فرعون کے ایک اعلیٰ افسر فوطی فار نے اُسے خرید لیا۔ فوطی فار بادشاہ کے محافظوں پر مقرر تھا۔

یہوداہ اور تمر

38 اُن دنوں میں یہوداہ اپنے بھائیوں کو چھوڑ کر ایک آدمی کے پاس رہنے لگا جس کا نام حیرہ تھا اور جو عدُلام شہر سے تھا۔ 2 وہاں یہوداہ کی ملاقات ایک کنعانی عورت سے ہوئی جس کے باپ کا

نام سوع تھا۔ اُس نے اُس سے شادی کی۔ 3 بیٹا پیدا ہوا جس کا نام یہوداہ نے عیر رکھا۔ 4 ایک اَور بیٹا پیدا ہوا جس کا نام بیوی نے اونان رکھا۔ 5 اُس کے تیسرا بیٹا بھی پیدا ہوا۔ اُس نے اُس کا نام سیلہ رکھا۔ یہوداہ کزیب میں تھا جب وہ پیدا ہوا۔

6 یہوداہ نے اپنے بڑے بیٹے عیر کی شادی ایک لڑکی سے کرائی جس کا نام تمر تھا۔ 7 رب کے نزدیک عیر شریر تھا، اِس لئے اُس نے اُسے ہلاک کر دیا۔ 8 اِس پر یہوداہ نے عیر کے چھوٹے بھائی اونان سے کہا، ”اپنے بڑے بھائی کی بیوہ کے پاس جاؤ اور اُس سے شادی کرو تاکہ تمہارے بھائی کی نسل قائم رہے۔“ 9 اونان نے ایسا کیا، لیکن وہ جانتا تھا کہ جو بھی بچے پیدا ہوں گے وہ قانون کے مطابق میرے بڑے بھائی کے ہوں گے۔ اِس لئے جب بھی وہ تمر سے ہم بستر ہوتا تو نطفہ کو زمین پر گرا دیتا، کیونکہ وہ نہیں چاہتا تھا کہ میری معرفت میرے بھائی کے بچے پیدا ہوں۔ 10 یہ بات رب کو بُری لگی، اور اُس نے اُسے بھی سزائے موت دی۔ 11 تب یہوداہ نے اپنی بہو تمر سے کہا، ”اپنے باپ کے گھر واپس چلی جاؤ اور اُس وقت تک بیوہ رہو جب تک میرا بیٹا سیلہ بڑا نہ ہو جائے۔“ اُس نے یہ اِس لئے کہا کہ اُسے ڈر تھا کہ کہیں سیلہ بھی اپنے بھائیوں کی طرح مر نہ جائے۔ چنانچہ تمر اپنے میکے چلی گئی۔

12 کافی دنوں کے بعد یہوداہ کی بیوی جو سوع کی بیٹی تھی مر گئی۔ ماتم کا وقت گزر گیا تو یہوداہ اپنے عدُلامی دوست حیرہ کے ساتھ تِمنت گیا جہاں یہوداہ کی بھیڑوں کی پشم کتری جا رہی تھی۔ 13 تمر کو بتایا گیا، ”آپ کا سسر اپنی بھیڑوں کی پشم کترنے کے لئے تِمنت جا رہا ہے۔“ 14 یہ سن کر تمر نے بیوہ کے کپڑے اُتار کر عام کپڑے پہن لئے۔ پھر وہ اپنا منہ چادر سے لپیٹ کر عینیم شہر کے دروازے پر بیٹھ گئی جو تِمنت کے راستے میں تھا۔ تمر نے یہ حرکت اِس لئے کی کہ یہوداہ کا بیٹا سیلہ اب بالغ ہو چکا تھا تو بھی اُس کی اُس کے ساتھ شادی نہیں کی گئی تھی۔

15 جب یہوداہ وہاں سے گزرا تو اُس نے اُسے دیکھ کر سوچا کہ یہ کسبی ہے، کیونکہ اُس نے اپنا منہ چھپایا ہوا تھا۔ 16 وہ راستے سے ہٹ کر اُس کے پاس گیا اور کہا، ”ذرا مجھے اپنے ہاں آنے دیں۔“ (اُس نے نہیں پہچانا کہ یہ میری بہو ہے)۔ تمر نے کہا، ”آپ مجھے کیا دیں گے؟“ 17 اُس نے جواب دیا، ”مَیں آپ کو بکری کا بچہ بھیج دوں گا۔“ تمر نے کہا، ”ٹھیک ہے، لیکن اُسے بھیجنے تک مجھے ضمانت دیں۔“ 18 اُس نے پوچھا، ”مَیں آپ کو کیا دوں؟“ تمر نے کہا، ”اپنی مُہر اور اُسے گلے میں لٹکانے کی ڈوری۔ وہ لاٹھی بھی دیں جو آپ پکڑے ہوئے ہیں۔“ چنانچہ یہوداہ اُسے یہ چیزیں دے کر اُس کے ساتھ ہم بستر ہوا۔ نتیجے میں تمر اُمید سے ہوئی۔ 19 پھر تمر اُٹھ کر اپنے گھر واپس چلی گئی۔ اُس نے اپنی چادر اُتار کر دوبارہ بیوہ کے کپڑے پہن لئے۔

20 یہوداہ نے اپنے دوست حیرہ عدُلامی کے ہاتھ بکری کا بچہ بھیج دیا تاکہ وہ چیزیں واپس مل جائیں جو اُس نے ضمانت کے طور پر دی تھیں۔ لیکن حیرہ کو پتا نہ چلا کہ عورت کہاں ہے۔ 21 اُس نے عینیم کے باشندوں سے پوچھا، ”وہ کسبی کہاں ہے جو یہاں سڑک پر بیٹھی تھی؟“ اُنہوں نے جواب دیا، ”یہاں ایسی کوئی کسبی نہیں تھی۔“

22 اُس نے یہوداہ کے پاس واپس جا کر کہا، ”وہ مجھے نہیں ملی بلکہ وہاں کے رہنے والوں نے کہا کہ یہاں کوئی ایسی کسبی تھی نہیں۔“ 23 یہوداہ نے کہا، ”پھر وہ ضمانت کی چیزیں اپنے پاس ہی رکھے۔ اُسے چھوڑ دو ورنہ لوگ ہمارا مذاق اُڑائیں گے۔ ہم نے تو پوری کوشش کی کہ اُسے بکری کا بچہ مل جائے، لیکن کھوج لگانے کے باوجود آپ کو پتا نہ چلا کہ وہ کہاں ہے۔“

24 تین ماہ کے بعد یہوداہ کو اطلاع دی گئی، ”آپ کی بہو تمر نے زنا کیا ہے، اور اب وہ حاملہ ہے۔“ یہوداہ نے حکم دیا، ”اُسے باہر لا کر جلا دو۔“ 25 تمر کو جلانے کے لئے باہر لایا گیا تو اُس نے اپنے سسر کو خبر بھیج دی، ”یہ چیزیں دیکھیں۔ یہ اُس آدمی کی ہیں جس کی معرفت مَیں اُمید سے ہوں۔ پتا کریں کہ یہ مُہر، اُس کی ڈوری اور یہ لاٹھی کس کی ہیں۔“ 26 یہوداہ نے اُنہیں پہچان لیا۔ اُس نے کہا، ”مَیں نہیں بلکہ یہ عورت حق پر ہے، کیونکہ مَیں نے اُس کی اپنے بیٹے سیلہ سے شادی نہیں کرائی۔“ لیکن بعد میں یہوداہ کبھی بھی تمر سے ہم بستر نہ ہوا۔

27 جب جنم دینے کا وقت آیا تو معلوم ہوا کہ جُڑواں بچے ہیں۔ 28 ایک بچے کا ہاتھ نکلا تو دائی نے اُسے پکڑ کر اُس میں سرخ دھاگا باندھ دیا اور کہا، ”یہ پہلے پیدا ہوا۔“ 29 لیکن اُس نے اپنا ہاتھ واپس کھینچ لیا، اور اُس کا بھائی پہلے پیدا ہوا۔ یہ دیکھ کر دائی بول اُٹھی، ”تُو کس طرح پھوٹ نکلا ہے!“ اُس نے اُس کا نام فارص یعنی پھوٹ رکھا۔ 30 پھر اُس کا بھائی پیدا ہوا جس کے ہاتھ میں سرخ دھاگا بندھا ہوا تھا۔ اُس کا نام زارح یعنی چمک رکھا گیا۔

یوسف اور فوطی فار کی بیوی

39 اسمٰعیلیوں نے یوسف کو مصر لے جا کر بیچ دیا تھا۔ مصر کے بادشاہ کے ایک اعلیٰ افسر بنام فوطی فار نے اُسے خرید لیا۔ وہ شاہی محافظوں کا کپتان تھا۔ 2 رب یوسف کے ساتھ تھا۔ جو بھی کام وہ کرتا اُس میں کامیاب رہتا۔ وہ اپنے مصری مالک کے گھر میں رہتا تھا 3 جس نے دیکھا کہ رب یوسف کے ساتھ ہے اور اُسے ہر کام میں کامیابی دیتا ہے۔ 4 چنانچہ یوسف کو مالک کی خاص مہربانی حاصل ہوئی، اور فوطی فار نے اُسے اپنا ذاتی نوکر بنا لیا۔ اُس نے اُسے اپنے گھرانے کے انتظام پر مقرر کیا اور اپنی پوری ملکیت اُس کے سپرد کر دی۔ 5 جس وقت سے فوطی فار نے اپنے گھرانے کا انتظام اور پوری ملکیت یوسف کے سپرد کی اُس وقت سے رب نے فوطی فار کو یوسف کے سبب سے برکت دی۔ اُس کی برکت فوطی فار کی ہر چیز پر تھی، خواہ گھر میں تھی یا کھیت میں۔ 6 فوطی فار نے اپنی ہر چیز یوسف کے ہاتھ میں چھوڑ دی۔ اور چونکہ یوسف سب کچھ اچھی طرح چلاتا تھا اِس لئے فوطی فار کو کھانا کھانے کے سوا کسی بھی معاملے کی فکر نہیں تھی۔

یوسف نہایت خوب صورت آدمی تھا۔ 7 کچھ دیر کے بعد اُس کے مالک کی بیوی کی آنکھ اُس پر لگی۔ اُس نے اُس سے کہا، ”میرے ساتھ ہم بستر ہو!“ 8 یوسف انکار کر کے کہنے لگا، ”میرے مالک کو میرے سبب سے کسی معاملے کی فکر نہیں ہے۔ اُنہوں نے سب کچھ میرے سپرد کر دیا ہے۔ 9 گھر کے انتظام پر اُن کا اختیار میرے اختیار سے زیادہ نہیں ہے۔ آپ کے سوا اُنہوں نے کوئی بھی چیز مجھ سے باز نہیں رکھی۔ تو پھر مَیں کس طرح اِتنا غلط کام کروں؟ مَیں کس طرح اللہ کا گناہ کروں؟“

10 مالک کی بیوی روز بہ روز یوسف کے پیچھے پڑی رہی کہ میرے ساتھ ہم بستر ہو۔ لیکن وہ ہمیشہ انکار کرتا رہا۔
11 ایک دن وہ کام کرنے کے لئے گھر میں گیا۔ گھر میں اَور کوئی نوکر نہیں تھا۔ 12 فوطی فار کی بیوی نے یوسف کا لباس پکڑ کر کہا، ”میرے ساتھ ہم بستر ہو!“ یوسف بھاگ کر باہر چلا گیا لیکن اُس کا لباس پیچھے عورت کے ہاتھ میں ہی رہ گیا۔ 13 جب مالک کی بیوی نے دیکھا کہ وہ اپنا لباس چھوڑ کر بھاگ گیا ہے 14 تو اُس نے گھر کے نوکروں کو بُلا کر کہا، ”یہ دیکھو! میرے مالک اِس عبرانی کو ہمارے پاس لے آئے ہیں تاکہ وہ ہمیں ذلیل کرے۔ وہ میری عصمت دری کرنے کے لئے میرے کمرے میں آ گیا، لیکن مَیں اونچی آواز سے چیخنے لگی۔ 15 جب مَیں مدد کے لئے اونچی آواز سے چیخنے لگی تو وہ اپنا لباس چھوڑ کر بھاگ گیا۔“ 16 اُس نے مالک کے آنے تک یوسف کا لباس اپنے پاس رکھا۔ 17 جب وہ گھر واپس آیا تو اُس نے اُسے یہی کہانی سنائی، ”یہ عبرانی غلام جو آپ لے آئے ہیں میری تذلیل کے لئے میرے پاس آیا۔ 18 لیکن جب مَیں مدد کے لئے چیخنے لگی تو وہ اپنا لباس چھوڑ کر بھاگ گیا۔“

یوسف قید خانے میں

19 یہ سن کر فوطی فار بڑے غصے میں آ گیا۔ 20 اُس نے یوسف کو گرفتار کر کے اُس جیل میں ڈال دیا جہاں بادشاہ کے قیدی رکھے جاتے تھے۔ وہیں وہ رہا۔ 21 لیکن رب یوسف کے ساتھ تھا۔ اُس نے اُس پر مہربانی کی اور اُسے قید خانے کے داروغے کی نظر میں مقبول کیا۔ 22 یوسف یہاں تک مقبول ہوا کہ داروغے نے تمام قیدیوں کو اُس کے سپرد کر کے اُسے پورا انتظام چلانے کی ذمہ داری دی۔ 23 داروغے کو کسی بھی معاملے کی جسے اُس نے یوسف کے سپرد کیا تھا فکر نہ رہی، کیونکہ رب یوسف کے ساتھ تھا اور اُسے ہر کام میں کامیابی بخشی۔

قیدیوں کے خواب

40 کچھ دیر کے بعد یوں ہوا کہ مصر کے بادشاہ کے سردار ساقی اور بیکری کے انچارج نے اپنے مالک کا گناہ کیا۔ 2 فرعون کو دونوں افسروں پر غصہ آ گیا۔ 3 اُس نے اُنہیں اُس قید خانے میں ڈال دیا جو شاہی محافظوں کے کپتان کے سپرد تھا اور جس میں یوسف تھا۔ 4 محافظوں کے کپتان نے اُنہیں یوسف کے حوالے کیا تاکہ وہ اُن کی خدمت کرے۔ وہاں وہ کافی دیر تک رہے۔

5 ایک رات بادشاہ کے سردار ساقی اور بیکری کے انچارج نے خواب دیکھا۔ دونوں کا خواب فرق فرق تھا، اور اُن کا مطلب بھی فرق فرق تھا۔ 6 جب یوسف صبح کے وقت اُن کے پاس آیا تو وہ دبے ہوئے نظر آئے۔ 7 اُس نے اُن سے پوچھا، ”آج آپ کیوں اِتنے پریشان ہیں؟“ 8 اُنہوں نے جواب دیا، ”ہم دونوں نے خواب دیکھا ہے، اور کوئی نہیں جو ہمیں اُن کا مطلب بتائے۔“ یوسف نے کہا، ”خوابوں کی تعبیر تو اللہ کا کام ہے۔ ذرا مجھے اپنے خواب تو سنائیں۔“

9 سردار ساقی نے شروع کیا، ”مَیں نے خواب میں اپنے سامنے انگور کی بیل دیکھی۔ 10 اُس کی تین شاخیں تھیں۔ اُس کے پتے لگے، کونپلیں پھوٹ نکلیں اور انگور پک گئے۔ 11 میرے ہاتھ میں بادشاہ کا پیالہ تھا، اور مَیں نے انگوروں کو توڑ کر یوں بھینچ دیا کہ اُن کا رس بادشاہ کے پیالے میں آ گیا۔

پھر مَیں نے پیالہ بادشاہ کو پیش کیا۔“

12 یوسف نے کہا، ”تین شاخوں سے مراد تین دن ہیں۔ 13 تین دن کے بعد فرعون آپ کو بحال کر لے گا۔ آپ کو پہلی ذمہ داری واپس مل جائے گی۔ آپ پہلے کی طرح سردار ساقی کی حیثیت سے بادشاہ کا پیالہ سنبھالیں گے۔ 14 لیکن جب آپ بحال ہو جائیں تو میرا خیال کریں۔ مہربانی کر کے بادشاہ کے سامنے میرا ذکر کریں تاکہ مَیں یہاں سے رِہا ہو جاؤں۔ 15 کیونکہ مجھے عبرانیوں کے ملک سے اغوا کر کے یہاں لایا گیا ہے، اور یہاں بھی مجھ سے کوئی ایسی غلطی نہیں ہوئی کہ مجھے اِس گڑھے میں پھینکا جاتا۔“

16 جب شاہی بیکری کے انچارج نے دیکھا کہ سردار ساقی کے خواب کا اچھا مطلب نکلا تو اُس نے یوسف سے کہا، ”میرا خواب بھی سنیں۔ مَیں نے سر پر تین ٹوکریاں اُٹھا رکھی تھیں جو بیکری کی چیزوں سے بھری ہوئی تھیں۔ 17 سب سے اوپر والی ٹوکری میں وہ تمام چیزیں تھیں جو بادشاہ کی میز کے لئے بنائی جاتی ہیں۔ لیکن پرندے آ کر اُنہیں کھا رہے تھے۔“

18 یوسف نے کہا، ”تین ٹوکریوں سے مراد تین دن ہیں۔ 19 تین دن کے بعد ہی فرعون آپ کو قید خانے سے نکال کر درخت سے لٹکا دے گا۔ پرندے آپ کی لاش کو کھا جائیں گے۔“

20 تین دن کے بعد بادشاہ کی سال گرہ تھی۔ اُس نے اپنے تمام افسروں کی ضیافت کی۔ اِس موقع پر اُس نے سردار ساقی اور بیکری کے انچارج کو جیل سے نکال کر اپنے حضور لانے کا حکم دیا۔ 21 سردار ساقی کو پہلے والی ذمہ داری سونپ دی گئی، 22 لیکن بیکری کے انچارج کو سزائے موت دے کر درخت سے لٹکا دیا گیا۔ سب کچھ ویسا ہی ہوا جیسا یوسف نے کہا تھا۔

23 لیکن سردار ساقی نے یوسف کا خیال نہ کیا بلکہ اُسے بھول ہی گیا۔

بادشاہ کے خواب

41 دو سال گزر گئے کہ ایک رات بادشاہ نے خواب دیکھا۔ وہ دریائے نیل کے کنارے کھڑا تھا۔ 2 اچانک دریا میں سے سات خوب صورت اور موٹی گائیں نکل کر سرکنڈوں میں چرنے لگیں۔ 3 اُن کے بعد سات اَور گائیں نکل آئیں۔ لیکن وہ بدصورت اور دُبلی پتلی تھیں۔ وہ دریا کے کنارے دوسری گائیوں کے پاس کھڑی ہو کر 4 پہلی سات خوب صورت اور موٹی موٹی گائیوں کو کھا گئیں۔ اِس کے بعد مصر کا بادشاہ جاگ اُٹھا۔ 5 پھر وہ دوبارہ سو گیا۔ اِس دفعہ اُس نے ایک اَور خواب دیکھا۔ اناج کے ایک پودے پر سات موٹی موٹی اور اچھی اچھی بالیں لگی تھیں۔ 6 پھر سات اَور بالیں پھوٹ نکلیں جو دُبلی پتلی اور مشرقی ہَوا سے جھلسی ہوئی تھیں۔ 7 اناج کی سات دُبلی پتلی بالوں نے سات موٹی اور خوب صورت بالوں کو نگل لیا۔ پھر فرعون جاگ اُٹھا تو معلوم ہوا کہ مَیں نے خواب ہی دیکھا ہے۔

8 صبح ہوئی تو وہ پریشان تھا، اِس لئے اُس نے مصر کے تمام جادوگروں اور عالِموں کو بُلایا۔ اُس نے اُنہیں اپنے خواب سنائے، لیکن کوئی بھی اُن کی تعبیر نہ کر سکا۔

9 پھر سردار ساقی نے فرعون سے کہا، ”آج مجھے اپنی خطائیں یاد آتی ہیں۔ 10 ایک دن فرعون اپنے خادموں سے ناراض ہوئے۔ حضور نے مجھے اور بیکری کے

انچارج کو قید خانے میں ڈلوا دیا جس پر شاہی محافظوں کا کپتان مقرر تھا۔ 11 ایک ہی رات میں ہم دونوں نے مختلف خواب دیکھے جن کا مطلب فرق فرق تھا۔ 12 وہاں جیل میں ایک عبرانی نوجوان تھا۔ وہ محافظوں کے کپتان کا غلام تھا۔ ہم نے اُسے اپنے خواب سنائے تو اُس نے ہمیں اُن کا مطلب بتا دیا۔ 13 اور جو کچھ بھی اُس نے بتایا سب کچھ ویسا ہی ہوا۔ مجھے اپنی ذمہ داری واپس مل گئی جبکہ بیکری کے انچارج کو سزائے موت دے کر درخت سے لٹکا دیا گیا۔“

14 یہ سن کر فرعون نے یوسف کو بُلایا، اور اُسے جلدی سے قید خانے سے لایا گیا۔ اُس نے شیو کروا کر اپنے کپڑے بدلے اور سیدھے بادشاہ کے حضور پہنچا۔

15 بادشاہ نے کہا، ”مَیں نے خواب دیکھا ہے، اور یہاں کوئی نہیں جو اُس کی تعبیر کر سکے۔ لیکن سنا ہے کہ تُو خواب کو سن کر اُس کا مطلب بتا سکتا ہے۔“ 16 یوسف نے جواب دیا، ”یہ میرے اختیار میں نہیں ہے۔ لیکن اللہ ہی بادشاہ کو سلامتی کا پیغام دے گا۔“

17 فرعون نے یوسف کو اپنے خواب سنائے، ”مَیں خواب میں دریائے نیل کے کنارے کھڑا تھا۔ 18 اچانک دریا میں سے سات موٹی موٹی اور خوب صورت گائیں نکل کر سرکنڈوں میں چرنے لگیں۔ 19 اِس کے بعد سات اَور گائیں نکلیں۔ وہ نہایت بدصورت اور دُبلی پتلی تھیں۔ مَیں نے اِتنی بدصورت گائیں مصر میں کہیں بھی نہیں دیکھیں۔ 20 دُبلی اور بدصورت گائیں پہلی موٹی گائیوں کو کھا گئیں۔ 21 اور نگلنے کے بعد بھی معلوم نہیں ہوتا تھا کہ اُنہوں نے موٹی گائیوں کو کھایا ہے۔ وہ پہلے کی طرح بدصورت ہی تھیں۔ اِس کے بعد مَیں جاگ اُٹھا۔ 22 پھر مَیں نے ایک اَور خواب دیکھا۔ سات موٹی اور اچھی بالیں ایک ہی پودے پر لگی تھیں۔ 23 اِس کے بعد سات اَور بالیں نکلیں جو خراب، دُبلی پتلی اور مشرقی ہَوا سے جُھلسی ہوئی تھیں۔ 24 سات دُبلی پتلی بالیں سات اچھی بالوں کو نگل گئیں۔ مَیں نے یہ سب کچھ اپنے جادوگروں کو بتایا، لیکن وہ اِس کی تعبیر نہ کر سکے۔“

25 یوسف نے بادشاہ سے کہا، ”دونوں خوابوں کا ایک ہی مطلب ہے۔ اِن سے اللہ نے حضور پر ظاہر کیا ہے کہ وہ کیا کچھ کرنے کو ہے۔ 26 سات اچھی گائیوں سے مراد سات سال ہیں۔ اِسی طرح سات اچھی بالوں سے مراد بھی سات سال ہیں۔ دونوں خواب ایک ہی بات بیان کرتے ہیں۔ 27 جو سات دُبلی اور بدصورت گائیں بعد میں نکلیں اُن سے مراد سات اَور سال ہیں۔ یہی سات دُبلی پتلی اور مشرقی ہَوا سے جُھلسی ہوئی بالوں کا مطلب بھی ہے۔ وہ ایک ہی بات بیان کرتی ہیں کہ سات سال تک کال پڑے گا۔ 28 یہ وہی بات ہے جو مَیں نے حضور سے کہی کہ اللہ نے حضور پر ظاہر کیا ہے کہ وہ کیا کرے گا۔ 29 سات سال آئیں گے جن کے دوران مصر کے پورے ملک میں کثرت سے پیداوار ہو گی۔ 30 اُس کے بعد سات سال کال پڑے گا۔ کال اِتنا شدید ہو گا کہ لوگ بھول جائیں گے کہ پہلے اِتنی کثرت تھی۔ کیونکہ کال ملک کو تباہ کر دے گا۔ 31 کال کی شدت کے باعث اچھے سالوں کی کثرت یاد ہی نہیں رہے گی۔ 32 حضور کو اِس لئے ایک ہی پیغام دو مختلف خوابوں کی صورت میں ملا کہ اللہ اِس کا پکا ارادہ رکھتا ہے، اور وہ جلد ہی اِس پر عمل کرے گا۔ 33 اب بادشاہ کسی سمجھ دار اور دانش مند آدمی کو ملکِ مصر کا انتظام سونپیں۔ 34 اِس کے علاوہ وہ ایسے آدمی مقرر کریں جو

سات اچھے سالوں کے دوران ہر فصل کا پانچواں حصہ لیں۔ 35 وہ اُن اچھے سالوں کے دوران خوراک جمع کریں۔ بادشاہ اُنہیں اختیار دیں کہ وہ شہروں میں گودام بنا کر اناج کو محفوظ کر لیں۔ 36 یہ خوراک کال کے اُن سات سالوں کے لئے مخصوص کی جائے جو مصر میں آنے والے ہیں۔ یوں ملک تباہ نہیں ہو گا۔"

یوسف کو مصر پر حاکم مقرر کیا جاتا ہے

37 یہ منصوبہ بادشاہ اور اُس کے افسران کو اچھا لگا۔ 38 اُس نے اُن سے کہا، "ہمیں اِس کام کے لئے یوسف سے زیادہ لائق آدمی نہیں ملے گا۔ اُس میں اللہ کی روح ہے۔" 39 بادشاہ نے یوسف سے کہا، "اللہ نے یہ سب کچھ تجھ پر ظاہر کیا ہے، اِس لئے کوئی بھی تجھ سے زیادہ سمجھ دار اور دانش مند نہیں ہے۔ 40 مَیں تجھے اپنے محل پر مقرر کرتا ہوں۔ میری تمام رعایا تیرے تابع رہے گی۔ تیرا اختیار صرف میرے اختیار سے کم ہو گا۔ 41 اب مَیں تجھے پورے ملکِ مصر پر حاکم مقرر کرتا ہوں۔"

42 بادشاہ نے اپنی اُنگلی سے وہ انگوٹھی اُتاری جس سے مُہر لگاتا تھا اور اُسے یوسف کی اُنگلی میں پہنا دیا۔ اُس نے اُسے کتان کا باریک لباس پہنایا اور اُس کے گلے میں سونے کا گلوبند پہنا دیا۔ 43 پھر اُس نے اُسے اپنے دوسرے رتھ میں سوار کیا اور لوگ اُس کے آگے آگے پکارتے رہے، "گھٹنے ٹیکو! گھٹنے ٹیکو!"

یوں یوسف پورے مصر کا حاکم بنا۔ 44 فرعون نے اُس سے کہا، "مَیں تو بادشاہ ہوں، لیکن تیری اجازت کے بغیر پورے ملک میں کوئی بھی اپنا ہاتھ یا پاؤں نہیں ہلائے گا۔" 45-46 اُس نے یوسف کا مصری نام صافنَت فعنیح رکھا اور اون کے پجاری فوطی فرع کی بیٹی آسنَت کے ساتھ اُس کی شادی کرائی۔

یوسف 30 سال کا تھا جب وہ مصر کے بادشاہ فرعون کی خدمت کرنے لگا۔ اُس نے فرعون کے حضور سے نکل کر مصر کا دورہ کیا۔

47 سات اچھے سالوں کے دوران ملک میں نہایت اچھی فصلیں اُگیں۔ 48 یوسف نے تمام خوراک جمع کر کے شہروں میں محفوظ کر لی۔ ہر شہر میں اُس نے اردگرد کے کھیتوں کی پیداوار محفوظ رکھی۔ 49 جمع شدہ اناج سمندر کی ریت کی مانند بکثرت تھا۔ اِتنا اناج تھا کہ یوسف نے آخرکار اُس کی پیمائش کرنا چھوڑ دیا۔

50 کال سے پہلے یوسف اور آسنَت کے دو بیٹے پیدا ہوئے۔ 51 اُس نے پہلے کا نام منسّی یعنی 'جو بُھلا دیتا ہے' رکھا۔ کیونکہ اُس نے کہا، "اللہ نے میری مصیبت اور میرے باپ کا گھرانا میری یادداشت سے نکال دیا ہے۔" 52 دوسرے کا نام اُس نے افرائیم یعنی 'دُگنا پھل دار' رکھا۔ کیونکہ اُس نے کہا، "اللہ نے مجھے میری مصیبت کے ملک میں پھلنے پھولنے دیا ہے۔"

53 سات اچھے سال جن میں کثرت کی فصلیں اُگیں گزر گئے۔ 54 پھر کال کے سات سال شروع ہوئے جس طرح یوسف نے کہا تھا۔ تمام دیگر ممالک میں بھی کال پڑ گیا، لیکن مصر میں وافر خوراک پائی جاتی تھی۔ 55 جب کال نے تمام مصر میں زور پکڑا تو لوگ چیخ کر کھانے کے لئے بادشاہ سے منت کرنے لگے۔ تب فرعون نے اُن سے کہا، "یوسف کے پاس جاؤ۔ جو کچھ وہ تمہیں بتائے گا وہی کرو۔" 56 جب کال پوری دنیا میں پھیل گیا تو یوسف نے اناج کے گودام کھول کر مصریوں کو اناج بیچ دیا۔ کیونکہ کال کے باعث ملک کے حالات بہت خراب ہو گئے تھے۔ 57 تمام ممالک سے بھی لوگ

اناج خریدنے کے لئے یوسف کے پاس آئے، کیونکہ پوری دنیا سخت کال کی گرفت میں تھی۔

یوسف کے بھائی مصر میں

42 جب یعقوب کو معلوم ہوا کہ مصر میں اناج ہے تو اُس نے اپنے بیٹوں سے کہا، ”تم کیوں ایک دوسرے کا منہ تکتے ہو؟ 2 سنا ہے کہ مصر میں اناج ہے۔ وہاں جا کر ہمارے لئے کچھ خرید لاؤ تاکہ ہم بھوکے نہ مریں۔“

3 تب یوسف کے دس بھائی اناج خریدنے کے لئے مصر گئے۔ 4 لیکن یعقوب نے یوسف کے سگے بھائی بن یمین کو ساتھ نہ بھیجا، کیونکہ اُس نے کہا، ”ایسا نہ ہو کہ اُسے جانی نقصان پہنچے۔“ 5 یوں یعقوب کے بیٹے بہت سارے اَور لوگوں کے ساتھ مصر گئے، کیونکہ ملکِ کنعان بھی کال کی گرفت میں تھا۔

6 یوسف مصر کے حاکم کی حیثیت سے لوگوں کو اناج بیچتا تھا، اِس لئے اُس کے بھائی آ کر اُس کے سامنے منہ کے بل جھک گئے۔ 7 جب یوسف نے اپنے بھائیوں کو دیکھا تو اُس نے اُنہیں پہچان لیا لیکن ایسا کیا جیسا اُن سے ناواقف ہو اور سختی سے اُن سے بات کی، ”تم کہاں سے آئے ہو؟“ اُنہوں نے جواب دیا، ”ہم ملکِ کنعان سے اناج خریدنے کے لئے آئے ہیں۔“

8 گو یوسف نے اپنے بھائیوں کو پہچان لیا، لیکن اُنہوں نے اُسے نہ پہچانا۔ 9 اُسے وہ خواب یاد آئے جو اُس نے اُن کے بارے میں دیکھے تھے۔ اُس نے کہا، ”تم جاسوس ہو۔ تم یہ دیکھنے آئے ہو کہ ہمارا ملک کن کن جگہوں پر غیر محفوظ ہے۔“

10 اُنہوں نے کہا، ”جناب، ہرگز نہیں۔ آپ کے غلام غلہ خریدنے آئے ہیں۔ 11 ہم سب ایک ہی مرد کے بیٹے ہیں۔ آپ کے خادم شریف لوگ ہیں، جاسوس نہیں ہیں۔“ 12 لیکن یوسف نے اصرار کیا، ”نہیں، تم دیکھنے آئے ہو کہ ہمارا ملک کن کن جگہوں پر غیر محفوظ ہے۔“

13 اُنہوں نے عرض کی، ”آپ کے خادم کُل بارہ بھائی ہیں۔ ہم ایک ہی آدمی کے بیٹے ہیں جو کنعان میں رہتا ہے۔ سب سے چھوٹا بھائی اِس وقت ہمارے باپ کے پاس ہے جبکہ ایک مر گیا ہے۔“ 14 لیکن یوسف نے اپنا الزام دہرایا، ”ایسا ہی ہے جیسا مَیں نے کہا ہے کہ تم جاسوس ہو۔ 15 مَیں تمہاری باتیں جانچ لوں گا۔ فرعون کی حیات کی قسم، پہلے تمہارا سب سے چھوٹا بھائی آئے، ورنہ تم اِس جگہ سے کبھی نہیں جا سکو گے۔ 16 ایک بھائی کو اُسے لانے کے لئے بھیج دو۔ باقی سب یہاں گرفتار رہیں گے۔ پھر پتا چلے گا کہ تمہاری باتیں سچ ہیں کہ نہیں۔ اگر نہیں تو فرعون کی حیات کی قسم، اِس کا مطلب یہ ہو گا کہ تم جاسوس ہو۔“

17 یہ کہہ کر یوسف نے اُنہیں تین دن کے لئے قیدخانے میں ڈال دیا۔ 18 تیسرے دن اُس نے اُن سے کہا، ”مَیں اللہ کا خوف مانتا ہوں، اِس لئے تم کو ایک شرط پر جیتا چھوڑوں گا۔ 19 اگر تم واقعی شریف لوگ ہو تو ایسا کرو کہ تم میں سے ایک یہاں قیدخانے میں رہے جبکہ باقی سب اناج لے کر اپنے بھوکے گھر والوں کے پاس واپس جائیں۔ 20 لیکن لازم ہے کہ تم اپنے سب سے چھوٹے بھائی کو میرے پاس لے آؤ۔ صرف اِس سے تمہاری باتیں سچ ثابت ہوں گی اور تم موت سے بچ جاؤ گے۔“

یوسف کے بھائی راضی ہو گئے۔ 21 وہ آپس میں کہنے

لگے، ”بے شک یہ ہمارے اپنے بھائی پر ظلم کی سزا ہے۔ جب وہ التجا کر رہا تھا کہ مجھ پر رحم کریں تو ہم نے اُس کی بڑی مصیبت دیکھ کر بھی اُس کی نہ سنی۔ اِس لئے یہ مصیبت ہم پر آ گئی ہے۔“ 22 اور روبن نے کہا، ”کیا مَیں نے نہیں کہا تھا کہ لڑکے پر ظلم مت کرو، لیکن تم نے میری ایک نہ مانی۔ اب اُس کی موت کا حساب کتاب کیا جا رہا ہے۔“

23 اُنہیں معلوم نہیں تھا کہ یوسف ہماری باتیں سمجھ سکتا ہے، کیونکہ وہ مترجم کی معرفت اُن سے بات کرتا تھا۔ 24 یہ باتیں سن کر وہ اُنہیں چھوڑ کر رونے لگا۔ پھر وہ سنبھل کر واپس آیا۔ اُس نے شمعون کو چن کر اُسے اُن کے سامنے ہی باندھ لیا۔

یوسف کے بھائی کنعان واپس جاتے ہیں

25 یوسف نے حکم دیا کہ ملازم اُن کی بوریاں اناج سے بھر کر ہر ایک بھائی کے پیسے اُس کی بوری میں واپس رکھ دیں اور اُنہیں سفر کے لئے کھانا بھی دیں۔ اُنہوں نے ایسا ہی کیا۔ 26 پھر یوسف کے بھائی اپنے گدھوں پر اناج لاد کر روانہ ہو گئے۔

27 جب وہ رات کے لئے کسی جگہ پر ٹھہرے تو ایک بھائی نے اپنے گدھے کے لئے چارا نکالنے کی غرض سے اپنی بوری کھولی تو دیکھا کہ بوری کے منہ میں اُس کے پیسے پڑے ہیں۔ 28 اُس نے اپنے بھائیوں سے کہا، ”میرے پیسے واپس کر دیئے گئے ہیں! وہ میری بوری میں ہیں۔“ یہ دیکھ کر اُن کے ہوش اُڑ گئے۔ کانپتے ہوئے وہ ایک دوسرے کو دیکھنے اور کہنے لگے، ”یہ کیا ہے جو اللہ نے ہمارے ساتھ کیا ہے؟“

29 ملکِ کنعان میں اپنے باپ کے پاس پہنچ کر اُنہوں نے اُسے سب کچھ سنایا جو اُن کے ساتھ ہوا تھا۔ اُنہوں نے کہا، 30 ”اُس ملک کے مالک نے بڑی سختی سے ہمارے ساتھ بات کی۔ اُس نے ہمیں جاسوس قرار دیا۔ 31 لیکن ہم نے اُس سے کہا، ’ہم جاسوس نہیں بلکہ شریف لوگ ہیں۔ 32 ہم بارہ بھائی ہیں، ایک ہی باپ کے بیٹے۔ ایک تو مر گیا جبکہ سب سے چھوٹا بھائی اِس وقت کنعان میں باپ کے پاس ہے۔‘ 33 پھر اُس ملک کے مالک نے ہم سے کہا، ’اِس سے مجھے پتا چلے گا کہ تم شریف لوگ ہو کہ ایک بھائی کو میرے پاس چھوڑ دو اور اپنے بھوکے گھر والوں کے لئے خوراک لے کر چلے جاؤ۔ 34 لیکن اپنے سب سے چھوٹے بھائی کو میرے پاس لے آؤ تاکہ مجھے معلوم ہو جائے کہ تم جاسوس نہیں بلکہ شریف لوگ ہو۔ پھر مَیں تم کو تمہارا بھائی واپس کر دوں گا اور تم اِس ملک میں آزادی سے تجارت کر سکو گے‘۔“

35 اُنہوں نے اپنی بوریوں سے اناج نکال دیا تو دیکھا کہ ہر ایک کی بوری میں اُس کے پیسوں کی تھیلی رکھی ہوئی ہے۔ یہ پیسے دیکھ کر وہ خود اور اُن کا باپ ڈر گئے۔ 36 اُن کے باپ نے اُن سے کہا، ”تم نے مجھے میرے بچوں سے محروم کر دیا ہے۔ یوسف نہیں رہا، شمعون بھی نہیں رہا اور اب تم بن یمین کو بھی مجھ سے چھیننا چاہتے ہو۔ سب کچھ میرے خلاف ہے۔“ 37 پھر روبن بول اُٹھا، ”اگر مَیں اُسے سلامتی سے آپ کے پاس واپس نہ پہنچاؤں تو آپ میرے دو بیٹوں کو سزائے موت دے سکتے ہیں۔ اُسے میرے سپرد کریں تو مَیں اُسے واپس لے آؤں گا۔“ 38 لیکن یعقوب نے کہا، ”میرا بیٹا تمہارے ساتھ جانے کا نہیں۔ کیونکہ اُس کا بھائی مر گیا ہے اور وہ اکیلا ہی رہ گیا ہے۔ اگر اُس کو راستے میں جانی

نقصان پہنچے تو تم مجھ بوڑھے کو غم کے مارے پاتال میں پہنچاؤ گے۔“

بن یمین کے ہمراہ دوسرا سفر

43 کال نے زور پکڑا۔ 2 جب مصر سے لایا گیا اناج ختم ہو گیا تو یعقوب نے کہا، ”اب واپس جا کر ہمارے لئے کچھ اَور غلہ خرید لاؤ۔“ 3 لیکن یہوداہ نے کہا، ”اُس مرد نے سختی سے کہا تھا، ’تم صرف اِس صورت میں میرے پاس آ سکتے ہو کہ تمہارا بھائی ساتھ ہو۔‘ 4 اگر آپ ہمارے بھائی کو ساتھ بھیجیں تو پھر ہم جا کر آپ کے لئے غلہ خریدیں گے 5 ورنہ نہیں۔ کیونکہ اُس آدمی نے کہا تھا کہ ہم صرف اِس صورت میں اُس کے پاس آ سکتے ہیں کہ ہمارا بھائی ساتھ ہو۔“ 6 یعقوب نے کہا، ”تم نے اُسے کیوں بتایا کہ ہمارا ایک اَور بھائی بھی ہے؟ اِس سے تم نے مجھے بڑی مصیبت میں ڈال دیا ہے۔“ 7 اُنہوں نے جواب دیا، ”وہ آدمی ہمارے اور ہمارے خاندان کے بارے میں پوچھتا رہا، ’کیا تمہارا باپ اب تک زندہ ہے؟ کیا تمہارا کوئی اَور بھائی ہے؟‘ پھر ہمیں جواب دینا پڑا۔ ہمیں کیا پتا تھا کہ وہ ہمیں اپنے بھائی کو ساتھ لانے کو کہے گا۔“ 8 پھر یہوداہ نے باپ سے کہا، ”لڑکے کو میرے ساتھ بھیج دیں تو ہم ابھی روانہ ہو جائیں گے۔ ورنہ آپ، ہمارے بچے بلکہ ہم سب بھوکے مر جائیں گے۔ 9 مَیں خود اُس کا ضامن ہوں گا۔ آپ مجھے اُس کی جان کا ذمہ دار ٹھہرا سکتے ہیں۔ اگر مَیں اُسے سلامتی سے واپس نہ پہنچاؤں تو پھر مَیں زندگی کے آخر تک قصور وار ٹھہروں گا۔ 10 جتنی دیر تک ہم جھجکتے رہے ہیں اُتنی دیر میں تو ہم دو دفعہ مصر جا کر واپس آ سکتے تھے۔“

11 تب اُن کے باپ اسرائیل نے کہا، ”اگر اَور کوئی صورت نہیں تو اِس ملک کی بہترین پیداوار میں سے کچھ تحفے کے طور پر لے کر اُس آدمی کو دے دو یعنی کچھ بلسان، شہد، لادن، مُر، پستہ اور بادام۔ 12 اپنے ساتھ دُگنی رقم لے کر جاؤ، کیونکہ تمہیں وہ پیسے واپس کرنے ہیں جو تمہاری بوریوں میں رکھے گئے تھے۔ شاید کسی سے غلطی ہوئی ہو۔ 13 اپنے بھائی کو لے کر سیدھے واپس پہنچنا۔ 14 اللہ قادرِ مطلق کرے کہ یہ آدمی تم پر رحم کر کے بن یمین اور تمہارے دوسرے بھائی کو واپس بھیجے۔ جہاں تک میرا تعلق ہے، اگر مجھے اپنے بچوں سے محروم ہونا ہے تو ایسا ہی ہو۔“

15 چنانچہ وہ تحفے، دُگنی رقم اور بن یمین کو ساتھ لے کر چل پڑے۔ مصر پہنچ کر وہ یوسف کے سامنے حاضر ہوئے۔ 16 جب یوسف نے بن یمین کو اُن کے ساتھ دیکھا تو اُس نے اپنے گھر پر مقرر ملازم سے کہا، ”اِن آدمیوں کو میرے گھر لے جاؤ تاکہ وہ دوپہر کا کھانا میرے ساتھ کھائیں۔ جانور کو ذبح کر کے کھانا تیار کرو۔“

17 ملازم نے ایسا ہی کیا اور بھائیوں کو یوسف کے گھر لے گیا۔ 18 جب اُنہیں اُس کے گھر پہنچایا جا رہا تھا تو وہ ڈر کر سوچنے لگے، ”ہمیں اُن پیسوں کے سبب سے یہاں لایا جا رہا ہے جو پہلی دفعہ ہماری بوریوں میں واپس کئے گئے تھے۔ وہ ہم پر اچانک حملہ کر کے ہمارے گدھے چھین لیں گے اور ہمیں غلام بنا لیں گے۔“

19 اِس لئے گھر کے دروازے پر پہنچ کر اُنہوں نے گھر پر مقرر ملازم سے کہا، 20 ”جنابِ عالی، ہماری بات سن لیجئے۔ اِس سے پہلے ہم اناج خریدنے کے لئے یہاں آئے تھے۔ 21 لیکن جب ہم یہاں سے روانہ

ہو کر راستے میں رات کے لئے ٹھہرے تو ہم نے اپنی بوریاں کھول کر دیکھا کہ ہر بوری کے منہ میں ہمارے پیسوں کی پوری رقم پڑی ہے۔ ہم یہ پیسے واپس لے آئے ہیں۔ 22 نیز، ہم مزید خوراک خریدنے کے لئے اَور پیسے لے آئے ہیں۔ خدا جانے کس نے ہمارے یہ پیسے ہماری بوریوں میں رکھ دیئے۔''

23 ملازم نے کہا، ''فکر نہ کریں۔ مت ڈریں۔ آپ کے اور آپ کے باپ کے خدا نے آپ کے لئے آپ کی بوریوں میں یہ خزانہ رکھا ہو گا۔ بہر حال مجھے آپ کے پیسے مل گئے ہیں۔''

ملازم شمعون کو اُن کے پاس باہر لے آیا۔ 24 پھر اُس نے بھائیوں کو یوسف کے گھر میں لے جا کر اُنہیں پاؤں دھونے کے لئے پانی اور گدھوں کو چارا دیا۔ 25 اُنہوں نے اپنے تحفے تیار رکھے، کیونکہ اُنہیں بتایا گیا، ''یوسف دوپہر کا کھانا آپ کے ساتھ ہی کھائے گا۔''

26 جب یوسف گھر پہنچا تو وہ اپنے تحفے لے کر اُس کے سامنے آئے اور منہ کے بل جھک گئے۔ 27 اُس نے اُن سے خیریت دریافت کی اور پھر کہا، ''تم نے اپنے بوڑھے باپ کا ذکر کیا۔ کیا وہ ٹھیک ہیں؟ کیا وہ اب تک زندہ ہیں؟'' 28 اُنہوں نے جواب دیا، ''جی، آپ کے خادم ہمارے باپ اب تک زندہ ہیں۔'' وہ دوبارہ منہ کے بل جھک گئے۔

29 جب یوسف نے اپنے سگے بھائی بن یمین کو دیکھا تو اُس نے کہا، ''کیا یہ تمہارا سب سے چھوٹا بھائی ہے جس کا تم نے ذکر کیا تھا؟ بیٹا، اللہ کی نظرِ کرم تم پر ہو۔'' 30 یوسف اپنے بھائی کو دیکھ کر اِتنا متاثر ہوا کہ وہ رونے کو تھا، اِس لئے وہ جلدی سے وہاں سے نکل کر اپنے سونے کے کمرے میں گیا اور رو پڑا۔

31 پھر وہ اپنا منہ دھو کر واپس آیا۔ اپنے آپ پر قابو پا کر اُس نے حکم دیا کہ نوکر کھانا لے آئیں۔

32 نوکروں نے یوسف کے لئے کھانے کا الگ انتظام کیا اور بھائیوں کے لئے الگ۔ مصریوں کے لئے بھی کھانے کا الگ انتظام تھا، کیونکہ عبرانیوں کے ساتھ کھانا کھانا اُن کی نظر میں قابلِ نفرت تھا۔ 33 بھائیوں کو اُن کی عمر کی ترتیب کے مطابق یوسف کے سامنے بٹھایا گیا۔ یہ دیکھ کر بھائی نہایت حیران ہوئے۔ 34 نوکروں نے اُنہیں یوسف کی میز پر سے کھانا لے کر کھلایا۔ لیکن بن یمین کو دوسروں کی نسبت پانچ گُنا زیادہ ملا۔ یوں اُنہوں نے یوسف کے ساتھ جی بھر کر کھایا اور پیا۔

گم شدہ پیالہ

44 یوسف نے گھر پر مقرر ملازم کو حکم دیا، ''اُن مردوں کی بوریاں خوراک سے اِتنی بھر دینا جتنی وہ اُٹھا کر لے جا سکیں۔ ہر ایک کے پیسے اُس کی اپنی بوری کے منہ میں رکھ دینا۔ 2 سب سے چھوٹے بھائی کی بوری میں نہ صرف پیسے بلکہ میرے چاندی کے پیالے کو بھی رکھ دینا۔'' ملازم نے ایسا ہی کیا۔

3 اگلی صبح جب پَو پھٹنے لگی تو بھائیوں کو اُن کے گدھوں سمیت رُخصت کر دیا گیا۔ 4 وہ ابھی شہر سے نکل کر دُور نہیں گئے تھے کہ یوسف نے اپنے گھر پر مقرر ملازم سے کہا، ''جلدی کرو۔ اُن آدمیوں کا تعاقب کرو۔ اُن کے پاس پہنچ کر یہ پوچھنا، 'آپ نے ہماری بھلائی کے جواب میں غلط کام کیوں کیا ہے؟ 5 آپ نے میرے مالک کا چاندی کا پیالہ کیوں چُرایا ہے؟ اُس سے وہ نہ صرف پیتے ہیں بلکہ اُسے غیب دانی کے

لئے بھی استعمال کرتے ہیں۔ آپ ایک نہایت سنگین جرم کے مرتکب ہوئے ہیں‘۔“

6 جب ملازم بھائیوں کے پاس پہنچا تو اُس نے اُن سے یہی باتیں کیں۔ 7 جواب میں اُنہوں نے کہا، ”ہمارے مالک ایسی باتیں کیوں کرتے ہیں؟ کبھی نہیں ہو سکتا کہ آپ کے خادم ایسا کریں۔ 8 آپ تو جانتے ہیں کہ ہم ملکِ کنعان سے وہ پیسے واپس لے آئے جو ہماری بوریوں میں تھے۔ تو پھر ہم کیوں آپ کے مالک کے گھر سے چاندی یا سونا چُرائیں گے؟ 9 اگر وہ آپ کے خادموں میں سے کسی کے پاس مل جائے تو اُسے مار ڈالا جائے اور باقی سب آپ کے غلام بنیں۔“

10 ملازم نے کہا، ”ٹھیک ہے ایسا ہی ہو گا۔ لیکن صرف وہی میرا غلام بنے گا جس نے پیالہ چُرایا ہے۔ باقی سب آزاد ہیں۔“ 11 اُنہوں نے جلدی سے اپنی بوریاں اُتار کر زمین پر رکھ دیں۔ ہر ایک نے اپنی بوری کھول دی۔ 12 ملازم بوریوں کی تلاشی لینے لگا۔ وہ بڑے بھائی سے شروع کر کے آخرکار سب سے چھوٹے بھائی تک پہنچ گیا۔ اور وہاں بن یمین کی بوری میں سے پیالہ نکلا۔ 13 بھائیوں نے یہ دیکھ کر پریشانی میں اپنے لباس پھاڑ لئے۔ وہ اپنے گدھوں کو دوبارہ لاد کر شہر واپس آ گئے۔

14 جب یہوداہ اور اُس کے بھائی یوسف کے گھر پہنچے تو وہ ابھی وہیں تھا۔ وہ اُس کے سامنے منہ کے بل گر گئے۔ 15 یوسف نے کہا، ”یہ تم نے کیا کِیا ہے؟ کیا تم نہیں جانتے کہ مجھ جیسا آدمی غیب کا علم رکھتا ہے؟“

16 یہوداہ نے کہا، ”جنابِ عالی، ہم کیا کہیں؟ اب ہم اپنے دفاع میں کیا کہیں؟ اللہ ہی نے ہمیں قصور وار ٹھہرایا ہے۔ اب ہم سب آپ کے غلام ہیں، نہ صرف وہ جس کے پاس سے پیالہ مل گیا۔“ 17 یوسف نے کہا، ”اللہ نہ کرے کہ مَیں ایسا کروں، بلکہ صرف وہی میرا غلام ہو گا جس کے پاس پیالہ تھا۔ باقی سب سلامتی سے اپنے باپ کے پاس واپس چلے جائیں۔“

یہوداہ بن یمین کی سفارش کرتا ہے

18 لیکن یہوداہ نے یوسف کے قریب آ کر کہا، ”میرے مالک، مہربانی کر کے اپنے بندے کو ایک بات کرنے کی اجازت دیں۔ مجھ پر غصہ نہ کریں اگرچہ آپ مصر کے بادشاہ جیسے ہیں۔ 19 جنابِ عالی، آپ نے ہم سے پوچھا، ’کیا تمہارا باپ یا کوئی اَور بھائی ہے؟‘ 20 ہم نے جواب دیا، ’ہمارا باپ ہے۔ وہ بوڑھا ہے۔ ہمارا ایک چھوٹا بھائی بھی ہے جو اُس وقت پیدا ہوا جب ہمارا باپ عمر رسیدہ تھا۔ اُس لڑکے کا بھائی مر چکا ہے۔ اُس کی ماں کے صرف یہ دو بیٹے پیدا ہوئے۔ اب وہ اکیلا ہی رہ گیا ہے۔ اُس کا باپ اُسے شدت سے پیار کرتا ہے۔‘ 21 جنابِ عالی، آپ نے ہمیں بتایا، ’اُسے یہاں لے آؤ تاکہ مَیں خود اُسے دیکھ سکوں۔‘ 22 ہم نے جواب دیا، ’یہ لڑکا اپنے باپ کو چھوڑ نہیں سکتا، ورنہ اُس کا باپ مر جائے گا۔‘ 23 پھر آپ نے کہا، ’تم صرف اِس صورت میں میرے پاس آ سکو گے کہ تمہارا سب سے چھوٹا بھائی تمہارے ساتھ ہو۔‘ 24 جب ہم اپنے باپ کے پاس واپس پہنچے تو ہم نے اُنہیں سب کچھ بتایا جو آپ نے کہا تھا۔ 25 پھر اُنہوں نے ہم سے کہا، ’مصر لوٹ کر کچھ غلہ خرید لاؤ۔‘ 26 ہم نے جواب دیا، ’ہم جا نہیں سکتے۔ ہم صرف اِس صورت میں اُس مرد کے پاس جا سکتے ہیں کہ ہمارا سب سے چھوٹا بھائی ساتھ ہو۔ ہم تب ہی جا سکتے ہیں جب وہ بھی ہمارے ساتھ چلے۔‘ 27 ہمارے باپ نے ہم سے کہا، ’تم جانتے

ہو کہ میری بیوی راخل سے میرے دو بیٹے پیدا ہوئے۔ 28 پہلا مجھے چھوڑ چکا ہے۔ کسی جنگلی جانور نے اُسے پھاڑ کھایا ہو گا، کیونکہ اُسی وقت سے مَیں نے اُسے نہیں دیکھا۔ 29 اگر اِس کو بھی مجھ سے لے جانے کی وجہ سے جانی نقصان پہنچے تو تم مجھ بوڑھے کو غم کے مارے پاتال میں پہنچاؤ گے‘۔“

31-30 یہوداہ نے اپنی بات جاری رکھی، ”جنابِ عالی، اب اگر مَیں اپنے باپ کے پاس جاؤں اور وہ دیکھیں کہ لڑکا میرے ساتھ نہیں ہے تو وہ دم توڑ دیں گے۔ اُن کی زندگی اِس قدر لڑکے کی زندگی پر منحصر ہے اور وہ اِتنے بوڑھے ہیں کہ ہم ایسی حرکت سے اُنہیں قبر تک پہنچا دیں گے۔ 32 نہ صرف یہ بلکہ مَیں نے باپ سے کہا، ’مَیں خود اِس کا ضامن ہوں گا۔ اگر مَیں اِسے سلامتی سے واپس نہ پہنچاؤں تو پھر مَیں زندگی کے آخر تک قصور وار ٹھہروں گا۔‘ 33 اب اپنے خادم کی گزارش سنیں۔ مَیں یہاں رہ کر اِس لڑکے کی جگہ غلام بن جاتا ہوں، اور وہ دوسرے بھائیوں کے ساتھ واپس چلا جائے۔ 34 اگر لڑکا میرے ساتھ نہ ہوا تو مَیں کس طرح اپنے باپ کو منہ دکھا سکتا ہوں؟ مَیں برداشت نہیں کر سکوں گا کہ وہ اِس مصیبت میں مبتلا ہو جائیں۔“

یوسف اپنے آپ کو ظاہر کرتا ہے

45 یہ سن کر یوسف اپنے آپ پر قابو نہ رکھ سکا۔ اُس نے اونچی آواز سے حکم دیا کہ تمام ملازم کمرے سے نکل جائیں۔ کوئی اَور شخص کمرے میں نہیں تھا جب یوسف نے اپنے بھائیوں کو بتایا کہ وہ کون ہے۔ 2 وہ اِتنے زور سے رو پڑا کہ مصریوں نے اُس کی آواز سنی اور فرعون کے گھرانے کو پتا چل گیا۔ 3 یوسف نے اپنے بھائیوں سے کہا، ”مَیں یوسف ہوں۔ کیا میرا باپ اب تک زندہ ہے؟“

لیکن اُس کے بھائی یہ سن کر اِتنے گھبرا گئے کہ وہ جواب نہ دے سکے۔

4 پھر یوسف نے کہا، ”میرے قریب آؤ۔“ وہ قریب آئے تو اُس نے کہا، ”مَیں تمہارا بھائی یوسف ہوں جسے تم نے بیچ کر مصر بھجوایا۔ 5 اب میری بات سنو۔ نہ گھبراؤ اور نہ اپنے آپ کو الزام دو کہ ہم نے یوسف کو بیچ دیا۔ اصل میں اللہ نے خود مجھے تمہارے آگے یہاں بھیج دیا تاکہ ہم سب بچے رہیں۔ 6 یہ کال کا دوسرا سال ہے۔ پانچ اَور سال کے دوران نہ ہل چلے گا، نہ فصل کٹے گی۔ 7 اللہ نے مجھے تمہارے آگے بھیجا تاکہ دنیا میں تمہارا ایک بچا کھچا حصہ محفوظ رہے اور تمہاری جان ایک بڑی مخلصی کی معرفت چھوٹ جائے۔ 8 چنانچہ تم نے مجھے یہاں نہیں بھیجا بلکہ اللہ نے۔ اُس نے مجھے فرعون کا باپ، اُس کے پورے گھرانے کا مالک اور مصر کا حاکم بنا دیا ہے۔ 9 اب جلدی سے میرے باپ کے پاس واپس جا کر اُن سے کہو، ’آپ کا بیٹا یوسف آپ کو اطلاع دیتا ہے کہ اللہ نے مجھے مصر کا مالک بنا دیا ہے۔ میرے پاس آ جائیں، دیر نہ کریں۔ 10 آپ جشن کے علاقے میں رہ سکتے ہیں۔ وہاں آپ میرے قریب ہوں گے، آپ، آپ کی آل اولاد، گائے بَیل، بھیڑ بکریاں اور جو کچھ بھی آپ کا ہے۔ 11 وہاں مَیں آپ کی ضروریات پوری کروں گا، کیونکہ کال کو ابھی پانچ سال اَور لگیں گے۔ ورنہ آپ، آپ کے گھر والے اور جو بھی آپ کے ہیں بدحال ہو جائیں گے۔‘ 12 تم خود اور میرا بھائی بن یمین دیکھ سکتے ہو کہ مَیں یوسف ہی ہوں جو تمہارے ساتھ بات کر رہا ہوں۔ 13 میرے باپ کو مصر

میں میرے اثر و رسوخ کے بارے میں اطلاع دو۔ اُنہیں سب کچھ بتاؤ جو تم نے دیکھا ہے۔ پھر جلد ہی میرے باپ کو یہاں لے آؤ۔“

14 یہ کہہ کر وہ اپنے بھائی بن یمین کو گلے لگا کر رو پڑا۔ بن یمین بھی اُس کے گلے لگ کر رونے لگا۔ 15 پھر یوسف نے روتے ہوئے اپنے ہر ایک بھائی کو بوسہ دیا۔ اِس کے بعد اُس کے بھائی اُس کے ساتھ باتیں کرنے لگے۔

16 جب یہ خبر بادشاہ کے محل تک پہنچی کہ یوسف کے بھائی آئے ہیں تو فرعون اور اُس کے تمام افسران خوش ہوئے۔ 17 اُس نے یوسف سے کہا، ”اپنے بھائیوں کو بتا کہ اپنے جانوروں پر غلہ لاد کر ملکِ کنعان واپس چلے جاؤ۔ 18 وہاں اپنے باپ اور خاندانوں کو لے کر میرے پاس آ جاؤ۔ مَیں تم کو مصر کی سب سے اچھی زمین دے دوں گا، اور تم اِس ملک کی بہترین پیداوار کھا سکو گے۔ 19 اُنہیں یہ ہدایت بھی دے کہ اپنے بال بچوں کے لئے مصر سے گاڑیاں لے جاؤ اور اپنے باپ کو بھی بٹھا کر یہاں لے آؤ۔ 20 اپنے مال کی زیادہ فکر نہ کرو، کیونکہ تمہیں ملکِ مصر کا بہترین مال ملے گا۔“

21 یوسف کے بھائیوں نے ایسا ہی کیا۔ یوسف نے اُنہیں بادشاہ کے حکم کے مطابق گاڑیاں اور سفر کے لئے خوراک دی۔ 22 اُس نے ہر ایک بھائی کو کپڑوں کا ایک جوڑا بھی دیا۔ لیکن بن یمین کو اُس نے چاندی کے 300 سِکے اور پانچ جوڑے دیئے۔ 23 اُس نے اپنے باپ کو دس گدھے بھجوا دیئے جو مصر کے بہترین مال سے لدے ہوئے تھے اور دس گدھیاں جو اناج، روٹی اور باپ کے سفر کے لئے کھانے سے لدی ہوئی تھیں۔ 24 یوں اُس نے اپنے بھائیوں کو رُخصت کر کے کہا، ”راستے میں جھگڑا نہ کرنا۔“

25 وہ مصر سے روانہ ہو کر ملکِ کنعان میں اپنے باپ کے پاس پہنچے۔ 26 اُنہوں نے اُس سے کہا، ”یوسف زندہ ہے! وہ پورے مصر کا حاکم ہے۔“ لیکن یعقوب ہکا بکا رہ گیا، کیونکہ اُسے یقین نہ آیا۔ 27 تاہم اُنہوں نے اُسے سب کچھ بتایا جو یوسف نے اُن سے کہا تھا، اور اُس نے خود وہ گاڑیاں دیکھیں جو یوسف نے اُسے مصر لے جانے کے لئے بھجوا دی تھیں۔ پھر یعقوب کی جان میں جان آ گئی، 28 اور اُس نے کہا، ”میرا بیٹا یوسف زندہ ہے! یہی کافی ہے۔ مرنے سے پہلے مَیں جا کر اُس سے ملوں گا۔“

یعقوب مصر جاتا ہے

46 یعقوب سب کچھ لے کر روانہ ہوا اور بیرسبع پہنچا۔ وہاں اُس نے اپنے باپ اسحاق کے خدا کے حضور قربانیاں چڑھائیں۔ 2 رات کو اللہ رویا میں اُس سے ہم کلام ہوا۔ اُس نے کہا، ”یعقوب، یعقوب!“ یعقوب نے جواب دیا، ”جی، مَیں حاضر ہوں۔“ 3 اللہ نے کہا، ”مَیں اللہ ہوں، تیرے باپ اسحاق کا خدا۔ مصر جانے سے مت ڈر، کیونکہ وہاں مَیں تجھ سے ایک بڑی قوم بناؤں گا۔ 4 مَیں تیرے ساتھ مصر جاؤں گا اور تجھے اِس ملک میں واپس بھی لے آؤں گا۔ جب تُو مرے گا تو یوسف خود تیری آنکھیں بند کرے گا۔“

5 اِس کے بعد یعقوب بیرسبع سے روانہ ہوا۔ اُس کے بیٹوں نے اُسے اور اپنے بال بچوں کو اُن گاڑیوں میں بٹھا دیا جو مصر کے بادشاہ نے بھجوائی تھیں۔ 6 یوں یعقوب اور اُس کی تمام اولاد اپنے مویشی اور کنعان میں حاصل

کیا ہوا مال لے کر مصر چلے گئے۔ 7 یعقوب کے بیٹے بیٹیاں، پوتے پوتیاں اور باقی اولاد سب ساتھ گئے۔

8 اسرائیل کی اولاد کے نام جو مصر چلی گئی یہ ہیں:

یعقوب کے پہلوٹھے روبن 9 کے بیٹے حنوک، فلّو، حصرون اور کرمی تھے۔ 10 شمعون کے بیٹے یموایل، یمین، اُہد، یکین، صُحر اور ساؤل تھے (ساؤل کنعانی عورت کا بچہ تھا)۔ 11 لاوی کے بیٹے جَیرسون، قِہات اور مِراری تھے۔ 12 یہوداہ کے بیٹے عیر، اونان، سیلہ، فارص اور زارح تھے (عیر اور اونان کنعان میں مر چکے تھے)۔ فارص کے دو بیٹے حصرون اور حمول تھے۔ 13 اِشکار کے بیٹے تولع، فُوّہ، یوب اور سِمرون تھے۔ 14 زبولون کے بیٹے سرد، ایلون اور یحلی ایل تھے۔ 15 اِن بیٹوں کی ماں لیاہ تھی، اور وہ مسوپتامیہ میں پیدا ہوئے۔ اِن کے علاوہ دینہ اُس کی بیٹی تھی۔ کُل 33 مرد لیاہ کی اولاد تھے۔

16 جد کے بیٹے صفیان، حجی، سُونی، اِصبون، عیری، ارودی اور اریلی تھے۔ 17 آشر کے بیٹے یِمنہ، اِسواہ، اِسوی اور بریعہ تھے۔ آشر کی بیٹی سِرح تھی، اور بریعہ کے دو بیٹے تھے، حِبر اور ملکی ایل۔ 18 کُل 16 افراد زِلفہ کی اولاد تھے جسے لابن نے اپنی بیٹی لیاہ کو دیا تھا۔

19 راخل کے بیٹے یوسف اور بن یمین تھے۔ 20 یوسف کے دو بیٹے منسّی اور افرائیم مصر میں پیدا ہوئے۔ اُن کی ماں اون کے پجاری فوطی فرع کی بیٹی آسنَت تھی۔ 21 بن یمین کے بیٹے بالع، بکر، اَشبیل، جیرا، نعمان، اِخی، روس، مُفیم، حُفیم اور ارد تھے۔ 22 کُل 14 مرد راخل کی اولاد تھے۔

23 دان کا بیٹا حُشیم تھا۔ 24 نفتالی کے بیٹے یحصی ایل، جونی، یصر اور سِلیم تھے۔ 25 کُل 7 مرد بِلہاہ کی اولاد تھے جسے لابن نے اپنی بیٹی راخل کو دیا تھا۔

26 یعقوب کی اولاد کے 66 افراد اُس کے ساتھ مصر چلے گئے۔ اِس تعداد میں بیٹوں کی بیویاں شامل نہیں تھیں۔ 27 جب ہم یعقوب، یوسف اور اُس کے دو بیٹے اِن میں شامل کرتے ہیں تو یعقوب کے گھرانے کے 70 افراد مصر گئے۔

یعقوب اور اُس کا خاندان مصر میں

28 یعقوب نے یہوداہ کو اپنے آگے یوسف کے پاس بھیجا تاکہ وہ جشن میں اُن سے ملے۔ جب وہ وہاں پہنچے 29 تو یوسف اپنے رتھ پر سوار ہو کر اپنے باپ سے ملنے کے لئے جشن گیا۔ اُسے دیکھ کر وہ اُس کے گلے لگ کر کافی دیر روتا رہا۔ 30 یعقوب نے یوسف سے کہا، ”اب مَیں مرنے کے لئے تیار ہوں، کیونکہ مَیں نے خود دیکھا ہے کہ تُو زندہ ہے۔“

31 پھر یوسف نے اپنے بھائیوں اور اپنے باپ کے خاندان کے باقی افراد سے کہا، ”ضروری ہے کہ مَیں جا کر بادشاہ کو اطلاع دوں کہ میرے بھائی اور میرے باپ کا پورا خاندان جو کنعان کے رہنے والے ہیں میرے پاس آ گئے ہیں۔ 32 مَیں اُس سے کہوں گا، ’یہ آدمی بھیڑ بکریوں کے چرواہے ہیں۔ وہ مویشی پالتے ہیں، اِس لئے اپنی بھیڑ بکریاں، گائے بَیل اور باقی سارا مال اپنے ساتھ لے آئے ہیں۔‘ 33 بادشاہ تمہیں بُلا کر پوچھے گا کہ تم کیا کام کرتے ہو؟ 34 پھر تم کو جواب دینا ہے، ’آپ کے خادم بچپن سے مویشی پالتے آئے ہیں۔ یہ ہمارے باپ دادا کا پیشہ تھا اور ہمارا بھی ہے۔‘ اگر تم یہ کہو تو تمہیں جشن میں رہنے کی اجازت ملے گی۔ کیونکہ بھیڑ بکریوں کے

چرواہے مصریوں کی نظر میں قابلِ نفرت ہیں۔“

47 یوسف فرعون کے پاس گیا اور اُسے اطلاع دے کر کہا، ”میرا باپ اور بھائی اپنی بھیڑ بکریوں، گائے بَیلوں اور سارے مال سمیت ملکِ کنعان سے آ کر جشن میں ٹھہرے ہوئے ہیں۔“ 2 اُس نے اپنے بھائیوں میں سے پانچ کو چن کر فرعون کے سامنے پیش کیا۔ 3 فرعون نے بھائیوں سے پوچھا، ”تم کیا کام کرتے ہو؟“ اُنہوں نے جواب دیا، ”آپ کے خادم بھیڑ بکریوں کے چرواہے ہیں۔ یہ ہمارے باپ دادا کا پیشہ تھا اور ہمارا بھی ہے۔ 4 ہم یہاں آئے ہیں تاکہ کچھ دیر اجنبی کی حیثیت سے آپ کے پاس ٹھہریں، کیونکہ کال نے کنعان میں بہت زور پکڑا ہے۔ وہاں آپ کے خادموں کے جانوروں کے لئے چراگاہیں ختم ہو گئی ہیں۔ اِس لئے ہمیں جشن میں رہنے کی اجازت دیں۔“

5 بادشاہ نے یوسف سے کہا، ”تیرا باپ اور بھائی تیرے پاس آ گئے ہیں۔ 6 ملکِ مصر تیرے سامنے کھلا ہے۔ اُنہیں بہترین جگہ پر آباد کر۔ وہ جشن میں رہیں۔ اور اگر اُن میں سے کچھ ہیں جو خاص قابلیت رکھتے ہیں تو اُنہیں میرے مویشیوں کی نگہداشت پر رکھ۔“

7 پھر یوسف اپنے باپ یعقوب کو لے آیا اور فرعون کے سامنے پیش کیا۔ یعقوب نے بادشاہ کو برکت دی۔ 8 بادشاہ نے اُس سے پوچھا، ”تمہاری عمر کیا ہے؟“ 9 یعقوب نے جواب دیا، ”مَیں 130 سال سے اِس دنیا کا مہمان ہوں۔ میری زندگی مختصر اور تکلیف دہ تھی، اور میرے باپ دادا مجھ سے زیادہ عمر رسیدہ ہوئے تھے جب وہ اِس دنیا کے مہمان تھے۔“ 10 یہ کہہ کر یعقوب فرعون کو دوبارہ برکت دے کر چلا گیا۔

11 پھر یوسف نے اپنے باپ اور بھائیوں کو مصر میں آباد کیا۔ اُس نے اُنہیں رَعمسیس کے علاقے میں بہترین زمین دی جس طرح بادشاہ نے حکم دیا تھا۔ 12 یوسف اپنے باپ کے پورے گھرانے کو خوراک مہیا کرتا رہا۔ ہر خاندان کو اُس کے بچوں کی تعداد کے مطابق خوراک ملتی رہی۔

کال کا سخت اثر

13 کال اِتنا سخت تھا کہ کہیں بھی روٹی نہیں ملتی تھی۔ مصر اور کنعان میں لوگ نڈھال ہو گئے۔

14 مصر اور کنعان کے تمام پیسے اناج خریدنے کے لئے صَرف ہو گئے۔ یوسف اُنہیں جمع کر کے فرعون کے محل میں لے آیا۔ 15 جب مصر اور کنعان کے پیسے ختم ہو گئے تو مصریوں نے یوسف کے پاس آ کر کہا، ”ہمیں روٹی دیں! ہم آپ کے سامنے کیوں مریں؟ ہمارے پیسے ختم ہو گئے ہیں۔“ 16 یوسف نے جواب دیا، ”اگر آپ کے پیسے ختم ہیں تو مجھے اپنے مویشی دیں۔ مَیں اُن کے عوض روٹی دیتا ہوں۔“ 17 چنانچہ وہ اپنے گھوڑے، بھیڑ بکریاں، گائے بَیل اور گدھے یوسف کے پاس لے آئے۔ اِن کے عوض اُس نے اُنہیں خوراک دی۔ اُس سال اُس نے اُنہیں اُن کے تمام مویشیوں کے عوض خوراک مہیا کی۔

18 اگلے سال وہ دوبارہ اُس کے پاس آئے۔ اُنہوں نے کہا، ”جنابِ عالی، ہم یہ بات آپ سے نہیں چھپا سکتے کہ اب ہم صرف اپنے آپ اور اپنی زمین کو آپ کو دے سکتے ہیں۔ ہمارے پیسے تو ختم ہیں اور آپ ہمارے مویشی بھی لے چکے ہیں۔ 19 ہم کیوں آپ کی آنکھوں کے سامنے مر جائیں؟ ہماری زمین کیوں تباہ ہو جائے؟ ہمیں روٹی دیں تو ہم اور ہماری زمین بادشاہ کی ہو گی۔ ہم

فرعون کے غلام ہوں گے۔ ہمیں بیج دیں تاکہ ہم جیتے بچیں اور زمین تباہ نہ ہو جائے۔“

20 چنانچہ یوسف نے فرعون کے لئے مصر کی پوری زمین خرید لی۔ کال کی سختی کے سبب سے تمام مصریوں نے اپنے کھیت بیچ دیئے۔ اِس طریقے سے پورا ملک فرعون کی ملکیت میں آ گیا۔ 21 یوسف نے مصر کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک کے لوگوں کو شہروں میں منتقل کر دیا۔ 22 صرف پجاریوں کی زمین آزاد رہی۔ اُنہیں اپنی زمین بیچنے کی ضرورت ہی نہیں تھی، کیونکہ اُنہیں فرعون سے اِتنا وظیفہ ملتا تھا کہ گزارہ ہو جاتا تھا۔

23 یوسف نے لوگوں سے کہا، ”غور سے سنیں۔ آج مَیں نے آپ کو اور آپ کی زمین کو بادشاہ کے لئے خرید لیا ہے۔ اب یہ بیج لے کر اپنے کھیتوں میں بونا۔ 24 آپ کو فرعون کو فصل کا پانچواں حصہ دینا ہے۔ باقی پیداوار آپ کی ہو گی۔ آپ اِس سے بیج بو سکتے ہیں، اور یہ آپ کے اور آپ کے گھرانوں اور بچوں کے کھانے کے لئے ہو گا۔“ 25 اُنہوں نے جواب دیا، ”آپ نے ہمیں بچایا ہے۔ ہمارے مالک ہم پر مہربانی کریں تو ہم فرعون کے غلام بنیں گے۔“

26 اِس طرح یوسف نے مصر میں یہ قانون نافذ کیا کہ ہر فصل کا پانچواں حصہ بادشاہ کا ہے۔ یہ قانون آج تک جاری ہے۔ صرف پجاریوں کی زمین بادشاہ کی ملکیت میں نہ آئی۔

یعقوب کی آخری گزارش

27 اسرائیلی مصر میں جشن کے علاقے میں آباد ہوئے۔ وہاں اُنہیں زمین ملی، اور وہ پھلے پھولے اور تعداد میں بہت بڑھ گئے۔

28 یعقوب 17 سال مصر میں رہا۔ وہ 147 سال کا تھا جب فوت ہوا۔ 29 جب مرنے کا وقت قریب آیا تو اُس نے یوسف کو بُلا کر کہا، ”مہربانی کر کے اپنا ہاتھ میری ران کے نیچے رکھ کر قسم کھا کہ تُو مجھ پر شفقت اور وفاداری کا اِس طرح اظہار کرے گا کہ مجھے مصر میں دفن نہیں کرے گا۔ 30 جب مَیں مر کر اپنے باپ دادا سے جا ملوں گا تو مجھے مصر سے لے جا کر میرے باپ دادا کی قبر میں دفنانا۔“ یوسف نے جواب دیا، ”ٹھیک ہے۔“ 31 یعقوب نے کہا، ”قسم کھا کہ تُو ایسا ہی کرے گا۔“ یوسف نے قسم کھائی۔ تب اسرائیل نے اپنے بستر کے سرہانے پر اللہ کو سجدہ کیا۔

یعقوب افرائیم اور منسّی کو برکت دیتا ہے

48 کچھ دیر کے بعد یوسف کو اطلاع دی گئی کہ آپ کا باپ بیمار ہے۔ وہ اپنے دو بیٹوں منسّی اور افرائیم کو ساتھ لے کر یعقوب سے ملنے گیا۔

2 یعقوب کو بتایا گیا، ”آپ کا بیٹا آ گیا ہے“ تو وہ اپنے آپ کو سنبھال کر اپنے بستر پر بیٹھ گیا۔ 3 اُس نے یوسف سے کہا، ”جب مَیں کنعانی شہر لُوز میں تھا تو اللہ قادرِ مطلق مجھ پر ظاہر ہوا۔ اُس نے مجھے برکت دے کر 4 کہا، ’مَیں تجھے پھلنے پھولنے دوں گا اور تیری اولاد بڑھا دوں گا بلکہ تجھ سے بہت سی قومیں نکلنے دوں گا۔ اور مَیں تیری اولاد کو یہ ملک ہمیشہ کے لئے دے دوں گا۔‘ 5 اب میری بات سن۔ مَیں چاہتا ہوں کہ تیرے بیٹے جو میرے آنے سے پہلے مصر میں پیدا ہوئے میرے بیٹے ہوں۔ افرائیم اور منسّی روبن اور شمعون کے برابر ہی میرے بیٹے ہوں۔ 6 اگر اِن کے بعد تیرے ہاں اَور بیٹے پیدا ہو جائیں تو وہ میرے بیٹے نہیں بلکہ تیرے ٹھہریں

گے۔ جو میراث وہ پائیں گے وہ اُنہیں افرائیم اور منسّی کی میراث میں سے ملے گی۔ 7 مَیں یہ تیری ماں راخل کے سبب سے کر رہا ہوں جو مسوپتامیہ سے واپسی کے وقت کنعان میں اِفراتہ کے قریب مر گئی۔ مَیں نے اُسے وہیں راستے میں دفن کیا“ (آج اِفراتہ کو بیت لحم کہا جاتا ہے)۔

8 پھر یعقوب نے یوسف کے بیٹوں پر نظر ڈال کر پوچھا، ”یہ کون ہیں؟“ 9 یوسف نے جواب دیا، ”یہ میرے بیٹے ہیں جو اللہ نے مجھے یہاں مصر میں دیئے۔“ یعقوب نے کہا، ”اُنہیں میرے قریب لے آ تاکہ مَیں اُنہیں برکت دوں۔“ 10 بوڑھا ہونے کے سبب سے یعقوب کی آنکھیں کمزور تھیں۔ وہ اچھی طرح دیکھ نہیں سکتا تھا۔ یوسف اپنے بیٹوں کو یعقوب کے پاس لے آیا تو اُس نے اُنہیں بوسہ دے کر گلے لگایا 11 اور یوسف سے کہا، ”مجھے توقع ہی نہیں تھی کہ مَیں کبھی تیرا چہرہ دیکھوں گا، اور اب اللہ نے مجھے تیرے بیٹوں کو دیکھنے کا موقع بھی دیا ہے۔“

12 پھر یوسف اُنہیں یعقوب کی گود میں سے لے کر خود اُس کے سامنے منہ کے بل جھک گیا۔ 13 یوسف نے افرائیم کو یعقوب کے بائیں ہاتھ رکھا اور منسّی کو اُس کے دائیں ہاتھ۔ 14 لیکن یعقوب نے اپنا دہنا ہاتھ بائیں طرف بڑھا کر افرائیم کے سر پر رکھا اگرچہ وہ چھوٹا تھا۔ اِس طرح اُس نے اپنا بایاں ہاتھ دائیں طرف بڑھا کر منسّی کے سر پر رکھا جو بڑا تھا۔ 15 پھر اُس نے یوسف کو اُس کے بیٹوں کی معرفت برکت دی، ”اللہ جس کے حضور میرے باپ دادا ابراہیم اور اسحاق چلتے رہے اور جو شروع سے آج تک میرا چرواہا رہا ہے اِنہیں برکت دے۔ 16 جس فرشتے نے عوضانہ دے کر مجھے ہر نقصان سے بچایا ہے وہ اِنہیں برکت دے۔ اللہ کرے کہ اِن میں میرا نام اور میرے باپ دادا ابراہیم اور اسحاق کے نام جیتے رہیں۔ دنیا میں اِن کی اولاد کی تعداد بہت بڑھ جائے۔“

17 جب یوسف نے دیکھا کہ باپ نے اپنا دہنا ہاتھ چھوٹے بیٹے افرائیم کے سر پر رکھا ہے تو یہ اُسے بُرا لگا، اِس لئے اُس نے باپ کا ہاتھ پکڑا تاکہ اُسے افرائیم کے سر پر سے اُٹھا کر منسّی کے سر پر رکھے۔ 18 اُس نے کہا، ”ابو، ایسے نہیں۔ دوسرا لڑکا بڑا ہے۔ اُسی پر اپنا دہنا ہاتھ رکھیں۔“ 19 لیکن باپ نے انکار کر کے کہا، ”مجھے پتا ہے بیٹا، مجھے پتا ہے۔ وہ بھی ایک بڑی قوم بنے گا۔ پھر بھی اُس کا چھوٹا بھائی اُس سے بڑا ہو گا اور اُس سے قوموں کی بڑی تعداد نکلے گی۔“

20 اُس دن اُس نے دونوں بیٹوں کو برکت دے کر کہا، ”اسرائیلی تمہارا نام لے کر برکت دیا کریں گے۔ جب وہ برکت دیں گے تو کہیں گے، ’اللہ آپ کے ساتھ ویسا کرے جیسا اُس نے افرائیم اور منسّی کے ساتھ کیا ہے‘۔“ اِس طرح یعقوب نے افرائیم کو منسّی سے بڑا بنا دیا۔ 21 یوسف سے اُس نے کہا، ”مَیں تو مرنے والا ہوں، لیکن اللہ تمہارے ساتھ ہو گا اور تمہیں تمہارے باپ دادا کے ملک میں واپس لے جائے گا۔ 22 ایک بات میں مَیں تجھے تیرے بھائیوں پر ترجیح دیتا ہوں، مَیں تجھے کنعان میں وہ قطعہ دیتا ہوں جو مَیں نے اپنی تلوار اور کمان سے اموریوں سے چھینا تھا۔“

یعقوب اپنے بیٹوں کو برکت دیتا ہے

49 یعقوب نے اپنے بیٹوں کو بُلا کر کہا، ”میرے پاس جمع ہو جاؤ تاکہ مَیں تمہیں بتاؤں کہ مستقبل میں تمہارے ساتھ کیا کیا ہو گا۔ 2 اے

یعقوب کے بیٹو، اکٹھے ہو کر سنو، اپنے باپ اسرائیل کی باتوں پر غور کرو۔

3 روبن، تم میرے پہلوٹھے ہو، میرے زور اور میری طاقت کا پہلا پھل۔ تم عزت اور قوت کے لحاظ سے برتر ہو۔ 4 لیکن چونکہ تم بے قابو سیلاب کی مانند ہو اِس لئے تمہاری اوّل حیثیت جاتی رہے۔ کیونکہ تم نے میری حرم سے ہم بستر ہو کر اپنے باپ کی بے حرمتی کی ہے۔

5 شمعون اور لاوی دونوں بھائیوں کی تلواریں ظلم و تشدد کے ہتھیار رہے ہیں۔ 6 میری جان نہ اُن کی مجلس میں شامل اور نہ اُن کی جماعت میں داخل ہو، کیونکہ اُنہوں نے غصے میں آ کر دوسروں کو قتل کیا ہے، اُنہوں نے اپنی مرضی سے بَیلوں کی کونچیں کاٹی ہیں۔ 7 اُن کے غصے پر لعنت ہو جو اِتنا زبردست ہے اور اُن کے طیش پر جو اِتنا سخت ہے۔ مَیں اُنہیں یعقوب کے ملک میں تتر بتر کروں گا، اُنہیں اسرائیل میں منتشر کر دوں گا۔

8 یہوداہ، تمہارے بھائی تمہاری تعریف کریں گے۔ تم اپنے دشمنوں کی گردن پکڑے رہو گے، اور تمہارے باپ کے بیٹے تمہارے سامنے جھک جائیں گے۔ 9 یہوداہ شیر ببر کا بچہ ہے۔ میرے بیٹے، تم ابھی ابھی شکار مار کر واپس آئے ہو۔ یہوداہ شیر ببر بلکہ شیرنی کی طرح دبک کر بیٹھ جاتا ہے۔ کون اُسے چھیڑنے کی جرأت کرے گا؟ 10 شاہی عصا یہوداہ سے دُور نہیں ہو گا بلکہ شاہی اختیار اُس وقت تک اُس کی اولاد کے پاس رہے گا جب تک وہ حاکم نہ آئے جس کے تابع قومیں رہیں گی۔ 11 وہ اپنا جوان گدھا انگور کی بیل سے اور اپنی گدھی کا بچہ بہترین انگور کی بیل سے باندھے گا۔ وہ اپنا لباس مَے میں اور اپنا کپڑا انگور کے خون میں دھوئے گا۔ 12 اُس کی آنکھیں مَے سے زیادہ گدلی اور اُس کے دانت دودھ سے زیادہ سفید ہوں گے۔

13 زبولون ساحل پر آباد ہو گا جہاں بحری جہاز ہوں گے۔ اُس کی حد صیدا تک ہو گی۔

14 اِشکار طاقت ور گدھا ہے جو اپنے زِین کے دو بوروں کے درمیان بیٹھا ہے۔ 15 جب وہ دیکھے گا کہ اُس کی آرام گاہ اچھی اور اُس کا ملک خوش نما ہے تو وہ بوجھ اُٹھانے کے لئے تیار ہو جائے گا اور اُجرت کے بغیر کام کرنے کے لئے مجبور کیا جائے گا۔

16 دان اپنی قوم کا انصاف کرے گا اگرچہ وہ اسرائیل کے قبیلوں میں سے ایک ہی ہے۔ 17 دان سڑک کے سانپ اور راستے کے افعی کی مانند ہو گا۔ وہ گھوڑے کی ایڑیوں کو کاٹے گا تو اُس کا سوار پیچھے گر جائے گا۔

18 اے رب، مَیں تیری ہی نجات کے انتظار میں ہوں!

19 جد پر ڈاکوؤں کا جتھا حملہ کرے گا، لیکن وہ پلٹ کر اُسی پر حملہ کر دے گا۔

20 آشر کو غذائیت والی خوراک حاصل ہو گی۔ وہ لذیذ شاہی کھانا مہیا کرے گا۔

21 نفتالی آزاد چھوڑی ہوئی ہرنی ہے۔ وہ خوب صورت باتیں کرتا ہے۔[a]

22 یوسف پھل دار بیل ہے۔ وہ چشمے پر لگی ہوئی پھل دار بیل ہے جس کی شاخیں دیوار پر چڑھ گئی ہیں۔ 23 تیراندازوں نے اُس پر تیر چلا کر اُسے تنگ کیا اور اُس کے پیچھے پڑ گئے، 24 لیکن اُس کی کمان مضبوط رہی، اور اُس کے بازو یعقوب کے زور آور خدا کے سبب

[a] یا خوب صورت بچے پیدا کرتی ہے۔

سے طاقت ور رہے، اُس چرواہے کے سبب سے جو اسرائیل کا زبردست سورما ہے۔ [25] کیونکہ تیرے باپ کا خدا تیری مدد کرتا ہے، اللہ قادرِ مطلق تجھے آسمان کی برکت، زمین کی گہرائیوں کی برکت اور اولاد کی برکت دیتا ہے۔ [26] تیرے باپ کی برکت قدیم پہاڑوں اور ابدی پہاڑیوں کی مرغوب چیزوں سے زیادہ عظیم ہے۔ یہ تمام برکت یوسف کے سر پر ہو، اُس شخص کے چاند پر جو اپنے بھائیوں پر شہزادہ ہے۔

[27] بن یمین پھاڑنے والا بھیڑیا ہے۔ صبح وہ اپنا شکار کھا جاتا اور رات کو اپنا لُوٹا ہوا مال تقسیم کر دیتا ہے۔"

[28] یہ اسرائیل کے کُل بارہ قبیلے ہیں۔ اور یہ وہ کچھ ہے جو اُن کے باپ نے اُن سے برکت دیتے وقت کہا۔ اُس نے ہر ایک کو اُس کی اپنی برکت دی۔

یعقوب کا انتقال

[29] پھر یعقوب نے اپنے بیٹوں کو حکم دیا، "اب مَیں کوچ کر کے اپنے باپ دادا سے جا ملوں گا۔ مجھے میرے باپ دادا کے ساتھ اُس غار میں دفنانا جو حِتّی آدمی عِفرون کے کھیت میں ہے۔ [30] یعنی اُس غار میں جو ملکِ کنعان میں ممرے کے مشرق میں مکفیلہ کے کھیت میں ہے۔ ابراہیم نے اُسے کھیت سمیت اپنے لوگوں کو دفنانے کے لئے عِفرون حِتّی سے خرید لیا تھا۔ [31] وہاں ابراہیم اور اُس کی بیوی سارہ دفنائے گئے، وہاں اسحاق اور اُس کی بیوی رِبقہ دفنائے گئے اور وہاں مَیں نے لیاہ کو دفن کیا۔ [32] وہ کھیت اور اُس کا غار حِتّیوں سے خریدا گیا تھا۔"

[33] اِن ہدایات کے بعد یعقوب نے اپنے پاؤں بستر پر سمیٹ لئے اور دم چھوڑ کر اپنے باپ دادا سے جا ملا۔

یعقوب کو دفن کیا جاتا ہے

50 یوسف اپنے باپ کے چہرے سے لپٹ گیا۔ اُس نے روتے ہوئے اُسے بوسہ دیا۔ [2] اُس کے ملازموں میں سے کچھ ڈاکٹر تھے۔ اُس نے اُنہیں ہدایت دی کہ میرے باپ اسرائیل کی لاش کو حنوط کریں تاکہ وہ گل نہ جائے۔ اُنہوں نے ایسا ہی کیا۔ [3] اِس میں 40 دن لگ گئے۔ عام طور پر حنوط کرنے کے لئے اِتنے ہی دن لگتے ہیں۔ مصریوں نے 70 دن تک یعقوب کا ماتم کیا۔

[4] جب ماتم کا وقت ختم ہوا تو یوسف نے بادشاہ کے درباریوں سے کہا، "مہربانی کر کے یہ خبر بادشاہ تک پہنچا دیں [5] کہ میرے باپ نے مجھے قسم دلا کر کہا تھا، 'مَیں مرنے والا ہوں۔ مجھے اُس قبر میں دفن کرنا جو مَیں نے ملکِ کنعان میں اپنے لئے بنوائی۔' اب مجھے اجازت دیں کہ مَیں وہاں جاؤں اور اپنے باپ کو دفن کر کے واپس آؤں۔" [6] فرعون نے جواب دیا، "جا، اپنے باپ کو دفن کر جس طرح اُس نے تجھے قسم دلائی تھی۔"

[7] چنانچہ یوسف اپنے باپ کو دفنانے کے لئے کنعان روانہ ہوا۔ بادشاہ کے تمام ملازم، محل کے بزرگ اور پورے مصر کے بزرگ اُس کے ساتھ تھے۔ [8] یوسف کے گھرانے کے افراد، اُس کے بھائی اور اُس کے باپ کے گھرانے کے لوگ بھی ساتھ گئے۔ صرف اُن کے بچے، اُن کی بھیڑ بکریاں اور گائے بَیل جشن میں رہے۔ [9] رتھ اور گھڑسوار بھی ساتھ گئے۔ سب مل کر بڑا لشکر بن گئے۔

[10] جب وہ یردن کے قریب اتد کے کھلیان پر پہنچے تو اُنہوں نے نہایت دلسوز نوحہ کیا۔ وہاں یوسف نے سات

دن تک اپنے باپ کا ماتم کیا۔ 11 جب مقامی کنعانیوں نے اتد کے کھلیان پر ماتم کا یہ نظارہ دیکھا تو اُنہوں نے کہا، ”یہ تو ماتم کا بہت بڑا انتظام ہے جو مصری کروا رہے ہیں۔“ اِس لئے اُس جگہ کا نام ابیل مصریم یعنی 'مصریوں کا ماتم' پڑ گیا۔ 12 یوں یعقوب کے بیٹوں نے اپنے باپ کا حکم پورا کیا۔ 13 اُنہوں نے اُسے ملکِ کنعان میں لے جا کر مکفیلہ کے کھیت کے غار میں دفن کیا جو ممرے کے مشرق میں ہے۔ یہ وہی کھیت ہے جو ابراہیم نے عِفرون حِتّی سے اپنے لوگوں کو دفنانے کے لئے خریدا تھا۔

14 اِس کے بعد یوسف، اُس کے بھائی اور باقی تمام لوگ جو جنازے کے لئے ساتھ گئے تھے مصر کو لوٹ آئے۔

یوسف اپنے بھائیوں کو تسلی دیتا ہے

15 جب یعقوب انتقال کر گیا تو یوسف کے بھائی ڈر گئے۔ اُنہوں نے کہا، ”خطرہ ہے کہ اب یوسف ہمارا تعاقب کر کے اُس غلط کام کا بدلہ لے جو ہم نے اُس کے ساتھ کیا تھا۔ پھر کیا ہو گا؟“ 16 یہ سوچ کر اُنہوں نے یوسف کو خبر بھیجی، ”آپ کے باپ نے مرنے سے پیشتر ہدایت دی 17 کہ یوسف کو بتانا، 'اپنے بھائیوں کے اُس غلط کام کو معاف کر دینا جو اُنہوں نے تمہارے ساتھ کیا۔' اب ہمیں جو آپ کے باپ کے خدا کے پیروکار ہیں معاف کر دیں۔“

یہ خبر سن کر یوسف رو پڑا۔ 18 پھر اُس کے بھائی خود آئے اور اُس کے سامنے گر گئے۔ اُنہوں نے کہا، ”ہم آپ کے خادم ہیں۔“ 19 لیکن یوسف نے کہا، ”مت ڈرو۔ کیا مَیں اللہ کی جگہ ہوں؟ ہرگز نہیں! 20 تم نے مجھے نقصان پہنچانے کا ارادہ کیا تھا، لیکن اللہ نے اُس سے بھلائی پیدا کی۔ اور اب اِس کا مقصد پورا ہو رہا ہے۔ بہت سے لوگ موت سے بچ رہے ہیں۔ 21 چنانچہ اب ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ مَیں تمہیں اور تمہارے بچوں کو خوراک مہیا کرتا رہوں گا۔“

یوں یوسف نے اُنہیں تسلی دی اور اُن سے نرمی سے بات کی۔

یوسف کا انتقال

22 یوسف اپنے باپ کے خاندان سمیت مصر میں رہا۔ وہ 110 سال زندہ رہا۔ 23 موت سے پہلے اُس نے نہ صرف افرائیم کے بچوں کو بلکہ اُس کے پوتوں کو بھی دیکھا۔ منسّی کے بیٹے مکیر کے بچے بھی اُس کی موجودگی میں پیدا ہو کر اُس کی گود میں رکھے گئے۔[a]

24 پھر ایک وقت آیا کہ یوسف نے اپنے بھائیوں سے کہا، ”مَیں مرنے والا ہوں۔ لیکن اللہ ضرور آپ کی دیکھ بھال کر کے آپ کو اِس ملک سے اُس ملک میں لے جائے گا جس کا اُس نے ابراہیم، اسحاق اور یعقوب سے قسم کھا کر وعدہ کیا ہے۔“ 25 پھر یوسف نے اسرائیلیوں کو قسم دلا کر کہا، ”اللہ یقیناً تمہاری دیکھ بھال کر کے وہاں لے جائے گا۔ اُس وقت میری ہڈیوں کو بھی اُٹھا کر ساتھ لے جانا۔“

26 پھر یوسف فوت ہو گیا۔ وہ 110 سال کا تھا۔ اُسے حنوط کر کے مصر میں ایک تابوت میں رکھا گیا۔

[a] غالباً اِس کا مطلب یہ ہے کہ اُس نے اُنہیں لے پالک بنایا۔

خروج

یعقوب کا خاندان مصر میں

1 ذیل میں اُن بیٹوں کے نام ہیں جو اپنے باپ یعقوب اور اپنے خاندانوں سمیت مصر میں آئے تھے: 2 روبن، شمعون، لاوی، یہوداہ، 3 اِشکار، زبولون، بن یمین، 4 دان، نفتالی، جد اور آشر۔ 5 اُس وقت یعقوب کی اولاد کی تعداد 70 تھی۔ یوسف تو پہلے ہی مصر آ چکا تھا۔

6 مصر میں رہتے ہوئے بہت دن گزر گئے۔ اِتنے میں یوسف، اُس کے تمام بھائی اور اُس نسل کے تمام لوگ مر گئے۔ 7 اسرائیلی پھلے پھولے اور تعداد میں بہت بڑھ گئے۔ نتیجے میں وہ نہایت ہی طاقت ور ہو گئے۔ پورا ملک اُن سے بھر گیا۔

اسرائیلیوں کو دبایا جاتا ہے

8 ہوتے ہوتے ایک نیا بادشاہ تخت نشین ہوا جو یوسف سے ناواقف تھا۔ 9 اُس نے اپنے لوگوں سے کہا، ”اسرائیلیوں کو دیکھو۔ وہ تعداد اور طاقت میں ہم سے بڑھ گئے ہیں۔ 10 آؤ، ہم حکمت سے کام لیں، ورنہ وہ مزید بڑھ جائیں گے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ کسی جنگ کے موقع پر دشمن کا ساتھ دے کر ہم سے لڑیں اور ملک کو چھوڑ جائیں۔“

11 چنانچہ مصریوں نے اسرائیلیوں پر نگران مقرر کئے تاکہ بے گار میں اُن سے کام کروا کر اُنہیں دباتے رہیں۔ اُس وقت اُنہوں نے پتوم اور رعمسیس کے شہر تعمیر کئے۔ اِن شہروں میں فرعون بادشاہ کے بڑے بڑے گودام تھے۔ 12 لیکن جتنا اسرائیلیوں کو دبایا گیا اُتنا ہی وہ تعداد میں بڑھتے اور پھیلتے گئے۔ آخر کار مصری اُن سے دہشت کھانے لگے، 13 اور وہ بڑی بے رحمی سے اُن سے کام کرواتے رہے۔ 14 اسرائیلیوں کا گزارہ نہایت مشکل ہو گیا۔ اُنہیں گارا تیار کر کے اینٹیں بنانا اور کھیتوں میں مختلف قسم کے کام کرنا پڑے۔ اِس میں مصری اُن سے بڑی بے رحمی سے پیش آتے رہے۔

دائیاں اللہ کی راہ پر چلتی ہیں

15 اسرائیلیوں کی دو دائیاں تھیں جن کے نام سِفرہ اور فوعہ تھے۔ مصر کے بادشاہ نے اُن سے کہا، 16 ”جب عبرانی عورتیں تمہیں مدد کے لئے بُلائیں تو خبردار رہو۔ اگر لڑکا پیدا ہو تو اُسے جان سے مار دو، اگر لڑکی ہو تو اُسے

جیتا چھوڑ دو۔" [17] لیکن دائیاں اللہ کا خوف مانتی تھیں۔ اُنہوں نے مصر کے بادشاہ کا حکم نہ مانا بلکہ لڑکوں کو بھی جینے دیا۔

[18] تب مصر کے بادشاہ نے اُنہیں دوبارہ بُلا کر پوچھا، "تم نے یہ کیوں کیا؟ تم لڑکوں کو کیوں جیتا چھوڑ دیتی ہو؟" [19] اُنہوں نے جواب دیا، "عبرانی عورتیں مصری عورتوں سے زیادہ مضبوط ہیں۔ بچے ہمارے پہنچنے سے پہلے ہی پیدا ہو جاتے ہیں۔"

[20] چنانچہ اللہ نے دائیوں کو برکت دی، اور اسرائیلی قوم تعداد میں بڑھ کر بہت طاقت ور ہو گئی۔ [21] اور چونکہ دائیاں اللہ کا خوف مانتی تھیں اِس لئے اُس نے اُنہیں اولاد دے کر اُن کے خاندانوں کو قائم رکھا۔

[22] آخر کار بادشاہ نے اپنے تمام ہم وطنوں سے بات کی، "جب بھی عبرانیوں کے لڑکے پیدا ہوں تو اُنہیں دریائے نیل میں پھینک دینا۔ صرف لڑکیوں کو زندہ رہنے دو۔"

موسیٰ کی پیدائش اور بچاؤ

2 اُن دنوں میں لاوی کے ایک آدمی نے اپنے ہی قبیلے کی ایک عورت سے شادی کی۔ [2] عورت حاملہ ہوئی اور بچہ پیدا ہوا۔ ماں نے دیکھا کہ لڑکا خوب صورت ہے، اِس لئے اُس نے اُسے تین ماہ تک چھپائے رکھا۔ [3] جب وہ اُسے اَور زیادہ نہ چھپا سکی تو اُس نے آبی نرسل سے ٹوکری بنا کر اُس پر تارکول چڑھایا۔ پھر اُس نے بچے کو ٹوکری میں رکھ کر ٹوکری کو دریائے نیل کے کنارے پر اُگے ہوئے سرکنڈوں میں رکھ دیا۔ [4] بچے کی بہن کچھ فاصلے پر کھڑی دیکھتی رہی کہ اُس کا کیا بنے گا۔

[5] اُس وقت فرعون کی بیٹی نہانے کے لئے دریا پر آئی۔ اُس کی نوکرانیاں دریا کے کنارے ٹہلنے لگیں۔ تب اُس نے سرکنڈوں میں ٹوکری دیکھی اور اپنی لونڈی کو اُسے لانے بھیجا۔ [6] اُسے کھولا تو چھوٹا لڑکا دکھائی دیا جو رو رہا تھا۔ فرعون کی بیٹی کو اُس پر ترس آیا۔ اُس نے کہا، "یہ کوئی عبرانی بچہ ہے۔"

[7] اب بچے کی بہن فرعون کی بیٹی کے پاس گئی اور پوچھا، "کیا مَیں بچے کو دودھ پلانے کے لئے کوئی عبرانی عورت ڈھونڈ لاؤں؟" [8] فرعون کی بیٹی نے کہا، "ہاں، جاؤ۔" لڑکی چلی گئی اور بچے کی سگی ماں کو لے کر واپس آئی۔ [9] فرعون کی بیٹی نے ماں سے کہا، "بچے کو لے جاؤ اور اُسے میرے لئے دودھ پلایا کرو۔ مَیں تمہیں اِس کا معاوضہ دوں گی۔" چنانچہ بچے کی ماں نے اُسے دودھ پلانے کے لئے لے لیا۔

[10] جب بچہ بڑا ہوا تو اُس کی ماں اُسے فرعون کی بیٹی کے پاس لے گئی، اور وہ اُس کا بیٹا بن گیا۔ فرعون کی بیٹی نے اُس کا نام موسیٰ یعنی 'نکالا گیا' رکھ کر کہا، "مَیں اُسے پانی سے نکال لائی ہوں۔"

موسیٰ فرار ہوتا ہے

[11] جب موسیٰ جوان ہوا تو ایک دن وہ گھر سے نکل کر اپنے لوگوں کے پاس گیا جو جبری کام میں مصروف تھے۔ موسیٰ نے دیکھا کہ ایک مصری میرے ایک عبرانی بھائی کو مار رہا ہے۔ [12] موسیٰ نے چاروں طرف نظر دوڑائی۔ جب معلوم ہوا کہ کوئی نہیں دیکھ رہا تو اُس نے مصری کو جان سے مار دیا اور اُسے ریت میں چھپا دیا۔

[13] اگلے دن بھی موسیٰ گھر سے نکلا۔ اِس دفعہ دو عبرانی مرد آپس میں لڑ رہے تھے۔ جو غلطی پر تھا اُس سے

موسیٰ نے پوچھا، ”تم اپنے بھائی کو کیوں مار رہے ہو؟“ 14 آدمی نے جواب دیا، ”کس نے آپ کو ہم پر حکمران اور قاضی مقرر کیا ہے؟ کیا آپ مجھے بھی قتل کرنا چاہتے ہیں جس طرح مصری کو مار ڈالا تھا؟“ تب موسیٰ ڈر گیا۔ اُس نے سوچا، ”ہائے، میرا بھید کھل گیا ہے!“

15 بادشاہ کو بھی پتا لگا تو اُس نے موسیٰ کو مروانے کی کوشش کی۔ لیکن موسیٰ مِدیان کے ملک کو بھاگ گیا۔ وہاں وہ ایک کنوئیں کے پاس بیٹھ گیا۔ 16 مِدیان میں ایک امام تھا جس کی سات بیٹیاں تھیں۔ یہ لڑکیاں اپنی بھیڑ بکریوں کو پانی پلانے کے لئے کنوئیں پر آئیں اور پانی نکال کر حوض بھرنے لگیں۔ 17 لیکن کچھ چرواہوں نے آ کر اُنہیں بھگا دیا۔ یہ دیکھ کر موسیٰ اُٹھا اور لڑکیوں کو چرواہوں سے بچا کر اُن کے ریوڑ کو پانی پلایا۔

18 جب لڑکیاں اپنے باپ رعوایل کے پاس واپس آئیں تو باپ نے پوچھا، ”آج تم اِتنی جلدی سے کیوں واپس آ گئی ہو؟“ 19 لڑکیوں نے جواب دیا، ”ایک مصری آدمی نے ہمیں چرواہوں سے بچایا۔ نہ صرف یہ بلکہ اُس نے ہمارے لئے پانی بھی نکال کر ریوڑ کو پلا دیا۔“ 20 رعوایل نے کہا، ”وہ آدمی کہاں ہے؟ تم اُسے کیوں چھوڑ کر آئی ہو؟ اُسے بُلاؤ تاکہ وہ ہمارے ساتھ کھانا کھائے۔“

21 موسیٰ رعوایل کے گھر میں ٹھہرنے کے لئے راضی ہو گیا۔ بعد میں اُس کی شادی رعوایل کی بیٹی صفورہ سے ہوئی۔ 22 صفورہ کے بیٹا پیدا ہوا تو موسیٰ نے کہا، ”اِس کا نام جیرسوم یعنی ’اجنبی ملک میں پردیسی‘ ہو، کیونکہ مَیں اجنبی ملک میں پردیسی ہوں۔“

23 کافی عرصہ گزر گیا۔ اِتنے میں مصر کا بادشاہ انتقال کر گیا۔ اسرائیلی اپنی غلامی تلے کراہتے اور مدد کے لئے پکارتے رہے، اور اُن کی چیخیں اللہ تک پہنچ گئیں۔ 24 اللہ نے اُن کی آہیں سنیں اور اُس عہد کو یاد کیا جو اُس نے ابراہیم، اسحاق اور یعقوب سے باندھا تھا۔ 25 اللہ اسرائیلیوں کی حالت دیکھ کر اُن کا خیال کرنے لگا۔

جلتی ہوئی جھاڑی

3 موسیٰ اپنے سسر یترو کی بھیڑ بکریوں کی نگہبانی کرتا تھا (مِدیان کا امام رعوایل یترو بھی کہلاتا تھا)۔ ایک دن موسیٰ ریوڑ کو ریگستان کی پرلی جانب لے گیا اور چلتے چلتے اللہ کے پہاڑ حورب یعنی سینا تک پہنچ گیا۔ 2 وہاں رب کا فرشتہ آگ کے شعلے میں اُس پر ظاہر ہوا۔ یہ شعلہ ایک جھاڑی میں بھڑک رہا تھا۔ موسیٰ نے دیکھا کہ جھاڑی جل رہی ہے لیکن بھسم نہیں ہو رہی۔ 3 موسیٰ نے سوچا، ”یہ تو عجیب بات ہے۔ کیا وجہ ہے کہ جلتی ہوئی جھاڑی بھسم نہیں ہو رہی؟ مَیں ذرا وہاں جا کر یہ حیرت انگیز منظر دیکھوں۔“

4 جب رب نے دیکھا کہ موسیٰ جھاڑی کو دیکھنے آ رہا ہے تو اُس نے اُسے جھاڑی میں سے پکارا، ”موسیٰ، موسیٰ!“ موسیٰ نے کہا، ”جی، مَیں حاضر ہوں۔“ 5 رب نے کہا، ”اِس سے زیادہ قریب نہ آنا۔ اپنی جوتیاں اُتار، کیونکہ تُو مقدّس زمین پر کھڑا ہے۔ 6 مَیں تیرے باپ کا خدا، ابراہیم کا خدا، اسحاق کا خدا اور یعقوب کا خدا ہوں۔“ یہ سن کر موسیٰ نے اپنا منہ ڈھانک لیا، کیونکہ وہ اللہ کو دیکھنے سے ڈرا۔

7 رب نے کہا، ”مَیں نے مصر میں اپنی قوم کی بُری حالت دیکھی اور غلامی میں اُن کی چیخیں سنی ہیں، اور مَیں اُن کے دُکھوں کو خوب جانتا ہوں۔ 8 اب مَیں اُنہیں مصریوں کے قابو سے بچانے کے لئے اُتر آیا

ہوں۔ مَیں اُنہیں مصر سے نکال کر ایک اچھے وسیع ملک میں لے جاؤں گا، ایک ایسے ملک میں جہاں دودھ اور شہد کی کثرت ہے، گو اِس وقت کنعانی، حِتّی، اموری، فرِزّی، حِوّی اور یبوسی اُس میں رہتے ہیں۔ 9 اسرائیلیوں کی چیخیں مجھ تک پہنچی ہیں۔ مَیں نے دیکھا ہے کہ مصری اُن پر کس طرح کا ظلم ڈھا رہے ہیں۔ 10 چنانچہ اب جا۔ مَیں تجھے فرعون کے پاس بھیجتا ہوں، کیونکہ تجھے میری قوم اسرائیل کو مصر سے نکال کر لانا ہے۔“

11 لیکن موسیٰ نے اللہ سے کہا، ”مَیں کون ہوں کہ فرعون کے پاس جا کر اسرائیلیوں کو مصر سے نکال لاؤں؟“ 12 اللہ نے کہا، ”مَیں تو تیرے ساتھ ہوں گا۔ اور اِس کا ثبوت کہ مَیں تجھے بھیج رہا ہوں یہ ہو گا کہ لوگوں کے مصر سے نکلنے کے بعد تم یہاں آ کر اِس پہاڑ پر میری عبادت کرو گے۔“

13 لیکن موسیٰ نے اعتراض کیا، ”اگر مَیں اسرائیلیوں کے پاس جا کر اُنہیں بتاؤں کہ تمہارے باپ دادا کے خدا نے مجھے تمہارے پاس بھیجا ہے تو وہ پوچھیں گے، ’اُس کا نام کیا ہے؟‘ پھر مَیں اُن کو کیا جواب دوں؟“

14 اللہ نے کہا، ”مَیں جو ہوں سو مَیں ہوں۔ اُن سے کہنا، ’مَیں ہوں نے مجھے تمہارے پاس بھیجا ہے۔ 15 رب جو تمہارے باپ دادا کا خدا، ابراہیم کا خدا، اسحاق کا خدا اور یعقوب کا خدا ہے اُسی نے مجھے تمہارے پاس بھیجا ہے۔‘ یہ ابد تک میرا نام رہے گا۔ لوگ یہی نام لے کر مجھے نسل در نسل یاد کریں گے۔

16 اب جا اور اسرائیل کے بزرگوں کو جمع کر کے اُن کو بتا دے کہ رب تمہارے باپ دادا ابراہیم، اسحاق اور یعقوب کا خدا مجھ پر ظاہر ہوا ہے۔ وہ فرماتا ہے، ’مَیں نے خوب دیکھ لیا ہے کہ مصر میں تمہارے ساتھ کیا سلوک ہو رہا ہے۔ 17 اِس لئے مَیں نے فیصلہ کیا ہے کہ تمہیں مصر کی مصیبت سے نکال کر کنعانیوں، حِتّیوں، اموریوں، فرِزّیوں، حِوّیوں اور یبوسیوں کے ملک میں لے جاؤں، ایسے ملک میں جہاں دودھ اور شہد کی کثرت ہے۔‘ 18 بزرگ تیری سنیں گے۔ پھر اُن کے ساتھ مصر کے بادشاہ کے پاس جا کر اُس سے کہنا، ’رب عبرانیوں کا خدا ہم پر ظاہر ہوا ہے۔ اِس لئے ہمیں اجازت دیں کہ ہم تین دن کا سفر کر کے ریگستان میں رب اپنے خدا کے لئے قربانیاں چڑھائیں۔‘

19 لیکن مجھے معلوم ہے کہ مصر کا بادشاہ صرف اِس صورت میں تمہیں جانے دے گا کہ کوئی زبردستی تمہیں لے جائے۔ 20 اِس لئے مَیں اپنی قدرت ظاہر کر کے اپنے معجزوں کی معرفت مصریوں کو ماروں گا۔ پھر وہ تمہیں جانے دے گا۔ 21 اُس وقت مَیں مصریوں کے دلوں کو تمہارے لئے نرم کر دوں گا۔ تمہیں خالی ہاتھ نہیں جانا پڑے گا۔ 22 تمام عبرانی عورتیں اپنی مصری پڑوسنوں اور اپنے گھر میں رہنے والی مصری عورتوں سے چاندی اور سونے کے زیورات اور نفیس کپڑے مانگ کر اپنے بچوں کو پہنائیں گی۔ یوں مصریوں کو لُوٹ لیا جائے گا۔“

4

موسیٰ نے اعتراض کیا، ”لیکن اسرائیلی نہ میری بات کا یقین کریں گے، نہ میری سنیں گے۔ وہ تو کہیں گے، ’رب تم پر ظاہر نہیں ہوا‘۔“ 2 جواب میں رب نے موسیٰ سے کہا، ”تُو نے ہاتھ میں کیا پکڑا ہوا ہے؟“ موسیٰ نے کہا، ”لاٹھی۔“ 3 رب نے کہا، ”اُسے زمین پر ڈال دے۔“ موسیٰ نے ایسا کیا تو لاٹھی سانپ بن گئی، اور موسیٰ ڈر کر بھاگا۔ 4 رب نے کہا، ”اب سانپ کی دُم کو پکڑ لے۔“ موسیٰ نے ایسا کیا تو سانپ پھر لاٹھی بن گیا۔

5 رب نے کہا، ”یہ دیکھ کر لوگوں کو یقین آئے گا کہ رب جو اُن کے باپ دادا کا خدا، ابراہیم کا خدا، اسحاق کا خدا اور یعقوب کا خدا ہے تجھ پر ظاہر ہوا ہے۔ 6 اب اپنا ہاتھ اپنے لباس میں ڈال دے۔“ موسیٰ نے ایسا کیا۔ جب اُس نے اپنا ہاتھ نکالا تو وہ برف کی مانند سفید ہو گیا تھا۔ کوڑھ جیسی بیماری لگ گئی تھی۔ 7 تب رب نے کہا، ”اب اپنا ہاتھ دوبارہ اپنے لباس میں ڈال۔“ موسیٰ نے ایسا کیا۔ جب اُس نے اپنا ہاتھ دوبارہ نکالا تو وہ پھر صحت مند تھا۔

8 رب نے کہا، ”اگر لوگوں کو پہلا معجزہ دیکھ کر یقین نہ آئے اور وہ تیری نہ سنیں تو شاید اُنہیں دوسرا معجزہ دیکھ کر یقین آئے۔ 9 اگر اُنہیں پھر بھی یقین نہ آئے اور وہ تیری نہ سنیں تو دریائے نیل سے کچھ پانی نکال کر اُسے خشک زمین پر اُنڈیل دے۔ یہ پانی زمین پر گرتے ہی خون بن جائے گا۔“

10 لیکن موسیٰ نے کہا، ”میرے آقا، مَیں معذرت چاہتا ہوں، مَیں اچھی طرح بات نہیں کر سکتا بلکہ مَیں کبھی بھی یہ لیاقت نہیں رکھتا تھا۔ اِس وقت بھی جب مَیں تجھ سے بات کر رہا ہوں میری یہی حالت ہے۔ مَیں رُک رُک کر بولتا ہوں۔“ 11 رب نے کہا، ”کس نے انسان کا منہ بنایا؟ کون ایک کو گونگا اور دوسرے کو بہرا بنا دیتا ہے؟ کون ایک کو دیکھنے کی قابلیت دیتا ہے اور دوسرے کو اِس سے محروم رکھتا ہے؟ کیا مَیں جو رب ہوں یہ سب کچھ نہیں کرتا؟ 12 اب جا! تیرے بولتے وقت مَیں خود تیرے ساتھ ہوں گا اور تجھے وہ کچھ سکھاؤں گا جو تجھے کہنا ہے۔“

13 لیکن موسیٰ نے التجا کی، ”میرے آقا، مہربانی کر کے کسی اَور کو بھیج دے۔“

14 تب رب موسیٰ سے سخت خفا ہوا۔ اُس نے کہا، ”کیا تیرا لاوی بھائی ہارون ایسے کام کے لئے حاضر نہیں ہے؟ مَیں جانتا ہوں کہ وہ اچھی طرح بول سکتا ہے۔ دیکھ، وہ تجھ سے ملنے کے لئے نکل چکا ہے۔ تجھے دیکھ کر وہ نہایت خوش ہو گا۔ 15 اُسے وہ کچھ بتا جو اُسے کہنا ہے۔ تمہارے بولتے وقت مَیں تیرے اور اُس کے ساتھ ہوں گا اور تمہیں وہ کچھ سکھاؤں گا جو تمہیں کرنا ہو گا۔ 16 ہارون تیری جگہ قوم سے بات کرے گا جبکہ تُو میری طرح اُسے وہ کچھ بتائے گا جو اُسے کہنا ہے۔ 17 لیکن یہ لاٹھی بھی ساتھ لے جانا، کیونکہ اِسی کے ذریعے تُو یہ معجزے کرے گا۔“

موسیٰ مصر کو لوٹ جاتا ہے

18 پھر موسیٰ اپنے سسر یترو کے گھر واپس چلا گیا۔ اُس نے کہا، ”مجھے ذرا اپنے عزیزوں کے پاس واپس جانے دیں جو مصر میں ہیں۔ مَیں معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ وہ ابھی تک زندہ ہیں کہ نہیں۔“ یترو نے جواب دیا، ”ٹھیک ہے، سلامتی سے جائیں۔“ 19 موسیٰ ابھی مِدیان میں تھا کہ رب نے اُس سے کہا، ”مصر کو واپس چلا جا، کیونکہ جو آدمی تجھے قتل کرنا چاہتے تھے وہ مر گئے ہیں۔“ 20 چنانچہ موسیٰ اپنی بیوی اور بیٹوں کو گدھے پر سوار کر کے مصر کو لوٹنے لگا۔ اللہ کی لاٹھی اُس کے ہاتھ میں تھی۔

21 رب نے اُس سے یہ بھی کہا، ”مصر جا کر فرعون کے سامنے وہ تمام معجزے دکھا جن کا مَیں نے تجھے اختیار دیا ہے۔ لیکن میرے کہنے پر وہ اَڑا رہے گا۔ وہ

اسرائیلیوں کو جانے کی اجازت نہیں دے گا۔ [22] اُس وقت فرعون کو بتا دینا، ’رب فرماتا ہے کہ اسرائیل میرا پہلوٹھا ہے۔ [23] مَیں تجھے بتا چکا ہوں کہ میرے بیٹے کو جانے دے تاکہ وہ میری عبادت کرے۔ اگر تُو میرے بیٹے کو جانے سے منع کرے تو مَیں تیرے پہلوٹھے کو جان سے مار دوں گا‘۔“

[24] ایک دن جب موسیٰ اپنے خاندان کے ساتھ راستے میں کسی سرائے میں ٹھہرا ہوا تھا تو رب نے اُس پر حملہ کر کے اُسے مار دینے کی کوشش کی۔ [25] یہ دیکھ کر صفورہ نے ایک تیز پتھر سے اپنے بیٹے کا ختنہ کیا اور کاٹے ہوئے حصے سے موسیٰ کے پیر چھوئے۔ اُس نے کہا، ”یقیناً تم میرے خونی دُولھا ہو۔“ [26] تب اللہ نے موسیٰ کو چھوڑ دیا۔ صفورہ نے اُسے ختنے کے باعث ہی ’خونی دُولھا‘ کہا تھا۔

[27] رب نے ہارون سے بھی بات کی، ”ریگستان میں موسیٰ سے ملنے جا۔“ ہارون چل پڑا اور اللہ کے پہاڑ کے پاس موسیٰ سے ملا۔ اُس نے اُسے بوسہ دیا۔ [28] موسیٰ نے ہارون کو سب کچھ سنا دیا جو رب نے اُسے کہنے کے لئے بھیجا تھا۔ اُس نے اُسے اُن معجزوں کے بارے میں بھی بتایا جو اُسے دکھانے تھے۔

[29] پھر دونوں مل کر مصر گئے۔ وہاں پہنچ کر اُنہوں نے اسرائیل کے تمام بزرگوں کو جمع کیا۔ [30] ہارون نے اُنہیں وہ تمام باتیں سنائیں جو رب نے موسیٰ کو بتائی تھیں۔ اُس نے مذکورہ معجزے بھی لوگوں کے سامنے دکھائے۔ [31] پھر اُنہیں یقین آیا۔ اور جب اُنہوں نے سنا کہ رب کو تمہارا خیال ہے اور وہ تمہاری مصیبت سے آگاہ ہے تو اُنہوں نے رب کو سجدہ کیا۔

موسیٰ اور ہارون فرعون کے دربار میں

5 پھر موسیٰ اور ہارون فرعون کے پاس گئے۔ اُنہوں نے کہا، ”رب اسرائیل کا خدا فرماتا ہے، ’میری قوم کو ریگستان میں جانے دے تاکہ وہ میرے لئے عید منائیں‘۔“ [2] فرعون نے جواب دیا، ”یہ رب کون ہے؟ مَیں کیوں اُس کا حکم مان کر اسرائیلیوں کو جانے دوں؟ نہ مَیں رب کو جانتا ہوں، نہ اسرائیلیوں کو جانے دوں گا۔“

[3] ہارون اور موسیٰ نے کہا، ”عبرانیوں کا خدا ہم پر ظاہر ہوا ہے۔ اِس لئے مہربانی کر کے ہمیں اجازت دیں کہ ریگستان میں تین دن کا سفر کر کے رب اپنے خدا کے حضور قربانیاں پیش کریں۔ کہیں وہ ہمیں کسی بیماری یا تلوار سے نہ مارے۔“

[4] لیکن مصر کے بادشاہ نے انکار کیا، ”موسیٰ اور ہارون، تم لوگوں کو کام سے کیوں روک رہے ہو؟ جاؤ، جو کام ہم نے تم کو دیا ہے اُس پر لگ جاؤ! [5] اسرائیلی ویسے بھی تعداد میں بہت بڑھ گئے ہیں، اور تم اُنہیں کام کرنے سے روک رہے ہو۔“

جواب میں فرعون کا سخت دباؤ

[6] اُسی دن فرعون نے مصری نگرانوں اور اُن کے تحت کے اسرائیلی نگرانوں کو حکم دیا، [7] ”اب سے اسرائیلیوں کو اینٹیں بنانے کے لئے بھوسا مت دینا، بلکہ وہ خود جا کر بھوسا جمع کریں۔ [8] تو بھی وہ اُتنی ہی اینٹیں بنائیں جتنی پہلے بناتے تھے۔ وہ سُست ہو گئے ہیں اور اِسی لئے چیخ رہے ہیں کہ ہمیں جانے دیں تاکہ اپنے خدا کو قربانیاں پیش کریں۔ [9] اُن سے اَور زیادہ سخت کام کراؤ، اُنہیں کام میں لگائے رکھو۔ اُن کے پاس اِتنا وقت ہی نہ ہو کہ وہ جھوٹی باتوں پر دھیان دیں۔“

10 مصری نگران اور اُن کے تحت کے اسرائیلی نگرانوں نے لوگوں کے پاس جا کر اُن سے کہا، ”فرعون کا حکم ہے کہ تمہیں بھوسا نہ دیا جائے۔ 11 اِس لئے خود جاؤ اور بھوسا ڈھونڈ کر جمع کرو۔ لیکن خبردار! اُتنی ہی اینٹیں بناؤ جتنی پہلے بناتے تھے۔“

12 یہ سن کر اسرائیلی بھوسا جمع کرنے کے لئے پورے ملک میں پھیل گئے۔ 13 مصری نگران یہ کہہ کر اُن پر دباؤ ڈالتے رہے کہ اُتنی اینٹیں بناؤ جتنی پہلے بناتے تھے۔ 14 جو اسرائیلی نگران اُنہوں نے مقرر کئے تھے اُنہیں وہ پیٹتے اور کہتے رہے، ”تم نے کل اور آج اُتنی اینٹیں کیوں نہیں بنوائیں جتنی پہلے بنواتے تھے؟“

15 پھر اسرائیلی نگران فرعون کے پاس گئے۔ اُنہوں نے شکایت کر کے کہا، ”آپ اپنے خادموں کے ساتھ ایسا سلوک کیوں کر رہے ہیں؟ 16 ہمیں بھوسا نہیں دیا جا رہا اور ساتھ ساتھ یہ کہا گیا ہے کہ اُتنی اینٹیں بناؤ جتنی پہلے بناتے تھے۔ نتیجے میں ہمیں مارا پیٹا بھی جا رہا ہے حالانکہ ایسا کرنے میں آپ کے اپنے لوگ غلطی پر ہیں۔“

17 فرعون نے جواب دیا، ”تم لوگ سُست ہو، تم کام کرنا نہیں چاہتے۔ اِس لئے تم یہ جگہ چھوڑنا اور رب کو قربانیاں پیش کرنا چاہتے ہو۔ 18 اب جاؤ، کام کرو۔ تمہیں بھوسا نہیں دیا جائے گا، لیکن خبردار! اُتنی ہی اینٹیں بناؤ جتنی پہلے بناتے تھے۔“

19 جب اسرائیلی نگرانوں کو بتایا گیا کہ اینٹوں کی مطلوبہ تعداد کم نہ کرو تو وہ سمجھ گئے کہ ہم پھنس گئے ہیں۔ 20 فرعون کے محل سے نکل کر اُن کی ملاقات موسیٰ اور ہارون سے ہوئی جو اُن کے انتظار میں تھے۔ 21 اُنہوں نے موسیٰ اور ہارون سے کہا، ”رب خود آپ کی عدالت کرے۔ کیونکہ آپ کے سبب سے فرعون اور اُس کے ملازموں کو ہم سے گھن آتی ہے۔ آپ نے اُنہیں ہمیں مار دینے کا موقع دے دیا ہے۔“

موسیٰ کی شکایت اور رب کا جواب

22 یہ سن کر موسیٰ رب کے پاس واپس آیا اور کہا، ”اے آقا، تُو نے اِس قوم سے ایسا بُرا سلوک کیوں کیا؟ کیا تُو نے اِسی مقصد سے مجھے یہاں بھیجا ہے؟ 23 جب سے مَیں نے فرعون کے پاس جا کر اُسے تیری مرضی بتائی ہے وہ اسرائیلی قوم سے بُرا سلوک کر رہا ہے۔ اور تُو نے اب تک اُنہیں بچانے کا کوئی قدم نہیں اُٹھایا۔“

6 رب نے جواب دیا، ”اب تُو دیکھے گا کہ مَیں فرعون کے ساتھ کیا کچھ کرتا ہوں۔ میری عظیم قدرت کا تجربہ کر کے وہ میرے لوگوں کو جانے دے گا بلکہ اُنہیں جانے پر مجبور کرے گا۔“

2 اللہ نے موسیٰ سے یہ بھی کہا، ”مَیں رب ہوں۔ 3 مَیں ابراہیم، اسحاق اور یعقوب پر ظاہر ہوا۔ وہ میرے نام اللہ قادرِ مطلق[a] سے واقف ہوئے، لیکن مَیں نے اُن پر اپنے نام رب[b] کا انکشاف نہیں کیا۔ 4 مَیں نے اُن سے عہد کر کے وعدہ کیا کہ اُنہیں ملکِ کنعان دوں گا جس میں وہ اجنبی کے طور پر رہتے تھے۔ 5 اب مَیں نے سنا ہے کہ اسرائیلی کس طرح مصریوں کی غلامی میں کراہ رہے ہیں، اور مَیں نے اپنا عہد یاد کیا ہے۔ 6 چنانچہ اسرائیلیوں کو بتانا، 'مَیں رب ہوں۔ مَیں تمہیں مصریوں کے جوئے سے آزاد کروں گا اور اُن کی غلامی سے بچاؤں گا۔ مَیں بڑی قدرت کے ساتھ تمہیں چھڑاؤں گا اور اُن

[a] عبرانی میں ایل شدئی۔

[b] عبرانی میں یہوے۔

کی عدالت کروں گا۔ 7 مَیں تمہیں اپنی قوم بناؤں گا اور تمہارا خدا ہوں گا۔ تب تم جان لو گے کہ مَیں رب تمہارا خدا ہوں جس نے تمہیں مصریوں کے جوئے سے آزاد کر دیا ہے۔ 8 مَیں تمہیں اُس ملک میں لے جاؤں گا جس کا وعدہ مَیں نے قسم کھا کر ابراہیم، اسحاق اور یعقوب سے کیا ہے۔ وہ ملک تمہاری اپنی ملکیت ہو گا۔ مَیں رب ہوں'۔"

9 موسیٰ نے یہ سب کچھ اسرائیلیوں کو بتا دیا، لیکن اُنہوں نے اُس کی بات نہ مانی، کیونکہ وہ سخت کام کے باعث ہمت ہار گئے تھے۔ 10 تب رب نے موسیٰ سے کہا، 11 "جا، مصر کے بادشاہ فرعون کو بتا دینا کہ اسرائیلیوں کو اپنے ملک سے جانے دے۔" 12 لیکن موسیٰ نے اعتراض کیا، "اسرائیلی میری بات سننا نہیں چاہتے تو فرعون کیوں میری بات مانے جبکہ مَیں رُک رُک کر بولتا ہوں؟"

13 لیکن رب نے موسیٰ اور ہارون کو حکم دیا، "اسرائیلیوں اور مصر کے بادشاہ فرعون سے بات کر کے اسرائیلیوں کو مصر سے نکالو۔"

موسیٰ اور ہارون کے آبا و اجداد

14 اسرائیل کے آبائی گھرانوں کے سربراہ یہ تھے: اسرائیل کے پہلوٹھے روبن کے چار بیٹے حنوک، فلّو، حصرون اور کرمی تھے۔ اِن سے روبن کی چار شاخیں نکلیں۔

15 شمعون کے پانچ بیٹے یموایل، یمین، اُہد، یکین، صُحر اور ساؤل تھے۔ (ساؤل کنعانی عورت کا بچہ تھا)۔ اِن سے شمعون کی پانچ شاخیں نکلیں۔

16 لاوی کے تین بیٹے جَیرسون، قِہات اور مِراری تھے۔ (لاوی 137 سال کی عمر میں فوت ہوا)۔

17 جَیرسون کے دو بیٹے لِبنی اور سِمعی تھے۔ اِن سے جَیرسون کی دو شاخیں نکلیں۔ 18 قِہات کے چار بیٹے عمرام، اِضہار، حبرون اور عُزی ایل تھے۔ (قِہات 133 سال کی عمر میں فوت ہوا)۔ 19 مِراری کے دو بیٹے محلی اور مُوشی تھے۔ اِن سب سے لاوی کی مختلف شاخیں نکلیں۔

20 عمرام نے اپنی پھوپھی یوکبد سے شادی کی۔ اُن کے دو بیٹے ہارون اور موسیٰ پیدا ہوئے۔ (عمرام 137 سال کی عمر میں فوت ہوا)۔ 21 اِضہار کے تین بیٹے قورح، نفج اور زِکری تھے۔ 22 عُزی ایل کے تین بیٹے میسائیل، اِلصَفن اور سِتری تھے۔

23 ہارون نے اِلیسَبع سے شادی کی۔ (اِلیسَبع عمی نداب کی بیٹی اور نحسون کی بہن تھی)۔ اُن کے چار بیٹے ندب، ابیہو، اِلی عزر اور اِتمر تھے۔ 24 قورح کے تین بیٹے اسّیر، اِلقانہ اور ابی آسف تھے۔ اُن سے قورحیوں کی تین شاخیں نکلیں۔ 25 ہارون کے بیٹے اِلی عزر نے فوطی ایل کی ایک بیٹی سے شادی کی۔ اُن کا ایک بیٹا فینحاس تھا۔

یہ سب لاوی کے آبائی گھرانوں کے سربراہ تھے۔

26 رب نے عمرام کے دو بیٹوں ہارون اور موسیٰ کو حکم دیا کہ میری قوم کو اُس کے خاندانوں کی ترتیب کے مطابق مصر سے نکالو۔ 27 اِن ہی دو آدمیوں نے مصر کے بادشاہ فرعون سے بات کی کہ اسرائیلیوں کو مصر سے جانے دے۔

رب دوبارہ موسیٰ سے ہم کلام ہوتا ہے

28 مصر میں رب نے موسیٰ سے کہا، 29 "مَیں رب

ہوں۔ مصر کے بادشاہ کو وہ سب کچھ بتا دینا جو مَیں تجھے بتاتا ہوں۔'' 30 موسیٰ نے اعتراض کیا، ''مَیں تو رُک رُک کر بولتا ہوں۔ فرعون کس طرح میری بات مانے گا؟''

7 لیکن رب نے کہا، ''دیکھ، میرے کہنے پر تُو فرعون کے لئے اللہ کی حیثیت رکھے گا اور تیرا بھائی ہارون تیرا پیغمبر ہو گا۔ 2 جو بھی حکم مَیں تجھے دوں گا اُسے تُو ہارون کو بتا دے۔ پھر وہ سب کچھ فرعون کو بتائے تاکہ وہ اسرائیلیوں کو اپنے ملک سے جانے دے۔ 3 لیکن مَیں فرعون کو اَڑ جانے دوں گا۔ اگرچہ مَیں مصر میں بہت سے نشانوں اور معجزوں سے اپنی قدرت کا مظاہرہ کروں گا 4 تو بھی فرعون تمہاری نہیں سنے گا۔ تب مصریوں پر میرا ہاتھ بھاری ہو جائے گا، اور مَیں اُن کو سخت سزا دے کر اپنی قوم اسرائیل کو خاندانوں کی ترتیب کے مطابق مصر سے نکال لاؤں گا۔ 5 جب مَیں مصر کے خلاف اپنی قدرت کا اظہار کر کے اسرائیلیوں کو وہاں سے نکالوں گا تو مصری جان لیں گے کہ مَیں رب ہوں۔''

6 موسیٰ اور ہارون نے سب کچھ ویسا ہی کیا جیسا رب نے اُنہیں حکم دیا۔ 7 فرعون سے بات کرتے وقت موسیٰ 80 سال کا اور ہارون 83 سال کا تھا۔

موسیٰ کی لاٹھی سانپ بن جاتی ہے

8 رب نے موسیٰ اور ہارون سے کہا، 9 ''جب فرعون تمہیں معجزہ دکھانے کو کہے گا تو موسیٰ ہارون سے کہے کہ اپنی لاٹھی زمین پر ڈال دے۔ اِس پر وہ سانپ بن جائے گی۔''

10 موسیٰ اور ہارون نے فرعون کے پاس جا کر ایسا ہی کیا۔ ہارون نے اپنی لاٹھی فرعون اور اُس کے عہدیداروں کے سامنے ڈال دی تو وہ سانپ بن گئی۔ 11 یہ دیکھ کر فرعون نے اپنے عالِموں اور جادوگروں کو بُلایا۔ جادوگروں نے بھی اپنے جادو سے ایسا ہی کیا۔ 12 ہر ایک نے اپنی لاٹھی زمین پر پھینکی تو وہ سانپ بن گئی۔ لیکن ہارون کی لاٹھی نے اُن کی لاٹھیوں کو نگل لیا۔

13 تاہم فرعون اِس سے متاثر نہ ہوا۔ اُس نے موسیٰ اور ہارون کی بات سننے سے انکار کیا۔ ویسا ہی ہوا جیسا رب نے کہا تھا۔

پانی خون میں بدل جاتا ہے

14 پھر رب نے موسیٰ سے کہا، ''فرعون اَڑ گیا ہے۔ وہ میری قوم کو مصر چھوڑنے سے روکتا ہے۔ 15 کل صبح سویرے جب وہ دریائے نیل پر آئے گا تو اُس سے ملنے کے لئے دریا کے کنارے پر کھڑے ہو جانا۔ اُس لاٹھی کو تھامے رکھنا جو سانپ بن گئی تھی۔ 16 جب وہ وہاں پہنچے تو اُس سے کہنا، 'رب عبرانیوں کے خدا نے مجھے آپ کو یہ بتانے کے لئے بھیجا ہے کہ میری قوم کو میری عبادت کرنے کے لئے ریگستان میں جانے دے۔ لیکن آپ نے ابھی تک اُس کی نہیں سنی۔ 17 چنانچہ اب آپ جان لیں گے کہ وہ رب ہے۔ مَیں اِس لاٹھی کو جو میرے ہاتھ میں ہے لے کر دریائے نیل کے پانی کو ماروں گا۔ پھر وہ خون میں بدل جائے گا۔ 18 دریائے نیل کی مچھلیاں مر جائیں گی، دریا سے بدبو اُٹھے گی اور مصری دریا کا پانی نہیں پی سکیں گے'۔''

19 رب نے موسیٰ سے کہا، ''ہارون کو بتا دینا کہ وہ اپنی لاٹھی لے کر اپنا ہاتھ اُن تمام جگہوں کی طرف بڑھائے جہاں پانی جمع ہوتا ہے۔ تب مصر کی تمام ندیوں،

نہروں، جوہڑوں اور تالابوں کا پانی خون میں بدل جائے گا۔ پورے ملک میں خون ہی خون ہو گا، یہاں تک کہ لکڑی اور پتھر کے برتنوں کا پانی بھی خون میں بدل جائے گا۔"

20 چنانچہ موسیٰ اور ہارون نے فرعون اور اُس کے عہدیداروں کے سامنے اپنی لاٹھی اُٹھا کر دریائے نیل کے پانی پر ماری۔ اِس پر دریا کا سارا پانی خون میں بدل گیا۔ 21 دریا کی مچھلیاں مر گئیں، اور اُس سے اِتنی بدبو اُٹھنے لگی کہ مصری اُس کا پانی نہ پی سکے۔ مصر میں چاروں طرف خون ہی خون تھا۔

22 لیکن جادوگروں نے بھی اپنے جادو کے ذریعے ایسا ہی کیا۔ اِس لئے فرعون اَڑ گیا اور موسیٰ اور ہارون کی بات نہ مانی۔ ویسا ہی ہوا جیسا رب نے کہا تھا۔ 23 فرعون پلٹ کر اپنے گھر واپس چلا گیا۔ اُسے اُس کی پروا نہیں تھی جو موسیٰ اور ہارون نے کیا تھا۔ 24 لیکن مصری دریا سے پانی نہ پی سکے، اور اُنہوں نے پینے کا پانی حاصل کرنے کے لئے دریا کے کنارے کنارے گڑھے کھودے۔ 25 پانی کے بدل جانے کے بعد سات دن گزر گئے۔

مینڈک

8 پھر رب نے موسیٰ سے کہا، "فرعون کے پاس جا کر اُسے بتا دینا کہ رب فرماتا ہے، 'میری قوم کو میری عبادت کرنے کے لئے جانے دے، 2 ورنہ مَیں پورے مصر کو مینڈکوں سے سزا دوں گا۔ 3 دریائے نیل مینڈکوں سے اِتنا بھر جائے گا کہ وہ دریا سے نکل کر تیرے محل، تیرے سونے کے کمرے اور تیرے بستر میں جا گھسیں گے۔ وہ تیرے عہدیداروں اور تیری رعایا کے گھروں میں آئیں گے بلکہ تیرے تنوروں اور آٹا گوندھنے کے برتنوں میں بھی پُھدکتے پھریں گے۔ 4 مینڈک تجھ پر، تیری قوم پر اور تیرے عہدیداروں پر چڑھ جائیں گے'۔"

5 رب نے موسیٰ سے کہا، "ہارون کو بتا دینا کہ وہ اپنی لاٹھی کو ہاتھ میں لے کر اُسے دریاؤں، نہروں اور جوہڑوں کے اوپر اُٹھائے تاکہ مینڈک باہر نکل کر مصر کے ملک میں پھیل جائیں۔" 6 ہارون نے ملکِ مصر کے پانی کے اوپر اپنی لاٹھی اُٹھائی تو مینڈکوں کے غول پانی سے نکل کر پورے ملک پر چھا گئے۔ 7 لیکن جادوگروں نے بھی اپنے جادو سے ایسا ہی کیا۔ وہ بھی دریا سے مینڈک نکال لائے۔

8 فرعون نے موسیٰ اور ہارون کو بُلا کر کہا، "رب سے دعا کرو کہ وہ مجھ سے اور میری قوم سے مینڈکوں کو دُور کرے۔ پھر مَیں تمہاری قوم کو جانے دوں گا تاکہ وہ رب کو قربانیاں پیش کریں۔"

9 موسیٰ نے جواب دیا، "وہ وقت مقرر کریں جب مَیں آپ کے عہدیداروں اور آپ کی قوم کے لئے دعا کروں۔ پھر جو مینڈک آپ کے پاس اور آپ کے گھروں میں ہیں اُسی وقت ختم ہو جائیں گے۔ مینڈک صرف دریا میں پائے جائیں گے۔"

10 فرعون نے کہا، "ٹھیک ہے، کل اُنہیں ختم کرو۔" موسیٰ نے کہا، "جیسا آپ کہتے ہیں ویسا ہی ہو گا۔ اِس طرح آپ کو معلوم ہو گا کہ ہمارے خدا کی مانند کوئی نہیں ہے۔ 11 مینڈک آپ، آپ کے گھروں، آپ کے عہدیداروں اور آپ کی قوم کو چھوڑ کر صرف دریا میں رہ جائیں گے۔"

12 موسیٰ اور ہارون فرعون کے پاس سے چلے گئے، اور موسیٰ نے رب سے منت کی کہ وہ مینڈکوں کے

وہ غول دُور کرے جو اُس نے فرعون کے خلاف بھیجے تھے۔ 13 رب نے اُس کی دعا سنی۔ گھروں، صحنوں اور کھیتوں میں مینڈک مر گئے۔ 14 لوگوں نے اُنہیں جمع کر کے اُن کے ڈھیر لگا دیئے۔ اُن کی بدبو پورے ملک میں پھیل گئی۔

15 لیکن جب فرعون نے دیکھا کہ مسئلہ حل ہو گیا ہے تو وہ پھر اکڑ گیا اور اُن کی نہ سنی۔ یوں رب کی بات درست نکلی۔

جوئیں

16 پھر رب نے موسیٰ سے کہا، ''ہارون سے کہنا کہ وہ اپنی لاٹھی سے زمین کی گرد کو مارے۔ جب وہ ایسا کرے گا تو پورے مصر کی گرد جوؤں میں بدل جائے گی۔''

17 اُنہوں نے ایسا ہی کیا۔ ہارون نے اپنی لاٹھی سے زمین کی گرد کو مارا تو پورے ملک کی گرد جوؤں میں بدل گئی۔ اُن کے غول جانوروں اور آدمیوں پر چھا گئے۔ 18 جادوگروں نے بھی اپنے جادو سے ایسا کرنے کی کوشش کی، لیکن وہ گرد سے جوئیں نہ بنا سکے۔ جوئیں آدمیوں اور جانوروں پر چھا گئیں۔ 19 جادوگروں نے فرعون سے کہا، ''اللہ کی قدرت نے یہ کیا ہے۔'' لیکن فرعون نے اُن کی نہ سنی۔ یوں رب کی بات درست نکلی۔

کاٹنے والی مکھیاں

20 پھر رب نے موسیٰ سے کہا، ''جب فرعون صبح سویرے دریا پر جائے تو تُو اُس کے راستے میں کھڑا ہو جانا۔ اُسے کہنا کہ رب فرماتا ہے، 'میری قوم کو جانے دے تاکہ وہ میری عبادت کر سکیں۔ 21 ورنہ مَیں تیرے اور تیرے عہدیداروں کے پاس، تیری قوم کے پاس اور تیرے گھروں میں کاٹنے والی مکھیاں بھیج دوں گا۔ مصریوں کے گھر مکھیوں سے بھر جائیں گے بلکہ جس زمین پر وہ کھڑے ہیں وہ بھی مکھیوں سے ڈھانکی جائے گی۔ 22 لیکن اُس وقت مَیں اپنی قوم کے ساتھ جو جشن میں رہتی ہے فرق سلوک کروں گا۔ وہاں ایک بھی کاٹنے والی مکھی نہیں ہو گی۔ اِس طرح تجھے پتا لگے گا کہ اِس ملک میں مَیں ہی رب ہوں۔ 23 مَیں اپنی قوم اور تیری قوم میں امتیاز کروں گا۔ کل ہی میری قدرت کا اظہار ہو گا'۔''

24 رب نے ایسا ہی کیا۔ کاٹنے والی مکھیوں کے غول فرعون کے محل، اُس کے عہدیداروں کے گھروں اور پورے مصر میں پھیل گئے۔ ملک کا ستیاناس ہو گیا۔

25 پھر فرعون نے موسیٰ اور ہارون کو بُلا کر کہا، ''چلو، اِسی ملک میں اپنے خدا کو قربانیاں پیش کرو۔'' 26 لیکن موسیٰ نے کہا، ''یہ مناسب نہیں ہے۔ جو قربانیاں ہم رب اپنے خدا کو پیش کریں گے وہ مصریوں کی نظر میں گھناؤنی ہیں۔ اگر ہم یہاں ایسا کریں تو کیا وہ ہمیں سنگسار نہیں کریں گے؟ 27 اِس لئے لازم ہے کہ ہم تین دن کا سفر کر کے ریگستان میں ہی رب اپنے خدا کو قربانیاں پیش کریں جس طرح اُس نے ہمیں حکم بھی دیا ہے۔''

28 فرعون نے جواب دیا، ''ٹھیک ہے، مَیں تمہیں جانے دوں گا تاکہ تم ریگستان میں رب اپنے خدا کو قربانیاں پیش کرو۔ لیکن تمہیں زیادہ دُور نہیں جانا ہے۔ اور میرے لئے بھی دعا کرنا۔''

29 موسیٰ نے کہا، ”ٹھیک، مَیں جاتے ہی رب سے دعا کروں گا۔ کل ہی مکھیاں فرعون، اُس کے عہدیداروں اور اُس کی قوم سے دُور ہو جائیں گی۔ لیکن ہمیں دوبارہ فریب نہ دینا بلکہ ہمیں جانے دینا تاکہ ہم رب کو قربانیاں پیش کر سکیں۔“

30 پھر موسیٰ فرعون کے پاس سے چلا گیا اور رب سے دعا کی۔ 31 رب نے موسیٰ کی دعا سنی۔ کاٹنے والی مکھیاں فرعون، اُس کے عہدیداروں اور اُس کی قوم سے دُور ہو گئیں۔ ایک بھی مکھی نہ رہی۔ 32 لیکن فرعون پھر اکڑ گیا۔ اُس نے اسرائیلیوں کو جانے نہ دیا۔

مویشیوں میں وبا

9 پھر رب نے موسیٰ سے کہا، ”فرعون کے پاس جا کر اُسے بتا کہ رب عبرانیوں کا خدا فرماتا ہے، 'میری قوم کو جانے دے تاکہ وہ میری عبادت کر سکیں۔' 2 اگر آپ انکار کریں اور اُنہیں روکتے رہیں 3 تو رب اپنی قدرت کا اظہار کر کے آپ کے مویشیوں میں بھیانک وبا پھیلا دے گا جو آپ کے گھوڑوں، گدھوں، اونٹوں، گائے بَیلوں، بھیڑ بکریوں اور مینڈھوں میں پھیل جائے گی۔ 4 لیکن رب اسرائیل اور مصر کے مویشیوں میں امتیاز کرے گا۔ اسرائیلیوں کا ایک بھی جانور نہیں مرے گا۔ 5 رب نے فیصلہ کر لیا ہے کہ وہ کل ہی ایسا کرے گا۔“

6 اگلے دن رب نے ایسا ہی کیا۔ مصر کے تمام مویشی مر گئے، لیکن اسرائیلیوں کا ایک بھی جانور نہ مرا۔ 7 فرعون نے کچھ لوگوں کو اُن کے پاس بھیج دیا تو پتا چلا کہ ایک بھی جانور نہیں مرا۔ تاہم فرعون اَڑا رہا۔ اُس نے اسرائیلیوں کو جانے نہ دیا۔

پھوڑے پھنسیاں

8 پھر رب نے موسیٰ اور ہارون سے کہا، ”اپنی مٹھیاں کسی بھٹی کی راکھ سے بھر کر فرعون کے پاس جاؤ۔ پھر موسیٰ فرعون کے سامنے یہ راکھ ہَوا میں اُڑا دے۔ 9 یہ راکھ باریک دُھول کا بادل بن جائے گی جو پورے ملک پر چھا جائے گا۔ اُس کے اثر سے لوگوں اور جانوروں کے جسموں پر پھوڑے پھنسیاں پھوٹ نکلیں گے۔“

10 موسیٰ اور ہارون نے ایسا ہی کیا۔ وہ کسی بھٹی سے راکھ لے کر فرعون کے سامنے کھڑے ہو گئے۔ موسیٰ نے راکھ کو ہَوا میں اُڑا دیا تو انسانوں اور جانوروں کے جسموں پر پھوڑے پھنسیاں نکل آئے۔ 11 اِس مرتبہ جادوگر موسیٰ کے سامنے کھڑے بھی نہ ہو سکے کیونکہ اُن کے جسموں پر بھی پھوڑے نکل آئے تھے۔ تمام مصریوں کا یہی حال تھا۔ 12 لیکن رب نے فرعون کو ضدی بنائے رکھا، اِس لئے اُس نے موسیٰ اور ہارون کی نہ سنی۔ یوں ویسا ہی ہوا جیسا رب نے موسیٰ کو بتایا تھا۔

اولے

13 اِس کے بعد رب نے موسیٰ سے کہا، ”صبح سویرے اُٹھ اور فرعون کے سامنے کھڑے ہو کر اُسے بتا کہ رب عبرانیوں کا خدا فرماتا ہے، 'میری قوم کو جانے دے تاکہ وہ میری عبادت کر سکیں۔ 14 ورنہ مَیں اپنی تمام آفتیں تجھ پر، تیرے عہدیداروں پر اور تیری قوم پر آنے دوں گا۔ پھر تُو جان لے گا کہ تمام دنیا میں مجھ جیسا کوئی نہیں ہے۔ 15 اگر مَیں چاہتا تو اپنی قدرت سے ایسی وبا پھیلا سکتا کہ تجھے اور تیری قوم کو دنیا سے مٹا دیا جاتا۔ 16 لیکن مَیں نے تجھے اِس لئے برپا کیا

ہے کہ تجھ پر اپنی قدرت کا اظہار کروں اور یوں تمام دنیا میں میرے نام کا پرچار کیا جائے۔ 17 تُو ابھی تک اپنے آپ کو سرفراز کر کے میری قوم کے خلاف ہے اور اُنہیں جانے نہیں دیتا۔ 18 اِس لئے کل مَیں اِسی وقت بھیانک قسم کے اولوں کا طوفان بھیج دوں گا۔ مصری قوم کی ابتدا سے لے کر آج تک مصر میں اولوں کا ایسا طوفان کبھی نہیں آیا ہو گا۔ 19 اپنے بندوں کو ابھی بھیجنا تاکہ وہ تیرے مویشیوں کو اور کھیتوں میں پڑے تیرے مال کو لا کر محفوظ کر لیں۔ کیونکہ جو بھی کھلے میدان میں رہے گا وہ اولوں سے مر جائے گا، خواہ انسان ہو یا حیوان‘۔“

20 فرعون کے کچھ عہدیدار رب کا پیغام سن کر ڈر گئے اور بھاگ کر اپنے جانوروں اور غلاموں کو گھروں میں لے آئے۔ 21 لیکن دوسروں نے رب کے پیغام کی پروا نہ کی۔ اُن کے جانور اور غلام باہر کھلے میدان میں رہے۔

22 رب نے موسیٰ سے کہا، ”اپنا ہاتھ آسمان کی طرف بڑھا دے۔ پھر مصر کے تمام انسانوں، جانوروں اور کھیتوں کے پودوں پر اولے پڑیں گے۔“ 23 موسیٰ نے اپنی لاٹھی آسمان کی طرف اُٹھائی تو رب نے ایک زبردست طوفان بھیج دیا۔ اولے پڑے، بجلی گری اور بادل گرجتے رہے۔ 24 اولے پڑتے رہے اور بجلی چمکتی رہی۔ مصری قوم کی ابتدا سے لے کر اب تک ایسے خطرناک اولے کبھی نہیں پڑے تھے۔ 25 انسانوں سے لے کر حیوانوں تک کھیتوں میں سب کچھ برباد ہو گیا۔ اولوں نے کھیتوں میں تمام پودے اور درخت بھی توڑ دیئے۔ 26 وہ صرف جشن کے علاقے میں نہ پڑے جہاں اسرائیلی آباد تھے۔

27 تب فرعون نے موسیٰ اور ہارون کو بُلایا۔ اُس نے کہا، ”اِس مرتبہ مَیں نے گناہ کیا ہے۔ رب حق پر ہے۔ مجھ سے اور میری قوم سے غلطی ہوئی ہے۔ 28 اولے اور اللہ کی گرجتی آوازیں حد سے زیادہ ہیں۔ رب سے دعا کرو تاکہ اولے رُک جائیں۔ اب مَیں تمہیں جانے دوں گا۔ اب سے تمہیں یہاں رہنا نہیں پڑے گا۔“

29 موسیٰ نے فرعون سے کہا، ”مَیں شہر سے نکل کر دونوں ہاتھ رب کی طرف اُٹھا کر دعا کروں گا۔ پھر گرج اور اولے رُک جائیں گے اور آپ جان لیں گے کہ پوری دنیا رب کی ہے۔ 30 لیکن مَیں جانتا ہوں کہ آپ اور آپ کے عہدیدار ابھی تک رب خدا کا خوف نہیں مانتے۔“

31 اُس وقت سَن کے پھول نکل چکے تھے اور جَو کی بالیں لگ گئی تھیں۔ اِس لئے یہ فصلیں تباہ ہو گئیں۔ 32 لیکن گیہوں اور ایک اَور قسم کی گندم جو بعد میں پکتی ہے برباد نہ ہوئی۔

33 موسیٰ فرعون کو چھوڑ کر شہر سے نکلا۔ اُس نے رب کی طرف اپنے ہاتھ اُٹھائے تو گرج، اولے اور بارش کا طوفان رُک گیا۔ 34 جب فرعون نے دیکھا کہ طوفان ختم ہو گیا ہے تو وہ اور اُس کے عہدیدار دوبارہ گناہ کر کے اکڑ گئے۔ 35 فرعون اَڑا رہا اور اسرائیلیوں کو جانے نہ دیا۔ ویسا ہی ہوا جیسا رب نے موسیٰ سے کہا تھا۔

ٹڈیاں

10 پھر رب نے موسیٰ سے کہا، ”فرعون کے پاس جا، کیونکہ مَیں نے اُس کا اور اُس کے درباریوں کا دل سخت کر دیا ہے تاکہ اُن کے درمیان اپنے معجزوں اور اپنی قدرت کا اظہار کر سکوں 2 اور تم

اپنے بیٹے بیٹیوں اور پوتے پوتیوں کو سنا سکو کہ مَیں نے مصریوں کے ساتھ کیا سلوک کیا ہے اور اُن کے درمیان کس طرح کے معجزے کر کے اپنی قدرت کا اظہار کیا ہے۔ یوں تم جان لو گے کہ مَیں رب ہوں۔"

3 موسیٰ اور ہارون فرعون کے پاس گئے۔ اُنہوں نے اُس سے کہا، "رب عبرانیوں کے خدا کا فرمان ہے، 'تُو کب تک میرے سامنے ہتھیار ڈالنے سے انکار کرے گا؟ میری قوم کو میری عبادت کرنے کے لئے جانے دے، 4 ورنہ مَیں کل تیرے ملک میں ٹڈیاں لاؤں گا۔ 5 اُن کے غول زمین پر یوں چھا جائیں گے کہ زمین نظر ہی نہیں آئے گی۔ جو کچھ اولوں نے تباہ نہیں کیا اُسے وہ چٹ کر جائیں گی۔ بچے ہوئے درختوں کے پتے بھی ختم ہو جائیں گے۔ 6 تیرے محل، تیرے عہدیداروں اور باقی لوگوں کے گھر اُن سے بھر جائیں گے۔ جب سے مصری اِس ملک میں آباد ہوئے ہیں تم نے کبھی ٹڈیوں کا ایسا سخت حملہ نہیں دیکھا ہو گا'۔" یہ کہہ کر موسیٰ پلٹ کر وہاں سے چلا گیا۔

7 اِس پر درباریوں نے فرعون سے بات کی، "ہم کب تک اِس مرد کے جال میں پھنسے رہیں؟ اسرائیلیوں کو رب اپنے خدا کی عبادت کرنے کے لئے جانے دیں۔ کیا آپ کو ابھی تک معلوم نہیں کہ مصر برباد ہو گیا ہے؟"

8 تب موسیٰ اور ہارون کو فرعون کے پاس بُلایا گیا۔ اُس نے اُن سے کہا، "جاؤ، اپنے خدا کی عبادت کرو۔ لیکن یہ بتاؤ کہ کون کون ساتھ جائے گا؟" 9 موسیٰ نے جواب دیا، "ہمارے جوان اور بوڑھے ساتھ جائیں گے۔ ہم اپنے بیٹے بیٹیوں، بھیڑ بکریوں اور گائے بَیلوں کو بھی ساتھ لے کر جائیں گے۔ ہم سب کے سب جائیں گے، کیونکہ ہمیں رب کی عید منانی ہے۔"

10 فرعون نے طنزاً کہا، "ٹھیک ہے، جاؤ اور رب تمہارے ساتھ ہو۔ نہیں، مَیں کس طرح تم سب کو بال بچوں سمیت جانے دے سکتا ہوں؟ تم نے کوئی بُرا منصوبہ بنایا ہے۔ 11 نہیں، صرف مرد جا کر رب کی عبادت کر سکتے ہیں۔ تم نے تو یہی درخواست کی تھی۔" تب موسیٰ اور ہارون کو فرعون کے سامنے سے نکال دیا گیا۔

12 پھر رب نے موسیٰ سے کہا، "مصر پر اپنا ہاتھ اُٹھا تاکہ ٹڈیاں آ کر مصر کی سرزمین پر پھیل جائیں۔ جو کچھ بھی کھیتوں میں اولوں سے بچ گیا ہے اُسے وہ کھا جائیں گی۔"

13 موسیٰ نے اپنی لاٹھی مصر پر اُٹھائی تو رب نے مشرق سے آندھی چلائی جو سارا دن اور ساری رات چلتی رہی اور اگلی صبح تک مصر میں ٹڈیاں پہنچائیں۔ 14 بےشمار ٹڈیاں پورے ملک پر حملہ کر کے ہر جگہ بیٹھ گئیں۔ اِس سے پہلے یا بعد میں کبھی بھی ٹڈیوں کا اِتنا سخت حملہ نہ ہوا تھا۔ 15 اُنہوں نے زمین کو یوں ڈھانک لیا کہ وہ کالی نظر آنے لگی۔ جو کچھ بھی اولوں سے بچ گیا تھا چاہے کھیتوں کے پودے یا درختوں کے پھل تھے اُنہوں نے کھا لیا۔ مصر میں ایک بھی درخت یا پودا نہ رہا جس کے پتے بچ گئے ہوں۔

16 تب فرعون نے موسیٰ اور ہارون کو جلدی سے بُلوایا۔ اُس نے کہا، "مَیں نے تمہارے خدا کا اور تمہارا گناہ کیا ہے۔ 17 اب ایک اَور مرتبہ میرا گناہ معاف کرو اور رب اپنے خدا سے دعا کرو تاکہ موت کی یہ حالت مجھ سے دُور ہو جائے۔"

18 موسیٰ نے محل سے نکل کر رب سے دعا کی۔ 19 جواب میں رب نے ہَوا کا رُخ بدل دیا۔ اُس نے

مغرب سے تیز آندھی چلائی جس نے ٹڈیوں کو اُڑا کر بحرِ قُلزم میں ڈال دیا۔ مصر میں ایک بھی ٹڈی نہ رہی۔ 20 لیکن رب نے ہونے دیا کہ فرعون پھر اَڑ گیا۔ اُس نے اسرائیلیوں کو جانے نہ دیا۔

اندھیرا

21 اِس کے بعد رب نے موسیٰ سے کہا، ”اپنا ہاتھ آسمان کی طرف اُٹھا تو مصر پر اندھیرا چھا جائے گا۔ اِتنا اندھیرا ہو گا کہ بندہ اُسے چھو سکے گا۔“ 22 موسیٰ نے اپنا ہاتھ آسمان کی طرف اُٹھایا تو تین دن تک مصر پر گہرا اندھیرا چھایا رہا۔ 23 تین دن تک لوگ نہ ایک دوسرے کو دیکھ سکے، نہ کہیں جا سکے۔ لیکن جہاں اسرائیلی رہتے تھے وہاں روشنی تھی۔

24 تب فرعون نے موسیٰ کو پھر بُلوایا اور کہا، ”جاؤ، رب کی عبادت کرو! تم اپنے ساتھ بال بچوں کو بھی لے جا سکتے ہو۔ صرف اپنی بھیڑ بکریاں اور گائے بَیل پیچھے چھوڑ دینا۔“ 25 موسیٰ نے جواب دیا، ”کیا آپ ہی ہمیں قربانیوں کے لئے جانور دیں گے تاکہ اُنہیں رب اپنے خدا کو پیش کریں؟ 26 یقیناً نہیں۔ اِس لئے لازم ہے کہ ہم اپنے جانوروں کو ساتھ لے کر جائیں۔ ایک کُھر بھی پیچھے نہیں چھوڑا جائے گا، کیونکہ ابھی تک ہمیں معلوم نہیں کہ رب کی عبادت کے لئے کن کن جانوروں کی ضرورت ہو گی۔ یہ اُس وقت ہی پتا چلے گا جب ہم منزلِ مقصود پر پہنچیں گے۔ اِس لئے ضروری ہے کہ ہم سب کو اپنے ساتھ لے کر جائیں۔“

27 لیکن رب کی مرضی کے مطابق فرعون اَڑ گیا۔ اُس نے اُنہیں جانے نہ دیا۔ 28 اُس نے موسیٰ سے کہا، ”دفع ہو جا۔ خبردار! پھر کبھی اپنی شکل نہ دکھانا، ورنہ تجھے موت کے حوالے کر دیا جائے گا۔“ 29 موسیٰ نے کہا، ”ٹھیک ہے، آپ کی مرضی۔ مَیں پھر کبھی آپ کے سامنے نہیں آؤں گا۔“

آخری سزا کا اعلان

11 تب رب نے موسیٰ سے کہا، ”اب مَیں فرعون اور مصر پر آخری آفت لانے کو ہوں۔ اِس کے بعد وہ تمہیں جانے دے گا بلکہ تمہیں زبردستی نکال دے گا۔ 2 اسرائیلیوں کو بتا دینا کہ ہر مرد اپنے پڑوسی اور ہر عورت اپنی پڑوسن سے سونے چاندی کی چیزیں مانگ لے۔“ 3 (رب نے مصریوں کے دل اسرائیلیوں کی طرف مائل کر دیئے تھے۔ وہ فرعون کے عہدیداروں سمیت خاص کر موسیٰ کی بڑی عزت کرتے تھے)۔

4 موسیٰ نے کہا، ”رب فرماتا ہے، 'آج آدھی رات کے وقت مَیں مصر میں سے گزروں گا۔ 5 تب بادشاہ کے پہلوٹھے سے لے کر چکّی پیسنے والی نوکرانی کے پہلوٹھے تک مصریوں کا ہر پہلوٹھا مر جائے گا۔ چوپائیوں کے پہلوٹھے بھی مر جائیں گے۔ 6 مصر کی سرزمین پر ایسا رونا پیٹنا ہو گا کہ نہ ماضی میں کبھی ہوا، نہ مستقبل میں کبھی ہو گا۔ 7 لیکن اسرائیلی اور اُن کے جانور بچے رہیں گے۔ کُتا بھی اُن پر نہیں بھونکے گا۔ اِس طرح تم جان لو گے کہ رب اسرائیلیوں کی نسبت مصریوں سے فرق سلوک کرتا ہے'۔“ 8 موسیٰ نے یہ کچھ فرعون کو بتایا پھر کہا، ”اُس وقت آپ کے تمام عہدیدار آ کر میرے سامنے جھک جائیں گے اور منت کریں گے، 'اپنے پیروکاروں کے ساتھ چلے جائیں۔' تب مَیں چلا ہی جاؤں گا۔“ یہ کہہ کر موسیٰ فرعون کے پاس

سے چلا گیا۔ وہ بڑے غصے میں تھا۔

9 رب نے موسیٰ سے کہا تھا، ”فرعون تمہاری نہیں سنے گا۔ کیونکہ لازم ہے کہ مَیں مصر میں اپنی قدرت کا مزید اظہار کروں۔“ 10 گو موسیٰ اور ہارون نے فرعون کے سامنے یہ تمام معجزے دکھائے، لیکن رب نے فرعون کو ضدی بنائے رکھا، اِس لئے اُس نے اسرائیلیوں کو ملک چھوڑنے نہ دیا۔

فسح کی عید

12 پھر رب نے مصر میں موسیٰ اور ہارون سے کہا، 2 ”اب سے یہ مہینہ تمہارے لئے سال کا پہلا مہینہ ہو۔“ 3 اسرائیل کی پوری جماعت کو بتانا کہ اِس مہینے کے دسویں دن ہر خاندان کا سرپرست اپنے گھرانے کے لئے لیلا یعنی بھیڑ یا بکری کا بچہ حاصل کرے۔ 4 اگر گھرانے کے افراد پورا جانور کھانے کے لئے کم ہوں تو وہ اپنے سب سے قریبی پڑوسی کے ساتھ مل کر لیلا حاصل کریں۔ اِتنے لوگ اُس میں سے کھائیں کہ سب کے لئے کافی ہو اور پورا جانور کھایا جائے۔ 5 اِس کے لئے ایک سال کا نر بچہ چن لینا جس میں نقص نہ ہو۔ وہ بھیڑ یا بکری کا بچہ ہو سکتا ہے۔

6 مہینے کے 14ویں دن تک اُس کی دیکھ بھال کرو۔ اُس دن تمام اسرائیلی سورج کے غروب ہوتے وقت اپنے لیلے ذبح کریں۔ 7 ہر خاندان اپنے جانور کا کچھ خون جمع کر کے اُسے اُس گھر کے دروازے کی چوکھٹ پر لگائے جہاں لیلا کھایا جائے گا۔ یہ خون چوکھٹ کے اوپر والے حصے اور دائیں بائیں کے بازوؤں پر لگایا جائے۔ 8 لازم ہے کہ لوگ جانور کو بھون کر اُسی رات کھائیں۔ ساتھ ہی وہ کڑوا ساگ پات اور بےخمیری روٹیاں بھی کھائیں۔ 9 لیلے کا گوشت کچا نہ کھانا، نہ اُسے پانی میں اُبالنا بلکہ پورے جانور کو سر، پیروں اور اندرونی حصوں سمیت آگ پر بھوننا۔ 10 لازم ہے کہ پورا گوشت اُسی رات کھایا جائے۔ اگر کچھ صبح تک بچ جائے تو اُسے جلانا ہے۔ 11 کھانا کھاتے وقت ایسا لباس پہننا جیسے تم سفر پر جا رہے ہو۔ اپنے جوتے پہنے رکھنا اور ہاتھ میں سفر کے لئے لاٹھی لئے ہوئے تم اُسے جلدی جلدی کھانا۔ رب کے فسح کی عید یوں منانا۔

12 مَیں آج رات مصر میں سے گزروں گا اور ہر پہلوٹھے کو جان سے مار دوں گا، خواہ انسان کا ہو یا حیوان کا۔ یوں مَیں جو رب ہوں مصر کے تمام دیوتاؤں کی عدالت کروں گا۔ 13 لیکن تمہارے گھروں پر لگا ہوا خون تمہارا خاص نشان ہو گا۔ جس جس گھر کے دروازے پر مَیں وہ خون دیکھوں گا اُسے چھوڑتا جاؤں گا۔ جب مَیں مصر پر حملہ کروں گا تو مہلک وبا تم تک نہیں پہنچے گی۔ 14 آج کی رات کو ہمیشہ یاد رکھنا۔ اِسے نسل در نسل اور ہر سال رب کی خاص عید کے طور پر منانا۔

بےخمیری روٹی کی عید

15 سات دن تک بےخمیری روٹی کھانا ہے۔ پہلے دن اپنے گھروں سے تمام خمیر نکال دینا۔ اگر کوئی اِن سات دنوں کے دوران خمیر کھائے تو اُسے قوم میں سے مٹایا جائے۔ 16 اِس عید کے پہلے اور آخری دن مقدّس اجتماع منعقد کرنا۔ اِن تمام دنوں کے دوران کام نہ کرنا۔ صرف ایک کام کی اجازت ہے اور وہ ہے اپنا کھانا تیار کرنا۔ 17 بےخمیری روٹی کی عید منانا لازم ہے، کیونکہ اُس دن مَیں تمہارے متعدد خاندانوں کو

مصر سے نکال لایا۔ اِس لئے یہ دن نسل در نسل ہر سال یاد رکھنا۔ 18 پہلے مہینے کے 14ویں دن کی شام سے لے کر 21ویں دن کی شام تک صرف بےخمیری روٹی کھانا۔ 19 سات دن تک تمہارے گھروں میں خمیر نہ پایا جائے۔ جو بھی اِس دوران خمیر کھائے اُسے اسرائیل کی جماعت میں سے مٹایا جائے، خواہ وہ اسرائیلی شہری ہو یا اجنبی۔ 20 غرض، اِس عید کے دوران خمیر نہ کھانا۔ جہاں بھی تم رہتے ہو وہاں بےخمیری روٹی ہی کھانا ہے۔

پہلوٹھوں کی ہلاکت

21 پھر موسیٰ نے تمام اسرائیلی بزرگوں کو بُلا کر اُن سے کہا، ”جاؤ، اپنے خاندانوں کے لئے بھیڑ یا بکری کے بچے چن کر اُنہیں فسح کی عید کے لئے ذبح کرو۔ 22 زوفے کا گُچھا لے کر اُسے خون سے بھرے ہوئے باسن میں ڈبو دینا۔ پھر اُسے لے کر خون کو چوکھٹ کے اوپر والے حصے اور دائیں بائیں کے بازوؤں پر لگا دینا۔ صبح تک کوئی اپنے گھر سے نہ نکلے۔ 23 جب رب مصریوں کو مار ڈالنے کے لئے ملک میں سے گزرے گا تو وہ چوکھٹ کے اوپر والے حصے اور دائیں بائیں کے بازوؤں پر لگا ہوا خون دیکھ کر اُن گھروں کو چھوڑ دے گا۔ وہ ہلاک کرنے والے فرشتے کو اجازت نہیں دے گا کہ وہ تمہارے گھروں میں جا کر تمہیں ہلاک کرے۔

24 تم اپنی اولاد سمیت ہمیشہ اِن ہدایات پر عمل کرنا۔ 25 یہ رسم اُس وقت بھی ادا کرنا جب تم اُس ملک میں پہنچو گے جو رب تمہیں دے گا۔ 26 اور جب تمہارے بچے تم سے پوچھیں کہ ہم یہ عید کیوں مناتے ہیں 27 تو اُن سے کہو، ’یہ فسح کی قربانی ہے جو ہم رب کو پیش کرتے ہیں۔ کیونکہ جب رب مصریوں کو ہلاک کر رہا تھا تو اُس نے ہمارے گھروں کو چھوڑ دیا تھا‘۔“

یہ سن کر اسرائیلیوں نے اللہ کو سجدہ کیا۔ 28 پھر اُنہوں نے سب کچھ ویسا ہی کیا جیسا رب نے موسیٰ اور ہارون کو بتایا تھا۔

29 آدھی رات کو رب نے بادشاہ کے پہلوٹھے سے لے کر جیل کے قیدی کے پہلوٹھے تک مصریوں کے تمام پہلوٹھوں کو جان سے مار دیا۔ چوپائیوں کے پہلوٹھے بھی مر گئے۔ 30 اُس رات مصر کے ہر گھر میں کوئی نہ کوئی مر گیا۔ فرعون، اُس کے عہدیدار اور مصر کے تمام لوگ جاگ اُٹھے اور زور زور سے رونے اور چیخنے لگے۔

اسرائیلیوں کی ہجرت

31 ابھی رات تھی کہ فرعون نے موسیٰ اور ہارون کو بُلا کر کہا، ”اب تم اور باقی اسرائیلی میری قوم میں سے نکل جاؤ۔ اپنی درخواست کے مطابق رب کی عبادت کرو۔ 32 جس طرح تم چاہتے ہو اپنی بھیڑ بکریوں کو بھی اپنے ساتھ لے جاؤ۔ اور مجھے بھی برکت دینا۔“ 33 باقی مصریوں نے بھی اسرائیلیوں پر زور دے کر کہا، ”جلدی جلدی ملک سے نکل جاؤ، ورنہ ہم سب مر جائیں گے۔“

34 اسرائیلیوں کے گوندھے ہوئے آٹے میں خمیر نہیں تھا۔ اُنہوں نے اُسے گوندھنے کے برتنوں میں رکھ کر اپنے کپڑوں میں لپیٹ لیا اور سفر کرتے وقت اپنے کندھوں پر رکھ لیا۔ 35 اسرائیلی موسیٰ کی ہدایت پر عمل کر کے اپنے مصری پڑوسیوں کے پاس گئے اور اُن سے کپڑے اور سونے چاندی کی چیزیں مانگیں۔ 36 رب نے مصریوں کے دلوں کو اسرائیلیوں کی طرف مائل کر دیا

تھا، اِس لئے اُنہوں نے اُن کی ہر درخواست پوری کی۔ یوں اسرائیلیوں نے مصریوں کو لُوٹ لیا۔

37 اسرائیلی رَعمسیس سے روانہ ہو کر سُکات پہنچ گئے۔ عورتوں اور بچوں کو چھوڑ کر اُن کے 6 لاکھ مرد تھے۔ 38 وہ اپنے بھیڑ بکریوں اور گائے بَیلوں کے بڑے بڑے ریوڑ بھی ساتھ لے گئے۔ بہت سے ایسے لوگ بھی اُن کے ساتھ نکلے جو اسرائیلی نہیں تھے۔ 39 راستے میں اُنہوں نے اُس بےخمیری آٹے سے روٹیاں بنائیں جو وہ ساتھ لے کر نکلے تھے۔ آٹے میں اِس لئے خمیر نہیں تھا کہ اُنہیں اِتنی جلدی سے مصر سے نکال دیا گیا تھا کہ کھانا تیار کرنے کا وقت ہی نہ ملا تھا۔

40 اسرائیلی 430 سال تک مصر میں رہے تھے۔ 41 430 سال کے عین بعد، اُسی دن رب کے یہ تمام خاندان مصر سے نکلے۔ 42 اُس خاص رات رب نے خود پہرا دیا تاکہ اسرائیلی مصر سے نکل سکیں۔ اِس لئے تمام اسرائیلیوں کے لئے لازم ہے کہ وہ نسل درنسل اِس رات رب کی تعظیم میں جاگتے رہیں، وہ بھی اور اُن کے بعد کی اولاد بھی۔

فسح کی عید کی ہدایات

43 رب نے موسیٰ اور ہارون سے کہا، ”فسح کی عید کے یہ اصول ہیں:

کسی بھی پردیسی کو فسح کی عید کا کھانا کھانے کی اجازت نہیں ہے۔ 44 اگر تم نے کسی غلام کو خرید کر اُس کا ختنہ کیا ہے تو وہ فسح کا کھانا کھا سکتا ہے۔ 45 لیکن غیر شہری یا مزدور کو فسح کا کھانا کھانے کی اجازت نہیں ہے۔ 46 یہ کھانا ایک ہی گھر کے اندر کھانا ہے۔ نہ گوشت گھر سے باہر لے جانا، نہ لیلے کی کسی ہڈی کو توڑنا۔ 47 لازم ہے کہ اسرائیل کی پوری جماعت یہ عید منائے۔ 48 اگر کوئی پردیسی تمہارے ساتھ رہتا ہے جو فسح کی عید میں شرکت کرنا چاہے تو لازم ہے کہ پہلے اُس کے گھرانے کے ہر مرد کا ختنہ کیا جائے۔ تب وہ اسرائیلی کی طرح کھانے میں شریک ہو سکتا ہے۔ لیکن جس کا ختنہ نہ ہوا اُسے فسح کا کھانا کھانے کی اجازت نہیں ہے۔ 49 یہی اصول ہر ایک پر لاگو ہو گا، خواہ وہ اسرائیلی ہو یا پردیسی۔“

50 تمام اسرائیلیوں نے ویسا ہی کیا جیسا رب نے موسیٰ اور ہارون سے کہا تھا۔ 51 اُسی دن رب تمام اسرائیلیوں کو خاندانوں کی ترتیب کے مطابق مصر سے نکال لایا۔

یہ عید نجات کی یاد دلاتی ہے

13 رب نے موسیٰ سے کہا، 2 ”اسرائیلیوں کے ہر پہلوٹھے کو میرے لئے مخصوص و مقدّس کرنا ہے۔ ہر پہلا نر بچہ میرا ہی ہے، خواہ انسان کا ہو یا حیوان کا۔“ 3 پھر موسیٰ نے لوگوں سے کہا، ”اِس دن کو یاد رکھو جب تم رب کی عظیم قدرت کے باعث مصر کی غلامی سے نکلے۔ اِس دن کوئی چیز نہ کھانا جس میں خمیر ہو۔ 4 آج ہی ابیب کے مہینے[a] میں تم مصر سے روانہ ہو رہے ہو۔ 5 رب نے تمہارے باپ دادا سے قسم کھا کر وعدہ کیا ہے کہ وہ تم کو کنعانی، حِتّی، اموری، حِوّی اور یبوسی قوموں کا ملک دے گا، ایک ایسا ملک جس میں دودھ اور شہد کی کثرت ہے۔ جب رب تمہیں اُس ملک میں پہنچا دے گا تو لازم ہے کہ تم اِسی مہینے میں یہ رسم مناؤ۔ 6 سات دن بےخمیری روٹی کھاؤ۔ ساتویں دن رب کی تعظیم میں عید مناؤ۔ 7 سات دن خمیری روٹی نہ

[a] مارچ تا اپریل۔

کھانا۔ کہیں بھی خمیر نہ پایا جائے۔ پورے ملک میں خمیر کا نام و نشان تک نہ ہو۔

8 اُس دن اپنے بیٹے سے یہ کہو، 'مَیں یہ عید اُس کام کی خوشی میں مناتا ہوں جو رب نے میرے لئے کیا جب مَیں مصر سے نکلا۔' 9 یہ عید تمہارے ہاتھ یا پیشانی پر نشان کی مانند ہو جو تمہیں یاد دلائے کہ رب کی شریعت کو تمہارے ہونٹوں پر رہنا ہے۔ کیونکہ رب تمہیں اپنی عظیم قدرت سے مصر سے نکال لایا۔ 10 اِس دن کی یاد ہر سال ٹھیک وقت پر منانا۔

پہلوٹھوں کی مخصوصیت

11 رب تمہیں کنعانیوں کے اُس ملک میں لے جائے گا جس کا وعدہ اُس نے قسم کھا کر تم اور تمہارے باپ دادا سے کیا ہے۔ 12 لازم ہے کہ وہاں پہنچ کر تم اپنے تمام پہلوٹھوں کو رب کے لئے مخصوص کرو۔ تمہارے مویشیوں کے تمام پہلوٹھے بھی رب کی ملکیت ہیں۔ 13 اگر تم اپنا پہلوٹھا گدھا خود رکھنا چاہو تو رب کو اُس کے بدلے بھیڑ یا بکری کا بچہ پیش کرو۔ لیکن اگر تم اُسے رکھنا نہیں چاہتے تو اُس کی گردن توڑ ڈالو۔ لیکن انسان کے پہلوٹھوں کے لئے ہر صورت میں عوضی دینا ہے۔

14 آنے والے دنوں میں جب تمہارا بیٹا پوچھے کہ اِس کا کیا مطلب ہے تو اُسے جواب دینا، 'رب اپنی عظیم قدرت سے ہمیں مصر کی غلامی سے نکال لایا۔ 15 جب فرعون نے اکڑ کر ہمیں جانے نہ دیا تو رب نے مصر کے تمام انسانوں اور حیوانوں کے پہلوٹھوں کو مار ڈالا۔ اِس وجہ سے مَیں اپنے جانوروں کا ہر پہلا بچہ رب کو قربان کرتا اور اپنے ہر پہلوٹھے کے لئے عوضی دیتا ہوں۔' 16 یہ دستور تمہارے ہاتھ اور پیشانی پر نشان کی مانند ہو جو تمہیں یاد دلائے کہ رب ہمیں اپنی قدرت سے مصر سے نکال لایا۔"

مصر سے نکلنے کا راستہ

17 جب فرعون نے اسرائیلی قوم کو جانے دیا تو اللہ اُنہیں فلستیوں کے علاقے میں سے گزرنے والے راستے سے لے کر نہ گیا، اگرچہ اُس پر چلتے ہوئے وہ جلد ہی ملکِ کنعان پہنچ جاتے۔ بلکہ رب نے کہا، "اگر اُس راستے پر چلیں گے تو اُنہیں دوسروں سے لڑنا پڑے گا۔ ایسا نہ ہو کہ وہ اِس وجہ سے اپنا ارادہ بدل کر مصر لوٹ جائیں۔" 18 اِس لئے اللہ اُنہیں دوسرے راستے سے لے کر گیا، اور وہ ریگستان کے راستے سے بحرِ قُلزم کی طرف بڑھے۔ مصر سے نکلتے وقت مرد مسلح تھے۔ 19 موسیٰ یوسف کا تابوت بھی اپنے ساتھ لے گیا، کیونکہ یوسف نے اسرائیلیوں کو قسم دلا کر کہا تھا، "اللہ یقیناً تمہاری دیکھ بھال کر کے وہاں لے جائے گا۔ اُس وقت میری ہڈیوں کو بھی اُٹھا کر ساتھ لے جانا۔"

20 اسرائیلیوں نے سُکات کو چھوڑ کر ایتام میں اپنے خیمے لگائے۔ ایتام ریگستان کے کنارے پر تھا۔ 21 رب اُن کے آگے آگے چلتا گیا، دن کے وقت بادل کے ستون میں تاکہ اُنہیں راستے کا پتا لگے اور رات کے وقت آگ کے ستون میں تاکہ اُنہیں روشنی ملے۔ یوں وہ دن اور رات سفر کر سکتے تھے۔ 22 دن کے وقت بادل کا ستون اور رات کے وقت آگ کا ستون اُن کے سامنے رہا۔ وہ کبھی بھی اپنی جگہ سے نہ ہٹا۔

اسرائیل سمندر میں سے گزرتا ہے

14 تب رب نے موسیٰ سے کہا، 2 ”اسرائیلیوں کو کہہ دینا کہ وہ پیچھے مُڑ کر مجدال اور سمندر کے بیچ یعنی فی ہخیروت کے نزدیک رُک جائیں۔ وہ بعل صفون کے مقابل ساحل پر اپنے خیمے لگائیں۔ 3 یہ دیکھ کر فرعون سمجھے گا کہ اسرائیلی راستہ بھول کر آوارہ پھر رہے ہیں اور کہ ریگستان نے چاروں طرف اُنہیں گھیر رکھا ہے۔ 4 پھر مَیں فرعون کو دوبارہ اَڑ جانے دوں گا، اور وہ اسرائیلیوں کا پیچھا کرے گا۔ لیکن مَیں فرعون اور اُس کی پوری فوج پر اپنا جلال ظاہر کروں گا۔ مصری جان لیں گے کہ مَیں ہی رب ہوں۔“ اسرائیلیوں نے ایسا ہی کیا۔

5 جب مصر کے بادشاہ کو اطلاع دی گئی کہ اسرائیلی ہجرت کر گئے ہیں تو اُس نے اور اُس کے درباریوں نے اپنا خیال بدل کر کہا، ”ہم نے کیا کِیا ہے؟ ہم نے اُنہیں جانے دیا ہے، اور اب ہم اُن کی خدمت سے محروم ہو گئے ہیں۔“ 6 چنانچہ بادشاہ نے اپنا جنگی رتھ تیار کروایا اور اپنی فوج کو لے کر نکلا۔ 7 وہ 600 بہترین قسم کے رتھ اور مصر کے باقی تمام رتھوں کو ساتھ لے گیا۔ تمام رتھوں پر افسران مقرر تھے۔ 8 رب نے مصر کے بادشاہ فرعون کو دوبارہ اَڑ جانے دیا تھا، اِس لئے جب اسرائیلی بڑے اختیار کے ساتھ نکل رہے تھے تو وہ اُن کا تعاقب کرنے لگا۔ 9 اسرائیلیوں کا پیچھا کرتے کرتے فرعون کے تمام گھوڑے، رتھ، سوار اور فوجی اُن کے قریب پہنچے۔ اسرائیلی بحرِ قُلزم کے ساحل پر بعل صفون کے مقابل فی ہخیروت کے نزدیک خیمے لگا چکے تھے۔

10 جب اسرائیلیوں نے فرعون اور اُس کی فوج کو اپنی طرف بڑھتے دیکھا تو وہ سخت گھبرا گئے اور مدد کے لئے رب کے سامنے چیخنے چلّانے لگے۔ 11 اُنہوں نے موسیٰ سے کہا، ”کیا مصر میں قبروں کی کمی تھی کہ آپ ہمیں ریگستان میں لے آئے ہیں؟ ہمیں مصر سے نکال کر آپ نے ہمارے ساتھ کیا کِیا ہے؟ 12 کیا ہم نے مصر میں آپ سے درخواست نہیں کی تھی کہ مہربانی کر کے ہمیں چھوڑ دیں، ہمیں مصریوں کی خدمت کرنے دیں؟ یہاں آ کر ریگستان میں مر جانے کی نسبت بہتر ہوتا کہ ہم مصریوں کے غلام رہتے۔“

13 لیکن موسیٰ نے جواب دیا، ”مت گھبراؤ۔ آرام سے کھڑے رہو اور دیکھو کہ رب تمہیں آج کس طرح بچائے گا۔ آج کے بعد تم اِن مصریوں کو پھر کبھی نہیں دیکھو گے۔ 14 رب تمہارے لئے لڑے گا۔ تمہیں بس، چپ رہنا ہے۔“

15 پھر رب نے موسیٰ سے کہا، ”تُو میرے سامنے کیوں چیخ رہا ہے؟ اسرائیلیوں کو آگے بڑھنے کا حکم دے۔ 16 اپنی لاٹھی کو پکڑ کر اُسے سمندر کے اوپر اُٹھا تو وہ دو حصوں میں بٹ جائے گا۔ اسرائیلی خشک زمین پر سمندر میں سے گزریں گے۔ 17 مَیں مصریوں کو اَڑے رہنے دوں گا تاکہ وہ اسرائیلیوں کا پیچھا کریں۔ پھر مَیں فرعون، اُس کی ساری فوج، اُس کے رتھوں اور اُس کے سواروں پر اپنا جلال ظاہر کروں گا۔ 18 جب مَیں فرعون، اُس کے رتھوں اور اُس کے سواروں پر اپنا جلال ظاہر کروں گا تو مصری جان لیں گے کہ مَیں ہی رب ہوں۔“

19 اللہ کا فرشتہ اسرائیلی لشکر کے آگے آگے چل رہا تھا۔ اب وہ وہاں سے ہٹ کر اُن کے پیچھے کھڑا ہو گیا۔ بادل کا ستون بھی لوگوں کے آگے سے ہٹ کر اُن کے پیچھے جا کھڑا ہوا۔ 20 اِس طرح بادل مصریوں اور اسرائیلیوں کے لشکروں کے درمیان آ گیا۔ پوری رات

مصریوں کی طرف اندھیرا ہی اندھیرا تھا جبکہ اسرائیلیوں کی طرف روشنی تھی۔ اِس لئے مصری پوری رات کے دوران اسرائیلیوں کے قریب نہ آ سکے۔

21 موسیٰ نے اپنا ہاتھ سمندر کے اوپر اُٹھایا تو رب نے مشرق سے تیز آندھی چلائی۔ آندھی تمام رات چلتی رہی۔ اُس نے سمندر کو پیچھے ہٹا کر اُس کی تہہ خشک کر دی۔ سمندر دو حصوں میں بٹ گیا 22 تو اسرائیلی سمندر میں سے خشک زمین پر چلتے ہوئے گزر گئے۔ اُن کے دائیں اور بائیں طرف پانی دیوار کی طرح کھڑا رہا۔

23 جب مصریوں کو پتا چلا تو فرعون کے تمام گھوڑے، رتھ اور گھڑسوار بھی اُن کے پیچھے پیچھے سمندر میں چلے گئے۔ 24 صبح سویرے ہی رب نے بادل اور آگ کے ستون سے مصر کی فوج پر نگاہ کی اور اُس میں ابتری پیدا کر دی۔ 25 اُن کے رتھوں کے پہیئے نکل گئے تو اُن پر قابو پانا مشکل ہو گیا۔ مصریوں نے کہا، ”آؤ، ہم اسرائیلیوں سے بھاگ جائیں، کیونکہ رب اُن کے ساتھ ہے۔ وہی مصر کا مقابلہ کر رہا ہے۔“

26 تب رب نے موسیٰ سے کہا، ”اپنا ہاتھ سمندر کے اوپر اُٹھا۔ پھر پانی واپس آ کر مصریوں، اُن کے رتھوں اور گھڑسواروں کو ڈبو دے گا۔“ 27 موسیٰ نے اپنا ہاتھ سمندر کے اوپر اُٹھایا تو دن نکلتے وقت پانی معمول کے مطابق بہنے لگا، اور جس طرف مصری بھاگ رہے تھے وہاں پانی ہی پانی تھا۔ یوں رب نے اُنہیں سمندر میں بہا کر غرق کر دیا۔ 28 پانی واپس آ گیا۔ اُس نے رتھوں اور گھڑسواروں کو ڈھانک لیا۔ فرعون کی پوری فوج جو اسرائیلیوں کا تعاقب کر رہی تھی ڈوب کر تباہ ہو گئی۔ اُن میں سے ایک بھی نہ بچا۔ 29 لیکن اسرائیلی خشک زمین پر سمندر میں سے گزرے۔ اُن کے دائیں اور بائیں طرف پانی دیوار کی طرح کھڑا رہا۔

30 اُس دن رب نے اسرائیلیوں کو مصریوں سے بچایا۔ مصریوں کی لاشیں اُنہیں ساحل پر نظر آئیں۔ 31 جب اسرائیلیوں نے رب کی یہ عظیم قدرت دیکھی جو اُس نے مصریوں پر ظاہر کی تھی تو رب کا خوف اُن پر چھا گیا۔ وہ اُس پر اور اُس کے خادم موسیٰ پر اعتماد کرنے لگے۔

موسیٰ کا گیت

15 تب موسیٰ اور اسرائیلیوں نے رب کے لئے یہ گیت گایا،

”مَیں رب کی تمجید میں گیت گاؤں گا، کیونکہ وہ نہایت عظیم ہے۔ گھوڑے اور اُس کے سوار کو اُس نے سمندر میں پٹخ دیا ہے۔

2 رب میری قوت اور میرا گیت ہے، وہ میری نجات بن گیا ہے۔ وہی میرا خدا ہے، اور مَیں اُس کی تعریف کروں گا۔ وہی میرے باپ کا خدا ہے، اور مَیں اُس کی تعظیم کروں گا۔

3 رب سورما ہے، رب اُس کا نام ہے۔

4 فرعون کے رتھوں اور فوج کو اُس نے سمندر میں پٹخ دیا تو بادشاہ کے بہترین افسران بحرِ قُلزم میں ڈوب گئے۔

5 گہرے پانی نے اُنہیں ڈھانک لیا، اور وہ پتھر کی طرح سمندر کی تہہ تک اُتر گئے۔

6 اے رب، تیرے دہنے ہاتھ کا جلال بڑی قدرت سے ظاہر ہوتا ہے۔ اے رب، تیرا دہنا ہاتھ دشمن کو چِکنا چُور کر دیتا ہے۔

7 جو تیرے خلاف اُٹھ کھڑے ہوتے ہیں اُنہیں تُو

اپنی عظمت کا اظہار کر کے زمین پر پٹخ دیتا ہے۔ تیرا غضب اُن پر آن پڑتا ہے تو وہ آگ میں بھوسے کی طرح جل جاتے ہیں۔

8 تُو نے غصے میں آ کر پھونک ماری تو پانی ڈھیر کی صورت میں جمع ہو گیا۔ بہتا پانی ٹھوس دیوار بن گیا، سمندر گہرائی تک جم گیا۔

9 دشمن نے ڈینگ مار کر کہا، 'مَیں اُن کا پیچھا کر کے اُنہیں پکڑ لوں گا، مَیں اُن کا لُوٹا ہوا مال تقسیم کروں گا۔ میری لالچی جان اُن سے سیر ہو جائے گی، مَیں اپنی تلوار کھینچ کر اُنہیں ہلاک کروں گا۔'

10 لیکن تُو نے اُن پر پھونک ماری تو سمندر نے اُنہیں ڈھانک لیا، اور وہ سیسے کی طرح زور دار موجوں میں ڈوب گئے۔

11 اے رب، کون سا معبود تیری مانند ہے؟ کون تیری طرح جلالی اور قدوس ہے؟ کون تیری طرح حیرت انگیز کام کرتا اور عظیم معجزے دکھاتا ہے؟ کوئی بھی نہیں۔

12 تُو نے اپنا دہنا ہاتھ اُٹھایا تو زمین ہمارے دشمنوں کو نگل گئی۔

13 اپنی شفقت سے تُو نے عوضانہ دے کر اپنی قوم کو چھٹکارا دیا اور اُس کی راہنمائی کی ہے، اپنی قدرت سے تُو نے اُسے اپنی مقدّس سکونت گاہ تک پہنچایا ہے۔

14 یہ سن کر دیگر قومیں کانپ اُٹھیں، فلستی ڈر کے مارے پیچ و تاب کھانے لگے۔

15 ادوم کے رئیس سہم گئے، موآب کے راہنماؤں پر کپکپی طاری ہو گئی، اور کنعان کے تمام باشندے ہمت ہار گئے۔

16 دہشت اور خوف اُن پر چھا گیا۔ تیری عظیم قدرت کے باعث وہ پتھر کی طرح جم گئے۔ اے رب، وہ نہ ہلے جب تک تیری قوم گزر نہ گئی۔ وہ بے حس و حرکت رہے جب تک تیری خریدی ہوئی قوم گزر نہ گئی۔

17 اے رب، تُو اپنے لوگوں کو لے کر پودوں کی طرح اپنے موروثی پہاڑ پر لگائے گا، اُس جگہ پر جو تُو نے اپنی سکونت کے لئے چن لی ہے، جہاں تُو نے اپنے ہاتھوں سے اپنا مقدِس تیار کیا ہے۔

18 رب ابد تک بادشاہ ہے!''

19 جب فرعون کے گھوڑے، رتھ اور گھڑسوار سمندر میں چلے گئے تو رب نے اُنہیں سمندر کے پانی سے ڈھانک لیا۔ لیکن اسرائیلی خشک زمین پر سمندر میں سے گزر گئے۔ 20 تب ہارون کی بہن مریم جو نبیہ تھی نے دف لیا، اور باقی تمام عورتیں بھی دف لے کر اُس کے پیچھے ہو لیں۔ سب گانے اور ناچنے لگیں۔ مریم نے یہ گا کر اُن کی راہنمائی کی،

21 ''رب کی تمجید میں گیت گاؤ، کیونکہ وہ نہایت عظیم ہے۔ گھوڑے اور اُس کے سوار کو اُس نے سمندر میں پٹخ دیا ہے۔''

مارہ اور ایلیم کے چشمے

22 موسیٰ کے کہنے پر اسرائیلی بحرِ قُلزم سے روانہ ہو کر دشتِ شُور میں چلے گئے۔ وہاں وہ تین دن تک سفر کرتے رہے۔ اِس دوران اُنہیں پانی نہ ملا۔ 23 آخر کار وہ مارہ پہنچے جہاں پانی دست یاب تھا۔ لیکن وہ کڑوا تھا، اِس لئے مقام کا نام مارہ یعنی کڑواہٹ پڑ گیا۔ 24 یہ دیکھ کر لوگ موسیٰ کے خلاف بڑبڑا کر کہنے لگے، ''ہم کیا پئیں؟'' 25 موسیٰ نے مدد کے لئے رب سے التجا کی تو

اُس نے اُسے لکڑی کا ایک ٹکڑا دکھایا۔ جب موسیٰ نے یہ لکڑی پانی میں ڈالی تو پانی کی کڑواہٹ ختم ہو گئی۔

مارہ میں رب نے اپنی قوم کو قوانین دیئے۔ وہاں اُس نے اُنہیں آزمایا بھی۔ [26] اُس نے کہا، ”غور سے رب اپنے خدا کی آواز سنو! جو کچھ اُس کی نظر میں درست ہے وہی کرو۔ اُس کے احکام پر دھیان دو اور اُس کی تمام ہدایات پر عمل کرو۔ پھر مَیں تم پر وہ بیماریاں نہیں لاؤں گا جو مصریوں پر لایا تھا، کیونکہ مَیں رب ہوں جو تجھے شفا دیتا ہوں۔“ [27] پھر اسرائیلی روانہ ہو کر ایلیم پہنچے جہاں 12 چشمے اور کھجور کے 70 درخت تھے۔ وہاں اُنہوں نے پانی کے قریب اپنے خیمے لگائے۔

مَن اور بٹیریں

16 اِس کے بعد اسرائیل کی پوری جماعت ایلیم سے سفر کر کے صین کے ریگستان میں پہنچی جو ایلیم اور سینا کے درمیان ہے۔ وہ مصر سے نکلنے کے بعد دوسرے مہینے کے 15ویں دن پہنچے۔ [2] ریگستان میں تمام لوگ پھر موسیٰ اور ہارون کے خلاف بڑبڑانے لگے۔ [3] اُنہوں نے کہا، ”کاش رب ہمیں مصر میں ہی مار ڈالتا! وہاں ہم کم از کم جی بھر کر گوشت اور روٹی تو کھا سکتے تھے۔ آپ ہمیں صرف اِس لئے ریگستان میں لے آئے ہیں کہ ہم سب بھوکے مر جائیں۔“

[4] تب رب نے موسیٰ سے کہا، ”مَیں آسمان سے تمہارے لئے روٹی برساؤں گا۔ ہر روز لوگ باہر جا کر اُسی دن کی ضرورت کے مطابق کھانا جمع کریں۔ اِس سے مَیں اُنہیں آزما کر دیکھوں گا کہ آیا وہ میری سنتے ہیں کہ نہیں۔ [5] ہر روز وہ صرف اُتنا کھانا جمع کریں جتنا کہ ایک دن کے لئے کافی ہو۔ لیکن چھٹے دن جب وہ کھانا تیار کریں گے تو وہ اگلے دن کے لئے بھی کافی ہو گا۔“

[6] موسیٰ اور ہارون نے اسرائیلیوں سے کہا، ”آج شام کو تم جان لو گے کہ رب ہی تمہیں مصر سے نکال لایا ہے۔ [7] اور کل صبح تم رب کا جلال دیکھو گے۔ اُس نے تمہاری شکایتیں سن لی ہیں، کیونکہ اصل میں تم ہمارے خلاف نہیں بلکہ رب کے خلاف بڑبڑا رہے ہو۔ [8] پھر بھی رب تم کو شام کے وقت گوشت اور صبح کے وقت وافر روٹی دے گا، کیونکہ اُس نے تمہاری شکایتیں سن لی ہیں۔ تمہاری شکایتیں ہمارے خلاف نہیں بلکہ رب کے خلاف ہیں۔“

[9] موسیٰ نے ہارون سے کہا، ”اسرائیلیوں کو بتانا، ’رب کے سامنے حاضر ہو جاؤ، کیونکہ اُس نے تمہاری شکایتیں سن لی ہیں‘۔“ [10] جب ہارون پوری جماعت کے سامنے بات کرنے لگا تو لوگوں نے پلٹ کر ریگستان کی طرف دیکھا۔ وہاں رب کا جلال بادل میں ظاہر ہوا۔ [11] رب نے موسیٰ سے کہا، [12] ”مَیں نے اسرائیلیوں کی شکایت سن لی ہے۔ اُنہیں بتا، ’آج جب سورج غروب ہونے لگے گا تو تم گوشت کھاؤ گے اور کل صبح پیٹ بھر کر روٹی۔ پھر تم جان لو گے کہ مَیں رب تمہارا خدا ہوں‘۔“

[13] اُسی شام بٹیروں کے غول آئے جو پوری خیمہ گاہ پر چھا گئے۔ اور اگلی صبح خیمے کے چاروں طرف اوس پڑی تھی۔ [14] جب اوس سوکھ گئی تو برف کے گالوں جیسے پتلے دانے پالے کی طرح زمین پر پڑے تھے۔ [15] جب اسرائیلیوں نے اُسے دیکھا تو ایک دوسرے سے پوچھنے لگے، ”مَن ہُو؟“ یعنی ”یہ کیا ہے؟“ کیونکہ وہ نہیں جانتے تھے کہ یہ کیا چیز ہے۔ موسیٰ نے اُن کو سمجھایا،

''یہ وہ روٹی ہے جو رب نے تمہیں کھانے کے لئے دی ہے۔ 16 رب کا حکم ہے کہ ہر ایک اُتنا جمع کرے جتنا اُس کے خاندان کو ضرورت ہو۔ اپنے خاندان کے ہر فرد کے لئے دو لٹر جمع کرو۔''

17 اسرائیلیوں نے ایسا ہی کیا۔ بعض نے زیادہ اور بعض نے کم جمع کیا۔ 18 لیکن جب اُسے ناپا گیا تو ہر ایک آدمی کے لئے کافی تھا۔ جس نے زیادہ جمع کیا تھا اُس کے پاس کچھ نہ بچا۔ لیکن جس نے کم جمع کیا تھا اُس کے پاس بھی کافی تھا۔ 19 موسیٰ نے حکم دیا، ''اگلے دن کے لئے کھانا نہ بچانا۔''

20 لیکن لوگوں نے موسیٰ کی بات نہ مانی بلکہ بعض نے کھانا بچا لیا۔ لیکن اگلی صبح معلوم ہوا کہ بچے ہوئے کھانے میں کیڑے پڑ گئے ہیں اور اُس سے بہت بدبو آ رہی ہے۔ یہ سن کر موسیٰ اُن سے ناراض ہوا۔

21 ہر صبح ہر کوئی اُتنا جمع کر لیتا جتنی اُسے ضرورت ہوتی تھی۔ جب دھوپ تیز ہوتی تو جو کچھ زمین پر رہ جاتا وہ پگھل کر ختم ہو جاتا تھا۔

22 چھٹے دن جب لوگ یہ خوراک جمع کرتے تو وہ مقدار میں دُگنی ہوتی تھی یعنی ہر فرد کے لئے چار لٹر۔ جب جماعت کے بزرگوں نے موسیٰ کے پاس آ کر اُسے اطلاع دی 23 تو اُس نے اُن سے کہا، ''رب کا فرمان ہے کہ کل آرام کا دن ہے، مقدّس سبت کا دن جو اللہ کی تعظیم میں منانا ہے۔ آج تم جو تنور میں پکانا چاہتے ہو پکا لو اور جو اُبالنا چاہتے ہو اُبال لو۔ جو بچ جائے اُسے کل کے لئے محفوظ رکھو۔''

24 لوگوں نے موسیٰ کے حکم کے مطابق اگلے دن کے لئے کھانا محفوظ کر لیا تو نہ کھانے سے بدبو آئی، نہ اُس میں کیڑے پڑے۔ 25 موسیٰ نے کہا، ''آج یہی بچا ہوا کھانا کھاؤ، کیونکہ آج سبت کا دن ہے، رب کی تعظیم میں آرام کا دن۔ آج تمہیں ریگستان میں کچھ نہیں ملے گا۔ 26 چھ دن کے دوران یہ خوراک جمع کرنا ہے، لیکن ساتواں دن آرام کا دن ہے۔ اُس دن زمین پر کھانے کے لئے کچھ نہیں ہو گا۔''

27 تو بھی کچھ لوگ ہفتے کو کھانا جمع کرنے کے لئے نکلے، لیکن اُنہیں کچھ نہ ملا۔ 28 تب رب نے موسیٰ سے کہا، ''تم لوگ کب تک میرے احکام اور ہدایات پر عمل کرنے سے انکار کرو گے؟ 29 دیکھو، رب نے تمہارے لئے مقرر کیا ہے کہ سبت کا دن آرام کا دن ہے۔ اِس لئے وہ تمہیں جمعہ کو دو دن کے لئے خوراک دیتا ہے۔ ہفتے کو سب کو اپنے خیموں میں رہنا ہے۔ کوئی بھی اپنے گھر سے باہر نہ نکلے۔''

30 چنانچہ لوگ سبت کے دن آرام کرتے تھے۔

31 اسرائیلیوں نے اِس خوراک کا نام 'مَن' رکھا۔ اُس کے دانے دھنیئے کی مانند سفید تھے، اور اُس کا ذائقہ شہد سے بنے کیک کی مانند تھا۔

32 موسیٰ نے کہا، ''رب فرماتا ہے، 'دو لٹر مَن ایک مرتبان میں رکھ کر اُسے آنے والی نسلوں کے لئے محفوظ رکھنا۔ پھر وہ دیکھ سکیں گے کہ مَیں تمہیں کیا کھانا کھلاتا رہا جب تمہیں مصر سے نکال لایا'۔'' 33 موسیٰ نے ہارون سے کہا، ''ایک مرتبان لو اور اُسے دو لٹر مَن سے بھر کر رب کے سامنے رکھو تاکہ وہ آنے والی نسلوں کے لئے محفوظ رہے۔'' 34 ہارون نے ایسا ہی کیا۔ اُس نے مَن کے اِس مرتبان کو عہد کے صندوق کے سامنے رکھا تاکہ وہ محفوظ رہے۔

35 اسرائیلیوں کو 40 سال تک مَن ملتا رہا۔ وہ اُس وقت تک مَن کھاتے رہے جب تک ریگستان سے نکل

کر کنعان کی سرحد پر نہ پہنچے۔ 36 (جو پیمانہ اسرائیلی مَن کے لئے استعمال کرتے تھے وہ دو لٹر کا ایک برتن تھا جس کا نام عومر تھا۔)

چٹان سے پانی

17 پھر اسرائیل کی پوری جماعت صین کے ریگستان سے نکلی۔ رب جس طرح حکم دیتا رہا وہ ایک جگہ سے دوسری جگہ سفر کرتے رہے۔ رفیدیم میں اُنہوں نے خیمے لگائے۔ وہاں پینے کے لئے پانی نہ ملا۔ 2 اِس لئے وہ موسیٰ کے ساتھ یہ کہہ کر جھگڑنے لگے، ''ہمیں پینے کے لئے پانی دو۔'' موسیٰ نے جواب دیا، ''تم مجھ سے کیوں جھگڑ رہے ہو؟ رب کو کیوں آزما رہے ہو؟'' 3 لیکن لوگ بہت پیاسے تھے۔ وہ موسیٰ کے خلاف بڑبڑانے سے باز نہ آئے بلکہ کہا، ''آپ ہمیں مصر سے کیوں لائے ہیں؟ کیا اِس لئے کہ ہم اپنے بچوں اور ریوڑوں سمیت پیاسے مر جائیں؟''

4 تب موسیٰ نے رب کے حضور فریاد کی، ''مَیں اِن لوگوں کے ساتھ کیا کروں؟ حالات ذرا بھی اَور بگڑ جائیں تو وہ مجھے سنگسار کر دیں گے۔'' 5 رب نے موسیٰ سے کہا، ''کچھ بزرگ ساتھ لے کر لوگوں کے آگے آگے چل۔ وہ لاٹھی بھی ساتھ لے جا جس سے تُو نے دریائے نیل کو مارا تھا۔ 6 مَیں حورب یعنی سینا پہاڑ کی ایک چٹان پر تیرے سامنے کھڑا ہوں گا۔ لاٹھی سے چٹان کو مارنا تو اُس سے پانی نکلے گا اور لوگ پی سکیں گے۔''

موسیٰ نے اسرائیل کے بزرگوں کے سامنے ایسا ہی کیا۔ 7 اُس نے اُس جگہ کا نام 'مسّہ اور مریبہ' یعنی 'آزمانا اور جھگڑنا' رکھا، کیونکہ وہاں اسرائیلی بڑبڑائے اور یہ پوچھ کر رب کو آزمایا کہ کیا رب ہمارے درمیان ہے کہ نہیں؟

عمالیقیوں کی شکست

8 رفیدیم وہ جگہ بھی تھی جہاں عمالیقی اسرائیلیوں سے لڑنے آئے۔ 9 موسیٰ نے یشوع سے کہا، ''لڑنے کے قابل آدمیوں کو چن لو اور نکل کر عمالیقیوں کا مقابلہ کرو۔ کل مَیں اللہ کی لاٹھی پکڑے ہوئے پہاڑ کی چوٹی پر کھڑا ہو جاؤں گا۔''

10 یشوع موسیٰ کی ہدایت کے مطابق عمالیقیوں سے لڑنے گیا جبکہ موسیٰ، ہارون اور حور پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ گئے۔ 11 اور یوں ہوا کہ جب موسیٰ کے ہاتھ اُٹھائے ہوئے تھے تو اسرائیلی جیتتے رہے، اور جب وہ نیچے تھے تو عمالیقی جیتتے رہے۔ 12 کچھ دیر کے بعد موسیٰ کے بازو تھک گئے۔ اِس لئے ہارون اور حور ایک چٹان لے آئے تاکہ وہ اُس پر بیٹھ جائے۔ پھر اُنہوں نے اُس کے دائیں اور بائیں طرف کھڑے ہو کر اُس کے بازوؤں کو اوپر اُٹھائے رکھا۔ سورج کے غروب ہونے تک اُنہوں نے یوں موسیٰ کی مدد کی۔ 13 اِس طرح یشوع نے عمالیقیوں سے لڑتے لڑتے اُنہیں شکست دی۔

14 تب رب نے موسیٰ سے کہا، ''یہ واقعہ یادگاری کے لئے کتاب میں لکھ لے۔ لازم ہے کہ یہ سب کچھ یشوع کی یاد میں رہے، کیونکہ مَیں دنیا سے عمالیقیوں کا نام و نشان مٹا دوں گا۔'' 15 اُس وقت موسیٰ نے قربان گاہ بنا کر اُس کا نام 'رب میرا جھنڈا ہے' رکھا۔ 16 اُس نے کہا، ''رب کے تخت کے خلاف ہاتھ اُٹھایا گیا ہے، اِس لئے رب کی عمالیقیوں سے ہمیشہ تک جنگ رہے گی۔''

یترو سے ملاقات

18 موسیٰ کا سسر یترو اب تک مِدیان میں امام تھا۔ جب اُس نے سب کچھ سنا جو اللہ نے موسیٰ اور اپنی قوم کے لئے کیا ہے، کہ وہ اُنہیں مصر سے نکال لایا ہے 2 تو وہ موسیٰ کے پاس آیا۔ وہ اُس کی بیوی صفورہ کو اپنے ساتھ لایا، کیونکہ موسیٰ نے اُسے اپنے بیٹوں سمیت میکے بھیج دیا تھا۔ 3 یترو موسیٰ کے دونوں بیٹوں کو بھی ساتھ لایا۔ پہلے بیٹے کا نام جَیرسوم یعنی 'اجنبی ملک میں پردیسی' تھا، کیونکہ جب وہ پیدا ہوا تو موسیٰ نے کہا تھا، ''مَیں اجنبی ملک میں پردیسی ہوں۔'' 4 دوسرے بیٹے کا نام اِلی عزر یعنی 'میرا خدا مددگار ہے' تھا، کیونکہ جب وہ پیدا ہوا تو موسیٰ نے کہا تھا، ''میرے باپ کے خدا نے میری مدد کر کے مجھے فرعون کی تلوار سے بچایا ہے۔''

5 یترو موسیٰ کی بیوی اور بیٹے ساتھ لے کر اُس وقت موسیٰ کے پاس پہنچا جب اُس نے ریگستان میں اللہ کے پہاڑ یعنی سینا کے قریب خیمہ لگایا ہوا تھا۔ 6 اُس نے موسیٰ کو پیغام بھیجا تھا، ''مَیں، آپ کا سسر یترو آپ کی بیوی اور دو بیٹوں کو ساتھ لے کر آپ کے پاس آ رہا ہوں۔''

7 موسیٰ اپنے سسر کے استقبال کے لئے باہر نکلا، اُس کے سامنے جھکا اور اُسے بوسہ دیا۔ دونوں نے ایک دوسرے کا حال پوچھا، پھر خیمے میں چلے گئے۔ 8 موسیٰ نے یترو کو تفصیل سے بتایا کہ رب نے اسرائیلیوں کی خاطر فرعون اور مصریوں کے ساتھ کیا کچھ کیا ہے۔ اُس نے راستے میں پیش آئی تمام مشکلات کا ذکر بھی کیا کہ رب نے ہمیں کس طرح اُن سے بچایا ہے۔

9 یترو اُن سارے اچھے کاموں کے بارے میں سن کر خوش ہوا جو رب نے اسرائیلیوں کے لئے کئے تھے جب اُس نے اُنہیں مصریوں کے ہاتھ سے بچایا تھا۔ 10 اُس نے کہا، ''رب کی تمجید ہو جس نے آپ کو مصریوں اور فرعون کے قبضے سے نجات دلائی ہے۔ اُسی نے قوم کو غلامی سے چھڑایا ہے! 11 اب مَیں نے جان لیا ہے کہ رب تمام معبودوں سے عظیم ہے، کیونکہ اُس نے یہ سب کچھ اُن لوگوں کے ساتھ کیا جنہوں نے اپنے غرور میں اسرائیلیوں کے ساتھ بُرا سلوک کیا تھا۔'' 12 پھر یترو نے اللہ کو بھسم ہونے والی قربانی اور دیگر کئی قربانیاں پیش کیں۔ تب ہارون اور تمام بزرگ موسیٰ کے سسر یترو کے ساتھ اللہ کے حضور کھانا کھانے بیٹھے۔

70 بزرگوں کو مقرر کیا جاتا ہے

13 اگلے دن موسیٰ لوگوں کا انصاف کرنے کے لئے بیٹھ گیا۔ اُن کی تعداد اِتنی زیادہ تھی کہ وہ صبح سے لے کر شام تک موسیٰ کے سامنے کھڑے رہے۔ 14 جب یترو نے یہ سب کچھ دیکھا تو اُس نے پوچھا، ''یہ کیا ہے جو آپ لوگوں کے ساتھ کر رہے ہیں؟ سارا دن وہ آپ کو گھیرے رہتے اور آپ اُن کی عدالت کرتے رہتے ہیں۔ آپ یہ سب کچھ اکیلے ہی کیوں کر رہے ہیں؟''

15 موسیٰ نے جواب دیا، ''لوگ میرے پاس آ کر اللہ کی مرضی معلوم کرتے ہیں۔ 16 جب کبھی کوئی تنازع یا جھگڑا ہوتا ہے تو دونوں پارٹیاں میرے پاس آتی ہیں۔ مَیں فیصلہ کر کے اُنہیں اللہ کے احکام اور ہدایات بتاتا ہوں۔''

17 موسیٰ کے سسر نے اُس سے کہا، ''آپ کا طریقہ اچھا نہیں ہے۔ 18 کام اِتنا وسیع ہے کہ آپ اُسے اکیلے نہیں سنبھال سکتے۔ اِس سے آپ اور وہ لوگ جو آپ

کے پاس آتے ہیں بُری طرح تھک جاتے ہیں۔ 19 میری بات سنیں! مَیں آپ کو ایک مشورہ دیتا ہوں۔ اللہ اُس میں آپ کی مدد کرے۔ لازم ہے کہ آپ اللہ کے سامنے قوم کے نمائندہ رہیں اور اُن کے معاملات اُس کے سامنے پیش کریں۔ 20 یہ بھی ضروری ہے کہ آپ اُنہیں اللہ کے احکام اور ہدایات سکھائیں، کہ وہ کس طرح زندگی گزاریں اور کیا کیا کریں۔ 21 لیکن ساتھ ساتھ قوم میں سے قابلِ اعتماد آدمی چنیں۔ وہ ایسے لوگ ہوں جو اللہ کا خوف مانتے ہوں، راست دل ہوں اور رشوت سے نفرت کرتے ہوں۔ اُنہیں ہزار ہزار، سَو سَو، پچاس پچاس اور دس دس آدمیوں پر مقرر کریں۔ 22 اُن آدمیوں کی ذمہ داری یہ ہو گی کہ وہ ہر وقت لوگوں کا انصاف کریں۔ اگر کوئی بہت ہی پیچیدہ معاملہ ہو تو وہ فیصلے کے لئے آپ کے پاس آئیں، لیکن دیگر معاملوں کا فیصلہ وہ خود کریں۔ یوں وہ کام میں آپ کا ہاتھ بٹائیں گے اور آپ کا بوجھ ہلکا ہو جائے گا۔

23 اگر میرا یہ مشورہ اللہ کی مرضی کے مطابق ہو اور آپ ایسا کریں تو آپ اپنی ذمہ داری نبھا سکیں گے اور یہ تمام لوگ انصاف کے ملنے پر سلامتی کے ساتھ اپنے اپنے گھر جا سکیں گے۔"

24 موسیٰ نے اپنے سسر کا مشورہ مان لیا اور ایسا ہی کیا۔ 25 اُس نے اسرائیلیوں میں سے قابلِ اعتماد آدمی چنے اور اُنہیں ہزار ہزار، سَو سَو، پچاس پچاس اور دس دس آدمیوں پر مقرر کیا۔ 26 یہ مرد قاضی بن کر مستقل طور پر لوگوں کا انصاف کرنے لگے۔ آسان مسئلوں کا فیصلہ وہ خود کرتے اور مشکل معاملوں کو موسیٰ کے پاس لے آتے تھے۔

27 کچھ عرصے بعد موسیٰ نے اپنے سسر کو رُخصت کیا تو یترو اپنے وطن واپس چلا گیا۔

کوہِ سینا

19 اسرائیلیوں کو مصر سے سفر کرتے ہوئے دو مہینے ہو گئے تھے۔ تیسرے مہینے کے پہلے ہی دن وہ سینا کے ریگستان میں پہنچے۔ 2 اُس دن وہ رفیدیم کو چھوڑ کر دشتِ سینا میں آ پہنچے۔ وہاں اُنہوں نے ریگستان میں پہاڑ کے قریب ڈیرے ڈالے۔

3 تب موسیٰ پہاڑ پر چڑھ کر اللہ کے پاس گیا۔ اللہ نے پہاڑ پر سے موسیٰ کو پکار کر کہا، "یعقوب کے گھرانے بنی اسرائیل کو بتا، 4 'تم نے دیکھا ہے کہ مَیں نے مصریوں کے ساتھ کیا کچھ کیا، اور کہ مَیں تم کو عقاب کے پَروں پر اُٹھا کر یہاں اپنے پاس لایا ہوں۔ 5 چنانچہ اگر تم میری سنو اور میرے عہد کے مطابق چلو تو پھر تمام قوموں میں سے میری خاص ملکیت ہو گے۔ گو پوری دنیا میری ہی ہے، 6 لیکن تم میرے لئے مخصوص اماموں کی بادشاہی اور مُقدّس قوم ہو گے۔' اب جا کر یہ ساری باتیں اسرائیلیوں کو بتا۔"

7 موسیٰ نے پہاڑ سے اُتر کر اور قوم کے بزرگوں کو بُلا کر اُنہیں وہ تمام باتیں بتائیں جو کہنے کے لئے رب نے اُسے حکم دیا تھا۔ 8 جواب میں پوری قوم نے مل کر کہا، "ہم رب کی ہر بات پوری کریں گے جو اُس نے فرمائی ہے۔" موسیٰ نے پہاڑ پر لوٹ کر رب کو قوم کا جواب بتایا۔ 9 جب وہ پہنچا تو رب نے موسیٰ سے کہا، "مَیں گھنے بادل میں تیرے پاس آؤں گا تاکہ لوگ مجھے تجھ سے ہم کلام ہوتے ہوئے سنیں۔ پھر وہ ہمیشہ تجھ پر بھروسا رکھیں گے۔" تب موسیٰ نے رب کو وہ تمام باتیں بتائیں جو لوگوں نے کی تھیں۔

10 رب نے موسیٰ سے کہا، ”اب لوگوں کے پاس لوٹ کر آج اور کل اُنہیں میرے لئے مخصوص و مقدّس کر۔ وہ اپنے لباس دھو کر 11 تیسرے دن کے لئے تیار ہو جائیں، کیونکہ اُس دن رب لوگوں کے دیکھتے دیکھتے کوہِ سینا پر اُترے گا۔ 12 لوگوں کی حفاظت کے لئے چاروں طرف پہاڑ کی حدیں مقرر کر۔ اُنہیں خبردار کر کہ حدود کو پار نہ کرو۔ نہ پہاڑ پر چڑھو، نہ اُس کے دامن کو چھوؤ۔ جو بھی اُسے چھوئے وہ ضرور مارا جائے۔ 13 اور اُسے ہاتھ سے چھو کر نہیں مارنا ہے بلکہ پتھروں یا تیروں سے۔ خواہ انسان ہو یا حیوان، وہ زندہ نہیں رہ سکتا۔ جب تک نرسنگا دیر تک پھونکا نہ جائے اُس وقت تک لوگوں کو پہاڑ پر چڑھنے کی اجازت نہیں ہے۔“

14 موسیٰ نے پہاڑ سے اُتر کر لوگوں کو اللہ کے لئے مخصوص و مقدّس کیا۔ اُنہوں نے اپنے لباس بھی دھوئے۔ 15 اُس نے اُن سے کہا، ”تیسرے دن کے لئے تیار ہو جاؤ۔ مرد عورتوں سے ہم بستر نہ ہوں۔“

16 تیسرے دن صبح پہاڑ پر گھنا بادل چھا گیا۔ بجلی چمکنے لگی، بادل گرجنے لگا اور نرسنگے کی نہایت زور دار آواز سنائی دی۔ خیمہ گاہ میں لوگ لرز اُٹھے۔ 17 تب موسیٰ لوگوں کو اللہ سے ملنے کے لئے خیمہ گاہ سے باہر پہاڑ کی طرف لے گیا، اور وہ پہاڑ کے دامن میں کھڑے ہوئے۔ 18 سینا پہاڑ دھوئیں سے ڈھکا ہوا تھا، کیونکہ رب آگ میں اُس پر اُتر آیا۔ پہاڑ سے دھواں اِس طرح اُٹھ رہا تھا جیسے کسی بھٹے سے اُٹھتا ہے۔ پورا پہاڑ شدت سے لرزنے لگا۔ 19 نرسنگے کی آواز تیز سے تیز تر ہوتی گئی۔ موسیٰ بولنے لگا اور اللہ اُسے اونچی آواز میں جواب دیتا رہا۔

20 رب سینا پہاڑ کی چوٹی پر اُترا اور موسیٰ کو اوپر آنے کے لئے کہا۔ موسیٰ اوپر چڑھا۔ 21 رب نے موسیٰ سے کہا، ”فوراً نیچے اُتر کر لوگوں کو خبردار کر کہ وہ مجھے دیکھنے کے لئے پہاڑ کی حدود میں زبردستی داخل نہ ہوں۔ اگر وہ ایسا کریں تو بہت سے ہلاک ہو جائیں گے۔ 22 امام بھی جو رب کے حضور آتے ہیں اپنے آپ کو مخصوص و مقدّس کریں، ورنہ میرا غضب اُن پر ٹوٹ پڑے گا۔“

23 لیکن موسیٰ نے رب سے کہا، ”لوگ پہاڑ پر نہیں آ سکتے، کیونکہ تُو نے خود ہی ہمیں خبردار کیا کہ ہم پہاڑ کی حدیں مقرر کر کے اُسے مخصوص و مقدّس کریں۔“

24 رب نے جواب دیا، ”تو بھی اُتر جا اور ہارون کو ساتھ لے کر واپس آ۔ لیکن اماموں اور لوگوں کو مت آنے دے۔ اگر وہ زبردستی میرے پاس آئیں تو میرا غضب اُن پر ٹوٹ پڑے گا۔“

25 موسیٰ نے لوگوں کے پاس اُتر کر اُنہیں یہ باتیں بتا دیں۔

دس احکام

20 تب اللہ نے یہ تمام باتیں فرمائیں، 2 ”مَیں رب تیرا خدا ہوں جو تجھے ملکِ مصر کی غلامی سے نکال لایا۔ 3 میرے سوا کسی اَور معبود کی پرستش نہ کرنا۔ 4 اپنے لئے بُت نہ بنانا۔ کسی بھی چیز کی مورت نہ بنانا، چاہے وہ آسمان میں، زمین پر یا سمندر میں ہو۔ 5 نہ بُتوں کی پرستش، نہ اُن کی خدمت کرنا، کیونکہ مَیں تیرا رب غیور خدا ہوں۔ جو مجھ سے نفرت کرتے ہیں اُنہیں مَیں تیسری اور چوتھی پشت تک سزا دوں گا۔ 6 لیکن جو مجھ سے محبت رکھتے اور میرے احکام پورے کرتے ہیں اُن پر مَیں ہزار پُشتوں تک مہربانی کروں گا۔

7 رب اپنے خدا کا نام بے مقصد یا غلط مقصد کے لئے استعمال نہ کرنا۔ جو بھی ایسا کرتا ہے اُسے رب سزا دیئے بغیر نہیں چھوڑے گا۔

8 سبت کے دن کا خیال رکھنا۔ اُسے اِس طرح منانا کہ وہ مخصوص و مقدّس ہو۔ 9 ہفتے کے پہلے چھ دن اپنا کام کاج کر، 10 لیکن ساتواں دن رب تیرے خدا کا آرام کا دن ہے۔ اُس دن کسی طرح کا کام نہ کرنا۔ نہ تُو، نہ تیرا بیٹا، نہ تیری بیٹی، نہ تیرا نوکر، نہ تیری نوکرانی اور نہ تیرے مویشی۔ جو پردیسی تیرے درمیان رہتا ہے وہ بھی کام نہ کرے۔ 11 کیونکہ رب نے پہلے چھ دن میں آسمان و زمین، سمندر اور جو کچھ اُن میں ہے بنایا لیکن ساتویں دن آرام کیا۔ اِس لئے رب نے سبت کے دن کو برکت دے کر مقرر کیا کہ وہ مخصوص اور مقدّس ہو۔

12 اپنے باپ اور اپنی ماں کی عزت کرنا۔ پھر تُو اُس ملک میں جو رب تیرا خدا تجھے دینے والا ہے دیر تک جیتا رہے گا۔

13 قتل نہ کرنا۔

14 زنا نہ کرنا۔

15 چوری نہ کرنا۔

16 اپنے پڑوسی کے بارے میں جھوٹی گواہی نہ دینا۔

17 اپنے پڑوسی کے گھر کا لالچ نہ کرنا۔ نہ اُس کی بیوی کا، نہ اُس کے نوکر کا، نہ اُس کی نوکرانی کا، نہ اُس کے بَیل اور نہ اُس کے گدھے کا بلکہ اُس کی کسی بھی چیز کا لالچ نہ کرنا۔"

لوگ گھبرا جاتے ہیں

18 جب باقی تمام لوگوں نے بادل کی گرج اور نرسنگے کی آواز سنی اور بجلی کی چمک اور پہاڑ سے اُٹھتے ہوئے دھوئیں کو دیکھا تو وہ خوف کے مارے کانپنے لگے اور پہاڑ سے دُور کھڑے ہو گئے۔ 19 اُنہوں نے موسیٰ سے کہا، "آپ ہی ہم سے بات کریں تو ہم سنیں گے۔ لیکن اللہ کو ہم سے بات نہ کرنے دیں ورنہ ہم مر جائیں گے۔"

20 لیکن موسیٰ نے اُن سے کہا، "مت ڈرو، کیونکہ رب تمہیں جانچنے کے لئے آیا ہے، تاکہ اُس کا خوف تمہاری آنکھوں کے سامنے رہے اور تم گناہ نہ کرو۔" 21 لوگ دُور ہی رہے جبکہ موسیٰ اُس گہری تاریکی کے قریب گیا جہاں اللہ تھا۔

22 تب رب نے موسیٰ سے کہا، "اسرائیلیوں کو بتا، 'تم نے خود دیکھا کہ مَیں نے آسمان پر سے تمہارے ساتھ باتیں کی ہیں۔ 23 چنانچہ میری پرستش کے ساتھ ساتھ اپنے لئے سونے یا چاندی کے بُت نہ بناؤ۔ 24 میرے لئے مٹی کی قربان گاہ بنا کر اُس پر اپنی بھیڑ بکریوں اور گائے بَیلوں کی بھسم ہونے والی اور سلامتی کی قربانیاں چڑھانا۔ مَیں تجھے وہ جگہیں دکھاؤں گا جہاں میرے نام کی تعظیم میں قربانیاں پیش کرنی ہیں۔ ایسی تمام جگہوں پر مَیں تیرے پاس آ کر تجھے برکت دوں گا۔

25 اگر تُو میرے لئے قربان گاہ بنانے کی خاطر پتھر استعمال کرنا چاہے تو تراشے ہوئے پتھر استعمال نہ کرنا۔ کیونکہ تُو تراشنے کے لئے استعمال ہونے والے اوزار سے اُس کی بے حرمتی کرے گا۔ 26 قربان گاہ کو سیڑھیوں کے بغیر بنانا ہے تاکہ اُس پر چڑھنے سے تیرے لباس کے نیچے سے تیرا ننگاپن نظر نہ آئے۔'

21

اسرائیلیوں کو یہ احکام بتا،

عبرانی غلام کے حقوق

2 'اگر تُو عبرانی غلام خریدے تو وہ چھ سال تیرا

غلام رہے۔ اِس کے بعد لازم ہے کہ اُسے آزاد کر دیا جائے۔ آزاد ہونے کے لئے اُسے پیسے دینے کی ضرورت نہیں ہو گی۔

3 اگر غلام غیر شادی شدہ حالت میں مالک کے گھر آیا ہو تو وہ آزاد ہو کر اکیلا ہی چلا جائے۔ اگر وہ شادی شدہ حالت میں آیا ہو تو لازم ہے کہ وہ اپنی بیوی سمیت آزاد ہو کر جائے۔ 4 اگر مالک نے غلام کی شادی کرائی اور بچے پیدا ہوئے ہیں تو اُس کی بیوی اور بچے مالک کی ملکیت ہوں گے۔ چھ سال کے بعد جب غلام آزاد ہو کر جائے تو اُس کی بیوی اور بچے مالک ہی کے پاس رہیں۔

5 اگر غلام کہے، ''مَیں اپنے مالک اور اپنے بیوی بچوں سے محبت رکھتا ہوں، مَیں آزاد نہیں ہونا چاہتا'' 6 تو غلام کا مالک اُسے اللہ کے سامنے لائے۔ وہ اُسے دروازے یا اُس کی چوکھٹ کے پاس لے جائے اور سُتالی یعنی تیز اوزار سے اُس کے کان کی لَو چھید دے۔ تب وہ زندگی بھر اُس کا غلام بنا رہے گا۔

7 اگر کوئی اپنی بیٹی کو غلامی میں بیچ ڈالے تو اُس کے لئے آزادی ملنے کی شرائط مرد سے فرق ہیں۔ 8 اگر اُس کے مالک نے اُسے منتخب کیا کہ وہ اُس کی بیوی بن جائے، لیکن بعد میں وہ اُسے پسند نہ آئے تو لازم ہے کہ وہ مناسب معاوضہ لے کر اُسے اُس کے رشتے داروں کو واپس کر دے۔ اُسے عورت کو غیر ملکیوں کے ہاتھ بیچنے کا اختیار نہیں ہے، کیونکہ اُس نے اُس کے ساتھ بےوفا سلوک کیا ہے۔

9 اگر لونڈی کا مالک اُس کی اپنے بیٹے کے ساتھ شادی کرائے تو عورت کو بیٹی کے حقوق حاصل ہوں گے۔

10 اگر مالک نے اُس سے شادی کر کے بعد میں دوسری عورت سے بھی شادی کی تو لازم ہے کہ وہ پہلی کو بھی کھانا اور کپڑے دیتا رہے۔ اِس کے علاوہ اُس کے ساتھ ہم بستر ہونے کا فرض بھی ادا کرنا ہے۔ 11 اگر وہ یہ تین فرائض ادا نہ کرے تو اُسے عورت کو آزاد کرنا پڑے گا۔ اِس صورت میں اُسے مفت آزاد کرنا ہو گا۔

زخمی کرنے کی سزا

12 جو کسی کو جان بوجھ کر اِتنا سخت مارتا ہو کہ وہ مر جائے تو اُسے ضرور سزائے موت دینا ہے۔ 13 لیکن اگر اُس نے اُسے جان بوجھ کر نہ مارا بلکہ یہ اتفاق سے ہوا اور اللہ نے یہ ہونے دیا، تو مارنے والا ایک ایسی جگہ پناہ لے سکتا ہے جو مَیں مقرر کروں گا۔ وہاں اُسے قتل کئے جانے کی اجازت نہیں ہو گی۔ 14 لیکن جو دیدہ دانستہ اور چالاکی سے کسی کو مار ڈالتا ہے اُسے میری قربان گاہ سے بھی چھین کر سزائے موت دینا ہے۔

15 جو اپنے باپ یا اپنی ماں کو مارتا پیٹتا ہے اُسے سزائے موت دی جائے۔

16 جس نے کسی کو اغوا کر لیا ہے اُسے سزائے موت دی جائے، چاہے وہ اُسے غلام بنا کر بیچ چکا ہو یا اُسے اب تک اپنے پاس رکھا ہوا ہو۔

17 جو اپنے باپ یا ماں پر لعنت کرے اُسے سزائے موت دی جائے۔

18 ہو سکتا ہے کہ آدمی جھگڑیں اور ایک شخص دوسرے کو پتھر یا مُکے سے اِتنا زخمی کر دے کہ گو وہ بچ جائے وہ بستر سے اُٹھ نہ سکتا ہو۔ 19 اگر بعد میں مریض یہاں تک شفا پائے کہ دوبارہ اُٹھ کر لاٹھی کے سہارے چل پھر سکے تو چوٹ پہنچانے والے کو سزا نہیں ملے گی۔ اُسے صرف اُس وقت کے لئے معاوضہ دینا پڑے گا جب تک مریض پیسے نہ کما سکے۔

ساتھ ہی اُسے اُس کا پورا علاج کروانا ہے۔

[20] جو اپنے غلام یا لونڈی کو لاٹھی سے یوں مارے کہ وہ مر جائے اُسے سزا دی جائے۔ [21] لیکن اگر غلام یا لونڈی پٹائی کے بعد ایک یا دو دن زندہ رہے تو مالک کو سزا نہ دی جائے۔ کیونکہ جو رقم اُس نے اُس کے لئے دی تھی اُس کا نقصان اُسے خود اُٹھانا پڑے گا۔

[22] ہو سکتا ہے کہ لوگ آپس میں لڑ رہے ہوں اور لڑتے لڑتے کسی حاملہ عورت سے یوں ٹکرا جائیں کہ اُس کا بچہ ضائع ہو جائے۔ اگر کوئی اَور نقصان نہ ہوا ہو تو ضرب پہنچانے والے کو جرمانہ دینا پڑے گا۔ عورت کا شوہر یہ جرمانہ مقرر کرے، اور عدالت میں اِس کی تصدیق ہو۔

[23] لیکن اگر اُس عورت کو اَور نقصان بھی پہنچا ہو تو پھر ضرب پہنچانے والے کو اِس اصول کے مطابق سزا دی جائے کہ جان کے بدلے جان، [24] آنکھ کے بدلے آنکھ، دانت کے بدلے دانت، ہاتھ کے بدلے ہاتھ، پاؤں کے بدلے پاؤں، [25] جلنے کے زخم کے بدلے جلنے کا زخم، مار کے بدلے مار، کاٹ کے بدلے کاٹ۔

[26] اگر کوئی مالک اپنے غلام کی آنکھ پر یوں مارے کہ وہ ضائع ہو جائے تو اُسے غلام کو آنکھ کے بدلے آزاد کرنا پڑے گا، چاہے غلام مرد ہو یا عورت۔ [27] اگر مالک کے پیٹنے سے غلام کا دانت ٹوٹ جائے تو اُسے غلام کو دانت کے بدلے آزاد کرنا پڑے گا، چاہے غلام مرد ہو یا عورت۔

نقصان کا معاوضہ

[28] اگر کوئی بَیل کسی مرد یا عورت کو ایسا مارے کہ وہ مر جائے تو اُس بَیل کو سنگسار کیا جائے۔ اُس کا گوشت کھانے کی اجازت نہیں ہے۔ اِس صورت میں بَیل کے مالک کو سزا نہ دی جائے۔ [29] لیکن ہو سکتا ہے کہ مالک کو پہلے آگاہ کیا گیا تھا کہ بَیل لوگوں کو مارتا ہے، تو بھی اُس نے بَیل کو کھلا چھوڑا تھا جس کے نتیجے میں اُس نے کسی کو مار ڈالا۔ ایسی صورت میں نہ صرف بَیل کو بلکہ اُس کے مالک کو بھی سنگسار کرنا ہے۔ [30] لیکن اگر فیصلہ کیا جائے کہ وہ اپنی جان کا فدیہ دے تو جتنا معاوضہ بھی مقرر کیا جائے اُسے دینا پڑے گا۔

[31] سزا میں کوئی فرق نہیں ہے، چاہے بیٹے کو مارا جائے یا بیٹی کو۔ [32] لیکن اگر بَیل کسی غلام یا لونڈی کو مار دے تو اُس کا مالک غلام کے مالک کو چاندی کے 30 سِکے دے اور بَیل کو سنگسار کیا جائے۔

[33] ہو سکتا ہے کہ کسی نے اپنے حوض کو کھلا رہنے دیا یا حوض بنانے کے لئے گڑھا کھود کر اُسے کھلا رہنے دیا اور کوئی بَیل یا گدھا اُس میں گر کر مر گیا۔ [34] ایسی صورت میں حوض کا مالک مُردہ جانور کے لئے پیسے دے۔ وہ جانور کے مالک کو اُس کی پوری قیمت ادا کرے اور مُردہ جانور خود لے لے۔

[35] اگر کسی کا بَیل کسی دوسرے کے بَیل کو ایسے مارے کہ وہ مر جائے تو دونوں مالک زندہ بَیل کو بیچ کر اُس کے پیسے آپس میں برابر بانٹ لیں۔ اِسی طرح وہ مُردہ بَیل کو بھی برابر تقسیم کریں۔ [36] لیکن ہو سکتا ہے کہ مالک کو معلوم تھا کہ میرا بَیل دوسرے جانوروں پر حملہ کرتا ہے، اِس کے باوجود اُس نے اُسے آزاد چھوڑ دیا تھا۔ ایسی صورت میں اُسے مُردہ بَیل کے عوض اُس کے مالک کو نیا بَیل دینا پڑے گا، اور وہ مُردہ بَیل خود لے لے۔

ملکیت کی حفاظت

22 جس نے کوئی بَیل یا بھیڑ چوری کر کے اُسے ذبح کیا یا بیچ ڈالا ہے اُسے ہر چوری کے بَیل کے عوض پانچ بَیل اور ہر چوری کی بھیڑ کے عوض چار بھیڑیں واپس کرنا ہے۔

2 ہو سکتا ہے کہ کوئی چور نقب لگا رہا ہو اور لوگ اُسے پکڑ کر یہاں تک مارتے پیٹتے رہیں کہ وہ مر جائے۔ اگر رات کے وقت ایسا ہوا ہو تو وہ اُس کے خون کے ذمہ دار نہیں ٹھہر سکتے۔ 3 لیکن اگر سورج کے طلوع ہونے کے بعد ایسا ہوا ہو تو جس نے اُسے مارا وہ قاتل ٹھہرے گا۔

چور کو ہر چُرائی ہوئی چیز کا عوضانہ دینا ہے۔ اگر اُس کے پاس دینے کے لئے کچھ نہ ہو تو اُسے غلام بنا کر بیچنا ہے۔ جو پیسے اُسے بیچنے کے عوض ملیں وہ چُرائی ہوئی چیزوں کے بدلے میں دیئے جائیں۔

4 اگر چوری کا جانور چور کے پاس زندہ پایا جائے تو اُسے ہر جانور کے عوض دو دینے پڑیں گے، چاہے وہ بَیل، بھیڑ، بکری یا گدھا ہو۔

5 ہو سکتا ہے کہ کوئی اپنے مویشی کو اپنے کھیت یا انگور کے باغ میں چھوڑ کر چرنے دے اور ہوتے ہوتے وہ کسی دوسرے کے کھیت یا انگور کے باغ میں جا کر چرنے لگے۔ ایسی صورت میں لازم ہے کہ مویشی کا مالک نقصان کے عوض اپنے انگور کے باغ اور کھیت کی بہترین پیداوار میں سے دے۔

6 ہو سکتا ہے کہ کسی نے آگ جلائی ہو اور وہ کانٹےدار جھاڑیوں کے ذریعے پڑوسی کے کھیت تک پھیل کر اُس کے اناج کے پُولوں کو، اُس کی پکی ہوئی فصل کو یا کھیت کی کسی اَور پیداوار کو برباد کر دے۔ ایسی صورت میں جس نے آگ جلائی ہو اُسے اُس کی پوری قیمت ادا کرنی ہے۔

7 ہو سکتا ہے کہ کسی نے کچھ پیسے یا کوئی اَور مال اپنے کسی واقف کار کے سپرد کر دیا ہو تاکہ وہ اُسے محفوظ رکھے۔ اگر یہ چیزیں اُس کے گھر سے چوری ہو جائیں اور بعد میں چور کو پکڑا جائے تو چور کو اُس کی دُگنی قیمت ادا کرنی پڑے گی۔ 8 لیکن اگر چور پکڑا نہ جائے تو لازم ہے کہ اُس گھر کا مالک جس کے سپرد یہ چیزیں کی گئی تھیں اللہ کے حضور کھڑا ہو تاکہ معلوم کیا جائے کہ اُس نے خود یہ مال چوری کیا ہے یا نہیں۔

9 ہو سکتا ہے کہ دو لوگوں کا آپس میں جھگڑا ہو، اور دونوں کسی چیز کے بارے میں دعویٰ کرتے ہوں کہ یہ میری ہے۔ اگر کوئی قیمتی چیز ہو مثلاً بَیل، گدھا، بھیڑ، بکری، کپڑے یا کوئی کھوئی ہوئی چیز تو معاملہ اللہ کے حضور لایا جائے۔ جسے اللہ قصوروار قرار دے اُسے دوسرے کو زیرِ بحث چیز کی دُگنی قیمت ادا کرنی ہے۔

10 ہو سکتا ہے کہ کسی نے اپنا کوئی گدھا، بَیل، بھیڑ، بکری یا کوئی اَور جانور کسی واقف کار کے سپرد کر دیا تاکہ وہ اُسے محفوظ رکھے۔ وہاں جانور مر جائے یا زخمی ہو جائے، یا کوئی اُس پر قبضہ کر کے اُسے اُس وقت لے جائے جب کوئی نہ دیکھ رہا ہو۔ 11 یہ معاملہ یوں حل کیا جائے کہ جس کے سپرد جانور کیا گیا تھا وہ رب کے حضور قَسم کھا کر کہے کہ مَیں نے اپنے واقف کار کے جانور کے لالچ میں یہ کام نہیں کیا۔ جانور کے مالک کو یہ قبول کرنا پڑے گا، اور دوسرے کو اِس کے بدلے کچھ نہیں دینا ہو گا۔ 12 لیکن اگر واقعی جانور کو چوری کیا گیا ہے تو جس کے سپرد جانور کیا گیا تھا اُسے اُس کی قیمت ادا کرنی پڑے گی۔ 13 اگر کسی جنگلی جانور نے اُسے پھاڑ

ڈالا ہو تو وہ ثبوت کے طور پر پھاڑی ہوئی لاش کو لے آئے۔ پھر اُسے اُس کی قیمت ادا نہیں کرنی پڑے گی۔

14 ہو سکتا ہے کہ کوئی اپنے واقف کار سے اجازت لے کر اُس کا جانور استعمال کرے۔ اگر جانور کو مالک کی غیر موجودگی میں چوٹ لگے یا وہ مر جائے تو اُس شخص کو جس کے پاس جانور اُس وقت تھا اُس کا معاوضہ دینا پڑے گا۔ 15 لیکن اگر جانور کا مالک اُس وقت ساتھ تھا تو دوسرے کو معاوضہ دینے کی ضرورت نہیں ہو گی۔ اگر اُس نے جانور کو کرائے پر لیا ہو تو اُس کا نقصان کرائے سے پورا ہو جائے گا۔

لڑکی کو ورغلانے کا جرم

16 اگر کسی کنواری کی منگنی نہیں ہوئی اور کوئی مرد اُسے ورغلا کر اُس سے ہم بستر ہو جائے تو وہ مہر دے کر اُس سے شادی کرے۔ 17 لیکن اگر لڑکی کا باپ اُس کی اُس مرد کے ساتھ شادی کرنے سے انکار کرے، اِس صورت میں بھی مرد کو کنواری کے لئے مقررہ رقم دینی پڑے گی۔

سزائے موت کے لائق جرائم

18 جادوگرنی کو جینے نہ دینا۔

19 جو شخص کسی جانور کے ساتھ جنسی تعلقات رکھتا ہو اُسے سزائے موت دی جائے۔

20 جو نہ صرف رب کو قربانیاں پیش کرے بلکہ دیگر معبودوں کو بھی اُسے قوم سے نکال کر ہلاک کیا جائے۔

کمزوروں کی حفاظت کے لئے احکام

21 جو پردیسی تیرے ملک میں مہمان ہے اُسے نہ دبانا اور نہ اُس سے بُرا سلوک کرنا، کیونکہ تم بھی مصر میں پردیسی تھے۔

22 کسی بیوہ یا یتیم سے بُرا سلوک نہ کرنا۔ 23 اگر تُو ایسا کرے اور وہ چلّا کر مجھ سے فریاد کریں تو مَیں ضرور اُن کی سنوں گا۔ 24 مَیں بڑے غصے میں آ کر تمہیں تلوار سے مار ڈالوں گا۔ پھر تمہاری بیویاں خود بیوائیں اور تمہارے بچے خود یتیم بن جائیں گے۔

25 اگر تُو نے میری قوم کے کسی غریب کو قرض دیا ہے تو اُس سے سود نہ لینا۔

26 اگر تجھے کسی سے اُس کی چادر گروی کے طور پر ملی ہو تو اُسے سورج ڈوبنے سے پہلے ہی واپس کر دینا ہے، 27 کیونکہ اِسی کو وہ سونے کے لئے استعمال کرتا ہے۔ ورنہ وہ کیا چیز اوڑھ کر سوئے گا؟ اگر تُو چادر واپس نہ کرے اور وہ شخص چلّا کر مجھ سے فریاد کرے تو مَیں اُس کی سنوں گا، کیونکہ مَیں مہربان ہوں۔

اللہ سے متعلق فرائض

28 اللہ کو نہ کوسنا، نہ اپنی قوم کے کسی سردار پر لعنت کرنا۔

29 مجھے وقت پر اپنے کھیت اور کولھوؤں کی پیداوار میں سے نذرانے پیش کرنا۔ اپنے پہلوٹھے مجھے دینا۔ 30 اپنے بَیلوں، بھیڑوں اور بکریوں کے پہلوٹھوں کو بھی مجھے دینا۔ جانور کا پہلوٹھا پہلے سات دن اپنی ماں کے ساتھ رہے۔ آٹھویں دن وہ مجھے دیا جائے۔

31 اپنے آپ کو میرے لئے مخصوص و مقدّس رکھنا۔ اِس لئے ایسے جانور کا گوشت مت کھانا جسے کسی جنگلی جانور نے پھاڑ ڈالا ہے۔ ایسے گوشت کو کُتوں کو کھانے دینا۔

عدالت میں انصاف اور دوسروں سے محبت

23 غلط افواہیں نہ پھیلانا۔ کسی شریر آدمی کا ساتھ دے کر جھوٹی گواہی دینا منع ہے۔
2 اگر اکثریت غلط کام کر رہی ہو تو اُس کے پیچھے نہ ہو لینا۔ عدالت میں گواہی دیتے وقت اکثریت کے ساتھ مل کر ایسی بات نہ کرنا جس سے غلط فیصلہ کیا جائے۔
3 لیکن عدالت میں کسی غریب کی طرف داری بھی نہ کرنا۔

4 اگر تجھے تیرے دشمن کا بَیل یا گدھا آوارہ پھرتا ہوا نظر آئے تو اُسے ہر صورت میں واپس کر دینا۔ 5 اگر تجھ سے نفرت کرنے والے کا گدھا بوجھ تلے گر گیا ہو اور تجھے پتا لگے تو اُسے نہ چھوڑنا بلکہ ضرور اُس کی مدد کرنا۔

6 عدالت میں غریب کے حقوق نہ مارنا۔ 7 ایسے معاملے سے دُور رہنا جس میں لوگ جھوٹ بولتے ہیں۔ جو بےگناہ اور حق پر ہے اُسے سزائے موت نہ دینا، کیونکہ مَیں قصور وار کو حق بجانب نہیں ٹھہراؤں گا۔
8 رشوت نہ لینا، کیونکہ رشوت دیکھنے والے کو اندھا کر دیتی ہے اور اُس کی بات بننے نہیں دیتی جو حق پر ہے۔
9 جو پردیسی تیرے ملک میں مہمان ہے اُس پر دباؤ نہ ڈالنا۔ تم ایسے لوگوں کی حالت سے خوب واقف ہو، کیونکہ تم خود مصر میں پردیسی رہے ہو۔

سبت کا سال اور سبت

10 چھ سال تک اپنی زمین میں بیج بو کر اُس کی پیداوار جمع کرنا۔ 11 لیکن ساتویں سال زمین کو استعمال نہ کرنا بلکہ اُسے پڑے رہنے دینا۔ جو کچھ بھی اُگے وہ قوم کے غریب لوگ کھائیں۔ جو اُن سے بچ جائے اُسے جنگلی جانور کھائیں۔ اپنے انگور اور زیتون کے باغوں کے ساتھ بھی ایسا ہی کرنا ہے۔
12 چھ دن اپنا کام کاج کرنا، لیکن ساتویں دن آرام کرنا۔ پھر تیرا بَیل اور تیرا گدھا بھی آرام کر سکیں گے، تیری لونڈی کا بیٹا اور تیرے ساتھ رہنے والا پردیسی بھی تازہ دم ہو جائیں گے۔
13 جو بھی ہدایت مَیں نے دی ہے اُس پر عمل کر۔ دیگر معبودوں کی پرستش نہ کرنا۔ مَیں تیرے منہ سے اُن کے ناموں تک کا ذکر نہ سنوں۔

تین خاص عیدیں

14 سال میں تین دفعہ میری تعظیم میں عید منانا۔
15 پہلے، بےخمیری روٹی کی عید منانا۔ ابیب کے مہینے[a] میں سات دن تک تیری روٹی میں خمیر نہ ہو جس طرح مَیں نے حکم دیا ہے، کیونکہ اِس مہینے میں تُو مصر سے نکلا۔ اِن دنوں میں کوئی میرے حضور خالی ہاتھ نہ آئے۔
16 دوسرے، فصل کٹائی کی عید اُس وقت منانا جب تُو اپنے کھیت میں بوئی ہوئی پہلی فصل کاٹے گا۔ تیسرے، جمع کرنے کی عید فصل کی کٹائی کے اختتام[b] پر منانا ہے جب تُو نے انگور اور باقی باغوں کے پھل جمع کئے ہوں گے۔ 17 یوں تیرے تمام مرد تین مرتبہ رب قادرِ مطلق کے حضور حاضر ہوا کریں۔
18 جب تُو کسی جانور کو ذبح کر کے قربانی کے طور پر پیش کرے تو اُس کے خون کے ساتھ ایسی روٹی پیش نہ کرنا جس میں خمیر ہو۔ اور جو جانور تُو میری عیدوں پر چڑھائے اُن کی چربی اگلی صبح تک باقی نہ رہے۔

[a] مارچ تا اپریل۔

[b] ستمبر تا اکتوبر۔

19 اپنی زمین کی پہلی پیداوار کا بہترین حصہ رب اپنے خدا کے گھر میں لانا۔

بھیڑ یا بکری کے بچے کو اُس کی ماں کے دودھ میں نہ پکانا۔

رب کا فرشتہ راہنمائی کرے گا

20 مَیں تیرے آگے آگے فرشتہ بھیجتا ہوں جو راستے میں تیری حفاظت کرے گا اور تجھے اُس جگہ تک لے جائے گا جو مَیں نے تیرے لئے تیار کی ہے۔ 21 اُس کی موجودگی میں احتیاط برتنا۔ اُس کی سننا، اور اُس کی خلاف ورزی نہ کرنا۔ اگر تُو سرکش ہو جائے تو وہ تجھے معاف نہیں کرے گا، کیونکہ میرا نام اُس میں حاضر ہو گا۔ 22 لیکن اگر تُو اُس کی سنے اور سب کچھ کرے جو مَیں تجھے بتاتا ہوں تو مَیں تیرے دشمنوں کا دشمن اور تیرے مخالفوں کا مخالف ہوں گا۔

23 کیونکہ میرا فرشتہ تیرے آگے آگے چلے گا اور تجھے ملکِ کنعان تک پہنچا دے گا جہاں اموری، حِتّی، فرِزّی، کنعانی، حِوّی اور یبوسی آباد ہیں۔ تب مَیں اُنہیں رُوئے زمین پر سے مٹا دوں گا۔ 24 اُن کے معبودوں کو سجدہ نہ کرنا، نہ اُن کی خدمت کرنا۔ اُن کے رسم و رواج بھی نہ اپنانا بلکہ اُن کے بُتوں کو تباہ کر دینا۔ جن ستونوں کے سامنے وہ عبادت کرتے ہیں اُن کو بھی ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالنا۔ 25 رب اپنے خدا کی خدمت کرنا۔ پھر مَیں تیری خوراک اور پانی کو برکت دے کر تمام بیماریاں تجھ سے دُور کروں گا۔ 26 پھر تیرے ملک میں نہ کسی کا بچہ ضائع ہو گا، نہ کوئی بانجھ ہو گی۔ ساتھ ہی مَیں تجھے طویل زندگی عطا کروں گا۔

27 مَیں تیرے آگے آگے دہشت پھیلاؤں گا۔ جہاں بھی تُو جائے گا وہاں مَیں تمام قوموں میں ابتری پیدا کروں گا۔ میرے سبب سے تیرے سارے دشمن پلٹ کر بھاگ جائیں گے۔ 28 مَیں تیرے آگے زنبور بھیج دوں گا جو حِوّی، کنعانی اور حِتّی کو ملک چھوڑنے پر مجبور کریں گے۔ 29 لیکن جب تُو وہاں پہنچے گا تو مَیں اُنہیں ایک ہی سال میں ملک سے نہیں نکالوں گا۔ ورنہ پورا ملک ویران ہو جائے گا اور جنگلی جانور پھیل کر تیرے لئے نقصان کا باعث بن جائیں گے۔ 30 اِس لئے مَیں تیرے پہنچنے پر ملک کے باشندوں کو تھوڑا تھوڑا کر کے نکالتا جاؤں گا۔ اِتنے میں تیری تعداد بڑھے گی اور تُو رفتہ رفتہ ملک پر قبضہ کر سکے گا۔

31 مَیں تیری سرحدیں مقرر کروں گا۔ بحرِ قُلزم ایک حد ہو گی اور فلستیوں کا سمندر دوسری، جنوب کا ریگستان ایک ہو گی اور دریائے فرات دوسری۔ مَیں ملک کے باشندوں کو تیرے قبضے میں کر دوں گا، اور تُو اُنہیں اپنے آگے آگے ملک سے دُور کرتا جائے گا۔ 32 لازم ہے کہ تُو اُن کے ساتھ یا اُن کے معبودوں کے ساتھ عہد نہ باندھے۔ 33 اُن کا تیرے ملک میں رہنا منع ہے، ورنہ تُو اُن کے سبب سے میرا گناہ کرے گا۔ اگر تُو اُن کے معبودوں کی عبادت کرے گا تو یہ تیرے لئے پھندا بن جائے گا'۔"

رب اسرائیل سے عہد باندھتا ہے

24 رب نے موسیٰ سے کہا، "تُو، ہارون، ندب، ابیہو اور اسرائیل کے 70 بزرگ میرے پاس اوپر آئیں۔ کچھ فاصلے پر کھڑے ہو کر مجھے سجدہ کرو۔ 2 صرف تُو اکیلا ہی میرے قریب آ، دوسرے دُور رہیں۔ اور قوم کے باقی لوگ

تیرے ساتھ پہاڑ پر نہ چڑھیں۔"

3 تب موسیٰ نے قوم کے پاس جا کر رب کی تمام باتیں اور احکام پیش کئے۔ جواب میں سب نے مل کر کہا، "ہم رب کی اِن تمام باتوں پر عمل کریں گے۔"

4 تب موسیٰ نے رب کی تمام باتیں لکھ لیں۔ اگلے دن وہ صبح سویرے اُٹھا اور پہاڑ کے پاس گیا۔ اُس کے دامن میں اُس نے قربان گاہ بنائی۔ ساتھ ہی اُس نے اسرائیل کے ہر ایک قبیلے کے لئے ایک ایک پتھر کا ستون کھڑا کیا۔ 5 پھر اُس نے کچھ اسرائیلی نوجوانوں کو قربانی پیش کرنے کے لئے بُلایا تاکہ وہ رب کی تعظیم میں بھسم ہونے والی قربانیاں چڑھائیں اور جوان بَیلوں کو سلامتی کی قربانی کے طور پر پیش کریں۔ 6 موسیٰ نے قربانیوں کا خون جمع کیا۔ اُس کا آدھا حصہ اُس نے باسنوں میں ڈال دیا اور آدھا حصہ قربان گاہ پر چھڑک دیا۔

7 پھر اُس نے وہ کتاب لی جس میں رب کے ساتھ عہد کی تمام شرائط درج تھیں اور اُسے قوم کو پڑھ کر سنایا۔ جواب میں اُنہوں نے کہا، "ہم رب کی اِن تمام باتوں پر عمل کریں گے۔ ہم اُس کی سنیں گے۔" 8 اِس پر موسیٰ نے باسنوں میں سے خون لے کر اُسے لوگوں پر چھڑکا اور کہا، "یہ خون اُس عہد کی تصدیق کرتا ہے جو رب نے تمہارے ساتھ کیا ہے اور جو اُس کی تمام باتوں پر مبنی ہے۔"

9 اِس کے بعد موسیٰ، ہارون، ندب، ابیہو اور اسرائیل کے 70 بزرگ سینا پہاڑ پر چڑھے۔ 10 وہاں اُنہوں نے اسرائیل کے خدا کو دیکھا۔ لگتا تھا کہ اُس کے پاؤں کے نیچے سنگِ لاجورد کا سا تختہ تھا۔ وہ آسمان کی مانند صاف و شفاف تھا۔ 11 اگرچہ اسرائیل کے راہنماؤں نے یہ سب کچھ دیکھا تو بھی رب نے اُنہیں ہلاک نہ کیا، بلکہ وہ اللہ کو دیکھتے رہے اور اُس کے حضور عہد کا کھانا کھاتے اور پیتے رہے۔

پتھر کی تختیاں

12 پہاڑ سے اُترنے کے بعد رب نے موسیٰ سے کہا، "میرے پاس پہاڑ پر آ کر کچھ دیر کے لئے ٹھہرے رہنا۔ مَیں تجھے پتھر کی تختیاں دوں گا جن پر مَیں نے اپنی شریعت اور احکام لکھے ہیں اور جو اسرائیل کی تعلیم و تربیت کے لئے ضروری ہیں۔"

13 موسیٰ اپنے مددگار یشوع کے ساتھ چل پڑا اور اللہ کے پہاڑ پر چڑھ گیا۔ 14 پہلے اُس نے بزرگوں سے کہا، "ہماری واپسی کے انتظار میں یہاں ٹھہرے رہو۔ ہارون اور حور تمہارے پاس رہیں گے۔ کوئی بھی معاملہ ہو تو لوگ اُن ہی کے پاس جائیں۔"

موسیٰ رب سے ملتا ہے

15 جب موسیٰ چڑھنے لگا تو پہاڑ پر بادل چھا گیا۔ 16 رب کا جلال کوہِ سینا پر اُتر آیا۔ چھ دن تک بادل اُس پر چھایا رہا۔ ساتویں دن رب نے بادل میں سے موسیٰ کو بُلایا۔ 17 رب کا جلال اسرائیلیوں کو بھی نظر آتا تھا۔ اُنہیں یوں لگا جیسا کہ پہاڑ کی چوٹی پر تیز آگ بھڑک رہی ہو۔ 18 چڑھتے چڑھتے موسیٰ بادل میں داخل ہوا۔ وہاں وہ چالیس دن اور چالیس رات رہا۔

ملاقات کا خیمہ بنانے کے لئے ہدیئے

25 رب نے موسیٰ سے کہا، 2 "اسرائیلیوں کو بتا کہ وہ ہدیئے لا کر مجھے اُٹھانے والی قربانی

کے طور پر پیش کریں۔ لیکن صرف اُن سے ہدیئے قبول کرو جو دلی خوشی سے دیں۔ 3 اُن سے یہ چیزیں ہدیئے کے طور پر قبول کرو: سونا، چاندی، پیتل؛ 4 نیلے، ارغوانی اور قرمزی رنگ کا دھاگا، باریک کتان، بکری کے بال، 5 مینڈھوں کی سرخ رنگی ہوئی کھالیں، تخس[a] کی کھالیں، کیکر کی لکڑی، 6 شمع دان کے لئے زیتون کا تیل، مسح کرنے کے لئے تیل اور خوشبودار بخور کے لئے مسالے، 7 عقیقِ احمر اور دیگر جواہر جو امامِ اعظم کے بالاپوش اور سینے کے کیسے میں جڑے جائیں گے۔ 8 اِن چیزوں سے لوگ میرے لئے مقدِس بنائیں تاکہ مَیں اُن کے درمیان رہوں۔ 9 مَیں تجھے مقدِس اور اُس کے تمام سامان کا نمونہ دکھاؤں گا، کیونکہ تمہیں سب کچھ عین اُسی کے مطابق بنانا ہے۔

عہد کا صندوق

12-10 لوگ کیکر کی لکڑی کا صندوق بنائیں۔ اُس کی لمبائی پونے چار فٹ ہو جبکہ اُس کی چوڑائی اور اونچائی سوا دو دو فٹ ہو۔ پورے صندوق پر اندر اور باہر سے خالص سونا چڑھانا۔ اوپر کی سطح کے اردگرد سونے کی جھالر لگانا۔ صندوق کو اُٹھانے کے لئے سونے کے چار کڑے ڈھال کر اُنہیں صندوق کے چارپائیوں پر لگانا۔ دونوں طرف دو دو کڑے ہوں۔ 13 پھر کیکر کی دو لکڑیاں صندوق کو اُٹھانے کے لئے تیار کرنا۔ اُن پر سونا چڑھا کر 14 اُن کو دونوں طرف کے کڑوں میں ڈالنا تاکہ اُن سے صندوق کو اُٹھایا جائے۔ 15 یہ لکڑیاں صندوق کے اِن کڑوں میں پڑی رہیں۔ اُنہیں کبھی بھی دُور نہ کیا جائے۔ 16 صندوق میں شریعت کی وہ دو تختیاں رکھنا جو مَیں تجھے دوں گا۔

17 صندوق کا ڈھکنا خالص سونے کا بنانا۔ اُس کی لمبائی پونے چار فٹ اور چوڑائی سوا دو فٹ ہو۔ اُس کا نام کفارے کا ڈھکنا ہے۔ 19-18 سونے سے گھڑ کر دو کروبی فرشتے بنائے جائیں جو ڈھکنے کے دونوں سِروں پر کھڑے ہوں۔ یہ دو فرشتے اور ڈھکنا ایک ہی ٹکڑے سے بنانے ہیں۔ 20 فرشتوں کے پَر یوں اوپر کی طرف پھیلے ہوئے ہوں کہ وہ ڈھکنے کو پناہ دیں۔ اُن کے منہ ایک دوسرے کی طرف کئے ہوئے ہوں، اور وہ ڈھکنے کی طرف دیکھیں۔

21 ڈھکنے کو صندوق پر لگا، اور صندوق میں شریعت کی وہ دو تختیاں رکھ جو مَیں تجھے دوں گا۔ 22 وہاں ڈھکنے کے اوپر دونوں فرشتوں کے درمیان سے مَیں اپنے آپ کو تجھ پر ظاہر کر کے تجھ سے ہم کلام ہوں گا اور تجھے اسرائیلیوں کے لئے تمام احکام دوں گا۔

مخصوص روٹیوں کی میز

23 کیکر کی لکڑی کی میز بنانا۔ اُس کی لمبائی تین فٹ، چوڑائی ڈیڑھ فٹ اور اونچائی سوا دو فٹ ہو۔ 24 اُس پر خالص سونا چڑھانا، اور اُس کے اردگرد سونے کی جھالر لگانا۔ 25 میز کی اوپر کی سطح پر چوکھٹا لگانا جس کی اونچائی تین انچ ہو اور جس پر سونے کی جھالر لگی ہو۔ 26 سونے کے چار کڑے ڈھال کر اُنہیں چاروں کونوں پر لگانا جہاں میز کے پائے لگے ہیں۔ 27 یہ کڑے میز کی سطح پر لگے چوکھٹے کے نیچے لگائے جائیں۔ اُن میں وہ لکڑیاں ڈالنی ہیں جن سے میز کو اُٹھایا جائے گا۔ 28 یہ لکڑیاں بھی کیکر کی ہوں اور اُن پر سونا

[a] غالباً اِس متروک عبرانی لفظ سے مراد کوئی سمندری جانور ہے۔

چڑھایا جائے۔ اُن سے میز کو اُٹھانا ہے۔

29 اُس کے تھال، پیالے، مرتبان اور مَے کی نذریں پیش کرنے کے برتن خالص سونے سے بنانا ہے۔ 30 میز پر وہ روٹیاں ہر وقت میرے حضور پڑی رہیں جو میرے لئے مخصوص ہیں۔

شمع دان

31 خالص سونے کا شمع دان بھی بنانا۔ اُس کا پایہ اور ڈنڈی گھڑ کر بنانا ہے۔ اُس کی پیالیاں جو پھولوں اور کلیوں کی شکل کی ہوں گی پائے اور ڈنڈی کے ساتھ ایک ہی ٹکڑا ہوں۔ 32 ڈنڈی سے دائیں اور بائیں طرف تین تین شاخیں نکلیں۔ 33 ہر شاخ پر تین پیالیاں لگی ہوں جو بادام کی کلیوں اور پھولوں کی شکل کی ہوں۔ 34 شمع دان کی ڈنڈی پر بھی اِس قسم کی پیالیاں لگی ہوں، لیکن تعداد میں چار۔ 35 اِن میں سے تین پیالیاں دائیں بائیں کی چھ شاخوں کے نیچے لگی ہوں۔ وہ یوں لگی ہوں کہ ہر پیالی سے دو شاخیں نکلیں۔ 36 شاخیں اور پیالیاں بلکہ پورا شمع دان خالص سونے کے ایک ہی ٹکڑے سے گھڑ کر بنانا ہے۔

37 شمع دان کے لئے سات چراغ بنا کر اُنہیں یوں شاخوں پر رکھنا کہ وہ سامنے کی جگہ روشن کریں۔ 38 بتی کترنے کی قینچیاں اور جلتے کوئلے کے لئے چھوٹے برتن بھی خالص سونے سے بنائے جائیں۔ 39 شمع دان اور اُس سارے سامان کے لئے پورے 34 کلو گرام خالص سونا استعمال کیا جائے۔ 40 غور کر کہ سب کچھ عین اُس نمونے کے مطابق بنایا جائے جو مَیں تجھے یہاں پہاڑ پر دکھاتا ہوں۔

ملاقات کا خیمہ

26 مقدّس خیمے کے لئے دس پردے بنانا۔ اُن کے لئے باریک کتان اور نیلے، ارغوانی اور قرمزی رنگ کا دھاگا استعمال کرنا۔ پردوں میں کسی ماہر کاری گر کے کڑھائی کے کام سے کروبی فرشتوں کا ڈیزائن بنوانا۔ 2 ہر پردے کی لمبائی 42 فٹ اور چوڑائی 6 فٹ ہو۔ 3 پانچ پردوں کے لمبے حاشئے ایک دوسرے کے ساتھ جوڑے جائیں اور اِسی طرح باقی پانچ بھی۔ یوں دو بڑے ٹکڑے بن جائیں گے۔ 4 دونوں ٹکڑوں کو ایک دوسرے کے ساتھ ملانے کے لئے نیلے دھاگے کے حلقے بنانا۔ یہ حلقے ہر ٹکڑے کے 42 فٹ والے ایک کنارے پر لگائے جائیں، 5 ایک ٹکڑے کے حاشئے پر 50 حلقے اور دوسرے پر بھی اُتنے ہی حلقے۔ اِن دو حاشیوں کے حلقے ایک دوسرے کے آمنے سامنے ہوں۔ 6 پھر سونے کی 50 ہکیں بنا کر اُن سے آمنے سامنے کے حلقے ایک دوسرے کے ساتھ ملانا۔ یوں دونوں ٹکڑے جُڑ کر خیمے کا کام دیں گے۔

7 بکری کے بالوں سے بھی 11 پردے بنانا جنہیں کپڑے والے خیمے کے اوپر رکھا جائے۔ 8 ہر پردے کی لمبائی 45 فٹ اور چوڑائی 6 فٹ ہو۔ 9 پانچ پردوں کے لمبے حاشئے ایک دوسرے کے ساتھ جوڑے جائیں اور اِسی طرح باقی چھ بھی۔ اِن چھ پردوں کے چھٹے پردے کو ایک دفعہ تہہ کرنا۔ یہ سامنے والے حصے سے لٹکے۔ 10 بکری کے بال کے اِن دونوں ٹکڑوں کو بھی ملانا ہے۔ اِس کے لئے ہر ٹکڑے کے 45 فٹ والے ایک کنارے پر پچاس پچاس حلقے لگانا۔ 11 پھر پیتل کی 50 ہکیں بنا کر اُن سے دونوں حصے ملانا۔ 12 جب بکریوں کے بالوں کا یہ خیمہ کپڑے کے خیمے کے اوپر لگایا جائے

گا تو آدھا پردہ باقی رہے گا۔ وہ خیمے کی پچھلی طرف لٹکا رہے۔ 13 خیمے کے دائیں اور بائیں طرف بکری کے بالوں کا خیمہ کپڑے کے خیمے کی نسبت ڈیڑھ ڈیڑھ فٹ لمبا ہو گا۔ یوں وہ دونوں طرف لٹکے ہوئے کپڑے کے خیمے کو محفوظ رکھے گا۔

14 ایک دوسرے کے اوپر کے اِن دونوں خیموں کی حفاظت کے لئے دو غلاف بنانے ہیں۔ بکری کے بالوں کے خیمے پر مینڈھوں کی سرخ رنگی ہوئی کھالیں جوڑ کر رکھی جائیں اور اُن پر تخس کی کھالیں ملا کر رکھی جائیں۔

15 کیکر کی لکڑی کے تختے بنانا جو کھڑے کئے جائیں تاکہ خیمے کی دیواروں کا کام دیں۔ 16 ہر تختے کی اونچائی 15 فٹ ہو اور چوڑائی سوا دو فٹ۔ 17 ہر تختے کے نیچے دو دو چولیں ہوں۔ یہ چولیں ہر تختے کو اُس کے پائیوں کے ساتھ جوڑیں گی تاکہ تختہ کھڑا رہے۔ 18 خیمے کی جنوبی دیوار کے لئے 20 تختوں کی ضرورت ہے 19 اور ساتھ ہی چاندی کے 40 پائیوں کی۔ اُن پر تختے کھڑے کئے جائیں گے۔ ہر تختے کے نیچے دو پائے ہوں گے، اور ہر پائے میں ایک چول لگے گی۔ 20 اِسی طرح خیمے کی شمالی دیوار کے لئے بھی 20 تختوں کی ضرورت ہے 21 اور ساتھ ہی چاندی کے 40 پائیوں کی۔ وہ بھی تختوں کو کھڑا کرنے کے لئے ہیں۔ ہر تختے کے نیچے دو پائے ہوں گے۔ 22 خیمے کی پچھلی یعنی مغربی دیوار کے لئے چھ تختے بنانا۔ 23 اِس دیوار کو شمالی اور جنوبی دیواروں کے ساتھ جوڑنے کے لئے کونے والے دو تختے بنانا۔ 24 اِن دو تختوں میں نیچے سے لے کر اوپر تک کونا ہو تاکہ ایک سے شمالی دیوار مغربی دیوار کے ساتھ جُڑ جائے اور دوسرے سے جنوبی دیوار مغربی دیوار کے ساتھ۔ اِن کے اوپر کے سرے کڑوں سے مضبوط کئے جائیں۔ 25 یوں پچھلے یعنی مغربی تختوں کی پوری تعداد 8 ہو گی اور اِن کے لئے چاندی کے پائیوں کی تعداد 16، ہر تختے کے نیچے دو دو پائے ہوں گے۔

26-27 اِس کے علاوہ کیکر کی لکڑی کے شہتیر بنانا، تینوں دیواروں کے لئے پانچ پانچ شہتیر۔ وہ ہر دیوار کے تختوں پر یوں لگائے جائیں کہ وہ اُنہیں ایک دوسرے کے ساتھ ملائیں۔ 28 درمیانی شہتیر دیوار کی آدھی اونچائی پر دیوار کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک لگایا جائے۔ 29 شہتیروں کو تختوں کے ساتھ لگانے کے لئے سونے کے کڑے بنا کر تختوں میں لگانا۔ تمام تختوں اور شہتیروں پر سونا چڑھانا۔

30 پورے مقدّس خیمے کو اُسی نمونے کے مطابق بنانا جو مَیں تجھے پہاڑ پر دکھاتا ہوں۔

مقدّس خیمے کے پردے

31 اب ایک اَور پردہ بنانا۔ اِس کے لئے بھی باریک کتان اور نیلے، ارغوانی اور قرمزی رنگ کا دھاگا استعمال کرنا۔ اُس پر بھی کسی ماہر کاری گر کے کڑھائی کے کام سے کروبی فرشتوں کا ڈیزائن بنوانا۔ 32 اِسے سونے کی ہکوں سے کیکر کی لکڑی کے چار ستونوں سے لٹکانا۔ اِن ستونوں پر سونا چڑھایا جائے اور وہ چاندی کے پائیوں پر کھڑے ہوں۔ 33 یہ پردہ مقدّس کمرے کو مقدّس ترین کمرے سے الگ کرے گا جس میں عہد کا صندوق پڑا رہے گا۔ پردے کو لٹکانے کے بعد اُس کے پیچھے مقدّس ترین کمرے میں عہد کا صندوق رکھنا۔

34 پھر عہد کے صندوق پر کفارے کا ڈھکنا رکھنا۔

35 جس میز پر میرے لئے مخصوص کی گئی روٹیاں پڑی رہتی ہیں وہ پردے کے باہر مقدّس کمرے میں شمال کی

طرف رکھی جائے۔ اُس کے مقابل جنوب کی طرف شمع دان رکھا جائے۔

36 پھر خیمے کے دروازے کے لئے بھی پردہ بنایا جائے۔ اِس کے لئے بھی باریک کتان اور نیلے، ارغوانی اور قرمزی رنگ کا دھاگا استعمال کیا جائے۔ اِس پر کڑھائی کا کام کیا جائے۔ 37 اِس پردے کو سونے کی ہکوں سے کیکر کی لکڑی کے پانچ ستونوں سے لٹکانا۔ اِن ستونوں پر بھی سونا چڑھایا جائے، اور وہ پیتل کے پائیوں پر کھڑے ہوں۔

جانوروں کو چڑھانے کی قربان گاہ

27 کیکر کی لکڑی کی قربان گاہ بنانا۔ اُس کی اونچائی ساڑھے چار فٹ ہو جبکہ اُس کی لمبائی اور چوڑائی ساڑھے سات سات فٹ ہو۔ 2 اُس کے اوپر چاروں کونوں میں سے ایک ایک سینگ نکلے۔ سینگ اور قربان گاہ ایک ہی ٹکڑے کے ہوں۔ سب پر پیتل چڑھانا۔ 3 اُس کا تمام ساز و سامان اور برتن بھی پیتل کے ہوں یعنی راکھ کو اُٹھا کر لے جانے کی بالٹیاں، بیلچے، کانٹے، جلتے ہوئے کوئلے کے لئے برتن اور چھڑکاؤ کے کٹورے۔

4 قربان گاہ کو اُٹھانے کے لئے پیتل کا جنگلا بنانا جو اوپر سے کھلا ہو۔ جنگلے کے چاروں کونوں پر کڑے لگائے جائیں۔ 5 قربان گاہ کی آدھی اونچائی پر کنارہ لگانا، اور قربان گاہ کو جنگلے میں اِس کنارے تک رکھا جائے۔ 6 اُسے اُٹھانے کے لئے کیکر کی دو لکڑیاں بنانا جن پر پیتل چڑھانا ہے۔ 7 اُن کو قربان گاہ کے دونوں طرف کے کڑوں میں ڈال دینا۔

8 پوری قربان گاہ لکڑی کی ہو، لیکن اندر سے کھوکھلی ہو۔ اُسے عین اُس نمونے کے مطابق بنانا جو مَیں تجھے پہاڑ پر دکھاتا ہوں۔

خیمے کا صحن

9 مقدّس خیمے کے لئے صحن بنانا۔ اُس کی چاردیواری باریک کتان کے کپڑے سے بنائی جائے۔ چاردیواری کی لمبائی جنوب کی طرف 150 فٹ ہو۔ 10 کپڑے کو چاندی کی ہکوں اور پٹیوں سے لکڑی کے 20 کھمبوں کے ساتھ لگایا جائے۔ ہر کھمبا پیتل کے پائے پر کھڑا ہو۔ 11 چاردیواری شمال کی طرف بھی اِسی کی مانند ہو۔ 12 خیمے کے پیچھے مغرب کی طرف چاردیواری کی چوڑائی 75 فٹ ہو اور کپڑا لکڑی کے 10 کھمبوں کے ساتھ لگایا جائے۔ یہ کھمبے بھی پیتل کے پائیوں پر کھڑے ہوں۔

13 سامنے، مشرق کی طرف جہاں سے سورج طلوع ہوتا ہے چاردیواری کی چوڑائی بھی 75 فٹ ہو۔ 15-14 یہاں چاردیواری کا دروازہ ہو۔ کپڑا دروازے کے دائیں طرف ساڑھے 22 فٹ چوڑا ہو اور اُس کے بائیں طرف بھی اُتنا ہی چوڑا۔ اُسے دونوں طرف تین تین لکڑی کے کھمبوں کے ساتھ لگایا جائے جو پیتل کے پائیوں پر کھڑے ہوں۔ 16 دروازے کا پردہ 30 فٹ چوڑا بنانا۔ وہ نیلے، ارغوانی اور قرمزی رنگ کے دھاگے اور باریک کتان سے بنایا جائے، اور اُس پر کڑھائی کا کام ہو۔ یہ کپڑا لکڑی کے چار کھمبوں کے ساتھ لگایا جائے۔ وہ بھی پیتل کے پائیوں پر کھڑے ہوں۔

17 تمام کھمبے پیتل کے پائیوں پر کھڑے ہوں اور کپڑا چاندی کی ہکوں اور پٹیوں سے ہر کھمبے کے ساتھ لگایا جائے۔ 18 چاردیواری کی لمبائی 150 فٹ، چوڑائی 75 فٹ اور اونچائی ساڑھے 7 فٹ ہو۔ کھمبوں کے تمام

پائے پیتل کے ہوں۔ 19 جو بھی ساز و سامان مقدّس خیمے میں استعمال کیا جاتا ہے وہ سب پیتل کا ہو۔ خیمے اور چاردیواری کی میخیں بھی پیتل کی ہوں۔

شمع دان کا تیل

20 اسرائیلیوں کو حکم دینا کہ وہ تیرے پاس کوٹے ہوئے زیتونوں کا خالص تیل لائیں تاکہ مقدّس کمرے کے شمع دان کے چراغ متواتر جلتے رہیں۔ 21 ہارون اور اُس کے بیٹے شمع دان کو ملاقات کے خیمے کے مقدّس کمرے میں رکھیں، اُس پردے کے سامنے جس کے پیچھے عہد کا صندوق ہے۔ اُس میں وہ تیل ڈالتے رہیں تاکہ وہ رب کے سامنے شام سے لے کر صبح تک جلتا رہے۔ اسرائیلیوں کا یہ اصول ابد تک قائم رہے۔

اماموں کے لباس

28 اپنے بھائی ہارون اور اُس کے بیٹوں ندب، ابیہو، اِلی عزر اور اِتمر کو بُلا۔ مَیں نے اُنہیں اسرائیلیوں میں سے چن لیا ہے تاکہ وہ اماموں کی حیثیت سے میری خدمت کریں۔ 2 اپنے بھائی ہارون کے لئے مقدّس لباس بنوانا جو پُروقار اور شاندار ہوں۔ 3 لباس بنانے کی ذمہ داری اُن تمام لوگوں کو دینا جو ایسے کاموں میں ماہر ہیں اور جن کو مَیں نے حکمت کی روح سے بھر دیا ہے۔ کیونکہ جب ہارون کو مخصوص کیا جائے گا اور وہ مقدّس خیمے کی خدمت سرانجام دے گا تو اُسے اِن کپڑوں کی ضرورت ہو گی۔

4 اُس کے لئے یہ لباس بنانے ہیں: سینے کا کیسہ، بالاپوش، چوغہ، بُنا ہوا زیر جامہ، پگڑی اور کمربند۔ یہ کپڑے اپنے بھائی ہارون اور اُس کے بیٹوں کے لئے بنوانے ہیں تاکہ وہ امام کے طور پر خدمت کر سکیں۔ 5 اِن کپڑوں کے لئے سونا اور نیلے، ارغوانی اور قرمزی رنگ کا دھاگا اور باریک کتان استعمال کیا جائے۔

ہارون کا بالاپوش

6 بالاپوش کو بھی سونے اور نیلے، ارغوانی اور قرمزی رنگ کے دھاگے اور باریک کتان سے بنانا ہے۔ اُس پر کسی ماہر کاری گر سے کڑھائی کا کام کروایا جائے۔ 7 اُس کی دو پٹیاں ہوں جو کندھوں پر رکھ کر سامنے اور پیچھے سے بالاپوش کے ساتھ لگی ہوں۔ 8 اِس کے علاوہ ایک پٹکا بُننا ہے جس سے بالاپوش کو باندھا جائے اور جو بالاپوش کے ساتھ ایک ٹکڑا ہو۔ اُس کے لئے بھی سونا، نیلے، ارغوانی اور قرمزی رنگ کا دھاگا اور باریک کتان استعمال کیا جائے۔

9 پھر عقیقِ احمر کے دو پتھر چن کر اُن پر اسرائیل کے بارہ بیٹوں کے نام کندہ کرنا۔ 10 ہر جوہر پر چھ چھ نام اُن کی پیدائش کی ترتیب کے مطابق کندہ کئے جائیں۔ 11 یہ نام اُس طرح جوہروں پر کندہ کئے جائیں جس طرح مُہر کندہ کی جاتی ہے۔ پھر دونوں جوہر سونے کے خانوں میں جڑ کر 12 بالاپوش کی دو پٹیوں پر ایسے لگانا کہ کندھوں پر آ جائیں۔ جب ہارون میرے حضور آئے گا تو جوہروں پر کے یہ نام اُس کے کندھوں پر ہوں گے اور مجھے اسرائیلیوں کی یاد دلائیں گے۔

13 سونے کے خانے بنانا 14 اور خالص سونے کی دو زنجیریں جو ڈوری کی طرح گُندھی ہوئی ہوں۔ پھر اِن دو زنجیروں کو سونے کے خانوں کے ساتھ لگانا۔

سینے کا کیسہ

15 سینے کے لئے کیسہ بنانا۔ اُس میں وہ قرعے پڑے رہیں جن کی معرفت میری مرضی معلوم کی جائے گی۔ ماہر کاری گر اُسے اُن ہی چیزوں سے بنائے جن سے ہارون کا بالاپوش بنایا گیا ہے یعنی سونے اور نیلے، ارغوانی اور قرمزی رنگ کے دھاگے اور باریک کتان سے۔ 16 جب کپڑے کو ایک دفعہ تہہ کیا گیا ہو تو کیسے کی لمبائی اور چوڑائی نو نو انچ ہو۔

17 اُس پر چار قطاروں میں جواہر جڑنا۔ ہر قطار میں تین تین جوہر ہوں۔ پہلی قطار میں لعل،[a] زبرجد[b] اور زمرد۔ 18 دوسری میں فیروزہ، سنگِ لاجورد[c] اور حجر القمر۔[d] 19 تیسری میں زرقون،[e] عقیق[f] اور یاقوتِ ارغوانی۔[g] 20 چوتھی میں پکھراج،[h] عقیقِ احمر[i] اور یشب۔[j] ہر جوہر سونے کے خانے میں جڑا ہوا ہو۔ 21 یہ بارہ جواہر اسرائیل کے بارہ قبیلوں کی نمائندگی کرتے ہیں۔ ایک ایک جوہر پر ایک قبیلے کا نام کندہ کیا جائے۔ یہ نام اُس طرح کندہ کئے جائیں جس طرح مُہر کندہ کی جاتی ہے۔

22 سینے کے کیسے پر خالص سونے کی دو زنجیریں لگانا جو ڈوری کی طرح گُندھی ہوئی ہوں۔ 23 اُنہیں لگانے کے لئے دو کڑے بنا کر کیسے کے اوپر کے دو کونوں پر لگانا۔ 24 اب دونوں زنجیریں اُن دو کڑوں سے لگانا۔ 25 اُن کے دوسرے سرے بالاپوش کی کندھوں والی پٹیوں کے دو خانوں کے ساتھ جوڑ دینا، پھر سامنے کی طرف لگانا۔ 26 کیسے کے نچلے دو کونوں پر بھی سونے کے دو کڑے لگانا۔ وہ اندر، بالاپوش کی طرف لگے ہوں۔ 27 اب دو اَور کڑے بنا کر بالاپوش کی کندھوں والی پٹیوں پر لگانا۔ یہ بھی سامنے کی طرف لگے ہوں لیکن نیچے، بالاپوش کے پٹکے کے اوپر ہی۔ 28 سینے کے کیسے کے نچلے کڑے نیلی ڈوری سے بالاپوش کے اِن نچلے کڑوں کے ساتھ باندھے جائیں۔ یوں کیسہ پٹکے کے اوپر اچھی طرح سینے کے ساتھ لگا رہے گا۔

29 جب بھی ہارون مقدِس میں داخل ہو کر رب کے حضور آئے گا وہ اسرائیلی قبیلوں کے نام اپنے دل پر سینے کے کیسے کی صورت میں ساتھ لے جائے گا۔ یوں وہ قوم کی یاد دلاتا رہے گا۔

30 سینے کے کیسے میں دونوں قرعے بنام اُوریم اور تُمّیم رکھے جائیں۔ وہ بھی مقدِس میں رب کے سامنے آتے وقت ہارون کے دل پر ہوں۔ یوں جب ہارون رب کے حضور ہو گا تو رب کی مرضی پوچھنے کا وسیلہ ہمیشہ اُس کے دل پر ہو گا۔

ہارون کا چوغہ

31 چوغہ بھی بُننا۔ وہ پوری طرح نیلے دھاگے سے بنایا جائے۔ چوغے کو بالاپوش سے پہلے پہنا جائے۔ 32 اُس کے گریبان کو بُنے ہوئے کالر سے مضبوط کیا جائے تاکہ وہ نہ پھٹے۔ 33 نیلے، ارغوانی اور قرمزی رنگ

---

[a] یا ایک قسم کا سرخ عقیق۔ یاد رہے کہ چونکہ قدیم زمانے کے اکثر جواہرات کے نام متروک ہیں یا اُن کا مطلب بدل گیا ہے، اِس لئے اُن کا مختلف ترجمہ ہو سکتا ہے۔
[b] peridot
[c] lapis lazuli
[d] moonstone
[e] hyacinth
[f] agate
[g] amethyst
[h] topas
[i] carnelian
[j] jasper

کے دھاگے سے انار بنا کر اُنہیں چوغے کے دامن میں لگا دینا۔ اُن کے درمیان سونے کی گھنٹیاں لگانا۔
34 دامن میں انار اور گھنٹیاں باری باری لگانا۔

35 ہارون خدمت کرتے وقت ہمیشہ چوغہ پہنے۔ جب وہ مقدِس میں رب کے حضور آئے گا اور وہاں سے نکلے گا تو گھنٹیاں سنائی دیں گی۔ پھر وہ نہیں مرے گا۔

ماتھے پر چھوٹی تختی، زیر جامہ اور پگڑی

36 خالص سونے کی تختی بنا کر اُس پر یہ الفاظ کندہ کرنا، 'رب کے لئے مخصوص و مقدّس۔' یہ الفاظ یوں کندہ کئے جائیں جس طرح مُہر کندہ کی جاتی ہے۔
37 اُسے نیلی ڈوری سے پگڑی کے سامنے والے حصے سے لگایا جائے 38 تاکہ وہ ہارون کے ماتھے پر پڑی رہے۔ جب بھی وہ مقدِس میں جائے تو یہ تختی ساتھ ہو۔ جب اسرائیلی اپنے نذرانے لا کر رب کے لئے مخصوص کریں لیکن کسی غلطی کے باعث قصور وار ہوں تو اُن کا یہ قصور ہارون پر منتقل ہو گا۔ اِس لئے یہ تختی ہر وقت اُس کے ماتھے پر ہو تاکہ رب اسرائیلیوں کو قبول کر لے۔

39 زیر جامے کو باریک کتان سے بُننا اور اِس طرح پگڑی بھی۔ پھر کمربند بنانا۔ اُس پر کڑھائی کا کام کیا جائے۔

باقی لباس

40 ہارون کے بیٹوں کے لئے بھی زیر جامے، کمربند اور پگڑیاں بنانا تاکہ وہ پُروقار اور شاندار نظر آئیں۔ 41 یہ سب اپنے بھائی ہارون اور اُس کے بیٹوں کو پہنانا۔ اُن کے سروں پر تیل اُنڈیل کر اُنہیں مسح کرنا۔ یوں اُنہیں اُن کے عُہدے پر مقرر کر کے میری خدمت کے لئے مخصوص کرنا۔

42 اُن کے لئے کتان کے پاجامے بھی بنانا تاکہ وہ زیر جامے کے نیچے ننگے نہ ہوں۔ اُن کی لمبائی کمر سے ران تک ہو۔ 43 جب بھی ہارون اور اُس کے بیٹے ملاقات کے خیمے میں داخل ہوں تو اُنہیں یہ پاجامے پہننے ہیں۔ اِسی طرح جب اُنہیں مقدّس کمرے میں خدمت کرنے کے لئے قربان گاہ کے پاس آنا ہوتا ہے تو وہ یہ پہنیں، ورنہ وہ قصور وار ٹھہر کر مر جائیں گے۔ یہ ہارون اور اُس کی اولاد کے لئے ایک ابدی اصول ہے۔

اماموں کی مخصوصیت

29 اماموں کو مقدِس میں میری خدمت کے لئے مخصوص کرنے کا یہ طریقہ ہے:
ایک جوان بَیل اور دو بے عیب مینڈھے چن لینا۔ 2 بہترین میدے سے تین قسم کی چیزیں پکانا جن میں خمیر نہ ہو۔ پہلے، سادہ روٹی۔ دوسرے، روٹی جس میں تیل ڈالا گیا ہو۔ تیسرے، روٹی جس پر تیل لگایا گیا ہو۔
3 یہ چیزیں ٹوکری میں رکھ کر جوان بَیل اور دو مینڈھوں کے ساتھ رب کو پیش کرنا۔ 4 پھر ہارون اور اُس کے بیٹوں کو ملاقات کے خیمے کے دروازے پر لا کر غسل کرانا۔ 5 اِس کے بعد زیر جامہ، چوغہ، بالاپوش اور سینے کا کیسہ لے کر ہارون کو پہنانا۔ بالاپوش کو اُس کے مہارت سے بُنے ہوئے پٹکے کے ذریعے باندھنا۔ 6 اُس کے سر پر پگڑی باندھ کر اُس پر سونے کی مقدّس تختی لگانا۔
7 ہارون کے سر پر مسح کا تیل اُنڈیل کر اُسے مسح کرنا۔
8 پھر اُس کے بیٹوں کو آگے لا کر زیر جامہ پہنانا۔
9 اُن کے پگڑیاں اور کمربند باندھنا۔ یوں تُو ہارون اور

اُس کے بیٹوں کو اُن کے منصب پر مقرر کرنا۔ صرف وہ اور اُن کی اولاد ہمیشہ تک مقدِس میں میری خدمت کرتے رہیں۔

10 بَیل کو ملاقات کے خیمے کے سامنے لانا۔ ہارون اور اُس کے بیٹے اُس کے سر پر اپنے ہاتھ رکھیں۔ 11 اُسے خیمے کے دروازے کے سامنے رب کے حضور ذبح کرنا۔ 12 بَیل کے خون میں سے کچھ لے کر اپنی اُنگلی سے قربان گاہ کے سینگوں پر لگانا اور باقی خون قربان گاہ کے پائے پر اُنڈیل دینا۔ 13 انتڑیوں پر کی تمام چربی، جوڑ کلیجی اور دونوں گُردے اُن کی چربی سمیت لے کر قربان گاہ پر جلا دینا۔ 14 لیکن بَیل کے گوشت، کھال اور انتڑیوں کے گوبر کو خیمہ گاہ کے باہر جلا دینا۔ یہ گناہ کی قربانی ہے۔

15 اِس کے بعد پہلے مینڈھے کو لے آنا۔ ہارون اور اُس کے بیٹے اپنے ہاتھ مینڈھے کے سر پر رکھیں۔ 16 اُسے ذبح کر کے اُس کا خون قربان گاہ کے چار پہلوؤں پر چھڑکنا۔ 17 مینڈھے کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے اُس کی انتڑیوں اور پنڈلیوں کو دھونا۔ پھر اُنہیں سر اور باقی ٹکڑوں کے ساتھ ملا کر 18 پورے مینڈھے کو قربان گاہ پر جلا دینا۔ جلنے والی یہ قربانی رب کے لئے بھسم ہونے والی قربانی ہے، اور اُس کی خوشبو رب کو پسند ہے۔

19 اب دوسرے مینڈھے کو لے آنا۔ ہارون اور اُس کے بیٹے اپنے ہاتھ مینڈھے کے سر پر رکھیں۔ 20 اُس کو ذبح کرنا۔ اُس کے خون میں سے کچھ لے کر ہارون اور اُس کے بیٹوں کے دہنے کان کی لَو پر لگانا۔ اِسی طرح خون کو اُن کے دہنے ہاتھ اور دہنے پاؤں کے انگوٹھوں پر بھی لگانا۔ باقی خون قربان گاہ کے چار پہلوؤں پر چھڑکنا۔ 21 جو خون قربان گاہ پر پڑا ہے اُس میں سے کچھ لے کر اور مسح کے تیل کے ساتھ ملا کر ہارون اور اُس کے کپڑوں پر چھڑکنا۔ اِسی طرح اُس کے بیٹوں اور اُن کے کپڑوں پر بھی چھڑکنا۔ یوں وہ اور اُس کے بیٹے خدمت کے لئے مخصوص و مقدّس ہو جائیں گے۔

22 اِس مینڈھے کا خاص مقصد یہ ہے کہ ہارون اور اُس کے بیٹوں کو مقدِس میں خدمت کرنے کا اختیار اور عُہدہ دیا جائے۔ مینڈھے کی چربی، دُم، انتڑیوں پر کی ساری چربی، جوڑ کلیجی، دونوں گُردے اُن کی چربی سمیت اور دہنی ران الگ کرنی ہے۔ 23 اُس ٹوکری میں سے جو رب کے حضور یعنی خیمے کے دروازے پر پڑی ہے ایک سادہ روٹی، ایک روٹی جس میں تیل ڈالا گیا ہو اور ایک روٹی جس پر تیل لگایا گیا ہو نکالنا۔ 24 مینڈھے سے الگ کی گئی چیزیں اور بےخمیری روٹی کی ٹوکری کی یہ چیزیں لے کر ہارون اور اُس کے بیٹوں کے ہاتھوں میں دینا، اور وہ اُنہیں ہلانے والی قربانی کے طور پر رب کے سامنے ہلائیں۔ 25 پھر یہ چیزیں اُن سے واپس لے کر بھسم ہونے والی قربانی کے ساتھ قربان گاہ پر جلا دینا۔ یہ رب کے لئے جلنے والی قربانی ہے، اور اُس کی خوشبو رب کو پسند ہے۔

26 اب اُس مینڈھے کا سینہ لینا جس کی معرفت ہارون کو امامِ اعظم کا اختیار دیا جاتا ہے۔ سینے کو بھی ہلانے والی قربانی کے طور پر رب کے سامنے ہلانا۔ یہ سینہ قربانی کا تیرا حصہ ہو گا۔ 27 یوں تجھے ہارون اور اُس کے بیٹوں کی مخصوصیت کے لئے مستعمل مینڈھے کے ٹکڑے مخصوص و مقدّس کرنے ہیں۔ اُس کے سینے کو رب کے سامنے ہلانے والی قربانی کے طور پر ہلایا جائے

اور اُس کی ران کو اُٹھانے والی قربانی کے طور پر اُٹھایا جائے۔ [28] ہارون اور اُس کی اولاد کو اسرائیلیوں کی طرف سے ہمیشہ تک یہ ملنے کا حق ہے۔ جب بھی اسرائیلی رب کو اپنی سلامتی کی قربانیاں پیش کریں تو اماموں کو یہ دو ٹکڑے ملیں گے۔

[29] جب ہارون فوت ہو جائے گا تو اُس کے مقدّس لباس اُس کی اولاد میں سے اُس مرد کو دینے ہیں جسے مسح کر کے ہارون کی جگہ مقرر کیا جائے گا۔ [30] جو بیٹا اُس کی جگہ مقرر کیا جائے گا اور مقدِس میں خدمت کرنے کے لئے ملاقات کے خیمے میں آئے گا وہ یہ لباس سات دن تک پہنے رہے۔

[31] جو مینڈھا ہارون اور اُس کے بیٹوں کی مخصوصیت کے لئے ذبح کیا گیا ہے اُسے مقدّس جگہ پر اُبالنا ہے۔ [32] پھر ہارون اور اُس کے بیٹے ملاقات کے خیمے کے دروازے پر مینڈھے کا گوشت اور ٹوکری کی بےخمیری روٹیاں کھائیں۔ [33] وہ یہ چیزیں کھائیں جن سے اُنہیں گناہوں کا کفارہ اور امام کا عُہدہ ملا ہے۔ لیکن کوئی اَور یہ نہ کھائے، کیونکہ یہ مخصوص و مقدّس ہیں۔ [34] اور اگر اگلی صبح تک اِس گوشت یا روٹی میں سے کچھ بچ جائے تو اُسے جلایا جائے۔ اُسے کھانا منع ہے، کیونکہ وہ مقدّس ہے۔

[35] جب تُو ہارون اور اُس کے بیٹوں کو امام مقرر کرے گا تو عین میری ہدایت پر عمل کرنا۔ یہ تقریب سات دن تک منائی جائے۔ [36] اِس کے دوران گناہ کی قربانی کے طور پر روزانہ ایک جوان بَیل ذبح کرنا۔ اِس سے تُو قربان گاہ کا کفارہ دے کر اُسے ہر طرح کی ناپاکی سے پاک کرے گا۔ اِس کے علاوہ اُس پر مسح کا تیل اُنڈیلنا۔ اِس سے وہ میرے لئے مخصوص و مقدّس ہو جائے گی۔ [37] سات دن تک قربان گاہ کا کفارہ دے کر اُسے پاک صاف کرنا اور اُسے تیل سے مخصوص و مقدّس کرنا۔ پھر قربان گاہ نہایت مقدّس ہو گی۔ جو بھی اُسے چھوئے گا وہ بھی مخصوص و مقدّس ہو جائے گا۔

روزمرہ کی قربانیاں

[38] روزانہ ایک ایک سال کے دو بھیڑ کے نر بچے قربان گاہ پر جلا دینا، [39] ایک کو صبح کے وقت، دوسرے کو سورج کے غروب ہونے کے عین بعد۔ [40] پہلے جانور کے ساتھ ڈیڑھ کلوگرام بہترین میدہ پیش کیا جائے جو کوٹے ہوئے زیتونوں کے ایک لٹر تیل کے ساتھ ملایا گیا ہو۔ مَے کی نذر کے طور پر ایک لٹر مَے بھی قربان گاہ پر اُنڈیلنا۔ [41] دوسرے جانور کے ساتھ بھی غلہ اور مَے کی یہ دو نذریں پیش کی جائیں۔ ایسی قربانی کی خوشبو رب کو پسند ہے۔

[42] لازم ہے کہ آنے والی تمام نسلیں بھسم ہونے والی یہ قربانی باقاعدگی سے مقدّس خیمے کے دروازے پر رب کے حضور چڑھائیں۔ وہاں مَیں تم سے ملا کروں گا اور تم سے ہم کلام ہوں گا۔ [43] وہاں مَیں اسرائیلیوں سے بھی ملا کروں گا، اور وہ جگہ میرے جلال سے مخصوص و مقدّس ہو جائے گی۔ [44] یوں مَیں ملاقات کے خیمے اور قربان گاہ کو مخصوص کروں گا اور ہارون اور اُس کے بیٹوں کو مخصوص کروں گا تاکہ وہ اماموں کی حیثیت سے میری خدمت کریں۔

[45] تب مَیں اسرائیلیوں کے درمیان رہوں گا اور اُن کا خدا ہوں گا۔ [46] وہ جان لیں گے کہ مَیں رب اُن کا خدا ہوں، کہ مَیں اُنہیں مصر سے نکال لایا تاکہ اُن کے درمیان سکونت کروں۔ مَیں رب اُن کا خدا ہوں۔

بخور جلانے کی قربان گاہ

30 کیکر کی لکڑی کی قربان گاہ بنانا جس پر بخور جلایا جائے۔ 2 وہ ڈیڑھ فٹ لمبی، اِتنی ہی چوڑی اور تین فٹ اونچی ہو۔ اُس کے چاروں کونوں میں سے سینگ نکلیں جو قربان گاہ کے ساتھ ایک ہی ٹکڑے سے بنائے گئے ہوں۔ 3 اُس کی اوپر کی سطح، اُس کے چار پہلوؤں اور اُس کے سینگوں پر خالص سونا چڑھانا۔ اوپر کی سطح کے اردگرد سونے کی جھالر ہو۔ 4 سونے کے دو کڑے بنا کر اِنہیں اُس جھالر کے نیچے ایک دوسرے کے مقابل پہلوؤں پر لگانا۔ اِن کڑوں میں قربان گاہ کو اُٹھانے کی لکڑیاں ڈالی جائیں گی۔ 5 یہ لکڑیاں کیکر کی ہوں، اور اُن پر بھی سونا چڑھانا۔

6 اِس قربان گاہ کو خیمے کے مقدّس کمرے میں اُس پردے کے سامنے رکھنا جس کے پیچھے عہد کا صندوق اور اُس کا ڈھکنا ہوں گے، وہ ڈھکنا جہاں مَیں تجھ سے ملا کروں گا۔ 7 جب ہارون ہر صبح شمع دان کے چراغ تیار کرے اُس وقت وہ اُس پر خوشبو دار بخور جلائے۔ 8 سورج کے غروب ہونے کے بعد بھی جب وہ دوبارہ چراغوں کی دیکھ بھال کرے گا تو وہ ساتھ ساتھ بخور جلائے۔ یوں رب کے سامنے بخور متواتر جلتا رہے۔ لازم ہے کہ بعد کی نسلیں بھی اِس اصول پر قائم رہیں۔

9 اِس قربان گاہ پر صرف جائز بخور استعمال کیا جائے۔ اِس پر نہ تو جانوروں کی قربانیاں چڑھائی جائیں، نہ غلہ یا مَے کی نذریں پیش کی جائیں۔ 10 ہارون سال میں ایک دفعہ اُس کا کفارہ دے کر اُسے پاک کرے۔ اِس کے لئے وہ کفارے کے دن اُس قربانی کا کچھ خون سینگوں پر لگائے۔ یہ اصول بھی ابد تک قائم رہے۔ یہ قربان گاہ رب کے لئے نہایت مقدّس ہے۔“

مردم شماری کے پیسے

11 رب نے موسیٰ سے کہا، 12 ”جب بھی تُو اسرائیلیوں کی مردم شماری کرے تو لازم ہے کہ جن کا شمار کیا گیا ہو وہ رب کو اپنی جان کا فدیہ دیں تاکہ اُن میں وبا نہ پھیلے۔ 13 جس جس کا شمار کیا گیا ہو وہ چاندی کے آدھے سِکے کے برابر رقم اُٹھانے والی قربانی کے طور پر دے۔ سِکے کا وزن مقدِس کے سِکوں کے برابر ہو۔ یعنی چاندی کے سِکے کا وزن 11 گرام ہو، اِس لئے چھ گرام چاندی دینی ہے۔ 14 جس کی بھی عمر 20 سال یا اِس سے زائد ہو وہ رب کو یہ رقم اُٹھانے والی قربانی کے طور پر دے۔ 15 امیر اور غریب دونوں اِتنا ہی دیں، کیونکہ یہی نذرانہ رب کو پیش کرنے سے تمہاری جان کا کفارہ دیا جاتا ہے۔ 16 کفارے کی یہ رقم ملاقات کے خیمے کی خدمت کے لئے استعمال کرنا۔ پھر یہ نذرانہ رب کو یاد دلاتا رہے گا کہ تمہاری جانوں کا کفارہ دیا گیا ہے۔“

دھونے کا حوض

17 رب نے موسیٰ سے کہا، 18 ”پیتل کا ڈھانچا بنانا جس پر پیتل کا حوض بنا کر رکھنا ہے۔ یہ حوض دھونے کے لئے ہے۔ اُسے صحن میں ملاقات کے خیمے اور جانوروں کو چڑھانے کی قربان گاہ کے درمیان رکھ کر پانی سے بھر دینا۔ 19 ہارون اور اُس کے بیٹے اپنے ہاتھ پاؤں دھونے کے لئے اُس کا پانی استعمال کریں۔ 20 ملاقات کے خیمے میں داخل ہونے سے پہلے ہی وہ اپنے آپ کو دھوئیں ورنہ وہ مر جائیں گے۔ اِسی طرح جب بھی وہ خیمے کے باہر کی قربان گاہ پر جانوروں کی قربانیاں چڑھائیں 21 تو لازم ہے کہ پہلے ہاتھ پاؤں دھو لیں، ورنہ

وہ مر جائیں گے۔ یہ اصول ہارون اور اُس کی اولاد کے لئے ہمیشہ تک قائم رہے۔“

مسح کا تیل

22 رب نے موسیٰ سے کہا، 23 ”مسح کے تیل کے لئے عمدہ قسم کے مسالے استعمال کرنا۔ 6 کلوگرام آبِ مُر، 3 کلوگرام خوشبو دار دارچینی، 3 کلوگرام خوشبو دار بید 24 اور 6 کلوگرام تیج پات۔ یہ چیزیں مقدِس کے باٹوں کے حساب سے تول کر چار لٹر زیتون کے تیل میں ڈالنا۔ 25 سب کچھ ملا کر خوشبو دار تیل تیار کرنا۔ وہ مقدّس ہے اور صرف اُس وقت استعمال کیا جائے جب کوئی چیز یا شخص میرے لئے مخصوص و مقدّس کیا جائے۔

26 یہی تیل لے کر ملاقات کا خیمہ اور اُس کا سارا سامان مسح کرنا یعنی خیمہ، عہد کا صندوق، 27 میز اور اُس کا سامان، شمع دان اور اُس کا سامان، بخور جلانے کی قربان گاہ، 28 جانوروں کو چڑھانے کی قربان گاہ اور اُس کا سامان، دھونے کا حوض اور اُس کا ڈھانچا۔ 29 یوں تُو یہ تمام چیزیں مخصوص و مقدّس کرے گا۔ اِس سے وہ نہایت مقدّس ہو جائیں گی۔ جو بھی اُنہیں چھوئے گا وہ مقدّس ہو جائے گا۔

30 ہارون اور اُس کے بیٹوں کو بھی اِس تیل سے مسح کرنا تاکہ وہ مقدّس ہو کر میرے لئے امام کا کام سرانجام دے سکیں۔ 31 اسرائیلیوں کو کہہ دے کہ یہ تیل ہمیشہ تک میرے لئے مخصوص و مقدّس ہے۔ 32 اِس لئے اِسے اپنے لئے استعمال نہ کرنا اور نہ اِس ترکیب سے اپنے لئے تیل بنانا۔ یہ تیل مخصوص و مقدّس ہے اور تمہیں بھی اِسے یوں ٹھہرانا ہے۔ 33 جو اِس ترکیب سے عام استعمال کے لئے تیل بناتا ہے یا کسی عام شخص پر لگاتا ہے اُسے اُس کی قوم میں سے مٹا ڈالنا ہے۔“

بخور کی قربانی

34 رب نے موسیٰ سے کہا، ”بخور اِس ترکیب سے بنانا ہے: مصطکی، اونِکا،[a] بریجا اور خالص لُبان برابر کے حصوں میں 35 ملا کر خوشبو دار بخور بنانا۔ عطرساز کا یہ کام نمکین، خالص اور مقدّس ہو۔ 36 اِس میں سے کچھ پیس کر پاؤڈر بنانا اور ملاقات کے خیمے میں عہد کے صندوق کے سامنے ڈالنا جہاں مَیں تجھ سے ملا کروں گا۔ اِس بخور کو مقدّس ترین ٹھہرانا۔ 37 اِسی ترکیب کے مطابق اپنے لئے بخور نہ بنانا۔ اِسے رب کے لئے مخصوص و مقدّس ٹھہرانا ہے۔ 38 جو بھی اپنے ذاتی استعمال کے لئے اِس قسم کا بخور بنائے اُسے اُس کی قوم میں سے مٹا ڈالنا ہے۔“

بضلی ایل اور اُہلیاب

31 پھر رب نے موسیٰ سے کہا، 2 ”مَیں نے یہوداہ کے قبیلے کے بضلی ایل بن اُوری بن حور کو چن لیا ہے تاکہ وہ مقدّس خیمے کی تعمیر میں راہنمائی کرے۔ 3 مَیں نے اُسے الٰہی روح سے معمور کر کے حکمت، سمجھ اور تعمیر کے ہر کام کے لئے درکار علم دے دیا ہے۔ 4 وہ نقشے بنا کر اُن کے مطابق سونے، چاندی اور پیتل کی چیزیں بنا سکتا ہے۔ 5 وہ جواہر کو کاٹ کر جڑنے کی قابلیت رکھتا ہے۔ وہ لکڑی کو تراش کر اُس سے مختلف چیزیں بنا سکتا ہے۔ وہ بہت سارے اَور کاموں میں بھی مہارت رکھتا ہے۔

[a] onycha (unguis odoratus)

6 ساتھ ہی مَیں نے دان کے قبیلے کے اُہلیاب بن اخی سمک کو مقرر کیا ہے تاکہ وہ ہر کام میں اُس کی مدد کرے۔ اِس کے علاوہ مَیں نے تمام سمجھ دار کاری گروں کو مہارت دی ہے تاکہ وہ سب کچھ اُن ہدایات کے مطابق بنا سکیں جو مَیں نے تجھے دی ہیں۔ 7 یعنی ملاقات کا خیمہ، کفارے کے ڈھکنے سمیت عہد کا صندوق اور خیمے کا سارا دوسرا سامان، 8 میز اور اُس کا سامان، خالص سونے کا شمع دان اور اُس کا سامان، بخور جلانے کی قربان گاہ، 9 جانوروں کو چڑھانے کی قربان گاہ اور اُس کا سامان، دھونے کا حوض اُس ڈھانچے سمیت جس پر وہ رکھا جاتا ہے، 10 وہ لباس جو ہارون اور اُس کے بیٹے مقدِس میں خدمت کرنے کے لئے پہنتے ہیں، 11 مسح کا تیل اور مقدِس کے لئے خوشبو دار بخور۔ یہ سب کچھ وہ ویسے ہی بنائیں جیسے مَیں نے تجھے حکم دیا ہے۔"

سبت یعنی ہفتے کا دن

12 رب نے موسیٰ سے کہا، 13 "اسرائیلیوں کو بتا کہ ہر سبت کا دن ضرور مناؤ۔ کیونکہ سبت کا دن ایک نمایاں نشان ہے جس سے جان لیا جائے گا کہ مَیں رب ہوں جو تمہیں مخصوص و مقدّس کرتا ہوں۔ اور یہ نشان میرے اور تمہارے درمیان نسل در نسل قائم رہے گا۔ 14 سبت کا دن ضرور منانا، کیونکہ وہ تمہارے لئے مخصوص و مقدّس ہے۔ جو بھی اُس کی بے حرمتی کرے وہ ضرور جان سے مارا جائے۔ جو بھی اِس دن کام کرے اُسے اُس کی قوم میں سے مٹایا جائے۔ 15 چھ دن کام کرنا، لیکن ساتواں دن آرام کا دن ہے۔ وہ رب کے لئے مخصوص و مقدّس ہے۔

16 اسرائیلیوں کو حال میں اور مستقبل میں سبت کا دن ابدی عہد سمجھ کر منانا ہے۔ 17 وہ میرے اور اسرائیلیوں کے درمیان ابدی نشان ہو گا۔ کیونکہ رب نے چھ دن کے دوران آسمان و زمین کو بنایا جبکہ ساتویں دن اُس نے آرام کیا اور تازہ دم ہو گیا۔"

رب شریعت کی تختیاں دیتا ہے

18 یہ سب کچھ موسیٰ کو بتانے کے بعد رب نے اُسے سینا پہاڑ پر شریعت کی دو تختیاں دیں۔ اللہ نے خود پتھر کی اِن تختیوں پر تمام باتیں لکھی تھیں۔

سونے کا بچھڑا

32 پہاڑ کے دامن میں لوگ موسیٰ کے انتظار میں رہے، لیکن بہت دیر ہو گئی۔ ایک دن وہ ہارون کے گرد جمع ہو کر کہنے لگے، "آئیں، ہمارے لئے دیوتا بنا دیں جو ہمارے آگے آگے چلتے ہوئے ہماری راہنمائی کریں۔ کیونکہ کیا معلوم کہ اُس بندے موسیٰ کو کیا ہوا ہے جو ہمیں مصر سے نکال لایا۔"

2 جواب میں ہارون نے کہا، "آپ کی بیویاں، بیٹے اور بیٹیاں اپنی سونے کی بالیاں اُتار کر میرے پاس لے آئیں۔" 3 سب لوگ اپنی بالیاں اُتار اُتار کر ہارون کے پاس لے آئے 4 تو اُس نے یہ زیورات لے کر بچھڑا ڈھال دیا۔ بچھڑے کو دیکھ کر لوگ بول اُٹھے، "اے اسرائیل، یہ تیرے دیوتا ہیں جو تجھے مصر سے نکال لائے۔"

5 جب ہارون نے یہ دیکھا تو اُس نے بچھڑے کے سامنے قربان گاہ بنا کر اعلان کیا، "کل ہم رب کی تعظیم میں عید منائیں گے۔" 6 اگلے دن لوگ صبح سویرے اُٹھے اور بھسم ہونے والی قربانیاں اور سلامتی کی قربانیاں چڑھائیں۔ وہ کھانے پینے کے لئے بیٹھ گئے اور پھر اُٹھ

کر رنگ رلیوں میں اپنے دل بہلانے لگے۔

موسیٰ اپنی قوم کی شفاعت کرتا ہے

7 اُس وقت رب نے موسیٰ سے کہا، ”پہاڑ سے اُتر جا۔ تیرے لوگ جنہیں تُو مصر سے نکال لایا بڑی شرارتیں کر رہے ہیں۔ 8 وہ کتنی جلدی سے اُس راستے سے ہٹ گئے ہیں جس پر چلنے کے لئے مَیں نے اُنہیں حکم دیا تھا۔ اُنہوں نے اپنے لئے ڈھالا ہوا بچھڑا بنا کر اُسے سجدہ کیا ہے۔ اُنہوں نے اُسے قربانیاں پیش کر کے کہا ہے، ’اے اسرائیل، یہ تیرے دیوتا ہیں۔ یہی تجھے مصر سے نکال لائے ہیں‘۔“ 9 اللہ نے موسیٰ سے کہا، ”مَیں نے دیکھا ہے کہ یہ قوم بڑی ہٹ دھرم ہے۔ 10 اب مجھے روکنے کی کوشش نہ کر۔ مَیں اُن پر اپنا غضب اُنڈیل کر اُن کو رُوئے زمین پر سے مٹا دوں گا۔ اُن کی جگہ مَیں تجھ سے ایک بڑی قوم بنا دوں گا۔“

11 لیکن موسیٰ نے کہا، ”اے رب، تُو اپنی قوم پر اپنا غصہ کیوں اُتارنا چاہتا ہے؟ تُو خود اپنی عظیم قدرت سے اُسے مصر سے نکال لایا ہے۔ 12 مصری کیوں کہیں، ’رب اسرائیلیوں کو صرف اِس بُرے مقصد سے ہمارے ملک سے نکال لے گیا ہے کہ اُنہیں پہاڑی علاقے میں مار ڈالے اور یوں اُنہیں رُوئے زمین پر سے مٹائے‘؟ اپنا غصہ ٹھنڈا ہونے دے اور اپنی قوم کے ساتھ بُرا سلوک کرنے سے باز رہ۔ 13 یاد رکھ کہ تُو نے اپنے خادموں ابراہیم، اسحاق اور یعقوب سے اپنی ہی قسم کھا کر کہا تھا، ’مَیں تمہاری اولاد کی تعداد یوں بڑھاؤں گا کہ وہ آسمان کے ستاروں کے برابر ہو جائے گی۔ مَیں اُنہیں وہ ملک دوں گا جس کا وعدہ مَیں نے کیا ہے، اور وہ اُسے ہمیشہ کے لئے میراث میں پائیں گے‘۔“

14 موسیٰ کے کہنے پر رب نے وہ نہیں کیا جس کا اعلان اُس نے کر دیا تھا بلکہ وہ اپنی قوم سے بُرا سلوک کرنے سے باز رہا۔

بُت پرستی کے نتائج

15 موسیٰ مُڑ کر پہاڑ سے اُترا۔ اُس کے ہاتھوں میں شریعت کی دونوں تختیاں تھیں۔ اُن پر آگے پیچھے لکھا گیا تھا۔ 16 اللہ نے خود تختیوں کو بنا کر اُن پر اپنے احکام کندہ کئے تھے۔

17 اُترتے اُترتے یشوع نے لوگوں کا شور سنا اور موسیٰ سے کہا، ”خیمہ گاہ میں جنگ کا شور مچ رہا ہے!“ 18 موسیٰ نے جواب دیا، ”نہ تو یہ فتح مندوں کے نعرے ہیں، نہ شکست کھائے ہوؤں کی چیخ پکار۔ مجھے گانے والوں کی آواز سنائی دے رہی ہے۔“

19 جب وہ خیمہ گاہ کے نزدیک پہنچا تو اُس نے لوگوں کو سونے کے بچھڑے کے سامنے ناچتے ہوئے دیکھا۔ بڑے غصے میں آ کر اُس نے تختیوں کو زمین پر پٹخ دیا، اور وہ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر پہاڑ کے دامن میں گر گئیں۔ 20 موسیٰ نے اسرائیلیوں کے بنائے ہوئے بچھڑے کو جلا دیا۔ جو کچھ بچ گیا اُسے اُس نے پیس پیس کر پاؤڈر بنا ڈالا اور پاؤڈر پانی پر چھڑک کر اسرائیلیوں کو پلا دیا۔

21 اُس نے ہارون سے پوچھا، ”اِن لوگوں نے تمہارے ساتھ کیا کِیا کہ تم نے اُنہیں ایسے بڑے گناہ میں پھنسا دیا؟“ 22 ہارون نے کہا، ”میرے آقا، غصے نہ ہوں۔ آپ خود جانتے ہیں کہ یہ لوگ بدی پر تُلے رہتے ہیں۔ 23 اُنہوں نے مجھ سے کہا، ’ہمارے لئے دیوتا بنا دیں جو ہمارے آگے آگے چلتے ہوئے ہماری راہنمائی کریں۔ کیونکہ کیا معلوم کہ اُس بندے موسیٰ کو کیا ہوا

ہے جو ہمیں مصر سے نکال لایا۔‘ 24 اِس لئے مَیں نے اُن کو بتایا، ’جس کے پاس سونے کے زیورات ہیں وہ اُنہیں اُتار لائے۔‘ جو کچھ اُنہوں نے مجھے دیا اُسے مَیں نے آگ میں پھینک دیا تو ہوتے ہوتے سونے کا یہ بچھڑا نکل آیا۔“

25 موسیٰ نے دیکھا کہ لوگ بے قابو ہو گئے ہیں۔ کیونکہ ہارون نے اُنہیں بےلگام چھوڑ دیا تھا، اور یوں وہ اسرائیل کے دشمنوں کے لئے مذاق کا نشانہ بن گئے تھے۔ 26 موسیٰ خیمہ گاہ کے دروازے پر کھڑے ہو کر بولا، ”جو بھی رب کا بندہ ہے وہ میرے پاس آئے۔“ جواب میں لاوی کے قبیلے کے تمام لوگ اُس کے پاس جمع ہو گئے۔ 27 پھر موسیٰ نے اُن سے کہا، ”رب اسرائیل کا خدا فرماتا ہے، ’ہر ایک اپنی تلوار لے کر خیمہ گاہ میں سے گزرے۔ ایک سرے کے دروازے سے شروع کر کے دوسرے سرے کے دروازے تک چلتے چلتے ہر ملنے والے کو جان سے مار دو، چاہے وہ تمہارا بھائی، دوست یا رشتے دار ہی کیوں نہ ہو۔ پھر مُڑ کر مارتے مارتے پہلے دروازے پر واپس آ جاؤ‘۔“

28 لاویوں نے موسیٰ کی ہدایت پر عمل کیا تو اُس دن تقریباً 3,000 مرد ہلاک ہوئے۔ 29 یہ دیکھ کر موسیٰ نے لاویوں سے کہا، ”آج اپنے آپ کو مقدِس میں رب کی خدمت کرنے کے لئے مخصوص و مقدّس کرو، کیونکہ تم اپنے بیٹوں اور بھائیوں کے خلاف لڑنے کے لئے تیار تھے۔ اِس لئے رب تم کو آج برکت دے گا۔“

30 اگلے دن موسیٰ نے اسرائیلیوں سے بات کی، ”تم نے نہایت سنگین گناہ کیا ہے۔ تو بھی مَیں اب رب کے پاس پہاڑ پر جا رہا ہوں۔ شاید مَیں تمہارے گناہ کا کفارہ دے سکوں۔“

31 چنانچہ موسیٰ نے رب کے پاس واپس جا کر کہا، ”ہائے، اِس قوم نے نہایت سنگین گناہ کیا ہے۔ اُنہوں نے اپنے لئے سونے کا دیوتا بنا لیا۔ 32 مہربانی کر کے اُنہیں معاف کر۔ لیکن اگر تُو اُنہیں معاف نہ کرے تو پھر مجھے بھی اپنی اُس کتاب میں سے مٹا دے جس میں تُو نے اپنے لوگوں کے نام درج کئے ہیں۔“ 33 رب نے جواب دیا، ”مَیں صرف اُس کو اپنی کتاب میں سے مٹاتا ہوں جو میرا گناہ کرتا ہے۔ 34 اب جا، لوگوں کو اُس جگہ لے چل جس کا ذکر مَیں نے کیا ہے۔ میرا فرشتہ تیرے آگے آگے چلے گا۔ لیکن جب سزا کا مقررہ دن آئے گا تب مَیں اُنہیں سزا دوں گا۔“

35 پھر رب نے اسرائیلیوں کے درمیان وبا پھیلنے دی، اِس لئے کہ اُنہوں نے اُس بچھڑے کی پوجا کی تھی جو ہارون نے بنایا تھا۔

33 رب نے موسیٰ سے کہا، ”اِس جگہ سے روانہ ہو جا۔ اُن لوگوں کو لے کر جن کو تُو مصر سے نکال لایا ہے اُس ملک کو جا جس کا وعدہ مَیں نے ابراہیم، اسحاق اور یعقوب سے کیا ہے۔ اُن ہی سے مَیں نے قسم کھا کر کہا تھا، ’مَیں یہ ملک تمہاری اولاد کو دوں گا۔‘ 2 مَیں تیرے آگے آگے فرشتہ بھیج کر کنعانی، اموری، حِتّی، فرِزّی، حِوّی اور یبوسی اقوام کو اُس ملک سے نکال دوں گا۔ 3 اُٹھ، اُس ملک کو جا جہاں دودھ اور شہد کی کثرت ہے۔ لیکن مَیں ساتھ نہیں جاؤں گا۔ تم اِتنے ہٹ دھرم ہو کہ اگر مَیں ساتھ جاؤں تو خطرہ ہے کہ تمہیں وہاں پہنچنے سے پہلے ہی برباد کر دوں۔“

4 جب اسرائیلیوں نے یہ سخت الفاظ سنے تو وہ ماتم کرنے لگے۔ کسی نے بھی اپنے زیور نہ پہنے، 5 کیونکہ

رب نے موسیٰ سے کہا تھا، ”اسرائیلیوں کو بتا کہ تم ہٹ دھرم ہو۔ اگر مَیں ایک لمحہ بھی تمہارے ساتھ چلوں تو خطرہ ہے کہ مَیں تمہیں تباہ کر دوں۔ اب اپنے زیورات اُتار ڈالو۔ پھر مَیں فیصلہ کروں گا کہ تمہارے ساتھ کیا کِیا جائے۔“

6 اِن الفاظ پر اسرائیلیوں نے حورب یعنی سینا پہاڑ پر اپنے زیور اُتار دیئے۔

ملاقات کا خیمہ

7 اُس وقت موسیٰ نے خیمہ لے کر اُسے کچھ فاصلے پر خیمہ گاہ کے باہر لگا دیا۔ اُس نے اُس کا نام 'ملاقات کا خیمہ' رکھا۔ جو بھی رب کی مرضی دریافت کرنا چاہتا وہ خیمہ گاہ سے نکل کر وہاں جاتا۔ 8 جب بھی موسیٰ خیمہ گاہ سے نکل کر وہاں جاتا تو تمام لوگ اپنے خیموں کے دروازوں پر کھڑے ہو کر موسیٰ کے پیچھے دیکھنے لگتے۔ اُس کے ملاقات کے خیمے میں اوجھل ہونے تک وہ اُسے دیکھتے رہتے۔

9 موسیٰ کے خیمے میں داخل ہونے پر بادل کا ستون اُتر کر خیمے کے دروازے پر ٹھہر جاتا۔ جتنی دیر تک رب موسیٰ سے باتیں کرتا اُتنی دیر تک وہ وہاں ٹھہرا رہتا۔ 10 جب اسرائیلی ملاقات کے خیمے کے دروازے پر بادل کا ستون دیکھتے تو وہ اپنے اپنے خیمے کے دروازے پر کھڑے ہو کر سجدہ کرتے۔ 11 رب موسیٰ سے رُوبرُو باتیں کرتا تھا، ایسے شخص کی طرح جو اپنے دوست سے باتیں کرتا ہے۔ اِس کے بعد موسیٰ نکل کر خیمہ گاہ کو واپس چلا جاتا۔ لیکن اُس کا جوان مددگار یشوع بن نون خیمے کو نہیں چھوڑتا تھا۔

موسیٰ رب کا جلال دیکھتا ہے

12 موسیٰ نے رب سے کہا، ”دیکھ، تُو مجھ سے کہتا آیا ہے کہ اِس قوم کو کنعان لے چل۔ لیکن تُو میرے ساتھ کس کو بھیجے گا؟ تُو نے اب تک یہ بات مجھے نہیں بتائی حالانکہ تُو نے کہا ہے، 'مَیں تجھے بنام جانتا ہوں، تجھے میرا کرم حاصل ہوا ہے۔' 13 اگر مجھے واقعی تیرا کرم حاصل ہے تو مجھے اپنے راستے دکھا تاکہ مَیں تجھے جان لوں اور تیرا کرم مجھے حاصل ہوتا رہے۔ اِس بات کا خیال رکھ کہ یہ قوم تیری ہی اُمّت ہے۔“

14 رب نے جواب دیا، ”مَیں خود تیرے ساتھ چلوں گا اور تجھے آرام دوں گا۔“ 15 موسیٰ نے کہا، ”اگر تُو خود ساتھ نہیں چلے گا تو پھر ہمیں یہاں سے روانہ نہ کرنا۔ 16 اگر تُو ہمارے ساتھ نہ جائے تو کس طرح پتا چلے گا کہ مجھے اور تیری قوم کو تیرا کرم حاصل ہوا ہے؟ ہم صرف اِسی وجہ سے دنیا کی دیگر قوموں سے الگ اور ممتاز ہیں۔“

17 رب نے موسیٰ سے کہا، ”مَیں تیری یہ درخواست بھی پوری کروں گا، کیونکہ تجھے میرا کرم حاصل ہوا ہے اور مَیں تجھے بنام جانتا ہوں۔“

18 پھر موسیٰ بولا، ”براہِ کرم مجھے اپنا جلال دکھا۔“ 19 رب نے جواب دیا، ”مَیں اپنی پوری بھلائی تیرے سامنے سے گزرنے دوں گا اور تیرے سامنے ہی اپنے نام رب کا اعلان کروں گا۔ مَیں جس پر مہربان ہونا چاہوں اُس پر مہربان ہوتا ہوں، اور جس پر رحم کرنا چاہوں اُس پر رحم کرتا ہوں۔ 20 لیکن تُو میرا چہرہ نہیں دیکھ سکتا، کیونکہ جو بھی میرا چہرہ دیکھے وہ زندہ نہیں رہ سکتا۔“ 21 پھر رب نے فرمایا، ”دیکھ، میرے پاس ایک جگہ ہے۔ وہاں کی چٹان پر کھڑا ہو جا۔ 22 جب میرا جلال

وہاں سے گزرے گا تو مَیں تجھے چٹان کے ایک شگاف میں رکھوں گا اور اپنا ہاتھ تیرے اوپر پھیلاؤں گا تاکہ تُو میرے گزرنے کے دوران محفوظ رہے۔ 23 اِس کے بعد مَیں اپنا ہاتھ ہٹاؤں گا اور تُو میرے پیچھے دیکھ سکے گا۔ لیکن میرا چہرہ دیکھا نہیں جا سکتا۔"

پتھر کی نئی تختیاں

34 رب نے موسیٰ سے کہا، "اپنے لئے پتھر کی دو تختیاں تراش لے جو پہلی دو کی مانند ہوں۔ پھر مَیں اُن پر وہ الفاظ لکھوں گا جو پہلی تختیوں پر لکھے تھے جنہیں تُو نے پٹخ دیا تھا۔ 2 صبح تک تیار ہو کر سینا پہاڑ پر چڑھنا۔ چوٹی پر میرے سامنے کھڑا ہو جا۔ 3 تیرے ساتھ کوئی بھی نہ آئے بلکہ پورے پہاڑ پر کوئی اَور شخص نظر نہ آئے، یہاں تک کہ بھیڑ بکریاں اور گائے بَیل بھی پہاڑ کے دامن میں نہ چریں۔"

4 چنانچہ موسیٰ نے دو تختیاں تراش لیں جو پہلی کی مانند تھیں۔ پھر وہ صبح سویرے اُٹھ کر سینا پہاڑ پر چڑھ گیا جس طرح رب نے اُسے حکم دیا تھا۔ اُس کے ہاتھوں میں پتھر کی دونوں تختیاں تھیں۔ 5 جب وہ چوٹی پر پہنچا تو رب بادل میں اُتر آیا اور اُس کے پاس کھڑے ہو کر اپنے نام رب کا اعلان کیا۔ 6 موسیٰ کے سامنے سے گزرتے ہوئے اُس نے پکارا، "رب، رب، رحیم اور مہربان خدا۔ تحمل، شفقت اور وفا سے بھرپور۔ 7 وہ ہزاروں پر اپنی شفقت قائم رکھتا اور لوگوں کا قصور، نافرمانی اور گناہ معاف کرتا ہے۔ لیکن وہ ہر ایک کو اُس کی مناسب سزا بھی دیتا ہے۔ جب والدین گناہ کریں تو اُن کی اولاد کو بھی تیسری اور چوتھی پشت تک سزا کے نتائج بھگتنے پڑیں گے۔"

8 موسیٰ نے جلدی سے جھک کر سجدہ کیا۔ 9 اُس نے کہا، "اے رب، اگر مجھ پر تیرا کرم ہو تو ہمارے ساتھ چل۔ بےشک یہ قوم ہٹ دھرم ہے، تو بھی ہمارا قصور اور گناہ معاف کر اور بخش دے کہ ہم دوبارہ تیرے ہی بن جائیں۔"

10 تب رب نے کہا، "مَیں تمہارے ساتھ عہد باندھوں گا۔ تیری قوم کے سامنے ہی مَیں ایسے معجزے کروں گا جو اب تک دنیا بھر کی کسی بھی قوم میں نہیں کئے گئے۔ پوری قوم جس کے درمیان تُو رہتا ہے رب کا کام دیکھے گی اور اُس سے ڈر جائے گی جو مَیں تیرے ساتھ کروں گا۔ 11 جو احکام مَیں آج دیتا ہوں اُن پر عمل کرتا رہ۔ مَیں اموری، کنعانی، حِتّی، فرِزّی، حِوّی اور یبوسی اقوام کو تیرے آگے آگے ملک سے نکال دوں گا۔ 12 خبردار، جو اُس ملک میں رہتے ہیں جہاں تُو جا رہا ہے اُن سے عہد نہ باندھنا۔ ورنہ وہ تیرے درمیان رہتے ہوئے تجھے گناہوں میں پھنساتے رہیں گے۔ 13 اُن کی قربان گاہیں ڈھا دینا، اُن کے بُتوں کے ستون ٹکڑے ٹکڑے کر دینا اور اُن کی دیوی یسیرت کے کھمبے کاٹ ڈالنا۔

14 کسی اَور معبود کی پرستش نہ کرنا، کیونکہ رب کا نام غیور ہے، اللہ غیرت مند ہے۔ 15 خبردار، اُس ملک کے باشندوں سے عہد نہ کرنا، کیونکہ تیرے درمیان رہتے ہوئے بھی وہ اپنے معبودوں کی پیروی کر کے زنا کریں گے اور اُنہیں قربانیاں چڑھائیں گے۔ آخرکار وہ تجھے بھی اپنی قربانیوں میں شرکت کی دعوت دیں گے۔ 16 خطرہ ہے کہ تُو اُن کی بیٹیوں کا اپنے بیٹوں کے ساتھ رشتہ باندھے۔ پھر جب یہ اپنے معبودوں کی پیروی کر کے

زنا کریں گی تو اُن کے سبب سے تیرے بیٹے بھی اُن کی پیروی کرنے لگیں گے۔

17 اپنے لئے دیوتا نہ ڈھالنا۔

سالانہ عیدیں

18 بےخمیری روٹی کی عید منانا۔ ابیب کے مہینے[a] میں سات دن تک تیری روٹی میں خمیر نہ ہو جس طرح مَیں نے حکم دیا ہے۔ کیونکہ اِس مہینے میں تُو مصر سے نکلا۔

19 ہر پہلوٹھا میرا ہے۔ تیرے مال مویشیوں کا ہر پہلوٹھا میرا ہے، چاہے بچھڑا ہو یا لیلا۔ 20 لیکن پہلوٹھے گدھے کے عوض بھیڑ دینا۔ اگر یہ ممکن نہ ہو تو اُس کی گردن توڑ ڈالنا۔ اپنے پہلوٹھے بیٹوں کے لئے بھی عوضی دینا۔ کوئی میرے پاس خالی ہاتھ نہ آئے۔

21 چھ دن کام کاج کرنا، لیکن ساتویں دن آرام کرنا۔ خواہ ہل چلانا ہو یا فصل کاٹنی ہو تو بھی ساتویں دن آرام کرنا۔

22 گندم کی فصل کی کٹائی کی عید[b] اُس وقت منانا جب تُو گیہوں کی پہلی فصل کاٹے گا۔ انگور اور پھل جمع کرنے کی عید اسرائیلی سال کے اختتام پر منانی ہے۔ 23 لازم ہے کہ تیرے تمام مرد سال میں تین مرتبہ رب قادرِ مطلق کے سامنے جو اسرائیل کا خدا ہے حاضر ہوں۔ 24 مَیں تیرے آگے آگے قوموں کو ملک سے نکال دوں گا اور تیری سرحدیں بڑھاتا جاؤں گا۔ پھر جب تُو سال میں تین مرتبہ رب اپنے خدا کے حضور آئے گا تو کوئی بھی تیرے ملک کا لالچ نہیں کرے گا۔

25 جب تُو کسی جانور کو ذبح کر کے قربانی کے طور پر پیش کرتا ہے تو اُس کے خون کے ساتھ ایسی روٹی پیش نہ کرنا جس میں خمیر ہو۔ عیدِ فسح کی قربانی سے اگلی صبح تک کچھ باقی نہ رہے۔

26 اپنی زمین کی پہلی پیداوار میں سے بہترین حصہ رب اپنے خدا کے گھر میں لے آنا۔

بکری یا بھیڑ کے بچے کو اُس کی ماں کے دودھ میں نہ پکانا۔‘‘

موسیٰ کے چہرے پر چمک

27 رب نے موسیٰ سے کہا، ’’یہ تمام باتیں لکھ لے، کیونکہ یہ اُس عہد کی بنیاد ہیں جو مَیں نے تیرے اور اسرائیل کے ساتھ باندھا ہے۔‘‘

28 موسیٰ چالیس دن اور چالیس رات وہیں رب کے حضور رہا۔ اِس دوران نہ اُس نے کچھ کھایا نہ پیا۔ اُس نے پتھر کی تختیوں پر عہد کے دس احکام لکھے۔

29 اِس کے بعد موسیٰ شریعت کی دونوں تختیوں کو ہاتھ میں لئے ہوئے سینا پہاڑ سے اُترا۔ اُس کے چہرے کی جِلد چمک رہی تھی، کیونکہ اُس نے رب سے بات کی تھی۔ لیکن اُسے خود اِس کا علم نہیں تھا۔ 30 جب ہارون اور تمام اسرائیلیوں نے دیکھا کہ موسیٰ کا چہرہ چمک رہا ہے تو وہ اُس کے پاس آنے سے ڈر گئے۔ 31 لیکن اُس نے اُنہیں بُلایا تو ہارون اور جماعت کے تمام سردار اُس کے پاس آئے، اور اُس نے اُن سے بات کی۔ 32 بعد میں باقی اسرائیلی بھی آئے، اور موسیٰ نے اُنہیں تمام احکام سنائے جو رب نے اُسے کوہِ سینا پر دیئے تھے۔

33 یہ سب کچھ کہنے کے بعد موسیٰ نے اپنے چہرے پر

[a] مارچ تا اپریل۔

[b] ستمبر تا اکتوبر۔

نقاب ڈال لیا۔ 34 جب بھی وہ رب سے بات کرنے کے لئے ملاقات کے خیمے میں جاتا تو نقاب کو خیمے سے نکلتے وقت تک اُتار لیتا۔ اور جب وہ نکل کر اسرائیلیوں کو رب سے ملے ہوئے احکام سناتا 35 تو وہ دیکھتے کہ اُس کے چہرے کی جِلد چمک رہی ہے۔ اِس کے بعد موسیٰ دوبارہ نقاب کو اپنے چہرے پر ڈال لیتا، اور وہ اُس وقت تک چہرے پر رہتا جب تک موسیٰ رب سے بات کرنے کے لئے ملاقات کے خیمے میں نہ جاتا تھا۔

سبت کا دن

35 موسیٰ نے اسرائیل کی پوری جماعت کو اکٹھا کر کے کہا، ”رب نے تم کو یہ حکم دیئے ہیں: 2 چھ دن کام کاج کیا جائے، لیکن ساتواں دن مخصوص و مقدّس ہو۔ وہ رب کے لئے آرام کا سبت ہے۔ جو بھی اِس دن کام کرے اُسے سزائے موت دی جائے۔ 3 ہفتے کے دن اپنے تمام گھروں میں آگ تک نہ جلانا۔“

ملاقات کے خیمے کے لئے سامان

4 موسیٰ نے اسرائیل کی پوری جماعت سے کہا، ”رب نے ہدایت دی ہے 5 کہ جو کچھ تمہارے پاس ہے اُس میں سے ہدیئے لا کر رب کو اُٹھانے والی قربانی کے طور پر پیش کرو۔ جو بھی دلی خوشی سے دینا چاہے وہ اِن چیزوں میں سے کچھ دے: سونا، چاندی، پیتل؛ 6 نیلے، ارغوانی اور قرمزی رنگ کا دھاگا، باریک کتان، بکری کے بال، 7 مینڈھوں کی سرخ رنگی ہوئی کھالیں، تخس کی کھالیں، کیکر کی لکڑی، 8 شمع دان کے لئے زیتون کا تیل، مسح کرنے کے لئے تیل اور خوشبو دار بخور کے لئے مسالے، 9 عقیقِ احمر اور دیگر جواہر جو امامِ اعظم کے بالاپوش اور سینے کے کیسے میں جڑے جائیں گے۔

10 تم میں سے جتنے ماہر کاری گر ہیں وہ آ کر وہ کچھ بنائیں جو رب نے فرمایا 11 یعنی خیمہ اور وہ غلاف جو اُس کے اوپر لگائے جائیں گے، ہکیں، دیواروں کے تختے، شہتیر، ستون اور پائے، 12 عہد کا صندوق، اُسے اُٹھانے کی لکڑیاں، اُس کے کفارے کا ڈھکنا، مقدّس ترین کمرے کے دروازے کا پردہ، 13 مخصوص روٹیوں کی میز، اُسے اُٹھانے کی لکڑیاں، اُس کا سارا سامان اور روٹیاں، 14 شمع دان اور اُس پر رکھنے کے چراغ اُس کے سامان سمیت، شمع دان کے لئے تیل، 15 بخور جلانے کی قربان گاہ، اُسے اُٹھانے کی لکڑیاں، مسح کا تیل، خوشبو دار بخور، مقدّس خیمے کے دروازے کا پردہ، 16 جانوروں کو چڑھانے کی قربان گاہ، اُس کا پیتل کا جنگلا، اُسے اُٹھانے کی لکڑیاں اور باقی سارا سامان، دھونے کا حوض اور وہ ڈھانچا جس پر حوض رکھا جاتا ہے، 17 چاردیواری کے پردے اُن کے کھمبوں اور پائیوں سمیت، صحن کے دروازے کا پردہ، 18 خیمے اور چاردیواری کی میخیں اور رسّے، 19 اور وہ مقدّس لباس جو ہارون اور اُس کے بیٹے مقدِس میں خدمت کرنے کے لئے پہنتے ہیں۔“

20 یہ سن کر اسرائیل کی پوری جماعت موسیٰ کے پاس سے چلی گئی۔ 21 اور جو جو دلی خوشی سے دینا چاہتا تھا وہ ملاقات کے خیمے، اُس کے سامان یا اماموں کے کپڑوں کے لئے کوئی ہدیہ لے کر واپس آیا۔ 22 رب کے ہدیئے کے لئے مرد اور خواتین دلی خوشی سے اپنے سونے کے زیورات مثلاً جڑاؤ پنیں، بالیاں اور چھلے لے آئے۔ 23 جس جس کے پاس درکار چیزوں میں سے کچھ تھا وہ اُسے موسیٰ کے پاس لے آیا یعنی نیلے، قرمزی اور ارغوانی

رنگ کا دھاگا، باریک کتان، بکری کے بال، مینڈھوں کی سرخ رنگی ہوئی کھالیں اور تخس کی کھالیں۔ 24 چاندی، پیتل اور کیکر کی لکڑی بھی ہدیئے کے طور پر لائی گئی۔ 25 اور جتنی عورتیں کاتنے میں ماہر تھیں وہ اپنی کاتی ہوئی چیزیں لے آئیں یعنی نیلے، قرمزی اور ارغوانی رنگ کا دھاگا اور باریک کتان۔ 26 اِسی طرح جو جو عورت بکری کے بال کاتنے میں ماہر تھی اور دلی خوشی سے مقدِس کے لئے کام کرنا چاہتی تھی وہ یہ کات کر لے آئی۔ 27 سردار عقیقِ احمر اور دیگر جواہر لے آئے جو امامِ اعظم کے بالاپوش اور سینے کے کیسے کے لئے درکار تھے۔ 28 وہ شمع دان، مسح کے تیل اور خوشبو دار بخور کے لئے مسالے اور زیتون کا تیل بھی لے آئے۔

29 یوں اسرائیل کے تمام مرد اور خواتین جو دلی خوشی سے رب کو کچھ دینا چاہتے تھے اُس سارے کام کے لئے ہدیئے لے آئے جو رب نے موسیٰ کی معرفت کرنے کو کہا تھا۔

بضلی ایل اور اُہلیاب

30 پھر موسیٰ نے اسرائیلیوں سے کہا، ”رب نے یہوداہ کے قبیلے کے بضلی ایل بن اُوری بن حور کو چن لیا ہے۔ 31 اُس نے اُسے الٰہی روح سے معمور کر کے حکمت، سمجھ اور تعمیر کے ہر کام کے لئے درکار علم دے دیا ہے۔ 32 وہ نقشے بنا کر اُن کے مطابق سونے، چاندی اور پیتل کی چیزیں بنا سکتا ہے۔ 33 وہ جواہر کو کاٹ کر جڑنے کی قابلیت رکھتا ہے۔ وہ لکڑی کو تراش کر اُس سے مختلف چیزیں بنا سکتا ہے۔ وہ بہت سارے اَور کاموں میں بھی مہارت رکھتا ہے۔ 34 ساتھ ہی رب نے اُسے اور دان کے قبیلے کے اُہلیاب بن اخی سمک کو دوسروں کو سکھانے کی قابلیت بھی دی ہے۔ 35 اُس نے اُنہیں وہ مہارت اور حکمت دی ہے جو ہر کام کے لئے درکار ہے یعنی کاری گری کے ہر کام کے لئے، کڑھائی کے کام کے لئے، نیلے، ارغوانی اور قرمزی رنگ کے دھاگے اور باریک کتان سے کپڑا بنانے کے لئے اور بُنائی کے کام کے لئے۔ وہ ماہر کاری گر ہیں اور نقشے بھی بنا سکتے ہیں۔

36 لازم ہے کہ بضلی ایل، اُہلیاب اور باقی کاری گر جن کو رب نے مقدِس کی تعمیر کے لئے حکمت اور سمجھ دی ہے سب کچھ عین اُن ہدایات کے مطابق بنائیں جو رب نے دی ہیں۔“

اسرائیلی دلی خوشی سے دیتے ہیں

2 موسیٰ نے بضلی ایل اور اُہلیاب کو بُلایا۔ ساتھ ہی اُس نے ہر اُس کاری گر کو بھی بُلایا جسے رب نے مقدِس کی تعمیر کے لئے حکمت اور مہارت دی تھی اور جو خوشی سے آنا اور یہ کام کرنا چاہتا تھا۔ 3 اُنہیں موسیٰ سے تمام ہدیئے ملے جو اسرائیلی مقدِس کی تعمیر کے لئے لائے تھے۔

اِس کے بعد بھی لوگ روز بہ روز صبح کے وقت ہدیئے لاتے رہے۔ 4 آخرکار تمام کاری گر جو مقدِس بنانے کے کام میں لگے تھے اپنا کام چھوڑ کر موسیٰ کے پاس آئے۔ 5 اُنہوں نے کہا، ”لوگ حد سے زیادہ لا رہے ہیں۔ جس کام کا حکم رب نے دیا ہے اُس کے لئے اِتنے سامان کی ضرورت نہیں ہے۔“ 6 تب موسیٰ نے پوری خیمہ گاہ میں اعلان کروا دیا کہ کوئی مرد یا عورت مقدِس کی تعمیر کے لئے اب کچھ نہ لائے۔

یوں اُنہیں مزید چیزیں لانے سے روکا گیا، 7 کیونکہ کام کے لئے سامان ضرورت سے زیادہ ہو گیا تھا۔

ملاقات کا خیمہ

[8] جو کاری گر مہارت رکھتے تھے اُنہوں نے خیمے کو بنایا۔ اُنہوں نے باریک کتان اور نیلے، ارغوانی اور قرمزی دھاگے سے دس پردے بنائے۔ پردوں پر کسی ماہر کاری گر کے کڑھائی کے کام سے کروبی فرشتوں کا ڈیزائن بنایا گیا۔ [9] ہر پردے کی لمبائی 42 فٹ اور چوڑائی 6 فٹ تھی۔ [10] پانچ پردوں کے لمبے حاشئے ایک دوسرے کے ساتھ جوڑے گئے اور اِسی طرح باقی پانچ بھی۔ یوں دو بڑے ٹکڑے بن گئے۔ [11] دونوں ٹکڑوں کو ایک دوسرے کے ساتھ ملانے کے لئے اُنہوں نے نیلے دھاگے کے حلقے بنائے۔ یہ حلقے ہر ٹکڑے کے 42 فٹ والے ایک کنارے پر لگائے گئے، [12] ایک ٹکڑے کے حاشئے پر 50 حلقے اور دوسرے پر بھی اُتنے ہی حلقے۔ اِن دو حاشیوں کے حلقے ایک دوسرے کے آمنے سامنے تھے۔ [13] پھر بضلی ایل نے سونے کی 50 ہکیں بنا کر اُن سے آمنے سامنے کے حلقوں کو ایک دوسرے کے ساتھ ملایا۔ یوں دونوں ٹکڑوں کے جوڑنے سے خیمہ بن گیا۔

[14] اُس نے بکری کے بالوں سے بھی 11 پردے بنائے جنہیں کپڑے والے خیمے کے اوپر رکھنا تھا۔ [15] ہر پردے کی لمبائی 45 فٹ اور چوڑائی 6 فٹ تھی۔ [16] پانچ پردوں کے لمبے حاشئے ایک دوسرے کے ساتھ جوڑے گئے اور اِس طرح باقی چھ بھی۔ [17] اِن دونوں ٹکڑوں کو ملانے کے لئے اُس نے ہر ٹکڑے کے 45 فٹ والے ایک کنارے پر پچاس پچاس حلقے لگائے۔ [18] پھر پیتل کی 50 ہکیں بنا کر اُس نے دونوں حصے ملائے۔

[19] ایک دوسرے کے اوپر کے دونوں خیموں کی حفاظت کے لئے بضلی ایل نے دو اَور غلاف بنائے۔ بکری کے بالوں کے خیمے پر رکھنے کے لئے اُس نے مینڈھوں کی سرخ رنگی ہوئی کھالیں جوڑ دیں اور اُس کے اوپر رکھنے کے لئے تخس کی کھالیں ملائیں۔

[20] اِس کے بعد اُس نے کیکر کی لکڑی کے تختے بنائے جو خیمے کی دیواروں کا کام دیتے تھے۔ [21] ہر تختے کی اونچائی 15 فٹ تھی اور چوڑائی سوا دو فٹ۔ [22] ہر تختے کے نیچے دو دو چولیں تھیں۔ اِن چولوں سے ہر تختے کو اُس کے پائیوں کے ساتھ جوڑا جاتا تھا تاکہ تختہ کھڑا رہے۔ [23] خیمے کی جنوبی دیوار کے لئے 20 تختے بنائے گئے [24] اور ساتھ ہی چاندی کے 40 پائے بھی جن پر تختے کھڑے کئے جاتے تھے۔ ہر تختے کے نیچے دو پائے تھے، اور ہر پائے میں ایک چول لگتی تھی۔ [25] اِسی طرح خیمے کی شمالی دیوار کے لئے بھی 20 تختے بنائے گئے [26] اور ساتھ ہی چاندی کے 40 پائے جو تختوں کو کھڑا کرنے کے لئے تھے۔ ہر تختے کے نیچے دو پائے تھے۔ [27] خیمے کی پچھلی یعنی مغربی دیوار کے لئے چھ تختے بنائے گئے۔ [28] اِس دیوار کو شمالی اور جنوبی دیواروں کے ساتھ جوڑنے کے لئے کونے والے دو تختے بنائے گئے۔ [29] اِن دو تختوں میں نیچے سے لے کر اوپر تک کونا تھا تاکہ ایک سے شمالی دیوار مغربی دیوار کے ساتھ جُڑ جائے اور دوسرے سے جنوبی دیوار مغربی دیوار کے ساتھ۔ اِن کے اوپر کے سرے کڑوں سے مضبوط کئے گئے۔ [30] یوں پچھلے یعنی مغربی تختوں کی پوری تعداد 8 تھی اور اِن کے لئے چاندی کے پائیوں کی تعداد 16، ہر تختے کے نیچے دو پائے۔

[31-32] پھر بضلی ایل نے کیکر کی لکڑی کے شہتیر بنائے، تینوں دیواروں کے لئے پانچ پانچ شہتیر۔ وہ ہر

دیوار کے تختوں پر یوں لگانے کے لئے تھے کہ اُن سے تختے ایک دوسرے کے ساتھ ملائے جائیں۔ 33 درمیانی شہتیر یوں بنایا گیا کہ وہ دیوار کی آدھی اونچائی پر دیوار کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک لگ سکتا تھا۔ 34 اُس نے تمام تختوں اور شہتیروں پر سونا چڑھایا۔ شہتیروں کو تختوں کے ساتھ لگانے کے لئے اُس نے سونے کے کڑے بنائے جو تختوں میں لگانے تھے۔

مقدس خیمے کے پردے

35 اب بضلی ایل نے ایک اَور پردہ بنایا۔ اُس کے لئے بھی باریک کتان اور نیلے، ارغوانی اور قرمزی رنگ کا دھاگا استعمال ہوا۔ اُس پر بھی کسی ماہر کاری گر کے کڑھائی کے کام سے کروبی فرشتوں کا ڈیزائن بنایا گیا۔ 36 پھر اُس نے پردے کو لٹکانے کے لئے کیکر کی لکڑی کے چار ستون، سونے کی ہکیں اور چاندی کے چار پائے بنائے۔ ستونوں پر سونا چڑھایا گیا۔

37 بضلی ایل نے خیمے کے دروازے کے لئے بھی پردہ بنایا۔ وہ بھی باریک کتان اور نیلے، ارغوانی اور قرمزی رنگ کے دھاگے سے بنایا گیا، اور اُس پر کڑھائی کا کام کیا گیا۔ 38 اِس پردے کو لٹکانے کے لئے اُس نے سونے کی ہکیں اور کیکر کی لکڑی کے پانچ ستون بنائے۔ ستونوں کے اوپر کے سِروں اور پٹیوں پر سونا چڑھایا گیا جبکہ اُن کے پائے پیتل کے تھے۔

عہد کا صندوق

37 بضلی ایل نے کیکر کی لکڑی کا صندوق بنایا۔ اُس کی لمبائی پونے چار فٹ تھی جبکہ اُس کی چوڑائی اور اونچائی سوا دو دو فٹ تھی۔ 2 اُس نے پورے صندوق پر اندر اور باہر سے خالص سونا چڑھایا۔ اوپر کی سطح کے اردگرد اُس نے سونے کی جھالر لگائی۔ 3 صندوق کو اُٹھانے کے لئے اُس نے سونے کے چار کڑے ڈھال کر اُنہیں صندوق کے چارپائیوں پر لگایا۔ دونوں طرف دو دو کڑے تھے۔ 4 پھر اُس نے کیکر کی دو لکڑیاں صندوق کو اُٹھانے کے لئے تیار کیں اور اُن پر سونا چڑھایا۔ 5 اُس نے اِن لکڑیوں کو دونوں طرف کے کڑوں میں ڈال دیا تاکہ اُن سے صندوق کو اُٹھایا جا سکے۔

6 بضلی ایل نے صندوق کا ڈھکنا خالص سونے کا بنایا۔ اُس کی لمبائی پونے چار فٹ اور چوڑائی سوا دو فٹ تھی۔ 7-8 پھر اُس نے دو کروبی فرشتے سونے سے گھڑ کر بنائے جو ڈھکنے کے دونوں سِروں پر کھڑے تھے۔ یہ دو فرشتے اور ڈھکنا ایک ہی ٹکڑے سے بنائے گئے۔ 9 فرشتوں کے پَر یوں اوپر کی طرف پھیلے ہوئے تھے کہ وہ ڈھکنے کو پناہ دیتے تھے۔ اُن کے منہ ایک دوسرے کی طرف کئے ہوئے تھے، اور وہ ڈھکنے کی طرف دیکھتے تھے۔

مخصوص روٹیوں کی میز

10 اِس کے بعد بضلی ایل نے کیکر کی لکڑی کی میز بنائی۔ اُس کی لمبائی تین فٹ، چوڑائی ڈیڑھ فٹ اور اونچائی سوا دو فٹ تھی۔ 11 اُس نے اُس پر خالص سونا چڑھا کر اُس کے اردگرد سونے کی جھالر لگائی۔ 12 میز کی اوپر کی سطح پر اُس نے چوکھٹا بھی لگایا جس کی اونچائی تین انچ تھی اور جس پر سونے کی جھالر لگی تھی۔ 13 اب اُس نے سونے کے چار کڑے ڈھال کر اُنہیں چاروں

کونوں پر لگایا جہاں میز کے پائے لگے تھے۔ 14 یہ کڑے میز کی سطح پر لگے چوکھٹے کے نیچے لگائے گئے۔ اُن میں وہ لکڑیاں ڈالنی تھیں جن سے میز کو اُٹھانا تھا۔ 15 بضلی ایل نے یہ لکڑیاں بھی کیکر سے بنائیں اور اُن پر سونا چڑھایا۔

16 آخرکار اُس نے خالص سونے کے وہ تھال، پیالے، مَے کی نذریں پیش کرنے کے برتن اور مرتبان بنائے جو اُس پر رکھے جاتے تھے۔

شمع دان

17 پھر بضلی ایل نے خالص سونے کا شمع دان بنایا۔ اُس کا پایہ اور ڈنڈی گھڑ کر بنائے گئے۔ اُس کی پیالیاں جو پھولوں اور کلیوں کی شکل کی تھیں پائے اور ڈنڈی کے ساتھ ایک ہی ٹکڑا تھیں۔ 18 ڈنڈی سے دائیں اور بائیں طرف تین تین شاخیں نکلتی تھیں۔ 19 ہر شاخ پر تین پیالیاں لگی تھیں جو بادام کی کلیوں اور پھولوں کی شکل کی تھیں۔ 20 شمع دان کی ڈنڈی پر بھی اِس قسم کی پیالیاں لگی تھیں، لیکن تعداد میں چار۔ 21 اِن میں سے تین پیالیاں دائیں بائیں کی چھ شاخوں کے نیچے لگی تھیں۔ وہ یوں لگی تھیں کہ ہر پیالی سے دو شاخیں نکلتی تھیں۔ 22 شاخیں اور پیالیاں بلکہ پورا شمع دان خالص سونے کے ایک ہی ٹکڑے سے گھڑ کر بنایا گیا۔

23 بضلی ایل نے شمع دان کے لئے خالص سونے کے سات چراغ بنائے۔ اُس نے بتی کترنے کی قینچیاں اور جلتے کوئلے کے لئے چھوٹے برتن بھی خالص سونے سے بنائے۔ 24 شمع دان اور اُس کے تمام سامان کے لئے پورے 34 کلوگرام خالص سونا استعمال ہوا۔

بخور جلانے کی قربان گاہ

25 بضلی ایل نے کیکر کی لکڑی کی قربان گاہ بنائی جو بخور جلانے کے لئے تھی۔ وہ ڈیڑھ فٹ لمبی، اِتنی ہی چوڑی اور تین فٹ اونچی تھی۔ اُس کے چار کونوں میں سے سینگ نکلتے تھے جو قربان گاہ کے ساتھ ایک ہی ٹکڑے سے بنائے گئے تھے۔ 26 اُس کی اوپر کی سطح، اُس کے چار پہلوؤں اور اُس کے سینگوں پر خالص سونا چڑھایا گیا۔ اوپر کی سطح کے اردگرد بضلی ایل نے سونے کی جھالر بنائی۔ 27 سونے کے دو کڑے بنا کر اُس نے اُنہیں اِس جھالر کے نیچے ایک دوسرے کے مقابل پہلوؤں پر لگایا۔ اِن کڑوں میں قربان گاہ کو اُٹھانے کی لکڑیاں ڈالی گئیں۔ 28 یہ لکڑیاں کیکر کی تھیں، اور اُن پر بھی سونا چڑھایا گیا۔

29 بضلی ایل نے مسح کرنے کا مقدّس تیل اور خوشبودار خالص بخور بھی بنایا۔ یہ عطرساز کا کام تھا۔

جانوروں کو پیش کرنے کی قربان گاہ

38 بضلی ایل نے کیکر کی لکڑی کی ایک اَور قربان گاہ بنائی جو بھسم ہونے والی قربانیوں کے لئے تھی۔ اُس کی اونچائی ساڑھے چار فٹ، اُس کی لمبائی اور چوڑائی ساڑھے سات سات فٹ تھی۔ 2 اُس کے اوپر چاروں کونوں میں سے سینگ نکلتے تھے۔ سینگ اور قربان گاہ ایک ہی ٹکڑے کے تھے، اور اُس پر پیتل چڑھایا گیا۔ 3 اُس کا تمام ساز و سامان اور برتن بھی پیتل کے تھے یعنی راکھ کو اُٹھا کر لے جانے کی بالٹیاں، بیلچے، کانٹے، جلتے ہوئے کوئلے کے لئے برتن اور چھڑکاؤ کے کٹورے۔

4 قربان گاہ کو اُٹھانے کے لئے اُس نے پیتل کا جنگلا

بنایا۔ وہ اوپر سے کھلا تھا اور یوں بنایا گیا کہ جب قربان گاہ اُس میں رکھی جائے تو وہ اُس کنارے تک پہنچے جو قربان گاہ کی آدھی اونچائی پر لگی تھی۔ [5] اُس نے قربان گاہ کو اُٹھانے کے لئے چار کڑے بنا کر اُنہیں جنگلے کے چار کونوں پر لگایا۔ [6] پھر اُس نے کیکر کی دو لکڑیاں بنا کر اُن پر پیتل چڑھایا [7] اور قربان گاہ کے دونوں طرف لگے اِن کڑوں میں ڈال دیں۔ یوں اُسے اُٹھایا جا سکتا تھا۔ قربان گاہ لکڑی کی تھی لیکن کھوکھلی تھی۔

[8] بضلی ایل نے دھونے کا حوض اور اُس کا ڈھانچا بھی پیتل سے بنایا۔ اُس کا پیتل اُن عورتوں کے آئینوں سے ملا تھا جو ملاقات کے خیمے کے دروازے پر خدمت کرتی تھیں۔

خیمے کا صحن

[9] پھر بضلی ایل نے صحن بنایا۔ اُس کی چاردیواری باریک کتان کے کپڑے سے بنائی گئی۔ چاردیواری کی لمبائی جنوب کی طرف 150 فٹ تھی۔ [10] کپڑے کو لگانے کے لئے چاندی کی ہکیں، پٹیاں، لکڑی کے کھمبے اور اُن کے پائے بنائے گئے۔ [11] چاردیواری شمال کی طرف بھی اِسی طرح بنائی گئی۔ [12] خیمے کے پیچھے مغرب کی طرف چاردیواری کی چوڑائی 75 فٹ تھی۔ کپڑے کے علاوہ اُس کے لئے 10 کھمبے، 10 پائے اور کپڑا لگانے کے لئے چاندی کی ہکیں اور پٹیاں بنائی گئیں۔ [13] سامنے، مشرق کی طرف جہاں سے سورج طلوع ہوتا ہے چاردیواری کی چوڑائی بھی 75 فٹ تھی۔ [14-15] کپڑا دروازے کے دائیں طرف ساڑھے 22 فٹ چوڑا تھا اور اُس کے بائیں طرف بھی اُتنا ہی چوڑا۔ اُسے دونوں طرف تین تین کھمبوں کے ساتھ لگایا گیا جو پیتل کے پائیوں پر کھڑے تھے۔ [16] چاردیواری کے تمام پردوں کے لئے باریک کتان استعمال ہوا۔ [17] کھمبے پیتل کے پائیوں پر کھڑے تھے، اور پردے چاندی کی ہکوں اور پٹیوں سے کھمبوں کے ساتھ لگے تھے۔ کھمبوں کے اوپر کے سِروں پر چاندی چڑھائی گئی تھی۔ صحن کے تمام کھمبوں پر چاندی کی پٹیاں لگی تھیں۔

[18] چاردیواری کے دروازے کا پردہ نیلے، ارغوانی اور قرمزی رنگ کے دھاگے اور باریک کتان سے بنایا گیا، اور اُس پر کڑھائی کا کام کیا گیا۔ وہ 30 فٹ چوڑا اور چاردیواری کے دوسرے پردوں کی طرح ساڑھے سات فٹ اونچا تھا۔ [19] اُس کے چار کھمبے اور پیتل کے چار پائے تھے۔ اُس کی ہکیں اور پٹیاں چاندی کی تھیں، اور کھمبوں کے اوپر کے سِروں پر چاندی چڑھائی گئی تھی۔ [20] خیمے اور چاردیواری کی تمام میخیں پیتل کی تھیں۔

خیمے کا تعمیری سامان

[21] ذیل میں اُس سامان کی فہرست ہے جو مقدِس کی تعمیر کے لئے استعمال ہوا۔ موسیٰ کے حکم پر امامِ اعظم ہارون کے بیٹے اِتمر نے لاویوں کی معرفت یہ فہرست تیار کی۔ [22] (یہوداہ کے قبیلے کے بضلی ایل بن اُوری بن حور نے وہ سب کچھ بنایا جو رب نے موسیٰ کو بتایا تھا۔ [23] اُس کے ساتھ دان کے قبیلے کا اُہلیاب بن اخی سمک تھا جو کاری گری کے ہر کام اور کڑھائی کے کام میں ماہر تھا۔ وہ نیلے، ارغوانی اور قرمزی رنگ کے دھاگے اور باریک کتان سے کپڑا بنانے میں بھی ماہر تھا۔)

[24] اُس سونے کا وزن جو لوگوں کے ہدیوں سے جمع ہوا اور مقدِس کی تعمیر کے لئے استعمال ہوا تقریباً 1,000 کلوگرام تھا (اُسے مقدِس کے

باٹوں کے حساب سے تولا گیا)۔

[25] تعمیر کے لئے چاندی جو مردم شماری کے حساب سے وصول ہوئی، اُس کا وزن تقریباً 3,430 کلو گرام تھا (اُسے بھی مقدِس کے باٹوں کے حساب سے تولا گیا)۔ [26] جن مردوں کی عمر 20 سال یا اِس سے زائد تھی اُنہیں چاندی کا آدھا آدھا سِکہ دینا پڑا۔ مردوں کی کُل تعداد 6,03,550 تھی۔ [27] چونکہ دیواروں کے تختوں کے پائے اور مقدّس ترین کمرے کے دروازے کے ستونوں کے پائے چاندی کے تھے اِس لئے تقریباً پوری چاندی اِن 100 پائیوں کے لئے صَرف ہوئی۔ [28] تقریباً 30 کلوگرام چاندی بچ گئی۔ اِس سے چاردیواری کے کھمبوں کی ہُکیں اور پٹیاں بنائی گئیں، اور یہ کھمبوں کے اوپر کے سِروں پر بھی چڑھائی گئی۔

[29] جو پیتل ہدیئوں سے جمع ہوا اُس کا وزن تقریباً 2,425 کلو گرام تھا۔ [30] خیمے کے دروازے کے پائے، جانوروں کو چڑھانے کی قربان گاہ، اُس کا جنگلا، برتن اور ساز و سامان، [31] چاردیواری کے پائے، صحن کے دروازے کے پائے اور خیمے اور چاردیواری کی تمام میخیں اِسی سے بنائی گئیں۔

ہارون کا بالاپوش

39 بضلی ایل کی ہدایت پر کاری گروں نے نیلے، ارغوانی اور قرمزی رنگ کا دھاگا لے کر مقدِس میں خدمت کے لئے لباس بنائے۔ اُنہوں نے ہارون کے مقدّس کپڑے اُن ہدایات کے عین مطابق بنائے جو رب نے موسیٰ کو دی تھیں۔ [2] اُنہوں نے امامِ اعظم کا بالاپوش بنانے کے لئے سونا، نیلے، ارغوانی اور قرمزی رنگ کا دھاگا اور باریک کتان استعمال کیا۔

[3] اُنہوں نے سونے کو کوٹ کوٹ کر ورق بنایا اور پھر اُسے کاٹ کر دھاگے بنائے۔ جب نیلے، ارغوانی اور قرمزی رنگ کے دھاگے اور باریک کتان سے کپڑا بنایا گیا تو سونے کا یہ دھاگا مہارت سے کڑھائی کے کام میں استعمال ہوا۔ [4] اُنہوں نے بالاپوش کے لئے دو پٹیاں بنائیں اور اُنہیں بالاپوش کے کندھوں پر رکھ کر سامنے اور پیچھے سے بالاپوش کے ساتھ لگائیں۔ [5] پٹکا بھی بنایا گیا جس سے بالاپوش کو باندھا جاتا تھا۔ اِس کے لئے بھی سونا، نیلے، ارغوانی اور قرمزی رنگ کا دھاگا اور باریک کتان استعمال ہوا۔ یہ اُن ہدایات کے عین مطابق ہوا جو رب نے موسیٰ کو دی تھیں۔ [6] پھر اُنہوں نے عقیقِ احمر کے دو پتھر چن لئے اور اُنہیں سونے کے خانوں میں جڑ کر اُن پر اسرائیل کے بارہ بیٹوں کے نام کندہ کئے۔ یہ نام جوہروں پر اُس طرح کندہ کئے گئے جس طرح مُہر کندہ کی جاتی ہے۔ [7] اُنہوں نے پتھروں کو بالاپوش کی دو پٹیوں پر یوں لگایا کہ وہ ہارون کے کندھوں پر رب کو اسرائیلیوں کی یاد دلاتے رہیں۔ یہ سب کچھ رب کی دی گئی ہدایات کے عین مطابق ہوا۔

سینے کا کیسہ

[8] اِس کے بعد اُنہوں نے سینے کا کیسہ بنایا۔ یہ ماہر کاری گر کا کام تھا اور اُن ہی چیزوں سے بنا جن سے ہارون کا بالاپوش بھی بنا تھا یعنی سونے اور نیلے، ارغوانی اور قرمزی رنگ کے دھاگے اور باریک کتان سے۔ [9] جب کپڑے کو ایک دفعہ تہہ کیا گیا تو کیسے کی لمبائی اور چوڑائی نو نو انچ تھی۔ [10] اُنہوں نے اُس پر چار قطاروں میں جواہر جڑے۔ ہر قطار میں تین تین جوہر تھے۔ پہلی قطار میں لعل، زبرجد اور زمرد۔ [11] دوسری میں فیروزہ،

سنگِ لاجورد اور حجر القمر۔ 12 تیسری میں زرقون، عقیق اور یاقوتِ ارغوانی۔ 13 چوتھی میں پکھراج، عقیقِ احمر اور یشب۔ ہر جوہر سونے کے خانے میں جڑا ہوا تھا۔ 14 یہ بارہ جواہر اسرائیل کے بارہ قبیلوں کی نمائندگی کرتے تھے۔ ایک ایک جوہر پر ایک قبیلے کا نام کندہ کیا گیا، اور یہ نام اُس طرح کندہ کئے گئے جس طرح مُہر کندہ کی جاتی ہے۔

15 اب اُنہوں نے سینے کے کیسے کے لئے خالص سونے کی دو زنجیریں بنائیں جو ڈوری کی طرح گُندھی ہوئی تھیں۔ 16 ساتھ ساتھ اُنہوں نے سونے کے دو خانے اور دو کڑے بھی بنائے۔ اُنہوں نے یہ کڑے کیسے کے اوپر کے دو کونوں پر لگائے۔ 17 پھر دونوں زنجیریں اُن دو کڑوں کے ساتھ لگائی گئیں۔ 18 اُن کے دوسرے سرے بالاپوش کی کندھوں والی پٹیوں کے دو خانوں کے ساتھ جوڑ دیئے گئے، پھر سامنے کی طرف لگائے گئے۔ 19 اُنہوں نے کیسے کے نچلے دو کونوں پر بھی سونے کے دو کڑے لگائے۔ وہ اندر، بالاپوش کی طرف لگے تھے۔ 20 اب اُنہوں نے دو اَور کڑے بنا کر بالاپوش کی کندھوں والی پٹیوں پر لگائے۔ یہ بھی سامنے کی طرف لگے تھے لیکن نیچے، بالاپوش کے پٹکے کے اوپر ہی۔ 21 اُنہوں نے سینے کے کیسے کے نچلے کڑے نیلی ڈوری سے بالاپوش کے اِن نچلے کڑوں کے ساتھ باندھے۔ یوں کیسہ پٹکے کے اوپر اچھی طرح سینے کے ساتھ لگا رہا۔ یہ اُن ہدایات کے عین مطابق ہوا جو رب نے موسیٰ کو دی تھیں۔

ہارون کا چوغہ

22 پھر کاری گروں نے چوغہ بُنا۔ وہ پوری طرح نیلے دھاگے سے بنایا گیا۔ چوغے کو بالاپوش سے پہلے پہننا تھا۔ 23 اُس کے گریبان کو بُنے ہوئے کالر سے مضبوط کیا گیا تاکہ وہ نہ پھٹے۔ 24 اُنہوں نے نیلے، ارغوانی اور قرمزی رنگ کے دھاگے سے انار بنا کر اُنہیں چوغے کے دامن میں لگا دیا۔ 25 اُن کے درمیان خالص سونے کی گھنٹیاں لگائی گئیں۔ 26 دامن میں انار اور گھنٹیاں باری باری لگائی گئیں۔ لازم تھا کہ ہارون خدمت کرنے کے لئے ہمیشہ یہ چوغہ پہنے۔ رب نے موسیٰ کو یہی حکم دیا تھا۔

خدمت کے لئے دیگر لباس

27 کاری گروں نے ہارون اور اُس کے بیٹوں کے لئے باریک کتان کے زیر جامے بنائے۔ یہ بُننے والے کا کام تھا۔ 28 ساتھ ساتھ اُنہوں نے باریک کتان کی پگڑیاں اور باریک کتان کے پاجامے بنائے۔ 29 کمربند کو باریک کتان اور نیلے، ارغوانی اور قرمزی رنگ کے دھاگے سے بنایا گیا۔ کڑھائی کرنے والوں نے اِس پر کام کیا۔ سب کچھ اُن ہدایات کے مطابق بنایا گیا جو رب نے موسیٰ کو دی تھیں۔

30 اُنہوں نے مقدّس تاج یعنی خالص سونے کی تختی بنائی اور اُس پر یہ الفاظ کندہ کئے، 'رب کے لئے مخصوص و مقدّس۔' 31 پھر اُنہوں نے اِسے نیلی ڈوری سے پگڑی کے سامنے والے حصے سے لگا دیا۔ یہ بھی اُن ہدایات کے مطابق بنایا گیا جو رب نے موسیٰ کو دی تھیں۔

سارا سامان موسیٰ کو دکھایا جاتا ہے

32 آخرکار مقدِس کا کام مکمل ہوا۔ اسرائیلیوں نے سب کچھ اُن ہدایات کے مطابق بنایا تھا جو رب نے

موسیٰ کو دی تھیں۔ 33 وہ مقدِس کی تمام چیزیں موسیٰ کے پاس لے آئے یعنی مقدّس خیمہ اور اُس کا سارا سامان، اُس کی ہکیں، دیواروں کے تختے، شہتیر، ستون اور پائے، 34 خیمے پر مینڈھوں کی سرخ رنگی ہوئی کھالوں کا غلاف اور تخس کی کھالوں کا غلاف، مقدّس ترین کمرے کے دروازے کا پردہ، 35 عہد کا صندوق جس میں شریعت کی تختیاں رکھنی تھیں، اُسے اُٹھانے کی لکڑیاں اور اُس کا ڈھکنا، 36 مخصوص روٹیوں کی میز، اُس کا سارا سامان اور روٹیاں، 37 خالص سونے کا شمع دان اور اُس پر رکھنے کے چراغ اُس کے سارے سامان سمیت، شمع دان کے لئے تیل، 38 بخور جلانے کی سونے کی قربان گاہ، مسح کا تیل، خوشبو دار بخور، مقدّس خیمے کے دروازے کا پردہ، 39 جانوروں کو چڑھانے کی پیتل کی قربان گاہ، اُس کا پیتل کا جنگلا، اُسے اُٹھانے کی لکڑیاں اور باقی سارا سامان، دھونے کا حوض اور وہ ڈھانچا جس پر حوض رکھنا تھا، 40 چاردیواری کے پردے اُن کے کھمبوں اور پائیوں سمیت، صحن کے دروازے کا پردہ، چاردیواری کے رسّے اور میخیں، ملاقات کے خیمے میں خدمت کرنے کا باقی سارا سامان 41 اور مقدِس میں خدمت کرنے کے وہ مقدّس لباس جو ہارون اور اُس کے بیٹوں کو پہننے تھے۔

42 سب کچھ اُن ہدایات کے مطابق بنایا گیا تھا جو رب نے موسیٰ کو دی تھیں۔ 43 موسیٰ نے تمام چیزوں کا معائنہ کیا اور معلوم کیا کہ اُنہوں نے سب کچھ رب کی ہدایات کے مطابق بنایا تھا۔ تب اُس نے اُنہیں برکت دی۔

مقدِس کو کھڑا کرنے کی ہدایات

40 پھر رب نے موسیٰ سے کہا، 2 ”پہلے مہینے کی پہلی تاریخ کو ملاقات کا خیمہ کھڑا کرنا۔ 3 عہد کا صندوق جس میں شریعت کی تختیاں ہیں مقدّس ترین کمرے میں رکھ کر اُس کے دروازے کا پردہ لگانا۔ 4 اِس کے بعد مخصوص روٹیوں کی میز مقدّس کمرے میں لا کر اُس پر تمام ضروری سامان رکھنا۔ اُس کمرے میں شمع دان بھی لے آنا اور اُس پر اُس کے چراغ رکھنا۔ 5 بخور کی سونے کی قربان گاہ اُس پردے کے سامنے رکھنا جس کے پیچھے عہد کا صندوق ہے۔ پھر خیمے میں داخل ہونے کے دروازے پر پردہ لگانا۔ 6 جانوروں کو چڑھانے کی قربان گاہ صحن میں خیمے کے دروازے کے سامنے رکھی جائے۔ 7 خیمے اور اِس قربان گاہ کے درمیان دھونے کا حوض رکھ کر اُس میں پانی ڈالنا۔ 8 صحن کی چاردیواری کھڑی کر کے اُس کے دروازے کا پردہ لگانا۔

9 پھر مسح کا تیل لے کر اُسے خیمے اور اُس کے سارے سامان پر چھڑک دینا۔ یوں تُو اُسے میرے لئے مخصوص کرے گا اور وہ مقدّس ہو گا۔ 10 پھر جانوروں کو چڑھانے کی قربان گاہ اور اُس کے سامان پر مسح کا تیل چھڑکنا۔ یوں تُو اُسے میرے لئے مخصوص کرے گا اور وہ نہایت مقدّس ہو گا۔ 11 اِسی طرح حوض اور اُس ڈھانچے کو بھی مخصوص کرنا جس پر حوض رکھا گیا ہے۔

12 ہارون اور اُس کے بیٹوں کو ملاقات کے خیمے کے دروازے پر لا کر غسل کرانا۔ 13 پھر ہارون کو مقدّس لباس پہنانا اور اُسے مسح کر کے میرے لئے مخصوص و مقدّس کرنا تاکہ امام کے طور پر میری خدمت کرے۔ 14 اُس کے بیٹوں کو لا کر اُنہیں زیر جامے پہنا دینا۔ 15 اُنہیں اُن کے والد کی طرح مسح کرنا تاکہ وہ بھی اماموں کے طور پر میری خدمت کریں۔ جب اُنہیں مسح کیا جائے گا تو وہ اور بعد میں اُن کی اولاد ہمیشہ تک مقدِس میں اِس خدمت کے لئے مخصوص ہوں گے۔“

مقدِس کو کھڑا کیا جاتا ہے

16 موسیٰ نے سب کچھ رب کی ہدایات کے مطابق کیا۔ 17 پہلے مہینے کی پہلی تاریخ کو مقدّس خیمہ کھڑا کیا گیا۔ اُنہیں مصر سے نکلے پورا ایک سال ہو گیا تھا۔ 18 موسیٰ نے دیوار کے تختوں کو اُن کے پائیوں پر کھڑا کر کے اُن کے ساتھ شہتیر لگائے۔ اِسی طرح اُس نے ستونوں کو بھی کھڑا کیا۔ 19 اُس نے رب کی ہدایات کے عین مطابق دیواروں پر کپڑے کا خیمہ لگایا اور اُس پر دوسرے غلاف رکھے۔

20 اُس نے شریعت کی دونوں تختیاں لے کر عہد کے صندوق میں رکھ دیں، اُٹھانے کے لئے لکڑیاں صندوق کے کڑوں میں ڈال دیں اور کفارے کا ڈھکنا اُس پر لگا دیا۔ 21 پھر اُس نے رب کی ہدایات کے عین مطابق صندوق کو مقدّس ترین کمرے میں رکھ کر اُس کے دروازے کا پردہ لگا دیا۔ یوں عہد کے صندوق پر پردہ پڑا رہا۔ 22 موسیٰ نے مخصوص روٹیوں کی میز مقدّس کمرے کے شمالی حصے میں اُس پردے کے سامنے رکھ دی جس کے پیچھے عہد کا صندوق تھا۔ 23 اُس نے رب کی ہدایت کے عین مطابق رب کے لئے مخصوص کی ہوئی روٹیاں میز پر رکھیں۔ 24 اُسی کمرے کے جنوبی حصے میں اُس نے شمع دان کو میز کے مقابل رکھ دیا۔ 25 اُس پر اُس نے رب کی ہدایت کے عین مطابق رب کے سامنے چراغ رکھ دیئے۔ 26 اُس نے بخور کی سونے کی قربان گاہ بھی اُسی کمرے میں رکھی، اُس پردے کے بالکل سامنے جس کے پیچھے عہد کا صندوق تھا۔ 27 اُس نے اُس پر رب کی ہدایت کے عین مطابق خوشبو دار بخور جلایا۔

28 پھر اُس نے خیمے کا دروازہ لگا دیا۔ 29 باہر جا کر اُس نے جانوروں کو چڑھانے کی قربان گاہ خیمے کے دروازے کے سامنے رکھ دی۔ اُس پر اُس نے رب کی ہدایت کے عین مطابق بھسم ہونے والی قربانیاں اور غلہ کی نذریں چڑھائیں۔

30 اُس نے دھونے کے حوض کو خیمے اور اُس قربان گاہ کے درمیان رکھ کر اُس میں پانی ڈال دیا۔ 31 موسیٰ، ہارون اور اُس کے بیٹے اُسے اپنے ہاتھ پاؤں دھونے کے لئے استعمال کرتے تھے۔ 32 جب بھی وہ ملاقات کے خیمے میں داخل ہوتے یا جانوروں کو چڑھانے کی قربان گاہ کے پاس آتے تو رب کی ہدایت کے عین مطابق پہلے غسل کرتے۔

33 آخر میں موسیٰ نے خیمہ، قربان گاہ اور چاردیواری کھڑی کر کے صحن کے دروازے کا پردہ لگا دیا۔ یوں موسیٰ نے مقدِس کی تعمیر مکمل کی۔

خیمے میں رب کا جلال

34 پھر ملاقات کے خیمے پر بادل چھا گیا اور مقدِس رب کے جلال سے بھر گیا۔ 35 موسیٰ خیمے میں داخل نہ ہو سکا، کیونکہ بادل اُس پر ٹھہرا ہوا تھا اور مقدِس رب کے جلال سے بھر گیا تھا۔

36 تمام سفر کے دوران جب بھی مقدِس کے اوپر سے بادل اُٹھتا تو اسرائیلی سفر کے لئے تیار ہو جاتے۔ 37 اگر وہ نہ اُٹھتا تو وہ اُس وقت تک ٹھہرے رہتے جب تک بادل اُٹھ نہ جاتا۔ 38 دن کے وقت بادل مقدِس کے اوپر ٹھہرا رہتا اور رات کے وقت وہ تمام اسرائیلیوں کو آگ کی صورت میں نظر آتا تھا۔ یہ سلسلہ پورے سفر کے دوران جاری رہا۔

احبار

بھسم ہونے والی قربانی

1 رب نے ملاقات کے خیمے میں سے موسیٰ کو بُلا کر کہا [2] کہ اسرائیلیوں کو اطلاع دے،

”اگر تم میں سے کوئی رب کو قربانی پیش کرنا چاہے تو وہ اپنے گائے بَیلوں یا بھیڑ بکریوں میں سے جانور چن لے۔

[3] اگر وہ اپنے گائے بَیلوں میں سے بھسم ہونے والی قربانی چڑھانا چاہے تو وہ بے عیب بَیل چن کر اُسے ملاقات کے خیمے کے دروازے پر پیش کرے تاکہ رب اُسے قبول کرے۔ [4] قربانی پیش کرنے والا اپنا ہاتھ جانور کے سر پر رکھے تو یہ قربانی مقبول ہو کر اُس کا کفارہ دے گی۔ [5] قربانی پیش کرنے والا بَیل کو وہاں رب کے سامنے ذبح کرے۔ پھر ہارون کے بیٹے جو امام ہیں اُس کا خون رب کو پیش کر کے اُسے دروازے پر کی قربان گاہ کے چار پہلوؤں پر چھڑکیں ۔ [6] اِس کے بعد قربانی پیش کرنے والا کھال اُتار کر جانور کے ٹکڑے ٹکڑے کرے۔ [7] امام قربان گاہ پر آگ لگا کر اُس پر ترتیب سے لکڑیاں چنیں۔ [8] اُس پر وہ جانور کے ٹکڑے سر اور چربی سمیت رکھیں۔ [9] لازم ہے کہ قربانی پیش کرنے والا پہلے جانور کی انتڑیاں اور پنڈلیاں دھوئے، پھر امام پورے جانور کو قربان گاہ پر جلا دے۔ اِس جلنے والی قربانی کی خوشبو رب کو پسند ہے۔

[10] اگر بھسم ہونے والی قربانی بھیڑ بکریوں میں سے چنی جائے تو وہ بے عیب نر ہو۔ [11] پیش کرنے والا اُسے رب کے سامنے قربان گاہ کی شمالی سمت میں ذبح کرے۔ پھر ہارون کے بیٹے جو امام ہیں اُس کا خون قربان گاہ کے چار پہلوؤں پر چھڑکیں ۔ [12] اِس کے بعد پیش کرنے والا جانور کے ٹکڑے ٹکڑے کرے اور امام یہ ٹکڑے سر اور چربی سمیت قربان گاہ کی جلتی ہوئی لکڑیوں پر ترتیب سے رکھے۔ [13] لازم ہے کہ قربانی پیش کرنے والا پہلے جانور کی انتڑیاں اور پنڈلیاں دھوئے، پھر امام پورے جانور کو رب کو پیش کر کے قربان گاہ پر جلا دے۔ اِس جلنے والی قربانی کی خوشبو رب کو پسند ہے۔

[14] اگر بھسم ہونے والی قربانی پرندہ ہو تو وہ قمری یا جوان کبوتر ہو۔ [15] امام اُسے قربان گاہ کے پاس لے آئے اور اُس کا سر مروڑ کر قربان گاہ پر جلا دے۔ وہ اُس کا خون یوں نکلنے دے کہ وہ قربان گاہ کی ایک طرف سے نیچے ٹپکے۔ [16] وہ اُس کا پوٹا اور جو اُس میں ہے دُور

کر کے قربان گاہ کی مشرقی سمت میں پھینک دے، وہاں جہاں راکھ پھینکی جاتی ہے۔ 17 اُسے پیش کرتے وقت امام اُس کے پَر پکڑ کر پرندے کو پھاڑ ڈالے، لیکن یوں کہ وہ بالکل ٹکڑے ٹکڑے نہ ہو جائے۔ پھر امام اُسے قربان گاہ پر جلتی ہوئی لکڑیوں پر جلا دے۔ اِس جلنے والی قربانی کی خوشبو رب کو پسند ہے۔

غلہ کی نذر

2 اگر کوئی رب کو غلہ کی نذر پیش کرنا چاہے تو وہ اِس کے لئے بہترین میدہ استعمال کرے۔ اُس پر وہ زیتون کا تیل اُنڈیلے اور لُبان رکھ کر 2 اُسے ہارون کے بیٹوں کے پاس لے آئے جو امام ہیں۔ امام تیل سے ملایا گیا مٹھی بھر میدہ اور تمام لُبان لے کر قربان گاہ پر جلا دے۔ یہ یادگار کا حصہ ہے، اور اُس کی خوشبو رب کو پسند ہے۔ 3 باقی میدہ اور تیل ہارون اور اُس کے بیٹوں کا حصہ ہے۔ وہ رب کی جلنے والی قربانیوں میں سے ایک نہایت مقدّس حصہ ہے۔

4 اگر یہ قربانی تنور میں پکائی ہوئی روٹی ہو تو اُس میں خمیر نہ ہو۔ اِس کی دو قسمیں ہو سکتی ہیں، روٹیاں جو بہترین میدے اور تیل سے بنی ہوئی ہوں اور روٹیاں جن پر تیل لگایا گیا ہو۔

5 اگر یہ قربانی توے پر پکائی ہوئی روٹی ہو تو وہ بہترین میدے اور تیل کی ہو۔ اُس میں خمیر نہ ہو۔ 6 چونکہ وہ غلہ کی نذر ہے اِس لئے روٹی کو ٹکڑے ٹکڑے کرنا اور اُس پر تیل ڈالنا۔

7 اگر یہ قربانی کڑاہی میں پکائی ہوئی روٹی ہو تو وہ بہترین میدے اور تیل کی ہو۔

8 اگر تُو اِن چیزوں کی بنی ہوئی غلہ کی نذر رب کے حضور لانا چاہے تو اُسے امام کو پیش کرنا۔ وہی اُسے قربان گاہ کے پاس لے آئے۔ 9 پھر امام یادگار کا حصہ الگ کر کے اُسے قربان گاہ پر جلا دے۔ ایسی قربانی کی خوشبو رب کو پسند ہے۔ 10 قربانی کا باقی حصہ ہارون اور اُس کے بیٹوں کے لئے ہے۔ وہ رب کی جلنے والی قربانیوں میں سے ایک نہایت مقدّس حصہ ہے۔

11 غلہ کی جتنی نذریں تم رب کو پیش کرتے ہو اُن میں خمیر نہ ہو، کیونکہ لازم ہے کہ تم رب کو جلنے والی قربانی پیش کرتے وقت نہ خمیر، نہ شہد جلاؤ۔ 12 یہ چیزیں فصل کے پہلے پھلوں کے ساتھ رب کو پیش کی جا سکتی ہیں، لیکن اُنہیں قربان گاہ پر نہ جلایا جائے، کیونکہ وہاں رب کو اُن کی خوشبو پسند نہیں ہے۔ 13 غلہ کی ہر نذر میں نمک ہو، کیونکہ نمک اُس عہد کی نمائندگی کرتا ہے جو تیرے خدا نے تیرے ساتھ باندھا ہے۔ تجھے ہر قربانی میں نمک ڈالنا ہے۔

14 اگر تُو غلہ کی نذر کے لئے فصل کے پہلے پھل پیش کرنا چاہے تو کچلی ہوئی کچی بالیاں بھون کر پیش کرنا۔ 15 چونکہ وہ غلہ کی نذر ہے اِس لئے اُس پر تیل اُنڈیلنا اور لُبان رکھنا۔ 16 کچلے ہوئے دانوں اور تیل کا جو حصہ رب کا ہے یعنی یادگار کا حصہ اُسے امام تمام لُبان کے ساتھ جلا دے۔ یہ نذر رب کے لئے جلنے والی قربانی ہے۔

سلامتی کی قربانی

3 اگر کوئی رب کو سلامتی کی قربانی پیش کرنے کے لئے گائے یا بَیل چڑھانا چاہے تو وہ جانور بے عیب ہو۔ 2 وہ اپنا ہاتھ جانور کے سر پر رکھ کر اُسے ملاقات کے خیمے کے دروازے پر ذبح کرے۔ ہارون

کے بیٹے جو امام ہیں اُس کا خون قربان گاہ کے چار پہلوؤں پر چھڑکیں۔ 4-3 پیش کرنے والا انتڑیوں پر کی ساری چربی، گُردے اُس چربی سمیت جو اُن پر اور کمر کے قریب ہوتی ہے اور جوڑ کلیجی جلنے والی قربانی کے طور پر رب کو پیش کرے۔ اِن چیزوں کو گُردوں کے ساتھ ہی الگ کرنا ہے۔ 5 پھر ہارون کے بیٹے یہ سب کچھ بھسم ہونے والی قربانی کے ساتھ قربان گاہ کی لکڑیوں پر جلا دیں۔ یہ جلنے والی قربانی ہے، اور اِس کی خوشبو رب کو پسند ہے۔

6 اگر سلامتی کی قربانی کے لئے بھیڑ بکریوں میں سے جانور چُنا جائے تو وہ بے عیب نر یا مادہ ہو۔

7 اگر وہ بھیڑ کا بچہ چڑھانا چاہے تو وہ اُسے رب کے سامنے لے آئے۔ 8 وہ اپنا ہاتھ اُس کے سر پر رکھ کر اُسے ملاقات کے خیمے کے سامنے ذبح کرے۔ ہارون کے بیٹے اُس کا خون قربان گاہ کے چار پہلوؤں پر چھڑکیں۔ 10-9 پیش کرنے والا چربی، پوری دُم، انتڑیوں پر کی ساری چربی، گُردے اُس چربی سمیت جو اُن پر اور کمر کے قریب ہوتی ہے اور جوڑ کلیجی جلنے والی قربانی کے طور پر رب کو پیش کرے۔ اِن چیزوں کو گُردوں کے ساتھ ہی الگ کرنا ہے۔ 11 امام یہ سب کچھ رب کو پیش کر کے قربان گاہ پر جلا دے۔ یہ خوراک جلنے والی قربانی ہے۔

12 اگر سلامتی کی قربانی بکری کی ہو 13 تو پیش کرنے والا اُس پر ہاتھ رکھ کر اُسے ملاقات کے خیمے کے سامنے ذبح کرے۔ ہارون کے بیٹے جانور کا خون قربان گاہ کے چار پہلوؤں پر چھڑکیں۔ 15-14 پیش کرنے والا انتڑیوں پر کی ساری چربی، گُردے اُس چربی سمیت جو اُن پر اور کمر کے قریب ہوتی ہے اور جوڑ کلیجی جلنے والی قربانی کے طور پر رب کو پیش کرے۔ اِن چیزوں کو گُردوں کے ساتھ ہی الگ کرنا ہے۔ 16 امام یہ سب کچھ رب کو پیش کر کے قربان گاہ پر جلا دے۔ یہ خوراک جلنے والی قربانی ہے، اور اِس کی خوشبو رب کو پسند ہے۔

ساری چربی رب کی ہے۔ 17 تمہارے لئے خون یا چربی کھانا منع ہے۔ یہ نہ صرف تمہارے لئے منع ہے بلکہ تمہاری اولاد کے لئے بھی، نہ صرف یہاں بلکہ ہر جگہ جہاں تم رہتے ہو۔"

گناہ کی قربانی

4 رب نے موسیٰ سے کہا، 2 "اسرائیلیوں کو بتانا کہ جو بھی غیر ارادی طور پر گناہ کر کے رب کے کسی حکم کو توڑے وہ یہ کرے:

امام کے لئے گناہ کی قربانی

3 اگر امامِ اعظم گناہ کرے اور نتیجے میں پوری قوم قصور وار ٹھہرے تو پھر وہ رب کو ایک بے عیب جوان بَیل لے کر گناہ کی قربانی کے طور پر پیش کرے۔ 4 وہ جوان بَیل کو ملاقات کے خیمے کے دروازے کے پاس لے آئے اور اپنا ہاتھ اُس کے سر پر رکھ کر اُسے رب کے سامنے ذبح کرے۔ 5 پھر وہ جانور کے خون میں سے کچھ لے کر خیمے میں جائے۔ 6 وہاں وہ اپنی اُنگلی اُس میں ڈال کر اُسے سات بار رب کے سامنے یعنی مقدّس ترین کمرے کے پردے پر چھڑکے۔ 7 پھر وہ خیمے کے اندر کی اُس قربان گاہ کے چاروں سینگوں پر خون لگائے جس پر بخور جلایا جاتا ہے۔ باقی خون وہ باہر خیمے کے دروازے پر کی اُس قربان گاہ کے پائے پر اُنڈیلے جس پر جانور جلائے جاتے ہیں۔ 8 جوان بَیل کی ساری

چربی، انتڑیوں پر کی ساری چربی، 9 گُردے اُس چربی سمیت جو اُن پر اور کمر کے قریب ہوتی ہے اور جوڑ کلیجی کو گُردوں کے ساتھ ہی الگ کرنا ہے۔ 10 یہ بالکل اُسی طرح کیا جائے جس طرح اُس بَیل کے ساتھ کیا گیا جو سلامتی کی قربانی کے لئے پیش کیا جاتا ہے۔ امام یہ سب کچھ اُس قربان گاہ پر جلا دے جس پر جانور جلائے جاتے ہیں۔ 11 لیکن وہ اُس کی کھال، اُس کا سارا گوشت، سر اور پنڈلیاں، انتڑیاں اور اُن کا گوبر 12 خیمہ گاہ کے باہر لے جائے۔ یہ چیزیں اُس پاک جگہ پر جہاں قربانیوں کی راکھ پھینکی جاتی ہے لکڑیوں پر رکھ کر جلا دینی ہیں۔

قوم کے لئے گناہ کی قربانی

13 اگر اسرائیل کی پوری جماعت نے غیر ارادی طور پر گناہ کر کے رب کے کسی حکم سے تجاوز کیا ہے اور جماعت کو معلوم نہیں تھا تو بھی وہ قصور وار ہے۔ 14 جب لوگوں کو پتا لگے کہ ہم نے گناہ کیا ہے تو جماعت ملاقات کے خیمے کے پاس ایک جوان بَیل لے آئے اور اُسے گناہ کی قربانی کے طور پر پیش کرے۔ 15 جماعت کے بزرگ رب کے سامنے اپنے ہاتھ اُس کے سر پر رکھیں، اور وہ وہیں ذبح کیا جائے۔ 16 پھر امامِ اعظم جانور کے خون میں سے کچھ لے کر ملاقات کے خیمے میں جائے۔ 17 وہاں وہ اپنی اُنگلی اُس میں ڈال کر اُسے سات بار رب کے سامنے یعنی مقدّس ترین کمرے کے پردے پر چھڑکے۔ 18 پھر وہ خیمے کے اندر کی اُس قربان گاہ کے چاروں سینگوں پر خون لگائے جس پر بخور جلایا جاتا ہے۔ باقی خون وہ باہر خیمے کے دروازے کی اُس قربان گاہ کے پائے پر اُنڈیلے جس پر جانور جلائے جاتے ہیں۔ 19 اِس کے بعد وہ اُس کی تمام چربی نکال کر قربان گاہ پر جلا دے۔ 20 اُس بَیل کے ساتھ وہ سب کچھ کرے جو اُسے اپنے ذاتی غیر ارادی گناہ کے لئے کرنا ہوتا ہے۔ یوں وہ لوگوں کا کفارہ دے گا اور اُنہیں معافی مل جائے گی۔ 21 آخر میں وہ بَیل کو خیمہ گاہ کے باہر لے جا کر اُس طرح جلا دے جس طرح اُسے اپنے لئے بَیل کو جلا دینا ہوتا ہے۔ یہ جماعت کا گناہ دُور کرنے کی قربانی ہے۔

قوم کے راہنما کے لئے گناہ کی قربانی

22 اگر کوئی سردار غیر ارادی طور پر گناہ کر کے رب کے کسی حکم سے تجاوز کرے اور یوں قصور وار ٹھہرے تو 23 جب بھی اُسے پتا لگے کہ مجھ سے گناہ ہوا ہے تو وہ قربانی کے لئے ایک بے عیب بکرا لے آئے۔ 24 وہ اپنا ہاتھ بکرے کے سر پر رکھ کر اُسے وہاں ذبح کرے جہاں بھسم ہونے والی قربانیاں ذبح کی جاتی ہیں۔ یہ گناہ کی قربانی ہے۔ 25 امام اپنی اُنگلی خون میں ڈال کر اُسے اُس قربان گاہ کے چاروں سینگوں پر لگائے جس پر جانور جلائے جاتے ہیں۔ باقی خون وہ قربان گاہ کے پائے پر اُنڈیلے۔ 26 پھر وہ اُس کی ساری چربی قربان گاہ پر اُس طرح جلا دے جس طرح وہ سلامتی کی قربانیوں کی چربی جلا دیتا ہے۔ یوں امام اُس آدمی کا کفارہ دے گا اور اُسے معافی حاصل ہو جائے گی۔

عام لوگوں کے لئے گناہ کی قربانی

27 اگر کوئی عام شخص غیر ارادی طور پر گناہ کر کے رب کے کسی حکم سے تجاوز کرے اور یوں قصور وار ٹھہرے تو 28 جب بھی اُسے پتا لگے کہ مجھ سے گناہ ہوا ہے تو وہ قربانی کے لئے ایک بے عیب بکری لے آئے۔

29 وہ اپنا ہاتھ بکری کے سر پر رکھ کر اُسے وہاں ذبح کرے جہاں بھسم ہونے والی قربانیاں ذبح کی جاتی ہیں۔ 30 امام اپنی اُنگلی خون میں ڈال کر اُسے اُس قربان گاہ کے چاروں سینگوں پر لگائے جس پر جانور جلائے جاتے ہیں۔ باقی خون وہ قربان گاہ کے پائے پر اُنڈیلے۔ 31 پھر وہ اُس کی ساری چربی اُس طرح نکالے جس طرح وہ سلامتی کی قربانیوں کی چربی نکالتا ہے۔ اِس کے بعد وہ اُسے قربان گاہ پر جلا دے۔ ایسی قربانی کی خوشبو رب کو پسند ہے۔ یوں امام اُس آدمی کا کفارہ دے گا اور اُسے معافی حاصل ہو جائے گی۔

32 اگر وہ گناہ کی قربانی کے لئے بھیڑ کا بچہ لانا چاہے تو وہ بے عیب مادہ ہو۔ 33 وہ اپنا ہاتھ اُس کے سر پر رکھ کر اُسے وہاں ذبح کرے جہاں بھسم ہونے والی قربانیاں ذبح کی جاتی ہیں۔ 34 امام اپنی اُنگلی خون میں ڈال کر اُسے اُس قربان گاہ کے چاروں سینگوں پر لگائے جس پر جانور جلائے جاتے ہیں۔ باقی خون وہ قربان گاہ کے پائے پر اُنڈیلے۔ 35 پھر وہ اُس کی تمام چربی اُس طرح نکالے جس طرح سلامتی کی قربانی کے لئے ذبح کئے گئے جوان مینڈھے کی چربی نکالی جاتی ہے۔ اِس کے بعد امام چربی کو قربان گاہ پر اُن قربانیوں سمیت جلا دے جو رب کے لئے جلائی جاتی ہیں۔ یوں امام اُس آدمی کا کفارہ دے گا اور اُسے معافی مل جائے گی۔

گناہ کی قربانیوں کے بارے میں خاص ہدایات

5 ہو سکتا ہے کہ کسی نے یوں گناہ کیا کہ اُس نے کوئی جرم دیکھا یا وہ اُس کے بارے میں کچھ جانتا ہے۔ تو بھی جب گواہوں کو قسم کے لئے بُلایا جاتا ہے تو وہ گواہی دینے کے لئے سامنے نہیں آتا۔ اِس صورت میں وہ قصوروار ٹھہرتا ہے۔

2 ہو سکتا ہے کہ کسی نے غیرارادی طور پر کسی ناپاک چیز کو چھو لیا ہے، خواہ وہ کسی جنگلی جانور، مویشی یا رینگنے والے جانور کی لاش کیوں نہ ہو۔ اِس صورت میں وہ ناپاک ہے اور قصوروار ٹھہرتا ہے۔

3 ہو سکتا ہے کہ کسی نے غیرارادی طور پر کسی شخص کی ناپاکی کو چھو لیا ہے یعنی اُس کی کوئی ایسی چیز جس سے وہ ناپاک ہو گیا ہے۔ جب اُسے معلوم ہو جاتا ہے تو وہ قصوروار ٹھہرتا ہے۔

4 ہو سکتا ہے کہ کسی نے بےپروائی سے کچھ کرنے کی قسم کھائی ہے، چاہے وہ اچھا کام تھا یا غلط۔ جب وہ جان لیتا ہے کہ اُس نے کیا کِیا ہے تو وہ قصوروار ٹھہرتا ہے۔

5 جو اِس طرح کے کسی گناہ کی بنا پر قصوروار ہو، لازم ہے کہ وہ اپنا گناہ تسلیم کرے۔ 6 پھر وہ گناہ کی قربانی کے طور پر ایک بھیڑ یا بکری پیش کرے۔ یوں امام اُس کا کفارہ دے گا۔

7 اگر قصوروار شخص غربت کے باعث بھیڑ یا بکری نہ دے سکے تو وہ رب کو دو قمریاں یا دو جوان کبوتر پیش کرے، ایک گناہ کی قربانی کے لئے اور ایک بھسم ہونے والی قربانی کے لئے۔ 8 وہ اُنہیں امام کے پاس لے آئے۔ امام پہلے گناہ کی قربانی کے لئے پرندہ پیش کرے۔ وہ اُس کی گردن مروڑ ڈالے لیکن ایسے کہ سر جدا نہ ہو جائے۔ 9 پھر وہ اُس کے خون میں سے کچھ قربان گاہ کے ایک پہلو پر چھڑکے۔ باقی خون وہ یوں نکلنے دے کہ وہ قربان گاہ کے پائے پر ٹپکے۔ یہ گناہ کی قربانی ہے۔ 10 پھر امام دوسرے پرندے کو قواعد کے مطابق بھسم ہونے والی قربانی کے طور پر پیش کرے۔

یوں امام اُس آدمی کا کفارہ دے گا اور اُسے معافی مل جائے گی۔

11 اگر وہ شخص غربت کے باعث دو قمریاں یا دو جوان کبوتر بھی نہ دے سکے تو پھر وہ گناہ کی قربانی کے لئے ڈیڑھ کلوگرام بہترین میدہ پیش کرے۔ وہ اُس پر نہ تیل اُنڈیلے، نہ لُبان رکھے، کیونکہ یہ غلہ کی نذر نہیں بلکہ گناہ کی قربانی ہے۔ 12 وہ اُسے امام کے پاس لے آئے جو یادگار کا حصہ یعنی مٹھی بھر اُن قربانیوں کے ساتھ جلا دے جو رب کے لئے جلائی جاتی ہیں۔ یہ گناہ کی قربانی ہے۔ 13 یوں امام اُس آدمی کا کفارہ دے گا اور اُسے معافی مل جائے گی۔ غلہ کی نذر کی طرح باقی میدہ امام کا حصہ ہے۔‘‘

قصور کی قربانی

14 رب نے موسیٰ سے کہا، 15 ’’اگر کسی نے بےایمانی کر کے غیر ارادی طور پر رب کی مخصوص اور مقدّس چیزوں کے سلسلے میں گناہ کیا ہو، ایسا شخص قصور کی قربانی کے طور پر رب کو بےعیب اور قیمت کے لحاظ سے مناسب مینڈھا یا بکرا پیش کرے۔ اُس کی قیمت مقدِس کی شرح کے مطابق مقرر کی جائے۔ 16 جتنا نقصان مقدِس کو ہوا ہے اُتنا ہی وہ دے۔ اِس کے علاوہ وہ مزید 20 فیصد ادا کرے۔ وہ اُسے امام کو دے دے اور امام جانور کو قصور کی قربانی کے طور پر پیش کر کے اُس کا کفارہ دے۔ یوں اُسے معافی مل جائے گی۔

17 اگر کوئی غیر ارادی طور پر گناہ کر کے رب کے کسی حکم سے تجاوز کرے تو وہ قصور وار ہے، اور وہ اُس کا ذمہ دار ٹھہرے گا۔ 18 وہ قصور کی قربانی کے طور پر امام کے پاس ایک بےعیب اور قیمت کے لحاظ سے مناسب مینڈھا لے آئے۔ اُس کی قیمت مقدِس کی شرح کے مطابق مقرر کی جائے۔ پھر امام یہ قربانی اُس گناہ کے لئے چڑھائے جو قصور وار شخص نے غیر ارادی طور پر کیا ہے۔ یوں اُسے معافی مل جائے گی۔ 19 یہ قصور کی قربانی ہے، کیونکہ وہ رب کا گناہ کر کے قصور وار ٹھہرا ہے۔‘‘

6 رب نے موسیٰ سے کہا، 2 ’’ہو سکتا ہے کسی نے گناہ کر کے بےایمانی کی ہے، مثلاً اُس نے اپنے پڑوسی کی کوئی چیز واپس نہیں کی جو اُس کے سپرد کی گئی تھی یا جو اُسے گروی کے طور پر ملی تھی، یا اُس نے اُس کی کوئی چیز چوری کی، یا اُس نے کسی سے کوئی چیز چھین لی، 3 یا اُس نے کسی کی گم شدہ چیز کے بارے میں جھوٹ بولا جب اُسے مل گئی، یا اُس نے قسم کھا کر جھوٹ بولا ہے، یا اِس طرح کا کوئی اَور گناہ کیا ہے۔ 4 اگر وہ اِس طرح کا گناہ کر کے قصور وار ٹھہرے تو لازم ہے کہ وہ وہی چیز واپس کرے جو اُس نے چوری کی یا چھین لی یا جو اُس کے سپرد کی گئی یا جو گم شدہ ہو کر اُس کے پاس آ گئی ہے 5 یا جس کے بارے میں اُس نے قسم کھا کر جھوٹ بولا ہے۔ وہ اُس کا اُتنا ہی واپس کر کے 20 فیصد زیادہ دے۔ اور وہ یہ سب کچھ اُس دن واپس کرے جب وہ اپنی قصور کی قربانی پیش کرتا ہے۔ 6 قصور کی قربانی کے طور پر وہ ایک بےعیب اور قیمت کے لحاظ سے مناسب مینڈھا امام کے پاس لے آئے اور رب کو پیش کرے۔ اُس کی قیمت مقدِس کی شرح کے مطابق مقرر کی جائے۔ 7 پھر امام رب کے سامنے اُس کا کفارہ دے گا تو اُسے معافی مل جائے گی۔‘‘

بھسم ہونے والی قربانی

8 رب نے موسیٰ سے کہا، 9 ”ہارون اور اُس کے بیٹوں کو بھسم ہونے والی قربانیوں کے بارے میں ذیل کی ہدایات دینا: بھسم ہونے والی قربانی پوری رات صبح تک قربان گاہ کی اُس جگہ پر رہے جہاں آگ جلتی ہے۔ آگ کو بجھنے نہ دینا۔ 10 صبح کو امام کتان کا لباس اور کتان کا پاجامہ پہن کر قربانی سے بچی ہوئی راکھ قربان گاہ کے پاس زمین پر ڈالے۔ 11 پھر وہ اپنے کپڑے بدل کر راکھ کو خیمہ گاہ کے باہر کسی پاک جگہ پر چھوڑ آئے۔ 12 قربان گاہ پر آگ جلتی رہے۔ وہ کبھی بھی نہ بجھے۔ ہر صبح امام لکڑیاں چن کر اُس پر بھسم ہونے والی قربانی ترتیب سے رکھے اور اُس پر سلامتی کی قربانی کی چربی جلا دے۔ 13 آگ ہمیشہ جلتی رہے۔ وہ کبھی نہ بجھنے پائے۔

غلہ کی نذر

14 غلہ کی نذر کے بارے میں ہدایات یہ ہیں: ہارون کے بیٹے اُسے قربان گاہ کے سامنے رب کو پیش کریں۔ 15 پھر امام یادگار کا حصہ یعنی تیل سے ملایا گیا مٹھی بھر بہترین میدہ اور قربانی کا تمام لُبان لے کر قربان گاہ پر جلا دے۔ اِس کی خوشبو رب کو پسند ہے۔ 16 ہارون اور اُس کے بیٹے قربانی کا باقی حصہ کھا لیں۔ لیکن وہ اُسے مقدّس جگہ پر یعنی ملاقات کے خیمے کی چاردیواری کے اندر کھائیں، اور اُس میں خمیر نہ ہو۔ 17 اُسے پکانے کے لئے اُس میں خمیر نہ ڈالا جائے۔ مَیں نے جلنے والی قربانیوں میں سے یہ حصہ اُن کے لئے مقرر کیا ہے۔ یہ گناہ کی قربانی اور قصور کی قربانی کی طرح نہایت مقدّس ہے۔ 18 ہارون کی اولاد کے تمام مرد اُسے کھائیں۔ یہ اصول ابد تک قائم رہے۔ جو بھی اُسے چھوئے گا وہ مخصوص و مقدّس ہو جائے گا۔“

19 رب نے موسیٰ سے کہا، 20 ”جب ہارون اور اُس کے بیٹوں کو امام کی ذمہ داری اُٹھانے کے لئے مخصوص کر کے تیل سے مسح کیا جائے گا تو وہ ڈیڑھ کلو گرام بہترین میدہ پیش کریں۔ اُس کا آدھا حصہ صبح کو اور آدھا حصہ شام کے وقت پیش کیا جائے۔ وہ غلہ کی یہ نذر روزانہ پیش کریں۔ 21 اُسے تیل کے ساتھ ملا کر توے پر پکانا ہے۔ پھر اُسے ٹکڑے ٹکڑے کر کے غلہ کی نذر کے طور پر پیش کرنا۔ اُس کی خوشبو رب کو پسند ہے۔ 22 یہ قربانی ہمیشہ ہارون کی نسل کا وہ آدمی پیش کرے جسے مسح کر کے امامِ اعظم کا عُہدہ دیا گیا ہے، اور وہ اُسے پورے طور پر رب کے لئے جلا دے۔ 23 امام کی غلہ کی نذر ہمیشہ پورے طور پر جلانا۔ اُسے نہ کھانا۔“

گناہ کی قربانی

24 رب نے موسیٰ سے کہا، 25 ”ہارون اور اُس کے بیٹوں کو گناہ کی قربانی کے بارے میں ذیل کی ہدایات دینا: گناہ کی قربانی کو رب کے سامنے وہیں ذبح کرنا ہے جہاں بھسم ہونے والی قربانی ذبح کی جاتی ہے۔ وہ نہایت مقدّس ہے۔ 26 اُسے پیش کرنے والا امام اُسے مقدّس جگہ پر یعنی ملاقات کے خیمے کی چاردیواری کے اندر کھائے۔ 27 جو بھی اِس قربانی کے گوشت کو چھو لیتا ہے وہ مخصوص و مقدّس ہو جاتا ہے۔ اگر قربانی کے خون کے چھینٹے کسی لباس پر پڑ جائیں تو اُسے مقدّس جگہ پر دھونا ہے۔ 28 اگر گوشت کو ہنڈیا میں پکایا گیا ہو تو اُس برتن کو بعد میں توڑ دینا ہے۔ اگر اُس کے لئے پیتل کا برتن استعمال کیا گیا ہو تو اُسے خوب مانجھ کر پانی سے صاف کرنا۔ 29 اماموں کے خاندانوں میں سے تمام

مرد اُسے کھا سکتے ہیں۔ یہ کھانا نہایت مقدّس ہے۔ 30 لیکن گناہ کی ہر وہ قربانی کھائی نہ جائے جس کا خون ملاقات کے خیمے میں اِس لئے لایا گیا ہے کہ مقدِس میں کسی کا کفارہ دیا جائے۔ اُسے جلانا ہے۔

قصور کی قربانی

7 قصور کی قربانی جو نہایت مقدّس ہے اُس کے بارے میں ہدایات یہ ہیں:

2 قصور کی قربانی وہیں ذبح کرنی ہے جہاں بھسم ہونے والی قربانی ذبح کی جاتی ہے۔ اُس کا خون قربان گاہ کے چار پہلوؤں پر چھڑکا جائے۔ 3 اُس کی تمام چربی نکال کر قربان گاہ پر چڑھانی ہے یعنی اُس کی دُم، انتڑیوں پر کی چربی، 4 گُردے اُس چربی سمیت جو اُن پر اور کمر کے قریب ہوتی ہے اور جوڑ کلیجی۔ اِن چیزوں کو گُردوں کے ساتھ ہی الگ کرنا ہے۔ 5 امام یہ سب کچھ رب کو قربان گاہ پر جلنے والی قربانی کے طور پر پیش کرے۔ یہ قصور کی قربانی ہے۔ 6 اماموں کے خاندانوں میں سے تمام مرد اُسے کھا سکتے ہیں۔ لیکن اُسے مقدّس جگہ پر کھایا جائے۔ یہ نہایت مقدّس ہے۔

7 گناہ اور قصور کی قربانی کے لئے ایک ہی اصول ہے، جو امام قربانی کو پیش کر کے کفارہ دیتا ہے اُس کو اُس کا گوشت ملتا ہے۔ 8 اِس طرح جو امام کسی جانور کو بھسم ہونے والی قربانی کے طور پر چڑھاتا ہے اُسی کو جانور کی کھال ملتی ہے۔ 9 اور اِسی طرح تنور میں، کڑاہی میں یا توے پر پکائی گئی غلہ کی ہر نذر اُس امام کو ملتی ہے جس نے اُسے پیش کیا ہے۔ 10 لیکن ہارون کے تمام بیٹوں کو غلہ کی باقی نذریں برابر برابر ملتی رہیں، خواہ اُن میں تیل ملایا گیا ہو یا وہ خشک ہوں۔

سلامتی کی قربانی

11 سلامتی کی قربانی جو رب کو پیش کی جاتی ہے اُس کے بارے میں ذیل کی ہدایات ہیں:

12 اگر کوئی اِس قربانی سے اپنی شکر گزاری کا اظہار کرنا چاہے تو وہ جانور کے ساتھ بےخمیری روٹی جس میں تیل ڈالا گیا ہو، بےخمیری روٹی جس پر تیل لگایا گیا ہو اور روٹی جس میں بہترین میدہ اور تیل ملایا گیا ہو پیش کرے۔ 13 اِس کے علاوہ وہ خمیری روٹی بھی پیش کرے۔ 14 پیش کرنے والا قربانی کی ہر چیز کا ایک حصہ اُٹھا کر رب کے لئے مخصوص کرے۔ یہ اُس امام کا حصہ ہے جو جانور کا خون قربان گاہ پر چھڑکتا ہے۔ 15 گوشت اُسی دن کھایا جائے جب جانور کو ذبح کیا گیا ہو۔ اگلی صبح تک کچھ نہیں بچنا چاہئے۔

16 اِس قربانی کا گوشت صرف اِس صورت میں اگلے دن کھایا جا سکتا ہے جب کسی نے مَنّت مان کر یا اپنی خوشی سے اُسے پیش کیا ہے۔ 17 اگر کچھ گوشت تیسرے دن تک بچ جائے تو اُسے جلانا ہے۔ 18 اگر اُسے تیسرے دن بھی کھایا جائے تو رب یہ قربانی قبول نہیں کرے گا۔ اُس کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا بلکہ اُسے ناپاک قرار دیا جائے گا۔ جو بھی اُس سے کھائے گا وہ قصور وار ٹھہرے گا۔ 19 اگر یہ گوشت کسی ناپاک چیز سے لگ جائے تو اُسے نہیں کھانا ہے بلکہ اُسے جلایا جائے۔ اگر گوشت پاک ہے تو ہر شخص جو خود پاک ہے اُسے کھا سکتا ہے۔ 20 لیکن اگر ناپاک شخص رب کو پیش کی گئی سلامتی کی قربانی کا یہ گوشت کھائے تو اُسے اُس کی قوم میں سے مٹا ڈالنا ہے۔ 21 ہو سکتا ہے کہ کسی نے کسی ناپاک چیز کو چھو لیا ہے چاہے وہ ناپاک شخص، جانور یا کوئی اَور گھنونی اور ناپاک چیز ہو۔ اگر ایسا شخص رب کو پیش کی گئی سلامتی

کی قربانی کا گوشت کھائے تو اُسے اُس کی قوم میں سے مٹا ڈالنا ہے۔"

چربی اور خون کھانا منع ہے

22 رب نے موسیٰ سے کہا، 23 "اسرائیلیوں کو بتا دینا کہ گائے بَیل اور بھیڑ بکریوں کی چربی کھانا تمہارے لئے منع ہے۔ 24 تم فطری طور پر مرے ہوئے جانوروں اور پھاڑے ہوئے جانوروں کی چربی دیگر کاموں کے لئے استعمال کر سکتے ہو، لیکن اُسے کھانا منع ہے۔ 25 جو بھی اُس چربی میں سے کھائے جو جلا کر رب کو پیش کی جاتی ہے اُسے اُس کی قوم میں سے مٹا ڈالنا ہے۔ 26 جہاں بھی تم رہتے ہو وہاں پرندوں یا دیگر جانوروں کا خون کھانا منع ہے۔ 27 جو بھی خون کھائے اُسے اُس کی قوم میں سے مٹایا جائے۔"

قربانیوں میں سے امام کا حصہ

28 رب نے موسیٰ سے کہا، 29 "اسرائیلیوں کو بتانا کہ جو رب کو سلامتی کی قربانی پیش کرے وہ رب کے لئے ایک حصہ مخصوص کرے۔ 30 وہ جلنے والی یہ قربانی اپنے ہاتھوں سے رب کو پیش کرے۔ اِس کے لئے وہ جانور کی چربی اور سینہ رب کے سامنے پیش کرے۔ سینہ ہلانے والی قربانی ہو۔ 31 امام چربی کو قربان گاہ پر جلا دے جبکہ سینہ ہارون اور اُس کے بیٹوں کا حصہ ہے۔ 32 قربانی کی دہنی ران امام کو اُٹھانے والی قربانی کے طور پر دی جائے۔ 33 وہ اُس امام کا حصہ ہے جو سلامتی کی قربانی کا خون اور چربی چڑھاتا ہے۔

34 اسرائیلیوں کی سلامتی کی قربانیوں میں سے مَیں نے ہلانے والا سینہ اور اُٹھانے والی ران اماموں کو دی ہے۔ یہ چیزیں ہمیشہ کے لئے اسرائیلیوں کی طرف سے اماموں کا حق ہیں۔"

35 یہ اُس دن جلنے والی قربانیوں میں سے ہارون اور اُس کے بیٹوں کا حصہ بن گئیں جب اُنہیں مقدِس میں رب کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ 36 رب نے اُس دن جب اُنہیں تیل سے مسح کیا گیا حکم دیا تھا کہ اسرائیلی یہ حصہ ہمیشہ اماموں کو دیا کریں۔

37 غرض یہ ہدایات تمام قربانیوں کے بارے میں ہیں یعنی بھسم ہونے والی قربانی، غلہ کی نذر، گناہ کی قربانی، قصور کی قربانی، امام کو مقدِس میں خدمت کے لئے مخصوص کرنے کی قربانی اور سلامتی کی قربانی کے بارے میں۔ 38 رب نے موسیٰ کو یہ ہدایات سینا پہاڑ پر دیں، اُس دن جب اُس نے اسرائیلیوں کو حکم دیا کہ وہ دشتِ سینا میں رب کو اپنی قربانیاں پیش کریں۔

ہارون اور اُس کے بیٹوں کی مخصوصیت

8 رب نے موسیٰ سے کہا، 2 "ہارون اور اُس کے بیٹوں کو میرے حضور لے آنا۔ نیز اماموں کے لباس، مسح کا تیل، گناہ کی قربانی کے لئے جوان بَیل، دو مینڈھے اور بےخمیری روٹیوں کی ٹوکری لے آنا۔ 3 پھر پوری جماعت کو خیمے کے دروازے پر جمع کرنا۔"

4 موسیٰ نے ایسا ہی کیا۔ جب پوری جماعت اکٹھی ہو گئی تو 5 اُس نے اُن سے کہا، "اب مَیں وہ کچھ کرتا ہوں جس کا حکم رب نے دیا ہے۔" 6 موسیٰ نے ہارون اور اُس کے بیٹوں کو سامنے لا کر غسل کرایا۔ 7 اُس نے ہارون کو کتان کا زیر جامہ پہنا کر کمربند لپیٹا۔ پھر اُس نے چوغہ پہنایا جس پر اُس نے بالاپوش کو مہارت سے بُنے ہوئے پٹکے سے باندھا۔ 8 اِس کے بعد اُس

نے سینے کا کیسہ لگا کر اُس میں دونوں قرعے بنام اُوریم اور تُمّیم رکھے۔ 9 پھر اُس نے ہارون کے سر پر پگڑی رکھی جس کے سامنے والے حصے پر اُس نے مقدّس تاج یعنی سونے کی تختی لگا دی۔ سب کچھ اُس حکم کے عین مطابق ہوا جو رب نے موسیٰ کو دیا تھا۔

10 اِس کے بعد موسیٰ نے مسح کے تیل سے مقدِس کو اور جو کچھ اُس میں تھا مسح کر کے اُسے مخصوص و مقدّس کیا۔ 11 اُس نے یہ تیل سات بار جانور چڑھانے کی قربان گاہ اور اُس کے سامان پر چھڑک دیا۔ اِسی طرح اُس نے سات بار دھونے کے حوض اور اُس ڈھانچے پر تیل چھڑک دیا جس پر حوض رکھا ہوا تھا۔ یوں یہ چیزیں مخصوص و مقدّس ہوئیں۔ 12 اُس نے ہارون کے سر پر مسح کا تیل اُنڈیل کر اُسے مسح کیا۔ یوں وہ مخصوص و مقدّس ہوا۔

13 پھر موسیٰ نے ہارون کے بیٹوں کو سامنے لا کر اُنہیں زیر جامے پہنائے، کمربند لپیٹے اور اُن کے سروں پر پگڑیاں باندھیں۔ سب کچھ اُس حکم کے عین مطابق ہوا جو رب نے موسیٰ کو دیا تھا۔

14 اب موسیٰ نے گناہ کی قربانی کے لئے جوان بَیل کو پیش کیا۔ ہارون اور اُس کے بیٹوں نے اپنے ہاتھ اُس کے سر پر رکھے۔ 15 موسیٰ نے اُسے ذبح کر کے اُس کے خون میں سے کچھ لے کر اپنی اُنگلی سے قربان گاہ کے سینگوں پر لگا دیا تاکہ وہ گناہوں سے پاک ہو جائے۔ باقی خون اُس نے قربان گاہ کے پائے پر اُنڈیل دیا۔ یوں اُس نے اُسے مخصوص و مقدّس کر کے اُس کا کفارہ دیا۔ 16 موسیٰ نے انتڑیوں پر کی تمام چربی، جوڑ کلیجی اور دونوں گُردے اُن کی چربی سمیت لے کر قربان گاہ پر جلا دیئے۔ 17 لیکن بَیل کی کھال، گوشت اور انتڑیوں کے گوبر کو اُس نے خیمہ گاہ کے باہر لے جا کر جلا دیا۔ سب کچھ اُس حکم کے مطابق ہوا جو رب نے موسیٰ کو دیا تھا۔

18 اِس کے بعد اُس نے بھسم ہونے والی قربانی کے لئے پہلا مینڈھا پیش کیا۔ ہارون اور اُس کے بیٹوں نے اپنے ہاتھ اُس کے سر پر رکھ دیئے۔ 19 موسیٰ نے اُسے ذبح کر کے اُس کا خون قربان گاہ کے چار پہلوؤں پر چھڑک دیا۔ 20 اُس نے مینڈھے کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے سر، ٹکڑے اور چربی جلا دی۔ 21 اُس نے انتڑیاں اور پنڈلیاں پانی سے صاف کر کے پورے مینڈھے کو قربان گاہ پر جلا دیا۔ سب کچھ اُس حکم کے عین مطابق ہوا جو رب نے موسیٰ کو دیا تھا۔ رب کے لئے جلنے والی یہ قربانی بھسم ہونے والی قربانی تھی، اور اُس کی خوشبو رب کو پسند تھی۔

22 اِس کے بعد موسیٰ نے دوسرے مینڈھے کو پیش کیا۔ اِس قربانی کا مقصد اماموں کو مقدِس میں خدمت کے لئے مخصوص کرنا تھا۔ ہارون اور اُس کے بیٹوں نے اپنے ہاتھ مینڈھے کے سر پر رکھ دیئے۔ 23 موسیٰ نے اُسے ذبح کر کے اُس کے خون میں سے کچھ لے کر ہارون کے دہنے کان کی لَو پر اور اُس کے دہنے ہاتھ اور دہنے پاؤں کے انگوٹھوں پر لگایا۔ 24 یہی اُس نے ہارون کے بیٹوں کے ساتھ بھی کیا۔ اُس نے اُنہیں سامنے لا کر اُن کے دہنے کان کی لَو پر اور اُن کے دہنے ہاتھ اور دہنے پاؤں کے انگوٹھوں پر خون لگایا۔ باقی خون اُس نے قربان گاہ کے چار پہلوؤں پر چھڑک دیا۔ 25 اُس نے مینڈھے کی چربی، دُم، انتڑیوں پر کی ساری چربی، جوڑ کلیجی، دونوں گُردے اُن کی چربی سمیت اور دہنی ران الگ کی۔ 26 پھر وہ رب کے سامنے پڑی بےخمیری

روٹیوں کی ٹوکری میں سے ایک سادہ روٹی، ایک روٹی جس میں تیل ڈالا گیا تھا اور ایک روٹی جس پر تیل لگایا گیا تھا لے کر چربی اور ران پر رکھ دی۔ 27 اُس نے یہ سب کچھ ہارون اور اُس کے بیٹوں کے ہاتھوں پر رکھ کر اُسے ہلانے والی قربانی کے طور پر رب کو پیش کیا۔
28 پھر اُس نے یہ چیزیں اُن سے واپس لے کر قربان گاہ پر جلا دیں جس پر پہلے بھسم ہونے والی قربانی رکھی گئی تھی۔ رب کے لئے جلنے والی یہ قربانی اماموں کو مخصوص کرنے کے لئے چڑھائی گئی، اور اُس کی خوشبو رب کو پسند تھی۔

29 موسیٰ نے سینہ بھی لیا اور اُسے ہلانے والی قربانی کے طور پر رب کے سامنے ہلایا۔ یہ مخصوصیت کے مینڈھے میں سے موسیٰ کا حصہ تھا۔ موسیٰ نے اِس میں بھی سب کچھ رب کے حکم کے عین مطابق کیا۔

30 پھر اُس نے مسح کے تیل اور قربان گاہ پر کے خون میں سے کچھ لے کر ہارون، اُس کے بیٹوں اور اُن کے کپڑوں پر چھڑک دیا۔ یوں اُس نے اُنہیں اور اُن کے کپڑوں کو مخصوص و مقدّس کیا۔

31 موسیٰ نے اُن سے کہا، ”گوشت کو ملاقات کے خیمے کے دروازے پر اُبال کر اُسے اُن روٹیوں کے ساتھ کھانا جو مخصوصیت کی قربانیوں کی ٹوکری میں پڑی ہیں۔ کیونکہ رب نے مجھے یہی حکم دیا ہے۔ 32 گوشت اور روٹیوں کا بقایا جلا دینا۔ 33 سات دن تک ملاقات کے خیمے کے دروازے میں سے نہ نکلنا، کیونکہ مقدِس میں خدمت کے لئے تمہاری مخصوصیت کے اِتنے ہی دن ہیں۔ 34 جو کچھ آج ہوا ہے وہ رب کے حکم کے مطابق ہوا تاکہ تمہارا کفارہ دیا جائے۔ 35 تمہیں سات رات اور دن تک خیمے کے دروازے کے اندر رہنا ہے۔ رب کی اِس ہدایت کو مانو ورنہ تم مر جاؤ گے، کیونکہ یہ حکم مجھے رب کی طرف سے دیا گیا ہے۔“

36 ہارون اور اُس کے بیٹوں نے اُن تمام ہدایات پر عمل کیا جو رب نے موسیٰ کی معرفت اُنہیں دی تھیں۔

ہارون قربانیاں چڑھاتا ہے

9 مخصوصیت کے سات دن کے بعد موسیٰ نے آٹھویں دن ہارون، اُس کے بیٹوں اور اسرائیل کے بزرگوں کو بُلایا۔ 2 اُس نے ہارون سے کہا، ”ایک بے عیب بچھڑا اور ایک بے عیب مینڈھا چن کر رب کو پیش کر۔ بچھڑا گناہ کی قربانی کے لئے اور مینڈھا بھسم ہونے والی قربانی کے لئے ہو۔ 3 پھر اسرائیلیوں کو کہہ دینا کہ گناہ کی قربانی کے لئے ایک بکرا جبکہ بھسم ہونے والی قربانی کے لئے ایک بے عیب یک سالہ بچھڑا اور ایک بے عیب یک سالہ بھیڑ کا بچہ پیش کرو۔ 4 ساتھ ہی سلامتی کی قربانی کے لئے ایک بَیل اور ایک مینڈھا چنو۔ تیل کے ساتھ ملائی ہوئی غلہ کی نذر بھی لے کر سب کچھ رب کو پیش کرو۔ کیونکہ آج ہی رب تم پر ظاہر ہو گا۔“

5 اسرائیلی موسیٰ کی مطلوبہ تمام چیزیں ملاقات کے خیمے کے سامنے لے آئے۔ پوری جماعت قریب آ کر رب کے سامنے کھڑی ہو گئی۔ 6 موسیٰ نے اُن سے کہا، ”تمہیں وہی کرنا ہے جس کا حکم رب نے تمہیں دیا ہے۔ کیونکہ آج ہی رب کا جلال تم پر ظاہر ہو گا۔“
7 پھر اُس نے ہارون سے کہا، ”قربان گاہ کے پاس جا کر گناہ کی قربانی اور بھسم ہونے والی قربانی چڑھا کر اپنا اور اپنی قوم کا کفارہ دینا۔ رب کے حکم کے مطابق قوم کے لئے بھی قربانی پیش کرنا

تاکہ اُس کا کفارہ دیا جائے۔“

8 ہارون قربان گاہ کے پاس آیا۔ اُس نے بچھڑے کو ذبح کیا۔ یہ اُس کے لئے گناہ کی قربانی تھا۔ 9 اُس کے بیٹے بچھڑے کا خون اُس کے پاس لے آئے۔ اُس نے اپنی اُنگلی خون میں ڈبو کر اُسے قربان گاہ کے سینگوں پر لگایا۔ باقی خون کو اُس نے قربان گاہ کے پائے پر اُنڈیل دیا۔ 10 پھر اُس نے اُس کی چربی، گُردوں اور جوڑ کلیجی کو قربان گاہ پر جلا دیا۔ جیسے رب نے موسیٰ کو حکم دیا تھا ویسے ہی ہارون نے کیا۔ 11 بچھڑے کا گوشت اور کھال اُس نے خیمہ گاہ کے باہر لے جا کر جلا دی۔

12 اِس کے بعد ہارون نے بھسم ہونے والی قربانی کو ذبح کیا۔ اُس کے بیٹوں نے اُسے اُس کا خون دیا، اور اُس نے اُسے قربان گاہ کے چار پہلوؤں پر چھڑک دیا۔ 13 اُنہوں نے اُسے قربانی کے مختلف ٹکڑے سر سمیت دیئے، اور اُس نے اُنہیں قربان گاہ پر جلا دیا۔ 14 پھر اُس نے اُس کی انتڑیاں اور پنڈلیاں دھو کر بھسم ہونے والی قربانی کی باقی چیزوں پر رکھ کر جلا دیں۔

15 اب ہارون نے قوم کے لئے قربانی چڑھائی۔ اُس نے گناہ کی قربانی کے لئے بکرا ذبح کر کے اُسے پہلی قربانی کی طرح چڑھایا۔ 16 اُس نے بھسم ہونے والی قربانی بھی قواعد کے مطابق چڑھائی۔ 17 اُس نے غلہ کی نذر پیش کی اور اُس میں سے مٹھی بھر قربان گاہ پر جلا دیا۔ یہ غلہ کی اُس نذر کے علاوہ تھی جو صبح کو بھسم ہونے والی قربانی کے ساتھ چڑھائی گئی تھی۔ 18 پھر اُس نے سلامتی کی قربانی کے لئے بَیل اور مینڈھے کو ذبح کیا۔ یہ بھی قوم کے لئے تھی۔ اُس کے بیٹوں نے اُسے جانوروں کا خون دیا، اور اُس نے اُسے قربان گاہ کے چار پہلوؤں پر چھڑک دیا۔ 19 لیکن اُنہوں نے بَیل اور مینڈھے کو چربی، دُم، انتڑیوں پر کی چربی اور جوڑ کلیجی نکال کر 20 سینے کے ٹکڑوں پر رکھ دیا۔ ہارون نے چربی کا حصہ قربان گاہ پر جلا دیا۔ 21 سینے کے ٹکڑے اور دہنی رانیں اُس نے ہلانے والی قربانی کے طور پر رب کے سامنے ہلائیں۔ اُس نے سب کچھ موسیٰ کے حکم کے مطابق ہی کیا۔

22 تمام قربانیاں پیش کرنے کے بعد ہارون نے اپنے ہاتھ اُٹھا کر قوم کو برکت دی۔ پھر وہ قربان گاہ سے اُتر کر 23 موسیٰ کے ساتھ ملاقات کے خیمے میں داخل ہوا۔ جب دونوں باہر آئے تو اُنہوں نے قوم کو برکت دی۔ تب رب کا جلال پوری قوم پر ظاہر ہوا۔ 24 رب کے حضور سے آگ نکل کر قربان گاہ پر اُتری اور بھسم ہونے والی قربانی اور چربی کے ٹکڑے بھسم کر دیئے۔ یہ دیکھ کر لوگ خوشی کے نعرے مارنے لگے اور منہ کے بل گر گئے۔

ندب اور ابیہو کا گناہ

10 ہارون کے بیٹے ندب اور ابیہو نے اپنے اپنے بخور دان لے کر اُن میں جلتے ہوئے کوئلے ڈالے۔ اُن پر بخور ڈال کر وہ رب کے سامنے آئے تاکہ اُسے پیش کریں۔ لیکن یہ آگ ناجائز تھی۔ رب نے یہ پیش کرنے کا حکم نہیں دیا تھا۔ 2 اچانک رب کے حضور سے آگ نکلی جس نے اُنہیں بھسم کر دیا۔ وہیں رب کے سامنے وہ مر گئے۔

3 موسیٰ نے ہارون سے کہا، ”اب وہی ہوا ہے جو رب نے فرمایا تھا کہ جو میرے قریب ہیں اُن سے مَیں اپنی قدوسیت ظاہر کروں گا، مَیں تمام قوم کے سامنے ہی

اپنے جلال کا اظہار کروں گا۔“

ہارون خاموش رہا۔ 4 موسیٰ نے ہارون کے چچا عُزّی ایل کے بیٹوں میسائیل اور اِلصفن کو بُلا کر کہا، ”اِدھر آؤ اور اپنے رشتے داروں کو مقدِس کے سامنے سے اُٹھا کر خیمہ گاہ کے باہر لے جاؤ۔“ 5 وہ آئے اور موسیٰ کے حکم کے عین مطابق اُنہیں اُن کے زیر جاموں سمیت اُٹھا کر خیمہ گاہ کے باہر لے گئے۔

6 موسیٰ نے ہارون اور اُس کے دیگر بیٹوں اِلی عزر اور اِتمر سے کہا، ”ماتم کا اظہار نہ کرو۔ نہ اپنے بال بکھرنے دو، نہ اپنے کپڑے پھاڑو۔ ورنہ تم مر جاؤ گے اور رب پوری جماعت سے ناراض ہو جائے گا۔ لیکن تمہارے رشتے دار اور باقی تمام اسرائیلی ضرور اِن کا ماتم کریں جن کو رب نے آگ سے ہلاک کر دیا ہے۔ 7 ملاقات کے خیمے کے دروازے کے باہر نہ نکلو ورنہ تم مر جاؤ گے، کیونکہ تمہیں رب کے تیل سے مسح کیا گیا ہے۔“ چنانچہ اُنہوں نے ایسا ہی کیا۔

اماموں کے لئے ہدایات

8 رب نے ہارون سے کہا، 9 ”جب بھی تجھے یا تیرے بیٹوں کو ملاقات کے خیمے میں داخل ہونا ہے تو مَے یا کوئی اَور نشہ آور چیز پینا منع ہے، ورنہ تم مر جاؤ گے۔ یہ اصول آنے والی نسلوں کے لئے بھی ابد تک اَن مٹ ہے۔ 10 یہ بھی لازم ہے کہ تم مقدّس اور غیرمقدّس چیزوں میں، پاک اور ناپاک چیزوں میں امتیاز کرو۔ 11 تمہیں اسرائیلیوں کو تمام پابندیاں سکھانی ہیں جو مَیں نے تمہیں موسیٰ کی معرفت بتائی ہیں۔“

12 موسیٰ نے ہارون اور اُس کے بچے ہوئے بیٹوں اِلی عزر اور اِتمر سے کہا، ”غلہ کی نذر کا جو حصہ رب کے سامنے جلایا نہیں جاتا اُسے اپنے لئے لے کر بےخمیری روٹی پکانا اور قربان گاہ کے پاس ہی کھانا۔ کیونکہ وہ نہایت مقدّس ہے۔ 13 اُسے مقدّس جگہ پر کھانا، کیونکہ وہ رب کی جلنے والی قربانیوں میں سے تمہارے اور تمہارے بیٹوں کا حصہ ہے۔ کیونکہ مجھے اِس کا حکم دیا گیا ہے۔ 14 جو سینہ ہلانے والی قربانی اور دہنی ران اُٹھانے والی قربانی کے طور پر پیش کی گئی ہے، وہ تم اور تمہارے بیٹے بیٹیاں کھا سکتے ہیں۔ اُنہیں مقدّس جگہ پر کھانا ہے۔ اسرائیلیوں کی سلامتی کی قربانیوں میں سے یہ ٹکڑے تمہارا حصہ ہیں۔ 15 لیکن پہلے امام ران اور سینے کو جلنے والی قربانیوں کی چربی کے ساتھ پیش کریں۔ وہ اُنہیں ہلانے والی قربانی کے طور پر رب کے سامنے ہلائیں۔ رب فرماتا ہے کہ یہ ٹکڑے ابد تک تمہارے اور تمہارے بیٹوں کا حصہ ہیں۔“

16 موسیٰ نے دریافت کیا کہ اُس بکرے کے گوشت کا کیا ہوا جو گناہ کی قربانی کے طور پر چڑھایا گیا تھا۔ اُسے پتا چلا کہ وہ بھی جل گیا تھا۔ یہ سن کر اُسے ہارون کے بیٹوں اِلی عزر اور اِتمر پر غصہ آیا۔ اُس نے پوچھا، 17 ”تم نے گناہ کی قربانی کا گوشت کیوں نہیں کھایا؟ تمہیں اُسے مقدّس جگہ پر کھانا تھا۔ یہ ایک نہایت مقدّس حصہ ہے جو رب نے تمہیں دیا تاکہ تم جماعت کا قصور دُور کر کے رب کے سامنے لوگوں کا کفارہ دو۔ 18 چونکہ اِس بکرے کا خون مقدِس میں نہ لایا گیا اِس لئے تمہیں اُس کا گوشت مقدِس میں کھانا تھا جس طرح مَیں نے تمہیں حکم دیا تھا۔“

19 ہارون نے موسیٰ کو جواب دے کر کہا، ”دیکھیں، آج لوگوں نے اپنے لئے گناہ کی قربانی اور بھسم ہونے والی قربانی رب کو پیش کی ہے جبکہ مجھ پر یہ آفت گزری

ہے۔ اگر مَیں آج گناہ کی قربانی سے کھاتا تو کیا یہ رب کو اچھا لگتا؟“ 20 یہ بات موسیٰ کو اچھی لگی۔

پاک اور ناپاک جانور

11 رب نے موسیٰ اور ہارون سے کہا، 2 ”اسرائیلیوں کو بتانا کہ تمہیں زمین پر رہنے والے جانوروں میں سے ذیل کے جانوروں کو کھانے کی اجازت ہے: 3 جن کے کُھر یا پاؤں بالکل چِرے ہوئے ہیں اور جو جگالی کرتے ہیں اُنہیں کھانے کی اجازت ہے۔ 6-4 اونٹ، بِجُو یا خرگوش کھانا منع ہے۔ وہ تمہارے لئے ناپاک ہیں، کیونکہ وہ جگالی تو کرتے ہیں لیکن اُن کے کُھر یا پاؤں چِرے ہوئے نہیں ہیں۔ 7 سؤر نہ کھانا۔ وہ تمہارے لئے ناپاک ہے، کیونکہ اُس کے کُھر تو چِرے ہوئے ہیں لیکن وہ جگالی نہیں کرتا۔ 8 نہ اُن کا گوشت کھانا، نہ اُن کی لاشوں کو چھونا۔ وہ تمہارے لئے ناپاک ہیں۔

9 سمندری اور دریائی جانور کھانے کے لئے جائز ہیں اگر اُن کے پَر اور چھلکے ہوں۔ 10 لیکن جن کے پَر یا چھلکے نہیں ہیں وہ سب تمہارے لئے مکروہ ہیں، خواہ وہ بڑی تعداد میں مل کر رہتے ہیں یا نہیں۔ 11 اِس لئے اُن کا گوشت کھانا منع ہے، اور اُن کی لاشوں سے بھی گھن کھانا ہے۔ 12 پانی میں رہنے والے تمام جانور جن کے پَر یا چھلکے نہ ہوں تمہارے لئے مکروہ ہیں۔

13 ذیل کے پرندے تمہارے لئے قابلِ گھن ہوں۔ اِنہیں کھانا منع ہے، کیونکہ وہ مکروہ ہیں: عقاب، داڑھیَل گِدھ، کالا گِدھ، 14 لال چیل، ہر قسم کی کالی چیل، 15 ہر قسم کا کوّا، 16 عقابی اُلّو، چھوٹے کان والا اُلّو، بڑے کان والا اُلّو، ہر قسم کا باز، 17 چھوٹا اُلّو، قوق، چنگھاڑنے والا اُلّو، 18 سفید اُلّو، دشتی اُلّو، مصری گِدھ، 19 لق لق، ہر قسم کا بُوتیمار، ہُدہُد اور چمگادڑ۔[a]

20 تمام پَر رکھنے والے کیڑے جو چار پاؤں پر چلتے ہیں تمہارے لئے مکروہ ہیں، 21 سوائے اُن کے جن کی ٹانگوں کے دو حصے ہیں اور جو پُھدکتے ہیں۔ اُن کو تم کھا سکتے ہو۔ 22 اِس ناتے سے تم مختلف قسم کے ٹڈے کھا سکتے ہو۔ 23 باقی سب پَر رکھنے والے کیڑے جو چار پاؤں پر چلتے ہیں تمہارے لئے مکروہ ہیں۔

28-24 جو بھی ذیل کے جانوروں کی لاشیں چھوئے وہ شام تک ناپاک رہے گا: (الف) کُھر رکھنے والے تمام جانور سوائے اُن کے جن کے کُھر یا پاؤں پورے طور پر چِرے ہوئے ہیں اور جو جگالی کرتے ہیں، (ب) تمام جانور جو اپنے چار پنجوں پر چلتے ہیں۔ یہ جانور تمہارے لئے ناپاک ہیں، اور جو بھی اُن کی لاشیں اُٹھائے یا چھوئے لازم ہے کہ وہ اپنے کپڑے دھو لے۔ اِس کے باوجود بھی وہ شام تک ناپاک رہے گا۔

30-29 زمین پر رینگنے والے جانوروں میں سے چھچھوندر، مختلف قسم کے چوہے اور مختلف قسم کی چھپکلیاں تمہارے لئے ناپاک ہیں۔ 31 جو بھی اُنہیں اور اُن کی لاشیں چھو لیتا ہے وہ شام تک ناپاک رہے گا۔ 32 اگر اُن میں سے کسی کی لاش کسی چیز پر گر پڑے تو وہ بھی ناپاک ہو جائے گی۔ اِس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ وہ لکڑی، کپڑے، چمڑے یا ٹاٹ کی بنی ہو، نہ اِس سے کوئی فرق پڑتا ہے کہ وہ کس کام کے لئے استعمال

---

[a] یاد رہے کہ قدیم زمانے کے اِن پرندوں کے اکثر نام متروک ہیں یا اُن کا مطلب بدل گیا ہے، اِس لئے اُن کا مختلف ترجمہ ہو سکتا ہے۔

کی جاتی ہے۔ اُسے ہر صورت میں پانی میں ڈبونا ہے۔ تو بھی وہ شام تک ناپاک رہے گی۔ 33 اگر ایسی لاش مٹی کے برتن میں گر جائے تو جو کچھ بھی اُس میں ہے ناپاک ہو جائے گا اور تمہیں اُس برتن کو توڑنا ہے۔ 34 ہر کھانے والی چیز جس پر ایسے برتن کا پانی ڈالا گیا ہے ناپاک ہے۔ اِسی طرح اُس برتن سے نکلی ہوئی ہر پینے والی چیز ناپاک ہے۔ 35 جس پر بھی ایسی لاش گر پڑے وہ ناپاک ہو جاتا ہے۔ اگر وہ تنور یا چولھے پر گر پڑے تو اُن کو توڑ دینا ہے۔ وہ ناپاک ہیں اور تمہارے لئے ناپاک رہیں گے۔ 36 لیکن جس چشمے یا حوض میں ایسی لاش گرے وہ پاک رہتا ہے۔ صرف وہ جو لاش کو چھو لیتا ہے ناپاک ہو جاتا ہے۔ 37 اگر ایسی لاش بیجوں پر گر پڑے جن کو ابھی بونا ہے تو وہ پاک رہتے ہیں۔ 38 لیکن اگر بیجوں پر پانی ڈالا گیا ہو اور پھر لاش اُن پر گر پڑے تو وہ ناپاک ہیں۔

39 اگر ایسا جانور جسے کھانے کی اجازت ہے مر جائے تو جو بھی اُس کی لاش چھوئے شام تک ناپاک رہے گا۔ 40 جو اُس میں سے کچھ کھائے یا اُسے اُٹھا کر لے جائے اُسے اپنے کپڑوں کو دھونا ہے۔ تو بھی وہ شام تک ناپاک رہے گا۔

41 ہر جانور جو زمین پر رینگتا ہے قابلِ گھن ہے۔ اُسے کھانا منع ہے، 42 چاہے وہ اپنے پیٹ پر چاہے چار یا اِس سے زائد پاؤں پر چلتا ہو۔ 43 اِن تمام رینگنے والوں سے اپنے آپ کو گھن کا باعث اور ناپاک نہ بنانا، 44 کیونکہ مَیں رب تمہارا خدا ہوں۔ لازم ہے کہ تم اپنے آپ کو مخصوص و مقدّس رکھو، کیونکہ مَیں قدوس ہوں۔ اپنے آپ کو زمین پر رینگنے والے تمام جانوروں سے ناپاک نہ بنانا۔ 45 مَیں رب ہوں۔ مَیں تمہیں مصر سے نکال لایا ہوں تاکہ تمہارا خدا بنوں۔ لٰہذا مقدّس رہو، کیونکہ مَیں قدوس ہوں۔

46 زمین پر چلنے والے جانوروں، پرندوں، آبی جانوروں اور زمین پر رینگنے والے جانوروں کے بارے میں شرع یہی ہے۔ 47 لازم ہے کہ تم ناپاک اور پاک میں امتیاز کرو، ایسے جانوروں میں جو کھانے کے لئے جائز ہیں اور ایسوں میں جو ناجائز ہیں۔"

بچے کی پیدائش کے بعد ماں پر پابندیاں

12 رب نے موسیٰ سے کہا، 2 "اسرائیلیوں کو بتا کہ جب کسی عورت کے لڑکا پیدا ہو تو وہ ماہواری کے ایام کی طرح سات دن تک ناپاک رہے گی۔ 3 آٹھویں دن لڑکے کا ختنہ کروانا ہے۔ 4 پھر ماں مزید 33 دن انتظار کرے۔ اِس کے بعد اُس کی وہ ناپاکی دُور ہو جائے گی جو خون بہنے سے پیدا ہوئی ہے۔ اِس دوران وہ کوئی مخصوص اور مقدّس چیز نہ چھوئے، نہ مقدِس کے پاس جائے۔

5 اگر اُس کے لڑکی پیدا ہو جائے تو وہ ماہواری کے ایام کی طرح ناپاک ہے۔ یہ ناپاکی 14 دن تک رہے گی۔ پھر وہ مزید 66 دن انتظار کرے۔ اِس کے بعد اُس کی وہ ناپاکی دُور ہو جائے گی جو خون بہنے سے پیدا ہوئی ہے۔

6 جب لڑکے یا لڑکی کے سلسلے میں یہ دن گزر جائیں تو وہ ملاقات کے خیمے کے دروازے پر امام کو ذیل کی چیزیں دے: بھسم ہونے والی قربانی کے لئے ایک یک سالہ بھیڑ کا بچہ اور گناہ کی قربانی کے لئے ایک جوان کبوتر یا قمری۔ 7 امام یہ جانور رب کو پیش کر کے اُس کا کفارہ دے۔ پھر خون بہنے کے باعث پیدا ہونے والی ناپاکی دُور ہو جائے گی۔

اصول ایک ہی ہے، چاہے لڑکا ہو یا لڑکی۔

8 اگر وہ غربت کے باعث بھیڑ کا بچہ نہ دے سکے تو پھر وہ دو قمریاں یا دو جوان کبوتر لے آئے، ایک بھسم ہونے والی قربانی کے لئے اور دوسرا گناہ کی قربانی کے لئے۔ یوں امام اُس کا کفارہ دے اور وہ پاک ہو جائے گی۔“

جِلدی بیماریاں

13

رب نے موسیٰ اور ہارون سے کہا، 2 ”اگر کسی کی جِلد میں سوجن یا پپڑی یا سفید داغ ہو اور خطرہ ہے کہ وبائی جِلدی بیماری ہو تو اُسے اماموں یعنی ہارون یا اُس کے بیٹوں کے پاس لے آنا ہے۔ 3 امام اُس جگہ کا معائنہ کرے۔ اگر اُس کے بال سفید ہو گئے ہوں اور وہ جِلد میں دھنسی ہوئی ہو تو وبائی بیماری ہے۔ جب امام کو یہ معلوم ہو تو وہ اُسے ناپاک قرار دے۔ 4 لیکن ہو سکتا ہے کہ جِلد کی جگہ سفید تو ہے لیکن جِلد میں دھنسی ہوئی نہیں ہے، نہ اُس کے بال سفید ہوئے ہیں۔ اِس صورت میں امام اُس شخص کو سات دن کے لئے علیٰحدگی میں رکھے۔ 5 ساتویں دن امام دوبارہ اُس کا معائنہ کرے۔ اگر وہ دیکھے کہ متاثرہ جگہ ویسی ہی ہے اور پھیلی نہیں تو وہ اُسے مزید سات دن علیٰحدگی میں رکھے۔ 6 ساتویں دن وہ ایک اَور مرتبہ اُس کا معائنہ کرے۔ اگر اُس جگہ کا رنگ دوبارہ صحت مند جِلد کے رنگ کی مانند ہو رہا ہو اور پھیلی نہ ہو تو وہ اُسے پاک قرار دے۔ اِس کا مطلب ہے کہ یہ مرض عام پپڑی سے زیادہ نہیں ہے۔ مریض اپنے کپڑے دھو لے تو وہ پاک ہو جائے گا۔ 7 لیکن اگر اِس کے بعد متاثرہ جگہ پھیلنے لگے تو وہ دوبارہ اپنے آپ کو امام کو دکھائے۔ 8 امام اُس کا معائنہ کرے۔ اگر جگہ واقعی پھیل گئی ہو تو امام اُسے ناپاک قرار دے، کیونکہ یہ وبائی جِلدی مرض ہے۔

9 اگر کسی کے جسم پر وبائی جِلدی مرض نظر آئے تو اُسے امام کے پاس لایا جائے۔ 10 امام اُس کا معائنہ کرے۔ اگر متاثرہ جِلد میں سفید سوجن ہو، اُس کے بال بھی سفید ہو گئے ہوں، اور اُس میں کچا گوشت موجود ہو 11 تو اِس کا مطلب ہے کہ وبائی جِلدی بیماری پرانی ہے۔ امام اُس شخص کو سات دن کے لئے علیٰحدگی میں رکھ کر انتظار نہ کرے بلکہ اُسے فوراً ناپاک قرار دے، کیونکہ یہ اُس کی ناپاکی کا ثبوت ہے۔ 12 لیکن اگر بیماری جلدی سے پھیل گئی ہو، یہاں تک کہ سر سے لے کر پاؤں تک پوری جِلد متاثر ہوئی ہو 13 تو امام یہ دیکھ کر مریض کو پاک قرار دے۔ چونکہ پوری جِلد سفید ہو گئی ہے اِس لئے وہ پاک ہے۔ 14 لیکن جب بھی کہیں کچا گوشت نظر آئے اُس وقت وہ ناپاک ہو جاتا ہے۔ 15 امام یہ دیکھ کر مریض کو ناپاک قرار دے۔ کچا گوشت ہر صورت میں ناپاک ہے، کیونکہ اِس کا مطلب ہے کہ وبائی جِلدی بیماری لگ گئی ہے۔ 16 اگر کچے گوشت کا یہ زخم بھر جائے اور متاثرہ جگہ کی جِلد سفید ہو جائے تو مریض امام کے پاس جائے۔ 17 اگر امام دیکھے کہ واقعی ایسا ہی ہوا ہے اور متاثرہ جِلد سفید ہو گئی ہے تو وہ اُسے پاک قرار دے۔

18 اگر کسی کی جِلد پر پھوڑا ہو لیکن وہ ٹھیک ہو جائے 19 اور اُس کی جگہ سفید سوجن یا سرخی مائل سفید داغ نظر آئے تو مریض اپنے آپ کو امام کو دکھائے۔ 20 اگر وہ اُس کا معائنہ کر کے دیکھے کہ متاثرہ جگہ جِلد کے اندر دھنسی ہوئی ہے اور اُس کے بال سفید ہو گئے ہیں تو وہ

مریض کو ناپاک قرار دے۔ کیونکہ اِس کا مطلب ہے کہ جہاں پہلے پھوڑا تھا وہاں وبائی جِلدی بیماری پیدا ہو گئی ہے۔ 21 لیکن اگر امام دیکھے کہ متاثرہ جگہ کے بال سفید نہیں ہیں، وہ جِلد میں دھنسی ہوئی نظر نہیں آتی اور اُس کا رنگ دوبارہ صحت مند جِلد کی مانند ہو رہا ہے تو وہ اُسے سات دن کے لئے علیٰحدگی میں رکھے۔ 22 اگر اِس دوران بیماری مزید پھیل جائے تو امام مریض کو ناپاک قرار دے، کیونکہ اِس کا مطلب ہے کہ وبائی جِلدی بیماری لگ گئی ہے۔ 23 لیکن اگر داغ نہ پھیلے تو اِس کا مطلب ہے کہ یہ صرف اُس بھرے ہوئے زخم کا نشان ہے جو پھوڑے سے پیدا ہوا تھا۔ امام مریض کو پاک قرار دے۔

24 اگر کسی کی جِلد پر جلنے کا زخم لگ جائے اور متاثرہ جگہ پر سرخی مائل سفید داغ یا سفید داغ پیدا ہو جائے 25 تو امام متاثرہ جگہ کا معائنہ کرے۔ اگر معلوم ہو جائے کہ متاثرہ جگہ کے بال سفید ہو گئے ہیں اور وہ جِلد میں دھنسی ہوئی ہے تو اِس کا مطلب ہے کہ چوٹ کی جگہ پر وبائی جِلدی مرض لگ گیا ہے۔ امام اُسے ناپاک قرار دے، کیونکہ وبائی جِلدی بیماری لگ گئی ہے۔ 26 لیکن اگر امام نے معلوم کیا ہے کہ داغ میں بال سفید نہیں ہیں، وہ جِلد میں دھنسا ہوا نظر نہیں آتا اور اُس کا رنگ صحت مند جِلد کی مانند ہو رہا ہے تو وہ مریض کو سات دن تک علیٰحدگی میں رکھے۔ 27 اگر وہ ساتویں دن معلوم کرے کہ متاثرہ جگہ پھیل گئی ہے تو وہ اُسے ناپاک قرار دے۔ کیونکہ اِس کا مطلب ہے کہ وبائی جِلدی بیماری لگ گئی ہے۔ 28 لیکن اگر داغ پھیلا ہوا نظر نہیں آتا اور متاثرہ جِلد کا رنگ صحت مند جِلد کے رنگ کی مانند ہو گیا ہے تو اِس کا مطلب ہے کہ یہ صرف اُس بھرے ہوئے زخم کا نشان ہے جو جلنے سے پیدا ہوا تھا۔ امام مریض کو پاک قرار دے۔

29 اگر کسی کے سر یا داڑھی کی جِلد میں نشان نظر آئے 30 تو امام متاثرہ جگہ کا معائنہ کرے۔ اگر وہ دھنسی ہوئی نظر آئے اور اُس کے بال رنگ کے لحاظ سے چمکتے ہوئے سونے کی مانند اور باریک ہوں تو امام مریض کو ناپاک قرار دے۔ اِس کا مطلب ہے کہ ایسی وبائی جِلدی بیماری سر یا داڑھی کی جِلد پر لگ گئی ہے جو خارش پیدا کرتی ہے۔ 31 لیکن اگر امام نے معلوم کیا کہ متاثرہ جگہ جِلد میں دھنسی ہوئی نظر نہیں آتی اگرچہ اُس کے بالوں کا رنگ بدل گیا ہے تو وہ اُسے سات دن کے لئے علیٰحدگی میں رکھے۔ 32 ساتویں دن امام جِلد کی متاثرہ جگہ کا معائنہ کرے۔ اگر وہ پھیلی ہوئی نظر نہیں آتی اور اُس کے بالوں کا رنگ چمک دار سونے کی مانند نہیں ہے، ساتھ ہی وہ جگہ جِلد میں دھنسی ہوئی بھی دکھائی نہیں دیتی، 33 تو مریض اپنے بال مُنڈوائے۔ صرف وہ بال رہ جائیں جو متاثرہ جگہ سے نکلتے ہیں۔ امام مریض کو مزید سات دن علیٰحدگی میں رکھے۔ 34 ساتویں دن وہ اُس کا معائنہ کرے۔ اگر متاثرہ جگہ نہیں پھیلی اور وہ جِلد میں دھنسی ہوئی نظر نہیں آتی تو امام اُسے پاک قرار دے۔ وہ اپنے کپڑے دھو لے تو وہ پاک ہو جائے گا۔ 35 لیکن اگر اِس کے بعد جِلد کی متاثرہ جگہ پھیلنا شروع ہو جائے 36 تو امام دوبارہ اُس کا معائنہ کرے۔ اگر وہ جگہ واقعی پھیلی ہوئی نظر آئے تو مریض ناپاک ہے، چاہے متاثرہ جگہ کے بالوں کا رنگ چمکتے سونے کی مانند ہو یا نہ ہو۔ 37 لیکن اگر اُس کے خیال میں متاثرہ جگہ پھیلی ہوئی نظر نہیں آتی بلکہ اُس میں سے کالے رنگ کے بال نکل رہے ہیں تو اِس کا مطلب ہے کہ مریض کی صحت بحال ہو گئی ہے۔ امام اُسے پاک قرار دے۔

38 اگر کسی مرد یا عورت کی جِلد پر سفید داغ پیدا ہو جائیں 39 تو امام اُن کا معائنہ کرے۔ اگر اُن کا سفید رنگ ہلکا سا ہو تو یہ صرف بےضرر پپڑی ہے۔ مریض پاک ہے۔

41-40 اگر کسی مرد کا سر ماتھے کی طرف یا پیچھے کی طرف گنجا ہے تو وہ پاک ہے۔ 42 لیکن اگر اُس جگہ جہاں وہ گنجا ہے سرخی مائل سفید داغ ہو تو اِس کا مطلب ہے کہ وہاں وبائی جِلدی بیماری لگ گئی ہے۔ 43 امام اُس کا معائنہ کرے۔ اگر گنجی جگہ پر سرخی مائل سفید سوجن ہو جو وبائی جِلدی بیماری کی مانند نظر آئے 44 تو مریض کو وبائی جِلدی بیماری لگ گئی ہے۔ امام اُسے ناپاک قرار دے۔

ناپاک مریض کا سلوک

45 وبائی جِلدی بیماری کا مریض پھٹے کپڑے پہنے۔ اُس کے بال بکھرے رہیں۔ وہ اپنی مونچھوں کو کسی کپڑے سے چھپائے اور پکارتا رہے، 'ناپاک، ناپاک۔' 46 جس وقت تک وبائی جِلدی بیماری لگی رہے وہ ناپاک ہے۔ وہ اِس دوران خیمہ گاہ کے باہر جا کر تنہائی میں رہے۔

پھپھوندی سے نپٹنے کا طریقہ

47 ہو سکتا ہے کہ اُون یا کتان کے کسی لباس پر پھپھوندی لگ گئی ہے، 48 یا کہ پھپھوندی اُون یا کتان کے کسی کپڑے کے ٹکڑے یا کسی چمڑے یا چمڑے کی کسی چیز پر لگ گئی ہے۔ 49 اگر پھپھوندی کا رنگ ہرا یا لال سا ہو تو وہ پھیلنے والی پھپھوندی ہے، اور لازم ہے کہ اُسے امام کو دکھایا جائے۔ 50 امام اُس کا معائنہ کر کے اُسے سات دن کے لئے علیٰحدگی میں رکھے۔ 51 ساتویں دن وہ دوبارہ اُس کا معائنہ کرے۔ اگر پھپھوندی پھیل گئی ہو تو اِس کا مطلب ہے کہ وہ نقصان دہ ہے۔ متاثرہ چیز ناپاک ہے۔ 52 امام اُسے جلا دے، کیونکہ یہ پھپھوندی نقصان دہ ہے۔ لازم ہے کہ اُسے جلا دیا جائے۔ 53 لیکن اگر اِن سات دنوں کے بعد پھپھوندی پھیلی ہوئی نظر نہیں آتی 54 تو امام حکم دے کہ متاثرہ چیز کو دُھلوایا جائے۔ پھر وہ اُسے مزید سات دن کے لئے علیٰحدگی میں رکھے۔ 55 اِس کے بعد وہ دوبارہ اُس کا معائنہ کرے۔ اگر وہ معلوم کرے کہ پھپھوندی تو پھیلی ہوئی نظر نہیں آتی لیکن اُس کا رنگ ویسے کا ویسا ہے تو وہ ناپاک ہے۔ اُسے جلا دینا، چاہے پھپھوندی متاثرہ چیز کے سامنے والے حصے یا پچھلے حصے میں لگی ہو۔ 56 لیکن اگر معلوم ہو جائے کہ پھپھوندی کا رنگ ماند پڑ گیا ہے تو امام کپڑے یا چمڑے میں سے متاثرہ جگہ پھاڑ کر نکال دے۔ 57 تو بھی ہو سکتا ہے کہ پھپھوندی دوبارہ اُسی کپڑے یا چمڑے پر نظر آئے۔ اِس کا مطلب ہے کہ وہ پھیل رہی ہے اور اُسے جلا دینا لازم ہے۔ 58 لیکن اگر پھپھوندی دھونے کے بعد غائب ہو جائے تو اُسے ایک اَور دفعہ دھونا ہے۔ پھر متاثرہ چیز پاک ہو گی۔

59 اِسی طرح پھپھوندی سے نپٹنا ہے، چاہے وہ اُون یا کتان کے کسی لباس کو لگ گئی ہو، چاہے اُون یا کتان کے کسی ٹکڑے یا چمڑے کی کسی چیز کو لگ گئی ہو۔ اِن ہی اصولوں کے تحت فیصلہ کرنا ہے کہ متاثرہ چیز پاک ہے یا ناپاک۔"

وبائی جِلدی بیماری کے مریض کی شفا پر قربانی

14 رب نے موسیٰ سے کہا، 2 "اگر کوئی شخص جِلدی بیماری سے شفا پائے اور اُسے پاک

صاف کرانا ہے تو اُسے امام کے پاس لایا جائے [3] جو خیمہ گاہ کے باہر جا کر اُس کا معائنہ کرے۔ اگر وہ دیکھے کہ مریض کی صحت واقعی بحال ہو گئی ہے [4] تو امام اُس کے لئے دو زندہ اور پاک پرندے، دیودار کی لکڑی، قرمزی رنگ کا دھاگا اور زوفا منگوائے۔ [5] امام کے حکم پر پرندوں میں سے ایک کو تازہ پانی سے بھرے ہوئے مٹی کے برتن کے اوپر ذبح کیا جائے۔ [6] امام زندہ پرندے کو دیودار کی لکڑی، قرمزی رنگ کے دھاگے اور زوفا کے ساتھ ذبح کئے گئے پرندے کے اُس خون میں ڈبو دے جو مٹی کے برتن کے پانی میں آ گیا ہے۔ [7] وہ پانی سے ملایا ہوا خون سات بار پاک ہونے والے شخص پر چھڑک کر اُسے پاک قرار دے، پھر زندہ پرندے کو کھلے میدان میں چھوڑ دے۔ [8] جو اپنے آپ کو پاک صاف کرا رہا ہے وہ اپنے کپڑے دھوئے، اپنے تمام بال مُنڈوائے اور نہا لے۔ اِس کے بعد وہ پاک ہے۔ اب وہ خیمہ گاہ میں داخل ہو سکتا ہے اگرچہ وہ مزید سات دن اپنے ڈیرے میں نہیں جا سکتا۔ [9] ساتویں دن وہ دوبارہ اپنے سر کے بال، اپنی داڑھی، اپنے ابرو اور باقی تمام بال مُنڈوائے۔ وہ اپنے کپڑے دھوئے اور نہا لے۔ تب وہ پاک ہے۔

[10] آٹھویں دن وہ دو بھیڑ کے نر بچے اور ایک یک سالہ بھیڑ چن لے جو بے عیب ہوں۔ ساتھ ہی وہ غلہ کی نذر کے لئے تیل کے ساتھ ملایا گیا ساڑھے 4 کلو گرام بہترین میدہ اور 300 ملی لٹر تیل لے۔ [11] پھر جس امام نے اُسے پاک قرار دیا وہ اُسے اِن قربانیوں سمیت ملاقات کے خیمے کے دروازے پر رب کو پیش کرے۔ [12] بھیڑ کا ایک نر بچہ اور 300 ملی لٹر تیل قصور کی قربانی کے لئے ہے۔ امام اُنہیں ہلانے والی قربانی کے طور پر رب کے سامنے ہلائے۔ [13] پھر وہ بھیڑ کے اِس بچے کو خیمے کے دروازے پر ذبح کرے جہاں گناہ کی قربانیاں اور بھسم ہونے والی قربانیاں ذبح کی جاتی ہیں۔ گناہ کی قربانیوں کی طرح قصور کی یہ قربانی امام کا حصہ ہے اور نہایت مقدّس ہے۔ [14] امام خون میں سے کچھ لے کر پاک ہونے والے کے دہنے کان کی لَو پر اور اُس کے دہنے ہاتھ اور دہنے پاؤں کے انگوٹھوں پر لگائے۔ [15] اب وہ 300 ملی لٹر تیل میں سے کچھ لے کر اپنے بائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر ڈالے۔ [16] اپنے دہنے ہاتھ کے انگوٹھے کے ساتھ والی اُنگلی اِس تیل میں ڈبو کر وہ اُسے سات بار رب کے سامنے چھڑکے۔ [17] وہ اپنی ہتھیلی پر کے تیل میں سے کچھ اَور لے کر پاک ہونے والے کے دہنے کان کی لَو پر اور اُس کے دہنے ہاتھ اور دہنے پاؤں کے انگوٹھوں پر لگا دے یعنی اُن جگہوں پر جہاں وہ قصور کی قربانی کا خون لگا چکا ہے۔ [18] امام اپنی ہتھیلی پر کا باقی تیل پاک ہونے والے کے سر پر ڈال کر رب کے سامنے اُس کا کفارہ دے۔

[19] اِس کے بعد امام گناہ کی قربانی چڑھا کر پاک ہونے والے کا کفارہ دے۔ آخر میں وہ بھسم ہونے والی قربانی کا جانور ذبح کرے۔ [20] وہ اُسے غلہ کی نذر کے ساتھ قربان گاہ پر چڑھا کر اُس کا کفارہ دے۔ تب وہ پاک ہے۔

[21] اگر شفایاب شخص غربت کے باعث یہ قربانیاں نہیں چڑھا سکتا تو پھر وہ قصور کی قربانی کے لئے بھیڑ کا صرف ایک نر بچہ لے آئے۔ کافی ہے کہ کفارہ دینے کے لئے یہی رب کے سامنے ہلایا جائے۔ ساتھ ساتھ غلہ کی نذر کے لئے ڈیڑھ کلو گرام بہترین میدہ تیل کے ساتھ ملا کر پیش کیا جائے اور 300 ملی لٹر تیل۔ [22] اِس کے علاوہ وہ دو قمریاں یا دو جوان کبوتر پیش

کرے، ایک کو گناہ کی قربانی کے لئے اور دوسرے کو بھسم ہونے والی قربانی کے لئے۔ 23 آٹھویں دن وہ اُنہیں ملاقات کے خیمے کے دروازے پر امام کے پاس اور رب کے سامنے لے آئے تاکہ وہ پاک صاف ہو جائے۔ 24 امام بھیڑ کے بچے کو 300 ملی لٹر تیل سمیت لے کر ہلانے والی قربانی کے طور پر رب کے سامنے ہلائے۔ 25 وہ قصور کی قربانی کے لئے بھیڑ کے بچے کو ذبح کرے اور اُس کے خون میں سے کچھ لے کر پاک ہونے والے کے دہنے کان کی لَو پر اور اُس کے دہنے ہاتھ اور دہنے پاؤں کے انگوٹھوں پر لگائے۔ 26 اب وہ 300 ملی لٹر تیل میں سے کچھ اپنے بائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر ڈالے 27 اور اپنے دہنے ہاتھ کے انگوٹھے کے ساتھ والی اُنگلی اِس تیل میں ڈبو کر اُسے سات بار رب کے سامنے چھڑک دے۔ 28 وہ اپنی ہتھیلی پر کے تیل میں سے کچھ اَور لے کر پاک ہونے والے کے دہنے کان کی لَو پر اور اُس کے دہنے ہاتھ اور دہنے پاؤں کے انگوٹھوں پر لگا دے یعنی اُن جگہوں پر جہاں وہ قصور کی قربانی کا خون لگا چکا ہے۔ 29 اپنی ہتھیلی پر کا باقی تیل وہ پاک ہونے والے کے سر پر ڈال دے تاکہ رب کے سامنے اُس کا کفارہ دے۔ 30 اِس کے بعد وہ شفایاب شخص کی گنجائش کے مطابق دو قمریاں یا دو جوان کبوتر چڑھائے، 31 ایک کو گناہ کی قربانی کے لئے اور دوسرے کو بھسم ہونے والی قربانی کے لئے۔ ساتھ ہی وہ غلہ کی نذر پیش کرے۔ یوں امام رب کے سامنے اُس کا کفارہ دیتا ہے۔ 32 یہ اصول ایسے شخص کے لئے ہے جو وبائی جِلدی بیماری سے شفا پا گیا ہے لیکن اپنی غربت کے باعث پاک ہو جانے کے لئے پوری قربانی پیش نہیں کر سکتا۔“

گھروں میں پھپھوندی

33 رب نے موسیٰ اور ہارون سے کہا، 34 ”جب تم ملکِ کنعان میں داخل ہو گے جو مَیں تمہیں دوں گا تو وہاں ایسے مکان ہوں گے جن میں مَیں نے پھپھوندی پھیلنے دی ہے۔ 35 ایسے گھر کا مالک جا کر امام کو بتائے کہ مَیں نے اپنے گھر میں پھپھوندی جیسی کوئی چیز دیکھی ہے۔ 36 تب امام حکم دے کہ گھر کا معائنہ کرنے سے پہلے گھر کا پورا سامان نکالا جائے۔ ورنہ اگر گھر کو ناپاک قرار دیا جائے تو سامان کو بھی ناپاک قرار دیا جائے گا۔ اِس کے بعد امام اندر جا کر مکان کا معائنہ کرے۔ 37 وہ دیواروں کے ساتھ لگی ہوئی پھپھوندی کا معائنہ کرے۔ اگر متاثرہ جگہیں ہری یا لال سی ہوں اور دیوار کے اندر دھنسی ہوئی نظر آئیں 38 تو پھر امام گھر سے نکل کر سات دن کے لئے تالا لگائے۔ 39 ساتویں دن وہ واپس آ کر مکان کا معائنہ کرے۔ اگر پھپھوندی پھیلی ہوئی نظر آئے 40 تو وہ حکم دے کہ متاثرہ پتھروں کو نکال کر آبادی کے باہر کسی ناپاک جگہ پر پھینکا جائے۔ 41 نیز وہ حکم دے کہ اندر کی دیواروں کو کُریدا جائے اور کُریدی ہوئی مٹی کو آبادی کے باہر کسی ناپاک جگہ پر پھینکا جائے۔ 42 پھر لوگ نئے پتھر لگا کر گھر کو نئے گارے سے پلستر کریں۔ 43 لیکن اگر اِس کے باوجود پھپھوندی دوبارہ پیدا ہو جائے 44 تو امام آ کر دوبارہ اُس کا معائنہ کرے۔ اگر وہ دیکھے کہ پھپھوندی گھر میں پھیل گئی ہے تو اِس کا مطلب ہے کہ پھپھوندی نقصان دہ ہے، اِس لئے گھر ناپاک ہے۔ 45 لازم ہے کہ اُسے پورے طور پر ڈھا دیا جائے اور سب کچھ یعنی اُس کے پتھر، لکڑی اور پلستر کو آبادی کے باہر کسی ناپاک جگہ پر پھینکا جائے۔ 46 اگر امام نے کسی گھر کا معائنہ کر کے تالا لگا دیا ہے

اور پھر بھی کوئی اُس گھر میں داخل ہو جائے تو وہ شام تک ناپاک رہے گا۔ 47 جو ایسے گھر میں سوئے یا کھانا کھائے لازم ہے کہ وہ اپنے کپڑے دھو لے۔ 48 لیکن اگر گھر کو نئے سرے سے پلستر کرنے کے بعد امام آ کر اُس کا دوبارہ معائنہ کرے اور دیکھے کہ پھپھوندی دوبارہ نہیں نکلی تو اِس کا مطلب ہے کہ پھپھوندی ختم ہو گئی ہے۔ وہ اُسے پاک قرار دے۔ 49 اُسے گناہ سے پاک صاف کرانے کے لئے وہ دو پرندے، دیودار کی لکڑی، قرمزی رنگ کا دھاگا اور زوفا لے لے۔ 50 وہ پرندوں میں سے ایک کو تازہ پانی سے بھرے ہوئے مٹی کے برتن کے اوپر ذبح کرے۔ 51 اِس کے بعد وہ دیودار کی لکڑی، زوفا، قرمزی رنگ کا دھاگا اور زندہ پرندہ لے کر اُس تازہ پانی میں ڈبو دے جس کے ساتھ ذبح کئے ہوئے پرندے کا خون ملایا گیا ہے اور اِس پانی کو سات بار گھر پر چھڑک دے۔ 52 اِن چیزوں سے وہ گھر کو گناہ سے پاک صاف کرتا ہے۔ 53 آخر میں وہ زندہ پرندے کو آبادی کے باہر کھلے میدان میں چھوڑ دے۔ یوں وہ گھر کا کفارہ دے گا، اور وہ پاک صاف ہو جائے گا۔

54-56 لازم ہے کہ ہر قسم کی وبائی بیماری سے ایسے نپٹو جیسے بیان کیا گیا ہے، چاہے وہ وبائی جِلدی بیماریاں ہوں (مثلاً خارش، سوجن، پپڑی یا سفید داغ)، چاہے کپڑوں یا گھروں میں پھپھوندی ہو۔ 57 اِن اصولوں کے تحت فیصلہ کرنا ہے کہ کوئی شخص یا چیز پاک ہے یا ناپاک۔“

مردوں کی ناپاکی

15 رب نے موسیٰ اور ہارون سے کہا، 2 ”اسرائیلیوں کو بتانا کہ اگر کسی مرد کو جریان کا مرض ہو تو وہ خارج ہونے والے مائع کے سبب سے ناپاک ہے، 3 چاہے مائع بہتا رہتا ہو یا رُک گیا ہو۔ 4 جس چیز پر بھی مریض لیٹتا یا بیٹھتا ہے وہ ناپاک ہے۔ 5-6 جو بھی اُس کے لیٹنے کی جگہ کو چھوئے یا اُس کے بیٹھنے کی جگہ پر بیٹھ جائے وہ اپنے کپڑے دھو کر نہا لے۔ وہ شام تک ناپاک رہے گا۔ 7 اِسی طرح جو بھی ایسے مریض کو چھوئے وہ اپنے کپڑے دھو کر نہا لے۔ وہ شام تک ناپاک رہے گا۔ 8 اگر مریض کسی پاک شخص پر تھوکے تو یہی کچھ کرنا ہے اور وہ شخص شام تک ناپاک رہے گا۔ 9 جب ایسا مریض کسی جانور پر سوار ہوتا ہے تو ہر چیز جس پر وہ بیٹھ جاتا ہے ناپاک ہے۔ 10 جو بھی ایسی چیز چھوئے یا اُسے اُٹھا کر لے جائے وہ اپنے کپڑے دھو کر نہا لے۔ وہ شام تک ناپاک رہے گا۔ 11 جس کسی کو بھی مریض اپنے ہاتھ دھوئے بغیر چھوئے وہ اپنے کپڑے دھو کر نہا لے۔ وہ شام تک ناپاک رہے گا۔ 12 مٹی کا جو برتن ایسا مریض چھوئے اُسے توڑ دیا جائے۔ لکڑی کا جو برتن وہ چھوئے اُسے خوب دھویا جائے۔

13 جسے اِس مرض سے شفا ملی ہے وہ سات دن انتظار کرے۔ اِس کے بعد وہ تازہ پانی سے اپنے کپڑے دھو کر نہا لے۔ پھر وہ پاک ہو جائے گا۔ 14 آٹھویں دن وہ دو قمریاں یا دو جوان کبوتر لے کر ملاقات کے خیمے کے دروازے پر رب کے سامنے امام کو دے۔ 15 امام اُن میں سے ایک کو گناہ کی قربانی کے طور پر اور دوسرے کو بھسم ہونے والی قربانی کے طور پر چڑھائے۔ یوں وہ رب کے سامنے اُس کا کفارہ دے گا۔

16 اگر کسی مرد کا نطفہ خارج ہو جائے تو وہ اپنے پورے جسم کو دھو لے۔ وہ شام تک ناپاک رہے گا۔ 17 ہر کپڑا یا چمڑا جس سے نطفہ لگ گیا ہو اُسے دھونا

ہے۔ وہ بھی شام تک ناپاک رہے گا۔ [18] اگر مرد اور عورت کے ہم بستر ہونے پر نطفہ خارج ہو جائے تو لازم ہے کہ دونوں نہا لیں۔ وہ شام تک ناپاک رہیں گے۔

عورتوں کی ناپاکی

[19] ماہواری کے وقت عورت سات دن تک ناپاک ہے۔ جو بھی اُسے چھوئے وہ شام تک ناپاک رہے گا۔ [20] اِس دوران جس چیز پر بھی وہ لیٹتی یا بیٹھتی ہے وہ ناپاک ہے۔ [21-23] جو بھی اُس کے لیٹنے کی جگہ کو چھوئے یا اُس کے بیٹھنے کی جگہ پر بیٹھ جائے وہ اپنے کپڑے دھو کر نہا لے۔ وہ شام تک ناپاک رہے گا۔ [24] اگر مرد عورت سے ہم بستر ہو اور اُسی وقت ماہواری کے دن شروع ہو جائیں تو مرد خون لگنے کے باعث سات دن تک ناپاک رہے گا۔ جس چیز پر بھی وہ لیٹتا ہے وہ ناپاک ہو جائے گی۔

[25] اگر کسی عورت کو ماہواری کے دن چھوڑ کر کسی اَور وقت کئی دنوں تک خون آئے یا خون ماہواری کے دنوں کے بعد بھی جاری رہے تو وہ ماہواری کے دنوں کی طرح اُس وقت تک ناپاک رہے گی جب تک خون رُک نہ جائے۔ [26] جس چیز پر بھی وہ لیٹتی یا بیٹھتی ہے وہ ناپاک ہے۔ [27] جو بھی ایسی چیز کو چھوئے وہ اپنے کپڑے دھو کر نہا لے۔ وہ شام تک ناپاک رہے گا۔ [28] خون کے رُک جانے پر عورت مزید سات دن انتظار کرے۔ پھر وہ پاک ہو گی۔ [29] آٹھویں دن وہ دو قمریاں یا دو جوان کبوتر لے کر ملاقات کے خیمے کے دروازے پر امام کے پاس آئے۔ [30] امام اُن میں سے ایک کو گناہ کی قربانی کے لئے اور دوسرے کو بھسم ہونے والی قربانی کے لئے چڑھائے۔ یوں وہ رب کے سامنے اُس کی ناپاکی کا کفارہ دے گا۔

[31] لازم ہے کہ اسرائیلیوں کو ایسی چیزوں سے دُور رکھا جائے جن سے وہ ناپاک ہو جائیں۔ ورنہ میرا وہ مقدِس جو اُن کے درمیان ہے اُن سے ناپاک ہو جائے گا اور وہ ہلاک ہو جائیں گے۔

[32] لازم ہے کہ اِس قسم کے معاملوں سے ایسے نپٹو جیسے بیان کیا گیا ہے۔ اِس میں وہ مرد شامل ہے جو جریان کا مریض ہے اور وہ جو نطفہ خارج ہونے کے باعث ناپاک ہے۔ [33] اِس میں وہ عورت بھی شامل ہے جس کے ماہواری کے ایام ہیں اور وہ مرد جو ناپاک عورت سے ہم بستر ہو جاتا ہے۔“

یومِ کفارہ

16 جب ہارون کے دو بیٹے رب کے قریب آ کر ہلاک ہوئے تو اِس کے بعد رب موسیٰ سے ہم کلام ہوا۔ [2] اُس نے کہا،

”اپنے بھائی ہارون کو بتانا کہ وہ صرف مقررہ وقت پر پردے کے پیچھے مقدّس ترین کمرے میں داخل ہو کر عہد کے صندوق کے ڈھکنے کے سامنے کھڑا ہو جائے، ورنہ وہ مر جائے گا۔ کیونکہ مَیں خود اُس ڈھکنے کے اوپر بادل کی صورت میں ظاہر ہوتا ہوں۔ [3] اور جب بھی وہ داخل ہو تو گناہ کی قربانی کے لئے ایک جوان بَیل اور بھسم ہونے والی قربانی کے لئے ایک مینڈھا پیش کرے۔ [4] پہلے وہ نہا کر امام کے کتان کے مقدّس کپڑے پہن لے یعنی زیر جامہ، اُس کے نیچے پاجامہ، پھر کمربند اور پگڑی۔ [5] اسرائیل کی جماعت ہارون کو گناہ کی قربانی کے لئے دو بکرے اور بھسم ہونے والی قربانی کے لئے ایک مینڈھا دے۔

6 پہلے ہارون اپنے اور اپنے گھرانے کے لئے جوان بَیل کو گناہ کی قربانی کے طور پر چڑھائے۔ 7 پھر وہ دونوں بکروں کو ملاقات کے خیمے کے دروازے پر رب کے سامنے لے آئے۔ 8 وہاں وہ قرعہ ڈال کر ایک کو رب کے لئے چنے اور دوسرے کو عزازیل کے لئے۔ 9 جو بکرا رب کے لئے ہے اُسے وہ گناہ کی قربانی کے طور پر پیش کرے۔ 10 دوسرا بکرا جو قرعے کے ذریعے عزازیل کے لئے چنا گیا اُسے زندہ حالت میں رب کے سامنے کھڑا کیا جائے تاکہ وہ جماعت کا کفارہ دے۔ وہاں سے اُسے ریگستان میں عزازیل کے پاس بھیجا جائے۔

11 لیکن پہلے ہارون جوان بَیل کو گناہ کی قربانی کے طور پر چڑھا کر اپنا اور اپنے گھرانے کا کفارہ دے۔ اُسے ذبح کرنے کے بعد 12 وہ بخور کی قربان گاہ سے جلتے ہوئے کوئلوں سے بھرا ہوا برتن لے کر اپنی دونوں مٹھیاں باریک خوشبو دار بخور سے بھر لے اور مقدّس ترین کمرے میں داخل ہو جائے۔ 13 وہاں وہ رب کے حضور بخور کو جلتے ہوئے کوئلوں پر ڈال دے۔ اِس سے پیدا ہونے والا دھواں عہد کے صندوق کا ڈھکنا چھپا دے گا تاکہ ہارون مر نہ جائے۔ 14 اب وہ جوان بَیل کے خون میں سے کچھ لے کر اپنی اُنگلی سے ڈھکنے کے سامنے والے حصے پر چھڑکے، پھر کچھ اپنی اُنگلی سے سات بار اُس کے سامنے زمین پر چھڑکے۔ 15 اِس کے بعد وہ اُس بکرے کو ذبح کرے جو قوم کے لئے گناہ کی قربانی ہے۔ وہ اُس کا خون مقدّس ترین کمرے میں لے آئے اور اُسے بَیل کے خون کی طرح عہد کے صندوق کے ڈھکنے پر اور سات بار اُس کے سامنے زمین پر چھڑکے۔ 16 یوں وہ مقدّس ترین کمرے کا کفارہ دے گا جو اسرائیلیوں کی ناپاکیوں اور تمام گناہوں سے متاثر ہوتا رہتا ہے۔ اِس سے وہ ملاقات کے پورے خیمے کا بھی کفارہ دے گا جو خیمہ گاہ کے درمیان ہونے کے باعث اسرائیلیوں کی ناپاکیوں سے متاثر ہوتا رہتا ہے۔

17 جتنا وقت ہارون اپنا، اپنے گھرانے کا اور اسرائیل کی پوری جماعت کا کفارہ دینے کے لئے مقدّس ترین کمرے میں رہے گا اِس دوران کسی دوسرے کو ملاقات کے خیمے میں ٹھہرنے کی اجازت نہیں ہے۔ 18 پھر وہ مقدّس ترین کمرے سے نکل کر خیمے میں رب کے سامنے پڑی قربان گاہ کا کفارہ دے۔ وہ بَیل اور بکرے کے خون میں سے کچھ لے کر اُسے قربان گاہ کے چاروں سینگوں پر لگائے۔ 19 کچھ خون وہ اپنی اُنگلی سے سات بار اُس پر چھڑک دے۔ یوں وہ اُسے اسرائیلیوں کی ناپاکیوں سے پاک کر کے مخصوص و مقدّس کرے گا۔

20 مقدّس ترین کمرے، ملاقات کے خیمے اور قربان گاہ کا کفارہ دینے کے بعد ہارون زندہ بکرے کو سامنے لائے۔ 21 وہ اپنے دونوں ہاتھ اُس کے سر پر رکھے اور اسرائیلیوں کے تمام قصور یعنی اُن کے تمام جرائم اور گناہوں کا اقرار کر کے اُنہیں بکرے کے سر پر ڈال دے۔ پھر وہ اُسے ریگستان میں بھیج دے۔ اِس کے لئے وہ بکرے کو ایک آدمی کے سپرد کرے جسے یہ ذمہ داری دی گئی ہے۔ 22 بکرا اپنے آپ پر اُن کا تمام قصور اُٹھا کر کسی ویران جگہ میں لے جائے گا۔ وہاں ساتھ والا آدمی اُسے چھوڑ آئے۔

23 اِس کے بعد ہارون ملاقات کے خیمے میں جائے اور کتان کے وہ کپڑے جو اُس نے مقدّس ترین کمرے میں داخل ہونے سے پیشتر پہن لئے تھے اُتار کر وہیں چھوڑ دے۔ 24 وہ مقدّس جگہ پر نہا کر اپنی خدمت کے

عام کپڑے پہن لے۔ پھر وہ باہر آ کر اپنے اور اپنی قوم کے لئے بھسم ہونے والی قربانی پیش کرے تاکہ اپنا اور اپنی قوم کا کفارہ دے۔ 25 اِس کے علاوہ وہ گناہ کی قربانی کی چربی قربان گاہ پر جلا دے۔

26 جو آدمی عزازیل کے لئے بکرے کو ریگستان میں چھوڑ آیا ہے وہ اپنے کپڑے دھو کر نہا لے۔ اِس کے بعد وہ خیمہ گاہ میں آ سکتا ہے۔

27 جس بَیل اور بکرے کو گناہ کی قربانی کے لئے پیش کیا گیا اور جن کا خون کفارہ دینے کے لئے مقدّس ترین کمرے میں لایا گیا، لازم ہے کہ اُن کی کھالیں، گوشت اور گوبر خیمہ گاہ کے باہر جلا دیا جائے۔ 28 یہ چیزیں جلانے والا بعد میں اپنے کپڑے دھو کر نہا لے۔ پھر وہ خیمہ گاہ میں آ سکتا ہے۔

29 لازم ہے کہ ساتویں مہینے کے دسویں دن اسرائیلی اور اُن کے درمیان رہنے والے پردیسی اپنی جان کو دُکھ دیں اور کام نہ کریں۔ یہ اصول تمہارے لئے ابد تک قائم رہے۔ 30 اِس دن تمہارا کفارہ دیا جائے گا تاکہ تمہیں پاک کیا جائے۔ تب تم رب کے سامنے اپنے تمام گناہوں سے پاک ٹھہرو گے۔ 31 پورا دن آرام کرو اور اپنی جان کو دُکھ دو۔ یہ اصول ابد تک قائم رہے۔

32 اِس دن امامِ اعظم تمہارا کفارہ دے، وہ امام جسے اُس کے باپ کی جگہ مسح کیا گیا اور اختیار دیا گیا ہے۔ وہ کتان کے مقدّس کپڑے پہن کر 33 مقدّس ترین کمرے، ملاقات کے خیمے، قربان گاہ، اماموں اور جماعت کے تمام لوگوں کا کفارہ دے۔ 34 لازم ہے کہ سال میں ایک دفعہ اسرائیلیوں کے تمام گناہوں کا کفارہ دیا جائے۔ یہ اصول تمہارے لئے ابد تک قائم رہے۔“

سب کچھ ویسے ہی کیا گیا جیسا رب نے موسیٰ کو حکم دیا تھا۔

قربانی چڑھانے کا مقام

17 رب نے موسیٰ سے کہا، 2 ”ہارون، اُس کے بیٹوں اور تمام اسرائیلیوں کو ہدایت دینا 4-3 کہ جو بھی اسرائیلی اپنی گائے یا بھیڑ بکری ملاقات کے خیمے کے دروازے پر رب کو قربانی کے طور پر پیش نہ کرے بلکہ خیمہ گاہ کے اندر یا باہر کسی اَور جگہ پر ذبح کرے وہ خون بہانے کا قصور وار ٹھہرے گا۔ اُس نے خون بہایا ہے، اور لازم ہے کہ اُسے اُس کی قوم میں سے مٹایا جائے۔ 5 اِس ہدایت کا مقصد یہ ہے کہ اسرائیلی اب سے اپنی قربانیاں کھلے میدان میں ذبح نہ کریں بلکہ رب کو پیش کریں۔ وہ اپنے جانوروں کو ملاقات کے خیمے کے دروازے پر امام کے پاس لا کر اُنہیں رب کو سلامتی کی قربانی کے طور پر پیش کریں۔ 6 امام اُن کا خون ملاقات کے خیمے کے دروازے پر کی قربان گاہ پر چھڑکے اور اُن کی چربی اُس پر جلا دے۔ ایسی قربانی کی خوشبو رب کو پسند ہے۔ 7 اب سے اسرائیلی اپنی قربانیاں اُن بکروں کے دیوتاؤں کو پیش نہ کریں جن کی پیروی کر کے اُنہوں نے زنا کیا ہے۔ یہ اُن کے لئے اور اُن کے بعد آنے والی نسلوں کے لئے ایک دائمی اصول ہے۔

8 لازم ہے کہ ہر اسرائیلی اور تمہارے درمیان رہنے والا پردیسی اپنی بھسم ہونے والی قربانی یا کوئی اَور قربانی 9 ملاقات کے خیمے کے دروازے پر لا کر رب کو پیش کرے۔ ورنہ اُسے اُس کی قوم میں سے مٹایا جائے گا۔

خون کھانا منع ہے

10 خون کھانا بالکل منع ہے۔ جو بھی اسرائیلی یا تمہارے درمیان رہنے والا پردیسی خون کھائے مَیں اُس کے خلاف ہو جاؤں گا اور اُسے اُس کی قوم میں سے مٹا ڈالوں گا۔ 11 کیونکہ ہر مخلوق کے خون میں اُس کی جان ہے۔ مَیں نے اُسے تمہیں دے دیا ہے تاکہ وہ قربان گاہ پر تمہارا کفارہ دے۔ کیونکہ خون ہی اُس جان کے ذریعے جو اُس میں ہے تمہارا کفارہ دیتا ہے۔ 12 اِس لئے مَیں کہتا ہوں کہ نہ کوئی اسرائیلی نہ کوئی پردیسی خون کھائے۔

13 اگر کوئی بھی اسرائیلی یا پردیسی کسی جانور یا پرندے کا شکار کر کے پکڑے جسے کھانے کی اجازت ہے تو وہ اُسے ذبح کرنے کے بعد اُس کا پورا خون زمین پر بہنے دے اور خون پر مٹی ڈالے۔ 14 کیونکہ ہر مخلوق کا خون اُس کی جان ہے۔ اِس لئے مَیں نے اسرائیلیوں کو کہا ہے کہ کسی بھی مخلوق کا خون نہ کھاؤ۔ ہر مخلوق کا خون اُس کی جان ہے، اور جو بھی اُسے کھائے اُسے قوم میں سے مٹا دینا ہے۔

15 اگر کوئی بھی اسرائیلی یا پردیسی ایسے جانور کا گوشت کھائے جو فطری طور پر مر گیا یا جسے جنگلی جانوروں نے پھاڑ ڈالا ہو تو وہ اپنے کپڑے دھو کر نہا لے۔ وہ شام تک ناپاک رہے گا۔ 16 جو ایسا نہیں کرتا اُسے اپنے قصور کی سزا بھگتنی پڑے گی۔“

ناجائز جنسی تعلقات

18 رب نے موسیٰ سے کہا، 2 ”اسرائیلیوں کو بتانا کہ مَیں رب تمہارا خدا ہوں۔ 3 مصریوں کی طرح زندگی نہ گزارنا جن میں تم رہتے تھے۔ ملکِ کنعان کے لوگوں کی طرح بھی زندگی نہ گزارنا جن کے پاس مَیں تمہیں لے جا رہا ہوں۔ اُن کے رسم و رواج نہ اپنانا۔ 4 میرے ہی احکام پر عمل کرو اور میری ہدایات کے مطابق چلو۔ مَیں رب تمہارا خدا ہوں۔ 5 میری ہدایات اور احکام کے مطابق چلنا، کیونکہ جو یوں کرے گا وہ جیتا رہے گا۔ مَیں رب ہوں۔

6 تم میں سے کوئی بھی اپنی قریبی رشتے دار سے ہم بستر نہ ہو۔ مَیں رب ہوں۔

7 اپنی ماں سے ہم بستر نہ ہونا، ورنہ تیرے باپ کی بےحرمتی ہو جائے گی۔ وہ تیری ماں ہے، اِس لئے اُس سے ہم بستر نہ ہونا۔

8 اپنے باپ کی کسی بھی بیوی سے ہم بستر نہ ہونا، ورنہ تیرے باپ کی بےحرمتی ہو جائے گی۔

9 اپنی بہن سے ہم بستر نہ ہونا، چاہے وہ تیرے باپ یا تیری ماں کی بیٹی ہو، چاہے وہ تیرے ہی گھر میں یا کہیں اَور پیدا ہوئی ہو۔

10 اپنی پوتی یا نواسی سے ہم بستر نہ ہونا، ورنہ تیری اپنی بےحرمتی ہو جائے گی۔

11 اپنے باپ کی بیوی کی بیٹی سے ہم بستر نہ ہونا۔ وہ تیری بہن ہے۔

12 اپنی پھوپھی سے ہم بستر نہ ہونا۔ وہ تیرے باپ کی قریبی رشتے دار ہے۔

13 اپنی خالہ سے ہم بستر نہ ہونا۔ وہ تیری ماں کی قریبی رشتے دار ہے۔

14 اپنے باپ کے بھائی کی بیوی سے ہم بستر نہ ہونا، ورنہ تیرے باپ کے بھائی کی بےحرمتی ہو جائے گی۔ اُس کی بیوی تیری چچی ہے۔

15 اپنی بہو سے ہم بستر نہ ہونا۔ وہ تیرے بیٹے کی بیوی ہے۔

16 اپنی بھابی سے ہم بستر نہ ہونا، ورنہ تیرے بھائی کی بےحرمتی ہو جائے گی۔

17 اگر تیرا جنسی تعلق کسی عورت سے ہو تو اُس کی بیٹی، پوتی یا نواسی سے ہم بستر ہونا منع ہے، کیونکہ وہ اُس کی قریبی رشتے دار ہیں۔ ایسا کرنا بڑی شرم ناک حرکت ہے۔

18 اپنی بیوی کے جیتے جی اُس کی بہن سے شادی نہ کرنا۔

19 کسی عورت سے اُس کی ماہواری کے دنوں میں ہم بستر نہ ہونا۔ اِس دوران وہ ناپاک ہے۔

20 کسی دوسرے مرد کی بیوی سے ہم بستر نہ ہونا، ورنہ تُو اپنے آپ کو ناپاک کرے گا۔

21 اپنے کسی بھی بچے کو مَلِک دیوتا کو قربانی کے طور پر پیش کر کے جلا دینا منع ہے۔ ایسی حرکت سے تُو اپنے خدا کے نام کو داغ لگائے گا۔ مَیں رب ہوں۔

22 مرد دوسرے مرد کے ساتھ جنسی تعلقات نہ رکھے۔ ایسی حرکت قابلِ گھن ہے۔

23 کسی جانور سے جنسی تعلقات نہ رکھنا، ورنہ تُو ناپاک ہو جائے گا۔ عورتوں کے لئے بھی ایسا کرنا منع ہے۔ یہ بڑی شرم ناک حرکت ہے۔

24 ایسی حرکتوں سے اپنے آپ کو ناپاک نہ کرنا۔ کیونکہ جو قومیں مَیں تمہارے آگے ملک سے نکالوں گا وہ اِسی طرح ناپاک ہوتی رہیں۔ 25 ملک خود بھی ناپاک ہوا۔ اِس لئے مَیں نے اُسے اُس کے قصور کے سبب سے سزا دی، اور نتیجے میں اُس نے اپنے باشندوں کو اُگل دیا۔ 26 لیکن تم میری ہدایات اور احکام کے مطابق چلو۔ نہ دیسی اور نہ پردیسی ایسی کوئی گھناؤنی حرکت کریں۔ 27 کیونکہ یہ تمام قابلِ گھن باتیں اُن سے ہوئیں جو تم سے پہلے اِس ملک میں رہتے تھے۔ یوں ملک ناپاک ہوا۔ 28 لٰہذا اگر تم بھی ملک کو ناپاک کرو گے تو وہ تمہیں اِسی طرح اُگل دے گا جس طرح اُس نے تم سے پہلے موجود قوموں کو اُگل دیا۔ 29 جو بھی مذکورہ گھناؤنی حرکتوں میں سے ایک کرے اُسے اُس کی قوم میں سے مٹایا جائے۔ 30 میرے احکام کے مطابق چلتے رہو اور ایسے قابلِ گھن رسم و رواج نہ اپنانا جو تمہارے آنے سے پہلے رائج تھے۔ اِن سے اپنے آپ کو ناپاک نہ کرنا۔ مَیں رب تمہارا خدا ہوں۔“

مقدّس قوم کے لئے ہدایات

19

رب نے موسیٰ سے کہا، 2 ”اسرائیلیوں کی پوری جماعت کو بتانا کہ مقدّس رہو، کیونکہ مَیں رب تمہارا خدا قدوس ہوں۔

3 تم میں سے ہر ایک اپنے ماں باپ کی عزت کرے۔ ہفتے کے دن کام نہ کرنا۔ مَیں رب تمہارا خدا ہوں۔ 4 نہ بُتوں کی طرف رجوع کرنا، نہ اپنے لئے دیوتا ڈھالنا۔ مَیں ہی رب تمہارا خدا ہوں۔

5 جب تم رب کو سلامتی کی قربانی پیش کرتے ہو تو اُسے یوں چڑھاؤ کہ تم منظور ہو جاؤ۔ 6 اُس کا گوشت اُسی دن یا اگلے دن کھایا جائے۔ جو بھی تیسرے دن تک بچ جاتا ہے اُسے جلانا ہے۔ 7 اگر کوئی اُسے تیسرے دن کھائے تو اُسے علم ہونا چاہئے کہ یہ قربانی ناپاک ہے اور رب کو پسند نہیں ہے۔ 8 ایسے شخص کو اپنے قصور کی سزا اُٹھانی پڑے گی، کیونکہ اُس نے اُس چیز کی مقدّس حالت ختم کی ہے جو رب کے لئے مخصوص کی گئی تھی۔ اُسے اُس کی قوم میں سے مٹایا جائے۔

9 کٹائی کے وقت اپنی فصل پورے طور پر نہ کاٹنا بلکہ کھیت کے کناروں پر کچھ چھوڑ دینا۔ اِس طرح جو کچھ کٹائی کرتے وقت کھیت میں بچ جائے اُسے چھوڑنا۔ 10 انگور کے باغوں میں بھی جو کچھ انگور توڑتے وقت بچ جائے اُسے چھوڑ دینا۔ جو انگور زمین پر گر جائیں اُنہیں اُٹھا کر نہ لے جانا۔ اُنہیں غریبوں اور پردیسیوں کے لئے چھوڑ دینا۔ مَیں رب تمہارا خدا ہوں۔

11 چوری نہ کرنا، جھوٹ نہ بولنا، ایک دوسرے کو دھوکا نہ دینا۔

12 میرے نام کی قسم کھا کر دھوکا نہ دینا، ورنہ تم میرے نام کو داغ لگاؤ گے۔ مَیں رب ہوں۔

13 ایک دوسرے کو نہ دبانا اور نہ لُوٹنا۔ کسی کی مزدوری اُسی دن کی شام تک دے دینا اور اُسے اگلی صبح تک روکے نہ رکھنا۔

14 بہرے کو نہ کوسنا، نہ اندھے کے راستے میں کوئی چیز رکھنا جس سے وہ ٹھوکر کھائے۔ اِس میں بھی اپنے خدا کا خوف ماننا۔ مَیں رب ہوں۔

15 عدالت میں کسی کی حق تلفی نہ کرنا۔ فیصلہ کرتے وقت کسی کی بھی جانب داری نہ کرنا، چاہے وہ غریب یا اثر و رسوخ والا ہو۔ انصاف سے اپنے پڑوسی کی عدالت کر۔

16 اپنی قوم میں اِدھر اُدھر پھرتے ہوئے کسی پر بہتان نہ لگانا۔ کوئی بھی ایسا کام نہ کرنا جس سے کسی کی جان خطرے میں پڑ جائے۔ مَیں رب ہوں۔

17 دل میں اپنے بھائی سے نفرت نہ کرنا۔ اگر کسی کی سرزنش کرنی ہے تو رُوبرُو کرنا، ورنہ تُو اُس کے سبب سے قصور وار ٹھہرے گا۔

18 انتقام نہ لینا۔ اپنی قوم کے کسی شخص پر دیر تک تیرا غصہ نہ رہے بلکہ اپنے پڑوسی سے ویسی محبت رکھنا جیسی تُو اپنے آپ سے رکھتا ہے۔ مَیں رب ہوں۔

19 میری ہدایات پر عمل کرو۔ دو مختلف قسم کے جانوروں کو ملاپ نہ کرنے دینا۔ اپنے کھیت میں دو قسم کے بیج نہ بونا۔ ایسا کپڑا نہ پہننا جو دو مختلف قسم کے دھاگوں کا بُنا ہوا ہو۔

20 اگر کوئی آدمی کسی لونڈی سے جس کی منگنی کسی اَور سے ہو چکی ہو ہم بستر ہو جائے اور لونڈی کو اب تک نہ پیسوں سے نہ ویسے ہی آزاد کیا گیا ہو تو مناسب سزا دی جائے۔ لیکن اُنہیں سزائے موت نہ دی جائے، کیونکہ اُسے اب تک آزاد نہیں کیا گیا۔ 21 قصور وار آدمی ملاقات کے خیمے کے دروازے پر ایک مینڈھا لے آئے تاکہ وہ رب کو قصور کی قربانی کے طور پر پیش کیا جائے۔ 22 امام اِس قربانی سے رب کے سامنے اُس کے گناہ کا کفارہ دے۔ یوں اُس کا گناہ معاف کیا جائے گا۔

23 جب ملکِ کنعان میں داخل ہونے کے بعد تم پھل دار درخت لگاؤ گے تو پہلے تین سال اُن کا پھل نہ کھانا بلکہ اُسے ممنوع[a] سمجھنا۔ 24 چوتھے سال اُن کا تمام پھل خوشی کے مقدّس نذرانے کے طور پر رب کے لئے مخصوص کیا جائے۔ 25 پانچویں سال تم اُن کا پھل کھا سکتے ہو۔ یوں تمہاری فصل بڑھائی جائے گی۔ مَیں رب تمہارا خدا ہوں۔

26 ایسا گوشت نہ کھانا جس میں خون ہو۔ فال یا شگون نہ نکالنا۔

---

[a] لفظی ترجمہ: نامختون۔

27 اپنے سر کے بال گول شکل میں نہ کٹوانا، نہ اپنی داڑھی کو تراشنا۔ 28 اپنے آپ کو مُردوں کے سبب سے کاٹ کر زخمی نہ کرنا، نہ اپنی جِلد پر نقوش گدوانا۔ مَیں رب ہوں۔

29 اپنی بیٹی کو کسبی نہ بنانا، ورنہ اُس کی مقدّس حالت جاتی رہے گی اور ملک زناکاری کے باعث حرام کاری سے بھر جائے گا۔

30 ہفتے کے دن آرام کرنا اور میرے مقدِس کا احترام کرنا۔ مَیں رب ہوں۔

31 ایسے لوگوں کے پاس نہ جانا جو مُردوں سے رابطہ کرتے ہیں، نہ غیب دانوں کی طرف رجوع کرنا، ورنہ تم اُن سے ناپاک ہو جاؤ گے۔ مَیں رب تمہارا خدا ہوں۔

32 بوڑھے لوگوں کے سامنے اُٹھ کر کھڑا ہو جانا، بزرگوں کی عزت کرنا اور اپنے خدا کا احترام کرنا۔ مَیں رب ہوں۔

33 جو پردیسی تمہارے ملک میں تمہارے درمیان رہتا ہے اُسے نہ دبانا۔ 34 اُس کے ساتھ ایسا سلوک کر جیسا اپنے ہم وطنوں کے ساتھ کرتا ہے۔ جس طرح تُو اپنے آپ سے محبت رکھتا ہے اُسی طرح اُس سے بھی محبت رکھنا۔ یاد رہے کہ تم خود مصر میں پردیسی تھے۔ مَیں رب تمہارا خدا ہوں۔

35 ناانصافی نہ کرنا۔ نہ عدالت میں، نہ لمبائی ناپتے وقت، نہ تولتے وقت اور نہ کسی چیز کی مقدار ناپتے وقت۔ 36 صحیح ترازو، صحیح باٹ اور صحیح پیمانہ استعمال کرنا۔ مَیں رب تمہارا خدا ہوں جو تمہیں مصر سے نکال لایا ہوں۔

37 میری تمام ہدایات اور تمام احکام مانو اور اُن پر عمل کرو۔ مَیں رب ہوں۔“

جرائم کی سزائیں

20 رب نے موسیٰ سے کہا، 2 ”اسرائیلیوں کو بتانا کہ تم میں سے جو بھی اپنے بچے کو مَلِک دیوتا کو قربانی کے طور پر پیش کرے اُسے سزائے موت دینی ہے۔ اِس میں کوئی فرق نہیں کہ وہ اسرائیلی ہے یا پردیسی۔ جماعت کے لوگ اُسے سنگسار کریں۔ 3 مَیں خود ایسے شخص کے خلاف ہو جاؤں گا اور اُسے اُس کی قوم میں سے مٹا ڈالوں گا۔ کیونکہ اپنے بچوں کو مَلِک کو پیش کرنے سے اُس نے میرے مقدِس کو ناپاک کیا اور میرے نام کو داغ لگایا ہے۔ 4 اگر جماعت کے لوگ اپنی آنکھیں بند کر کے ایسے شخص کی حرکتیں نظرانداز کریں اور اُسے سزائے موت نہ دیں 5 تو پھر مَیں خود ایسے شخص اور اُس کے گھرانے کے خلاف کھڑا ہو جاؤں گا۔ مَیں اُسے اور اُن تمام لوگوں کو قوم میں سے مٹا ڈالوں گا جنہوں نے اُس کے پیچھے لگ کر مَلِک دیوتا کو سجدہ کرنے سے زنا کیا ہے۔

6 جو شخص مُردوں سے رابطہ کرنے اور غیب دانی کرنے والوں کی طرف رجوع کرتا ہے مَیں اُس کے خلاف ہو جاؤں گا۔ اُن کی پیروی کرنے سے وہ زنا کرتا ہے۔ مَیں اُسے اُس کی قوم میں سے مٹا ڈالوں گا۔ 7 اپنے آپ کو میرے لئے مخصوص و مقدّس رکھو، کیونکہ مَیں رب تمہارا خدا ہوں۔ 8 میری ہدایات مانو اور اُن پر عمل کرو۔ مَیں رب ہوں جو تمہیں مخصوص و مقدّس کرتا ہوں۔

9 جس نے بھی اپنے باپ یا ماں پر لعنت بھیجی ہے اُسے سزائے موت دی جائے۔ اِس حرکت سے وہ اپنی موت کا خود ذمہ دار ہے۔

10 اگر کسی مرد نے کسی کی بیوی کے ساتھ زنا کیا ہے

تو دونوں کو سزائے موت دینی ہے۔

11 جو مرد اپنے باپ کی بیوی سے ہم بستر ہوا ہے اُس نے اپنے باپ کی بے حرمتی کی ہے۔ دونوں کو سزائے موت دینی ہے۔ وہ اپنی موت کے خود ذمہ دار ہیں۔

12 اگر کوئی مرد اپنی بہو سے ہم بستر ہوا ہے تو دونوں کو سزائے موت دینی ہے۔ جو کچھ اُنہوں نے کیا ہے وہ نہایت شرم ناک ہے۔ وہ اپنی موت کے خود ذمہ دار ہیں۔

13 اگر کوئی مرد کسی دوسرے مرد سے جنسی تعلقات رکھے تو دونوں کو اِس گھناؤنی حرکت کے باعث سزائے موت دینی ہے۔ وہ اپنی موت کے خود ذمہ دار ہیں۔

14 اگر کوئی آدمی اپنی بیوی کے علاوہ اُس کی ماں سے بھی شادی کرے تو یہ ایک نہایت شرم ناک بات ہے۔ دونوں کو جلا دینا ہے تاکہ تمہارے درمیان کوئی ایسی خبیث بات نہ رہے۔

15 جو مرد کسی جانور سے جنسی تعلقات رکھے اُسے سزائے موت دینا ہے۔ اُس جانور کو بھی مار دیا جائے۔ 16 جو عورت کسی جانور سے جنسی تعلقات رکھے اُسے سزائے موت دینی ہے۔ اُس جانور کو بھی مار دیا جائے۔ وہ اپنی موت کے خود ذمہ دار ہیں۔

17 جس مرد نے اپنی بہن سے شادی کی ہے اُس نے شرم ناک حرکت کی ہے، چاہے وہ باپ کی بیٹی ہو یا ماں کی۔ اُنہیں اسرائیلی قوم کی نظروں سے مٹایا جائے۔ ایسے شخص نے اپنی بہن کی بے حرمتی کی ہے۔ اِس لئے اُسے خود اپنے قصور کے نتیجے برداشت کرنے پڑیں گے۔

18 اگر کوئی مرد ماہواری کے ایام میں کسی عورت سے ہم بستر ہوا ہے تو دونوں کو اُن کی قوم میں سے مٹانا ہے۔ کیونکہ دونوں نے عورت کے خون کے منبع سے پردہ اُٹھایا ہے۔

19 اپنی خالہ یا پھوپھی سے ہم بستر نہ ہونا۔ کیونکہ جو ایسا کرتا ہے وہ اپنی قریبی رشتے دار کی بے حرمتی کرتا ہے۔ دونوں کو اپنے قصور کے نتیجے برداشت کرنے پڑیں گے۔

20 جو اپنی چچی یا تائی سے ہم بستر ہوا ہے اُس نے اپنے چچا یا تایا کی بے حرمتی کی ہے۔ دونوں کو اپنے قصور کے نتیجے برداشت کرنے پڑیں گے۔ وہ بےاولاد مریں گے۔

21 جس نے اپنی بھابی سے شادی کی ہے اُس نے ایک نجس حرکت کی ہے۔ اُس نے اپنے بھائی کی بے حرمتی کی ہے۔ وہ بےاولاد رہیں گے۔

22 میری تمام ہدایات اور احکام کو مانو اور اُن پر عمل کرو۔ ورنہ جس ملک میں مَیں تمہیں لے جا رہا ہوں وہ تمہیں اُگل دے گا۔ 23 اُن قوموں کے رسم و رواج کے مطابق زندگی نہ گزارنا جنہیں مَیں تمہارے آگے سے نکال دوں گا۔ مجھے اِس سبب سے اُن سے گھن آنے لگی کہ وہ یہ سب کچھ کرتے تھے۔ 24 لیکن تم سے مَیں نے کہا، 'تم ہی اُن کی زمین پر قبضہ کرو گے۔ مَیں ہی اُسے تمہیں دے دوں گا، ایسا ملک جس میں کثرت کا دودھ اور شہد ہے۔' مَیں رب تمہارا خدا ہوں، جس نے تم کو دیگر قوموں میں سے چن کر الگ کر دیا ہے۔ 25 اِس لئے لازم ہے کہ تم زمین پر چلنے والے جانوروں اور پرندوں میں پاک اور ناپاک کا امتیاز کرو۔ اپنے آپ کو ناپاک جانور کھانے سے قابلِ گھن نہ بنانا، چاہے وہ زمین پر چلتے یا رینگتے ہیں، چاہے ہَوا میں اُڑتے ہیں۔ مَیں ہی نے اُنہیں تمہارے لئے ناپاک قرار دیا ہے۔ 26 تمہیں میرے لئے مخصوص و مقدّس ہونا ہے،

کیونکہ مَیں قدوس ہوں، اور مَیں نے تمہیں دیگر قوموں میں سے چن کر اپنے لئے الگ کر لیا ہے۔

27 تم میں سے جو مُردوں سے رابطہ یا غیب دانی کرتا ہے اُسے سزائے موت دینی ہے، خواہ عورت ہو یا مرد۔ اُنہیں سنگسار کرنا۔ وہ اپنی موت کے خود ذمہ دار ہیں۔“

اماموں کے لئے ہدایات

21 رب نے موسیٰ سے کہا، ”ہارون کے بیٹوں کو جو امام ہیں بتا دینا کہ امام اپنے آپ کو کسی اسرائیلی کی لاش کے قریب جانے سے ناپاک نہ کرے 2 سوائے اپنے قریبی رشتے داروں کے یعنی ماں، باپ، بیٹا، بیٹی، بھائی 3 اور جو غیر شادی شدہ بہن اُس کے گھر میں رہتی ہے۔ 4 وہ اپنی قوم میں کسی اَور کے باعث اپنے آپ کو ناپاک نہ کرے، ورنہ اُس کی مقدّس حالت جاتی رہے گی۔

5 امام اپنے سر کو نہ مُنڈوائیں۔ وہ نہ اپنی داڑھی کو تراشیں اور نہ کاٹنے سے اپنے آپ کو زخمی کریں۔

6 وہ اپنے خدا کے لئے مخصوص و مقدّس رہیں اور اپنے خدا کے نام کو داغ نہ لگائیں۔ چونکہ وہ رب کو جلنے والی قربانیاں یعنی اپنے خدا کی روٹی پیش کرتے ہیں اِس لئے لازم ہے کہ وہ مقدّس رہیں۔ 7 امام زناکار عورت، مندر کی کسبی یا طلاق یافتہ عورت سے شادی نہ کریں، کیونکہ وہ اپنے رب کے لئے مخصوص و مقدّس ہیں۔ 8 امام کو مقدّس سمجھنا، کیونکہ وہ تیرے خدا کی روٹی کو قربان گاہ پر چڑھاتا ہے۔ وہ تیرے لئے مقدّس ٹھہرے کیونکہ مَیں رب قدوس ہوں۔ مَیں ہی تمہیں مقدّس کرتا ہوں۔

9 کسی امام کی جو بیٹی زناکاری سے اپنی مقدّس حالت کو ختم کر دیتی ہے وہ اپنے باپ کی مقدّس حالت کو بھی ختم کر دیتی ہے۔ اُسے جلا دیا جائے۔

10 امامِ اعظم کے سر پر مسح کا تیل اُنڈیلا گیا ہے اور اُسے امامِ اعظم کے مقدّس کپڑے پہننے کا اختیار دیا گیا ہے۔ اِس لئے وہ رنج کے عالم میں اپنے بالوں کو بکھرنے نہ دے، نہ کبھی اپنے کپڑوں کو پھاڑے۔ 11 وہ کسی لاش کے قریب نہ جائے، چاہے وہ اُس کے باپ یا ماں کی لاش کیوں نہ ہو، ورنہ وہ ناپاک ہو جائے گا۔ 12 جب تک کوئی لاش اُس کے گھر میں پڑی رہے وہ مقدِس کو چھوڑ کر اپنے گھر نہ جائے، ورنہ وہ مقدِس کو ناپاک کرے گا۔ کیونکہ اُسے اُس کے خدا کے تیل سے مخصوص کیا گیا ہے۔ مَیں رب ہوں۔ 13 امامِ اعظم کو صرف کنواری سے شادی کی اجازت ہے۔ 14 وہ بیوہ، طلاق یافتہ عورت، مندر کی کسبی یا زناکار عورت سے شادی نہ کرے بلکہ صرف اپنے قبیلے کی کنواری سے، 15 ورنہ اُس کی اولاد مخصوص و مقدّس نہیں ہو گی۔ کیونکہ مَیں رب ہوں جو اُسے اپنے لئے مخصوص و مقدّس کرتا ہوں۔“

16 رب نے موسیٰ سے یہ بھی کہا، 17 ”ہارون کو بتانا کہ تیری اولاد میں سے کوئی بھی جس کے جسم میں نقص ہو میرے حضور آ کر اپنے خدا کی روٹی نہ چڑھائے۔ یہ اصول آنے والی نسلوں کے لئے بھی اٹل ہے۔ 18 کیونکہ کوئی بھی معذور میرے حضور نہ آئے، نہ اندھا، نہ لنگڑا، نہ وہ جس کی ناک چِری ہوئی ہو یا جس کے کسی عضو میں کمی بیشی ہو، 19 نہ وہ جس کا پاؤں یا ہاتھ ٹوٹا ہوا ہو، 20 نہ کُبڑا، نہ بونا، نہ وہ جس کی آنکھ میں نقص ہو یا جسے وبائی جِلدی بیماری ہو یا جس کے خصیے کچلے ہوئے ہوں۔ 21 ہارون امام کی کوئی بھی اولاد جس کے

جسم میں نقص ہو میرے حضور آ کر رب کو جلنے والی قربانیاں پیش نہ کرے۔ چونکہ اُس میں نقص ہے اِس لئے وہ میرے حضور آ کر اپنے خدا کی روٹی نہ چڑھائے۔ 22 اُسے اللہ کی مقدّس بلکہ مقدّس ترین قربانیوں میں سے بھی اماموں کا حصہ کھانے کی اجازت ہے۔ 23 لیکن چونکہ اُس میں نقص ہے اِس لئے وہ مقدّس ترین کمرے کے دروازے کے پردے کے قریب نہ جائے، نہ قربان گاہ کے پاس آئے۔ ورنہ وہ میری مقدّس چیزوں کو ناپاک کرے گا۔ کیونکہ مَیں رب ہوں جو اُنہیں اپنے لئے مخصوص و مقدّس کرتا ہوں۔“

24 موسیٰ نے یہ ہدایات ہارون، اُس کے بیٹوں اور تمام اسرائیلیوں کو دیں۔

قربانی کا گوشت کھانے کی ہدایات

22 رب نے موسیٰ سے کہا، 2 ”ہارون اور اُس کے بیٹوں کو بتانا کہ اسرائیلیوں کی اُن قربانیوں کا احترام کرو جو تم نے میرے لئے مخصوص و مقدّس کی ہیں، ورنہ تم میرے نام کو داغ لگاؤ گے۔ مَیں رب ہوں۔ 3 جو امام ناپاک ہونے کے باوجود اُن قربانیوں کے پاس آ جائے جو اسرائیلیوں نے میرے لئے مخصوص و مقدّس کی ہیں اُسے میرے سامنے سے مٹانا ہے۔ یہ اصول آنے والی نسلوں کے لئے بھی اٹل ہے۔ مَیں رب ہوں۔

4 ہارون کی اولاد میں سے جو بھی وبائی جِلدی بیماری یا جریان کا مریض ہو اُسے مقدّس قربانیوں میں سے اپنا حصہ کھانے کی اجازت نہیں ہے۔ پہلے وہ پاک ہو جائے۔ جو ایسی کوئی بھی چیز چھوئے جو لاش سے ناپاک ہو گئی ہو یا ایسے آدمی کو چھوئے جس کا نطفہ نکلا ہو وہ ناپاک ہو جاتا ہے۔ 5 وہ ناپاک رینگنے والے جانور یا ناپاک شخص کو چھونے سے بھی ناپاک ہو جاتا ہے، خواہ وہ کسی بھی سبب سے ناپاک کیوں نہ ہوا ہو۔ 6 جو ایسی کوئی بھی چیز چھوئے وہ شام تک ناپاک رہے گا۔ اِس کے علاوہ لازم ہے کہ وہ مقدّس قربانیوں میں سے اپنا حصہ کھانے سے پہلے نہا لے۔ 7 سورج کے غروب ہونے پر وہ پاک ہو گا اور مقدّس قربانیوں میں سے اپنا حصہ کھا سکے گا۔ کیونکہ وہ اُس کی روزی ہیں۔ 8 امام ایسے جانوروں کا گوشت نہ کھائے جو فطری طور پر مر گئے یا جنہیں جنگلی جانوروں نے پھاڑ ڈالا ہو، ورنہ وہ ناپاک ہو جائے گا۔ مَیں رب ہوں۔

9 امام میری ہدایات کے مطابق چلیں، ورنہ وہ قصوروار بن جائیں گے اور مقدّس چیزوں کی بےحرمتی کرنے کے سبب سے مر جائیں گے۔ مَیں رب ہوں جو اُنہیں اپنے لئے مخصوص و مقدّس کرتا ہوں۔

10 صرف امام کے خاندان کے افراد مقدّس قربانیوں میں سے کھا سکتے ہیں۔ غیرشہری یا مزدور کو اجازت نہیں ہے۔ 11 لیکن امام کا غلام یا لونڈی اُس میں سے کھا سکتے ہیں، چاہے اُنہیں خریدا گیا ہو یا وہ اُس کے گھر میں پیدا ہوئے ہوں۔ 12 اگر امام کی بیٹی نے کسی ایسے شخص سے شادی کی ہے جو امام نہیں ہے تو اُسے مقدّس قربانیوں میں سے کھانے کی اجازت نہیں ہے۔ 13 لیکن ہو سکتا ہے کہ وہ بیوہ یا طلاق یافتہ ہو اور اُس کے بچے نہ ہوں۔ جب وہ اپنے باپ کے گھر لوٹ کر وہاں ایسے رہے گی جیسے اپنی جوانی میں تو وہ اپنے باپ کے اُس کھانے میں سے کھا سکتی ہے جو قربانیوں میں سے باپ کا حصہ ہے۔ لیکن جو امام کے خاندان کا فرد نہیں ہے اُسے کھانے کی اجازت نہیں ہے۔

14 جس شخص نے نادانستہ طور پر مقدّس قربانیوں میں سے امام کے حصے سے کچھ کھایا ہے وہ امام کو سب کچھ واپس کرنے کے علاوہ 20 فیصد زیادہ دے۔ 15 امام رب کو پیش کی ہوئی قربانیوں کی مقدّس حالت یوں ختم نہ کریں 16 کہ وہ دوسرے اسرائیلیوں کو یہ مقدّس چیزیں کھانے دیں۔ ایسی حرکت سے وہ اُن کو بڑا قصور وار بنا دیں گے۔ مَیں رب ہوں جو اُنہیں اپنے لئے مخصوص و مقدّس کرتا ہوں۔“

جانوروں کی قربانیوں کے بارے میں ہدایات

17 رب نے موسیٰ سے کہا، 18 ”ہارون، اُس کے بیٹوں اور اسرائیلیوں کو بتانا کہ اگر تم میں سے کوئی اسرائیلی یا پردیسی رب کو بھسم ہونے والی قربانی پیش کرنا چاہے تو طریقِ کار میں کوئی فرق نہیں ہے، چاہے وہ یہ منّت مان کر یا ویسے ہی دلی خوشی سے کر رہا ہو۔ 19 اِس کے لئے لازم ہے کہ تم ایک بے عیب بَیل، مینڈھا یا بکرا پیش کرو۔ پھر ہی اُسے قبول کیا جائے گا۔ 20 قربانی کے لئے کبھی بھی ایسا جانور پیش نہ کرنا جس میں نقص ہو، ورنہ تم اُس کے باعث منظور نہیں ہو گے۔ 21 اگر کوئی رب کو سلامتی کی قربانی پیش کرنا چاہے تو طریقِ کار میں کوئی فرق نہیں ہے، چاہے وہ یہ منّت مان کر یا ویسے ہی دلی خوشی سے کر رہا ہو۔ اِس کے لئے لازم ہے کہ وہ گائے بَیلوں یا بھیڑ بکریوں میں سے بے عیب جانور چنے۔ پھر اُسے قبول کیا جائے گا۔ 22 رب کو ایسے جانور پیش نہ کرنا جو اندھے ہوں، جن کے اعضا ٹوٹے یا کٹے ہوئے ہوں، جن کو رسَولی ہو یا جنہیں وبائی جِلدی بیماری لگ گئی ہو۔ رب کو اُنہیں جلنے والی قربانی کے طور پر قربان گاہ پر پیش نہ کرنا۔ 23 لیکن جس گائے بَیل یا بھیڑ بکری کے کسی عضو میں کمی بیشی ہو اُسے پیش کیا جا سکتا ہے۔ شرط یہ ہے کہ پیش کرنے والا اُسے ویسے ہی دلی خوشی سے چڑھائے۔ اگر وہ اُسے اپنی منّت مان کر پیش کرے تو وہ قبول نہیں کیا جائے گا۔ 24 رب کو ایسا جانور پیش نہ کرنا جس کے خصیے کچلے، توڑے یا کٹے ہوئے ہوں۔ اپنے ملک میں جانوروں کو اِس طرح خصی نہ بنانا، 25 نہ ایسے جانور کسی غیر ملکی سے خرید کر اپنے خدا کی روٹی کے طور پر پیش کرنا۔ تم ایسے جانوروں کے باعث منظور نہیں ہو گے، کیونکہ اُن میں خرابی اور نقص ہے۔“

26 رب نے موسیٰ سے یہ بھی کہا، 27 ”جب کسی گائے، بھیڑ یا بکری کا بچہ پیدا ہوتا ہے تو لازم ہے کہ وہ پہلے سات دن اپنی ماں کے پاس رہے۔ آٹھویں دن سے پہلے رب اُسے جلنے والی قربانی کے طور پر قبول نہیں کرے گا۔ 28 کسی گائے، بھیڑ یا بکری کے بچے کو اُس کی ماں سمیت ایک ہی دن ذبح نہ کرنا۔ 29 جب تم رب کو سلامتی کی کوئی قربانی چڑھانا چاہتے ہو تو اُسے یوں پیش کرنا کہ تم منظور ہو جاؤ۔ 30 اگلی صبح تک کچھ بچا نہ رہے بلکہ اُسے اُسی دن کھانا ہے۔ مَیں رب ہوں۔

31 میرے احکام مانو اور اُن پر عمل کرو۔ مَیں رب ہوں۔ 32 میرے نام کو داغ نہ لگانا۔ لازم ہے کہ مجھے اسرائیلیوں کے درمیان قدوس مانا جائے۔ مَیں رب ہوں جو تمہیں اپنے لئے مخصوص و مقدّس کرتا ہوں۔ 33 مَیں تمہیں مصر سے نکال لایا ہوں تاکہ تمہارا خدا ہوں۔ مَیں رب ہوں۔“

23

رب نے موسیٰ سے کہا، 2 ”اسرائیلیوں کو بتانا کہ یہ میری، رب کی عیدیں ہیں

جن پر تمہیں لوگوں کو مقدّس اجتماع کے لئے جمع کرنا ہے۔

سبت کا دن

[3] ہفتے میں چھ دن کام کرنا، لیکن ساتواں دن ہر طرح سے آرام کا دن ہے۔ اُس دن مقدّس اجتماع ہو۔ جہاں بھی تم رہتے ہو وہاں کام نہ کرنا۔ یہ دن رب کے لئے مخصوص سبت ہے۔

فسح کی عید اور بےخمیری روٹی کی عید

[4] یہ رب کی عیدیں ہیں جن پر تمہیں لوگوں کو مقدّس اجتماع کے لئے جمع کرنا ہے۔

[5] فسح کی عید پہلے مہینے کے چودھویں دن شروع ہوتی ہے۔ اُس دن سورج کے غروب ہونے پر رب کی خوشی منائی جائے۔ [6] اگلے دن رب کی یاد میں بےخمیری روٹی کی عید شروع ہوتی ہے۔ سات دن تک تمہاری روٹی میں خمیر نہ ہو۔ [7] اِن سات دنوں کے پہلے دن مقدّس اجتماع ہو اور لوگ اپنا ہر کام چھوڑیں۔ [8] اِن سات دنوں میں روزانہ رب کو جلنے والی قربانی پیش کرو۔ ساتویں دن بھی مقدّس اجتماع ہو اور لوگ اپنا ہر کام چھوڑیں۔“

پہلے پُولے کی عید

[9] رب نے موسیٰ سے کہا، [10] ”اسرائیلیوں کو بتانا کہ جب تم اُس ملک میں داخل ہو گے جو مَیں تمہیں دوں گا اور وہاں اناج کی فصل کاٹو گے تو تمہیں امام کو پہلا پُولا دینا ہے۔ [11] اتوار کو امام یہ پُولا رب کے سامنے ہلائے تاکہ تم منظور ہو جاؤ۔ [12] اُس دن بھیڑ کا ایک یک سالہ بےعیب بچہ بھی رب کو پیش کرنا۔ اُسے قربان گاہ پر بھسم ہونے والی قربانی کے طور پر چڑھانا۔ [13] ساتھ ہی غلہ کی نذر کے لئے تیل سے ملایا گیا 3 کلو گرام بہترین میدہ بھی پیش کرنا۔ جلنے والی یہ قربانی رب کو پسند ہے۔ اِس کے علاوہ مَے کی نذر کے لئے ایک لٹر مَے بھی پیش کرنا۔ [14] پہلے یہ سب کچھ کرو، پھر ہی تمہیں نئی فصل کے اناج سے کھانے کی اجازت ہو گی، خواہ وہ بُھنا ہوا ہو، خواہ کچا یا روٹی کی صورت میں پکایا گیا ہو۔ جہاں بھی تم رہتے ہو وہاں ایسا ہی کرنا ہے۔ یہ اصول ابد تک قائم رہے۔

ہفتوں کی عید یعنی پنتکُست

[15] جس دن تم نے اناج کا پُولا پیش کیا اُس دن سے پورے سات ہفتے گنو۔ [16] پچاسویں دن یعنی ساتویں اتوار کو رب کو نئے اناج کی قربانی چڑھانا۔ [17] ہر گھرانے کی طرف سے رب کو ہلانے والی قربانی کے طور پر دو روٹیاں پیش کی جائیں۔ ہر روٹی کے لئے 3 کلو گرام بہترین میدہ استعمال کیا جائے۔ اُن میں خمیر ڈال کر پکانا ہے۔ یہ فصل کی پہلی پیداوار کی قربانی ہیں۔ [18] اِن روٹیوں کے ساتھ ایک جوان بَیل، دو مینڈھے اور بھیڑ کے سات بےعیب اور یک سالہ بچے پیش کرو۔ اُنہیں رب کے حضور بھسم ہونے والی قربانی کے طور پر چڑھانا۔ اِس کے علاوہ غلہ کی نذر اور مَے کی نذر بھی پیش کرنی ہے۔ جلنے والی اِس قربانی کی خوشبو رب کو پسند ہے۔ [19] پھر گناہ کی قربانی کے لئے ایک بکرا اور سلامتی کی قربانی کے لئے دو یک سالہ بھیڑ کے بچے چڑھاؤ۔ [20] امام بھیڑ کے یہ دو بچے مذکورہ روٹیوں سمیت ہلانے والی قربانی کے طور پر رب کے سامنے ہلائے۔ یہ رب کے لئے مخصوص و مقدّس ہیں اور

قربانیوں میں سے امام کا حصہ ہیں۔ [21] اُسی دن لوگوں کو مقدّس اجتماع کے لئے جمع کرو۔ کوئی بھی کام نہ کرنا۔ یہ اصول ابد تک قائم رہے، اور اِسے ہر جگہ ماننا ہے۔

[22] کٹائی کے وقت اپنی فصل پورے طور پر نہ کاٹنا بلکہ کھیت کے کناروں پر کچھ چھوڑ دینا۔ اِس طرح جو کچھ کٹائی کرتے وقت کھیت میں بچ جائے اُسے چھوڑنا۔ بچا ہوا اناج غریبوں اور پردیسیوں کے لئے چھوڑ دینا۔ مَیں رب تمہارا خدا ہوں۔“

نئے سال کی عید

[23] رب نے موسیٰ سے کہا، [24] ”اسرائیلیوں کو بتانا کہ ساتویں مہینے کا پہلا دن آرام کا دن ہے۔ اُس دن مقدّس اجتماع ہو جس پر یاد دلانے کے لئے نرسنگا پھونکا جائے۔ [25] کوئی بھی کام نہ کرنا۔ رب کو جلنے والی قربانی پیش کرنا۔“

کفارہ کا دن

[26] رب نے موسیٰ سے کہا، [27] ”ساتویں مہینے کا دسواں دن کفارہ کا دن ہے۔ اُس دن مقدّس اجتماع ہو۔ اپنی جان کو دُکھ دینا اور رب کو جلنے والی قربانی پیش کرنا۔ [28] اُس دن کام نہ کرنا، کیونکہ یہ کفارہ کا دن ہے، جب رب تمہارے خدا کے سامنے تمہارا کفارہ دیا جاتا ہے۔ [29] جو اُس دن اپنی جان کو دُکھ نہیں دیتا اُسے اُس کی قوم میں سے مٹایا جائے۔ [30] جو اُس دن کام کرتا ہے اُسے مَیں اُس کی قوم میں سے نکال کر ہلاک کروں گا۔ [31] کوئی بھی کام نہ کرنا۔ یہ اصول ابد تک قائم رہے، اور اِسے ہر جگہ ماننا ہے۔ [32] یہ دن آرام کا خاص دن ہے جس میں تمہیں اپنی جان کو دُکھ دینا ہے۔ اِسے مہینے کے نویں دن کی شام سے لے کر اگلی شام تک منانا۔“

جھونپڑیوں کی عید

[33] رب نے موسیٰ سے کہا، [34] ”اسرائیلیوں کو بتانا کہ ساتویں مہینے کے پندرھویں دن جھونپڑیوں کی عید شروع ہوتی ہے۔ اِس کا دورانیہ سات دن ہے۔ [35] پہلے دن مقدّس اجتماع ہو۔ اِس دن کوئی کام نہ کرنا۔ [36] اِن سات دنوں کے دوران رب کو جلنے والی قربانیاں پیش کرنا۔ آٹھویں دن مقدّس اجتماع ہو۔ رب کو جلنے والی قربانی پیش کرو۔ اِس خاص اجتماع کے دن بھی کام نہیں کرنا ہے۔

[37] یہ رب کی عیدیں ہیں جن پر تمہیں مقدّس اجتماع کرنا ہے تاکہ رب کو روزمرہ کی مطلوبہ جلنے والی قربانیاں اور مَے کی نذریں پیش کی جائیں یعنی بھسم ہونے والی قربانیاں، غلہ کی نذریں، ذبح کی قربانیاں اور مَے کی نذریں۔ [38] یہ قربانیاں اُن قربانیوں کے علاوہ ہیں جو سبت کے دن چڑھائی جاتی ہیں اور جو تم نے ہدیئے کے طور پر یا مَنّت مان کر یا اپنی دلی خوشی سے پیش کی ہیں۔

[39] چنانچہ ساتویں مہینے کے پندرھویں دن فصل کی کٹائی کے اختتام پر رب کی یہ عید یعنی جھونپڑیوں کی عید مناؤ۔ اِسے سات دن منانا۔ پہلا اور آخری دن آرام کے دن ہیں۔ [40] پہلے دن اپنے لئے درختوں کے بہترین پھل، کھجور کی ڈالیاں اور گھنے درختوں اور سفیدہ کی شاخیں توڑنا۔ سات دن تک رب اپنے خدا کے سامنے خوشی مناؤ۔ [41] ہر سال ساتویں مہینے میں رب کی خوشی میں یہ عید منانا۔ یہ اصول ابد تک قائم رہے۔ [42] عید کے ہفتے کے دوران جھونپڑیوں میں رہنا۔ تمام ملک میں آباد اسرائیلی ایسا کریں۔ [43] پھر تمہاری اولاد جانے گی

کہ اسرائیلیوں کو مصر سے نکالتے وقت مَیں نے اُنہیں جھونپڑیوں میں بسایا۔ مَیں رب تمہارا خدا ہوں۔“

44 موسیٰ نے اسرائیلیوں کو رب کی عیدوں کے بارے میں یہ باتیں بتائیں۔

رب کے سامنے شمع دان اور روٹیاں

24 رب نے موسیٰ سے کہا، 2 ”اسرائیلیوں کو حکم دے کہ وہ تیرے پاس کوٹے ہوئے زیتونوں کا خالص تیل لے آئیں تاکہ مقدّس کمرے کے شمع دان کے چراغ متواتر جلتے رہیں۔ 3 ہارون اُنہیں مسلسل، شام سے لے کر صبح تک رب کے حضور سنبھالے یعنی وہاں جہاں وہ مقدّس ترین کمرے کے پردے کے سامنے پڑے ہیں، اُس پردے کے سامنے جس کے پیچھے عہد کا صندوق ہے۔ یہ اصول ابد تک قائم رہے۔ 4 وہ خالص سونے کے شمع دان پر لگے چراغوں کی دیکھ بھال یوں کرے کہ یہ ہمیشہ رب کے سامنے جلتے رہیں۔

5 بارہ روٹیاں پکانا۔ ہر روٹی کے لئے 3 کلو گرام بہترین میدہ استعمال کیا جائے۔ 6 اُنہیں دو قطاروں میں رب کے سامنے خالص سونے کی میز پر رکھنا۔ 7 ہر قطار پر خالص لُبان ڈالنا۔ یہ لُبان روٹی کے لئے یادگاری کی قربانی ہے جسے بعد میں رب کے لئے جلانا ہے۔ 8 ہر ہفتے کو رب کے سامنے تازہ روٹیاں اِسی ترتیب سے میز پر رکھنی ہیں۔ یہ اسرائیلیوں کے لئے ابدی عہد کی لازمی شرط ہے۔ 9 میز کی روٹیاں ہارون اور اُس کے بیٹوں کا حصہ ہیں، اور وہ اُنہیں مقدّس جگہ پر کھائیں، کیونکہ وہ جلنے والی قربانیوں کا مقدّس ترین حصہ ہیں۔ یہ ابد تک اُن کا حق رہے گا۔“

اللہ کی توہین، خوں ریزی اور زخمی کرنے کی سزائیں

11-10 خیمہ گاہ میں ایک آدمی تھا جس کا باپ مصری اور ماں اسرائیلی تھی۔ ماں کا نام سلومیت تھا۔ وہ دِبری کی بیٹی اور دان کے قبیلے کی تھی۔ ایک دن یہ آدمی خیمہ گاہ میں کسی اسرائیلی سے جھگڑنے لگا۔ لڑتے لڑتے اُس نے رب کے نام پر کفر بک کر اُس پر لعنت بھیجی۔ یہ سن کر لوگ اُسے موسیٰ کے پاس لے آئے۔ 12 وہاں اُنہوں نے اُسے پہرے میں بٹھا کر رب کی ہدایت کا انتظار کیا۔

13 تب رب نے موسیٰ سے کہا، 14 ”لعنت کرنے والے کو خیمہ گاہ کے باہر لے جاؤ۔ جنہوں نے اُس کی یہ باتیں سنی ہیں وہ سب اپنے ہاتھ اُس کے سر پر رکھیں۔ پھر پوری جماعت اُسے سنگسار کرے۔ 15 اسرائیلیوں سے کہنا کہ جو بھی اپنے خدا پر لعنت بھیجے اُسے اپنے قصور کے نتیجے برداشت کرنے پڑیں گے۔ 16 جو بھی رب کے نام پر کفر بکے اُسے سزائے موت دی جائے۔ پوری جماعت اُسے سنگسار کرے۔ جس نے رب کے نام پر کفر بکا ہو اُسے ضرور سزائے موت دینی ہے، خواہ دیسی ہو یا پردیسی۔

17 جس نے کسی کو مار ڈالا ہے اُسے سزائے موت دی جائے۔ 18 جس نے کسی کے جانور کو مار ڈالا ہے وہ اُس کا معاوضہ دے۔ جان کے بدلے جان دی جائے۔ 19 اگر کسی نے کسی کو زخمی کر دیا ہے تو وہی کچھ اُس کے ساتھ کیا جائے جو اُس نے دوسرے کے ساتھ کیا ہے۔ 20 اگر دوسرے کی کوئی ہڈی ٹوٹ جائے تو اُس کی وہی ہڈی توڑی جائے۔ اگر دوسرے کی آنکھ ضائع ہو جائے تو اُس کی آنکھ ضائع کر دی جائے۔ اگر دوسرے کا دانت ٹوٹ جائے تو اُس کا وہی دانت توڑا جائے۔ جو بھی زخم اُس نے دوسرے کو پہنچایا وہی زخم اُسے پہنچایا

جائے۔ 21 جس نے کسی جانور کو مار ڈالا ہے وہ اُس کا معاوضہ دے، لیکن جس نے کسی انسان کو مار دیا ہے اُسے سزائے موت دینی ہے۔ 22 دیسی اور پردیسی کے لئے تمہارا ایک ہی قانون ہو۔ مَیں رب تمہارا خدا ہوں۔“

23 پھر موسیٰ نے اسرائیلیوں سے بات کی، اور اُنہوں نے رب پر لعنت بھیجنے والے کو خیمہ گاہ سے باہر لے جا کر اُسے سنگسار کیا۔ اُنہوں نے ویسا ہی کیا جیسا رب نے موسیٰ کو حکم دیا تھا۔

زمین کے لئے سبت کا سال

25 رب نے سینا پہاڑ پر موسیٰ سے کہا، 2 ”اسرائیلیوں کو بتانا کہ جب تم اُس ملک میں داخل ہو گے جو مَیں تمہیں دوں گا تو لازم ہے کہ رب کی تعظیم میں زمین ایک سال آرام کرے۔ 3 چھ سال کے دوران اپنے کھیتوں میں بیج بونا، اپنے انگور کے باغوں کی کانٹ چھانٹ کرنا اور اُن کی فصلیں جمع کرنا۔ 4 لیکن ساتواں سال زمین کے لئے آرام کا سال ہے، رب کی تعظیم میں سبت کا سال۔ اُس سال نہ اپنے کھیتوں میں بیج بونا، نہ اپنے انگور کے باغوں کی کانٹ چھانٹ کرنا۔ 5 جو اناج خود بخود اُگتا ہے اُس کی کٹائی نہ کرنا اور جو انگور اُس سال لگتے ہیں اُن کو توڑ کر جمع نہ کرنا، کیونکہ زمین کو ایک سال کے لئے آرام کرنا ہے۔ 6 البتہ جو بھی یہ زمین آرام کے سال میں پیدا کرے گی اُس سے تم اپنی روزانہ کی ضروریات پوری کر سکتے ہو یعنی تُو، تیرے غلام اور لونڈیاں، تیرے مزدور، تیرے غیرشہری، تیرے ساتھ رہنے والے پردیسی، 7 تیرے مویشی اور تیری زمین پر رہنے والے جنگلی جانور۔ جو کچھ بھی یہ زمین پیدا کرتی ہے وہ کھایا جا سکتا ہے۔

بحالی کا سال

8 سات سبت کے سال یعنی 49 سال کے بعد ایک اَور کام کرنا ہے۔ 9 پچاسویں سال کے ساتویں مہینے کے دسویں دن یعنی کفارہ کے دن اپنے ملک کی ہر جگہ نرسنگا بجانا۔ 10 پچاسواں سال مخصوص و مقدّس کرو اور پورے ملک میں اعلان کرو کہ تمام باشندوں کو آزاد کر دیا جائے۔ یہ بحالی کا سال ہو جس میں ہر شخص کو اُس کی ملکیت واپس کی جائے اور ہر غلام کو آزاد کیا جائے تاکہ وہ اپنے رشتے داروں کے پاس واپس جا سکے۔

11 یہ پچاسواں سال بحالی کا سال ہو، اِس لئے نہ اپنے کھیتوں میں بیج بونا، نہ خود بخود اُگنے والے اناج کی کٹائی کرنا، اور نہ انگور توڑ کر جمع کرنا۔ 12 کیونکہ یہ بحالی کا سال ہے جو تمہارے لئے مخصوص و مقدّس ہے۔ روزانہ اُتنی ہی پیداوار لینا کہ ایک دن کی ضروریات پوری ہو جائیں۔ 13 بحالی کے سال میں ہر شخص کو اُس کی ملکیت واپس کی جائے۔

14 چنانچہ جب کبھی تم اپنے کسی ہم وطن بھائی کو زمین بیچتے یا اُس سے خریدتے ہو تو اُس سے ناجائز فائدہ نہ اُٹھانا۔ 15 زمین کی قیمت اِس حساب سے مقرر کی جائے کہ وہ اگلے بحالی کے سال تک کتنے سال فصلیں پیدا کرے گی۔ 16 اگر بہت سال رہ گئے ہوں تو اُس کی قیمت زیادہ ہو گی، اور اگر کم سال رہ گئے ہوں تو اُس کی قیمت کم ہو گی۔ کیونکہ اُن فصلوں کی تعداد بِک رہی ہے جو زمین اگلے بحالی کے سال تک پیدا کر سکتی ہے۔

17 اپنے ہم وطن سے ناجائز فائدہ نہ اُٹھانا بلکہ رب اپنے خدا کا خوف ماننا، کیونکہ مَیں رب تمہارا خدا ہوں۔

18 میری ہدایات پر عمل کرنا اور میرے احکام کو مان کر اُن کے مطابق چلنا۔ تب تم اپنے ملک میں محفوظ رہو گے۔ 19 زمین اپنی پوری پیداوار دے گی، تم سیر ہو جاؤ گے اور محفوظ رہو گے۔ 20 ہو سکتا ہے کوئی پوچھے، 'ہم ساتویں سال میں کیا کھائیں گے جبکہ ہم بیج نہیں بوئیں گے اور فصل نہیں کاٹیں گے؟' 21 جواب یہ ہے کہ مَیں چھٹے سال میں زمین کو اِتنی برکت دوں گا کہ اُس سال کی پیداوار تین سال کے لئے کافی ہو گی۔ 22 جب تم آٹھویں سال بیج بوؤ گے تو تمہارے پاس چھٹے سال کی اِتنی پیداوار باقی ہو گی کہ تم فصل کی کٹائی تک گزارہ کر سکو گے۔

موروثی زمین کے حقوق

23 کوئی زمین بھی ہمیشہ کے لئے نہ بیچی جائے، کیونکہ ملک کی تمام زمین میری ہی ہے۔ تم میرے حضور صرف پردیسی اور غیرشہری ہو۔ 24 ملک میں جہاں بھی زمین بِک جائے وہاں موروثی مالک کا یہ حق مانا جائے کہ وہ اپنی زمین واپس خرید سکتا ہے۔

25 اگر تیرا کوئی ہم وطن بھائی غریب ہو کر اپنی کچھ زمین بیچنے پر مجبور ہو جائے تو لازم ہے کہ اُس کا سب سے قریبی رشتے دار اُسے واپس خرید لے۔ 26 ہو سکتا ہے کہ ایسے شخص کا کوئی قریبی رشتے دار نہ ہو جو اُس کی زمین واپس خرید سکے، لیکن وہ خود کچھ دیر کے بعد اِتنے پیسے جمع کرتا ہے کہ وہ اپنی زمین واپس خرید سکتا ہے۔ 27 اِس صورت میں وہ حساب کرے کہ خریدنے والے کے لئے اگلے بحالی کے سال تک کتنے سال رہ گئے ہیں۔ جتنا نقصان خریدنے والے کو زمین کو بحالی کے سال سے پہلے واپس دینے سے پہنچے گا اُتنے ہی پیسے اُسے دینے ہیں۔ 28 لیکن اگر اُس کے پاس اِتنے پیسے نہ ہوں تو زمین اگلے بحالی کے سال تک خریدنے والے کے ہاتھ میں رہے گی۔ پھر اُسے موروثی مالک کو واپس دیا جائے گا۔

29 اگر کسی کا گھر فصیل دار شہر میں ہے تو جب وہ اُسے بیچے گا تو اپنا گھر واپس خریدنے کا حق صرف ایک سال تک رہے گا۔ 30 اگر پہلا مالک اُسے پہلے سال کے اندر اندر نہ خریدے تو وہ ہمیشہ کے لئے خریدنے والے کی موروثی ملکیت بن جائے گا۔ وہ بحالی کے سال میں بھی واپس نہیں کیا جائے گا۔

31 لیکن جو گھر ایسی آبادی میں ہے جس کی فصیل نہ ہو وہ دیہات میں شمار کیا جاتا ہے۔ اُس کے موروثی مالک کو حق حاصل ہے کہ ہر وقت اپنا گھر واپس خرید سکے۔ بحالی کے سال میں اِس گھر کو لازماً واپس کر دینا ہے۔

32 لیکن لاویوں کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنے وہ گھر ہر وقت خرید سکتے ہیں جو اُن کے لئے مقرر کئے ہوئے شہروں میں ہیں۔ 33 اگر ایسا گھر کسی لاوی کے ہاتھ فروخت کیا جائے اور واپس نہ خریدا جائے تو اُسے لازماً بحالی کے سال میں واپس کرنا ہے۔ کیونکہ لاوی کے جو گھر اُن کے مقررہ شہروں میں ہوتے ہیں وہ اسرائیلیوں میں اُن کی موروثی ملکیت ہیں۔ 34 لیکن جو زمینیں شہروں کے اردگرد مویشی چَرانے کے لئے مقرر ہیں اُنہیں بیچنے کی اجازت نہیں ہے۔ وہ اُن کی دائمی ملکیت ہیں۔

غریبوں کے لئے قرضہ

35 اگر تیرا کوئی ہم وطن بھائی غریب ہو جائے اور گزارہ نہ کر سکے تو اُس کی مدد کر۔ اُس طرح اُس کی

مدد کرنا جس طرح پردیسی یا غیر شہری کی مدد کرنی ہوتی ہے تاکہ وہ تیرے ساتھ رہتے ہوئے زندگی گزار سکے۔ 36 اُس سے کسی طرح کا سود نہ لینا بلکہ اپنے خدا کا خوف ماننا تاکہ تیرا بھائی تیرے ساتھ زندگی گزار سکے۔ 37 اگر وہ تیرا قرض دار ہو تو اُس سے سود نہ لینا۔ اِسی طرح خوراک بیچتے وقت اُس سے نفع نہ لینا۔ 38 مَیں رب تمہارا خدا ہوں۔ مَیں تمہیں اِس لئے مصر سے نکال لایا کہ تمہیں ملکِ کنعان دوں اور تمہارا خدا ہوں۔

اسرائیلی غلاموں کے حقوق

39 اگر تیرا کوئی اسرائیلی بھائی غریب ہو کر اپنے آپ کو تیرے ہاتھ بیچ ڈالے تو اُس سے غلام کا سا کام نہ کرانا۔ 40 اُس کے ساتھ مزدور یا غیر شہری کا سا سلوک کرنا۔ وہ تیرے لئے بحالی کے سال تک کام کرے۔ 41 پھر وہ اور اُس کے بال بچے آزاد ہو کر اپنے رشتے داروں اور موروثی زمین کے پاس واپس جائیں۔ 42 چونکہ اسرائیلی میرے خادم ہیں جنہیں مَیں مصر سے نکال لایا اِس لئے اُنہیں غلامی میں نہ بیچا جائے۔ 43 ایسے لوگوں پر سختی سے حکمرانی نہ کرنا بلکہ اپنے خدا کا خوف ماننا۔

44 تم پڑوسی ممالک سے اپنے لئے غلام اور لونڈیاں حاصل کر سکتے ہو۔ 45 جو پردیسی غیر شہری کے طور پر تمہارے ملک میں آباد ہیں اُنہیں بھی تم خرید سکتے ہو۔ اُن میں وہ بھی شامل ہیں جو تمہارے ملک میں پیدا ہوئے ہیں۔ وہی تمہاری ملکیت بن کر 46 تمہارے بیٹوں کی میراث میں آ جائیں اور وہی ہمیشہ تمہارے غلام رہیں۔ لیکن اپنے ہم وطن بھائیوں پر سخت حکمرانی نہ کرنا۔

47 اگر تیرے ملک میں رہنے والا کوئی پردیسی یا غیر شہری امیر ہو جائے جبکہ تیرا کوئی ہم وطن بھائی غریب ہو کر اپنے آپ کو اُس پردیسی یا غیر شہری یا اُس کے خاندان کے کسی فرد کو بیچ ڈالے 48 تو بِک جانے کے بعد اُسے آزادی خریدنے کا حق حاصل ہے۔ کوئی بھائی، 49 چچا، تایا، چچا یا تایا کا بیٹا یا کوئی اَور قریبی رشتے دار اُسے واپس خرید سکتا ہے۔ وہ خود بھی اپنی آزادی خرید سکتا ہے اگر اُس کے پاس پیسے کافی ہوں۔ 50 اِس صورت میں وہ اپنے مالک سے مل کر وہ سال گنے جو اُس کے خریدنے سے لے کر اگلے بحالی کے سال تک باقی ہیں۔ اُس کی آزادی کے پیسے اُس قیمت پر مبنی ہوں جو مزدور کو اِتنے سالوں کے لئے دیئے جاتے ہیں۔ 51-52 جتنے سال باقی رہ گئے ہیں اُن کے مطابق اُس کی بِک جانے کی قیمت میں سے پیسے واپس کر دیئے جائیں۔ 53 اُس کے ساتھ سال بہ سال مزدور کا سا سلوک کیا جائے۔ اُس کا مالک اُس پر سخت حکمرانی نہ کرے۔ 54 اگر وہ اِس طرح کے کسی طریقے سے آزاد نہ ہو جائے تو اُسے اور اُس کے بچوں کو ہر حالت میں اگلے بحالی کے سال میں آزاد کر دینا ہے، 55 کیونکہ اسرائیلی میرے ہی خادم ہیں۔ وہ میرے ہی خادم ہیں جنہیں مَیں مصر سے نکال لایا۔ مَیں رب تمہارا خدا ہوں۔

فرماں برداری کا اجر

26 اپنے لئے بُت نہ بنانا۔ نہ اپنے لئے دیوتا کے مجسمے یا پتھر کے مخصوص کئے ہوئے ستون کھڑے کرنا، نہ سجدہ کرنے کے لئے اپنے ملک میں ایسے پتھر رکھنا جن میں دیوتا کی تصویر کندہ کی گئی ہو۔ مَیں رب تمہارا خدا ہوں۔ 2 سبت کا دن منانا اور میرے مقدِس کی تعظیم کرنا۔ مَیں رب ہوں۔

3 اگر تم میری ہدایات پر چلو اور میرے احکام مان کر اُن پر عمل کرو 4 تو مَیں وقت پر بارش بھیجوں گا، زمین اپنی پیداوار دے گی اور درخت اپنے اپنے پھل لائیں گے۔ 5 کثرت کے باعث اناج کی فصل کی کٹائی انگور توڑتے وقت تک جاری رہے گی اور انگور کی فصل اُس وقت تک توڑی جائے گی جب تک بیج بونے کا موسم آئے گا۔ اِتنی خوراک ملے گی کہ تم کبھی بھوکے نہیں ہو گے۔ اور تم اپنے ملک میں محفوظ رہو گے۔

6 مَیں ملک کو امن و امان بخشوں گا۔ تم آرام سے لیٹ جاؤ گے، کیونکہ کسی خطرے سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہو گی۔ مَیں وحشی جانور ملک سے دُور کر دوں گا، اور وہ تلوار کی قتل و غارت سے بچا رہے گا۔ 7 تم اپنے دشمنوں پر غالب آ کر اُن کا تعاقب کرو گے، اور وہ تمہاری تلوار سے مارے جائیں گے۔ 8 تمہارے پانچ آدمی سَو دشمنوں کا پیچھا کریں گے، اور تمہارے سَو آدمی اُن کے دس ہزار آدمیوں کو بھگا دیں گے۔ تمہارے دشمن تمہاری تلوار سے مارے جائیں گے۔

9 میری نظرِ کرم تم پر ہو گی۔ مَیں تمہاری اولاد کی تعداد بڑھاؤں گا اور تمہارے ساتھ اپنا عہد قائم رکھوں گا۔ 10 ایک سال اِتنی فصل ہو گی کہ جب اگلی فصل کی کٹائی ہو گی تو نئے اناج کے لئے جگہ بنانے کی خاطر پرانے اناج کو پھینک دینا پڑے گا۔ 11 مَیں تمہارے درمیان اپنا مسکن قائم کروں گا اور تم سے گھن نہیں کھاؤں گا۔ 12 مَیں تم میں پھروں گا، اور تم میری قوم ہو گے۔

13 مَیں رب تمہارا خدا ہوں جو تمہیں مصر سے نکال لایا تاکہ تمہاری غلامی کی حالت ختم ہو جائے۔ مَیں نے تمہارے جوئے کو توڑ ڈالا، اور اب تم آزاد اور سیدھے ہو کر چل سکتے ہو۔

فرماں بردار نہ ہونے کی سزا

14 لیکن اگر تم میری نہیں سنو گے اور اِن تمام احکام پر نہیں چلو گے، 15 اگر تم میری ہدایات کو رد کر کے میرے احکام سے گھن کھاؤ گے اور اُن پر عمل نہ کر کے میرا عہد توڑو گے 16 تو مَیں جواب میں تم پر اچانک دہشت طاری کر دوں گا۔ جسم کو ختم کرنے والی بیماریوں اور بخار سے تمہاری آنکھیں ضائع ہو جائیں گی اور تمہاری جان چھن جائے گی۔ جب تم بیج بوؤ گے تو بےفائدہ، کیونکہ دشمن اُس کی فصل کھا جائے گا۔ 17 مَیں تمہارے خلاف ہو جاؤں گا، اِس لئے تم اپنے دشمنوں کے ہاتھ سے شکست کھاؤ گے۔ تم سے نفرت رکھنے والے تم پر حکومت کریں گے۔ اُس وقت بھی جب کوئی تمہارا تعاقب نہیں کرے گا تم بھاگ جاؤ گے۔

18 اگر تم اِس کے بعد بھی میری نہ سنو تو مَیں تمہارے گناہوں کے سبب سے تمہیں سات گُنا زیادہ سزا دوں گا۔ 19 مَیں تمہارا سخت غرور خاک میں ملا دوں گا۔ تمہارے اوپر آسمان لوہے جیسا اور تمہارے نیچے زمین پیتل جیسی ہو گی۔ 20 جتنی بھی محنت کرو گے وہ بےفائدہ ہو گی، کیونکہ تمہارے کھیتوں میں فصلیں نہیں پکیں گی اور تمہارے درخت پھل نہیں لائیں گے۔

21 اگر تم پھر بھی میری مخالفت کرو گے اور میری نہیں سنو گے تو مَیں اِن گناہوں کے جواب میں تمہیں اِس سے بھی سات گُنا زیادہ سزا دوں گا۔ 22 مَیں تمہارے خلاف جنگلی جانور بھیج دوں گا جو تمہارے بچوں کو پھاڑ کھائیں گے اور تمہارے مویشی برباد کر دیں گے۔ آخر میں تمہاری تعداد اِتنی کم ہو جائے

گی کہ تمہاری سڑکیں ویران ہو جائیں گی۔

23 اگر تم پھر بھی میری تربیت قبول نہ کرو بلکہ میرے مخالف رہو 24 تو مَیں خود تمہارے خلاف ہو جاؤں گا۔ اِن گناہوں کے جواب میں مَیں تمہیں سات گُنا زیادہ سزا دوں گا۔ 25 مَیں تم پر تلوار چلا کر اِس کا بدلہ لوں گا کہ تم نے میرے عہد کو توڑا ہے۔ جب تم اپنی حفاظت کے لئے شہروں میں بھاگ کر جمع ہو گے تو مَیں تمہارے درمیان وبائی بیماریاں پھیلاؤں گا اور تمہیں دشمنوں کے ہاتھ میں دے دوں گا۔ 26 اناج کی اِتنی کمی ہو گی کہ دس عورتیں تمہاری پوری روٹی ایک ہی تنور میں پکا سکیں گی، اور وہ اُسے بڑی احتیاط سے تول تول کر تقسیم کریں گی۔ تم کھا کر بھی بھوکے رہو گے۔

27 اگر تم پھر بھی میری نہیں سنو گے بلکہ میرے مخالف رہو گے 28 تو میرا غصہ بھڑکے گا اور مَیں تمہارے خلاف ہو کر تمہارے گناہوں کے جواب میں تمہیں سات گُنا زیادہ سزا دوں گا۔ 29 تم مصیبت کے باعث اپنے بیٹے بیٹیوں کا گوشت کھاؤ گے۔ 30 مَیں تمہاری اونچی جگہوں کی قربان گاہیں اور تمہاری بخور کی قربان گاہیں برباد کر دوں گا۔ مَیں تمہاری لاشوں کے ڈھیر تمہارے بے جان بُتوں پر لگاؤں گا اور تم سے گھن کھاؤں گا۔ 31 مَیں تمہارے شہروں کو کھنڈرات میں بدل کر تمہارے مندروں کو برباد کروں گا۔ تمہاری قربانیوں کی خوشبو مجھے پسند نہیں آئے گی۔ 32 مَیں تمہارے ملک کا ستیاناس یوں کروں گا کہ جو دشمن اُس میں آباد ہو جائیں گے اُن کے رونگٹے کھڑے ہو جائیں گے۔ 33 مَیں تمہیں مختلف ممالک میں منتشر کر دوں گا، لیکن وہاں بھی اپنی تلوار کو ہاتھ میں لئے تمہارا پیچھا کروں گا۔ تمہاری زمین ویران ہو گی اور تمہارے شہر کھنڈرات بن جائیں گے۔ 34 اُس وقت جب تم اپنے دشمنوں کے ملک میں رہو گے تمہاری زمین ویران حالت میں آرام کے وہ سال منا سکے گی جن سے وہ محروم رہی ہے۔ 35 اُن تمام دنوں میں جب وہ برباد رہے گی اُسے وہ آرام ملے گا جو اُسے نہ ملا جب تم ملک میں رہتے تھے۔

36 تم میں سے جو بچ کر اپنے دشمنوں کے ممالک میں رہیں گے اُن کے دلوں پر مَیں دہشت طاری کروں گا۔ وہ ہَوا کے جھونکوں سے گرنے والے پتے کی آواز سے چونک کر بھاگ جائیں گے۔ وہ فرار ہوں گے گویا کوئی ہاتھ میں تلوار لئے اُن کا تعاقب کر رہا ہو۔ اور وہ گر کر مر جائیں گے حالانکہ کوئی اُن کا پیچھا نہیں کر رہا ہو گا۔ 37 وہ ایک دوسرے سے ٹکرا کر لڑکھڑائیں گے گویا کوئی تلوار لے کر اُن کے پیچھے چل رہا ہو حالانکہ کوئی نہیں ہے۔ چنانچہ تم اپنے دشمنوں کا سامنا نہیں کر سکو گے۔ 38 تم دیگر قوموں میں منتشر ہو کر ہلاک ہو جاؤ گے، اور تمہارے دشمنوں کی زمین تمہیں ہڑپ کر لے گی۔

39 تم میں سے باقی لوگ اپنے اور اپنے باپ دادا کے قصور کے باعث اپنے دشمنوں کے ممالک میں گل سڑ جائیں گے۔ 40 لیکن ایک وقت آئے گا کہ وہ اپنے اور اپنے باپ دادا کا قصور مان لیں گے۔ وہ میرے ساتھ اپنی بےوفائی اور وہ مخالفت تسلیم کریں گے 41 جس کے سبب سے مَیں اُن کے خلاف ہوا اور اُنہیں اُن کے دشمنوں کے ملک میں دھکیل دیا تھا۔ پہلے اُن کا ختنہ صرف ظاہری طور پر ہوا تھا، لیکن اب اُن کا دل عاجز ہو جائے گا اور وہ اپنے قصور کی قیمت ادا کریں گے۔ 42 پھر مَیں ابراہیم کے ساتھ اپنا عہد، اسحاق کے ساتھ اپنا عہد اور یعقوب کے ساتھ اپنا عہد یاد کروں گا۔

مَیں ملکِ کنعان بھی یاد کروں گا۔ 43 لیکن پہلے وہ زمین کو چھوڑیں گے تاکہ وہ اُن کی غیر موجودگی میں ویران ہو کر آرام کے سال منائے۔ یوں اسرائیلی اپنے قصور کے نتیجے بُھگتیں گے، اِس سبب سے کہ اُنہوں نے میرے احکام رد کئے اور میری ہدایات سے گھن کھائی۔ 44 اِس کے باوجود بھی مَیں اُنہیں دشمنوں کے ملک میں چھوڑ کر رد نہیں کروں گا، نہ یہاں تک اُن سے گھن کھاؤں گا کہ وہ بالکل تباہ ہو جائیں۔ کیونکہ مَیں اُن کے ساتھ اپنا عہد نہیں توڑنے کا۔ مَیں رب اُن کا خدا ہوں۔ 45 مَیں اُن کی خاطر اُن کے باپ دادا کے ساتھ بندھا ہوا عہد یاد کروں گا، اُن لوگوں کے ساتھ عہد جنہیں مَیں دوسری قوموں کے دیکھتے دیکھتے مصر سے نکال لایا تاکہ اُن کا خدا ہوں۔ مَیں رب ہوں۔“

46 رب نے موسیٰ کو اسرائیلیوں کے لئے یہ تمام ہدایات اور احکام سینا پہاڑ پر دیئے۔

مخصوص کی ہوئی چیزوں کی واپسی

27 رب نے موسیٰ سے کہا، 2 ”اسرائیلیوں کو بتانا کہ اگر کسی نے منّت مان کر کسی کو رب کے لئے مخصوص کیا ہو تو وہ اُسے ذیل کی رقم دے کر آزاد کر سکتا ہے (مستعمل سِکے مقدِس کے سِکوں کے برابر ہوں): 3 اُس آدمی کے لئے جس کی عمر 20 اور 60 سال کے درمیان ہے چاندی کے 50 سِکے، 4 اِسی عمر کی عورت کے لئے چاندی کے 30 سِکے، 5 اُس لڑکے کے لئے جس کی عمر 5 اور 20 سال کے درمیان ہو چاندی کے 20 سِکے، اِسی عمر کی لڑکی کے لئے چاندی کے 10 سِکے، 6 ایک ماہ سے لے کر 5 سال تک کے لڑکے کے لئے چاندی کے 5 سِکے، اِسی عمر کی لڑکی کے لئے چاندی کے 3 سِکے، 7 ساٹھ سال سے بڑے آدمی کے لئے چاندی کے 15 سِکے اور اِسی عمر کی عورت کے لئے چاندی کے 10 سِکے۔

8 اگر منّت ماننے والا مقررہ رقم ادا نہ کر سکے تو وہ مخصوص کئے ہوئے شخص کو امام کے پاس لے آئے۔ پھر امام ایسی رقم مقرر کرے جو منّت ماننے والا ادا کر سکے۔

9 اگر کسی نے منّت مان کر ایسا جانور مخصوص کیا جو رب کی قربانیوں کے لئے استعمال ہو سکتا ہے تو ایسا جانور مخصوص و مقدّس ہو جاتا ہے۔ 10 وہ اُسے بدل نہیں سکتا۔ نہ وہ اچھے جانور کی جگہ ناقص، نہ ناقص جانور کی جگہ اچھا جانور دے۔ اگر وہ ایک جانور دوسرے کی جگہ دے تو دونوں مخصوص و مقدّس ہو جاتے ہیں۔

11 اگر کسی نے منّت مان کر کوئی ناپاک جانور مخصوص کیا جو رب کی قربانیوں کے لئے استعمال نہیں ہو سکتا تو وہ اُس کو امام کے پاس لے آئے۔ 12 امام اُس کی رقم اُس کی اچھی اور بُری صفتوں کا لحاظ کر کے مقرر کرے۔ اِس مقررہ قیمت میں کمی بیشی نہیں ہو سکتی۔ 13 اگر منّت ماننے والا اُسے واپس خریدنا چاہے تو وہ مقررہ قیمت جمع 20 فیصد ادا کرے۔

14 اگر کوئی اپنا گھر رب کے لئے مخصوص و مقدّس کرے تو امام اُس کی اچھی اور بُری صفتوں کا لحاظ کر کے اُس کی رقم مقرر کرے۔ اِس مقررہ قیمت میں کمی بیشی نہیں ہو سکتی۔ 15 اگر گھر کو مخصوص کرنے والا اُسے واپس خریدنا چاہے تو وہ مقررہ رقم جمع 20 فیصد ادا کرے۔

16 اگر کوئی اپنی موروثی زمین میں سے کچھ رب کے لئے مخصوص و مقدّس کرے تو اُس کی قیمت اُس بیج کی مقدار کے مطابق مقرر کی جائے جو اُس میں بونا ہوتا ہے۔ جس کھیت میں 135 کلوگرام جَو کا بیج بویا

جائے اُس کی قیمت چاندی کے 50 سِکے ہو گی۔ [17] شرط یہ ہے کہ وہ اپنی زمین بحالی کے سال کے عین بعد مخصوص کرے۔ پھر اُس کی یہی قیمت مقرر کی جائے۔ [18] اگر زمین کا مالک اُسے بحالی کے سال کے کچھ دیر بعد مخصوص کرے تو امام اگلے بحالی کے سال تک رہنے والے سالوں کے مطابق زمین کی قیمت مقرر کرے۔ جتنے کم سال باقی ہیں اُتنی کم اُس کی قیمت ہو گی۔ [19] اگر مخصوص کرنے والا اپنی زمین واپس خریدنا چاہے تو وہ مقررہ قیمت جمع 20 فیصد ادا کرے۔ [20] اگر مخصوص کرنے والا اپنی زمین کو رب سے واپس خریدے بغیر اُسے کسی اَور کو بیچے تو اُسے واپس خریدنے کا حق ختم ہو جائے گا۔ [21] اگلے بحالی کے سال یہ زمین مخصوص و مقدّس رہے گی اور رب کی دائمی ملکیت ہو جائے گی۔ چنانچہ وہ امام کی ملکیت ہو گی۔

[22] اگر کوئی اپنا موروثی کھیت نہیں بلکہ اپنا خریدا ہوا کھیت رب کے لئے مخصوص کرے [23] تو امام اگلے بحالی کے سال تک رہنے والے سالوں کا لحاظ کر کے اُس کی قیمت مقرر کرے۔ کھیت کا مالک اُسی دن اُس کے پیسے ادا کرے۔ یہ پیسے رب کے لئے مخصوص و مقدّس ہوں گے۔ [24] بحالی کے سال میں یہ کھیت اُس شخص کے پاس واپس آئے گا جس نے اُسے بیچا تھا۔

[25] واپس خریدنے کے لئے مستعمل سِکے مقدِس کے سِکوں کے برابر ہوں۔ اُس کے چاندی کے سِکوں کا وزن 11 گرام ہے۔

[26] لیکن کوئی بھی کسی مویشی کا پہلوٹھا رب کے لئے مخصوص نہیں کر سکتا۔ وہ تو پہلے سے رب کے لئے مخصوص ہے۔ اِس میں کوئی فرق نہیں کہ وہ گائے، بَیل یا بھیڑ ہو۔ [27] اگر اُس نے کوئی ناپاک جانور مخصوص کیا ہو تو وہ اُسے مقررہ قیمت جمع 20 فیصد کے لئے واپس خرید سکتا ہے۔ اگر وہ اُسے واپس نہ خریدے تو وہ مقررہ قیمت کے لئے بیچا جائے۔

[28] لیکن اگر کسی نے اپنی ملکیت میں سے کچھ غیر مشروط طور پر رب کے لئے مخصوص کیا ہے تو اُسے بیچا یا واپس نہیں خریدا جا سکتا، خواہ وہ انسان، جانور یا زمین ہو۔ جو اِس طرح مخصوص کیا گیا ہو وہ رب کے لئے نہایت مقدّس ہے۔ [29] اِسی طرح جس شخص کو تباہی کے لئے مخصوص کیا گیا ہے اُس کا فدیہ نہیں دیا جا سکتا۔ لازم ہے کہ اُسے سزائے موت دی جائے۔

[30] ہر فصل کا دسواں حصہ رب کا ہے، چاہے وہ اناج ہو یا پھل۔ وہ رب کے لئے مخصوص و مقدّس ہے۔ [31] اگر کوئی اپنی فصل کا دسواں حصہ چھڑانا چاہتا ہے تو وہ اِس کے لئے اُس کی مقررہ قیمت جمع 20 فیصد دے۔ [32] اِسی طرح گائے بَیلوں اور بھیڑ بکریوں کا دسواں حصہ بھی رب کے لئے مخصوص و مقدّس ہے، ہر دسواں جانور جو گلہ بان کے ڈنڈے کے نیچے سے گزرے گا۔ [33] یہ جانور چننے سے پہلے اُن کا معائنہ نہ کیا جائے کہ کون سے جانور اچھے یا کمزور ہیں۔ یہ بھی نہ کرنا کہ دسویں حصے کے کسی جانور کے بدلے کوئی اَور جانور دیا جائے۔ اگر پھر بھی اُسے بدلا جائے تو دونوں جانور رب کے لئے مخصوص و مقدّس ہوں گے۔ اور اُنہیں واپس خریدا نہیں جا سکتا۔“

[34] یہ وہ احکام ہیں جو رب نے سینا پہاڑ پر موسیٰ کو اسرائیلیوں کے لئے دیئے۔

گِنتی

اسرائیلیوں کی پہلی مردم شماری

1 اسرائیلیوں کو مصر سے نکلے ہوئے ایک سال سے زیادہ عرصہ گزر گیا تھا۔ اب تک وہ دشتِ سینا میں تھے۔ دوسرے سال کے دوسرے مہینے کے پہلے دن رب ملاقات کے خیمے میں موسیٰ سے ہم کلام ہوا۔ اُس نے کہا،

2 ''تُو اور ہارون تمام اسرائیلیوں کی مردم شماری کنبوں اور آبائی گھرانوں کے مطابق کرنا۔ اُن تمام مردوں کی فہرست بنانا 3 جو کم از کم بیس سال کے اور جنگ لڑنے کے قابل ہوں۔ 4 اِس میں ہر قبیلے کے ایک خاندان کا سرپرست تمہاری مدد کرے۔ 5 یہ اُن کے نام ہیں:

روبن کے قبیلے سے اِلی صور بن شدیور،

6 شمعون کے قبیلے سے سلومی ایل بن صوری شدی،

7 یہوداہ کے قبیلے سے نحسون بن عمی نداب،

8 اِشکار کے قبیلے سے نتنی ایل بن ضُغر،

9 زبولون کے قبیلے سے اِلیاب بن حیلون،

10 یوسف کے بیٹے افرائیم کے قبیلے سے اِلی سمع بن عمی ہود،

یوسف کے بیٹے منسّی کے قبیلے سے جملی ایل بن فدا ہصور،

11 بن یمین کے قبیلے سے ابدان بن جدعونی،

12 دان کے قبیلے سے اخی عزر بن عمی شدی،

13 آشر کے قبیلے سے فجعی ایل بن عکران،

14 جد کے قبیلے سے اِلیاسف بن دعوایل،

15 نفتالی کے قبیلے سے اخیرع بن عینان۔''

16 یہی مرد جماعت سے اِس کام کے لئے بُلائے گئے۔ وہ اپنے قبیلوں کے راہنما اور کنبوں کے سرپرست تھے۔ 17 اِن کی مدد سے موسیٰ اور ہارون نے 18 اُسی دن پوری جماعت کو اکٹھا کیا۔ ہر اسرائیلی مرد جو کم از کم 20 سال کا تھا رجسٹر میں درج کیا گیا۔ رجسٹر کی ترتیب اُن کے کنبوں اور آبائی گھرانوں کے مطابق تھی۔

19 سب کچھ ویسا ہی کیا گیا جیسا رب نے حکم دیا تھا۔ موسیٰ نے سینا کے ریگستان میں لوگوں کی مردم شماری کی۔ نتیجہ یہ نکلا:

21-20 روبن کے قبیلے کے 46,500 مرد،

23-22 شمعون کے قبیلے کے 59,300 مرد،

25-24 جد کے قبیلے کے 45,650 مرد،

[27-26] یہوداہ کے قبیلے کے 74,600 مرد،
[29-28] اِشکار کے قبیلے کے 54,400 مرد،
[31-30] زبولون کے قبیلے کے 57,400 مرد،
[33-32] یوسف کے بیٹے افرائیم کے قبیلے کے 40,500 مرد،
[35-34] یوسف کے بیٹے منسّی کے قبیلے کے 32,200 مرد،
[37-36] بن یمین کے قبیلے کے 35,400 مرد،
[39-38] دان کے قبیلے کے 62,700 مرد،
[41-40] آشر کے قبیلے کے 41,500 مرد،
[43-42] نفتالی کے قبیلے کے 53,400 مرد۔

[44] موسیٰ، ہارون اور قبیلوں کے بارہ راہنماؤں نے اِن تمام آدمیوں کو گنا۔ [46-45] اُن کی پوری تعداد 6,03,550 تھی۔

[47] لیکن لاویوں کی مردم شماری نہ ہوئی، [48] کیونکہ رب نے موسیٰ سے کہا تھا، [49] ''اسرائیلیوں کی مردم شماری میں لاویوں کو شامل نہ کرنا۔ [50] اِس کے بجائے اُنہیں شریعت کی سکونت گاہ اور اُس کا سارا سامان سنبھالنے کی ذمہ داری دینا۔ وہ سفر کرتے وقت یہ خیمہ اور اُس کا سارا سامان اُٹھا کر لے جائیں، اُس کی خدمت کے لئے حاضر رہیں اور رُکتے وقت اُسے اپنے خیموں سے گھیرے رکھیں۔ [51] روانہ ہوتے وقت وہی خیمے کو سمیٹیں اور رُکتے وقت وہی اُسے لگائیں۔ اگر کوئی اَور اُس کے قریب آئے تو اُسے سزائے موت دی جائے گی۔ [52] باقی اسرائیلی خیمہ گاہ میں اپنے اپنے دستے کے مطابق اور اپنے اپنے عَلَم کے اردگرد اپنے خیمے لگائیں۔ [53] لیکن لاوی اپنے خیموں سے شریعت کی سکونت گاہ کو گھیر لیں تاکہ میرا غضب کسی غلط شخص کے نزدیک آنے سے اسرائیلیوں کی جماعت پر نازل نہ ہو جائے۔ یوں لاویوں کو شریعت کی سکونت گاہ کو سنبھالنا ہے۔''

[54] اسرائیلیوں نے ویسا ہی کیا جیسا رب نے موسیٰ کو حکم دیا تھا۔

خیمہ گاہ میں قبیلوں کی ترتیب

2 رب نے موسیٰ اور ہارون سے کہا [2] کہ اسرائیلی اپنے خیمے کچھ فاصلے پر ملاقات کے خیمے کے اردگرد لگائیں۔ ہر ایک اپنے اپنے عَلَم اور اپنے اپنے آبائی گھرانے کے نشان کے ساتھ خیمہ زن ہو۔

[3] اِن ہدایات کے مطابق مقدِس کے مشرق میں یہوداہ کا عَلَم تھا جس کے اردگرد تین دستے خیمہ زن تھے۔ پہلے، یہوداہ کا قبیلہ جس کا کمانڈر نحسون بن عمی نداب تھا، [4] اور جس کے لشکر کے 74,600 فوجی تھے۔ [5] دوسرے، اِشکار کا قبیلہ جس کا کمانڈر نتنی ایل بن صُغر تھا، [6] اور جس کے لشکر کے 54,400 فوجی تھے۔ [7] تیسرے، زبولون کا قبیلہ جس کا کمانڈر اِلیاب بن حیلون تھا [8] اور جس کے لشکر کے 57,400 فوجی تھے۔ [9] تینوں قبیلوں کے فوجیوں کی کُل تعداد 1,86,400 تھی۔ روانہ ہوتے وقت یہ آگے چلتے تھے۔

[10] مقدِس کے جنوب میں روبن کا عَلَم تھا جس کے اردگرد تین دستے خیمہ زن تھے۔ پہلے، روبن کا قبیلہ جس کا کمانڈر اِلی صور بن شدیور تھا، [11] اور جس کے 46,500 فوجی تھے۔ [12] دوسرے، شمعون کا قبیلہ جس کا کمانڈر سلومی ایل بن صوری شدی تھا، [13] اور جس کے 59,300 فوجی تھے۔ [14] تیسرے، جد کا قبیلہ جس کا کمانڈر اِلیاسف بن دعوایل تھا، [15] اور جس کے

45,650 فوجی تھے۔ [16] تینوں قبیلوں کے فوجیوں کی کُل تعداد 1,51,450 تھی۔ روانہ ہوتے وقت یہ مشرقی قبیلوں کے پیچھے چلتے تھے۔

[17] اِن جنوبی قبیلوں کے بعد لاوی ملاقات کا خیمہ اُٹھا کر قبیلوں کے عین بیچ میں چلتے تھے۔ قبیلے اُس ترتیب سے روانہ ہوتے تھے جس ترتیب سے وہ اپنے خیمے لگاتے تھے۔ ہر قبیلہ اپنے عَلَم کے پیچھے چلتا تھا۔

[18] مقدِس کے مغرب میں افرائیم کا عَلَم تھا جس کے اردگرد تین دستے خیمہ زن تھے۔ پہلے، افرائیم کا قبیلہ جس کا کمانڈر اِلی سمع بن عمی ہود تھا، [19] اور جس کے 40,500 فوجی تھے۔ [20] دوسرے، منسّی کا قبیلہ جس کا کمانڈر جملی ایل بن فدا ہصور تھا، [21] اور جس کے 32,200 فوجی تھے۔ [22] تیسرے، بن یمین کا قبیلہ جس کا کمانڈر ابدان بن جدعونی تھا، [23] اور جس کے 35,400 فوجی تھے۔ [24] تینوں قبیلوں کے فوجیوں کی کُل تعداد 1,08,100 تھی۔ روانہ ہوتے وقت یہ جنوبی قبیلوں کے پیچھے چلتے تھے۔

[25] مقدِس کے شمال میں دان کا عَلَم تھا جس کے اردگرد تین دستے خیمہ زن تھے۔ پہلے، دان کا قبیلہ جس کا کمانڈر اخی عزر بن عمی شدی تھا، [26] اور جس کے 62,700 فوجی تھے۔ [27] دوسرے، آشر کا قبیلہ جس کا کمانڈر فجعی ایل بن عکران تھا، [28] اور جس کے 41,500 فوجی تھے۔ [29] تیسرے، نفتالی کا قبیلہ جس کا کمانڈر اخیرع بن عینان تھا، [30] اور جس کے 53,400 فوجی تھے۔ [31] تینوں قبیلوں کی کُل تعداد 1,57,600 تھی۔ وہ آخر میں اپنا عَلَم اُٹھا کر روانہ ہوتے تھے۔

[32] پوری خیمہ گاہ کے فوجیوں کی کُل تعداد 6,03,550 تھی۔ [33] صرف لاوی اِس تعداد میں شامل نہیں تھے، کیونکہ رب نے موسیٰ کو حکم دیا تھا کہ اُن کی بھرتی نہ کی جائے۔

[34] یوں اسرائیلیوں نے سب کچھ اُن ہدایات کے مطابق کیا جو رب نے موسیٰ کو دی تھیں۔ اُن کے مطابق ہی وہ اپنے جھنڈوں کے اردگرد اپنے خیمے لگاتے تھے اور اُن کے مطابق ہی اپنے کنبوں اور آبائی گھرانوں کے ساتھ روانہ ہوتے تھے۔

ہارون کے بیٹے

3 یہ ہارون اور موسیٰ کے خاندان کا بیان ہے۔ اُس وقت کا ذکر ہے جب رب نے سینا پہاڑ پر موسیٰ سے بات کی۔ [2] ہارون کے چار بیٹے تھے۔ بڑا بیٹا ندب تھا، پھر ابیہو، اِلی عزر اور اِتمر۔ [3] یہ امام تھے جن کو مسح کر کے اِس خدمت کا اختیار دیا گیا تھا۔ [4] لیکن ندب اور ابیہو اُس وقت مر گئے جب اُنہوں نے دشتِ سینا میں رب کے حضور ناجائز آگ پیش کی۔ چونکہ وہ بےاولاد تھے اِس لئے ہارون کے جیتے جی صرف اِلی عزر اور اِتمر امام کی خدمت سرانجام دیتے تھے۔

لاویوں کی مقدِس میں ذمہ داری

[5] رب نے موسیٰ سے کہا، [6] ”لاوی کے قبیلے کو لا کر ہارون کی خدمت کرنے کی ذمہ داری دے۔ [7] اُنہیں اُس کے لئے اور پوری جماعت کے لئے ملاقات کے خیمے کی خدمات سنبھالنا ہے۔ [8] وہ ملاقات کے خیمے کا سامان سنبھالیں اور تمام اسرائیلیوں کے لئے مقدِس کے فرائض ادا کریں۔ [9] تمام اسرائیلیوں میں سے صرف لاویوں کو ہارون اور اُس کے بیٹوں کی خدمت کے لئے مقرر کر۔

10 لیکن صرف ہارون اور اُس کے بیٹوں کو امام کی حیثیت حاصل ہے۔ جو بھی باقیوں میں سے اُن کی ذمہ داریاں اُٹھانے کی کوشش کرے گا اُسے سزائے موت دی جائے گی۔''

11 رب نے موسیٰ سے یہ بھی کہا، 12 ''مَیں نے اسرائیلیوں میں سے لاویوں کو چن لیا ہے۔ وہ تمام اسرائیلی پہلوٹھوں کے عوض میرے لئے مخصوص ہیں، 13 کیونکہ تمام پہلوٹھے میرے ہی ہیں۔ جس دن مَیں نے مصر میں تمام پہلوٹھوں کو مار دیا اُس دن مَیں نے اسرائیل کے پہلوٹھوں کو اپنے لئے مخصوص کیا، خواہ وہ انسان کے تھے یا حیوان کے۔ وہ میرے ہی ہیں۔ مَیں رب ہوں۔''

لاویوں کی مردم شماری

14 رب نے سینا کے ریگستان میں موسیٰ سے کہا، 15 ''لاویوں کو گن کر اُن کے آبائی گھرانوں اور کنبوں کے مطابق رجسٹر میں درج کرنا۔ ہر بیٹے کو گننا ہے جو ایک ماہ یا اِس سے زائد کا ہے۔'' 16 موسیٰ نے ایسا ہی کیا۔

17 لاوی کے تین بیٹے جَیرسون، قِہات اور مِراری تھے۔ 18 جَیرسون کے دو کنبے اُس کے بیٹوں لِبنی اور سِمعی کے نام رکھتے تھے۔ 19 قِہات کے چار کنبے اُس کے بیٹوں عمرام، اِضہار، حبرون اور عُزی ایل کے نام رکھتے تھے۔ 20 مِراری کے دو کنبے اُس کے بیٹوں محلی اور مُوشی کے نام رکھتے تھے۔ غرض لاوی کے قبیلے کے کنبے اُس کے پوتوں کے نام رکھتے تھے۔

21 جَیرسون کے دو کنبوں بنام لِبنی اور سِمعی 22 کے 7,500 مرد تھے جو ایک ماہ یا اِس سے زائد کے تھے۔ 23 اُنہیں اپنے خیمے مغرب میں مقدِس کے پیچھے لگانے تھے۔ 24 اُن کا راہنما اِلیاسف بن لائیل تھا 25 اور وہ خیمے کو سنبھالتے تھے یعنی اُس کی پوششیں، خیمے کے دروازے کا پردہ، 26 خیمے اور قربان گاہ کی چاردیواری کے پردے، چاردیواری کے دروازے کا پردہ اور تمام رسّے۔ اِن چیزوں سے متعلق ساری خدمت اُن کی ذمہ داری تھی۔

27 قِہات کے چار کنبوں بنام عمرام، اِضہار، حبرون اور عُزی ایل 28 کے 8,600 مرد تھے جو ایک ماہ یا اِس سے زائد کے تھے اور جن کو مقدِس کی خدمت کرنی تھی۔ 29 اُنہیں اپنے ڈیرے مقدِس کے جنوب میں ڈالنے تھے۔ 30 اُن کا راہنما اِلی صفن بن عُزی ایل تھا، 31 اور وہ یہ چیزیں سنبھالتے تھے: عہد کا صندوق، میز، شمع دان، قربان گاہیں، وہ برتن اور ساز و سامان جو مقدِس میں استعمال ہوتا تھا اور مقدّس ترین کمرے کا پردہ۔ اِن چیزوں سے متعلق ساری خدمت اُن کی ذمہ داری تھی۔ 32 ہارون امام کا بیٹا اِلی عزر لاویوں کے تمام راہنماؤں پر مقرر تھا۔ وہ اُن تمام لوگوں کا انچارج تھا جو مقدِس کی دیکھ بھال کرتے تھے۔

33 مِراری کے دو کنبوں بنام محلی اور مُوشی 34 کے 6,200 مرد تھے جو ایک ماہ یا اِس سے زائد کے تھے۔ 35 اُن کا راہنما صوری ایل بن ابی خیل تھا۔ اُنہیں اپنے ڈیرے مقدِس کے شمال میں ڈالنے تھے، 36 اور وہ یہ چیزیں سنبھالتے تھے: خیمے کے تختے، اُس کے شہتیر، کھمبے، پائے اور اِس طرح کا سارا سامان۔ اِن چیزوں سے متعلق ساری خدمت اُن کی ذمہ داری تھی۔ 37 وہ چاردیواری کے کھمبے، پائے، میخیں اور رسّے بھی سنبھالتے تھے۔

38 موسیٰ، ہارون اور اُن کے بیٹوں کو اپنے ڈیرے مشرق میں مقدِس کے سامنے ڈالنے تھے۔ اُن کی ذمہ داری مقدِس میں بنی اسرائیل کے لئے خدمت کرنا تھی۔ اُن کے علاوہ جو بھی مقدِس میں داخل ہونے کی کوشش کرتا اُسے سزائے موت دینی تھی۔

39 اُن لاوی مردوں کی کُل تعداد جو ایک ماہ یا اِس سے زائد کے تھے 22,000 تھی۔ رب کے کہنے پر موسیٰ اور ہارون نے اُنہیں کنبوں کے مطابق گن کر رجسٹر میں درج کیا۔

لاوی کے قبیلے کے مرد پہلوٹھوں کے عوضی ہیں

40 رب نے موسیٰ سے کہا، ”تمام اسرائیلی پہلوٹھوں کو گننا جو ایک ماہ یا اِس سے زائد کے ہیں اور اُن کے نام رجسٹر میں درج کرنا۔ 41 اُن تمام پہلوٹھوں کی جگہ لاویوں کو میرے لئے مخصوص کرنا۔ اِسی طرح اسرائیلیوں کے مویشیوں کے پہلوٹھوں کی جگہ لاویوں کے مویشی میرے لئے مخصوص کرنا۔ مَیں رب ہوں۔“ 42 موسیٰ نے ایسا ہی کیا جیسا رب نے اُسے حکم دیا۔ اُس نے تمام اسرائیلی پہلوٹھے 43 جو ایک ماہ یا اِس سے زائد کے تھے گن لئے۔ اُن کی کُل تعداد 22,273 تھی۔

44 رب نے موسیٰ سے کہا، 45 ”مجھے تمام اسرائیلی پہلوٹھوں کی جگہ لاویوں کو پیش کرنا۔ اِسی طرح مجھے اسرائیلیوں کے مویشیوں کی جگہ لاویوں کے مویشی پیش کرنا۔ لاوی میرے ہی ہیں۔ مَیں رب ہوں۔ 46 لاویوں کی نسبت باقی اسرائیلیوں کے 273 پہلوٹھے زیادہ ہیں۔ اُن میں سے 47 ہر ایک کے عوض چاندی کے پانچ سِکے لے جو مقدِس کے وزن کے مطابق ہوں (فی سِکہ تقریباً 11 گرام)۔ 48 یہ پیسے ہارون اور اُس کے بیٹوں کو دینا۔“

49 موسیٰ نے ایسا ہی کیا۔ 50 یوں اُس نے چاندی کے 1,365 سِکے (تقریباً 16 کلو گرام) جمع کر کے 51 ہارون اور اُس کے بیٹوں کو دیئے، جس طرح رب نے اُسے حکم دیا تھا۔

قِہاتیوں کی ذمہ داریاں

4 رب نے موسیٰ اور ہارون سے کہا، 2 ”لاوی کے قبیلے میں سے قِہاتیوں کی مردم شماری اُن کے کنبوں اور آبائی گھرانوں کے مطابق کرنا۔ 3 اُن تمام مردوں کو رجسٹر میں درج کرنا جو 30 سے لے کر 50 سال کے ہیں اور ملاقات کے خیمے میں خدمت کرنے کے لئے آ سکتے ہیں۔ 4 قِہاتیوں کی خدمت مقدّس ترین کمرے کی دیکھ بھال ہے۔

5 جب خیمے کو سفر کے لئے سمیٹنا ہے تو ہارون اور اُس کے بیٹے داخل ہو کر مقدّس ترین کمرے کا پردہ اُتاریں اور اُسے شریعت کے صندوق پر ڈال دیں۔ 6 اِس پر وہ تخس کی کھالوں کا غلاف اور آخر میں پوری طرح نیلے رنگ کا کپڑا بچھائیں۔ اِس کے بعد وہ صندوق کو اُٹھانے کی لکڑیاں لگائیں۔

7 وہ اُس میز پر بھی نیلے رنگ کا کپڑا بچھائیں جس پر رب کو روٹی پیش کی جاتی ہے۔ اُس پر تھال، پیالے، مَے کی نذریں پیش کرنے کے برتن اور مرتبان رکھے جائیں۔ جو روٹی ہمیشہ میز پر ہوتی ہے وہ بھی اُس پر رہے۔ 8 ہارون اور اُس کے بیٹے اِن تمام چیزوں پر قرمزی رنگ کا کپڑا بچھا کر آخر میں اُن کے اوپر تخس کی کھالوں کا غلاف ڈالیں۔ اِس کے بعد وہ میز کو اُٹھانے کی لکڑیاں لگائیں۔

9 وہ شمع دان اور اُس کے سامان پر یعنی اُس کے چراغ، بتی کترنے کی قینچیوں، جلتے کوئلے کے چھوٹے برتنوں اور تیل کے برتنوں پر نیلے رنگ کا کپڑا رکھیں۔ 10 یہ سب کچھ وہ تخس کی کھالوں کے غلاف میں لپیٹیں اور اُسے اُٹھا کر لے جانے کے لئے ایک چوکھٹے پر رکھیں۔

11 وہ بخور جلانے کی سونے کی قربان گاہ پر بھی نیلے رنگ کا کپڑا بچھا کر اُس پر تخس کی کھالوں کا غلاف ڈالیں اور پھر اُسے اُٹھانے کی لکڑیاں لگائیں۔ 12 وہ سارا سامان جو مقدّس کمرے میں استعمال ہوتا ہے لے کر نیلے رنگ کے کپڑے میں لپیٹیں، اُس پر تخس کی کھالوں کا غلاف ڈالیں اور اُسے اُٹھا کر لے جانے کے لئے ایک چوکھٹے پر رکھیں۔

13 پھر وہ جانوروں کو جلانے کی قربان گاہ کو راکھ سے صاف کر کے اُس پر ارغوانی رنگ کا کپڑا بچھائیں۔ 14 اُس پر وہ قربان گاہ کی خدمت کے لئے سارا ضروری سامان رکھیں یعنی چھڑکاؤ کے کٹورے، جلتے ہوئے کوئلے کے برتن، بیلچے اور کانٹے۔ اِس سامان پر وہ تخس کی کھالوں کا غلاف ڈال کر قربان گاہ کو اُٹھانے کی لکڑیاں لگائیں۔

15 سفر کے لئے روانہ ہوتے وقت یہ سب کچھ اُٹھا کر لے جانا قِہاتیوں کی ذمہ داری ہے۔ لیکن لازم ہے کہ پہلے ہارون اور اُس کے بیٹے یہ تمام مقدّس چیزیں ڈھانپیں۔ قِہاتی اِن میں سے کوئی بھی چیز نہ چھوئیں ورنہ مر جائیں گے۔

16 ہارون امام کا بیٹا اِلی عزر پورے مقدّس خیمے اور اُس کے سامان کا انچارج ہو۔ اِس میں چراغوں کا تیل، بخور، غلہ کی روزانہ نذر اور مسح کا تیل بھی شامل ہے۔"

17 رب نے موسیٰ اور ہارون سے کہا، 18 "خبردار رہو کہ قِہات کے کنبے لاوی کے قبیلے میں سے مٹنے نہ پائیں۔ 19 چنانچہ جب وہ مقدّس ترین چیزوں کے پاس آئیں تو ہارون اور اُس کے بیٹے ہر ایک کو اُس سامان کے پاس لے جائیں جو اُسے اُٹھا کر لے جانا ہے تاکہ وہ نہ مریں بلکہ جیتے رہیں۔ 20 قِہاتی ایک لمحے کے لئے بھی مقدّس چیزیں دیکھنے کے لئے اندر نہ جائیں، ورنہ وہ مر جائیں گے۔"

جَیرسونیوں کی ذمہ داریاں

21 پھر رب نے موسیٰ سے کہا، 22 "جَیرسون کی اولاد کی مردم شماری بھی اُن کے آبائی گھرانوں اور کنبوں کے مطابق کرنا۔ 23 اُن تمام مردوں کو رجسٹر میں درج کرنا جو 30 سے لے کر 50 سال کے ہیں اور ملاقات کے خیمے میں خدمت کے لئے آ سکتے ہیں۔ 24 وہ یہ چیزیں اُٹھا کر لے جانے کے ذمہ دار ہیں: 25 ملاقات کا خیمہ، اُس کی چھت، چھت پر رکھی ہوئی تخس کی کھال کی پوشش، خیمے کے دروازے کا پردہ، 26 خیمے اور قربان گاہ کی چاردیواری کے پردے، چاردیواری کے دروازے کا پردہ، اُس کے رسّے اور اُسے لگانے کا باقی سامان۔ وہ اُن تمام کاموں کے ذمہ دار ہیں جو اِن چیزوں سے منسلک ہیں۔ 27 جَیرسونیوں کی پوری خدمت ہارون اور اُس کے بیٹوں کی ہدایات کے مطابق ہو۔ خبردار رہو کہ وہ سب کچھ عین ہدایات کے مطابق اُٹھا کر لے جائیں۔ 28 یہ سب ملاقات کے خیمے میں جَیرسونیوں کی ذمہ داریاں ہیں۔ اِس کام میں ہارون امام کا بیٹا اِتمر اُن پر مقرر ہے۔"

مِراریوں کی ذمہ داریاں

29 رب نے کہا، ”مِراری کی اولاد کی مردم شماری بھی اُن کے آبائی گھرانوں اور کنبوں کے مطابق کرنا۔ 30 اُن تمام مردوں کو رجسٹر میں درج کرنا جو 30 سے لے کر 50 سال کے ہیں اور ملاقات کے خیمے میں خدمت کے لئے آ سکتے ہیں۔ 31 وہ ملاقات کے خیمے کی یہ چیزیں اُٹھا کر لے جانے کے ذمہ دار ہیں: دیوار کے تختے، شہتیر، کھمبے اور پائے، 32 پھر خیمے کی چاردیواری کے کھمبے، پائے، میخیں، رسّے اور یہ چیزیں لگانے کا سامان۔ ہر ایک کو تفصیل سے بتانا کہ وہ کیا کیا اُٹھا کر لے جائے۔ 33 یہ سب کچھ مِراریوں کی ملاقات کے خیمے میں ذمہ داریوں میں شامل ہے۔ اِس کام میں ہارون امام کا بیٹا اِتمر اُن پر مقرر ہو۔“

لاویوں کی مردم شماری

34 موسیٰ، ہارون اور جماعت کے راہنماؤں نے قِہاتیوں کی مردم شماری اُن کے کنبوں اور آبائی گھرانوں کے مطابق کی۔ 35-37 اُنہوں نے اُن تمام مردوں کو رجسٹر میں درج کیا جو 30 سے لے کر 50 سال کے تھے اور جو ملاقات کے خیمے میں خدمت کر سکتے تھے۔ اُن کی کُل تعداد 2,750 تھی۔ موسیٰ اور ہارون نے سب کچھ ویسا ہی کیا جیسا رب نے موسیٰ کی معرفت فرمایا تھا۔ 38-41 پھر جَیرسونیوں کی مردم شماری اُن کے کنبوں اور آبائی گھرانوں کے مطابق ہوئی۔ خدمت کے لائق مردوں کی کُل تعداد 2,630 تھی۔ موسیٰ اور ہارون نے سب کچھ ویسا ہی کیا جیسا رب نے موسیٰ کے ذریعے فرمایا تھا۔ 42-45 پھر مِراریوں کی مردم شماری اُن کے کنبوں اور آبائی گھرانوں کے مطابق ہوئی۔ خدمت کے لائق مردوں کی کُل تعداد 3,200 تھی۔ موسیٰ اور ہارون نے سب کچھ ویسا ہی کیا جیسا رب نے موسیٰ کے ذریعے فرمایا تھا۔ 46-48 لاویوں کے اُن مردوں کی کُل تعداد 8,580 تھی جنہیں ملاقات کے خیمے میں خدمت کرنا اور سفر کرتے وقت اُسے اُٹھا کر لے جانا تھا۔

49 موسیٰ نے رب کے حکم کے مطابق ہر ایک کو اُس کی اپنی اپنی ذمہ داری سونپی اور اُسے بتایا کہ اُسے کیا کیا اُٹھا کر لے جانا ہے۔ یوں اُن کی مردم شماری رب کے اُس حکم کے عین مطابق کی گئی جو اُس نے موسیٰ کی معرفت دیا تھا۔

ناپاک لوگ خیمہ گاہ میں نہیں رہ سکتے

5 رب نے موسیٰ سے کہا، 2 ”اسرائیلیوں کو حکم دے کہ ہر اُس شخص کو خیمہ گاہ سے باہر کر دو جس کو وبائی جِلدی بیماری ہے، جس کے زخموں سے مائع نکلتا رہتا ہے یا جو کسی لاش کو چھونے سے ناپاک ہے۔ 3 خواہ مرد ہو یا عورت، سب کو خیمہ گاہ کے باہر بھیج دینا تاکہ وہ خیمہ گاہ کو ناپاک نہ کریں جہاں مَیں تمہارے درمیان سکونت کرتا ہوں۔“ 4 اسرائیلیوں نے ویسا ہی کیا جیسا رب نے موسیٰ کو کہا تھا۔ اُنہوں نے رب کے حکم کے عین مطابق اِس طرح کے تمام لوگوں کو خیمہ گاہ سے باہر کر دیا۔

غلط کام کا معاوضہ

5 رب نے موسیٰ سے کہا، 6 ”اسرائیلیوں کو ہدایت دینا کہ جو بھی کسی سے غلط سلوک کرے وہ میرے ساتھ بےوفائی کرتا ہے اور قصور وار ہے، خواہ مرد ہو یا عورت۔ 7 لازم ہے کہ وہ اپنا گناہ تسلیم کرے اور اُس کا

پورا معاوضہ دے بلکہ متاثرہ شخص کا نقصان پورا کرنے کے علاوہ 20 فیصد زیادہ دے۔ 8 لیکن اگر وہ شخص جس کا قصور کیا گیا تھا مر چکا ہو اور اُس کا کوئی وارث نہ ہو جو یہ معاوضہ وصول کر سکے تو پھر اُسے رب کو دینا ہے۔ امام کو یہ معاوضہ اُس مینڈھے کے علاوہ ملے گا جو قصور وار اپنے کفارہ کے لئے دے گا۔ 9-10 نیز امام کو اسرائیلیوں کی قربانیوں میں سے وہ کچھ ملنا ہے جو اُٹھانے والی قربانی کے طور پر اُسے دیا جاتا ہے۔ یہ حصہ صرف اماموں کو ہی ملنا ہے۔"

زنا کے شک پر اللہ کا فیصلہ

11 رب نے موسیٰ سے کہا، 12 "اسرائیلیوں کو بتانا، ہو سکتا ہے کہ کوئی شادی شدہ عورت بھٹک کر اپنے شوہر سے بےوفا ہو جائے اور 13 کسی اَور سے ہم بستر ہو کر ناپاک ہو جائے۔ اُس کے شوہر نے اُسے نہیں دیکھا، کیونکہ یہ پوشیدگی میں ہوا ہے اور نہ کسی نے اُسے پکڑا، نہ اِس کا کوئی گواہ ہے۔ 14 اگر شوہر کو اپنی بیوی کی وفاداری پر شک ہو اور وہ غیرت کھانے لگے، لیکن یقین سے نہیں کہہ سکتا کہ میری بیوی قصور وار ہے کہ نہیں 15 تو وہ اپنی بیوی کو امام کے پاس لے آئے۔ ساتھ ساتھ وہ اپنی بیوی کے لئے قربانی کے طور پر جَو کا ڈیڑھ کلو گرام بہترین میدہ لے آئے۔ اِس پر نہ تیل اُنڈیلا جائے، نہ بخور ڈالا جائے، کیونکہ غلہ کی یہ نذر غیرت کی نذر ہے جس کا مقصد ہے کہ پوشیدہ قصور ظاہر ہو جائے۔ 16 امام عورت کو قریب آنے دے اور رب کے سامنے کھڑا کرے۔ 17 وہ مٹی کا برتن مقدّس پانی سے بھر کر اُس میں مقدِس کے فرش کی کچھ خاک ڈالے۔ 18 پھر وہ عورت کو رب کو پیش کر کے اُس کے بال کھلوائے اور اُس کے ہاتھوں پر میدے کی نذر رکھے۔ امام کے اپنے ہاتھ میں کڑوے پانی کا وہ برتن ہو جو لعنت کا باعث ہے۔

19 پھر وہ عورت کو قسم کھلا کر کہے، 'اگر کوئی اَور آدمی آپ سے ہم بستر نہیں ہوا ہے اور آپ ناپاک نہیں ہوئی ہیں تو اِس کڑوے پانی کی لعنت کا آپ پر کوئی اثر نہ ہو۔ 20 لیکن اگر آپ بھٹک کر اپنے شوہر سے بےوفا ہو گئی ہیں اور کسی اَور سے ہم بستر ہو کر ناپاک ہو گئی ہیں 21 تو رب آپ کو آپ کی قوم کے سامنے لعنتی بنائے۔ آپ بانجھ ہو جائیں اور آپ کا پیٹ پھول جائے۔ 22 جب لعنت کا یہ پانی آپ کے پیٹ میں اُترے تو آپ بانجھ ہو جائیں اور آپ کا پیٹ پھول جائے۔' اِس پر عورت کہے، 'آمین، ایسا ہی ہو۔'

23 پھر امام یہ لعنت لکھ کر کاغذ کو برتن کے پانی میں یوں دھو دے کہ اُس پر لکھی ہوئی باتیں پانی میں گھل جائیں۔ 24 بعد میں وہ عورت کو یہ پانی پلائے تاکہ وہ اُس کے جسم میں جا کر اُسے لعنت پہنچائے۔ 25 لیکن پہلے امام اُس کے ہاتھوں میں سے غیرت کی قربانی لے کر اُسے غلہ کی نذر کے طور پر رب کے سامنے ہلائے اور پھر قربان گاہ کے پاس لے آئے۔ 26 اُس پر وہ مٹھی بھر یادگاری کی قربانی کے طور پر جلائے۔ اِس کے بعد وہ عورت کو پانی پلائے۔ 27 اگر وہ اپنے شوہر سے بےوفا تھی اور ناپاک ہو گئی ہے تو وہ بانجھ ہو جائے گی، اُس کا پیٹ پھول جائے گا اور وہ اپنی قوم کے سامنے لعنتی ٹھہرے گی۔ 28 لیکن اگر وہ پاک صاف ہے تو اُسے سزا نہیں دی جائے گی اور وہ بچے جنم دینے کے قابل رہے گی۔

29-30 چنانچہ ایسا ہی کرنا ہے جب شوہر غیرت کھائے

اور اُسے اپنی بیوی پر زنا کا شک ہو۔ بیوی کو قربان گاہ کے سامنے کھڑا کیا جائے اور امام یہ سب کچھ کرے۔ 31 اِس صورت میں شوہر بے قصور ٹھہرے گا، لیکن اگر اُس کی بیوی نے واقعی زنا کیا ہو تو اُسے اپنے گناہ کے نتیجے برداشت کرنے پڑیں گے۔‘‘

جو اپنے آپ کو مخصوص کرتے ہیں

6 رب نے موسیٰ سے کہا، 2 ’’اسرائیلیوں کو ہدایت دینا کہ اگر کوئی آدمی یا عورت مَنّت مان کر اپنے آپ کو ایک مقررہ وقت کے لئے رب کے لئے مخصوص کرے 3 تو وہ مَے یا کوئی اَور نشہ آور چیز نہ پیئے۔ نہ وہ انگور یا کسی اَور چیز کا سرکہ پیئے، نہ انگور کا رس۔ وہ انگور یا کشمش نہ کھائے۔ 4 جب تک وہ مخصوص ہے وہ انگور کی کوئی بھی پیداوار نہ کھائے، یہاں تک کہ انگور کے بیج یا چھلکے بھی نہ کھائے۔ 5 جب تک وہ اپنی مَنّت کے مطابق مخصوص ہے وہ اپنے بال نہ کٹوائے۔ جتنی دیر کے لئے اُس نے اپنے آپ کو رب کے لئے مخصوص کیا ہے اُتنی دیر تک وہ مقدّس ہے۔ اِس لئے وہ اپنے بال بڑھنے دے۔ 6 جب تک وہ مخصوص ہے وہ کسی لاش کے قریب نہ جائے، 7 چاہے وہ اُس کے باپ، ماں، بھائی یا بہن کی لاش کیوں نہ ہو۔ کیونکہ اِس سے وہ ناپاک ہو جائے گا جبکہ ابھی تک اُس کی مخصوصیت لمبے بالوں کی صورت میں نظر آتی ہے۔ 8 وہ اپنی مخصوصیت کے دوران رب کے لئے مخصوص و مقدّس ہے۔

9 اگر کوئی اچانک مر جائے جب مخصوص شخص اُس کے قریب ہو تو اُس کے مخصوص بال ناپاک ہو جائیں گے۔ ایسی صورت میں لازم ہے کہ وہ اپنے آپ کو پاک صاف کر کے ساتویں دن اپنے سر کو مُنڈوائے۔ 10 آٹھویں دن وہ دو قمریاں یا دو جوان کبوتر لے کر ملاقات کے خیمے کے دروازے پر آئے اور امام کو دے۔ 11 امام اِن میں سے ایک کو گناہ کی قربانی کے طور پر چڑھائے اور دوسرے کو بھسم ہونے والی قربانی کے طور پر۔ یوں وہ اُس کے لئے کفارہ دے گا جو لاش کے قریب ہونے سے ناپاک ہو گیا ہے۔ اُسی دن وہ اپنے سر کو دوبارہ مخصوص کرے 12 اور اپنے آپ کو مقررہ وقت کے لئے دوبارہ رب کے لئے مخصوص کرے۔ وہ قصور کی قربانی کے طور پر ایک سال کا بھیڑ کا بچہ پیش کرے۔ جتنے دن اُس نے پہلے مخصوصیت کی حالت میں گزارے ہیں وہ شمار نہیں کئے جا سکتے کیونکہ وہ مخصوصیت کی حالت میں ناپاک ہو گیا تھا۔ وہ دوبارہ پہلے دن سے شروع کرے۔

13 شریعت کے مطابق جب مخصوص شخص کا مقررہ وقت گزر گیا ہو تو پہلے اُسے ملاقات کے خیمے کے دروازے پر لایا جائے۔ 14 وہاں وہ رب کو بھسم ہونے والی قربانی کے لئے بھیڑ کا ایک بے عیب یک سالہ نر بچہ، گناہ کی قربانی کے لئے ایک بے عیب یک سالہ بھیڑ اور سلامتی کی قربانی کے لئے ایک بے عیب مینڈھا پیش کرے۔ 15 اِس کے علاوہ وہ ایک ٹوکری میں بےخمیری روٹیاں جن میں بہترین میدہ اور تیل ملایا گیا ہو اور بےخمیری روٹیاں جن پر تیل لگایا گیا ہو متعلقہ غلہ کی نذر اور مَے کی نذر کے ساتھ 16 رب کو پیش کرے۔ پہلے امام گناہ کی قربانی اور بھسم ہونے والی قربانی رب کے حضور چڑھائے۔ 17 پھر وہ مینڈھے کو بےخمیری روٹیوں کے ساتھ سلامتی کی قربانی کے طور پر پیش کرے۔ امام غلہ کی نذر اور مَے کی نذر بھی چڑھائے۔ 18 اِس دوران مخصوص شخص ملاقات کے خیمے پر اپنے مخصوص کئے

گئے سر کو مُنڈوا کر تمام بال سلامتی کی قربانی کی آگ میں پھینکے۔

[19] پھر امام مینڈھے کا ایک پکا ہوا شانہ اور ٹوکری میں سے دونوں قسموں کی ایک ایک روٹی لے کر مخصوص شخص کے ہاتھوں پر رکھے۔ [20] اِس کے بعد وہ یہ چیزیں واپس لے کر اُنہیں ہلانے کی قربانی کے طور پر رب کے سامنے ہلائے۔ یہ ایک مقدّس قربانی ہے جو امام کا حصہ ہے۔ سلامتی کی قربانی کا ہلایا ہوا سینہ اور اُٹھائی ہوئی ران بھی امام کا حصہ ہیں۔ قربانی کے اختتام پر مخصوص کئے ہوئے شخص کو مَے پینے کی اجازت ہے۔

[21] جو اپنے آپ کو رب کے لئے مخصوص کرتا ہے وہ ایسا ہی کرے۔ لازم ہے کہ وہ اِن ہدایات کے مطابق تمام قربانیاں پیش کرے۔ اگر گنجائش ہو تو وہ اَور بھی پیش کر سکتا ہے۔ بہر حال لازم ہے کہ وہ اپنی مَنت اور یہ ہدایات پوری کرے۔“

امام کی برکت

[22] رب نے موسیٰ سے کہا، [23] ”ہارون اور اُس کے بیٹوں کو بتا دینا کہ وہ اسرائیلیوں کو یوں برکت دیں،

[24] ’رب تجھے برکت دے اور تیری حفاظت کرے۔

[25] رب اپنے چہرے کا مہربان نور تجھ پر چمکائے اور تجھ پر رحم کرے۔

[26] رب کی نظرِ کرم تجھ پر ہو، اور وہ تجھے سلامتی بخشے۔‘

[27] یوں وہ میرا نام لے کر اسرائیلیوں کو برکت دیں۔ پھر مَیں اُنہیں برکت دوں گا۔“

مقدِس کی مخصوصیت کے ہدیئے

7 جس دن مقدِس مکمل ہوا اُسی دن موسیٰ نے اُسے مخصوص و مقدّس کیا۔ اِس کے لئے اُس نے خیمے، اُس کے تمام سامان، قربان گاہ اور اُس کے تمام سامان پر تیل چھڑکا۔ [2-3] پھر قبیلوں کے بارہ سردار مقدِس کے لئے ہدیئے لے کر آئے۔ یہ وہی راہنما تھے جنہوں نے مردم شماری کے وقت موسیٰ کی مدد کی تھی۔ اُنہوں نے چھت والی چھ بَیل گاڑیاں اور بارہ بَیل خیمے کے سامنے رب کو پیش کئے، دو دو سرداروں کی طرف سے ایک بَیل گاڑی اور ہر ایک سردار کی طرف سے ایک بَیل۔

[4] رب نے موسیٰ سے کہا، [5] ”یہ تحفے قبول کر کے ملاقات کے خیمے کے کام کے لئے استعمال کر۔ اُنہیں لاویوں میں اُن کی خدمت کی ضرورت کے مطابق تقسیم کرنا۔“ [6] چنانچہ موسیٰ نے بَیل گاڑیاں اور بَیل لاویوں کو دے دیئے۔ [7] اُس نے دو بَیل گاڑیاں چار بَیلوں سمیت جَیرسونیوں کو [8] اور چار بَیل گاڑیاں آٹھ بَیلوں سمیت مِراریوں کو دیں۔ مِراری ہارون امام کے بیٹے اِتمر کے تحت خدمت کرتے تھے۔ [9] لیکن موسیٰ نے قِہاتیوں کو نہ بَیل گاڑیاں اور نہ بَیل دیئے۔ وجہ یہ تھی کہ جو مقدّس چیزیں اُن کے سپرد تھیں وہ اُن کو کندھوں پر اُٹھا کر لے جاتی تھیں۔

[10] بارہ سردار قربان گاہ کی مخصوصیت کے موقع پر بھی ہدیئے لے آئے۔ اُنہوں نے اپنے ہدیئے قربان گاہ کے سامنے پیش کئے۔ [11] رب نے موسیٰ سے کہا، ”سردار بارہ دن کے دوران باری باری اپنے ہدیئے پیش کریں۔“

[12] پہلے دن یہوداہ کے سردار نحسون بن عمی نداب کی باری تھی۔ اُس کے ہدیئے یہ تھے: [13] چاندی کا تھال

جس کا وزن ڈیڑھ کلو گرام تھا اور چھڑکاؤ کا چاندی کا کٹورا جس کا وزن 800 گرام تھا۔ دونوں غلہ کی نذر کے لئے تیل کے ساتھ ملائے گئے بہترین میدے سے بھرے ہوئے تھے۔ 14 اِن کے علاوہ نحسون نے یہ چیزیں پیش کیں: سونے کا پیالہ جس کا وزن 110 گرام تھا اور جو بخور سے بھرا ہوا تھا، 15 ایک جوان بَیل، ایک مینڈھا، بھسم ہونے والی قربانی کے لئے بھیڑ کا ایک یک سالہ بچہ، 16 گناہ کی قربانی کے لئے ایک بکرا 17 اور سلامتی کی قربانی کے لئے دو بَیل، پانچ مینڈھے، پانچ بکرے اور بھیڑ کے پانچ یک سالہ بچے۔

23-18 اگلے گیارہ دن باقی سردار بھی یہی ہدیئے مقدِس کے پاس لے آئے۔ دوسرے دن اِشکار کے سردار نتنی ایل بن ضُغر کی باری تھی، 29-24 تیسرے دن زبولون کے سردار اِلیاب بن حیلون کی، 47-30 چوتھے دن روبن کے سردار اِلی صور بن شدیور کی، پانچویں دن شمعون کے سردار سلومی ایل بن صوری شدی کی، چھٹے دن جد کے سردار اِلیاسف بن دعوایل کی، 53-48 ساتویں دن افرائیم کے سردار اِلی سمع بن عمی ہود کی، 71-54 آٹھویں دن منسّی کے سردار جملی ایل بن فدا ہصور کی، نویں دن بن یمین کے سردار ابدان بن جدعونی کی، دسویں دن دان کے سردار اخی عزر بن عمی شدی کی، 83-72 گیارھویں دن آشر کے سردار فجعی ایل بن عکران کی اور بارھویں دن نفتالی کے سردار اخیرع بن عینان کی باری تھی۔

84 اسرائیل کے اِن سرداروں نے مل کر قربان گاہ کی مخصوصیت کے لئے چاندی کے 12 تھال، چھڑکاؤ کے چاندی کے 12 کٹورے اور سونے کے 12 پیالے پیش کئے۔ 85 ہر تھال کا وزن ڈیڑھ کلو گرام اور چھڑکاؤ کے ہر کٹورے کا وزن 800 گرام تھا۔ اِن چیزوں کا کُل وزن تقریباً 28 کلو گرام تھا۔ 86 بخور سے بھرے ہوئے سونے کے پیالوں کا کُل وزن تقریباً ڈیڑھ کلو گرام تھا (فی پیالہ 110 گرام)۔ 87 سرداروں نے مل کر بھسم ہونے والی قربانی کے لئے 12 جوان بَیل، 12 مینڈھے اور بھیڑ کے 12 یک سالہ بچے اُن کی غلہ کی نذروں سمیت پیش کئے۔ گناہ کی قربانی کے لئے اُنہوں نے 12 بکرے پیش کئے 88 اور سلامتی کی قربانی کے لئے 24 بَیل، 60 مینڈھے، 60 بکرے اور بھیڑ کے 60 یک سالہ بچے۔ اِن تمام جانوروں کو قربان گاہ کی مخصوصیت کے موقع پر چڑھایا گیا۔

89 جب موسیٰ ملاقات کے خیمے میں رب کے ساتھ بات کرنے کے لئے داخل ہوتا تھا تو وہ رب کی آواز عہد کے صندوق کے ڈھکنے پر سے یعنی دو کروبی فرشتوں کے درمیان سے سنتا تھا۔

شمع دان پر چراغ

8 رب نے موسیٰ سے کہا، 2 ''ہارون کو بتانا، 'تجھے سات چراغوں کو شمع دان پر یوں رکھنا ہے کہ وہ شمع دان کا سامنے والا حصہ روشن کریں'۔''

3 ہارون نے ایسا ہی کیا۔ جس طرح رب نے موسیٰ کو حکم دیا تھا اُسی طرح اُس نے چراغوں کو رکھ دیا تاکہ وہ سامنے والا حصہ روشن کریں۔ 4 شمع دان پائے سے لے کر اوپر کی کلیوں تک سونے کے ایک گھڑے ہوئے ٹکڑے کا بنا ہوا تھا۔ موسیٰ نے اُسے اُس نمونے کے عین مطابق بنوایا جو رب نے اُسے دکھایا تھا۔

لاویوں کی مخصوصیت

5 رب نے موسیٰ سے کہا، 6 ''لاویوں کو دیگر

اسرائیلیوں سے الگ کر کے پاک صاف کرنا۔ 7 اِس کے لئے گناہ سے پاک کرنے والا پانی اُن پر چھڑک کر اُنہیں حکم دینا کہ اپنے جسم کے پورے بال مُنڈواؤ اور اپنے کپڑے دھوؤ۔ یوں وہ پاک صاف ہو جائیں گے۔ 8 پھر وہ ایک جوان بَیل چنیں اور ساتھ کی غلہ کی نذر کے لئے تیل کے ساتھ ملایا گیا بہترین میدہ لیں۔ تُو خود بھی ایک جوان بَیل چن۔ وہ گناہ کی قربانی کے لئے ہو گا۔

9 اِس کے بعد لاویوں کو ملاقات کے خیمے کے سامنے کھڑا کر کے اسرائیل کی پوری جماعت کو وہاں جمع کرنا۔ 10 جب لاوی رب کے سامنے کھڑے ہوں تو باقی اسرائیلی اُن کے سروں پر اپنے ہاتھ رکھیں۔ 11 پھر ہارون لاویوں کو رب کے سامنے پیش کرے۔ اُنہیں اسرائیلیوں کی طرف سے ہلائی ہوئی قربانی کی حیثیت سے پیش کیا جائے تاکہ وہ رب کی خدمت کر سکیں۔ 12 پھر لاوی اپنے ہاتھ دونوں بَیلوں کے سروں پر رکھیں۔ ایک بَیل کو گناہ کی قربانی کے طور پر اور دوسرے کو بھسم ہونے والی قربانی کے طور پر چڑھاؤ تاکہ لاویوں کا کفارہ دیا جائے۔

13 لاویوں کو اِس طریقے سے ہارون اور اُس کے بیٹوں کے سامنے کھڑا کر کے رب کو ہلائی ہوئی قربانی کے طور پر پیش کرنا ہے۔ 14 اُنہیں باقی اسرائیلیوں سے الگ کرنے سے وہ میرا حصہ بنیں گے۔ 15 اِس کے بعد ہی وہ ملاقات کے خیمے میں آ کر خدمت کریں، کیونکہ اب وہ خدمت کرنے کے لائق ہیں۔ اُنہیں پاک صاف کر کے ہلائی ہوئی قربانی کے طور پر پیش کرنے کا سبب یہ ہے 16 کہ لاوی اسرائیلیوں میں سے وہ ہیں جو مجھے پورے طور پر دیئے گئے ہیں۔ مَیں نے اُنہیں اسرائیلیوں کے تمام پہلوٹھوں کی جگہ لے لیا ہے۔ 17 کیونکہ اسرائیل میں ہر پہلوٹھا میرا ہے، خواہ وہ انسان کا ہو یا حیوان کا۔ اُس دن جب مَیں نے مصریوں کے پہلوٹھوں کو مار دیا مَیں نے اسرائیل کے پہلوٹھوں کو اپنے لئے مخصوص و مقدّس کیا۔ 18 اِس سلسلے میں مَیں نے لاویوں کو اسرائیلیوں کے تمام پہلوٹھوں کی جگہ لے کر 19 اُنہیں ہارون اور اُس کے بیٹوں کو دیا ہے۔ وہ ملاقات کے خیمے میں اسرائیلیوں کی خدمت کریں اور اُن کے لئے کفارہ کا انتظام قائم رکھیں تاکہ جب اسرائیلی مقدِس کے قریب آئیں تو اُن کو وبا سے مارا نہ جائے۔“

20 موسیٰ، ہارون اور اسرائیلیوں کی پوری جماعت نے احتیاط سے رب کی لاویوں کے بارے میں ہدایات پر عمل کیا۔ 21 لاویوں نے اپنے آپ کو گناہوں سے پاک صاف کر کے اپنے کپڑوں کو دھویا۔ پھر ہارون نے اُنہیں رب کے سامنے ہلائی ہوئی قربانی کے طور پر پیش کیا اور اُن کا کفارہ دیا تاکہ وہ پاک ہو جائیں۔ 22 اِس کے بعد لاوی ملاقات کے خیمے میں آئے تاکہ ہارون اور اُس کے بیٹوں کے تحت خدمت کریں۔ یوں سب کچھ ویسا ہی کیا گیا جیسا رب نے موسیٰ کو حکم دیا تھا۔

23 رب نے موسیٰ سے یہ بھی کہا، 24 ”لاوی 25 سال کی عمر میں ملاقات کے خیمے میں اپنی خدمت شروع کریں 25 اور 50 سال کی عمر میں ریٹائر ہو جائیں۔ 26 اِس کے بعد وہ ملاقات کے خیمے میں اپنے بھائیوں کی مدد کر سکتے ہیں، لیکن خود خدمت نہیں کر سکتے۔ تجھے لاویوں کو اِن ہدایات کے مطابق اُن کی اپنی اپنی ذمہ داریاں دینی ہیں۔“

ریگستان میں عیدِ فسح

9 اسرائیلیوں کو مصر سے نکلے ایک سال ہو گیا تھا۔ دوسرے سال کے پہلے مہینے میں رب نے دشتِ سینا میں موسیٰ سے بات کی۔

2 ”لازم ہے کہ اسرائیلی عیدِ فسح کو مقررہ وقت پر منائیں، 3 یعنی اِس مہینے کے چودھویں دن، سورج کے غروب ہونے کے عین بعد۔ اُسے تمام قواعد کے مطابق منانا۔“ 4 چنانچہ موسیٰ نے اسرائیلیوں سے کہا کہ وہ عیدِ فسح منائیں، 5 اور اُنہوں نے ایسا ہی کیا۔ اُنہوں نے عیدِ فسح کو پہلے مہینے کے چودھویں دن سورج کے غروب ہونے کے عین بعد منایا۔ اُنہوں نے سب کچھ ویسا ہی کیا جیسا رب نے موسیٰ کو حکم دیا تھا۔

6 لیکن کچھ آدمی ناپاک تھے، کیونکہ اُنہوں نے لاش چھو لی تھی۔ اِس وجہ سے وہ اُس دن عیدِ فسح نہ منا سکے۔ وہ موسیٰ اور ہارون کے پاس آ کر 7 کہنے لگے، ”ہم نے لاش چھو لی ہے، اِس لئے ناپاک ہیں۔ لیکن ہمیں اِس سبب سے عیدِ فسح کو منانے سے کیوں روکا جائے؟ ہم بھی مقررہ وقت پر باقی اسرائیلیوں کے ساتھ رب کی قربانی پیش کرنا چاہتے ہیں۔“ 8 موسیٰ نے جواب دیا، ”یہاں میرے انتظار میں کھڑے رہو۔ مَیں معلوم کرتا ہوں کہ رب تمہارے بارے میں کیا حکم دیتا ہے۔“

9 رب نے موسیٰ سے کہا، 10 ”اسرائیلیوں کو بتا دینا کہ اگر تم یا تمہاری اولاد میں سے کوئی عیدِ فسح کے دوران لاش چھونے سے ناپاک ہو یا کسی دُور دراز علاقے میں سفر کر رہا ہو، تو بھی وہ عید منا سکتا ہے۔ 11 ایسا شخص اُسے عین ایک ماہ کے بعد منا کر لیلے کے ساتھ بےخمیری روٹی اور کڑوا ساگ پات کھائے۔ 12 کھانے میں سے کچھ بھی اگلی صبح تک باقی نہ رہے۔ جانور کی کوئی بھی ہڈی نہ توڑنا۔ منانے والا عیدِ فسح کے پورے فرائض ادا کرے۔ 13 لیکن جو پاک ہونے اور سفر نہ کرنے کے باوجود بھی عیدِ فسح کو نہ منائے اُسے اُس کی قوم میں سے مٹایا جائے، کیونکہ اُس نے مقررہ وقت پر رب کو قربانی پیش نہیں کی۔ اُس شخص کو اپنے گناہ کا نتیجہ بُھگتنا پڑے گا۔ 14 اگر کوئی پردیسی تمہارے درمیان رہتے ہوئے رب کے سامنے عیدِ فسح منانا چاہے تو اُسے اجازت ہے۔ شرط یہ ہے کہ وہ پورے فرائض ادا کرے۔ پردیسی اور دیسی کے لئے عیدِ فسح منانے کے فرائض ایک جیسے ہیں۔“

ملاقات کے خیمے پر بادل کا ستون

15 جس دن شریعت کے مقدّس خیمے کو کھڑا کیا گیا اُس دن بادل آ کر اُس پر چھا گیا۔ رات کے وقت بادل آگ کی صورت میں نظر آیا۔ 16 اِس کے بعد یہی صورتِ حال رہی کہ بادل اُس پر چھایا رہتا اور رات کے دوران آگ کی صورت میں نظر آتا۔ 17 جب بھی بادل خیمے پر سے اُٹھتا اسرائیلی روانہ ہو جاتے۔ جہاں بھی بادل اُتر جاتا وہاں اسرائیلی اپنے ڈیرے ڈالتے۔ 18 اسرائیلی رب کے حکم پر روانہ ہوتے اور اُس کے حکم پر ڈیرے ڈالتے۔ جب تک بادل مقدِس پر چھایا رہتا اُس وقت تک وہ وہیں ٹھہرتے۔ 19 کبھی کبھی بادل بڑی دیر تک خیمے پر ٹھہرا رہتا۔ تب اسرائیلی رب کا حکم مان کر روانہ نہ ہوتے۔ 20 کبھی کبھی بادل صرف دو چار دن کے لئے خیمے پر ٹھہرتا۔ پھر وہ رب کے حکم کے مطابق ہی ٹھہرتے اور روانہ ہوتے تھے۔ 21 کبھی کبھی بادل صرف شام سے لے کر صبح تک خیمے پر ٹھہرتا۔ جب وہ صبح

کے وقت اُٹھتا تو اسرائیلی بھی روانہ ہوتے تھے۔ جب بھی بادل اُٹھتا وہ بھی روانہ ہو جاتے۔ 22 جب تک بادل مقدّس خیمے پر چھایا رہتا اُس وقت تک اسرائیلی روانہ نہ ہوتے، چاہے وہ دو دن، ایک ماہ، ایک سال یا اِس سے زیادہ عرصہ مقدِس پر چھایا رہتا۔ لیکن جب وہ اُٹھتا تو اسرائیلی بھی روانہ ہو جاتے۔ 23 وہ رب کے حکم پر خیمے لگاتے اور اُس کے حکم پر روانہ ہوتے تھے۔ وہ ویسا ہی کرتے تھے جیسا رب موسیٰ کی معرفت فرماتا تھا۔

10 رب نے موسیٰ سے کہا، 2 ''چاندی کے دو بِگل گھڑ کر بنوا لے۔ اُنہیں جماعت کو جمع کرنے اور قبیلوں کو روانہ کرنے کے لئے استعمال کر۔ 3 جب دونوں کو دیر تک بجایا جائے تو پوری جماعت ملاقات کے خیمے کے دروازے پر آ کر تیرے سامنے جمع ہو جائے۔ 4 لیکن اگر ایک ہی بجایا جائے تو صرف کنبوں کے بزرگ تیرے سامنے جمع ہو جائیں۔ 5 اگر اُن کی آواز صرف تھوڑی دیر کے لئے سنائی دے تو مقدِس کے مشرق میں موجود قبیلے روانہ ہو جائیں۔ 6 پھر جب اُن کی آواز دوسری بار تھوڑی دیر کے لئے سنائی دے تو مقدِس کے جنوب میں موجود قبیلے روانہ ہو جائیں۔ جب اُن کی آواز تھوڑی دیر کے لئے سنائی دے تو یہ روانہ ہونے کا اعلان ہو گا۔ 7 اِس کے مقابلے میں جب اُن کی آواز دیر تک سنائی دے تو یہ اِس بات کا اعلان ہو گا کہ جماعت جمع ہو جائے۔

8 بِگل بجانے کی ذمہ داری ہارون کے بیٹوں یعنی اماموں کو دی جائے۔ یہ تمہارے اور آنے والی نسلوں کے لئے دائمی اصول ہو۔ 9 اُن کی آواز اُس وقت بھی تھوڑی دیر کے لئے سنا دو جب تم اپنے ملک میں کسی ظالم دشمن سے جنگ لڑنے کے لئے نکلو گے۔ تب رب تمہارا خدا تمہیں یاد کر کے دشمن سے بچائے گا۔

10 اِسی طرح اُن کی آواز مقدِس میں خوشی کے موقعوں پر سنائی دے یعنی مقررہ عیدوں اور نئے چاند کی عیدوں پر۔ اِن موقعوں پر وہ بھسم ہونے والی قربانیاں اور سلامتی کی قربانیاں چڑھاتے وقت بجائے جائیں۔ پھر تمہارا خدا تمہیں یاد کرے گا۔ مَیں رب تمہارا خدا ہوں۔''

سینا پہاڑ سے روانگی

11 اسرائیلیوں کو مصر سے نکلے ایک سال سے زائد عرصہ ہو چکا تھا۔ دوسرے سال کے بیسویں دن بادل ملاقات کے خیمے پر سے اُٹھا۔ 12 پھر اسرائیلی مقررہ ترتیب کے مطابق دشتِ سینا سے روانہ ہوئے۔ چلتے چلتے بادل فاران کے ریگستان میں اُتر آیا۔

13 اُس وقت وہ پہلی دفعہ اُس ترتیب سے روانہ ہوئے جو رب نے موسیٰ کی معرفت مقرر کی تھی۔ 14 پہلے یہوداہ کے قبیلے کے تین دستے اپنے عَلم کے تحت چل پڑے۔ تینوں کا کمانڈر نحسون بن عمی نداب تھا۔ 15 ساتھ چلنے والے قبیلے اِشکار کا کمانڈر نتنی ایل بن ضُغر تھا۔ 16 زبولون کا قبیلہ بھی ساتھ چلا جس کا کمانڈر اِلیاب بن حیلون تھا۔ 17 اِس کے بعد ملاقات کا خیمہ اُتارا گیا۔ جیرسونی اور مراری اُسے اُٹھا کر چل دیئے۔ 18 اِن لاویوں کے بعد روبن کے قبیلے کے تین دستے اپنے عَلم کے تحت چلنے لگے۔ تینوں کا کمانڈر اِلی صور بن شدیور تھا۔ 19 ساتھ چلنے والے قبیلے شمعون کا کمانڈر سلومی ایل بن صوری شدی تھا۔ 20 جد کا قبیلہ بھی ساتھ چلا جس کا کمانڈر اِلیاسف بن دعوایل تھا۔ 21 پھر لاویوں میں سے قہاتی مقدِس کا سامان اُٹھا کر روانہ ہوئے۔ لازم تھا کہ اُن

کے اگلی منزل پر پہنچنے تک ملاقات کا خیمہ لگا دیا گیا ہو۔ 22 اِس کے بعد افرائیم کے قبیلے کے تین دستے اپنے علَم کے تحت چل دیئے۔ اُن کا کمانڈر اِلی سمع بن عمی ہود تھا۔ 23 افرائیم کے ساتھ چلنے والے قبیلے منسّی کا کمانڈر جملی ایل بن فدا ہصور تھا۔ 24 بن یمین کا قبیلہ بھی ساتھ چلا جس کا کمانڈر ابدان بن جدعونی تھا۔ 25 آخر میں دان کے تین دستے عقبی محافظ کے طور پر اپنے علَم کے تحت روانہ ہوئے۔ اُن کا کمانڈر اخی عزر بن عمی شدی تھا۔ 26 دان کے ساتھ چلنے والے قبیلے آشر کا کمانڈر فجعی ایل بن عکران تھا۔ 27 نفتالی کا قبیلہ بھی ساتھ چلا جس کا کمانڈر اخیرع بن عینان تھا۔ 28 اسرائیلی اِسی ترتیب سے روانہ ہوئے۔

موسیٰ حوباب کو ساتھ چلنے پر مجبور کرتا ہے

29 موسیٰ نے اپنے مِدیانی سسر رعوایل یعنی یترو کے بیٹے حوباب سے کہا، ”ہم اُس جگہ کے لئے روانہ ہو رہے ہیں جس کا وعدہ رب نے ہم سے کیا ہے۔ ہمارے ساتھ چلیں! ہم آپ پر احسان کریں گے، کیونکہ رب نے اسرائیل پر احسان کرنے کا وعدہ کیا ہے۔“ 30 لیکن حوباب نے جواب دیا، ”مَیں ساتھ نہیں جاؤں گا بلکہ اپنے ملک اور رشتے داروں کے پاس واپس چلا جاؤں گا۔“ 31 موسیٰ نے کہا، ”مہربانی کر کے ہمیں نہ چھوڑیں۔ کیونکہ آپ ہی جانتے ہیں کہ ہم ریگستان میں کہاں کہاں اپنے ڈیرے ڈال سکتے ہیں۔ آپ ریگستان میں ہمیں راستہ دکھا سکتے ہیں۔ 32 اگر آپ ہمارے ساتھ جائیں تو ہم آپ کو اُس احسان میں شریک کریں گے جو رب ہم پر کرے گا۔“

عہد کے صندوق کا سفر

33 چنانچہ اُنہوں نے رب کے پہاڑ سے روانہ ہو کر تین دن سفر کیا۔ اِس دوران رب کا عہد کا صندوق اُن کے آگے آگے چلا تاکہ اُن کے لئے آرام کرنے کی جگہ معلوم کرے۔ 34 جب کبھی وہ روانہ ہوتے تو رب کا بادل دن کے وقت اُن کے اوپر رہتا۔ 35 صندوق کے روانہ ہوتے وقت موسیٰ کہتا، ”اے رب، اُٹھ۔ تیرے دشمن تتر بتر ہو جائیں۔ تجھ سے نفرت کرنے والے تیرے سامنے سے فرار ہو جائیں۔“ 36 اور جب بھی وہ رُک جاتا تو موسیٰ کہتا، ”اے رب، اسرائیل کے ہزاروں خاندانوں کے پاس واپس آ۔“

تبعیرہ میں رب کی آگ

11 ایک دن لوگ خوب شکایت کرنے لگے۔ جب یہ شکایتیں رب تک پہنچیں تو اُسے غصہ آیا اور اُس کی آگ اُن کے درمیان بھڑک اُٹھی۔ جلتے جلتے اُس نے خیمہ گاہ کا ایک کنارہ بھسم کر دیا۔ 2 لوگ مدد کے لئے موسیٰ کے پاس آ کر چلّانے لگے تو اُس نے رب سے دعا کی، اور آگ بجھ گئی۔ 3 اُس مقام کا نام تبعیرہ یعنی جلنا پڑ گیا، کیونکہ رب کی آگ اُن کے درمیان جل اُٹھی تھی۔

موسیٰ 70 راہنما چنتا ہے

4 اسرائیلیوں کے ساتھ جو اجنبی سفر کر رہے تھے وہ گوشت کھانے کی شدید آرزو کرنے لگے۔ تب اسرائیلی بھی رو پڑے اور کہنے لگے، ”کون ہمیں گوشت کھلائے گا؟ 5 مصر میں ہم مچھلی مفت کھا سکتے تھے۔ ہائے، وہاں کے کھیرے، تربوز، گندنے، پیاز اور لہسن

کتنے اچھے تھے! 6 لیکن اب تو ہماری جان سوکھ گئی ہے۔ یہاں بس مَن ہی مَن نظر آتا رہتا ہے۔“

7 مَن دھنئے کے دانوں کی مانند تھا، اور اُس کا رنگ گوگل کے گوند کی مانند تھا۔ 8-9 رات کے وقت وہ خیمہ گاہ میں اوس کے ساتھ زمین پر گرتا تھا۔ صبح کے وقت لوگ اِدھر اُدھر گھومتے پھرتے ہوئے اُسے جمع کرتے تھے۔ پھر وہ اُسے چکّی میں پیس کر یا اُکھلی میں کوٹ کر اُبالتے یا روٹی بناتے تھے۔ اُس کا ذائقہ ایسی روٹی کا سا تھا جس میں زیتون کا تیل ڈالا گیا ہو۔

10 تمام خاندان اپنے اپنے خیمے کے دروازے پر رونے لگے تو رب کو شدید غصہ آیا۔ اُن کا شور موسیٰ کو بھی بہت بُرا لگا۔ 11 اُس نے رب سے پوچھا، ”تُو نے اپنے خادم کے ساتھ اِتنا بُرا سلوک کیوں کیا؟ مَیں نے کس کام سے تجھے اِتنا ناراض کیا کہ تُو نے اِن تمام لوگوں کا بوجھ مجھ پر ڈال دیا؟ 12 کیا مَیں نے حاملہ ہو کر اِس پوری قوم کو جنم دیا کہ تُو مجھ سے کہتا ہے، ’اِسے اُس طرح اُٹھا کر لے چلنا جس طرح آیا شیرخوار بچے کو اُٹھا کر ہر جگہ ساتھ لئے پھرتی ہے۔ اِسی طرح اِسے اُس ملک میں لے جانا جس کا وعدہ مَیں نے قسم کھا کر اِن کے باپ دادا سے کیا ہے۔‘ 13 اے اللہ، مَیں اِن تمام لوگوں کو کہاں سے گوشت مہیا کروں؟ وہ میرے سامنے روتے رہتے ہیں کہ ہمیں کھانے کے لئے گوشت دو۔ 14 مَیں اکیلا اِن تمام لوگوں کی ذمہ داری نہیں اُٹھا سکتا۔ یہ بوجھ میرے لئے حد سے زیادہ بھاری ہے۔ 15 اگر تُو اِس پر اصرار کرے تو پھر بہتر ہے کہ ابھی مجھے مار دے تاکہ مَیں اپنی تباہی نہ دیکھوں۔“

16 جواب میں رب نے موسیٰ سے کہا، ”میرے پاس اسرائیل کے 70 بزرگ جمع کر۔ صرف ایسے لوگ چن جن کے بارے میں تجھے معلوم ہے کہ وہ لوگوں کے بزرگ اور نگہبان ہیں۔ اُنہیں ملاقات کے خیمے کے پاس لے آ۔ وہاں وہ تیرے ساتھ کھڑے ہو جائیں، 17 تو مَیں اُتر کر تیرے ساتھ ہم کلام ہوں گا۔ اُس وقت مَیں اُس روح میں سے کچھ لوں گا جو مَیں نے تجھ پر نازل کیا تھا اور اُسے اُن پر نازل کروں گا۔ تب وہ قوم کا بوجھ اُٹھانے میں تیری مدد کریں گے اور تُو اِس میں اکیلا نہیں رہے گا۔ 18 لوگوں کو بتانا، ’اپنے آپ کو مخصوص و مقدّس کرو، کیونکہ کل تم گوشت کھاؤ گے۔ رب نے تمہاری سنی جب تم رو پڑے کہ کون ہمیں گوشت کھلائے گا، مصر میں ہماری حالت بہتر تھی۔ اب رب تمہیں گوشت مہیا کرے گا اور تم اُسے کھاؤ گے۔ 19 تم اُسے نہ صرف ایک، دو یا پانچ دن کھاؤ گے بلکہ 10 یا 20 دن سے بھی زیادہ عرصے تک۔ 20 تم ایک پورا مہینہ خوب گوشت کھاؤ گے، یہاں تک کہ وہ تمہاری ناک سے نکلے گا اور تمہیں اُس سے گھن آئے گی۔ اور یہ اِس سبب سے ہو گا کہ تم نے رب کو جو تمہارے درمیان ہے رد کیا اور روتے روتے اُس کے سامنے کہا کہ ہم کیوں مصر سے نکلے‘۔“

21 لیکن موسیٰ نے اعتراض کیا، ”اگر قوم کے پیدل چلنے والے گنے جائیں تو چھ لاکھ ہیں۔ تُو کس طرح ہمیں ایک ماہ تک گوشت مہیا کرے گا؟ 22 کیا گائے بَیلوں یا بھیڑ بکریوں کو اِتنی مقدار میں ذبح کیا جا سکتا ہے کہ کافی ہو؟ اگر سمندر کی تمام مچھلیاں اُن کے لئے پکڑی جائیں تو کیا کافی ہوں گی؟“

23 رب نے کہا، ”کیا رب کا اختیار کم ہے؟ اب تُو خود دیکھ لے گا کہ میری باتیں درست ہیں کہ نہیں۔“

24 چنانچہ موسیٰ نے وہاں سے نکل کر لوگوں کو رب

کی یہ باتیں بتائیں۔ اُس نے اُن کے بزرگوں میں سے 70 کو چن کر اُنہیں ملاقات کے خیمے کے اردگرد کھڑا کر دیا۔ 25 تب رب بادل میں اُتر کر موسیٰ سے ہم کلام ہوا۔ جو روح اُس نے موسیٰ پر نازل کیا تھا اُس میں سے اُس نے کچھ لے کر اُن 70 بزرگوں پر نازل کیا۔ جب روح اُن پر آیا تو وہ نبوّت کرنے لگے۔ لیکن ایسا پھر کبھی نہ ہوا۔

26 اب ایسا ہوا کہ اِن ستر بزرگوں میں سے دو خیمہ گاہ میں رہ گئے تھے۔ اُن کے نام اِلداد اور میداد تھے۔ اُنہیں چنا تو گیا تھا لیکن وہ ملاقات کے خیمے کے پاس نہیں آئے تھے۔ اِس کے باوجود روح اُن پر بھی نازل ہوا اور وہ خیمہ گاہ میں نبوّت کرنے لگے۔ 27 ایک نوجوان بھاگ کر موسیٰ کے پاس آیا اور کہا، ”اِلداد اور میداد خیمہ گاہ میں ہی نبوّت کر رہے ہیں۔“

28 یشوع بن نون جو جوانی سے موسیٰ کا مددگار تھا بول اُٹھا، ”موسیٰ میرے آقا، اُنہیں روک دیں!“ 29 لیکن موسیٰ نے جواب دیا، ”کیا تُو میری خاطر غیرت کھا رہا ہے؟ کاش رب کے تمام لوگ نبی ہوتے اور وہ اُن سب پر اپنا روح نازل کرتا!“ 30 پھر موسیٰ اور اسرائیل کے بزرگ خیمہ گاہ میں واپس آئے۔

31 تب رب کی طرف سے زور دار ہَوا چلنے لگی جس نے سمندر کو پار کرنے والے بٹیروں کے غول دھکیل کر خیمہ گاہ کے اردگرد زمین پر پھینک دیئے۔ اُن کے غول تین فٹ اونچے اور خیمہ گاہ کے چاروں طرف 30 کلو میٹر تک پڑے رہے۔ 32 اُس پورے دن اور رات اور اگلے پورے دن لوگ نکل کر بٹیریں جمع کرتے رہے۔ ہر ایک نے کم از کم دس بڑی ٹوکریاں بھر لیں۔ پھر اُنہوں نے اُن کا گوشت خیمے کے اردگرد زمین پر پھیلا دیا تاکہ وہ خشک ہو جائے۔

33 لیکن گوشت کے پہلے ٹکڑے ابھی منہ میں تھے کہ رب کا غضب اُن پر آن پڑا، اور اُس نے اُن میں سخت وبا پھیلنے دی۔ 34 چنانچہ مقام کا نام قبروت ہتاوہ یعنی 'لالچ کی قبریں' رکھا گیا، کیونکہ وہاں اُنہوں نے اُن لوگوں کو دفن کیا جو گوشت کے لالچ میں آ گئے تھے۔

35 اِس کے بعد اسرائیلی قبروت ہتاوہ سے روانہ ہو کر حصیرات پہنچ گئے۔ وہاں وہ خیمہ زن ہوئے۔

مریم اور ہارون کی مخالفت

12 ایک دن مریم اور ہارون موسیٰ کے خلاف باتیں کرنے لگے۔ وجہ یہ تھی کہ اُس نے کوش کی ایک عورت سے شادی کی تھی۔ 2 اُنہوں نے پوچھا، ”کیا رب صرف موسیٰ کی معرفت بات کرتا ہے؟ کیا اُس نے ہم سے بھی بات نہیں کی؟“ رب نے اُن کی یہ باتیں سنیں۔

3 لیکن موسیٰ نہایت حلیم تھا۔ دنیا میں اُس جیسا حلیم کوئی نہیں تھا۔ 4 اچانک رب موسیٰ، ہارون اور مریم سے مخاطب ہوا، ”تم تینوں باہر نکل کر ملاقات کے خیمے کے پاس آؤ۔“

تینوں وہاں پہنچے۔ 5 تب رب بادل کے ستون میں اُتر کر ملاقات کے خیمے کے دروازے پر کھڑا ہوا۔ اُس نے ہارون اور مریم کو بُلایا تو دونوں آئے۔ 6 اُس نے کہا، ”میری بات سنو۔ جب تمہارے درمیان نبی ہوتا ہے تو مَیں اپنے آپ کو رویا میں اُس پر ظاہر کرتا ہوں یا خواب میں اُس سے مخاطب ہوتا ہوں۔ 7 لیکن میرے خادم موسیٰ کی اَور بات ہے۔ اُسے مَیں نے اپنے پورے گھرانے پر مقرر کیا ہے۔ 8 اُس سے مَیں رُوبرُو ہم کلام

ہوتا ہوں۔ اُس سے مَیں معموں کے ذریعے نہیں بلکہ صاف صاف بات کرتا ہوں۔ وہ رب کی صورت دیکھتا ہے۔ تو پھر تم میرے خادم کے خلاف باتیں کرنے سے کیوں نہ ڈرے؟“

9 رب کا غضب اُن پر آن پڑا، اور وہ چلا گیا۔ 10 جب بادل کا ستون خیمے سے دُور ہوا تو مریم کی جِلد برف کی مانند سفید تھی۔ وہ کوڑھ کا شکار ہو گئی تھی۔ ہارون اُس کی طرف مُڑا تو اُس کی حالت دیکھی 11 اور موسیٰ سے کہا، ”میرے آقا، مہربانی کر کے ہمیں اِس گناہ کی سزا نہ دیں جو ہماری حماقت کے باعث سرزد ہوا ہے۔ 12 مریم کو اِس حالت میں نہ چھوڑیں۔ وہ تو ایسے بچے کی مانند ہے جو مُردہ پیدا ہوا ہو، جس کے جسم کا آدھا حصہ گل چکا ہو۔“

13 تب موسیٰ نے پکار کر رب سے کہا، ”اے اللہ، مہربانی کر کے اُسے شفا دے۔“ 14 رب نے جواب میں موسیٰ سے کہا، ”اگر مریم کا باپ اُس کے منہ پر تھوکتا تو کیا وہ پورے ہفتے تک شرم محسوس نہ کرتی؟ اُسے ایک ہفتے کے لئے خیمہ گاہ کے باہر بند رکھ۔ اِس کے بعد اُسے واپس لایا جا سکتا ہے۔“

15 چنانچہ مریم کو ایک ہفتے کے لئے خیمہ گاہ کے باہر بند رکھا گیا۔ لوگ اُس وقت تک سفر کے لئے روانہ نہ ہوئے جب تک اُسے واپس نہ لایا گیا۔ 16 جب وہ واپس آئی تو اسرائیلی حصیرات سے روانہ ہو کر فاران کے ریگستان میں خیمہ زن ہوئے۔

ملکِ کنعان میں اسرائیلی جاسوس

13 پھر رب نے موسیٰ سے کہا، 2 ”کچھ آدمی ملکِ کنعان کا جائزہ لینے کے لئے بھیج دے، کیونکہ مَیں اُسے اسرائیلیوں کو دینے کو ہوں۔ ہر قبیلے میں سے ایک راہنما کو چن کر بھیج دے۔“

3 موسیٰ نے رب کے کہنے پر اُنہیں دشتِ فاران سے بھیجا۔ سب اسرائیلی راہنما تھے۔ 4 اُن کے نام یہ ہیں:

روبن کے قبیلے سے سموع بن زکور،
5 شمعون کے قبیلے سے سافط بن حوری،
6 یہوداہ کے قبیلے سے کالب بن یفُنّہ،
7 اِشکار کے قبیلے سے اِجال بن یوسف،
8 افرائیم کے قبیلے سے ہوسیع بن نون،
9 بن یمین کے قبیلے سے فلطی بن رفُو،
10 زبولون کے قبیلے سے جدی ایل بن سودی،
11 یوسف کے بیٹے منسّی کے قبیلے سے جدی بن سُوسی،
12 دان کے قبیلے سے عمی ایل بن جملّی،
13 آشر کے قبیلے سے ستور بن میکائیل،
14 نفتالی کے قبیلے سے نخبی بن وُفسی،
15 جد کے قبیلے سے جیُو ایل بن ماکی۔

16 موسیٰ نے اِن ہی بارہ آدمیوں کو ملک کا جائزہ لینے کے لئے بھیجا۔ اُس نے ہوسیع کا نام یشوع یعنی ’رب نجات ہے‘ میں بدل دیا۔

17 اُنہیں رُخصت کرنے سے پہلے اُس نے کہا، ”دشتِ نجب سے گزر کر پہاڑی علاقے تک پہنچو۔ 18 معلوم کرو کہ یہ کس طرح کا ملک ہے اور اُس کے باشندے کیسے ہیں۔ کیا وہ طاقت ور ہیں یا کمزور، تعداد میں کم ہیں یا زیادہ؟ 19 جس ملک میں وہ بستے ہیں کیا وہ اچھا ہے کہ نہیں؟ وہ کس قسم کے شہروں میں رہتے ہیں؟ کیا اُن کی چاردیواریاں ہیں کہ نہیں؟ 20 ملک کی زمین زرخیز ہے یا بنجر؟ اُس میں درخت ہیں کہ نہیں؟

اور جرأت کر کے ملک کا کچھ پھل چن کر لے آؤ۔“ اُس وقت پہلے انگور پک گئے تھے۔

21 چنانچہ اِن آدمیوں نے سفر کر کے دشتِ صین سے رحوب تک ملک کا جائزہ لیا۔ رحوب لبو حمات کے قریب ہے۔ 22 وہ دشتِ نجب سے گزر کر حبرون پہنچے جہاں عناق کے بیٹے اخی مان، سیسی اور تلمی رہتے تھے۔ (حبرون کو مصر کے شہر ضُعن سے سات سال پہلے تعمیر کیا گیا تھا)۔ 23 جب وہ وادیٔ اِسکال تک پہنچے تو اُنہوں نے ایک ڈالی کاٹ لی جس پر انگور کا گچھا لگا ہوا تھا۔ دو آدمیوں نے یہ انگور، کچھ انار اور کچھ انجیر لاٹھی پر لٹکائے اور اُسے اُٹھا کر چل پڑے۔ 24 اُس جگہ کا نام اُس گچھے کے سبب سے جو اسرائیلیوں نے وہاں سے کاٹ لیا اِسکال یعنی گچھا رکھا گیا۔

25 چالیس دن تک ملک کا کھوج لگاتے لگاتے وہ لوٹ آئے۔ 26 وہ موسیٰ، ہارون اور اسرائیل کی پوری جماعت کے پاس آئے جو دشتِ فاران میں قادس کی جگہ پر انتظار کر رہے تھے۔ وہاں اُنہوں نے سب کچھ بتایا جو اُنہوں نے معلوم کیا تھا اور اُنہیں وہ پھل دکھائے جو لے کر آئے تھے۔ 27 اُنہوں نے موسیٰ کو رپورٹ دی، ”ہم اُس ملک میں گئے جہاں آپ نے ہمیں بھیجا تھا۔ واقعی اُس ملک میں دودھ اور شہد کی کثرت ہے۔ یہاں ہمارے پاس اُس کے کچھ پھل بھی ہیں۔ 28 لیکن اُس کے باشندے طاقت ور ہیں۔ اُن کے شہروں کی فصیلیں ہیں، اور وہ نہایت بڑے ہیں۔ ہم نے وہاں عناق کی اولاد بھی دیکھی۔ 29 عمالیقی دشتِ نجب میں رہتے ہیں جبکہ حِتّی، یبوسی اور اموری پہاڑی علاقے میں آباد ہیں۔ کنعانی ساحلی علاقے اور دریائے یردن کے کنارے کنارے بستے ہیں۔“

30 کالب نے موسیٰ کے سامنے جمع شدہ لوگوں کو اشارہ کیا کہ وہ خاموش ہو جائیں۔ پھر اُس نے کہا، ”آئیں، ہم ملک میں داخل ہو جائیں اور اُس پر قبضہ کر لیں، کیونکہ ہم یقیناً یہ کرنے کے قابل ہیں۔“ 31 لیکن دوسرے آدمیوں نے جو اُس کے ساتھ ملک کو دیکھنے گئے تھے کہا، ”ہم اُن لوگوں پر حملہ نہیں کر سکتے، کیونکہ وہ ہم سے طاقت ور ہیں۔“ 32 اُنہوں نے اسرائیلیوں کے درمیان اُس ملک کے بارے میں غلط افواہیں پھیلائیں جس کی تفتیش اُنہوں نے کی تھی۔ اُنہوں نے کہا، ”جس ملک میں سے ہم گزرے تاکہ اُس کا جائزہ لیں وہ اپنے باشندوں کو ہڑپ کر لیتا ہے۔ جو بھی اُس میں رہتا ہے نہایت دراز قد ہے۔ 33 ہم نے وہاں دیو قامت افراد بھی دیکھے۔ (عناق کے بیٹے دیو قامت افراد کی اولاد تھے)۔ اُن کے سامنے ہم اپنے آپ کو ٹڈی جیسا محسوس کر رہے تھے، اور ہم اُن کی نظر میں ایسے تھے بھی۔“

لوگ کنعان میں داخل نہیں ہونا چاہتے

14 اُس رات تمام لوگ چیخیں مار مار کر روتے رہے۔ 2 سب موسیٰ اور ہارون کے خلاف بڑبڑانے لگے۔ پوری جماعت نے اُن سے کہا، ”کاش ہم مصر یا اِس ریگستان میں مر گئے ہوتے! 3 رب ہمیں کیوں اُس ملک میں لے جا رہا ہے؟ کیا اِس لئے کہ دشمن ہمیں تلوار سے قتل کرے اور ہمارے بال بچوں کو لُوٹ لے؟ کیا بہتر نہیں ہو گا کہ ہم مصر واپس جائیں؟“ 4 اُنہوں نے ایک دوسرے سے کہا، ”آؤ، ہم راہنما چن کر مصر واپس چلے جائیں۔“

5 تب موسیٰ اور ہارون پوری جماعت کے سامنے منہ

کے بل گرے۔ 6 لیکن یشوع بن نون اور کالب بن یفُنّہ باقی دس جاسوسوں سے فرق تھے۔ پریشانی کے عالم میں اُنہوں نے اپنے کپڑے پھاڑ کر 7 پوری جماعت سے کہا، ”جس ملک میں سے ہم گزرے اور جس کی تفتیش ہم نے کی وہ نہایت ہی اچھا ہے۔ 8 اگر رب ہم سے خوش ہے تو وہ ضرور ہمیں اُس ملک میں لے جائے گا جس میں دودھ اور شہد کی کثرت ہے۔ وہ ہمیں ضرور یہ ملک دے گا۔ 9 رب سے بغاوت مت کرنا۔ اُس ملک کے رہنے والوں سے نہ ڈریں۔ ہم اُنہیں ہڑپ کر جائیں گے۔ اُن کی پناہ اُن سے جاتی رہی ہے جبکہ رب ہمارے ساتھ ہے۔ چنانچہ اُن سے مت ڈریں۔“

10 یہ سن کر پوری جماعت اُنہیں سنگسار کرنے کے لئے تیار ہوئی۔ لیکن اچانک رب کا جلال ملاقات کے خیمے پر ظاہر ہوا، اور تمام اسرائیلیوں نے اُسے دیکھا۔ 11 رب نے موسیٰ سے کہا، ”یہ لوگ مجھے کب تک حقیر جانیں گے؟ وہ کب تک مجھ پر ایمان رکھنے سے انکار کریں گے اگرچہ مَیں نے اُن کے درمیان اِتنے معجزے کئے ہیں؟ 12 مَیں اُنہیں وبا سے مار ڈالوں گا اور اُنہیں رُوئے زمین پر سے مٹا دوں گا۔ اُن کی جگہ مَیں تجھ سے ایک قوم بناؤں گا جو اُن سے بڑی اور طاقت ور ہو گی۔“

13 لیکن موسیٰ نے رب سے کہا، ”پھر مصری یہ سن لیں گے! کیونکہ تُو نے اپنی قدرت سے اِن لوگوں کو مصر سے نکال کر یہاں تک پہنچایا ہے۔ 14 مصری یہ بات کنعان کے باشندوں کو بتائیں گے۔ یہ لوگ پہلے سے سن چکے ہیں کہ رب اِس قوم کے ساتھ ہے، کہ تجھے رُوبرُو دیکھا جاتا ہے، کہ تیرا بادل اُن کے اوپر ٹھہرا رہتا ہے، اور کہ تُو دن کے وقت بادل کے ستون میں اور رات کو آگ کے ستون میں اِن کے آگے آگے چلتا ہے۔ 15 اگر تُو ایک دم اِس پوری قوم کو تباہ کر ڈالے تو باقی قومیں یہ سن کر کہیں گی، 16 ’رب اِن لوگوں کو اُس ملک میں لے جانے کے قابل نہیں تھا جس کا وعدہ اُس نے اُن سے قسم کھا کر کیا تھا۔ اِسی لئے اُس نے اُنہیں ریگستان میں ہلاک کر دیا۔‘ 17 اے رب، اب اپنی قدرت یوں ظاہر کر جس طرح تُو نے فرمایا ہے۔ کیونکہ تُو نے کہا، 18 ’رب تحمل اور شفقت سے بھرپور ہے۔ وہ گناہ اور نافرمانی معاف کرتا ہے، لیکن ہر ایک کو اُس کی مناسب سزا بھی دیتا ہے۔ جب والدین گناہ کریں تو اُن کی اولاد کو بھی تیسری اور چوتھی پشت تک سزا کے نتائج بھگتنے پڑیں گے۔‘ 19 اِن لوگوں کا قصور اپنی عظیم شفقت کے مطابق معاف کر۔ اُنہیں اُس طرح معاف کر جس طرح تُو اُنہیں مصر سے نکلتے وقت اب تک معاف کرتا رہا ہے۔“

20 رب نے جواب دیا، ”تیرے کہنے پر مَیں نے اُنہیں معاف کر دیا ہے۔ 21 اِس کے باوجود میری حیات کی قسم اور میرے جلال کی قسم جو پوری دنیا کو معمور کرتا ہے، 22 اِن لوگوں میں سے کوئی بھی اُس ملک میں داخل نہیں ہو گا۔ اُنہوں نے میرا جلال اور میرے معجزے دیکھے ہیں جو مَیں نے مصر اور ریگستان میں کر دکھائے ہیں۔ تو بھی اُنہوں نے دس دفعہ مجھے آزمایا اور میری نہ سنی۔ 23 اُن میں سے ایک بھی اُس ملک کو نہیں دیکھے گا جس کا وعدہ مَیں نے قسم کھا کر اُن کے باپ دادا سے کیا تھا۔ جس نے بھی مجھے حقیر جانا ہے وہ کبھی اُسے نہیں دیکھے گا۔ 24 صرف میرا خادم کالب مختلف ہے۔ اُس کی روح فرق ہے۔ وہ پورے دل سے میری پیروی کرتا ہے، اِس لئے مَیں اُسے اُس ملک میں لے

جاؤں گا جس میں اُس نے سفر کیا ہے۔ اُس کی اولاد ملک میراث میں پائے گی۔ 25 لیکن فی الحال عمالیقی اور کنعانی اُس کی وادیوں میں آباد رہیں گے۔ چنانچہ کل مُڑ کر واپس چلو۔ ریگستان میں بحرِ قُلزم کی طرف روانہ ہو جاؤ۔"

26 رب نے موسیٰ اور ہارون سے کہا، 27 "یہ شریر جماعت کب تک میرے خلاف بڑبڑاتی رہے گی؟ اُن کے گلے شکوے مجھ تک پہنچ گئے ہیں۔ 28 اِس لئے اُنہیں بتاؤ، 'رب فرماتا ہے کہ میری حیات کی قسم، مَیں تمہارے ساتھ وہی کچھ کروں گا جو تم نے میرے سامنے کہا ہے۔ 29 تم اِس ریگستان میں مر کر یہیں پڑے رہو گے، ہر ایک جو 20 سال یا اِس سے زائد کا ہے، جو مردم شماری میں گنا گیا اور جو میرے خلاف بڑبڑایا۔ 30 گو مَیں نے ہاتھ اُٹھا کر قسم کھائی تھی کہ مَیں تجھے اُس میں بساؤں گا تم میں سے کوئی بھی اُس ملک میں داخل نہیں ہو گا۔ صرف کالب بن یفُنّہ اور یشوع بن نون داخل ہوں گے۔ 31 تم نے کہا تھا کہ دشمن ہمارے بچوں کو لُوٹ لیں گے۔ لیکن اُن ہی کو مَیں اُس ملک میں لے جاؤں گا جسے تم نے رد کیا ہے۔ 32 لیکن تم خود داخل نہیں ہو گے۔ تمہاری لاشیں اِس ریگستان میں پڑی رہیں گی۔ 33 تمہارے بچے 40 سال تک یہاں ریگستان میں گلہ بان ہوں گے۔ اُنہیں تمہاری بےوفائی کے سبب سے اُس وقت تک تکلیف اُٹھانی پڑے گی جب تک تم میں سے آخری شخص مر نہ گیا ہو۔ 34 تم نے چالیس دن کے دوران اُس ملک کا جائزہ لیا۔ اب تمہیں چالیس سال تک اپنے گناہوں کا نتیجہ بھگتنا پڑے گا۔ تب تمہیں پتا چلے گا کہ اِس کا کیا مطلب ہے کہ مَیں تمہاری مخالفت کرتا ہوں۔ 35 مَیں، رب نے یہ بات فرمائی ہے۔ مَیں یقیناً یہ سب کچھ اُس ساری شریر جماعت کے ساتھ کروں گا جس نے مل کر میری مخالفت کی ہے۔ اِسی ریگستان میں وہ ختم ہو جائیں گے، یہیں مر جائیں گے'۔"

36-37 جن آدمیوں کو موسیٰ نے ملک کا جائزہ لینے کے لئے بھیجا تھا، رب نے اُنہیں فوراً مہلک وبا سے مار ڈالا، کیونکہ اُن کے غلط افواہیں پھیلانے سے پوری جماعت بڑبڑانے لگی تھی۔ 38 صرف یشوع بن نون اور کالب بن یفُنّہ زندہ رہے۔

39 جب موسیٰ نے رب کی یہ باتیں اسرائیلیوں کو بتائیں تو وہ خوب ماتم کرنے لگے۔ 40 اگلی صبح سویرے وہ اُٹھے اور یہ کہتے ہوئے اونچے پہاڑی علاقے کے لئے روانہ ہوئے کہ ہم سے غلطی ہوئی ہے، لیکن اب ہم حاضر ہیں اور اُس جگہ کی طرف جا رہے ہیں جس کا ذکر رب نے کیا ہے۔

41 لیکن موسیٰ نے کہا، "تم کیوں رب کی خلاف ورزی کر رہے ہو؟ تم کامیاب نہیں ہو گے۔ 42 وہاں نہ جاؤ، کیونکہ رب تمہارے ساتھ نہیں ہے۔ تم دشمنوں کے ہاتھوں شکست کھاؤ گے، 43 کیونکہ وہاں عمالیقی اور کنعانی تمہارا سامنا کریں گے۔ چونکہ تم نے اپنا منہ رب سے پھیر لیا ہے اِس لئے وہ تمہارے ساتھ نہیں ہو گا، اور دشمن تمہیں تلوار سے مار ڈالے گا۔"

44 تو بھی وہ اپنے غرور میں جرأت کر کے اونچے پہاڑی علاقے کی طرف بڑھے، حالانکہ نہ موسیٰ اور نہ عہد کے صندوق ہی نے خیمہ گاہ کو چھوڑا۔ 45 پھر اُس پہاڑی علاقے میں رہنے والے عمالیقی اور کنعانی اُن پر آن پڑے اور اُنہیں مارتے مارتے حُرمہ تک تتر بتر کر دیا۔

کنعان میں قربانیاں پیش کرنے کا طریقہ

15 رب نے موسیٰ سے کہا، 2 "اسرائیلیوں کو بتانا کہ جب تم اُس ملک میں داخل ہو گے جو مَیں تمہیں دوں گا 3-4 تو جلنے والی قربانیاں یوں پیش کرنا:

اگر تم اپنے گائے بَیلوں یا بھیڑ بکریوں میں سے ایسی قربانی پیش کرنا چاہو جس کی خوشبو رب کو پسند ہو تو ساتھ ساتھ ڈیڑھ کلو گرام بہترین میدہ بھی پیش کرو جو ایک لٹر زیتون کے تیل کے ساتھ ملایا گیا ہو۔ اِس میں کوئی فرق نہیں کہ یہ بھسم ہونے والی قربانی، مَنت کی قربانی، دلی خوشی کی قربانی یا کسی عید کی قربانی ہو۔

5 ہر بھیڑ کو پیش کرتے وقت ایک لٹر مَے بھی مَے کی نذر کے طور پر پیش کرنا۔ 6 جب مینڈھا قربان کیا جائے تو 3 کلو گرام بہترین میدہ بھی ساتھ پیش کرنا جو سوا لٹر تیل کے ساتھ ملایا گیا ہو۔ 7 سوا لٹر مَے بھی مَے کی نذر کے طور پر پیش کی جائے۔ ایسی قربانی کی خوشبو رب کو پسند آئے گی۔

8 اگر تُو رب کو بھسم ہونے والی قربانی، مَنت کی قربانی یا سلامتی کی قربانی کے طور پر جوان بَیل پیش کرنا چاہے 9 تو اُس کے ساتھ ساڑھے 4 کلو گرام بہترین میدہ بھی پیش کرنا جو دو لٹر تیل کے ساتھ ملایا گیا ہو۔ 10 دو لٹر مَے بھی مَے کی نذر کے طور پر پیش کی جائے۔ ایسی قربانی کی خوشبو رب کو پسند ہے۔ 11 لازم ہے کہ جب بھی کسی گائے، بَیل، بھیڑ، مینڈھے، بکری یا بکرے کو چڑھایا جائے تو ایسا ہی کیا جائے۔

12 اگر ایک سے زائد جانوروں کو قربان کرنا ہے تو ہر ایک کے لئے مقررہ غلہ اور مَے کی نذریں بھی ساتھ ہی پیش کی جائیں۔

13 لازم ہے کہ ہر دیسی اسرائیلی جلنے والی قربانیاں پیش کرتے وقت ایسا ہی کرے۔ پھر اُن کی خوشبو رب کو پسند آئے گی۔ 14 یہ بھی لازم ہے کہ اسرائیل میں عارضی یا مستقل طور پر رہنے والے پردیسی اِن اصولوں کے مطابق اپنی قربانیاں چڑھائیں۔ پھر اُن کی خوشبو رب کو پسند آئے گی۔ 15 ملکِ کنعان میں رہنے والے تمام لوگوں کے لئے پابندیاں ایک جیسی ہیں، خواہ وہ دیسی ہوں یا پردیسی، کیونکہ رب کی نظر میں پردیسی تمہارے برابر ہے۔ یہ تمہارے اور تمہاری اولاد کے لئے دائمی اصول ہے۔ 16 تمہارے اور تمہارے ساتھ رہنے والے پردیسی کے لئے ایک ہی شریعت ہے۔"

فصل کے لئے شکرگزاری کی قربانی

17 رب نے موسیٰ سے کہا، 18 "اسرائیلیوں کو بتانا کہ جب تم اُس ملک میں داخل ہو گے جس میں مَیں تمہیں لے جا رہا ہوں 19 اور وہاں کی پیداوار کھاؤ گے تو پہلے اُس کا ایک حصہ اُٹھانے والی قربانی کے طور پر رب کو پیش کرنا۔ 20 فصل کے پہلے خالص آٹے میں سے میرے لئے ایک روٹی بنا کر اُٹھانے والی قربانی کے طور پر پیش کرو۔ وہ گاہنے کی جگہ کی طرف سے رب کے لئے اُٹھانے والی قربانی ہو گی۔ 21 اپنی فصل کے پہلے خالص آٹے میں سے یہ قربانی پیش کیا کرو۔ یہ اصول ہمیشہ تک لاگو رہے۔

نادانستہ گناہوں کے لئے قربانیاں

22 ہو سکتا ہے کہ غیرارادی طور پر تم سے غلطی ہوئی ہے اور تم نے اُن احکام پر پورے طور پر عمل نہیں کیا جو رب موسیٰ کو دے چکا ہے 23 یا جو وہ آنے والی نسلوں کو

دے گا۔ 24 اگر جماعت اِس بات سے ناواقف تھی اور غیرارادی طور پر اُس سے غلطی ہوئی تو پھر پوری جماعت ایک جوان بَیل بھسم ہونے والی قربانی کے طور پر پیش کرے۔ ساتھ ہی وہ مقررہ غلہ اور مَے کی نذریں بھی پیش کرے۔ اِس کی خوشبو رب کو پسند ہو گی۔ اِس کے علاوہ جماعت گناہ کی قربانی کے لئے ایک بکرا پیش کرے۔ 25 امام اسرائیل کی پوری جماعت کا کفارہ دے تو اُنہیں معافی ملے گی، کیونکہ اُن کا گناہ غیر ارادی تھا اور اُنہوں نے رب کو بھسم ہونے والی قربانی اور گناہ کی قربانی پیش کی ہے۔ 26 اسرائیلیوں کی پوری جماعت کو پردیسیوں سمیت معافی ملے گی، کیونکہ گناہ غیرارادی تھا۔

27 اگر صرف ایک شخص سے غیر ارادی طور پر گناہ ہوا ہو تو گناہ کی قربانی کے لئے وہ ایک یک سالہ بکری پیش کرے۔ 28 امام رب کے سامنے اُس شخص کا کفارہ دے۔ جب کفارہ دے دیا گیا تو اُسے معافی حاصل ہو گی۔ 29 یہی اصول پردیسی پر بھی لاگو ہے۔ اگر اُس سے غیرارادی طور پر گناہ ہوا ہو تو وہ معافی حاصل کرنے کے لئے وہی کچھ کرے جو اسرائیلی کو کرنا ہوتا ہے۔

دانستہ گناہوں کے لئے سزائے موت

30 لیکن اگر کوئی دیسی یا پردیسی جان بوجھ کر گناہ کرتا ہے تو ایسا شخص رب کی اہانت کرتا ہے، اِس لئے لازم ہے کہ اُسے اُس کی قوم میں سے مٹایا جائے۔ 31 اُس نے رب کا کلام حقیر جان کر اُس کے احکام توڑ ڈالے ہیں، اِس لئے اُسے ضرور قوم میں سے مٹایا جائے۔ وہ اپنے گناہ کا ذمہ دار ہے۔“

32 جب اسرائیلی ریگستان میں سے گزر رہے تھے تو ایک آدمی کو پکڑا گیا جو ہفتے کے دن لکڑیاں جمع کر رہا تھا۔ 33 جنہوں نے اُسے پکڑا تھا وہ اُسے موسیٰ، ہارون اور پوری جماعت کے پاس لے آئے۔ 34 چونکہ صاف معلوم نہیں تھا کہ اُس کے ساتھ کیا کیا جائے اِس لئے اُنہوں نے اُسے گرفتار کر لیا۔

35 پھر رب نے موسیٰ سے کہا، ”اِس آدمی کو ضرور سزائے موت دی جائے۔ پوری جماعت اُسے خیمہ گاہ کے باہر لے جا کر سنگسار کرے۔“ 36 چنانچہ جماعت نے اُسے خیمہ گاہ کے باہر لے جا کر سنگسار کیا، جس طرح رب نے موسیٰ کو حکم دیا تھا۔

احکام کی یاد دلانے والے پھُندنے

37 رب نے موسیٰ سے کہا، 38 ”اسرائیلیوں کو بتانا کہ تم اور تمہارے بعد کی نسلیں اپنے لباس کے کناروں پر پھُندنے لگائیں۔ ہر پھُندنا ایک قرمزی ڈوری سے لباس کے ساتھ لگا ہو۔ 39 اِن پھُندنوں کو دیکھ کر تمہیں رب کے تمام احکام یاد رہیں گے اور تم اُن پر عمل کرو گے۔ پھر تم اپنے دلوں اور آنکھوں کی غلط خواہشوں کے پیچھے نہیں پڑو گے بلکہ زناکاری سے دُور رہو گے۔ 40 پھر تم میرے احکام کو یاد کر کے اُن پر عمل کرو گے اور اپنے خدا کے سامنے مخصوص و مقدّس رہو گے۔ 41 مَیں رب تمہارا خدا ہوں جو تمہیں مصر سے نکال لایا تاکہ تمہارا خدا ہوں۔ مَیں رب تمہارا خدا ہوں۔“

قورح، داتن اور ابیرام کی سرکشی

16

2-1 ایک دن قورح بن اِضہار موسیٰ کے خلاف اُٹھا۔ وہ لاوی کے قبیلے کا قِہاتی تھا۔ اُس کے ساتھ روبن کے قبیلے کے تین آدمی تھے،

اِلیاب کے بیٹے داتن اور ابیرام اور اون بن پلت۔ اُن کے ساتھ 250 اَور آدمی بھی تھے جو جماعت کے سردار اور اثر و رسوخ والے تھے اور جو کونسل کے لئے چنے گئے تھے۔ 3 وہ مل کر موسیٰ اور ہارون کے پاس آ کر کہنے لگے، "آپ ہم سے زیادتی کر رہے ہیں۔ پوری جماعت مخصوص و مقدّس ہے، اور رب اُس کے درمیان ہے۔ تو پھر آپ اپنے آپ کو کیوں رب کی جماعت سے بڑھ کر سمجھتے ہیں؟"

4 یہ سن کر موسیٰ منہ کے بل گرا۔ 5 پھر اُس نے قورح اور اُس کے تمام ساتھیوں سے کہا، "کل صبح رب ظاہر کرے گا کہ کون اُس کا بندہ اور کون مخصوص و مقدّس ہے۔ اُسی کو وہ اپنے پاس آنے دے گا۔ 6 اے قورح، کل اپنے تمام ساتھیوں کے ساتھ بخور دان لے کر 7 رب کے سامنے اُن میں انگارے اور بخور ڈالو۔ جس آدمی کو رب چنے گا وہ مخصوص و مقدّس ہو گا۔ اب تم لاوی خود زیادتی کر رہے ہو۔"

8 موسیٰ نے قورح سے بات جاری رکھی، "اے لاوی کی اولاد، سنو! 9 کیا تمہاری نظر میں یہ کوئی چھوٹی بات ہے کہ رب تمہیں اسرائیلی جماعت کے باقی لوگوں سے الگ کر کے اپنے قریب لے آیا تاکہ تم رب کے مقدِس میں اور جماعت کے سامنے کھڑے ہو کر اُن کی خدمت کرو؟ 10 وہ تجھے اور تیرے ساتھی لاویوں کو اپنے قریب لایا ہے۔ لیکن اب تم امام کا عُہدہ بھی اپنانا چاہتے ہو۔ 11 اپنے ساتھیوں سے مل کر تُو نے ہارون کی نہیں بلکہ رب کی مخالفت کی ہے۔ کیونکہ ہارون کون ہے کہ تم اُس کے خلاف بڑبڑاؤ؟"

12 پھر موسیٰ نے اِلیاب کے بیٹوں داتن اور ابیرام کو بُلایا۔ لیکن اُنہوں نے کہا، "ہم نہیں آئیں گے۔ 13 آپ ہمیں ایک ایسے ملک سے نکال لائے ہیں جہاں دودھ اور شہد کی کثرت ہے تاکہ ہم ریگستان میں ہلاک ہو جائیں۔ کیا یہ کافی نہیں ہے؟ کیا اب آپ ہم پر حکومت بھی کرنا چاہتے ہیں؟ 14 نہ آپ نے ہمیں ایسے ملک میں پہنچایا جس میں دودھ اور شہد کی کثرت ہے، نہ ہمیں کھیتوں اور انگور کے باغوں کے وارث بنایا ہے۔ کیا آپ اِن آدمیوں کی آنکھیں نکال ڈالیں گے؟ نہیں، ہم ہرگز نہیں آئیں گے۔"

15 تب موسیٰ نہایت غصے ہوا۔ اُس نے رب سے کہا، "اُن کی قربانی کو قبول نہ کر۔ مَیں نے ایک گدھا تک اُن سے نہیں لیا، نہ مَیں نے اُن میں سے کسی سے بُرا سلوک کیا ہے۔"

16 قورح سے اُس نے کہا، "کل تم اور تمہارے ساتھی رب کے سامنے حاضر ہو جاؤ۔ ہارون بھی آئے گا۔ 17 ہر ایک اپنا بخور دان لے کر اُسے رب کو پیش کرے۔" 18 چنانچہ ہر آدمی نے اپنا بخور دان لے کر اُس میں انگارے اور بخور ڈال دیا۔ پھر سب موسیٰ اور ہارون کے ساتھ ملاقات کے خیمے کے دروازے پر کھڑے ہوئے۔ 19 قورح نے پوری جماعت کو دروازے پر موسیٰ اور ہارون کے مقابلے میں جمع کیا تھا۔

اچانک پوری جماعت پر رب کا جلال ظاہر ہوا۔ 20 رب نے موسیٰ اور ہارون سے کہا، 21 "اِس جماعت سے الگ ہو جاؤ تاکہ مَیں اِسے فوراً ہلاک کر دوں۔" 22 موسیٰ اور ہارون منہ کے بل گرے اور بول اُٹھے، "اے اللہ، تُو تمام جانوں کا خدا ہے۔ کیا تیرا غضب ایک ہی آدمی کے گناہ کے سبب سے پوری جماعت پر آن پڑے گا؟"

23 تب رب نے موسیٰ سے کہا، 24 "جماعت کو

بتا دے کہ قورح، داتن اور ابیرام کے ڈیروں سے دُور ہو جاؤ۔“ 25 موسیٰ اُٹھ کر داتن اور ابیرام کے پاس گیا، اور اسرائیل کے بزرگ اُس کے پیچھے چلے۔ 26 اُس نے جماعت کو آگاہ کیا، ”اِن شریروں کے خیموں سے دُور ہو جاؤ! جو کچھ بھی اُن کے پاس ہے اُسے نہ چھوؤ، ورنہ تم بھی اُن کے ساتھ تباہ ہو جاؤ گے جب وہ اپنے گناہوں کے باعث ہلاک ہوں گے۔“ 27 تب باقی لوگ قورح، داتن اور ابیرام کے ڈیروں سے دُور ہو گئے۔

داتن اور ابیرام اپنے بال بچوں سمیت اپنے خیموں سے نکل کر باہر کھڑے تھے۔ 28 موسیٰ نے کہا، ”اب تمہیں پتا چلے گا کہ رب نے مجھے یہ سب کچھ کرنے کے لئے بھیجا ہے۔ مَیں اپنی نہیں بلکہ اُس کی مرضی پوری کر رہا ہوں۔ 29 اگر یہ لوگ دوسروں کی طرح طبعی موت مریں تو پھر رب نے مجھے نہیں بھیجا۔ 30 لیکن اگر رب ایسا کام کرے جو پہلے کبھی نہیں ہوا اور زمین اپنا منہ کھول کر اُنہیں اور اُن کا پورا مال ہڑپ کر لے اور اُنہیں جیتے جی دفنا دے تو اِس کا مطلب ہو گا کہ اِن آدمیوں نے رب کو حقیر جانا ہے۔“

31 یہ بات کہتے ہی اُن کے نیچے کی زمین پھٹ گئی۔ 32 اُس نے اپنا منہ کھول کر اُنہیں، اُن کے خاندانوں کو، قورح کے تمام لوگوں کو اور اُن کا سارا سامان ہڑپ کر لیا۔ 33 وہ اپنی پوری ملکیت سمیت جیتے جی دفن ہو گئے۔ زمین اُن کے اوپر واپس آ گئی۔ یوں اُنہیں جماعت سے نکالا گیا اور وہ ہلاک ہو گئے۔ 34 اُن کی چیخیں سن کر اُن کے اردگرد کھڑے تمام اسرائیلی بھاگ اُٹھے، کیونکہ اُنہوں نے سوچا، ”ایسا نہ ہو کہ زمین ہمیں بھی نگل لے۔“

35 اُسی لمحے رب کی طرف سے آگ اُتر آئی اور اُن 250 آدمیوں کو بھسم کر دیا جو بخور پیش کر رہے تھے۔

36 رب نے موسیٰ سے کہا، 37 ”ہارون امام کے بیٹے اِلی عزر کو اطلاع دے کہ وہ بخور دانوں کو راکھ میں سے نکال کر رکھے۔ اُن کے انگارے وہ دُور پھینکے۔ بخور دانوں کو رکھنے کا سبب یہ ہے کہ اب وہ مخصوص و مقدّس ہیں۔ 38 لوگ اُن آدمیوں کے یہ بخور دان لے لیں جو اپنے گناہ کے باعث جاں بحق ہو گئے۔ وہ اُنہیں کوٹ کر اُن سے چادریں بنائیں اور اُنہیں جلنے والی قربانیوں کی قربان گاہ پر چڑھائیں۔ کیونکہ وہ رب کو پیش کئے گئے ہیں، اِس لئے وہ مخصوص و مقدّس ہیں۔ یوں وہ اسرائیلیوں کے لئے ایک نشان رہیں گے۔“

39 چنانچہ اِلی عزر امام نے پیتل کے یہ بخور دان جمع کئے جو بھسم کئے ہوئے آدمیوں نے رب کو پیش کئے تھے۔ پھر لوگوں نے اُنہیں کوٹ کر اُن سے چادریں بنائیں اور اُنہیں قربان گاہ پر چڑھا دیا۔ 40 ہارون نے سب کچھ ویسا ہی کیا جیسا رب نے موسیٰ کی معرفت بتایا تھا۔ مقصد یہ تھا کہ بخور دان اسرائیلیوں کو یاد دلاتے رہیں کہ صرف ہارون کی اولاد ہی کو رب کے سامنے آ کر بخور جلانے کی اجازت ہے۔ اگر کوئی اَور ایسا کرے تو اُس کا حال قورح اور اُس کے ساتھیوں کا سا ہو گا۔

41 اگلے دن اسرائیل کی پوری جماعت موسیٰ اور ہارون کے خلاف بڑبڑانے لگی۔ اُنہوں نے کہا، ”آپ نے رب کی قوم کو مار ڈالا ہے۔“ 42 لیکن جب وہ موسیٰ اور ہارون کے مقابلے میں جمع ہوئے اور ملاقات کے خیمے کا رُخ کیا تو اچانک اُس پر بادل چھا گیا اور رب کا جلال ظاہر ہوا۔ 43 پھر موسیٰ اور ہارون ملاقات کے خیمے کے سامنے آئے، 44 اور رب نے موسیٰ سے کہا، 45 ”اِس جماعت سے نکل جاؤ تاکہ مَیں اِسے فوراً ہلاک کر دوں۔“ یہ سن کر دونوں منہ کے بل گرے۔ 46 موسیٰ نے ہارون

سے کہا، ”اپنا بخور دان لے کر اُس میں قربان گاہ کے انگارے اور بخور ڈالیں۔ پھر بھاگ کر جماعت کے پاس چلے جائیں تاکہ اُن کا کفارہ دیں۔ جلدی کریں، کیونکہ رب کا غضب اُن پر ٹوٹ پڑا ہے۔ وبا پھیلنے لگی ہے۔“

47 ہارون نے ایسا ہی کیا۔ وہ دوڑ کر جماعت کے بیچ میں گیا۔ لوگوں میں وبا شروع ہو چکی تھی، لیکن ہارون نے رب کو بخور پیش کر کے اُن کا کفارہ دیا۔ 48 وہ زندوں اور مُردوں کے بیچ میں کھڑا ہوا تو وبا رُک گئی۔ 49 تو بھی 14,700 افراد وبا سے مر گئے۔ اِس میں وہ شامل نہیں ہیں جو قورح کے سبب سے مر گئے تھے۔

50 جب وبا رُک گئی تو ہارون موسیٰ کے پاس واپس آیا جو اب تک ملاقات کے خیمے کے دروازے پر کھڑا تھا۔

ہارون کی لاٹھی سے کونپلیں نکلتی ہیں

17 رب نے موسیٰ سے کہا، 2 ”اسرائیلیوں سے بات کر کے اُن سے 12 لاٹھیاں منگوا لے، ہر قبیلے کے سردار سے ایک لاٹھی۔ ہر لاٹھی پر اُس کے مالک کا نام لکھنا۔ 3 لاوی کی لاٹھی پر ہارون کا نام لکھنا، کیونکہ ہر قبیلے کے سردار کے لئے ایک لاٹھی ہو گی۔ 4 پھر اُن کو ملاقات کے خیمے میں عہد کے صندوق کے سامنے رکھ جہاں میری تم سے ملاقات ہوتی ہے۔ 5 جس آدمی کو مَیں نے چن لیا ہے اُس کی لاٹھی سے کونپلیں پھوٹ نکلیں گی۔ اِس طرح مَیں تمہارے خلاف اسرائیلیوں کی بڑبڑاہٹ ختم کر دوں گا۔“

6 چنانچہ موسیٰ نے اسرائیلیوں سے بات کی، اور قبیلوں کے ہر سردار نے اُسے اپنی لاٹھی دی۔ اِن 12 لاٹھیوں میں ہارون کی لاٹھی بھی شامل تھی۔ 7 موسیٰ نے اُنہیں ملاقات کے خیمے میں عہد کے صندوق کے سامنے رکھا۔

8 اگلے دن جب وہ ملاقات کے خیمے میں داخل ہوا تو اُس نے دیکھا کہ لاوی کے قبیلے کے سردار ہارون کی لاٹھی سے نہ صرف کونپلیں پھوٹ نکلی ہیں بلکہ پھول اور پکے ہوئے بادام بھی لگے ہیں۔

9 موسیٰ تمام لاٹھیاں رب کے سامنے سے باہر لا کر اسرائیلیوں کے پاس لے آیا، اور اُنہوں نے اُن کا معائنہ کیا۔ پھر ہر ایک نے اپنی اپنی لاٹھی واپس لے لی۔ 10 رب نے موسیٰ سے کہا، ”ہارون کی لاٹھی عہد کے صندوق کے سامنے رکھ دے۔ یہ باغی اسرائیلیوں کو یاد دلائے گی کہ وہ اپنا بڑبڑانا بند کریں، ورنہ ہلاک ہو جائیں گے۔“

11 موسیٰ نے ایسا ہی کیا۔ 12 لیکن اسرائیلیوں نے موسیٰ سے کہا، ”ہائے، ہم مر جائیں گے۔ ہائے، ہم ہلاک ہو جائیں گے، ہم سب ہلاک ہو جائیں گے۔ 13 جو بھی رب کے مقدِس کے قریب آئے وہ مر جائے گا۔ کیا ہم سب ہی ہلاک ہو جائیں گے؟“

اماموں اور لاویوں کی ذمہ داریاں

18 رب نے ہارون سے کہا، ”مقدِس تیری، تیرے بیٹوں اور لاوی کے قبیلے کی ذمہ داری ہے۔ اگر اِس میں کوئی غلطی ہو جائے تو تم قصور وار ٹھہرو گے۔ اِسی طرح اماموں کی خدمت صرف تیری اور تیرے بیٹوں کی ذمہ داری ہے۔ اگر اِس میں کوئی غلطی ہو جائے تو تُو اور تیرے بیٹے قصور وار ٹھہریں گے۔ 2 اپنے قبیلے لاوی کے باقی آدمیوں کو بھی میرے قریب آنے دے۔ وہ تیرے ساتھ مل کر یوں حصہ لیں کہ وہ تیری اور تیرے بیٹوں کی خدمت کریں جب تم خیمے کے سامنے اپنی ذمہ داریاں نبھاؤ گے۔ 3 تیری

خدمت اور خیمے میں خدمت اُن کی ذمہ داری ہے۔ لیکن وہ خیمے کے مخصوص و مقدّس سامان اور قربان گاہ کے قریب نہ جائیں، ورنہ نہ صرف وہ بلکہ تُو بھی ہلاک ہو جائے گا۔ 4 یوں وہ تیرے ساتھ مل کر ملاقات کے خیمے کے پورے کام میں حصہ لیں۔ لیکن کسی اَور کو ایسا کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ 5 صرف تُو اور تیرے بیٹے مقدِس اور قربان گاہ کی دیکھ بھال کریں تاکہ میرا غضب دوبارہ اسرائیلیوں پر نہ بھڑکے۔ 6 مَیں ہی نے اسرائیلیوں میں سے تیرے بھائیوں یعنی لاویوں کو چن کر تجھے تحفے کے طور پر دیا ہے۔ وہ رب کے لئے مخصوص ہیں تاکہ خیمے میں خدمت کریں۔ 7 لیکن صرف تُو اور تیرے بیٹے امام کی خدمت سرانجام دیں۔ مَیں تمہیں امام کا عُہدہ تحفے کے طور پر دیتا ہوں۔ کوئی اَور قربان گاہ اور مقدّس چیزوں کے نزدیک نہ آئے، ورنہ اُسے سزائے موت دی جائے۔“

اماموں کا حصہ

8 رب نے ہارون سے کہا، ”مَیں نے خود مقرر کیا ہے کہ تمام اُٹھانے والی قربانیاں تیرا حصہ ہوں۔ یہ ہمیشہ تک قربانیوں میں سے تیرا اور تیری اولاد کا حصہ ہیں۔ 9 تمہیں مقدّس ترین قربانیوں کا وہ حصہ ملنا ہے جو جلایا نہیں جاتا۔ ہاں، تجھے اور تیرے بیٹوں کو وہی حصہ ملنا ہے، خواہ وہ مجھے غلہ کی نذریں، گناہ کی قربانیاں یا قصور کی قربانیاں پیش کریں۔ 10 اُسے مقدّس جگہ پر کھانا۔ ہر مرد اُسے کھا سکتا ہے۔ خیال رکھ کہ وہ مخصوص و مقدّس ہے۔

11 مَیں نے مقرر کیا ہے کہ تمام ہلانے والی قربانیوں کا اُٹھایا ہوا حصہ تیرا ہے۔ یہ ہمیشہ کے لئے تیرے اور تیرے بیٹے بیٹیوں کا حصہ ہے۔ تیرے گھرانے کا ہر فرد اُسے کھا سکتا ہے۔ شرط یہ ہے کہ وہ پاک ہو۔ 12 جب لوگ رب کو اپنی فصلوں کا پہلا پھل پیش کریں گے تو وہ تیرا ہی حصہ ہو گا۔ مَیں تجھے زیتون کے تیل، نئی مَے اور اناج کا بہترین حصہ دیتا ہوں۔ 13 فصلوں کا جو بھی پہلا پھل وہ رب کو پیش کریں گے وہ تیرا ہی ہو گا۔ تیرے گھرانے کا ہر پاک فرد اُسے کھا سکتا ہے۔ 14 اسرائیل میں جو بھی چیز رب کے لئے مخصوص و مقدّس کی گئی ہے وہ تیری ہو گی۔ 15 ہر انسان اور ہر حیوان کا جو پہلوٹھا رب کو پیش کیا جاتا ہے وہ تیرا ہی ہے۔ لیکن لازم ہے کہ تُو ہر انسان اور ہر ناپاک جانور کے پہلوٹھے کا فدیہ دے کر اُسے چھڑائے۔

16 جب وہ ایک ماہ کے ہیں تو اُن کے عوض چاندی کے پانچ سِکے دینا۔ (ہر سِکے کا وزن مقدِس کے باٹوں کے مطابق 11 گرام ہو)۔ 17 لیکن گائے بَیلوں اور بھیڑ بکریوں کے پہلے بچوں کا فدیہ یعنی معاوضہ نہ دینا۔ وہ مخصوص و مقدّس ہیں۔ اُن کا خون قربان گاہ پر چھڑک دینا اور اُن کی چربی جلا دینا۔ ایسی قربانی رب کو پسند ہو گی۔ 18 اُن کا گوشت ویسے ہی تمہارے لئے ہو، جیسے ہلانے والی قربانی کا سینہ اور دہنی ران بھی تمہارے لئے ہیں۔

19 مقدّس قربانیوں میں سے تمام اُٹھانے والی قربانیاں تیرا اور تیرے بیٹے بیٹیوں کا حصہ ہیں۔ مَیں نے اُسے ہمیشہ کے لئے تجھے دیا ہے۔ یہ نمک کا دائمی عہد ہے جو مَیں نے تیرے اور تیری اولاد کے ساتھ قائم کیا ہے۔“

لاویوں کا حصہ

[20] رب نے ہارون سے کہا، ”تُو میراث میں زمین نہیں پائے گا۔ اسرائیل میں تجھے کوئی حصہ نہیں دیا جائے گا، کیونکہ اسرائیلیوں کے درمیان مَیں ہی تیرا حصہ اور تیری میراث ہوں۔ [21] اپنی پیداوار کا جو دسواں حصہ اسرائیلی مجھے دیتے ہیں وہ مَیں لاویوں کو دیتا ہوں۔ یہ اُن کی وراثت ہے، جو اُنہیں ملاقات کے خیمے میں خدمت کرنے کے بدلے میں ملتی ہے۔ [22] اب سے اسرائیلی ملاقات کے خیمے کے قریب نہ آئیں، ورنہ اُنہیں اپنی خطا کا نتیجہ برداشت کرنا پڑے گا اور وہ ہلاک ہو جائیں گے۔ [23] صرف لاوی ملاقات کے خیمے میں خدمت کریں۔ اگر اِس میں کوئی غلطی ہو جائے تو وہی قصور وار ٹھہریں گے۔ یہ ایک دائمی اصول ہے۔ اُنہیں اسرائیل میں میراث میں زمین نہیں ملے گی۔ [24] کیونکہ مَیں نے اُنہیں وہی دسواں حصہ میراث کے طور پر دیا ہے جو اسرائیلی مجھے اُٹھانے والی قربانی کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ اِس وجہ سے مَیں نے اُن کے بارے میں کہا کہ اُنہیں باقی اسرائیلیوں کے ساتھ میراث میں زمین نہیں ملے گی۔“

لاویوں کا دسواں حصہ

[25] رب نے موسیٰ سے کہا، [26] ”لاویوں کو بتانا کہ تمہیں اسرائیلیوں کی پیداوار کا دسواں حصہ ملے گا۔ یہ رب کی طرف سے تمہاری وراثت ہو گی۔ لازم ہے کہ تم اِس کا دسواں حصہ رب کو اُٹھانے والی قربانی کے طور پر پیش کرو۔ [27] تمہاری یہ قربانی نئے اناج یا نئے انگور کے رس کی قربانی کے برابر قرار دی جائے گی۔ [28] اِس طرح تم بھی رب کو اسرائیلیوں کی پیداوار کے دسویں حصے میں سے اُٹھانے والی قربانی پیش کرو گے۔ رب کے لئے یہ قربانی ہارون امام کو دینا۔ [29] جو بھی تمہیں ملا ہے اُس میں سے سب سے اچھا اور مقدّس حصہ رب کو دینا۔ [30] جب تم اِس کا سب سے اچھا حصہ پیش کرو گے تو اُسے نئے اناج یا نئے انگور کے رس کی قربانی کے برابر قرار دیا جائے گا۔ [31] تم اپنے گھرانوں سمیت اِس کا باقی حصہ کہیں بھی کھا سکتے ہو، کیونکہ یہ ملاقات کے خیمے میں تمہاری خدمت کا اجر ہے۔ [32] اگر تم نے پہلے اِس کا بہترین حصہ پیش کیا ہو تو پھر اِسے کھانے میں تمہارا کوئی قصور نہیں ہو گا۔ پھر اسرائیلیوں کی مخصوص و مقدّس قربانیاں تم سے ناپاک نہیں ہو جائیں گی اور تم نہیں مرو گے۔“

سرخ گائے کی راکھ

19 رب نے موسیٰ اور ہارون سے کہا، [2] ”اسرائیلیوں کو بتانا کہ وہ تمہارے پاس سرخ رنگ کی جوان گائے لے کر آئیں۔ اُس میں نقص نہ ہو اور اُس پر کبھی جوا نہ رکھا گیا ہو۔ [3] تم اُسے اِلی عزر امام کو دینا جو اُسے خیمے کے باہر لے جائے۔ وہاں اُسے اُس کی موجودگی میں ذبح کیا جائے۔ [4] پھر اِلی عزر امام اپنی اُنگلی سے اُس کے خون سے کچھ لے کر ملاقات کے خیمے کے سامنے والے حصے کی طرف چھڑکے۔ [5] اُس کی موجودگی میں پوری کی پوری گائے کو جلایا جائے۔ اُس کی کھال، گوشت، خون اور انتڑیوں کا گوبر بھی جلایا جائے۔ [6] پھر وہ دیودار کی لکڑی، زوفا اور قرمزی رنگ کا دھاگا لے کر اُسے جلتی ہوئی گائے پر پھینکے۔ [7] اِس کے بعد وہ اپنے کپڑوں کو دھو کر نہا لے۔ پھر وہ خیمہ گاہ میں آ سکتا ہے لیکن شام تک ناپاک رہے گا۔

8 جس آدمی نے گائے کو جلایا وہ بھی اپنے کپڑوں کو دھو کر نہا لے۔ وہ بھی شام تک ناپاک رہے گا۔

9 ایک دوسرا آدمی جو پاک ہے گائے کی راکھ اکٹھی کر کے خیمہ گاہ کے باہر کسی پاک جگہ پر ڈال دے۔ وہاں اسرائیل کی جماعت اُسے ناپاکی دُور کرنے کا پانی تیار کرنے کے لئے محفوظ رکھے۔ یہ گناہ سے پاک کرنے کے لئے استعمال ہو گا۔ 10 جس آدمی نے راکھ اکٹھی کی ہے وہ بھی اپنے کپڑوں کو دھو لے۔ وہ بھی شام تک ناپاک رہے گا۔ یہ اسرائیلیوں اور اُن کے درمیان رہنے والے پردیسیوں کے لئے دائمی اصول ہو۔

لاش چھونے سے پاک ہو جانے کا طریقہ

11 جو بھی لاش چھوئے وہ سات دن تک ناپاک رہے گا۔ 12 تیسرے اور ساتویں دن وہ اپنے آپ پر ناپاکی دُور کرنے کا پانی چھڑک کر پاک صاف ہو جائے۔ اِس کے بعد ہی وہ پاک ہو گا۔ لیکن اگر وہ اِن دونوں دنوں میں اپنے آپ کو یوں پاک نہ کرے تو ناپاک رہے گا۔ 13 جو بھی لاش چھو کر اپنے آپ کو یوں پاک نہیں کرتا وہ رب کے مقدِس کو ناپاک کرتا ہے۔ لازم ہے کہ اُسے اسرائیل میں سے مٹایا جائے۔ چونکہ ناپاکی دُور کرنے کا پانی اُس پر چھڑکا نہیں گیا اِس لئے وہ ناپاک رہے گا۔

14 اگر کوئی ڈیرے میں مر جائے تو جو بھی اُس وقت اُس میں موجود ہو یا داخل ہو جائے وہ سات دن تک ناپاک رہے گا۔ 15 ہر کھلا برتن جو ڈھکنے سے بند نہ کیا گیا ہو وہ بھی ناپاک ہو گا۔ 16 اِسی طرح جو کھلے میدان میں لاش چھوئے وہ بھی سات دن تک ناپاک رہے گا، خواہ وہ تلوار سے یا طبعی موت مرا ہو۔ جو انسان کی کوئی ہڈی یا قبر چھوئے وہ بھی سات دن تک ناپاک رہے گا۔

17 ناپاکی دُور کرنے کے لئے اُس سرخ رنگ کی گائے کی راکھ میں سے کچھ لینا جو گناہ دُور کرنے کے لئے جلائی گئی تھی۔ اُسے برتن میں ڈال کر تازہ پانی میں ملانا۔ 18 پھر کوئی پاک آدمی کچھ زوفا لے اور اُسے اِس پانی میں ڈبو کر مرے ہوئے شخص کے خیمے، اُس کے سامان اور اُن لوگوں پر چھڑکے جو اُس کے مرتے وقت وہاں تھے۔ اِسی طرح وہ پانی اُس شخص پر بھی چھڑکے جس نے طبعی یا غیرطبعی موت مرے ہوئے شخص کو، کسی انسان کی ہڈی کو یا کوئی قبر چھوئی ہو۔ 19 پاک آدمی یہ پانی تیسرے اور ساتویں دن ناپاک شخص پر چھڑکے۔ ساتویں دن وہ اُسے پاک کرے۔ جسے پاک کیا جا رہا ہے وہ اپنے کپڑے دھو کر نہا لے تو وہ اُسی شام پاک ہو گا۔

20 لیکن جو ناپاک شخص اپنے آپ کو پاک نہیں کرتا اُسے جماعت میں سے مٹانا ہے، کیونکہ اُس نے رب کا مقدِس ناپاک کر دیا ہے۔ ناپاکی دُور کرنے کا پانی اُس پر نہیں چھڑکا گیا، اِس لئے وہ ناپاک رہا ہے۔ 21 یہ اُن کے لئے دائمی اصول ہے۔ جس آدمی نے ناپاکی دُور کرنے کا پانی چھڑکا ہے وہ بھی اپنے کپڑے دھوئے۔ بلکہ جس نے بھی یہ پانی چھوا ہے شام تک ناپاک رہے گا۔ 22 اور ناپاک شخص جو بھی چیز چھوئے وہ ناپاک ہو جاتی ہے۔ نہ صرف یہ بلکہ جو بعد میں یہ ناپاک چیز چھوئے وہ بھی شام تک ناپاک رہے گا۔“

چٹان سے پانی

20 پہلے مہینے میں اسرائیل کی پوری جماعت دشتِ صین میں پہنچ کر قادس میں رہنے لگی۔ وہاں مریم نے وفات پائی اور وہیں اُسے دفنایا گیا۔

2 قادس میں پانی دست یاب نہیں تھا، اِس لئے

لوگ موسیٰ اور ہارون کے مقابلے میں جمع ہوئے۔ [3] وہ موسیٰ سے یہ کہہ کر جھگڑنے لگے، ”کاش ہم اپنے بھائیوں کے ساتھ رب کے سامنے مر گئے ہوتے!
[4] آپ رب کی جماعت کو کیوں اِس ریگستان میں لے آئے؟ کیا اِس لئے کہ ہم یہاں اپنے مویشیوں سمیت مر جائیں؟ [5] آپ ہمیں مصر سے نکال کر اِس ناخوش گوار جگہ پر کیوں لے آئے ہیں؟ یہاں نہ تو اناج، نہ انجیر، انگور یا انار دست یاب ہیں۔ پانی بھی نہیں ہے!“

[6] موسیٰ اور ہارون لوگوں کو چھوڑ کر ملاقات کے خیمے کے دروازے پر گئے اور منہ کے بل گرے۔ تب رب کا جلال اُن پر ظاہر ہوا۔ [7] رب نے موسیٰ سے کہا، [8] ”عہد کے صندوق کے سامنے پڑی لاٹھی پکڑ کر ہارون کے ساتھ جماعت کو اکٹھا کر۔ اُن کے سامنے چٹان سے بات کرو تو وہ اپنا پانی دے گی۔ یوں تُو چٹان میں سے جماعت کے لئے پانی نکال کر اُنہیں اُن کے مویشیوں سمیت پانی پلائے گا۔“

[9] موسیٰ نے ایسا ہی کیا۔ اُس نے عہد کے صندوق کے سامنے پڑی لاٹھی اُٹھائی [10] اور ہارون کے ساتھ جماعت کو چٹان کے سامنے اکٹھا کیا۔ موسیٰ نے اُن سے کہا، ”اے بغاوت کرنے والو، سنو! کیا ہم اِس چٹان میں سے تمہارے لئے پانی نکالیں؟“ [11] اُس نے لاٹھی کو اُٹھا کر چٹان کو دو مرتبہ مارا تو بہت سا پانی پھوٹ نکلا۔ جماعت اور اُن کے مویشیوں نے خوب پانی پیا۔

[12] لیکن رب نے موسیٰ اور ہارون سے کہا، ”تمہارا مجھ پر اِتنا ایمان نہیں تھا کہ میری قدوسیت کو اسرائیلیوں کے سامنے قائم رکھتے۔ اِس لئے تم اِس جماعت کو اُس ملک میں نہیں لے جاؤ گے جو مَیں اُنہیں دوں گا۔“

[13] یہ واقعہ مریبہ یعنی ’جھگڑنا‘ کے پانی پر ہوا۔ وہاں اسرائیلیوں نے رب سے جھگڑا کیا، اور وہاں اُس نے اُن پر ظاہر کیا کہ وہ قدوس ہے۔

ادوم اسرائیل کو گزرنے نہیں دیتا

[14] قادس سے موسیٰ نے ادوم کے بادشاہ کو اطلاع بھیجی، ”آپ کے بھائی اسرائیل کی طرف سے ایک گزارش ہے۔ آپ کو اُن تمام مصیبتوں کے بارے میں علم ہے جو ہم پر آن پڑی ہیں۔ [15] ہمارے باپ دادا مصر گئے تھے اور وہاں ہم بہت عرصے تک رہے۔ مصریوں نے ہمارے باپ دادا اور ہم سے بُرا سلوک کیا۔ [16] لیکن جب ہم نے چلّا کر رب سے منت کی تو اُس نے ہماری سنی اور فرشتہ بھیج کر ہمیں مصر سے نکال لایا۔ اب ہم یہاں قادس شہر میں ہیں جو آپ کی سرحد پر ہے۔ [17] مہربانی کر کے ہمیں اپنے ملک میں سے گزرنے دیں۔ ہم کسی کھیت یا انگور کے باغ میں نہیں جائیں گے، نہ کسی کنوئیں کا پانی پئیں گے۔ ہم شاہراہ پر ہی رہیں گے۔ آپ کے ملک میں سے گزرتے ہوئے ہم اُس سے نہ دائیں اور نہ بائیں طرف ہٹیں گے۔“

[18] لیکن ادومیوں نے جواب دیا، ”یہاں سے نہ گزرنا، ورنہ ہم نکل کر آپ سے لڑیں گے۔“ [19] اسرائیل نے دوبارہ خبر بھیجی، ”ہم شاہراہ پر رہتے ہوئے گزریں گے۔ اگر ہمیں یا ہمارے جانوروں کو پانی کی ضرورت ہوئی تو پیسے دے کر خرید لیں گے۔ ہم پیدل ہی گزرنا چاہتے ہیں، اَور کچھ نہیں چاہتے۔“

[20] لیکن ادومیوں نے دوبارہ انکار کیا۔ ساتھ ہی اُنہوں نے اُن کے ساتھ لڑنے کے لئے ایک بڑی اور طاقت ور فوج بھیجی۔

[21] چونکہ ادوم نے اُنہیں گزرنے کی اجازت نہ دی

اِس لئے اسرائیلی مُڑ کر دوسرے راستے سے چلے گئے۔

ہارون کی وفات

22 اسرائیل کی پوری جماعت قادس سے روانہ ہو کر ہور پہاڑ کے پاس پہنچی۔ 23 یہ پہاڑ ادوم کی سرحد پر واقع تھا۔ وہاں رب نے موسیٰ اور ہارون سے کہا، 24 ”ہارون اب کوچ کر کے اپنے باپ دادا سے جا ملے گا۔ وہ اُس ملک میں داخل نہیں ہو گا جو مَیں اسرائیلیوں کو دوں گا، کیونکہ تم دونوں نے مریبہ کے پانی پر میرے حکم کی خلاف ورزی کی۔ 25 ہارون اور اُس کے بیٹے اِلی عزر کو لے کر ہور پہاڑ پر چڑھ جا۔ 26 ہارون کے کپڑے اُتار کر اُس کے بیٹے اِلی عزر کو پہنا دینا۔ پھر ہارون کوچ کر کے اپنے باپ دادا سے جا ملے گا۔“

27 موسیٰ نے ایسا ہی کیا جیسا رب نے کہا۔ تینوں پوری جماعت کے دیکھتے دیکھتے ہور پہاڑ پر چڑھ گئے۔ 28 موسیٰ نے ہارون کے کپڑے اُتروا کر اُس کے بیٹے اِلی عزر کو پہنا دیئے۔ پھر ہارون وہاں پہاڑ کی چوٹی پر فوت ہوا، اور موسیٰ اور اِلی عزر نیچے اُتر گئے۔ 29 جب پوری جماعت کو معلوم ہوا کہ ہارون انتقال کر گیا ہے تو سب نے 30 دن تک اُس کے لئے ماتم کیا۔

کنعانی ملکِ عراد پر فتح

21 دشتِ نجب کے کنعانی ملک عراد کے بادشاہ کو خبر ملی کہ اسرائیلی اتھارِم کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ اُس نے اُن پر حملہ کیا اور کئی ایک کو پکڑ کر قید کر لیا۔ 2 تب اسرائیلیوں نے رب کے سامنے مَنت مان کر کہا، ”اگر تُو ہمیں اُن پر فتح دے گا تو ہم اُنہیں اُن کے شہروں سمیت تباہ کر دیں گے۔“ 3 رب نے اُن کی سنی اور کنعانیوں پر فتح بخشی۔ اسرائیلیوں نے اُنہیں اُن کے شہروں سمیت پوری طرح تباہ کر دیا۔ اِس لئے اُس جگہ کا نام حُرمہ یعنی تباہی پڑ گیا۔

پیتل کا سانپ

4 ہور پہاڑ سے روانہ ہو کر وہ بحرِ قُلزم کی طرف چل دیئے تاکہ ادوم کے ملک میں سے گزرنا نہ پڑے۔ لیکن چلتے چلتے لوگ بے صبر ہو گئے۔ 5 وہ رب اور موسیٰ کے خلاف باتیں کرنے لگے، ”آپ ہمیں مصر سے نکال کر ریگستان میں مرنے کے لئے کیوں لے آئے ہیں؟ یہاں نہ روٹی دست یاب ہے نہ پانی۔ ہمیں اِس گھٹیا قسم کی خوراک سے گھن آتی ہے۔“

6 تب رب نے اُن کے درمیان زہریلے سانپ بھیج دیئے جن کے کاٹنے سے بہت سے لوگ مر گئے۔ 7 پھر لوگ موسیٰ کے پاس آئے۔ اُنہوں نے کہا، ”ہم نے رب اور آپ کے خلاف باتیں کرتے ہوئے گناہ کیا۔ ہماری سفارش کریں کہ رب ہم سے سانپ دُور کر دے۔“

موسیٰ نے اُن کے لئے دعا کی 8 تو رب نے موسیٰ سے کہا، ”ایک سانپ بنا کر اُسے کھمبے سے لٹکا دے۔ جو بھی ڈسا گیا ہو وہ اُسے دیکھ کر بچ جائے گا۔“ 9 چنانچہ موسیٰ نے پیتل کا ایک سانپ بنایا اور کھمبا کھڑا کر کے سانپ کو اُس سے لٹکا دیا۔ اور ایسا ہوا کہ جسے بھی ڈسا گیا تھا وہ پیتل کے سانپ پر نظر کر کے بچ گیا۔

موآب کی طرف سفر

10 اسرائیلی روانہ ہوئے اور اوبوت میں اپنے خیمے لگائے۔ 11 پھر وہاں سے کوچ کر کے عِیّے عباریم میں ڈیرے ڈالے، اُس ریگستان میں جو مشرق کی طرف

موآب کے سامنے ہے۔ 12 وہاں سے روانہ ہو کر وہ وادئ زِرد میں خیمہ زن ہوئے۔ 13 جب وادئ زِرد سے روانہ ہوئے تو دریائے ارنون کے پرلے یعنی جنوبی کنارے پر خیمہ زن ہوئے۔ یہ دریا ریگستان میں ہے اور اموریوں کے علاقے سے نکلتا ہے۔ یہ اموریوں اور موآبیوں کے درمیان کی سرحد ہے۔ 14 اِس کا ذکر کتاب 'رب کی جنگیں' میں بھی ہے،

''واہیب جو سُوفہ میں ہے، دریائے ارنون کی وادیاں
15 اور وادیوں کا وہ ڈھلان جو عار شہر تک جاتا ہے اور موآب کی سرحد پر واقع ہے۔''

16 وہاں سے وہ بیر یعنی 'کنواں' پہنچے۔ یہ وہی بیر ہے جہاں رب نے موسیٰ سے کہا، ''لوگوں کو اکٹھا کر تو مَیں اُنہیں پانی دوں گا۔'' 17 اُس وقت اسرائیلیوں نے یہ گیت گایا،

''اے کنوئیں، پھوٹ نکل! اُس کے بارے میں گیت گاؤ،
18 اُس کنوئیں کے بارے میں جسے سرداروں نے کھودا، جسے قوم کے راہنماؤں نے عصائے شاہی اور اپنی لاٹھیوں سے کھودا۔''

پھر وہ ریگستان سے متّنہ کو گئے، 19 متّنہ سے نخلی ایل کو اور نخلی ایل سے بامات کو۔ 20 بامات سے وہ موآبیوں کے علاقے کی اُس وادی میں پہنچے جو پِسگہ پہاڑ کے دامن میں ہے۔ اِس پہاڑ کی چوٹی سے وادئ یردن کا جنوبی حصہ یشیمون خوب نظر آتا ہے۔

سیحون اور عوج کی شکست

21 اسرائیل نے اموریوں کے بادشاہ سیحون کو اطلاع بھیجی، 22 ''ہمیں اپنے ملک میں سے گزرنے دیں۔ ہم سیدھے سیدھے گزر جائیں گے۔ نہ ہم کوئی کھیت یا انگور کا باغ چھیڑیں گے، نہ کسی کنوئیں کا پانی پئیں گے۔ ہم آپ کے ملک میں سے سیدھے گزرتے ہوئے شاہراہ پر ہی رہیں گے۔'' 23 لیکن سیحون نے اُنہیں گزرنے نہ دیا بلکہ اپنی فوج جمع کر کے اسرائیل سے لڑنے کے لئے ریگستان میں چل پڑا۔ یہض پہنچ کر اُس نے اسرائیلیوں سے جنگ کی۔ 24 لیکن اسرائیلیوں نے اُسے قتل کیا اور دریائے ارنون سے لے کر دریائے یبوق تک یعنی عمونیوں کی سرحد تک اُس کے ملک پر قبضہ کر لیا۔ وہ اِس سے آگے نہ جا سکے کیونکہ عمونیوں نے اپنی سرحد کی حصار بندی کر رکھی تھی۔ 25 اسرائیلی تمام اموری شہروں پر قبضہ کر کے اُن میں رہنے لگے۔ اُن میں حسبون اور اُس کے اردگرد کی آبادیاں شامل تھیں۔

26 حسبون اموری بادشاہ سیحون کا دار الحکومت تھا۔ اُس نے موآب کے پچھلے بادشاہ سے لڑ کر اُس سے یہ علاقہ دریائے ارنون تک چھین لیا تھا۔ 27 اِس واقعے کا ذکر شاعری میں یوں کیا گیا ہے،

''حسبون کے پاس آ کر اُسے از سرِ نو تعمیر کرو،
سیحون کے شہر کو از سرِ نو قائم کرو۔
28 حسبون سے آگ نکلی، سیحون کے شہر سے شعلہ بھڑکا۔ اُس نے موآب کے شہر عار کو جلا دیا، ارنون کی بلندیوں کے مالکوں کو بھسم کیا۔
29 اے موآب، تجھ پر افسوس! اے کموس دیوتا کی قوم، تُو ہلاک ہوئی ہے۔ کموس نے اپنے بیٹوں کو مفرور اور اپنی بیٹیوں کو اموری بادشاہ سیحون کی قیدی بنا دیا ہے۔
30 لیکن جب ہم نے اموریوں پر تیر چلائے تو حسبون کا علاقہ دیبون تک برباد ہوا۔ ہم نے نُفح تک

سب کچھ تباہ کیا، وہ نُفح جس کا علاقہ میدبا تک ہے۔“

31 یوں اسرائیل اموریوں کے ملک میں آباد ہوا۔ 32 وہاں سے موسیٰ نے اپنے جاسوس یعزیر شہر بھیجے۔ وہاں بھی اموری رہتے تھے۔ اسرائیلیوں نے یعزیر اور اُس کے اردگرد کے شہروں پر بھی قبضہ کیا اور وہاں کے اموریوں کو نکال دیا۔

33 اِس کے بعد وہ مُڑ کر بسن کی طرف بڑھے۔ تب بسن کا بادشاہ عوج اپنی تمام فوج لے کر اُن سے لڑنے کے لئے شہر اِدرعی آیا۔ 34 اُس وقت رب نے موسیٰ سے کہا، ”عوج سے نہ ڈرنا۔ مَیں اُسے، اُس کی تمام فوج اور اُس کا ملک تیرے حوالے کر چکا ہوں۔ اُس کے ساتھ وہی سلوک کر جو تُو نے اموریوں کے بادشاہ سیحون کے ساتھ کیا، جس کا دار الحکومت حسبون تھا۔“ 35 اسرائیلیوں نے عوج، اُس کے بیٹوں اور تمام فوج کو ہلاک کر دیا۔ کوئی بھی نہ بچا۔ پھر اُنہوں نے بسن کے ملک پر قبضہ کر لیا۔

بلق بلعام کو اسرائیل پر لعنت بھیجنے کے لئے بُلاتا ہے

22 اِس کے بعد اسرائیلی موآب کے میدانوں میں پہنچ کر دریائے یردن کے مشرقی کنارے پر یریحو کے آمنے سامنے خیمہ زن ہوئے۔

2 موآب کے بادشاہ بلق بن صفور کو معلوم ہوا کہ اسرائیلیوں نے اموریوں کے ساتھ کیا کچھ کیا ہے۔ 3 موآبیوں نے یہ بھی دیکھا کہ اسرائیلی بہت زیادہ ہیں، اِس لئے اُن پر دہشت چھا گئی۔ 4 اُنہوں نے مِدیانیوں کے بزرگوں سے بات کی، ”اب یہ ہجوم اِس طرح ہمارے اردگرد کا علاقہ چٹ کر جائے گا جس طرح بَیل میدان کی گھاس چٹ کر جاتا ہے۔“

5 تب بلق نے اپنے قاصد فتور شہر کو بھیجے جو دریائے فرات پر واقع تھا اور جہاں بلعام بن بعور اپنے وطن میں رہتا تھا۔ قاصد اُسے بُلانے کے لئے اُس کے پاس پہنچے اور اُسے بلق کا پیغام سنایا، ”ایک قوم مصر سے نکل آئی ہے جو رُوئے زمین پر چھا کر میرے قریب ہی آباد ہوئی ہے۔ 6 اِس لئے آئیں اور اِن لوگوں پر لعنت بھیجیں، کیونکہ وہ مجھ سے زیادہ طاقت ور ہیں۔ پھر شاید مَیں اُنہیں شکست دے کر ملک سے بھگا سکوں۔ کیونکہ مَیں جانتا ہوں کہ جنہیں آپ برکت دیتے ہیں اُنہیں برکت ملتی ہے اور جن پر آپ لعنت بھیجتے ہیں اُن پر لعنت آتی ہے۔“

7 یہ پیغام لے کر موآب اور مِدیان کے بزرگ روانہ ہوئے۔ اُن کے پاس انعام کے پیسے تھے۔ بلعام کے پاس پہنچ کر اُنہوں نے اُسے بلق کا پیغام سنایا۔ 8 بلعام نے کہا، ”رات یہاں گزاریں۔ کل مَیں آپ کو بتا دوں گا کہ رب اِس کے بارے میں کیا فرماتا ہے۔“ چنانچہ موآبی سردار اُس کے پاس ٹھہر گئے۔

9 رات کے وقت اللہ بلعام پر ظاہر ہوا۔ اُس نے پوچھا، ”یہ آدمی کون ہیں جو تیرے پاس آئے ہیں؟“ 10 بلعام نے جواب دیا، ”موآب کے بادشاہ بلق بن صفور نے مجھے پیغام بھیجا ہے، 11 ’جو قوم مصر سے نکل آئی ہے وہ رُوئے زمین پر چھا گئی ہے۔ اِس لئے آئیں اور میرے لئے اُن پر لعنت بھیجیں۔ پھر شاید مَیں اُن سے لڑ کر اُنہیں بھگا دینے میں کامیاب ہو جاؤں‘۔“ 12 رب نے بلعام سے کہا، ”اُن کے ساتھ نہ جانا۔ تجھے اُن پر لعنت بھیجنے کی اجازت نہیں ہے، کیونکہ اُن پر میری برکت ہے۔“

13 اگلی صبح بلعام جاگ اُٹھا تو اُس نے بلق کے

سرداروں سے کہا، ”اپنے وطن واپس چلے جائیں، کیونکہ رب نے مجھے آپ کے ساتھ جانے کی اجازت نہیں دی۔“ 14 چنانچہ موآبی سردار خالی ہاتھ بلق کے پاس واپس آئے۔ اُنہوں نے کہا، ”بلعام ہمارے ساتھ آنے سے انکار کرتا ہے۔“ 15 تب بلق نے اَور سردار بھیجے جو پہلے والوں کی نسبت تعداد اور عُہدے کے لحاظ سے زیادہ تھے۔ 16 وہ بلعام کے پاس جا کر کہنے لگے، ”بلق بن صفور کہتے ہیں کہ کوئی بھی بات آپ کو میرے پاس آنے سے نہ روکے، 17 کیونکہ مَیں آپ کو بڑا انعام دوں گا۔ آپ جو بھی کہیں گے مَیں کرنے کے لئے تیار ہوں۔ آئیں تو سہی اور میرے لئے اُن لوگوں پر لعنت بھیجیں۔“

18 لیکن بلعام نے جواب دیا، ”اگر بلق اپنے محل کو چاندی اور سونے سے بھر کر بھی مجھے دے تو بھی مَیں رب اپنے خدا کے فرمان کی خلاف ورزی نہیں کر سکتا، خواہ بات چھوٹی ہو یا بڑی۔ 19 آپ دوسرے سرداروں کی طرح رات یہاں گزاریں۔ اِتنے میں مَیں معلوم کروں گا کہ رب مجھے مزید کیا کچھ بتاتا ہے۔“

20 اُس رات اللہ بلعام پر ظاہر ہوا اور کہا، ”چونکہ یہ آدمی تجھے بُلانے آئے ہیں اِس لئے اُن کے ساتھ چلا جا۔ لیکن صرف وہی کچھ کرنا جو مَیں تجھے بتاؤں گا۔“

بلعام کی گدھی

21 صبح کو بلعام نے اُٹھ کر اپنی گدھی پر زِین کسا اور موآبی سرداروں کے ساتھ چل پڑا۔ 22 لیکن اللہ نہایت غصے ہوا کہ وہ جا رہا ہے، اِس لئے اُس کا فرشتہ اُس کا مقابلہ کرنے کے لئے راستے میں کھڑا ہو گیا۔ بلعام اپنی گدھی پر سوار تھا اور اُس کے دو نوکر اُس کے ساتھ چل رہے تھے۔ 23 جب گدھی نے دیکھا کہ رب کا فرشتہ اپنے ہاتھ میں تلوار تھامے ہوئے راستے میں کھڑا ہے تو وہ راستے سے ہٹ کر کھیت میں چلنے لگی۔ بلعام اُسے مارتے مارتے راستے پر واپس لے آیا۔

24 پھر وہ انگور کے دو باغوں کے درمیان سے گزرنے لگے۔ راستہ تنگ تھا، کیونکہ وہ دونوں طرف باغوں کی چاردیواری سے بند تھا۔ اب رب کا فرشتہ وہاں کھڑا ہوا۔ 25 گدھی یہ دیکھ کر چاردیواری کے ساتھ ساتھ چلنے لگی، اور بلعام کا پاؤں کچلا گیا۔ اُس نے اُسے دوبارہ مارا۔

26 رب کا فرشتہ آگے نکلا اور تیسری مرتبہ راستے میں کھڑا ہو گیا۔ اب راستے سے ہٹ جانے کی کوئی گنجائش نہیں تھی، نہ دائیں طرف اور نہ بائیں طرف۔ 27 جب گدھی نے رب کا فرشتہ دیکھا تو وہ لیٹ گئی۔ بلعام کو غصہ آ گیا، اور اُس نے اُسے اپنی لاٹھی سے خوب مارا۔

28 تب رب نے گدھی کو بولنے دیا، اور اُس نے بلعام سے کہا، ”مَیں نے آپ سے کیا غلط سلوک کیا ہے کہ آپ مجھے اب تیسری دفعہ پیٹ رہے ہیں؟“ 29 بلعام نے جواب دیا، ”تُو نے مجھے بےوقوف بنایا ہے! کاش میرے ہاتھ میں تلوار ہوتی تو مَیں ابھی تجھے ذبح کر دیتا!“ 30 گدھی نے بلعام سے کہا، ”کیا مَیں آپ کی گدھی نہیں ہوں جس پر آپ آج تک سوار ہوتے رہے ہیں؟ کیا مجھے کبھی ایسا کرنے کی عادت تھی؟“ اُس نے کہا، ”نہیں۔“

31 پھر رب نے بلعام کی آنکھیں کھولیں اور اُس نے رب کے فرشتے کو دیکھا جو اب تک ہاتھ میں تلوار تھامے ہوئے راستے میں کھڑا تھا۔ بلعام نے منہ کے بل

گر کر سجدہ کیا۔ 32 رب کے فرشتے نے پوچھا، ”تُو نے تین بار اپنی گدھی کو کیوں پیٹا؟ مَیں تیرے مقابلے میں آیا ہوں، کیونکہ جس طرف تُو بڑھ رہا ہے اُس کا انجام بُرا ہے۔ 33 گدھی تین مرتبہ مجھے دیکھ کر میری طرف سے ہٹ گئی۔ اگر وہ نہ ہٹتی تو تُو اِس وقت ہلاک ہو گیا ہوتا اگرچہ مَیں گدھی کو چھوڑ دیتا۔“

34 بلعام نے رب کے فرشتے سے کہا، ”مَیں نے گناہ کیا ہے۔ مجھے معلوم نہیں تھا کہ تُو میرے مقابلے میں راستے میں کھڑا ہے۔ لیکن اگر میرا سفر تجھے بُرا لگے تو مَیں اب واپس چلا جاؤں گا۔“ 35 رب کے فرشتے نے کہا، ”اِن آدمیوں کے ساتھ اپنا سفر جاری رکھ۔ لیکن صرف وہی کچھ کہنا جو مَیں تجھے بتاؤں گا۔“ چنانچہ بلعام نے بلق کے سرداروں کے ساتھ اپنا سفر جاری رکھا۔

36 جب بلق کو خبر ملی کہ بلعام آ رہا ہے تو وہ اُس سے ملنے کے لئے موآب کے اُس شہر تک گیا جو موآب کی سرحد دریائے ارنون پر واقع ہے۔ 37 اُس نے بلعام سے کہا، ”کیا مَیں نے آپ کو اطلاع نہیں بھیجی تھی کہ آپ ضرور آئیں؟ آپ کیوں نہیں آئے؟ کیا آپ نے سوچا کہ مَیں آپ کو مناسب انعام نہیں دے پاؤں گا؟“ 38 بلعام نے جواب دیا، ”بہر حال اب مَیں پہنچ گیا ہوں۔ لیکن مَیں صرف وہی کچھ کہہ سکتا ہوں جو اللہ نے پہلے ہی میرے منہ میں ڈال دیا ہے۔“

39 پھر بلعام بلق کے ساتھ قِریَت حصات گیا۔ 40 وہاں بلق نے گائے بَیل اور بھیڑ بکریاں قربان کر کے اُن کے گوشت میں سے بلعام اور اُس کے ساتھ والے سرداروں کو دے دیا۔ 41 اگلی صبح بلق بلعام کو ساتھ لے کر ایک اونچی جگہ پر چڑھ گیا جس کا نام باموت بعل تھا۔ وہاں سے اسرائیلی خیمہ گاہ کا کنارہ نظر آتا تھا۔

بلعام کی پہلی برکت

23 بلعام نے کہا، ”یہاں میرے لئے سات قربان گاہیں بنائیں۔ ساتھ ساتھ میرے لئے سات بَیل اور سات مینڈھے تیار کر رکھیں۔“

2 بلق نے ایسا ہی کیا، اور دونوں نے مل کر ہر قربان گاہ پر ایک بَیل اور ایک مینڈھا چڑھایا۔ 3 پھر بلعام نے بلق سے کہا، ”یہاں اپنی قربانی کے پاس کھڑے رہیں۔ مَیں کچھ فاصلے پر جاتا ہوں، شاید رب مجھ سے ملنے آئے۔ جو کچھ وہ مجھ پر ظاہر کرے مَیں آپ کو بتا دوں گا۔“

یہ کہہ کر وہ ایک اونچے مقام پر چلا گیا جو ہریالی سے بالکل محروم تھا۔ 4 وہاں اللہ بلعام سے ملا۔ بلعام نے کہا، ”مَیں نے سات قربان گاہیں تیار کر کے ہر قربان گاہ پر ایک بَیل اور ایک مینڈھا قربان کیا ہے۔“ 5 تب رب نے اُسے بلق کے لئے پیغام دیا اور کہا، ”بلق کے پاس واپس جا اور اُسے یہ پیغام سنا۔“ 6 بلعام بلق کے پاس واپس آیا جو اب تک موآبی سرداروں کے ساتھ اپنی قربانی کے پاس کھڑا تھا۔ 7 بلعام بول اُٹھا،

”بلق مجھے اَرام سے یہاں لایا ہے، موآبی بادشاہ نے مجھے مشرقی پہاڑوں سے بُلا کر کہا، ’آؤ، یعقوب پر میرے لئے لعنت بھیجو۔ آؤ، اسرائیل کو بد دعا دو۔‘

8 مَیں کس طرح اُن پر لعنت بھیجوں جن پر اللہ نے لعنت نہیں بھیجی؟ مَیں کس طرح اُنہیں بد دعا دوں جنہیں رب نے بد دعا نہیں دی؟

9 مَیں اُنہیں چٹانوں کی چوٹی سے دیکھتا ہوں، پہاڑیوں سے اُن کا مشاہدہ کرتا ہوں۔ واقعی یہ ایک ایسی

قوم ہے جو دوسروں سے الگ رہتی ہے۔ یہ اپنے آپ کو دوسری قوموں سے ممتاز سمجھتی ہے۔

10 کون یعقوب کی اولاد کو گن سکتا ہے جو گرد کی مانند بے شمار ہے۔ کون اسرائیلیوں کا چوتھا حصہ بھی گن سکتا ہے؟ رب کرے کہ مَیں راست بازوں کی موت مروں، کہ میرا انجام اُن کے انجام جیسا اچھا ہو۔“

11 بلق نے بلعام سے کہا، ”آپ نے میرے ساتھ کیا کِیا ہے؟ مَیں آپ کو اپنے دشمنوں پر لعنت بھیجنے کے لئے لایا اور آپ نے اُنہیں اچھی خاصی برکت دی ہے۔“ 12 بلعام نے جواب دیا، ”کیا لازم نہیں کہ مَیں وہی کچھ بولوں جو رب نے بتانے کو کہا ہے؟“

بلعام کی دوسری برکت

13 پھر بلق نے اُس سے کہا، ”آئیں، ہم ایک اَور جگہ جائیں جہاں سے آپ اسرائیلی قوم کو دیکھ سکیں گے، گو اُن کی خیمہ گاہ کا صرف کنارہ ہی نظر آئے گا۔ آپ سب کو نہیں دیکھ سکیں گے۔ وہیں سے اُن پر میرے لئے لعنت بھیجیں۔“ 14 یہ کہہ کر وہ اُس کے ساتھ پِسگہ کی چوٹی پر چڑھ کر پہرے داروں کے میدان تک پہنچ گیا۔ وہاں بھی اُس نے سات قربان گاہیں بنا کر ہر ایک پر ایک بَیل اور ایک مینڈھا قربان کیا۔ 15 بلعام نے بلق سے کہا، ”یہاں اپنی قربان گاہ کے پاس کھڑے رہیں۔ مَیں کچھ فاصلے پر جا کر رب سے ملوں گا۔“

16 رب بلعام سے ملا۔ اُس نے اُسے بلق کے لئے پیغام دیا اور کہا، ”بلق کے پاس واپس جا اور اُسے یہ پیغام سنا دے۔“ 17 وہ واپس چلا گیا۔ بلق اب تک اپنے سرداروں کے ساتھ اپنی قربانی کے پاس کھڑا تھا۔ اُس نے اُس سے پوچھا، ”رب نے کیا کہا؟“ 18 بلعام نے کہا، ”اے بلق، اُٹھو اور سنو۔ اے صفور کے بیٹے، میری بات پر غور کرو۔

19 اللہ آدمی نہیں جو جھوٹ بولتا ہے۔ وہ انسان نہیں جو کوئی فیصلہ کر کے بعد میں پچھتائے۔ کیا وہ کبھی اپنی بات پر عمل نہیں کرتا؟ کیا وہ کبھی اپنی بات پوری نہیں کرتا؟

20 مجھے برکت دینے کو کہا گیا ہے۔ اُس نے برکت دی ہے اور مَیں یہ برکت روک نہیں سکتا۔

21 یعقوب کے گھرانے میں خرابی نظر نہیں آتی، اسرائیل میں دُکھ دکھائی نہیں دیتا۔ رب اُس کا خدا اُس کے ساتھ ہے، اور قوم بادشاہ کی خوشی میں نعرے لگاتی ہے۔

22 اللہ اُنہیں مصر سے نکال لایا، اور اُنہیں جنگلی بَیل کی طاقت حاصل ہے۔

23 یعقوب کے گھرانے کے خلاف جادوگری ناکام ہے، اسرائیل کے خلاف غیب دانی بے فائدہ ہے۔ اب یعقوب کے گھرانے سے کہا جائے گا، 'اللہ نے کیسا کام کیا ہے!'

24 اسرائیلی قوم شیرنی کی طرح اُٹھتی اور شیر ببر کی طرح کھڑی ہو جاتی ہے۔ جب تک وہ اپنا شکار نہ کھا لے وہ آرام نہیں کرتا، جب تک وہ مارے ہوئے لوگوں کا خون نہ پی لے وہ نہیں لیٹتا۔“

25 یہ سن کر بلق نے کہا، ”اگر آپ اُن پر لعنت بھیجنے سے انکار کریں، کم از کم اُنہیں برکت تو نہ دیں۔“ 26 بلعام نے جواب دیا، ”کیا مَیں نے آپ کو نہیں بتایا تھا کہ جو کچھ بھی رب کہے گا مَیں وہی کروں گا؟“

بلعام کی تیسری برکت

27 تب بلق نے بلعام سے کہا، "آئیں، مَیں آپ کو ایک اَور جگہ لے جاؤں۔ شاید اللہ راضی ہو جائے کہ آپ میرے لئے وہاں سے اُن پر لعنت بھیجیں۔" 28 وہ اُس کے ساتھ فغور پہاڑ پر چڑھ گیا۔ اُس کی چوٹی سے یردن کی وادی کا جنوبی حصہ یشیمون دکھائی دیا۔ 29 بلعام نے اُس سے کہا، "میرے لئے یہاں سات قربان گاہیں بنا کر سات بَیل اور سات مینڈھے تیار رکھیں۔" 30 بلق نے ایسا ہی کیا۔ اُس نے ہر ایک قربان گاہ پر ایک بَیل اور ایک مینڈھا قربان کیا۔

24 اب بلعام کو اِس بات کا پورا یقین ہو گیا کہ رب کو پسند ہے کہ مَیں اسرائیلیوں کو برکت دوں۔ اِس لئے اُس نے اِس مرتبہ پہلے کی طرح جادوگری کا طریقہ استعمال نہ کیا بلکہ سیدھا ریگستان کی طرف رُخ کیا 2 جہاں اسرائیل اپنے اپنے قبیلوں کی ترتیب سے خیمہ زن تھا۔ یہ دیکھ کر اللہ کا روح اُس پر نازل ہوا، 3 اور وہ بول اُٹھا،

"بلعام بن بعور کا پیغام سنو، اُس کے پیغام پر غور کرو جو صاف صاف دیکھتا ہے،

4 اُس کا پیغام جو اللہ کی باتیں سن لیتا ہے، قادرِ مطلق کی رویا کو دیکھ لیتا ہے اور زمین پر گر کر پوشیدہ باتیں دیکھتا ہے۔

5 اے یعقوب، تیرے خیمے کتنے شاندار ہیں! اے اسرائیل، تیرے گھر کتنے اچھے ہیں!

6 وہ دُور تک پھیلی ہوئی وادیوں کی مانند، نہر کے کنارے لگے باغوں کی مانند، رب کے لگائے ہوئے عود کے درختوں کی مانند، پانی کے کنارے لگے دیودار کے درختوں کی مانند ہیں۔

7 اُن کی بالٹیوں سے پانی چھلکتا رہے گا، اُن کے بیج کو کثرت کا پانی ملے گا۔ اُن کا بادشاہ اجاج سے زیادہ طاقت ور ہو گا، اور اُن کی سلطنت سرفراز ہو گی۔

8 اللہ اُنہیں مصر سے نکال لایا، اور اُنہیں جنگلی بَیل کی سی طاقت حاصل ہے۔ وہ مخالف قوموں کو ہڑپ کر کے اُن کی ہڈیاں چُور چُور کر دیتے ہیں، وہ اپنے تیر چلا کر اُنہیں مار ڈالتے ہیں۔

9 اسرائیل شیرِ ببر یا شیرنی کی مانند ہے۔ جب وہ دبک کر بیٹھ جائے تو کوئی بھی اُسے چھیڑنے کی جرأت نہیں کرتا۔ جو تجھے برکت دے اُسے برکت ملے، اور جو تجھ پر لعنت بھیجے اُس پر لعنت آئے۔"

10 یہ سن کر بلق آپے سے باہر ہوا۔ اُس نے تالی بجا کر اپنی حقارت کا اظہار کیا اور کہا، "مَیں نے تجھے اِس لئے بُلایا تھا کہ تُو میرے دشمنوں پر لعنت بھیجے۔ اب تُو نے اُنہیں تینوں بار برکت ہی دی ہے۔ 11 اب دفع ہو جا! اپنے گھر واپس بھاگ جا! مَیں نے کہا تھا کہ بڑا انعام دوں گا۔ لیکن رب نے تجھے انعام پانے سے روک دیا ہے۔"

12 بلعام نے جواب دیا، "کیا مَیں نے اُن لوگوں کو جنہیں آپ نے مجھے بُلانے کے لئے بھیجا تھا نہیں بتایا تھا 13 کہ اگر بلق اپنے محل کو چاندی اور سونے سے بھر کر بھی مجھے دے دے تو بھی مَیں رب کی کسی بات کی خلاف ورزی نہیں کر سکتا، خواہ میری نیت اچھی ہو یا بُری۔ مَیں صرف وہ کچھ کر سکتا ہوں جو اللہ فرماتا ہے۔ 14 اب مَیں اپنے وطن واپس چلا جاتا ہوں۔ لیکن پہلے مَیں آپ کو بتا دیتا ہوں کہ آخرکار یہ قوم آپ کی قوم کے ساتھ کیا کچھ کرے گی۔"

بلعام کی چوتھی برکت

15 وہ بول اُٹھا،

”بلعام بن بعور کا پیغام سنو، اُس کا پیغام جو صاف صاف دیکھتا ہے،

16 اُس کا پیغام جو اللہ کی باتیں سن لیتا اور اللہ تعالیٰ کی مرضی کو جانتا ہے، جو قادرِ مطلق کی رویا کو دیکھ لیتا اور زمین پر گر کر پوشیدہ باتیں دیکھتا ہے۔

17 جسے مَیں دیکھ رہا ہوں وہ اِس وقت نہیں ہے۔ جو مجھے نظر آ رہا ہے وہ قریب نہیں ہے۔ یعقوب کے گھرانے سے ستارہ نکلے گا، اور اسرائیل سے عصائے شاہی اُٹھے گا جو موآب کے ماتھوں اور سیت کے تمام بیٹوں کی کھوپڑیوں کو پاش پاش کرے گا۔

18 ادوم اُس کے قبضے میں آئے گا، اُس کا دشمن سعیر اُس کی ملکیت بنے گا جبکہ اسرائیل کی طاقت بڑھتی جائے گی۔

19 یعقوب کے گھرانے سے ایک حکمران نکلے گا جو شہر کے بچے ہوؤں کو ہلاک کر دے گا۔“

بلعام کے آخری پیغام

20 پھر بلعام نے عمالیق کو دیکھا اور کہا،

”عمالیق قوموں میں اوّل تھا، لیکن آخرکار وہ ختم ہو جائے گا۔“

21 پھر اُس نے قینیوں کو دیکھا اور کہا،

”تیری سکونت گاہ مستحکم ہے، تیرا چٹان میں بنا گھونسلا مضبوط ہے۔

22 لیکن تُو تباہ ہو جائے گا جب اسور تجھے گرفتار کرے گا۔“

23 ایک اَور دفعہ اُس نے بات کی،

”ہائے، کون زندہ رہ سکتا ہے جب اللہ یوں کرے گا؟

24 کِتّیم کے ساحل سے بحری جہاز آئیں گے جو اسور اور عِبر کو ذلیل کریں گے، لیکن وہ خود بھی ہلاک ہو جائیں گے۔“

25 پھر بلعام اُٹھ کر اپنے گھر واپس چلا گیا۔ بلق بھی وہاں سے چلا گیا۔

موآب اسرائیلیوں کی آزمائش کرتا ہے

25 جب اسرائیلی شِطّیم میں رہ رہے تھے تو اسرائیلی مرد موآبی عورتوں سے زناکاری کرنے لگے۔ 2 یہ ایسا ہوا کہ موآبی عورتیں اپنے دیوتاؤں کو قربانیاں پیش کرتے وقت اسرائیلیوں کو شریک ہونے کی دعوت دینے لگیں۔ اسرائیلی دعوت قبول کر کے قربانیوں سے کھانے اور دیوتاؤں کو سجدہ کرنے لگے۔ 3 اِس طریقے سے اسرائیلی موآبی دیوتا بنام بعل فغور کی پوجا کرنے لگے، اور رب کا غضب اُن پر آن پڑا۔ 4 اُس نے موسیٰ سے کہا، ”اِس قوم کے تمام راہنماؤں کو سزائے موت دے کر سورج کی روشنی میں رب کے سامنے لٹکا، ورنہ رب کا اسرائیلیوں پر سے غضب نہیں ٹلے گا۔“ 5 چنانچہ موسیٰ نے اسرائیل کے قاضیوں سے کہا، ”لازم ہے کہ تم میں سے ہر ایک اپنے اُن آدمیوں کو جان سے مار دے جو بعل فغور دیوتا کی پوجا میں شریک ہوئے ہیں۔“

6 موسیٰ اور اسرائیل کی پوری جماعت ملاقات کے خیمے کے دروازے پر جمع ہو کر رونے لگے۔ اتفاق سے اُسی

وقت ایک آدمی وہاں سے گزرا جو ایک مِدیانی عورت کو اپنے گھر لے جا رہا تھا۔ 7 یہ دیکھ کر ہارون کا پوتا فینحاس بن اِلی عزر جماعت سے نکلا اور نیزہ پکڑ کر 8 اُس اسرائیلی کے پیچھے چل پڑا۔ وہ عورت سمیت اپنے خیمے میں داخل ہوا تو فینحاس نے اُن کے پیچھے پیچھے جا کر نیزہ اِتنے زور سے مارا کہ وہ دونوں میں سے گزر گیا۔ اُس وقت وبا پھیلنے لگی تھی، لیکن فینحاس کے اِس عمل سے وہ رُک گئی۔ 9 تو بھی 24,000 افراد مر چکے تھے۔

10 رب نے موسیٰ سے کہا، 11 ”ہارون کے پوتے فینحاس بن اِلی عزر نے اسرائیلیوں پر میرا غصہ ٹھنڈا کر دیا ہے۔ میری غیرت اپنا کر وہ اسرائیل میں دیگر معبودوں کی پوجا کو برداشت نہ کر سکا۔ اِس لئے میری غیرت نے اسرائیلیوں کو نیست و نابود نہیں کیا۔ 12 لہٰذا اُسے بتا دینا کہ مَیں اُس کے ساتھ سلامتی کا عہد قائم کرتا ہوں۔ 13 اِس عہد کے تحت اُسے اور اُس کی اولاد کو ابد تک امام کا عُہدہ حاصل رہے گا، کیونکہ اپنے خدا کی خاطر غیرت کھا کر اُس نے اسرائیلیوں کا کفارہ دیا۔“

14 جس آدمی کو مِدیانی عورت کے ساتھ مار دیا گیا اُس کا نام زِمری بن سلو تھا، اور وہ شمعون کے قبیلے کے ایک آبائی گھرانے کا سرپرست تھا۔ 15 مِدیانی عورت کا نام کزبی تھا، اور وہ صور کی بیٹی تھی جو مِدیانیوں کے ایک آبائی گھرانے کا سرپرست تھا۔

16 رب نے موسیٰ سے کہا، 17 ”مِدیانیوں کو دشمن قرار دے کر اُنہیں مار ڈالنا۔ 18 کیونکہ اُنہوں نے اپنی چالاکیوں سے تمہارے ساتھ دشمن کا سا سلوک کیا، اُنہوں نے تمہیں بعل فغور کی پوجا کرنے پر اُکسایا اور تمہیں اپنی بہن مِدیانی سردار کی بیٹی کزبی کے ذریعے جسے وبا پھیلتے وقت مار دیا گیا بہکایا۔“

دوسری مردم شماری

26 وبا کے بعد رب نے موسیٰ اور ہارون کے بیٹے اِلی عزر سے کہا،

2 ”پوری اسرائیلی جماعت کی مردم شماری اُن کے آبائی گھرانوں کے مطابق کرنا۔ اُن تمام مردوں کو گننا جو 20 سال یا اِس سے زائد کے ہیں اور جو جنگ لڑنے کے قابل ہیں۔“

4-3 موسیٰ اور اِلی عزر نے اسرائیلیوں کو بتایا کہ رب نے اُنہیں کیا حکم دیا ہے۔ چنانچہ اُنہوں نے موآب کے میدانی علاقے میں یریحو کے سامنے، لیکن دریائے یردن کے مشرقی کنارے پر مردم شماری کی۔ یہ وہ اسرائیلی آدمی تھے جو مصر سے نکلے تھے۔

7-5 اسرائیل کے پہلوٹھے روبن کے قبیلے کے 43,730 مرد تھے۔ قبیلے کے چار کنبے حنوکی، فلّوِی، حصرونی اور کرمی روبن کے بیٹوں حنوک، فلّو، حصرون اور کرمی سے نکلے ہوئے تھے۔ 8 روبن کا بیٹا فلّو اِلیاب کا باپ تھا 9 جس کے بیٹے نموایل، داتن اور ابیرام تھے۔

داتن اور ابیرام وہی لوگ تھے جنہیں جماعت نے چنا تھا اور جنہوں نے قورح کے گروہ سمیت موسیٰ اور ہارون سے جھگڑتے ہوئے خود رب سے جھگڑا کیا۔ 10 اُس وقت زمین نے اپنا منہ کھول کر اُنہیں قورح سمیت ہڑپ کر لیا تھا۔ اُس کے 250 ساتھی بھی مر گئے تھے جب آگ نے اُنہیں بھسم کر دیا۔ یوں وہ سب اسرائیل کے لئے عبرت انگیز مثال بن گئے تھے۔ 11 لیکن قورح کی پوری نسل مٹائی نہیں گئی تھی۔

14-12 شمعون کے قبیلے کے 22,200 مرد تھے۔ قبیلے کے پانچ کنبے نُموایلی، یمینی، یکینی، زارحی اور ساؤلی شمعون کے بیٹوں نموایل، یمین، یکین،

زارح اور ساؤل سے نکلے ہوئے تھے۔

18-15 جد کے قبیلے کے 40,500 مرد تھے۔ قبیلے کے سات کنبے صفونی، حجی، سُونی، اُزنی، عیری، ارودی اور اریلی جد کے بیٹوں صفون، حجی، سُونی، اُزنی، عیری، ارود اور اریلی سے نکلے ہوئے تھے۔

22-19 یہوداہ کے قبیلے کے 76,500 مرد تھے۔ یہوداہ کے دو بیٹے عیر اور اونان مصر آنے سے پہلے کنعان میں مر گئے تھے۔ قبیلے کے تین کنبے سیلانی، فارصی اور زارحی یہوداہ کے بیٹوں سیلہ، فارص اور زارح سے نکلے ہوئے تھے۔

فارص کے دو بیٹوں حصرون اور حمول سے دو کنبے حصرونی اور حمولی نکلے ہوئے تھے۔

25-23 اِشکار کے قبیلے کے 64,300 مرد تھے۔ قبیلے کے چار کنبے تولعی، فُوّی، یسوبی اور سِمرونی اِشکار کے بیٹوں تولع، فُوّہ، یسوب اور سِمرون سے نکلے ہوئے تھے۔

27-26 زبولون کے قبیلے کے 60,500 مرد تھے۔ قبیلے کے تین کنبے سردی، ایلونی اور یحلی ایلی زبولون کے بیٹوں سرد، ایلون اور یحلی ایل سے نکلے ہوئے تھے۔

28 یوسف کے دو بیٹوں منسّی اور افرائیم کے الگ الگ قبیلے بنے۔

34-29 منسّی کے قبیلے کے 52,700 مرد تھے۔ قبیلے کے آٹھ کنبے مکیری، جِلعادی، ایعزری، خلقی، اسری ایلی، سِکمی، سمیدعی اور حِفری تھے۔ مکیری منسّی کے بیٹے مکیر سے جبکہ جِلعادی مکیر کے بیٹے جِلعاد سے نکلے ہوئے تھے۔ باقی کنبے جِلعاد کے چھ بیٹوں ایعزر، خلق، اسری ایل، سِکم، سمیدع اور حِفر سے نکلے ہوئے تھے۔

حِفر صِلافحاد کا باپ تھا۔ صِلافحاد کا کوئی بیٹا نہیں بلکہ پانچ بیٹیاں محلاہ، نوعاہ، حُجلاہ، مِلکاہ اور تِرضہ تھیں۔

37-35 افرائیم کے قبیلے کے 32,500 مرد تھے۔ قبیلے کے چار کنبے سوتلحی، بکری، تحنی اور عیرانی تھے۔ پہلے تین کنبے افرائیم کے بیٹوں سوتلح، بکر اور تحن سے جبکہ عیرانی سوتلح کے بیٹے عیران سے نکلے ہوئے تھے۔

41-38 بن یمین کے قبیلے کے 45,600 مرد تھے۔ قبیلے کے سات کنبے بالعی، اشبیلی، اخیرامی، سُوفامی، حوفامی، اردی اور نعمانی تھے۔ پہلے پانچ کنبے بن یمین کے بیٹوں بالع، اشبیل، اخیرام، سُوفام اور حوفام سے جبکہ اردی اور نعمانی بالع کے بیٹوں سے نکلے ہوئے تھے۔

43-42 دان کے قبیلے کے 64,400 مرد تھے۔ سب دان کے بیٹے سُوحام سے نکلے ہوئے تھے، اِس لئے سُوحامی کہلاتے تھے۔

47-44 آشر کے قبیلے کے 53,400 مرد تھے۔ قبیلے کے پانچ کنبے یِمنی، اِسوی، بریعی، حِبری اور ملکی ایلی تھے۔ پہلے تین کنبے آشر کے بیٹوں یِمنہ، اِسوی اور بریعہ سے جبکہ باقی بریعہ کے بیٹوں حِبر اور ملکی ایل سے نکلے ہوئے تھے۔ آشر کی ایک بیٹی بنام سِرح بھی تھی۔

50-48 نفتالی کے قبیلے کے 45,400 مرد تھے۔ قبیلے کے چار کنبے یحصی ایلی، جونی، یصری اور سِلیمی نفتالی کے بیٹوں یحصی ایل، جونی، یصر اور سِلیم سے نکلے ہوئے تھے۔

51 اسرائیلی مردوں کی کُل تعداد 6,01,730 تھی۔

52 رب نے موسیٰ سے کہا، 53 "جب ملکِ کنعان کو تقسیم کیا جائے گا تو زمین اِن کی تعداد کے مطابق دینا ہے۔ 54 بڑے قبیلوں کو چھوٹے کی نسبت زیادہ زمین دی جائے۔ ہر قبیلے کا علاقہ اُس کی تعداد سے مطابقت رکھے۔ 56-55 قرعہ ڈالنے سے فیصلہ کیا جائے کہ ہر قبیلے کو کہاں زمین ملے گی۔ لیکن ہر قبیلے کے علاقے کا

رقبہ اِس پر مبنی ہو کہ قبیلے کے کتنے افراد ہیں۔“

57 لاوی کے قبیلے کے تین کنبے جَیرسونی، قِہاتی اور مِراری لاوی کے بیٹوں جَیرسون، قِہات اور مِراری سے نکلے ہوئے تھے۔ 58 اِس کے علاوہ لِبنی، حبرونی، محلی، مُوشی اور قورحی بھی لاوی کے کنبے تھے۔ قِہات عمرام کا باپ تھا۔ 59 عمرام نے لاوی عورت یوکبد سے شادی کی جو مصر میں پیدا ہوئی تھی۔ اُن کے دو بیٹے ہارون اور موسیٰ اور ایک بیٹی مریم پیدا ہوئے۔ 60 ہارون کے بیٹے ندب، ابیہو، اِلی عزر اور اِتمر تھے۔ 61 لیکن ندب اور ابیہو رب کو بخور کی ناجائز قربانی پیش کرنے کے باعث مر گئے۔ 62 لاویوں کے مردوں کی کُل تعداد 23,000 تھی۔ اِن میں وہ سب شامل تھے جو ایک ماہ یا اِس سے زائد کے تھے۔ اُنہیں دوسرے اسرائیلیوں سے الگ گنا گیا، کیونکہ اُنہیں اسرائیل میں میراث میں زمین نہیں ملنی تھی۔

63 یوں موسیٰ اور اِلی عزر نے موآب کے میدانی علاقے میں یریحو کے سامنے لیکن دریائے یردن کے مشرقی کنارے پر اسرائیلیوں کی مردم شماری کی۔ 64 لوگوں کو گنتے گنتے اُنہیں معلوم ہوا کہ جو لوگ دشتِ صین میں موسیٰ اور ہارون کی پہلی مردم شماری میں گنے گئے تھے وہ سب مر چکے ہیں۔ 65 رب نے کہا تھا کہ وہ سب کے سب ریگستان میں مر جائیں گے، اور ایسا ہی ہوا تھا۔ صرف کالب بن یفُنّہ اور یشوع بن نون زندہ رہے۔

صِلافحاد کی بیٹیاں

27 صِلافحاد کی پانچ بیٹیاں محلاہ، نوعاہ، حُجلاہ، مِلکاہ اور تِرضہ تھیں۔ صِلافحاد یوسف کے بیٹے منسّی کے کنبے کا تھا۔ اُس کا پورا نام صِلافحاد بن حِفر بن جِلعاد بن مکیر بن منسّی بن یوسف تھا۔ 2 صِلافحاد کی بیٹیاں ملاقات کے خیمے کے دروازے پر آ کر موسیٰ، اِلی عزر امام اور پوری جماعت کے سامنے کھڑی ہوئیں۔ اُنہوں نے کہا، 3 ”ہمارا باپ ریگستان میں فوت ہوا۔ لیکن وہ قورح کے اُن ساتھیوں میں سے نہیں تھا جو رب کے خلاف متحد ہوئے تھے۔ وہ اِس سبب سے نہ مرا بلکہ اپنے ذاتی گناہ کے باعث۔ جب وہ مر گیا تو اُس کا کوئی بیٹا نہیں تھا۔ 4 کیا یہ ٹھیک ہے کہ ہمارے خاندان میں بیٹا نہ ہونے کے باعث ہمیں زمین نہ ملے اور ہمارے باپ کا نام و نشان مٹ جائے؟ ہمیں بھی ہمارے باپ کے دیگر رشتے داروں کے ساتھ زمین دیں۔“

5 موسیٰ نے اُن کا معاملہ رب کے سامنے پیش کیا 6 تو رب نے اُس سے کہا، 7 ”جو بات صِلافحاد کی بیٹیاں کر رہی ہیں وہ درست ہے۔ اُنہیں ضرور اُن کے باپ کے رشتے داروں کے ساتھ زمین ملنی چاہئے۔ اُنہیں باپ کا ورثہ مل جائے۔ 8 اسرائیلیوں کو بھی بتانا کہ جب بھی کوئی آدمی مر جائے جس کا بیٹا نہ ہو تو اُس کی بیٹی کو اُس کی میراث مل جائے۔ 9 اگر اُس کی بیٹی بھی نہ ہو تو اُس کے بھائیوں کو اُس کی میراث مل جائے۔ 10 اگر اُس کے بھائی بھی نہ ہوں تو اُس کے باپ کے بھائیوں کو اُس کی میراث مل جائے۔ 11 اگر یہ بھی نہ ہوں تو اُس کے سب سے قریبی رشتے دار کو اُس کی میراث مل جائے۔ وہ اُس کی ذاتی ملکیت ہو گی۔ یہ اصول اسرائیلیوں کے لئے قانونی حیثیت رکھتا ہے۔ وہ اِسے ویسا مانیں جیسا رب نے موسیٰ کو حکم دیا ہے۔“

یشوع کو موسیٰ کا جانشین مقرر کیا جاتا ہے

12 پھر رب نے موسیٰ سے کہا، ”عباریم کے پہاڑی سلسلے کے اِس پہاڑ پر چڑھ کر اُس ملک پر نگاہ ڈال جو مَیں اسرائیلیوں کو دوں گا۔ 13 اُسے دیکھنے کے بعد تُو بھی اپنے بھائی ہارون کی طرح کوچ کر کے اپنے باپ دادا سے جا ملے گا، 14 کیونکہ تم دونوں نے دشتِ صین میں میرے حکم کی خلاف ورزی کی۔ اُس وقت جب پوری جماعت نے مریبہ میں میرے خلاف گلہ شکوہ کیا تو تُو نے چٹان سے پانی نکالتے وقت لوگوں کے سامنے میری قدوسیت قائم نہ رکھی۔“ (مریبہ دشتِ صین کے قادس میں چشمہ ہے۔)

15 موسیٰ نے رب سے کہا، 16 ”اے رب، تمام جانوں کے خدا، جماعت پر کسی آدمی کو مقرر کر 17 جو اُن کے آگے آگے جنگ کے لئے نکلے اور اُن کے آگے آگے واپس آ جائے، جو اُنہیں باہر لے جائے اور واپس لے آئے۔ ورنہ رب کی جماعت اُن بھیڑوں کی مانند ہو گی جن کا کوئی چرواہا نہ ہو۔“

18 جواب میں رب نے موسیٰ سے کہا، ”یشوع بن نون کو چن لے جس میں میرا روح ہے، اور اپنا ہاتھ اُس پر رکھ۔ 19 اُسے اِلی عزر امام اور پوری جماعت کے سامنے کھڑا کر کے اُن کے رُوبرُو ہی اُسے راہنمائی کی ذمہ داری دے۔ 20 اپنے اختیار میں سے کچھ اُسے دے تاکہ اسرائیل کی پوری جماعت اُس کی اطاعت کرے۔ 21 رب کی مرضی جاننے کے لئے وہ اِلی عزر امام کے سامنے کھڑا ہو گا تو اِلی عزر رب کے سامنے اُوریم اور تُمّیم استعمال کر کے اُس کی مرضی دریافت کرے گا۔ اُسی کے حکم پر یشوع اور اسرائیل کی پوری جماعت خیمہ گاہ سے نکلیں گے اور واپس آئیں گے۔“

22 موسیٰ نے ایسا ہی کیا۔ اُس نے یشوع کو چن کر اِلی عزر اور پوری جماعت کے سامنے کھڑا کیا۔ 23 پھر اُس نے اُس پر اپنے ہاتھ رکھ کر اُسے راہنمائی کی ذمہ داری سونپی جس طرح رب نے اُسے بتایا تھا۔

روزمرہ کی قربانیاں

28 رب نے موسیٰ سے کہا، 2 ”اسرائیلیوں کو بتانا، خیال رکھو کہ تم مقررہ اوقات پر مجھے جلنے والی قربانیاں پیش کرو۔ یہ میری روٹی ہیں اور اِن کی خوشبو مجھے پسند ہے۔ 3 رب کو جلنے والی یہ قربانی پیش کرنا:

روزانہ بھیڑ کے دو یکسالہ بچے جو بےعیب ہوں پورے طور پر جلا دینا۔ 4 ایک کو صبح کے وقت پیش کرنا اور دوسرے کو سورج کے ڈوبنے کے عین بعد۔ 5 بھیڑ کے بچے کے ساتھ غلہ کی نذر بھی پیش کی جائے یعنی ڈیڑھ کلوگرام بہترین میدہ جو ایک لٹر زیتون کے کوٹ کر نکالے ہوئے تیل کے ساتھ ملایا گیا ہو۔ 6 یہ روزمرہ کی قربانی ہے جو پورے طور پر جلائی جاتی ہے اور پہلی دفعہ سینا پہاڑ پر چڑھائی گئی۔ اِس جلنے والی قربانی کی خوشبو رب کو پسند ہے۔ 7-8 ساتھ ہی ایک لٹر شراب بھی نذر کے طور پر قربان گاہ پر ڈالی جائے۔ صبح اور شام کی یہ قربانیاں دونوں ہی اِس طریقے سے پیش کی جائیں۔

سبت یعنی ہفتے کی قربانی

9 سبت کے دن بھیڑ کے دو اَور بچے چڑھانا۔ وہ بھی بےعیب اور ایک سال کے ہوں۔ ساتھ ہی مَے اور غلہ کی نذریں بھی پیش کی جائیں۔ غلہ کی نذر کے لئے 3 کلوگرام بہترین میدہ تیل کے ساتھ ملایا جائے۔ 10 بھسم

ہونے والی یہ قربانی ہر ہفتے کے دن پیش کرنی ہے۔ یہ روزمرہ کی قربانیوں کے علاوہ ہے۔

ہر ماہ کے پہلے دن کی قربانی

11 ہر ماہ کے شروع میں رب کو بھسم ہونے والی قربانی کے طور پر دو جوان بَیل، ایک مینڈھا اور بھیڑ کے سات یک سالہ بچے پیش کرنا۔ سب بغیر نقص کے ہوں۔ 12 ہر جانور کے ساتھ غلہ کی نذر پیش کرنا جس کے لئے تیل میں ملایا گیا بہترین میدہ استعمال کیا جائے۔ ہر بَیل کے ساتھ ساڑھے 4 کلوگرام، ہر مینڈھے کے ساتھ 3 کلوگرام 13 اور بھیڑ کے ہر بچے کے ساتھ ڈیڑھ کلوگرام میدہ پیش کرنا۔ بھسم ہونے والی یہ قربانیاں رب کو پسند ہیں۔ 14 اِن قربانیوں کے ساتھ مَے کی نذر بھی قربان گاہ پر ڈالنا یعنی ہر بَیل کے ساتھ دو لٹر، ہر مینڈھے کے ساتھ سوا لٹر اور بھیڑ کے ہر بچے کے ساتھ ایک لٹر مَے پیش کرنا۔ یہ قربانی سال میں ہر مہینے کے پہلے دن کے موقع پر پیش کرنی ہے۔ 15 اِس قربانی اور روزمرہ کی قربانیوں کے علاوہ رب کو ایک بکرا گناہ کی قربانی کے طور پر پیش کرنا۔

فسح کی قربانیاں

16 پہلے مہینے کے چودھویں دن فسح کی عید منائی جائے۔ 17 اگلے دن پورے ہفتے کی وہ عید شروع ہوتی ہے جس کے دوران تمہیں صرف بےخمیری روٹی کھانی ہے۔ 18 پہلے دن کام نہ کرنا بلکہ مقدّس اجتماع کے لئے اکٹھے ہونا۔ 19 رب کے حضور بھسم ہونے والی قربانی کے طور پر دو جوان بَیل، ایک مینڈھا اور بھیڑ کے سات یکسالہ بچے پیش کرنا۔ سب بغیر نقص کے ہوں۔ 20 ہر جانور کے ساتھ غلہ کی نذر بھی پیش کرنا جس کے لئے تیل کے ساتھ ملایا گیا بہترین میدہ استعمال کیا جائے۔ ہر بَیل کے ساتھ ساڑھے 4 کلوگرام، ہر مینڈھے کے ساتھ 3 کلوگرام 21 اور بھیڑ کے ہر بچے کے ساتھ ڈیڑھ کلوگرام میدہ پیش کرنا۔ 22 گناہ کی قربانی کے طور پر ایک بکرا بھی پیش کرنا تاکہ تمہارا کفارہ دیا جائے۔ 23-24 اِن تمام قربانیوں کو عید کے دوران ہر روز پیش کرنا۔ یہ روزمرہ کی بھسم ہونے والی قربانیوں کے علاوہ ہیں۔ اِس خوراک کی خوشبو رب کو پسند ہے۔ 25 ساتویں دن کام نہ کرنا بلکہ مقدّس اجتماع کے لئے اکٹھے ہونا۔

فصل کی کٹائی کی عید کی قربانیاں

26 فصل کی کٹائی کے پہلے دن کی عید پر جب تم رب کو اپنی فصل کی پہلی پیداوار پیش کرتے ہو تو کام نہ کرنا بلکہ مقدّس اجتماع کے لئے اکٹھے ہونا۔ 27-29 اُس دن دو جوان بَیل، ایک مینڈھا اور بھیڑ کے سات یکسالہ بچے قربان گاہ پر پورے طور پر جلا دینا۔ اِس کے ساتھ غلہ اور مَے کی وہی نذریں پیش کرنا جو فسح کی عید پر بھی پیش کی جاتی ہیں۔ 30 اِس کے علاوہ رب کو ایک بکرا گناہ کی قربانی کے طور پر چڑھانا۔

31 یہ تمام قربانیاں روزمرہ کی بھسم ہونے والی قربانیوں اور اُن کے ساتھ والی غلہ اور مَے کی نذروں کے علاوہ ہیں۔ وہ بےعیب ہوں۔

نئے سال کی عید کی قربانیاں

29 ساتویں ماہ کے پندرھویں دن بھی کام نہ کرنا بلکہ مقدّس اجتماع کے لئے اکٹھے ہونا۔ اِس دن نرسنگے پھونکے جائیں۔ 2 رب کو بھسم

ہونے والی قربانی پیش کی جائے جس کی خوشبو اُسے پسند ہو یعنی ایک جوان بَیل، ایک مینڈھا اور بھیڑ کے سات یکسالہ بچے۔ سب نقص کے بغیر ہوں۔ 3 ہر جانور کے ساتھ غلہ کی نذر بھی پیش کرنا جس کے لئے تیل کے ساتھ ملایا گیا بہترین میدہ استعمال کیا جائے۔ بَیل کے ساتھ ساڑھے 4 کلوگرام، مینڈھے کے ساتھ 3 کلوگرام 4 اور بھیڑ کے ہر بچے کے ساتھ ڈیڑھ کلو گرام میدہ پیش کرنا۔ 5 ایک بکرا بھی گناہ کی قربانی کے طور پر پیش کرنا تاکہ تمہارا کفارہ دیا جائے۔ 6 یہ قربانیاں روزانہ اور ہر ماہ کے پہلے دن کی قربانیوں اور اُن کے ساتھ کی غلہ اور مَے کی نذروں کے علاوہ ہیں۔ اِن کی خوشبو رب کو پسند ہے۔

کفارہ کے دن کی قربانیاں

7 ساتویں مہینے کے دسویں دن مقدّس اجتماع کے لئے اکٹھے ہونا۔ اِس دن کام نہ کرنا اور اپنی جان کو دُکھ دینا۔ 11-8 رب کو وہی قربانیاں پیش کرنا جو اِسی مہینے کے پہلے دن پیش کی جاتی ہیں۔ صرف ایک فرق ہے، اِس دن ایک نہیں بلکہ دو بکرے گناہ کی قربانی کے طور پر پیش کئے جائیں تاکہ تمہارا کفارہ دیا جائے۔ ایسی قربانیاں رب کو پسند ہیں۔

جھونپڑیوں کی عید کی قربانیاں

12 ساتویں مہینے کے پندرھویں دن بھی کام نہ کرنا بلکہ مقدّس اجتماع کے لئے اکٹھے ہونا۔ سات دن تک رب کی تعظیم میں عید منانا۔ 13 عید کے پہلے دن رب کو 13 جوان بَیل، 2 مینڈھے اور 14 بھیڑ کے یکسالہ بچے بھسم ہونے والی قربانی کے طور پر پیش کرنا۔ اِن کی خوشبو اُسے پسند ہے۔ سب نقص کے بغیر ہوں۔ 14 ہر جانور کے ساتھ غلہ کی نذر بھی پیش کرنا جس کے لئے تیل سے ملایا گیا بہترین میدہ استعمال کیا جائے۔ ہر بَیل کے ساتھ ساڑھے 4 کلوگرام، ہر مینڈھے کے ساتھ 3 کلوگرام 15 اور بھیڑ کے ہر بچے کے ساتھ ڈیڑھ کلوگرام میدہ پیش کرنا۔ 16 اِس کے علاوہ ایک بکرا بھی گناہ کی قربانی کے طور پر پیش کرنا۔ یہ قربانیاں روزانہ کی بھسم ہونے والی قربانیوں اور اُن کے ساتھ والی غلہ اور مَے کی نذروں کے علاوہ ہیں۔ 34-17 عید کے باقی چھ دن یہی قربانیاں پیش کرنی ہیں۔ لیکن ہر دن ایک بَیل کم ہو یعنی دوسرے دن 12، تیسرے دن 11، چوتھے دن 10، پانچویں دن 9، چھٹے دن 8 اور ساتویں دن 7 بَیل۔ ہر دن گناہ کی قربانی کے لئے بکرا اور معمول کی روزانہ کی قربانیاں بھی پیش کرنا۔ 35 عید کے آٹھویں دن کام نہ کرنا بلکہ مقدّس اجتماع کے لئے اکٹھے ہونا۔ 36 رب کو ایک جوان بَیل، ایک مینڈھا اور بھیڑ کے سات یکسالہ بچے بھسم ہونے والی قربانی کے طور پر پیش کرنا۔ اِن کی خوشبو رب کو پسند ہے۔ سب نقص کے بغیر ہوں۔ 38-37 ساتھ ہی وہ تمام قربانیاں بھی پیش کرنا جو پہلے دن پیش کی جاتی ہیں۔ 39 یہ سب وہی قربانیاں ہیں جو تمہیں رب کو اپنی عیدوں پر پیش کرنی ہیں۔ یہ اُن تمام قربانیوں کے علاوہ ہیں جو تم دلی خوشی سے یا مَنّت مان کر دیتے ہو، چاہے وہ بھسم ہونے والی، غلہ کی، مَے کی یا سلامتی کی قربانیاں کیوں نہ ہوں۔“

40 موسیٰ نے رب کی یہ تمام ہدایات اسرائیلیوں کو بتا دیں۔

مَنّت ماننے کے قواعد

30 پھر موسیٰ نے قبیلوں کے سرداروں سے کہا، ”رب فرماتا ہے،

2 اگر کوئی آدمی رب کو کچھ دینے کی مَنّت مانے یا کسی چیز سے پرہیز کرنے کی قسم کھائے تو وہ اپنی بات پر قائم رہ کر اُسے پورا کرے۔

3 اگر کوئی جوان عورت جو اب تک اپنے باپ کے گھر میں رہتی ہے رب کو کچھ دینے کی مَنّت مانے یا کسی چیز سے پرہیز کرنے کی قسم کھائے 4 تو لازم ہے کہ وہ اپنی مَنّت یا قسم کی ہر بات پوری کرے۔ شرط یہ ہے کہ اُس کا باپ اِس کے بارے میں سن کر اعتراض نہ کرے۔ 5 لیکن اگر اُس کا باپ یہ سن کر اُسے ایسا کرنے سے منع کرے تو اُس کی مَنّت یا قسم منسوخ ہے، اور وہ اُسے پورا کرنے سے بَری ہے۔ رب اُسے معاف کرے گا، کیونکہ اُس کے باپ نے اُسے منع کیا ہے۔

6 ہو سکتا ہے کہ کسی غیرشادی شدہ عورت نے مَنّت مانی یا کسی چیز سے پرہیز کرنے کی قسم کھائی، چاہے اُس نے دانستہ طور پر یا بے سوچے سمجھے ایسا کیا۔ اِس کے بعد اُس عورت نے شادی کر لی۔ 7 شادی شدہ حالت میں بھی لازم ہے کہ وہ اپنی مَنّت یا قسم کی ہر بات پوری کرے۔ شرط یہ ہے کہ اُس کا شوہر اِس کے بارے میں سن کر اعتراض نہ کرے۔ 8 لیکن اگر اُس کا شوہر یہ سن کر اُسے ایسا کرنے سے منع کرے تو اُس کی مَنّت یا قسم منسوخ ہے، اور وہ اُسے پورا کرنے سے بَری ہے۔ رب اُسے معاف کرے گا۔

9 اگر کسی بیوہ یا طلاق شدہ عورت نے مَنّت مانی یا کسی چیز سے پرہیز کرنے کی قسم کھائی تو لازم ہے کہ وہ اپنی ہر بات پوری کرے۔

10 اگر کسی شادی شدہ عورت نے مَنّت مانی یا کسی چیز سے پرہیز کرنے کی قسم کھائی 11 تو لازم ہے کہ وہ اپنی ہر بات پوری کرے۔ شرط یہ ہے کہ اُس کا شوہر اِس کے بارے میں سن کر اعتراض نہ کرے۔ 12 لیکن اگر اُس کا شوہر اُسے ایسا کرنے سے منع کرے تو اُس کی مَنّت یا قسم منسوخ ہے۔ وہ اُسے پورا کرنے سے بَری ہے۔ رب اُسے معاف کرے گا، کیونکہ اُس کے شوہر نے اُسے منع کیا ہے۔ 13 چاہے بیوی نے کچھ دینے کی مَنّت مانی ہو یا کسی چیز سے پرہیز کرنے کی قسم کھائی ہو، اُس کے شوہر کو اُس کی تصدیق یا اُسے منسوخ کرنے کا اختیار ہے۔ 14 اگر اُس نے اپنی بیوی کی مَنّت یا قسم کے بارے میں سن لیا اور اگلے دن تک اعتراض نہ کیا تو لازم ہے کہ اُس کی بیوی اپنی ہر بات پوری کرے۔ شوہر نے اگلے دن تک اعتراض نہ کرنے سے اپنی بیوی کی بات کی تصدیق کی ہے۔ 15 اگر وہ اِس کے بعد یہ مَنّت یا قسم منسوخ کرے تو اُسے اِس قصور کے نتائج بُھگتنے پڑیں گے۔“

16 رب نے موسیٰ کو یہ ہدایات دیں۔ یہ ایسی عورتوں کی مَنّتوں یا قسموں کے اصول ہیں جو غیر شادی شدہ حالت میں اپنے باپ کے گھر میں رہتی ہیں یا جو شادی شدہ ہیں۔

مِدیانیوں سے جنگ

31 رب نے موسیٰ سے کہا، 2 ”مِدیانیوں سے اسرائیلیوں کا بدلہ لے۔ اِس کے بعد تُو کوچ کر کے اپنے باپ دادا سے جا ملے گا۔“

3 چنانچہ موسیٰ نے اسرائیلیوں سے کہا، ”ہتھیاروں

سے اپنے کچھ آدمیوں کو لیس کرو تاکہ وہ مِدیان سے جنگ کر کے رب کا بدلہ لیں۔ 4 ہر قبیلے کے 1,000 مرد جنگ لڑنے کے لئے بھیجو۔“

5 چنانچہ ہر قبیلے کے 1,000 مسلح مرد یعنی کُل 12,000 آدمی چنے گئے۔ 6 تب موسیٰ نے اُنہیں جنگ لڑنے کے لئے بھیج دیا۔ اُس نے اِلی عزر امام کے بیٹے فینحاس کو بھی اُن کے ساتھ بھیجا جس کے پاس مقدِس کی کچھ چیزیں اور اعلان کرنے کے بِگل تھے۔ 7 اُنہوں نے رب کے حکم کے مطابق مِدیانیوں سے جنگ کی اور تمام آدمیوں کو موت کے گھاٹ اُتار دیا۔ 8 اِن میں مِدیانیوں کے پانچ بادشاہ اِوی، رقم، صور، حور اور ربع تھے۔ بلعام بن بعور کو بھی جان سے مار دیا گیا۔

9 اسرائیلیوں نے مِدیانی عورتوں اور بچوں کو گرفتار کر کے اُن کے تمام گائے بَیل، بھیڑ بکریاں اور مال لُوٹ لیا۔ 10 اُنہوں نے اُن کی تمام آبادیوں کو خیمہ گاہوں سمیت جلا کر راکھ کر دیا۔ 11-12 پھر وہ تمام لُوٹا ہوا مال قیدیوں اور جانوروں سمیت موسیٰ، اِلی عزر امام اور اسرائیل کی پوری جماعت کے پاس لے آئے جو خیمہ گاہ میں انتظار کر رہے تھے۔ ابھی تک وہ موآب کے میدانی علاقے میں دریائے یردن کے مشرقی کنارے پر یریحو کے سامنے ٹھہرے ہوئے تھے۔ 13 موسیٰ، اِلی عزر اور جماعت کے تمام سردار اُن کا استقبال کرنے کے لئے خیمہ گاہ سے نکلے۔

14 اُنہیں دیکھ کر موسیٰ کو ہزار ہزار اور سَو سَو افراد پر مقرر افسران پر غصہ آیا۔ 15 اُس نے کہا، ”آپ نے تمام عورتوں کو کیوں بچائے رکھا؟ 16 اُن ہی نے بلعام کے مشورے پر فغور میں اسرائیلیوں کو رب سے دُور کر دیا تھا۔ اُن ہی کے سبب سے رب کی وبا اُس کے لوگوں میں پھیل گئی۔ 17 چنانچہ اب تمام لڑکوں کو جان سے مار دو۔ اُن تمام عورتوں کو بھی موت کے گھاٹ اُتارنا جو کنواریاں نہیں ہیں۔ 18 لیکن تمام کنواریوں کو بچائے رکھنا۔ 19 جس نے بھی کسی کو مار دیا یا کسی لاش کو چھوا ہے وہ سات دن تک خیمہ گاہ کے باہر رہے۔ تیسرے اور ساتویں دن اپنے آپ کو اپنے قیدیوں سمیت گناہ سے پاک صاف کرنا۔ 20 ہر لباس اور ہر چیز کو پاک صاف کرنا جو چمڑے، بکریوں کے بالوں یا لکڑی کی ہو۔“

21 پھر اِلی عزر امام نے جنگ سے واپس آنے والے مردوں سے کہا، ”جو شریعت رب نے موسیٰ کو دی اُس کے مطابق 22-23 جو بھی چیز جل نہیں جاتی اُسے آگ میں سے گزار دینا تاکہ پاک صاف ہو جائے۔ اِس میں سونا، چاندی، پیتل، لوہا، ٹین اور سیسہ شامل ہے۔ پھر اُس پر ناپاکی دُور کرنے کا پانی چھڑکنا۔ باقی تمام چیزیں پانی میں سے گزار دینا تاکہ وہ پاک صاف ہو جائیں۔ 24 ساتویں دن اپنے لباس کو دھونا تو تم پاک صاف ہو کر خیمہ گاہ میں داخل ہو سکتے ہو۔“

لوٹے ہوئے مال کی تقسیم

25 رب نے موسیٰ سے کہا، 26 ”تمام قیدیوں اور لُوٹے ہوئے جانوروں کو گن۔ اِس میں اِلی عزر امام اور قبائلی کنبوں کے سرپرست تیری مدد کریں۔ 27 سارا مال دو برابر کے حصوں میں تقسیم کرنا، ایک حصہ فوجیوں کے لئے اور دوسرا باقی جماعت کے لئے ہو۔ 28 فوجیوں کے حصے کے پانچ پانچ سَو قیدیوں میں سے ایک ایک نکال کر رب کو دینا۔ اِسی طرح پانچ پانچ سَو بَیلوں، گدھوں، بھیڑوں اور بکریوں میں سے ایک ایک نکال کر رب کو دینا۔ 29 اُنہیں اِلی عزر امام کو دینا تاکہ وہ

اُنہیں رب کو اُٹھانے والی قربانی کے طور پر پیش کرے۔ 30 باقی جماعت کے حصے کے پچاس پچاس قیدیوں میں سے ایک ایک نکال کر رب کو دینا۔ اِسی طرح پچاس پچاس بَیلوں، گدھوں، بھیڑوں اور بکریوں یا دوسرے جانوروں میں سے بھی ایک ایک نکال کر رب کو دینا۔ اُنہیں اُن لاویوں کو دینا جو رب کے مقدِس کو سنبھالتے ہیں۔"

31 موسیٰ اور اِلی عزر نے ایسا ہی کیا۔ 32-34 اُنہوں نے 6,75,000 بھیڑ بکریاں، 72,000 گائے بَیل اور 61,000 گدھے گنے۔ 35 اِن کے علاوہ 32,000 قیدی کنواریاں بھی تھیں۔ 36-40 فوجیوں کو تمام چیزوں کا آدھا حصہ مل گیا یعنی 3,37,500 بھیڑ بکریاں، 36,000 گائے بَیل، 30,500 گدھے اور 16,000 قیدی کنواریاں۔ اِن میں سے اُنہوں نے 675 بھیڑ بکریاں، 72 گائے بَیل، 61 گدھے اور 32 لڑکیاں رب کو دیں۔ 41 موسیٰ نے رب کا یہ حصہ اِلی عزر امام کو اُٹھانے والی قربانی کے طور پر دے دیا، جس طرح رب نے حکم دیا تھا۔ 42-47 باقی جماعت کو بھی لُوٹے ہوئے مال کا آدھا حصہ مل گیا۔ موسیٰ نے پچاس پچاس قیدیوں اور جانوروں میں سے ایک ایک نکال کر اُن لاویوں کو دے دیا جو رب کا مقدِس سنبھالتے تھے۔ اُس نے ویسا ہی کیا جیسا رب نے حکم دیا تھا۔

48 پھر وہ افسر موسیٰ کے پاس آئے جو لشکر کے ہزار ہزار اور سَو سَو آدمیوں پر مقرر تھے۔ 49 اُنہوں نے اُس سے کہا، "آپ کے خادموں نے اُن فوجیوں کو گن لیا ہے جن پر وہ مقرر ہیں، اور ہمیں پتا چل گیا کہ ایک بھی کم نہیں ہوا۔ 50 اِس لئے ہم رب کو سونے کا تمام زیور قربان کرنا چاہتے ہیں جو ہمیں فتح پانے پر ملا تھا مثلاً سونے کے بازو بند، کنگن، مُہر لگانے کی انگوٹھیاں، بالیاں اور ہار۔ یہ سب کچھ ہم رب کو پیش کرنا چاہتے ہیں تاکہ رب کے سامنے ہمارا کفارہ ہو جائے۔"

51 موسیٰ اور اِلی عزر امام نے سونے کی تمام چیزیں اُن سے لے لیں۔ 52 جو چیزیں اُنہوں نے افسران کے لُوٹے ہوئے مال میں سے رب کو اُٹھانے والی قربانی کے طور پر پیش کیں اُن کا پورا وزن تقریباً 190 کلو گرام تھا۔ 53 صرف افسران نے ایسا کیا۔ باقی فوجیوں نے اپنا لُوٹ کا مال اپنے لئے رکھ لیا۔ 54 موسیٰ اور اِلی عزر افسران کا یہ سونا ملاقات کے خیمے میں لے آئے تاکہ وہ رب کو اُس کی قوم کی یاد دلاتا رہے۔

دریائے یردن کے مشرقی کنارے پر آباد قبیلے

32 روبن اور جد کے قبیلوں کے پاس بہت سے مویشی تھے۔ جب اُنہوں نے دیکھا کہ یعزیر اور جِلعاد کا علاقہ مویشی پالنے کے لئے اچھا ہے 2 تو اُنہوں نے موسیٰ، اِلی عزر امام اور جماعت کے راہنماؤں کے پاس آ کر کہا، 3-4 "جس علاقے کو رب نے اسرائیل کی جماعت کے آگے آگے شکست دی ہے وہ مویشی پالنے کے لئے اچھا ہے۔ عطارات، دیبون، یعزیر، نِمرہ، حسبون، اِلی عالی، سبام، نبو اور بعون جو اِس میں شامل ہیں ہمارے کام آئیں گے، کیونکہ آپ کے خادموں کے پاس مویشی ہیں۔ 5 اگر آپ کی نظرِ کرم ہم پر ہو تو ہمیں یہ علاقہ دیا جائے۔ یہ ہماری ملکیت بن جائے اور ہمیں دریائے یردن کو پار کرنے پر مجبور نہ کیا جائے۔"

6 موسیٰ نے جد اور روبن کے افراد سے کہا، "کیا

تم یہاں پیچھے رہ کر اپنے بھائیوں کو چھوڑنا چاہتے ہو جب وہ جنگ لڑنے کے لئے آگے نکلیں گے؟ 7 اِس وقت جب اسرائیلی دریائے یردن کو پار کر کے اُس ملک میں داخل ہونے والے ہیں جو رب نے اُنہیں دیا ہے تو تم کیوں اُن کی حوصلہ شکنی کر رہے ہو؟ 8 تمہارے باپ دادا نے بھی یہی کچھ کیا جب مَیں نے اُنہیں قادس برنیع سے ملک کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے بھیجا۔ 9 اِسکال کی وادی میں پہنچ کر ملک کی تفتیش کرنے کے بعد اُنہوں نے اسرائیلیوں کی حوصلہ شکنی کی تاکہ وہ اُس ملک میں داخل نہ ہوں جو رب نے اُنہیں دیا تھا۔ 10 اُس دن رب نے غصے میں آ کر قسم کھائی، 11 'اُن آدمیوں میں سے جو مصر سے نکل آئے ہیں کوئی اُس ملک کو نہیں دیکھے گا جس کا وعدہ مَیں نے قسم کھا کر ابراہیم، اسحاق اور یعقوب سے کیا تھا۔ کیونکہ اُنہوں نے پوری وفاداری سے میری پیروی نہ کی۔ صرف وہ جن کی عمر اِس وقت 20 سال سے کم ہے داخل ہوں گے۔ 12 بزرگوں میں سے صرف کالب بن یفُنّہ قِنِزی اور یشوع بن نون ملک میں داخل ہوں گے، اِس لئے کہ اُنہوں نے پوری وفاداری سے میری پیروی کی۔' 13 اُس وقت رب کا غضب اُن پر آن پڑا، اور اُنہیں 40 سال تک ریگستان میں مارے مارے پھرنا پڑا، جب تک کہ وہ تمام نسل ختم نہ ہو گئی جس نے اُس کے نزدیک غلط کام کیا تھا۔ 14 اب تم گناہ گاروں کی اولاد اپنے باپ دادا کی جگہ کھڑے ہو کر رب کا اسرائیل پر غصہ مزید بڑھا رہے ہو۔ 15 اگر تم اُس کی پیروی سے ہٹو گے تو وہ دوبارہ اِن لوگوں کو ریگستان میں رہنے دے گا، اور تم اِن کی ہلاکت کا باعث بنو گے۔"

16 اِس کے بعد روبن اور جد کے افراد دوبارہ موسیٰ کے پاس آئے اور کہا، "ہم یہاں فی الحال اپنے مویشی کے لئے باڑے اور اپنے بال بچوں کے لئے شہر بنانا چاہتے ہیں۔ 17 اِس کے بعد ہم مسلح ہو کر اسرائیلیوں کے آگے آگے چلیں گے اور ہر ایک کو اُس کی اپنی جگہ تک پہنچائیں گے۔ اِتنے میں ہمارے بال بچے ہمارے شہروں کی فصیلوں کے اندر ملک کے مخالف باشندوں سے محفوظ رہیں گے۔ 18 ہم اُس وقت تک اپنے گھروں کو نہیں لوٹیں گے جب تک ہر اسرائیلی کو اُس کی موروثی زمین نہ مل جائے۔ 19 دوسرے، ہم خود اُن کے ساتھ دریائے یردن کے مغرب میں میراث میں کچھ نہیں پائیں گے، کیونکہ ہمیں اپنی موروثی زمین دریائے یردن کے مشرقی کنارے پر مل چکی ہے۔"

20 یہ سن کر موسیٰ نے کہا، "اگر تم ایسا ہی کرو گے تو ٹھیک ہے۔ پھر رب کے سامنے جنگ کے لئے تیار ہو جاؤ 21 اور سب ہتھیار باندھ کر رب کے سامنے دریائے یردن کو پار کرو۔ اُس وقت تک نہ لوٹو جب تک رب نے اپنے تمام دشمنوں کو اپنے آگے سے نکال نہ دیا ہو۔ 22 پھر جب ملک پر رب کا قبضہ ہو گیا ہو گا تو تم لوٹ سکو گے۔ تب تم نے رب اور اپنے ہم وطن بھائیوں کے لئے اپنے فرائض ادا کر دیئے ہوں گے، اور یہ علاقہ رب کے سامنے تمہارا موروثی حق ہو گا۔ 23 لیکن اگر تم ایسا نہ کرو تو پھر تم رب ہی کا گناہ کرو گے۔ یقین جانو تمہیں اپنے گناہ کی سزا ملے گی۔ 24 اب اپنے بال بچوں کے لئے شہر اور اپنے مویشیوں کے لئے باڑے بنا لو۔ لیکن اپنے وعدے کو ضرور پورا کرنا۔"

25 جد اور روبن کے افراد نے موسیٰ سے کہا، "ہم آپ کے خادم ہیں، ہم اپنے آقا کے حکم کے مطابق ہی کریں گے۔ 26 ہمارے بال بچے اور مویشی یہیں جِلعاد

کے شہروں میں رہیں گے۔ 27 لیکن آپ کے خادم مسلح ہو کر دریا کو پار کریں گے اور رب کے سامنے جنگ کریں گے۔ ہم سب کچھ ویسا ہی کریں گے جیسا ہمارے آقا نے ہمیں حکم دیا ہے۔"

28 تب موسیٰ نے اِلی عزر امام، یشوع بن نون اور قبائلی کنبوں کے سرپرستوں کو ہدایت دی، 29 "لازم ہے کہ جد اور روبن کے مرد مسلح ہو کر تمہارے ساتھ ہی رب کے سامنے دریائے یردن کو پار کریں اور ملک پر قبضہ کریں۔ اگر وہ ایسا کریں تو اُنہیں میراث میں جِلعاد کا علاقہ دو۔ 30 لیکن اگر وہ ایسا نہ کریں تو پھر اُنہیں ملکِ کنعان ہی میں تمہارے ساتھ موروثی زمین ملے۔"

31 جد اور روبن کے افراد نے اصرار کیا، "آپ کے خادم سب کچھ کریں گے جو رب نے کہا ہے۔ 32 ہم مسلح ہو کر رب کے سامنے دریائے یردن کو پار کریں گے اور کنعان کے ملک میں داخل ہوں گے، اگرچہ ہماری موروثی زمین یردن کے مشرقی کنارے پر ہو گی۔"

33 تب موسیٰ نے جد، روبن اور منسّی کے آدھے قبیلے کو یہ علاقہ دیا۔ اُس میں وہ پورا ملک شامل تھا جس پر پہلے اموریوں کا بادشاہ سیحون اور بسن کا بادشاہ عوج حکومت کرتے تھے۔ اِن شکست خوردہ ممالک کے دیہاتوں سمیت تمام شہر اُن کے حوالے کئے گئے۔

34 جد کے قبیلے نے دیبون، عطارات، عروعیر، 35 عطرات شوفان، یعزیر، یگبہا، 36 بیت نِمرہ اور بیت ہاران کے شہروں کو دوبارہ تعمیر کیا۔ اُنہوں نے اُن کی فصیلیں بنائیں اور اپنے مویشیوں کے لئے باڑے بھی۔ 37 روبن کے قبیلے نے حسبون، اِلی عالی، قِریَتائم، 38 نبو، بعل معون اور سِبماہ دوبارہ تعمیر کئے۔ نبو اور بعل معون کے نام بدل گئے، کیونکہ اُنہوں نے اُن شہروں کو نئے نام دیئے جو اُنہوں نے دوبارہ تعمیر کئے۔

39 منسّی کے بیٹے مکیر کی اولاد نے جِلعاد جا کر اُس پر قبضہ کر لیا اور اُس کے تمام اموری باشندوں کو نکال دیا۔ 40 چنانچہ موسیٰ نے مکیریوں کو جِلعاد کی سرزمین دے دی، اور وہ وہاں آباد ہوئے۔ 41 منسّی کے ایک آدمی بنام یائیر نے اِس علاقے میں کچھ بستیوں پر قبضہ کر کے اُنہیں 'حووت یائیر' یعنی 'یائیر کی بستیاں' کا نام دیا۔ 42 اِسی طرح اُس قبیلے کے ایک اَور آدمی بنام نوبح نے جا کر قنات اور اُس کے دیہاتوں پر قبضہ کر لیا۔ اُس نے شہر کا نام نوبح رکھا۔

اسرائیل کے سفر کے مرحلے

33 ذیل میں اُن جگہوں کے نام ہیں جہاں جہاں اسرائیلی قبیلے اپنے دستوں کے مطابق موسیٰ اور ہارون کی راہنمائی میں مصر سے نکل کر خیمہ زن ہوئے تھے۔ 2 رب کے حکم پر موسیٰ نے ہر جگہ کا نام قلم بند کیا جہاں اُنہوں نے اپنے خیمے لگائے تھے۔ اُن جگہوں کے نام یہ ہیں:

3 پہلے مہینے کے پندرھویں دن اسرائیلی رعمسیس سے روانہ ہوئے۔ یعنی فسح کے دن کے بعد کے دن وہ بڑے اختیار کے ساتھ تمام مصریوں کے دیکھتے دیکھتے چلے گئے۔ 4 مصری اُس وقت اپنے پہلوٹھوں کو دفن کر رہے تھے، کیونکہ رب نے پہلوٹھوں کو مار کر اُن کے دیوتاؤں کی عدالت کی تھی۔

5 رعمسیس سے اسرائیلی سُکات پہنچ گئے جہاں اُنہوں نے پہلی مرتبہ اپنے ڈیرے لگائے۔ 6 وہاں سے وہ ایتام پہنچے جو ریگستان کے کنارے پر واقع ہے۔ 7 ایتام سے وہ واپس مُڑ کر فی ہخیروت کی طرف بڑھے جو بعل صفون

کے مشرق میں ہے۔ وہ مجدال کے قریب خیمہ زن ہوئے۔ 8 پھر وہ فی ہخیروت سے کوچ کر کے سمندر میں سے گزر گئے۔ اِس کے بعد وہ تین دن ایتام کے ریگستان میں سفر کرتے کرتے مارہ پہنچ گئے اور وہاں اپنے خیمے لگائے۔ 9 مارہ سے وہ ایلیم چلے گئے جہاں 12 چشمے اور کھجور کے 70 درخت تھے۔ وہاں ٹھہرنے کے بعد 10 وہ بحرِ قُلزم کے ساحل پر خیمہ زن ہوئے، 11 پھر دشتِ صین میں پہنچ گئے۔

12 اُن کے اگلے مرحلے یہ تھے: دُفقہ، 13-37 الوس، رفیدیم جہاں پینے کا پانی دست یاب نہ تھا، دشتِ سینا، قبروت ہتاوہ، حصیرات، رِتمہ، رِمّون فارص، لِبناہ، رِسّہ، قہیلاتہ، سافر پہاڑ، حرادہ، مقہیلوت، تحت، تارح، مِتقہ، حشمونہ، موسیروت، بنی یعقان، حور ہجِدجاد، یُطباتہ، عبرونہ، عصیون جابر، دشتِ صین میں واقع قادس اور ہور پہاڑ جو ادوم کی سرحد پر واقع ہے۔

38 وہاں رب نے ہارون امام کو حکم دیا کہ وہ ہور پہاڑ پر چڑھ جائے۔ وہیں وہ پانچویں ماہ کے پہلے دن فوت ہوا۔ اسرائیلیوں کو مصر سے نکلے 40 سال گزر چکے تھے۔ 39 اُس وقت ہارون 123 سال کا تھا۔

40 اُن دنوں میں عراد کے کنعانی بادشاہ نے سنا کہ اسرائیلی میرے ملک کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ وہ کنعان کے جنوب میں حکومت کرتا تھا۔

41-47 ہور پہاڑ سے روانہ ہو کر اسرائیلی ذیل کی جگہوں پر ٹھہرے: ضلمونہ، فونون، اوبوت، عیّے عباریم جو موآب کے علاقے میں تھا، دیبون جد، علمون دِبلاتائم اور نبو کے قریب واقع عباریم کا پہاڑی علاقہ۔ 48 وہاں سے اُنہوں نے یردن کی وادی میں اُتر کر موآب کے میدانی علاقے میں اپنے ڈیرے لگائے۔ اب وہ دریائے یردن کے مشرقی کنارے پر یریحو شہر کے سامنے تھے۔ 49 اُن کے خیمے بیت یسیموت سے لے کر ابیل شِطّیم تک لگے تھے۔

تمام کنعانی باشندوں کو نکالنے کا حکم

50 وہاں رب نے موسیٰ سے کہا، 51 ”اسرائیلیوں کو بتانا کہ جب تم دریائے یردن کو پار کر کے ملکِ کنعان میں داخل ہو گے 52 تو لازم ہے کہ تم تمام باشندوں کو نکال دو۔ اُن کے تراشے اور ڈھالے ہوئے بُتوں کو توڑ ڈالو اور اُن کی اونچی جگہوں کے مندروں کو تباہ کرو۔ 53 ملک پر قبضہ کر کے اُس میں آباد ہو جاؤ، کیونکہ مَیں نے یہ ملک تمہیں دے دیا ہے۔ یہ میری طرف سے تمہاری موروثی ملکیت ہے۔ 54 ملک کو مختلف قبیلوں اور خاندانوں میں قرعہ ڈال کر تقسیم کرنا۔ ہر خاندان کے افراد کی تعداد کا لحاظ رکھنا۔ بڑے خاندان کو نسبتاً زیادہ زمین دینا اور چھوٹے خاندان کو نسبتاً کم زمین۔ 55 لیکن اگر تم ملک کے باشندوں کو نہیں نکالو گے تو بچے ہوئے تمہاری آنکھوں میں خار اور تمہارے پہلوؤں میں کانٹے بن کر تمہیں اُس ملک میں تنگ کریں گے جس میں تم آباد ہو گے۔ 56 پھر مَیں تمہارے ساتھ وہ کچھ کروں گا جو اُن کے ساتھ کرنا چاہتا ہوں۔“

ملکِ کنعان کی سرحدیں

34 رب نے موسیٰ سے کہا، 2 ”اسرائیلیوں کو بتانا کہ جب تم اُس ملک میں داخل ہو گے جو مَیں تمہیں میراث میں دوں گا تو اُس کی سرحدیں یہ ہوں گی:

3 اُس کی جنوبی سرحد دشتِ صین میں ادوم کی سرحد

کے ساتھ ساتھ چلے گی۔ مشرق میں وہ بحیرۂ مُردار کے جنوبی ساحل سے شروع ہو گی، پھر اِن جگہوں سے ہو کر مغرب کی طرف گزرے گی: 4 درۂ عقربیم کے جنوب میں سے، دشتِ صین میں سے، قادس برنیع کے جنوب میں سے حصر ادّار اور عضمون میں سے۔ 5 وہاں سے وہ مُڑ کر مصر کی سرحد پر واقع وادیٔ مصر کے ساتھ ساتھ بحیرۂ روم تک پہنچے گی۔ 6 اُس کی مغربی سرحد بحیرۂ روم کا ساحل ہو گا۔ 7 اُس کی شمالی سرحد بحیرۂ روم سے لے کر اِن جگہوں سے ہو کر مشرق کی طرف گزرے گی: ہور پہاڑ، 8 لبو حمات، صداد، 9 زِفرون اور حصر عینان۔ حصر عینان شمالی سرحد کا سب سے مشرقی مقام ہو گا۔ 10 اُس کی مشرقی سرحد شمال میں حصر عینان سے شروع ہو گی۔ پھر وہ اِن جگہوں سے ہو کر جنوب کی طرف گزرے گی: سِفام، 11 رِبلہ جو عین کے مشرق میں ہے اور کِنّرت یعنی گلیل کی جھیل کے مشرق میں واقع پہاڑی علاقہ۔ 12 اِس کے بعد وہ دریائے یردن کے کنارے کنارے گزرتی ہوئی بحیرۂ مُردار تک پہنچے گی۔ یہ تمہارے ملک کی سرحدیں ہوں گی۔“

13 موسیٰ نے اسرائیلیوں سے کہا، ”یہ وہی ملک ہے جسے تمہیں قرعہ ڈال کر تقسیم کرنا ہے۔ رب نے حکم دیا ہے کہ اُسے باقی ساڑھے نو قبیلوں کو دینا ہے۔ 14 کیونکہ اڑھائی قبیلوں کے خاندانوں کو اُن کی میراث مل چکی ہے یعنی روبن اور جد کے پورے قبیلے اور منسّی کے آدھے قبیلے کو۔ 15 اُنہیں یہاں، دریائے یردن کے مشرق میں یریحو کے سامنے زمین مل چکی ہے۔“

ملک تقسیم کرنے کے ذمہ دار آدمی

16 رب نے موسیٰ سے کہا، 17 ”اِلی عزر امام اور یشوع بن نون لوگوں کے لئے ملک تقسیم کریں۔ 18 ہر قبیلے کے ایک ایک راہنما کو بھی چننا تاکہ وہ تقسیم کرنے میں مدد کرے۔ جن کو تمہیں چننا ہے اُن کے نام یہ ہیں:

19 یہوداہ کے قبیلے کا کالب بن یفُنّہ،
20 شمعون کے قبیلے کا سموایل بن عمی ہود،
21 بن یمین کے قبیلے کا اِلیداد بن کِسلون،
22 دان کے قبیلے کا بُقی بن یُگلی،
23 منسّی کے قبیلے کا حنی ایل بن افُود،
24 افرائیم کے قبیلے کا قموایل بن سِفتان،
25 زبولون کے قبیلے کا اِلی صفن بن فرناک،
26 اِشکار کے قبیلے کا فلطی ایل بن عزان،
27 آشر کے قبیلے کا اخی ہود بن شلومی،
28 نفتالی کے قبیلے کا فداہیل بن عمی ہود۔“

29 رب نے اِن ہی آدمیوں کو ملک کو اسرائیلیوں میں تقسیم کرنے کی ذمہ داری دی۔

لاویوں کے لئے شہر

35 اسرائیلی اب تک موآب کے میدانی علاقے میں دریائے یردن کے مشرقی کنارے پر یریحو کے سامنے تھے۔ وہاں رب نے موسیٰ سے کہا،

2 ”اسرائیلیوں کو بتا دے کہ وہ لاویوں کو اپنی ملی ہوئی زمینوں میں سے رہنے کے لئے شہر دیں۔ اُنہیں شہروں کے اردگرد مویشی چَرانے کی زمین بھی ملے۔ 3 پھر لاویوں کے پاس رہنے کے لئے شہر اور اپنے جانور چَرانے کے لئے زمین ہو گی۔ 4 چَرانے کے لئے زمین شہر کے اردگرد ہو گی، اور چاروں طرف کا فاصلہ فصیلوں سے 1,500 فٹ ہو۔ 5 چَرانے کی یہ زمین مربع شکل کی ہو گی جس کے ہر پہلو کا فاصلہ 3,000 فٹ ہو۔

شہر اِس مربع شکل کے بیچ میں ہو۔ یہ رقبہ شہر کے باشندوں کے لئے ہو تاکہ وہ اپنے مویشی چَرا سکیں۔

غیرارادی خوں ریزی کے لئے پناہ کے شہر

7-6 ''لاویوں کو کُل 48 شہر دینا۔ اِن میں سے چھ پناہ کے شہر مقرر کرنا۔ اُن میں ایسے لوگ پناہ لے سکیں گے جن کے ہاتھوں غیرارادی طور پر کوئی ہلاک ہوا ہو۔ 8 ہر قبیلہ لاویوں کو اپنے علاقے کے رقبے کے مطابق شہر دے۔ جس قبیلے کا علاقہ بڑا ہے اُسے لاویوں کو زیادہ شہر دینے ہیں جبکہ جس قبیلے کا علاقہ چھوٹا ہے وہ لاویوں کو کم شہر دے۔''

9 پھر رب نے موسیٰ سے کہا، 10 ''اسرائیلیوں کو بتانا کہ دریائے یردن کو پار کرنے کے بعد 11 کچھ پناہ کے شہر مقرر کرنا۔ اُن میں وہ شخص پناہ لے سکے گا جس کے ہاتھوں غیرارادی طور پر کوئی ہلاک ہوا ہو۔ 12 وہاں وہ انتقام لینے والے سے پناہ لے سکے گا اور جماعت کی عدالت کے سامنے کھڑے ہونے سے پہلے مارا نہیں جا سکے گا۔ 13 اِس کے لئے چھ شہر چن لو۔ 14 تین دریائے یردن کے مشرق میں اور تین ملکِ کنعان میں ہوں۔ 15 یہ چھ شہر ہر کسی کو پناہ دیں گے، چاہے وہ اسرائیلی، پردیسی یا اُن کے درمیان رہنے والا غیرشہری ہو۔ جس سے بھی غیرارادی طور پر کوئی ہلاک ہوا ہو وہ وہاں پناہ لے سکتا ہے۔

18-16 اگر کسی نے کسی کو جان بوجھ کر لوہے، پتھر یا لکڑی کی کسی چیز سے مار ڈالا ہو وہ قاتل ہے اور اُسے سزائے موت دینی ہے۔ 19 مقتول کا سب سے قریبی رشتے دار اُسے تلاش کر کے مار دے۔ 21-20 کیونکہ جو نفرت یا دشمنی کے باعث جان بوجھ کر کسی کو یوں دھکا دے، اُس پر کوئی چیز پھینک دے یا اُسے مُکا مارے کہ وہ مر جائے وہ قاتل ہے اور اُسے سزائے موت دینی ہے۔

22 لیکن وہ قاتل نہیں ہے جس سے دشمنی کے باعث نہیں بلکہ اتفاق سے اور غیرارادی طور پر کوئی ہلاک ہوا ہو، چاہے اُس نے اُسے دھکا دیا، کوئی چیز اُس پر پھینک دی 23 یا کوئی پتھر اُس پر گرنے دیا۔ 24 اگر ایسا ہوا تو لازم ہے کہ جماعت اِن ہدایات کے مطابق اُس کے اور انتقام لینے والے کے درمیان فیصلہ کرے۔ 25 اگر ملزم بےقصور ہے تو جماعت اُس کی حفاظت کر کے اُسے پناہ کے اُس شہر میں واپس لے جائے جس میں اُس نے پناہ لی ہے۔ وہاں وہ مقدّس تیل سے مسح کئے گئے امامِ اعظم کی موت تک رہے۔ 26 لیکن اگر یہ شخص اِس سے پہلے پناہ کے شہر سے نکلے تو وہ محفوظ نہیں ہو گا۔ 27 اگر اُس کا انتقام لینے والے سے سامنا ہو جائے تو انتقام لینے والے کو اُسے مار ڈالنے کی اجازت ہو گی۔ اگر وہ ایسا کرے تو بےقصور رہے گا۔ 28 پناہ لینے والا امامِ اعظم کی وفات تک پناہ کے شہر میں رہے۔ اِس کے بعد ہی وہ اپنے گھر واپس جا سکتا ہے۔ 29 یہ اصول دائمی ہیں۔ جہاں بھی تم رہتے ہو تمہیں ہمیشہ اِن پر عمل کرنا ہے۔

30 جس پر قتل کا الزام لگایا گیا ہو اُسے صرف اِس صورت میں سزائے موت دی جا سکتی ہے کہ کم از کم دو گواہ ہوں۔ ایک گواہ کافی نہیں ہے۔

31 قاتل کو ضرور سزائے موت دینا۔ خواہ وہ اِس سے بچنے کے لئے کوئی بھی معاوضہ دے اُسے آزاد نہ چھوڑنا بلکہ سزائے موت دینا۔ 32 اُس شخص سے بھی پیسے قبول نہ کرنا جس سے غیرارادی طور پر کوئی ہلاک ہوا ہو اور جو اِس سبب سے پناہ کے شہر میں رہ رہا ہے۔ اُسے

اجازت نہیں کہ وہ پیسے دے کر پناہ کا شہر چھوڑے اور اپنے گھر واپس چلا جائے۔ لازم ہے کہ وہ اِس کے لئے امامِ اعظم کی وفات کا انتظار کرے۔

33 جس ملک میں تم رہتے ہو اُس کی مقدّس حالت کو ناپاک نہ کرنا۔ جب کسی کو اُس میں قتل کیا جائے تو وہ ناپاک ہو جاتا ہے۔ جب اِس طرح خون بہتا ہے تو ملک کی مقدّس حالت صرف اُس شخص کے خون بہنے سے بحال ہو جاتی ہے جس نے یہ خون بہایا ہے۔ یعنی ملک کا صرف قاتل کی موت سے ہی کفارہ دیا جا سکتا ہے۔ 34 اُس ملک کو ناپاک نہ کرنا جس میں تم آباد ہو اور جس میں مَیں سکونت کرتا ہوں۔ کیونکہ مَیں رب ہوں جو اسرائیلیوں کے درمیان سکونت کرتا ہوں۔"

ایک قبیلے کی موروثی زمین شادی سے دوسرے قبیلے میں منتقل نہیں ہو سکتی

36 ایک دن جِلعاد بن مکیر بن منسّی بن یوسف کے کنبے سے نکلے ہوئے آبائی گھرانوں کے سرپرست موسیٰ اور اُن سرداروں کے پاس آئے جو دیگر آبائی گھرانوں کے سرپرست تھے۔ 2 اُنہوں نے کہا، "رب نے آپ کو حکم دیا تھا کہ آپ قرعہ ڈال کر ملک کو اسرائیلیوں میں تقسیم کریں۔ اُس وقت اُس نے یہ بھی کہا تھا کہ ہمارے بھائی صِلافحاد کی بیٹیوں کو اُس کی موروثی زمین ملنی ہے۔ 3 اگر وہ اسرائیل کے کسی اَور قبیلے کے مردوں سے شادی کریں تو پھر یہ زمین جو ہمارے قبیلے کا موروثی حصہ ہے اُس قبیلے کا موروثی حصہ بنے گی اور ہم اُس سے محروم ہو جائیں گے۔ پھر ہمارا قبائلی علاقہ چھوٹا ہو جائے گا۔ 4 اور اگر ہم یہ زمین واپس بھی خریدیں تو بھی وہ اگلے بحالی کے سال میں دوسرے قبیلے کو واپس چلی جائے گی جس میں اِن عورتوں نے شادی کی ہے۔ اِس طرح وہ ہمیشہ کے لئے ہمارے ہاتھ سے نکل جائے گی۔"

5 موسیٰ نے رب کے حکم پر اسرائیلیوں کو بتایا، "جِلعاد کے مرد حق بجانب ہیں۔ 6 اِس لئے رب کی ہدایت یہ ہے کہ صِلافحاد کی بیٹیوں کو ہر آدمی سے شادی کرنے کی اجازت ہے، لیکن صرف اِس صورت میں کہ وہ اُن کے اپنے قبیلے کا ہو۔ 7 اِس طرح ایک قبیلے کی موروثی زمین کسی دوسرے قبیلے میں منتقل نہیں ہو گی۔ لازم ہے کہ ہر قبیلے کا پورا علاقہ اُسی کے پاس رہے۔

8 جو بھی بیٹی میراث میں زمین پاتی ہے اُس کے لئے لازم ہے کہ وہ اپنے ہی قبیلے کے کسی مرد سے شادی کرے تاکہ اُس کی زمین قبیلے کے پاس ہی رہے۔ 9 ایک قبیلے کی موروثی زمین کسی دوسرے قبیلے کو منتقل کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ لازم ہے کہ ہر قبیلے کا پورا موروثی علاقہ اُسی کے پاس رہے۔"

11-10 صِلافحاد کی بیٹیوں محلاہ، تِرضہ، حُجلاہ، مِلکاہ اور نوعاہ نے ویسا ہی کیا جیسا رب نے موسیٰ کو بتایا تھا۔ اُنہوں نے اپنے چچا زاد بھائیوں سے شادی کی۔ 12 چونکہ وہ بھی منسّی کے قبیلے کے تھے اِس لئے یہ موروثی زمین صِلافحاد کے قبیلے کے پاس رہی۔

13 رب نے یہ احکام اور ہدایات اسرائیلیوں کو موسیٰ کی معرفت دیں جب وہ موآب کے میدانی علاقے میں دریائے یردن کے مشرقی کنارے پر یریحو کے سامنے خیمہ زن تھے۔

اِستثنا

موسیٰ اسرائیلیوں سے مخاطب ہوتا ہے

1 اِس کتاب میں وہ باتیں درج ہیں جو موسیٰ نے تمام اسرائیلیوں سے کہیں جب وہ دریائے یردن کے مشرقی کنارے پر بیابان میں تھے۔ وہ یردن کی وادی میں سوف کے قریب تھے۔ ایک طرف فاران شہر تھا اور دوسری طرف طوفل، لابن، حصیرات اور دِیزہب کے شہر تھے۔ 2 اگر ادوم کے پہاڑی علاقے سے ہو کر جائیں تو حورب یعنی سینا پہاڑ سے قادس برنیع تک کا سفر 11 دن میں طے کیا جا سکتا ہے۔

3 اسرائیلیوں کو مصر سے نکلے 40 سال ہو گئے تھے۔ اِس سال کے گیارھویں ماہ کے پہلے دن موسیٰ نے اُنہیں سب کچھ بتایا جو رب نے اُسے اُنہیں بتانے کو کہا تھا۔ 4 اُس وقت وہ اموریوں کے بادشاہ سیحون کو شکست دے چکا تھا جس کا دار الحکومت حسبون تھا۔ بسن کے بادشاہ عوج پر بھی فتح حاصل ہو چکی تھی جس کی حکومت کے مرکز عستارات اور اِدرعی تھے۔

5 وہاں، دریائے یردن کے مشرقی کنارے پر جو موآب کے علاقے میں تھا موسیٰ اللہ کی شریعت کی تشریح کرنے لگا۔ اُس نے کہا،

6 جب تم حورب یعنی سینا پہاڑ کے پاس تھے تو رب ہمارے خدا نے ہم سے کہا، ”تم کافی دیر سے یہاں ٹھہرے ہوئے ہو۔ 7 اب اِس جگہ کو چھوڑ کر آگے ملکِ کنعان کی طرف بڑھو۔ اموریوں کے پہاڑی علاقے اور اُن کے پڑوس کی قوموں کے پاس جاؤ جو یردن کے میدانی علاقے میں آباد ہیں۔ پہاڑی علاقے میں، مغرب کے نشیبی پہاڑی علاقے میں، جنوب کے دشتِ نجب میں، ساحلی علاقے میں، ملکِ کنعان میں اور لبنان میں دریائے فرات تک چلے جاؤ۔ 8 مَیں نے تمہیں یہ ملک دے دیا ہے۔ اب جا کر اُس پر قبضہ کر لو۔ کیونکہ رب نے قسم کھا کر تمہارے باپ دادا ابراہیم، اسحاق اور یعقوب سے وعدہ کیا تھا کہ مَیں یہ ملک تمہیں اور تمہاری اولاد کو دوں گا۔“

راہنما مقرر کئے گئے

9 اُس وقت مَیں نے تم سے کہا، ”مَیں اکیلا تمہاری راہنمائی کرنے کی ذمہ داری نہیں اُٹھا سکتا۔ 10 رب تمہارے خدا نے تمہاری تعداد اِتنی بڑھا دی ہے کہ آج تم آسمان کے ستاروں کی مانند بے شمار ہو۔ 11 اور رب

تمہارے باپ دادا کا خدا کرے کہ تمہاری تعداد مزید ہزار گُنا بڑھ جائے۔ وہ تمہیں وہ برکت دے جس کا وعدہ اُس نے کیا ہے۔ [12] لیکن مَیں اکیلا ہی تمہارا بوجھ اُٹھانے اور جھگڑوں کو نپٹانے کی ذمہ داری نہیں اُٹھا سکتا۔ [13] اِس لئے اپنے ہر قبیلے میں سے کچھ ایسے دانش مند اور سمجھ دار آدمی چن لو جن کی لیاقت کو لوگ مانتے ہیں۔ پھر مَیں اُنہیں تم پر مقرر کروں گا۔"

[14] یہ بات تمہیں پسند آئی۔ [15] تم نے اپنے میں سے ایسے راہنما چن لئے جو دانش مند تھے اور جن کی لیاقت کو لوگ مانتے تھے۔ پھر مَیں نے اُنہیں ہزار ہزار، سَو سَو اور پچاس پچاس مردوں پر مقرر کیا۔ یوں وہ قبیلوں کے نگہبان بن گئے۔ [16] اُس وقت مَیں نے اُن قاضیوں سے کہا، "عدالت کرتے وقت ہر ایک کی بات غور سے سن کر غیر جانب دار فیصلے کرنا، چاہے دو اسرائیلی فریق ایک دوسرے سے جھگڑا کر رہے ہوں یا معاملہ کسی اسرائیلی اور پردیسی کے درمیان ہو۔ [17] عدالت کرتے وقت جانب داری نہ کرنا۔ چھوٹے اور بڑے کی بات سن کر دونوں کے ساتھ ایک جیسا سلوک کرنا۔ کسی سے مت ڈرنا، کیونکہ اللہ ہی نے تمہیں عدالت کرنے کی ذمہ داری دی ہے۔ اگر کسی معاملے میں فیصلہ کرنا تمہارے لئے مشکل ہو تو اُسے مجھے پیش کرو۔ پھر مَیں ہی اُس کا فیصلہ کروں گا۔" [18] اُس وقت مَیں نے تمہیں سب کچھ بتایا جو تمہیں کرنا تھا۔

ملکِ کنعان میں جاسوس

[19] ہم نے ویسا ہی کیا جیسا رب نے ہمیں کہا تھا۔ ہم حورب سے روانہ ہو کر اموریوں کے پہاڑی علاقے کی طرف بڑھے۔ سفر کرتے کرتے ہم اُس وسیع اور ہول ناک ریگستان میں سے گزر گئے جسے تم نے دیکھ لیا ہے۔ آخر کار ہم قادس برنیع پہنچ گئے۔ [20] وہاں مَیں نے تم سے کہا، "تم اموریوں کے پہاڑی علاقے تک پہنچ گئے ہو جو رب ہمارا خدا ہمیں دینے والا ہے۔ [21] دیکھ، رب تیرے خدا نے تجھے یہ ملک دے دیا ہے۔ اب جا کر اُس پر قبضہ کر لے جس طرح رب تیرے باپ دادا کے خدا نے تجھے بتایا ہے۔ مت ڈرنا اور بے دل نہ ہو جانا!"

[22] لیکن تم سب میرے پاس آئے اور کہا، "کیوں نہ ہم جانے سے پہلے کچھ آدمی بھیجیں جو ملک کے حالات دریافت کریں اور واپس آ کر ہمیں اُس راستے کے بارے میں بتائیں جس پر ہمیں جانا ہے اور اُن شہروں کے بارے میں اطلاع دیں جن کے پاس ہم پہنچیں گے۔"

[23] یہ بات مجھے پسند آئی۔ مَیں نے اِس کام کے لئے ہر قبیلے کے ایک آدمی کو چن کر بھیج دیا۔ [24] جب یہ بارہ آدمی پہاڑی علاقے میں جا کر وادیِٔ اِسکال میں پہنچے تو اُس کی تفتیش کی۔ [25] پھر وہ ملک کا کچھ پھل لے کر لوٹ آئے اور ہمیں ملک کے بارے میں اطلاع دے کر کہا، "جو ملک رب ہمارا خدا ہمیں دینے والا ہے وہ اچھا ہے۔"

[26] لیکن تم جانا نہیں چاہتے تھے بلکہ سرکشی کر کے رب اپنے خدا کا حکم نہ مانا۔ [27] تم نے اپنے خیموں میں بڑبڑاتے ہوئے کہا، "رب ہم سے نفرت رکھتا ہے۔ وہ ہمیں مصر سے نکال لایا ہے تاکہ ہمیں اموریوں کے ہاتھوں ہلاک کروائے۔ [28] ہم کہاں جائیں؟ ہمارے بھائیوں نے ہمیں بے دل کر دیا ہے۔ وہ کہتے ہیں، 'وہاں کے لوگ ہم سے طاقت ور اور دراز قد ہیں۔ اُن کے بڑے بڑے شہروں کی فصیلیں آسمان سے باتیں کرتی ہیں۔ وہاں ہم نے

عناق کی اولاد بھی دیکھی جو دیو قامت ہیں‘۔“

29 مَیں نے کہا، ”نہ گھبراؤ اور نہ اُن سے خوف کھاؤ۔ 30 رب تمہارا خدا تمہارے آگے آگے چلتا ہوا تمہارے لئے لڑے گا۔ تم خود دیکھ چکے ہو کہ وہ کس طرح مصر 31 اور ریگستان میں تمہارے لئے لڑا۔ یہاں بھی وہ ایسا ہی کرے گا۔ تُو خود گواہ ہے کہ بیابان میں پورے سفر کے دوران رب تجھے یوں اُٹھائے پھرا جس طرح باپ اپنے بیٹے کو اُٹھائے پھرتا ہے۔ اِس طرح چلتے چلتے تم یہاں تک پہنچ گئے۔“ 32 اِس کے باوجود تم نے رب اپنے خدا پر بھروسا نہ رکھا۔ 33 تم نے یہ بات نظرانداز کی کہ وہ سفر کے دوران رات کے وقت آگ اور دن کے وقت بادل کی صورت میں تمہارے آگے آگے چلتا رہا تاکہ تمہارے لئے خیمے لگانے کی جگہیں معلوم کرے اور تمہیں راستہ دکھائے۔

34 جب رب نے تمہاری یہ باتیں سنیں تو اُسے غصہ آیا اور اُس نے قسم کھا کر کہا، 35 ”اِس شریر نسل کا ایک مرد بھی اُس اچھے ملک کو نہیں دیکھے گا اگرچہ مَیں نے قسم کھا کر تمہارے باپ دادا سے وعدہ کیا تھا کہ مَیں اُسے اُنہیں دوں گا۔ 36 صرف کالب بن یفُنّہ اُسے دیکھے گا۔ مَیں اُسے اور اُس کی اولاد کو وہ ملک دوں گا جس میں اُس نے سفر کیا ہے، کیونکہ اُس نے پورے طور پر رب کی پیروی کی۔“

37 تمہاری وجہ سے رب مجھ سے بھی ناراض ہوا اور کہا، ’تُو بھی اُس میں داخل نہیں ہو گا۔ 38 لیکن تیرا مددگار یشوع بن نون داخل ہو گا۔ اُس کی حوصلہ افزائی کر، کیونکہ وہ ملک پر قبضہ کرنے میں اسرائیل کی راہنمائی کرے گا۔“ 39 تم سے رب نے کہا، ”تمہارے بچے جو ابھی اچھے اور بُرے میں امتیاز نہیں کر سکتے، وہی ملک میں داخل ہوں گے، وہی بچے جن کے بارے میں تم نے کہا کہ دشمن اُنہیں ملکِ کنعان میں چھین لیں گے۔ اُنہیں مَیں ملک دوں گا، اور وہ اُس پر قبضہ کریں گے۔ 40 لیکن تم خود آگے نہ بڑھو۔ پیچھے مُڑ کر دوبارہ ریگستان میں بحرِ قُلزم کی طرف سفر کرو۔“

41 تب تم نے کہا، ”ہم نے رب کا گناہ کیا ہے۔ اب ہم ملک میں جا کر لڑیں گے، جس طرح رب ہمارے خدا نے ہمیں حکم دیا ہے۔“ چنانچہ یہ سوچتے ہوئے کہ اُس پہاڑی علاقے پر حملہ کرنا آسان ہو گا، ہر ایک مسلح ہوا۔ 42 لیکن رب نے مجھ سے کہا، ”اُنہیں بتانا کہ وہاں جنگ کرنے کے لئے نہ جاؤ، کیونکہ مَیں تمہارے ساتھ نہیں ہوں گا۔ تم اپنے دشمنوں کے ہاتھوں شکست کھاؤ گے۔“

43 مَیں نے تمہیں یہ بتایا، لیکن تم نے میری نہ سنی۔ تم نے سرکشی کر کے رب کا حکم نہ مانا بلکہ مغرور ہو کر پہاڑی علاقے میں داخل ہوئے۔ 44 وہاں کے اموری باشندے تمہارا سامنا کرنے نکلے۔ وہ شہد کی مکھیوں کے غول کی طرح تم پر ٹوٹ پڑے اور تمہارا تعاقب کر کے تمہیں سعیر سے حُرمہ تک مارتے گئے۔

45 تب تم واپس آ کر رب کے سامنے زار و قطار رونے لگے۔ لیکن اُس نے توجہ نہ دی بلکہ تمہیں نظرانداز کیا۔ 46 اِس کے بعد تم بہت دنوں تک قادس برنیع میں رہے۔

ریگستان میں دوبارہ سفر

2 پھر جس طرح رب نے مجھے حکم دیا تھا ہم پیچھے مُڑ کر ریگستان میں بحرِ قُلزم کی طرف سفر کرنے لگے۔ کافی دیر تک ہم سعیر یعنی ادوم کے پہاڑی

علاقے کے کنارے کنارے پھرتے رہے۔

2 ایک دن رب نے مجھ سے کہا، 3 ''تم بہت دیر سے اِس پہاڑی علاقے کے کنارے کنارے پھر رہے ہو۔ اب شمال کی طرف سفر کرو۔ 4 قوم کو بتانا، 'اگلے دنوں میں تم سعیر کے ملک میں سے گزرو گے جہاں تمہارے بھائی عیسَو کی اولاد آباد ہے۔ وہ تم سے ڈریں گے۔ تو بھی بڑی احتیاط سے گزرنا۔ 5 اُن کے ساتھ جنگ نہ چھیڑنا، کیونکہ مَیں تمہیں اُن کے ملک کا ایک مربع فٹ بھی نہیں دوں گا۔ مَیں نے سعیر کا پہاڑی علاقہ عیسَو اور اُس کی اولاد کو دیا ہے۔ 6 لازم ہے کہ تم کھانے اور پینے کی تمام ضروریات پیسے دے کر خریدو۔''

7 جو بھی کام تُو نے کیا ہے رب نے اُس پر برکت دی ہے۔ اِس وسیع ریگستان میں پورے سفر کے دوران اُس نے تیری نگہبانی کی۔ اِن 40 سالوں کے دوران رب تیرا خدا تیرے ساتھ تھا، اور تیری تمام ضروریات پوری ہوتی رہیں۔

8 چنانچہ ہم سعیر کو چھوڑ کر جہاں ہمارے بھائی عیسَو کی اولاد آباد تھی دوسرے راستے سے آگے نکلے۔ ہم نے وہ راستہ چھوڑ دیا جو ایلات اور عصیون جابر کے شہروں سے بحیرۂ مُردار تک پہنچاتا ہے اور موآب کے بیابان کی طرف بڑھنے لگے۔ 9 وہاں رب نے مجھ سے کہا، ''موآب کے باشندوں کی مخالفت نہ کرنا اور نہ اُن کے ساتھ جنگ چھیڑنا، کیونکہ مَیں اُن کے ملک کا کوئی بھی حصہ تجھے نہیں دوں گا۔ مَیں نے عار شہر کو لوط کی اولاد کو دیا ہے۔''

10 پہلے ایمی وہاں رہتے تھے جو عناق کی اولاد کی طرح طاقت ور، دراز قد اور تعداد میں زیادہ تھے۔ 11 عناق کی اولاد کی طرح وہ رفائیوں میں شمار کئے جاتے تھے، لیکن موآبی اُنہیں ایمی کہتے تھے۔

12 اِسی طرح قدیم زمانے میں حوری سعیر میں آباد تھے، لیکن عیسَو کی اولاد نے اُنہیں وہاں سے نکال دیا تھا۔ جس طرح اسرائیلیوں نے بعد میں اُس ملک میں کیا جو رب نے اُنہیں دیا تھا اُسی طرح عیسَو کی اولاد بڑھتے بڑھتے حوریوں کو تباہ کر کے اُن کی جگہ آباد ہوئے تھے۔

13 رب نے کہا، ''اب جا کر وادیٔ زِرد کو عبور کرو۔'' ہم نے ایسا ہی کیا۔ 14 ہمیں قادس برنیع سے روانہ ہوئے 38 سال ہو گئے تھے۔ اب وہ تمام آدمی مر چکے تھے جو اُس وقت جنگ کرنے کے قابل تھے۔ ویسا ہی ہوا تھا جیسا رب نے قسم کھا کر کہا تھا۔ 15 رب کی مخالفت کے باعث آخرکار خیمہ گاہ میں اُس نسل کا ایک مرد بھی نہ رہا۔ 16 جب وہ سب مر گئے تھے 17 تب رب نے مجھ سے کہا، 18 ''آج تمہیں عار شہر سے ہو کر موآب کے علاقے میں سے گزرنا ہے۔ 19 پھر تم عمونیوں کے علاقے تک پہنچو گے۔ اُن کی بھی مخالفت نہ کرنا، اور نہ اُن کے ساتھ جنگ چھیڑنا، کیونکہ مَیں اُن کے ملک کا کوئی بھی حصہ تمہیں نہیں دوں گا۔ مَیں نے یہ ملک لوط کی اولاد کو دیا ہے۔''

20 حقیقت میں عمونیوں کا ملک بھی رفائیوں کا ملک سمجھا جاتا تھا جو قدیم زمانے میں وہاں آباد تھے۔ عمونی اُنہیں زمزمی کہتے تھے، 21 اور وہ دیو قامت تھے، طاقت ور اور تعداد میں زیادہ۔ وہ عناق کی اولاد جیسے دراز قد تھے۔ جب عمونی ملک میں آئے تو رب نے رفائیوں کو اُن کے آگے آگے تباہ کر دیا۔ چنانچہ عمونی بڑھتے بڑھتے اُنہیں نکالتے گئے اور اُن کی جگہ آباد ہوئے، 22 بالکل اُسی طرح جس طرح رب نے عیسَو کی اولاد کے آگے آگے حوریوں کو تباہ کر دیا تھا جب وہ سعیر کے ملک میں

آئے تھے۔ وہاں بھی وہ بڑھتے بڑھتے حوریوں کو نکالتے گئے اور اُن کی جگہ آباد ہوئے۔ 23 اِسی طرح ایک اَور قدیم قوم بنام عوی کو بھی اُس کے ملک سے نکالا گیا۔ عوی غزہ تک آباد تھے، لیکن جب کفتوری کفتور یعنی کریتے سے آئے تو اُنہوں نے اُنہیں تباہ کر دیا اور اُن کی جگہ آباد ہو گئے۔

سیحون بادشاہ سے جنگ

24 رب نے موسیٰ سے کہا، ”اب جا کر وادیٔ ارنون کو عبور کرو۔ یوں سمجھو کہ مَیں حسبون کے اموری بادشاہ سیحون کو اُس کے ملک سمیت تمہارے حوالے کر چکا ہوں۔ اُس پر قبضہ کرنا شروع کرو اور اُس کے ساتھ جنگ کرنے کا موقع ڈھونڈو۔ 25 اِسی دن سے مَیں تمام قوموں میں تمہارے بارے میں دہشت اور خوف پیدا کروں گا۔ وہ تمہاری خبر سن کر خوف کے مارے تھرتھرائیں گی اور کانپیں گی۔“

26 مَیں نے دشتِ قدیمات سے حسبون کے بادشاہ سیحون کے پاس قاصد بھیجے۔ میرا پیغام نفرت اور مخالفت سے خالی تھا۔ وہ یہ تھا، 27 ”ہمیں اپنے ملک میں سے گزرنے دیں۔ ہم شاہراہ پر ہی رہیں گے اور اُس سے نہ بائیں، نہ دائیں طرف ہٹیں گے۔ 28 ہم کھانے اور پینے کی تمام ضروریات کے لئے مناسب پیسے دیں گے۔ ہمیں پیدل اپنے ملک میں سے گزرنے دیں، 29 جس طرح سعیر کے باشندوں عیسَو کی اولاد اور عار کے رہنے والے موآبیوں نے ہمیں گزرنے دیا۔ کیونکہ ہماری منزل دریائے یردن کے مغرب میں ہے، وہ ملک جو رب ہمارا خدا ہمیں دینے والا ہے۔“

30 لیکن حسبون کے بادشاہ سیحون نے ہمیں گزرنے نہ دیا، کیونکہ رب تمہارے خدا نے اُسے بےلچک اور ہماری بات سے انکار کرنے پر آمادہ کر دیا تھا تاکہ سیحون ہمارے قابو میں آ جائے۔ اور بعد میں ایسا ہی ہوا۔ 31 رب نے مجھ سے کہا، ”یوں سمجھ لے کہ مَیں سیحون اور اُس کے ملک کو تیرے حوالے کرنے لگا ہوں۔ اب نکل کر اُس پر قبضہ کرنا شروع کرو۔“

32 جب سیحون اپنی ساری فوج لے کر ہمارا مقابلہ کرنے کے لئے یہض آیا 33 تو رب ہمارے خدا نے ہمیں پوری فتح بخشی۔ ہم نے سیحون، اُس کے بیٹوں اور پوری قوم کو شکست دی۔ 34 اُس وقت ہم نے اُس کے تمام شہروں پر قبضہ کر لیا اور اُن کے تمام مردوں، عورتوں اور بچوں کو مار ڈالا۔ کوئی بھی نہ بچا۔ 35 ہم نے صرف مویشی اور شہروں کا لُوٹا ہوا مال اپنے لئے بچائے رکھا۔

36 وادیٔ ارنون کے کنارے پر واقع عروعیر سے لے کر جِلعاد تک ہر شہر کو شکست ماننی پڑی۔ اِس میں وہ شہر بھی شامل تھا جو وادیٔ ارنون میں تھا۔ رب ہمارے خدا نے اُن سب کو ہمارے حوالے کر دیا۔ 37 لیکن تم نے عمونیوں کا ملک چھوڑ دیا اور نہ دریائے یبوق کے اردگرد کے علاقے، نہ اُس کے پہاڑی علاقے کے شہروں کو چھیڑا، کیونکہ رب ہمارے خدا نے ایسا کرنے سے تمہیں منع کیا تھا۔

بسن کے بادشاہ عوج کی شکست

3 اِس کے بعد ہم شمال میں بسن کی طرف بڑھ گئے۔ بسن کا بادشاہ عوج اپنی تمام فوج کے ساتھ نکل کر ہمارا مقابلہ کرنے کے لئے اِدرعی آیا۔ 2 رب نے مجھ سے کہا، ”اُس سے مت ڈر۔ مَیں اُسے،

اُس کی پوری فوج اور اُس کا ملک تیرے حوالے کر چکا ہوں۔ اُس کے ساتھ وہ کچھ کر جو تُو نے اموری بادشاہ سیحون کے ساتھ کیا جو حسبون میں حکومت کرتا تھا۔“

3 ایسا ہی ہوا۔ رب ہمارے خدا کی مدد سے ہم نے بسن کے بادشاہ عوج اور اُس کی تمام قوم کو شکست دی۔ ہم نے سب کو ہلاک کر دیا۔ کوئی بھی نہ بچا۔ 4 اُسی وقت ہم نے اُس کے تمام شہروں پر قبضہ کر لیا۔ ہم نے کُل 60 شہروں پر یعنی ارجوب کے سارے علاقے پر قبضہ کیا جس پر عوج کی حکومت تھی۔ 5 اِن تمام شہروں کی حفاظت اونچی اونچی فصیلوں اور کُنڈے والے دروازوں سے کی گئی تھی۔ دیہات میں بہت سی ایسی آبادیاں بھی مل گئیں جن کی فصیلیں نہیں تھیں۔ 6 ہم نے اُن کے ساتھ وہ کچھ کیا جو ہم نے حسبون کے بادشاہ سیحون کے علاقے کے ساتھ کیا تھا۔ ہم نے سب کچھ رب کے حوالے کر کے ہر شہر کو اور تمام مردوں، عورتوں اور بچوں کو ہلاک کر ڈالا۔ 7 ہم نے صرف تمام مویشی اور شہروں کا لُوٹا ہوا مال اپنے لئے بچائے رکھا۔

8 یوں ہم نے اُس وقت اموریوں کے اِن دو بادشاہوں سے دریائے یردن کا مشرقی علاقہ وادیٔ ارنون سے لے کر حرمون پہاڑ تک چھین لیا۔ 9 (صیدا کے باشندے حرمون کو سِریون کہتے ہیں جبکہ اموریوں نے اُس کا نام سنیر رکھا)۔ 10 ہم نے عوج بادشاہ کے پورے علاقے پر قبضہ کر لیا۔ اِس میں میدانِ مرتفع کے تمام شہر شامل تھے، نیز سلکہ اور اِدرعی تک جِلعاد اور بسن کے پورے علاقے۔

11 بادشاہ عوج دیو قامت قبیلے رفائی کا آخری مرد تھا۔ اُس کا لوہے کا تابوت 13 سے زائد فٹ لمبا اور چھ فٹ چوڑا تھا اور آج تک عمونیوں کے شہر ربّہ میں دیکھا جا سکتا ہے۔

یردن کے مشرق میں ملک کی تقسیم

12 جب ہم نے دریائے یردن کے مشرقی علاقے پر قبضہ کیا تو مَیں نے روبن اور جد کے قبیلوں کو اُس کا جنوبی حصہ شہروں سمیت دیا۔ اِس علاقے کی جنوبی سرحد دریائے ارنون پر واقع شہر عروعیر ہے جبکہ شمال میں اِس میں جِلعاد کے پہاڑی علاقے کا آدھا حصہ بھی شامل ہے۔ 13 جِلعاد کا شمالی حصہ اور بسن کا ملک مَیں نے منسّی کے آدھے قبیلے کو دیا۔

(بسن میں ارجوب کا علاقہ ہے جہاں پہلے عوج بادشاہ کی حکومت تھی اور جو رفائیوں یعنی دیو قامت افراد کا ملک کہلاتا تھا۔ 14 منسّی کے قبیلے کے ایک آدمی بنام یائیر نے ارجوب پر جسوریوں اور معکاتیوں کی سرحد تک قبضہ کر لیا تھا۔ اُس نے اِس علاقے کی بستیوں کو اپنا نام دیا۔ آج تک یہی نام حووت یائیر یعنی یائیر کی بستیاں چلتا ہے۔)

15 مَیں نے جِلعاد کا شمالی حصہ منسّی کے کنبے مکیر کو دیا 16 لیکن جِلعاد کا جنوبی حصہ روبن اور جد کے قبیلوں کو دیا۔ اِس حصے کی ایک سرحد جنوب میں وادیٔ ارنون کے بیچ میں سے گزرتی ہے جبکہ دوسری سرحد دریائے یبوق ہے جس کے پار عمونیوں کی حکومت ہے۔ 17 اُس کی مغربی سرحد دریائے یردن ہے یعنی کِنّرت (گلیل) کی جھیل سے لے کر بحیرۂ مُردار تک جو پِسگہ کے پہاڑی سلسلے کے دامن میں ہے۔

18 اُس وقت مَیں نے روبن، جد اور منسّی کے قبیلوں سے کہا، ”رب تمہارے خدا نے تمہیں میراث میں یہ ملک دے دیا ہے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ تمہارے

تمام جنگ کرنے کے قابل مرد مسلح ہو کر تمہارے اسرائیلی بھائیوں کے آگے آگے دریائے یردن کو پار کریں۔ 19 صرف تمہاری عورتیں اور بچے پیچھے رہ کر اُن شہروں میں انتظار کر سکتے ہیں جو مَیں نے تمہارے لئے مقرر کئے ہیں۔ تم اپنے مویشیوں کو بھی پیچھے چھوڑ سکتے ہو، کیونکہ مجھے پتا ہے کہ تمہارے بہت زیادہ جانور ہیں۔ 20 اپنے بھائیوں کے ساتھ چلتے ہوئے اُن کی مدد کرتے رہو۔ جب رب تمہارا خدا اُنہیں دریائے یردن کے مغرب میں واقع ملک دے گا اور وہ تمہاری طرح آرام اور سکون سے وہاں آباد ہو جائیں گے تب تم اپنے ملک میں واپس جا سکتے ہو۔"

موسیٰ کو یردن پار کرنے کی اجازت نہیں ملتی

21 ساتھ ساتھ مَیں نے یشوع سے کہا، "تُو نے اپنی آنکھوں سے سب کچھ دیکھ لیا ہے جو رب تمہارے خدا نے اِن دونوں بادشاہوں سیحون اور عوج سے کیا۔ وہ یہی کچھ ہر اُس بادشاہ کے ساتھ کرے گا جس کے ملک پر تُو دریا کو پار کر کے حملہ کرے گا۔ 22 اُن سے نہ ڈرو۔ تمہارا خدا خود تمہارے لئے جنگ کرے گا۔"

23 اُس وقت مَیں نے رب سے التجا کر کے کہا، 24 "اے رب قادرِ مطلق، تُو اپنے خادم کو اپنی عظمت اور قدرت دکھانے لگا ہے۔ کیا آسمان یا زمین پر کوئی اَور خدا ہے جو تیری طرح کے عظیم کام کر سکتا ہے؟ ہرگز نہیں! 25 مہربانی کر کے مجھے بھی دریائے یردن کو پار کر کے اُس اچھے ملک یعنی اُس بہترین پہاڑی علاقے کو لبنان تک دیکھنے کی اجازت دے۔"

26 لیکن تمہارے سبب سے رب مجھ سے ناراض تھا۔ اُس نے میری نہ سنی بلکہ کہا، "بس کر! آئندہ میرے ساتھ اِس کا ذکر نہ کرنا۔ 27 پِسگہ کی چوٹی پر چڑھ کر چاروں طرف نظر دوڑا۔ وہاں سے غور سے دیکھ، کیونکہ تُو خود دریائے یردن کو عبور نہیں کرے گا۔ 28 اپنی جگہ یشوع کو مقرر کر۔ اُس کی حوصلہ افزائی کر اور اُسے مضبوط کر، کیونکہ وہی اِس قوم کو دریائے یردن کے مغرب میں لے جائے گا اور قبیلوں میں اُس ملک کو تقسیم کرے گا جسے تُو پہاڑ سے دیکھے گا۔"

29 چنانچہ ہم بیت فغور کے قریب وادی میں ٹھہرے۔

فرماں برداری کی اشد ضرورت

4 اے اسرائیل، اب وہ تمام احکام دھیان سے سن لے جو مَیں تمہیں سکھاتا ہوں۔ اُن پر عمل کرو تاکہ تم زندہ رہو اور جا کر اُس ملک پر قبضہ کرو جو رب تمہارے باپ دادا کا خدا تمہیں دینے والا ہے۔ 2 جو احکام مَیں تمہیں سکھاتا ہوں اُن میں نہ کسی بات کا اضافہ کرو اور نہ اُن سے کوئی بات نکالو۔ رب اپنے خدا کے تمام احکام پر عمل کرو جو مَیں نے تمہیں دیئے ہیں۔ 3 تم نے خود دیکھا ہے کہ رب نے بعل فغور سے کیا کچھ کیا۔ وہاں رب تیرے خدا نے ہر ایک کو ہلاک کر ڈالا جس نے فغور کے بعل دیوتا کی پوجا کی۔ 4 لیکن تم میں سے جتنے رب اپنے خدا کے ساتھ لپٹے رہے وہ سب آج تک زندہ ہیں۔

5 مَیں نے تمہیں تمام احکام یوں سکھا دیئے ہیں جس طرح رب میرے خدا نے مجھے بتایا۔ کیونکہ لازم ہے کہ تم اُس ملک میں اِن کے تابع رہو جس پر تم قبضہ کرنے والے ہو۔ 6 اِنہیں مانو اور اِن پر عمل کرو تو دوسری قوموں کو تمہاری دانش مندی اور سمجھ نظر آئے

گی۔ پھر وہ اِن تمام احکام کے بارے میں سن کر کہیں گی، ''واہ، یہ عظیم قوم کیسی دانش مند اور سمجھ دار ہے!'' 7 کون سی عظیم قوم کے معبود اِتنے قریب ہیں جتنا ہمارا خدا ہمارے قریب ہے؟ جب بھی ہم مدد کے لئے پکارتے ہیں تو رب ہمارا خدا موجود ہوتا ہے۔ 8 کون سی عظیم قوم کے پاس ایسے منصفانہ احکام اور ہدایات ہیں جیسے مَیں آج تمہیں پوری شریعت سنا کر پیش کر رہا ہوں؟

9 لیکن خبردار، احتیاط کرنا اور وہ تمام باتیں نہ بھولنا جو تیری آنکھوں نے دیکھی ہیں۔ وہ عمر بھر تیرے دل میں سے مٹ نہ جائیں بلکہ اُنہیں اپنے بچوں اور پوتے پوتیوں کو بھی بتاتے رہنا۔ 10 وہ دن یاد کر جب تُو حورب یعنی سینا پہاڑ پر رب اپنے خدا کے سامنے حاضر تھا اور اُس نے مجھے بتایا، ''قوم کو یہاں میرے پاس جمع کر تاکہ مَیں اُن سے بات کروں اور وہ عمر بھر میرا خوف مانیں اور اپنے بچوں کو میری باتیں سکھاتے رہیں۔''

11 اُس وقت تم قریب آ کر پہاڑ کے دامن میں کھڑے ہوئے۔ وہ جل رہا تھا، اور اُس کی آگ آسمان تک بھڑک رہی تھی جبکہ کالے بادلوں اور گہرے اندھیرے نے اُسے نظروں سے چھپا دیا۔ 12 پھر رب آگ میں سے تم سے ہم کلام ہوا۔ تم نے اُس کی باتیں سنیں لیکن اُس کی کوئی شکل نہ دیکھی۔ صرف اُس کی آواز سنائی دی۔ 13 اُس نے تمہارے لئے اپنے عہد یعنی اُن 10 احکام کا اعلان کیا اور حکم دیا کہ اِن پر عمل کرو۔ پھر اُس نے اُنہیں پتھر کی دو تختیوں پر لکھ دیا۔ 14 رب نے مجھے ہدایت کی، ''اُنہیں وہ تمام احکام سکھا جن کے مطابق اُنہیں چلنا ہو گا جب وہ دریائے یردن کو پار کر کے کنعان پر قبضہ کریں گے۔''

بُت پرستی کے بارے میں آگاہی

15 جب رب حورب یعنی سینا پہاڑ پر تم سے ہم کلام ہوا تو تم نے اُس کی کوئی شکل نہ دیکھی۔ چنانچہ خبردار رہو 16 کہ تم غلط کام کر کے اپنے لئے کسی بھی شکل کا بُت نہ بناؤ۔ نہ مرد، عورت، 17 زمین پر چلنے والے جانور، پرندے، 18 رینگنے والے جانور یا مچھلی کا بُت بناؤ۔ 19 جب تُو آسمان کی طرف نظر اُٹھا کر آسمان کا پورا لشکر دیکھے تو سورج، چاند اور ستاروں کی پرستش اور خدمت کرنے کی آزمائش میں نہ پڑنا۔ رب تیرے خدا نے اِن چیزوں کو باقی تمام قوموں کو عطا کیا ہے، 20 لیکن تمہیں اُس نے مصر کے بھڑکتے بھٹے سے نکالا ہے تاکہ تم اُس کی اپنی قوم اور اُس کی میراث بن جاؤ۔ اور آج ایسا ہی ہوا ہے۔

21 تمہارے سبب سے رب نے مجھ سے ناراض ہو کر قسم کھائی کہ تُو دریائے یردن کو پار کر کے اُس اچھے ملک میں داخل نہیں ہو گا جو رب تیرا خدا تجھے میراث میں دینے والا ہے۔ 22 مَیں یہیں اِسی ملک میں مر جاؤں گا اور دریائے یردن کو پار نہیں کروں گا۔ لیکن تم دریا کو پار کر کے اُس بہترین ملک پر قبضہ کرو گے۔ 23 ہر صورت میں وہ عہد یاد رکھنا جو رب تمہارے خدا نے تمہارے ساتھ باندھا ہے۔ اپنے لئے کسی بھی چیز کی مورت نہ بنانا۔ یہ رب کا حکم ہے، 24 کیونکہ رب تیرا خدا بھسم کر دینے والی آگ ہے، وہ غیور خدا ہے۔

25 تم ملک میں جا کر وہاں رہو گے۔ تمہارے بچے اور پوتے نواسے اُس میں پیدا ہو جائیں گے۔ جب اِس طرح بہت وقت گزر جائے گا تو خطرہ ہے کہ تم غلط کام کر کے کسی چیز کی مورت بناؤ۔ ایسا کبھی نہ کرنا۔ یہ رب تمہارے خدا کی نظر میں بُرا ہے اور اُسے غصہ دلائے

گا۔ [26] آج آسمان اور زمین میرے گواہ ہیں کہ اگر تم ایسا کرو تو جلدی سے اُس ملک میں سے مٹ جاؤ گے جس پر تم دریائے یردن کو پار کر کے قبضہ کرو گے۔ تم دیر تک وہاں جیتے نہیں رہو گے بلکہ پورے طور پر ہلاک ہو جاؤ گے۔ [27] رب تمہیں ملک سے نکال کر مختلف قوموں میں منتشر کر دے گا، اور وہاں صرف تھوڑے ہی افراد بچے رہیں گے۔ [28] وہاں تم انسان کے ہاتھوں سے بنے ہوئے لکڑی اور پتھر کے بُتوں کی خدمت کرو گے، جو نہ دیکھ سکتے، نہ سن سکتے، نہ کھا سکتے اور نہ سونگھ سکتے ہیں۔

[29] وہیں تُو رب اپنے خدا کو تلاش کرے گا، اور اگر اُسے پورے دل و جان سے ڈھونڈے تو وہ تجھے مل بھی جائے گا۔ [30] جب تُو اِس تکلیف میں مبتلا ہو گا اور یہ سارا کچھ تجھ پر سے گزرے گا پھر آخرکار رب اپنے خدا کی طرف رجوع کر کے اُس کی سنے گا۔ [31] کیونکہ رب تیرا خدا رحیم خدا ہے۔ وہ تجھے نہ ترک کرے گا اور نہ برباد کرے گا۔ وہ اُس عہد کو نہیں بھولے گا جو اُس نے قسم کھا کر تیرے باپ دادا سے باندھا تھا۔

رب ہی ہمارا خدا ہے

[32] دنیا میں انسان کی تخلیق سے لے کر آج تک ماضی کی تفتیش کر۔ آسمان کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک کھوج لگا۔ کیا اِس سے پہلے کبھی اِس طرح کا معجزانہ کام ہوا ہے؟ کیا کسی نے اِس سے پہلے اِس قسم کے عظیم کام کی خبر سنی ہے؟ [33] تُو نے آگ میں سے بولتی ہوئی اللہ کی آواز سنی تو بھی جیتا بچا! کیا کسی اَور قوم کے ساتھ ایسا ہوا ہے؟ [34] کیا کسی اَور معبود نے کبھی جرأت کی ہے کہ رب کی طرح پوری قوم کو ایک ملک سے نکال کر اپنی ملکیت بنایا ہو؟ اُس نے ایسا ہی تمہارے ساتھ کیا۔ اُس نے تمہارے دیکھتے دیکھتے مصریوں کو آزمایا، اُنہیں بڑے معجزے دکھائے، اُن کے ساتھ جنگ کی، اپنی بڑی قدرت اور اختیار کا اظہار کیا اور ہول ناک کاموں سے اُن پر غالب آ گیا۔

[35] تجھے یہ سب کچھ دکھایا گیا تاکہ تُو جان لے کہ رب خدا ہے۔ اُس کے سوا کوئی اَور نہیں ہے۔ [36] اُس نے تجھے نصیحت دینے کے لئے آسمان سے اپنی آواز سنائی۔ زمین پر اُس نے تجھے اپنی عظیم آگ دکھائی جس میں سے تُو نے اُس کی باتیں سنیں۔ [37] اُسے تیرے باپ دادا سے پیار تھا، اور اُس نے تجھے جو اُن کی اولاد ہیں چن لیا۔ اِس لئے وہ خود حاضر ہو کر اپنی عظیم قدرت سے تجھے مصر سے نکال لایا۔ [38] اُس نے تیرے آگے سے تجھ سے زیادہ بڑی اور طاقت ور قومیں نکال دیں تاکہ تجھے اُن کا ملک میراث میں مل جائے۔ آج ایسا ہی ہو رہا ہے۔

[39] چنانچہ آج جان لے اور ذہن میں رکھ کہ رب آسمان اور زمین کا خدا ہے۔ کوئی اَور معبود نہیں ہے۔ [40] اُس کے احکام پر عمل کر جو مَیں تجھے آج سنا رہا ہوں۔ پھر تُو اور تیری اولاد کامیاب ہوں گے، اور تُو دیر تک اُس ملک میں جیتا رہے گا جو رب تجھے ہمیشہ کے لئے دے رہا ہے۔

یردن کے مشرق میں پناہ کے شہر

[41] یہ کہہ کر موسیٰ نے دریائے یردن کے مشرق میں پناہ کے تین شہر چن لئے۔ [42] اُن میں وہ شخص پناہ لے سکتا تھا جس نے دشمنی کی بنا پر نہیں بلکہ غیر ارادی طور پر کسی کو جان سے مار دیا تھا۔ ایسے شہر میں پناہ لینے

کے سبب سے اُسے بدلے میں قتل نہیں کیا جا سکتا تھا۔ [43] اِس کے لئے روبن کے قبیلے کے لئے میدانِ مرتفع کا شہر بصر، جد کے قبیلے کے لئے جِلعاد کا شہر رامات اور منسّی کے قبیلے کے لئے بسن کا شہر جولان چنا گیا۔

شریعت کا پیش لفظ

[44] درجِ ذیل وہ شریعت ہے جو موسیٰ نے اسرائیلیوں کو پیش کی۔ [45] موسیٰ نے یہ احکام اور ہدایات اُس وقت پیش کیں جب وہ مصر سے نکل کر [46] دریائے یردن کے مشرقی کنارے پر تھے۔ بیت فغور اُن کے مقابل تھا، اور وہ اموری بادشاہ سیحون کے ملک میں خیمہ زن تھے۔ سیحون کی رہائش حسبون میں تھی اور اُسے اسرائیلیوں سے شکست ہوئی تھی جب وہ موسیٰ کی راہنمائی میں مصر سے نکل آئے تھے۔ [47] اُس کے ملک پر قبضہ کر کے اُنہوں نے بسن کے ملک پر بھی فتح پائی تھی جس کا بادشاہ عوج تھا۔ اِن دونوں اموری بادشاہوں کا یہ پورا علاقہ اُن کے ہاتھ میں آ گیا تھا۔ یہ علاقہ دریائے یردن کے مشرق میں تھا۔ [48] اُس کی جنوبی سرحد دریائے ارنون کے کنارے پر واقع شہر عروعیر تھی جبکہ اُس کی شمالی سرحد سِیُون یعنی حرمون پہاڑ تھی۔ [49] دریائے یردن کا پورا مشرقی کنارہ پِسگہ کے پہاڑی سلسلے کے دامن میں واقع بحیرۂ مُردار تک اُس میں شامل تھا۔

دس احکام

5 موسیٰ نے تمام اسرائیلیوں کو جمع کر کے کہا، اے اسرائیل، دھیان سے وہ ہدایات اور احکام سن جو مَیں تمہیں آج پیش کر رہا ہوں۔ اُنہیں سیکھو اور بڑی احتیاط سے اُن پر عمل کرو۔ [2] رب ہمارے خدا نے حورب یعنی سینا پہاڑ پر ہمارے ساتھ عہد باندھا۔ [3] اُس نے یہ عہد ہمارے باپ دادا کے ساتھ نہیں بلکہ ہمارے ہی ساتھ باندھا ہے، جو آج اِس جگہ پر زندہ ہیں۔ [4] رب پہاڑ پر آگ میں سے رُوبرُو ہو کر تم سے ہم کلام ہوا۔ [5] اُس وقت مَیں تمہارے اور رب کے درمیان کھڑا ہوا تاکہ تمہیں رب کی باتیں سناؤں۔ کیونکہ تم آگ سے ڈرتے تھے اور اِس لئے پہاڑ پر نہ چڑھے۔ اُس وقت رب نے کہا،

[6] ”مَیں رب تیرا خدا ہوں جو تجھے ملکِ مصر کی غلامی سے نکال لایا۔ [7] میرے سوا کسی اَور معبود کی پرستش نہ کرنا۔

[8] اپنے لئے بُت نہ بنانا۔ کسی بھی چیز کی مورت نہ بنانا، چاہے وہ آسمان میں، زمین پر یا سمندر میں ہو۔ [9] نہ بُتوں کی پرستش، نہ اُن کی خدمت کرنا، کیونکہ مَیں تیرا رب غیور خدا ہوں۔ جو مجھ سے نفرت کرتے ہیں اُنہیں مَیں تیسری اور چوتھی پشت تک سزا دوں گا۔ [10] لیکن جو مجھ سے محبت رکھتے اور میرے احکام پورے کرتے ہیں اُن پر مَیں ہزار پُشتوں تک مہربانی کروں گا۔

[11] رب اپنے خدا کا نام بے مقصد یا غلط مقصد کے لئے استعمال نہ کرنا۔ جو بھی ایسا کرتا ہے اُسے رب سزا دیئے بغیر نہیں چھوڑے گا۔

[12] سبت کے دن کا خیال رکھنا۔ اُسے اِس طرح منانا کہ وہ مخصوص و مقدّس ہو، اُسی طرح جس طرح رب تیرے خدا نے تجھے حکم دیا ہے۔ [13] ہفتے کے پہلے چھ دن اپنا کام کاج کر، [14] لیکن ساتواں دن رب تیرے خدا کا آرام کا دن ہے۔ اُس دن کسی طرح کا کام نہ کرنا۔ نہ تُو، نہ تیرا بیٹا، نہ تیری بیٹی، نہ تیرا نوکر، نہ تیری نوکرانی، نہ تیرا بَیل، نہ تیرا گدھا، نہ تیرا کوئی اَور مویشی۔ جو پردیسی

تیرے درمیان رہتا ہے وہ بھی کام نہ کرے۔ تیرے نوکر اور تیری نوکرانی کو تیری طرح آرام کا موقع ملنا ہے۔ [15] یاد رکھنا کہ تُو مصر میں غلام تھا اور کہ رب تیرا خدا ہی تجھے بڑی قدرت اور اختیار سے وہاں سے نکال لایا۔ اِس لئے اُس نے تجھے حکم دیا ہے کہ سبت کا دن منانا۔

[16] اپنے باپ اور اپنی ماں کی عزت کرنا جس طرح رب تیرے خدا نے تجھے حکم دیا ہے۔ پھر تُو اُس ملک میں جو رب تیرا خدا تجھے دینے والا ہے خوش حال ہو گا اور دیر تک جیتا رہے گا۔

[17] قتل نہ کرنا۔

[18] زنا نہ کرنا۔

[19] چوری نہ کرنا۔

[20] اپنے پڑوسی کے بارے میں جھوٹی گواہی نہ دینا۔

[21] اپنے پڑوسی کی بیوی کا لالچ نہ کرنا۔ نہ اُس کے گھر کا، نہ اُس کی زمین کا، نہ اُس کے نوکر کا، نہ اُس کی نوکرانی کا، نہ اُس کے بَیل اور نہ اُس کے گدھے کا بلکہ اُس کی کسی بھی چیز کا لالچ نہ کرنا۔"

[22] رب نے تم سب کو یہ احکام دیئے جب تم سینا پہاڑ کے دامن میں جمع تھے۔ وہاں تم نے آگ، بادل اور گہرے اندھیرے میں سے اُس کی زور دار آواز سنی۔ یہی کچھ اُس نے کہا اور بس۔ پھر اُس نے اُنہیں پتھر کی دو تختیوں پر لکھ کر مجھے دے دیا۔

لوگ رب سے ڈرتے ہیں

[23] جب تم نے تاریکی سے یہ آواز سنی اور پہاڑ کی جلتی ہوئی حالت دیکھی تو تمہارے قبیلوں کے راہنما اور بزرگ میرے پاس آئے۔ [24] اُنہوں نے کہا، "رب ہمارے خدا نے ہم پر اپنا جلال اور عظمت ظاہر کی ہے۔ آج ہم نے آگ میں سے اُس کی آواز سنی ہے۔ ہم نے دیکھ لیا ہے کہ جب اللہ انسان سے ہم کلام ہوتا ہے تو ضروری نہیں کہ وہ مر جائے۔ [25] لیکن اب ہم کیوں اپنی جان خطرے میں ڈالیں؟ اگر ہم مزید رب اپنے خدا کی آواز سنیں تو یہ بڑی آگ ہمیں بھسم کر دے گی اور ہم اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے۔ [26] کیونکہ فانی انسانوں میں سے کون ہماری طرح زندہ خدا کو آگ میں سے باتیں کرتے ہوئے سن کر زندہ رہا ہے؟ کوئی بھی نہیں! [27] آپ ہی قریب جا کر اُن تمام باتوں کو سنیں جو رب ہمارا خدا ہمیں بتانا چاہتا ہے۔ پھر لوٹ کر ہمیں وہ باتیں سنائیں۔ ہم اُنہیں سنیں گے اور اُن پر عمل کریں گے۔"

[28] جب رب نے یہ سنا تو اُس نے مجھ سے کہا، "مَیں نے اِن لوگوں کی یہ باتیں سن لی ہیں۔ وہ ٹھیک کہتے ہیں۔ [29] کاش اُن کی سوچ ہمیشہ ایسی ہی ہو! کاش وہ ہمیشہ اِسی طرح میرا خوف مانیں اور میرے احکام پر عمل کریں! اگر وہ ایسا کریں گے تو وہ اور اُن کی اولاد ہمیشہ کامیاب رہیں گے۔ [30] جا، اُنہیں بتا دے کہ اپنے خیموں میں لوٹ جاؤ۔ [31] لیکن تُو یہاں میرے پاس رہ تاکہ مَیں تجھے تمام قوانین اور احکام دے دوں۔ اُن کو لوگوں کو سکھانا تاکہ وہ اُس ملک میں اُن کے مطابق چلیں جو مَیں اُنہیں دوں گا۔"

[32] چنانچہ احتیاط سے اُن احکام پر عمل کرو جو رب تمہارے خدا نے تمہیں دیئے ہیں۔ اُن سے نہ دائیں طرف ہٹو نہ بائیں طرف۔ [33] ہمیشہ اُس راہ پر چلتے رہو جو رب تمہارے خدا نے تمہیں بتائی ہے۔ پھر تم کامیاب ہو گے اور اُس ملک میں دیر تک جیتے رہو گے جس پر تم قبضہ کرو گے۔

سب سے بڑا حکم

6 یہ وہ تمام احکام ہیں جو رب تمہارے خدا نے مجھے تمہیں سکھانے کے لئے کہا۔ اُس ملک میں اِن پر عمل کرنا جس میں تم جانے والے ہو تاکہ اُس پر قبضہ کرو۔ 2 عمر بھر تُو، تیرے بچے اور پوتے نواسے رب اپنے خدا کا خوف مانیں اور اُس کے اُن تمام احکام پر چلیں جو مَیں تجھے دے رہا ہوں۔ تب تُو دیر تک جیتا رہے گا۔ 3 اے اسرائیل، یہ میری باتیں سن اور بڑی احتیاط سے اِن پر عمل کر! پھر رب تیرے خدا کا وعدہ پورا ہو جائے گا کہ تُو کامیاب رہے گا اور تیری تعداد اُس ملک میں خوب بڑھتی جائے گی جس میں دودھ اور شہد کی کثرت ہے۔

4 سن اے اسرائیل! رب ہمارا خدا ایک ہی رب ہے۔ 5 رب اپنے خدا سے اپنے پورے دل، اپنی پوری جان اور اپنی پوری طاقت سے پیار کرنا۔ 6 جو احکام مَیں تجھے آج بتا رہا ہوں اُنہیں اپنے دل پر نقش کر۔ 7 اُنہیں اپنے بچوں کے ذہن نشین کرا۔ یہی باتیں ہر وقت اور ہر جگہ تیرے لبوں پر ہوں خواہ تُو گھر میں بیٹھا یا راستے پر چلتا ہو، لیٹا ہو یا کھڑا ہو۔ 8 اُنہیں نشان کے طور پر اور یاد دہانی کے لئے اپنے بازوؤں اور ماتھے پر لگا۔ 9 اُنہیں اپنے گھروں کی چوکھٹوں اور اپنے شہروں کے دروازوں پر لکھ۔

10 رب تیرے خدا کا وعدہ پورا ہو گا جو اُس نے قسم کھا کر تیرے باپ دادا ابراہیم، اسحاق اور یعقوب کے ساتھ کیا کہ مَیں تجھے کنعان میں لے جاؤں گا۔ جو بڑے اور شاندار شہر اُس میں ہیں وہ تُو نے خود نہیں بنائے۔ 11 جو مکان اُس میں ہیں وہ ایسی اچھی چیزوں سے بھرے ہوئے ہیں جو تُو نے اُن میں نہیں رکھیں۔ جو کنوئیں اُس میں ہیں اُن کو تُو نے نہیں کھودا۔ جو انگور اور زیتون کے باغ اُس میں ہیں اُنہیں تُو نے نہیں لگایا۔ یہ حقیقت یاد رکھ۔ جب تُو اُس ملک میں کثرت کا کھانا کھا کر سیر ہو جائے گا 12 تو خبردار! رب کو نہ بھولنا جو تجھے مصر کی غلامی سے نکال لایا۔

13 رب اپنے خدا کا خوف ماننا۔ صرف اُسی کی عبادت کرنا اور اُسی کا نام لے کر قسم کھانا۔ 14 دیگر معبودوں کی پیروی نہ کرنا۔ اِس میں تمام پڑوسی اقوام کے دیوتا بھی شامل ہیں۔ 15 ورنہ رب تیرے خدا کا غضب تجھ پر نازل ہو کر تجھے ملک میں سے مٹا ڈالے گا۔ کیونکہ وہ غیور خدا ہے اور تیرے درمیان ہی رہتا ہے۔

16 رب اپنے خدا کو اُس طرح نہ آزمانا جس طرح تم نے مسّہ میں کیا تھا۔ 17 دھیان سے رب اپنے خدا کے احکام کے مطابق چلو، اُن تمام ہدایات اور قوانین پر جو اُس نے تجھے دیئے ہیں۔ 18 جو کچھ رب کی نظر میں درست اور اچھا ہے وہ کر۔ پھر تُو کامیاب رہے گا، تُو جا کر اُس اچھے ملک پر قبضہ کرے گا جس کا وعدہ رب نے تیرے باپ دادا سے قسم کھا کر کیا تھا۔ 19 تب رب کی بات پوری ہو جائے گی کہ تُو اپنے دشمنوں کو اپنے آگے آگے نکال دے گا۔

20 آنے والے دنوں میں تیرے بچے پوچھیں گے، ”رب ہمارے خدا نے آپ کو اِن تمام احکام پر عمل کرنے کو کیوں کہا؟“ 21 پھر اُنہیں جواب دینا، ”ہم مصر کے بادشاہ فرعون کے غلام تھے، لیکن رب ہمیں بڑی قدرت کا اظہار کر کے مصر سے نکال لایا۔ 22 ہمارے دیکھتے دیکھتے اُس نے بڑے بڑے نشان اور معجزے کئے اور مصر، فرعون اور اُس کے پورے گھرانے پر ہول ناک مصیبتیں بھیجیں۔ 23 اُس وقت وہ ہمیں وہاں سے نکال

لایا تاکہ ہمیں لے کر وہ ملک دے جس کا وعدہ اُس نے قسم کھا کر ہمارے باپ دادا کے ساتھ کیا تھا۔ 24 رب ہمارے خدا ہی نے ہمیں کہا کہ اِن تمام احکام کے مطابق چلو اور رب اپنے خدا کا خوف مانو۔ کیونکہ اگر ہم ایسا کریں تو پھر ہم ہمیشہ کامیاب اور زندہ رہیں گے۔ اور آج تک ایسا ہی رہا ہے۔ 25 اگر ہم رب اپنے خدا کے حضور رہ کر احتیاط سے اُن تمام باتوں پر عمل کریں گے جو اُس نے ہمیں کرنے کو کہی ہیں تو وہ ہمیں راست باز قرار دے گا۔"

دوسری کنعانی قوموں کو نکالنا ہے

7 رب تیرا خدا تجھے اُس ملک میں لے جائے گا جس پر تُو جا کر قبضہ کرے گا۔ وہ تیرے سامنے سے بہت سی قومیں بھگا دے گا۔ گو یہ سات قومیں یعنی حِتّی، جرجاسی، اموری، کنعانی، فرِزّی، حِوّی اور یبوسی تعداد اور طاقت کے لحاظ سے تجھ سے بڑی ہوں گی 2 تو بھی رب تیرا خدا اُنہیں تیرے حوالے کرے گا۔ جب تُو اُنہیں شکست دے گا تو اُن سب کو اُس کے لئے مخصوص کر کے ہلاک کر دینا ہے۔ نہ اُن کے ساتھ عہد باندھنا اور نہ اُن پر رحم کرنا۔ 3 اُن میں سے کسی سے شادی نہ کرنا۔ نہ اپنی بیٹیوں کا رشتہ اُن کے بیٹوں کو دینا، نہ اپنے بیٹوں کا رشتہ اُن کی بیٹیوں سے کرنا۔ 4 ورنہ وہ تمہارے بچوں کو میری پیروی سے دُور کریں گے اور وہ میری نہیں بلکہ اُن کے دیوتاؤں کی خدمت کریں گے۔ تب رب کا غضب تم پر نازل ہو کر جلدی سے تمہیں ہلاک کر دے گا۔ 5 اِس لئے اُن کی قربان گاہیں ڈھا دینا۔ جن پتھروں کی وہ پوجا کرتے ہیں اُنہیں چکنا چُور کر دینا، اُن کے یسیرت دیوی کے کھمبے کاٹ ڈالنا اور اُن کے بُت جلا دینا۔

6 کیونکہ تُو رب اپنے خدا کے لئے مخصوص و مقدّس ہے۔ اُس نے دنیا کی تمام قوموں میں سے تجھے چن کر اپنی قوم اور خاص ملکیت بنایا۔ 7 رب نے کیوں تمہارے ساتھ تعلق قائم کیا اور تمہیں چن لیا؟ کیا اِس وجہ سے کہ تم تعداد میں دیگر قوموں کی نسبت زیادہ تھے؟ ہرگز نہیں! تم تو بہت کم تھے۔ 8 بلکہ وجہ یہ تھی کہ رب نے تمہیں پیار کیا اور وہ وعدہ پورا کیا جو اُس نے قسم کھا کر تمہارے باپ دادا کے ساتھ کیا تھا۔ اِسی لئے وہ فدیہ دے کر تمہیں بڑی قدرت سے مصر کی غلامی اور اُس ملک کے بادشاہ کے ہاتھ سے بچا لایا۔

9 چنانچہ جان لے کہ صرف رب تیرا خدا ہی خدا ہے۔ وہ وفادار خدا ہے۔ جو اُس سے محبت رکھتے اور اُس کے احکام پر عمل کرتے ہیں اُن کے ساتھ وہ اپنا عہد قائم رکھے گا اور اُن پر ہزار پُشتوں تک مہربانی کرے گا۔ 10 لیکن اُس سے نفرت کرنے والوں کو وہ اُن کے رُوبرُو مناسب سزا دے کر برباد کرے گا۔ ہاں، جو اُس سے نفرت کرتے ہیں، اُن کے رُوبرُو وہ مناسب سزا دے گا اور جھجکے گا نہیں۔

11 چنانچہ دھیان سے اُن تمام احکام پر عمل کر جو مَیں آج تجھے دے رہا ہوں تاکہ تُو اُن کے مطابق زندگی گزارے۔ 12 اگر تُو اُن پر توجہ دے اور احتیاط سے اُن پر چلے تو پھر رب تیرا خدا تیرے ساتھ اپنا عہد قائم رکھے گا اور تجھ پر مہربانی کرے گا، بالکل اُس وعدے کے مطابق جو اُس نے قسم کھا کر تیرے باپ دادا سے کیا تھا۔ 13 وہ تجھے پیار کرے گا اور تجھے اُس ملک میں برکت دے گا جو تجھے دینے کا وعدہ اُس نے قسم کھا کر تیرے باپ دادا سے کیا تھا۔ تجھے بہت اولاد بخشنے

کے علاوہ وہ تیرے کھیتوں کو برکت دے گا، اور تجھے کثرت کا اناج، انگور اور زیتون حاصل ہو گا۔ وہ تیرے ریوڑوں کو بھی برکت دے گا، اور تیرے گائے بَیلوں اور بھیڑ بکریوں کی تعداد بڑھتی جائے گی۔ 14 تجھے دیگر تمام قوموں کی نسبت کہیں زیادہ برکت ملے گی۔ نہ تجھ میں اور نہ تیرے مویشیوں میں بانجھ پن پایا جائے گا۔ 15 رب ہر بیماری کو تجھ سے دُور رکھے گا۔ وہ تجھ میں وہ خطرناک وبائیں پھیلنے نہیں دے گا جن سے تُو مصر میں واقف ہوا بلکہ اُنہیں اُن میں پھیلائے گا جو تجھ سے نفرت رکھتے ہیں۔

16 جو بھی قومیں رب تیرا خدا تیرے ہاتھ میں کر دے گا اُنہیں تباہ کرنا لازم ہے۔ اُن پر رحم کی نگاہ سے نہ دیکھنا، نہ اُن کے دیوتاؤں کی خدمت کرنا، ورنہ تُو پھنس جائے گا۔

17 گو تیرا دل کہے، ”یہ قومیں ہم سے طاقت ور ہیں۔ ہم کس طرح اِنہیں نکال سکتے ہیں؟“ 18 تو بھی اُن سے نہ ڈر۔ وہی کچھ ذہن میں رکھ جو رب تیرے خدا نے فرعون اور پورے مصر کے ساتھ کیا۔ 19 کیونکہ تُو نے اپنی آنکھوں سے رب اپنے خدا کی وہ بڑی آزمانے والی مصیبتیں اور معجزے، اُس کا وہ عظیم اختیار اور قدرت دیکھی جس سے وہ تجھے وہاں سے نکال لایا۔ وہی کچھ رب تیرا خدا اُن قوموں کے ساتھ بھی کرے گا جن سے تُو اِس وقت ڈرتا ہے۔ 20 نہ صرف یہ بلکہ رب تیرا خدا اُن کے درمیان زنبور بھی بھیجے گا تاکہ وہ بھی تباہ ہو جائیں جو پہلے حملوں سے بچ کر چھپ گئے ہیں۔ 21 اُن سے دہشت نہ کھا، کیونکہ رب تیرا خدا تیرے درمیان ہے۔ وہ عظیم خدا ہے جس سے سب خوف کھاتے ہیں۔ 22 وہ رفتہ رفتہ اُن قوموں کو تیرے آگے سے بھگا دے گا۔ تُو اُنہیں ایک دم ختم نہیں کر سکے گا، ورنہ جنگلی جانور تیزی سے بڑھ کر تجھے نقصان پہنچائیں گے۔

23 رب تیرا خدا اُنہیں تیرے حوالے کر دے گا۔ وہ اُن میں اِتنی سخت افرا تفری پیدا کرے گا کہ وہ برباد ہو جائیں گے۔ 24 وہ اُن کے بادشاہوں کو بھی تیرے قابو میں کر دے گا، اور تُو اُن کا نام و نشان مٹا دے گا۔ کوئی بھی تیرا سامنا نہیں کر سکے گا بلکہ تُو اُن سب کو برباد کر دے گا۔

25 اُن کے دیوتاؤں کے مجسمے جلا دینا۔ جو چاندی اور سونا اُن پر چڑھایا ہوا ہے اُس کا لالچ نہ کرنا۔ اُسے نہ لینا ورنہ تُو پھنس جائے گا۔ کیونکہ اِن چیزوں سے رب تیرے خدا کو گھن آتی ہے۔ 26 اِس طرح کی مکروہ چیز اپنے گھر میں نہ لانا، ورنہ تجھے بھی اُس کے ساتھ الگ کر کے برباد کیا جائے گا۔ تیرے دل میں اُس سے شدید نفرت اور گھن ہو، کیونکہ اُسے پورے طور پر برباد کرنے کے لئے مخصوص کیا گیا ہے۔

رب کو نہ بھولنا

8 احتیاط سے اُن تمام احکام پر عمل کرو جو مَیں آج تجھے دے رہا ہوں۔ کیونکہ ایسا کرنے سے تم جیتے رہو گے، تعداد میں بڑھو گے اور جا کر اُس ملک پر قبضہ کرو گے جس کا وعدہ رب نے تمہارے باپ دادا سے قسم کھا کر کیا تھا۔

2 وہ پورا وقت یاد رکھ جب رب تیرا خدا ریگستان میں 40 سال تک تیری راہنمائی کرتا رہا تاکہ تجھے عاجز کر کے آزمائے اور معلوم کرے کہ کیا تُو اُس کے احکام پر چلے گا کہ نہیں۔ 3 اُس نے تجھے عاجز کر کے بھوکے ہونے دیا، پھر تجھے مَن کھلایا جس سے نہ تُو اور نہ تیرے

باپ دادا واقف تھے۔ کیونکہ وہ تجھے سکھانا چاہتا تھا کہ انسان کی زندگی صرف روٹی پر منحصر نہیں ہوتی بلکہ ہر اُس بات پر جو رب کے منہ سے نکلتی ہے۔

4 اِن 40 سالوں کے دوران تیرے کپڑے نہ گھسے نہ پھٹے، نہ تیرے پاؤں سوجے۔ 5 چنانچہ دل میں جان لے کہ جس طرح باپ اپنے بیٹے کی تربیت کرتا ہے اُسی طرح رب ہمارا خدا ہماری تربیت کرتا ہے۔

6 رب اپنے خدا کے احکام پر عمل کر کے اُس کی راہوں پر چل اور اُس کا خوف مان۔ 7 کیونکہ وہ تجھے ایک بہترین ملک میں لے جا رہا ہے جس میں نہریں اور ایسے چشمے ہیں جو پہاڑیوں اور وادیوں کی زمین سے پھوٹ نکلتے ہیں۔ 8 اُس کی پیداوار اناج، جَو، انگور، انجیر، انار، زیتون اور شہد ہے۔ 9 اُس میں روٹی کی کمی نہیں ہو گی، اور تُو کسی چیز سے محروم نہیں رہے گا۔ اُس کے پتھروں میں لوہا پایا جاتا ہے، اور کھدائی سے تُو اُس کی پہاڑیوں سے تانبا حاصل کر سکے گا۔

10 جب تُو کثرت کا کھانا کھا کر سیر ہو جائے گا تو پھر رب اپنے خدا کی تمجید کرنا جس نے تجھے یہ شاندار ملک دیا ہے۔ 11 خبردار، رب اپنے خدا کو نہ بھول اور اُس کے اُن احکام پر عمل کرنے سے گریز نہ کر جو مَیں آج تجھے دے رہا ہوں۔ 12 کیونکہ جب تُو کثرت کا کھانا کھا کر سیر ہو جائے گا، تُو شاندار گھر بنا کر اُن میں رہے گا 13 اور تیرے ریوڑ، سونے چاندی اور باقی تمام مال میں اضافہ ہو گا 14 تو کہیں تُو مغرور ہو کر رب اپنے خدا کو بھول نہ جائے جو تجھے مصر کی غلامی سے نکال لایا۔ 15 جب تُو اُس وسیع اور ہول ناک ریگستان میں سفر کر رہا تھا جس میں زہریلے سانپ اور بچھو تھے تو وہی تیری راہنمائی کرتا رہا۔ پانی سے محروم اُس علاقے میں وہی سخت پتھر میں سے پانی نکال لایا۔ 16 ریگستان میں وہی تجھے مَن کھلاتا رہا، جس سے تیرے باپ دادا واقف نہ تھے۔ اِن مشکلات سے وہ تجھے عاجز کر کے آزماتا رہا تاکہ آخرکار تُو کامیاب ہو جائے۔

17 جب تجھے کامیابی حاصل ہو گی تو یہ نہ کہنا کہ مَیں نے اپنی ہی قوت اور طاقت سے یہ سب کچھ حاصل کیا ہے۔ 18 بلکہ رب اپنے خدا کو یاد کرنا جس نے تجھے دولت حاصل کرنے کی قابلیت دی ہے۔ کیونکہ وہ آج بھی اُسی عہد پر قائم ہے جو اُس نے تیرے باپ دادا سے کیا تھا۔

19 رب اپنے خدا کو نہ بھولنا، اور نہ دیگر معبودوں کے پیچھے پڑ کر اُنہیں سجدہ اور اُن کی خدمت کرنا۔ ورنہ مَیں خود گواہ ہوں کہ تم یقیناً ہلاک ہو جاؤ گے۔ 20 اگر تم رب اپنے خدا کی اطاعت نہیں کرو گے تو پھر وہ تمہیں اُن قوموں کی طرح تباہ کر دے گا جو تم سے پہلے اِس ملک میں رہتی تھیں۔

ملک ملنے کا سبب اسرائیل کی راستی نہیں ہے

9 سن اے اسرائیل! آج تُو دریائے یردن کو پار کرنے والا ہے۔ دوسری طرف تُو ایسی قوموں کو بھگا دے گا جو تجھ سے بڑی اور طاقت ور ہیں اور جن کے شاندار شہروں کی فصیلیں آسمان سے باتیں کرتی ہیں۔ 2 وہاں عناقی بستے ہیں جو طاقت ور اور دراز قد ہیں۔ تُو خود جانتا ہے کہ اُن کے بارے میں کہا جاتا ہے، ”کون عناقیوں کا سامنا کر سکتا ہے؟“ 3 لیکن آج جان لے کہ رب تیرا خدا تیرے آگے آگے چلتے ہوئے اُنہیں بھسم کر دینے والی آگ کی طرح ہلاک کرے گا۔ وہ تیرے آگے آگے اُن پر قابو پائے گا، اور تُو اُنہیں

نکال کر جلدی مٹا دے گا، جس طرح رب نے وعدہ کیا ہے۔

4 جب رب تیرا خدا اُنہیں تیرے سامنے سے نکال دے گا تو تُو یہ نہ کہنا، ”مَیں راست باز ہوں، اِسی لئے رب مجھے لائق سمجھ کر یہاں لایا اور یہ ملک میراث میں دے دیا ہے۔“ یہ بات ہرگز درست نہیں ہے۔ رب اُن قوموں کو اُن کی غلط حرکتوں کی وجہ سے تیرے سامنے سے نکال دے گا۔ 5 تُو اپنی راست بازی اور دیانت داری کی بنا پر اُس ملک پر قبضہ نہیں کرے گا بلکہ رب اُنہیں اُن کی شریر حرکتوں کے باعث تیرے سامنے سے نکال دے گا۔ دوسرے، جو وعدہ اُس نے تیرے باپ دادا ابراہیم، اسحاق اور یعقوب کے ساتھ قسم کھا کر کیا تھا اُسے پورا ہونا ہے۔

6 چنانچہ جان لے کہ رب تیرا خدا تجھے تیری راستی کے باعث یہ اچھا ملک نہیں دے رہا۔ حقیقت تو یہ ہے کہ تُو ہٹ دھرم قوم ہے۔

سونے کا بچھڑا

7 یاد رکھ اور کبھی نہ بھول کہ تُو نے ریگستان میں رب اپنے خدا کو کس طرح ناراض کیا۔ مصر سے نکلتے وقت سے لے کر یہاں پہنچنے تک تم رب سے سرکش رہے ہو۔ 8 خاص کر حورب یعنی سینا کے دامن میں تم نے رب کو اِتنا غصہ دلایا کہ وہ تمہیں ہلاک کرنے کو تھا۔ 9 اُس وقت مَیں پہاڑ پر چڑھ گیا تھا تاکہ پتھر کی تختیاں یعنی اُس عہد کی تختیاں مل جائیں جو رب نے تمہارے ساتھ باندھا تھا۔ کچھ کھائے پیئے بغیر مَیں 40 دن اور رات وہاں رہا۔

11-10 جو کچھ رب نے آگ میں سے کہا تھا جب تم پہاڑ کے دامن میں جمع تھے وہی کچھ اُس نے اپنی اُنگلی سے دونوں تختیوں پر لکھ کر مجھے دیا۔ 12 اُس نے مجھ سے کہا، ”فوراً یہاں سے اُتر جا۔ تیری قوم جسے تُو مصر سے نکال لایا بگڑ گئی ہے۔ وہ کتنی جلدی سے میرے احکام سے ہٹ گئے ہیں۔ اُنہوں نے اپنے لئے بُت ڈھال لیا ہے۔ 13 مَیں نے جان لیا ہے کہ یہ قوم کتنی ضدی ہے۔ 14 اب مجھے چھوڑ دے تاکہ مَیں اُنہیں تباہ کر کے اُن کا نام و نشان دنیا میں سے مٹا ڈالوں۔ اُن کی جگہ مَیں تجھ سے ایک قوم بنا لوں گا جو اُن سے بڑی اور طاقت ور ہو گی۔“

15 مَیں مُڑ کر پہاڑ سے اُترا جو اب تک بھڑک رہا تھا۔ میرے ہاتھوں میں عہد کی دونوں تختیاں تھیں۔ 16 تمہیں دیکھتے ہی مجھے معلوم ہوا کہ تم نے رب اپنے خدا کا گناہ کیا ہے۔ تم نے اپنے لئے بچھڑے کا بُت ڈھال لیا تھا۔ تم کتنی جلدی سے رب کی مقررہ راہ سے ہٹ گئے تھے۔

17 تب مَیں نے تمہارے دیکھتے دیکھتے دونوں تختیوں کو زمین پر پٹخ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ 18 ایک اَور بار مَیں رب کے سامنے منہ کے بل گرا۔ مَیں نے نہ کچھ کھایا، نہ کچھ پیا۔ 40 دن اور رات مَیں تمہارے تمام گناہوں کے باعث اِسی حالت میں رہا۔ کیونکہ جو کچھ تم نے کیا تھا وہ رب کو نہایت بُرا لگا، اِس لئے وہ غضب ناک ہو گیا تھا۔ 19 وہ تم سے اِتنا ناراض تھا کہ مَیں بہت ڈر گیا۔ یوں لگ رہا تھا کہ وہ تمہیں ہلاک کر دے گا۔ لیکن اِس بار بھی اُس نے میری سن لی۔ 20 مَیں نے ہارون کے لئے بھی دعا کی، کیونکہ رب اُس

سے بھی نہایت ناراض تھا اور اُسے ہلاک کر دینا چاہتا تھا۔

21 جو بچھڑا تم نے گناہ کر کے بنایا تھا اُسے مَیں نے جلا دیا، پھر جو کچھ باقی رہ گیا اُسے کچل دیا اور پیس پیس کر پاؤڈر بنا دیا۔ یہ پاؤڈر مَیں نے اُس چشمے میں پھینک دیا جو پہاڑ پر سے بہہ رہا تھا۔

22 تم نے رب کو تبعیرہ، مسّہ اور قبروت ہتاوہ میں بھی غصہ دلایا۔ 23 قادس برنیع میں بھی ایسا ہی ہوا۔ وہاں سے رب نے تمہیں بھیج کر کہا تھا، ''جاؤ، اُس ملک پر قبضہ کرو جو مَیں نے تمہیں دے دیا ہے۔'' لیکن تم نے سرکش ہو کر رب اپنے خدا کے حکم کی خلاف ورزی کی۔ تم نے اُس پر اعتماد نہ کیا، نہ اُس کی سنی۔ 24 جب سے مَیں تمہیں جانتا ہوں تمہارا رب کے ساتھ رویہ باغیانہ ہی رہا ہے۔

25 مَیں 40 دن اور رات رب کے سامنے زمین پر منہ کے بل رہا، کیونکہ رب نے کہا تھا کہ وہ تمہیں ہلاک کر دے گا۔ 26 مَیں نے اُس سے منت کر کے کہا، ''اے رب قادرِ مطلق، اپنی قوم کو تباہ نہ کر۔ وہ تو تیری ہی ملکیت ہے جسے تُو نے فدیہ دے کر اپنی عظیم قدرت سے بچایا اور بڑے اختیار کے ساتھ مصر سے نکال لایا۔ 27 اپنے خادموں ابراہیم، اسحاق اور یعقوب کو یاد کر، اور اِس قوم کی ضد، شریر حرکتوں اور گناہ پر توجہ نہ دے۔ 28 ورنہ مصری کہیں گے، 'رب اُنہیں اُس ملک میں لانے کے قابل نہیں تھا جس کا وعدہ اُس نے کیا تھا، بلکہ وہ اُن سے نفرت کرتا تھا۔ ہاں، وہ اُنہیں ہلاک کرنے کے لئے ریگستان میں لے آیا۔' 29 وہ تو تیری قوم ہیں، تیری ملکیت جسے تُو اپنی عظیم قدرت اور اختیار سے مصر سے نکال لایا۔''

موسیٰ کو نئی تختیاں ملتی ہیں

10 اُس وقت رب نے مجھ سے کہا، ''پتھر کی دو اَور تختیاں تراشنا جو پہلی تختیوں کی مانند ہوں۔ اُنہیں لے کر میرے پاس پہاڑ پر چڑھ آ۔ لکڑی کا صندوق بھی بنانا۔ 2 پھر مَیں اِن تختیوں پر دوبارہ وہی باتیں لکھوں گا جو مَیں اُن تختیوں پر لکھ چکا تھا جو تُو نے توڑ ڈالیں۔ تمہیں اُنہیں صندوق میں محفوظ رکھنا ہے۔''

3 مَیں نے کیکر کی لکڑی کا صندوق بنوایا اور دو تختیاں تراشیں جو پہلی تختیوں کی مانند تھیں۔ پھر مَیں دونوں تختیاں لے کر پہاڑ پر چڑھ گیا۔ 4 رب نے اُن تختیوں پر دوبارہ وہ دس احکام لکھ دیئے جو وہ پہلی تختیوں پر لکھ چکا تھا۔ (اُن ہی احکام کا اعلان اُس نے پہاڑ پر آگ میں سے کیا تھا جب تم اُس کے دامن میں جمع تھے۔) پھر اُس نے یہ تختیاں میرے سپرد کیں۔ 5 مَیں لوٹ کر اُترا اور تختیوں کو اُس صندوق میں رکھا جو مَیں نے بنایا تھا۔ وہاں وہ اب تک ہیں۔ سب کچھ ویسا ہی ہوا جیسا رب نے حکم دیا تھا۔

اماموں اور لاویوں کی خدمت

6 (اِس کے بعد اسرائیلی بنی یعقان کے کنوؤں سے روانہ ہو کر موسیرہ پہنچے۔ وہاں ہارون فوت ہوا۔ اُسے دفن کرنے کے بعد اُس کا بیٹا اِلی عزر اُس کی جگہ امام بنا۔ 7 پھر وہ آگے سفر کرتے کرتے جُدجودہ، پھر یُطباتہ پہنچے جہاں نہریں ہیں۔

8 اُن دنوں میں رب نے لاوی کے قبیلے کو الگ کر کے اُسے رب کے عہد کے صندوق کو اُٹھا کر لے جانے، رب کے حضور خدمت کرنے اور اُس کے نام

سے برکت دینے کی ذمہ داری دی۔ آج تک یہ اُن کی ذمہ داری رہی ہے۔ 9 اِس وجہ سے لاویوں کو دیگر قبیلوں کی طرح نہ حصہ نہ میراث ملی۔ رب تیرا خدا خود اُن کی میراث ہے۔ اُس نے خود اُنہیں یہ فرمایا ہے۔)

10 جب مَیں نے دوسری مرتبہ 40 دن اور رات پہاڑ پر گزارے تو رب نے اِس دفعہ بھی میری سنی اور تجھے ہلاک نہ کرنے پر آمادہ ہوا۔ 11 اُس نے کہا، ”جا، قوم کی راہنمائی کر تاکہ وہ جا کر اُس ملک پر قبضہ کریں جس کا وعدہ مَیں نے قسم کھا کر اُن کے باپ دادا سے کیا تھا۔“

رب کا خوف

12 اے اسرائیل، اب میری بات سن! رب تیرا خدا تجھ سے کیا تقاضا کرتا ہے؟ صرف یہ کہ تُو اُس کا خوف مانے، اُس کی تمام راہوں پر چلے، اُسے پیار کرے، اپنے پورے دل و جان سے اُس کی خدمت کرے 13 اور اُس کے تمام احکام پر عمل کرے۔ آج مَیں اُنہیں تجھے تیری بہتری کے لئے دے رہا ہوں۔

14 پورا آسمان، زمین اور جو کچھ اُس پر ہے، سب کا مالک رب تیرا خدا ہے۔ 15 تو بھی اُس نے تیرے باپ دادا پر ہی اپنی خاص شفقت کا اظہار کر کے اُن سے محبت کی۔ اور اُس نے تمہیں چن کر دوسری تمام قوموں پر ترجیح دی جیسا کہ آج ظاہر ہے۔ 16 ختنہ اُس کی قوم کا نشان ہے، لیکن دھیان رکھو کہ وہ نہ صرف ظاہری بلکہ باطنی بھی ہو۔ آئندہ اَڑ نہ جاؤ۔

17 کیونکہ رب تمہارا خدا خداؤں کا خدا اور ربوں کا رب ہے۔ وہ عظیم اور زور آور خدا ہے جس سے سب خوف کھاتے ہیں۔ وہ جانب داری نہیں کرتا اور رشوت نہیں لیتا۔ 18 وہ یتیموں اور بیواؤں کا انصاف کرتا ہے۔ وہ پردیسی سے پیار کرتا اور اُسے خوراک اور پوشاک مہیا کرتا ہے۔ 19 تم بھی اُن کے ساتھ محبت سے پیش آؤ، کیونکہ تم بھی مصر میں پردیسی تھے۔

20 رب اپنے خدا کا خوف مان اور اُس کی خدمت کر۔ اُس سے لپٹا رہ اور اُسی کے نام کی قسم کھا۔ 21 وہی تیرا فخر ہے۔ وہ تیرا خدا ہے جس نے وہ تمام عظیم اور ڈراؤنے کام کئے جو تُو نے خود دیکھے۔ 22 جب تیرے باپ دادا مصر گئے تھے تو 70 افراد تھے۔ اور اب رب تیرے خدا نے تجھے ستاروں کی مانند بے شمار بنا دیا ہے۔

رب سے محبت رکھ اور اُس کی سن

11 رب اپنے خدا سے پیار کر اور ہمیشہ اُس کے احکام کے مطابق زندگی گزار۔ 2 آج جان لو کہ تمہارے بچوں نے نہیں بلکہ تم ہی نے رب اپنے خدا سے تربیت پائی۔ تم نے اُس کی عظمت، بڑے اختیار اور قدرت کو دیکھا، 3 اور تم اُن معجزوں کے گواہ ہو جو اُس نے مصر کے بادشاہ فرعون اور اُس کے پورے ملک کے سامنے کئے۔ 4 تم نے دیکھا کہ رب نے کس طرح مصری فوج کو اُس کے گھوڑوں اور رتھوں سمیت بحرِ قُلزم میں غرق کر دیا جب وہ تمہارا تعاقب کر رہے تھے۔ اُس نے اُنہیں یوں تباہ کیا کہ وہ آج تک بحال نہیں ہوئے۔

5 تمہارے بچے نہیں بلکہ تم ہی گواہ ہو کہ یہاں پہنچنے سے پہلے رب نے ریگستان میں تمہاری کس طرح دیکھ بھال کی۔ 6 تم نے اُس کا اِلیاب کے بیٹوں داتن اور ابیرام کے ساتھ سلوک دیکھا جو روبن کے قبیلے کے تھے۔ اُس دن زمین نے خیمہ گاہ کے اندر منہ کھول

کر اُنہیں اُن کے گھرانوں،، ڈیروں اور تمام جانداروں سمیت ہڑپ کر لیا۔

7 تم نے اپنی ہی آنکھوں سے رب کے یہ تمام عظیم کام دیکھے ہیں۔ 8 چنانچہ اُن تمام احکام پر عمل کرتے رہو جو مَیں آج تمہیں دے رہا ہوں تاکہ تمہیں وہ طاقت حاصل ہو جو درکار ہو گی جب تم دریائے یردن کو پار کر کے ملک پر قبضہ کرو گے۔ 9 اگر تم فرماں بردار رہو تو دیر تک اُس ملک میں جیتے رہو گے جس کا وعدہ رب نے قسم کھا کر تمہارے باپ دادا سے کیا تھا اور جس میں دودھ اور شہد کی کثرت ہے۔

10 کیونکہ یہ ملک مصر کی مانند نہیں ہے جہاں سے تم نکل آئے ہو۔ وہاں کے کھیتوں میں تجھے بیج بو کر بڑی محنت سے اُس کی آب پاشی کرنی پڑتی تھی 11 جبکہ جس ملک پر تم قبضہ کرو گے اُس میں پہاڑ اور وادیاں ہیں جنہیں صرف بارش کا پانی سیراب کرتا ہے۔ 12 رب تیرا خدا خود اُس ملک کا خیال رکھتا ہے۔ رب تیرے خدا کی آنکھیں سال کے پہلے دن سے لے کر آخر تک متواتر اُس پر لگی رہتی ہیں۔

13 چنانچہ اُن احکام کے تابع رہو جو مَیں آج تمہیں دے رہا ہوں۔ رب اپنے خدا سے پیار کرو اور اپنے پورے دل و جان سے اُس کی خدمت کرو۔ 14 پھر وہ خریف اور بہار کی سالانہ بارش وقت پر بھیجے گا۔ اناج، انگور اور زیتون کی فصلیں پکیں گی، اور تُو اُنہیں جمع کر لے گا۔ 15 نیز، اللہ تیری چراگاہوں میں تیرے ریوڑوں کے لئے گھاس مہیا کرے گا، اور تُو کھا کر سیر ہو جائے گا۔

16 لیکن خبردار، کہیں تمہیں ورغلایا نہ جائے۔ ایسا نہ ہو کہ تم رب کی راہ سے ہٹ جاؤ اور دیگر معبودوں کو سجدہ کر کے اُن کی خدمت کرو۔ 17 ورنہ رب کا غضب تم پر آن پڑے گا، اور وہ ملک میں بارش ہونے نہیں دے گا۔ تمہاری فصلیں نہیں پکیں گی، اور تمہیں جلد ہی اُس اچھے ملک میں سے مٹا دیا جائے گا جو رب تمہیں دے رہا ہے۔

18 چنانچہ میری یہ باتیں اپنے دلوں پر نقش کر لو۔ اُنہیں نشان کے طور پر اور یاد دہانی کے لئے اپنے ہاتھوں اور ماتھوں پر لگاؤ۔ 19 اُنہیں اپنے بچوں کو سکھاؤ۔ ہر جگہ اور ہمیشہ اُن کے بارے میں بات کرو، خواہ تُو گھر میں بیٹھا یا راستے پر چلتا ہو، لیٹا ہو یا کھڑا ہو۔ 20 اُنہیں اپنے گھروں کی چوکھٹوں اور اپنے شہروں کے دروازوں پر لکھ 21 تاکہ جب تک زمین پر آسمان قائم ہے تم اور تمہاری اولاد اُس ملک میں جیتے رہیں جس کا وعدہ رب نے قسم کھا کر تمہارے باپ دادا سے کیا تھا۔

22 احتیاط سے اُن احکام کی پیروی کرو جو مَیں تمہیں دے رہا ہوں۔ رب اپنے خدا سے پیار کرو، اُس کے تمام احکام پر عمل کرو اور اُس کے ساتھ لپٹے رہو۔ 23 پھر وہ تمہارے آگے آگے یہ تمام قومیں نکال دے گا اور تم ایسی قوموں کی زمینوں پر قبضہ کرو گے جو تم سے بڑی اور طاقت ور ہیں۔ 24 تم جہاں بھی قدم رکھو گے وہ تمہارا ہی ہو گا، جنوبی ریگستان سے لے کر لبنان تک، دریائے فرات سے بحیرۂ روم تک۔ 25 کوئی بھی تمہارا سامنا نہیں کر سکے گا۔ تم اُس ملک میں جہاں بھی جاؤ گے وہاں رب تمہارا خدا اپنے وعدے کے مطابق تمہاری دہشت اور خوف پیدا کر دے گا۔

26 آج تم خود فیصلہ کرو۔ کیا تم رب کی برکت یا اُس کی لعنت پانا چاہتے ہو؟ 27 اگر تم رب اپنے خدا کے اُن احکام پر عمل کرو جو مَیں آج تمہیں دے رہا ہوں تو

وہ تمہیں برکت دے گا۔ [28] لیکن اگر تم اُن کے تابع نہ رہو بلکہ میری پیش کردہ راہ سے ہٹ کر دیگر معبودوں کی پیروی کرو تو وہ تم پر لعنت بھیجے گا۔

[29] جب رب تیرا خدا تجھے اُس ملک میں لے جائے گا جس پر تُو قبضہ کرے گا تو لازم ہے کہ گرزیم پہاڑ پر چڑھ کر برکت کا اعلان کرے اور عیبال پہاڑ پر لعنت کا۔ [30] یہ دو پہاڑ دریائے یردن کے مغرب میں اُن کنعانیوں کے علاقے میں واقع ہیں جو وادیٔ یردن میں آباد ہیں۔ وہ مغرب کی طرف جِلجال شہر کے سامنے مورہ کے بلوط کے درختوں کے نزدیک ہیں۔ [31] اب تم دریائے یردن کو پار کر کے اُس ملک پر قبضہ کرنے والے ہو جو رب تمہارا خدا تمہیں دے رہا ہے۔ جب تم اُسے اپنا کر اُس میں آباد ہو جاؤ گے [32] تو احتیاط سے اُن تمام احکام پر عمل کرتے رہو جو مَیں آج تمہیں دے رہا ہوں۔

ملک میں رب کے احکام

12 ذیل میں وہ احکام اور قوانین ہیں جن پر تمہیں دھیان سے عمل کرنا ہو گا جب تم اُس ملک میں آباد ہو گے جو رب تیرے باپ دادا کا خدا تجھے دے رہا ہے تاکہ تُو اُس پر قبضہ کرے۔ ملک میں رہتے ہوئے عمر بھر اُن کے تابع رہو۔

ملک میں ایک ہی جگہ پر مقدِس ہو

[2] اُن تمام جگہوں کو برباد کرو جہاں وہ قومیں جنہیں تمہیں نکالنا ہے اپنے دیوتاؤں کی پوجا کرتی ہیں، خواہ وہ اونچے پہاڑوں، پہاڑیوں یا گھنے درختوں کے سائے میں کیوں نہ ہوں۔ [3] اُن کی قربان گاہوں کو ڈھا دینا۔ جن پتھروں کی پوجا وہ کرتے ہیں اُنہیں چکنا چُور کر دینا۔ یسیرت دیوی کے کھمبے جلا دینا۔ اُن کے دیوتاؤں کے مجسمے کاٹ ڈالنا۔ غرض اِن جگہوں سے اُن کا نام و نشان مٹ جائے۔

[4] رب اپنے خدا کی پرستش کرنے کے لئے اُن کے طریقے نہ اپنانا۔ [5] رب تمہارا خدا قبیلوں میں سے اپنے نام کی سکونت کے لئے ایک جگہ چن لے گا۔ عبادت کے لئے وہاں جایا کرو، [6] اور وہاں اپنی تمام قربانیاں لا کر پیش کرو، خواہ وہ بھسم ہونے والی قربانیاں، ذبح کی قربانیاں، پیداوار کا دسواں حصہ، اُٹھانے والی قربانیاں، مَنت کے ہدیئے، خوشی سے پیش کی گئی قربانیاں یا مویشیوں کے پہلوٹھے کیوں نہ ہوں۔ [7] وہاں رب اپنے خدا کے حضور اپنے گھرانوں سمیت کھانا کھا کر اُن کامیابیوں کی خوشی مناؤ جو تجھے رب تیرے خدا کی برکت کے باعث حاصل ہوئی ہیں۔

[8] اُس وقت تمہیں وہ نہیں کرنا جو ہم کرتے آئے ہیں۔ آج تک ہر کوئی اپنی مرضی کے مطابق عبادت کرتا ہے، [9] کیونکہ اب تک تم آرام کی اُس جگہ نہیں پہنچے جو تجھے رب تیرے خدا سے میراث میں ملنی ہے۔ [10] لیکن جلد ہی تم دریائے یردن کو پار کر کے اُس ملک میں آباد ہو جاؤ گے جو رب تمہارا خدا تمہیں میراث میں دے رہا ہے۔ اُس وقت وہ تمہیں اردگرد کے دشمنوں سے بچائے رکھے گا، اور تم آرام اور سکون سے زندگی گزار سکو گے۔ [11] تب رب تمہارا خدا اپنے نام کی سکونت کے لئے ایک جگہ چن لے گا، اور تمہیں سب کچھ جو مَیں بتاؤں گا وہاں لا کر پیش کرنا ہے، خواہ وہ بھسم ہونے والی قربانیاں، ذبح کی قربانیاں، پیداوار کا دسواں حصہ، اُٹھانے والی قربانیاں یا مَنت کے خاص ہدیئے کیوں نہ ہوں۔

12 وہاں رب کے سامنے تم، تمہارے بیٹے بیٹیاں، تمہارے غلام اور لونڈیاں خوشی منائیں۔ اپنے شہروں میں آباد لاویوں کو بھی اپنی خوشی میں شریک کرو، کیونکہ اُن کے پاس موروثی زمین نہیں ہو گی۔

13 خبردار، اپنی بھسم ہونے والی قربانیاں ہر جگہ پر پیش نہ کرنا 14 بلکہ صرف اُس جگہ پر جو رب قبیلوں میں سے چنے گا۔ وہیں سب کچھ یوں منا جس طرح مَیں تجھے بتاتا ہوں۔

15 لیکن وہ جانور اِس میں شامل نہیں ہیں جو تُو قربانی کے طور پر پیش نہیں کرنا چاہتا بلکہ صرف کھانا چاہتا ہے۔ ایسے جانور تُو آزادی سے اپنے تمام شہروں میں ذبح کر کے اُس برکت کے مطابق کھا سکتا ہے جو رب تیرے خدا نے تجھے دی ہے۔ ایسا گوشت ہرن اور غزال کے گوشت کی مانند ہے یعنی پاک اور ناپاک دونوں ہی اُسے کھا سکتے ہیں۔ 16 لیکن خون نہ کھانا۔ اُسے پانی کی طرح زمین پر اُنڈیل کر ضائع کر دینا۔

17 جو بھی چیزیں رب کے لئے مخصوص کی گئی ہیں اُنہیں اپنے شہروں میں نہ کھانا مثلاً اناج، انگور کے رس اور زیتون کے تیل کا دسواں حصہ، مویشیوں کے پہلوٹھے، مَنّت کے ہدیئے، خوشی سے پیش کی گئی قربانیاں اور اُٹھانے والی قربانیاں۔ 18 یہ چیزیں صرف رب کے حضور کھانا یعنی اُس جگہ پر جسے وہ مقدِس کے لئے چنے گا۔ وہیں تُو اپنے بیٹے بیٹیوں، غلاموں، لونڈیوں اور اپنے قبائلی علاقے کے لاویوں کے ساتھ جمع ہو کر خوشی منا کہ رب نے ہماری محنت کو برکت دی ہے۔

19 اپنے ملک میں لاویوں کی ضروریات عمر بھر پوری کرنے کی فکر رکھ۔

20 جب رب تیرا خدا اپنے وعدے کے مطابق تیری سرحدیں بڑھا دے گا اور تُو گوشت کھانے کی خواہش رکھے گا تو جس طرح جی چاہے گوشت کھا سکے گا۔ 21 اگر تیرا گھر اُس مقدِس سے دُور ہو جسے رب تیرا خدا اپنے نام کی سکونت کے لئے چنے گا تو تُو جس طرح جی چاہے اپنے شہروں میں رب سے ملے ہوئے مویشیوں کو ذبح کر کے کھا سکتا ہے۔ لیکن ایسا ہی کرنا جیسا مَیں نے حکم دیا ہے۔ 22 ایسا گوشت ہرن اور غزال کے گوشت کی مانند ہے یعنی پاک اور ناپاک دونوں ہی اُسے کھا سکتے ہیں۔ 23 البتہ گوشت کے ساتھ خون نہ کھانا، کیونکہ خون جاندار کی جان ہے۔ اُس کی جان گوشت کے ساتھ نہ کھانا۔ 24 خون نہ کھانا بلکہ اُسے زمین پر اُنڈیل کر ضائع کر دینا۔ 25 اُسے نہ کھانا تاکہ تجھے اور تیری اولاد کو کامیابی حاصل ہو، کیونکہ ایسا کرنے سے تُو رب کی نظر میں صحیح کام کرے گا۔

26 لیکن جو چیزیں رب کے لئے مخصوص و مقدّس ہیں یا جو تُو نے مَنّت مان کر اُس کے لئے مخصوص کی ہیں لازم ہے کہ تُو اُنہیں اُس جگہ لے جائے جسے رب مقدِس کے لئے چنے گا۔ 27 وہیں، رب اپنے خدا کی قربان گاہ پر اپنی بھسم ہونے والی قربانیاں گوشت اور خون سمیت چڑھا۔ ذبح کی قربانیوں کا خون قربان گاہ پر اُنڈیل دینا، لیکن اُن کا گوشت تُو کھا سکتا ہے۔

28 جو بھی ہدایات مَیں تجھے دے رہا ہوں اُنہیں احتیاط سے پورا کر۔ پھر تُو اور تیری اولاد خوش حال رہیں گے، کیونکہ تُو وہ کچھ کرے گا جو رب تیرے خدا کی نظر میں اچھا اور درست ہے۔

29 رب تیرا خدا اُن قوموں کو مٹا دے گا جن کی طرف تُو بڑھ رہا ہے۔ تُو اُنہیں اُن کے ملک سے نکالتا جائے گا اور خود اُس میں آباد ہو جائے گا۔ 30 لیکن

خبردار، اُن کے ختم ہونے کے بعد بھی اُن کے دیوتاؤں کے بارے میں معلومات حاصل نہ کر، ورنہ تُو پھنس جائے گا۔ مت کہنا کہ یہ قومیں کس طریقے سے اپنے دیوتاؤں کی پوجا کرتی ہیں؟ ہم بھی ایسا ہی کریں۔ 31 ایسا مت کر! یہ قومیں ایسے گھنونے طریقے سے پوجا کرتی ہیں جن سے رب نفرت کرتا ہے۔ وہ اپنے بچوں کو بھی جلا کر اپنے دیوتاؤں کو پیش کرتے ہیں۔

32 کلام کی جو بھی بات مَیں تمہیں پیش کرتا ہوں اُس کے تابع رہ کر اُس پر عمل کرو۔ نہ کسی بات کا اضافہ کرنا، نہ کوئی بات نکالنا۔

دیوتاؤں کی طرف لے جانے والوں سے سلوک

13 تیرے درمیان ایسے لوگ اُٹھ کھڑے ہوں گے جو اپنے آپ کو نبی یا خواب دیکھنے والے کہیں گے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ کسی اِلٰہی نشان یا معجزے کا اعلان کریں 2 جو واقعی وجود میں آئے۔ ساتھ ساتھ وہ کہیں، ”آ، ہم دیگر معبودوں کی پوجا کریں، ہم اُن کی خدمت کریں جن سے تُو اب تک واقف نہیں ہے۔“ 3 ایسے لوگوں کی نہ سن۔ اِس سے رب تمہارا خدا تمہیں آزما کر معلوم کر رہا ہے کہ کیا تم واقعی اپنے پورے دل و جان سے اُس سے پیار کرتے ہو۔ 4 تمہیں رب اپنے خدا کی پیروی کرنا اور اُسی کا خوف ماننا ہے۔ اُس کے احکام کے مطابق زندگی گزارو، اُس کی سنو، اُس کی خدمت کرو، اُس کے ساتھ لپٹے رہو۔ 5 ایسے نبیوں یا خواب دیکھنے والوں کو سزائے موت دینا، کیونکہ وہ تجھے رب تمہارے خدا سے بغاوت کرنے پر اُکسانا چاہتے ہیں، اُسی سے جس نے فدیہ دے کر تمہیں مصر کی غلامی سے بچایا اور وہاں سے نکال لایا۔ چونکہ وہ تجھے اُس راہ سے ہٹانا چاہتے ہیں جسے رب تیرے خدا نے تیرے لئے مقرر کیا ہے اِس لئے لازم ہے کہ اُنہیں سزائے موت دی جائے۔ ایسی بُرائی اپنے درمیان سے مٹا دینا۔

6 ہو سکتا ہے کہ تیرا سگا بھائی، تیرا بیٹا یا بیٹی، تیری بیوی یا تیرا قریبی دوست تجھے چپکے سے ورغلانے کی کوشش کرے کہ آ، ہم جا کر دیگر معبودوں کی پوجا کریں، ایسے دیوتاؤں کی جن سے نہ تُو اور نہ تیرے باپ دادا واقف تھے۔ 7 خواہ اردگرد کی یا دُور دراز کی قوموں کے دیوتا ہوں، خواہ دنیا کے ایک سرے کے یا دوسرے سرے کے معبود ہوں، 8 کسی صورت میں اپنی رضا مندی کا اظہار نہ کر، نہ اُس کی سن۔ اُس پر رحم نہ کر۔ نہ اُسے بچائے رکھ، نہ اُسے پناہ دے 9 بلکہ اُسے سزائے موت دے۔ اور اُسے سنگسار کرتے وقت پہلے تیرا ہاتھ اُس پر پتھر پھینکے، پھر ہی باقی تمام لوگ حصہ لیں۔ 10 اُسے ضرور پتھروں سے سزائے موت دینا، کیونکہ اُس نے تجھے رب تیرے خدا سے دُور کرنے کی کوشش کی، اُسی سے جو تجھے مصر کی غلامی سے نکال لایا۔ 11 پھر تمام اسرائیل یہ سن کر ڈر جائے گا اور آئندہ تیرے درمیان ایسی شریر حرکت کرنے کی جرأت نہیں کرے گا۔

12 جب تُو اُن شہروں میں رہنے لگے گا جو رب تیرا خدا تجھے دے رہا ہے تو شاید تجھے خبر مل جائے 13 کہ شریر لوگ تیرے درمیان سے اُبھر آئے ہیں جو اپنے شہر کے باشندوں کو یہ کہہ کر غلط راہ پر لائے ہیں کہ آؤ، ہم دیگر معبودوں کی پوجا کریں، ایسے معبودوں کی جن سے تم واقف نہیں ہو۔ 14 لازم ہے کہ تُو دریافت کر کے اِس کی تفتیش کرے اور خوب معلوم کرے کہ کیا ہوا ہے۔ اگر ثابت ہو جائے کہ یہ گھنونی بات واقعی ہوئی ہے 15 تو پھر لازم ہے کہ تُو شہر کے تمام باشندوں کو

ہلاک کرے۔ اُسے رب کے سپرد کر کے سراسر تباہ کرنا، نہ صرف اُس کے لوگ بلکہ اُس کے مویشی بھی۔ 16 شہر کا پورا مالِ غنیمت چوک میں اکٹھا کر۔ پھر پورے شہر کو اُس کے مال سمیت رب کے لئے مخصوص کر کے جلا دینا۔ اُسے دوبارہ کبھی نہ تعمیر کیا جائے بلکہ اُس کے کھنڈرات ہمیشہ تک رہیں۔

17 پورا شہر رب کے لئے مخصوص کیا گیا ہے، اِس لئے اُس کی کوئی بھی چیز تیرے پاس نہ پائی جائے۔ صرف اِس صورت میں رب کا غضب ٹھنڈا ہو جائے گا، اور وہ تجھ پر رحم کر کے اپنی مہربانی کا اظہار کرے گا اور تیری تعداد بڑھائے گا، جس طرح اُس نے قسم کھا کر تیرے باپ دادا سے وعدہ کیا ہے۔ 18 لیکن یہ سب کچھ اِس پر مبنی ہے کہ تُو رب اپنے خدا کی سنے اور اُس کے اُن تمام احکام پر عمل کرے جو مَیں تجھے آج دے رہا ہوں۔ وہی کچھ کر جو اُس کی نظر میں درست ہے۔

پاک اور ناپاک جانور

14 تم رب اپنے خدا کے فرزند ہو۔ اپنے آپ کو مُردوں کے سبب سے نہ زخمی کرو، نہ اپنے سر کے سامنے والے بال مُنڈواؤ۔ 2 کیونکہ تُو رب اپنے خدا کے لئے مخصوص و مقدّس قوم ہے۔ دنیا کی تمام قوموں میں سے رب نے تجھے ہی چن کر اپنی ملکیت بنا لیا ہے۔

3 کوئی بھی مکروہ چیز نہ کھانا۔

4 تم بَیل، بھیڑ بکری، 5 ہرن، غزال، مِرگ،[a] پہاڑی بکری، مہات،[b] غزالِ افریقہ[c] اور پہاڑی بکری کھا سکتے ہو۔ 6 جن کے کُھر یا پاؤں بالکل چِرے ہوئے ہیں اور جو جگالی کرتے ہیں اُنہیں کھانے کی اجازت ہے۔ 7 اونٹ، بِجُو یا خرگوش کھانا منع ہے۔ وہ تمہارے لئے ناپاک ہیں، کیونکہ وہ جگالی تو کرتے ہیں لیکن اُن کے کُھر یا پاؤں چِرے ہوئے نہیں ہیں۔ 8 سؤر نہ کھانا۔ وہ تمہارے لئے ناپاک ہے، کیونکہ اُس کے کُھر تو چِرے ہوئے ہیں لیکن وہ جگالی نہیں کرتا۔ نہ اُن کا گوشت کھانا، نہ اُن کی لاشوں کو چھونا۔

9 پانی میں رہنے والے جانور کھانے کے لئے جائز ہیں اگر اُن کے پَر اور چھلکے ہوں۔ 10 لیکن جن کے پَر یا چھلکے نہیں ہیں وہ تمہارے لئے ناپاک ہیں۔

11 تم ہر پاک پرندہ کھا سکتے ہو۔ 12 لیکن ذیل کے پرندے کھانا منع ہے: عقاب، دڑھیَل گِدھ، کالا گِدھ، 13 لال چیل، کالی چیل، ہر قسم کا گِدھ، 14 ہر قسم کا کوّا، 15 عقابی اُلّو، چھوٹے کان والا اُلّو، بڑے کان والا اُلّو، ہر قسم کا باز، 16 چھوٹا اُلّو، چنگھاڑنے والا اُلّو، سفید اُلّو، 17 دشتی اُلّو، مصری گِدھ، قوق، 18 لق لق، ہر قسم کا بُوتیمار، ہُدہُد اور چمگادڑ۔

19 تمام پَر رکھنے والے کیڑے تمہارے لئے ناپاک ہیں۔ اُنہیں کھانا منع ہے۔ 20 لیکن تم ہر پاک پرندہ کھا سکتے ہو۔

21 جو جانور خود بخود مر جائے اُسے نہ کھانا۔ تُو اُسے

---

[a] antelope جو ہرن کے مشابہ لیکن فطرتاً مختلف ہوتا ہے۔ اِس کے سینگ کھوکھلے، بے شاخ اور اَن جھڑ ہوتے ہیں۔ یاد رہے کہ قدیم زمانے کے اِن جانوروں کے اکثر نام متروک ہیں یا اُن کا مطلب بدل گیا ہے، اِس لئے اُن کا مختلف ترجمہ ہو سکتا ہے۔

[b] addax یعنی دراز قد ہرنوں کی ایک نوع جس کے سینگ چکر دار ہوتے ہیں۔

[c] oryx یعنی غزالِ افریقہ۔ چکاروں کی تین اقسام میں سے کوئی جو اپنے لمبے اور حلقہ دار سینگوں کی وجہ سے ممتاز ہے۔

اپنی آبادی میں رہنے والے کسی پردیسی کو دے یا کسی اجنبی کو بیچ سکتا ہے اور وہ اُسے کھا سکتا ہے۔ لیکن تُو اُسے مت کھانا، کیونکہ تُو رب اپنے خدا کے لئے مخصوص و مقدّس قوم ہے۔

بکری کے بچے کو اُس کی ماں کے دودھ میں پکانا منع ہے۔

اپنی پیداوار کا دسواں حصہ مخصوص کرنا

22 لازم ہے کہ تُو ہر سال اپنے کھیتوں کی پیداوار کا دسواں حصہ رب کے لئے الگ کرے۔ 23 اِس کے لئے اپنا اناج، انگور کا رس، زیتون کا تیل اور مویشی کے پہلوٹھے رب اپنے خدا کے حضور لے آنا یعنی اُس جگہ جو وہ اپنے نام کی سکونت کے لئے چنے گا۔ وہاں یہ چیزیں قربان کر کے کھا تاکہ تُو عمر بھر رب اپنے خدا کا خوف ماننا سیکھے۔

24 لیکن ہو سکتا ہے کہ جو جگہ رب تیرا خدا اپنے نام کی سکونت کے لئے چنے گا وہ تیرے گھر سے حد سے زیادہ دُور ہو اور رب تیرے خدا کی برکت کے باعث مذکورہ دسواں حصہ اِتنا زیادہ ہو کہ تُو اُسے مقدِس تک نہیں پہنچا سکتا۔ 25 اِس صورت میں اُسے بیچ کر اُس کے پیسے اُس جگہ لے جا جو رب تیرا خدا اپنے نام کی سکونت کے لئے چنے گا۔ 26 وہاں پہنچ کر اُن پیسوں سے جو جی چاہے خریدنا، خواہ گائے بَیل، بھیڑ بکری، مَے یا مَے جیسی کوئی اَور چیز کیوں نہ ہو۔ پھر اپنے گھرانے کے ساتھ مل کر رب اپنے خدا کے حضور یہ چیزیں کھانا اور خوشی منانا۔ 27 ایسے موقعوں پر اُن لاویوں کا خیال رکھنا جو تیرے قبائلی علاقے میں رہتے ہیں، کیونکہ اُنہیں میراث میں زمین نہیں ملے گی۔

28 ہر تیسرے سال اپنی پیداوار کا دسواں حصہ اپنے شہروں میں جمع کرنا۔ 29 اُسے لاویوں کو دینا جن کے پاس موروثی زمین نہیں ہے، نیز اپنے شہروں میں آباد پردیسیوں، یتیموں اور بیواؤں کو دینا۔ وہ آئیں اور کھانا کھا کر سیر ہو جائیں تاکہ رب تیرا خدا تیرے ہر کام میں برکت دے۔

قرض داروں کی بحالی کا سال

15 ہر سات سال کے بعد ایک دوسرے کے قرضے معاف کر دینا۔ 2 اُس وقت جس نے بھی کسی اسرائیلی بھائی کو قرض دیا ہے وہ اُسے منسوخ کرے۔ وہ اپنے پڑوسی یا بھائی کو پیسے واپس کرنے پر مجبور نہ کرے، کیونکہ رب کی تعظیم میں قرض معاف کرنے کے سال کا اعلان کیا گیا ہے۔ 3 اِس سال میں تُو صرف غیر ملکی قرض داروں کو پیسے واپس کرنے پر مجبور کر سکتا ہے۔ اپنے اسرائیلی بھائی کے تمام قرض معاف کر دینا۔

4 تیرے درمیان کوئی بھی غریب نہیں ہونا چاہئے، کیونکہ جب تُو اُس ملک میں رہے گا جو رب تیرا خدا تجھے میراث میں دینے والا ہے تو وہ تجھے بہت برکت دے گا۔ 5 لیکن شرط یہ ہے کہ تُو پورے طور پر اُس کی سنے اور احتیاط سے اُس کے اُن تمام احکام پر عمل کرے جو مَیں تجھے آج دے رہا ہوں۔ 6 پھر رب تمہارا خدا تجھے اپنے وعدے کے مطابق برکت دے گا۔ تُو کسی بھی قوم سے اُدھار نہیں لے گا بلکہ بہت سی قوموں کو اُدھار دے گا۔ کوئی بھی قوم تجھ پر حکومت نہیں کرے گی بلکہ تُو بہت سی قوموں پر حکومت کرے گا۔

7 جب تُو اُس ملک میں آباد ہو گا جو رب تیرا خدا تجھے دینے والا ہے تو اپنے درمیان رہنے والے غریب

بھائی سے سخت سلوک نہ کرنا، نہ کنجوس ہونا۔ 8 کھلے دل سے اُس کی مدد کر۔ جتنی اُسے ضرورت ہے اُسے اُدھار کے طور پر دے۔ 9 خبردار، ایسا مت سوچ کہ قرض معاف کرنے کا سال قریب ہے، اِس لئے مَیں اُسے کچھ نہیں دوں گا۔ اگر تُو ایسی شریر بات اپنے دل میں سوچتے ہوئے ضرورت مند بھائی کو قرض دینے سے انکار کرے اور وہ رب کے سامنے تیری شکایت کرے تو تُو قصور وار ٹھہرے گا۔ 10 اُسے ضرور کچھ دے بلکہ خوشی سے دے۔ پھر رب تیرا خدا تیرے ہر کام میں برکت دے گا۔ 11 ملک میں ہمیشہ غریب اور ضرورت مند لوگ پائے جائیں گے، اِس لئے مَیں تجھے حکم دیتا ہوں کہ کھلے دل سے اپنے غریب اور ضرورت مند بھائیوں کی مدد کر۔

غلاموں کو آزاد کرنے کا فرض

12 اگر کوئی اسرائیلی بھائی یا بہن اپنے آپ کو بیچ کر تیرا غلام بن جائے تو وہ چھ سال تیری خدمت کرے۔ لیکن لازم ہے کہ ساتویں سال اُسے آزاد کر دیا جائے۔ 13 آزاد کرتے وقت اُسے خالی ہاتھ فارغ نہ کرنا 14 بلکہ اپنی بھیڑ بکریوں، اناج، تیل اور مَے سے اُسے فیاضی سے کچھ دے، یعنی اُن چیزوں میں سے جن سے رب تیرے خدا نے تجھے برکت دی ہے۔ 15 یاد رکھ کہ تُو بھی مصر میں غلام تھا اور کہ رب تیرے خدا نے فدیہ دے کر تجھے چھڑایا۔ اِسی لئے مَیں آج تجھے یہ حکم دیتا ہوں۔ 16 لیکن ممکن ہے کہ تیرا غلام تجھے چھوڑنا نہ چاہے، کیونکہ وہ تجھ سے اور تیرے خاندان سے محبت رکھتا ہے، اور وہ تیرے پاس رہ کر خوش حال ہے۔ 17 اِس صورت میں اُسے دروازے کے پاس لے جا اور اُس کے کان کی لَو چوکھٹ کے ساتھ لگا کر اُسے سُتالی یعنی تیز اوزار سے چھید دے۔ تب وہ زندگی بھر تیرا غلام بنا رہے گا۔ اپنی لونڈی کے ساتھ بھی ایسا ہی کرنا۔

18 اگر غلام تجھے چھ سال کے بعد چھوڑنا چاہے تو بُرا نہ ماننا۔ آخر اگر اُس کی جگہ کوئی اَور وہی کام تنخواہ کے لئے کرتا تو تیرے اخراجات دُگنے ہوتے۔ اُسے آزاد کرنا تو رب تیرا خدا تیرے ہر کام میں برکت دے گا۔

جانوروں کے پہلوٹھے مخصوص ہیں

19 اپنی گائیوں اور بھیڑ بکریوں کے نر پہلوٹھے رب اپنے خدا کے لئے مخصوص کرنا۔ نہ گائے کے پہلوٹھے کو کام کے لئے استعمال کرنا، نہ بھیڑ کے پہلوٹھے کے بال کترنا۔ 20 ہر سال ایسے بچے اُس جگہ لے جا جو رب اپنے مقدِس کے لئے چنے گا۔ وہاں اُنہیں رب اپنے خدا کے حضور اپنے پورے خاندان سمیت کھانا۔

21 اگر ایسے جانور میں کوئی خرابی ہو، وہ اندھا یا لنگڑا ہو یا اُس میں کوئی اَور نقص ہو تو اُسے رب اپنے خدا کے لئے قربان نہ کرنا۔ 22 ایسے جانور تُو گھر میں ذبح کر کے کھا سکتا ہے۔ وہ ہرن اور غزال کی مانند ہیں جنہیں تُو کھا تو سکتا ہے لیکن قربانی کے طور پر پیش نہیں کر سکتا۔ پاک اور ناپاک شخص دونوں اُسے کھا سکتے ہیں۔ 23 لیکن خون نہ کھانا۔ اُسے پانی کی طرح زمین پر اُنڈیل کر ضائع کر دینا۔

فسح کی عید

16 ابیب کے مہینے[a] میں رب اپنے خدا کی تعظیم میں فسح کی عید منانا، کیونکہ اِس مہینے میں وہ تجھے رات کے وقت مصر سے نکال لایا۔ 2 اُس جگہ جمع ہو جا جو رب اپنے نام کی سکونت کے لئے چنے گا۔ اُسے قربانی کے لئے بھیڑ بکریاں یا گائے بَیل پیش کرنا۔ 3 گوشت کے ساتھ بےخمیری روٹی کھانا۔ سات دن تک یہی روٹی کھا، بالکل اُسی طرح جس طرح تُو نے کیا جب جلدی جلدی مصر سے نکلا۔ مصیبت کی یہ روٹی اِس لئے کھا تاکہ وہ دن تیرے جیتے جی یاد رہے جب تُو مصر سے روانہ ہوا۔ 4 لازم ہے کہ عید کے ہفتے کے دوران تیرے پورے ملک میں خمیر نہ پایا جائے۔

جو قربانی تُو عید کے پہلے دن کی شام کو پیش کرے اُس کا گوشت اُسی وقت کھا لے۔ اگلی صبح تک کچھ باقی نہ رہ جائے۔ 5 فسح کی قربانی کسی بھی شہر میں جو رب تیرا خدا تجھے دے گا نہ چڑھانا 6 بلکہ صرف اُس جگہ جو وہ اپنے نام کی سکونت کے لئے چنے گا۔ مصر سے نکلتے وقت کی طرح قربانی کے جانور کو سورج ڈوبتے وقت ذبح کر۔ 7 پھر اُسے بھون کر اُس جگہ کھانا جو رب تیرا خدا چنے گا۔ اگلی صبح اپنے گھر واپس چلا جا۔ 8 عید کے پہلے چھ دن بےخمیری روٹی کھاتا رہ۔ ساتویں دن کام نہ کرنا بلکہ رب اپنے خدا کی عبادت کے لئے جمع ہو جانا۔

فصل کی کٹائی کی عید

9 جب اناج کی فصل کی کٹائی شروع ہو گی تو پہلے دن کے سات ہفتے بعد 10 فصل کی کٹائی کی عید منانا۔ رب اپنے خدا کو اُتنا پیش کر جتنا جی چاہے۔ وہ اُس برکت کے مطابق ہو جو اُس نے تجھے دی ہے۔ 11 اِس کے لئے بھی اُس جگہ جمع ہو جا جو رب اپنے نام کی سکونت کے لئے چنے گا۔ وہاں اُس کے حضور خوشی منا۔ تیرے بال بچے، تیرے غلام اور لونڈیاں اور تیرے شہروں میں رہنے والے لاوی، پردیسی، یتیم اور بیوائیں سب تیری خوشی میں شریک ہوں۔ 12 اِن احکام پر ضرور عمل کرنا اور مت بھولنا کہ تُو مصر میں غلام تھا۔

جھونپڑیوں کی عید

13 اناج گاہنے اور انگور کا رس نکالنے کے بعد جھونپڑیوں کی عید منانا جس کا دورانیہ سات دن ہو۔ 14 عید کے موقع پر خوشی منانا۔ تیرے بال بچے، تیرے غلام اور لونڈیاں اور تیرے شہروں میں بسنے والے لاوی، پردیسی، یتیم اور بیوائیں سب تیری خوشی میں شریک ہوں۔ 15 جو جگہ رب تیرا خدا مقدِس کے لئے چنے گا وہاں اُس کی تعظیم میں سات دن تک یہ عید منانا۔ کیونکہ رب تیرا خدا تیری تمام فصلوں اور محنت کو برکت دے گا، اِس لئے خوب خوشی منانا۔

16 اسرائیل کے تمام مرد سال میں تین مرتبہ اُس مقدِس پر حاضر ہو جائیں جو رب تیرا خدا چنے گا یعنی بےخمیری روٹی کی عید، فصل کی کٹائی کی عید اور جھونپڑیوں کی عید پر۔ کوئی بھی رب کے حضور خالی ہاتھ نہ آئے۔ 17 ہر کوئی اُس برکت کے مطابق دے جو رب تیرے خدا نے اُسے دی ہے۔

قاضی مقرر کرنا

18 اپنے اپنے قبائلی علاقے میں قاضی اور نگہبان

[a] مارچ تا اپریل۔

مقرر کر۔ وہ ہر اُس شہر میں ہوں جو رب تیرا خدا تجھے دے گا۔ وہ انصاف سے لوگوں کی عدالت کریں۔ [19] نہ کسی کے حقوق مارنا، نہ جانب داری دکھانا۔ رشوت قبول نہ کرنا، کیونکہ رشوت دانش مندوں کو اندھا کر دیتی اور راست باز کی باتیں پلٹ دیتی ہے۔ [20] صرف اور صرف انصاف کے مطابق چل تاکہ تُو جیتا رہے اور اُس ملک پر قبضہ کرے جو رب تیرا خدا تجھے دے گا۔

بُت پرستی کی سزا

[21] جہاں تُو رب اپنے خدا کے لئے قربان گاہ بنائے گا وہاں نہ یسیرت دیوی کی پوجا کے لئے لکڑی کا کھمبا [22] اور نہ کوئی ایسا پتھر کھڑا کرنا جس کی پوجا لوگ کرتے ہیں۔ رب تیرا خدا اِن چیزوں سے نفرت رکھتا ہے۔

17 رب اپنے خدا کو ناقص گائے بَیل یا بھیڑ بکری پیش نہ کرنا، کیونکہ وہ ایسی قربانی سے نفرت رکھتا ہے۔

[2] جب تُو اُن شہروں میں آباد ہو جائے گا جو رب تیرا خدا تجھے دے گا تو ہو سکتا ہے کہ تیرے درمیان کوئی مرد یا عورت رب تیرے خدا کا عہد توڑ کر وہ کچھ کرے جو اُسے بُرا لگے۔ [3] مثلاً وہ دیگر معبودوں کو یا سورج، چاند یا ستاروں کے پورے لشکر کو سجدہ کرے، حالانکہ مَیں نے یہ منع کیا ہے۔ [4] جب بھی تجھے اِس قسم کی خبر ملے تو اِس کا پورا کھوج لگا۔ اگر بات درست نکلے اور ایسی گھنونی حرکت واقعی اسرائیل میں کی گئی ہو [5] تو قصور وار کو شہر کے باہر لے جا کر سنگسار کر دینا۔ [6] لیکن لازم ہے کہ پہلے کم از کم دو یا تین لوگ گواہی دیں کہ اُس نے ایسا ہی کیا ہے۔ اُسے سزائے موت دینے کے لئے ایک گواہ کافی نہیں۔ [7] پہلے گواہ اُس پر پتھر پھینکیں، اِس کے بعد باقی تمام لوگ اُسے سنگسار کریں۔ یوں تُو اپنے درمیان سے بُرائی مٹا دے گا۔

مقدِس میں اعلیٰ ترین عدالت

[8] اگر تیرے شہر کے قاضیوں کے لئے کسی مقدمے کا فیصلہ کرنا مشکل ہو تو اُس مقدِس میں آ کر اپنا معاملہ پیش کر جو رب تیرا خدا چنے گا، خواہ کسی کو قتل کیا گیا ہو، اُسے زخمی کر دیا گیا ہو یا کوئی اَور مسئلہ ہو۔ [9] لاوی کے قبیلے کے اماموں اور مقدِس میں خدمت کرنے والے قاضی کو اپنا مقدمہ پیش کر، اور وہ فیصلہ کریں۔ [10] جو فیصلہ وہ اُس مقدِس میں کریں گے جو رب چنے گا اُسے ماننا پڑے گا۔ جو بھی ہدایت وہ دیں اُس پر احتیاط سے عمل کر۔ [11] شریعت کی جو بھی بات وہ تجھے سکھائیں اور جو بھی فیصلہ وہ دیں اُس پر عمل کر۔ جو کچھ بھی وہ تجھے بتائیں اُس سے نہ دائیں اور نہ بائیں طرف مُڑنا۔

[12] جو مقدِس میں رب تیرے خدا کی خدمت کرنے والے قاضی یا امام کو حقیر جان کر اُن کی نہیں سنتا اُسے سزائے موت دی جائے۔ یوں تُو اسرائیل سے بُرائی مٹا دے گا۔ [13] پھر تمام لوگ یہ سن کر ڈر جائیں گے اور آئندہ ایسی گستاخی کرنے کی جرأت نہیں کریں گے۔

بادشاہ کے بارے میں اصول

[14] تُو جلد ہی اُس ملک میں داخل ہو گا جو رب تیرا خدا تجھے دینے والا ہے۔ جب تُو اُس پر قبضہ کر کے اُس میں آباد ہو جائے گا تو ہو سکتا ہے کہ تُو ایک دن کہے، ”آؤ ہم اردگرد کی تمام قوموں کی طرح بادشاہ مقرر کریں جو ہم پر حکومت کرے۔“ [15] اگر تُو ایسا کرے

تو صرف وہ شخص مقرر کر جسے رب تیرا خدا چنے گا۔ وہ پردیسی نہ ہو بلکہ تیرا اپنا اسرائیلی بھائی ہو۔ [16] بادشاہ بہت زیادہ گھوڑے نہ رکھے، نہ اپنے لوگوں کو اُنہیں خریدنے کے لئے مصر بھیجے۔ کیونکہ رب نے تجھ سے کہا ہے کہ کبھی وہاں واپس نہ جانا۔ [17] تیرا بادشاہ زیادہ بیویاں بھی نہ رکھے، ورنہ اُس کا دل رب سے دُور ہو جائے گا۔ اور وہ حد سے زیادہ سونا چاندی جمع نہ کرے۔

[18] تخت نشین ہوتے وقت وہ لاوی کے قبیلے کے اماموں کے پاس پڑی اِس شریعت کی نقل لکھوائے۔ [19] یہ کتاب اُس کے پاس محفوظ رہے، اور وہ عمر بھر روزانہ اِسے پڑھتا رہے تاکہ رب اپنے خدا کا خوف ماننا سیکھے۔ تب وہ شریعت کی تمام باتوں کی پیروی کرے گا، [20] اپنے آپ کو اپنے اسرائیلی بھائیوں سے زیادہ اہم نہیں سمجھے گا اور کسی طرح بھی شریعت سے ہٹ کر کام نہیں کرے گا۔ نتیجے میں وہ اور اُس کی اولاد بہت عرصے تک اسرائیل پر حکومت کریں گے۔

اماموں اور لاویوں کا حصہ

18 اسرائیل کے ہر قبیلے کو میراث میں اُس کا اپنا علاقہ ملے گا سوائے لاوی کے قبیلے کے جس میں امام بھی شامل ہیں۔ وہ جلنے والی اور دیگر قربانیوں میں سے اپنا حصہ لے کر گزارہ کریں۔ [2] اُن کے پاس دوسروں کی طرح موروثی زمین نہیں ہو گی بلکہ رب خود اُن کا موروثی حصہ ہو گا۔ یہ اُس نے وعدہ کر کے کہا ہے۔

[3] جب بھی کسی بَیل یا بھیڑ کو قربان کیا جائے تو اماموں کو اُس کا شانہ، جبڑے اور اوجھڑی ملنے کا حق ہے۔ [4] اپنی فصلوں کا پہلا پھل بھی اُنہیں دینا یعنی اناج، مَے، زیتون کا تیل اور بھیڑوں کی پہلی کتری ہوئی اُون۔ [5] کیونکہ رب نے تیرے تمام قبیلوں میں سے لاوی کے قبیلے کو ہی مقدِس میں رب کے نام میں خدمت کرنے کے لئے چنا ہے۔ یہ ہمیشہ کے لئے اُن کی اور اُن کی اولاد کی ذمہ داری رہے گی۔

[6] کچھ لاوی مقدِس کے پاس نہیں بلکہ اسرائیل کے مختلف شہروں میں رہیں گے۔ اگر اُن میں سے کوئی اُس جگہ آنا چاہے جو رب مقدِس کے لئے چنے گا [7] تو وہ وہاں کے خدمت کرنے والے لاویوں کی طرح مقدِس میں رب اپنے خدا کے نام میں خدمت کر سکتا ہے۔ [8] اُسے قربانیوں میں سے دوسروں کے برابر لاویوں کا حصہ ملنا ہے، خواہ اُسے خاندانی ملکیت بیچنے سے پیسے مل گئے ہوں یا نہیں۔

جادوگری منع ہے

[9] جب تُو اُس ملک میں داخل ہو گا جو رب تیرا خدا تجھے دے رہا ہے تو وہاں کی رہنے والی قوموں کے گھنونے دستور نہ اپنانا۔ [10] تیرے درمیان کوئی بھی اپنے بیٹے یا بیٹی کو قربانی کے طور پر نہ جلائے۔ نہ کوئی غیب دانی کرے، نہ فال یا شگون نکالے یا جادوگری کرے۔ [11] اِسی طرح منتر پڑھنا، حاضرات کرنا، قسمت کا حال بتانا یا مُردوں کی روحوں سے رابطہ کرنا سخت منع ہے۔ [12] جو بھی ایسا کرے وہ رب کی نظر میں قابلِ گھن ہے۔ اِن ہی مکروہ دستوروں کی وجہ سے رب تیرا خدا تیرے آگے سے اُن قوموں کو نکال دے گا۔ [13] اِس لئے لازم ہے کہ تُو رب اپنے خدا کے سامنے بے قصور رہے۔

نبی کا وعدہ

14 جن قوموں کو تُو نکالنے والا ہے وہ اُن کی سنتی ہیں جو فال نکالتے اور غیب دانی کرتے ہیں۔ لیکن رب تیرے خدا نے تجھے ایسا کرنے کی اجازت نہیں دی۔

15 رب تیرا خدا تیرے واسطے تیرے بھائیوں میں سے مجھ جیسے نبی کو برپا کرے گا۔ اُس کی سننا۔ 16 کیونکہ حورب یعنی سینا پہاڑ پر جمع ہوتے وقت تُو نے خود رب اپنے خدا سے درخواست کی، ”نہ مَیں مزید رب اپنے خدا کی آواز سننا چاہتا، نہ یہ بھڑکتی ہوئی آگ دیکھنا چاہتا ہوں، ورنہ مر جاؤں گا۔“ 17 تب رب نے مجھ سے کہا، ”جو کچھ وہ کہتے ہیں وہ ٹھیک ہے۔ 18 آئندہ مَیں اُن میں سے تجھ جیسا نبی کھڑا کروں گا۔ مَیں اپنے الفاظ اُس کے منہ میں ڈال دوں گا، اور وہ میری ہر بات اُن تک پہنچائے گا۔ 19 جب وہ نبی میرے نام میں کچھ کہے تو لازم ہے کہ تُو اُس کی سن۔ جو نہیں سنے گا اُس سے مَیں خود جواب طلب کروں گا۔ 20 لیکن اگر کوئی نبی گستاخ ہو کر میرے نام میں کوئی بات کہے جو مَیں نے اُسے بتانے کو نہیں کہا تھا تو اُسے سزائے موت دینی ہے۔ اِسی طرح اُس نبی کو بھی ہلاک کر دینا ہے جو دیگر معبودوں کے نام میں بات کرے۔“

21 شاید تیرے ذہن میں سوال اُبھر آئے کہ ہم کس طرح معلوم کر سکتے ہیں کہ کوئی کلام واقعی رب کی طرف سے ہے یا نہیں۔ 22 جواب یہ ہے کہ اگر نبی رب کے نام میں کچھ کہے اور وہ پورا نہ ہو جائے تو مطلب ہے کہ نبی کی بات رب کی طرف سے نہیں ہے بلکہ اُس نے گستاخی کر کے بات کی ہے۔ اِس صورت میں اُس سے مت ڈرنا۔

پناہ کے شہر

19 رب تیرا خدا اُس ملک میں آباد قوموں کو تباہ کرے گا جو وہ تجھے دے رہا ہے۔ جب تُو اُنہیں بھگا کر اُن کے شہروں اور گھروں میں آباد ہو جائے گا 2-3 تو پورے ملک کو تین حصوں میں تقسیم کر۔ ہر حصے میں ایک مرکزی شہر مقرر کر۔ اُن تک پہنچانے والے راستے صاف سُتھرے رکھنا۔ اِن شہروں میں ہر وہ شخص پناہ لے سکتا ہے جس کے ہاتھ سے کوئی غیر ارادی طور پر ہلاک ہوا ہے۔ 4 وہ ایسے شہر میں جا کر انتقام لینے والوں سے محفوظ رہے گا۔ شرط یہ ہے کہ اُس نے نہ قصداً اور نہ دشمنی کے باعث کسی کو مار دیا ہو۔

5 مثلاً دو آدمی جنگل میں درخت کاٹ رہے ہیں۔ کلہاڑی چلاتے وقت ایک کی کلہاڑی دستے سے نکل کر اُس کے ساتھی کو لگ جائے اور وہ مر جائے۔ ایسا شخص فرار ہو کر ایسے شہر میں پناہ لے سکتا ہے تاکہ بچا رہے۔ 6 اِس لئے ضروری ہے کہ ایسے شہروں کا فاصلہ زیادہ نہ ہو۔ کیونکہ جب انتقام لینے والا اُس کا تعاقب کرے گا تو خطرہ ہے کہ وہ طیش میں اُسے پکڑ کر مار ڈالے، اگرچہ بھاگنے والا بےقصور ہے۔ جو کچھ اُس نے کیا وہ دشمنی کے سبب سے نہیں بلکہ غیر ارادی طور پر ہوا۔ 7 اِس لئے لازم ہے کہ تُو پناہ کے تین شہر الگ کر لے۔

8 بعد میں رب تیرا خدا تیری سرحدیں مزید بڑھا دے گا، کیونکہ یہی وعدہ اُس نے قسم کھا کر تیرے باپ دادا سے کیا ہے۔ اپنے وعدے کے مطابق وہ تجھے پورا ملک دے گا، 9 البتہ شرط یہ ہے کہ تُو احتیاط سے اُن تمام احکام کی پیروی کرے جو مَیں تجھے آج دے رہا ہوں۔ دوسرے الفاظ میں شرط یہ ہے کہ تُو رب اپنے خدا کو پیار کرے اور ہمیشہ اُس کی راہوں میں چلتا رہے۔ اگر تُو ایسا

ہی کرے اور نتیجتاً رب کا وعدہ پورا ہو جائے تو لازم ہے کہ تُو پناہ کے تین اَور شہر الگ کر لے۔ 10 ورنہ تیرے ملک میں جو رب تیرا خدا تجھے میراث میں دے رہا ہے بےقصور لوگوں کو جان سے مارا جائے گا اور تُو خود ذمہ دار ٹھہرے گا۔

11 لیکن ہو سکتا ہے کوئی دشمنی کے باعث کسی کی تاک میں بیٹھ جائے اور اُس پر حملہ کر کے اُسے مار ڈالے۔ اگر قاتل پناہ کے کسی شہر میں بھاگ کر پناہ لے 12 تو اُس کے شہر کے بزرگ اطلاع دیں کہ اُسے واپس لایا جائے۔ اُسے انتقام لینے والے کے حوالے کیا جائے تاکہ اُسے سزائے موت ملے۔ 13 اُس پر رحم مت کرنا۔ لازم ہے کہ تُو اسرائیل میں سے بےقصور کی موت کا داغ مٹائے تاکہ تُو خوش حال رہے۔

زمینوں کی حدیں

14 جب تُو اُس ملک میں رہے گا جو رب تیرا خدا تجھے میراث میں دے گا تاکہ تُو اُس پر قبضہ کرے تو زمین کی وہ حدیں آگے پیچھے نہ کرنا جو تیرے باپ دادا نے مقرر کیں۔

عدالت میں گواہ

15 تُو کسی کو ایک ہی گواہ کے کہنے پر قصور وار نہیں ٹھہرا سکتا۔ جو بھی جرم سرزد ہوا ہے، کم از کم دو یا تین گواہوں کی ضرورت ہے۔ ورنہ تُو اُسے قصور وار نہیں ٹھہرا سکتا۔

16 اگر جس پر الزام لگایا گیا ہے انکار کر کے دعویٰ کرے کہ گواہ جھوٹ بول رہا ہے 17 تو دونوں مقدِس میں رب کے حضور آ کر خدمت کرنے والے اماموں اور قاضیوں کو اپنا معاملہ پیش کریں۔ 18 قاضی اِس کا خوب کھوج لگائیں۔ اگر بات درست نکلے کہ گواہ نے جھوٹ بول کر اپنے بھائی پر غلط الزام لگایا ہے 19 تو اُس کے ساتھ وہ کچھ کیا جائے جو وہ اپنے بھائی کے لئے چاہ رہا تھا۔ یوں تُو اپنے درمیان سے بُرائی مٹا دے گا۔ 20 پھر تمام باقی لوگ یہ سن کر ڈر جائیں گے اور آئندہ تیرے درمیان ایسی غلط حرکت کرنے کی جرأت نہیں کریں گے۔ 21 قصور وار پر رحم نہ کرنا۔ اصول یہ ہو کہ جان کے بدلے جان، آنکھ کے بدلے آنکھ، دانت کے بدلے دانت، ہاتھ کے بدلے ہاتھ، پاؤں کے بدلے پاؤں۔

جنگ کے اصول

20 جب تُو جنگ کے لئے نکل کر دیکھتا ہے کہ دشمن تعداد میں زیادہ ہیں اور اُن کے پاس گھوڑے اور رتھ بھی ہیں تو مت ڈرنا۔ رب تیرا خدا جو تجھے مصر سے نکال لایا اب بھی تیرے ساتھ ہے۔ 2 جنگ کے لئے نکلنے سے پہلے امام سامنے آئے اور فوج سے مخاطب ہو کر 3 کہے، ”سن اے اسرائیل! آج تم اپنے دشمن سے لڑنے جا رہے ہو۔ اُن کے سبب سے پریشان نہ ہو۔ اُن سے نہ خوف کھاؤ، نہ گھبراؤ، 4 کیونکہ رب تمہارا خدا خود تمہارے ساتھ جا کر دشمن سے لڑے گا۔ وہی تمہیں فتح بخشے گا۔“

5 پھر نگہبان فوج سے مخاطب ہوں، ”کیا یہاں کوئی ہے جس نے حال میں اپنا نیا گھر مکمل کیا لیکن اُسے مخصوص کرنے کا موقع نہ ملا؟ وہ اپنے گھر واپس چلا جائے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ جنگ کے دوران مارا جائے اور کوئی اَور گھر کو مخصوص کر کے اُس میں بسنے لگے۔

6 کیا کوئی ہے جس نے انگور کا باغ لگا کر اِس وقت اُس کی پہلی فصل کے انتظار میں ہے؟ وہ اپنے گھر واپس چلا جائے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ جنگ میں مارا جائے اور کوئی اَور باغ کا فائدہ اُٹھائے۔ 7 کیا کوئی ہے جس کی منگنی ہوئی ہے اور جو اِس وقت شادی کے انتظار میں ہے؟ وہ اپنے گھر واپس چلا جائے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ جنگ میں مارا جائے اور کوئی اَور اُس کی منگیتر سے شادی کرے۔"

8 نگہبان کہیں، "کیا کوئی خوف زدہ یا پریشان ہے؟ وہ اپنے گھر واپس چلا جائے تاکہ اپنے ساتھیوں کو پریشان نہ کرے۔" 9 اِس کے بعد فوجیوں پر افسر مقرر کئے جائیں۔

10 کسی شہر پر حملہ کرنے سے پہلے اُس کے باشندوں کو ہتھیار ڈال دینے کا موقع دینا۔ 11 اگر وہ مان جائیں اور اپنے دروازے کھول دیں تو وہ تیرے لئے بےگار میں کام کر کے تیری خدمت کریں۔ 12 لیکن اگر وہ ہتھیار ڈالنے سے انکار کریں اور جنگ چھڑ جائے تو شہر کا محاصرہ کر۔ 13 جب رب تیرا خدا تجھے شہر پر فتح دے گا تو اُس کے تمام مردوں کو ہلاک کر دینا۔ 14 تُو تمام مالِ غنیمت عورتوں، بچوں اور مویشیوں سمیت رکھ سکتا ہے۔ دشمن کی جو چیزیں رب نے تیرے حوالے کر دی ہیں اُن سب کو تُو استعمال کر سکتا ہے۔ 15 یوں اُن شہروں سے نپٹنا جو تیرے اپنے ملک سے باہر ہیں۔

16 لیکن جو شہر اُس ملک میں واقع ہیں جو رب تیرا خدا تجھے میراث میں دے رہا ہے، اُن کے تمام جانداروں کو ہلاک کر دینا۔ 17 اُنہیں رب کے سپرد کر کے مکمل طور پر ہلاک کرنا، جس طرح رب تیرے خدا نے تجھے حکم دیا ہے۔ اِس میں حِتّی، اموری، کنعانی، فرِزّی، حِوّی اور یبوسی شامل ہیں۔ 18 اگر تُو ایسا نہ کرے تو وہ تمہیں رب تمہارے خدا کا گناہ کرنے پر اُکسائیں گے۔ جو گھنونی حرکتیں وہ اپنے دیوتاؤں کی پوجا کرتے وقت کرتے ہیں اُنہیں وہ تمہیں بھی سکھائیں گے۔

19 شہر کا محاصرہ کرتے وقت اردگرد کے پھل دار درختوں کو کاٹ کر تباہ نہ کر دینا خواہ بڑی دیر بھی ہو جائے، ورنہ تُو اُن کا پھل نہیں کھا سکے گا۔ اُنہیں نہ کاٹنا۔ کیا درخت تیرے دشمن ہیں جن کا محاصرہ کرنا ہے؟ ہرگز نہیں! 20 اُن درختوں کی اَور بات ہے جو پھل نہیں لاتے۔ اُنہیں تُو کاٹ کر محاصرے کے لئے استعمال کر سکتا ہے جب تک شہر شکست نہ کھائے۔

نامعلوم قتل کا کفارہ

21 جب تُو اُس ملک میں آباد ہو گا جو رب تجھے میراث میں دے رہا ہے تاکہ تُو اُس پر قبضہ کرے تو ہو سکتا ہے کہ کوئی لاش کھلے میدان میں کہیں پڑی پائی جائے۔ اگر معلوم نہ ہو کہ کس نے اُسے قتل کیا ہے 2 تو پہلے اردگرد کے شہروں کے بزرگ اور قاضی آ کر پتا کریں کہ کون سا شہر لاش کے زیادہ قریب ہے۔ 3 پھر اُس شہر کے بزرگ ایک جوان گائے چن لیں جو کبھی کام کے لئے استعمال نہیں ہوئی۔ 4 وہ اُسے ایک ایسی وادی میں لے جائیں جس میں نہ کبھی ہل چلایا گیا، نہ پودے لگائے گئے ہوں۔ وادی میں ایسی نہر ہو جو پورا سال بہتی رہے۔ وہیں بزرگ جوان گائے کی گردن توڑ ڈالیں۔

5 پھر لاوی کے قبیلے کے امام قریب آئیں۔ کیونکہ رب تمہارے خدا نے اُنہیں چن لیا ہے تاکہ وہ خدمت کریں، رب کے نام سے برکت دیں اور تمام جھگڑوں اور حملوں کا فیصلہ کریں۔ 6 اُن کے دیکھتے دیکھتے شہر

کے بزرگ اپنے ہاتھ گائے کی لاش کے اوپر دھو لیں۔ 7 ساتھ ساتھ وہ کہیں، ”ہم نے اِس شخص کو قتل نہیں کیا، نہ ہم نے دیکھا کہ کس نے یہ کیا۔ 8 اے رب، اپنی قوم اسرائیل کا یہ کفارہ قبول فرما جسے تُو نے فدیہ دے کر چھڑایا ہے۔ اپنی قوم اسرائیل کو اِس بےقصور کے قتل کا قصور وار نہ ٹھہرا۔“ تب مقتول کا کفارہ دیا جائے گا۔

9 یوں تُو ایسے بےقصور شخص کے قتل کا داغ اپنے درمیان سے مٹا دے گا۔ کیونکہ تُو نے وہی کچھ کیا ہو گا جو رب کی نظر میں درست ہے۔

جنگی قیدی عورت سے شادی

10 ہو سکتا ہے کہ تُو اپنے دشمن سے جنگ کرے اور رب تمہارا خدا تجھے فتح بخشے۔ جنگی قیدیوں کو جمع کرتے وقت 11 تجھے اُن میں سے ایک خوب صورت عورت نظر آتی ہے جس کے ساتھ تیرا دل لگ جاتا ہے۔ تُو اُس سے شادی کر سکتا ہے۔ 12 اُسے اپنے گھر میں لے آ۔ وہاں وہ اپنے سر کے بالوں کو منڈوائے، اپنے ناخن تراشے 13 اور اپنے وہ کپڑے اُتارے جو وہ پہنے ہوئے تھی جب اُسے قید کیا گیا۔ وہ پورے ایک مہینے تک اپنے والدین کے لئے ماتم کرے۔ پھر تُو اُس کے پاس جا کر اُس کے ساتھ شادی کر سکتا ہے۔

14 اگر وہ تجھے کسی وقت پسند نہ آئے تو اُسے جانے دے۔ وہ وہاں جائے جہاں اُس کا جی چاہے۔ تجھے اُسے بیچنے یا اُس سے لونڈی کا سا سلوک کرنے کی اجازت نہیں ہے، کیونکہ تُو نے اُسے مجبور کر کے اُس سے شادی کی ہے۔

پہلوٹھے کے حقوق

15 ہو سکتا ہے کسی مرد کی دو بیویاں ہوں۔ ایک کو وہ پیار کرتا ہے، دوسری کو نہیں۔ دونوں بیویوں کے بیٹے پیدا ہوئے ہیں، لیکن جس بیوی سے شوہر محبت نہیں کرتا اُس کا بیٹا سب سے پہلے پیدا ہوا۔ 16 جب باپ اپنی ملکیت وصیت میں تقسیم کرتا ہے تو لازم ہے کہ وہ اپنے سب سے بڑے بیٹے کا موروثی حق پورا کرے۔ اُسے پہلوٹھے کا یہ حق اُس بیوی کے بیٹے کو منتقل کرنے کی اجازت نہیں جسے وہ پیار کرتا ہے۔ 17 اُسے تسلیم کرنا ہے کہ اُس بیوی کا بیٹا سب سے بڑا ہے، جس سے وہ محبت نہیں کرتا۔ نتیجتاً اُسے اُس بیٹے کو دوسرے بیٹوں کی نسبت دُگنا حصہ دینا پڑے گا، کیونکہ وہ اپنے باپ کی طاقت کا پہلا اظہار ہے۔ اُسے پہلوٹھے کا حق حاصل ہے۔

سرکش بیٹا

18 ہو سکتا ہے کہ کسی کا بیٹا ہٹ دھرم اور سرکش ہو۔ وہ اپنے والدین کی اطاعت نہیں کرتا اور اُن کے تنبیہ کرنے اور سزا دینے پر بھی اُن کی نہیں سنتا۔ 19 اِس صورت میں والدین اُسے پکڑ کر شہر کے دروازے پر لے جائیں جہاں بزرگ جمع ہوتے ہیں۔ 20 وہ بزرگوں سے کہیں، ”ہمارا بیٹا ہٹ دھرم اور سرکش ہے۔ وہ ہماری اطاعت نہیں کرتا بلکہ عیاش اور شرابی ہے۔“ 21 یہ سن کر شہر کے تمام مرد اُسے سنگسار کریں۔ یوں تُو اپنے درمیان سے بُرائی مٹا دے گا۔ تمام اسرائیل یہ سن کر ڈر جائے گا۔

سزائے موت پانے والے کو اُسی دن دفنانا ہے

22 جب تُو کسی کو سزائے موت دے کر اُس کی لاش کسی لکڑی یا درخت سے لٹکاتا ہے 23 تو اُسے اگلی صبح تک وہاں نہ چھوڑنا۔ ہر صورت میں اُسے اُسی دن دفنا دینا، کیونکہ جسے بھی درخت سے لٹکایا گیا ہے اُس پر اللہ کی لعنت ہے۔ اگر اُسے اُسی دن دفنایا نہ جائے تو تُو اُس ملک کو ناپاک کر دے گا جو رب تیرا خدا تجھے میراث میں دے رہا ہے۔

مدد کرنے کے لئے تیار رہنا

22 اگر تجھے کسی ہم وطن بھائی کا بَیل یا بھیڑ بکری بھٹکی ہوئی نظر آئے تو اُسے نظرانداز نہ کرنا بلکہ مالک کے پاس واپس لے جانا۔ 2 اگر مالک کا گھر قریب نہ ہو یا تجھے معلوم نہ ہو کہ مالک کون ہے تو جانور کو اپنے گھر لا کر اُس وقت تک سنبھالے رکھنا جب تک کہ مالک اُسے ڈھونڈنے نہ آئے۔ پھر جانور کو اُسے واپس کر دینا۔ 3 یہی کچھ کر اگر تیرے ہم وطن بھائی کا گدھا بھٹکا ہوا نظر آئے یا اُس کا گم شدہ کوٹ یا کوئی اَور چیز کہیں نظر آئے۔ اُسے نظرانداز نہ کرنا۔

4 اگر تُو دیکھے کہ کسی ہم وطن کا گدھا یا بَیل راستے میں گر گیا ہے تو اُسے نظرانداز نہ کرنا۔ جانور کو کھڑا کرنے میں اپنے بھائی کی مدد کر۔

قدرتی انتظام کے تحت رہنا

5 عورت کے لئے مردوں کے کپڑے پہننا منع ہے۔ اِسی طرح مرد کے لئے عورتوں کے کپڑے پہننا بھی منع ہے۔ جو ایسا کرتا ہے اُس سے رب تیرے خدا کو گھن آتی ہے۔

6 اگر تجھے کہیں راستے میں، کسی درخت میں یا زمین پر گھونسلا نظر آئے اور پرندہ اپنے بچوں یا انڈوں پر بیٹھا ہوا ہو تو ماں کو بچوں سمیت نہ پکڑنا۔ 7 تجھے بچے لے جانے کی اجازت ہے لیکن ماں کو چھوڑ دینا تاکہ تُو خوش حال اور دیر تک جیتا رہے۔

8 نیا مکان تعمیر کرتے وقت چھت پر چاروں طرف دیوار بنانا۔ ورنہ تُو اُس شخص کی موت کا ذمہ دار ٹھہرے گا جو تیری چھت پر سے گر جائے۔

9 اپنے انگور کے باغ میں دو قسم کے بیج نہ بونا۔ ورنہ سب کچھ مقدِس کے لئے مخصوص و مقدّس ہو گا، نہ صرف وہ فصل جو تم نے انگور کے علاوہ لگائی بلکہ انگور بھی۔

10 بَیل اور گدھے کو جوڑ کر ہل نہ چلانا۔

11 ایسے کپڑے نہ پہننا جن میں بنتے وقت اُون اور کتان ملائے گئے ہیں۔

12 اپنی چادر کے چاروں کونوں پر پُھندنے لگانا۔

ازدواجی زندگی کی حفاظت

13 اگر کوئی آدمی شادی کرنے کے تھوڑی دیر بعد اپنی بیوی کو پسند نہ کرے 14 اور پھر اُس کی بدنامی کر کے کہے، ”اِس عورت سے شادی کرنے کے بعد مجھے پتا چلا کہ وہ کنواری نہیں ہے“ 15 تو جواب میں بیوی کے والدین شہر کے دروازے پر جمع ہونے والے بزرگوں کے پاس ثبوت[a] لے آئیں کہ بیٹی شادی سے پہلے کنواری تھی۔ 16 بیوی کا باپ بزرگوں سے کہے،

---

[a] یعنی وہ کپڑا جس پر نیا جوڑا سویا ہوا تھا۔

"میں نے اپنی بیٹی کی شادی اِس آدمی سے کی ہے، لیکن یہ اُس سے نفرت کرتا ہے۔ 17 اب اِس نے اُس کی بدنامی کر کے کہا ہے، 'مجھے پتا چلا کہ تمہاری بیٹی کنواری نہیں ہے۔' لیکن یہاں ثبوت ہے کہ میری بیٹی کنواری تھی۔" پھر والدین شہر کے بزرگوں کو مذکورہ کپڑا دکھائیں۔

18 تب بزرگ اُس آدمی کو پکڑ کر سزا دیں، 19 کیونکہ اُس نے ایک اسرائیلی کنواری کی بدنامی کی ہے۔ اِس کے علاوہ اُسے جرمانے کے طور پر بیوی کے باپ کو چاندی کے 100 سِکے دینے پڑیں گے۔ لازم ہے کہ وہ شوہر کے فرائض ادا کرتا رہے۔ وہ عمر بھر اُسے طلاق نہیں دے سکے گا۔

20 لیکن اگر آدمی کی بات درست نکلے اور ثابت نہ ہو سکے کہ بیوی شادی سے پہلے کنواری تھی 21 تو اُسے باپ کے گھر لایا جائے۔ وہاں شہر کے آدمی اُسے سنگسار کر دیں۔ کیونکہ اپنے باپ کے گھر میں رہتے ہوئے بدکاری کرنے سے اُس نے اسرائیل میں ایک احمقانہ اور بےدین حرکت کی ہے۔ یوں تُو اپنے درمیان سے بُرائی مٹا دے گا۔

22 اگر کوئی آدمی کسی کی بیوی کے ساتھ زنا کرے اور وہ پکڑے جائیں تو دونوں کو سزائے موت دینی ہے۔ یوں تُو اسرائیل سے بُرائی مٹا دے گا۔

23 اگر آبادی میں کسی مرد کی ملاقات کسی ایسی کنواری سے ہو جس کی کسی اَور کے ساتھ منگنی ہوئی ہے اور وہ اُس کے ساتھ ہم بستر ہو جائے 24 تو لازم ہے کہ تم دونوں کو شہر کے دروازے کے پاس لا کر سنگسار کرو۔ وجہ یہ ہے کہ لڑکی نے مدد کے لئے نہ پکارا اگرچہ اُس جگہ لوگ آباد تھے۔ مرد کا جرم یہ تھا کہ اُس نے کسی اَور کی منگیتر کی عصمت دری کی ہے۔ یوں تُو اپنے درمیان سے بُرائی مٹا دے گا۔

25 لیکن اگر مرد غیرآباد جگہ میں کسی اَور کی منگیتر کی عصمت دری کرے تو صرف اُسی کو سزائے موت دی جائے۔ 26 لڑکی کو کوئی سزا نہ دینا، کیونکہ اُس نے کچھ نہیں کیا جو موت کے لائق ہو۔ زیادتی کرنے والے کی حرکت اُس شخص کے برابر ہے جس نے کسی پر حملہ کر کے اُسے قتل کر دیا ہے۔ 27 چونکہ اُس نے لڑکی کو وہاں پایا جہاں لوگ نہیں رہتے، اِس لئے اگرچہ لڑکی نے مدد کے لئے پکارا تو بھی اُسے کوئی نہ بچا سکا۔

28 ہو سکتا ہے کوئی آدمی کسی لڑکی کی عصمت دری کرے جس کی منگنی نہیں ہوئی ہے۔ اگر اُنہیں پکڑا جائے 29 تو وہ لڑکی کے باپ کو چاندی کے 50 سِکے دے۔ لازم ہے کہ وہ اُسی لڑکی سے شادی کرے، کیونکہ اُس نے اُس کی عصمت دری کی ہے۔ نہ صرف یہ بلکہ وہ عمر بھر اُسے طلاق نہیں دے سکتا۔

30 اپنے باپ کی بیوی سے شادی کرنا منع ہے۔ جو کوئی یہ کرے وہ اپنے باپ کی بےحرمتی کرتا ہے۔

مقدّس اجتماع میں شریک ہونے کی شرائط

23 جب اسرائیلی رب کے مقدِس کے پاس جمع ہوتے ہیں تو اُسے حاضر ہونے کی اجازت نہیں جو کاٹنے یا کچلنے سے خوجہ بن گیا ہے۔ 2 اِسی طرح وہ بھی مقدّس اجتماع سے دُور رہے جو ناجائز تعلقات کے نتیجے میں پیدا ہوا ہے۔ اُس کی اولاد بھی دسویں پشت تک اُس میں نہیں آ سکتی۔

3 کوئی بھی عمونی یا موآبی مقدّس اجتماع میں شریک نہیں ہو سکتا۔ اِن قوموں کی اولاد دسویں پشت تک

بھی اِس جماعت میں حاضر نہیں ہو سکتی، 4 کیونکہ جب تم مصر سے نکل آئے تو وہ روٹی اور پانی لے کر تم سے ملنے نہ آئے۔ نہ صرف یہ بلکہ اُنہوں نے مسوپتامیہ کے شہر فتور میں جا کر بلعام بن بعور کو پیسے دیئے تاکہ وہ تجھ پر لعنت بھیجے۔ 5 لیکن رب تیرے خدا نے بلعام کی نہ سنی بلکہ اُس کی لعنت برکت میں بدل دی۔ کیونکہ رب تیرا خدا تجھ سے پیار کرتا ہے۔ 6 عمر بھر کچھ نہ کرنا جس سے اِن قوموں کی سلامتی اور خوش حالی بڑھ جائے۔

7 لیکن ادومیوں کو مکروہ نہ سمجھنا، کیونکہ وہ تمہارے بھائی ہیں۔ اِسی طرح مصریوں کو بھی مکروہ نہ سمجھنا، کیونکہ تُو اُن کے ملک میں پردیسی مہمان تھا۔ 8 اُن کی تیسری نسل کے لوگ رب کے مقدّس اجتماع میں شریک ہو سکتے ہیں۔

خیمہ گاہ میں ناپاکی

9 اپنے دشمنوں سے جنگ کرتے وقت اپنی لشکر گاہ میں ہر ناپاک چیز سے دُور رہنا۔ 10 مثلاً اگر کوئی آدمی رات کے وقت اِحتلام کے باعث ناپاک ہو جائے تو وہ لشکر گاہ کے باہر جا کر شام تک وہاں ٹھہرے۔ 11 دن ڈھلتے وقت وہ نہا لے تو سورج ڈوبنے پر لشکر گاہ میں واپس آ سکتا ہے۔

12 اپنی حاجت رفع کرنے کے لئے لشکر گاہ سے باہر کوئی جگہ مقرر کر۔ 13 جب کسی کو حاجت کے لئے بیٹھنا ہو تو وہ اِس کے لئے گڑھا کھودے اور بعد میں اُسے مٹی سے بھر دے۔ اِس لئے اپنے سامان میں کھدائی کا کوئی آلہ رکھنا ضروری ہے۔

14 رب تیرا خدا تیری لشکر گاہ میں تیرے درمیان ہی گھومتا پھرتا ہے تاکہ تُو محفوظ رہے اور دشمن تیرے سامنے شکست کھائے۔ اِس لئے لازم ہے کہ تیری لشکر گاہ اُس کے لئے مخصوص و مقدّس ہو۔ ایسا نہ ہو کہ اللہ وہاں کوئی شرم ناک بات دیکھ کر تجھ سے دُور ہو جائے۔

فرار ہوئے غلاموں کی مدد کرنا

15 اگر کوئی غلام تیرے پاس پناہ لے تو اُسے مالک کو واپس نہ کرنا۔ 16 وہ تیرے ساتھ اور تیرے درمیان ہی رہے، وہاں جہاں وہ بسنا چاہے، اُس شہر میں جو اُسے پسند آئے۔ اُسے نہ دبانا۔

مندر میں عصمت فروشی منع ہے

17 کسی دیوتا کی خدمت میں عصمت فروشی کرنا ہر اسرائیلی عورت اور مرد کے لئے منع ہے۔ 18 منّت مانتے وقت نہ کسبی کا اجر، نہ کُتے کے پیسے[a] رب کے مقدِس میں لانا، کیونکہ رب تیرے خدا کو دونوں چیزوں سے گھن ہے۔

اپنے ہم وطنوں سے سود نہ لینا

19 اگر کوئی اسرائیلی بھائی تجھ سے قرض لے تو اُس سے سود نہ لینا، خواہ تُو نے اُسے پیسے، کھانا یا کوئی اَور چیز دی ہو۔ 20 اپنے اسرائیلی بھائی سے سود نہ لے بلکہ صرف پردیسی سے۔ پھر جب تُو ملک پر قبضہ کر کے اُس میں رہے گا تو رب تیرا خدا تیرے ہر کام میں برکت دے گا۔

[a] یقین سے نہیں کہا جا سکتا کہ 'کُتے کے پیسے' سے کیا مراد ہے۔ غالباً اِس کے پیچھے بُت پرستی کا کوئی دستور ہے۔

اپنی منّت پوری کرنا

21 جب تُو رب اپنے خدا کے حضور منّت مانے تو اُسے پورا کرنے میں دیر نہ کرنا۔ رب تیرا خدا یقیناً تجھ سے اِس کا مطالبہ کرے گا۔ اگر تُو اُسے پورا نہ کرے تو قصور وار ٹھہرے گا۔ 22 اگر تُو منّت ماننے سے باز رہے تو قصور وار نہیں ٹھہرے گا، 23 لیکن اگر تُو اپنی دلی خوشی سے رب کے حضور منّت مانے تو ہر صورت میں اُسے پورا کر۔

دوسرے کے باغ میں سے گزرنے کا رویہ

24 کسی ہم وطن کے انگور کے باغ میں سے گزرتے وقت تجھے جتنا جی چاہے اُس کے انگور کھانے کی اجازت ہے۔ لیکن اپنے کسی برتن میں پھل جمع نہ کرنا۔ 25 اِسی طرح کسی ہم وطن کے اناج کے کھیت میں سے گزرتے وقت تجھے اپنے ہاتھوں سے اناج کی بالیاں توڑنے کی اجازت ہے۔ لیکن درانتی استعمال نہ کرنا۔

طلاق اور دوبارہ شادی

24 ہو سکتا ہے کوئی آدمی کسی عورت سے شادی کرے لیکن بعد میں اُسے پسند نہ کرے، کیونکہ اُسے بیوی کے بارے میں کسی شرم ناک بات کا پتا چل گیا ہے۔ وہ طلاق نامہ لکھ کر اُسے عورت کو دیتا اور پھر اُسے گھر سے واپس بھیج دیتا ہے۔ 2 اِس کے بعد اُس عورت کی شادی کسی اَور مرد سے ہو جاتی ہے، 3 اور وہ بھی بعد میں اُسے پسند نہیں کرتا۔ وہ بھی طلاق نامہ لکھ کر اُسے عورت کو دیتا اور پھر اُسے گھر سے واپس بھیج دیتا ہے۔ خواہ دوسرا شوہر اُسے واپس بھیج دے یا شوہر مر جائے، 4 عورت کے پہلے شوہر کو اُس سے دوبارہ شادی کرنے کی اجازت نہیں ہے، کیونکہ وہ عورت اُس کے لئے ناپاک ہے۔ ایسی حرکت رب کی نظر میں قابلِ گھن ہے۔ اُس ملک کو یوں گناہ آلودہ نہ کرنا جو رب تیرا خدا تجھے میراث میں دے رہا ہے۔

مزید ہدایات

5 اگر کسی آدمی نے ابھی ابھی شادی کی ہو تو تُو اُسے بھرتی کر کے جنگ کرنے کے لئے نہیں بھیج سکتا۔ تُو اُسے کوئی بھی ایسی ذمہ داری نہیں دے سکتا، جس سے وہ گھر سے دُور رہنے پر مجبور ہو جائے۔ ایک سال تک وہ ایسی ذمہ داریوں سے بَری رہے تاکہ گھر میں رہ کر اپنی بیوی کو خوش کر سکے۔

6 اگر کوئی تجھ سے اُدھار لے تو ضمانت کے طور پر اُس سے نہ اُس کی چھوٹی چکّی، نہ اُس کی بڑی چکّی کا پاٹ لینا، کیونکہ ایسا کرنے سے تُو اُس کی جان لے گا یعنی تُو وہ چیز لے گا جس سے اُس کا گزارہ ہوتا ہے۔

7 اگر کسی آدمی کو پکڑا جائے جس نے اپنے ہم وطن کو اغوا کر کے غلام بنا لیا یا بیچ دیا ہے تو اُسے سزائے موت دینا ہے۔ یوں تُو اپنے درمیان سے بُرائی مٹا دے گا۔

8 اگر کوئی وبائی جِلدی بیماری تجھے لگ جائے تو بڑی احتیاط سے لاوی کے قبیلے کے اماموں کی تمام ہدایات پر عمل کرنا۔ جو بھی حکم مَیں نے اُنہیں دیا اُسے پورا کرنا۔ 9 یاد کر کہ رب تیرے خدا نے مریم کے ساتھ کیا کِیا جب تم مصر سے نکل کر سفر کر رہے تھے۔

غریبوں کے حقوق

10 اپنے ہم وطن کو اُدھار دیتے وقت اُس کے گھر میں نہ جانا تاکہ ضمانت کی کوئی چیز ملے 11 بلکہ باہر ٹھہر

کر انتظار کر کہ وہ خود گھر سے ضمانت کی چیز نکال کر تجھے دے۔ 12 اگر وہ اِتنا ضرورت مند ہو کہ صرف اپنی چادر دے سکے تو رات کے وقت ضمانت تیرے پاس نہ رہے۔ 13 اُسے سورج ڈوبنے تک واپس کرنا تاکہ قرض دار اُس میں لپٹ کر سو سکے۔ پھر وہ تجھے برکت دے گا اور رب تیرا خدا تیرا یہ قدم راست قرار دے گا۔

14 ضرورت مند مزدور سے غلط فائدہ نہ اُٹھانا، چاہے وہ اسرائیلی ہو یا پردیسی۔ 15 اُسے روزانہ سورج ڈوبنے سے پہلے پہلے اُس کی مزدوری دے دینا، کیونکہ اِس سے اُس کا گزارہ ہوتا ہے۔ کہیں وہ رب کے حضور تیری شکایت نہ کرے اور تُو قصور وار ٹھہرے۔

16 والدین کو اُن کے بچوں کے جرائم کے سبب سے سزائے موت نہ دی جائے، نہ بچوں کو اُن کے والدین کے جرائم کے سبب سے۔ اگر کسی کو سزائے موت دینی ہو تو اُس گناہ کے سبب سے جو اُس نے خود کیا ہے۔

17 پردیسیوں اور یتیموں کے حقوق قائم رکھنا۔ اُدھار دیتے وقت ضمانت کے طور پر بیوہ کی چادر نہ لینا۔ 18 یاد رکھ کہ تُو بھی مصر میں غلام تھا اور کہ رب تیرے خدا نے فدیہ دے کر تجھے وہاں سے چھڑایا۔ اِسی وجہ سے مَیں تجھے یہ حکم دیتا ہوں۔

19 اگر تُو فصل کی کٹائی کے وقت ایک پُولا بھول کر کھیت میں چھوڑ آئے تو اُسے لانے کے لئے واپس نہ جانا۔ اُسے پردیسیوں، یتیموں اور بیواؤں کے لئے وہیں چھوڑ دینا تاکہ رب تیرا خدا تیرے ہر کام میں برکت دے۔ 20 جب زیتون کی فصل پک گئی ہو تو درختوں کو مار مار کر ایک ہی بار اُن میں سے پھل اُتار۔ اِس کے بعد اُنہیں نہ چھیڑنا۔ بچا ہوا پھل پردیسیوں، یتیموں اور بیواؤں کے لئے چھوڑ دینا۔ 21 اِسی طرح اپنے انگور توڑنے کے لئے ایک ہی بار باغ میں سے گزرنا۔ اِس کے بعد اُسے نہ چھیڑنا۔ بچا ہوا پھل پردیسیوں، یتیموں اور بیواؤں کے لئے چھوڑ دینا۔ 22 یاد رکھ کہ تُو خود مصر میں غلام تھا۔ اِسی وجہ سے مَیں تجھے یہ حکم دیتا ہوں۔

کوڑے لگانے کی مناسب سزا

25 اگر لوگ اپنا ایک دوسرے کے ساتھ جھگڑا خود نپٹا نہ سکیں تو وہ اپنا معاملہ عدالت میں پیش کریں۔ قاضی فیصلہ کرے کہ کون بے قصور ہے اور کون مجرم۔ 2 اگر مجرم کو کوڑے لگانے کی سزا دینی ہے تو اُسے قاضی کے سامنے ہی منہ کے بل زمین پر لٹانا۔ پھر اُسے اِتنے کوڑے لگائے جائیں جتنوں کے وہ لائق ہے۔ 3 لیکن اُس کو زیادہ سے زیادہ 40 کوڑے لگانے ہیں، ورنہ تیرے اسرائیلی بھائی کی سرِعام بے عزتی ہو جائے گی۔

بَیل کا منہ نہ باندھنا

4 جب تُو فصل گاہنے کے لئے اُس پر بَیل چلنے دیتا ہے تو اُس کا منہ باندھ کر نہ رکھنا۔

مرحوم بھائی کی بیوی سے شادی کرنے کا حکم

5 اگر کوئی شادی شدہ مرد بےاولاد مر جائے اور اُس کا سگا بھائی ساتھ رہے تو اُس کا فرض ہے کہ بیوہ سے شادی کرے۔ بیوہ شوہر کے خاندان سے ہٹ کر کسی اَور سے شادی نہ کرے بلکہ صرف اپنے دیور سے۔ 6 پہلا بیٹا جو اِس رشتے سے پیدا ہو گا پہلے شوہر کے بیٹے کی حیثیت رکھے گا۔ یوں اُس کا نام قائم رہے گا۔

7 لیکن اگر دیور بھابی سے شادی کرنا نہ چاہے تو بھابی

شہر کے دروازے پر جمع ہونے والے بزرگوں کے پاس جائے اور اُن سے کہے، ”میرا دیور مجھ سے شادی کرنے سے انکار کرتا ہے۔ وہ اپنا فرض ادا کرنے کو تیار نہیں کہ اپنے بھائی کا نام قائم رکھے۔“ 8 پھر شہر کے بزرگ دیور کو بُلا کر اُسے سمجھائیں۔ اگر وہ اِس کے باوجود بھی اُس سے شادی کرنے سے انکار کرے 9 تو اُس کی بھابی بزرگوں کی موجودگی میں اُس کے پاس جا کر اُس کی ایک چپل اُتار لے۔ پھر وہ اُس کے منہ پر تھوک کر کہے، ”اُس آدمی سے ایسا سلوک کیا جاتا ہے جو اپنے بھائی کی نسل قائم رکھنے کو تیار نہیں۔“ 10 آئندہ اسرائیل میں دیور کی نسل ”ننگے پاؤں والے کی نسل“ کہلائے گی۔

جھگڑے میں نازیبا حرکتیں

11 اگر دو آدمی لڑ رہے ہوں اور ایک کی بیوی اپنے شوہر کو بچانے کی خاطر مخالف کے عضوِ تناسل کو پکڑ لے 12 تو لازم ہے کہ تُو عورت کا ہاتھ کاٹ ڈالے۔ اُس پر رحم نہ کرنا۔

دھوکا نہ دینا

13 تولتے وقت اپنے تھیلے میں صحیح وزن کے باٹ رکھ، اور دھوکا دینے کے لئے ہلکے باٹ ساتھ نہ رکھنا۔ 14 اِسی طرح اپنے گھر میں اناج کی پیمائش کرنے کا صحیح برتن رکھ، اور دھوکا دینے کے لئے چھوٹا برتن ساتھ نہ رکھنا۔ 15 صحیح وزن کے باٹ اور پیمائش کرنے کے صحیح برتن استعمال کرنا تاکہ تُو دیر تک اُس ملک میں جیتا رہے جو رب تیرا خدا تجھے دے گا۔ 16 کیونکہ اُسے ہر دھوکے باز سے گھن ہے۔

عمالیقیوں کو سزا دینا

17 یاد رہے کہ عمالیقیوں نے تجھ سے کیا کچھ کیا جب تم مصر سے نکل کر سفر کر رہے تھے۔ 18 جب تُو تھکا ہارا تھا تو وہ تجھ پر حملہ کر کے پیچھے پیچھے چلنے والے تمام کمزوروں کو جان سے مارتے رہے۔ وہ اللہ کا خوف نہیں مانتے تھے۔ 19 چنانچہ جب رب تیرا خدا تجھے اردگرد کے تمام دشمنوں سے سکون دے گا اور تُو اُس ملک میں آباد ہو گا جو وہ تجھے میراث میں دے رہا ہے تاکہ تُو اُس پر قبضہ کرے تو عمالیقیوں کو یوں ہلاک کر کہ دنیا میں اُن کا نام و نشان نہ رہے۔ یہ بات مت بھولنا۔

زمین کی پہلی پیداوار رب کو پیش کرنا

26 جب تُو اُس ملک میں داخل ہو گا جو رب تیرا خدا تجھے میراث میں دے رہا ہے اور تُو اُس پر قبضہ کر کے اُس میں آباد ہو جائے گا 2 تو جو بھی فصل تُو کاٹے گا اُس کے پہلے پھل میں سے کچھ ٹوکرے میں رکھ کر اُس جگہ لے جا جو رب تیرا خدا اپنے نام کی سکونت کے لئے چنے گا۔ 3 وہاں خدمت کرنے والے امام سے کہہ، ”آج مَیں رب اپنے خدا کے حضور اعلان کرتا ہوں کہ اُس ملک میں پہنچ گیا ہوں جس کا ہمیں دینے کا وعدہ رب نے قسم کھا کر ہمارے باپ دادا سے کیا تھا۔“

4 تب امام تیرا ٹوکرا لے کر اُسے رب تیرے خدا کی قربان گاہ کے سامنے رکھ دے۔ 5 پھر رب اپنے خدا کے حضور کہہ، ”میرا باپ آوارہ پھرنے والا ارامی تھا جو اپنے لوگوں کو لے کر مصر میں آباد ہوا۔ وہاں پہنچتے وقت اُن کی تعداد کم تھی، لیکن ہوتے ہوتے وہ بڑی

اور طاقت ور قوم بن گئے۔ 6 لیکن مصریوں نے ہمارے ساتھ بُرا سلوک کیا اور ہمیں دبا کر سخت غلامی میں پھنسا دیا۔ 7 پھر ہم نے چلّا کر رب اپنے باپ دادا کے خدا سے فریاد کی، اور رب نے ہماری سنی۔ اُس نے ہمارا دُکھ، ہماری مصیبت اور دبی ہوئی حالت دیکھی 8 اور بڑے اختیار اور قدرت کا اظہار کر کے ہمیں مصر سے نکال لایا۔ اُس وقت اُس نے مصریوں میں دہشت پھیلا کر بڑے معجزے دکھائے۔ 9 وہ ہمیں یہاں لے آیا اور یہ ملک دیا جس میں دودھ اور شہد کی کثرت ہے۔ 10 اے رب، اب مَیں تجھے اُس زمین کا پہلا پھل پیش کرتا ہوں جو تُو نے ہمیں بخشی ہے۔“

اپنی پیداوار کا ٹوکرا رب اپنے خدا کے سامنے رکھ کر اُسے سجدہ کرنا۔ 11 خوشی منانا کہ رب میرے خدا نے مجھے اور میرے گھرانے کو اِتنی اچھی چیزوں سے نوازا ہے۔ اِس خوشی میں اپنے درمیان رہنے والے لاویوں اور پردیسیوں کو بھی شامل کرنا۔

فصل کا ضرورت مندوں کے لئے حصہ

12 ہر تیسرے سال اپنی تمام فصلوں کا دسواں حصہ لاویوں، پردیسیوں، یتیموں اور بیواؤں کو دینا تاکہ وہ تیرے شہروں میں کھانا کھا کر سیر ہو جائیں۔ 13 پھر رب اپنے خدا سے کہہ، ”مَیں نے ویسا ہی کیا ہے جیسا تُو نے مجھے حکم دیا۔ مَیں نے اپنے گھر سے تیرے لئے مخصوص و مقدّس حصہ نکال کر اُسے لاویوں، پردیسیوں، یتیموں اور بیواؤں کو دیا ہے۔ مَیں نے سب کچھ تیری ہدایات کے عین مطابق کیا ہے اور کچھ نہیں بھولا۔ 14 ماتم کرتے وقت مَیں نے اِس مخصوص و مقدّس حصے سے کچھ نہیں کھایا۔ مَیں اِسے اُٹھا کر گھر سے باہر لاتے وقت ناپاک نہیں تھا۔ مَیں نے اِس میں سے مُردوں کو بھی کچھ پیش نہیں کیا۔ مَیں نے رب اپنے خدا کی اطاعت کر کے وہ سب کچھ کیا ہے جو تُو نے مجھے کرنے کو فرمایا تھا۔ 15 چنانچہ آسمان پر اپنے مقدِس سے نگاہ کر کے اپنی قوم اسرائیل کو برکت دے۔ اُس ملک کو بھی برکت دے جس کا وعدہ تُو نے قسم کھا کر ہمارے باپ دادا سے کیا اور جو تُو نے ہمیں بخش بھی دیا ہے، اُس ملک کو جس میں دودھ اور شہد کی کثرت ہے۔“

تم رب کی قوم ہو

16 آج رب تیرا خدا فرماتا ہے کہ اِن احکام اور ہدایات کی پیروی کر۔ پورے دل و جان سے اور بڑی احتیاط سے اِن پر عمل کر۔

17 آج تُو نے اعلان کیا ہے، ”رب میرا خدا ہے۔ مَیں اُس کی راہوں پر چلتا رہوں گا، اُس کے احکام کے تابع رہوں گا اور اُس کی سنوں گا۔“ 18 اور آج رب نے اعلان کیا ہے، ”تُو میری قوم اور میری اپنی ملکیت ہے جس طرح مَیں نے تجھ سے وعدہ کیا ہے۔ اب میرے تمام احکام کے مطابق زندگی گزار۔ 19 جتنی بھی قومیں مَیں نے خلق کی ہیں اُن سب پر مَیں تجھے سرفراز کروں گا اور تجھے تعریف، شہرت اور عزت عطا کروں گا۔ تُو رب اپنے خدا کے لئے مخصوص و مقدّس قوم ہو گا جس طرح مَیں نے وعدہ کیا ہے۔“

عیبال پہاڑ پر قربان گاہ بنانا ہے

27 پھر موسیٰ نے بزرگوں سے مل کر قوم سے کہا، ”تمام ہدایات کے تابع رہو جو مَیں تمہیں آج دے رہا ہوں۔ 2 جب تم دریائے یردن

کو پار کر کے اُس ملک میں داخل ہو گے جو رب تیرا خدا تجھے دے رہا ہے تو وہاں بڑے پتھر کھڑے کر کے اُن پر سفیدی کر۔ 3 اُن پر لفظ بہ لفظ پوری شریعت لکھ۔ دریا کو پار کرنے کے بعد یہی کچھ کر تاکہ تُو اُس ملک میں داخل ہو جو رب تیرا خدا تجھے دے گا اور جس میں دودھ اور شہد کی کثرت ہے۔ کیونکہ رب تیرے باپ دادا کے خدا نے یہ دینے کا تجھ سے وعدہ کیا ہے۔ 4 چنانچہ یردن کو پار کر کے پتھروں کو عیبال پہاڑ پر کھڑا کرو اور اُن پر سفیدی کر۔

5 وہاں رب اپنے خدا کے لئے قربان گاہ بنانا۔ جو پتھر تُو اُس کے لئے استعمال کرے اُنہیں لوہے کے کسی اوزار سے نہ تراشنا۔ 6 صرف سالم پتھر استعمال کر۔ قربان گاہ پر رب اپنے خدا کو بھسم ہونے والی قربانیاں پیش کر۔ 7 سلامتی کی قربانیاں بھی اُس پر چڑھا۔ اُنہیں وہاں رب اپنے خدا کے حضور کھا کر خوشی منا۔ 8 وہاں کھڑے کئے گئے پتھروں پر شریعت کے تمام الفاظ صاف صاف لکھے جائیں۔"

عیبال پہاڑ پر سے لعنت

9 پھر موسیٰ نے لاوی کے قبیلے کے اماموں سے مل کر تمام اسرائیلیوں سے کہا، "اے اسرائیل، خاموشی سے سن۔ اب تُو رب اپنے خدا کی قوم بن گیا ہے، 10 اِس لئے اُس کا فرماں بردار رہ اور اُس کے اُن احکام پر عمل کر جو مَیں تجھے آج دے رہا ہوں۔"

11 اُسی دن موسیٰ نے اسرائیلیوں کو حکم دے کر کہا، 12 دریائے یردن کو پار کرنے کے بعد شمعون، لاوی، یہوداہ، اِشکار، یوسف اور بن یمین کے قبیلے گرزیم پہاڑ پر کھڑے ہو جائیں۔ وہاں وہ برکت کے الفاظ بولیں۔ 13 باقی قبیلے یعنی روبن، جد، آشر، زبولون، دان اور نفتالی عیبال پہاڑ پر کھڑے ہو کر لعنت کے الفاظ بولیں۔

14 پھر لاوی تمام لوگوں سے مخاطب ہو کر اونچی آواز سے کہیں،

15 'اُس پر لعنت جو بُت تراش کر یا ڈھال کر چھپکے سے کھڑا کرے۔ رب کو کاری گر کے ہاتھوں سے بنی ہوئی ایسی چیز سے گھن ہے۔'

جواب میں سب لوگ کہیں، 'آمین!'

16 پھر لاوی کہیں، 'اُس پر لعنت جو اپنے باپ یا ماں کی تحقیر کرے۔'

سب لوگ کہیں، 'آمین!'

17 'اُس پر لعنت جو اپنے پڑوسی کی زمین کی حدود آگے پیچھے کرے۔'

سب لوگ کہیں، 'آمین!'

18 'اُس پر لعنت جو کسی اندھے کی راہنمائی کر کے اُسے غلط راستے پر لے جائے۔'

سب لوگ کہیں، 'آمین!'

19 'اُس پر لعنت جو پردیسیوں، یتیموں یا بیواؤں کے حقوق قائم نہ رکھے۔'

سب لوگ کہیں، 'آمین!'

20 'اُس پر لعنت جو اپنے باپ کی بیوی سے ہم بستر ہو جائے، کیونکہ وہ اپنے باپ کی بے حرمتی کرتا ہے۔'

سب لوگ کہیں، 'آمین!'

21 'اُس پر لعنت جو جانور سے جنسی تعلق رکھے۔'

سب لوگ کہیں، 'آمین!'

22 'اُس پر لعنت جو اپنی سگی بہن، اپنے باپ کی بیٹی یا اپنی ماں کی بیٹی سے ہم بستر ہو جائے۔'

سب لوگ کہیں، ’آمین!‘

23 ’اُس پر لعنت جو اپنی ساس سے ہم بستر ہو جائے۔‘

سب لوگ کہیں، ’آمین!‘

24 ’اُس پر لعنت جو چپکے سے اپنے ہم وطن کو قتل کر دے۔‘

سب لوگ کہیں، ’آمین!‘

25 ’اُس پر لعنت جو پیسے لے کر کسی بے قصور شخص کو قتل کرے۔‘

سب لوگ کہیں، ’آمین!‘

26 ’اُس پر لعنت جو اِس شریعت کی باتیں قائم نہ رکھے، نہ اِن پر عمل کرے۔‘

سب لوگ کہیں، ’آمین!‘

فرماں برداری کی برکتیں

28 رب تیرا خدا تجھے دنیا کی تمام قوموں پر سرفراز کرے گا۔ شرط یہ ہے کہ تُو اُس کی سنے اور احتیاط سے اُس کے اُن تمام احکام پر عمل کرے جو مَیں تجھے آج دے رہا ہوں۔ 2 رب اپنے خدا کا فرماں بردار رہ تو تجھے ہر طرح کی برکت حاصل ہو گی۔ 3 رب تجھے شہر اور دیہات میں برکت دے گا۔ 4 تیری اولاد پھلے پھولے گی، تیری اچھی خاصی فصلیں پکیں گی، تیرے گائے بَیلوں اور بھیڑ بکریوں کے بچے ترقی کریں گے۔ 5 تیرا ٹوکرا پھل سے بھرا رہے گا، اور آٹا گوندھنے کا تیرا برتن آٹے سے خالی نہیں ہو گا۔ 6 رب تجھے گھر میں آتے اور وہاں سے نکلتے وقت برکت دے گا۔

7 جب تیرے دشمن تجھ پر حملہ کریں گے تو وہ رب کی مدد سے شکست کھائیں گے۔ گو وہ مل کر تجھ پر حملہ کریں تو بھی تُو اُنہیں چاروں طرف منتشر کر دے گا۔

8 اللہ تیرے ہر کام میں برکت دے گا۔ اناج کی کثرت کے سبب سے تیرے گودام بھرے رہیں گے۔ رب تیرا خدا تجھے اُس ملک میں برکت دے گا جو وہ تجھے دینے والا ہے۔ 9 رب اپنی قسم کے مطابق تجھے اپنی مخصوص و مقدّس قوم بنائے گا اگر تُو اُس کے احکام پر عمل کرے اور اُس کی راہوں پر چلے۔ 10 پھر دنیا کی تمام قومیں تجھ سے خوف کھائیں گی، کیونکہ وہ دیکھیں گی کہ تُو رب کی قوم ہے اور اُس کے نام سے کہلاتا ہے۔

11 رب تجھے بہت اولاد دے گا، تیرے ریوڑ بڑھائے گا اور تجھے کثرت کی فصلیں دے گا۔ یوں وہ تجھے اُس ملک میں برکت دے گا جس کا وعدہ اُس نے قسم کھا کر تیرے باپ دادا سے کیا۔ 12 رب آسمان کے خزانوں کو کھول کر وقت پر تیری زمین پر بارش برسائے گا۔ وہ تیرے ہر کام میں برکت دے گا۔ تُو بہت سی قوموں کو اُدھار دے گا لیکن کسی کا بھی قرض دار نہیں ہو گا۔ 13 رب تجھے قوموں کی دُم نہیں بلکہ اُن کا سر بنائے گا۔ تُو ترقی کرتا جائے گا اور زوال کا شکار نہیں ہو گا۔ لیکن شرط یہ ہے کہ تُو رب اپنے خدا کے وہ احکام مان کر اُن پر عمل کرے جو مَیں تجھے آج دے رہا ہوں۔ 14 جو کچھ بھی مَیں نے تجھے کرنے کو کہا ہے اُس سے کسی طرح بھی ہٹ کر زندگی نہ گزارنا۔ نہ دیگر معبودوں کی پیروی کرنا، نہ اُن کی خدمت کرنا۔

نافرمانی کی لعنتیں

15 لیکن اگر تُو رب اپنے خدا کی نہ سنے اور اُس کے اُن تمام احکام پر عمل نہ کرے جو مَیں آج تجھے

دے رہا ہوں تو ہر طرح کی لعنت تجھ پر آئے گی۔ 16 شہر اور دیہات میں تجھ پر لعنت ہو گی۔ 17 تیرے ٹوکرے اور آٹا گوندھنے کے تیرے برتن پر لعنت ہو گی۔ 18 تیری اولاد پر، تیرے گائے بَیلوں اور بھیڑ بکریوں کے بچوں پر اور تیرے کھیتوں پر لعنت ہو گی۔ 19 گھر میں آتے اور وہاں سے نکلتے وقت تجھ پر لعنت ہو گی۔ 20 اگر تُو غلط کام کر کے رب کو چھوڑے تو جو کچھ بھی تُو کرے وہ تجھ پر لعنتیں، پریشانیاں اور مصیبتیں آنے دے گا۔ تب تیرا جلدی سے ستیاناس ہو گا، اور تُو ہلاک ہو جائے گا۔

21 رب تجھ میں وبائی بیماریاں پھیلائے گا جن کے سبب سے تجھ میں سے کوئی اُس ملک میں زندہ نہیں رہے گا جس پر تُو ابھی قبضہ کرنے والا ہے۔ 22 رب تجھے مہلک بیماریوں، بخار اور سوجن سے مارے گا۔ جھلسانے والی گرمی، کال، پَت روگ اور پھپھوندی تیری فصلیں ختم کرے گی۔ ایسی مصیبتوں کے باعث تُو تباہ ہو جائے گا۔ 23 تیرے اوپر آسمان پیتل جیسا سخت ہو گا جبکہ تیرے نیچے زمین لوہے کی مانند ہو گی۔ 24 بارش کی جگہ رب تیرے ملک پر گرد اور ریت برسائے گا جو آسمان سے تیرے ملک پر چھا کر تجھے برباد کر دے گی۔

25 جب تُو اپنے دشمنوں کا سامنا کرے تو رب تجھے شکست دلائے گا۔ گو تُو مل کر اُن کی طرف بڑھے گا تو بھی اُن سے بھاگ کر چاروں طرف منتشر ہو جائے گا۔ دنیا کے تمام ممالک میں لوگوں کے رونگٹے کھڑے ہو جائیں گے جب وہ تیری مصیبتیں دیکھیں گے۔ 26 پرندے اور جنگلی جانور تیری لاشوں کو کھا جائیں گے، اور اُنہیں بھگانے والا کوئی نہیں ہو گا۔ 27 رب تجھے اُن ہی پھوڑوں سے مارے گا جو مصریوں کو نکلے تھے۔ ایسے جِلدی امراض پھیلیں گے جن کا علاج نہیں ہے۔ 28 تُو پاگل پن کا شکار ہو جائے گا، رب تجھے اندھے پن اور ذہنی ابتری میں مبتلا کر دے گا۔ 29 دوپہر کے وقت بھی تُو اندھے کی طرح ٹٹول ٹٹول کر پھرے گا۔ جو کچھ بھی تُو کرے اُس میں ناکام رہے گا۔ روز بہ روز لوگ تجھے دباتے اور لُوٹتے رہیں گے، اور تجھے بچانے والا کوئی نہیں ہو گا۔

30 تیری منگنی کسی عورت سے ہو گی تو کوئی اَور آ کر اُس کی عصمت دری کرے گا۔ تُو اپنے لئے گھر بنائے گا لیکن اُس میں نہیں رہے گا۔ تُو اپنے لئے انگور کا باغ لگائے گا لیکن اُس کا پھل نہیں کھائے گا۔ 31 تیرے دیکھتے دیکھتے تیرا بَیل ذبح کیا جائے گا، لیکن تُو اُس کا گوشت نہیں کھائے گا۔ تیرا گدھا تجھ سے چھین لیا جائے گا اور واپس نہیں کیا جائے گا۔ تیری بھیڑ بکریاں دشمن کو دی جائیں گی، اور اُنہیں چھڑانے والا کوئی نہیں ہو گا۔ 32 تیرے بیٹے بیٹیوں کو کسی دوسری قوم کو دیا جائے گا، اور تُو کچھ نہیں کر سکے گا۔ روز بہ روز تُو اپنے بچوں کے انتظار میں اُفق کو تکتا رہے گا، لیکن دیکھتے دیکھتے تیری آنکھیں دُھندلا جائیں گی۔

33 ایک اجنبی قوم تیری زمین کی پیداوار اور تیری محنت و مشقت کی کمائی لے جائے گی۔ تجھے عمر بھر ظلم اور دباؤ برداشت کرنا پڑے گا۔

34 جو ہول ناک باتیں تیری آنکھیں دیکھیں گی اُن سے تُو پاگل ہو جائے گا۔ 35 رب تجھے تکلیف دہ اور لاعلاج پھوڑوں سے مارے گا جو تلوے سے لے کر چاندی تک پورے جسم پر پھیل کر تیرے گھٹنوں اور ٹانگوں کو متاثر کریں گے۔

36 رب تجھے اور تیرے مقرر کئے ہوئے بادشاہ کو ایک ایسے ملک میں لے جائے گا جس سے نہ تُو اور نہ

تیرے باپ دادا واقف تھے۔ وہاں تُو دیگر معبودوں یعنی لکڑی اور پتھر کے بُتوں کی خدمت کرے گا۔ 37 جس جس قوم میں رب تجھے ہانک دے گا وہاں تجھے دیکھ کر لوگوں کے رونگٹے کھڑے ہو جائیں گے اور وہ تیرا مذاق اُڑائیں گے۔ تُو اُن کے لئے عبرت انگیز مثال ہو گا۔

38 تُو اپنے کھیتوں میں بہت بیج بونے کے باوجود کم ہی فصل کاٹے گا، کیونکہ ٹڈے اُسے کھا جائیں گے۔ 39 تُو انگور کے باغ لگا کر اُن پر خوب محنت کرے گا لیکن نہ اُن کے انگور توڑے گا، نہ اُن کی مَے پیئے گا، کیونکہ کیڑے اُنہیں کھا جائیں گے۔ 40 گو تیرے پورے ملک میں زیتون کے درخت ہوں گے تو بھی تُو اُن کا تیل استعمال نہیں کر سکے گا، کیونکہ زیتون خراب ہو کر زمین پر گر جائیں گے۔

41 تیرے بیٹے بیٹیاں تو ہوں گے، لیکن تُو اُن سے محروم ہو جائے گا۔ کیونکہ اُنہیں گرفتار کر کے کسی اجنبی ملک میں لے جایا جائے گا۔ 42 ٹڈیوں کے غول تیرے ملک کے تمام درختوں اور فصلوں پر قبضہ کر لیں گے۔ 43 تیرے درمیان رہنے والا پردیسی تجھ سے بڑھ کر ترقی کرتا جائے گا جبکہ تجھ پر زوال آ جائے گا۔ 44 اُس کے پاس تجھے اُدھار دینے کے لئے پیسے ہوں گے جبکہ تیرے پاس اُسے اُدھار دینے کو کچھ نہیں ہو گا۔ آخر میں وہ سر اور تُو دُم ہو گا۔

45 یہ تمام لعنتیں تجھ پر آن پڑیں گی۔ جب تک تُو تباہ نہ ہو جائے وہ تیرا تعاقب کرتی رہیں گی، کیونکہ تُو نے رب اپنے خدا کی نہ سنی اور اُس کے احکام پر عمل نہ کیا۔ 46 یوں یہ ہمیشہ تک تیرے اور تیری اولاد کے لئے ایک معجزانہ اور عبرت انگیز الٰہی نشان رہیں گی۔

47 چونکہ تُو نے دلی خوشی سے اُس وقت رب اپنے خدا کی خدمت نہ کی جب تیرے پاس سب کچھ تھا 48 اِس لئے تُو اُن دشمنوں کی خدمت کرے گا جنہیں رب تیرے خلاف بھیجے گا۔ تُو بھوکا، پیاسا، ننگا اور ہر چیز کا حاجت مند ہو گا، اور رب تیری گردن پر لوہے کا جوا رکھ کر تجھے مکمل تباہی تک لے جائے گا۔

49 رب تیرے خلاف ایک قوم کھڑی کرے گا جو دُور سے بلکہ دنیا کی انتہا سے آ کر عقاب کی طرح تجھ پر جھپٹا مارے گی۔ وہ ایسی زبان بولے گی جس سے تُو واقف نہیں ہو گا۔ 50 وہ سخت قوم ہو گی جو نہ بزرگوں کا لحاظ کرے گی اور نہ بچوں پر رحم کرے گی۔ 51 وہ تیرے مویشی اور فصلیں کھا جائے گی اور تُو بھوکے مر جائے گا۔ تُو ہلاک ہو جائے گا، کیونکہ تیرے لئے کچھ نہیں بچے گا، نہ اناج، نہ مَے، نہ تیل، نہ گائے بَیلوں یا بھیڑ بکریوں کے بچے۔ 52 دشمن تیرے ملک کے تمام شہروں کا محاصرہ کرے گا۔ آخرکار جن اونچی اور مضبوط فصیلوں پر تُو اعتماد کرے گا وہ بھی سب گر پڑیں گی۔ دشمن اُس ملک کا کوئی بھی شہر نہیں چھوڑے گا جو رب تیرا خدا تجھے دینے والا ہے۔

53 جب دشمن تیرے شہروں کا محاصرہ کرے گا تو تُو اُن میں اِتنا شدید بھوکا ہو جائے گا کہ اپنے بچوں کو کھا لے گا جو رب تیرے خدا نے تجھے دیئے ہیں۔ 54-55 محاصرے کے دوران تم میں سے سب سے شریف اور شائستہ آدمی بھی اپنے بچے کو ذبح کر کے کھائے گا، کیونکہ اُس کے پاس کوئی اَور خوراک نہیں ہو گی۔ اُس کی حالت اِتنی بُری ہو گی کہ وہ اُسے اپنے سگے بھائی، بیوی یا باقی بچوں کے ساتھ تقسیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہو گا۔ 56-57 تم میں سے سب سے شریف اور شائستہ عورت بھی ایسا ہی کرے گی، اگرچہ پہلے وہ اِتنی

نازک تھی کہ فرش کو اپنے تلوے سے چھونے کی جرأت نہیں کرتی تھی۔ محاصرے کے دوران اُسے اِتنی شدید بھوک ہو گی کہ جب اُس کے بچہ پیدا ہو گا تو وہ چھپ چھپ کر اُسے کھائے گی۔ نہ صرف یہ بلکہ وہ پیدائش کے وقت بچے کے ساتھ خارج ہوئی آلائش بھی کھائے گی اور اُسے اپنے شوہر یا اپنے باقی بچوں میں بانٹنے کے لئے تیار نہیں ہو گی۔ اِتنی مصیبت تجھ پر محاصرے کے دوران آئے گی۔

58 غرض احتیاط سے شریعت کی اُن تمام باتوں کی پیروی کر جو اِس کتاب میں درج ہیں، اور رب اپنے خدا کے پُرجلال اور بارُعب نام کا خوف ماننا۔ 59 ورنہ وہ تجھ اور تیری اولاد میں سخت اور لاعلاج امراض اور ایسی دہشت ناک وبائیں پھیلائے گا جو روکی نہیں جا سکیں گی۔ 60 جن تمام وباؤں سے تُو مصر میں دہشت کھاتا تھا وہ اب تیرے درمیان پھیل کر تیرے ساتھ چمٹی رہیں گی۔ 61 نہ صرف شریعت کی اِس کتاب میں بیان کی ہوئی بیماریاں اور مصیبتیں تجھ پر آئیں گی بلکہ رب اَور بھی تجھ پر بھیجے گا، جب تک کہ تُو ہلاک نہ ہو جائے۔

62 اگر تُو رب اپنے خدا کی نہ سنے تو آخرکار تم میں سے بہت کم بچے رہیں گے، گو تم پہلے ستاروں جیسے بےشمار تھے۔ 63 جس طرح پہلے رب خوشی سے تمہیں کامیابی دیتا اور تمہاری تعداد بڑھاتا تھا اُسی طرح اب وہ تمہیں برباد اور تباہ کرنے میں خوشی محسوس کرے گا۔ تمہیں زبردستی اُس ملک سے نکالا جائے گا جس پر تُو اِس وقت داخل ہو کر قبضہ کرنے والا ہے۔ 64 تب رب تجھے دنیا کے ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک تمام قوموں میں منتشر کر دے گا۔ وہاں تُو دیگر معبودوں کی پوجا کرے گا، ایسے دیوتاؤں کی جن سے نہ تُو اور نہ تیرے باپ دادا واقف تھے۔

65 اُن ممالک میں بھی نہ تُو آرام و سکون پائے گا، نہ تیرے پاؤں جم جائیں گے۔ رب ہونے دے گا کہ تیرا دل تھرتھراتا رہے گا، تیری آنکھیں پریشانی کے باعث دُھندلا جائیں گی اور تیری جان سے اُمید کی ہر کرن جاتی رہے گی۔ 66 تیری جان ہر وقت خطرے میں ہو گی اور تُو دن رات دہشت کھاتے ہوئے مرنے کی توقع کرے گا۔ 67 صبح اُٹھ کر تُو کہے گا، ”کاش شام ہو!“ اور شام کے وقت، ”کاش صبح ہو!“ کیونکہ جو کچھ تُو دیکھے گا اُس سے تیرے دل کو دہشت گھیر لے گی۔

68 رب تجھے جہازوں میں بٹھا کر مصر واپس لے جائے گا اگرچہ مَیں نے کہا تھا کہ تُو اُسے دوبارہ کبھی نہیں دیکھے گا۔ وہاں پہنچ کر تم اپنے دشمنوں سے بات کر کے اپنے آپ کو غلام کے طور پر بیچنے کی کوشش کرو گے، لیکن کوئی بھی تمہیں خریدنا نہیں چاہے گا۔“

موآب میں رب کے ساتھ نیا عہد

29 جب اسرائیلی موآب میں تھے تو رب نے موسیٰ کو حکم دیا کہ اسرائیلیوں کے ساتھ ایک اَور عہد باندھے۔ یہ اُس عہد کے علاوہ تھا جو رب حورب یعنی سینا پر اُن کے ساتھ باندھ چکا تھا۔ 2 اِس سلسلے میں موسیٰ نے تمام اسرائیلیوں کو بُلا کر کہا، ”تم نے خود دیکھا کہ رب نے مصر کے بادشاہ فرعون، اُس کے ملازموں اور پورے ملک کے ساتھ کیا کچھ کیا۔ 3 تم نے اپنی آنکھوں سے وہ بڑی آزمائشیں، اِلٰہی نشان اور معجزے دیکھے جن کے ذریعے رب نے اپنی قدرت کا اظہار کیا۔

4 مگر افسوس، آج تک رب نے تمہیں نہ سمجھ دار دل عطا کیا، نہ آنکھیں جو دیکھ سکیں یا کان جو سن سکیں۔ 5 ریگستان میں مَیں نے 40 سال تک تمہاری راہنمائی کی۔ اِس دوران نہ تمہارے کپڑے پھٹے اور نہ تمہارے جوتے گھِسے۔ 6 نہ تمہارے پاس روٹی تھی، نہ مَے یا مَے جیسی کوئی اَور چیز۔ تو بھی رب نے تمہاری ضروریات پوری کیں تاکہ تم سیکھ لو کہ وہی رب تمہارا خدا ہے۔

7 پھر ہم یہاں آئے تو حسبون کا بادشاہ سیحون اور بسن کا بادشاہ عوج نکل کر ہم سے لڑنے آئے۔ لیکن ہم نے اُنہیں شکست دی۔ 8 اُن کے ملک پر قبضہ کر کے ہم نے اُسے روبن، جد اور منسّی کے آدھے قبیلے کو میراث میں دیا۔ 9 اب احتیاط سے اِس عہد کی تمام شرائط پوری کرو تاکہ تم ہر بات میں کامیاب ہو۔

10 اِس وقت تم سب رب اپنے خدا کے حضور کھڑے ہو، تمہارے قبیلوں کے سردار، تمہارے بزرگ، نگہبان، مرد، 11 عورتیں اور بچے۔ تیرے درمیان رہنے والے پردیسی بھی لکڑہاروں سے لے کر پانی بھرنے والوں تک تیرے ساتھ یہاں حاضر ہیں۔ 12 تُو اِس لئے یہاں جمع ہوا ہے کہ رب اپنے خدا کا وہ عہد تسلیم کرے جو وہ آج قسم کھا کر تیرے ساتھ باندھ رہا ہے۔ 13 اِس سے وہ آج اِس کی تصدیق کر رہا ہے کہ تُو اُس کی قوم اور وہ تیرا خدا ہے یعنی وہی بات جس کا وعدہ اُس نے تجھ سے اور تیرے باپ دادا ابراہیم، اسحاق اور یعقوب سے کیا تھا۔ 15-14 لیکن مَیں یہ عہد قسم کھا کر نہ صرف تمہارے ساتھ جو حاضر ہو باندھ رہا ہوں بلکہ تمہاری آنے والی نسلوں کے ساتھ بھی۔

بُت پرستی کی سزا

16 تم خود جانتے ہو کہ ہم مصر میں کس طرح زندگی گزارتے تھے۔ یہ بھی تمہیں یاد ہے کہ ہم کس طرح مختلف ممالک میں سے گزرتے ہوئے یہاں تک پہنچے۔ 17 تم نے اُن کے نفرت انگیز بُت دیکھے جو لکڑی، پتھر، چاندی اور سونے کے تھے۔ 18 دھیان دو کہ یہاں موجود کوئی بھی مرد، عورت، کنبہ یا قبیلہ رب اپنے خدا سے ہٹ کر دوسری قوموں کے دیوتاؤں کی پوجا نہ کرے۔ ایسا نہ ہو کہ تمہارے درمیان کوئی جڑ پھوٹ کر زہریلا اور کڑوا پھل لائے۔

19 تم سب نے وہ لعنتیں سنی ہیں جو رب نافرمانوں پر بھیجے گا۔ تو بھی ہو سکتا ہے کہ کوئی اپنے آپ کو رب کی برکت کا وارث سمجھ کر کہے، 'بے شک مَیں اپنی غلط راہوں سے ہٹنے کے لئے تیار نہیں ہوں، لیکن کوئی بات نہیں۔ مَیں محفوظ رہوں گا۔' خبردار، ایسی حرکت سے وہ نہ صرف اپنے اوپر بلکہ پورے ملک پر تباہی لائے گا۔[a] 20 رب کبھی بھی اُسے معاف کرنے پر آمادہ نہیں ہو گا بلکہ وہ اُسے اپنے غضب اور غیرت کا نشانہ بنائے گا۔ اِس کتاب میں درج تمام لعنتیں اُس پر آئیں گی، اور رب دنیا سے اُس کا نام و نشان مٹا دے گا۔ 21 وہ اُسے پوری جماعت سے الگ کر کے اُس پر عہد کی وہ تمام لعنتیں لائے گا جو شریعت کی اِس کتاب میں لکھی ہوئی ہیں۔

22 مستقبل میں تمہاری اولاد اور دُور دراز ممالک سے آنے والے مسافر اُن مصیبتوں اور امراض کا اثر دیکھیں گے جن سے رب نے ملک کو تباہ کیا ہو گا۔ 23 چاروں

---

[a] لفظی ترجمہ: سیراب زمین خشک زمین کے ساتھ تباہ ہو جائے گی۔

طرف زمین جھلسی ہوئی اور گندھک اور نمک سے ڈھکی ہوئی نظر آئے گی۔ بیج اُس میں بویا نہیں جائے گا، کیونکہ خود رَو پودوں تک کچھ نہیں اُگے گا۔ تمہارا ملک سدوم، عمورہ، ادمہ اور ضبوئیم کی مانند ہو گا جن کو رب نے اپنے غضب میں تباہ کیا۔ 24 تمام قومیں پوچھیں گی، 'رب نے اِس ملک کے ساتھ ایسا کیوں کیا؟ اُس کے سخت غضب کی کیا وجہ تھی؟' 25 اُنہیں جواب ملے گا، 'وجہ یہ ہے کہ اِس ملک کے باشندوں نے رب اپنے باپ دادا کے خدا کا عہد توڑ دیا جو اُس نے اُنہیں مصر سے نکالتے وقت اُن سے باندھا تھا۔ 26 اُنہوں نے جا کر دیگر معبودوں کی خدمت کی اور اُنہیں سجدہ کیا جن سے وہ پہلے واقف نہیں تھے اور جو رب نے اُنہیں نہیں دیئے تھے۔ 27 اِسی لئے اُس کا غضب اِس ملک پر نازل ہوا اور وہ اُس پر وہ تمام لعنتیں لایا جن کا ذکر اِس کتاب میں ہے۔ 28 وہ اِتنا غصے ہوا کہ اُس نے اُنہیں جڑ سے اُکھاڑ کر ایک اجنبی ملک میں پھینک دیا جہاں وہ آج تک آباد ہیں۔'

29 بہت کچھ پوشیدہ ہے، اور صرف رب ہمارا خدا اُس کا علم رکھتا ہے۔ لیکن اُس نے ہم پر اپنی شریعت کا انکشاف کر دیا ہے۔ لازم ہے کہ ہم اور ہماری اولاد اُس کے فرماں بردار رہیں۔

توبہ کے مثبت نتیجے

30 مَیں نے تجھے بتایا ہے کہ تیرے لئے کیا کچھ برکت کا اور کیا کچھ لعنت کا باعث ہے۔ جب رب تیرا خدا تجھے تیری غلط حرکتوں کے سبب سے مختلف قوموں میں منتشر کر دے گا تو تُو میری باتیں مان جائے گا۔ 2 تب تُو اور تیری اولاد رب اپنے خدا کے پاس واپس آئیں گے اور پورے دل و جان سے اُس کی سن کر اُن تمام احکام پر عمل کریں گے جو مَیں آج تجھے دے رہا ہوں۔ 3 پھر رب تیرا خدا تجھے بحال کرے گا اور تجھ پر رحم کر کے تجھے اُن تمام قوموں سے نکال کر جمع کرے گا جن میں اُس نے تجھے منتشر کر دیا تھا۔ 4 ہاں، رب تیرا خدا تجھے ہر جگہ سے جمع کر کے واپس لائے گا، چاہے تُو سب سے دُور ملک میں کیوں نہ پڑا ہو۔ 5 وہ تجھے تیرے باپ دادا کے ملک میں لائے گا، اور تُو اُس پر قبضہ کرے گا۔ پھر وہ تجھے تیرے باپ دادا سے زیادہ کامیابی بخشے گا، اور تیری تعداد زیادہ بڑھائے گا۔

6 ختنہ رب کی قوم کا ظاہری نشان ہے۔ لیکن اُس وقت رب تیرا خدا تیرے اور تیری اولاد کا باطنی ختنہ کرے گا تاکہ تُو اُسے پورے دل و جان سے پیار کرے اور جیتا رہے۔ 7 جو لعنتیں رب تیرا خدا تجھ پر لایا تھا اُنہیں وہ اب تیرے دشمنوں پر آنے دے گا، اُن پر جو تجھ سے نفرت رکھتے اور تجھے ایذا پہنچاتے ہیں۔ 8 کیونکہ تُو دوبارہ رب کی سنے گا اور اُس کے تمام احکام کی پیروی کرے گا جو مَیں تجھے آج دے رہا ہوں۔ 9 جو کچھ بھی تُو کرے گا اُس میں رب تجھے بڑی کامیابی بخشے گا، اور تجھے کثرت کی اولاد، مویشی اور فصلیں حاصل ہوں گی۔ کیونکہ جس طرح وہ تیرے باپ دادا کو کامیابی دینے میں خوشی محسوس کرتا تھا اُسی طرح وہ تجھے بھی کامیابی دینے میں خوشی محسوس کرے گا۔

10 شرط صرف یہ ہے کہ تُو رب اپنے خدا کی سنے، شریعت میں درج اُس کے احکام پر عمل کرے اور پورے دل و جان سے اُس کی طرف رجوع لائے۔

11 جو احکام مَیں آج تجھے دے رہا ہوں نہ وہ حد سے زیادہ مشکل ہیں، نہ تیری پہنچ سے باہر۔ 12 وہ

آسمان پر نہیں ہیں کہ تُو کہے، 'کون آسمان پر چڑھ کر ہمارے لئے یہ احکام نیچے لے آئے تاکہ ہم اُنہیں سن سکیں اور اُن پر عمل کر سکیں؟' 13 وہ سمندر کے پار بھی نہیں ہیں کہ تُو کہے، 'کون سمندر کو پار کر کے ہمارے لئے یہ احکام لائے گا تاکہ ہم اُنہیں سن سکیں اور اُن پر عمل کر سکیں؟' 14 کیونکہ یہ کلام تیرے نہایت قریب بلکہ تیرے منہ اور دل میں موجود ہے۔ چنانچہ اُس پر عمل کرنے میں کوئی بھی رُکاوٹ نہیں ہے۔

زندگی یا موت کا چناؤ

15 دیکھ، آج مَیں تجھے دو راستے پیش کرتا ہوں۔ ایک زندگی اور خوش حالی کی طرف لے جاتا ہے جبکہ دوسرا موت اور ہلاکت کی طرف۔ 16 آج مَیں تجھے حکم دیتا ہوں کہ رب اپنے خدا کو پیار کر، اُس کی راہوں پر چل اور اُس کے احکام کے تابع رہ۔ پھر تُو زندہ رہ کر ترقی کرے گا، اور رب تیرا خدا تجھے اُس ملک میں برکت دے گا جس میں تُو داخل ہونے والا ہے۔

17 لیکن اگر تیرا دل اِس راستے سے ہٹ کر نافرمانی کرے تو برکت کی توقع نہ کر۔ اگر تُو آزمائش میں پڑ کر دیگر معبودوں کو سجدہ اور اُن کی خدمت کرے 18 تو تم ضرور تباہ ہو جاؤ گے۔ آج مَیں اعلان کرتا ہوں کہ اِس صورت میں تم زیادہ دیر تک اُس ملک میں آباد نہیں رہو گے جس میں تُو دریائے یردن کو پار کر کے داخل ہو گا تاکہ اُس پر قبضہ کرے۔

19 آج آسمان اور زمین تمہارے خلاف میرے گواہ ہیں کہ مَیں نے تمہیں زندگی اور برکتوں کا راستہ اور موت اور لعنتوں کا راستہ پیش کیا ہے۔ اب زندگی کا راستہ اختیار کر تاکہ تُو اور تیری اولاد زندہ رہے۔ 20 رب اپنے خدا کو پیار کر، اُس کی سن اور اُس سے لپٹا رہ۔ کیونکہ وہی تیری زندگی ہے اور وہی کرے گا کہ تُو دیر تک اُس ملک میں جیتا رہے گا جس کا وعدہ اُس نے قسم کھا کر تیرے باپ دادا ابراہیم، اسحاق اور یعقوب سے کیا تھا۔"

یشوع کو موسیٰ کی جگہ مقرر کیا جاتا ہے

31 موسیٰ نے جا کر تمام اسرائیلیوں سے مزید کہا،

2 "اب مَیں 120 سال کا ہو چکا ہوں۔ میرا چلنا پھرنا مشکل ہو گیا ہے۔ اور ویسے بھی رب نے مجھے بتایا ہے، 'تُو دریائے یردن کو پار نہیں کرے گا۔' 3 رب تیرا خدا خود تیرے آگے آگے جا کر یردن کو پار کرے گا۔ وہی تیرے آگے آگے اِن قوموں کو تباہ کرے گا تاکہ تُو اُن کے ملک پر قبضہ کر سکے۔ دریا کو پار کرتے وقت یشوع تیرے آگے چلے گا جس طرح رب نے فرمایا ہے۔ 4 رب وہاں کے لوگوں کو بالکل اُسی طرح تباہ کرے گا جس طرح وہ اموریوں کو اُن کے بادشاہوں سیحون اور عوج سمیت تباہ کر چکا ہے۔ 5 رب تمہیں اُن پر غالب آنے دے گا۔ اُس وقت تمہیں اُن کے ساتھ ویسا سلوک کرنا ہے جیسا مَیں نے تمہیں بتایا ہے۔ 6 مضبوط اور دلیر ہو۔ اُن سے خوف نہ کھاؤ، کیونکہ رب تیرا خدا تیرے ساتھ چلتا ہے۔ وہ تجھے کبھی نہیں چھوڑے گا، تجھے کبھی ترک نہیں کرے گا۔"

7 اِس کے بعد موسیٰ نے تمام اسرائیلیوں کے سامنے یشوع کو بُلایا اور اُس سے کہا، "مضبوط اور دلیر ہو، کیونکہ تُو اِس قوم کو اُس ملک میں لے جائے گا جس کا وعدہ رب نے قسم کھا کر اُن کے باپ دادا سے کیا تھا۔ لازم ہے کہ تُو ہی اُسے تقسیم کر کے ہر قبیلے کو اُس کا

موروثی علاقہ دے۔ 8 رب خود تیرے آگے آگے چلتے ہوئے تیرے ساتھ ہو گا۔ وہ تجھے کبھی نہیں چھوڑے گا، تجھے کبھی نہیں ترک کرے گا۔ خوف نہ کھانا، نہ گھبرانا۔“

ہر سات سال کے بعد شریعت کی تلاوت

9 موسیٰ نے یہ پوری شریعت لکھ کر اسرائیل کے تمام بزرگوں اور لاوی کے قبیلے کے اُن اماموں کے سپرد کی جو سفر کرتے وقت عہد کا صندوق اُٹھا کر لے چلتے تھے۔ اُس نے اُن سے کہا، 11-10 ”ہر سات سال کے بعد اِس شریعت کی تلاوت کرنا، یعنی بحالی کے سال میں جب تمام قرض منسوخ کئے جاتے ہیں۔ تلاوت اُس وقت کرنا ہے جب اسرائیلی جھونپڑیوں کی عید کے لئے رب اپنے خدا کے سامنے اُس جگہ حاضر ہوں گے جو وہ مقدِس کے لئے چنے گا۔ 12 تمام لوگوں کو مردوں، عورتوں، بچوں اور پردیسیوں سمیت وہاں جمع کرنا تاکہ وہ سن کر سیکھیں، رب تمہارے خدا کا خوف مانیں اور احتیاط سے اِس شریعت کی باتوں پر عمل کریں۔ 13 لازم ہے کہ اُن کی اولاد جو اِس شریعت سے ناواقف ہے اِسے سنے اور سیکھے تاکہ عمر بھر اُس ملک میں رب تمہارے خدا کا خوف مانے جس پر تم دریائے یردن کو پار کر کے قبضہ کرو گے۔“

رب موسیٰ کو آخری ہدایات دیتا ہے

14 رب نے موسیٰ سے کہا، ”اب تیری موت قریب ہے۔ یشوع کو بُلا کر اُس کے ساتھ ملاقات کے خیمے میں حاضر ہو جا۔ وہاں مَیں اُسے اُس کی ذمہ داریاں سونپوں گا۔“

موسیٰ اور یشوع آ کر خیمے میں حاضر ہوئے 15 تو رب خیمے کے دروازے پر بادل کے ستون میں ظاہر ہوا۔ 16 اُس نے موسیٰ سے کہا، ”تُو جلد ہی مر کر اپنے باپ دادا سے جا ملے گا۔ لیکن یہ قوم ملک میں داخل ہونے پر زنا کر کے اُس کے اجنبی دیوتاؤں کی پیروی کرنے لگ جائے گی۔ وہ مجھے ترک کر کے وہ عہد توڑ دے گی جو مَیں نے اُن کے ساتھ باندھا ہے۔ 17 پھر میرا غضب اُن پر بھڑکے گا۔ مَیں اُنہیں چھوڑ کر اپنا چہرہ اُن سے چھپا لوں گا۔ تب اُنہیں کچا چبا لیا جائے گا اور بہت ساری ہیبت ناک مصیبتیں اُن پر آئیں گی۔ اُس وقت وہ کہیں گے، ’کیا یہ مصیبتیں اِس وجہ سے ہم پر نہیں آئیں کہ رب ہمارے ساتھ نہیں ہے؟‘ 18 اور ایسا ہی ہو گا۔ مَیں ضرور اپنا چہرہ اُن سے چھپائے رکھوں گا، کیونکہ دیگر معبودوں کے پیچھے چلنے سے اُنہوں نے ایک نہایت شریر قدم اُٹھایا ہو گا۔

19 اب ذیل کا گیت لکھ کر اسرائیلیوں کو یوں سکھاؤ کہ وہ زبانی یاد رہے اور میرے لئے اُن کے خلاف گواہی دیا کرے۔ 20 کیونکہ مَیں اُنہیں اُس ملک میں لے جا رہا ہوں جس کا وعدہ مَیں نے قسم کھا کر اُن کے باپ دادا سے کیا تھا، اُس ملک میں جس میں دودھ اور شہد کی کثرت ہے۔ وہاں اِتنی خوراک ہو گی کہ اُن کی بھوک جاتی رہے گی اور وہ موٹے ہو جائیں گے۔ لیکن پھر وہ دیگر معبودوں کے پیچھے لگ جائیں گے اور اُن کی خدمت کریں گے۔ وہ مجھے رد کریں گے اور میرا عہد توڑیں گے۔ 21 نتیجے میں اُن پر بہت ساری ہیبت ناک مصیبتیں آئیں گی۔ پھر یہ گیت جو اُن کی اولاد کو یاد رہے گا اُن کے خلاف گواہی دے گا۔ کیونکہ گو مَیں اُنہیں اُس ملک میں لے جا رہا ہوں جس کا وعدہ

مَیں نے قسم کھا کر اُن سے کیا تھا تو بھی مَیں جانتا ہوں کہ وہ اب تک کس طرح کی سوچ رکھتے ہیں۔“

22 موسیٰ نے اُسی دن یہ گیت لکھ کر اسرائیلیوں کو سکھایا۔

23 پھر رب نے یشوع بن نون سے کہا، ”مضبوط اور دلیر ہو، کیونکہ تُو اسرائیلیوں کو اُس ملک میں لے جائے گا جس کا وعدہ مَیں نے قسم کھا کر اُن سے کیا تھا۔ مَیں خود تیرے ساتھ ہوں گا۔“

24 جب موسیٰ نے پوری شریعت کو کتاب میں لکھ لیا 25 تو وہ اُن لاویوں سے مخاطب ہوا جو سفر کرتے وقت عہد کا صندوق اُٹھا کر لے جاتے تھے۔ 26 ”شریعت کی یہ کتاب لے کر رب اپنے خدا کے عہد کے صندوق کے پاس رکھنا۔ وہاں وہ پڑی رہے اور تیرے خلاف گواہی دیتی رہے۔ 27 کیونکہ مَیں خوب جانتا ہوں کہ تُو کتنا سرکش اور ہٹ دھرم ہے۔ میری موجودگی میں بھی تم نے کتنی دفعہ رب سے سرکشی کی۔ تو پھر میرے مرنے کے بعد تم کیا کچھ نہیں کرو گے! 28 اب میرے سامنے اپنے قبیلوں کے تمام بزرگوں اور نگہبانوں کو جمع کرو تاکہ وہ خود میری یہ باتیں سنیں اور آسمان اور زمین اُن کے خلاف گواہ ہوں۔ 29 کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ میری موت کے بعد تم ضرور بگڑ جاؤ گے اور اُس راستے سے ہٹ جاؤ گے جس پر چلنے کی مَیں نے تمہیں تاکید کی ہے۔ آخرکار تم پر مصیبت آئے گی، کیونکہ تم وہ کچھ کرو گے جو رب کو بُرا لگتا ہے، تم اپنے ہاتھوں کے کام سے اُسے غصہ دلاؤ گے۔“

30 پھر موسیٰ نے اسرائیل کی تمام جماعت کے سامنے یہ گیت شروع سے لے کر آخر تک پیش کیا،

موسیٰ کا گیت

32 اے آسمان، میری بات پر غور کر! اے زمین، میرا گیت سن!

2 میری تعلیم بوندا باندی جیسی ہو، میری بات شبنم کی طرح زمین پر پڑ جائے۔ وہ بارش کی مانند ہو جو ہریالی پر برستی ہے۔

3 مَیں رب کا نام پکاروں گا۔ ہمارے خدا کی عظمت کی تمجید کرو!

4 وہ چٹان ہے، اور اُس کا کام کامل ہے۔ اُس کی تمام راہیں راست ہیں۔ وہ وفادار خدا ہے جس میں فریب نہیں ہے بلکہ جو عادل اور دیانت دار ہے۔

5 ایک ٹیڑھی اور کج رَو نسل نے اُس کا گناہ کیا۔ وہ اُس کے فرزند نہیں بلکہ داغ ثابت ہوئے ہیں۔

6 اے میری احمق اور بےسمجھ قوم، کیا تمہارا رب سے ایسا رویہ ٹھیک ہے؟ وہ تو تمہارا باپ اور خالق ہے، جس نے تمہیں بنایا اور قائم کیا۔

7 قدیم زمانے کو یاد کرنا، ماضی کی نسلوں پر توجہ دینا۔ اپنے باپ سے پوچھنا تو وہ تجھے بتا دے گا، اپنے بزرگوں سے پتا کرنا تو وہ تجھے اطلاع دیں گے۔

8 جب اللہ تعالیٰ نے ہر قوم کو اُس کا اپنا اپنا موروثی علاقہ دے کر تمام انسانوں کو مختلف گروہوں میں الگ کر دیا تو اُس نے قوموں کی سرحدیں اسرائیلیوں کی تعداد کے مطابق مقرر کیں۔

9 کیونکہ رب کا حصہ اُس کی قوم ہے، یعقوب کو اُس نے میراث میں پایا ہے۔

10 یہ قوم اُسے ریگستان میں مل گئی، ویران و سنسان

بیابان میں جہاں چاروں طرف ہول ناک آوازیں گونجتی تھیں۔ اُس نے اُسے گھیر کر اُس کی دیکھ بھال کی، اُسے اپنی آنکھ کی پُتلی کی طرح بچائے رکھا۔

11 جب عقاب اپنے بچوں کو اُڑنا سکھاتا ہے تو وہ اُنہیں گھونسلے سے نکال کر اُن کے ساتھ اُڑتا ہے۔ اگر وہ گر بھی جائیں تو وہ حاضر ہے اور اُن کے نیچے اپنے پَروں کو پھیلا کر اُنہیں زمین سے ٹکرا جانے سے بچاتا ہے۔ رب کا اسرائیل کے ساتھ یہی سلوک تھا۔

12 رب نے اکیلے ہی اُس کی راہنمائی کی۔ کسی اجنبی معبود نے شرکت نہ کی۔

13 اُس نے اُسے رتھ پر سوار کر کے ملک کی بلندیوں پر سے گزرنے دیا اور اُسے کھیت کا پھل کھلا کر اُسے چٹان سے شہد اور سخت پتھر سے زیتون کا تیل مہیا کیا۔[a]

14 اُس نے اُسے گائے کی لسی اور بھیڑ بکری کا دودھ چیدہ بھیڑ کے بچوں سمیت کھلایا اور اُسے بسن کے موٹے تازے مینڈھے، بکرے اور بہترین اناج عطا کیا۔ اُس وقت تُو اعلیٰ انگور کی عمدہ مَے سے لطف اندوز ہوا۔

15 لیکن جب یسورون[b] موٹا ہو گیا تو وہ دولتّیاں جھاڑنے لگا۔ جب وہ حلق تک بھر کر تنومند اور فربہ ہوا تو اُس نے اپنے خدا اور خالق کو رد کیا، اُس نے اپنی نجات کی چٹان کو حقیر جانا۔

16 اپنے اجنبی معبودوں سے اُنہوں نے اُس کی غیرت کو جوش دلایا، اپنے گھنونے بُتوں سے اُسے غصہ دلایا۔

17 اُنہوں نے بدروحوں کو قربانیاں پیش کیں جو خدا نہیں ہیں، ایسے معبودوں کو جن سے نہ وہ اور نہ اُن کے باپ دادا واقف تھے، کیونکہ وہ تھوڑی دیر پہلے وجود میں آئے تھے۔

18 تُو وہ چٹان بھول گیا جس نے تجھے پیدا کیا، وہی خدا جس نے تجھے جنم دیا۔

19 رب نے یہ دیکھ کر اُنہیں رد کیا، کیونکہ وہ اپنے بیٹے بیٹیوں سے ناراض تھا۔

20 اُس نے کہا، ”مَیں اپنا چہرہ اُن سے چھپا لوں گا۔ پھر پتا لگے گا کہ میرے بغیر اُن کا کیا انجام ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ سراسر بگڑ گئے ہیں، اُن میں وفاداری پائی نہیں جاتی۔

21 اُنہوں نے اُس کی پرستش سے جو خدا نہیں ہے میری غیرت کو جوش دلایا، اپنے بے کار بُتوں سے مجھے غصہ دلایا ہے۔ چنانچہ مَیں خود ہی اُنہیں غیرت دلاؤں گا، ایک ایسی قوم کے ذریعے جو حقیقت میں قوم نہیں ہے۔ ایک نادان قوم کے ذریعے مَیں اُنہیں غصہ دلاؤں گا۔

22 کیونکہ میرے غصے سے آگ بھڑک اُٹھی ہے جو پاتال کی تہہ تک پہنچے گی اور زمین اور اُس کی پیداوار ہڑپ کر کے پہاڑوں کی بنیادوں کو جلا دے گی۔

23 مَیں اُن پر مصیبت پر مصیبت آنے دوں گا اور اپنے تمام تیر اُن پر چلاؤں گا۔

24 بھوک کے مارے اُن کی طاقت جاتی رہے گی، اور وہ بخار اور وبائی امراض کا لقمہ بنیں گے۔ مَیں اُن کے خلاف پھاڑنے والے جانور اور زہریلے

[a] لفظی ترجمہ: چوسنے دیا۔

[b] یعنی اسرائیل۔

سانپ بھیج دوں گا۔

25 باہر تلوار اُنہیں بےاولاد کر دے گی، اور گھر میں دہشت پھیل جائے گی۔ شیرخوار بچے، نوجوان لڑکے لڑکیاں اور بزرگ سب اُس کی گرفت میں آ جائیں گے۔

26 مجھے کہنا چاہئے تھا کہ مَیں اُنہیں چکنا چُور کر کے انسانوں میں سے اُن کا نام و نشان مٹا دوں گا۔
27 لیکن اندیشہ تھا کہ دشمن غلط مطلب نکال کر کہے، 'ہم خود اُن پر غالب آئے، اِس میں رب کا ہاتھ نہیں ہے'۔"
28 کیونکہ یہ قوم بے سمجھ اور حکمت سے خالی ہے۔
29 کاش وہ دانش مند ہو کر یہ بات سمجھیں! کاش وہ جان لیں کہ اُن کا کیا انجام ہے۔
30 کیونکہ دشمن کا ایک آدمی کس طرح ہزار اسرائیلیوں کا تعاقب کر سکتا ہے؟ اُس کے دو مرد کس طرح دس ہزار اسرائیلیوں کو بھگا سکتے ہیں؟ وجہ صرف یہ ہے کہ اُن کی چٹان نے اُنہیں دشمن کے ہاتھ بیچ دیا۔ رب نے خود اُنہیں دشمن کے قبضے میں کر دیا۔
31 ہمارے دشمن خود مانتے ہیں کہ اسرائیل کی چٹان ہماری چٹان جیسی نہیں ہے۔
32 اُن کی بیل تو سدوم کی بیل اور عمورہ کے باغ سے ہے، اُن کے انگور زہریلے اور اُن کے گچھے کڑوے ہیں۔
33 اُن کی مَے سانپوں کا مہلک زہر ہے۔

34 رب فرماتا ہے، "کیا مَیں نے اِن باتوں پر مُہر لگا کر اُنہیں اپنے خزانے میں محفوظ نہیں رکھا؟
35 انتقام لینا میرا ہی کام ہے، مَیں ہی بدلہ لوں گا۔ ایک وقت آئے گا کہ اُن کا پاؤں پھسلے گا۔ کیونکہ اُن کی تباہی کا دن قریب ہے، اُن کا انجام جلد ہی آنے والا ہے۔"

36 یقیناً رب اپنی قوم کا انصاف کرے گا۔ وہ اپنے خادموں پر ترس کھائے گا جب دیکھے گا کہ اُن کی طاقت جاتی رہی ہے اور کوئی نہیں بچا۔
37 اُس وقت وہ پوچھے گا، "اب اُن کے دیوتا کہاں ہیں، وہ چٹان جس کی پناہ اُنہوں نے لی؟
38 وہ دیوتا کہاں ہیں جنہوں نے اُن کے بہترین جانور کھائے اور اُن کی مَے کی نذریں پی لیں۔ وہ تمہاری مدد کے لئے اُٹھیں اور تمہیں پناہ دیں۔
39 اب جان لو کہ مَیں اور صرف مَیں خدا ہوں۔ میرے سوا کوئی اَور خدا نہیں ہے۔ مَیں ہی ہلاک کرتا اور مَیں ہی زندہ کر دیتا ہوں۔ مَیں ہی زخمی کرتا اور مَیں ہی شفا دیتا ہوں۔ کوئی میرے ہاتھ سے نہیں بچا سکتا۔

40 مَیں اپنا ہاتھ آسمان کی طرف اُٹھا کر اعلان کرتا ہوں کہ میری ابدی حیات کی قسم،
41 جب مَیں اپنی چمکتی ہوئی تلوار کو تیز کر کے عدالت کے لئے پکڑ لوں گا تو اپنے مخالفوں سے انتقام اور اپنے نفرت کرنے والوں سے بدلہ لوں گا۔
42 میرے تیر خون پی پی کر نشے میں دُھت ہو جائیں گے، میری تلوار مقتولوں اور قیدیوں کے خون اور دشمن کے سرداروں کے سروں سے سیر ہو جائے گی۔"

43 اے دیگر قومو، اُس کی اُمّت کے ساتھ خوشی

مناؤ! کیونکہ وہ اپنے خادموں کے خون کا انتقام لے گا۔ وہ اپنے مخالفوں سے بدلہ لے کر اپنے ملک اور قوم کا کفارہ دے گا۔

44 موسیٰ اور یشوع بن نون نے آ کر اسرائیلیوں کو یہ پورا گیت سنایا۔ 46-45 پھر موسیٰ نے اُن سے کہا، ”آج مَیں نے تمہیں اِن تمام باتوں سے آگاہ کیا ہے۔ لازم ہے کہ وہ تمہارے دلوں میں بیٹھ جائیں۔ اپنی اولاد کو بھی حکم دو کہ احتیاط سے اِس شریعت کی تمام باتوں پر عمل کرے۔ 47 یہ خالی باتیں نہیں بلکہ تمہاری زندگی کا سرچشمہ ہیں۔ اِن کے مطابق چلنے کے باعث تم دیر تک اُس ملک میں جیتے رہو گے جس پر تم دریائے یردن کو پار کر کے قبضہ کرنے والے ہو۔“

موسیٰ کا نبو پہاڑ پر انتقال

48 اُسی دن رب نے موسیٰ سے کہا، 49 ”پہاڑی سلسلے عباریم کے پہاڑ نبو پر چڑھ جا جو یریحو کے سامنے لیکن یردن کے مشرقی کنارے پر یعنی موآب کے ملک میں ہے۔ وہاں سے کنعان پر نظر ڈال، اُس ملک پر جو مَیں اسرائیلیوں کو دے رہا ہوں۔ 50 اِس کے بعد تُو وہاں مر کر اپنے باپ دادا سے جا ملے گا، بالکل اُسی طرح جس طرح تیرا بھائی ہارون ہور پہاڑ پر مر کر اپنے باپ دادا سے جا ملا ہے۔ 51 کیونکہ تم دونوں اسرائیلیوں کے رُوبرُو بےوفا ہوئے۔ جب تم دشتِ صین میں قادس کے قریب تھے اور مریبہ کے چشمے پر اسرائیلیوں کے سامنے کھڑے تھے تو تم نے میری قدوسیت قائم نہ رکھی۔ 52 اِس سبب سے تُو وہ ملک صرف دُور سے دیکھے گا جو مَیں اسرائیلیوں کو دے رہا ہوں۔ تُو خود اُس میں داخل نہیں ہو گا۔“

موسیٰ قبیلوں کو برکت دیتا ہے

33 مرنے سے پیشتر مردِ خدا موسیٰ نے اسرائیلیوں کو برکت دے کر 2 کہا،

”رب سینا سے آیا، سعیر[a] سے اُس کا نور اُن پر طلوع ہوا۔ وہ کوہِ فاران سے روشنی پھیلا کر رِبوبت قادس سے آیا، وہ اپنے جنوبی علاقے سے روانہ ہو کر اُن کی خاطر پہاڑی ڈھلانوں کے پاس آیا۔

3 یقیناً وہ قوموں سے محبت کرتا ہے، تمام مقدّسین تیرے ہاتھ میں ہیں۔ وہ تیرے پاؤں کے سامنے جھک کر تجھ سے ہدایت پاتے ہیں۔

4 موسیٰ نے ہمیں شریعت دی یعنی وہ چیز جو یعقوب کی جماعت کی موروثی ملکیت ہے۔

5 اسرائیل کے راہنما اپنے قبیلوں سمیت جمع ہوئے تو رب یسورون[b] کا بادشاہ بن گیا۔

6 روبن کی برکت:

روبن مر نہ جائے بلکہ جیتا رہے۔ وہ تعداد میں بڑھ جائے۔

7 یہوداہ کی برکت:

اے رب، یہوداہ کی پکار سن کر اُسے دوبارہ اُس کی قوم میں شامل کر۔ اُس کے ہاتھ اُس کے لئے لڑیں۔ مخالفوں کا سامنا کرتے وقت اُس کی مدد کر۔

---

[a] ادوم۔

[b] اسرائیل۔

8 لاوی کی برکت:

تیری مرضی معلوم کرنے کے قرعے بنام اُوریم اور تمّیم تیرے وفادار خادم لاوی کے پاس ہوتے ہیں۔ تُو نے اُسے مسّہ میں آزمایا اور مریبہ میں اُس سے لڑا۔ 9 اُس نے تیرا کلام سنبھال کر تیرا عہد قائم رکھا، یہاں تک کہ اُس نے نہ اپنے ماں باپ کا، نہ اپنے سگے بھائیوں یا بچوں کا لحاظ کیا۔

10 وہ یعقوب کو تیری ہدایات اور اسرائیل کو تیری شریعت سکھا کر تیرے سامنے بخور اور تیری قربان گاہ پر بھسم ہونے والی قربانیاں چڑھاتا ہے۔

11 اے رب، اُس کی طاقت کو بڑھا کر اُس کے ہاتھوں کا کام پسند کر۔ اُس کے مخالفوں کی کمر توڑ اور اُس سے نفرت رکھنے والوں کو ایسا مار کہ آئندہ کبھی نہ اُٹھیں۔

12 بن یمین کی برکت:

بن یمین رب کو پیارا ہے۔ وہ سلامتی سے اُس کے پاس رہتا ہے، کیونکہ رب دن رات اُسے پناہ دیتا ہے۔ بن یمین اُس کی پہاڑی ڈھلانوں کے درمیان محفوظ رہتا ہے۔

13 یوسف کی برکت:

رب اُس کی زمین کو برکت دے۔ آسمان سے قیمتی اوس ٹپکے اور زمین کے نیچے سے چشمے پھوٹ نکلیں۔

14 یوسف کو سورج کی بہترین پیداوار اور ہر مہینے کا لذیذ ترین پھل حاصل ہو۔

15 اُسے قدیم پہاڑوں اور ابدی وادیوں کی بہترین چیزوں سے نوازا جائے۔

16 زمین کے تمام ذخیرے اُس کے لئے کھل جائیں۔ وہ اُس کو پسند ہو جو جلتی ہوئی جھاڑی میں سکونت کرتا تھا۔ یہ تمام برکتیں یوسف کے سر پر ٹھہریں، اُس کے سر پر جو اپنے بھائیوں میں شہزادہ ہے۔

17 یوسف سانڈ کے پہلوٹھے جیسا عظیم ہے، اور اُس کے سینگ جنگلی بَیل کے سینگ ہیں جن سے وہ دنیا کی انتہا تک سب قوموں کو مارے گا۔ افرائیم کے بے شمار افراد ایسے ہی ہیں، منسّی کے ہزاروں افراد ایسے ہی ہیں۔

18 زبولون اور اِشکار کی برکت:

اے زبولون، گھر سے نکلتے وقت خوشی منا۔ اے اِشکار، اپنے خیموں میں رہتے ہوئے خوش ہو۔

19 وہ دیگر قوموں کو اپنے پہاڑ پر آنے کی دعوت دیں گے اور وہاں راستی کی قربانیاں پیش کریں گے۔ وہ سمندر کی کثرت اور سمندر کی ریت میں چھپے ہوئے خزانوں کو جذب کر لیں گے۔

20 جد کی برکت:

مبارک ہے وہ جو جد کا علاقہ وسیع کر دے۔ جد شیر ببر کی طرح دبک کر کسی کا بازو یا سر پھاڑ ڈالنے کے لئے تیار رہتا ہے۔

21 اُس نے اپنے لئے سب سے اچھی زمین چن لی، راہنما کا حصہ اُسی کے لئے محفوظ رکھا گیا۔ جب قوم کے راہنما جمع ہوئے تو اُس نے رب کی راست مرضی پوری کی اور اسرائیل کے بارے میں اُس کے فیصلے عمل میں لایا۔

22 دان کی برکت:
دان شیر ببر کا بچہ ہے جو بسن سے نکل کر چھلانگ لگاتا ہے۔

23 نفتالی کی برکت:
نفتالی رب کی منظوری سے سیر ہے، اُسے اُس کی پوری برکت حاصل ہے۔ وہ گلیل کی جھیل اور اُس کے جنوب کا علاقہ میراث میں پائے گا۔

24 آشر کی برکت:
آشر بیٹوں میں سب سے مبارک ہے۔ وہ اپنے بھائیوں کو پسند ہو۔ اُس کے پاس زیتون کا اِتنا تیل ہو کہ وہ اپنے پاؤں اُس میں ڈبو سکے۔
25 تیرے شہروں کے دروازوں کے کُنڈے لوہے اور پیتل کے ہوں، تیری طاقت عمر بھر قائم رہے۔

26 یسورون[a] کے خدا کی مانند کوئی نہیں ہے، جو آسمان پر سوار ہو کر، ہاں اپنے جلال میں بادلوں پر بیٹھ کر تیری مدد کرنے کے لئے آتا ہے۔
27 ازلی خدا تیری پناہ گاہ ہے، وہ اپنے ازلی بازو تیرے نیچے پھیلائے رکھتا ہے۔ وہ دُشمن کو تیرے سامنے سے بھگا کر اُسے ہلاک کرنے کو کہتا ہے۔
28 چنانچہ اسرائیل سلامتی سے زندگی گزارے گا، یعقوب کا چشمہ الگ اور محفوظ رہے گا۔ اُس کی زمین اناج اور انگور کی کثرت پیدا کرے گی، اور اُس کے اوپر آسمان زمین پر اوس پڑنے دے گا۔
29 اے اسرائیل، تُو کتنا مبارک ہے۔ کون تیری مانند ہے، جسے رب نے بچایا ہے۔ وہ تیری مدد کی ڈھال اور تیری شان کی تلوار ہے۔ تیرے دُشمن شکست کھا کر تیری خوشامد کریں گے، اور تُو اُن کی کمریں پاؤں تلے کچلے گا۔“

موسیٰ کی وفات

34 یہ برکت دے کر موسیٰ موآب کا میدانی علاقہ چھوڑ کر یریحو کے مقابل نبو پہاڑ پر چڑھ گیا۔ نبو پِسگہ کے پہاڑی سلسلے کی ایک چوٹی تھا۔ وہاں سے رب نے اُسے وہ پورا ملک دکھایا جو وہ اسرائیل کو دینے والا تھا یعنی جِلعاد کے علاقے سے لے کر دان کے علاقے تک، 2 نفتالی کا پورا علاقہ، افرائیم اور منسّی کا علاقہ، یہوداہ کا علاقہ بحیرۂ روم تک، 3 جنوب میں دشتِ نجب اور کھجور کے شہر یریحو کی وادی سے لے کر ضُغر تک۔ 4 رب نے اُس سے کہا، ”یہ وہ ملک ہے جس کا وعدہ مَیں نے قسم کھا کر ابراہیم، اسحاق اور یعقوب سے کیا۔ مَیں نے اُن سے کہا تھا کہ اُن کی اولاد کو یہ ملک ملے گا۔ تُو اُس میں داخل نہیں ہو گا، لیکن مَیں تجھے یہاں لے آیا ہوں تاکہ تُو اُسے اپنی آنکھوں سے دیکھ سکے۔“
5 اِس کے بعد رب کا خادم موسیٰ وہیں موآب کے ملک میں فوت ہوا، بالکل اُسی طرح جس طرح رب نے کہا تھا۔ 6 رب نے اُسے بیت فغور کی کسی وادی میں دفن کیا، لیکن آج تک کسی کو بھی معلوم نہیں کہ اُس کی قبر کہاں ہے۔
7 اپنی وفات کے وقت موسیٰ 120 سال کا تھا۔ آخر تک نہ اُس کی آنکھیں دُھندلائیں، نہ اُس کی طاقت کم

---
[a] اسرائیل۔

ہوئی۔ 8 اسرائیلیوں نے موآب کے میدانی علاقے میں 30 دن تک اُس کا ماتم کیا۔

9 پھر یشوع بن نون موسیٰ کی جگہ کھڑا ہوا۔ وہ حکمت کی روح سے معمور تھا، کیونکہ موسیٰ نے اپنے ہاتھ اُس پر رکھ دیئے تھے۔ اسرائیلیوں نے اُس کی سنی اور وہ کچھ کیا جو رب نے اُنہیں موسیٰ کی معرفت بتایا تھا۔

10 اِس کے بعد اسرائیل میں موسیٰ جیسا نبی کبھی نہ اُٹھا جس سے رب رُوبرُو بات کرتا تھا۔ 11 کسی اَور نبی نے ایسے الٰہی نشان اور معجزے نہیں کئے جیسے موسیٰ نے فرعون بادشاہ، اُس کے ملازموں اور پورے ملک کے سامنے کئے جب رب نے اُسے مصر بھیجا۔ 12 کسی اَور نبی نے اِس قسم کا بڑا اختیار نہ دکھایا، نہ ایسے عظیم اور ہیبت ناک کام کئے جیسے موسیٰ نے اسرائیلیوں کے سامنے کئے۔

تاریخی صحائف

اصل عبرانی اور آرامی متن سے نیا اُردو ترجمہ

یشوع

رب یشوع کو راہنمائی کی ذمہ داری سونپتا ہے

1 رب کے خادم موسیٰ کی موت کے بعد رب موسیٰ کے مددگار یشوع بن نون سے ہم کلام ہوا۔ اُس نے کہا، 2 ”میرا خادم موسیٰ فوت ہو گیا ہے۔ اب اُٹھ، اِس پوری قوم کے ساتھ دریائے یردن کو پار کر کے اُس ملک میں داخل ہو جا جو مَیں اسرائیلیوں کو دینے کو ہوں۔ 3 جس زمین پر بھی تُو اپنا پاؤں رکھے گا اُسے مَیں موسیٰ کے ساتھ کئے گئے وعدے کے مطابق تجھے دوں گا۔ 4 تمہارے ملک کی سرحدیں یہ ہوں گی: جنوب میں نجب کا ریگستان، شمال میں لبنان، مشرق میں دریائے فرات اور مغرب میں بحیرۂ روم۔ حِتّی قوم کا پورا علاقہ اِس میں شامل ہو گا۔ 5 تیرے جیتے جی کوئی تیرا سامنا نہیں کر سکے گا۔ جس طرح مَیں موسیٰ کے ساتھ تھا، اُسی طرح تیرے ساتھ بھی ہوں گا۔ مَیں تجھے کبھی نہیں چھوڑوں گا، نہ تجھے ترک کروں گا۔

6 مضبوط اور دلیر ہو، کیونکہ تُو ہی اِس قوم کو میراث میں وہ ملک دے گا جس کا مَیں نے اُن کے باپ دادا سے قسم کھا کر وعدہ کیا تھا۔ 7 لیکن خبردار، مضبوط اور بہت دلیر ہو۔ احتیاط سے اُس پوری شریعت پر عمل کر جو میرے خادم موسیٰ نے تجھے دی ہے۔ اُس سے نہ دائیں اور نہ بائیں طرف ہٹنا۔ پھر جہاں کہیں بھی تُو جائے کامیاب ہو گا۔ 8 جو باتیں اِس شریعت کی کتاب میں لکھی ہیں وہ تیرے منہ سے نہ ہٹیں۔ دن رات اُن پر غور کرتا رہ تاکہ تُو احتیاط سے اِس کی ہر بات پر عمل کر سکے۔ پھر تُو ہر کام میں کامیاب اور خوش حال ہو گا۔

9 مَیں پھر کہتا ہوں کہ مضبوط اور دلیر ہو۔ نہ گھبرا اور نہ حوصلہ ہار، کیونکہ جہاں بھی تُو جائے گا وہاں رب تیرا خدا تیرے ساتھ رہے گا۔“

ملک میں داخل ہونے کی تیاریاں

10 پھر یشوع قوم کے نگہبانوں سے مخاطب ہوا، 11 ”خیمہ گاہ میں ہر جگہ جا کر لوگوں کو اطلاع دیں کہ سفر کے لئے کھانے کا بندوبست کر لیں۔ کیونکہ تین دن کے بعد آپ دریائے یردن کو پار کر کے اُس ملک پر قبضہ کریں گے جو رب آپ کا خدا آپ کو ورثے میں دے رہا ہے۔“

12 پھر یشوع روبن، جد اور منسّی کے آدھے قبیلے

سے مخاطب ہوا، 13 ”یہ بات یاد رکھیں جو رب کے خادم موسیٰ نے آپ سے کہی تھی، 'رب تمہارا خدا تم کو دریائے یردن کے مشرقی کنارے پر کا یہ علاقہ دیتا ہے تاکہ تم یہاں امن و امان کے ساتھ رہ سکو۔' 14 اب جب ہم دریائے یردن کو پار کر رہے ہیں تو آپ کے بال بچے اور مویشی یہیں رہ سکتے ہیں۔ لیکن لازم ہے کہ آپ کے تمام جنگ کرنے کے قابل مرد مسلح ہو کر اپنے بھائیوں کے آگے آگے دریا کو پار کریں۔ آپ کو اُس وقت تک اپنے بھائیوں کی مدد کرنا ہے 15 جب تک رب اُنہیں وہ آرام نہ دے جو آپ کو حاصل ہے اور وہ اُس ملک پر قبضہ نہ کر لیں جو رب آپ کا خدا اُنہیں دے رہا ہے۔ اِس کے بعد ہی آپ کو اپنے اُس علاقے میں واپس جا کر آباد ہونے کی اجازت ہو گی جو رب کے خادم موسیٰ نے آپ کو دریائے یردن کے مشرقی کنارے پر دیا تھا۔“

16 اُنہوں نے جواب میں یشوع سے کہا، ”جو بھی حکم آپ نے ہمیں دیا ہے وہ ہم مانیں گے اور جہاں بھی ہمیں بھیجیں گے وہاں جائیں گے۔ 17 جس طرح ہم موسیٰ کی ہر بات مانتے تھے اُسی طرح آپ کی بھی ہر بات مانیں گے۔ لیکن رب آپ کا خدا اُسی طرح آپ کے ساتھ ہو جس طرح وہ موسیٰ کے ساتھ تھا۔ 18 جو بھی آپ کے حکم کی خلاف ورزی کر کے آپ کی وہ تمام باتیں نہ مانے جو آپ فرمائیں گے اُسے سزائے موت دی جائے۔ لیکن مضبوط اور دلیر ہوں!“

یریحو شہر میں اسرائیلی جاسوس

2 پھر یشوع نے چپکے سے دو جاسوسوں کو شِطّیم سے بھیج دیا جہاں اسرائیلی خیمہ گاہ تھی۔ اُس نے اُن سے کہا، ”جا کر ملک کا جائزہ لیں، خاص کر یریحو شہر کا۔“ وہ روانہ ہوئے اور چلتے چلتے ایک کسبی کے گھر پہنچے جس کا نام راحب تھا۔ وہاں وہ رات کے لئے ٹھہر گئے۔ 2 لیکن یریحو کے بادشاہ کو اطلاع ملی کہ آج شام کو کچھ اسرائیلی مرد یہاں پہنچ گئے ہیں جو ملک کی جاسوسی کرنا چاہتے ہیں۔ 3 یہ سن کر بادشاہ نے راحب کو خبر بھیجی، ”اُن آدمیوں کو نکال دو جو تمہارے پاس آ کر ٹھہرے ہوئے ہیں، کیونکہ یہ پورے ملک کی جاسوسی کرنے کے لئے آئے ہیں۔“

4 لیکن راحب نے دونوں آدمیوں کو چھپا رکھا تھا۔ اُس نے کہا، ”جی، یہ آدمی میرے پاس آئے تو تھے لیکن مجھے معلوم نہیں تھا کہ کہاں سے آئے ہیں۔ 5 جب دن ڈھلنے لگا اور شہر کے دروازوں کو بند کرنے کا وقت آ گیا تو وہ چلے گئے۔ مجھے معلوم نہیں کہ کس طرف گئے۔ اب جلدی کر کے اُن کا پیچھا کریں۔ عین ممکن ہے کہ آپ اُنہیں پکڑ لیں۔“ 6 حقیقت میں راحب نے اُنہیں چھت پر لے جا کر وہاں پر پڑے سَن کے ڈنٹھلوں کے نیچے چھپا دیا تھا۔ 7 راحب کی بات سن کر بادشاہ کے آدمی وہاں سے چلے گئے اور شہر سے نکل کر جاسوسوں کے تعاقب میں اُس راستے پر چلنے لگے جو دریائے یردن کے اُن کم گہرے مقاموں تک لے جاتا ہے جہاں اُسے پیدل عبور کیا جا سکتا تھا۔ اور جوں ہی یہ آدمی نکلے، شہر کا دروازہ اُن کے پیچھے بند کر دیا گیا۔

8 جاسوسوں کے سو جانے سے پہلے راحب نے چھت پر آ کر 9 اُن سے کہا، ”مَیں جانتی ہوں کہ رب نے یہ ملک آپ کو دے دیا ہے۔ آپ کے بارے میں سن کر ہم پر دہشت چھا گئی ہے، اور ملک کے تمام باشندے ہمت ہار گئے ہیں۔ 10 کیونکہ ہمیں خبر ملی ہے کہ آپ

کے مصر سے نکلتے وقت رب نے بحرِ قُلزم کا پانی کس طرح آپ کے آگے خشک کر دیا۔ یہ بھی ہمارے سننے میں آیا ہے کہ آپ نے دریائے یردن کے مشرق میں رہنے والے دو بادشاہوں سیحون اور عوج کے ساتھ کیا کچھ کیا، کہ آپ نے اُنہیں پوری طرح تباہ کر دیا۔ 11 یہ سن کر ہماری ہمت ٹوٹ گئی۔ آپ کے سامنے ہم سب حوصلہ ہار گئے ہیں، کیونکہ رب آپ کا خدا آسمان و زمین کا خدا ہے۔ 12 اب رب کی قسم کھا کر مجھ سے وعدہ کریں کہ آپ اُسی طرح میرے خاندان پر مہربانی کریں گے جس طرح کہ مَیں نے آپ پر کی ہے۔ اور ضمانت کے طور پر مجھے کوئی نشان دیں 13 کہ آپ میرے ماں باپ، میرے بہن بھائیوں اور اُن کے گھر والوں کو زندہ چھوڑ کر ہمیں موت سے بچائے رکھیں گے۔"

14 آدمیوں نے کہا، "ہم اپنی جانوں کو ضمانت کے طور پر پیش کرتے ہیں کہ آپ محفوظ رہیں گے۔ اگر آپ کسی کو ہمارے بارے میں اطلاع نہ دیں تو ہم آپ سے ضرور مہربانی اور وفاداری سے پیش آئیں گے جب رب ہمیں یہ ملک عطا فرمائے گا۔"

15 تب راحب نے شہر سے نکلنے میں اُن کی مدد کی۔ چونکہ اُس کا گھر شہر کی چاردیواری سے ملحق تھا اِس لئے آدمی کھڑکی سے نکل کر رسّے کے ذریعے باہر کی زمین پر اُتر آئے۔ 16 اُترنے سے پہلے راحب نے اُنہیں ہدایت کی، "پہاڑی علاقے کی طرف چلے جائیں۔ جو آپ کا تعاقب کر رہے ہیں وہ وہاں آپ کو ڈھونڈ نہیں سکیں گے۔ تین دن تک یعنی جب تک وہ واپس نہ آ جائیں وہاں چھپے رہنا۔ اِس کے بعد جہاں جانے کا ارادہ ہے چلے جانا۔"

17 آدمیوں نے اُس سے کہا، "جو قسم آپ نے ہمیں کھلائی ہے ہم ضرور اُس کے پابند رہیں گے۔ لیکن شرط یہ ہے 18 کہ آپ ہمارے اِس ملک میں آتے وقت قرمزی رنگ کا یہ رسّا اُس کھڑکی کے سامنے باندھ دیں جس میں سے آپ نے ہمیں اُترنے دیا ہے۔ یہ بھی لازم ہے کہ اُس وقت آپ کے ماں باپ، بھائی بہنیں اور تمام گھر والے آپ کے گھر میں ہوں۔ 19 اگر کوئی آپ کے گھر میں سے نکلے اور مار دیا جائے تو یہ ہمارا قصور نہیں ہو گا، ہم ذمہ دار نہیں ٹھہریں گے۔ لیکن اگر کسی کو ہاتھ لگایا جائے جو آپ کے گھر کے اندر ہو تو ہم ہی اُس کی موت کے ذمہ دار ٹھہریں گے۔ 20 اور کسی کو ہمارے معاملے کے بارے میں اطلاع نہ دینا، ورنہ ہم اُس قسم سے آزاد ہیں جو آپ نے ہمیں کھلائی۔"

21 راحب نے جواب دیا، "ٹھیک ہے، ایسا ہی ہو۔" پھر اُس نے اُنہیں رُخصت کیا اور وہ روانہ ہوئے۔ اور راحب نے اپنی کھڑکی کے ساتھ مذکورہ رسّا باندھ دیا۔

22 جاسوس چلتے چلتے پہاڑی علاقے میں آ گئے۔ وہاں وہ تین دن رہے۔ اِتنے میں اُن کا تعاقب کرنے والے پورے راستے کا کھوج لگا کر خالی ہاتھ لوٹے۔ 23 پھر دونوں جاسوسوں نے پہاڑی علاقے سے اُتر کر دریائے یردن کو پار کیا اور یشوع بن نون کے پاس آ کر سب کچھ بیان کیا جو اُن کے ساتھ ہوا تھا۔ 24 اُنہوں نے کہا، "یقیناً رب نے ہمیں پورا ملک دے دیا ہے۔ ہمارے بارے میں سن کر ملک کے تمام باشندوں پر دہشت طاری ہو گئی ہے۔"

اسرائیلی دریائے یردن کو عبور کرتے ہیں

3 صبح سویرے اُٹھ کر یشوع اور تمام اسرائیلی شِطّیم سے روانہ ہوئے۔ جب وہ دریائے یردن پر پہنچے تو اُسے عبور نہ کیا بلکہ رات کے لئے کنارے پر رُک گئے۔ 2 وہ تین دن وہاں رہے۔ پھر نگہبانوں نے خیمہ گاہ میں سے گزر کر 3 لوگوں کو حکم دیا، ”جب آپ دیکھیں کہ لاوی کے قبیلے کے امام رب آپ کے خدا کے عہد کا صندوق اُٹھائے ہوئے ہیں تو اپنے اپنے مقام سے روانہ ہو کر اُس کے پیچھے ہو لیں۔ 4 پھر آپ کو پتا چلے گا کہ کہاں جانا ہے، کیونکہ آپ پہلے کبھی وہاں نہیں گئے۔ لیکن صندوق کے تقریباً ایک کلو میٹر پیچھے رہیں اور زیادہ قریب نہ جائیں۔“

5 یشوع نے لوگوں کو بتایا، ”اپنے آپ کو مخصوص و مقدّس کریں، کیونکہ کل رب آپ کے درمیان حیرت انگیز کام کرے گا۔“

6 اگلے دن یشوع نے اماموں سے کہا، ”عہد کا صندوق اُٹھا کر لوگوں کے آگے آگے دریا کو پار کریں۔“ چنانچہ امام صندوق کو اُٹھا کر آگے آگے چل دیئے۔ 7 اور رب نے یشوع سے فرمایا، ”مَیں تجھے تمام اسرائیلیوں کے سامنے سرفراز کر دوں گا، اور آج ہی مَیں یہ کام شروع کروں گا تاکہ وہ جان لیں کہ جس طرح مَیں موسیٰ کے ساتھ تھا اُسی طرح تیرے ساتھ بھی ہوں۔ 8 عہد کا صندوق اُٹھانے والے اماموں کو بتا دینا، ’جب آپ دریائے یردن کے کنارے پہنچیں گے تو وہاں پانی میں رُک جائیں‘۔“

9 یشوع نے اسرائیلیوں سے کہا، ”میرے پاس آئیں اور رب اپنے خدا کے فرمان سن لیں۔ 10 آج آپ جان لیں گے کہ زندہ خدا آپ کے درمیان ہے اور کہ وہ یقیناً آپ کے آگے آگے جا کر دوسری قوموں کو نکال دے گا، خواہ وہ کنعانی، حِتّی، حِوّی، فرِزّی، جرجاسی، اموری یا یبوسی ہوں۔ 11 یہ یوں ظاہر ہو گا کہ عہد کا یہ صندوق جو تمام دنیا کے مالک کا ہے آپ کے آگے آگے دریائے یردن میں جائے گا۔ 12 اب ایسا کریں کہ ہر قبیلے میں سے ایک ایک آدمی کو چن لیں تاکہ بارہ افراد جمع ہو جائیں۔ 13 پھر امام تمام دنیا کے مالک رب کے عہد کا صندوق اُٹھا کر دریا میں جائیں گے۔ اور جوں ہی وہ اپنے پاؤں پانی میں رکھیں گے تو پانی کا بہاؤ رُک جائے گا اور آنے والا پانی ڈھیر بن کر کھڑا رہے گا۔“

14 چنانچہ اسرائیلی اپنے خیموں کو سمیٹ کر روانہ ہوئے، اور عہد کا صندوق اُٹھانے والے امام اُن کے آگے آگے چل دیئے۔ 15 فصل کی کٹائی کا موسم تھا، اور دریا کا پانی کناروں سے باہر آ گیا تھا۔ لیکن جوں ہی صندوق کو اُٹھانے والے اماموں نے دریا کے کنارے پر پہنچ کر پانی میں قدم رکھا 16 تو آنے والے پانی کا بہاؤ رُک گیا۔ وہ اُن سے دُور ایک شہر کے قریب ڈھیر بن گیا جس کا نام آدم تھا اور جو ضرتان کے نزدیک ہے۔ جو پانی دوسری یعنی بحیرۂ مُردار کی طرف بہہ رہا تھا وہ پوری طرح اُتر گیا۔ تب اسرائیلیوں نے یریحو شہر کے مقابل دریا کو پار کیا۔ 17 رب کا عہد کا صندوق اُٹھانے والے امام دریائے یردن کے بیچ میں خشک زمین پر کھڑے رہے جبکہ باقی لوگ خشک زمین پر سے گزر گئے۔ امام اُس وقت تک وہاں کھڑے رہے جب تک تمام اسرائیلیوں نے خشک زمین پر چل کر دریا کو پار نہ کر لیا۔

یادگار پتھر

4 جب پوری قوم نے دریائے یردن کو عبور کر لیا تو رب یشوع سے ہم کلام ہوا، 2 ”ہر قبیلے میں سے ایک ایک آدمی کو چن لے۔ 3 پھر اِن بارہ آدمیوں کو حکم دے کہ جہاں امام دریائے یردن کے درمیان کھڑے ہیں وہاں سے بارہ پتھر اُٹھا کر اُنہیں اُس جگہ رکھ دو جہاں تم آج رات ٹھہرو گے۔“

4 چنانچہ یشوع نے اُن بارہ آدمیوں کو بُلایا جنہیں اُس نے اسرائیل کے ہر قبیلے سے چن لیا تھا 5 اور اُن سے کہا، ”رب اپنے خدا کے صندوق کے آگے آگے چل کر دریا کے درمیان تک جائیں۔ آپ میں سے ہر آدمی ایک ایک پتھر اُٹھا کر اپنے کندھے پر رکھے اور باہر لے جائے۔ کُل بارہ پتھر ہوں گے، اسرائیل کے ہر قبیلے کے لئے ایک۔ 6 یہ پتھر آپ کے درمیان ایک یادگار نشان رہیں گے۔ آئندہ جب آپ کے بچے آپ سے پوچھیں گے کہ اِن پتھروں کا کیا مطلب ہے 7 تو اُنہیں بتانا، ’یہ ہمیں یاد دلاتے ہیں کہ دریائے یردن کا بہاؤ رُک گیا جب رب کا عہد کا صندوق اُس میں سے گزرا۔‘ یہ پتھر ابد تک اسرائیل کو یاد دلاتے رہیں گے کہ یہاں کیا کچھ ہوا تھا۔“

8 اسرائیلیوں نے ایسا ہی کیا۔ اُنہوں نے دریائے یردن کے بیچ میں سے اپنے قبیلوں کی تعداد کے مطابق بارہ پتھر اُٹھائے، بالکل اُسی طرح جس طرح رب نے یشوع کو فرمایا تھا۔ پھر اُنہوں نے یہ پتھر اپنے ساتھ لے کر اُس جگہ رکھ دیئے جہاں اُنہیں رات کے لئے ٹھہرنا تھا۔ 9 ساتھ ساتھ یشوع نے اُس جگہ بھی بارہ پتھر کھڑے کئے جہاں عہد کا صندوق اُٹھانے والے امام دریائے یردن کے درمیان کھڑے تھے۔ یہ پتھر آج تک وہاں پڑے ہیں۔ 10 صندوق کو اُٹھانے والے امام دریا کے درمیان کھڑے رہے جب تک لوگوں نے تمام احکام جو رب نے یشوع کو دیئے تھے پورے نہ کر لئے۔ یوں سب کچھ ویسا ہی ہوا جیسا موسیٰ نے یشوع کو فرمایا تھا۔

لوگ جلدی جلدی دریا میں سے گزرے۔ 11 جب سب دوسرے کنارے پر تھے تو امام بھی رب کا صندوق لے کر کنارے پر پہنچے اور دوبارہ قوم کے آگے آگے چلنے لگے۔ 12 اور جس طرح موسیٰ نے فرمایا تھا، روبن، جد اور منسّی کے آدھے قبیلے کے مرد مسلح ہو کر باقی اسرائیلی قبیلوں سے پہلے دریا کے دوسرے کنارے پر پہنچ گئے تھے۔ 13 تقریباً 40,000 مسلح مرد اُس وقت رب کے سامنے یریحو کے میدان میں پہنچ گئے تاکہ وہاں جنگ کریں۔ 14 اُس دن رب نے یشوع کو پوری اسرائیلی قوم کے سامنے سرفراز کیا۔ اُس کے جیتے جی لوگ اُس کا یوں خوف مانتے رہے جس طرح پہلے موسیٰ کا۔

15 پھر رب نے یشوع سے کہا، 16 ”عہد کا صندوق اُٹھانے والے اماموں کو دریا میں سے نکلنے کا حکم دے۔“ 17 یشوع نے ایسا ہی کیا 18 تو جوں ہی امام کنارے پر پہنچ گئے پانی دوبارہ بہہ کر دریا کے کناروں سے باہر آنے لگا۔

19 اسرائیلیوں نے پہلے مہینے کے دسویں دن[a] دریائے یردن کو عبور کیا۔ اُنہوں نے اپنے خیمے یریحو کے مشرق میں واقع جِلجال میں کھڑے کئے۔ 20 وہاں یشوع نے دریا میں سے چنے ہوئے بارہ پتھروں کو کھڑا کیا۔ 21 اُس نے اسرائیلیوں سے کہا، ”آئندہ جب آپ کے بچے اپنے اپنے باپ سے پوچھیں گے کہ اِن پتھروں کا کیا مطلب

[a] یعنی اپریل میں۔

ہے [22] تو اُنہیں بتانا، 'یہ وہ جگہ ہے جہاں اسرائیلی قوم نے خشک زمین پر دریائے یردن کو پار کیا۔' [23] کیونکہ رب آپ کے خدا نے اُس وقت تک آپ کے آگے آگے دریا کا پانی خشک کر دیا جب تک آپ وہاں سے گزر نہ گئے، بالکل اُسی طرح جس طرح بحرِ قُلزم کے ساتھ کیا تھا جب ہم اُس میں سے گزرے۔ [24] اُس نے یہ کام اِس لئے کیا تاکہ زمین کی تمام قومیں اللہ کی قدرت کو جان لیں اور آپ ہمیشہ رب اپنے خدا کا خوف مانیں۔"

5 یہ خبر دریائے یردن کے مغرب میں آباد تمام اموری بادشاہوں اور ساحلی علاقے میں آباد تمام کنعانی بادشاہوں تک پہنچ گئی کہ رب نے اسرائیلیوں کے سامنے دریا کو اُس وقت تک خشک کر دیا جب تک سب نے پار نہ کر لیا تھا۔ تب اُن کی ہمت ٹوٹ گئی اور اُن میں اسرائیلیوں کا سامنا کرنے کی جرأت نہ رہی۔

جِلجال میں ختنہ

[2] اُس وقت رب نے یشوع سے کہا، "پتھر کی چھریاں بنا کر پہلے کی طرح اسرائیلیوں کا ختنہ کروا دے۔" [3] چنانچہ یشوع نے پتھر کی چھریاں بنا کر ایک جگہ پر اسرائیلیوں کا ختنہ کروایا جس کا نام بعد میں 'ختنہ پہاڑ' رکھا گیا۔ [4] بات یہ تھی کہ جو مرد مصر سے نکلتے وقت جنگ کرنے کے قابل تھے وہ ریگستان میں چلتے چلتے مر چکے تھے۔ [5] مصر سے روانہ ہونے والے اِن تمام مردوں کا ختنہ ہوا تھا، لیکن جتنے لڑکوں کی پیدائش ریگستان میں ہوئی تھی اُن کا ختنہ نہیں ہوا تھا۔ [6] چونکہ اسرائیلی رب کے تابع نہیں رہے تھے اِس لئے اُس نے قسم کھائی تھی کہ وہ اُس ملک کو نہیں دیکھیں گے جس میں دودھ اور شہد کی کثرت ہے اور جس کا وعدہ اُس نے قسم کھا کر اُن کے باپ دادا سے کیا تھا۔ نتیجے میں اسرائیلی فوراً ملک میں داخل نہ ہو سکے بلکہ اُنہیں اُس وقت تک ریگستان میں پھرنا پڑا جب تک وہ تمام مرد مر نہ گئے جو مصر سے نکلتے وقت جنگ کرنے کے قابل تھے۔ [7] اُن کی جگہ رب نے اُن کے بیٹوں کو کھڑا کیا تھا۔ یشوع نے اُن ہی کا ختنہ کروایا۔ اُن کا ختنہ اِس لئے ہوا کہ ریگستان میں سفر کے دوران اُن کا ختنہ نہیں کیا گیا تھا۔

[8] پوری قوم کے مردوں کا ختنہ ہونے کے بعد وہ اُس وقت تک خیمہ گاہ میں رہے جب تک اُن کے زخم ٹھیک نہیں ہو گئے تھے۔ [9] اور رب نے یشوع سے کہا، "آج مَیں نے مصر کی رُسوائی تم سے دُور کر دی ہے۔"[a] اِس لئے اُس جگہ کا نام آج تک جِلجال یعنی لُڑھکانا رہا ہے۔

[10] جب اسرائیلی یریحو کے میدانی علاقے میں واقع جِلجال میں خیمہ زن تھے تو اُنہوں نے فسح کی عید بھی منائی۔ مہینے کا چودھواں دن تھا، [11] اور اگلے ہی دن وہ پہلی دفعہ اُس ملک کی پیداوار میں سے بےخمیری روٹی اور اناج کے بُھنے ہوئے دانے کھانے لگے۔ [12] اُس کے بعد کے دن مَن کا سلسلہ ختم ہوا اور اسرائیلیوں کے لئے یہ سہولت نہ رہی۔ اُس سال سے وہ کنعان کی پیداوار سے کھانے لگے۔

فرشتے سے یشوع کی ملاقات

[13] ایک دن یشوع یریحو شہر کے قریب تھا۔ اچانک ایک آدمی اُس کے سامنے کھڑا نظر آیا جس کے ہاتھ

[a] لفظی ترجمہ: لُڑھکا کر دور کر دی ہے۔

میں ننگی تلوار تھی۔ یشوع نے اُس کے پاس جا کر پوچھا، ”کیا آپ ہمارے ساتھ یا ہمارے دشمنوں کے ساتھ ہیں؟“

14 آدمی نے کہا، ”نہیں، مَیں رب کے لشکر کا سردار ہوں اور ابھی ابھی تیرے پاس پہنچا ہوں۔“

یہ سن کر یشوع نے گر کر اُسے سجدہ کیا اور پوچھا، ”میرے آقا اپنے خادم کو کیا فرمانا چاہتے ہیں؟“

15 رب کے لشکر کے سردار نے جواب میں کہا، ”اپنے جوتے اُتار دے، کیونکہ جس جگہ پر تُو کھڑا ہے وہ مقدّس ہے۔“ یشوع نے ایسا ہی کیا۔

یریحو کی تباہی

6 اُن دنوں میں اسرائیلیوں کی وجہ سے یریحو کے دروازے بند ہی رہے۔ نہ کوئی باہر نکلا، نہ کوئی اندر گیا۔ 2 رب نے یشوع سے کہا، ”مَیں نے یریحو کو اُس کے بادشاہ اور فوجی افسروں سمیت تیرے ہاتھ میں کر دیا ہے۔ 3 جو اسرائیلی جنگ کے لئے تیرے ساتھ نکلیں گے اُن کے ساتھ شہر کی فصیل کے ساتھ ساتھ چل کر ایک چکر لگاؤ اور پھر خیمہ گاہ میں واپس آ جاؤ۔ چھ دن تک ایسا ہی کرو۔ 4 سات امام ایک ایک نرسنگا اُٹھائے عہد کے صندوق کے آگے آگے چلیں۔ پھر ساتویں دن شہر کے گرد سات چکر لگاؤ۔ ساتھ ساتھ امام نرسنگے بجاتے رہیں۔ 5 جب وہ نرسنگوں کو بجاتے بجاتے لمبی سی پھونک ماریں گے تو پھر تمام اسرائیلی بڑے زور سے جنگ کا نعرہ لگائیں۔ اِس پر شہر کی فصیل گر جائے گی اور تیرے لوگ ہر جگہ سیدھے شہر میں داخل ہو سکیں گے۔“

6 یشوع بن نون نے اماموں کو بُلا کر اُن سے کہا، ”رب کے عہد کا صندوق اُٹھا کر میرے ساتھ چلیں۔ اور سات امام ایک ایک نرسنگا اُٹھائے صندوق کے آگے آگے چلیں۔“ 7 پھر اُس نے باقی لوگوں سے کہا، ”آئیں، شہر کی فصیل کے ساتھ ساتھ چل کر ایک چکر لگائیں۔ مسلح آدمی رب کے صندوق کے آگے آگے چلیں۔“

8 سب کچھ یشوع کی ہدایات کے مطابق ہوا۔ سات امام نرسنگے بجاتے ہوئے رب کے آگے آگے چلے جبکہ رب کے عہد کا صندوق اُن کے پیچھے پیچھے تھا۔ 9 مسلح آدمیوں میں سے کچھ بجانے والے اماموں کے آگے آگے اور کچھ صندوق کے پیچھے پیچھے چلنے لگے۔ اِتنے میں امام نرسنگے بجاتے رہے۔ 10 لیکن یشوع نے باقی لوگوں کو حکم دیا تھا کہ اُس دن جنگ کا نعرہ نہ لگائیں۔ اُس نے کہا، ”جب تک مَیں حکم نہ دوں اُس وقت تک ایک لفظ بھی نہ بولنا۔ جب مَیں اشارہ دوں گا تو پھر ہی خوب نعرہ لگانا۔“ 11 اِسی طرح رب کے صندوق نے شہر کی فصیل کے ساتھ ساتھ چل کر چکر لگایا۔ پھر لوگوں نے خیمہ گاہ میں لوٹ کر وہاں رات گزاری۔

13-12 اگلے دن یشوع صبح سویرے اُٹھا، اور اماموں اور فوجیوں نے دوسری مرتبہ شہر کا چکر لگایا۔ اُن کی وہی ترتیب تھی۔ پہلے کچھ مسلح آدمی، پھر سات نرسنگے بجانے والے امام، پھر رب کے عہد کا صندوق اُٹھانے والے امام اور آخر میں مزید کچھ مسلح آدمی تھے۔ چکر لگانے کے دوران امام نرسنگے بجاتے رہے۔ 14 اِس دوسرے دن بھی وہ شہر کا چکر لگا کر خیمہ گاہ میں لوٹ آئے۔ اُنہوں نے چھ دن تک ایسا ہی کیا۔

15 ساتویں دن اُنہوں نے صبح سویرے اُٹھ کر شہر کا چکر یوں لگایا جیسے پہلے چھ دنوں میں، لیکن اِس

دفعہ اُنہوں نے کُل سات چکر لگائے۔ 16 ساتویں چکر پر اماموں نے نرسنگوں کو بجاتے ہوئے لمبی سی پھونک ماری۔ تب یشوع نے لوگوں سے کہا، ”جنگ کا نعرہ لگائیں، کیونکہ رب نے آپ کو یہ شہر دے دیا ہے۔ 17 شہر کو اور جو کچھ اُس میں ہے تباہ کر کے رب کے لئے مخصوص کرنا ہے۔ صرف راحب کسبی کو اُن لوگوں سمیت بچانا ہے جو اُس کے گھر میں ہیں۔ کیونکہ اُس نے ہمارے اُن جاسوسوں کو چھپا دیا جن کو ہم نے یہاں بھیجا تھا۔ 18 لیکن اللہ کے لئے مخصوص چیزوں کو ہاتھ نہ لگانا، کیونکہ اگر آپ اُن میں سے کچھ لے لیں تو اپنے آپ کو تباہ کریں گے بلکہ اسرائیلی خیمہ گاہ پر بھی تباہی اور آفت لائیں گے۔ 19 جو کچھ بھی چاندی، سونے، پیتل یا لوہے سے بنا ہے وہ رب کے لئے مخصوص ہے۔ اُسے رب کے خزانے میں ڈالنا ہے۔“

20 جب اماموں نے لمبی پھونک ماری تو اسرائیلیوں نے جنگ کے زور دار نعرے لگائے۔ اچانک یریحو کی فصیل گر گئی، اور ہر شخص اپنی اپنی جگہ پر سیدھا شہر میں داخل ہوا۔ یوں شہر اسرائیل کے قبضے میں آ گیا۔ 21 جو کچھ بھی شہر میں تھا اُسے اُنہوں نے تلوار سے مار کر رب کے لئے مخصوص کیا، خواہ مرد یا عورت، جوان یا بزرگ، گائے بَیل، بھیڑ بکری یا گدھا تھا۔

22 جن دو آدمیوں نے ملک کی جاسوسی کی تھی اُن سے یشوع نے کہا، ”اب اپنی قسم کا وعدہ پورا کریں۔ کسبی کے گھر میں جا کر اُسے اور اُس کے تمام گھر والوں کو نکال لائیں۔“ 23 چنانچہ یہ جوان آدمی گئے اور راحب، اُس کے ماں باپ، بھائیوں اور باقی رشتے داروں کو اُس کی ملکیت سمیت نکال کر خیمہ گاہ سے باہر کہیں بسا دیا۔ 24 پھر اُنہوں نے پورے شہر کو اور جو کچھ اُس میں تھا بھسم کر دیا۔ لیکن چاندی، سونے، پیتل اور لوہے کا تمام مال اُنہوں نے رب کے گھر کے خزانے میں ڈال دیا۔ 25 یشوع نے صرف راحب کسبی اور اُس کے گھر والوں کو بچائے رکھا، کیونکہ اُس نے اُن آدمیوں کو چھپا دیا تھا جنہیں یشوع نے یریحو بھیجا تھا۔ راحب آج تک اسرائیلیوں کے درمیان رہتی ہے۔

26 اُس وقت یشوع نے قسم کھائی، ”رب کی لعنت اُس پر ہو جو یریحو کا شہر نئے سرے سے تعمیر کرنے کی کوشش کرے۔ شہر کی بنیاد رکھتے وقت وہ اپنے پہلوٹھے سے محروم ہو جائے گا، اور اُس کے دروازوں کو کھڑا کرتے وقت وہ اپنے سب سے چھوٹے بیٹے سے ہاتھ دھو بیٹھے گا۔“

27 یوں رب یشوع کے ساتھ تھا، اور اُس کی شہرت پورے ملک میں پھیل گئی۔

عکن کا گناہ

7 لیکن جہاں تک رب کے لئے مخصوص چیزوں کا تعلق تھا اسرائیلیوں نے بےوفائی کی۔ یہوداہ کے قبیلے کے ایک آدمی نے اُن میں سے کچھ اپنے لئے لے لیا۔ اُس کا نام عکن بن کرمی بن زبدی بن زارح تھا۔ تب رب کا غضب اسرائیلیوں پر نازل ہوا۔

2 یہ یوں ظاہر ہوا کہ یشوع نے کچھ آدمیوں کو یریحو سے عَی شہر کو بھیج دیا جو بیت ایل کے مشرق میں بیت آون کے قریب ہے۔ اُس نے اُن سے کہا، ”اُس علاقے میں جا کر اُس کی جاسوسی کریں۔“ چنانچہ وہ جا کر ایسا ہی کرنے لگے۔ 3 جب واپس آئے تو اُنہوں نے یشوع سے کہا، ”اِس کی ضرورت نہیں کہ تمام لوگ عَی پر حملہ کریں۔ اُسے شکست دینے کے لئے دو یا تین

ہزار مرد کافی ہیں۔ باقی لوگوں کو نہ بھیجیں ورنہ وہ خواہ مخواہ تھک جائیں گے، کیونکہ دشمن کے لوگ کم ہیں۔“

4 چنانچہ تقریباً تین ہزار آدمی عَی سے لڑنے گئے۔ لیکن وہ عَی کے مردوں سے شکست کھا کر فرار ہوئے، 5 اور اُن کے 36 افراد شہید ہوئے۔ عَی کے آدمیوں نے شہر کے دروازے سے لے کر شبریم تک اُن کا تعاقب کر کے وہاں کی ڈھلان پر اُنہیں مار ڈالا۔ تب اسرائیلی سخت گھبرا گئے، اور اُن کی ہمت جواب دے گئی۔

6 یشوع نے رنجش کا اظہار کر کے اپنے کپڑوں کو پھاڑ دیا اور رب کے صندوق کے سامنے منہ کے بل گر گیا۔ وہاں وہ شام تک پڑا رہا۔ اسرائیل کے بزرگوں نے بھی ایسا ہی کیا اور اپنے سر پر خاک ڈال لی۔ 7 یشوع نے کہا، ”ہائے، اے رب قادرِ مطلق! تُو نے اِس قوم کو دریائے یردن میں سے گزرنے کیوں دیا اگر تیرا مقصد صرف یہ تھا کہ ہمیں اموریوں کے حوالے کر کے ہلاک کرے؟ کاش ہم دریا کے مشرقی کنارے پر رہنے کے لئے تیار ہوتے! 8 اے رب، اب مَیں کیا کہوں جب اسرائیل اپنے دشمنوں کے سامنے سے بھاگ آیا ہے؟ 9 کنعانی اور ملک کی باقی قومیں یہ سن کر ہمیں گھیر لیں گی اور ہمارا نام و نشان مٹا دیں گی۔ اگر ایسا ہو گا تو پھر تُو خود اپنا عظیم نام قائم رکھنے کے لئے کیا کرے گا؟“

10 جواب میں رب نے یشوع سے کہا، ”اُٹھ کر کھڑا ہو جا! تُو کیوں منہ کے بل پڑا ہے؟ 11 اسرائیل نے گناہ کیا ہے۔ اُنہوں نے میرے عہد کی خلاف ورزی کی ہے جو مَیں نے اُن کے ساتھ باندھا تھا۔ اُنہوں نے مخصوص شدہ چیزوں میں سے کچھ لے لیا ہے، اور چوری کر کے چپکے سے اپنے سامان میں ملا لیا ہے۔ 12 اِسی لئے اسرائیلی اپنے دشمنوں کے سامنے قائم نہیں رہ سکتے بلکہ پیٹھ پھیر کر بھاگ رہے ہیں۔ کیونکہ اِس حرکت سے اسرائیل نے اپنے آپ کو بھی ہلاکت کے لئے مخصوص کر لیا ہے۔ جب تک تم اپنے درمیان سے وہ کچھ نکال کر تباہ نہ کر لو جو تباہی کے لئے مخصوص ہے اُس وقت تک مَیں تمہارے ساتھ نہیں ہوں گا۔ 13 اب اُٹھ اور لوگوں کو میرے لئے مخصوص و مقدّس کر۔ اُنہیں بتا دینا، 'اپنے آپ کو کل کے لئے مخصوص و مقدّس کرنا، کیونکہ رب جو اسرائیل کا خدا ہے فرماتا ہے کہ اے اسرائیل، تیرے درمیان ایسا مال ہے جو میرے لئے مخصوص ہے۔ جب تک تم اُسے اپنے درمیان سے نکال نہ دو اپنے دشمنوں کے سامنے قائم نہیں رہ سکو گے۔'

14 کل صبح کو ہر ایک قبیلہ اپنے آپ کو پیش کرے۔ رب ظاہر کرے گا کہ قصور وار شخص کون سے قبیلے کا ہے۔ پھر اُس قبیلے کے کنبے باری باری سامنے آئیں۔ جس کنبے کو رب قصور وار ٹھہرائے گا اُس کے مختلف خاندان سامنے آئیں۔ اور جس خاندان کو رب قصور وار ٹھہرائے گا اُس کے مختلف افراد سامنے آئیں۔ 15 جو رب کے لئے مخصوص مال کے ساتھ پکڑا جائے گا اُسے اُس کی ملکیت سمیت جلا دینا ہے، کیونکہ اُس نے رب کے عہد کی خلاف ورزی کر کے اسرائیل میں شرم ناک کام کیا ہے۔“

16 اگلے دن صبح سویرے یشوع نے قبیلوں کو باری باری اپنے پاس آنے دیا۔ جب یہوداہ کے قبیلے کی باری آئی تو رب نے اُسے قصور وار ٹھہرایا۔ 17 جب اُس قبیلے کے مختلف کنبے سامنے آئے تو رب نے زارح کے کنبے کو قصور وار ٹھہرایا۔ جب زارح کے مختلف خاندان سامنے آئے تو رب نے زبدی کا خاندان قصور وار ٹھہرایا۔

18 آخرکار یشوع نے اُس خاندان کو فرداً فرداً اپنے پاس آنے دیا، اور عکن بن کرمی بن زبدی بن زارح پکڑا گیا۔ 19 یشوع نے اُس سے کہا، ”بیٹا، رب اسرائیل کے خدا کو جلال دو اور اُس کی ستائش کرو۔ مجھے بتا دو کہ تم نے کیا کِیا۔ کوئی بھی بات مجھ سے مت چھپانا۔“

20 عکن نے جواب دیا، ”واقعی مَیں نے رب اسرائیل کے خدا کا گناہ کیا ہے۔ 21 مَیں نے لُوٹے ہوئے مال میں سے بابل کا ایک شاندار چوغہ، تقریباً سوا دو کلوگرام چاندی اور آدھے کلوگرام سے زائد سونے کی اینٹ لے لی تھی۔ یہ چیزیں دیکھ کر مَیں نے اُن کا لالچ کیا اور اُنہیں لے لیا۔ اب وہ میرے خیمے کی زمین میں دبی ہوئی ہیں۔ چاندی کو مَیں نے باقی چیزوں کے نیچے چھپا دیا۔“

22 یہ سن کر یشوع نے اپنے بندوں کو عکن کے خیمے کے پاس بھیج دیا۔ وہ دوڑ کر وہاں پہنچے تو دیکھا کہ یہ مال واقعی خیمے کی زمین میں چھپایا ہوا ہے اور کہ چاندی دوسری چیزوں کے نیچے پڑی ہے۔ 23 وہ یہ سب کچھ خیمے سے نکال کر یشوع اور تمام اسرائیلیوں کے پاس لے آئے اور رب کے سامنے رکھ دیا۔ 24 پھر یشوع اور تمام اسرائیلی عکن بن زارح کو پکڑ کر وادیٔ عکور میں لے گئے۔ اُنہوں نے چاندی، لباس، سونے کی اینٹ، عکن کے بیٹے بیٹیوں، گائے بَیلوں، گدھوں، بھیڑ بکریوں اور اُس کے خیمے غرض اُس کی پوری ملکیت کو اُس وادی میں پہنچا دیا۔

25 یشوع نے کہا، ”تم یہ آفت ہم پر کیوں لائے ہو؟ آج رب تم پر ہی آفت لائے گا۔“ پھر پورے اسرائیل نے عکن کو اُس کے گھر والوں سمیت سنگسار کر کے جلا دیا۔ 26 عکن کے اوپر اُنہوں نے پتھروں کا بڑا ڈھیر لگا دیا جو آج تک وہاں موجود ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج تک اُس کا نام وادیٔ عکور یعنی آفت کی وادی رہا ہے۔ اِس کے بعد رب کا سخت غضب ٹھنڈا ہو گیا۔

عَی کی شکست

8 پھر رب نے یشوع سے کہا، ”مت ڈر اور مت گھبرا بلکہ تمام فوجی اپنے ساتھ لے کر عَی شہر پر حملہ کر۔ کیونکہ مَیں نے عَی کے بادشاہ، اُس کی قوم، اُس کے شہر اور ملک کو تیرے ہاتھ میں کر دیا ہے۔ 2 لازم ہے کہ تُو عَی اور اُس کے بادشاہ کے ساتھ وہ کچھ کرے جو تُو نے یریحو اور اُس کے بادشاہ کے ساتھ کیا تھا۔ لیکن اِس مرتبہ تم اُس کا مال اور مویشی اپنے پاس رکھ سکتے ہو۔ حملہ کرتے وقت شہر کے پیچھے گھات لگا۔“

3 چنانچہ یشوع پورے لشکر کے ساتھ عَی پر حملہ کرنے کے لئے نکلا۔ اُس نے اپنے سب سے اچھے فوجیوں میں سے 30,000 کو چن لیا اور اُنہیں رات کے وقت عَی کے خلاف بھیج کر 4 حکم دیا، ”دھیان دیں کہ آپ شہر کے پیچھے گھات لگائیں۔ سب کے سب شہر کے قریب ہی تیار رہیں۔ 5 اِتنے میں مَیں باقی مردوں کے ساتھ شہر کے قریب آ جاؤں گا۔ اور جب شہر کے لوگ پہلے کی طرح ہمارے ساتھ لڑنے کے لئے نکلیں گے تو ہم اُن کے آگے آگے بھاگ جائیں گے۔ 6 وہ ہمارے پیچھے پڑ جائیں گے اور یوں ہم اُنہیں شہر سے دُور لے جائیں گے، کیونکہ وہ سمجھیں گے کہ ہم اِس دفعہ بھی پہلے کی طرح اُن سے بھاگ رہے ہیں۔ 7 پھر آپ اُس جگہ سے نکلیں جہاں آپ گھات میں بیٹھے ہوں گے اور شہر پر قبضہ کر لیں۔ رب آپ کا خدا اُسے آپ کے ہاتھ میں کر دے گا۔ 8 جب شہر آپ کے قبضے میں ہو گا تو اُسے جلا دینا۔ وہی کریں جو رب

نے فرمایا ہے۔ میری اِن ہدایات پر دھیان دیں۔"
[9] یہ کہہ کر یشوع نے اُنہیں عَی کی طرف بھیج دیا۔ وہ روانہ ہو کر عَی کے مغرب میں گھات میں بیٹھ گئے۔ یہ جگہ بیت ایل اور عَی کے درمیان تھی۔ لیکن یشوع نے یہ رات باقی لوگوں کے ساتھ خیمہ گاہ میں گزاری۔ [10] اگلے دن صبح سویرے یشوع نے آدمیوں کو جمع کر کے اُن کا جائزہ لیا۔ پھر وہ اسرائیل کے بزرگوں کے ساتھ اُن کے آگے آگے عَی کی طرف چل دیا۔ [11] جو لشکر اُس کے ساتھ تھا وہ چلتے چلتے عَی کے سامنے پہنچ گیا۔ اُنہوں نے شہر کے شمال میں اپنے خیمے لگائے۔ اُن کے اور شہر کے درمیان وادی تھی۔

[12] جو شہر کے مغرب میں عَی اور بیت ایل کے درمیان گھات لگائے بیٹھے تھے وہ تقریباً 5,000 مرد تھے۔ [13] یوں شہر کے مغرب اور شمال میں آدمی لڑنے کے لئے تیار ہوئے۔ رات کے وقت یشوع وادی میں پہنچ گیا۔

[14] جب عَی کے بادشاہ نے شمال میں اسرائیلیوں کو دیکھا تو اُس نے جلدی جلدی تیاریاں کیں۔ اگلے دن صبح سویرے وہ اپنے آدمیوں کے ساتھ شہر سے نکلا تاکہ اسرائیلیوں کے ساتھ لڑے۔ یہ جگہ وادیٔ یردن کی طرف تھی۔ بادشاہ کو معلوم نہ ہوا کہ اسرائیلی شہر کے پیچھے گھات میں بیٹھے ہیں۔ [15] جب عَی کے مرد نکلے تو یشوع اور اُس کا لشکر شکست کا اظہار کر کے ریگستان کی طرف بھاگنے لگے۔

[16] تب عَی کے تمام مردوں کو اسرائیلیوں کا تعاقب کرنے کے لئے بُلایا گیا، اور یشوع کے پیچھے بھاگتے بھاگتے وہ شہر سے دُور نکل گئے۔ [17] ایک مرد بھی عَی یا بیت ایل میں نہ رہا بلکہ سب کے سب اسرائیلیوں کے پیچھے پڑ گئے۔ نہ صرف یہ بلکہ اُنہوں نے شہر کا دروازہ کھلا چھوڑ دیا۔

[18] پھر رب نے یشوع سے کہا، "جو شمشیر تیرے ہاتھ میں ہے اُسے عَی کے خلاف اُٹھائے رکھ، کیونکہ مَیں یہ شہر تیرے ہاتھ میں کر دوں گا۔" یشوع نے ایسا ہی کیا، [19] اور جوں ہی اُس نے اپنی شمشیر سے عَی کی طرف اشارہ کیا گھات میں بیٹھے آدمی جلدی سے اپنی جگہ سے نکل آئے اور دوڑ دوڑ کر شہر پر جھپٹ پڑے۔ اُنہوں نے اُس پر قبضہ کر کے جلدی سے اُسے جلا دیا۔

[20] جب عَی کے آدمیوں نے مُڑ کر نظر ڈالی تو دیکھا کہ شہر سے دھوئیں کے بادل اُٹھ رہے ہیں۔ لیکن اب اُن کے لئے بھی بچنے کا کوئی راستہ نہ رہا، کیونکہ جو اسرائیلی اب تک اُن کے آگے آگے ریگستان کی طرف بھاگ رہے تھے وہ اچانک مُڑ کر تعاقب کرنے والوں پر ٹوٹ پڑے۔ [21] کیونکہ جب یشوع اور اُس کے ساتھ کے آدمیوں نے دیکھا کہ گھات میں بیٹھے اسرائیلیوں نے شہر پر قبضہ کر لیا ہے اور کہ شہر سے دھواں اُٹھ رہا ہے تو اُنہوں نے مُڑ کر عَی کے آدمیوں پر حملہ کر دیا۔ [22] ساتھ ساتھ شہر میں داخل ہوئے اسرائیلی شہر سے نکل کر پیچھے سے اُن سے لڑنے لگے۔ چنانچہ عَی کے آدمی بیچ میں پھنس گئے۔ اسرائیلیوں نے سب کو قتل کر دیا، اور نہ کوئی بچا، نہ کوئی فرار ہو سکا۔ [23] صرف عَی کے بادشاہ کو زندہ پکڑا اور یشوع کے پاس لایا گیا۔

[24] عَی کے مردوں کا تعاقب کرتے کرتے اُن سب کو کھلے میدان اور ریگستان میں تلوار سے مار دینے کے بعد اسرائیلیوں نے عَی شہر میں واپس آ کر تمام باشندوں کو ہلاک کر دیا۔ [25] اُس دن عَی کے تمام مرد اور عورتیں مارے گئے، کُل 12,000 افراد۔ [26] کیونکہ یشوع نے

اُس وقت تک اپنی شمشیر اُٹھائے رکھی جب تک عَی کے تمام باشندوں کو ہلاک نہ کر دیا گیا۔ 27 صرف شہر کے مویشی اور لُوٹا ہوا مال بچ گیا، کیونکہ اِس دفعہ رب نے ہدایت کی تھی کہ اسرائیلی اُسے لے جا سکتے ہیں۔

28 یشوع نے عَی کو جلا کر اُسے ہمیشہ کے لئے ملبے کا ڈھیر بنا دیا۔ یہ مقام آج تک ویران ہے۔ 29 عَی کے بادشاہ کی لاش اُس نے شام تک درخت سے لٹکائے رکھی۔ پھر جب سورج ڈوبنے لگا تو یشوع نے اپنے لوگوں کو حکم دیا کہ بادشاہ کی لاش کو درخت سے اُتار دیں۔ تب اُنہوں نے اُسے شہر کے دروازے کے پاس پھینک کر اُس پر پتھر کا بڑا ڈھیر لگا دیا۔ یہ ڈھیر آج تک موجود ہے۔

عیبال پہاڑ پر عہد کی تجدید

30 اُس وقت یشوع نے رب اسرائیل کے خدا کی تعظیم میں عیبال پہاڑ پر قربان گاہ بنائی 31 جس طرح رب کے خادم موسیٰ نے اسرائیلیوں کو حکم دیا تھا۔ اُس نے اُسے موسیٰ کی شریعت کی کتاب میں درج ہدایات کے مطابق بنایا۔ قربان گاہ کے پتھر تراشے بغیر لگائے گئے، اور اُن پر لوہے کا آلہ نہ چلایا گیا۔ اُس پر اُنہوں نے رب کو بھسم ہونے والی اور سلامتی کی قربانیاں پیش کیں۔

32 وہاں یشوع نے اسرائیلیوں کی موجودگی میں پتھروں پر موسیٰ کی شریعت دوبارہ لکھ دی۔ 33 پھر بزرگوں، نگہبانوں اور قاضیوں کے ساتھ مل کر تمام اسرائیلی دو گروہوں میں تقسیم ہوئے۔ پردیسی بھی اُن میں شامل تھے۔ ایک گروہ گرزیم پہاڑ کے سامنے کھڑا ہوا اور دوسرا عیبال پہاڑ کے سامنے۔ دونوں گروہ ایک دوسرے کے مقابل کھڑے رہے جبکہ لاوی کے قبیلے کے امام اُن کے درمیان کھڑے ہوئے۔ اُنہوں نے رب کے عہد کا صندوق اُٹھا رکھا تھا۔ سب کچھ اُن ہدایات کے عین مطابق ہوا جو رب کے خادم موسیٰ نے اسرائیلیوں کو برکت دینے کے لئے دی تھیں۔

34 پھر یشوع نے شریعت کی تمام باتوں کی تلاوت کی، اُس کی برکات بھی اور اُس کی لعنتیں بھی۔ سب کچھ اُس نے ویسا ہی پڑھا جیسا کہ شریعت کی کتاب میں درج تھا۔ 35 جو بھی حکم موسیٰ نے دیا تھا اُس کا ایک بھی لفظ نہ رہا جس کی تلاوت یشوع نے تمام اسرائیلیوں کی پوری جماعت کے سامنے نہ کی ہو۔ اور سب نے یہ باتیں سنیں۔ اِس میں عورتیں، بچے اور اُن کے درمیان رہنے والے پردیسی سب شامل تھے۔

جِبعونی یشوع کو دھوکا دیتے ہیں

9 اِن باتوں کی خبر دریائے یردن کے مغرب کے تمام بادشاہوں تک پہنچی، خواہ وہ پہاڑی علاقے، مغرب کے نشیبی پہاڑی علاقے یا ساحلی علاقے میں لبنان تک رہتے تھے۔ اُن کی یہ قومیں تھیں: حِتّی، اموری، کنعانی، فرِزّی، حِوّی اور یبوسی۔ 2 اب یہ یشوع اور اسرائیلیوں سے لڑنے کے لئے جمع ہوئے۔

3 لیکن جب جِبعون شہر کے باشندوں کو پتا چلا کہ یشوع نے یریحو اور عَی کے ساتھ کیا کِیا ہے 4 تو اُنہوں نے ایک چال چلی۔ اپنے ساتھ سفر کے لئے کھانا لے کر وہ یشوع کے پاس چل پڑے۔ اُن کے گدھوں پر خستہ حال بوریاں اور مَے کی ایسی پرانی اور گِھسی پھٹی مشکیں لدی ہوئی تھیں جن کی بار بار مرمت ہوئی تھی۔ 5 مردوں نے ایسے پرانے جوتے پہن رکھے

تھے جن پر جگہ جگہ پیوند لگے ہوئے تھے۔ اُن کے کپڑے بھی گھِسے پھٹے تھے، اور سفر کے لئے جو روٹی اُن کے پاس تھی وہ خشک اور ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی تھی۔ 6 ایسی حالت میں وہ یشوع کے پاس جِلجال کی خیمہ گاہ میں پہنچ گئے۔ اُنہوں نے اُس سے اور باقی اسرائیلی مردوں سے کہا، ”ہم ایک دُور دراز ملک سے آئے ہیں۔ آئیں، ہمارے ساتھ معاہدہ کریں۔“

7 لیکن اسرائیلیوں نے حِوّیوں سے کہا، ”شاید آپ ہمارے علاقے کے بیچ میں کہیں بستے ہیں۔ اگر ایسا ہے تو ہم کس طرح آپ سے معاہدہ کر سکتے ہیں؟“

8 وہ یشوع سے بولے، ”ہم آپ کی خدمت کے لئے حاضر ہیں۔“

یشوع نے پوچھا، ”آپ کون ہیں اور کہاں سے آئے ہیں؟“ 9 اُنہوں نے جواب دیا، ”آپ کے خادم آپ کے خدا کے نام کے باعث ایک نہایت دُور دراز ملک سے آئے ہیں۔ کیونکہ اُس کی خبر ہم تک پہنچ گئی ہے، اور ہم نے وہ سب کچھ سن لیا ہے جو اُس نے مصر میں 10 اور دریائے یردن کے مشرق میں رہنے والے دو بادشاہوں کے ساتھ کیا یعنی حسبون کے بادشاہ سیحون اور بسن کے بادشاہ عوج کے ساتھ جو عستارات میں رہتا تھا۔ 11 تب ہمارے بزرگوں بلکہ ہمارے ملک کے تمام باشندوں نے ہم سے کہا، 'سفر کے لئے کھانا لے کر اُن سے ملنے جائیں۔ اُن سے بات کریں کہ ہم آپ کی خدمت کے لئے حاضر ہیں۔ آئیں، ہمارے ساتھ معاہدہ کریں۔' 12 ہماری یہ روٹی ابھی گرم تھی جب ہم اِسے سفر کے لئے اپنے ساتھ لے کر آپ سے ملنے کے لئے اپنے گھروں سے روانہ ہوئے۔ اور اب آپ خود دیکھ سکتے ہیں کہ یہ خشک اور ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی ہے۔ 13 اور مَے کی اِن مشکوں کی گھِسی پھٹی حالت دیکھیں۔ بھرتے وقت یہ نئی اور لچک دار تھیں۔ یہی ہمارے کپڑوں اور جوتوں کی حالت بھی ہے۔ سفر کرتے کرتے یہ ختم ہو گئے ہیں۔“

14 اسرائیلیوں نے مسافروں کا کچھ کھانا لیا۔ افسوس، اُنہوں نے رب سے ہدایت نہ مانگی۔ 15 پھر یشوع نے اُن کے ساتھ صلح کا معاہدہ کیا اور جماعت کے راہنماؤں نے قسم کھا کر اُس کی تصدیق کی۔ معاہدے میں اسرائیل نے وعدہ کیا کہ جِبعونیوں کو جینے دے گا۔

16 تین دن گزرے تو اسرائیلیوں کو پتا چلا کہ جِبعونی ہمارے قریب ہی اور ہمارے علاقے کے عین بیچ میں رہتے ہیں۔ 17 اسرائیلی روانہ ہوئے اور تیسرے دن اُن کے شہروں کے پاس پہنچے جن کے نام جِبعون، کفیرہ، بیروت اور قریَت یعریم تھے۔ 18 لیکن چونکہ جماعت کے راہنماؤں نے رب اسرائیل کے خدا کی قسم کھا کر اُن سے وعدہ کیا تھا اِس لئے اُنہوں نے جِبعونیوں کو ہلاک نہ کیا۔ پوری جماعت راہنماؤں پر بڑبڑانے لگی، 19 لیکن اُنہوں نے جواب میں کہا، ”ہم نے رب اسرائیل کے خدا کی قسم کھا کر اُن سے وعدہ کیا، اور اب ہم اُنہیں چھیڑ نہیں سکتے۔ 20 چنانچہ ہم اُنہیں جینے دیں گے اور وہ قسم نہ توڑیں گے جو ہم نے اُن کے ساتھ کھائی۔ ایسا نہ ہو کہ اللہ کا غضب ہم پر نازل ہو جائے۔ 21 اُنہیں جینے دو۔“ پھر فیصلہ یہ ہوا کہ جِبعونی لکڑہارے اور پانی بھرنے والے بن کر پوری جماعت کی خدمت کریں۔ یوں اسرائیلی راہنماؤں کا اُن کے ساتھ وعدہ قائم رہا۔

22 یشوع نے جِبعونیوں کو بُلا کر کہا، ”تم نے ہمیں دھوکا دے کر کیوں کہا کہ ہم آپ سے نہایت دُور رہتے

ہیں حالانکہ تم ہمارے علاقے کے بیچ میں ہی رہتے ہو؟ 23 چنانچہ اب تم پر لعنت ہو۔ تم لکڑہارے اور پانی بھرنے والے بن کر ہمیشہ کے لئے میرے خدا کے گھر کی خدمت کرو گے۔“

24 اُنہوں نے جواب دیا، ”آپ کے خادموں کو صاف بتایا گیا تھا کہ رب آپ کے خدا نے اپنے خادم موسیٰ کو کیا حکم دیا تھا، کہ اُسے آپ کو پورا ملک دینا اور آپ کے آگے آگے تمام باشندوں کو ہلاک کرنا ہے۔ یہ سن کر ہم بہت ڈر گئے کہ ہماری جان نہیں بچے گی۔ اِسی لئے ہم نے یہ سب کچھ کیا۔ 25 اب ہم آپ کے ہاتھ میں ہیں۔ ہمارے ساتھ وہ کچھ کریں جو آپ کو اچھا اور ٹھیک لگتا ہے۔“

26 چنانچہ یشوع نے اُنہیں اسرائیلیوں سے بچایا، اور اُنہوں نے جِبعونیوں کو ہلاک نہ کیا۔ 27 اُسی دن اُس نے جِبعونیوں کو لکڑہارے اور پانی بھرنے والے بنا دیا تاکہ وہ جماعت اور رب کی اُس قربان گاہ کی خدمت کریں جس کا مقام رب کو ابھی چننا تھا۔ اور یہ لوگ آج تک یہی کچھ کرتے ہیں۔

اموریوں کی شکست

10 یروشلم کے بادشاہ ادونی صِدق کو خبر ملی کہ یشوع نے عَی پر یوں قبضہ کر کے اُسے مکمل طور پر تباہ کر دیا ہے جس طرح اُس نے یریحو اور اُس کے بادشاہ کے ساتھ بھی کیا تھا۔ اُسے یہ اطلاع بھی دی گئی کہ جِبعون کے باشندے اسرائیلیوں کے ساتھ صلح کا معاہدہ کر کے اُن کے درمیان رہ رہے ہیں۔ 2 یہ سن کر وہ اور اُس کی قوم نہایت ڈر گئے، کیونکہ جِبعون بڑا شہر تھا۔ وہ اہمیت کے لحاظ سے اُن شہروں کے برابر تھا جن کے بادشاہ تھے، بلکہ وہ عَی شہر سے بھی بڑا تھا، اور اُس کے تمام مرد بہترین فوجی تھے۔

3 چنانچہ یروشلم کے بادشاہ ادونی صِدق نے اپنے قاصد حبرون کے بادشاہ ہوہام، یرموت کے بادشاہ پیرام، لکیس کے بادشاہ یفیع اور عجلون کے بادشاہ دبیر کے پاس بھیج دیئے۔ 4 پیغام یہ تھا، ”آئیں اور جِبعون پر حملہ کرنے میں میری مدد کریں، کیونکہ اُس نے یشوع اور اسرائیلیوں کے ساتھ صلح کا معاہدہ کر لیا ہے۔“ 5 یروشلم، حبرون، یرموت، لکیس اور عجلون کے یہ پانچ اموری بادشاہ متحد ہوئے۔ وہ اپنے تمام فوجیوں کو لے کر چل پڑے اور جِبعون کا محاصرہ کر کے اُس سے جنگ کرنے لگے۔

6 اُس وقت یشوع نے اپنے خیمے جِلجال میں لگائے تھے۔ جِبعون کے لوگوں نے اُسے پیغام بھیج دیا، ”اپنے خادموں کو ترک نہ کریں۔ جلدی سے ہمارے پاس آ کر ہمیں بچائیں! ہماری مدد کیجئے، کیونکہ پہاڑی علاقے کے تمام اموری بادشاہ ہمارے خلاف متحد ہو گئے ہیں۔“

7 یہ سن کر یشوع اپنی پوری فوج کے ساتھ جِلجال سے نکلا اور جِبعون کے لئے روانہ ہوا۔ اُس کے بہترین فوجی بھی سب اُس کے ساتھ تھے۔ 8 رب نے یشوع سے کہا، ”اُن سے مت ڈرنا، کیونکہ مَیں اُنہیں تیرے ہاتھ میں کر چکا ہوں۔ اُن میں سے ایک بھی تیرا مقابلہ نہیں کرنے پائے گا۔“ 9 اور یشوع نے جِلجال سے ساری رات سفر کرتے کرتے اچانک دشمن پر حملہ کیا۔ 10 اُس وقت رب نے اسرائیلیوں کے دیکھتے دیکھتے دشمن میں ابتری پیدا کر دی، اور اُنہوں نے جِبعون کے قریب دشمن کو زبردست شکست دی۔ اسرائیلی بیت حورون تک پہنچانے والے راستے پر اموریوں کا تعاقب کرتے کرتے

اُنہیں عزیقہ اور مقیدہ تک موت کے گھاٹ اُتارتے گئے۔ 11 اور جب اموری اِس راستے پر عزیقہ کی طرف بھاگ رہے تھے تو رب نے آسمان سے اُن پر بڑے بڑے اولے برسائے جنہوں نے اسرائیلیوں کی نسبت زیادہ دشمنوں کو ہلاک کر دیا۔

12 اُس دن جب رب نے اموریوں کو اسرائیل کے ہاتھ میں کر دیا تو یشوع نے اسرائیلیوں کی موجودگی میں رب سے کہا،

''اے سورج، جِبعون کے اوپر رُک جا!
اے چاند، وادیٔ ایالون پر ٹھہر جا!''

13 تب سورج رُک گیا، اور چاند نے آگے حرکت نہ کی۔ جب تک کہ اسرائیل نے اپنے دشمنوں سے پورا بدلہ نہ لے لیا اُس وقت تک وہ رُکے رہے۔ اِس بات کا ذکر یاشر کی کتاب میں کیا گیا ہے۔ سورج آسمان کے بیچ میں رُک گیا اور تقریباً ایک پورے دن کے دوران غروب نہ ہوا۔ 14 یہ دن منفرد تھا۔ رب نے انسان کی اِس طرح کی دعا نہ کبھی اِس سے پہلے، نہ کبھی اِس کے بعد سنی۔ کیونکہ رب خود اسرائیل کے لئے لڑ رہا تھا۔ 15 اِس کے بعد یشوع پورے اسرائیل سمیت جِلجال کی خیمہ گاہ میں لوٹ آیا۔

پانچ اموری بادشاہوں کی گرفتاری

16 لیکن پانچوں اموری بادشاہ فرار ہو کر مقیدہ کے ایک غار میں چھپ گئے تھے۔ 17 یشوع کو اطلاع دی گئی 18 تو اُس نے کہا، ''کچھ بڑے بڑے پتھر لُڑھکا کر غار کا منہ بند کرنا، اور کچھ آدمی اُس کی پہرا داری کریں۔ 19 لیکن باقی لوگ نہ رُکیں بلکہ دشمنوں کا تعاقب کر کے پیچھے سے اُنہیں مارتے جائیں۔ اُنہیں دوبارہ اپنے شہروں میں داخل ہونے کا موقع مت دینا، کیونکہ رب آپ کے خدا نے اُنہیں آپ کے ہاتھ میں کر دیا ہے۔'' 20 چنانچہ یشوع اور باقی اسرائیلی اُنہیں ہلاک کرتے رہے، اور کم ہی اپنے شہروں کی فصیل میں داخل ہو سکے۔ 21 اِس کے بعد پوری فوج صحیح سلامت یشوع کے پاس مقیدہ کی لشکر گاہ میں واپس پہنچ گئی۔

اب سے کسی میں بھی اسرائیلیوں کو دھمکی دینے کی جرأت نہ رہی۔

22 پھر یشوع نے کہا، ''غار کے منہ کو کھول کر یہ پانچ بادشاہ میرے پاس نکال لائیں۔'' 23 لوگ غار کو کھول کر یروشلم، حبرون، یرموت، لکیس اور عجلون کے بادشاہوں کو یشوع کے پاس نکال لائے۔ 24 یشوع نے اسرائیل کے مردوں کو بُلا کر اپنے ساتھ کھڑے فوجی افسروں سے کہا، ''اِدھر آ کر اپنے پیروں کو بادشاہوں کی گردنوں پر رکھ دیں۔'' افسروں نے ایسا ہی کیا۔ 25 پھر یشوع نے اُن سے کہا، ''نہ ڈریں اور نہ حوصلہ ہاریں۔ مضبوط اور دلیر ہوں۔ رب یہی کچھ اُن تمام دشمنوں کے ساتھ کرے گا جن سے آپ لڑیں گے۔'' 26 یہ کہہ کر اُس نے بادشاہوں کو ہلاک کر کے اُن کی لاشیں پانچ درختوں سے لٹکا دیں۔ وہاں وہ شام تک لٹکی رہیں۔ 27 جب سورج ڈوبنے لگا تو لوگوں نے یشوع کے حکم پر لاشیں اُتار کر اُس غار میں پھینک دیں جس میں بادشاہ چھپ گئے تھے۔ پھر اُنہوں نے غار کے منہ کو بڑے بڑے پتھروں سے بند کر دیا۔ یہ پتھر آج تک وہاں پڑے ہوئے ہیں۔

مزید اموری شہروں پر قبضہ

28 اُس دن مقیدہ یشوع کے قبضے میں آ گیا۔ اُس نے

پورے شہر کو تلوار سے رب کے لئے مخصوص کر کے تباہ کر دیا۔ بادشاہ سمیت سب ہلاک ہوئے اور ایک بھی نہ بچا۔ شہر کے بادشاہ کے ساتھ اُس نے وہ سلوک کیا جو اُس نے یریحو کے بادشاہ کے ساتھ کیا تھا۔

29 پھر یشوع نے تمام اسرائیلیوں کے ساتھ وہاں سے آگے نکل کر لِبناہ پر حملہ کیا۔ 30 رب نے اُس شہر اور اُس کے بادشاہ کو بھی اسرائیل کے ہاتھ میں کر دیا۔ یشوع نے تلوار سے شہر کے تمام باشندوں کو ہلاک کیا، اور ایک بھی نہ بچا۔ بادشاہ کے ساتھ اُس نے وہی سلوک کیا جو اُس نے یریحو کے بادشاہ کے ساتھ کیا تھا۔

31 اِس کے بعد اُس نے تمام اسرائیلیوں کے ساتھ لِبناہ سے آگے بڑھ کر لکیس کا محاصرہ کیا۔ جب اُس نے اُس پر حملہ کیا 32 تو رب نے یہ شہر اُس کے بادشاہ سمیت اسرائیل کے ہاتھ میں کر دیا۔ دوسرے دن وہ یشوع کے قبضے میں آ گیا۔ شہر کے سارے باشندوں کو اُس نے تلوار سے ہلاک کیا، جس طرح کہ اُس نے لِبناہ کے ساتھ بھی کیا تھا۔ 33 ساتھ ساتھ یشوع نے جزر کے بادشاہ ہورم اور اُس کے لوگوں کو بھی شکست دی جو لکیس کی مدد کرنے کے لئے آئے تھے۔ اُن میں سے ایک بھی نہ بچا۔

34 پھر یشوع نے تمام اسرائیلیوں کے ساتھ لکیس سے آگے بڑھ کر عجلون کا محاصرہ کر لیا۔ اُسی دن اُنہوں نے اُس پر حملہ کر کے 35 اُس پر قبضہ کر لیا۔ جس طرح لکیس کے ساتھ ہوا اُسی طرح عجلون کے ساتھ بھی کیا گیا یعنی شہر کے تمام باشندے تلوار سے ہلاک ہوئے۔

36 اِس کے بعد یشوع نے تمام اسرائیلیوں کے ساتھ عجلون سے آگے بڑھ کر حبرون پر حملہ کیا۔ 37 شہر پر قبضہ کر کے اُنہوں نے بادشاہ، اردگرد کی آبادیاں اور باشندے سب کے سب تہ تیغ کر دیئے۔ کوئی نہ بچا۔ عجلون کی طرح اُنہوں نے اُسے پورے طور پر تمام باشندوں سمیت رب کے لئے مخصوص کر کے تباہ کر دیا۔

38 پھر یشوع تمام اسرائیلیوں کے ساتھ مُڑ کر دبیر کی طرف بڑھ گیا۔ اُس پر حملہ کر کے 39 اُس نے شہر، اُس کے بادشاہ اور اردگرد کی آبادیوں پر قبضہ کر لیا۔ سب کو نیست کر دیا گیا، ایک بھی نہ بچا۔ یوں دبیر کے ساتھ وہ کچھ ہوا جو پہلے حبرون اور لِبناہ اُس کے بادشاہ سمیت ہوا تھا۔

40 اِس طرح یشوع نے جنوبی کنعان کے تمام بادشاہوں کو شکست دے کر اُن کے پورے ملک پر قبضہ کر لیا یعنی ملک کے پہاڑی علاقے پر، جنوب کے دشتِ نجب پر، مغرب کے نشیبی پہاڑی علاقے پر اور وادیٔ یردن کے مغرب میں واقع پہاڑی ڈھلانوں پر۔ اُس نے کسی کو بھی بچنے نہ دیا بلکہ ہر جاندار کو رب کے لئے مخصوص کر کے ہلاک کر دیا۔ یہ سب کچھ ویسا ہی ہوا جیسا رب اسرائیل کے خدا نے حکم دیا تھا۔

41 یشوع نے اُنہیں قادس برنیع سے لے کر غزہ تک اور جشن کے پورے علاقے سے لے کر جِبعون تک شکست دی۔ 42 اِن تمام بادشاہوں اور اُن کے ممالک پر یشوع نے ایک ہی وقت فتح پائی، کیونکہ اسرائیل کا خدا اسرائیل کے لئے لڑا۔

43 اِس کے بعد یشوع تمام اسرائیلیوں کے ساتھ جِلجال کی خیمہ گاہ میں لوٹ آیا۔

شمالی اتحادیوں پر فتح

11 جب حصور کے بادشاہ یابین کو اِن واقعات کی خبر ملی تو اُس نے مدون کے بادشاہ یوباب اور سِمرون اور اَکشاف کے بادشاہوں کو پیغام بھیجے۔ 2 اِس کے علاوہ اُس نے اُن بادشاہوں کو پیغام بھیجے جو شمال میں تھے یعنی شمالی پہاڑی علاقے میں، وادیٔ یردن کے اُس حصے میں جو کِنّرت یعنی گلیل کے جنوب میں ہے، مغرب کے نشیبی پہاڑی علاقے میں، مغرب میں واقع نافت دور میں 3 اور کنعان کے مشرق اور مغرب میں۔ یابین نے اموریوں، حِتّیوں، فرِزّیوں، پہاڑی علاقے کے یبوسیوں اور حرمون پہاڑ کے دامن میں واقع ملکِ مِصفاہ کے حِوّیوں کو بھی پیغام بھیجے۔

4 چنانچہ یہ اپنی تمام فوجوں کو لے کر جنگ کے لئے نکلے۔ اُن کے آدمی سمندر کے ساحل کی ریت کی مانند بےشمار تھے۔ اُن کے پاس متعدد گھوڑے اور رتھ بھی تھے۔ 5 اِن تمام بادشاہوں نے اسرائیل سے لڑنے کے لئے متحد ہو کر اپنے خیمے میروم کے چشمے پر لگا دیئے۔

6 رب نے یشوع سے کہا، ”اُن سے مت ڈرنا، کیونکہ کل اِسی وقت تک مَیں نے اُن سب کو ہلاک کر کے اسرائیل کے حوالے کر دیا ہو گا۔ تجھے اُن کے گھوڑوں کی کونچوں کو کاٹنا اور اُن کے رتھوں کو جلا دینا ہے۔“

7 چنانچہ یشوع اپنے تمام فوجیوں کو لے کر میروم کے چشمے پر آیا اور اچانک دشمن پر حملہ کیا۔ 8 اور رب نے دشمنوں کو اسرائیلیوں کے حوالے کر دیا۔ اسرائیلیوں نے اُنہیں شکست دی اور اُن کا تعاقب کرتے کرتے شمال میں بڑے شہر صیدا اور مسرفات مائم تک جا پہنچے۔ اِسی طرح اُنہوں نے مشرق میں وادیٔ مِصفاہ تک بھی اُن کا تعاقب کیا۔ آخر میں ایک بھی نہ بچا۔ 9 رب کی ہدایت کے مطابق یشوع نے دشمن کے گھوڑوں کی کونچوں کو کٹوا کر اُس کے رتھوں کو جلا دیا۔

شمالی کنعان پر قبضہ

10 پھر یشوع واپس آیا اور حصور کو اپنے قبضے میں لے لیا۔ حصور اُن تمام بادشاہتوں کا صدر مقام تھا جنہیں اُنہوں نے شکست دی تھی۔ اسرائیلیوں نے شہر کے بادشاہ کو مار دیا 11 اور شہر کے ہر جاندار کو اللہ کے حوالے کر کے ہلاک کر دیا۔ ایک بھی نہ بچا۔ پھر یشوع نے شہر کو جلا دیا۔

12 اِسی طرح یشوع نے اُن باقی بادشاہوں کے شہروں پر بھی قبضہ کر لیا جو اسرائیل کے خلاف متحد ہو گئے تھے۔ ہر شہر کو اُس نے رب کے خادم موسیٰ کے حکم کے مطابق تباہ کر دیا۔ بادشاہوں سمیت سب کچھ نیست کر دیا گیا۔ 13 لیکن یشوع نے صرف حصور کو جلایا۔ پہاڑیوں پر کے باقی شہروں کو اُس نے رہنے دیا۔ 14 لُوٹ کا جو بھی مال جانوروں سمیت اُن میں پایا گیا اُسے اسرائیلیوں نے اپنے پاس رکھ لیا۔ لیکن تمام باشندوں کو اُنہوں نے مار ڈالا اور ایک بھی نہ بچنے دیا۔ 15 کیونکہ رب نے اپنے خادم موسیٰ کو یہی حکم دیا تھا، اور یشوع نے سب کچھ ویسے ہی کیا جیسے رب نے موسیٰ کو حکم دیا تھا۔

16 یوں یشوع نے پورے کنعان پر قبضہ کر لیا۔ اِس میں پہاڑی علاقہ، پورا دشتِ نجب، جُشن کا پورا علاقہ، مغرب کا نشیبی پہاڑی علاقہ، وادیٔ یردن اور اسرائیل کے پہاڑ اُن کے دامن کی پہاڑیوں سمیت شامل تھے۔ 17 اب یشوع کی پہنچ جنوب میں سعیر کی طرف بڑھنے والے پہاڑ خلق سے لے کر لبنان کے میدانی علاقے

کے شہر بعل جد تک تھی جو حرمون پہاڑ کے دامن میں تھا۔ یشوع نے اِن علاقوں کے تمام بادشاہوں کو پکڑ کر مار ڈالا۔ 18 لیکن اِن بادشاہوں سے جنگ کرنے میں بہت وقت لگا، 19 کیونکہ جِبعون میں رہنے والے حِوّیوں کے علاوہ کسی بھی شہر نے اسرائیلیوں سے صلح نہ کی۔ اِس لئے اسرائیل کو اُن سب پر جنگ کر کے ہی قبضہ کرنا پڑا۔ 20 رب ہی نے اُنہیں اکڑنے دیا تھا تاکہ وہ اسرائیل سے جنگ کریں اور اُن پر رحم نہ کیا جائے بلکہ اُنہیں پورے طور پر رب کے حوالے کر کے ہلاک کیا جائے۔ لازم تھا کہ اُنہیں یوں نیست و نابود کیا جائے جس طرح رب نے موسیٰ کو حکم دیا تھا۔

21 اُس وقت یشوع نے اُن تمام عناقیوں کو ہلاک کر دیا جو حبرون، دبیر، عناب اور اُن تمام جگہوں میں رہتے تھے جو یہوداہ اور اسرائیل کے پہاڑی علاقے میں تھیں۔ اُس نے اُن سب کو اُن کے شہروں سمیت اللہ کے حوالے کر کے تباہ کر دیا۔ 22 اسرائیل کے پورے علاقے میں عناقیوں میں سے ایک بھی نہ بچا۔ صرف غزہ، جات اور اشدود میں کچھ زندہ رہے۔

23 غرض یشوع نے پورے ملک پر یوں قبضہ کیا جس طرح رب نے موسیٰ کو بتایا تھا۔ پھر اُس نے اُسے قبیلوں میں تقسیم کر کے اسرائیل کو میراث میں دے دیا۔ جنگ ختم ہوئی، اور ملک میں امن و امان قائم ہو گیا۔

موسیٰ کی فتوحات کا خلاصہ

12 درجِ ذیل دریائے یردن کے مشرق میں اُن بادشاہوں کی فہرست ہے جنہیں اسرائیلیوں نے شکست دی تھی اور جن کے علاقے پر اُنہوں نے قبضہ کیا تھا۔ یہ علاقہ جنوب میں وادیٔ ارنون سے لے کر شمال میں حرمون پہاڑ تک تھا، اور اُس میں وادیٔ یردن کا پورا مشرقی حصہ شامل تھا۔

2 پہلے کا نام سیحون تھا۔ وہ اموریوں کا بادشاہ تھا اور اُس کا دار الحکومت حسبون تھا۔ عروعیر شہر یعنی وادیٔ ارنون کے درمیان سے لے کر عمونیوں کی سرحد دریائے یبوق تک سارا علاقہ اُس کی گرفت میں تھا۔ اِس میں جِلعاد کا آدھا حصہ بھی شامل تھا۔ 3 اِس کے علاوہ سیحون کا قبضہ دریائے یردن کے پورے مشرقی کنارے پر کِنرت یعنی گلیل کی جھیل سے لے کر بحیرۂ مُردار کے پاس شہر بیت یسیموت تک بلکہ اُس کے جنوب میں پہاڑی سلسلے پِسگہ کے دامن تک تھا۔

4 دوسرا بادشاہ جس نے شکست کھائی تھی بسن کا بادشاہ عوج تھا۔ وہ رفائیوں کے دیو قامت قبیلے میں سے باقی رہ گیا تھا، اور اُس کی حکومت کے مرکز عستارات اور اِدرعی تھے۔ 5 شمال میں اُس کی سلطنت کی سرحد حرمون پہاڑ تھی اور مشرق میں سلکہ شہر۔ بسن کا تمام علاقہ جسوریوں اور معکاتیوں کی سرحد تک اُس کے ہاتھ میں تھا اور اِسی طرح جِلعاد کا شمالی حصہ بادشاہ سیحون کی سرحد تک۔

6 اسرائیل نے رب کے خادم موسیٰ کی راہنمائی میں اِن دو بادشاہوں پر فتح پائی تھی، اور موسیٰ نے یہ علاقہ روبن، جد اور منسّی کے آدھے قبیلے کے سپرد کیا تھا۔

یشوع کی فتوحات کا خلاصہ

7 درجِ ذیل دریائے یردن کے مغرب کے اُن بادشاہوں کی فہرست ہے جنہیں اسرائیلیوں نے یشوع کی راہنمائی میں شکست دی تھی اور جن کی سلطنت وادیٔ

لبنان کے شہر بعل جد سے لے کر سعیر کی طرف بڑھنے والے پہاڑ خلق تک تھی۔ بعد میں یشوع نے یہ سارا ملک اسرائیل کے قبیلوں میں تقسیم کر کے اُنہیں میراث میں دے دیا 8 یعنی پہاڑی علاقہ، مغرب کا نشیبی پہاڑی علاقہ، یردن کی وادی، اُس کے مغرب میں واقع پہاڑی ڈھلانیں، یہوداہ کا ریگستان اور دشتِ نجب۔ پہلے یہ سب کچھ حِتّیوں، اموریوں، کنعانیوں، فرِزّیوں، حِوّیوں اور یبوسیوں کے ہاتھ میں تھا۔ ذیل کے ہر شہر کا اپنا بادشاہ تھا، اور ہر ایک نے شکست کھائی: 9 یریحو، عَی نزد بیت ایل، 10 یروشلم، حبرون، 11 یرموت، لکیس، 12 عجلون، جزر، 13 دبیر، جدر، 14 حُرمہ، عراد، 15 لِبناہ، عدُلام، 16 مقیدہ، بیت ایل، 17 تفّوح، حِفر، 18 افیق، لشرون، 19 مدون، حصور، 20 سِمرون مرون، اَکشاف، 21 تعنک، مجِدّو، 22 قادس، کرمل کا یُقنعام، 23 نافت دور میں واقع دور، جِلجال کا گوییم 24 اور تِرضہ۔ بادشاہوں کی کُل تعداد 31 تھی۔

کنعان کے باقی علاقوں پر قبضہ کرنے کا حکم

13 جب یشوع بوڑھا تھا تو رب نے اُس سے کہا، ”تُو بہت بوڑھا ہو چکا ہے، لیکن ابھی کافی کچھ باقی رہ گیا ہے جس پر قبضہ کرنے کی ضرورت ہے۔ 3-2 اِس میں فلستیوں کے تمام علاقے اُن کے شاہی شہروں غزہ، اشدود، اسقلون، جات اور عقرون سمیت شامل ہیں اور اِسی طرح جسور کا علاقہ جس کی جنوبی سرحد وادیٔ سیحور ہے جو مصر کے مشرق میں ہے اور جس کی شمالی سرحد عقرون ہے۔ اُسے بھی ملکِ کنعان کا حصہ قرار دیا جاتا ہے۔ عوّیوں کا علاقہ بھی 4 جو جنوب میں ہے اب تک اسرائیل کے قبضے میں نہیں آیا۔ یہی بات شمال پر بھی صادق آتی ہے۔ صیدانیوں کے شہر معارہ سے لے کر افیق شہر اور اموریوں کی سرحد تک سب کچھ اب تک اسرائیل کی حکومت سے باہر ہے۔ 5 اِس کے علاوہ جبلیوں کا ملک اور مشرق میں پورا لبنان حرمون پہاڑ کے دامن میں بعل جد سے لے کر لبو حمات تک باقی رہ گیا ہے۔ 6 اِس میں اُن صیدانیوں کا تمام علاقہ بھی شامل ہے جو لبنان کے پہاڑوں اور مسرفات مائم کے درمیان کے پہاڑی علاقے میں آباد ہیں۔ اسرائیلیوں کے بڑھتے بڑھتے مَیں خود ہی اِن لوگوں کو اُن کے سامنے سے نکال دوں گا۔ لیکن لازم ہے کہ تُو قرعہ ڈال کر یہ پورا ملک میرے حکم کے مطابق اسرائیلیوں میں تقسیم کرے۔ 7 اُسے نو باقی قبیلوں اور منسّی کے آدھے قبیلے کو وراثت میں دے دے۔“

یردن کے مشرق میں ملک کی تقسیم

8 رب کا خادم موسیٰ روبن، جد اور منسّی کے باقی آدھے قبیلے کو دریائے یردن کا مشرقی علاقہ دے چکا تھا۔ 10-9 یوں حسبون کے اموری بادشاہ سیحون کے تمام شہر اُن کے قبضے میں آ گئے تھے یعنی جنوبی وادیٔ ارنون کے کنارے پر شہر عروعیر اور اُسی وادی کے بیچ کے شہر سے لے کر شمال میں عمونیوں کی سرحد تک۔ دیبون اور میدبا کے درمیان کا میدانِ مرتفع بھی اِس میں شامل تھا 11 اور اِسی طرح جِلعاد، جسوریوں اور معکاتیوں کا علاقہ، حرمون کا پہاڑی علاقہ اور سلکہ شہر تک بسن کا سارا علاقہ بھی۔

12 پہلے یہ سارا علاقہ بسن کے بادشاہ عوج کے قبضے میں تھا جس کی حکومت کے مرکز عستارات اور اِدرعی تھے۔ رفائیوں کے دیو قامت قبیلے سے صرف

عوج باقی رہ گیا تھا۔ موسیٰ کی راہنمائی کے تحت اسرائیلیوں نے اُس علاقے پر فتح پا کر تمام باشندوں کو نکال دیا تھا۔ 13 صرف جسوری اور معکاتی باقی رہ گئے تھے، اور یہ آج تک اسرائیلیوں کے درمیان رہتے ہیں۔

14 صرف لاوی کے قبیلے کو کوئی زمین نہ ملی، کیونکہ اُن کا موروثی حصہ جلنے والی وہ قربانیاں ہیں جو رب اسرائیل کے خدا کے لئے چڑھائی جاتی ہیں۔ رب نے یہی کچھ موسیٰ کو بتایا تھا۔

روبن کا قبائلی علاقہ

15 موسیٰ نے روبن کے قبیلے کو اُس کے کنبوں کے مطابق ذیل کا علاقہ دیا۔ 16 وادیٔ ارنون کے کنارے پر شہر عروعیر اور اُسی وادی کے بیچ کے شہر سے لے کر میدبا 17 اور حسبون تک۔ وہاں کے میدانِ مرتفع پر واقع تمام شہر بھی روبن کے سپرد کئے گئے یعنی دیبون، بامات بعل، بیت بعل معون، 18 یہض، قدیمات، مِفعت، 19 قِریَتائم، سِبماہ، ضرتِ السحر جو بحیرۂ مُردار کے مشرق میں واقع پہاڑی علاقے میں ہے، 20 بیت فغور، پِسگہ کے پہاڑی سلسلے پر موجود آبادیاں اور بیت یسیموت۔ 21 میدانِ مرتفع کے تمام شہر روبن کے قبیلے کو دیئے گئے یعنی اموریوں کے بادشاہ سیحون کی پوری بادشاہی جس کا دار الحکومت حسبون شہر تھا۔ موسیٰ نے سیحون کو مار ڈالا تھا اور اُس کے ساتھ پانچ مِدیانی رئیسوں کو بھی جنہیں سیحون نے اپنے ملک میں مقرر کیا تھا۔ اِن رئیسوں کے نام اِوی، رقم، صور، حور اور ربع تھے۔ 22 جن لوگوں کو اُس وقت مارا گیا اُن میں سے بلعام بن بعور بھی تھا جو غیب دان تھا۔ 23 روبن کے قبیلے کی مغربی سرحد دریائے یردن تھی۔ یہی شہر اور آبادیاں روبن کے قبیلے کو اُس کے کنبوں کے مطابق دی گئیں، اور وہ اُس کی میراث ٹھہریں۔

جد کے قبیلے کا علاقہ

24 موسیٰ نے جد کے قبیلے کو اُس کے کنبوں کے مطابق ذیل کا علاقہ دیا۔ 25 یعزیر کا علاقہ، جِلعاد کے تمام شہر، عمونیوں کا آدھا حصہ ربّہ کے قریب شہر عروعیر تک 26-27 اور حسبون کے بادشاہ سیحون کی بادشاہی کا باقی شمالی حصہ یعنی حسبون، رامت المِصفاہ اور بطونیم کے درمیان کا علاقہ اور محنائم اور دبیر کے درمیان کا علاقہ۔ اِس کے علاوہ جد کو وادیٔ یردن کا وہ مشرقی حصہ بھی مل گیا جو بیت ہارم، بیت نِمرہ، سُکات اور صفون پر مشتمل تھا۔ یوں اُس کی شمالی سرحد کِنّرت یعنی گلیل کی جھیل کا جنوبی کنارہ تھا۔ 28 یہی شہر اور آبادیاں جد کے قبیلے کو اُس کے کنبوں کے مطابق دی گئیں، اور وہ اُس کی میراث ٹھہریں۔

منسّی کے مشرقی حصے کا علاقہ

29 جو علاقہ موسیٰ نے منسّی کے آدھے حصے کو اُس کے کنبوں کے مطابق دیا تھا 30 وہ محنائم سے لے کر شمال میں عوج بادشاہ کی تمام بادشاہی پر مشتمل تھا۔ اُس میں ملکِ بسن اور وہ 60 آبادیاں شامل تھیں جن پر یائیر نے فتح پائی تھی۔ 31 جِلعاد کا آدھا حصہ عوج کی حکومت کے دو مراکز عستارات اور اِدرعی سمیت مکیر بن منسّی کی اولاد کو اُس کے کنبوں کے مطابق دیا گیا۔ 32 موسیٰ نے اِن موروثی زمینوں کی تقسیم اُس وقت کی تھی جب وہ دریائے یردن کے مشرق میں موآب کے میدانی علاقے میں یریحو شہر کے مقابل تھا۔

33 لیکن لاوی کو موسیٰ سے کوئی موروثی زمین نہیں ملی تھی، کیونکہ رب اسرائیل کا خدا اُن کا موروثی حصہ ہے جس طرح اُس نے اُن سے وعدہ کیا تھا۔

کنعان کی تقسیم

14 اسرائیل کے باقی ساڑھے نو قبیلوں کو دریائے یردن کے مغرب میں یعنی ملکِ کنعان میں زمین مل گئی۔ اِس کے لئے اِلی عزر امام، یشوع بن نون اور قبیلوں کے آبائی گھرانوں کے سربراہوں نے 2 قرعہ ڈال کر مقرر کیا کہ ہر قبیلے کو کون کون سا علاقہ مل جائے۔ یوں ویسا ہی ہوا جس طرح رب نے موسیٰ کو حکم دیا تھا۔ 4-3 موسیٰ اڑھائی قبیلوں کو اُن کی موروثی زمین دریائے یردن کے مشرق میں دے چکا تھا، کیونکہ یوسف کی اولاد کے دو قبیلے منسّی اور افرائیم وجود میں آئے تھے۔ لیکن لاویوں کو اُن کے درمیان زمین نہ ملی۔ اسرائیلیوں نے لاویوں کو زمین نہ دی بلکہ اُنہیں صرف رہائش کے لئے شہر اور ریوڑوں کے لئے چراگاہیں دیں۔ 5 یوں اُنہوں نے زمین کو اُن ہی ہدایات کے مطابق تقسیم کیا جو رب نے موسیٰ کو دی تھیں۔

کالب حبرون پانے کی گزارش کرتا ہے

6 جِلجال میں یہوداہ کے قبیلے کے مرد یشوع کے پاس آئے۔ یفُنّہ قنزی کا بیٹا کالب بھی اُن کے ساتھ تھا۔ اُس نے یشوع سے کہا، ”آپ کو یاد ہے کہ رب نے مردِ خدا موسیٰ سے آپ کے اور میرے بارے میں کیا کچھ کہا جب ہم قادس برنیع میں تھے۔ 7 مَیں 40 سال کا تھا جب رب کے خادم موسیٰ نے مجھے ملکِ کنعان کا جائزہ لینے کے لئے قادس برنیع سے بھیج دیا۔ جب واپس آیا تو مَیں نے موسیٰ کو دیانت داری سے سب کچھ بتایا جو دیکھا تھا۔ 8 افسوس کہ جو بھائی میرے ساتھ گئے تھے اُنہوں نے لوگوں کو ڈرایا۔ لیکن مَیں رب اپنے خدا کا وفادار رہا۔ 9 اُس دن موسیٰ نے قسم کھا کر مجھ سے وعدہ کیا، ’جس زمین پر تیرے پاؤں چلے ہیں وہ ہمیشہ تک تیری اور تیری اولاد کی وراثت میں رہے گی۔ کیونکہ تُو رب میرے خدا کا وفادار رہا ہے۔‘ 10 اور اب ایسا ہی ہوا ہے جس طرح رب نے وعدہ کیا تھا۔ اُس نے مجھے اب تک زندہ رہنے دیا ہے۔ رب کو موسیٰ سے یہ بات کئے 45 سال گزر گئے ہیں۔ اُس سارے عرصے میں ہم ریگستان میں گھومتے پھرتے رہے ہیں۔ آج مَیں 85 سال کا ہوں، 11 اور اب تک اُتنا ہی طاقت ور ہوں جتنا کہ اُس وقت تھا جب مَیں جاسوس تھا۔ اب تک میری باہر نکلنے اور جنگ کرنے کی وہی قوت قائم ہے۔ 12 اب مجھے وہ پہاڑی علاقہ دے دیں جس کا وعدہ رب نے اُس دن مجھ سے کیا تھا۔ آپ نے خود سنا ہے کہ عناقی وہاں بڑے قلعہ بند شہروں میں بستے ہیں۔ لیکن شاید رب میرے ساتھ ہو اور مَیں اُنہیں نکال دوں جس طرح اُس نے فرمایا ہے۔“

13 تب یشوع نے کالب بن یفُنّہ کو برکت دے کر اُسے وراثت میں حبرون دے دیا۔ 15-14 پہلے حبرون قِریَت اربع یعنی اربع کا شہر کہلاتا تھا۔ اربع عناقیوں کا سب سے بڑا آدمی تھا۔ آج تک یہ شہر کالب کی اولاد کی ملکیت رہی ہے۔ وجہ یہ ہے کہ کالب رب اسرائیل کے خدا کا وفادار رہا۔ پھر جنگ ختم ہوئی، اور ملک میں امن و امان قائم ہو گیا۔

یہوداہ کی سرحدیں

15 جب اسرائیلیوں نے قرعہ ڈال کر ملک کو تقسیم کیا تو یہوداہ کے قبیلے کو اُس کے کنبوں کے مطابق کنعان کا جنوبی حصہ مل گیا۔ اِس علاقے کی سرحد ملکِ ادوم اور انتہائی جنوب میں صین کا ریگستان تھا۔

2 یہوداہ کی جنوبی سرحد بحیرۂ مُردار کے جنوبی سرے سے شروع ہو کر 3 جنوب کی طرف چلتی چلتی درۂ عقربیم پہنچ گئی۔ وہاں سے وہ صین کی طرف جاری ہوئی اور قادس برنیع کے جنوب میں سے آگے نکل کر حصرون تک پہنچ گئی۔ حصرون سے وہ ادّار کی طرف چڑھ گئی اور پھر قرقع کی طرف مُڑی۔ 4 اِس کے بعد وہ عضمون سے ہو کر مصر کی سرحد پر واقع وادیٔ مصر تک پہنچ گئی جس کے ساتھ ساتھ چلتی ہوئی وہ سمندر پر ختم ہوئی۔ یہ یہوداہ کی جنوبی سرحد تھی۔

5 مشرق میں اُس کی سرحد بحیرۂ مُردار کے ساتھ ساتھ چل کر وہاں ختم ہوئی جہاں دریائے یردن بحیرۂ مُردار میں بہتا ہے۔

یہوداہ کی شمالی سرحد یہیں سے شروع ہو کر 6 بیت حُجلاہ کی طرف چڑھ گئی، پھر بیت عرابہ کے شمال میں سے گزر کر روبن کے بیٹے بوہن کے پتھر تک پہنچ گئی۔ 7 وہاں سے سرحد وادیٔ عکور میں اُتر گئی اور پھر دوبارہ دبیر کی طرف چڑھ گئی۔ دبیر سے وہ شمال یعنی جِلجال کی طرف جو درۂ ادُمیم کے مقابل ہے مُڑ گئی (یہ درہ وادی کے جنوب میں ہے)۔ یوں وہ چلتی چلتی شمالی سرحد عین شمس اور عین راجل تک پہنچ گئی۔ 8 وہاں سے وہ وادیٔ بن ہنوم میں سے گزرتی ہوئی یبوسیوں کے شہر یروشلم کے جنوب میں سے آگے نکل گئی اور پھر اُس پہاڑ پر چڑھ گئی جو وادیٔ بن ہنوم کے مغرب اور میدانِ رفائیم کے شمالی کنارے پر ہے۔ 9 وہاں سرحد مُڑ کر چشمہ بنام نفتوح کی طرف بڑھ گئی اور پھر پہاڑی علاقے عِفرون کے شہروں کے پاس سے گزر کر بعلہ یعنی قِریَت یعریم تک پہنچ گئی۔ 10 بعلہ سے مُڑ کر یہوداہ کی یہ سرحد مغرب میں سعیر کے پہاڑی علاقے کی طرف بڑھ گئی اور یعریم پہاڑ یعنی کسلون کے شمالی دامن کے ساتھ ساتھ چل کر بیت شمس کی طرف اُتر کر تِمنت پہنچ گئی۔ 11 وہاں سے وہ عقرون کے شمال میں سے گزر گئی اور پھر مُڑ کر سِکرون اور بعلہ پہاڑ کی طرف بڑھ کر یبنئیل پہنچ گئی۔ وہاں یہ شمالی سرحد سمندر پر ختم ہوئی۔

12 سمندر ملکِ یہوداہ کی مغربی سرحد تھی۔ یہی وہ علاقہ تھا جو یہوداہ کے قبیلے کو اُس کے خاندانوں کے مطابق مل گیا۔

حبرون اور دبیر پر فتح

13 رب کے حکم کے مطابق یشوع نے کالب بن یفُنّہ کو اُس کا حصہ یہوداہ میں دے دیا۔ وہاں اُسے حبرون شہر مل گیا۔ اُس وقت اُس کا نام قِریَت اربع تھا (اربع عناق کا باپ تھا)۔ 14 حبرون میں تین عناقی بنام سیسی، اخی مان اور تلمی اپنے گھرانوں سمیت رہتے تھے۔ کالب نے تینوں کو حبرون سے نکال دیا۔ 15 پھر وہ آگے دبیر کے باشندوں سے لڑنے چلا گیا۔ دبیر کا پرانا نام قِریَت سِفر تھا۔ 16 کالب نے کہا، ”جو قِریَت سِفر پر فتح پا کر قبضہ کرے گا اُس کے ساتھ مَیں اپنی بیٹی عکسہ کا رشتہ باندھوں گا۔“ 17 کالب کے بھائی قُنز کے بیٹے عُتنی ایل نے شہر پر قبضہ کر لیا۔ چنانچہ کالب نے اُس کے ساتھ اپنی بیٹی عکسہ کی شادی کر دی۔

18 جب عکسہ عُتنی ایل کے ہاں جا رہی تھی تو اُس نے اُسے اُبھارا کہ وہ کالب سے کوئی کھیت پانے کی درخواست کرے۔ اچانک وہ گدھے سے اُتر گئی۔ کالب نے پوچھا، ''کیا بات ہے؟'' 19 عکسہ نے جواب دیا، ''جہیز کے لئے مجھے ایک چیز سے نوازیں۔ آپ نے مجھے دشتِ نجب میں زمین دے دی ہے۔ اب مجھے چشمے بھی دے دیجئے۔'' چنانچہ کالب نے اُسے اپنی ملکیت میں سے اوپر اور نیچے والے چشمے بھی دے دیئے۔

یہوداہ کے قبیلے کے شہر

20 جو موروثی زمین یہوداہ کے قبیلے کو اُس کے کنبوں کے مطابق ملی 21 اُس میں ذیل کے شہر شامل تھے۔ جنوب میں ملکِ ادوم کی سرحد کی طرف یہ شہر تھے: قبضئیل، عِدر، یجور، 22 قینہ، دیمونہ، عدعدہ، 23 قادس، حصور، اِتنان، 24 زیف، طِلم، بعلوت، 25 حصور حدتہ، قریوت حصرون یعنی حصور، 26 اَمام، سمع، مولادہ، 27 حصار جدہ، حشمون، بیت فلط، 28 حصار سوعال، بیر سبع، بزیوتیاہ، 29 بعلہ، عیّیم، عضم، 30 اِلتولد، کسیل، حُرمہ، 31 صِقلاج، مدمنّہ، سنسنّہ، 32 لباؤت، سِلحیم، عین اور رِمّون۔ اِن شہروں کی تعداد 29 تھی۔ ہر شہر کے گرد و نواح کی آبادیاں اُس کے ساتھ گنی جاتی تھیں۔

33 مغرب کے نشیبی پہاڑی علاقے میں یہ شہر تھے: اِستال، صُرعہ، اسنہ، 34 زنوح، عین جنیم، تفّوح، عینام، 35 یرموت، عدُلام، سوکہ، عزیقہ، 36 شعریم، عدِتیم اور جدیرہ یعنی جدیرتیم۔ اِن شہروں کی تعداد 14 تھی۔ ہر شہر کے گرد و نواح کی آبادیاں اُس کے ساتھ گنی جاتی تھیں۔

37 اِن کے علاوہ یہ شہر بھی تھے: ضِنان، حداشہ، مِجدل جد، 38 دلعان، مِصفاہ، یُقتئیل، 39 لکیس، بُصقت، عجلون، 40 کبّون، لحماس، کِتلیس، 41 جدیروت، بیت دجون، نعمہ اور مقیدہ۔ اِن شہروں کی تعداد 16 تھی۔ ہر شہر کے گرد و نواح کی آبادیاں اُس کے ساتھ گنی جاتی تھیں۔

42 اِس علاقے میں یہ شہر بھی تھے: لِبناہ، عتر، عسن، 43 یفتاح، اسنہ، نصیب، 44 قعیلہ، اکزیب اور مریسہ۔ اِن شہروں کی تعداد 9 تھی۔ ہر شہر کے گرد و نواح کی آبادیاں اُس کے ساتھ گنی جاتی تھیں۔

45 اِن کے علاوہ یہ شہر بھی تھے: عقرون اُس کے گرد و نواح کی آبادیوں اور دیہاتوں سمیت، 46 پھر عقرون سے لے کر مغرب کی طرف اشدود تک تمام قصبے اور آبادیاں۔ 47 اشدود خود بھی اُس کے گرد و نواح کی آبادیوں اور دیہاتوں سمیت اِس میں شامل تھا اور اِسی طرح غزہ اُس کے گرد و نواح کی آبادیوں اور دیہاتوں سمیت یعنی تمام آبادیاں مصر کی سرحد پر واقع وادیٔ مصر اور سمندر کے ساحل تک۔

48 پہاڑی علاقے کے یہ شہر یہوداہ کے قبیلے کے تھے: سمیر، یتیر، سوکہ، 49 دنّہ، قِریَت سنّہ یعنی دبیر، 50 عناب، اِستموہ، عنیم، 51 جشن، حَولون اور جِلوہ۔ اِن شہروں کی تعداد 11 تھی، اور اُن کے گرد و نواح کی آبادیاں بھی اُن کے ساتھ گنی جاتی تھیں۔

52 اِن کے علاوہ یہ شہر بھی تھے: اراب، دُومہ، اِشعان، 53 ینوم، بیت تفّوح، افیقہ، 54 حُمطہ، قِریَت اربع یعنی حبرون اور صیعور۔ اِن شہروں کی تعداد 9 تھی۔ ہر شہر کے گرد و نواح کی آبادیاں اُس میں گنی جاتی تھیں۔

55 اِن کے علاوہ یہ شہر بھی تھے: معون، کرمل،

زیف، یوطہ، 56 یزرعیل، یُقدعام، زنوح، 57 قَین، جِبعہ اور تِمنت۔ اِن شہروں کی تعداد 10 تھی۔ ہر شہر کے گرد و نواح کی آبادیاں اُس کے ساتھ گنی جاتی تھیں۔

58 اِن کے علاوہ یہ شہر بھی تھے: حلحول، بیت صور، جدور، 59 معرات، بیت عنوت اور اِلتقون۔ اِن شہروں کی تعداد 6 تھی۔ ہر شہر کے گرد و نواح کی آبادیاں اُس کے ساتھ گنی جاتی تھیں۔

60 پھر قِریَت بعل یعنی قِریَت یعریم اور ربّہ بھی یہوداہ کے پہاڑی علاقے میں شامل تھے۔ ہر شہر کے گرد و نواح کی آبادیاں اُس کے ساتھ گنی جاتی تھیں۔

61 ریگستان میں یہ شہر یہوداہ کے قبیلے کے تھے: بیت عرابہ، مدّین، سکاکہ، 62 نبسان، نمک کا شہر اور عین جدی۔ اِن شہروں کی تعداد 6 تھی۔ ہر شہر کے گرد و نواح کی آبادیاں اُس کے ساتھ گنی جاتی تھیں۔

63 لیکن یہوداہ کا قبیلہ یبوسیوں کو یروشلم سے نکالنے میں ناکام رہا۔ اِس لئے اُن کی اولاد آج تک یہوداہ کے قبیلے کے درمیان رہتی ہے۔

افرائیم اور منسّی کی جنوبی سرحد

16 قرعہ ڈالنے سے یوسف کی اولاد کا علاقہ مقرر کیا گیا۔ اُس کی سرحد یریحو کے قریب دریائے یردن سے شروع ہوئی، شہر کے مشرق میں چشموں کے پاس سے گزری اور ریگستان میں سے چلتی چلتی بیت ایل کے پہاڑی علاقے تک پہنچی۔ 2 لُوز یعنی بیت ایل سے آگے نکل کر وہ ارکیوں کے علاقے میں عطارات پہنچی۔ 3 وہاں سے وہ مغرب کی طرف اُترتی اُترتی یفلیطیوں کے علاقے میں داخل ہوئی جہاں وہ نشیبی بیت حَورون میں سے گزر کر جزر کے پیچھے سمندر پر ختم ہوئی۔ 4 یہ اُس علاقے کی جنوبی سرحد تھی جو یوسف کی اولاد افرائیم اور منسّی کے قبیلوں کو وراثت میں دیا گیا۔

افرائیم کا علاقہ

5 افرائیم کے قبیلے کو اُس کے کنبوں کے مطابق یہ علاقہ مل گیا: اُس کی جنوبی سرحد عطارات ادّار اور بالائی بیت حَورون سے ہو کر 6-8 سمندر پر ختم ہوئی۔ اُس کی شمالی سرحد مغرب میں سمندر سے شروع ہوئی اور قاناہ ندی کے ساتھ چلتی چلتی تفوّح تک پہنچی۔ وہاں سے وہ شمال کی طرف مُڑی اور مِکمِتاہ تک پہنچ کر دوبارہ مشرق کی طرف چلنے لگی۔ پھر وہ تانت سَیلا سے ہو کر یانوح پہنچی۔ مشرقی سرحد شمال میں یانوح سے شروع ہوئی اور عطارات سے ہو کر دریائے یردن کے مغربی کنارے تک اُتری اور پھر کنارے کے ساتھ جنوب کی طرف چلتی چلتی نعرہ اور اِس کے بعد یریحو پہنچی۔ وہاں وہ دریائے یردن پر ختم ہوئی۔ یہی افرائیم اور اُس کے کنبوں کی سرحدیں تھیں۔

9 اِس کے علاوہ کچھ شہر اور اُن کے گرد و نواح کی آبادیاں افرائیم کے لئے مقرر کی گئیں جو منسّی کے علاقے میں تھیں۔ 10 افرائیم کے مردوں نے جزر میں آباد کنعانیوں کو نہ نکالا۔ اِس لئے اُن کی اولاد آج تک وہاں رہتی ہے، البتہ اُسے بےگار میں کام کرنا پڑتا ہے۔

منسّی کا علاقہ

17 یوسف کے پہلوٹھے منسّی کی اولاد کو دو علاقے مل گئے۔ دریائے یردن کے مشرق میں مکیر کے گھرانے کو جِلعاد اور بسن دیئے گئے۔ مکیر

منسّی کا پہلوٹھا اور جِلعاد کا باپ تھا، اور اُس کی اولاد ماہر فوجی تھی۔ 2 اب قرعہ ڈالنے سے دریائے یردن کے مغرب میں وہ علاقہ مقرر کیا گیا جہاں منسّی کے باقی بیٹوں کی اولاد کو آباد ہونا تھا۔ اِن کے چھ کنبے تھے جن کے نام ابی عزر، خلق، اسری ایل، سِکم، حِفر اور سمیدع تھے۔

3 صِلافحاد بن حِفر بن جِلعاد بن مکیر بن منسّی کے بیٹے نہیں تھے بلکہ صرف بیٹیاں۔ اُن کے نام محلاہ، نوعاہ، حُجلاہ، مِلکاہ اور تِرضہ تھے۔ 4 یہ خواتین اِلی عزر امام، یشوع بن نون اور قوم کے بزرگوں کے پاس آئیں اور کہنے لگیں، ”رب نے موسیٰ کو حکم دیا تھا کہ وہ ہمیں بھی قبائلی علاقے کا کوئی حصہ دے۔“ یشوع نے رب کا حکم مان کر نہ صرف منسّی کی نرینہ اولاد کو زمین دی بلکہ اُنہیں بھی۔ 5 نتیجے میں منسّی کے قبیلے کو دریائے یردن کے مغرب میں زمین کے دس حصے مل گئے اور مشرق میں جِلعاد اور بسن۔ 6 مغرب میں نہ صرف منسّی کی نرینہ اولاد کے خاندانوں کو زمین ملی بلکہ بیٹیوں کے خاندانوں کو بھی۔ اِس کے برعکس مشرق میں جِلعاد کی زمین صرف نرینہ اولاد میں تقسیم کی گئی۔

7 منسّی کے قبیلے کے علاقے کی سرحد آشر سے شروع ہوئی اور سِکم کے مشرق میں واقع مِکمتاہ سے ہو کر جنوب کی طرف چلتی ہوئی عین تفّوح کی آبادی تک پہنچی۔ 8 تفّوح کے گرد و نواح کی زمین افرائیم کی ملکیت تھی، لیکن منسّی کی سرحد پر کے یہ شہر منسّی کی اپنی ملکیت تھے۔ 9 وہاں سے سرحد قاناہ ندی کے جنوبی کنارے تک اُتری۔ پھر ندی کے ساتھ چلتی چلتی وہ سمندر پر ختم ہوئی۔ ندی کے جنوبی کنارے پر کچھ شہر افرائیم کی ملکیت تھے اگرچہ وہ منسّی کے علاقے میں تھے۔ 10 لیکن مجموعی طور پر منسّی کا قبائلی علاقہ قاناہ ندی کے شمال میں تھا اور افرائیم کا علاقہ اُس کے جنوب میں۔ دونوں قبیلوں کا علاقہ مغرب میں سمندر پر ختم ہوا۔ منسّی کے علاقے کے شمال میں آشر کا قبائلی علاقہ تھا اور مشرق میں اِشکار کا۔

11 آشر اور اِشکار کے علاقوں کے درجِ ذیل شہر منسّی کی ملکیت تھے: بیت شان، اِبلیعام، دور یعنی نافت دور، عین دور، تعنک اور مجِدّو اُن کے گرد و نواح کی آبادیوں سمیت۔ 12 لیکن منسّی کا قبیلہ وہاں کے کنعانیوں کو نکال نہ سکا بلکہ وہ وہاں بستے رہے۔ 13 بعد میں بھی جب اسرائیل کی طاقت بڑھ گئی تو کنعانیوں کو نکالا نہ گیا بلکہ اُنہیں بےگار میں کام کرنا پڑا۔

افرائیم اور منسّی مزید زمین کا تقاضا کرتے ہیں

14 یوسف کے قبیلے افرائیم اور منسّی دریائے یردن کے مغرب میں زمین پانے کے بعد یشوع کے پاس آئے اور کہنے لگے، ”آپ نے ہمارے لئے قرعہ ڈال کر زمین کا صرف ایک حصہ کیوں مقرر کیا؟ ہم تو بہت زیادہ لوگ ہیں، کیونکہ رب نے ہمیں برکت دے کر بڑی قوم بنایا ہے۔“

15 یشوع نے جواب دیا، ”اگر آپ اِتنے زیادہ ہیں اور آپ کے لئے افرائیم کا پہاڑی علاقہ کافی نہیں ہے تو پھر فرِزّیوں اور رفائیوں کے پہاڑی جنگلوں میں جائیں اور اُنہیں کاٹ کر کاشت کے قابل بنا لیں۔“

16 یوسف کے قبیلوں نے کہا، ”پہاڑی علاقہ ہمارے لئے کافی نہیں ہے، اور میدانی علاقے میں آباد کنعانیوں کے پاس لوہے کے رتھ ہیں، اُن کے پاس بھی جو وادیٔ یزرعیل میں ہیں اور اُن کے پاس بھی جو بیت شان اور

اُس کے گرد و نواح کی آبادیوں میں رہتے ہیں۔“

17 لیکن یشوع نے جواب میں کہا، ”آپ اِتنی بڑی اور طاقت ور قوم ہیں کہ آپ کا علاقہ ایک ہی حصے پر محدود نہیں رہے گا 18 بلکہ جنگل کا پہاڑی علاقہ بھی آپ کی ملکیت میں آئے گا۔ اُس کے جنگلوں کو کاٹ کر کاشت کے قابل بنا لیں تو یہ تمام علاقہ آپ ہی کا ہو گا۔ آپ باقی علاقے پر بھی قبضہ کر کے کنعانیوں کو نکال دیں گے اگرچہ وہ طاقت ور ہیں اور اُن کے پاس لوہے کے رتھ ہیں۔“

باقی سات قبیلوں کو زمین ملتی ہے

18 کنعان پر غالب آنے کے بعد اسرائیل کی پوری جماعت سَیلا شہر میں جمع ہوئی۔ وہاں اُنہوں نے ملاقات کا خیمہ کھڑا کیا۔

2 اب تک سات قبیلوں کو زمین نہیں ملی تھی۔ 3 یشوع نے اسرائیلیوں کو سمجھا کر کہا، ”آپ کتنی دیر تک سُست رہیں گے؟ آپ کب تک اُس ملک پر قبضہ نہیں کریں گے جو رب آپ کے باپ دادا کے خدا نے آپ کو دے دیا ہے؟ 4 اب ہر قبیلے کے تین تین آدمیوں کو چن لیں۔ اُنہیں مَیں ملک کا دورہ کرنے کے لئے بھیج دوں گا تاکہ وہ تمام قبائلی علاقوں کی فہرست تیار کریں۔ اِس کے بعد وہ میرے پاس واپس آ کر 5 ملک کو سات علاقوں میں تقسیم کریں۔ لیکن دھیان رکھیں کہ جنوب میں یہوداہ کا علاقہ اور شمال میں افرائیم اور منسّی کا علاقہ ہے۔ اُن کی سرحدیں مت چھیڑنا! 6 وہ آدمی لکھ لیں کہ سات نئے قبائلی علاقوں کی سرحدیں کہاں کہاں تک ہیں اور پھر اِن کی فہرستیں پیش کریں۔ پھر مَیں رب آپ کے خدا کے حضور مقدّس قرعہ ڈال کر ہر ایک کی زمین مقرر کروں گا۔ 7 یاد رہے کہ لاویوں کو کوئی علاقہ نہیں ملنا ہے۔ اُن کا حصہ یہ ہے کہ وہ رب کے امام ہیں۔ اور جد، روبن اور منسّی کے آدھے قبیلے کو بھی مزید کچھ نہیں ملنا ہے، کیونکہ اُنہیں رب کے خادم موسیٰ سے دریائے یردن کے مشرق میں اُن کا حصہ مل چکا ہے۔“

8 تب وہ آدمی روانہ ہونے کے لئے تیار ہوئے جنہیں ملک کا دورہ کرنے کے لئے چنا گیا تھا۔ یشوع نے اُنہیں حکم دیا، ”پورے ملک میں سے گزر کر تمام شہروں کی فہرست بنائیں۔ جب فہرست مکمل ہو جائے تو اُسے میرے پاس لے آئیں۔ پھر مَیں سَیلا میں رب کے حضور آپ کے لئے قرعہ ڈال دوں گا۔“ 9 آدمی چلے گئے اور پورے ملک میں سے گزر کر تمام شہروں کی فہرست بنا لی۔ اُنہوں نے ملک کو سات حصوں میں تقسیم کر کے تمام تفصیلات کتاب میں درج کیں اور یہ کتاب سَیلا کی خیمہ گاہ میں یشوع کو دے دی۔ 10 پھر یشوع نے رب کے حضور قرعہ ڈال کر یہ علاقے باقی سات قبیلوں اور اُن کے کنبوں میں تقسیم کر دیئے۔

بن یمین کا علاقہ

11 جب قرعہ ڈالا گیا تو بن یمین کے قبیلے اور اُس کے کنبوں کو پہلا حصہ مل گیا۔ اُس کی زمین یہوداہ اور یوسف کے قبیلوں کے درمیان تھی۔ 12 اُس کی شمالی سرحد دریائے یردن سے شروع ہوئی اور یریحو کے شمال میں پہاڑی ڈھلان پر چڑھ کر پہاڑی علاقے میں سے مغرب کی طرف گزری۔ بیت آون کے بیابان کو پہنچنے پر 13 وہ لُوز یعنی بیت ایل کی طرف بڑھ کر شہر کے جنوب میں پہاڑی ڈھلان پر چلتی چلتی آگے نکل گئی۔

وہاں سے وہ عطارات اَدّار اور اُس پہاڑی تک پہنچی جو نشیبی بیت حَورون کے جنوب میں ہے۔ 14 پھر وہ جنوب کی طرف مُڑ کر مغربی سرحد کے طور پر قِریَت بعل یعنی قِریَت یعریم کے پاس آئی جو یہوداہ کے قبیلے کی ملکیت تھی۔ 15 بن یمین کی جنوبی سرحد قِریَت یعریم کے مغربی کنارے سے شروع ہو کر نفتوح چشمہ تک پہنچی۔ 16 پھر وہ اُس پہاڑ کے دامن پر اُتر آئی جو وادیٔ بن ہنوم کے مغرب میں اور میدانِ رفائیم کے شمال میں واقع ہے۔ اِس کے بعد سرحد یبوسیوں کے شہر کے جنوب میں سے گزری اور یوں وادیٔ ہنوم کو پار کر کے عین راجل کے پاس آئی۔ 17 پھر وہ شمال کی طرف مُڑ کر عین شمس کے پاس سے گزری اور درۂ اَدُمیم کے مقابل شہر جلیلوت تک پہنچ کر روبن کے بیٹے بوہن کے پتھر کے پاس اُتر آئی۔ 18 وہاں سے وہ اُس ڈھلان کے شمالی رُخ پر سے گزری جو وادیٔ یردن کے مغربی کنارے پر ہے۔ پھر وہ وادی میں اُتر کر 19 بیت حُجلاہ کی شمالی پہاڑی ڈھلان سے گزری اور بحیرۂ مُردار کے شمالی کنارے پر ختم ہوئی، وہاں جہاں دریائے یردن اُس میں بہتا ہے۔ یہ تھی بن یمین کی جنوبی سرحد۔ 20 اُس کی مشرقی سرحد دریائے یردن تھی۔ یہی وہ علاقہ تھا جو بن یمین کے قبیلے کو اُس کے کنبوں کے مطابق دیا گیا۔

21 ذیل کے شہر اِس علاقے میں شامل تھے: یریحو، بیت حُجلاہ، عِمق قصیص، 22 بیت عرابہ، صمریم، بیت ایل، 23 عویم، فارہ، عُفرہ، 24 کفر العمونی، عُفنی اور جِبع۔ یہ کُل 12 شہر تھے۔ ہر شہر کے گرد و نواح کی آبادیاں اُس کے ساتھ گنی جاتی تھیں۔ 25 اِن کے علاوہ یہ شہر بھی تھے: جِبعون، رامہ، بیروت، 26 مِصفاہ، کفیرہ، موضہ، 27 رقم، اِرفئیل، ترالہ، 28 ضلع، الف، یبوسیوں کا شہر یروشلم، جِبعہ اور قِریَت یعریم۔ اِن شہروں کی تعداد 14 تھی۔ ہر شہر کے گرد و نواح کی آبادیاں اُس کے ساتھ گنی جاتی تھیں۔ یہ تمام شہر بن یمین اور اُس کے کنبوں کی ملکیت تھے۔

شمعون کا علاقہ

19 جب قرعہ ڈالا گیا تو شمعون کے قبیلے اور اُس کے کنبوں کو دوسرا حصہ مل گیا۔ اُس کی زمین یہوداہ کے قبیلے کے علاقے کے درمیان تھی۔ 2 اُسے یہ شہر مل گئے: بیرسبع (سبع)، مولادہ، 3 حصار سوعال، بالاہ، عضم، 4 اِلتولد، بتول، حُرمہ، 5 صِقلاج، بیت مرکبوت، حصار سوسہ، 6 بیت لباؤت اور ساروحن۔ اِن شہروں کی تعداد 13 تھی۔ ہر شہر کے گرد و نواح کی آبادیاں اُس کے ساتھ گنی جاتی تھیں۔ 7 اِن کے علاوہ یہ چار شہر بھی شمعون کے تھے: عین، رِمّون، عتر اور عسن۔ ہر شہر کے گرد و نواح کی آبادیاں اُس کے ساتھ گنی جاتی تھیں۔ 8 اِن شہروں کے گرد و نواح کی تمام آبادیاں بعلات بیر یعنی نجب کے رامہ تک اُن کے ساتھ گنی جاتی تھیں۔ یہ تھی شمعون اور اُس کے کنبوں کی ملکیت۔ 9 یہ جگہیں اِس لئے یہوداہ کے قبیلے کے علاقے سے لی گئیں کہ یہوداہ کا علاقہ اُس کے لئے بہت زیادہ تھا۔ یہی وجہ ہے کہ شمعون کا علاقہ یہوداہ کے بیچ میں ہے۔

زبولون کا علاقہ

10-12 جب قرعہ ڈالا گیا تو زبولون کے قبیلے اور اُس کے کنبوں کو تیسرا حصہ مل گیا۔ اُس کی جنوبی سرحد یُقنعام کی ندی سے شروع ہوئی اور پھر مشرق کی طرف

دباست، مرعلہ اور سارید سے ہو کر کسلوت تبور کے علاقے تک پہنچی۔ اِس کے بعد وہ مُڑ کر مشرقی سرحد کے طور پر دابرت کے پاس آئی اور چڑھتی چڑھتی یفیع پہنچی۔ 13 وہاں سے وہ مزید مشرق کی طرف بڑھتی ہوئی جات حِفر، عیت قاضین اور رِمّون سے ہو کر نیعہ کے پاس آئی۔ 14 زبولون کی شمالی اور مغربی سرحد حناتون میں سے گزرتی گزرتی وادیٔ اِفتاح ایل پر ختم ہوئی۔ 15 بارہ شہر اُن کے گرد و نواح کی آبادیوں سمیت زبولون کی ملکیت میں آئے جن میں قطات، نہلال، سِمرون، اِدالہ اور بیت لحم شامل تھے۔ 16 زبولون کے قبیلے کو یہی کچھ اُس کے کنبوں کے مطابق مل گیا۔

اِشکار کا علاقہ

17 جب قرعہ ڈالا گیا تو اِشکار کے قبیلے اور اُس کے کنبوں کو چوتھا حصہ مل گیا۔ 18 اُس کا علاقہ یزرعیل سے لے کر شمال کی طرف پھیل گیا۔ یہ شہر اُس میں شامل تھے: کسولوت، شونیم، 19 حفاریم، شیون، اناخرت، 20 ربیت، قِسیون، اِبض، 21 ریمت، عین جنیم، عین حدّہ اور بیت فصیص۔ 22 شمال میں یہ سرحد تبور پہاڑ سے شروع ہوئی اور شخصومہ اور بیت شمس سے ہو کر دریائے یردن تک اُتر آئی۔ 16 شہر اُن کے گرد و نواح کی آبادیوں سمیت اِشکار کی ملکیت میں آئے۔ 23 اُسے یہ پورا علاقہ اُس کے کنبوں کے مطابق مل گیا۔

آشر کا علاقہ

24 جب قرعہ ڈالا گیا تو آشر کے قبیلے اور اُس کے کنبوں کو پانچواں حصہ مل گیا۔ 25 اُس کے علاقے میں یہ شہر شامل تھے: خِلقت، حلی، بطن، اَکشاف، 26 الملک، عمعاد اور مِسال۔ اُس کی سرحد سمندر کے ساتھ ساتھ چلتی ہوئی کرمل کے پہاڑی سلسلے کے دامن میں سے گزری اور اُترتی اُترتی سیحور لِبنات تک پہنچی۔ 27 وہاں وہ مشرق میں بیت دجون کی طرف مُڑ کر زبولون کے علاقے تک پہنچی اور اُس کی مغربی سرحد کے ساتھ چلتی چلتی شمال میں وادیٔ اِفتاح ایل تک پہنچی۔ آگے بڑھتی ہوئی وہ بیت عِمق اور نعی ایل سے ہو کر شمال کی طرف مُڑی جہاں کابول تھا۔ 28 پھر وہ عِبرون، رحوب، حمون اور قاناہ سے ہو کر بڑے شہر صیدا تک پہنچی۔ 29 اِس کے بعد آشر کی سرحد رامہ کی طرف مُڑ کر فصیل دار شہر صور کے پاس آئی۔ وہاں وہ حوسہ کی طرف مُڑی اور چلتی چلتی اکزیب کے قریب سمندر پر ختم ہوئی۔ 30 22 شہر اُن کے گرد و نواح کی آبادیوں سمیت آشر کی ملکیت میں آئے۔ اِن میں عُمہ، افیق اور رحوب شامل تھے۔ 31 آشر کو اُس کے کنبوں کے مطابق یہی کچھ ملا۔

نفتالی کا علاقہ

32 جب قرعہ ڈالا گیا تو نفتالی کے قبیلے اور اُس کے کنبوں کو چھٹا حصہ مل گیا۔ 33-34 جنوب میں اُس کی سرحد دریائے یردن پر لقوم سے شروع ہوئی اور مغرب کی طرف چلتی چلتی یبنئیل، ادامی نقب، ایلون ضعننیم اور حلف سے ہو کر ازنوت تبور تک پہنچی۔ وہاں سے وہ مغربی سرحد کی حیثیت سے حقوق کے پاس آئی۔ نفتالی کی جنوبی سرحد زبولون کی شمالی سرحد اور مغرب

میں آشر کی مشرقی سرحد تھی۔ دریائے یردن اور یہوداہ[a] اُس کی مشرقی سرحد تھی۔ 35 ذیل کے فصیل دار شہر نفتالی کی ملکیت میں آئے: صدّیم، صیر، حمّت، رقّت، کِنّرت، 36 ادامہ، رامہ، حصور، 37 قادس، اِدرعی، عین حصور، 38 اِرون، مِجدل ایل، حُریم، بیت عنات اور بیت شمس۔ ایسے 19 شہر تھے۔ ہر شہر کے گرد و نواح کی آبادیاں بھی اُس کے ساتھ گنی جاتی تھیں۔ 39 نفتالی کو یہی کچھ اُس کے کنبوں کے مطابق ملا۔

دان کا علاقہ

40 جب قرعہ ڈالا گیا تو دان کے قبیلے اور اُس کے کنبوں کو ساتواں حصہ ملا۔ 41 اُس کے علاقے میں یہ شہر شامل تھے: صُرعہ، اِستال، عیر شمس، 42 شعلبّین، ایالون، اِتلاہ، 43 ایلون، تِمنت، عقرون، 44 اِلتقِہ، جِبّتون، بعلات، 45 یہود، بنی برق، جات رِمّون، 46 مے یرقون اور رقون اُس علاقے سمیت جو یافا کے مقابل ہے۔ 47 افسوس، دان کا قبیلہ اپنے اِس علاقے پر قبضہ کرنے میں کامیاب نہ ہوا، اِس لئے اُس کے مردوں نے لشم شہر پر حملہ کر کے اُس پر فتح پائی اور اُس کے باشندوں کو تلوار سے مار ڈالا۔ پھر وہ خود وہاں آباد ہوئے۔ اُس وقت لشم شہر کا نام دان میں تبدیل ہوا۔ (دان اُن کے قبیلے کا باپ تھا۔) 48 لیکن یشوع کے زمانے میں دان کے قبیلے کو اُس کے کنبوں کے مطابق مذکورہ تمام شہر اور اُن کے گرد و نواح کی آبادیاں مل گئیں۔

یشوع کو بھی زمین ملتی ہے

49 پورے ملک کو تقسیم کرنے کے بعد اسرائیلیوں نے یشوع بن نون کو بھی اپنے درمیان کچھ موروثی زمین دے دی۔ 50 رب کے حکم پر اُنہوں نے اُسے افرائیم کا شہر تِمنت سِرح دے دیا۔ یشوع نے خود اِس کی درخواست کی تھی۔ وہاں جا کر اُس نے شہر کو از سرِ نو تعمیر کیا اور اُس میں آباد ہوا۔

51 غرض یہ وہ تمام زمینیں ہیں جو اِلی عزر امام، یشوع بن نون اور قبیلوں کے آبائی گھرانوں کے سربراہوں نے سَیلا میں ملاقات کے خیمے کے دروازے پر قرعہ ڈال کر تقسیم کی تھیں۔ یوں تقسیم کرنے کا یہ کام مکمل ہوا۔

پناہ کے چھ شہر

20 رب نے یشوع سے کہا، 2 ''اسرائیلیوں کو حکم دے کہ اُن ہدایات کے مطابق پناہ کے شہر چن لو جنہیں مَیں تمہیں موسیٰ کی معرفت دے چکا ہوں۔ 3 اِن شہروں میں وہ لوگ فرار ہو سکتے ہیں جن سے کوئی اتفاقاً یعنی غیرارادی طور پر ہلاک ہوا ہو۔ یہ اُنہیں مرے ہوئے شخص کے اُن رشتے داروں سے پناہ دیں گے جو بدلہ لینا چاہیں گے۔ 4 لازم ہے کہ ایسا شخص پناہ کے شہر کے پاس پہنچنے پر شہر کے دروازے کے پاس بیٹھے بزرگوں کو اپنا معاملہ پیش کرے۔ اُس کی بات سن کر بزرگ اُسے اپنے شہر میں داخل ہونے کی اجازت دیں اور اُسے اپنے درمیان رہنے کے لئے جگہ دے دیں۔ 5 اب اگر بدلہ لینے والا اُس کے پیچھے پڑ کر وہاں پہنچے تو بزرگ ملزم کو اُس کے ہاتھ میں نہ دیں،

[a] یہاں یہوداہ کا مطلب ملکِ بسن ہو سکتا ہے جو منسّی کے علاقے میں تھا لیکن جس پر یہوداہ کے قبیلے کے مرد یائیر نے فتح پائی تھی۔

کیونکہ یہ موت غیر ارادی طور پر اور نفرت رکھے بغیر ہوئی ہے۔ 6 وہ اُس وقت تک شہر میں رہے جب تک مقامی عدالت معاملے کا فیصلہ نہ کر دے۔ اگر عدالت اُسے بےگناہ قرار دے تو وہ اُس وقت کے امامِ اعظم کی موت تک اُس شہر میں رہے۔ اِس کے بعد اُسے اپنے اُس شہر اور گھر کو واپس جانے کی اجازت ہے جس سے وہ فرار ہو کر آیا ہے۔“

7 اسرائیلیوں نے پناہ کے یہ شہر چن لئے: نفتالی کے پہاڑی علاقے میں گلیل کا قادس، افرائیم کے پہاڑی علاقے میں سِکم اور یہوداہ کے پہاڑی علاقے میں قِریَت اربع یعنی حبرون۔ 8 دریائے یردن کے مشرق میں اُنہوں نے بصر کو چن لیا جو یریحو سے کافی دُور میدانِ مرتفع میں ہے اور روبن کے قبیلے کی ملکیت ہے۔ ملکِ جِلعاد میں رامات جو جد کے قبیلے کا ہے اور بسن میں جولان جو منسّی کے قبیلے کا ہے چنا گیا۔

9 یہ شہر تمام اسرائیلیوں اور اسرائیل میں رہنے والے اجنبیوں کے لئے مقرر کئے گئے۔ جس سے بھی غیر ارادی طور پر کوئی ہلاک ہوا اُسے اِن میں پناہ لینے کی اجازت تھی۔ اِن میں وہ اُس وقت تک بدلہ لینے والوں سے محفوظ رہتا تھا جب تک مقامی عدالت فیصلہ نہیں کر دیتی تھی۔

لاویوں کے شہر اور چراگاہیں

21 پھر لاوی کے قبیلے کے آبائی گھرانوں کے سربراہ اِلی عزر امام، یشوع بن نون اور اسرائیل کے باقی قبیلوں کے آبائی گھرانوں کے سربراہوں کے پاس آئے 2 جو اُس وقت سَیلا میں جمع تھے۔ لاویوں نے کہا، ”رب نے موسیٰ کی معرفت حکم دیا تھا کہ ہمیں بسنے کے لئے شہر اور ریوڑوں کو چَرانے کے لئے چراگاہیں دی جائیں۔“ 3 چنانچہ اسرائیلیوں نے رب کی یہ بات مان کر اپنے علاقوں میں سے شہر اور چراگاہیں الگ کر کے لاویوں کو دے دیں۔

4 قرعہ ڈالا گیا تو لاوی کے گھرانے قِہات کو اُس کے کنبوں کے مطابق پہلا حصہ مل گیا۔ پہلے ہارون کے کنبے کو یہوداہ، شمعون اور بن یمین کے قبیلوں کے 13 شہر دیئے گئے۔ 5 باقی قِہاتیوں کو دان، افرائیم اور مغربی منسّی کے قبیلوں کے 10 شہر مل گئے۔

6 جَیرسون کے گھرانے کو اِشکار، آشر، نفتالی اور منسّی کے قبیلوں کے 13 شہر دیئے گئے۔ یہ منسّی کا وہ علاقہ تھا جو دریائے یردن کے مشرق میں ملکِ بسن میں تھا۔

7 مِراری کے گھرانے کو اُس کے کنبوں کے مطابق روبن، جد اور زبولون کے قبیلوں کے 12 شہر مل گئے۔

8 یوں اسرائیلیوں نے قرعہ ڈال کر لاویوں کو مذکورہ شہر اور اُن کے گرد و نواح کی چراگاہیں دے دیں۔ ویسا ہی ہوا جیسا رب نے موسیٰ کی معرفت حکم دیا تھا۔

قِہات کے گھرانے کے شہر

10-9 قرعہ ڈالتے وقت لاوی کے گھرانے قِہات میں سے ہارون کے کنبے کو پہلا حصہ مل گیا۔ اُسے یہوداہ اور شمعون کے قبیلوں کے یہ شہر دیئے گئے: 11 پہلا شہر عناقیوں کے باپ کا شہر قِریَت اربع تھا جو یہوداہ کے پہاڑی علاقے میں ہے اور جس کا موجودہ نام حبرون ہے۔ اُس کی چراگاہیں بھی دی گئیں، 12 لیکن حبرون کے اردگرد کی آبادیاں اور کھیت کالب بن یفُنّہ کی ملکیت رہے۔ 13 ہارون کے کنبے کا یہ شہر پناہ کا شہر بھی تھا جس میں ہر وہ شخص پناہ لے سکتا تھا جس سے کوئی

غیر ارادی طور پر ہلاک ہوا تھا۔ اِس کے علاوہ ہارون کے کنبے کو لِبناہ، 14 یتیر، اِستموع، 15 حولون، دبیر، 16 عین، یوطہ اور بیت شمس کے شہر بھی مل گئے۔ اُسے یہوداہ اور شمعون کے قبیلوں کے کُل 9 شہر اُن کی چراگاہوں سمیت مل گئے۔ 18-17 اِن کے علاوہ بن یمین کے قبیلے کے چار شہر اُس کی ملکیت میں آئے یعنی جِبعون، جِبع، عنتوت اور علمون۔ 19 غرض ہارون کے کنبے کو 13 شہر اُن کی چراگاہوں سمیت مل گئے۔

20 لاوی کے قبیلے کے گھرانے قِہات کے باقی کنبوں کو قرعہ ڈالتے وقت افرائیم کے قبیلے کے شہر مل گئے۔ 21 اِن میں افرائیم کے پہاڑی علاقے کا شہر سِکم شامل تھا جس میں ہر وہ شخص پناہ لے سکتا تھا جس سے کوئی غیر ارادی طور پر ہلاک ہوا تھا، پھر جزر، 22 قبضیم اور بیت حورون۔ اِن چار شہروں کی چراگاہیں بھی مل گئیں۔ 24-23 دان کے قبیلے نے بھی اُنہیں چار شہر اُن کی چراگاہوں سمیت دیئے یعنی اِلتقِہ، جِبّتون، ایالون اور جات رِمّون۔ 25 منسّی کے مغربی حصے سے اُنہیں دو شہر تعنک اور جات رِمّون اُن کی چراگاہوں سمیت مل گئے۔ 26 غرض قِہات کے باقی کنبوں کو کُل 10 شہر اُن کی چراگاہوں سمیت ملے۔

جَیرسون کے گھرانے کے شہر

27 لاوی کے قبیلے کے گھرانے جَیرسون کو منسّی کے مشرقی حصے کے دو شہر اُن کی چراگاہوں سمیت دیئے گئے: ملکِ بسن میں جولان جس میں ہر وہ شخص پناہ لے سکتا تھا جس سے کوئی غیر ارادی طور پر ہلاک ہوا تھا، اور بعستراہ۔ 29-28 اِشکار کے قبیلے نے اُسے چار شہر اُن کی چراگاہوں سمیت دیئے: قِسیون، دابرت، یرموت اور عین جنیم۔ 31-30 اِسی طرح اُسے آشر کے قبیلے کے بھی چار شہر اُن کی چراگاہوں سمیت دیئے گئے: مِسال، عبدون، خِلقت اور رحوب۔ 32 نفتالی کے قبیلے نے تین شہر اُن کی چراگاہوں سمیت دیئے: گلیل کا قادس جس میں ہر وہ شخص پناہ لے سکتا تھا جس سے کوئی غیرارادی طور پر ہلاک ہوا تھا، پھر حمّات دور اور قرتان۔ 33 غرض جَیرسون کے گھرانے کو 13 شہر اُن کی چراگاہوں سمیت مل گئے۔

مِراری کے گھرانے کے شہر

35-34 اب رہ گیا لاوی کے قبیلے کا گھرانا مِراری۔ اُسے زبولون کے قبیلے کے چار شہر اُن کی چراگاہوں سمیت مل گئے: یُقنعام، قرتاہ، دِمنہ اور نہلال۔ 37-36 اِسی طرح اُسے روبن کے قبیلے کے بھی چار شہر اُن کی چراگاہوں سمیت مل گئے: بصر، یہض، قدیمات اور مِفعت۔ 39-38 جد کے قبیلے نے اُسے چار شہر اُن کی چراگاہوں سمیت دیئے: ملکِ جِلعاد کا رامات جس میں ہر وہ شخص پناہ لے سکتا تھا جس سے کوئی غیر ارادی طور پر ہلاک ہوا تھا، پھر محنائم، حسبون اور یعزیر۔ 40 غرض مِراری کے گھرانے کو کُل 12 شہر اُن کی چراگاہوں سمیت مل گئے۔

41 اسرائیل کے مختلف علاقوں میں جو لاویوں کے شہر اُن کی چراگاہوں سمیت تھے اُن کی کُل تعداد 48 تھی۔ 42 ہر شہر کے اردگرد چراگاہیں تھیں۔

اللہ نے اپنا وعدہ پورا کیا

43 یوں رب نے اسرائیلیوں کو وہ پورا ملک دے دیا جس کا وعدہ اُس نے اُن کے باپ دادا سے قسم کھا

کر کیا تھا۔ وہ اُس پر قبضہ کر کے اُس میں رہنے لگے۔ 44 اور رب نے چاروں طرف امن و امان مہیا کیا جس طرح اُس نے اُن کے باپ دادا سے قسم کھا کر وعدہ کیا تھا۔ اُسی کی مدد سے اسرائیلی تمام دشمنوں پر غالب آئے تھے۔ 45 جو اچھے وعدے رب نے اسرائیل سے کئے تھے اُن میں سے ایک بھی نامکمل نہ رہا بلکہ سب کے سب پورے ہو گئے۔

مشرقی قبیلوں کو گھر واپس جانے کی اجازت

22 پھر یشوع نے روبن، جد اور منسّی کے آدھے قبیلے کے مردوں کو اپنے پاس بُلا کر 2 کہا، ”جو بھی حکم رب کے خادم موسیٰ نے آپ کو دیا تھا اُسے آپ نے پورا کیا۔ اور آپ نے میری ہر بات مانی ہے۔ 3 آپ نے کافی عرصے سے آج تک اپنے بھائیوں کو ترک نہیں کیا بلکہ بالکل وہی کچھ کیا ہے جو رب کی مرضی تھی۔ 4 اب رب آپ کے خدا نے آپ کے بھائیوں کو موعودہ ملک دے دیا ہے، اور وہ سلامتی کے ساتھ اُس میں رہ رہے ہیں۔ اِس لئے اب وقت آ گیا ہے کہ آپ اپنے گھر واپس چلے جائیں، اُس ملک میں جو رب کے خادم موسیٰ نے آپ کو دریائے یردن کے پار دے دیا ہے۔ 5 لیکن خبردار، احتیاط سے اُن ہدایات پر چلتے رہیں جو رب کے خادم موسیٰ نے آپ کو دے دیں۔ رب اپنے خدا سے پیار کریں، اُس کی تمام راہوں پر چلیں، اُس کے احکام مانیں، اُس کے ساتھ لپٹے رہیں، اور پورے دل و جان سے اُس کی خدمت کریں۔“ 6 یہ کہہ کر یشوع نے اُنہیں برکت دے کر رُخصت کر دیا، اور وہ اپنے گھر چلے گئے۔

7 منسّی کے آدھے قبیلے کو موسیٰ سے ملکِ بسن میں زمین مل گئی تھی۔ دوسرے حصے کو یشوع سے زمین مل گئی تھی، یعنی دریائے یردن کے مغرب میں جہاں باقی قبیلے آباد ہوئے تھے۔ منسّی کے مردوں کو رُخصت کرتے وقت یشوع نے اُنہیں برکت دے کر 8 کہا، ”آپ بڑی دولت کے ساتھ اپنے گھر لوٹ رہے ہیں۔ آپ کو بڑے ریوڑ، سونا، چاندی، لوہا اور بہت سے کپڑے مل گئے ہیں۔ جب آپ اپنے گھر پہنچیں گے تو مالِ غنیمت اُن کے ساتھ بانٹیں جو گھر میں رہ گئے ہیں۔“

9 پھر روبن، جد اور منسّی کے آدھے قبیلے کے مرد باقی اسرائیلیوں کو سَیلا میں چھوڑ کر ملکِ جِلعاد کی طرف روانہ ہوئے جو دریائے یردن کے مشرق میں ہے۔ وہاں اُن کے اپنے علاقے تھے جن میں اُن کے قبیلے رب کے اُس حکم کے مطابق آباد ہوئے تھے جو اُس نے موسیٰ کی معرفت دیا تھا۔

مشرقی قبیلے قربان گاہ بنا لیتے ہیں

10 یہ مرد چلتے چلتے دریائے یردن کے مغرب میں ایک جگہ پہنچے جس کا نام گلیلوت تھا۔ وہاں یعنی ملکِ کنعان میں ہی اُنہوں نے ایک بڑی اور شاندار قربان گاہ بنائی۔ 11 اسرائیلیوں کو خبر دی گئی، ”روبن، جد اور منسّی کے آدھے قبیلے نے کنعان کی سرحد پر گلیلوت میں قربان گاہ بنا لی ہے۔ یہ قربان گاہ دریائے یردن کے مغرب میں یعنی ہمارے ہی علاقے میں ہے!“

12 تب اسرائیل کی پوری جماعت مشرقی قبیلوں سے لڑنے کے لئے سَیلا میں جمع ہوئی۔ 13 لیکن پہلے اُنہوں نے اِلی عزر امام کے بیٹے فینحاس کو ملکِ جِلعاد کو بھیجا جہاں روبن، جد اور منسّی کا آدھا قبیلہ آباد تھے۔ 14 اُس کے ساتھ 10 آدمی یعنی ہر مغربی قبیلے کا ایک نمائندہ

تھا۔ ہر ایک اپنے آبائی گھرانے اور کنبے کا سربراہ تھا۔ 15 جِلعاد میں پہنچ کر اُنہوں نے مشرقی قبیلوں سے بات کی۔ 16 ”رب کی پوری جماعت آپ سے پوچھتی ہے کہ آپ اسرائیل کے خدا سے بےوفا کیوں ہو گئے ہیں؟ آپ نے رب سے اپنا منہ پھیر کر یہ قربان گاہ کیوں بنائی ہے؟ اِس سے آپ نے رب سے سرکشی کی ہے۔ 17 کیا یہ کافی نہیں تھا کہ ہم سے فغور کے بُت کی پوجا کرنے کا گناہ سرزد ہوا؟ ہم تو آج تک پورے طور پر اُس گناہ سے پاک صاف نہیں ہوئے گو اُس وقت رب کی جماعت کو وبا کی صورت میں سزا مل گئی تھی۔ 18 تو پھر آپ کیا کر رہے ہیں؟ آپ دوبارہ رب سے اپنا منہ پھیر کر دُور ہو رہے ہیں۔ دیکھیں، اگر آپ آج رب سے سرکشی کریں تو کل وہ اسرائیل کی پوری جماعت کے ساتھ ناراض ہو گا۔ 19 اگر آپ سمجھتے ہیں کہ آپ کا ملک ناپاک ہے اور آپ اِس لئے اُس میں رب کی خدمت نہیں کر سکتے تو ہمارے پاس رب کے ملک میں آئیں جہاں رب کی سکونت گاہ ہے، اور ہماری زمینوں میں شریک ہو جائیں۔ لیکن رب سے یا ہم سے سرکشی مت کرنا۔ رب ہمارے خدا کی قربان گاہ کے علاوہ اپنے لئے کوئی اَور قربان گاہ نہ بنائیں! 20 کیا اسرائیل کی پوری جماعت پر اللہ کا غضب نازل نہ ہوا جب عکن بن زارح نے مالِ غنیمت میں سے کچھ چوری کیا جو رب کے لئے مخصوص تھا؟ اُس کے گناہ کی سزا صرف اُس تک ہی محدود نہ رہی بلکہ اَور بھی ہلاک ہوئے۔“

21 روبن، جد اور منسّی کے آدھے قبیلے کے مردوں نے اسرائیلی کنبوں کے سربراہوں کو جواب دیا، 22 ”رب قادرِ مطلق خدا، ہاں رب قادرِ مطلق خدا حقیقت جانتا ہے، اور اسرائیل بھی یہ بات جان لے! نہ ہم سرکش ہوئے ہیں، نہ رب سے بےوفا۔ اگر ہم جھوٹ بولیں تو آج ہی ہمیں مار ڈالیں! 23 ہم نے یہ قربان گاہ اِس لئے نہیں بنائی کہ رب سے دُور ہو جائیں۔ ہم اُس پر کوئی بھی قربانی چڑھانا نہیں چاہتے، نہ بھسم ہونے والی قربانیاں، نہ غلہ کی نذریں اور نہ ہی سلامتی کی قربانیاں۔ اگر ہم جھوٹ بولیں تو رب خود ہماری عدالت کرے۔ 24 حقیقت میں ہم نے یہ قربان گاہ اِس لئے تعمیر کی کہ ہم ڈرتے ہیں کہ مستقبل میں کسی دن آپ کی اولاد ہماری اولاد سے کہے، ’آپ کا رب اسرائیل کے خدا کے ساتھ کیا واسطہ ہے؟ 25 آخر رب نے ہمارے اور آپ کے درمیان دریائے یردن کی سرحد مقرر کی ہے۔ چنانچہ آپ کو رب کی عبادت کرنے کا کوئی حق نہیں!‘ ایسا کرنے سے آپ کی اولاد ہماری اولاد کو رب کی خدمت کرنے سے روکے گی۔ 26 یہی وجہ ہے کہ ہم نے یہ قربان گاہ بنائی، بھسم ہونے والی قربانیاں یا ذبح کی کوئی اَور قربانی چڑھانے کے لئے نہیں 27 بلکہ آپ کو اور آنے والی نسلوں کو اِس بات کی یاد دلانے کے لئے کہ ہمیں بھی رب کے خیمے میں بھسم ہونے والی قربانیاں، ذبح کی قربانیاں اور سلامتی کی قربانیاں چڑھانے کا حق ہے۔ یہ قربان گاہ ہمارے اور آپ کے درمیان گواہ رہے گی۔ اب آپ کی اولاد کبھی بھی ہماری اولاد سے نہیں کہہ سکے گی، ’آپ کو رب کی جماعت کے حقوق حاصل نہیں۔‘ 28 اور اگر وہ کسی وقت یہ بات کرے تو ہماری اولاد کہہ سکے گی، ’یہ قربان گاہ دیکھیں جو رب کی قربان گاہ کی ہوبہو نقل ہے۔ ہمارے باپ دادا نے اِسے بنایا تھا، لیکن اِس لئے نہیں کہ ہم اِس پر بھسم ہونے والی قربانیاں اور ذبح کی قربانیاں چڑھائیں بلکہ آپ کو اور ہمیں گواہی دینے کے لئے کہ ہمیں مل کر رب کی عبادت کرنے کا حق ہے۔‘

29 حالات کبھی بھی یہاں تک نہ پہنچیں کہ ہم رب سے سرکشی کر کے اپنا منہ اُس سے پھیر لیں۔ نہیں، ہم نے یہ قربان گاہ بھسم ہونے والی قربانیاں، غلہ کی نذریں اور ذبح کی قربانیاں چڑھانے کے لئے نہیں بنائی۔ ہم صرف رب اپنے خدا کی سکونت گاہ کے سامنے کی قربان گاہ پر ہی اپنی قربانیاں پیش کرنا چاہتے ہیں۔“

30 جب فینحاس اور اسرائیلی جماعت کے کنبوں کے سربراہوں نے جِلعاد میں روبن، جد اور منسّی کے آدھے قبیلے کی یہ باتیں سنیں تو وہ مطمئن ہوئے۔ 31 فینحاس نے اُن سے کہا، ”اب ہم جانتے ہیں کہ رب آئندہ بھی ہمارے درمیان رہے گا، کیونکہ آپ اُس سے بےوفا نہیں ہوئے ہیں۔ آپ نے اسرائیلیوں کو رب کی سزا سے بچا لیا ہے۔“

32 اِس کے بعد فینحاس اور باقی اسرائیلی سردار روبن، جد اور منسّی کے آدھے قبیلے کو ملکِ جِلعاد میں چھوڑ کر ملکِ کنعان میں لوٹ آئے۔ وہاں اُنہوں نے سب کچھ بتایا جو ہوا تھا۔ 33 باقی اسرائیلیوں کو یہ بات پسند آئی، اور وہ اللہ کی تمجید کر کے روبن اور جد سے جنگ کرنے اور اُن کا علاقہ تباہ کرنے کے ارادے سے باز آئے۔ 34 روبن اور جد کے قبیلوں نے نئی قربان گاہ کا نام گواہ رکھا، کیونکہ اُنہوں نے کہا، ”یہ قربان گاہ ہمارے اور دوسرے قبیلوں کے درمیان گواہ ہے کہ رب ہمارا بھی خدا ہے۔“

یشوع کی آخری نصیحتیں

23 اب اسرائیلی کافی دیر سے سلامتی سے اپنے ملک میں رہتے تھے، کیونکہ رب نے اُنہیں اردگرد کے دشمنوں کے حملوں سے محفوظ رکھا۔ جب یشوع بہت بوڑھا ہو گیا تھا 2 تو اُس نے اسرائیل کے تمام بزرگوں، سرداروں، قاضیوں اور نگہبانوں کو اپنے پاس بُلا کر کہا، ”اب مَیں بوڑھا ہو گیا ہوں۔ 3 آپ نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ رب نے اِس علاقے کی تمام قوموں کے ساتھ کیا کچھ کیا ہے۔ رب آپ کے خدا ہی نے آپ کے لئے جنگ کی۔ 4 یاد رکھیں کہ مَیں نے مشرق میں دریائے یردن سے لے کر مغرب میں سمندر تک سارا ملک آپ کے قبیلوں میں تقسیم کر دیا ہے۔ بہت سی قوموں پر مَیں نے فتح پائی، لیکن چند ایک اب تک باقی رہ گئی ہیں۔ 5 لیکن رب آپ کا خدا آپ کے آگے آگے چلتے ہوئے اُنہیں بھی نکال کر بھگا دے گا۔ آپ اُن کی زمینوں پر قبضہ کر لیں گے جس طرح رب آپ کے خدا نے وعدہ کیا ہے۔

6 اب پوری ہمت سے ہر بات پر عمل کریں جو موسیٰ کی شریعت کی کتاب میں لکھی ہوئی ہے۔ نہ دائیں اور نہ بائیں طرف ہٹیں۔ 7 اُن دیگر قوموں سے رشتہ مت باندھنا جو اب تک ملک میں باقی رہ گئی ہیں۔ اُن کے بُتوں کے نام اپنی زبان پر نہ لانا، نہ اُن کے نام لے کر قسم کھانا۔ نہ اُن کی خدمت کرنا، نہ اُنہیں سجدہ کرنا۔ 8 رب اپنے خدا کے ساتھ یوں لپٹے رہنا جس طرح آج تک لپٹے رہے ہیں۔

9 رب نے آپ کے آگے آگے چل کر بڑی بڑی اور طاقت ور قومیں نکال دی ہیں۔ آج تک آپ کے سامنے کوئی نہیں کھڑا رہ سکا۔ 10 آپ میں سے ایک شخص ہزار دشمنوں کو بھگا دیتا ہے، کیونکہ رب آپ کا خدا خود آپ کے لئے لڑتا ہے جس طرح اُس نے وعدہ کیا تھا۔ 11 چنانچہ سنجیدگی سے دھیان دیں کہ آپ رب اپنے خدا سے پیار کریں، کیونکہ آپ کی زندگی اِسی پر

منحصر ہے۔ 12 اگر آپ اُس سے دُور ہو کر اُن دیگر قوموں سے لپٹ جائیں جو اب تک ملک میں باقی ہیں اور اُن کے ساتھ رشتہ باندھیں 13 تو رب آپ کا خدا یقیناً اِن قوموں کو آپ کے آگے سے نہیں نکالے گا۔ اِس کے بجائے یہ آپ کو پھنسانے کے لئے پھندا اور جال بنیں گے۔ یہ یقیناً آپ کی پیٹھوں کے لئے کوڑے اور آنکھوں کے لئے کانٹے بن جائیں گے۔ آخر میں آپ اُس اچھے ملک میں سے مٹ جائیں گے جو رب آپ کے خدا نے آپ کو دے دیا ہے۔

14 آج مَیں وہاں جا رہا ہوں جہاں کسی نہ کسی دن دنیا کے ہر شخص کو جانا ہوتا ہے۔ لیکن آپ نے پورے دل و جان سے جان لیا ہے کہ جو بھی وعدہ رب آپ کے خدا نے آپ کے ساتھ کیا وہ پورا ہوا ہے۔ ایک بھی ادھورا نہیں رہ گیا۔ 15 لیکن جس طرح رب نے ہر وعدہ پورا کیا ہے بالکل اُسی طرح وہ تمام آفتیں آپ پر نازل کرے گا جن کے بارے میں اُس نے آپ کو خبردار کیا ہے اگر آپ اُس کے تابع نہ رہیں۔ پھر وہ آپ کو اُس اچھے ملک میں سے مٹا دے گا جو اُس نے آپ کو دے دیا ہے۔ 16 اگر آپ اُس عہد کو توڑیں جو اُس نے آپ کے ساتھ باندھا ہے اور دیگر معبودوں کی پوجا کر کے اُنہیں سجدہ کریں تو پھر رب کا پورا غضب آپ پر نازل ہو گا اور آپ جلد ہی اُس اچھے ملک میں سے مٹ جائیں گے جو اُس نے آپ کو دے دیا ہے۔“

اللہ اور اسرائیل کے درمیان عہد کی تجدید

24 پھر یشوع نے اسرائیل کے تمام قبیلوں کو سِکم شہر میں جمع کیا۔ اُس نے اسرائیل کے بزرگوں، سرداروں، قاضیوں اور نگہبانوں کو بُلایا، اور وہ مل کر اللہ کے حضور حاضر ہوئے۔

2 پھر یشوع اسرائیلی قوم سے مخاطب ہوا۔ ”رب اسرائیل کا خدا فرماتا ہے، ’قدیم زمانے میں تمہارے باپ دادا دریائے فرات کے پار بستے اور دیگر معبودوں کی پوجا کرتے تھے۔ ابراہیم اور نحور کا باپ تارح بھی وہاں آباد تھا۔ 3 لیکن مَیں تمہارے باپ ابراہیم کو وہاں سے لے کر یہاں لایا اور اُسے پورے ملکِ کنعان میں سے گزرنے دیا۔ مَیں نے اُسے بہت اولاد دی۔ مَیں نے اُسے اسحاق دیا 4 اور اسحاق کو یعقوب اور عیسَو۔ عیسَو کو مَیں نے پہاڑی علاقہ سعیر عطا کیا، لیکن یعقوب اپنے بیٹوں کے ساتھ مصر چلا گیا۔

5 بعد میں مَیں نے موسیٰ اور ہارون کو مصر بھیج دیا اور ملک پر بڑی مصیبتیں نازل کر کے تمہیں وہاں سے نکال لایا۔ 6 چلتے چلتے تمہارے باپ دادا بحرِ قُلزم پہنچ گئے۔ لیکن مصری اپنے رتھوں اور گھڑسواروں سے اُن کا تعاقب کرنے لگے۔ 7 تمہارے باپ دادا نے مدد کے لئے رب کو پکارا، اور مَیں نے اُن کے اور مصریوں کے درمیان اندھیرا پیدا کیا۔ مَیں سمندر اُن پر چڑھا لایا، اور وہ اُس میں غرق ہو گئے۔ تمہارے باپ دادا نے اپنی ہی آنکھوں سے دیکھا کہ مَیں نے مصریوں کے ساتھ کیا کچھ کیا۔

تم بڑے عرصے تک ریگستان میں گھومتے پھرے۔ 8 آخرکار مَیں نے تمہیں اُن اموریوں کے ملک میں پہنچایا جو دریائے یردن کے مشرق میں آباد تھے۔ گو اُنہوں نے تم سے جنگ کی، لیکن مَیں نے اُنہیں تمہارے ہاتھ میں کر دیا۔ تمہارے آگے آگے چل کر مَیں نے اُنہیں نیست و نابود کر دیا، اِس لئے تم اُن کے ملک پر قبضہ کر سکے۔ 9 موآب کے بادشاہ بلق بن صفور نے بھی اسرائیل

کے ساتھ جنگ چھیڑی۔ اِس مقصد کے تحت اُس نے بلعام بن بعور کو بُلایا تاکہ وہ تم پر لعنت بھیجے۔ 10 لیکن مَیں بلعام کی بات ماننے کے لئے تیار نہیں تھا بلکہ وہ تمہیں برکت دینے پر مجبور ہوا۔ یوں مَیں نے تمہیں اُس کے ہاتھ سے محفوظ رکھا۔

11 پھر تم دریائے یردن کو پار کر کے یریحو کے پاس پہنچ گئے۔ اِس شہر کے باشندے اور اموری، فرِزّی، کنعانی، حِتّی، جرجاسی، حِوّی اور یبوسی تمہارے خلاف لڑتے رہے، لیکن مَیں نے اُنہیں تمہارے قبضے میں کر دیا۔ 12 مَیں نے تمہارے آگے زنبور بھیج دیئے جنہوں نے اموریوں کے دو بادشاہوں کو ملک سے نکال دیا۔

یہ سب کچھ تمہاری اپنی تلوار اور کمان سے نہیں ہوا بلکہ میرے ہی ہاتھ سے۔ 13 مَیں نے تمہیں بیج بونے کے لئے زمین دی جسے تیار کرنے کے لئے تمہیں محنت نہ کرنی پڑی۔ مَیں نے تمہیں شہر دیئے جو تمہیں تعمیر کرنے نہ پڑے۔ اُن میں رہ کر تم انگور اور زیتون کے ایسے باغوں کا پھل کھاتے ہو جو تم نے نہیں لگائے تھے‘۔“

14 یشوع نے بات جاری رکھتے ہوئے کہا، ”چنانچہ رب کا خوف مانیں اور پوری وفاداری کے ساتھ اُس کی خدمت کریں۔ اُن بُتوں کو نکال پھینکیں جن کی پوجا آپ کے باپ دادا دریائے فرات کے پار اور مصر میں کرتے رہے۔ اب رب ہی کی خدمت کریں! 15 لیکن اگر رب کی خدمت کرنا آپ کو بُرا لگے تو آج ہی فیصلہ کریں کہ کس کی خدمت کریں گے، اُن دیوتاؤں کی جن کی پوجا آپ کے باپ دادا نے دریائے فرات کے پار کی یا اموریوں کے دیوتاؤں کی جن کے ملک میں آپ رہ رہے ہیں۔ لیکن جہاں تک میرا اور میرے خاندان کا تعلق ہے ہم رب ہی کی خدمت کریں گے۔“

16 عوام نے جواب دیا، ”ایسا کبھی نہ ہو کہ ہم رب کو ترک کر کے دیگر معبودوں کی پوجا کریں۔ 17 رب ہمارا خدا ہی ہمارے باپ دادا کو مصر کی غلامی سے نکال لایا اور ہماری آنکھوں کے سامنے ایسے عظیم نشان پیش کئے۔ جب ہمیں بہت قوموں میں سے گزرنا پڑا تو اُسی نے ہر وقت ہماری حفاظت کی۔ 18 اور رب ہی نے ہمارے آگے آگے چل کر اِس ملک میں آباد اموریوں اور باقی قوموں کو نکال دیا۔ ہم بھی اُسی کی خدمت کریں گے، کیونکہ وہی ہمارا خدا ہے!“

19 یہ سن کر یشوع نے کہا، ”آپ رب کی خدمت کر ہی نہیں سکتے، کیونکہ وہ قدوس اور غیور خدا ہے۔ وہ آپ کی سرکشی اور گناہوں کو معاف نہیں کرے گا۔ 20 بےشک وہ آپ پر مہربانی کرتا رہا ہے، لیکن اگر آپ رب کو ترک کر کے اجنبی معبودوں کی پوجا کریں تو وہ آپ کے خلاف ہو کر آپ پر بلائیں لائے گا اور آپ کو نیست و نابود کر دے گا۔“

21 لیکن اسرائیلیوں نے اصرار کیا، ”جی نہیں، ہم رب کی خدمت کریں گے!“ 22 پھر یشوع نے کہا، ”آپ خود اِس کے گواہ ہیں کہ آپ نے رب کی خدمت کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔“ اُنہوں نے جواب دیا، ”جی ہاں، ہم اِس کے گواہ ہیں!“ 23 یشوع نے کہا، ”تو پھر اپنے درمیان موجود بُتوں کو تباہ کر دیں اور اپنے دلوں کو رب اسرائیل کے خدا کے تابع رکھیں۔“ 24 عوام نے یشوع سے کہا، ”ہم رب اپنے خدا کی خدمت کریں گے اور اُسی کی سنیں گے۔“

25 اُس دن یشوع نے اسرائیلیوں کے لئے رب سے عہد باندھا۔ وہاں سِکم میں اُس نے اُنہیں احکام اور قواعد

دے کر [26] اللہ کی شریعت کی کتاب میں درج کئے۔ پھر اُس نے ایک بڑا پتھر لے کر اُسے اُس بلوط کے سائے میں کھڑا کیا جو رب کے مقدِس کے پاس تھا۔ [27] اُس نے تمام لوگوں سے کہا، ''اِس پتھر کو دیکھیں! یہ گواہ ہے، کیونکہ اِس نے سب کچھ سن لیا ہے جو رب نے ہمیں بتا دیا ہے۔ اگر آپ کبھی اللہ کا انکار کریں تو یہ آپ کے خلاف گواہی دے گا۔''

[28] پھر یشوع نے اسرائیلیوں کو فارغ کر دیا، اور ہر ایک اپنے اپنے قبائلی علاقے میں چلا گیا۔

یشوع اور اِلی عزر کا انتقال

[29] کچھ دیر کے بعد رب کا خادم یشوع بن نون فوت ہوا۔ اُس کی عمر 110 سال تھی۔ [30] اُسے اُس کی موروثی زمین میں دفنایا گیا، یعنی تِمنت سِرح میں جو افرائیم کے پہاڑی علاقے میں جعس پہاڑ کے شمال میں ہے۔

[31] جب تک یشوع اور وہ بزرگ زندہ رہے جنہوں نے اپنی آنکھوں سے سب کچھ دیکھا تھا جو رب نے اسرائیل کے لئے کیا تھا اُس وقت تک اسرائیل رب کا وفادار رہا۔

[32] مصر کو چھوڑتے وقت اسرائیلی یوسف کی ہڈیاں اپنے ساتھ لائے تھے۔ اب اُنہوں نے اُنہیں سِکم شہر کی اُس زمین میں دفن کر دیا جو یعقوب نے سِکم کے باپ حمور کی اولاد سے چاندی کے سَو سِکوں کے بدلے خرید لی تھی۔ یہ زمین یوسف کی اولاد کی وراثت میں آ گئی تھی۔

[33] اِلی عزر بن ہارون بھی فوت ہوا۔ اُسے جِبعہ میں دفنایا گیا۔ افرائیم کے پہاڑی علاقے کا یہ شہر اُس کے بیٹے فینحاس کو دیا گیا تھا۔

قُضاۃ

جنوبی کنعان پر مکمل قابو نہیں پایا جاتا

1 یشوع کی موت کے بعد اسرائیلیوں نے رب سے پوچھا، ”کون سا قبیلہ پہلے نکل کر کنعانیوں پر حملہ کرے؟“ 2 رب نے جواب دیا، ”یہوداہ کا قبیلہ شروع کرے۔ مَیں نے ملک کو اُن کے قبضے میں کر دیا ہے۔“

3 تب یہوداہ کے قبیلے نے اپنے بھائیوں شمعون کے قبیلے سے کہا، ”آئیں، ہمارے ساتھ نکلیں تاکہ ہم مل کر کنعانیوں کو اُس علاقے سے نکال دیں جو قرعہ نے یہوداہ کے قبیلے کے لئے مقرر کیا ہے۔ اِس کے بدلے ہم بعد میں آپ کی مدد کریں گے جب آپ اپنے علاقے پر قبضہ کرنے کے لئے نکلیں گے۔“ چنانچہ شمعون کے مرد یہوداہ کے ساتھ نکلے۔ 4 جب یہوداہ نے دشمن پر حملہ کیا تو رب نے کنعانیوں اور فرِزّیوں کو اُس کے قابو میں کر دیا۔ بزق کے پاس اُنہوں نے اُنہیں شکست دی، گو اُن کے کُل 10,000 آدمی تھے۔

5 وہاں اُن کا مقابلہ ایک بادشاہ سے ہوا جس کا نام ادونی بزق تھا۔ جب اُس نے دیکھا کہ کنعانی اور فرِزّی ہار گئے ہیں 6 تو وہ فرار ہوا۔ لیکن اسرائیلیوں نے اُس کا تعاقب کر کے اُسے پکڑ لیا اور اُس کے ہاتھوں اور پیروں کے انگوٹھوں کو کاٹ لیا۔ 7 تب ادونی بزق نے کہا، ”مَیں نے خود ستر بادشاہوں کے ہاتھوں اور پیروں کے انگوٹھوں کو کٹوایا، اور اُنہیں میری میز کے نیچے گرے ہوئے کھانے کے ردی ٹکڑے جمع کرنے پڑے۔ اب اللہ مجھے اِس کا بدلہ دے رہا ہے۔“ اُسے یروشلم لایا گیا جہاں وہ مر گیا۔

8 یہوداہ کے مردوں نے یروشلم پر بھی حملہ کیا۔ اُس پر فتح پا کر اُنہوں نے اُس کے باشندوں کو تلوار سے مار ڈالا اور شہر کو جلا دیا۔ 9 اِس کے بعد وہ آگے بڑھ کر اُن کنعانیوں سے لڑنے لگے جو پہاڑی علاقے، دشتِ نجب اور مغرب کے نشیبی پہاڑی علاقے میں رہتے تھے۔ 10 اُنہوں نے حبرون شہر پر حملہ کیا جو پہلے قِریَت اربع کہلاتا تھا۔ وہاں اُنہوں نے سیسی، اخی مان اور تلمی کی فوجوں کو شکست دی۔ 11 پھر وہ آگے دبیر کے باشندوں سے لڑنے چلے گئے۔ دبیر کا پرانا نام قِریَت سِفر تھا۔

12 کالب نے کہا، ”جو قِریَت سِفر پر فتح پا کر قبضہ کرے گا اُس کے ساتھ مَیں اپنی بیٹی عکسہ کا رشتہ باندھوں

گا۔" 13 کالب کے چھوٹے بھائی عُتنی ایل بن قنز نے شہر پر قبضہ کر لیا۔ چنانچہ کالب نے اُس کے ساتھ اپنی بیٹی عکسہ کی شادی کر دی۔ 14 جب عکسہ عُتنی ایل کے ہاں جا رہی تھی تو اُس نے اُسے اُبھارا کہ وہ کالب سے کوئی کھیت پانے کی درخواست کرے۔ اچانک وہ گدھے سے اُتر گئی۔ کالب نے پوچھا، "کیا بات ہے؟" 15 عکسہ نے جواب دیا، "جہیز کے لئے مجھے ایک چیز سے نوازیں۔ آپ نے مجھے دشتِ نجب میں زمین دے دی ہے۔ اب مجھے چشمے بھی دے دیجئے۔" چنانچہ کالب نے اُسے اپنی ملکیت میں سے اوپر اور نیچے والے چشمے بھی دے دیئے۔

16 جب یہوداہ کا قبیلہ کھجوروں کے شہر سے روانہ ہوا تھا تو قینی بھی اُن کے ساتھ یہوداہ کے ریگستان میں آئے تھے۔ (قینی موسیٰ کے سسر یترو کی اولاد تھے)۔ وہاں وہ دشتِ نجب میں عراد شہر کے قریب دوسرے لوگوں کے درمیان ہی آباد ہوئے۔

17 یہوداہ کا قبیلہ اپنے بھائیوں شمعون کے قبیلے کے ساتھ آگے بڑھا۔ اُنہوں نے کنعانی شہر صِفت پر حملہ کیا اور اُسے اللہ کے لئے مخصوص کر کے مکمل طور پر تباہ کر دیا۔ اِس لئے اُس کا نام حُرمہ یعنی اللہ کے لئے تباہی پڑا۔ 18 پھر یہوداہ کے فوجیوں نے غزہ، اسقلون اور عقرون کے شہروں پر اُن کے گرد و نواح کی آبادیوں سمیت فتح پائی۔ 19 رب اُن کے ساتھ تھا، اِس لئے وہ پہاڑی علاقے پر قبضہ کر سکے۔ لیکن وہ سمندر کے ساتھ کے میدانی علاقے میں آباد لوگوں کو نکال نہ سکے۔ وجہ یہ تھی کہ اِن لوگوں کے پاس لوہے کے رتھ تھے۔ 20 موسیٰ کے وعدے کے مطابق کالب کو حبرون شہر مل گیا۔ اُس نے اُس میں سے عناق کے تین بیٹوں کو اُن کے گھرانوں سمیت نکال دیا۔

21 لیکن بن یمین کا قبیلہ یروشلم کے رہنے والے یبوسیوں کو نکال نہ سکا۔ آج تک یبوسی وہاں بن یمینیوں کے ساتھ آباد ہیں۔

شمالی کنعان پر مکمل قابو نہیں پایا جاتا

23-22 افرائیم اور منسّی کے قبیلے بیت ایل پر قبضہ کرنے کے لئے نکلے (بیت ایل کا پرانا نام لُوز تھا)۔ جب اُنہوں نے اپنے جاسوسوں کو شہر کی تفتیش کرنے کے لئے بھیجا تو رب اُن کے ساتھ تھا۔ 24 اُن کے جاسوسوں کی ملاقات ایک آدمی سے ہوئی جو شہر سے نکل رہا تھا۔ اُنہوں نے اُس سے کہا، "ہمیں شہر میں داخل ہونے کا راستہ دکھائیں تو ہم آپ پر رحم کریں گے۔" 25 اُس نے اُنہیں اندر جانے کا راستہ دکھایا، اور اُنہوں نے اُس میں گھُس کر تمام باشندوں کو تلوار سے مار ڈالا سوائے مذکورہ آدمی اور اُس کے خاندان کے۔ 26 بعد میں وہ حِتّیوں کے ملک میں گیا جہاں اُس نے ایک شہر تعمیر کر کے اُس کا نام لُوز رکھا۔ یہ نام آج تک رائج ہے۔

27 لیکن منسّی نے ہر شہر کے باشندے نہ نکالے۔ بیت شان، تعنک، دور، اِبلیعام، مجِدّو اور اُن کے گرد و نواح کی آبادیاں رہ گئیں۔ کنعانی پورے عزم کے ساتھ اُن میں ٹکے رہے۔ 28 بعد میں جب اسرائیل کی طاقت بڑھ گئی تو اِن کنعانیوں کو بیگار میں کام کرنا پڑا۔ لیکن اسرائیلیوں نے اُس وقت بھی اُنہیں ملک سے نہ نکالا۔

29 اِسی طرح افرائیم کے قبیلے نے بھی جزر کے باشندوں کو نہ نکالا، اور یہ کنعانی اُن کے درمیان آباد رہے۔

30 زبولون کے قبیلے نے بھی قطرون اور نہلال کے

باشندوں کو نہ نکالا بلکہ یہ اُن کے درمیان آباد رہے، البتہ اُنہیں بے گار میں کام کرنا پڑا۔

31 آشر کے قبیلے نے نہ عکّو کے باشندوں کو نکالا، نہ صیدا، احلاب، اکزیب، حلبہ، افیق یا رحوب کے باشندوں کو۔ 32 اِس وجہ سے آشر کے لوگ کنعانی باشندوں کے درمیان رہنے لگے۔

33 نفتالی کے قبیلے نے بیت شمس اور بیت عنات کے باشندوں کو نہ نکالا بلکہ وہ بھی کنعانیوں کے درمیان رہنے لگے۔ لیکن بیت شمس اور بیت عنات کے باشندوں کو بے گار میں کام کرنا پڑا۔

34 دان کے قبیلے نے میدانی علاقے پر قبضہ کرنے کی کوشش تو کی، لیکن اموریوں نے اُنہیں آنے نہ دیا بلکہ پہاڑی علاقے تک محدود رکھا۔ 35 اموری پورے عزم کے ساتھ حرِس پہاڑ، ایالون اور سعلبیم میں ٹکے رہے۔ لیکن جب افرائیم اور منسّی کی طاقت بڑھ گئی تو اموریوں کو بے گار میں کام کرنا پڑا۔

36 اموریوں کی سرحد درۂ عقربیم سے لے کر سلع سے پرے تک تھی۔

رب کا فرشتہ اسرائیل کو ملامت کرتا ہے

2 رب کا فرشتہ جِلجال سے چڑھ کر بوکیم پہنچا۔ وہاں اُس نے اسرائیلیوں سے کہا، ”مَیں تمہیں مصر سے نکال کر اُس ملک میں لایا جس کا وعدہ مَیں نے قسم کھا کر تمہارے باپ دادا سے کیا تھا۔ اُس وقت مَیں نے کہا کہ مَیں تمہارے ساتھ اپنا عہد کبھی نہیں توڑوں گا۔ 2 اور مَیں نے حکم دیا، ’اِس ملک کی قوموں کے ساتھ عہد مت باندھنا بلکہ اُن کی قربان گاہوں کو گرا دینا۔‘ لیکن تم نے میری نہ سنی۔ یہ تم نے کیا کِیا؟ 3 اِس لئے اب مَیں تمہیں بتاتا ہوں کہ مَیں اُنہیں تمہارے آگے سے نہیں نکالوں گا۔ وہ تمہارے پہلوؤں میں کانٹے بنیں گے، اور اُن کے دیوتا تمہارے لئے پھندا بنے رہیں گے۔“

4 رب کے فرشتے کی یہ بات سن کر اسرائیلی خوب روئے۔ 5 یہی وجہ ہے کہ اُس جگہ کا نام بوکیم یعنی رونے والے پڑ گیا۔ پھر اُنہوں نے وہاں رب کے حضور قربانیاں پیش کیں۔

اسرائیل بےوفا ہو جاتا ہے

6 یشوع کے قوم کو رُخصت کرنے کے بعد ہر ایک قبیلہ اپنے علاقے پر قبضہ کرنے کے لئے روانہ ہوا تھا۔ 7 جب تک یشوع اور وہ بزرگ زندہ رہے جنہوں نے وہ عظیم کام دیکھے ہوئے تھے جو رب نے اسرائیلیوں کے لئے کئے تھے اُس وقت تک اسرائیلی رب کی وفاداری سے خدمت کرتے رہے۔ 8 پھر رب کا خادم یشوع بن نون انتقال کر گیا۔ اُس کی عمر 110 سال تھی۔ 9 اُسے تِمنت حرِس میں اُس کی اپنی موروثی زمین میں دفنایا گیا۔ (یہ شہر افرائیم کے پہاڑی علاقے میں جعس پہاڑ کے شمال میں ہے۔)

10 جب ہم عصر اسرائیلی سب مر کر اپنے باپ دادا سے جا ملے تو نئی نسل اُبھر آئی جو نہ تو رب کو جانتی، نہ اُن کاموں سے واقف تھی جو رب نے اسرائیل کے لئے کئے تھے۔ 11 اُس وقت وہ ایسی حرکتیں کرنے لگے جو رب کو بُری لگیں۔ اُنہوں نے بعل دیوتا کے بُتوں کی پوجا کر کے 12 رب اپنے باپ دادا کے خدا کو ترک کر دیا جو اُنہیں مصر سے نکال لایا تھا۔ وہ گرد و نواح کی قوموں کے دیگر معبودوں کے پیچھے لگ گئے

اور اُن کی پوجا بھی کرنے لگے۔ اِس سے رب کا غضب اُن پر بھڑکا، [13] کیونکہ اُنہوں نے اُس کی خدمت چھوڑ کر بعل دیوتا اور عستارات دیوی کی پوجا کی۔ [14] رب یہ دیکھ کر اسرائیلیوں سے ناراض ہوا اور اُنہیں ڈاکوؤں کے حوالے کر دیا جنہوں نے اُن کا مال لُوٹا۔ اُس نے اُنہیں اردگرد کے دشمنوں کے ہاتھ بیچ ڈالا، اور وہ اُن کا مقابلہ کرنے کے قابل نہ رہے۔ [15] جب بھی اسرائیلی لڑنے کے لئے نکلے تو رب کا ہاتھ اُن کے خلاف تھا۔ نتیجتاً وہ ہارتے گئے جس طرح اُس نے قسم کھا کر فرمایا تھا۔

جب وہ اِس طرح بڑی مصیبت میں تھے [16] تو رب اُن کے درمیان قاضی برپا کرتا جو اُنہیں لُوٹنے والوں کے ہاتھ سے بچاتے۔ [17] لیکن وہ اُن کی نہ سنتے بلکہ زنا کر کے دیگر معبودوں کے پیچھے لگے اور اُن کی پوجا کرتے رہتے۔ گو اُن کے باپ دادا رب کے احکام کے تابع رہے تھے، لیکن وہ خود بڑی جلدی سے اُس راہ سے ہٹ جاتے جس پر اُن کے باپ دادا چلے تھے۔ [18] لیکن جب بھی وہ دشمن کے ظلم اور دباؤ تلے کراہنے لگتے تو رب کو اُن پر ترس آ جاتا، اور وہ کسی قاضی کو برپا کرتا اور اُس کی مدد کر کے اُنہیں بچاتا۔

جتنے عرصے تک قاضی زندہ رہتا اُتنی دیر تک اسرائیلی دشمنوں کے ہاتھ سے محفوظ رہتے۔ [19] لیکن اُس کے مرنے پر وہ دوبارہ اپنی پرانی راہوں پر چلنے لگتے، بلکہ جب وہ مُڑ کر دیگر معبودوں کی پیروی اور پوجا کرنے لگتے تو اُن کی روِش باپ دادا کی روِش سے بھی بُری ہوتی۔ وہ اپنی شریر حرکتوں اور ہٹ دھرم راہوں سے باز آنے کے لئے تیار ہی نہ ہوتے۔ [20] اِس لئے اللہ کو اسرائیل پر بڑا غصہ آیا۔ اُس نے کہا، ”اِس قوم نے وہ عہد توڑ دیا ہے جو مَیں نے اِس کے باپ دادا سے باندھا تھا۔ یہ میری نہیں سنتی، [21] اِس لئے مَیں اُن قوموں کو نہیں نکالوں گا جو یشوع کی موت سے لے کر آج تک ملک میں رہ گئی ہیں۔ یہ قومیں اِس میں آباد رہیں گی، [22] اور مَیں اُن سے اسرائیلیوں کو آزما کر دیکھوں گا کہ آیا وہ اپنے باپ دادا کی طرح رب کی راہ پر چلیں گے یا نہیں۔“

[23] چنانچہ رب نے اِن قوموں کو نہ یشوع کے حوالے کیا، نہ فوراً نکالا بلکہ اُنہیں ملک میں ہی رہنے دیا۔

اللہ اسرائیل کو کنعانی قوموں سے آزماتا ہے

3 رب نے کئی ایک قوموں کو ملکِ کنعان میں رہنے دیا تاکہ اُن تمام اسرائیلیوں کو آزمائے جو خود کنعان کی جنگوں میں شریک نہیں ہوئے تھے۔ [2] نیز، وہ نئی نسل کو جنگ کرنا سکھانا چاہتا تھا، کیونکہ وہ جنگ کرنے سے ناواقف تھی۔ ذیل کی قومیں کنعان میں رہ گئی تھیں: [3] فلستی اُن کے پانچ حکمرانوں سمیت، تمام کنعانی، صیدانی اور لبنان کے پہاڑی علاقے میں رہنے والے حِوّی جو بعل حرمون پہاڑ سے لے کر لبو حمات تک آباد تھے۔ [4] اُن سے رب اسرائیلیوں کو آزمانا چاہتا تھا۔ وہ دیکھنا چاہتا تھا کہ کیا یہ میرے اُن احکام پر عمل کرتے ہیں یا نہیں جو مَیں نے موسیٰ کی معرفت اُن کے باپ دادا کو دیئے تھے۔

غتنی ایل قاضی

[5] چنانچہ اسرائیلی کنعانیوں، حِتّیوں، اموریوں، فرِزّیوں، حِوّیوں اور یبوسیوں کے درمیان ہی آباد ہو گئے۔ [6] نہ صرف یہ بلکہ وہ اِن قوموں سے اپنے بیٹے بیٹیوں کا رشتہ باندھ کر اُن کے دیوتاؤں کی پوجا بھی کرنے لگے۔ [7] اسرائیلیوں نے ایسی حرکتیں کیں جو رب کی نظر میں

بُری تھیں۔ رب کو بھول کر اُنہوں نے بعل دیوتا اور یسیرت دیوی کی خدمت کی۔

8 تب رب کا غضب اُن پر نازل ہوا، اور اُس نے اُنہیں مسوپتامیہ کے بادشاہ کوشن رِسعتیم کے حوالے کر دیا۔ اسرائیلی آٹھ سال تک کوشن کے غلام رہے۔ 9 لیکن جب اُنہوں نے مدد کے لئے رب کو پکارا تو اُس نے اُن کے لئے ایک نجات دہندہ برپا کیا۔ کالب کے چھوٹے بھائی قنز کے بیٹے عُتنی ایل نے اُنہیں دشمن کے ہاتھ سے بچایا۔ 10 اُس وقت عُتنی ایل پر رب کا روح نازل ہوا، اور وہ اسرائیل کا قاضی بن گیا۔ جب وہ جنگ کرنے کے لئے نکلا تو رب نے مسوپتامیہ کے بادشاہ کوشن رِسعتیم کو اُس کے حوالے کر دیا، اور وہ اُس پر غالب آ گیا۔

11 تب ملک میں چالیس سال تک امن و امان قائم رہا۔ لیکن جب عُتنی ایل بن قنز فوت ہوا 12 تو اسرائیلی دوبارہ وہ کچھ کرنے لگے جو رب کی نظر میں بُرا تھا۔ اِس لئے اُس نے موآب کے بادشاہ عجلون کو اسرائیل پر غالب آنے دیا۔ 13 عجلون نے عمونیوں اور عمالیقیوں کے ساتھ مل کر اسرائیلیوں سے جنگ کی اور اُنہیں شکست دی۔ اُس نے کھجوروں کے شہر پر قبضہ کیا، 14 اور اسرائیل 18 سال تک اُس کی غلامی میں رہا۔

اہود قاضی کی چالاکی

15 اسرائیلیوں نے دوبارہ مدد کے لئے رب کو پکارا، اور دوبارہ اُس نے اُنہیں نجات دہندہ عطا کیا یعنی بن یمین کے قبیلے کا اہود بن جیرا جو بائیں ہاتھ سے کام کرنے کا عادی تھا۔ اِسی شخص کو اسرائیلیوں نے عجلون بادشاہ کے پاس بھیج دیا تاکہ وہ اُسے خراج کے پیسے ادا کرے۔

16 اہود نے اپنے لئے ایک دو دھاری تلوار بنا لی جو تقریباً ڈیڑھ فٹ لمبی تھی۔ جاتے وقت اُس نے اُسے اپنی کمر کے دائیں طرف باندھ کر اپنے لباس میں چھپا لیا۔ 17 جب وہ عجلون کے دربار میں پہنچ گیا تو اُس نے موآب کے بادشاہ کو خراج پیش کیا۔ عجلون بہت موٹا آدمی تھا۔ 18 پھر اہود نے اُن آدمیوں کو رُخصت کر دیا جنہوں نے اُس کے ساتھ خراج اُٹھا کر اُسے دربار تک پہنچایا تھا۔ 19-20 اہود بھی وہاں سے روانہ ہوا، لیکن جِلجال کے بُتوں کے قریب وہ مُڑ کر عجلون کے پاس واپس گیا۔

عجلون بالا خانے میں بیٹھا تھا جو زیادہ ٹھنڈا تھا اور اُس کے ذاتی استعمال کے لئے مخصوص تھا۔ اہود نے اندر جا کر بادشاہ سے کہا، ”میری آپ کے لئے خفیہ خبر ہے۔“ بادشاہ نے کہا، ”خاموش!“ باقی تمام حاضرین کمرے سے چلے گئے تو اہود نے کہا، ”جو خبر میرے پاس آپ کے لئے ہے وہ اللہ کی طرف سے ہے!“ یہ سن کر عجلون کھڑا ہونے لگا، 21 لیکن اہود نے اُسی لمحے اپنے بائیں ہاتھ سے کمر کے دائیں طرف بندھی ہوئی تلوار کو پکڑ کر اُسے میان سے نکالا اور عجلون کے پیٹ میں دھنسا دیا۔ 22 تلوار اِتنی دھنس گئی کہ اُس کا دستہ بھی چربی میں غائب ہو گیا اور اُس کی نوک ٹانگوں میں سے نکلی۔ تلوار کو اُس میں چھوڑ کر 23 اہود نے کمرے کے دروازوں کو بند کر کے کُنڈی لگائی اور ساتھ والے کمرے میں سے نکل کر چلا گیا۔

24 تھوڑی دیر کے بعد بادشاہ کے نوکروں نے آ کر دیکھا کہ دروازوں پر کُنڈی لگی ہے۔ اُنہوں نے ایک دوسرے سے کہا، ”وہ حاجت رفع کر رہے ہوں گے،“ 25 اِس لئے کچھ دیر کے لئے ٹھہرے۔ لیکن دروازہ نہ

کھلا۔ انتظار کرتے کرتے وہ تھک گئے، لیکن بے سود، بادشاہ نے دروازہ نہ کھولا۔ آخرکار اُنہوں نے چابی ڈھونڈ کر دروازوں کو کھول دیا اور دیکھا کہ مالک کی لاش فرش پر پڑی ہوئی ہے۔

26 نوکروں کے جھجکنے کی وجہ سے اہود بچ نکلا اور جِلجال کے بُتوں سے گزر کر سعیرہ پہنچ گیا جہاں وہ محفوظ تھا۔ 27 وہاں افرائیم کے پہاڑی علاقے میں اُس نے نرسنگا پھونک دیا تاکہ اسرائیلی لڑنے کے لئے جمع ہو جائیں۔ وہ اکٹھے ہوئے اور اُس کی راہنمائی میں وادیٔ یردن میں اُتر گئے۔ 28 اہود بولا، ”میرے پیچھے ہو لیں، کیونکہ اللہ نے آپ کے دشمن موآب کو آپ کے حوالے کر دیا ہے۔“ چنانچہ وہ اُس کے پیچھے پیچھے وادی میں اُتر گئے۔ پہلے اُنہوں نے دریائے یردن کے کم گہرے مقاموں پر قبضہ کر کے کسی کو دریا پار کرنے نہ دیا۔ 29 اُس وقت اُنہوں نے موآب کے 10,000 طاقت ور اور جنگ کرنے کے قابل آدمیوں کو مار ڈالا۔ ایک بھی نہ بچا۔

30 اُس دن اسرائیل نے موآب کو زیر کر دیا، اور 80 سال تک ملک میں امن و امان قائم رہا۔

شمجر قاضی

31 اہود کے دور کے بعد اسرائیل کا ایک اور نجات دہندہ اُبھر آیا، شمجر بن عنات۔ اُس نے بَیل کے آنکس سے 600 فلستیوں کو مار ڈالا۔

دبورہ نبیہ اور لشکر کا سردار برق

4 جب اہود فوت ہوا تو اسرائیلی دوبارہ ایسی حرکتیں کرنے لگے جو رب کے نزدیک بُری تھیں۔

3-2 اِس لئے رب نے اُنہیں کنعان کے بادشاہ یابین کے حوالے کر دیا۔ یابین کا دار الحکومت حصور تھا، اور اُس کے پاس 900 لوہے کے رتھ تھے۔ اُس کے لشکر کا سردار سیسرا تھا جو ہروست ہگوئیم میں رہتا تھا۔ یابین نے 20 سال اسرائیلیوں پر بہت ظلم کیا، اِس لئے اُنہوں نے مدد کے لئے رب کو پکارا۔

4 اُن دنوں میں دبورہ نبیہ اسرائیل کی قاضی تھی۔ اُس کا شوہر لفیدوت تھا، 5 اور وہ ’دبورہ کے کھجور‘ کے پاس رہتی تھی جو افرائیم کے پہاڑی علاقے میں رامہ اور بیت ایل کے درمیان تھا۔ اِس درخت کے سائے میں وہ اسرائیلیوں کے معاملات کے فیصلے کیا کرتی تھی۔ 6 ایک دن دبورہ نے برق بن ابی نوعم کو بُلایا۔ برق نفتالی کے قبائلی علاقے کے شہر قادس میں رہتا تھا۔ دبورہ نے برق سے کہا، ”رب اسرائیل کا خدا آپ کو حکم دیتا ہے، ’نفتالی اور زبولون کے قبیلوں میں سے 10,000 مردوں کو جمع کر کے اُن کے ساتھ تبور پہاڑ پر چڑھ جا! 7 مَیں یابین کے لشکر کے سردار سیسرا کو اُس کے رتھوں اور فوج سمیت تیرے قریب کی قیسون ندی کے پاس کھینچ لاؤں گا۔ وہاں مَیں اُسے تیرے ہاتھ میں کر دوں گا‘۔“

8 برق نے جواب دیا، ”مَیں صرف اِس صورت میں جاؤں گا کہ آپ بھی ساتھ جائیں۔ آپ کے بغیر مَیں نہیں جاؤں گا۔“ 9 دبورہ نے کہا، ”ٹھیک ہے، مَیں ضرور آپ کے ساتھ جاؤں گی۔ لیکن اِس صورت میں آپ کو سیسرا پر غالب آنے کی عزت حاصل نہیں ہو گی بلکہ ایک عورت کو۔ کیونکہ رب سیسرا کو ایک عورت کے حوالے کر دے گا۔“

چنانچہ دبورہ برق کے ساتھ قادس گئی۔ 10 وہاں برق

نے زبولون اور نفتالی کے قبیلوں کو اپنے پاس بُلا لیا۔ 10,000 آدمی اُس کی راہنمائی میں تبور پہاڑ پر چلے گئے۔ دبورہ بھی ساتھ گئی۔

11 اُن دنوں میں ایک قینی بنام حِبر نے اپنا خیمہ قادس کے قریب ایلون ضعننیم میں لگایا ہوا تھا۔ قینی موسیٰ کے سالے حوباب کی اولاد میں سے تھا۔ لیکن حِبر دوسرے قینیوں سے الگ رہتا تھا۔

12 اب سیسرا کو اطلاع دی گئی کہ برق بن ابی نوعم فوج لے کر پہاڑ تبور پر چڑھ گیا ہے۔ 13 یہ سن کر وہ ہروست ہگوئیم سے روانہ ہو کر اپنے 900 رتھوں اور باقی لشکر کے ساتھ قیسون ندی پر پہنچ گیا۔

14 تب دبورہ نے برق سے بات کی، ”حملہ کے لئے تیار ہو جائیں، کیونکہ رب نے آج ہی سیسرا کو آپ کے قابو میں کر دیا ہے۔ رب آپ کے آگے آگے چل رہا ہے۔“ چنانچہ برق اپنے 10,000 آدمیوں کے ساتھ تبور پہاڑ سے اُتر آیا۔ 15 جب اُنہوں نے دشمن پر حملہ کیا تو رب نے کنعانیوں کے پورے لشکر میں رتھوں سمیت افرا تفری پیدا کر دی۔ سیسرا اپنے رتھ سے اُتر کر پیدل ہی فرار ہو گیا۔

16 برق کے آدمیوں نے بھاگنے والے فوجیوں اور اُن کے رتھوں کا تعاقب کر کے اُن کو ہروست ہگوئیم تک مارتے گئے۔ ایک بھی نہ بچا۔

سیسرا کا انجام

17 اِتنے میں سیسرا پیدل چل کر قینی آدمی حِبر کی بیوی یاعیل کے خیمے کے پاس بھاگ آیا تھا۔ وجہ یہ تھی کہ حصور کے بادشاہ یابین کے حِبر کے گھرانے کے ساتھ اچھے تعلقات تھے۔ 18 یاعیل خیمے سے نکل کر سیسرا سے ملنے گئی۔ اُس نے کہا، ”آئیں میرے آقا، اندر آئیں اور نہ ڈریں۔“ چنانچہ وہ اندر آ کر لیٹ گیا، اور یاعیل نے اُس پر کمبل ڈال دیا۔

19 سیسرا نے کہا، ”مجھے پیاس لگی ہے، کچھ پانی پلا دو۔“ یاعیل نے دودھ کا مشکیزہ کھول کر اُسے پلا دیا اور اُسے دوبارہ چھپا دیا۔ 20 سیسرا نے درخواست کی، ”دروازے میں کھڑی ہو جاؤ! اگر کوئی آئے اور پوچھے کہ کیا خیمے میں کوئی ہے تو بولو کہ نہیں، کوئی نہیں ہے۔“

21 یہ کہہ کر سیسرا گہری نیند سو گیا، کیونکہ وہ نہایت تھکا ہوا تھا۔ تب یاعیل نے میخ اور ہتھوڑا پکڑ لیا اور دبے پاؤں سیسرا کے پاس جا کر میخ کو اِتنے زور سے اُس کی کنپٹی میں ٹھونک دیا کہ میخ زمین میں دھنس گئی اور وہ مر گیا۔

22 کچھ دیر کے بعد برق سیسرا کے تعاقب میں وہاں سے گزرا۔ یاعیل خیمے سے نکل کر اُس سے ملنے آئی اور بولی، ”آئیں، مَیں آپ کو وہ آدمی دکھاتی ہوں جسے آپ ڈھونڈ رہے ہیں۔“ برق اُس کے ساتھ خیمے میں داخل ہوا تو کیا دیکھا کہ سیسرا کی لاش زمین پر پڑی ہے اور میخ اُس کی کنپٹی میں سے گزر کر زمین میں گڑ گئی ہے۔

23 اُس دن اللہ نے کنعانی بادشاہ یابین کو اسرائیلیوں کے سامنے زیر کر دیا۔ 24 اِس کے بعد اُن کی طاقت بڑھتی گئی جبکہ یابین کمزور ہوتا گیا اور آخرکار اسرائیلیوں کے ہاتھوں تباہ ہو گیا۔

دبورہ اور برق کا گیت

5 فتح کے دن دبورہ نے برق بن ابی نوعم کے ساتھ یہ گیت گایا،

2 ”اللہ کی ستائش ہو! کیونکہ اسرائیل کے سرداروں نے راہنمائی کی، اور عوام نکلنے کے لئے تیار ہوئے۔
3 اے بادشاہو، سنو! اے حکمرانو، میری بات پر توجہ دو! مَیں رب کی تمجید میں گیت گاؤں گی، رب اسرائیل کے خدا کی مدح سرائی کروں گی۔

4 اے رب، جب تُو سعیر سے نکل آیا اور ادوم کے کھلے میدان سے روانہ ہوا تو زمین کانپ اُٹھی اور آسمان سے پانی ٹپکنے لگا، بادلوں سے بارش برسنے لگی۔
5 کوہِ سینا کے رب کے حضور پہاڑ ہلنے لگے، رب اسرائیل کے خدا کے سامنے وہ کپکپانے لگے۔

6 شمجر بن عنات اور یاعیل کے دنوں میں سفر کے پکے اور سیدھے راستے خالی رہے اور مسافر اُن سے ہٹ کر بل کھاتے ہوئے چھوٹے چھوٹے راستوں پر چل کر اپنی منزل تک پہنچتے تھے۔
7 دیہات کی زندگی سُونی ہو گئی۔ گاؤں میں رہنا مشکل تھا جب تک مَیں، دبورہ جو اسرائیل کی ماں ہوں کھڑی نہ ہوئی۔
8 شہر کے دروازوں پر جنگ چھڑ گئی جب اُنہوں نے نئے معبودوں کو چن لیا۔ اُس وقت اسرائیل کے 40,000 مردوں کے پاس ایک بھی ڈھال یا نیزہ نہ تھا۔
9 میرا دل اسرائیل کے سرداروں کے ساتھ ہے اور اُن کے ساتھ جو خوشی سے جنگ کے لئے نکلے۔ رب کی ستائش کرو!
10 اے تم جو سفید گدھوں پر کپڑے بچھا کر اُن پر سوار ہو، اللہ کی تمجید کرو! اے تم جو پیدل چل رہے ہو، اللہ کی تعریف کرو!
11 سنو! جہاں جانوروں کو پانی پلایا جاتا ہے وہاں لوگ رب کے نجات بخش کاموں کی تعریف کر رہے ہیں، اُن نجات بخش کاموں کی جو اُس نے اسرائیل کے دیہاتیوں کی خاطر کئے۔ تب رب کے لوگ شہر کے دروازوں کے پاس اُتر آئے۔

12 اے دبورہ، اُٹھیں، اُٹھیں! اُٹھیں، ہاں اُٹھیں اور گیت گائیں! اے برق، کھڑے ہو جائیں! اے ابی نوعم کے بیٹے، اپنے قیدیوں کو باندھ کر لے جائیں!

13 پھر بچے ہوئے فوجی پہاڑی علاقے سے اُتر کر قوم کے شرفا کے پاس آئے، رب کی قوم سورماؤں کے ساتھ میرے پاس اُتر آئی۔
14 افرائیم سے جس کی جڑیں عمالیق میں ہیں وہ اُتر آئے، اور بن یمین کے مرد اُن کے پیچھے ہو لئے۔ مکیر سے حکمران اور زبولون سے سپہ سالار اُتر آئے۔
15 اِشکار کے رئیس بھی دبورہ کے ساتھ تھے، اور اُس کے فوجی برق کے پیچھے ہو کر وادی میں دوڑ آئے۔ لیکن روبن کا قبیلہ اپنے علاقے میں رہ کر سوچ بچار میں اُلجھا رہا۔
16 تُو کیوں اپنے زین کے دو بوروں کے درمیان بیٹھا رہا؟ کیا گلوں کے درمیان چرواہوں کی بانسریوں کی آوازیں سننے کے لئے؟ روبن کا قبیلہ اپنے علاقے میں رہ کر سوچ بچار میں اُلجھا رہا۔
17 جِلعاد کے گھرانے دریائے یردن کے مشرق میں ٹھہرے رہے۔ اور دان کا قبیلہ، وہ کیوں بحری جہازوں کے پاس رہا؟ آشر کا قبیلہ بھی ساحل پر بیٹھا رہا، وہ آرام

سے اپنی بندر گاہوں کے پاس ٹھہرا رہا،

18 جبکہ زبولون اور نفتالی اپنی جان پر کھیل کر میدانِ جنگ میں آ گئے۔

19 بادشاہ آئے اور لڑے، کنعان کے بادشاہ مجِدّو ندی پر تعنک کے پاس اسرائیل سے لڑے۔ لیکن وہاں سے وہ چاندی کا لُوٹا ہوا مال واپس نہ لائے۔

20 آسمان سے ستاروں نے سیسرا پر حملہ کیا، اپنی آسمانی راہوں کو چھوڑ کر وہ اُس سے اور اُس کی قوم سے لڑنے آئے۔

21 قیسون ندی اُنہیں اُڑا لے گئی، وہ ندی جو قدیم زمانے سے بہتی ہے۔ اے میری جان، مضبوطی سے آگے چلتی جا!

22 اُس وقت ٹاپوں کا بڑا شور سنائی دیا۔ دشمن کے زبردست گھوڑے سرپٹ دوڑ رہے تھے۔

23 رب کے فرشتے نے کہا، ”میروز شہر پر لعنت کرو، اُس کے باشندوں پر خوب لعنت کرو! کیونکہ وہ رب کی مدد کرنے نہ آئے، وہ سورماؤں کے خلاف رب کی مدد کرنے نہ آئے۔“

24 حِبر قینی کی بیوی مبارک ہے! خیموں میں رہنے والی عورتوں میں سے وہ سب سے مبارک ہے!

25 جب سیسرا نے پانی مانگا تو یاعیل نے اُسے دودھ پلایا۔ شاندار پیالے میں لسی ڈال کر وہ اُسے اُس کے پاس لائی۔

26 لیکن پھر اُس نے اپنے ہاتھ سے میخ اور اپنے دہنے ہاتھ سے مزدوروں کا ہتھوڑا پکڑ کر سیسرا کا سر پھوڑ دیا، اُس کی کھوپڑی ٹکڑے ٹکڑے کر کے اُس کی کنپٹی کو چھید دیا۔

27 اُس کے پاؤں میں وہ تڑپ اُٹھا۔ وہ گر کر وہیں پڑا رہا۔ ہاں، وہ اُس کے پاؤں میں گر کر ہلاک ہوا۔

28 سیسرا کی ماں نے کھڑکی میں سے جھانکا اور دریچے میں سے دیکھتی دیکھتی روتی رہی، ”اُس کے رتھ کے پہنچنے میں اِتنی دیر کیوں ہو رہی ہے؟ رتھوں کی آواز اب تک کیوں سنائی نہیں دے رہی؟“

29 اُس کی دانش مند خواتین اُسے تسلی دیتی ہیں اور وہ خود اُن کی بات دہراتی ہے، 30 ”وہ لُوٹا ہوا مال آپس میں بانٹ رہے ہوں گے۔ ہر مرد کے لئے ایک دو لڑکیاں اور سیسرا کے لئے رنگ دار لباس ہو گا۔ ہاں، وہ رنگ دار لباس اور میری گردن کو سجانے کے لئے دو نفیس رنگ دار کپڑے لا رہے ہوں گے۔“

31 اے رب، تیرے تمام دشمن سیسرا کی طرح ہلاک ہو جائیں! لیکن جو تجھ سے پیار کرتے ہیں وہ پورے زور سے طلوع ہونے والے سورج کی مانند ہوں۔“

برق کی اِس فتح کے بعد اسرائیل میں 40 سال امن و امان قائم رہا۔

مِدیانی اسرائیلیوں کو دباتے ہیں

6 پھر اسرائیلی دوبارہ وہ کچھ کرنے لگے جو رب کو بُرا لگا، اور اُس نے اُنہیں سات سال تک مِدیانیوں کے حوالے کر دیا۔ 2 مِدیانیوں کا دباؤ اِتنا زیادہ بڑھ گیا کہ اسرائیلیوں نے اُن سے پناہ لینے کے لئے پہاڑی علاقے میں شگاف، غار اور گڑھیاں بنا لیں۔

3 کیونکہ جب بھی وہ اپنی فصلیں لگاتے تو مِدیانی، عمالیقی اور مشرق کے دیگر فوجی اُن پر حملہ کر کے 4 ملک کو گھیر لیتے اور فصلوں کو غزہ شہر تک تباہ کرتے۔ وہ کھانے والی کوئی بھی چیز نہیں چھوڑتے تھے، نہ کوئی بھیڑ، نہ کوئی بَیل، اور نہ کوئی گدھا۔ 5 اور جب وہ اپنے مویشیوں اور خیموں کے ساتھ پہنچتے تو ٹڈیوں کے دَلوں کی مانند تھے۔ اِتنے مرد اور اونٹ تھے کہ اُن کو گنا نہیں جا سکتا تھا۔ یوں وہ ملک پر چڑھ آتے تھے تاکہ اُسے تباہ کریں۔ 6 اسرائیلی مِدیان کے سبب سے اِتنے پست حال ہوئے کہ آخرکار مدد کے لئے رب کو پکارنے لگے۔

8-7 تب اُس نے اُن میں ایک نبی بھیج دیا جس نے کہا، ''رب اسرائیل کا خدا فرماتا ہے کہ مَیں ہی تمہیں مصر کی غلامی سے نکال لایا۔ 9 مَیں نے تمہیں مصر کے ہاتھ سے اور اُن تمام ظالموں کے ہاتھ سے بچا لیا جو تمہیں دبا رہے تھے۔ مَیں اُنہیں تمہارے آگے آگے نکالتا گیا اور اُن کی زمین تمہیں دے دی۔ 10 اُس وقت مَیں نے تمہیں بتایا، 'مَیں رب تمہارا خدا ہوں۔ جن اموریوں کے ملک میں تم رہ رہے ہو اُن کے دیوتاؤں کا خوف مت ماننا۔' لیکن تم نے میری نہ سنی۔''

رب جدعون کو بُلاتا ہے

11 ایک دن رب کا فرشتہ آیا اور عُفرہ میں بلوط کے ایک درخت کے سائے میں بیٹھ گیا۔ یہ درخت ابی عزر کے خاندان کے ایک آدمی کا تھا جس کا نام یوآس تھا۔ وہاں انگور کا رس نکالنے کا حوض تھا، اور اُس میں یوآس کا بیٹا جدعون چھپ کر گندم جھاڑ رہا تھا، حوض میں اِس لئے کہ گندم مِدیانیوں سے محفوظ رہے۔ 12 رب کا فرشتہ جدعون پر ظاہر ہوا اور کہا، ''اے زبردست سورمے، رب تیرے ساتھ ہے!''

13 جدعون نے جواب دیا، ''نہیں جناب، اگر رب ہمارے ساتھ ہو تو یہ سب کچھ ہمارے ساتھ کیوں ہو رہا ہے؟ اُس کے وہ تمام معجزے آج کہاں نظر آتے ہیں جن کے بارے میں ہمارے باپ دادا ہمیں بتاتے رہے ہیں؟ کیا وہ نہیں کہتے تھے کہ رب ہمیں مصر سے نکال لایا؟ نہیں، جناب۔ اب ایسا نہیں ہے۔ اب رب نے ہمیں ترک کر کے مِدیان کے حوالے کر دیا ہے۔''

14 رب نے اُس کی طرف مُڑ کر کہا، ''اپنی اِس طاقت میں جا اور اسرائیل کو مِدیان کے ہاتھ سے بچا۔ مَیں ہی تجھے بھیج رہا ہوں۔''

15 لیکن جدعون نے اعتراض کیا، ''اے رب، مَیں اسرائیل کو کس طرح بچاؤں؟ میرا خاندان منسّی کے قبیلے کا سب سے کمزور خاندان ہے، اور مَیں اپنے باپ کے گھر میں سب سے چھوٹا ہوں۔''

16 رب نے جواب دیا، ''مَیں تیرے ساتھ ہوں گا، اور تُو مِدیانیوں کو یوں مارے گا جیسے ایک ہی آدمی کو۔''

17 تب جدعون نے کہا، ''اگر مجھ پر تیرے کرم کی نظر ہو تو مجھے کوئی الٰہی نشان دکھا تاکہ ثابت ہو جائے کہ واقعی رب ہی میرے ساتھ بات کر رہا ہے۔ 18 مَیں ابھی جا کر قربانی تیار کرتا ہوں اور پھر واپس آ کر اُسے تجھے پیش کروں گا۔ اُس وقت تک روانہ نہ ہو جانا۔''

رب نے کہا، ''ٹھیک ہے، مَیں تیری واپسی کا انتظار کر کے ہی جاؤں گا۔''

19 جدعون چلا گیا۔ اُس نے بکری کا بچہ ذبح کر کے تیار کیا اور پورے 16 کلوگرام میدے سے بےخمیری روٹی بنائی۔ پھر گوشت کو ٹوکری میں رکھ کر اور اُس کا شوربہ الگ برتن میں ڈال کر وہ سب کچھ رب کے فرشتے

کے پاس لایا اور اُسے بلوط کے سائے میں پیش کیا۔

20 رب کے فرشتے نے کہا، ”گوشت اور بےخمیری روٹی کو لے کر اِس پتھر پر رکھ دے، پھر شوربہ اُس پر اُنڈیل دے۔“ جدعون نے ایسا ہی کیا۔ 21 رب کے فرشتے کے ہاتھ میں لاٹھی تھی۔ اب اُس نے لاٹھی کے سرے سے گوشت اور بےخمیری روٹی کو چھو دیا۔ اچانک پتھر سے آگ بھڑک اُٹھی اور خوراک بھسم ہو گئی۔ ساتھ ساتھ رب کا فرشتہ اوجھل ہو گیا۔

22 پھر جدعون کو یقین آیا کہ یہ واقعی رب کا فرشتہ تھا، اور وہ بول اُٹھا، ”ہائے رب قادرِ مطلق! مجھ پر افسوس، کیونکہ مَیں نے رب کے فرشتے کو رُوبرُو دیکھا ہے۔“

23 لیکن رب اُس سے ہم کلام ہوا اور کہا، ”تیری سلامتی ہو۔ مت ڈر، تُو نہیں مرے گا۔“

24 وہیں جدعون نے رب کے لئے قربان گاہ بنائی اور اُس کا نام ’رب سلامت ہے‘ رکھا۔ یہ آج تک ابی عزر کے خاندان کے شہر عُفرہ میں موجود ہے۔

جدعون بعل کی قربان گاہ گرا دیتا ہے

25 اُسی رات رب جدعون سے ہم کلام ہوا، ”اپنے باپ کے بَیلوں میں سے دوسرے بَیل کو جو سات سال کا ہے چن لے۔ پھر اپنے باپ کی وہ قربان گاہ گرا دے جس پر بعل دیوتا کو قربانیاں چڑھائی جاتی ہیں، اور یسیرت دیوی کا وہ کھمبا کاٹ ڈال جو ساتھ کھڑا ہے۔ 26 اِس کے بعد اُسی پہاڑی قلعے کی چوٹی پر رب اپنے خدا کے لئے صحیح قربان گاہ بنا دے۔ یسیرت کے کھمبے کی کٹی ہوئی لکڑی اور بَیل کو اُس پر رکھ کر مجھے بھسم ہونے والی قربانی پیش کر۔“

27 چنانچہ جدعون نے اپنے دس نوکروں کو ساتھ لے کر وہ کچھ کیا جس کا حکم رب نے اُسے دیا تھا۔ لیکن وہ اپنے خاندان اور شہر کے لوگوں سے ڈرتا تھا، اِس لئے اُس نے یہ کام دن کے بجائے رات کے وقت کیا۔

28 صبح کے وقت جب شہر کے لوگ اُٹھے تو دیکھا کہ بعل کی قربان گاہ ڈھا دی گئی ہے اور یسیرت دیوی کا ساتھ والا کھمبا کاٹ دیا گیا ہے۔ اِن کی جگہ ایک نئی قربان گاہ بنائی گئی ہے جس پر بَیل کو چڑھایا گیا ہے۔ 29 اُنہوں نے ایک دوسرے سے پوچھا، ”کس نے یہ کیا؟“ جب وہ اِس بات کی تفتیش کرنے لگے تو کسی نے اُنہیں بتایا کہ جدعون بن یوآس نے یہ سب کچھ کیا ہے۔

30 تب وہ یوآس کے گھر گئے اور تقاضا کیا، ”اپنے بیٹے کو گھر سے نکال لائیں۔ لازم ہے کہ وہ مر جائے، کیونکہ اُس نے بعل کی قربان گاہ کو گرا کر ساتھ والا یسیرت دیوی کا کھمبا بھی کاٹ ڈالا ہے۔“

31 لیکن یوآس نے اُن سے جو اُس کے سامنے کھڑے تھے کہا، ”کیا آپ بعل کے دفاع میں لڑنا چاہتے ہیں؟ جو بھی بعل کے لئے لڑے گا اُسے کل صبح تک مار دیا جائے گا۔ اگر بعل واقعی خدا ہے تو وہ خود اپنے دفاع میں لڑے جب کوئی اُس کی قربان گاہ کو ڈھا دے۔“

32 چونکہ جدعون نے بعل کی قربان گاہ گرا دی تھی اِس لئے اُس کا نام یُربعل یعنی ’بعل اُس سے لڑے‘ پڑ گیا۔

جدعون اللہ سے نشان مانگتا ہے

33 کچھ دیر کے بعد تمام مِدیانی، عمالیقی اور دوسری مشرقی قومیں جمع ہوئیں اور دریائے یردن کو پار کر کے اپنے ڈیرے میدانِ یزرعیل میں لگائے۔ 34 پھر رب

کا روح جدعون پر نازل ہوا۔ اُس نے نرسنگا پھونک کر ابی عزر کے خاندان کے مردوں کو اپنے پیچھے ہو لینے کے لئے بُلایا۔ 35 ساتھ ساتھ اُس نے اپنے قاصدوں کو منسّی کے قبیلے اور آشر، زبولون اور نفتالی کے قبیلوں کے پاس بھی بھیج دیا۔ تب وہ بھی آئے اور جدعون کے مردوں کے ساتھ مل کر اُس کے پیچھے ہو لئے۔

36 جدعون نے اللہ سے دعا کی، ''اگر تُو واقعی اسرائیل کو اپنے وعدے کے مطابق میرے ذریعے بچانا چاہتا ہے 37 تو مجھے یقین دلا۔ مَیں رات کو تازہ کتری ہوئی اُون گندم گاہنے کے فرش پر رکھ دوں گا۔ کل صبح اگر صرف اُون پر اوس پڑی ہو اور اردگرد کا سارا فرش خشک ہو تو مَیں جان لوں گا کہ واقعی تُو اپنے وعدے کے مطابق اسرائیل کو میرے ذریعے بچائے گا۔''

38 وہی کچھ ہوا جس کی درخواست جدعون نے کی تھی۔ اگلے دن جب وہ صبح سویرے اُٹھا تو اُون اوس سے تر تھی۔ جب اُس نے اُسے نچوڑا تو اِتنا پانی تھا کہ برتن بھر گیا۔

39 پھر جدعون نے اللہ سے کہا، ''مجھ سے غصے نہ ہو جانا اگر مَیں تجھ سے ایک بار پھر درخواست کروں۔ مجھے ایک آخری دفعہ اُون کے ذریعے تیری مرضی جانچنے کی اجازت دے۔ اِس دفعہ اُون خشک رہے اور اردگرد کے سارے فرش پر اوس پڑی ہو۔'' 40 اُس رات اللہ نے ایسا ہی کیا۔ صرف اُون خشک رہی جبکہ اردگرد کے سارے فرش پر اوس پڑی تھی۔

اللہ جدعون کے ساتھیوں کو چن لیتا ہے

7 صبح سویرے یرُبعل یعنی جدعون اپنے تمام لوگوں کو ساتھ لے کر حرود چشمے کے پاس آیا۔ وہاں اُنہوں نے اپنے ڈیرے لگائے۔ مِدیانیوں نے اپنی خیمہ گاہ اُن کے شمال میں مورِہ پہاڑ کے دامن میں لگائی ہوئی تھی۔

2 رب نے جدعون سے کہا، ''تیرے پاس زیادہ لوگ ہیں! مَیں اِس قسم کے بڑے لشکر کو مِدیانیوں پر فتح نہیں دوں گا، ورنہ اسرائیلی میرے سامنے ڈینگیں مار کر کہیں گے، 'ہم نے اپنی ہی طاقت سے اپنے آپ کو بچایا ہے!' 3 اِس لئے لشکرگاہ میں اعلان کر کہ جو ڈر کے مارے پریشان ہو وہ اپنے گھر واپس چلا جائے۔'' جدعون نے یوں کیا تو 22,000 مرد واپس چلے گئے جبکہ 10,000 جدعون کے پاس رہے۔

4 لیکن رب نے دوبارہ جدعون سے بات کی، ''ابھی تک زیادہ لوگ ہیں! اِن کے ساتھ اُتر کر چشمے کے پاس جا۔ وہاں مَیں اُنہیں جانچ کر اُن کو مقرر کروں گا جنہیں تیرے ساتھ جانا ہے۔'' 5 چنانچہ جدعون اپنے آدمیوں کے ساتھ چشمے کے پاس اُتر آیا۔ رب نے اُسے حکم دیا، ''جو بھی اپنا ہاتھ پانی سے بھر کر اُسے کُتے کی طرح چاٹ لے اُسے ایک طرف کھڑا کر۔ دوسری طرف اُنہیں کھڑا کر جو گھٹنے ٹیک کر پانی پیتے ہیں۔'' 6 300 آدمیوں نے اپنا ہاتھ پانی سے بھر کر اُسے چاٹ لیا جبکہ باقی سب پینے کے لئے جھک گئے۔

7 پھر رب نے جدعون سے فرمایا، ''مَیں اِن 300 چاٹنے والے آدمیوں کے ذریعے اسرائیل کو بچا کر مِدیانیوں کو تیرے حوالے کر دوں گا۔ باقی تمام مردوں کو فارغ کر۔ وہ سب اپنے اپنے گھر واپس چلے جائیں۔''

8 چنانچہ جدعون نے باقی تمام آدمیوں کو فارغ کر دیا۔ صرف مقررہ 300 مرد رہ گئے۔ اب یہ دوسروں کی خوراک اور نرسنگے اپنے پاس رکھ کر جنگ کے لئے تیار

ہوئے۔ اُس وقت مِدیانی خیمہ گاہ اسرائیلیوں کے نیچے وادی میں تھی۔

مِدیانیوں پر جدعون کی فتح

9 جب رات ہوئی تو رب جدعون سے ہم کلام ہوا، ''اُٹھ، مِدیانی خیمہ گاہ کے پاس اُتر کر اُس پر حملہ کر، کیونکہ مَیں اُسے تیرے ہاتھ میں دے دوں گا۔ 10 لیکن اگر تُو اِس سے ڈرتا ہے تو پہلے اپنے نوکر فُوراہ کے ساتھ اُتر کر 11 وہ باتیں سن لے جو وہاں کے لوگ کہہ رہے ہیں۔ تب اُن پر حملہ کرنے کی جرأت بڑھ جائے گی۔''

جدعون فُوراہ کے ساتھ خیمہ گاہ کے کنارے کے پاس اُتر آیا۔ 12 مِدیانی، عمالیقی اور مشرق کے دیگر فوجی ٹڈیوں کے دَل کی طرح وادی میں پھیلے ہوئے تھے۔ اُن کے اونٹ ساحل کی ریت کی طرح بے شمار تھے۔ 13 جدعون دبے پاؤں دشمن کے اِتنے قریب پہنچ گیا کہ اُن کی باتیں سن سکتا تھا۔ عین اُس وقت ایک فوجی دوسرے کو اپنا خواب سنا رہا تھا، ''مَیں نے خواب میں دیکھا کہ جَو کی بڑی روٹی لُڑھکتی لُڑھکتی ہماری خیمہ گاہ میں اُتر آئی۔ یہاں وہ اِتنی شدت سے خیمے سے ٹکرا گئی کہ خیمہ اُلٹ کر زمین بوس ہو گیا۔'' 14 دوسرے نے جواب دیا، ''اِس کا صرف یہ مطلب ہو سکتا ہے کہ اسرائیلی مرد جدعون بن یوآس کی تلوار غالب آئے گی! اللہ اُسے مِدیانیوں اور پوری لشکر گاہ پر فتح دے گا۔''

15 خواب اور اُس کی تعبیر سن کر جدعون نے اللہ کو سجدہ کیا۔ پھر اُس نے اسرائیلی خیمہ گاہ میں واپس آ کر اعلان کیا، ''اُٹھیں! رب نے مِدیانی لشکر گاہ کو تمہارے حوالے کر دیا ہے۔'' 16 اُس نے اپنے 300 مردوں کو سَو سَو کے تین گروہوں میں تقسیم کر کے ہر ایک کو ایک نرسنگا اور ایک گھڑا دے دیا۔ ہر گھڑے میں مشعل تھی۔ 17-18 اُس نے حکم دیا، ''جو کچھ مَیں کروں گا اُس پر غور کر کے وہی کچھ کریں۔ پوری خیمہ گاہ کو گھیر لیں اور عین وہی کچھ کریں جو مَیں کروں گا۔ جب مَیں اپنے سَو لوگوں کے ساتھ خیمہ گاہ کے کنارے پہنچوں گا تو ہم اپنے نرسنگوں کو بجا دیں گے۔ یہ سنتے ہی آپ بھی یہی کچھ کریں اور ساتھ ساتھ نعرہ لگائیں، 'رب کے لئے اور جدعون کے لئے'!''

19 تقریباً آدھی رات کو جدعون اپنے سَو مردوں کے ساتھ مِدیانی خیمہ گاہ کے کنارے پہنچ گیا۔ تھوڑی دیر پہلے پہرے دار بدل گئے تھے۔ اچانک اسرائیلیوں نے اپنے نرسنگوں کو بجایا اور اپنے گھڑوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ 20 فوراً سَو سَو کے دوسرے دو گروہوں نے بھی ایسا ہی کیا۔ اپنے دہنے ہاتھ میں نرسنگا اور بائیں ہاتھ میں بھڑکتی مشعل پکڑ کر وہ نعرہ لگاتے رہے، ''رب کے لئے اور جدعون کے لئے!'' 21 لیکن وہ خیمہ گاہ میں داخل نہ ہوئے بلکہ وہیں اُس کے اردگرد کھڑے رہے۔ دشمن میں بڑی افرا تفری مچ گئی۔ چیختے چلّاتے سب بھاگ جانے کی کوشش کرنے لگے۔ 22 جدعون کے 300 آدمی اپنے نرسنگے بجاتے رہے جبکہ رب نے خیمہ گاہ میں ایسی گڑبڑ پیدا کی کہ لوگ ایک دوسرے سے لڑنے لگے۔ آخرکار پورا لشکر بیت سِطّہ، صریرات اور ابیل محولہ کی سرحد تک فرار ہوا جو طبّات کے قریب ہے۔

23 پھر جدعون نے نفتالی، آشر اور پورے منسّی کے مردوں کو بُلا لیا، اور اُنہوں نے مل کر مِدیانیوں کا تعاقب کیا۔ 24 اُس نے اپنے قاصدوں کے ذریعے افرائیم کے پورے پہاڑی علاقے کے باشندوں کو بھی پیغام بھیج دیا، ''اُتر آئیں اور مِدیانیوں کو بھاگ جانے سے روکیں! بیت

بارہ تک اُن تمام جگہوں پر قبضہ کر لیں جہاں دشمن دریائے یردن کو پاپیادہ پار کر سکتا ہے۔"

افرائیمی مان گئے، 25 اور اُنہوں نے دو مِدیانی سرداروں کو پکڑ کر اُن کے سر قلم کر دیئے۔ سرداروں کے نام عوریب اور زئیب تھے، اور جہاں اُنہیں پکڑا گیا اُن جگہوں کے نام 'عوریب کی چٹان' اور 'زئیب کا انگور کا رس نکالنے والا حوض' پڑ گیا۔ اِس کے بعد وہ دوبارہ مِدیانیوں کا تعاقب کرنے لگے۔ دریائے یردن کو پار کرنے پر اُن کی ملاقات جدعون سے ہوئی، اور اُنہوں نے دونوں سرداروں کے سر اُس کے سپرد کر دیئے۔

افرائیم ناراض ہو جاتا ہے

8 لیکن افرائیم کے مردوں نے شکایت کی، "آپ نے ہم سے کیسا سلوک کیا؟ آپ نے ہمیں کیوں نہیں بُلایا جب مِدیان سے لڑنے گئے؟" ایسی باتیں کرتے کرتے اُنہوں نے جدعون کے ساتھ سخت بحث کی۔ 2 لیکن جدعون نے جواب دیا، "کیا آپ مجھ سے کہیں زیادہ کامیاب نہ ہوئے؟ اور جو انگور فصل جمع کرنے کے بعد افرائیم کے باغوں میں رہ جاتے ہیں کیا وہ میرے چھوٹے خاندان ابی عزر کی پوری فصل سے زیادہ نہیں ہوتے؟ 3 اللہ نے تو مِدیان کے سرداروں عوریب اور زئیب کو آپ کے حوالے کر دیا۔ اِس کی نسبت مجھ سے کیا کامیابی حاصل ہوئی ہے؟" یہ سن کر افرائیم کے مردوں کا غصہ ٹھنڈا ہو گیا۔

سُکات اور فنوایل جدعون کی مدد نہیں کرتے

4 جدعون اپنے 300 مردوں سمیت دریائے یردن کو پار کر چکا تھا۔ دشمن کا تعاقب کرتے کرتے وہ تھک گئے تھے۔ 5 اِس لئے جدعون نے قریب کے شہر سُکات کے باشندوں سے گزارش کی، "میرے فوجیوں کو کچھ روٹی دے دیں۔ وہ تھک گئے ہیں، کیونکہ ہم مِدیانی سردار زبح اور ضلمنّع کا تعاقب کر رہے ہیں۔" 6 لیکن سُکات کے بزرگوں نے جواب دیا، "ہم آپ کے فوجیوں کو روٹی کیوں دیں؟ کیا آپ زبح اور ضلمنّع کو پکڑ چکے ہیں کہ ہم ایسا کریں؟" 7 یہ سن کر جدعون نے کہا، "جوں ہی رب اِن دو سرداروں زبح اور ضلمنّع کو میرے ہاتھ میں کر دے گا مَیں تم کو ریگستان کی کانٹے دار جھاڑیوں اور اونٹ کٹاروں سے گاہ کر تباہ کر دوں گا۔"

8 وہ آگے نکل کر فنوایل شہر پہنچ گیا۔ وہاں بھی اُس نے روٹی مانگی، لیکن فنوایل کے باشندوں نے سُکات کا سا جواب دیا۔ 9 یہ سن کر اُس نے کہا، "جب مَیں سلامتی سے واپس آؤں گا تو تمہارا یہ بُرج گرا دوں گا!"

مِدیانیوں پر پوری فتح

10 اب زبح اور ضلمنّع قرقور پہنچ گئے تھے۔ 15,000 افراد اُن کے ساتھ رہ گئے تھے، کیونکہ مشرقی اتحادیوں کے 1,20,000 تلواروں سے لیس فوجی ہلاک ہو گئے تھے۔ 11 جدعون نے مِدیانیوں کے پیچھے چلتے ہوئے خانہ بدوشوں کا وہ راستہ استعمال کیا جو نوبح اور یگبہا کے مشرق میں ہے۔ اِس طریقے سے اُس نے اُن کی لشکرگاہ پر اُس وقت حملہ کیا جب وہ اپنے آپ کو محفوظ سمجھ رہے تھے۔ 12 دشمن میں افرا تفری پیدا ہوئی اور زبح اور ضلمنّع فرار ہو گئے۔ لیکن جدعون نے اُن کا تعاقب کرتے کرتے اُنہیں پکڑ لیا۔

13 اِس کے بعد جدعون لوٹا۔ وہ ابھی حرِس کے درہ سے اُتر رہا تھا 14 کہ سُکات کے ایک جوان آدمی سے

ملا۔ جدعون نے اُسے پکڑ کر مجبور کیا کہ وہ شہر کے راہنماؤں اور بزرگوں کی فہرست لکھ کر دے۔ 77 بزرگ تھے۔ [15] جدعون اُن کے پاس گیا اور کہا، ''دیکھو، یہ ہیں زبح اور ضلمُنّع! تم نے اِن ہی کی وجہ سے میرا مذاق اُڑا کر کہا تھا کہ ہم آپ کے تھکے ہارے فوجیوں کو روٹی کیوں دیں؟ کیا آپ زبح اور ضلمُنّع کو پکڑ چکے ہیں کہ ہم ایسا کریں؟'' [16] پھر جدعون نے شہر کے بزرگوں کو گرفتار کر کے اُنہیں کانٹےدار جھاڑیوں اور اونٹ کٹاروں سے گاہ کر سبق سکھایا۔ [17] پھر وہ فنوایل گیا اور وہاں کا بُرج گرا کر شہر کے مردوں کو مار ڈالا۔

[18] اِس کے بعد جدعون زبح اور ضلمُنّع سے مخاطب ہوا۔ اُس نے پوچھا، ''اُن آدمیوں کا حُلیہ کیسا تھا جنہیں تم نے تبور پہاڑ پر قتل کیا؟''

اُنہوں نے جواب دیا، ''وہ آپ جیسے تھے، ہر ایک شہزادہ لگ رہا تھا۔''

[19] جدعون بولا، ''وہ میرے سگے بھائی تھے۔ رب کی حیات کی قسم، اگر تم اُن کو زندہ چھوڑتے تو مَیں تمہیں ہلاک نہ کرتا۔''

[20] پھر وہ اپنے پہلوٹھے یتر سے مخاطب ہو کر بولا، ''اِن کو مار ڈالو!'' لیکن یتر اپنی تلوار میان سے نکالنے سے جھجکا، کیونکہ وہ ابھی بچہ تھا اور ڈرتا تھا۔ [21] تب زبح اور ضلمُنّع نے کہا، ''آپ ہی ہمیں مار دیں! کیونکہ جیسا آدمی ویسی اُس کی طاقت!'' جدعون نے کھڑے ہو کر اُنہیں تلوار سے مار ڈالا اور اُن کے اونٹوں کی گردنوں پر لگے تعویذ اُتار کر اپنے پاس رکھے۔

جدعون کے باعث اسرائیل بُت پرستی میں اُلجھ جاتا ہے

[22] اسرائیلیوں نے جدعون کے پاس آ کر کہا، ''آپ نے ہمیں مِدیانیوں سے بچا لیا ہے، اِس لئے ہم پر حکومت کریں، آپ، آپ کے بعد آپ کا بیٹا اور اُس کے بعد آپ کا پوتا۔''

[23] لیکن جدعون نے جواب دیا، ''نہ مَیں آپ پر حکومت کروں گا، نہ میرا بیٹا۔ رب ہی آپ پر حکومت کرے گا۔ [24] میری صرف ایک گزارش ہے۔ ہر ایک مجھے اپنے لُوٹے ہوئے مال میں سے ایک ایک بالی دے دے۔'' بات یہ تھی کہ دشمن کے تمام افراد نے سونے کی بالیاں پہن رکھی تھیں، کیونکہ وہ اسماعیلی تھے۔

[25] اسرائیلیوں نے کہا، ''ہم خوشی سے بالی دیں گے۔'' ایک چادر زمین پر بچھا کر ہر ایک نے ایک ایک بالی اُس پر پھینک دی۔ [26] سونے کی اِن بالیوں کا وزن تقریباً 20 کلو گرام تھا۔ اِس کے علاوہ اسرائیلیوں نے مختلف تعویذ، کان کے آویزے، ارغوانی رنگ کے شاہی لباس اور اونٹوں کی گردنوں میں لگی قیمتی زنجیریں بھی دے دیں۔

[27] اِس سونے سے جدعون نے ایک افود[a] بنا کر اُسے اپنے آبائی شہر عُفرہ میں کھڑا کیا جہاں وہ اُس کے اور تمام خاندان کے لئے پھندا بن گیا۔ نہ صرف یہ بلکہ پورا اسرائیل زنا کر کے بُت کی پوجا کرنے لگا۔

[28] اُس وقت مِدیان نے ایسی شکست کھائی کہ بعد میں اسرائیل کے لئے خطرے کا باعث نہ رہا۔ اور جتنی دیر جدعون زندہ رہا یعنی 40 سال تک ملک میں امن و امان قائم رہا۔

---

[a] عام طور پر عبرانی میں افود کا مطلب امامِ اعظم کا بالاپوش تھا (دیکھئے خروج 28: 4)، لیکن یہاں اِس سے مراد بُت پرستی کی کوئی چیز ہے۔

29 جنگ کے بعد جدعون بن یوآس دوبارہ عُفرہ میں رہنے لگا۔ 30 اُس کی بہت سی بیویاں اور 70 بیٹے تھے۔ 31 اُس کی ایک داشتہ بھی تھی جو سِکم شہر میں رہائش پذیر تھی اور جس کے ایک بیٹا پیدا ہوا۔ جدعون نے بیٹے کا نام ابی مَلِک رکھا۔ 32 جدعون عمر رسیدہ تھا جب فوت ہوا۔ اُسے ابی عزریوں کے شہر عُفرہ میں اُس کے باپ یوآس کی قبر میں دفنایا گیا۔

33 جدعون کے مرتے ہی اسرائیلی دوبارہ زنا کر کے بعل کے بُتوں کی پوجا کرنے لگے۔ وہ بعل بریت کو اپنا خاص دیوتا بنا کر 34 رب اپنے خدا کو بھول گئے جس نے اُنہیں اردگرد کے دشمنوں سے بچا لیا تھا۔ 35 اُنہوں نے یرُبعل یعنی جدعون کے خاندان کو بھی اُس احسان کے لئے کوئی مہربانی نہ دکھائی جو جدعون نے اُن پر کیا تھا۔

ابی مَلِک بادشاہ بن جاتا ہے

9 ایک دن یرُبعل یعنی جدعون کا بیٹا ابی مَلِک اپنے ماموؤں اور ماں کے باقی رشتے داروں سے ملنے کے لئے سِکم گیا۔ اُس نے اُن سے کہا، 2 ”سِکم شہر کے تمام باشندوں سے پوچھیں، کیا آپ اپنے آپ پر جدعون کے 70 بیٹوں کی حکومت زیادہ پسند کریں گے یا ایک ہی شخص کی؟ یاد رہے کہ مَیں آپ کا خونی رشتے دار ہوں!“ 3 ابی مَلِک کے ماموؤں نے سِکم کے تمام باشندوں کے سامنے یہ باتیں دہرائیں۔ سِکم کے لوگوں نے سوچا، ”ابی مَلِک ہمارا بھائی ہے“ اِس لئے وہ اُس کے پیچھے لگ گئے۔ 4 اُنہوں نے اُسے بعل بریت دیوتا کے مندر سے چاندی کے 70 سِکے بھی دے دیئے۔

اِن پیسوں سے ابی مَلِک نے اپنے اردگرد آوارہ اور بدمعاش آدمیوں کا گروہ جمع کیا۔ 5 اُنہیں اپنے ساتھ لے کر وہ عُفرہ پہنچا جہاں باپ کا خاندان رہتا تھا۔ وہاں اُس نے اپنے تمام بھائیوں یعنی جدعون کے 70 بیٹوں کو ایک ہی پتھر پر قتل کر دیا۔ صرف یوتام جو جدعون کا سب سے چھوٹا بیٹا تھا کہیں چھپ کر بچ نکلا۔ 6 اِس کے بعد سِکم اور بیت مِلّو کے تمام لوگ اُس بلوط کے سائے میں جمع ہوئے جو سِکم کے ستون کے پاس تھا۔ وہاں اُنہوں نے ابی مَلِک کو اپنا بادشاہ مقرر کیا۔

یوتام کی ابی مَلِک اور سِکم پر لعنت

7 جب یوتام کو اِس کی اطلاع ملی تو وہ گرزیم پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ گیا اور اونچی آواز سے چلّایا، ”اے سِکم کے باشندو، سنیں میری بات! سنیں اگر آپ چاہتے ہیں کہ اللہ آپ کی بھی سنے۔ 8 ایک دن درختوں نے فیصلہ کیا کہ ہم پر کوئی بادشاہ ہونا چاہئے۔ وہ اُسے چننے اور مسح کرنے کے لئے نکلے۔ پہلے اُنہوں نے زیتون کے درخت سے بات کی، ’ہمارے بادشاہ بن جائیں!‘ 9 لیکن زیتون کے درخت نے جواب دیا، ’کیا مَیں اپنا تیل پیدا کرنے سے باز آؤں جس کی اللہ اور انسان اِتنی قدر کرتے ہیں تاکہ درختوں پر حکومت کروں؟ ہرگز نہیں!‘ 10 اِس کے بعد درختوں نے انجیر کے درخت سے بات کی، ’آئیں، ہمارے بادشاہ بن جائیں!‘ 11 لیکن انجیر کے درخت نے جواب دیا، ’کیا مَیں اپنا میٹھا اور اچھا پھل لانے سے باز آؤں تاکہ درختوں پر حکومت کروں؟ ہرگز نہیں!‘ 12 پھر درختوں نے انگور کی بیل سے بات کی، ’آئیں، ہمارے بادشاہ بن جائیں!‘ 13 لیکن انگور کی بیل نے جواب دیا، ’کیا مَیں اپنا رس پیدا کرنے سے باز آؤں جس سے

اللہ اور انسان خوش ہو جاتے ہیں تاکہ درختوں پر حکومت کروں؟ ہرگز نہیں!‘ 14 آخرکار درخت کانٹے دار جھاڑی کے پاس آئے اور کہا، ’آئیں اور ہمارے بادشاہ بن جائیں!‘ 15 کانٹے دار جھاڑی نے جواب دیا، ’اگر تم واقعی مجھے مسح کر کے اپنا بادشاہ بنانا چاہتے ہو تو آؤ اور میرے سائے میں پناہ لو۔ اگر تم ایسا نہیں کرنا چاہتے تو جھاڑی سے آگ نکل کر لبنان کے دیودار کے درختوں کو بھسم کر دے‘۔“

16 یوتام نے بات جاری رکھ کر کہا، ”اب مجھے بتائیں، کیا آپ نے وفاداری اور سچائی کا اظہار کیا جب آپ نے ابی مَلِک کو اپنا بادشاہ بنا لیا؟ کیا آپ نے جدعون اور اُس کے خاندان کے ساتھ اچھا سلوک کیا؟ کیا آپ نے اُس پر شکر گزاری کا وہ اظہار کیا جس کے لائق وہ تھا؟ 17 میرے باپ نے آپ کی خاطر جنگ کی۔ آپ کو مِدیانیوں سے بچانے کے لئے اُس نے اپنی جان خطرے میں ڈال دی۔ 18 لیکن آج آپ جدعون کے گھرانے کے خلاف اُٹھ کھڑے ہوئے ہیں۔ آپ نے اُس کے 70 بیٹوں کو ایک ہی پتھر پر ذبح کر کے اُس کی لونڈی کے بیٹے ابی مَلِک کو سِکم کا بادشاہ بنا لیا ہے، اور یہ صرف اِس لئے کہ وہ آپ کا رشتے دار ہے۔ 19 اب سنیں! اگر آپ نے جدعون اور اُس کے خاندان کے ساتھ وفاداری اور سچائی کا اظہار کیا ہے تو پھر اللہ کرے کہ ابی مَلِک آپ کے لئے خوشی کا باعث ہو اور آپ اُس کے لئے۔ 20 لیکن اگر ایسا نہیں تھا تو اللہ کرے کہ ابی مَلِک سے آگ نکل کر آپ سب کو بھسم کر دے جو سِکم اور بیت مِلّو میں رہتے ہیں! اور آگ آپ سے نکل کر ابی مَلِک کو بھی بھسم کر دے!“ 21 یہ کہہ کر یوتام نے بھاگ کر بیر میں پناہ لی، کیونکہ وہ اپنے بھائی ابی مَلِک سے ڈرتا تھا۔

سِکم کے باشندے ابی مَلِک کے خلاف ہو جاتے ہیں

22 ابی مَلِک کی اسرائیل پر حکومت تین سال تک رہی۔ 23 لیکن پھر اللہ نے ایک بُری روح بھیج دی جس نے ابی مَلِک اور سِکم کے باشندوں میں نااتفاقی پیدا کر دی۔ نتیجے میں سِکم کے لوگوں نے بغاوت کی۔ 24 یوں اللہ نے اُسے اِس کی سزا دی کہ اُس نے اپنے بھائیوں یعنی جدعون کے 70 بیٹوں کو قتل کیا تھا۔ سِکم کے باشندوں کو بھی سزا ملی، کیونکہ اُنہوں نے اِس میں ابی مَلِک کی مدد کی تھی۔

25 اُس وقت سِکم کے لوگ اردگرد کی چوٹیوں پر چڑھ کر ابی مَلِک کی تاک میں بیٹھ گئے۔ جو بھی وہاں سے گزرا اُسے اُنہوں نے لُوٹ لیا۔ اِس بات کی خبر ابی مَلِک تک پہنچ گئی۔

26 اُن دنوں میں ایک آدمی اپنے بھائیوں کے ساتھ سِکم آیا جس کا نام جعل بن عبد تھا۔ سِکم کے لوگوں سے اُس کا اچھا خاصا تعلق بن گیا، اور وہ اُس پر اعتبار کرنے لگے۔ 27 انگور کی فصل پک گئی تھی۔ لوگ شہر سے نکلے اور اپنے باغوں میں انگور توڑ کر اُن سے رس نکالنے لگے۔ پھر اُنہوں نے اپنے دیوتا کے مندر میں جشن منایا۔ جب وہ خوب کھا پی رہے تھے تو ابی مَلِک پر لعنت کرنے لگے۔ 28 جعل بن عبد نے کہا، ”سِکم کا ابی مَلِک کے ساتھ کیا واسطہ کہ ہم اُس کے تابع رہیں؟ وہ تو صرف یُربعل کا بیٹا ہے، جس کا نمائندہ زبول ہے۔ اُس کی خدمت مت کرنا بلکہ سِکم کے بانی حمور کے لوگوں کی! ہم ابی مَلِک کی خدمت کیوں کریں؟ 29 کاش شہر کا انتظام میرے ہاتھ میں ہوتا! پھر مَیں ابی مَلِک کو جلد ہی نکال دیتا۔ مَیں اُسے چیلنج دیتا کہ آؤ، اپنے فوجیوں کو جمع کر کے ہم سے لڑو!“

ابی مَلِک سِکم سے لڑتا ہے

30 جعل بن عبد کی بات سن کر سِکم کا سردار زبول بڑے غصے میں آ گیا۔ 31 اپنے قاصدوں کی معرفت اُس نے ابی مَلِک کو چپکے سے اطلاع دی، ''جعل بن عبد اپنے بھائیوں کے ساتھ سِکم آ گیا ہے جہاں وہ پورے شہر کو آپ کے خلاف کھڑے ہو جانے کے لئے اُکسا رہا ہے۔ 32 اب ایسا کریں کہ رات کے وقت اپنے فوجیوں سمیت اِدھر آئیں اور کھیتوں میں تاک میں رہیں۔ 33 صبح سویرے جب سورج طلوع ہو گا تو شہر پر حملہ کریں۔ جب جعل اپنے آدمیوں کے ساتھ آپ کے خلاف لڑنے آئے گا تو اُس کے ساتھ وہ کچھ کریں جو آپ مناسب سمجھتے ہیں۔'' 34 یہ سن کر ابی مَلِک رات کے وقت اپنے فوجیوں سمیت روانہ ہوا۔ اُس نے اُنہیں چار گروہوں میں تقسیم کیا جو سِکم کو گھیر کر تاک میں بیٹھ گئے۔

35 صبح کے وقت جب جعل گھر سے نکل کر شہر کے دروازے میں کھڑا ہوا تو ابی مَلِک اور اُس کے فوجی اپنی چھپنے کی جگہوں سے نکل آئے۔ 36 اُنہیں دیکھ کر جعل نے زبول سے کہا، ''دیکھو، لوگ پہاڑوں کی چوٹیوں سے اُتر رہے ہیں!'' زبول نے جواب دیا، ''نہیں، نہیں، جو آپ کو آدمی لگ رہے ہیں وہ صرف پہاڑوں کے سائے ہیں۔'' 37 لیکن جعل کو تسلی نہ ہوئی۔ وہ دوبارہ بول اُٹھا، ''دیکھو، لوگ دنیا کی ناف[a] سے اُتر رہے ہیں۔ اور ایک اَور گروہ رمّالوں کے بلوط سے ہو کر آ رہا ہے۔'' 38 پھر زبول نے اُس سے کہا، ''اب تیری بڑی بڑی باتیں کہاں رہیں؟ کیا تُو نے نہیں کہا تھا، 'ابی مَلِک کون ہے کہ ہم اُس کے تابع رہیں؟' اب یہ لوگ آ گئے ہیں جن کا مذاق تُو نے اُڑایا۔ جا، شہر سے نکل کر اُن سے لڑ!''

39 تب جعل سِکم کے مردوں کے ساتھ شہر سے نکلا اور ابی مَلِک سے لڑنے لگا۔ 40 لیکن وہ ہار گیا، اور ابی مَلِک نے شہر کے دروازے تک اُس کا تعاقب کیا۔ بھاگتے بھاگتے سِکم کے بہت سے افراد راستے میں گر کر ہلاک ہو گئے۔ 41 پھر ابی مَلِک اَرُومہ چلا گیا جبکہ زبول نے پیچھے رہ کر جعل اور اُس کے بھائیوں کو شہر سے نکال دیا۔

42 اگلے دن سِکم کے لوگ شہر سے نکل کر میدان میں آنا چاہتے تھے۔ جب ابی مَلِک کو یہ خبر ملی 43-44 تو اُس نے اپنی فوج کو تین گروہوں میں تقسیم کیا۔ یہ گروہ دوبارہ سِکم کو گھیر کر گھات میں بیٹھ گئے۔ جب لوگ شہر سے نکلے تو ابی مَلِک اپنے گروہ کے ساتھ چھپنے کی جگہ سے نکل آیا اور شہر کے دروازے میں کھڑا ہو گیا۔ باقی دو گروہ میدان میں موجود افراد پر ٹوٹ پڑے اور سب کو ہلاک کر دیا۔ 45 پھر ابی مَلِک نے شہر پر حملہ کیا۔ لوگ پورا دن لڑتے رہے، لیکن آخرکار ابی مَلِک نے شہر پر قبضہ کر کے تمام باشندوں کو موت کے گھاٹ اُتار دیا۔ اُس نے شہر کو تباہ کیا اور کھنڈرات پر نمک بکھیر کر اُس کی حتمی تباہی ظاہر کر دی۔

46 جب سِکم کے بُرج کے رہنے والوں کو یہ اطلاع ملی تو وہ ایل بریت دیوتا کے مندر کے تہہ خانے میں چھپ گئے۔ 47 جب ابی مَلِک کو پتا چلا 48 تو وہ اپنے فوجیوں سمیت ضلمون پہاڑ پر چڑھ گیا۔ وہاں اُس نے کلہاڑی سے شاخ کاٹ کر اپنے کندھوں پر رکھ لی اور اپنے فوجیوں کو حکم دیا، ''جلدی کرو! سب ایسا ہی کرو۔''

[a] مطلب غالباً کوہِ گرزیم ہے۔

49 فوجیوں نے بھی شاخیں کاٹیں اور پھر ابی مَلِک کے پیچھے لگ کر مندر کے پاس واپس آئے۔ وہاں اُنہوں نے تمام لکڑی تہہ خانے کی چھت پر جمع کر کے اُسے جلا دیا۔ یوں سِکم کے بُرج کے تقریباً 1,000 مرد و خواتین سب بھسم ہو گئے۔

ابی مَلِک کی موت

50 وہاں سے ابی مَلِک تیبض کے خلاف بڑھ گیا۔ اُس نے شہر کا محاصرہ کر کے اُس پر قبضہ کر لیا۔ 51 لیکن شہر کے بیچ میں ایک مضبوط بُرج تھا۔ تمام مرد و خواتین اُس میں فرار ہوئے اور بُرج کے دروازوں پر کُنڈی لگا کر چھت پر چڑھ گئے۔

52 ابی مَلِک لڑتے لڑتے بُرج کے دروازے کے قریب پہنچ گیا۔ وہ اُسے جلانے کی کوشش کرنے لگا 53 تو ایک عورت نے چکّی کا اوپر کا پاٹ اُس کے سر پر پھینک دیا، اور اُس کی کھوپڑی پھٹ گئی۔ 54 جلدی سے ابی مَلِک نے اپنے سلاح بردار کو بُلایا۔ اُس نے کہا، ”اپنی تلوار کھینچ کر مجھے مار دو! ورنہ لوگ کہیں گے کہ ایک عورت نے مجھے مار ڈالا۔“ چنانچہ نوجوان نے اپنی تلوار اُس کے بدن میں سے گزار دی اور وہ مر گیا۔ 55 جب فوجیوں نے دیکھا کہ ابی مَلِک مر گیا ہے تو وہ اپنے اپنے گھر چلے گئے۔

56 یوں اللہ نے ابی مَلِک کو اُس بدی کا بدلہ دیا جو اُس نے اپنے 70 بھائیوں کو قتل کر کے اپنے باپ کے خلاف کی تھی۔ 57 اور اللہ نے سِکم کے باشندوں کو بھی اُن کی شریر حرکتوں کی مناسب سزا دی۔ یوتام بن یُربعل کی لعنت پوری ہوئی۔

تولع اور یائیر

10 ابی مَلِک کی موت کے بعد تولع بن فُوّہ بن دودو اسرائیل کو بچانے کے لئے اُٹھا۔ وہ اِشکار کے قبیلے سے تھا اور افرائیم کے پہاڑی علاقے کے شہر سمیر میں رہائش پذیر تھا۔ 2 تولع 23 سال اسرائیل کا قاضی رہا۔ پھر وہ فوت ہوا اور سمیر میں دفنایا گیا۔

3 اُس کے بعد جِلعاد کا رہنے والا یائیر قاضی بن گیا۔ اُس نے 22 سال اسرائیل کی راہنمائی کی۔ 4 یائیر کے 30 بیٹے تھے۔ ہر بیٹے کا ایک ایک گدھا اور جِلعاد میں ایک ایک آبادی تھی۔ آج تک اِن کا نام 'حووت یائیر' یعنی یائیر کی بستیاں ہے۔ 5 جب یائیر انتقال کر گیا تو اُسے قامون میں دفنایا گیا۔

اسرائیل دوبارہ رب سے دُور ہو جاتا ہے

6 یائیر کی موت کے بعد اسرائیلی دوبارہ ایسی حرکتیں کرنے لگے جو رب کو بُری لگیں۔ وہ کئی دیوتاؤں کے پیچھے لگ گئے جن میں بعل دیوتا، عستارات دیوی اور شام، صیدا، موآب، عمونیوں اور فلستیوں کے دیوتا شامل تھے۔ یوں وہ رب کی پرستش اور خدمت کرنے سے باز آئے۔ 7 تب اُس کا غضب اُن پر نازل ہوا، اور اُس نے اُنہیں فلستیوں اور عمونیوں کے حوالے کر دیا۔ 8 اُسی سال کے دوران اِن قوموں نے جِلعاد میں اسرائیلیوں کے اُس علاقے پر قبضہ کیا جس میں پرانے زمانے میں اموری آباد تھے اور جو دریائے یردن کے مشرق میں تھا۔ فلستی اور عمونی 18 سال تک اسرائیلیوں کو کچلتے اور دباتے رہے۔ 9 نہ صرف یہ بلکہ عمونیوں نے دریائے یردن کو پار کر کے یہوداہ، بن یمین اور افرائیم کے قبیلوں پر بھی حملہ کیا۔

جب اسرائیلی بڑی مصیبت میں تھے 10 تو آخرکار اُنہوں نے مدد کے لئے رب کو پکارا اور اقرار کیا، ”ہم نے تیرا گناہ کیا ہے۔ اپنے خدا کو ترک کر کے ہم نے بعل کے بُتوں کی پوجا کی ہے۔“ 11 رب نے جواب میں کہا، ”جب مصری، اموری، عمونی، فلستی، 12 صیدانی، عمالیقی اور ماعونی تم پر ظلم کرتے تھے اور تم مدد کے لئے مجھے پکارنے لگے تو کیا مَیں نے تمہیں نہ بچایا؟ 13 اِس کے باوجود تم بار بار مجھے ترک کر کے دیگر معبودوں کی پوجا کرتے رہے ہو۔ اِس لئے اب سے مَیں تمہاری مدد نہیں کروں گا۔ 14 جاؤ، اُن دیوتاؤں کے سامنے چیختے چلّاتے رہو جنہیں تم نے چن لیا ہے! وہی تمہیں مصیبت سے نکالیں۔“

15 لیکن اسرائیلیوں نے رب سے فریاد کی، ”ہم سے غلطی ہوئی ہے۔ جو کچھ بھی تُو مناسب سمجھتا ہے وہ ہمارے ساتھ کر۔ لیکن تُو ہی ہمیں آج بچا۔“ 16 وہ اجنبی معبودوں کو اپنے بیچ میں سے نکال کر رب کی دوبارہ خدمت کرنے لگے۔ تب وہ اسرائیل کا دُکھ برداشت نہ کر سکا۔

اِفتاح قاضی بن جاتا ہے

17 اُن دنوں میں عمونی اپنے فوجیوں کو جمع کر کے جِلعاد میں خیمہ زن ہوئے۔ جواب میں اسرائیلی بھی جمع ہوئے اور مِصفاہ میں اپنے خیمے لگائے۔ 18 جِلعاد کے راہنماؤں نے اعلان کیا، ”ہمیں ایسے آدمی کی ضرورت ہے جو ہمارے آگے چل کر عمونیوں پر حملہ کرے۔ جو کوئی ایسا کرے وہ جِلعاد کے تمام باشندوں کا سردار بنے گا۔“

11 اُس وقت جِلعاد میں ایک زبردست سورما بنام اِفتاح تھا۔ باپ کا نام جِلعاد تھا جبکہ ماں کسبی تھی۔ 2 لیکن باپ کی بیوی کے بیٹے بھی تھے۔ جب بالغ ہوئے تو اُنہوں نے اِفتاح سے کہا، ”ہم میراث تیرے ساتھ نہیں بانٹیں گے، کیونکہ تُو ہمارا سگا بھائی نہیں ہے۔“ اُنہوں نے اُسے بھگا دیا، 3 اور وہ وہاں سے ہجرت کر کے ملکِ طوب میں جا بسا۔ وہاں کچھ آوارہ لوگ اُس کے پیچھے ہو لئے جو اُس کے ساتھ اِدھر اُدھر گھومتے پھرتے رہے۔

4 جب کچھ دیر کے بعد عمونی فوج اسرائیل سے لڑنے آئی 5 تو جِلعاد کے بزرگ اِفتاح کو واپس لانے کے لئے ملکِ طوب میں آئے۔ 6 اُنہوں نے گزارش کی، ”آئیں، عمونیوں سے لڑنے میں ہماری راہنمائی کریں۔“ 7 لیکن اِفتاح نے اعتراض کیا، ”آپ اِس وقت میرے پاس کیوں آئے ہیں جب مصیبت میں ہیں؟ آپ ہی نے مجھ سے نفرت کر کے مجھے باپ کے گھر سے نکال دیا تھا۔“

8 بزرگوں نے جواب دیا، ”ہم اِس لئے آپ کے پاس واپس آئے ہیں کہ آپ عمونیوں کے ساتھ جنگ میں ہماری مدد کریں۔ اگر آپ ایسا کریں تو ہم آپ کو پورے جِلعاد کا حکمران بنا لیں گے۔ 9 اِفتاح نے پوچھا، ”اگر مَیں آپ کے ساتھ عمونیوں کے خلاف لڑوں اور رب مجھے اُن پر فتح دے تو کیا آپ واقعی مجھے اپنا حکمران بنا لیں گے؟“ 10 اُنہوں نے جواب دیا، ”رب ہمارا گواہ ہے! وہی ہمیں سزا دے اگر ہم اپنا وعدہ پورا نہ کریں۔“

11 یہ سن کر اِفتاح جِلعاد کے بزرگوں کے ساتھ مِصفاہ گیا۔ وہاں لوگوں نے اُسے اپنا سردار اور فوج کا کمانڈر بنا لیا۔ مِصفاہ میں اُس نے رب کے حضور وہ تمام باتیں دہرائیں جن کا فیصلہ اُس نے بزرگوں کے ساتھ کیا تھا۔

جنگ سے گریز کرنے کی کوشش

12 پھر اِفتاح نے عمونی بادشاہ کے پاس اپنے قاصدوں کو بھیج کر پوچھا، ''ہمارا آپ سے کیا واسطہ کہ آپ ہم سے لڑنے آئے ہیں؟'' 13 بادشاہ نے جواب دیا، ''جب اسرائیلی مصر سے نکلے تو اُنہوں نے ارنون، یبوق اور یردن کے دریاؤں کے درمیان کا علاقہ مجھ سے چھین لیا۔ اب اُسے جھگڑا کئے بغیر مجھے واپس کر دو۔''

14 پھر اِفتاح نے اپنے قاصدوں کو دوبارہ عمونی بادشاہ کے پاس بھیج کر 15 کہا، ''اسرائیل نے نہ تو موآبیوں سے اور نہ عمونیوں سے زمین چھینی۔ 16 حقیقت یہ ہے کہ جب ہماری قوم مصر سے نکلی تو وہ ریگستان میں سے گزر کر بحرِ قُلزم اور وہاں سے ہو کر قادس پہنچ گئی۔ 17 قادس سے اُنہوں نے ادوم کے بادشاہ کے پاس قاصد بھیج کر گزارش کی، 'ہمیں اپنے ملک میں سے گزرنے دیں۔' لیکن اُس نے انکار کیا۔ پھر اسرائیلیوں نے موآب کے بادشاہ سے درخواست کی، لیکن اُس نے بھی اپنے ملک میں سے گزرنے کی اجازت نہ دی۔ اِس پر ہماری قوم کچھ دیر کے لئے قادس میں رہی۔ 18 آخرکار وہ ریگستان میں واپس جا کر ادوم اور موآب کے جنوب میں چلتے چلتے موآب کے مشرقی کنارے پر پہنچی، وہاں جہاں دریائے ارنون اُس کی سرحد ہے۔ لیکن وہ موآب کے علاقے میں داخل نہ ہوئے بلکہ دریا کے مشرق میں خیمہ زن ہوئے۔ 19 وہاں سے اسرائیلیوں نے حسبون کے رہنے والے اموری بادشاہ سیحون کو پیغام بھجوایا، 'ہمیں اپنے ملک میں سے گزرنے دیں تاکہ ہم اپنے ملک میں داخل ہو سکیں۔' 20 لیکن سیحون کو شک ہوا۔ اُسے یقین نہیں تھا کہ وہ ملک میں سے گزر کر آگے بڑھیں گے۔ اُس نے نہ صرف انکار کیا بلکہ اپنے فوجیوں کو جمع کر کے یہض شہر میں خیمہ زن ہوا اور اسرائیلیوں کے ساتھ لڑنے لگا۔

21 لیکن رب اسرائیل کے خدا نے سیحون اور اُس کے تمام فوجیوں کو اسرائیل کے حوالے کر دیا۔ اُنہوں نے اُنہیں شکست دے کر اموریوں کے پورے ملک پر قبضہ کر لیا۔ 22 یہ تمام علاقہ جنوب میں دریائے ارنون سے لے کر شمال میں دریائے یبوق تک اور مشرق کے ریگستان سے لے کر مغرب میں دریائے یردن تک ہمارے قبضے میں آ گیا۔ 23 دیکھیں، رب اسرائیل کے خدا نے اپنی قوم کے آگے آگے اموریوں کو نکال دیا ہے۔ تو پھر آپ کا اِس ملک پر قبضہ کرنے کا کیا حق ہے؟ 24 آپ بھی سمجھتے ہیں کہ جسے آپ کے دیوتا کموس نے آپ کے آگے سے نکال دیا ہے اُس کے ملک پر قبضہ کرنے کا آپ کا حق ہے۔ اِسی طرح جسے رب ہمارے خدا نے ہمارے آگے آگے نکال دیا ہے اُس کے ملک پر قبضہ کرنے کا حق ہمارا ہے۔ 25 کیا آپ اپنے آپ کو موآبی بادشاہ بلق بن صفور سے بہتر سمجھتے ہیں؟ اُس نے تو اسرائیل سے لڑنے بلکہ جھگڑنے تک کی ہمت نہ کی۔ 26 اب اسرائیلی 300 سال سے حسبون اور عروعیر کے شہروں میں اُن کے گرد و نواح کی آبادیوں سمیت آباد ہیں اور اِسی طرح دریائے ارنون کے کنارے پر کے شہروں میں۔ آپ نے اِس دوران اِن جگہوں پر قبضہ کیوں نہ کیا؟ 27 چنانچہ مَیں نے آپ سے غلط سلوک نہیں کیا بلکہ آپ ہی میرے ساتھ غلط سلوک کر رہے ہیں۔ کیونکہ مجھ سے جنگ چھیڑنا غلط ہے۔ رب جو منصف ہے وہی آج اسرائیل اور عمون کے جھگڑے کا فیصلہ کرے!''

28 لیکن عمونی بادشاہ نے اِفتاح کے پیغام پر دھیان نہ دیا۔

اِفتاح کی فتح

29 پھر رب کا روح اِفتاح پر نازل ہوا، اور وہ جِلعاد اور منسّی میں سے گزر گیا، پھر جِلعاد کے مِصفاہ کے پاس واپس آیا۔ وہاں سے وہ اپنی فوج لے کر عمونیوں سے لڑنے نکلا۔

30 پہلے اُس نے رب کے سامنے قسم کھائی، ”اگر تُو مجھے عمونیوں پر فتح دے 31 اور مَیں صحیح سلامت لوٹوں تو جو کچھ بھی پہلے میرے گھر کے دروازے سے نکل کر مجھ سے ملے وہ تیرے لئے مخصوص کیا جائے گا۔ مَیں اُسے بھسم ہونے والی قربانی کے طور پر پیش کروں گا۔“

32 پھر اِفتاح عمونیوں سے لڑنے گیا، اور رب نے اُسے اُن پر فتح دی۔ 33 اِفتاح نے عروعیر میں دشمن کو شکست دی اور اِسی طرح مِنّیت اور ابیل کرامیم تک مزید بیس شہروں پر قبضہ کر لیا۔ یوں اسرائیل نے عمون کو زیر کر دیا۔

اِفتاح کی واپسی

34 اِس کے بعد اِفتاح مِصفاہ واپس چلا گیا۔ وہ ابھی گھر کے قریب تھا کہ اُس کی اکلوتی بیٹی دف بجاتی اور ناچتی ہوئی گھر سے نکل آئی۔ اِفتاح کا کوئی اَور بیٹا یا بیٹی نہیں تھی۔ 35 اپنی بیٹی کو دیکھ کر وہ رنج کے مارے اپنے کپڑے پھاڑ کر چیخ اُٹھا، ”ہائے میری بیٹی! تُو نے مجھے خاک میں دبا کر تباہ کر دیا ہے، کیونکہ مَیں نے رب کے سامنے ایسی قسم کھائی ہے جو بدلی نہیں جا سکتی۔“

36 بیٹی نے کہا، ”ابو، آپ نے قسم کھا کر رب سے وعدہ کیا ہے، اِس لئے لازم ہے کہ میرے ساتھ وہ کچھ کریں جس کی قسم آپ نے کھائی ہے۔ آخر اُسی نے آپ کو دشمن سے بدلہ لینے کی کامیابی بخش دی ہے۔ 37 لیکن میری ایک گزارش ہے۔ مجھے دو ماہ کی مہلت دیں تاکہ مَیں اپنی سہیلیوں کے ساتھ پہاڑوں میں جا کر اپنی غیرشادی شدہ حالت پر ماتم کروں۔“

38 اِفتاح نے اجازت دی۔ پھر بیٹی دو ماہ کے لئے اپنی سہیلیوں کے ساتھ پہاڑوں میں چلی گئی اور اپنی غیر شادی شدہ حالت پر ماتم کیا۔ 39 پھر وہ اپنے باپ کے پاس واپس آئی، اور اُس نے اپنی قسم کا وعدہ پورا کیا۔ بیٹی غیرشادی شدہ تھی۔

اُس وقت سے اسرائیل میں دستور رائج ہے 40 کہ اسرائیل کی جوان عورتیں سالانہ چار دن کے لئے اپنے گھروں سے نکل کر اِفتاح کی بیٹی کی یاد میں جشن مناتی ہیں۔

افرائیم کا قبیلہ اِفتاح پر حملہ کرتا ہے

12 عمونیوں پر فتح کے بعد افرائیم کے قبیلے کے آدمی جمع ہوئے اور دریائے یردن کو پار کر کے اِفتاح کے پاس آئے جو صفون میں تھا۔ اُنہوں نے شکایت کی، ”آپ کیوں ہمیں بُلائے بغیر عمونیوں سے لڑنے گئے؟ اب ہم آپ کو آپ کے گھر سمیت جلا دیں گے!“

2 اِفتاح نے اعتراض کیا، ”جب میری اور میری قوم کا عمونیوں کے ساتھ سخت جھگڑا چھڑ گیا تو مَیں نے آپ کو بُلایا، لیکن آپ نے مجھے اُن کے ہاتھ سے نہ بچایا۔ 3 جب مَیں نے دیکھا کہ آپ مدد نہیں کریں گے تو اپنی

جان خطرے میں ڈال کر آپ کے بغیر ہی عمونیوں سے لڑنے گیا۔ اور رب نے مجھے اُن پر فتح بخشی۔ اب مجھے بتائیں کہ آپ کیوں میرے پاس آ کر مجھ پر حملہ کرنا چاہتے ہیں؟“

4 افرائیمیوں نے جواب دیا، ”تم جو جِلعاد میں رہتے ہو بس افرائیم اور منسّی کے قبیلوں سے نکلے ہوئے بھگوڑے ہو۔“ تب اِفتاح نے جِلعاد کے مردوں کو جمع کیا اور افرائیمیوں سے لڑ کر اُنہیں شکست دی۔

5 پھر جِلعادیوں نے دریائے یردن کے کم گہرے مقاموں پر قبضہ کر لیا۔ جب کوئی گزرنا چاہتا تو وہ پوچھتے، ”کیا آپ افرائیمی ہیں؟“ اگر وہ انکار کرتا 6 تو جِلعاد کے مرد کہتے، ”تو پھر لفظ ’شبولیت‘[a] بولیں۔“ اگر وہ افرائیمی ہوتا تو اِس کے بجائے ”سبولیت“ کہتا۔ پھر جِلعادی اُسے پکڑ کر وہیں مار ڈالتے۔ اُس وقت کُل 42,000 افرائیمی ہلاک ہوئے۔

7 اِفتاح نے چھ سال اسرائیل کی راہنمائی کی۔ جب فوت ہوا تو اُسے جِلعاد کے کسی شہر میں دفنایا گیا۔

اِبضان، ایلون اور عبدون

8 اِفتاح کے بعد اِبضان اسرائیل کا قاضی بنا۔ وہ بیت لحم میں آباد تھا، 9 اور اُس کے 30 بیٹے اور 30 بیٹیاں تھیں۔ اُس کی تمام بیٹیاں شادی شدہ تھیں اور اِس وجہ سے باپ کے گھر میں نہیں رہتی تھیں۔ لیکن اُسے 30 بیٹوں کے لئے بیویاں مل گئی تھیں، اور سب اُس کے گھر میں رہتے تھے۔ اِبضان نے سات سال کے دوران اسرائیل کی راہنمائی کی۔ 10 پھر وہ انتقال کر گیا اور بیت لحم میں دفنایا گیا۔

11 اُس کے بعد ایلون قاضی بنا۔ وہ زبولون کے قبیلے سے تھا اور 10 سال کے دوران اسرائیل کی راہنمائی کرتا رہا۔ 12 جب وہ کوچ کر گیا تو اُسے زبولون کے ایالون میں دفن کیا گیا۔

13 پھر عبدون بن ہِلیل قاضی بنا۔ وہ شہر فِرعتون کا تھا۔ 14 اُس کے 40 بیٹے اور 30 پوتے تھے جو 70 گدھوں پر سفر کیا کرتے تھے۔ عبدون نے آٹھ سال کے دوران اسرائیل کی راہنمائی کی۔ 15 پھر وہ بھی جاں بحق ہو گیا، اور اُسے عمالیقیوں کے پہاڑی علاقے کے شہر فِرعتون میں دفنایا گیا، جو اُس وقت افرائیم کا حصہ تھا۔

سمسون کی پیدائش کی پیش گوئی

13 پھر اسرائیلی دوبارہ ایسی حرکتیں کرنے لگے جو رب کو بُری لگیں۔ اِس لئے اُس نے اُنہیں فلستیوں کے حوالے کر دیا جو اُنہیں 40 سال دباتے رہے۔ 2 اُس وقت ایک آدمی صُرعہ شہر میں رہتا تھا جس کا نام منوحہ تھا۔ دان کے قبیلے کا یہ آدمی بےاولاد تھا، کیونکہ اُس کی بیوی بانجھ تھی۔

3 ایک دن رب کا فرشتہ منوحہ کی بیوی پر ظاہر ہوا اور کہا، ”گو تجھ سے بچے پیدا نہیں ہو سکتے، اب تُو حاملہ ہو گی، اور تیرے بیٹا پیدا ہو گا۔ 4 مَے یا کوئی اَور نشہ آور چیز مت پینا، نہ کوئی ناپاک چیز کھانا۔ 5 کیونکہ جو بیٹا پیدا ہو گا وہ پیدائش سے ہی اللہ کے لئے مخصوص ہو گا۔ لازم ہے کہ اُس کے بال کبھی نہ کاٹے جائیں۔ یہی بچہ اسرائیل کو فلستیوں سے بچانے لگے گا۔“

6 بیوی اپنے شوہر منوحہ کے پاس گئی اور اُسے سب کچھ بتایا، ”اللہ کا ایک بندہ میرے پاس آیا۔ وہ اللہ کا

[a] یعنی ندی۔

فرشتہ لگ رہا تھا، یہاں تک کہ مَیں سخت گھبرا گئی۔ مَیں نے اُس سے نہ پوچھا کہ وہ کہاں سے ہے، اور خود اُس نے مجھے اپنا نام نہ بتایا۔ 7 لیکن اُس نے مجھے بتایا، 'تُو حاملہ ہو گی، اور تیرے بیٹا پیدا ہو گا۔ اب مَے یا کوئی اَور نشہ آور چیز مت پینا، نہ کوئی ناپاک چیز کھانا۔ کیونکہ بیٹا پیدائش سے ہی موت تک اللہ کے لئے مخصوص ہو گا'۔"

8 یہ سن کر منوحہ نے رب سے دعا کی، "اے رب، براہِ کرم مردِ خدا کو دوبارہ ہمارے پاس بھیج تاکہ وہ ہمیں سکھائے کہ ہم اُس بیٹے کے ساتھ کیا کریں جو پیدا ہونے والا ہے۔" 9 اللہ نے اُس کی سنی اور اپنے فرشتے کو دوبارہ اُس کی بیوی کے پاس بھیج دیا۔ اُس وقت وہ شوہر کے بغیر کھیت میں تھی۔ 10 فرشتے کو دیکھ کر وہ جلدی سے منوحہ کے پاس آئی اور اُسے اطلاع دی، "جو آدمی پچھلے دنوں میں میرے پاس آیا وہ دوبارہ مجھ پر ظاہر ہوا ہے!"

11 منوحہ اُٹھ کر اپنی بیوی کے پیچھے پیچھے فرشتے کے پاس آیا۔ اُس نے پوچھا، "کیا آپ وہی آدمی ہیں جس نے پچھلے دنوں میں میری بیوی سے بات کی تھی؟" فرشتے نے جواب دیا، "جی، مَیں ہی تھا۔" 12 پھر منوحہ نے سوال کیا، "جب آپ کی پیش گوئی پوری ہو جائے گی تو ہمیں بیٹے کے طرزِ زندگی اور سلوک کے سلسلے میں کن کن باتوں کا خیال کرنا ہے؟"

13 رب کے فرشتے نے جواب دیا، "لازم ہے کہ تیری بیوی اُن تمام چیزوں سے پرہیز کرے جن کا ذکر مَیں نے کیا۔ 14 وہ انگور کی کوئی بھی پیداوار نہ کھائے۔ نہ وہ مَے، نہ کوئی اَور نشہ آور چیز پیئے۔ ناپاک چیزیں کھانا بھی منع ہے۔ وہ میری ہر ہدایت پر عمل کرے۔"

15 منوحہ نے رب کے فرشتے سے گزارش کی، "مہربانی کر کے تھوڑی دیر ہمارے پاس ٹھہریں تاکہ ہم بکری کا بچہ ذبح کر کے آپ کے لئے کھانا تیار کر سکیں۔" 16 اب تک منوحہ نے یہ بات نہیں پہچانی تھی کہ مہمان اصل میں رب کا فرشتہ ہے۔ فرشتے نے جواب دیا، "خواہ تُو مجھے روکے بھی مَیں کچھ نہیں کھاؤں گا۔ لیکن اگر تُو کچھ کرنا چاہے تو بکری کا بچہ رب کو بھسم ہونے والی قربانی کے طور پر پیش کر۔"

17 منوحہ نے اُس سے پوچھا، "آپ کا کیا نام ہے؟ کیونکہ جب آپ کی یہ باتیں پوری ہو جائیں گی تو ہم آپ کی عزت کرنا چاہیں گے۔" 18 فرشتے نے سوال کیا، "تُو میرا نام کیوں جاننا چاہتا ہے؟ وہ تو تیری سمجھ سے باہر ہے۔" 19 پھر منوحہ نے ایک بڑے پتھر پر رب کو بکری کا بچہ اور غلہ کی نذر پیش کی۔ تب رب نے منوحہ اور اُس کی بیوی کے دیکھتے دیکھتے ایک حیرت انگیز کام کیا۔ 20 جب آگ کے شعلے آسمان کی طرف بلند ہوئے تو رب کا فرشتہ شعلے میں سے اوپر چڑھ کر اوجھل ہو گیا۔ منوحہ اور اُس کی بیوی منہ کے بل گر گئے۔

21 جب رب کا فرشتہ دوبارہ منوحہ اور اُس کی بیوی پر ظاہر نہ ہوا تو منوحہ کو سمجھ آئی کہ رب کا فرشتہ ہی تھا۔ 22 وہ پکار اُٹھا، "ہائے، ہم مر جائیں گے، کیونکہ ہم نے اللہ کو دیکھا ہے!" 23 لیکن اُس کی بیوی نے اعتراض کیا، "اگر رب ہمیں مار ڈالنا چاہتا تو وہ ہماری قربانی قبول نہ کرتا۔ پھر نہ وہ ہم پر یہ سب کچھ ظاہر کرتا، نہ ہمیں ایسی باتیں بتاتا۔"

24 کچھ دیر کے بعد منوحہ کے ہاں بیٹا پیدا ہوا۔ بیوی نے اُس کا نام سمسون رکھا۔ بچہ بڑا ہوتا گیا، اور رب نے اُسے برکت دی۔ 25 اللہ کا روح پہلی بار محنے دان میں

جو صُرعہ اور اِستال کے درمیان ہے اُس پر نازل ہوا۔

سمسون کی فلستی عورت سے شادی

14 ایک دن سمسون تِمنت میں فلستیوں کے پاس ٹھہرا ہوا تھا۔ وہاں اُس نے ایک فلستی عورت دیکھی جو اُسے پسند آئی۔ 2 اپنے گھر لوٹ کر اُس نے اپنے والدین کو بتایا، ”مجھے تِمنت کی ایک فلستی عورت پسند آئی ہے۔ اُس کے ساتھ میرا رشتہ باندھنے کی کوشش کریں۔“ 3 اُس کے والدین نے جواب دیا، ”کیا آپ کے رشتے داروں اور قوم میں کوئی قابلِ قبول عورت نہیں ہے؟ آپ کو نامختون اور بےدین فلستیوں کے پاس جا کر اُن میں سے کوئی عورت ڈھونڈنے کی کیا ضرورت تھی؟“ لیکن سمسون بضد رہا، ”اُسی کے ساتھ میری شادی کرائیں! وہی مجھے ٹھیک لگتی ہے۔“

4 اُس کے ماں باپ کو معلوم نہیں تھا کہ یہ سب کچھ رب کی طرف سے ہے جو فلستیوں سے لڑنے کا موقع تلاش کر رہا تھا۔ کیونکہ اُس وقت فلستی اسرائیل پر حکومت کر رہے تھے۔

5 چنانچہ سمسون اپنے ماں باپ سمیت تِمنت کے لئے روانہ ہوا۔ جب وہ تِمنت کے انگور کے باغوں کے قریب پہنچے تو سمسون اپنے ماں باپ سے الگ ہو گیا۔ اچانک ایک جوان شیر ببر دہاڑتا ہوا اُس پر ٹوٹ پڑا۔ 6 تب اللہ کا روح اِتنے زور سے سمسون پر نازل ہوا کہ اُس نے اپنے ہاتھوں سے شیر کو یوں پھاڑ ڈالا، جس طرح عام آدمی بکری کے چھوٹے بچے کو پھاڑ ڈالتا ہے۔ لیکن اُس نے اپنے والدین کو اِس کے بارے میں کچھ نہ بتایا۔ 7 آگے نکل کر وہ تِمنت پہنچ گیا۔ مذکورہ فلستی عورت سے بات ہوئی اور وہ اُسے ٹھیک لگی۔

8 کچھ دیر کے بعد وہ شادی کرنے کے لئے دوبارہ تِمنت گئے۔ شہر پہنچنے سے پہلے سمسون راستے سے ہٹ کر شیر ببر کی لاش کو دیکھنے گیا۔ وہاں کیا دیکھتا ہے کہ شہد کی مکھیوں نے شیر کے پنجر میں اپنا چھتا بنا لیا ہے۔ 9 سمسون نے اُس میں ہاتھ ڈال کر شہد کو نکال لیا اور اُسے کھاتے ہوئے چلا۔ جب وہ اپنے ماں باپ کے پاس پہنچا تو اُس نے اُنہیں بھی کچھ دیا، مگر یہ نہ بتایا کہ کہاں سے مل گیا ہے۔

10 تِمنت پہنچ کر سمسون کا باپ دُلھن کے خاندان سے ملا جبکہ سمسون نے دُولھے کی حیثیت سے ایسی ضیافت کی جس طرح اُس زمانے میں دستور تھا۔

فلستی سمسون کو دھوکا دیتے ہیں

11 جب دُلھن کے گھر والوں کو پتا چلا کہ سمسون تِمنت پہنچ گیا ہے تو اُنہوں نے اُس کے پاس 30 جوان آدمی بھیج دیئے کہ اُس کے ساتھ خوشی منائیں۔ 12 سمسون نے اُن سے کہا، ”مَیں آپ سے پہیلی پوچھتا ہوں۔ اگر آپ ضیافت کے سات دنوں کے دوران اِس کا حل بتا سکیں تو مَیں آپ کو کتان کے 30 قیمتی کُرتے اور 30 شاندار سوٹ دے دوں گا۔ 13 لیکن اگر آپ مجھے اِس کا صحیح مطلب نہ بتا سکیں تو آپ کو مجھے 30 قیمتی کُرتے اور 30 شاندار سوٹ دینے پڑیں گے۔“ اُنہوں نے جواب دیا، ”اپنی پہیلی سنائیں۔“

14 سمسون نے کہا، ”کھانے والے میں سے کھانا نکلا اور زور آور میں سے مٹھاس۔“

تین دن گزر گئے۔ جوان پہیلی کا مطلب نہ بتا سکے۔ 15 چوتھے دن اُنہوں نے دُلھن کے پاس جا کر

اُسے دھمکی دی، ”اپنے شوہر کو ہمیں پہیلی کا مطلب بتانے پر اُکساؤ، ورنہ ہم تمھیں تمہارے خاندان سمیت جلا دیں گے۔ کیا تم لوگوں نے ہمیں صرف اِس لئے دعوت دی کہ ہمیں لُوٹ لو؟“

16 دُلھن سمسون کے پاس گئی اور آنسو بہا بہا کر کہنے لگی، ”تُو مجھے پیار نہیں کرتا! حقیقت میں تُو مجھ سے نفرت کرتا ہے۔ تُو نے میری قوم کے لوگوں سے پہیلی پوچھی ہے لیکن مجھے اِس کا مطلب نہیں بتایا۔“ سمسون نے جواب دیا، ”مَیں نے اپنے ماں باپ کو بھی اِس کا مطلب نہیں بتایا تو تجھے کیوں بتاؤں؟“ 17 ضیافت کے پورے ہفتے کے دوران دُلھن اُس کے سامنے روتی رہی۔

ساتویں دن سمسون دُلھن کی التجاؤں سے اِتنا تنگ آ گیا کہ اُس نے اُسے پہیلی کا حل بتا دیا۔ تب دُلھن نے پُھرتی سے سب کچھ فلستیوں کو سنا دیا۔ 18 سورج کے غروب ہونے سے پہلے پہلے شہر کے مردوں نے سمسون کو پہیلی کا مطلب بتایا، ”کیا کوئی چیز شہد سے زیادہ میٹھی اور شیرِ ببر سے زیادہ زور آور ہوتی ہے؟“ سمسون نے یہ سن کر کہا، ”آپ نے میری جوان گائے لے کر ہل چلایا ہے، ورنہ آپ کبھی بھی پہیلی کا حل نہ نکال سکتے۔“

19 پھر رب کا روح اُس پر نازل ہوا۔ اُس نے اسقلون شہر میں جا کر 30 فلستیوں کو مار ڈالا اور اُن کے لباس لے کر اُن آدمیوں کو دے دیئے جنہوں نے اُسے پہیلی کا مطلب بتا دیا تھا۔

اِس کے بعد وہ بڑے غصے میں اپنے ماں باپ کے گھر چلا گیا۔ 20 لیکن اُس کی بیوی کی شادی سمسون کے شہ بالے سے کرائی گئی جو 30 جوان فلستیوں میں سے ایک تھا۔

سمسون فلستیوں سے بدلہ لیتا ہے

15 کچھ دن گزر گئے۔ جب گندم کی کٹائی ہونے لگی تو سمسون بکری کا بچہ اپنے ساتھ لے کر اپنی بیوی سے ملنے گیا۔ سسر کے گھر پہنچ کر اُس نے بیوی کے کمرے میں جانے کی درخواست کی۔ لیکن باپ نے انکار کیا۔ 2 اُس نے کہا، ”یہ نہیں ہو سکتا! مَیں نے بیٹی کی شادی آپ کے شہ بالے سے کرا دی ہے۔ اصل میں مجھے یقین ہو گیا تھا کہ اب آپ اُس سے سخت نفرت کرتے ہیں۔ لیکن کوئی بات نہیں۔ اُس کی چھوٹی بہن سے شادی کر لیں۔ وہ زیادہ خوب صورت ہے۔“

3 سمسون بولا، ”اِس دفعہ مَیں فلستیوں سے خوب بدلہ لوں گا، اور کوئی نہیں کہہ سکے گا کہ مَیں حق پر نہیں ہوں۔“ 4 وہاں سے نکل کر اُس نے 300 لومڑیوں کو پکڑ لیا۔ دو دو کی دُموں کو باندھ کر اُس نے ہر جوڑے کی دُموں کے ساتھ مشعل لگا دی 5 اور پھر مشعلوں کو جلا کر لومڑیوں کو فلستیوں کے اناج کے کھیتوں میں بھگا دیا۔ کھیتوں میں پڑے پُولے اُس اناج سمیت بھسم ہوئے جو اب تک کاٹا نہیں گیا تھا۔ انگور اور زیتون کے باغ بھی تباہ ہو گئے۔

6 فلستیوں نے دریافت کیا کہ یہ کس کا کام ہے۔ پتا چلا کہ سمسون نے یہ سب کچھ کیا ہے، اور کہ وجہ یہ ہے کہ تِمنت میں اُس کے سسر نے اُس کی بیوی کو اُس سے چھین کر اُس کے شہ بالے کو دے دیا ہے۔ یہ سن کر فلستی تِمنت گئے اور سمسون کے سسر کو اُس کی بیٹی سمیت پکڑ کر جلا دیا۔ 7 تب سمسون نے اُن سے کہا، ”یہ تم نے کیا کِیا ہے! جب تک مَیں نے پورا بدلہ نہ لیا مَیں نہیں رُکوں گا۔“ 8 وہ اِتنے زور

سے اُن پر ٹوٹ پڑا کہ بے شمار فلستی ہلاک ہوئے۔ پھر وہ اُس جگہ سے اُتر کر عیطام کی چٹان کے غار میں رہنے لگا۔

لحیَ میں سمسون فلستیوں سے لڑتا ہے

9 جواب میں فلستی فوج یہوداہ کے قبائلی علاقے میں داخل ہوئی۔ وہاں وہ لحیَ شہر کے پاس خیمہ زن ہوئے۔ 10 یہوداہ کے باشندوں نے پوچھا، ”کیا وجہ ہے کہ آپ ہم سے لڑنے آئے ہیں؟“ فلستیوں نے جواب دیا، ”ہم سمسون کو پکڑنے آئے ہیں تاکہ اُس کے ساتھ وہ کچھ کریں جو اُس نے ہمارے ساتھ کیا ہے۔“

11 تب یہوداہ کے 3,000 مرد عیطام پہاڑ کے غار کے پاس آئے اور سمسون سے کہا، ”یہ آپ نے ہمارے ساتھ کیا کِیا؟ آپ کو تو پتا ہے کہ فلستی ہم پر حکومت کرتے ہیں۔“ سمسون نے جواب دیا، ”مَیں نے اُن کے ساتھ صرف وہ کچھ کیا جو اُنہوں نے میرے ساتھ کیا تھا۔“

12 یہوداہ کے مرد بولے، ”ہم آپ کو باندھ کر فلستیوں کے حوالے کرنے آئے ہیں۔“ سمسون نے کہا، ”ٹھیک ہے، لیکن قسم کھائیں کہ آپ خود مجھے قتل نہیں کریں گے۔“

13 اُنہوں نے جواب دیا، ”ہم آپ کو ہرگز قتل نہیں کریں گے بلکہ آپ کو صرف باندھ کر اُن کے حوالے کر دیں گے۔“ چنانچہ وہ اُسے دو تازہ تازہ رسّوں سے باندھ کر فلستیوں کے پاس لے گئے۔

14 سمسون ابھی لحیَ سے دُور تھا کہ فلستی نعرے لگاتے ہوئے اُس کی طرف دوڑے آئے۔ تب رب کا روح بڑے زور سے اُس پر نازل ہوا۔ اُس کے بازوؤں سے بندھے ہوئے رسّے سَن کے جلے ہوئے دھاگے جیسے کمزور ہو گئے، اور وہ پگھل کر ہاتھوں سے گر گئے۔ 15 کہیں سے گدھے کا تازہ جبڑا پکڑ کر اُس نے اُس کے ذریعے ہزار افراد کو مار ڈالا۔

16 اُس وقت اُس نے نعرہ لگایا، ”گدھے کے جبڑے سے مَیں نے اُن کے ڈھیر لگائے ہیں! گدھے کے جبڑے سے مَیں نے ہزار مردوں کو مار ڈالا ہے!“ 17 اِس کے بعد اُس نے گدھے کا یہ جبڑا پھینک دیا۔ اُس جگہ کا نام رامت لحیَ یعنی جبڑا پہاڑی پڑ گیا۔

18 سمسون کو وہاں بڑی پیاس لگی۔ اُس نے رب کو پکار کر کہا، ”تُو ہی نے اپنے خادم کے ہاتھ سے اسرائیل کو یہ بڑی نجات دلائی ہے۔ لیکن اب مَیں پیاس سے مر کر نامختون دشمن کے ہاتھ میں آ جاؤں گا۔“ 19 تب اللہ نے لحیَ میں زمین کو چھیدا، اور گڑھے سے پانی پھوٹ نکلا۔ سمسون اُس کا پانی پی کر دوبارہ تازہ دم ہو گیا۔ یوں اُس چشمے کا نام عین ہقّورے یعنی پکارنے والے کا چشمہ پڑ گیا۔ آج بھی وہ لحیَ میں موجود ہے۔

20 فلستیوں کے دور میں سمسون 20 سال تک اسرائیل کا قاضی رہا۔

سمسون غزہ کا دروازہ اُٹھا لے جاتا ہے

16 ایک دن سمسون فلستی شہر غزہ میں آیا۔ وہاں وہ ایک کسبی کو دیکھ کر اُس کے گھر میں داخل ہوا۔ 2 جب شہر کے باشندوں کو اطلاع ملی کہ سمسون شہر میں ہے تو اُنہوں نے کسبی کے گھر کو گھیر لیا۔ ساتھ ساتھ وہ رات کے وقت شہر کے دروازے پر تاک میں رہے۔ فیصلہ یہ ہوا، ”رات کے وقت ہم کچھ نہیں کریں گے، جب پَو

پھٹے گی تب اُسے مار ڈالیں گے۔"

3 سمسون اب تک کسبی کے گھر میں سو رہا تھا۔ لیکن آدھی رات کو وہ اُٹھ کر شہر کے دروازے کے پاس گیا اور دونوں کواڑوں کو کُنڈے اور دروازے کے دونوں بازوؤں سمیت اُکھاڑ کر اپنے کندھوں پر رکھ لیا۔ یوں چلتے چلتے وہ سب کچھ اُس پہاڑی کی چوٹی پر لے گیا جو حبرون کے مقابل ہے۔

سمسون اور دلیلہ

4 کچھ دیر کے بعد سمسون ایک عورت کی محبت میں گرفتار ہو گیا جو وادیٔ سورق میں رہتی تھی۔ اُس کا نام دلیلہ تھا۔ 5 یہ سن کر فلستی سردار اُس کے پاس آئے اور کہنے لگے، "سمسون کو اُکسائیں کہ وہ آپ کو اپنی بڑی طاقت کا بھید بتائے۔ ہم جاننا چاہتے ہیں کہ ہم کس طرح اُس پر غالب آ کر اُسے یوں باندھ سکیں کہ وہ ہمارے قبضے میں رہے۔ اگر آپ یہ معلوم کر سکیں تو ہم میں سے ہر ایک آپ کو چاندی کے 1,100 سِکے دے گا۔"

6 چنانچہ دلیلہ نے سمسون سے سوال کیا، "مجھے اپنی بڑی طاقت کا بھید بتائیں۔ کیا آپ کو کسی ایسی چیز سے باندھا جا سکتا ہے جسے آپ توڑ نہیں سکتے؟" 7 سمسون نے جواب دیا، "اگر مجھے جانوروں کی سات تازہ نسوں سے باندھا جائے تو پھر مَیں عام آدمی جیسا کمزور ہو جاؤں گا۔" 8 فلستی سرداروں نے دلیلہ کو سات تازہ نسیں مہیا کر دیں، اور اُس نے سمسون کو اُن سے باندھ لیا۔ 9 کچھ فلستی آدمی ساتھ والے کمرے میں چھپ گئے۔ پھر دلیلہ چلّا اُٹھی، "سمسون، فلستی آپ کو پکڑنے آئے ہیں!" یہ سن کر سمسون نے نسوں کو یوں توڑ دیا جس طرح ڈوری ٹوٹ جاتی ہے جب آگ میں سے گزرتی ہے۔ چنانچہ اُس کی طاقت کا پول نہ کھلا۔

10 دلیلہ کا منہ لٹک گیا۔ "آپ نے جھوٹ بول کر مجھے بےوقوف بنایا ہے۔ اب آئیں، مہربانی کر کے مجھے بتائیں کہ آپ کو کس طرح باندھا جا سکتا ہے۔" 11 سمسون نے جواب دیا، "اگر مجھے غیراستعمال شدہ رسّوں سے باندھا جائے تو پھر ہی مَیں عام آدمی جیسا کمزور ہو جاؤں گا۔" 12 دلیلہ نے نئے رسّے لے کر اُسے اُن سے باندھ لیا۔ اِس مرتبہ بھی فلستی ساتھ والے کمرے میں چھپ گئے تھے۔ پھر دلیلہ چلّا اُٹھی، "سمسون، فلستی آپ کو پکڑنے آئے ہیں!" لیکن اِس بار بھی سمسون نے رسّوں کو یوں توڑ لیا جس طرح عام آدمی ڈوری کو توڑ لیتا ہے۔

13 دلیلہ نے شکایت کی، "آپ بار بار جھوٹ بول کر میرا مذاق اُڑا رہے ہیں۔ اب مجھے بتائیں کہ آپ کو کس طرح باندھا جا سکتا ہے۔" سمسون نے جواب دیا، "لازم ہے کہ آپ میری سات زُلفوں کو کھڈی کے تانے کے ساتھ بُنیں۔ پھر ہی عام آدمی جیسا کمزور ہو جاؤں گا۔" 14 جب سمسون سو رہا تھا تو دلیلہ نے ایسا ہی کیا۔ اُس کی سات زُلفوں کو تانے کے ساتھ بُن کر اُس نے اُسے شٹل کے ذریعے کھڈی کے ساتھ لگایا۔ پھر وہ چلّا اُٹھی، "سمسون، فلستی آپ کو پکڑنے آئے ہیں!" سمسون جاگ اُٹھا اور اپنے بالوں کو شٹل سمیت کھڈی سے نکال لیا۔

15 یہ دیکھ کر دلیلہ نے منہ بُھلا کر ملامت کی، "آپ کس طرح دعویٰ کر سکتے ہیں کہ مجھ سے محبت رکھتے ہیں؟ اب آپ نے تین مرتبہ میرا مذاق اُڑا کر مجھے اپنی بڑی طاقت کا بھید نہیں بتایا۔" 16 روز بہ روز وہ

اپنی باتوں سے اُس کی ناک میں دم کرتی رہی۔ آخر کار سمسون اِتنا تنگ آ گیا کہ اُس کا جینا دوبھر ہو گیا۔ 17 پھر اُس نے اُسے کھل کر بات بتائی، ”مَیں پیدائش ہی سے اللہ کے لئے مخصوص ہوں، اِس لئے میرے بالوں کو کبھی نہیں کاٹا گیا۔ اگر سر کو مُنڈوایا جائے تو میری طاقت جاتی رہے گی اور مَیں ہر دوسرے آدمی جیسا کمزور ہو جاؤں گا۔“

18 دلیلہ نے جان لیا کہ اب سمسون نے مجھے پوری حقیقت بتائی ہے۔ اُس نے فلستی سرداروں کو اطلاع دی، ”آؤ، کیونکہ اِس مرتبہ اُس نے مجھے اپنے دل کی ہر بات بتائی ہے۔“ یہ سن کر وہ مقررہ چاندی اپنے ساتھ لے کر دلیلہ کے پاس آئے۔

19 دلیلہ نے سمسون کا سر اپنی گود میں رکھ کر اُسے سُلا دیا۔ پھر اُس نے ایک آدمی کو بُلا کر سمسون کی سات زُلفوں کو مُنڈوایا۔ یوں وہ اُسے پست کرنے لگی، اور اُس کی طاقت جاتی رہی۔ 20 پھر وہ چلّا اُٹھی، ”سمسون، فلستی آپ کو پکڑنے آئے ہیں!“ سمسون جاگ اُٹھا اور سوچا، ”مَیں پہلے کی طرح اب بھی اپنے آپ کو بچا کر بندھن کو توڑ دوں گا۔“ افسوس، اُسے معلوم نہیں تھا کہ رب نے اُسے چھوڑ دیا ہے۔ 21 فلستیوں نے اُسے پکڑ کر اُس کی آنکھیں نکال دیں۔ پھر وہ اُسے غزہ لے گئے جہاں اُسے پیتل کی زنجیروں سے باندھا گیا۔ وہاں وہ قید خانے کی چکّی پیسا کرتا تھا۔

22 لیکن ہوتے ہوتے اُس کے بال دوبارہ بڑھنے لگے۔

سمسون کا آخری انتقام

23 ایک دن فلستی سردار بڑا جشن منانے کے لئے جمع ہوئے۔ اُنہوں نے اپنے دیوتا دجون کو جانوروں کی بہت سی قربانیاں پیش کر کے اپنی فتح کی خوشی منائی۔ وہ بولے، ”ہمارے دیوتا نے ہمارے دشمن سمسون کو ہمارے حوالے کر دیا ہے۔“ 24 سمسون کو دیکھ کر عوام نے دجون کی تمجید کر کے کہا، ”ہمارے دیوتا نے ہمارے دشمن کو ہمارے حوالے کر دیا ہے! جس نے ہمارے ملک کو تباہ کیا اور ہم میں سے اِتنے لوگوں کو مار ڈالا وہ اب ہمارے قابو میں آ گیا ہے!“ 25 اِس قسم کی باتیں کرتے کرتے اُن کی خوشی کی انتہا نہ رہی۔ تب وہ چلّانے لگے، ”سمسون کو بُلاؤ تاکہ وہ ہمارے دلوں کو بہلائے۔“

چنانچہ اُسے اُن کی تفریح کے لئے جیل سے لایا گیا اور دو ستونوں کے درمیان کھڑا کر دیا گیا۔ 26 سمسون اُس لڑکے سے مخاطب ہوا جو اُس کا ہاتھ پکڑ کر اُس کی راہنمائی کر رہا تھا، ”مجھے چھت کو اُٹھانے والے ستونوں کے پاس لے جاؤ تاکہ مَیں اُن کا سہارا لوں۔“ 27 عمارت مردوں اور عورتوں سے بھری تھی۔ فلستی سردار بھی سب آئے ہوئے تھے۔ صرف چھت پر سمسون کا تماشا دیکھنے والے تقریباً 3,000 افراد تھے۔

28 پھر سمسون نے دعا کی، ”اے رب قادرِ مطلق، مجھے یاد کر۔ بس ایک دفعہ اَور مجھے پہلے کی طرح قوت عطا فرما تاکہ مَیں ایک ہی وار سے فلستیوں سے اپنی آنکھوں کا بدلہ لے سکوں۔“ 29 یہ کہہ کر سمسون نے اُن دو مرکزی ستونوں کو پکڑ لیا جن پر چھت کا پورا وزن تھا۔ اُن کے درمیان کھڑے ہو کر اُس نے پوری طاقت سے زور لگایا 30 اور دعا کی، ”مجھے فلستیوں کے ساتھ مرنے دے!“ اچانک ستون ہل گئے اور چھت دھڑام

سے فلستیوں کے تمام سرداروں اور باقی لوگوں پر گر گئی۔ اِس طرح سمسون نے پہلے کی نسبت مرتے وقت کہیں زیادہ فلستیوں کو مار ڈالا۔

31 سمسون کے بھائی اور باقی گھر والے آئے اور اُس کی لاش کو اُٹھا کر اُس کے باپ منوحہ کی قبر کے پاس لے گئے۔ وہاں یعنی صُرعہ اور اِستال کے درمیان اُنہوں نے اُسے دفنایا۔ سمسون 20 سال اسرائیل کا قاضی رہا۔

میکاہ کا بُت

17 افرائیم کے پہاڑی علاقے میں ایک آدمی رہتا تھا جس کا نام میکاہ تھا۔ 2 ایک دن اُس نے اپنی ماں سے بات کی، ”آپ کے چاندی کے 1,100 سِکے چوری ہو گئے تھے، نا؟ اُس وقت آپ نے میرے سامنے ہی چور پر لعنت بھیجی تھی۔ اب دیکھیں، وہ پیسے میرے پاس ہیں۔ مَیں ہی چور ہوں۔“ یہ سن کر ماں نے جواب دیا، ”میرے بیٹے، رب تجھے برکت دے!“ 3 میکاہ نے اُسے تمام پیسے واپس کر دیئے، اور ماں نے اعلان کیا، ”اب سے یہ چاندی رب کے لئے مخصوص ہو! مَیں آپ کے لئے تراشا اور ڈھالا ہوا بُت بنوا کر چاندی آپ کو واپس کر دیتی ہوں۔“

4 چنانچہ جب بیٹے نے پیسے واپس کر دیئے تو ماں نے اُس کے 200 سِکے سنار کے پاس لے جا کر لکڑی کا تراشا اور ڈھالا ہوا بُت بنوایا۔ میکاہ نے یہ بُت اپنے گھر میں کھڑا کیا، 5 کیونکہ اُس کا اپنا مقدِس تھا۔ اُس نے مزید بُت اور ایک افود[a] بھی بنوایا اور پھر ایک بیٹے کو اپنا امام بنا لیا۔ 6 اُس زمانے میں اسرائیل کا کوئی بادشاہ نہیں تھا بلکہ ہر کوئی وہی کچھ کرتا جو اُسے درست لگتا تھا۔

7 اُن دنوں میں لاوی کے قبیلے کا ایک جوان آدمی یہوداہ کے قبیلے کے شہر بیت لحم میں آباد تھا۔ 8 اب وہ شہر کو چھوڑ کر رہائش کی کوئی اَور جگہ تلاش کرنے لگا۔ افرائیم کے پہاڑی علاقے میں سے سفر کرتے کرتے وہ میکاہ کے گھر پہنچ گیا۔ 9 میکاہ نے پوچھا، ”آپ کہاں سے آئے ہیں؟“ جوان نے جواب دیا، ”مَیں لاوی ہوں۔ مَیں یہوداہ کے شہر بیت لحم کا رہنے والا ہوں لیکن رہائش کی کسی اَور جگہ کی تلاش میں ہوں۔“

10 میکاہ بولا، ”یہاں میرے پاس اپنا گھر بنا کر میرے باپ اور امام بنیں۔ تب آپ کو سال میں چاندی کے دس سِکے اور ضرورت کے مطابق کپڑے اور خوراک ملے گی۔“

11 لاوی متفق ہوا۔ وہ وہاں آباد ہوا، اور میکاہ نے اُس کے ساتھ بیٹوں کا سا سلوک کیا۔ 12 اُس نے اُسے امام مقرر کر کے سوچا، 13 ”اب رب مجھ پر مہربانی کرے گا، کیونکہ لاوی میرا امام بن گیا ہے۔“

دان کا قبیلہ زمین کی تلاش کرتا ہے

18 اُن دنوں میں اسرائیل کا بادشاہ نہیں تھا۔ اور اب تک دان کے قبیلے کو اپنا کوئی قبائلی علاقہ نہیں ملا تھا، اِس لئے اُس کے لوگ کہیں آباد ہونے کی تلاش میں رہے۔ 2 اُنہوں نے اپنے خاندانوں میں سے صُرعہ اور اِستال کے پانچ تجربہ کار فوجیوں کو چن کر اُنہیں ملک کی تفتیش کرنے کے لئے بھیج دیا۔ یہ مرد افرائیم کے پہاڑی علاقے میں سے گزر کر میکاہ

---

[a] عام طور پر عبرانی میں افود کا مطلب امامِ اعظم کا بالاپوش تھا (دیکھئے خروج 28: 4)، لیکن یہاں اِس سے مراد بُت پرستی کی کوئی چیز ہے۔

کے گھر کے پاس پہنچ گئے۔ جب وہ وہاں رات کے لئے ٹھہرے ہوئے تھے 3 تو اُنہوں نے دیکھا کہ جوان لاوی بیت لحم کی بولی بولتا ہے۔ اُس کے پاس جا کر اُنہوں نے پوچھا، ”کون آپ کو یہاں لایا ہے؟ آپ یہاں کیا کرتے ہیں؟ اور آپ کا اِس گھر میں رہنے کا کیا مقصد ہے؟“ 4 لاوی نے اُنہیں اپنی کہانی سنائی، ”میکاہ نے مجھے نوکری دے کر اپنا امام بنا لیا ہے۔“ 5 پھر اُنہوں نے اُس سے گزارش کی، ”اللہ سے دریافت کریں کہ کیا ہمارے سفر کا مقصد پورا ہو جائے گا یا نہیں؟“ 6 لاوی نے اُنہیں تسلی دی، ”سلامتی سے آگے بڑھیں۔ آپ کے سفر کا مقصد رب کو قبول ہے، اور وہ آپ کے ساتھ ہے۔“

7 تب یہ پانچ آدمی آگے نکلے اور سفر کرتے کرتے لیس پہنچ گئے۔ اُنہوں نے دیکھا کہ وہاں کے لوگ صیدانیوں کی طرح پُرسکون اور بےفکر زندگی گزار رہے ہیں۔ کوئی نہیں تھا جو اُنہیں دباتا یا اُن پر ظلم کرتا۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر اُن پر حملہ کیا جائے تو اُن کا اتحادی شہر صیدا اُن سے اِتنی دُور ہے کہ اُن کی مدد نہیں کر سکے گا، اور قریب کوئی اتحادی نہیں ہے جو اُن کا ساتھ دے۔ 8 وہ پانچ جاسوس صُرعہ اور اِستال واپس چلے گئے۔ جب وہاں پہنچے تو دوسروں نے پوچھا، ”سفر کیسا رہا؟“ 9 جاسوسوں نے جواب میں کہا، ”آئیں، ہم جنگ کے لئے نکلیں! ہمیں ایک بہترین علاقہ مل گیا ہے۔ آپ کیوں جھجک رہے ہیں؟ جلدی کریں، ہم نکلیں اور اُس ملک پر قبضہ کر لیں! 10 وہاں کے لوگ بےفکر ہیں اور حملے کی توقع ہی نہیں کرتے۔ اور زمین وسیع اور زرخیز ہے، اُس میں کسی بھی چیز کی کمی نہیں ہے۔ اللہ آپ کو وہ ملک دینے کا ارادہ رکھتا ہے۔“

دان کے مرد میکاہ کا بُت امام سمیت چھین لیتے ہیں

11 دان کے قبیلے کے 600 مسلح آدمی صُرعہ اور اِستال سے روانہ ہوئے۔ 12 راستے میں اُنہوں نے اپنی لشکرگاہ یہوداہ کے شہر قریَت یعریم کے قریب لگائی۔ اِس لئے یہ جگہ آج تک محنے دان یعنی دان کی خیمہ گاہ کہلاتی ہے۔ 13 وہاں سے وہ افرائیم کے پہاڑی علاقے میں داخل ہوئے اور چلتے چلتے میکاہ کے گھر پہنچ گئے۔

14 جن پانچ مردوں نے لیس کی تفتیش کی تھی اُنہوں نے اپنے ساتھیوں سے کہا، ”کیا آپ کو معلوم ہے کہ اِن گھروں میں ایک افود، ایک تراشا اور ڈھالا ہوا بُت اور دیگر کئی بُت ہیں؟ اب سوچ لیں کہ کیا کیا جائے۔“

15 پانچوں نے میکاہ کے گھر میں داخل ہو کر جوان لاوی کو سلام کیا 16 جبکہ باقی 600 مسلح مرد گیٹ پر کھڑے رہے۔ 17 جب لاوی باہر کھڑے مردوں کے پاس گیا تو اِن پانچوں نے اندر گھُس کر تراشا اور ڈھالا ہوا بُت، افود اور باقی بُت چھین لئے۔ 18 یہ دیکھ کر لاوی چیخنے لگا، ”کیا کر رہے ہو!“

19 اُنہوں نے کہا، ”چپ! کوئی بات نہ کرو بلکہ ہمارے ساتھ جا کر ہمارے باپ اور امام بنو۔ ہمارے ساتھ جاؤ گے تو پورے قبیلے کے امام بنو گے۔ کیا یہ ایک ہی خاندان کی خدمت کرنے سے کہیں بہتر نہیں ہو گا؟“ 20 یہ سن کر امام خوش ہوا۔ وہ افود، تراشا ہوا بُت اور باقی بُتوں کو لے کر مسافروں میں شریک ہو گیا۔ 21 پھر دان کے مرد روانہ ہوئے۔ اُن کے بال بچے، مویشی اور قیمتی مال و متاع اُن کے آگے آگے تھا۔

22 جب میکاہ کو بات کا پتا چلا تو وہ اپنے پڑوسیوں کو جمع کر کے اُن کے پیچھے دوڑا۔ اِتنے میں دان کے

لوگ گھر سے دُور نکل چکے تھے۔ 23 جب وہ سامنے نظر آئے تو میکاہ اور اُس کے ساتھیوں نے چیختے چلّاتے اُنہیں رُکنے کو کہا۔ دان کے مردوں نے پیچھے دیکھ کر میکاہ سے کہا، ''کیا بات ہے؟ اپنے اِن لوگوں کو بُلا کر کیوں لے آئے ہو؟'' 24 میکاہ نے جواب دیا، ''تم لوگوں نے میرے بُتوں کو چھین لیا گو مَیں نے اُنہیں خود بنوایا ہے۔ میرے امام کو بھی ساتھ لے گئے ہو۔ میرے پاس کچھ نہیں رہا تو اب تم پوچھتے ہو کہ کیا بات ہے؟''

25 دان کے افراد بولے، ''خاموش! خبردار، ہمارے کچھ لوگ تیز مزاج ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ وہ غصے میں آ کر تم کو تمہارے خاندان سمیت مار ڈالیں۔'' 26 یہ کہہ کر اُنہوں نے اپنا سفر جاری رکھا۔ میکاہ نے جان لیا کہ مَیں اپنے تھوڑے آدمیوں کے ساتھ اُن کا مقابلہ نہیں کر سکوں گا، اِس لئے وہ مُڑ کر اپنے گھر واپس چلا گیا۔ 27 اُس کے بُت دان کے قبضے میں رہے، اور امام بھی اُن میں ٹک گیا۔

لَیس پر قبضہ اور دان کی بُت پرستی

پھر وہ لَیس کے علاقے میں داخل ہوئے جس کے باشندے پُرسکون اور بےفکر زندگی گزار رہے تھے۔ دان کے فوجی اُن پر ٹوٹ پڑے اور سب کو تلوار سے قتل کر کے شہر کو بھسم کر دیا۔ 28 کسی نے بھی اُن کی مدد نہ کی، کیونکہ صیدا بہت دُور تھا، اور قریب کوئی اتحادی نہیں تھا جو اُن کا ساتھ دیتا۔ یہ شہر بیت رحوب کی وادی میں تھا۔ دان کے افراد شہر کو از سرِ نو تعمیر کر کے اُس میں آباد ہوئے۔ 29 اور اُنہوں نے اُس کا نام اپنے قبیلے کے بانی کے نام پر دان رکھا (دان اسرائیل کا بیٹا تھا)۔

30 وہاں اُنہوں نے تراشا ہوا بُت رکھ کر پوجا کے انتظام پر یونتن مقرر کیا جو موسیٰ کے بیٹے جَیرسوم کی اولاد میں سے تھا۔ جب یونتن فوت ہوا تو اُس کی اولاد قوم کی جلاوطنی تک دان کے قبیلے میں یہی خدمت کرتی رہی۔

31 میکاہ کا بنوایا ہوا بُت تب تک دان میں رہا جب تک اللہ کا گھر سَیلا میں تھا۔

ایک لاوی کی اپنی داشتہ کے ساتھ صلح

19 اُس زمانے میں جب اسرائیل کا کوئی بادشاہ نہیں تھا ایک لاوی نے اپنے گھر میں داشتہ رکھی جو یہوداہ کے شہر بیت لحم کی رہنے والی تھی۔ آدمی افرائیم کے پہاڑی علاقے کے کسی دُور دراز کونے میں آباد تھا۔ 2 لیکن ایک دن عورت مرد سے ناراض ہوئی اور میکے واپس چلی گئی۔ چار ماہ کے بعد 3 لاوی دو گدھے اور اپنے نوکر کو لے کر بیت لحم کے لئے روانہ ہوا تاکہ داشتہ کا غصہ ٹھنڈا کر کے اُسے واپس آنے پر آمادہ کرے۔

جب اُس کی ملاقات داشتہ سے ہوئی تو وہ اُسے اپنے باپ کے گھر میں لے گئی۔ اُسے دیکھ کر سسر اِتنا خوش ہوا 4 کہ اُس نے اُسے جانے نہ دیا۔ داماد کو تین دن وہاں ٹھہرنا پڑا جس دوران سسر نے اُس کی خوب مہمان نوازی کی۔ 5 چوتھے دن لاوی صبح سویرے اُٹھ کر اپنی داشتہ کے ساتھ روانہ ہونے کی تیاریاں کرنے لگا۔ لیکن سسر اُسے روک کر بولا، ''پہلے تھوڑا بہت کھا کر تازہ دم ہو جائیں، پھر چلے جانا۔'' 6 دونوں دوبارہ کھانے پینے کے لئے بیٹھ گئے۔

سسر نے کہا، ''براہِ کرم ایک اَور رات یہاں ٹھہر کر اپنا دل بہلائیں۔'' 7 مہمان جانے کی تیاریاں کرنے تو

لگا، لیکن سسر نے اُسے ایک اَور رات ٹھہرنے پر مجبور کیا۔ چنانچہ وہ ہار مان کر رُک گیا۔

8 پانچویں دن آدمی صبح سویرے اُٹھا اور جانے کے لئے تیار ہوا۔ سسر نے زور دیا، ”پہلے کچھ کھانا کھا کر تازہ دم ہو جائیں۔ آپ دوپہر کے وقت بھی جا سکتے ہیں۔“ چنانچہ دونوں کھانے کے لئے بیٹھ گئے۔

9 دوپہر کے وقت لاوی اپنی بیوی اور نوکر کے ساتھ جانے کے لئے اُٹھا۔ سسر اعتراض کرنے لگا، ”اب دیکھیں، دن ڈھلنے والا ہے۔ رات ٹھہر کر اپنا دل بہلائیں۔ بہتر ہے کہ آپ کل صبح سویرے ہی اُٹھ کر گھر کے لئے روانہ ہو جائیں۔“ 11-10 لیکن اب لاوی کسی بھی صورت میں ایک اَور رات ٹھہرنا نہیں چاہتا تھا۔ وہ اپنے گدھوں پر زِین کس کر اپنی بیوی اور نوکر کے ساتھ روانہ ہوا۔

چلتے چلتے دن ڈھلنے لگا۔ وہ یبوس یعنی یروشلم کے قریب پہنچ گئے تھے۔ شہر کو دیکھ کر نوکر نے مالک سے کہا، ”آئیں، ہم یبوسیوں کے اِس شہر میں جا کر وہاں رات گزاریں۔“ 12 لیکن لاوی نے اعتراض کیا، ”نہیں، یہ اجنبیوں کا شہر ہے۔ ہمیں ایسی جگہ رات نہیں گزارنا چاہئے جو اسرائیلی نہیں ہے۔ بہتر ہے کہ ہم آگے جا کر جِبعہ کی طرف بڑھیں۔ 13 اگر ہم جلدی کریں تو ہو سکتا ہے کہ جِبعہ یا اُس سے آگے رامہ تک پہنچ سکیں۔ وہاں آرام سے رات گزار سکیں گے۔“

14 چنانچہ وہ آگے نکلے۔ جب سورج غروب ہونے لگا تو وہ بن یمین کے قبیلے کے شہر جِبعہ کے قریب پہنچ گئے 15 اور راستے سے ہٹ کر شہر میں داخل ہوئے۔ لیکن کوئی اُن کی مہمان نوازی نہیں کرنا چاہتا تھا، اِس لئے وہ شہر کے چوک میں رُک گئے۔

16 پھر اندھیرے میں ایک بوڑھا آدمی وہاں سے گزرا۔ اصل میں وہ افرائیم کے پہاڑی علاقے کا رہنے والا تھا اور جِبعہ میں اجنبی تھا، کیونکہ باقی باشندے بن یمینی تھے۔ اب وہ کھیت میں اپنے کام سے فارغ ہو کر شہر میں واپس آیا تھا۔ 17 مسافروں کو چوک میں دیکھ کر اُس نے پوچھا، ”آپ کہاں سے آئے اور کہاں جا رہے ہیں؟“

18 لاوی نے جواب دیا، ”ہم یہوداہ کے بیت لحم سے آئے ہیں اور افرائیم کے پہاڑی علاقے کے ایک دُور دراز کونے تک سفر کر رہے ہیں۔ وہاں میرا گھر ہے اور وہیں سے مَیں روانہ ہو کر بیت لحم چلا گیا تھا۔ اِس وقت مَیں رب کے گھر جا رہا ہوں۔ لیکن یہاں جِبعہ میں کوئی نہیں جو ہماری مہمان نوازی کرنے کے لئے تیار ہو، 19 حالانکہ ہمارے پاس کھانے کی تمام چیزیں موجود ہیں۔ گدھوں کے لئے بھوسا اور چارا ہے، اور ہمارے لئے بھی کافی روٹی اور مَے ہے۔ ہمیں کسی بھی چیز کی ضرورت نہیں ہے۔“

20 بوڑھے نے کہا، ”پھر مَیں آپ کو اپنے گھر میں خوش آمدید کہتا ہوں۔ اگر آپ کو کوئی چیز درکار ہو تو مَیں اُسے مہیا کروں گا۔ ہر صورت میں چوک میں رات مت گزارنا۔“ 21 وہ مسافروں کو اپنے گھر لے گیا اور گدھوں کو چارا کھلایا۔ مہمانوں نے اپنے پاؤں دھو کر کھانا کھایا اور مَے پی۔

جِبعہ کے لوگوں کا جرم

22 وہ یوں کھانے کی رفاقت سے لطف اندوز ہو رہے تھے کہ جِبعہ کے کچھ شریر مرد گھر کو گھیر کر دروازے کو زور سے کھٹکھٹانے لگے۔ وہ چلّائے۔ ”اُس آدمی کو باہر لا جو تیرے گھر میں ٹھہرا ہوا ہے تاکہ ہم اُس

سے زیادتی کریں!“ [23] بوڑھا آدمی باہر گیا تاکہ اُنہیں سمجھائے، ”نہیں، بھائیو، ایسا شیطانی عمل مت کرنا۔ یہ اجنبی میرا مہمان ہے۔ ایسی شرم ناک حرکت مت کرنا! [24] اِس سے پہلے مَیں اپنی کنواری بیٹی اور مہمان کی داشتہ کو باہر لے آتا ہوں۔ اُن ہی سے زیادتی کریں۔ جو جی چاہے اُن کے ساتھ کریں، لیکن آدمی کے ساتھ ایسی شرم ناک حرکت نہ کریں۔“

[25] لیکن باہر کے مردوں نے اُس کی نہ سنی۔ تب لاوی اپنی داشتہ کو پکڑ کر باہر لے گیا اور اُس کے پیچھے دروازہ بند کر دیا۔ شہر کے آدمی پوری رات اُس کی بے حرمتی کرتے رہے۔ جب پَو پھٹنے لگی تو اُنہوں نے اُسے فارغ کر دیا۔ [26] سورج کے طلوع ہونے سے پہلے عورت اُس گھر کے پاس واپس آئی جس میں شوہر ٹھہرا ہوا تھا۔ دروازے تک تو وہ پہنچ گئی لیکن پھر گر کر وہیں کی وہیں پڑی رہی۔

جب دن چڑھ گیا [27] تو لاوی جاگ اُٹھا اور سفر کرنے کی تیاریاں کرنے لگا۔ جب دروازہ کھولا تو کیا دیکھتا ہے کہ داشتہ سامنے زمین پر پڑی ہے اور ہاتھ دہلیز پر رکھے ہیں۔ [28] وہ بولا، ”اُٹھو، ہم چلتے ہیں۔“ لیکن داشتہ نے جواب نہ دیا۔ یہ دیکھ کر آدمی نے اُسے گدھے پر لاد لیا اور اپنے گھر چلا گیا۔

[29] جب پہنچا تو اُس نے چھری لے کر عورت کی لاش کو 12 ٹکڑوں میں کاٹ لیا، پھر اُنہیں اسرائیل کی ہر جگہ بھیج دیا۔ [30] جس نے بھی یہ دیکھا اُس نے گھبرا کر کہا، ”ایسا جرم ہمارے درمیان کبھی نہیں ہوا۔ جب سے ہم مصر سے نکل کر آئے ہیں ایسی حرکت دیکھنے میں نہیں آئی۔ اب لازم ہے کہ ہم غور سے سوچیں اور ایک دوسرے سے مشورہ کر کے اگلے قدم کے بارے میں فیصلہ کریں۔“

جِبعہ کو سزا دینے کا فیصلہ

20 تمام اسرائیلی ایک دل ہو کر مِصفاہ میں رب کے حضور جمع ہوئے۔ شمال کے دان سے لے کر جنوب کے بیرسبع تک سب آئے۔ دریائے یردن کے پار جِلعاد سے بھی لوگ آئے۔ [2] اسرائیلی قبیلوں کے سردار بھی آئے۔ اُنہوں نے مل کر ایک بڑی فوج تیار کی، تلواروں سے لیس 4,00,000 مرد جمع ہوئے۔ [3] بن یمینیوں کو اِس جماعت کے بارے میں اطلاع ملی۔

اسرائیلیوں نے پوچھا، ”ہمیں بتائیں کہ یہ ہیبت ناک جرم کس طرح سرزد ہوا؟“ [4] مقتولہ کے شوہر نے اُنہیں اپنی کہانی سنائی، ”مَیں اپنی داشتہ کے ساتھ جِبعہ میں آ ٹھہرا جو بن یمینیوں کے علاقے میں ہے۔ ہم وہاں رات گزارنا چاہتے تھے۔ [5] یہ دیکھ کر شہر کے مردوں نے میرے میزبان کے گھر کو گھیر لیا تاکہ مجھے قتل کریں۔ مَیں تو بچ گیا، لیکن میری داشتہ سے اِتنی زیادتی ہوئی کہ وہ مر گئی۔ [6] یہ دیکھ کر مَیں نے اُس کی لاش کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے یہ ٹکڑے اسرائیل کی میراث کی ہر جگہ بھیج دیئے تاکہ ہر ایک کو معلوم ہو جائے کہ ہمارے ملک میں کتنا گھنونا جرم سرزد ہوا ہے۔ [7] اِس پر آپ سب یہاں جمع ہوئے ہیں۔ اسرائیل کے مردو، اب لازم ہے کہ آپ ایک دوسرے سے مشورہ کر کے فیصلہ کریں کہ کیا کرنا چاہئے۔“

[8] تمام مرد ایک دل ہو کر کھڑے ہوئے۔ سب کا فیصلہ تھا، ”ہم میں سے کوئی بھی اپنے گھر واپس نہیں جائے گا [9] جب تک جِبعہ کو مناسب سزا نہ دی جائے۔

لازم ہے کہ ہم فوراً شہر پر حملہ کریں اور اِس کے لئے قرعہ ڈال کر رب سے ہدایت لیں۔ [10] ہم یہ فیصلہ بھی کریں کہ کون کون ہماری فوج کے لئے کھانے پینے کا بندوبست کرائے گا۔ اِس کام کے لئے ہم میں سے ہر دسواں آدمی کافی ہے۔ باقی سب لوگ سیدھے جِبعہ سے لڑنے جائیں تاکہ اُس شرم ناک جرم کا مناسب بدلہ لیں جو اسرائیل میں ہوا ہے۔“

[11] یوں تمام اسرائیلی متحد ہو کر جِبعہ سے لڑنے کے لئے گئے۔ [12] راستے میں اُنہوں نے بن یمین کے ہر کنبے کو پیغام بھجوایا، ”آپ کے درمیان گھنونا جرم ہوا ہے۔ [13] اب جِبعہ کے اِن شریر آدمیوں کو ہمارے حوالے کریں تاکہ ہم اُنہیں سزائے موت دے کر اسرائیل میں سے بُرائی مٹا دیں۔“

لیکن بن یمینی اِس کے لئے تیار نہ ہوئے۔ [14] وہ پورے قبائلی علاقے سے آ کر جِبعہ میں جمع ہوئے تاکہ اسرائیلیوں سے لڑیں۔ [15] اُسی دن اُنہوں نے اپنی فوج کا بندوبست کیا۔ جِبعہ کے 700 تجربہ کار فوجیوں کے علاوہ تلواروں سے لیس 26,000 افراد تھے۔ [16] اِن فوجیوں میں سے 700 ایسے مرد بھی تھے جو اپنے بائیں ہاتھ سے فلاخن چلانے کی اِتنی مہارت رکھتے تھے کہ پتھر بال جیسے چھوٹے نشانے پر بھی لگ جاتا تھا۔ [17] دوسری طرف اسرائیل کے 4,00,000 فوجی کھڑے ہوئے، اور ہر ایک کے پاس تلوار تھی۔

[18] پہلے اسرائیلی بیت ایل چلے گئے۔ وہاں اُنہوں نے اللہ سے دریافت کیا، ”کون سا قبیلہ ہمارے آگے آگے چلے جب ہم بن یمینیوں پر حملہ کریں؟“ رب نے جواب دیا، ”یہوداہ سب سے آگے چلے۔“

بن یمین کے خلاف جنگ

[19] اگلے دن اسرائیلی روانہ ہوئے اور جِبعہ کے قریب پہنچ کر اپنی لشکرگاہ لگائی۔ [20] پھر وہ حملہ کے لئے نکلے اور ترتیب سے لڑنے کے لئے کھڑے ہو گئے۔ [21] یہ دیکھ کر بن یمینی شہر سے نکلے اور اُن پر ٹوٹ پڑے۔ نتیجے میں 22,000 اسرائیلی شہید ہو گئے۔

[22-23] اسرائیلی بیت ایل چلے گئے اور شام تک رب کے حضور روتے رہے۔ اُنہوں نے رب سے پوچھا، ”کیا ہم دوبارہ اپنے بن یمینی بھائیوں سے لڑنے جائیں؟“ رب نے جواب دیا، ”ہاں، اُن پر حملہ کرو!“ یہ سن کر اسرائیلیوں کا حوصلہ بڑھ گیا اور وہ اگلے دن وہیں کھڑے ہو گئے جہاں پہلے دن کھڑے ہوئے تھے۔ [24] لیکن جب وہ شہر کے قریب پہنچے [25] تو بن یمینی پہلے کی طرح شہر سے نکل کر اُن پر ٹوٹ پڑے۔ اُس دن تلوار سے لیس 18,000 اسرائیلی شہید ہو گئے۔

[26] پھر اسرائیل کا پورا لشکر بیت ایل چلا گیا۔ وہاں وہ شام تک رب کے حضور روتے اور روزہ رکھتے رہے۔ اُنہوں نے رب کو بھسم ہونے والی قربانیاں اور سلامتی کی قربانیاں پیش کر کے [27] اُس سے دریافت کیا کہ ہم کیا کریں۔ (اُس وقت اللہ کے عہد کا صندوق بیت ایل میں تھا [28] جہاں فینحاس بن اِلی عزر بن ہارون امام تھا۔) اسرائیلیوں نے پوچھا، ”کیا ہم ایک اَور مرتبہ اپنے بن یمینی بھائیوں سے لڑنے جائیں یا اِس سے باز آئیں؟“ رب نے جواب دیا، ”اُن پر حملہ کرو، کیونکہ کل ہی مَیں اُنہیں تمہارے حوالے کر دوں گا۔“

بن یمین کا ستیاناس

[29] اِس دفعہ کچھ اسرائیلی جِبعہ کے اردگرد گھات میں

بیٹھ گئے۔ [30] باقی افراد پہلے دو دنوں کی سی ترتیب کے مطابق لڑنے کے لئے کھڑے ہو گئے۔ [31] بن یمینی دوبارہ شہر سے نکل کر اُن پر ٹوٹ پڑے۔ جو راستے بیت ایل اور جِبعہ کی طرف لے جاتے ہیں اُن پر اور کھلے میدان میں اُنہوں نے تقریباً 30 اسرائیلیوں کو مار ڈالا۔ یوں لڑتے لڑتے وہ شہر سے دُور ہوتے گئے۔ [32] وہ پکارے، ”اب ہم اُنہیں پہلی دو مرتبہ کی طرح شکست دیں گے!“

لیکن اسرائیلیوں نے منصوبہ باندھ لیا تھا، ”ہم اُن کے آگے آگے بھاگتے ہوئے اُنہیں شہر سے دُور راستوں پر کھینچ لیں گے۔“ [33] یوں وہ بھاگنے لگے اور بن یمینی اُن کے پیچھے پڑ گئے۔ لیکن بعل تمر کے قریب اسرائیلی رُک کر مُڑ گئے اور اُن کا سامنا کرنے لگے۔ اب باقی اسرائیلی جو جِبع کے اردگرد اور کھلے میدان میں گھات میں بیٹھے تھے اپنی چھپنے کی جگہوں سے نکل آئے۔ [34] اچانک جِبعہ کے بن یمینیوں کو 10,000 بہترین فوجیوں کا سامنا کرنا پڑا، اُن مردوں کا جو پورے اسرائیل سے چنے گئے تھے۔ بن یمینی اُن سے خوب لڑنے لگے، لیکن اُن کی آنکھیں ابھی اِس بات کے لئے بند تھیں کہ اُن کا انجام قریب آ گیا ہے۔ [35] اُس دن اسرائیلیوں نے رب کی مدد سے فتح پا کر تلوار سے لیس 25,100 بن یمینی فوجیوں کو موت کے گھاٹ اُتار دیا۔ [36] تب بن یمینیوں نے جان لیا کہ دشمن ہم پر غالب آ گئے ہیں۔ کیونکہ اسرائیلی فوج نے اپنے بھاگ جانے سے اُنہیں جِبعہ سے دُور کھینچ لیا تھا تاکہ شہر کے اردگرد گھات میں بیٹھے مردوں کو شہر پر حملہ کرنے کا موقع مہیا کریں۔ [37] تب یہ مرد نکل کر شہر پر ٹوٹ پڑے اور تلوار سے تمام باشندوں کو مار ڈالا، [38-39] پھر منصوبے کے مطابق آگ لگا کر دھوئیں کا بڑا بادل پیدا کیا تاکہ بھاگنے والے اسرائیلیوں کو اشارہ مل جائے کہ وہ مُڑ کر بن یمینیوں کا مقابلہ کریں۔

اُس وقت تک بن یمینیوں نے تقریباً 30 اسرائیلیوں کو مار ڈالا تھا، اور اُن کا خیال تھا کہ ہم اُنہیں پہلے کی طرح شکست دے رہے ہیں۔ [40] اچانک اُن کے پیچھے دھوئیں کا بادل آسمان کی طرف اُٹھنے لگا۔ جب بن یمینیوں نے مُڑ کر دیکھا کہ شہر کے کونے کونے سے دھواں نکل رہا ہے [41] تو اسرائیل کے مرد رُک گئے اور پلٹ کر اُن کا سامنا کرنے لگے۔

بن یمینی سخت گھبرا گئے، کیونکہ اُنہوں نے جان لیا کہ ہم تباہ ہو گئے ہیں۔ [42-43] تب اُنہوں نے مشرق کے ریگستان کی طرف فرار ہونے کی کوشش کی۔ لیکن اب وہ مرد بھی اُن کا تعاقب کرنے لگے جنہوں نے گھات میں بیٹھ کر جِبعہ پر حملہ کیا تھا۔ یوں اسرائیلیوں نے مفروروں کو گھیر کر مار ڈالا۔ [44] اُس وقت بن یمین کے 18,000 تجربہ کار فوجی ہلاک ہوئے۔ [45] جو بچ گئے وہ ریگستان کی چٹان رِمّون کی طرف بھاگ نکلے۔ لیکن اسرائیلیوں نے راستے میں اُن کے 5,000 افراد کو موت کے گھاٹ اُتار دیا۔ اِس کے بعد اُنہوں نے جِدعوم تک اُن کا تعاقب کیا۔ مزید 2,000 بن یمینی ہلاک ہوئے۔ [46] اِس طرح بن یمین کے کُل 25,000 تلوار سے لیس اور تجربہ کار فوجی مارے گئے۔

[47] صرف 600 مرد بچ کر رِمّون کی چٹان تک پہنچ گئے۔ وہاں وہ چار مہینے تک ٹکے رہے۔ [48] تب اسرائیلی تعاقب کرنے سے باز آ کر بن یمین کے قبائلی علاقے میں واپس آئے۔ وہاں اُنہوں نے جگہ بہ جگہ جا کر سب

کچھ موت کے گھاٹ اُتار دیا۔ جو بھی اُنہیں ملا وہ تلوار کی زد میں آ گیا، خواہ انسان تھا یا حیوان۔ ساتھ ساتھ اُنہوں نے تمام شہروں کو آگ لگا دی۔

بن یمینیوں کو عورتیں ملتی ہیں

21 جب اسرائیلی مِصفاہ میں جمع ہوئے تھے تو سب نے قسم کھا کر کہا تھا، ”ہم کبھی بھی اپنی بیٹیوں کا کسی بن یمینی مرد کے ساتھ رشتہ نہیں باندھیں گے۔“ 2 اب وہ بیت ایل چلے گئے اور شام تک اللہ کے حضور بیٹھے رہے۔ رو رو کر اُنہوں نے دعا کی، 3 ”اے رب، اسرائیل کے خدا، ہماری قوم کا ایک پورا قبیلہ مٹ گیا ہے! یہ مصیبت اسرائیل پر کیوں آئی؟“

4 اگلے دن وہ صبح سویرے اُٹھے اور قربان گاہ بنا کر اُس پر بھسم ہونے والی اور سلامتی کی قربانیاں چڑھائیں۔ 5 پھر وہ ایک دوسرے سے پوچھنے لگے، ”جب ہم مِصفاہ میں رب کے حضور جمع ہوئے تو ہماری قوم میں سے کون کون اجتماع میں شریک نہ ہوا؟“ کیونکہ اُس وقت اُنہوں نے قسم کھا کر اعلان کیا تھا، ”جس نے یہاں رب کے حضور آنے سے انکار کیا اُسے ضرور سزائے موت دی جائے گی۔“ 6 اب اسرائیلیوں کو بن یمینیوں پر افسوس ہوا۔ اُنہوں نے کہا، ”ایک پورا قبیلہ مٹ گیا ہے۔ 7 اب ہم اُن تھوڑے بچے کھچے آدمیوں کو بیویاں کس طرح مہیا کر سکتے ہیں؟ ہم نے تو رب کے حضور قسم کھائی ہے کہ اپنی بیٹیوں کا اُن کے ساتھ رشتہ نہیں باندھیں گے۔ 8 لیکن ہو سکتا ہے کوئی خاندان مِصفاہ کے اجتماع میں نہ آیا ہو۔ آؤ، ہم پتا کریں۔“ معلوم ہوا کہ یبیس جِلعاد کے باشندے نہیں آئے تھے۔ 9 یہ بات فوجیوں کو گننے سے پتا چلی، کیونکہ گنتے وقت یبیس جِلعاد کا کوئی بھی شخص فوج میں نہیں تھا۔

10 تب اُنہوں نے 12,000 فوجیوں کو چن کر اُنہیں حکم دیا، ”یبیس جِلعاد پر حملہ کر کے تمام باشندوں کو بال بچوں سمیت مار ڈالو۔ 11 صرف کنواریوں کو زندہ رہنے دو۔“

12 فوجیوں نے یبیس میں 400 کنواریاں پائیں۔ وہ اُنہیں سَیلا لے آئے جہاں اسرائیلیوں کا لشکر ٹھہرا ہوا تھا۔ 13 وہاں سے اُنہوں نے اپنے قاصدوں کو رِمّون کی چٹان کے پاس بھیج کر بن یمینیوں کے ساتھ صلح کر لی۔ 14 پھر بن یمین کے 600 مرد ریگستان سے واپس آئے، اور اُن کے ساتھ یبیس جِلعاد کی کنواریوں کی شادی ہوئی۔ لیکن یہ سب کے لئے کافی نہیں تھیں۔

15 اسرائیلیوں کو بن یمین پر افسوس ہوا، کیونکہ رب نے اسرائیل کے قبیلوں میں خلا ڈال دیا تھا۔ 16 جماعت کے بزرگوں نے دوبارہ پوچھا، ”ہمیں بن یمین کے باقی مردوں کے لئے کہاں سے بیویاں ملیں گی؟ اُن کی تمام عورتیں تو ہلاک ہو گئی ہیں۔ 17 لازم ہے کہ اُنہیں اُن کا موروثی علاقہ واپس مل جائے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ بالکل مٹ جائیں۔ 18 لیکن ہم اپنی بیٹیوں کی اُن کے ساتھ شادی نہیں کرا سکتے، کیونکہ ہم نے قسم کھا کر اعلان کیا ہے، 'جو اپنی بیٹی کا رشتہ بن یمین کے کسی مرد سے باندھے گا اُس پر اللہ کی لعنت ہو'۔“

19 یوں سوچتے سوچتے اُنہیں آخرکار یہ ترکیب سوجھی، ”کچھ دیر کے بعد یہاں سَیلا میں رب کی سالانہ عید منائی جائے گی۔ سَیلا بیت ایل کے شمال میں، لبونہ کے جنوب میں اور اُس راستے کے مشرق میں ہے جو بیت ایل سے سِکم تک لے جاتا ہے۔ 20 اب بن یمینی مردوں کے لئے ہمارا مشورہ ہے کہ عید کے دنوں میں

انگور کے باغوں میں چھپ کر گھات میں بیٹھ جائیں۔ 21 جب لڑکیاں لوک ناچ کے لئے سَیلا سے نکلیں گی تو پھر باغوں سے نکل کر اُن پر جھپٹ پڑنا۔ ہر آدمی ایک لڑکی کو پکڑ کر اُسے اپنے گھر لے جائے۔ 22 جب اُن کے باپ اور بھائی ہمارے پاس آ کر آپ کی شکایت کریں گے تو ہم اُن سے کہیں گے، 'بن یمینیوں پر ترس کھائیں، کیونکہ جب ہم نے یبیس پر فتح پائی تو ہم اُن کے لئے کافی عورتیں حاصل نہ کر سکے۔ آپ بے قصور ہیں، کیونکہ آپ نے اُنہیں اپنی بیٹیوں کو ارادتاً تو نہیں دیا'۔'' 23 بن یمینیوں نے بزرگوں کی اِس ہدایت پر عمل کیا۔ عید کے دنوں میں جب لڑکیاں ناچ رہی تھیں تو بن یمینیوں نے اُتنی پکڑ لیں کہ اُن کی کمی پوری ہو گئی۔ پھر وہ اُنہیں اپنے قبائلی علاقے میں لے گئے اور شہروں کو دوبارہ تعمیر کر کے اُن میں بسنے لگے۔ 24 باقی اسرائیلی بھی وہاں سے چلے گئے۔ ہر ایک اپنے قبائلی علاقے میں واپس چلا گیا۔ 25 اُس زمانے میں اسرائیل میں کوئی بادشاہ نہیں تھا۔ ہر ایک وہی کچھ کرتا جو اُسے مناسب لگتا تھا۔

روت

اِلی مَلِک موآب چلا جاتا ہے

1 [2-1] اُن دنوں جب قاضی قوم کی راہنمائی کیا کرتے تھے تو اسرائیل میں کال پڑا۔ یہوداہ کے شہر بیت لحم میں ایک اِفراتی آدمی رہتا تھا جس کا نام اِلی مَلِک تھا۔ کال کی وجہ سے وہ اپنی بیوی نعومی اور اپنے دو بیٹوں محلون اور کلیون کو لے کر ملکِ موآب میں جا بسا۔

[3] لیکن کچھ دیر کے بعد اِلی مَلِک فوت ہو گیا، اور نعومی اپنے دو بیٹوں کے ساتھ اکیلی رہ گئی۔ [4] محلون اور کلیون نے موآب کی دو عورتوں سے شادی کر لی۔ ایک کا نام عُرفہ تھا اور دوسری کا روت۔ لیکن تقریباً دس سال کے بعد [5] دونوں بیٹے بھی جاں بحق ہو گئے۔ اب نعومی کا نہ شوہر اور نہ بیٹے ہی رہے تھے۔

نعومی روت کے ساتھ واپس چلی جاتی ہے

[7-6] ایک دن نعومی کو ملکِ موآب میں خبر ملی کہ رب اپنی قوم پر رحم کر کے اُسے دوبارہ اچھی فصلیں دے رہا ہے۔ تب وہ اپنے وطن یہوداہ کے لئے روانہ ہوئی۔ عُرفہ اور روت بھی ساتھ چلیں۔

جب وہ اُس راستے پر آ گئیں جو یہوداہ تک پہنچاتا ہے [8] تو نعومی نے اپنی بہوؤں سے کہا، ”اب اپنے ماں باپ کے گھر واپس چلی جائیں۔ رب آپ پر اُتنا رحم کرے جتنا آپ نے مرحوموں اور مجھ پر کیا ہے۔ [9] وہ آپ کو نئے گھر اور نئے شوہر مہیا کر کے سکون دے۔“

یہ کہہ کر اُس نے اُنہیں بوسہ دیا۔ دونوں رو پڑیں [10] اور اعتراض کیا، ”ہرگز نہیں، ہم آپ کے ساتھ آپ کی قوم کے پاس جائیں گی۔“ [11] لیکن نعومی نے اصرار کیا، ”بیٹیو، بس کریں اور اپنے اپنے گھر واپس چلی جائیں۔ اب میرے ساتھ جانے کا کیا فائدہ؟ مجھ سے تو مزید کوئی بیٹا پیدا نہیں ہو گا جو آپ کا شوہر بن سکے۔ [12] نہیں بیٹیو، واپس چلی جائیں۔ مَیں تو اِتنی بوڑھی ہو چکی ہوں کہ دوبارہ شادی نہیں کر سکتی۔ اور اگر اِس کی اُمید بھی ہوتی بلکہ میری شادی آج رات کو ہوتی اور میرے ہاں بیٹے پیدا ہوتے [13] تو کیا آپ اُن کے بالغ ہو جانے تک انتظار کر سکتیں؟ کیا آپ اُس وقت تک کسی اَور سے شادی کرنے سے انکار کرتیں؟ نہیں، بیٹیو۔ رب نے اپنا ہاتھ میرے خلاف اُٹھایا ہے، تو آپ اِس لعنت کی زد میں کیوں آئیں؟“

[14] تب عُرفہ اور روت دوبارہ رو پڑیں۔ عُرفہ نے

اپنی ساس کو چوم کر الوداع کہا، لیکن روت نعومی کے ساتھ لپٹی رہی۔ 15 نعومی نے اُسے سمجھانے کی کوشش کی، ''دیکھیں، عُرفہ اپنی قوم اور اپنے دیوتاؤں کے پاس واپس چلی گئی ہے۔ اب آپ بھی ایسا ہی کریں۔''

16 لیکن روت نے جواب دیا، ''مجھے آپ کو چھوڑ کر واپس جانے پر مجبور نہ کیجئے۔ جہاں آپ جائیں گی مَیں جاؤں گی۔ جہاں آپ رہیں گی وہاں مَیں بھی رہوں گی۔ آپ کی قوم میری قوم اور آپ کا خدا میرا خدا ہے۔ 17 جہاں آپ مریں گی وہیں مَیں مروں گی اور وہیں دفن ہو جاؤں گی۔ صرف موت ہی مجھے آپ سے الگ کر سکتی ہے۔ اگر میرا یہ وعدہ پورا نہ ہو تو اللہ مجھے سخت سزا دے!''

18 نعومی نے جان لیا کہ روت کا ساتھ جانے کا پکا ارادہ ہے، اِس لئے وہ خاموش ہو گئی اور اُسے سمجھانے سے باز آئی۔ 19 وہ چل پڑیں اور چلتے چلتے بیت لحم پہنچ گئیں۔ جب داخل ہوئیں تو پورے شہر میں ہل چل مچ گئی۔ عورتیں کہنے لگیں، ''کیا یہ نعومی نہیں ہے؟''

20 نعومی نے جواب دیا، ''اب مجھے نعومی[a] مت کہنا بلکہ مارہ،[b] کیونکہ قادرِ مطلق نے مجھے سخت مصیبت میں ڈال دیا ہے۔ 21 یہاں سے جاتے وقت میرے ہاتھ بھرے ہوئے تھے، لیکن اب رب مجھے خالی ہاتھ واپس لے آیا ہے۔ چنانچہ مجھے نعومی مت کہنا۔ رب نے خود میرے خلاف گواہی دی ہے، قادرِ مطلق نے مجھے اِس مصیبت میں ڈالا ہے۔''

22 جب نعومی اپنی موآبی بہو کے ساتھ بیت لحم پہنچی تو جَو کی فصل کی کٹائی شروع ہو چکی تھی۔

روت کی بوعز سے ملاقات

2 بیت لحم میں نعومی کے مرحوم شوہر کا رشتے دار رہتا تھا جس کا نام بوعز تھا۔ وہ اثر و رسوخ رکھتا تھا، اور اُس کی زمینیں تھیں۔

2 ایک دن روت نے اپنی ساس سے کہا، ''مَیں کھیتوں میں جا کر فصل کی کٹائی سے بچی ہوئی بالیں چن لوں۔ کوئی نہ کوئی تو مجھے اِس کی اجازت دے گا۔'' نعومی نے جواب دیا، ''ٹھیک ہے بیٹی، جائیں۔'' 3 روت کسی کھیت میں گئی اور مزدوروں کے پیچھے پیچھے چلتی ہوئی بچی ہوئی بالیں چننے لگی۔ اُسے معلوم نہ تھا کہ کھیت کا مالک سسر کا رشتے دار بوعز ہے۔

4 اِتنے میں بوعز بیت لحم سے پہنچا۔ اُس نے اپنے مزدوروں سے کہا، ''رب آپ کے ساتھ ہو۔'' اُنہوں نے جواب دیا، ''اور رب آپ کو بھی برکت دے!'' 5 پھر بوعز نے مزدوروں کے انچارج سے پوچھا، ''اُس جوان عورت کا مالک کون ہے؟'' 6 آدمی نے جواب دیا، ''یہ موآبی عورت نعومی کے ساتھ ملکِ موآب سے آئی ہے۔ 7 اِس نے مجھ سے مزدوروں کے پیچھے چل کر بچی ہوئی بالیں چننے کی اجازت لی۔ یہ تھوڑی دیر جھونپڑی کے سائے میں آرام کرنے کے سوا صبح سے لے کر اب تک کام میں لگی رہی ہے۔''

8 یہ سن کر بوعز نے روت سے بات کی، ''بیٹی، میری بات سنیں! کسی اَور کھیت میں بچی ہوئی بالیں چننے کے لئے نہ جائیں بلکہ یہیں میری نوکرانیوں کے ساتھ رہیں۔ 9 کھیت کے اُس حصے پر دھیان دیں جہاں فصل کی کٹائی ہو رہی ہے اور نوکرانیوں کے پیچھے پیچھے چلتی رہیں۔ مَیں نے آدمیوں کو آپ کو چھیڑنے سے منع کیا

[a] خوش گوار، خوشی والی۔

[b] کڑوی۔

ہے۔ جب بھی آپ کو پیاس لگے تو اُن برتنوں سے پانی پینا جو آدمیوں نے کنوئیں سے بھر رکھے ہیں۔"

[10] روت منہ کے بل جھک گئی اور بولی، "مَیں اِس لائق نہیں کہ آپ مجھ پر اِتنی مہربانی کریں۔ مَیں تو پردیسی ہوں۔ آپ کیوں میری قدر کرتے ہیں؟" [11] بوعز نے جواب دیا، "مجھے وہ کچھ بتایا گیا ہے جو آپ نے اپنے شوہر کی وفات سے لے کر آج تک اپنی ساس کے لئے کیا ہے۔ آپ اپنے ماں باپ اور اپنے وطن کو چھوڑ کر ایک قوم میں بسنے آئی ہیں جسے پہلے سے نہیں جانتی تھیں۔ [12] آپ رب اسرائیل کے خدا کے پَروں تلے پناہ لینے آئی ہیں۔ اب وہ آپ کو آپ کی نیکی کا پورا اجر دے۔" [13] روت نے کہا، "میرے آقا، اللہ کرے کہ مَیں آئندہ بھی آپ کی منظورِ نظر رہوں۔ گو مَیں آپ کی نوکرانیوں کی حیثیت بھی نہیں رکھتی تو بھی آپ نے مجھ سے شفقت بھری باتیں کر کے مجھے تسلی دی ہے۔"

[14] کھانے کے وقت بوعز نے روت کو بُلا کر کہا، "اِدھر آ کر روٹی کھائیں اور اپنا نوالہ سرکے میں ڈبو دیں۔" روت اُس کے مزدوروں کے ساتھ بیٹھ گئی، اور بوعز نے اُسے جَو کے بُھنے ہوئے دانے دے دیئے۔ روت نے جی بھر کر کھانا کھایا۔ پھر بھی کچھ بچ گیا۔ [15] جب وہ کام جاری رکھنے کے لئے اُٹھی تو بوعز نے حکم دیا، "اُسے پُولوں کے درمیان بھی بالیں جمع کرنے دو، اور اگر وہ ایسا کرے تو اُس کی بے عزتی مت کرنا۔ [16] نہ صرف یہ بلکہ کام کرتے وقت اِدھر اُدھر پُولوں کی کچھ بالیں زمین پر گرنے دو۔ جب وہ اُنہیں جمع کرنے آئے تو اُسے مت جھڑکنا!"

[17] روت نے کھیت میں شام تک کام جاری رکھا۔ جب اُس نے بالوں کو کوٹ لیا تو دانوں کے تقریباً 13 کلوگرام نکلے۔ [18] پھر وہ سب کچھ اُٹھا کر اپنے گھر واپس لے آئی اور ساس کو دکھایا۔ ساتھ ساتھ اُس نے اُسے وہ بُھنے ہوئے دانے بھی دیئے جو دوپہر کے کھانے سے بچ گئے تھے۔ [19] نعومی نے پوچھا، "آپ نے یہ سب کچھ کہاں سے جمع کیا؟ بتائیں، آپ کہاں تھیں؟ اللہ اُسے برکت دے جس نے آپ کی اِتنی قدر کی ہے!"

روت نے کہا، "جس آدمی کے کھیت میں مَیں نے آج کام کیا اُس کا نام بوعز ہے۔" [20] نعومی پکار اُٹھی، "رب اُسے برکت دے! وہ تو ہمارا قریبی رشتے دار ہے، اور شریعت کے مطابق اُس کا حق ہے کہ وہ ہماری مدد کرے۔ اب مجھے معلوم ہوا ہے کہ اللہ ہم پر اور ہمارے مرحوم شوہروں پر رحم کرنے سے باز نہیں آیا!"

[21] روت بولی، "اُس نے مجھ سے یہ بھی کہا کہ کہیں اَور نہ جانا بلکہ کٹائی کے اختتام تک میرے مزدوروں کے پیچھے پیچھے بالیں جمع کرنا۔"

[22] نعومی نے جواب میں کہا، "بہت اچھا۔ بیٹی، ایسا ہی کریں۔ اُس کی نوکرانیوں کے ساتھ رہنے کا یہ فائدہ ہے کہ آپ محفوظ رہیں گی۔ کسی اَور کے کھیت میں جائیں تو ہو سکتا ہے کہ کوئی آپ کو تنگ کرے۔"

[23] چنانچہ روت جَو اور گندم کی کٹائی کے پورے موسم میں بوعز کی نوکرانیوں کے پاس جاتی اور بچی ہوئی بالیں چنتی۔ شام کو وہ اپنی ساس کے گھر واپس چلی جاتی تھی۔

روت کی شادی کی کوششیں

3 ایک دن نعومی روت سے مخاطب ہوئی، "بیٹی، مَیں آپ کے لئے گھر کا بندوبست کرنا چاہتی ہوں، ایسی جگہ جہاں آپ کی ضروریات آئندہ بھی پوری ہوتی رہیں گی۔ [2] اب دیکھیں، جس آدمی کی نوکرانیوں

کے ساتھ آپ نے بالیں چنی ہیں وہ ہمارا قریبی رشتے دار ہے۔ آج شام کو بوعز گاہنے کی جگہ پر جَو پھٹکے گا۔ [3] تو سن لیں، اچھی طرح نہا کر خوشبو دار تیل لگا لیں اور اپنا سب سے خوب صورت لباس پہن لیں۔ پھر گاہنے کی جگہ جائیں۔ لیکن اُسے پتا نہ چلے کہ آپ آئی ہیں۔ جب وہ کھانے پینے سے فارغ ہو جائیں [4] تو دیکھ لیں کہ بوعز سونے کے لئے کہاں لیٹ جاتا ہے۔ پھر جب وہ سو جائے گا تو وہاں جائیں اور کمبل کو اُس کے پیروں سے اُتار کر اُن کے پاس لیٹ جائیں۔ باقی جو کچھ کرنا ہے وہ آپ کو اُسی وقت بتائے گا۔"

[5] روت نے جواب دیا، "ٹھیک ہے۔ جو کچھ بھی آپ نے کہا ہے مَیں کروں گی۔" [6] وہ اپنی ساس کی ہدایت کے مطابق تیار ہوئی اور شام کے وقت گاہنے کی جگہ پر پہنچی۔ [7] وہاں بوعز کھانے پینے اور خوشی منانے کے بعد جَو کے ڈھیر کے پاس لیٹ کر سو گیا۔ پھر روت چپکے سے اُس کے پاس آئی۔ اُس کے پیروں سے کمبل ہٹا کر وہ اُن کے پاس لیٹ گئی۔

[8] آدھی رات کو بوعز گھبرا گیا۔ ٹٹول ٹٹول کر اُسے پتا چلا کہ پیروں کے پاس عورت پڑی ہے۔ [9] اُس نے پوچھا، "کون ہے؟" روت نے جواب دیا، "آپ کی خادمہ روت۔ میری ایک گزارش ہے۔ چونکہ آپ میرے قریبی رشتے دار ہیں اِس لئے آپ کا حق ہے کہ میری ضروریات پوری کریں۔ مہربانی کر کے اپنے لباس کا دامن مجھ پر بچھا کر ظاہر کریں کہ میرے ساتھ شادی کریں گے۔"

[10] بوعز بولا، "بیٹی، رب آپ کو برکت دے! اب آپ نے اپنے سسرال سے وفاداری کا پہلے کی نسبت زیادہ اظہار کیا ہے، کیونکہ آپ جوان آدمیوں کے پیچھے نہ لگیں، خواہ غریب ہوں یا امیر۔ [11] بیٹی، اب فکر نہ کریں۔ مَیں ضرور آپ کی یہ گزارش پوری کروں گا۔ آخر تمام مقامی لوگ جان گئے ہیں کہ آپ شریف عورت ہیں۔ [12] آپ کی بات سچ ہے کہ مَیں آپ کا قریبی رشتے دار ہوں اور یہ میرا حق ہے کہ آپ کی ضروریات پوری کروں۔ لیکن ایک اَور آدمی ہے جس کا آپ سے زیادہ قریبی رشتہ ہے۔ [13] رات کے لئے یہاں ٹھہریں! کل مَیں اُس آدمی سے بات کروں گا۔ اگر وہ آپ سے شادی کر کے رشتے داری کا حق ادا کرنا چاہے تو ٹھیک ہے۔ اگر نہیں تو رب کی قسم، مَیں یہ ضرور کروں گا۔ آپ صبح کے وقت تک یہیں لیٹی رہیں۔"

[14] چنانچہ روت بوعز کے پیروں کے پاس لیٹی رہی۔ لیکن وہ صبح منہ اندھیرے اُٹھ کر چلی گئی تاکہ کوئی اُسے پہچان نہ سکے، کیونکہ بوعز نے کہا تھا، "کسی کو پتا نہ چلے کہ کوئی عورت یہاں گاہنے کی جگہ پر میرے پاس آئی ہے۔" [15] روت کے جانے سے پہلے بوعز بولا، "اپنی چادر بچھا دیں!" پھر اُس نے کوئی برتن چھ دفعہ جَو کے دانوں سے بھر کر چادر میں ڈال دیا اور اُسے روت کے سر پر رکھ دیا۔ پھر وہ شہر میں واپس چلا گیا۔

[16] جب روت گھر پہنچی تو ساس نے پوچھا، "بیٹی، وقت کیسا رہا؟" روت نے اُسے سب کچھ سنایا جو بوعز نے جواب میں کیا تھا۔ [17] روت بولی، "جَو کے یہ دانے بھی اُس کی طرف سے ہیں۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ مَیں خالی ہاتھ آپ کے پاس واپس آؤں۔" [18] یہ سن کر نعومی نے روت کو تسلی دی، "بیٹی، جب تک کوئی نتیجہ نہ نکلے یہاں ٹھہر جائیں۔ اب یہ آدمی آرام نہیں کرے گا بلکہ آج ہی معاملے کا حل نکالے گا۔"

4

بوعز شہر کے دروازے کے پاس جا کر بیٹھ گیا جہاں بزرگ فیصلے کیا کرتے تھے۔ کچھ دیر کے بعد وہ رشتے دار وہاں سے گزرا جس کا ذکر بوعز نے روت سے کیا تھا۔ بوعز اُس سے مخاطب ہوا، ”دوست، اِدھر آئیں۔ میرے پاس بیٹھ جائیں۔“

رشتے دار اُس کے پاس بیٹھ گیا 2 تو بوعز نے شہر کے دس بزرگوں کو بھی ساتھ بٹھایا۔ 3 پھر اُس نے رشتے دار سے بات کی، ”نعومی ملکِ موآب سے واپس آ کر اپنے شوہر اِلی مَلِک کی زمین فروخت کرنا چاہتی ہے۔ 4 یہ زمین ہمارے خاندان کا موروثی حصہ ہے، اِس لئے مَیں نے مناسب سمجھا کہ آپ کو اطلاع دوں تاکہ آپ یہ زمین خرید لیں۔ بیت لحم کے بزرگ اور ساتھ بیٹھے راہنما اِس کے گواہ ہوں گے۔ لازم ہے کہ یہ زمین ہمارے خاندان کا حصہ رہے، اِس لئے بتائیں کہ کیا آپ اِسے خرید کر چھڑائیں گے؟ آپ کا سب سے قریبی رشتہ ہے، اِس لئے یہ آپ ہی کا حق ہے۔ اگر آپ زمین خریدنا نہ چاہیں تو یہ میرا حق بنے گا۔“ رشتے دار نے جواب دیا، ”ٹھیک ہے، مَیں اِسے خرید کر چھڑاؤں گا۔“ 5 پھر بوعز بولا، ”اگر آپ نعومی سے زمین خریدیں تو آپ کو اُس کی موآبی بہو روت سے شادی کرنی پڑے گی تاکہ مرحوم شوہر کی جگہ اولاد پیدا کریں جو اُس کا نام رکھ کر یہ زمین سنبھالیں۔“

6 یہ سن کر رشتے دار نے کہا، ”پھر مَیں اِسے خریدنا نہیں چاہتا، کیونکہ ایسا کرنے سے میری موروثی زمین کو نقصان پہنچے گا۔ آپ ہی اِسے خرید کر چھڑائیں۔“

7 اُس زمانے میں اگر ایسے کسی معاملے میں کوئی زمین خریدنے کا اپنا حق کسی دوسرے کو منتقل کرنا چاہتا تھا تو وہ اپنی چپل اُتار کر اُسے دے دیتا تھا۔ اِس طریقے سے فیصلہ قانونی طور پر طے ہو جاتا تھا۔ 8 چنانچہ روت کے زیادہ قریبی رشتے دار نے اپنی چپل اُتار کر بوعز کو دے دی اور کہا، ”آپ ہی زمین کو خرید لیں۔“ 9 تب بوعز نے بزرگوں اور باقی لوگوں کے سامنے اعلان کیا، ”آج آپ گواہ ہیں کہ مَیں نے نعومی سے سب کچھ خرید لیا ہے جو اُس کے مرحوم شوہر اِلی مَلِک اور اُس کے دو بیٹوں کلیون اور محلون کا تھا۔ 10 ساتھ ہی مَیں نے محلون کی بیوہ موآبی عورت روت سے شادی کرنے کا وعدہ کیا ہے تاکہ محلون کے نام سے بیٹا پیدا ہو۔ یوں مرحوم کی موروثی زمین خاندان سے چھن نہیں جائے گی، اور اُس کا نام ہمارے خاندان اور بیت لحم کے باشندوں میں قائم رہے گا۔ آج آپ سب گواہ ہیں!“

11 بزرگوں اور شہر کے دروازے پر بیٹھے دیگر مردوں نے اِس کی تصدیق کی، ”ہم گواہ ہیں! رب آپ کے گھر میں آنے والی اِس عورت کو اُن برکتوں سے نوازے جن سے اُس نے راخل اور لیاہ کو نوازا، جن سے تمام اسرائیلی نکلے۔ رب کرے کہ آپ کی دولت اور عزت اِفراتہ یعنی بیت لحم میں بڑھتی جائے۔ 12 وہ آپ اور آپ کی بیوی کو اُتنی اولاد بخشے جتنی تمر اور یہوداہ کے بیٹے فارص کے خاندان کو بخشی تھی۔“

13 چنانچہ روت بوعز کی بیوی بن گئی۔ اور رب کی مرضی سے روت شادی کے بعد حاملہ ہوئی۔ جب اُس کے بیٹا ہوا 14 تو بیت لحم کی عورتوں نے نعومی سے کہا، ”رب کی تمجید ہو! آپ کو یہ بچہ عطا کرنے سے اُس نے ایسا شخص مہیا کیا ہے جو آپ کا خاندان سنبھالے گا۔ اللہ کرے کہ اُس کی شہرت پورے اسرائیل میں پھیل جائے۔ 15 اُس سے آپ تازہ دم ہو جائیں گی، اور بڑھاپے میں وہ آپ کو سہارا دے گا۔ کیونکہ آپ کی بہو

جو آپ کو پیار کرتی ہے اور جس کی قدر و قیمت سات بیٹوں سے بڑھ کر ہے اُسی نے اُسے جنم دیا ہے!"

16 نعومی بچے کو اپنی گود میں بٹھا کر اُسے پالنے لگی۔ 17 پڑوسی عورتوں نے اُس کا نام عوبید یعنی خدمت کرنے والا رکھا۔ اُنہوں نے کہا، "نعومی کے ہاں بیٹا پیدا ہوا ہے!"

عوبید داؤد بادشاہ کے باپ یسّی کا باپ تھا۔ 18 ذیل میں فارص کا داؤد تک نسب نامہ ہے: فارص، حصرون، 19 رام، عمی نداب، 20 نحسون، سلمون، 21 بوعز، عوبید، 22 یسّی اور داؤد۔

۱۔ سموایل

حنّہ اللہ سے بچہ مانگتی ہے

1 افرائیم کے پہاڑی علاقے کے شہر راماتائم صوفیم یعنی رامہ میں ایک افرائیمی رہتا تھا جس کا نام اِلقانہ بن یروحام بن اِلیہو بن توخو بن صوف تھا۔ 2 اِلقانہ کی دو بیویاں تھیں۔ ایک کا نام حنّہ تھا اور دوسری کا فِننّہ۔ فِننّہ کے بچے تھے، لیکن حنّہ بےاولاد تھی۔

3 اِلقانہ ہر سال اپنے خاندان سمیت سفر کر کے سَیلا کے مقدِس کے پاس جاتا تاکہ وہاں رب الافواج کے حضور قربانی گزرانے اور اُس کی پرستش کرے۔ اُن دنوں میں عیلی امام کے دو بیٹے حُفنی اور فینحاس سَیلا میں امام کی خدمت انجام دیتے تھے۔ 4 ہر سال اِلقانہ اپنی قربانی پیش کرنے کے بعد قربانی کے گوشت کے ٹکڑے فِننّہ اور اُس کے بیٹے بیٹیوں میں تقسیم کرتا۔ 5 حنّہ کو بھی گوشت ملتا، لیکن جہاں دوسروں کو ایک حصہ ملتا وہاں اُسے دو حصے ملتے تھے۔ کیونکہ اِلقانہ اُس سے بہت محبت رکھتا تھا، اگرچہ اب تک رب کی مرضی نہیں تھی کہ حنّہ کے بچے پیدا ہوں۔ 6 فِننّہ کی حنّہ سے دشمنی تھی، اِس لئے وہ ہر سال حنّہ کے بانجھ پن کا مذاق اُڑا کر اُسے تنگ کرتی تھی۔ 7 سال بہ سال ایسا ہی ہوا کرتا تھا۔ جب بھی وہ رب کے مقدِس کے پاس جاتے تو فِننّہ حنّہ کو اِتنا تنگ کرتی کہ وہ اُس کی باتیں سن سن کر رو پڑتی اور کھا پی نہ سکتی۔ 8 پھر اِلقانہ پوچھتا، ”حنّہ، تُو کیوں رو رہی ہے؟ تُو کھانا کیوں نہیں کھا رہی؟ اُداس ہونے کی کیا ضرورت؟ مَیں تو ہوں۔ کیا یہ دس بیٹوں سے کہیں بہتر نہیں؟“

9 ایک دن جب وہ سَیلا میں تھے تو حنّہ کھانے پینے کے بعد دعا کرنے کے لئے اُٹھی۔ عیلی امام رب کے مقدِس کے دروازے کے پاس کرسی پر بیٹھا تھا۔ 10 حنّہ شدید پریشانی کے عالم میں پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔ رب سے دعا کرتے کرتے 11 اُس نے قسم کھائی، ”اے رب الافواج، میری بُری حالت پر نظر ڈال کر مجھے یاد کر! اپنی خادمہ کو مت بھولنا بلکہ بیٹا عطا فرما! اگر تُو ایسا کرے تو مَیں اُسے تجھے واپس کر دوں گی۔ اے رب، اُس کی پوری زندگی تیرے لئے مخصوص ہو گی! اِس کا نشان یہ ہو گا کہ اُس کے بال کبھی نہیں کٹوائے جائیں گے۔“

12 حنّہ بڑی دیر تک یوں دعا کرتی رہی۔ عیلی اُس کے منہ پر غور کرنے لگا 13 تو دیکھا کہ حنّہ کے ہونٹ تو ہل

رہے ہیں لیکن آواز سنائی نہیں دے رہی، کیونکہ حنّہ دل ہی دل میں دعا کر رہی تھی۔ لیکن عیلی کو ایسا لگ رہا تھا کہ وہ نشے میں دُھت ہے، [14] اِس لئے اُس نے اُسے جھڑکتے ہوئے کہا، ''تُو کب تک نشے میں دُھت رہے گی؟ مَے پینے سے باز آ!''

[15] حنّہ نے جواب دیا، ''میرے آقا، ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ مَیں نے نہ مَے، نہ کوئی اَور نشہ آور چیز چکھی ہے۔ بات یہ ہے کہ مَیں بڑی رنجیدہ ہوں، اِس لئے رب کے حضور اپنے دل کی آہ و زاری[a] اُنڈیل دی ہے۔ [16] یہ نہ سمجھیں کہ مَیں نکمی عورت ہوں، بلکہ مَیں بڑے غم اور اذیت میں دعا کر رہی تھی۔''

[17] یہ سن کر عیلی نے جواب دیا، ''سلامتی سے اپنے گھر چلی جا! اسرائیل کا خدا تیری درخواست پوری کرے۔'' [18] حنّہ نے کہا، ''اپنی خادمہ پر آپ کی نظرِ کرم ہو۔'' پھر اُس نے جا کر کچھ کھایا، اور اُس کا چہرہ اُداس نہ رہا۔

سموایل کی پیدائش اور بچپن

[19] اگلے دن پورا خاندان صبح سویرے اُٹھا۔ اُنہوں نے مقدِس میں جا کر رب کی پرستش کی، پھر رامہ واپس چلے گئے جہاں اُن کا گھر تھا۔ اور رب نے حنّہ کو یاد کر کے اُس کی دعا سنی۔ [20] اِلقانہ اور حنّہ کے بیٹا پیدا ہوا۔ حنّہ نے اُس کا نام سموایل یعنی 'اُس کا نام اللہ ہے' رکھا، کیونکہ اُس نے کہا، ''مَیں نے اُسے رب سے مانگا۔''

[21] اگلے سال اِلقانہ خاندان کے ساتھ معمول کے مطابق سَیلا گیا تاکہ رب کو سالانہ قربانی پیش کرے اور اپنی مَنت پوری کرے۔ [22] لیکن حنّہ نہ گئی۔ اُس نے اپنے شوہر سے کہا، ''جب بچہ دودھ پینا چھوڑ دے گا تب ہی مَیں اُسے لے کر رب کے حضور پیش کروں گی۔ اُس وقت سے وہ ہمیشہ وہیں رہے گا۔'' [23] اِلقانہ نے جواب دیا، ''وہ کچھ کر جو تجھے مناسب لگے۔ بچے کا دودھ چھڑانے تک یہاں رہ۔ لیکن رب اپنا کلام قائم رکھے۔'' چنانچہ حنّہ بچے کے دودھ چھڑانے تک گھر میں رہی۔

[24] جب سموایل نے دودھ پینا چھوڑ دیا تو حنّہ اُسے سَیلا میں رب کے مقدِس کے پاس لے گئی، گو بچہ ابھی چھوٹا تھا۔ قربانیوں کے لئے اُس کے پاس تین بَیل، میدے کے تقریباً 16 کلوگرام اور مَے کی مشک تھی۔ [25] بَیل کو قربان گاہ پر چڑھانے کے بعد اِلقانہ اور حنّہ بچے کو عیلی کے پاس لے گئے۔ [26] حنّہ نے کہا، ''میرے آقا، آپ کی حیات کی قسم، مَیں وہی عورت ہوں جو کچھ سال پہلے یہاں آپ کی موجودگی میں کھڑی دعا کر رہی تھی۔ [27] اُس وقت مَیں نے التماس کی تھی کہ رب مجھے بیٹا عطا کرے، اور رب نے میری سنی ہے۔ [28] چنانچہ اب مَیں اپنا وعدہ پورا کر کے بیٹے کو رب کو واپس کر دیتی ہوں۔ عمر بھر وہ رب کے لئے مخصوص ہو گا۔'' تب اُس نے رب کے حضور سجدہ کیا۔

حنّہ کا گیت

2 وہاں حنّہ نے یہ گیت گایا،
''میرا دل رب کی خوشی مناتا ہے، کیونکہ اُس نے مجھے قوت عطا کی ہے۔ میرا منہ دلیری سے اپنے دشمنوں کے خلاف بات کرتا ہے، کیونکہ مَیں تیری نجات کے باعث باغ باغ ہوں۔

---

[a] لفظی ترجمہ: اپنی جان اُنڈیل دی ہے۔

[2] رب جیسا قدوس کوئی نہیں ہے، تیرے سوا کوئی نہیں ہے۔ ہمارے خدا جیسی کوئی چٹان نہیں ہے۔ [3] ڈینگیں مارنے سے باز آؤ! گستاخ باتیں مت بکو! کیونکہ رب ایسا خدا ہے جو سب کچھ جانتا ہے، وہ تمام اعمال کو تول کر پرکھتا ہے۔ [4] اب بڑوں کی کمانیں ٹوٹ گئی ہیں جبکہ گرنے والے قوت سے کمربستہ ہو گئے ہیں۔ [5] جو پہلے سیر تھے وہ روٹی ملنے کے لئے مزدوری کرتے ہیں جبکہ جو پہلے بھوکے تھے وہ سیر ہو گئے ہیں۔ بے اولاد عورت کے سات بچے پیدا ہوئے ہیں جبکہ وافر بچوں کی ماں مُرجھا رہی ہے۔

[6] رب ایک کو مرنے دیتا اور دوسرے کو زندہ ہونے دیتا ہے۔ وہ ایک کو پاتال میں اُترنے دیتا اور دوسرے کو وہاں سے نکل آنے دیتا ہے۔ [7] رب ہی غریب اور امیر بنا دیتا ہے، وہی پست کرتا اور وہی سرفراز کرتا ہے۔ [8] وہ خاک میں دبے آدمی کو کھڑا کرتا ہے اور راکھ میں لیٹے ضرورت مند کو سرفراز کرتا ہے، پھر اُنہیں رئیسوں کے ساتھ عزت کی کرسی پر بٹھا دیتا ہے۔ کیونکہ دنیا کی بنیادیں رب کی ہیں، اور اُسی نے اُن پر زمین رکھی ہے۔

[9] وہ اپنے وفادار پیروکاروں کے پاؤں محفوظ رکھے گا جبکہ شریر تاریکی میں چپ ہو جائیں گے۔ کیونکہ انسان اپنی طاقت سے کامیاب نہیں ہوتا۔ [10] جو رب سے لڑنے کی جرأت کریں وہ پاش پاش ہو جائیں گے۔ رب آسمان سے اُن کے خلاف گرج کر دنیا کی انتہا تک سب کی عدالت کرے گا۔ وہ اپنے بادشاہ کو تقویت اور اپنے مسح کئے ہوئے خادم کو قوت عطا کرے گا۔“

[11] پھر اِلقانہ اور حنّہ رامہ میں اپنے گھر واپس چلے گئے۔ لیکن اُن کا بیٹا عیلی امام کے پاس رہا اور مقدِس میں رب کی خدمت کرنے لگا۔

عیلی کے بیٹوں کی بے دین زندگی

[12] لیکن عیلی کے بیٹے بدمعاش تھے۔ نہ وہ رب کو جانتے تھے، [13] نہ امام کی حیثیت سے اپنے فرائض صحیح طور پر ادا کرتے تھے۔ کیونکہ جب بھی کوئی آدمی اپنی قربانی پیش کر کے رفاقتی کھانے کے لئے گوشت اُبالتا تو عیلی کے بیٹے اپنے نوکر کو وہاں بھیج دیتے۔ یہ نوکر سہ شاخہ کانٹا [14] دیگ میں ڈال کر گوشت کا ہر وہ ٹکڑا اپنے مالکوں کے پاس لے جاتا جو کانٹے سے لگ جاتا۔ یہی اُن کا تمام اسرائیلیوں کے ساتھ سلوک تھا جو سَیلا میں قربانیاں چڑھانے آتے تھے۔ [15] نہ صرف یہ بلکہ کئی بار نوکر اُس وقت بھی آ جاتا جب جانور کی چربی ابھی قربان گاہ پر جلانی ہوتی تھی۔ پھر وہ تقاضا کرتا، ”مجھے امام کے لئے کچا گوشت دے دو! اُسے اُبلا گوشت منظور نہیں بلکہ صرف کچا گوشت، کیونکہ وہ اُسے بھوننا چاہتا ہے۔“ [16] قربانی پیش کرنے والا اعتراض کرتا، ”پہلے تو رب کے لئے چربی جلانا ہے، اِس کے بعد ہی جو جی چاہے لے لیں۔“ پھر نوکر بدتمیزی کرتا، ”نہیں، اُسے ابھی دے دو، ورنہ مَیں زبردستی لے لوں گا۔“ [17] اِن جوان اماموں کا یہ گناہ رب کی نظر میں نہایت سنگین تھا، کیونکہ وہ رب کی قربانیاں حقیر جانتے تھے۔

ماں باپ سموایل سے ملنے آتے ہیں

[18] لیکن چھوٹا سموایل رب کے حضور خدمت کرتا رہا۔ اُسے بھی دوسرے اماموں کی طرح کتان کا بالاپوش

دیا گیا تھا۔ [19] ہر سال جب اُس کی ماں خاوند کے ساتھ قربانی پیش کرنے کے لئے سَیلا آتی تو وہ نیا چوغہ سی کر اُسے دے دیتی۔ [20] اور روانہ ہونے سے پہلے عیلی سموایل کے ماں باپ کو برکت دے کر اِلقانہ سے کہتا، ”حنّہ نے رب سے بچہ مانگ لیا اور جب ملا تو اُسے رب کو واپس کر دیا۔ اب رب آپ کو اِس بچے کی جگہ مزید بچے دے۔“ اِس کے بعد وہ اپنے گھر چلے جاتے۔ [21] اور واقعی، رب نے حنّہ کو مزید تین بیٹے اور دو بیٹیاں عطا کیں۔ یہ بچے گھر میں رہے، لیکن سموایل رب کے حضور خدمت کرتے کرتے جوان ہو گیا۔

عیلی کے بیٹے باپ کی نہیں سنتے

[22] عیلی اُس وقت بہت بوڑھا ہو چکا تھا۔ بیٹوں کا تمام اسرائیل کے ساتھ بُرا سلوک اُس کے کانوں تک پہنچ گیا تھا، بلکہ یہ بھی کہ بیٹے اُن عورتوں سے ناجائز تعلقات رکھتے ہیں جو ملاقات کے خیمے کے دروازے پر خدمت کرتی ہیں۔ [23] اُس نے اُنہیں سمجھایا بھی تھا، ”آپ ایسی حرکتیں کیوں کر رہے ہیں؟ مجھے تمام لوگوں سے آپ کے شریر کاموں کی خبریں ملتی رہتی ہیں۔ [24] بیٹو، ایسا مت کرنا! جو باتیں آپ کے بارے میں رب کی قوم میں پھیل گئی ہیں وہ اچھی نہیں۔ [25] دیکھیں، اگر انسان کسی دوسرے انسان کا گناہ کرے تو ہو سکتا ہے اللہ دونوں کا درمیانی بن کر قصور وار شخص پر رحم کرے۔ لیکن اگر کوئی رب کا گناہ کرے تو پھر کون اُس کا درمیانی بن کر اُسے بچائے گا؟“

لیکن عیلی کے بیٹوں نے باپ کی نہ سنی، کیونکہ رب کی مرضی تھی کہ اُنہیں سزائے موت مل جائے۔

[26] لیکن سموایل اُن سے فرق تھا۔ جتنا وہ بڑا ہوتا گیا اُتنی اُس کی رب اور انسان کے سامنے قبولیت بڑھتی گئی۔

عیلی کے گھرانے کو سزا ملنے کی پیش گوئی

[27] ایک دن ایک نبی عیلی کے پاس آیا اور کہا، ”رب فرماتا ہے، ’کیا جب تیرا باپ ہارون اور اُس کا گھرانا مصر کے بادشاہ کے غلام تھے تو مَیں نے اپنے آپ کو اُس پر ظاہر نہ کیا؟ [28] گو اسرائیل کے بارہ قبیلے تھے لیکن مَیں نے مقرر کیا کہ اُسی کے گھرانے کے مرد میرے امام بن کر قربان گاہ کے سامنے خدمت کریں، بخور جلائیں اور میرے حضور امام کا بالاپوش پہنیں۔ ساتھ ساتھ مَیں نے اُنہیں قربان گاہ پر جلنے والی قربانیوں کا ایک حصہ ملنے کا حق دے دیا۔ [29] تو پھر تم لوگ ذبح اور غلہ کی وہ قربانیاں حقیر کیوں جانتے ہو جو مجھے ہی پیش کی جاتی ہیں اور جو مَیں نے اپنی سکونت گاہ کے لئے مقرر کی تھیں؟ عیلی، تُو اپنے بیٹوں کا مجھ سے زیادہ احترام کرتا ہے۔ تم تو میری قوم اسرائیل کی ہر قربانی کے بہترین حصے کھا کھا کر موٹے ہو گئے ہو۔‘

[30] چنانچہ رب جو اسرائیل کا خدا ہے فرماتا ہے، ’وعدہ تو مَیں نے کیا تھا کہ لاوی کے قبیلے کا تیرا گھرانا ہمیشہ ہی امام کی خدمت سرانجام دے گا۔ لیکن اب مَیں اعلان کرتا ہوں کہ ایسا کبھی نہیں ہو گا! کیونکہ جو میرا احترام کرتے ہیں اُن کا مَیں احترام کروں گا، لیکن جو مجھے حقیر جانتے ہیں اُنہیں حقیر جانا جائے گا۔ [31] اِس لئے سن! ایسے دن آ رہے ہیں جب مَیں تیری اور تیرے گھرانے کی طاقت یوں توڑ ڈالوں گا کہ گھر کا کوئی بھی بزرگ نہیں پایا جائے گا۔ [32] اور تُو مقدِس میں مصیبت دیکھے گا حالانکہ مَیں اسرائیل کے ساتھ بھلائی کرتا رہوں گا۔ تیرے گھر میں کبھی بھی بزرگ نہیں پایا

جائے گا۔ [33] مَیں تم میں سے ہر ایک کو تو اپنی خدمت سے نکال کر ہلاک نہیں کروں گا جب تیری آنکھیں دُھندلی سی پڑ جائیں گی اور تیری جان ہلکان ہو جائے گی۔ لیکن تیری تمام اولاد غیرطبعی موت مرے گی۔ [34] تیرے بیٹے حُفنی اور فینحاس دونوں ایک ہی دن ہلاک ہو جائیں گے۔ اِس نشان سے تجھے یقین آئے گا کہ جو کچھ مَیں نے فرمایا ہے وہ سچ ہے۔

[35] تب مَیں اپنے لئے ایک امام کھڑا کروں گا جو وفادار رہے گا۔ جو بھی میرا دل اور میری جان چاہے گی وہی وہ کرے گا۔ مَیں اُس کے گھر کی مضبوط بنیادیں رکھوں گا، اور وہ ہمیشہ تک میرے مسح کئے ہوئے خادم کے حضور آتا جاتا رہے گا۔ [36] اُس وقت تیرے گھر کے بچے ہوئے تمام افراد اُس امام کے سامنے جھک جائیں گے اور پیسے اور روٹی مانگ کر التماس کریں گے، 'مجھے امام کی کوئی نہ کوئی ذمہ داری دیں تاکہ روٹی کا ٹکڑا مل جائے'۔"

اللہ سموایل سے ہم کلام ہوتا ہے

3 چھوٹا سموایل عیلی کے زیرِ نگرانی رب کے حضور خدمت کرتا تھا۔ اُن دنوں میں رب کی طرف سے بہت کم پیغام یا رویائیں ملتی تھیں۔ [2] ایک رات عیلی جس کی آنکھیں اِتنی کمزور ہو گئی تھیں کہ دیکھنا تقریباً ناممکن تھا معمول کے مطابق سو گیا تھا۔ [3] سموایل بھی لیٹ گیا تھا۔ وہ رب کے مقدِس میں سو رہا تھا جہاں عہد کا صندوق پڑا تھا۔ شمع دان اب تک رب کے حضور جل رہا تھا [4-5] کہ اچانک رب نے آواز دی، "سموایل!" سموایل نے جواب دیا، "جی، مَیں ابھی آتا ہوں۔" وہ بھاگ کر عیلی کے پاس گیا اور کہا، "جی جناب، مَیں حاضر ہوں۔ آپ نے مجھے بُلایا؟"

عیلی بولا، "نہیں، مَیں نے تمہیں نہیں بُلایا۔ واپس جا کر دوبارہ لیٹ جاؤ۔" چنانچہ سموایل دوبارہ لیٹ گیا۔

[6] لیکن رب نے ایک بار پھر آواز دی، "سموایل!" لڑکا دوبارہ اُٹھا اور عیلی کے پاس جا کر بولا، "جی جناب، مَیں حاضر ہوں۔ آپ نے مجھے بُلایا؟" عیلی نے جواب دیا، "نہیں بیٹا، مَیں نے تمہیں نہیں بُلایا۔ دوبارہ سو جاؤ۔"

[7] اُس وقت سموایل رب کی آواز نہیں پہچان سکتا تھا، کیونکہ ابھی اُسے رب کا کوئی پیغام نہیں ملا تھا۔ [8] چنانچہ رب نے تیسری بار آواز دی، "سموایل!" ایک اَور مرتبہ سموایل اُٹھ کھڑا ہوا اور عیلی کے پاس جا کر بولا، "جی جناب، مَیں حاضر ہوں۔ آپ نے مجھے بُلایا؟" یہ سن کر عیلی نے جان لیا کہ رب سموایل سے ہم کلام ہو رہا ہے۔ [9] اِس لئے اُس نے لڑکے کو بتایا، "اب دوبارہ لیٹ جاؤ، لیکن اگلی دفعہ جب آواز سنائی دے تو تمہیں کہنا ہے، 'اے رب، فرما۔ تیرا خادم سن رہا ہے'۔"

سموایل ایک بار پھر اپنے بستر پر لیٹ گیا۔ [10] رب آ کر وہاں کھڑا ہوا اور پہلے کی طرح پکارا، "سموایل! سموایل!" لڑکے نے جواب دیا، "اے رب، فرما۔ تیرا خادم سن رہا ہے۔" [11] پھر رب سموایل سے ہم کلام ہوا، "دیکھ، مَیں اسرائیل میں اِتنا ہول ناک کام کروں گا کہ جسے بھی اِس کی خبر ملے گی اُس کے کان بجنے لگیں گے۔ [12] اُس وقت مَیں شروع سے لے کر آخر تک وہ تمام باتیں پوری کروں گا جو مَیں نے عیلی اور اُس کے گھرانے کے بارے میں کی ہیں۔ [13] مَیں عیلی کو آگاہ کر چکا ہوں کہ اُس کا گھرانا ہمیشہ تک میری عدالت کا نشانہ بنا رہے گا۔ کیونکہ گو اُسے صاف معلوم

تھا کہ اُس کے بیٹے اپنی غلط حرکتوں سے میرا غضب اپنے آپ پر لائیں گے تو بھی اُس نے اُنہیں کرنے دیا اور نہ روکا۔ [14] مَیں نے قسم کھائی ہے کہ عیلی کے گھرانے کا قصور نہ ذبح اور نہ غلہ کی کسی قربانی سے دُور کیا جا سکتا ہے بلکہ اِس کا کفارہ کبھی بھی نہیں دیا جا سکے گا!''

[15] اِس کے بعد سموایل صبح تک اپنے بستر پر لیٹا رہا۔ پھر وہ معمول کے مطابق اُٹھا اور رب کے گھر کے دروازے کھول دیئے۔ وہ عیلی کو اپنی رویا بتانے سے ڈرتا تھا، [16] لیکن عیلی نے اُسے بُلا کر کہا، ''سموایل، میرے بیٹے!'' سموایل نے جواب دیا، ''جی، مَیں حاضر ہوں۔'' [17] عیلی نے پوچھا، ''رب نے تمہیں کیا بتایا ہے؟ کوئی بھی بات مجھ سے مت چھپانا! اللہ تمہیں سخت سزا دے اگر تم ایک لفظ بھی مجھ سے پوشیدہ رکھو۔'' [18] پھر سموایل نے اُسے کھل کر سب کچھ بتا دیا اور ایک بات بھی نہ چھپائی۔ عیلی نے کہا، ''وہی رب ہے۔ جو کچھ اُس کی نظر میں ٹھیک ہے اُسے وہ کرے۔''

[19] سموایل جوان ہوتا گیا، اور رب اُس کے ساتھ تھا۔ اُس نے سموایل کی ہر بات پوری ہونے دی۔ [20] پورے اسرائیل نے دان سے لے کر بیرسبع تک جان لیا کہ رب نے اپنے نبی سموایل کی تصدیق کی ہے۔ [21] اگلے سالوں میں بھی رب سَیلا میں اپنے کلام سے سموایل پر ظاہر ہوتا رہا۔

4 [1] یوں سموایل کا کلام سَیلا سے نکل کر پورے اسرائیل میں پھیل گیا۔

فلستی عہد کا صندوق چھین لیتے ہیں

ایک دن اسرائیل کی فلستیوں کے ساتھ جنگ چھڑ گئی۔ اسرائیلیوں نے لڑنے کے لئے نکل کر ابن عزر کے پاس اپنی لشکرگاہ لگائی جبکہ فلستیوں نے افیق کے پاس اپنے ڈیرے ڈالے۔ [2] پہلے فلستیوں نے اسرائیلیوں پر حملہ کیا۔ لڑتے لڑتے اُنہوں نے اسرائیل کو شکست دی۔ تقریباً 4,000 اسرائیلی میدانِ جنگ میں ہلاک ہوئے۔

[3] فوج لشکرگاہ میں واپس آئی تو اسرائیل کے بزرگ سوچنے لگے، ''رب نے فلستیوں کو ہم پر کیوں فتح پانے دی؟ آؤ، ہم رب کے عہد کا صندوق سَیلا سے لے آئیں تاکہ وہ ہمارے ساتھ چل کر ہمیں دشمن سے بچائے۔''

[4] چنانچہ عہد کا صندوق جس کے اوپر رب الافواج کروبی فرشتوں کے درمیان تخت نشین ہے سَیلا سے لایا گیا۔ عیلی کے دو بیٹے حُفنی اور فینحاس بھی ساتھ آئے۔ [5] جب عہد کا صندوق لشکرگاہ میں پہنچا تو اسرائیلی نہایت خوش ہو کر بلند آواز سے نعرے لگانے لگے۔ اِتنا شور مچ گیا کہ زمین ہل گئی۔

[6] یہ سن کر فلستی چونک اُٹھے اور ایک دوسرے سے پوچھنے لگے، ''یہ کیسا شور ہے جو اسرائیلی لشکرگاہ میں ہو رہا ہے؟'' جب پتا چلا کہ رب کے عہد کا صندوق اسرائیلی لشکرگاہ میں آ گیا ہے [7] تو وہ گھبرا کر چلّائے۔ ''اُن کا دیوتا اُن کی لشکرگاہ میں آ گیا ہے۔ ہائے، ہمارا ستیاناس ہو گیا ہے! پہلے تو ایسا کبھی نہیں ہوا ہے۔ [8] ہم پر افسوس! کون ہمیں اِن طاقت ور دیوتاؤں سے بچائے گا؟ کیونکہ اِن ہی نے ریگستان میں مصریوں کو ہر قسم کی بلا سے مار کر ہلاک کر دیا تھا۔ [9] بھائیو، اب دلیر ہو اور مردانگی دکھاؤ، ورنہ ہم اُسی طرح عبرانیوں کے غلام بن جائیں گے جیسے وہ اب تک ہمارے غلام تھے۔ مردانگی دکھا کر لڑو!'' [10] آپس میں ایسی باتیں کرتے کرتے فلستی لڑنے کے لئے نکلے اور اسرائیل کو

شکست دی۔ ہر طرف قتلِ عام نظر آیا، اور 30,000 پیادے اسرائیلی کام آئے۔ باقی سب فرار ہو کر اپنے اپنے گھروں میں چھپ گئے۔ [11] عیلی کے دو بیٹے حُفنی اور فینحاس بھی اُسی دن ہلاک ہوئے، اور اللہ کے عہد کا صندوق فلستیوں کے قبضے میں آ گیا۔

عیلی کی موت

[12] اُسی دن بن یمین کے قبیلے کا ایک آدمی میدانِ جنگ سے بھاگ کر سَیلا پہنچ گیا۔ اُس کے کپڑے پھٹے ہوئے تھے اور سر پر خاک تھی۔ [13-15] عیلی سڑک کے کنارے اپنی کرسی پر بیٹھا تھا۔ وہ اب اندھا ہو چکا تھا، کیونکہ اُس کی عمر 98 سال تھی۔ وہ بڑی بے چینی سے راستے پر دھیان دے رہا تھا تاکہ جنگ کی کوئی تازہ خبر مل جائے، کیونکہ اُسے اِس بات کی بڑی فکر تھی کہ اللہ کا صندوق لشکرگاہ میں ہے۔

جب وہ آدمی شہر میں داخل ہوا اور لوگوں کو سارا ماجرا سنایا تو پورا شہر چلّانے لگا۔ جب عیلی نے شور سنا تو اُس نے پوچھا، ”یہ کیا شور ہے؟“ بن یمینی دوڑ کر عیلی کے پاس آیا اور بولا، [16] ”مَیں میدانِ جنگ سے آیا ہوں۔ آج ہی مَیں وہاں سے فرار ہوا۔“ عیلی نے پوچھا، ”بیٹا، کیا ہوا؟“ [17] قاصد نے جواب دیا، ”اسرائیلی فلستیوں کے سامنے فرار ہوئے۔ فوج کو ہر طرف شکست ماننی پڑی، اور آپ کے دونوں بیٹے حُفنی اور فینحاس بھی مارے گئے ہیں۔ افسوس، اللہ کا صندوق بھی دشمن کے قبضے میں آ گیا ہے۔“

[18] عہد کے صندوق کا ذکر سنتے ہی عیلی اپنی کرسی پر سے پیچھے کی طرف گر گیا۔ چونکہ وہ بوڑھا اور بھاری بھرکم تھا اِس لئے اُس کی گردن ٹوٹ گئی اور وہ وہیں مقدِس کے دروازے کے پاس ہی مر گیا۔ وہ 40 سال اسرائیل کا قاضی رہا تھا۔

فینحاس کی بیوہ کی موت

[19] اُس وقت عیلی کی بہو یعنی فینحاس کی بیوی کا پاؤں بھاری تھا اور بچہ پیدا ہونے والا تھا۔ جب اُس نے سنا کہ اللہ کا صندوق دشمن کے ہاتھ میں آ گیا ہے اور کہ سسر اور شوہر دونوں مر گئے ہیں تو اُسے اِتنا سخت صدمہ پہنچا کہ وہ شدید دردِ زہ میں مبتلا ہو گئی۔ وہ جھک گئی، اور بچہ پیدا ہوا۔ [20] اُس کی جان نکلنے لگی تو دائیوں نے اُس کی حوصلہ افزائی کر کے کہا، ”ڈرو مت! تمہارے بیٹا پیدا ہوا ہے۔“ لیکن ماں نے نہ جواب دیا، نہ بات پر دھیان دیا۔ [21-22] کیونکہ وہ اللہ کے صندوق کے چھن جانے اور سسر اور شوہر کی موت کے باعث نہایت بے دل ہو گئی تھی۔ اُس نے کہا، ”بیٹے کا نام یکبود یعنی ’جلال کہاں رہا‘ ہے، کیونکہ اللہ کے صندوق کے چھن جانے سے اللہ کا جلال اسرائیل سے جاتا رہا ہے۔“

فلستیوں میں عہد کا صندوق

5 فلستی اللہ کا صندوق ابن عزر سے اشدود شہر میں لے گئے۔ [2] وہاں اُنہوں نے اُسے اپنے دیوتا دجون کے مندر میں بُت کے قریب رکھ دیا۔ [3] اگلے دن صبح سویرے جب اشدود کے باشندے مندر میں داخل ہوئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ دجون کا مجسمہ منہ کے بل رب کے صندوق کے سامنے ہی پڑا ہے۔ اُنہوں نے دجون کو اُٹھا کر دوبارہ اُس کی جگہ پر کھڑا کیا۔ [4] لیکن اگلے دن جب صبح سویرے آئے تو دجون دوبارہ منہ کے

بل رب کے صندوق کے سامنے پڑا ہوا تھا۔ لیکن اِس مرتبہ بُت کا سر اور ہاتھ ٹوٹ کر دہلیز پر پڑے تھے۔ صرف دھڑ رہ گیا تھا۔ 5 یہی وجہ ہے کہ آج تک دجون کا کوئی بھی پجاری یا مہمان اشدود کے مندر کی دہلیز پر قدم نہیں رکھتا۔

6 پھر رب نے اشدود اور گرد و نواح کے دیہاتوں پر سخت دباؤ ڈال کر باشندوں کو پریشان کر دیا۔ اُن میں اچانک اذیت ناک پھوڑوں کی وبا پھیل گئی۔ 7 جب اشدود کے لوگوں نے اِس کی وجہ جان لی تو وہ بولے، ”لازم ہے کہ اسرائیل کے خدا کا صندوق ہمارے پاس نہ رہے۔ کیونکہ اُس کا ہم پر اور ہمارے دیوتا دجون پر دباؤ ناقابلِ برداشت ہے۔“

8 اُنہوں نے تمام فلستی حکمرانوں کو اکٹھا کر کے پوچھا، ”ہم اسرائیل کے خدا کے صندوق کے ساتھ کیا کریں؟“

اُنہوں نے مشورہ دیا، ”اُسے جات شہر میں لے جائیں۔“ 9 لیکن جب عہد کا صندوق جات میں چھوڑا گیا تو رب کا دباؤ اُس شہر پر بھی آ گیا۔ بڑی افرا تفری پیدا ہوئی، کیونکہ چھوٹوں سے لے کر بڑوں تک سب کو اذیت ناک پھوڑے نکل آئے۔ 10 تب اُنہوں نے عہد کا صندوق آگے عقرون بھیج دیا۔

لیکن صندوق ابھی پہنچنے والا تھا کہ عقرون کے باشندے چیخنے لگے، ”وہ اسرائیل کے خدا کا صندوق ہمارے پاس لائے ہیں تاکہ ہمیں ہلاک کر دیں!“ 11 تمام فلستی حکمرانوں کو دوبارہ بُلایا گیا، اور عقرونیوں نے تقاضا کیا کہ صندوق کو شہر سے دُور کیا جائے۔ وہ بولے، ”اِسے وہاں واپس بھیجا جائے جہاں سے آیا ہے، ورنہ یہ ہمیں بلکہ پوری قوم کو ہلاک کر ڈالے گا۔“ کیونکہ شہر پر رب کا سخت دباؤ حاوی ہو گیا تھا۔ مہلک وبا کے باعث اُس میں خوف و ہراس کی لہر دوڑ گئی۔ 12 جو مرنے سے بچا اُسے کم از کم پھوڑے نکل آئے۔ چاروں طرف لوگوں کی چیخ پکار فضا میں بلند ہوئی۔

عہد کا صندوق اسرائیل واپس لایا جاتا ہے

6 اللہ کا صندوق اب سات مہینے فلستیوں کے پاس رہا تھا۔ 2 آخرکار اُنہوں نے اپنے تمام پجاریوں اور رمّالوں کو بُلا کر اُن سے مشورہ کیا، ”اب ہم رب کے صندوق کا کیا کریں؟ ہمیں بتائیں کہ اِسے کس طرح اِس کے اپنے ملک میں واپس بھیجیں۔“

3 پجاریوں اور رمّالوں نے جواب دیا، ”اگر آپ اُسے واپس بھیجیں تو ویسے مت بھیجنا بلکہ قصور کی قربانی ساتھ بھیجنا۔ تب آپ کو شفا ملے گی، اور آپ جان لیں گے کہ وہ آپ کو سزا دینے سے کیوں نہیں باز آیا۔“

4 فلستیوں نے پوچھا، ”ہم اُسے کس قسم کی قصور کی قربانی بھیجیں؟“

اُنہوں نے جواب دیا، ”فلستیوں کے پانچ حکمران ہیں، اِس لئے سونے کے پانچ پھوڑے اور پانچ چوہے بنوائیں، کیونکہ آپ سب اِس ایک ہی وبا کی زد میں آئے ہوئے ہیں، خواہ حکمران ہوں، خواہ رعایا۔ 5 سونے کے یہ پھوڑے اور ملک کو تباہ کرنے والے چوہے بنا کر اسرائیل کے دیوتا کا احترام کریں۔ شاید وہ یہ دیکھ کر آپ، آپ کے دیوتاؤں اور ملک کو سزا دینے سے باز آئے۔ 6 آپ کیوں پرانے زمانے کے مصریوں اور اُن کے بادشاہ کی طرح اَڑ جائیں؟ کیونکہ اُس وقت اللہ نے مصریوں کو اِتنی سخت مصیبت میں ڈال دیا کہ آخرکار اُنہیں اسرائیلیوں کو جانے دینا پڑا۔

7 اب بَیل گاڑی بنا کر اُس کے آگے دو گائیں جوتیں۔ ایسی گائیں ہوں جن کے دودھ پینے والے بچے ہوں اور جن پر اب تک جوا نہ رکھا گیا ہو۔ گائیوں کو بَیل گاڑی کے آگے جوتیں، لیکن اُن کے بچوں کو ساتھ جانے نہ دیں بلکہ اُنہیں کہیں بند رکھیں۔ 8 پھر رب کا صندوق بَیل گاڑی پر رکھا جائے اور اُس کے ساتھ ایک تھیلا جس میں سونے کی وہ چیزیں ہوں جو آپ قصور کی قربانی کے طور پر بھیج رہے ہیں۔ اِس کے بعد گائیوں کو کھلا چھوڑ دیں۔ 9 غور کریں کہ وہ کون سا راستہ اختیار کریں گی۔ اگر اسرائیل کے بیت شمس کی طرف چلیں تو پھر معلوم ہو گا کہ رب ہم پر یہ بڑی مصیبت لایا ہے۔ لیکن اگر وہ کہیں اَور چلیں تو مطلب ہو گا کہ اسرائیل کے دیوتا نے ہمیں سزا نہیں دی بلکہ سب کچھ اتفاق سے ہوا ہے۔‘‘

10 فلستیوں نے ایسا ہی کیا۔ اُنہوں نے دو گائیں نئی بَیل گاڑی میں جوت کر اُن کے چھوٹے بچوں کو کہیں بند رکھا۔ 11 پھر اُنہوں نے عہد کا صندوق اُس تھیلے سمیت جس میں سونے کے چوہے اور پھوڑے تھے بَیل گاڑی پر رکھا۔

12 جب گائیوں کو چھوڑ دیا گیا تو وہ ڈکراتی ڈکراتی سیدھی بیت شمس کے راستے پر آ گئیں اور نہ دائیں، نہ بائیں طرف ہٹیں۔ فلستیوں کے سردار بیت شمس کی سرحد تک اُن کے پیچھے چلے۔

13 اُس وقت بیت شمس کے باشندے نیچے وادی میں گندم کی فصل کاٹ رہے تھے۔ عہد کا صندوق دیکھ کر وہ نہایت خوش ہوئے۔ 14 بَیل گاڑی ایک کھیت تک پہنچی جس کا مالک بیت شمس کا رہنے والا یشوع تھا۔ وہاں وہ ایک بڑے پتھر کے پاس رُک گئی۔ لوگوں نے بَیل گاڑی کی لکڑی ٹکڑے ٹکڑے کر کے اُسے جلا دیا اور گائیوں کو ذبح کر کے رب کو بھسم ہونے والی قربانی کے طور پر پیش کیا۔ 15 لاوی کے قبیلے کے کچھ مردوں نے رب کے صندوق کو بَیل گاڑی سے اُٹھا کر سونے کی چیزوں کے تھیلے سمیت پتھر پر رکھ دیا۔ اُس دن بیت شمس کے لوگوں نے رب کو بھسم ہونے والی اور ذبح کی قربانیاں پیش کیں۔

16 یہ سب کچھ دیکھنے کے بعد فلستی سردار اُسی دن عقرون واپس چلے گئے۔ 17 فلستیوں نے اپنا قصور دُور کرنے کے لئے ہر ایک شہر کے لئے سونے کا ایک پھوڑا بنا لیا تھا یعنی اشدود، غزہ، اسقلون، جات اور عقرون کے لئے ایک ایک پھوڑا۔ 18 اِس کے علاوہ اُنہوں نے ہر شہر اور اُس کے گرد و نواح کی آبادیوں کے لئے سونے کا ایک ایک چوہا بنا لیا تھا۔ جس بڑے پتھر پر عہد کا صندوق رکھا گیا وہ آج تک یشوع بیت شمسی کے کھیت میں اِس بات کی گواہی دیتا ہے۔

عہد کا صندوق قِریَت یعریم میں

19 لیکن رب نے بیت شمس کے باشندوں کو سزا دی، کیونکہ اُن میں سے بعض نے عہد کے صندوق میں نظر ڈالی تھی۔ اُس وقت 70 افراد ہلاک ہوئے۔ رب کی یہ سخت سزا دیکھ کر بیت شمس کے لوگ ماتم کرنے لگے۔ 20 وہ بولے، ’’کون اِس مقدّس خدا کے حضور قائم رہ سکتا ہے؟ یہ ہمارے بس کی بات نہیں، لیکن ہم رب کا صندوق کس کے پاس بھیجیں؟‘‘ 21 آخر میں اُنہوں نے قِریَت یعریم کے باشندوں کو پیغام بھیجا، ’’فلستیوں نے رب کا صندوق واپس کر دیا ہے۔ اب آئیں اور اُسے اپنے پاس لے جائیں!‘‘

7 1 یہ سن کر قِریَت یعریم کے مرد آئے اور رب کا صندوق اپنے

شہر میں لے گئے۔ وہاں اُنہوں نے اُسے ابی نداب کے گھر میں رکھ دیا جو پہاڑی پر تھا۔ ابی نداب کے بیٹے اِلی عزر کو مخصوص کیا گیا تاکہ وہ عہد کے صندوق کی پہرا داری کرے۔

توبہ کی وجہ سے اسرائیلی فلستیوں پر فتح پاتے ہیں

2 عہد کا صندوق 20 سال کے طویل عرصے تک قِریَت یعریم میں پڑا رہا۔ اِس دوران تمام اسرائیل ماتم کرتا رہا، کیونکہ لگتا تھا کہ رب نے اُنہیں ترک کر دیا ہے۔ 3 پھر سموایل نے تمام اسرائیلیوں سے کہا، ”اگر آپ واقعی رب کے پاس واپس آنا چاہتے ہیں تو اجنبی معبودوں اور عستارات دیوی کے بُت دُور کر دیں۔ پورے دل کے ساتھ رب کے تابع ہو کر اُسی کی خدمت کریں۔ پھر ہی وہ آپ کو فلستیوں سے بچائے گا۔“

4 اسرائیلیوں نے اُس کی بات مان لی۔ وہ بعل اور عستارات کے بُتوں کو پھینک کر صرف رب کی خدمت کرنے لگے۔ 5 تب سموایل نے اعلان کیا، ”پورے اسرائیل کو مِصفاہ میں جمع کریں تو مَیں وہاں رب سے دعا کر کے آپ کی سفارش کروں گا۔“ 6 چنانچہ وہ سب مِصفاہ میں جمع ہوئے۔ توبہ کا اظہار کر کے اُنہوں نے کنوئیں سے پانی نکال کر رب کے حضور اُنڈیل دیا۔ ساتھ ساتھ اُنہوں نے پورا دن روزہ رکھا اور اقرار کیا، ”ہم نے رب کا گناہ کیا ہے۔“ وہاں مِصفاہ میں سموایل نے اسرائیلیوں کے لئے کچہری لگائی۔

7 فلستی حکمرانوں کو پتا چلا کہ اسرائیلی مِصفاہ میں جمع ہوئے ہیں تو وہ اُن سے لڑنے کے لئے آئے۔ یہ سن کر اسرائیلی سخت گھبرا گئے 8 اور سموایل سے منت کی، ”دعا کرتے رہیں! رب ہمارے خدا سے التماس کرنے سے نہ رُکیں تاکہ وہ ہمیں فلستیوں سے بچائے۔“ 9 تب سموایل نے بھیڑ کا دودھ پیتا بچہ چن کر رب کو بھسم ہونے والی قربانی کے طور پر پیش کیا۔ ساتھ ساتھ وہ رب سے التماس کرتا رہا۔

اور رب نے اُس کی سنی۔ 10 سموایل ابھی قربانی پیش کر رہا تھا کہ فلستی وہاں پہنچ کر اسرائیلیوں پر حملہ کرنے کے لئے تیار ہوئے۔ لیکن اُس دن رب نے زور سے کڑکتی ہوئی آواز سے فلستیوں کو اِتنا دہشت زدہ کر دیا کہ وہ درہم برہم ہو گئے اور اسرائیلی آسانی سے اُنہیں شکست دے سکے۔ 11 اسرائیلیوں نے مِصفاہ سے نکل کر بیت کار کے نیچے تک دشمن کا تعاقب کیا۔ راستے میں بہت سے فلستی ہلاک ہوئے۔

12 اِس فتح کی یاد میں سموایل نے مِصفاہ اور شین کے درمیان ایک بڑا پتھر نصب کر دیا۔ اُس نے پتھر کا نام ابن عزر یعنی 'مدد کا پتھر' رکھا۔ کیونکہ اُس نے کہا، ”یہاں تک رب نے ہماری مدد کی ہے۔“ 13 اِس طرح فلستیوں کو مغلوب کیا گیا، اور وہ دوبارہ اسرائیل کے علاقے میں نہ گھُسے۔ جب تک سموایل جیتا رہا فلستیوں پر رب کا سخت دباؤ رہا۔ 14 اور عقرون سے لے کر جات تک جتنی اسرائیلی آبادیاں فلستیوں کے ہاتھ میں آ گئی تھیں وہ سب اُن کی زمینوں سمیت دوبارہ اسرائیل کے قبضے میں آ گئیں۔ اموریوں کے ساتھ بھی صلح ہو گئی۔

15 سموایل اپنے جیتے جی اسرائیل کا قاضی اور راہنما رہا۔ 16 ہر سال وہ بیت ایل، جِلجال اور مِصفاہ کا دورہ کرتا، کیونکہ اِن تین جگہوں پر وہ اسرائیلیوں کے لئے کچہری لگایا کرتا تھا۔ 17 اِس کے بعد وہ دوبارہ رامہ اپنے گھر واپس آ جاتا جہاں مستقل کچہری تھی۔ وہاں اُس نے رب کے لئے قربان گاہ بھی بنائی تھی۔

اسرائیل بادشاہ کا تقاضا کرتا ہے

8 جب سموایل بوڑھا ہوا تو اُس نے اپنے دو بیٹوں کو اسرائیل کے قاضی مقرر کیا۔ 2 بڑے کا نام یوایل تھا اور چھوٹے کا ابیاہ۔ دونوں بیرسبع میں لوگوں کی کچہری لگاتے تھے۔ 3 لیکن وہ باپ کے نمونے پر نہیں چلتے بلکہ رشوت کھا کر غلط فیصلے کرتے تھے۔

4 پھر اسرائیل کے بزرگ مل کر سموایل کے پاس آئے، جو رامہ میں تھا۔ 5 اُنہوں نے کہا، ”دیکھیں، آپ بوڑھے ہو گئے ہیں اور آپ کے بیٹے آپ کے نمونے پر نہیں چلتے۔ اب ہم پر بادشاہ مقرر کریں تاکہ وہ ہماری اُس طرح راہنمائی کرے جس طرح دیگر اقوام میں دستور ہے۔“

6 جب بزرگوں نے راہنمائی کے لئے بادشاہ کا تقاضا کیا تو سموایل نہایت ناخوش ہوا۔ چنانچہ اُس نے رب سے ہدایت مانگی۔ 7 رب نے جواب دیا، ”جو کچھ بھی وہ تجھ سے مانگتے ہیں اُنہیں دے دے۔ اِس سے وہ تجھے رد نہیں کر رہے بلکہ مجھے، کیونکہ وہ نہیں چاہتے کہ مَیں اُن کا بادشاہ رہوں۔ 8 جب سے مَیں اُنہیں مصر سے نکال لایا وہ مجھے چھوڑ کر دیگر معبودوں کی خدمت کرتے آئے ہیں۔ اور اب وہ تجھ سے بھی یہی سلوک کر رہے ہیں۔ 9 اُن کی بات مان لے، لیکن سنجیدگی سے اُنہیں اُن پر حکومت کرنے والے بادشاہ کے حقوق سے آگاہ کر۔“

بادشاہ کے حقوق

10 سموایل نے بادشاہ کا تقاضا کرنے والوں کو سب کچھ کہہ سنایا جو رب نے اُسے بتایا تھا۔ 11 وہ بولا، ”جو بادشاہ آپ پر حکومت کرے گا اُس کے یہ حقوق ہوں گے: وہ آپ کے بیٹوں کی بھرتی کر کے اُنہیں اپنے رتھوں اور گھوڑوں کو سنبھالنے کی ذمہ داری دے گا۔ اُنہیں اُس کے رتھوں کے آگے آگے دوڑنا پڑے گا۔ 12 کچھ اُس کی فوج کے جنرل اور کپتان بنیں گے، کچھ اُس کے کھیتوں میں ہل چلانے اور فصلیں کاٹنے پر مجبور ہو جائیں گے، اور بعض کو اُس کے ہتھیار اور رتھ کا سامان بنانا پڑے گا۔ 13 بادشاہ آپ کی بیٹیوں کو آپ سے چھین لے گا تاکہ وہ اُس کے لئے کھانا پکائیں، روٹی بنائیں اور خوشبو تیار کریں۔ 14 وہ آپ کے کھیتوں اور آپ کے انگور اور زیتون کے باغوں کا بہترین حصہ چن کر اپنے ملازموں کو دے دے گا۔ 15 بادشاہ آپ کے اناج اور انگور کا دسواں حصہ لے کر اپنے افسروں اور ملازموں کو دے دے گا۔ 16 آپ کے نوکر نوکرانیاں، آپ کے موٹے تازے بَیل اور گدھے اُسی کے استعمال میں آئیں گے۔ 17 وہ آپ کی بھیڑ بکریوں کا دسواں حصہ طلب کرے گا، اور آپ خود اُس کے غلام ہوں گے۔

18 تب آپ پچھتا کر کہیں گے، 'ہم نے بادشاہ کا تقاضا کیوں کیا؟' لیکن جب آپ رب کے حضور چیختے چلّاتے مدد چاہیں گے تو وہ آپ کی نہیں سنے گا۔“

19 لیکن لوگوں نے سموایل کی بات نہ مانی بلکہ کہا، ”نہیں، تو بھی ہم بادشاہ چاہتے ہیں، 20 کیونکہ پھر ہی ہم دیگر قوموں کی مانند ہوں گے۔ پھر ہمارا بادشاہ ہماری راہنمائی کرے گا اور جنگ میں ہمارے آگے آگے چل کر دشمن سے لڑے گا۔“ 21 سموایل نے رب کے حضور یہ باتیں دہرائیں۔ 22 رب نے جواب دیا، ”اُن کا تقاضا پورا کر، اُن پر بادشاہ مقرر کر!“

پھر سموایل نے اسرائیل کے مردوں سے کہا، ”ہر ایک اپنے اپنے شہر واپس چلا جائے۔“

ساؤل باپ کی گدھیاں تلاش کرتا ہے

9 بن یمین کے قبائلی علاقے میں ایک بن یمینی بنام قیس رہتا تھا جس کا اچھا خاصا اثر و رسوخ تھا۔ باپ کا نام ابی ایل بن صرور بن بکورت بن افیخ تھا۔ 2 قیس کا بیٹا ساؤل جوان اور خوب صورت تھا بلکہ اسرائیل میں کوئی اَور اِتنا خوب صورت نہیں تھا۔ ساتھ ساتھ وہ اِتنا لمبا تھا کہ باقی سب لوگ صرف اُس کے کندھوں تک آتے تھے۔

3 ایک دن ساؤل کے باپ قیس کی گدھیاں گم ہو گئیں۔ یہ دیکھ کر اُس نے اپنے بیٹے ساؤل کو حکم دیا، ''نوکر کو اپنے ساتھ لے کر گدھیوں کو ڈھونڈ لائیں۔'' 4 دونوں آدمی افرائیم کے پہاڑی علاقے اور سلیسہ کے علاقے میں سے گزرے، لیکن بے سود۔ پھر اُنہوں نے سعلیم کے علاقے میں کھوج لگایا، لیکن وہاں بھی گدھیاں نہ ملیں۔ اِس کے بعد وہ بن یمین کے علاقے میں گھومتے پھرے، لیکن بے فائدہ۔ 5 چلتے چلتے وہ صوف کے قریب پہنچ گئے۔ ساؤل نے نوکر سے کہا، ''آؤ، ہم گھر واپس چلیں، ایسا نہ ہو کہ والد گدھیوں کی نہیں بلکہ ہماری فکر کریں۔''

6 لیکن نوکر نے کہا، ''اِس شہر میں ایک مردِ خدا ہے۔ لوگ اُس کی بڑی عزت کرتے ہیں، کیونکہ جو کچھ بھی وہ کہتا ہے وہ پورا ہو جاتا ہے۔ کیوں نہ ہم اُس کے پاس جائیں؟ شاید وہ ہمیں بتائے کہ گدھیوں کو کہاں ڈھونڈنا چاہئے۔''

7 ساؤل نے پوچھا، ''لیکن ہم اُسے کیا دیں؟ ہمارا کھانا ختم ہو گیا ہے، اور ہمارے پاس اُس کے لئے تحفہ نہیں ہے۔''

8 نوکر نے جواب دیا، ''کوئی بات نہیں، میرے پاس چاندی کا چھوٹا سِکہ[a] ہے۔ یہ مَیں مردِ خدا کو دے دوں گا تاکہ بتائے کہ ہم کس طرف ڈھونڈیں۔''

11-9 ساؤل نے کہا، ''ٹھیک ہے، چلیں۔'' وہ شہر کی طرف چل پڑے تاکہ مردِ خدا سے بات کریں۔ جب پہاڑی ڈھلان پر شہر کی طرف چڑھ رہے تھے تو کچھ لڑکیاں پانی بھرنے کے لئے نکلیں۔ آدمیوں نے اُن سے پوچھا، ''کیا غیب بین شہر میں ہے؟'' (پرانے زمانے میں نبی غیب بین کہلاتا تھا۔ اگر کوئی اللہ سے کچھ معلوم کرنا چاہتا تو کہتا، ''آؤ، ہم غیب بین کے پاس چلیں۔'')

13-12 لڑکیوں نے جواب دیا، ''جی، وہ ابھی ابھی پہنچا ہے، کیونکہ شہر کے لوگ آج پہاڑی پر قربانیاں چڑھا کر عید منا رہے ہیں۔ اگر جلدی کریں تو پہاڑی پر چڑھنے سے پہلے اُس سے ملاقات ہو جائے گی۔ اُس وقت تک ضیافت شروع نہیں ہو گی جب تک غیب بین پہنچ نہ جائے۔ کیونکہ اُسے پہلے کھانے کو برکت دینا ہے، پھر ہی مہمانوں کو کھانا کھانے کی اجازت ہے۔ اب جائیں، کیونکہ اِسی وقت آپ اُس سے بات کر سکتے ہیں۔''

14 چنانچہ ساؤل اور نوکر شہر کی طرف بڑھے۔ شہر کے دروازے پر ہی سموایل سے ملاقات ہو گئی جو وہاں سے نکل کر قربان گاہ کی پہاڑی پر چڑھنے کو تھا۔

سموایل ساؤل کی مہمان نوازی کرتا ہے

15 رب سموایل کو ایک دن پہلے پیغام دے چکا تھا، 16 ''کل مَیں اِسی وقت ملکِ بن یمین کا ایک آدمی تیرے پاس بھیج دوں گا۔ اُسے مسح کر کے میری قوم

---

[a] لفظی ترجمہ: چاندی کے سِکے کی ایک چوتھائی

اسرائیل پر بادشاہ مقرر کر۔ وہ میری قوم کو فلستیوں سے بچائے گا۔ کیونکہ مَیں نے اپنی قوم کی مصیبت پر دھیان دیا ہے، اور مدد کے لئے اُس کی چیخیں مجھ تک پہنچ گئی ہیں۔" 17 اب جب سموایل نے شہر کے دروازے سے نکلتے ہوئے ساؤل کو دیکھا تو رب سموایل سے ہم کلام ہوا، "دیکھ، یہی وہ آدمی ہے جس کا ذکر مَیں نے کل کیا تھا۔ یہی میری قوم پر حکومت کرے گا۔"

18 وہیں شہر کے دروازے پر ساؤل سموایل سے مخاطب ہوا، "مہربانی کر کے مجھے بتائیے کہ غیب بین کا گھر کہاں ہے؟" 19 سموایل نے جواب دیا، "مَیں ہی غیب بین ہوں۔ آئیں، اُس پہاڑی پر چلیں جس پر ضیافت ہو رہی ہے، کیونکہ آج آپ میرے مہمان ہیں۔ کل مَیں صبح سویرے آپ کو آپ کے دل کی بات بتا دوں گا۔ 20 جہاں تک تین دن سے گم شدہ گدھیوں کا تعلق ہے، اُن کی فکر نہ کریں۔ وہ تو مل گئی ہیں۔ ویسے آپ اور آپ کے باپ کے گھرانے کو اسرائیل کی ہر قیمتی چیز حاصل ہے۔" 21 ساؤل نے پوچھا، "یہ کس طرح؟ مَیں تو اسرائیل کے سب سے چھوٹے قبیلے بن یمین کا ہوں، اور میرا خاندان قبیلے میں سب سے چھوٹا ہے۔"

22 سموایل ساؤل کو نوکر سمیت اُس ہال میں لے گیا جس میں ضیافت ہو رہی تھی۔ تقریباً 30 مہمان تھے، لیکن سموایل نے دونوں آدمیوں کو سب سے عزت کی جگہ پر بٹھا دیا۔ 23 خانسامے کو اُس نے حکم دیا، "اب گوشت کا وہ ٹکڑا لے آؤ جو مَیں نے تمہیں دے کر کہا تھا کہ اُسے الگ رکھنا ہے۔" 24 خانسامے نے قربانی کی ران لا کر اُسے ساؤل کے سامنے رکھ دیا۔ سموایل بولا، "یہ آپ کے لئے محفوظ رکھا گیا ہے۔ اب کھائیں، کیونکہ دوسروں کو دعوت دیتے وقت مَیں نے یہ گوشت آپ کے لئے اور اِس موقع کے لئے الگ کر لیا تھا۔" چنانچہ ساؤل نے اُس دن سموایل کے ساتھ کھانا کھایا۔

25 ضیافت کے بعد وہ پہاڑی سے اُتر کر شہر واپس آئے، اور سموایل اپنے گھر کی چھت پر ساؤل سے بات چیت کرنے لگا۔ 26 اگلے دن جب پَو پھٹنے لگی تو سموایل نے نیچے سے ساؤل کو جو چھت پر سو رہا تھا آواز دی، "اُٹھیں! مَیں آپ کو رُخصت کروں۔" ساؤل جاگ اُٹھا اور وہ مل کر روانہ ہوئے۔ 27 جب وہ شہر کے کنارے پر پہنچے تو سموایل نے ساؤل سے کہا، "اپنے نوکر کو آگے بھیجیں۔" جب نوکر چلا گیا تو سموایل بولا، "ٹھہر جائیں، کیونکہ مجھے آپ کو اللہ کا ایک پیغام سنانا ہے۔"

ساؤل کو مسح کیا جاتا ہے

10 پھر سموایل نے کُپّی لے کر ساؤل کے سر پر زیتون کا تیل اُنڈیل دیا اور اُسے بوسہ دے کر کہا، "رب نے آپ کو اپنی خاص ملکیت پر راہنما مقرر کیا ہے۔ 2 میرے پاس سے چلے جانے کے بعد جب آپ بن یمین کی سرحد کے شہر ضلضح کے قریب راخل کی قبر کے پاس سے گزریں گے تو آپ کی ملاقات دو آدمیوں سے ہو گی۔ وہ آپ سے کہیں گے، 'جو گدھیاں آپ ڈھونڈنے گئے وہ مل گئی ہیں۔ اور اب آپ کے باپ گدھیوں کی نہیں بلکہ آپ کی فکر کر رہے ہیں۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ مَیں کس طرح اپنے بیٹے کا پتا کروں؟'

3 آپ آگے جا کر تبور کے بلوط کے درخت کے پاس

پہنچیں گے۔ وہاں تین آدمی آپ سے ملیں گے جو اللہ کی عبادت کرنے کے لئے بیت ایل جا رہے ہوں گے۔ ایک کے پاس تین چھوٹی بکریاں، دوسرے کے پاس تین روٹیاں اور تیسرے کے پاس مَے کی مشک ہو گی۔ 4 وہ آپ کو سلام کہہ کر دو روٹیاں دیں گے۔ اُن کی یہ روٹیاں قبول کریں۔

5 اِس کے بعد آپ اللہ کے جِبعہ جائیں گے جہاں فلستیوں کی چوکی ہے۔ شہر میں داخل ہوتے وقت آپ کی ملاقات نبیوں کے ایک جلوس سے ہو گی جو اُس وقت پہاڑی کی قربان گاہ سے اُتر رہا ہو گا۔ اُن کے آگے آگے ستار، دف، بانسریاں اور سرود بجانے والے چلیں گے، اور وہ نبوّت کی حالت میں ہوں گے۔ 6 رب کا روح آپ پر بھی نازل ہو گا، اور آپ اُن کے ساتھ نبوّت کریں گے۔ اُس وقت آپ فرق شخص میں تبدیل ہو جائیں گے۔

7 جب یہ تمام نشان وجود میں آئیں گے تو وہ کچھ کریں جو آپ کے ذہن میں آ جائے، کیونکہ اللہ آپ کے ساتھ ہو گا۔ 8 پھر میرے آگے جِلجال چلے جائیں۔ مَیں بھی آؤں گا اور وہاں بھسم ہونے والی اور سلامتی کی قربانیاں پیش کروں گا۔ لیکن آپ کو سات دن میرا انتظار کرنا ہے۔ پھر مَیں آ کر آپ کو بتا دوں گا کہ آگے کیا کرنا ہے۔“

9 ساؤل روانہ ہونے کے لئے سموایل کے پاس سے مُڑا تو اللہ نے اُس کا دل تبدیل کر دیا۔ جن نشانوں کی بھی پیش گوئی سموایل نے کی تھی وہ اُسی دن پوری ہوئی۔ 10 جب ساؤل اور اُس کا نوکر جِبعہ پہنچے تو وہاں اُن کی ملاقات مذکورہ نبیوں کے جلوس سے ہوئی۔ اللہ کا روح ساؤل پر نازل ہوا، اور وہ اُن کے درمیان نبوّت کرنے لگا۔ 11 کچھ لوگ وہاں تھے جو بچپن سے اُس سے واقف تھے۔ ساؤل کو یوں نبیوں کے درمیان نبوّت کرتے ہوئے دیکھ کر وہ آپس میں کہنے لگے، ”قیس کے بیٹے کے ساتھ کیا ہوا؟ کیا ساؤل کو بھی نبیوں میں شمار کیا جاتا ہے؟“ 12 ایک مقامی آدمی نے جواب دیا، ”کون اِن کا باپ ہے؟“ بعد میں یہ محاورہ بن گیا، ”کیا ساؤل کو بھی نبیوں میں شمار کیا جاتا ہے؟“

13 نبوّت کرنے کے اختتام پر ساؤل پہاڑی پر چڑھ گیا جہاں قربان گاہ تھی۔ 14 جب ساؤل نوکر سمیت وہاں پہنچا تو اُس کے چچا نے پوچھا، ”آپ کہاں تھے؟“ ساؤل نے جواب دیا، ”ہم گم شدہ گدھیوں کو ڈھونڈنے کے لئے نکلے تھے۔ لیکن جب وہ نہ ملیں تو ہم سموایل کے پاس گئے۔“ 15 چچا بولا، ”اچھا؟ اُس نے آپ کو کیا بتایا؟“ 16 ساؤل نے جواب دیا، ”خیر، اُس نے کہا کہ گدھیاں مل گئی ہیں۔“ لیکن جو کچھ سموایل نے بادشاہ بننے کے بارے میں بتایا تھا اُس کا ذکر اُس نے نہ کیا۔

ساؤل بادشاہ بن جاتا ہے

17 کچھ دیر کے بعد سموایل نے عوام کو بُلا کر مِصفاہ میں رب کے حضور جمع کیا۔ 18 اُس نے کہا، ”رب اسرائیل کا خدا فرماتا ہے، ’مَیں اسرائیل کو مصر سے نکال لایا۔ مَیں نے تمہیں مصریوں اور اُن تمام سلطنتوں سے بچایا جو تم پر ظلم کر رہی تھیں۔ 19 لیکن گو مَیں نے تمہیں تمہاری تمام مصیبتوں اور تنگیوں سے چھٹکارا دیا تو بھی تم نے اپنے خدا کو مسترد کر دیا۔ کیونکہ تم نے اصرار کیا کہ ہم پر بادشاہ مقرر کرو! اب اپنے اپنے قبیلوں اور

خاندانوں کی ترتیب کے مطابق رب کے حضور کھڑے ہو جاؤ'۔"

20 یہ کہہ کر سموایل نے تمام قبیلوں کو رب کے حضور پیش کیا۔ قرعہ ڈالا گیا تو بن یمین کے قبیلے کو چنا گیا۔ 21 پھر سموایل نے بن یمین کے قبیلے کے سارے خاندانوں کو رب کے حضور پیش کیا۔ مطری کے خاندان کو چنا گیا۔ یوں قرعہ ڈالتے ڈالتے ساؤل بن قیس کو چنا گیا۔ لیکن جب ساؤل کو ڈھونڈا گیا تو وہ غائب تھا۔

22 اُنہوں نے رب سے دریافت کیا، "کیا ساؤل یہاں پہنچ چکا ہے؟" رب نے جواب دیا، "وہ سامان کے بیچ میں چھپ گیا ہے۔" 23 کچھ لوگ دوڑ کر اُسے سامان میں سے نکال کر عوام کے پاس لے آئے۔ جب وہ لوگوں میں کھڑا ہوا تو اِتنا لمبا تھا کہ باقی سب لوگ صرف اُس کے کندھوں تک آتے تھے۔

24 سموایل نے کہا، "یہ آدمی دیکھو جسے رب نے چن لیا ہے۔ عوام میں اُس جیسا کوئی نہیں ہے!" تمام لوگ خوشی کے مارے "بادشاہ زندہ باد!" کا نعرہ لگاتے رہے۔

25 سموایل نے بادشاہ کے حقوق تفصیل سے سنائے۔ اُس نے سب کچھ کتاب میں لکھ دیا اور اُسے رب کے مقدِس میں محفوظ رکھا۔ پھر اُس نے عوام کو رُخصت کر دیا۔

26 ساؤل بھی اپنے گھر چلا گیا جو جِبعہ میں تھا۔ کچھ فوجی اُس کے ساتھ چلے جن کے دلوں کو اللہ نے چھو دیا تھا۔ 27 لیکن ایسے شریر لوگ بھی تھے جنہوں نے اُس کا مذاق اُڑا کر پوچھا، "بھلا یہ کس طرح ہمیں بچا سکتا ہے؟" وہ اُسے حقیر جانتے تھے اور اُسے تحفہ پیش کرنے کے لئے بھی تیار نہ ہوئے۔ لیکن ساؤل اُن کی باتیں نظرانداز کر کے خاموش ہی رہا۔

ساؤل عمونیوں پر فتح پاتا ہے

11 کچھ دیر کے بعد عمونی بادشاہ ناحس نے اپنی فوج لے کر یبیس جِلعاد کا محاصرہ کیا۔ یبیس کے تمام افراد نے اُس سے گزارش کی، "ہمارے ساتھ معاہدہ کریں تو ہم آئندہ آپ کے تابع رہیں گے۔" 2 ناحس نے جواب دیا، "ٹھیک ہے، لیکن اِس شرط پر کہ مَیں ہر ایک کی دہنی آنکھ نکال کر تمام اسرائیل کی بےعزتی کروں گا!" 3 یبیس کے بزرگوں نے درخواست کی، "ہمیں ایک ہفتے کی مہلت دیجئے تاکہ ہم اپنے قاصدوں کو اسرائیل کی ہر جگہ بھیجیں۔ اگر کوئی ہمیں بچانے کے لئے نہ آئے تو ہم ہتھیار ڈال کر شہر کو آپ کے حوالے کر دیں گے۔"

4 قاصد ساؤل کے شہر جِبعہ بھی پہنچ گئے۔ جب مقامی لوگوں نے اُن کا پیغام سنا تو پورا شہر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا۔ 5 اُس وقت ساؤل اپنے بَیلوں کو کھیتوں سے واپس لا رہا تھا۔ اُس نے پوچھا، "کیا ہوا ہے؟ لوگ کیوں رو رہے ہیں؟" اُسے قاصدوں کا پیغام سنایا گیا۔ 6 تب ساؤل پر اللہ کا روح نازل ہوا، اور اُسے سخت غصہ آیا۔ 7 اُس نے بَیلوں کا جوڑا لے کر اُنہیں ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ پھر قاصدوں کو یہ ٹکڑے پکڑا کر اُس نے اُنہیں یہ پیغام دے کر اسرائیل کی ہر جگہ بھیج دیا، "جو ساؤل اور سموایل کے پیچھے چل کر عمونیوں سے لڑنے نہیں جائے گا اُس کے بَیل اِسی طرح ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے جائیں گے!"

یہ خبر سن کر لوگوں پر رب کی دہشت طاری ہو گئی، اور سب کے سب ایک دل ہو کر عمونیوں سے لڑنے کے لئے نکلے۔ 8 بزق کے قریب ساؤل نے فوج کا جائزہ لیا۔ یہوداہ کے 30,000 افراد تھے اور

باقی قبیلوں کے 3,00,000۔

9 اُنہوں نے یبیس جِلعاد کے قاصدوں کو واپس بھیج کر بتایا، ”کل دوپہر سے پہلے پہلے آپ کو بچا لیا جائے گا۔“ وہاں کے باشندے یہ خبر سن کر بہت خوش ہوئے۔ 10 اُنہوں نے عمونیوں کو اطلاع دی، ”کل ہم ہتھیار ڈال کر شہر کے دروازے کھول دیں گے۔ پھر وہ کچھ کریں جو آپ کو ٹھیک لگے۔“

11 اگلے دن صبح سویرے ساؤل نے فوج کو تین حصوں میں تقسیم کیا۔ سورج کے طلوع ہونے سے پہلے پہلے اُنہوں نے تین سمتوں سے دشمن کی لشکرگاہ پر حملہ کیا۔ دوپہر تک اُنہوں نے عمونیوں کو مار مار کر ختم کر دیا۔ جو تھوڑے بہت لوگ بچ گئے وہ یوں تتر بتر ہو گئے کہ دو بھی اکٹھے نہ رہے۔

ساؤل کی دوبارہ تصدیق

12 فتح کے بعد لوگ سموایل کے پاس آ کر کہنے لگے، ”وہ لوگ کہاں ہیں جنہوں نے اعتراض کیا کہ ساؤل ہم پر حکومت کرے؟ اُنہیں لے آئیں تاکہ ہم اُنہیں مار دیں۔“ 13 لیکن ساؤل نے اُنہیں روک دیا۔ اُس نے کہا، ”نہیں، آج تو ہم کسی بھی بھائی کو سزائے موت نہیں دیں گے، کیونکہ اِس دن رب نے اسرائیل کو رِہائی بخشی ہے!“ 14 پھر سموایل نے اعلان کیا، ”آؤ، ہم جِلجال جا کر دوبارہ اِس کی تصدیق کریں کہ ساؤل ہمارا بادشاہ ہے۔“

15 چنانچہ تمام لوگوں نے جِلجال جا کر رب کے حضور اِس کی تصدیق کی کہ ساؤل ہمارا بادشاہ ہے۔ اِس کے بعد اُنہوں نے رب کے حضور سلامتی کی قربانیاں پیش کر کے بڑا جشن منایا۔

سموایل کی الوداعی تقریر

12 تب سموایل تمام اسرائیل سے مخاطب ہوا، ”مَیں نے آپ کی ہر بات مان کر آپ پر بادشاہ مقرر کیا ہے۔ 2 اب یہی آپ کے آگے آگے چل کر آپ کی راہنمائی کرے گا۔ مَیں خود بوڑھا ہوں، اور میرے بال سفید ہو گئے ہیں جبکہ میرے بیٹے آپ کے درمیان ہی رہتے ہیں۔ مَیں جوانی سے لے کر آج تک آپ کی راہنمائی کرتا آیا ہوں۔ 3 اب مَیں حاضر ہوں۔ اگر مجھ سے کوئی غلطی ہوئی ہے تو رب اور اُس کے مسح کئے ہوئے بادشاہ کے سامنے اِس کی گواہی دیں۔ کیا مَیں نے کسی کا بَیل یا گدھا لُوٹ لیا؟ کیا مَیں نے کسی سے غلط فائدہ اُٹھایا یا کسی پر ظلم کیا؟ کیا مَیں نے کبھی کسی سے رشوت لے کر غلط فیصلہ کیا ہے؟ اگر ایسا ہوا تو مجھے بتائیں! پھر مَیں سب کچھ واپس کر دوں گا۔“

4 اجتماع نے جواب دیا، ”نہ آپ نے ہم سے غلط فائدہ اُٹھایا، نہ ہم پر ظلم کیا ہے۔ آپ نے کبھی بھی رشوت نہیں لی۔“ 5 سموایل بولا، ”آج رب اور اُس کا مسح کیا ہوا بادشاہ گواہ ہیں کہ آپ کو مجھ پر الزام لگانے کا کوئی سبب نہ ملا۔“ عوام نے کہا، ”جی، ایسا ہی ہے۔“

6 سموایل نے بات جاری رکھی، ”رب خود موسیٰ اور ہارون کو اسرائیل کے راہنما بنا کر آپ کے باپ دادا کو مصر سے نکال لایا۔ 7 اب یہاں رب کے تختِ عدالت کے سامنے کھڑے ہو جائیں تو مَیں آپ کو اُن تمام بھلائیوں کی یاد دلاؤں گا جو رب نے آپ اور آپ کے باپ دادا سے کی ہیں۔

8 آپ کا باپ یعقوب مصر آیا۔ جب مصری اُس کی اولاد کو دبانے لگے تو اُنہوں نے چیختے چلّاتے رب سے

مدد مانگی۔ تب اُس نے موسیٰ اور ہارون کو بھیج دیا تاکہ وہ پوری قوم کو مصر سے نکال کر یہاں اِس ملک میں لائیں۔ 9 لیکن جلد ہی وہ رب اپنے خدا کو بھول گئے، اِس لئے اُس نے اُنہیں دشمن کے حوالے کر دیا۔ کبھی حصور شہر کے بادشاہ کا کمانڈر سیسرا اُن سے لڑا، کبھی فلستی اور کبھی موآب کا بادشاہ۔ 10 ہر دفعہ آپ کے باپ دادا نے چیختے چلّاتے رب سے مدد مانگی اور اقرار کیا، 'ہم نے گناہ کیا ہے، کیونکہ ہم نے رب کو ترک کر کے بعل اور عستارات کے بُتوں کی پوجا کی ہے۔ لیکن اب ہمیں دشمنوں سے بچا! پھر ہم صرف تیری ہی خدمت کریں گے۔' 11 اور ہر بار رب نے کسی نہ کسی کو بھیج دیا، کبھی جدعون، کبھی برق، کبھی اِفتاح اور کبھی سموایل کو۔ اُن آدمیوں کی معرفت اللہ نے آپ کو اردگرد کے تمام دشمنوں سے بچایا، اور ملک میں امن و امان قائم ہو گیا۔

12 لیکن جب عمونی بادشاہ ناحس آپ سے لڑنے آیا تو آپ میرے پاس آ کر تقاضا کرنے لگے کہ ہمارا اپنا بادشاہ ہو جو ہم پر حکومت کرے، حالانکہ آپ جانتے تھے کہ رب ہمارا خدا ہمارا بادشاہ ہے۔ 13 اب وہ بادشاہ دیکھیں جسے آپ مانگ رہے تھے! رب نے آپ کی خواہش پوری کر کے اُسے آپ پر مقرر کیا ہے۔ 14 چنانچہ رب کا خوف مانیں، اُس کی خدمت کریں اور اُس کی سنیں۔ سرکش ہو کر اُس کے احکام کی خلاف ورزی مت کرنا۔ اگر آپ اور آپ کا بادشاہ رب سے وفادار رہیں گے تو وہ آپ کے ساتھ ہو گا۔ 15 لیکن اگر آپ اُس کے تابع نہ رہیں اور سرکش ہو کر اُس کے احکام کی خلاف ورزی کریں تو وہ آپ کی مخالفت کرے گا، جس طرح اُس نے آپ کے باپ دادا کی بھی مخالفت کی۔

16 اب کھڑے ہو کر دیکھیں کہ رب کیا کرنے والا ہے۔ وہ آپ کی آنکھوں کے سامنے ہی بڑا معجزہ کرے گا۔ 17 اِس وقت گندم کی کٹائی کا موسم ہے۔ گو اِن دنوں میں بارش نہیں ہوتی، لیکن مَیں دعا کروں گا تو رب گرجتے بادل اور بارش بھیجے گا۔ تب آپ جان لیں گے کہ آپ نے بادشاہ کا تقاضا کرتے ہوئے رب کے نزدیک کتنی بُری بات کی ہے۔"

18 سموایل نے پکار کر رب سے دعا کی، اور اُس دن رب نے گرجتے بادل اور بارش بھیج دی۔ یہ دیکھ کر اجتماع سخت گھبرا کر سموایل اور رب سے ڈرنے لگا۔ 19 سب نے سموایل سے التماس کی، "رب اپنے خدا سے دعا کر کے ہماری سفارش کریں تاکہ ہم مر نہ جائیں۔ کیونکہ بادشاہ کا تقاضا کرنے سے ہم نے اپنے گناہوں میں اضافہ کیا ہے۔"

20 سموایل نے لوگوں کو تسلی دے کر کہا، "مت ڈریں۔ بے شک آپ سے غلطی ہوئی ہے، لیکن آئندہ خیال رکھیں کہ آپ رب سے دُور نہ ہو جائیں بلکہ پورے دل سے اُس کی خدمت کریں۔ 21 بے معنی بُتوں کے پیچھے مت پڑنا۔ نہ وہ فائدے کا باعث ہیں، نہ آپ کو بچا سکتے ہیں۔ اُن کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ 22 رب اپنے عظیم نام کی خاطر اپنی قوم کو نہیں چھوڑے گا، کیونکہ اُس نے آپ کو اپنی قوم بنانے کا فیصلہ کیا ہے۔ 23 جہاں تک میرا تعلق ہے، مَیں اِس میں رب کا گناہ نہیں کروں گا کہ آپ کی سفارش کرنے سے باز آؤں۔ اور آئندہ بھی مَیں آپ کو اچھے اور صحیح راستے کی تعلیم دیتا رہوں گا۔ 24 لیکن دھیان سے رب کا خوف مانیں اور پورے دل اور وفاداری سے اُس کی خدمت کریں۔ یاد رہے کہ اُس نے آپ کے لئے کتنے عظیم کام کئے ہیں۔

25 لیکن اگر آپ غلط کام کرنے پر تُلے رہیں تو آپ اپنے بادشاہ سمیت دنیا میں سے مٹ جائیں گے۔“

فلستیوں سے جنگ

13 ساؤل 30 سال کا تھا جب تخت نشین ہوا۔ دو سال حکومت کرنے کے بعد 2 اُس نے اپنی فوج کے لئے 3,000 اسرائیلی چن لئے۔ جنگ لڑنے کے قابل باقی آدمیوں کو اُس نے فارغ کر دیا۔ 2,000 فوجیوں کی ڈیوٹی مِکماس اور بیت ایل کے پہاڑی علاقے میں لگائی گئی جہاں ساؤل خود تھا۔ باقی 1,000 افراد یونتن کے پاس بن یمین کے شہر جِبعہ میں تھے۔

3 ایک دن یونتن نے جِبعہ کی فلستی چوکی پر حملہ کر کے اُسے شکست دی۔ جلد ہی یہ خبر دوسرے فلستیوں تک پہنچ گئی۔ ساؤل نے ملک کے کونے کونے میں قاصد بھیج دیئے، اور وہ نرسنگا بجاتے بجاتے لوگوں کو یونتن کی فتح سناتے گئے۔ 4 تمام اسرائیل میں خبر پھیل گئی، ”ساؤل نے جِبعہ کی فلستی چوکی کو تباہ کر دیا ہے، اور اب اسرائیل فلستیوں کی خاص نفرت کا نشانہ بن گیا ہے۔“ ساؤل نے تمام مردوں کو فلستیوں سے لڑنے کے لئے جِلجال میں بُلایا۔

5 فلستی بھی اسرائیلیوں سے لڑنے کے لئے جمع ہوئے۔ اُن کے 30,000 رتھ، 6,000 گھڑسوار اور ساحل کی ریت جیسے بےشمار پیادہ فوجی تھے۔ اُنہوں نے بیت آون کے مشرق میں مِکماس کے قریب اپنے خیمے لگائے۔ 6 اسرائیلیوں نے دیکھا کہ ہم بڑے خطرے میں آ گئے ہیں، اور دشمن ہم پر بہت دباؤ ڈال رہا ہے تو پریشانی کے عالم میں کچھ غاروں اور دراڑوں میں اور کچھ پتھروں کے درمیان یا قبروں اور حوضوں میں چھپ گئے۔ 7 کچھ اِتنے ڈر گئے کہ وہ دریائے یردن کو پار کر کے جد اور جِلعاد کے علاقے میں چلے گئے۔

ساؤل کی بےصبری

ساؤل اب تک جِلجال میں تھا، لیکن جو آدمی اُس کے ساتھ رہے تھے وہ خوف کے مارے تھرتھرا رہے تھے۔ 8 سموایل نے ساؤل کو ہدایت دی تھی کہ سات دن میرا انتظار کریں۔ لیکن سات دن گزر گئے، اور سموایل نہ آیا۔ ساؤل کے فوجی منتشر ہونے لگے 9 تو ساؤل نے حکم دیا، ”بھسم ہونے والی اور سلامتی کی قربانیاں لے آؤ۔“ پھر اُس نے خود قربانیاں پیش کیں۔

10 وہ ابھی اِس کام سے فارغ ہی ہوا تھا کہ سموایل پہنچ گیا۔ ساؤل اُسے خوش آمدید کہنے کے لئے نکلا۔ 11 لیکن سموایل نے پوچھا، ”آپ نے کیا کِیا؟“

ساؤل نے جواب دیا، ”لوگ منتشر ہو رہے تھے، اور آپ وقت پر نہ آئے۔ جب مَیں نے دیکھا کہ فلستی مِکماس کے قریب جمع ہو رہے ہیں 12 تو مَیں نے سوچا، ’فلستی یہاں جِلجال میں آ کر مجھ پر حملہ کرنے کو ہیں، حالانکہ مَیں نے ابھی رب سے دعا نہیں کی کہ وہ ہم پر مہربانی کرے۔‘ اِس لئے مَیں نے جرأت کر کے خود قربانیاں پیش کیں۔“

13 سموایل بولا، ”یہ کیسی احمقانہ حرکت تھی! آپ نے رب اپنے خدا کا حکم نہ مانا۔ رب تو آپ اور آپ کی اولاد کو ہمیشہ کے لئے اسرائیل پر مقرر کرنا چاہتا تھا۔ 14 لیکن اب آپ کی بادشاہت قائم نہیں رہے گی۔ چونکہ آپ نے اُس کی نہ سنی اِس لئے رب نے کسی اَور کو چن کر اپنی قوم کا راہنما مقرر کیا ہے، ایک ایسے

آدمی کو جو اُس کی سوچ رکھے گا۔“
15 پھر سموایل جِلجال سے چلا گیا۔

جنگ کی تیاریاں

بچے ہوئے اسرائیلی ساؤل کے پیچھے دشمن سے لڑنے گئے۔ وہ جِلجال سے روانہ ہو کر جِبعہ پہنچ گئے۔ جب ساؤل نے وہاں فوج کا جائزہ لیا تو بس 600 افراد رہ گئے تھے۔ 16 ساؤل، یونتن اور اُن کی فوج بن یمین کے شہر جِبعہ میں ٹک گئے جبکہ فلستی مِکماس کے پاس خیمہ زن تھے۔ 17 کچھ دیر کے بعد فلستیوں کے تین دستے ملک کو لُوٹنے کے لئے نکلے۔ ایک سوعال کے علاقے کے شہر عُفرہ کی طرف چل پڑا، 18 دوسرا بیت حورون کی طرف اور تیسرا اُس پہاڑی سلسلے کی طرف جہاں سے وادئ ضبوعیم اور ریگستان دیکھا جا سکتا ہے۔

19 اُن دنوں میں پورے ملکِ اسرائیل میں لوہار نہیں تھا، کیونکہ فلستی نہیں چاہتے تھے کہ اسرائیلی تلواریں یا نیزے بنائیں۔ 20 اپنے ہلوں، کدالوں، کلہاڑیوں یا درانتیوں کو تیز کروانے کے لئے تمام اسرائیلیوں کو فلستیوں کے پاس جانا پڑتا تھا۔ 21 فلستی ہلوں، کدالوں، کانٹوں اور کلہاڑیوں کو تیز کرنے کے لئے اور آنکسوں کی نوک ٹھیک کرنے کے لئے چاندی کے سِکے کی دو تہائی لیتے تھے۔ 22 نتیجے میں اُس دن ساؤل اور یونتن کے سوا کسی بھی اسرائیلی کے پاس تلوار یا نیزہ نہیں تھا۔

یونتن فلستیوں پر حملہ کرتا ہے

23 فلستیوں نے مِکماس کے درے پر قبضہ کر کے وہاں چوکی قائم کی تھی۔

14 ایک دن یونتن نے اپنے جوان سلاح بردار سے کہا، ”آؤ، ہم پرلی طرف جائیں جہاں فلستی فوج کی چوکی ہے۔“ لیکن اُس نے اپنے باپ کو اطلاع نہ دی۔

2 ساؤل اُس وقت انار کے درخت کے سائے میں بیٹھا تھا جو جِبعہ کے قریب کے مجرون میں تھا۔ 600 مرد اُس کے پاس تھے۔ 3 اخیاہ امام بھی ساتھ تھا جو امام کا بالاپوش پہنے ہوئے تھا۔ اخیاہ یکبود کے بھائی اخی طوب کا بیٹا تھا۔ اُس کا دادا فینحاس اور پردادا عیلی تھا، جو پرانے زمانے میں سَیلا میں رب کا امام تھا۔ کسی کو بھی معلوم نہ تھا کہ یونتن چلا گیا ہے۔

5-4 فلستی چوکی تک پہنچنے کے لئے یونتن نے ایک تنگ راستہ اختیار کیا جو دو کڑاڑوں کے درمیان سے گزرتا تھا۔ پہلے کا نام بوصیص تھا، اور وہ شمال میں مِکماس کے مقابل تھا۔ دوسرے کا نام سنہ تھا، اور وہ جنوب میں جِبع کے مقابل تھا۔ 6 یونتن نے اپنے جوان سلاح بردار سے کہا، ”آؤ، ہم پرلی طرف جائیں جہاں اِن نامختونوں کی چوکی ہے۔ شاید رب ہماری مدد کرے، کیونکہ اُس کے نزدیک کوئی فرق نہیں کہ ہم زیادہ ہوں یا کم۔“ 7 اُس کا سلاح بردار بولا، ”جو کچھ آپ ٹھیک سمجھتے ہیں، وہی کریں۔ ضرور جائیں۔ جو کچھ بھی آپ کہیں گے، مَیں حاضر ہوں۔“ 8 یونتن بولا، ”ٹھیک ہے۔ پھر ہم یوں دشمنوں کی طرف بڑھتے جائیں گے، کہ ہم اُنہیں صاف نظر آئیں۔ 9 اگر وہ ہمیں دیکھ کر پکاریں، ’رُک جاؤ، ورنہ ہم تمہیں مار دیں گے!‘ تو ہم اپنے منصوبے سے باز آ کر اُن کے پاس نہیں جائیں گے۔ 10 لیکن اگر وہ پکاریں، ’آؤ، ہمارے پاس آ جاؤ!‘ تو ہم ضرور اُن کے پاس چڑھ جائیں گے۔ کیونکہ یہ اِس کا نشان ہو گا

کہ رب اُنہیں ہمارے قبضے میں کر دے گا۔“

11 چنانچہ وہ چلتے چلتے فلستی چوکی کو نظر آئے۔ فلستی شور مچانے لگے، ”دیکھو، اسرائیلی اپنے چھپنے کے بلوں سے نکل رہے ہیں!“ 12 چوکی کے فوجیوں نے دونوں کو چیلنج کیا، ”آؤ، ہمارے پاس آؤ تو ہم تمہیں سبق سکھائیں گے۔“ یہ سن کر یونتن نے اپنے سلاح بردار کو آواز دی، ”آؤ، میرے پیچھے چلو! رب نے اُنہیں اسرائیل کے حوالے کر دیا ہے۔“ 13 دونوں اپنے ہاتھوں اور پیروں کے بل چڑھتے چڑھتے چوکی تک جا پہنچے۔ جب یونتن آگے آگے چل کر فلستیوں کے پاس پہنچ گیا تو وہ اُس کے سامنے گرتے گئے۔ ساتھ ساتھ سلاح بردار پیچھے سے لوگوں کو مارتا گیا۔

14 اِس پہلے حملے کے دوران اُنہوں نے تقریباً 20 آدمیوں کو مار ڈالا۔ اُن کی لاشیں آدھ ایکڑ زمین پر بکھری پڑی تھیں۔ 15 اچانک پوری فوج میں دہشت پھیل گئی، نہ صرف لشکرگاہ بلکہ کھلے میدان میں بھی۔ چوکی کے مرد اور لُوٹنے والے دستے بھی تھرتھرانے لگے۔ ساتھ ساتھ زلزلہ آیا۔ رب نے تمام فلستی فوجیوں کے دلوں میں دہشت پیدا کی۔

رب فلستیوں پر فتح دیتا ہے

16 ساؤل کے جو پہرے دار جِبعہ سے دشمن کی حرکتوں پر غور کر رہے تھے اُنہوں نے اچانک دیکھا کہ فلستی فوج میں ہل چل مچ گئی ہے، افرا تفری کبھی اِس طرف، کبھی اُس طرف بڑھ رہی ہے۔ 17 ساؤل نے فوراً حکم دیا، ”فوجیوں کو گن کر معلوم کرو کہ کون چلا گیا ہے۔“ معلوم ہوا کہ یونتن اور اُس کا سلاح بردار موجود نہیں ہیں۔ 18 ساؤل نے اخیاہ کو حکم دیا، ”عہد کا صندوق لے آئیں۔“ کیونکہ وہ اُن دنوں میں اسرائیلی کیمپ میں تھا۔ 19 لیکن ساؤل ابھی اخیاہ سے بات کر رہا تھا کہ فلستی لشکرگاہ میں ہنگامہ اور شور بہت زیادہ بڑھ گیا۔ ساؤل نے امام سے کہا، ”کوئی بات نہیں، رہنے دیں۔“ 20 وہ اپنے 600 افراد کو لے کر فوراً دشمن پر ٹوٹ پڑا۔ جب اُن تک پہنچ گئے تو معلوم ہوا کہ فلستی ایک دوسرے کو قتل کر رہے ہیں، اور ہر طرف ہنگامہ ہی ہنگامہ ہے۔

21 فلستیوں نے کافی اسرائیلیوں کو اپنی فوج میں شامل کر لیا تھا۔ اب یہ لوگ فلستیوں کو چھوڑ کر ساؤل اور یونتن کے پیچھے ہو لئے۔ 22 اِن کے علاوہ جو اسرائیلی افرائیم کے پہاڑی علاقے میں اِدھر اُدھر چھپ گئے تھے، جب اُنہیں خبر ملی کہ فلستی بھاگ رہے ہیں تو وہ بھی اُن کا تعاقب کرنے لگے۔ 23 لڑتے لڑتے میدانِ جنگ بیت آون تک پھیل گیا۔ اِس طرح رب نے اُس دن اسرائیلیوں کو بچا لیا۔

ساؤل کی بے سوچے سمجھے لعنت

24 اُس دن اسرائیلی سخت لڑائی کے باعث بڑی مصیبت میں تھے۔ اِس لئے ساؤل نے قسم کھا کر کہا، ”اُس پر لعنت جو شام سے پہلے کھانا کھائے۔ پہلے مَیں اپنے دشمن سے انتقام لوں گا، پھر ہی سب کھا پی سکتے ہیں۔“ اِس وجہ سے کسی نے روٹی کو ہاتھ تک نہ لگایا۔ 25 پوری فوج جنگل میں داخل ہوئی تو وہاں زمین پر شہد کے چھتے تھے۔ 26 تمام لوگ جب اُن کے پاس سے گزرے تو دیکھا کہ اُن سے شہد ٹپک رہا ہے۔ لیکن کسی نے تھوڑا بھی لے کر کھانے کی جرأت نہ کی، کیونکہ سب ساؤل کی لعنت سے ڈرتے تھے۔

27 یونتن کو لعنت کا علم نہ تھا، اِس لئے اُس نے اپنی لاٹھی کا سرا کسی چھتے میں ڈال کر اُسے چاٹ لیا۔ اُس کی آنکھیں فوراً چمک اُٹھیں، اور وہ تازہ دم ہو گیا۔ 28 کسی نے دیکھ کر یونتن کو بتایا، ”آپ کے باپ نے فوج سے قسم کھلا کر اعلان کیا ہے کہ اُس پر لعنت جو اِس دن کچھ کھائے۔ اِسی وجہ سے ہم سب اِتنے نڈھال ہو گئے ہیں۔“ 29 یونتن نے جواب دیا، ”میرے باپ نے ملک کو مصیبت میں ڈال دیا ہے! دیکھو، اِس تھوڑے سے شہد کو چکھنے سے میری آنکھیں کتنی چمک اُٹھیں اور مَیں کتنا تازہ دم ہو گیا۔ 30 بہتر ہوتا کہ ہمارے لوگ دشمن سے لُوٹے ہوئے مال میں سے کچھ نہ کچھ کھا لیتے۔ لیکن اِس حالت میں ہم فلستیوں کو کس طرح زیادہ نقصان پہنچا سکتے ہیں؟“

31 اُس دن اسرائیلی فلستیوں کو مِکماس سے مار مار کر ایالون تک پہنچ گئے۔ لیکن شام کے وقت وہ نہایت نڈھال ہو گئے تھے۔ 32 پھر وہ لُوٹے ہوئے ریوڑوں پر ٹوٹ پڑے۔ اُنہوں نے جلدی جلدی بھیڑ بکریوں، گائے بَیلوں اور بچھڑوں کو ذبح کیا۔ بھوک کی شدت کی وجہ سے اُنہوں نے خون کو صحیح طور سے نکلنے نہ دیا بلکہ جانوروں کو زمین پر چھوڑ کر گوشت کو خون سمیت کھانے لگے۔

33 کسی نے ساؤل کو اطلاع دی، ”دیکھیں، لوگ رب کا گناہ کر رہے ہیں، کیونکہ وہ گوشت کھا رہے ہیں جس میں اب تک خون ہے۔“ یہ سن کر ساؤل پکار اُٹھا، ”آپ رب سے وفادار نہیں رہے! “ پھر اُس نے ساتھ والے آدمیوں کو حکم دیا، ”کوئی بڑا پتھر لُڑھکا کر اِدھر لے آئیں! 34 پھر تمام آدمیوں کے پاس جا کر اُنہیں بتا دینا، 'اپنے جانوروں کو میرے پاس لے آئیں تاکہ اُنہیں پتھر پر ذبح کر کے کھائیں۔ ورنہ آپ خون آلودہ گوشت کھا کر رب کا گناہ کریں گے'۔“

سب مان گئے۔ اُس شام وہ ساؤل کے پاس آئے اور اپنے جانوروں کو پتھر پر ذبح کیا۔ 35 وہاں ساؤل نے پہلی دفعہ رب کی تعظیم میں قربان گاہ بنائی۔

36 پھر اُس نے اعلان کیا، ”آئیں، ہم ابھی اِسی رات فلستیوں کا تعاقب کر کے اُن میں لُوٹ مار کا سلسلہ جاری رکھیں تاکہ ایک بھی نہ بچے۔“ فوجیوں نے جواب دیا، ”ٹھیک ہے، وہ کچھ کریں جو آپ کو مناسب لگے۔“ لیکن امام بولا، ”پہلے ہم اللہ سے ہدایت لیں۔“ 37 چنانچہ ساؤل نے اللہ سے پوچھا، ”کیا ہم فلستیوں کا تعاقب جاری رکھیں؟ کیا تُو اُنہیں اسرائیل کے حوالے کر دے گا؟“ لیکن اِس مرتبہ اللہ نے جواب نہ دیا۔

38 یہ دیکھ کر ساؤل نے فوج کے تمام راہنماؤں کو بُلا کر کہا، ”کسی نے گناہ کیا ہے۔ معلوم کرنے کی کوشش کریں کہ کون قصور وار ہے۔ 39 رب کی حیات کی قسم جو اسرائیل کا نجات دہندہ ہے، قصور وار کو فوراً سزائے موت دی جائے گی، خواہ وہ میرا بیٹا یونتن کیوں نہ ہو۔“ لیکن سب خاموش رہے۔

40 تب ساؤل نے دوبارہ اعلان کیا، ”پوری فوج ایک طرف کھڑی ہو جائے اور یونتن اور مَیں دوسری طرف۔“ لوگوں نے جواب دیا، ”جو آپ کو مناسب لگے وہ کریں۔“ 41 پھر ساؤل نے رب اسرائیل کے خدا سے دعا کی، ”اے رب، ہمیں دکھا کہ کون قصور وار ہے!“

جب قرعہ ڈالا گیا تو یونتن اور ساؤل کے گروہ کو قصور وار قرار دیا گیا اور باقی فوج کو بے قصور۔ 42 پھر ساؤل نے حکم دیا، ”اب قرعہ ڈال کر پتا کریں کہ مَیں قصور وار ہوں یا یونتن۔“ جب قرعہ ڈالا گیا تو یونتن قصور وار ٹھہرا۔ 43 ساؤل نے پوچھا، ”بتائیں، آپ نے کیا کیا؟“ یونتن نے جواب دیا، ”مَیں نے صرف تھوڑا سا شہد چکھ لیا جو میری لاٹھی کے سرے پر لگا تھا۔ لیکن مَیں مرنے کے لئے تیار ہوں۔“ 44 ساؤل نے کہا، ”یونتن، اللہ مجھے سخت سزا دے اگر مَیں آپ کو اِس کے لئے سزائے موت نہ دوں۔“ 45 لیکن فوجیوں نے اعتراض کیا، ”یہ کیسی بات ہے؟ یونتن ہی نے اپنے زبردست حملے سے اسرائیل کو آج بچا لیا ہے۔ اُسے کس طرح سزائے موت دی جا سکتی ہے؟ کبھی نہیں! اللہ کی حیات کی قَسم، اُس کا ایک بال بھی بیکا نہیں ہو گا، کیونکہ آج اُس نے اللہ کی مدد سے فتح پائی ہے۔“ یوں فوجیوں نے یونتن کو موت سے بچا لیا۔

46 تب ساؤل نے فلستیوں کا تعاقب کرنا چھوڑ دیا اور اپنے گھر چلا گیا۔ فلستی بھی اپنے ملک میں واپس چلے گئے۔

ساؤل کی جنگیں

47 جب ساؤل تخت نشین ہوا تو وہ ملک کے اردگرد کے تمام دشمنوں سے لڑا۔ اِن میں موآب، عمون، ادوم، ضوباہ کے بادشاہ اور فلستی شامل تھے۔ اور جہاں بھی جنگ چھڑی وہاں اُس نے فتح پائی۔ 48 وہ نہایت بہادر تھا۔ اُس نے عمالیقیوں کو بھی شکست دی اور یوں اسرائیل کو اُن تمام دشمنوں سے بچا لیا جو بار بار ملک کی لُوٹ مار کرتے تھے۔

ساؤل کا خاندان

49 ساؤل کے تین بیٹے تھے، یونتن، اِسوی اور ملکی شوع۔ اُس کی بڑی بیٹی میرب اور چھوٹی بیٹی میکل تھی۔ 50 بیوی کا نام اخی نوعم بنت اخی معض تھا۔ ساؤل کی فوج کا کمانڈر ابنیر تھا، جو ساؤل کے چچا نیر کا بیٹا تھا۔ 51 ساؤل کا باپ قیس اور ابنیر کا باپ نیر سگے بھائی تھے جن کا باپ ابی ایل تھا۔

52 ساؤل کے جیتے جی فلستیوں سے سخت جنگ جاری رہی۔ اِس لئے جب بھی کوئی بہادر اور لڑنے کے قابل آدمی نظر آیا تو ساؤل نے اُسے اپنی فوج میں بھرتی کر لیا۔

تمام عمالیقیوں کو ہلاک کرنے کا حکم

15 ایک دن سموایل نے ساؤل کے پاس آ کر اُس سے بات کی، ”رب ہی نے مجھے آپ کو مسح کر کے اسرائیل پر مقرر کرنے کا حکم دیا تھا۔ اب رب کا پیغام سن لیں! 2 رب الافواج فرماتا ہے، ’مَیں عمالیقیوں کا میری قوم کے ساتھ سلوک نہیں بھول سکتا۔ اُس وقت جب اسرائیلی مصر سے نکل کر کنعان کی طرف سفر کر رہے تھے تو عمالیقیوں نے راستہ بند کر دیا تھا۔ 3 اب وقت آ گیا ہے کہ تُو اُن پر حملہ کرے۔ سب کچھ تباہ کر کے میرے حوالے کر دے۔ کچھ بھی بچنے نہ دے، بلکہ تمام مردوں، عورتوں، بچوں شیرخواروں سمیت، گائے بَیلوں، بھیڑ بکریوں، اونٹوں اور گدھوں کو موت کے گھاٹ اُتار دے‘۔“

4 ساؤل نے اپنے فوجیوں کو بُلا کر طلائم میں اُن کا جائزہ لیا۔ کُل 2,00,000 پیادے فوجی تھے، نیز یہوداہ کے 10,000 افراد۔ 5 عمالیقیوں کے شہر کے

پاس پہنچ کر ساؤل وادی میں تاک میں بیٹھ گیا۔ 6 لیکن پہلے اُس نے قینیوں کو خبر بھیجی، ”عمالیقیوں سے الگ ہو کر اُن کے پاس سے چلے جائیں، ورنہ آپ اُن کے ساتھ ہلاک ہو جائیں گے۔ کیونکہ جب اسرائیلی مصر سے نکل کر ریگستان میں سفر کر رہے تھے تو آپ نے اُن پر مہربانی کی تھی۔“

یہ خبر ملتے ہی قینی عمالیقیوں سے الگ ہو کر چلے گئے۔ 7 تب ساؤل نے عمالیقیوں پر حملہ کر کے اُنہیں حویلہ سے لے کر مصر کی مشرقی سرحد شُور تک شکست دی۔ 8 پوری قوم کو تلوار سے مارا گیا، صرف اُن کا بادشاہ اجاج زندہ پکڑا گیا۔ 9 ساؤل اور اُس کے فوجیوں نے اُسے زندہ چھوڑ دیا۔ اِسی طرح سب سے اچھی بھیڑ بکریوں، گائے بَیلوں، موٹے تازے بچھڑوں اور چیدہ بھیڑ کے بچوں کو بھی چھوڑ دیا گیا۔ جو بھی اچھا تھا بچ گیا، کیونکہ اسرائیلیوں کا دل نہیں کرتا تھا کہ تندرست اور موٹے تازے جانوروں کو ہلاک کریں۔ اُنہوں نے صرف اُن تمام کمزور جانوروں کو ختم کیا جن کی قدر و قیمت نہ تھی۔

فرماں برداری قربانیوں سے اہم ہے

10 پھر رب سموایل سے ہم کلام ہوا، 11 ”مجھے دُکھ ہے کہ مَیں نے ساؤل کو بادشاہ بنا لیا ہے، کیونکہ اُس نے مجھ سے دُور ہو کر میرا حکم نہیں مانا۔“ سموایل کو اِتنا غصہ آیا کہ وہ پوری رات بلند آواز سے رب سے فریاد کرتا رہا۔ 12 اگلے دن وہ اُٹھ کر ساؤل سے ملنے گیا۔ کسی نے اُسے بتایا، ”ساؤل کرمل چلا گیا۔ وہاں اپنے لئے یادگار کھڑا کر کے وہ آگے جِلجال چلا گیا ہے۔“ 13 جب سموایل جِلجال پہنچا تو ساؤل نے کہا، ”مبارک ہو! مَیں نے رب کا حکم پورا کر دیا ہے۔“ 14 سموایل نے پوچھا، ”جانوروں کا یہ شور کہاں سے آ رہا ہے؟ بھیڑ بکریاں ممیا رہی اور گائے بَیل ڈکرا رہے ہیں۔“ 15 ساؤل نے جواب دیا، ”یہ عمالیقیوں کے ہاں سے لائے گئے ہیں۔ فوجیوں نے سب سے اچھے گائے بَیلوں اور بھیڑ بکریوں کو زندہ چھوڑ دیا تاکہ اُنہیں رب آپ کے خدا کے حضور قربان کریں۔ لیکن ہم نے باقی سب کو رب کے حوالے کر کے مار دیا۔“

16 سموایل بولا، ”خاموش! پہلے وہ بات سن لیں جو رب نے مجھے پچھلی رات فرمائی۔“ ساؤل نے جواب دیا، ”بتائیں۔“ 17 سموایل نے کہا، ”جب آپ تمام قوم کے راہنما بن گئے تو احساسِ کمتری کا شکار تھے۔ تو بھی رب نے آپ کو مسح کر کے اسرائیل کا بادشاہ بنا دیا۔ 18 اور اُس نے آپ کو بھیج کر حکم دیا، ’جا اور عمالیقیوں کو پورے طور پر ہلاک کر کے میرے حوالے کر۔ اُس وقت تک اِن شریر لوگوں سے لڑتا رہ جب تک وہ سب کے سب مٹ نہ جائیں۔‘ 19 اب مجھے بتائیں کہ آپ نے رب کی کیوں نہ سنی؟ آپ لُوٹے ہوئے مال پر کیوں ٹوٹ پڑے؟ یہ تو رب کے نزدیک گناہ ہے۔“

20 ساؤل نے اعتراض کیا، ”لیکن مَیں نے ضرور رب کی سنی۔ جس مقصد کے لئے رب نے مجھے بھیجا وہ مَیں نے پورا کر دیا ہے، کیونکہ مَیں عمالیق کے بادشاہ اجاج کو گرفتار کر کے یہاں لے آیا اور باقی سب کو موت کے گھاٹ اُتار کر رب کے حوالے کر دیا۔ 21 میرے فوجی لُوٹے ہوئے مال میں سے صرف سب سے اچھی بھیڑ بکریاں اور گائے بَیل چن کر لے آئے، کیونکہ وہ اُنہیں یہاں جِلجال میں رب آپ کے خدا

کے حضور قربان کرنا چاہتے تھے۔“

22 لیکن سموایل نے جواب دیا، ”رب کو کیا بات زیادہ پسند ہے، آپ کی بھسم ہونے والی اور ذبح کی قربانیاں یا یہ کہ آپ اُس کی سنتے ہیں؟ سننا قربانی سے کہیں بہتر اور دھیان دینا مینڈھے کی چربی سے کہیں عمدہ ہے۔ 23 سرکشی غیب دانی کے گناہ کے برابر ہے اور غرور بُت پرستی کے گناہ سے کم نہیں ہوتا۔ آپ نے رب کا حکم رد کیا ہے، اِس لئے اُس نے آپ کو رد کر کے بادشاہ کا عُہدہ آپ سے چھین لیا ہے۔“

24 تب ساؤل نے اقرار کیا، ”مجھ سے گناہ ہوا ہے۔ مَیں نے آپ کی ہدایت اور رب کے حکم کی خلاف ورزی کی ہے۔ مَیں نے لوگوں سے ڈر کر اُن کی بات مان لی۔ 25 لیکن اب مہربانی کر کے مجھے معاف کریں اور میرے ساتھ واپس آئیں تاکہ مَیں آپ کی موجودگی میں رب کی پرستش کر سکوں۔“ 26 لیکن سموایل نے جواب دیا، ”مَیں آپ کے ساتھ واپس نہیں چلوں گا۔ آپ نے رب کا کلام رد کیا ہے، اِس لئے رب نے آپ کو رد کر کے بادشاہ کا عُہدہ آپ سے چھین لیا ہے۔“

27 سموایل مُڑ کر وہاں سے چلنے لگا، لیکن ساؤل نے اُس کے چوغے کا دامن اِتنے زور سے پکڑ لیا کہ وہ پھٹ کر اُس کے ہاتھ میں رہ گیا۔ 28 سموایل بولا، ”جس طرح کپڑا پھٹ کر آپ کے ہاتھ میں رہ گیا بالکل اُسی طرح رب نے آج ہی اسرائیل پر آپ کا اختیار آپ سے چھین کر کسی اَور کو دے دیا ہے، ایسے شخص کو جو آپ سے کہیں بہتر ہے۔ 29 جو اسرائیل کی شان و شوکت ہے وہ نہ جھوٹ بولتا، نہ کبھی اپنی سوچ کو بدلتا ہے، کیونکہ وہ انسان نہیں کہ ایک بات کہہ کر بعد میں اُسے بدلے۔“

30 ساؤل نے دوبارہ منت کی، ”بے شک مَیں نے گناہ کیا ہے۔ لیکن براہِ کرم کم از کم میری قوم کے بزرگوں اور اسرائیل کے سامنے تو میری عزت کریں۔ میرے ساتھ واپس آئیں تاکہ مَیں آپ کی موجودگی میں رب آپ کے خدا کی پرستش کر سکوں۔“

31 تب سموایل مان گیا اور ساؤل کے ساتھ دوسروں کے پاس واپس آیا۔ ساؤل نے رب کی پرستش کی، 32 پھر سموایل نے اعلان کیا، ”عمالیق کے بادشاہ اجاج کو میرے پاس لے آؤ!“ اجاج اطمینان سے سموایل کے پاس آیا، کیونکہ اُس نے سوچا، ”بے شک موت کا خطرہ ٹل گیا ہے۔“ 33 لیکن سموایل بولا، ”تیری تلوار سے بے شمار مائیں اپنے بچوں سے محروم ہو گئی ہیں۔ اب تیری ماں بھی بےاولاد ہو جائے گی۔“ یہ کہہ کر سموایل نے وہیں جِلجال میں رب کے حضور اجاج کو تلوار سے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔

34 پھر وہ رامہ واپس چلا گیا، اور ساؤل اپنے گھر گیا جو جِبعہ میں تھا۔ 35 اِس کے بعد سموایل جیتے جی ساؤل سے کبھی نہ ملا، کیونکہ وہ ساؤل کا ماتم کرتا رہا۔ لیکن رب کو دُکھ تھا کہ مَیں نے ساؤل کو اسرائیل پر کیوں مقرر کیا۔

نئے بادشاہ داؤد کو مقرر کیا جاتا ہے

16 ایک دن رب سموایل سے ہم کلام ہوا، ”تُو کب تک ساؤل کا ماتم کرے گا؟ مَیں نے تو اُسے رد کر کے بادشاہ کا عُہدہ اُس سے لے لیا ہے۔ اب مینڈھے کا سینگ زیتون کے تیل سے بھر کر بیت لحم چلا جا۔ وہاں ایک آدمی سے مل جس کا نام یسّی ہے۔ کیونکہ مَیں نے اُس کے بیٹوں میں سے ایک کو چن لیا ہے کہ وہ نیا بادشاہ بن جائے۔“ 2 لیکن

سموایل نے اعتراض کیا، ”مَیں کس طرح جا سکتا ہوں؟ ساؤل یہ سن کر مجھے مار ڈالے گا۔“ رب نے جواب دیا، ”ایک جوان گائے اپنے ساتھ لے کر لوگوں کو بتا دے کہ مَیں اِسے رب کے حضور قربان کرنے کے لئے آیا ہوں۔ 3 یسّی کو دعوت دے کہ وہ قربانی کی ضیافت میں شریک ہو جائے۔ آگے مَیں تجھے بتاؤں گا کہ کیا کرنا ہے۔ مَیں تجھے دکھاؤں گا کہ کس بیٹے کو میرے لئے مسح کر کے چن لینا ہے۔“

4 سموایل مان گیا۔ جب وہ بیت لحم پہنچ گیا تو لوگ چونک اُٹھے۔ لرزتے لرزتے شہر کے بزرگ اُس سے ملنے آئے اور پوچھا، ”خیریت تو ہے کہ آپ ہمارے پاس آ گئے ہیں؟“ 5 سموایل نے اُنہیں تسلی دے کر کہا، ”خیریت ہے۔ مَیں رب کے حضور قربانی پیش کرنے کے لئے آیا ہوں۔ اپنے آپ کو رب کے لئے مخصوص و مقدّس کریں اور پھر میرے ساتھ قربانی کی ضیافت میں شریک ہو جائیں۔“ سموایل نے یسّی اور اُس کے بیٹوں کو بھی دعوت دی اور اُنہیں اپنے آپ کو مخصوص و مقدّس کرنے کو کہا۔

6 جب یسّی اپنے بیٹوں سمیت قربانی کی ضیافت کے لئے آیا تو سموایل کی نظر اِلیاب پر پڑی۔ اُس نے سوچا، ”بےشک یہ وہ ہے جسے رب مسح کر کے بادشاہ بنانا چاہتا ہے۔“ 7 لیکن رب نے فرمایا، ”اِس کی شکل و صورت اور لمبے قد سے متاثر نہ ہو، کیونکہ یہ مجھے نامنظور ہے۔ مَیں انسان کی نظر سے نہیں دیکھتا۔ کیونکہ انسان ظاہری صورت پر غور کر کے فیصلہ کرتا ہے جبکہ رب کو ہر ایک کا دل صاف صاف نظر آتا ہے۔“

8 پھر یسّی نے اپنے دوسرے بیٹے ابی نداب کو بُلا کر سموایل کے سامنے سے گزرنے دیا۔ سموایل بولا، ”نہیں، رب نے اِسے بھی نہیں چنا۔“ 9 اِس کے بعد یسّی نے تیسرے بیٹے سمّہ کو پیش کیا۔ لیکن یہ بھی نہیں چنا گیا تھا۔ 10 یوں یسّی نے اپنے سات بیٹوں کو ایک ایک کر کے سموایل کے سامنے سے گزرنے دیا۔ اِن میں سے کوئی رب کا چنا ہوا بادشاہ نہ نکلا۔ 11 آخرکار سموایل نے پوچھا، ”اِن کے علاوہ کوئی اَور بیٹا تو نہیں ہے؟“ یسّی نے جواب دیا، ”سب سے چھوٹا بیٹا ابھی باقی رہ گیا ہے، لیکن وہ باہر کھیتوں میں بھیڑ بکریوں کی نگرانی کر رہا ہے۔“ سموایل نے کہا، ”اُسے فوراً بُلا لیں۔ اُس کے آنے تک ہم کھانے کے لئے نہیں بیٹھیں گے۔“

12 چنانچہ یسّی چھوٹے کو بُلا کر اندر لے آیا۔ یہ بیٹا گورا تھا۔ اُس کی آنکھیں خوب صورت اور شکل و صورت قابلِ تعریف تھی۔ رب نے سموایل کو بتایا، ”یہی ہے۔ اُٹھ کر اِسے مسح کر۔“ 13 سموایل نے تیل سے بھرا ہوا مینڈھے کا سینگ لے کر اُسے داؤد کے سر پر اُنڈیل دیا۔ سب بھائی موجود تھے۔ اُسی وقت رب کا روح داؤد پر نازل ہوا اور اُس کی ساری عمر اُس پر ٹھہرا رہا۔ پھر سموایل رامہ واپس چلا گیا۔

داؤد ساؤل کو بدروح سے آرام دلاتا ہے

14 لیکن رب کے روح نے ساؤل کو چھوڑ دیا تھا۔ اِس کے بجائے رب کی طرف سے ایک بُری روح اُسے دہشت زدہ کرنے لگی۔ 15 ایک دن ساؤل کے ملازموں نے اُس سے کہا، ”اللہ کی طرف سے ایک بُری روح آپ کے دل میں دہشت پیدا کر رہی ہے۔ 16 ہمارا آقا اپنے خادموں کو حکم دے کہ وہ کسی کو ڈھونڈ لائیں جو سرود بجا سکے۔ جب بھی اللہ کی طرف سے یہ بُری

روح آپ پر آئے تو وہ اپنا ساز بجا کر آپ کو سکون دلائے گا۔"

17 ساؤل نے جواب دیا، "ٹھیک ہے، ایسا ہی کرو۔ کسی کو بُلا لاؤ جو ساز بجانے میں ماہر ہو۔" 18 ایک ملازم بولا، "مَیں نے ایک آدمی کو دیکھا ہے جو خوب بجا سکتا ہے۔ وہ بیت لحم کے رہنے والے یسّی کا بیٹا ہے۔ وہ نہ صرف مہارت سے سرود بجا سکتا ہے بلکہ بڑا جنگجو بھی ہے۔ یہ بھی اُس کی ایک خوبی ہے کہ وہ ہر موقع پر سمجھ داری سے بات کر سکتا ہے۔ اور وہ خوب صورت بھی ہے۔ رب اُس کے ساتھ ہے۔"

19 ساؤل نے فوراً اپنے قاصدوں کو یسّی کے پاس بھیج کر اُسے اطلاع دی، "اپنے بیٹے داؤد کو جو بھیڑ بکریوں کو سنبھالتا ہے میرے پاس بھیج دینا۔" 20 یہ سن کر یسّی نے روٹی، مَے کا مشکیزہ اور ایک جوان بکری گدھے پر لاد کر داؤد کے حوالے کر دی اور اُسے ساؤل کے دربار میں بھیج دیا۔

21 اِس طرح داؤد ساؤل کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ وہ بادشاہ کو بہت پسند آیا بلکہ ساؤل کو اِتنا پیارا لگا کہ اُسے اپنا سلاح بردار بنا لیا۔ 22 ساؤل نے یسّی کو اطلاع بھیجی، "داؤد مجھے بہت پسند آیا ہے، اِس لئے اُسے مستقل طور پر میری خدمت کرنے کی اجازت دیں۔" 23 اور جب بھی بُری روح ساؤل پر آتی تو داؤد اپنا سرود بجانے لگتا۔ تب ساؤل کو سکون ملتا اور بُری روح اُس پر سے دُور ہو جاتی۔

جاتی جالوت

17 ایک دن فلستیوں نے اپنی فوج کو یہوداہ کے شہر سوکہ کے قریب جمع کیا۔ وہ اِفس دمّیم میں خیمہ زن ہوئے جو سوکہ اور عزیقہ کے درمیان ہے۔ 2 جواب میں ساؤل نے اپنی فوج کو بُلا کر وادیٔ ایلہ میں جمع کیا۔ وہاں اسرائیل کے مرد جنگ کے لئے ترتیب سے کھڑے ہوئے۔ 3 یوں فلستی ایک پہاڑی پر کھڑے تھے اور اسرائیلی دوسری پہاڑی پر۔ اُن کے بیچ میں وادی تھی۔

4 پھر فلستی صفوں سے جات شہر کا پہلوان نکل کر اسرائیلیوں کے سامنے کھڑا ہوا۔ اُس کا نام جالوت تھا اور وہ 9 فٹ سے زیادہ لمبا تھا۔ 5 اُس نے حفاظت کے لئے پیتل کی کئی چیزیں پہن رکھی تھیں: سر پر خود، دھڑ پر زرہ بکتر جو 57 کلو گرام وزنی تھا 6 اور پنڈلیوں پر بکتر۔ کندھوں پر پیتل کی شمشیر لٹکی ہوئی تھی۔ 7 جو نیزہ وہ پکڑ کر چل رہا تھا اُس کا دستہ کھڈی کے شہتیر جیسا موٹا اور لمبا تھا، اور اُس کے لوہے کی نوک کا وزن 7 کلو گرام سے زیادہ تھا۔ جالوت کے آگے آگے ایک آدمی اُس کی ڈھال اُٹھائے چل رہا تھا۔

8 جالوت اسرائیلی صفوں کے سامنے رُک کر گرجا، "تم سب کیوں لڑنے کے لئے صف آرا ہو گئے ہو؟ کیا مَیں فلستی نہیں ہوں جبکہ تم صرف ساؤل کے نوکر چاکر ہو؟ چلو، ایک آدمی کو چن کر اُسے یہاں نیچے میرے پاس بھیج دو۔ 9 اگر وہ مجھ سے لڑ سکے اور مجھے مار دے تو ہم تمہارے غلام بن جائیں گے۔ لیکن اگر مَیں اُس پر غالب آ کر اُسے مار ڈالوں تو تم ہمارے غلام بن جاؤ گے۔ 10 آج مَیں اسرائیلی صفوں کی بدنامی کر کے اُنہیں چیلنج کرتا ہوں کہ مجھے ایک آدمی دو جو میرے ساتھ لڑے۔" 11 جالوت کی یہ باتیں سن کر ساؤل اور تمام اسرائیلی گھبرا گئے، اور اُن پر دہشت طاری ہو گئی۔

داؤد بھائیوں سے ملنے کے لئے فوج کے پاس جاتا ہے

12 اُس وقت داؤد کا باپ یسّی کافی بوڑھا ہو چکا تھا۔ اُس کے کُل 8 بیٹے تھے، اور وہ اِفراتہ کے علاقے کے بیت لحم میں رہتا تھا۔ 13 لیکن اُس کے تین سب سے بڑے بیٹے فلستیوں سے لڑنے کے لئے ساؤل کی فوج میں بھرتی ہو گئے تھے۔ سب سے بڑے کا نام اِلیاب، دوسرے کا ابی نداب اور تیسرے کا سِمّہ تھا۔ 14-15 داؤد تو سب سے چھوٹا بھائی تھا۔ وہ دوسروں کی طرح پورا وقت ساؤل کے پاس نہ گزار سکا، کیونکہ اُسے باپ کی بھیڑ بکریوں کو سنبھالنے کی ذمہ داری دی گئی تھی۔ اِس لئے وہ آتا جاتا رہا۔ چنانچہ وہ موجود نہیں تھا 16 جب جالوت 40 دن صبح و شام اسرائیلیوں کی صفوں کے سامنے کھڑے ہو کر اُنہیں چیلنج کرتا رہا۔

17 ایک دن یسّی نے داؤد سے کہا، ”بیٹا، اپنے بھائیوں کے پاس کیمپ میں جا کر اُن کا پتا کرو۔ بُھنے ہوئے اناج کے یہ 16 کلو گرام اور یہ دس روٹیاں اپنے ساتھ لے کر جلدی جلدی اُدھر پہنچ جاؤ۔ 18 پنیر کی یہ دس ٹکیاں اُن کے کپتان کو دے دینا۔ بھائیوں کا حال معلوم کر کے اُن کی کوئی چیز واپس لے آؤ تاکہ مجھے تسلی ہو جائے کہ وہ ٹھیک ہیں۔ 19 وہ وادیٔ ایلہ میں ساؤل اور اسرائیلی فوج کے ساتھ فلستیوں سے لڑ رہے ہیں۔“ 20 اگلے دن صبح سویرے داؤد نے ریوڑ کو کسی اَور کے سپرد کر کے سامان اُٹھایا اور یسّی کی ہدایت کے مطابق چلا گیا۔ جب وہ کیمپ کے پاس پہنچ گیا تو اسرائیلی فوجی نعرے لگا لگا کر میدانِ جنگ کے لئے نکل رہے تھے۔ 21 وہ لڑنے کے لئے ترتیب سے کھڑے ہو گئے، اور دوسری طرف فلستی صفیں بھی تیار ہوئیں۔ 22 یہ دیکھ کر داؤد نے اپنی چیزیں اُس آدمی کے پاس چھوڑ دیں جو لشکر کے سامان کی نگرانی کر رہا تھا، پھر بھاگ کر میدانِ جنگ میں بھائیوں سے ملنے چلا گیا۔

وہ ابھی اُن کا حال پوچھ ہی رہا تھا 23 کہ جاتی جالوت معمول کے مطابق فلستیوں کی صفوں سے نکل کر اسرائیلیوں کے سامنے وہی طنز کی باتیں بکنے لگا۔ داؤد نے بھی اُس کی باتیں سنیں۔ 24 جالوت کو دیکھتے ہی اسرائیلیوں کے رونگٹے کھڑے ہو گئے، اور وہ بھاگ کر 25 آپس میں کہنے لگے، ”کیا آپ نے اِس آدمی کو ہماری طرف بڑھتے ہوئے دیکھا؟ سنیں کہ وہ کس طرح ہماری بدنامی کر کے ہمیں چیلنج کر رہا ہے۔ بادشاہ نے اعلان کیا ہے کہ جو شخص اِسے مار دے اُسے بڑا اجر ملے گا۔ شہزادی سے اُس کی شادی ہو گی، اور آئندہ اُس کے باپ کے خاندان کو ٹیکس نہیں دینا پڑے گا۔“

26 داؤد نے ساتھ والے فوجیوں سے پوچھا، ”کیا کہہ رہے ہیں؟ اُس آدمی کو کیا انعام ملے گا جو اِس فلستی کو مار کر ہماری قوم کی رُسوائی دُور کرے گا؟ یہ نامختون فلستی کون ہے کہ زندہ خدا کی فوج کی بدنامی کر کے اُسے چیلنج کرے!“ 27 لوگوں نے دوبارہ داؤد کو بتایا کہ بادشاہ اُس آدمی کو کیا دے گا جو جالوت کو مار ڈالے گا۔

28 جب داؤد کے بڑے بھائی اِلیاب نے داؤد کی باتیں سنیں تو اُسے غصہ آیا اور وہ اُسے جھڑکنے لگا، ”تُو کیوں آیا ہے؟ بیابان میں اپنی چند ایک بھیڑ بکریوں کو کس کے پاس چھوڑ آیا ہے؟ مَیں تیری شوخی اور دل کی شرارت خوب جانتا ہوں۔ تُو صرف جنگ کا تماشا دیکھنے آیا ہے!“ 29 داؤد نے پوچھا، ”اب مجھ سے کیا غلطی ہوئی؟ مَیں نے تو صرف سوال پوچھا۔“ 30 وہ اُس سے مُڑ کر کسی اَور کے پاس گیا اور وہی بات پوچھنے لگا۔ وہی جواب ملا۔

ہتھیار کا چناؤ

31 داؤد کی یہ باتیں سن کر کسی نے ساؤل کو اطلاع دی۔ ساؤل نے اُسے فوراً بُلایا۔ 32 داؤد نے بادشاہ سے کہا، ”کسی کو اِس فلستی کی وجہ سے ہمت نہیں ہارنا چاہئے۔ مَیں اُس سے لڑوں گا۔“ 33 ساؤل بولا، ”آپ؟ آپ جیسا لڑکا کس طرح اُس کا مقابلہ کر سکتا ہے؟ آپ تو ابھی بچے سے ہو جبکہ وہ تجربہ کار جنگجو ہے جو جوانی سے ہتھیار استعمال کرتا آیا ہے۔“

34 لیکن داؤد نے اصرار کیا، ”مَیں اپنے باپ کی بھیڑبکریوں کی نگرانی کرتا ہوں۔ جب کبھی کوئی شیر ببر یا ریچھ ریوڑ کا جانور چھین کر بھاگ جاتا 35 تو مَیں اُس کے پیچھے جاتا اور اُسے مار مار کر بھیڑ کو اُس کے منہ سے چھڑا لیتا تھا۔ اگر شیر یا ریچھ جواب میں مجھ پر حملہ کرتا تو مَیں اُس کے سر کے بالوں کو پکڑ کر اُسے مار دیتا تھا۔ 36 اِس طرح آپ کے خادم نے کئی شیروں اور ریچھوں کو مار ڈالا ہے۔ یہ نامختون بھی اُن کی طرح ہلاک ہو جائے گا، کیونکہ اُس نے زندہ خدا کی فوج کی بدنامی کر کے اُسے چیلنج کیا ہے۔ 37 جس رب نے مجھے شیر اور ریچھ کے پنجے سے بچا لیا ہے وہ مجھے اِس فلستی کے ہاتھ سے بھی بچائے گا۔“

ساؤل بولا، ”ٹھیک ہے، جائیں اور رب آپ کے ساتھ ہو۔“ 38 اُس نے داؤد کو اپنا زرہ بکتر اور پیتل کا خود پہنایا۔ 39 پھر داؤد نے ساؤل کی تلوار باندھ کر چلنے کی کوشش کی۔ لیکن اُسے بہت مشکل لگ رہا تھا۔ اُس نے ساؤل سے کہا، ”مَیں یہ چیزیں پہن کر نہیں لڑ سکتا، کیونکہ مَیں اِن کا عادی نہیں ہوں۔“ اُنہیں اُتار کر 40 اُس نے ندی سے پانچ چکنے چکنے پتھر چن کر اُنہیں اپنی چرواہے کی تھیلی میں ڈال لیا۔ پھر چرواہے کی اپنی لاٹھی اور فلاخن پکڑ کر وہ فلستی سے لڑنے کے لئے اسرائیلی صفوں سے نکلا۔

داؤد کی فتح

41 جالوت داؤد کی جانب بڑھا۔ ڈھال کو اُٹھانے والا اُس کے آگے آگے چل رہا تھا۔ 42 اُس نے حقارت آمیز نظروں سے داؤد کا جائزہ لیا، کیونکہ وہ گورا اور خوب صورت نوجوان تھا۔ 43 وہ گرجا، ”کیا مَیں کُتا ہوں کہ تُو لاٹھی لے کر میرا مقابلہ کرنے آیا ہے؟“ اپنے دیوتاؤں کے نام لے کر وہ داؤد پر لعنت بھیج کر 44 چلّایا، ”اِدھر آ تاکہ مَیں تیرا گوشت پرندوں اور جنگلی جانوروں کو کھلاؤں۔“

45 داؤد نے جواب دیا، ”آپ تلوار، نیزہ اور شمشیر لے کر میرا مقابلہ کرنے آئے ہیں، لیکن مَیں رب الافواج کا نام لے کر آتا ہوں، اُسی کا نام جو اسرائیلی فوج کا خدا ہے۔ کیونکہ آپ نے اُسی کو چیلنج کیا ہے۔ 46 آج ہی رب آپ کو میرے ہاتھ میں کر دے گا، اور مَیں آپ کا سر قلم کر دوں گا۔ اِسی دن مَیں فلستی فوجیوں کی لاشیں پرندوں اور جنگلی جانوروں کو کھلا دوں گا۔ تب تمام دنیا جان لے گی کہ اسرائیل کا خدا ہے۔ 47 سب جو یہاں موجود ہیں جان لیں گے کہ رب کو ہمیں بچانے کے لئے تلوار یا نیزے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ وہ خود ہی جنگ کر رہا ہے، اور وہی آپ کو ہمارے قبضے میں کر دے گا۔“

48 جالوت داؤد پر حملہ کرنے کے لئے آگے بڑھا، اور داؤد بھی اُس کی طرف دوڑا۔ 49 چلتے چلتے اُس نے

اپنی تھیلی سے پتھر نکالا اور اُسے فلاخن میں رکھ کر زور سے چلایا۔ پتھر اُڑتا اُڑتا فلستی کے ماتھے پر جا لگا۔ وہ کھوپڑی میں دھنس گیا، اور پہلوان منہ کے بل گر گیا۔ 50-51 یوں داؤد فلاخن اور پتھر سے فلستی پر غالب آیا۔ اُس کے ہاتھ میں تلوار نہیں تھی۔ تب اُس نے جالوت کی طرف دوڑ کر اُسی کی تلوار میان سے کھینچ کر فلستی کا سر کاٹ ڈالا۔

جب فلستیوں نے دیکھا کہ ہمارا پہلوان ہلاک ہو گیا ہے تو وہ بھاگ نکلے۔ 52 اسرائیل اور یہوداہ کے مرد فتح کے نعرے لگا لگا کر فلستیوں پر ٹوٹ پڑے۔ اُن کا تعاقب کرتے کرتے وہ جات اور عقرون کے دروازوں تک پہنچ گئے۔ جو راستہ شعریم سے جات اور عقرون تک جاتا ہے اُس پر ہر طرف فلستیوں کی لاشیں نظر آئیں۔ 53 پھر اسرائیلیوں نے واپس آ کر فلستیوں کی چھوڑی ہوئی لشکر گاہ کو لُوٹ لیا۔

54 بعد میں داؤد جالوت کا سر یروشلم کو لے آیا۔ فلستی کے ہتھیار اُس نے اپنے خیمے میں رکھ لئے۔

ساؤل داؤد کے خاندان کا پتا کرتا ہے

55 جب داؤد جالوت سے لڑنے گیا تو ساؤل نے فوج کے کمانڈر ابنیر سے پوچھا، ”اِس جوان آدمی کا باپ کون ہے؟“ ابنیر نے جواب دیا، ”آپ کی حیات کی قسم، مجھے معلوم نہیں۔“ 56 بادشاہ بولا، ”پھر پتا کریں!“ 57 جب داؤد فلستی کا سر قلم کر کے واپس آیا تو ابنیر اُسے بادشاہ کے پاس لایا۔ داؤد ابھی جالوت کا سر اُٹھائے پھر رہا تھا۔ 58 ساؤل نے پوچھا، ”آپ کا باپ کون ہے؟“ داؤد نے جواب دیا، ”مَیں بیت لحم کے رہنے والے آپ کے خادم یسّی کا بیٹا ہوں۔“

داؤد اور یونتن کی دوستی

18 اِس گفتگو کے بعد داؤد کی ملاقات بادشاہ کے بیٹے یونتن سے ہوئی۔ اُن میں فوراً گہری دوستی پیدا ہو گئی، اور یونتن داؤد کو اپنی جان کے برابر عزیز رکھنے لگا۔ 2 اُس دن سے ساؤل نے داؤد کو اپنے دربار میں رکھ لیا اور اُسے باپ کے گھر واپس جانے نہ دیا۔ 3 اور یونتن نے داؤد سے عہد باندھا، کیونکہ وہ داؤد کو اپنی جان کے برابر عزیز رکھتا تھا۔ 4 عہد کی تصدیق کے لئے یونتن نے اپنا چوغہ اُتار کر اُسے اپنے زرہ بکتر، تلوار، کمان اور پیٹی سمیت داؤد کو دے دیا۔

5 جہاں بھی ساؤل نے داؤد کو لڑنے کے لئے بھیجا وہاں وہ کامیاب ہوا۔ یہ دیکھ کر ساؤل نے اُسے فوج کا بڑا افسر بنا دیا۔ یہ بات عوام اور ساؤل کے افسروں کو پسند آئی۔

ساؤل داؤد سے حسد کرتا ہے

6 جب داؤد فلستیوں کو شکست دینے سے واپس آیا تو تمام شہروں سے عورتیں نکل کر ساؤل بادشاہ سے ملنے آئیں۔ دف اور ساز بجاتے ہوئے وہ خوشی کے گیت گا گا کر ناچنے لگیں۔ 7 اور ناچتے ناچتے وہ گاتی رہیں، ”ساؤل نے تو ہزار ہلاک کئے جبکہ داؤد نے دس ہزار۔“

8 ساؤل بڑے غصے میں آ گیا، کیونکہ عورتوں کا گیت اُسے نہایت بُرا لگا۔ اُس نے سوچا، ”اُن کی نظر میں داؤد نے دس ہزار ہلاک کئے جبکہ مَیں نے صرف ہزار۔ اب صرف یہ بات رہ گئی ہے کہ اُسے بادشاہ مقرر کیا جائے۔“ 9 اُس وقت سے ساؤل داؤد کو شک کی نظر سے دیکھنے لگا۔ 10-11 اگلے دن اللہ نے دوبارہ ساؤل پر بُری روح آنے دی، اور وہ گھر کے اندر وجد کی

حالت میں آ گیا۔ داؤد معمول کے مطابق ساز بجانے لگا تاکہ بادشاہ کو سکون ملے۔ ساؤل کے ہاتھ میں نیزہ تھا۔ اچانک اُس نے اُسے پھینک کر داؤد کو دیوار کے ساتھ چھید ڈالنے کی کوشش کی۔ لیکن داؤد ایک طرف ہٹ کر بچ نکلا۔ ایک اَور دفعہ ایسا ہوا، لیکن داؤد پھر بچ گیا۔

[12] یہ دیکھ کر ساؤل داؤد سے ڈرنے لگا، کیونکہ اُس نے جان لیا کہ رب مجھے چھوڑ کر داؤد کا حامی بن گیا ہے۔ [13] آخرکار اُس نے داؤد کو دربار سے دُور کر کے ہزار فوجیوں پر مقرر کر دیا۔ اِن آدمیوں کے ساتھ داؤد مختلف جنگوں کے لئے نکلتا رہا۔ [14] اور جو کچھ بھی وہ کرتا اُس میں کامیاب رہتا، کیونکہ رب اُس کے ساتھ تھا۔ [15] جب ساؤل نے دیکھا کہ داؤد کو کتنی زیادہ کامیابی ہوئی ہے تو وہ اُس سے مزید ڈر گیا۔ [16] لیکن اسرائیل اور یہوداہ کے باقی لوگ داؤد سے بہت محبت رکھتے تھے، کیونکہ وہ ہر جنگ میں نکلتے وقت سے لے کر گھر واپس آتے وقت تک اُن کے آگے آگے چلتا تھا۔

داؤد ساؤل کا داماد بن جاتا ہے

[17] ایک دن ساؤل نے داؤد سے بات کی، ”مَیں اپنی بڑی بیٹی میرب کا رشتہ آپ کے ساتھ باندھنا چاہتا ہوں۔ لیکن پہلے ثابت کریں کہ آپ اچھے فوجی ہیں، جو رب کی جنگوں میں خوب حصہ لے۔“ لیکن دل ہی دل میں ساؤل نے سوچا، ”خود تو مَیں داؤد پر ہاتھ نہیں اُٹھاؤں گا، بہتر ہے کہ وہ فلستیوں کے ہاتھوں مارا جائے۔“ [18] لیکن داؤد نے اعتراض کیا، ”مَیں کون ہوں کہ بادشاہ کا داماد بنوں؟ اسرائیل میں تو میرے خاندان اور آبائی کنبے کی کوئی حیثیت نہیں۔“ [19] تو بھی شادی کی تیاریاں کی گئیں۔ لیکن جب مقررہ وقت آ گیا تو ساؤل نے میرب کی شادی ایک اَور آدمی بنام عدری ایل محولاتی سے کروا دی۔

[20] اِتنے میں ساؤل کی چھوٹی بیٹی میکل داؤد سے محبت کرنے لگی۔ جب ساؤل کو اِس کی خبر ملی تو وہ خوش ہوا۔ [21] اُس نے سوچا، ”اب مَیں بیٹی کا رشتہ اُس کے ساتھ باندھ کر اُسے یوں پھنسا دوں گا کہ وہ فلستیوں سے لڑتے لڑتے مر جائے گا۔“ داؤد سے اُس نے کہا، ”آج آپ کو میرا داماد بننے کا دوبارہ موقع ملے گا۔“

[22] پھر اُس نے اپنے ملازموں کو حکم دیا کہ وہ چپکے سے داؤد کو بتائیں، ”سنیں، آپ بادشاہ کو پسند ہیں، اور اُس کے تمام افسر بھی آپ کو پیار کرتے ہیں۔ آپ ضرور بادشاہ کی پیش کش قبول کر کے اُس کا داماد بن جائیں۔“ [23] لیکن داؤد نے اعتراض کیا، ”کیا آپ کی دانست میں بادشاہ کا داماد بننا چھوٹی سی بات ہے؟ مَیں تو غریب آدمی ہوں، اور میری کوئی حیثیت نہیں۔“

[24] ملازموں نے بادشاہ کے پاس واپس جا کر اُسے داؤد کے الفاظ بتائے۔ [25] ساؤل نے اُنہیں پھر داؤد کے پاس بھیج کر اُسے اطلاع دی، ”بادشاہ مہَر کے لئے پیسے نہیں مانگتا بلکہ یہ کہ آپ اُن کے دشمنوں سے بدلہ لے کر 100 فلستیوں کو قتل کر دیں۔ ثبوت کے طور پر آپ کو اُن کا ختنہ کر کے جِلد کا کٹا ہوا حصہ بادشاہ کے پاس لانا پڑے گا۔“ شرط کا مقصد یہ تھا کہ داؤد فلستیوں کے ہاتھوں مارا جائے۔

[26] جب داؤد کو یہ خبر ملی تو اُسے ساؤل کی پیش کش پسند آئی۔ مقررہ وقت سے پہلے [27] اُس نے اپنے آدمیوں کے ساتھ نکل کر 200 فلستیوں کو مار دیا۔ لاشوں کا ختنہ کر کے وہ جِلد کے کُل 200 ٹکڑے

بادشاہ کے پاس لایا تاکہ بادشاہ کا داماد بنے۔ یہ دیکھ کر ساؤل نے اُس کی شادی میکل سے کروا دی۔

28 ساؤل کو ماننا پڑا کہ رب داؤد کے ساتھ ہے اور کہ میری بیٹی میکل اُسے بہت پیار کرتی ہے۔ 29 تب وہ داؤد سے اَور بھی ڈرنے لگا۔ اِس کے بعد وہ جیتے جی داؤد کا دشمن بنا رہا۔ 30 اُن دنوں میں فلستی سردار اسرائیل سے لڑتے رہے۔ لیکن جب بھی وہ جنگ کے لئے نکلے تو داؤد ساؤل کے باقی افسروں کی نسبت زیادہ کامیاب ہوتا تھا۔ نتیجے میں اُس کی شہرت پورے ملک میں پھیل گئی۔

یونتن داؤد کی سفارش کرتا ہے

19 اب ساؤل نے اپنے بیٹے یونتن اور تمام ملازموں کو صاف بتایا کہ داؤد کو ہلاک کرنا ہے۔ لیکن داؤد یونتن کو بہت پیارا تھا، 2 اِس لئے اُس نے اُسے آگاہ کیا، ”میرا باپ آپ کو مار دینے کے مواقع ڈھونڈ رہا ہے۔ کل صبح خبردار رہیں۔ کہیں چھپ کر میرا انتظار کریں۔ 3 پھر مَیں اپنے باپ کے ساتھ شہر سے نکل کر آپ کے قریب سے گزروں گا۔ وہاں مَیں اُن سے آپ کا معاملہ چھیڑ کر معلوم کروں گا کہ وہ کیا ارادہ رکھتے ہیں۔ جو کچھ بھی وہ کہیں گے مَیں آپ کو بتا دوں گا۔“

4 اگلی صبح جب یونتن نے اپنے باپ سے بات کی تو اُس نے داؤد کی سفارش کر کے کہا، ”بادشاہ اپنے خادم داؤد کا گناہ نہ کریں، کیونکہ اُس نے آپ کا گناہ نہیں کیا بلکہ ہمیشہ آپ کے لئے فائدہ مند رہا ہے۔ 5 اُسی نے اپنی جان کو خطرے میں ڈال کر فلستی کو مار ڈالا، اور رب نے اُس کے وسیلے سے تمام اسرائیل کو بڑی نجات بخشی۔ اُس وقت آپ خود بھی سب کچھ دیکھ کر خوش ہوئے۔ تو پھر آپ گناہ کر کے اُس جیسے بے قصور آدمی کو کیوں بلاوجہ مروانا چاہتے ہیں؟“

6 یونتن کی باتیں سن کر ساؤل مان گیا۔ اُس نے وعدہ کیا، ”رب کی حیات کی قسم، داؤد کو مارا نہیں جائے گا۔“ 7 بعد میں یونتن نے داؤد کو بُلا کر اُسے سب کچھ بتایا، پھر اُسے ساؤل کے پاس لایا۔ تب داؤد پہلے کی طرح بادشاہ کی خدمت کرنے لگا۔

ساؤل کا داؤد پر دوسرا حملہ

8 ایک بار پھر جنگ چھڑ گئی، اور داؤد نکل کر فلستیوں سے لڑا۔ اِس دفعہ بھی اُس نے اُنہیں یوں شکست دی کہ وہ فرار ہو گئے۔ 9 لیکن ایک دن جب ساؤل اپنا نیزہ پکڑے گھر میں بیٹھا تھا تو اللہ کی بھیجی ہوئی بُری روح اُس پر غالب آئی۔ اُس وقت داؤد سرود بجا رہا تھا۔ 10 اچانک ساؤل نے نیزے کو پھینک کر داؤد کو دیوار کے ساتھ چھید ڈالنے کی کوشش کی۔ لیکن وہ ایک طرف ہٹ گیا اور نیزہ اُس کے قریب سے گزر کر دیوار میں دھنس گیا۔ داؤد بھاگ گیا اور اُس رات ساؤل کے ہاتھ سے بچ گیا۔

11 ساؤل نے فوراً اپنے آدمیوں کو داؤد کے گھر کے پاس بھیج دیا تاکہ وہ مکان کی پہرا داری کر کے داؤد کو صبح کے وقت قتل کر دیں۔ لیکن داؤد کی بیوی میکل نے اُس کو آگاہ کر دیا، ”آج رات کو ہی یہاں سے چلے جائیں، ورنہ آپ نہیں بچیں گے بلکہ کل صبح ہی مار دیئے جائیں گے۔“ 12 چنانچہ داؤد گھر کی کھڑکی میں سے نکلا، اور میکل نے اُترنے میں اُس کی مدد کی۔ تب داؤد بھاگ کر بچ گیا۔

13 میکل نے داؤد کی چارپائی پر بُت رکھ کر اُس کے

سر پر بکریوں کے بال لگا دیئے اور باقی حصے پر کمبل بچھا دیا۔ 14 جب ساؤل کے آدمی داؤد کو پکڑنے کے لئے آئے تو میکل نے کہا، ”وہ بیمار ہے۔“ 15 فوجیوں نے ساؤل کو اطلاع دی تو اُس نے اُنہیں حکم دیا، ”اُسے چارپائی سمیت ہی میرے پاس لے آؤ تاکہ اُسے مار دوں۔“

16 جب وہ داؤد کو لے جانے کے لئے آئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ اُس کی چارپائی پر بُت پڑا ہے جس کے سر پر بکریوں کے بال لگے ہیں۔ 17 ساؤل نے اپنی بیٹی کو بہت جھڑکا، ”تُو نے مجھے اِس طرح دھوکا دے کر میرے دشمن کی فرار ہونے میں مدد کیوں کی؟ تیری ہی وجہ سے وہ بچ گیا۔“ میکل نے جواب دیا، ”اُس نے مجھے دھمکی دی کہ مَیں تجھے قتل کر دوں گا اگر تُو فرار ہونے میں میری مدد نہ کرے۔“

داؤد رامہ میں سموایل کے پاس

18 اِس طرح داؤد بچ نکلا۔ وہ رامہ میں سموایل کے پاس فرار ہوا اور اُسے سب کچھ سنایا جو ساؤل نے اُس کے ساتھ کیا تھا۔ پھر دونوں مل کر نیوت چلے گئے۔ وہاں وہ ٹھہرے۔ 19 ساؤل کو اطلاع دی گئی، ”داؤد رامہ کے نیوت میں ٹھہرا ہوا ہے۔“ 20 اُس نے فوراً اپنے آدمیوں کو اُسے پکڑنے کے لئے بھیج دیا۔ جب وہ پہنچے تو دیکھا کہ نبیوں کا پورا گروہ وہاں نبوّت کر رہا ہے، اور سموایل خود اُن کی راہنمائی کر رہا ہے۔ اُنہیں دیکھتے ہی اللہ کا روح ساؤل کے آدمیوں پر نازل ہوا، اور وہ بھی نبوّت کرنے لگے۔ 21 ساؤل کو اِس بات کی خبر ملی تو اُس نے مزید آدمیوں کو رامہ بھیج دیا۔ لیکن وہ بھی وہاں پہنچتے ہی نبوّت کرنے لگے۔ ساؤل نے تیسری بار آدمیوں کو بھیج دیا، لیکن یہی کچھ اُن کے ساتھ بھی ہوا۔ 22 آخر میں ساؤل خود رامہ کے لئے روانہ ہوا۔ چلتے چلتے وہ سیکو کے بڑے حوض پر پہنچا۔ وہاں اُس نے لوگوں سے پوچھا، ”داؤد اور سموایل کہاں ہیں؟“ اُنہوں نے جواب دیا، ”رامہ کی آبادی نیوت میں۔“

23 ساؤل ابھی نیوت نہیں پہنچا تھا کہ اللہ کا روح اُس پر بھی نازل ہوا، اور وہ نبوّت کرتے کرتے نیوت پہنچ گیا۔ 24 وہاں وہ اپنے کپڑوں کو اُتار کر سموایل کے سامنے نبوّت کرتا رہا۔ نبوّت کرتے کرتے وہ زمین پر لیٹ گیا اور وہاں پورے دن اور پوری رات پڑا رہا۔ اِسی وجہ سے یہ قول مشہور ہوا، ”کیا ساؤل کو بھی نبیوں میں شمار کیا جاتا ہے؟“

داؤد اور یونتن عہد باندھتے ہیں

20 اب داؤد رامہ کے نیوت سے بھی بھاگ گیا۔ چپکے سے وہ یونتن کے پاس آیا اور پوچھا، ”مجھ سے کیا غلطی ہوئی ہے؟ میرا کیا قصور ہے؟ مجھ سے آپ کے باپ کے خلاف کیا جرم سرزد ہوا ہے کہ وہ مجھے قتل کرنا چاہتے ہیں؟“

2 یونتن نے اعتراض کیا، ”یہ کبھی نہیں ہو سکتا! آپ نہیں مریں گے۔ میرا باپ تو مجھے ہمیشہ سب کچھ بتا دیتا ہے، خواہ بات بڑی ہو یا چھوٹی۔ تو پھر وہ ایسا کوئی منصوبہ مجھ سے کیوں چھپائے؟ آپ کی یہ بات سراسر غلط ہے۔“

3 لیکن داؤد نے قسم کھا کر اصرار کیا، ”ظاہر ہے کہ آپ کو اِس کے بارے میں علم نہیں۔ آپ کے باپ کو صاف معلوم ہے کہ مَیں آپ کو پسند ہوں۔ وہ تو سوچتے ہوں گے، ’یونتن کو اِس بات کا علم نہ ہو، ورنہ

وہ دُکھ محسوس کرے گا۔‘ لیکن رب کی اور آپ کی جان کی قسم، مَیں بڑے خطرے میں ہوں، اور موت سے بچنا مشکل ہی ہے۔‘‘

[4] یونتن نے کہا، ’’مجھے بتائیں کہ مَیں کیا کروں تو مَیں اُسے کروں گا۔‘‘ [5] تب داؤد نے اپنا منصوبہ پیش کیا۔ ’’کل نئے چاند کی عید ہے، اور بادشاہ توقع کریں گے کہ مَیں اُن کی ضیافت میں شریک ہوں۔ لیکن اِس مرتبہ مجھے پرسوں شام تک باہر کھلے میدان میں چھپا رہنے کی اجازت دیں۔ [6] اگر آپ کے باپ میرا پتا کریں تو اُنہیں کہہ دینا، ’داؤد نے بڑے زور سے مجھ سے اپنے شہر بیت لحم کو جانے کی اجازت مانگی۔ اُسے بڑی جلدی تھی، کیونکہ اُس کا پورا خاندان اپنی سالانہ قربانی چڑھانا چاہتا ہے۔‘ [7] اگر آپ کے باپ جواب دیں کہ ٹھیک ہے تو پھر معلوم ہو گا کہ خطرہ ٹل گیا ہے۔ لیکن اگر وہ بڑے غصے میں آ جائیں تو یقین جانیں کہ وہ مجھے نقصان پہنچانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ [8] براہِ کرم مجھ پر مہربانی کر کے یاد رکھیں کہ آپ نے رب کے سامنے اپنے خادم سے عہد باندھا ہے۔ اگر مَیں واقعی قصور وار ٹھہروں تو آپ خود مجھے مار ڈالیں۔ لیکن کسی صورت میں بھی مجھے اپنے باپ کے حوالے نہ کریں۔‘‘

[9] یونتن نے جواب دیا، ’’فکر نہ کریں، مَیں کبھی ایسا نہیں کروں گا۔ جب بھی مجھے اشارہ مل جائے کہ میرا باپ آپ کو قتل کرنے کا ارادہ رکھتا ہے تو مَیں ضرور آپ کو فوراً اطلاع دوں گا۔‘‘ [10] داؤد نے پوچھا، ’’اگر آپ کے باپ غصے میں جواب دیں تو کون مجھے خبر پہنچائے گا؟‘‘

[11] یونتن نے جواب میں کہا، ’’آئیں ہم نکل کر کھلے میدان میں جائیں۔‘‘ دونوں نکلے [12] تو یونتن نے داؤد سے کہا، ’’رب اسرائیل کے خدا کی قسم، پرسوں اِس وقت تک مَیں اپنے باپ سے بات معلوم کر لوں گا۔ اگر وہ آپ کے بارے میں اچھی سوچ رکھے اور مَیں آپ کو اطلاع نہ دوں [13] تو رب مجھے سخت سزا دے۔ لیکن اگر مجھے پتا چلے کہ میرا باپ آپ کو مار دینے پر تُلا ہوا ہے تو مَیں آپ کو اِس کی اطلاع بھی دوں گا۔ اِس صورت میں مَیں آپ کو نہیں روکوں گا بلکہ آپ کو سلامتی سے جانے دوں گا۔ رب اُسی طرح آپ کے ساتھ ہو جس طرح وہ پہلے میرے باپ کے ساتھ تھا۔ [14] لیکن درخواست ہے کہ میرے جیتے جی مجھ پر رب کی سی مہربانی کریں تاکہ مَیں مر نہ جاؤں۔ [15] میرے خاندان پر بھی ہمیشہ تک مہربانی کریں۔ وہ کبھی بھی آپ کی مہربانی سے محروم نہ ہو جائے، اُس وقت بھی نہیں جب رب نے آپ کے تمام دشمنوں کو رُوئے زمین پر سے مٹا دیا ہو گا۔‘‘

[16] چنانچہ یونتن نے داؤد سے عہد باندھ کر کہا، ’’رب داؤد کے دشمنوں سے بدلہ لے۔‘‘ [17] وہ بولا، ’’قسم کھائیں کہ آپ یہ عہد اُتنے پختہ ارادے سے قائم رکھیں گے جتنی آپ مجھ سے محبت رکھتے ہیں۔‘‘ کیونکہ یونتن داؤد کو اپنی جان کے برابر عزیز رکھتا تھا۔

[18] پھر یونتن نے اپنا منصوبہ پیش کیا۔ ’’کل تو نئے چاند کی عید ہے۔ جلدی سے پتا چلے گا کہ آپ نہیں آئے، کیونکہ آپ کی کرسی خالی رہے گی۔ [19] اِس لئے پرسوں شام کے وقت کھلے میدان میں وہاں چلے جائیں جہاں پہلے چھپ گئے تھے۔ پتھر کے ڈھیر کے قریب بیٹھ جائیں۔ [20] اُس وقت مَیں گھر سے نکل کر تین تیر پتھر کے ڈھیر کی طرف چلاؤں گا گویا مَیں کسی چیز کو نشانہ بنا کر مشق کر رہا ہوں۔ [21] پھر مَیں لڑکے کو تیروں کو

لے آنے کے لئے بھیج دوں گا۔ اگر مَیں اُسے بتا دوں، ’تیر اُرلی طرف پڑے ہیں، اُنہیں جا کر لے آؤ‘ تو آپ خوف کھائے بغیر چھپنے کی جگہ سے نکل کر میرے پاس آ سکیں گے۔ رب کی حیات کی قسم، اِس صورت میں کوئی خطرہ نہیں ہو گا۔ 22 لیکن اگر مَیں لڑکے کو بتا دوں، ’تیر پرلی طرف پڑے ہیں‘ تو آپ کو فوراً ہجرت کرنی پڑے گی۔ اِس صورت میں رب خود آپ کو یہاں سے بھیج رہا ہو گا۔ 23 لیکن جو باتیں ہم نے آج آپس میں کی ہیں رب خود ہمیشہ تک اِن کا گواہ رہے۔“

ساؤل کی داؤد سے علانیہ دشمنی

24 چنانچہ داؤد کھلے میدان میں چھپ گیا۔ نئے چاند کی عید آئی تو بادشاہ ضیافت کے لئے بیٹھ گیا۔ 25 معمول کے مطابق وہ دیوار کے پاس بیٹھ گیا۔ ابنیر اُس کے ساتھ بیٹھا تھا اور یونتن اُس کے مقابل۔ لیکن داؤد کی جگہ خالی رہی۔

26 اُس دن ساؤل نے بات نہ چھیڑی، کیونکہ اُس نے سوچا، ”داؤد کسی وجہ سے ناپاک ہو گیا ہو گا، اِس لئے نہیں آیا۔“

27 لیکن اگلے دن جب داؤد کی جگہ پھر خالی رہی تو ساؤل نے یونتن سے پوچھا، ”یسّی کا بیٹا نہ تو کل، نہ آج ضیافت میں شریک ہوا ہے۔ کیا وجہ ہے؟“ 28 یونتن نے جواب دیا، ”داؤد نے بڑے زور سے مجھ سے بیت لحم جانے کی اجازت مانگی۔ 29 اُس نے کہا، ’مہربانی کر کے مجھے جانے دیں، کیونکہ میرا خاندان ایک خاص قربانی چڑھا رہا ہے، اور میرے بھائی نے مجھے آنے کا حکم دیا ہے۔ اگر آپ کو منظور ہو تو براہِ کرم مجھے اپنے بھائیوں کے پاس جانے کی اجازت دیں۔‘ یہی وجہ ہے کہ وہ بادشاہ کی ضیافت میں شریک نہیں ہوا۔“

30 یہ سن کر ساؤل آپے سے باہر ہو گیا۔ وہ گرجا، ”حرام زادے! مجھے خوب معلوم ہے کہ تُو نے داؤد کا ساتھ دیا ہے۔ شرم کی بات ہے، تیرے لئے اور تیری ماں کے لئے۔ 31 جب تک یسّی کا بیٹا زندہ ہے تب تک نہ تُو اور نہ تیری بادشاہت قائم رہے گی۔ اب جا، اُسے لے آ، کیونکہ اُسے مرنا ہی ہے۔“

32 یونتن نے کہا، ”کیوں؟ اُس نے کیا کِیا جو سزائے موت کے لائق ہے؟“ 33 جواب میں ساؤل نے اپنا نیزہ زور سے یونتن کی طرف پھینک دیا تاکہ اُسے مار ڈالے۔ یہ دیکھ کر یونتن نے جان لیا کہ ساؤل داؤد کو قتل کرنے کا پختہ ارادہ رکھتا ہے۔ 34 بڑے غصے کے عالم میں وہ کھڑا ہوا اور چلا گیا۔ اُس دن اُس نے کھانا کھانے سے انکار کیا۔ اُسے بہت دُکھ تھا کہ میرا باپ داؤد کی اِتنی بےعزتی کر رہا ہے۔

35 اگلے دن یونتن صبح کے وقت گھر سے نکل کر کھلے میدان میں اُس جگہ آ گیا جہاں داؤد سے ملنا تھا۔ ایک لڑکا اُس کے ساتھ تھا۔ 36 اُس نے لڑکے کو حکم دیا، ”چلو، اُس طرف بھاگنا شروع کرو جس طرف مَیں تیروں کو چلاؤں گا تاکہ تجھے معلوم ہو کہ وہ کہاں ہیں۔“ چنانچہ لڑکا دوڑنے لگا، اور یونتن نے تیر اِتنے زور سے چلایا کہ وہ اُس سے آگے کہیں دُور جا گرا۔ 37 جب لڑکا تیر کے قریب پہنچ گیا تو یونتن نے آواز دی، ”تیر پرلی طرف ہے۔ 38 جلدی کرو، بھاگ کر آگے نکلو اور نہ رُکو!“ پھر لڑکا تیر کو اُٹھا کر اپنے مالک کے پاس واپس آ گیا۔ 39 وہ نہیں جانتا تھا کہ اِس کے پیچھے کیا مقصد ہے۔ صرف یونتن اور داؤد کو علم تھا۔

40 پھر یونتن نے کمان اور تیروں کو لڑکے کے سپرد

کر کے اُسے حکم دیا، ”جاؤ، سامان لے کر شہر میں واپس چلے جاؤ۔“ 41 لڑکا چلا گیا تو داؤد پتھر کے ڈھیر کے جنوب سے نکل کر یونتن کے پاس آیا۔ تین مرتبہ وہ یونتن کے سامنے منہ کے بل جھک گیا۔ ایک دوسرے کو چوم کر دونوں خوب روئے، خاص کر داؤد۔ 42 پھر یونتن بولا، ”سلامتی سے جائیں! اور کبھی وہ وعدے نہ بھولیں جو ہم نے رب کی قسم کھا کر ایک دوسرے سے کئے ہیں۔ یہ عہد آپ کے اور میرے اور آپ کی اور میری اولاد کے درمیان ہمیشہ قائم رہے۔ رب خود ہمارا گواہ ہے۔“

پھر داؤد روانہ ہوا، اور یونتن شہر کو واپس چلا گیا۔

داؤد نوب میں اخی مَلِک کے پاس ٹھہرتا ہے

21 داؤد نوب میں اخی مَلِک امام کے پاس گیا۔ اخی مَلِک کانپتے ہوئے اُس سے ملنے کے لئے آیا اور پوچھا، ”آپ اکیلے کیوں آئے ہیں؟ کوئی آپ کے ساتھ نہیں۔“ 2 داؤد نے جواب دیا، ”بادشاہ نے مجھے ایک خاص ذمہ داری دی ہے جس کا ذکر تک کرنا منع ہے۔ کسی کو بھی اِس کے بارے میں جاننا نہیں چاہئے۔ مَیں نے اپنے آدمیوں کو حکم دیا ہے کہ فلاں فلاں جگہ پر میرا انتظار کریں۔ 3 اب مجھے ذرا بتائیں کہ کھانے کے لئے کیا مل سکتا ہے؟ مجھے پانچ روٹیاں دے دیں، یا جو کچھ بھی آپ کے پاس ہے۔“

4 امام نے جواب دیا، ”میرے پاس عام روٹی نہیں ہے۔ مَیں آپ کو صرف رب کے لئے مخصوص شدہ روٹی دے سکتا ہوں۔ شرط یہ ہے کہ آپ کے آدمی پچھلے دنوں میں عورتوں سے ہم بستر نہ ہوئے ہوں۔“ 5 داؤد نے اُسے تسلی دے کر کہا، ”فکر نہ کریں۔ پہلے کی طرح ہمیں اِس مہم کے دوران بھی عورتوں سے دُور رہنا پڑا ہے۔ میرے فوجی عام مہموں کے لئے بھی اپنے آپ کو پاک رکھتے ہیں، تو اِس دفعہ وہ کہیں زیادہ پاک صاف ہیں۔“

6 پھر امام نے داؤد کو مخصوص شدہ روٹیاں دیں یعنی وہ روٹیاں جو ملاقات کے خیمے میں رب کے حضور رکھی جاتی تھیں اور اُسی دن تازہ روٹیوں سے تبدیل ہوئی تھیں۔ 7 اُس وقت ساؤل کے چرواہوں کا ادومی انچارج دوئیگ وہاں تھا۔ وہ کسی مجبوری کے باعث رب کے حضور ٹھہرا ہوا تھا۔ اُس کی موجودگی میں 8 داؤد نے اخی مَلِک سے پوچھا، ”کیا آپ کے پاس کوئی نیزہ یا تلوار ہے؟ مجھے بادشاہ کی مہم کے لئے اِتنی جلدی سے نکلنا پڑا کہ اپنی تلوار یا کوئی اَور ہتھیار ساتھ لانے کے لئے فرصت نہ ملی۔“

9 اخی مَلِک نے جواب دیا، ”جی ہے۔ وادیٔ ایلہ میں آپ کے ہاتھوں مارے گئے فلستی مرد جالوت کی تلوار میرے پاس ہے۔ وہ ایک کپڑے میں لپٹی میرے بالاپوش کے پیچھے پڑی ہے۔ اگر آپ اُسے اپنے ساتھ لے جانا چاہیں تو لے جائیں۔ میرے پاس کوئی اَور ہتھیار نہیں ہے۔“ داؤد نے کہا، ”اِس قسم کی تلوار کہیں اَور نہیں ملتی۔ مجھے دے دیں۔“

داؤد فلستی بادشاہ کے پاس

10 اُسی دن داؤد آگے نکلا تاکہ ساؤل سے بچ سکے۔ اسرائیل کو چھوڑ کر وہ فلستی شہر جات کے بادشاہ اَکیس کے پاس گیا۔ 11 لیکن اَکیس کے ملازموں نے بادشاہ کو آگاہ کیا، ”کیا یہ ملک کا بادشاہ داؤد نہیں ہے؟ اِسی کے بارے میں اسرائیلی ناچ کر گیت گاتے ہیں، ’ساؤل نے

ہزار ہلاک کئے جبکہ داؤد نے دس ہزار‘۔“

[12] یہ سن کر داؤد گھبرا گیا اور جات کے بادشاہ اَکیس سے بہت ڈرنے لگا۔ [13] اچانک وہ پاگل آدمی کا روپ بھر کر اُن کے درمیان عجیب عجیب حرکتیں کرنے لگا۔ شہر کے دروازے کے پاس جا کر اُس نے اُس پر بےتُکے سے نشان لگائے اور اپنی داڑھی پر رال ٹپکنے دی۔

[14] یہ دیکھ کر اَکیس نے اپنے ملازموں کو جھڑکا، ”تم اِس آدمی کو میرے پاس کیوں لے آئے ہو؟ تم خود دیکھ سکتے ہو کہ یہ پاگل ہے۔ [15] کیا میرے پاس پاگلوں کی کمی ہے کہ تم اِس کو میرے سامنے لے آئے ہو تاکہ اِس طرح کی حرکتیں کرے؟ کیا مجھے ایسے مہمان کی ضرورت ہے؟“

عدُلام کے غار اور موآب میں

22 اِس طرح داؤد جات سے بچ نکلا اور عدُلام کے غار میں چھپ گیا۔ جب اُس کے بھائیوں اور باپ کے گھرانے کو اِس کی خبر ملی تو وہ بیت لحم سے آ کر وہاں اُس کے ساتھ جا ملے۔ [2] اَور لوگ بھی جلدی سے اُس کے گرد جمع ہو گئے، ایسے جو کسی مصیبت میں پھنسے ہوئے تھے یا اپنا قرض ادا نہیں کر سکتے تھے اور ایسے بھی جن کا دل تلخی سے بھرا ہوا تھا۔ ہوتے ہوتے داؤد تقریباً 400 افراد کا راہنما بن گیا۔

[3] داؤد عدُلام سے روانہ ہو کر ملکِ موآب کے شہر مِصفاہ چلا گیا۔ اُس نے موآبی بادشاہ سے گزارش کی، ”میرے ماں باپ کو اُس وقت تک یہاں پناہ دیں جب تک مجھے پتا نہ ہو کہ اللہ میرے لئے کیا ارادہ رکھتا ہے۔“ [4] وہ اپنے ماں باپ کو بادشاہ کے پاس لے آیا، اور وہ اُتنی دیر تک وہاں ٹھہرے جتنی دیر داؤد اپنے پہاڑی قلعے میں رہا۔

[5] ایک دن جاد نبی نے داؤد سے کہا، ”یہاں پہاڑی قلعے میں مت رہیں بلکہ دوبارہ یہوداہ کے علاقے میں واپس چلے جائیں۔“ داؤد اُس کی سن کر حارت کے جنگل میں جا بسا۔

ساؤل نوب کے اماموں سے بدلہ لیتا ہے

[6] ساؤل کو اطلاع دی گئی کہ داؤد اور اُس کے آدمی دوبارہ یہوداہ میں پہنچ گئے ہیں۔ اُس وقت ساؤل اپنا نیزہ پکڑے جھاؤ کے اُس درخت کے سائے میں بیٹھا تھا جو جِبعہ کی پہاڑی پر تھا۔ ساؤل کے اردگرد اُس کے ملازم کھڑے تھے۔ [7] وہ پکار اُٹھا، ”بن یمین کے مردو! سنیں، کیا یسّی کا بیٹا آپ سب کو کھیت اور انگور کے باغ دے گا؟ کیا وہ فوج میں آپ کو ہزار ہزار اور سَو سَو افراد پر مقرر کرے گا؟ [8] لگتا ہے کہ آپ اِس کی اُمید رکھتے ہیں، ورنہ آپ یوں میرے خلاف سازش نہ کرتے۔ کیونکہ آپ میں سے کسی نے بھی مجھے یہ نہیں بتایا کہ میرے اپنے بیٹے نے اِس آدمی کے ساتھ عہد باندھا ہے۔ آپ کو میری فکر تک نہیں، ورنہ مجھے اطلاع دیتے کہ یونتن نے میرے ملازم داؤد کو اُبھارا ہے کہ وہ میری تاک میں بیٹھ جائے۔ کیونکہ آج تو ایسا ہی ہو رہا ہے۔“

[9] دوئیگ ادومی ساؤل کے افسروں کے ساتھ وہاں کھڑا تھا۔ اب وہ بول اُٹھا، ”مَیں نے یسّی کے بیٹے کو دیکھا ہے۔ اُس وقت وہ نوب میں اخی مَلِک بن اخی طوب سے ملنے آیا۔ [10] اخی مَلِک نے رب سے دریافت کیا کہ داؤد کا اگلا قدم کیا ہو۔ ساتھ ساتھ اُس نے اُسے سفر کے لئے

کھانا اور فلستی مرد جالوت کی تلوار بھی دی۔''

11 بادشاہ نے فوراً اخی مَلِک بن اخی طوب اور اُس کے باپ کے پورے خاندان کو بُلایا۔ سب نوب میں امام تھے۔ 12 جب پہنچے تو ساؤل بولا، ''اخی طوب کے بیٹے، سنیں۔'' اخی مَلِک نے جواب دیا، ''جی میرے آقا، حکم۔'' 13 ساؤل نے الزام لگا کر کہا، ''آپ نے یسّی کے بیٹے داؤد کے ساتھ میرے خلاف سازشیں کیوں کی ہیں؟ بتائیں، آپ نے اُسے روٹی اور تلوار کیوں دی؟ آپ نے اللہ سے دریافت کیوں کیا کہ داؤد آگے کیا کرے؟ آپ ہی کی مدد سے وہ سرکش ہو کر میری تاک میں بیٹھ گیا ہے، کیونکہ آج تو ایسا ہی ہو رہا ہے۔''

14 اخی مَلِک بولا، ''لیکن میرے آقا، کیا ملازموں میں سے کوئی اَور آپ کے داماد داؤد جیسا وفادار ثابت ہوا ہے؟ وہ تو آپ کے محافظ دستے کا کپتان اور آپ کے گھرانے کا معزز ممبر ہے۔ 15 اور یہ پہلی بار نہیں تھا کہ مَیں نے اُس کے لئے اللہ سے ہدایت مانگی۔ اِس معاملے میں بادشاہ مجھ اور میرے خاندان پر الزام نہ لگائے۔ مَیں نے تو کسی سازش کا ذکر تک نہیں سنا۔''

16 لیکن بادشاہ بولا، ''اخی مَلِک، تجھے اور تیرے باپ کے پورے خاندان کو مرنا ہے۔'' 17 اُس نے ساتھ کھڑے اپنے محافظوں کو حکم دیا، ''جا کر اماموں کو مار دو، کیونکہ یہ بھی داؤد کے اتحادی ہیں۔ گو اِن کو معلوم تھا کہ داؤد مجھ سے بھاگ رہا ہے تو بھی اِنہوں نے مجھے اطلاع نہ دی۔''

لیکن محافظوں نے رب کے اماموں کو مار ڈالنے سے انکار کیا۔ 18 تب بادشاہ نے دوئیگ ادومی کو حکم دیا، ''پھر تم ہی اماموں کو مار دو۔'' دوئیگ نے اُن کے پاس جا کر اُن سب کو قتل کر دیا۔ کتان کا بالاپوش پہننے والے کُل 85 آدمی اُس دن مارے گئے۔ 19 پھر اُس نے جا کر اماموں کے شہر نوب کے تمام باشندوں کو مار ڈالا۔ شہر کے مرد، عورتیں، بچے شیرخواروں سمیت، گائے بَیل، گدھے اور بھیڑ بکریاں سب اُس دن ہلاک ہوئے۔

20 صرف ایک ہی شخص بچ گیا، ابیاتر جو اخی مَلِک بن اخی طوب کا بیٹا تھا۔ وہ بھاگ کر داؤد کے پاس آیا 21 اور اُسے اطلاع دی کہ ساؤل نے رب کے اماموں کو قتل کر دیا ہے۔ 22 داؤد نے کہا، ''اُس دن جب مَیں نے دوئیگ ادومی کو وہاں دیکھا تو مجھے معلوم تھا کہ وہ ضرور ساؤل کو خبر پہنچائے گا۔ یہ میرا ہی قصور ہے کہ آپ کے باپ کا پورا خاندان ہلاک ہو گیا ہے۔ 23 اب میرے ساتھ رہیں اور مت ڈریں۔ جو آدمی آپ کو قتل کرنا چاہتا ہے وہ مجھے بھی قتل کرنا چاہتا ہے۔ آپ میرے ساتھ رہ کر محفوظ رہیں گے۔''

داؤد قعیلہ کو بچاتا ہے

23 ایک دن داؤد کو خبر ملی کہ فلستی قعیلہ شہر پر حملہ کر کے گاہنے کی جگہوں سے اناج لُوٹ رہے ہیں۔ 2 داؤد نے رب سے دریافت کیا، ''کیا مَیں جا کر فلستیوں پر حملہ کروں؟'' رب نے جواب دیا، ''جا، فلستیوں پر حملہ کر کے قعیلہ کو بچا۔''

3 لیکن داؤد کے آدمی اعتراض کرنے لگے، ''ہم پہلے سے یہاں یہوداہ میں لوگوں کی مخالفت سے ڈرتے ہیں۔ جب ہم قعیلہ جا کر فلستیوں پر حملہ کریں گے تو پھر ہمارا کیا بنے گا؟'' 4 تب داؤد نے رب سے دوبارہ ہدایت مانگی، اور دوبارہ اُسے یہی جواب ملا، ''قعیلہ کو جا! مَیں فلستیوں کو تیرے حوالے کر دوں گا۔''

5 چنانچہ داؤد اپنے آدمیوں کے ساتھ قعیلہ چلا گیا۔ اُس نے فلستیوں پر حملہ کر کے اُنہیں بڑی شکست دی اور اُن کی بھیڑ بکریوں کو چھین کر قعیلہ کے باشندوں کو بچایا۔ 6 وہاں قعیلہ میں ابیاتر داؤد کے لوگوں میں شامل ہوا۔ اُس کے پاس امام کا بالاپوش تھا۔

7 جب ساؤل کو خبر ملی کہ داؤد قعیلہ شہر میں ٹھہرا ہوا ہے تو اُس نے سوچا، ”اللہ نے اُسے میرے حوالے کر دیا ہے، کیونکہ اب وہ فصیل دار شہر میں جا کر پھنس گیا ہے۔“ 8 وہ اپنی پوری فوج کو جمع کر کے جنگ کے لئے تیاریاں کرنے لگا تاکہ اُتر کر قعیلہ کا محاصرہ کرے جس میں داؤد اب تک ٹھہرا ہوا تھا۔

9 لیکن داؤد کو پتا چلا کہ ساؤل اُس کے خلاف تیاریاں کر رہا ہے۔ اُس نے ابیاتر امام سے کہا، ”امام کا بالاپوش لے آئیں تاکہ ہم رب سے ہدایت مانگیں۔“ 10 پھر اُس نے دعا کی، ”اے رب اسرائیل کے خدا، مجھے خبر ملی ہے کہ ساؤل میری وجہ سے قعیلہ پر حملہ کر کے اُسے برباد کرنا چاہتا ہے۔ 11 کیا شہر کے باشندے مجھے ساؤل کے حوالے کر دیں گے؟ کیا ساؤل واقعی آئے گا؟ اے رب، اسرائیل کے خدا، اپنے خادم کو بتا!“ رب نے جواب دیا، ”ہاں، وہ آئے گا۔“ 12 پھر داؤد نے مزید دریافت کیا، ”کیا شہر کے بزرگ مجھے اور میرے لوگوں کو ساؤل کے حوالے کر دیں گے؟“ رب نے کہا، ”ہاں، وہ کر دیں گے۔“

13 لہٰذا داؤد اپنے تقریباً 600 آدمیوں کے ساتھ قعیلہ سے چلا گیا اور اِدھر اُدھر پھرنے لگا۔ جب ساؤل کو اطلاع ملی کہ داؤد قعیلہ سے نکل کر بچ گیا ہے تو وہاں جانے سے باز آیا۔

یونتن داؤد سے ملتا ہے

14 اب داؤد بیابان کے پہاڑی قلعوں اور دشتِ زیف کے پہاڑی علاقے میں رہنے لگا۔ ساؤل تو مسلسل اُس کا کھوج لگاتا رہا، لیکن اللہ ہمیشہ داؤد کو ساؤل کے ہاتھ سے بچاتا رہا۔ 15 ایک دن جب داؤد حورِش کے قریب تھا تو اُسے اطلاع ملی کہ ساؤل آپ کو ہلاک کرنے کے لئے نکلا ہے۔ 16 اُس وقت یونتن نے داؤد کے پاس آ کر اُس کی حوصلہ افزائی کی کہ وہ اللہ پر بھروسا رکھے۔ 17 اُس نے کہا، ”ڈریں مت۔ میرے باپ کا ہاتھ آپ تک نہیں پہنچے گا۔ ایک دن آپ ضرور اسرائیل کے بادشاہ بن جائیں گے، اور میرا رُتبہ آپ کے بعد ہی آئے گا۔ میرا باپ بھی اِس حقیقت سے خوب واقف ہے۔“ 18 دونوں نے رب کے حضور عہد باندھا۔ پھر یونتن اپنے گھر چلا گیا جبکہ داؤد وہاں حورِش میں ٹھہرا رہا۔

داؤد زیف میں بچ جاتا ہے

19 دشتِ زیف میں آباد کچھ لوگ ساؤل کے پاس آ گئے جو اُس وقت جِبعہ میں تھا۔ اُنہوں نے کہا، ”ہم جانتے ہیں کہ داؤد کہاں چھپ گیا ہے۔ وہ حورِش کے پہاڑی قلعوں میں ہے، اُس پہاڑی پر جس کا نام حکیلہ ہے اور جو یشیمون کے جنوب میں ہے۔ 20 اے بادشاہ، جب بھی آپ کا دل چاہے آئیں تو ہم اُسے پکڑ کر آپ کے حوالے کر دیں گے۔“ 21 ساؤل نے جواب دیا، ”رب آپ کو برکت بخشے کہ آپ کو مجھ پر ترس آیا ہے۔ 22 اب واپس جا کر مزید تیاریاں کریں۔ پتا کریں کہ وہ کہاں آتا جاتا ہے اور کس نے اُسے وہاں دیکھا ہے۔ کیونکہ مجھے بتایا گیا ہے کہ وہ بہت چالاک ہے۔ 23 ہر جگہ کا کھوج لگائیں جہاں وہ چھپ جاتا ہے۔ جب آپ

کو ساری تفصیلات معلوم ہوں تو میرے پاس آئیں۔ پھر مَیں آپ کے ساتھ وہاں پہنچوں گا۔ اگر وہ واقعی وہاں کہیں ہو تو مَیں اُسے ضرور ڈھونڈ نکالوں گا، خواہ مجھے پورے یہوداہ کی چھان بین کیوں نہ کرنی پڑے۔“

24-25 زیف کے آدمی واپس چلے گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد ساؤل بھی اپنی فوج سمیت وہاں کے لئے نکلا۔ اُس وقت داؤد اور اُس کے لوگ دشتِ معون میں یشیمون کے جنوب میں تھے۔ جب داؤد کو اطلاع ملی کہ ساؤل اُس کا تعاقب کر رہا ہے تو وہ ریگستان کے مزید جنوب میں چلا گیا، وہاں جہاں بڑی چٹان نظر آتی ہے۔ لیکن ساؤل کو پتا چلا اور وہ فوراً ریگستان میں داؤد کے پیچھے گیا۔

26 چلتے چلتے ساؤل داؤد کے قریب ہی پہنچ گیا۔ آخرکار صرف ایک پہاڑی اُن کے درمیان رہ گئی۔ ساؤل پہاڑی کے ایک دامن میں تھا جبکہ داؤد اپنے لوگوں سمیت دوسرے دامن میں بھاگتا ہوا بادشاہ سے بچنے کی کوشش کر رہا تھا۔ ساؤل ابھی اُنہیں گھیر کر پکڑنے کو تھا 27 کہ اچانک قاصد ساؤل کے پاس پہنچا جس نے کہا، ”جلدی آئیں! فلستی ہمارے ملک میں گھس آئے ہیں۔“ 28 ساؤل کو داؤد کو چھوڑنا پڑا، اور وہ فلستیوں سے لڑنے گیا۔ اُس وقت سے پہاڑی کا نام ”علیٰحدگی کی چٹان“ پڑ گیا۔

29 داؤد وہاں سے چلا گیا اور عین جدی کے پہاڑی قلعوں میں رہنے لگا۔

داؤد ساؤل کو قتل کرنے سے انکار کرتا ہے

24 جب ساؤل فلستیوں کا تعاقب کرنے سے واپس آیا تو اُسے خبر ملی کہ داؤد عین جدی کے ریگستان میں ہے۔ 2 وہ تمام اسرائیل کے 3,000 چیدہ فوجیوں کو لے کر پہاڑی بکریوں کی چٹانوں کے لئے روانہ ہوا تاکہ داؤد کو پکڑ لے۔

3 چلتے چلتے وہ بھیڑوں کے کچھ باڑوں سے گزرنے لگے۔ وہاں ایک غار کو دیکھ کر ساؤل اندر گیا تاکہ اپنی حاجت رفع کرے۔ اتفاق سے داؤد اور اُس کے آدمی اُسی غار کے پچھلے حصے میں چھپے بیٹھے تھے۔ 4 داؤد کے آدمیوں نے آہستہ سے اُس سے کہا، ”رب نے تو آپ سے وعدہ کیا تھا، ’مَیں تیرے دشمن کو تیرے حوالے کر دوں گا، اور تُو جو جی چاہے اُس کے ساتھ کر سکے گا۔‘ اب یہ وقت آ گیا ہے!“ داؤد رینگتے رینگتے آگے ساؤل کے قریب پہنچ گیا۔ چپکے سے اُس نے ساؤل کے لباس کے کنارے کا ٹکڑا کاٹ لیا اور پھر واپس آ گیا۔ 5 لیکن جب اپنے لوگوں کے پاس پہنچا تو اُس کا ضمیر اُسے ملامت کرنے لگا۔ 6 اُس نے اپنے آدمیوں سے کہا، ”رب نہ کرے کہ مَیں اپنے آقا کے ساتھ ایسا سلوک کر کے رب کے مسح کئے ہوئے بادشاہ کو ہاتھ لگاؤں۔ کیونکہ رب نے خود اُسے مسح کر کے چن لیا ہے۔“ 7 یہ کہہ کر داؤد نے اُن کو سمجھایا اور اُنہیں ساؤل پر حملہ کرنے سے روک دیا۔

تھوڑی دیر کے بعد ساؤل غار سے نکل کر آگے چلنے لگا۔ 8 جب وہ کچھ فاصلے پر تھا تو داؤد بھی نکلا اور پکار اُٹھا، ”اے بادشاہ سلامت، اے میرے آقا!“ ساؤل نے پیچھے دیکھا تو داؤد منہ کے بل جھک کر 9 بولا، ”جب لوگ آپ کو بتاتے ہیں کہ داؤد آپ کو نقصان پہنچانے پر تُلا ہوا ہے تو آپ کیوں دھیان دیتے ہیں؟ 10 آج آپ اپنی آنکھوں سے دیکھ سکتے ہیں کہ یہ جھوٹ ہی جھوٹ ہے۔ غار میں آپ اللہ کی مرضی سے

میرے قبضے میں آ گئے تھے۔ میرے لوگوں نے زور دیا کہ مَیں آپ کو مار دوں، لیکن مَیں نے آپ کو نہ چھیڑا۔ مَیں بولا، 'مَیں کبھی بھی بادشاہ کو نقصان نہیں پہنچاؤں گا، کیونکہ رب نے خود اُسے مسح کر کے چن لیا ہے۔' 11 میرے باپ، یہ دیکھیں جو میرے ہاتھ میں ہے! آپ کے لباس کا یہ ٹکڑا مَیں کاٹ سکا، اور پھر بھی مَیں نے آپ کو ہلاک نہ کیا۔ اب جان لیں کہ نہ مَیں آپ کو نقصان پہنچانے کا ارادہ رکھتا ہوں، نہ مَیں نے آپ کا گناہ کیا ہے۔ پھر بھی آپ میرا تعاقب کرتے ہوئے مجھے مار ڈالنے کے درپَے ہیں۔ 12 رب خود فیصلہ کرے کہ کس سے غلطی ہو رہی ہے، آپ سے یا مجھ سے۔ وہی آپ سے میرا بدلہ لے۔ لیکن خود مَیں کبھی آپ پر ہاتھ نہیں اُٹھاؤں گا۔ 13 قدیم قول یہی بات بیان کرتا ہے، 'بدکاروں سے بدکاری پیدا ہوتی ہے۔' میری نیت تو صاف ہے، اِس لئے مَیں کبھی ایسا نہیں کروں گا۔ 14 اسرائیل کا بادشاہ کس کے خلاف نکل آیا ہے؟ جس کا تعاقب آپ کر رہے ہیں اُس کی تو کوئی حیثیت نہیں۔ وہ مُردہ کُتا یا پِسّو ہی ہے۔ 15 رب ہمارا منصف ہو۔ وہی ہم دونوں کا فیصلہ کرے۔ وہ میرے معاملے پر دھیان دے، میرے حق میں بات کرے اور مجھے بےالزام ٹھہرا کر آپ کے ہاتھ سے بچائے۔"

16 داؤد خاموش ہوا تو ساؤل نے پوچھا، "داؤد میرے بیٹے، کیا آپ کی آواز ہے؟" اور وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا۔ 17 اُس نے کہا، "آپ مجھ سے زیادہ راست باز ہیں۔ آپ نے مجھ سے اچھا سلوک کیا جبکہ مَیں آپ سے بُرا سلوک کرتا رہا ہوں۔ 18 آج آپ نے میرے ساتھ بھلائی کا ثبوت دیا ہے، کیونکہ گو رب نے مجھے آپ کے حوالے کر دیا تھا تو بھی آپ نے مجھے ہلاک نہ کیا۔ 19 جب کسی کا دشمن اُس کے قبضے میں آ جاتا ہے تو وہ اُسے جانے نہیں دیتا۔ لیکن آپ نے ایسا ہی کیا۔ رب آپ کو اُس مہربانی کا اجر دے جو آپ نے آج مجھ پر کی ہے۔ 20 اب مَیں جانتا ہوں کہ آپ ضرور بادشاہ بن جائیں گے، اور کہ آپ کے ذریعے اسرائیل کی بادشاہی قائم رہے گی۔ 21 چنانچہ رب کی قسم کھا کر مجھ سے وعدہ کریں کہ نہ آپ میری اولاد کو ہلاک کریں گے، نہ میرے آبائی گھرانے میں سے میرا نام مٹا دیں گے۔"

22 داؤد نے قسم کھا کر ساؤل سے وعدہ کیا۔ پھر ساؤل اپنے گھر چلا گیا جبکہ داؤد نے اپنے لوگوں کے ساتھ ایک پہاڑی قلعے میں پناہ لے لی۔

سموایل کی موت

25 اُن دنوں میں سموایل فوت ہوا۔ تمام اسرائیل رامہ میں جنازے کے لئے جمع ہوا۔ اُس کا ماتم کرتے ہوئے اُنہوں نے اُسے اُس کی خاندانی قبر میں دفن کیا۔

نابال داؤد کی بےعزتی کرتا ہے

اُن دنوں میں داؤد دشتِ فاران میں چلا گیا۔

2-4 معون میں کالب کے خاندان کا ایک آدمی رہتا تھا جس کا نام نابال تھا۔ وہ نہایت امیر تھا۔ کرمل کے قریب اُس کی 3,000 بھیڑیں اور 1,000 بکریاں تھیں۔ بیوی کا نام ابی جیل تھا۔ وہ ذہین بھی تھی اور خوب صورت بھی۔ اُس کے مقابلے میں نابال سخت مزاج اور کمینہ تھا۔ ایک دن نابال اپنی بھیڑوں کے بال کترنے کے لئے کرمل آیا۔

جب داؤد کو خبر ملی 5 تو اُس نے 10 جوانوں کو

بھیج کر کہا، ”کرمل جا کر نابال سے ملیں اور اُسے میرا سلام دیں۔ 6 اُسے بتانا، ’اللہ آپ کو طویل زندگی عطا کرے۔ آپ کی، آپ کے خاندان کی اور آپ کی تمام ملکیت کی سلامتی ہو۔ 7 سنا ہے کہ بھیڑوں کے بال کترنے کا وقت آ گیا ہے۔ کرمل میں آپ کے چرواہے ہمیشہ ہمارے ساتھ رہے۔ اُس پورے عرصے میں نہ اُنہیں ہماری طرف سے کوئی نقصان پہنچا، نہ کوئی چیز چوری ہوئی۔ 8 اپنے لوگوں سے خود پوچھ لیں! وہ اِس کی تصدیق کریں گے۔ آج آپ خوشی منا رہے ہیں، اِس لئے میرے جوانوں پر مہربانی کریں۔ جو کچھ آپ خوشی سے دے سکتے ہیں وہ اُنہیں اور اپنے بیٹے داؤد کو دے دیں‘۔“

9 داؤد کے آدمی نابال کے پاس گئے۔ اُسے داؤد کا سلام دے کر اُنہوں نے اُس کا پیغام دیا اور پھر جواب کا انتظار کیا۔ 10 لیکن نابال نے کرخت لہجے میں کہا، ”یہ داؤد کون ہے؟ کون ہے یسّی کا بیٹا؟ آج کل بہت سے ایسے غلام ہیں جو اپنے مالک سے بھاگے ہوئے ہیں۔ 11 مَیں اپنی روٹی، اپنا پانی اور کترنے والوں کے لئے ذبح کیا گیا گوشت لے کر ایسے آوارہ پھرنے والوں کو کیوں دے دوں؟ کیا پتا ہے کہ یہ کہاں سے آئے ہیں۔“

12 داؤد کے آدمی چلے گئے اور داؤد کو سب کچھ بتا دیا۔ 13 تب داؤد نے حکم دیا، ”اپنی تلواریں باندھ لو!“ سب نے اپنی تلواریں باندھ لیں۔ اُس نے بھی ایسا کیا اور پھر 400 افراد کے ساتھ کرمل کے لئے روانہ ہوا۔ باقی 200 مرد سامان کے پاس رہے۔

ابی جیل داؤد کا غصہ ٹھنڈا کرتی ہے

14 اِتنے میں نابال کے ایک نوکر نے اُس کی بیوی کو اطلاع دی، ”داؤد نے ریگستان میں سے اپنے قاصدوں کو نابال کے پاس بھیجا تاکہ اُسے مبارک باد دیں۔ لیکن اُس نے جواب میں گرج کر اُنہیں گالیاں دی ہیں، 15 حالانکہ اُن لوگوں کا ہمارے ساتھ سلوک ہمیشہ اچھا رہا ہے۔ ہم اکثر ریوڑوں کو چَرانے کے لئے اُن کے قریب پھرتے رہے، توبھی اُنہوں نے ہمیں کبھی نقصان نہ پہنچایا، نہ کوئی چیز چوری کی۔ 16 جب بھی ہم اُن کے قریب تھے تو وہ دن رات چاردیواری کی طرح ہماری حفاظت کرتے رہے۔ 17 اب سوچ لیں کہ کیا کِیا جائے! کیونکہ ہمارا مالک اور اُس کے تمام گھر والے بڑے خطرے میں ہیں۔ وہ خود اِتنا شریر ہے کہ اُس سے بات کرنے کا کوئی فائدہ نہیں۔“

18 جتنی جلدی ہو سکا ابی جیل نے کچھ سامان اکٹھا کیا جس میں 200 روٹیاں، مَے کی دو مشکیں، کھانے کے لئے تیار کی گئی پانچ بھیڑیں، بُھنے ہوئے اناج کے ساڑھے 27 کلو گرام، کشمش کی 100 اور انجیر کی 200 ٹکیاں شامل تھیں۔ سب کچھ گدھوں پر لاد کر 19 اُس نے اپنے نوکروں کو حکم دیا، ”میرے آگے نکل جاؤ، مَیں تمہارے پیچھے پیچھے آؤں گی۔“ اپنے شوہر کو اُس نے کچھ نہ بتایا۔ 20 جب ابی جیل پہاڑ کی آڑ میں اُترنے لگی تو داؤد اپنے آدمیوں سمیت اُس کی طرف بڑھتے ہوئے نظر آیا۔ پھر اُن کی ملاقات ہوئی۔ 21 داؤد تو ابھی تک بڑے غصے میں تھا، کیونکہ وہ سوچ رہا تھا، ”اِس آدمی کی مدد کرنے کا کیا فائدہ تھا! ہم ریگستان میں اُس کے ریوڑوں کی حفاظت کرتے رہے اور اُس کی کوئی بھی چیز گم نہ ہونے دی۔ توبھی اُس نے ہماری نیکی کے جواب میں ہماری بےعزتی کی ہے۔ 22 اللہ مجھے سخت سزا دے اگر مَیں کل صبح تک اُس

کے ایک آدمی کو بھی زندہ چھوڑ دوں!“

23-24 داؤد کو دیکھ کر ابی جیل جلدی سے گدھے پر سے اُتر کر اُس کے سامنے منہ کے بل جھک گئی۔ اُس نے کہا، ”میرے آقا، مجھے ہی قصوروار ٹھہرائیں۔ مہربانی کر کے اپنی خادمہ کو بولنے دیں اور اُس کی بات سنیں۔ 25 میرے مالک اُس شریر آدمی نابال پر زیادہ دھیان نہ دیں۔ اُس کے نام کا مطلب احمق ہے اور وہ ہے ہی احمق۔ افسوس، میری اُن آدمیوں سے ملاقات نہیں ہوئی جو آپ نے ہمارے پاس بھیجے تھے۔ 26 لیکن رب کی اور آپ کی حیات کی قسم، رب نے آپ کو اپنے ہاتھوں سے بدلہ لینے اور قاتل بننے سے بچایا ہے۔ اور اللہ کرے کہ جو بھی آپ سے دشمنی رکھتے اور آپ کو نقصان پہنچانا چاہتے ہیں اُنہیں نابال کی سی سزا مل جائے۔ 27 اب گزارش ہے کہ جو برکت ہمیں ملی ہے اُس میں آپ بھی شریک ہوں۔ جو چیزیں آپ کی خادمہ لائی ہے اُنہیں قبول کر کے اُن جوانوں میں تقسیم کر دیں جو میرے آقا کے پیچھے ہو لئے ہیں۔ 28 جو بھی غلطی ہوئی ہے اپنی خادمہ کو معاف کیجئے۔ رب ضرور میرے آقا کا گھرانا ہمیشہ تک قائم رکھے گا، کیونکہ آپ رب کے دشمنوں سے لڑتے ہیں۔ وہ آپ کو جیتے جی غلطیاں کرنے سے بچائے رکھے۔ 29 جب کوئی آپ کا تعاقب کر کے آپ کو مار دینے کی کوشش کرے تو رب آپ کا خدا آپ کی جان جانداروں کی تھیلی میں محفوظ رکھے گا۔ لیکن آپ کے دشمنوں کی جان وہ فلاخن کے پتھر کی طرح دُور پھینک کر ہلاک کر دے گا۔ 30 جب رب اپنے تمام وعدے پورے کر کے آپ کو اسرائیل کا بادشاہ بنا دے گا 31 تو کوئی ایسی بات سامنے نہیں آئے گی جو ٹھوکر کا باعث ہو۔ میرے آقا کا ضمیر صاف ہو گا، کیونکہ آپ بدلہ لے کر قاتل نہیں بنے ہوں گے۔ گزارش ہے کہ جب رب آپ کو کامیابی دے تو اپنی خادمہ کو بھی یاد کریں۔“

32 داؤد بہت خوش ہوا۔ ”رب اسرائیل کے خدا کی تعریف ہو جس نے آج آپ کو مجھ سے ملنے کے لئے بھیج دیا۔ 33 آپ کی بصیرت مبارک ہے! آپ مبارک ہیں، کیونکہ آپ نے مجھے اِس دن اپنے ہاتھوں سے بدلہ لے کر قاتل بننے سے روک دیا ہے۔ 34 رب اسرائیل کے خدا کی قسم جس نے مجھے آپ کو نقصان پہنچانے سے روک دیا، کل صبح نابال کے تمام آدمی ہلاک ہوتے اگر آپ اِتنی جلدی سے مجھ سے ملنے نہ آتیں۔“

35 داؤد نے ابی جیل کی پیش کردہ چیزیں قبول کر کے اُسے رُخصت کیا اور کہا، ”سلامتی سے جائیں۔ مَیں نے آپ کی سنی اور آپ کی بات منظور کر لی ہے۔“

رب نابال کو سزا دیتا ہے

36 جب ابی جیل اپنے گھر پہنچی تو دیکھا کہ بہت رونق ہے، کیونکہ نابال بادشاہ کی سی ضیافت کر کے خوشیاں منا رہا تھا۔ چونکہ وہ نشے میں دُھت تھا اِس لئے ابی جیل نے اُسے اُس وقت کچھ نہ بتایا۔

37 اگلی صبح جب نابال ہوش میں آ گیا تو ابی جیل نے اُسے سب کچھ کہہ سنایا۔ یہ سنتے ہی نابال کو دورہ پڑ گیا، اور وہ پتھر سا بن گیا۔ 38 دس دن کے بعد رب نے اُسے مرنے دیا۔ 39 جب داؤد کو نابال کی موت کی خبر مل گئی تو وہ پکارا، ”رب کی تعریف ہو جس نے میرے لئے نابال سے لڑ کر میری بےعزتی کا بدلہ لیا ہے۔ اُس کی مہربانی ہے کہ مَیں غلط کام کرنے سے بچ گیا ہوں جبکہ نابال کی بُرائی اُس کے اپنے سر پر آ گئی ہے۔“

ابی جیل کی داؤد سے شادی

کچھ دیر کے بعد داؤد نے اپنے لوگوں کو ابی جیل کے پاس بھیجا تاکہ وہ داؤد کی اُس کے ساتھ شادی کی درخواست پیش کریں۔ 40 چنانچہ اُس کے ملازم کرمل میں ابی جیل کے پاس جا کر بولے، ”داؤد نے ہمیں شادی کا پیغام دے کر بھیجا ہے۔“ 41 ابی جیل کھڑی ہوئی، پھر منہ کے بل جھک کر بولی، ”مَیں اُن کی خدمت میں حاضر ہوں۔ مَیں اپنے مالک کے خادموں کے پاؤں دھونے تک تیار ہوں۔“

42 وہ جلدی سے تیار ہوئی اور گدھے پر بیٹھ کر داؤد کے ملازموں کے ساتھ روانہ ہوئی۔ پانچ نوکرانیاں اُس کے ساتھ چلی گئیں۔ یوں ابی جیل داؤد کی بیوی بن گئی۔

43 اب داؤد کی دو بیویاں تھیں، کیونکہ پہلے اُس کی شادی اخی نوعم سے ہوئی تھی جو یزرعیل سے تھی۔ 44 جہاں تک ساؤل کی بیٹی میکل کا تعلق تھا ساؤل نے اُسے داؤد سے لے کر اُس کی دوبارہ شادی فلطی ایل بن لیَس سے کروائی تھی جو جلّیم کا رہنے والا تھا۔

داؤد ساؤل کو دوسری بار بچنے دیتا ہے

26 ایک دن دشتِ زیف کے کچھ باشندے دوبارہ جِبعہ میں ساؤل کے پاس آ گئے۔ اُنہوں نے بادشاہ کو بتایا، ”ہم جانتے ہیں کہ داؤد کہاں چھپ گیا ہے۔ وہ اُس پہاڑی پر ہے جو حکیلہ کہلاتی ہے اور یشیمون کے مقابل ہے۔“ 2 یہ سن کر ساؤل اسرائیل کے 3,000 چیدہ فوجیوں کو لے کر دشتِ زیف میں گیا تاکہ داؤد کو ڈھونڈ نکالے۔ 3 حکیلہ پہاڑی پر یشیمون کے مقابل وہ رُک گئے۔ جو راستہ پہاڑ پر سے گزرتا ہے اُس کے پاس اُنہوں نے اپنا کیمپ لگایا۔ داؤد اُس وقت ریگستان میں چھپ گیا تھا۔ جب اُسے خبر ملی کہ ساؤل میرا تعاقب کر رہا ہے 4 تو اُس نے اپنے لوگوں کو معلوم کرنے کے لئے بھیجا۔ اُنہوں نے واپس آ کر اُسے اطلاع دی کہ بادشاہ واقعی اپنی فوج سمیت ریگستان میں پہنچ گیا ہے۔ 5 یہ سن کر داؤد خود نکل کر چپکے سے اُس جگہ گیا جہاں ساؤل کا کیمپ تھا۔ اُس کو معلوم ہوا کہ ساؤل اور اُس کا کمانڈر ابنیر بن نیر کیمپ کے عین بیچ میں سو رہے ہیں جبکہ باقی آدمی دائرہ بنا کر اُن کے اردگرد سو رہے ہیں۔

6 دو مرد داؤد کے ساتھ تھے، اخی مَلِک حِتّی اور ابی شے بن ضرویاہ۔ ضرویاہ یوآب کا بھائی تھا۔ داؤد نے پوچھا، ”کون میرے ساتھ کیمپ میں گھس کر ساؤل کے پاس جائے گا؟“ ابی شے نے جواب دیا، ”مَیں ساتھ جاؤں گا۔“ 7 چنانچہ دونوں رات کے وقت کیمپ میں گھس آئے۔ سوئے ہوئے فوجیوں اور ابنیر سے گزر کر وہ ساؤل تک پہنچ گئے جو زمین پر لیٹا سو رہا تھا۔ اُس کا نیزہ سر کے قریب زمین میں گڑا ہوا تھا۔ 8 ابی شے نے آہستہ سے داؤد سے کہا، ”آج اللہ نے آپ کے دشمن کو آپ کے قبضے میں کر دیا ہے۔ اگر اجازت ہو تو مَیں اُسے اُس کے اپنے نیزے سے زمین کے ساتھ چھید دوں۔ مَیں اُسے ایک ہی وار میں مار دوں گا۔ دوسرے وار کی ضرورت ہی نہیں ہو گی۔“

9 داؤد بولا، ”نہ کرو! اُسے مت مارنا، کیونکہ جو رب کے مسح کئے ہوئے خادم کو ہاتھ لگائے وہ قصوروار ٹھہرے گا۔ 10 رب کی حیات کی قسم، رب خود ساؤل کی موت مقرر کرے گا، خواہ وہ بوڑھا ہو کر مر جائے، خواہ جنگ میں لڑتے ہوئے۔ 11 رب مجھے اِس

سے محفوظ رکھے کہ مَیں اُس کے مسح کئے ہوئے خادم کو نقصان پہنچاؤں۔ نہیں، ہم کچھ اَور کریں گے۔ اُس کا نیزہ اور پانی کی صراحی پکڑ لو۔ آؤ، ہم یہ چیزیں اپنے ساتھ لے کر یہاں سے نکل جاتے ہیں۔“ [12] چنانچہ وہ دونوں چیزیں اپنے ساتھ لے کر چپکے سے چلے گئے۔ کیمپ میں کسی کو بھی پتا نہ چلا، کوئی نہ جاگا۔ سب سوئے رہے، کیونکہ رب نے اُنہیں گہری نیند سُلا دیا تھا۔

[13] داؤد وادی کو پار کر کے پہاڑی پر چڑھ گیا۔ جب ساؤل سے فاصلہ کافی تھا [14] تو داؤد نے فوج اور ابنیر کو اونچی آواز سے پکار کر کہا، ”اے ابنیر، کیا آپ مجھے جواب نہیں دیں گے؟“ ابنیر پکارا، ”آپ کون ہیں کہ بادشاہ کو اِس طرح کی اونچی آواز دیں؟“ [15] داؤد نے طنزاً جواب دیا، ”کیا آپ مرد نہیں ہیں؟ اور اسرائیل میں کون آپ جیسا ہے؟ تو پھر آپ نے اپنے بادشاہ کی صحیح حفاظت کیوں نہ کی جب کوئی اُسے قتل کرنے کے لئے کیمپ میں گھُس آیا؟ [16] جو آپ نے کیا وہ ٹھیک نہیں ہے۔ رب کی حیات کی قسم، آپ اور آپ کے آدمی سزائے موت کے لائق ہیں، کیونکہ آپ نے اپنے مالک کی حفاظت نہ کی، گو وہ رب کا مسح کیا ہوا بادشاہ ہے۔ خود دیکھ لیں، جو نیزہ اور پانی کی صراحی بادشاہ کے سر کے پاس تھے وہ کہاں ہیں؟“

[17] تب ساؤل نے داؤد کی آواز پہچان لی۔ وہ پکارا، ”میرے بیٹے داؤد، کیا آپ کی آواز ہے؟“ [18] داؤد نے جواب دیا، ”جی، بادشاہ سلامت۔ میرے آقا، آپ میرا تعاقب کیوں کر رہے ہیں؟ مَیں تو آپ کا خادم ہوں۔ مَیں نے کیا کِیا؟ مجھ سے کیا جرم سرزد ہوا ہے؟ [19] گزارش ہے کہ میرا آقا اور بادشاہ اپنے خادم کی بات سنے۔ اگر رب نے آپ کو میرے خلاف اُکسایا ہو تو وہ میری غلہ کی نذر قبول کرے۔ لیکن اگر انسان اِس کے پیچھے ہیں تو رب کے سامنے اُن پر لعنت! اپنی حرکتوں سے اُنہوں نے مجھے میری موروثی زمین سے نکال دیا ہے اور نتیجے میں مَیں رب کی قوم میں نہیں رہ سکتا۔ حقیقت میں وہ کہہ رہے ہیں، ’جاؤ، دیگر معبودوں کی پوجا کرو!‘ [20] ایسا نہ ہو کہ مَیں وطن سے اور رب کے حضور سے دُور مر جاؤں۔ اسرائیل کا بادشاہ پِسّو کو ڈھونڈ نکالنے کے لئے کیوں نکل آیا ہے؟ وہ تو پہاڑوں میں میرا شکار تیتر کے شکار کی طرح کر رہے ہیں۔“

[21] تب ساؤل نے اقرار کیا، ”مَیں نے گناہ کیا ہے۔ داؤد میرے بیٹے، واپس آئیں۔ اب سے مَیں آپ کو نقصان پہنچانے کی کوشش نہیں کروں گا، کیونکہ آج میری جان آپ کی نظر میں قیمتی تھی۔ مَیں بڑی بےوقوفی کر گیا ہوں، اور مجھ سے بڑی غلطی ہوئی ہے۔“

[22] داؤد نے جواب میں کہا، ”بادشاہ کا نیزہ یہاں میرے پاس ہے۔ آپ کا کوئی جوان آ کر اُسے لے جائے۔ [23] رب ہر اُس شخص کو اجر دیتا ہے جو انصاف کرتا اور وفادار رہتا ہے۔ آج رب نے آپ کو میرے حوالے کر دیا، لیکن مَیں نے اُس کے مسح کئے ہوئے بادشاہ کو ہاتھ لگانے سے انکار کیا۔ [24] اور میری دعا ہے کہ جتنی قیمتی آپ کی جان آج میری نظر میں تھی، اُتنی قیمتی میری جان بھی رب کی نظر میں ہو۔ وہی مجھے ہر مصیبت سے بچائے رکھے۔“ [25] ساؤل نے جواب دیا، ”میرے بیٹے داؤد، رب آپ کو برکت دے۔ آئندہ آپ کو بڑی کامیابی حاصل ہو گی۔“

اِس کے بعد داؤد نے اپنی راہ لی اور ساؤل اپنے گھر چلا گیا۔

داؤد دوبارہ اَکیس کے پاس

27 اِس تجربے کے بعد داؤد سوچنے لگا، ”اگر مَیں یہیں ٹھہر جاؤں تو کسی دن ساؤل مجھے مار ڈالے گا۔ بہتر ہے کہ اپنی حفاظت کے لئے فلستیوں کے ملک میں چلا جاؤں۔ تب ساؤل پورے اسرائیل میں میرا کھوج لگانے سے باز آئے گا، اور مَیں محفوظ رہوں گا۔“ [2] چنانچہ وہ اپنے 600 آدمیوں کو لے کر جات کے بادشاہ اَکیس بن معوک کے پاس چلا گیا۔ [3] اُن کے خاندان ساتھ تھے۔ داؤد کی دو بیویاں اخی نوعم یزرعیلی اور نابال کی بیوہ ابی جیل کرملی بھی ساتھ تھیں۔ اَکیس نے اُنہیں جات شہر میں رہنے کی اجازت دی۔ [4] جب ساؤل کو خبر ملی کہ داؤد نے جات میں پناہ لی ہے تو وہ اُس کا کھوج لگانے سے باز آیا۔

[5] ایک دن داؤد نے اَکیس سے بات کی، ”اگر آپ کی نظرِ کرم مجھ پر ہے تو مجھے دیہات کی کسی آبادی میں رہنے کی اجازت دیں۔ کیا ضرورت ہے کہ مَیں یہاں آپ کے ساتھ دار الحکومت میں رہوں؟“ [6] اَکیس متفق ہوا۔ اُس دن اُس نے اُسے صِقلاج شہر دے دیا۔ یہ شہر اُس وقت سے یہوداہ کے بادشاہوں کی ملکیت میں رہا ہے۔ [7] داؤد ایک سال اور چار مہینے فلستی ملک میں ٹھہرا رہا۔

[8] صِقلاج سے داؤد اپنے آدمیوں کے ساتھ مختلف جگہوں پر حملہ کرنے کے لئے نکلتا رہا۔ کبھی وہ جسوریوں پر دھاوا بولتے، کبھی جرزیوں یا عمالیقیوں پر۔ یہ قبیلے قدیم زمانے سے یہوداہ کے جنوب میں شُور اور مصر کی سرحد تک رہتے تھے۔ [9] جب بھی کوئی مقام داؤد کے قبضے میں آ جاتا تو وہ کسی بھی مرد یا عورت کو زندہ نہ رہنے دیتا لیکن بھیڑ بکریوں، گائے بَیلوں، گدھوں، اونٹوں اور کپڑوں کو اپنے ساتھ صِقلاج لے جاتا۔ جب بھی داؤد کسی حملے سے واپس آ کر بادشاہ اَکیس سے ملتا [10] تو وہ پوچھتا، ”آج آپ نے کس پر چھاپہ مارا؟“ پھر داؤد جواب دیتا، ”یہوداہ کے جنوبی علاقے پر،“ یا ”یرحمئیلیوں کے جنوبی علاقے پر،“ یا ”قینیوں کے جنوبی علاقے پر۔“ [11] جب بھی داؤد کسی آبادی پر حملہ کرتا تو وہ تمام باشندوں کو موت کے گھاٹ اُتار دیتا اور نہ مرد، نہ عورت کو زندہ چھوڑ کر جات لاتا۔ کیونکہ اُس نے سوچا، ”ایسا نہ ہو کہ فلستیوں کو پتا چلے کہ مَیں اصل میں اسرائیلی آبادیوں پر حملہ نہیں کر رہا۔“

جتنا وقت داؤد نے فلستی ملک میں گزارا وہ ایسا ہی کرتا رہا۔ [12] اَکیس نے داؤد پر پورا بھروسا کیا، کیونکہ اُس نے سوچا، ”اب داؤد کو ہمیشہ تک میری خدمت میں رہنا پڑے گا، کیونکہ ایسی حرکتوں سے اُس کی اپنی قوم اُس سے سخت متنفر ہو گئی ہے۔“

28 اُن دنوں میں فلستی اسرائیل سے لڑنے کے لئے اپنی فوجیں جمع کرنے لگے۔ اَکیس نے داؤد سے بھی بات کی، ”توقع ہے کہ آپ اپنے فوجیوں سمیت میرے ساتھ مل کر جنگ کے لئے نکلیں گے۔“

[2] داؤد نے جواب دیا، ”ضرور۔ اب آپ خود دیکھیں گے کہ آپ کا خادم کیا کرنے کے قابل ہے!“ اَکیس بولا، ”ٹھیک ہے۔ پوری جنگ کے دوران آپ میرے محافظ ہوں گے۔“

ساؤل جادوگرنی کی طرف رجوع کرتا ہے

[3] اُس وقت سموایل انتقال کر چکا تھا، اور پورے اسرائیل نے اُس کا ماتم کر کے اُسے اُس کے آبائی شہر رامہ میں دفنایا تھا۔

اُن دنوں میں اسرائیل میں مُردوں سے رابطہ کرنے والے اور غیب دان نہیں تھے، کیونکہ ساؤل نے اُنہیں پورے ملک سے نکال دیا تھا۔

4 اب فلستیوں نے اپنی لشکر گاہ شونیم کے پاس لگائی جبکہ ساؤل نے تمام اسرائیلیوں کو جمع کر کے جِلبوعہ کے پاس اپنا کیمپ لگایا۔ 5 فلستیوں کی بڑی فوج دیکھ کر وہ سخت دہشت کھانے لگا۔ 6 اُس نے رب سے ہدایت حاصل کرنے کی کوشش کی، لیکن کوئی جواب نہ ملا، نہ خواب، نہ مقدّس قرعہ ڈالنے سے اور نہ نبیوں کی معرفت۔ 7 تب ساؤل نے اپنے ملازموں کو حکم دیا، ''میرے لئے مُردوں سے رابطہ کرنے والی ڈھونڈو تاکہ مَیں جا کر اُس سے معلومات حاصل کر لوں۔'' ملازموں نے جواب دیا، ''عین دور میں ایسی عورت ہے۔''

8 ساؤل بھیس بدل کر دو آدمیوں کے ساتھ عین دور کے لئے روانہ ہوا۔

رات کے وقت وہ جادوگرنی کے پاس پہنچ گیا اور بولا، ''مُردوں سے رابطہ کر کے اُس روح کو پاتال سے بُلا دیں جس کا نام مَیں آپ کو بتاتا ہوں۔'' 9 جادوگرنی نے اعتراض کیا، ''کیا آپ مجھے مروانا چاہتے ہیں؟ آپ کو پتا ہے کہ ساؤل نے تمام غیب دانوں اور مُردوں سے رابطہ کرنے والوں کو ملک میں سے مٹا دیا ہے۔ آپ مجھے کیوں پھنسانا چاہتے ہیں؟'' 10 تب ساؤل نے کہا، ''رب کی حیات کی قسم، آپ کو یہ کرنے کے لئے سزا نہیں ملے گی۔'' 11 عورت نے پوچھا، ''مَیں کس کو بُلاؤں؟'' ساؤل نے جواب دیا، ''سموایل کو بُلا دیں۔''

12 جب سموایل عورت کو نظر آیا تو وہ چیخ اُٹھی، ''آپ نے مجھے کیوں دھوکا دیا؟ آپ تو ساؤل ہیں!'' 13 ساؤل نے اُسے تسلی دے کر کہا، ''ڈریں مت۔ بتائیں تو سہی، کیا دیکھ رہی ہیں؟'' عورت نے جواب دیا، ''مجھے ایک روح نظر آ رہی ہے جو چڑھتی چڑھتی زمین میں سے نکل کر آ رہی ہے۔'' 14 ساؤل نے پوچھا، ''اُس کی شکل و صورت کیسی ہے؟'' جادوگرنی نے کہا، ''چوغے میں لپٹا ہوا بوڑھا آدمی ہے۔''

یہ سن کر ساؤل نے جان لیا کہ سموایل ہی ہے۔ وہ منہ کے بل زمین پر جھک گیا۔ 15 سموایل بولا، ''تُو نے مجھے پاتال سے بُلوا کر کیوں مضطرب کر دیا ہے؟'' ساؤل نے جواب دیا، ''مَیں بڑی مصیبت میں ہوں۔ فلستی مجھ سے لڑ رہے ہیں، اور اللہ نے مجھے ترک کر دیا ہے۔ نہ وہ نبیوں کی معرفت مجھے ہدایت دیتا ہے، نہ خواب کے ذریعے۔ اِس لئے مَیں نے آپ کو بُلوایا ہے تاکہ آپ مجھے بتائیں کہ مَیں کیا کروں۔''

16 لیکن سموایل نے کہا، ''رب خود ہی تجھے چھوڑ کر تیرا دشمن بن گیا ہے تو پھر مجھ سے دریافت کرنے کا کیا فائدہ ہے؟ 17 رب اِس وقت تیرے ساتھ وہ کچھ کر رہا ہے جس کی پیش گوئی اُس نے میری معرفت کی تھی۔ اُس نے تیرے ہاتھ سے بادشاہی چھین کر کسی اَور یعنی داؤد کو دے دی ہے۔ 18 جب رب نے تجھے عمالیقیوں پر اُس کا سخت غضب نازل کرنے کا حکم دیا تھا تو تُو نے اُس کی نہ سنی۔ اب تجھے اِس کی سزا بُھگتنی پڑے گی۔ 19 رب تجھے اسرائیل سمیت فلستیوں کے حوالے کر دے گا۔ کل ہی تُو اور تیرے بیٹے یہاں میرے پاس پہنچیں گے۔ رب تیری پوری فوج بھی فلستیوں کے قبضے میں کر دے گا۔''

20 یہ سن کر ساؤل سخت گھبرا گیا، اور وہ گر کر زمین پر دراز ہو گیا۔ جسم کی پوری طاقت ختم ہو گئی تھی، کیونکہ اُس نے پچھلے پورے دن اور رات روزہ رکھا تھا۔

21 جب جادوگرنی نے ساؤل کے پاس جا کر دیکھا کہ اُس کے رونگٹے کھڑے ہو گئے ہیں تو اُس نے کہا، ”جناب، مَیں نے آپ کا حکم مان کر اپنی جان خطرے میں ڈال دی۔ 22 اب ذرا میری بھی سنیں۔ مجھے اجازت دیں کہ مَیں آپ کو کچھ کھانا کھلاؤں تاکہ آپ تقویت پا کر واپس جا سکیں۔“ 23 لیکن ساؤل نے انکار کیا، ”مَیں کچھ نہیں کھاؤں گا۔“ تب اُس کے آدمیوں نے عورت کے ساتھ مل کر اُسے بہت سمجھایا، اور آخرکار اُس نے اُن کی سنی۔ وہ زمین سے اُٹھ کر چارپائی پر بیٹھ گیا۔ 24 جادوگرنی کے پاس موٹا تازہ بچھڑا تھا۔ اُسے اُس نے جلدی سے ذبح کروا کر تیار کیا۔ اُس نے کچھ آٹا بھی لے کر گوندھا اور اُس سے بےخمیری روٹی بنائی۔ 25 پھر اُس نے کھانا ساؤل اور اُس کے ملازموں کے سامنے رکھ دیا، اور اُنہوں نے کھایا۔ پھر وہ اُسی رات دوبارہ روانہ ہو گئے۔

فلستی داؤد پر شک کرتے ہیں

29 فلستیوں نے اپنی فوجوں کو افیق کے پاس جمع کیا، جبکہ اسرائیلیوں کی لشکرگاہ یزرعیل کے چشمے کے پاس تھی۔ 2 فلستی سردار جنگ کے لئے نکلنے لگے۔ اُن کے پیچھے سَو سَو اور ہزار ہزار سپاہیوں کے گروہ ہو لئے۔ آخر میں داؤد اور اُس کے آدمی بھی اَکیس کے ساتھ چلنے لگے۔

3 یہ دیکھ کر فلستی کمانڈروں نے پوچھا، ”یہ اسرائیلی کیوں ساتھ جا رہے ہیں؟“ اَکیس نے جواب دیا، ”یہ داؤد ہے، جو پہلے اسرائیلی بادشاہ ساؤل کا فوجی افسر تھا اور اب کافی دیر سے میرے ساتھ ہے۔ جب سے وہ ساؤل کو چھوڑ کر میرے پاس آیا ہے مَیں نے اُس میں عیب نہیں دیکھا۔“

4 لیکن فلستی کمانڈر غصے سے بولے، ”اُسے اُس شہر واپس بھیج دیں جو آپ نے اُس کے لئے مقرر کیا ہے! کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ ہمارے ساتھ نکل کر اچانک ہم پر ہی حملہ کر دے۔ کیا اپنے مالک سے صلح کرانے کا کوئی بہتر طریقہ ہے کہ وہ اپنے مالک کو ہمارے کٹے ہوئے سر پیش کرے؟ 5 کیا یہ وہی داؤد نہیں جس کے بارے میں اسرائیلی ناچتے ہوئے گاتے تھے، ’ساؤل نے ہزار ہلاک کئے جبکہ داؤد نے دس ہزار‘؟“

6 چنانچہ اَکیس نے داؤد کو بُلا کر کہا، ”رب کی حیات کی قَسم، آپ دیانت دار ہیں، اور میری خواہش تھی کہ آپ اسرائیل سے لڑنے کے لئے میرے ساتھ نکلیں، کیونکہ جب سے آپ میری خدمت کرنے لگے ہیں مَیں نے آپ میں عیب نہیں دیکھا۔ لیکن افسوس، آپ سرداروں کو پسند نہیں ہیں۔ 7 اِس لئے مہربانی کر کے سلامتی سے لوٹ جائیں اور کچھ نہ کریں جو اُنہیں بُرا لگے۔“

8 داؤد نے پوچھا، ”مجھ سے کیا غلطی ہوئی ہے؟ کیا آپ نے اُس دن سے مجھ میں نقص پایا ہے جب سے مَیں آپ کی خدمت کرنے لگا ہوں؟ مَیں اپنے مالک اور بادشاہ کے دشمنوں سے لڑنے کے لئے کیوں نہیں نکل سکتا؟“

9 اَکیس نے جواب دیا، ”میرے نزدیک تو آپ اللہ کے فرشتے جیسے اچھے ہیں۔ لیکن فلستی کمانڈر اِس بات پر بضد ہیں کہ آپ اسرائیل سے لڑنے کے لئے ہمارے ساتھ نہ نکلیں۔ 10 چنانچہ کل صبح سویرے اُٹھ کر اپنے آدمیوں کے ساتھ روانہ ہو جانا۔ جب دن چڑھے تو دیر نہ کرنا بلکہ جلدی سے اپنے گھر چلے جانا۔“

[11] داؤد اور اُس کے آدمیوں نے ایسا ہی کیا۔ اگلے دن وہ صبح سویرے اُٹھ کر فلستی ملک میں واپس چلے گئے جبکہ فلستی یزرعیل کے لئے روانہ ہوئے۔

صِقلاج کی تباہی اور داؤد کا بدلہ

30 تیسرے دن جب داؤد صِقلاج پہنچا تو دیکھا کہ شہر کا ستیاناس ہو گیا ہے۔ اُن کی غیر موجودگی میں عمالیقیوں نے دشتِ نجب میں آ کر صِقلاج پر بھی حملہ کیا تھا۔ شہر کو جلا کر [2] وہ تمام باشندوں کو چھوٹوں سے لے کر بڑوں تک اپنے ساتھ لے گئے تھے۔ لیکن کوئی ہلاک نہیں ہوا تھا بلکہ وہ سب کو اپنے ساتھ لے گئے تھے۔ [3] چنانچہ جب داؤد اور اُس کے آدمی واپس آئے تو دیکھا کہ شہر بھسم ہو گیا ہے اور تمام بال بچے چھن گئے ہیں۔ [4] وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے، اِتنے روئے کہ آخرکار رونے کی سکت ہی نہ رہی۔ [5] داؤد کی دو بیویاں اخی نوعم یزرعیلی اور ابی جیل کرملی کو بھی اسیر کر لیا گیا تھا۔

[6] داؤد کی جان بڑے خطرے میں آ گئی، کیونکہ اُس کے مرد غم کے مارے آپس میں اُسے سنگسار کرنے کی باتیں کرنے لگے۔ کیونکہ بیٹے بیٹیوں کے چھن جانے کے باعث سب سخت رنجیدہ تھے۔ لیکن داؤد نے رب اپنے خدا میں پناہ لے کر تقویت پائی۔ [7] اُس نے ابیاتر بن اخی مَلِک کو حکم دیا، ”قرعہ ڈالنے کے لئے امام کا بالاپوش لے آئیں۔“ جب امام بالاپوش لے آیا [8] تو داؤد نے رب سے دریافت کیا، ”کیا مَیں لٹیروں کا تعاقب کروں؟ کیا مَیں اُن کو جا لوں گا؟“ رب نے جواب دیا، ”اُن کا تعاقب کر! تُو نہ صرف اُنہیں جا لے گا بلکہ اپنے لوگوں کو بچا بھی لے گا۔“ [9-10] تب داؤد اپنے 600 مردوں کے ساتھ روانہ ہوا۔ چلتے چلتے وہ بسور ندی کے پاس پہنچ گئے۔ 200 افراد اِتنے نڈھال ہو گئے تھے کہ وہ وہیں رُک گئے۔ باقی 400 مرد ندی کو پار کر کے آگے بڑھے۔

[11] راستے میں اُنہیں کھلے میدان میں ایک مصری آدمی ملا اور اُسے داؤد کے پاس لا کر کچھ پانی پلایا اور کچھ روٹی، [12] انجیر کی ٹکی کا ٹکڑا اور کشمش کی دو ٹکیاں کھلائیں۔ تب اُس کی جان میں جان آ گئی۔ اُسے تین دن اور رات سے نہ کھانا، نہ پانی ملا تھا۔ [13] داؤد نے پوچھا، ”تمہارا مالک کون ہے، اور تم کہاں کے ہو؟“ اُس نے جواب دیا، ”مَیں مصری غلام ہوں، اور ایک عمالیقی میرا مالک ہے۔ جب مَیں سفر کے دوران بیمار ہو گیا تو اُس نے مجھے یہاں چھوڑ دیا۔ اب مَیں تین دن سے یہاں پڑا ہوں۔ [14] پہلے ہم نے کریتیوں یعنی فلستیوں کے جنوبی علاقے اور پھر یہوداہ کے علاقے پر حملہ کیا تھا، خاص کر یہوداہ کے جنوبی حصے پر جہاں کالب کی اولاد آباد ہے۔ شہر صِقلاج کو ہم نے بھسم کر دیا تھا۔“

[15] داؤد نے سوال کیا، ”کیا تم مجھے بتا سکتے ہو کہ یہ لٹیرے کس طرف گئے ہیں؟“ مصری نے جواب دیا، ”پہلے اللہ کی قسم کھا کر وعدہ کریں کہ آپ مجھے نہ ہلاک کریں گے، نہ میرے مالک کے حوالے کریں گے۔ پھر مَیں آپ کو اُن کے پاس لے جاؤں گا۔“ [16] چنانچہ وہ داؤد کو عمالیقی لٹیروں کے پاس لے گیا۔ جب وہاں پہنچے تو دیکھا کہ عمالیقی اِدھر اُدھر بکھرے ہوئے بڑا جشن منا رہے ہیں۔ وہ ہر طرف کھانا کھاتے اور مَے پیتے ہوئے نظر آ رہے تھے، کیونکہ جو مال اُنہوں نے فلستیوں اور یہوداہ کے علاقے سے لُوٹ لیا تھا وہ بہت زیادہ تھا۔

[17] صبح سویرے جب ابھی تھوڑی روشنی تھی داؤد

نے اُن پر حملہ کیا۔ لڑتے لڑتے اگلے دن کی شام ہو گئی۔ دشمن ہار گیا اور سب کے سب ہلاک ہوئے۔ صرف 400 جوان بچ گئے جو اونٹوں پر سوار ہو کر فرار ہو گئے۔ [18] داؤد نے سب کچھ چھڑا لیا جو عمالیقیوں نے لُوٹ لیا تھا۔ اُس کی دو بیویاں بھی صحیح سلامت مل گئیں۔ [19] نہ بچہ نہ بزرگ، نہ بیٹا نہ بیٹی، نہ مال یا کوئی اَور لُوٹی ہوئی چیز رہی جو داؤد واپس نہ لایا۔ [20] عمالیقیوں کے گائے بَیل اور بھیڑ بکریاں داؤد کا حصہ بن گئیں، اور اُس کے لوگوں نے اُنہیں اپنے ریوڑوں کے آگے آگے ہانک کر کہا، ”یہ لُوٹے ہوئے مال میں سے داؤد کا حصہ ہے۔“

مالِ غنیمت کی تقسیم

[21] جب داؤد اپنے آدمیوں کے ساتھ واپس آ رہا تھا تو جو 200 آدمی نڈھال ہونے کے باعث بسور ندی سے آگے نہ جا سکے وہ بھی اُن سے آ ملے۔ داؤد نے سلام کر کے اُن کا حال پوچھا۔ [22] لیکن باقی آدمیوں میں کچھ شرارتی لوگ بڑبڑانے لگے، ”یہ ہمارے ساتھ لڑنے کے لئے آگے نہ نکلے، اِس لئے اِنہیں لُوٹے ہوئے مال کا حصہ پانے کا حق نہیں۔ بس وہ اپنے بال بچوں کو لے کر چلے جائیں۔“

[23] لیکن داؤد نے انکار کیا۔ ”نہیں، میرے بھائیو، ایسا مت کرنا! یہ سب کچھ رب کی طرف سے ہے۔ اُسی نے ہمیں محفوظ رکھ کر حملہ آور لٹیروں پر فتح بخشی۔ [24] تو پھر ہم آپ کی بات کس طرح مانیں؟ جو پیچھے رہ کر سامان کی حفاظت کر رہا تھا اُسے بھی اُتنا ہی ملے گا جتنا کہ اُسے جو دشمن سے لڑنے گیا تھا۔ ہم یہ سب کچھ برابر برابر تقسیم کریں گے۔“

[25] اُس وقت سے یہ اصول بن گیا۔ داؤد نے اِسے اسرائیلی قانون کا حصہ بنا دیا جو آج تک جاری ہے۔ [26] صِقلاج واپس پہنچنے پر داؤد نے لُوٹے ہوئے مال کا ایک حصہ یہوداہ کے بزرگوں کے پاس بھیج دیا جو اُس کے دوست تھے۔ ساتھ ساتھ اُس نے پیغام بھیجا، ”آپ کے لئے یہ تحفہ رب کے دشمنوں سے لُوٹ لیا گیا ہے۔“ [27] یہ تحفے اُس نے ذیل کے شہروں میں بھیج دیئے: بیت ایل، رامات نجب، یتیر، [28] عروعیر، سِفموت، اِستموع، [29-31] رکل، حُرمہ، بور عسان، عتاک اور حبرون۔ اِس کے علاوہ اُس نے تحفے یرحمئیلیوں، قینیوں اور باقی اُن تمام شہروں کو بھیج دیئے جن میں وہ کبھی ٹھہرا تھا۔

ساؤل اور اُس کے بیٹوں کا انجام

31 اِتنے میں فلستیوں اور اسرائیلیوں کے درمیان جنگ چھڑ گئی تھی۔ لڑتے لڑتے اسرائیلی فرار ہونے لگے، لیکن بہت سے لوگ جِلبوعہ کے پہاڑی سلسلے پر شہید ہو گئے۔

[2] پھر فلستی ساؤل اور اُس کے بیٹوں یونتن، ابی نداب اور ملکی شوع کے پاس جا پہنچے۔ تینوں بیٹے ہلاک ہو گئے [3] جبکہ لڑائی ساؤل کے اردگرد عروج تک پہنچ گئی۔ پھر وہ تیراندازوں کا نشانہ بن کر بُری طرح زخمی ہو گیا۔ [4] اُس نے اپنے سلاح بردار کو حکم دیا، ”اپنی تلوار میان سے کھینچ کر مجھے مار ڈال، ورنہ یہ نامختون مجھے چھید کر بے عزت کریں گے۔“ لیکن سلاح بردار نے انکار کیا، کیونکہ وہ بہت ڈرا ہوا تھا۔ آخر میں ساؤل اپنی تلوار لے کر خود اُس پر گر گیا۔

[5] جب سلاح بردار نے دیکھا کہ میرا مالک مر گیا ہے

تو وہ بھی اپنی تلوار پر گر کر مر گیا۔ 6 یوں اُس دن ساؤل، اُس کے تین بیٹے، اُس کا سلاح بردار اور اُس کے تمام آدمی ہلاک ہو گئے۔

7 جب میدانِ یزرعیل کے پار اور دریائے یردن کے پار رہنے والے اسرائیلیوں کو خبر ملی کہ اسرائیلی فوج بھاگ گئی اور ساؤل اپنے بیٹوں سمیت مارا گیا ہے تو وہ اپنے شہروں کو چھوڑ کر بھاگ نکلے، اور فلستی چھوڑے ہوئے شہروں پر قبضہ کر کے اُن میں بسنے لگے۔

8 اگلے دن فلستی لاشوں کو لُوٹنے کے لئے دوبارہ میدانِ جنگ میں آ گئے۔ جب اُنہیں جِلبوعہ کے پہاڑی سلسلے پر ساؤل اور اُس کے تینوں بیٹے مُردہ ملے 9 تو اُنہوں نے ساؤل کا سر کاٹ کر اُس کا زرہ بکتر اُتار لیا اور قاصدوں کو اپنے پورے ملک میں بھیج کر اپنے بُتوں کے مندر میں اور اپنی قوم کو فتح کی اطلاع دی۔ 10 ساؤل کا زرہ بکتر اُنہوں نے عستارات دیوی کے مندر میں محفوظ کر لیا اور اُس کی لاش کو بیت شان کی فصیل سے لٹکا دیا۔

11 جب یبیس جِلعاد کے باشندوں کو خبر ملی کہ فلستیوں نے ساؤل کی لاش کے ساتھ کیا کچھ کیا ہے 12 تو شہر کے تمام لڑنے کے قابل آدمی بیت شان کے لئے روانہ ہوئے۔ پوری رات چلتے ہوئے وہ شہر کے پاس پہنچ گئے۔ ساؤل اور اُس کے بیٹوں کی لاشوں کو فصیل سے اُتار کر وہ اُنہیں یبیس کو لے گئے۔ وہاں اُنہوں نے لاشوں کو بھسم کر دیا 13 اور بچی ہوئی ہڈیوں کو شہر میں جھاؤ کے درخت کے سائے میں دفنایا۔ اُنہوں نے روزہ رکھ کر پورے ہفتے تک اُن کا ماتم کیا۔

۲۔ سموایل

داؤد کو ساؤل اور یونتن کی موت کی خبر ملتی ہے

1 جب داؤد عمالیقیوں کو شکست دینے سے واپس آیا تو ساؤل بادشاہ مر چکا تھا۔ وہ ابھی دو ہی دن صِقلاج میں ٹھہرا تھا 2 کہ ایک آدمی ساؤل کی لشکرگاہ سے پہنچا۔ دُکھ کے اظہار کے لئے اُس نے اپنے کپڑوں کو پھاڑ کر اپنے سر پر خاک ڈال رکھی تھی۔ داؤد کے پاس آ کر وہ بڑے احترام کے ساتھ اُس کے سامنے جھک گیا۔ 3 داؤد نے پوچھا، ”آپ کہاں سے آئے ہیں؟“ آدمی نے جواب دیا، ”مَیں بال بال بچ کر اسرائیلی لشکرگاہ سے آیا ہوں۔“ 4 داؤد نے پوچھا، ”بتائیں، حالات کیسے ہیں؟“ اُس نے بتایا، ”ہمارے بہت سے آدمی میدانِ جنگ میں کام آئے۔ باقی بھاگ گئے ہیں۔ ساؤل اور اُس کا بیٹا یونتن بھی ہلاک ہو گئے ہیں۔“

5 داؤد نے سوال کیا، ”آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ ساؤل اور یونتن مر گئے ہیں؟“ 6 جوان نے جواب دیا، ”اتفاق سے مَیں جِلبوعہ کے پہاڑی سلسلے پر سے گزر رہا تھا۔ وہاں مجھے ساؤل نظر آیا۔ وہ نیزے کا سہارا لے کر کھڑا تھا۔ دشمن کے رتھ اور گھڑسوار تقریباً اُسے پکڑنے ہی والے تھے 7 کہ اُس نے مُڑ کر مجھے دیکھا اور اپنے پاس بُلایا۔ مَیں نے کہا، ’جی، مَیں حاضر ہوں۔‘ 8 اُس نے پوچھا، ’تم کون ہو؟‘ مَیں نے جواب دیا، ’مَیں عمالیقی ہوں۔‘ 9 پھر اُس نے مجھے حکم دیا، ’آؤ اور مجھے مار ڈالو! کیونکہ گو مَیں زندہ ہوں میری جان نکل رہی ہے۔‘ 10 چنانچہ مَیں نے اُسے مار دیا، کیونکہ مَیں جانتا تھا کہ بچنے کا کوئی امکان نہیں رہا تھا۔ پھر مَیں اُس کا تاج اور بازوبند لے کر اپنے مالک کے پاس یہاں آیا ہوں۔“

11 یہ سب کچھ سن کر داؤد اور اُس کے تمام لوگوں نے غم کے مارے اپنے کپڑے پھاڑ لئے۔ 12 شام تک اُنہوں نے رو رو کر اور روزہ رکھ کر ساؤل، اُس کے بیٹے یونتن اور رب کے اُن باقی لوگوں کا ماتم کیا جو مارے گئے تھے۔

13 داؤد نے اُس جوان سے جو اُن کی موت کی خبر لایا تھا پوچھا، ”آپ کہاں کے ہیں؟“ اُس نے جواب دیا، ”مَیں عمالیقی ہوں جو اجنبی کے طور پر آپ کے ملک میں رہتا ہوں۔“ 14 داؤد بولا، ”آپ نے رب کے مسح کئے ہوئے بادشاہ کو قتل کرنے کی جرأت کیسے کی؟“ 15 اُس نے اپنے کسی جوان کو بُلا کر حکم دیا، ”اِسے مار

ڈالو!'' اُسی وقت جوان نے عمالیقی کو مار ڈالا۔ 16 داؤد نے کہا، ''آپ نے اپنے آپ کو خود مجرم ٹھہرایا ہے، کیونکہ آپ نے اپنے منہ سے اقرار کیا ہے کہ مَیں نے رب کے مسح کئے ہوئے بادشاہ کو مار دیا ہے۔''

ساؤل اور یونتن پر ماتم کا گیت

17 پھر داؤد نے ساؤل اور یونتن پر ماتم کا گیت گایا۔ 18 اُس نے ہدایت دی کہ یہوداہ کے تمام باشندے یہ گیت یاد کریں۔ گیت کا نام 'کمان کا گیت' ہے اور 'یاشر کی کتاب' میں درج ہے۔ گیت یہ ہے،

19 ''ہائے، اے اسرائیل! تیری شان و شوکت تیری بلندیوں پر ماری گئی ہے۔ ہائے، تیرے سورمے کس طرح گر گئے ہیں!

20 جات میں جا کر یہ خبر مت سنانا۔ اسقلون کی گلیوں میں اِس کا اعلان مت کرنا، ورنہ فلستیوں کی بیٹیاں خوشی منائیں گی، نامختونوں کی بیٹیاں فتح کے نعرے لگائیں گی۔

21 اے جِلبوعہ کے پہاڑو! اے پہاڑی ڈھلانو! آئندہ تم پر نہ اوس پڑے، نہ بارش برسے۔ کیونکہ سورماؤں کی ڈھال ناپاک ہو گئی ہے۔ اب سے ساؤل کی ڈھال تیل مَل کر استعمال نہیں کی جائے گی۔

22 یونتن کی کمان زبردست تھی، ساؤل کی تلوار کبھی خالی ہاتھ نہ لوٹی۔ اُن کے ہتھیاروں سے ہمیشہ دشمن کا خون ٹپکتا رہا، وہ سورماؤں کی چربی سے چمکتے رہے۔

23 ساؤل اور یونتن کتنے پیارے اور مہربان تھے! جیتے جی وہ ایک دوسرے کے قریب رہے، اور اب موت بھی اُنہیں الگ نہ کر سکی۔ وہ عقاب سے تیز اور شیر ببر سے طاقت ور تھے۔

24 اے اسرائیل کی خواتین! ساؤل کے لئے آنسو بہائیں۔ کیونکہ اُسی نے آپ کو قرمزی رنگ کے شاندار کپڑوں سے ملبّس کیا، اُسی نے آپ کو سونے کے زیورات سے آراستہ کیا۔

25 ہائے، ہمارے سورمے لڑتے لڑتے شہید ہو گئے ہیں۔ ہائے اے اسرائیل، یونتن مُردہ حالت میں تیری بلندیوں پر پڑا ہے۔

26 اے یونتن میرے بھائی، مَیں تیرے بارے میں کتنا دُکھی ہوں۔ تُو مجھے کتنا عزیز تھا۔ تیری مجھ سے محبت انوکھی تھی، وہ عورتوں کی محبت سے بھی انوکھی تھی۔

27 ہائے، ہائے! ہمارے سورمے کس طرح گر کر شہید ہو گئے ہیں۔ جنگ کے ہتھیار تباہ ہو گئے ہیں۔''

داؤد یہوداہ کا بادشاہ بن جاتا ہے

2 اِس کے بعد داؤد نے رب سے دریافت کیا، ''کیا مَیں یہوداہ کے کسی شہر میں واپس چلا جاؤں؟'' رب نے جواب دیا، ''ہاں، واپس جا۔'' داؤد نے سوال کیا، ''مَیں کس شہر میں جاؤں؟'' رب نے جواب دیا، ''حبرون میں۔'' 2 چنانچہ داؤد اپنی دو بیویوں اخی نوعم یزرعیلی اور نابال کی بیوہ ابی جیل کرملی کے ساتھ حبرون میں جا بسا۔

3 داؤد نے اپنے آدمیوں کو بھی اُن کے خاندانوں سمیت حبرون اور گرد و نواح کی آبادیوں میں منتقل کر دیا۔ 4 ایک دن یہوداہ کے آدمی حبرون میں آئے اور داؤد کو مسح کر کے اپنا بادشاہ بنا لیا۔

جب داؤد کو خبر مل گئی کہ یبیس جِلعاد کے مردوں نے

ساؤل کو دفنا دیا ہے 5 تو اُس نے اُنہیں پیغام بھیجا، ”رب آپ کو اِس کے لئے برکت دے کہ آپ نے اپنے مالک ساؤل کو دفن کر کے اُس پر مہربانی کی ہے۔ 6 جواب میں رب آپ پر اپنی مہربانی اور وفاداری کا اظہار کرے۔ مَیں بھی اِس نیک عمل کا اجر دوں گا۔ 7 اب مضبوط اور دلیر ہوں۔ آپ کا آقا ساؤل تو فوت ہوا ہے، لیکن یہوداہ کے قبیلے نے مجھے اُس کی جگہ چن لیا ہے۔“

اِشبوست اسرائیل کا بادشاہ بن جاتا ہے

8 اِتنے میں ساؤل کی فوج کے کمانڈر ابنیر بن نیر نے ساؤل کے بیٹے اِشبوست کو محنائم شہر میں لے جا کر 9 بادشاہ مقرر کر دیا۔ جِلعاد، یزرعیل، آشر، افرائیم، بن یمین اور تمام اسرائیل اُس کے قبضے میں رہے۔ 10 صرف یہوداہ کا قبیلہ داؤد کے ساتھ رہا۔ اِشبوست 40 سال کی عمر میں بادشاہ بنا، اور اُس کی حکومت دو سال قائم رہی۔ 11 داؤد حبرون میں یہوداہ پر ساڑھے سات سال حکومت کرتا رہا۔

اسرائیل اور یہوداہ کے درمیان جنگ

12 ایک دن ابنیر اِشبوست بن ساؤل کے ملازموں کے ساتھ محنائم سے نکل کر جِبعون آیا۔ 13 یہ دیکھ کر داؤد کی فوج یوآب بن ضرویاہ کی راہنمائی میں اُن سے لڑنے کے لئے نکلی۔ دونوں فوجوں کی ملاقات جِبعون کے تالاب پر ہوئی۔ ابنیر کی فوج تالاب کی اُرلی طرف رُک گئی اور یوآب کی فوج پرلی طرف۔ 14 ابنیر نے یوآب سے کہا، ”آؤ، ہمارے چند جوان ہمارے سامنے ایک دوسرے کا مقابلہ کریں۔“ یوآب بولا، ”ٹھیک ہے۔“ 15 چنانچہ ہر فوج نے بارہ جوانوں کو چن کر مقابلے کے لئے پیش کیا۔ اِشبوست اور بن یمین کے قبیلے کے بارہ جوان داؤد کے بارہ جوانوں کے مقابلے میں کھڑے ہو گئے۔ 16 جب مقابلہ شروع ہوا تو ہر ایک نے ایک ہاتھ سے اپنے مخالف کے بالوں کو پکڑ کر دوسرے ہاتھ سے اپنی تلوار اُس کے پیٹ میں گھونپ دی۔ سب کے سب ایک ساتھ مر گئے۔ بعد میں جِبعون کی اِس جگہ کا نام خِلقت ہضوریم پڑ گیا۔

17 پھر دونوں فوجوں کے درمیان نہایت سخت لڑائی چھڑ گئی۔ لڑتے لڑتے ابنیر اور اُس کے مرد ہار گئے۔ 18 یوآب کے دو بھائی ابی شے اور عساہیل بھی لڑائی میں حصہ لے رہے تھے۔ عساہیل غزال کی طرح تیز دوڑ سکتا تھا۔ 19 جب ابنیر شکست کھا کر بھاگنے لگا تو عساہیل سیدھا اُس کے پیچھے پڑ گیا اور نہ دائیں، نہ بائیں طرف ہٹا۔ 20 ابنیر نے پیچھے دیکھ کر پوچھا، ”کیا آپ ہی ہیں، عساہیل؟“ اُس نے جواب دیا، ”جی، مَیں ہی ہوں۔“ 21 ابنیر بولا، ”دائیں یا بائیں طرف ہٹ کر کسی اَور کو پکڑیں! جوانوں میں سے کسی سے لڑ کر اُس کے ہتھیار اور زرہ بکتر اُتاریں۔“

لیکن عساہیل اُس کا تعاقب کرنے سے باز نہ آیا۔ 22 ابنیر نے اُسے آگاہ کیا، ”خبردار۔ میرے پیچھے سے ہٹ جائیں، ورنہ آپ کو مار دینے پر مجبور ہو جاؤں گا۔ پھر آپ کے بھائی یوآب کو کس طرح منہ دکھاؤں گا؟“ 23 تو بھی عساہیل نے پیچھا نہ چھوڑا۔ یہ دیکھ کر ابنیر نے اپنے نیزے کا دستہ اِتنے زور سے اُس کے پیٹ میں گھونپ دیا کہ اُس کا سرا دوسری طرف نکل گیا۔ عساہیل وہیں گر کر جاں بحق ہو گیا۔ جس نے بھی وہاں سے گزر کر یہ دیکھا وہ وہیں رُک گیا۔

24 لیکن یوآب اور ابی شے ابنیر کا تعاقب کرتے

رہے۔ جب سورج غروب ہونے لگا تو وہ ایک پہاڑی کے پاس پہنچ گئے جس کا نام امّہ تھا۔ یہ جیاح کے مقابل اُس راستے کے پاس ہے جو مسافر کو جِبعون سے ریگستان میں پہنچاتا ہے۔ [25] بن یمین کے قبیلے کے لوگ وہاں پہاڑی پر ابنیر کے پیچھے جمع ہو کر دوبارہ لڑنے کے لئے تیار ہو گئے۔ [26] ابنیر نے یوآب کو آواز دی، ”کیا یہ ضروری ہے کہ ہم ہمیشہ تک ایک دوسرے کو موت کے گھاٹ اُتارتے جائیں؟ کیا آپ کو سمجھ نہیں آئی کہ ایسی حرکتیں صرف تلخی پیدا کرتی ہیں؟ آپ کب اپنے مردوں کو حکم دیں گے کہ وہ اپنے اسرائیلی بھائیوں کا تعاقب کرنے سے باز آئیں؟“

[27] یوآب نے جواب دیا، ”رب کی حیات کی قَسم، اگر آپ لڑنے کا حکم نہ دیتے تو میرے لوگ آج صبح ہی اپنے بھائیوں کا تعاقب کرنے سے باز آ جاتے۔“ [28] اُس نے نرسنگا بجا دیا، اور اُس کے آدمی رُک کر دوسروں کا تعاقب کرنے سے باز آئے۔ یوں لڑائی ختم ہو گئی۔

[29] اُس پوری رات کے دوران ابنیر اور اُس کے آدمی چلتے گئے۔ دریائے یردن کی وادی میں سے گزر کر اُنہوں نے دریا کو پار کیا اور پھر گہری گھاٹی میں سے ہو کر محنائم پہنچ گئے۔

[30] یوآب بھی ابنیر اور اُس کے لوگوں کو چھوڑ کر واپس چلا گیا۔ جب اُس نے اپنے آدمیوں کو جمع کر کے گنا تو معلوم ہوا کہ عساہیل کے علاوہ داؤد کے 19 آدمی مارے گئے ہیں۔ [31] اِس کے مقابلے میں ابنیر کے 360 آدمی ہلاک ہوئے تھے۔ سب بن یمین کے قبیلے کے تھے۔ [32] یوآب اور اُس کے ساتھیوں نے عساہیل کی لاش اُٹھا کر اُسے بیت لحم میں اُس کے باپ کی قبر میں دفن کیا۔ پھر اُسی رات اپنا سفر جاری رکھ کر وہ پَو پھٹتے وقت حبرون پہنچ گئے۔

3 ساؤل کے بیٹے اِشبوست اور داؤد کے درمیان یہ جنگ بڑی دیر تک جاری رہی۔ لیکن آہستہ آہستہ داؤد زور پکڑتا گیا جبکہ اِشبوست کی طاقت کم ہوتی گئی۔

داؤد کا خاندان حبرون میں

[2] حبرون میں داؤد کے بعض بیٹے پیدا ہوئے۔ پہلے کا نام امنون تھا۔ اُس کی ماں اخی نوعم یزرعیلی تھی۔ [3] پھر کِلیاب پیدا ہوا جس کی ماں نابال کی بیوہ ابی جیل کرملی تھی۔ تیسرا بیٹا ابی سلوم تھا۔ اُس کی ماں معکہ تھی جو جسور کے بادشاہ تلمی کی بیٹی تھی۔ [4] چوتھے کا نام ادونیاہ تھا۔ اُس کی ماں حجیت تھی۔ پانچواں بیٹا سفطیاہ تھا۔ اُس کی ماں ابی طال تھی۔ [5] چھٹے کا نام اِترعام تھا۔ اُس کی ماں عِجلہ تھی۔ یہ چھ بیٹے حبرون میں پیدا ہوئے۔

ابنیر اِشبوست سے جھگڑتا ہے

[6] جتنی دیر تک اِشبوست اور داؤد کے درمیان جنگ رہی، اُتنی دیر تک ابنیر ساؤل کے گھرانے کا وفادار رہا۔ [7] لیکن ایک دن اِشبوست ابنیر سے ناراض ہوا، کیونکہ وہ ساؤل مرحوم کی ایک داشتہ سے ہم بستر ہو گیا تھا۔ عورت کا نام رِصفہ بنت ایّاہ تھا۔ اِشبوست نے شکایت کی، ”آپ نے میرے باپ کی داشتہ سے ایسا سلوک کیوں کیا؟“ [8] ابنیر بڑے غصے میں آ کر گرجا،

"کیا مَیں یہوداہ کا کُتا[a] ہوں کہ آپ مجھے ایسا رویہ دکھاتے ہیں؟ آج تک مَیں آپ کے باپ کے گھرانے اور اُس کے رشتے داروں اور دوستوں کے لئے لڑتا رہا ہوں۔ میری ہی وجہ سے آپ اب تک داؤد کے ہاتھ سے بچے رہے ہیں۔ کیا یہ اِس کا معاوضہ ہے؟ کیا ایک ایسی عورت کے سبب سے آپ مجھے مجرم ٹھہرا رہے ہیں؟ 9-10 اللہ مجھے سخت سزا دے اگر اب سے ہر ممکن کوشش نہ کروں کہ داؤد پورے اسرائیل اور یہوداہ پر بادشاہ بن جائے، شمال میں دان سے لے کر جنوب میں بیرسبع تک۔ آخر رب نے خود قسم کھا کر داؤد سے وعدہ کیا ہے کہ مَیں بادشاہی ساؤل کے گھرانے سے چھین کر تجھے دوں گا۔"

11 یہ سن کر اِشبوست ابنیر سے اِتنا ڈر گیا کہ مزید کچھ کہنے کی جرأت جاتی رہی۔

ابنیر کے داؤد سے مذاکرات

12 ابنیر نے داؤد کو پیغام بھیجا، "ملک کس کا ہے؟ میرے ساتھ معاہدہ کر لیں تو مَیں پورے اسرائیل کو آپ کے ساتھ ملا دوں گا۔"

13 داؤد نے جواب دیا، "ٹھیک ہے، مَیں آپ کے ساتھ معاہدہ کرتا ہوں۔ لیکن ایک ہی شرط پر، آپ ساؤل کی بیٹی میکل کو جو میری بیوی ہے میرے گھر پہنچائیں، ورنہ مَیں آپ سے نہیں ملوں گا۔" 14 داؤد نے اِشبوست کے پاس بھی قاصد بھیج کر تقاضا کیا، "مجھے میری بیوی میکل جس سے شادی کرنے کے لئے مَیں نے سَو فلستیوں کو مارا واپس کر دیں۔" 15 اِشبوست مان گیا۔ اُس نے حکم دیا کہ میکل کو اُس کے موجودہ شوہر فلطی ایل بن لیس سے لے کر داؤد کو بھیجا جائے۔ 16 لیکن فلطی ایل اُسے چھوڑنا نہیں چاہتا تھا۔ وہ روتے روتے بحوریم تک اپنی بیوی کے پیچھے چلتا رہا۔ تب ابنیر نے اُس سے کہا، "اب جاؤ! واپس چلے جاؤ!" تب وہ واپس چلا۔

17 ابنیر نے اسرائیل کے بزرگوں سے بھی بات کی، "آپ تو کافی دیر سے چاہتے ہیں کہ داؤد آپ کا بادشاہ بن جائے۔ 18 اب قدم اُٹھانے کا وقت آ گیا ہے! کیونکہ رب نے داؤد سے وعدہ کیا ہے، 'اپنے خادم داؤد سے مَیں اپنی قوم اسرائیل کو فلستیوں اور باقی تمام دشمنوں کے ہاتھ سے بچاؤں گا'۔" 19 یہی بات ابنیر نے بن یمین کے بزرگوں کے پاس جا کر بھی کی۔ اِس کے بعد وہ حبرون میں داؤد کے پاس آیا تاکہ اُس کے سامنے اسرائیل اور بن یمین کے بزرگوں کا فیصلہ پیش کرے۔

20 بیس آدمی ابنیر کے ساتھ حبرون پہنچ گئے۔ اُن کا استقبال کر کے داؤد نے ضیافت کی۔ 21 پھر ابنیر نے داؤد سے کہا، "اب مجھے اجازت دیں۔ مَیں اپنے آقا اور بادشاہ کے لئے تمام اسرائیل کو جمع کر لوں گا تاکہ وہ آپ کے ساتھ عہد باندھ کر آپ کو اپنا بادشاہ بنا لیں۔ پھر آپ اُس پورے ملک پر حکومت کریں گے جس طرح آپ کا دل چاہتا ہے۔" پھر داؤد نے ابنیر کو سلامتی سے رُخصت کر دیا۔

ابنیر کو قتل کیا جاتا ہے

22 تھوڑی دیر کے بعد یوآب داؤد کے آدمیوں کے ساتھ کسی لڑائی سے واپس آیا۔ اُن کے پاس بہت سا لُوٹا ہوا مال تھا۔ لیکن ابنیر حبرون میں داؤد کے پاس نہیں

[a] لفظی ترجمہ: کُتے کا سر

تھا، کیونکہ داؤد نے اُسے سلامتی سے رُخصت کر دیا تھا۔ 23 جب یوآب اپنے آدمیوں کے ساتھ شہر میں داخل ہوا تو اُسے اطلاع دی گئی، ”ابنیر بن نیر بادشاہ کے پاس تھا، اور بادشاہ نے اُسے سلامتی سے رُخصت کر دیا ہے۔“ 24 یوآب فوراً بادشاہ کے پاس گیا اور بولا، ”آپ نے یہ کیا کِیا ہے؟ جب ابنیر آپ کے پاس آیا تو آپ نے اُسے کیوں سلامتی سے رُخصت کیا؟ اب اُسے پکڑنے کا موقع جاتا رہا ہے۔ 25 آپ تو اُسے جانتے ہیں۔ حقیقت میں وہ اِس لئے آیا کہ آپ کو منوا کر آپ کے آنے جانے اور باقی کاموں کے بارے میں معلومات حاصل کرے۔“

26 یوآب نے دربار سے نکل کر قاصدوں کو ابنیر کے پیچھے بھیج دیا۔ وہ ابھی سفر کرتے کرتے سیرہ کے حوض پر سے گزر رہا تھا کہ قاصد اُس کے پاس پہنچ گئے۔ اُن کی دعوت پر وہ اُن کے ساتھ واپس گیا۔ لیکن بادشاہ کو اِس کا علم نہ تھا۔ 27 جب ابنیر دوبارہ حبرون میں داخل ہونے لگا تو یوآب شہر کے دروازے میں اُس کا استقبال کر کے اُسے ایک طرف لے گیا جیسے وہ اُس کے ساتھ کوئی خفیہ بات کرنا چاہتا ہو۔ لیکن اچانک اُس نے اپنی تلوار کو میان سے کھینچ کر ابنیر کے پیٹ میں گھونپ دیا۔ اِس طرح یوآب نے اپنے بھائی عساہیل کا بدلہ لے کر ابنیر کو مار ڈالا۔

28 جب داؤد کو اِس کی اطلاع ملی تو اُس نے اعلان کیا، ”مَیں رب کے سامنے قسم کھاتا ہوں کہ بے قصور ہوں۔ میرا ابنیر کی موت میں ہاتھ نہیں تھا۔ اِس ناتے سے مجھ پر اور میری بادشاہی پر کبھی بھی الزام نہ لگایا جائے، 29 کیونکہ یوآب اور اُس کے باپ کا گھرانا قصور وار ہیں۔ رب اُسے اور اُس کے باپ کے گھرانے کو مناسب سزا دے۔ اب سے ابد تک اُس کی ہر نسل میں کوئی نہ کوئی ہو جسے ایسے زخم لگ جائیں جو بھر نہ پائیں، کسی کو کوڑھ لگ جائے، کسی کو بے ساکھیوں کی مدد سے چلنا پڑے، کوئی غیر طبعی موت مر جائے، یا کسی کو خوراک کی مسلسل کمی رہے۔“ 30 یوں یوآب اور اُس کے بھائی ابی شے نے اپنے بھائی عساہیل کا بدلہ لیا۔ اُنہوں نے ابنیر کو اِس لئے قتل کیا کہ اُس نے عساہیل کو جبعون کے قریب لڑتے وقت موت کے گھاٹ اُتار دیا تھا۔

داؤد ابنیر کا ماتم کرتا ہے

31-32 داؤد نے یوآب اور اُس کے ساتھیوں کو حکم دیا، ”اپنے کپڑے پھاڑ دو اور ٹاٹ اوڑھ کر ابنیر کا ماتم کرو!“ جنازے کا بندوبست حبرون میں کیا گیا۔ داؤد خود جنازے کے عین پیچھے چلا۔ قبر پر بادشاہ اونچی آواز سے رو پڑا، اور باقی سب لوگ بھی رونے لگے۔ 33 پھر داؤد نے ابنیر کے بارے میں ماتمی گیت گایا،

34 ”ہائے، ابنیر کیوں بےدین کی طرح مارا گیا؟ تیرے ہاتھ بندھے ہوئے نہ تھے، تیرے پاؤں زنجیروں میں جکڑے ہوئے نہ تھے۔ جس طرح کوئی شریروں کے ہاتھ میں آ کر مر جاتا ہے اُسی طرح تُو ہلاک ہوا۔“

تب تمام لوگ مزید روئے۔ 35 داؤد نے جنازے کے دن روزہ رکھا۔ سب نے منت کی کہ وہ کچھ کھائے، لیکن اُس نے قسم کھا کر کہا، ”اللہ مجھے سخت سزا دے اگر مَیں سورج کے غروب ہونے سے پہلے روٹی کا ایک ٹکڑا بھی کھا لوں۔“ 36 بادشاہ کا یہ رویہ لوگوں کو بہت پسند آیا۔ ویسے بھی داؤد کا ہر عمل لوگوں کو پسند آتا تھا۔ 37 یوں تمام حاضرین بلکہ تمام اسرائیلیوں نے جان لیا

کہ بادشاہ کا ابنیر کو قتل کرنے میں ہاتھ نہ تھا۔ 38 داؤد نے اپنے درباریوں سے کہا، ”کیا آپ کو سمجھ نہیں آئی کہ آج اسرائیل کا بڑا سورما فوت ہوا ہے؟ 39 مجھے ابھی ابھی مسح کر کے بادشاہ بنایا گیا ہے، اِس لئے میری اِتنی طاقت نہیں کہ ضرویاہ کے اِن دو بیٹوں یوآب اور ابی شے کو کنٹرول کروں۔ رب اُنہیں اُن کی اِس شریر حرکت کی مناسب سزا دے!“

اِشبوست کو قتل کیا جاتا ہے

4 جب ساؤل کے بیٹے اِشبوست کو اطلاع ملی کہ ابنیر کو حبرون میں قتل کیا گیا ہے تو وہ ہمت ہار گیا، اور تمام اسرائیل سخت گھبرا گیا۔ 2 اِشبوست کے دو آدمی تھے جن کے نام بعنہ اور ریکاب تھے۔ جب کبھی اِشبوست کے فوجی چھاپہ مارنے کے لئے نکلتے تو یہ دو بھائی اُن پر مقرر تھے۔ اُن کا باپ رِمّون بن یمین کے قبائلی علاقے کے شہر بیروت کا رہنے والا تھا۔ بیروت بھی بن یمین میں شمار کیا جاتا ہے، 3 اگرچہ اُس کے باشندوں کو ہجرت کر کے جِتّیم میں بسنا پڑا جہاں وہ آج تک پردیسی کی حیثیت سے رہتے ہیں۔

4 یونتن کا ایک بیٹا زندہ رہ گیا تھا جس کا نام مفی بوست تھا۔ پانچ سال کی عمر میں یزرعیل سے خبر آئی تھی کہ ساؤل اور یونتن مارے گئے ہیں۔ تب اُس کی آیا اُسے لے کر کہیں پناہ لینے کے لئے بھاگ گئی تھی۔ لیکن جلدی کی وجہ سے مفی بوست گر کر لنگڑا ہو گیا تھا۔ اُس وقت سے اُس کی دونوں ٹانگیں مفلوج تھیں۔

5 ایک دن رِمّون بیروتی کے بیٹے ریکاب اور بعنہ دوپہر کے وقت اِشبوست کے گھر گئے۔ گرمی عروج پر تھی، اِس لئے اِشبوست آرام کر رہا تھا۔ 7-6 دونوں آدمی یہ بہانہ پیش کر کے گھر کے اندرونی کمرے میں گئے کہ ہم کچھ اناج لے جانے کے لئے آئے ہیں۔ جب اِشبوست کے کمرے میں پہنچے تو وہ چارپائی پر لیٹا سو رہا تھا۔ یہ دیکھ کر اُنہوں نے اُس کے پیٹ میں تلوار گھونپ دی اور پھر اُس کا سر کاٹ کر وہاں سے سلامتی سے نکل آئے۔

پوری رات سفر کرتے کرتے وہ دریائے یردن کی وادی میں سے گزر کر 8 حبرون پہنچ گئے۔ وہاں اُنہوں نے داؤد کو اِشبوست کا سر دکھا کر کہا، ”یہ دیکھیں، ساؤل کے بیٹے اِشبوست کا سر۔ آپ کا دشمن ساؤل بار بار آپ کو مار دینے کی کوشش کرتا رہا، لیکن آج رب نے اُس سے اور اُس کی اولاد سے آپ کا بدلہ لیا ہے۔“

داؤد قاتلوں کو سزا دیتا ہے

9 لیکن داؤد نے جواب دیا، ”رب کی حیات کی قسم جس نے فدیہ دے کر مجھے ہر مصیبت سے بچایا ہے، 10 جس آدمی نے مجھے اُس وقت صِقلاج میں ساؤل کی موت کی اطلاع دی وہ بھی سمجھتا تھا کہ مَیں داؤد کو اچھی خبر پہنچا رہا ہوں۔ لیکن مَیں نے اُسے پکڑ کر سزائے موت دے دی۔ یہی تھا وہ اجر جو اُسے ایسی خبر پہنچانے کے عوض ملا! 11 اب تم شریر لوگوں نے اِس سے بڑھ کر کیا۔ تم نے بےقصور آدمی کو اُس کے اپنے گھر میں اُس کی اپنی چارپائی پر قتل کر دیا ہے۔ تو کیا میرا فرض نہیں کہ تم کو اِس قتل کی سزا دے کر تمہیں ملک میں سے مٹا دوں؟“

12 داؤد نے دونوں کو مار دینے کا حکم دیا۔ اُس کے ملازموں نے اُنہیں مار کر اُن کے ہاتھوں اور پیروں کو کاٹ ڈالا اور اُن کی لاشوں کو حبرون کے تالاب کے

قریب کہیں لٹکا دیا۔ اِشبوست کے سر کو اُنہوں نے ابنیر کی قبر میں دفنایا۔

داؤد پورے اسرائیل کا بادشاہ بن جاتا ہے

5 اُس وقت اسرائیل کے تمام قبیلے حبرون میں داؤد کے پاس آئے اور کہا، ”ہم آپ ہی کی قوم اور آپ ہی کے رشتے دار ہیں۔ 2 ماضی میں بھی جب ساؤل بادشاہ تھا تو آپ ہی فوجی مہموں میں اسرائیل کی قیادت کرتے رہے۔ اور رب نے آپ سے وعدہ بھی کیا ہے کہ تُو میری قوم اسرائیل کا چرواہا بن کر اُس پر حکومت کرے گا۔“ 3 جب اسرائیل کے تمام بزرگ حبرون پہنچے تو داؤد بادشاہ نے رب کے حضور اُن کے ساتھ عہد باندھا، اور اُنہوں نے اُسے مسح کر کے اسرائیل کا بادشاہ بنا دیا۔

4 داؤد 30 سال کی عمر میں بادشاہ بن گیا۔ اُس کی حکومت 40 سال تک جاری رہی۔ 5 پہلے ساڑھے سات سال وہ صرف یہوداہ کا بادشاہ تھا اور اُس کا دار الحکومت حبرون رہا۔ باقی 33 سال وہ یروشلم میں رہ کر یہوداہ اور اسرائیل دونوں پر حکومت کرتا رہا۔

داؤد یروشلم پر قبضہ کرتا ہے

6 بادشاہ بننے کے بعد داؤد اپنے فوجیوں کے ساتھ یروشلم گیا تاکہ اُس پر حملہ کرے۔ وہاں اب تک یبوسی آباد تھے۔ داؤد کو دیکھ کر یبوسیوں نے اُس کا مذاق اُڑایا، ”آپ ہمارے شہر میں کبھی داخل نہیں ہو پائیں گے! آپ کو روکنے کے لئے ہمارے لنگڑے اور اندھے کافی ہیں۔“ اُنہیں پورا یقین تھا کہ داؤد شہر میں کسی بھی طریقے سے نہیں آ سکے گا۔

7 تو بھی داؤد نے صیون کے قلعے پر قبضہ کر لیا جو آج کل 'داؤد کا شہر' کہلاتا ہے۔ 8 جس دن اُنہوں نے شہر پر حملہ کیا اُس نے اعلان کیا، ”جو بھی یبوسیوں پر فتح پانا چاہے اُسے پانی کی سرنگ میں سے گزر کر شہر میں گھُسنا پڑے گا تاکہ اُن لنگڑوں اور اندھوں کو مارے جن سے میری جان نفرت کرتی ہے۔“ اِس لئے آج تک کہا جاتا ہے، ”لنگڑوں اور اندھوں کو گھر میں جانے کی اجازت نہیں۔“

9 یروشلم پر فتح پانے کے بعد داؤد قلعے میں رہنے لگا۔ اُس نے اُسے 'داؤد کا شہر' قرار دیا اور اُس کے اردگرد شہر کو بڑھانے لگا۔ یہ تعمیری کام اردگرد کے چبوتروں سے شروع ہوا اور ہوتے ہوتے قلعے تک پہنچ گیا۔

10 یوں داؤد زور پکڑتا گیا، کیونکہ رب الافواج اُس کے ساتھ تھا۔

داؤد کی ترقی

11 ایک دن صور کے بادشاہ حیرام نے داؤد کے پاس وفد بھیجا۔ بڑھئی اور راج بھی ساتھ تھے۔ اُن کے پاس دیودار کی لکڑی تھی، اور اُنہوں نے داؤد کے لئے محل بنا دیا۔ 12 یوں داؤد نے جان لیا کہ رب نے مجھے اسرائیل کا بادشاہ بنا کر میری بادشاہی اپنی قوم اسرائیل کی خاطر سرفراز کر دی ہے۔

13 حبرون سے یروشلم میں منتقل ہونے کے بعد داؤد نے مزید بیویوں اور داشتاؤں سے شادی کی۔ نتیجے میں یروشلم میں اُس کے کئی بیٹے بیٹیاں پیدا ہوئے۔ 14 جو بیٹے وہاں پیدا ہوئے وہ یہ تھے: سموع، سوباب، ناتن، سلیمان، 15 اِبحار، اِلی سوع، نفج، یفیع، 16 اِلی سمع، اِلیَدع اور اِلی فلط۔

فلستیوں پر فتح

17 جب فلستیوں کو اطلاع ملی کہ داؤد کو مسح کر کے اسرائیل کا بادشاہ بنایا گیا ہے تو اُنہوں نے اپنے فوجیوں کو اسرائیل میں بھیج دیا تاکہ اُسے پکڑ لیں۔ لیکن داؤد کو پتا چل گیا، اور اُس نے ایک پہاڑی قلعے میں پناہ لے لی۔ 18 جب فلستی اسرائیل میں پہنچ کر وادیٔ رفائیم میں پھیل گئے 19 تو داؤد نے رب سے دریافت کیا، ”کیا مَیں فلستیوں پر حملہ کروں؟ کیا تُو مجھے اُن پر فتح بخشے گا؟“ رب نے جواب دیا، ”ہاں، اُن پر حملہ کر! مَیں اُنہیں ضرور تیرے قبضے میں کر دوں گا۔“ 20 چنانچہ داؤد اپنے فوجیوں کو لے کر بعل پراضیم گیا۔ وہاں اُس نے فلستیوں کو شکست دی۔ بعد میں اُس نے گواہی دی، ”جتنے زور سے بند کے ٹوٹ جانے پر پانی اُس سے پھوٹ نکلتا ہے اُتنے زور سے آج رب میرے دیکھتے دیکھتے دشمن کی صفوں میں سے پھوٹ نکلا ہے۔“ چنانچہ اُس جگہ کا نام بعل پراضیم یعنی 'پھوٹ نکلنے کا مالک' پڑ گیا۔ 21 فلستی اپنے بُت چھوڑ کر بھاگ گئے، اور وہ داؤد اور اُس کے آدمیوں کے قبضے میں آ گئے۔

22 ایک بار پھر فلستی آ کر وادیٔ رفائیم میں پھیل گئے۔ 23 جب داؤد نے رب سے دریافت کیا تو اُس نے جواب دیا، ”اِس مرتبہ اُن کا سامنا مت کرنا بلکہ اُن کے پیچھے جا کر بکا کے درختوں کے سامنے اُن پر حملہ کر۔ 24 جب اُن درختوں کی چوٹیوں سے قدموں کی چاپ سنائی دے تو خبردار! یہ اِس کا اشارہ ہو گا کہ رب خود تیرے آگے آگے چل کر فلستیوں کو مارنے کے لئے نکل آیا ہے۔“

25 داؤد نے ایسا ہی کیا اور نتیجے میں فلستیوں کو شکست دے کر جِبعون سے لے کر جزر تک اُن کا تعاقب کیا۔

داؤد عہد کا صندوق یروشلم میں لے آتا ہے

6 ایک بار پھر داؤد نے اسرائیل کے چنیدہ آدمیوں کو جمع کیا۔ 30,000 افراد تھے۔ 2 اُن کے ساتھ مل کر وہ یہوداہ کے بعلہ پہنچ گیا تاکہ اللہ کا صندوق اُٹھا کر یروشلم لے جائیں، وہی صندوق جس پر رب الافواج کے نام کا ٹھپا لگا ہے اور جہاں وہ صندوق کے اوپر کروبی فرشتوں کے درمیان تخت نشین ہے۔ 4-3 لوگوں نے اللہ کے صندوق کو پہاڑی پر واقع ابی نداب کے گھر سے نکال کر ایک نئی بَیل گاڑی پر رکھ دیا، اور ابی نداب کے دو بیٹے عُزّہ اور اخیو اُسے یروشلم کی طرف لے جانے لگے۔ اخیو گاڑی کے آگے آگے 5 اور داؤد باقی تمام لوگوں کے ساتھ پیچھے چل رہا تھا۔ سب رب کے حضور پورے زور سے خوشی منانے اور گیت گانے لگے۔ مختلف ساز بھی بجائے جا رہے تھے۔ فضا ستاروں، سرودوں، دفوں، خنجریوں[a] اور جھانجھوں کی آوازوں سے گونج اُٹھی۔

6 وہ گندم گاہنے کی ایک جگہ پر پہنچ گئے جس کے مالک کا نام نکون تھا۔ وہاں بَیل اچانک بے قابو ہو گئے۔ عُزّہ نے جلدی سے اللہ کا صندوق پکڑ لیا تاکہ وہ گر نہ جائے۔ 7 اُسی لمحے رب کا غضب اُس پر نازل ہوا، کیونکہ اُس نے اللہ کے صندوق کو چھونے کی جرأت کی تھی۔ وہیں اللہ کے صندوق کے پاس ہی عُزّہ گر کر ہلاک ہو گیا۔ 8 داؤد کو بڑا رنج ہوا کہ رب کا غضب عُزّہ پر یوں ٹوٹ پڑا ہے۔ اُس وقت سے اُس جگہ کا نام

---

[a] عبرانی میں اِس سے مراد جُھنجُھنے جیسا کوئی ساز ہے۔

پرض عُزّہ یعنی 'عُزّہ پر ٹوٹ پڑنا' ہے۔

9 اُس دن داؤد کو رب سے خوف آیا۔ اُس نے سوچا، ''رب کا صندوق کس طرح میرے پاس پہنچ سکے گا؟'' 10 چنانچہ اُس نے فیصلہ کیا کہ ہم رب کا صندوق یروشلم نہیں لے جائیں گے بلکہ اُسے عوبید ادوم جاتی کے گھر میں محفوظ رکھیں گے۔ 11 وہاں وہ تین ماہ تک پڑا رہا۔

اِن تین مہینوں کے دوران رب نے عوبید ادوم اور اُس کے پورے گھرانے کو برکت دی۔ 12 ایک دن داؤد کو اطلاع دی گئی، ''جب سے اللہ کا صندوق عوبید ادوم کے گھر میں ہے اُس وقت سے رب نے اُس کے گھرانے اور اُس کی پوری ملکیت کو برکت دی ہے۔'' یہ سن کر داؤد عوبید ادوم کے گھر گیا اور خوشی مناتے ہوئے اللہ کے صندوق کو داؤد کے شہر لے آیا۔ 13 چھ قدموں کے بعد داؤد نے رب کا صندوق اُٹھانے والوں کو روک کر ایک سانڈ اور ایک موٹا تازہ بچھڑا قربان کیا۔ 14 جب جلوس آگے نکلا تو داؤد پورے زور کے ساتھ رب کے حضور ناچنے لگا۔ وہ کتان کا بالاپوش پہنے ہوئے تھا۔ 15 خوشی کے نعرے لگا لگا کر اور نرسنگے پھونک پھونک کر داؤد اور تمام اسرائیلی رب کا صندوق یروشلم لے آئے۔

16 رب کا صندوق داؤد کے شہر میں داخل ہوا تو داؤد کی بیوی میکل بنت ساؤل کھڑکی میں سے جلوس کو دیکھ رہی تھی۔ جب بادشاہ رب کے حضور کودتا اور ناچتا ہوا نظر آیا تو میکل نے دل میں اُسے حقیر جانا۔

17 رب کا صندوق اُس تنبو کے درمیان میں رکھا گیا جو داؤد نے اُس کے لئے لگوایا تھا۔ پھر داؤد نے رب کے حضور بھسم ہونے والی اور سلامتی کی قربانیاں پیش کیں۔ 18 اِس کے بعد اُس نے قوم کو رب الافواج کے نام سے برکت دے کر 19 ہر اسرائیلی مرد اور عورت کو ایک روٹی، کھجور کی ایک ٹکی اور کشمش کی ایک ٹکی دے دی۔ پھر تمام لوگ اپنے اپنے گھروں کو واپس چلے گئے۔

20 داؤد بھی اپنے گھر لوٹا تاکہ اپنے خاندان کو برکت دے کر سلام کرے۔ وہ ابھی محل کے اندر نہیں پہنچا تھا کہ میکل نکل کر اُس سے ملنے آئی۔ اُس نے طنزاً کہا، ''واہ جی واہ۔ آج اسرائیل کا بادشاہ کتنی شان کے ساتھ لوگوں کو نظر آیا ہے! اپنے لوگوں کی لونڈیوں کے سامنے ہی اُس نے اپنے کپڑے اُتار دیئے، بالکل اُسی طرح جس طرح گنوار کرتے ہیں۔'' 21 داؤد نے جواب دیا، ''مَیں رب ہی کے حضور ناچ رہا تھا، جس نے آپ کے باپ اور اُس کے خاندان کو ترک کر کے مجھے چن لیا اور اسرائیل کا بادشاہ بنا دیا ہے۔ اُسی کی تعظیم میں مَیں آئندہ بھی ناچوں گا۔ 22 ہاں، مَیں اِس سے بھی زیادہ ذلیل ہونے کے لئے تیار ہوں۔ جہاں تک لونڈیوں کا تعلق ہے، وہ ضرور میری عزت کریں گی۔''

23 جیتے جی میکل بےاولاد رہی۔

رب داؤد سے ابدی بادشاہی کا وعدہ کرتا ہے

7 داؤد بادشاہ سکون سے اپنے محل میں رہنے لگا، کیونکہ رب نے اردگرد کے دشمنوں کو اُس پر حملہ کرنے سے روک دیا تھا۔ 2 ایک دن داؤد نے ناتن نبی سے بات کی، ''دیکھیں، مَیں یہاں دیودار کے محل میں رہتا ہوں جبکہ اللہ کا صندوق اب تک تنبو میں پڑا ہے۔ یہ مناسب نہیں ہے!''

3 ناتن نے بادشاہ کی حوصلہ افزائی کی، ''جو کچھ بھی آپ کرنا چاہتے ہیں وہ کریں۔ رب آپ کے ساتھ ہے۔''

4 لیکن اُسی رات رب ناتن سے ہم کلام ہوا،

5 ”میرے خادم داؤد کے پاس جا کر اُسے بتا دے کہ رب فرماتا ہے، ’کیا تُو میری رہائش کے لئے مکان تعمیر کرے گا؟ ہرگز نہیں! 6 آج تک مَیں کسی مکان میں نہیں رہا۔ جب سے مَیں اسرائیلیوں کو مصر سے نکال لایا اُس وقت سے مَیں خیمے میں رہ کر جگہ بہ جگہ پھرتا رہا ہوں۔ 7 جس دوران مَیں تمام اسرائیلیوں کے ساتھ اِدھر اُدھر پھرتا رہا کیا مَیں نے اسرائیل کے اُن راہنماؤں سے کبھی اِس ناتے سے شکایت کی جنہیں مَیں نے اپنی قوم کی گلہ بانی کرنے کا حکم دیا تھا؟ کیا مَیں نے اُن میں سے کسی سے کہا کہ تم نے میرے لئے دیودار کا گھر کیوں نہیں بنایا؟‘

8 چنانچہ میرے خادم داؤد کو بتا دے، ’رب الافواج فرماتا ہے کہ مَیں ہی نے تجھے چراگاہ میں بھیڑوں کی گلہ بانی کرنے سے فارغ کر کے اپنی قوم اسرائیل کا بادشاہ بنا دیا ہے۔ 9 جہاں بھی تُو نے قدم رکھا وہاں مَیں تیرے ساتھ رہا ہوں۔ تیرے دیکھتے دیکھتے مَیں نے تیرے تمام دشمنوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ اب مَیں تیرا نام سرفراز کر دوں گا، وہ دنیا کے سب سے عظیم آدمیوں کے ناموں کے برابر ہی ہو گا۔ 10 اور مَیں اپنی قوم اسرائیل کے لئے ایک وطن مہیا کروں گا، پودے کی طرح اُنہیں یوں لگا دوں گا کہ وہ جڑ پکڑ کر محفوظ رہیں گے اور کبھی بےچین نہیں ہوں گے۔ بےدین قومیں اُنہیں اُس طرح نہیں دبائیں گی جس طرح ماضی میں کیا کرتی تھیں، 11 اُس وقت سے جب مَیں قوم پر قاضی مقرر کرتا تھا۔ مَیں تیرے دشمنوں کو تجھ سے دُور رکھ کر تجھے امن و امان عطا کروں گا۔ آج رب فرماتا ہے کہ مَیں ہی تیرے لئے گھر بناؤں گا۔

12 جب تُو بوڑھا ہو کر کوچ کر جائے گا اور اپنے باپ دادا کے ساتھ آرام کرے گا تو مَیں تیری جگہ تیرے بیٹوں میں سے ایک کو تخت پر بٹھا دوں گا۔ اُس کی بادشاہی کو مَیں مضبوط بنا دوں گا۔ 13 وہی میرے نام کے لئے گھر تعمیر کرے گا، اور مَیں اُس کی بادشاہی کا تخت ابد تک قائم رکھوں گا۔ 14 مَیں اُس کا باپ ہوں گا، اور وہ میرا بیٹا ہو گا۔ جب کبھی اُس سے غلطی ہو گی تو مَیں اُسے یوں چھڑی سے سزا دوں گا جس طرح انسانی باپ اپنے بیٹے کی تربیت کرتا ہے۔ 15 لیکن میری نظرِ کرم کبھی اُس سے نہیں ہٹے گی۔ اُس کے ساتھ مَیں وہ سلوک نہیں کروں گا جو مَیں نے ساؤل کے ساتھ کیا جب اُسے تیرے سامنے سے ہٹا دیا۔ 16 تیرا گھرانا اور تیری بادشاہی ہمیشہ میرے حضور قائم رہے گی، تیرا تخت ہمیشہ مضبوط رہے گا‘۔“

داؤد کی شکرگزاری

17 ناتن نے داؤد کے پاس جا کر اُسے سب کچھ سنایا جو رب نے اُسے رویا میں بتایا تھا۔ 18 تب داؤد عہد کے صندوق کے پاس گیا اور رب کے حضور بیٹھ کر دعا کرنے لگا،

”اے رب قادرِ مطلق، مَیں کون ہوں اور میرا خاندان کیا حیثیت رکھتا ہے کہ تُو نے مجھے یہاں تک پہنچایا ہے؟ 19 اور اب اے رب قادرِ مطلق، تُو مجھے اَور بھی زیادہ عطا کرنے کو ہے، کیونکہ تُو نے اپنے خادم کے گھرانے کے مستقبل کے بارے میں بھی وعدہ کیا ہے۔ کیا تُو عام طور پر انسان کے ساتھ ایسا سلوک کرتا ہے؟ ہرگز نہیں! 20 لیکن مَیں مزید کیا کہوں؟ اے رب قادرِ مطلق، تُو تو اپنے خادم کو جانتا ہے۔ 21 تُو نے اپنے فرمان کی خاطر اور اپنی مرضی کے مطابق یہ عظیم کام کر

کے اپنے خادم کو اطلاع دی ہے۔

22 اے رب قادرِ مطلق، تُو کتنا عظیم ہے! تجھ جیسا کوئی نہیں ہے۔ ہم نے اپنے کانوں سے سن لیا ہے کہ تیرے سوا کوئی اَور خدا نہیں ہے۔ 23 دنیا میں کون سی قوم تیری اُمّت اسرائیل کی مانند ہے؟ تُو نے اِسی ایک قوم کا فدیہ دے کر اُسے غلامی سے چھڑایا اور اپنی قوم بنا لیا۔ تُو نے اسرائیل کے واسطے بڑے اور ہیبت ناک کام کر کے اپنے نام کی شہرت پھیلا دی۔ ہمیں مصر سے رِہا کر کے تُو نے قوموں اور اُن کے دیوتاؤں کو ہمارے آگے سے نکال دیا۔ 24 اے رب، تُو اسرائیل کو ہمیشہ کے لئے اپنی قوم بنا کر اُن کا خدا بن گیا ہے۔ 25 چنانچہ اے رب قادرِ مطلق، جو بات تُو نے اپنے خادم اور اُس کے گھرانے کے بارے میں کی ہے اُسے ابد تک قائم رکھ اور اپنا وعدہ پورا کر۔ 26 تب تیرا نام ابد تک مشہور رہے گا اور لوگ تسلیم کریں گے کہ رب الافواج اسرائیل کا خدا ہے۔ پھر تیرے خادم داؤد کا گھرانا بھی تیرے حضور قائم رہے گا۔

27 اے رب الافواج، اسرائیل کے خدا، تُو نے اپنے خادم کے کان کو اِس بات کے لئے کھول دیا ہے۔ تُو ہی نے فرمایا، 'مَیں تیرے لئے گھر تعمیر کروں گا۔' صرف اِسی لئے تیرے خادم نے یوں تجھ سے دعا کرنے کی جرأت کی ہے۔ 28 اے رب قادرِ مطلق، تُو ہی خدا ہے، اور تیری ہی باتوں پر اعتماد کیا جا سکتا ہے۔ تُو نے اپنے خادم سے اِن اچھی چیزوں کا وعدہ کیا ہے۔ 29 اب اپنے خادم کے گھرانے کو برکت دینے پر راضی ہو تاکہ وہ ہمیشہ تک تیرے حضور قائم رہے۔ کیونکہ تُو ہی نے یہ فرمایا ہے، اور چونکہ تُو اے رب قادرِ مطلق نے برکت دی ہے اِس لئے تیرے خادم کا گھرانا ابد تک مبارک رہے گا۔"

داؤد کی جنگیں

8 پھر ایسا وقت آیا کہ داؤد نے فلستیوں کو شکست دے کر اُنہیں اپنے تابع کر لیا اور حکومت کی باگ ڈور اُن کے ہاتھوں سے چھین لی۔

2 اُس نے موآبیوں پر بھی فتح پائی۔ موآبی قیدیوں کی قطار بنا کر اُس نے اُنہیں زمین پر لٹا دیا۔ پھر رسّی کا ٹکڑا لے کر اُس نے قطار کا ناپ لیا۔ جتنے لوگ رسّی کی لمبائی میں آ گئے وہ ایک گروہ بن گئے۔ یوں داؤد نے لوگوں کو گروہوں میں تقسیم کیا۔ پھر اُس نے گروہوں کے تین حصے بنا کر دو حصوں کے سر قلم کئے اور ایک حصے کو زندہ چھوڑ دیا۔ لیکن جتنے قیدی چھوٹ گئے وہ داؤد کے تابع رہ کر اُسے خراج دیتے رہے۔

3 داؤد نے شمالی شام کے شہر ضوباہ کے بادشاہ ہدد عزر بن رحوب کو بھی ہرا دیا جب ہدد عزر دریائے فرات پر دوبارہ قابو پانے کے لئے نکل آیا تھا۔ 4 داؤد نے 1,700 گھڑسواروں اور 20,000 پیادہ سپاہیوں کو گرفتار کر لیا۔ رتھوں کے 100 گھوڑوں کو اُس نے اپنے لئے محفوظ رکھا، جبکہ باقیوں کی اُس نے کونچیں کاٹ دیں تاکہ وہ آئندہ جنگ کے لئے استعمال نہ ہو سکیں۔

5 جب دمشق کے ارامی باشندے ضوباہ کے بادشاہ ہدد عزر کی مدد کرنے آئے تو داؤد نے اُن کے 22,000 افراد ہلاک کر دیئے۔ 6 پھر اُس نے دمشق کے علاقے میں اپنی فوجی چوکیاں قائم کیں۔ ارامی اُس کے تابع ہو گئے اور اُسے خراج دیتے رہے۔ جہاں بھی داؤد گیا وہاں رب نے اُسے کامیابی بخشی۔ 7 سونے کی جو ڈھالیں ہدد عزر کے افسروں کے پاس تھیں اُنہیں داؤد یروشلم لے

گیا۔ 8 ہدد عزر کے دو شہروں بطاہ اور بیروتی سے اُس نے کثرت کا پیتل چھین لیا۔

9 جب حمات کے بادشاہ تُوعی کو اطلاع ملی کہ داؤد نے ہدد عزر کی پوری فوج پر فتح پائی ہے 10 تو اُس نے اپنے بیٹے یورام کو داؤد کے پاس بھیجا تاکہ اُسے سلام کہے۔ یورام نے داؤد کو ہدد عزر پر فتح کے لئے مبارک باد دی، کیونکہ ہدد عزر تُوعی کا دشمن تھا، اور اُن کے درمیان جنگ رہی تھی۔ یورام نے داؤد کو سونے، چاندی اور پیتل کے تحفے بھی پیش کئے۔ 11 داؤد نے یہ چیزیں رب کے لئے مخصوص کر دیں۔ جہاں بھی وہ دوسری قوموں پر غالب آیا وہاں کی سونا چاندی اُس نے رب کے لئے مخصوص کر دی۔ 12 یوں ادوم، موآب، عمون، فلستیہ، عمالیق اور ضوباہ کے بادشاہ ہدد عزر بن رحوب کی سونا چاندی رب کو پیش کی گئی۔

13 جب داؤد نے نمک کی وادی میں ادومیوں پر فتح پائی تو اُس کی شہرت مزید پھیل گئی۔ اُس جنگ میں دشمن کے 18,000 افراد ہلاک ہوئے۔ 14 داؤد نے ادوم کے پورے ملک میں اپنی فوجی چوکیاں قائم کیں، اور تمام ادومی داؤد کے تابع ہو گئے۔ داؤد جہاں بھی جاتا رب اُس کی مدد کر کے اُسے فتح بخشتا۔

داؤد کے اعلیٰ افسر

15 جتنی دیر داؤد پورے اسرائیل پر حکومت کرتا رہا اُتنی دیر تک اُس نے دھیان دیا کہ قوم کے ہر ایک شخص کو انصاف مل جائے۔ 16 یوآب بن ضرویاہ فوج پر مقرر تھا۔ یہوسفط بن اخی لُود بادشاہ کا مشیرِ خاص تھا۔ 17 صدوق بن اخی طوب اور اخی مَلِک بن ابیاتر امام تھے۔ سرایاہ میرمنشی تھا۔ 18 بِنایاہ بن یہویدع داؤد کے خاص دستے بنام کریتی و فلیتی کا کپتان تھا۔ داؤد کے بیٹے امام تھے۔

داؤد یونتن کے بیٹے پر مہربانی کرتا ہے

9 ایک دن داؤد پوچھنے لگا، ”کیا ساؤل کے خاندان کا کوئی فرد بچ گیا ہے؟ مَیں یونتن کی خاطر اُس پر اپنی مہربانی کا اظہار کرنا چاہتا ہوں۔“

2 ایک آدمی کو بُلایا گیا جو ساؤل کے گھرانے کا ملازم تھا۔ اُس کا نام ضیبا تھا۔ داؤد نے سوال کیا، ”کیا آپ ضیبا ہیں؟“ ضیبا نے جواب دیا، ”جی، آپ کا خادم حاضر ہے۔“ 3 بادشاہ نے دریافت کیا، ”کیا ساؤل کے خاندان کا کوئی فرد زندہ رہ گیا ہے؟ مَیں اُس پر اللہ کی مہربانی کا اظہار کرنا چاہتا ہوں۔“ ضیبا نے کہا، ”یونتن کا ایک بیٹا اب تک زندہ ہے۔ وہ دونوں ٹانگوں سے مفلوج ہے۔“ 4 داؤد نے پوچھا، ”وہ کہاں ہے؟“ ضیبا نے جواب دیا، ”وہ لو دبار میں مکیر بن عمی ایل کے ہاں رہتا ہے۔“ 5 داؤد نے اُسے فوراً دربار میں بُلا لیا۔

6 یونتن کے جس بیٹے کا ذکر ضیبا نے کیا وہ مفی بوست تھا۔ جب اُسے داؤد کے سامنے لایا گیا تو اُس نے منہ کے بل جھک کر اُس کی عزت کی۔ داؤد نے کہا، ”مفی بوست!“ اُس نے جواب دیا، ”جی، آپ کا خادم حاضر ہے۔“ 7 داؤد بولا، ”ڈریں مت۔ آج مَیں آپ کے باپ یونتن کے ساتھ کیا ہوا وعدہ پورا کر کے آپ پر اپنی مہربانی کا اظہار کرنا چاہتا ہوں۔ اب سنیں! مَیں آپ کو آپ کے دادا ساؤل کی تمام زمینیں واپس کر دیتا ہوں۔ اِس کے علاوہ مَیں چاہتا ہوں کہ آپ روزانہ میرے ساتھ کھانا کھایا کریں۔“

8 مفی بوست نے دوبارہ جھک کر بادشاہ کی تعظیم کی،

’’مَیں کون ہوں کہ آپ مجھ جیسے مُردہ کُتے پر دھیان دے کر ایسی مہربانی فرمائیں!‘‘ 9 داؤد نے ساؤل کے پرانے ملازم ضیبا کو بُلا کر اُسے ہدایت دی، ’’مَیں نے آپ کے مالک کے پوتے کو ساؤل اور اُس کے خاندان کی تمام ملکیت دے دی ہے۔ 10 اب آپ کی ذمہ داری یہ ہے کہ آپ اپنے بیٹوں اور نوکروں کے ساتھ اُس کے کھیتوں کو سنبھالیں تاکہ اُس کا خاندان زمینوں کی پیداوار سے گزارہ کر سکے۔ لیکن مفی بوست خود یہاں رہ کر میرے بیٹوں کی طرح میرے ساتھ کھانا کھایا کرے گا۔‘‘ (ضیبا کے 15 بیٹے اور 20 نوکر تھے)۔

11 ضیبا نے جواب دیا، ’’مَیں آپ کی خدمت میں حاضر ہوں۔ جو بھی حکم آپ دیں گے مَیں کرنے کے لئے تیار ہوں۔‘‘ 12-13 اُس دن سے ضیبا کے گھرانے کے تمام افراد مفی بوست کے ملازم ہو گئے۔ مفی بوست خود جو دونوں ٹانگوں سے مفلوج تھا یروشلم میں رہائش پذیر ہوا اور روزانہ داؤد بادشاہ کے ساتھ کھانا کھاتا رہا۔ اُس کا ایک چھوٹا بیٹا تھا جس کا نام میکا تھا۔

عمونی داؤد کی بے عزتی کرتے ہیں

10 کچھ دیر کے بعد عمونیوں کا بادشاہ فوت ہوا، اور اُس کا بیٹا حنون تخت نشین ہوا۔ 2 داؤد نے سوچا، ’’ناحس نے ہمیشہ مجھ پر مہربانی کی تھی، اِس لئے اب مَیں بھی اُس کے بیٹے حنون پر مہربانی کروں گا۔‘‘ اُس نے باپ کی وفات کا افسوس کرنے کے لئے حنون کے پاس وفد بھیجا۔

لیکن جب داؤد کے سفیر عمونیوں کے دربار میں پہنچ گئے 3 تو اُس ملک کے بزرگ حنون بادشاہ کے کان میں منفی باتیں بھرنے لگے، ’’کیا داؤد نے اِن آدمیوں کو واقعی صرف اِس لئے بھیجا ہے کہ وہ افسوس کر کے آپ کے باپ کا احترام کریں؟ ہرگز نہیں! یہ صرف بہانہ ہے۔ اصل میں یہ جاسوس ہیں جو ہمارے دار الحکومت کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں تاکہ اُس پر قبضہ کر سکیں۔‘‘ 4 چنانچہ حنون نے داؤد کے آدمیوں کو پکڑوا کر اُن کی داڑھیوں کا آدھا حصہ مُنڈوا دیا اور اُن کے لباس کو کمر سے لے کر پاؤں تک کاٹ کر اُتروایا۔ اِسی حالت میں بادشاہ نے اُنہیں فارغ کر دیا۔

5 جب داؤد کو اِس کی خبر ملی تو اُس نے اپنے قاصدوں کو اُن سے ملنے کے لئے بھیجا تاکہ اُنہیں بتائیں، ’’یریحو میں اُس وقت تک ٹھہرے رہیں جب تک آپ کی داڑھیاں دوبارہ بحال نہ ہو جائیں۔‘‘ کیونکہ وہ اپنی داڑھیوں کی وجہ سے بڑی شرمندگی محسوس کر رہے تھے۔

عمونیوں سے جنگ

6 عمونیوں کو خوب معلوم تھا کہ اِس حرکت سے ہم داؤد کے دشمن بن گئے ہیں۔ اِس لئے اُنہوں نے کرائے پر کئی جگہوں سے فوجی طلب کئے۔ بیت رحوب اور ضوباہ کے 20,000 اَرامی پیادہ سپاہی، معکہ کا بادشاہ 1,000 فوجیوں سمیت اور ملکِ طوب کے 12,000 سپاہی اُن کی مدد کرنے آئے۔ 7 جب داؤد کو اِس کا علم ہوا تو اُس نے یوآب کو پوری فوج کے ساتھ اُن کا مقابلہ کرنے کے لئے بھیج دیا۔ 8 عمونی اپنے دار الحکومت ربّہ سے نکل کر شہر کے دروازے کے سامنے ہی صف آرا ہوئے جبکہ اُن کے اَرامی اتحادی ضوباہ اور رحوب ملکِ طوب اور معکہ کے مردوں سمیت کچھ فاصلے پر کھلے میدان میں کھڑے ہو گئے۔

[9] جب یوآب نے جان لیا کہ سامنے اور پیچھے دونوں طرف سے حملے کا خطرہ ہے تو اُس نے اپنی فوج کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا۔ سب سے اچھے فوجیوں کے ساتھ وہ خود شام کے سپاہیوں سے لڑنے کے لئے تیار ہوا۔ [10] باقی آدمیوں کو اُس نے اپنے بھائی ابی شے کے حوالے کر دیا تاکہ وہ عمونیوں سے لڑیں۔ [11] ایک دوسرے سے الگ ہونے سے پہلے یوآب نے ابی شے سے کہا، ”اگر شام کے فوجی مجھ پر غالب آنے لگیں تو میرے پاس آ کر میری مدد کرنا۔ لیکن اگر آپ عمونیوں پر قابو نہ پا سکیں تو مَیں آ کر آپ کی مدد کروں گا۔ [12] حوصلہ رکھیں! ہم دلیری سے اپنی قوم اور اپنے خدا کے شہروں کے لئے لڑیں۔ اور رب وہ کچھ ہونے دے جو اُس کی نظر میں ٹھیک ہے۔“

[13] یوآب نے اپنی فوج کے ساتھ شام کے فوجیوں پر حملہ کیا تو وہ اُس کے سامنے سے بھاگنے لگے۔ [14] یہ دیکھ کر عمونی ابی شے سے فرار ہو کر شہر میں داخل ہوئے۔ پھر یوآب عمونیوں سے لڑنے سے باز آیا اور یروشلم واپس چلا گیا۔

شام کے خلاف جنگ

[15] جب شام کے فوجیوں کو شکست کی بےعزتی کا احساس ہوا تو وہ دوبارہ جمع ہو گئے۔ [16] ہدد عزر نے دریائے فرات کے پار مسوپتامیہ میں آباد اَرامیوں کو بُلایا تاکہ وہ اُس کی مدد کریں۔ پھر سب حلام پہنچ گئے۔ ہدد عزر کی فوج پر مقرر افسر سوبک اُن کی راہنمائی کر رہا تھا۔ [17] جب داؤد کو خبر ملی تو اُس نے اسرائیل کے تمام لڑنے کے قابل آدمیوں کو جمع کیا اور دریائے یردن کو پار کر کے حلام پہنچ گیا۔ شام کے فوجی صف آرا ہو کر اسرائیلیوں کا مقابلہ کرنے لگے۔ [18] لیکن اُنہیں دوبارہ شکست مان کر فرار ہونا پڑا۔ اِس دفعہ اُن کے 700 رتھ بانوں کے علاوہ 40,000 پیادہ سپاہی ہلاک ہوئے۔ داؤد نے فوج کے کمانڈر سوبک کو اِتنا زخمی کر دیا کہ وہ میدانِ جنگ میں ہلاک ہو گیا۔

[19] جو اَرامی بادشاہ پہلے ہدد عزر کے تابع تھے اُنہوں نے اب ہار مان کر اسرائیلیوں سے صلح کر لی اور اُن کے تابع ہو گئے۔ اُس وقت سے اَرامیوں نے عمونیوں کی مدد کرنے کی پھر جرأت نہ کی۔

داؤد اور بت سبع

11 بہار کا موسم آ گیا، وہ وقت جب بادشاہ جنگ کے لئے نکلتے ہیں۔ داؤد بادشاہ نے بھی اپنے فوجیوں کو لڑنے کے لئے بھیج دیا۔ یوآب کی راہنمائی میں اُس کے افسر اور پوری فوج عمونیوں سے لڑنے کے لئے روانہ ہوئے۔ وہ دشمن کو تباہ کر کے دار الحکومت ربّہ کا محاصرہ کرنے لگے۔ داؤد خود یروشلم میں رہا۔

[2] ایک دن وہ دوپہر کے وقت سو گیا۔ جب شام کے وقت جاگ اُٹھا تو محل کی چھت پر ٹہلنے لگا۔ اچانک اُس کی نظر ایک عورت پر پڑی جو اپنے صحن میں نہا رہی تھی۔ عورت نہایت خوب صورت تھی۔ [3] داؤد نے کسی کو اُس کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے بھیج دیا۔ واپس آ کر اُس نے اطلاع دی، ”عورت کا نام بت سبع ہے۔ وہ اِلی عام کی بیٹی اور اُوریاہ حِتّی کی بیوی ہے۔“ [4] تب داؤد نے قاصدوں کو بت سبع کے پاس بھیجا تاکہ اُسے محل میں لے آئیں۔ عورت آئی تو داؤد اُس سے ہم بستر ہوا۔ پھر بت سبع اپنے گھر واپس چلی

گئی۔ (تھوڑی دیر پہلے اُس نے وہ رسم ادا کی تھی جس کا تقاضا شریعت ماہواری کے بعد کرتی ہے تاکہ عورت دوبارہ پاک صاف ہو جائے)۔

5 کچھ دیر کے بعد اُسے معلوم ہوا کہ میرا پاؤں بھاری ہو گیا ہے۔ اُس نے داؤد کو اطلاع دی، ”میرا پاؤں بھاری ہو گیا ہے۔“ 6 یہ سنتے ہی داؤد نے یوآب کو پیغام بھیجا، ”اُوریاہ حِتّی کو میرے پاس بھیج دیں!“ یوآب نے اُسے بھیج دیا۔ 7 جب اُوریاہ دربار میں پہنچا تو داؤد نے اُس سے یوآب اور فوج کا حال معلوم کیا اور پوچھا کہ جنگ کس طرح چل رہی ہے؟

8 پھر اُس نے اُوریاہ کو بتایا، ”اب اپنے گھر جائیں اور پاؤں دھو کر آرام کریں۔“ اُوریاہ ابھی محل سے دُور نہیں گیا تھا کہ ایک ملازم نے اُس کے پیچھے بھاگ کر اُسے بادشاہ کی طرف سے تحفہ دیا۔ 9 لیکن اُوریاہ اپنے گھر نہ گیا بلکہ رات کے لئے بادشاہ کے محافظوں کے ساتھ ٹھہرا رہا جو محل کے دروازے کے پاس سوتے تھے۔

10 داؤد کو اِس بات کا پتا چلا تو اُس نے اگلے دن اُسے دوبارہ بُلایا۔ اُس نے پوچھا، ”کیا بات ہے؟ آپ تو بڑی دُور سے آئے ہیں۔ آپ اپنے گھر کیوں نہ گئے؟“

11 اُوریاہ نے جواب دیا، ”عہد کا صندوق اور اسرائیل اور یہوداہ کے فوجی جھونپڑیوں میں رہ رہے ہیں۔ یوآب اور بادشاہ کے افسر بھی کھلے میدان میں ٹھہرے ہوئے ہیں تو کیا مناسب ہے کہ مَیں اپنے گھر جا کر آرام سے کھاؤں پیوں اور اپنی بیوی سے ہم بستر ہو جاؤں؟ ہرگز نہیں! آپ کی حیات کی قسم، مَیں کبھی ایسا نہیں کروں گا۔“

12 داؤد نے اُسے کہا، ”ایک اَور دن یہاں ٹھہریں۔ کل مَیں آپ کو واپس جانے دوں گا۔“ چنانچہ اُوریاہ ایک اَور دن یروشلم میں ٹھہرا رہا۔

13 شام کے وقت داؤد نے اُسے کھانے کی دعوت دی۔ اُس نے اُسے اِتنی مَے پلائی کہ اُوریاہ نشے میں دُھت ہو گیا، لیکن اِس مرتبہ بھی وہ اپنے گھر نہ گیا بلکہ دوبارہ محل میں محافظوں کے ساتھ سو گیا۔

داؤد اُوریاہ کو قتل کرواتا ہے

14 اگلے دن صبح داؤد نے یوآب کو خط لکھ کر اُوریاہ کے ہاتھ بھیج دیا۔ 15 اُس میں لکھا تھا، ”اُوریاہ کو سب سے اگلی صف میں کھڑا کریں، جہاں لڑائی سب سے سخت ہوتی ہے۔ پھر اچانک پیچھے کی طرف ہٹ کر اُسے چھوڑ دیں تاکہ دشمن اُسے مار دے۔“

16 یہ پڑھ کر یوآب نے اُوریاہ کو ایک ایسی جگہ پر کھڑا کیا جس کے بارے میں اُسے علم تھا کہ دشمن کے سب سے زبردست فوجی وہاں لڑتے ہیں۔ 17 جب عمونیوں نے شہر سے نکل کر اُن پر حملہ کیا تو کچھ اسرائیلی شہید ہوئے۔ اُوریاہ حِتّی بھی اُن میں شامل تھا۔

18 یوآب نے لڑائی کی پوری رپورٹ بھیج دی۔ 19 داؤد کو یہ پیغام پہنچانے والے کو اُس نے بتایا، ”جب آپ بادشاہ کو تفصیل سے لڑائی کا سارا سلسلہ سنائیں گے 20 تو ہو سکتا ہے وہ غصے ہو کر کہے، ’آپ شہر کے اِتنے قریب کیوں گئے؟ کیا آپ کو معلوم نہ تھا کہ دشمن فصیل سے تیر چلائیں گے؟ 21 کیا آپ کو یاد نہیں کہ قدیم زمانے میں جدعون کے بیٹے ابی مَلِک کے ساتھ کیا ہوا؟ تیبض شہر میں ایک عورت ہی نے اُسے مار ڈالا۔ اور وجہ یہ تھی کہ وہ قلعے کے اِتنے قریب آ گیا تھا کہ عورت دیوار پر سے چکّی کا اوپر کا پاٹ اُس پر پھینک سکی۔ شہر کی فصیل کے اِس قدر قریب لڑنے کی کیا ضرورت تھی؟‘ اگر بادشاہ آپ پر ایسے الزامات لگائیں

تو جواب میں بس اِتنا ہی کہہ دینا، 'اُوریاہ حِتّی بھی مارا گیا ہے'۔"

22 قاصد روانہ ہوا۔ جب یروشلم پہنچا تو اُس نے داؤد کو یوآب کا پورا پیغام سنا دیا، 23 "دشمن ہم سے زیادہ طاقت ور تھے۔ وہ شہر سے نکل کر کھلے میدان میں ہم پر ٹوٹ پڑے۔ لیکن ہم نے اُن کا سامنا یوں کیا کہ وہ پیچھے ہٹ گئے، بلکہ ہم نے اُن کا تعاقب شہر کے دروازے تک کیا۔ 24 لیکن افسوس کہ پھر کچھ تیرانداز ہم پر فصیل پر سے تیر برسانے لگے۔ آپ کے کچھ خادم کھیت آئے اور اُوریاہ حِتّی بھی اُن میں شامل ہے۔" 25 داؤد نے جواب دیا، "یوآب کو بتا دینا کہ یہ معاملہ آپ کو ہمت ہارنے نہ دے۔ جنگ تو ایسی ہی ہوتی ہے۔ کبھی کوئی یہاں تلوار کا لقمہ ہو جاتا ہے، کبھی وہاں۔ پورے عزم کے ساتھ شہر سے جنگ جاری رکھ کر اُسے تباہ کر دیں۔ یہ کہہ کر یوآب کی حوصلہ افزائی کریں۔"

26 جب بت سبع کو اطلاع ملی کہ اُوریاہ نہیں رہا تو اُس نے اُس کا ماتم کیا۔ 27 ماتم کا وقت پورا ہوا تو داؤد نے اُسے اپنے گھر بُلا کر اُس سے شادی کر لی۔ پھر اُس کے بیٹا پیدا ہوا۔

لیکن داؤد کی یہ حرکت رب کو نہایت بُری لگی۔

ناتن داؤد کو مجرم ٹھہراتا ہے

12 رب نے ناتن نبی کو داؤد کے پاس بھیج دیا۔ بادشاہ کے پاس پہنچ کر وہ کہنے لگا، "کسی شہر میں دو آدمی رہتے تھے۔ ایک امیر تھا، دوسرا غریب۔ 2 امیر کی بہت بھیڑ بکریاں اور گائے بَیل تھے، 3 لیکن غریب کے پاس کچھ نہیں تھا، صرف بھیڑ کی ننھی سی بچی جو اُس نے خرید رکھی تھی۔ غریب اُس کی پرورش کرتا رہا، اور وہ گھر میں اُس کے بچوں کے ساتھ ساتھ بڑی ہوتی گئی۔ وہ اُس کی پلیٹ سے کھاتی، اُس کے پیالے سے پیتی اور رات کو اُس کے بازوؤں میں سو جاتی۔ غرض بھیڑ غریب کے لئے بیٹی کی سی حیثیت رکھتی تھی۔ 4 ایک دن امیر کے ہاں مہمان آیا۔ جب اُس کے لئے کھانا پکانا تھا تو امیر کا دل نہیں کرتا تھا کہ اپنے ریوڑ میں سے کسی جانور کو ذبح کرے، اِس لئے اُس نے غریب آدمی سے اُس کی ننھی سی بھیڑ لے کر اُسے مہمان کے لئے تیار کیا۔"

5 یہ سن کر داؤد کو بڑا غصہ آیا۔ وہ پکارا، "رب کی حیات کی قسم، جس آدمی نے یہ کیا وہ سزائے موت کے لائق ہے۔ 6 لازم ہے کہ وہ بھیڑ کی بچی کے عوض غریب کو بھیڑ کے چار بچے دے۔ یہی اُس کی مناسب سزا ہے، کیونکہ اُس نے ایسی حرکت کر کے غریب پر ترس نہ کھایا۔"

7 ناتن نے داؤد سے کہا، "آپ ہی وہ آدمی ہیں! رب اسرائیل کا خدا فرماتا ہے، 'مَیں نے تجھے مسح کر کے اسرائیل کا بادشاہ بنا دیا، اور مَیں ہی نے تجھے ساؤل سے محفوظ رکھا۔ 8 ساؤل کا گھرانا اُس کی بیویوں سمیت مَیں نے تجھے دے دیا۔ ہاں، پورا اسرائیل اور یہوداہ بھی تیرے تحت آ گئے ہیں۔ اور اگر یہ تیرے لئے کم ہوتا تو مَیں تجھے مزید دینے کے لئے بھی تیار ہوتا۔ 9 اب مجھے بتا کہ تُو نے میری مرضی کو حقیر جان کر ایسی حرکت کیوں کی ہے جس سے مجھے نفرت ہے؟ تُو نے اُوریاہ حِتّی کو قتل کروا کے اُس کی بیوی کو چھین لیا ہے۔ ہاں، تُو قاتل ہے، کیونکہ تُو نے حکم دیا کہ اُوریاہ کو عمونیوں سے لڑتے لڑتے مروانا ہے۔ 10 چونکہ تُو نے مجھے حقیر

جان کر اُوریاہ حِتّی کی بیوی کو اُس سے چھین لیا اِس لئے آئندہ تلوار تیرے گھرانے سے نہیں ہٹے گی۔'

11 رب فرماتا ہے، 'مَیں ہونے دوں گا کہ تیرے اپنے خاندان میں سے مصیبت تجھ پر آئے گی۔ تیرے دیکھتے دیکھتے مَیں تیری بیویوں کو تجھ سے چھین کر تیرے قریب کے آدمی کے حوالے کر دوں گا، اور وہ علانیہ اُن سے ہم بستر ہو گا۔ 12 تُو نے چپکے سے گناہ کیا، لیکن جو کچھ مَیں جواب میں ہونے دوں گا وہ علانیہ اور پورے اسرائیل کے دیکھتے دیکھتے ہو گا'۔"

13 تب داؤد نے اقرار کیا، "مَیں نے رب کا گناہ کیا ہے۔" ناتن نے جواب دیا، "رب نے آپ کو معاف کر دیا ہے اور آپ نہیں مریں گے۔ 14 لیکن اِس حرکت سے آپ نے رب کے دشمنوں کو کفر بکنے کا موقع فراہم کیا ہے، اِس لئے بت سبع سے ہونے والا بیٹا مر جائے گا۔"

15 تب ناتن اپنے گھر چلا گیا۔

داؤد کا بیٹا مر جاتا ہے

پھر رب نے بت سبع کے بیٹے کو چھو دیا، اور وہ سخت بیمار ہو گیا۔ 16 داؤد نے اللہ سے التماس کی کہ بچے کو بچنے دے۔ روزہ رکھ کر وہ رات کے وقت ننگے فرش پر سونے لگا۔ 17 گھر کے بزرگ اُس کے اردگرد کھڑے کوشش کرتے رہے کہ وہ فرش سے اُٹھ جائے، لیکن بےفائدہ۔ وہ اُن کے ساتھ کھانے کے لئے بھی تیار نہیں تھا۔

18 ساتویں دن بیٹا فوت ہو گیا۔ داؤد کے ملازموں نے اُسے خبر پہنچانے کی جرأت نہ کی، کیونکہ اُنہوں نے سوچا، "جب بچہ ابھی زندہ تھا تو ہم نے اُسے سمجھانے کی کوشش کی، لیکن اُس نے ہماری ایک بھی نہ سنی۔ اب اگر بچے کی موت کی خبر دیں تو خطرہ ہے کہ وہ کوئی نقصان دہ قدم اُٹھائے۔"

19 لیکن داؤد نے دیکھا کہ ملازم دھیمی آواز میں ایک دوسرے سے بات کر رہے ہیں۔ اُس نے پوچھا، "کیا بیٹا مر گیا ہے؟" اُنہوں نے جواب دیا، "جی، وہ مر گیا ہے۔"

20 یہ سن کر داؤد فرش پر سے اُٹھ گیا۔ وہ نہایا اور جسم کو خوشبودار تیل سے مَل کر صاف کپڑے پہن لئے۔ پھر اُس نے رب کے گھر میں جا کر اُس کی پرستش کی۔ اِس کے بعد وہ محل میں واپس گیا اور کھانا منگوا کر کھایا۔ 21 اُس کے ملازم حیران ہوئے اور بولے، "جب بچہ زندہ تھا تو آپ روزہ رکھ کر روتے رہے۔ اب بچہ جاں بحق ہو گیا ہے تو آپ اُٹھ کر دوبارہ کھانا کھا رہے ہیں۔ کیا وجہ ہے؟" 22 داؤد نے جواب دیا، "جب تک بچہ زندہ تھا تو مَیں روزہ رکھ کر روتا رہا۔ خیال یہ تھا کہ شاید رب مجھ پر رحم کر کے اُسے زندہ چھوڑ دے۔ 23 لیکن جب وہ کوچ کر گیا ہے تو اب روزہ رکھنے کا کیا فائدہ؟ کیا مَیں اِس سے اُسے واپس لا سکتا ہوں؟ ہرگز نہیں! ایک دن مَیں خود ہی اُس کے پاس پہنچوں گا۔ لیکن اُس کا یہاں میرے پاس واپس آنا ناممکن ہے۔"

24 پھر داؤد نے اپنی بیوی بت سبع کے پاس جا کر اُسے تسلی دی اور اُس سے ہم بستر ہوا۔ تب اُس کے ایک اَور بیٹا پیدا ہوا۔ داؤد نے اُس کا نام سلیمان یعنی امن پسند رکھا۔ یہ بچہ رب کو پیارا تھا، 25 اِس لئے اُس نے ناتن نبی کی معرفت اطلاع دی کہ اُس کا نام یدیدیاہ یعنی 'رب کو پیارا' رکھا جائے۔

ربّہ شہر پر فتح

26 اب تک یوآب عمونی دار الحکومت ربّہ کا محاصرہ کئے ہوئے تھا۔ پھر وہ شہر کے ایک حصے بنام 'شاہی شہر' پر قبضہ کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ 27 اُس نے داؤد کو اطلاع دی، "مَیں نے ربّہ پر حملہ کر کے اُس جگہ پر قبضہ کر لیا ہے جہاں پانی دست یاب ہے۔ 28 چنانچہ اب فوج کے باقی افراد کو لا کر خود شہر پر قبضہ کر لیں۔ ورنہ لوگ سمجھیں گے کہ مَیں ہی شہر کا فاتح ہوں۔"

29 چنانچہ داؤد فوج کے باقی افراد کو لے کر ربّہ پہنچا۔ جب شہر پر حملہ کیا تو وہ اُس کے قبضے میں آ گیا۔ 30 داؤد نے حنون بادشاہ کا تاج اُس کے سر سے اُتار کر اپنے سر پر رکھ لیا۔ سونے کے اِس تاج کا وزن 34 کلو گرام تھا، اور اُس میں ایک بیش قیمت جوہر جڑا ہوا تھا۔ داؤد نے شہر سے بہت سا لُوٹا ہوا مال لے کر 31 اُس کے باشندوں کو غلام بنا لیا۔ اُنہیں پتھر کاٹنے کی آریاں، لوہے کی کدالیں اور کلہاڑیاں دی گئیں تاکہ وہ مزدوری کریں اور بھٹوں پر کام کریں۔ یہی سلوک باقی عمونی شہروں کے باشندوں کے ساتھ بھی کیا گیا۔

جنگ کے اختتام پر داؤد پوری فوج کے ساتھ یروشلم لوٹ آیا۔

تمر کی عصمت دری

13 داؤد کے بیٹے ابی سلوم کی خوب صورت بہن تھی جس کا نام تمر تھا۔ اُس کا سوتیلا بھائی امنون تمر سے شدید محبت کرنے لگا۔ 2 وہ تمر کو اِتنی شدت سے چاہنے لگا کہ رنجش کے باعث بیمار ہو گیا، کیونکہ تمر کنواری تھی، اور امنون کو اُس کے قریب آنے کا کوئی راستہ نظر نہ آیا۔

3 امنون کا ایک دوست تھا جس کا نام یوندب تھا۔ وہ داؤد کے بھائی سِمعہ کا بیٹا تھا اور بڑا ذہین تھا۔ 4 اُس نے امنون سے پوچھا، "بادشاہ کے بیٹے، کیا مسئلہ ہے؟ روز بہ روز آپ زیادہ بجھے ہوئے نظر آ رہے ہیں۔ کیا آپ مجھے نہیں بتائیں گے کہ بات کیا ہے؟" امنون بولا، "مَیں ابی سلوم کی بہن تمر سے شدید محبت کرتا ہوں۔" 5 یوندب نے اپنے دوست کو مشورہ دیا، "بستر پر لیٹ جائیں اور ایسا ظاہر کریں گویا بیمار ہیں۔ جب آپ کے والد آپ کا حال پوچھنے آئیں گے تو اُن سے درخواست کرنا، 'میری بہن تمر آ کر مجھے مریضوں کا کھانا کھلائے۔ وہ میرے سامنے کھانا تیار کرے تاکہ مَیں اُسے دیکھ کر اُس کے ہاتھ سے کھانا کھاؤں'۔"

6 چنانچہ امنون نے بستر پر لیٹ کر بیمار ہونے کا بہانہ کیا۔ جب بادشاہ اُس کا حال پوچھنے آیا تو امنون نے گزارش کی، "میری بہن تمر میرے پاس آئے اور میرے سامنے مریضوں کا کھانا بنا کر مجھے اپنے ہاتھ سے کھلائے۔"

7 داؤد نے تمر کو اطلاع دی، "آپ کا بھائی امنون بیمار ہے۔ اُس کے پاس جا کر اُس کے لئے مریضوں کا کھانا تیار کریں۔" 8 تمر نے امنون کے پاس آ کر اُس کی موجودگی میں میدہ گوندھا اور کھانا تیار کر کے پکایا۔ امنون بستر پر لیٹا اُسے دیکھتا رہا۔ 9 جب کھانا پک گیا تو تمر نے اُسے امنون کے پاس لا کر پیش کیا۔ لیکن اُس نے کھانے سے انکار کر دیا۔ اُس نے حکم دیا، "تمام نوکر کمرے سے باہر نکل جائیں!" جب سب چلے گئے 10 تو اُس نے تمر سے کہا، "کھانے کو میرے سونے کے کمرے میں لے آئیں تاکہ مَیں آپ کے ہاتھ سے کھا سکوں۔" تمر کھانے کو لے کر سونے کے

کمرے میں اپنے بھائی کے پاس آئی۔

11 جب وہ اُسے کھانا کھلانے لگی تو امنون نے اُسے پکڑ کر کہا، ”آ میری بہن، میرے ساتھ ہم بستر ہو!“ 12 وہ پکاری، ”نہیں، میرے بھائی! میری عصمت دری نہ کریں۔ ایسا عمل اسرائیل میں منع ہے۔ ایسی بے دین حرکت مت کرنا! 13 اور ایسی بے حرمتی کے بعد مَیں کہاں جاؤں؟ جہاں تک آپ کا تعلق ہے اسرائیل میں آپ کی بُری طرح بدنامی ہو جائے گی، اور سب سمجھیں گے کہ آپ نہایت شریر آدمی ہیں۔ آپ بادشاہ سے بات کیوں نہیں کرتے؟ یقیناً وہ آپ کو مجھ سے شادی کرنے سے نہیں روکیں گے۔“ 14 لیکن امنون نے اُس کی نہ سنی بلکہ اُسے پکڑ کر اُس کی عصمت دری کی۔

15 لیکن پھر اچانک اُس کی محبت سخت نفرت میں بدل گئی۔ پہلے تو وہ تمر سے شدید محبت کرتا تھا، لیکن اب وہ اِس سے بڑھ کر اُس سے نفرت کرنے لگا۔ اُس نے حکم دیا، ”اُٹھ، دفع ہو جا!“ 16 تمر نے التماس کی، ”ہائے، ایسا مت کرنا۔ اگر آپ مجھے نکالیں گے تو یہ پہلے گناہ سے زیادہ سنگین جرم ہو گا۔“ لیکن امنون اُس کی سننے کے لئے تیار نہ تھا۔ 17 اُس نے اپنے نوکر کو بُلا کر حکم دیا، ”اِس عورت کو یہاں سے نکال دو اور اِس کے پیچھے دروازہ بند کر کے کُنڈی لگاؤ!“ 18 نوکر تمر کو باہر لے گیا اور پھر اُس کے پیچھے دروازہ بند کر کے کُنڈی لگا دی۔

تمر ایک لمبے بازوؤں والا فراک پہنے ہوئے تھی۔ بادشاہ کی تمام کنواری بیٹیاں یہی لباس پہنا کرتی تھیں۔ 19 بڑی رنجش کے عالم میں اُس نے اپنا یہ لباس پھاڑ کر اپنے سر پر راکھ ڈال لی۔ پھر اپنا ہاتھ سر پر رکھ کر وہ چیختی چلّاتی وہاں سے چلی گئی۔ 20 جب گھر پہنچ گئی تو ابی سلوم نے اُس سے پوچھا، ”میری بہن، کیا امنون نے آپ سے زیادتی کی ہے؟ اب خاموش ہو جائیں۔ وہ تو آپ کا بھائی ہے۔ اِس معاملے کو حد سے زیادہ اہمیت مت دینا۔“ اُس وقت سے تمر اکیلی ہی اپنے بھائی ابی سلوم کے گھر میں رہی۔

21 جب داؤد کو اِس واقعے کی خبر ملی تو اُسے سخت غصہ آیا۔ 22 ابی سلوم نے امنون سے ایک بھی بات نہ کی۔ نہ اُس نے اُس پر کوئی الزام لگایا، نہ کوئی اچھی بات کی، کیونکہ تمر کی عصمت دری کی وجہ سے وہ اپنے بھائی سے سخت نفرت کرنے لگا تھا۔

ابی سلوم کا انتقام

23 دو سال گزر گئے۔ ابی سلوم کی بھیڑیں افرائیم کے قریب کے بعل حصور میں لائی گئیں تاکہ اُن کے بال کترے جائیں۔ اِس موقع پر ابی سلوم نے بادشاہ کے تمام بیٹوں کو دعوت دی کہ وہ وہاں ضیافت میں شریک ہوں۔ 24 وہ داؤد بادشاہ کے پاس بھی گیا اور کہا، ”اِن دنوں میں مَیں اپنی بھیڑوں کے بال کترا رہا ہوں۔ بادشاہ اور اُن کے افسروں کو بھی میرے ساتھ خوشی منانے کی دعوت ہے۔“

25 لیکن داؤد نے انکار کیا، ”نہیں، میرے بیٹے، ہم سب تو نہیں آ سکتے۔ اِتنے لوگ آپ کے لئے بوجھ کا باعث بن جائیں گے۔“ ابی سلوم بہت اصرار کرتا رہا، لیکن داؤد نے دعوت کو قبول نہ کیا بلکہ اُسے برکت دے کر رُخصت کرنا چاہتا تھا۔

26 آخر کار ابی سلوم نے درخواست کی، ”اگر آپ ہمارے ساتھ جا نہ سکیں تو پھر کم از کم میرے بھائی

امنون کو آنے دیں۔" بادشاہ نے پوچھا، "خاص کر امنون کو کیوں؟" 27 لیکن ابی سلوم اِتنا زور دیتا رہا کہ داؤد نے امنون کو باقی بیٹوں سمیت بعل حصور جانے کی اجازت دے دی۔

28 ضیافت سے پہلے ابی سلوم نے اپنے ملازموں کو حکم دیا، "سنیں! جب امنون مَے پی پی کر خوش ہو جائے گا تو مَیں آپ کو امنون کو مارنے کا حکم دوں گا۔ پھر آپ کو اُسے مار ڈالنا ہے۔ ڈریں مت، کیونکہ مَیں ہی نے آپ کو یہ حکم دیا ہے۔ مضبوط اور دلیر ہوں!"

29 ملازموں نے ایسا ہی کیا۔ اُنہوں نے امنون کو مار ڈالا۔ یہ دیکھ کر بادشاہ کے دوسرے بیٹے اُٹھ کر اپنے خچروں پر سوار ہوئے اور بھاگ گئے۔ 30 وہ ابھی راستے میں ہی تھے کہ افواہ داؤد تک پہنچی، "ابی سلوم نے آپ کے تمام بیٹوں کو قتل کر دیا ہے۔ ایک بھی نہیں بچا۔"

31 بادشاہ اُٹھا اور اپنے کپڑے پھاڑ کر فرش پر لیٹ گیا۔ اُس کے درباری بھی دُکھ میں اپنے کپڑے پھاڑ پھاڑ کر اُس کے پاس کھڑے رہے۔ 32 پھر داؤد کا بھتیجا یوندب بول اُٹھا، "میرے آقا، آپ نہ سوچیں کہ اُنہوں نے تمام شہزادوں کو مار ڈالا ہے۔ صرف امنون مر گیا ہو گا، کیونکہ جب سے اُس نے تمر کی عصمت دری کی اُس وقت سے ابی سلوم کا یہی ارادہ تھا۔ 33 لٰہذا اِس خبر کو اِتنی اہمیت نہ دیں کہ تمام بیٹے ہلاک ہوئے ہیں۔ صرف امنون مر گیا ہو گا۔"

34 اِتنے میں ابی سلوم فرار ہو گیا تھا۔ پھر یروشلم کی فصیل پر کھڑے پہرے دار نے اچانک دیکھا کہ مغرب سے لوگوں کا بڑا گروہ شہر کی طرف بڑھ رہا ہے۔ وہ پہاڑی کے دامن میں چلے آ رہے تھے۔ 35 تب یوندب نے بادشاہ سے کہا، "لو، بادشاہ کے بیٹے آ رہے ہیں، جس طرح آپ کے خادم نے کہا تھا۔" 36 وہ ابھی اپنی بات ختم کر ہی رہا تھا کہ شہزادے اندر آئے اور خوب رو پڑے۔ بادشاہ اور اُس کے افسر بھی رونے لگے۔

37 داؤد بڑی دیر تک امنون کا ماتم کرتا رہا۔ لیکن ابی سلوم نے فرار ہو کر جسور کے بادشاہ تلمی بن عمی ہود کے پاس پناہ لی جو اُس کا نانا تھا۔ 38 وہاں وہ تین سال تک رہا۔ 39 پھر ایک وقت آ گیا کہ داؤد کا امنون کے لئے دُکھ دُور ہو گیا، اور اُس کا ابی سلوم پر غصہ تھم گیا۔

یوآب ابی سلوم کی سفارش کرتا ہے

14 یوآب بن ضرویاہ کو معلوم ہوا کہ بادشاہ اپنے بیٹے ابی سلوم کو چاہتا ہے، 2 اِس لئے اُس نے تقوع سے ایک دانش مند عورت کو بُلایا۔ یوآب نے اُسے ہدایت دی، "ماتم کا روپ بھریں جیسے آپ دیر سے کسی کا ماتم کر رہی ہوں۔ ماتم کے کپڑے پہن کر خوشبو دار تیل مت لگانا۔ 3 بادشاہ کے پاس جا کر اُس سے بات کریں۔" پھر یوآب نے عورت کو لفظ بہ لفظ وہ کچھ سکھایا جو اُسے بادشاہ کو بتانا تھا۔

4 داؤد کے دربار میں آ کر عورت نے اوندھے منہ جھک کر التماس کی، "اے بادشاہ، میری مدد کریں!" 5 داؤد نے دریافت کیا، "کیا مسئلہ ہے؟" عورت نے جواب دیا، "مَیں بیوہ ہوں، میرا شوہر فوت ہو گیا ہے۔ 6 اور میرے دو بیٹے تھے۔ ایک دن وہ باہر کھیت میں ایک دوسرے سے اُلجھ پڑے۔ اور چونکہ کوئی موجود نہیں تھا جو دونوں کو الگ کرتا اِس لئے ایک نے دوسرے کو مار ڈالا۔ 7 اُس وقت سے پورا کنبہ میرے خلاف اُٹھ کھڑا ہوا ہے۔ وہ تقاضا کرتے ہیں کہ مَیں اپنے بیٹے کو اُن کے حوالے کروں۔ وہ کہتے ہیں، 'اُس نے اپنے بھائی کو

مار دیا ہے، اِس لئے ہم بدلے میں اُسے سزائے موت دیں گے۔ اِس طرح وارث بھی نہیں رہے گا۔' یوں وہ میری اُمید کی آخری کرن کو ختم کرنا چاہتے ہیں۔ کیونکہ اگر میرا یہ بیٹا بھی مر جائے تو میرے شوہر کا نام قائم نہیں رہے گا، اور اُس کا خاندان رُوئے زمین پر سے مٹ جائے گا۔" [8] بادشاہ نے عورت سے کہا، "اپنے گھر چلی جائیں اور فکر نہ کریں۔ مَیں معاملہ حل کر دوں گا۔"

[9] لیکن عورت نے گزارش کی، "اے بادشاہ، ڈر ہے کہ لوگ پھر بھی مجھے مجرم ٹھہرائیں گے اگر میرے بیٹے کو سزائے موت نہ دی جائے۔ آپ پر تو وہ الزام نہیں لگائیں گے۔" [10] داؤد نے اصرار کیا، "اگر کوئی آپ کو تنگ کرے تو اُسے میرے پاس لے آئیں۔ پھر وہ آئندہ آپ کو نہیں ستائے گا!" [11] عورت کو تسلی نہ ہوئی۔ اُس نے گزارش کی، "اے بادشاہ، براہِ کرم رب اپنے خدا کی قسم کھائیں کہ آپ کسی کو بھی موت کا بدلہ نہیں لینے دیں گے۔ ورنہ نقصان میں اضافہ ہو گا اور میرا دوسرا بیٹا بھی ہلاک ہو جائے گا۔" داؤد نے جواب دیا، "رب کی حیات کی قسم، آپ کے بیٹے کا ایک بال بھی بیکا نہیں ہو گا۔"

[12] پھر عورت اصل بات پر آ گئی، "میرے آقا، براہِ کرم اپنی خادمہ کو ایک اَور بات کرنے کی اجازت دیں۔" بادشاہ بولا، "کریں بات۔" [13] تب عورت نے کہا، "آپ خود کیوں اللہ کی قوم کے خلاف ایسا ارادہ رکھتے ہیں جسے آپ نے ابھی ابھی غلط قرار دیا ہے؟ آپ نے خود فرمایا ہے کہ یہ ٹھیک نہیں، اور یوں آپ نے اپنے آپ کو ہی مجرم ٹھہرایا ہے۔ کیونکہ آپ نے اپنے بیٹے کو رد کر کے اُسے واپس آنے نہیں دیا۔ [14] بے شک ہم سب کو کسی وقت مرنا ہے۔ ہم سب زمین پر اُنڈیلے گئے پانی کی مانند ہیں جسے زمین جذب کر لیتی ہے اور جو دوبارہ جمع نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن اللہ ہماری زندگی کو بلاوجہ مٹا نہیں دیتا بلکہ ایسے منصوبے تیار رکھتا ہے جن کے ذریعے مردود شخص بھی اُس کے پاس واپس آ سکے اور اُس سے دُور نہ رہے۔ [15] اے بادشاہ میرے آقا، مَیں اِس وقت اِس لئے آپ کے حضور آئی ہوں کہ میرے لوگ مجھے ڈرانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ مَیں نے سوچا، مَیں بادشاہ سے بات کرنے کی جرأت کروں گی، شاید وہ میری سنیں [16] اور مجھے اُس آدمی سے بچائیں جو مجھے اور میرے بیٹے کو اُس موروثی زمین سے محروم رکھنا چاہتا ہے جو اللہ نے ہمیں دے دی ہے۔ [17] خیال یہ تھا کہ اگر بادشاہ معاملہ حل کر دیں تو پھر مجھے دوبارہ سکون ملے گا، کیونکہ آپ اچھی اور بُری باتوں کا امتیاز کرنے میں اللہ کے فرشتے جیسے ہیں۔ رب آپ کا خدا آپ کے ساتھ ہو۔"

[18] یہ سب کچھ سن کر داؤد بول اُٹھا، "اب مجھے ایک بات بتائیں۔ اِس کا صحیح جواب دیں۔" عورت نے جواب دیا، "جی میرے آقا، بات فرمایئے۔" داؤد نے پوچھا، "کیا یوآب نے آپ سے یہ کام کروایا؟" [19] عورت پکاری، "بادشاہ کی حیات کی قسم، جو کچھ بھی میرے آقا فرماتے ہیں وہ نشانے پر لگ جاتا ہے، خواہ بندہ بائیں یا دائیں طرف ہٹنے کی کوشش کیوں نہ کرے۔ جی ہاں، آپ کے خادم یوآب نے مجھے آپ کے حضور بھیج دیا۔ اُس نے مجھے لفظ بہ لفظ سب کچھ بتایا جو مجھے آپ کو عرض کرنا تھا، [20] کیونکہ وہ آپ کو یہ بات براہِ راست نہیں پیش کرنا چاہتا تھا۔ لیکن میرے آقا کو اللہ کے فرشتے کی سی حکمت حاصل ہے۔ جو کچھ بھی ملک میں وقوع میں آتا ہے اُس کا آپ کو پتا چل جاتا ہے۔"

ابی سلوم کی واپسی

21 داؤد نے یوآب کو بُلا کر اُس سے کہا، ”ٹھیک ہے، مَیں آپ کی درخواست پوری کروں گا۔ جائیں، میرے بیٹے ابی سلوم کو واپس لے آئیں۔“ 22 یوآب اوندھے منہ جھک گیا اور بولا، ”رب بادشاہ کو برکت دے! میرے آقا، آج مجھے معلوم ہوا ہے کہ مَیں آپ کو منظور ہوں، کیونکہ آپ نے اپنے خادم کی درخواست کو پورا کیا ہے۔“ 23 یوآب روانہ ہو کر جسور چلا گیا اور وہاں سے ابی سلوم کو واپس لایا۔ 24 لیکن جب وہ یروشلم پہنچے تو بادشاہ نے حکم دیا، ”اُسے اپنے گھر میں رہنے کی اجازت ہے، لیکن وہ کبھی مجھے نظر نہ آئے۔“ چنانچہ ابی سلوم اپنے گھر میں دوبارہ رہنے لگا، لیکن بادشاہ سے کبھی ملاقات نہ ہو سکی۔

25 پورے اسرائیل میں ابی سلوم جیسا خوب صورت آدمی نہیں تھا۔ سب اُس کی خاص تعریف کرتے تھے، کیونکہ سر سے لے کر پاؤں تک اُس میں کوئی نقص نظر نہیں آتا تھا۔ 26 سال میں وہ ایک ہی مرتبہ اپنے بال کٹواتا تھا، کیونکہ اِتنے میں اُس کے بال حد سے زیادہ وزنی ہو جاتے تھے۔ جب اُنہیں تولا جاتا تو اُن کا وزن تقریباً سوا دو کلوگرام ہوتا تھا۔ 27 ابی سلوم کے تین بیٹے اور ایک بیٹی تھی۔ بیٹی کا نام تمر تھا اور وہ نہایت خوب صورت تھی۔

28 دو سال گزر گئے، پھر بھی ابی سلوم کو بادشاہ سے ملنے کی اجازت نہ ملی۔ 29 پھر اُس نے یوآب کو اطلاع بھیجی کہ وہ اُس کی سفارش کرے۔ لیکن یوآب نے آنے سے انکار کیا۔ ابی سلوم نے اُسے دوبارہ بُلانے کی کوشش کی، لیکن اِس بار بھی یوآب اُس کے پاس نہ آیا۔ 30 تب ابی سلوم نے اپنے نوکروں کو حکم دیا، ”دیکھو، یوآب کا کھیت میرے کھیت سے ملحق ہے، اور اُس میں جَو کی فصل پک رہی ہے۔ جاؤ، اُسے آگ لگا دو!“ نوکر گئے اور ایسا ہی کیا۔

31 جب کھیت میں آگ لگ گئی تو یوآب بھاگ کر ابی سلوم کے پاس آیا اور شکایت کی، ”آپ کے نوکروں نے میرے کھیت کو آگ کیوں لگائی ہے؟“ 32 ابی سلوم نے جواب دیا، ”دیکھیں، آپ نہیں آئے جب مَیں نے آپ کو بُلایا۔ کیونکہ مَیں چاہتا ہوں کہ آپ بادشاہ کے پاس جا کر اُن سے پوچھیں کہ مجھے جسور سے کیوں لایا گیا۔ بہتر ہوتا کہ مَیں وہیں رہتا۔ اب بادشاہ مجھ سے ملیں یا اگر وہ اب تک مجھے قصور وار ٹھہراتے ہیں تو مجھے سزائے موت دیں۔“

33 یوآب نے بادشاہ کے پاس جا کر اُسے یہ پیغام پہنچایا۔ پھر داؤد نے اپنے بیٹے کو بُلایا۔ ابی سلوم اندر آیا اور بادشاہ کے سامنے اوندھے منہ جھک گیا۔ پھر بادشاہ نے ابی سلوم کو بوسہ دیا۔

ابی سلوم کی سازش

15 کچھ دیر کے بعد ابی سلوم نے رتھ اور گھوڑے خریدے اور ساتھ ساتھ 50 محافظ بھی رکھے جو اُس کے آگے آگے دوڑیں۔ 2 روزانہ وہ صبح سویرے اُٹھ کر شہر کے دروازے پر جاتا۔ جب کبھی کوئی شخص اِس مقصد سے شہر میں داخل ہوتا کہ بادشاہ اُس کے کسی مقدمے کا فیصلہ کرے تو ابی سلوم اُس سے مخاطب ہو کر پوچھتا، ”آپ کس شہر سے ہیں؟“ اگر وہ جواب دیتا، ”مَیں اسرائیل کے فلاں قبیلے سے ہوں،“ 3 تو ابی سلوم کہتا، ”بے شک آپ اِس مقدمے کو جیت سکتے ہیں، لیکن افسوس! بادشاہ کا

کوئی بھی بندہ اِس پر صحیح دھیان نہیں دے گا۔“ 4 پھر وہ بات جاری رکھتا، ”کاش مَیں ہی ملک پر اعلیٰ قاضی مقرر کیا گیا ہوتا! پھر سب لوگ اپنے مقدمے مجھے پیش کر سکتے اور مَیں اُن کا صحیح انصاف کر دیتا۔“ 5 اور اگر کوئی قریب آ کر ابی سلوم کے سامنے جھکنے لگتا تو وہ اُسے روک کر اُس کو گلے لگاتا اور بوسہ دیتا۔ 6 یہ اُس کا اُن تمام اسرائیلیوں کے ساتھ سلوک تھا جو اپنے مقدمے بادشاہ کو پیش کرنے کے لئے آتے تھے۔ یوں اُس نے اسرائیلیوں کے دلوں کو اپنی طرف مائل کر لیا۔

7 یہ سلسلہ چار سال جاری رہا۔ ایک دن ابی سلوم نے داؤد سے بات کی، ”مجھے حبرون جانے کی اجازت دیجئے، کیونکہ مَیں نے رب سے ایسی مَنت مانی ہے جس کے لئے ضروری ہے کہ حبرون جاؤں۔ 8 کیونکہ جب مَیں جسور میں تھا تو مَیں نے قسم کھا کر وعدہ کیا تھا، ’اے رب، اگر تُو مجھے یروشلم واپس لائے تو مَیں حبرون میں تیری پرستش کروں گا‘۔“ 9 بادشاہ نے جواب دیا، ”ٹھیک ہے۔ سلامتی سے جائیں۔“

10 لیکن حبرون پہنچ کر ابی سلوم نے خفیہ طور پر اپنے قاصدوں کو اسرائیل کے تمام قبائلی علاقوں میں بھیج دیا۔ جہاں بھی وہ گئے اُنہوں نے اعلان کیا، ”جوں ہی نرسنگے کی آواز سنائی دے آپ سب کو کہنا ہے، ’ابی سلوم حبرون میں بادشاہ بن گیا ہے‘!“ 11 ابی سلوم کے ساتھ 200 مہمان یروشلم سے حبرون آئے تھے۔ وہ بےلوث تھے، اور اُنہیں اِس کے بارے میں علم ہی نہ تھا۔

12 جب حبرون میں قربانیاں چڑھائی جا رہی تھیں تو ابی سلوم نے داؤد کے ایک مشیر کو بُلایا جو جِلوہ کا رہنے والا تھا۔ اُس کا نام اخی تُفل جلونی تھا۔ وہ آیا اور ابی سلوم کے ساتھ مل گیا۔ یوں ابی سلوم کے پیروکاروں میں اضافہ ہوتا گیا اور اُس کی سازشیں زور پکڑنے لگیں۔

داؤد یروشلم سے ہجرت کرتا ہے

13 ایک قاصد نے داؤد کے پاس پہنچ کر اُسے اطلاع دی، ”ابی سلوم آپ کے خلاف اُٹھ کھڑا ہوا ہے، اور تمام اسرائیل اُس کے پیچھے لگ گیا ہے۔“ 14 داؤد نے اپنے ملازموں سے کہا، ”آؤ، ہم فوراً ہجرت کریں، ورنہ ابی سلوم کے قبضے میں آ جائیں گے۔ جلدی کریں تاکہ ہم فوراً روانہ ہو سکیں، کیونکہ وہ کوشش کرے گا کہ جتنی جلدی ہو سکے یہاں پہنچے۔ اگر ہم اُس وقت شہر سے نکلے نہ ہوں تو وہ ہم پر آفت لا کر شہر کے باشندوں کو مار ڈالے گا۔“ 15 بادشاہ کے ملازموں نے جواب دیا، ”جو بھی فیصلہ ہمارے آقا اور بادشاہ کریں ہم حاضر ہیں۔“

16 بادشاہ اپنے پورے خاندان کے ساتھ روانہ ہوا۔ صرف دس داشتائیں محل کو سنبھالنے کے لئے پیچھے رہ گئیں۔ 17 جب داؤد اپنے تمام لوگوں کے ساتھ شہر کے آخری گھر تک پہنچا تو وہ رُک گیا۔ 18 اُس نے اپنے تمام پیروکاروں کو آگے نکلنے دیا، پہلے شاہی دستے کریتی و فلیتی کو، پھر اُن 600 جاتی آدمیوں کو جو اُس کے ساتھ جات سے یہاں آئے تھے اور آخر میں باقی تمام لوگوں کو۔ 19 جب فلستی شہر جات کا آدمی اِتّی داؤد کے سامنے سے گزرنے لگا تو بادشاہ اُس سے مخاطب ہوا، ”آپ ہمارے ساتھ کیوں جائیں؟ نہیں، واپس چلے جائیں اور نئے بادشاہ کے ساتھ رہیں۔ آپ تو غیرملکی ہیں اور اِس لئے اسرائیل میں رہتے ہیں کہ آپ کو جلاوطن کر دیا گیا ہے۔ 20 آپ کو یہاں آئے تھوڑی دیر ہوئی ہے، تو کیا مناسب ہے کہ آپ کو دوبارہ میری وجہ سے کبھی

اِدھر کبھی اُدھر گھومنا پڑے؟ کیا پتا ہے کہ مجھے کہاں کہاں جانا پڑے۔ اِس لئے واپس چلے جائیں، اور اپنے ہم وطنوں کو بھی اپنے ساتھ لے جائیں۔ رب آپ پر اپنی مہربانی اور وفاداری کا اظہار کرے۔"

21 لیکن اِتّی نے اعتراض کیا، "میرے آقا، رب اور بادشاہ کی حیات کی قسم، مَیں آپ کو کبھی نہیں چھوڑ سکتا، خواہ مجھے اپنی جان بھی قربان کرنی پڑے۔"

22 تب داؤد مان گیا۔ "چلو، پھر آگے نکلیں!" چنانچہ اِتّی اپنے لوگوں اور اُن کے خاندانوں کے ساتھ آگے نکلا۔ 23 آخر میں داؤد نے وادیٔ قدرون کو پار کر کے ریگستان کی طرف رُخ کیا۔ گرد و نواح کے تمام لوگ بادشاہ کو اُس کے پیروکاروں سمیت روانہ ہوتے ہوئے دیکھ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے۔

24 صدوق امام اور تمام لاوی بھی داؤد کے ساتھ شہر سے نکل آئے تھے۔ لاوی عہد کا صندوق اُٹھائے چل رہے تھے۔ اب اُنہوں نے اُسے شہر سے باہر زمین پر رکھ دیا، اور ابیاتر وہاں قربانیاں چڑھانے لگا۔ لوگوں کے شہر سے نکلنے کے پورے عرصے کے دوران وہ قربانیاں چڑھاتا رہا۔ 25 پھر داؤد صدوق سے مخاطب ہوا، "اللہ کا صندوق شہر میں واپس لے جائیں۔ اگر رب کی نظرِ کرم مجھ پر ہوئی تو وہ کسی دن مجھے شہر میں واپس لا کر عہد کے صندوق اور اُس کی سکونت گاہ کو دوبارہ دیکھنے کی اجازت دے گا۔ 26 لیکن اگر وہ فرمائے کہ تُو مجھے پسند نہیں ہے، تو مَیں یہ بھی برداشت کرنے کے لئے تیار ہوں۔ وہ میرے ساتھ وہ کچھ کرے جو اُسے مناسب لگے۔

27 جہاں تک آپ کا تعلق ہے، اپنے بیٹے اخی معض کو ساتھ لے کر صحیح سلامت شہر میں واپس چلے جائیں۔ ابیاتر اور اُس کا بیٹا یونتن بھی ساتھ جائیں۔ 28 مَیں خود ریگستان میں دریائے یردن کی اُس جگہ رُک جاؤں گا جہاں ہم آسانی سے دریا کو پار کر سکیں گے۔ وہاں آپ مجھے یروشلم کے حالات کے بارے میں پیغام بھیج سکتے ہیں۔ مَیں آپ کے انتظار میں رہوں گا۔"

29 چنانچہ صدوق اور ابیاتر عہد کا صندوق شہر میں واپس لے جا کر وہیں رہے۔ 30 داؤد روتے روتے زیتون کے پہاڑ پر چڑھنے لگا۔ اُس کا سر ڈھانپا ہوا تھا، اور وہ ننگے پاؤں چل رہا تھا۔ باقی سب کے سر بھی ڈھانپے ہوئے تھے، سب روتے روتے چڑھنے لگے۔ 31 راستے میں داؤد کو اطلاع دی گئی، "اخی تُفل بھی ابی سلوم کے ساتھ مل گیا ہے۔" یہ سن کر داؤد نے دعا کی، "اے رب، بخش دے کہ اخی تُفل کے مشورے ناکام ہو جائیں۔"

32 چلتے چلتے داؤد پہاڑ کی چوٹی پر پہنچ گیا جہاں اللہ کی پرستش کی جاتی تھی۔ وہاں حوسی ارکی اُس سے ملنے آیا۔ اُس کے کپڑے پھٹے ہوئے تھے، اور سر پر خاک تھی۔ 33 داؤد نے اُس سے کہا، "اگر آپ میرے ساتھ جائیں تو آپ صرف بوجھ کا باعث بنیں گے۔ 34 بہتر ہے کہ آپ لوٹ کر شہر میں جائیں اور ابی سلوم سے کہیں، 'اے بادشاہ، مَیں آپ کی خدمت میں حاضر ہوں۔ پہلے مَیں آپ کے باپ کی خدمت کرتا تھا، اور اب آپ ہی کی خدمت کروں گا۔' اگر آپ ایسا کریں تو آپ اخی تُفل کے مشورے ناکام بنانے میں میری بڑی مدد کریں گے۔ 35-36 آپ اکیلے نہیں ہوں گے۔ دونوں امام صدوق اور ابیاتر بھی یروشلم میں پیچھے رہ گئے ہیں۔ دربار میں جو بھی منصوبے باندھے جائیں گے وہ اُنہیں بتائیں۔ صدوق کا بیٹا اخی معض اور ابیاتر کا بیٹا یونتن مجھے ہر خبر پہنچائیں گے، کیونکہ وہ بھی شہر میں ٹھہرے ہوئے ہیں۔"

37 تب داؤد کا دوست حوسی واپس چلا گیا۔ وہ اُس وقت پہنچ گیا جب ابی سلوم یروشلم میں داخل ہو رہا تھا۔

ضیبا مفی بوست کے بارے میں جھوٹ بولتا ہے

16 داؤد ابھی پہاڑ کی چوٹی سے کچھ آگے نکل گیا تھا کہ مفی بوست کا ملازم ضیبا اُس سے ملنے آیا۔ اُس کے پاس دو گدھے تھے جن پر زِینیں کسی ہوئی تھیں۔ اُن پر 200 روٹیاں، کشمش کی 100 ٹکیاں، 100 تازہ پھل اور مَے کی ایک مشک لدی ہوئی تھی۔ 2 بادشاہ نے پوچھا، ”آپ اِن چیزوں کے ساتھ کیا کرنا چاہتے ہیں؟“ ضیبا نے جواب دیا، ”گدھے بادشاہ کے خاندان کے لئے ہیں، وہ اِن پر بیٹھ کر سفر کریں۔ روٹی اور پھل جوانوں کے لئے ہیں، اور مَے اُن کے لئے جو ریگستان میں چلتے چلتے تھک جائیں۔“ 3 بادشاہ نے سوال کیا، ”آپ کے پرانے مالک کا پوتا مفی بوست کہاں ہے؟“ ضیبا نے کہا، ”وہ یروشلم میں ٹھہرا ہوا ہے۔ وہ سوچتا ہے کہ آج اسرائیلی مجھے بادشاہ بنا دیں گے، کیونکہ مَیں ساؤل کا پوتا ہوں۔“ 4 یہ سن کر داؤد بولا، ”آج ہی مفی بوست کی تمام ملکیت آپ کے نام منتقل کی جاتی ہے!“ ضیبا نے کہا، ”مَیں آپ کے سامنے اپنے گھٹنے ٹیکتا ہوں۔ رب کرے کہ مَیں اپنے آقا اور بادشاہ کا منظورِ نظر رہوں۔“

سِمعی داؤد کو لعن طعن کرتا ہے

5 جب داؤد بادشاہ بحوریم کے قریب پہنچا تو ایک آدمی وہاں سے نکل کر اُس پر لعنتیں بھیجنے لگا۔ آدمی کا نام سِمعی بن جیرا تھا، اور وہ ساؤل کا رشتے دار تھا۔ 6 وہ داؤد اور اُس کے افسروں پر پتھر بھی پھینکنے لگا، اگرچہ داؤد کے بائیں اور دائیں ہاتھ اُس کے محافظ اور بہترین فوجی چل رہے تھے۔ 7 لعنت کرتے کرتے سِمعی چیخ رہا تھا، ”چل، دفع ہو جا! قاتل! بدمعاش! 8 یہ تیرا ہی قصور تھا کہ ساؤل اور اُس کا خاندان تباہ ہوئے۔ اب رب تجھے جو ساؤل کی جگہ تخت نشین ہو گیا ہے اِس کی مناسب سزا دے رہا ہے۔ اُس نے تیرے بیٹے ابی سلوم کو تیری جگہ تخت نشین کر کے تجھے تباہ کر دیا ہے۔ قاتل کو صحیح معاوضہ مل گیا ہے!“

9 ابی شے بن ضرویاہ بادشاہ سے کہنے لگا، ”یہ کیسا مُردہ کُتا ہے جو میرے آقا بادشاہ پر لعنت کرے؟ مجھے اجازت دیں، تو مَیں جا کر اُس کا سر قلم کر دوں۔“ 10 لیکن بادشاہ نے اُسے روک دیا، ”میرا آپ اور آپ کے بھائی یوآب سے کیا واسطہ؟ نہیں، اُسے لعنت کرنے دیں۔ ہو سکتا ہے رب نے اُسے یہ کرنے کا حکم دیا ہے۔ تو پھر ہم کون ہیں کہ اُسے روکیں۔“ 11 پھر داؤد تمام افسروں سے بھی مخاطب ہوا، ”جبکہ میرا اپنا بیٹا مجھے قتل کرنے کی کوشش کر رہا ہے تو ساؤل کا یہ رشتے دار ایسا کیوں نہ کرے؟ اِسے چھوڑ دو، کیونکہ رب نے اِسے یہ کرنے کا حکم دیا ہے۔ 12 شاید رب میری مصیبت کا لحاظ کر کے سِمعی کی لعنتیں برکت میں بدل دے۔“

13 داؤد اور اُس کے لوگوں نے سفر جاری رکھا۔ سِمعی قریب کی پہاڑی ڈھلان پر اُس کے برابر چلتے چلتے اُس پر لعنتیں بھیجتا اور پتھر اور مٹی کے ڈھیلے پھینکتا رہا۔ 14 سب تھکے ماندے دریائے یردن کو پہنچ گئے۔ وہاں داؤد تازہ دم ہو گیا۔

ابی سلوم یروشلم میں

15 اِتنے میں ابی سلوم اپنے پیروکاروں کے ساتھ

یروشلم میں داخل ہوا تھا۔ اخی تُفل بھی اُن کے ساتھ مل گیا تھا۔ 16 تھوڑی دیر کے بعد داؤد کا دوست حوسی ارکی ابی سلوم کے دربار میں حاضر ہو کر پکارا، ”بادشاہ زندہ باد! بادشاہ زندہ باد!“ 17 یہ سن کر ابی سلوم نے اُس سے طنزاً کہا، ”یہ کیسی وفاداری ہے جو آپ اپنے دوست داؤد کو دکھا رہے ہیں؟ آپ اپنے دوست کے ساتھ روانہ کیوں نہ ہوئے؟“ 18 حوسی نے جواب دیا، ”نہیں، جس آدمی کو رب اور تمام اسرائیلیوں نے مقرر کیا ہے، وہی میرا مالک ہے، اور اُسی کی خدمت میں مَیں حاضر رہوں گا۔ 19 دوسرے، اگر کسی کی خدمت کرنی ہے تو کیا داؤد کے بیٹے کی خدمت کرنا مناسب نہیں ہے؟ جس طرح مَیں آپ کے باپ کی خدمت کرتا رہا ہوں اُسی طرح اب آپ کی خدمت کروں گا۔“

20 پھر ابی سلوم اخی تُفل سے مخاطب ہوا، ”آگے کیا کرنا چاہئے؟ مجھے اپنا مشورہ پیش کریں۔“ 21 اخی تُفل نے جواب دیا، ”آپ کے باپ نے اپنی کچھ داشتاؤں کو محل سنبھالنے کے لئے یہاں چھوڑ دیا ہے۔ اُن کے ساتھ ہم بستر ہو جائیں۔ پھر تمام اسرائیل کو معلوم ہو جائے گا کہ آپ نے اپنے باپ کی ایسی بے عزتی کی ہے کہ صلح کا راستہ بند ہو گیا ہے۔ یہ دیکھ کر سب جو آپ کے ساتھ ہیں مضبوط ہو جائیں گے۔“ 22 ابی سلوم مان گیا، اور محل کی چھت پر اُس کے لئے خیمہ لگایا گیا۔ اُس میں وہ پورے اسرائیل کے دیکھتے دیکھتے اپنے باپ کی داشتاؤں سے ہم بستر ہوا۔

23 اُس وقت اخی تُفل کا ہر مشورہ اللہ کے فرمان جیسا مانا جاتا تھا۔ داؤد اور ابی سلوم دونوں یوں ہی اُس کے مشوروں کی قدر کرتے تھے۔

حوسی اور اخی تُفل

17 اخی تُفل نے ابی سلوم کو ایک اَور مشورہ بھی دیا۔ ”مجھے اجازت دیں تو مَیں 12,000 فوجیوں کے ساتھ اِسی رات داؤد کا تعاقب کروں۔ 2 مَیں اُس پر حملہ کروں گا جب وہ تھکاماندہ اور بے دل ہے۔ تب وہ گھبرا جائے گا، اور اُس کے تمام فوجی بھاگ جائیں گے۔ نتیجتاً مَیں صرف بادشاہ ہی کو مار دوں گا 3 اور باقی تمام لوگوں کو آپ کے پاس واپس لاؤں گا۔ جو آدمی آپ پکڑنا چاہتے ہیں اُس کی موت پر سب واپس آ جائیں گے۔ اور قوم میں امن و امان قائم ہو جائے گا۔“

4 یہ مشورہ ابی سلوم اور اسرائیل کے تمام بزرگوں کو پسند آیا۔ 5 تاہم ابی سلوم نے کہا، ”پہلے ہم حوسی ارکی سے بھی مشورہ لیں۔ کوئی اُسے بُلا لائے۔“ 6 حوسی آیا تو ابی سلوم نے اُس کے سامنے اخی تُفل کا منصوبہ بیان کر کے پوچھا، ”آپ کا کیا خیال ہے؟ کیا ہمیں ایسا کرنا چاہئے، یا آپ کی کوئی اَور رائے ہے؟“

7 حوسی نے جواب دیا، ”جو مشورہ اخی تُفل نے دیا ہے وہ اِس دفعہ ٹھیک نہیں۔ 8 آپ تو اپنے والد اور اُن کے آدمیوں سے واقف ہیں۔ وہ سب ماہر فوجی ہیں۔ وہ اُس ریچھنی کی سی شدت سے لڑیں گے جس سے اُس کے بچے چھین لئے گئے ہیں۔ یہ بھی ذہن میں رکھنا چاہئے کہ آپ کا باپ تجربہ کار فوجی ہے۔ امکان نہیں کہ وہ رات کو اپنے فوجیوں کے درمیان گزارے گا۔ 9 غالباً وہ اِس وقت بھی کسی گہری کھائی یا کہیں اَور چھپ گیا ہے۔ ہو سکتا ہے وہ وہاں سے نکل کر آپ کے دستوں پر حملہ کرے اور ابتدا ہی میں آپ کے تھوڑے بہت افراد مر جائیں۔ پھر افواہ پھیل جائے گی کہ ابی سلوم

کے دستوں میں قتلِ عام شروع ہو گیا ہے۔ 10 یہ سن کر آپ کے تمام افراد ڈر کے مارے بےدل ہو جائیں گے، خواہ وہ شیر ببر جیسے بہادر کیوں نہ ہوں۔ کیونکہ تمام اسرائیل جانتا ہے کہ آپ کا باپ بہترین فوجی ہے اور کہ اُس کے ساتھی بھی دلیر ہیں۔

11 یہ پیشِ نظر رکھ کر مَیں آپ کو ایک اَور مشورہ دیتا ہوں۔ شمال میں دان سے لے کر جنوب میں بیرسبع تک لڑنے کے قابل تمام اسرائیلیوں کو بُلائیں۔ اِتنے جمع کریں کہ وہ ساحل کی ریت کی مانند ہوں گے، اور آپ خود اُن کے آگے چل کر لڑنے کے لئے نکلیں۔ 12 پھر ہم داؤد کا کھوج لگا کر اُس پر حملہ کریں گے۔ ہم اُس طرح اُس پر ٹوٹ پڑیں گے جس طرح اوس زمین پر گرتی ہے۔ سب کے سب ہلاک ہو جائیں گے، اور نہ وہ اور نہ اُس کے آدمی بچ پائیں گے۔ 13 اگر داؤد کسی شہر میں پناہ لے تو تمام اسرائیلی فصیل کے ساتھ رسّے لگا کر پورے شہر کو وادی میں گھسیٹ لے جائیں گے۔ پتھر پر پتھر باقی نہیں رہے گا!''

14 ابی سلوم اور تمام اسرائیلیوں نے کہا، ''حوسی کا مشورہ اخی تُفل کے مشورے سے بہتر ہے۔'' حقیقت میں اخی تُفل کا مشورہ کہیں بہتر تھا، لیکن رب نے اُسے ناکام ہونے دیا تاکہ ابی سلوم کو مصیبت میں ڈالے۔

داؤد کو ابی سلوم کا منصوبہ بتایا جاتا ہے

15 حوسی نے دونوں اماموں صدوق اور ابیاتر کو وہ منصوبہ بتایا جو اخی تُفل نے ابی سلوم اور اسرائیل کے بزرگوں کو پیش کیا تھا۔ ساتھ ساتھ اُس نے اُنہیں اپنے مشورے کے بارے میں بھی آگاہ کیا۔ 16 اُس نے کہا، ''اب فوراً داؤد کو اطلاع دیں کہ کسی صورت میں بھی اِس رات کو دریائے یردن کی اُس جگہ پر نہ گزاریں جہاں لوگ دریا کو پار کرتے ہیں۔ لازم ہے کہ آپ آج ہی دریا کو عبور کر لیں، ورنہ آپ تمام ساتھیوں سمیت برباد ہو جائیں گے۔''

17 یونتن اور اخی معض یروشلم سے باہر کے چشمے عین راجل کے پاس انتظار کر رہے تھے، کیونکہ وہ شہر میں داخل ہو کر کسی کو نظر آنے کا خطرہ مول نہیں لے سکتے تھے۔ ایک نوکرانی شہر سے نکل آئی اور اُنہیں حوسی کا پیغام دے دیا تاکہ وہ آگے نکل کر اُسے داؤد تک پہنچائیں۔ 18 لیکن ایک جوان نے اُنہیں دیکھا اور بھاگ کر ابی سلوم کو اطلاع دی۔ دونوں جلدی جلدی وہاں سے چلے گئے اور ایک آدمی کے گھر میں چھپ گئے جو بحوریم میں رہتا تھا۔ اُس کے صحن میں کنواں تھا۔ اُس میں وہ اُتر گئے۔ 19 آدمی کی بیوی نے کنوئیں کے منہ پر کپڑا بچھا کر اُس پر اناج کے دانے بکھیر دیئے تاکہ کسی کو معلوم نہ ہو کہ وہاں کنواں ہے۔

20 ابی سلوم کے سپاہی اُس گھر میں پہنچے اور عورت سے پوچھنے لگے، ''اخی معض اور یونتن کہاں ہیں؟'' عورت نے جواب دیا، ''وہ آگے نکل چکے ہیں، کیونکہ وہ ندی کو پار کرنا چاہتے تھے۔'' سپاہی دونوں آدمیوں کا کھوج لگاتے لگاتے تھک گئے۔ آخرکار وہ خالی ہاتھ یروشلم لوٹ گئے۔

21 جب چلے گئے تو اخی معض اور یونتن کنوئیں سے نکل کر سیدھے داؤد بادشاہ کے پاس چلے گئے تاکہ اُسے پیغام سنائیں۔ اُنہوں نے کہا، ''لازم ہے کہ آپ دریا کو فوراً پار کریں!'' پھر اُنہوں نے داؤد کو اخی تُفل کا پورا منصوبہ بتایا۔ 22 داؤد اور اُس کے تمام ساتھی جلد ہی روانہ ہوئے اور اُسی رات دریائے یردن کو عبور کیا۔ پَو

پھٹتے وقت ایک بھی پیچھے نہیں رہ گیا تھا۔

23 جب اخی تُفل نے دیکھا کہ میرا مشورہ رد کیا گیا ہے تو وہ اپنے گدھے پر زین کس کر اپنے وطنی شہر واپس چلا گیا۔ وہاں اُس نے گھر کے تمام معاملات کا بندوبست کیا، پھر جا کر پھانسی لے لی۔ اُسے اُس کے باپ کی قبر میں دفنایا گیا۔

24 جب داؤد محنائم پہنچ گیا تو ابی سلوم اسرائیلی فوج کے ساتھ دریائے یردن کو پار کرنے لگا۔ 25 اُس نے عماسا کو فوج پر مقرر کیا تھا، کیونکہ یوآب تو داؤد کے ساتھ تھا۔ عماسا ایک اسماعیلی بنام اِترا کا بیٹا تھا۔ اُس کی ماں ابی جیل بنت ناحس تھی، اور وہ یوآب کی ماں ضرویاہ کی بہن تھی۔ 26 ابی سلوم اور اُس کے ساتھیوں نے ملکِ جِلعاد میں پڑاؤ ڈالا۔

27 جب داؤد محنائم پہنچا تو تین آدمیوں نے اُس کا استقبال کیا۔ سوبی بن ناحس عمونیوں کے دار الحکومت ربّہ سے، مکیر بن عمی ایل لو دبار سے اور برزلی جِلعادی راجلیم سے آئے۔ 28 تینوں نے داؤد اور اُس کے لوگوں کو بستر، باسن، مٹی کے برتن، گندم، جَو، میدہ، اناج کے بُھنے ہوئے دانے، لوبیا، مسور، 29 شہد، دہی، بھیڑ بکریاں اور گائے کے دودھ کا پنیر مہیا کیا۔ کیونکہ اُنہوں نے سوچا، ”یہ لوگ ریگستان میں چلتے چلتے ضرور بھوکے، پیاسے اور تھکے ماندے ہو گئے ہوں گے۔“

جنگ کے لئے تیاریاں

18 داؤد نے اپنے فوجیوں کا معائنہ کر کے ہزار ہزار اور سَو سَو افراد پر آدمی مقرر کئے۔ 2 پھر اُس نے اُنہیں تین حصوں میں تقسیم کر کے ایک حصے پر یوآب کو، دوسرے پر اُس کے بھائی ابی شے بن ضرویاہ کو اور تیسرے پر اِتّی جاتی کو مقرر کیا۔

اُس نے فوجیوں کو بتایا، ”مَیں خود بھی آپ کے ساتھ لڑنے کے لئے نکلوں گا۔“ 3 لیکن اُنہوں نے اعتراض کیا، ”ایسا نہ کریں! اگر ہمیں بھاگنا بھی پڑے یا ہمارا آدھا حصہ مارا بھی جائے تو ابی سلوم کے فوجیوں کے لئے اِتنا کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ وہ آپ ہی کو پکڑنا چاہتے ہیں، کیونکہ آپ اُن کے نزدیک ہم میں سے 10,000 افراد سے زیادہ اہم ہیں۔ چنانچہ بہتر ہے کہ آپ شہر ہی میں رہیں اور وہاں سے ہماری حمایت کریں۔“

4 بادشاہ نے جواب دیا، ”ٹھیک ہے، جو کچھ آپ کو معقول لگتا ہے وہی کروں گا۔“ وہ شہر کے دروازے پر کھڑا ہوا، اور تمام مرد سَو سَو اور ہزار ہزار کے گروہوں میں اُس کے سامنے سے گزر کر باہر نکلے۔ 5 یوآب، ابی شے اور اِتّی کو اُس نے حکم دیا، ”میری خاطر جوان ابی سلوم سے نرمی سے پیش آنا!“ تمام فوجیوں نے تینوں کمانڈروں سے یہ بات سنی۔

ابی سلوم کی شکست

6 داؤد کے لوگ کھلے میدان میں اسرائیلیوں سے لڑنے گئے۔ افرائیم کے جنگل میں اُن کی ٹکر ہوئی، 7 اور داؤد کے فوجیوں نے مخالفوں کو شکستِ فاش دی۔ اُن کے 20,000 افراد ہلاک ہوئے۔ 8 لڑائی پورے جنگل میں پھیلتی گئی۔ یہ جنگل اِتنا خطرناک تھا کہ اُس دن تلوار کی نسبت زیادہ لوگ اُس کی زد میں آ کر ہلاک ہو گئے۔

9 اچانک داؤد کے کچھ فوجیوں کو ابی سلوم نظر آیا۔ وہ خچر پر سوار بلوط کے ایک بڑے درخت کے سائے میں سے گزرنے لگا تو اُس کے بال درخت کی شاخوں میں

اُلجھ گئے۔ اُس کا خچر آگے نکل گیا جبکہ ابی سلوم وہیں آسمان و زمین کے درمیان لٹکا رہا۔ 10 جن آدمیوں نے یہ دیکھا اُن میں سے ایک یوآب کے پاس گیا اور اطلاع دی، ”مَیں نے ابی سلوم کو دیکھا ہے۔ وہ بلوط کے ایک درخت میں لٹکا ہوا ہے۔“

11 یوآب پکارا، ”کیا آپ نے اُسے دیکھا؟ تو اُسے وہیں کیوں نہ مار دیا؟ پھر مَیں آپ کو انعام کے طور پر چاندی کے دس سِکے اور ایک کمربند دے دیتا۔“ 12 لیکن آدمی نے اعتراض کیا، ”اگر آپ مجھے چاندی کے ہزار سِکے بھی دیتے تو بھی مَیں بادشاہ کے بیٹے کو ہاتھ نہ لگاتا۔ ہمارے سنتے سنتے بادشاہ نے آپ، ابی شے اور اِتّی کو حکم دیا، ’میری خاطر ابی سلوم کو نقصان نہ پہنچائیں۔‘ 13 اور اگر مَیں چپکے سے بھی اُسے قتل کرتا تو بھی اِس کی خبر کسی نہ کسی وقت بادشاہ کے کانوں تک پہنچتی۔ کیونکہ کوئی بھی بات بادشاہ سے پوشیدہ نہیں رہتی۔ اگر مجھے اِس صورت میں پکڑا جاتا تو آپ میری حمایت نہ کرتے۔“

14 یوآب بولا، ”میرا وقت مزید ضائع مت کرو۔“ اُس نے تین نیزے لے کر ابی سلوم کے دل میں گھونپ دیئے جب وہ ابھی زندہ حالت میں درخت سے لٹکا ہوا تھا۔ 15 پھر یوآب کے دس سلاح برداروں نے ابی سلوم کو گھیر کر اُسے ہلاک کر دیا۔

16 تب یوآب نے نرسنگا بجا دیا، اور اُس کے فوجی دوسروں کا تعاقب کرنے سے باز آ کر واپس آ گئے۔ 17 باقی اسرائیلی اپنے اپنے گھر بھاگ گئے۔ یوآب کے آدمیوں نے ابی سلوم کی لاش کو ایک گہرے گڑھے میں پھینک کر اُس پر پتھروں کا بڑا ڈھیر لگا دیا۔

18 کچھ دیر پہلے ابی سلوم اِس خیال سے بادشاہ کی وادی میں اپنی یاد میں ایک ستون کھڑا کر چکا تھا کہ میرا کوئی بیٹا نہیں ہے جو میرا نام قائم رکھے۔ آج تک یہ ’ابی سلوم کی یادگار‘ کہلاتا ہے۔

داؤد کو ابی سلوم کی موت کی خبر ملتی ہے

19 اخی معض بن صدوق نے یوآب سے درخواست کی، ”مجھے دوڑ کر بادشاہ کو خوش خبری سنانے دیں کہ رب نے اُسے دشمنوں سے بچا لیا ہے۔“ 20 لیکن یوآب نے انکار کیا، ”جو پیغام آپ کو بادشاہ تک پہنچانا ہے وہ اُس کے لئے خوش خبری نہیں ہے، کیونکہ اُس کا بیٹا مر گیا ہے۔ کسی اَور وقت مَیں ضرور آپ کو اُس کے پاس بھیج دوں گا، لیکن آج نہیں۔“ 21 اُس نے ایتھوپیا کے ایک آدمی کو حکم دیا، ”جائیں اور بادشاہ کو بتائیں۔“ آدمی یوآب کے سامنے اوندھے منہ جھک گیا اور پھر دوڑ کر چلا گیا۔

22 لیکن اخی معض خوش نہیں تھا۔ وہ اصرار کرتا رہا، ”کچھ بھی ہو جائے، مہربانی کر کے مجھے اُس کے پیچھے دوڑنے دیں!“ ایک اَور بار یوآب نے اُسے روکنے کی کوشش کی، ”بیٹے، آپ جانے کے لئے کیوں تڑپتے ہیں؟ جو خبر پہنچانی ہے اُس کے لئے آپ کو انعام نہیں ملے گا۔“ 23 اخی معض نے جواب دیا، ”کوئی بات نہیں۔ کچھ بھی ہو جائے، مَیں ہر صورت میں دوڑ کر بادشاہ کے پاس جانا چاہتا ہوں۔“ تب یوآب نے اُسے جانے دیا۔ اخی معض نے دریائے یردن کے کھلے میدان کا راستہ لیا، اِس لئے وہ ایتھوپیا کے آدمی سے پہلے بادشاہ کے پاس پہنچ گیا۔

24 اُس وقت داؤد شہر کے باہر اور اندر والے دروازوں کے درمیان بیٹھا انتظار کر رہا تھا۔ جب پہرے دار دروازے کے اوپر کی فصیل پر چڑھا تو اُسے ایک تنہا

آدمی نظر آیا جو دوڑتا ہوا اُن کی طرف آ رہا تھا۔ 25 پہرے دار نے آواز دے کر بادشاہ کو اطلاع دی۔ داؤد بولا، ”اگر اکیلا ہو تو ضرور خوش خبری لے کر آ رہا ہو گا۔“ یہ آدمی بھاگتا بھاگتا قریب آ گیا، 26 لیکن اِتنے میں پہرے دار کو ایک اَور آدمی نظر آیا جو شہر کی طرف دوڑتا ہوا آ رہا تھا۔ اُس نے شہر کے دروازے کے دربان کو آواز دی، ”ایک اَور آدمی دوڑتا ہوا دکھائی دے رہا ہے۔ وہ بھی اکیلا ہی آ رہا ہے۔“ داؤد نے کہا، ”وہ بھی اچھی خبر لے کر آ رہا ہے۔“ 27 پھر پہرے دار پکارا، ”لگتا ہے کہ پہلا آدمی اخی معض بن صدوق ہے، کیونکہ وہی یوں چلتا ہے۔“ داؤد کو تسلی ہوئی، ”اخی معض اچھا بندہ ہے۔ وہ ضرور اچھی خبر لے کر آ رہا ہو گا۔“

28 دُور سے اخی معض نے بادشاہ کو آواز دی، ”بادشاہ کی سلامتی ہو!“ وہ اوندھے منہ بادشاہ کے سامنے جھک کر بولا، ”رب آپ کے خدا کی تمجید ہو! اُس نے آپ کو اُن لوگوں سے بچا لیا ہے جو میرے آقا اور بادشاہ کے خلاف اُٹھ کھڑے ہوئے تھے۔“ 29 داؤد نے پوچھا، ”اور میرا بیٹا ابی سلوم؟ کیا وہ محفوظ ہے؟“ اخی معض نے جواب دیا، ”جب یوآب نے مجھے اور بادشاہ کے دوسرے خادم کو آپ کے پاس رُخصت کیا تو اُس وقت بڑی افرا تفری تھی۔ مجھے تفصیل سے معلوم نہ ہوا کہ کیا ہو رہا ہے۔“ 30 بادشاہ نے حکم دیا، ”ایک طرف ہو کر میرے پاس کھڑے ہو جائیں!“ اخی معض نے ایسا ہی کیا۔

31 پھر ایتھوپیا کا آدمی پہنچ گیا۔ اُس نے کہا، ”میرے بادشاہ، میری خوش خبری سنیں! آج رب نے آپ کو اُن سب لوگوں سے نجات دلائی ہے جو آپ کے خلاف اُٹھ کھڑے ہوئے تھے۔“ 32 بادشاہ نے سوال کیا، ”اور میرا بیٹا ابی سلوم؟ کیا وہ محفوظ ہے؟“ ایتھوپیا کے آدمی نے جواب دیا، ”میرے آقا، جس طرح اُس کے ساتھ ہوا ہے، اُس طرح آپ کے تمام دشمنوں کے ساتھ ہو جائے، اُن سب کے ساتھ جو آپ کو نقصان پہنچانا چاہتے ہیں!“

33 یہ سن کر بادشاہ لرز اُٹھا۔ شہر کے دروازے کے اوپر کی فصیل پر ایک کمرا تھا۔ اب بادشاہ روتے روتے سیڑھیوں پر چڑھنے لگا اور چیختے چلّاتے اُس کمرے میں چلا گیا، ”ہائے میرے بیٹے ابی سلوم! میرے بیٹے، میرے بیٹے ابی سلوم! کاش مَیں ہی تیری جگہ مر جاتا۔ ہائے ابی سلوم، میرے بیٹے، میرے بیٹے!“

یوآب داؤد کو سمجھاتا ہے

19 یوآب کو اطلاع دی گئی، ”بادشاہ روتے روتے ابی سلوم کا ماتم کر رہا ہے۔“ 2 جب فوجیوں کو خبر ملی کہ بادشاہ اپنے بیٹے کا ماتم کر رہا ہے تو فتح پانے پر اُن کی ساری خوشی کافور ہو گئی۔ ہر طرف ماتم اور غم کا سماں تھا۔ 3 اُس دن داؤد کے آدمی چوری چوری شہر میں گھُس آئے، ایسے لوگوں کی طرح جو میدانِ جنگ سے فرار ہونے پر شرماتے ہوئے چپکے سے شہر میں آ جاتے ہیں۔

4 بادشاہ ابھی کمرے میں بیٹھا تھا۔ اپنے منہ کو ڈھانپ کر وہ چیختا چلّاتا رہا، ”ہائے میرے بیٹے ابی سلوم! ہائے ابی سلوم، میرے بیٹے، میرے بیٹے!“ 5 تب یوآب اُس کے پاس جا کر اُسے سمجھانے لگا، ”آج آپ کے خادموں نے نہ صرف آپ کی جان بچائی ہے بلکہ آپ کے بیٹوں، بیٹیوں، بیویوں اور داشتاؤں کی جان بھی۔ تو بھی آپ نے اُن کا منہ کالا کر دیا ہے۔ 6 جو آپ سے نفرت

کرتے ہیں اُن سے آپ محبت رکھتے ہیں جبکہ جو آپ سے پیار کرتے ہیں اُن سے آپ نفرت کرتے ہیں۔ آج آپ نے صاف ظاہر کر دیا ہے کہ آپ کے کمانڈر اور دستے آپ کی نظر میں کوئی حیثیت نہیں رکھتے۔ ہاں، آج مَیں نے جان لیا ہے کہ اگر ابی سلوم زندہ ہوتا تو آپ خوش ہوتے، خواہ ہم باقی تمام لوگ ہلاک کیوں نہ ہو جاتے۔ 7 اب اُٹھ کر باہر جائیں اور اپنے خادموں کی حوصلہ افزائی کریں۔ رب کی قسم، اگر آپ باہر نہ نکلیں گے تو رات تک ایک بھی آپ کے ساتھ نہیں رہے گا۔ پھر آپ پر ایسی مصیبت آئے گی جو آپ کی جوانی سے لے کر آج تک آپ پر نہیں آئی ہے۔“

8 تب داؤد اُٹھا اور شہر کے دروازے کے پاس اُتر آیا۔ جب فوجیوں کو بتایا گیا کہ بادشاہ شہر کے دروازے میں بیٹھا ہے تو وہ سب اُس کے سامنے جمع ہوئے۔

داؤد یروشلم واپس آتا ہے

اِتنے میں اسرائیلی اپنے گھر بھاگ گئے تھے۔ 9 اسرائیل کے تمام قبیلوں میں لوگ آپس میں بحث مباحثہ کرنے لگے، ”داؤد بادشاہ نے ہمیں ہمارے دشمنوں سے بچایا، اور اُسی نے ہمیں فلستیوں کے ہاتھ سے آزاد کر دیا۔ لیکن ابی سلوم کی وجہ سے وہ ملک سے ہجرت کر گیا ہے۔ 10 اب جب ابی سلوم جسے ہم نے مسح کر کے بادشاہ بنایا تھا مر گیا ہے تو آپ بادشاہ کو واپس لانے سے کیوں جھجکتے ہیں؟“

11 داؤد نے صدوق اور ابیاتر اماموں کی معرفت یہوداہ کے بزرگوں کو اطلاع دی، ”یہ بات مجھ تک پہنچ گئی ہے کہ تمام اسرائیل اپنے بادشاہ کا استقبال کر کے اُسے محل میں واپس لانا چاہتا ہے۔ تو پھر آپ کیوں دیر کر رہے ہیں؟ کیا آپ مجھے واپس لانے میں سب سے آخر میں آنا چاہتے ہیں؟ 12 آپ میرے بھائی، میرے قریبی رشتے دار ہیں۔ تو پھر آپ بادشاہ کو واپس لانے میں آخر میں کیوں آ رہے ہیں؟“ 13 اور ابی سلوم کے کمانڈر عماسا کو دونوں اماموں نے داؤد کا یہ پیغام پہنچایا، ”سنیں، آپ میرے بھتیجے ہیں، اِس لئے اب سے آپ ہی یوآب کی جگہ میری فوج کے کمانڈر ہوں گے۔ اللہ مجھے سخت سزا دے اگر مَیں اپنا یہ وعدہ پورا نہ کروں۔“

14 اِس طرح داؤد یہوداہ کے تمام دلوں کو جیت سکا، اور سب کے سب اُس کے پیچھے لگ گئے۔ اُنہوں نے اُسے پیغام بھیجا، ”واپس آئیں، آپ بھی اور آپ کے تمام لوگ بھی۔“ 15 تب داؤد یروشلم واپس چلنے لگا۔ جب وہ دریائے یردن تک پہنچا تو یہوداہ کے لوگ جِلجال میں آئے تاکہ اُس سے ملیں اور اُسے دریا کے دوسرے کنارے تک پہنچائیں۔

داؤد سِمعی کو معاف کر دیتا ہے

16 بن یمینی شہر بحوریم کا سِمعی بن جیرا بھی بھاگ کر یہوداہ کے آدمیوں کے ساتھ داؤد سے ملنے آیا۔ 17 بن یمین کے قبیلے کے ہزار آدمی اُس کے ساتھ تھے۔ ساؤل کا پرانا نوکر ضیبا بھی اپنے 15 بیٹوں اور 20 نوکروں سمیت اُن میں شامل تھا۔ بادشاہ کے یردن کے کنارے تک پہنچنے سے پہلے پہلے 18 وہ جلدی سے دریا کو عبور کر کے اُس کے پاس آئے تاکہ بادشاہ کے گھرانے کو دریا کے دوسرے کنارے تک پہنچائیں اور ہر طرح سے بادشاہ کو خوش رکھیں۔

داؤد دریا کو پار کرنے کو تھا کہ سِمعی اوندھے منہ اُس کے سامنے گر گیا۔ 19 اُس نے التماس کی، ”میرے آقا،

مجھے معاف کریں۔ جو زیادتی مَیں نے اُس دن آپ سے کی جب آپ کو یروشلم کو چھوڑنا پڑا وہ یاد نہ کریں۔ براہِ کرم یہ بات اپنے ذہن سے نکال دیں۔ [20] مَیں نے جان لیا ہے کہ مجھ سے بڑا جرم سرزد ہوا ہے، اِس لئے آج مَیں یوسف کے گھرانے کے تمام افراد سے پہلے ہی اپنے آقا اور بادشاہ کے حضور آ گیا ہوں۔“

[21] ابی شے بن ضرویاہ بولا، ”سِمعی سزائے موت کے لائق ہے! اُس نے رب کے مسح کئے ہوئے بادشاہ پر لعنت کی ہے۔“ [22] لیکن داؤد نے اُسے ڈانٹا، ”میرا آپ اور آپ کے بھائی یوآب کے ساتھ کیا واسطہ؟ ایسی باتوں سے آپ اِس دن میرے مخالف بن گئے ہیں! آج تو اسرائیل میں کسی کو سزائے موت دینے کا نہیں بلکہ خوشی کا دن ہے۔ دیکھیں، اِس دن مَیں دوبارہ اسرائیل کا بادشاہ بن گیا ہوں!“ [23] پھر بادشاہ سِمعی سے مخاطب ہوا، ”رب کی قسم، آپ نہیں مریں گے۔“

مفی بوست داؤد سے ملنے آتا ہے

[24] ساؤل کا پوتا مفی بوست بھی بادشاہ سے ملنے آیا۔ اُس دن سے جب داؤد کو یروشلم کو چھوڑنا پڑا آج تک جب وہ سلامتی سے واپس پہنچا مفی بوست ماتم کی حالت میں رہا تھا۔ نہ اُس نے اپنے پاؤں نہ اپنے کپڑے دھوئے تھے، نہ اپنی مونچھوں کی کانٹ چھانٹ کی تھی۔ [25] جب وہ بادشاہ سے ملنے کے لئے یروشلم سے نکلا تو بادشاہ نے اُس سے سوال کیا، ”مفی بوست، آپ میرے ساتھ کیوں نہیں گئے تھے؟“

[26] اُس نے جواب دیا، ”میرے آقا اور بادشاہ، مَیں جانے کے لئے تیار تھا، لیکن میرا نوکر ضیبا مجھے دھوکا دے کر اکیلا ہی چلا گیا۔ مَیں نے تو اُسے بتایا تھا، ’میرے گدھے پر زین کسو تاکہ مَیں بادشاہ کے ساتھ روانہ ہو سکوں۔‘ اور میرا جانے کا کوئی اَور وسیلہ تھا نہیں، کیونکہ مَیں دونوں ٹانگوں سے معذور ہوں۔ [27] ضیبا نے مجھ پر تہمت لگائی ہے۔ لیکن میرے آقا اور بادشاہ اللہ کے فرشتے جیسے ہیں۔ میرے ساتھ وہی کچھ کریں جو آپ کو مناسب لگے۔ [28] میرے دادا کے پورے گھرانے کو آپ ہلاک کر سکتے تھے، لیکن پھر بھی آپ نے میری عزت کر کے اُن مہمانوں میں شامل کر لیا جو روزانہ آپ کی میز پر کھانا کھاتے ہیں۔ چنانچہ میرا کیا حق ہے کہ مَیں بادشاہ سے مزید اپیل کروں۔“

[29] بادشاہ بولا، ”اب بس کریں۔ مَیں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ آپ کی زمینیں آپ اور ضیبا میں برابر تقسیم کی جائیں۔“ [30] مفی بوست نے جواب دیا، ”وہ سب کچھ لے لے۔ میرے لئے یہی کافی ہے کہ آج میرے آقا اور بادشاہ سلامتی سے اپنے محل میں واپس آ پہنچے ہیں۔“

داؤد اور برزلی

[31] برزلی جِلعادی راجلیم سے آیا تھا تاکہ بادشاہ کے ساتھ دریائے یردن کو پار کر کے اُسے رُخصت کرے۔ [32] برزلی 80 سال کا تھا۔ محنائم میں رہتے وقت اُسی نے داؤد کی مہمان نوازی کی تھی، کیونکہ وہ بہت امیر تھا۔ [33] اب داؤد نے برزلی کو دعوت دی، ”میرے ساتھ یروشلم جا کر وہاں رہیں! مَیں آپ کا ہر طرح سے خیال رکھوں گا۔“

[34] لیکن برزلی نے انکار کیا، ”میری زندگی کے تھوڑے دن باقی ہیں، مَیں کیوں یروشلم میں جا بسوں؟ [35] میری عمر 80 سال ہے۔ نہ مَیں اچھی اور بُری چیزوں میں امتیاز کر سکتا، نہ مجھے کھانے پینے کی چیزوں کا مزہ

آتا ہے۔ گیت گانے والوں کی آوازیں بھی مجھ سے سنی نہیں جاتیں۔ نہیں میرے آقا اور بادشاہ، اگر مَیں آپ کے ساتھ جاؤں تو آپ کے لئے صرف بوجھ کا باعث ہوں گا۔ 36 اِس کی ضرورت نہیں کہ آپ مجھے اِس قسم کا معاوضہ دیں۔ مَیں بس آپ کے ساتھ دریائے یردن کو پار کروں گا 37 اور پھر اگر اجازت ہو تو واپس چلا جاؤں گا۔ مَیں اپنے ہی شہر میں مرنا چاہتا ہوں، جہاں میرے ماں باپ کی قبر ہے۔ لیکن میرا بیٹا کِمہام آپ کی خدمت میں حاضر ہے۔ وہ آپ کے ساتھ چلا جائے تو آپ اُس کے لئے وہ کچھ کریں جو آپ کو مناسب لگے۔“

38 داؤد نے جواب دیا، ”ٹھیک ہے، کِمہام میرے ساتھ جائے۔ اور جو کچھ بھی آپ چاہیں گے مَیں اُس کے لئے کروں گا۔ اگر کوئی کام ہے جو مَیں آپ کے لئے کر سکتا ہوں تو مَیں حاضر ہوں۔“

39 پھر داؤد نے اپنے ساتھیوں سمیت دریا کو عبور کیا۔ برزلی کو بوسہ دے کر اُس نے اُسے برکت دی۔ برزلی اپنے شہر واپس چل پڑا 40 جبکہ داؤد جِلجال کی طرف بڑھ گیا۔ کِمہام بھی ساتھ گیا۔ اِس کے علاوہ یہوداہ کے سب اور اسرائیل کے آدھے لوگ اُس کے ساتھ چلے۔

اسرائیل اور یہوداہ آپس میں جھگڑتے ہیں

41 راستے میں اسرائیل کے مرد بادشاہ کے پاس آ کر شکایت کرنے لگے، ”ہمارے بھائیوں یہوداہ کے لوگوں نے آپ کو آپ کے گھرانے اور فوجیوں سمیت چوری چوری کیوں دریائے یردن کے مغربی کنارے تک پہنچایا؟ یہ ٹھیک نہیں ہے۔“

42 یہوداہ کے مردوں نے جواب دیا، ”بات یہ ہے کہ ہم بادشاہ کے قریبی رشتے دار ہیں۔ آپ کو یہ دیکھ کر غصہ کیوں آ گیا ہے؟ نہ ہم نے بادشاہ کا کھانا کھایا، نہ اُس سے کوئی تحفہ پایا ہے۔“

43 تو بھی اسرائیل کے مردوں نے اعتراض کیا، ”ہمارے دس قبیلے ہیں، اِس لئے ہمارا بادشاہ کی خدمت کرنے کا دس گُنا زیادہ حق ہے۔ تو پھر آپ ہمیں حقیر کیوں جانتے ہیں؟ ہم نے تو پہلے اپنے بادشاہ کو واپس لانے کی بات کی تھی۔“ یوں بحث مباحثہ جاری رہا، لیکن یہوداہ کے مردوں کی باتیں زیادہ سخت تھیں۔

سبع داؤد کے خلاف اُٹھ کھڑا ہوتا ہے

20 جھگڑنے والوں میں سے ایک بدمعاش تھا جس کا نام سبع بن بِکری تھا۔ وہ بن یمینی تھا۔ اب اُس نے نرسنگا بجا کر اعلان کیا، ”نہ ہمیں داؤد سے میراث میں کچھ ملے گا، نہ یسّی کے بیٹے سے کچھ ملنے کی اُمید ہے۔ اے اسرائیل، ہر ایک اپنے گھر واپس چلا جائے!“ 2 تب تمام اسرائیلی داؤد کو چھوڑ کر سبع بن بِکری کے پیچھے لگ گئے۔ صرف یہوداہ کے مرد اپنے بادشاہ کے ساتھ لپٹے رہے اور اُسے یردن سے لے کر یروشلم تک پہنچایا۔

3 جب داؤد اپنے محل میں داخل ہوا تو اُس نے اُن دس داشتاؤں کا بندوبست کرایا جن کو اُس نے محل کو سنبھالنے کے لئے پیچھے چھوڑ دیا تھا۔ وہ اُنہیں ایک خاص گھر میں الگ رکھ کر اُن کی تمام ضروریات پوری کرتا رہا لیکن اُن سے کبھی ہم بستر نہ ہوا۔ وہ کہیں جا نہ سکیں، اور اُنہیں زندگی کے آخری لمحے تک بیوہ کی سی زندگی گزارنی پڑی۔

4 پھر داؤد نے عماسا کو حکم دیا، ”یہوداہ کے تمام

فوجیوں کو میرے پاس بُلا لائیں۔ تین دن کے اندر اندر اُن کے ساتھ حاضر ہو جائیں۔'' 5 عماسا روانہ ہوا۔ لیکن جب تین دن کے بعد لوٹ نہ آیا 6 تو داؤد ابی شے سے مخاطب ہوا، ''آخر میں سبع بن بِکری ہمیں ابی سلوم کی نسبت زیادہ نقصان پہنچائے گا۔ جلدی کریں، میرے دستوں کو لے کر اُس کا تعاقب کریں۔ ایسا نہ ہو کہ وہ قلعہ بند شہروں کو قبضے میں لے لے اور یوں ہمارا بڑا نقصان ہو جائے۔'' 7 تب یوآب کے سپاہی، بادشاہ کا دستہ کریتی و فلیتی اور تمام ماہر فوجی یروشلم سے نکل کر سبع بن بِکری کا تعاقب کرنے لگے۔

8 جب وہ جِبعون کی بڑی چٹان کے پاس پہنچے تو اُن کی ملاقات عماسا سے ہوئی جو تھوڑی دیر پہلے وہاں پہنچ گیا تھا۔ یوآب اپنا فوجی لباس پہنے ہوئے تھا، اور اُس پر اُس نے کمر میں اپنی تلوار کی پیٹی باندھی ہوئی تھی۔ اب جب وہ عماسا سے ملنے گیا تو اُس نے اپنے بائیں ہاتھ سے تلوار کو چوری چوری میان سے نکال لیا۔ 9 اُس نے سلام کر کے کہا، ''بھائی، کیا سب ٹھیک ہے؟'' اور پھر اپنے دہنے ہاتھ سے عماسا کی داڑھی کو یوں پکڑ لیا جیسے اُسے بوسہ دینا چاہتا ہو۔ 10 عماسا نے یوآب کے دوسرے ہاتھ میں تلوار پر دھیان نہ دیا، اور اچانک یوآب نے اُسے اِتنے زور سے پیٹ میں گھونپ دیا کہ اُس کی انتڑیاں پھوٹ کر زمین پر گر گئیں۔ تلوار کو دوبارہ استعمال کرنے کی ضرورت ہی نہیں تھی، کیونکہ عماسا فوراً مر گیا۔

پھر یوآب اور ابی شے سبع کا تعاقب کرنے کے لئے آگے بڑھے۔ 11 یوآب کا ایک فوجی عماسا کی لاش کے پاس کھڑا رہا اور گزرنے والے فوجیوں کو آواز دیتا رہا، ''جو یوآب اور داؤد کے ساتھ ہے وہ یوآب کے پیچھے ہو لے!'' 12 لیکن جتنے وہاں سے گزرے وہ عماسا کا خون آلودہ اور تڑپتا ہوا جسم دیکھ کر رُک گئے۔ جب آدمی نے دیکھا کہ لاش رُکاوٹ کا باعث بن گئی ہے تو اُس نے اُسے راستے سے ہٹا کر کھیت میں گھسیٹ لیا اور اُس پر کپڑا ڈال دیا۔ 13 لاش کے غائب ہو جانے پر سب لوگ یوآب کے پیچھے چلے گئے اور سبع کا تعاقب کرنے لگے۔

14 اِتنے میں سبع پورے اسرائیل سے گزرتے گزرتے شمال کے شہر ابیل بیت معکہ تک پہنچ گیا تھا۔ بِکری کے خاندان کے تمام مرد بھی اُس کے پیچھے لگ کر وہاں پہنچ گئے تھے۔ 15 تب یوآب اور اُس کے فوجی وہاں پہنچ کر شہر کا محاصرہ کرنے لگے۔ اُنہوں نے شہر کی باہر والی دیوار کے ساتھ ساتھ مٹی کا بڑا تودہ لگایا اور اُس پر سے گزر کر اندر والی بڑی دیوار تک پہنچ گئے۔ وہاں وہ دیوار کی توڑ پھوڑ کرنے لگے تاکہ وہ گر جائے۔

16 تب شہر کی ایک دانش مند عورت نے فصیل سے یوآب کے لوگوں کو آواز دی، ''سنیں! یوآب کو یہاں بُلا لیں تاکہ مَیں اُس سے بات کر سکوں۔'' 17 جب یوآب دیوار کے پاس آیا تو عورت نے سوال کیا، ''کیا آپ یوآب ہیں؟'' یوآب نے جواب دیا، ''مَیں ہی ہوں۔'' عورت نے درخواست کی، ''ذرا میری باتوں پر دھیان دیں۔'' یوآب بولا، ''ٹھیک ہے، مَیں سن رہا ہوں۔'' 18 پھر عورت نے اپنی بات پیش کی، ''پرانے زمانے میں کہا جاتا تھا کہ ابیل شہر سے مشورہ لو تو بات بنے گی۔ 19 دیکھیں، ہمارا شہر اسرائیل کا سب سے زیادہ امن پسند اور وفادار شہر ہے۔ آپ ایک ایسا شہر تباہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں جو 'اسرائیل کی ماں' کہلاتا ہے۔ آپ رب کی میراث کو کیوں ہڑپ کر لینا چاہتے ہیں؟''

20 یوآب نے جواب دیا، ''اللہ نہ کرے کہ مَیں آپ کے شہر کو ہڑپ یا تباہ کروں۔ 21 میرے آنے کا ایک اَور مقصد ہے۔ افرائیم کے پہاڑی علاقے کا ایک آدمی داؤد بادشاہ کے خلاف اُٹھ کھڑا ہوا ہے جس کا نام سبع بن بِکری ہے۔ اُسے ڈھونڈ رہے ہیں۔ اُسے ہمارے حوالے کریں تو ہم شہر کو چھوڑ کر چلے جائیں گے۔''

عورت نے کہا، ''ٹھیک ہے، ہم دیوار پر سے اُس کا سر آپ کے پاس پھینک دیں گے۔'' 22 اُس نے ابیل بیت معکہ کے باشندوں سے بات کی اور اپنی حکمت سے اُنہیں قائل کیا کہ ایسا ہی کرنا چاہئے۔ اُنہوں نے سبع کا سر قلم کر کے یوآب کے پاس پھینک دیا۔ تب یوآب نے نرسنگا بجا کر شہر کو چھوڑنے کا حکم دیا، اور تمام فوجی اپنے اپنے گھر واپس چلے گئے۔ یوآب خود یروشلم میں داؤد بادشاہ کے پاس لوٹ گیا۔

داؤد کے اعلیٰ افسر

23 یوآب پوری اسرائیلی فوج پر، بِنایاہ بن یہویدع شاہی دستے کریتی و فلیتی پر 24 اور ادورام بے گاریوں پر مقرر تھا۔ یہوسفط بن اخی لُود بادشاہ کا مشیرِ خاص تھا۔ 25 سِوا میرمنشی تھا اور صدوق اور ابیاتر امام تھے۔ 26 عیرا یائیری داؤد کا ذاتی امام تھا۔

ساؤل کے جرم کا کفارہ

21 داؤد کی حکومت کے دوران کال پڑ گیا جو تین سال تک جاری رہا۔ جب داؤد نے اِس کی وجہ دریافت کی تو رب نے جواب دیا، ''کال اِس لئے ختم نہیں ہو رہا کہ ساؤل نے جِبعونیوں کو قتل کیا تھا۔''

2 تب بادشاہ نے جِبعونیوں کو بُلا لیا تاکہ اُن سے بات کرے۔ اصل میں وہ اسرائیلی نہیں بلکہ اموریوں کا بچا کھچا حصہ تھے۔ ملکِ کنعان پر قبضہ کرتے وقت اسرائیلیوں نے قسم کھا کر وعدہ کیا تھا کہ ہم آپ کو ہلاک نہیں کریں گے۔ لیکن ساؤل نے اسرائیل اور یہوداہ کے لئے جوش میں آ کر اُنہیں ہلاک کرنے کی کوشش کی تھی۔

3 داؤد نے جِبعونیوں سے پوچھا، ''مَیں اُس زیادتی کا کفارہ کس طرح دے سکتا ہوں جو آپ سے ہوئی ہے؟ مَیں آپ کے لئے کیا کروں تاکہ آپ دوبارہ اُس زمین کو برکت دیں جو رب نے ہمیں میراث میں دی ہے؟'' 4 اُنہوں نے جواب دیا، ''جو ساؤل نے ہمارے اور ہمارے خاندانوں کے ساتھ کیا ہے اُس کا ازالہ سونے چاندی سے نہیں کیا جا سکتا۔ یہ بھی مناسب نہیں کہ ہم اِس کے عوض کسی اسرائیلی کو مار دیں۔'' داؤد نے سوال کیا، ''تو پھر مَیں آپ کے لئے کیا کروں؟''

5 جِبعونیوں نے کہا، ''ساؤل ہی نے ہمیں ہلاک کرنے کا منصوبہ بنایا تھا، وہی ہمیں تباہ کرنا چاہتا تھا تاکہ ہم اسرائیل کی کسی بھی جگہ قائم نہ رہ سکیں۔ 6 اِس لئے ساؤل کی اولاد میں سے سات مردوں کو ہمارے حوالے کر دیں۔ ہم اُنہیں رب کے چنے ہوئے بادشاہ ساؤل کے وطنی شہر جِبعہ میں رب کے پہاڑ پر موت کے گھاٹ اُتار کر اُس کے حضور لٹکا دیں۔''

بادشاہ نے جواب دیا، ''مَیں اُنہیں آپ کے حوالے کر دوں گا۔'' 7 یونتن کا بیٹا مفی بوست ساؤل کا پوتا تو تھا، لیکن بادشاہ نے اُسے نہ چھیڑا، کیونکہ اُس نے رب کی قسم کھا کر یونتن سے وعدہ کیا تھا کہ مَیں آپ کی اولاد کو کبھی نقصان نہیں پہنچاؤں گا۔ 8 چنانچہ اُس نے ساؤل کی داشتہ رِصفہ بنت ایّاہ کے دو بیٹوں ارمونی اور مفی

بوست کو اور اِس کے علاوہ ساؤل کی بیٹی میرب کے پانچ بیٹوں کو چن لیا۔ میرب برزلی محولاتی کے بیٹے عدری ایل کی بیوی تھی۔ 9 اِن سات آدمیوں کو داؤد نے جِبعونیوں کے حوالے کر دیا۔

ساتوں آدمیوں کو مذکورہ پہاڑ پر لایا گیا۔ وہاں جِبعونیوں نے اُنہیں قتل کر کے رب کے حضور لٹکا دیا۔ وہ سب ایک ہی دن مر گئے۔ اُس وقت جَو کی فصل کی کٹائی شروع ہوئی تھی۔

10 تب رِصفہ بنت ایّاہ ساتوں لاشوں کے پاس گئی اور پتھر پر اپنے لئے ٹاٹ کا کپڑا بچھا کر لاشوں کی حفاظت کرنے لگی۔ دن کے وقت وہ پرندوں کو بھگاتی اور رات کے وقت جنگلی جانوروں کو لاشوں سے دُور رکھتی رہی۔ وہ بہار کے موسم میں فصل کی کٹائی کے پہلے دنوں سے لے کر اُس وقت تک وہاں ٹھہری رہی جب تک بارش نہ ہوئی۔

11 جب داؤد کو معلوم ہوا کہ ساؤل کی داشتہ رِصفہ نے کیا کِیا ہے 12-14 تو وہ یبیس جِلعاد کے باشندوں کے پاس گیا اور اُن سے ساؤل اور اُس کے بیٹے یونتن کی ہڈیوں کو لے کر ساؤل کے باپ قیس کی قبر میں دفنایا۔ (جب فلستیوں نے جِلبوعہ کے پہاڑی علاقے میں اسرائیلیوں کو شکست دی تھی تو اُنہوں نے ساؤل اور یونتن کی لاشوں کو بیت شان کے چوک میں لٹکا دیا تھا۔ تب یبیس جِلعاد کے آدمی چوری چوری وہاں آ کر لاشوں کو اپنے پاس لے گئے تھے۔) داؤد نے جِبعہ میں اب تک لٹکی سات لاشوں کو بھی اُتار کر ضلع میں قیس کی قبر میں دفنایا۔ ضلع بن یمین کے قبیلے کی آبادی ہے۔ جب سب کچھ داؤد کے حکم کے مطابق کیا گیا تھا تو رب نے ملک کے لئے دعائیں سن لیں۔

فلستیوں سے جنگیں

15 ایک اَور بار فلستیوں اور اسرائیلیوں کے درمیان جنگ چھڑ گئی۔ داؤد اپنی فوج سمیت فلستیوں سے لڑنے کے لئے نکلا۔ جب وہ لڑتا لڑتا نڈھال ہو گیا تھا 16 تو ایک فلستی نے اُس پر حملہ کیا جس کا نام اِشبی بنوب تھا۔ یہ آدمی دیو قامت مرد رفا کی نسل سے تھا۔ اُس کے پاس نئی تلوار اور اِتنا لمبا نیزہ تھا کہ صرف اُس کی پیتل کی نوک کا وزن تقریباً ساڑھے 3 کلوگرام تھا۔ 17 لیکن ابی شے بن ضرویاہ دوڑ کر داؤد کی مدد کرنے آیا اور فلستی کو مار ڈالا۔ اِس کے بعد داؤد کے فوجیوں نے قسم کھائی، ”آئندہ آپ لڑنے کے لئے ہمارے ساتھ نہیں نکلیں گے۔ ایسا نہ ہو کہ اسرائیل کا چراغ بجھ جائے۔“

18 اِس کے بعد اسرائیلیوں کو جوب کے قریب بھی فلستیوں سے لڑنا پڑا۔ وہاں سِبکی حوساتی نے دیو قامت مرد رفا کی اولاد میں سے ایک آدمی کو مار ڈالا جس کا نام سف تھا۔

19 جوب کے قریب ایک اَور لڑائی چھڑ گئی۔ اِس کے دوران بیت لحم کے اِلحنان بن یعرے اُرجیم نے جاتی جالوت کو موت کے گھاٹ اُتار دیا۔ جالوت کا نیزہ کھڈی کے شہتیر جیسا بڑا تھا۔ 20 ایک اَور دفعہ جات کے پاس لڑائی ہوئی۔ فلستیوں کا ایک فوجی جو رفا کی نسل کا تھا بہت لمبا تھا۔ اُس کے ہاتھوں اور پیروں کی چھ چھ اُنگلیاں یعنی مل کر 24 اُنگلیاں تھیں۔ 21 جب وہ اسرائیلیوں کا مذاق اُڑانے لگا تو داؤد کے بھائی سِمعہ کے بیٹے یونتن نے اُسے مار ڈالا۔ 22 جات کے یہ دیو قامت مرد رفا کی اولاد تھے، اور وہ داؤد اور اُس کے فوجیوں کے ہاتھوں ہلاک ہوئے۔

داؤد کا گیت

22 جس دن رب نے داؤد کو تمام دشمنوں اور ساؤل کے ہاتھ سے بچایا اُس دن بادشاہ نے گیت گایا،

2 ”رب میری چٹان، میرا قلعہ اور میرا نجات دہندہ ہے۔

3 میرا خدا میری چٹان ہے جس میں مَیں پناہ لیتا ہوں۔ وہ میری ڈھال، میری نجات کا پہاڑ، میرا بلند حصار اور میری پناہ گاہ ہے۔ تُو میرا نجات دہندہ ہے جو مجھے ظلم و تشدد سے بچاتا ہے۔

4 مَیں رب کو پکارتا ہوں، اُس کی تمجید ہو! تب وہ مجھے دشمنوں سے چھٹکارا دیتا ہے۔

5 موت کی موجوں نے مجھے گھیر لیا، ہلاکت کے سیلاب نے میرے دل پر دہشت طاری کی۔

6 پاتال کے رسّوں نے مجھے جکڑ لیا، موت نے میرے راستے میں اپنے پھندے ڈال دیئے۔

7 جب مَیں مصیبت میں پھنس گیا تو مَیں نے رب کو پکارا۔ مَیں نے مدد کے لئے اپنے خدا سے فریاد کی تو اُس نے اپنی سکونت گاہ سے میری آواز سنی، میری چیخیں اُس کے کان تک پہنچ گئیں۔

8 تب زمین لرز اُٹھی اور تھرتھرانے لگی، آسمان کی بنیادیں رب کے غضب کے سامنے کانپنے اور جھولنے لگیں۔

9 اُس کی ناک سے دھواں نکل آیا، اُس کے منہ سے بھسم کرنے والے شعلے اور دہکتے کوئلے بھڑک اُٹھے۔

10 آسمان کو جھکا کر وہ نازل ہوا۔ جب اُتر آیا تو اُس کے پاؤں کے نیچے اندھیرا ہی اندھیرا تھا۔

11 وہ کروبی فرشتے پر سوار ہوا اور اُڑ کر ہَوا کے پَروں پر منڈلانے لگا۔

12 اُس نے اندھیرے کو اپنی چھپنے کی جگہ بنایا، بارش کے کالے اور گھنے بادل خیمے کی طرح اپنے اردگرد لگائے۔

13 اُس کے حضور کی تیز روشنی سے شعلہ زن کوئلے پھوٹ نکلے۔

14 رب آسمان سے کڑکنے لگا، اللہ تعالیٰ کی آواز گونج اُٹھی۔

15 اُس نے اپنے تیر چلا دیئے تو دشمن تتر بتر ہو گئے۔ اُس کی بجلی اِدھر اُدھر گرتی گئی تو اُن میں ہل چل مچ گئی۔

16 رب نے ڈانٹا تو سمندر کی وادیاں ظاہر ہوئیں، جب وہ غصے میں گرجا تو اُس کے دم کے جھونکوں سے زمین کی بنیادیں نظر آئیں۔

17 بلندیوں پر سے اپنا ہاتھ بڑھا کر اُس نے مجھے پکڑ لیا، گہرے پانی میں سے کھینچ کر مجھے نکال لایا۔

18 اُس نے مجھے میرے زبردست دشمن سے بچایا، اُن سے جو مجھ سے نفرت کرتے ہیں، جن پر مَیں غالب نہ آ سکا۔

19 جس دن مَیں مصیبت میں پھنس گیا اُس دن اُنہوں نے مجھ پر حملہ کیا، لیکن رب میرا سہارا بنا رہا۔

20 اُس نے مجھے تنگ جگہ سے نکال کر چھٹکارا دیا، کیونکہ وہ مجھ سے خوش تھا۔

21 رب مجھے میری راست بازی کا اجر دیتا ہے۔ میرے

ہاتھ صاف ہیں، اِس لئے وہ مجھے برکت دیتا ہے۔
22 کیونکہ مَیں رب کی راہوں پر چلتا رہا ہوں، مَیں بدی کرنے سے اپنے خدا سے دُور نہیں ہوا۔
23 اُس کے تمام احکام میرے سامنے رہے ہیں، مَیں اُس کے فرمانوں سے نہیں ہٹا۔
24 اُس کے سامنے ہی مَیں بےالزام رہا، گناہ کرنے سے باز رہا ہوں۔
25 اِس لئے رب نے مجھے میری راست بازی کا اجر دیا، کیونکہ اُس کی آنکھوں کے سامنے ہی مَیں پاک صاف ثابت ہوا۔

26 اے اللہ، جو وفادار ہے اُس کے ساتھ تیرا سلوک وفاداری کا ہے، جو بےالزام ہے اُس کے ساتھ تیرا سلوک بےالزام ہے۔
27 جو پاک ہے اُس کے ساتھ تیرا سلوک پاک ہے۔ لیکن جو کج رَو ہے اُس کے ساتھ تیرا سلوک بھی کج رَوی کا ہے۔
28 تُو پست حالوں کو نجات دیتا ہے، اور تیری آنکھیں مغروروں پر لگی رہتی ہیں تاکہ اُنہیں پست کریں۔

29 اے رب، تُو ہی میرا چراغ ہے، رب ہی میرے اندھیرے کو روشن کرتا ہے۔
30 کیونکہ تیرے ساتھ مَیں فوجی دستے پر حملہ کر سکتا، اپنے خدا کے ساتھ دیوار کو پھلانگ سکتا ہوں۔

31 اللہ کی راہ کامل ہے، رب کا فرمان خالص ہے۔ جو بھی اُس میں پناہ لے اُس کی وہ ڈھال ہے۔
32 کیونکہ رب کے سوا کون خدا ہے؟ ہمارے خدا کے سوا کون چٹان ہے؟
33 اللہ مجھے قوت سے کمربستہ کرتا، وہ میری راہ کو کامل کر دیتا ہے۔
34 وہ میرے پاؤں کو ہرن کی سی پُھرتی عطا کرتا، مجھے مضبوطی سے میری بلندیوں پر کھڑا کرتا ہے۔
35 وہ میرے ہاتھوں کو جنگ کرنے کی تربیت دیتا ہے۔ اب میرے بازو پیتل کی کمان کو بھی تان لیتے ہیں۔

36 اے رب، تُو نے مجھے اپنی نجات کی ڈھال بخش دی ہے، تیری نرمی نے مجھے بڑا بنا دیا ہے۔
37 تُو میرے قدموں کے لئے راستہ بنا دیتا ہے، اِس لئے میرے ٹخنے نہیں ڈگمگاتے۔
38 مَیں نے اپنے دشمنوں کا تعاقب کر کے اُنہیں کچل دیا، مَیں باز نہ آیا جب تک وہ ختم نہ ہو گئے۔
39 مَیں نے اُنہیں تباہ کر کے یوں پاش پاش کر دیا کہ دوبارہ اُٹھ نہ سکے بلکہ گر کر میرے پاؤں تلے پڑے رہے۔
40 کیونکہ تُو نے مجھے جنگ کرنے کے لئے قوت سے کمربستہ کر دیا، تُو نے میرے مخالفوں کو میرے سامنے جھکا دیا۔
41 تُو نے میرے دشمنوں کو میرے سامنے سے بھگا دیا، اور مَیں نے نفرت کرنے والوں کو تباہ کر دیا۔
42 وہ مدد کے لئے چیختے چلّاتے رہے، لیکن بچانے والا کوئی نہیں تھا۔ وہ رب کو پکارتے رہے، لیکن اُس نے جواب نہ دیا۔
43 مَیں نے اُنہیں چُور چُور کر کے گرد کی طرح ہَوا میں اُڑا دیا۔ مَیں نے اُنہیں گلی میں مٹی کی طرح پاؤں

تلے روند کر ریزہ ریزہ کر دیا۔

44 تُو نے مجھے میری قوم کے جھگڑوں سے بچا کر اقوام پر میری حکومت قائم رکھی ہے۔ جس قوم سے مَیں ناواقف تھا وہ میری خدمت کرتی ہے۔
45 پردیسی دبک کر میری خوشامد کرتے ہیں۔ جوں ہی مَیں بات کرتا ہوں تو وہ میری سنتے ہیں۔
46 وہ ہمت ہار کر کانپتے ہوئے اپنے قلعوں سے نکل آتے ہیں۔

47 رب زندہ ہے! میری چٹان کی تمجید ہو! میرے خدا کی تعظیم ہو جو میری نجات کی چٹان ہے۔
48 وہی خدا ہے جو میرا انتقام لیتا، اقوام کو میرے تابع کر دیتا
49 اور مجھے میرے دشمنوں سے چھٹکارا دیتا ہے۔ یقیناً تُو مجھے میرے مخالفوں پر سرفراز کرتا، مجھے ظالموں سے بچائے رکھتا ہے۔

50 اے رب، اِس لئے مَیں اقوام میں تیری حمد و ثنا کروں گا، تیرے نام کی تعریف میں گیت گاؤں گا۔
51 کیونکہ رب اپنے بادشاہ کو بڑی نجات دیتا ہے، وہ اپنے مسح کئے ہوئے بادشاہ داؤد اور اُس کی اولاد پر ہمیشہ تک مہربان رہے گا۔“

داؤد کے آخری الفاظ

23 درجِ ذیل داؤد کے آخری الفاظ ہیں:
”داؤد بن یسّی کا فرمان جسے اللہ نے سرفراز کیا، جسے یعقوب کے خدا نے مسح کر کے بادشاہ بنا دیا تھا، اور جس کی تعریف اسرائیل کے گیت کرتے ہیں،
2 رب کے روح نے میری معرفت بات کی، اُس کا فرمان میری زبان پر تھا۔
3 اسرائیل کے خدا نے فرمایا، اسرائیل کی چٹان مجھ سے ہم کلام ہوئی، ’جو انصاف سے حکومت کرتا ہے، جو اللہ کا خوف مان کر حکمرانی کرتا ہے،
4 وہ صبح کی روشنی کی مانند ہے، اُس طلوعِ آفتاب کی مانند جب بادل چھائے نہیں ہوتے۔ جب اُس کی کرنیں بارش کے بعد زمین پر پڑتی ہیں تو پودے پھوٹ نکلتے ہیں۔‘

5 یقیناً میرا گھرانا مضبوطی سے اللہ کے ساتھ ہے، کیونکہ اُس نے میرے ساتھ ابدی عہد باندھا ہے، ایسا عہد جس کا ہر پہلو منظم اور محفوظ ہے۔ وہ میری نجات تکمیل تک پہنچائے گا اور میری ہر آرزو پوری کرے گا۔
6 لیکن بےدین خاردار جھاڑیوں کی مانند ہیں جو ہَوا کے جھونکوں سے اِدھر اُدھر بکھر گئی ہیں۔ کانٹوں کی وجہ سے کوئی بھی ہاتھ نہیں لگاتا۔
7 لوگ اُنہیں لوہے کے اوزار یا نیزے کے دستے سے جمع کر کے وہیں کے وہیں جلا دیتے ہیں۔“

داؤد کے سورما

8 درجِ ذیل داؤد کے سورماؤں کی فہرست ہے۔ جو تین افسر یوآب کے بھائی ابی شے کے عین بعد آتے تھے اُن میں یوشیب بشیبت تحکمونی پہلے نمبر پر آتا تھا۔ ایک بار اُس نے اپنے نیزے سے 800 آدمیوں کو مار دیا۔
9 اِن تین افسروں میں سے دوسری جگہ پر اِلی عزر بن

دودو بن اخوحی آتا تھا۔ ایک جنگ میں جب اُنہوں نے فلستیوں کو چیلنج دیا تھا اور اسرائیلی بعد میں پیچھے ہٹ گئے تو اِلی عزر داؤد کے ساتھ [10] فلستیوں کا مقابلہ کرتا رہا۔ اُس دن وہ فلستیوں کو مارتے مارتے اِتنا تھک گیا کہ آخرکار تلوار اُٹھا نہ سکا بلکہ ہاتھ تلوار کے ساتھ جم گیا۔ رب نے اُس کی معرفت بڑی فتح بخشی۔ باقی دستے صرف لاشوں کو لُوٹنے کے لئے لوٹ آئے۔

[11] اُس کے بعد تیسری جگہ پر سمّہ بن اجی ہراری آتا تھا۔ ایک مرتبہ فلستی لحی کے قریب مسور کے کھیت میں اسرائیل کے خلاف لڑ رہے تھے۔ اسرائیلی فوجی اُن کے سامنے بھاگنے لگے، [12] لیکن سمّہ کھیت کے درمیان تک بڑھ گیا اور وہاں لڑتے لڑتے فلستیوں کو شکست دی۔ رب نے اُس کی معرفت بڑی فتح بخشی۔

[14-13] ایک اَور جنگ کے دوران داؤد عدُلام کے غار کے پہاڑی قلعے میں تھا جبکہ فلستی فوج نے وادیٔ رفائیم میں اپنی لشکر گاہ لگائی تھی۔ اُن کے دستوں نے بیت لحم پر بھی قبضہ کر لیا تھا۔ فصل کا موسم تھا۔ داؤد کے تیس اعلیٰ افسروں میں سے تین اُس سے ملنے آئے۔ [15] داؤد کو شدید پیاس لگی، اور وہ کہنے لگا، "کون میرے لئے بیت لحم کے دروازے پر کے حوض سے کچھ پانی لائے گا؟" [16] یہ سن کر تینوں افسر فلستیوں کی لشکر گاہ پر حملہ کر کے اُس میں گھُس گئے اور لڑتے لڑتے بیت لحم کے حوض تک پہنچ گئے۔ اُس سے کچھ پانی بھر کر وہ اُسے داؤد کے پاس لے آئے۔ لیکن اُس نے پینے سے انکار کر دیا بلکہ اُسے قربانی کے طور پر اُنڈیل کر رب کو پیش کیا [17] اور بولا، "رب نہ کرے کہ مَیں یہ پانی پیوں۔ اگر ایسا کرتا تو اُن آدمیوں کا خون پیتا جو اپنی جان پر کھیل کر پانی لائے ہیں۔" اِس لئے وہ اُسے پینا نہیں چاہتا تھا۔ یہ اِن تین سورماؤں کے زبردست کاموں کی ایک مثال ہے۔

[19-18] یوآب بن ضرویاہ کا بھائی ابی شے مذکورہ تین سورماؤں پر مقرر تھا۔ ایک دفعہ اُس نے اپنے نیزے سے 300 آدمیوں کو مار ڈالا۔ تینوں کی نسبت اُس کی دُگنی عزت کی جاتی تھی، لیکن وہ خود اُن میں گنا نہیں جاتا تھا۔

[20] بِنایاہ بن یہویدع بھی زبردست فوجی تھا۔ وہ قبضئیل کا رہنے والا تھا، اور اُس نے بہت دفعہ اپنی مردانگی دکھائی۔ موآب کے دو بڑے سورما اُس کے ہاتھوں ہلاک ہوئے۔ ایک بار جب بہت برف پڑ گئی تو اُس نے ایک حوض میں اُتر کر ایک شیرببر کو مار ڈالا جو اُس میں گر گیا تھا۔ [21] ایک اَور موقع پر اُس کا واسطہ ایک دیو قامت مصری سے پڑا۔ مصری کے ہاتھ میں نیزہ تھا جبکہ اُس کے پاس صرف لاٹھی تھی۔ لیکن بِنایاہ نے اُس پر حملہ کر کے اُس کے ہاتھ سے نیزہ چھین لیا اور اُسے اُس کے اپنے ہتھیار سے مار ڈالا۔ [22] ایسی بہادری دکھانے کی بنا پر بِنایاہ بن یہویدع مذکورہ تین آدمیوں کے برابر مشہور ہوا۔ [23] تیس افسروں کے دیگر مردوں کی نسبت اُس کی زیادہ عزت کی جاتی تھی، لیکن وہ مذکورہ تین آدمیوں میں گنا نہیں جاتا تھا۔ داؤد نے اُسے اپنے محافظوں پر مقرر کیا۔

[24] ذیل کے آدمی بادشاہ کے 30 سورماؤں میں شامل تھے۔

یوآب کا بھائی عساہیل، بیت لحم کا اِلحنان بن دودو، [25] سمّہ حرودی، اِلیقہ حرودی، [26] خلِص فلطی، تقوع کا عیرا بن عقیس، [27] عنتوت کا ابی عزر، مبونی حوساتی، [28] ضلمون اخوحی، مَہری نطوفاتی، [29] حلِب بن بعنہ

نطوفاتی، بن یمینی شہر جبعہ کا اِتّی بن ریبی، [30] بِنایاہ فرعتونی، نحلے جعس کا ہِدّی، [31] ابی علبون عرباتی، عزماوت برحومی، [32-33] اِلیَحبا سعلبونی، بنی یسین، یونتن بن سمّہ ہراری، اخی آم بن سرار ہراری، [34] اِلی فلط بن اَحسبی معکاتی، اِلی عام بن اخی تُفل جلونی، [35] حصرو کرملی، فعری اربی، [36] ضوباہ کا اِجال بن ناتن، بانی جادی، [37] صِلق عمونی، یوآب بن ضرویاہ کا سلاح بردار نحری بیروتی، [38] عیرا اِتری، جریب اِتری [39] اور اُوریاہ حِتّی۔ آدمیوں کی کُل تعداد 37 تھی۔

داؤد کی مردم شماری

24 ایک بار پھر رب کو اسرائیل پر غصہ آیا، اور اُس نے داؤد کو اُنہیں مصیبت میں ڈالنے پر اُکسا کر اُس کے ذہن میں مردم شماری کرنے کا خیال ڈال دیا۔

[2] چنانچہ داؤد نے فوج کے کمانڈر یوآب کو حکم دیا، ”دان سے لے کر بیرسبع تک اسرائیل کے تمام قبیلوں میں سے گزرتے ہوئے جنگ کرنے کے قابل مردوں کو گن لیں تاکہ معلوم ہو جائے کہ اُن کی کُل تعداد کیا ہے۔“ [3] لیکن یوآب نے اعتراض کیا، ”اے بادشاہ میرے آقا، کاش رب آپ کا خدا آپ کے دیکھتے دیکھتے فوجیوں کی تعداد سَو گُنا بڑھائے۔ لیکن میرے آقا اور بادشاہ اُن کی مردم شماری کیوں کرنا چاہتے ہیں؟“ [4] لیکن بادشاہ یوآب اور فوج کے بڑے افسروں کے اعتراضات کے باوجود اپنی بات پر ڈٹا رہا۔ چنانچہ وہ دربار سے روانہ ہو کر اسرائیل کے مردوں کی فہرست تیار کرنے لگے۔

[5] دریائے یردن کو عبور کر کے اُنہوں نے عروعیر اور وادیٔ ارنون کے بیچ کے شہر میں شروع کیا۔ وہاں سے وہ جد اور یعزیر سے ہو کر [6] جِلعاد اور حِتّیوں کے ملک کے شہر قادس تک پہنچے۔ پھر آگے بڑھتے بڑھتے وہ دان اور صیدا کے گرد و نواح کے علاقے [7] اور قلعہ بند شہر صور اور حِوّیوں اور کنعانیوں کے تمام شہروں تک پہنچ گئے۔ آخر کار اُنہوں نے یہوداہ کے جنوب کی مردم شماری بیرسبع تک کی۔

[8] یوں پورے ملک میں سفر کرتے کرتے وہ 9 مہینوں اور 20 دنوں کے بعد یروشلم واپس آئے۔ [9] یوآب نے بادشاہ کو مردم شماری کی پوری رپورٹ پیش کی۔ اسرائیل میں تلوار چلانے کے قابل 8 لاکھ افراد تھے جبکہ یہوداہ کے 5 لاکھ مرد تھے۔

[10] لیکن اب داؤد کا ضمیر اُس کو ملامت کرنے لگا۔ اُس نے رب سے دعا کی، ”مجھ سے سنگین گناہ سرزد ہوا ہے۔ اے رب، اب اپنے خادم کا قصور معاف کر۔ مجھ سے بڑی حماقت ہوئی ہے۔“

[11] اگلے دن جب داؤد صبح کے وقت اُٹھا تو اُس کے غیب بین جاد نبی کو رب کی طرف سے پیغام مل گیا، [12] ”داؤد کے پاس جا کر اُسے بتا دینا، ’رب تجھے تین سزائیں پیش کرتا ہے۔ اِن میں سے ایک چن لے‘۔“ [13] جاد داؤد کے پاس گیا اور اُسے رب کا پیغام سنا دیا۔ اُس نے سوال کیا، ”آپ کس سزا کو ترجیح دیتے ہیں؟ اپنے ملک میں سات سال کے دوران کال؟ یا یہ کہ آپ کے دشمن آپ کو بھگا کر تین ماہ تک آپ کا تعاقب کرتے رہیں؟ یا یہ کہ آپ کے ملک میں تین دن تک وبا پھیل جائے؟ دھیان سے اِس کے بارے میں سوچیں تاکہ مَیں اُسے آپ کا جواب پہنچا سکوں جس نے مجھے بھیجا ہے۔“

14 داؤد نے جواب دیا، ”ہائے، مَیں کیا کہوں؟ مَیں بہت پریشان ہوں۔ لیکن آدمیوں کے ہاتھ میں پڑنے کی نسبت بہتر ہے کہ مَیں رب ہی کے ہاتھ میں پڑ جاؤں، کیونکہ اُس کا رحم عظیم ہے۔“

15 تب رب نے اسرائیل میں وبا پھیلنے دی۔ وہ اُسی صبح شروع ہوئی اور تین دن تک لوگوں کو موت کے گھاٹ اُتارتی گئی۔ شمال میں دان سے لے کر جنوب میں بیرسبع تک کُل 70,000 افراد ہلاک ہوئے۔ 16 لیکن جب وبا کا فرشتہ چلتے چلتے یروشلم تک پہنچ گیا اور اُس پر ہاتھ اُٹھانے لگا تو رب نے لوگوں کی مصیبت کو دیکھ کر ترس کھایا اور تباہ کرنے والے فرشتے کو حکم دیا، ”بس کر! اب باز آ۔“ اُس وقت رب کا فرشتہ وہاں کھڑا تھا جہاں ارَوناہ یبوسی اپنا اناج گاہتا تھا۔

17 جب داؤد نے فرشتے کو لوگوں کو مارتے ہوئے دیکھا تو اُس نے رب سے التماس کی، ”مَیں ہی نے گناہ کیا ہے، یہ میرا ہی قصور ہے۔ اِن بھیڑوں سے کیا غلطی ہوئی ہے؟ براہِ کرم اِن کو چھوڑ کر مجھے اور میرے خاندان کو سزا دے۔“

18 اُسی دن جاد داؤد کے پاس آیا اور اُس سے کہا، ”ارَوناہ یبوسی کی گاہنے کی جگہ کے پاس جا کر اُس پر رب کی قربان گاہ بنا لے۔“ 19 چنانچہ داؤد چڑھ کر گاہنے کی جگہ کے پاس آیا جس طرح رب نے جاد کی معرفت فرمایا تھا۔

20 جب ارَوناہ نے بادشاہ اور اُس کے درباریوں کو اپنی طرف چڑھتا ہوا دیکھا تو وہ نکل کر بادشاہ کے سامنے اوندھے منہ جھک گیا۔ 21 اُس نے پوچھا، ”میرے آقا اور بادشاہ میرے پاس کیوں آ گئے؟“ داؤد نے جواب دیا، ”مَیں آپ کی گاہنے کی جگہ خریدنا چاہتا ہوں تاکہ رب کے لئے قربان گاہ تعمیر کروں۔ کیونکہ یہ کرنے سے وبا رُک جائے گی۔“

22 ارَوناہ نے کہا، ”میرے آقا اور بادشاہ، جو کچھ آپ کو اچھا لگے اُسے لے کر چڑھائیں۔ یہ بَیل بھسم ہونے والی قربانی کے لئے حاضر ہیں۔ اور اناج کو گاہنے اور بَیلوں کو جوتنے کا سامان قربان گاہ پر رکھ کر جلا دیں۔ 23 بادشاہ سلامت، مَیں خوشی سے آپ کو یہ سب کچھ دے دیتا ہوں۔ دعا ہے کہ آپ رب اپنے خدا کو پسند آئیں۔“

24 لیکن بادشاہ نے انکار کیا، ”نہیں، مَیں ضرور ہر چیز کی پوری قیمت ادا کروں گا۔ مَیں رب اپنے خدا کو ایسی کوئی بھسم ہونے والی قربانی پیش نہیں کروں گا جو مجھے مفت میں مل جائے۔“

چنانچہ داؤد نے بَیلوں سمیت گاہنے کی جگہ چاندی کے 50 سِکوں کے عوض خرید لی۔ 25 اُس نے وہاں رب کی تعظیم میں قربان گاہ تعمیر کر کے اُس پر بھسم ہونے والی اور سلامتی کی قربانیاں چڑھائیں۔ تب رب نے ملک کے لئے دعا سن کر وبا کو روک دیا۔

۱۔سلاطین

ادونیاہ کی سازش

1 داؤد بادشاہ بہت بوڑھا ہو چکا تھا۔ اُسے ہمیشہ سردی لگتی تھی، اور اُس پر مزید بستر ڈالنے سے کوئی فائدہ نہ ہوتا تھا۔ 2 یہ دیکھ کر ملازموں نے بادشاہ سے کہا، ”اگر اجازت ہو تو ہم بادشاہ کے لئے ایک نوجوان کنواری ڈھونڈ لیں جو آپ کی خدمت میں حاضر رہے اور آپ کی دیکھ بھال کرے۔ لڑکی آپ کے ساتھ لیٹ کر آپ کو گرم رکھے۔“ 3 چنانچہ وہ پورے ملک میں کسی خوب صورت لڑکی کی تلاش کرنے لگے۔ ڈھونڈتے ڈھونڈتے ابی شاگ شونیمی کو چن کر بادشاہ کے پاس لایا گیا۔ 4 اب سے وہ اُس کی خدمت میں حاضر ہوتی اور اُس کی دیکھ بھال کرتی رہی۔ لڑکی نہایت خوب صورت تھی، لیکن بادشاہ نے کبھی اُس سے صحبت نہ کی۔

5-6 اُن دنوں میں ادونیاہ بادشاہ بننے کی سازش کرنے لگا۔ وہ داؤد کی بیوی حجیت کا بیٹا تھا۔ یوں وہ ابی سلوم کا سوتیلا بھائی اور اُس کے مرنے پر داؤد کا سب سے بڑا بیٹا تھا۔ شکل و صورت کے لحاظ سے لوگ اُس کی بڑی تعریف کیا کرتے تھے، اور بچپن سے اُس کے باپ نے اُسے کبھی نہیں ڈانٹا تھا کہ تُو کیا کر رہا ہے۔ اب ادونیاہ اپنے آپ کو لوگوں کے سامنے پیش کر کے اعلان کرنے لگا، ”مَیں ہی بادشاہ بنوں گا۔“ اِس مقصد کے تحت اُس نے اپنے لئے رتھ اور گھوڑے خرید کر 50 آدمیوں کو رکھ لیا تاکہ وہ جہاں بھی جائے اُس کے آگے آگے چلتے رہیں۔ 7 اُس نے یوآب بن ضرویاہ اور ابیاتر امام سے بات کی تو وہ اُس کے ساتھی بن کر اُس کی حمایت کرنے کے لئے تیار ہوئے۔ 8 لیکن صدوق امام، بِنایاہ بن یہویدع اور ناتن نبی اُس کے ساتھ نہیں تھے، نہ سِمعی، ریعی یا داؤد کے محافظ۔

9 ایک دن ادونیاہ نے عین راجل چشمے کے قریب کی چٹان زُحلت کے پاس ضیافت کی۔ کافی بھیڑ بکریاں، گائے بَیل اور موٹے تازے بچھڑے ذبح کئے گئے۔ ادونیاہ نے بادشاہ کے تمام بیٹوں اور یہوداہ کے تمام شاہی افسروں کو دعوت دی تھی۔ 10 کچھ لوگوں کو جان بوجھ کر اِس میں شامل نہیں کیا گیا تھا۔ اُن میں اُس کا بھائی سلیمان، ناتن نبی، بِنایاہ اور داؤد کے محافظ شامل تھے۔

داؤد سلیمان کو بادشاہ قرار دیتا ہے

11 تب ناتن سلیمان کی ماں بت سبع سے ملا اور بولا،

’’کیا یہ خبر آپ تک نہیں پہنچی کہ حجیت کے بیٹے ادونیاہ نے اپنے آپ کو بادشاہ بنا لیا ہے؟ اور ہمارے آقا داؤد کو اِس کا علم تک نہیں! 12 آپ کی اور آپ کے بیٹے سلیمان کی زندگی بڑے خطرے میں ہے۔ اِس لئے لازم ہے کہ آپ میرے مشورے پر فوراً عمل کریں۔ 13 داؤد بادشاہ کے پاس جا کر اُسے بتا دینا، ’اے میرے آقا اور بادشاہ، کیا آپ نے قسم کھا کر مجھ سے وعدہ نہیں کیا تھا کہ تیرا بیٹا سلیمان میرے بعد تخت نشین ہو گا؟ تو پھر ادونیاہ کیوں بادشاہ بن گیا ہے؟‘ 14 آپ کی بادشاہ سے گفتگو ابھی ختم نہیں ہو گی کہ مَیں داخل ہو کر آپ کی بات کی تصدیق کروں گا۔‘‘

15 بت سبع فوراً بادشاہ کے پاس گئی جو سونے کے کمرے میں لیٹا ہوا تھا۔ اُس وقت تو وہ بہت عمر رسیدہ ہو چکا تھا، اور ابی شاگ اُس کی دیکھ بھال کر رہی تھی۔ 16 بت سبع کمرے میں داخل ہو کر بادشاہ کے سامنے منہ کے بل جھک گئی۔ داؤد نے پوچھا، ’’کیا بات ہے؟‘‘ 17 بت سبع نے کہا، ’’میرے آقا، آپ نے تو رب اپنے خدا کی قسم کھا کر مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ تیرا بیٹا سلیمان میرے بعد تخت نشین ہو گا۔ 18 لیکن اب ادونیاہ بادشاہ بن بیٹھا ہے اور میرے آقا اور بادشاہ کو اِس کا علم تک نہیں۔ 19 اُس نے ضیافت کے لئے بہت سے گائے بَیل، موٹے تازے بچھڑے اور بھیڑ بکریاں ذبح کر کے تمام شہزادوں کو دعوت دی ہے۔ ابیاتر امام اور فوج کا کمانڈر یوآب بھی اِن میں شامل ہیں، لیکن آپ کے خادم سلیمان کو دعوت نہیں ملی۔ 20 اے بادشاہ میرے آقا، اِس وقت تمام اسرائیل کی آنکھیں آپ پر لگی ہیں۔ سب آپ سے یہ جاننے کے لئے تڑپتے ہیں کہ آپ کے بعد کون تخت نشین ہو گا۔ 21 اگر آپ نے جلد ہی قدم نہ اُٹھایا تو آپ کے کوچ کر جانے کے فوراً بعد مَیں اور میرا بیٹا ادونیاہ کا نشانہ بن کر مجرم ٹھہریں گے۔‘‘

22-23 بت سبع ابھی بادشاہ سے بات کر ہی رہی تھی کہ داؤد کو اطلاع دی گئی کہ ناتن نبی آپ سے ملنے آیا ہے۔ نبی کمرے میں داخل ہو کر بادشاہ کے سامنے اوندھے منہ جھک گیا۔ 24 پھر اُس نے کہا، ’’میرے آقا، لگتا ہے کہ آپ اِس حق میں ہیں کہ ادونیاہ آپ کے بعد تخت نشین ہو۔ 25 کیونکہ آج اُس نے عین راجل جا کر بہت سے گائے بَیل، موٹے تازے بچھڑے اور بھیڑ بکریوں کو ذبح کیا ہے۔ ضیافت کے لئے اُس نے تمام شہزادوں، تمام فوجی افسروں اور ابیاتر امام کو دعوت دی ہے۔ اِس وقت وہ اُس کے ساتھ کھانا کھا کھا کر اور مَے پی پی کر نعرہ لگا رہے ہیں، ’ادونیاہ بادشاہ زندہ باد!‘ 26 کچھ لوگوں کو جان بوجھ کر دعوت نہیں دی۔ اُن میں مَیں آپ کا خادم، صدوق امام، بِنایاہ بن یہویدع اور آپ کا خادم سلیمان بھی شامل ہیں۔ 27 میرے آقا، کیا آپ نے واقعی اِس کا حکم دیا ہے؟ کیا آپ نے اپنے خادموں کو اطلاع دیئے بغیر فیصلہ کیا ہے کہ یہ شخص بادشاہ بنے گا؟‘‘

28 جواب میں داؤد نے کہا، ’’بت سبع کو بُلائیں!‘‘ وہ واپس آئی اور بادشاہ کے سامنے کھڑی ہو گئی۔ 29 بادشاہ بولا، ’’رب کی حیات کی قسم جس نے فدیہ دے کر مجھے ہر مصیبت سے بچایا ہے، 30 آپ کا بیٹا سلیمان میرے بعد بادشاہ ہو گا بلکہ آج ہی میرے تخت پر بیٹھ جائے گا۔ ہاں، آج ہی مَیں وہ وعدہ پورا کروں گا جو مَیں نے رب اسرائیل کے خدا کی قسم کھا کر آپ سے

کیا تھا۔" 31 یہ سن کر بت سبع اوندھے منہ جھک گئی اور کہا، "میرا مالک داؤد بادشاہ زندہ باد!"

32 پھر داؤد نے حکم دیا، "صدوق امام، ناتن نبی اور بِنایاہ بن یہویدع کو بُلا لائیں۔" تینوں آئے 33 تو بادشاہ اُن سے مخاطب ہوا، "میرے بیٹے سلیمان کو میرے خچر پر بٹھائیں۔ پھر میرے افسروں کو ساتھ لے کر اُسے جیحون چشمے تک پہنچا دیں۔ 34 وہاں صدوق اور ناتن اُسے مسح کر کے اسرائیل کا بادشاہ بنا دیں۔ نرسنگے کو بجا بجا کر نعرہ لگانا، 'سلیمان بادشاہ زندہ باد!' 35 اِس کے بعد میرے بیٹے کے ساتھ یہاں واپس آ جانا۔ وہ محل میں داخل ہو کر میرے تخت پر بیٹھ جائے اور میری جگہ حکومت کرے، کیونکہ مَیں نے اُسے اسرائیل اور یہوداہ کا حکمران مقرر کیا ہے۔"

36 بِنایاہ بن یہویدع نے جواب دیا، "آمین، ایسا ہی ہو! رب میرے آقا کا خدا اِس فیصلے پر اپنی برکت دے۔ 37 اور جس طرح رب آپ کے ساتھ رہا اُسی طرح وہ سلیمان کے ساتھ بھی ہو، بلکہ وہ اُس کے تخت کو آپ کے تخت سے کہیں زیادہ سربلند کرے!"

38 پھر صدوق امام، ناتن نبی، بِنایاہ بن یہویدع اور بادشاہ کے محافظ کریتیوں اور فلیتیوں نے سلیمان کو بادشاہ کے خچر پر بٹھا کر اُسے جیحون چشمے تک پہنچا دیا۔ 39 صدوق کے پاس تیل سے بھرا مینڈھے کا وہ سینگ تھا جو مقدّس خیمے میں پڑا رہتا تھا۔ اب اُس نے یہ تیل لے کر سلیمان کو مسح کیا۔ پھر نرسنگا بجایا گیا اور لوگ مل کر نعرہ لگانے لگے، "سلیمان بادشاہ زندہ باد! سلیمان بادشاہ زندہ باد!" 40 تمام لوگ بانسری بجاتے اور خوشی مناتے ہوئے سلیمان کے پیچھے چلنے لگے۔ جب وہ دوبارہ یروشلم میں داخل ہوا تو اِتنا شور تھا کہ زمین لرز اُٹھی۔

ادونیاہ کی شکست

41 لوگوں کی یہ آوازیں ادونیاہ اور اُس کے مہمانوں تک بھی پہنچ گئیں۔ تھوڑی دیر پہلے وہ کھانے سے فارغ ہوئے تھے۔ نرسنگے کی آواز سن کر یوآب چونک اُٹھا اور پوچھا، "یہ کیا ہے؟ شہر سے اِتنا شور کیوں سنائی دے رہا ہے؟" 42 وہ ابھی یہ بات کر ہی رہا تھا کہ ابیاتر کا بیٹا یونتن پہنچ گیا۔ یوآب بولا، "ہمارے پاس آئیں۔ آپ جیسے لائق آدمی اچھی خبر لے کر آ رہے ہوں گے۔"

43 یونتن نے جواب دیا، "افسوس، ایسا نہیں ہے۔ ہمارے آقا داؤد بادشاہ نے سلیمان کو بادشاہ بنا دیا ہے۔ 44 اُس نے اُسے صدوق امام، ناتن نبی، بِنایاہ بن یہویدع اور بادشاہ کے محافظ کریتیوں اور فلیتیوں کے ساتھ جیحون چشمے کے پاس بھیج دیا ہے۔ سلیمان بادشاہ کے خچر پر سوار تھا۔ 45 جیحون چشمے کے پاس صدوق امام اور ناتن نبی نے اُسے مسح کر کے بادشاہ بنا دیا۔ پھر وہ خوشی مناتے ہوئے شہر میں واپس چلے گئے۔ پورے شہر میں ہل چل مچ گئی۔ یہی وہ شور ہے جو آپ کو سنائی دے رہا ہے۔ 46 اب سلیمان تخت پر بیٹھ چکا ہے، 47 اور درباری ہمارے آقا داؤد بادشاہ کو مبارک باد دینے کے لئے اُس کے پاس پہنچ گئے ہیں۔ وہ کہہ رہے ہیں، 'آپ کا خدا کرے کہ سلیمان کا نام آپ کے نام سے بھی زیادہ مشہور ہو جائے۔ اُس کا تخت آپ کے تخت سے کہیں زیادہ سربلند ہو۔' بادشاہ نے اپنے بستر پر جھک کر اللہ کی پرستش کی 48 اور کہا، 'رب اسرائیل کے خدا کی تمجید ہو جس نے میرے بیٹوں میں سے ایک کو میری جگہ تخت پر بٹھا دیا ہے۔ اُس کا شکر ہے کہ مَیں اپنی آنکھوں سے یہ دیکھ سکا۔'"

49 یونتن کے منہ سے یہ خبر سن کر ادونیاہ کے

تمام مہمان گھبرا گئے۔ سب اُٹھ کر چاروں طرف منتشر ہو گئے۔ 50 ادونیاہ سلیمان سے خوف کھا کر مقدّس خیمے کے پاس گیا اور قربان گاہ کے سینگوں سے لپٹ گیا۔ 51 کسی نے سلیمان کے پاس جا کر اُسے اطلاع دی، ”ادونیاہ کو سلیمان بادشاہ سے خوف ہے، اِس لئے وہ قربان گاہ کے سینگوں سے لپٹے ہوئے کہہ رہا ہے، ’سلیمان بادشاہ پہلے قسم کھائے کہ وہ مجھے موت کے گھاٹ نہیں اُتارے گا‘۔“ 52 سلیمان نے وعدہ کیا، ”اگر وہ لائق ثابت ہو تو اُس کا ایک بال بھی بیکا نہیں ہو گا۔ لیکن جب بھی اُس میں بدی پائی جائے وہ ضرور مرے گا۔“

53 سلیمان نے اپنے لوگوں کو ادونیاہ کے پاس بھیج دیا تاکہ وہ اُسے بادشاہ کے پاس پہنچائیں۔ ادونیاہ آیا اور سلیمان کے سامنے اوندھے منہ جھک گیا۔ سلیمان بولا، ”اپنے گھر چلے جاؤ!“

داؤد کی آخری ہدایات

2 جب داؤد کو محسوس ہوا کہ کوچ کر جانے کا وقت قریب ہے تو اُس نے اپنے بیٹے سلیمان کو ہدایت کی، 2 ”اب مَیں وہاں جا رہا ہوں جہاں دنیا کے ہر شخص کو جانا ہوتا ہے۔ چنانچہ مضبوط ہوں اور مردانگی دکھائیں۔ 3 جو کچھ رب آپ کا خدا آپ سے چاہتا ہے وہ کریں اور اُس کی راہوں پر چلتے رہیں۔ اللہ کی شریعت میں درج ہر حکم اور ہدایت پر پورے طور پر عمل کریں۔ پھر جو کچھ بھی کریں گے اور جہاں بھی جائیں گے آپ کو کامیابی نصیب ہو گی۔ 4 پھر رب میرے ساتھ اپنا وعدہ پورا کرے گا۔ کیونکہ اُس نے فرمایا ہے، ’اگر تیری اولاد اپنے چال چلن پر دھیان دے کر پورے دل و جان سے میری وفادار رہے تو اسرائیل پر اُس کی حکومت ہمیشہ تک قائم رہے گی۔‘

5 دو ایک اَور باتیں بھی ہیں۔ آپ کو خوب معلوم ہے کہ یوآب بن ضرویاہ نے میرے ساتھ کیسا سلوک کیا ہے۔ اسرائیل کے دو کمانڈروں ابنیر بن نیر اور عماسا بن یتر کو اُس نے قتل کیا۔ جب جنگ نہیں تھی اُس نے جنگ کا خون بہا کر اپنی پیٹی اور جوتوں کو بےقصور خون سے آلودہ کر لیا ہے۔ 6 اُس کے ساتھ وہ کچھ کریں جو آپ کو مناسب لگے۔ یوآب بوڑھا تو ہے، لیکن دھیان دیں کہ وہ طبعی موت نہ مرے۔ 7 تاہم برزلی جِلعادی کے بیٹوں پر مہربانی کریں۔ وہ آپ کی میز کے مستقل مہمان رہیں، کیونکہ اُنہوں نے میرے ساتھ بھی ایسا ہی سلوک کیا جب مَیں نے آپ کے بھائی ابی سلوم کی وجہ سے یروشلم سے ہجرت کی۔ 8 بحوریم کے بن یمینی سِمعی بن جیرا پر بھی دھیان دیں۔ جس دن مَیں ہجرت کرتے ہوئے محنائم سے گزر رہا تھا تو اُس نے مجھ پر لعنتیں بھیجیں۔ لیکن میری واپسی پر وہ دریائے یردن پر مجھ سے ملنے آیا اور مَیں نے رب کی قسم کھا کر اُس سے وعدہ کیا کہ اُسے موت کے گھاٹ نہیں اُتاروں گا۔ 9 لیکن آپ اُس کا جرم نظرانداز نہ کریں بلکہ اُس کی مناسب سزا دیں۔ آپ دانش مند ہیں، اِس لئے آپ ضرور سزا دینے کا کوئی نہ کوئی طریقہ ڈھونڈ نکالیں گے۔ وہ بوڑھا تو ہے، لیکن دھیان دیں کہ وہ طبعی موت نہ مرے۔“

10 پھر داؤد مر کر اپنے باپ دادا سے جا ملا۔ اُسے یروشلم کے اُس حصے میں دفن کیا گیا جو ’داؤد کا شہر‘ کہلاتا ہے۔ 11 وہ کُل 40 سال تک اسرائیل کا بادشاہ رہا، سات سال حبرون میں اور 33 سال یروشلم میں۔ 12 سلیمان اپنے باپ داؤد کے بعد تخت نشین ہوا۔

اُس کی حکومت مضبوطی سے قائم ہوئی۔

ادونیاہ کی موت

13 ایک دن داؤد کی بیوی حجیت کا بیٹا ادونیاہ سلیمان کی ماں بت سبع کے پاس آیا۔ بت سبع نے پوچھا، ”کیا آپ امن پسند ارادہ رکھ کر آئے ہیں؟“ ادونیاہ بولا، ”جی، 14 بلکہ میری آپ سے گزارش ہے۔“

بت سبع نے جواب دیا، ”تو پھر بتائیں!“ 15 ادونیاہ نے کہا، ”آپ تو جانتی ہیں کہ اصل میں بادشاہ بننے کا حق میرا تھا۔ اور یہ تمام اسرائیل کی توقع بھی تھی۔ لیکن اب تو حالات بدل گئے ہیں۔ میرا بھائی بادشاہ بن گیا ہے، کیونکہ یہی رب کی مرضی تھی۔ 16 اب میری آپ سے درخواست ہے۔ اِس سے انکار نہ کریں۔“ بت سبع بولی، ”بتائیں۔“ 17 ادونیاہ نے کہا، ”مَیں ابی شاگ شونیمی سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔ براہِ کرم سلیمان بادشاہ کے سامنے میری سفارش کریں تاکہ بات بن جائے۔ اگر آپ بات کریں تو وہ انکار نہیں کرے گا۔“ 18 بت سبع راضی ہوئی، ”چلیں، ٹھیک ہے۔ مَیں آپ کا یہ معاملہ بادشاہ کو پیش کروں گی۔“

19 چنانچہ بت سبع سلیمان بادشاہ کے پاس گئی تاکہ اُسے ادونیاہ کا معاملہ پیش کرے۔ جب دربار میں پہنچی تو بادشاہ اُٹھ کر اُس سے ملنے آیا اور اُس کے سامنے جھک گیا۔ پھر وہ دوبارہ تخت پر بیٹھ گیا اور حکم دیا کہ ماں کے لئے بھی تخت رکھا جائے۔ بادشاہ کے دہنے ہاتھ بیٹھ کر 20 اُس نے اپنا معاملہ پیش کیا، ”میری آپ سے ایک چھوٹی سی گزارش ہے۔ اِس سے انکار نہ کریں۔“ بادشاہ نے جواب دیا، ”امی، بتائیں اپنی بات، مَیں انکار نہیں کروں گا۔“ 21 بت سبع بولی، ”اپنے بھائی ادونیاہ کو ابی شاگ شونیمی سے شادی کرنے دیں۔“

22 یہ سن کر سلیمان بھڑک اُٹھا، ”ادونیاہ کی ابی شاگ سے شادی!! یہ کیسی بات ہے جو آپ پیش کر رہی ہیں؟ اگر آپ یہ چاہتی ہیں تو کیوں نہ براہِ راست تقاضا کریں کہ ادونیاہ میری جگہ تخت پر بیٹھ جائے۔ آخر وہ میرا بڑا بھائی ہے، اور ابیاتر امام اور یوآب بن ضرویاہ بھی اُس کا ساتھ دے رہے ہیں۔“ 23 پھر سلیمان بادشاہ نے رب کی قسم کھا کر کہا، ”اِس درخواست سے ادونیاہ نے اپنی موت پر مُہر لگائی ہے۔ اللہ مجھے سخت سزا دے اگر مَیں اُسے موت کے گھاٹ نہ اُتاروں۔ 24 رب کی قسم جس نے میری تصدیق کر کے مجھے میرے باپ داؤد کے تخت پر بٹھا دیا اور اپنے وعدے کے مطابق میرے لئے گھر تعمیر کیا ہے، ادونیاہ کو آج ہی مرنا ہے!“

25 پھر سلیمان بادشاہ نے بِنایاہ بن یہویدع کو حکم دیا کہ وہ ادونیاہ کو موت کے گھاٹ اُتار دے۔ چنانچہ وہ نکلا اور اُسے مار ڈالا۔

یوآب اور ابیاتر کی سزا

26 ابیاتر امام سے بادشاہ نے کہا، ”اب یہاں سے چلے جائیں۔ عنتوت میں اپنے گھر میں رہیں اور وہاں اپنی زمینیں سنبھالیں۔ گو آپ سزائے موت کے لائق ہیں تو بھی مَیں اِس وقت آپ کو نہیں مار دوں گا، کیونکہ آپ میرے باپ داؤد کے سامنے رب قادرِ مطلق کے عہد کا صندوق اُٹھائے ہر جگہ اُن کے ساتھ گئے۔ آپ میرے باپ کے تمام تکلیف دہ اور مشکل ترین لمحات میں شریک رہے ہیں۔“ 27 یہ کہہ کر سلیمان نے ابیاتر کا رب کے حضور امام کی خدمت سرانجام دینے کا حق منسوخ کر دیا۔ یوں رب کی وہ پیش گوئی پوری ہوئی

جو اُس نے سَیلا میں عیلی کے گھرانے کے بارے میں کی تھی۔

28 یوآب کو جلد ہی پتا چلا کہ ادونیاہ اور ابیاتر سے کیا کچھ ہوا ہے۔ وہ ابی سلوم کی سازشوں میں تو شریک نہیں ہوا تھا لیکن بعد میں ادونیاہ کا ساتھی بن گیا تھا۔ اِس لئے اب وہ بھاگ کر رب کے مقدّس خیمے میں داخل ہوا اور قربان گاہ کے سینگوں کو پکڑ لیا۔ 29 سلیمان بادشاہ کو اطلاع دی گئی، ''یوآب بھاگ کر رب کے مقدّس خیمے میں گیا ہے۔ اب وہ وہاں قربان گاہ کے پاس کھڑا ہے۔'' یہ سن کر سلیمان نے بِنایاہ بن یہویدع کو حکم دیا، ''جاؤ، یوآب کو مار دو!''

30 بِنایاہ رب کے خیمے میں جا کر یوآب سے مخاطب ہوا، ''بادشاہ فرماتا ہے کہ خیمے سے نکل آؤ!'' لیکن یوآب نے جواب دیا، ''نہیں، اگر مرنا ہے تو یہیں مروں گا۔''

بِنایاہ بادشاہ کے پاس واپس آیا اور اُسے یوآب کا جواب سنایا۔ 31 تب بادشاہ نے حکم دیا، ''چلو، اُس کی مرضی! اُسے وہیں مار کر دفن کر دو تاکہ مَیں اور میرے باپ کا گھرانا اُن قتلوں کے جواب دہ نہ ٹھہریں جو اُس نے بلاوجہ کئے ہیں۔ 32 رب اُسے اُن دو آدمیوں کے قتل کی سزا دے جو اُس سے کہیں زیادہ شریف اور اچھے تھے یعنی اسرائیلی فوج کا کمانڈر ابنیر بن نیر اور یہوداہ کی فوج کا کمانڈر عماسا بن یتر۔ یوآب نے دونوں کو تلوار سے مار ڈالا، حالانکہ میرے باپ کو اِس کا علم نہیں تھا۔ 33 یوآب اور اُس کی اولاد ہمیشہ تک اِن قتلوں کے قصوروار ٹھہریں۔ لیکن رب داؤد، اُس کی اولاد، گھرانے اور تخت کو ہمیشہ تک سلامتی عطا کرے۔''

34 تب بِنایاہ نے مقدّس خیمے میں جا کر یوآب کو مار دیا۔ اُسے یہوداہ کے بیابان میں اُس کی اپنی زمین میں دفنا دیا گیا۔ 35 یوآب کی جگہ بادشاہ نے بِنایاہ بن یہویدع کو فوج کا کمانڈر بنا دیا۔ ابیاتر کا عُہدہ اُس نے صدوق امام کو دے دیا۔

سِمعی کی موت

36 اِس کے بعد بادشاہ نے سِمعی کو بُلا کر اُسے حکم دیا، ''یہاں یروشلم میں اپنا گھر بنا کر رہنا۔ آئندہ آپ کو شہر سے نکلنے کی اجازت نہیں ہے، خواہ آپ کہیں بھی جانا چاہیں۔ 37 یقین جانیں کہ جوں ہی آپ شہر کے دروازے سے نکل کر وادیٔ قدرون کو پار کریں گے تو آپ کو مار دیا جائے گا۔ تب آپ خود اپنی موت کے ذمہ دار ٹھہریں گے۔'' 38 سِمعی نے جواب دیا، ''ٹھیک ہے، جو کچھ میرے آقا نے فرمایا ہے مَیں کروں گا۔''

سِمعی دیر تک بادشاہ کے حکم کے مطابق یروشلم میں رہا۔ 39 تین سال یوں ہی گزر گئے۔ لیکن ایک دن اُس کے دو غلام بھاگ گئے۔ چلتے چلتے وہ جات کے بادشاہ اَکیس بن معکہ کے پاس پہنچ گئے۔ کسی نے سِمعی کو اطلاع دی، ''آپ کے غلام جات میں ٹھہرے ہوئے ہیں۔'' 40 وہ فوراً اپنے گدھے پر زِین کس کر غلاموں کو ڈھونڈنے کے لئے جات میں اَکیس کے پاس چلا گیا۔ دونوں غلام اب تک وہیں تھے تو سِمعی اُنہیں پکڑ کر یروشلم واپس لے آیا۔

41 سلیمان کو خبر ملی کہ سِمعی جات جا کر لوٹ آیا ہے۔ 42 تب اُس نے اُسے بُلا کر پوچھا، ''کیا مَیں نے آپ کو آگاہ کر کے نہیں کہا تھا کہ یقین جانیں کہ جوں ہی آپ یروشلم سے نکلیں گے آپ کو مار دیا جائے گا، خواہ آپ کہیں بھی جانا چاہیں۔ اور کیا آپ نے جواب میں رب کی قسم کھا کر نہیں کہا تھا، 'ٹھیک ہے،

مَیں ایسا ہی کروں گا؟‘ 43 لیکن اب آپ نے اپنی قسم توڑ کر میرے حکم کی خلاف ورزی کی ہے۔ یہ آپ نے کیوں کیا ہے؟“ 44 پھر بادشاہ نے کہا، ”آپ خوب جانتے ہیں کہ آپ نے میرے باپ داؤد کے ساتھ کتنا بُرا سلوک کیا۔ اب رب آپ کو اِس کی سزا دے گا۔ 45 لیکن سلیمان بادشاہ کو وہ برکت دیتا رہے گا، اور داؤد کا تخت رب کے حضور ابد تک قائم رہے گا۔“

46 پھر بادشاہ نے بِنایاہ بن یہویدع کو حکم دیا کہ وہ سِمعی کو مار دے۔ بِنایاہ نے اُسے باہر لے جا کر تلوار سے مار دیا۔ یوں سلیمان کی اسرائیل پر حکومت مضبوط ہو گئی۔

سلیمان رب سے حکمت مانگتا ہے

3 سلیمان فرعون کی بیٹی سے شادی کر کے مصری بادشاہ کا داماد بن گیا۔ شروع میں اُس کی بیوی شہر کے اُس حصے میں رہتی تھی جو ’داؤد کا شہر‘ کہلاتا تھا۔ کیونکہ اُس وقت نیا محل، رب کا گھر اور شہر کی فصیل زیرِ تعمیر تھے۔

2 اُن دنوں میں رب کے نام کا گھر تعمیر نہیں ہوا تھا، اِس لئے اسرائیلی اپنی قربانیاں مختلف اونچی جگہوں پر چڑھاتے تھے۔ 3 سلیمان رب سے پیار کرتا تھا اور اِس لئے اپنے باپ داؤد کی تمام ہدایات کے مطابق زندگی گزارتا تھا۔ لیکن وہ بھی جانوروں کی اپنی قربانیاں اور بخور ایسے ہی مقاموں پر رب کو پیش کرتا تھا۔

4 ایک دن بادشاہ جِبعون گیا اور وہاں بھسم ہونے والی 1,000 قربانیاں چڑھائیں، کیونکہ اُس شہر کی اونچی جگہ قربانیاں چڑھانے کا سب سے اہم مرکز تھی۔ 5 جب وہ وہاں ٹھہرا ہوا تھا تو رب خواب میں اُس پر ظاہر ہوا اور فرمایا، ”تیرا دل کیا چاہتا ہے؟ مجھے بتا دے تو مَیں تیری خواہش پوری کروں گا۔“

6 سلیمان نے جواب دیا، ”تُو میرے باپ داؤد پر بڑی مہربانی کر چکا ہے۔ وجہ یہ تھی کہ تیرا خادم وفاداری، انصاف اور خلوص دلی سے تیرے حضور چلتا رہا۔ تیری اُس پر مہربانی آج تک جاری رہی ہے، کیونکہ تُو نے اُس کا بیٹا اُس کی جگہ تخت نشین کر دیا ہے۔ 7 اے رب میرے خدا، تُو نے اپنے خادم کو میرے باپ داؤد کی جگہ تخت پر بٹھا دیا ہے۔ لیکن مَیں ابھی چھوٹا بچہ ہوں جسے اپنی ذمہ داریاں صحیح طور پر سنبھالنے کا تجربہ نہیں ہوا۔ 8 تو بھی تیرے خادم کو تیری چنی ہوئی قوم کے بیچ میں کھڑا کیا گیا ہے، اِتنی عظیم قوم کے درمیان کہ اُسے گنا نہیں جا سکتا۔ 9 چنانچہ مجھے سننے والا دل عطا فرما تاکہ مَیں تیری قوم کا انصاف کروں اور صحیح اور غلط باتوں میں امتیاز کر سکوں۔ کیونکہ کون تیری اِس عظیم قوم کا انصاف کر سکتا ہے؟“

10 سلیمان کی یہ درخواست رب کو پسند آئی، 11 اِس لئے اُس نے جواب دیا، ”مَیں خوش ہوں کہ تُو نے نہ عمر کی درازی، نہ دولت اور نہ اپنے دشمنوں کی ہلاکت بلکہ امتیاز کرنے کی صلاحیت مانگی ہے تاکہ سن کر انصاف کر سکے۔ 12 اِس لئے مَیں تیری درخواست پوری کر کے تجھے اِتنا دانش مند اور سمجھ دار بنا دوں گا کہ اُتنا نہ ماضی میں کوئی تھا، نہ مستقبل میں کبھی کوئی ہو گا۔ 13 بلکہ تجھے وہ کچھ بھی دے دوں گا جو تُو نے نہیں مانگا، یعنی دولت اور عزت۔ تیرے جیتے جی کوئی اَور بادشاہ تیرے برابر نہیں پایا جائے گا۔ 14 اگر تُو میری راہوں پر چلتا رہے اور اپنے باپ داؤد کی طرح میرے احکام کے مطابق زندگی گزارے تو پھر مَیں تیری عمر دراز کروں گا۔“

15 سلیمان جاگ اُٹھا تو معلوم ہوا کہ مَیں نے خواب دیکھا ہے۔ وہ یروشلم کو واپس چلا گیا اور رب کے عہد کے صندوق کے سامنے کھڑا ہوا۔ وہاں اُس نے بھسم ہونے والی اور سلامتی کی قربانیاں پیش کیں، پھر بڑی ضیافت کی جس میں تمام درباری شریک ہوئے۔

دو کسبیوں کے بچے کے بارے میں سلیمان کا فیصلہ

16 ایک دن دو کسبیاں بادشاہ کے پاس آئیں۔ 17 ایک بات کرنے لگی، ''میرے آقا، ہم دونوں ایک ہی گھر میں بستی ہیں۔ کچھ دیر پہلے اِس کی موجودگی میں گھر میں میرے بچہ پیدا ہوا۔ 18 دو دن کے بعد اِس کے بھی بچہ ہوا۔ ہم اکیلی ہی تھیں، ہمارے سوا گھر میں کوئی اَور نہیں تھا۔ 19 ایک رات کو میری ساتھی کا بچہ مر گیا۔ ماں نے سوتے میں کروٹیں بدلتے بدلتے اپنے بچے کو دبا دیا تھا۔ 20 راتوں رات اِسے معلوم ہوا کہ بیٹا مر گیا ہے۔ مَیں ابھی گہری نیند سو رہی تھی۔ یہ دیکھ کر اِس نے میرے بچے کو اُٹھایا اور اپنے مُردے بیٹے کو میری گود میں رکھ دیا۔ پھر وہ میرے بیٹے کے ساتھ سو گئی۔ 21 صبح کے وقت جب مَیں اپنے بیٹے کو دودھ پلانے کے لئے اُٹھی تو دیکھا کہ اُس سے جان نکل گئی ہے۔ لیکن جب دن مزید چڑھا اور مَیں غور سے اُسے دیکھ سکی تو کیا دیکھتی ہوں کہ یہ وہ بچہ نہیں ہے جسے مَیں نے جنم دیا ہے!''

22 دوسری عورت نے اُس کی بات کاٹ کر کہا، ''ہرگز نہیں! یہ جھوٹ ہے۔ میرا بیٹا زندہ ہے اور تیرا تو مر گیا ہے۔'' پہلی عورت چیخ اُٹھی، ''کبھی بھی نہیں! زندہ بچہ میرا اور مُردہ بچہ تیرا ہے۔'' ایسی باتیں کرتے کرتے دونوں بادشاہ کے سامنے جھگڑتی رہیں۔

23 پھر بادشاہ بولا، ''سیدھی سی بات یہ ہے کہ دونوں ہی دعویٰ کرتی ہیں کہ زندہ بچہ میرا ہے اور مُردہ بچہ دوسری کا ہے۔ 24 ٹھیک ہے، پھر میرے پاس تلوار لے آئیں!'' اُس کے پاس تلوار لائی گئی۔ 25 تب اُس نے حکم دیا، ''زندہ بچے کو برابر کے دو حصوں میں کاٹ کر ہر عورت کو ایک ایک حصہ دے دیں۔'' 26 یہ سن کر بچے کی حقیقی ماں نے جس کا دل اپنے بیٹے کے لئے تڑپتا تھا بادشاہ سے التماس کی، ''نہیں میرے آقا، اُسے مت ماریں! براہِ کرم اُسے اِسی کو دے دیجئے۔''

لیکن دوسری عورت بولی، ''ٹھیک ہے، اُسے کاٹ دیں۔ اگر یہ میرا نہیں ہو گا تو کم از کم تیرا بھی نہیں ہو گا۔''

27 یہ دیکھ کر بادشاہ نے حکم دیا، ''رُکیں! بچے پر تلوار مت چلائیں بلکہ اُسے پہلی عورت کو دے دیں جو چاہتی ہے کہ زندہ رہے۔ وہی اُس کی ماں ہے۔'' 28 جلد ہی سلیمان کے اِس فیصلے کی خبر پورے ملک میں پھیل گئی، اور لوگوں پر بادشاہ کا خوف چھا گیا، کیونکہ اُنہوں نے جان لیا کہ اللہ نے اُسے انصاف کرنے کی خاص حکمت عطا کی ہے۔

سلیمان کے سرکاری افسروں کی فہرست

4 اب سلیمان پورے اسرائیل پر حکومت کرتا تھا۔ 2 یہ اُس کے اعلیٰ افسر تھے:

امامِ اعظم: عزریاہ بن صدوق،
3 میرمنشی: سیسہ کے بیٹے اِلی حورف اور اخیاہ،
بادشاہ کا مشیرِ خاص: یہوسفط بن اخی لُود،
4 فوج کا کمانڈر: بِنایاہ بن یہویدع،
امام: صدوق اور ابیاتر،

5 ضلعوں پر مقرر افسروں کا سردار: عزریاہ بن ناتن،
بادشاہ کا قریبی مشیر: امام زبود بن ناتن،
6 محل کا انچارج: اخی سر،
بے گاریوں کا انچارج: ادونیرام بن عبدا
7 سلیمان نے ملکِ اسرائیل کو بارہ ضلعوں میں تقسیم کر کے ہر ضلع پر ایک افسر مقرر کیا تھا۔ اِن افسروں کی ایک ذمہ داری یہ تھی کہ دربار کی ضروریات پوری کریں۔ ہر افسر کو سال میں ایک ماہ کی ضروریات پوری کرنی تھیں۔ 8 درجِ ذیل اِن افسروں اور اُن کے علاقوں کی فہرست ہے۔ بن حور: افرائیم کا پہاڑی علاقہ،
9 بن دِقر: مقص، سعلبیم، بیت شمس اور ایلون بیت حنان،
10 بن حصد: اربّوت، سوکہ اور حِفر کا علاقہ،
11 سلیمان کی بیٹی طافت کا شوہر بن ابی نداب: ساحلی شہر دور کا پہاڑی علاقہ،
12 بعنہ بن اخی لُود: تعنک، مجِدّو اور اُس بیت شان کا پورا علاقہ جو ضرتان کے پڑوس میں یزرعیل کے نیچے واقع ہے، نیز بیت شان سے لے کر ابیل محولہ تک کا پورا علاقہ بشمول یُقمعام،
13 بن جبر: جِلعاد میں رامات کا علاقہ بشمول یائیر بن منسّی کی بستیاں، پھر بسن میں ارجوب کا علاقہ۔ اِس میں 60 ایسے فصیل دار شہر شامل تھے جن کے دروازوں پر پیتل کے کُنڈے لگے تھے،
14 اخی نداب بن عِدّو: محنائم،
15 سلیمان کی بیٹی باسمت کا شوہر اخی معض: نفتالی کا قبائلی علاقہ،
16 بعنہ بن حوسی: آشر کا قبائلی علاقہ اور بعلوت،
17 یہوسفط بن فروح: اِشکار کا قبائلی علاقہ،
18 سِمعی بن ایلہ: بن یمین کا قبائلی علاقہ،
19 جبر بن اُوری: جِلعاد کا وہ علاقہ جس پر پہلے اموری بادشاہ سیحون اور بسن کے بادشاہ عوج کی حکومت تھی۔ اِس پورے علاقے پر صرف یہی ایک افسر مقرر تھا۔

سلیمان کی حکومت کی عظمت

20 اُس زمانے میں اسرائیل اور یہوداہ کے لوگ ساحل کی ریت کی مانند بے شمار تھے۔ لوگوں کو کھانے اور پینے کی سب چیزیں دست یاب تھیں، اور وہ خوش تھے۔
21 سلیمان دریائے فرات سے لے کر فلستیوں کے علاقے اور مصری سرحد تک تمام ممالک پر حکومت کرتا تھا۔ اُس کے جیتے جی یہ ممالک اُس کے تابع رہے اور اُسے خراج دیتے تھے۔
22 سلیمان کے دربار کی روزانہ کی ضروریات یہ تھیں: تقریباً 5,000 کلو گرام باریک میدہ، تقریباً 10,000 کلو گرام عام میدہ، 23 10 موٹے تازے بَیل، چراگاہوں میں پلے ہوئے 20 عام بَیل، 100 بھیڑ بکریاں، اور اِس کے علاوہ ہرن، غزال، مِرگ اور مختلف قسم کے موٹے تازے مرغ۔
24 جتنے ممالک دریائے فرات کے مغرب میں تھے اُن سب پر سلیمان کی حکومت تھی، یعنی تِفسح سے لے کر غزہ تک۔ کسی بھی پڑوسی ملک سے اُس کا جھگڑا نہیں تھا، بلکہ سب کے ساتھ صلح تھی۔ 25 اُس کے جیتے جی پورے یہوداہ اور اسرائیل میں صلح سلامتی رہی۔ شمال میں دان سے لے کر جنوب میں بیرسبع تک ہر ایک

سلامتی سے انگور کی اپنی بیل اور انجیر کے اپنے درخت کے سائے میں بیٹھ سکتا تھا۔

[26] اپنے رتھوں کے گھوڑوں کے لئے سلیمان نے 4,000 تھان بنوائے۔ اُس کے 12,000 گھوڑے تھے۔ [27] بارہ ضلعوں پر مقرر افسر باقاعدگی سے سلیمان بادشاہ اور اُس کے دربار کی ضروریات پوری کرتے رہے۔ ہر ایک کو سال میں ایک ماہ کے لئے سب کچھ مہیا کرنا تھا۔ اُن کی محنت کی وجہ سے دربار میں کوئی کمی نہ ہوئی۔ [28] بادشاہ کی ہدایت کے مطابق وہ رتھوں کے گھوڑوں اور دوسرے گھوڑوں کے لئے درکار جَو اور بھوسا براہِ راست اُن کے تھانوں تک پہنچاتے تھے۔

[29] اللہ نے سلیمان کو بہت زیادہ حکمت اور سمجھ عطا کی۔ اُسے ساحل کی ریت جیسا وسیع علم حاصل ہوا۔ [30] اُس کی حکمت اسرائیل کے مشرق میں رہنے والے اور مصر کے عالموں سے کہیں زیادہ تھی۔ [31] اِس لحاظ سے کوئی بھی اُس کے برابر نہیں تھا۔ وہ ایتان اِزراحی اور محول کے بیٹوں ہیمان، کلکول اور دردع پر بھی سبقت لے گیا تھا۔ اُس کی شہرت اردگرد کے تمام ممالک میں پھیل گئی۔ [32] اُس نے 3,000 کہاوتیں اور 1,005 گیت لکھ دیئے۔ [33] وہ تفصیل سے مختلف قسم کے پودوں کے بارے میں بات کر سکتا تھا، لبنان میں دیودار کے بڑے درخت سے لے کر چھوٹے پودے زوفا تک جو دیوار کی دراڑوں میں اُگتا ہے۔ وہ مہارت سے چوپائیوں، پرندوں، رینگنے والے جانوروں اور مچھلیوں کی تفصیلات بھی بیان کر سکتا تھا۔ [34] چنانچہ تمام ممالک کے بادشاہوں نے اپنے سفیروں کو سلیمان کے پاس بھیج دیا تاکہ اُس کی حکمت سنیں۔

حیرام بادشاہ کے ساتھ سلیمان کا معاہدہ

5 صور کا بادشاہ حیرام ہمیشہ داؤد کا اچھا دوست رہا تھا۔ جب اُسے خبر ملی کہ داؤد کے بعد سلیمان کو مسح کر کے بادشاہ بنایا گیا ہے تو اُس نے اپنے سفیروں کو اُسے مبارک باد دینے کے لئے بھیج دیا۔ [2] تب سلیمان نے حیرام کو پیغام بھیجا، [3] ”آپ جانتے ہیں کہ میرے باپ داؤد رب اپنے خدا کے نام کے لئے گھر تعمیر کرنا چاہتے تھے۔ لیکن یہ اُن کے بس کی بات نہیں تھی، کیونکہ اُن کے جیتے جی اردگرد کے ممالک اُن سے جنگ کرتے رہے۔ گو رب نے داؤد کو تمام دشمنوں پر فتح بخشی تھی، لیکن لڑتے لڑتے وہ رب کا گھر نہ بنا سکے۔ [4] اب حالات فرق ہیں: رب میرے خدا نے مجھے پورا سکون عطا کیا ہے۔ چاروں طرف نہ کوئی مخالف نظر آتا ہے، نہ کوئی خطرہ۔ [5] اِس لئے مَیں رب اپنے خدا کے نام کے لئے گھر تعمیر کرنا چاہتا ہوں۔ کیونکہ میرے باپ داؤد کے جیتے جی رب نے اُن سے وعدہ کیا تھا، ’تیرے جس بیٹے کو مَیں تیرے بعد تخت پر بٹھاؤں گا وہی میرے نام کے لئے گھر بنائے گا۔‘ [6] اب گزارش ہے کہ آپ کے لکڑہارے لبنان میں میرے لئے دیودار کے درخت کاٹ دیں۔ میرے لوگ اُن کے ساتھ مل کر کام کریں گے۔ آپ کے لوگوں کی مزدوری مَیں ہی ادا کروں گا۔ جو کچھ بھی آپ کہیں گے مَیں اُنہیں دوں گا۔ آپ تو خوب جانتے ہیں کہ ہمارے ہاں صیدا کے لکڑہاروں جیسے ماہر نہیں ہیں۔“

[7] جب حیرام کو سلیمان کا پیغام ملا تو وہ بہت خوش ہو کر بول اُٹھا، ”آج رب کی حمد ہو جس نے داؤد کو اِس بڑی قوم پر حکومت کرنے کے لئے اِتنا دانشمند بیٹا عطا کیا ہے!“ [8] سلیمان کو حیرام نے جواب

بھیجا، ”مجھے آپ کا پیغام مل گیا ہے، اور مَیں آپ کی ضرور مدد کروں گا۔ دیودار اور جونیپر کی جتنی لکڑی آپ کو چاہئے وہ مَیں آپ کے پاس پہنچا دوں گا۔ 9 میرے لوگ درختوں کے تنے لبنان کے پہاڑی علاقے سے نیچے ساحل تک لائیں گے جہاں ہم اُن کے بیڑے باندھ کر سمندر پر اُس جگہ پہنچا دیں گے جو آپ مقرر کریں گے۔ وہاں ہم تنوں کے رسّے کھول دیں گے، اور آپ اُنہیں لے جا سکیں گے۔ معاوضے میں آپ مجھے اِتنی خوراک مہیا کریں کہ میرے دربار کی ضروریات پوری ہو جائیں۔“

10 چنانچہ حیرام نے سلیمان کو دیودار اور جونیپر کی اُتنی لکڑی مہیا کی جتنی اُسے ضرورت تھی۔ 11 معاوضے میں سلیمان اُسے سالانہ تقریباً 32,50,000 کلو گرام گندم اور تقریباً 4,40,000 لٹر زیتون کا تیل بھیجتا رہا۔ 12 اِس کے علاوہ سلیمان اور حیرام نے آپس میں صلح کا معاہدہ کیا۔ یوں رب نے سلیمان کو حکمت عطا کی جس طرح اُس نے اُس سے وعدہ کیا تھا۔

رب کا گھر بنانے کی پہلی تیاریاں

14-13 سلیمان بادشاہ نے لبنان میں یہ کام کرنے کے لئے اسرائیل میں سے 30,000 آدمیوں کی بےگار پر بھرتی کی۔ اُس نے ادونیرام کو اُن پر مقرر کیا۔ ہر ماہ وہ باری باری 10,000 افراد کو لبنان میں بھیجتا رہا۔ یوں ہر مزدور ایک ماہ لبنان میں اور دو ماہ گھر میں رہتا۔ 15 سلیمان نے 80,000 آدمیوں کو کانوں میں لگایا تاکہ وہ پتھر نکالیں۔ 70,000 افراد یہ پتھر یروشلم لاتے تھے۔ 16 اُن لوگوں پر 3,300 نگران مقرر تھے۔ 17 بادشاہ کے حکم پر وہ کانوں سے بہترین پتھر کے بڑے بڑے ٹکڑے نکال لائے اور اُنہیں تراش کر رب کے گھر کی بنیاد کے لئے تیار کیا۔ 18 جبل کے کاری گروں نے سلیمان اور حیرام کے کاری گروں کی مدد کی۔ اُنہوں نے مل کر پتھر کے بڑے بڑے ٹکڑے اور لکڑی کو تراش کر رب کے گھر کی تعمیر کے لئے تیار کیا۔

رب کے گھر کی تعمیر

6 سلیمان نے اپنی حکومت کے چوتھے سال کے دوسرے مہینے زیب میں رب کے گھر کی تعمیر شروع کی۔ اسرائیل کو مصر سے نکلے 480 سال گزر چکے تھے۔

2 عمارت کی لمبائی 90 فٹ، چوڑائی 30 فٹ اور اونچائی 45 فٹ تھی۔ 3 سامنے ایک برآمدہ بنایا گیا جو عمارت جتنا چوڑا یعنی 30 فٹ اور آگے کی طرف 15 فٹ لمبا تھا۔ 4 عمارت کی دیواروں میں کھڑکیاں تھیں جن پر جنگلے لگے تھے۔ 5 عمارت سے باہر آ کر سلیمان نے دائیں بائیں کی دیواروں اور پچھلی دیوار کے ساتھ ایک ڈھانچا کھڑا کیا جس کی تین منزلیں تھیں اور جس میں مختلف کمرے تھے۔ 6 نچلی منزل کی اندر کی چوڑائی ساڑھے 7 فٹ، درمیانی منزل کی 9 فٹ اور اوپر کی منزل کی ساڑھے 10 فٹ تھی۔ وجہ یہ تھی کہ رب کے گھر کی بیرونی دیوار کی موٹائی منزل بہ منزل کم ہوتی گئی۔ اِس طریقے سے بیرونی ڈھانچے کی دوسری اور تیسری منزل کے شہتیروں کے لئے رب کے گھر کی دیوار میں سوراخ بنانے کی ضرورت نہیں تھی بلکہ اُنہیں دیوار پر ہی رکھا گیا۔

7 جو پتھر رب کے گھر کی تعمیر کے لئے استعمال

ہوئے اُنہیں پتھر کی کان کے اندر ہی تراش کر تیار کیا گیا۔ اِس لئے جب اُنہیں زیرِ تعمیر عمارت کے پاس لا کر جوڑا گیا تو نہ ہتھوڑوں، نہ چھینی نہ لوہے کے کسی اَور اوزار کی آواز سنائی دی۔

8 اِس ڈھانچے میں داخل ہونے کے لئے عمارت کی دہنی دیوار میں دروازہ بنایا گیا۔ وہاں سے ایک سیڑھی پرستار کو درمیانی اور اوپر کی منزل تک پہنچاتی تھی۔ 9 یوں سلیمان نے عمارت کو تکمیل تک پہنچایا۔ چھت کو دیودار کے شہتیروں اور تختوں سے بنایا گیا۔ 10 جو ڈھانچا عمارت کے تینوں طرف کھڑا کیا گیا اُسے دیودار کے شہتیروں سے عمارت کی باہر والی دیوار کے ساتھ جوڑا گیا۔ اُس کی تینوں منزلوں کی اونچائی ساڑھے سات سات فٹ تھی۔

11 ایک دن رب سلیمان سے ہم کلام ہوا، 12 "جہاں تک میری سکونت گاہ کا تعلق ہے جو تُو میرے لئے بنا رہا ہے، اگر تُو میرے تمام احکام اور ہدایات کے مطابق زندگی گزارے تو مَیں تیرے لئے وہ کچھ کروں گا جس کا وعدہ مَیں نے تیرے باپ داؤد سے کیا ہے۔ 13 تب مَیں اسرائیل کے درمیان رہوں گا اور اپنی قوم کو کبھی ترک نہیں کروں گا۔"

رب کے گھر کا اندرونی حصہ

14 جب عمارت کی دیواریں اور چھت مکمل ہوئیں 15 تو اندرونی دیواروں پر فرش سے لے کر چھت تک دیودار کے تختے لگائے گئے۔ فرش پر جونیپر کے تختے لگائے گئے۔ 16 اب تک عمارت کا ایک ہی کمرا تھا، لیکن اب اُس نے دیودار کے تختوں سے فرش سے لے کر چھت تک دیوار کھڑی کر کے پچھلے حصے میں الگ کمرا بنا دیا جس کی لمبائی 30 فٹ تھی۔ یہ مقدّس ترین کمرا بن گیا۔ 17 جو حصہ سامنے رہ گیا اُسے مقدّس کمرا مقرر کیا گیا۔ اُس کی لمبائی 60 فٹ تھی۔ 18 عمارت کی تمام اندرونی دیواروں پر دیودار کے تختے یوں لگے تھے کہ کہیں بھی پتھر نظر نہ آیا۔ تختوں پر تُونبے اور پھول کندہ کئے گئے تھے۔

19 پچھلے کمرے میں رب کے عہد کا صندوق رکھنا تھا۔ 20 اِس کمرے کی لمبائی 30 فٹ، چوڑائی 30 فٹ اور اونچائی 30 فٹ تھی۔ سلیمان نے اِس کی تمام دیواروں اور فرش پر خالص سونا چڑھایا۔ مقدّس ترین کمرے کے سامنے دیودار کی قربان گاہ تھی۔ اُس پر بھی سونا منڈھا گیا 21 بلکہ عمارت کے سامنے والے کمرے کی دیواروں، چھت اور فرش پر بھی سونا منڈھا گیا۔ مقدّس ترین کمرے کے دروازے پر سونے کی زنجیریں لگائی گئیں۔ 22 چنانچہ عمارت کی تمام اندرونی دیواروں، چھت اور فرش پر سونا منڈھا گیا، اور اِسی طرح مقدّس ترین کمرے کے سامنے کی قربان گاہ پر بھی۔

23 پھر سلیمان نے زیتون کی لکڑی سے دو کروبی فرشتے بنوائے جنہیں مقدّس ترین کمرے میں رکھا گیا۔ اِن مجسموں کا قد 15 فٹ تھا۔ 24-25 دونوں شکل و صورت میں ایک جیسے تھے۔ ہر ایک کے دو پَر تھے، اور ہر پَر کی لمبائی ساڑھے سات سات فٹ تھی۔ چنانچہ ایک پَر کے سرے سے دوسرے پَر کے سرے تک کا فاصلہ 15 فٹ تھا۔ 26 ہر ایک کا قد 15 فٹ تھا۔ 27 اُنہیں مقدّس ترین کمرے میں یوں ایک دوسرے کے ساتھ کھڑا کیا گیا کہ ہر فرشتے کا ایک پَر دوسرے کے پَر سے لگتا جبکہ دائیں اور بائیں طرف ہر ایک کا دوسرا پَر دیوار کے ساتھ لگتا تھا۔ 28 اِن فرشتوں پر بھی سونا منڈھا گیا۔

29 مقدّس اور مقدّس ترین کمروں کی دیواروں پر کروبی فرشتے، کھجور کے درخت اور پھول کندہ کئے گئے۔ 30 دونوں کمروں کے فرش پر بھی سونا منڈھا گیا۔

31 سلیمان نے مقدّس ترین کمرے کا دروازہ زیتون کی لکڑی سے بنوایا۔ اُس کے دو کواڑ تھے، اور چوکھٹ کی لکڑی کے پانچ کونے تھے۔ 32 دروازے کے کواڑوں پر کروبی فرشتے، کھجور کے درخت اور پھول کندہ کئے گئے۔ اِن کواڑوں پر بھی فرشتوں اور کھجور کے درختوں سمیت سونا منڈھا گیا۔ 33 سلیمان نے عمارت میں داخل ہونے والے دروازے کے لئے بھی زیتون کی لکڑی سے چوکھٹ بنوائی، لیکن اُس کی لکڑی کے چار کونے تھے۔ 34 اِس دروازے کے دو کواڑ جونیپر کی لکڑی کے بنے ہوئے تھے۔ دونوں کواڑ دیوار تک گھوم سکتے تھے۔ 35 اِن کواڑوں پر بھی کروبی فرشتے، کھجور کے درخت اور پھول کندہ کئے گئے تھے۔ پھر اُن پر سونا یوں منڈھا گیا کہ وہ اچھی طرح اِن بیل بوٹوں کے ساتھ لگ گیا۔

36 عمارت کے سامنے ایک اندرونی صحن بنایا گیا جس کی چاردیواری یوں تعمیر ہوئی کہ پتھر کے ہر تین ردّوں کے بعد دیودار کے شہتیروں کا ایک ردّا لگایا گیا۔

37 رب کے گھر کی بنیاد سلیمان کی حکومت کے چوتھے سال کے دوسرے مہینے زیب[a] میں ڈالی گئی، 38 اور اُس کی حکومت کے گیارھویں سال کے آٹھویں مہینے بُول[b] میں عمارت مکمل ہوئی۔ سب کچھ نقشے کے عین مطابق بنا۔ اِس کام پر کُل سات سال لگ گئے۔

سلیمان کا محل

7 جو محل سلیمان نے بنوایا وہ 13 سال کے بعد مکمل ہوا۔

2-3 اُس کی ایک عمارت کا نام 'لبنان کا جنگل' تھا۔ عمارت کی لمبائی 150 فٹ، چوڑائی 75 فٹ اور اونچائی 45 فٹ تھی۔ نچلی منزل ایک بڑا ہال تھا جس کے دیودار کی لکڑی کے 45 ستون تھے۔ پندرہ پندرہ ستونوں کو تین قطاروں میں کھڑا کیا گیا تھا۔ ستونوں پر شہتیر تھے جن پر دوسری منزل کے فرش کے لئے دیودار کے تختے لگائے گئے تھے۔ دوسری منزل کے مختلف کمرے تھے، اور چھت بھی دیودار کی لکڑی سے بنائی گئی تھی۔ 4 ہال کی دونوں لمبی دیواروں میں تین تین کھڑکیاں تھیں، اور ایک دیوار کی کھڑکیاں دوسری دیوار کی کھڑکیوں کے بالکل مقابل تھیں۔ 5 اِن دیواروں کے تین تین دروازے بھی ایک دوسرے کے مقابل تھے۔ اُن کی چوکھٹوں کی لکڑی کے چار چار کونے تھے۔

6 اِس کے علاوہ سلیمان نے ستونوں کا ہال بنوایا جس کی لمبائی 75 فٹ اور چوڑائی 45 فٹ تھی۔ ہال کے سامنے ستونوں کا برآمدہ تھا۔

7 اُس نے دیوان بھی تعمیر کیا جو دیوانِ عدل کہلاتا تھا۔ اُس میں اُس کا تخت تھا، اور وہاں وہ لوگوں کی عدالت کرتا تھا۔ دیوان کی چاروں دیواروں پر فرش سے لے کر چھت تک دیودار کے تختے لگے ہوئے تھے۔

8 دیوان کے پیچھے صحن تھا جس میں بادشاہ کا رہائشی محل تھا۔ محل کا ڈیزائن دیوان جیسا تھا۔ اُس کی مصری بیوی فرعون کی بیٹی کا محل بھی ڈیزائن میں دیوان سے مطابقت رکھتا تھا۔

[a] اپریل تا مئی

[b] اکتوبر تا نومبر

[9] یہ تمام عمارتیں بنیادوں سے لے کر چھت تک اور باہر سے لے کر بڑے صحن تک اعلیٰ قسم کے پتھروں سے بنی ہوئی تھیں، ایسے پتھروں سے جو چاروں طرف آری سے ناپ کے عین مطابق کاٹے گئے تھے۔ [10] بنیادوں کے لئے عمدہ قسم کے بڑے بڑے پتھر استعمال ہوئے۔ بعض کی لمبائی 12 اور بعض کی 15 فٹ تھی۔ [11] اِن پر اعلیٰ قسم کے پتھروں کی دیواریں کھڑی کی گئیں۔ دیواروں میں دیودار کے شہتیر بھی لگائے گئے۔ [12] بڑے صحن کی چاردیواری یوں بنائی گئی کہ پتھروں کے ہر تین ردّوں کے بعد دیودار کے شہتیروں کا ایک ردّا لگایا گیا تھا۔ جو اندرونی صحن رب کے گھر کے اردگرد تھا اُس کی چاردیواری بھی اِسی طرح ہی بنائی گئی، اور اِسی طرح رب کے گھر کے برآمدے کی دیواریں بھی۔

رب کے گھر کے سامنے کے دو خاص ستون

[13] پھر سلیمان بادشاہ نے صور کے ایک آدمی کو بُلایا جس کا نام حیرام تھا۔ [14] اُس کی ماں اسرائیلی قبیلے نفتالی کی بیوہ تھی جبکہ اُس کا باپ صور کا رہنے والا اور پیتل کا کاری گر تھا۔ حیرام بڑی حکمت، سمجھ داری اور مہارت سے پیتل کی ہر چیز بنا سکتا تھا۔ اِس قسم کا کام کرنے کے لئے وہ سلیمان بادشاہ کے پاس آیا۔

[15] پہلے اُس نے پیتل کے دو ستون ڈھال دیئے۔ ہر ستون کی اونچائی 27 فٹ اور گھیرا 18 فٹ تھا۔ [16] پھر اُس نے ہر ستون کے لئے پیتل کا بالائی حصہ ڈھال دیا جس کی اونچائی ساڑھے 7 فٹ تھی۔ [17] ہر بالائی حصے کو ایک دوسرے کے ساتھ خوب صورتی سے ملائی گئی سات زنجیروں سے آراستہ کیا گیا۔ [18-20] اِن زنجیروں کے اوپر حیرام نے ہر بالائی حصے کو پیتل کے 200 اناروں سے سجایا جو دو قطاروں میں لگائے گئے۔ پھر بالائی حصے ستونوں پر لگائے گئے۔ بالائی حصوں کی سوسن کے پھول کی سی شکل تھی، اور یہ پھول 6 فٹ اونچے تھے۔ [21] حیرام نے دونوں ستون رب کے گھر کے برآمدے کے سامنے کھڑے کئے۔ دہنے ہاتھ کے ستون کا نام اُس نے 'یکین' اور بائیں ہاتھ کے ستون کا نام 'بوعز' رکھا۔ [22] بالائی حصے سوسن نما تھے۔ چنانچہ کام مکمل ہوا۔

پیتل کا حوض

[23] اِس کے بعد حیرام نے پیتل کا بڑا گول حوض ڈھال دیا جس کا نام 'سمندر' رکھا گیا۔ اُس کی اونچائی ساڑھے 7 فٹ، اُس کا منہ 15 فٹ چوڑا اور اُس کا گھیرا تقریباً 45 فٹ تھا۔ [24] حوض کے کنارے کے نیچے تُونبوں کی دو قطاریں تھیں۔ فی فٹ تقریباً 6 تُونبے تھے۔ تُونبے اور حوض مل کر ڈھالے گئے تھے۔ [25] حوض کو بَیلوں کے 12 مجسموں پر رکھا گیا۔ تین بَیلوں کا رُخ شمال کی طرف، تین کا رُخ مغرب کی طرف، تین کا رُخ جنوب کی طرف اور تین کا رُخ مشرق کی طرف تھا۔ اُن کے پچھلے حصے حوض کی طرف تھے، اور حوض اُن کے کندھوں پر پڑا تھا۔ [26] حوض کا کنارہ پیالے بلکہ سوسن کے پھول کی طرح باہر کی طرف مُڑا ہوا تھا۔ اُس کی دیوار تقریباً تین انچ موٹی تھی، اور حوض میں پانی کے تقریباً 44,000 لٹر سما جاتے تھے۔

پانی کے باسن اُٹھانے کی ہتھ گاڑیاں

[27] پھر حیرام نے پانی کے باسن اُٹھانے کے لئے پیتل کی ہتھ گاڑیاں بنائیں۔ ہر گاڑی کی لمبائی 6 فٹ، چوڑائی

6 فٹ اور اونچائی ساڑھے 4 فٹ تھی۔ [28] ہر گاڑی کا اوپر کا حصہ سریوں سے مضبوط کیا گیا فریم تھا۔ [29] فریم کے بیرونی پہلو شیر ببروں، بَیلوں اور کروبی فرشتوں سے سجے ہوئے تھے۔ شیروں اور بَیلوں کے اوپر اور نیچے پیتل کے سہرے لگے ہوئے تھے۔ [30] ہر گاڑی کے چار پہیئے اور دو دُھرے تھے۔ یہ بھی پیتل کے تھے۔ چاروں کونوں پر پیتل کے ایسے ٹکڑے لگے تھے جن پر باسن رکھے جاتے تھے۔ یہ ٹکڑے بھی سہروں سے سجے ہوئے تھے۔ [31] فریم کے اندر جس جگہ باسن کو رکھا جاتا تھا وہ گول تھی۔ اُس کی اونچائی ڈیڑھ فٹ تھی، اور اُس کا منہ سوا دو فٹ چوڑا تھا۔ اُس کے بیرونی پہلو پر چیزیں کندہ کی گئی تھیں۔ گاڑی کا فریم گول نہیں بلکہ چورس تھا۔ [32] گاڑی کے فریم کے نیچے مذکورہ چار پہیئے تھے جو دُھروں سے جُڑے تھے۔ دُھرے فریم کے ساتھ ہی ڈھل گئے تھے۔ ہر پہیہ سوا دو فٹ چوڑا تھا۔ [33] پہیئے رتھوں کے پہیوں کی مانند تھے۔ اُن کے دُھرے، کنارے، تار اور نابھیں سب کے سب پیتل سے ڈھالے گئے تھے۔ [34] گاڑیوں کے چار کونوں پر دستے لگے تھے جو فریم کے ساتھ مل کر ڈھالے گئے تھے۔ [35-36] ہر گاڑی کے اوپر کا کنارہ نو انچ اونچا تھا۔ کونوں پر لگے دستے اور فریم کے پہلو ہر جگہ کروبی فرشتوں، شیر ببروں اور کھجور کے درختوں سے سجے ہوئے تھے۔ چاروں طرف سہرے بھی کندہ کئے گئے۔ [37] حیرام نے دسوں گاڑیوں کو ایک ہی سانچے میں ڈھالا، اِس لئے سب ایک جیسی تھیں۔

[38] حیرام نے ہر گاڑی کے لئے پیتل کا باسن ڈھال دیا۔ ہر باسن 6 فٹ چوڑا تھا، اور اُس میں 880 لٹر پانی سما جاتا تھا۔ [39] اُس نے پانچ گاڑیاں رب کے گھر کے دائیں ہاتھ اور پانچ اُس کے بائیں ہاتھ کھڑی کیں۔ حوض بنام سمندر کو اُس نے رب کے گھر کے جنوب مشرق میں رکھ دیا۔

اُس سامان کی فہرست جو حیرام نے بنایا

[40] حیرام نے باسن، بیلچے اور چھڑکاؤ کے کٹورے بھی بنائے۔ یوں اُس نے رب کے گھر میں وہ سارا کام مکمل کیا جس کے لئے سلیمان بادشاہ نے اُسے بُلایا تھا۔ اُس نے ذیل کی چیزیں بنائیں:

[41] دو ستون،
ستونوں پر لگے پیالہ نما بالائی حصے،
بالائی حصوں پر لگی زنجیروں کا ڈیزائن،
[42] زنجیروں کے اوپر لگے انار (فی بالائی حصہ 200 عدد)،
[43] 10 ہتھ گاڑیاں،
اِن پر کے پانی کے 10 باسن،
[44] حوض بنام سمندر،
اِسے اُٹھانے والے بَیل کے 12 مجسمے،
[45] بالٹیاں، بیلچے اور چھڑکاؤ کے کٹورے۔

یہ تمام سامان جو حیرام نے سلیمان کے حکم پر رب کے گھر کے لئے بنایا پیتل سے ڈھال کر پالش کیا گیا تھا۔ [46] بادشاہ نے اُسے وادیٔ یردن میں سُکات اور ضرتان کے درمیان ڈھلوایا۔ وہاں ایک فونڈری تھی جہاں حیرام نے گارے کے سانچے بنا کر ہر چیز ڈھال دی۔ [47] اِس سامان کے لئے سلیمان بادشاہ نے اِتنا زیادہ پیتل استعمال کیا کہ اُس کا کُل وزن معلوم نہ ہو سکا۔

رب کے گھر کے اندر سونے کا سامان

[48] رب کے گھر کے اندر کے لئے سلیمان نے

درجِ ذیل سامان بنوایا:
سونے کی قربان گاہ،
سونے کی وہ میز جس پر رب کے لئے مخصوص روٹیاں پڑی رہتی تھیں،
[49] خالص سونے کے 10 شمع دان جو مقدّس ترین کمرے کے سامنے رکھے گئے، پانچ دروازے کے دہنے ہاتھ اور پانچ اُس کے بائیں ہاتھ،
سونے کے وہ پھول جن سے شمع دان آراستہ تھے،
سونے کے چراغ اور بتی کو بجھانے کے اوزار،
[50] خالص سونے کے باسن، چراغ کو کترنے کے اوزار، چھڑکاؤ کے کٹورے اور پیالے،
جلتے ہوئے کوئلے کے لئے خالص سونے کے برتن،
مقدّس ترین کمرے اور بڑے ہال کے دروازوں کے قبضے۔
[51] رب کے گھر کی تکمیل پر سلیمان بادشاہ نے وہ سونا چاندی اور باقی تمام قیمتی چیزیں رب کے گھر کے خزانوں میں رکھوا دیں جو اُس کے باپ داؤد نے رب کے لئے مخصوص کی تھیں۔

عہد کا صندوق رب کے گھر میں لایا جاتا ہے

8 پھر سلیمان نے اسرائیل کے تمام بزرگوں اور قبیلوں اور کنبوں کے تمام سرپرستوں کو اپنے پاس یروشلم میں بُلایا، کیونکہ رب کے عہد کا صندوق اب تک یروشلم کے اُس حصے میں تھا جو 'داؤد کا شہر' یا صیون کہلاتا ہے۔ سلیمان چاہتا تھا کہ قوم کے نمائندے حاضر ہوں جب صندوق کو وہاں سے رب کے گھر میں پہنچایا جائے۔ [2] چنانچہ اسرائیل کے تمام مرد سال کے ساتویں مہینے اِتانیم[a] میں سلیمان بادشاہ کے پاس یروشلم میں جمع ہوئے۔ اِسی مہینے میں جھونپڑیوں کی عید منائی جاتی تھی۔

[3] جب سب جمع ہوئے تو امام رب کے صندوق کو اُٹھا کر [4] رب کے گھر میں لائے۔ لاویوں کے ساتھ مل کر اُنہوں نے ملاقات کے خیمے کو بھی اُس کے تمام مقدّس سامان سمیت رب کے گھر میں پہنچایا۔ [5] وہاں صندوق کے سامنے سلیمان بادشاہ اور باقی تمام جمع ہوئے اسرائیلیوں نے اِتنی بھیڑ بکریاں اور گائے بَیل قربان کئے کہ اُن کی تعداد گنی نہیں جا سکتی تھی۔

[6] اماموں نے رب کے عہد کا صندوق پچھلے یعنی مقدّس ترین کمرے میں لا کر کروبی فرشتوں کے پَروں کے نیچے رکھ دیا۔ [7] فرشتوں کے پَر پورے صندوق پر اُس کی اُٹھانے کی لکڑیوں سمیت پھیلے رہے۔ [8] تو بھی اُٹھانے کی یہ لکڑیاں اِتنی لمبی تھیں کہ اُن کے سرے سامنے والے یعنی مقدّس کمرے سے نظر آتے تھے۔ لیکن وہ باہر سے دیکھے نہیں جا سکتے تھے۔ آج تک وہ وہیں موجود ہیں۔ [9] صندوق میں صرف پتھر کی وہ دو تختیاں تھیں جن کو موسیٰ نے حورب یعنی کوہِ سینا کے دامن میں اُس میں رکھ دیا تھا، اُس وقت جب رب نے مصر سے نکلے ہوئے اسرائیلیوں کے ساتھ عہد باندھا تھا۔

[10-11] جب امام مقدّس کمرے سے نکل کر صحن میں آئے تو رب کا گھر ایک بادل سے بھر گیا۔ امام اپنی خدمت انجام نہ دے سکے، کیونکہ رب کا گھر اُس کے جلال کے بادل سے معمور ہو گیا تھا۔ [12] یہ دیکھ کر سلیمان نے دعا کی، "رب نے فرمایا ہے کہ مَیں گھنے بادل کے اندھیرے میں رہوں گا۔ [13] یقیناً مَیں نے

---
[a] ستمبر تا اکتوبر

تیرے لئے عظیم سکونت گاہ بنائی ہے، ایک مقام جو تیری ابدی سکونت کے لائق ہے۔“

رب کے گھر کی مخصوصیت پر سلیمان کی تقریر

14 پھر بادشاہ نے مُڑ کر رب کے گھر کے سامنے کھڑی اسرائیل کی پوری جماعت کی طرف رُخ کیا۔ اُس نے اُنہیں برکت دے کر کہا،

15 ”رب اسرائیل کے خدا کی تعریف ہو جس نے وہ وعدہ پورا کیا ہے جو اُس نے میرے باپ داؤد سے کیا تھا۔ کیونکہ اُس نے فرمایا، 16 ’جس دن مَیں اپنی قوم اسرائیل کو مصر سے نکال لایا اُس دن سے لے کر آج تک مَیں نے کبھی نہ فرمایا کہ اسرائیلی قبیلوں کے کسی شہر میں میرے نام کی تعظیم میں گھر بنایا جائے۔ لیکن مَیں نے داؤد کو اپنی قوم اسرائیل کا بادشاہ بنایا ہے۔‘

17 میرے باپ داؤد کی بڑی خواہش تھی کہ رب اسرائیل کے خدا کے نام کی تعظیم میں گھر بنائے۔ 18 لیکن رب نے اعتراض کیا، ’مَیں خوش ہوں کہ تُو میرے نام کی تعظیم میں گھر تعمیر کرنا چاہتا ہے، 19 لیکن تُو نہیں بلکہ تیرا بیٹا ہی اُسے بنائے گا۔‘

20 اور واقعی، رب نے اپنا وعدہ پورا کیا ہے۔ مَیں رب کے وعدے کے عین مطابق اپنے باپ داؤد کی جگہ اسرائیل کا بادشاہ بن کر تخت پر بیٹھ گیا ہوں۔ اور اب مَیں نے رب اسرائیل کے خدا کے نام کی تعظیم میں گھر بھی بنایا ہے۔ 21 اُس میں مَیں نے اُس صندوق کے لئے مقام تیار کر رکھا ہے جس میں شریعت کی تختیاں پڑی ہیں، اُس عہد کی تختیاں جو رب نے ہمارے باپ دادا سے مصر سے نکالتے وقت باندھا تھا۔“

رب کے گھر کی مخصوصیت پر سلیمان کی دعا

22 پھر سلیمان اسرائیل کی پوری جماعت کے دیکھتے دیکھتے رب کی قربان گاہ کے سامنے کھڑا ہوا۔ اُس نے اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اُٹھا کر 23 دعا کی،

”اے رب اسرائیل کے خدا، تجھ جیسا کوئی خدا نہیں ہے، نہ آسمان اور نہ زمین پر۔ تُو اپنا وہ عہد قائم رکھتا ہے جسے تُو نے اپنی قوم کے ساتھ باندھا ہے اور اپنی مہربانی اُن سب پر ظاہر کرتا ہے جو پورے دل سے تیری راہ پر چلتے ہیں۔ 24 تُو نے اپنے خادم داؤد سے کیا ہوا وعدہ پورا کیا ہے۔ جو بات تُو نے اپنے منہ سے میرے باپ سے کی وہ تُو نے اپنے ہاتھ سے آج ہی پوری کی ہے۔ 25 اے رب اسرائیل کے خدا، اب اپنی دوسری بات بھی پوری کر جو تُو نے اپنے خادم داؤد سے کی تھی۔ کیونکہ تُو نے میرے باپ سے وعدہ کیا تھا، ’اگر تیری اولاد تیری طرح اپنے چال چلن پر دھیان دے کر میرے حضور چلتی رہے تو اسرائیل پر اُس کی حکومت ہمیشہ تک قائم رہے گی۔‘ 26 اے اسرائیل کے خدا، اب براہِ کرم اپنا یہ وعدہ پورا کر جو تُو نے اپنے خادم میرے باپ داؤد سے کیا ہے۔

27 لیکن کیا اللہ واقعی زمین پر سکونت کرے گا؟ نہیں، تُو تو بلند ترین آسمان میں بھی سما نہیں سکتا! تو پھر یہ مکان جو مَیں نے بنایا ہے کس طرح تیری سکونت گاہ بن سکتا ہے؟ 28 اے رب میرے خدا، تو بھی اپنے خادم کی دعا اور التجا سن جب مَیں آج تیرے حضور پکارتے ہوئے التماس کرتا ہوں 29 کہ براہِ کرم دن رات اِس عمارت کی نگرانی کر! کیونکہ یہ وہ جگہ ہے جس کے بارے میں تُو نے خود فرمایا، ’یہاں میرا نام سکونت کرے گا۔‘ چنانچہ اپنے خادم کی گزارش سن جو مَیں اِس

مقام کی طرف رُخ کئے ہوئے کرتا ہوں۔ 30 جب ہم اِس مقام کی طرف رُخ کر کے دعا کریں تو اپنے خادم اور اپنی قوم کی التجا سن۔ آسمان پر اپنے تخت سے ہماری سن۔ اور جب سنے گا تو ہمارے گناہوں کو معاف کر!

31 اگر کسی پر الزام لگایا جائے اور اُسے یہاں تیری قربان گاہ کے سامنے لایا جائے تاکہ حلف اُٹھا کر وعدہ کرے کہ مَیں بے قصور ہوں 32 تو براہِ کرم آسمان پر سے سن کر اپنے خادموں کا انصاف کر۔ قصور وار کو مجرم ٹھہرا کر اُس کے اپنے سر پر وہ کچھ آنے دے جو اُس سے سرزد ہوا ہے، اور بے قصور کو بےالزام قرار دے کر اُس کی راست بازی کا بدلہ دے۔

33 ہو سکتا ہے کسی وقت تیری قوم اسرائیل تیرا گناہ کرے اور نتیجے میں دشمن کے سامنے شکست کھائے۔ اگر اسرائیلی آخرکار تیرے پاس لوٹ آئیں اور تیرے نام کی تمجید کر کے یہاں اِس گھر میں تجھ سے دعا اور التماس کریں 34 تو آسمان پر سے اُن کی فریاد سن لینا۔ اپنی قوم اسرائیل کا گناہ معاف کر کے اُنہیں دوبارہ اُس ملک میں واپس لانا جو تُو نے اُن کے باپ دادا کو دے دیا تھا۔

35 ہو سکتا ہے اسرائیلی تیرا اِتنا سنگین گناہ کریں کہ کال پڑے اور بڑی دیر تک بارش نہ برسے۔ اگر وہ آخرکار اِس گھر کی طرف رُخ کر کے تیرے نام کی تمجید کریں اور تیری سزا کے باعث اپنا گناہ چھوڑ کر لوٹ آئیں 36 تو آسمان پر سے اُن کی فریاد سن لینا۔ اپنے خادموں اور اپنی قوم اسرائیل کو معاف کر، کیونکہ تُو ہی اُنہیں اچھی راہ کی تعلیم دیتا ہے۔ تب اُس ملک پر دوبارہ بارش برسا دے جو تُو نے اپنی قوم کو میراث میں دے دیا ہے۔

37 ہو سکتا ہے اسرائیل میں کال پڑ جائے، اناج کی فصل کسی بیماری، پھپھوندی، ٹڈیوں یا کیڑوں سے متاثر ہو جائے، یا دشمن کسی شہر کا محاصرہ کرے۔ جو بھی مصیبت یا بیماری ہو، 38 اگر کوئی اسرائیلی یا تیری پوری قوم اُس کا سبب جان کر اپنے ہاتھوں کو اِس گھر کی طرف بڑھائے اور تجھ سے التماس کرے 39 تو آسمان پر اپنے تخت سے اُن کی فریاد سن لینا۔ اُنہیں معاف کر کے وہ کچھ کر جو ضروری ہے۔ ہر ایک کو اُس کی تمام حرکتوں کا بدلہ دے، کیونکہ صرف تُو ہی ہر انسان کے دل کو جانتا ہے۔ 40 پھر جتنی دیر وہ اُس ملک میں زندگی گزاریں گے جو تُو نے ہمارے باپ دادا کو دیا تھا اُتنی دیر وہ تیرا خوف مانیں گے۔

41 آئندہ پردیسی بھی تیرے نام کے سبب سے دُور دراز ممالک سے آئیں گے۔ اگرچہ وہ تیری قوم اسرائیل کے نہیں ہوں گے 42 تو بھی وہ تیرے عظیم نام، تیری بڑی قدرت اور تیرے زبردست کاموں کے بارے میں سن کر آئیں گے اور اِس گھر کی طرف رُخ کر کے دعا کریں گے۔ 43 تب آسمان پر سے اُن کی فریاد سن لینا۔ جو بھی درخواست وہ پیش کریں وہ پوری کرنا تاکہ دنیا کی تمام اقوام تیرا نام جان کر تیری قوم اسرائیل کی طرح ہی تیرا خوف مانیں اور جان لیں کہ جو عمارت مَیں نے تعمیر کی ہے اُس پر تیرے ہی نام کا ٹھپا لگا ہے۔

44 ہو سکتا ہے تیری قوم کے مرد تیری ہدایت کے مطابق اپنے دشمن سے لڑنے کے لئے نکلیں۔ اگر وہ تیرے چنے ہوئے شہر اور اُس عمارت کی طرف رُخ کر کے دعا کریں جو مَیں نے تیرے نام کے لئے تعمیر کی ہے 45 تو آسمان پر سے اُن کی دعا اور التماس سن کر اُن کے حق میں انصاف قائم رکھنا۔

46 ہو سکتا ہے وہ تیرا گناہ کریں، ایسی حرکتیں تو ہم سب سے سرزد ہوتی رہتی ہیں، اور نتیجے میں تُو ناراض ہو

کر اُنہیں دشمن کے حوالے کر دے جو اُنہیں قید کر کے اپنے کسی دُور دراز یا قریبی ملک میں لے جائے۔ 47 شاید وہ جلاوطنی میں توبہ کر کے دوبارہ تیری طرف رجوع کریں اور تجھ سے التماس کریں، 'ہم نے گناہ کیا ہے، ہم سے غلطی ہوئی ہے، ہم نے بےدین حرکتیں کی ہیں۔' 48 اگر وہ ایسا کر کے دشمن کے ملک میں اپنے پورے دل و جان سے دوبارہ تیری طرف رجوع کریں اور تیری طرف سے باپ دادا کو دیئے گئے ملک، تیرے چنے ہوئے شہر اور اُس عمارت کی طرف رُخ کر کے دعا کریں جو مَیں نے تیرے نام کے لئے تعمیر کی ہے 49 تو آسمان پر اپنے تخت سے اُن کی دعا اور التماس سن لینا۔ اُن کے حق میں انصاف قائم کرنا، 50 اور اپنی قوم کے گناہوں کو معاف کر دینا۔ جس بھی جرم سے اُنہوں نے تیرا گناہ کیا ہے وہ معاف کر دینا۔ بخش دے کہ اُنہیں گرفتار کرنے والے اُن پر رحم کریں۔ 51 کیونکہ یہ تیری ہی قوم کے افراد ہیں، تیری ہی میراث جسے تُو مصر کے بھڑکتے بھٹے سے نکال لایا۔

52 اے اللہ، تیری آنکھیں میری التجاؤں اور تیری قوم اسرائیل کی فریادوں کے لئے کھلی رہیں۔ جب بھی وہ مدد کے لئے تجھے پکاریں تو اُن کی سن لینا! 53 کیونکہ تُو، اے رب قادرِ مطلق نے اسرائیل کو دنیا کی تمام قوموں سے الگ کر کے اپنی خاص ملکیت بنا لیا ہے۔ ہمارے باپ دادا کو مصر سے نکالتے وقت تُو نے موسیٰ کی معرفت اِس حقیقت کا اعلان کیا۔"

آخری دعا اور برکت

54 اِس دعا کے بعد سلیمان کھڑا ہوا، کیونکہ دعا کے دوران اُس نے رب کی قربان گاہ کے سامنے اپنے گھٹنے ٹیکے اور اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اُٹھائے ہوئے تھے۔ 55 اب وہ اسرائیل کی پوری جماعت کے سامنے کھڑا ہوا اور بلند آواز سے اُسے برکت دی،

56 "رب کی تمجید ہو جس نے اپنے وعدے کے عین مطابق اپنی قوم اسرائیل کو آرام و سکون فراہم کیا ہے۔ جتنے بھی خوب صورت وعدے اُس نے اپنے خادم موسیٰ کی معرفت کئے ہیں وہ سب کے سب پورے ہو گئے ہیں۔ 57 جس طرح رب ہمارا خدا ہمارے باپ دادا کے ساتھ تھا اُسی طرح وہ ہمارے ساتھ بھی رہے۔ نہ وہ ہمیں چھوڑے، نہ ترک کرے 58 بلکہ ہمارے دلوں کو اپنی طرف مائل کرے تاکہ ہم اُس کی تمام راہوں پر چلیں اور اُن تمام احکام اور ہدایات کے تابع رہیں جو اُس نے ہمارے باپ دادا کو دی ہیں۔

59 رب کے حضور میری یہ فریاد دن رات رب ہمارے خدا کے قریب رہے تاکہ وہ میرا اور اپنی قوم کا انصاف قائم رکھے اور ہماری روزانہ کی ضروریات پوری کرے۔ 60 تب تمام اقوام جان لیں گی کہ رب ہی خدا ہے اور کہ اُس کے سوا کوئی اَور معبود نہیں ہے۔

61 لیکن لازم ہے کہ آپ رب ہمارے خدا کے پورے دل سے وفادار رہیں۔ ہمیشہ اُس کی ہدایات اور احکام کے مطابق زندگی گزاریں، بالکل اُسی طرح جس طرح آپ آج کر رہے ہیں۔"

رب کے گھر کی مخصوصیت پر جشن

63-62 پھر بادشاہ اور تمام اسرائیل نے رب کے حضور قربانیاں پیش کر کے رب کے گھر کو مخصوص کیا۔ اِس سلسلے میں سلیمان نے 22,000 گائے بَیلوں اور 1,20,000 بھیڑ بکریوں کو سلامتی کی قربانیوں کے

طور پر ذبح کیا۔ 64 اُسی دن بادشاہ نے صحن کا درمیانی حصہ قربانیاں چڑھانے کے لئے مخصوص کیا۔ وجہ یہ تھی کہ پیتل کی قربان گاہ اِتنی قربانیاں پیش کرنے کے لئے چھوٹی تھی، کیونکہ بھسم ہونے والی قربانیوں اور غلہ کی نذروں کی تعداد بہت زیادہ تھی۔ اِس کے علاوہ سلامتی کی بے شمار قربانیوں کی چربی کو بھی جلانا تھا۔

65 عید 14 دن تک منائی گئی۔ پہلے ہفتے میں سلیمان اور تمام اسرائیل نے رب کے گھر کی مخصوصیت منائی اور دوسرے ہفتے میں جھونپڑیوں کی عید۔ بہت زیادہ لوگ شریک ہوئے۔ وہ دُور دراز علاقوں سے یروشلم آئے تھے، شمال میں لبو حمات سے لے کر جنوب میں اُس وادی تک جو مصر کی سرحد تھی۔ 66 دو ہفتوں کے بعد سلیمان نے اسرائیلیوں کو رُخصت کیا۔ بادشاہ کو برکت دے کر وہ اپنے اپنے گھر چلے گئے۔ سب شادمان اور دل سے خوش تھے کہ رب نے اپنے خادم داؤد اور اپنی قوم اسرائیل پر اِتنی مہربانی کی ہے۔

رب سلیمان سے ہم کلام ہوتا ہے

9 چنانچہ سلیمان نے رب کے گھر اور شاہی محل کو تکمیل تک پہنچایا۔ جو کچھ بھی اُس نے ٹھان لیا تھا وہ پورا ہوا۔ 2 اُس وقت رب دوبارہ اُس پر ظاہر ہوا، اُس طرح جس طرح وہ جِبعون میں اُس پر ظاہر ہوا تھا۔ 3 اُس نے سلیمان سے کہا،

”جو دعا اور التجا تُو نے میرے حضور کی اُسے مَیں نے سن کر اِس عمارت کو جو تُو نے بنائی ہے اپنے لئے مخصوص و مقدّس کر لیا ہے۔ اُس میں مَیں اپنا نام ابد تک قائم رکھوں گا۔ میری آنکھیں اور دل ابد تک وہاں حاضر رہیں گے۔ 4 جہاں تک تیرا تعلق ہے، اپنے باپ داؤد کی طرح دیانت داری اور راستی سے میرے حضور چلتا رہ۔ کیونکہ اگر تُو میرے تمام احکام اور ہدایات کی پیروی کرتا رہے 5 تو مَیں تیری اسرائیل پر حکومت ہمیشہ تک قائم رکھوں گا۔ پھر میرا وہ وعدہ قائم رہے گا جو مَیں نے تیرے باپ داؤد سے کیا تھا کہ اسرائیل پر تیری اولاد کی حکومت ہمیشہ تک قائم رہے گی۔

6 لیکن خبردار! اگر تُو یا تیری اولاد مجھ سے دُور ہو کر میرے دیئے گئے احکام اور ہدایات کے تابع نہ رہے بلکہ دیگر معبودوں کی طرف رجوع کر کے اُن کی خدمت اور پرستش کرے 7 تو مَیں اسرائیل کو اُس ملک میں سے مٹا دوں گا جو مَیں نے اُن کو دے دیا تھا۔ نہ صرف یہ بلکہ مَیں اِس گھر کو بھی رد کر دوں گا جو مَیں نے اپنے نام کے لئے مخصوص و مقدّس کر لیا ہے۔ اُس وقت اسرائیل تمام اقوام میں مذاق اور لعن طعن کا نشانہ بن جائے گا۔ 8 اِس شاندار گھر کی بُری حالت دیکھ کر یہاں سے گزرنے والے تمام لوگوں کے رونگٹے کھڑے ہو جائیں گے، اور وہ اپنی حقارت کا اظہار کر کے پوچھیں گے، ’رب نے اِس ملک اور اِس گھر سے ایسا سلوک کیوں کیا؟‘ 9 تب لوگ جواب دیں گے، ’اِس لئے کہ گو رب اُن کا خدا اُن کے باپ دادا کو مصر سے نکال کر یہاں لایا تو بھی یہ لوگ اُسے ترک کر کے دیگر معبودوں سے چمٹ گئے ہیں۔ چونکہ وہ اُن کی پرستش اور خدمت کرنے سے باز نہ آئے اِس لئے رب نے اُنہیں اِس ساری مصیبت میں ڈال دیا ہے‘۔“

حیرام کی مدد کا صلہ

10 رب کے گھر اور شاہی محل کو تعمیر کرنے میں 20 سال لگ گئے تھے۔ 11 اُس دوران صور کا

بادشاہ حیرام سلیمان کو دیودار اور جونیپر کی اُتنی لکڑی اور اُتنا سونا بھیجتا رہا جتنا سلیمان چاہتا تھا۔ جب عمارتیں تکمیل تک پہنچ گئیں تو سلیمان نے حیرام کو معاوضے میں گلیل کے 20 شہر دے دیئے۔ [12] لیکن جب حیرام اُن کا معائنہ کرنے کے لئے صور سے گلیل آیا تو وہ اُسے پسند نہ آئے۔ [13] اُس نے سوال کیا، ”میرے بھائی، یہ کیسے شہر ہیں جو آپ نے مجھے دیئے ہیں؟“ اور اُس نے اُس علاقے کا نام کابول یعنی 'کچھ بھی نہیں' رکھا۔ یہ نام آج تک رائج ہے۔ [14] بات یہ تھی کہ حیرام نے اسرائیل کے بادشاہ کو تقریباً 4,000 کلوگرام سونا بھیجا تھا۔

سلیمان کی مختلف مہمات

[15] سلیمان نے اپنے تعمیری کام کے لئے بےگاری لگائے۔ ایسے ہی لوگوں کی مدد سے اُس نے نہ صرف رب کا گھر، اپنا محل، اردگرد کے چبوترے اور یروشلم کی فصیل بنوائی بلکہ تینوں شہر حصور، مجِدّو اور جزر کو بھی۔

[16] جزر شہر پر مصر کے بادشاہ فرعون نے حملہ کر کے قبضہ کر لیا تھا۔ اُس کے کنعانی باشندوں کو قتل کر کے اُس نے پورے شہر کو جلا دیا تھا۔ جب سلیمان کی فرعون کی بیٹی سے شادی ہوئی تو مصری بادشاہ نے جہیز کے طور پر اُسے یہ علاقہ دے دیا۔ [17] اب سلیمان نے جزر کا شہر دوبارہ تعمیر کیا۔ اِس کے علاوہ اُس نے نشیبی بیت حَورون، [18] بعلات اور ریگستان کے شہر تدمور میں بہت سا تعمیری کام کرایا۔

[19] سلیمان نے اپنے گوداموں کے لئے اور اپنے رتھوں اور گھوڑوں کو رکھنے کے لئے بھی شہر بنوائے۔ جو کچھ بھی وہ یروشلم، لبنان یا اپنی سلطنت کی کسی اَور جگہ بنوانا چاہتا تھا وہ اُس نے بنوایا۔

[20-21] جن آدمیوں کی سلیمان نے بےگار پر بھرتی کی وہ اسرائیلی نہیں تھے بلکہ اموری، حِتّی، فرِزّی، حِوّی اور یبوسی یعنی کنعان کے پہلے باشندوں کی وہ اولاد تھے جو باقی رہ گئے تھے۔ ملک پر قبضہ کرتے وقت اسرائیلی اِن قوموں کو پورے طور پر مٹا نہ سکے، اور آج تک اِن کی اولاد کو اسرائیل کے لئے بےگار میں کام کرنا پڑتا ہے۔ [22] لیکن سلیمان نے اسرائیلیوں میں سے کسی کو بھی ایسے کام کرنے پر مجبور نہ کیا بلکہ وہ اُس کے فوجی، سرکاری افسر، فوج کے افسر اور رتھوں کے فوجی بن گئے، اور اُنہیں اُس کے رتھوں اور گھوڑوں پر مقرر کیا گیا۔ [23] سلیمان کے تعمیری کام پر بھی 550 اسرائیلی مقرر تھے جو ضلعوں پر مقرر افسروں کے تابع تھے۔ یہ لوگ تعمیری کام کرنے والوں کی نگرانی کرتے تھے۔

[24] جب فرعون کی بیٹی یروشلم کے پرانے حصے بنام 'داؤد کا شہر' سے اُس محل میں منتقل ہوئی جو سلیمان نے اُس کے لئے تعمیر کیا تھا تو وہ اردگرد کے چبوترے بنوانے لگا۔ [25] سلیمان سال میں تین بار رب کو بھسم ہونے والی اور سلامتی کی قربانیاں پیش کرتا تھا۔ وہ اُنہیں رب کے گھر کی اُس قربان گاہ پر چڑھاتا تھا جو اُس نے رب کے لئے بنوائی تھی۔ ساتھ ساتھ وہ بخور بھی جلاتا تھا۔ یوں اُس نے رب کے گھر کو تکمیل تک پہنچایا۔

[26] اِس کے علاوہ سلیمان بادشاہ نے بحری جہازوں کا بیڑا بھی بنوایا۔ اِس کام کا مرکز ایلات کے قریب شہر عصیون جابر تھا۔ یہ بندرگاہ ملکِ ادوم میں بحرِ قُلزم کے ساحل پر ہے۔ [27] حیرام بادشاہ نے اُسے تجربہ کار ملاح بھیجے تاکہ وہ سلیمان کے آدمیوں کے ساتھ مل کر جہازوں کو چلائیں۔ [28] اُنہوں نے اوفیر تک سفر کیا اور

وہاں سے تقریباً 14,000 کلوگرام سونا سلیمان کے پاس لے آئے۔

سبا کی ملکہ سلیمان سے ملتی ہے

10 سلیمان کی شہرت سبا کی ملکہ تک پہنچ گئی۔ جب اُس نے اُس کے بارے میں سنا اور یہ بھی کہ اُس نے رب کے نام کے لئے کیا کچھ کیا ہے تو وہ سلیمان سے ملنے کے لئے روانہ ہوئی تاکہ اُسے مشکل پہیلیاں پیش کر کے اُس کی دانش مندی جانچ لے۔ 2 وہ نہایت بڑے قافلے کے ساتھ یروشلم پہنچی جس کے اونٹ بلسان، کثرت کے سونے اور قیمتی جواہر سے لدے ہوئے تھے۔

ملکہ کی سلیمان سے ملاقات ہوئی تو اُس نے اُس سے وہ تمام مشکل سوالات پوچھے جو اُس کے ذہن میں تھے۔ 3 سلیمان اُس کے ہر سوال کا جواب دے سکا۔ کوئی بھی بات اِتنی پیچیدہ نہیں تھی کہ بادشاہ اُس کا مطلب ملکہ کو بتا نہ سکتا۔ 4 سبا کی ملکہ سلیمان کی وسیع حکمت اور اُس کے نئے محل سے بہت متاثر ہوئی۔ 5 اُس نے بادشاہ کی میزوں پر کے مختلف کھانے دیکھے اور یہ کہ اُس کے افسر کس ترتیب سے اُس پر بٹھائے جاتے تھے۔ اُس نے بیروں کی خدمت، اُن کی شاندار وردیوں اور ساقیوں پر بھی غور کیا۔ جب اُس نے اِن باتوں کے علاوہ بھسم ہونے والی وہ قربانیاں بھی دیکھیں جو سلیمان رب کے گھر میں چڑھاتا تھا تو ملکہ ہکا بکا رہ گئی۔

6 وہ بول اُٹھی، ”واقعی، جو کچھ مَیں نے اپنے ملک میں آپ کے شاہکاروں اور حکمت کے بارے میں سنا تھا وہ درست ہے۔ 7 جب تک مَیں نے خود آ کر یہ سب کچھ اپنی آنکھوں سے نہ دیکھا مجھے یقین نہیں آتا تھا۔ بلکہ حقیقت میں مجھے آپ کے بارے میں آدھا بھی نہیں بتایا گیا تھا۔ آپ کی حکمت اور دولت اُن رپورٹوں سے کہیں زیادہ ہے جو مجھ تک پہنچی تھیں۔ 8 آپ کے لوگ کتنے مبارک ہیں! آپ کے افسر کتنے مبارک ہیں جو مسلسل آپ کے سامنے کھڑے رہتے اور آپ کی دانش بھری باتیں سنتے ہیں! 9 رب آپ کے خدا کی تمجید ہو جس نے آپ کو پسند کر کے اسرائیل کے تخت پر بٹھایا ہے۔ رب اسرائیل سے ابدی محبت رکھتا ہے، اِسی لئے اُس نے آپ کو بادشاہ بنا دیا ہے تاکہ انصاف اور راست بازی قائم رکھیں۔“

10 پھر ملکہ نے سلیمان کو تقریباً 4,000 کلوگرام سونا، بہت زیادہ بلسان اور جواہر دیئے۔ بعد میں کبھی بھی اُتنا بلسان اسرائیل میں نہیں لایا گیا جتنا اُس وقت سبا کی ملکہ لائی۔

11 حیرام کے جہاز اوفیر سے نہ صرف سونا لائے بلکہ اُنہوں نے قیمتی لکڑی اور جواہر بھی بڑی مقدار میں اسرائیل تک پہنچائے۔ 12 جتنی قیمتی لکڑی اُن دنوں میں درآمد ہوئی اُتنی آج تک کبھی یہوداہ میں نہیں لائی گئی۔ اِس لکڑی سے بادشاہ نے رب کے گھر اور اپنے محل کے لئے کٹہرے بنوائے۔ یہ موسیقاروں کے سرود اور ستار بنانے کے لئے بھی استعمال ہوئی۔

13 سلیمان بادشاہ نے اپنی طرف سے سبا کی ملکہ کو بہت سے تحفے دیئے۔ نیز، جو کچھ بھی ملکہ چاہتی تھی یا اُس نے مانگا وہ اُسے دیا گیا۔ پھر وہ اپنے نوکر چاکروں اور افسروں کے ہمراہ اپنے وطن واپس چلی گئی۔

سلیمان کی دولت اور شہرت

14 جو سونا سلیمان کو سالانہ ملتا تھا اُس کا وزن تقریباً

23,000 کلو گرام تھا۔ [15] اِس میں وہ ٹیکس شامل نہیں تھے جو اُسے سوداگروں، تاجروں، عرب بادشاہوں اور ضلعوں کے افسروں سے ملتے تھے۔

[17-16] سلیمان بادشاہ نے 200 بڑی اور 300 چھوٹی ڈھالیں بنوائیں۔ اُن پر سونا منڈھا گیا۔ ہر بڑی ڈھال کے لئے تقریباً 7 کلو گرام سونا استعمال ہوا اور ہر چھوٹی ڈھال کے لئے تقریباً ساڑھے 3 کلو گرام۔ سلیمان نے اُنہیں 'لبنان کا جنگل' نامی محل میں محفوظ رکھا۔

[18] اِن کے علاوہ بادشاہ نے ہاتھی دانت سے آراستہ ایک بڑا تخت بنوایا جس پر خالص سونا چڑھایا گیا۔ [20-19] تخت کی پشت کا اوپر کا حصہ گول تھا، اور اُس کے ہر بازو کے ساتھ شیر ببر کا مجسمہ تھا۔ تخت کچھ اونچا تھا، اور بادشاہ چھ پائے والی سیڑھی پر چڑھ کر اُس پر بیٹھتا تھا۔ دائیں اور بائیں طرف ہر پائے پر شیر ببر کا مجسمہ تھا۔ اِس قسم کا تخت کسی اَور سلطنت میں نہیں پایا جاتا تھا۔

[21] سلیمان کے تمام پیالے سونے کے تھے، بلکہ 'لبنان کا جنگل' نامی محل میں تمام برتن خالص سونے کے تھے۔ کوئی بھی چیز چاندی کی نہیں تھی، کیونکہ سلیمان کے زمانے میں چاندی کی کوئی قدر نہیں تھی۔ [22] بادشاہ کے اپنے بحری جہاز تھے جو حیرام کے جہازوں کے ساتھ مل کر مختلف جگہوں پر جاتے تھے۔ ہر تین سال کے بعد وہ سونے چاندی، ہاتھی دانت، بندروں اور موروں سے لدے ہوئے واپس آتے تھے۔

[23] سلیمان کی دولت اور حکمت دنیا کے تمام بادشاہوں سے کہیں زیادہ تھی۔ [24] پوری دنیا اُس سے ملنے کی کوشش کرتی رہی تاکہ وہ حکمت سن لے جو اللہ نے اُس کے دل میں ڈال دی تھی۔ [25] سال بہ سال جو بھی سلیمان کے دربار میں آتا وہ کوئی نہ کوئی تحفہ لاتا۔ یوں اُسے سونے چاندی کے برتن، قیمتی لباس، ہتھیار، بلسان، گھوڑے اور خچر ملتے رہے۔

[26] سلیمان کے 1,400 رتھ اور 12,000 گھوڑے تھے۔ کچھ اُس نے رتھوں کے لئے مخصوص کئے گئے شہروں میں اور کچھ یروشلم میں اپنے پاس رکھے۔ [27] بادشاہ کی سرگرمیوں کے باعث چاندی پتھر جیسی عام ہو گئی اور دیودار کی قیمتی لکڑی یہوداہ کے مغرب کے نشیبی پہاڑی علاقے کی انجیرتوت کی سستی لکڑی جیسی عام ہو گئی۔ [28] بادشاہ اپنے گھوڑے مصر اور قوے یعنی کلِکیہ سے درآمد کرتا تھا۔ اُس کے تاجر اِن جگہوں پر جا کر اُنہیں خرید لاتے تھے۔ [29] بادشاہ کے رتھ مصر سے درآمد ہوتے تھے۔ ہر رتھ کی قیمت چاندی کے 600 سِکے اور ہر گھوڑے کی قیمت چاندی کے 150 سِکے تھی۔ سلیمان کے تاجر یہ گھوڑے برآمد کرتے ہوئے تمام حِتّی اور اَرامی بادشاہوں تک بھی پہنچاتے تھے۔

سلیمان رب سے دُور ہو جاتا ہے

11 لیکن سلیمان بہت سی غیر ملکی خواتین سے محبت کرتا تھا۔ فرعون کی بیٹی کے علاوہ اُس کی شادی موآبی، عمونی، ادومی، صیدانی اور حِتّی عورتوں سے ہوئی۔ [2] اِن قوموں کے بارے میں رب نے اسرائیلیوں کو حکم دیا تھا، ”نہ تم اِن کے گھروں میں جاؤ اور نہ یہ تمہارے گھروں میں آئیں، ورنہ یہ تمہارے دل اپنے دیوتاؤں کی طرف مائل کر دیں گے۔“ تو بھی سلیمان بڑے پیار سے اپنی اِن بیویوں سے لپٹا رہا۔ [3] اُس کی شاہی خاندانوں سے تعلق رکھنے والی 700

بیویاں اور 300 داشتائیں تھیں۔ اِن عورتوں نے آخر کار اُس کا دل رب سے دُور کر دیا۔ [4] جب وہ بوڑھا ہو گیا تو اُنہوں نے اُس کا دل دیگر معبودوں کی طرف مائل کر دیا۔ یوں وہ بُڑھاپے میں اپنے باپ داؤد کی طرح پورے دل سے رب کا وفادار نہ رہا [5] بلکہ صیدانیوں کی دیوی عستارات اور عمونیوں کے دیوتا ملکوم کی پوجا کرنے لگا۔ [6] غرض اُس نے ایسا کام کیا جو رب کو ناپسند تھا۔ وہ وفاداری نہ رہی جس سے اُس کے باپ داؤد نے رب کی خدمت کی تھی۔

[7] یروشلم کے مشرق میں سلیمان نے ایک پہاڑی پر دو مندر بنائے، ایک موآب کے گھنونے دیوتا کموس کے لئے اور ایک عمون کے گھنونے دیوتا مَلِک یعنی ملکوم کے لئے۔ [8] ایسے مندر اُس نے اپنی تمام غیرملکی بیویوں کے لئے تعمیر کئے تاکہ وہ اپنے دیوتاؤں کو بخور اور ذبح کی قربانیاں پیش کر سکیں۔

[9] رب کو سلیمان پر بڑا غصہ آیا، کیونکہ وہ اسرائیل کے خدا سے دُور ہو گیا تھا، حالانکہ رب اُس پر دو بار ظاہر ہوا تھا۔ [10] گو اُس نے اُسے دیگر معبودوں کی پوجا کرنے سے صاف منع کیا تھا توبھی سلیمان نے اُس کا حکم نہ مانا۔ [11] اِس لئے رب نے اُس سے کہا، ”چونکہ تُو میرے عہد اور احکام کے مطابق زندگی نہیں گزارتا، اِس لئے مَیں بادشاہی کو تجھ سے چھین کر تیرے کسی افسر کو دوں گا۔ یہ بات یقینی ہے۔ [12] لیکن تیرے باپ داؤد کی خاطر مَیں یہ تیرے جیتے جی نہیں کروں گا بلکہ بادشاہی کو تیرے بیٹے ہی سے چھینوں گا۔ [13] اور مَیں پوری مملکت اُس کے ہاتھ سے نہیں لوں گا بلکہ اپنے خادم داؤد اور اپنے چنے ہوئے شہر یروشلم کی خاطر اُس کے لئے ایک قبیلہ چھوڑ دوں گا۔“

سلیمان کے دشمن ہدد اور رزون

[14] پھر رب نے ادوم کے شاہی خاندان میں سے ایک آدمی بنام ہدد کو برپا کیا جو سلیمان کا سخت مخالف بن گیا۔ [15] وہ یوں سلیمان کا دشمن بن گیا کہ چند سال پہلے جب داؤد نے ادوم کو شکست دی تو اُس کا فوجی کمانڈر یوآب میدانِ جنگ میں پڑی تمام اسرائیلی لاشوں کو دفنانے کے لئے ادوم آیا۔ جہاں بھی گیا وہاں اُس نے ہر ادومی مرد کو مار ڈالا۔ [16] وہ چھ ماہ تک اپنے فوجیوں کے ساتھ ہر جگہ پھرا اور تمام ادومی مردوں کو مارتا گیا۔ [17] ہدد اُس وقت بچ گیا اور اپنے باپ کے چند ایک سرکاری افسروں کے ساتھ فرار ہو کر مصر میں پناہ لے سکا۔

[18] راستے میں اُنہیں دشتِ فاران کے ملکِ مِدیان سے گزرنا پڑا۔ وہاں وہ مزید کچھ آدمیوں کو جمع کر سکے اور سفر کرتے کرتے مصر پہنچ گئے۔ ہدد مصر کے بادشاہ فرعون کے پاس گیا تو اُس نے اُسے گھر، کچھ زمین اور خوراک مہیا کی۔ [19] ہدد فرعون کو اِتنا پسند آیا کہ اُس نے اُس کی شادی اپنی بیوی ملکہ تحفنیس کی بہن کے ساتھ کرائی۔ [20] اِس بہن کے بیٹا پیدا ہوا جس کا نام جنوبت رکھا گیا۔ تحفنیس نے اُسے شاہی محل میں پالا جہاں وہ فرعون کے بیٹوں کے ساتھ پروان چڑھا۔

[21] ایک دن ہدد کو خبر ملی کہ داؤد اور اُس کا کمانڈر یوآب فوت ہو گئے ہیں۔ تب اُس نے فرعون سے اجازت مانگی، ”مَیں اپنے ملک لوٹ جانا چاہتا ہوں، براہِ کرم مجھے جانے دیں۔“ [22] فرعون نے اعتراض کیا، ”یہاں کیا کمی ہے کہ تم اپنے ملک واپس جانا چاہتے ہو؟“ ہدد نے جواب دیا، ”مَیں کسی بھی چیز سے محروم نہیں رہا، لیکن پھر بھی مجھے جانے دیجئے۔“

[23] اللہ نے ایک اَور آدمی کو بھی سلیمان کے خلاف

برپا کیا۔ اُس کا نام رزون بن اِلیَدع تھا۔ پہلے وہ ضوباہ کے بادشاہ ہدد عزر کی خدمت انجام دیتا تھا، لیکن ایک دن اُس نے اپنے مالک سے بھاگ کر [24] کچھ آدمیوں کو اپنے گرد جمع کیا اور ڈاکوؤں کے جتھے کا سرغنہ بن گیا۔ جب داؤد نے ضوباہ کو شکست دے دی تو رزون اپنے آدمیوں کے ساتھ دمشق گیا اور وہاں آباد ہو کر اپنی حکومت قائم کر لی۔ [25] ہوتے ہوتے وہ پورے شام کا حکمران بن گیا۔ وہ اسرائیلیوں سے نفرت کرتا تھا اور سلیمان کے جیتے جی اسرائیل کا خاص دشمن بنا رہا۔ ہدد کی طرح وہ بھی اسرائیل کو تنگ کرتا رہا۔

یرُبعام اور اخیاہ نبی

[26] سلیمان کا ایک سرکاری افسر بھی اُس کے خلاف اُٹھ کھڑا ہوا۔ اُس کا نام یرُبعام بن نباط تھا، اور وہ افرائیم کے شہر صریدہ کا تھا۔ اُس کی ماں صروعہ بیوہ تھی۔ [27] جب یرُبعام باغی ہوا تو اُن دنوں میں سلیمان اردگرد کے چبوترے اور فصیل کا آخری حصہ تعمیر کر رہا تھا۔ [28] اُس نے دیکھا کہ یرُبعام ماہر اور محنتی جوان ہے، اِس لئے اُس نے اُسے افرائیم اور منسّی کے قبیلوں کے تمام بے گار میں کام کرنے والوں پر مقرر کیا۔

[29] ایک دن یرُبعام شہر سے نکل رہا تھا تو اُس کی ملاقات سَیلا کے نبی اخیاہ سے ہوئی۔ اخیاہ نئی چادر اوڑھے پھر رہا تھا۔ کھلے میدان میں جہاں کوئی اَور نظر نہ آیا [30] اخیاہ نے اپنی چادر کو پکڑ کر بارہ ٹکڑوں میں پھاڑ لیا [31] اور یرُبعام سے کہا،

”چادر کے دس ٹکڑے اپنے پاس رکھیں! کیونکہ رب اسرائیل کا خدا فرماتا ہے، ’اِس وقت مَیں اسرائیل کی بادشاہی کو سلیمان سے چھیننے والا ہوں۔ جب ایسا ہو گا تو مَیں اُس کے دس قبیلے تیرے حوالے کر دوں گا۔ [32] ایک ہی قبیلہ اُس کے پاس رہے گا، اور یہ بھی صرف اُس کے باپ داؤد اور اُس شہر کی خاطر جسے مَیں نے تمام قبیلوں میں سے چن لیا ہے۔ [33] اِس طرح مَیں سلیمان کو سزا دوں گا، کیونکہ وہ اور اُس کے لوگ مجھے ترک کر کے صیدانیوں کی دیوی عستارات کی، موآبیوں کے دیوتا کموس کی اور عمونیوں کے دیوتا ملکوم کی پوجا کرنے لگے ہیں۔ وہ میری راہوں پر نہیں چلتے بلکہ وہی کچھ کرتے ہیں جو مجھے بالکل ناپسند ہے۔ جس طرح داؤد میرے احکام اور ہدایات کی پیروی کرتا تھا اُس طرح اُس کا بیٹا نہیں کرتا۔

[34] لیکن مَیں اِس وقت پوری بادشاہی سلیمان کے ہاتھ سے نہیں چھینوں گا۔ اپنے خادم داؤد کی خاطر جسے مَیں نے چن لیا اور جو میرے احکام اور ہدایات کے تابع رہا مَیں سلیمان کے جیتے جی یہ نہیں کروں گا۔ وہ خود بادشاہ رہے گا، [35] لیکن اُس کے بیٹے سے مَیں بادشاہی چھین کر دس قبیلے تیرے حوالے کر دوں گا۔ [36] صرف ایک قبیلہ سلیمان کے بیٹے کے سپرد رہے گا تاکہ میرے خادم داؤد کا چراغ ہمیشہ میرے حضور یروشلم میں جلتا رہے، اُس شہر میں جو مَیں نے اپنے نام کی سکونت کے لئے چن لیا ہے۔ [37] لیکن تجھے، اے یرُبعام، مَیں اسرائیل پر بادشاہ بنا دوں گا۔ جو کچھ بھی تیرا جی چاہتا ہے اُس پر تُو حکومت کرے گا۔ [38] اُس وقت اگر تُو میرے خادم داؤد کی طرح میری ہر بات مانے گا، میری راہوں پر چلے گا اور میرے احکام اور ہدایات کے تابع رہ کر وہ کچھ کرے گا جو مجھے پسند ہے تو پھر مَیں تیرے ساتھ رہوں گا۔ پھر مَیں تیرا شاہی خاندان اُتنا ہی قائم و دائم کر دوں گا جتنا مَیں نے داؤد کا کیا ہے، اور

اسرائیل تیرے ہی حوالے رہے گا۔

39 یوں مَیں سلیمان کے گناہ کے باعث داؤد کی اولاد کو سزا دوں گا، اگرچہ یہ ابدی سزا نہیں ہو گی۔“

40 اِس کے بعد سلیمان نے یُربعام کو مروانے کی کوشش کی، لیکن یُربعام نے فرار ہو کر مصر کے بادشاہ سیسق کے پاس پناہ لی۔ وہاں وہ سلیمان کی موت تک رہا۔

سلیمان کی موت

41 سلیمان کی زندگی اور حکمت کے بارے میں مزید باتیں ’سلیمان کے اعمال‘ کی کتاب میں بیان کی گئی ہیں۔ 42 سلیمان 40 سال پورے اسرائیل پر حکومت کرتا رہا۔ اُس کا دار الحکومت یروشلم تھا۔ 43 جب وہ مر کر اپنے باپ دادا سے جا ملا تو اُسے یروشلم کے اُس حصے میں دفن کیا گیا جو ’داؤد کا شہر‘ کہلاتا ہے۔ پھر اُس کا بیٹا رحبعام تخت نشین ہوا۔

شمالی قبیلے الگ ہو جاتے ہیں

12 رحبعام سِکم گیا، کیونکہ وہاں تمام اسرائیلی اُسے بادشاہ مقرر کرنے کے لئے جمع ہو گئے تھے۔ 2 یُربعام بن نباط یہ خبر سنتے ہی مصر سے جہاں اُس نے سلیمان بادشاہ سے بھاگ کر پناہ لی تھی اسرائیل واپس آیا۔ 3 اسرائیلیوں نے اُسے بُلایا تاکہ اُس کے ساتھ سِکم جائیں۔ جب پہنچا تو اسرائیل کی پوری جماعت یُربعام کے ساتھ مل کر رحبعام سے ملنے گئی۔ اُنہوں نے بادشاہ سے کہا، 4 ”جو جوا آپ کے باپ نے ہم پر ڈال دیا تھا اُسے اُٹھانا مشکل تھا، اور جو وقت اور پیسے ہمیں بادشاہ کی خدمت میں صَرف کرنے تھے وہ ناقابلِ برداشت تھے۔ اب دونوں کو کم کر دیں۔ پھر ہم خوشی سے آپ کی خدمت کریں گے۔“

5 رحبعام نے جواب دیا، ”مجھے تین دن کی مہلت دیں، پھر دوبارہ میرے پاس آئیں۔“ چنانچہ لوگ چلے گئے۔

6 پھر رحبعام بادشاہ نے اُن بزرگوں سے مشورہ کیا جو سلیمان کے جیتے جی بادشاہ کی خدمت کرتے رہے تھے۔ اُس نے پوچھا، ”آپ کا کیا خیال ہے؟ مَیں اِن لوگوں کو کیا جواب دوں؟“ 7 بزرگوں نے جواب دیا، ”ہمارا مشورہ ہے کہ اِس وقت اُن کا خادم بن کر اُن کی خدمت کریں اور اُنہیں نرم جواب دیں۔ اگر آپ ایسا کریں تو وہ ہمیشہ آپ کے وفادار خادم بنے رہیں گے۔“

8 لیکن رحبعام نے بزرگوں کا مشورہ رد کر کے اُس کی خدمت میں حاضر اُن جوانوں سے مشورہ کیا جو اُس کے ساتھ پروان چڑھے تھے۔ 9 اُس نے پوچھا، ”مَیں اِس قوم کو کیا جواب دوں؟ یہ تقاضا کر رہے ہیں کہ مَیں وہ جوا ہلکا کر دوں جو میرے باپ نے اُن پر ڈال دیا۔“ 10 جو جوان اُس کے ساتھ پروان چڑھے تھے اُنہوں نے کہا، ”اچھا، یہ لوگ تقاضا کر رہے ہیں کہ آپ کے باپ کا جوا ہلکا کیا جائے؟ اُنہیں بتا دینا، ’میری چھوٹی اُنگلی میرے باپ کی کمر سے زیادہ موٹی ہے! 11 بے شک جو جوا اُس نے آپ پر ڈال دیا اُسے اُٹھانا مشکل تھا، لیکن میرا جوا اَور بھی بھاری ہو گا۔ جہاں میرے باپ نے آپ کو کوڑے لگائے وہاں مَیں آپ کی بچھوؤں سے تادیب کروں گا‘!“

12 تین دن کے بعد جب یُربعام تمام اسرائیلیوں کے

ساتھ رحبعام کا فیصلہ سننے کے لئے واپس آیا 13 تو بادشاہ نے اُنہیں سخت جواب دیا۔ بزرگوں کا مشورہ رد کر کے 14 اُس نے اُنہیں جوانوں کا جواب دیا، ”بے شک جو جوا میرے باپ نے آپ پر ڈال دیا اُسے اُٹھانا مشکل تھا، لیکن میرا جوا اَور بھی بھاری ہو گا۔ جہاں میرے باپ نے آپ کو کوڑے لگائے وہاں مَیں آپ کی بچھوؤں سے تادیب کروں گا!“ 15 یوں رب کی مرضی پوری ہوئی کہ رحبعام لوگوں کی بات نہیں مانے گا۔ کیونکہ اب رب کی وہ پیش گوئی پوری ہوئی جو سَیلا کے نبی اخیاہ نے یُربعام بن نباط کو بتائی تھی۔

16 جب اسرائیلیوں نے دیکھا کہ بادشاہ ہماری بات سننے کے لئے تیار نہیں ہے تو اُنہوں نے اُس سے کہا، ”نہ ہمیں داؤد سے میراث میں کچھ ملے گا، نہ یسّی کے بیٹے سے کچھ ملنے کی اُمید ہے۔ اے اسرائیل، سب اپنے اپنے گھر واپس چلیں! اے داؤد، اب اپنا گھر خود سنبھال لو!“ یہ کہہ کر وہ سب چلے گئے۔

17 صرف یہوداہ کے قبیلے کے شہروں میں رہنے والے اسرائیلی رحبعام کے تحت رہے۔ 18 پھر رحبعام بادشاہ نے بےگاریوں پر مقرر افسر ادونیرام کو شمالی قبیلوں کے پاس بھیج دیا، لیکن اُسے دیکھ کر تمام لوگوں نے اُسے سنگسار کیا۔ تب رحبعام جلدی سے اپنے رتھ پر سوار ہوا اور بھاگ کر یروشلم پہنچ گیا۔ 19 یوں اسرائیل کے شمالی قبیلے داؤد کے شاہی گھرانے سے الگ ہو گئے اور آج تک اُس کی حکومت نہیں مانتے۔

20 جب خبر شمالی اسرائیل میں پھیلی کہ یُربعام مصر سے واپس آ گیا ہے تو لوگوں نے قومی اجلاس منعقد کر کے اُسے بُلایا اور وہاں اُسے اپنا بادشاہ بنا لیا۔ صرف یہوداہ کا قبیلہ رحبعام اور اُس کے گھرانے کا وفادار رہا۔

اسرائیل سے جنگ کرنے کی اجازت نہیں ملتی

21 جب رحبعام یروشلم پہنچا تو اُس نے یہوداہ اور بن یمین کے قبیلوں کے چیدہ چیدہ فوجیوں کو اسرائیل سے جنگ کرنے کے لئے بُلایا۔ 1,80,000 مرد جمع ہوئے تاکہ رحبعام بن سلیمان کے لئے اسرائیل پر دوبارہ قابو پائیں۔ 22 لیکن عین اُس وقت مردِ خدا سمعیاہ کو اللہ کی طرف سے پیغام ملا، 23 ”یہوداہ کے بادشاہ رحبعام بن سلیمان، یہوداہ اور بن یمین کے تمام افراد اور باقی لوگوں کو اطلاع دے، 24 ’رب فرماتا ہے کہ اپنے اسرائیلی بھائیوں سے جنگ مت کرنا۔ ہر ایک اپنے اپنے گھر واپس چلا جائے، کیونکہ جو کچھ ہوا ہے وہ میرے حکم پر ہوا ہے‘۔“

تب وہ رب کی سن کر اپنے اپنے گھر واپس چلے گئے۔

یُربعام کے سونے کے بچھڑے

25 یُربعام افرائیم کے پہاڑی علاقے کے شہر سِکم کو مضبوط کر کے وہاں آباد ہوا۔ بعد میں اُس نے فنوایل شہر کی بھی قلعہ بندی کی اور وہاں منتقل ہوا۔ 26 لیکن دل میں اندیشہ رہا کہ کہیں اسرائیل دوبارہ داؤد کے گھرانے کے ہاتھ میں نہ آ جائے۔ 27 اُس نے سوچا، ”لوگ باقاعدگی سے یروشلم آتے جاتے ہیں تاکہ وہاں رب کے گھر میں اپنی قربانیاں پیش کریں۔ اگر یہ سلسلہ توڑا نہ جائے تو آہستہ آہستہ اُن کے دل دوبارہ یہوداہ کے بادشاہ رحبعام کی طرف مائل ہو جائیں گے۔ آخرکار وہ مجھے قتل کر کے رحبعام کو اپنا بادشاہ بنا لیں گے۔“

28 اپنے افسروں کے مشورے پر اُس نے سونے کے دو بچھڑے بنوائے۔ لوگوں کے سامنے اُس نے اعلان

کیا، ''ہر قربانی کے لئے یروشلم جانا مشکل ہے! اے اسرائیل دیکھ، یہ تیرے دیوتا ہیں جو تجھے مصر سے نکال لائے۔'' 29 ایک بُت اُس نے جنوبی شہر بیت ایل میں کھڑا کیا اور دوسرا شمالی شہر دان میں۔ 30 یوں یُربعام نے اسرائیلیوں کو گناہ کرنے پر اُکسایا۔ لوگ دان تک سفر کیا کرتے تھے تاکہ وہاں کے بُت کی پوجا کریں۔

31 اِس کے علاوہ یُربعام نے بہت سی اونچی جگہوں پر مندر بنوائے۔ اُنہیں سنبھالنے کے لئے اُس نے ایسے لوگ مقرر کئے جو لاوی کے قبیلے کے نہیں بلکہ عام لوگ تھے۔ 32 اُس نے ایک نئی عید بھی رائج کی جو یہوداہ میں منانے والی جھونپڑیوں کی عید کی مانند تھی۔ یہ عید آٹھویں ماہ[a] کے پندرھویں دن منائی جاتی تھی۔ بیت ایل میں اُس نے خود قربان گاہ پر جا کر اپنے بنوائے ہوئے بچھڑوں کو قربانیاں پیش کیں، اور وہیں اُس نے اپنے اُن مندروں کے اماموں کو مقرر کیا جو اُس نے اونچی جگہوں پر تعمیر کئے تھے۔

نبی یُربعام کو بُری خبر پہنچاتا ہے

33 چنانچہ یُربعام کے مقرر کردہ دن یعنی آٹھویں مہینے کے پندرھویں دن اسرائیلیوں نے بیت ایل میں عید منائی۔ تمام مہمانوں کے سامنے یُربعام قربان گاہ پر چڑھ گیا تاکہ قربانیاں پیش کرے۔

13 وہ ابھی قربان گاہ کے پاس کھڑا اپنی قربانیاں پیش کرنا ہی چاہتا تھا کہ ایک مردِ خدا آن پہنچا۔ رب نے اُسے یہوداہ سے بیت ایل بھیج دیا تھا۔ 2 بلند آواز سے وہ قربان گاہ سے مخاطب ہوا، ''اے قربان گاہ! اے قربان گاہ! رب فرماتا ہے، 'داؤد کے گھرانے سے بیٹا پیدا ہو گا جس کا نام یوسیاہ ہو گا۔ تجھ پر وہ اُن اماموں کو قربان کر دے گا جو اونچی جگہوں کے مندروں میں خدمت کرتے اور یہاں قربانیاں پیش کرنے کے لئے آتے ہیں۔ تجھ پر انسانوں کی ہڈیاں جلائی جائیں گی'۔'' 3 پھر مردِ خدا نے الٰہی نشان بھی پیش کیا۔ اُس نے اعلان کیا، ''ایک نشان ثابت کرے گا کہ رب میری معرفت بات کر رہا ہے! یہ قربان گاہ پھٹ جائے گی، اور اِس پر موجود چربی ملی راکھ زمین پر بکھر جائے گی۔''

4 یُربعام بادشاہ اب تک قربان گاہ کے پاس کھڑا تھا۔ جب اُس نے بیت ایل کی قربان گاہ کے خلاف مردِ خدا کی بات سنی تو وہ ہاتھ سے اُس کی طرف اشارہ کر کے گرجا، ''اُسے پکڑو!'' لیکن جوں ہی بادشاہ نے اپنا ہاتھ بڑھایا وہ سوکھ گیا، اور وہ اُسے واپس نہ کھینچ سکا۔ 5 اُسی لمحے قربان گاہ پھٹ گئی اور اُس پر موجود راکھ زمین پر بکھر گئی۔ بالکل وہی کچھ ہوا جس کا اعلان مردِ خدا نے رب کی طرف سے کیا تھا۔

6 تب بادشاہ التماس کرنے لگا، ''رب اپنے خدا کا غصہ ٹھنڈا کر کے میرے لئے دعا کریں تاکہ میرا ہاتھ بحال ہو جائے۔'' مردِ خدا نے اُس کی شفاعت کی تو یُربعام کا ہاتھ فوراً بحال ہو گیا۔

7 تب یُربعام بادشاہ نے مردِ خدا کو دعوت دی، ''آئیں، میرے گھر میں کھانا کھا کر تازہ دم ہو جائیں۔ مَیں آپ کو تحفہ بھی دوں گا۔'' 8 لیکن اُس نے انکار کیا، ''مَیں آپ کے پاس نہیں آؤں گا، چاہے آپ مجھے اپنی ملکیت کا آدھا حصہ کیوں نہ دیں۔ مَیں یہاں نہ روٹی کھاؤں گا، نہ کچھ پیوں گا۔ 9 کیونکہ رب نے مجھے حکم

[a] اکتوبر تا نومبر

دیا ہے، 'راستے میں نہ کچھ کھا اور نہ کچھ پی۔ اور واپس جاتے وقت وہ راستہ نہ لے جس پر سے تُو بیت ایل پہنچا ہے'۔''

10 یہ کہہ کر وہ فرق راستہ اختیار کر کے اپنے گھر کے لئے روانہ ہوا۔

نبی کی نافرمانی

11 بیت ایل میں ایک بوڑھا نبی رہتا تھا۔ جب اُس کے بیٹے اُس دن گھر واپس آئے تو اُنہوں نے اُسے سب کچھ کہہ سنایا جو مردِ خدا نے بیت ایل میں کیا اور یُربعام بادشاہ کو بتایا تھا۔ 12 باپ نے پوچھا، ''وہ کس طرف گیا؟'' بیٹوں نے اُسے وہ راستہ بتایا جو یہوداہ کے مردِ خدا نے لیا تھا۔ 13 باپ نے حکم دیا، ''میرے گدھے پر جلدی سے زِین کسو!'' بیٹوں نے ایسا کیا تو وہ اُس پر بیٹھ کر 14 مردِ خدا کو ڈھونڈنے گیا۔

چلتے چلتے مردِ خدا بلوط کے درخت کے سائے میں بیٹھا نظر آیا۔ بزرگ نے پوچھا، ''کیا آپ وہی مردِ خدا ہیں جو یہوداہ سے بیت ایل آئے تھے؟'' اُس نے جواب دیا، ''جی، مَیں وہی ہوں۔'' 15 بزرگ نبی نے اُسے دعوت دی، ''آئیں، میرے ساتھ۔ مَیں گھر میں آپ کو کچھ کھانا کھلاتا ہوں۔''

16 لیکن مردِ خدا نے انکار کیا، ''نہیں، نہ مَیں آپ کے ساتھ واپس جا سکتا ہوں، نہ مجھے یہاں کھانے پینے کی اجازت ہے۔ 17 کیونکہ رب نے مجھے حکم دیا، 'راستے میں نہ کچھ کھا اور نہ کچھ پی۔ اور واپس جاتے وقت وہ راستہ نہ لے جس پر سے تُو بیت ایل پہنچا ہے'۔''

18 بزرگ نبی نے اعتراض کیا، ''مَیں بھی آپ جیسا نبی ہوں! ایک فرشتے نے مجھے رب کا نیا پیغام پہنچا کر کہا، 'اُسے اپنے ساتھ گھر لے جا کر روٹی کھلا اور پانی پلا'۔'' بزرگ جھوٹ بول رہا تھا، 19 لیکن مردِ خدا اُس کے ساتھ واپس گیا اور اُس کے گھر میں کچھ کھایا اور پیا۔

20 وہ ابھی وہاں بیٹھے کھانا کھا رہے تھے کہ بزرگ پر رب کا کلام نازل ہوا۔ 21 اُس نے بلند آواز سے یہوداہ کے مردِ خدا سے کہا، ''رب فرماتا ہے، 'تُو نے رب کے کلام کی خلاف ورزی کی ہے! جو حکم رب تیرے خدا نے تجھے دیا تھا وہ تُو نے نظرانداز کیا ہے۔ 22 گو اُس نے فرمایا تھا کہ یہاں نہ کچھ کھا اور نہ کچھ پی تو بھی تُو نے واپس آ کر یہاں روٹی کھائی اور پانی پیا ہے۔ اِس لئے مرتے وقت تجھے تیرے باپ دادا کی قبر میں دفنایا نہیں جائے گا'۔''

23 کھانے کے بعد بزرگ کے گدھے پر زِین کسا گیا اور مردِ خدا کو اُس پر بٹھایا گیا۔ 24 وہ دوبارہ روانہ ہوا تو راستے میں ایک شیرببر نے اُس پر حملہ کر کے اُسے مار ڈالا۔ لیکن اُس نے لاش کو نہ چھیڑا بلکہ وہ وہیں راستے میں پڑی رہی جبکہ گدھا اور شیر دونوں ہی اُس کے پاس کھڑے رہے۔

25 کچھ لوگ وہاں سے گزرے۔ جب اُنہوں نے لاش کو راستے میں پڑے اور شیرببر کو اُس کے پاس کھڑے دیکھا تو اُنہوں نے بیت ایل جہاں بزرگ نبی رہتا تھا آ کر لوگوں کو اطلاع دی۔ 26 جب بزرگ کو خبر ملی تو اُس نے کہا، ''وہی مردِ خدا ہے جس نے رب کے فرمان کی خلاف ورزی کی۔ اب وہ کچھ ہوا ہے جو رب نے اُسے فرمایا تھا یعنی اُس نے اُسے شیرببر کے حوالے کر دیا تاکہ وہ اُسے پھاڑ کر مار ڈالے۔'' 27 بزرگ نے اپنے بیٹوں کو گدھے پر زِین کسنے کا حکم دیا، 28 اور وہ اُس پر بیٹھ کر روانہ ہوا۔ جب وہاں پہنچا تو دیکھا کہ لاش

اب تک راستے میں پڑی ہے اور گدھا اور شیر دونوں ہی اُس کے پاس کھڑے ہیں۔ شیر ببر نے نہ لاش کو چھیڑا اور نہ گدھے کو پھاڑا تھا۔

29 بزرگ نبی نے لاش کو اُٹھا کر اپنے گدھے پر رکھا اور اُسے بیت ایل لایا تاکہ اُس کا ماتم کر کے اُسے وہاں دفنائے۔ 30 اُس نے لاش کو اپنی خاندانی قبر میں دفن کیا، اور لوگوں نے ''ہائے، میرے بھائی'' کہہ کر اُس کا ماتم کیا۔ 31 جنازے کے بعد بزرگ نبی نے اپنے بیٹوں سے کہا، ''جب مَیں کوچ کر جاؤں گا تو مجھے مردِ خدا کی قبر میں دفنانا۔ میری ہڈیوں کو اُس کی ہڈیوں کے پاس ہی رکھیں۔ 32 کیونکہ جو باتیں اُس نے رب کے حکم پر بیت ایل کی قربان گاہ اور سامریہ کے شہروں کی اونچی جگہوں کے مندروں کے بارے میں کی ہیں وہ یقیناً پوری ہو جائیں گی۔''

یُربعام پھر بھی نافرمان رہتا ہے

33 اِن واقعات کے باوجود یُربعام اپنی شریر حرکتوں سے باز نہ آیا۔ عام لوگوں کو امام بنانے کا سلسلہ جاری رہا۔ جو کوئی بھی امام بننا چاہتا اُسے وہ اونچی جگہوں کے مندروں میں خدمت کرنے کے لئے مخصوص کرتا تھا۔ 34 یُربعام کے گھرانے کے اِس سنگین گناہ کی وجہ سے وہ آخرکار تباہ ہوا اور رُوئے زمین پر سے مٹ گیا۔

یُربعام کو الٰہی سزا ملتی ہے

14 ایک دن یُربعام کا بیٹا ابیاہ بہت بیمار ہوا۔ 2 تب یُربعام نے اپنی بیوی سے کہا، ''جا کر اپنا بھیس بدلیں تاکہ کوئی نہ پہچانے کہ آپ میری بیوی ہیں۔ پھر سَیلا جائیں۔ وہاں اخیاہ نبی رہتا ہے جس نے مجھے اطلاع دی تھی کہ مَیں اِس قوم کا بادشاہ بن جاؤں گا۔ 3 اُس کے پاس دس روٹیاں، کچھ بسکٹ اور شہد کا مرتبان لے جائیں۔ وہ آدمی آپ کو ضرور بتا دے گا کہ لڑکے کے ساتھ کیا ہو جائے گا۔''

4 چنانچہ یُربعام کی بیوی اپنا بھیس بدل کر روانہ ہوئی اور چلتے چلتے سَیلا میں اخیاہ کے گھر پہنچ گئی۔ اخیاہ عمر رسیدہ ہونے کے باعث دیکھ نہیں سکتا تھا۔ 5 لیکن رب نے اُسے آگاہ کر دیا، ''یُربعام کی بیوی تجھ سے ملنے آ رہی ہے تاکہ اپنے بیمار بیٹے کے بارے میں معلومات حاصل کرے۔ لیکن وہ اپنا بھیس بدل کر آئے گی تاکہ اُسے پہچانا نہ جائے۔'' پھر رب نے نبی کو بتایا کہ اُسے کیا جواب دینا ہے۔

6 جب اخیاہ نے عورت کے قدموں کی آہٹ سنی تو بولا، ''یُربعام کی بیوی، اندر آئیں! روپ بھرنے کی کیا ضرورت؟ مجھے آپ کو بُری خبر پہنچانی ہے۔ 7 جائیں، یُربعام کو رب اسرائیل کے خدا کی طرف سے پیغام دیں، 'مَیں نے تجھے لوگوں میں سے چن کر کھڑا کیا اور اپنی قوم اسرائیل پر بادشاہ بنا دیا۔ 8 مَیں نے بادشاہی کو داؤد کے گھرانے سے چھین کر تجھے دے دیا۔ لیکن افسوس، تُو میرے خادم داؤد کی طرح زندگی نہیں گزارتا جو میرے احکام کے تابع رہ کر پورے دل سے میری پیروی کرتا رہا اور ہمیشہ وہ کچھ کرتا تھا جو مجھے پسند تھا۔ 9 جو تجھ سے پہلے تھے اُن کی نسبت تُو نے کہیں زیادہ بدی کی، کیونکہ تُو نے بُت ڈھال کر اپنے لئے دیگر معبود بنائے ہیں اور یوں مجھے طیش دلایا۔ چونکہ تُو نے اپنا منہ مجھ سے پھیر لیا 10 اِس لئے مَیں تیرے خاندان کو مصیبت میں

ڈال دوں گا۔ اسرائیل میں مَیں یُربعام کے تمام مردوں کو ہلاک کر دوں گا، خواہ وہ بچے ہوں یا بالغ۔ جس طرح گوبر کو جھاڑو دے کر دُور کیا جاتا ہے اُسی طرح یُربعام کے گھرانے کا نام و نشان مٹ جائے گا۔ [11] تم میں سے جو شہر میں مریں گے اُنہیں کُتے کھا جائیں گے، اور جو کھلے میدان میں مریں گے اُنہیں پرندے چٹ کر جائیں گے۔ کیونکہ یہ رب کا فرمان ہے‘۔“

[12] پھر اخیاہ نے یُربعام کی بیوی سے کہا، ”آپ اپنے گھر واپس چلی جائیں۔ جوں ہی آپ شہر میں داخل ہوں گی لڑکا فوت ہو جائے گا۔ [13] پورا اسرائیل اُس کا ماتم کر کے اُسے دفن کرے گا۔ وہ آپ کے خاندان کا واحد فرد ہو گا جسے صحیح طور سے دفنایا جائے گا۔ کیونکہ رب اسرائیل کے خدا نے صرف اُسی میں کچھ پایا جو اُسے پسند تھا۔ [14] رب اسرائیل پر ایک بادشاہ مقرر کرے گا جو یُربعام کے خاندان کو ہلاک کرے گا۔ آج ہی سے یہ سلسلہ شروع ہو جائے گا۔ [15] رب اسرائیل کو بھی سزا دے گا، کیونکہ وہ یسیرت دیوی کے کھمبے بنا کر اُن کی پوجا کرتے ہیں۔ چونکہ وہ رب کو طیش دلاتے رہے ہیں، اِس لئے وہ اُنہیں مارے گا، اور وہ پانی میں سرکنڈے کی طرح ہل جائیں گے۔ رب اُنہیں اِس اچھے ملک سے اُکھاڑ کر دریائے فرات کے پار منتشر کر دے گا۔ [16] یوں وہ اسرائیل کو اُن گناہوں کے باعث ترک کرے گا جو یُربعام نے کئے اور اسرائیل کو کرنے پر اُکسایا ہے۔“

[17] یُربعام کی بیوی تِرضہ میں اپنے گھر واپس چلی گئی۔ اور گھر کے دروازے میں داخل ہوتے ہی اُس کا بیٹا مر گیا۔ [18] تمام اسرائیل نے اُسے دفنا کر اُس کا ماتم کیا۔ سب کچھ ویسے ہوا جیسے رب نے اپنے خادم اخیاہ نبی کی معرفت فرمایا تھا۔

یُربعام کی موت

[19] باقی جو کچھ یُربعام کی زندگی کے بارے میں لکھا ہے وہ ’شاہانِ اسرائیل کی تاریخ‘ کی کتاب میں درج ہے۔ اُس کتاب میں پڑھا جا سکتا ہے کہ وہ کس طرح حکومت کرتا تھا اور اُس نے کون کون سی جنگیں کیں۔ [20] یُربعام 22 سال بادشاہ رہا۔ جب وہ مر کر اپنے باپ دادا سے جا ملا تو اُس کا بیٹا ندب تخت نشین ہوا۔

یہوداہ کا بادشاہ رحبعام

[21] یہوداہ میں رحبعام بن سلیمان حکومت کرتا تھا۔ اُس کی ماں نعمہ عمونی تھی۔ 41 سال کی عمر میں وہ تخت نشین ہوا اور 17 سال بادشاہ رہا۔ اُس کا دار الحکومت یروشلم تھا، وہ شہر جسے رب نے تمام اسرائیلی قبیلوں میں سے چن لیا تاکہ اُس میں اپنا نام قائم کرے۔

[22] لیکن یہوداہ کے باشندے بھی ایسی حرکتیں کرتے تھے جو رب کو ناپسند تھیں۔ اپنے گناہوں سے وہ اُسے طیش دلاتے رہے، کیونکہ اُن کے یہ گناہ اُن کے باپ دادا کے گناہوں سے کہیں زیادہ سنگین تھے۔ [23] اُنہوں نے بھی اونچی جگہوں پر مندر بنائے۔ ہر اونچی پہاڑی پر اور ہر گھنے درخت کے سائے میں اُنہوں نے مخصوص پتھر یا یسیرت دیوی کے کھمبے کھڑے کئے، [24] یہاں تک کہ مندروں میں جسم فروش مرد اور عورتیں تھے۔ غرض، اُنہوں نے اُن قوموں کے تمام گھنونے رسم و رواج اپنا لئے جن کو رب نے اسرائیلیوں کے آگے آگے نکال دیا تھا۔

[25] رحبعام بادشاہ کی حکومت کے پانچویں سال میں مصر کے بادشاہ سیسق نے یروشلم پر حملہ کر کے [26] رب کے گھر اور شاہی محل کے تمام خزانے لُوٹ لئے۔

سونے کی وہ ڈھالیں بھی چھین لی گئیں جو سلیمان نے بنوائی تھیں۔ 27 اِن کی جگہ رحبعام نے پیتل کی ڈھالیں بنوائیں اور اُنہیں اُن محافظوں کے افسروں کے سپرد کیا جو شاہی محل کے دروازے کی پہرا داری کرتے تھے۔ 28 جب بھی بادشاہ رب کے گھر میں جاتا تب محافظ یہ ڈھالیں اُٹھا کر ساتھ لے جاتے۔ اِس کے بعد وہ اُنہیں پہرے داروں کے کمرے میں واپس لے جاتے تھے۔

29 باقی جو کچھ رحبعام بادشاہ کی حکومت کے دوران ہوا اور جو کچھ اُس نے کیا وہ 'شاہانِ یہوداہ کی تاریخ' کی کتاب میں درج ہے۔ 30 دونوں بادشاہوں رحبعام اور یُربعام کے جیتے جی اُن کے درمیان جنگ جاری رہی۔ 31 جب رحبعام مر کر اپنے باپ دادا سے جا ملا تو اُسے یروشلم کے اُس حصے میں جو 'داؤد کا شہر' کہلاتا ہے خاندانی قبر میں دفنایا گیا۔ اُس کی ماں نعمہ عمونی تھی۔ پھر رحبعام کا بیٹا ابیاہ تخت نشین ہوا۔

یہوداہ کا بادشاہ ابیاہ

15 ابیاہ اسرائیل کے بادشاہ یُربعام بن نباط کی حکومت کے 18ویں سال میں یہوداہ کا بادشاہ بنا۔ 2 وہ تین سال بادشاہ رہا، اور اُس کا دار الحکومت یروشلم تھا۔ اُس کی ماں معکہ بنت ابی سلوم تھی۔ 3 ابیاہ سے وہی گناہ سرزد ہوئے جو اُس کے باپ نے کئے تھے، اور وہ پورے دل سے رب اپنے خدا کا وفادار نہ رہا۔ گو وہ اِس میں اپنے پردادا داؤد سے فرق تھا 4 تو بھی رب اُس کے خدا نے ابیاہ کا یروشلم میں چراغ جلنے دیا۔ داؤد کی خاطر اُس نے اُسے جانشین عطا کیا اور یروشلم کو قائم رکھا، 5 کیونکہ داؤد نے وہ کچھ کیا تھا جو رب کو پسند تھا۔ جیتے جی وہ رب کے احکام کے تابع رہا، سوائے اُس جرم کے جب اُس نے اُوریاہ حِتّی کے سلسلے میں غلط قدم اُٹھائے تھے۔

6 رحبعام اور یُربعام کے درمیان کی جنگ ابیاہ کی حکومت کے دوران بھی جاری رہی۔ 7 باقی جو کچھ ابیاہ کی حکومت کے دوران ہوا اور جو کچھ اُس نے کیا وہ 'شاہانِ یہوداہ کی تاریخ' کی کتاب میں درج ہے۔ 8 جب وہ مر کر اپنے باپ دادا سے جا ملا تو اُسے یروشلم کے اُس حصے میں دفن کیا گیا جو 'داؤد کا شہر' کہلاتا ہے۔ پھر اُس کا بیٹا آسا تخت نشین ہوا۔

یہوداہ کا بادشاہ آسا

9 آسا اسرائیل کے بادشاہ یُربعام کے 20ویں سال میں یہوداہ کا بادشاہ بن گیا۔ 10 اُس کی حکومت کا دورانیہ 41 سال تھا، اور اُس کا دار الحکومت یروشلم تھا۔ ماں کا نام معکہ تھا، اور وہ ابی سلوم کی بیٹی تھی۔ 11 اپنے پردادا داؤد کی طرح آسا بھی وہ کچھ کرتا رہا جو رب کو پسند تھا۔ 12 اُس نے اُن جسم فروش مردوں اور عورتوں کو نکال دیا جو مندروں میں نام نہاد خدمت کرتے تھے اور اُن تمام بُتوں کو تباہ کر دیا جو اُس کے باپ دادا نے بنائے تھے۔ 13 اور گو اُس کی ماں بادشاہ کی ماں ہونے کے باعث بہت اثر و رسوخ رکھتی تھی، تاہم آسا نے یہ عُہدہ ختم کر دیا جب ماں نے یسیرت دیوی کا گھنونا کھمبا بنوا لیا۔ آسا نے یہ بُت کٹوا کر وادیٔ قدرون میں جلا دیا۔ 14 افسوس کہ اُس نے اونچی جگہوں کے مندروں کو دُور نہ کیا۔ تو بھی آسا جیتے جی پورے دل سے رب کا وفادار رہا۔ 15 سونا چاندی اور باقی جتنی چیزیں اُس کے باپ اور اُس نے رب کے لئے مخصوص کی تھیں اُن سب کو وہ رب کے گھر میں لایا۔

16 یہوداہ کے بادشاہ آسا اور اسرائیل کے بادشاہ بعشا کے درمیان زندگی بھر جنگ جاری رہی۔ 17 ایک دن بعشا بادشاہ نے یہوداہ پر حملہ کر کے رامہ شہر کی قلعہ بندی کی۔ مقصد یہ تھا کہ نہ کوئی یہوداہ کے ملک میں داخل ہو سکے، نہ کوئی وہاں سے نکل سکے۔ 18 جواب میں آسا نے شام کے بادشاہ بن ہدد کے پاس وفد بھیجا۔ بن ہدد کا باپ طاب رِمّون بن حزیون تھا، اور اُس کا دار الحکومت دمشق تھا۔ آسا نے رب کے گھر اور شاہی محل کے خزانوں کا تمام بچا ہوا سونا اور چاندی وفد کے سپرد کر کے دمشق کے بادشاہ کو پیغام بھیجا، 19 ''میرا آپ کے ساتھ عہد ہے جس طرح میرے باپ کا آپ کے باپ کے ساتھ عہد تھا۔ گزارش ہے کہ آپ سونے چاندی کا یہ تحفہ قبول کر کے اسرائیل کے بادشاہ بعشا کے ساتھ اپنا عہد منسوخ کر دیں تاکہ وہ میرے ملک سے نکل جائے۔''

20 بن ہدد متفق ہوا۔ اُس نے اپنے فوجی افسروں کو اسرائیل کے شہروں پر حملہ کرنے کے لئے بھیج دیا تو اُنہوں نے عیون، دان، ابیل بیت معکہ، تمام کنّرت اور نفتالی پر قبضہ کر لیا۔ 21 جب بعشا کو اِس کی خبر ملی تو وہ رامہ کی قلعہ بندی کرنے سے باز آیا اور تِرضہ واپس چلا گیا۔

22 پھر آسا بادشاہ نے یہوداہ کے تمام مردوں کی بھرتی کر کے اُنہیں رامہ بھیج دیا تاکہ وہ اُن تمام پتھروں اور شہتیروں کو اُٹھا کر لے جائیں جن سے بعشا بادشاہ رامہ کی قلعہ بندی کرنا چاہتا تھا۔ تمام مردوں کو وہاں جانا پڑا، ایک کو بھی چھٹی نہ ملی۔ اِس سامان سے آسا نے بن یمین کے شہر جِبع اور مِصفاہ کی قلعہ بندی کی۔

23 باقی جو کچھ آسا کی حکومت کے دوران ہوا اور جو کچھ اُس نے کیا وہ 'شاہانِ یہوداہ کی تاریخ' کی کتاب میں درج ہے۔ اُس میں اُس کی کامیابیوں اور اُس کے تعمیر کئے گئے شہروں کا ذکر ہے۔ بڑھاپے میں اُس کے پاؤں کو بیماری لگ گئی۔ 24 جب وہ مر کر اپنے باپ دادا سے جا ملا تو اُسے یروشلم کے اُس حصے میں جو 'داؤد کا شہر' کہلاتا ہے خاندانی قبر میں دفنایا گیا۔ پھر اُس کا بیٹا یہوسفط اُس کی جگہ تخت نشین ہوا۔

اسرائیل کا بادشاہ ندب

25 ندب بن یُربعام یہوداہ کے بادشاہ آسا کی حکومت کے دوسرے سال میں اسرائیل کا بادشاہ بنا۔ اُس کی حکومت کا دورانیہ دو سال تھا۔ 26 اُس کا طرزِ زندگی رب کو پسند نہیں تھا، کیونکہ وہ اپنے باپ کے نمونے پر چلتا رہا۔ جو بدی یُربعام نے اسرائیل کو کرنے پر اُکسایا تھا اُس سے ندب بھی دُور نہ ہوا۔

27-28 ایک دن جب ندب اسرائیلی فوج کے ساتھ فلستی شہر جِبّتون کا محاصرہ کئے ہوئے تھا تو اِشکار کے قبیلے کے بعشا بن اخیاہ نے اُس کے خلاف سازش کر کے اُسے مار ڈالا اور خود اسرائیل کا بادشاہ بن گیا۔ یہ یہوداہ کے بادشاہ آسا کی حکومت کے تیسرے سال میں ہوا۔

29 تخت پر بیٹھتے ہی بعشا نے یُربعام کے پورے خاندان کو مروا دیا۔ اُس نے ایک کو بھی زندہ نہ چھوڑا۔ یوں وہ بات پوری ہوئی جو رب نے سَیلا کے رہنے والے اپنے خادم اخیاہ کی معرفت فرمائی تھی۔ 30 کیونکہ جو گناہ یُربعام نے کئے اور اسرائیل کو کرنے پر اُکسایا تھا اُن سے اُس نے رب اسرائیل کے خدا کو طیش دلایا تھا۔

31 باقی جو کچھ ندب کی حکومت کے دوران ہوا اور جو

کچھ اُس نے کیا وہ 'شاہانِ اسرائیل کی تاریخ' کی کتاب میں درج ہے۔

اسرائیل کا بادشاہ بعشا

[33-32] بعشا بن اخیاہ یہوداہ کے بادشاہ آسا کی حکومت کے تیسرے سال میں اسرائیل کا بادشاہ بنا۔ اُس کی حکومت کا دورانیہ 24 سال تھا، اور اُس کا دار الحکومت تِرضہ رہا۔ اُس کے اور یہوداہ کے بادشاہ آسا کے درمیان زندگی بھر جنگ جاری رہی۔ [34] لیکن وہ بھی ایسا کام کرتا تھا جو رب کو ناپسند تھا، کیونکہ اُس نے یُربعام کے نمونے پر چل کر وہ گناہ جاری رکھے جو کرنے پر یُربعام نے اسرائیل کو اُکسایا تھا۔

16 ایک دن رب نے یاہو بن حنانی کو بعشا کے پاس بھیج کر فرمایا، [2] ''پہلے تُو کچھ نہیں تھا، لیکن مَیں نے تجھے خاک میں سے اُٹھا کر اپنی قوم اسرائیل کا حکمران بنا دیا۔ تو بھی تُو نے یُربعام کے نمونے پر چل کر میری قوم اسرائیل کو گناہ کرنے پر اُکسایا اور مجھے طیش دلایا ہے۔ [3] اِس لئے مَیں تیرے گھرانے کے ساتھ وہی کچھ کروں گا جو یُربعام بن نباط کے گھرانے کے ساتھ کیا تھا۔ بعشا کی پوری نسل ہلاک ہو جائے گی۔ [4] خاندان کے جو افراد شہر میں مریں گے اُنہیں کُتے کھا جائیں گے، اور جو کھلے میدان میں مریں گے اُنہیں پرندے چٹ کر جائیں گے۔''

[5] باقی جو کچھ بعشا کی حکومت کے دوران ہوا، جو کچھ اُس نے کیا اور جو کامیابیاں اُسے حاصل ہوئیں وہ 'شاہانِ اسرائیل کی تاریخ' کی کتاب میں درج ہیں۔ [6] جب وہ مر کر اپنے باپ دادا سے جا ملا تو اُسے تِرضہ میں دفن کیا گیا۔ پھر اُس کا بیٹا ایلہ تخت نشین ہوا۔ [7] رب کی سزا کا جو پیغام حنانی کے بیٹے یاہو نبی نے بعشا اور اُس کے خاندان کو سنایا اُس کی دو وجوہات تھیں۔ پہلے، بعشا نے یُربعام کے خاندان کی طرح وہ کچھ کیا جو رب کو ناپسند تھا اور اُسے طیش دلایا۔ دوسرے، اُس نے یُربعام کے پورے خاندان کو ہلاک کر دیا تھا۔

اسرائیل کا بادشاہ ایلہ

[8] ایلہ بن بعشا یہوداہ کے بادشاہ آسا کی حکومت کے 26ویں سال میں اسرائیل کا بادشاہ بنا۔ اُس کی حکومت کے دو سال کے دوران اُس کا دار الحکومت تِرضہ رہا۔ [9] ایلہ کا ایک افسر بنام زِمری تھا۔ زِمری رتھوں کے آدھے حصے پر مقرر تھا۔ اب وہ بادشاہ کے خلاف سازشیں کرنے لگا۔ ایک دن ایلہ تِرضہ میں محل کے انچارج ارضہ کے گھر میں بیٹھا مَے پی رہا تھا۔ جب نشے میں دُھت ہوا [10] تو زِمری نے اندر جا کر اُسے مار ڈالا۔ پھر وہ خود تخت پر بیٹھ گیا۔ یہ یہوداہ کے بادشاہ آسا کی حکومت کے 27ویں سال میں ہوا۔

[11] تخت پر بیٹھتے ہی زِمری نے بعشا کے پورے خاندان کو ہلاک کر دیا۔ اُس نے کسی بھی مرد کو زندہ نہ چھوڑا، خواہ وہ دُور کا رشتے دار تھا، خواہ دوست۔ [12] یوں وہی کچھ ہوا جو رب نے یاہو نبی کی معرفت بعشا کو فرمایا تھا۔ [13] کیونکہ بعشا اور اُس کے بیٹے ایلہ سے سنگین گناہ سرزد ہوئے تھے، اور ساتھ ساتھ اُنہوں نے اسرائیل کو بھی یہ کرنے پر اُکسایا تھا۔ اپنے باطل دیوتاؤں سے اُنہوں نے رب اسرائیل کے خدا کو طیش دلایا تھا۔

[14] باقی جو کچھ ایلہ کی حکومت کے دوران ہوا اور جو کچھ اُس نے کیا وہ 'شاہانِ اسرائیل کی تاریخ' کی کتاب میں درج ہے۔

اسرائیل کا بادشاہ زِمری

[15] زِمری یہوداہ کے بادشاہ آسا کی حکومت کے 27ویں سال میں اسرائیل کا بادشاہ بنا۔ لیکن ترِضہ میں اُس کی حکومت صرف سات دن تک قائم رہی۔ اُس وقت اسرائیلی فوج فلستی شہر جِبّتون کا محاصرہ کر رہی تھی۔ [16] جب فوج میں خبر پھیل گئی کہ زِمری نے بادشاہ کے خلاف سازش کر کے اُسے قتل کیا ہے تو تمام اسرائیلیوں نے لشکر گاہ میں آ کر اُسی دن اپنے کمانڈر عُمری کو بادشاہ بنا دیا۔ [17] تب عُمری تمام فوجیوں کے ساتھ جِبّتون کو چھوڑ کر ترِضہ کا محاصرہ کرنے لگا۔ [18] جب زِمری کو پتا چلا کہ شہر دوسروں کے قبضے میں آ گیا ہے تو اُس نے محل کے بُرج میں جا کر اُسے آگ لگائی۔ یوں وہ جل کر مر گیا۔

[19] اِس طرح اُسے بھی مناسب سزا مل گئی، کیونکہ اُس نے بھی وہ کچھ کیا تھا جو رب کو ناپسند تھا۔ یُربعام کے نمونے پر چل کر اُس نے وہ تمام گناہ کئے جو یُربعام نے کئے اور اسرائیل کو کرنے پر اُکسایا تھا۔ [20] جو کچھ زِمری کی حکومت کے دوران ہوا اور جو سازشیں اُس نے کیں وہ 'شاہانِ اسرائیل کی تاریخ' کی کتاب میں درج ہیں۔

اسرائیل کا بادشاہ عُمری

[21] زِمری کی موت کے بعد اسرائیلی دو فرقوں میں بٹ گئے۔ ایک فرقہ تِبنی بن جینت کو بادشاہ بنانا چاہتا تھا، دوسرا عُمری کو۔ [22] لیکن عُمری کا فرقہ تِبنی کے فرقے کی نسبت زیادہ طاقت ور نکلا۔ چنانچہ تِبنی مر گیا اور عُمری پوری قوم پر بادشاہ بن گیا۔

[23] عُمری یہوداہ کے بادشاہ آسا کی حکومت کے 31ویں سال میں اسرائیل کا بادشاہ بنا۔ اُس کی حکومت کا دورانیہ 12 سال تھا۔ پہلے چھ سال دار الحکومت ترِضہ رہا۔ [24] اِس کے بعد اُس نے ایک آدمی بنام سمر کو چاندی کے 6,000 سِکے دے کر اُس سے سامریہ پہاڑی خرید لی اور وہاں اپنا نیا دار الحکومت تعمیر کیا۔ پہلے مالک سمر کی یاد میں اُس نے شہر کا نام سامریہ رکھا۔

[25] لیکن عُمری نے بھی وہی کچھ کیا جو رب کو ناپسند تھا، بلکہ اُس نے ماضی کے بادشاہوں کی نسبت زیادہ بدی کی۔ [26] اُس نے یُربعام بن نباط کے نمونے پر چل کر وہ تمام گناہ کئے جو یُربعام نے کئے اور اسرائیل کو کرنے پر اُکسایا تھا۔ نتیجے میں اسرائیلی رب اپنے خدا کو اپنے باطل دیوتاؤں سے طیش دلاتے رہے۔ [27] باقی جو کچھ عُمری کی حکومت کے دوران ہوا، جو کچھ اُس نے کیا اور جو کامیابیاں اُسے حاصل ہوئیں وہ 'شاہانِ اسرائیل کی تاریخ' کی کتاب میں بیان کی گئی ہیں۔ [28] جب عُمری مر کر اپنے باپ دادا سے جا ملا تو اُسے سامریہ میں دفنایا گیا۔ پھر اُس کا بیٹا اخی اب تخت نشین ہوا۔

اسرائیل کا بادشاہ اخی اب

[29] اخی اب بن عُمری یہوداہ کے بادشاہ آسا کے 38ویں سال میں اسرائیل کا بادشاہ بنا۔ اُس کی حکومت کا دورانیہ 22 سال تھا، اور اُس کا دار الحکومت سامریہ رہا۔ [30] اخی اب نے بھی ایسے کام کئے جو رب کو ناپسند تھے، بلکہ ماضی کے بادشاہوں کی نسبت اُس کے گناہ زیادہ سنگین تھے۔ [31] یُربعام کے نمونے پر چلنا اُس کے لئے کافی نہیں تھا بلکہ اُس نے اِس سے بڑھ کر صیدا کے بادشاہ اِتبعال کی بیٹی ایزبل سے شادی بھی کی۔ نتیجے میں وہ اُس کے دیوتا بعل کے سامنے جھک کر اُس کی

پوجا کرنے لگا۔ 32 سامریہ میں اُس نے بعل کا مندر تعمیر کیا اور دیوتا کے لئے قربان گاہ بنا کر اُس میں رکھ دیا۔ 33 اخی اب نے یسیرت دیوی کا بُت بھی بنوا دیا۔ یوں اُس نے اپنے گھنونے کاموں سے ماضی کے تمام اسرائیلی بادشاہوں کی نسبت کہیں زیادہ رب اسرائیل کے خدا کو طیش دلایا۔

34 اخی اب کی حکومت کے دوران بیت ایل کے رہنے والے حی ایل نے یریحو شہر کو نئے سرے سے تعمیر کیا۔ جب اُس کی بنیاد رکھی گئی تو اُس کا سب سے بڑا بیٹا ابیرام مر گیا، اور جب اُس نے شہر کے دروازے لگا دیئے تو اُس کے سب سے چھوٹے بیٹے سجوب کو اپنی جان دینی پڑی۔ یوں رب کی وہ بات پوری ہوئی جو اُس نے یشوع بن نون کی معرفت فرمائی تھی۔

کوّے الیاس نبی کو کھانا کھلاتے ہیں

17 ایک دن الیاس نبی نے جو جِلعاد کے شہر تِشبی کا تھا اخی اب بادشاہ سے کہا، ”رب اسرائیل کے خدا کی قسم جس کی خدمت مَیں کرتا ہوں، آنے والے سالوں میں نہ اوس، نہ بارش پڑے گی جب تک مَیں نہ کہوں۔“

2 پھر رب نے الیاس سے کہا، 3 ”یہاں سے چلا جا! مشرق کی طرف سفر کر کے وادیٔ کریت میں چھپ جا جس کی ندی دریائے یردن میں بہتی ہے۔ 4 پانی تُو ندی سے پی سکتا ہے، اور مَیں نے کوّوں کو تجھے وہاں کھانا کھلانے کا حکم دیا ہے۔“ 5 الیاس رب کی سن کر روانہ ہوا اور وادیٔ کریت میں رہنے لگا جس کی ندی دریائے یردن میں بہتی ہے۔ 6 صبح و شام کوّے اُسے روٹی اور گوشت پہنچاتے رہے، اور پانی وہ ندی سے پیتا تھا۔

الیاس صارپت کی بیوہ کے پاس

7 اِس پورے عرصے میں بارش نہ ہوئی، اِس لئے ندی آہستہ آہستہ سوکھ گئی۔ جب اُس کا پانی بالکل ختم ہو گیا 8 تو رب دوبارہ الیاس سے ہم کلام ہوا، 9 ”یہاں سے روانہ ہو کر صیدا کے شہر صارپت میں جا بس۔ مَیں نے وہاں کی ایک بیوہ کو تجھے کھانا کھلانے کا حکم دیا ہے۔“ 10 چنانچہ الیاس صارپت کے لئے روانہ ہوا۔ سفر کرتے کرتے وہ شہر کے دروازے کے پاس پہنچ گیا۔ وہاں ایک بیوہ جلانے کے لئے لکڑیاں چن کر جمع کر رہی تھی۔ اُسے بُلا کر الیاس نے کہا، ”ذرا کسی برتن میں پانی بھر کر مجھے تھوڑا سا پلائیں۔“

11 وہ ابھی پانی لانے جا رہی تھی کہ الیاس نے اُس کے پیچھے آواز دے کر کہا، ”میرے لئے روٹی کا ٹکڑا بھی لانا!“ 12 یہ سن کر بیوہ رُک گئی اور بولی، ”رب آپ کے خدا کی قسم، میرے پاس کچھ نہیں ہے۔ بس، ایک برتن میں مٹھی بھر میدہ اور دوسرے میں تھوڑا سا تیل رہ گیا ہے۔ اب مَیں جلانے کے لئے چند ایک لکڑیاں چن رہی ہوں تاکہ اپنے اور اپنے بیٹے کے لئے آخری کھانا پکاؤں۔ اِس کے بعد ہماری موت یقینی ہے۔“

13 الیاس نے اُسے تسلی دی، ”ڈریں مت! بے شک وہ کچھ کریں جو آپ نے کہا ہے۔ لیکن پہلے میرے لئے چھوٹی سی روٹی بنا کر میرے پاس لے آئیں۔ پھر جو باقی رہ گیا ہو اُس سے اپنے اور اپنے بیٹے کے لئے روٹی بنائیں۔ 14 کیونکہ رب اسرائیل کا خدا فرماتا ہے، ’جب تک رب بارش برسنے نہ دے تب تک میدے اور

تیل کے برتن خالی نہیں ہوں گے‘۔“

16-15 عورت نے جا کر ویسا ہی کیا جیسا الیاس نے اُسے کہا تھا۔ واقعی میدہ اور تیل کبھی ختم نہ ہوا۔ روز بہ روز الیاس، بیوہ اور اُس کے بیٹے کے لئے کھانا دست یاب رہا۔ سب کچھ ویسا ہی ہوا جیسا رب نے الیاس کی معرفت فرمایا تھا۔

17 ایک دن بیوہ کا بیٹا بیمار ہو گیا۔ اُس کی طبیعت بہت خراب ہوئی، اور ہوتے ہوتے اُس کی جان نکل گئی۔ 18 تب بیوہ الیاس سے شکایت کرنے لگی، ”مردِ خدا، میرا آپ کے ساتھ کیا واسطہ؟ آپ تو صرف اِس مقصد سے یہاں آئے ہیں کہ رب کو میرے گناہ کی یاد دلا کر میرے بیٹے کو مار ڈالیں!“

19 الیاس نے جواب میں کہا، ”اپنے بیٹے کو مجھے دے دیں۔“ وہ لڑکے کو عورت کی گود میں سے اُٹھا کر چھت پر اپنے کمرے میں لے گیا اور وہاں اُسے چارپائی پر رکھ کر 20 دعا کرنے لگا، ”اے رب میرے خدا، تُو نے اِس بیوہ کو جس کا مہمان مَیں ہوں ایسی مصیبت میں کیوں ڈال دیا ہے؟ تُو نے اُس کے بیٹے کو مرنے کیوں دیا؟“ 21 وہ تین بار لاش پر دراز ہوا اور ساتھ ساتھ رب سے التماس کرتا رہا، ”اے رب میرے خدا، براہِ کرم بچے کی جان کو اُس میں واپس آنے دے!“

22 رب نے الیاس کی سنی، اور لڑکے کی جان اُس میں واپس آئی۔ 23 الیاس اُسے اُٹھا کر نیچے لے آیا اور اُسے اُس کی ماں کو واپس دے کر بولا، ”دیکھیں، آپ کا بیٹا زندہ ہے!“ 24 عورت نے جواب دیا، ”اب مَیں نے جان لیا ہے کہ آپ اللہ کے پیغمبر ہیں اور کہ جو کچھ آپ رب کی طرف سے بولتے ہیں وہ سچ ہے۔“

الیاس اسرائیل واپس جاتا ہے

18 بہت دن گزر گئے۔ پھر کال کے تیسرے سال میں رب الیاس سے ہم کلام ہوا، ”اب جا کر اپنے آپ کو اخی اب کے سامنے پیش کر۔ مَیں بارش کا سلسلہ دوبارہ شروع کر دوں گا۔“

2 چنانچہ الیاس اخی اب سے ملنے کے لئے اسرائیل چلا گیا۔ اُس وقت سامریہ کال کی سخت گرفت میں تھا، 3 اِس لئے اخی اب نے محل کے انچارج عبدیاہ کو بُلایا۔ (عبدیاہ رب کا خوف مانتا تھا۔ 4 جب ایزبل نے رب کے تمام نبیوں کو قتل کرنے کی کوشش کی تھی تو عبدیاہ نے 100 نبیوں کو دو غاروں میں چھپا دیا تھا۔ ہر غار میں 50 نبی رہتے تھے، اور عبدیاہ اُنہیں کھانے پینے کی چیزیں پہنچاتا رہتا تھا۔) 5 اب اخی اب نے عبدیاہ کو حکم دیا، ”پورے ملک میں سے گزر کر تمام چشموں اور وادیوں کا معائنہ کریں۔ شاید کہیں کچھ گھاس مل جائے جو ہم اپنے گھوڑوں اور خچروں کو کھلا کر اُنہیں بچا سکیں۔ ایسا نہ ہو کہ ہمیں کھانے کی قلت کے باعث کچھ جانوروں کو ذبح کرنا پڑے۔“

6 اُنہوں نے مقرر کیا کہ اخی اب کہاں جائے گا اور عبدیاہ کہاں، پھر دونوں ایک دوسرے سے الگ ہو گئے۔ 7 چلتے چلتے عبدیاہ کو اچانک الیاس اُس کی طرف آتے ہوئے نظر آیا۔ جب عبدیاہ نے اُسے پہچانا تو وہ منہ کے بل جھک کر بولا، ”میرے آقا الیاس، کیا آپ ہی ہیں؟“

8 الیاس نے جواب دیا، ”جی، مَیں ہی ہوں۔ جائیں، اپنے مالک کو اطلاع دیں کہ الیاس آ گیا ہے۔“

9 عبدیاہ نے اعتراض کیا، ”مجھ سے کیا غلطی ہوئی ہے کہ آپ مجھے اخی اب سے مروانا چاہتے ہیں؟ 10 رب

آپ کے خدا کی قسم، بادشاہ نے اپنے بندوں کو ہر قوم اور ملک میں بھیج دیا ہے تاکہ آپ کو ڈھونڈ نکالیں۔ اور جہاں جواب ملا کہ الیاس یہاں نہیں ہے وہاں لوگوں کو قسم کھانی پڑی کہ ہم الیاس کا کھوج لگانے میں ناکام رہے ہیں۔ [11] اور اب آپ چاہتے ہیں کہ مَیں بادشاہ کے پاس جا کر اُسے بتاؤں کہ الیاس یہاں ہے؟ [12] عین ممکن ہے کہ جب مَیں آپ کو چھوڑ کر چلا جاؤں تو رب کا روح آپ کو اُٹھا کر کسی نامعلوم جگہ لے جائے۔ اگر بادشاہ میری یہ اطلاع سن کر یہاں آئے اور آپ کو نہ پائے تو مجھے مار ڈالے گا۔ یاد رہے کہ مَیں جوانی سے لے کر آج تک رب کا خوف مانتا آیا ہوں۔ [13] کیا میرے آقا تک یہ خبر نہیں پہنچی کہ جب ایزبل رب کے نبیوں کو قتل کر رہی تھی تو مَیں نے کیا کِیا؟ مَیں دو غاروں میں پچاس پچاس نبیوں کو چھپا کر اُنہیں کھانے پینے کی چیزیں پہنچاتا رہا۔ [14] اور اب آپ چاہتے ہیں کہ مَیں اخی اب کے پاس جا کر اُسے اطلاع دوں کہ الیاس یہاں آ گیا ہے؟ وہ مجھے ضرور مار ڈالے گا۔"

[15] الیاس نے کہا، "رب الافواج کی حیات کی قسم جس کی خدمت مَیں کرتا ہوں، آج مَیں اپنے آپ کو ضرور بادشاہ کو پیش کروں گا۔"

[16] تب عبدیاہ چلا گیا اور بادشاہ کو الیاس کی خبر پہنچائی۔ یہ سن کر اخی اب الیاس سے ملنے کے لئے آیا۔

کیا بعل حقیقی معبود ہے یا رب؟

[17] الیاس کو دیکھتے ہی اخی اب بولا، "اے اسرائیل کو مصیبت میں ڈالنے والے، کیا آپ واپس آ گئے ہیں؟" [18] الیاس نے اعتراض کیا، "مَیں تو اسرائیل کے لئے مصیبت کا باعث نہیں بنا بلکہ آپ اور آپ کے باپ کا گھرانا۔ آپ رب کے احکام چھوڑ کر بعل کے بُتوں کے پیچھے لگ گئے ہیں۔ [19] اب مَیں آپ کو چیلنج دیتا ہوں، تمام اسرائیل کو بُلا کر کرمل پہاڑ پر جمع کریں۔ ساتھ ساتھ بعل دیوتا کے 450 نبیوں کو اور ایزبل کی میز پر شریک ہونے والے یسیرت دیوی کے 400 نبیوں کو بھی بُلائیں۔"

[20] اخی اب مان گیا۔ اُس نے تمام اسرائیلیوں اور نبیوں کو بُلایا۔ جب وہ کرمل پہاڑ پر جمع ہو گئے [21] تو الیاس اُن کے سامنے جا کھڑا ہوا اور کہا، "آپ کب تک کبھی اِس طرف، کبھی اُس طرف لنگڑاتے رہیں گے؟[a] اگر رب خدا ہے تو صرف اُسی کی پیروی کریں، لیکن اگر بعل واحد خدا ہے تو اُسی کے پیچھے لگ جائیں۔"

لوگ خاموش رہے۔ [22] الیاس نے بات جاری رکھی، "رب کے نبیوں میں سے صرف مَیں ہی باقی رہ گیا ہوں۔ دوسری طرف بعل دیوتا کے یہ 450 نبی کھڑے ہیں۔ [23] اب دو بَیل لے آئیں۔ بعل کے نبی ایک کو پسند کریں اور پھر اُسے ٹکڑے ٹکڑے کر کے اپنی قربان گاہ کی لکڑیوں پر رکھ دیں۔ لیکن وہ لکڑیوں کو آگ نہ لگائیں۔ مَیں دوسرے بَیل کو تیار کر کے اپنی قربان گاہ کی لکڑیوں پر رکھ دوں گا۔ لیکن مَیں بھی اُنہیں آگ نہیں لگاؤں گا۔ [24] پھر آپ اپنے دیوتا کا نام پکاریں جبکہ مَیں رب کا نام پکاروں گا۔ جو معبود قربانی کو جلا کر جواب دے گا وہی خدا ہے۔" تمام لوگ بولے، "آپ ٹھیک کہتے ہیں۔"

[25] پھر الیاس نے بعل کے نبیوں سے کہا، "شروع

[a] دیکھئے آیت 26۔

کریں، کیونکہ آپ بہت ہیں۔ ایک بَیل کو چن کر اُسے تیار کریں۔ لیکن اُسے آگ مت لگانا بلکہ اپنے دیوتا کا نام پکاریں تاکہ وہ آگ بھیج دے۔“ 26 اُنہوں نے بَیلوں میں سے ایک کو چن کر اُسے تیار کیا، پھر بعل کا نام پکارنے لگے۔ صبح سے لے کر دوپہر تک وہ مسلسل چیختے چلّاتے رہے، ”اے بعل، ہماری سن!“ ساتھ ساتھ وہ اُس قربان گاہ کے اردگرد ناچتے رہے[a] جو اُنہوں نے بنائی تھی۔ لیکن نہ کوئی آواز سنائی دی، نہ کسی نے جواب دیا۔

27 دوپہر کے وقت الیاس اُن کا مذاق اُڑانے لگا، ”زیادہ اونچی آواز سے بولیں! شاید وہ سوچوں میں غرق ہو یا اپنی حاجت رفع کرنے کے لئے ایک طرف گیا ہو۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ کہیں سفر کر رہا ہو۔ یا شاید وہ گہری نیند سو گیا ہو اور اُسے جگانے کی ضرورت ہے۔“

28 تب وہ مزید اونچی آواز سے چیخنے چلّانے لگے۔ معمول کے مطابق وہ چھریوں اور نیزوں سے اپنے آپ کو زخمی کرنے لگے، یہاں تک کہ خون بہنے لگا۔ 29 دوپہر گزر گئی، اور وہ شام کے اُس وقت تک وجد میں رہے جب غلہ کی نذر پیش کی جاتی ہے۔ لیکن کوئی آواز نہ سنائی دی۔ نہ کسی نے جواب دیا، نہ اُن کے تماشے پر توجہ دی۔

30 پھر الیاس اسرائیلیوں سے مخاطب ہوا، ”آئیں، سب یہاں میرے پاس آئیں!“ سب قریب آئے۔ وہاں رب کی ایک قربان گاہ تھی جو گرائی گئی تھی۔ اب الیاس نے وہ دوبارہ کھڑی کی۔ 31 اُس نے یعقوب سے نکلے ہر قبیلے کے لئے ایک ایک پتھر چن لیا۔ (بعد میں رب نے یعقوب کا نام اسرائیل رکھا تھا)۔ 32 اِن بارہ پتھروں کو لے کر الیاس نے رب کے نام کی تعظیم میں قربان گاہ بنائی۔ اِس کے اردگرد اُس نے اِتنا چوڑا گڑھا کھودا کہ اُس میں تقریباً 15 لٹر پانی سما سکتا تھا۔ 33 پھر اُس نے قربان گاہ پر لکڑیوں کا ڈھیر لگایا اور بَیل کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے لکڑیوں پر رکھ دیا۔ اِس کے بعد اُس نے حکم دیا، ”چار گھڑے پانی سے بھر کر قربانی اور لکڑیوں پر اُنڈیل دیں!“ 34 جب اُنہوں نے ایسا کیا تو اُس نے دوبارہ ایسا کرنے کا حکم دیا، پھر تیسری بار۔ 35 آخرکار اِتنا پانی تھا کہ اُس نے چاروں طرف قربان گاہ سے ٹپک کر گڑھے کو بھر دیا۔

36 شام کے وقت جب غلہ کی نذر پیش کی جاتی ہے الیاس نے قربان گاہ کے پاس جا کر بلند آواز سے دعا کی، ”اے رب، اے ابراہیم، اسحاق اور اسرائیل کے خدا، آج لوگوں پر ظاہر کر کہ اسرائیل میں تُو ہی خدا ہے اور کہ مَیں تیرا خادم ہوں۔ ثابت کر کہ مَیں نے یہ سب کچھ تیرے حکم کے مطابق کیا ہے۔ 37 اے رب، میری دعا سن! میری سن تاکہ یہ لوگ جان لیں کہ تُو، اے رب، خدا ہے اور کہ تُو ہی اُن کے دلوں کو دوبارہ اپنی طرف مائل کر رہا ہے۔“

38 اچانک آسمان سے رب کی آگ نازل ہوئی۔ آگ نے نہ صرف قربانی اور لکڑی کو بھسم کر دیا بلکہ قربان گاہ کے پتھروں اور اُس کے نیچے کی مٹی کو بھی۔ گڑھے میں پانی بھی ایک دم سوکھ گیا۔

39 یہ دیکھ کر اسرائیلی اوندھے منہ گر کر پکارنے لگے،

---

[a] لفظی ترجمہ: لنگڑاتے ہوئے ناچتے رہے۔ غالباً بعل کی تعظیم میں ایک خاص قسم کا رقص۔ لہٰذا آیت 21 میں الیاس کا سوال، ”آپ کب تک ۔۔۔ لنگڑاتے رہیں گے؟“

”رب ہی خدا ہے! رب ہی خدا ہے!“ 40 پھر الیاس نے اُنہیں حکم دیا، ”بعل کے نبیوں کو پکڑ لیں۔ ایک بھی بچنے نہ پائے!“ لوگوں نے اُنہیں پکڑ لیا تو الیاس اُنہیں نیچے وادیٔ قیسون میں لے گیا اور وہاں سب کو موت کے گھاٹ اُتار دیا۔

بارش ہوتی ہے

41 پھر الیاس نے اخی اب سے کہا، ”اب جا کر کچھ کھائیں اور پئیں، کیونکہ موسلا دھار بارش کا شور سنائی دے رہا ہے۔“ 42 چنانچہ اخی اب کھانے پینے کے لئے چلا گیا جبکہ الیاس کرمل پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ گیا۔ وہاں اُس نے جھک کر اپنے سر کو دونوں گھٹنوں کے بیچ میں چھپا لیا۔ 43 اپنے نوکر کو اُس نے حکم دیا، ”جاؤ، سمندر کی طرف دیکھو۔“

نوکر گیا اور سمندر کی طرف دیکھا، پھر واپس آ کر الیاس کو اطلاع دی، ”کچھ بھی نظر نہیں آتا۔“ لیکن الیاس نے اُسے دوبارہ دیکھنے کے لئے بھیج دیا۔ اِس دفعہ بھی کچھ معلوم نہ ہو سکا۔ سات بار الیاس نے نوکر کو دیکھنے کے لئے بھیجا۔ 44 آخرکار جب نوکر ساتویں دفعہ گیا تو اُس نے واپس آ کر اطلاع دی، ”ایک چھوٹا سا بادل سمندر میں سے نکل کر اوپر چڑھ رہا ہے۔ وہ آدمی کے ہاتھ کے برابر ہے۔“

تب الیاس نے حکم دیا، ”جاؤ، اخی اب کو اطلاع دو، 'گھوڑوں کو فوراً رتھ میں جوت کر گھر چلے جائیں، ورنہ بارش آپ کو روک لے گی'۔“ 45 نوکر اطلاع دینے چلا گیا تو جلد ہی آندھی آئی، آسمان پر کالے کالے بادل چھا گئے اور موسلا دھار بارش برسنے لگی۔ اخی اب جلدی سے رتھ پر سوار ہو کر یزرعیل کے لئے روانہ ہو گیا۔ 46 اُس وقت رب نے الیاس کو خاص طاقت دی۔ سفر کے لئے کمربستہ ہو کر وہ اخی اب کے رتھ کے آگے آگے دوڑ کر اُس سے پہلے یزرعیل پہنچ گیا۔

الیاس بھاگ جاتا ہے

19 اخی اب نے ایزبل کو سب کچھ سنایا جو الیاس نے کہا تھا، یہ بھی کہ اُس نے بعل کے نبیوں کو کس طرح تلوار سے مار دیا تھا۔ 2 تب ایزبل نے قاصد کو الیاس کے پاس بھیج کر اُسے اطلاع دی، ”دیوتا مجھے سخت سزا دیں اگر مَیں کل اِس وقت تک آپ کو اُن نبیوں کی سی سزا نہ دوں۔“

3 الیاس سخت ڈر گیا اور اپنی جان بچانے کے لئے بھاگ گیا۔ چلتے چلتے وہ یہوداہ کے شہر بیرسبع تک پہنچ گیا۔ وہاں وہ اپنے نوکر کو چھوڑ کر 4 آگے ریگستان میں جا نکلا۔ ایک دن کے سفر کے بعد وہ سینک کی جھاڑی کے پاس پہنچ گیا اور اُس کے سائے میں بیٹھ کر دعا کرنے لگا، ”اے رب، مجھے مرنے دے۔ بس اب کافی ہے۔ میری جان لے لے، کیونکہ مَیں اپنے باپ دادا سے بہتر نہیں ہوں۔“ 5 پھر وہ جھاڑی کے سائے میں لیٹ کر سو گیا۔

اچانک ایک فرشتے نے اُسے چھو کر کہا، ”اُٹھ، کھانا کھا لے!“ 6 جب اُس نے اپنی آنکھیں کھولیں تو دیکھا کہ سرہانے کے قریب کوئلوں پر بنائی گئی روٹی اور پانی کی صراحی پڑی ہے۔ اُس نے روٹی کھائی، پانی پیا اور دوبارہ سو گیا۔ 7 لیکن رب کا فرشتہ ایک بار پھر آیا اور اُسے ہاتھ لگا کر کہا، ”اُٹھ، کھانا کھا لے، ورنہ آگے کا لمبا سفر تیرے بس کی بات نہیں ہو گی۔“

8 تب الیاس نے اُٹھ کر دوبارہ کھانا کھایا اور پانی

پیا۔ اِس خوراک نے اُسے اِتنی تقویت دی کہ وہ چالیس دن اور چالیس رات سفر کرتے کرتے اللہ کے پہاڑ حورب یعنی سینا تک پہنچ گیا۔ 9 وہاں وہ رات گزارنے کے لئے ایک غار میں چلا گیا۔

رب الیاس کی حوصلہ افزائی کرتا ہے

غار میں رب اُس سے ہم کلام ہوا۔ اُس نے پوچھا، ''الیاس، تُو یہاں کیا کر رہا ہے؟'' 10 الیاس نے جواب دیا، ''مَیں نے رب، آسمانی لشکروں کے خدا کی خدمت کرنے کی سرتوڑ کوشش کی ہے، کیونکہ اسرائیلیوں نے تیرے عہد کو ترک کر دیا ہے۔ اُنہوں نے تیری قربان گاہوں کو گرا کر تیرے نبیوں کو تلوار سے قتل کر دیا ہے۔ مَیں اکیلا ہی بچا ہوں، اور وہ مجھے بھی مار ڈالنے کے درپَے ہیں۔''

11 جواب میں رب نے فرمایا، ''غار سے نکل کر پہاڑ پر رب کے سامنے کھڑا ہو جا!'' پھر رب وہاں سے گزرا۔ اُس کے آگے آگے بڑی اور زبردست آندھی آئی جس نے پہاڑوں کو چیر کر چٹانوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ لیکن رب آندھی میں نہیں تھا۔ 12 اِس کے بعد زلزلہ آیا، لیکن رب زلزلے میں نہیں تھا۔ 13 زلزلے کے بعد بھڑکتی ہوئی آگ وہاں سے گزری، لیکن رب آگ میں بھی نہیں تھا۔ پھر نرم ہَوا کی دھیمی دھیمی آواز سنائی دی۔ یہ آواز سن کر الیاس نے اپنے چہرے کو چادر سے ڈھانپ لیا اور نکل کر غار کے منہ پر کھڑا ہو گیا۔ ایک آواز اُس سے مخاطب ہوئی، ''الیاس، تُو یہاں کیا کر رہا ہے؟'' 14 الیاس نے جواب دیا، ''مَیں نے رب، آسمانی لشکروں کے خدا کی خدمت کرنے کی سرتوڑ کوشش کی ہے، کیونکہ اسرائیلیوں نے تیرے عہد کو ترک کر دیا ہے۔ اُنہوں نے تیری قربان گاہوں کو گرا کر تیرے نبیوں کو تلوار سے قتل کر دیا ہے۔ مَیں اکیلا ہی بچا ہوں، اور وہ مجھے بھی مار ڈالنے کے درپَے ہیں۔''

15 رب نے جواب میں کہا، ''ریگستان میں اُس راستے سے ہو کر واپس جا جس نے تجھے یہاں پہنچایا ہے۔ پھر دمشق چلا جا۔ وہاں حزائیل کو تیل سے مسح کر کے شام کا بادشاہ قرار دے۔ 16 اِسی طرح یاہو بن نِمسی کو مسح کر کے اسرائیل کا بادشاہ قرار دے اور ابیل محولہ کے رہنے والے الیشع بن سافط کو مسح کر کے اپنا جانشین مقرر کر۔ 17 جو حزائیل کی تلوار سے بچ جائے گا اُسے یاہو مار دے گا، اور جو یاہو کی تلوار سے بچ جائے گا اُسے الیشع مار دے گا۔ 18 لیکن مَیں نے اپنے لئے اسرائیل میں 7,000 افراد کو بچا لیا ہے، اُن تمام لوگوں کو جو اب تک نہ بعل دیوتا کے سامنے جھکے، نہ اُس کے بُت کو بوسہ دیا ہے۔''

الیاس الیشع کو اپنا جانشین مقرر کرتا ہے

19 الیاس وہاں سے چلا گیا۔ اسرائیل میں واپس آ کر اُسے الیشع بن سافط ملا جو بَیلوں کی بارہ جوڑیوں کی مدد سے ہل چلا رہا تھا۔ خود وہ بارھویں جوڑی کے ساتھ چل رہا تھا۔ الیاس نے اُس کے پاس آ کر اپنی چادر اُس کے کندھوں پر ڈال دی اور رُکے بغیر آگے نکل گیا۔

20 الیشع فوراً اپنے بَیلوں کو چھوڑ کر الیاس کے پیچھے بھاگا۔ اُس نے کہا، ''پہلے مجھے اپنے ماں باپ کو بوسہ دے کر خیرباد کہنے دیجئے۔ پھر مَیں آپ کے پیچھے ہو لوں گا۔'' الیاس نے جواب دیا، ''چلیں، واپس جائیں۔ لیکن وہ کچھ یاد رہے جو مَیں نے آپ کے ساتھ کیا ہے۔'' 21 تب الیشع واپس چلا گیا۔ بَیلوں کی ایک جوڑی

کو لے کر اُس نے دونوں کو ذبح کیا۔ ہل چلانے کا سامان اُس نے گوشت پکانے کے لئے جلا دیا۔ جب گوشت تیار تھا تو اُس نے اُسے لوگوں میں تقسیم کر کے اُنہیں کھلا دیا۔ اِس کے بعد الیشع الیاس کے پیچھے ہو کر اُس کی خدمت کرنے لگا۔

شام کی فوج سامریہ کا محاصرہ کرتی ہے

20 ایک دن شام کے بادشاہ بن ہدد نے اپنی پوری فوج کو جمع کیا۔ 32 اتحادی بادشاہ بھی اپنے رتھوں اور گھوڑوں کو لے کر آئے۔ اِس بڑی فوج کے ساتھ بن ہدد نے سامریہ کا محاصرہ کر کے اسرائیل سے جنگ کا اعلان کیا۔ [2] اُس نے اپنے قاصدوں کو شہر میں بھیج کر اسرائیل کے بادشاہ اخی اب کو اطلاع دی، [3] ”اب سے آپ کا سونا، چاندی، خواتین اور بیٹے میرے ہی ہیں۔“ [4] اسرائیل کے بادشاہ نے جواب دیا، ”میرے آقا اور بادشاہ، آپ کی مرضی۔ مَیں اور جو کچھ میرا ہے آپ کی ملکیت ہے۔“

[5] تھوڑی دیر کے بعد قاصد بن ہدد کی نئی خبر لے کر آئے، ”مَیں نے آپ سے سونے، چاندی، خواتین اور بیٹوں کا تقاضا کیا ہے۔ [6] اب غور کریں! کل اِس وقت مَیں اپنے ملازموں کو آپ کے پاس بھیج دوں گا، اور وہ آپ کے محل اور آپ کے افسروں کے گھروں کی تلاشی لیں گے۔ جو کچھ بھی آپ کو پیارا ہے اُسے وہ لے جائیں گے۔“

[7] تب اخی اب بادشاہ نے ملک کے تمام بزرگوں کو بُلا کر اُن سے بات کی، ”دیکھیں یہ آدمی کتنا بُرا ارادہ رکھتا ہے۔ جب اُس نے میری خواتین، بیٹوں، سونے اور چاندی کا تقاضا کیا تو مَیں نے انکار نہ کیا۔“ [8] بزرگوں اور باقی لوگوں نے مل کر مشورہ دیا، ”اُس کی نہ سنیں، اور جو کچھ وہ مانگتا ہے اُس پر راضی نہ ہو جائیں۔“

[9] چنانچہ بادشاہ نے قاصدوں سے کہا، ”میرے آقا بادشاہ کو جواب دینا، جو کچھ آپ نے پہلی مرتبہ مانگ لیا وہ مَیں آپ کو دینے کے لئے تیار ہوں، لیکن یہ آخری تقاضا مَیں پورا نہیں کر سکتا۔“

جب قاصدوں نے بن ہدد کو یہ خبر پہنچائی [10] تو اُس نے اخی اب کو فوراً خبر بھیج دی، ”دیوتا مجھے سخت سزا دیں اگر مَیں سامریہ کو نیست و نابود نہ کر دوں۔ اِتنا بھی نہیں رہے گا کہ میرا ہر فوجی مٹھی بھر خاک اپنے ساتھ واپس لے جا سکے!“ [11] اسرائیل کے بادشاہ نے قاصدوں کو جواب دیا، ”اُسے بتا دینا کہ جو ابھی جنگ کی تیاریاں کر رہا ہے وہ فتح کے نعرے نہ لگائے۔“

[12] جب بن ہدد کو یہ اطلاع ملی تو وہ لشکر گاہ میں اپنے اتحادی بادشاہوں کے ساتھ مَے پی رہا تھا۔ اُس نے اپنے افسروں کو حکم دیا، ”حملہ کرنے کے لئے تیاریاں کرو!“ چنانچہ وہ شہر پر حملہ کرنے کی تیاریاں کرنے لگے۔

شام کی فوج سے پہلی جنگ

[13] اِس دوران ایک نبی اخی اب بادشاہ کے پاس آیا اور کہا، ”رب فرماتا ہے، ’کیا تجھے دشمن کی یہ بڑی فوج نظر آ رہی ہے؟ تو بھی مَیں اِسے آج ہی تیرے حوالے کر دوں گا۔ تب تُو جان لے گا کہ مَیں ہی رب ہوں‘۔“

[14] اخی اب نے سوال کیا، ”رب یہ کس کے وسیلے سے کرے گا؟“ نبی نے جواب دیا، ”رب فرماتا ہے کہ ضلعوں پر مقرر افسروں کے جوان یہ فتح پائیں گے۔“ بادشاہ نے مزید پوچھا، ”لڑائی میں کون پہلا

قدم اُٹھائے؟" نبی نے کہا، "تُو ہی۔"

15 چنانچہ اخی اب نے ضلعوں پر مقرر افسروں کے جوانوں کو بُلایا۔ 232 افراد تھے۔ پھر اُس نے باقی اسرائیلیوں کو جمع کیا۔ 7,000 افراد تھے۔ 16-17 دوپہر کو وہ لڑنے کے لئے نکلے۔ ضلعوں پر مقرر افسروں کے جوان سب سے آگے تھے۔ بن ہدد اور 32 اتحادی بادشاہ لشکر گاہ میں بیٹھے نشے میں دُھت مَے پی رہے تھے کہ اچانک شہر کا جائزہ لینے کے لئے بن ہدد کے بھیجے گئے سپاہی اندر آئے اور کہنے لگے، "سامریہ سے آدمی نکل رہے ہیں۔" 18 بن ہدد نے حکم دیا، "ہر صورت میں اُنہیں زندہ پکڑیں، خواہ وہ امن پسند ارادہ رکھتے ہوں یا نہ۔"

19 لیکن اُنہیں یہ کرنے کا موقع نہ ملا، کیونکہ اسرائیل کے ضلعوں پر مقرر افسروں اور باقی فوجیوں نے شہر سے نکل کر 20 فوراً اُن پر حملہ کر دیا۔ اور جس بھی دشمن کا مقابلہ ہوا اُسے مارا گیا۔ تب شام کی پوری فوج بھاگ گئی۔ اسرائیلیوں نے اُن کا تعاقب کیا، لیکن شام کا بادشاہ بن ہدد گھوڑے پر سوار ہو کر چند ایک گھڑسواروں کے ساتھ بچ نکلا۔ 21 اُس وقت اسرائیل کا بادشاہ جنگ کے لئے نکلا اور گھوڑوں اور رتھوں کو تباہ کر کے اَرامیوں کو زبردست شکست دی۔

شام کی فوج سے دوسری جنگ

22 بعد میں مذکورہ نبی دوبارہ اسرائیل کے بادشاہ کے پاس آیا۔ وہ بولا، "اب مضبوط ہو کر بڑے دھیان سے سوچیں کہ آنے والے دنوں میں کیا کیا تیاریاں کرنی چاہئیں، کیونکہ اگلے بہار کے موسم میں شام کا بادشاہ دوبارہ آپ پر حملہ کرے گا۔"

23 شام کے بادشاہ کو بھی مشورہ دیا گیا۔ اُس کے بڑے افسروں نے خیال پیش کیا، "اسرائیلیوں کے دیوتا پہاڑی دیوتا ہیں، اِس لئے وہ ہم پر غالب آ گئے ہیں۔ لیکن اگر ہم میدانی علاقے میں اُن سے لڑیں تو ہر صورت میں جیتیں گے۔ 24 لیکن ہمارا ایک اَور مشورہ بھی ہے۔ 32 بادشاہوں کو ہٹا کر اُن کی جگہ اپنے افسروں کو مقرر کریں۔ 25 پھر ایک نئی فوج تیار کریں جو تباہ شدہ پرانی فوج جیسی طاقت ور ہو۔ اُس کے اُتنے ہی رتھ اور گھوڑے ہوں جتنے پہلے تھے۔ پھر جب ہم میدانی علاقے میں اُن سے لڑیں گے تو اُن پر ضرور غالب آئیں گے۔"

بادشاہ اُن کی بات مان کر تیاریاں کرنے لگا۔ 26 جب بہار کا موسم آیا تو وہ شام کے فوجیوں کو جمع کر کے اسرائیل سے لڑنے کے لئے افیق شہر گیا۔ 27 اسرائیلی فوج بھی لڑنے کے لئے جمع ہوئی۔ کھانے پینے کی اشیا کا بندوبست کیا گیا، اور وہ دشمن سے لڑنے کے لئے نکلے۔ جب وہاں پہنچے تو اُنہوں نے اپنے خیموں کو دو جگہوں پر لگایا۔ یہ دو گروہ شام کی وسیع فوج کے مقابلے میں بکریوں کے دو چھوٹے ریوڑوں جیسے لگ رہے تھے، کیونکہ پورا میدان شام کے فوجیوں سے بھرا تھا۔

28 پھر مردِ خدا نے اخی اب کے پاس آ کر کہا، "رب فرماتا ہے، 'شام کے لوگ خیال کرتے ہیں کہ رب پہاڑی دیوتا ہے اِس لئے میدانی علاقے میں ناکام رہے گا۔ چنانچہ مَیں اُن کی زبردست فوج کو تیرے حوالے کر دوں گا۔ تب تُو جان لے گا کہ مَیں ہی رب ہوں'۔"

29 سات دن تک دونوں فوجیں ایک دوسرے کے مقابل صف آرا رہیں۔ ساتویں دن لڑائی کا آغاز ہوا۔ اسرائیلی اِس مرتبہ بھی شام کی فوج پر غالب آئے۔ اُس

دن اُنہوں نے اُن کے ایک لاکھ پیادہ فوجیوں کو مار دیا۔ 30 باقی فرار ہو کر افیق شہر میں گھُس گئے۔ تقریباً 27,000 آدمی تھے۔ لیکن اچانک شہر کی فصیل اُن پر گر گئی، تو وہ بھی ہلاک ہو گئے۔

اخی اب شام کے بادشاہ پر رحم کرتا ہے

بن ہدد بادشاہ بھی افیق میں فرار ہوا تھا۔ اب وہ کبھی اِس کمرے میں، کبھی اُس میں کھسک کر چھپنے کی کوشش کر رہا تھا۔ 31 پھر اُس کے افسروں نے اُسے مشورہ دیا، ”سنا ہے کہ اسرائیل کے بادشاہ نرم دل ہوتے ہیں۔ کیوں نہ ہم ٹاٹ اوڑھ کر اور اپنی گردنوں میں رسّے ڈال کر اسرائیل کے بادشاہ کے پاس جائیں؟ شاید وہ آپ کو زندہ چھوڑ دے۔“

32 چنانچہ بن ہدد کے افسر ٹاٹ اوڑھ کر اور اپنی گردنوں میں رسّے ڈال کر اسرائیل کے بادشاہ کے پاس آئے۔ اُنہوں نے کہا، ”آپ کا خادم بن ہدد گزارش کرتا ہے کہ مجھے زندہ چھوڑ دیں۔“ اخی اب نے سوال کیا، ”کیا وہ اب تک زندہ ہے؟ وہ تو میرا بھائی ہے!“ 33 جب بن ہدد کے افسروں نے جان لیا کہ اخی اب کا رُجحان کس طرف ہے تو اُنہوں نے جلدی سے اِس کی تصدیق کی، ”جی، بن ہدد آپ کا بھائی ہے!“ اخی اب نے حکم دیا، ”جا کر اُسے بُلا لائیں۔“

تب بن ہدد نکل آیا، اور اخی اب نے اُسے اپنے رتھ پر سوار ہونے کی دعوت دی۔ 34 بن ہدد نے اخی اب سے کہا، ”مَیں آپ کو وہ تمام شہر واپس کر دیتا ہوں جو میرے باپ نے آپ کے باپ سے چھین لئے تھے۔ آپ ہمارے دار الحکومت دمشق میں تجارتی مراکز بھی قائم کر سکتے ہیں، جس طرح میرے باپ نے پہلے سامریہ میں کیا تھا۔“ اخی اب بولا، ”ٹھیک ہے۔ اِس کے بدلے میں مَیں آپ کو رِہا کر دوں گا۔“ اُنہوں نے معاہدہ کیا، پھر اخی اب نے شام کے بادشاہ کو رِہا کر دیا۔

نبی اخی اب کو ملامت کرتا ہے

35 اُس وقت رب نے نبیوں میں سے ایک کو ہدایت کی، ”جا کر اپنے ساتھی کو کہہ دے کہ وہ تجھے مارے۔“ نبی نے ایسا کیا، لیکن ساتھی نے انکار کیا۔ 36 پھر نبی بولا، ”چونکہ آپ نے رب کی نہیں سنی، اِس لئے جوں ہی آپ مجھ سے چلے جائیں گے شیر ببر آپ کو پھاڑ ڈالے گا۔“ اور ایسا ہی ہوا۔ جب ساتھی وہاں سے نکلا تو شیر ببر نے اُس پر حملہ کر کے اُسے پھاڑ ڈالا۔ 37 نبی کی ملاقات کسی اَور سے ہوئی تو اُس نے اُس سے بھی کہا، ”مہربانی کر کے مجھے ماریں!“ اُس آدمی نے نبی کو مار مار کر زخمی کر دیا۔ 38 تب نبی نے اپنی آنکھوں پر پٹی باندھی تاکہ اُسے پہچانا نہ جائے، پھر راستے کے کنارے پر اخی اب بادشاہ کے انتظار میں کھڑا ہو گیا۔

39 جب بادشاہ وہاں سے گزرا تو نبی چلّا کر اُس سے مخاطب ہوا، ”جناب، مَیں میدانِ جنگ میں لڑ رہا تھا کہ اچانک کسی آدمی نے میرے پاس آ کر اپنے قیدی کو میرے حوالے کر دیا۔ اُس نے کہا، ’اِس کی نگرانی کرنا۔ اگر یہ کسی بھی وجہ سے بھاگ جائے تو آپ کو اُس کی جان کے عوض اپنی جان دینی پڑے گی یا آپ کو ایک من چاندی ادا کرنی پڑے گی۔‘ 40 لیکن مَیں اِدھر اُدھر مصروف رہا، اور اِتنے میں قیدی غائب ہو گیا۔“ اخی اب بادشاہ نے جواب دیا، ”آپ نے خود اپنے بارے میں فیصلہ دیا ہے۔ اب آپ کو اِس کا نتیجہ بُھگتنا پڑے گا۔“

41 پھر نبی نے جلدی سے پٹی کو اپنی آنکھوں پر سے اُتار دیا، اور بادشاہ نے پہچان لیا کہ یہ نبیوں میں سے ایک ہے۔ 42 نبی نے کہا، ”رب فرماتا ہے، ’مَیں نے مقرر کیا تھا کہ بن ہدد کو میرے لئے مخصوص کر کے ہلاک کرنا ہے، لیکن تُو نے اُسے رِہا کر دیا ہے۔ اب اُس کی جگہ تُو ہی مرے گا، اور اُس کی قوم کی جگہ تیری قوم کو نقصان پہنچے گا‘۔“

43 اسرائیل کا بادشاہ بڑے غصے اور بدمزاجی کے عالم میں سامریہ میں اپنے محل میں چلا گیا۔

ایزبل کے ہاتھوں نبوت کا قتل

21 اِس کے بعد ایک اَور قابلِ ذکر بات ہوئی۔ یزرعیل میں سامریہ کے بادشاہ اخی اب کا ایک محل تھا۔ محل کی زمین کے ساتھ ساتھ انگور کا باغ تھا۔ مالک کا نام نبوت تھا۔ 2 ایک دن اخی اب نے نبوت سے بات کی، ”انگور کا آپ کا باغ میرے محل کے قریب ہی ہے۔ اُسے مجھے دے دیں، کیونکہ مَیں اُس میں سبزیاں لگانا چاہتا ہوں۔ معاوضے میں مَیں آپ کو اُس سے اچھا انگور کا باغ دے دوں گا۔ لیکن اگر آپ پیسے کو ترجیح دیں تو آپ کو اُس کی پوری رقم ادا کر دوں گا۔“

3 لیکن نبوت نے جواب دیا، ”اللہ نہ کرے کہ مَیں آپ کو وہ موروثی زمین دوں جو میرے باپ دادا نے میرے سپرد کی ہے!“

4 اخی اب بڑے غصے میں اپنے گھر واپس چلا گیا۔ وہ بے زار تھا کہ نبوت اپنے باپ دادا کی موروثی زمین بیچنا نہیں چاہتا۔ وہ پلنگ پر لیٹ گیا اور اپنا منہ دیوار کی طرف کر کے کھانا کھانے سے انکار کیا۔ 5 اُس کی بیوی ایزبل اُس کے پاس آئی اور پوچھنے لگی، ”کیا بات ہے؟ آپ کیوں اِتنے بے زار ہیں کہ کھانا بھی نہیں کھانا چاہتے؟“

6 اخی اب نے جواب دیا، ”یزرعیل کا رہنے والا نبوت مجھے انگور کا باغ نہیں دینا چاہتا۔ گو مَیں اُسے پیسے دینا چاہتا تھا بلکہ اُسے اِس کی جگہ کوئی اَور باغ دینے کے لئے تیار تھا تو بھی وہ بضد رہا۔“

7 ایزبل بولی، ”کیا آپ اسرائیل کے بادشاہ ہیں کہ نہیں؟ اب اُٹھیں! کھائیں، پئیں اور اپنا دل بہلائیں۔ مَیں ہی آپ کو نبوت یزرعیلی کا انگور کا باغ دلا دوں گی۔“ 8 اُس نے اخی اب کے نام سے خطوط لکھ کر اُن پر بادشاہ کی مُہر لگائی اور اُنہیں نبوت کے شہر کے بزرگوں اور شرفا کو بھیج دیا۔ 9 خطوں میں ذیل کی خبر لکھی تھی،

”شہر میں اعلان کریں کہ ایک دن کا روزہ رکھا جائے۔ جب لوگ اُس دن جمع ہو جائیں گے تو نبوت کو لوگوں کے سامنے عزت کی کرسی پر بٹھا دیں۔ 10 لیکن اُس کے مقابل دو بدمعاشوں کو بٹھا دینا۔ اجتماع کے دوران یہ آدمی سب کے سامنے نبوت پر الزام لگائیں، ’اِس شخص نے اللہ اور بادشاہ پر لعنت بھیجی ہے! ہم اِس کے گواہ ہیں۔‘ پھر اُسے شہر سے باہر لے جا کر سنگسار کریں۔“

11 یزرعیل کے بزرگوں اور شرفا نے ایسا ہی کیا۔ 12 اُنہوں نے روزے کے دن کا اعلان کیا۔ جب لوگ مقررہ دن جمع ہوئے تو نبوت کو لوگوں کے سامنے عزت کی کرسی پر بٹھا دیا گیا۔ 13 پھر دو بدمعاش آئے اور اُس کے مقابل بیٹھ گئے۔ اجتماع کے دوران یہ آدمی سب کے سامنے نبوت پر الزام لگانے لگے، ”اِس شخص نے اللہ اور بادشاہ پر لعنت بھیجی ہے! ہم اِس کے گواہ

ہیں۔“ تب نبوت کو شہر سے باہر لے جا کر سنگسار کر دیا گیا۔ 14 پھر شہر کے بزرگوں نے ایزبل کو اطلاع دی، ”نبوت مر گیا ہے، اُسے سنگسار کیا گیا ہے۔“

15 یہ خبر ملتے ہی ایزبل نے اخی اب سے بات کی، ”جائیں، نبوت یزرعیلی کے اُس باغ پر قبضہ کریں جو وہ آپ کو بیچنے سے انکار کر رہا تھا۔ اب وہ آدمی زندہ نہیں رہا بلکہ مر گیا ہے۔“

16 یہ سن کر اخی اب فوراً نبوت کے انگور کے باغ پر قبضہ کرنے کے لئے روانہ ہوا۔

الیاس اخی اب کو سزا سناتا ہے

17 تب رب الیاس تِشبی سے ہم کلام ہوا، 18 ”اسرائیل کے بادشاہ اخی اب سے جو سامریہ میں رہتا ہے ملنے جا۔ اِس وقت وہ نبوت کے انگور کے باغ میں ہے، کیونکہ وہ اُس پر قبضہ کرنے کے لئے وہاں پہنچا ہے۔ 19 اُسے بتا دینا، ’رب فرماتا ہے کہ تُو نے ایک آدمی کو بلاوجہ قتل کر کے اُس کی ملکیت پر قبضہ کر لیا ہے۔ رب فرماتا ہے کہ جہاں کُتوں نے نبوت کا خون چاٹا ہے وہاں وہ تیرا خون بھی چاٹیں گے‘۔“

20 جب الیاس اخی اب کے پاس پہنچا تو بادشاہ بولا، ”میرے دشمن، کیا آپ نے مجھے ڈھونڈ نکالا ہے؟“ الیاس نے جواب دیا، ”جی، مَیں نے آپ کو ڈھونڈ نکالا ہے، کیونکہ آپ نے اپنے آپ کو بدی کے ہاتھ میں بیچ کر ایسا کام کیا ہے جو رب کو ناپسند ہے۔ 21 اب سنیں رب کا فرمان، ’مَیں تجھے یوں مصیبت میں ڈال دوں گا کہ تیرا نام و نشان تک نہیں رہے گا۔ مَیں اسرائیل میں سے تیرے خاندان کے ہر مرد کو مٹا دوں گا، خواہ وہ بالغ ہو یا بچہ۔ 22 تُو نے مجھے بڑا طیش دلایا اور اسرائیل کو گناہ کرنے پر اُکسایا ہے۔ اِس لئے میرا تیرے گھرانے کے ساتھ وہی سلوک ہو گا جو مَیں نے یُربعام بن نباط اور بعشا بن اخیاہ کے ساتھ کیا ہے۔‘ 23 ایزبل پر بھی رب کی سزا آئے گی۔ رب فرماتا ہے، ’کُتے یزرعیل کی فصیل کے پاس ایزبل کو کھا جائیں گے۔ 24 اخی اب کے خاندان میں سے جو شہر میں مریں گے اُنہیں کُتے کھا جائیں گے، اور جو کھلے میدان میں مریں گے اُنہیں پرندے چٹ کر جائیں گے‘۔“

25 اور یہ حقیقت ہے کہ اخی اب جیسا خراب شخص کوئی نہیں تھا۔ کیونکہ ایزبل کے اُکسانے پر اُس نے اپنے آپ کو بدی کے ہاتھ میں بیچ کر ایسا کام کیا جو رب کو ناپسند تھا۔ 26 سب سے گھنونی بات یہ تھی کہ وہ بُتوں کے پیچھے لگا رہا، بالکل اُن اموریوں کی طرح جنہیں رب نے اسرائیل سے نکال دیا تھا۔

27 جب اخی اب نے الیاس کی یہ باتیں سنیں تو اُس نے اپنے کپڑے پھاڑ کر ٹاٹ اوڑھ لیا۔ روزہ رکھ کر وہ غم گین حالت میں پھرتا رہا۔ ٹاٹ اُس نے سوتے وقت بھی نہ اُتارا۔ 28 تب رب دوبارہ الیاس تِشبی سے ہم کلام ہوا، 29 ”کیا تُو نے غور کیا ہے کہ اخی اب نے اپنے آپ کو میرے سامنے کتنا پست کر دیا ہے؟ چونکہ اُس نے اپنی عاجزی کا اظہار کیا ہے اِس لئے مَیں اُس کے جیتے جی اُس کے خاندان کو مذکورہ مصیبت میں نہیں ڈالوں گا بلکہ اُس وقت جب اُس کا بیٹا تخت پر بیٹھے گا۔“

جھوٹے نبیوں اور میکایاہ کا مقابلہ

22 تین سال تک شام اور اسرائیل کے درمیان صلح رہی۔ 2 تیسرے سال یہوداہ کا

بادشاہ یہوسفط اسرائیل کے بادشاہ اخی اب سے ملنے گیا۔ 3 اُس وقت اسرائیل کے بادشاہ نے اپنے افسروں سے بات کی، ”دیکھیں، رامات جِلعاد ہمارا ہی شہر ہے۔ تو پھر ہم کیوں کچھ نہیں کر رہے؟ ہمیں اُسے شام کے بادشاہ کے قبضے سے چھڑوانا چاہئے۔“ 4 اُس نے یہوسفط سے سوال کیا، ”کیا آپ میرے ساتھ رامات جِلعاد جائیں گے تاکہ اُس پر قبضہ کریں؟“ یہوسفط نے جواب دیا، ”جی ضرور۔ ہم تو بھائی ہیں۔ میری قوم کو اپنی قوم اور میرے گھوڑوں کو اپنے گھوڑے سمجھیں! 5 لیکن مہربانی کر کے پہلے رب کی مرضی معلوم کر لیں۔“

6 اسرائیل کے بادشاہ نے تقریباً 400 نبیوں کو بُلا کر اُن سے پوچھا، ”کیا مَیں رامات جِلعاد پر حملہ کروں یا اِس ارادے سے باز رہوں؟“ نبیوں نے جواب دیا، ”جی کریں، کیونکہ رب اُسے بادشاہ کے حوالے کر دے گا۔“

7 لیکن یہوسفط مطمئن نہ ہوا۔ اُس نے پوچھا، ”کیا یہاں رب کا کوئی نبی نہیں جس سے ہم دریافت کر سکیں؟“ 8 اسرائیل کا بادشاہ بولا، ”ہاں، ایک تو ہے جس کے ذریعے ہم رب کی مرضی معلوم کر سکتے ہیں۔ لیکن مَیں اُس سے نفرت کرتا ہوں، کیونکہ وہ میرے بارے میں کبھی بھی اچھی پیش گوئی نہیں کرتا۔ وہ ہمیشہ بُری پیش گوئیاں سناتا ہے۔ اُس کا نام میکایاہ بن اِملہ ہے۔“ یہوسفط نے اعتراض کیا، ”بادشاہ ایسی بات نہ کہے!“ 9 تب اسرائیل کے بادشاہ نے کسی ملازم کو بُلا کر حکم دیا، ”میکایاہ بن اِملہ کو فوراً ہمارے پاس پہنچا دینا!“

10 اخی اب اور یہوسفط اپنے شاہی لباس پہنے ہوئے سامریہ کے دروازے کے قریب اپنے اپنے تخت پر بیٹھے تھے۔ یہ ایسی کھلی جگہ تھی جہاں اناج گاہا جاتا تھا۔ تمام 400 نبی وہاں اُن کے سامنے اپنی پیش گوئیاں پیش کر رہے تھے۔ 11 ایک نبی بنام صِدقیاہ بن کنعانہ نے اپنے لئے لوہے کے سینگ بنا کر اعلان کیا، ”رب فرماتا ہے کہ اِن سینگوں سے تُو شام کے فوجیوں کو مار مار کر ہلاک کر دے گا۔“ 12 دوسرے نبی بھی اِس قسم کی پیش گوئیاں کر رہے تھے، ”رامات جِلعاد پر حملہ کریں، کیونکہ آپ ضرور کامیاب ہو جائیں گے۔ رب شہر کو آپ کے حوالے کر دے گا۔“

13 جس ملازم کو میکایاہ کو بُلانے کے لئے بھیجا گیا تھا اُس نے راستے میں اُسے سمجھایا، ”دیکھیں، باقی تمام نبی مل کر کہہ رہے ہیں کہ بادشاہ کو کامیابی حاصل ہو گی۔ آپ بھی ایسی ہی باتیں کریں، آپ بھی فتح کی پیش گوئی کریں!“ 14 لیکن میکایاہ نے اعتراض کیا، ”رب کی حیات کی قسم، مَیں بادشاہ کو صرف وہی کچھ بتاؤں گا جو رب مجھے فرمائے گا۔“

15 جب میکایاہ اخی اب کے سامنے کھڑا ہوا تو بادشاہ نے پوچھا، ”میکایاہ، کیا ہم رامات جِلعاد پر حملہ کریں یا مَیں اِس ارادے سے باز رہوں؟“ میکایاہ نے جواب دیا، ”اُس پر حملہ کریں، کیونکہ رب شہر کو آپ کے حوالے کر کے آپ کو کامیابی بخشے گا۔“ 16 بادشاہ ناراض ہوا، ”مجھے کتنی دفعہ آپ کو سمجھانا پڑے گا کہ آپ قسم کھا کر مجھے رب کے نام میں صرف وہ کچھ سنائیں جو حقیقت ہے۔“

17 تب میکایاہ نے جواب میں کہا، ”مجھے تمام اسرائیل گلہ بان سے محروم بھیڑ بکریوں کی طرح پہاڑوں پر بکھرا ہوا نظر آیا۔ پھر رب مجھ سے ہم کلام ہوا، ’اِن کا کوئی مالک نہیں ہے۔ ہر ایک سلامتی سے

اپنے گھر واپس چلا جائے‘۔“

18 اسرائیل کے بادشاہ نے یہوسفط سے کہا، ”لو، کیا مَیں نے آپ کو نہیں بتایا تھا کہ یہ شخص ہمیشہ میرے بارے میں بُری پیش گوئیاں کرتا ہے؟“

19 لیکن میکایاہ نے اپنی بات جاری رکھی، ”رب کا فرمان سنیں! مَیں نے رب کو اُس کے تخت پر بیٹھے دیکھا۔ آسمان کی پوری فوج اُس کے دائیں اور بائیں ہاتھ کھڑی تھی۔ 20 رب نے پوچھا، ’کون اخی اب کو رامات جِلعاد پر حملہ کرنے پر اُکسائے گا تاکہ وہ وہاں جا کر مر جائے؟‘ ایک نے یہ مشورہ دیا، دوسرے نے وہ۔ 21 آخرکار ایک روح رب کے سامنے کھڑی ہوئی اور کہنے لگی، ’مَیں اُسے اُکساؤں گی۔‘ 22 رب نے سوال کیا، ’کس طرح؟‘ روح نے جواب دیا، ’مَیں نکل کر اُس کے تمام نبیوں پر یوں قابو پاؤں گی کہ وہ جھوٹ ہی بولیں گے۔‘ رب نے فرمایا، ’تُو کامیاب ہو گی۔ جا اور یوں ہی کر!‘ 23 اے بادشاہ، رب نے آپ پر آفت لانے کا فیصلہ کر لیا ہے، اِس لئے اُس نے جھوٹی روح کو آپ کے اِن تمام نبیوں کے منہ میں ڈال دیا ہے۔“

24 تب صِدقیاہ بن کنعانہ نے آگے بڑھ کر میکایاہ کے منہ پر تھپڑ مارا اور بولا، ”رب کا روح کس طرح مجھ سے نکل گیا تاکہ تجھ سے بات کرے؟“ 25 میکایاہ نے جواب دیا، ”جس دن آپ کبھی اِس کمرے میں، کبھی اُس میں کھسک کر چھپنے کی کوشش کریں گے اُس دن آپ کو پتا چلے گا۔“

26 تب اخی اب بادشاہ نے حکم دیا، ”میکایاہ کو شہر پر مقرر افسر امون اور میرے بیٹے یوآس کے پاس واپس بھیج دو! 27 اُنہیں بتا دینا، ’اِس آدمی کو جیل میں ڈال کر میرے صحیح سلامت واپس آنے تک کم سے کم روٹی اور پانی دیا کریں‘۔“ 28 میکایاہ بولا، ”اگر آپ صحیح سلامت واپس آئیں تو مطلب ہو گا کہ رب نے میری معرفت بات نہیں کی۔“ پھر وہ ساتھ کھڑے لوگوں سے مخاطب ہوا، ”تمام لوگ دھیان دیں!“

اخی اب رامات کے قریب مر جاتا ہے

29 اِس کے بعد اسرائیل کا بادشاہ اخی اب اور یہوداہ کا بادشاہ یہوسفط مل کر رامات جِلعاد پر حملہ کرنے کے لئے روانہ ہوئے۔ 30 جنگ سے پہلے اخی اب نے یہوسفط سے کہا، ”مَیں اپنا بھیس بدل کر میدانِ جنگ میں جاؤں گا۔ لیکن آپ اپنا شاہی لباس نہ اُتاریں۔“ چنانچہ اسرائیل کا بادشاہ اپنا بھیس بدل کر میدانِ جنگ میں آیا۔ 31 شام کے بادشاہ نے رتھوں پر مقرر اپنے 32 افسروں کو حکم دیا تھا، ”صرف اور صرف بادشاہ پر حملہ کریں۔ کسی اَور سے مت لڑنا، خواہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا۔“

32 جب لڑائی چھڑ گئی تو رتھوں کے افسر یہوسفط پر ٹوٹ پڑے، کیونکہ اُنہوں نے کہا، ”یقیناً یہی اسرائیل کا بادشاہ ہے!“ لیکن جب یہوسفط مدد کے لئے چلّا اُٹھا 33 تو دشمنوں کو معلوم ہوا کہ یہ اخی اب بادشاہ نہیں ہے، اور وہ اُس کا تعاقب کرنے سے باز آئے۔ 34 لیکن کسی نے خاص نشانہ باندھے بغیر اپنا تیر چلایا تو وہ اخی اب کو ایسی جگہ جا لگا جہاں زرہ بکتر کا جوڑ تھا۔ بادشاہ نے اپنے رتھ بان کو حکم دیا، ”رتھ کو موڑ کر مجھے میدانِ جنگ سے باہر لے جاؤ! مجھے چوٹ لگ گئی ہے۔“ 35 لیکن چونکہ اُس پورے دن شدید قسم کی لڑائی جاری رہی، اِس لئے بادشاہ اپنے رتھ میں ٹیک لگا کر دشمن کے مقابل کھڑا رہا۔ خون زخم سے رتھ کے فرش پر ٹپکتا رہا، اور شام کے وقت اخی اب مر گیا۔ 36 جب سورج غروب ہونے لگا

تو اسرائیلی فوج میں بلند آواز سے اعلان کیا گیا، ”ہر ایک اپنے شہر اور اپنے علاقے میں واپس چلا جائے!“

[37] بادشاہ کی موت کے بعد اُس کی لاش کو سامریہ لا کر دفنایا گیا۔ [38] شاہی رتھ کو سامریہ کے ایک تالاب کے پاس لایا گیا جہاں کسبیوں کی نہانے کی جگہ تھی۔ وہاں اُسے دھویا گیا۔ کُتے بھی آ کر خون کو چاٹنے لگے۔ یوں رب کا فرمان پورا ہوا۔

[39] باقی جو کچھ اخی اب کی حکومت کے دوران ہوا وہ 'شاہانِ اسرائیل کی تاریخ' کی کتاب میں درج ہے۔ اُس میں بادشاہ کا تعمیر کردہ ہاتھی دانت کا محل اور وہ شہر بیان کئے گئے ہیں جن کی قلعہ بندی اُس نے کی۔ [40] جب وہ مر کر اپنے باپ دادا سے جا ملا تو اُس کا بیٹا اخزیاہ تخت نشین ہوا۔

یہوداہ کا بادشاہ یہوسفط

[41] آسا کا بیٹا یہوسفط اسرائیل کے بادشاہ اخی اب کی حکومت کے چوتھے سال میں یہوداہ کا بادشاہ بنا۔ [42] اُس وقت اُس کی عمر 35 سال تھی۔ اُس کا دار الحکومت یروشلم رہا، اور اُس کی حکومت کا دورانیہ 25 سال تھا۔ ماں کا نام عزوبہ بنت سِلحی تھا۔ [43] وہ ہر کام میں اپنے باپ آسا کے نمونے پر چلتا اور وہ کچھ کرتا رہا جو رب کو پسند تھا۔ لیکن اُس نے بھی اونچے مقاموں کے مندروں کو ختم نہ کیا۔ ایسی جگہوں پر جانوروں کو قربان کرنے اور بخور جلانے کا انتظام جاری رہا۔ [44] یہوسفط اور اسرائیل کے بادشاہ کے درمیان صلح قائم رہی۔

[45] باقی جو کچھ یہوسفط کی حکومت کے دوران ہوا وہ 'شاہانِ یہوداہ کی تاریخ' کی کتاب میں درج ہے۔ اُس کی کامیابیاں اور جنگیں سب اُس میں بیان کی گئی ہیں۔ [46] جو جسم فروش مرد اور عورتیں آسا کے زمانے میں بچ گئے تھے اُنہیں یہوسفط نے ملک میں سے مٹا دیا۔ [47] اُس وقت ملکِ ادوم کا بادشاہ نہ تھا بلکہ یہوداہ کا ایک افسر اُس پر حکمرانی کرتا تھا۔

[48] یہوسفط نے بحری جہازوں کا بیڑا بنوایا تاکہ وہ تجارت کر کے اوفیر سے سونا لائیں۔ لیکن وہ کبھی استعمال نہ ہوئے بلکہ اپنی ہی بندرگاہ عصیون جابر میں تباہ ہو گئے۔ [49] تباہ ہونے سے پہلے اسرائیل کے بادشاہ اخزیاہ بن اخی اب نے یہوسفط سے درخواست کی تھی کہ اسرائیل کے کچھ لوگ جہازوں پر ساتھ چلیں۔ لیکن یہوسفط نے انکار کیا تھا۔

[50] جب یہوسفط مر کر اپنے باپ دادا سے جا ملا تو اُسے یروشلم کے حصے میں جو 'داؤد کا شہر' کہلاتا ہے خاندانی قبر میں دفنایا گیا۔ پھر اُس کا بیٹا یہورام تخت نشین ہوا۔

اسرائیل کا بادشاہ اخزیاہ

[51] اخی اب کا بیٹا اخزیاہ یہوداہ کے بادشاہ یہوسفط کی حکومت کے 17ویں سال میں اسرائیل کا بادشاہ بنا۔ وہ دو سال تک اسرائیل پر حکمران رہا۔ سامریہ اُس کا دار الحکومت تھا۔ [52] جو کچھ اُس نے کیا وہ رب کو ناپسند تھا، کیونکہ وہ اپنے ماں باپ اور یُربعام بن نباط کے نمونے پر چلتا رہا، اُسی یُربعام کے نمونے پر جس نے اسرائیل کو گناہ کرنے پر اُکسایا تھا۔ [53] اپنے باپ کی طرح بعل دیوتا کی خدمت اور پوجا کرنے سے اُس نے رب، اسرائیل کے خدا کو طیش دلایا۔

۲۔سلاطین

اخزیاہ کے لئے الیاس کا پیغام

1 اخی اب کی موت کے بعد موآب کا ملک باغی ہو کر اسرائیل کے تابع نہ رہا۔

2 سامریہ کے شاہی محل کے بالاخانے کی ایک دیوار میں جنگلا لگا تھا۔ ایک دن اخزیاہ بادشاہ جنگلے کے ساتھ لگ گیا تو وہ ٹوٹ گیا اور بادشاہ زمین پر گر کر بہت زخمی ہوا۔ اُس نے قاصدوں کو فلستی شہر عقرون بھیج کر کہا، ''جا کر عقرون کے دیوتا بعل زبوب سے پتا کریں کہ میری صحت بحال ہو جائے گی کہ نہیں۔'' 3 تب رب کے فرشتے نے الیاس تِشبی کو حکم دیا، ''اُٹھ، سامریہ کے بادشاہ کے قاصدوں سے ملنے جا۔ اُن سے پوچھ، 'آپ دریافت کرنے کے لئے عقرون کے دیوتا بعل زبوب کے پاس کیوں جا رہے ہیں؟ کیا اسرائیل میں کوئی خدا نہیں ہے؟ 4 چنانچہ رب فرماتا ہے کہ اے اخزیاہ، جس بستر پر تُو پڑا ہے اُس سے تُو کبھی نہیں اُٹھنے کا۔ تُو یقیناً مر جائے گا'۔''

الیاس جا کر قاصدوں سے ملا۔ 5 اُس کا پیغام سن کر قاصد بادشاہ کے پاس واپس گئے۔ اُس نے پوچھا، ''آپ اِتنی جلدی واپس کیوں آئے؟'' 6 اُنہوں نے جواب دیا، ''ایک آدمی ہم سے ملنے آیا جس نے ہمیں آپ کے پاس واپس بھیج کر آپ کو یہ خبر پہنچانے کو کہا، 'رب فرماتا ہے کہ تُو اپنے بارے میں دریافت کرنے کے لئے اپنے بندوں کو عقرون کے دیوتا بعل زبوب کے پاس کیوں بھیج رہا ہے؟ کیا اسرائیل میں کوئی خدا نہیں ہے؟ چونکہ تُو نے یہ کیا ہے اِس لئے جس بستر پر تُو پڑا ہے اُس سے تُو کبھی نہیں اُٹھنے کا۔ تُو یقیناً مر جائے گا'۔''

7 اخزیاہ نے پوچھا، ''یہ کس قسم کا آدمی تھا جس نے آپ سے مل کر آپ کو یہ بات بتائی؟'' 8 اُنہوں نے جواب دیا، ''اُس کے لمبے بال تھے، اور کمر میں چمڑے کی پٹی بندھی ہوئی تھی۔'' بادشاہ بول اُٹھا، ''یہ تو الیاس تِشبی تھا!''

آسمان سے آگ

9 فوراً اُس نے ایک افسر کو 50 فوجیوں سمیت الیاس کے پاس بھیج دیا۔ جب فوجی الیاس کے پاس پہنچے تو وہ ایک پہاڑی کی چوٹی پر بیٹھا تھا۔ افسر بولا، ''اے مردِ خدا، بادشاہ کہتے ہیں کہ نیچے اُتر آئیں!'' 10 الیاس نے جواب دیا، ''اگر مَیں مردِ خدا ہوں تو آسمان سے

آگ نازل ہو کر آپ اور آپ کے 50 فوجیوں کو بھسم کر دے۔'' فوراً آسمان سے آگ نازل ہوئی اور افسر کو اُس کے لوگوں سمیت بھسم کر دیا۔ 11 بادشاہ نے ایک اَور افسر کو الیاس کے پاس بھیج دیا۔ اُس کے ساتھ بھی 50 فوجی تھے۔ اُس کے پاس پہنچ کر افسر بولا، ''اے مردِ خدا، بادشاہ کہتے ہیں کہ فوراً اُتر آئیں۔'' 12 الیاس نے دوبارہ پکارا، ''اگر مَیں مردِ خدا ہوں تو آسمان سے آگ نازل ہو کر آپ اور آپ کے 50 فوجیوں کو بھسم کر دے۔'' فوراً آسمان سے اللہ کی آگ نازل ہوئی اور افسر کو اُس کے 50 فوجیوں سمیت بھسم کر دیا۔

13 پھر بادشاہ نے تیسری بار ایک افسر کو 50 فوجیوں کے ساتھ الیاس کے پاس بھیج دیا۔ لیکن یہ افسر الیاس کے پاس اوپر چڑھ آیا اور اُس کے سامنے گھٹنے ٹیک کر التماس کرنے لگا، ''اے مردِ خدا، میری اور اپنے اِن 50 خادموں کی جانوں کی قدر کریں۔ 14 دیکھیں، آگ نے آسمان سے نازل ہو کر پہلے دو افسروں کو اُن کے آدمیوں سمیت بھسم کر دیا ہے۔ لیکن براہِ کرم ہمارے ساتھ ایسا نہ کریں۔ میری جان کی قدر کریں۔''

15 تب رب کے فرشتے نے الیاس سے کہا، ''اِس سے مت ڈرنا بلکہ اِس کے ساتھ اُتر جا!'' چنانچہ الیاس اُٹھا اور افسر کے ساتھ اُتر کر بادشاہ کے پاس گیا۔ 16 اُس نے بادشاہ سے کہا، ''رب فرماتا ہے، 'تُو نے اپنے قاصدوں کو عقرون کے دیوتا بعل زبوب سے دریافت کرنے کے لئے کیوں بھیجا؟ کیا اسرائیل میں کوئی خدا نہیں ہے؟ چونکہ تُو نے یہ کیا ہے اِس لئے جس بستر پر تُو پڑا ہے اُس سے تُو کبھی نہیں اُٹھنے کا۔ تُو یقیناً مر جائے گا'۔''

اخزیاہ کی موت

17 ویسا ہی ہوا جیسا رب نے الیاس کی معرفت فرمایا تھا، اخزیاہ مر گیا۔ چونکہ اُس کا بیٹا نہیں تھا اِس لئے اُس کا بھائی یہورام یہوداہ کے بادشاہ یورام بن یہوسفط کی حکومت کے دوسرے سال میں تخت نشین ہوا۔ 18 باقی جو کچھ اخزیاہ کی حکومت کے دوران ہوا اور جو کچھ اُس نے کیا وہ 'شاہانِ اسرائیل کی تاریخ' کی کتاب میں بیان کیا گیا ہے۔

الیاس کو آسمان پر اُٹھا لیا جاتا ہے

2 پھر وہ دن آیا جب رب نے الیاس کو آندھی میں آسمان پر اُٹھا لیا۔ اُس دن الیاس اور الیشع جِلجال شہر سے روانہ ہو کر سفر کر رہے تھے۔ 2 راستے میں الیاس الیشع سے کہنے لگا، ''یہیں ٹھہر جائیں، کیونکہ رب نے مجھے بیت ایل بھیجا ہے۔'' لیکن الیشع نے انکار کیا، ''رب اور آپ کی حیات کی قسم، مَیں آپ کو نہیں چھوڑوں گا۔''

چنانچہ دونوں چلتے چلتے بیت ایل پہنچ گئے۔ 3 نبیوں کا جو گروہ وہاں رہتا تھا وہ شہر سے نکل کر اُن سے ملنے آیا۔ الیشع سے مخاطب ہو کر اُنہوں نے پوچھا، ''کیا آپ کو معلوم ہے کہ آج رب آپ کے آقا کو آپ کے پاس سے اُٹھا لے جائے گا؟'' الیشع نے جواب دیا، ''جی، مجھے پتا ہے۔ خاموش!'' 4 دوبارہ الیاس اپنے ساتھی سے کہنے لگا، ''الیشع، یہیں ٹھہر جائیں، کیونکہ رب نے مجھے یریحو بھیجا ہے۔'' الیشع نے جواب دیا، ''رب اور آپ کی حیات کی قسم، مَیں آپ کو نہیں چھوڑوں گا۔''

چنانچہ دونوں چلتے چلتے یریحو پہنچ گئے۔ 5 نبیوں کا جو گروہ وہاں رہتا تھا اُس نے بھی الیشع کے پاس آ کر اُس

سے پوچھا، ”کیا آپ کو معلوم ہے کہ آج رب آپ کے آقا کو آپ کے پاس سے اُٹھا لے جائے گا؟“ الیشع نے جواب دیا، ”جی، مجھے پتا ہے۔ خاموش!“

6 الیاس تیسری بار الیشع سے کہنے لگا، ”یہیں ٹھہر جائیں، کیونکہ رب نے مجھے دریائے یردن کے پاس بھیجا ہے۔“ الیشع نے جواب دیا، ”رب اور آپ کی حیات کی قسم، مَیں آپ کو نہیں چھوڑوں گا۔“

چنانچہ دونوں آگے بڑھے۔ 7 پچاس نبی بھی اُن کے ساتھ چل پڑے۔ جب الیاس اور الیشع دریائے یردن کے کنارے پر پہنچے تو دوسرے اُن سے کچھ دُور کھڑے ہو گئے۔ 8 الیاس نے اپنی چادر اُتار کر اُسے لپیٹ لیا اور اُس کے ساتھ پانی پر مارا۔ پانی تقسیم ہوا، اور دونوں آدمی خشک زمین پر چلتے ہوئے دریا میں سے گزر گئے۔ 9 دوسرے کنارے پر پہنچ کر الیاس نے الیشع سے کہا، ”میرے آپ کے پاس سے اُٹھا لئے جانے سے پہلے مجھے بتائیں کہ آپ کے لئے کیا کروں؟“ الیشع نے جواب دیا، ”مجھے آپ کی روح کا دُگنا حصہ میراث میں ملے۔“[a] 10 الیاس بولا، ”جو درخواست آپ نے کی ہے اُسے پورا کرنا مشکل ہے۔ اگر آپ مجھے اُس وقت دیکھ سکیں گے جب مجھے آپ کے پاس سے اُٹھا لیا جائے گا تو مطلب ہو گا کہ آپ کی درخواست پوری ہو گئی ہے، ورنہ نہیں۔“ 11 دونوں آپس میں باتیں کرتے ہوئے چل رہے تھے کہ اچانک ایک آتشیں رتھ نظر آیا جسے آتشیں گھوڑے کھینچ رہے تھے۔ رتھ نے دونوں کو الگ کر دیا، اور الیاس کو آندھی میں آسمان پر اُٹھا لیا گیا۔ 12 یہ دیکھ کر الیشع چلّا اُٹھا، ”ہائے میرے باپ، میرے باپ! اسرائیل کے رتھ اور اُس کے گھوڑے!“

الیاس الیشع کی نظروں سے اوجھل ہوا تو الیشع نے غم کے مارے اپنے کپڑوں کو پھاڑ ڈالا۔ 13 الیاس کی چادر زمین پر گر گئی تھی۔ الیشع اُسے اُٹھا کر دریائے یردن کے پاس واپس چلا۔ 14 چادر کو پانی پر مار کر وہ بولا، ”رب اور الیاس کا خدا کہاں ہے؟“ پانی تقسیم ہوا اور وہ بیچ میں سے گزر گیا۔

15 یریحو سے آئے نبی اب تک دریا کے مغربی کنارے پر کھڑے تھے۔ جب اُنہوں نے الیشع کو اپنے پاس آتے ہوئے دیکھا تو پکار اُٹھے، ”الیاس کی روح الیشع پر ٹھہری ہوئی ہے!“ وہ اُس سے ملنے گئے اور اوندھے منہ اُس کے سامنے جھک کر 16 بولے، ”ہمارے 50 طاقت ور آدمی خدمت کے لئے حاضر ہیں۔ اگر اجازت ہو تو ہم اُنہیں بھیج دیں گے تاکہ وہ آپ کے آقا کو تلاش کریں۔ ہو سکتا ہے رب کے روح نے اُسے اُٹھا کر کسی پہاڑ یا وادی میں رکھ چھوڑا ہو۔“

الیشع نے منع کرنے کی کوشش کی، ”نہیں، اُنہیں مت بھیجنا۔“ 17 لیکن اُنہوں نے یہاں تک اصرار کیا کہ آخرکار وہ مان گیا اور کہا، ”چلو، اُنہیں بھیج دیں۔“ اُنہوں نے 50 آدمیوں کو بھیج دیا جو تین دن تک الیاس کا کھوج لگاتے رہے۔ لیکن وہ کہیں نظر نہ آیا۔ 18 ہمت ہار کر وہ یریحو واپس آئے جہاں الیشع ٹھہرا ہوا تھا۔ اُس نے کہا، ”کیا مَیں نے نہیں کہا تھا کہ نہ جائیں؟“

الیشع کے معجزے

19 ایک دن یریحو کے آدمی الیشع کے پاس آ کر شکایت کرنے لگے، ”ہمارے آقا، آپ خود دیکھ سکتے ہیں کہ اِس شہر میں اچھا گزارہ ہوتا ہے۔ لیکن پانی خراب

[a] الیشع پہلوٹھے کا حصہ مانگ رہا ہے جو دوسرے وارثوں کی نسبت دُگنا ہوتا ہے۔

ہے، اور نتیجے میں بہت دفعہ بچے ماں کے پیٹ میں ہی مر جاتے ہیں۔“

20 الیشع نے حکم دیا، ”ایک غیر استعمال شدہ برتن میں نمک ڈال کر اُسے میرے پاس لے آئیں۔“ جب برتن اُس کے پاس لایا گیا 21 تو وہ اُسے لے کر شہر سے نکلا اور چشمے کے پاس گیا۔ وہاں اُس نے نمک کو پانی میں ڈال دیا اور ساتھ ساتھ کہا، ”رب فرماتا ہے کہ مَیں نے اِس پانی کو بحال کر دیا ہے۔ اب سے یہ کبھی موت یا بچوں کے ضائع ہونے کا باعث نہیں بنے گا۔“

22 اُسی لمحے پانی بحال ہو گیا۔ الیشع کے کہنے کے مطابق یہ آج تک ٹھیک رہا ہے۔

23 یریحو سے الیشع بیت ایل کو واپس چلا گیا۔ جب وہ راستے پر چلتے ہوئے شہر سے گزر رہا تھا تو کچھ لڑکے شہر سے نکل آئے اور اُس کا مذاق اُڑا کر چلّانے لگے، ”اوئے گنجے، اِدھر آ! اوئے گنجے، اِدھر آ!“ 24 الیشع مُڑ گیا اور اُن پر نظر ڈال کر رب کے نام میں اُن پر لعنت بھیجی۔ تب دو ریچھنیاں جنگل سے نکل کر لڑکوں پر ٹوٹ پڑیں اور کُل 42 لڑکوں کو پھاڑ ڈالا۔

25 الیاس آگے نکلا اور چلتے چلتے کرمل پہاڑ کے پاس آیا۔ وہاں سے واپس آ کر سامریہ پہنچ گیا۔

اسرائیل کا بادشاہ یورام

3 اخی اب کا بیٹا یورام یہوداہ کے بادشاہ یہوسفط کے 18ویں سال میں اسرائیل کا بادشاہ بنا۔ اُس کی حکومت کا دورانیہ 12 سال تھا اور اُس کا دار الحکومت سامریہ رہا۔ 2 اُس کا چال چلن رب کو ناپسند تھا، اگرچہ وہ اپنے ماں باپ کی نسبت کچھ بہتر تھا۔ کیونکہ اُس نے بعل دیوتا کا وہ ستون دُور کر دیا جو اُس کے باپ نے بنوایا تھا۔ 3 تو بھی وہ یُربعام بن نباط کے اُن گناہوں کے ساتھ لپٹا رہا جو کرنے پر یُربعام نے اسرائیل کو اُکسایا تھا۔ وہ کبھی اُن سے دُور نہ ہوا۔

موآب کے خلاف جنگ

4 موآب کا بادشاہ میسع بھیڑیں رکھتا تھا، اور سالانہ اُسے بھیڑ کے ایک لاکھ بچے اور ایک لاکھ مینڈھے اُن کی اُون سمیت اسرائیل کے بادشاہ کو خراج کے طور پر ادا کرنے پڑتے تھے۔ 5 لیکن جب اخی اب فوت ہوا تو موآب کا بادشاہ تابع نہ رہا۔

6 تب یورام بادشاہ نے سامریہ سے نکل کر تمام اسرائیلیوں کی بھرتی کی۔ 7 ساتھ ساتھ اُس نے یہوداہ کے بادشاہ یہوسفط کو اطلاع دی، ”موآب کا بادشاہ سرکش ہو گیا ہے۔ کیا آپ میرے ساتھ اُس سے لڑنے جائیں گے؟“ یہوسفط نے جواب بھیجا، ”جی، مَیں آپ کے ساتھ جاؤں گا۔ ہم تو بھائی ہیں۔ میری قوم کو اپنی قوم اور میرے گھوڑوں کو اپنے گھوڑے سمجھیں۔ 8 ہم کس راستے سے جائیں؟“ یورام نے جواب دیا، ”ہم ادوم کے ریگستان سے ہو کر جائیں گے۔“

9 چنانچہ اسرائیل کا بادشاہ یہوداہ کے بادشاہ کے ساتھ مل کر روانہ ہوا۔ ملکِ ادوم کا بادشاہ بھی ساتھ تھا۔ اپنے منصوبے کے مطابق اُنہوں نے ریگستان کا راستہ اختیار کیا۔ لیکن چونکہ وہ سیدھے نہیں بلکہ متبادل راستے سے ہو کر گئے اِس لئے سات دن کے سفر کے بعد اُن کے پاس پانی نہ رہا، نہ اُن کے لئے، نہ جانوروں کے لئے۔

10 اسرائیل کا بادشاہ بولا، ”ہائے، رب ہمیں اِس لئے یہاں بُلا لایا ہے کہ ہم تینوں بادشاہوں کو موآب کے حوالے کرے۔“

11 لیکن یہوسفط نے سوال کیا، ''کیا یہاں رب کا کوئی نبی نہیں ہے جس کی معرفت ہم رب کی مرضی جان سکیں؟'' اسرائیل کے بادشاہ کے کسی افسر نے جواب دیا، ''ایک تو ہے، الیشع بن سافط جو الیاس کا قریبی شاگرد تھا، وہ اُس کے ہاتھوں پر پانی ڈالنے کی خدمت انجام دیا کرتا تھا۔'' 12 یہوسفط بولا، ''رب کا کلام اُس کے پاس ہے۔'' تینوں بادشاہ الیشع کے پاس گئے۔

13 لیکن الیشع نے اسرائیل کے بادشاہ سے کہا، ''میرا آپ کے ساتھ کیا واسطہ؟ اگر کوئی بات ہو تو اپنے ماں باپ کے نبیوں کے پاس جائیں۔'' اسرائیل کے بادشاہ نے جواب دیا، ''نہیں، ہم اِس لئے یہاں آئے ہیں کہ رب ہی ہم تینوں کو یہاں بُلا لایا ہے تاکہ ہمیں موآب کے حوالے کرے۔'' 14 الیشع نے کہا، ''رب الافواج کی حیات کی قسم جس کی خدمت مَیں کرتا ہوں، اگر یہوداہ کا بادشاہ یہاں موجود نہ ہوتا تو پھر مَیں آپ کا لحاظ نہ کرتا بلکہ آپ کی طرف دیکھتا بھی نہ۔ لیکن مَیں یہوسفط کا خیال کرتا ہوں، 15 اِس لئے کسی کو بُلائیں جو سرود بجا سکے۔''

کوئی سرود بجانے لگا تو رب کا ہاتھ الیشع پر آ ٹھہرا، 16 اور اُس نے اعلان کیا، ''رب فرماتا ہے کہ اِس وادی میں ہر طرف گڑھوں کی کھدائی کرو۔ 17 گو تم نہ ہَوا اور نہ بارش دیکھو گے تو بھی وادی پانی سے بھر جائے گی۔ پانی اِتنا ہو گا کہ تم، تمہارے ریوڑ اور باقی تمام جانور پی سکیں گے۔ 18 لیکن یہ رب کے نزدیک کچھ نہیں ہے، وہ موآب کو بھی تمہارے حوالے کر دے گا۔ 19 تم تمام قلعہ بند اور مرکزی شہروں پر فتح پاؤ گے۔ تم ملک کے تمام اچھے درختوں کو کاٹ کر تمام چشموں کو بند کرو گے اور تمام اچھے کھیتوں کو پتھروں سے خراب کرو گے۔''

20 اگلی صبح تقریباً اُس وقت جب غلہ کی نذر پیش کی جاتی ہے ملکِ ادوم کی طرف سے سیلاب آیا، اور نتیجے میں وادی کے تمام گڑھے پانی سے بھر گئے۔

موآب پر فتح

21 اِتنے میں تمام موآبیوں کو پتا چل گیا تھا کہ تینوں بادشاہ ہم سے لڑنے آ رہے ہیں۔ چھوٹوں سے لے کر بڑوں تک جو بھی اپنی تلوار چلا سکتا تھا اُسے بُلا کر سرحد کی طرف بھیجا گیا۔ 22 صبح سویرے جب موآبی لڑنے کے لئے تیار ہوئے تو طلوعِ آفتاب کی سرخ روشنی میں وادی کا پانی خون کی طرح سرخ نظر آیا۔ 23 موآبی چلّانے لگے، ''یہ تو خون ہے! تینوں بادشاہوں نے آپس میں لڑ کر ایک دوسرے کو مار دیا ہو گا۔ آؤ، ہم اُن کو لُوٹ لیں!''

24 لیکن جب وہ اسرائیلی لشکر گاہ کے قریب پہنچے تو اسرائیلی اُن پر ٹوٹ پڑے اور اُنہیں مار کر بھگا دیا۔ پھر اُنہوں نے اُن کے ملک میں داخل ہو کر موآب کو شکست دی۔ 25 چلتے چلتے اُنہوں نے تمام شہروں کو برباد کیا۔ جب بھی وہ کسی اچھے کھیت سے گزرے تو ہر سپاہی نے ایک پتھر اُس پر پھینک دیا۔ یوں تمام کھیت پتھروں سے بھر گئے۔ اسرائیلیوں نے تمام چشموں کو بھی بند کر دیا اور ہر اچھے درخت کو کاٹ ڈالا۔

آخر میں صرف قیر حراست قائم رہا۔ لیکن فلاخن چلانے والے اُس کا محاصرہ کر کے اُس پر حملہ کرنے لگے۔ 26 جب موآب کے بادشاہ نے جان لیا کہ مَیں شکست کھا رہا ہوں تو اُس نے تلواروں سے لیس 700 آدمیوں کو اپنے ساتھ لیا اور ادوم کے بادشاہ کے قریب دشمن کا محاصرہ توڑ کر نکلنے کی کوشش کی، لیکن بے فائدہ۔

27 پھر اُس نے اپنے پہلوٹھے کو جسے اُس کے بعد بادشاہ بننا تھا لے کر فصیل پر اپنے دیوتا کے لئے قربان کر کے جلا دیا۔ تب اسرائیلیوں پر بڑا غضب نازل ہوا، اور وہ شہر کو چھوڑ کر اپنے ملک واپس چلے گئے۔

الیشع اور بیوہ کا تیل

4 ایک دن ایک بیوہ الیشع کے پاس آئی جس کا شوہر جب زندہ تھا نبیوں کے گروہ میں شامل تھا۔ بیوہ چیختی چلّاتی الیشع سے مخاطب ہوئی، ”آپ جانتے ہیں کہ میرا شوہر جو آپ کی خدمت کرتا تھا اللہ کا خوف مانتا تھا۔ اب جب وہ فوت ہو گیا ہے تو اُس کا ایک ساہوکار آ کر دھمکی دے رہا ہے کہ اگر قرض ادا نہ کیا گیا تو مَیں تیرے دو بیٹوں کو غلام بنا کر لے جاؤں گا۔“

2 الیشع نے پوچھا، ”مَیں کس طرح آپ کی مدد کروں؟ بتائیں، گھر میں آپ کے پاس کیا ہے؟“ بیوہ نے جواب دیا، ”کچھ نہیں، صرف زیتون کے تیل کا چھوٹا سا برتن۔“ 3 الیشع بولا، ”جائیں، اپنی تمام پڑوسنوں سے خالی برتن مانگیں۔ لیکن دھیان رکھیں کہ تھوڑے برتن نہ ہوں! 4 پھر اپنے بیٹوں کے ساتھ گھر میں جا کر دروازے پر کُنڈی لگائیں۔ تیل کا اپنا برتن لے کر تمام خالی برتنوں میں تیل اُنڈیلتی جائیں۔ جب ایک بھر جائے تو اُسے ایک طرف رکھ کر دوسرے کو بھرنا شروع کریں۔“

5 بیوہ نے جا کر ایسا ہی کیا۔ وہ اپنے بیٹوں کے ساتھ گھر میں گئی اور دروازے پر کُنڈی لگائی۔ بیٹے اُسے خالی برتن دیتے گئے اور ماں اُن میں تیل اُنڈیلتی گئی۔ 6 برتنوں میں تیل ڈلتے ڈلتے سب لبالب بھر گئے۔ ماں بولی، ”مجھے ایک اَور برتن دے دو“ تو ایک لڑکے نے جواب دیا، ”اَور کوئی نہیں ہے۔“ تب تیل کا سلسلہ رُک گیا۔

7 جب بیوہ نے مردِ خدا کے پاس جا کر اُسے اطلاع دی تو الیشع نے کہا، ”اب جا کر تیل کو بیچ دیں اور قرضے کے پیسے ادا کریں۔ جو بچ جائے اُسے آپ اور آپ کے بیٹے اپنی ضروریات پوری کرنے کے لئے استعمال کر سکتے ہیں۔“

الیشع شونیم میں لڑکے کو زندہ کر دیتا ہے

8 ایک دن الیشع شونیم گیا۔ وہاں ایک امیر عورت رہتی تھی جس نے زبردستی اُسے اپنے گھر بٹھا کر کھانا کھلایا۔ بعد میں جب کبھی الیشع وہاں سے گزرتا تو وہ کھانے کے لئے اُس عورت کے گھر ٹھہر جاتا۔ 9 ایک دن عورت نے اپنے شوہر سے بات کی، ”مَیں نے جان لیا ہے کہ جو آدمی ہمارے ہاں آتا رہتا ہے وہ اللہ کا مقدّس پیغمبر ہے۔ 10 کیوں نہ ہم اُس کے لئے چھت پر چھوٹا سا کمرا بنا کر اُس میں چارپائی، میز، کرسی اور شمع دان رکھیں۔ پھر جب بھی وہ ہمارے پاس آئے تو وہ اُس میں ٹھہر سکتا ہے۔“

11 ایک دن جب الیشع آیا تو وہ اپنے کمرے میں جا کر بستر پر لیٹ گیا۔ 12 اُس نے اپنے نوکر جیحازی سے کہا، ”شونیمی میزبان کو بُلا لاؤ۔“ جب وہ آ کر اُس کے سامنے کھڑی ہوئی 13 تو الیشع نے جیحازی سے کہا، ”اُسے بتا دینا کہ آپ نے ہمارے لئے بہت تکلیف اُٹھائی ہے۔ اب ہم آپ کے لئے کیا کچھ کریں؟ کیا ہم بادشاہ یا فوج کے کمانڈر سے بات کر کے آپ کی سفارش کریں؟“ عورت نے جواب دیا، ”نہیں، اِس

کی ضرورت نہیں۔ مَیں اپنے ہی لوگوں کے درمیان رہتی ہوں۔“

14 بعد میں الیشع نے جیحازی سے بات کی، ”ہم اُس کے لئے کیا کریں؟“ جیحازی نے جواب دیا، ”ایک بات تو ہے۔ اُس کا کوئی بیٹا نہیں، اور اُس کا شوہر کافی بوڑھا ہے۔“ 15 الیشع بولا، ”اُسے واپس بُلاؤ۔“ عورت واپس آ کر دروازے میں کھڑی ہو گئی۔ الیشع نے اُس سے کہا، 16 ”اگلے سال اِسی وقت آپ کا اپنا بیٹا آپ کی گود میں ہو گا۔“ شونیمی عورت نے اعتراض کیا، ”نہیں نہیں، میرے آقا۔ مردِ خدا ایسی باتیں کر کے اپنی خادمہ کو جھوٹی تسلی مت دیں۔“

17 لیکن ایسا ہی ہوا۔ کچھ دیر کے بعد عورت کا پاؤں بھاری ہو گیا، اور عین ایک سال کے بعد اُس کے ہاں بیٹا پیدا ہوا۔ سب کچھ ویسا ہی ہوا جیسا الیشع نے کہا تھا۔ 18 بچہ پروان چڑھا، اور ایک دن وہ گھر سے نکل کر کھیت میں اپنے باپ کے پاس گیا جو فصل کی کٹائی کرنے والوں کے ساتھ کام کر رہا تھا۔ 19 اچانک لڑکا چیخنے لگا، ”ہائے میرا سر، ہائے میرا سر!“ باپ نے کسی ملازم کو بتایا، ”لڑکے کو اُٹھا کر ماں کے پاس لے جاؤ۔“ 20 نوکر اُسے اُٹھا کر لے گیا، اور وہ اپنی ماں کی گود میں بیٹھا رہا۔ لیکن دوپہر کو وہ مر گیا۔

21 ماں لڑکے کی لاش کو لے کر چھت پر چڑھ گئی۔ مردِ خدا کے کمرے میں جا کر اُس نے اُسے اُس کے بستر پر لٹا دیا۔ پھر دروازے کو بند کر کے وہ باہر نکلی 22 اور اپنے شوہر کو بُلوا کر کہا، ”ذرا ایک نوکر اور ایک گدھی میرے پاس بھیج دیں۔ مجھے فوراً مردِ خدا کے پاس جانا ہے۔ مَیں جلد ہی واپس آ جاؤں گی۔“ 23 شوہر نے حیران ہو کر پوچھا، ”آج اُس کے پاس کیوں جانا ہے؟ نہ تو نئے چاند کی عید ہے، نہ سبت کا دن۔“ بیوی نے کہا، ”سب خیریت ہے۔“ 24 گدھی پر زِین کس کر اُس نے نوکر کو حکم دیا، ”گدھی کو تیز چلا تاکہ ہم جلدی پہنچ جائیں۔ جب مَیں کہوں گی تب ہی رُکنا ہے، ورنہ نہیں۔“

25 چلتے چلتے وہ کرمل پہاڑ کے پاس پہنچ گئے جہاں مردِ خدا الیشع تھا۔ اُسے دُور سے دیکھ کر الیشع جیحازی سے کہنے لگا، ”دیکھو، شونیم کی عورت آ رہی ہے! 26 بھاگ کر اُس کے پاس جاؤ اور پوچھو کہ کیا آپ، آپ کا شوہر اور بچہ ٹھیک ہیں؟“ جیحازی نے جا کر اُس کا حال پوچھا تو عورت نے جواب دیا، ”جی، سب ٹھیک ہے۔“ 27 لیکن جوں ہی وہ پہاڑ کے پاس پہنچ گئی تو الیشع کے سامنے گر کر اُس کے پاؤں سے چمٹ گئی۔ یہ دیکھ کر جیحازی اُسے ہٹانے کے لئے قریب آیا، لیکن مردِ خدا بولا، ”چھوڑ دو! کوئی بات اِسے بہت تکلیف دے رہی ہے، لیکن رب نے وجہ مجھ سے چھپائے رکھی ہے۔ اُس نے مجھے اِس کے بارے میں کچھ نہیں بتایا۔“

28 پھر شونیمی عورت بول اُٹھی، ”میرے آقا، کیا مَیں نے آپ سے بیٹے کی درخواست کی تھی؟ کیا مَیں نے نہیں کہا تھا کہ مجھے غلط اُمید نہ دلائیں؟“ 29 تب الیشع نے نوکر کو حکم دیا، ”جیحازی، سفر کے لئے کمربستہ ہو کر میری لاٹھی کو لے لو اور بھاگ کر شونیم پہنچو۔ اگر راستے میں کسی سے ملو تو اُسے سلام تک نہ کرنا، اور اگر کوئی سلام کہے تو اُسے جواب مت دینا۔ جب وہاں پہنچو گے تو میری لاٹھی لڑکے کے چہرے پر رکھ دینا۔“ 30 لیکن ماں نے اعتراض کیا، ”رب کی اور آپ کی حیات کی قسم، آپ کے بغیر مَیں گھر واپس نہیں جاؤں گی۔“

چنانچہ الیشع بھی اُٹھا اور عورت کے پیچھے پیچھے چل

پڑا۔ 31 جیحازی بھاگ کر اُن سے پہلے پہنچ گیا اور لاٹھی کو لڑکے کے چہرے پر رکھ دیا۔ لیکن کچھ نہ ہوا۔ نہ کوئی آواز سنائی دی، نہ کوئی حرکت ہوئی۔ وہ الیشع کے پاس واپس آیا اور بولا، ”لڑکا ابھی تک مُردہ ہی ہے۔“

32 جب الیشع پہنچ گیا تو لڑکا اب تک مُردہ حالت میں اُس کے بستر پر پڑا تھا۔ 33 وہ اکیلا ہی اندر گیا اور دروازے پر کُنڈی لگا کر رب سے دعا کرنے لگا۔ 34 پھر وہ لڑکے پر لیٹ گیا، یوں کہ اُس کا منہ بچے کے منہ سے، اُس کی آنکھیں بچے کی آنکھوں سے اور اُس کے ہاتھ بچے کے ہاتھوں سے لگ گئے۔ اور جوں ہی وہ لڑکے پر جھک گیا تو اُس کا جسم گرم ہونے لگا۔ 35 الیشع کھڑا ہوا اور گھر میں اِدھر اُدھر پھرنے لگا۔ پھر وہ ایک اَور مرتبہ لڑکے پر لیٹ گیا۔ اِس دفعہ لڑکے نے سات بار چھینکیں مار کر اپنی آنکھیں کھول دیں۔

36 الیشع نے جیحازی کو آواز دے کر کہا، ”شونیمی عورت کو بُلا لاؤ۔“ وہ کمرے میں داخل ہوئی تو الیشع بولا، ”آئیں، اپنے بیٹے کو اُٹھا کر لے جائیں۔“ 37 وہ آئی اور الیشع کے سامنے اوندھے منہ جھک گئی، پھر اپنے بیٹے کو اُٹھا کر کمرے سے باہر چلی گئی۔

الیشع زہریلے سالن کو کھانے کے قابل بنا دیتا ہے

38 الیشع جِلجال کو لوٹ آیا۔ اُن دنوں میں ملک کال کی گرفت میں تھا۔ ایک دن جب نبیوں کا گروہ اُس کے سامنے بیٹھا تھا تو اُس نے اپنے نوکر کو حکم دیا، ”بڑی دیگ لے کر نبیوں کے لئے کچھ پکا لو۔“

39 ایک آدمی باہر نکل کر کھلے میدان میں کدو ڈھونڈنے گیا۔ کہیں ایک بیل نظر آئی جس پر کدو جیسی کوئی سبزی لگی تھی۔ اِن کدوؤں سے اپنی چادر بھر کر وہ واپس آیا اور اُنہیں کاٹ کاٹ کر دیگ میں ڈال دیا، حالانکہ کسی کو بھی معلوم نہیں تھا کہ کیا چیز ہے۔

40 سالن پک کر نبیوں میں تقسیم ہوا۔ لیکن اُسے چکھتے ہی وہ چیخنے لگے، ”مردِ خدا، سالن میں زہر ہے! اِسے کھا کر بندہ مر جائے گا۔“ وہ اُسے بالکل نہ کھا سکے۔ 41 الیشع نے حکم دیا، ”مجھے کچھ میدہ لا کر دیں۔“ پھر اُسے دیگ میں ڈال کر بولا، ”اب اِسے لوگوں کو کھلا دیں۔“ اب کھانا کھانے کے قابل تھا اور اُنہیں نقصان نہ پہنچا سکا۔

100 آدمیوں کے لئے کھانا

42 ایک اَور موقع پر کسی آدمی نے بعل سلیسہ سے آ کر مردِ خدا کو نئی فصل کے جَو کی 20 روٹیاں اور کچھ اناج دے دیا۔ الیشع نے جیحازی کو حکم دیا، ”اِسے لوگوں کو کھلا دو۔“

43 جیحازی حیران ہو کر بولا، ”یہ کیسے ممکن ہے؟ یہ تو 100 آدمیوں کے لئے کافی نہیں ہے۔“ لیکن الیشع نے اصرار کیا، ”اِسے لوگوں میں تقسیم کر دو، کیونکہ رب فرماتا ہے کہ وہ جی بھر کر کھائیں گے بلکہ کچھ بچ بھی جائے گا۔“

44 اور ایسا ہی ہوا۔ جب نوکر نے آدمیوں میں کھانا تقسیم کیا تو اُنہوں نے جی بھر کر کھایا، بلکہ کچھ کھانا بچ بھی گیا۔ ویسا ہی ہوا جیسا رب نے فرمایا تھا۔

نعمان کی شفا

5 اُس وقت شام کی فوج کا کمانڈر نعمان تھا۔ بادشاہ اُس کی بہت قدر کرتا تھا، اور دوسرے بھی اُس کی خاص عزت کرتے تھے، کیونکہ رب نے اُس

کی معرفت شام کے دشمنوں پر فتح بخشی تھی۔ لیکن زبردست فوجی ہونے کے باوجود وہ سنگین جِلدی بیماری کا مریض تھا۔ 2 نعمان کے گھر میں ایک اسرائیلی لڑکی رہتی تھی۔ کسی وقت جب شام کے فوجیوں نے اسرائیل پر چھاپہ مارا تھا تو وہ اُسے گرفتار کر کے یہاں لے آئے تھے۔ اب لڑکی نعمان کی بیوی کی خدمت کرتی تھی۔ 3 ایک دن اُس نے اپنی مالکن سے بات کی، ''کاش میرا آقا اُس نبی سے ملنے جاتا جو سامریہ میں رہتا ہے۔ وہ اُسے ضرور شفا دیتا۔''

4 یہ سن کر نعمان نے بادشاہ کے پاس جا کر لڑکی کی بات دہرائی۔ 5 بادشاہ بولا، ''ضرور جائیں اور اُس نبی سے ملیں۔ مَیں آپ کے ہاتھ اسرائیل کے بادشاہ کو سفارشی خط بھیج دوں گا۔'' چنانچہ نعمان روانہ ہوا۔ اُس کے پاس تقریباً 340 کلوگرام چاندی، 68 کلوگرام سونا اور 10 قیمتی سوٹ تھے۔ 6 جو خط وہ ساتھ لے کر گیا اُس میں لکھا تھا، ''جو آدمی آپ کو یہ خط پہنچا رہا ہے وہ میرا خادم نعمان ہے۔ مَیں نے اُسے آپ کے پاس بھیجا ہے تاکہ آپ اُسے اُس کی جِلدی بیماری سے شفا دیں۔''

7 خط پڑھ کر یورام نے رنجش کے مارے اپنے کپڑے پھاڑے اور پکارا، ''اِس آدمی نے مریض کو میرے پاس بھیج دیا ہے تاکہ مَیں اُسے شفا دوں! کیا مَیں اللہ ہوں کہ کسی کو جان سے ماروں یا اُسے زندہ کروں؟ اب غور کریں اور دیکھیں کہ وہ کس طرح میرے ساتھ جھگڑنے کا موقع ڈھونڈ رہا ہے۔''

8 جب الیشع کو خبر ملی کہ بادشاہ نے گھبرا کر اپنے کپڑے پھاڑ لئے ہیں تو اُس نے یورام کو پیغام بھیجا، ''آپ نے اپنے کپڑے کیوں پھاڑ لئے؟ آدمی کو میرے پاس بھیج دیں تو وہ جان لے گا کہ اسرائیل میں نبی ہے۔''

9 تب نعمان اپنے رتھ پر سوار الیشع کے گھر کے دروازے پر پہنچ گیا۔ 10 الیشع خود نہ نکلا بلکہ کسی کو باہر بھیج کر اطلاع دی، ''جا کر سات بار دریائے یردن میں نہا لیں۔ پھر آپ کے جسم کو شفا ملے گی اور آپ پاک صاف ہو جائیں گے۔''

11 یہ سن کر نعمان کو غصہ آیا اور وہ یہ کہہ کر چلا گیا، ''مَیں نے سوچا کہ وہ کم از کم باہر آ کر مجھ سے ملے گا۔ ہونا یہ چاہئے تھا کہ وہ میرے سامنے کھڑے ہو کر رب اپنے خدا کا نام پکارتا اور اپنا ہاتھ بیمار جگہ کے اوپر ہلا ہلا کر مجھے شفا دیتا۔ 12 کیا دمشق کے دریا ابانہ اور فرفر تمام اسرائیلی دریاؤں سے بہتر نہیں ہیں؟ اگر نہانے کی ضرورت ہے تو مَیں کیوں نہ اُن میں نہا کر پاک صاف ہو جاؤں؟''

یوں بڑبڑاتے ہوئے وہ بڑے غصے میں چلا گیا۔ 13 لیکن اُس کے ملازموں نے اُسے سمجھانے کی کوشش کی۔ ''ہمارے آقا، اگر نبی آپ سے کسی مشکل کام کا تقاضا کرتا تو کیا آپ وہ کرنے کے لئے تیار نہ ہوتے؟ اب جبکہ اُس نے صرف یہ کہا ہے کہ نہا کر پاک صاف ہو جائیں تو آپ کو یہ ضرور کرنا چاہئے۔'' 14 آخرکار نعمان مان گیا اور یردن کی وادی میں اُتر گیا۔ دریا پر پہنچ کر اُس نے سات بار اُس میں ڈُبکی لگائی اور واقعی اُس کا جسم لڑکے کے جسم جیسا صحت مند اور پاک صاف ہو گیا۔

15 تب نعمان اپنے تمام ملازموں کے ساتھ مردِ خدا کے پاس واپس گیا۔ اُس کے سامنے کھڑے ہو کر اُس نے کہا، ''اب مَیں جان گیا ہوں کہ اسرائیل کے خدا کے سوا پوری دنیا میں خدا نہیں ہے۔ ذرا اپنے خادم سے تحفہ قبول کریں۔'' 16 لیکن الیشع نے انکار کیا،

"رب کی حیات کی قسم جس کی خدمت مَیں کرتا ہوں، مَیں کچھ نہیں لوں گا۔" نعمان اصرار کرتا رہا، تو بھی وہ کچھ لینے کے لئے تیار نہ ہوا۔

17 آخر کار نعمان مان گیا۔ اُس نے کہا، "ٹھیک ہے، لیکن مجھے ذرا ایک کام کرنے کی اجازت دیں۔ مَیں یہاں سے اِتنی مٹی اپنے گھر لے جانا چاہتا ہوں جتنی دو خچر اُٹھا کر لے جا سکتے ہیں۔ کیونکہ آئندہ مَیں اُس پر رب کو بھسم ہونے والی اور ذبح کی قربانیاں چڑھانا چاہتا ہوں۔ اب سے مَیں کسی اَور معبود کو قربانیاں پیش نہیں کروں گا۔ 18 لیکن رب مجھے ایک بات کے لئے معاف کرے۔ جب میرا بادشاہ پوجا کرنے کے لئے رِمّون کے مندر میں جاتا ہے تو میرے بازو کا سہارا لیتا ہے۔ یوں مجھے بھی اُس کے ساتھ جھک جانا پڑتا ہے جب وہ بُت کے سامنے اوندھے منہ جھک جاتا ہے۔ رب میری یہ حرکت معاف کر دے۔"

19 الیشع نے جواب دیا، "سلامتی سے جائیں۔"

جیحازی کا لالچ

نعمان روانہ ہوا 20 تو کچھ دیر کے بعد الیشع کا نوکر جیحازی سوچنے لگا، "میرے آقا نے شام کے اِس بندے نعمان پر حد سے زیادہ نرم دلی کا اظہار کیا ہے۔ چاہئے تو تھا کہ وہ اُس کے تحفے قبول کر لیتا۔ رب کی حیات کی قسم، مَیں اُس کے پیچھے دوڑ کر کچھ نہ کچھ اُس سے لے لوں گا۔"

21 چنانچہ جیحازی نعمان کے پیچھے بھاگا۔ جب نعمان نے اُسے دیکھا تو وہ رتھ سے اُتر کر جیحازی سے ملنے گیا اور پوچھا، "کیا سب خیریت ہے؟" 22 جیحازی نے جواب دیا، "جی، سب خیریت ہے۔ میرے آقا نے مجھے آپ کو اطلاع دینے بھیجا ہے کہ ابھی ابھی نبیوں کے گروہ کے دو جوان افرائیم کے پہاڑی علاقے سے میرے پاس آئے ہیں۔ مہربانی کر کے اُنہیں 34 کلوگرام چاندی اور دو قیمتی سوٹ دے دیں۔" 23 نعمان بولا، "ضرور، بلکہ 68 کلوگرام چاندی لے لیں۔" اِس بات پر وہ بضد رہا۔ اُس نے 68 کلوگرام چاندی بوریوں میں لپیٹ لی، دو سوٹ چن لئے اور سب کچھ اپنے دو نوکروں کو دے دیا تاکہ وہ سامان جیحازی کے آگے آگے لے چلیں۔

24 جب وہ اُس پہاڑ کے دامن میں پہنچے جہاں الیشع رہتا تھا تو جیحازی نے سامان نوکروں سے لے کر اپنے گھر میں رکھ چھوڑا، پھر دونوں کو رُخصت کر دیا۔ 25 پھر وہ جا کر الیشع کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ الیشع نے پوچھا، "جیحازی، تم کہاں سے آئے ہو؟" اُس نے جواب دیا، "مَیں کہیں نہیں گیا تھا۔"

26 لیکن الیشع نے اعتراض کیا، "کیا میری روح تمہارے ساتھ نہیں تھی جب نعمان اپنے رتھ سے اُتر کر تم سے ملنے آیا؟ کیا آج چاندی، کپڑے، زیتون اور انگور کے باغ، بھیڑ بکریاں، گائے بَیل، نوکر اور نوکرانیاں حاصل کرنے کا وقت تھا؟ 27 اب نعمان کی جِلدی بیماری ہمیشہ تک تمہیں اور تمہاری اولاد کو لگی رہے گی۔"

جب جیحازی کمرے سے نکلا تو جِلدی بیماری اُسے لگ چکی تھی۔ وہ برف کی طرح سفید ہو گیا تھا۔

کلہاڑی کا لوہا پانی کی سطح پر تیرتا ہے

6 ایک دن کچھ نبی الیشع کے پاس آ کر شکایت کرنے لگے، "جس تنگ جگہ پر ہم آپ کے پاس آ کر ٹھہرے ہیں اُس میں ہمارے لئے رہنا مشکل

ہے۔ 2 کیوں نہ ہم دریائے یردن پر جائیں اور ہر آدمی وہاں سے شہتیر لے آئے تاکہ ہم رہنے کی نئی جگہ بنا سکیں۔" الیشع بولا، "ٹھیک ہے، جائیں۔" 3 کسی نے گزارش کی، "براہِ کرم ہمارے ساتھ چلیں۔" نبی راضی ہو کر 4 اُن کے ساتھ روانہ ہوا۔

دریائے یردن کے پاس پہنچتے ہی وہ درخت کاٹنے لگے۔ 5 کاٹتے کاٹتے اچانک کسی کی کلہاڑی کا لوہا پانی میں گر گیا۔ وہ چلّا اُٹھا، "ہائے میرے آقا! یہ میرا نہیں تھا، مَیں نے تو اُسے کسی سے اُدھار لیا تھا۔" 6 الیشع نے سوال کیا، "لوہا کہاں پانی میں گرا؟" آدمی نے اُسے جگہ دکھائی تو نبی نے کسی درخت سے شاخ کاٹ کر پانی میں پھینک دی۔ اچانک لوہا پانی کی سطح پر آ کر تیرنے لگا۔ 7 الیشع بولا، "اِسے پانی سے نکال لو!" آدمی نے اپنا ہاتھ بڑھا کر لوہے کو پکڑ لیا۔

شام کے جنگی منصوبے الیشع کے باعث ناکام

8 شام اور اسرائیل کے درمیان جنگ تھی۔ جب کبھی بادشاہ اپنے افسروں سے مشورہ کر کے کہتا، "ہم فلاں فلاں جگہ اپنی لشکرگاہ لگا لیں گے" 9 تو فوراً مردِ خدا اسرائیل کے بادشاہ کو آگاہ کرتا، "فلاں جگہ سے مت گزرنا، کیونکہ شام کے فوجی وہاں گھات میں بیٹھے ہیں۔" 10 تب اسرائیل کا بادشاہ اپنے لوگوں کو مذکورہ جگہ پر بھیجتا اور وہاں سے گزرنے سے محتاط رہتا تھا۔ ایسا نہ صرف ایک یا دو دفعہ بلکہ کئی مرتبہ ہوا۔

11 آخرکار شام کے بادشاہ نے بہت رنجیدہ ہو کر اپنے افسروں کو بُلایا اور پوچھا، "کیا کوئی مجھے بتا سکتا ہے کہ ہم میں سے کون اسرائیل کے بادشاہ کا ساتھ دیتا ہے؟" 12 کسی افسر نے جواب دیا، "میرے آقا اور بادشاہ، ہم میں سے کوئی نہیں ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ اسرائیل کا نبی الیشع اسرائیل کے بادشاہ کو وہ باتیں بھی بتا دیتا ہے جو آپ اپنے سونے کے کمرے میں بیان کرتے ہیں۔" 13 بادشاہ نے حکم دیا، "جائیں، اُس کا پتا کریں تاکہ ہم اپنے فوجیوں کو بھیج کر اُسے پکڑ لیں۔"

بادشاہ کو اطلاع دی گئی کہ الیشع دوتین نامی شہر میں ہے۔ 14 اُس نے فوراً ایک بڑی فوج رتھوں اور گھوڑوں سمیت وہاں بھیج دی۔ اُنہوں نے رات کے وقت پہنچ کر شہر کو گھیر لیا۔ 15 جب الیشع کا نوکر صبح سویرے جاگ اُٹھا اور گھر سے نکلا تو کیا دیکھتا ہے کہ پورا شہر ایک بڑی فوج سے گھرا ہوا ہے جس میں رتھ اور گھوڑے بھی شامل ہیں۔ اُس نے الیشع سے کہا، "ہائے میرے آقا، ہم کیا کریں؟" 16 لیکن الیشع نے اُسے تسلی دی، "ڈرو مت! جو ہمارے ساتھ ہیں وہ اُن کی نسبت کہیں زیادہ ہیں جو دشمن کے ساتھ ہیں۔" 17 پھر اُس نے دعا کی، "اے رب، نوکر کی آنکھیں کھول تاکہ وہ دیکھ سکے۔" رب نے الیشع کے نوکر کی آنکھیں کھول دیں تو اُس نے دیکھا کہ پہاڑ پر الیشع کے اردگرد آتشیں گھوڑے اور رتھ پھیلے ہوئے ہیں۔

18 جب دشمن الیشع کی طرف بڑھنے لگا تو اُس نے دعا کی، "اے رب، اِن کو اندھا کر دے!" رب نے الیشع کی سنی اور اُنہیں اندھا کر دیا۔ 19 پھر الیشع اُن کے پاس گیا اور کہا، "یہ راستہ صحیح نہیں۔ آپ غلط شہر کے پاس پہنچ گئے ہیں۔ میرے پیچھے ہو لیں تو مَیں آپ کو اُس آدمی کے پاس پہنچا دوں گا جسے آپ ڈھونڈ رہے ہیں۔" یہ کہہ کر وہ اُنہیں سامریہ لے گیا۔

20 جب وہ شہر میں داخل ہوئے تو الیشع نے دعا کی، "اے رب، فوجیوں کی آنکھیں کھول دے تاکہ وہ دیکھ

سکیں۔" تب رب نے اُن کی آنکھیں کھول دیں، اور اُنہیں معلوم ہوا کہ ہم سامریہ میں پھنس گئے ہیں۔

21 جب اسرائیل کے بادشاہ نے اپنے دشمنوں کو دیکھا تو اُس نے الیشع سے پوچھا، "میرے باپ، کیا مَیں اُنہیں مار دوں؟ کیا مَیں اُنہیں مار دوں؟" 22 لیکن الیشع نے منع کیا، "ایسا مت کریں۔ کیا آپ اپنے جنگی قیدیوں کو مار دیتے ہیں؟ نہیں، اُنہیں کھانا کھلائیں، پانی پلائیں اور پھر اُن کے مالک کے پاس واپس بھیج دیں۔"

23 چنانچہ بادشاہ نے اُن کے لئے بڑی ضیافت کا اہتمام کیا اور کھانے پینے سے فارغ ہونے پر اُنہیں اُن کے مالک کے پاس واپس بھیج دیا۔ اِس کے بعد اسرائیل پر شام کی طرف سے لُوٹ مار کے چھاپے بند ہو گئے۔

سامریہ کا محاصرہ

24 کچھ دیر کے بعد شام کا بادشاہ بن ہدد اپنی پوری فوج جمع کر کے اسرائیل پر چڑھ آیا اور سامریہ کا محاصرہ کیا۔ 25 نتیجے میں شہر میں شدید کال پڑا۔ آخر میں گدھے کا سر چاندی کے 80 سِکوں میں اور کبوتر کی مٹھی بھر بیٹ چاندی کے 5 سِکوں میں ملتی تھی۔

26 ایک دن اسرائیل کا بادشاہ یورام شہر کی فصیل پر سیر کر رہا تھا تو ایک عورت نے اُس سے التماس کی، "اے میرے آقا اور بادشاہ، میری مدد کیجئے۔" 27 بادشاہ نے جواب دیا، "اگر رب آپ کی مدد نہیں کرتا تو مَیں کس طرح آپ کی مدد کروں؟ نہ مَیں گاہنے کی جگہ جا کر آپ کو اناج دے سکتا ہوں، نہ انگور کا رس نکالنے کی جگہ جا کر آپ کو رس پہنچا سکتا ہوں۔ 28 پھر بھی مجھے بتائیں، مسئلہ کیا ہے؟" عورت بولی، "اِس عورت نے مجھ سے کہا تھا، 'آئیں، آج آپ اپنے بیٹے کو قربان کریں تاکہ ہم اُسے کھا لیں، تو پھر کل ہم میرے بیٹے کو کھا لیں گے۔' 29 چنانچہ ہم نے میرے بیٹے کو پکا کر کھا لیا۔ اگلے دن مَیں نے اُس سے کہا، 'اب اپنے بیٹے کو دے دیں تاکہ اُسے بھی کھا لیں۔' لیکن اُس نے اُسے چھپائے رکھا۔"

30 یہ سن کر بادشاہ نے رنجش کے مارے اپنے کپڑے پھاڑ ڈالے۔ چونکہ وہ ابھی تک فصیل پر کھڑا تھا اِس لئے سب لوگوں کو نظر آیا کہ کپڑوں کے نیچے وہ ٹاٹ پہنے ہوئے تھا۔ 31 اُس نے پکارا، "اللہ مجھے سخت سزا دے اگر مَیں الیشع بن سافط کا آج ہی سر قلم نہ کروں!"

32 اُس نے ایک آدمی کو الیشع کے پاس بھیجا اور خود بھی اُس کے پیچھے چل پڑا۔ الیشع اُس وقت گھر میں تھا، اور شہر کے بزرگ اُس کے پاس بیٹھے تھے۔ بادشاہ کا قاصد ابھی راستے میں تھا کہ الیشع بزرگوں سے کہنے لگا، "اب دھیان کریں، اِس قاتل بادشاہ نے کسی کو میرا سر قلم کرنے کے لئے بھیج دیا ہے۔ اُسے اندر آنے نہ دیں بلکہ دروازے پر کُنڈی لگائیں۔ اُس کے پیچھے پیچھے اُس کے مالک کے قدموں کی آہٹ بھی سنائی دے رہی ہے۔"

33 الیشع ابھی بات کر ہی رہا تھا کہ قاصد پہنچ گیا اور اُس کے پیچھے بادشاہ بھی۔ بادشاہ بولا، "رب ہی نے ہمیں اِس مصیبت میں پھنسا دیا ہے۔ مَیں مزید اُس کی مدد کے انتظار میں کیوں رہوں؟"

7 تب الیشع بولا، "رب کا فرمان سنیں! رب فرماتا ہے کہ کل اِسی وقت شہر کے دروازے پر ساڑھے 5 کلو گرام بہترین میدہ اور 11 کلو گرام جَو چاندی کے ایک سِکے کے لئے بِکے گا۔"

2 جس افسر کے بازو کا سہارا بادشاہ لیتا تھا وہ مردِ خدا کی بات سن کر بول اُٹھا، ”یہ ناممکن ہے، خواہ رب آسمان کے دریچے کیوں نہ کھول دے۔“ الیشع نے جواب دیا، ”آپ اپنی آنکھوں سے اِس کا مشاہدہ کریں گے، لیکن خود اُس میں سے کچھ نہ کھائیں گے۔“

شام کے فوجی فرار ہو جاتے ہیں

3 شہر سے باہر دروازے کے قریب کوڑھ کے چار مریض بیٹھے تھے۔ اب یہ آدمی ایک دوسرے سے کہنے لگے، ”ہم یہاں بیٹھ کر موت کا انتظار کیوں کریں؟ 4 شہر میں کال ہے۔ اگر اُس میں جائیں تو بھوکے مر جائیں گے، لیکن یہاں رہنے سے بھی کوئی فرق نہیں پڑتا۔ تو کیوں نہ ہم شام کی لشکرگاہ میں جا کر اپنے آپ کو اُن کے حوالے کریں۔ اگر وہ ہمیں زندہ رہنے دیں تو اچھا رہے گا، اور اگر وہ ہمیں قتل بھی کر دیں تو کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ یہاں رہ کر بھی ہمیں مرنا ہی ہے۔“

5 شام کے دُھندلکے میں وہ روانہ ہوئے۔ لیکن جب لشکرگاہ کے کنارے تک پہنچے تو ایک بھی آدمی نظر نہ آیا۔ 6 کیونکہ رب نے شام کے فوجیوں کو رتھوں، گھوڑوں اور ایک بڑی فوج کا شور سنا دیا تھا۔ وہ ایک دوسرے سے کہنے لگے، ”اسرائیل کے بادشاہ نے حِتّی اور مصری بادشاہوں کو اُجرت پر بُلایا تاکہ وہ ہم پر حملہ کریں!“ 7 ڈر کے مارے وہ شام کے دُھندلکے میں فرار ہو گئے تھے۔ اُن کے خیمے، گھوڑے، گدھے بلکہ پوری لشکرگاہ پیچھے رہ گئی تھی جبکہ وہ اپنی جان بچانے کے لئے بھاگ گئے تھے۔

8 جب کوڑھی لشکرگاہ میں داخل ہوئے تو اُنہوں نے ایک خیمے میں جا کر جی بھر کر کھانا کھایا اور مَے پی۔ پھر اُنہوں نے سونا، چاندی اور کپڑے اُٹھا کر کہیں چھپا دیئے۔ وہ واپس آ کر کسی اَور خیمے میں گئے اور اُس کا سامان جمع کر کے اُسے بھی چھپا دیا۔ 9 لیکن پھر وہ آپس میں کہنے لگے، ”جو کچھ ہم کر رہے ہیں ٹھیک نہیں۔ آج خوشی کا دن ہے، اور ہم یہ خوش خبری دوسروں تک نہیں پہنچا رہے۔ اگر ہم صبح تک انتظار کریں تو قصوروار ٹھہریں گے۔ آئیں، ہم فوراً واپس جا کر بادشاہ کے گھرانے کو اطلاع دیں۔“

10 چنانچہ وہ شہر کے دروازے کے پاس گئے اور پہرے داروں کو آواز دے کر اُنہیں سب کچھ سنایا، ”ہم شام کی لشکرگاہ میں گئے تو وہاں نہ کوئی دکھائی دیا، نہ کسی کی آواز سنائی دی۔ گھوڑے اور گدھے بندھے ہوئے تھے اور خیمے ترتیب سے کھڑے تھے، لیکن آدمی ایک بھی موجود نہیں تھا!“

11 دروازے کے پہرے داروں نے آواز دے کر دوسروں کو خبر پہنچائی تو شہر کے اندر بادشاہ کے گھرانے کو اطلاع دی گئی۔ 12 گو رات کا وقت تھا تو بھی بادشاہ نے اُٹھ کر اپنے افسروں کو بُلایا اور کہا، ”مَیں آپ کو بتاتا ہوں کہ شام کے فوجی کیا کر رہے ہیں۔ وہ تو خوب جانتے ہیں کہ ہم بھوکے مر رہے ہیں۔ اب وہ اپنی لشکرگاہ کو چھوڑ کر کھلے میدان میں چھپ گئے ہیں، کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ اسرائیلی خالی لشکرگاہ کو دیکھ کر شہر سے ضرور نکلیں گے اور پھر ہم اُنہیں زندہ پکڑ کر شہر میں داخل ہو جائیں گے۔“

13 لیکن ایک افسر نے مشورہ دیا، ”بہتر ہے کہ ہم چند ایک آدمیوں کو پانچ بچے ہوئے گھوڑوں کے ساتھ لشکرگاہ میں بھیجیں۔ اگر وہ پکڑے جائیں تو کوئی بات نہیں۔ کیونکہ اگر وہ یہاں رہیں تو پھر بھی

اُنہیں ہمارے ساتھ مرنا ہی ہے۔“

[14] چنانچہ دو رتھوں کو گھوڑوں سمیت تیار کیا گیا، اور بادشاہ نے اُنہیں شام کی لشکرگاہ میں بھیج دیا۔ رتھ بانوں کو اُس نے حکم دیا، ”جائیں اور پتا کریں کہ کیا ہوا ہے۔“ [15] وہ روانہ ہوئے اور شام کے فوجیوں کے پیچھے پیچھے چلنے لگے۔ راستے میں ہر طرف کپڑے اور سامان بکھرا پڑا تھا، کیونکہ فوجیوں نے بھاگتے بھاگتے سب کچھ پھینک کر راستے میں چھوڑ دیا تھا۔ اسرائیلی رتھ سوار دریائے یردن تک پہنچے اور پھر بادشاہ کے پاس واپس آ کر سب کچھ کہہ سنایا۔

[16] تب سامریہ کے باشندے شہر سے نکل آئے اور شام کی لشکرگاہ میں جا کر سب کچھ لُوٹ لیا۔ یوں وہ کچھ پورا ہوا جو رب نے فرمایا تھا کہ ساڑھے 5 کلوگرام بہترین میدہ اور 11 کلوگرام جَو چاندی کے ایک سِکے کے لئے بِکے گا۔

[17] جس افسر کے بازو کا سہارا بادشاہ لیتا تھا اُسے اُس نے دروازے کی نگرانی کرنے کے لئے بھیج دیا تھا۔ لیکن جب لوگ باہر نکلے تو افسر اُن کی زد میں آ کر اُن کے پیروں تلے کچلا گیا۔ یوں ویسا ہی ہوا جیسا مردِ خدا نے اُس وقت کہا تھا جب بادشاہ اُس کے گھر آیا تھا۔ [18] کیونکہ الیشع نے بادشاہ کو بتایا تھا، ”کل اِسی وقت شہر کے دروازے پر ساڑھے 5 کلوگرام بہترین میدہ اور 11 کلوگرام جَو چاندی کے ایک سِکے کے لئے بِکے گا۔“ [19] افسر نے اعتراض کیا تھا، ”یہ ناممکن ہے، خواہ رب آسمان کے دریچے کیوں نہ کھول دے۔“ اور مردِ خدا نے جواب دیا تھا، ”آپ اپنی آنکھوں سے اِس کا مشاہدہ کریں گے، لیکن خود اُس میں سے کچھ نہیں کھائیں گے۔“

[20] اب یہ پیش گوئی پوری ہوئی، کیونکہ بے قابو لوگوں نے اُسے شہر کے دروازے پر پاؤں تلے کچل دیا، اور وہ مر گیا۔

یورام بادشاہ شونیمی عورت کی زمین واپس کر دیتا ہے

8 ایک دن الیشع نے اُس عورت کو جس کا بیٹا اُس نے زندہ کیا تھا مشورہ دیا، ”اپنے خاندان کو لے کر عارضی طور پر بیرونِ ملک چلی جائیں، کیونکہ رب نے حکم دیا ہے کہ ملک میں سات سال تک کال ہو گا۔“ [2] شونیم کی عورت نے مردِ خدا کی بات مان لی۔ اپنے خاندان کو لے کر وہ چلی گئی اور سات سال فلستی ملک میں رہی۔ [3] سات سال گزر گئے تو وہ اُس ملک سے واپس آئی۔ لیکن کسی اَور نے اُس کے گھر اور زمین پر قبضہ کر رکھا تھا، اِس لئے وہ مدد کے لئے بادشاہ کے پاس گئی۔

[4] عین اُس وقت جب وہ دربار میں پہنچی تو بادشاہ مردِ خدا الیشع کے نوکر جیحازی سے گفتگو کر رہا تھا۔ بادشاہ نے اُس سے درخواست کی تھی، ”مجھے وہ تمام بڑے کام سنا دو جو الیشع نے کئے ہیں۔“ [5] اور اب جب جیحازی سنا رہا تھا کہ الیشع نے مُردہ لڑکے کو کس طرح زندہ کر دیا تو اُس کی ماں اندر آ کر بادشاہ سے التماس کرنے لگی، ”گھر اور زمین واپس ملنے میں میری مدد کیجئے۔“ اُسے دیکھ کر جیحازی نے بادشاہ سے کہا، ”میرے آقا اور بادشاہ، یہ وہی عورت ہے اور یہ اُس کا وہی بیٹا ہے جسے الیشع نے زندہ کر دیا تھا۔“ [6] بادشاہ نے عورت سے سوال کیا، ”کیا یہ صحیح ہے؟“ عورت نے تصدیق میں اُسے دوبارہ سب کچھ سنایا۔ تب اُس نے عورت کا معاملہ کسی درباری افسر کے سپرد کر کے حکم دیا، ”دھیان دیں کہ اِسے

پوری ملکیت واپس مل جائے! اور جتنے پیسے قبضہ کرنے والا عورت کی غیر موجودگی میں زمین کی فصلوں سے کما سکا وہ بھی عورت کو دے دیئے جائیں۔“

بن ہدد کی موت کی پیش گوئی

7 ایک دن الیشع دمشق آیا۔ اُس وقت شام کا بادشاہ بن ہدد بیمار تھا۔ جب اُسے اطلاع ملی کہ مردِ خدا آیا ہے 8 تو اُس نے اپنے افسر حزائیل کو حکم دیا، ”مردِ خدا کے لئے تحفہ لے کر اُسے ملنے جائیں۔ وہ رب سے دریافت کرے کہ کیا مَیں بیماری سے شفا پاؤں گا یا نہیں؟“

9 حزائیل 40 اونٹوں پر دمشق کی بہترین پیداوار لاد کر الیشع سے ملنے گیا۔ اُس کے پاس پہنچ کر وہ اُس کے سامنے کھڑا ہوا اور کہا، ”آپ کے بیٹے شام کے بادشاہ بن ہدد نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے۔ وہ یہ جاننا چاہتا ہے کہ کیا مَیں اپنی بیماری سے شفا پاؤں گا یا نہیں؟“

10 الیشع نے جواب دیا، ”جائیں اور اُسے اطلاع دیں، ’آپ ضرور شفا پائیں گے۔‘ لیکن رب نے مجھ پر ظاہر کیا ہے کہ وہ حقیقت میں مر جائے گا۔“ 11 الیشع خاموش ہو گیا اور ٹکٹکی باندھ کر بڑی دیر تک اُسے گھورتا رہا، پھر رونے لگا۔ 12 حزائیل نے پوچھا، ”میرے آقا، آپ کیوں رو رہے ہیں؟“ الیشع نے جواب دیا، ”مجھے معلوم ہے کہ آپ اسرائیلیوں کو کتنا نقصان پہنچائیں گے۔ آپ اُن کی قلعہ بند آبادیوں کو آگ لگا کر اُن کے جوانوں کو تلوار سے قتل کر دیں گے، اُن کے چھوٹے بچوں کو زمین پر پٹخ دیں گے اور اُن کی حاملہ عورتوں کے پیٹ چیر ڈالیں گے۔“ 13 حزائیل بولا، ”مجھ جیسے کُتے کی کیا حیثیت ہے کہ اِتنا بڑا کام کروں؟“ الیشع نے کہا، ”رب نے مجھے دکھا دیا ہے کہ آپ شام کے بادشاہ بن جائیں گے۔“

14 اِس کے بعد حزائیل چلا گیا اور اپنے مالک کے پاس واپس آیا۔ بادشاہ نے پوچھا، ”الیشع نے آپ کو کیا بتایا؟“ حزائیل نے جواب دیا، ”اُس نے مجھے یقین دلایا کہ آپ شفا پائیں گے۔“ 15 لیکن اگلے دن حزائیل نے کمبل لے کر پانی میں بھگو دیا اور اُسے بادشاہ کے منہ پر رکھ دیا۔ بادشاہ کا سانس رُک گیا اور وہ مر گیا۔ پھر حزائیل تخت نشین ہوا۔

یہوداہ کا بادشاہ یہورام

16 یہورام بن یہوسفط اسرائیل کے بادشاہ یورام کی حکومت کے پانچویں سال میں یہوداہ کا بادشاہ بنا۔ شروع میں وہ اپنے باپ کے ساتھ حکومت کرتا تھا۔ 17 یہورام 32 سال کی عمر میں بادشاہ بنا، اور وہ یروشلم میں رہ کر 8 سال تک حکومت کرتا رہا۔ 18 اُس کی شادی اسرائیل کے بادشاہ اخی اب کی بیٹی سے ہوئی تھی، اور وہ اسرائیل کے بادشاہوں اور خاص کر اخی اب کے خاندان کے بُرے نمونے پر چلتا رہا۔ اُس کا چال چلن رب کو ناپسند تھا۔ 19 تو بھی وہ اپنے خادم داؤد کی خاطر یہوداہ کو تباہ نہیں کرنا چاہتا تھا، کیونکہ اُس نے داؤد سے وعدہ کیا تھا کہ تیرا اور تیری اولاد کا چراغ ہمیشہ تک جلتا رہے گا۔

20 یہورام کی حکومت کے دوران ادومیوں نے بغاوت کی اور یہوداہ کی حکومت کو رد کر کے اپنا بادشاہ مقرر کیا۔ 21 تب یہورام اپنے تمام رتھوں کو لے کر صعیر کے قریب آیا۔ جب جنگ چھڑ گئی تو ادومیوں نے اُسے اور اُس کے رتھوں پر مقرر افسروں کو گھیر لیا۔ رات کو بادشاہ گھیرنے والوں کی صفوں کو توڑنے میں کامیاب ہو گیا، لیکن اُس کے فوجی اُسے چھوڑ کر اپنے اپنے گھر بھاگ

گئے۔ 22 اِس وجہ سے ملکِ ادوم آج تک دوبارہ یہوداہ کی حکومت کے تحت نہیں آیا۔ اُسی وقت لِبناہ شہر بھی سرکش ہو کر خود مختار ہو گیا۔

23 باقی جو کچھ یہورام کی حکومت کے دوران ہوا اور جو کچھ اُس نے کیا وہ 'شاہانِ یہوداہ کی تاریخ' کی کتاب میں بیان کیا گیا ہے۔ 24 جب یہورام مر کر اپنے باپ دادا سے جا ملا تو اُسے یروشلم کے اُس حصے میں جو 'داؤد کا شہر' کہلاتا ہے خاندانی قبر میں دفنایا گیا۔ پھر اُس کا بیٹا اخزیاہ تخت نشین ہوا۔

یہوداہ کا بادشاہ اخزیاہ

25 اخزیاہ بن یہورام اسرائیل کے بادشاہ یورام بن اخی اب کی حکومت کے 12ویں سال میں یہوداہ کا بادشاہ بنا۔ 26 وہ 22 سال کی عمر میں تخت نشین ہوا اور یروشلم میں رہ کر ایک سال بادشاہ رہا۔ اُس کی ماں عتلیاہ اسرائیل کے بادشاہ عُمری کی پوتی تھی۔ 27 اخزیاہ بھی اخی اب کے خاندان کے بُرے نمونے پر چل پڑا۔ اخی اب کے گھرانے کی طرح اُس کا چال چلن رب کو ناپسند تھا۔ وجہ یہ تھی کہ اُس کا رشتہ اخی اب کے خاندان کے ساتھ بندھ گیا تھا۔

28 ایک دن اخزیاہ بادشاہ یورام بن اخی اب کے ساتھ مل کر رامات جِلعاد گیا تاکہ شام کے بادشاہ حزائیل سے لڑے۔ جب جنگ چھڑ گئی تو یورام شام کے فوجیوں کے ہاتھوں زخمی ہوا 29 اور میدانِ جنگ کو چھوڑ کر یزرعیل واپس آیا تاکہ زخم بھر جائیں۔ جب وہ وہاں ٹھہرا ہوا تھا تو یہوداہ کا بادشاہ اخزیاہ بن یہورام اُس کا حال پوچھنے کے لئے یزرعیل آیا۔

الیشع یاہو کو مسح کرتا ہے

9 ایک دن الیشع نبی نے نبیوں کے گروہ میں سے ایک کو بُلا کر کہا، ''سفر کے لئے کمربستہ ہو کر رامات جِلعاد کے لئے روانہ ہو جائیں۔ زیتون کے تیل کی یہ کُپّی اپنے ساتھ لے جائیں۔ 2 وہاں پہنچ کر یاہو بن یہوسفط بن نِمسی کو تلاش کریں۔ جب اُس سے ملاقات ہو تو اُسے اُس کے ساتھیوں سے الگ کر کے کسی اندرونی کمرے میں لے جائیں۔ 3 وہاں کُپّی لے کر یاہو کے سر پر تیل اُنڈیل دیں اور کہیں، 'رب فرماتا ہے کہ مَیں تجھے تیل سے مسح کر کے اسرائیل کا بادشاہ بنا دیتا ہوں۔' اِس کے بعد دیر نہ کریں بلکہ فوراً دروازے کو کھول کر بھاگ جائیں!''

4 چنانچہ جوان نبی رامات جِلعاد کے لئے روانہ ہوا۔ 5 جب وہاں پہنچا تو فوجی افسر مل کر بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ اُن کے قریب گیا اور بولا، ''میرے پاس کمانڈر کے لئے پیغام ہے۔'' یاہو نے سوال کیا، ''ہم میں سے کس کے لئے؟'' نبی نے جواب دیا، ''آپ ہی کے لئے۔''

6 یاہو کھڑا ہوا اور اُس کے ساتھ گھر میں گیا۔ وہاں نبی نے یاہو کے سر پر تیل اُنڈیل کر کہا، ''رب اسرائیل کا خدا فرماتا ہے، 'مَیں نے تجھے مسح کر کے اپنی قوم کا بادشاہ بنا دیا ہے۔ 7 تجھے اپنے مالک اخی اب کے پورے خاندان کو ہلاک کرنا ہے۔ یوں مَیں اُن نبیوں کا انتقام لوں گا جو میری خدمت کرتے ہوئے شہید ہو گئے ہیں۔ ہاں، مَیں رب کے اُن تمام خادموں کا بدلہ لوں گا جنہیں ایزبل نے قتل کیا ہے۔ 8 اخی اب کا پورا گھرانا تباہ ہو جائے گا۔ مَیں اُس کے خاندان کے ہر مرد کو ہلاک کر دوں گا، خواہ وہ بالغ ہو یا بچہ۔ 9 میرا اخی اب کے خاندان کے ساتھ وہی سلوک ہو گا جو مَیں نے یُربعام بن نباط

اور بعشا بن اخیاہ کے خاندانوں کے ساتھ کیا۔ 10 جہاں تک ایزبل کا تعلق ہے اُسے دفنایا نہیں جائے گا بلکہ کُتے اُسے یزرعیل کی زمین پر کھا جائیں گے‘۔“ یہ کہہ کر نبی دروازہ کھول کر بھاگ گیا۔

11 جب یاہو نکل کر اپنے ساتھی افسروں کے پاس واپس آیا تو اُنہوں نے پوچھا، ”کیا سب خیریت ہے؟ یہ دیوانہ آپ سے کیا چاہتا تھا؟“ یاہو بولا، ”خیر، آپ تو اِس قسم کے لوگوں کو جانتے ہیں کہ کس طرح کی گپیں ہانکتے ہیں۔“ 12 لیکن اُس کے ساتھی اِس جواب سے مطمئن نہ ہوئے، ”جھوٹ! صحیح بات بتائیں۔“ پھر یاہو نے اُنہیں کھل کر بات بتائی، ”آدمی نے کہا، ’رب فرماتا ہے کہ مَیں نے تجھے مسح کر کے اسرائیل کا بادشاہ بنا دیا ہے‘۔“

13 یہ سن کر افسروں نے جلدی جلدی اپنی چادروں کو اُتار کر اُس کے سامنے سیڑھیوں پر بچھا دیا۔ پھر وہ نرسنگا بجا بجا کر نعرہ لگانے لگے، ”یاہو بادشاہ زندہ باد!“

یورام اور اخزیاہ کا انجام

14 یاہو بن یہوسفط بن نِمسی فوراً یورام بادشاہ کو تخت سے اُتارنے کے منصوبے باندھنے لگا۔ یورام اُس وقت پوری اسرائیلی فوج سمیت رامات جِلعاد کے قریب دمشق کے بادشاہ حزائیل سے لڑ رہا تھا۔ لیکن شہر کا دفاع کرتے کرتے 15 بادشاہ شام کے فوجیوں کے ہاتھوں زخمی ہو گیا تھا اور میدانِ جنگ کو چھوڑ کر یزرعیل واپس آیا تھا تاکہ زخم بھر جائیں۔ اب یاہو نے اپنے ساتھی افسروں سے کہا، ”اگر آپ واقعی میرے ساتھ ہیں تو کسی کو بھی شہر سے نکلنے نہ دیں، ورنہ خطرہ ہے کہ کوئی یزرعیل جا کر بادشاہ کو اطلاع دے دے۔“ 16 پھر وہ رتھ پر سوار ہو کر یزرعیل چلا گیا جہاں یورام آرام کر رہا تھا۔ اُس وقت یہوداہ کا بادشاہ اخزیاہ بھی یورام سے ملنے کے لئے یزرعیل آیا ہوا تھا۔

17 جب یزرعیل کے بُرج پر کھڑے پہرے دار نے یاہو کے غول کو شہر کی طرف آتے ہوئے دیکھا تو اُس نے بادشاہ کو اطلاع دی۔ یورام نے حکم دیا، ”ایک گھڑسوار کو اُن کی طرف بھیج کر اُن سے معلوم کریں کہ سب خیریت ہے یا نہیں۔“ 18 گھڑسوار شہر سے نکلا اور یاہو کے پاس آ کر کہا، ”بادشاہ پوچھتے ہیں کہ کیا سب خیریت ہے؟“ یاہو نے جواب دیا، ”اِس سے آپ کا کیا واسطہ؟ آئیں، میرے پیچھے ہو لیں۔“ بُرج پر کے پہرے دار نے بادشاہ کو اطلاع دی، ”قاصد اُن تک پہنچ گیا ہے، لیکن وہ واپس نہیں آ رہا۔“

19 تب بادشاہ نے ایک اَور گھڑسوار کو بھیج دیا۔ یاہو کے پاس پہنچ کر اُس نے بھی کہا، ”بادشاہ پوچھتے ہیں کہ کیا سب خیریت ہے؟“ یاہو نے جواب دیا، ”اِس سے آپ کا کیا واسطہ؟ میرے پیچھے ہو لیں۔“ 20 بُرج پر کے پہرے دار نے یہ دیکھ کر بادشاہ کو اطلاع دی، ”ہمارا قاصد اُن تک پہنچ گیا ہے، لیکن یہ بھی واپس نہیں آ رہا۔ ایسا لگتا ہے کہ اُن کا راہنما یاہو بن نِمسی ہے، کیونکہ وہ اپنے رتھ کو دیوانے کی طرح چلا رہا ہے۔“

21 یورام نے حکم دیا، ”میرے رتھ کو تیار کرو!“ پھر وہ اور یہوداہ کا بادشاہ اپنے اپنے رتھ میں سوار ہو کر یاہو سے ملنے کے لئے شہر سے نکلے۔ اُن کی ملاقات اُس باغ کے پاس ہوئی جو نبوت یزرعیلی سے چھین لیا گیا تھا۔ 22 یاہو کو پہچان کر یورام نے پوچھا، ”یاہو، کیا سب خیریت ہے؟“ یاہو بولا، ”خیریت کیسے ہو سکتی ہے جب تیری ماں ایزبل کی بُت پرستی اور جادوگری ہر

طرف پھیلی ہوئی ہے؟" 23 یورام بادشاہ چلّا اُٹھا، "اے اخزیاہ، غداری!" اور مُڑ کر بھاگنے لگا۔

24 یاہو نے فوراً اپنی کمان کھینچ کر تیر چلایا جو سیدھا یورام کے کندھوں کے درمیان یوں لگا کہ دل میں سے گزر گیا۔ بادشاہ ایک دم اپنے رتھ میں گر پڑا۔ 25 یاہو نے اپنے ساتھ والے افسر بِدقر سے کہا، "اِس کی لاش اُٹھا کر اُس باغ میں پھینک دیں جو نبوت یزرعیلی سے چھین لیا گیا تھا۔ کیونکہ وہ دن یاد کریں جب ہم دونوں اپنے رتھوں کو اِس کے باپ اخی اب کے پیچھے چلا رہے تھے اور رب نے اخی اب کے بارے میں اعلان کیا، 26 'یقین جان کہ کل نبوت اور اُس کے بیٹوں کا قتل مجھ سے چھپا نہ رہا۔ اِس کا معاوضہ مَیں تجھے نبوت کی اِسی زمین پر دوں گا۔' چنانچہ اب یورام کو اُٹھا کر اُس زمین پر پھینک دیں تاکہ رب کی بات پوری ہو جائے۔"

27 جب یہوداہ کے بادشاہ اخزیاہ نے یہ دیکھا تو وہ بیت گان کا راستہ لے کر فرار ہو گیا۔ یاہو اُس کا تعاقب کرتے ہوئے چلّایا، "اُسے بھی مار دو!" اِبلیعام کے قریب جہاں راستہ جور کی طرف چڑھتا ہے اخزیاہ اپنے رتھ میں چلتے چلتے زخمی ہوا۔ وہ بچ تو نکلا لیکن مجدّو پہنچ کر مر گیا۔ 28 اُس کے ملازم لاش کو رتھ پر رکھ کر یروشلم لائے۔ وہاں اُسے یروشلم کے اُس حصے میں جو 'داؤد کا شہر' کہلاتا ہے خاندانی قبر میں دفنایا گیا۔ 29 اخزیاہ یورام بن اخی اب کی حکومت کے 11ویں سال میں یہوداہ کا بادشاہ بن گیا تھا۔

ایزبل کا انجام

30 اِس کے بعد یاہو یزرعیل چلا گیا۔ جب ایزبل کو اطلاع ملی تو اُس نے اپنی آنکھوں میں سُرمہ لگا کر اپنے بالوں کو خوب صورتی سے سنوارا اور پھر کھڑکی سے باہر جھانکنے لگی۔ 31 جب یاہو محل کے گیٹ میں داخل ہوا تو ایزبل چلّائی، "اے زِمری جس نے اپنے مالک کو قتل کر دیا ہے، کیا سب خیریت ہے؟" 32 یاہو نے اوپر دیکھ کر آواز دی، "کون میرے ساتھ ہے، کون؟" دو یا تین خواجہ سراؤں نے کھڑکی سے باہر دیکھ کر اُس پر نظر ڈالی 33 تو یاہو نے اُنہیں حکم دیا، "اُسے نیچے پھینک دو!"

تب اُنہوں نے ملکہ کو نیچے پھینک دیا۔ وہ اِتنے زور سے زمین پر گری کہ خون کے چھینٹے دیوار اور گھوڑوں پر پڑ گئے۔ یاہو اور اُس کے لوگوں نے اپنے رتھوں کو اُس کے اوپر سے گزرنے دیا۔ 34 پھر یاہو محل میں داخل ہوا اور کھایا اور پیا۔ اِس کے بعد اُس نے حکم دیا، "کوئی جائے اور اُس لعنتی عورت کو دفن کرے، کیونکہ وہ بادشاہ کی بیٹی تھی۔"

35 لیکن جب ملازم اُسے دفن کرنے کے لئے باہر نکلے تو دیکھا کہ صرف اُس کی کھوپڑی، ہاتھ اور پاؤں باقی رہ گئے ہیں۔ 36 یاہو کے پاس واپس جا کر اُنہوں نے اُسے آگاہ کیا۔ تب اُس نے کہا، "اب سب کچھ پورا ہوا ہے جو رب نے اپنے خادم الیاس تِشبی کی معرفت فرمایا تھا، 'یزرعیل کی زمین پر کُتے ایزبل کی لاش کھا جائیں گے۔ 37 اُس کی لاش یزرعیل کی زمین پر گوبر کی طرح پڑی رہے گی تاکہ کوئی یقین سے نہ کہہ سکے کہ وہ کہاں ہے'۔"

یاہو اخی اب کی اولاد کو ہلاک کرتا ہے

10 سامریہ میں اخی اب کے 70 بیٹے تھے۔ اب یاہو نے خط لکھ کر سامریہ بھیج دیئے۔

یزرعیل کے افسروں، شہر کے بزرگوں اور اخی اب کے بیٹوں کے سرپرستوں کو یہ خط مل گئے، اور اُن میں ذیل کی خبر لکھی تھی،

2 ”آپ کے مالک کے بیٹے آپ کے پاس ہیں۔ آپ قلعہ بند شہر میں رہتے ہیں، اور آپ کے پاس ہتھیار، رتھ اور گھوڑے بھی ہیں۔ اِس لئے مَیں آپ کو چیلنج دیتا ہوں کہ یہ خط پڑھتے ہی 3 اپنے مالک کے سب سے اچھے اور لائق بیٹے کو چن کر اُسے اُس کے باپ کے تخت پر بٹھا دیں۔ پھر اپنے مالک کے خاندان کے لئے لڑیں!“

4 لیکن سامریہ کے بزرگ بے حد سہم گئے اور آپس میں کہنے لگے، ”اگر دو بادشاہ اُس کا مقابلہ نہ کر سکے تو ہم کیا کر سکتے ہیں؟“ 5 اِس لئے محل کے انچارج، سامریہ پر مقرر افسر، شہر کے بزرگوں اور اخی اب کے بیٹوں کے سرپرستوں نے یاہو کو پیغام بھیجا، ”ہم آپ کے خادم ہیں اور جو کچھ آپ کہیں گے ہم کرنے کے لئے تیار ہیں۔ ہم کسی کو بادشاہ مقرر نہیں کریں گے۔ جو کچھ آپ مناسب سمجھتے ہیں وہ کریں۔“

6 یہ پڑھ کر یاہو نے ایک اَور خط لکھ کر سامریہ بھیجا۔ اُس میں لکھا تھا، ”اگر آپ واقعی میرے ساتھ ہیں اور میرے تابع رہنا چاہتے ہیں تو اپنے مالک کے بیٹوں کے سروں کو کاٹ کر کل اِس وقت تک یزرعیل میں میرے پاس لے آئیں۔“ کیونکہ اخی اب کے 70 بیٹے سامریہ کے بڑوں کے پاس رہ کر پرورش پا رہے تھے۔ 7 جب خط اُن کے پاس پہنچ گیا تو اِن آدمیوں نے 70 کے 70 شہزادوں کو ذبح کر دیا اور اُن کے سروں کو ٹوکروں میں رکھ کر یزرعیل میں یاہو کے پاس بھیج دیا۔

8 ایک قاصد نے یاہو کے پاس آ کر اطلاع دی، ”وہ بادشاہ کے بیٹوں کے سر لے کر آئے ہیں۔“ تب یاہو نے حکم دیا، ”شہر کے دروازے پر اُن کے دو ڈھیر لگا دو اور اُنہیں صبح تک وہیں رہنے دو۔“ 9 اگلے دن یاہو صبح کے وقت نکلا اور دروازے کے پاس کھڑے ہو کر لوگوں سے مخاطب ہوا، ”یورام کی موت کے ناتے سے آپ بےالزام ہیں۔ مَیں ہی نے اپنے مالک کے خلاف منصوبے باندھ کر اُسے مار ڈالا۔ لیکن کس نے اِن تمام بیٹوں کا سر قلم کر دیا؟ 10 چنانچہ آج جان لیں کہ جو کچھ بھی رب نے اخی اب اور اُس کے خاندان کے بارے میں فرمایا ہے وہ پورا ہو جائے گا۔ جس کا اعلان رب نے اپنے خادم الیاس کی معرفت کیا ہے وہ اُس نے کر لیا ہے۔“ 11 اِس کے بعد یاہو نے یزرعیل میں رہنے والے اخی اب کے باقی تمام رشتے داروں، بڑے افسروں، قریبی دوستوں اور پجاریوں کو ہلاک کر دیا۔ ایک بھی نہ بچا۔

12 پھر وہ سامریہ کے لئے روانہ ہوا۔ راستے میں جب بیت عِقد رویئم کے قریب پہنچ گیا 13 تو اُس کی ملاقات یہوداہ کے بادشاہ اخزیاہ کے چند ایک رشتے داروں سے ہوئی۔ یاہو نے پوچھا، ”آپ کون ہیں؟“ اُنہوں نے جواب دیا، ”ہم اخزیاہ کے رشتے دار ہیں اور سامریہ کا سفر کر رہے ہیں۔ وہاں ہم بادشاہ اور ملکہ کے بیٹوں سے ملنا چاہتے ہیں۔“ 14 تب یاہو نے حکم دیا، ”اُنہیں زندہ پکڑو!“ اُنہوں نے اُنہیں زندہ پکڑ کر بیت عِقد کے حوض کے پاس مار ڈالا۔ 42 آدمیوں میں سے ایک بھی نہ بچا۔

15 اُس جگہ کو چھوڑ کر یاہو آگے نکلا۔ چلتے چلتے اُس کی ملاقات یوندب بن ریکاب سے ہوئی جو اُس سے ملنے آ رہا تھا۔ یاہو نے سلام کر کے کہا، ”کیا آپ کا دل میرے بارے میں مخلص ہے جیسا کہ میرا دل آپ کے

بارے میں ہے؟'' یوندب نے جواب دیا، ''جی ہاں۔'' یاہو بولا، ''اگر ایسا ہے، تو میرے ساتھ ہاتھ ملائیں۔'' یوندب نے اُس کے ساتھ ہاتھ ملایا تو یاہو نے اُسے اپنے رتھ پر سوار ہونے دیا۔ 16 پھر یاہو نے کہا، ''آئیں میرے ساتھ اور میری رب کے لئے جد و جہد دیکھیں۔'' چنانچہ یوندب یاہو کے ساتھ سامریہ چلا گیا۔

17 سامریہ پہنچ کر یاہو نے اخی اب کے خاندان کے جتنے افراد اب تک بچ گئے تھے ہلاک کر دیئے۔ جس طرح رب نے الیاس کو فرمایا تھا اُسی طرح اخی اب کا پورا گھرانا مٹ گیا۔

یاہو بعل کے تمام پجاریوں کو قتل کرتا ہے

18 اِس کے بعد یاہو نے تمام لوگوں کو جمع کر کے اعلان کیا، ''اخی اب نے بعل دیوتا کی پرستش تھوڑی کی ہے۔ مَیں کہیں زیادہ اُس کی پوجا کروں گا! 19 اب جا کر بعل کے تمام نبیوں، خدمت گزاروں اور پجاریوں کو بُلا لائیں۔ خیال کریں کہ ایک بھی دُور نہ رہے، کیونکہ مَیں بعل کو بڑی قربانی پیش کروں گا۔ جو بھی آنے سے انکار کرے اُسے سزائے موت دی جائے گی۔''

اِس طرح یاہو نے بعل کے خدمت گزاروں کے لئے جال بچھا دیا تاکہ وہ اُس میں پھنس کر ہلاک ہو جائیں۔ 20-21 اُس نے پورے اسرائیل میں قاصد بھیج کر اعلان کیا، ''بعل دیوتا کے لئے مقدّس عید منائیں!'' چنانچہ بعل کے تمام پجاری آئے، اور ایک بھی اجتماع سے دُور نہ رہا۔ اِتنے جمع ہوئے کہ بعل کا مندر ایک سرے سے دوسرے سرے تک بھر گیا۔

22 یاہو نے عید کے کپڑوں کے انچارج کو حکم دیا، ''بعل کے تمام پجاریوں کو عید کے لباس دے دینا۔'' چنانچہ سب کو لباس دیئے گئے۔ 23 پھر یاہو اور یوندب بن ریکاب بعل کے مندر میں داخل ہوئے، اور یاہو نے بعل کے خدمت گزاروں سے کہا، ''دھیان دیں کہ یہاں آپ کے ساتھ رب کا کوئی خادم موجود نہ ہو۔ صرف بعل کے پجاری ہونے چاہئیں۔''

24 دونوں آدمی سامنے گئے تاکہ ذبح کی اور بھسم ہونے والی قربانیاں پیش کریں۔ اِتنے میں یاہو کے 80 آدمی باہر مندر کے اردگرد کھڑے ہو گئے۔ یاہو نے اُنہیں حکم دے کر کہا تھا، ''خبردار! جو پوجا کرنے والوں میں سے کسی کو بچنے دے اُسے سزائے موت دی جائے گی۔''

25 جوں ہی یاہو بھسم ہونے والی قربانی کو چڑھانے سے فارغ ہوا تو اُس نے اپنے محافظوں اور افسروں کو حکم دیا، ''اندر جا کر سب کو مار دینا۔ ایک بھی بچنے نہ پائے۔'' وہ داخل ہوئے اور اپنی تلواروں کو کھینچ کر سب کو مار ڈالا۔ لاشوں کو اُنہوں نے باہر پھینک دیا۔ پھر وہ مندر کے سب سے اندر والے کمرے میں گئے 26 جہاں بُت تھا۔ اُسے اُنہوں نے نکال کر جلا دیا 27 اور بعل کا ستون بھی ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ بعل کا پورا مندر ڈھا دیا گیا، اور وہ جگہ بیت الخلا بن گئی۔ آج تک وہ اِس کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

یاہو کی حکومت

28 اِس طرح یاہو نے اسرائیل میں بعل دیوتا کی پوجا ختم کر دی۔ 29 تو بھی وہ یُربعام بن نباط کے اُن گناہوں سے باز نہ آیا جو کرنے پر یُربعام نے اسرائیل کو اُکسایا تھا۔ بیت ایل اور دان میں قائم سونے کے بچھڑوں کی پوجا ختم نہ ہوئی۔

30 ایک دن رب نے یاہو سے کہا، ”جو کچھ مجھے پسند ہے اُسے تُو نے اچھی طرح سرانجام دیا ہے، کیونکہ تُو نے اخی اب کے گھرانے کے ساتھ سب کچھ کیا ہے جو میری مرضی تھی۔ اِس وجہ سے تیری اولاد چوتھی پشت تک اسرائیل پر حکومت کرتی رہے گی۔“ 31 لیکن یاہو نے پورے دل سے رب اسرائیل کے خدا کی شریعت کے مطابق زندگی نہ گزاری۔ وہ اُن گناہوں سے باز آنے کے لئے تیار نہیں تھا جو کرنے پر یُربعام نے اسرائیل کو اُکسایا تھا۔

32 یاہو کی حکومت کے دوران رب اسرائیل کا علاقہ چھوٹا کرنے لگا۔ شام کے بادشاہ حزائیل نے اسرائیل کے اُس پورے علاقے پر قبضہ کر لیا 33 جو دریائے یردن کے مشرق میں تھا۔ جد، روبن اور منسّی کا علاقہ جِلعاد بسن سے لے کر دریائے ارنون پر واقع عروعیر تک شام کے بادشاہ کے ہاتھ میں آ گیا۔

34 باقی جو کچھ یاہو کی حکومت کے دوران ہوا، جو اُس نے کیا اور جو کامیابیاں اُسے حاصل ہوئیں وہ 'شاہانِ اسرائیل کی تاریخ' کی کتاب میں بیان کیا گیا ہے۔ 35-36 وہ 28 سال سامریہ میں بادشاہ رہا۔ وہاں وہ دفن بھی ہوا۔ جب وہ مر کر اپنے باپ دادا سے جا ملا تو اُس کا بیٹا یہوآخز تخت نشین ہوا۔

یہوداہ میں عتلیاہ کی ظالمانہ حکومت

11 جب اخزیاہ کی ماں عتلیاہ کو معلوم ہوا کہ میرا بیٹا مر گیا ہے تو وہ اخزیاہ کی تمام اولاد کو قتل کرنے لگی۔ 2 لیکن اخزیاہ کی سگی بہن یہوسبع نے اخزیاہ کے چھوٹے بیٹے یوآس کو چپکے سے اُن شہزادوں میں سے نکال لیا جنہیں قتل کرنا تھا اور اُسے اُس کی دایہ کے ساتھ ایک سٹور میں چھپا دیا جس میں بستر وغیرہ محفوظ رکھے جاتے تھے۔ اِس طرح وہ بچ گیا۔ 3 بعد میں یوآس کو رب کے گھر میں منتقل کیا گیا جہاں وہ اُس کے ساتھ اُن چھ سالوں کے دوران چھپا رہا جب عتلیاہ ملکہ تھی۔

عتلیاہ کا انجام، اور یوآس بادشاہ بن جاتا ہے

4 عتلیاہ کی حکومت کے ساتویں سال میں یہویدع امام نے سَو سَو سپاہیوں پر مقرر افسروں، کاری نامی دستوں اور شاہی محافظوں کو رب کے گھر میں بُلا لیا۔ وہاں اُس نے قسم کھلا کر اُن سے عہد باندھا۔ پھر اُس نے بادشاہ کے بیٹے یوآس کو پیش کر کے 5 اُنہیں ہدایت کی، ”اگلے سبت کے دن آپ میں سے جتنے ڈیوٹی پر آئیں گے وہ تین حصوں میں تقسیم ہو جائیں۔ ایک حصہ شاہی محل پر پہرا دے، 6 دوسرا صور نامی دروازے پر اور تیسرا شاہی محافظوں کے پیچھے کے دروازے پر۔ یوں آپ رب کے گھر کی حفاظت کریں گے۔ 7 دوسرے دو گروہ جو سبت کے دن ڈیوٹی نہیں کرتے اُنہیں رب کے گھر میں آ کر یوآس بادشاہ کی پہرا داری کرنی ہے۔ 8 وہ اُس کے اردگرد دائرہ بنا کر اپنے ہتھیاروں کو پکڑے رکھیں اور جہاں بھی وہ جائے اُسے گھیرے رکھیں۔ جو بھی اِس دائرے میں گھسنے کی کوشش کرے اُسے مار ڈالنا۔“

9 سَو سَو سپاہیوں پر مقرر افسروں نے ایسا ہی کیا۔ اگلے سبت کے دن وہ سب اپنے فوجیوں سمیت یہویدع امام کے پاس آئے۔ وہ بھی آئے جو ڈیوٹی پر تھے اور وہ بھی جن کی اب چھٹی تھی۔ 10 امام نے افسروں کو داؤد بادشاہ کے وہ نیزے اور ڈھالیں دیں جو اب تک رب کے گھر میں محفوظ رکھی ہوئی تھیں۔ 11 پھر محافظ ہتھیاروں کو ہاتھ میں پکڑے بادشاہ کے گرد کھڑے ہو گئے۔ قربان گاہ

اور رب کے گھر کے درمیان اُن کا دائرہ رب کے گھر کی جنوبی دیوار سے لے کر اُس کی شمالی دیوار تک پھیلا ہوا تھا۔ 12 پھر یہویدع بادشاہ کے بیٹے یوآس کو باہر لایا اور اُس کے سر پر تاج رکھ کر اُسے قوانین کی کتاب دے دی۔ یوں یوآس کو بادشاہ بنا دیا گیا۔ اُنہوں نے اُسے مسح کر کے تالیاں بجائیں اور بلند آواز سے نعرہ لگانے لگے، ''بادشاہ زندہ باد!''

13 جب محافظوں اور باقی لوگوں کا شور عتلیاہ تک پہنچا تو وہ رب کے گھر کے صحن میں اُن کے پاس آئی۔ 14 وہاں پہنچ کر وہ کیا دیکھتی ہے کہ نیا بادشاہ اُس ستون کے پاس کھڑا ہے جہاں بادشاہ رواج کے مطابق کھڑا ہوتا ہے، اور وہ افسروں اور تُرم بجانے والوں سے گھرا ہوا ہے۔ تمام اُمّت بھی ساتھ کھڑی تُرم بجا بجا کر خوشی منا رہی ہے۔ عتلیاہ رنجش کے مارے اپنے کپڑے پھاڑ کر چیخ اُٹھی، ''غداری، غداری!''

15 یہویدع امام نے سَو سَو فوجیوں پر مقرر اُن افسروں کو بُلایا جن کے سپرد فوج کی گئی تھی اور اُنہیں حکم دیا، ''اُسے باہر لے جائیں، کیونکہ مناسب نہیں کہ اُسے رب کے گھر کے پاس مارا جائے۔ اور جو بھی اُس کے پیچھے آئے اُسے تلوار سے مار دینا۔''

16 وہ عتلیاہ کو پکڑ کر اُس راستے پر لے گئے جس پر چلتے ہوئے گھوڑے محل کے پاس پہنچتے ہیں۔ وہاں اُسے مار دیا گیا۔ 17 پھر یہویدع نے بادشاہ اور قوم کے ساتھ مل کر رب سے عہد باندھ کر وعدہ کیا کہ ہم رب کی قوم رہیں گے۔ اِس کے علاوہ بادشاہ نے یہویدع کی معرفت قوم سے بھی عہد باندھا۔ 18 اِس کے بعد اُمّت کے تمام لوگ بعل کے مندر پر ٹوٹ پڑے اور اُسے ڈھا دیا۔ اُس کی قربان گاہوں اور بُتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے اُنہوں نے بعل کے پجاری متان کو قربان گاہوں کے سامنے ہی مار ڈالا۔

رب کے گھر پر پہرے دار کھڑے کرنے کے بعد 19 یہویدع سَو سَو فوجیوں پر مقرر افسروں، کاری نامی دستوں، محل کے محافظوں اور باقی پوری اُمّت کے ہمراہ جلوس نکال کر بادشاہ کو رب کے گھر سے محل میں لے گیا۔ وہ محافظوں کے دروازے سے ہو کر داخل ہوئے۔ بادشاہ شاہی تخت پر بیٹھ گیا، 20 اور تمام اُمّت خوشی مناتی رہی۔ یوں یروشلم شہر کو سکون ملا، کیونکہ عتلیاہ کو محل کے پاس تلوار سے مار دیا گیا تھا۔

یہوداہ کا بادشاہ یوآس

21 یوآس سات سال کا تھا جب تخت نشین ہوا۔

12 وہ اسرائیل کے بادشاہ یاہو کی حکومت کے ساتویں سال میں یہوداہ کا بادشاہ بنا، اور یروشلم میں اُس کی حکومت کا دورانیہ 40 سال تھا۔ اُس کی ماں ضِبیاہ بیرسبع کی رہنے والی تھی۔ 2 جب تک یہویدع اُس کی راہنمائی کرتا تھا یوآس وہ کچھ کرتا رہا جو رب کو پسند تھا۔ 3 تو بھی اونچی جگہوں کے مندر دُور نہ کئے گئے۔ عوام معمول کے مطابق وہاں اپنی قربانیاں پیش کرتے اور بخور جلاتے رہے۔

یوآس رب کے گھر کی مرمت کرواتا ہے

4 ایک دن یوآس نے اماموں کو حکم دیا، ''رب کے لئے مخصوص جتنے بھی پیسے رب کے گھر میں لائے جاتے ہیں اُن سب کو جمع کریں، چاہے وہ مردم شماری کے

ٹیکس[a] یا کسی مَنّت کے ضمن میں دیئے گئے ہوں، چاہے رضاکارانہ طور پر ادا کئے گئے ہوں۔ 5 یہ تمام پیسے اماموں کے سپرد کئے جائیں۔ اِن سے آپ کو جہاں بھی ضرورت ہے رب کے گھر کی دراڑوں کی مرمت کروانی ہے۔“ 6 لیکن یوآس کی حکومت کے 23ویں سال میں اُس نے دیکھا کہ اب تک رب کے گھر کی دراڑوں کی مرمت نہیں ہوئی۔ 7 تب اُس نے یہویدع اور باقی اماموں کو بُلا کر پوچھا، ”آپ رب کے گھر کی مرمت کیوں نہیں کرا رہے؟ اب سے آپ کو اِن پیسوں سے آپ کی اپنی ضروریات پوری کرنے کی اجازت نہیں بلکہ تمام پیسے رب کے گھر کی مرمت کے لئے استعمال کرنے ہیں۔“

8 امام مان گئے کہ اب سے ہم لوگوں سے ہدیہ نہیں لیں گے اور کہ اِس کے بدلے ہمیں رب کے گھر کی مرمت نہیں کروانی پڑے گی۔ 9 پھر یہویدع امام نے ایک صندوق لے کر اُس کے ڈھکنے میں سوراخ بنا دیا۔ اِس صندوق کو اُس نے قربان گاہ کے پاس رکھ دیا، اُس دروازے کے دہنی طرف جس میں سے پرستار رب کے گھر کے صحن میں داخل ہوتے تھے۔ جب لوگ اپنے ہدیہ جات رب کے گھر میں پیش کرتے تو دروازے کی پہرا داری کرنے والے امام تمام پیسوں کو صندوق میں ڈال دیتے۔ 10 جب کبھی پتا چلتا کہ صندوق بھر گیا ہے تو بادشاہ کا میرمنشی اور امامِ اعظم آتے اور تمام پیسے گن کر تھیلیوں میں ڈال دیتے تھے۔ 11 پھر یہ گنے ہوئے پیسے اُن ٹھیکے داروں کو دیئے جاتے جن کے سپرد رب کے گھر کی مرمت کا کام کیا گیا تھا۔ اِن پیسوں سے وہ مرمت کرنے والے کاری گروں کی اُجرت ادا کرتے تھے۔ اِن میں بڑھئی، عمارت پر کام کرنے والے، 12 راج اور پتھر تراشنے والے شامل تھے۔ اِس کے علاوہ اُنہوں نے یہ پیسے دراڑوں کی مرمت کے لئے درکار لکڑی اور تراشے ہوئے پتھروں کے لئے بھی استعمال کئے۔ باقی جتنے اخراجات رب کے گھر کو بحال کرنے کے لئے ضروری تھے وہ سب اِن پیسوں سے پورے کئے گئے۔ 13 لیکن اِن ہدیہ جات سے سونے یا چاندی کی چیزیں نہ بنوائی گئیں، نہ چاندی کے باسن، بتی کترنے کے اوزار، چھڑکاؤ کے کٹورے یا تُرم۔ 14 یہ صرف اور صرف ٹھیکے داروں کو دیئے گئے تاکہ وہ رب کے گھر کی مرمت کر سکیں۔ 15 ٹھیکے داروں سے حساب نہ لیا گیا جب اُنہیں کاری گروں کو پیسے دینے تھے، کیونکہ وہ قابلِ اعتماد تھے۔

16 محض وہ پیسے جو قصور اور گناہ کی قربانیوں کے لئے ملتے تھے رب کے گھر کی مرمت کے لئے استعمال نہ ہوئے۔ وہ اماموں کا حصہ رہے۔

خراج ملنے پر حزائیل یروشلم کو چھوڑتا ہے

17 اُن دنوں میں شام کے بادشاہ حزائیل نے جات پر حملہ کر کے اُس پر قبضہ کر لیا۔ اِس کے بعد وہ مُڑ کر یروشلم کی طرف بڑھنے لگا تاکہ اُس پر بھی حملہ کرے۔ 18 یہ دیکھ کر یہوداہ کے بادشاہ یوآس نے اُن تمام ہدیہ جات کو اکٹھا کیا جو اُس کے باپ دادا یہوسفط، یہورام اور اخزیاہ نے رب کے گھر کے لئے مخصوص کئے تھے۔ اُس نے وہ بھی جمع کئے جو اُس نے خود رب کے گھر کے لئے مخصوص کئے تھے۔ یہ چیزیں اُس سارے سونے کے ساتھ ملا کر جو رب کے گھر اور شاہی محل کے

[a] دیکھئے خروج 30:11-16

خزانوں میں تھا اُس نے سب کچھ حزائیل کو بھیج دیا۔ تب حزائیل یروشلم کو چھوڑ کر چلا گیا۔

یوآس کی موت

19 باقی جو کچھ یوآس کی حکومت کے دوران ہوا اور جو کچھ اُس نے کیا اُس کا ذکر 'شاہانِ یہوداہ' کی کتاب میں کیا گیا ہے۔ 20 ایک دن اُس کے افسروں نے اُس کے خلاف سازش کر کے اُسے قتل کر دیا جب وہ بیت مِلّو کے پاس اُس راستے پر تھا جو سِلّا کی طرف اُتر جاتا تھا۔ 21 قاتلوں کے نام یوزبد بن سِمعات اور یہوزبد بن شومیر تھے۔ یوآس کو یروشلم کے اُس حصے میں جو 'داؤد کا شہر' کہلاتا ہے خاندانی قبر میں دفنایا گیا۔ پھر اُس کا بیٹا اَمَصیاہ تخت نشین ہوا۔

اسرائیل کا بادشاہ یہوآخز

13 یہوآخز بن یاہو یہوداہ کے بادشاہ یوآس بن اخزیاہ کی حکومت کے 23ویں سال میں اسرائیل کا بادشاہ بنا۔ اُس کی حکومت کا دورانیہ 17 سال تھا، اور اُس کا دار الحکومت سامریہ رہا۔ 2 اُس کا چال چلن رب کو ناپسند تھا، کیونکہ وہ بھی یُربعام بن نباط کے بُرے نمونے پر چلتا رہا۔ اُس نے وہ گناہ جاری رکھے جو کرنے پر یُربعام نے اسرائیل کو اُکسایا تھا۔ اُس بُت پرستی سے وہ کبھی باز نہ آیا۔ 3 اِس وجہ سے رب اسرائیل سے بہت ناراض ہوا، اور وہ شام کے بادشاہ حزائیل اور اُس کے بیٹے بن ہدد کے وسیلے سے اُنہیں بار بار دباتا رہا۔

4 لیکن پھر یہوآخز نے رب کا غضب ٹھنڈا کیا، اور رب نے اُس کی منّتیں سنیں، کیونکہ اُسے معلوم تھا کہ شام کا بادشاہ اسرائیل پر کتنا ظلم کر رہا ہے۔ 5 رب نے کسی کو بھیج دیا جس نے اُنہیں شام کے ظلم سے آزاد کروایا۔ اِس کے بعد وہ پہلے کی طرح سکون کے ساتھ اپنے گھروں میں رہ سکتے تھے۔ 6 تو بھی وہ اُن گناہوں سے باز نہ آئے جو کرنے پر یُربعام نے اُنہیں اُکسایا تھا بلکہ اُن کی یہ بُت پرستی جاری رہی۔ یسیرت دیوی کا بُت بھی سامریہ سے ہٹایا نہ گیا۔

7 آخر میں یہوآخز کے صرف 50 گھڑسوار، 10 رتھ اور 10,000 پیادہ سپاہی رہ گئے۔ فوج کا باقی حصہ شام کے بادشاہ نے تباہ کر دیا تھا۔ اُس نے اسرائیلی فوجیوں کو کچل کر یوں اُڑا دیا تھا جس طرح دُھول اناج کو گاہتے وقت اُڑ جاتی ہے۔

8 باقی جو کچھ یہوآخز کی حکومت کے دوران ہوا، جو کچھ اُس نے کیا اور جو کامیابیاں اُسے حاصل ہوئیں وہ 'شاہانِ اسرائیل کی تاریخ' کی کتاب میں بیان کی گئی ہیں۔ 9 جب وہ مر کر اپنے باپ دادا سے جا ملا تو اُسے سامریہ میں دفنایا گیا۔ پھر اُس کا بیٹا یہوآس تخت نشین ہوا۔

اسرائیل کا بادشاہ یہوآس

10 یہوآس بن یہوآخز یہوداہ کے بادشاہ یوآس کی حکومت کے 37ویں سال میں اسرائیل کا بادشاہ بنا۔ 11 یہوآس کا چال چلن رب کو ناپسند تھا۔ وہ اُن گناہوں سے باز نہ آیا جو کرنے پر یُربعام بن نباط نے اسرائیل کو اُکسایا تھا بلکہ یہ بُت پرستی جاری رہی۔ 12 باقی جو کچھ یہوآس کی حکومت کے دوران ہوا، جو کچھ اُس نے کیا اور جو کامیابیاں اُسے حاصل ہوئیں وہ 'شاہانِ اسرائیل کی تاریخ' کی کتاب میں درج ہیں۔ اُس میں اُس کی یہوداہ کے بادشاہ اَمَصیاہ کے ساتھ جنگ کا ذکر بھی ہے۔

13 جب یہوآس مر کر اپنے باپ دادا سے جا ملا تو اُسے سامریہ میں شاہی قبر میں دفنایا گیا۔ پھر یُربعام دوم تخت پر بیٹھ گیا۔

بسترِ مرگ پر یہوآس کی الیشع سے ملاقات

14 یہوآس کے دورِ حکومت میں الیشع شدید بیمار ہو گیا۔ جب وہ مرنے کو تھا تو اسرائیل کا بادشاہ یہوآس اُس سے ملنے گیا۔ اُس کے اوپر جھک کر وہ خوب رو پڑا اور چلّایا، ”ہائے، میرے باپ، میرے باپ۔ اسرائیل کے رتھ اور اُس کے گھوڑے!“ 15 الیشع نے اُسے حکم دیا، ”ایک کمان اور کچھ تیر لے آئیں۔“ بادشاہ کمان اور تیر الیشع کے پاس لے آیا۔ 16 پھر الیشع بولا، ”کمان کو پکڑیں۔“ جب بادشاہ نے کمان کو پکڑ لیا تو الیشع نے اپنے ہاتھ اُس کے ہاتھوں پر رکھ دیئے۔ 17 پھر اُس نے حکم دیا، ”مشرقی کھڑکی کو کھول دیں۔“ بادشاہ نے اُسے کھول دیا۔ الیشع نے کہا، ”تیر چلائیں!“ بادشاہ نے تیر چلایا۔ الیشع پکارا، ”یہ رب کا فتح دلانے والا تیر ہے، شام پر فتح کا تیر! آپ افیق کے پاس شام کی فوج کو مکمل طور پر تباہ کر دیں گے۔“

18 پھر اُس نے بادشاہ کو حکم دیا، ”اب باقی تیروں کو پکڑیں۔“ بادشاہ نے اُنہیں پکڑ لیا۔ پھر الیشع بولا، ”اِن کو زمین پر پٹخ دیں۔“ بادشاہ نے تین مرتبہ تیروں کو زمین پر پٹخ دیا اور پھر رُک گیا۔ 19 یہ دیکھ کر مردِ خدا غصے ہو گیا اور بولا، ”آپ کو تیروں کو پانچ یا چھ مرتبہ زمین پر پٹخنا چاہئے تھا۔ اگر ایسا کرتے تو شام کی فوج کو شکست دے کر مکمل طور پر تباہ کر دیتے۔ لیکن اب آپ اُسے صرف تین مرتبہ شکست دیں گے۔“

20 تھوڑی دیر کے بعد الیشع فوت ہوا اور اُسے دفن کیا گیا۔ اُن دنوں میں موآبی لٹیرے ہر سال موسمِ بہار کے دوران ملک میں گھُس آتے تھے۔ 21 ایک دن کسی کا جنازہ ہو رہا تھا تو اچانک یہ لٹیرے نظر آئے۔ ماتم کرنے والے لاش کو قریب کی الیشع کی قبر میں پھینک کر بھاگ گئے۔ لیکن جوں ہی لاش الیشع کی ہڈیوں سے ٹکرائی اُس میں جان آ گئی اور وہ آدمی کھڑا ہو گیا۔

الیشع کے آخری الفاظ پورے ہو جاتے ہیں

22 یہوآخز کے جیتے جی شام کا بادشاہ حزائیل اسرائیل کو دباتا رہا۔ 23 تو بھی رب کو اپنی قوم پر ترس آیا۔ اُس نے اُن پر رحم کیا، کیونکہ اُسے وہ عہد یاد رہا جو اُس نے ابراہیم، اسحاق اور یعقوب سے باندھا تھا۔ آج تک وہ اُنہیں تباہ کرنے یا اپنے حضور سے خارج کرنے کے لئے تیار نہیں ہوا۔

24 جب شام کا بادشاہ حزائیل فوت ہوا تو اُس کا بیٹا بن ہدد تخت نشین ہوا۔ 25 تب یہوآس بن یہوآخز نے بن ہدد سے وہ اسرائیلی شہر دوبارہ چھین لئے جن پر بن ہدد کے باپ حزائیل نے قبضہ کر لیا تھا۔ تین بار یہوآس نے بن ہدد کو شکست دے کر اسرائیلی شہر واپس لے لئے۔

یہوداہ کا بادشاہ اَمَصیاہ

14 اَمَصیاہ بن یوآس اسرائیل کے بادشاہ یہوآس بن یہوآخز کے دوسرے سال میں یہوداہ کا بادشاہ بنا۔ 2 اُس وقت وہ 25 سال کا تھا۔ وہ یروشلم میں رہ کر 29 سال حکومت کرتا رہا۔ اُس کی ماں یہوعدان یروشلم کی رہنے والی تھی۔ 3 جو کچھ اَمَصیاہ نے کیا وہ رب کو پسند تھا، اگرچہ وہ اُتنی وفاداری

سے رب کی پیروی نہیں کرتا تھا جتنی اُس کے باپ داؤد نے کی تھی۔ ہر کام میں وہ اپنے باپ یوآس کے نمونے پر چلا، 4 لیکن اُس نے بھی اونچی جگہوں کے مندروں کو دُور نہ کیا۔ عام لوگ اب تک وہاں قربانیاں چڑھاتے اور بخور جلاتے رہے۔

5 جوں ہی اَمَصیاہ کے پاؤں مضبوطی سے جم گئے اُس نے اُن افسروں کو سزائے موت دی جنہوں نے باپ کو قتل کر دیا تھا۔ 6 لیکن اُن کے بیٹوں کو اُس نے زندہ رہنے دیا اور یوں موسوی شریعت کے تابع رہا جس میں رب فرماتا ہے، ”والدین کو اُن کے بچوں کے جرائم کے سبب سے سزائے موت نہ دی جائے، نہ بچوں کو اُن کے والدین کے جرائم کے سبب سے۔ اگر کسی کو سزائے موت دینی ہو تو اُس گناہ کے سبب سے جو اُس نے خود کیا ہے۔“

7 اَمَصیاہ نے ادومیوں کو نمک کی وادی میں شکست دی۔ اُس وقت اُن کے 10,000 فوجی اُس سے لڑنے آئے تھے۔ جنگ کے دوران اُس نے سلع شہر پر قبضہ کر لیا اور اُس کا نام یُقتئیل رکھا۔ یہ نام آج تک رائج ہے۔

اَمَصیاہ اسرائیل کے بادشاہ یہوآس سے لڑتا ہے

8 اِس فتح کے بعد اَمَصیاہ نے اسرائیل کے بادشاہ یہوآس بن یہوآخز کو پیغام بھیجا، ”آئیں، ہم ایک دوسرے کا مقابلہ کریں!“ 9 لیکن اسرائیل کے بادشاہ یہوآس نے جواب دیا، ”لبنان میں ایک کانٹےدار جھاڑی نے دیودار کے ایک درخت سے بات کی، ’میرے بیٹے کے ساتھ اپنی بیٹی کا رشتہ باندھو۔‘ لیکن اُسی وقت لبنان کے جنگلی جانوروں نے اُس کے اوپر سے گزر کر اُسے پاؤں تلے کچل ڈالا۔ 10 ملکِ ادوم پر فتح پانے کے سبب سے آپ کا دل مغرور ہو گیا ہے۔ لیکن میرا مشورہ ہے کہ آپ اپنے گھر میں رہ کر فتح میں حاصل ہوئی شہرت کا مزہ لینے پر اکتفا کریں۔ آپ ایسی مصیبت کو کیوں دعوت دیتے ہیں جو آپ اور یہوداہ کی تباہی کا باعث بن جائے؟“

11 لیکن اَمَصیاہ ماننے کے لئے تیار نہیں تھا، اِس لئے یہوآس اپنی فوج لے کر یہوداہ پر چڑھ آیا۔ بیت شمس کے پاس اُس کا یہوداہ کے بادشاہ کے ساتھ مقابلہ ہوا۔ 12 اسرائیل کی فوج نے یہوداہ کی فوج کو شکست دی، اور ہر ایک اپنے اپنے گھر بھاگ گیا۔ 13 اسرائیل کے بادشاہ یہوآس نے یہوداہ کے بادشاہ اَمَصیاہ بن یوآس بن اخزیاہ کو وہیں بیت شمس میں گرفتار کر لیا۔ پھر وہ یروشلم گیا اور شہر کی فصیل افرائیم نامی دروازے سے کونے کے دروازے تک گرا دی۔ اِس حصے کی لمبائی تقریباً 600 فٹ تھی۔ 14 جتنا بھی سونا، چاندی اور قیمتی سامان رب کے گھر اور شاہی محل کے خزانوں میں تھا اُسے اُس نے پورے کا پورا چھین لیا۔ لُوٹا ہوا مال اور بعض یرغمالوں کو لے کر وہ سامریہ واپس چلا گیا۔

اسرائیل کے بادشاہ یہوآس کی موت

15 باقی جو کچھ یہوآس کی حکومت کے دوران ہوا، جو کچھ اُس نے کیا اور جو کامیابیاں اُسے حاصل ہوئیں وہ ’شاہانِ اسرائیل کی تاریخ‘ کی کتاب میں درج ہیں۔ اُس میں اُس کی یہوداہ کے بادشاہ اَمَصیاہ کے ساتھ جنگ کا ذکر بھی ہے۔ 16 جب یہوآس مر کر اپنے باپ دادا سے جا ملا تو اُسے سامریہ میں اسرائیل کے بادشاہوں کی قبر میں دفنایا گیا۔ پھر اُس کا بیٹا یُربعام دوم تخت نشین ہوا۔

یہوداہ کے بادشاہ اَمَصیاہ کی موت

17 اسرائیل کے بادشاہ یہوآس بن یہوآخز کی موت کے بعد یہوداہ کا بادشاہ اَمَصیاہ بن یوآس مزید 15 سال جیتا رہا۔ 18 باقی جو کچھ اَمَصیاہ کی حکومت کے دوران ہوا وہ 'شاہانِ یہوداہ کی تاریخ' کی کتاب میں درج ہے۔ 19 ایک دن لوگ یروشلم میں اُس کے خلاف سازش کرنے لگے۔ آخرکار اُس نے فرار ہو کر لکیس میں پناہ لی، لیکن سازش کرنے والوں نے اپنے لوگوں کو اُس کے پیچھے بھیجا، اور وہ وہاں اُسے قتل کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ 20 اُس کی لاش گھوڑے پر اُٹھا کر یروشلم لائی گئی جہاں اُسے شہر کے اُس حصے میں جو 'داؤد کا شہر' کہلاتا ہے خاندانی قبر میں دفنایا گیا۔

21 یہوداہ کے تمام لوگوں نے اَمَصیاہ کے بیٹے عُزّیاہ[a] کو باپ کے تخت پر بٹھا دیا۔ اُس کی عمر 16 سال تھی 22 جب اُس کا باپ مر کر اپنے باپ دادا سے جا ملا۔ بادشاہ بننے کے بعد عُزّیاہ نے ایلات شہر پر قبضہ کر کے اُسے دوبارہ یہوداہ کا حصہ بنا لیا۔ اُس نے شہر میں بہت تعمیری کام کروایا۔

اسرائیل کا بادشاہ یُربعام دوم

23 یہوداہ کے بادشاہ اَمَصیاہ بن یوآس کے 15ویں سال میں یُربعام بن یہوآس اسرائیل کا بادشاہ بنا۔ اُس کی حکومت کا دورانیہ 41 سال تھا، اور اُس کا دارالحکومت سامریہ رہا۔ 24 اُس کا چال چلن رب کو ناپسند تھا۔ وہ اُن گناہوں سے باز نہ آیا جو کرنے پر نباط کے بیٹے یُربعام اوّل نے اسرائیل کو اُکسایا تھا۔ 25 یُربعام دوم لبو حمات سے لے کر بحیرۂ مُردار تک اُن تمام علاقوں پر دوبارہ قبضہ کر سکا جو پہلے اسرائیل کے تھے۔ یوں وہ وعدہ پورا ہوا جو رب اسرائیل کے خدا نے اپنے خادم جات حِفر کے رہنے والے نبی یونس بن اِمتّی کی معرفت کیا تھا۔ 26 کیونکہ رب نے اسرائیل کی نہایت بُری حالت پر دھیان دیا تھا۔ اُسے معلوم تھا کہ چھوٹے بڑے سب ہلاک ہونے والے ہیں اور کہ اُنہیں چھڑانے والا کوئی نہیں ہے۔ 27 رب نے کبھی نہیں کہا تھا کہ مَیں اسرائیل قوم کا نام و نشان مٹا دوں گا، اِس لئے اُس نے اُنہیں یُربعام بن یہوآس کے وسیلے سے نجات دلائی۔

28 باقی جو کچھ یُربعام دوم کی حکومت کے دوران ہوا، جو کچھ اُس نے کیا اور جو جنگی کامیابیاں اُسے حاصل ہوئیں اُن کا ذکر 'شاہانِ اسرائیل کی تاریخ' کی کتاب میں ہوا ہے۔ اُس میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ اُس نے کس طرح دمشق اور حمات پر دوبارہ قبضہ کر لیا۔ 29 جب یُربعام مر کر اپنے باپ دادا سے جا ملا تو اُسے سامریہ میں بادشاہوں کی قبر میں دفنایا گیا۔ پھر اُس کا بیٹا زکریاہ تخت نشین ہوا۔

یہوداہ کا بادشاہ عُزّیاہ

15 عُزّیاہ بن اَمَصیاہ اسرائیل کے بادشاہ یُربعام دوم کی حکومت کے 27ویں سال میں یہوداہ کا بادشاہ بنا۔ 2 اُس وقت اُس کی عمر 16 سال تھی، اور وہ یروشلم میں رہ کر 52 سال حکومت کرتا رہا۔ اُس کی ماں یکولیاہ یروشلم کی رہنے والی تھی۔ 3 اپنے

[a] یہاں کئی جگہوں پر عبرانی میں عُزّیاہ کا دوسرا نام عزریاہ مستعمل ہے۔

باپ اَمَصیاہ کی طرح اُس کا چال چلن رب کو پسند تھا، [4] لیکن اونچی جگہوں کو دُور نہ کیا گیا، اور عام لوگ وہاں اپنی قربانیاں چڑھاتے اور بخور جلاتے رہے۔

[5] ایک دن رب نے بادشاہ کو سزا دی کہ اُسے کوڑھ لگ گیا۔ عُزّیاہ جیتے جی اِس بیماری سے شفا نہ پا سکا، اور اُسے علیٰحدہ گھر میں رہنا پڑا۔ اُس کے بیٹے یوتام کو محل پر مقرر کیا گیا، اور وہی اُمّت پر حکومت کرنے لگا۔

[6] باقی جو کچھ عُزّیاہ کی حکومت کے دوران ہوا اور جو کچھ اُس نے کیا وہ 'شاہانِ یہوداہ کی تاریخ' کی کتاب میں درج ہے۔ [7] جب وہ مر کر اپنے باپ دادا سے جا ملا تو اُسے یروشلم کے اُس حصے میں جو 'داؤد کا شہر' کہلاتا ہے خاندانی قبر میں دفنایا گیا۔ پھر اُس کا بیٹا یوتام تخت نشین ہوا۔

اسرائیل کا بادشاہ زکریاہ

[8] زکریاہ بن یُربعام یہوداہ کے بادشاہ عُزّیاہ کی حکومت کے 38ویں سال میں اسرائیل کا بادشاہ بنا۔ اُس کا دار الحکومت بھی سامریہ تھا، لیکن چھ ماہ کے بعد اُس کی حکومت ختم ہو گئی۔ [9] اپنے باپ دادا کی طرح زکریاہ کا چال چلن بھی رب کو ناپسند تھا۔ وہ اُن گناہوں سے باز نہ آیا جو کرنے پر یُربعام بن نباط نے اسرائیل کو اُکسایا تھا۔ [10] سلّوم بن یبیس نے اُس کے خلاف سازش کر کے اُسے سب کے سامنے قتل کیا۔ پھر وہ اُس کی جگہ بادشاہ بن گیا۔

[11] باقی جو کچھ زکریاہ کی حکومت کے دوران ہوا اُس کا ذکر 'شاہانِ اسرائیل کی تاریخ' کی کتاب میں کیا گیا ہے۔

[12] یوں رب کا وہ وعدہ پورا ہوا جو اُس نے یاہو سے کیا تھا، ''تیری اولاد چوتھی پشت تک اسرائیل پر حکومت کرتی رہے گی۔''

اسرائیل کا بادشاہ سلّوم

[13] سلّوم بن یبیس یہوداہ کے بادشاہ عُزّیاہ کے 39ویں سال میں اسرائیل کا بادشاہ بنا۔ وہ سامریہ میں رہ کر صرف ایک ماہ تک تخت پر بیٹھ سکا۔ [14] پھر مناحم بن جادی نے تِرضہ سے آ کر سلّوم کو سامریہ میں قتل کر دیا۔ اِس کے بعد وہ خود تخت پر بیٹھ گیا۔

[15] باقی جو کچھ سلّوم کی حکومت کے دوران ہوا اور جو سازشیں اُس نے کیں وہ 'شاہانِ اسرائیل کی تاریخ' کی کتاب میں بیان کیا گیا ہے۔

[16] اُس وقت مناحم نے تِرضہ سے آ کر شہر تِفسح کو اُس کے تمام باشندوں اور گرد و نواح کے علاقے سمیت تباہ کیا۔ وجہ یہ تھی کہ اُس کے باشندے اپنے دروازوں کو کھول کر اُس کے تابع ہو جانے کے لئے تیار نہیں تھے۔ جواب میں مناحم نے اُن کو مارا اور تمام حاملہ عورتوں کے پیٹ چیر ڈالے۔

اسرائیل کا بادشاہ مناحم

[17] مناحم بن جادی یہوداہ کے بادشاہ عُزّیاہ کی حکومت کے 39ویں سال میں اسرائیل کا بادشاہ بنا۔ سامریہ اُس کا دار الحکومت تھا، اور اُس کی حکومت کا دورانیہ 10 سال تھا۔ [18] اُس کا چال چلن رب کو ناپسند تھا، اور وہ زندگی بھر اُن گناہوں سے باز نہ آیا جو کرنے پر یُربعام بن نباط نے اسرائیل کو اُکسایا تھا۔

[19-20] مناحم کے دورِ حکومت میں اسور کا بادشاہ پُول یعنی تِگلت پِل ایسر ملک سے لڑنے آیا۔ مناحم نے اُسے 34,000 کلو گرام چاندی دے دی تاکہ وہ اُس کی

حکومت مضبوط کرنے میں مدد کرے۔ تب اسور کا بادشاہ اسرائیل کو چھوڑ کر اپنے ملک واپس چلا گیا۔ چاندی کے یہ پیسے مناحم نے امیر اسرائیلیوں سے جمع کئے۔ ہر ایک کو چاندی کے 50 سِکے ادا کرنے پڑے۔

21 باقی جو کچھ مناحم کی حکومت کے دوران ہوا اور جو کچھ اُس نے کیا وہ 'شاہانِ اسرائیل کی تاریخ' کی کتاب میں درج ہے۔ 22 جب وہ مر کر اپنے باپ دادا سے جا ملا تو اُس کا بیٹا فِقحیاہ تخت پر بیٹھ گیا۔

اسرائیل کا بادشاہ فقحیاہ

23 فِقحیاہ بن مناحم یہوداہ کے بادشاہ عُزّیاہ کے 50ویں سال میں اسرائیل کا بادشاہ بنا۔ سامریہ میں رہ کر اُس کی حکومت کا دورانیہ دو سال تھا۔ 24 فِقحیاہ کا چال چلن رب کو ناپسند تھا۔ وہ اُن گناہوں سے باز نہ آیا جو کرنے پر یُربعام بن نباط نے اسرائیل کو اُکسایا تھا۔

25 ایک دن فوج کے اعلیٰ افسر فِقح بن رملیاہ نے اُس کے خلاف سازش کی۔ جِلعاد کے 50 آدمیوں کو اپنے ساتھ لے کر اُس نے فِقحیاہ کو سامریہ کے محل کے بُرج میں مار ڈالا۔ اُس وقت دو اَور افسر بنام ارجوب اور اریہ بھی اُس کی زد میں آ کر مر گئے۔ اِس کے بعد فِقح تخت پر بیٹھ گیا۔

26 باقی جو کچھ فِقحیاہ کی حکومت کے دوران ہوا اور جو کچھ اُس نے کیا وہ 'شاہانِ اسرائیل کی تاریخ' کی کتاب میں بیان کیا گیا ہے۔

اسرائیل کا بادشاہ فقح

27 فِقح بن رملیاہ یہوداہ کے بادشاہ عُزّیاہ کی حکومت کے 52ویں سال میں اسرائیل کا بادشاہ بنا۔ سامریہ میں رہ کر وہ 20 سال تک حکومت کرتا رہا۔ 28 فِقح کا چال چلن رب کو ناپسند تھا۔ وہ اُن گناہوں سے باز نہ آیا جو کرنے پر یُربعام بن نباط نے اسرائیل کو اُکسایا تھا۔

29 فِقح کے دورِ حکومت میں اسور کے بادشاہ تِگلت پِل ایسر نے اسرائیل پر حملہ کیا۔ ذیل کے تمام شہر اُس کے قبضے میں آ گئے: عِیون، ابیل بیت معکہ، یانوح، قادس اور حصور۔ جِلعاد اور گلیل کے علاقے بھی نفتالی کے پورے قبائلی علاقے سمیت اُس کی گرفت میں آ گئے۔ اسور کا بادشاہ اِن تمام جگہوں میں آباد لوگوں کو گرفتار کر کے اپنے ملک اسور لے گیا۔

30 ایک دن ہوسیع بن ایلہ نے فِقح کے خلاف سازش کر کے اُسے موت کے گھاٹ اُتار دیا۔ پھر وہ خود تخت پر بیٹھ گیا۔ یہ یہوداہ کے بادشاہ یوتام بن عُزّیاہ کی حکومت کے 20ویں سال میں ہوا۔

31 باقی جو کچھ فِقح کی حکومت کے دوران ہوا اور جو کچھ اُس نے کیا وہ 'شاہانِ اسرائیل کی تاریخ' کی کتاب میں درج ہے۔

یہوداہ کا بادشاہ یوتام

32 عُزّیاہ کا بیٹا یوتام اسرائیل کے بادشاہ فِقح کی حکومت کے دوسرے سال میں یہوداہ کا بادشاہ بنا۔ 33 وہ 25 سال کی عمر میں بادشاہ بنا اور یروشلم میں رہ کر 16 سال حکومت کرتا رہا۔ اُس کی ماں یروسہ بنت صدوق تھی۔ 34 وہ اپنے باپ عُزّیاہ کی طرح وہ کچھ کرتا رہا جو رب کو پسند تھا۔ 35 تو بھی اونچی جگہوں کے مندر ہٹائے نہ گئے۔ لوگ وہاں اپنی قربانیاں چڑھانے اور بخور جلانے سے باز نہ آئے۔ یوتام نے رب کے گھر کا بالائی دروازہ تعمیر کیا۔

36 باقی جو کچھ یوتام کی حکومت کے دوران ہوا اور جو کچھ اُس نے کیا وہ 'شاہانِ یہوداہ کی تاریخ' کی کتاب میں قلم بند ہے۔ 37 اُن دنوں میں رب شام کے بادشاہ رضین اور فقح بن رملیاہ کو یہوداہ کے خلاف بھیجنے لگا تاکہ اُس سے لڑیں۔ 38 جب یوتام مر کر اپنے باپ دادا سے جا ملا تو اُسے یروشلم کے اُس حصے میں جو 'داؤد کا شہر' کہلاتا ہے خاندانی قبر میں دفنایا گیا۔ پھر اُس کا بیٹا آخز تخت پر بیٹھ گیا۔

یہوداہ کا بادشاہ آخز

16 آخز بن یوتام اسرائیل کے بادشاہ فقح بن رملیاہ کی حکومت کے 17ویں سال میں یہوداہ کا بادشاہ بنا۔ 2 اُس وقت آخز 20 سال کا تھا، اور وہ یروشلم میں رہ کر 16 سال حکومت کرتا رہا۔ وہ اپنے باپ داؤد کے نمونے پر نہ چلا بلکہ وہ کچھ کرتا رہا جو رب کو ناپسند تھا۔ 3 کیونکہ اُس نے اسرائیل کے بادشاہوں کا چال چلن اپنایا، یہاں تک کہ اُس نے اپنے بیٹے کو قربانی کے طور پر جلا دیا۔ یوں وہ اُن قوموں کے گھنونے رسم و رواج ادا کرنے لگا جنہیں رب نے اسرائیلیوں کے آگے ملک سے نکال دیا تھا۔ 4 آخز بخور جلا کر اپنی قربانیاں اونچے مقاموں، پہاڑیوں کی چوٹیوں اور ہر گھنے درخت کے سائے میں چڑھاتا تھا۔

آخز اسور کے بادشاہ سے مدد لیتا ہے

5 ایک دن شام کا بادشاہ رضین اور اسرائیل کا بادشاہ فقح بن رملیاہ یروشلم پر حملہ کرنے کے لئے یہوداہ میں گھس آئے۔ اُنہوں نے شہر کا محاصرہ تو کیا لیکن اُس پر قبضہ کرنے میں ناکام رہے۔ 6 اُن ہی دنوں میں رضین نے ایلات پر دوبارہ قبضہ کر کے شام کا حصہ بنا لیا۔ یہوداہ کے لوگوں کو وہاں سے نکال کر اُس نے وہاں ادومیوں کو بسا دیا۔ یہ ادومی آج تک وہاں آباد ہیں۔

7 آخز نے اپنے قاصدوں کو اسور کے بادشاہ تِگلت پِل ایسر کے پاس بھیج کر اُسے اطلاع دی، "مَیں آپ کا خادم اور بیٹا ہوں۔ مہربانی کر کے آئیں اور مجھے شام اور اسرائیل کے بادشاہوں سے بچائیں جو مجھ پر حملہ کر رہے ہیں۔" 8 ساتھ ساتھ آخز نے وہ چاندی اور سونا جمع کیا جو رب کے گھر اور شاہی محل کے خزانوں میں تھا اور اُسے تحفے کے طور پر اسور کے بادشاہ کو بھیج دیا۔ 9 تِگلت پِل ایسر راضی ہو گیا۔ اُس نے دمشق پر حملہ کر کے شہر پر قبضہ کر لیا اور اُس کے باشندوں کو گرفتار کر کے قیر کو لے گیا۔ رضین کو اُس نے قتل کر دیا۔

آخز رب کے گھر کی بے حرمتی کرتا ہے

10 آخز بادشاہ اسور کے بادشاہ تِگلت پِل ایسر سے ملنے کے لئے دمشق گیا۔ وہاں ایک قربان گاہ تھی جس کا نمونہ آخز نے بنا کر اُوریاہ امام کو بھیج دیا۔ ساتھ ساتھ اُس نے ڈیزائن کی تمام تفصیلات بھی یروشلم بھیج دیں۔ 11 جب اُوریاہ کو ہدایات ملیں تو اُس نے اُن ہی کے مطابق یروشلم میں ایک قربان گاہ بنائی۔ آخز کے دمشق سے واپس آنے سے پہلے پہلے اُسے تیار کر لیا گیا۔

12 جب بادشاہ واپس آیا تو اُس نے نئی قربان گاہ کا معائنہ کیا۔ پھر اُس کی سیڑھی پر چڑھ کر 13 اُس نے خود قربانیاں اُس پر پیش کیں۔ بھسم ہونے والی قربانی اور غلہ کی نذر جلا کر اُس نے مَے کی نذر قربان گاہ پر اُنڈیل دی اور سلامتی کی قربانیوں کا خون اُس پر چھڑک دیا۔

14 رب کے گھر اور نئی قربان گاہ کے درمیان اب

تک پیتل کی پرانی قربان گاہ تھی۔ اب آخز نے اُسے اُٹھا کر رب کے گھر کے سامنے سے منتقل کر کے نئی قربان گاہ کے پیچھے یعنی شمال کی طرف رکھوا دیا۔ [15] اُوریاہ امام کو اُس نے حکم دیا، ''اب سے آپ کو تمام قربانیوں کو نئی قربان گاہ پر پیش کرنا ہے۔ اِن میں صبح و شام کی روزانہ قربانیاں بھی شامل ہیں اور بادشاہ اور اُمّت کی مختلف قربانیاں بھی، مثلاً بھسم ہونے والی قربانیاں اور غلہ اور مَے کی نذریں۔ قربانیوں کے تمام خون کو بھی صرف نئی قربان گاہ پر چھڑکنا ہے۔ آئندہ پیتل کی پرانی قربان گاہ صرف میرے ذاتی استعمال کے لئے ہو گی جب مجھے اللہ سے کچھ دریافت کرنا ہو گا۔'' [16] اُوریاہ امام نے ویسا ہی کیا جیسا بادشاہ نے اُسے حکم دیا۔

[17] لیکن آخز بادشاہ رب کے گھر میں مزید تبدیلیاں بھی لایا۔ ہتھ گاڑیوں کے جن فریموں پر باسن رکھے جاتے تھے اُنہیں توڑ کر اُس نے باسنوں کو دُور کر دیا۔ اِس کے علاوہ اُس نے 'سمندر' نامی بڑے حوض کو پیتل کے اُن بَیلوں سے اُتار دیا جن پر وہ شروع سے پڑا تھا اور اُسے پتھر کے ایک چبوترے پر رکھوا دیا۔ [18] اُس نے اسور کے بادشاہ کو خوش رکھنے کے لئے ایک اَور کام بھی کیا۔ اُس نے رب کے گھر سے وہ چبوترا دُور کر دیا جس پر بادشاہ کا تخت رکھا جاتا تھا اور وہ دروازہ بند کر دیا جو بادشاہ رب کے گھر میں داخل ہونے کے لئے استعمال کرتا تھا۔

[19] باقی جو کچھ آخز کی حکومت کے دوران ہوا اور جو کچھ اُس نے کیا وہ 'شاہانِ یہوداہ کی تاریخ' کی کتاب میں درج ہے۔ [20] جب وہ مر کر اپنے باپ دادا سے جا ملا تو اُسے یروشلم کے اُس حصے میں جو 'داؤد کا شہر' کہلاتا ہے خاندانی قبر میں دفنایا گیا۔ پھر اُس کا بیٹا حِزقیاہ تخت نشین ہوا۔

اسرائیل کا آخری بادشاہ ہوسیع

17 ہوسیع بن ایلہ یہوداہ کے بادشاہ آخز کی حکومت کے 12ویں سال میں اسرائیل کا بادشاہ بنا۔ سامریہ اُس کا دار الحکومت رہا، اور اُس کی حکومت کا دورانیہ 9 سال تھا۔ [2] ہوسیع کا چال چلن رب کو ناپسند تھا، لیکن اسرائیل کے اُن بادشاہوں کی نسبت جو اُس سے پہلے تھے وہ کچھ بہتر تھا۔

[3] ایک دن اسور کے بادشاہ سلمنسر نے اسرائیل پر حملہ کیا۔ تب ہوسیع شکست مان کر اُس کے تابع ہو گیا۔ اُسے اسور کو خراج ادا کرنا پڑا۔ [4] لیکن چند سال کے بعد وہ سرکش ہو گیا۔ اُس نے خراج کا سالانہ سلسلہ بند کر کے اپنے سفیروں کو مصر کے بادشاہ سو کے پاس بھیجا تاکہ اُس سے مدد حاصل کرے۔ جب اسور کے بادشاہ کو پتا چلا تو اُس نے اُسے پکڑ کر جیل میں ڈال دیا۔

سامریہ کا انجام

[5] سلمنسر پورے ملک میں سے گزر کر سامریہ تک پہنچ گیا۔ تین سال تک اُسے شہر کا محاصرہ کرنا پڑا، [6] لیکن آخرکار وہ ہوسیع کی حکومت کے نویں سال میں کامیاب ہوا اور شہر پر قبضہ کر کے اسرائیلیوں کو جلاوطن کر دیا۔ اُنہیں اسور لا کر اُس نے کچھ خلح کے علاقے میں، کچھ جوزان کے دریائے خابور کے کنارے پر اور کچھ مادیوں کے شہروں میں بسائے۔

[7] یہ سب کچھ اِس لئے ہوا کہ اسرائیلیوں نے رب اپنے خدا کا گناہ کیا تھا، حالانکہ وہ اُنہیں مصری بادشاہ فرعون

کے قبضے سے رِہا کر کے مصر سے نکال لایا تھا۔ وہ دیگر معبودوں کی پوجا کرتے 8 اور اُن قوموں کے رسم و رواج کی پیروی کرتے جن کو رب نے اُن کے آگے سے نکال دیا تھا۔ ساتھ ساتھ وہ اُن رسموں سے بھی لپٹے رہے جو اسرائیل کے بادشاہوں نے شروع کی تھیں۔ 9 اسرائیلیوں کو رب اپنے خدا کے خلاف بہت ترکیبیں سوجھیں جو ٹھیک نہیں تھیں۔ سب سے چھوٹی چوکی سے لے کر بڑے سے بڑے قلعہ بند شہر تک اُنہوں نے اپنے تمام شہروں کی اونچی جگہوں پر مندر بنائے۔ 10 ہر پہاڑی کی چوٹی پر اور ہر گھنے درخت کے سائے میں اُنہوں نے پتھر کے اپنے دیوتاؤں کے ستون اور یسیرت دیوی کے کھمبے کھڑے کئے۔ 11 ہر اونچی جگہ پر وہ بخور جلا دیتے تھے، بالکل اُن اقوام کی طرح جنہیں رب نے اُن کے آگے سے نکال دیا تھا۔ غرض اسرائیلیوں سے بہت سی ایسی شریر حرکتیں سرزد ہوئیں جن کو دیکھ کر رب کو غصہ آیا۔ 12 وہ بُتوں کی پرستش کرتے رہے اگرچہ رب نے اِس سے منع کیا تھا۔

13 بار بار رب نے اپنے نبیوں اور غیب بینوں کو اسرائیل اور یہوداہ کے پاس بھیجا تھا تاکہ اُنہیں آگاہ کریں، ”اپنی شریر راہوں سے باز آؤ۔ میرے احکام اور قواعد کے تابع رہو۔ اُس پوری شریعت کی پیروی کرو جو مَیں نے تمہارے باپ دادا کو اپنے خادموں یعنی نبیوں کے وسیلے سے دے دی تھی۔“

14 لیکن وہ سننے کے لئے تیار نہیں تھے بلکہ اپنے باپ دادا کی طرح اَڑ گئے، کیونکہ وہ بھی رب اپنے خدا پر بھروسا نہیں کرتے تھے۔ 15 اُنہوں نے اُس کے احکام اور اُس عہد کو رد کیا جو اُس نے اُن کے باپ دادا سے باندھا تھا۔ جب بھی اُس نے اُنہیں کسی بات سے آگاہ کیا تو اُنہوں نے اُسے حقیر جانا۔ بے کار بُتوں کی پیروی کرتے کرتے وہ خود بے کار ہو گئے۔ وہ گرد و نواح کی قوموں کے نمونے پر چل پڑے حالانکہ رب نے اِس سے منع کیا تھا۔ 16 رب اپنے خدا کے تمام احکام کو مسترد کر کے اُنہوں نے اپنے لئے بچھڑوں کے دو مجسمے ڈھال لئے اور یسیرت دیوی کا کھمبا کھڑا کر دیا۔ وہ سورج، چاند بلکہ آسمان کے پورے لشکر کے سامنے جھک گئے اور بعل دیوتا کی پرستش کرنے لگے۔ 17 اپنے بیٹے بیٹیوں کو اُنہوں نے اپنے بُتوں کے لئے قربان کر کے جلا دیا۔ نجومیوں سے مشورہ لینا اور جادوگری کرنا عام ہو گیا۔ غرض اُنہوں نے اپنے آپ کو بدی کے ہاتھ میں بیچ کر ایسا کام کیا جو رب کو ناپسند تھا اور جو اُسے غصہ دلاتا رہا۔

18 تب رب کا غضب اسرائیل پر نازل ہوا، اور اُس نے اُنہیں اپنے حضور سے خارج کر دیا۔ صرف یہوداہ کا قبیلہ ملک میں باقی رہ گیا۔

19 لیکن یہوداہ کے افراد بھی رب اپنے خدا کے احکام کے تابع رہنے کے لئے تیار نہیں تھے۔ وہ بھی اُن بُرے رسم و رواج کی پیروی کرتے رہے جو اسرائیل نے شروع کئے تھے۔ 20 پھر رب نے پوری کی پوری قوم کو رد کر دیا۔ اُنہیں تنگ کر کے وہ اُنہیں لٹیروں کے حوالے کرتا رہا، اور ایک دن اُس نے اُنہیں بھی اپنے حضور سے خارج کر دیا۔

21 رب نے خود اسرائیل کے شمالی قبیلوں کو داؤد کے گھرانے سے الگ کر دیا تھا، اور اُنہوں نے یُربعام بن نباط کو اپنا بادشاہ بنا لیا تھا۔ لیکن یُربعام نے اسرائیل کو ایک سنگین گناہ کرنے پر اُکسا کر رب کی پیروی کرنے سے دُور کئے رکھا۔ 22 اسرائیلی یُربعام کے بُرے

نمونے پر چلتے رہے اور کبھی اِس سے باز نہ آئے۔
[23] یہی وجہ ہے کہ جو کچھ رب نے اپنے خادموں یعنی نبیوں کی معرفت فرمایا تھا وہ پورا ہوا۔ اُس نے اُنہیں اپنے حضور سے خارج کر دیا، اور دشمن اُنہیں قیدی بنا کر اسور لے گیا جہاں وہ آج تک زندگی گزارتے ہیں۔

سامریہ میں اجنبی قوموں کو آباد کیا جاتا ہے

[24] اسور کے بادشاہ نے بابل، کوتہ، عوّا، حمات اور سِفروائم سے لوگوں کو اسرائیل میں لا کر سامریہ کے اسرائیلیوں سے خالی کئے گئے شہروں میں بسا دیا۔ یہ لوگ سامریہ پر قبضہ کر کے اُس کے شہروں میں بسنے لگے۔ [25] لیکن آتے وقت وہ رب کی پرستش نہیں کرتے تھے، اِس لئے رب نے اُن کے درمیان شیر ببر بھیج دیئے جنہوں نے کئی ایک کو پھاڑ ڈالا۔
[26] اسور کے بادشاہ کو اطلاع دی گئی، ''جن لوگوں کو آپ نے جلاوطن کر کے سامریہ کے شہروں میں بسا دیا ہے وہ نہیں جانتے کہ اُس ملک کا دیوتا کن کن باتوں کا تقاضا کرتا ہے۔ نتیجے میں اُس نے اُن کے درمیان شیر ببر بھیج دیئے ہیں جو اُنہیں پھاڑ رہے ہیں۔ اور وجہ یہی ہے کہ وہ اُس کی صحیح پوجا کرنے سے واقف نہیں ہیں۔'' [27] یہ سن کر اسور کے بادشاہ نے حکم دیا، ''سامریہ سے یہاں لائے گئے اماموں میں سے ایک کو چن لو جو اپنے وطن لوٹ کر وہاں دوبارہ آباد ہو جائے اور لوگوں کو سکھائے کہ اُس ملک کا دیوتا اپنی پوجا کے لئے کن کن باتوں کا تقاضا کرتا ہے۔''
[28] تب ایک امام جلاوطنی سے واپس آیا۔ بیت ایل میں آباد ہو کر اُس نے نئے باشندوں کو سکھایا کہ رب کی مناسب عبادت کس طرح کی جاتی ہے۔ [29] لیکن ساتھ ساتھ وہ اپنے ذاتی دیوتاؤں کی پوجا بھی کرتے رہے۔ شہر بہ شہر ہر قوم نے اپنے اپنے بُت بنا کر اُن تمام اونچی جگہوں کے مندروں میں کھڑے کئے جو سامریہ کے لوگوں نے بنا چھوڑے تھے۔ [30] بابل کے باشندوں نے سُکات بنات کے بُت، کوتہ کے لوگوں نے نیرگل کے مجسّمے، حمات والوں نے اسیما کے بُت [31] اور عوّا کے لوگوں نے نبجاز اور ترتاق کے مجسّمے کھڑے کئے۔ سِفروائم کے باشندے اپنے بچوں کو اپنے دیوتاؤں اَدرمّلک اور عنمّلک کے لئے قربان کر کے جلا دیتے تھے۔ [32] غرض سب رب کی پرستش کے ساتھ ساتھ اپنے دیوتاؤں کی پوجا بھی کرتے اور اپنے لوگوں میں سے مختلف قسم کے افراد کو چن کر پجاری مقرر کرتے تھے تاکہ وہ اونچی جگہوں کے مندروں کو سنبھالیں۔ [33] وہ رب کی عبادت بھی کرتے اور ساتھ ساتھ اپنے دیوتاؤں کی اُن قوموں کے رواجوں کے مطابق عبادت بھی کرتے تھے جن میں سے اُنہیں یہاں لایا گیا تھا۔
[34] یہ سلسلہ آج تک جاری ہے۔ سامریہ کے باشندے اپنے اُن پرانے رواجوں کے مطابق زندگی گزارتے ہیں اور صرف رب کی پرستش کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ وہ اُس کی ہدایات اور احکام کی پروا نہیں کرتے اور اُس شریعت کی پیروی نہیں کرتے جو رب نے یعقوب کی اولاد کو دی تھی۔ (رب نے یعقوب کا نام اسرائیل میں بدل دیا تھا۔) [35] کیونکہ رب نے اسرائیل کی قوم کے ساتھ عہد باندھ کر اُسے حکم دیا تھا،
''دوسرے کسی بھی معبود کی عبادت مت کرنا! اُن کے سامنے جھک کر اُن کی خدمت مت کرنا، نہ اُنہیں

قربانیاں پیش کرنا۔ 36 صرف رب کی پرستش کرو جو بڑی قدرت اور عظیم کام دکھا کر تمہیں مصر سے نکال لایا۔ صرف اُسی کے سامنے جھک جاؤ، صرف اُسی کو اپنی قربانیاں پیش کرو۔ 37 لازم ہے کہ تم دھیان سے اُن تمام ہدایات، احکام اور قواعد کی پیروی کرو جو مَیں نے تمہارے لئے قلم بند کر دیئے ہیں۔ کسی اَور دیوتا کی پوجا مت کرنا۔ 38 وہ عہد مت بھولنا جو مَیں نے تمہارے ساتھ باندھ لیا ہے، اور دیگر معبودوں کی پرستش نہ کرو۔ 39 صرف اور صرف رب اپنے خدا کی عبادت کرو۔ وہی تمہیں تمہارے تمام دشمنوں کے ہاتھ سے بچا لے گا۔“

40 لیکن لوگ یہ سننے کے لئے تیار نہیں تھے بلکہ اپنے پرانے رسم و رواج کے ساتھ لپٹے رہے۔ 41 چنانچہ رب کی عبادت کے ساتھ ہی سامریہ کے نئے باشندے اپنے بُتوں کی پوجا کرتے رہے۔ آج تک اُن کی اولاد یہی کچھ کرتی آئی ہے۔

یہوداہ کا بادشاہ حِزقیاہ

18 اسرائیل کے بادشاہ ہوسیع بن ایلہ کی حکومت کے تیسرے سال میں حِزقیاہ بن آخز یہوداہ کا بادشاہ بنا۔ 2 اُس وقت اُس کی عمر 25 سال تھی، اور وہ یروشلم میں رہ کر 29 سال حکومت کرتا رہا۔ اُس کی ماں ابی بنت زکریاہ تھی۔ 3 اپنے باپ داؤد کی طرح اُس نے ایسا کام کیا جو رب کو پسند تھا۔ 4 اُس نے اونچی جگہوں کے مندروں کو گرا دیا، پتھر کے اُن ستونوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جن کی پوجا کی جاتی تھی اور یسیرت دیوی کے کھمبوں کو کاٹ ڈالا۔ پیتل کا جو سانپ موسیٰ نے بنایا تھا اُسے بھی بادشاہ نے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا، کیونکہ اسرائیلی اُن ایام تک اُس کے سامنے بخور جلانے آتے تھے۔ (سانپ نخشتان کہلاتا تھا۔)

5 حِزقیاہ رب اسرائیل کے خدا پر بھروسا رکھتا تھا۔ یہوداہ میں نہ اِس سے پہلے اور نہ اِس کے بعد ایسا بادشاہ ہوا۔ 6 وہ رب کے ساتھ لپٹا رہا اور اُس کی پیروی کرنے سے کبھی بھی باز نہ آیا۔ وہ اُن احکام پر عمل کرتا رہا جو رب نے موسیٰ کو دیئے تھے۔ 7 اِس لئے رب اُس کے ساتھ رہا۔ جب بھی وہ کسی مقصد کے لئے نکلا تو اُسے کامیابی حاصل ہوئی۔

چنانچہ وہ اسور کی حکومت سے آزاد ہو گیا اور اُس کے تابع نہ رہا۔ 8 فلستیوں کو اُس نے سب سے چھوٹی چوکی سے لے کر بڑے سے بڑے قلعہ بند شہر تک شکست دی اور اُنہیں مارتے مارتے غزہ شہر اور اُس کے علاقے تک پہنچ گیا۔

اسوری اسرائیل پر قبضہ کرتے ہیں

9 حِزقیاہ کی حکومت کے چوتھے سال میں اور اسرائیل کے بادشاہ ہوسیع کی حکومت کے ساتویں سال میں اسور کے بادشاہ سلمنسر نے اسرائیل پر حملہ کیا۔ سامریہ شہر کا محاصرہ کر کے 10 وہ تین سال کے بعد اُس پر قبضہ کرنے میں کامیاب ہوا۔ یہ حِزقیاہ کی حکومت کے چھٹے سال اور اسرائیل کے بادشاہ ہوسیع کی حکومت کے نویں سال میں ہوا۔ 11 اسور کے بادشاہ نے اسرائیلیوں کو جلاوطن کر کے کچھ خلح کے علاقے میں، کچھ جوزان کے دریائے خابور کے کنارے پر اور کچھ مادیوں کے شہروں میں بسائے۔

12 یہ سب کچھ اِس لئے ہوا کہ وہ رب اپنے خدا کے تابع نہ رہے بلکہ اُس کے اُن کے ساتھ بندھے ہوئے

عہد کو توڑ کر اُن تمام احکام کے فرماں بردار نہ رہے جو رب کے خادم موسیٰ نے اُنہیں دیئے تھے۔ نہ وہ اُن کی سنتے اور نہ اُن پر عمل کرتے تھے۔

اسوری یروشلم کا محاصرہ کرتے ہیں

13 حِزقیاہ بادشاہ کی حکومت کے 14ویں سال میں اسور کے بادشاہ سنحیرب نے یہوداہ کے تمام قلعہ بند شہروں پر دھاوا بول کر اُن پر قبضہ کر لیا۔ 14 جب اسور کا بادشاہ لکیس کے آس پاس پہنچا تو یہوداہ کے بادشاہ حِزقیاہ نے اُسے اطلاع دی، ”مجھ سے غلطی ہوئی ہے۔ مجھے چھوڑ دیں تو جو کچھ بھی آپ مجھ سے طلب کریں گے مَیں آپ کو ادا کروں گا۔“

تب سنحیرب نے حِزقیاہ سے چاندی کے تقریباً 10,000 کلو گرام اور سونے کے تقریباً 1,000 کلو گرام مانگ لیا۔ 15 حِزقیاہ نے اُسے وہ تمام چاندی دے دی جو رب کے گھر اور شاہی محل کے خزانوں میں پڑی تھی۔ 16 سونے کا تقاضا پورا کرنے کے لئے اُس نے رب کے گھر کے دروازوں اور چوکھٹوں پر لگا سونا اُتروا کر اُسے اسور کے بادشاہ کو بھیج دیا۔ یہ سونا اُس نے خود دروازوں اور چوکھٹوں پر چڑھوایا تھا۔

17 پھر بھی اسور کا بادشاہ مطمئن نہ ہوا۔ اُس نے اپنے سب سے اعلیٰ افسروں کو بڑی فوج کے ساتھ لکیس سے یروشلم کو بھیجا (اُن کی اپنی زبان میں افسروں کے عُہدوں کے نام ترتان، رب ساریس اور ربشاقی تھے)۔ یروشلم پہنچ کر وہ اُس نالے کے پاس رُک گئے جو پانی کو اوپر والے تالاب تک پہنچاتا ہے (یہ تالاب اُس راستے پر ہے جو دھوبیوں کے گھاٹ تک لے جاتا ہے)۔ 18 اِن تین اسوری افسروں نے اطلاع دی کہ بادشاہ ہم سے ملنے آئے، لیکن حِزقیاہ نے محل کے انچارج اِلیاقیم بن خِلقیاہ، میرمنشی شِبناہ اور مشیرِ خاص یوآخ بن آسف کو اُن کے پاس بھیجا۔ 19 ربشاقی نے اُن کے ہاتھ حِزقیاہ کو پیغام بھیجا،

”اسور کے عظیم بادشاہ فرماتے ہیں، تمہارا بھروسا کس چیز پر ہے؟ 20 تم سمجھتے ہو کہ خالی باتیں کرنا فوجی حکمتِ عملی اور طاقت کے برابر ہے۔ یہ کیسی بات ہے؟ تم کس پر اعتماد کر رہے ہو کہ مجھ سے سرکش ہو گئے ہو؟ 21 کیا تم مصر پر بھروسا کرتے ہو؟ وہ تو ٹوٹا ہوا سرکنڈا ہی ہے۔ جو بھی اُس پر ٹیک لگائے اُس کا ہاتھ وہ چیر کر زخمی کر دے گا۔ یہی کچھ اُن سب کے ساتھ ہو جائے گا جو مصر کے بادشاہ فرعون پر بھروسا کریں! 22 شاید تم کہو، ’ہم رب اپنے خدا پر توکل کرتے ہیں۔‘ لیکن یہ کس طرح ہو سکتا ہے؟ حِزقیاہ نے تو اُس کی بے حرمتی کی ہے۔ کیونکہ اُس نے اونچی جگہوں کے مندروں اور قربان گاہوں کو ڈھا کر یہوداہ اور یروشلم سے کہا ہے کہ صرف یروشلم کی قربان گاہ کے سامنے پرستش کریں۔

23 آؤ، میرے آقا اسور کے بادشاہ سے سودا کرو۔ مَیں تمہیں 2,000 گھوڑے دوں گا بشرطیکہ تم اُن کے لئے سوار مہیا کر سکو۔ لیکن افسوس، تمہارے پاس اِتنے گھڑسوار ہیں ہی نہیں! 24 تم میرے آقا اسور کے بادشاہ کے سب سے چھوٹے افسر کا بھی مقابلہ نہیں کر سکتے۔ لہٰذا مصر کے رتھوں پر بھروسا رکھنے کا کیا فائدہ؟ 25 شاید تم سمجھتے ہو کہ مَیں رب کی مرضی کے بغیر ہی اِس جگہ پر حملہ کرنے آیا ہوں تاکہ سب کچھ برباد کروں۔ لیکن ایسا ہرگز نہیں ہے! رب نے خود مجھے کہا کہ اِس ملک پر دھاوا بول کر اِسے تباہ کر دے۔“

26 یہ سن کر اِلیاقیم بن خِلقیاہ، شِبناہ اور یوآخ نے

ربشاقی کی تقریر میں دخل دے کر کہا، ''براہِ کرم ارامی زبان میں اپنے خادموں کے ساتھ گفتگو کیجئے، کیونکہ ہم یہ اچھی طرح بول لیتے ہیں۔ عبرانی زبان استعمال نہ کریں، ورنہ شہر کی فصیل پر کھڑے لوگ آپ کی باتیں سن لیں گے۔'' 27 لیکن ربشاقی نے جواب دیا، ''کیا تم سمجھتے ہو کہ میرے مالک نے یہ پیغام صرف تمہیں اور تمہارے مالک کو بھیجا ہے؟ ہرگز نہیں! وہ چاہتے ہیں کہ تمام لوگ یہ باتیں سن لیں۔ کیونکہ وہ بھی تمہاری طرح اپنا فضلہ کھانے اور اپنا پیشاب پینے پر مجبور ہو جائیں گے۔''

28 پھر وہ فصیل کی طرف مُڑ کر بلند آواز سے عبرانی زبان میں عوام سے مخاطب ہوا، ''سنو، شہنشاہ، اسور کے بادشاہ کے فرمان پر دھیان دو! 29 بادشاہ فرماتے ہیں کہ حِزقیاہ تمہیں دھوکا نہ دے۔ وہ تمہیں میرے ہاتھ سے بچا نہیں سکتا۔ 30 بے شک وہ تمہیں تسلی دلانے کی کوشش کر کے کہتا ہے، 'رب ہمیں ضرور چھٹکارا دے گا، یہ شہر کبھی بھی اسوری بادشاہ کے قبضے میں نہیں آئے گا۔' لیکن اِس قسم کی باتوں سے تسلی پا کر رب پر بھروسا مت کرنا۔ 31 حِزقیاہ کی باتیں نہ مانو بلکہ اسور کے بادشاہ کی۔ کیونکہ وہ فرماتے ہیں، میرے ساتھ صلح کرو اور شہر سے نکل کر میرے پاس آ جاؤ۔ پھر تم میں سے ہر ایک انگور کی اپنی بیل اور انجیر کے اپنے درخت کا پھل کھائے گا اور اپنے حوض کا پانی پیئے گا۔ 32 پھر کچھ دیر کے بعد مَیں تمہیں ایک ایسے ملک میں لے جاؤں گا جو تمہارے اپنے ملک کی مانند ہو گا۔ اُس میں بھی اناج، نئی مَے، روٹی اور انگور کے باغ، زیتون کے درخت اور شہد ہے۔ غرض، موت کی راہ اختیار نہ کرنا بلکہ زندگی کی راہ۔ حِزقیاہ کی مت سننا۔ جب وہ کہتا ہے، 'رب ہمیں بچائے گا' تو وہ تمہیں دھوکا دے رہا ہے۔ 33 کیا دیگر اقوام کے دیوتا اپنے ملکوں کو شاہِ اسور سے بچانے کے قابل رہے ہیں؟ 34 حمات اور ارفاد کے دیوتا کہاں رہ گئے ہیں؟ سِفروائم، ہینع اور عوّا کے دیوتا کیا کر سکے؟ اور کیا کسی دیوتا نے سامریہ کو میری گرفت سے بچایا؟ 35 نہیں، کوئی بھی دیوتا اپنا ملک مجھ سے بچا نہ سکا۔ تو پھر رب یروشلم کو کس طرح مجھ سے بچائے گا؟''

36 فصیل پر کھڑے لوگ خاموش رہے۔ اُنہوں نے کوئی جواب نہ دیا، کیونکہ بادشاہ نے حکم دیا تھا کہ جواب میں ایک لفظ بھی نہ کہیں۔ 37 پھر محل کا انچارج اِلیاقیم بن خِلقیاہ، میرمنشی شِبناہ اور مشیرِ خاص یوآخ بن آسف رنجش کے مارے اپنے لباس پھاڑ کر حِزقیاہ کے پاس واپس گئے۔ دربار میں پہنچ کر اُنہوں نے بادشاہ کو سب کچھ کہہ سنایا جو ربشاقی نے اُنہیں کہا تھا۔

رب حِزقیاہ کو تسلی دیتا ہے

19 یہ باتیں سن کر حِزقیاہ نے اپنے کپڑے پھاڑے اور ٹاٹ کا ماتمی لباس پہن کر رب کے گھر میں گیا۔ 2 ساتھ ساتھ اُس نے محل کے انچارج اِلیاقیم، میرمنشی شِبناہ اور اماموں کے بزرگوں کو آموص کے بیٹے یسعیاہ نبی کے پاس بھیجا۔ سب ٹاٹ کے ماتمی لباس پہنے ہوئے تھے۔ 3 نبی کے پاس پہنچ کر اُنہوں نے حِزقیاہ کا پیغام سنایا، ''آج ہم بڑی مصیبت میں ہیں۔ سزا کے اِس دن اسوریوں نے ہماری سخت بے عزتی کی ہے۔ ہمارا حال دردِ زہ میں مبتلا اُس عورت کا سا ہے جس کے پیٹ سے بچہ نکلنے کو ہے، لیکن جو اِس لئے نہیں نکل سکتا کہ ماں کی طاقت جاتی رہی ہے۔ 4 لیکن شاید رب آپ کے خدا نے ربشاقی کی وہ

تمام باتیں سنی ہوں جو اُس کے آقا اسور کے بادشاہ نے زندہ خدا کی توہین میں بھیجی ہیں۔ ہو سکتا ہے رب آپ کا خدا اُس کی باتیں سن کر اُسے سزا دے۔ براہِ کرم ہمارے لئے جو اب تک بچے ہوئے ہیں دعا کریں۔"

5 جب حِزقیاہ کے افسروں نے یسعیاہ کو بادشاہ کا پیغام پہنچایا 6 تو نبی نے جواب دیا، "اپنے آقا کو بتا دینا کہ رب فرماتا ہے، 'اُن دھمکیوں سے خوف مت کھا جو اسوری بادشاہ کے ملازموں نے میری اہانت کر کے دی ہیں۔ 7 دیکھ، مَیں اُس کا ارادہ بدل دوں گا۔ وہ افواہ سن کر اِتنا مضطرب ہو جائے گا کہ اپنے ہی ملک واپس چلا جائے گا۔ وہاں مَیں اُسے تلوار سے مروا دوں گا'۔"

سنحیرب کی دھمکیاں اور حِزقیاہ کی دعا

8 ربشاقی یروشلم کو چھوڑ کر اسور کے بادشاہ کے پاس واپس چلا گیا جو اُس وقت لکیس سے روانہ ہو کر لِبناہ پر چڑھائی کر رہا تھا۔

9 پھر سنحیرب کو اطلاع ملی، "ایتھوپیا کا بادشاہ تِرہاقہ آپ سے لڑنے آ رہا ہے۔" تب اُس نے اپنے قاصدوں کو دوبارہ یروشلم بھیج دیا تاکہ حِزقیاہ کو پیغام پہنچائیں، 10 "جس دیوتا پر تم بھروسا رکھتے ہو اُس سے فریب نہ کھاؤ جب وہ کہتا ہے کہ یروشلم کبھی اسوری بادشاہ کے قبضے میں نہیں آئے گا۔ 11 تم تو سن چکے ہو کہ اسور کے بادشاہوں نے جہاں بھی گئے کیا کچھ کیا ہے۔ ہر ملک کو اُنہوں نے مکمل طور پر تباہ کر دیا ہے۔ تو پھر تم کس طرح بچ جاؤ گے؟ 12 کیا جوزان، حاران اور رصف کے دیوتا اُن کی حفاظت کر پائے؟ کیا ملکِ عدن میں تلسّار کے باشندے بچ سکے؟ نہیں، کوئی بھی دیوتا اُن کی مدد نہ کر سکا جب میرے باپ دادا نے اُنہیں تباہ کیا۔ 13 دھیان دو، اب حمات، ارفاد، سِفروائم شہر، ہینع اور عوّا کے بادشاہ کہاں ہیں؟"

14 خط ملنے پر حِزقیاہ نے اُسے پڑھ لیا اور پھر رب کے گھر کے صحن میں گیا۔ خط کو رب کے سامنے بچھا کر 15 اُس نے رب سے دعا کی،

"اے رب اسرائیل کے خدا جو کروبی فرشتوں کے درمیان تخت نشین ہے، تُو اکیلا ہی دنیا کے تمام ممالک کا خدا ہے۔ تُو ہی نے آسمان و زمین کو خلق کیا ہے۔ 16 اے رب، میری سن! اپنی آنکھیں کھول کر دیکھ! سنحیرب کی اُن باتوں پر دھیان دے جو اُس نے اِس مقصد سے ہم تک پہنچائی ہیں کہ زندہ خدا کی اہانت کرے۔ 17 اے رب، یہ بات سچ ہے کہ اسوری بادشاہوں نے اِن قوموں کو اُن کے ملکوں سمیت تباہ کر دیا ہے۔ 18 وہ تو اُن کے بُتوں کو آگ میں پھینک کر بھسم کر سکتے تھے، کیونکہ وہ زندہ نہیں بلکہ صرف انسان کے ہاتھوں سے بنے ہوئے لکڑی اور پتھر کے بُت تھے۔ 19 اے رب ہمارے خدا، اب مَیں تجھ سے التماس کرتا ہوں کہ ہمیں اسوری بادشاہ کے ہاتھ سے بچا تاکہ دنیا کے تمام ممالک جان لیں کہ تُو اے رب، واحد خدا ہے۔"

اسوری کی لعن طعن پر اللہ کا جواب

20 پھر یسعیاہ بن آموص نے حِزقیاہ کو پیغام بھیجا، "رب اسرائیل کا خدا فرماتا ہے کہ مَیں نے اسوری بادشاہ سنحیرب کے بارے میں تیری دعا سنی ہے۔ 21 اب رب کا اُس کے خلاف فرمان سن،

کنواری صیون بیٹی تجھے حقیر جانتی ہے، ہاں یروشلم بیٹی اپنا سر ہلا ہلا کر حقارت آمیز نظر سے تیرے پیچھے

دیکھتی ہے۔ 22 کیا تُو نہیں جانتا کہ کس کو گالیاں دیں اور کس کی اہانت کی ہے؟ کیا تجھے نہیں معلوم کہ تُو نے کس کے خلاف آواز بلند کی ہے؟ جس کی طرف تُو غرور کی نظر سے دیکھ رہا ہے وہ اسرائیل کا قدوس ہے!

23 اپنے قاصدوں کے ذریعے تُو نے رب کی اہانت کی ہے۔ تُو ڈینگیں مار کر کہتا ہے، 'مَیں اپنے بے شمار رتھوں سے پہاڑوں کی چوٹیوں اور لبنان کی انتہا تک چڑھ گیا ہوں۔ مَیں دیودار کے بڑے بڑے اور جونیپر کے بہترین درختوں کو کاٹ کر لبنان کے دُور ترین کونوں تک، اُس کے سب سے گھنے جنگل تک پہنچ گیا ہوں۔ 24 مَیں نے غیر ملکوں میں کنوئیں کھدوا کر اُن کا پانی پی لیا ہے۔ میرے تلووں تلے مصر کی تمام ندیاں خشک ہو گئیں۔'

25 اے اسوری بادشاہ، کیا تُو نے نہیں سنا کہ بڑی دیر سے مَیں نے یہ سب کچھ مقرر کیا؟ قدیم زمانے میں ہی مَیں نے اِس کا منصوبہ باندھ لیا، اور اب مَیں اِسے وجود میں لایا۔ میری مرضی تھی کہ تُو قلعہ بند شہروں کو خاک میں ملا کر پتھر کے ڈھیروں میں بدل دے۔ 26 اِسی لئے اُن کے باشندوں کی طاقت جاتی رہی، وہ گھبرائے اور شرمندہ ہوئے۔ وہ گھاس کی طرح کمزور تھے، چھت پر اُگنے والی اُس ہریالی کی مانند جو تھوڑی دیر کے لئے پھلتی پھولتی تو ہے، لیکن لُو چلتے وقت ایک دم مُرجھا جاتی ہے۔ 27 مَیں تو تجھ سے خوب واقف ہوں۔ مجھے معلوم ہے کہ تُو کہاں ٹھہرا ہوا ہے، اور تیرا آنا جانا مجھ سے پوشیدہ نہیں رہتا۔ مجھے پتا ہے کہ تُو میرے خلاف کتنے طیش میں آ گیا ہے۔ 28 تیرا طیش اور غرور دیکھ کر مَیں تیری ناک میں نکیل اور تیرے منہ میں لگام ڈال کر تجھے اُس راستے پر سے واپس گھسیٹ لے جاؤں گا جس پر سے تُو یہاں آ پہنچا ہے۔

29 اے حِزقیاہ، مَیں اِس نشان سے تجھے تسلی دلاؤں گا کہ اِس سال اور آنے والے سال تم وہ کچھ کھاؤ گے جو کھیتوں میں خود بخود اُگے گا۔ لیکن تیسرے سال تم بیج بو کر فصلیں کاٹو گے اور انگور کے باغ لگا کر اُن کا پھل کھاؤ گے۔ 30 یہوداہ کے بچے ہوئے باشندے ایک بار پھر جڑ پکڑ کر پھل لائیں گے۔ 31 کیونکہ یروشلم سے قوم کا بقیہ نکل آئے گا، اور کوہِ صیون کا بچا کھچا حصہ دوبارہ ملک میں پھیل جائے گا۔ رب الافواج کی غیرت یہ کچھ سرانجام دے گی۔

32 جہاں تک اسوری بادشاہ کا تعلق ہے رب فرماتا ہے کہ وہ اِس شہر میں داخل نہیں ہو گا۔ وہ ایک تیر تک اُس میں نہیں چلائے گا۔ نہ وہ ڈھال لے کر اُس پر حملہ کرے گا، نہ شہر کی فصیل کے ساتھ مٹی کا ڈھیر لگائے گا۔ 33 جس راستے سے بادشاہ یہاں آیا اُسی راستے پر سے وہ اپنے ملک واپس چلا جائے گا۔ اِس شہر میں وہ گھسنے نہیں پائے گا۔ یہ رب کا فرمان ہے۔ 34 کیونکہ مَیں اپنی اور اپنے خادم داؤد کی خاطر اِس شہر کا دفاع کر کے اِسے بچاؤں گا۔"

35 اُسی رات رب کا فرشتہ نکل آیا اور اسوری لشکرگاہ میں سے گزر کر 1,85,000 فوجیوں کو مار ڈالا۔ جب لوگ صبح سویرے اُٹھے تو چاروں طرف لاشیں ہی لاشیں نظر آئیں۔

36 یہ دیکھ کر سنحیرب اپنے خیمے اُکھاڑ کر اپنے ملک واپس چلا گیا۔ نینوہ شہر پہنچ کر وہ وہاں ٹھہر گیا۔ 37 ایک دن جب وہ اپنے دیوتا نِسروک کے مندر میں پوجا کر رہا تھا تو اُس کے بیٹوں اَدرَمّلِک اور شراضر نے اُسے تلوار سے قتل کر دیا اور فرار ہو کر ملکِ اراراط میں پناہ لی۔

پھر اُس کا بیٹا اسرحدون تخت نشین ہوا۔

اللہ حِزقیاہ کو شفا دیتا ہے

20 اُن دنوں میں حِزقیاہ اِتنا بیمار ہوا کہ مرنے کی نوبت آ پہنچی۔ آموص کا بیٹا یسعیاہ نبی اُس سے ملنے آیا اور کہا، ''رب فرماتا ہے کہ اپنے گھر کا بندوبست کر لے، کیونکہ تجھے مرنا ہے۔ تُو اِس بیماری سے شفا نہیں پائے گا۔''

2 یہ سن کر حِزقیاہ نے اپنا منہ دیوار کی طرف پھیر کر دعا کی، 3 ''اے رب، یاد کر کہ مَیں وفاداری اور خلوص دلی سے تیرے سامنے چلتا رہا ہوں، کہ مَیں وہ کچھ کرتا آیا ہوں جو تجھے پسند ہے۔'' پھر وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا۔

4 اِتنے میں یسعیاہ چلا گیا تھا۔ لیکن وہ ابھی اندرونی صحن سے نکلا نہیں تھا کہ اُسے رب کا کلام ملا، 5 ''میری قوم کے راہنما حِزقیاہ کے پاس واپس جا کر اُسے بتا دینا کہ رب تیرے باپ داؤد کا خدا فرماتا ہے، 'مَیں نے تیری دعا سن لی اور تیرے آنسو دیکھے ہیں۔ مَیں تجھے شفا دوں گا۔ پرسوں تُو دوبارہ رب کے گھر میں جائے گا۔ 6 مَیں تیری زندگی میں 15 سال کا اضافہ کروں گا۔ ساتھ ساتھ مَیں تجھے اور اِس شہر کو اسور کے بادشاہ سے بچا لوں گا۔ مَیں اپنی اور اپنے خادم داؤد کی خاطر شہر کا دفاع کروں گا'۔''

7 پھر یسعیاہ نے حکم دیا، ''انجیر کی ٹکی لا کر بادشاہ کے ناسور پر باندھ دو!'' جب ایسا کیا گیا تو حِزقیاہ کو شفا ملی۔ 8 پہلے حِزقیاہ نے یسعیاہ سے پوچھا تھا، ''رب مجھے کون سا نشان دے گا جس سے مجھے یقین آئے کہ وہ مجھے شفا دے گا اور کہ مَیں پرسوں دوبارہ رب کے گھر کی عبادت میں شریک ہوں گا؟'' 9 یسعیاہ نے جواب دیا، ''رب دھوپ گھڑی کا سایہ دس درجے آگے کرے گا یا دس درجے پیچھے۔ اِس سے آپ جان لیں گے کہ وہ اپنا وعدہ پورا کرے گا۔ آپ کیا چاہتے ہیں، کیا سایہ دس درجے آگے چلے یا دس درجے پیچھے؟'' 10 حِزقیاہ نے جواب دیا، ''یہ کروانا کہ سایہ دس درجے آگے چلے آسان کام ہے۔ نہیں، وہ دس درجے پیچھے جائے۔''

11 تب یسعیاہ نبی نے رب سے دعا کی، اور رب نے آخز کی بنائی ہوئی دھوپ گھڑی کا سایہ دس درجے پیچھے کر دیا۔

حِزقیاہ سے سنگین غلطی ہوتی ہے

12 تھوڑی دیر کے بعد بابل کے بادشاہ مرودک بلدان بن بلدان نے حِزقیاہ کی بیماری کی خبر سن کر وفد کے ہاتھ خط اور تحفے بھیجے۔ 13 حِزقیاہ نے وفد کا استقبال کر کے اُسے وہ تمام خزانے دکھائے جو ذخیرہ خانے میں محفوظ رکھے گئے تھے یعنی تمام سونا چاندی، بلسان کا تیل اور باقی قیمتی تیل۔ اُس نے اسلحہ خانہ اور باقی سب کچھ بھی دکھایا جو اُس کے خزانوں میں تھا۔ پورے محل اور پورے ملک میں کوئی خاص چیز نہ رہی جو اُس نے اُنہیں نہ دکھائی۔ 14 تب یسعیاہ نبی حِزقیاہ بادشاہ کے پاس آیا اور پوچھا، ''اِن آدمیوں نے کیا کہا؟ کہاں سے آئے ہیں؟'' حِزقیاہ نے جواب دیا، ''دُور دراز ملک بابل سے آئے ہیں۔'' 15 یسعیاہ بولا، ''اُنہوں نے محل میں کیا کچھ دیکھا؟'' حِزقیاہ نے کہا، ''اُنہوں نے محل میں سب کچھ دیکھ لیا ہے۔ میرے خزانوں میں کوئی چیز نہ رہی جو مَیں نے اُنہیں نہیں دکھائی۔''

16 تب یسعیاہ نے کہا، ''رب کا فرمان سنیں! 17 ایک

دن آنے والا ہے کہ تیرے محل کا تمام مال چھین لیا جائے گا۔ جتنے بھی خزانے تُو اور تیرے باپ دادا نے آج تک جمع کئے ہیں اُن سب کو دشمن بابل لے جائے گا۔ رب فرماتا ہے کہ ایک بھی چیز پیچھے نہیں رہے گی۔ 18 تیرے بیٹوں میں سے بھی بعض چھین لئے جائیں گے، ایسے جو اب تک پیدا نہیں ہوئے۔ تب وہ خواجہ سرا بن کر شاہِ بابل کے محل میں خدمت کریں گے۔"

19 حِزقیاہ بولا، "رب کا جو پیغام آپ نے مجھے دیا ہے وہ ٹھیک ہے۔" کیونکہ اُس نے سوچا، "بڑی بات یہ ہے کہ میرے جیتے جی امن و امان ہو گا۔"

حِزقیاہ کی موت

20 باقی جو کچھ حِزقیاہ کی حکومت کے دوران ہوا اور جو کامیابیاں اُسے حاصل ہوئیں وہ 'شاہانِ یہوداہ کی تاریخ' کی کتاب میں درج ہیں۔ وہاں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ اُس نے کس طرح تالاب بنوا کر وہ سرنگ کھدوائی جس کے ذریعے چشمے کا پانی شہر تک پہنچتا ہے۔ 21 جب حِزقیاہ مر کر اپنے باپ دادا سے جا ملا تو اُس کا بیٹا منسّی تخت نشین ہوا۔

یہوداہ کا بادشاہ منسّی

21 منسّی 12 سال کی عمر میں بادشاہ بنا، اور یروشلم میں اُس کی حکومت کا دورانیہ 55 سال تھا۔ اُس کی ماں حِفصیباہ تھی۔ 2 منسّی کا چال چلن رب کو ناپسند تھا۔ اُس نے اُن قوموں کے قابلِ گھن رسم و رواج اپنا لئے جنہیں رب نے اسرائیلیوں کے آگے سے نکال دیا تھا۔ 3 اونچی جگہوں کے جن مندروں کو اُس کے باپ حِزقیاہ نے ڈھا دیا تھا اُنہیں اُس نے نئے سرے سے تعمیر کیا۔ اُس نے بعل دیوتا کی قربان گاہیں بنوائیں اور یسیرت دیوی کا کھمبا کھڑا کیا، بالکل اُسی طرح جس طرح اسرائیل کے بادشاہ اخی اب نے کیا تھا۔ اِن کے علاوہ وہ سورج، چاند بلکہ آسمان کے پورے لشکر کو سجدہ کر کے اُن کی خدمت کرتا تھا۔ 4 اُس نے رب کے گھر میں بھی اپنی قربان گاہیں کھڑی کیں، حالانکہ رب نے اِس مقام کے بارے میں فرمایا تھا، "مَیں یروشلم میں اپنا نام قائم کروں گا۔" 5 لیکن منسّی نے پروا نہ کی بلکہ رب کے گھر کے دونوں صحنوں میں آسمان کے پورے لشکر کے لئے قربان گاہیں بنوائیں۔ 6 یہاں تک کہ اُس نے اپنے بیٹے کو بھی قربان کر کے جلا دیا۔ جادوگری اور غیب دانی کرنے کے علاوہ وہ مُردوں کی روحوں سے رابطہ کرنے والوں اور رمّالوں سے بھی مشورہ کرتا تھا۔

غرض اُس نے بہت کچھ کیا جو رب کو ناپسند تھا اور اُسے طیش دلایا۔ 7 یسیرت دیوی کا کھمبا بنوا کر اُس نے اُسے رب کے گھر میں کھڑا کیا، حالانکہ رب نے داؤد اور اُس کے بیٹے سلیمان سے کہا تھا، "اِس گھر اور اِس شہر یروشلم میں جو مَیں نے تمام اسرائیلی قبیلوں میں سے چن لیا ہے مَیں اپنا نام ابد تک قائم رکھوں گا۔ 8 اگر اسرائیلی احتیاط سے میرے اُن تمام احکام کی پیروی کریں جو موسیٰ نے شریعت میں اُنہیں دیئے تو مَیں کبھی نہیں ہونے دوں گا کہ اسرائیلیوں کو اُس ملک سے جلاوطن کر دیا جائے جو مَیں نے اُن کے باپ دادا کو عطا کیا تھا۔" 9 لیکن لوگ رب کے تابع نہ رہے، اور منسّی نے اُنہیں ایسے غلط کام کرنے پر اُکسایا جو اُن قوموں سے بھی سرزد نہیں ہوئے تھے جنہیں رب نے ملک میں داخل ہوتے وقت اُن کے آگے سے تباہ کر دیا تھا۔

10 آخرکار رب نے اپنے خادموں یعنی نبیوں کی

معرفت اعلان کیا، [11] ''یہوداہ کے بادشاہ منسّی سے قابلِ گھن گناہ سرزد ہوئے ہیں۔ اُس کی حرکتیں ملک میں اسرائیل سے پہلے رہنے والے اموریوں کی نسبت کہیں زیادہ شریر ہیں۔ اپنے بُتوں سے اُس نے یہوداہ کے باشندوں کو گناہ کرنے پر اُکسایا ہے۔ [12] چنانچہ رب اسرائیل کا خدا فرماتا ہے، 'مَیں یروشلم اور یہوداہ پر ایسی آفت نازل کروں گا کہ جسے بھی اِس کی خبر ملے گی اُس کے کان بجنے لگیں گے۔ [13] مَیں یروشلم کو اُسی ناپ سے ناپوں گا جس سے سامریہ کو ناپ چکا ہوں۔ مَیں اُسے اُس ترازو میں رکھ کر تولوں گا جس میں اخی اب کا گھرانا تول چکا ہوں۔ جس طرح برتن صفائی کرتے وقت پونچھ کر اُلٹے رکھے جاتے ہیں اُسی طرح مَیں یروشلم کا صفایا کر دوں گا۔ [14] اُس وقت مَیں اپنی میراث کا بچا کھچا حصہ بھی ترک کر دوں گا۔ مَیں اُنہیں اُن کے دشمنوں کے حوالے کر دوں گا جو اُن کی لُوٹ مار کریں گے۔ [15] اور وجہ یہی ہو گی کہ اُن سے ایسی حرکتیں سرزد ہوئی ہیں جو مجھے ناپسند ہیں۔ اُس دن سے لے کر جب اُن کے باپ دادا مصر سے نکل آئے آج تک وہ مجھے طیش دلاتے رہے ہیں'۔''

[16] لیکن منسّی نے نہ صرف یہوداہ کے باشندوں کو بُت پرستی اور ایسے کام کرنے پر اُکسایا جو رب کو ناپسند تھے بلکہ اُس نے بے شمار بے قصور لوگوں کو قتل بھی کیا۔ اُن کے خون سے یروشلم ایک سرے سے دوسرے سرے تک بھر گیا۔

[17] باقی جو کچھ منسّی کی حکومت کے دوران ہوا اور جو کچھ اُس نے کیا وہ 'شاہانِ یہوداہ کی تاریخ' کی کتاب میں درج ہے۔ اُس میں اُس کے گناہوں کا ذکر بھی کیا گیا ہے۔ [18] جب وہ مر کر اپنے باپ دادا سے جا ملا تو اُسے اُس کے محل کے باغ میں دفنایا گیا جو عُزّا کا باغ کہلاتا ہے۔ پھر اُس کا بیٹا امون تخت نشین ہوا۔

یہوداہ کا بادشاہ امون

[19] امون 22 سال کی عمر میں بادشاہ بنا اور دو سال تک یروشلم میں حکومت کرتا رہا۔ اُس کی ماں مسلّمت بنت حروص یُطبہ کی رہنے والی تھی۔ [20] اپنے باپ منسّی کی طرح امون ایسا غلط کام کرتا رہا جو رب کو ناپسند تھا۔ [21] وہ ہر طرح سے اپنے باپ کے بُرے نمونے پر چل کر اُن بُتوں کی خدمت اور پوجا کرتا رہا جن کی پوجا اُس کا باپ کرتا آیا تھا۔ [22] رب اپنے باپ دادا کے خدا کو اُس نے ترک کیا، اور وہ اُس کی راہوں پر نہیں چلتا تھا۔

[23] ایک دن امون کے کچھ افسروں نے اُس کے خلاف سازش کر کے اُسے محل میں قتل کر دیا۔ [24] لیکن اُمّت نے تمام سازش کرنے والوں کو مار ڈالا اور امون کے بیٹے یوسیاہ کو بادشاہ بنا دیا۔

[25] باقی جو کچھ امون کی حکومت کے دوران ہوا اور جو کچھ اُس نے کیا وہ 'شاہانِ یہوداہ کی تاریخ' کی کتاب میں بیان کیا گیا ہے۔ [26] اُسے عُزّا کے باغ میں اُس کی اپنی قبر میں دفن کیا گیا۔ پھر اُس کا بیٹا یوسیاہ تخت نشین ہوا۔

یہوداہ کا بادشاہ یوسیاہ

22 یوسیاہ 8 سال کی عمر میں بادشاہ بنا، اور یروشلم میں رہ کر اُس کی حکومت کا دورانیہ 31 سال تھا۔ اُس کی ماں یدیدہ بنت عدایاہ بُصقت کی رہنے والی تھی۔ [2] یوسیاہ وہ کچھ کرتا رہا جو رب کو پسند تھا۔ وہ ہر بات میں اپنے باپ داؤد کے اچھے نمونے پر چلتا رہا اور اُس سے نہ دائیں، نہ بائیں طرف ہٹا۔

3 اپنی حکومت کے 18ویں سال میں یوسیاہ بادشاہ نے اپنے میرمنشی سافن بن اصلیاہ بن مسُلّام کو رب کے گھر کے پاس بھیج کر کہا، 4 ”امامِ اعظم خِلقیاہ کے پاس جا کر اُسے بتا دینا کہ اُن تمام پیسوں کو گن لیں جو دربانوں نے لوگوں سے جمع کئے ہیں۔ 5-6 پھر پیسے اُن ٹھیکے داروں کو دے دیں جو رب کے گھر کی مرمت کروا رہے ہیں تاکہ وہ کاری گروں، تعمیر کرنے والوں اور راجوں کی اُجرت ادا کر سکیں۔ اِن پیسوں سے وہ دراڑوں کو ٹھیک کرنے کے لئے درکار لکڑی اور تراشے ہوئے پتھر بھی خریدیں۔ 7 ٹھیکے داروں کو اخراجات کا حساب کتاب دینے کی ضرورت نہیں ہے، کیونکہ وہ قابلِ اعتماد ہیں۔“

رب کے گھر سے شریعت کی کتاب مل جاتی ہے

8 جب میرمنشی سافن خِلقیاہ کے پاس پہنچا تو امامِ اعظم نے اُسے ایک کتاب دکھا کر کہا، ”مجھے رب کے گھر میں شریعت کی کتاب ملی ہے۔“ اُس نے اُسے سافن کو دے دیا جس نے اُسے پڑھ لیا۔ 9 تب سافن بادشاہ کے پاس گیا اور اُسے اطلاع دی، ”ہم نے رب کے گھر میں جمع شدہ پیسے مرمت پر مقرر ٹھیکے داروں اور باقی کام کرنے والوں کو دے دیئے ہیں۔“ 10 پھر سافن نے بادشاہ کو بتایا، ”خِلقیاہ نے مجھے ایک کتاب دی ہے۔“ کتاب کو کھول کر وہ بادشاہ کی موجودگی میں اُس کی تلاوت کرنے لگا۔

11 کتاب کی باتیں سن کر بادشاہ نے رنجیدہ ہو کر اپنے کپڑے پھاڑ لئے۔ 12 اُس نے خِلقیاہ امام، اخی قام بن سافن، عکبور بن میکایاہ، میرمنشی سافن اور اپنے خاص خادم عسایاہ کو بُلا کر اُنہیں حکم دیا، 13 ”جا کر میری اور قوم بلکہ تمام یہوداہ کی خاطر رب سے اِس کتاب میں درج باتوں کے بارے میں دریافت کریں۔ رب کا جو غضب ہم پر نازل ہونے والا ہے وہ نہایت سخت ہے، کیونکہ ہمارے باپ دادا نہ کتاب کے فرمانوں کے تابع رہے، نہ اُن ہدایات کے مطابق زندگی گزاری ہے جو اُس میں ہمارے لئے درج کی گئی ہیں۔“

14 چنانچہ خِلقیاہ امام، اخی قام، عکبور، سافن اور عسایاہ خُلدہ نبیہ کو ملنے گئے۔ خُلدہ کا شوہر سلّوم بن تِقوَہ بن خرخس رب کے گھر کے کپڑے سنبھالتا تھا۔ وہ یروشلم کے نئے علاقے میں رہتے تھے۔ 15-16 خُلدہ نے اُنہیں جواب دیا،

”رب اسرائیل کا خدا فرماتا ہے کہ جس آدمی نے تمہیں بھیجا ہے اُسے بتا دینا، ’رب فرماتا ہے کہ مَیں اِس شہر اور اُس کے باشندوں پر آفت نازل کروں گا۔ وہ تمام باتیں پوری ہو جائیں گی جو یہوداہ کے بادشاہ نے کتاب میں پڑھی ہیں۔ 17 کیونکہ میری قوم نے مجھے ترک کر کے دیگر معبودوں کو قربانیاں پیش کی ہیں اور اپنے ہاتھوں سے بُت بنا کر مجھے طیش دلایا ہے۔ میرا غضب اِس مقام پر نازل ہو جائے گا اور کبھی ختم نہیں ہو گا۔‘

18 لیکن یہوداہ کے بادشاہ کے پاس جائیں جس نے آپ کو رب سے دریافت کرنے کے لئے بھیجا ہے اور اُسے بتا دیں کہ رب اسرائیل کا خدا فرماتا ہے، ’میری باتیں سن کر 19 تیرا دل نرم ہو گیا ہے۔ جب تجھے پتا چلا کہ مَیں نے اِس مقام اور اِس کے باشندوں کے بارے میں فرمایا ہے کہ وہ لعنتی اور تباہ ہو جائیں گے تو تُو نے اپنے آپ کو رب کے سامنے پست کر دیا۔ تُو نے رنجیدہ ہو کر اپنے کپڑے پھاڑ لئے اور میرے حضور پھوٹ پھوٹ کر رویا۔ رب فرماتا ہے کہ یہ دیکھ کر مَیں نے

تیری سنی ہے۔ 20 جب تُو میرے کہنے پر مر کر اپنے باپ دادا سے جا ملے گا تو سلامتی سے دفن ہو گا۔ جو آفت مَیں شہر پر نازل کروں گا وہ تُو خود نہیں دیکھے گا'۔"

افسر بادشاہ کے پاس واپس گئے اور اُسے خُلدہ کا جواب سنا دیا۔

یوسیاہ رب سے عہد باندھتا ہے

23 تب بادشاہ یہوداہ اور یروشلم کے تمام بزرگوں کو بُلا کر 2 رب کے گھر میں گیا۔ سب لوگ چھوٹے سے لے کر بڑے تک اُس کے ساتھ گئے یعنی یہوداہ کے آدمی، یروشلم کے باشندے، امام اور نبی۔ وہاں پہنچ کر جماعت کے سامنے عہد کی اُس پوری کتاب کی تلاوت کی گئی جو رب کے گھر میں ملی تھی۔

3 پھر بادشاہ نے ستون کے پاس کھڑے ہو کر رب کے حضور عہد باندھا اور وعدہ کیا، "ہم رب کی پیروی کریں گے، ہم پورے دل و جان سے اُس کے احکام اور ہدایات پوری کر کے اِس کتاب میں درج عہد کی باتیں قائم رکھیں گے۔" پوری قوم عہد میں شریک ہوئی۔

یوسیاہ بُت پرستی کو ختم کرتا ہے

4 اب بادشاہ نے امامِ اعظم خِلقیاہ، دوسرے درجے پر مقرر اماموں اور دربانوں کو حکم دیا، "رب کے گھر میں سے وہ تمام چیزیں نکال دیں جو بعل دیوتا، یسیرت دیوی اور آسمان کے پورے لشکر کی پوجا کے لئے استعمال ہوئی ہیں۔" پھر اُس نے یہ سارا سامان یروشلم کے باہر وادیٔ قدرون کے کھلے میدان میں جلا دیا اور اُس کی راکھ اُٹھا کر بیت ایل لے گیا۔ 5 اُس نے اُن بُت پرست پجاریوں کو بھی ہٹا دیا جنہیں یہوداہ کے بادشاہوں نے یہوداہ کے شہروں اور یروشلم کے گرد و نواح کے مندروں میں قربانیاں پیش کرنے کے لئے مقرر کیا تھا۔ یہ پجاری نہ صرف بعل دیوتا کو اپنے نذرانے پیش کرتے تھے بلکہ سورج، چاند، جُھرمٹوں اور آسمان کے پورے لشکر کو بھی۔ 6 یسیرت دیوی کا کھمبا یوسیاہ نے رب کے گھر سے نکال کر شہر کے باہر وادیٔ قدرون میں جلا دیا۔ پھر اُس نے اُسے پیس کر اُس کی راکھ غریب لوگوں کی قبروں پر بکھیر دی۔ 7 رب کے گھر کے پاس ایسے مکان تھے جو جسم فروش مردوں اور عورتوں کے لئے بنائے گئے تھے۔ اُن میں عورتیں یسیرت دیوی کے لئے کپڑے بھی بُنتی تھیں۔ اب بادشاہ نے اُن کو بھی گرا دیا۔

8 پھر یوسیاہ تمام اماموں کو یروشلم واپس لایا۔ ساتھ ساتھ اُس نے یہوداہ کے شمال میں جِبع سے لے کر جنوب میں بیرسبع تک اونچی جگہوں کے اُن تمام مندروں کی بے حرمتی کی جہاں امام پہلے قربانیاں پیش کرتے تھے۔ یروشلم کے اُس دروازے کے پاس بھی دو مندر تھے جو شہر کے سردار یشوع کے نام سے مشہور تھا۔ اِن کو بھی یوسیاہ نے ڈھا دیا۔ (شہر میں داخل ہوتے وقت یہ مندر بائیں طرف نظر آتے تھے۔) 9 جن اماموں نے اونچی جگہوں پر خدمت کی تھی اُنہیں یروشلم میں رب کے حضور قربانیاں پیش کرنے کی اجازت نہیں تھی۔ لیکن وہ باقی اماموں کی طرح بےخمیری روٹی کے لئے مخصوص روٹی کھا سکتے تھے۔ 10 بن ہنوم کی وادی کی قربان گاہ بنام توفت کو بھی بادشاہ نے ڈھا دیا تاکہ آئندہ کوئی بھی اپنے بیٹے یا بیٹی کو جلا کر مَلِک دیوتا کو قربان نہ کر سکے۔ 11 گھوڑے کے جو مجسمے یہوداہ کے بادشاہوں نے سورج دیوتا کی تعظیم میں کھڑے کئے تھے

اُنہیں بھی یوسیاہ نے گرا دیا اور اُن کے رتھوں کو جلا دیا۔ یہ گھوڑے رب کے گھر کے صحن میں دروازے کے ساتھ کھڑے تھے، وہاں جہاں درباری افسر بنام ناتن مَلِک کا کمرا تھا۔ 12 آخز بادشاہ نے اپنی چھت پر ایک کمرا بنایا تھا جس کی چھت پر بھی مختلف بادشاہوں کی بنی ہوئی قربان گاہیں تھیں۔ اب یوسیاہ نے اِن کو بھی ڈھا دیا اور اُن دو قربان گاہوں کو بھی جو منسّی نے رب کے گھر کے دو صحنوں میں کھڑی کی تھیں۔ اِن کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے اُس نے ملبہ وادیٔ قدرون میں پھینک دیا۔ 13 نیز، بادشاہ نے یروشلم کے مشرق میں اونچی جگہوں کے مندروں کی بے حرمتی کی۔ یہ مندر ہلاکت کے پہاڑ کے جنوب میں تھے، اور سلیمان بادشاہ نے اُنہیں تعمیر کیا تھا۔ اُس نے اُنہیں صیدا کی شرم ناک دیوی عستارات، موآب کے مکروہ دیوتا کموس اور عمون کے قابلِ گھن دیوتا ملکوم کے لئے بنایا تھا۔ 14 یوسیاہ نے دیوتاؤں کے لئے مخصوص کئے گئے ستونوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے یسیرت دیوی کے کھمبے کٹوا دیئے اور مقامات پر انسانی ہڈیاں بکھیر کر اُن کی بے حرمتی کی۔

یوسیاہ سے بیت ایل اور سامریہ کے مندروں کی تباہی

15-16 بیت ایل میں اب تک اونچی جگہ پر وہ مندر اور قربان گاہ پڑی تھی جو یُربعام بن نباط نے تعمیر کی تھی۔ یُربعام ہی نے اسرائیل کو گناہ کرنے پر اُکسایا تھا۔ جب یوسیاہ نے دیکھا کہ جس پہاڑ پر قربان گاہ ہے اُس کی ڈھلانوں پر بہت سی قبریں ہیں تو اُس نے حکم دیا کہ اُن کی ہڈیاں نکال کر قربان گاہ پر جلا دی جائیں۔ یوں قربان گاہ کی بے حرمتی بالکل اُسی طرح ہوئی جس طرح رب نے مردِ خدا کی معرفت فرمایا تھا۔ اِس کے بعد یوسیاہ نے مندر اور قربان گاہ کو گرا دیا۔ اُس نے یسیرت دیوی کا مجسمہ کوٹ کوٹ کر آخر میں سب کچھ جلا دیا۔

17 پھر یوسیاہ کو ایک اَور قبر نظر آئی۔ اُس نے شہر کے باشندوں سے پوچھا، ”یہ کس کی قبر ہے؟“ اُنہوں نے جواب دیا، ”یہ یہوداہ کے اُس مردِ خدا کی قبر ہے جس نے بیت ایل کی قربان گاہ کے بارے میں عین وہ پیش گوئی کی تھی جو آج آپ کے وسیلے سے پوری ہوئی ہے۔“ 18 یہ سن کر بادشاہ نے حکم دیا، ”اِسے چھوڑ دو! کوئی بھی اِس کی ہڈیوں کو نہ چھیڑے۔“ چنانچہ اُس کی اور اُس نبی کی ہڈیاں بچ گئیں جو سامریہ سے اُس سے ملنے آیا اور بعد میں اُس کی قبر میں دفنایا گیا تھا۔

19 جس طرح یوسیاہ نے بیت ایل کے مندر کو تباہ کیا اُسی طرح اُس نے سامریہ کے تمام شہروں کے مندروں کے ساتھ کیا۔ اُنہیں اونچی جگہوں پر بنا کر اسرائیل کے بادشاہوں نے رب کو طیش دلایا تھا۔ 20 اِن مندروں کے پجاریوں کو اُس نے اُن کی اپنی اپنی قربان گاہوں پر سزائے موت دی اور پھر انسانی ہڈیاں اُن پر جلا کر اُن کی بے حرمتی کی۔ اِس کے بعد وہ یروشلم لوٹ گیا۔

فسح کی عید منائی جاتی ہے

21 یروشلم میں آ کر بادشاہ نے حکم دیا، ”پوری قوم رب اپنے خدا کی تعظیم میں فسح کی عید منائے، جس طرح عہد کی کتاب میں فرمایا گیا ہے۔“ 22 اُس زمانے سے لے کر جب قاضی اسرائیل کی راہنمائی کرتے تھے یوسیاہ کے دنوں تک فسح کی عید اِس طرح نہیں منائی گئی تھی۔ اسرائیل اور یہوداہ کے بادشاہوں کے ایام میں بھی ایسی عید نہیں منائی گئی تھی۔ 23 یوسیاہ کی

حکومت کے 18ویں سال میں پہلی دفعہ رب کی تعظیم میں ایسی عید یروشلم میں منائی گئی۔

یوسیاہ کی فرماں برداری

24 یوسیاہ اُن تمام ہدایات کے تابع رہا جو شریعت کی اُس کتاب میں درج تھیں جو خِلقیاہ امام کو رب کے گھر میں ملی تھی۔ چنانچہ اُس نے مُردوں کی روحوں سے رابطہ کرنے والوں، رمّالوں، گھریلو بُتوں، دوسرے بُتوں اور باقی تمام مکروہ چیزوں کو ختم کر دیا۔ 25 نہ یوسیاہ سے پہلے، نہ اُس کے بعد اُس جیسا کوئی بادشاہ ہوا جس نے اُس طرح پورے دل، پوری جان اور پوری طاقت کے ساتھ رب کے پاس واپس آ کر موسوی شریعت کے ہر فرمان کے مطابق زندگی گزاری ہو۔ 26 تو بھی رب یہوداہ پر اپنے غصے سے باز نہ آیا، کیونکہ منسّی نے اپنی غلط حرکتوں سے اُسے حد سے زیادہ طیش دلایا تھا۔ 27 اِسی لئے رب نے فرمایا، ”جو کچھ مَیں نے اسرائیل کے ساتھ کیا وہی کچھ یہوداہ کے ساتھ بھی کروں گا۔ مَیں اُسے اپنے حضور سے خارج کر دوں گا۔ اپنے چنے ہوئے شہر یروشلم کو مَیں رد کروں گا اور ساتھ ساتھ اُس گھر کو بھی جس کے بارے میں مَیں نے کہا، ’وہاں میرا نام ہو گا‘۔“

28 باقی جو کچھ یوسیاہ کی حکومت کے دوران ہوا اور جو کچھ اُس نے کیا وہ ’شاہانِ یہوداہ کی تاریخ‘ کی کتاب میں بیان کیا گیا ہے۔

29 یوسیاہ کی حکومت کے دوران مصر کا بادشاہ نکوہ فرعون دریائے فرات کے لئے روانہ ہوا تاکہ اسور کے بادشاہ سے لڑے۔ راستے میں یوسیاہ اُس سے لڑنے کے لئے نکلا۔ لیکن جب مجِدّو کے قریب اُن کا ایک دوسرے کے ساتھ مقابلہ ہوا تو نکوہ نے اُسے مار دیا۔ 30 یوسیاہ کے ملازم اُس کی لاش رتھ پر رکھ کر مجِدّو سے یروشلم لے آئے جہاں اُسے اُس کی اپنی قبر میں دفن کیا گیا۔ پھر اُمّت نے اُس کے بیٹے یہوآخز کو مسح کر کے باپ کے تخت پر بٹھا دیا۔

یہوداہ کا بادشاہ یہوآخز

31 یہوآخز 23 سال کی عمر میں بادشاہ بنا، اور یروشلم میں اُس کی حکومت کا دورانیہ تین ماہ تھا۔ اُس کی ماں حموطل بنت یرمیاہ لِبناہ کی رہنے والی تھی۔ 32 اپنے باپ دادا کی طرح وہ بھی ایسا کام کرتا رہا جو رب کو ناپسند تھا۔ 33 نکوہ فرعون نے ملکِ حمات کے شہر رِبلہ میں اُسے گرفتار کر لیا، اور اُس کی حکومت ختم ہوئی۔ ملکِ یہوداہ کو خراج کے طور پر تقریباً 3,400 کلو گرام چاندی اور 34 کلو گرام سونا ادا کرنا پڑا۔ 34 یہوآخز کی جگہ فرعون نے یوسیاہ کے ایک اَور بیٹے کو تخت پر بٹھایا۔ اُس کے نام اِلیاقیم کو اُس نے یہویقیم میں بدل دیا۔ یہوآخز کو وہ اپنے ساتھ مصر لے گیا جہاں وہ بعد میں مرا بھی۔

35 مطلوبہ چاندی اور سونے کی رقم ادا کرنے کے لئے یہویقیم نے لوگوں سے خاص ٹیکس لیا۔ اُمّت کو اپنی دولت کے مطابق پیسے دینے پڑے۔ اِس طریقے سے یہویقیم فرعون کو خراج ادا کر سکا۔

یہوداہ کا بادشاہ یہویقیم

36 یہویقیم 25 سال کی عمر میں بادشاہ بنا، اور وہ یروشلم میں رہ کر 11 سال حکومت کرتا رہا۔ اُس کی ماں زبودہ بنت فِدایاہ روماہ کی رہنے والی تھی۔ 37 باپ دادا کی طرح اُس کا چال چلن بھی رب کو ناپسند تھا۔

24

یہویقیم کی حکومت کے دوران بابل کے بادشاہ نبوکدنضر نے یہوداہ پر حملہ کیا۔ نتیجے میں یہویقیم اُس کے تابع ہو گیا۔ لیکن تین سال کے بعد وہ سرکش ہو گیا۔ 2 تب رب نے بابل، شام، موآب اور عمون سے ڈاکوؤں کے جتھے بھیج دیئے تاکہ اُسے تباہ کریں۔ ویسا ہی ہوا جس طرح رب نے اپنے خادموں یعنی نبیوں کی معرفت فرمایا تھا۔ 3 یہ آفتیں اِس لئے یہوداہ پر آئیں کہ رب نے اِن کا حکم دیا تھا۔ وہ منسّی کے سنگین گناہوں کی وجہ سے یہوداہ کو اپنے حضور سے خارج کرنا چاہتا تھا۔ 4 وہ یہ حقیقت بھی نظرانداز نہ کر سکا کہ منسّی نے یروشلم کو بےقصور لوگوں کے خون سے بھر دیا تھا۔ رب یہ معاف کرنے کے لئے تیار نہیں تھا۔

5 باقی جو کچھ یہویقیم کی حکومت کے دوران ہوا اور جو کچھ اُس نے کیا وہ 'شاہانِ یہوداہ کی تاریخ' کی کتاب میں درج ہے۔ 6 جب وہ مر کر اپنے باپ دادا سے جا ملا تو اُس کا بیٹا یہویاکین تخت نشین ہوا۔ 7 اُس وقت مصر کا بادشاہ دوبارہ اپنے ملک سے نکل نہ سکا، کیونکہ بابل کے بادشاہ نے مصر کی سرحد بنام وادیٔ مصر سے لے کر دریائے فرات تک کا سارا علاقہ مصر کے قبضے سے چھین لیا تھا۔

یہویاکین کی حکومت اور یروشلم پر بابل کا قبضہ

8 یہویاکین 18 سال کی عمر میں بادشاہ بنا، اور یروشلم میں اُس کی حکومت کا دورانیہ تین ماہ تھا۔ اُس کی ماں نحُشتا بنت اِلناتن یروشلم کی رہنے والی تھی۔ 9 اپنے باپ کی طرح یہویاکین بھی ایسا کام کرتا رہا جو رب کو ناپسند تھا۔

10 اُس کی حکومت کے دوران بابل کے بادشاہ نبوکدنضر کی فوج یروشلم تک بڑھ کر اُس کا محاصرہ کرنے لگی۔ 11 نبوکدنضر خود شہر کے محاصرے کے دوران پہنچ گیا۔ 12 تب یہویاکین نے شکست مان کر اپنے آپ کو اپنی ماں، ملازموں، افسروں اور درباریوں سمیت بابل کے بادشاہ کے حوالے کر دیا۔ بادشاہ نے اُسے گرفتار کر لیا۔

یہ نبوکدنضر کی حکومت کے آٹھویں سال میں ہوا۔ 13 جس کا اعلان رب نے پہلے کیا تھا وہ اب پورا ہوا، نبوکدنضر نے رب کے گھر اور شاہی محل کے تمام خزانے چھین لئے۔ اُس نے سونے کا وہ سارا سامان بھی لُوٹ لیا جو سلیمان نے رب کے گھر کے لئے بنوایا تھا۔ 14 اور جتنے کھاتے پیتے لوگ یروشلم میں تھے اُن سب کو بادشاہ نے جلاوطن کر دیا۔ اُن میں تمام افسر، فوجی، دست کار اور دھاتوں کا کام کرنے والے شامل تھے، کُل 10,000 افراد۔ اُمّت کے صرف غریب لوگ پیچھے رہ گئے۔ 15 نبوکدنضر یہویاکین کو بھی قیدی بنا کر بابل لے گیا اور اُس کی ماں، بیویوں، درباریوں اور ملک کے تمام اثر و رسوخ رکھنے والوں کو بھی۔ 16 اُس نے فوجیوں کے 7,000 افراد اور 1,000 دست کاروں اور دھاتوں کا کام کرنے والوں کو جلاوطن کر کے بابل میں بسا دیا۔ یہ سب ماہر اور جنگ کرنے کے قابل آدمی تھے۔ 17 یروشلم میں بابل کے بادشاہ نے یہویاکین کی جگہ اُس کے چچا متنیاہ کو تخت پر بٹھا کر اُس کا نام صِدقیاہ میں بدل دیا۔

یہوداہ کا بادشاہ صِدقیاہ

18 صِدقیاہ 21 سال کی عمر میں بادشاہ بنا، اور یروشلم

میں اُس کی حکومت کا دورانیہ 11 سال تھا۔ اُس کی ماں حموطل بنت یرمیاہ لِبناہ شہر کی رہنے والی تھی۔ [19] یہویقیم کی طرح صِدقیاہ ایسا کام کرتا رہا جو رب کو ناپسند تھا۔ [20] رب یروشلم اور یہوداہ کے باشندوں سے اِتنا ناراض ہوا کہ آخر میں اُس نے اُنہیں اپنے حضور سے خارج کر دیا۔

صِدقیاہ کا فرار اور گرفتاری

ایک دن صِدقیاہ بابل کے بادشاہ سے سرکش ہوا،

25 اِس لئے شاہِ بابل نبوکدنضر تمام فوج کو اپنے ساتھ لے کر دوبارہ یروشلم پہنچا تاکہ اُس پر حملہ کرے۔

صِدقیاہ کی حکومت کے نویں سال میں بابل کی فوج یروشلم کا محاصرہ کرنے لگی۔ یہ کام دسویں مہینے کے دسویں دن[a] شروع ہوا۔ پورے شہر کے اردگرد بادشاہ نے پُشتے بنوائے۔ [2] صِدقیاہ کی حکومت کے 11ویں سال تک یروشلم قائم رہا۔ [3] لیکن پھر کال نے شہر میں زور پکڑا، اور عوام کے لئے کھانے کی چیزیں نہ رہیں۔

چوتھے مہینے کے نویں دن[b] [4] بابل کے فوجیوں نے فصیل میں رخنہ ڈال دیا۔ اُسی رات صِدقیاہ اپنے تمام فوجیوں سمیت فرار ہونے میں کامیاب ہوا، اگرچہ شہر دشمن سے گھرا ہوا تھا۔ وہ فصیل کے اُس دروازے سے نکلے جو شاہی باغ کے ساتھ ملحق دو دیواروں کے بیچ میں تھا۔ وہ وادیٔ یردن کی طرف بھاگنے لگے، [5] لیکن بابل کی فوج نے بادشاہ کا تعاقب کر کے اُسے یریحو کے میدان میں پکڑ لیا۔ اُس کے فوجی اُس سے الگ ہو کر چاروں طرف منتشر ہو گئے، [6] اور وہ خود گرفتار ہو گیا۔

پھر اُسے رِبلہ میں شاہِ بابل کے پاس لایا گیا، اور وہیں صِدقیاہ پر فیصلہ صادر کیا گیا۔ [7] صِدقیاہ کے دیکھتے دیکھتے اُس کے بیٹوں کو قتل کیا گیا۔ اِس کے بعد فوجیوں نے اُس کی آنکھیں نکال کر اُسے پیتل کی زنجیروں میں جکڑ لیا اور بابل لے گئے۔

یروشلم اور رب کے گھر کی تباہی

[8] شاہِ بابل نبوکدنضر کی حکومت کے 19ویں سال میں بادشاہ کا خاص افسر نبوزرادان یروشلم پہنچا۔ وہ شاہی محافظوں پر مقرر تھا۔ پانچویں مہینے کے ساتویں دن[c] اُس نے آ کر [9] رب کے گھر، شاہی محل اور یروشلم کے تمام مکانوں کو جلا دیا۔ ہر بڑی عمارت بھسم ہو گئی۔ [10] اُس نے اپنے تمام فوجیوں سے شہر کی فصیل کو بھی گرا دیا۔ [11] پھر نبوزرادان نے سب کو جلاوطن کر دیا جو یروشلم اور یہوداہ میں پیچھے رہ گئے تھے۔ وہ بھی اُن میں شامل تھے جو جنگ کے دوران غداری کر کے شاہِ بابل کے پیچھے لگ گئے تھے۔ [12] لیکن نبوزرادان نے سب سے نچلے طبقے کے بعض لوگوں کو ملکِ یہوداہ میں چھوڑ دیا تاکہ وہ انگور کے باغوں اور کھیتوں کو سنبھالیں۔

[13] بابل کے فوجیوں نے رب کے گھر میں جا کر پیتل کے دونوں ستونوں، پانی کے باسنوں کو اُٹھانے والی ہتھ گاڑیوں اور سمندر نامی پیتل کے حوض کو توڑ دیا اور سارا پیتل اُٹھا کر بابل لے گئے۔ [14] وہ رب کے گھر کی خدمت سرانجام دینے کے لئے درکار سامان بھی لے گئے یعنی بالٹیاں، بیلچے، بتی کترنے کے اوزار، برتن اور پیتل کا باقی سارا سامان۔ [15] خالص سونے اور چاندی

[a] یعنی 15 جنوری
[b] یعنی 18 جولائی
[c] یعنی 14 اگست

کے برتن بھی اِس میں شامل تھے یعنی جلتے ہوئے کوئلے کے برتن اور چھڑکاؤ کے کٹورے۔ شاہی محافظوں کا افسر سارا سامان اُٹھا کر بابل لے گیا۔ [16] جب دونوں ستونوں، سمندر نامی حوض اور باسنوں کو اُٹھانے والی ہتھ گاڑیوں کا پیتل تُڑوایا گیا تو وہ اِتنا وزنی تھا کہ اُسے تولا نہ جا سکا۔ سلیمان بادشاہ نے یہ چیزیں رب کے گھر کے لئے بنوائی تھیں۔ [17] ہر ستون کی اونچائی 27 فٹ تھی۔ اُن کے بالائی حصوں کی اونچائی ساڑھے چار فٹ تھی، اور وہ پیتل کی جالی اور اناروں سے سجے ہوئے تھے۔

[18] شاہی محافظوں کے افسر نبوزرادان نے ذیل کے قیدیوں کو الگ کر دیا: امامِ اعظم سرایاہ، اُس کے بعد آنے والا امام صفنیاہ، رب کے گھر کے تین دربانوں، [19] شہر کے بچے ہوؤں میں سے اُس افسر کو جو شہر کے فوجیوں پر مقرر تھا، صِدقیاہ بادشاہ کے پانچ مشیروں، اُمّت کی بھرتی کرنے والے افسر اور شہر میں موجود اُس کے 60 مردوں کو۔ [20] نبوزرادان اِن سب کو الگ کر کے صوبہ حمات کے شہر رِبلہ لے گیا جہاں بابل کا بادشاہ تھا۔ [21] وہاں نبوکدنضر نے اُنہیں سزائے موت دی۔

یوں یہوداہ کے باشندوں کو جلاوطن کر دیا گیا۔

جِدَلیاہ کی حکومت

[22] جن لوگوں کو بابل کے بادشاہ نبوکدنضر نے یہوداہ میں پیچھے چھوڑ دیا تھا، اُن پر اُس نے جِدَلیاہ بن اخی قام بن سافن مقرر کیا۔ [23] جب فوج کے بچے ہوئے افسروں اور اُن کے دستوں کو خبر ملی کہ جِدَلیاہ کو گورنر مقرر کیا گیا ہے تو وہ مِصفاہ میں اُس کے پاس آئے۔ افسروں کے نام اسمٰعیل بن نتنیاہ، یوحنان بن قریح، سرایاہ بن تنخومت نطوفاتی اور یازنیاہ بن معکاتی تھے۔ اُن کے فوجی بھی ساتھ آئے۔

[24] جِدَلیاہ نے قسم کھا کر اُن سے وعدہ کیا، ''بابل کے افسروں سے مت ڈرنا! ملک میں رہ کر بابل کے بادشاہ کی خدمت کریں تو آپ کی سلامتی ہو گی۔''

[25] لیکن اُس سال کے ساتویں مہینے میں اسمٰعیل بن نتنیاہ بن اِلی سمع نے دس ساتھیوں کے ساتھ مِصفاہ آ کر دھوکے سے جِدَلیاہ کو قتل کیا۔ اسمٰعیل شاہی نسل کا تھا۔ جِدَلیاہ کے علاوہ اُنہوں نے اُس کے ساتھ رہنے والے یہوداہ اور بابل کے تمام لوگوں کو بھی قتل کیا۔ [26] یہ دیکھ کر یہوداہ کے تمام باشندے چھوٹے سے لے کر بڑے تک فوجی افسروں سمیت ہجرت کر کے مصر چلے گئے، کیونکہ وہ بابل کے انتقام سے ڈرتے تھے۔

یہویاکین کو آزاد کیا جاتا ہے

[27] یہوداہ کے بادشاہ یہویاکین کی جلاوطنی کے 37ویں سال میں اَویل مرودک بابل کا بادشاہ بنا۔ اُسی سال کے 12ویں مہینے کے 27ویں دن اُس نے یہویاکین کو قید خانے سے آزاد کر دیا۔ [28] اُس نے اُس سے نرم باتیں کر کے اُسے عزت کی ایسی کرسی پر بٹھایا جو بابل میں جلاوطن کئے گئے باقی بادشاہوں کی نسبت زیادہ اہم تھی۔ [29] یہویاکین کو قیدیوں کے کپڑے اُتارنے کی اجازت ملی، اور اُسے زندگی بھر بادشاہ کی میز پر باقاعدگی سے شریک ہونے کا شرف حاصل رہا۔ [30] بادشاہ نے مقرر کیا کہ یہویاکین کو عمر بھر اِتنا وظیفہ ملتا رہے کہ اُس کی روزمرہ کی ضروریات پوری ہوتی رہیں۔

۱۔ تواریخ

آدم سے ابراہیم تک کا نسب نامہ

1 نوح تک آدم کی اولاد سیت، انوس، 2 قینان، مہلل ایل، یارد، 3 حنوک، متوسلح، لمک، 4 اور نوح تھی۔

نوح کے تین بیٹے سِم، حام اور یافت تھے۔

5 یافت کے بیٹے جُمر، ماجوج، مادی، یاوان، تُوبل، مسک اور تیراس تھے۔ 6 جُمر کے بیٹے اشکناز، ریفت اور تُجرمہ تھے۔ 7 یاوان کے بیٹے اِلیسہ اور ترسیس تھے۔ کِتّی اور رودانی بھی اُس کی اولاد ہیں۔

8 حام کے بیٹے کوش، مصر، فوط اور کنعان تھے۔

9 کوش کے بیٹے سِبا، حویلہ، سبتہ، رعمہ اور سبتکہ تھے۔ رعمہ کے بیٹے سبا اور ددان تھے۔ 10 نمرود بھی کوش کا بیٹا تھا۔ وہ زمین پر پہلا سورما تھا۔ 11 مصر ذیل کی قوموں کا باپ تھا: لودی، عنامی، لِہابی، نفتوحی، 12 فتروسی، کسلوحی (جن سے فلستی نکلے) اور کفتوری۔ 13 کنعان کا پہلوٹھا صیدا تھا۔ کنعان اِن قوموں کا باپ بھی تھا: حِتّی 14 یبوسی، اموری، جرجاسی، 15 حِوّی، عرقی، سینی، 16 اروادی، صماری اور حماتی۔

17 سِم کے بیٹے عیلام، اسور، ارفکسد، لُود اور اَرام تھے۔ اَرام کے بیٹے عُوض، حول، جتر اور مسک تھے۔ 18 ارفکسد کا بیٹا سلح اور سلح کا بیٹا عِبر تھا۔ 19 عِبر کے دو بیٹے پیدا ہوئے۔ ایک کا نام فلج یعنی تقسیم تھا، کیونکہ اُن ایام میں دنیا تقسیم ہوئی۔ فلج کے بھائی کا نام یُقطان تھا۔ 20 یُقطان کے بیٹے الموداد، سلف، حصرماوت، اِراخ، 21 ہدورام، اُوزال، دِقلہ، 22 عوبال، ابی مائیل، سبا، 23 اوفیر، حویلہ اور یوباب تھے۔ یہ سب اُس کے بیٹے تھے۔

24 سِم کا یہ نسب نامہ ہے: سِم، ارفکسد، سلح، 25 عِبر، فلج، رعو، 26 سروج، نحور، تارح 27 اور ابرام یعنی ابراہیم۔

ابراہیم کا نسب نامہ

28 ابراہیم کے بیٹے اسحاق اور اسمٰعیل تھے۔ 29 اُن کی درجِ ذیل اولاد تھی:

اسمٰعیل کا پہلوٹھا نبایوت تھا۔ اُس کے باقی بیٹے قیدار، ادبئیل، مِبسام، 30 مِشماع، دُومہ، مسّا، حدد، تیما، 31 یطور، نفیس اور قِدمہ تھے۔ سب اسمٰعیل کے ہاں پیدا ہوئے۔

32 ابراہیم کی داشتہ قطورہ کے بیٹے زِمران، یُقسان، مِدان، مِدیان، اِسباق اور سوخ تھے۔ یُقسان کے دو بیٹے

سبا اور ددان پیدا ہوئے 33 جبکہ مِدیان کے بیٹے عیفہ، عِفر، حنوک، ابیداع اور اِلدعا تھے۔ سب قطورہ کی اولاد تھے۔

34 ابراہیم کے بیٹے اسحاق کے دو بیٹے پیدا ہوئے، عیسَو اور اسرائیل۔ 35 عیسَو کے بیٹے اِلی فز، رعو ایل، یعوس، یعلام اور قورح تھے۔ 36 اِلی فز کے بیٹے تیمان، اومر، صفی، جعتام، قنز اور عمالیق تھے۔ عمالیق کی ماں تِمنع تھی۔ 37 رعو ایل کے بیٹے نحت، زارح، سمّہ اور مِزّہ تھے۔

سعیر یعنی ادوم کا نسب نامہ

38 سعیر کے بیٹے لوطان، سوبل، صِبعون، عنہ، دیسون، ایصر اور دیسان تھے۔ 39 لوطان کے دو بیٹے حوری اور ہومام تھے۔ (تِمنع لوطان کی بہن تھی۔) 40 سوبل کے بیٹے علیان، مانحت، عیبال، سفی اور اونام تھے۔ صِبعون کے بیٹے ایّاہ اور عنہ تھے۔ 41 عنہ کے ایک بیٹا دیسون پیدا ہوا۔ دیسون کے چار بیٹے حمران، اِشبان، یِتران اور کِران تھے۔ 42 ایصر کے تین بیٹے بِلہان، زعوان اور عقان تھے۔ دیسان کے دو بیٹے عُوض اور اران تھے۔

ادوم کے بادشاہ

43 اِس سے پہلے کہ اسرائیلیوں کا کوئی بادشاہ تھا ذیل کے بادشاہ یکے بعد دیگرے ملکِ ادوم میں حکومت کرتے تھے:

بالع بن بعور جو دنہابا شہر کا تھا۔

44 اُس کی موت پر یوباب بن زارح جو بُصرہ شہر کا تھا۔

45 اُس کی موت پر حُشام جو تیمانیوں کے ملک کا تھا۔

46 اُس کی موت پر ہدد بن بِدد جس نے ملکِ موآب میں مِدیانیوں کو شکست دی۔ وہ عویت شہر کا تھا۔

47 اُس کی موت پر سملہ جو مسرِقہ شہر کا تھا۔

48 اُس کی موت پر ساؤل جو دریائے فرات پر رحوبوت شہر کا تھا۔

49 اُس کی موت پر بعل حنان بن عکبور۔

50 اُس کی موت پر ہدد جو فاعُو شہر کا تھا۔ (بیوی کا نام مہیطب ایل بنت مطرِد بنت میزاہاب تھا۔) 51 پھر ہدد مر گیا۔

ادومی قبیلوں کے سردار تِمنع، علیاہ، یتیت، 52 اُہلی بامہ، ایلہ، فینون، 53 قنز، تیمان، مِبصار، 54 مجدی ایل اور عِرام تھے۔ یہی ادوم کے سردار تھے۔

یعقوب یعنی اسرائیل کے بیٹے

2 اسرائیل کے بارہ بیٹے روبن، شمعون، لاوی، یہوداہ، اِشکار، زبولون، 2 دان، یوسف، بن یمین، نفتالی، جد اور آشر تھے۔

یہوداہ کا نسب نامہ

3 یہوداہ کی شادی کنعانی عورت سے ہوئی جو سوع کی بیٹی تھی۔ اُن کے تین بیٹے عیر، اونان اور سیلہ پیدا ہوئے۔ یہوداہ کا پہلوٹھا عیر رب کے نزدیک شریر تھا، اِس لئے اُس نے اُسے مرنے دیا۔ 4 یہوداہ کے مزید دو بیٹے اُس کی بہو تمر سے پیدا ہوئے۔ اُن کے نام فارص اور زارح تھے۔ یوں یہوداہ کے کُل پانچ بیٹے تھے۔

5 فارص کے دو بیٹے حصرون اور حمول تھے۔

[6] زارح کے پانچ بیٹے زِمری، ایتان ، ہیمان، کلکول اور دارع تھے۔ [7] کرمی بن زِمری کا بیٹا وہی عکر یعنی عکن تھا جس نے اُس لُوٹے ہوئے مال میں سے کچھ لیا جو رب کے لئے مخصوص تھا۔ [8] ایتان کے بیٹے کا نام عزریاہ تھا۔

[9] حصرون کے تین بیٹے یرحمئیل، رام اور کلوبی یعنی کالب تھے۔

رام کی اولاد

[10] رام کے ہاں عمی نداب اور عمی نداب کے ہاں یہوداہ کے قبیلے کا سردار نحسون پیدا ہوا۔ [11] نحسون سلمون کا اور سلمون بوعز کا باپ تھا۔ [12] بوعز عوبید کا اور عوبید یسّی کا باپ تھا۔ [13] بڑے سے لے کر چھوٹے تک یسّی کے بیٹے اِلیاب، ابی نداب، سِمعا، [14] نتنی ایل، ردّی، [15] اوضم اور داؤد تھے۔ کُل سات بھائی تھے۔ [16] اُن کی دو بہنیں ضرویاہ اور ابی جیل تھیں۔ ضرویاہ کے تین بیٹے ابی شے، یوآب اور عساہیل تھے۔ [17] ابی جیل کے ایک بیٹا عماسا پیدا ہوا۔ باپ یتر اسمٰعیلی تھا۔

کالب کی اولاد

[18] کالب بن حصرون کی بیوی عزوبہ کے ہاں بیٹی بنام یریعوت پیدا ہوئی۔ یریعوت کے بیٹے یشر، سوباب اور اردون تھے۔ [19] عزوبہ کے وفات پانے پر کالب نے اِفرات سے شادی کی۔ اُن کے بیٹا حور پیدا ہوا۔ [20] حور اُوری کا اور اُوری بضلی ایل کا باپ تھا۔

[21] 60 سال کی عمر میں کالب کے باپ حصرون نے دوبارہ شادی کی۔ بیوی جِلعاد کے باپ مکیر کی بیٹی تھی۔ اِس رشتے سے بیٹا سجوب پیدا ہوا۔ [23-22] سجوب کا بیٹا وہ یائیر تھا جس کی جِلعاد کے علاقے میں 23 بستیاں بنام 'یائیر کی بستیاں' تھیں۔ لیکن بعد میں جسور اور شام کے فوجیوں نے اُن پر قبضہ کر لیا۔ اُس وقت اُنہیں قنات بھی گرد و نواح کے علاقے سمیت حاصل ہوا۔ اُن دنوں میں کُل 60 آبادیاں اُن کے ہاتھ میں آ گئیں۔ اِن کے تمام باشندے جِلعاد کے باپ مکیر کی اولاد تھے۔ [24] حصرون جس کی بیوی ابیاہ تھی فوت ہوا تو کالب اور اِفراتہ کے ہاں بیٹا اشحور پیدا ہوا۔ بعد میں اشحور تقوع شہر کا بانی بن گیا۔

یرحمئیل کی اولاد

[25] حصرون کے پہلوٹھے یرحمئیل کے بیٹے بڑے سے لے کر چھوٹے تک رام، بونہ، اورن، اوضم اور اخیاہ تھے۔ [26] یرحمئیل کی دوسری بیوی عطارہ کا ایک بیٹا اونام تھا۔

[27] یرحمئیل کے پہلوٹھے رام کے بیٹے معض، یمین اور عیقر تھے۔ [28] اونام کے دو بیٹے سمّی اور یدع تھے۔ سمّی کے دو بیٹے ندب اور ابی سور تھے۔ [29] ابی سور کی بیوی ابی خیل کے دو بیٹے اخبان اور مولِد پیدا ہوئے۔ [30] ندب کے دو بیٹے سلد اور افائم تھے۔ سلد بےاولاد مر گیا، [31] لیکن افائم کے ہاں بیٹا یِسعی پیدا ہوا۔ یِسعی سیسان کا اور سیسان اخلی کا باپ تھا۔ [32] سمّی کے بھائی یدع کے دو بیٹے یتر اور یونتن تھے۔ یتر بےاولاد مر گیا، [33] لیکن یونتن کے دو بیٹے فلت اور زازا پیدا ہوئے۔ سب یرحمئیل کی اولاد تھے۔ [35-34] سیسان کے بیٹے نہیں تھے بلکہ بیٹیاں۔ ایک بیٹی کی شادی اُس نے اپنے مصری غلام یرخع سے کروائی۔ اُن کے بیٹا عتّی پیدا ہوا۔ [36] عتّی کے ہاں ناتن پیدا ہوا اور ناتن کے زبد، [37] زبد کے اِفلال، اِفلال کے عوبید، [38] عوبید کے یاہو،

یاہو کے عزریاہ، 39 عزریاہ کے خلِص، خلِص کے اِلعاسہ، 40 اِلعاسہ کے سِسمی، سِسمی کے سلّوم، 41 سلّوم کے یقمیاہ اور یقمیاہ کے اِلی سمع۔

کالب کی اولاد کا ایک اَور نسب نامہ

42 ذیل میں یرحمئیل کے بھائی کالب کی اولاد ہے: اُس کا پہلوٹھا میسع زیف کا باپ تھا اور دوسرا بیٹا مریسہ حبرون کا باپ۔ 43 حبرون کے چار بیٹے قورح، تفّوح، رقم اور سمع تھے۔ 44 سمع کے بیٹے رخم کے ہاں یرقعام پیدا ہوا۔ رقم سمّی کا باپ تھا، 45 سمّی معون کا اور معون بیت صور کا۔

46 کالب کی داشتہ عیفہ کے بیٹے حاران، موضا اور جازز پیدا ہوئے۔ حاران کے بیٹے کا نام جازز تھا۔ 47 یہدی کے بیٹے رجم، یوتام، جیسان، فلط، عیفہ اور شعف تھے۔

48 کالب کی دوسری داشتہ معکہ کے بیٹے شِبر، ترحنہ، 49 شعف (مدمنّہ کا باپ) اور سِوا (مکبینہ اور جِبعہ کا باپ) پیدا ہوئے۔ کالب کی ایک بیٹی بھی تھی جس کا نام عکسہ تھا۔ 50 سب کالب کی اولاد تھے۔

اِفراتہ کے پہلوٹھے حور کے بیٹے قِریَت یعریم کا باپ سوبل، 51 بیت لحم کا باپ سلما اور بیت جادر کا باپ خارِف تھے۔ 52 قِریَت یعریم کے باپ سوبل سے یہ گھرانے نکلے: ہرائی، مانحت کا آدھا حصہ 53 اور قِریَت یعریم کے خاندان اِتری، فوتی، سُماتی اور مِسراعی۔ اِن سے صُرعتی اور اِستالی نکلے ہیں۔

54 سلما سے ذیل کے گھرانے نکلے: بیت لحم کے باشندے، نطوفاتی، عطرات بیت یوآب، مانحت کا آدھا حصہ، صُرعی 55 اور یعبیض میں آباد منشیوں کے خاندان تِرعاتی، سِمعاتی اور سوکاتی۔ یہ سب قینی تھے جو ریکابیوں کے باپ حمّت سے نکلے تھے۔

داؤد بادشاہ کی اولاد

3 حبرون میں داؤد بادشاہ کے درجِ ذیل بیٹے پیدا ہوئے:

پہلوٹھا امنون تھا جس کی ماں اخی نوعم یزرعیلی تھی۔ دوسرا دانیال تھا جس کی ماں ابی جیل کرملی تھی۔ 2 تیسرا ابی سلوم تھا۔ اُس کی ماں معکہ تھی جو جسور کے بادشاہ تلمی کی بیٹی تھی۔ چوتھا ادونیاہ تھا جس کی ماں حجیت تھی۔ 3 پانچواں سفطیاہ تھا جس کی ماں ابی طال تھی۔ چھٹا اِترعام تھا جس کی ماں عِجلہ تھی۔ 4 داؤد کے یہ چھ بیٹے اُن ساڑھے سات سالوں کے دوران پیدا ہوئے جب حبرون اُس کا دار الحکومت تھا۔

اِس کے بعد وہ یروشلم میں منتقل ہوا اور وہاں مزید 33 سال حکومت کرتا رہا۔ 5 اُس دوران اُس کی بیوی بت سبع بنت عمی ایل کے چار بیٹے سِمعا، سوباب، ناتن اور سلیمان پیدا ہوئے۔ 6 مزید بیٹے بھی پیدا ہوئے، اِبحار، اِلی سوع، اِلی فلط، 7 نوجہ، نفج، یفیع، 8 اِلی سمع، اِلیدع اور اِلی فلط۔ کُل نو بیٹے تھے۔ 9 تمر اُن کی بہن تھی۔ اِن کے علاوہ داؤد کی داشتاؤں کے بیٹے بھی تھے۔

10 سلیمان کے ہاں رحبعام پیدا ہوا، رحبعام کے ابیاہ، ابیاہ کے آسا، آسا کے یہوسفط، 11 یہوسفط کے یہورام، یہورام کے اخزیاہ، اخزیاہ کے یوآس، 12 یوآس کے اَمَصیاہ، اَمَصیاہ کے عزریاہ یعنی عُزیّاہ، عُزیّاہ کے یوتام، 13 یوتام کے آخز، آخز کے حِزقیاہ، حِزقیاہ کے منسّی، 14 منسّی کے امون اور امون کے یوسیاہ۔

15 یوسیاہ کے چار بیٹے بڑے سے لے کر چھوٹے تک یوحنان، یہویقیم، صِدقیاہ اور سلّوم تھے۔

16 یہویقیم یہویاکین[a] کا اور یہویاکین صِدقیاہ کا باپ تھا۔ 17 یہویاکین کو بابل میں جلاوطن کر دیا گیا۔ اُس کے سات بیٹے سیالتی ایل، 18 ملکِرام، فِدایاہ، شینا ضّر، یقمیاہ، ہوسمع اور ندبیاہ تھے۔ 19 فِدایاہ کے دو بیٹے زرُبابل اور سِمعی تھے۔

زرُبابل کے دو بیٹے مسُلّام اور حننیاہ تھے۔ ایک بیٹی بنام سلومیت بھی پیدا ہوئی۔ 20 باقی پانچ بیٹوں کے نام حسوبہ، اوہل، برکیاہ، حسدیاہ اور یوسب حسد تھے۔

21 حننیاہ کے دو بیٹے فلطیاہ اور یسعیاہ تھے۔ یسعیاہ رِفایاہ کا باپ تھا، رِفایاہ ارنان کا، ارنان عبدیاہ کا اور عبدیاہ سکنیاہ کا۔

22 سکنیاہ کے بیٹے کا نام سمعیاہ تھا۔ سمعیاہ کے چھ بیٹے حطّوش، اِجال، بریح، نعریاہ اور سافط تھے۔ 23 نعریاہ کے تین بیٹے اِلیوعینی، حِزقیاہ اور عزری قام پیدا ہوئے۔

24 اِلیوعینی کے سات بیٹے ہوداویاہ، اِلیاسب، فِلایاہ، عقّوب، یوحنان، دِلایاہ اور عنانی تھے۔

یہوداہ کی اولاد

4 فارص، حصرون، کرمی، حور اور سوبل یہوداہ کی اولاد تھے۔

2 ریایاہ بن سوبل کے ہاں یحت، یحت کے اخومی اور اخومی کے لاہد پیدا ہوا۔ یہ صُرعتی خاندانوں کے باپ دادا تھے۔

3 عیطام کے تین بیٹے یزرعیل، اِسما اور اِدباس تھے۔ اُن کی بہن کا نام ہضللِفونی تھا۔

4 اِفراتہ کا پہلوٹھا حور بیت لحم کا باپ تھا۔ اُس کے دو بیٹے جدور کا باپ فنوایل اور حوسہ کا باپ عزر تھے۔

5 تقوع کے باپ اشحور کی دو بیویاں حیلاہ اور نعرہ تھیں۔

6 نعرہ کے بیٹے اخوزّام، حِفر، تیمنی اور ہخستری تھے۔

7 حیلاہ کے بیٹے ضرت، صُحر اور اِتنان تھے۔

8 قوض کے بیٹے عنوب اور ہضّوبیبہ تھے۔ اُس سے اخرخیل بن حروم کے خاندان بھی نکلے۔

9 یعبیض کی اپنے بھائیوں کی نسبت زیادہ عزت تھی۔ اُس کی ماں نے اُس کا نام یعبیض یعنی 'وہ تکلیف دیتا ہے' رکھا، کیونکہ اُس نے کہا، ''پیدا ہوتے وقت مجھے بڑی تکلیف ہوئی۔'' 10 یعبیض نے بلند آواز سے اسرائیل کے خدا سے التماس کی، ''کاش تُو مجھے برکت دے کر میرا علاقہ وسیع کر دے۔ تیرا ہاتھ میرے ساتھ ہو، اور مجھے نقصان سے بچا تاکہ مجھے تکلیف نہ پہنچے۔'' اور اللہ نے اُس کی سنی۔

11 سوخہ کے بھائی کلوب محیر کا اور محیر اِستون کا باپ تھا۔

12 اِستون کے بیٹے بیت رفا، فاسح اور تحِنّہ تھے۔ تحِنّہ ناحس شہر کا باپ تھا جس کی اولاد ریکہ میں آباد ہے۔ 13 قنز کے بیٹے عُتنی ایل اور سرایاہ تھے۔ عُتنی ایل کے بیٹوں کے نام حتت اور معوناتی تھے۔

14 معوناتی عُفرہ کا باپ تھا۔

سرایاہ یوآب کا باپ تھا جو 'وادیٔ کاری گر' کا بانی تھا۔ آبادی کا یہ نام اِس لئے پڑ گیا کہ اُس کے باشندے کاری گر تھے۔

15 کالب بن یفُنّہ کے بیٹے عیرو، ایلہ اور نعم تھے۔ ایلہ کا بیٹا قنز تھا۔

[a] عبرانی میں یہویاکین کا مترادف یکونیاہ مستعمل ہے۔

16 یہلّل ایل کے چار بیٹے زیف، زیفہ، تیریاہ اور اسرائیل تھے۔

18-17 عزرہ کے چار بیٹے یتر، مرد، عِفر اور یلون تھے۔ مرد کی شادی مصری بادشاہ فرعون کی بیٹی بِتیاہ سے ہوئی۔ اُس کے تین بچے مریم، سمّی اور اِسباح پیدا ہوئے۔ اِسباح اِستموع کا باپ تھا۔ مرد کی دوسری بیوی یہوداہ کی تھی، اور اُس کے تین بیٹے جدور کا باپ یرد، سوکہ کا باپ حِبر اور زنوح کا باپ یقوتی ایل تھے۔

19 ہودیاہ کی بیوی نحم کی بہن تھی۔ اُس کا ایک بیٹا قعیلہ جرمی کا باپ اور دوسرا اِستموع معکاتی تھا۔

20 سیمون کے بیٹے امنون، رِنّہ، بن حنان اور تیلون تھے۔ یِسعی کے بیٹے زوحِت اور بن زوحِت تھے۔

21 سیلہ بن یہوداہ کی درجِ ذیل اولاد تھی: لیکہ کا باپ عیر، مریسہ کا باپ لعدہ، بیت اَشبیع میں آباد باریک کتان کا کام کرنے والوں کے خاندان، 22 یوقیم، کوزیبا کے باشندے، اور یوآس اور ساراف جو قدیم روایت کے مطابق موآب پر حکمرانی کرتے تھے لیکن بعد میں بیت لحم واپس آئے۔ 23 وہ نتاعیم اور جدیرہ میں رہ کر کمہار اور بادشاہ کے ملازم تھے۔

شمعون کی اولاد

24 شمعون کے بیٹے یموایل، یمین، یریب، زارح اور ساؤل تھے۔ 25 ساؤل کے ہاں سلّوم پیدا ہوا، سلّوم کے مِبسام، مِبسام کے مِشماع، 26 مِشماع کے حموایل، حموایل کے زکور اور زکور کے سِمعی۔ 27 سِمعی کے 16 بیٹے اور چھ بیٹیاں تھیں، لیکن اُس کے بھائیوں کے کم بچے پیدا ہوئے۔ نتیجے میں شمعون کا قبیلہ یہوداہ کے قبیلے کی نسبت چھوٹا رہا۔

28 ذیل کے شہر اُن کے گرد و نواح کی آبادیوں سمیت شمعون کا قبائلی علاقہ تھا: بیرسبع، مولادہ، حصار سوعال، 29 بِلہاہ، عضم، تولد، 30 بتوایل، حُرمہ، صِقلاج، 31 بیت مرکبوت، حصار سوسیم، بیت برِی اور شعریم۔ داؤد کی حکومت تک یہ قبیلہ اِن جگہوں میں آباد تھا، 32 نیز عیطام، عین، رِمّون، توکن اور عسن میں بھی۔ 33 اِن پانچ آبادیوں کے گرد و نواح کے دیہات بھی بعل تک شامل تھے۔ ہر مقام کے اپنے اپنے تحریری نسب نامے تھے۔

34 شمعون کے خاندانوں کے درجِ ذیل سرپرست تھے: مِسوباب، یملیک، یوشہ بن اَمَصیاہ، 35 یوایل، یاہو بن یوسبیاہ بن سرایاہ بن عسی ایل، 36 اِلیوعینی، یعقوبہ، یشوخایہ، عسایاہ، عدی ایل، یسیمی ایل، بِنایاہ، 37 زیزا بن شِفعی بن الّون بن یدایاہ بن سِمری بن سمعیاہ۔

38 درجِ بالا آدمی اپنے خاندانوں کے سرپرست تھے۔ اُن کے خاندان بہت بڑھ گئے، 39 اِس لئے وہ اپنے ریوڑوں کو چَرانے کی جگہیں ڈھونڈتے ڈھونڈتے وادی کے مشرق میں جدور تک پھیل گئے۔ 40 وہاں اُنہیں اچھی اور شاداب چراگاہیں مل گئیں۔ علاقہ کھلا، پُرسکون اور آرام دہ بھی تھا۔ پہلے حام کی کچھ اولاد وہاں آباد تھی، 41 لیکن حِزقیاہ بادشاہ کے ایام میں شمعون کے مذکورہ سرپرستوں نے وہاں کے رہنے والے حامیوں اور معونیوں پر حملہ کیا اور اُن کے تنبوؤں کو تباہ کر کے سب کو مار دیا۔ ایک بھی نہ بچا۔ پھر وہ خود وہاں آباد ہوئے۔ اب اُن کے ریوڑوں کے لئے کافی چراگاہیں تھیں۔ آج تک وہ اِسی علاقے میں رہتے ہیں۔

42 ایک دن شمعون کے 500 آدمی یِسعی کے چار بیٹوں فلطیاہ، نعریاہ، رِفایاہ اور عُزی ایل کی راہنمائی میں

سعیر کے پہاڑی علاقے میں گھُس گئے۔ 43 وہاں اُنہوں نے اُن عمالیقیوں کو ہلاک کر دیا جنہوں نے بچ کر وہاں پناہ لی تھی۔ پھر وہ خود وہاں رہنے لگے۔ آج تک وہ وہیں آباد ہیں۔

روبن کی اولاد

5 اسرائیل کا پہلوٹھا روبن تھا۔ لیکن چونکہ اُس نے اپنے باپ کی داشتہ سے ہم بستر ہونے سے باپ کی بے حرمتی کی تھی اِس لئے پہلوٹھے کا موروثی حق اُس کے بھائی یوسف کے بیٹوں کو دیا گیا۔ اِسی وجہ سے نسب ناموں میں روبن کو پہلوٹھے کی حیثیت سے بیان نہیں کیا گیا۔ 2 یہوداہ دیگر بھائیوں کی نسبت زیادہ طاقت ور تھا، اور اُس سے قوم کا بادشاہ نکلا۔ تو بھی یوسف کو پہلوٹھے کا موروثی حق حاصل تھا۔

3 اسرائیل کے پہلوٹھے روبن کے چار بیٹے حنوک، فلّو، حصرون اور کرمی تھے۔

4 یوایل کے ہاں سمعیاہ پیدا ہوا، سمعیاہ کے جوج، جوج کے سِمعی، 5 سِمعی کے میکاہ، میکاہ کے ریایاہ، ریایاہ کے بعل اور 6 بعل کے بئیرہ۔ بئیرہ کو اسور کے بادشاہ تِگلت پِل ایسر نے جلاوطن کر دیا۔ بئیرہ روبن کے قبیلے کا سرپرست تھا۔ 7 اُن کے نسب ناموں میں اُس کے بھائی اُن کے خاندانوں کے مطابق درج کئے گئے ہیں، سرِ فہرست یعی ایل، پھر زکریاہ 8 اور بالع بن عزز بن سمع بن یوایل۔

روبن کا قبیلہ عروعیر سے لے کر نبو اور بعل معون تک کے علاقے میں آباد ہوا۔ 9 مشرق کی طرف وہ اُس ریگستان کے کنارے تک پھیل گئے جو دریائے فرات سے شروع ہوتا ہے۔ کیونکہ جِلعاد میں اُن کے ریوڑوں کی تعداد بہت بڑھ گئی تھی۔

10 ساؤل کے ایام میں اُنہوں نے ہاجریوں سے لڑ کر اُنہیں ہلاک کر دیا اور خود اُن کی آبادیوں میں رہنے لگے۔ یوں جِلعاد کے مشرق کا پورا علاقہ روبن کے قبیلے کی ملکیت میں آ گیا۔

جد کی اولاد

11 جد کا قبیلہ روبن کے قبیلے کے پڑوسی ملک بسن میں سلکہ تک آباد تھا۔ 12 اُس کا سربراہ یوایل تھا، پھر سافم، یعنی اور سافط۔ وہ سب بسن میں آباد تھے۔ 13 اُن کے بھائی اُن کے خاندانوں سمیت میکائیل، مسُلّام، سبع، یوری، یعکان، زیع اور عِبر تھے۔ 14 یہ سات آدمی ابی خیل بن حوری بن یاروح بن جِلعاد بن میکائیل بن یسیسی بن یحدو بن بوز کے بیٹے تھے۔ 15 اخی بن عبدی ایل بن جونی اِن خاندانوں کا سرپرست تھا۔

16 جد کا قبیلہ جِلعاد اور بسن کے علاقوں کی آبادیوں میں آباد تھا۔ شارون سے لے کر سرحد تک کی پوری چراگاہیں بھی اُن کے قبضے میں تھیں۔ 17 یہ تمام خاندان یہوداہ کے بادشاہ یوتام اور اسرائیل کے بادشاہ یُربعام کے زمانے میں نسب ناموں میں درج کئے گئے۔

دریائے یردن کے مشرق میں قبیلوں کی جنگ

18 روبن، جد اور منسّی کے آدھے قبیلے کے 44,760 فوجی تھے۔ سب لڑنے کے قابل اور تجربہ کار آدمی تھے، ایسے لوگ جو تیر چلا سکتے اور ڈھال اور تلوار سے لیس تھے۔ 19 اُنہوں نے ہاجریوں،

یطور، نفیس اور نودب سے جنگ کی۔ 20 لڑتے وقت اُنہوں نے اللہ سے مدد کے لئے فریاد کی، تو اُس نے اُن کی سن کر ہاجریوں کو اُن کے اتحادیوں سمیت اُن کے حوالے کر دیا۔ 21 اُنہوں نے اُن سے بہت کچھ لُوٹ لیا: 50,000 اونٹ، 2,50,000 بھیڑ بکریاں اور 2,000 گدھے۔ ساتھ ساتھ اُنہوں نے 1,00,000 لوگوں کو قید بھی کر لیا۔ 22 میدانِ جنگ میں بے شمار دشمن مارے گئے، کیونکہ جنگ اللہ کی تھی۔ جب تک اسرائیلیوں کو اسور میں جلاوطن نہ کر دیا گیا وہ اِس علاقے میں آباد رہے۔

منسّی کا آدھا قبیلہ

23 منسّی کا آدھا قبیلہ بہت بڑا تھا۔ اُس کے لوگ بسن سے لے کر بعل حرمون اور سنیر یعنی حرمون کے پہاڑی سلسلے تک پھیل گئے۔ 24 اُن کے خاندانی سرپرست عِفر، یِسعی، اِلی ایل، عزری ایل، یرمیاہ، ہوداویاہ اور یحدی ایل تھے۔ سب ماہر فوجی، مشہور آدمی اور خاندانی سربراہ تھے۔

مشرقی قبیلوں کی جلاوطنی

25 لیکن یہ مشرقی قبیلے اپنے باپ دادا کے خدا سے بےوفا ہو گئے۔ وہ زنا کر کے ملک کے اُن اقوام کے دیوتاؤں کے پیچھے لگ گئے جن کو اللہ نے اُن کے آگے سے مٹا دیا تھا۔ 26 یہ دیکھ کر اسرائیل کے خدا نے اسور کے بادشاہ تِگلت پِل ایسر کو اُن کے خلاف برپا کیا جس نے روبن، جد اور منسّی کے آدھے قبیلے کو جلاوطن کر دیا۔ وہ اُنہیں خلح، دریائے خابور، ہارا اور دریائے جوزان کو لے گیا جہاں وہ آج تک آباد ہیں۔

امامِ اعظم کی نسل (لاوی کا قبیلہ)

6 لاوی کے بیٹے جَیرسون، قِہات اور مِراری تھے۔ 2 قِہات کے بیٹے عمرام، اِضہار، حبرون اور عُزی ایل تھے۔

3 عمرام کے بیٹے ہارون اور موسیٰ تھے۔ بیٹی کا نام مریم تھا۔ ہارون کے بیٹے ندب، ابیہو، اِلی عزر اور اِتمر تھے۔

4 اِلی عزر کے ہاں فینحاس پیدا ہوا، فینحاس کے ابی سوع، 5 ابی سوع کے بُقی، بُقی کے عُزّی، 6 عُزّی کے زرخیاہ، زرخیاہ کے مِرایوت، 7 مِرایوت کے امریاہ، امریاہ کے اخی طوب، 8 اخی طوب کے صدوق، صدوق کے اخی معض، 9 اخی معض کے عزریاہ، عزریاہ کے یوحنان 10 اور یوحنان کے عزریاہ۔ یہی عزریاہ رب کے اُس گھر کا پہلا امامِ اعظم تھا جو سلیمان نے یروشلم میں بنوایا تھا۔ 11 اُس کے ہاں امریاہ پیدا ہوا، امریاہ کے اخی طوب، 12 اخی طوب کے صدوق، صدوق کے سلّوم، 13 سلّوم کے خِلقیاہ، خِلقیاہ کے عزریاہ، 14 عزریاہ کے سرایاہ اور سرایاہ کے یہوصدق۔ 15 جب رب نے نبوکدنضر کے ہاتھ سے یروشلم اور پورے یہوداہ کے باشندوں کو جلاوطن کر دیا تو یہوصدق بھی اُن میں شامل تھا۔

لاوی کی اولاد

16 لاوی کے تین بیٹے جَیرسوم، قِہات اور مِراری تھے۔ 17 جَیرسوم کے دو بیٹے لِبنی اور سِمعی تھے۔ 18 قِہات کے چار بیٹے عمرام، اِضہار، حبرون اور عُزی ایل تھے۔ 19 مِراری کے دو بیٹے محلی اور مُوشی تھے۔

ذیل میں لاوی کے خاندانوں کی فہرست اُن کے بانیوں کے مطابق درج ہے۔

20 جَیرسوم کے ہاں لِبنی پیدا ہوا، لِبنی کے یحت،

یحت کے زِمّہ، 21 زِمّہ کے یوآخ، یوآخ کے عِدّو، عِدّو کے زارح اور زارح کے یتری۔

22 قِہات کے ہاں عمی نداب پیدا ہوا، عمی نداب کے قورح، قورح کے اسّیر، 23 اسّیر کے اِلقانہ، اِلقانہ کے ابی آسف، ابی آسف کے اسّیر، 24 اسّیر کے تحت، تحت کے اُوری ایل، اُوری ایل کے عُزّیاہ اور عُزّیاہ کے ساؤل۔

25 اِلقانہ کے بیٹے عماسی، اخی موت 26 اور اِلقانہ تھے۔ اِلقانہ کے ہاں ضوفی پیدا ہوا، ضوفی کے نحت، 27 نحت کے اِلیاب، اِلیاب کے یروحام، یروحام کے اِلقانہ اور اِلقانہ کے سموایل۔ 28 سموایل کا پہلا بیٹا یوایل اور دوسرا ابیاہ تھا۔

29 مِراری کے ہاں محلی پیدا ہوا، محلی کے لِبنی، لِبنی کے سِمعی، سِمعی کے عُزّہ، 30 عُزّہ کے سِمعا، سِمعا کے حجیاہ اور حجیاہ کے عسایاہ۔

لاوی کی ذمہ داریاں

31 جب عہد کا صندوق یروشلم میں لایا گیا تاکہ آئندہ وہاں رہے تو داؤد بادشاہ نے کچھ لاویوں کو رب کے گھر میں گیت گانے کی ذمہ داری دی۔ 32 اِس سے پہلے کہ سلیمان نے رب کا گھر بنوایا یہ لوگ اپنی خدمت ملاقات کے خیمے کے سامنے سرانجام دیتے تھے۔ وہ سب کچھ مقررہ ہدایات کے مطابق ادا کرتے تھے۔ 33 ذیل میں اُن کے نام اُن کے بیٹوں کے ناموں سمیت درج ہیں۔

قِہات کے خاندان کا ہیمان پہلا گلوکار تھا۔ اُس کا پورا نام یہ تھا: ہیمان بن یوایل بن سموایل 34 بن اِلقانہ بن یروحام بن اِلی ایل بن توخ 35 بن صوف بن اِلقانہ بن محت بن عماسی 36 بن اِلقانہ بن یوایل بن عزریاہ بن صفنیاہ 37 بن تحت بن اسّیر بن ابی آسف بن قورح 38 بن اِضہار بن قِہات بن لاوی بن اسرائیل۔

39 ہیمان کے دہنے ہاتھ آسف کھڑا ہوتا تھا۔ اُس کا پورا نام یہ تھا: آسف بن برکیاہ بن سِمعا 40 بن میکائیل بن بعسیاہ بن ملکیاہ 41 بن اتنی بن زارح بن عدایاہ 42 بن ایتان بن زِمّہ بن سِمعی 43 بن یحت بن جیرسوم بن لاوی۔

44 ہیمان کے بائیں ہاتھ ایتان کھڑا ہوتا تھا۔ وہ مِراری کے خاندان کا فرد تھا۔ اُس کا پورا نام یہ تھا: ایتان بن قیسی بن عبدی بن ملّوک 45 بن حسبیاہ بن اَمَصیاہ بن خِلقیاہ 46 بن امصی بن بانی بن سمر 47 بن محلی بن مُوشی بن مِراری بن لاوی۔

48 دوسرے لاویوں کو اللہ کی سکونت گاہ میں باقی ماندہ ذمہ داریاں دی گئی تھیں۔

49 لیکن صرف ہارون اور اُس کی اولاد بھسم ہونے والی قربانیاں پیش کرتے اور بخور کی قربان گاہ پر بخور جلاتے تھے۔ وہی مقدّس ترین کمرے میں ہر خدمت سرانجام دیتے تھے۔ اسرائیل کا کفارہ دینا اُن ہی کی ذمہ داری تھی۔ وہ سب کچھ عین اُن ہدایات کے مطابق ادا کرتے تھے جو اللہ کے خادم موسیٰ نے اُنہیں دی تھیں۔

50 ہارون کے ہاں اِلی عزر پیدا ہوا، اِلی عزر کے فینحاس، فینحاس کے ابی سوع، 51 ابی سوع کے بُقی، بُقی کے عُزّی، عُزّی کے زرخیاہ، 52 زرخیاہ کے مِرایوت، مِرایوت کے امریاہ، امریاہ کے اخی طوب، 53 اخی طوب کے صدوق، صدوق کے اخی معض۔

لاویوں کی آبادیاں

54 ذیل میں وہ آبادیاں اور چراگاہیں درج ہیں جو لاویوں کو قرعہ ڈال کر دی گئیں۔

قرعہ ڈالتے وقت پہلے ہارون کے بیٹے قِہات کی اولاد کو جگہیں مل گئیں۔ 55 اُسے یہوداہ کے قبیلے سے حبرون شہر اُس کی چراگاہوں سمیت مل گیا۔ 56 لیکن گرد و نواح کے کھیت اور دیہات کالب بن یفُنّہ کو دیئے گئے۔ 57 حبرون اُن شہروں میں شامل تھا جن میں ہر وہ پناہ لے سکتا تھا جس کے ہاتھوں غیر ارادی طور پر کوئی ہلاک ہوا ہو۔ حبرون کے علاوہ ہارون کی اولاد کو ذیل کے مقام اُن کی چراگاہوں سمیت دیئے گئے: لِبناہ، یتیر، اِستموع، 58 حَولون، دبیر، 59 عسن، اور بیت شمس۔ 60 بن یمین کے قبیلے سے اُنہیں جِبعون، جِبع، علمت اور عنتوت اُن کی چراگاہوں سمیت دیئے گئے۔ اِس طرح ہارون کے خاندان کو 13 شہر مل گئے۔

61 قِہات کے باقی خاندانوں کو منسّی کے مغربی حصے کے دس شہر مل گئے۔

62 جَیرسوم کی اولاد کو اِشکار، آشر، نفتالی اور منسّی کے قبیلوں کے 13 شہر دیئے گئے۔ یہ منسّی کا وہ علاقہ تھا جو دریائے یردن کے مشرق میں ملکِ بسن میں تھا۔

63 مِراری کی اولاد کو روبن، جد اور زبولون کے قبیلوں کے 12 شہر مل گئے۔

65-64 یوں اسرائیلیوں نے قرعہ ڈال کر لاویوں کو مذکورہ شہر دے دیئے۔ سب یہوداہ، شمعون اور بن یمین کے قبائلی علاقوں میں تھے۔

66 قِہات کے چند ایک خاندانوں کو افرائیم کے قبیلے سے شہر اُن کی چراگاہوں سمیت مل گئے۔ 67 اِن میں افرائیم کے پہاڑی علاقے کا شہر سِکم شامل تھا جس میں ہر وہ پناہ لے سکتا تھا جس سے کوئی غیر ارادی طور پر ہلاک ہوا ہوتا تھا، پھر جزر، 68 یُقمعام، بیت حورون، 69 ایالون اور جات رِمّون ۔ 70 قِہات کے باقی کنبوں کو منسّی کے مغربی حصے کے دو شہر عانیر اور بلعام اُن کی چراگاہوں سمیت مل گئے۔

71 جَیرسوم کی اولاد کو ذیل کے شہر بھی اُن کی چراگاہوں سمیت مل گئے: منسّی کے مشرقی حصے سے جولان جو بسن میں ہے اور عستارات۔ 72 اِشکار کے قبیلے سے قادس، دابرت، 73 رامات اور عانیم۔ 74 آشر کے قبیلے سے مِسال، عبدون، 75 حقوق اور رحوب۔ 76 اور نفتالی کے قبیلے سے گلیل کا قادس، حمون اور قریَتائم۔

77 مِراری کے باقی خاندانوں کو ذیل کے شہر اُن کی چراگاہوں سمیت مل گئے: زبولون کے قبیلے سے رِمّون اور تبور۔ 79-78 روبن کے قبیلے سے ریگستان کا بصر، یہض، قدیمات اور مِفعت (یہ شہر دریائے یردن کے مشرق میں یریحو کے مقابل واقع ہیں)۔ 80 جد کے قبیلے سے جِلعاد کا رامات، محنائم، 81 حسبون اور یعزیر۔

اِشکار کی اولاد

7 اِشکار کے چار بیٹے تولع، فُوّہ، یسوب اور سِمرون تھے۔

2 تولع کے پانچ بیٹے عُزّی، رِفایاہ، یری ایل، یحمی، اِبسام اور سموایل تھے۔ سب اپنے خاندانوں کے سرپرست تھے۔ نسب ناموں کے مطابق داؤد کے زمانے میں تولع کے خاندان کے 22,600 افراد جنگ کرنے کے قابل تھے۔

3 عُزّی کا بیٹا اِزرخیاہ تھا جو اپنے چار بھائیوں میکائیل، عبدیاہ، یوایل اور یِسیاہ کے ساتھ خاندانی سرپرست تھا۔ 4 نسب ناموں کے مطابق اُن کے 36,000 افراد جنگ کرنے کے قابل تھے۔ اِن کی تعداد اِس لئے

زیادہ تھی کہ عُزّی کی اولاد کے بہت بال بچے تھے۔ [5] اِشکار کے قبیلے کے خاندانوں کے کُل 87,000 آدمی جنگ کرنے کے قابل تھے۔ سب نسب ناموں میں درج تھے۔

بن یمین اور نفتالی کی اولاد

[6] بن یمین کے تین بیٹے بالع، بکر اور یدیع ایل تھے۔ [7] بالع کے پانچ بیٹے اِصبون، عُزّی، عُزی ایل، یریموت اور عیری تھے۔ سب اپنے خاندانوں کے سرپرست تھے۔ اُن کے نسب ناموں کے مطابق اُن کے 22,034 مرد جنگ کرنے کے قابل تھے۔

[8] بکر کے 9 بیٹے زمیرہ، یوآس، اِلی عزر، اِلیوعینی، عُمری، یریموت، ابیاہ، عنتوت اور علمت تھے۔ [9] اُن کے نسب ناموں میں اُن کے سرپرست اور 20,200 جنگ کرنے کے قابل مرد بیان کئے گئے ہیں۔

[10] بِلہان بن یدیع ایل کے سات بیٹے یعوس، بن یمین، اہود، کنعانہ، زیتان، ترسیس اور اخی سحر تھے۔ [11] سب اپنے خاندانوں کے سرپرست تھے۔ اُن کے 17,200 جنگ کرنے کے قابل مرد تھے۔

[12] سُفّی اور حُفّی عیر کی اور حُشی احیر کی اولاد تھے۔

[13] نفتالی کے چار بیٹے یحصی ایل، جونی، یصر اور سلّوم تھے۔ سب بِلہاہ کی اولاد تھے۔

منسّی کی اولاد

[14] منسّی کی اَرامی داشتہ کے دو بیٹے اسری ایل اور جِلعاد کا باپ مکیر پیدا ہوئے۔ [15] مکیر نے حُفّیوں اور سفّیوں کی ایک عورت سے شادی کی۔ بہن کا نام معکہ تھا۔ مکیر کے دوسرے بیٹے کا نام صِلافحاد تھا جس کے ہاں صرف بیٹیاں پیدا ہوئیں۔

[16] مکیر کی بیوی معکہ کے مزید دو بیٹے فرس اور شرس پیدا ہوئے۔ شرس کے دو بیٹے اُولام اور رقم تھے۔ [17] اُولام کے بیٹے کا نام بِدان تھا۔ یہی جِلعاد بن مکیر بن منسّی کی اولاد تھے۔

[18] جِلعاد کی بہن مولکت کے تین بیٹے اِشہود، ابی عزر اور محلاہ تھے۔ [19] سمیدع کے چار بیٹے اخیان، سِکم، لِقحی اور انیعام تھے۔

افرائیم کی اولاد

[20] افرائیم کے ہاں سوتلح پیدا ہوا، سوتلح کے برد، برد کے تحت، تحت کے اِلعدہ، اِلعدہ کے تحت، [21] تحت کے زبد اور زبد کے سوتلح۔

افرائیم کے مزید دو بیٹے عزر اور اِلعد تھے۔ یہ دو مرد ایک دن جات گئے تاکہ وہاں کے ریوڑ لُوٹ لیں۔ لیکن مقامی لوگوں نے اُنہیں پکڑ کر مار ڈالا۔ [22] اُن کا باپ افرائیم کافی عرصے تک اُن کا ماتم کرتا رہا، اور اُس کے رشتے دار اُس سے ملنے آئے تاکہ اُسے تسلی دیں۔ [23] جب اِس کے بعد اُس کی بیوی کے بیٹا پیدا ہوا تو اُس نے اُس کا نام بریعہ یعنی مصیبت رکھا، کیونکہ اُس وقت خاندان مصیبت میں آ گیا تھا۔ [24] افرائیم کی بیٹی سَیرہ نے بالائی اور نشیبی بیت حورون اور عُزّن سَیرہ کو بنوایا۔

[25] افرائیم کے مزید دو بیٹے رفح اور رسف تھے۔ رسف کے ہاں تلح پیدا ہوا، تلح کے تحن، [26] تحن کے لعدان، لعدان کے عمی ہود، عمی ہود کے اِلی سمع، [27] اِلی سمع کے نون، نون کے یشوع۔

[28] افرائیم کی اولاد کے علاقے میں ذیل کے مقام شامل تھے: بیت ایل گرد و نواح کی آبادیوں سمیت،

مشرق میں نعران تک، مغرب میں جزر تک گرد و نواح کی آبادیوں سمیت، شمال میں سِکم اور عیّاہ تک گرد و نواح کی آبادیوں سمیت۔ 29 بیت شان، تعنک، مجِدّو اور دور گرد و نواح کی آبادیوں سمیت منسّی کی اولاد کی ملکیت بن گئے۔ اِن تمام مقاموں میں یوسف بن اسرائیل کی اولاد رہتی تھی۔

آشر کی اولاد

30 آشر کے چار بیٹے یِمنہ، اِسواہ، اِسوی اور بریعہ تھے۔ اُن کی بہن سِرح تھی۔

31 بریعہ کے بیٹے حِبر اور بِرزائت کا باپ ملکی ایل تھے۔

32 حِبر کے تین بیٹے یفلیط، شومیر اور خوتام تھے۔ اُن کی بہن سوع تھی۔

33 یفلیط کے تین بیٹے فاسک، بِمہال اور عسوات تھے۔ 34 شومیر کے چار بیٹے اخی، روہجہ، حُبّہ اور اَرام تھے۔ 35 اُس کے بھائی حیلم کے چار بیٹے صوفح، اِمنع، سلس اور عمل تھے۔

36 صوفح کے 11 بیٹے سوح، حرنفر، سوعال، بَیری، اِمراہ،

37 بصر، ہود، سمّا، سِلسہ، یِتران اور بَیرا تھے۔

38 یتر کے تین بیٹے یفُنّہ، فِسفاہ اور ارا تھے۔

39 عُلّہ کے تین بیٹے ارخ، حنی ایل اور رِضیاہ تھے۔

40 آشر کے درجِ بالا تمام افراد اپنے اپنے خاندانوں کے سرپرست تھے۔ سب چیدہ مرد، ماہر فوجی اور سرداروں کے سربراہ تھے۔ نسب ناموں میں 26,000 جنگ کرنے کے قابل مرد درج ہیں۔

بن یمین کی اولاد

8 بن یمین کے پانچ بیٹے بڑے سے لے کر چھوٹے تک بالع، اَشبیل، اخرخ، 2 نوحہ اور رفا تھے۔

3 بالع کے بیٹے اڈار، جیرا، ابیہود، 4 ابی سوع، نعمان، اخوح، 5 جیرا، سفوفان اور حورام تھے۔

6-7 اہود کے تین بیٹے نعمان، اخیاہ اور جیرا تھے۔ یہ اُن خاندانوں کے سرپرست تھے جو پہلے جِبع میں رہتے تھے لیکن جنہیں بعد میں جلاوطن کر کے مانحت میں بسایا گیا۔ عُزّا اور اخی حود کا باپ جیرا اُنہیں وہاں لے کر گیا تھا۔

8-9 سحریم اپنی دو بیویوں حُشیم اور بعرا کو طلاق دے کر موآب چلا گیا۔ وہاں اُس کی بیوی ہودس کے سات بیٹے یوباب، ضِبیہ، میسا، ملکام، 10 یعوض، سکیاہ اور مِرمہ پیدا ہوئے۔ سب بعد میں اپنے خاندانوں کے سرپرست بن گئے۔ 11 پہلی بیوی حُشیم کے دو بیٹے ابی طوب اور اِلفَعل پیدا ہوئے۔

12-14 اِلفَعل کے آٹھ بیٹے عِبر، مِشعام، سِمد، بریعہ، سمع، اخیو، شاشق اور یریموت تھے۔ سِمد اونو، لُود اور گرد و نواح کی آبادیوں کا بانی تھا۔ بریعہ اور سمع ایالون کے باشندوں کے سربراہ تھے۔ اُن ہی نے جات کے باشندوں کو نکال دیا۔

15-16 بریعہ کے بیٹے زبدیاہ، عراد، عِدر، میکائیل، اسفاہ اور یوخا تھے۔

17 اِلفَعل کے مزید بیٹے زبدیاہ، مسُلّام، حِزقی، حِبر، 18 یِسمری، یِزلیاہ اور یوباب تھے۔

19-21 سِمعی کے بیٹے یقیم، زِکری، زبدی، اِلی عینی، ضِلّتی، اِلی ایل، عدایاہ، بِرایاہ اور سِمرات تھے۔

22-25 شاشق کے بیٹے اِسفان، عِبر، اِلی ایل، عبدون، زِکری، حنان، حننیاہ، عیلام، عنتوتیاہ، یفدیاہ اور فنو ایل تھے۔

26-27 یروحام کے بیٹے سَمسَری، شحاریاہ، عتلیاہ، یَعرسیاہ، الیاس اور زِکری تھے۔ 28 یہ تمام خاندانی سرپرست نسب ناموں میں درج تھے اور یروشلم میں رہتے تھے۔

جِبعون میں ساؤل کا خاندان

29 جِبعون کا باپ یعی ایل جِبعون میں رہتا تھا۔ اُس کی بیوی کا نام معکہ تھا۔ 30 بڑے سے لے کر چھوٹے تک اُن کے بیٹے عبدون، صور، قیس، بعل، ندب، 31 جدور، اخیو، زکر 32 اور مِقلوت تھے۔ مِقلوت کا بیٹا سِماہ تھا۔ وہ بھی اپنے رشتے داروں کے ساتھ یروشلم میں رہتے تھے۔

33 نیر قیس کا باپ تھا اور قیس ساؤل کا۔ ساؤل کے چار بیٹے یونتن، ملکی شوع، ابی نداب اور اِشبعل تھے۔

34 یونتن مری بعل کا باپ تھا اور مری بعل میکاہ کا۔

35 میکاہ کے چار بیٹے فیتون، ملک، تاریع اور آخز تھے۔

36 آخز کا بیٹا یہوعدہ تھا جس کے تین بیٹے علمت، عزماوت اور زِمری تھے۔ زِمری کے ہاں موضا پیدا ہوا، 37 موضا کے بِنعہ، بِنعہ کے رافہ، رافہ کے اِلعاسہ اور اِلعاسہ کے اصیل۔

38 اصیل کے چھ بیٹے عزری قام، بوکرو، اسمٰعیل، سعریاہ، عبدیاہ اور حنان تھے۔ 39 اصیل کے بھائی عیشق کے تین بیٹے بڑے سے لے کر چھوٹے تک اُولام، یعوس اور اِلی فلط تھے۔

40 اُولام کے بیٹے تجربہ کار فوجی تھے جو مہارت سے تیر چلا سکتے تھے۔ اُن کے بہت سے بیٹے اور پوتے تھے، کُل 150 افراد۔ تمام مذکورہ آدمی اُن کے خاندانوں سمیت بن یمین کی اولاد تھے۔

جلاوطنی کے بعد یروشلم کے باشندے

9 تمام اسرائیل شاہانِ اسرائیل کی کتاب کے نسب ناموں میں درج ہے۔

پھر یہوداہ کے باشندوں کو بےوفائی کے باعث بابل میں جلاوطن کر دیا گیا۔ 2 جو لوگ پہلے واپس آ کر دوبارہ شہروں میں اپنی موروثی زمین پر رہنے لگے وہ امام، لاوی، رب کے گھر کے خدمت گار اور باقی چند ایک اسرائیلی تھے۔ 3 یہوداہ، بن یمین، افرائیم اور منسّی کے قبیلوں کے کچھ لوگ یروشلم میں جا بسے۔

4 یہوداہ کے قبیلے کے درجِ ذیل خاندانی سرپرست وہاں آباد ہوئے:

عوتی بن عمی ہود بن عُمری بن اِمری بن بانی۔ بانی فارص بن یہوداہ کی اولاد میں سے تھا۔

5 سَیلا کے خاندان کا پہلوٹھا عسایاہ اور اُس کے بیٹے۔

6 زارح کے خاندان کا یعوایل۔ یہوداہ کے اِن خاندانوں کی کُل تعداد 690 تھی۔

7-8 بن یمین کے قبیلے کے درجِ ذیل خاندانی سرپرست یروشلم میں آباد ہوئے:

سَلّو بن مُسلّام بن ہوداویاہ بن سنوآہ۔

اِبنیاہ بن یروحام۔

ایلہ بن عُزّی بن مِکری۔

مُسلّام بن سفطیاہ بن رعوایل بن اِبنیاہ۔

9 نسب ناموں کے مطابق بن یمین کے اِن

خاندانوں کی کُل تعداد 956 تھی۔

10 جو امام جلاوطنی سے واپس آ کر یروشلم میں آباد ہوئے وہ ذیل میں درج ہیں:

یدعیاہ، یہویریب، یکین، 11 اللہ کے گھر کا انچارج عزریاہ بن خِلقیاہ بن مُسلّام بن صدوق بن مِرایوت بن اخی طوب، 12 عدایاہ بن یروحام بن فشحور بن ملکیاہ اور معسی بن عدی ایل بن یحزیراہ بن مُسلّام بن مسِلِّمیت بن اِمّیر۔ 13 اماموں کے اِن خاندانوں کی کُل تعداد 1,760 تھی۔ اُن کے مرد رب کے گھر میں خدمت سرانجام دینے کے قابل تھے۔

14 جو لاوی جلاوطنی سے واپس آ کر یروشلم میں آباد ہوئے وہ درجِ ذیل ہیں:

مِراری کے خاندان کا سمعیاہ بن حسوب بن عزری قام بن حسبیاہ، 15 بقبقر، حرس، جلال، متنیاہ بن میکا بن زِکری بن آسف، 16 عبدیاہ بن سمعیاہ بن جلال بن یدوتون اور برکیاہ بن آسا بن اِلقانہ۔ برکیاہ نطوفاتیوں کی آبادیوں کا رہنے والا تھا۔

17 ذیل کے دربان بھی واپس آئے: سلّوم، عقّوب، طلمون، اخی مان اور اُن کے بھائی۔ سلّوم اُن کا انچارج تھا۔ 18 آج تک اُس کا خاندان رب کے گھر کے مشرق میں شاہی دروازے کی پہرا داری کرتا ہے۔ یہ دربان لاویوں کے خیموں کے افراد تھے۔ 19 سلّوم بن قورے بن ابی آسف بن قورح اپنے بھائیوں کے ساتھ قورح کے خاندان کا تھا۔ جس طرح اُن کے باپ دادا کی ذمہ داری رب کی خیمہ گاہ میں ملاقات کے خیمے کے دروازے کی پہرا داری کرنی تھی اِسی طرح اُن کی ذمہ داری مقدِس کے دروازے کی پہرا داری کرنی تھی۔ 20 قدیم زمانے میں فینحاس بن اِلی عزر اُن پر مقرر تھا، اور رب اُس کے ساتھ تھا۔ 21 بعد میں زکریاہ بن مسلمیاہ ملاقات کے خیمے کے دروازے کا دربان تھا۔

22 کُل 212 مردوں کو دربان کی ذمہ داری دی گئی تھی۔ اُن کے نام اُن کی مقامی جگہوں کے نسب ناموں میں درج تھے۔ داؤد اور سموایل غیب بین نے اُن کے باپ دادا کو یہ ذمہ داری دی تھی۔ 23 وہ اور اُن کی اولاد پہلے رب کے گھر یعنی ملاقات کے خیمے کے دروازوں پر پہرا داری کرتے تھے۔ 24 یہ دربان رب کے گھر کے چاروں طرف کے دروازوں کی پہرا داری کرتے تھے۔

25 لاوی کے اکثر لوگ یروشلم میں نہیں رہتے تھے بلکہ باری باری ایک ہفتے کے لئے دیہات سے یروشلم آتے تھے تاکہ وہاں اپنی خدمت سرانجام دیں۔ 26 صرف دربانوں کے چار انچارج مسلسل یروشلم میں رہتے تھے۔ یہ چار لاوی اللہ کے گھر کے کمروں اور خزانوں کو بھی سنبھالتے 27 اور رات کو بھی اللہ کے گھر کے اردگرد گزارتے تھے، کیونکہ اُن ہی کو اُس کی حفاظت کرنا اور صبح کے وقت اُس کے دروازوں کو کھولنا تھا۔

28 بعض دربان عبادت کا سامان سنبھالتے تھے۔ جب بھی اُسے استعمال کے لئے اندر اور بعد میں دوبارہ باہر لایا جاتا تو وہ ہر چیز کو گن کر چیک کرتے تھے۔ 29 بعض باقی سامان اور مقدِس میں موجود چیزوں کو سنبھالتے تھے۔ رب کے گھر میں مستعمل باریک میدہ، مَے، زیتون کا تیل، بخور اور بلسان کے مختلف تیل بھی اِن میں شامل تھے۔ 30 لیکن بلسان کے تیلوں کو تیار کرنا اماموں کی ذمہ داری تھی۔ 31 قورح کے خاندان کا لاوی متِتیاہ جو سلّوم کا پہلوٹھا تھا قربانی کے لئے مستعمل روٹی بنانے کا انتظام چلاتا تھا۔ 32 قِہات کے

خاندان کے بعض لاویوں کے ہاتھ میں وہ روٹیاں بنانے کا انتظام تھا جو ہر ہفتے کے دن کو رب کے لئے مخصوص کر کے رب کے گھر کے مقدّس کمرے کی میز پر رکھی جاتی تھیں۔

33 موسیقار بھی لاوی تھے۔ اُن کے سربراہ باقی تمام خدمت میں حصہ نہیں لیتے تھے، کیونکہ اُنہیں ہر وقت اپنی ہی خدمت سرانجام دینے کے لئے تیار رہنا پڑتا تھا۔ اِس لئے وہ رب کے گھر کے کمروں میں رہتے تھے۔

34 لاویوں کے یہ تمام خاندانی سرپرست نسب ناموں میں درج تھے اور یروشلم میں رہتے تھے۔

جِبعون میں ساؤل کے خاندان

35 جِبعون کا باپ یعی ایل جِبعون میں رہتا تھا۔ اُس کی بیوی کا نام معکہ تھا۔ 36 بڑے سے لے کر چھوٹے تک اُن کے بیٹے عبدون، صور، قیس، بعل، نیر، ندب، 37 جدور، اخیو، زکریاہ اور مِقلوت تھے۔ 38 مِقلوت کا بیٹا سِماہ تھا۔ وہ بھی اپنے بھائیوں کے مقابل یروشلم میں رہتے تھے۔

39 نیر قیس کا باپ تھا اور قیس ساؤل کا۔ ساؤل کے چار بیٹے یونتن، ملکی شوع، ابی نداب اور اِشبعل تھے۔

40 یونتن مری بعل کا باپ تھا اور مری بعل میکاہ کا۔ 41 میکاہ کے چار بیٹے فیتون، مَلِک، تحریع اور آخز تھے۔ 42 آخز کا بیٹا یعرہ تھا۔ یعرہ کے تین بیٹے علمت، عزماوت اور زِمری تھے۔ زِمری کے ہاں موضا پیدا ہوا، 43 موضا کے بِنعہ، بِنعہ کے رِفایاہ، رِفایاہ کے اِلعاسہ اور اِلعاسہ کے اصیل۔

44 اصیل کے چھ بیٹے عزری قام، بوکرو، اسمٰعیل، سعریاہ، عبدیاہ اور حنان تھے۔

ساؤل اور اُس کے بیٹوں کی موت

10 جِلبوعہ کے پہاڑی سلسلے پر فلستیوں اور اسرائیلیوں کے درمیان جنگ چھڑ گئی۔ لڑتے لڑتے اسرائیلی فرار ہونے لگے، لیکن بہت لوگ وہیں شہید ہو گئے۔

2 پھر فلستی ساؤل اور اُس کے بیٹوں یونتن، ابی نداب اور ملکی شوع کے پاس جا پہنچے۔ تینوں بیٹے ہلاک ہو گئے، 3 جبکہ لڑائی ساؤل کے اردگرد عروج تک پہنچ گئی۔ پھر وہ تیراندازوں کا نشانہ بن کر زخمی ہو گیا۔ 4 اُس نے اپنے سلاح بردار کو حکم دیا، ”اپنی تلوار میان سے کھینچ کر مجھے مار ڈال! ورنہ یہ نامختون مجھے بے عزت کریں گے۔“ لیکن سلاح بردار نے انکار کیا، کیونکہ وہ بہت ڈرا ہوا تھا۔ آخر میں ساؤل اپنی تلوار لے کر خود اُس پر گر گیا۔

5 جب سلاح بردار نے دیکھا کہ میرا مالک مر گیا ہے تو وہ بھی اپنی تلوار پر گر کر مر گیا۔ 6 یوں اُس دن ساؤل، اُس کے تین بیٹے اور اُس کا تمام گھرانا ہلاک ہو گئے۔ 7 جب میدانِ یزرعیل کے اسرائیلیوں کو خبر ملی کہ اسرائیلی فوج بھاگ گئی اور ساؤل اپنے بیٹوں سمیت مارا گیا ہے تو وہ اپنے شہروں کو چھوڑ کر بھاگ نکلے، اور فلستی چھوڑے ہوئے شہروں پر قبضہ کر کے اُن میں بسنے لگے۔

8 اگلے دن فلستی لاشوں کو لُوٹنے کے لئے دوبارہ میدانِ جنگ میں آ گئے۔ جب اُنہیں جِلبوعہ کے پہاڑی سلسلے پر ساؤل اور اُس کے تینوں بیٹے مُردہ ملے 9 تو اُنہوں نے ساؤل کا سر کاٹ کر اُس کا زرہ بکتر اُتار لیا اور

قاصدوں کو اپنے پورے ملک میں بھیج کر اپنے بُتوں اور اپنی قوم کو فتح کی اطلاع دی۔ 10 ساؤل کا زرہ بکتر اُنہوں نے اپنے دیوتاؤں کے مندر میں محفوظ کر لیا اور اُس کے سر کو دجون دیوتا کے مندر میں لٹکا دیا۔

11 جب یبیس جِلعاد کے باشندوں کو خبر ملی کہ فلستیوں نے ساؤل کی لاش کے ساتھ کیا کچھ کیا ہے 12 تو شہر کے تمام لڑنے کے قابل آدمی بیت شان کے لئے روانہ ہوئے۔ وہاں پہنچ کر وہ ساؤل اور اُس کے بیٹوں کی لاشوں کو اُتار کر یبیس لے گئے جہاں اُنہوں نے اُن کی ہڈیوں کو یبیس کے بڑے درخت کے سائے میں دفنایا۔ اُنہوں نے روزہ رکھ کر پورے ہفتے تک اُن کا ماتم کیا۔

13 ساؤل کو اِس لئے مارا گیا کہ وہ رب کا وفادار نہ رہا۔ اُس نے اُس کی ہدایات پر عمل نہ کیا، یہاں تک کہ اُس نے مُردوں کی روح سے رابطہ کرنے والی جادوگرنی سے مشورہ کیا، 14 حالانکہ اُسے رب سے دریافت کرنا چاہئے تھا۔ یہی وجہ ہے کہ رب نے اُسے سزائے موت دے کر سلطنت کو داؤد بن یسّی کے حوالے کر دیا۔

داؤد پورے اسرائیل کا بادشاہ بن جاتا ہے

11 اُس وقت تمام اسرائیل حبرون میں داؤد کے پاس آیا اور کہا، ”ہم آپ ہی کی قوم اور آپ ہی کے رشتے دار ہیں۔ 2 ماضی میں بھی جب ساؤل بادشاہ تھا تو آپ ہی فوجی مہموں میں اسرائیل کی قیادت کرتے رہے۔ اور رب آپ کے خدا نے آپ سے وعدہ بھی کیا ہے کہ تُو میری قوم اسرائیل کا چرواہا بن کر اُس پر حکومت کرے گا۔“

3 جب اسرائیل کے تمام بزرگ حبرون پہنچے تو داؤد بادشاہ نے رب کے حضور اُن کے ساتھ عہد باندھا، اور اُنہوں نے اُسے مسح کر کے اسرائیل کا بادشاہ بنا دیا۔ یوں رب کا سموایل کی معرفت کیا ہوا وعدہ پورا ہوا۔

داؤد یروشلم پر قبضہ کرتا ہے

4 بادشاہ بننے کے بعد داؤد تمام اسرائیلیوں کے ساتھ یروشلم گیا تاکہ اُس پر حملہ کرے۔ اُس زمانے میں اُس کا نام یبوس تھا، اور یبوسی اُس میں بستے تھے۔ 5 داؤد کو دیکھ کر یبوسیوں نے اُس سے کہا، ”آپ ہمارے شہر میں کبھی داخل نہیں ہو پائیں گے!“

تو بھی داؤد نے صیون کے قلعے پر قبضہ کر لیا جو آج کل ’داؤد کا شہر‘ کہلاتا ہے۔ 6 یبوس پر حملہ کرنے سے پہلے داؤد نے کہا تھا، ”جو بھی یبوسیوں پر حملہ کرنے میں راہنمائی کرے وہ فوج کا کمانڈر بنے گا۔“ تب یوآب بن ضرویاہ نے پہلے شہر پر چڑھائی کی۔ چنانچہ اُسے کمانڈر مقرر کیا گیا۔

7 یروشلم پر فتح پانے کے بعد داؤد قلعے میں رہنے لگا۔ اُس نے اُسے ’داؤد کا شہر‘ قرار دیا 8 اور اُس کے اردگرد شہر کو بڑھانے لگا۔ داؤد کا یہ تعمیری کام اردگرد کے چبوتروں سے شروع ہوا اور چاروں طرف پھیلتا گیا جبکہ یوآب نے شہر کا باقی حصہ بحال کر دیا۔ 9 یوں داؤد زور پکڑتا گیا، کیونکہ رب الافواج اُس کے ساتھ تھا۔

داؤد کے مشہور فوجی

10 درجِ ذیل داؤد کے سورماؤں کی فہرست ہے۔ پورے اسرائیل کے ساتھ اُنہوں نے مضبوطی سے اُس کی بادشاہی کی حمایت کر کے داؤد کو رب کے فرمان کے مطابق اپنا بادشاہ بنا دیا۔

11 جو تین افسر یوآب کے بھائی ابی شے کے عین بعد آتے تھے اُن میں یسوبعام حکمونی پہلے نمبر پر آتا تھا۔ ایک بار اُس نے اپنے نیزے سے 300 آدمیوں کو مار دیا۔ 12 اِن تین افسروں میں سے دوسری جگہ پر اِلی عزر بن دودو بن اخوحی آتا تھا۔ 13 یہ فَس دَمّیم میں داؤد کے ساتھ تھا جب فلستی وہاں لڑنے کے لئے جمع ہو گئے تھے۔ میدانِ جنگ میں جَو کا کھیت تھا، اور لڑتے لڑتے اسرائیلی فلستیوں کے سامنے بھاگنے لگے۔ 14 لیکن اِلی عزر داؤد کے ساتھ کھیت کے بیچ میں فلستیوں کا مقابلہ کرتا رہا۔ فلستیوں کو مارتے مارتے اُنہوں نے کھیت کا دفاع کر کے رب کی مدد سے بڑی فتح پائی۔

16-15 ایک اَور جنگ کے دوران داؤد عدُلام کے غار کے پہاڑی قلعے میں تھا جبکہ فلستی فوج نے وادیٔ رفائیم میں اپنی لشکرگاہ لگائی تھی۔ اُن کے دستوں نے بیت لحم پر بھی قبضہ کر لیا تھا۔ داؤد کے تیس اعلیٰ افسروں میں سے تین اُس سے ملنے آئے۔ 17 داؤد کو شدید پیاس لگی، اور وہ کہنے لگا، ”کون میرے لئے بیت لحم کے دروازے پر کے حوض سے کچھ پانی لائے گا؟“

18 یہ سن کر تینوں افسر فلستیوں کی لشکرگاہ پر حملہ کر کے اُس میں گھُس گئے اور لڑتے لڑتے بیت لحم کے حوض تک پہنچ گئے۔ اُس سے کچھ پانی بھر کر وہ اُسے داؤد کے پاس لے آئے۔ لیکن اُس نے پینے سے انکار کر دیا بلکہ اُسے قربانی کے طور پر اُنڈیل کر رب کو پیش کیا 19 اور بولا، ”اللہ نہ کرے کہ مَیں یہ پانی پیوں۔ اگر ایسا کرتا تو اُن آدمیوں کا خون پیتا جو اپنی جان پر کھیل کر پانی لائے ہیں۔“ اِس لئے وہ اُسے پینا نہیں چاہتا تھا۔ یہ اِن تین سورماؤں کے زبردست کاموں کی ایک مثال ہے۔

21-20 یوآب کا بھائی ابی شے مذکورہ تین سورماؤں پر مقرر تھا۔ ایک دفعہ اُس نے اپنے نیزے سے 300 آدمیوں کو مار ڈالا۔ تینوں کی نسبت اُس کی زیادہ عزت کی جاتی تھی، لیکن وہ خود اِن میں گنا نہیں جاتا تھا۔

22 بِنایاہ بن یہویدع بھی زبردست فوجی تھا۔ وہ قبضئیل کا رہنے والا تھا، اور اُس نے بہت دفعہ اپنی مردانگی دکھائی۔ موآب کے دو بڑے سورما اُس کے ہاتھوں ہلاک ہوئے۔ ایک بار جب بہت برف پڑ گئی تو اُس نے ایک حوض میں اُتر کر ایک شیرببر کو مار ڈالا جو اُس میں گر گیا تھا۔ 23 ایک اَور موقع پر اُس کا واسطہ ایک مصری سے پڑا جس کا قد ساڑھے سات فٹ تھا۔ مصری کے ہاتھ میں کھڈی کے شہتیر جیسا بڑا نیزہ تھا جبکہ اُس کے اپنے پاس صرف لاٹھی تھی۔ لیکن بِنایاہ نے اُس پر حملہ کر کے اُس کے ہاتھ سے نیزہ چھین لیا اور اُسے اُس کے اپنے ہتھیار سے مار ڈالا۔ 24 ایسی بہادری دکھانے کی بنا پر بِنایاہ بن یہویدع مذکورہ تین آدمیوں کے برابر مشہور ہوا۔ 25 تیس افسروں کے دیگر مردوں کی نسبت اُس کی زیادہ عزت کی جاتی تھی، لیکن وہ مذکورہ تین آدمیوں میں گنا نہیں جاتا تھا۔ داؤد نے اُسے اپنے محافظوں پر مقرر کیا۔

26 ذیل کے آدمی بادشاہ کے سورماؤں میں شامل تھے۔

یوآب کا بھائی عساہیل، بیت لحم کا اِلحنان بن دودو، 27 سمّوت ہروری، خلِص فلونی، 28 تقوع کا عیرا بن عقیس، عنتوت کا ابی عزر، 29 سِبکی حوساتی، عیلی اخوحی، 30 مَہری نطوفاتی، حلِد بن بعنہ نطوفاتی، 31 بن یمینی شہر جِبعہ کا اِتّی بن ربی، بِنایاہ فرعتونی 32 نحلے جعس کا حوری، ابی ایل عرباتی، 33 عزماوت بحرومی،

اِلیحبا سعلبونی، [34] ہشیم جِزونی کے بیٹے، یونتن بن شجی ہراری، [35] اخی آم بن سکار ہراری، اِلی فل بن اُور، [36] حِفر مکیراتی، اخیاہ فلونی، [37] حصرو کرملی، نعری بن ازبی، [38] ناتن کا بھائی یوایل، مِبخار بن ہاجری، [39] صِلق عمونی، یوآب بن ضرویاہ کا سلاح بردار نحری بیروتی، [40] عیرا اِتری، جریب اِتری، [41] اُوریاہ حِتّی، زبد بن اخلی، [42] ادینہ بن سیزا (روبن کے قبیلے کا یہ سردار 30 فوجیوں پر مقرر تھا)، [43] حنان بن معکہ، یوسفط مِتنی، [44] عُزیّاہ عستاراتی، خوتام عروعیری کے بیٹے سماع اور یعی ایل، [45] یدیع ایل بن سِمری، اُس کا بھائی یوخا تیصی، [46] اِلی ایل محاوی، اِلنعم کے بیٹے یریبی اور یوساویاہ، یِتمہ موآبی، [47] اِلی ایل، عوبید اور یعسی ایل مضوبائی۔

ساؤل کے دورِ حکومت میں داؤد کے پیروکار

12 ذیل کے آدمی صِقلاج میں داؤد کے ساتھ مل گئے، اُس وقت جب وہ ساؤل بن قیس سے چھپا رہتا تھا۔ یہ اُن فوجیوں میں سے تھے جو جنگ میں داؤد کے ساتھ مل کر لڑتے تھے [2] اور بہترین تیرانداز تھے، کیونکہ یہ نہ صرف دہنے بلکہ بائیں ہاتھ سے بھی مہارت سے تیر اور فلاخن کا پتھر چلا سکتے تھے۔ اِن آدمیوں میں سے درجِ ذیل بن یمین کے قبیلے اور ساؤل کے خاندان سے تھے۔

[3] اُن کا راہنما اخی عزر، پھر یوآس (دونوں سماعہ جِبعاتی کے بیٹے تھے)، یزی ایل اور فلط (دونوں ازماوت کے بیٹے تھے)، براکہ، یاہو عنتوتی، [4] اِسماعیاہ جِبعونی جو داؤد کے 30 افسروں کا ایک سورما اور لیڈر تھا، یرمیاہ، یحزی ایل، یوحنان، یوزبد جدیراتی، [5] اِلعوزی، یریموت، بعلیاہ، سمریاہ اور سفطیاہ خروفی۔

[6] قورح کے خاندان میں سے اِلقانہ، یِسیاہ، عزرایل، یوعزر اور یسوبعام داؤد کے ساتھ تھے۔

[7] اِن کے علاوہ یروحام جدوری کے بیٹے یوعیلہ اور زبدیاہ بھی تھے۔

[8] جد کے قبیلے سے بھی کچھ بہادر اور تجربہ کار فوجی ساؤل سے الگ ہو کر داؤد کے ساتھ مل گئے جب وہ ریگستان کے قلعے میں تھا۔ یہ مرد مہارت سے ڈھال اور نیزہ استعمال کر سکتے تھے۔ اُن کے چہرے شیر ببر کے چہروں کی مانند تھے، اور وہ پہاڑی علاقے میں غزالوں کی طرح تیز چل سکتے تھے۔

[9] اُن کا لیڈر عزر ذیل کے دس آدمیوں پر مقرر تھا: عبدیاہ، اِلیاب، [10] مِسمنّہ، یرمیاہ، [11] عتّی، اِلی ایل، [12] یوحنان، اِلزبد، [13] یرمیاہ اور مکبنّی۔

[14] جد کے یہ مرد سب اعلیٰ فوجی افسر بن گئے۔ اُن میں سے سب سے کمزور آدمی سَو عام فوجیوں کا مقابلہ کر سکتا تھا جبکہ سب سے طاقت ور آدمی ہزار کا مقابلہ کر سکتا تھا۔ [15] اِن ہی نے بہار کے موسم میں دریائے یردن کو پار کیا، جب وہ کناروں سے باہر آ گیا تھا، اور مشرق اور مغرب کی وادیوں کو بند کر رکھا۔

[16] بن یمین اور یہوداہ کے قبیلوں کے کچھ مرد داؤد کے پہاڑی قلعے میں آئے۔ [17] داؤد باہر نکل کر اُن سے ملنے گیا اور پوچھا، ”کیا آپ سلامتی سے میرے پاس آئے ہیں؟ کیا آپ میری مدد کرنا چاہتے ہیں؟ اگر ایسا ہے تو مَیں آپ کا اچھا ساتھی رہوں گا۔ لیکن اگر آپ مجھے دشمنوں کے حوالے کرنے کے لئے آئے ہیں حالانکہ مجھ سے کوئی بھی ظلم نہیں ہوا ہے تو ہمارے باپ دادا کا خدا اِسے دیکھ کر آپ کو سزا دے۔“

[18] پھر روح القدس 30 افسروں کے راہنما عماسی پر

نازل ہوا، اور اُس نے کہا، ”اے داؤد، ہم تیرے ہی لوگ ہیں۔ اے یسّی کے بیٹے، ہم تیرے ساتھ ہیں۔ سلامتی، سلامتی تجھے حاصل ہو، اور سلامتی اُنہیں حاصل ہو جو تیری مدد کرتے ہیں۔ کیونکہ تیرا خدا تیری مدد کرے گا۔“ یہ سن کر داؤد نے اُنہیں قبول کر کے اپنے چھاپہ مار دستوں پر مقرر کیا۔

[19] منسّی کے قبیلے کے کچھ مرد بھی ساؤل سے الگ ہو کر داؤد کے پاس آئے۔ اُس وقت وہ فلستیوں کے ساتھ مل کر ساؤل سے لڑنے جا رہا تھا، لیکن بعد میں اُسے میدانِ جنگ میں آنے کی اجازت نہ ملی۔ کیونکہ فلستی سرداروں نے آپس میں مشورہ کرنے کے بعد اُسے یہ کہہ کر واپس بھیج دیا کہ خطرہ ہے کہ یہ ہمیں میدانِ جنگ میں چھوڑ کر اپنے پرانے مالک ساؤل سے دوبارہ مل جائے۔ پھر ہم تباہ ہو جائیں گے۔

[20] جب داؤد صِقلاج واپس جا رہا تھا تو منسّی کے قبیلے کے درجِ ذیل افسر ساؤل سے الگ ہو کر اُس کے ساتھ ہو لئے: عدنہ، یوزبد، یدیع ایل، میکائیل، یوزبد، اِلیہو اور ضِلّتی۔ منسّی میں ہر ایک کو ہزار ہزار فوجیوں پر مقرر کیا گیا تھا۔ [21] اُنہوں نے لُوٹنے والے عمالیقی دستوں کو پکڑنے میں داؤد کی مدد کی، کیونکہ وہ سب دلیر اور قابل فوجی تھے۔ سب اُس کی فوج میں افسر بن گئے۔

[22] روز بہ روز لوگ داؤد کی مدد کرنے کے لئے آتے رہے، اور ہوتے ہوتے اُس کی فوج اللہ کی فوج جیسی بڑی ہو گئی۔

حبرون میں داؤد کی فوج

[23] درجِ ذیل اُن تمام فوجیوں کی فہرست ہے جو حبرون میں داؤد کے پاس آئے تاکہ اُسے ساؤل کی جگہ بادشاہ بنائیں، جس طرح رب نے حکم دیا تھا۔

[24] یہوداہ کے قبیلے کے ڈھال اور نیزے سے لیس 6,800 مرد تھے۔

[25] شمعون کے قبیلے کے 7,100 تجربہ کار فوجی تھے۔

[26] لاوی کے قبیلے کے 4,600 مرد تھے۔ [27] اُن میں ہارون کے خاندان کا سرپرست یہویدع بھی شامل تھا جس کے ساتھ 3,700 آدمی تھے۔ [28] صدوق نامی ایک دلیر اور جوان فوجی بھی شامل تھا۔ اُس کے ساتھ اُس کے اپنے خاندان کے 22 افسر تھے۔

[29] ساؤل کے قبیلے بن یمین کے بھی 3,000 مرد تھے، لیکن اِس قبیلے کے اکثر فوجی اب تک ساؤل کے خاندان کے ساتھ لپٹے رہے۔

[30] افرائیم کے قبیلے کے 20,800 فوجی تھے۔ سب اپنے خاندانوں میں اثر و رسوخ رکھنے والے تھے۔

[31] منسّی کے آدھے قبیلے کے 18,000 مرد تھے۔ اُنہیں داؤد کو بادشاہ بنانے کے لئے چن لیا گیا تھا۔

[32] اِشکار کے قبیلے کے 200 افسر اپنے دستوں کے ساتھ تھے۔ یہ لوگ وقت کی ضرورت سمجھ کر جانتے تھے کہ اسرائیل کو کیا کرنا ہے۔

[33] زبولون کے قبیلے کے 50,000 تجربہ کار فوجی تھے۔ وہ ہر ہتھیار سے لیس اور پوری وفاداری سے داؤد کے لئے لڑنے کے لئے تیار تھے۔

[34] نفتالی کے قبیلے کے 1,000 افسر تھے۔ اُن کے تحت ڈھال اور نیزے سے مسلح 37,000 آدمی تھے۔

[35] دان کے قبیلے کے 28,600 مرد تھے جو سب لڑنے کے لئے مستعد تھے۔

[36] آشر کے قبیلے کے 40,000 مرد تھے جو سب

لڑنے کے لئے تیار تھے۔

37 دریائے یردن کے مشرق میں آباد قبیلوں روبن، جد اور منسّی کے آدھے حصے کے 1,20,000 مرد تھے۔ ہر ایک ہر قسم کے ہتھیار سے لیس تھا۔

38 سب ترتیب سے حبرون آئے تاکہ پورے عزم کے ساتھ داؤد کو پورے اسرائیل کا بادشاہ بنائیں۔ باقی تمام اسرائیلی بھی متفق تھے کہ داؤد ہمارا بادشاہ بن جائے۔ 39 یہ فوجی تین دن تک داؤد کے پاس رہے جس دوران اُن کے قبائلی بھائی اُنہیں کھانے پینے کی چیزیں مہیا کرتے رہے۔ 40 قریب کے رہنے والوں نے بھی اِس میں اُن کی مدد کی۔ اِشکار، زبولون اور نفتالی تک کے لوگ اپنے گدھوں، اونٹوں، خچروں اور بَیلوں پر کھانے کی چیزیں لاد کر وہاں پہنچے۔ میدہ، انجیر اور کشمش کی ٹکیاں، مَے، تیل، بَیل اور بھیڑ بکریاں بڑی مقدار میں حبرون لائی گئیں، کیونکہ تمام اسرائیلی خوشی منا رہے تھے۔

داؤد عہد کا صندوق یروشلم میں لانا چاہتا ہے

13 داؤد نے تمام افسروں سے مشورہ کیا۔ اُن میں ہزار ہزار اور سَو سَو فوجیوں پر مقرر افسر شامل تھے۔ 2 پھر اُس نے اسرائیل کی پوری جماعت سے کہا، ”اگر آپ کو منظور ہو اور رب ہمارے خدا کی مرضی ہو تو آئیں ہم پورے ملک کے اسرائیلی بھائیوں کو دعوت دیں کہ آ کر ہمارے ساتھ جمع ہو جائیں۔ وہ امام اور لاوی بھی شریک ہوں جو اپنے اپنے شہروں اور چراگاہوں میں بستے ہیں۔ 3 پھر ہم اپنے خدا کے عہد کا صندوق دوبارہ اپنے پاس واپس لائیں، کیونکہ ساؤل کے دورِ حکومت میں ہم اُس کی فکر نہیں کرتے تھے۔“

4 پوری جماعت متفق ہوئی، کیونکہ یہ منصوبہ سب کو درست لگا۔ 5 چنانچہ داؤد نے پورے اسرائیل کو جنوب میں مصر کے سیحور سے لے کر شمال میں لبو حمات تک بُلایا تاکہ سب مل کر اللہ کے عہد کا صندوق قِریَت یعریم سے یروشلم لے جائیں۔ 6 پھر وہ اُن کے ساتھ یہوداہ کے بعلہ یعنی قِریَت یعریم گیا تاکہ رب خدا کا صندوق اُٹھا کر یروشلم لے جائیں، وہی صندوق جس پر رب کے نام کا ٹھپا لگا ہے اور جہاں وہ صندوق کے اوپر کروبی فرشتوں کے درمیان تخت نشین ہے۔ 7 قِریَت یعریم پہنچ کر لوگوں نے اللہ کے صندوق کو ابی نداب کے گھر سے نکال کر ایک نئی بَیل گاڑی پر رکھ دیا، اور عُزّہ اور اخیو اُسے یروشلم کی طرف لے جانے لگے۔ 8 داؤد اور تمام اسرائیلی گاڑی کے پیچھے چل پڑے۔ سب اللہ کے حضور پورے زور سے خوشی منانے لگے۔ جونیپر کی لکڑی کے مختلف ساز بھی بجائے جا رہے تھے۔ فضا ستاروں، سرودوں، دفوں، جھانجھوں اور تُرموں کی آوازوں سے گونج اُٹھی۔

9 وہ گندم گاہنے کی ایک جگہ پر پہنچ گئے جس کے مالک کا نام کیدون تھا۔ وہاں بَیل اچانک بے قابو ہو گئے۔ عُزّہ نے جلدی سے عہد کا صندوق پکڑ لیا تاکہ وہ گر نہ جائے۔ 10 اُسی لمحے رب کا غضب اُس پر نازل ہوا، کیونکہ اُس نے عہد کے صندوق کو چھونے کی جرأت کی تھی۔ وہیں اللہ کے حضور عُزّہ گر کر ہلاک ہوا۔ 11 داؤد کو بڑا رنج ہوا کہ رب کا غضب عُزّہ پر یوں ٹوٹ پڑا ہے۔ اُس وقت سے اُس جگہ کا نام پرض عُزّہ یعنی ’عُزّہ پر ٹوٹ پڑنا‘ ہے۔

12 اُس دن داؤد کو اللہ سے خوف آیا۔ اُس نے سوچا، ”مَیں کس طرح اللہ کا صندوق اپنے پاس پہنچا سکوں

گا؟" 13 چنانچہ اُس نے فیصلہ کیا کہ ہم عہد کا صندوق یروشلم نہیں لے جائیں گے بلکہ اُسے عوبید ادوم جاتی کے گھر میں محفوظ رکھیں گے۔ 14 وہاں وہ تین ماہ تک پڑا رہا۔ اِن تین مہینوں کے دوران رب نے عوبید ادوم کے گھرانے اور اُس کی پوری ملکیت کو برکت دی۔

داؤد کی ترقی

14 ایک دن صور کے بادشاہ حیرام نے داؤد کے پاس وفد بھیجا۔ راج اور بڑھئی بھی ساتھ تھے۔ اُن کے پاس دیودار کی لکڑی تھی تاکہ داؤد کے لئے محل بنائیں۔ 2 یوں داؤد نے جان لیا کہ رب نے مجھے اسرائیل کا بادشاہ بنا کر میری بادشاہی اپنی قوم اسرائیل کی خاطر بہت سرفراز کر دی ہے۔

3 یروشلم میں جا بسنے کے بعد داؤد نے مزید شادیاں کیں۔ نتیجے میں یروشلم میں اُس کے کئی بیٹے بیٹیاں پیدا ہوئے۔ 4 جو بیٹے وہاں پیدا ہوئے وہ یہ تھے: سموع، سوباب، ناتن، سلیمان، 5 اِبحار، اِلی سوع، اِلفلط، 6 نوجہ، نفج، یفیع، 7 اِلی سمع، بعل یدع اور اِلی فلط۔

فلستیوں پر فتح

8 جب فلستیوں کو اطلاع ملی کہ داؤد کو مسح کر کے اسرائیل کا بادشاہ بنایا گیا ہے تو اُنہوں نے اپنے فوجیوں کو اسرائیل میں بھیج دیا تاکہ اُسے پکڑ لیں۔ جب داؤد کو پتا چل گیا تو وہ اُن کا مقابلہ کرنے کے لئے گیا۔ 9 جب فلستی اسرائیل میں پہنچ کر وادیٔ رفائیم میں پھیل گئے 10 تو داؤد نے رب سے دریافت کیا، "کیا مَیں فلستیوں پر حملہ کروں؟ کیا تُو مجھے اُن پر فتح بخشے گا؟" رب نے جواب دیا، "ہاں، اُن پر حملہ کر! مَیں اُنہیں تیرے قبضے میں کر دوں گا۔" 11 چنانچہ داؤد اپنے فوجیوں کو لے کر بعل پراضیم گیا۔ وہاں اُس نے فلستیوں کو شکست دی۔ بعد میں اُس نے گواہی دی، "جتنے زور سے بند کے ٹوٹ جانے پر پانی اُس سے پھوٹ نکلتا ہے اُتنے زور سے آج اللہ میرے وسیلے سے دشمن کی صفوں میں سے پھوٹ نکلا ہے۔" چنانچہ اُس جگہ کا نام بعل پراضیم یعنی 'پھوٹ نکلنے کا مالک' پڑ گیا۔ 12 فلستی اپنے دیوتاؤں کو چھوڑ کر بھاگ گئے، اور داؤد نے اُنہیں جلا دینے کا حکم دیا۔

13 ایک بار پھر فلستی آ کر وادیٔ رفائیم میں پھیل گئے۔ 14 اِس دفعہ جب داؤد نے اللہ سے دریافت کیا تو اُس نے جواب دیا، "اِس مرتبہ اُن کا سامنا مت کرنا بلکہ اُن کے پیچھے جا کر بکا کے درختوں کے سامنے اُن پر حملہ کر۔ 15 جب اُن درختوں کی چوٹیوں سے قدموں کی چاپ سنائی دے تو خبردار! یہ اِس کا اشارہ ہو گا کہ اللہ خود تیرے آگے آگے چل کر فلستیوں کو مارنے کے لئے نکل آیا ہے۔" 16 داؤد نے ایسا ہی کیا اور نتیجے میں فلستیوں کو شکست دے کر جبعون سے لے کر جزر تک اُن کا تعاقب کیا۔

17 داؤد کی شہرت تمام ممالک میں پھیل گئی۔ رب نے تمام قوموں کے دلوں میں داؤد کا خوف ڈال دیا۔

یروشلم میں عہد کے صندوق کے لئے تیاریاں

15 یروشلم کے اُس حصے میں جس کا نام 'داؤد کا شہر' پڑ گیا تھا داؤد نے اپنے لئے چند عمارتیں بنوائیں۔ اُس نے اللہ کے صندوق کے لئے بھی ایک جگہ تیار کر کے وہاں خیمہ لگا دیا۔ 2 پھر اُس نے حکم دیا، "سوائے لاویوں کے کسی کو بھی اللہ کا

صندوق اُٹھانے کی اجازت نہیں۔ کیونکہ رب نے اِن ہی کو رب کا صندوق اُٹھانے اور ہمیشہ کے لئے اُس کی خدمت کرنے کے لئے چن لیا ہے۔"

3 اِس کے بعد داؤد نے تمام اسرائیل کو یروشلم بُلایا تاکہ وہ مل کر رب کا صندوق اُس جگہ لے جائیں جو اُس نے اُس کے لئے تیار کر رکھی تھی۔ 4 بادشاہ نے ہارون اور باقی لاویوں کی اولاد کو بھی بُلایا۔ 5 درجِ ذیل اُن لاوی سرپرستوں کی فہرست ہے جو اپنے رشتے داروں کو لے کر آئے۔

قِہات کے خاندان سے اُوری ایل 120 مردوں سمیت،

6 مِراری کے خاندان سے عسایاہ 220 مردوں سمیت،

7 جَیرسوم کے خاندان سے یوایل 130 مردوں سمیت،

8 اِلی صفن کے خاندان سے سمعیاہ 200 مردوں سمیت،

9 حبرون کے خاندان سے اِلی ایل 80 مردوں سمیت،

10 عُزی ایل کے خاندان سے عمی نداب 112 مردوں سمیت۔

11 داؤد نے دونوں اماموں صدوق اور ابیاتر کو مذکورہ چھ لاوی سرپرستوں سمیت اپنے پاس بُلا کر 12 اُن سے کہا، "آپ لاویوں کے سربراہ ہیں۔ لازم ہے کہ آپ اپنے قبائلی بھائیوں کے ساتھ اپنے آپ کو مخصوص و مقدّس کر کے رب اسرائیل کے خدا کے صندوق کو اُس جگہ لے جائیں جو مَیں نے اُس کے لئے تیار کر رکھی ہے۔ 13 پہلی مرتبہ جب ہم نے اُسے یہاں لانے کی کوشش کی تو یہ آپ لاویوں کے ذریعے نہ ہوا، اِس لئے رب ہمارے خدا کا قہر ہم پر ٹوٹ پڑا۔ اُس وقت ہم نے اُس سے دریافت نہیں کیا تھا کہ اُسے اُٹھا کر لے جانے کا کیا مناسب طریقہ ہے۔" 14 تب اماموں اور لاویوں نے اپنے آپ کو مخصوص و مقدّس کر کے رب اسرائیل کے خدا کے صندوق کو یروشلم لانے کے لئے تیار کیا۔ 15 پھر لاوی اللہ کے صندوق کو اُٹھانے کی لکڑیوں سے اپنے کندھوں پر یوں ہی رکھ کر چل پڑے جس طرح موسیٰ نے رب کے کلام کے مطابق فرمایا تھا۔

16 داؤد نے لاوی سربراہوں کو یہ حکم بھی دیا، "اپنے قبیلے میں سے ایسے آدمیوں کو چن لیں جو ساز، ستار، سرود اور جھانجھ بجاتے ہوئے خوشی کے گیت گائیں۔"

17 اِس ذمہ داری کے لئے لاویوں نے ذیل کے آدمیوں کو مقرر کیا: ہیمان بن یوایل، اُس کا بھائی آسف بن برکیاہ اور مِراری کے خاندان کا ایتان بن قوسایاہ۔ 18 دوسرے مقام پر اُن کے یہ بھائی آئے: زکریاہ، یعزی ایل، سمیراموت، یحی ایل، عُنّی، اِلیاب، بِنایاہ، معسیاہ، مِتتیاہ، اِلی فلیہو، مِقنیاہ، عوبید ادوم اور یعی ایل۔ یہ دربان تھے۔ 19 ہیمان، آسف اور ایتان گلوکار تھے، اور اُنہیں پیتل کے جھانجھ بجانے کی ذمہ داری دی گئی۔ 20 زکریاہ، عَزی ایل، سمیراموت، یحی ایل، عُنّی، اِلیاب، معسیاہ اور بِنایاہ کو علاموت کے طرز پر ستار بجانا تھا۔ 21 مِتتیاہ، اِلی فلیہو، مِقنیاہ، عوبید ادوم، یعی ایل اور عززیاہ کو شمینیت کے طرز پر سرود بجانے کے لئے چنا گیا۔

22 کننیاہ نے لاویوں کی کوائر کی راہنمائی کی، کیونکہ وہ اِس میں ماہر تھا۔

23-24 برکیاہ، اِلقانہ، عوبید ادوم اور یحیاہ عہد کے صندوق کے دربان تھے۔ سبنیاہ، یوسفط، نتنی ایل، عماسی،

زکریاہ، بِنایاہ اور اِلی عزر کو تُرم بجا کر اللہ کے صندوق کے آگے آگے چلنے کی ذمہ داری دی گئی۔ ساتوں امام تھے۔

داؤد عہد کا صندوق یروشلم میں لے آتا ہے

25 پھر داؤد، اسرائیل کے بزرگ اور ہزار ہزار فوجیوں پر مقرر افسر خوشی مناتے ہوئے نکل کر عوبید ادوم کے گھر گئے تاکہ رب کے عہد کا صندوق وہاں سے لے کر یروشلم پہنچائیں۔ 26 جب ظاہر ہوا کہ اللہ عہد کے صندوق کو اُٹھانے والے لاویوں کی مدد کر رہا ہے تو سات جوان سانڈوں اور سات مینڈھوں کو قربان کیا گیا۔ 27 داؤد باریک کتان کا لباس پہنے ہوئے تھا، اور اِس طرح عہد کا صندوق اُٹھانے والے لاوی، گلوکار اور کوائر کا لیڈر کننیاہ بھی۔ اِس کے علاوہ داؤد کتان کا بالاپوش پہنے ہوئے تھا۔ 28 تمام اسرائیلی خوشی کے نعرے لگا لگا کر، نرسنگے اور تُرم پھونک کر اور جھانجھ، ستار اور سرود بجا بجا کر رب کے عہد کا صندوق یروشلم لائے۔

29 رب کا عہد کا صندوق داؤد کے شہر میں داخل ہوا تو داؤد کی بیوی میکل بنت ساؤل کھڑکی میں سے جلوس کو دیکھ رہی تھی۔ جب بادشاہ کودتا اور ناچتا ہوا نظر آیا تو میکل نے اُسے حقیر جانا۔

16 اللہ کا صندوق اُس تنبو کے درمیان میں رکھا گیا جو داؤد نے اُس کے لئے لگوایا تھا۔ پھر اُنہوں نے اللہ کے حضور بھسم ہونے والی اور سلامتی کی قربانیاں پیش کیں۔ 2 اِس کے بعد داؤد نے قوم کو رب کے نام سے برکت دے کر 3 ہر اسرائیلی مرد اور عورت کو ایک روٹی، کھجور کی ایک ٹکی اور کشمش کی ایک ٹکی دے دی۔ 4 اُس نے کچھ لاویوں کو رب کے صندوق کے سامنے خدمت کرنے کی ذمہ داری دی۔ اُنہیں رب اسرائیل کے خدا کی تمجید اور حمد و ثنا کرنی تھی۔ 5 اُن کا سربراہ آسف جھانجھ بجاتا تھا۔ اُس کا نائب زکریاہ تھا۔ پھر یعی ایل، سمیراموت، یحی ایل، متِتیاہ، اِلیاب، بِنایاہ، عوبید ادوم اور یعی ایل تھے جو ستار اور سرود بجاتے تھے۔ 6 بِنایاہ اور یحزی ایل اماموں کی ذمہ داری اللہ کے عہد کے صندوق کے سامنے تُرم بجانا تھی۔

شکر کا گیت

7 اُس دن داؤد نے پہلی دفعہ آسف اور اُس کے ساتھی لاویوں کے حوالے ذیل کا گیت کر کے اُنہیں رب کی ستائش کرنے کی ذمہ داری دی۔

8 "رب کا شکر کرو اور اُس کا نام پکارو! اقوام میں اُس کے کاموں کا اعلان کرو۔
9 ساز بجا کر اُس کی مدح سرائی کرو۔ اُس کے تمام عجائب کے بارے میں لوگوں کو بتاؤ۔
10 اُس کے مقدّس نام پر فخر کرو۔ رب کے طالب دل سے خوش ہوں۔
11 رب اور اُس کی قدرت کی دریافت کرو، ہر وقت اُس کے چہرے کے طالب رہو۔
12 جو معجزے اُس نے کئے اُنہیں یاد کرو۔ اُس کے الٰہی نشان اور اُس کے منہ کے فیصلے دہراتے رہو۔
13 تم جو اُس کے خادم اسرائیل کی اولاد اور یعقوب کے فرزند ہو، جو اُس کے برگزیدہ لوگ ہو، تمہیں سب کچھ یاد رہے!

14 وہی رب ہمارا خدا ہے، وہی پوری دنیا کی عدالت کرتا ہے۔
15 وہ ہمیشہ اپنے عہد کا خیال رکھتا ہے، اُس کلام کا جو اُس نے ہزار پُشتوں کے لئے فرمایا تھا۔
16 یہ وہ عہد ہے جو اُس نے ابراہیم سے باندھا، وہ وعدہ جو اُس نے قسم کھا کر اسحاق سے کیا تھا۔
17 اُس نے اُسے یعقوب کے لئے قائم کیا تاکہ وہ اُس کے مطابق زندگی گزارے، اُس نے تصدیق کی کہ یہ میرا اسرائیل سے ابدی عہد ہے۔
18 ساتھ ساتھ اُس نے فرمایا، 'مَیں تجھے ملکِ کنعان دوں گا۔ یہ تیری میراث کا حصہ ہو گا۔'
19 اُس وقت وہ تعداد میں کم اور تھوڑے ہی تھے بلکہ ملک میں اجنبی ہی تھے۔

20 اب تک وہ مختلف قوموں اور سلطنتوں میں گھومتے پھرتے تھے۔
21 لیکن اللہ نے اُن پر کسی کو ظلم کرنے نہ دیا، اور اُن کی خاطر اُس نے بادشاہوں کو ڈانٹا،

22 'میرے مسح کئے ہوئے خادموں کو مت چھیڑنا، میرے نبیوں کو نقصان مت پہنچانا۔'

23 اے پوری دنیا، رب کی تمجید میں گیت گا! روز بہ روز اُس کی نجات کی خوش خبری سنا۔
24 قوموں میں اُس کا جلال اور تمام اُمّتوں میں اُس کے عجائب بیان کرو۔
25 کیونکہ رب عظیم اور ستائش کے بہت لائق ہے۔ وہ تمام معبودوں سے مہیب ہے۔
26 کیونکہ دیگر قوموں کے تمام معبود بُت ہی ہیں جبکہ رب نے آسمان کو بنایا۔
27 اُس کے حضور شان و شوکت، اُس کی سکونت گاہ میں قدرت اور جلال ہے۔
28 اے قوموں کے قبیلو، رب کی تمجید کرو، رب کے جلال اور قدرت کی ستائش کرو۔
29 رب کے نام کو جلال دو۔ قربانی لے کر اُس کے حضور آؤ۔ مقدّس لباس سے آراستہ ہو کر رب کو سجدہ کرو۔
30 پوری دنیا اُس کے سامنے لرز اُٹھے۔ یقیناً دنیا مضبوطی سے قائم ہے اور نہیں ڈگمگائے گی۔
31 آسمان شادمان ہو، اور زمین جشن منائے۔ قوموں میں کہا جائے کہ رب بادشاہ ہے۔
32 سمندر اور جو کچھ اُس میں ہے خوشی سے گرج اُٹھے، میدان اور جو کچھ اُس میں ہے باغ باغ ہو۔
33 پھر جنگل کے درخت رب کے سامنے شادیانہ بجائیں گے، کیونکہ وہ آ رہا ہے، وہ زمین کی عدالت کرنے آ رہا ہے۔

34 رب کا شکر کرو، کیونکہ وہ بھلا ہے، اور اُس کی شفقت ابدی ہے۔
35 اُس سے التماس کرو، 'اے ہماری نجات کے خدا، ہمیں بچا! ہمیں جمع کر کے دیگر قوموں کے ہاتھ سے چھڑا۔ تب ہی ہم تیرے مقدّس نام کی ستائش کریں گے اور تیرے قابلِ تعریف کاموں پر فخر کریں گے۔'
36 ازل سے ابد تک رب، اسرائیل کے خدا کی حمد ہو!"

تب پوری قوم نے "آمین" اور "رب کی حمد ہو" کہا۔

لاویوں کی ذمہ داریاں

37 داؤد نے آسف اور اُس کے ساتھی لاویوں کو رب کے عہد کے صندوق کے سامنے چھوڑ کر کہا، ''آئندہ یہاں باقاعدگی سے روزانہ کی ضروری خدمت کرتے جائیں۔''

38 اِس گروہ میں عوبید ادوم اور مزید 68 لاوی شامل تھے۔ عوبید ادوم بن یدوتون اور حوسہ دربان بن گئے۔

39 لیکن صدوق امام اور اُس کے ساتھی اماموں کو داؤد نے رب کی اُس سکونت گاہ کے پاس چھوڑ دیا جو جِبعون کی پہاڑی پر تھی۔ 40 کیونکہ لازم تھا کہ وہ وہاں ہر صبح اور شام کو بھسم ہونے والی قربانیاں پیش کریں اور باقی تمام ہدایات پر عمل کریں جو رب کی طرف سے اسرائیل کے لئے شریعت میں بیان کی گئی ہیں۔ 41 داؤد نے ہیمان، یدوتون اور مزید کچھ چیدہ لاویوں کو بھی جِبعون میں اُن کے پاس چھوڑ دیا۔ وہاں اُن کی خاص ذمہ داری رب کی حمد و ثنا کرنا تھی، کیونکہ اُس کی شفقت ابدی ہے۔ 42 اُن کے پاس تُرم، جھانجھ اور باقی ایسے ساز تھے جو اللہ کی تعریف میں گائے جانے والے گیتوں کے ساتھ بجائے جاتے تھے۔ یدوتون کے بیٹوں کو دربان بنایا گیا۔

43 جشن کے بعد سب لوگ اپنے اپنے گھر چلے گئے۔ داؤد بھی اپنے گھر لوٹا تاکہ اپنے خاندان کو برکت دے کر سلام کرے۔

رب داؤد کے لئے ابدی بادشاہی کا وعدہ کرتا ہے

17 داؤد بادشاہ سلامتی سے اپنے محل میں رہنے لگا۔ ایک دن اُس نے ناتن نبی سے بات کی، ''دیکھیں، مَیں یہاں دیودار کے محل میں رہتا ہوں جبکہ رب کے عہد کا صندوق اب تک تنبو میں پڑا ہے۔ یہ مناسب نہیں!'' 2 ناتن نے بادشاہ کی حوصلہ افزائی کی، ''جو کچھ بھی آپ کرنا چاہتے ہیں وہ کریں۔ اللہ آپ کے ساتھ ہے۔''

3 لیکن اُسی رات اللہ ناتن سے ہم کلام ہوا، 4 ''میرے خادم داؤد کے پاس جا کر اُسے بتا دے کہ رب فرماتا ہے، 'تُو میری رہائش کے لئے مکان تعمیر نہیں کرے گا۔ 5 آج تک مَیں کسی مکان میں نہیں رہا۔ جب سے مَیں اسرائیلیوں کو مصر سے نکال لایا اُس وقت سے مَیں خیمے میں رہ کر جگہ بہ جگہ پھرتا رہا ہوں۔ 6 جس دوران مَیں تمام اسرائیلیوں کے ساتھ اِدھر اُدھر پھرتا رہا کیا مَیں نے اسرائیل کے اُن راہنماؤں سے کبھی اِس ناتے سے شکایت کی جنہیں مَیں نے اپنی قوم کی گلہ بانی کرنے کا حکم دیا تھا؟ کیا مَیں نے اُن میں سے کسی سے کہا کہ تم نے میرے لئے دیودار کا گھر کیوں نہیں بنایا؟'

7 چنانچہ میرے خادم داؤد کو بتا دے، 'رب الافواج فرماتا ہے کہ مَیں ہی نے تجھے چراگاہ میں بھیڑوں کی گلہ بانی کرنے سے فارغ کر کے اپنی قوم اسرائیل کا بادشاہ بنا دیا ہے۔ 8 جہاں بھی تُو نے قدم رکھا وہاں مَیں تیرے ساتھ رہا ہوں۔ تیرے دیکھتے دیکھتے مَیں نے تیرے تمام دشمنوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ اب مَیں تیرا نام سرفراز کر دوں گا، وہ دنیا کے سب سے عظیم آدمیوں کے ناموں کے برابر ہی ہو گا۔ 9 اور مَیں اپنی قوم اسرائیل کے لئے ایک وطن مہیا کروں گا، پودے کی طرح اُنہیں یوں لگا دوں گا کہ وہ جڑ پکڑ کر محفوظ رہیں گے اور کبھی بے چین نہیں ہوں گے۔ بے دین قومیں

اُنہیں اُس طرح نہیں دبائیں گی جس طرح ماضی میں کیا کرتی تھیں، 10 اُس وقت سے جب مَیں قوم پر قاضی مقرر کرتا تھا۔ مَیں تیرے دشمنوں کو خاک میں ملا دوں گا۔ آج مَیں فرماتا ہوں کہ رب ہی تیرے لئے گھر بنائے گا۔ 11 جب تُو بوڑھا ہو کر کوچ کر جائے گا اور اپنے باپ دادا سے جا ملے گا تو مَیں تیری جگہ تیرے بیٹوں میں سے ایک کو تخت پر بٹھا دوں گا۔ اُس کی بادشاہی کو مَیں مضبوط بنا دوں گا۔ 12 وہی میرے لئے گھر تعمیر کرے گا، اور مَیں اُس کا تخت ابد تک قائم رکھوں گا۔ 13 مَیں اُس کا باپ ہوں گا اور وہ میرا بیٹا ہو گا۔ میری نظرِ کرم ساؤل پر نہ رہی، لیکن مَیں اُسے تیرے بیٹے سے کبھی نہیں ہٹاؤں گا۔ 14 مَیں اُسے اپنے گھرانے اور اپنی بادشاہی پر ہمیشہ قائم رکھوں گا، اُس کا تخت ہمیشہ مضبوط رہے گا'۔"

داؤد کی شکرگزاری

15 ناتن نے داؤد کے پاس جا کر اُسے سب کچھ سنایا جو رب نے اُسے رویا میں بتایا تھا۔ 16 تب داؤد عہد کے صندوق کے پاس گیا اور رب کے حضور بیٹھ کر دعا کرنے لگا،

"اے رب خدا، مَیں کون ہوں اور میرا خاندان کیا حیثیت رکھتا ہے کہ تُو نے مجھے یہاں تک پہنچایا ہے؟ 17 اور اب اے اللہ، تُو مجھے اَور بھی زیادہ عطا کرنے کو ہے، کیونکہ تُو نے اپنے خادم کے گھرانے کے مستقبل کے بارے میں بھی وعدہ کیا ہے۔ اے رب خدا، تُو نے یوں مجھ پر نگاہ ڈالی ہے گویا کہ مَیں کوئی بہت اہم بندہ ہوں۔ 18-19 لیکن مَیں مزید کیا کہوں جب تُو نے یوں اپنے خادم کی عزت کی ہے؟ اے رب، تُو تو اپنے خادم کو جانتا ہے۔ تُو نے اپنے خادم کی خاطر اور اپنی مرضی کے مطابق یہ عظیم کام کر کے اِن عظیم وعدوں کی اطلاع دی ہے۔

20 اے رب، تجھ جیسا کوئی نہیں ہے۔ ہم نے اپنے کانوں سے سن لیا ہے کہ تیرے سوا کوئی اَور خدا نہیں ہے۔ 21 دنیا میں کون سی قوم تیری اُمّت اسرائیل کی مانند ہے؟ تُو نے اِسی ایک قوم کا فدیہ دے کر اُسے غلامی سے چھڑایا اور اپنی قوم بنا لیا۔ تُو نے اسرائیل کے واسطے بڑے اور ہیبت ناک کام کر کے اپنے نام کی شہرت پھیلا دی۔ ہمیں مصر سے رِہا کر کے تُو نے قوموں کو ہمارے آگے سے نکال دیا۔ 22 اے رب، تُو اسرائیل کو ہمیشہ کے لئے اپنی قوم بنا کر اُن کا خدا بن گیا ہے۔

23 چنانچہ اے رب، جو بات تُو نے اپنے خادم اور اُس کے گھرانے کے بارے میں کی ہے اُسے ابد تک قائم رکھ اور اپنا وعدہ پورا کر۔ 24 تب وہ مضبوط رہے گا اور تیرا نام ابد تک مشہور رہے گا۔ پھر لوگ تسلیم کریں گے کہ اسرائیل کا خدا رب الافواج واقعی اسرائیل کا خدا ہے، اور تیرے خادم داؤد کا گھرانا بھی ابد تک تیرے حضور قائم رہے گا۔ 25 اے میرے خدا، تُو نے اپنے خادم کے کان کو اِس بات کے لئے کھول دیا ہے۔ تُو ہی نے فرمایا، 'مَیں تیرے لئے گھر تعمیر کروں گا۔' صرف اِسی لئے تیرے خادم نے یوں تجھ سے دعا کرنے کی جرأت کی ہے۔ 26 اے رب، تُو ہی خدا ہے۔ تُو نے اپنے خادم سے اِن اچھی چیزوں کا وعدہ کیا ہے۔ 27 اب تُو اپنے خادم کے گھرانے کو برکت دینے پر راضی ہو گیا ہے تاکہ وہ ہمیشہ تک تیرے سامنے قائم رہے۔ کیونکہ تُو ہی نے اُسے برکت دی ہے،

اِس لئے وہ ابد تک مبارک رہے گا۔“

داؤد کی جنگیں

18 پھر ایسا وقت آیا کہ داؤد نے فلستیوں کو شکست دے کر اُنہیں اپنے تابع کر لیا اور جات شہر پر گرد و نواح کی آبادیوں سمیت قبضہ کر لیا۔

2 اُس نے موآبیوں پر بھی فتح پائی، اور وہ اُس کے تابع ہو کر اُسے خراج دینے لگے۔

3 داؤد نے شمالی شام کے شہر ضوباہ کے بادشاہ ہدد عزر کو بھی حمات کے قریب ہرا دیا جب ہدد عزر دریائے فرات پر قابو پانے کے لئے نکل آیا تھا۔ 4 داؤد نے 1,000 رتھوں، 7,000 گھڑسواروں اور 20,000 پیادہ سپاہیوں کو گرفتار کر لیا۔ رتھوں کے 100 گھوڑوں کو اُس نے اپنے لئے محفوظ رکھا جبکہ باقیوں کی اُس نے کونچیں کاٹ دیں تاکہ وہ آئندہ جنگ کے لئے استعمال نہ ہو سکیں۔

5 جب دمشق کے اَرامی باشندے ضوباہ کے بادشاہ ہدد عزر کی مدد کرنے آئے تو داؤد نے اُن کے 22,000 افراد ہلاک کر دیئے۔ 6 پھر اُس نے دمشق کے علاقے میں اپنی فوجی چوکیاں قائم کیں۔ اَرامی اُس کے تابع ہو گئے اور اُسے خراج دیتے رہے۔ جہاں بھی داؤد گیا وہاں رب نے اُسے کامیابی بخشی۔ 7 سونے کی جو ڈھالیں ہدد عزر کے افسروں کے پاس تھیں اُنہیں داؤد یروشلم لے گیا۔ 8 ہدد عزر کے دو شہروں کُون اور طِبحت سے اُس نے کثرت کا پیتل چھین لیا۔ بعد میں سلیمان نے یہ پیتل رب کے گھر میں 'سمندر' نامی پیتل کا حوض، ستون اور پیتل کا مختلف سامان بنانے کے لئے استعمال کیا۔

9 جب حمات کے بادشاہ تُوعی کو اطلاع ملی کہ داؤد نے ضوباہ کے بادشاہ ہدد عزر کی پوری فوج پر فتح پائی ہے 10 تو اُس نے اپنے بیٹے ہدورام کو داؤد کے پاس بھیجا تاکہ اُسے سلام کہے۔ ہدورام نے داؤد کو ہدد عزر پر فتح کے لئے مبارک باد دی، کیونکہ ہدد عزر تُوعی کا دشمن تھا، اور اُن کے درمیان جنگ رہی تھی۔ ہدورام نے داؤد کو سونے، چاندی اور پیتل کے بہت سے تحفے بھی پیش کئے۔ 11 داؤد نے یہ چیزیں رب کے لئے مخصوص کر دیں۔ جہاں بھی وہ دوسری قوموں پر غالب آیا وہاں کی سونا چاندی اُس نے رب کے لئے مخصوص کر دی۔ یوں ادوم، موآب، عمون، فلستیہ اور عمالیق کی سونا چاندی رب کو پیش کی گئی۔

12 ابی شے بن ضرویاہ نے نمک کی وادی میں ادومیوں پر فتح پا کر 18,000 افراد ہلاک کر دیئے۔ 13 اُس نے ادوم کے پورے ملک میں اپنی فوجی چوکیاں قائم کیں، اور تمام ادومی داؤد کے تابع ہو گئے۔ داؤد جہاں بھی جاتا رب اُس کی مدد کر کے اُسے فتح بخشتا۔

داؤد کے اعلیٰ افسر

14 جتنی دیر داؤد پورے اسرائیل پر حکومت کرتا رہا اُتنی دیر تک اُس نے دھیان دیا کہ قوم کے ہر ایک شخص کو انصاف مل جائے۔ 15 یوآب بن ضرویاہ فوج پر مقرر تھا۔ یہوسفط بن اخی لُود بادشاہ کا مشیرِ خاص تھا۔ 16 صدوق بن اخی طوب اور ابی مَلِک بن ابیاتر امام تھے۔ شَوشا میرمنشی تھا۔ 17 بِنایاہ بن یہویدع داؤد کے خاص دستے بنام کریتی اور فلیتی کا کپتان مقرر تھا۔ داؤد کے بیٹے اعلیٰ افسر تھے۔

عمونی داؤد کی بے عزتی کرتے ہیں

19 کچھ دیر کے بعد عمونیوں کا بادشاہ ناحس فوت ہوا، اور اُس کا بیٹا تخت نشین ہوا۔ [2] داؤد نے سوچا، ”ناحس نے ہمیشہ مجھ پر مہربانی کی تھی، اِس لئے اب مَیں بھی اُس کے بیٹے حنون پر مہربانی کروں گا۔“ اُس نے باپ کی وفات کا افسوس کرنے کے لئے حنون کے پاس وفد بھیجا۔

لیکن جب داؤد کے سفیر عمونیوں کے دربار میں پہنچ گئے تاکہ حنون کے سامنے افسوس کا اظہار کریں [3] تو اُس ملک کے بزرگ حنون بادشاہ کے کان میں منفی باتیں بھرنے لگے، ”کیا داؤد نے اِن آدمیوں کو واقعی صرف اِس لئے بھیجا ہے کہ وہ افسوس کر کے آپ کے باپ کا احترام کریں؟ ہرگز نہیں! یہ صرف بہانہ ہے۔ اصل میں یہ جاسوس ہیں جو ہمارے ملک کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں تاکہ اُس پر قبضہ کر سکیں۔“ [4] چنانچہ حنون نے داؤد کے آدمیوں کو پکڑوا کر اُن کی داڑھیاں مُنڈوا دیں اور اُن کے لباس کو کمر سے لے کر پاؤں تک کاٹ کر اُتروایا۔ اِسی حالت میں بادشاہ نے اُنہیں فارغ کر دیا۔

[5] جب داؤد کو اِس کی خبر ملی تو اُس نے اپنے قاصدوں کو اُن سے ملنے کے لئے بھیجا تاکہ اُنہیں بتائیں، ”یریحو میں اُس وقت تک ٹھہرے رہیں جب تک آپ کی داڑھیاں دوبارہ بحال نہ ہو جائیں۔“ کیونکہ وہ اپنی داڑھیوں کی وجہ سے بڑی شرمندگی محسوس کر رہے تھے۔

عمونیوں سے جنگ

[6] عمونیوں کو خوب معلوم تھا کہ اِس حرکت سے ہم داؤد کے دشمن بن گئے ہیں۔ اِس لئے حنون اور عمونیوں نے مسوپتامیہ، اَرام معکہ اور ضوباہ کو چاندی کے 34,000 کلو گرام بھیج کر کرائے پر رتھ اور رتھ سوار منگوائے۔ [7] یوں اُنہیں 32,000 رتھ اُن کے سواروں سمیت مل گئے۔ معکہ کا بادشاہ بھی اپنے دستوں کے ساتھ اُن سے متحد ہوا۔ میدبا کے قریب اُنہوں نے اپنی لشکرگاہ لگائی۔ عمونی بھی اپنے شہروں سے نکل کر جنگ کے لئے جمع ہوئے۔ [8] جب داؤد کو اِس کا علم ہوا تو اُس نے یوآب کو پوری فوج کے ساتھ اُن کا مقابلہ کرنے کے لئے بھیج دیا۔ [9] عمونی اپنے دارالحکومت ربّہ سے نکل کر شہر کے دروازے کے سامنے ہی صف آرا ہوئے جبکہ دوسرے ممالک سے آئے ہوئے بادشاہ کچھ فاصلے پر کھلے میدان میں کھڑے ہو گئے۔

[10] جب یوآب نے جان لیا کہ سامنے اور پیچھے دونوں طرف سے حملے کا خطرہ ہے تو اُس نے اپنی فوج کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا۔ سب سے اچھے فوجیوں کے ساتھ وہ خود شام کے سپاہیوں سے لڑنے کے لئے تیار ہوا۔ [11] باقی آدمیوں کو اُس نے اپنے بھائی ابی شے کے حوالے کر دیا تاکہ وہ عمونیوں سے لڑیں۔ [12] ایک دوسرے سے الگ ہونے سے پہلے یوآب نے ابی شے سے کہا، ”اگر شام کے فوجی مجھ پر غالب آنے لگیں تو میرے پاس آ کر میری مدد کرنا۔ لیکن اگر آپ عمونیوں پر قابو نہ پا سکیں تو مَیں آ کر آپ کی مدد کروں گا۔ [13] حوصلہ رکھیں! ہم دلیری سے اپنی قوم اور اپنے خدا کے شہروں کے لئے لڑیں۔ اور رب وہ کچھ ہونے دے جو اُس کی نظر میں ٹھیک ہے۔“

[14] یوآب نے اپنی فوج کے ساتھ شام کے فوجیوں پر حملہ کیا تو وہ اُس کے سامنے سے بھاگنے لگے۔ [15] یہ

دیکھ کر عمونی بھی اُس کے بھائی ابی شے سے فرار ہو کر شہر میں داخل ہوئے۔ تب یوآب یروشلم واپس چلا گیا۔

شام کے خلاف جنگ

16 جب شام کے فوجیوں کو شکست کی بے عزتی کا احساس ہوا تو اُنہوں نے دریائے فرات کے پار مسوپتامیہ میں آباد اَرامیوں کے پاس قاصد بھیجے تاکہ وہ بھی لڑنے میں مدد کریں۔ ہدد عزر کا کمانڈر سوفک اُن پر مقرر ہوا۔ 17 جب داؤد کو خبر ملی تو اُس نے اسرائیل کے تمام لڑنے کے قابل آدمیوں کو جمع کیا اور دریائے یردن کو پار کر کے اُن کے مقابل صف آرا ہوا۔ جب وہ یوں اُن سے لڑنے کے لئے تیار ہوا تو اَرامی اُس کا مقابلہ کرنے لگے۔ 18 لیکن اُنہیں دوبارہ شکست مان کر فرار ہونا پڑا۔ اِس دفعہ اُن کے 7,000 رتھ بانوں کے علاوہ 40,000 پیادہ سپاہی ہلاک ہوئے۔ داؤد نے فوج کے کمانڈر سوفک کو بھی مار ڈالا۔

19 جو اَرامی پہلے ہدد عزر کے تابع تھے اُنہوں نے اب ہار مان کر اسرائیلیوں سے صلح کر لی اور اُن کے تابع ہو گئے۔ اُس وقت سے اَرامیوں نے عمونیوں کی مدد کرنے کی پھر جرأت نہ کی۔

ربّہ شہر پر فتح

20 بہار کا موسم آ گیا، وہ وقت جب بادشاہ جنگ کے لئے نکلتے ہیں۔ تب یوآب نے فوج لے کر عمونیوں کا ملک تباہ کر دیا۔ لڑتے لڑتے وہ ربّہ تک پہنچ گیا اور اُس کا محاصرہ کرنے لگا۔ لیکن داؤد خود یروشلم میں رہا۔ پھر یوآب نے ربّہ کو بھی شکست دے کر خاک میں ملا دیا۔ 2 داؤد نے حنون بادشاہ کا تاج اُس کے سر سے اُتار کر اپنے سر پر رکھ لیا۔ سونے کے اِس تاج کا وزن 34 کلوگرام تھا، اور اُس میں ایک بیش قیمت جوہر جڑا ہوا تھا۔ داؤد نے شہر سے بہت سا لُوٹا ہوا مال لے کر 3 اُس کے باشندوں کو غلام بنا لیا۔ اُنہیں پتھر کاٹنے کی آریاں، لوہے کی کدالیں اور کلہاڑیاں دی گئیں تاکہ وہ مزدوری کریں۔ یہی سلوک باقی عمونی شہروں کے باشندوں کے ساتھ بھی کیا گیا۔ جنگ کے اختتام پر داؤد پوری فوج کے ساتھ یروشلم لوٹ آیا۔

فلستیوں سے جنگ

4 اِس کے بعد اسرائیلیوں کو جزر کے قریب فلستیوں سے لڑنا پڑا۔ وہاں سِبکی حوساتی نے دیو قامت مرد رفا کی اولاد میں سے ایک آدمی کو مار ڈالا جس کا نام سفی تھا۔ یوں فلستیوں کو تابع کر لیا گیا۔ 5 اُن سے ایک اَور لڑائی کے دوران اِلحنان بن یائیر نے جاتی جالوت کے بھائی لحمی کو موت کے گھاٹ اُتار دیا۔ اُس کا نیزہ کھڈی کے شہتیر جیسا بڑا تھا۔ 6 ایک اَور دفعہ جات کے پاس لڑائی ہوئی۔ فلستیوں کا ایک فوجی جو رفا کی نسل کا تھا بہت لمبا تھا۔ اُس کے ہاتھوں اور پیروں کی چھ چھ اُنگلیاں یعنی مل کر 24 اُنگلیاں تھیں۔ 7 جب وہ اسرائیلیوں کا مذاق اُڑانے لگا تو داؤد کے بھائی سِمعا کے بیٹے یونتن نے اُسے مار ڈالا۔ 8 جات کے یہ دیو قامت مرد رفا کی اولاد تھے، اور وہ داؤد اور اُس کے فوجیوں کے ہاتھوں ہلاک ہوئے۔

داؤد کی مردم شماری

21 ایک دن ابلیس اسرائیل کے خلاف اُٹھ کھڑا ہوا اور داؤد کو اسرائیل کی مردم شماری

کرنے پر اُکسایا۔ 2 داؤد نے یوآب اور قوم کے بزرگوں کو حکم دیا، ”دان سے لے کر بیرسبع تک اسرائیل کے تمام قبیلوں میں سے گزرتے ہوئے جنگ کرنے کے قابل مردوں کو گن لیں۔ پھر واپس آ کر مجھے اطلاع دیں تاکہ معلوم ہو جائے کہ اُن کی کُل تعداد کیا ہے۔“

3 لیکن یوآب نے اعتراض کیا، ”اے بادشاہ میرے آقا، کاش رب اپنے فوجیوں کی تعداد سَو گُنا بڑھا دے۔ کیونکہ یہ تو سب آپ کے خادم ہیں۔ لیکن میرے آقا اُن کی مردم شماری کیوں کرنا چاہتے ہیں؟ اسرائیل آپ کے سبب سے کیوں قصور وار ٹھہرے؟“

4 لیکن بادشاہ یوآب کے اعتراضات کے باوجود اپنی بات پر ڈٹا رہا۔ چنانچہ یوآب دربار سے روانہ ہوا اور پورے اسرائیل میں سے گزر کر اُس کی مردم شماری کی۔ اِس کے بعد وہ یروشلم واپس آ گیا۔ 5 وہاں اُس نے داؤد کو مردم شماری کی پوری رپورٹ پیش کی۔ اسرائیل میں 11,00,000 تلوار چلانے کے قابل افراد تھے جبکہ یہوداہ کے 4,70,000 مرد تھے۔ 6 حالانکہ یوآب نے لاوی اور بن یمین کے قبیلوں کو مردم شماری میں شامل نہیں کیا تھا، کیونکہ اُسے یہ کام کرنے سے گھن آتی تھی۔

7 اللہ کو داؤد کی یہ حرکت بُری لگی، اِس لئے اُس نے اسرائیل کو سزا دی۔ 8 تب داؤد نے اللہ سے دعا کی، ”مجھ سے سنگین گناہ سرزد ہوا ہے۔ اب اپنے خادم کا قصور معاف کر۔ مجھ سے بڑی حماقت ہوئی ہے۔“

9 تب رب داؤد کے غیب بین جاد نبی سے ہم کلام ہوا، 10 ”داؤد کے پاس جا کر اُسے بتا دینا، ’رب تجھے تین سزائیں پیش کرتا ہے۔ اِن میں سے ایک چن لے‘۔“

11 جاد داؤد کے پاس گیا اور اُسے رب کا پیغام سنا دیا۔ اُس نے سوال کیا، ”آپ کس سزا کو ترجیح دیتے ہیں؟ 12 سات سال کے دوران کال؟ یا یہ کہ آپ کے دشمن تین ماہ تک آپ کو تلوار سے مار مار کر آپ کا تعاقب کرتے رہیں؟ یا یہ کہ رب کی تلوار اسرائیل میں سے گزرے؟ اِس صورت میں رب کا فرشتہ ملک میں وبا پھیلا کر پورے اسرائیل کا ستیاناس کر دے گا۔“

13 داؤد نے جواب دیا، ”ہائے، مَیں کیا کہوں؟ مَیں بہت پریشان ہوں۔ لیکن آدمیوں کے ہاتھوں میں پڑ جانے کی نسبت بہتر ہے کہ ہم رب ہی کے ہاتھوں میں پڑ جائیں، کیونکہ اُس کا رحم نہایت عظیم ہے۔“

14 تب رب نے اسرائیل میں وبا پھیلنے دی۔ ملک میں 70,000 افراد ہلاک ہوئے۔ 15 اللہ نے اپنے فرشتے کو یروشلم کو تباہ کرنے کے لئے بھی بھیجا۔

لیکن فرشتہ ابھی اِس کے لئے تیار ہو رہا تھا کہ رب نے لوگوں کی مصیبت کو دیکھ کر ترس کھایا اور تباہ کرنے والے فرشتے کو حکم دیا، ”بس کر! اب باز آ۔“ اُس وقت رب کا فرشتہ وہاں کھڑا تھا جہاں اُرنان یعنی ارَوناہ یبوسی اپنا اناج گاہتا تھا۔ 16 داؤد نے اپنی نگاہ اُٹھا کر رب کے فرشتے کو آسمان و زمین کے درمیان کھڑے دیکھا۔ اپنی تلوار میان سے کھینچ کر اُس نے اُسے یروشلم کی طرف بڑھایا تھا کہ داؤد بزرگوں سمیت منہ کے بل گر گیا۔ سب ٹاٹ کا لباس اوڑھے ہوئے تھے۔ 17 داؤد نے اللہ سے التماس کی، ”مَیں ہی نے حکم دیا کہ لڑنے کے قابل مردوں کو گنا جائے۔ مَیں ہی نے گناہ کیا ہے، یہ میرا ہی قصور ہے۔ اِن بھیڑوں سے کیا غلطی ہوئی ہے؟ اے رب میرے خدا، براہِ کرم اِن کو چھوڑ کر مجھے اور میرے خاندان کو سزا دے۔ اپنی قوم سے وبا دُور کر!“

18 پھر رب کے فرشتے نے جاد کی معرفت داؤد کو

پیغام بھیجا، ”ارَوناہ یبوسی کی گاہنے کی جگہ کے پاس جا کر اُس پر رب کی قربان گاہ بنا لے۔“

19 چنانچہ داؤد چڑھ کر گاہنے کی جگہ کے پاس آیا جس طرح رب نے جاد کی معرفت فرمایا تھا۔ 20 اُس وقت ارَوناہ اپنے چار بیٹوں کے ساتھ گندم گاہ رہا تھا۔ جب اُس نے پیچھے دیکھا تو فرشتہ نظر آیا۔ ارَوناہ کے بیٹے بھاگ کر چھپ گئے۔ 21 اِتنے میں داؤد آ پہنچا۔ اُسے دیکھتے ہی ارَوناہ گاہنے کی جگہ کو چھوڑ کر اُس سے ملنے گیا اور اُس کے سامنے اوندھے منہ جھک گیا۔ 22 داؤد نے اُس سے کہا، ”مجھے اپنی گاہنے کی جگہ دے دیں تاکہ مَیں یہاں رب کے لئے قربان گاہ تعمیر کروں۔ کیونکہ یہ کرنے سے وبا رُک جائے گی۔ مجھے اِس کی پوری قیمت بتائیں۔“

23 ارَوناہ نے داؤد سے کہا، ”میرے آقا اور بادشاہ، اِسے لے کر وہ کچھ کریں جو آپ کو اچھا لگے۔ دیکھیں، مَیں آپ کو اپنے بَیلوں کو بھسم ہونے والی قربانیوں کے لئے دے دیتا ہوں۔ اناج کو گاہنے کا سامان قربان گاہ پر رکھ کر جلا دیں۔ میرا اناج غلہ کی نذر کے لئے حاضر ہے۔ مَیں خوشی سے آپ کو یہ سب کچھ دے دیتا ہوں۔“ 24 لیکن داؤد بادشاہ نے انکار کیا، ”نہیں، مَیں ضرور ہر چیز کی پوری قیمت ادا کروں گا۔ جو آپ کی ہے اُسے مَیں لے کر رب کو پیش نہیں کروں گا، نہ مَیں ایسی کوئی بھسم ہونے والی قربانی چڑھاؤں گا جو مجھے مفت میں مل جائے۔“

25 چنانچہ داؤد نے ارَوناہ کو اُس جگہ کے لئے سونے کے 600 سِکے دے دیئے۔ 26 اُس نے وہاں رب کی تعظیم میں قربان گاہ تعمیر کر کے اُس پر بھسم ہونے والی اور سلامتی کی قربانیاں چڑھائیں۔ جب اُس نے رب سے التماس کی تو رب نے اُس کی سنی اور جواب میں آسمان سے بھسم ہونے والی قربانی پر آگ بھیج دی۔ 27 پھر رب نے موت کے فرشتے کو حکم دیا، اور اُس نے اپنی تلوار کو دوبارہ میان میں ڈال دیا۔

28 یوں داؤد نے جان لیا کہ رب نے ارَوناہ یبوسی کی گہنے کی جگہ پر میری سنی جب مَیں نے یہاں قربانیاں چڑھائیں۔ 29 اُس وقت رب کا وہ مقدّس خیمہ جو موسیٰ نے ریگستان میں بنوایا تھا جِبعون کی پہاڑی پر تھا۔ قربانیوں کو جلانے کی قربان گاہ بھی وہیں تھی۔ 30 لیکن اب داؤد میں وہاں جا کر رب کے حضور اُس کی مرضی دریافت کرنے کی جرأت نہ رہی، کیونکہ رب کے فرشتے کی تلوار کو دیکھ کر اُس پر اِتنی شدید دہشت طاری ہوئی کہ وہ جا ہی نہیں سکتا تھا۔

22

1 اِس لئے داؤد نے فیصلہ کیا، ”رب ہمارے خدا کا گھر گاہنے کی اِس جگہ پر ہو گا، اور یہاں وہ قربان گاہ بھی ہو گی جس پر اسرائیل کے لئے بھسم ہونے والی قربانی جلائی جاتی ہے۔“

داؤد رب کا گھر بنانے کی تیاریاں کرتا ہے

2 چنانچہ اُس نے اسرائیل میں رہنے والے پردیسیوں کو بُلا کر اُنہیں اللہ کے گھر کے لئے درکار تراشے ہوئے پتھر تیار کرنے کی ذمہ داری دی۔ 3 اِس کے علاوہ داؤد نے دروازوں کے کواڑوں کی کیلوں اور کڑوں کے لئے لوہے کے بڑے ڈھیر لگائے۔ ساتھ ساتھ اِتنا پیتل اکٹھا کیا گیا کہ آخرکار اُسے تولا نہ جا سکا۔ 4 اِسی طرح دیودار کی بہت زیادہ لکڑی یروشلم لائی گئی۔ صیدا اور صور کے باشندوں نے اُسے داؤد تک پہنچایا۔ 5 یہ سامان جمع کرنے کے پیچھے داؤد کا یہ خیال تھا، ”میرا بیٹا سلیمان

جوان ہے، اور اُس کا ابھی اِتنا تجربہ نہیں ہے، حالانکہ جو گھر رب کے لئے بنوانا ہے اُسے اِتنا بڑا اور شاندار ہونے کی ضرورت ہے کہ تمام دنیا ہکا بکا رہ کر اُس کی تعریف کرے۔ اِس لئے مَیں خود جہاں تک ہو سکے اُسے بنوانے کی تیاریاں کروں گا۔“ یہی وجہ تھی کہ داؤد نے اپنی موت سے پہلے اِتنا سامان جمع کرایا۔

داؤد سلیمان کو رب کا گھر بنوانے کی ذمہ داری دیتا ہے

6 پھر داؤد نے اپنے بیٹے سلیمان کو بُلا کر اُسے رب اسرائیل کے خدا کے لئے سکونت گاہ بنوانے کی ذمہ داری دے کر 7 کہا، ”میرے بیٹے، مَیں خود رب اپنے خدا کے نام کے لئے گھر بنانا چاہتا تھا۔ 8 لیکن مجھے اجازت نہیں ملی، کیونکہ رب مجھ سے ہم کلام ہوا، ’تُو نے شدید قسم کی جنگیں لڑ کر بے شمار لوگوں کو مار دیا ہے۔ نہیں، تُو میرے نام کے لئے گھر تعمیر نہیں کرے گا، کیونکہ میرے دیکھتے دیکھتے تُو بہت خوں ریزی کا سبب بنا ہے۔ 9 لیکن تیرے ایک بیٹا پیدا ہو گا جو امن پسند ہو گا۔ اُسے مَیں امن و امان مہیا کروں گا، اُسے چاروں طرف کے دشمنوں سے لڑنا نہیں پڑے گا۔ اُس کا نام سلیمان ہو گا، اور اُس کی حکومت کے دوران مَیں اسرائیل کو امن و امان عطا کروں گا۔ 10 وہی میرے نام کے لئے گھر بنائے گا۔ وہ میرا بیٹا ہو گا اور مَیں اُس کا باپ ہوں گا۔ اور مَیں اسرائیل پر اُس کی بادشاہی کا تخت ہمیشہ تک قائم رکھوں گا۔‘“

11 داؤد نے بات جاری رکھ کر کہا، ”میرے بیٹے، رب آپ کے ساتھ ہو تاکہ آپ کو کامیابی حاصل ہو اور آپ رب اپنے خدا کا گھر اُس کے وعدے کے مطابق تعمیر کر سکیں۔ 12 آپ کو اسرائیل پر مقرر کرتے وقت رب آپ کو حکمت اور سمجھ عطا کرے تاکہ آپ رب اپنے خدا کی شریعت پر عمل کر سکیں۔ 13 اگر آپ احتیاط سے اُن ہدایات اور احکام پر عمل کریں جو رب نے موسیٰ کی معرفت اسرائیل کو دے دیئے تو آپ کو ضرور کامیابی حاصل ہو گی۔ مضبوط اور دلیر ہوں۔ ڈریں مت اور ہمت نہ ہاریں۔ 14 دیکھیں، مَیں نے بڑی جد و جہد کے ساتھ رب کے گھر کے لئے سونے کے 34,00,000 کلو گرام اور چاندی کے 3,40,00,000 کلو گرام تیار کر رکھے ہیں۔ اِس کے علاوہ مَیں نے اِتنا پیتل اور لوہا اکٹھا کیا کہ اُسے تولا نہیں جا سکتا، نیز لکڑی اور پتھر کا ڈھیر لگایا، اگرچہ آپ اَور بھی جمع کریں گے۔ 15 آپ کی مدد کرنے والے کاری گر بہت ہیں۔ اُن میں پتھر کو تراشنے والے، راج، بڑھئی اور ایسے کاری گر شامل ہیں جو مہارت سے ہر قسم کی چیز بنا سکتے ہیں، 16 خواہ وہ سونے، چاندی، پیتل یا لوہے کی کیوں نہ ہو۔ بے شمار ایسے لوگ تیار کھڑے ہیں۔ اب کام شروع کریں، اور رب آپ کے ساتھ ہو!“

17 پھر داؤد نے اسرائیل کے تمام راہنماؤں کو اپنے بیٹے سلیمان کی مدد کرنے کا حکم دیا۔ 18 اُس نے اُن سے کہا، ”رب آپ کا خدا آپ کے ساتھ ہے۔ اُس نے آپ کو پڑوسی قوموں سے محفوظ رکھ کر امن و امان عطا کیا ہے۔ ملک کے باشندوں کو اُس نے میرے حوالے کر دیا، اور اب یہ ملک رب اور اُس کی قوم کے تابع ہو گیا ہے۔ 19 اب دل و جان سے رب اپنے خدا کے طالب رہیں۔ رب اپنے خدا کے مقدِس کی تعمیر شروع کریں تاکہ آپ جلدی سے عہد کا صندوق اور مقدّس

خیمے کے سامان کو اُس گھر میں لا سکیں جو رب کے نام کی تعظیم میں تعمیر ہو گا۔“

23 جب داؤد عمر رسیدہ تھا تو اُس نے اپنے بیٹے سلیمان کو اسرائیل کا بادشاہ بنا دیا۔

خدمت کے لئے لاویوں کے گروہ

2 داؤد نے اسرائیل کے تمام راہنماؤں کو اماموں اور لاویوں سمیت اپنے پاس بُلا لیا۔ 3 تمام اُن لاویوں کو گنا گیا جن کی عمر تیس سال یا اِس سے زائد تھی۔ اُن کی کُل تعداد 38,000 تھی۔ 4 اُنہیں داؤد نے مختلف ذمہ داریاں سونپیں۔ 24,000 افراد رب کے گھر کی تعمیر کے نگران، 6,000 افسر اور قاضی، 5 4,000 دربان اور 4,000 ایسے موسیقار بن گئے جنہیں داؤد کے بنوائے ہوئے سازوں کو بجا کر رب کی حمد و ثنا کرنی تھی۔

6 داؤد نے لاویوں کو لاوی کے تین بیٹوں جَیرسون، قِہات اور مِراری کے مطابق تین گروہوں میں تقسیم کیا۔

7 جَیرسون کے دو بیٹے لعدان اور سِمعی تھے۔ 8 لعدان کے تین بیٹے یحی ایل، زیتام اور یوایل تھے۔ 9 سِمعی کے تین بیٹے سلومیت، حزی ایل اور حاران تھے۔ یہ لعدان کے گھرانوں کے سربراہ تھے۔ 10-11 سِمعی کے چار بیٹے بڑے سے لے کر چھوٹے تک یحت، زیزا، یعوس اور بریعہ تھے۔ چونکہ یعوس اور بریعہ کے کم بیٹے تھے اِس لئے اُن کی اولاد مل کر خدمت کے لحاظ سے ایک ہی خاندان اور گروہ کی حیثیت رکھتی تھی۔

12 قِہات کے چار بیٹے عمرام، اِضہار، حبرون اور عُزی ایل تھے۔ 13 عمرام کے دو بیٹے ہارون اور موسیٰ تھے۔ ہارون اور اُس کی اولاد کو الگ کیا گیا تاکہ وہ ہمیشہ تک مقدّس ترین چیزوں کو مخصوص و مقدّس رکھیں، رب کے حضور قربانیاں پیش کریں، اُس کی خدمت کریں اور اُس کے نام سے لوگوں کو برکت دیں۔ 14 مردِ خدا موسیٰ کے بیٹوں کو باقی لاویوں میں شمار کیا جاتا تھا۔ 15 موسیٰ کے دو بیٹے جَیرسوم اور اِلی عزر تھے۔ 16 جَیرسوم کے پہلوٹھے کا نام سبو ایل تھا۔ 17 اِلی عزر کا صرف ایک بیٹا رحبیاہ تھا۔ لیکن رحبیاہ کی بے شمار اولاد تھی۔ 18 اِضہار کے پہلوٹھے کا نام سلومیت تھا۔ 19 حبرون کے چار بیٹے بڑے سے لے کر چھوٹے تک یریاہ، امریاہ، یحزی ایل اور یقمعام تھے۔ 20 عُزی ایل کا پہلوٹھا میکاہ تھا۔ دوسرے کا نام یِسیاہ تھا۔

21 مِراری کے دو بیٹے محلی اور مُوشی تھے۔ محلی کے دو بیٹے اِلی عزر اور قیس تھے۔ 22 جب اِلی عزر فوت ہوا تو اُس کی صرف بیٹیاں تھیں۔ اِن بیٹیوں کی شادی قیس کے بیٹوں یعنی چچا زاد بھائیوں سے ہوئی۔ 23 مُوشی کے تین بیٹے محلی، عِدر اور یریموت تھے۔

24 غرض یہ لاوی کے قبیلے کے خاندان اور سرپرست تھے۔ ہر ایک کو خاندانی رجسٹر میں درج کیا گیا تھا۔ اِن میں سے جو رب کے گھر میں خدمت کرتے تھے ہر ایک کی عمر کم از کم 20 سال تھی۔

25-27 کیونکہ داؤد نے مرنے سے پہلے پہلے حکم دیا تھا کہ جتنے لاویوں کی عمر کم از کم 20 سال ہے، وہ خدمت کے لئے رجسٹر میں درج کئے جائیں۔ اِس ناتے سے اُس نے کہا تھا،

”رب اسرائیل کے خدا نے اپنی قوم کو امن و امان عطا کیا ہے، اور اب وہ ہمیشہ کے لئے یروشلم میں سکونت کرے گا۔ اب سے لاویوں کو ملاقات کا خیمہ اور اُس کا سامان اُٹھا کر جگہ بہ جگہ لے جانے کی ضرورت

نہیں رہی۔ [28] اب سے وہ اماموں کی مدد کریں جب یہ رب کے گھر میں خدمت کرتے ہیں۔ وہ صحنوں اور چھوٹے کمروں کو سنبھالیں اور دھیان دیں کہ رب کے گھر کے لئے مخصوص و مقدّس کی گئی چیزیں پاک صاف رہیں۔ اُنہیں اللہ کے گھر میں کئی اَور ذمہ داریاں بھی سونپی جائیں۔ [29] ذیل کی چیزیں سنبھالنا صرف اُن ہی کی ذمہ داری ہے: مخصوص و مقدّس کی گئی روٹیاں، غلہ کی نذروں کے لئے مستعمل میدہ، بےخمیری روٹیاں پکانے اور گوندھنے کا انتظام۔ لازم ہے کہ وہی تمام لوازمات کو اچھی طرح تولیں اور ناپیں۔ [30] ہر صبح اور شام کو اُن کے گلوکار رب کی حمد و ثنا کریں۔ [31] جب بھی رب کو بھسم ہونے والی قربانیاں پیش کی جائیں تو لاوی مدد کریں، خواہ سبت کو، خواہ نئے چاند کی عید یا کسی اَور عید کے موقع پر ہو۔ لازم ہے کہ وہ روزانہ مقررہ تعداد کے مطابق خدمت کے لئے حاضر ہو جائیں۔“

[32] اِس طرح لاوی پہلے ملاقات کے خیمے میں اور بعد میں رب کے گھر میں اپنی خدمت سرانجام دیتے رہے۔ وہ رب کے گھر کی خدمت میں اپنے قبائلی بھائیوں یعنی اماموں کی مدد کرتے تھے۔

خدمت کے لئے اماموں کے گروہ

24 ہارون کی اولاد کو بھی مختلف گروہوں میں تقسیم کیا گیا۔ ہارون کے چار بیٹے ندب، ابیہو، اِلی عزر اور اِتمر تھے۔ [2] ندب اور ابیہو اپنے باپ سے پہلے مر گئے، اور اُن کے بیٹے نہیں تھے۔ اِلی عزر اور اِتمر امام بن گئے۔ [3] داؤد نے اماموں کو خدمت کے مختلف گروہوں میں تقسیم کیا۔ صدوق اور اخی مَلِک نے اِس میں داؤد کی مدد کی (صدوق اِلی عزر کی اولاد میں سے اور اخی مَلِک اِتمر کی اولاد میں سے تھا)۔ [4] اِلی عزر کی اولاد کو 16 گروہوں میں اور اِتمر کی اولاد کو 8 گروہوں میں تقسیم کیا گیا، کیونکہ اِلی عزر کی اولاد کے اِتنے ہی زیادہ خاندانی سرپرست تھے۔ [5] تمام ذمہ داریاں قرعہ ڈال کر اِن مختلف گروہوں میں تقسیم کی گئیں، کیونکہ اِلی عزر اور اِتمر دونوں خاندانوں کے بہت سارے ایسے افسر تھے جو پہلے سے مقدِس میں رب کی خدمت کرتے تھے۔

[6] یہ ذمہ داریاں تقسیم کرنے کے لئے اِلی عزر اور اِتمر کی اولاد باری باری قرعہ ڈالتے رہے۔ قرعہ ڈالتے وقت بادشاہ، اسرائیل کے بزرگ، صدوق امام، اخی مَلِک بن ابیاتر اور اماموں اور لاویوں کے خاندانی سرپرست حاضر تھے۔ میرمنشی سمعیاہ بن نتنی ایل نے جو خود لاوی تھا خدمت کے اِن گروہوں کی فہرست ذیل کی ترتیب سے لکھ لی جس طرح وہ قرعہ ڈالنے سے مقرر کئے گئے،

[7] 1۔ یہویریب،
2۔ یدعیاہ،
[8] 3۔ حارِم،
4۔ سعوریم،
[9] 5۔ ملکیاہ،
6۔ میامین،
[10] 8۔ ہقوض،
8۔ ابیاہ،
[11] 9۔ یشوع،
10۔ سکنیاہ،
[12] 11۔ اِلیاسب،
12۔ یقیم،
[13] 13۔ خُفّاہ،

14۔ یِسبِئاب،
[14] 15۔ بِلجہ،
16۔ اِمّیر،
[15] 17۔ خزیر،
18۔ فِضیض،
[16] 19۔ فتحیاہ،
20۔ یحِزقیل،
[17] 21۔ یکین،
22۔ جمول،
[18] 23۔ دِلایاہ،
24۔ معزیاہ۔

[19] اماموں کو اِسی ترتیب کے مطابق رب کے گھر میں آ کر اپنی خدمت سرانجام دینی تھی، اُن ہدایات کے مطابق جو رب اسرائیل کے خدا نے اُنہیں اُن کے باپ ہارون کی معرفت دی تھیں۔

یِسیاہ کی اولاد میں سے زکریاہ،
[26] مِراری کی اولاد میں سے محلی اور مُوشی،
اُس کے بیٹے یعزیاہ کی اولاد،
[27] مِراری کے بیٹے یعزیاہ کی اولاد میں سے سوہم، زکور اور عِبری،
[28-29] محلی کی اولاد میں سے اِلی عزر اور قیس۔ اِلی عزر بےاولاد تھا جبکہ قیس کے ہاں یرحمئیل پیدا ہوا۔
[30] مُوشی کی اولاد میں سے محلی، عِدر اور یریموت بھی لاویوں کے اِن مزید خاندانی سرپرستوں میں شامل تھے۔
[31] اماموں کی طرح اُن کی ذمہ داریاں بھی قرعہ اندازی سے مقرر کی گئیں۔ اِس سلسلے میں سب سے چھوٹے بھائی کے خاندان کے ساتھ اور سب سے بڑے بھائی کے خاندان کے ساتھ سلوک برابر تھا۔ اِس کارروائی کے لئے بھی داؤد بادشاہ، صدوق، اخی مَلِک اور اماموں اور لاویوں کے خاندانی سرپرست حاضر تھے۔

خدمت کے لئے لاویوں کے مزید گروہ

[20] ذیل کے لاویوں کے مزید خاندانی سرپرست ہیں:
عمرام کی اولاد میں سے سوبائیل،
سوبائیل کی اولاد میں سے یحدیاہ
[21] رحبیاہ کی اولاد میں سے یِسیاہ سرپرست تھا،
[22] اِضہار کی اولاد میں سے سلومیت،
سلومیت کی اولاد میں سے یحت،
[23] حبرون کی اولاد میں سے بڑے سے لے کر چھوٹے تک یریاہ، امریاہ، یحزی ایل اور یقمعام،
[24] عُزی ایل کی اولاد میں سے میکاہ،
میکاہ کی اولاد میں سے سمیر،
[25] میکاہ کا بھائی یِسیاہ،

رب کے گھر میں موسیقاروں کے گروہ

25 داؤد نے فوج کے اعلیٰ افسروں کے ساتھ آسف، ہیمان اور یدوتون کی اولاد کو ایک خاص خدمت کے لئے الگ کر دیا۔ اُنہیں نبوّت کی روح میں سرود، ستار اور جھانجھ بجانا تھا۔ ذیل کے آدمیوں کو مقرر کیا گیا:
[2] آسف کے خاندان سے آسف کے بیٹے زکور، یوسف، نتنیاہ اور اسرے لاہ۔ اُن کا باپ گروہ کا راہنما تھا، اور وہ بادشاہ کی ہدایات کے مطابق نبوّت کی روح میں ساز بجاتا تھا۔
[3] یدوتون کے خاندان سے یدوتون کے بیٹے جِدَلیاہ، ضری، یسعیاہ، سِمعی، حسبیاہ، اور متِتیاہ۔ اُن کا باپ

گروہ کا راہنما تھا، اور وہ نبوّت کی روح میں رب کی حمد و ثنا کرتے ہوئے ستار بجاتا تھا۔

[4] ہیمان کے خاندان سے ہیمان کے بیٹے بُقیاہ، متنیاہ، عُزی ایل، سبوایل، یریموت، حننیاہ، حنانی، اِلیاتہ، جِدّالتی، رومَمتی عزر، یسبِقاشہ، مَلّوتی، ہوتیر اور محازیوت۔ [5] اِن سب کا باپ ہیمان داؤد بادشاہ کا غیب بین تھا۔ اللہ نے ہیمان سے وعدہ کیا تھا کہ مَیں تیری طاقت بڑھا دوں گا، اِس لئے اُس نے اُسے 14 بیٹے اور تین بیٹیاں عطا کی تھیں۔

[6] یہ سب اپنے اپنے باپ یعنی آسف، یدوتون اور ہیمان کی راہنمائی میں ساز بجاتے تھے۔ جب کبھی رب کے گھر میں گیت گائے جاتے تھے تو یہ موسیقار ساتھ ساتھ جھانجھ، ستار اور سرود بجاتے تھے۔ وہ اپنی خدمت بادشاہ کی ہدایات کے مطابق سرانجام دیتے تھے۔ [7] اپنے بھائیوں سمیت جو رب کی تعظیم میں گیت گاتے تھے اُن کی کُل تعداد 288 تھی۔ سب کے سب ماہر تھے۔ [8] اُن کی مختلف ذمہ داریاں بھی قرعہ کے ذریعے مقرر کی گئیں۔ اِس میں سب کے ساتھ سلوک ایک جیسا تھا، خواہ جوان تھے یا بوڑھے، خواہ اُستاد تھے یا شاگرد۔

[9] قرعہ ڈال کر 24 گروہوں کو مقرر کیا گیا۔ ہر گروہ کے بارہ بارہ آدمی تھے۔ یوں ذیل کے آدمیوں کے گروہوں نے تشکیل پائی:

1۔ آسف کے خاندان کا یوسف،
2۔ جِدَلیاہ،
[10] 3۔ زکور،
[11] 4۔ ضری،
[12] 5۔ نتنیاہ،
[13] 6۔ بُقیاہ،
[14] 7۔ یسرے لاہ،
[15] 8۔ یسعیاہ،
[16] 9۔ متنیاہ،
[17] 10۔ سِمعی،
[18] 11۔ عزرایل،
[19] 12۔ حسبیاہ،
[20] 13۔ سوبائیل،
[21] 14۔ مِتتِیاہ،
[22] 15۔ یریموت،
[23] 16۔ حننیاہ،
[24] 17۔ یسبِقاشہ،
[25] 18۔ حنانی،
[26] 19۔ مَلّوتی،
[27] 20۔ اِلیاتہ،
[28] 21۔ ہوتیر،
[29] 22۔ جِدّالتی،
[30] 23۔ محازیوت،
[31] 24۔ رومَمتی عزر۔

ہر گروہ میں راہنما کے بیٹے اور کچھ رشتے دار شامل تھے۔

رب کے گھر کے دربان

26 رب کے گھر کے صحن کے دروازوں پر پہرا داری کرنے کے گروہ بھی مقرر کئے گئے۔ اُن میں ذیل کے آدمی شامل تھے:

قورح کے خاندان کا فرد مسلمیاہ بن قورے جو آسف کی اولاد میں سے تھا۔ [2] مسلمیاہ کے سات بیٹے بڑے

سے لے کر چھوٹے تک زکریاہ، یدیع ایل، زبدیاہ، یتنی ایل، 3 عیلام، یوحنان اور اِلیہو عینی تھے۔

5-4 عوبید ادوم بھی دربان تھا۔ اللہ نے اُسے برکت دے کر آٹھ بیٹے دیئے تھے۔ بڑے سے لے کر چھوٹے تک اُن کے نام سمعیاہ، یہوزبد، یوآخ، سکار، نتنی ایل، عمی ایل، اِشکار اور فعلتی تھے۔ 6 سمعیاہ بن عوبید ادوم کے بیٹے خاندانی سربراہ تھے، کیونکہ وہ کافی اثر و رسوخ رکھتے تھے۔ 7 اُن کے نام عتنی، رفائیل، عوبید اور اِلزبد تھے۔ سمعیاہ کے رشتے دار اِلیہو اور سمکیاہ بھی گروہ میں شامل تھے، کیونکہ وہ بھی خاص حیثیت رکھتے تھے۔ 8 عوبید ادوم سے نکلے یہ تمام آدمی لائق تھے۔ وہ اپنے بیٹوں اور رشتے داروں سمیت کُل 62 افراد تھے اور سب مہارت سے اپنی خدمت سرانجام دیتے تھے۔

9 مسلمیاہ کے بیٹے اور رشتے دار کُل 18 آدمی تھے۔ سب لائق تھے۔

10 مِراری کے خاندان کا فرد حوسہ کے چار بیٹے سِمری، خِلقیاہ، طبلیاہ اور زکریاہ تھے۔ حوسہ نے سِمری کو خدمت کے گروہ کا سربراہ بنا دیا تھا اگرچہ وہ پہلوٹھا نہیں تھا۔ 11 دوسرے بیٹے بڑے سے لے کر چھوٹے تک خِلقیاہ، طبلیاہ اور زکریاہ تھے۔ حوسہ کے کُل 13 بیٹے اور رشتے دار تھے۔

12 دربانوں کے اِن گروہوں میں خاندانی سرپرست اور تمام آدمی شامل تھے۔ باقی لاویوں کی طرح یہ بھی رب کے گھر میں اپنی خدمت سرانجام دیتے تھے۔ 13 قرعہ اندازی سے مقرر کیا گیا کہ کون سا گروہ صحن کے کس دروازے کی پہرا داری کرے۔ اِس سلسلے میں بڑے اور چھوٹے خاندانوں میں امتیاز نہ کیا گیا۔ 14 یوں جب قرعہ ڈالا گیا تو مسلمیاہ کے خاندان کا نام مشرقی دروازے کی پہرا داری کرنے کے لئے نکلا۔ زکریاہ بن مسلمیاہ کے خاندان کا نام شمالی دروازے کی پہرا داری کرنے کے لئے نکلا۔ زکریاہ اپنے دانا مشوروں کے لئے مشہور تھا۔ 15 جب قرعہ جنوبی دروازے کی پہرا داری کے لئے ڈالا گیا تو عوبید ادوم کا نام نکلا۔ اُس کے بیٹوں کو گودام کی پہرا داری کرنے کی ذمہ داری دی گئی۔ 16 جب مغربی دروازے اور سلکت دروازے کے لئے قرعہ ڈالا گیا تو سُفّیم اور حوسہ کے نام نکلے۔ سلکت دروازہ چڑھنے والے راستے پر ہے۔

پہرا داری کی خدمت یوں بانٹی گئی:

17 روزانہ مشرقی دروازے پر چھ لاوی پہرا دیتے تھے، شمالی اور جنوبی دروازوں پر چار چار افراد اور گودام پر دو۔ 18 رب کے گھر کے صحن کے مغربی دروازے پر چھ لاوی پہرا دیتے تھے، چار راستے پر اور دو صحن میں۔

19 یہ سب دربانوں کے گروہ تھے۔ سب قورح اور مِراری کے خاندانوں کی اولاد تھے۔

خدمت کے لئے لاویوں کے مزید گروہ

20 دوسرے کچھ لاوی اللہ کے گھر کے خزانوں اور رب کے لئے مخصوص کی گئی چیزیں سنبھالتے تھے۔

22-21 دو بھائی زیتام اور یوایل رب کے گھر کے خزانوں کی پہرا داری کرتے تھے۔ وہ یحی ایل کے خاندان کے سرپرست تھے اور یوں لعدان جَیرسونی کی اولاد تھے۔ 23 عمرام، اِضہار، حبرون اور عُزی ایل کے خاندانوں کی یہ ذمہ داریاں تھیں:

24 سبو ایل بن جَیرسوم بن موسیٰ خزانوں کا نگران تھا۔ 25 جَیرسوم کے بھائی اِلی عزر کا بیٹا رحبیاہ تھا۔ رحبیاہ کا بیٹا یسعیاہ، یسعیاہ کا بیٹا یورام، یورام کا بیٹا زِکری اور زِکری کا

بیٹا سلومیت تھا۔ 26 سلومیت اپنے بھائیوں کے ساتھ اُن مقدّس چیزوں کو سنبھالتا تھا جو داؤد بادشاہ، خاندانی سرپرستوں، ہزار ہزار اور سَو سَو فوجیوں پر مقرر افسروں اور دوسرے اعلیٰ افسروں نے رب کے لئے مخصوص کی تھیں۔ 27 یہ چیزیں جنگوں میں لُوٹے ہوئے مال میں سے لے کر رب کے گھر کو مضبوط کرنے کے لئے مخصوص کی گئی تھیں۔ 28 اِن میں وہ سامان بھی شامل تھا جو سموایل غیب بین، ساؤل بن قیس، ابنیر بن نیر اور یوآب بن ضرویاہ نے مقدِس کے لئے مخصوص کیا تھا۔ سلومیت اور اُس کے بھائی اِن تمام چیزوں کو سنبھالتے تھے۔

29 اِضہار کے خاندان کے افراد یعنی کننیاہ اور اُس کے بیٹوں کو رب کے گھر سے باہر کی ذمہ داریاں دی گئیں۔ اُنہیں نگرانوں اور قاضیوں کی حیثیت سے اسرائیل پر مقرر کیا گیا۔ 30 حبرون کے خاندان کے افراد یعنی حسبیاہ اور اُس کے بھائیوں کو دریائے یردن کے مغرب کے علاقے کو سنبھالنے کی ذمہ داری دی گئی۔ وہاں وہ رب کے گھر سے متعلق کاموں کے علاوہ بادشاہ کی خدمت بھی سرانجام دیتے تھے۔ اِن لائق آدمیوں کی کُل تعداد 1,700 تھی۔

31 داؤد بادشاہ کی حکومت کے 40ویں سال میں نسب ناموں کی تحقیق کی گئی تاکہ حبرون کے خاندان کے بارے میں معلومات حاصل ہو جائیں۔ پتا چلا کہ اُس کے کئی لائق رُکن جِلعاد کے علاقے کے شہر یعزیر میں آباد ہیں۔ یریاہ اُن کا سرپرست تھا۔ 32 داؤد بادشاہ نے اُسے روبن، جد اور منسّی کے مشرقی علاقے کو سنبھالنے کی ذمہ داری دی۔ یریاہ کی اِس خدمت میں اُس کے خاندان کے مزید 2,700 افراد بھی شامل تھے۔ سب لائق اور اپنے اپنے خاندانوں کے سرپرست تھے۔ اُس علاقے میں وہ رب کے گھر سے متعلق کاموں کے علاوہ بادشاہ کی خدمت بھی سرانجام دیتے تھے۔

فوج کے گروہ

27 درجِ ذیل اُن خاندانی سرپرستوں، ہزار ہزار اور سَو سَو فوجیوں پر مقرر افسروں اور سرکاری افسروں کی فہرست ہے جو بادشاہ کے ملازم تھے۔

فوج 12 گروہوں پر مشتمل تھی، اور ہر گروہ کے 24,000 افراد تھے۔ ہر گروہ کی ڈیوٹی سال میں ایک ماہ کے لئے لگتی تھی۔ 2 جو افسر اِن گروہوں پر مقرر تھے وہ یہ تھے:

پہلا ماہ: یسوبعام بن زبدی ایل۔ 3 وہ فارص کے خاندان کا تھا اور اُس گروہ پر مقرر تھا جس کی ڈیوٹی پہلے مہینے میں ہوتی تھی۔

4 دوسرا ماہ: دودی اخوحی۔ اُس کے گروہ کے اعلیٰ افسر کا نام مِقلوت تھا۔

5 تیسرا ماہ: یہویدع امام کا بیٹا بِنایاہ۔ 6 یہ داؤد کے بہترین دستے بنام 'تیس' پر مقرر تھا اور خود زبردست فوجی تھا۔ اُس کے گروہ کا اعلیٰ افسر اُس کا بیٹا عمی زبد تھا۔

7 چوتھا ماہ: یوآب کا بھائی عساہیل۔ اُس کی موت کے بعد عساہیل کا بیٹا زبدیاہ اُس کی جگہ مقرر ہوا۔

8 پانچواں ماہ: سمہوت اِزراخی۔

9 چھٹا ماہ: عیرا بن عقیس تقوعی۔

10 ساتواں ماہ: خلِص فلونی افرائیمی۔

11 آٹھواں ماہ: زارح کے خاندان کا سِبکی حوساتی۔

12 نواں ماہ: بن یمین کے قبیلے کا ابی عزر عنتوتی۔

13 دسواں ماہ: زارح کے خاندان کا مہری نطوفاتی۔

14 گیارھواں ماہ: افرائیم کے قبیلے کا بِنایاہ فرعتونی۔

[15] بارھواں ماہ: عُتنی ایل کے خاندان کا خلدی نطوفاتی۔

قبیلوں کے سرپرست

[16] ذیل کے آدمی اسرائیلی قبیلوں کے سرپرست تھے:
روبن کا قبیلہ: اِلی عزر بن زِکری۔
شمعون کا قبیلہ: سفطیاہ بن معکہ۔
[17] لاوی کا قبیلہ: حسبیاہ بن قموایل۔ ہارون کے خاندان کا سرپرست صدوق تھا۔
[18] یہوداہ کا قبیلہ: داؤد کا بھائی اِلیہو۔
اِشکار کا قبیلہ: عُمری بن میکائیل۔
[19] زبولون کا قبیلہ: اِسماعیاہ بن عبدیاہ۔
نفتالی کا قبیلہ: یریموت بن عزری ایل۔
[20] افرائیم کا قبیلہ: ہوسیع بن عززیاہ۔
مغربی منسّی کا قبیلہ: یوایل بن فِدایاہ۔
[21] مشرقی منسّی کا قبیلہ جو جِلعاد میں تھا: یِدّو بن زکریاہ۔
بن یمین کا قبیلہ: یعسی ایل بن ابنیر۔
[22] دان کا قبیلہ: عزرایل بن یروحام۔
یہ بارہ لوگ اسرائیلی قبیلوں کے سربراہ تھے۔

[23] جتنے اسرائیلی مردوں کی عمر 20 سال یا اِس سے کم تھی اُنہیں داؤد نے شمار نہیں کیا، کیونکہ رب نے اُس سے وعدہ کیا تھا کہ مَیں اسرائیلیوں کو آسمان پر کے ستاروں جیسا بےشمار بنا دوں گا۔ [24] نیز، یوآب بن ضرویاہ نے مردم شماری کو شروع تو کیا لیکن اُسے اختتام تک نہیں پہنچایا تھا، کیونکہ اللہ کا غضب مردم شماری کے باعث اسرائیل پر نازل ہوا تھا۔ نتیجے میں داؤد بادشاہ کی تاریخی کتاب میں اسرائیلیوں کی کُل تعداد کبھی نہیں درج ہوئی۔

شاہی ملکیت کے انچارج

[25] عزماوت بن عدی ایل یروشلم کے شاہی گوداموں کا انچارج تھا۔
جو گودام دیہی علاقے، باقی شہروں، گاؤں اور قلعوں میں تھے اُن کو یونتن بن عُزّیاہ سنبھالتا تھا۔
[26] عزری بن کلوب شاہی زمینوں کی کاشت کاری کرنے والوں پر مقرر تھا۔
[27] سِمعی راماتی انگور کے باغوں کی نگرانی کرتا جبکہ زبدی شِفمی اِن باغوں کی مَے کے گوداموں کا انچارج تھا۔
[28] بعل حنان جدیری زیتون اور انجیرتوت کے اُن باغوں پر مقرر تھا جو مغرب کے نشیبی پہاڑی علاقے میں تھے۔ یوآس زیتون کے تیل کے گوداموں کی نگرانی کرتا تھا۔
[29] شارون کے میدان میں چرنے والے گائے بَیل سطری شارونی کے زیرِ نگرانی تھے جبکہ سافط بن عدلی وادیوں میں چرنے والے گائے بَیلوں کو سنبھالتا تھا۔
[30] اوبل اسمٰعیلی اونٹوں پر مقرر تھا، یحدیاہ مرونوتی گدھیوں پر [31] اور یازیز ہاجری بھیڑبکریوں پر۔
یہ سب شاہی ملکیت کے نگران تھے۔

بادشاہ کے قریبی مشیر

[32] داؤد کا سمجھ دار اور عالِم چچا یونتن بادشاہ کا مشیر تھا۔ یحی ایل بن حکمونی بادشاہ کے بیٹوں کی تربیت کے لئے ذمہ دار تھا۔ [33] اخی تُفل داؤد کا مشیر جبکہ حوسی ارکی داؤد کا دوست تھا۔ [34] اخی تُفل کے بعد یہویدع بن بِنایاہ اور ابیاتر بادشاہ کے مشیر بن گئے۔ یوآب شاہی فوج کا کمانڈر تھا۔

اسرائیل کے بزرگوں کے سامنے داؤد کی تقریر

28 داؤد نے اسرائیل کے تمام بزرگوں کو یروشلم بُلایا۔ اِن میں قبیلوں کے سرپرست، فوجی ڈویژنوں پر مقرر افسر، ہزار ہزار اور سَو سَو فوجیوں پر مقرر افسر، شاہی ملکیت اور ریوڑوں کے انچارج، بادشاہ کے بیٹوں کی تربیت کرنے والے افسر، درباری، ملک کے سورما اور باقی تمام صاحبِ حیثیت شامل تھے۔

2 داؤد بادشاہ اُن کے سامنے کھڑے ہو کر اُن سے مخاطب ہوا،

"میرے بھائیو اور میری قوم، میری بات پر دھیان دیں! کافی دیر سے مَیں ایک ایسا مکان تعمیر کرنا چاہتا تھا جس میں رب کے عہد کا صندوق مستقل طور پر رکھا جا سکے۔ آخر یہ تو ہمارے خدا کی چوکی ہے۔ اِس مقصد سے مَیں تیاریاں کرنے لگا۔ 3 لیکن پھر اللہ مجھ سے ہم کلام ہوا، 'میرے نام کے لئے مکان بنانا تیرا کام نہیں ہے، کیونکہ تُو نے جنگجو ہوتے ہوئے بہت خون بہایا ہے۔'

4 رب اسرائیل کے خدا نے میرے پورے خاندان میں سے مجھے چن کر ہمیشہ کے لئے اسرائیل کا بادشاہ بنا دیا، کیونکہ اُس کی مرضی تھی کہ یہوداہ کا قبیلہ حکومت کرے۔ یہوداہ کے خاندانوں میں سے اُس نے میرے باپ کے خاندان کو چن لیا، اور اِسی خاندان میں سے اُس نے مجھے پسند کر کے پورے اسرائیل کا بادشاہ بنا دیا۔ 5 رب نے مجھے بہت بیٹے عطا کئے ہیں۔ اُن میں سے اُس نے مقرر کیا کہ سلیمان میرے بعد تخت پر بیٹھ کر رب کی اُمّت پر حکومت کرے۔ 6 رب نے مجھے بتایا، 'تیرا بیٹا سلیمان ہی میرا گھر اور اُس کے صحن تعمیر کرے گا۔ کیونکہ مَیں نے اُسے چن کر فرمایا ہے کہ وہ میرا بیٹا ہو گا اور مَیں اُس کا باپ ہوں گا۔ 7 اگر وہ آج کی طرح آئندہ بھی میرے احکام اور ہدایات پر عمل کرتا رہے تو مَیں اُس کی بادشاہی ابد تک قائم رکھوں گا۔'

8 اب میری ہدایت پر دھیان دیں، پورا اسرائیل یعنی رب کی جماعت اور ہمارا خدا اِس کے گواہ ہیں۔ رب اپنے خدا کے تمام احکام کے تابع رہیں! پھر آئندہ بھی یہ اچھا ملک آپ کی ملکیت اور ہمیشہ تک آپ کی اولاد کی موروثی زمین رہے گا۔ 9 اے سلیمان میرے بیٹے، اپنے باپ کے خدا کو تسلیم کر کے پورے دل و جان اور خوشی سے اُس کی خدمت کریں۔ کیونکہ رب تمام دلوں کی تحقیق کر لیتا ہے، اور وہ ہمارے خیالوں کے تمام منصوبوں سے واقف ہے۔ اُس کے طالب رہیں تو آپ اُسے پا لیں گے۔ لیکن اگر آپ اُسے ترک کریں تو وہ آپ کو ہمیشہ کے لئے رد کر دے گا۔ 10 یاد رہے، رب نے آپ کو اِس لئے چن لیا ہے کہ آپ اُس کے لئے مقدّس گھر تعمیر کریں۔ مضبوط رہ کر اِس کام میں لگے رہیں!"

رب کے گھر کا نقشہ

11 پھر داؤد نے اپنے بیٹے سلیمان کو رب کے گھر کا نقشہ دے دیا جس میں تمام تفصیلات درج تھیں یعنی اُس کے برآمدے، خزانوں کے کمرے، بالاخانے، اندرونی کمرے، وہ مقدّس ترین کمرا جس میں عہد کے صندوق کو اُس کے کفارے کے ڈھکنے سمیت رکھنا تھا، 12 رب کے گھر کے صحن، اُس کے اردگرد کے کمرے اور وہ کمرے جن میں رب کے لئے مخصوص کئے گئے سامان کو محفوظ رکھنا تھا۔

داؤد نے روح کی ہدایت سے یہ پورا نقشہ تیار کیا

تھا۔ 13 اُس نے رب کے گھر کی خدمت کے لئے درکار اماموں اور لاویوں کے گروہوں کو بھی مقرر کیا، اور ساتھ ساتھ رب کے گھر میں باقی تمام ذمہ داریاں بھی۔ اِس کے علاوہ اُس نے رب کے گھر کی خدمت کے لئے درکار تمام سامان کی فہرست بھی تیار کی تھی۔ 14 اُس نے مقرر کیا کہ مختلف چیزوں کے لئے کتنا سونا اور کتنی چاندی استعمال کرنی ہے۔ اِن میں ذیل کی چیزیں شامل تھیں: 15 سونے اور چاندی کے چراغ دان اور اُن کے چراغ (مختلف چراغ دانوں کے وزن فرق تھے، کیونکہ ہر ایک کا وزن اُس کے مقصد پر منحصر تھا)، 16 سونے کی وہ میزیں جن پر رب کے لئے مخصوص روٹیاں رکھنی تھیں، چاندی کی میزیں، 17 خالص سونے کے کانٹے، چھڑکاؤ کے کٹورے اور صراحی، سونے چاندی کے پیالے 18 اور بخور جلانے کی قربان گاہ پر منڈھا ہوا خالص سونا۔ داؤد نے رب کے رتھ کا نقشہ بھی سلیمان کے حوالے کر دیا، یعنی اُن کروبی فرشتوں کا نقشہ جو اپنے پَروں کو پھیلا کر رب کے عہد کے صندوق کو ڈھانپ دیتے ہیں۔

19 داؤد نے کہا، ”مَیں نے یہ تمام تفصیلات ویسے ہی قلم بند کر دی ہیں جیسے رب نے مجھے حکمت اور سمجھ عطا کی ہے۔“

20 پھر وہ اپنے بیٹے سلیمان سے مخاطب ہوا، ”مضبوط اور دلیر ہوں! ڈریں مت اور ہمت مت ہارنا، کیونکہ رب خدا میرا خدا آپ کے ساتھ ہے۔ نہ وہ آپ کو چھوڑے گا، نہ ترک کرے گا بلکہ رب کے گھر کی تکمیل تک آپ کی مدد کرتا رہے گا۔ 21 خدمت کے لئے مقرر اماموں اور لاویوں کے گروہ بھی آپ کا سہارا بن کر رب کے گھر میں اپنی خدمت سرانجام دیں گے۔ تعمیر کے لئے جتنے بھی ماہر کاری گروں کی ضرورت ہے وہ خدمت کے لئے تیار کھڑے ہیں۔ بزرگوں سے لے کر عام لوگوں تک سب آپ کی ہر ہدایت کی تعمیل کرنے کے لئے مستعد ہیں۔“

رب کے گھر کی تعمیر کے لئے نذرانے

29 پھر داؤد دوبارہ پوری جماعت سے مخاطب ہوا، ”اللہ نے میرے بیٹے سلیمان کو چن کر مقرر کیا ہے کہ وہ اگلا بادشاہ بنے۔ لیکن وہ ابھی جوان اور ناتجربہ کار ہے، اور یہ تعمیری کام بہت وسیع ہے۔ اُسے تو یہ محل انسان کے لئے نہیں بنانا ہے بلکہ رب ہمارے خدا کے لئے۔ 2 مَیں پوری جاں فشانی سے اپنے خدا کے گھر کی تعمیر کے لئے سامان جمع کر چکا ہوں۔ اِس میں سونا چاندی، پیتل، لوہا، لکڑی، عقیقِ احمر،[a] مختلف جڑے ہوئے جواہر اور پچی کاری کے مختلف پتھر بڑی مقدار میں شامل ہیں۔ 3 اور چونکہ مجھ میں اپنے خدا کا گھر بنانے کے لئے بوجھ ہے اِس لئے مَیں نے اِن چیزوں کے علاوہ اپنے ذاتی خزانوں سے بھی سونا اور چاندی دی ہے 4 یعنی تقریباً 1,00,000 کلو گرام خالص سونا اور 2,35,000 کلو گرام خالص چاندی۔ مَیں چاہتا ہوں کہ یہ کمروں کی دیواروں پر چڑھائی جائے۔ 5 کچھ کاری گروں کے باقی کاموں کے لئے بھی استعمال ہو سکتا ہے۔ اب مَیں آپ سے پوچھتا ہوں، آج کون میری طرح خوشی سے رب کے کام کے لئے کچھ دینے کو تیار ہے؟“

6 یہ سن کر وہاں حاضر خاندانی سرپرستوں، قبیلوں کے بزرگوں، ہزار ہزار اور سَو سَو فوجیوں پر مقرر افسروں

carnelian[a]

اور بادشاہ کے اعلیٰ سرکاری افسروں نے خوشی سے کام کے لئے ہدیئے دیئے۔ [7] اُس دن رب کے گھر کے لئے تقریباً 1,70,000 کلوگرام سونا، سونے کے 10,000 سِکے، 3,40,000 کلوگرام چاندی، 6,10,000 کلوگرام پیتل اور 34,00,000 کلو گرام لوہا جمع ہوا۔ [8] جس کے پاس جواہر تھے اُس نے اُنہیں یحی ایل جَیرسونی کے حوالے کر دیا جو خزانچی تھا اور جس نے اُنہیں رب کے گھر کے خزانے میں محفوظ کر لیا۔ [9] پوری قوم اِس فراخ دلی کو دیکھ کر خوش ہوئی، کیونکہ سب نے دلی خوشی اور فیاضی سے اپنے ہدیئے رب کو پیش کئے۔ داؤد بادشاہ بھی نہایت خوش ہوا۔

داؤد کی دعا

[10] اِس کے بعد داؤد نے پوری جماعت کے سامنے رب کی تمجید کر کے کہا،

''اے رب ہمارے باپ اسرائیل کے خدا، ازل سے ابد تک تیری حمد ہو۔ [11] اے رب، عظمت، قدرت، جلال اور شان و شوکت تیرے ہی ہیں، کیونکہ جو کچھ بھی آسمان اور زمین میں ہے وہ تیرا ہی ہے۔ اے رب، سلطنت تیرے ہاتھ میں ہے، اور تُو تمام چیزوں پر سرفراز ہے۔ [12] دولت اور عزت تجھ سے ملتی ہے، اور تُو سب پر حکمران ہے۔ تیرے ہاتھ میں طاقت اور قدرت ہے، اور ہر انسان کو تُو ہی طاقت ور اور مضبوط بنا سکتا ہے۔ [13] اے ہمارے خدا، یہ دیکھ کر ہم تیری ستائش اور تیرے جلالی نام کی تعریف کرتے ہیں۔

[14] میری اور میری قوم کی کیا حیثیت ہے کہ ہم اِتنی فیاضی سے یہ چیزیں دے سکے؟ آخر ہماری تمام ملکیت تیری طرف سے ہے۔ جو کچھ بھی ہم نے تجھے دے دیا وہ ہمیں تیرے ہاتھ سے ملا ہے۔ [15] اپنے باپ دادا کی طرح ہم بھی تیرے نزدیک پردیسی اور غیر شہری ہیں۔ دنیا میں ہماری زندگی سائے کی طرح عارضی ہے، اور موت سے بچنے کی کوئی اُمید نہیں۔ [16] اے رب ہمارے خدا، ہم نے یہ سارا تعمیری سامان اِس لئے اکٹھا کیا ہے کہ تیرے مقدّس نام کے لئے گھر بنایا جائے۔ لیکن حقیقت میں یہ سب کچھ پہلے سے تیرے ہاتھ سے حاصل ہوا ہے۔ یہ پہلے سے تیرا ہی ہے۔ [17] اے میرے خدا، مَیں جانتا ہوں کہ تُو انسان کا دل جانچ لیتا ہے، کہ دیانت داری تجھے پسند ہے۔ جو کچھ بھی مَیں نے دیا ہے وہ مَیں نے خوشی سے اور اچھی نیت سے دیا ہے۔ اب مجھے یہ دیکھ کر خوشی ہے کہ یہاں حاضر تیری قوم نے بھی اِتنی فیاضی سے تجھے ہدیئے دیئے ہیں۔

[18] اے رب ہمارے باپ دادا ابراہیم، اسحاق اور اسرائیل کے خدا، گزارش ہے کہ تُو ہمیشہ تک اپنی قوم کے دلوں میں ایسی ہی تڑپ قائم رکھ۔ عطا کر کہ اُن کے دل تیرے ساتھ لپٹے رہیں۔ [19] میرے بیٹے سلیمان کی بھی مدد کر تاکہ وہ پورے دل و جان سے تیرے احکام اور ہدایات پر عمل کرے اور اُس محل کو تکمیل تک پہنچا سکے جس کے لئے مَیں نے تیاریاں کی ہیں۔''

[20] پھر داؤد نے پوری جماعت سے کہا، ''آئیں، رب اپنے خدا کی ستائش کریں!'' چنانچہ سب رب اپنے باپ دادا کے خدا کی تمجید کر کے رب اور بادشاہ کے سامنے منہ کے بل جھک گئے۔

[21] اگلے دن تمام اسرائیل کے لئے بھسم ہونے والی بہت سی قربانیاں اُن کی مَے کی نذروں سمیت رب کو پیش کی گئیں۔ اِس کے لئے 1,000 جوان بَیلوں،

1,000 مینڈھوں اور 1,000 بھیڑ کے بچوں کو چڑھایا گیا۔ ساتھ ساتھ ذبح کی بے شمار قربانیاں بھی پیش کی گئیں۔ 22 اُس دن اُنہوں نے رب کے حضور کھاتے پیتے ہوئے بڑی خوشی منائی۔ پھر اُنہوں نے دوبارہ اِس کی تصدیق کی کہ داؤد کا بیٹا سلیمان ہمارا بادشاہ ہے۔ تیل سے اُسے مسح کر کے اُنہوں نے اُسے رب کے حضور بادشاہ اور صدوق کو امام قرار دیا۔

سلیمان کی زبردست حکومت

23 یوں سلیمان اپنے باپ داؤد کی جگہ رب کے تخت پر بیٹھ گیا۔ اُسے کامیابی حاصل ہوئی، اور تمام اسرائیل اُس کے تابع رہا۔ 24 تمام اعلیٰ افسر، بڑے بڑے فوجی اور داؤد کے باقی بیٹوں نے بھی اپنی تابع داری کا اظہار کیا۔ 25 اسرائیل کے دیکھتے دیکھتے رب نے سلیمان کو بہت سرفراز کیا۔ اُس نے اُس کی سلطنت کو ایسی شان و شوکت سے نوازا جو ماضی میں اسرائیل کے کسی بھی بادشاہ کو حاصل نہیں ہوئی تھی۔

داؤد کی وفات

26-27 داؤد بن یسّی کُل 40 سال تک اسرائیل کا بادشاہ رہا، 7 سال حبرون میں اور 33 سال یروشلم میں۔ 28 وہ بہت عمر رسیدہ اور عمر، دولت اور عزت سے آسودہ ہو کر انتقال کر گیا۔ پھر سلیمان تخت نشین ہوا۔

29 باقی جو کچھ داؤد کی حکومت کے دوران ہوا وہ تینوں کتابوں 'سموایل غیب بین کی تاریخ،' 'ناتن نبی کی تاریخ' اور 'جاد غیب بین کی تاریخ' میں درج ہے۔ 30 اِن میں اُس کی حکومت اور اثر و رسوخ کی تفصیلات بیان کی گئی ہیں، نیز وہ کچھ جو اُس کے ساتھ، اسرائیل کے ساتھ اور گرد و نواح کے ممالک کے ساتھ ہوا۔

۲۔ تواریخ

سلیمان رب سے حکمت مانگتا ہے

1 سلیمان بن داؤد کی حکومت مضبوط ہو گئی۔ رب اُس کا خدا اُس کے ساتھ تھا، اور وہ اُس کی طاقت بڑھاتا رہا۔

2 ایک دن سلیمان نے تمام اسرائیل کو اپنے پاس بُلایا۔ اُن میں ہزار ہزار اور سَو سَو فوجیوں پر مقرر افسر، قاضی، تمام بزرگ اور کنبوں کے سرپرست شامل تھے۔ 3 پھر سلیمان اُن کے ساتھ جِبعون کی اُس پہاڑی پر گیا جہاں اللہ کا ملاقات کا خیمہ تھا، وہی جو رب کے خادم موسیٰ نے ریگستان میں بنوایا تھا۔ 4 عہد کا صندوق اُس میں نہیں تھا، کیونکہ داؤد نے اُسے قِریَت یعریم سے یروشلم لا کر ایک خیمے میں رکھ دیا تھا جو اُس نے وہاں اُس کے لئے تیار کر رکھا تھا۔ 5 لیکن پیتل کی جو قربان گاہ بضلی ایل بن اُوری بن حور نے بنائی تھی وہ اب تک جِبعون میں رب کے خیمے کے سامنے تھی۔ اب سلیمان اور اسرائیل اُس کے سامنے جمع ہوئے تاکہ رب کی مرضی دریافت کریں۔ 6 وہاں رب کے حضور سلیمان نے پیتل کی اُس قربان گاہ پر بھسم ہونے والی 1,000 قربانیاں چڑھائیں۔

7 اُسی رات رب سلیمان پر ظاہر ہوا اور فرمایا، ”تیرا دل کیا چاہتا ہے؟ مجھے بتا دے تو مَیں تیری خواہش پوری کروں گا۔“ 8 سلیمان نے جواب دیا، ”تُو میرے باپ داؤد پر بڑی مہربانی کر چکا ہے، اور اب تُو نے اُس کی جگہ مجھے تخت پر بٹھا دیا ہے۔ 9 تُو نے مجھے ایک ایسی قوم پر بادشاہ بنا دیا ہے جو زمین کی خاک کی طرح بے شمار ہے۔ چنانچہ اے رب خدا، وہ وعدہ پورا کر جو تُو نے میرے باپ داؤد سے کیا ہے۔ 10 مجھے حکمت اور سمجھ عطا فرما تاکہ مَیں اِس قوم کی راہنمائی کر سکوں۔ کیونکہ کون تیری اِس عظیم قوم کا انصاف کر سکتا ہے؟“

11 اللہ نے سلیمان سے کہا، ”مَیں خوش ہوں کہ تُو دل سے یہی کچھ چاہتا ہے۔ تُو نے نہ مال و دولت، نہ عزت، نہ اپنے دشمنوں کی ہلاکت اور نہ عمر کی درازی بلکہ حکمت اور سمجھ مانگی ہے تاکہ میری اُس قوم کا انصاف کر سکے جس پر مَیں نے تجھے بادشاہ بنا دیا ہے۔ 12 اِس لئے مَیں تیری یہ درخواست پوری کر کے تجھے حکمت اور سمجھ عطا کروں گا۔ ساتھ ساتھ مَیں تجھے اُتنا مال و دولت اور اُتنی عزت دوں گا جتنی نہ ماضی میں کسی بادشاہ کو حاصل تھی، نہ مستقبل میں کبھی کسی کو حاصل ہو گی۔“

[13] اِس کے بعد سلیمان جِبعون کی اُس پہاڑی سے اُترا جس پر ملاقات کا خیمہ تھا اور یروشلم واپس چلا گیا جہاں وہ اسرائیل پر حکومت کرتا تھا۔

سلیمان کی دولت

[14] سلیمان کے 1,400 رتھ اور 12,000 گھوڑے تھے۔ کچھ اُس نے رتھوں کے لئے مخصوص کئے گئے شہروں میں اور کچھ یروشلم میں اپنے پاس رکھے۔ [15] بادشاہ کی سرگرمیوں کے باعث چاندی پتھر جیسی عام ہو گئی اور دیودار کی قیمتی لکڑی مغرب کے نشیبی پہاڑی علاقے کی انجیرتوت کی سستی لکڑی جیسی عام ہو گئی۔ [16] بادشاہ اپنے گھوڑے مصر اور قوے یعنی کِلکیہ سے درآمد کرتا تھا۔ اُس کے تاجر اِن جگہوں پر جا کر اُنہیں خرید لاتے تھے۔ [17] بادشاہ کے رتھ مصر سے درآمد ہوتے تھے۔ ہر رتھ کی قیمت چاندی کے 600 سِکے اور ہر گھوڑے کی قیمت چاندی کے 150 سِکے تھی۔ سلیمان کے تاجر یہ گھوڑے برآمد کرتے ہوئے تمام حِتّی اور اَرامی بادشاہوں تک بھی پہنچاتے تھے۔

رب کے گھر کی تعمیر کی تیاریاں

2 پھر سلیمان نے رب کے لئے گھر اور اپنے لئے شاہی محل بنانے کا حکم دیا۔ [2] اِس کے لئے اُس نے 1,50,000 آدمیوں کی بھرتی کی۔ 80,000 کو اُس نے پہاڑی کانوں میں لگایا تاکہ وہ پتھر نکالیں جبکہ 70,000 افراد کی ذمہ داری یہ پتھر یروشلم لانا تھی۔ اِن سب پر سلیمان نے 3,600 نگران مقرر کئے۔ [3] اُس نے صور کے بادشاہ حیرام کو اطلاع دی، ”جس طرح آپ میرے باپ داؤد کو دیودار کی لکڑی بھیجتے رہے جب وہ اپنے لئے محل بنا رہے تھے اُسی طرح مجھے بھی دیودار کی لکڑی بھیجیں۔ [4] مَیں ایک گھر تعمیر کر کے اُسے رب اپنے خدا کے نام کے لئے مخصوص کرنا چاہتا ہوں۔ کیونکہ ہمیں ایسی جگہ کی ضرورت ہے جس میں اُس کے حضور خوشبودار بخور جلایا جائے، رب کے لئے مخصوص روٹیاں باقاعدگی سے میز پر رکھی جائیں اور خاص موقعوں پر بھسم ہونے والی قربانیاں پیش کی جائیں یعنی ہر صبح و شام، سبت کے دن، نئے چاند کی عیدوں اور رب ہمارے خدا کی دیگر مقررہ عیدوں پر۔ یہ اسرائیل کا دائمی فرض ہے۔

[5] جس گھر کو مَیں بنانے کو ہوں وہ نہایت عظیم ہو گا، کیونکہ ہمارا خدا دیگر تمام معبودوں سے کہیں عظیم ہے۔ [6] لیکن کون اُس کے لئے ایسا گھر بنا سکتا ہے جو اُس کے لائق ہو؟ بلند ترین آسمان بھی اُس کی رہائش کے لئے چھوٹا ہے۔ تو پھر میری کیا حیثیت ہے کہ اُس کے لئے گھر بناؤں؟ مَیں صرف ایسی جگہ بنا سکتا ہوں جس میں اُس کے لئے قربانیاں چڑھائی جا سکیں۔

[7] چنانچہ میرے پاس کسی ایسے سمجھ دار کاری گر کو بھیج دیں جو مہارت سے سونے چاندی، پیتل اور لوہے کا کام جانتا ہو۔ وہ نیلے، ارغوانی اور قرمزی رنگ کا کپڑا بنانے اور کندہ کاری کا اُستاد بھی ہو۔ ایسا شخص یروشلم اور یہوداہ میں میرے اُن کاری گروں کا انچارج بنے جنہیں میرے باپ داؤد نے کام پر لگایا ہے۔ [8] اِس کے علاوہ مجھے لبنان سے دیودار، جونیپر اور دیگر قیمتی درختوں کی لکڑی بھیج دیں۔ کیونکہ مَیں جانتا ہوں کہ آپ کے لوگ عمدہ قسم کے لکڑہارے ہیں۔ میرے آدمی آپ کے لوگوں کے ساتھ مل کر کام کریں گے۔ [9] ہمیں بہت سی لکڑی کی ضرورت ہو گی، کیونکہ جو گھر مَیں بنانا چاہتا ہوں وہ

بڑا اور شاندار ہو گا۔ 10 آپ کے لکڑ ہاروں کے کام کے معاوضے میں مَیں 32,75,000 کلو گرام گندم، 27,00,000 کلو گرام جَو، 4,40,000 لٹر مَے اور 4,40,000 لٹر زیتون کا تیل دوں گا۔“

11 صور کے بادشاہ حیرام نے خط لکھ کر سلیمان کو جواب دیا، ”رب اپنی قوم کو پیار کرتا ہے، اِس لئے اُس نے آپ کو اُس کا بادشاہ بنایا ہے۔ 12 رب اسرائیل کے خدا کی حمد ہو جس نے آسمان و زمین کو خلق کیا ہے کہ اُس نے داؤد بادشاہ کو اِتنا دانش مند بیٹا عطا کیا ہے۔ اُس کی تمجید ہو کہ یہ عقل مند اور سمجھ دار بیٹا رب کے لئے گھر اور اپنے لئے محل تعمیر کرے گا۔ 13 مَیں آپ کے پاس ایک ماہر اور سمجھ دار کاری گر کو بھیج دیتا ہوں جس کا نام حیرام ابی ہے۔ 14 اُس کی اسرائیلی ماں، دان کے قبیلے کی ہے جبکہ اُس کا باپ صور کا ہے۔ حیرام سونے چاندی، پیتل، لوہے، پتھر اور لکڑی کی چیزیں بنانے میں مہارت رکھتا ہے۔ وہ نیلے، ارغوانی اور قرمزی رنگ کا کپڑا اور کتان کا باریک کپڑا بنا سکتا ہے۔ وہ ہر قسم کی کندہ کاری میں بھی ماہر ہے۔ جو بھی منصوبہ اُسے پیش کیا جائے اُسے وہ پایۂ تکمیل تک پہنچا سکتا ہے۔ یہ آدمی آپ کے اور آپ کے معزز باپ داؤد کے کاری گروں کے ساتھ مل کر کام کرے گا۔ 15 چنانچہ جس گندم، جَو، زیتون کے تیل اور مَے کا ذکر میرے آقا نے کیا وہ اپنے خادموں کو بھیج دیں۔ 16 معاوضے میں ہم آپ کے لئے درکار درختوں کو لبنان میں کٹوائیں گے اور اُن کے بیڑے باندھ کر سمندر کے ذریعے یافا شہر تک پہنچا دیں گے۔ وہاں سے آپ اُنہیں یروشلم لے جا سکیں گے۔“

17 سلیمان نے اسرائیل میں آباد تمام غیر ملکیوں کی مردم شماری کروائی۔ (اُس کے باپ داؤد نے بھی اُن کی مردم شماری کروائی تھی۔) معلوم ہوا کہ اسرائیل میں 1,53,600 غیر ملکی رہتے ہیں۔ 18 اِن میں سے اُس نے 80,000 کو پہاڑی کانوں میں لگایا تاکہ وہ پتھر نکالیں جبکہ 70,000 افراد کی ذمہ داری یہ پتھر یروشلم لانا تھی۔ اِن سب پر سلیمان نے 3,600 نگران مقرر کئے۔

رب کے گھر کی تعمیر

3 سلیمان نے رب کے گھر کو یروشلم کی پہاڑی موریاہ پر تعمیر کیا۔ اُس کا باپ داؤد یہ مقام مقرر کر چکا تھا۔ یہیں جہاں پہلے اُرنان یعنی ارَوناہ یبوسی اپنا اناج گاہتا تھا رب داؤد پر ظاہر ہوا تھا۔ 2 تعمیر کا یہ کام سلیمان کی حکومت کے چوتھے سال کے دوسرے ماہ اور اُس کے دوسرے دن شروع ہوا۔

3 مکان کی لمبائی 90 فٹ اور چوڑائی 30 فٹ تھی۔ 4 سامنے ایک برآمدہ بنایا گیا جو عمارت جتنا چوڑا یعنی 30 فٹ اور 30 فٹ اونچا تھا۔ اُس کی اندرونی دیواروں پر اُس نے خالص سونا چڑھایا۔ 5 بڑے ہال کی دیواروں پر اُس نے اوپر سے لے کر نیچے تک جونیپر کی لکڑی کے تختے لگائے، پھر تختوں پر خالص سونا منڈھوا کر اُنہیں کھجور کے درختوں اور زنجیروں کی تصویروں سے آراستہ کیا۔ 6 سلیمان نے رب کے گھر کو جواہر سے بھی سجایا۔ جو سونا استعمال ہوا وہ پروائم سے منگوایا گیا تھا۔ 7 سونا مکان، تمام شہتیروں، دہلیزوں، دیواروں اور دروازوں پر منڈھا گیا۔ دیواروں پر کروبی فرشتوں کی تصویریں بھی کندہ کی گئیں۔

مقدّس ترین کمرا

[8] عمارت کا سب سے اندرونی کمرا بنام مقدّس ترین کمرا عمارت جیسا چوڑا یعنی 30 فٹ تھا۔ اُس کی لمبائی بھی 30 فٹ تھی۔ اِس کمرے کی تمام دیواروں پر 20,000 کلوگرام سے زائد سونا منڈھا گیا۔ [9] سونے کی کیلوں کا وزن تقریباً 600 گرام تھا۔ بالا خانوں کی دیواروں پر بھی سونا منڈھا گیا۔

[10] پھر سلیمان نے کروبی فرشتوں کے دو مجسّمے بنوائے جنہیں مقدّس ترین کمرے میں رکھا گیا۔ اُن پر بھی سونا چڑھایا گیا۔ [11-13] جب دونوں فرشتوں کو ایک دوسرے کے ساتھ مقدّس ترین کمرے میں کھڑا کیا گیا تو اُن کے چار پَروں کی مل کر لمبائی 30 فٹ تھی۔ ہر ایک کے دو پَر تھے، اور ہر پَر کی لمبائی ساڑھے سات سات فٹ تھی۔ اُنہیں مقدّس ترین کمرے میں یوں ایک دوسرے کے ساتھ کھڑا کیا گیا کہ ہر فرشتے کا ایک پَر دوسرے کے پَر سے لگتا جبکہ دائیں اور بائیں طرف ہر ایک کا دوسرا پَر دیوار کے ساتھ لگتا تھا۔ وہ اپنے پاؤں پر کھڑے بڑے ہال کی طرف دیکھتے تھے۔ [14] مقدّس ترین کمرے کے دروازے پر سلیمان نے باریک کتان سے بُنا ہوا پردہ لگوایا۔ وہ نیلے، ارغوانی اور قرمزی رنگ کے دھاگے سے سجا ہوا تھا، اور اُس پر کروبی فرشتوں کی تصویریں تھیں۔

رب کے گھر کے دروازے پر دو ستون

[15] سلیمان نے دو ستون ڈھلوا کر رب کے گھر کے دروازے کے سامنے کھڑے کئے۔ ہر ایک 27 فٹ لمبا تھا، اور ہر ایک پر ایک بالائی حصہ رکھا گیا جس کی اونچائی ساڑھے 7 فٹ تھی۔ [16] اِن بالائی حصوں کو زنجیروں سے سجایا گیا جن سے سَو انار لٹکے ہوئے تھے۔ [17] دونوں ستونوں کو سلیمان نے رب کے گھر کے دروازے کے دائیں اور بائیں طرف کھڑا کیا۔ دہنے ہاتھ کے ستون کا نام اُس نے 'یکین' اور بائیں ہاتھ کے ستون کا نام 'بوعز' رکھا۔

قربان گاہ اور سمندر نامی حوض

4 سلیمان نے پیتل کی ایک قربان گاہ بھی بنوائی جس کی لمبائی 30 فٹ، چوڑائی 30 فٹ اور اونچائی 15 فٹ تھی۔

[2] اِس کے بعد اُس نے پیتل کا بڑا گول حوض ڈھلوایا جس کا نام 'سمندر' رکھا گیا۔ اُس کی اونچائی ساڑھے 7 فٹ، اُس کا منہ 15 فٹ چوڑا اور اُس کا گھیرا تقریباً 45 فٹ تھا۔ [3] حوض کے کنارے کے نیچے بَیلوں کی دو قطاریں تھیں۔ فی فٹ تقریباً 6 بَیل تھے۔ بَیل اور حوض مل کر ڈھالے گئے تھے۔ [4] حوض کو بَیلوں کے 12 مجسّموں پر رکھا گیا۔ تین بَیلوں کا رُخ شمال کی طرف، تین کا رُخ مغرب کی طرف، تین کا رُخ جنوب کی طرف اور تین کا رُخ مشرق کی طرف تھا۔ اُن کے پچھلے حصے حوض کی طرف تھے، اور حوض اُن کے کندھوں پر پڑا تھا۔ [5] حوض کا کنارہ پیالے بلکہ سوسن کے پھول کی طرح باہر کی طرف مُڑا ہوا تھا۔ اُس کی دیوار تقریباً تین انچ موٹی تھی، اور حوض میں پانی کے تقریباً 66,000 لٹر سما جاتے تھے۔

[6] سلیمان نے 10 باسن ڈھلوائے۔ پانچ کو رب کے گھر کے دائیں ہاتھ اور پانچ کو اُس کے بائیں ہاتھ کھڑا کیا گیا۔ اِن باسنوں میں گوشت کے وہ ٹکڑے دھوئے جاتے جنہیں بھسم ہونے والی قربانی کے طور پر جلانا تھا۔

لیکن 'سمندر' نامی حوض اماموں کے استعمال کے لئے تھا۔ اُس میں وہ نہاتے تھے۔

سونے کے شمع دان اور میزیں

7 سلیمان نے سونے کے 10 شمع دان مقررہ تفصیلات کے مطابق بنوا کر رب کے گھر میں رکھ دیئے، پانچ کو دائیں طرف اور پانچ کو بائیں طرف۔ 8 دس میزیں بھی بنا کر رب کے گھر میں رکھی گئیں، پانچ کو دائیں طرف اور پانچ کو بائیں طرف۔ اِن چیزوں کے علاوہ سلیمان نے چھڑکاؤ کے سونے کے 100 کٹورے بنوائے۔

صحن

9 پھر سلیمان نے وہ اندرونی صحن بنوایا جس میں صرف اماموں کو داخل ہونے کی اجازت تھی۔ اُس نے بڑا صحن بھی اُس کے دروازوں سمیت بنوایا۔ دروازوں کے کواڑوں پر پیتل چڑھایا گیا۔ 10 'سمندر' نامی حوض کو صحن کے جنوب مشرق میں رکھا گیا۔

اُس سامان کی فہرست جو حیرام نے تیار کیا

11 حیرام نے باسن، بیلچے اور چھڑکاؤ کے کٹورے بھی بنائے۔ یوں اُس نے اللہ کے گھر میں وہ سارا کام مکمل کیا جس کے لئے سلیمان بادشاہ نے اُسے بُلایا تھا۔ اُس نے ذیل کی چیزیں بنائیں:

12 دو ستون،
ستونوں پر لگے پیالہ نما بالائی حصے،
بالائی حصوں پر لگی زنجیروں کا ڈیزائن،
13 زنجیروں کے اوپر لگے انار (فی بالائی حصہ 200 عدد)،
14 ہتھ گاڑیاں،
اِن پر کے پانی کے باسن،
15 حوض بنام سمندر،
اِسے اُٹھانے والے بَیل کے 12 مجسمے،
16 بالٹیاں، بیلچے، گوشت کے کانٹے۔

تمام سامان جو حیرام ابی نے سلیمان کے حکم پر رب کے گھر کے لئے بنایا پیتل سے ڈھال کر پالش کیا گیا تھا۔ 17 بادشاہ نے اُسے وادیٔ یردن میں سُکات اور ضرتان کے درمیان ڈھلوایا۔ وہاں ایک فونڈری تھی جہاں حیرام نے گارے سے سانچے بنا کر ہر چیز ڈھال دی۔ 18 اِس سامان کے لئے سلیمان بادشاہ نے اِتنا زیادہ پیتل استعمال کیا کہ اُس کا کُل وزن معلوم نہ ہو سکا۔

رب کے گھر کے اندر سونے کا سامان

19 اللہ کے گھر کے اندر کے لئے سلیمان نے درجِ ذیل سامان بنوایا:

سونے کی قربان گاہ،
سونے کی وہ میزیں جن پر رب کے لئے مخصوص روٹیاں پڑی رہتی تھیں،
20 خالص سونے کے وہ شمع دان اور چراغ جن کو قواعد کے مطابق مقدّس ترین کمرے کے سامنے جلنا تھا،
21 خالص سونے کے وہ پھول جن سے شمع دان آراستہ تھے،
خالص سونے کے چراغ اور بتی کو بجھانے کے اوزار،
22 چراغ کو کترنے کے خالص سونے کے اوزار،
چھڑکاؤ کے خالص سونے کے کٹورے اور پیالے،
جلتے ہوئے کوئلے کے لئے خالص سونے کے برتن،
مقدّس ترین کمرے اور بڑے ہال کے دروازے۔

5 رب کے گھر کی تکمیل پر سلیمان نے وہ سونا چاندی اور باقی تمام قیمتی چیزیں رب کے گھر کے خزانوں میں رکھوا دیں جو اُس کے باپ داؤد نے اللہ کے لئے مخصوص کی تھیں۔

عہد کا صندوق رب کے گھر میں لایا جاتا ہے

2 پھر سلیمان نے اسرائیل کے تمام بزرگوں اور قبیلوں اور کنبوں کے تمام سرپرستوں کو اپنے پاس یروشلم میں بُلایا، کیونکہ رب کے عہد کا صندوق اب تک یروشلم کے اُس حصے میں تھا جو 'داؤد کا شہر' یا صیون کہلاتا ہے۔ سلیمان چاہتا تھا کہ قوم کے نمائندے حاضر ہوں جب صندوق کو وہاں سے رب کے گھر میں پہنچایا جائے۔ 3 چنانچہ اسرائیل کے تمام مرد سال کے ساتویں مہینے[a] میں بادشاہ کے پاس یروشلم میں جمع ہوئے۔ اِسی مہینے میں جھونپڑیوں کی عید منائی جاتی تھی۔

4 جب سب جمع ہوئے تو لاوی رب کے صندوق کو اُٹھا کر 5 رب کے گھر میں لائے۔ اماموں کے ساتھ مل کر اُنہوں نے ملاقات کے خیمے کو بھی اُس کے تمام مقدّس سامان سمیت رب کے گھر میں پہنچایا۔ 6 وہاں صندوق کے سامنے سلیمان بادشاہ اور باقی تمام جمع شدہ اسرائیلیوں نے اِتنی بھیڑ بکریاں اور گائے بَیل قربان کئے کہ اُن کی تعداد گنی نہیں جا سکتی تھی۔

7 اماموں نے رب کے عہد کا صندوق پچھلے یعنی مقدّس ترین کمرے میں لا کر کروبی فرشتوں کے پَروں کے نیچے رکھ دیا۔ 8 فرشتوں کے پَر پورے صندوق پر اُس کی اُٹھانے کی لکڑیوں سمیت پھیلے رہے۔ 9 تو بھی اُٹھانے کی یہ لکڑیاں اِتنی لمبی تھیں کہ اُن کے سرے سامنے والے یعنی مقدّس کمرے سے نظر آتے تھے۔ لیکن وہ باہر سے دیکھے نہیں جا سکتے تھے۔ آج تک وہ وہیں موجود ہیں۔ 10 صندوق میں صرف پتھر کی وہ دو تختیاں تھیں جن کو موسیٰ نے حورب یعنی کوہِ سینا کے دامن میں اُس میں رکھ دیا تھا، اُس وقت جب رب نے مصر سے نکلے ہوئے اسرائیلیوں کے ساتھ عہد باندھا تھا۔ 11 پھر امام مقدّس کمرے سے نکل کر صحن میں آئے۔

جتنے امام آئے تھے اُن سب نے اپنے آپ کو پاک صاف کیا ہوا تھا، خواہ اُس وقت اُن کے گروہ کی رب کے گھر میں ڈیوٹی تھی یا نہیں۔ 12 لاویوں کے تمام گلوکار بھی حاضر تھے۔ اُن کے راہنما آسف، ہیمان اور یدوتون اپنے بیٹوں اور رشتے داروں سمیت سب باریک کتان کے لباس پہنے ہوئے قربان گاہ کے مشرق میں کھڑے تھے۔ وہ جھانجھ، ستار اور سرود بجا رہے تھے، جبکہ اُن کے ساتھ 120 امام تُرم پھونک رہے تھے۔ 13 گانے والے اور تُرم بجانے والے مل کر رب کی ستائش کر رہے تھے۔ تُرموں، جھانجھوں اور باقی سازوں کے ساتھ اُنہوں نے بلند آواز سے رب کی تمجید میں گیت گایا، ”وہ بھلا ہے، اور اُس کی شفقت ابدی ہے۔“

تب رب کا گھر ایک بادل سے بھر گیا۔ 14 امام رب کے گھر میں اپنی خدمت انجام نہ دے سکے، کیونکہ اللہ کا گھر اُس کے جلال کے بادل سے معمور ہو گیا تھا۔

6 یہ دیکھ کر سلیمان نے دعا کی، ”رب نے فرمایا ہے کہ مَیں گھنے بادل کے اندھیرے میں رہوں گا۔ 2 مَیں نے تیرے لئے عظیم سکونت گاہ بنائی ہے، ایک مقام جو تیری ابدی سکونت کے لائق ہے۔“

---

[a] ستمبر تا اکتوبر

رب کے گھر کی مخصوصیت پر سلیمان کی تقریر

3 پھر بادشاہ نے مُڑ کر رب کے گھر کے سامنے کھڑی اسرائیل کی پوری جماعت کی طرف رُخ کیا۔ اُس نے اُنہیں برکت دے کر کہا،

4 ''رب اسرائیل کے خدا کی تعریف ہو جس نے وہ وعدہ پورا کیا ہے جو اُس نے میرے باپ داؤد سے کیا تھا۔ کیونکہ اُس نے فرمایا، 5 'جس دن مَیں اپنی قوم کو مصر سے نکال لایا اُس دن سے لے کر آج تک مَیں نے نہ کبھی فرمایا کہ اسرائیلی قبیلوں کے کسی شہر میں میرے نام کی تعظیم میں گھر بنایا جائے، نہ کسی کو میری قوم اسرائیل پر حکومت کرنے کے لئے مقرر کیا۔ 6 لیکن اب مَیں نے یروشلم کو اپنے نام کی سکونت گاہ اور داؤد کو اپنی قوم اسرائیل کا بادشاہ بنایا ہے۔'

7 میرے باپ داؤد کی بڑی خواہش تھی کہ رب اسرائیل کے خدا کے نام کی تعظیم میں گھر بنائے۔ 8 لیکن رب نے اعتراض کیا، 'مَیں خوش ہوں کہ تُو میرے نام کی تعظیم میں گھر تعمیر کرنا چاہتا ہے، 9 لیکن تُو نہیں بلکہ تیرا بیٹا ہی اُسے بنائے گا۔'

10 اور واقعی، رب نے اپنا وعدہ پورا کیا ہے۔ مَیں رب کے وعدے کے عین مطابق اپنے باپ داؤد کی جگہ اسرائیل کا بادشاہ بن کر تخت پر بیٹھ گیا ہوں۔ اور اب مَیں نے رب اسرائیل کے خدا کے نام کی تعظیم میں گھر بھی بنایا ہے۔ 11 اُس میں مَیں نے وہ صندوق رکھ دیا ہے جس میں شریعت کی تختیاں پڑی ہیں، اُس عہد کی تختیاں جو رب نے اسرائیلیوں سے باندھا تھا۔''

رب کے گھر کی مخصوصیت پر سلیمان کی دعا

12 پھر سلیمان نے اسرائیل کی پوری جماعت کے دیکھتے دیکھتے رب کی قربان گاہ کے سامنے کھڑے ہو کر اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اُٹھائے۔ 13 اُس نے اِس موقع کے لئے پیتل کا ایک چبوترا بنوا کر اُسے بیرونی صحن کے بیچ میں رکھوا دیا تھا۔ چبوترا ساڑھے 7 فٹ لمبا، ساڑھے 7 فٹ چوڑا اور ساڑھے 4 فٹ اونچا تھا۔ اب سلیمان اُس پر چڑھ کر پوری جماعت کے دیکھتے دیکھتے جھک گیا۔ اپنے ہاتھوں کو آسمان کی طرف اُٹھا کر 14 اُس نے دعا کی،

''اے رب اسرائیل کے خدا، تجھ جیسا کوئی خدا نہیں ہے، نہ آسمان اور نہ زمین پر۔ تُو اپنا وہ عہد قائم رکھتا ہے جسے تُو نے اپنی قوم کے ساتھ باندھا ہے اور اپنی مہربانی اُن سب پر ظاہر کرتا ہے جو پورے دل سے تیری راہ پر چلتے ہیں۔ 15 تُو نے اپنے خادم داؤد سے کیا ہوا وعدہ پورا کیا ہے۔ جو بات تُو نے اپنے منہ سے میرے باپ سے کی وہ تُو نے اپنے ہاتھ سے آج ہی پوری کی ہے۔ 16 اے رب اسرائیل کے خدا، اب اپنی دوسری بات بھی پوری کر جو تُو نے اپنے خادم داؤد سے کی تھی۔ کیونکہ تُو نے میرے باپ سے وعدہ کیا تھا، 'اگر تیری اولاد تیری طرح اپنے چال چلن پر دھیان دے کر میری شریعت کے مطابق میرے حضور چلتی رہے تو اسرائیل پر اُس کی حکومت ہمیشہ تک قائم رہے گی۔' 17 اے رب اسرائیل کے خدا، اب براہِ کرم اپنا یہ وعدہ پورا کر جو تُو نے اپنے خادم داؤد سے کیا ہے۔

18 لیکن کیا اللہ واقعی زمین پر انسان کے درمیان سکونت کرے گا؟ نہیں، تُو تو بلند ترین آسمان میں بھی سما نہیں سکتا! تو پھر یہ مکان جو مَیں نے بنایا ہے کس طرح تیری سکونت گاہ بن سکتا ہے؟ 19 اے رب میرے خدا، تو بھی اپنے خادم کی دعا اور التجا سن جب مَیں تیرے

حضور پکارتے ہوئے التماس کرتا ہوں [20] کہ براہِ کرم دن رات اِس عمارت کی نگرانی کر! کیونکہ یہ وہ جگہ ہے جس کے بارے میں تُو نے خود فرمایا، 'یہاں میرا نام سکونت کرے گا۔' چنانچہ اپنے خادم کی گزارش سن جو مَیں اِس مقام کی طرف رُخ کئے ہوئے کرتا ہوں۔ [21] جب ہم اِس مقام کی طرف رُخ کر کے دعا کریں تو اپنے خادم اور اپنی قوم کی التجائیں سن۔ آسمان پر اپنے تخت سے ہماری سن۔ اور جب سنے گا تو ہمارے گناہوں کو معاف کر!

[22] اگر کسی پر الزام لگایا جائے اور اُسے یہاں تیری قربان گاہ کے سامنے لایا جائے تاکہ حلف اُٹھا کر وعدہ کرے کہ مَیں بے قصور ہوں [23] تو براہِ کرم آسمان پر سے سن کر اپنے خادموں کا انصاف کر۔ قصور وار کو سزا دے کر اُس کے اپنے سر پر وہ کچھ آنے دے جو اُس سے سرزد ہوا ہے، اور بے قصور کو بےالزام قرار دے اور اُس کی راست بازی کا بدلہ دے۔

[24] ہو سکتا ہے کسی وقت تیری قوم اسرائیل تیرا گناہ کرے اور نتیجے میں دشمن کے سامنے شکست کھائے۔ اگر اسرائیلی آخرکار تیرے پاس لوٹ آئیں اور تیرے نام کی تمجید کر کے یہاں اِس گھر میں تیرے حضور دعا اور التماس کریں [25] تو آسمان پر سے اُن کی فریاد سن لینا۔ اپنی قوم اسرائیل کا گناہ معاف کر کے اُنہیں دوبارہ اُس ملک میں واپس لانا جو تُو نے اُنہیں اور اُن کے باپ دادا کو دے دیا تھا۔

[26] ہو سکتا ہے اسرائیلی تیرا اِتنا سنگین گناہ کریں کہ کال پڑے اور بڑی دیر تک بارش نہ برسے۔ اگر وہ آخرکار اِس گھر کی طرف رُخ کر کے تیرے نام کی تمجید کریں اور تیری سزا کے باعث اپنا گناہ چھوڑ کر لوٹ آئیں [27] تو آسمان پر سے اُن کی فریاد سن لینا۔ اپنے خادموں اور اپنی قوم اسرائیل کو معاف کر، کیونکہ تُو ہی اُنہیں اچھی راہ کی تعلیم دیتا ہے۔ تب اُس ملک پر دوبارہ بارش برسا دے جو تُو نے اپنی قوم کو میراث میں دے دیا ہے۔

[28] ہو سکتا ہے اسرائیل میں کال پڑ جائے، اناج کی فصل کسی بیماری، پھپھوندی، ٹڈیوں یا کیڑوں سے متاثر ہو جائے، یا دشمن کسی شہر کا محاصرہ کرے۔ جو بھی مصیبت یا بیماری ہو، [29] اگر کوئی اسرائیلی یا تیری پوری قوم اُس کا سبب جان کر اپنے ہاتھوں کو اِس گھر کی طرف بڑھائے اور تجھ سے التماس کرے [30] تو آسمان پر اپنے تخت سے اُن کی فریاد سن لینا۔ اُنہیں معاف کر کے ہر ایک کو اُس کی تمام حرکتوں کا بدلہ دے، کیونکہ صرف تُو ہی ہر انسان کے دل کو جانتا ہے۔ [31] پھر جتنی دیر وہ اُس ملک میں زندگی گزاریں گے جو تُو نے ہمارے باپ دادا کو دیا تھا اُتنی دیر وہ تیرا خوف مان کر تیری راہوں پر چلتے رہیں گے۔

[32] آئندہ پردیسی بھی تیرے عظیم نام، تیری بڑی قدرت اور تیرے زبردست کاموں کے سبب سے آئیں گے اور اِس گھر کی طرف رُخ کر کے دعا کریں گے۔ اگرچہ وہ تیری قوم اسرائیل کے نہیں ہوں گے [33] تو بھی آسمان پر سے اُن کی فریاد سن لینا۔ جو بھی درخواست وہ پیش کریں وہ پوری کرنا تاکہ دنیا کی تمام اقوام تیرا نام جان کر تیری قوم اسرائیل کی طرح ہی تیرا خوف مانیں اور جان لیں کہ جو عمارت مَیں نے تعمیر کی ہے اُس پر تیرے ہی نام کا ٹھپا لگا ہے۔

[34] ہو سکتا ہے تیری قوم کے مرد تیری ہدایت کے

مطابق اپنے دشمن سے لڑنے کے لئے نکلیں۔ اگر وہ تیرے چنے ہوئے شہر اور اُس عمارت کی طرف رُخ کر کے دعا کریں جو مَیں نے تیرے نام کے لئے تعمیر کی ہے [35] تو آسمان پر سے اُن کی دعا اور التماس سن کر اُن کے حق میں انصاف قائم رکھنا۔

[36] ہو سکتا ہے وہ تیرا گناہ کریں، ایسی حرکتیں تو ہم سب سے سرزد ہوتی رہتی ہیں، اور نتیجے میں تُو ناراض ہو کر اُنہیں دشمن کے حوالے کر دے جو اُنہیں قید کر کے کسی دُور دراز یا قریبی ملک میں لے جائے۔ [37] شاید وہ جلاوطنی میں توبہ کر کے دوبارہ تیری طرف رجوع کریں اور تجھ سے التماس کریں، 'ہم نے گناہ کیا ہے، ہم سے غلطی ہوئی ہے، ہم نے بےدین حرکتیں کی ہیں۔'

[38] اگر وہ ایسا کر کے اپنی قید کے ملک میں اپنے پورے دل و جان سے دوبارہ تیری طرف رجوع کریں اور تیری طرف سے باپ دادا کو دیئے گئے ملک، تیرے چنے ہوئے شہر اور اُس عمارت کی طرف رُخ کر کے دعا کریں جو مَیں نے تیرے نام کے لئے تعمیر کی ہے [39] تو آسمان پر اپنے تخت سے اُن کی دعا اور التماس سن لینا۔ اُن کے حق میں انصاف قائم کرنا، اور اپنی قوم کے گناہوں کو معاف کر دینا۔ [40] اے میرے خدا، تیری آنکھیں اور تیرے کان اُن دعاؤں کے لئے کھلے رہیں جو اِس جگہ پر کی جاتی ہیں۔

[41] اے رب خدا، اُٹھ کر اپنی آرام گاہ کے پاس آ، تُو اور عہد کا صندوق جو تیری قدرت کا اظہار ہے۔ اے رب خدا، تیرے امام نجات سے ملبّس ہو جائیں، اور تیرے ایمان دار تیری بھلائی کی خوشی منائیں۔ [42] اے رب خدا، اپنے مسح کئے ہوئے خادم کو رد نہ کر بلکہ اُس شفقت کو یاد کر جو تُو نے اپنے خادم داؤد پر کی ہے۔"

رب کے گھر کی مخصوصیت پر جشن

7 سلیمان کی اِس دعا کے اختتام پر آگ نے آسمان پر سے نازل ہو کر بھسم ہونے والی اور ذبح کی قربانیوں کو بھسم کر دیا۔ ساتھ ساتھ رب کا گھر اُس کے جلال سے یوں معمور ہوا [2] کہ امام اُس میں داخل نہ ہو سکے۔ [3] جب اسرائیلیوں نے دیکھا کہ آسمان پر سے آگ نازل ہوئی ہے اور گھر رب کے جلال سے معمور ہو گیا ہے تو وہ منہ کے بل جھک کر رب کی حمد و ثنا کر کے گیت گانے لگے، "وہ بھلا ہے، اور اُس کی شفقت ابدی ہے۔"

[4-5] پھر بادشاہ اور تمام قوم نے رب کے حضور قربانیاں پیش کر کے اللہ کے گھر کو مخصوص کیا۔ اِس سلسلے میں سلیمان نے 22,000 گائے بَیلوں اور 1,20,000 بھیڑ بکریوں کو قربان کیا۔ [6] امام اور لاوی اپنی اپنی ذمہ داریوں کے مطابق کھڑے تھے۔ لاوی اُن سازوں کو بجا رہے تھے جو داؤد نے رب کی ستائش کرنے کے لئے بنوائے تھے۔ ساتھ ساتھ وہ حمد کا وہ گیت گا رہے تھے جو اُنہوں نے داؤد سے سیکھا تھا، "اُس کی شفقت ابدی ہے۔" لاویوں کے مقابل امام ترُم بجا رہے تھے جبکہ باقی تمام لوگ کھڑے تھے۔ [7] سلیمان نے صحن کا درمیانی حصہ قربانیاں چڑھانے کے لئے مخصوص کیا۔ وجہ یہ تھی کہ پیتل کی قربان گاہ اِتنی قربانیاں پیش کرنے کے لئے چھوٹی تھی، کیونکہ بھسم ہونے والی قربانیوں اور غلہ کی نذروں کی تعداد بہت زیادہ تھی۔ اِس کے علاوہ سلامتی کی بےشمار قربانیوں کی چربی کو بھی جلانا تھا۔

[8-9] عید 14 دنوں تک منائی گئی۔ پہلے ہفتے میں سلیمان اور تمام اسرائیل نے قربان گاہ کی مخصوصیت

منائی اور دوسرے ہفتے میں جھونپڑیوں کی عید۔ اِس عید میں بہت زیادہ لوگ شریک ہوئے۔ وہ دُور دراز علاقوں سے یروشلم آئے تھے، شمال میں لبو حمات سے لے کر جنوب میں اُس وادی تک جو مصر کی سرحد تھی۔ آخری دن پوری جماعت نے اختتامی جشن منایا۔ 10 یہ ساتویں ماہ کے 23ویں دن وقوع پذیر ہوا۔ اِس کے بعد سلیمان نے اسرائیلیوں کو رُخصت کیا۔ سب شادمان اور دل سے خوش تھے کہ رب نے داؤد، سلیمان اور اپنی قوم اسرائیل پر اِتنی مہربانی کی ہے۔

رب سلیمان سے ہم کلام ہوتا ہے

11 چنانچہ سلیمان نے رب کے گھر اور شاہی محل کو تکمیل تک پہنچایا۔ جو کچھ بھی اُس نے ٹھان لیا تھا وہ پورا ہوا۔ 12 ایک رات رب اُس پر ظاہر ہوا اور کہا،

”مَیں نے تیری دعا کو سن کر طے کر لیا ہے کہ یہ گھر وہی جگہ ہو جہاں تم مجھے قربانیاں پیش کر سکو۔ 13 جب کبھی مَیں بارش کا سلسلہ روکوں، یا فصلیں خراب کرنے کے لئے ٹڈیاں بھیجوں یا اپنی قوم میں وبا پھیلنے دوں 14 تو اگر میری قوم جو میرے نام سے کہلاتی ہے اپنے آپ کو پست کرے اور دعا کر کے میرے چہرے کی طالب ہو اور اپنی شریر راہوں سے باز آئے تو پھر مَیں آسمان پر سے اُس کی سن کر اُس کے گناہوں کو معاف کر دوں گا اور ملک کو بحال کروں گا۔ 15 اب سے جب بھی یہاں دعا مانگی جائے تو میری آنکھیں کھلی رہیں گی اور میرے کان اُس پر دھیان دیں گے۔ 16 کیونکہ مَیں نے اِس گھر کو چن کر مخصوص و مقدّس کر رکھا ہے تاکہ میرا نام ہمیشہ تک یہاں قائم رہے۔ میری آنکھیں اور دل ہمیشہ اِس میں حاضر رہیں گے۔ 17 جہاں تک تیرا تعلق ہے، اپنے باپ داؤد کی طرح میرے حضور چلتا رہ۔ کیونکہ اگر تُو میرے تمام احکام اور ہدایات کی پیروی کرتا رہے 18 تو مَیں تیری اسرائیل پر حکومت قائم رکھوں گا۔ پھر میرا وہ وعدہ قائم رہے گا جو مَیں نے تیرے باپ داؤد سے عہد باندھ کر کیا تھا کہ اسرائیل پر تیری اولاد کی حکومت ہمیشہ تک قائم رہے گی۔

19 لیکن خبردار! اگر تُو مجھ سے دُور ہو کر میرے دیئے گئے احکام اور ہدایات کو ترک کرے بلکہ دیگر معبودوں کی طرف رجوع کر کے اُن کی خدمت اور پرستش کرے 20 تو مَیں اسرائیل کو جڑ سے اُکھاڑ کر اُس ملک سے نکال دوں گا جو مَیں نے اُن کو دے دیا ہے۔ نہ صرف یہ بلکہ مَیں اِس گھر کو بھی رد کر دوں گا جو مَیں نے اپنے نام کے لئے مخصوص و مقدّس کر لیا ہے۔ اُس وقت مَیں اسرائیل کو تمام اقوام میں مذاق اور لعن طعن کا نشانہ بنا دوں گا۔ 21 اِس شاندار گھر کی بُری حالت دیکھ کر یہاں سے گزرنے والے تمام لوگوں کے رونگٹے کھڑے ہو جائیں گے، اور وہ پوچھیں گے، ’رب نے اِس ملک اور اِس گھر سے ایسا سلوک کیوں کیا؟‘ 22 تب لوگ جواب دیں گے، ’اِس لئے کہ گو رب اُن کے باپ دادا کا خدا اُنہیں مصر سے نکال کر یہاں لایا تو بھی یہ لوگ اُسے ترک کر کے دیگر معبودوں سے چمٹ گئے ہیں۔ چونکہ وہ اُن کی پرستش اور خدمت کرنے سے باز نہ آئے اِس لئے اُس نے اُنہیں اِس ساری مصیبت میں ڈال دیا ہے‘۔“

سلیمان کی مختلف مہمات

8 رب کے گھر اور شاہی محل کو تعمیر کرنے میں 20 سال لگ گئے تھے۔ 2 اِس کے بعد سلیمان

نے وہ آبادیاں نئے سرے سے تعمیر کیں جو حیرام نے اُسے دے دی تھیں۔ اِن میں اُس نے اسرائیلیوں کو بسا دیا۔

3 ایک فوجی مہم کے دوران اُس نے حمات ضوباہ پر حملہ کر کے اُس پر قبضہ کر لیا۔ 4 اِس کے علاوہ اُس نے حمات کے علاقے میں گودام کے شہر بنائے۔ ریگستان کے شہر تدمور میں اُس نے بہت سا تعمیری کام کرایا 5-6 اور اِسی طرح بالائی اور نشیبی بیت حَورون اور بعلات میں بھی۔ اِن شہروں کے لئے اُس نے فصیل اور کُنڈے والے دروازے بنوائے۔ سلیمان نے اپنے گوداموں کے لئے اور اپنے رتھوں اور گھوڑوں کو رکھنے کے لئے بھی شہر بنوائے۔

جو کچھ بھی وہ یروشلم، لبنان یا اپنی سلطنت کی کسی اَور جگہ بنوانا چاہتا تھا وہ اُس نے بنوایا۔ 7-8 جن آدمیوں کی سلیمان نے بے گار پر بھرتی کی وہ اسرائیلی نہیں تھے بلکہ حِتّی، اموری، فرِزّی، حِوّی اور یبوسی یعنی کنعان کے پہلے باشندوں کی وہ اولاد تھے جو باقی رہ گئے تھے۔ ملک پر قبضہ کرتے وقت اسرائیلی اِن قوموں کو پورے طور پر مٹا نہ سکے، اور آج تک اِن کی اولاد کو اسرائیل کے لئے بے گار میں کام کرنا پڑتا ہے۔ 9 لیکن سلیمان نے اسرائیلیوں کو ایسے کام کرنے پر مجبور نہ کیا بلکہ وہ اُس کے فوجی اور رتھوں کے فوجیوں کے افسر بن گئے، اور اُنہیں رتھوں اور گھوڑوں پر مقرر کیا گیا۔ 10 سلیمان کے تعمیری کام پر بھی 250 اسرائیلی مقرر تھے جو ضلعوں پر مقرر افسروں کے تابع تھے۔ یہ لوگ تعمیری کام کرنے والوں کی نگرانی کرتے تھے۔

11 فرعون کی بیٹی یروشلم کے پرانے حصے بنام 'داؤد کا شہر' سے اُس محل میں منتقل ہوئی جو سلیمان نے اُس کے لئے تعمیر کیا تھا، کیونکہ سلیمان نے کہا، ''لازم ہے کہ میری اہلیہ اسرائیل کے بادشاہ داؤد کے محل میں نہ رہے۔ چونکہ رب کا صندوق یہاں سے گزرا ہے، اِس لئے یہ جگہ مقدّس ہے۔''

رب کے گھر میں خدمت کی ترتیب

12 اُس وقت سے سلیمان رب کو رب کے گھر کے بڑے ہال کے سامنے کی قربان گاہ پر بھسم ہونے والی قربانیاں پیش کرتا تھا۔ 13 جو کچھ بھی موسیٰ نے روزانہ کی قربانیوں کے متعلق فرمایا تھا اُس کے مطابق بادشاہ قربانیاں چڑھاتا تھا۔ اِن میں وہ قربانیاں بھی شامل تھیں جو سبت کے دن، نئے چاند کی عید پر اور سال کی تین بڑی عیدوں پر یعنی فسح کی عید، ہفتوں کی عید اور جھونپڑیوں کی عید پر پیش کی جاتی تھیں۔ 14 سلیمان نے اماموں کے مختلف گروہوں کو وہ ذمہ داریاں سونپیں جو اُس کے باپ داؤد نے مقرر کی تھیں۔ لاویوں کی ذمہ داریاں بھی مقرر کی گئیں۔ اُن کی ایک ذمہ داری رب کی حمد و ثنا کرنے میں پرستاروں کی راہنمائی کرنی تھی۔ نیز، اُنہیں روزانہ کی ضروریات کے مطابق اماموں کی مدد کرنی تھی۔ رب کے گھر کے دروازوں کی پہرا داری بھی لاویوں کی ایک خدمت تھی۔ ہر دروازے پر ایک الگ گروہ کی ڈیوٹی لگائی گئی۔ یہ بھی مردِ خدا داؤد کی ہدایات کے مطابق ہوا۔ 15 جو بھی حکم داؤد نے اماموں، لاویوں اور خزانوں کے متعلق دیا تھا وہ اُنہوں نے پورا کیا۔

16 یوں سلیمان کے تمام منصوبے رب کے گھر کی بنیاد رکھنے سے لے کر اُس کی تکمیل تک پورے ہوئے۔

17 بعد میں سلیمان عصیون جابر اور ایلات گیا۔ یہ شہر ادوم کے ساحل پر واقع تھے۔ 18 وہاں حیرام بادشاہ

نے اپنے جہاز اور تجربہ کار ملاح بھیجے تاکہ وہ سلیمان کے آدمیوں کے ساتھ مل کر جہازوں کو چلائیں۔ اُنہوں نے اوفیر تک سفر کیا اور وہاں سے سلیمان کے لئے تقریباً 15,000 کلو گرام سونا لے کر آئے۔

سبا کی ملکہ سلیمان سے ملتی ہے

9 سلیمان کی شہرت سبا کی ملکہ تک پہنچ گئی۔ جب اُس نے اُس کے بارے میں سنا تو وہ سلیمان سے ملنے کے لئے روانہ ہوئی تاکہ اُسے مشکل پہیلیاں پیش کر کے اُس کی دانش مندی جانچ لے۔ وہ نہایت بڑے قافلے کے ساتھ یروشلم پہنچی جس کے اونٹ بلسان، کثرت کے سونے اور قیمتی جواہر سے لدے ہوئے تھے۔

ملکہ کی سلیمان سے ملاقات ہوئی تو اُس نے اُس سے وہ تمام مشکل سوالات پوچھے جو اُس کے ذہن میں تھے۔ 2 سلیمان اُس کے ہر سوال کا جواب دے سکا۔ کوئی بھی بات اِتنی پیچیدہ نہیں تھی کہ وہ اُس کا مطلب ملکہ کو بتا نہ سکتا۔ 3 سبا کی ملکہ سلیمان کی حکمت اور اُس کے نئے محل سے بہت متاثر ہوئی۔ 4 اُس نے بادشاہ کی میزوں پر کے مختلف کھانے دیکھے اور یہ کہ اُس کے افسر کس ترتیب سے اُس پر بٹھائے جاتے تھے۔ اُس نے بیروں کی خدمت، اُن کی شاندار وردیوں اور ساقیوں کی شاندار وردیوں پر بھی غور کیا۔ جب اُس نے اِن باتوں کے علاوہ بھسم ہونے والی وہ قربانیاں بھی دیکھیں جو سلیمان رب کے گھر میں چڑھاتا تھا تو ملکہ ہکا بکا رہ گئی۔

5 وہ بول اُٹھی، ”واقعی، جو کچھ مَیں نے اپنے ملک میں آپ کے شاہکاروں اور حکمت کے بارے میں سنا تھا وہ درست ہے۔ 6 جب تک مَیں نے خود آ کر یہ سب کچھ اپنی آنکھوں سے نہ دیکھا مجھے یقین نہیں آتا تھا۔ لیکن حقیقت میں مجھے آپ کی زبردست حکمت کے بارے میں آدھا بھی نہیں بتایا گیا تھا۔ وہ اُن رپورٹوں سے کہیں زیادہ ہے جو مجھ تک پہنچی تھیں۔ 7 آپ کے لوگ کتنے مبارک ہیں! آپ کے افسر کتنے مبارک ہیں جو مسلسل آپ کے سامنے کھڑے رہتے اور آپ کی دانش بھری باتیں سنتے ہیں! 8 رب آپ کے خدا کی تمجید ہو جس نے آپ کو پسند کر کے اپنے تخت پر بٹھایا تاکہ رب اپنے خدا کی خاطر حکومت کریں۔ آپ کا خدا اسرائیل سے محبت رکھتا ہے، اور وہ اُسے ابد تک قائم رکھنا چاہتا ہے، اِسی لئے اُس نے آپ کو اُن کا بادشاہ بنا دیا ہے تاکہ انصاف اور راست بازی قائم رکھیں۔“

9 پھر ملکہ نے سلیمان کو تقریباً 4,000 کلو گرام سونا، بہت زیادہ بلسان اور جواہر دے دیئے۔ پہلے کبھی بھی اُتنا بلسان اسرائیل میں نہیں لایا گیا تھا جتنا اُس وقت سبا کی ملکہ لائی۔

10 حیرام اور سلیمان کے آدمی اوفیر سے نہ صرف سونا لائے بلکہ اُنہوں نے قیمتی لکڑی اور جواہر بھی اسرائیل تک پہنچائے۔ 11 جتنی قیمتی لکڑی اُن دنوں میں یہوداہ میں درآمد ہوئی اُتنی پہلے کبھی وہاں لائی نہیں گئی تھی۔ اِس لکڑی سے بادشاہ نے رب کے گھر اور اپنے محل کے لئے سیڑھیاں بنوائیں۔ یہ موسیقاروں کے سرود اور ستار بنانے کے لئے بھی استعمال ہوئی۔

12 سلیمان بادشاہ نے اپنی طرف سے سبا کی ملکہ کو بہت سے تحفے دیئے۔ یہ اُن چیزوں سے زیادہ تھے جو ملکہ اپنے ملک سے اُس کے پاس لائی تھی۔ جو بھی ملکہ چاہتی تھی یا اُس نے مانگا وہ اُسے دیا گیا۔ پھر وہ اپنے نوکر

چاکروں اور افسروں کے ہمراہ اپنے وطن واپس چلی گئی۔

سلیمان کی دولت اور شہرت

13 جو سونا سلیمان کو سالانہ ملتا تھا اُس کا وزن تقریباً 23,000 کلو گرام تھا۔ 14 اِس میں وہ ٹیکس شامل نہیں تھے جو اُسے سوداگروں، تاجروں، عرب بادشاہوں اور ضلعوں کے افسروں سے ملتے تھے۔ یہ اُسے سونا اور چاندی دیتے تھے۔

16-15 سلیمان بادشاہ نے 200 بڑی اور 300 چھوٹی ڈھالیں بنوائیں۔ اُن پر سونا منڈھا گیا۔ ہر بڑی ڈھال کے لئے تقریباً 7 کلو گرام سونا استعمال ہوا اور ہر چھوٹی ڈھال کے لئے ساڑھے 3 کلو گرام۔ سلیمان نے اُنہیں 'لبنان کا جنگل' نامی محل میں محفوظ رکھا۔

17 اِن کے علاوہ بادشاہ نے ہاتھی دانت سے آراستہ ایک بڑا تخت بنوایا جس پر خالص سونا چڑھایا گیا۔ 19-18 اُس کے ہر بازو کے ساتھ شیر ببر کا مجسمہ تھا۔ تخت کچھ اونچا تھا، اور بادشاہ چھ پائے والی سیڑھی پر چڑھ کر اُس پر بیٹھتا تھا۔ دائیں اور بائیں طرف ہر پائے پر شیر ببر کا مجسمہ تھا۔ پاؤں کے لئے سونے کی چوکی بنائی گئی تھی۔ اِس قسم کا تخت کسی اَور سلطنت میں نہیں پایا جاتا تھا۔

20 سلیمان کے تمام پیالے سونے کے تھے، بلکہ 'لبنان کا جنگل' نامی محل میں تمام برتن خالص سونے کے تھے۔ کوئی بھی چیز چاندی کی نہیں تھی، کیونکہ سلیمان کے زمانے میں چاندی کی کوئی قدر نہیں تھی۔ 21 بادشاہ کے اپنے بحری جہاز تھے جو حیرام کے بندوں کے ساتھ مل کر مختلف جگہوں پر جاتے تھے۔ ہر تین سال کے بعد وہ سونے چاندی، ہاتھی دانت، بندروں اور موروں سے لدے ہوئے واپس آتے تھے۔

22 سلیمان کی دولت اور حکمت دنیا کے تمام بادشاہوں سے کہیں زیادہ تھی۔ 23 دنیا کے تمام بادشاہ اُس سے ملنے کی کوشش کرتے رہے تاکہ وہ حکمت سن لیں جو اللہ نے اُس کے دل میں ڈال دی تھی۔ 24 سال بہ سال جو بھی سلیمان کے دربار میں آتا وہ کوئی نہ کوئی تحفہ لاتا۔ یوں اُسے سونے چاندی کے برتن، قیمتی لباس، ہتھیار، بلسان، گھوڑے اور خچر ملتے رہے۔

25 گھوڑوں اور رتھوں کو رکھنے کے لئے سلیمان کے 4,000 تھان تھے۔ اُس کے 12,000 گھوڑے تھے۔ کچھ اُس نے رتھوں کے لئے مخصوص کئے گئے شہروں میں اور کچھ یروشلم میں اپنے پاس رکھے۔ 26 سلیمان اُن تمام بادشاہوں کا حکمران تھا جو دریائے فرات سے لے کر فلستیوں کے ملک کی مصری سرحد تک حکومت کرتے تھے۔ 27 بادشاہ کی سرگرمیوں کے باعث چاندی پتھر جیسی عام ہو گئی اور دیودار کی قیمتی لکڑی مغرب کے نشیبی پہاڑی علاقے کی انجیرتوت کی سستی لکڑی جیسی عام ہو گئی۔ 28 بادشاہ کے گھوڑے مصر اور دیگر کئی ملکوں سے درآمد ہوتے تھے۔

سلیمان کی موت

29 سلیمان کی زندگی کے بارے میں مزید باتیں شروع سے لے کر آخر تک 'ناتن نبی کی تاریخ،' سَیلا کے رہنے والے نبی اخیاہ کی کتاب 'اخیاہ کی نبوّت' اور یُربعام بن نباط سے متعلق کتاب 'عِدّو غیب بین کی رویائیں' میں درج ہیں۔

30 سلیمان 40 سال کے دوران پورے اسرائیل پر حکومت کرتا رہا۔ اُس کا دار الحکومت یروشلم تھا۔ 31 جب

وہ مر کر اپنے باپ دادا سے جا ملا تو اُسے یروشلم کے اُس حصے میں دفن کیا گیا جو 'داؤد کا شہر' کہلاتا ہے۔ پھر اُس کا بیٹا رحبعام تخت نشین ہوا۔

شمالی قبیلے الگ ہو جاتے ہیں

10 رحبعام سِکم گیا، کیونکہ وہاں تمام اسرائیلی اُسے بادشاہ مقرر کرنے کے لئے جمع ہو گئے تھے۔ 2 یُربعام بن نباط یہ خبر سنتے ہی مصر سے جہاں اُس نے سلیمان بادشاہ سے بھاگ کر پناہ لی تھی اسرائیل واپس آیا۔ 3 اسرائیلیوں نے اُسے بُلایا تاکہ اُس کے ساتھ سِکم جائیں۔ جب پہنچا تو اسرائیل کی پوری جماعت یُربعام کے ساتھ مل کر رحبعام سے ملنے گئی۔ اُنہوں نے بادشاہ سے کہا، 4 ''جو جوا آپ کے باپ نے ہم پر ڈال دیا تھا اُسے اُٹھانا مشکل تھا، اور جو وقت اور پیسے ہمیں بادشاہ کی خدمت میں صَرف کرنے تھے وہ ناقابلِ برداشت تھے۔ اب دونوں کو کم کر دیں۔ پھر ہم خوشی سے آپ کی خدمت کریں گے۔''

5 رحبعام نے جواب دیا، ''مجھے تین دن کی مہلت دیں، پھر دوبارہ میرے پاس آئیں۔'' چنانچہ لوگ چلے گئے۔ 6 پھر رحبعام بادشاہ نے اُن بزرگوں سے مشورہ کیا جو سلیمان کے جیتے جی بادشاہ کی خدمت کرتے رہے تھے۔ اُس نے پوچھا، ''آپ کا کیا خیال ہے؟ مَیں اِن لوگوں کو کیا جواب دوں؟'' 7 بزرگوں نے جواب دیا، ''ہمارا مشورہ ہے کہ اِس وقت اُن سے مہربانی سے پیش آ کر اُن سے اچھا سلوک کریں اور نرم جواب دیں۔ اگر آپ ایسا کریں تو وہ ہمیشہ آپ کے وفادار خادم بنے رہیں گے۔''

8 لیکن رحبعام نے بزرگوں کا مشورہ رد کر کے اُس کی خدمت میں حاضر اُن جوانوں سے مشورہ کیا جو اُس کے ساتھ پروان چڑھے تھے۔ 9 اُس نے پوچھا، ''مَیں اِس قوم کو کیا جواب دوں؟ یہ تقاضا کر رہے ہیں کہ مَیں وہ جوا ہلکا کر دوں جو میرے باپ نے اُن پر ڈال دیا۔'' 10 جو جوان اُس کے ساتھ پروان چڑھے تھے اُنہوں نے کہا، ''اچھا، یہ لوگ تقاضا کر رہے ہیں کہ آپ کے باپ کا جوا ہلکا کیا جائے؟ اُنہیں بتا دینا، 'میری چھوٹی اُنگلی میرے باپ کی کمر سے زیادہ موٹی ہے! 11 بےشک جو جوا اُس نے آپ پر ڈال دیا اُسے اُٹھانا مشکل تھا، لیکن میرا جوا اَور بھی بھاری ہو گا۔ جہاں میرے باپ نے آپ کو کوڑے لگائے وہاں مَیں آپ کی بچھوؤں سے تادیب کروں گا'!''

12 تین دن کے بعد جب یُربعام تمام اسرائیلیوں کے ساتھ رحبعام کا فیصلہ سننے کے لئے واپس آیا 13 تو بادشاہ نے اُنہیں سخت جواب دیا۔ بزرگوں کا مشورہ رد کر کے 14 اُس نے اُنہیں جوانوں کا جواب دیا، ''بےشک جو جوا میرے باپ نے آپ پر ڈال دیا اُسے اُٹھانا مشکل تھا، لیکن میرا جوا اَور بھی بھاری ہو گا۔ جہاں میرے باپ نے آپ کو کوڑے لگائے وہاں مَیں آپ کی بچھوؤں سے تادیب کروں گا!'' 15 یوں رب کی مرضی پوری ہوئی کہ رحبعام لوگوں کی بات نہیں مانے گا۔ کیونکہ اب رب کی وہ پیش گوئی پوری ہوئی جو سَیلا کے نبی اخیاہ نے یُربعام بن نباط کو بتائی تھی۔

16 جب اسرائیلیوں نے دیکھا کہ بادشاہ ہماری بات سننے کے لئے تیار نہیں ہے تو اُنہوں نے اُس سے کہا، ''نہ ہمیں داؤد سے میراث میں کچھ ملے گا، نہ یسّی کے بیٹے سے کچھ ملنے کی اُمید ہے۔ اے اسرائیل، سب اپنے اپنے گھر واپس چلیں! اے داؤد، اب اپنا گھر خود

سنبھال لو!'' یہ کہہ کر وہ سب چلے گئے۔

17 صرف یہوداہ کے قبیلے کے شہروں میں رہنے والے اسرائیلی رحبعام کے تحت رہے۔ 18 پھر رحبعام بادشاہ نے بے گاریوں پر مقرر افسر ادونیرام کو شمالی قبیلوں کے پاس بھیج دیا، لیکن اُسے دیکھ کر لوگوں نے اُسے سنگسار کیا۔ تب رحبعام جلدی سے اپنے رتھ پر سوار ہوا اور بھاگ کر یروشلم پہنچ گیا۔

19 یوں اسرائیل کے شمالی قبیلے داؤد کے شاہی گھرانے سے الگ ہو گئے اور آج تک اُس کی حکومت نہیں مانتے۔

رحبعام کو اسرائیل سے لڑنے کی اجازت نہیں ملتی

11 جب رحبعام یروشلم پہنچا تو اُس نے یہوداہ اور بن یمین کے قبیلوں کے چیدہ چیدہ فوجیوں کو اسرائیل سے جنگ کرنے کے لئے بُلایا۔ 1,80,000 مرد جمع ہوئے تاکہ رحبعام کے لئے اسرائیل پر دوبارہ قابو پائیں۔ 2 لیکن عین اُس وقت مردِ خدا سمعیاہ کو رب کی طرف سے پیغام ملا، 3 ''یہوداہ کے بادشاہ رحبعام بن سلیمان اور یہوداہ اور بن یمین کے تمام افراد کو اطلاع دے، 4 'رب فرماتا ہے کہ اپنے بھائیوں سے جنگ مت کرنا۔ ہر ایک اپنے اپنے گھر واپس چلا جائے، کیونکہ جو کچھ ہوا ہے وہ میرے حکم پر ہوا ہے'۔''

تب وہ رب کی سن کر یرُبعام سے لڑنے سے باز آئے۔

رحبعام کی قلعہ بندی

5 رحبعام کا دار الحکومت یروشلم رہا۔ یہوداہ میں اُس نے ذیل کے شہروں کی قلعہ بندی کی: 6 بیت لحم، عیطام، تقوع، 7 بیت صور، سوکہ، عدُلام، 8 جات، مریسہ، زیف، 9 ادورائیم، لکیس، عزیقہ، 10 صُرعہ، ایالون اور حبرون۔ یہوداہ اور بن یمین کے اِن قلعہ بند شہروں کو 11 مضبوط کر کے رحبعام نے ہر شہر پر افسر مقرر کئے۔ اُن میں اُس نے خوراک، زیتون کے تیل اور مَے کا ذخیرہ کر لیا 12 اور ساتھ ساتھ اُن میں ڈھالیں اور نیزے بھی رکھے۔ اِس طرح اُس نے اُنہیں بہت مضبوط بنا کر یہوداہ اور بن یمین پر اپنی حکومت محفوظ کر لی۔

امام اور لاوی یہوداہ میں منتقل ہو جاتے ہیں

13 گو امام اور لاوی تمام اسرائیل میں بکھرے رہتے تھے تو بھی اُنہوں نے رحبعام کا ساتھ دیا۔ 14 اپنی چراگاہوں اور ملکیت کو چھوڑ کر وہ یہوداہ اور یروشلم میں آباد ہوئے، کیونکہ یرُبعام اور اُس کے بیٹوں نے اُنہیں امام کی حیثیت سے رب کی خدمت کرنے سے روک دیا تھا۔ 15 اُن کی جگہ اُس نے اپنے ذاتی امام مقرر کئے جو اونچی جگہوں پر کے مندروں کو سنبھالتے ہوئے بکرے کے دیوتاؤں اور بچھڑے کے بُتوں کی خدمت کرتے تھے۔ 16 لاویوں کی طرح تمام قبیلوں کے بہت سے ایسے لوگ یہوداہ میں منتقل ہوئے جو پورے دل سے رب اسرائیل کے خدا کے طالب رہے تھے۔ وہ یروشلم آئے تاکہ رب اپنے باپ دادا کے خدا کو قربانیاں پیش کر سکیں۔ 17 یہوداہ کی سلطنت نے ایسے لوگوں سے تقویت پائی۔ وہ رحبعام بن سلیمان کے لئے تین سال تک مضبوطی کا سبب تھے، کیونکہ تین سال تک یہوداہ داؤد اور سلیمان کے اچھے نمونے پر چلتا رہا۔

رحبعام کا خاندان

[18] رحبعام کی شادی محلت سے ہوئی جو یریموت اور ابی خیل کی بیٹی تھی۔ یریموت داؤد کا بیٹا اور ابی خیل اِلیاب بن یسّی کی بیٹی تھی۔ [19] محلت کے تین بیٹے یعوس، سمریاہ اور زہم پیدا ہوئے۔ [20] بعد میں رحبعام کی معکہ بنت ابی سلوم سے شادی ہوئی۔ اِس رشتے سے چار بیٹے ابیاہ، عتّی، زیزا اور سلومیت پیدا ہوئے۔ [21] رحبعام کی 18 بیویاں اور 60 داشتائیں تھیں۔ اِن کے کُل 28 بیٹے اور 60 بیٹیاں پیدا ہوئیں۔ لیکن معکہ بنت ابی سلوم رحبعام کو سب سے زیادہ پیاری تھی۔ [22] اُس نے معکہ کے پہلوٹھے ابیاہ کو اُس کے بھائیوں کا سربراہ بنا دیا اور مقرر کیا کہ یہ بیٹا میرے بعد بادشاہ بنے گا۔ [23] رحبعام نے اپنے بیٹوں سے بڑی سمجھ داری کے ساتھ سلوک کیا، کیونکہ اُس نے اُنہیں الگ الگ کر کے یہوداہ اور بن یمین کے پورے قبائلی علاقے اور تمام قلعہ بند شہروں میں بسا دیا۔ ساتھ ساتھ وہ اُنہیں کثرت کی خوراک اور بیویاں مہیا کرتا رہا۔

مصر کی یہوداہ پر فتح

12 جب رحبعام کی سلطنت زور پکڑ کر مضبوط ہو گئی تو اُس نے تمام اسرائیل سمیت رب کی شریعت کو ترک کر دیا۔ [2] اُن کی رب سے بےوفائی کا نتیجہ یہ نکلا کہ رحبعام کی حکومت کے پانچویں سال میں مصر کے بادشاہ سیسق نے یروشلم پر حملہ کیا۔ [3] اُس کی فوج بہت بڑی تھی۔ 1,200 رتھوں کے علاوہ 60,000 گھڑسوار اور لبیا، سُکّیوں کے ملک اور ایتھوپیا کے بےشمار پیادہ سپاہی تھے۔ [4] یکے بعد دیگرے یہوداہ کے قلعہ بند شہروں پر قبضہ کرتے کرتے مصری بادشاہ یروشلم تک پہنچ گیا۔

[5] تب سمعیاہ نبی رحبعام اور یہوداہ کے اُن بزرگوں کے پاس آیا جنہوں نے سیسق کے آگے آگے بھاگ کر یروشلم میں پناہ لی تھی۔ اُس نے اُن سے کہا، ”رب فرماتا ہے، ’تم نے مجھے ترک کر دیا ہے، اِس لئے اب مَیں تمہیں ترک کر کے سیسق کے حوالے کر دوں گا‘۔“

[6] یہ پیغام سن کر رحبعام اور یہوداہ کے بزرگوں نے بڑی انکساری کے ساتھ تسلیم کیا کہ رب ہی عادل ہے۔ [7] اُن کی یہ عاجزی دیکھ کر رب نے سمعیاہ سے کہا، ”چونکہ اُنہوں نے بڑی خاک ساری سے اپنا غلط رویہ تسلیم کر لیا ہے اِس لئے مَیں اُنہیں تباہ نہیں کروں گا بلکہ جلد ہی اُنہیں رِہا کروں گا۔ میرا غضب سیسق کے ذریعے یروشلم پر نازل نہیں ہو گا۔ [8] لیکن وہ اِس قوم کو ضرور اپنے تابع کر رکھے گا۔ تب وہ سمجھ لیں گے کہ میری خدمت کرنے اور دیگر ممالک کے بادشاہوں کی خدمت کرنے میں کیا فرق ہے۔“

[9] مصر کے بادشاہ سیسق نے یروشلم پر حملہ کرتے وقت رب کے گھر اور شاہی محل کے تمام خزانے لُوٹ لئے۔ سونے کی وہ ڈھالیں بھی چھین لی گئیں جو سلیمان نے بنوائی تھیں۔ [10] اِن کی جگہ رحبعام نے پیتل کی ڈھالیں بنوائیں اور اُنہیں اُن محافظوں کے افسروں کے سپرد کیا جو شاہی محل کے دروازے کی پہرا داری کرتے تھے۔ [11] جب بھی بادشاہ رب کے گھر میں جاتا تب محافظ یہ ڈھالیں اُٹھا کر ساتھ لے جاتے۔ اِس کے بعد وہ اُنہیں پہرے داروں کے کمرے میں واپس لے جاتے تھے۔

[12] چونکہ رحبعام نے بڑی انکساری سے اپنا غلط رویہ تسلیم کیا اِس لئے رب کا اُس پر غضب ٹھنڈا ہو گیا، اور

وہ پورے طور پر تباہ نہ ہوا۔ درحقیقت یہوداہ میں اب تک کچھ نہ کچھ پایا جاتا تھا جو اچھا تھا۔

رحبعام کی موت

13 رحبعام کی سلطنت نے دوبارہ تقویت پائی، اور یروشلم میں رہ کر وہ اپنی حکومت جاری رکھ سکا۔ 41 سال کی عمر میں وہ تخت نشین ہوا تھا، اور وہ 17 سال بادشاہ رہا۔ اُس کا دار الحکومت یروشلم تھا، وہ شہر جسے رب نے تمام اسرائیلی قبیلوں میں سے چن لیا تاکہ اُس میں اپنا نام قائم کرے۔ اُس کی ماں نعمہ عمونی تھی۔ 14 رحبعام نے اچھی زندگی نہ گزاری، کیونکہ وہ پورے دل سے رب کا طالب نہ رہا تھا۔

15 باقی جو کچھ رحبعام کی حکومت کے دوران شروع سے لے کر آخر تک ہوا اُس کا سمعیاہ نبی اور غیب بین عِدّو کی تاریخی کتاب میں بیان ہے۔ وہاں اُس کے نسب نامے کا ذکر بھی ہے۔ دونوں بادشاہوں رحبعام اور یُربعام کے جیتے جی اُن کے درمیان جنگ جاری رہی۔ 16 جب رحبعام مر کر اپنے باپ دادا سے جا ملا تو اُسے یروشلم کے اُس حصے میں دفنایا گیا جو 'داؤد کا شہر' کہلاتا ہے۔ پھر اُس کا بیٹا ابیاہ تخت نشین ہوا۔

یہوداہ کا بادشاہ ابیاہ

13 ابیاہ اسرائیل کے بادشاہ یُربعام اوّل کی حکومت کے 18ویں سال میں یہوداہ کا بادشاہ بنا۔ 2 وہ تین سال بادشاہ رہا، اور اُس کا دار الحکومت یروشلم تھا۔ اُس کی ماں معکہ بنت اُوری ایل جِبعہ کی رہنے والی تھی۔

ایک دن ابیاہ اور یُربعام کے درمیان جنگ چھڑ گئی۔ 3 4,00,000 تجربہ کار فوجیوں کو جمع کر کے ابیاہ یُربعام سے لڑنے کے لئے نکلا۔ یُربعام 8,00,000 تجربہ کار فوجیوں کے ساتھ اُس کے مقابل صف آرا ہوا۔ 4 پھر ابیاہ نے افرائیم کے پہاڑی علاقے کے پہاڑ صمریم پر چڑھ کر بلند آواز سے پکارا،

''یُربعام اور تمام اسرائیلیو، میری بات سنیں! 5 کیا آپ کو نہیں معلوم کہ رب اسرائیل کے خدا نے داؤد سے نمک کا ابدی عہد باندھ کر اُسے اور اُس کی اولاد کو ہمیشہ کے لئے اسرائیل کی سلطنت عطا کی ہے؟ 6 تو بھی سلیمان بن داؤد کا ملازم یُربعام بن نباط اپنے مالک کے خلاف اُٹھ کر باغی ہو گیا۔ 7 اُس کے اردگرد کچھ بدمعاش جمع ہوئے اور رحبعام بن سلیمان کی مخالفت کرنے لگے۔ اُس وقت وہ جوان اور ناتجربہ کار تھا، اِس لئے اُن کا صحیح مقابلہ نہ کر سکا۔

8 اور اب آپ واقعی سمجھتے ہیں کہ ہم رب کی بادشاہی پر فتح پا سکتے ہیں، اُسی بادشاہی پر جو داؤد کی اولاد کے ہاتھ میں ہے۔ آپ سمجھتے ہیں کہ آپ کی فوج بہت ہی بڑی ہے، اور کہ سونے کے بچھڑے آپ کے ساتھ ہیں، وہی بُت جو یُربعام نے آپ کی پوجا کے لئے تیار کر رکھے ہیں۔ 9 لیکن آپ نے رب کے اماموں یعنی ہارون کی اولاد کو لاویوں سمیت ملک سے نکال کر اُن کی جگہ ایسے پجاری خدمت کے لئے مقرر کئے جیسے بُت پرست قوموں میں پائے جاتے ہیں۔ جو بھی چاہتا ہے کہ اُسے مخصوص کر کے امام بنایا جائے اُسے صرف ایک جوان بَیل اور سات مینڈھے پیش کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ اِن نام نہاد خداؤں کا پجاری بننے کے لئے کافی ہے۔

10 لیکن جہاں تک ہمارا تعلق ہے رب ہی ہمارا خدا

ہے۔ ہم نے اُسے ترک نہیں کیا۔ صرف ہارون کی اولاد ہی ہمارے امام ہیں۔ صرف یہ اور لاوی رب کی خدمت کرتے ہیں۔ 11 یہی صبح شام اُسے بھسم ہونے والی قربانیاں اور خوشبو دار بخور پیش کرتے ہیں۔ پاک میز پر رب کے لئے مخصوص روٹیاں رکھنا اور سونے کے شمع دان کے چراغ جلانا اِن ہی کی ذمہ داری رہی ہے۔ غرض، ہم رب اپنے خدا کی ہدایات پر عمل کرتے ہیں جبکہ آپ نے اُسے ترک کر دیا ہے۔ 12 چنانچہ اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ وہی ہمارا راہنما ہے، اور اُس کے امام تُرم بجا کر آپ سے لڑنے کا اعلان کریں گے۔ اسرائیل کے مردو، خبردار! رب اپنے باپ دادا کے خدا سے مت لڑنا۔ یہ جنگ آپ جیت ہی نہیں سکتے!“

13 اِتنے میں یُربعام نے چپکے سے کچھ دستوں کو یہوداہ کی فوج کے پیچھے بھیج دیا تاکہ وہاں تاک میں بیٹھ جائیں۔ یوں اُس کی فوج کا ایک حصہ یہوداہ کی فوج کے سامنے اور دوسرا حصہ اُس کے پیچھے تھا۔ 14 اچانک یہوداہ کے فوجیوں کو پتا چلا کہ دشمن سامنے اور پیچھے سے ہم پر حملہ کر رہا ہے۔ چیختے چلّاتے ہوئے اُنہوں نے رب سے مدد مانگی۔ اماموں نے اپنے تُرم بجائے 15 اور یہوداہ کے مردوں نے جنگ کا نعرہ لگایا۔ جب اُن کی آوازیں بلند ہوئیں تو اللہ نے یُربعام اور تمام اسرائیلیوں کو شکست دے کر ابیاہ اور یہوداہ کی فوج کے سامنے سے بھگا دیا۔ 16 اسرائیلی فرار ہوئے، لیکن اللہ نے اُنہیں یہوداہ کے حوالے کر دیا۔ 17 ابیاہ اور اُس کے لوگ اُنہیں بڑا نقصان پہنچا سکے۔ اسرائیل کے 5,00,000 تجربہ کار فوجی میدانِ جنگ میں مارے گئے۔ 18 اُس وقت اسرائیل کی بڑی بے عزتی ہوئی جبکہ یہوداہ کو تقویت ملی۔ کیونکہ وہ رب اپنے باپ دادا کے خدا پر بھروسا رکھتے تھے۔

19 ابیاہ نے یُربعام کا تعاقب کرتے کرتے اُس سے تین شہر گرد و نواح کی آبادیوں سمیت چھین لئے، بیت ایل، یسانہ اور عِفرون۔ 20 ابیاہ کے جیتے جی یُربعام دوبارہ تقویت نہ پا سکا، اور تھوڑی دیر کے بعد رب نے اُسے مار دیا۔ 21 اُس کے مقابلے میں ابیاہ کی طاقت بڑھتی گئی۔ اُس کی 14 بیویوں کے 22 بیٹے اور 16 بیٹیاں پیدا ہوئیں۔

22 باقی جو کچھ ابیاہ کی حکومت کے دوران ہوا اور جو کچھ اُس نے کیا اور کہا، وہ عِدّو نبی کی کتاب میں بیان کیا گیا ہے۔

14 جب ابیاہ مر کر اپنے باپ دادا سے جا ملا تو اُسے یروشلم کے اُس حصے میں دفنایا گیا جو ’داؤد کا شہر‘ کہلاتا ہے۔ پھر اُس کا بیٹا آسا تخت نشین ہوا۔

یہوداہ کا بادشاہ آسا

آسا کی حکومت کے تحت ملک میں 10 سال تک امن و امان قائم رہا۔ 2 آسا وہ کچھ کرتا رہا جو رب اُس کے خدا کے نزدیک اچھا اور ٹھیک تھا۔ 3 اُس نے اجنبی معبودوں کی قربان گاہوں کو اونچی جگہوں کے مندروں سمیت گرا کر دیوتاؤں کے لئے مخصوص کئے گئے ستونوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور یسیرت دیوی کے کھمبے کاٹ ڈالے۔ 4 ساتھ ساتھ اُس نے یہوداہ کے باشندوں کو ہدایت دی کہ وہ رب اپنے باپ دادا کے خدا کے طالب ہوں اور اُس کے احکام کے تابع رہیں۔ 5 یہوداہ کے تمام شہروں سے اُس نے بخور کی قربان گاہیں اور اونچی جگہوں کے مندر دُور کر دیئے۔ چنانچہ اُس کی حکومت

کے دوران بادشاہی میں سکون رہا۔

[6] امن و امان کے اِن سالوں کے دوران آسا یہوداہ میں کئی شہروں کی قلعہ بندی کر سکا۔ جنگ کا خطرہ نہیں تھا، کیونکہ رب نے اُسے سکون مہیا کیا۔ [7] بادشاہ نے یہوداہ کے باشندوں سے کہا، ”آئیں، ہم اِن شہروں کی قلعہ بندی کریں! ہم اِن کے اردگرد فصیلیں بنا کر اُنہیں بُرجوں، دروازوں اور کُنڈوں سے مضبوط کریں۔ کیونکہ اب تک ملک ہمارے ہاتھ میں ہے۔ چونکہ ہم رب اپنے خدا کے طالب رہے ہیں اِس لئے اُس نے ہمیں چاروں طرف صلح سلامتی مہیا کی ہے۔“ چنانچہ قلعہ بندی کا کام شروع ہوا بلکہ تکمیل تک پہنچ سکا۔

ایتھوپیا پر فتح

[8] آسا کی فوج میں بڑی ڈھالوں اور نیزوں سے لیس یہوداہ کے 3,00,000 افراد تھے۔ اِس کے علاوہ چھوٹی ڈھالوں اور کمانوں سے مسلح بن یمین کے 2,80,000 افراد تھے۔ سب تجربہ کار فوجی تھے۔

[9] ایک دن ایتھوپیا کے بادشاہ زارح نے یہوداہ پر حملہ کیا۔ اُس کے بے شمار فوجی اور 300 رتھ تھے۔ بڑھتے بڑھتے وہ مریسہ تک پہنچ گیا۔ [10] آسا اُس کا مقابلہ کرنے کے لئے نکلا۔ وادیِ صفاتہ میں دونوں فوجیں لڑنے کے لئے صف آرا ہوئیں۔ [11] آسا نے رب اپنے خدا سے التماس کی، ”اے رب، صرف تُو ہی بے بسوں کو طاقت وروں کے حملوں سے محفوظ رکھ سکتا ہے۔ اے رب ہمارے خدا، ہماری مدد کر! کیونکہ ہم تجھ پر بھروسا رکھتے ہیں۔ تیرا ہی نام لے کر ہم اِس بڑی فوج کا مقابلہ کرنے کے لئے نکلے ہیں۔ اے رب، تُو ہی ہمارا خدا ہے۔ ایسا نہ ہونے دے کہ انسان تیری مرضی کی خلاف ورزی کرنے میں کامیاب ہو جائے۔“

[12] تب رب نے آسا اور یہوداہ کے دیکھتے دیکھتے دشمن کو شکست دی۔ ایتھوپیا کے فوجی فرار ہوئے، [13] اور آسا نے اپنے فوجیوں کے ساتھ جرار تک اُن کا تعاقب کیا۔ دشمن کے اِتنے افراد ہلاک ہوئے کہ اُس کی فوج بعد میں بحال نہ ہو سکی۔ رب خود اور اُس کی فوج نے دشمن کو تباہ کر دیا تھا۔ یہوداہ کے مردوں نے بہت سا مال لُوٹ لیا۔ [14] وہ جرار کے اردگرد کے شہروں پر بھی قبضہ کرنے میں کامیاب ہوئے، کیونکہ مقامی لوگوں میں رب کی دہشت پھیل گئی تھی۔ نتیجے میں اِن شہروں سے بھی بہت سا مال چھین لیا گیا۔ [15] اِس مہم کے دوران اُنہوں نے گلہ بانوں کی خیمہ گاہوں پر بھی حملہ کیا اور اُن سے کثرت کی بھیڑ بکریاں اور اونٹ لُوٹ کر اپنے ساتھ یروشلم لے آئے۔

آسا رب سے عہد کی تجدید کرتا ہے

15 اللہ کا روح عزریاہ بن عودید پر نازل ہوا، [2] اور وہ آسا سے ملنے کے لئے نکلا اور کہا، ”اے آسا اور یہوداہ اور بن یمین کے تمام باشندو، میری بات سنو! رب تمہارے ساتھ ہے اگر تم اُسی کے ساتھ رہو۔ اگر تم اُس کے طالب رہو تو اُسے پا لو گے۔ لیکن جب بھی تم اُسے ترک کرو تو وہ تم ہی کو ترک کرے گا۔ [3] لمبے عرصے تک اسرائیلی حقیقی خدا کے بغیر زندگی گزارتے رہے۔ نہ کوئی امام تھا جو اُنہیں اللہ کی راہ سکھاتا، نہ شریعت۔ [4] لیکن جب کبھی وہ مصیبت میں پھنس جاتے تو دوبارہ رب اسرائیل کے خدا کے پاس لوٹ آتے۔ وہ اُسے تلاش کرتے اور نتیجے میں اُسے پا لیتے۔ [5] اُس زمانے میں سفر کرنا خطرناک ہوتا تھا، کیونکہ

اَمن و امان کہیں نہیں تھا۔ 6 ایک قوم دوسری قوم کے ساتھ اور ایک شہر دوسرے کے ساتھ لڑتا رہتا تھا۔ اِس کے پیچھے اللہ کا ہاتھ تھا۔ وہی اُنہیں ہر قسم کی مصیبت میں ڈالتا رہا۔ 7 لیکن جہاں تک تمہارا تعلق ہے، مضبوط ہو اور ہمت نہ ہارو۔ اللہ ضرور تمہاری محنت کا اجر دے گا۔“

8 جب آسا نے عودید کے بیٹے عزریاہ نبی کی پیش گوئی سنی تو اُس کا حوصلہ بڑھ گیا، اور اُس نے اپنے پورے علاقے کے گھنونے بُتوں کو دُور کر دیا۔ اِس میں یہوداہ اور بن یمین کے علاوہ افرائیم کے پہاڑی علاقے کے وہ شہر شامل تھے جن پر اُس نے قبضہ کر لیا تھا۔ ساتھ ساتھ اُس نے اُس قربان گاہ کی مرمت کروائی جو رب کے گھر کے دروازے کے سامنے تھی۔ 9 پھر اُس نے یہوداہ اور بن یمین کے تمام لوگوں کو یروشلم بُلایا۔ اُن اسرائیلیوں کو بھی دعوت ملی جو افرائیم، منسّی اور شمعون کے قبائلی علاقوں سے منتقل ہو کر یہوداہ میں آباد ہوئے تھے۔ کیونکہ بے شمار لوگ یہ دیکھ کر کہ رب آسا کا خدا اُس کے ساتھ ہے اسرائیل سے نکل کر یہوداہ میں جا بسے تھے۔

10 آسا بادشاہ کی حکومت کے 15ویں سال اور تیسرے مہینے میں سب یروشلم میں جمع ہوئے۔ 11 وہاں اُنہوں نے لُوٹے ہوئے مال میں سے رب کو 700 بَیل اور 7,000 بھیڑ بکریاں قربان کر دیں۔ 12 اُنہوں نے عہد باندھا، ’ہم پورے دل و جان سے رب اپنے باپ دادا کے خدا کے طالب رہیں گے۔ 13 اور جو رب اسرائیل کے خدا کا طالب نہیں رہے گا اُسے سزائے موت دی جائے گی، خواہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا، مرد ہو یا عورت۔‘ 14 بلند آواز سے اُنہوں نے قسم کھا کر رب سے اپنی وفاداری کا اعلان کیا۔ ساتھ ساتھ تُرم اور نرسنگے بجتے رہے۔ 15 یہ عہد تمام یہوداہ کے لئے خوشی کا باعث تھا، کیونکہ اُنہوں نے پورے دل سے قسم کھا کر اُسے باندھا تھا۔ اور چونکہ وہ پورے دل سے خدا کے طالب تھے اِس لئے وہ اُسے پا بھی سکے۔ نتیجے میں رب نے اُنہیں چاروں طرف اَمن و امان مہیا کیا۔

16 آسا کی ماں معکہ بادشاہ کی ماں ہونے کے باعث بہت اثر و رسوخ رکھتی تھی۔ لیکن آسا نے یہ عُہدہ ختم کر دیا جب ماں نے یسیرت دیوی کا گھنونا کھمبا بنوا لیا۔ آسا نے یہ بُت کٹوا کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور وادیٔ قدرون میں جلا دیا۔ 17 افسوس کہ اُس نے اسرائیل کی اونچی جگہوں کے مندروں کو دُور نہ کیا۔ تو بھی آسا اپنے جیتے جی پورے دل سے رب کا وفادار رہا۔ 18 سونا چاندی اور باقی جتنی چیزیں اُس کے باپ اور اُس نے رب کے لئے مخصوص کی تھیں اُن سب کو وہ رب کے گھر میں لایا۔

19 آسا کی حکومت کے 35ویں سال تک جنگ دوبارہ نہ چھڑی۔

شام کے ساتھ آسا کا معاہدہ

16 آسا کی حکومت کے 36ویں سال میں اسرائیل کے بادشاہ بعشا نے یہوداہ پر حملہ کر کے رامہ شہر کی قلعہ بندی کی۔ مقصد یہ تھا کہ نہ کوئی یہوداہ کے ملک میں داخل ہو سکے، نہ کوئی وہاں سے نکل سکے۔

2 جواب میں آسا نے شام کے بادشاہ بن ہدد کے پاس وفد بھیجا جس کا دار الحکومت دمشق تھا۔ اُس نے رب کے گھر اور شاہی محل کے خزانوں کی سونا چاندی

وفد کے سپرد کر کے دمشق کے بادشاہ کو پیغام بھیجا، 3 ”میرا آپ کے ساتھ عہد ہے جس طرح میرے باپ کا آپ کے باپ کے ساتھ عہد تھا۔ گزارش ہے کہ آپ سونے چاندی کا یہ تحفہ قبول کر کے اسرائیل کے بادشاہ بعشا کے ساتھ اپنا عہد منسوخ کر دیں تاکہ وہ میرے ملک سے نکل جائے۔“

4 بن ہدد متفق ہوا۔ اُس نے اپنے فوجی افسروں کو اسرائیل کے شہروں پر حملہ کرنے کے لئے بھیج دیا تو اُنہوں نے عِیون، دان، ابیل مائم اور نفتالی کے اُن تمام شہروں پر قبضہ کر لیا جن میں شاہی گودام تھے۔ 5 جب بعشا کو اِس کی خبر ملی تو اُس نے رامہ کی قلعہ بندی کرنے سے باز آ کر اپنی یہ مہم چھوڑ دی۔

6 پھر آسا بادشاہ نے یہوداہ کے تمام مردوں کی بھرتی کر کے اُنہیں رامہ بھیج دیا تاکہ وہ اُن تمام پتھروں اور شہتیروں کو اُٹھا کر لے جائیں جن سے بعشا بادشاہ رامہ کی قلعہ بندی کرنا چاہتا تھا۔ اِس سامان سے آسا نے جِبع اور مِصفاہ شہروں کی قلعہ بندی کی۔

آسا کے آخری سال اور موت

7 اُس وقت حنانی غیب بین یہوداہ کے بادشاہ آسا کو ملنے آیا۔ اُس نے کہا، ”افسوس کہ آپ نے رب اپنے خدا پر اعتماد نہ کیا بلکہ اَرام کے بادشاہ پر، کیونکہ اِس کا بُرا نتیجہ نکلا ہے۔ رب شام کے بادشاہ کی فوج کو آپ کے حوالے کرنے کے لئے تیار تھا، لیکن اب یہ موقع جاتا رہا ہے۔ 8 کیا آپ بھول گئے ہیں کہ ایتھوپیا اور لبیا کی کتنی بڑی فوج آپ سے لڑنے آئی تھی؟ اُن کے ساتھ کثرت کے رتھ اور گھڑسوار بھی تھے۔ لیکن اُس وقت آپ نے رب پر اعتماد کیا، اور جواب میں اُس نے اُنہیں آپ کے حوالے کر دیا۔ 9 رب تو اپنی نظر پوری رُوئے زمین پر دوڑاتا رہتا ہے تاکہ اُن کی تقویت کرے جو پوری وفاداری سے اُس سے لپٹے رہتے ہیں۔ آپ کی احمقانہ حرکت کی وجہ سے آپ کو اب سے متواتر جنگیں تنگ کرتی رہیں گی۔“ 10 یہ سن کر آسا غصے سے لال پیلا ہو گیا۔ آپے سے باہر ہو کر اُس نے حکم دیا کہ نبی کو گرفتار کر کے اُس کے پاؤں کاٹھ میں ٹھونکو۔ اُس وقت سے آسا اپنی قوم کے کئی لوگوں پر ظلم کرنے لگا۔

11 باقی جو کچھ شروع سے لے کر آخر تک آسا کی حکومت کے دوران ہوا وہ ’شاہانِ یہوداہ و اسرائیل کی تاریخ‘ کی کتاب میں بیان کیا گیا ہے۔ 12 حکومت کے 39ویں سال میں اُس کے پاؤں کو بیماری لگ گئی۔ گو اُس کی بُری حالت تھی تو بھی اُس نے رب کو تلاش نہ کیا بلکہ صرف ڈاکٹروں کے پیچھے پڑ گیا۔ 13 حکومت کے 41ویں سال میں آسا مر کر اپنے باپ دادا سے جا ملا۔ 14 اُس نے یروشلم کے اُس حصے میں جو ’داؤد کا شہر‘ کہلاتا ہے اپنے لئے چٹان میں قبر تراشی تھی۔ اب اُسے اِس میں دفن کیا گیا۔ جنازے کے وقت لوگوں نے لاش کو ایک پلنگ پر لٹا دیا جو بلسان کے تیل اور مختلف قسم کے خوشبودار مرہموں سے ڈھانپا گیا تھا۔ پھر اُس کے احترام میں لکڑی کا زبردست ڈھیر جلایا گیا۔

یہوداہ کا بادشاہ یہوسفط

17 آسا کے بعد اُس کا بیٹا یہوسفط تخت نشین ہوا۔ اُس نے یہوداہ کی طاقت بڑھائی تاکہ وہ اسرائیل کا مقابلہ کر سکے۔ 2 یہوداہ کے تمام قلعہ بند شہروں میں اُس نے دستے بٹھائے۔ یہوداہ کے پورے قبائلی علاقے میں اُس نے چوکیاں تیار کر رکھیں اور

اِسی طرح افرائیم کے اُن شہروں میں بھی جو اُس کے باپ آسا نے اسرائیل سے چھین لئے تھے۔ [3] رب یہوسفط کے ساتھ تھا، کیونکہ وہ داؤد کے نمونے پر چلتا تھا اور بعل دیوتاؤں کے پیچھے نہ لگا۔ [4] اسرائیل کے بادشاہوں کے برعکس وہ اپنے باپ کے خدا کا طالب رہا اور اُس کے احکام پر عمل کرتا رہا۔ [5] اِسی لئے رب نے یہوداہ پر یہوسفط کی حکومت کو طاقت ور بنا دیا۔ لوگ تمام یہوداہ سے آ کر اُسے تحفے دیتے رہے، اور اُسے بڑی دولت اور عزت ملی۔ [6] رب کی راہوں پر چلتے چلتے اُسے بڑا حوصلہ ہوا اور نتیجے میں اُس نے اونچی جگہوں کے مندروں اور یسیرت دیوی کے کھمبوں کو یہوداہ سے دُور کر دیا۔

[7] اپنی حکومت کے تیسرے سال کے دوران یہوسفط نے اپنے ملازموں کو یہوداہ کے تمام شہروں میں بھیجا تاکہ وہ لوگوں کو رب کی شریعت کی تعلیم دیں۔ اِن افسروں میں بن خیل، عبدیاہ، زکریاہ، نتنی ایل اور میکایاہ شامل تھے۔ [8] اُن کے ساتھ 9 لاوی بنام سمعیاہ، نتنیاہ، زبدیاہ، عساہیل، سمیراموت، یہونتن، ادونیاہ، طوبیاہ، اور طوب ادونیاہ تھے۔ اماموں کی طرف سے اِلی سمع اور یہورام ساتھ گئے۔ [9] رب کی شریعت کی کتاب اپنے ساتھ لے کر اِن آدمیوں نے یہوداہ میں شہر بہ شہر جا کر لوگوں کو تعلیم دی۔

[10] اُس وقت یہوداہ کے پڑوسی ممالک پر رب کا خوف چھا گیا، اور اُنہوں نے یہوسفط سے جنگ کرنے کی جرأت نہ کی۔ [11] خراج کے طور پر اُسے فلستیوں سے ہدیئے اور چاندی ملتی تھی، جبکہ عرب اُسے 7,700 مینڈھے اور 7,700 بکرے دیا کرتے تھے۔ [12] یوں یہوسفط کی طاقت بڑھتی گئی۔ یہوداہ کی کئی جگہوں پر اُس نے قلعے اور شاہی گودام کے شہر تعمیر کئے۔ [13] ساتھ ساتھ اُس نے یہوداہ کے شہروں میں ضروریاتِ زندگی کے بڑے ذخیرے جمع کئے اور یروشلم میں تجربہ کار فوجی رکھے۔

[14] یہوسفط کی فوج کو کنبوں کے مطابق ترتیب دیا گیا تھا۔ یہوداہ کے قبیلے کا کمانڈر عدنہ تھا۔ اُس کے تحت 3,00,000 تجربہ کار فوجی تھے۔ [15] اُس کے علاوہ یوحنان تھا جس کے تحت 2,80,000 افراد تھے [16] اور عمسیاہ بن زِکری جس کے تحت 2,00,000 افراد تھے۔ عمسیاہ نے اپنے آپ کو رضاکارانہ طور پر رب کی خدمت کے لئے وقف کر دیا تھا۔ [17] بن یمین کے قبیلے کا کمانڈر اِلیَدع تھا جو زبردست فوجی تھا۔ اُس کے تحت کمان اور ڈھالوں سے لیس 2,00,000 فوجی تھے۔ [18] اُس کے علاوہ یہوزبد تھا جس کے 1,80,000 مسلح آدمی تھے۔

[19] سب فوج میں بادشاہ کی خدمت سرانجام دیتے تھے۔ اُن میں وہ فوجی نہیں شمار کئے جاتے تھے جنہیں بادشاہ نے پورے یہوداہ کے قلعہ بند شہروں میں رکھا ہوا تھا۔

جھوٹے نبیوں اور میکایاہ کا مقابلہ

18 غرض یہوسفط کو بڑی دولت اور عزت حاصل ہوئی۔ اُس نے اپنے پہلوٹھے کی شادی اسرائیل کے بادشاہ اخی اب کی بیٹی سے کرائی۔
[2] کچھ سال کے بعد وہ اخی اب سے ملنے کے لئے سامریہ گیا۔ اسرائیل کے بادشاہ نے یہوسفط اور اُس کے ساتھیوں کے لئے بہت سی بھیڑ بکریاں اور گائے بَیل ذبح کئے۔ پھر اُس نے یہوسفط کو اپنے ساتھ رامات

جِلعاد سے جنگ کرنے پر اُکسایا۔ 3 اخی اب نے یہوسفط سے سوال کیا، ”کیا آپ میرے ساتھ رامات جِلعاد جائیں گے تاکہ اُس پر قبضہ کریں؟“ اُس نے جواب دیا، ”جی ضرور، ہم تو بھائی ہیں، میری قوم کو اپنی قوم سمجھیں! ہم آپ کے ساتھ مل کر لڑنے کے لئے نکلیں گے۔ 4 لیکن مہربانی کر کے پہلے رب کی مرضی معلوم کر لیں۔“

5 اسرائیل کے بادشاہ نے 400 نبیوں کو بُلا کر اُن سے پوچھا، ”کیا ہم رامات جِلعاد پر حملہ کریں یا مَیں اِس ارادے سے باز رہوں؟“ نبیوں نے جواب دیا، ”جی، کریں، کیونکہ اللہ اُسے بادشاہ کے حوالے کر دے گا۔“

6 لیکن یہوسفط مطمئن نہ ہوا۔ اُس نے پوچھا، ”کیا یہاں رب کا کوئی نبی نہیں جس سے ہم دریافت کر سکیں؟“ 7 اسرائیل کا بادشاہ بولا، ”ہاں، ایک تو ہے جس کے ذریعے ہم رب کی مرضی معلوم کر سکتے ہیں۔ لیکن مَیں اُس سے نفرت کرتا ہوں، کیونکہ وہ میرے بارے میں کبھی بھی اچھی پیش گوئی نہیں کرتا۔ وہ ہمیشہ بُری پیش گوئیاں سناتا ہے۔ اُس کا نام میکایاہ بن اِملہ ہے۔“ یہوسفط نے اعتراض کیا، ”بادشاہ ایسی بات نہ کہے!“ 8 تب اسرائیل کے بادشاہ نے کسی ملازم کو بُلا کر حکم دیا، ”میکایاہ بن اِملہ کو فوراً ہمارے پاس پہنچا دینا!“

9 اخی اب اور یہوسفط اپنے شاہی لباس پہنے ہوئے سامریہ کے دروازے کے قریب اپنے اپنے تخت پر بیٹھے تھے۔ یہ ایسی کھلی جگہ تھی جہاں اناج گاہا جاتا تھا۔ تمام 400 نبی وہاں اُن کے سامنے اپنی پیش گوئیاں پیش کر رہے تھے۔ 10 ایک نبی بنام صِدقیاہ بن کنعانہ نے اپنے لئے لوہے کے سینگ بنا کر اعلان کیا، ”رب فرماتا ہے کہ اِن سینگوں سے تُو شام کے فوجیوں کو مار مار کر ہلاک کر دے گا۔“

11 دوسرے نبی بھی اِس قسم کی پیش گوئیاں کر رہے تھے، ”رامات جِلعاد پر حملہ کریں، کیونکہ آپ ضرور کامیاب ہو جائیں گے۔ رب شہر کو آپ کے حوالے کر دے گا۔“

12 جس ملازم کو میکایاہ کو بُلانے کے لئے بھیجا گیا تھا اُس نے راستے میں اُسے سمجھایا، ”دیکھیں، باقی تمام نبی مل کر کہہ رہے ہیں کہ بادشاہ کو کامیابی حاصل ہو گی۔ آپ بھی ایسی ہی باتیں کریں، آپ بھی فتح کی پیش گوئی کریں!“ 13 لیکن میکایاہ نے اعتراض کیا، ”رب کی حیات کی قسم، مَیں بادشاہ کو صرف وہی کچھ بتاؤں گا جو میرا خدا فرمائے گا۔“

14 جب میکایاہ اخی اب کے سامنے کھڑا ہوا تو بادشاہ نے پوچھا، ”میکایاہ، کیا ہم رامات جِلعاد پر حملہ کریں یا مَیں اِس ارادے سے باز رہوں؟“

میکایاہ نے جواب دیا، ”اُس پر حملہ کریں، کیونکہ اُنہیں آپ کے حوالے کر دیا جائے گا، اور آپ کو کامیابی حاصل ہو گی۔“ 15 بادشاہ ناراض ہوا، ”مجھے کتنی دفعہ آپ کو سمجھانا پڑے گا کہ آپ قسم کھا کر مجھے رب کے نام میں صرف وہ کچھ سنائیں جو حقیقت ہے۔“

16 تب میکایاہ نے جواب میں کہا، ”مجھے تمام اسرائیل گلہ بان سے محروم بھیڑ بکریوں کی طرح پہاڑوں پر بکھرا ہوا نظر آیا۔ پھر رب مجھ سے ہم کلام ہوا، ’اِن کا کوئی مالک نہیں ہے۔ ہر ایک سلامتی سے اپنے گھر واپس چلا جائے‘۔“

17 اسرائیل کے بادشاہ نے یہوسفط سے کہا، ”لو، کیا مَیں نے آپ کو نہیں بتایا تھا کہ یہ شخص ہمیشہ میرے

بارے میں بُری پیش گوئیاں کرتا ہے؟“

18 لیکن میکایاہ نے اپنی بات جاری رکھی، ”رب کا فرمان سنیں! مَیں نے رب کو اُس کے تخت پر بیٹھے دیکھا۔ آسمان کی پوری فوج اُس کے دائیں اور بائیں ہاتھ کھڑی تھی۔ 19 رب نے پوچھا، ’کون اسرائیل کے بادشاہ اخی اب کو رامات جِلعاد پر حملہ کرنے پر اُکسائے گا تاکہ وہ وہاں جا کر مر جائے؟‘ ایک نے یہ مشورہ دیا، دوسرے نے وہ۔ 20 آخر کار ایک روح رب کے سامنے کھڑی ہوئی اور کہنے لگی، ’مَیں اُسے اُکساؤں گی۔‘ رب نے سوال کیا، ’کس طرح؟‘ 21 روح نے جواب دیا، ’مَیں نکل کر اُس کے تمام نبیوں پر یوں قابو پاؤں گی کہ وہ جھوٹ ہی بولیں گے۔‘ رب نے فرمایا، ’تُو کامیاب ہو گی۔ جا اور یوں ہی کر!‘ 22 اے بادشاہ، رب نے آپ پر آفت لانے کا فیصلہ کر لیا ہے، اِس لئے اُس نے جھوٹی روح کو آپ کے اِن تمام نبیوں کے منہ میں ڈال دیا ہے۔“

23 تب صِدقیاہ بن کنعانہ نے آگے بڑھ کر میکایاہ کے منہ پر تھپڑ مارا اور بولا، ”رب کا روح کس طرح مجھ سے نکل گیا تاکہ تجھ سے بات کرے؟“ 24 میکایاہ نے جواب دیا، ”جس دن آپ کبھی اِس کمرے میں، کبھی اُس میں کھسک کر چھپنے کی کوشش کریں گے اُس دن آپ کو پتا چلے گا۔“

25 تب اخی اب بادشاہ نے حکم دیا، ”میکایاہ کو شہر پر مقرر افسر امون اور میرے بیٹے یوآس کے پاس واپس بھیج دو! 26 اُنہیں بتا دینا، ’اِس آدمی کو جیل میں ڈال کر میرے صحیح سلامت واپس آنے تک کم سے کم روٹی اور پانی دیا کریں۔‘“ 27 میکایاہ بولا، ”اگر آپ صحیح سلامت واپس آئیں تو مطلب ہو گا کہ رب نے میری معرفت بات نہیں کی۔“ پھر وہ ساتھ کھڑے لوگوں سے مخاطب ہوا، ”تمام لوگ دھیان دیں!“

اخی اب رامات کے قریب مر جاتا ہے

28 اِس کے بعد اسرائیل کا بادشاہ اخی اب اور یہوداہ کا بادشاہ یہوسفط مل کر رامات جِلعاد پر حملہ کرنے کے لئے روانہ ہوئے۔ 29 جنگ سے پہلے اخی اب نے یہوسفط سے کہا، ”مَیں اپنا بھیس بدل کر میدانِ جنگ میں جاؤں گا۔ لیکن آپ اپنا شاہی لباس نہ اُتاریں۔“ چنانچہ اسرائیل کا بادشاہ اپنا بھیس بدل کر میدانِ جنگ میں آیا۔ 30 شام کے بادشاہ نے رتھوں پر مقرر اپنے افسروں کو حکم دیا تھا، ”صرف اور صرف بادشاہ پر حملہ کریں۔ کسی اَور سے مت لڑنا، خواہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا۔“

31 جب لڑائی چھڑ گئی تو رتھوں کے افسر یہوسفط پر ٹوٹ پڑے، کیونکہ اُنہوں نے کہا، ”یہی اسرائیل کا بادشاہ ہے!“ لیکن جب یہوسفط مدد کے لئے چلّا اُٹھا تو رب نے اُس کی سنی۔ اُس نے اُن کا دھیان یہوسفط سے کھینچ لیا، 32 کیونکہ جب دشمنوں کو معلوم ہوا کہ یہ اخی اب بادشاہ نہیں ہے تو وہ اُس کا تعاقب کرنے سے باز آئے۔ 33 لیکن کسی نے خاص نشانہ باندھے بغیر اپنا تیر چلایا تو وہ اخی اب کو ایسی جگہ جا لگا جہاں زرہ بکتر کا جوڑ تھا۔ بادشاہ نے اپنے رتھ بان کو حکم دیا، ”رتھ کو موڑ کر مجھے میدانِ جنگ سے باہر لے جاؤ! مجھے چوٹ لگ گئی ہے۔“ 34 لیکن چونکہ اُس پورے دن شدید قسم کی لڑائی جاری رہی، اِس لئے بادشاہ اپنے رتھ میں ٹیک لگا کر دشمن کے مقابل کھڑا رہا۔ جب سورج غروب ہونے لگا تو وہ مر گیا۔

19 لیکن یہوداہ کا بادشاہ یہوسفط صحیح سلامت یروشلم اور اپنے محل میں پہنچا۔ 2 اُس وقت یاہو بن حنانی جو غیب بین تھا اُسے ملنے کے لئے نکلا اور بادشاہ سے کہا، ”کیا یہ ٹھیک ہے کہ آپ شریر کی مدد کریں؟ آپ کیوں اُن کو پیار کرتے ہیں جو رب سے نفرت کرتے ہیں؟ یہ دیکھ کر رب کا غضب آپ پر نازل ہوا ہے۔ 3 تو بھی آپ میں اچھی باتیں بھی پائی جاتی ہیں۔ آپ نے یسیرت دیوی کے کھمبوں کو ملک سے دُور کر کے اللہ کے طالب ہونے کا پکا ارادہ کر رکھا ہے۔“

یہوسفط قانونی کارروائی کی اصلاح کرتا ہے

4 اِس کے بعد یہوسفط یروشلم میں رہا۔ لیکن ایک دن وہ دوبارہ نکلا۔ اِس بار اُس نے جنوب میں بیرسبع سے لے کر شمال میں افرائیم کے پہاڑی علاقے تک پورے یہوداہ کا دورہ کیا۔ ہر جگہ وہ لوگوں کو رب اُن کے باپ دادا کے خدا کے پاس واپس لایا۔ 5 اُس نے یہوداہ کے تمام قلعہ بند شہروں میں قاضی بھی مقرر کئے۔ 6 اُنہیں سمجھاتے ہوئے اُس نے کہا، ”اپنی روِش پر دھیان دیں! یاد رہے کہ آپ انسان کے جواب دہ نہیں ہیں بلکہ رب کے۔ وہی آپ کے ساتھ ہو گا جب آپ فیصلے کریں گے۔ 7 چنانچہ اللہ کا خوف مان کر احتیاط سے لوگوں کا انصاف کریں۔ کیونکہ جہاں رب ہمارا خدا ہے وہاں بےانصافی، جانب داری اور رشوت خوری ہو ہی نہیں سکتی۔“

8 یروشلم میں یہوسفط نے کچھ لاویوں، اماموں اور خاندانی سرپرستوں کو انصاف کرنے کی ذمہ داری دی۔ رب کی شریعت سے متعلق کسی معاملے یا یروشلم کے باشندوں کے درمیان جھگڑے کی صورت میں اُنہیں فیصلہ کرنا تھا۔ 9 یہوسفط نے اُنہیں سمجھاتے ہوئے کہا، ”رب کا خوف مان کر اپنی خدمت کو وفاداری اور پورے دل سے سرانجام دیں۔ 10 آپ کے بھائی شہروں سے آ کر آپ کے سامنے اپنے جھگڑے پیش کریں گے تاکہ آپ اُن کا فیصلہ کریں۔ آپ کو قتل کے مقدموں کا فیصلہ کرنا پڑے گا۔ ایسے معاملات بھی ہوں گے جو رب کی شریعت، کسی حکم، ہدایت یا اصول سے تعلق رکھیں گے۔ جو بھی ہو، لازم ہے کہ آپ اُنہیں سمجھائیں تاکہ وہ رب کا گناہ نہ کریں۔ ورنہ اُس کا غضب آپ اور آپ کے بھائیوں پر نازل ہو گا۔ اگر آپ یہ کریں تو آپ بےقصور رہیں گے۔ 11 امامِ اعظم امریاہ رب کی شریعت سے تعلق رکھنے والے معاملات کا حتمی فیصلہ کرے گا۔ جو مقدمے بادشاہ سے تعلق رکھتے ہیں اُن کا حتمی فیصلہ یہوداہ کے قبیلے کا سربراہ زبدیاہ بن اسمٰعیل کرے گا۔ عدالت کا انتظام چلانے میں لاوی آپ کی مدد کریں گے۔ اب حوصلہ رکھ کر اپنی خدمت سرانجام دیں۔ جو بھی صحیح کام کرے گا اُس کے ساتھ رب ہو گا۔“

عمونیوں کا یہوداہ پر حملہ

20 کچھ دیر کے بعد موآبی، عمونی اور کچھ معونی یہوسفط سے جنگ کرنے کے لئے نکلے۔ 2 ایک قاصد نے آ کر بادشاہ کو اطلاع دی، ”ملکِ ادوم سے ایک بڑی فوج آپ سے لڑنے کے لئے آ رہی ہے۔ وہ بحیرۂ مُردار کے دوسرے کنارے سے بڑھتی بڑھتی اِس وقت حصصون تمر پہنچ چکی ہے۔“ (حصصون عین جدی کا دوسرا نام ہے)۔

3 یہ سن کر یہوسفط گھبرا گیا۔ اُس نے رب سے

راہنمائی مانگنے کا فیصلہ کر کے اعلان کیا کہ تمام یہوداہ روزہ رکھے۔ 4 یہوداہ کے تمام شہروں سے لوگ یروشلم آئے تاکہ مل کر مدد کے لئے رب سے دعا مانگیں۔ 5 وہ رب کے گھر کے نئے صحن میں جمع ہوئے اور یہوسفط نے سامنے آ کر 6 دعا کی،

''اے رب، ہمارے باپ دادا کے خدا! تُو ہی آسمان پر تخت نشین خدا ہے، اور تُو ہی دنیا کے تمام ممالک پر حکومت کرتا ہے۔ تیرے ہاتھ میں قدرت اور طاقت ہے۔ کوئی بھی تیرا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ 7 اے ہمارے خدا، تُو نے اِس ملک کے پرانے باشندوں کو اپنی قوم اسرائیل کے آگے سے نکال دیا۔ ابراہیم تیرا دوست تھا، اور اُس کی اولاد کو تُو نے یہ ملک ہمیشہ کے لئے دے دیا۔ 8 اِس میں تیری قوم آباد ہوئی۔ تیرے نام کی تعظیم میں مقدِس بنا کر اُنہوں نے کہا، 9 'جب بھی آفت ہم پر آئے تو ہم یہاں تیرے حضور آ سکیں گے، چاہے جنگ، وبا، کال یا کوئی اَور سزا ہو۔ اگر ہم اُس وقت اِس گھر کے سامنے کھڑے ہو کر مدد کے لئے تجھے پکاریں تو تُو ہماری سن کر ہمیں بچائے گا، کیونکہ اِس عمارت پر تیرے ہی نام کا ٹھپّا لگا ہے۔'

10 اب عمون، موآب اور پہاڑی ملک سعیر کی حرکتوں کو دیکھ! جب اسرائیل مصر سے نکلا تو تُو نے اُسے اِن قوموں پر حملہ کرنے اور اِن کے علاقے میں سے گزرنے کی اجازت نہ دی۔ اسرائیل کو متبادل راستہ اختیار کرنا پڑا، کیونکہ اُسے اِنہیں ہلاک کرنے کی اجازت نہ ملی۔ 11 اب دھیان دے کہ یہ بدلے میں کیا کر رہے ہیں۔ یہ ہمیں اُس موروثی زمین سے نکالنا چاہتے ہیں جو تُو نے ہمیں دی تھی۔ 12 اے ہمارے خدا، کیا تُو اُن کی عدالت نہیں کرے گا؟ ہم تو اِس بڑی فوج کے مقابلے میں بےبس ہیں۔ اِس کے حملے سے بچنے کا راستہ ہمیں نظر نہیں آتا، لیکن ہماری آنکھیں مدد کے لئے تجھ پر لگی ہیں۔''

13 یہوداہ کے تمام مرد، عورتیں اور بچے وہاں رب کے حضور کھڑے رہے۔ 14 تب رب کا روح ایک لاوی بنام یحزی ایل پر نازل ہوا جب وہ جماعت کے درمیان کھڑا تھا۔ یہ آدمی آسف کے خاندان کا تھا، اور اُس کا پورا نام یحزی ایل بن زکریاہ بن بِنایاہ بن یعی ایل بن متنیاہ تھا۔ 15 اُس نے کہا، ''یہوداہ اور یروشلم کے لوگو، میری بات سنیں! اے بادشاہ، آپ بھی اِس پر دھیان دیں۔ رب فرماتا ہے کہ ڈرو مت، اور اِس بڑی فوج کو دیکھ کر مت گھبرانا۔ کیونکہ یہ جنگ تمہارا نہیں بلکہ میرا معاملہ ہے۔ 16 کل اُن کے مقابلے کے لئے نکلو۔ اُس وقت وہ درۂ صیص سے ہو کر تمہاری طرف بڑھ رہے ہوں گے۔ تمہارا اُن سے مقابلہ اُس وادی کے سرے پر ہو گا جہاں یروایل کا ریگستان شروع ہوتا ہے۔ 17 لیکن تمہیں لڑنے کی ضرورت نہیں ہو گی۔ بس دشمن کے آمنے سامنے کھڑے ہو کر رُک جاؤ اور دیکھو کہ رب کس طرح تمہیں چھٹکارا دے گا۔ لہٰذا مت ڈرو، اے یہوداہ اور یروشلم، اور دہشت مت کھاؤ۔ کل اُن کا سامنا کرنے کے لئے نکلو، کیونکہ رب تمہارے ساتھ ہو گا۔''

18 یہ سن کر یہوسفط منہ کے بل جھک گیا۔ یہوداہ اور یروشلم کے تمام لوگوں نے بھی اوندھے منہ جھک کر رب کی پرستش کی۔ 19 پھر قِہات اور قورح کے خاندانوں کے کچھ لاوی کھڑے ہو کر بلند آواز سے رب اسرائیل کے خدا کی حمد و ثنا کرنے لگے۔

عمونیوں پر فتح

[20] اگلے دن صبح سویرے یہوداہ کی فوج تقوع کے ریگستان کے لئے روانہ ہوئی۔ نکلتے وقت یہوسفط نے اُن کے سامنے کھڑے ہو کر کہا، ”یہوداہ اور یروشلم کے مردو، میری بات سنیں! رب اپنے خدا پر بھروسا رکھیں تو آپ قائم رہیں گے۔ اُس کے نبیوں کی باتوں کا یقین کریں تو آپ کو کامیابی حاصل ہو گی۔“ [21] لوگوں سے مشورہ کر کے یہوسفط نے کچھ مردوں کو رب کی تعظیم میں گیت گانے کے لئے مقرر کیا۔ مقدّس لباس پہنے ہوئے وہ فوج کے آگے آگے چل کر حمد و ثنا کا یہ گیت گاتے رہے، ”رب کی ستائش کرو، کیونکہ اُس کی شفقت ابدی ہے۔“

[22] اُس وقت رب حملہ آور فوج کے مخالفوں کو کھڑا کر چکا تھا۔ اب جب یہوداہ کے مرد حمد کے گیت گانے لگے تو وہ تاک میں سے نکل کر بڑھتی ہوئی فوج پر ٹوٹ پڑے اور اُسے شکست دی۔ [23] پھر عمونیوں اور موآبیوں نے مل کر پہاڑی ملک سعیر کے مردوں پر حملہ کیا تاکہ اُنہیں مکمل طور پر ختم کر دیں۔ جب یہ ہلاک ہوئے تو عمونی اور موآبی ایک دوسرے کو موت کے گھاٹ اُتارنے لگے۔ [24] یہوداہ کے فوجیوں کو اِس کا علم نہیں تھا۔ چلتے چلتے وہ اُس مقام تک پہنچ گئے جہاں سے ریگستان نظر آتا ہے۔ وہاں وہ دشمن کو تلاش کرنے لگے، لیکن لاشیں ہی لاشیں زمین پر بکھری نظر آئیں۔ ایک بھی دشمن نہیں بچا تھا۔ [25] یہوسفط اور اُس کے لوگوں کے لئے صرف دشمن کو لُوٹنے کا کام باقی رہ گیا تھا۔ کثرت کے جانور، قسم قسم کا سامان، کپڑے اور کئی قیمتی چیزیں تھیں۔ اِتنا سامان تھا کہ وہ اُسے ایک وقت میں اُٹھا کر اپنے ساتھ لے جا نہیں سکتے تھے۔ سارا مال جمع کرنے میں تین دن لگے۔

[26] چوتھے دن وہ قریب کی ایک وادی میں جمع ہوئے تاکہ رب کی تعریف کریں۔ اُس وقت سے وادی کا نام 'تعریف کی وادی' پڑ گیا۔ [27] اِس کے بعد یہوداہ اور یروشلم کے تمام مرد یہوسفط کی راہنمائی میں خوشی مناتے ہوئے یروشلم واپس آئے۔ کیونکہ رب نے اُنہیں دشمن کی شکست سے خوشی کا سنہرا موقع عطا کیا تھا۔ [28] ستار، سرود اور تُرم بجاتے ہوئے وہ یروشلم میں داخل ہوئے اور رب کے گھر کے پاس جا پہنچے۔ [29] جب اردگرد کے ممالک نے سنا کہ کس طرح رب اسرائیل کے دشمنوں سے لڑا ہے تو اُن میں اللہ کی دہشت پھیل گئی۔ [30] اُس وقت سے یہوسفط سکون سے حکومت کر سکا، کیونکہ اللہ نے اُسے چاروں طرف کے ممالک کے حملوں سے محفوظ رکھا تھا۔

یہوسفط کے آخری سال اور موت

[31] یہوسفط 35 سال کی عمر میں بادشاہ بنا، اور وہ یروشلم میں رہ کر 25 سال حکومت کرتا رہا۔ اُس کی ماں عزوبہ بنت سِلحی تھی۔ [32] وہ اپنے باپ آسا کے نمونے پر چلتا اور وہ کچھ کرتا رہا جو رب کو پسند تھا۔ [33] لیکن اُس نے بھی اونچے مقاموں کے مندروں کو ختم نہ کیا، اور لوگوں کے دل اپنے باپ دادا کے خدا کی طرف مائل نہ ہوئے۔

[34] باقی جو کچھ یہوسفط کی حکومت کے دوران ہوا وہ شروع سے لے کر آخر تک یاہو بن حنانی کی تاریخ میں بیان کیا گیا ہے۔ بعد میں سب کچھ 'شاہانِ اسرائیل کی تاریخ' کی کتاب میں درج کیا گیا۔

[35] بعد میں یہوداہ کے بادشاہ یہوسفط نے اسرائیل

کے بادشاہ اخزیاہ سے اتحاد کیا، گو اُس کا رویہ بے دینی کا تھا۔ [36] دونوں نے مل کر تجارتی جہازوں کا ایسا بیڑا بنوایا جو ترسیس تک پہنچ سکے۔ جب یہ جہاز بندرگاہ عصیون جابر میں تیار ہوئے [37] تو مریسہ کا رہنے والا اِلی عزر بن دوداواہو نے یہوسفط کے خلاف پیش گوئی کی، ”چونکہ آپ اخزیاہ کے ساتھ متحد ہو گئے ہیں اِس لئے رب آپ کا کام تباہ کر دے گا!“ اور واقعی، یہ جہاز کبھی اپنی منزلِ مقصود ترسیس تک پہنچ نہ سکے، کیونکہ وہ پہلے ہی ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے۔

21 جب یہوسفط مر کر اپنے باپ دادا سے جا ملا تو اُسے یروشلم کے اُس حصے میں جو 'داؤد کا شہر' کہلاتا ہے خاندانی قبر میں دفن کیا گیا۔ پھر اُس کا بیٹا یہورام تخت نشین ہوا۔

یہوداہ کا بادشاہ یہورام

[2] یہوسفط کے باقی بیٹے عزریاہ، یحی ایل، زکریاہ، عزریاہو، میکائیل اور سفطیاہ تھے۔ [3] یہوسفط نے اُنہیں بہت سونا چاندی اور دیگر قیمتی چیزیں دے کر یہوداہ کے قلعہ بند شہروں پر مقرر کیا تھا۔ لیکن یہورام کو اُس نے پہلوٹھا ہونے کے باعث اپنا جانشین بنایا تھا۔ [4] بادشاہ بننے کے بعد جب یہوداہ کی حکومت مضبوطی سے اُس کے ہاتھ میں تھی تو یہورام نے اپنے تمام بھائیوں کو یہوداہ کے کچھ راہنماؤں سمیت قتل کر دیا۔

[5] یہورام 32 سال کی عمر میں بادشاہ بنا، اور وہ یروشلم میں رہ کر 8 سال تک حکومت کرتا رہا۔ [6] اُس کی شادی اسرائیل کے بادشاہ اخی اب کی بیٹی سے ہوئی تھی، اور وہ اسرائیل کے بادشاہوں اور خاص کر اخی اب کے خاندان کے بُرے نمونے پر چلتا رہا۔ اُس کا چال چلن رب کو ناپسند تھا۔ [7] تو بھی وہ داؤد کے گھرانے کو تباہ نہیں کرنا چاہتا تھا، کیونکہ اُس نے داؤد سے عہد باندھ کر وعدہ کیا تھا کہ تیرا اور تیری اولاد کا چراغ ہمیشہ تک جلتا رہے گا۔

[8] یہورام کی حکومت کے دوران ادومیوں نے بغاوت کی اور یہوداہ کی حکومت کو رد کر کے اپنا بادشاہ مقرر کیا۔ [9] تب یہورام اپنے افسروں اور تمام رتھوں کو لے کر اُن کے پاس پہنچا۔ جب جنگ چھڑ گئی تو ادومیوں نے اُسے اور اُس کے رتھوں پر مقرر افسروں کو گھیر لیا، لیکن رات کو بادشاہ گھیرنے والوں کی صفوں کو توڑنے میں کامیاب ہو گیا۔ [10] تو بھی ملکِ ادوم آج تک دوبارہ یہوداہ کی حکومت کے تحت نہیں آیا۔ اُسی وقت لِبناہ شہر بھی سرکش ہو کر خود مختار ہو گیا۔ یہ سب کچھ اِس لئے ہوا کہ یہورام نے رب اپنے باپ دادا کے خدا کو ترک کر دیا تھا، [11] یہاں تک کہ اُس نے یہوداہ کے پہاڑی علاقے میں کئی اونچی جگہوں پر مندر بنوائے اور یروشلم کے باشندوں کو رب سے بےوفا ہو جانے پر اُکسایا۔ پورے یہوداہ کو وہ بُت پرستی کی غلط راہ پر لے آیا۔

[12] تب یہورام کو الیاس نبی سے خط ملا جس میں لکھا تھا، ”رب آپ کے باپ داؤد کا خدا فرماتا ہے، ’تُو اپنے باپ یہوسفط اور اپنے دادا آسا بادشاہ کے اچھے نمونے پر نہیں چلا [13] بلکہ اسرائیل کے بادشاہوں کی غلط راہوں پر۔ بالکل اخی اب کے خاندان کی طرح تُو یروشلم اور پورے یہوداہ کے باشندوں کو بُت پرستی کی راہ پر لایا ہے۔ اور یہ تیرے لئے کافی نہیں تھا، بلکہ تُو نے اپنے سگے بھائیوں کو بھی جو تجھ سے بہتر تھے قتل کر دیا۔ [14] اِس لئے رب تیری قوم، تیرے بیٹوں اور تیری بیویوں کو تیری پوری ملکیت سمیت بڑی مصیبت میں ڈالنے کو ہے۔ [15] تُو خود بیمار ہو جائے گا۔ لاعلاج مرض کی زد میں

آ کر تجھے بڑی دیر تک تکلیف ہو گی۔ آخر کار تیری انتڑیاں جسم سے نکلیں گی‘۔“

16 اُن دنوں میں رب نے فلستیوں اور ایتھوپیا کے پڑوس میں رہنے والے عرب قبیلوں کو یہورام پر حملہ کرنے کی تحریک دی۔ 17 یہوداہ میں گھُس کر وہ یروشلم تک پہنچ گئے اور بادشاہ کے محل کو لُوٹنے میں کامیاب ہوئے۔ تمام مال و اسباب کے علاوہ اُنہوں نے بادشاہ کے بیٹوں اور بیویوں کو بھی چھین لیا۔ صرف سب سے چھوٹا بیٹا یہوآخز یعنی اخزیاہ بچ نکلا۔

18 اِس کے بعد رب کا غضب بادشاہ پر نازل ہوا۔ اُسے لاعلاج بیماری لگ گئی جس سے اُس کی انتڑیاں متاثر ہوئیں۔ 19 بادشاہ کی حالت بہت خراب ہوتی گئی۔ دو سال کے بعد انتڑیاں جسم سے نکل گئیں۔ یہورام شدید درد کی حالت میں کوچ کر گیا۔ جنازے پر اُس کی قوم نے اُس کے احترام میں لکڑی کا بڑا ڈھیر نہ جلایا، گو اُنہوں نے یہ اُس کے باپ دادا کے لئے کیا تھا۔

20 یہورام 32 سال کی عمر میں بادشاہ بنا اور یروشلم میں رہ کر 8 سال تک حکومت کرتا رہا تھا۔ جب فوت ہوا تو کسی کو بھی افسوس نہ ہوا۔ اُسے یروشلم شہر کے اُس حصے میں دفن تو کیا گیا جو 'داؤد کا شہر' کہلاتا ہے، لیکن شاہی قبروں میں نہیں۔

یہوداہ کا بادشاہ اخزیاہ

22 یروشلم کے باشندوں نے یہورام کے سب سے چھوٹے بیٹے اخزیاہ کو تخت پر بٹھا دیا۔ باقی تمام بیٹوں کو اُن لٹیروں نے قتل کیا تھا جو عربوں کے ساتھ شاہی لشکرگاہ میں گھُس آئے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ یہوداہ کے بادشاہ یہورام کا بیٹا اخزیاہ بادشاہ بنا۔ 2 وہ 22 سال کی عمر میں تخت نشین ہوا اور یروشلم میں رہ کر ایک سال بادشاہ رہا۔ اُس کی ماں عتلیاہ اسرائیل کے بادشاہ عُمری کی پوتی تھی۔ 3 اخزیاہ بھی اخی اب کے خاندان کے غلط نمونے پر چل پڑا، کیونکہ اُس کی ماں اُسے بےدین راہوں پر چلنے پر اُبھارتی رہی۔ 4 باپ کی وفات پر وہ اخی اب کے گھرانے کے مشورے پر چلنے لگا۔ نتیجے میں اُس کا چال چلن رب کو ناپسند تھا۔ آخر کار یہی لوگ اُس کی ہلاکت کا سبب بن گئے۔

5 اِن ہی کے مشورے پر وہ اسرائیل کے بادشاہ یورام بن اخی اب کے ساتھ مل کر شام کے بادشاہ حزائیل سے لڑنے کے لئے نکلا۔ جب رامات جِلعاد کے قریب جنگ چھڑ گئی تو یورام شام کے فوجیوں کے ہاتھوں زخمی ہوا 6 اور میدانِ جنگ کو چھوڑ کر یزرعیل واپس آیا تاکہ زخم بھر جائیں۔ جب وہ وہاں ٹھہرا ہوا تھا تو یہوداہ کا بادشاہ اخزیاہ بن یہورام اُس کا حال پوچھنے کے لئے یزرعیل آیا۔ 7 لیکن اللہ کی مرضی تھی کہ یہ ملاقات اخزیاہ کی ہلاکت کا باعث بنے۔ وہاں پہنچ کر وہ یورام کے ساتھ یاہو بن نِمسی سے ملنے کے لئے نکلا، وہی یاہو جسے رب نے مسح کر کے اخی اب کے خاندان کو نیست و نابود کرنے کے لئے مخصوص کیا تھا۔ 8 اخی اب کے خاندان کی عدالت کرتے کرتے یاہو کی ملاقات یہوداہ کے کچھ افسروں اور اخزیاہ کے بعض رشتے داروں سے ہوئی جو اخزیاہ کی خدمت میں اُس کے ساتھ آئے تھے۔ اِنہیں قتل کر کے 9 یاہو اخزیاہ کو ڈھونڈنے لگا۔ پتا چلا کہ وہ سامریہ شہر میں چھپ گیا ہے۔ اُسے یاہو کے پاس لایا گیا جس نے اُسے قتل کر دیا۔ تو بھی اُسے عزت کے ساتھ دفن کیا گیا، کیونکہ لوگوں نے کہا، ”آخر وہ یہوسفط کا پوتا

ہے جو پورے دل سے رب کا طالب رہا۔“ اُس وقت اخزیاہ کے خاندان میں کوئی نہ پایا گیا جو بادشاہ کا کام سنبھال سکتا۔

عتلیاہ کی ظالمانہ حکومت

10 جب اخزیاہ کی ماں عتلیاہ کو معلوم ہوا کہ میرا بیٹا مر گیا ہے تو وہ یہوداہ کے پورے شاہی خاندان کو قتل کرنے لگی۔ 11 لیکن اخزیاہ کی سگی بہن یہوسبع نے اخزیاہ کے چھوٹے بیٹے یوآس کو چپکے سے اُن شہزادوں میں سے نکال لیا جنہیں قتل کرنا تھا اور اُسے اُس کی دایہ کے ساتھ ایک سٹور میں چھپا دیا جس میں بستر وغیرہ محفوظ رکھے جاتے تھے۔ وہاں وہ عتلیاہ کی گرفت سے محفوظ رہا۔ یہوسبع یہویدع امام کی بیوی تھی۔ 12 بعد میں یوآس کو رب کے گھر میں منتقل کیا گیا جہاں وہ اُن کے ساتھ اُن چھ سالوں کے دوران چھپا رہا جب عتلیاہ ملکہ تھی۔

عتلیاہ کا انجام اور یوآس کی حکومت

23 عتلیاہ کی حکومت کے ساتویں سال میں یہویدع نے جرأت کر کے سَو سَو فوجیوں پر مقرر پانچ افسروں سے عہد باندھا۔ اُن کے نام عزریاہ بن یروحام، اسمٰعیل بن یوحنان، عزریاہ بن عوبید، معسیاہ بن عدایاہ اور اِلی سافط بن زِکری تھے۔ 2 اِن آدمیوں نے چپکے سے یہوداہ کے تمام شہروں میں سے گزر کر لاویوں اور اسرائیلی خاندانوں کے سرپرستوں کو جمع کیا اور پھر اُن کے ساتھ مل کر یروشلم آئے۔ 3 اللہ کے گھر میں پوری جماعت نے جوان بادشاہ یوآس کے ساتھ عہد باندھا۔

یہویدع اُن سے مخاطب ہوا، ”ہمارے بادشاہ کا بیٹا ہی ہم پر حکومت کرے، کیونکہ رب نے مقرر کیا ہے کہ داؤد کی اولاد یہ ذمہ داری سنبھالے۔ 4 چنانچہ اگلے سبت کے دن آپ اماموں اور لاویوں میں سے جتنے ڈیوٹی پر آئیں گے وہ تین حصوں میں تقسیم ہو جائیں۔ ایک حصہ رب کے گھر کے دروازوں پر پہرا دے، 5 دوسرا شاہی محل پر اور تیسرا بنیاد نامی دروازے پر۔ باقی سب آدمی رب کے گھر کے صحنوں میں جمع ہو جائیں۔ 6 خدمت کرنے والے اماموں اور لاویوں کے سوا کوئی اَور رب کے گھر میں داخل نہ ہو۔ صرف یہی اندر جا سکتے ہیں، کیونکہ رب نے اُنہیں اِس خدمت کے لئے مخصوص کیا ہے۔ لازم ہے کہ پوری قوم رب کی ہدایات پر عمل کرے۔ 7 باقی لاوی بادشاہ کے اردگرد دائرہ بنا کر اپنے ہتھیاروں کو پکڑے رکھیں اور جہاں بھی وہ جائے اُسے گھیرے رکھیں۔ جو بھی رب کے گھر میں گھسنے کی کوشش کرے اُسے مار ڈالنا۔“

8 لاوی اور یہوداہ کے اِن تمام مردوں نے ایسا ہی کیا۔ اگلے سبت کے دن سب اپنے بندوں سمیت اُس کے پاس آئے، وہ بھی جن کی ڈیوٹی تھی اور وہ بھی جن کی اب چھٹی تھی۔ کیونکہ یہویدع نے خدمت کرنے والوں میں سے کسی کو بھی جانے کی اجازت نہیں دی تھی۔ 9 امام نے سَو سَو فوجیوں پر مقرر افسروں کو داؤد بادشاہ کے وہ نیزے اور چھوٹی اور بڑی ڈھالیں دیں جو اب تک رب کے گھر میں محفوظ رکھی ہوئی تھیں۔ 10 پھر اُس نے فوجیوں کو بادشاہ کے اردگرد کھڑا کیا۔ ہر ایک اپنے ہتھیار پکڑے تیار تھا۔ قربان گاہ اور رب کے گھر کے درمیان اُن کا دائرہ رب کے گھر کی جنوبی دیوار سے لے کر اُس کی شمالی دیوار تک پھیلا ہوا تھا۔ 11 پھر وہ یوآس کو باہر لائے اور اُس کے سر پر تاج رکھ کر اُسے قوانین کی کتاب

دے دی۔ یوں یوآس کو بادشاہ بنا دیا گیا۔ اُنہوں نے اُسے مسح کیا اور بلند آواز سے نعرہ لگانے لگے، ”بادشاہ زندہ باد!“

12 لوگوں کا شور عتلیاہ تک پہنچا، کیونکہ سب دوڑ کر جمع ہو رہے اور بادشاہ کی خوشی میں نعرے لگا رہے تھے۔ وہ رب کے گھر کے صحن میں اُن کے پاس آئی 13 تو کیا دیکھتی ہے کہ نیا بادشاہ دروازے کے قریب اُس ستون کے پاس کھڑا ہے جہاں بادشاہ رواج کے مطابق کھڑا ہوتا ہے، اور وہ افسروں اور تُرم بجانے والوں سے گھرا ہوا ہے۔ تمام اُمّت بھی ساتھ کھڑی تُرم بجا بجا کر خوشی منا رہی ہے۔ ساتھ ساتھ گلوکار اپنے ساز بجا کر حمد کے گیت گانے میں راہنمائی کر رہے ہیں۔ عتلیاہ رنجش کے مارے اپنے کپڑے پھاڑ کر چیخ اُٹھی، ”غداری، غداری!“

14 یہویدع امام نے سَو سَو فوجیوں پر مقرر اُن افسروں کو بُلایا جن کے سپرد فوج کی گئی تھی اور اُنہیں حکم دیا، ”اُسے باہر لے جائیں، کیونکہ مناسب نہیں کہ اُسے رب کے گھر کے پاس مارا جائے۔ اور جو بھی اُس کے پیچھے آئے اُسے تلوار سے مار دینا۔“ 15 وہ عتلیاہ کو پکڑ کر وہاں سے باہر لے گئے اور اُسے گھوڑوں کے دروازے پر مار دیا جو شاہی محل کے پاس تھا۔

16 پھر یہویدع نے قوم اور بادشاہ کے ساتھ مل کر رب سے عہد باندھ کر وعدہ کیا کہ ہم رب کی قوم رہیں گے۔ 17 اِس کے بعد سب بعل کے مندر پر ٹوٹ پڑے اور اُسے ڈھا دیا۔ اُس کی قربان گاہوں اور بُتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے اُنہوں نے بعل کے پجاری متان کو قربان گاہوں کے سامنے ہی مار ڈالا۔

18 یہویدع نے اماموں اور لاویوں کو دوبارہ رب کے گھر کو سنبھالنے کی ذمہ داری دی۔ داؤد نے اُنہیں خدمت کے لئے گروہوں میں تقسیم کیا تھا۔ اُس کی ہدایات کے مطابق اُن ہی کو خوشی مناتے اور گیت گاتے ہوئے بھسم ہونے والی قربانیاں پیش کرنی تھیں، جس طرح موسیٰ کی شریعت میں لکھا ہے۔ 19 رب کے گھر کے دروازوں پر یہویدع نے دربان کھڑے کئے تاکہ ایسے لوگوں کو اندر آنے سے روکا جائے جو کسی بھی وجہ سے ناپاک ہوں۔

20 پھر وہ سَو سَو فوجیوں پر مقرر افسروں، اثر و رسوخ والوں، قوم کے حکمرانوں اور باقی پوری اُمّت کے ہمراہ جلوس نکال کر بادشاہ کو بالائی دروازے سے ہو کر شاہی محل میں لے گیا۔ وہاں اُنہوں نے بادشاہ کو تخت پر بٹھا دیا، 21 اور تمام اُمّت خوشی مناتی رہی۔ یوں یروشلم شہر کو سکون ملا، کیونکہ عتلیاہ کو تلوار سے مار دیا گیا تھا۔

یوآس رب کے گھر کی مرمت کرواتا ہے

24 یوآس 7 سال کی عمر میں بادشاہ بنا، اور یروشلم میں اُس کی حکومت کا دورانیہ 40 سال تھا۔ اُس کی ماں ضِبیاہ بیرسبع کی رہنے والی تھی۔ 2 یہویدع کے جیتے جی یوآس وہ کچھ کرتا رہا جو رب کو پسند تھا۔ 3 یہویدع نے اُس کی شادی دو خواتین سے کرائی جن کے بیٹے بیٹیاں پیدا ہوئے۔

4 کچھ دیر کے بعد یوآس نے رب کے گھر کی مرمت کرانے کا فیصلہ کیا۔ 5 اماموں اور لاویوں کو اپنے پاس بُلا کر اُس نے اُنہیں حکم دیا، ”یہوداہ کے شہروں میں سے گزر کر تمام لوگوں سے پیسے جمع کریں تاکہ آپ سال بہ سال اپنے خدا کے گھر کی مرمت کروائیں۔ اب جا کر جلدی کریں۔“ لیکن لاویوں نے بڑی دیر لگائی۔

6 تب بادشاہ نے امامِ اعظم یہویدع کو بُلا کر پوچھا، ”آپ نے لاویوں سے مطالبہ کیوں نہیں کیا کہ وہ یہوداہ کے شہروں اور یروشلم سے رب کے گھر کی مرمت کے پیسے جمع کریں؟ یہ تو کوئی نئی بات نہیں ہے، کیونکہ رب کا خادم موسیٰ بھی ملاقات کا خیمہ ٹھیک رکھنے کے لئے اسرائیلی جماعت سے ٹیکس لیتا رہا۔ 7 آپ کو خود معلوم ہے کہ اُس بےدین عورت عتلیاہ نے اپنے پیروکاروں کے ساتھ رب کے گھر میں نقب لگا کر رب کے لئے مخصوص ہدیئے چھین لئے اور بعل کے اپنے بُتوں کی خدمت کے لئے استعمال کئے تھے۔“

8 بادشاہ کے حکم پر ایک صندوق بنوایا گیا جو باہر، رب کے گھر کے صحن کے دروازے پر رکھا گیا۔ 9 پورے یہوداہ اور یروشلم میں اعلان کیا گیا کہ رب کے لئے وہ ٹیکس ادا کیا جائے جس کا خدا کے خادم موسیٰ نے ریگستان میں اسرائیلیوں سے مطالبہ کیا تھا۔ 10 یہ سن کر تمام راہنما بلکہ پوری قوم خوش ہوئی۔ اپنے ہدیئے رب کے گھر کے پاس لا کر وہ اُنہیں صندوق میں ڈالتے رہے۔ جب کبھی وہ بھر جاتا 11 تو لاوی اُسے اُٹھا کر بادشاہ کے افسروں کے پاس لے جاتے۔ اگر اُس میں واقعی بہت پیسے ہوتے تو بادشاہ کا میرمنشی اور امامِ اعظم کا ایک افسر آ کر اُسے خالی کر دیتے۔ پھر لاوی اُسے اُس کی جگہ واپس رکھ دیتے تھے۔ یہ سلسلہ روزانہ جاری رہا، اور آخرکار بہت بڑی رقم اکٹھی ہو گئی۔

12 بادشاہ اور یہویدع یہ پیسے اُن ٹھیکے داروں کو دیا کرتے تھے جو رب کے گھر کی مرمت کرواتے تھے۔ یہ پیسے پتھر تراشنے والوں، بڑھئیوں اور اُن کاری گروں کی اُجرت کے لئے صَرف ہوئے جو لوہے اور پیتل کا کام کرتے تھے۔ 13 رب کے گھر کی مرمت کے نگرانوں نے محنت سے کام کیا، اور اُن کے زیرِ نگرانی ترقی ہوتی گئی۔ آخر میں رب کے گھر کی حالت پہلے کی سی ہو گئی تھی بلکہ اُنہوں نے اُسے مزید مضبوط بنا دیا۔ 14 کام کے اختتام پر ٹھیکے دار باقی پیسے یوآس بادشاہ اور یہویدع کے پاس لائے۔ اِن سے اُنہوں نے رب کے گھر کی خدمت کے لئے درکار پیالے، سونے اور چاندی کے برتن اور دیگر کئی چیزیں جو قربانیاں چڑھانے کے لئے استعمال ہوتی تھیں بنوائیں۔ یہویدع کے جیتے جی رب کے گھر میں باقاعدگی سے بھسم ہونے والی قربانیاں پیش کی جاتی رہیں۔

15 یہویدع نہایت بوڑھا ہو گیا۔ 130 سال کی عمر میں وہ فوت ہوا۔ 16 اُسے یروشلم کے اُس حصے میں شاہی قبرستان میں دفنایا گیا جو 'داؤد کا شہر' کہلاتا ہے، کیونکہ اُس نے اسرائیل میں اللہ اور اُس کے گھر کی اچھی خدمت کی تھی۔

یوآس بادشاہ رب کو ترک کرتا ہے

17 یہویدع کی موت کے بعد یہوداہ کے بزرگ یوآس کے پاس آ کر منہ کے بل جھک گئے۔ اُس وقت سے وہ اُن کے مشوروں پر عمل کرنے لگا۔ 18 اِس کا ایک نتیجہ یہ نکلا کہ وہ اُن کے ساتھ مل کر رب اپنے باپ کے خدا کے گھر کو چھوڑ کر یسیرت دیوی کے کھمبوں اور بُتوں کی پوجا کرنے لگا۔ اِس گناہ کی وجہ سے اللہ کا غضب یہوداہ اور یروشلم پر نازل ہوا۔ 19 اُس نے اپنے نبیوں کو لوگوں کے پاس بھیجا تاکہ وہ اُنہیں سمجھا کر رب کے پاس واپس لائیں۔ لیکن کوئی بھی اُن کی بات سننے کے لئے تیار نہ ہوا۔ 20 پھر اللہ کا روح یہویدع امام کے بیٹے زکریاہ پر نازل ہوا، اور اُس نے قوم کے سامنے کھڑے

ہو کر کہا، ”اللہ فرماتا ہے، ’تم رب کے احکام کی خلاف ورزی کیوں کرتے ہو؟ تمہیں کامیابی حاصل نہیں ہو گی۔ چونکہ تم نے رب کو ترک کر دیا ہے اِس لئے اُس نے تمہیں ترک کر دیا ہے‘!“

21 جواب میں لوگوں نے زکریاہ کے خلاف سازش کر کے اُسے بادشاہ کے حکم پر رب کے گھر کے صحن میں سنگسار کر دیا۔ 22 یوں یوآس بادشاہ نے اُس مہربانی کا خیال نہ کیا جو یہویدع نے اُس پر کی تھی بلکہ اُسے نظرانداز کر کے اُس کے بیٹے کو قتل کیا۔ مرتے وقت زکریاہ بولا، ”رب دھیان دے کر میرا بدلہ لے!“

23 اگلے سال کے آغاز میں شام کی فوج یوآس سے لڑنے آئی۔ یہوداہ میں گھس کر اُنہوں نے یروشلم پر فتح پائی اور قوم کے تمام بزرگوں کو مار ڈالا۔ سارا لُوٹا ہوا مال دمشق کو بھیجا گیا جہاں بادشاہ تھا۔ 24 اگرچہ شام کی فوج یہوداہ کی فوج کی نسبت بہت چھوٹی تھی تو بھی رب نے اُسے فتح بخشی۔ چونکہ یہوداہ نے رب اپنے باپ دادا کے خدا کو ترک کر دیا تھا اِس لئے یوآس کو شام کے ہاتھوں سزا ملی۔ 25 جنگ کے دوران یہوداہ کا بادشاہ شدید زخمی ہوا۔ جب دشمن نے ملک کو چھوڑ دیا تو یوآس کے افسروں نے اُس کے خلاف سازش کی۔ یہویدع امام کے بیٹے کے قتل کا انتقام لے کر اُنہوں نے اُسے مار ڈالا جب وہ بیمار حالت میں بستر پر پڑا تھا۔ بادشاہ کو یروشلم کے اُس حصے میں دفن کیا گیا جو ’داؤد کا شہر‘ کہلاتا ہے۔ لیکن شاہی قبرستان میں نہیں دفنایا گیا۔ 26 سازش کرنے والوں کے نام زبد اور یہوزبد تھے۔ پہلے کی ماں سِمعات عمونی تھی جبکہ دوسرے کی ماں سِمریت موآبی تھی۔

27 یوآس کے بیٹوں، اُس کے خلاف نبیوں کے فرمانوں اور اللہ کے گھر کی مرمت کے بارے میں مزید معلومات ’شاہان کی کتاب‘ میں درج ہیں۔ یوآس کے بعد اُس کا بیٹا اَمَصیاہ تخت نشین ہوا۔

یہوداہ کا بادشاہ اَمَصیاہ

25 اَمَصیاہ 25 سال کی عمر میں بادشاہ بنا اور یروشلم میں اُس کی حکومت کا دورانیہ 29 سال تھا۔ اُس کی ماں یہوعدان یروشلم کی رہنے والی تھی۔ 2 جو کچھ اَمَصیاہ نے کیا وہ رب کو پسند تھا، لیکن وہ پورے دل سے رب کی پیروی نہیں کرتا تھا۔ 3 جوں ہی اُس کے پاؤں مضبوطی سے جم گئے اُس نے اُن افسروں کو سزائے موت دی جنہوں نے باپ کو قتل کر دیا تھا۔ 4 لیکن اُن کے بیٹوں کو اُس نے زندہ رہنے دیا اور یوں موسوی شریعت کے تابع رہا جس میں رب فرماتا ہے، ”والدین کو اُن کے بچوں کے جرائم کے سبب سے سزائے موت نہ دی جائے، نہ بچوں کو اُن کے والدین کے جرائم کے سبب سے۔ اگر کسی کو سزائے موت دینی ہو تو اُس گناہ کے سبب سے جو اُس نے خود کیا ہے۔“

ادوم سے جنگ

5 اَمَصیاہ نے یہوداہ اور بن یمین کے قبیلوں کے تمام مردوں کو بُلا کر اُنہیں خاندانوں کے مطابق ترتیب دیا۔ اُس نے ہزار ہزار اور سَو سَو فوجیوں پر افسر مقرر کئے۔ جتنے بھی مرد 20 یا اِس سے زائد سال کے تھے اُن سب کی بھرتی ہوئی۔ اِس طرح 3,00,000 فوجی جمع ہوئے۔ سب بڑی ڈھالوں اور نیزوں سے لیس تھے۔ 6 اِس کے علاوہ اَمَصیاہ نے اسرائیل کے 1,00,000 تجربہ کار فوجیوں کو اُجرت پر بھرتی کیا تاکہ وہ جنگ میں مدد کریں۔ اُنہیں اُس نے چاندی

کے تقریباً 3,400 کلو گرام دیئے۔

7 لیکن ایک مردِ خدا نے اَمَصیاہ کے پاس آ کر اُسے سمجھایا، ”بادشاہ سلامت، لازم ہے کہ یہ اسرائیلی فوجی آپ کے ساتھ مل کر لڑنے کے لئے نہ نکلیں۔ کیونکہ رب اُن کے ساتھ نہیں ہے، وہ افرائیم کے کسی بھی رہنے والے کے ساتھ نہیں ہے۔ 8 اگر آپ اُن کے ساتھ مل کر نکلیں تاکہ مضبوطی سے دشمن سے لڑیں تو اللہ آپ کو دشمن کے سامنے گرا دے گا۔ کیونکہ اللہ کو آپ کی مدد کرنے اور آپ کو گرانے کی قدرت حاصل ہے۔“ 9 اَمَصیاہ نے اعتراض کیا، ”لیکن مَیں اسرائیلیوں کو چاندی کے 3,400 کلو گرام ادا کر چکا ہوں۔ اِن پیسوں کا کیا بنے گا؟“ مردِ خدا نے جواب دیا، ”رب آپ کو اِس سے کہیں زیادہ عطا کر سکتا ہے۔“ 10 چنانچہ اَمَصیاہ نے افرائیم سے آئے ہوئے تمام فوجیوں کو فارغ کر کے واپس بھیج دیا، اور وہ یہوداہ سے بہت ناراض ہوئے۔ ہر ایک بڑے طیش میں اپنے اپنے گھر چلا گیا۔

11 تو بھی اَمَصیاہ جرأت کر کے جنگ کے لئے نکلا۔ اپنی فوج کو نمک کی وادی میں لے جا کر اُس نے ادومیوں پر فتح پائی۔ اُن کے 10,000 مرد میدانِ جنگ میں مارے گئے۔ 12 دشمن کے مزید 10,000 آدمیوں کو گرفتار کر لیا گیا۔ یہوداہ کے فوجیوں نے قیدیوں کو ایک اونچی چٹان کی چوٹی پر لے جا کر نیچے گرا دیا۔ اِس طرح سب پاش پاش ہو کر ہلاک ہوئے۔

13 اِتنے میں فارغ کئے گئے اسرائیلی فوجیوں نے سامریہ اور بیت حورون کے بیچ میں واقع یہوداہ کے شہروں پر حملہ کیا تھا۔ لڑتے لڑتے اُنہوں نے 3,000 مردوں کو موت کے گھاٹ اُتار دیا اور بہت سا مال لُوٹ لیا تھا۔

اَمَصیاہ کی بُت پرستی

14 ادومیوں کو شکست دینے کے بعد اَمَصیاہ سعیر کے باشندوں کے بُتوں کو لُوٹ کر اپنے گھر واپس لایا۔ وہاں اُس نے اُنہیں کھڑا کیا اور اُن کے سامنے اوندھے منہ جھک کر اُنہیں قربانیاں پیش کیں۔ 15 یہ دیکھ کر رب اُس سے بہت ناراض ہوا۔ اُس نے ایک نبی کو اُس کے پاس بھیجا جس نے کہا، ”تُو اِن دیوتاؤں کی طرف کیوں رجوع کر رہا ہے؟ یہ تو اپنی قوم کو تجھ سے نجات نہ دلا سکے۔“ 16 اَمَصیاہ نے نبی کی بات کاٹ کر کہا، ”ہم نے کب سے تجھے بادشاہ کا مشیر بنا دیا ہے؟ خاموش، ورنہ تجھے مار دیا جائے گا۔“ نبی نے خاموش ہو کر اِتنا ہی کہا، ”مجھے معلوم ہے کہ اللہ نے آپ کو آپ کی اِن حرکتوں کی وجہ سے اور اِس لئے کہ آپ نے میرا مشورہ قبول نہیں کیا تباہ کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔“

اَمَصیاہ اسرائیل کے بادشاہ یوآس سے لڑتا ہے

17 ایک دن یہوداہ کے بادشاہ اَمَصیاہ نے اپنے مشیروں سے مشورہ کرنے کے بعد یوآس بن یہوآخز بن یاہو کو پیغام بھیجا، ”آئیں، ہم ایک دوسرے کا مقابلہ کریں!“ 18 لیکن اسرائیل کے بادشاہ یوآس نے جواب دیا، ”لبنان میں ایک کانٹےدار جھاڑی نے دیودار کے ایک درخت سے بات کی، ’میرے بیٹے کے ساتھ اپنی بیٹی کا رشتہ باندھو۔‘ لیکن اُسی وقت لبنان کے جنگلی جانوروں نے اُس کے اوپر سے گزر کر اُسے پاؤں تلے کچل ڈالا۔ 19 ادوم پر فتح پانے کے سبب سے آپ کا دل مغرور ہو کر مزید شہرت حاصل کرنا چاہتا ہے۔ لیکن میرا مشورہ ہے کہ آپ اپنے گھر میں رہیں۔ آپ ایسی مصیبت کو کیوں دعوت دیتے ہیں جو آپ اور یہوداہ کی

تباہی کا باعث بن جائے؟“ [20] لیکن اَمَصیاہ ماننے کے لئے تیار نہیں تھا۔ اللہ اُسے اور اُس کی قوم کو اسرائیلیوں کے حوالے کرنا چاہتا تھا، کیونکہ اُنہوں نے ادومیوں کے دیوتاؤں کی طرف رجوع کیا تھا۔

[21] تب اسرائیل کا بادشاہ یوآس اپنی فوج لے کر یہوداہ پر چڑھ آیا۔ بیت شمس کے پاس اُس کا یہوداہ کے بادشاہ اَمَصیاہ کے ساتھ مقابلہ ہوا۔ [22] اسرائیلی فوج نے یہوداہ کی فوج کو شکست دی، اور ہر ایک اپنے اپنے گھر بھاگ گیا۔ [23] اسرائیل کے بادشاہ یوآس نے یہوداہ کے بادشاہ اَمَصیاہ بن یوآس بن اخزیاہ کو وہیں بیت شمس میں گرفتار کر لیا۔ پھر وہ اُسے یروشلم لایا اور شہر کی فصیل افرائیم نامی دروازے سے لے کر کونے کے دروازے تک گرا دی۔ اِس حصے کی لمبائی تقریباً 600 فٹ تھی۔ [24] جتنا بھی سونا، چاندی اور قیمتی سامان رب کے گھر اور شاہی محل کے خزانوں میں تھا اُسے اُس نے پورے کا پورا چھین لیا۔ اُس وقت عوبید ادوم رب کے گھر کے خزانے سنبھالتا تھا۔ یوآس لُوٹا ہوا مال اور بعض یرغمالوں کو لے کر سامریہ واپس چلا گیا۔

اَمَصیاہ کی موت

[25] اسرائیل کے بادشاہ یوآس بن یہوآخز کی موت کے بعد یہوداہ کا بادشاہ اَمَصیاہ بن یوآس مزید 15 سال جیتا رہا۔ [26] باقی جو کچھ اَمَصیاہ کی حکومت کے دوران ہوا وہ شروع سے لے کر آخر تک ’شاہانِ اسرائیل و یہوداہ‘ کی کتاب میں درج ہے۔ [27] جب سے وہ رب کی پیروی کرنے سے باز آیا اُس وقت سے لوگ یروشلم میں اُس کے خلاف سازش کرنے لگے۔ آخرکار اُس نے فرار ہو کر لکیس میں پناہ لی، لیکن سازش کرنے والوں نے اپنے لوگوں کو اُس کے پیچھے بھیجا، اور وہ وہاں اُسے قتل کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ [28] اُس کی لاش گھوڑے پر اُٹھا کر یہوداہ کے شہر یروشلم لائی گئی جہاں اُسے خاندانی قبر میں دفنایا گیا۔

یہوداہ کا بادشاہ عُزیّاہ

26 یہوداہ کے تمام لوگوں نے اَمَصیاہ کی جگہ اُس کے بیٹے عُزیّاہ کو تخت پر بٹھا دیا۔ اُس کی عمر 16 سال تھی [2] جب اُس کا باپ مر کر اپنے باپ دادا سے جا ملا۔ بادشاہ بننے کے بعد عُزیّاہ نے ایلات شہر پر قبضہ کر کے اُسے دوبارہ یہوداہ کا حصہ بنا لیا۔ اُس نے شہر میں بہت تعمیری کام کروایا۔

[3] عُزیّاہ 16 سال کی عمر میں بادشاہ بنا اور یروشلم میں رہ کر 52 سال حکومت کرتا رہا۔ اُس کی ماں یکولیاہ یروشلم کی رہنے والی تھی۔ [4] اپنے باپ اَمَصیاہ کی طرح اُس کا چال چلن رب کو پسند تھا۔ [5] امامِ اعظم زکریاہ کے جیتے جی عُزیّاہ رب کا طالب رہا، کیونکہ زکریاہ اُسے اللہ کا خوف ماننے کی تعلیم دیتا رہا۔ جب تک بادشاہ رب کا طالب رہا اُس وقت تک اللہ اُسے کامیابی بخشتا رہا۔

[6] عُزیّاہ نے فلستیوں سے جنگ کر کے جات، یبنہ اور اشدود کی فصیلوں کو ڈھا دیا۔ دیگر کئی شہروں کو اُس نے نئے سرے سے تعمیر کیا جو اشدود کے قریب اور فلستیوں کے باقی علاقے میں تھے۔ [7] لیکن اللہ نے نہ صرف فلستیوں سے لڑتے وقت عُزیّاہ کی مدد کی بلکہ اُس وقت بھی جب جور بعل میں رہنے والے عربوں اور معونیوں سے جنگ چھڑ گئی۔ [8] عمونیوں کو عُزیّاہ کو خراج ادا کرنا پڑا، اور وہ اِتنا طاقت ور بنا کہ اُس کی شہرت مصر تک پھیل گئی۔

9 یروشلم میں عُزّیاہ نے کونے کے دروازے، وادی کے دروازے اور فصیل کے موڑ پر مضبوط بُرج بنوائے۔ 10 اُس نے بیابان میں بھی بُرج تعمیر کئے اور ساتھ ساتھ پتھر کے بے شمار حوض تراشے، کیونکہ مغربی یہوداہ کے نشیبی پہاڑی علاقے اور میدانی علاقے میں اُس کے بڑے بڑے ریوڑ چرتے تھے۔ بادشاہ کو کاشت کاری کا کام خاص پسند تھا۔ بہت لوگ پہاڑی علاقوں اور زرخیز وادیوں میں اُس کے کھیتوں اور انگور کے باغوں کی نگرانی کرتے تھے۔

11 عُزّیاہ کی طاقت ور فوج تھی۔ بادشاہ کے اعلیٰ افسر حننیاہ کی راہنمائی میں میرمنشی یعی ایل نے افسر معسیاہ کے ساتھ فوج کی بھرتی کر کے اُسے ترتیب دیا تھا۔ 12 اِن دستوں پر کنبوں کے 2,600 سرپرست مقرر تھے۔ 13 فوج 3,07,500 جنگ لڑنے کے قابل مردوں پر مشتمل تھی۔ جنگ میں بادشاہ اُن پر پورا بھروسا کر سکتا تھا۔ 14 عُزّیاہ نے اپنے تمام فوجیوں کو ڈھالوں، نیزوں، خودوں، زرہ بکتروں، کمانوں اور فلاخن کے سامان سے مسلح کیا۔ 15 اور یروشلم کے بُرجوں اور فصیل کے کونوں پر اُس نے ایسی مشینیں لگائیں جو تیر چلا سکتی اور بڑے بڑے پتھر پھینک سکتی تھیں۔

عُزّیاہ مغرور ہو جاتا ہے

غرض، اللہ کی مدد سے عُزّیاہ کی شہرت دُور دُور تک پھیل گئی، اور اُس کی طاقت بڑھتی گئی۔

16 لیکن اِس طاقت نے اُسے مغرور کر دیا، اور نتیجے میں وہ غلط راہ پر آ گیا۔ رب اپنے خدا کا بے وفا ہو کر وہ ایک دن رب کے گھر میں گھُس گیا تاکہ بخور کی قربان گاہ پر بخور جلائے۔ 17 لیکن امامِ اعظم عزریاہ رب کے مزید 80 بہادر اماموں کو اپنے ساتھ لے کر اُس کے پیچھے پیچھے گیا۔ 18 اُنہوں نے بادشاہ عُزّیاہ کا سامنا کر کے کہا، ”مناسب نہیں کہ آپ رب کو بخور کی قربانی پیش کریں۔ یہ ہارون کی اولاد یعنی اماموں کی ذمہ داری ہے جنہیں اِس کے لئے مخصوص کیا گیا ہے۔ مقدِس سے نکل جائیں، کیونکہ آپ اللہ سے بے وفا ہو گئے ہیں، اور آپ کی یہ حرکت رب خدا کے سامنے عزت کا باعث نہیں بنے گی۔“ 19 عُزّیاہ بخور دان کو پکڑے بخور کو پیش کرنے کو تھا کہ اماموں کی باتیں سن کر آگ بگولا ہو گیا۔ لیکن اُسی لمحے اُس کے ماتھے پر کوڑھ پھوٹ نکلا۔ 20 یہ دیکھ کر امامِ اعظم عزریاہ اور دیگر اماموں نے اُسے جلدی سے رب کے گھر سے نکال دیا۔ عُزّیاہ نے خود بھی وہاں سے نکلنے کی جلدی کی، کیونکہ رب ہی نے اُسے سزا دی تھی۔

21 عُزّیاہ جیتے جی اِس بیماری سے شفا نہ پا سکا۔ اُسے علیٰحدہ گھر میں رہنا پڑا، اور اُسے رب کے گھر میں داخل ہونے کی اجازت نہیں تھی۔ اُس کے بیٹے یوتام کو محل پر مقرر کیا گیا، اور وہی اُمّت پر حکومت کرنے لگا۔

22 باقی جو کچھ عُزّیاہ کی حکومت کے دوران شروع سے لے کر آخر تک ہوا وہ آموص کے بیٹے یسعیاہ نبی نے قلم بند کیا ہے۔ 23 جب عُزّیاہ مر کر اپنے باپ دادا سے جا ملا تو اُسے کوڑھ کی وجہ سے دوسرے بادشاہوں کے ساتھ نہیں دفنایا گیا بلکہ قریب کے ایک کھیت میں جو شاہی خاندان کا تھا۔ پھر اُس کا بیٹا یوتام تخت نشین ہوا۔

یہوداہ کا بادشاہ یوتام

27 یوتام 25 سال کی عمر میں بادشاہ بنا اور یروشلم میں رہ کر 16 سال تک حکومت کرتا رہا۔ اُس کی ماں یروسہ بنت صدوق تھی۔ 2 یوتام نے وہ کچھ کیا جو رب کو پسند تھا۔ وہ اپنے باپ عُزّیاہ کے نمونے پر چلتا رہا، اگرچہ اُس نے کبھی بھی باپ کی طرح رب کے گھر میں گھُس جانے کی کوشش نہ کی۔ لیکن عام لوگ اپنی غلط راہوں سے نہ ہٹے۔

3 یوتام نے رب کے گھر کا بالائی دروازہ تعمیر کیا۔ عوفل پہاڑی جس پر رب کا گھر تھا اُس کی دیوار کو اُس نے بہت جگہوں پر مضبوط بنا دیا۔ 4 یہوداہ کے پہاڑی علاقے میں اُس نے شہر تعمیر کئے اور جنگلی علاقوں میں قلعے اور بُرج بنائے۔ 5 جب عمونی بادشاہ کے ساتھ جنگ چھڑ گئی تو اُس نے عمونیوں کو شکست دی۔ تین سال تک اُنہیں اُسے سالانہ خراج کے طور پر تقریباً 3,400 کلو گرام چاندی، 16,00,000 کلو گرام گندم اور 13,50,000 کلو گرام جو ادا کرنا پڑا۔ 6 یوں یوتام کی طاقت بڑھتی گئی۔ اور وجہ یہ تھی کہ وہ ثابت قدمی سے رب اپنے خدا کے حضور چلتا رہا۔

7 باقی جو کچھ یوتام کی حکومت کے دوران ہوا وہ 'شاہانِ اسرائیل و یہوداہ' کی کتاب میں قلم بند ہے۔ اُس میں اُس کی تمام جنگوں اور باقی کاموں کا ذکر ہے۔ 8 وہ 25 سال کی عمر میں بادشاہ بنا اور یروشلم میں رہ کر 16 سال حکومت کرتا رہا۔ 9 جب وہ مر کر اپنے باپ دادا سے جا ملا تو اُسے یروشلم کے اُس حصے میں جو 'داؤد کا شہر' کہلاتا ہے دفنایا گیا۔ پھر اُس کا بیٹا آخز تخت نشین ہوا۔

یہوداہ کا بادشاہ آخز

28 آخز 20 سال کی عمر میں بادشاہ بنا اور یروشلم میں رہ کر 16 سال حکومت کرتا رہا۔ وہ اپنے باپ داؤد کے نمونے پر نہ چلا بلکہ وہ کچھ کرتا رہا جو رب کو ناپسند تھا۔ 2 کیونکہ اُس نے اسرائیل کے بادشاہوں کا چال چلن اپنایا۔ بعل کے بُت ڈھلوا کر 3 اُس نے نہ صرف وادیٔ بن ہنوم میں بُتوں کو قربانیاں پیش کیں بلکہ اپنے بیٹوں کو بھی قربانی کے طور پر جلا دیا۔ یوں وہ اُن قوموں کے گھنونے رسم و رواج ادا کرنے لگا جنہیں رب نے اسرائیلیوں کے آگے ملک سے نکال دیا تھا۔ 4 آخز بخور جلا کر اپنی قربانیاں اونچے مقاموں، پہاڑیوں کی چوٹیوں اور ہر گھنے درخت کے سائے میں چڑھاتا تھا۔

5 اِسی لئے رب اُس کے خدا نے اُسے شام کے بادشاہ کے حوالے کر دیا۔ شام کی فوج نے اُسے شکست دی اور یہوداہ کے بہت سے لوگوں کو قیدی بنا کر دمشق لے گئی۔ آخز کو اسرائیل کے بادشاہ فقح بن رملیاہ کے حوالے بھی کر دیا گیا جس نے اُسے شدید نقصان پہنچایا۔ 6 ایک ہی دن میں یہوداہ کے 1,20,000 تجربہ کار فوجی شہید ہوئے۔ یہ سب کچھ اِس لئے ہوا کہ قوم نے رب اپنے باپ دادا کے خدا کو ترک کر دیا تھا۔ 7 اُس وقت افرائیم کے قبیلے کے پہلوان زِکری نے آخز کے بیٹے معسیاہ، محل کے انچارج عزری قام اور بادشاہ کے بعد سب سے اعلیٰ افسر اِلقانہ کو مار ڈالا۔ 8 اسرائیلیوں نے یہوداہ کی 2,00,000 عورتیں اور بچے چھین لئے اور کثرت کا مال لُوٹ کر سامریہ لے گئے۔

اسرائیل قیدیوں کو رِہا کر دیتا ہے

9 سامریہ میں رب کا ایک نبی بنام عودید رہتا تھا۔ جب اسرائیلی فوجی میدانِ جنگ سے واپس آئے تو عودید اُن سے ملنے کے لئے نکلا۔ اُس نے اُن سے کہا، "دیکھیں، رب آپ کے باپ دادا کا خدا یہوداہ سے ناراض تھا، اِس لئے اُس نے اُنہیں آپ کے حوالے کر دیا۔ لیکن آپ لوگ طیش میں آ کر اُن پر یوں ٹوٹ پڑے کہ اُن کا قتلِ عام آسمان تک پہنچ گیا ہے۔ 10 لیکن یہ کافی نہیں تھا۔ اب آپ یہوداہ اور یروشلم کے بچے ہوؤں کو اپنے غلام بنانا چاہتے ہیں۔ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ ہم اُن سے اچھے ہیں؟ نہیں، آپ سے بھی رب اپنے خدا کے خلاف گناہ سرزد ہوئے ہیں۔ 11 چنانچہ میری بات سنیں! اِن قیدیوں کو واپس کریں جو آپ نے اپنے بھائیوں سے چھین لئے ہیں۔ کیونکہ رب کا سخت غضب آپ پر نازل ہونے والا ہے۔"

12 افرائیم کے قبیلے کے کچھ سرپرستوں نے بھی فوجیوں کا سامنا کیا۔ اُن کے نام عزریاہ بن یوحنان، برکیاہ بن مسِلّموت، یحِزقیاہ بن سلّوم اور عماسا بن خدلی تھے۔ 13 اُنہوں نے کہا، "اِن قیدیوں کو یہاں مت لے آئیں، ورنہ ہم رب کے سامنے قصور وار ٹھہریں گے۔ کیا آپ چاہتے ہیں کہ ہم اپنے گناہوں میں اضافہ کریں؟ ہمارا قصور پہلے ہی بہت بڑا ہے۔ ہاں، رب اسرائیل پر سخت غصے ہے۔"

14 تب فوجیوں نے اپنے قیدیوں کو آزاد کر کے اُنہیں لُوٹے ہوئے مال کے ساتھ بزرگوں اور پوری جماعت کے حوالے کر دیا۔ 15 مذکورہ چار آدمیوں نے سامنے آ کر قیدیوں کو اپنے پاس محفوظ رکھا۔ لُوٹے ہوئے مال میں سے کپڑے نکال کر اُنہوں نے اُنہیں اُن میں تقسیم کیا جو برہنہ تھے۔ اِس کے بعد اُنہوں نے تمام قیدیوں کو کپڑے اور جوتے دے دیئے، اُنہیں کھانا کھلایا، پانی پلایا اور اُن کے زخموں کی مرہم پٹی کی۔ جتنے تھکاوٹ کی وجہ سے چل نہ سکتے تھے اُنہیں اُنہوں نے گدھوں پر بٹھایا، پھر چلتے چلتے سب کو کھجور کے شہر یریحو تک پہنچایا جہاں اُن کے اپنے لوگ تھے۔ پھر وہ سامریہ لوٹ آئے۔

آخز اسور کے بادشاہ سے مدد لیتا ہے

16 اُس وقت آخز بادشاہ نے اسور کے بادشاہ سے التماس کی، "ہماری مدد کرنے آئیں۔" 17 کیونکہ ادومی یہوداہ میں گھُس کر کچھ لوگوں کو گرفتار کر کے اپنے ساتھ لے گئے تھے۔ 18 ساتھ ساتھ فلستی مغربی یہوداہ کے نشیبی پہاڑی علاقے اور جنوبی علاقے میں گھُس آئے تھے اور ذیل کے شہروں پر قبضہ کر کے اُن میں رہنے لگے تھے: بیت شمس، ایالون، جدیروت، نیز سوکہ، تِمنت اور جِمزو گرد و نواح کی آبادیوں سمیت۔ 19 اِس طرح رب نے یہوداہ کو آخز کی وجہ سے زیر کر دیا، کیونکہ بادشاہ نے یہوداہ میں بےلگام بےراہ رَوی پھیلنے دی اور رب سے اپنی بےوفائی کا صاف اظہار کیا تھا۔

20 اسور کے بادشاہ تِگلت پِل ایسر اپنی فوج لے کر ملک میں آیا، لیکن آخز کی مدد کرنے کے بجائے اُس نے اُسے تنگ کیا۔ 21 آخز نے رب کے گھر، شاہی محل اور اپنے اعلیٰ افسروں کے خزانوں کو لُوٹ کر سارا مال اسور کے بادشاہ کو بھیج دیا، لیکن بےفائدہ۔ اِس سے اُسے صحیح مدد نہ ملی۔

22 گو وہ اُس وقت بڑی مصیبت میں تھا تو بھی رب سے اَور دُور ہو گیا۔ 23 وہ شام کے دیوتاؤں کو قربانیاں پیش کرنے لگا، کیونکہ اُس کا خیال تھا کہ اِن ہی نے

مجھے شکست دی ہے۔ اُس نے سوچا، ”شام کے دیوتا اپنے بادشاہوں کی مدد کرتے ہیں! اب سے مَیں اُنہیں قربانیاں پیش کروں گا تاکہ وہ میری بھی مدد کریں۔“ لیکن یہ دیوتا بادشاہ آخز اور پوری قوم کے لئے تباہی کا باعث بن گئے۔ 24 آخز نے حکم دیا کہ اللہ کے گھر کا سارا سامان نکال کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے۔ پھر اُس نے رب کے گھر کے دروازوں پر تالا لگا دیا۔ اُس کی جگہ اُس نے یروشلم کے کونے کونے میں قربان گاہیں کھڑی کر دیں۔ 25 ساتھ ساتھ اُس نے دیگر معبودوں کو قربانیاں پیش کرنے کے لئے یہوداہ کے ہر شہر کی اونچی جگہوں پر مندر تعمیر کئے۔ ایسی حرکتوں سے وہ رب اپنے باپ دادا کے خدا کو طیش دلاتا رہا۔

26 باقی جو کچھ اُس کی حکومت کے دوران ہوا اور جو کچھ اُس نے کیا وہ شروع سے لے کر آخر تک 'شاہانِ یہوداہ و اسرائیل' کی کتاب میں درج ہے۔ 27 جب آخز مر کر اپنے باپ دادا سے جا ملا تو اُسے یروشلم میں دفن کیا گیا، لیکن شاہی قبرستان میں نہیں۔ پھر اُس کا بیٹا حِزقیاہ تخت نشین ہوا۔

حِزقیاہ بادشاہ رب کے گھر کو دوبارہ کھول دیتا ہے

29 جب حِزقیاہ بادشاہ بنا تو اُس کی عمر 25 سال تھی۔ یروشلم میں رہ کر وہ 29 سال حکومت کرتا رہا۔ اُس کی ماں ابیاہ بنت زکریاہ تھی۔

2 اپنے باپ داؤد کی طرح اُس نے ایسا کام کیا جو رب کو پسند تھا۔ 3 اپنی حکومت کے پہلے سال کے پہلے مہینے میں اُس نے رب کے گھر کے دروازوں کو کھول کر اُن کی مرمت کروائی۔ 4 لاویوں اور اماموں کو بُلا کر اُس نے اُنہیں رب کے گھر کے مشرقی صحن میں جمع کیا 5 اور کہا، ”اے لاویو، میری بات سنیں! اپنے آپ کو خدمت کے لئے مخصوص و مقدّس کریں، اور رب اپنے باپ دادا کے خدا کے گھر کو بھی مخصوص و مقدّس کریں۔ تمام ناپاک چیزیں مقدِس سے نکالیں! 6 ہمارے باپ دادا بےوفا ہو کر وہ کچھ کرتے گئے جو رب ہمارے خدا کو ناپسند تھا۔ اُنہوں نے اُسے چھوڑ دیا، اپنے منہ کو رب کی سکونت گاہ سے پھیر کر دوسری طرف چل پڑے۔ 7 رب کے گھر کے سامنے والے برآمدے کے دروازوں پر اُنہوں نے تالا لگا کر چراغوں کو بجھا دیا۔ نہ اسرائیل کے خدا کے لئے بخور جلایا جاتا، نہ بھسم ہونے والی قربانیاں مقدِس میں پیش کی جاتی تھیں۔ 8 اِسی وجہ سے رب کا غضب یہوداہ اور یروشلم پر نازل ہوا ہے۔ ہماری حالت کو دیکھ کر لوگ گھبرا گئے، اُن کے رونگٹے کھڑے ہو گئے ہیں۔ ہم دوسروں کے لئے مذاق کا نشانہ بن گئے ہیں۔ آپ خود اِس کے گواہ ہیں۔ 9 ہماری بےوفائی کی وجہ سے ہمارے باپ تلوار کی زد میں آ کر مارے گئے اور ہمارے بیٹے بیٹیاں اور بیویاں ہم سے چھین لی گئی ہیں۔ 10 لیکن اب مَیں رب اسرائیل کے خدا کے ساتھ عہد باندھنا چاہتا ہوں تاکہ اُس کا سخت قہر ہم سے ٹل جائے۔ 11 میرے بیٹو، اب سُستی نہ دکھائیں، کیونکہ رب نے آپ کو چن کر اپنے خادم بنایا ہے۔ آپ کو اُس کے حضور کھڑے ہو کر اُس کی خدمت کرنے اور بخور جلانے کی ذمہ داری دی گئی ہے۔“

12 پھر ذیل کے لاوی خدمت کے لئے تیار ہوئے:

قِہات کے خاندان کا محت بن عماسی اور یوایل بن عزریاہ،

مِراری کے خاندان کا قیس بن عبدی اور عزریاہ بن یہلّل ایل،

جیرسون کے خاندان کا یوآخ بن زِمّہ اور عدن بن یوآخ،

13 اِلی صفن کے خاندان کا سِمری اور یعی ایل،

آسف کے خاندان کا زکریاہ اور متنیاہ،

14 ہیمان کے خاندان کا یحی ایل اور سِمعی،

یدوتون کے خاندان کا سمعیاہ اور عُزی ایل۔

15 باقی لاویوں کو بُلا کر اُنہوں نے اپنے آپ کو رب کی خدمت کے لئے مخصوص و مقدّس کیا۔ پھر وہ بادشاہ کے حکم کے مطابق رب کے گھر کو پاک صاف کرنے لگے۔ کام کرتے کرتے اُنہوں نے اِس کا خیال کیا کہ سب کچھ رب کی ہدایات کے مطابق ہو رہا ہو۔ 16 امام رب کے گھر میں داخل ہوئے اور اُس میں سے ہر ناپاک چیز نکال کر اُسے صحن میں لائے۔ وہاں سے لاویوں نے سب کچھ اُٹھا کر شہر سے باہر وادیٔ قدرون میں پھینک دیا۔ 17 رب کے گھر کی قدوسیت بحال کرنے کا کام پہلے مہینے کے پہلے دن شروع ہوا، اور ایک ہفتے کے بعد وہ سامنے والے برآمدے تک پہنچ گئے تھے۔ ایک اَور ہفتہ پورے گھر کو مخصوص و مقدّس کرنے میں لگ گیا۔

پہلے مہینے کے 16ویں دن کام مکمل ہوا۔ 18 حِزقیاہ بادشاہ کے پاس جا کر اُنہوں نے کہا، ”ہم نے رب کے پورے گھر کو پاک صاف کر دیا ہے۔ اِس میں جانوروں کو جلانے کی قربان گاہ اُس کے سامان سمیت اور وہ میز جس پر رب کے لئے مخصوص روٹیاں رکھی جاتی ہیں اُس کے سامان سمیت شامل ہے۔ 19 اور جتنی چیزیں آخز نے بےوفا بن کر اپنی حکومت کے دوران رد کر دی تھیں اُن سب کو ہم نے ٹھیک کر کے دوبارہ مخصوص و مقدّس کر دیا ہے۔ اب وہ رب کی قربان گاہ کے سامنے پڑی ہیں۔“

رب کے گھر کی دوبارہ مخصوصیت

20 اگلے دن حِزقیاہ بادشاہ صبح سویرے شہر کے تمام بزرگوں کو بُلا کر اُن کے ساتھ رب کے گھر کے پاس گیا۔ 21 سات جوان بَیل، سات مینڈھے اور بھیڑ کے سات بچے بھسم ہونے والی قربانی کے لئے صحن میں لائے گئے، نیز سات بکرے جنہیں گناہ کی قربانی کے طور پر شاہی خاندان، مقدِس اور یہوداہ کے لئے پیش کرنا تھا۔ حِزقیاہ نے ہارون کی اولاد یعنی اماموں کو حکم دیا کہ اِن جانوروں کو رب کی قربان گاہ پر چڑھائیں۔ 22 پہلے بَیلوں کو ذبح کیا گیا۔ اماموں نے اُن کا خون جمع کر کے اُسے قربان گاہ پر چھڑکا۔ اِس کے بعد مینڈھوں کو ذبح کیا گیا۔ اِس بار بھی اماموں نے اُن کا خون قربان گاہ پر چھڑکا۔ بھیڑ کے بچوں کے خون کے ساتھ بھی یہی کچھ کیا گیا۔ 23 آخر میں گناہ کی قربانی کے لئے مخصوص بکروں کو بادشاہ اور جماعت کے سامنے لایا گیا، اور اُنہوں نے اپنے ہاتھوں کو بکروں کے سروں پر رکھ دیا۔ 24 پھر اماموں نے اُنہیں ذبح کر کے اُن کا خون گناہ کی قربانی کے طور پر قربان گاہ پر چھڑکا تاکہ اسرائیل کا کفارہ دیا جائے۔ کیونکہ بادشاہ نے حکم دیا تھا کہ بھسم ہونے والی اور گناہ کی قربانی تمام اسرائیل کے لئے پیش کی جائے۔

25 حِزقیاہ نے لاویوں کو جھانجھ، ستار اور سرود تھما کر اُنہیں رب کے گھر میں کھڑا کیا۔ سب کچھ اُن ہدایات کے مطابق ہوا جو رب نے داؤد بادشاہ، اُس کے غیب بین جاد اور ناتن نبی کی معرفت دی تھیں۔ 26 لاوی اُن سازوں کے ساتھ کھڑے ہو گئے جو داؤد نے بنوائے تھے، اور امام اپنے ترُموں کو تھامے اُن

کے ساتھ کھڑے ہوئے۔ 27 پھر حزقیاہ نے حکم دیا کہ بھسم ہونے والی قربانی قربان گاہ پر پیش کی جائے۔ جب امام یہ کام کرنے لگے تو لاوی رب کی تعریف میں گیت گانے لگے۔ ساتھ ساتھ تُرم اور داؤد بادشاہ کے بنوائے ہوئے ساز بجنے لگے۔ 28 تمام جماعت اوندھے منہ جھک گئی جبکہ لاوی گیت گاتے اور امام تُرم بجاتے رہے۔ یہ سلسلہ اِس قربانی کی تکمیل تک جاری رہا۔ 29 اِس کے بعد حزقیاہ اور تمام حاضرین دوبارہ منہ کے بل جھک گئے۔ 30 بادشاہ اور بزرگوں نے لاویوں کو کہا، ”داؤد اور آسف غیب بین کے زبور گا کر رب کی ستائش کریں۔“ چنانچہ لاویوں نے بڑی خوشی سے حمد و ثنا کے گیت گائے۔ وہ بھی اوندھے منہ جھک گئے۔

31 پھر حزقیاہ لوگوں سے مخاطب ہوا، ”آج آپ نے اپنے آپ کو رب کے لئے وقف کر دیا ہے۔ اب وہ کچھ رب کے گھر کے پاس لے آئیں جو آپ ذبح اور سلامتی کی قربانی کے طور پر پیش کرنا چاہتے ہیں۔“ تب لوگ ذبح اور سلامتی کی اپنی قربانیاں لے آئے۔ نیز، جس کا بھی دل چاہتا تھا وہ بھسم ہونے والی قربانیاں لایا۔ 32 اِس طرح بھسم ہونے والی قربانی کے لئے 70 بَیل، 100 مینڈھے اور بھیڑ کے 200 بچے جمع کر کے رب کو پیش کئے گئے۔ 33 اُن کے علاوہ 600 بَیل اور 3,000 بھیڑ بکریاں رب کے گھر کے لئے مخصوص کی گئیں۔ 34 لیکن اِتنے جانوروں کی کھالوں کو اُتارنے کے لئے امام کم تھے، اِس لئے لاویوں کو اُن کی مدد کرنی پڑی۔ اِس کام کے اختتام تک بلکہ جب تک مزید امام خدمت کے لئے تیار اور پاک نہیں ہو گئے تھے لاوی مدد کرتے رہے۔ اماموں کی نسبت زیادہ لاوی پاک صاف ہو گئے تھے، کیونکہ اُنہوں نے زیادہ لگن سے اپنے آپ کو رب کے لئے مخصوص و مقدّس کیا تھا۔ 35 بھسم ہونے والی بے شمار قربانیوں کے علاوہ اماموں نے سلامتی کی قربانیوں کی چربی بھی جلائی۔ ساتھ ساتھ اُنہوں نے مَے کی نذریں پیش کیں۔

یوں رب کے گھر میں خدمت کا نئے سرے سے آغاز ہوا۔ 36 حزقیاہ اور پوری قوم نے خوشی منائی کہ اللہ نے یہ سب کچھ اِتنی جلدی سے ہمیں مہیا کیا ہے۔

فسح کی عید کے لئے دعوت

30 حزقیاہ نے اسرائیل اور یہوداہ کی ہر جگہ اپنے قاصدوں کو بھیج کر لوگوں کو رب کے گھر میں آنے کی دعوت دی، کیونکہ وہ اُن کے ساتھ رب اسرائیل کے خدا کی تعظیم میں فسح کی عید منانا چاہتا تھا۔ اُس نے افرائیم اور منسّی کے قبیلوں کو بھی دعوت نامے بھیجے۔ 2 بادشاہ نے اپنے افسروں اور یروشلم کی پوری جماعت کے ساتھ مل کر فیصلہ کیا کہ ہم یہ عید دوسرے مہینے میں منائیں گے۔ 3 عام طور پر یہ پہلے مہینے میں منائی جاتی تھی، لیکن اُس وقت تک خدمت کے لئے تیار امام کافی نہیں تھے۔ کیونکہ اب تک سب اپنے آپ کو پاک صاف نہ کر سکے۔ دوسری بات یہ تھی کہ لوگ اِتنی جلدی سے یروشلم میں جمع نہ ہو سکے۔ 4 اِن باتوں کے پیشِ نظر بادشاہ اور تمام حاضرین اِس پر متفق ہوئے کہ فسح کی عید ملتوی کی جائے۔ 5 اُنہوں نے فیصلہ کیا کہ ہم تمام اسرائیلیوں کو جنوب میں بیرسبع سے لے کر شمال میں دان تک دعوت دیں گے۔ سب یروشلم آئیں تاکہ ہم مل کر رب اسرائیل کے خدا کی تعظیم میں فسح کی عید منائیں۔ اصل میں یہ عید بڑی دیر سے ہدایات کے مطابق نہیں منائی گئی تھی۔

[6] بادشاہ کے حکم پر قاصد اسرائیل اور یہوداہ میں سے گزرے۔ ہر جگہ اُنہوں نے لوگوں کو بادشاہ اور اُس کے افسروں کے خط پہنچا دیئے۔ خط میں لکھا تھا،

”اے اسرائیلیو، رب ابراہیم، اسحاق اور اسرائیل کے خدا کے پاس واپس آئیں! پھر وہ بھی آپ کے پاس جو اسوری بادشاہوں کے ہاتھ سے بچ نکلے ہیں واپس آئے گا۔ [7] اپنے باپ دادا اور بھائیوں کی طرح نہ بنیں جو رب اپنے باپ دادا کے خدا سے بےوفا ہو گئے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ اُس نے اُنہیں ایسی حالت میں چھوڑ دیا کہ جس نے بھی اُنہیں دیکھا اُس کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ آپ خود اِس کے گواہ ہیں۔ [8] اُن کی طرح اَڑے نہ رہیں بلکہ رب کے تابع ہو جائیں۔ اُس کے مقدِس میں آئیں، جو اُس نے ہمیشہ کے لئے مخصوص و مقدّس کر دیا ہے۔ رب اپنے خدا کی خدمت کریں تاکہ آپ اُس کے سخت غضب کا نشانہ نہ رہیں۔ [9] اگر آپ رب کے پاس لوٹ آئیں تو جنہوں نے آپ کے بھائیوں اور اُن کے بال بچوں کو قید کر لیا ہے وہ اُن پر رحم کر کے اُنہیں اِس ملک میں واپس آنے دیں گے۔ کیونکہ رب آپ کا خدا مہربان اور رحیم ہے۔ اگر آپ اُس کے پاس واپس آئیں تو وہ اپنا منہ آپ سے نہیں پھیرے گا۔“

[10] قاصد افرائیم اور منسّی کے پورے قبائلی علاقے میں سے گزرے اور ہر شہر کو یہ پیغام پہنچایا۔ پھر چلتے چلتے وہ زبولون تک پہنچ گئے۔ لیکن اکثر لوگ اُن کی بات سن کر ہنس پڑے اور اُن کا مذاق اُڑانے لگے۔ [11] صرف آشر، منسّی اور زبولون کے چند ایک آدمی فروتنی کا اظہار کر کے مان گئے اور یروشلم آئے۔ [12] یہوداہ میں اللہ نے لوگوں کو تحریک دی کہ اُنہوں نے یک دلی سے اُس حکم پر عمل کیا جو بادشاہ اور بزرگوں نے رب کے فرمان کے مطابق دیا تھا۔

حزقیاہ اور قوم فسح کی عید مناتے ہیں

[13] دوسرے مہینے میں بہت زیادہ لوگ بےخمیری روٹی کی عید منانے کے لئے یروشلم پہنچے۔ [14] پہلے اُنہوں نے شہر سے بُتوں کی تمام قربان گاہوں کو دُور کر دیا۔ بخور جلانے کی چھوٹی قربان گاہوں کو بھی اُنہوں نے اُٹھا کر وادیٔ قدرون میں پھینک دیا۔ [15] دوسرے مہینے کے 14ویں دن فسح کے لیلوں کو ذبح کیا گیا۔ اماموں اور لاویوں نے شرمندہ ہو کر اپنے آپ کو خدمت کے لئے پاک صاف کر رکھا تھا، اور اب اُنہوں نے بھسم ہونے والی قربانیوں کو رب کے گھر میں پیش کیا۔ [16] وہ خدمت کے لئے یوں کھڑے ہو گئے جس طرح مردِ خدا موسیٰ کی شریعت میں فرمایا گیا ہے۔ لاوی قربانیوں کا خون اماموں کے پاس لائے جنہوں نے اُسے قربان گاہ پر چھڑکا۔

[17] لیکن حاضرین میں سے بہت سے لوگوں نے اپنے آپ کو صحیح طور پر پاک صاف نہیں کیا تھا۔ اُن کے لئے لاویوں نے فسح کے لیلوں کو ذبح کیا تاکہ اُن کی قربانیوں کو بھی رب کے لئے مخصوص کیا جا سکے۔ [18] خاص کر افرائیم، منسّی، زبولون اور اِشکار کے اکثر لوگوں نے اپنے آپ کو صحیح طور پر پاک صاف نہیں کیا تھا۔ چنانچہ وہ فسح کے کھانے میں اُس حالت میں شریک نہ ہوئے جس کا تقاضا شریعت کرتی ہے۔ لیکن حزقیاہ نے اُن کی شفاعت کر کے دعا کی، ”رب جو مہربان ہے ہر ایک کو معاف کرے [19] جو پورے دل سے رب اپنے باپ دادا کے خدا کا طالب رہنے کا ارادہ رکھتا ہے، خواہ اُسے مقدِس کے لئے درکار پاکیزگی حاصل نہ بھی ہو۔“ [20] رب نے

حِزقیاہ کی دعا سن کر لوگوں کو بحال کر دیا۔

21 یروشلم میں جمع شدہ اسرائیلیوں نے بڑی خوشی سے سات دن تک بےخمیری روٹی کی عید منائی۔ ہر دن لاوی اور امام اپنے ساز بجا کر بلند آواز سے رب کی ستائش کرتے رہے۔ 22 لاویوں نے رب کی خدمت کرتے وقت بڑی سمجھ داری دکھائی، اور حِزقیاہ نے اِس میں اُن کی حوصلہ افزائی کی۔

پورے ہفتے کے دوران اسرائیلی رب کو سلامتی کی قربانیاں پیش کر کے قربانی کا اپنا حصہ کھاتے اور رب اپنے باپ دادا کے خدا کی تمجید کرتے رہے۔

23 اِس ہفتے کے بعد پوری جماعت نے فیصلہ کیا کہ عید کو مزید سات دن منایا جائے۔ چنانچہ اُنہوں نے خوشی سے ایک اَور ہفتے کے دوران عید منائی۔ 24 تب یہوداہ کے بادشاہ حِزقیاہ نے جماعت کے لئے 1,000 بَیل اور 7,000 بھیڑ بکریاں پیش کیں جبکہ بزرگوں نے جماعت کے لئے 1,000 بَیل اور 10,000 بھیڑ بکریاں چڑھائیں۔ اِتنے میں مزید بہت سے اماموں نے اپنے آپ کو رب کی خدمت کے لئے مخصوص و مقدّس کر لیا تھا۔

25 جتنے بھی آئے تھے خوشی منا رہے تھے، خواہ وہ یہوداہ کے باشندے تھے، خواہ امام، لاوی، اسرائیلی یا اسرائیل اور یہوداہ میں رہنے والے پردیسی مہمان۔ 26 یروشلم میں بڑی شادمانی تھی، کیونکہ ایسی عید داؤد بادشاہ کے بیٹے سلیمان کے زمانے سے لے کر اُس وقت تک یروشلم میں منائی نہیں گئی تھی۔

27 عید کے اختتام پر اماموں اور لاویوں نے کھڑے ہو کر قوم کو برکت دی۔ اور اللہ نے اُن کی سنی، اُن کی دعا آسمان پر اُس کی مقدّس سکونت گاہ تک پہنچی۔

پورے یہوداہ میں بُت پرستی کا خاتمہ

31 عید کے بعد جماعت کے تمام اسرائیلیوں نے یہوداہ کے شہروں میں جا کر پتھر کے بُتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا، یسیرت دیوی کے کھمبوں کو کاٹ ڈالا، اونچی جگہوں کے مندروں کو ڈھا دیا اور غلط قربان گاہوں کو ختم کر دیا۔ جب تک اُنہوں نے یہ کام یہوداہ، بن یمین، افرائیم اور منسّی کے پورے علاقوں میں تکمیل تک نہیں پہنچایا تھا اُنہوں نے آرام نہ کیا۔ اِس کے بعد وہ سب اپنے اپنے شہروں اور گھروں کو چلے گئے۔

رب کے گھر میں انتظام کی اصلاح

2 حِزقیاہ نے اماموں اور لاویوں کو دوبارہ خدمت کے ویسے ہی گروہوں میں تقسیم کیا جیسے پہلے تھے۔ اُن کی ذمہ داریاں بھسم ہونے والی اور سلامتی کی قربانیاں چڑھانا، رب کے گھر میں مختلف قسم کی خدمات انجام دینا اور حمد و ثنا کے گیت گانا تھیں۔

3 جو جانور بادشاہ اپنی ملکیت سے رب کے گھر کو دیتا رہا وہ بھسم ہونے والی اُن قربانیوں کے لئے مقرر تھے جن کو رب کی شریعت کے مطابق ہر صبح شام، سبت کے دن، نئے چاند کی عید اور دیگر عیدوں پر رب کے گھر میں پیش کی جاتی تھیں۔

4 حِزقیاہ نے یروشلم کے باشندوں کو حکم دیا کہ اپنی ملکیت میں سے اماموں اور لاویوں کو کچھ دیں تاکہ وہ اپنا وقت رب کی شریعت کی تکمیل کے لئے وقف کر سکیں۔

5 بادشاہ کا یہ اعلان سنتے ہی اسرائیلی فراخ دلی سے غلہ، انگور کے رس، زیتون کے تیل، شہد اور کھیتوں کی باقی پیداوار کا پہلا پھل رب کے گھر میں لائے۔ بہت کچھ

اکٹھا ہوا، کیونکہ لوگوں نے اپنی پیداوار کا پورا دسواں حصہ وہاں پہنچایا۔ [6] یہوداہ کے باقی شہروں کے باشندے بھی ساتھ رہنے والے اسرائیلیوں سمیت اپنی پیداوار کا دسواں حصہ رب کے گھر میں لائے۔ جو بھی بَیل، بھیڑ بکریاں اور باقی چیزیں اُنہوں نے رب اپنے خدا کے لئے وقف کی تھیں وہ رب کے گھر میں پہنچیں جہاں لوگوں نے اُنہیں بڑے ڈھیر لگا کر اکٹھا کیا۔ [7] چیزیں جمع کرنے کا یہ سلسلہ تیسرے مہینے میں شروع ہوا اور ساتویں مہینے میں اختتام کو پہنچا۔ [8] جب حِزقیاہ اور اُس کے افسروں نے آ کر دیکھا کہ کتنی چیزیں اکٹھی ہو گئی ہیں تو اُنہوں نے رب اور اُس کی قوم اسرائیل کو مبارک کہا۔

[9] جب حِزقیاہ نے اماموں اور لاویوں سے اِن ڈھیروں کے بارے میں پوچھا [10] تو صدوق کے خاندان کا امامِ اعظم عزریاہ نے جواب دیا، ”جب سے لوگ اپنے ہدیئے یہاں لے آتے ہیں اُس وقت سے ہم جی بھر کر کھا سکتے ہیں بلکہ کافی کچھ بچ بھی جاتا ہے۔ کیونکہ رب نے اپنی قوم کو اِتنی برکت دی ہے کہ یہ سب کچھ باقی رہ گیا ہے۔“

[11] تب حِزقیاہ نے حکم دیا کہ رب کے گھر میں گودام بنائے جائیں۔ جب ایسا کیا گیا [12] تو رضاکارانہ ہدیئے، پیداوار کا دسواں حصہ اور رب کے لئے مخصوص کئے گئے عطیات اُن میں رکھے گئے۔ کونَنیاہ لاوی اِن چیزوں کا انچارج بنا جبکہ اُس کا بھائی سِمعی اُس کا مددگار مقرر ہوا۔ [13] امامِ اعظم عزریاہ رب کے گھر کے پورے انتظام کا انچارج تھا، اِس لئے حِزقیاہ بادشاہ نے اُس کے ساتھ مل کر دس نگران مقرر کئے جو کونَنیاہ اور سِمعی کے تحت خدمت انجام دیں۔ اُن کے نام یحی ایل، عززیاہ، نحت، عساہیل، یریموت، یوزبد، اِلی ایل، اِسماکیاہ، محت اور بِنایاہ تھے۔

[14] جو لاوی مشرقی دروازے کا دربان تھا اُس کا نام قورے بن یِمنہ تھا۔ اب اُسے رب کو رضاکارانہ طور پر دیئے گئے ہدیئے اور اُس کے لئے مخصوص کئے گئے عطیے تقسیم کرنے کا نگران بنایا گیا۔ [15] عدن، منیمین، یشوع، سمعیاہ، امریاہ اور سکنیاہ اُس کے مددگار تھے۔ اُن کی ذمہ داری لاویوں کے شہروں میں رہنے والے اماموں کو اُن کا حصہ دینا تھی۔ بڑی وفاداری سے وہ خیال رکھتے تھے کہ خدمت کے مختلف گروہوں کے تمام اماموں کو وہ حصہ مل جائے جو اُن کا حق بنتا تھا، خواہ وہ بڑے تھے یا چھوٹے۔ [16] جو اپنے گروہ کے ساتھ رب کے گھر میں خدمت کرتا تھا اُسے اُس کا حصہ براہِ راست ملتا تھا۔ اِس سلسلے میں لاوی کے قبیلے کے جتنے مردوں اور لڑکوں کی عمر تین سال یا اِس سے زائد تھی اُن کی فہرست بنائی گئی۔ [17] اِن فہرستوں میں اماموں کو اُن کے کنبوں کے مطابق درج کیا گیا۔ اِسی طرح 20 سال یا اِس سے زائد کے لاویوں کو اُن ذمہ داریوں اور خدمت کے مطابق جو وہ اپنے گروہوں میں سنبھالتے تھے فہرستوں میں درج کیا گیا۔ [18] خاندانوں کی عورتیں اور بیٹے بیٹیاں چھوٹے بچوں سمیت بھی اِن فہرستوں میں درج تھیں۔ چونکہ اُن کے مرد وفاداری سے رب کے گھر میں خدمت کرتے تھے، اِس لئے یہ دیگر افراد بھی مخصوص و مقدّس سمجھے جاتے تھے۔ [19] جو امام شہروں سے باہر اُن چراگاہوں میں رہتے تھے جو اُنہیں ہارون کی اولاد کی حیثیت سے ملی تھیں اُنہیں بھی حصہ ملتا تھا۔ ہر شہر کے لئے آدمی چنے گئے جو اماموں کے خاندانوں کے مردوں اور فہرست میں درج تمام لاویوں کو وہ حصہ دیا کریں جو اُن کا حق تھا۔

20 حِزقیاہ بادشاہ نے حکم دیا کہ پورے یہوداہ میں ایسا ہی کیا جائے۔ اُس کا کام رب کے نزدیک اچھا، منصفانہ اور وفادارانہ تھا۔ 21 جو کچھ اُس نے اللہ کے گھر میں انتظام دوبارہ چلانے اور شریعت کو قائم کرنے کے سلسلے میں کیا اُس کے لئے وہ پورے دل سے اپنے خدا کا طالب رہا۔ نتیجے میں اُسے کامیابی حاصل ہوئی۔

اسوری یہوداہ میں گھُس آتے ہیں

32 حِزقیاہ نے وفاداری سے یہ تمام منصوبے تکمیل تک پہنچائے۔ پھر ایک دن اسور کا بادشاہ سنحیرب اپنی فوج کے ساتھ یہوداہ میں گھُس آیا اور قلعہ بند شہروں کا محاصرہ کرنے لگا تاکہ اُن پر قبضہ کرے۔ 2 جب حِزقیاہ کو اطلاع ملی کہ سنحیرب آ کر یروشلم پر حملہ کرنے کی تیاریاں کر رہا ہے 3 تو اُس نے اپنے سرکاری اور فوجی افسروں سے مشورہ کیا۔ خیال یہ پیش کیا گیا کہ یروشلم شہر کے باہر تمام چشموں کو ملبے سے بند کیا جائے۔ سب متفق ہو گئے، 4 کیونکہ اُنہوں نے کہا، ”اسور کے بادشاہ کو یہاں آ کر کثرت کا پانی کیوں ملے؟“ بہت سے آدمی جمع ہوئے اور مل کر چشموں کو ملبے سے بند کر دیا۔ اُنہوں نے اُس زمین دوز نالے کا منہ بھی بند کر دیا جس کے ذریعے پانی شہر میں پہنچتا تھا۔

5 اِس کے علاوہ حِزقیاہ نے بڑی محنت سے فصیل کے ٹوٹے پھوٹے حصوں کی مرمت کروا کر اُس پر بُرج بنوائے۔ فصیل کے باہر اُس نے ایک اَور چاردیواری تعمیر کی جبکہ یروشلم کے اُس حصے کے چبوترے مزید مضبوط کروائے جو 'داؤد کا شہر' کہلاتا ہے۔ ساتھ ساتھ اُس نے بڑی مقدار میں ہتھیار اور ڈھالیں بنوائیں۔ 6 حِزقیاہ نے لوگوں پر فوجی افسر مقرر کئے۔

پھر اُس نے سب کو دروازے کے ساتھ والے چوک پر اکٹھا کر کے اُن کی حوصلہ افزائی کی، 7 ”مضبوط اور دلیر ہوں! اسور کے بادشاہ اور اُس کی بڑی فوج کو دیکھ کر مت ڈریں، کیونکہ جو طاقت ہمارے ساتھ ہے وہ اُسے حاصل نہیں ہے۔ 8 اسور کے بادشاہ کے لئے صرف خاکی آدمی لڑ رہے ہیں جبکہ رب ہمارا خدا ہمارے ساتھ ہے۔ وہی ہماری مدد کر کے ہمارے لئے لڑے گا!“ حِزقیاہ بادشاہ کے اِن الفاظ سے لوگوں کی بڑی حوصلہ افزائی ہوئی۔

اسوری یروشلم کا محاصرہ کرتے ہیں

9 جب اسور کا بادشاہ سنحیرب اپنی پوری فوج کے ساتھ لکیس کا محاصرہ کر رہا تھا تو اُس نے وہاں سے یروشلم کو وفد بھیجا تاکہ یہوداہ کے بادشاہ حِزقیاہ اور یہوداہ کے تمام باشندوں کو پیغام پہنچائے،

10 ”شاہِ اسور سنحیرب فرماتے ہیں، تمہارا بھروسا کس چیز پر ہے کہ تم محاصرے کے وقت یروشلم کو چھوڑنا نہیں چاہتے؟ 11 جب حِزقیاہ کہتا ہے، 'رب ہمارا خدا ہمیں اسور کے بادشاہ سے بچائے گا' تو وہ تمہیں غلط راہ پر لا رہا ہے۔ اِس کا صرف یہ نتیجہ نکلے گا کہ تم بھوکے اور پیاسے مر جاؤ گے۔ 12 حِزقیاہ نے تو اِس خدا کی بےحرمتی کی ہے۔ کیونکہ اُس نے اُس کی اونچی جگہوں کے مندروں اور قربان گاہوں کو ڈھا کر یہوداہ اور یروشلم سے کہا ہے کہ ایک ہی قربان گاہ کے سامنے پرستش کریں، ایک ہی قربان گاہ پر قربانیاں چڑھائیں۔ 13 کیا تمہیں علم نہیں کہ مَیں اور میرے باپ دادا نے دیگر ممالک کی تمام قوموں کے ساتھ کیا کچھ کیا؟ کیا اِن

قوموں کے دیوتا اپنے ملکوں کو مجھ سے بچانے کے قابل رہے ہیں؟ ہرگز نہیں! 14 میرے باپ دادا نے اِن سب کو تباہ کر دیا، اور کوئی بھی دیوتا اپنی قوم کو مجھ سے بچا نہ سکا۔ تو پھر تمہارا دیوتا تمہیں کس طرح مجھ سے بچائے گا؟ 15 حِزقیاہ سے فریب نہ کھاؤ! وہ اِس طرح تمہیں غلط راہ پر نہ لائے۔ اُس کی بات پر اعتماد مت کرنا، کیونکہ اب تک کسی بھی قوم یا سلطنت کا دیوتا اپنی قوم کو میرے یا میرے باپ دادا کے قبضے سے چھٹکارا نہ دلا سکا۔ تو پھر تمہارا دیوتا تمہیں میرے قبضے سے کس طرح بچائے گا؟‘‘

16 ایسی باتیں کرتے کرتے سنحیرب کے افسر رب اسرائیل کے خدا اور اُس کے خادم حِزقیاہ پر کفر بکتے گئے۔

17 اسور کے بادشاہ نے وفد کے ہاتھ خط بھی بھیجا جس میں اُس نے رب اسرائیل کے خدا کی اہانت کی۔ خط میں لکھا تھا، ’’جس طرح دیگر ممالک کے دیوتا اپنی قوموں کو مجھ سے محفوظ نہ رکھ سکے اُسی طرح حِزقیاہ کا دیوتا بھی اپنی قوم کو میرے قبضے سے نہیں بچائے گا۔‘‘

18 اسوری افسروں نے بلند آواز سے عبرانی زبان میں بادشاہ کا پیغام فصیل پر کھڑے یروشلم کے باشندوں تک پہنچایا تاکہ اُن میں خوف و ہراس پھیل جائے اور یوں شہر پر قبضہ کرنے میں آسانی ہو جائے۔ 19 اِن افسروں نے یروشلم کے خدا کا یوں تمسخر اُڑایا جیسا وہ دنیا کی دیگر قوموں کے دیوتاؤں کا اُڑایا کرتے تھے، حالانکہ دیگر معبود صرف انسانی ہاتھوں کی پیداوار تھے۔

رب سنحیرب کو سزا دیتا ہے

20 پھر حِزقیاہ بادشاہ اور آموص کے بیٹے یسعیاہ نبی نے چلّاتے ہوئے آسمان پر تخت نشین خدا سے التماس کی۔ 21 جواب میں رب نے اسوریوں کی لشکرگاہ میں ایک فرشتہ بھیجا جس نے تمام بہترین فوجیوں کو افسروں اور کمانڈروں سمیت موت کے گھاٹ اُتار دیا۔ چنانچہ سنحیرب شرمندہ ہو کر اپنے ملک لوٹ گیا۔ وہاں ایک دن جب وہ اپنے دیوتا کے مندر میں داخل ہوا تو اُس کے کچھ بیٹوں نے اُسے تلوار سے قتل کر دیا۔

22 اِس طرح رب نے حِزقیاہ اور یروشلم کے باشندوں کو شاہِ اسور سنحیرب سے چھٹکارا دلایا۔ اُس نے اُنہیں دوسری قوموں کے حملوں سے بھی محفوظ رکھا، اور چاروں طرف امن و امان پھیل گیا۔ 23 بے شمار لوگ یروشلم آئے تاکہ رب کو قربانیاں پیش کریں اور حِزقیاہ بادشاہ کو قیمتی تحفے دیں۔ اُس وقت سے تمام قومیں اُس کا بڑا احترام کرنے لگیں۔

حِزقیاہ کے آخری سال

24 اُن دنوں میں حِزقیاہ اِتنا بیمار ہوا کہ مرنے کی نوبت آ پہنچی۔ تب اُس نے رب سے دعا کی، اور رب نے اُس کی سن کر ایک الٰہی نشان سے اِس کی تصدیق کی۔ 25 لیکن حِزقیاہ مغرور ہوا، اور اُس نے اِس مہربانی کا مناسب جواب نہ دیا۔ نتیجے میں رب اُس سے اور یہوداہ اور یروشلم سے ناراض ہوا۔ 26 پھر حِزقیاہ اور یروشلم کے باشندوں نے پچھتا کر اپنا غرور چھوڑ دیا، اِس لئے رب کا غضب حِزقیاہ کے جیتے جی اُن پر نازل نہ ہوا۔

27 حِزقیاہ کو بہت دولت اور عزت حاصل ہوئی، اور اُس نے اپنی سونے چاندی، جواہر، بلسان کے قیمتی تیل، ڈھالوں اور باقی قیمتی چیزوں کے لئے خاص خزانے بنوائے۔ 28 اُس نے غلہ، انگور کا رس اور زیتون کا

تیل محفوظ رکھنے کے لئے گودام تعمیر کئے اور اپنے گائے بَیلوں اور بھیڑ بکریوں کو رکھنے کی بہت سی جگہیں بھی بنوا لیں۔ 29 اُس کے گائے بَیلوں اور بھیڑ بکریوں میں اضافہ ہوتا گیا، اور اُس نے کئی نئے شہروں کی بنیاد رکھی، کیونکہ اللہ نے اُسے نہایت ہی امیر بنا دیا تھا۔ 30 حِزقیاہ ہی نے جیحون چشمے کا منہ بند کر کے اُس کا پانی سرنگ کے ذریعے مغرب کی طرف یروشلم کے اُس حصے میں پہنچایا جو 'داؤد کا شہر' کہلاتا ہے۔ جو بھی کام اُس نے شروع کیا اُس میں وہ کامیاب رہا۔ 31 ایک دن بابل کے حکمرانوں نے اُس کے پاس وفد بھیجا تاکہ اُس الٰہی نشان کے بارے میں معلومات حاصل کریں جو یہوداہ میں ہوا تھا۔ اُس وقت اللہ نے اُسے اکیلا چھوڑ دیا تاکہ اُس کے دل کی حقیقی حالت جانچ لے۔

32 باقی جو کچھ حِزقیاہ کی حکومت کے دوران ہوا اور جو نیک کام اُس نے کیا وہ 'آموص کے بیٹے یسعیاہ نبی کی رویا' میں قلم بند ہے جو 'شاہانِ یہوداہ و اسرائیل' کی کتاب میں درج ہے۔ 33 جب وہ مر کر اپنے باپ دادا سے جا ملا تو اُسے شاہی قبرستان کی ایک اونچی جگہ پر دفنایا گیا۔ جب جنازہ نکلا تو یہوداہ اور یروشلم کے تمام باشندوں نے اُس کا احترام کیا۔ پھر اُس کا بیٹا منسّی تخت نشین ہوا۔

یہوداہ کا بادشاہ منسّی

33 منسّی 12 سال کی عمر میں بادشاہ بنا، اور یروشلم میں اُس کی حکومت کا دورانیہ 55 سال تھا۔ 2 منسّی کا چال چلن رب کو ناپسند تھا۔ اُس نے اُن قوموں کے قابلِ گھن رسم و رواج اپنا لئے جنہیں رب نے اسرائیلیوں کے آگے سے نکال دیا تھا۔ 3 اونچی جگہوں کے جن مندروں کو اُس کے باپ حِزقیاہ نے ڈھا دیا تھا اُنہیں اُس نے نئے سرے سے تعمیر کیا۔ اُس نے بعل دیوتاؤں کی قربان گاہیں بنوائیں اور یسیرت دیوی کے کھمبے کھڑے کئے۔ اِن کے علاوہ وہ سورج، چاند بلکہ آسمان کے پورے لشکر کو سجدہ کر کے اُن کی خدمت کرتا تھا۔ 4 اُس نے رب کے گھر میں بھی اپنی قربان گاہیں کھڑی کیں، حالانکہ رب نے اِس مقام کے بارے میں فرمایا تھا، ''یروشلم میں میرا نام ابد تک قائم رہے گا۔'' 5 لیکن منسّی نے پروا نہ کی بلکہ رب کے گھر کے دونوں صحنوں میں آسمان کے پورے لشکر کے لئے قربان گاہیں بنوائیں۔ 6 یہاں تک کہ اُس نے وادیٔ بن ہنوم میں اپنے بیٹوں کو بھی قربان کر کے جلا دیا۔ جادوگری، غیب دانی اور افسوں گری کرنے کے علاوہ وہ مُردوں کی روحوں سے رابطہ کرنے والوں اور رمّالوں سے بھی مشورہ کرتا تھا۔

غرض اُس نے بہت کچھ کیا جو رب کو ناپسند تھا اور اُسے طیش دلایا۔ 7 دیوی کا بُت بنوا کر اُس نے اُسے اللہ کے گھر میں کھڑا کیا، حالانکہ رب نے داؤد اور اُس کے بیٹے سلیمان سے کہا تھا، ''اِس گھر اور اِس شہر یروشلم میں جو مَیں نے تمام اسرائیلی قبیلوں میں سے چن لیا ہے مَیں اپنا نام ابد تک قائم رکھوں گا۔ 8 اگر اسرائیلی احتیاط سے میرے اُن تمام احکام اور ہدایات کی پیروی کریں جو موسیٰ نے شریعت میں اُنہیں دیئے تو مَیں کبھی نہیں ہونے دوں گا کہ اسرائیلیوں کو اُس ملک سے جلاوطن کر دیا جائے جو مَیں نے اُن کے باپ دادا کو عطا کیا تھا۔'' 9 لیکن منسّی نے یہوداہ اور یروشلم کے باشندوں کو ایسے غلط کام کرنے پر اُکسایا جو اُن قوموں سے بھی سرزد نہیں ہوئے تھے جنہیں رب نے ملک میں داخل ہوتے وقت اُن کے آگے سے تباہ کر دیا تھا۔

[10] گو رب نے منسّی اور اپنی قوم کو سمجھایا، لیکن اُنہوں نے پروا نہ کی۔ [11] تب رب نے اسوری بادشاہ کے کمانڈروں کو یہوداہ پر حملہ کرنے دیا۔ اُنہوں نے منسّی کو پکڑ کر اُس کی ناک میں نکیل ڈالی اور اُسے پیتل کی زنجیروں میں جکڑ کر بابل لے گئے۔ [12] جب وہ یوں مصیبت میں پھنس گیا تو منسّی رب اپنے خدا کا غضب ٹھنڈا کرنے کی کوشش کرنے لگا اور اپنے آپ کو اپنے باپ دادا کے خدا کے حضور پست کر دیا۔

[13] اور رب نے اُس کی التماس پر دھیان دے کر اُس کی سنی۔ اُسے یروشلم واپس لا کر اُس نے اُس کی حکومت بحال کر دی۔ تب منسّی نے جان لیا کہ رب ہی خدا ہے۔

[14] اِس کے بعد اُس نے 'داؤد کے شہر' کی بیرونی فصیل نئے سرے سے بنوائی۔ یہ فصیل جیحون چشمے کے مغرب سے شروع ہوئی اور وادیِ قدرون میں سے گزر کر مچھلی کے دروازے تک پہنچ گئی۔ اِس دیوار نے رب کے گھر کی پوری پہاڑی بنام عوفل کا احاطہ کر لیا اور بہت بلند تھی۔ اِس کے علاوہ بادشاہ نے یہوداہ کے تمام قلعہ بند شہروں پر فوجی افسر مقرر کئے۔ [15] اُس نے اجنبی معبودوں کو بُت سمیت رب کے گھر سے نکال دیا۔ جو قربان گاہیں اُس نے رب کے گھر کی پہاڑی اور باقی یروشلم میں کھڑی کی تھیں اُنہیں بھی اُس نے ڈھا کر شہر سے باہر پھینک دیا۔ [16] پھر اُس نے رب کی قربان گاہ کو نئے سرے سے تعمیر کر کے اُس پر سلامتی اور شکر گزاری کی قربانیاں چڑھائیں۔ ساتھ ساتھ اُس نے یہوداہ کے باشندوں سے کہا کہ رب اسرائیل کے خدا کی خدمت کریں۔ [17] گو لوگ اِس کے بعد بھی اونچی جگہوں پر اپنی قربانیاں پیش کرتے تھے، لیکن اب سے وہ اِنہیں صرف رب اپنے خدا کو پیش کرتے تھے۔

[18] باقی جو کچھ منسّی کی حکومت کے دوران ہوا وہ 'شاہانِ اسرائیل کی تاریخ' کی کتاب میں درج ہے۔ وہاں اُس کی اپنے خدا سے دعا بھی بیان کی گئی ہے اور وہ باتیں بھی جو غیب بینوں نے رب اسرائیل کے خدا کے نام میں اُسے بتائی تھیں۔ [19] غیب بینوں کی کتاب میں بھی منسّی کی دعا بیان کی گئی ہے اور یہ کہ اللہ نے کس طرح اُس کی سنی۔ وہاں اُس کے تمام گناہوں اور بےوفائی کا ذکر ہے، نیز اُن اونچی جگہوں کی فہرست درج ہے جہاں اُس نے اللہ کے تابع ہو جانے سے پہلے مندر بنا کر یسیرت دیوی کے کھمبے اور بُت کھڑے کئے تھے۔ [20] جب منسّی مر کر اپنے باپ دادا سے جا ملا تو اُسے اُس کے محل میں دفن کیا گیا۔ پھر اُس کا بیٹا امون تخت نشین ہوا۔

یہوداہ کا بادشاہ امون

[21] امون 22 سال کی عمر میں بادشاہ بنا اور دو سال تک یروشلم میں حکومت کرتا رہا۔ [22] اپنے باپ منسّی کی طرح وہ ایسا غلط کام کرتا رہا جو رب کو ناپسند تھا۔ جو بُت اُس کے باپ نے بنوائے تھے اُن ہی کی پوجا وہ کرتا اور اُن ہی کو قربانیاں پیش کرتا تھا۔ [23] لیکن اُس میں اور منسّی میں یہ فرق تھا کہ بیٹے نے اپنے آپ کو رب کے سامنے پست نہ کیا بلکہ اُس کا قصور مزید سنگین ہوتا گیا۔ [24] ایک دن امون کے کچھ افسروں نے اُس کے خلاف سازش کر کے اُسے محل میں قتل کر دیا۔ [25] لیکن اُمّت نے تمام سازش کرنے والوں کو مار ڈالا اور امون کی جگہ اُس کے بیٹے یوسیاہ کو بادشاہ بنا دیا۔

یوسیاہ بادشاہ بُت پرستی کی مخالفت کرتا ہے

34 یوسیاہ 8 سال کی عمر میں بادشاہ بنا، اور یروشلم میں رہ کر اُس کی حکومت کا دورانیہ 31 سال تھا۔ [2] یوسیاہ وہ کچھ کرتا رہا جو رب کو پسند تھا۔ وہ اپنے باپ داؤد کے اچھے نمونے پر چلتا رہا اور اُس سے نہ دائیں، نہ بائیں طرف ہٹا۔

[3] اپنی حکومت کے آٹھویں سال میں وہ اپنے باپ داؤد کے خدا کی مرضی تلاش کرنے لگا، گو اُس وقت وہ جوان ہی تھا۔ اپنی حکومت کے 12ویں سال میں وہ اونچی جگہوں کے مندروں، یسیرت دیوی کے کھمبوں اور تمام تراشے اور ڈھالے ہوئے بُتوں کو پورے ملک سے دُور کرنے لگا۔ یوں تمام یروشلم اور یہوداہ اِن چیزوں سے پاک صاف ہو گیا۔ [4] بادشاہ کے زیرِ نگرانی بعل دیوتاؤں کی قربان گاہوں کو ڈھا دیا گیا۔ بخور کی جو قربان گاہیں اُن کے اوپر تھیں اُنہیں اُس نے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ یسیرت دیوی کے کھمبوں اور تراشے اور ڈھالے ہوئے بُتوں کو زمین پر پٹخ کر اُس نے اُنہیں پیس کر اُن کی قبروں پر بکھیر دیا جنہوں نے جیتے جی اُن کو قربانیاں پیش کی تھیں۔ [5] بُت پرست پجاریوں کی ہڈیوں کو اُن کی اپنی قربان گاہوں پر جلایا گیا۔ اِس طرح سے یوسیاہ نے یروشلم اور یہوداہ کو پاک صاف کر دیا۔ [6-7] یہ اُس نے نہ صرف یہوداہ بلکہ منسّی، افرائیم، شمعون اور نفتالی تک کے شہروں میں اردگرد کے کھنڈرات سمیت بھی کیا۔ اُس نے قربان گاہوں کو گرا کر یسیرت دیوی کے کھمبوں اور بُتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے چکنا چُور کر دیا۔ تمام اسرائیل کی بخور کی قربان گاہوں کو اُس نے ڈھا دیا۔ اِس کے بعد وہ یروشلم واپس چلا گیا۔

رب کے گھر کی مرمت

[8] اپنی حکومت کے 18ویں سال میں یوسیاہ نے سافن بن اصلیاہ، یروشلم پر مقرر افسر معسیاہ اور بادشاہ کے مشیرِ خاص یوآخ بن یوآخز کو رب اپنے خدا کے گھر کے پاس بھیجا تاکہ اُس کی مرمت کروائیں۔ اُس وقت ملک اور رب کے گھر کو پاک صاف کرنے کی مہم جاری تھی۔ [9] امامِ اعظم خِلقیاہ کے پاس جا کر اُنہوں نے اُسے وہ پیسے دیئے جو لاوی کے دربانوں نے رب کے گھر میں جمع کئے تھے۔ یہ ہدیئے منسّی اور افرائیم کے باشندوں، اسرائیل کے تمام بچے ہوئے لوگوں اور یہوداہ، بن یمین اور یروشلم کے رہنے والوں کی طرف سے پیش کئے گئے تھے۔

[10] اب یہ پیسے اُن ٹھیکے داروں کے حوالے کر دیئے گئے جو رب کے گھر کی مرمت کروا رہے تھے۔ اِن پیسوں سے ٹھیکے داروں نے اُن کاری گروں کی اُجرت ادا کی جو رب کے گھر کی مرمت کر کے اُسے مضبوط کر رہے تھے۔ [11] کاری گروں اور تعمیر کرنے والوں نے اِن پیسوں سے تراشے ہوئے پتھر اور شہتیروں کی لکڑی بھی خریدی۔ عمارتوں میں شہتیروں کو بدلنے کی ضرورت تھی، کیونکہ یہوداہ کے بادشاہوں نے اُن پر دھیان نہیں دیا تھا، لہٰذا وہ گل گئے تھے۔ [12] اِن آدمیوں نے وفاداری سے خدمت سرانجام دی۔ چار لاوی اِن کی نگرانی کرتے تھے جن میں یحت اور عبدیاہ مِراری کے خاندان کے تھے جبکہ زکریاہ اور مُسلّام قِہات کے خاندان کے تھے۔ جتنے لاوی ساز بجانے میں ماہر تھے [13] وہ مزدوروں اور تمام دیگر کاری گروں پر مقرر تھے۔ کچھ اَور لاوی منشی، نگران اور دربان تھے۔

رب کے گھر میں شریعت کی کتاب مل جاتی ہے

14 جب وہ پیسے باہر لائے گئے جو رب کے گھر میں جمع ہوئے تھے تو خِلقیاہ کو شریعت کی وہ کتاب ملی جو رب نے موسیٰ کی معرفت دی تھی۔ 15 اُسے میرمنشی سافن کو دے کر اُس نے کہا، ”مجھے رب کے گھر میں شریعت کی کتاب ملی ہے۔“ 16 تب سافن کتاب کو لے کر بادشاہ کے پاس گیا اور اُسے اطلاع دی، ”جو بھی ذمہ داری آپ کے ملازموں کو دی گئی اُنہیں وہ اچھی طرح پورا کر رہے ہیں۔ 17 اُنہوں نے رب کے گھر میں جمع شدہ پیسے مرمت پر مقرر ٹھیکے داروں اور باقی کام کرنے والوں کو دے دیئے ہیں۔“ 18 پھر سافن نے بادشاہ کو بتایا، ”خِلقیاہ نے مجھے ایک کتاب دی ہے۔“ کتاب کو کھول کر وہ بادشاہ کی موجودگی میں اُس کی تلاوت کرنے لگا۔

19 کتاب کی باتیں سن کر بادشاہ نے رنجیدہ ہو کر اپنے کپڑے پھاڑ لئے۔ 20 اُس نے خِلقیاہ، اخی قام بن سافن، عبدون بن میکاہ، میرمنشی سافن اور اپنے خاص خادم عسایاہ کو بُلا کر اُنہیں حکم دیا، 21 ”جا کر میری اور اسرائیل اور یہوداہ کے بچے ہوئے افراد کی خاطر رب سے اِس کتاب میں درج باتوں کے بارے میں دریافت کریں۔ رب کا جو غضب ہم پر نازل ہونے والا ہے وہ نہایت سخت ہے، کیونکہ ہمارے باپ دادا نہ رب کے فرمان کے تابع رہے، نہ اُن ہدایات کے مطابق زندگی گزاری ہے جو کتاب میں درج کی گئی ہیں۔“

22 چنانچہ خِلقیاہ بادشاہ کے بھیجے ہوئے چند آدمیوں کے ساتھ خُلدہ نبیہ کو ملنے گیا۔ خُلدہ کا شوہر سلّوم بن توقہت بن خسرہ رب کے گھر کے کپڑے سنبھالتا تھا۔ وہ یروشلم کے نئے علاقے میں رہتے تھے۔

24-23 خُلدہ نے اُنہیں جواب دیا، ”رب اسرائیل کا خدا فرماتا ہے کہ جس آدمی نے تمہیں بھیجا ہے اُسے بتا دینا، ’رب فرماتا ہے کہ مَیں اِس شہر اور اِس کے باشندوں پر آفت نازل کروں گا۔ وہ تمام لعنتیں پوری ہو جائیں گی جو بادشاہ کے حضور پڑھی گئی کتاب میں بیان کی گئی ہیں۔ 25 کیونکہ میری قوم نے مجھے ترک کر کے دیگر معبودوں کو قربانیاں پیش کی ہیں اور اپنے ہاتھوں سے بُت بنا کر مجھے طیش دلایا ہے۔ میرا غضب اِس مقام پر نازل ہو جائے گا اور کبھی ختم نہیں ہو گا۔‘ 26 لیکن یہوداہ کے بادشاہ کے پاس جائیں جس نے آپ کو رب سے دریافت کرنے کے لئے بھیجا ہے اور اُسے بتا دیں کہ رب اسرائیل کا خدا فرماتا ہے، ’میری باتیں سن کر 27 تیرا دل نرم ہو گیا ہے۔ جب تجھے پتا چلا کہ مَیں نے اِس مقام اور اِس کے باشندوں کے خلاف بات کی ہے تو تُو نے اپنے آپ کو اللہ کے سامنے پست کر دیا۔ تُو نے بڑی انکساری سے رنجیدہ ہو کر اپنے کپڑے پھاڑ لئے اور میرے حضور پھوٹ پھوٹ کر رویا۔ رب فرماتا ہے کہ یہ دیکھ کر مَیں نے تیری سنی ہے۔ 28 جب تُو میرے کہنے پر مر کر اپنے باپ دادا سے جا ملے گا تو سلامتی سے دفن ہو گا۔ جو آفت مَیں شہر اور اُس کے باشندوں پر نازل کروں گا وہ تُو خود نہیں دیکھے گا‘۔“

افسر بادشاہ کے پاس واپس گئے اور اُسے خُلدہ کا جواب سنا دیا۔

یوسیاہ رب سے عہد باندھتا ہے

29 تب بادشاہ یہوداہ اور یروشلم کے تمام بزرگوں کو بُلا کر 30 رب کے گھر میں گیا۔ سب لوگ چھوٹے سے

لے کر بڑے تک اُس کے ساتھ گئے یعنی یہوداہ کے آدمی، یروشلم کے باشندے، امام اور لاوی۔ وہاں پہنچ کر جماعت کے سامنے عہد کی اُس پوری کتاب کی تلاوت کی گئی جو رب کے گھر میں ملی تھی۔

31 پھر بادشاہ نے اپنے ستون کے پاس کھڑے ہو کر رب کے حضور عہد باندھا اور وعدہ کیا، ”ہم رب کی پیروی کریں گے، ہم پورے دل و جان سے اُس کے احکام اور ہدایات پوری کر کے اِس کتاب میں درج عہد کی باتیں قائم رکھیں گے۔“ 32 یوسیاہ نے مطالبہ کیا کہ یروشلم اور یہوداہ کے تمام باشندے عہد میں شریک ہو جائیں۔ اُس وقت سے یروشلم کے باشندے اپنے باپ دادا کے خدا کے عہد کے ساتھ لپٹے رہے۔

33 یوسیاہ نے اسرائیل کے پورے ملک سے تمام گھنونے بُتوں کو دُور کر دیا۔ اسرائیل کے تمام باشندوں کو اُس نے تاکید کی، ”رب اپنے خدا کی خدمت کریں۔“ چنانچہ یوسیاہ کے جیتے جی وہ رب اپنے باپ دادا کی راہ سے دُور نہ ہوئے۔

یوسیاہ فسح کی عید مناتا ہے

35 پھر یوسیاہ نے رب کی تعظیم میں فسح کی عید منائی۔ پہلے مہینے کے 14ویں دن فسح کا لیلا ذبح کیا گیا۔ 2 بادشاہ نے اماموں کو کام پر لگا کر اُن کی حوصلہ افزائی کی کہ وہ رب کے گھر میں اپنی خدمت اچھی طرح انجام دیں۔ 3 لاویوں کو تمام اسرائیلیوں کو شریعت کی تعلیم دینے کی ذمہ داری دی گئی تھی، اور ساتھ ساتھ اُنہیں رب کی خدمت کے لئے مخصوص کیا گیا تھا۔ اُن سے یوسیاہ نے کہا،

”مقدّس صندوق کو اُس عمارت میں رکھیں جو اسرائیل کے بادشاہ داؤد کے بیٹے سلیمان نے تعمیر کیا۔ اُسے اپنے کندھوں پر اُٹھا کر اِدھر اُدھر لے جانے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ اب سے اپنا وقت رب اپنے خدا اور اُس کی قوم اسرائیل کی خدمت میں صرف کریں۔ 4 اُن خاندانی گروہوں کے مطابق خدمت کے لئے تیار رہیں جن کی ترتیب داؤد بادشاہ اور اُس کے بیٹے سلیمان نے لکھ کر مقرر کی تھی۔ 5 پھر مقدِس میں اُس جگہ کھڑے ہو جائیں جو آپ کے خاندانی گروہ کے لئے مقرر ہے اور اُن خاندانوں کی مدد کریں جو قربانیاں چڑھانے کے لئے آتے ہیں اور جن کی خدمت کرنے کی ذمہ داری آپ کو دی گئی ہے۔ 6 اپنے آپ کو خدمت کے لئے مخصوص کریں اور فسح کے لیلے ذبح کر کے اپنے ہم وطنوں کے لئے اِس طرح تیار کریں جس طرح رب نے موسیٰ کی معرفت حکم دیا تھا۔“

7 عید کی خوشی میں یوسیاہ نے عید منانے والوں کو اپنی ملکیت میں سے 30,000 بھیڑ بکریوں کے بچے دیئے۔ یہ جانور فسح کی قربانی کے طور پر چڑھائے گئے جبکہ بادشاہ کی طرف سے 3,000 بَیل دیگر قربانیوں کے لئے استعمال ہوئے۔ 8 اِس کے علاوہ بادشاہ کے افسروں نے بھی اپنی خوشی سے قوم، اماموں اور لاویوں کو جانور دیئے۔ اللہ کے گھر کے سب سے اعلیٰ افسروں خِلقیاہ، زکریاہ اور یحی ایل نے دیگر اماموں کو فسح کی قربانی کے لئے 2,600 بھیڑ بکریوں کے بچے دیئے، نیز 300 بَیل۔ 9 اِسی طرح لاویوں کے راہنماؤں نے دیگر لاویوں کو فسح کی قربانی کے لئے 5,000 بھیڑ بکریوں کے بچے دیئے، نیز 500 بَیل۔ اُن میں سے تین بھائی بنام کوننیاہ، سمعیاہ اور نتنی ایل تھے جبکہ دوسروں کے نام حسبیاہ، یعی ایل اور یوزبد تھے۔ 10 جب ہر ایک

خدمت کے لئے تیار تھا تو امام اپنی اپنی جگہ پر اور لاوی اپنے اپنے گروہوں کے مطابق کھڑے ہو گئے جس طرح بادشاہ نے ہدایت دی تھی۔ [11] لاویوں نے فسح کے لیلوں کو ذبح کر کے اُن کی کھالیں اُتاریں جبکہ اماموں نے لاویوں سے جانوروں کا خون لے کر قربان گاہ پر چھڑکا۔ [12] جو کچھ بھسم ہونے والی قربانیوں کے لئے مقرر تھا اُسے قوم کے مختلف خاندانوں کے لئے ایک طرف رکھ دیا گیا تاکہ وہ اُسے بعد میں رب کو قربانی کے طور پر پیش کر سکیں، جس طرح موسیٰ کی شریعت میں لکھا ہے۔ بَیلوں کے ساتھ بھی ایسا ہی کیا گیا۔ [13] فسح کے لیلوں کو ہدایات کے مطابق آگ پر بھونا گیا جبکہ باقی گوشت کو مختلف قسم کی دیگوں میں اُبالا گیا۔ جوں ہی گوشت پک گیا تو لاویوں نے اُسے جلدی سے حاضرین میں تقسیم کیا۔ [14] اِس کے بعد اُنہوں نے اپنے اور اماموں کے لئے فسح کے لیلے تیار کئے، کیونکہ ہارون کی اولاد یعنی امام بھسم ہونے والی قربانیوں اور چربی کو چڑھانے میں رات تک مصروف رہے۔

[15] عید کے پورے دوران آسف کے خاندان کے گلوکار اپنی اپنی جگہ پر کھڑے رہے، جس طرح داؤد، آسف، ہیمان اور بادشاہ کے غیب بین یدوتون نے ہدایت دی تھی۔ دربان بھی رب کے گھر کے دروازوں پر مسلسل کھڑے رہے۔ اُنہیں اپنی جگہوں کو چھوڑنے کی ضرورت بھی نہیں تھی، کیونکہ باقی لاویوں نے اُن کے لئے بھی فسح کے لیلے تیار کر رکھے۔ [16] یوں اُس دن یوسیاہ کے حکم پر قربانیوں کے پورے انتظام کو ترتیب دیا گیا تاکہ آئندہ فسح کی عید منائی جائے اور بھسم ہونے والی قربانیاں رب کی قربان گاہ پر پیش کی جائیں۔

[17] یروشلم میں جمع ہوئے اسرائیلیوں نے فسح کی عید اور بےخمیری روٹی کی عید ایک ہفتے کے دوران منائی۔ [18] فسح کی عید اسرائیل میں سموایل نبی کے زمانے سے لے کر اُس وقت تک اِس طرح نہیں منائی گئی تھی۔ اسرائیل کے کسی بھی بادشاہ نے اُسے یوں نہیں منایا تھا جس طرح یوسیاہ نے اُسے اُس وقت اماموں، لاویوں، یروشلم اور تمام یہوداہ اور اسرائیل سے آئے ہوئے لوگوں کے ساتھ مل کر منائی۔ [19] یوسیاہ بادشاہ کی حکومت کے 18ویں سال میں پہلی دفعہ رب کی تعظیم میں ایسی عید منائی گئی۔

یوسیاہ کی موت

[20] رب کے گھر کی بحالی کی تکمیل کے بعد ایک دن مصر کا بادشاہ نکوہ دریائے فرات پر کے شہر کرکمیس کے لئے روانہ ہوا تاکہ وہاں دشمن سے لڑے۔ لیکن راستے میں یوسیاہ اُس کا مقابلہ کرنے کے لئے نکلا۔ [21] نکوہ نے اپنے قاصدوں کو یوسیاہ کے پاس بھیج کر اُسے اطلاع دی، ”اے یہوداہ کے بادشاہ، میرا آپ سے کیا واسطہ؟ اِس وقت مَیں آپ پر حملہ کرنے کے لئے نہیں نکلا بلکہ اُس شاہی خاندان پر جس کے ساتھ میرا جھگڑا ہے۔ اللہ نے فرمایا ہے کہ مَیں جلدی کروں۔ وہ تو میرے ساتھ ہے۔ چنانچہ اُس کا مقابلہ کرنے سے باز آئیں، ورنہ وہ آپ کو ہلاک کر دے گا۔“

[22] لیکن یوسیاہ باز نہ آیا بلکہ لڑنے کے لئے تیار ہوا۔ اُس نے نکوہ کی بات نہ مانی گو اللہ نے اُسے اُس کی معرفت آگاہ کیا تھا۔ چنانچہ وہ بھیس بدل کر فرعون سے لڑنے کے لئے مجِدّو کے میدان میں پہنچا۔ [23] جب لڑائی چھڑ گئی تو یوسیاہ تیروں سے زخمی ہوا، اور اُس نے

اپنے ملازموں کو حکم دیا، ”مجھے یہاں سے لے جاؤ، کیونکہ مَیں سخت زخمی ہو گیا ہوں۔“ 24 لوگوں نے اُسے اُس کے اپنے رتھ پر سے اُٹھا کر اُس کے ایک اَور رتھ میں رکھا جو اُسے یروشلم لے گیا۔ لیکن اُس نے وفات پائی، اور اُسے اپنے باپ دادا کے خاندانی قبرستان میں دفن کیا گیا۔ پورے یہوداہ اور یروشلم نے اُس کا ماتم کیا۔

25 یرمیاہ نے یوسیاہ کی یاد میں ماتمی گیت لکھے، اور آج تک گیت گانے والے مرد و خواتین یوسیاہ کی یاد میں ماتمی گیت گاتے ہیں، یہ پکا دستور بن گیا ہے۔ یہ گیت ’نوحہ کی کتاب‘ میں درج ہیں۔

27-26 باقی جو کچھ شروع سے لے کر آخر تک یوسیاہ کی حکومت کے دوران ہوا وہ ’شاہانِ یہوداہ و اسرائیل‘ کی کتاب میں بیان کیا گیا ہے۔ وہاں اُس کے نیک کاموں کا ذکر ہے اور یہ کہ اُس نے کس طرح شریعت کے احکام پر عمل کیا۔

یہوداہ کا بادشاہ یہوآخز

36 اُمّت نے یوسیاہ کے بیٹے یہوآخز کو باپ کے تخت پر بٹھا دیا۔ 2 یہوآخز 23 سال کی عمر میں بادشاہ بنا، اور یروشلم میں اُس کی حکومت کا دورانیہ تین ماہ تھا۔ 3 پھر مصر کے بادشاہ نے اُسے تخت سے اُتار دیا، اور ملکِ یہوداہ کو تقریباً 3,400 کلو گرام چاندی اور 34 کلو گرام سونا خراج کے طور پر ادا کرنا پڑا۔ 4 مصر کے بادشاہ نے یہوآخز کے سگے بھائی اِلیاقیم کو یہوداہ اور یروشلم کا نیا بادشاہ بنا کر اُس کا نام یہویقیم میں بدل دیا۔ یہوآخز کو وہ قید کر کے اپنے ساتھ مصر لے گیا۔

یہوداہ کا بادشاہ یہویقیم

5 یہویقیم 25 سال کی عمر میں بادشاہ بنا، اور یروشلم میں رہ کر وہ 11 سال تک حکومت کرتا رہا۔ اُس کا چال چلن رب اُس کے خدا کو ناپسند تھا۔ 6 ایک دن بابل کے نبوکدنضر نے یہوداہ پر حملہ کیا اور یہویقیم کو پیتل کی زنجیروں میں جکڑ کر بابل لے گیا۔ 7 نبوکدنضر رب کے گھر کی کئی قیمتی چیزیں بھی چھین کر اپنے ساتھ بابل لے گیا اور وہاں اپنے مندر میں رکھ دیں۔

8 باقی جو کچھ یہویقیم کی حکومت کے دوران ہوا وہ ’شاہانِ یہوداہ و اسرائیل‘ کی کتاب میں درج ہے۔ وہاں یہ بیان کیا گیا ہے کہ اُس نے کیسی گھنونی حرکتیں کیں اور کہ کیا کچھ اُس کے ساتھ ہوا۔ اُس کے بعد اُس کا بیٹا یہویاکین تخت نشین ہوا۔

یہویاکین کی حکومت

9 یہویاکین 18 سال کی عمر میں بادشاہ بنا، اور یروشلم میں اُس کی حکومت کا دورانیہ تین ماہ اور دس دن تھا۔ اُس کا چال چلن رب کو ناپسند تھا۔ 10 بہار کے موسم میں نبوکدنضر بادشاہ نے حکم دیا کہ اُسے گرفتار کر کے بابل لے جایا جائے۔ ساتھ ساتھ فوجیوں نے رب کے گھر کی قیمتی چیزیں بھی چھین کر بابل پہنچائیں۔ یہویاکین کی جگہ نبوکدنضر نے یہویاکین کے چچا صِدقیاہ کو یہوداہ اور یروشلم کا بادشاہ بنا دیا۔

صِدقیاہ بادشاہ اور یروشلم کی تباہی

11 صِدقیاہ 21 سال کی عمر میں تخت نشین ہوا، اور یروشلم میں اُس کی حکومت کا دورانیہ 11 سال تھا۔ 12 اُس کا چال چلن رب اُس کے خدا کو ناپسند تھا۔ جب

یرمیاہ نبی نے اُسے رب کی طرف سے آگاہ کیا تو اُس نے اپنے آپ کو نبی کے سامنے پست نہ کیا۔ [13] صِدقیاہ کو اللہ کی قسم کھا کر نبوکدنضر بادشاہ کا وفادار رہنے کا وعدہ کرنا پڑا۔ تو بھی وہ کچھ دیر کے بعد سرکش ہو گیا۔ وہ اَڑ گیا، اور اُس کا دل اِتنا سخت ہو گیا کہ وہ رب اسرائیل کے خدا کی طرف دوبارہ رجوع کرنے کے لئے تیار نہیں تھا۔

[14] لیکن یہوداہ کے راہنماؤں، اماموں اور قوم کی بےوفائی بھی بڑھتی گئی۔ پڑوسی قوموں کے گھنونے رسم و رواج اپنا کر اُنہوں نے رب کے گھر کو ناپاک کر دیا، گو اُس نے یروشلم میں یہ عمارت اپنے لئے مخصوص کی تھی۔

[15] بار بار رب اُن کے باپ دادا کا خدا اپنے پیغمبروں کو اُن کے پاس بھیج کر اُنہیں سمجھاتا رہا، کیونکہ اُسے اپنی قوم اور سکونت گاہ پر ترس آتا تھا۔ [16] لیکن لوگوں نے اللہ کے پیغمبروں کا مذاق اُڑایا، اُن کے پیغام حقیر جانے اور نبیوں کو لعن طعن کی۔ آخرکار رب کا غضب اُن پر نازل ہوا، اور بچنے کا کوئی راستہ نہ رہا۔ [17] اُس نے بابل کے بادشاہ نبوکدنضر کو اُن کے خلاف بھیجا تو دشمن یہوداہ کے جوانوں کو تلوار سے قتل کرنے کے لئے مقدِس میں گھُسنے سے بھی نہ جھجکے۔ کسی پر بھی رحم نہ کیا گیا، خواہ جوان مرد یا جوان خاتون، خواہ بزرگ یا عمر رسیدہ ہو۔ رب نے سب کو نبوکدنضر کے حوالے کر دیا۔ [18] نبوکدنضر نے اللہ کے گھر کی تمام چیزیں چھین لیں، خواہ وہ بڑی تھیں یا چھوٹی۔ وہ رب کے گھر، بادشاہ اور اُس کے اعلیٰ افسروں کے تمام خزانے بھی بابل لے گیا۔ [19] فوجیوں نے رب کے گھر اور تمام محلوں کو جلا کر یروشلم کی فصیل کو گرا دیا۔ جتنی بھی قیمتی چیزیں رہ گئی تھیں وہ تباہ ہوئیں۔ [20] اور جو تلوار سے بچ گئے تھے اُنہیں بابل کا بادشاہ قید کر کے اپنے ساتھ بابل لے گیا۔ وہاں اُنہیں اُس کی اور اُس کی اولاد کی خدمت کرنی پڑی۔ اُن کی یہ حالت اُس وقت تک جاری رہی جب تک فارسی قوم کی سلطنت شروع نہ ہوئی۔

[21] یوں وہ کچھ پورا ہوا جس کی پیش گوئی رب نے یرمیاہ نبی کی معرفت کی تھی، کیونکہ زمین کو آخرکار سبت کا وہ آرام مل گیا جو بادشاہوں نے اُسے نہیں دیا تھا۔ جس طرح نبی نے کہا تھا، اب زمین 70 سال تک تباہ اور ویران رہی۔

جلاوطنی سے واپسی

[22] فارس کے بادشاہ خورس کی حکومت کے پہلے سال میں رب نے وہ کچھ پورا ہونے دیا جس کی پیش گوئی اُس نے یرمیاہ کی معرفت کی تھی۔ اُس نے خورس کو ذیل کا اعلان کرنے کی تحریک دی۔ یہ اعلان زبانی اور تحریری طور پر پوری بادشاہی میں کیا گیا۔

[23] ”فارس کا بادشاہ خورس فرماتا ہے، رب آسمان کے خدا نے دنیا کے تمام ممالک میرے حوالے کر دیئے ہیں۔ اُس نے مجھے یہوداہ کے شہر یروشلم میں اُس کے لئے گھر بنانے کی ذمہ داری دی ہے۔ آپ میں سے جتنے اُس کی قوم کے ہیں یروشلم کے لئے روانہ ہو جائیں۔ رب آپ کا خدا آپ کے ساتھ ہو۔“

عزرا

جلاوطنی سے واپسی

1 فارس کے بادشاہ خورس کی حکومت کے پہلے سال میں رب نے وہ کچھ پورا ہونے دیا جس کی پیش گوئی اُس نے یرمیاہ کی معرفت کی تھی۔ اُس نے خورس کو ذیل کا اعلان کرنے کی تحریک دی۔ یہ اعلان زبانی اور تحریری طور پر پوری بادشاہی میں کیا گیا۔

2 ''فارس کا بادشاہ خورس فرماتا ہے، رب آسمان کے خدا نے دنیا کے تمام ممالک میرے حوالے کر دیئے ہیں۔ اُس نے مجھے یہوداہ کے شہر یروشلم میں اُس کے لئے گھر بنانے کی ذمہ داری دی ہے۔ 3 آپ میں سے جتنے اُس کی قوم کے ہیں یروشلم کے لئے روانہ ہو جائیں تاکہ وہاں رب اسرائیل کے خدا کے لئے گھر بنائیں، اُس خدا کے لئے جو یروشلم میں سکونت کرتا ہے۔ آپ کا خدا آپ کے ساتھ ہو۔ 4 جہاں بھی اسرائیلی قوم کے بچے ہوئے لوگ رہتے ہیں، وہاں اُن کے پڑوسیوں کا فرض ہے کہ وہ سونے چاندی اور مال مویشی سے اُن کی مدد کریں۔ اِس کے علاوہ وہ اپنی خوشی سے یروشلم میں اللہ کے گھر کے لئے ہدیئے بھی دیں۔''

5 تب کچھ اسرائیلی روانہ ہو کر یروشلم میں رب کے گھر کو تعمیر کرنے کی تیاریاں کرنے لگے۔ اُن میں یہوداہ اور بن یمین کے خاندانی سرپرست، امام اور لاوی شامل تھے یعنی جتنے لوگوں کو اللہ نے تحریک دی تھی۔ 6 اُن کے تمام پڑوسیوں نے اُنہیں سونا چاندی اور مال مویشی دے کر اُن کی مدد کی۔ اِس کے علاوہ اُنہوں نے اپنی خوشی سے بھی رب کے گھر کے لئے ہدیئے دیئے۔

7 خورس بادشاہ نے وہ چیزیں واپس کر دیں جو نبوکدنضر نے یروشلم میں رب کے گھر سے لُوٹ کر اپنے دیوتا کے مندر میں رکھ دی تھیں۔ 8 اُنہیں نکال کر فارس کے بادشاہ نے مِتردات خزانچی کے حوالے کر دیا جس نے سب کچھ گن کر یہوداہ کے بزرگ شیس بضر کو دے دیا۔ 9 جو فہرست اُس نے لکھی اُس میں ذیل کی چیزیں تھیں:

سونے کے 30 باسن،
چاندی کے 1,000 باسن،
29 چھریاں،
10 سونے کے 30 پیالے،
چاندی کے 410 پیالے،
باقی چیزیں 1,000 عدد۔

[11] سونے اور چاندی کی کُل 5,400 چیزیں تھیں۔ شیس بضر یہ سب کچھ اپنے ساتھ لے گیا جب وہ جلاوطنوں کے ساتھ بابل سے یروشلم کے لئے روانہ ہوا۔

واپس آئے ہوئے اسرائیلیوں کی فہرست

2 ذیل میں یہوداہ کے اُن لوگوں کی فہرست ہے جو جلاوطنی سے واپس آئے۔ بابل کا بادشاہ نبوکدنضر اُنہیں قید کر کے بابل لے گیا تھا، لیکن اب وہ یروشلم اور یہوداہ کے اُن شہروں میں پھر جا بسے جہاں اُن کے خاندان پہلے رہتے تھے۔ [2] اُن کے راہنما زرُبابل، یشوع، نحمیاہ، سرایاہ، رعلایاہ، مردکی، بِلشان، مِسفار، بِگوَئی، رحوم اور بعنہ تھے۔ ذیل کی فہرست میں واپس آئے ہوئے خاندانوں کے مرد بیان کئے گئے ہیں۔

[3] پرعوس کا خاندان: 2,172،

[4] سفطیاہ کا خاندان: 372،

[5] ارخ کا خاندان: 775،

[6] پخت موآب کا خاندان یعنی یشوع اور یوآب کی اولاد: 2,812،

[7] عیلام کا خاندان: 1,254،

[8] زتّو کا خاندان: 945،

[9] زکی کا خاندان: 760،

[10] بانی کا خاندان: 642،

[11] بِبی کا خاندان: 623،

[12] عزجاد کا خاندان: 1,222،

[13] ادونِقام کا خاندان: 666،

[14] بِگوَئی کا خاندان: 2,056،

[15] عدین کا خاندان: 454،

[16] اطیر کا خاندان یعنی حِزقیاہ کی اولاد: 98،

[17] بضی کا خاندان: 323،

[18] یورہ کا خاندان: 112،

[19] حاشوم کا خاندان: 223،

[20] جِبّار کا خاندان: 95،

[21] بیت لحم کے باشندے: 123،

[22] نطوفہ کے 56 باشندے،

[23] عنتوت کے باشندے: 128،

[24] عزماوت کے باشندے: 42،

[25] قِریَت یعریم، کفیرہ اور بیروت کے باشندے: 743،

[26] رامہ اور جِبع کے باشندے: 621،

[27] مِکماس کے باشندے: 122،

[28] بیت ایل اور عَی کے باشندے: 223،

[29] نبو کے باشندے: 52،

[30] مجبیس کے باشندے: 156،

[31] دوسرے عیلام کے باشندے: 1,254،

[32] حارِم کے باشندے: 320،

[33] لُود، حادید اور اونو کے باشندے: 725،

[34] یریحو کے باشندے: 345،

[35] سناآہ کے باشندے: 3,630۔

[36] ذیل کے امام جلاوطنی سے واپس آئے۔ یدعیاہ کا خاندان جو یشوع کی نسل کا تھا: 973،

[37] اِمّیر کا خاندان: 1,052،

[38] فشحور کا خاندان: 1,247،

[39] حارِم کا خاندان: 1,017،

[40] ذیل کے لاوی جلاوطنی سے واپس آئے۔ یشوع اور قدمی ایل کا خاندان یعنی ہوداویاہ کی اولاد: 74،

[41] گلوکار: آسف کے خاندان کے 128 آدمی،

[42] رب کے گھر کے دربان: سلّوم، اطیر، طلمون، عقّوب، خطیطا اور سوبی کے خاندانوں کے 139 آدمی۔

[43] رب کے گھر کے خدمت گاروں کے درجِ ذیل خاندان جلاوطنی سے واپس آئے۔

ضیحا، حسوفا، طبّعوت، [44] قروس، سیعہا، فدون، [45] لِبانہ، حجابہ، عقّوب، [46] حجاب، شلمی، حنان، [47] جِدّیل، جحر، ریایاہ، [48] رضین، نفودا، جزّام، [49] عُزّا، فاسح، بسی، [50] اسنہ، معونیم، نفوسیم، [51] بقبوق، حقوفا، حرحور، [52] بضلوت، محیدا، حرشا، [53] برقوس، سیسرا، تاخ، [54] نضیاح اور خطیفا۔

[55] سلیمان کے خادموں کے درجِ ذیل خاندان جلاوطنی سے واپس آئے۔

سوطی، سوفرت، فرودا، [56] یعلہ، درقون، جِدّیل، [57] سفطیاہ، خطّیل، فوکرت ضبائم اور امی۔

[58] رب کے گھر کے خدمت گاروں اور سلیمان کے خادموں کے خاندانوں میں سے واپس آئے ہوئے مردوں کی تعداد 392 تھی۔

[59-60] واپس آئے ہوئے خاندانوں دِلایاہ، طوبیاہ اور نفودا کے 652 مرد ثابت نہ کر سکے کہ اسرائیل کی اولاد ہیں، گو وہ تل ملح، تل حرشا، کروب، ادون اور اِمّیر کے رہنے والے تھے۔

[61-62] حبایاہ، ہقوض اور برزلی کے خاندانوں کے کچھ امام بھی واپس آئے، لیکن اُنہیں رب کے گھر میں خدمت کرنے کی اجازت نہ ملی۔ کیونکہ گو اُنہوں نے نسب ناموں میں اپنے نام تلاش کئے اُن کا کہیں ذکر نہ ملا، اِس لئے اُنہیں ناپاک قرار دیا گیا۔ (برزلی کے خاندان کے بانی نے برزلی جِلعادی کی بیٹی سے شادی کر کے اپنے سسر کا نام اپنا لیا تھا۔) [63] یہوداہ کے گورنر نے حکم دیا کہ اِن تین خاندانوں کے امام فی الحال قربانیوں کا وہ حصہ کھانے میں شریک نہ ہوں جو اماموں کے لئے مقرر ہے۔ جب دوبارہ امامِ اعظم مقرر کیا جائے تو وہی اُوریم اور تمّیم نامی قرعہ ڈال کر معاملہ حل کرے۔

[64] کُل 42,360 اسرائیلی اپنے وطن لوٹ آئے، [65] نیز اُن کے 7,337 غلام اور لونڈیاں اور 200 گلوکار جن میں مرد و خواتین شامل تھے۔

[66] اسرائیلیوں کے پاس 736 گھوڑے، 245 خچر، [67] 435 اونٹ اور 6,720 گدھے تھے۔

[68] جب وہ یروشلم میں رب کے گھر کے پاس پہنچے تو کچھ خاندانی سرپرستوں نے اپنی خوشی سے ہدیئے دیئے تاکہ اللہ کا گھر نئے سرے سے اُس جگہ تعمیر کیا جا سکے جہاں پہلے تھا۔ [69] ہر ایک نے اُتنا دے دیا جتنا دے سکا۔ اُس وقت سونے کے کُل 61,000 سِکے، چاندی کے 2,800 کلو گرام اور اماموں کے 100 لباس جمع ہوئے۔

[70] امام، لاوی، گلوکار، رب کے گھر کے دربان اور خدمت گار، اور عوام کے کچھ لوگ اپنی اپنی آبائی آبادیوں میں دوبارہ جا بسے۔ یوں تمام اسرائیلی دوبارہ اپنے اپنے شہروں میں رہنے لگے۔

نئی قربان گاہ پر قربانیاں

3 ساتویں مہینے کی ابتدا میں پوری قوم یروشلم میں جمع ہوئی۔ اُس وقت اسرائیلی اپنی آبادیوں میں دوبارہ آباد ہو گئے تھے۔ [2] جمع ہونے کا مقصد اسرائیل کے خدا کی قربان گاہ کو نئے سرے سے تعمیر کرنا تھا تاکہ مردِ خدا موسیٰ کی شریعت کے مطابق اُس پر بھسم ہونے

والی قربانیاں پیش کی جا سکیں۔ چنانچہ یشوع بن یوصدق اور زرُبابل بن سیالتی ایل کام میں لگ گئے۔ یشوع کے امام بھائیوں اور زرُبابل کے بھائیوں نے اُن کی مدد کی۔ [3] گو وہ ملک میں رہنے والی دیگر قوموں سے سہمے ہوئے تھے تاہم اُنہوں نے قربان گاہ کو اُس کی پرانی بنیاد پر تعمیر کیا اور صبح شام اُس پر رب کو بھسم ہونے والی قربانیاں پیش کرنے لگے۔ [4] جھونپڑیوں کی عید اُنہوں نے شریعت کی ہدایت کے مطابق منائی۔ اُس ہفتے کے ہر دن اُنہوں نے بھسم ہونے والی اُتنی قربانیاں چڑھائیں جتنی ضروری تھیں۔

[5] اُس وقت سے امام بھسم ہونے والی تمام درکار قربانیاں باقاعدگی سے پیش کرنے لگے، نیز نئے چاند کی عیدوں اور رب کی باقی مخصوص و مقدّس عیدوں کی قربانیاں۔ قوم اپنی خوشی سے بھی رب کو قربانیاں پیش کرتی تھی۔ [6] گو رب کے گھر کی بنیاد ابھی ڈالی نہیں گئی تھی تو بھی اسرائیلی ساتویں مہینے کے پہلے دن سے رب کو بھسم ہونے والی قربانیاں پیش کرنے لگے۔ [7] پھر اُنہوں نے راجوں اور کاری گروں کو پیسے دے کر کام پر لگایا اور صور اور صیدا کے باشندوں سے دیودار کی لکڑی منگوائی۔ یہ لکڑی لبنان کے پہاڑی علاقے سے سمندر تک لائی گئی اور وہاں سے سمندر کے راستے یافا پہنچائی گئی۔ اسرائیلیوں نے معاوضے میں کھانے پینے کی چیزیں اور زیتون کا تیل دے دیا۔ فارس کے بادشاہ خورس نے اُنہیں یہ کروانے کی اجازت دی تھی۔

رب کے گھر کی تعمیرِ نو

[8] جلاوطنی سے واپس آنے کے دوسرے سال کے دوسرے مہینے میں رب کے گھر کی نئے سرے سے تعمیر شروع ہوئی۔ اِس کام میں زرُبابل بن سیالتی ایل، یشوع بن یوصدق، دیگر امام اور لاوی اور وطن میں واپس آئے ہوئے باقی تمام اسرائیلی شریک ہوئے۔ تعمیری کام کی نگرانی اُن لاویوں کے ذمے لگا دی گئی جن کی عمر 20 سال یا اِس سے زائد تھی۔

[9] ذیل کے لوگ مل کر رب کا گھر بنانے والوں کی نگرانی کرتے تھے: یشوع اپنے بیٹوں اور بھائیوں سمیت، قدمی ایل اور اُس کے بیٹے جو ہوداویاہ کی اولاد تھے اور حنداد کے خاندان کے لاوی۔

[10] رب کے گھر کی بنیاد رکھتے وقت امام اپنے مقدّس لباس پہنے ہوئے ساتھ کھڑے ہو گئے اور تُرم بجانے لگے۔ آسف کے خاندان کے لاوی ساتھ ساتھ جھانجھ بجانے اور رب کی ستائش کرنے لگے۔ سب کچھ اسرائیل کے بادشاہ داؤد کی ہدایات کے مطابق ہوا۔ [11] وہ حمد و ثنا کے گیت سے رب کی تعریف کرنے لگے، "وہ بھلا ہے، اور اسرائیل پر اُس کی شفقت ابدی ہے!" جب حاضرین نے دیکھا کہ رب کے گھر کی بنیاد رکھی جا رہی ہے تو سب رب کی خوشی میں زور دار نعرے لگانے لگے۔

[12] لیکن بہت سے امام، لاوی اور خاندانی سرپرست حاضر تھے جنہوں نے رب کا پہلا گھر دیکھا ہوا تھا۔ جب اُن کے دیکھتے دیکھتے رب کے نئے گھر کی بنیاد رکھی گئی تو وہ بلند آواز سے رونے لگے جبکہ باقی بہت سارے لوگ خوشی کے نعرے لگا رہے تھے۔ [13] اِتنا شور تھا کہ خوشی کے نعروں اور رونے کی آوازوں میں امتیاز نہ کیا جا سکا۔ شور دُور دُور تک سنائی دیا۔

رب کے گھر کی تعمیر کی مخالفت

4 یہوداہ اور بن یمین کے دشمنوں کو پتا چلا کہ وطن میں واپس آئے ہوئے اسرائیلی رب اسرائیل کے خدا کے لئے گھر تعمیر کر رہے ہیں۔ 2 زرُبابل اور خاندانی سرپرستوں کے پاس آ کر اُنہوں نے درخواست کی، ”ہم بھی آپ کے ساتھ مل کر رب کے گھر کو تعمیر کرنا چاہتے ہیں۔ کیونکہ جب سے اسور کے بادشاہ اسرحدون نے ہمیں یہاں لا کر بسایا ہے اُس وقت سے ہم آپ کے خدا کے طالب رہے اور اُسے قربانیاں پیش کرتے آئے ہیں۔“ 3 لیکن زرُبابل، یشوع اور اسرائیل کے باقی خاندانی سرپرستوں نے انکار کیا، ”نہیں، اِس میں آپ کا ہمارے ساتھ کوئی واسطہ نہیں۔ ہم اکیلے ہی رب اسرائیل کے خدا کے لئے گھر بنائیں گے، جس طرح فارس کے بادشاہ خورس نے ہمیں حکم دیا ہے۔“

4 یہ سن کر ملک کی دوسری قومیں یہوداہ کے لوگوں کی حوصلہ شکنی اور اُنہیں ڈرانے کی کوشش کرنے لگیں تاکہ وہ عمارت بنانے سے باز آئیں۔ 5 یہاں تک کہ وہ فارس کے بادشاہ خورس کے کچھ مشیروں کو رشوت دے کر کام روکنے میں کامیاب ہو گئے۔ یوں رب کے گھر کی تعمیر خورس بادشاہ کے دورِ حکومت سے لے کر دارا بادشاہ کی حکومت تک رُکی رہی۔

6 بعد میں جب اخسویرس بادشاہ کی حکومت شروع ہوئی تو اسرائیل کے دشمنوں نے یہوداہ اور یروشلم کے باشندوں پر الزام لگا کر شکایتی خط لکھا۔

7 پھر ارتخششتا بادشاہ کے دورِ حکومت میں اُسے یہوداہ کے دشمنوں کی طرف سے شکایتی خط بھیجا گیا۔ خط کے پیچھے خاص کر بِشلام، مِتردات اور طابئیل تھے۔ پہلے اُسے ارامی زبان میں لکھا گیا، اور بعد میں اُس کا ترجمہ ہوا۔ 8 سامریہ کے گورنر رحوم اور اُس کے میرمنشی شمسی نے شہنشاہ کو خط لکھ دیا جس میں اُنہوں نے یروشلم پر الزامات لگائے۔ پتے میں لکھا تھا،

9 از: رحوم گورنر اور میرمنشی شمسی، نیز اُن کے ہم خدمت قاضی، سفیر اور طرپل، سپّر، ارک، بابل اور سوسن یعنی عیلام کے مرد، 10 نیز باقی تمام قومیں جن کو عظیم اور عزیز بادشاہ اشور بنی پال نے اُٹھا کر سامریہ اور دریائے فرات کے باقی ماندہ مغربی علاقے میں بسا دیا تھا۔

11 خط میں لکھا تھا،

”شہنشاہ ارتخششتا کے نام،

از: آپ کے خادم جو دریائے فرات کے مغرب میں رہتے ہیں۔

12 شہنشاہ کو علم ہو کہ جو یہودی آپ کے حضور سے ہمارے پاس یروشلم پہنچے ہیں وہ اِس وقت اُس باغی اور شریر شہر کو نئے سرے سے تعمیر کر رہے ہیں۔ وہ فصیل کو بحال کر کے بنیادوں کی مرمت کر رہے ہیں۔ 13 شہنشاہ کو علم ہو کہ اگر شہر نئے سرے سے تعمیر ہو جائے اور اُس کی فصیل تکمیل تک پہنچے تو یہ لوگ ٹیکس، خراج اور محصول ادا کرنے سے انکار کر دیں گے۔ تب بادشاہ کو نقصان پہنچے گا۔ 14 ہم تو نمک حرام نہیں ہیں، نہ شہنشاہ کی توہین برداشت کر سکتے ہیں۔ اِس لئے ہم گزارش کرتے ہیں 15 کہ آپ اپنے باپ دادا کی تاریخی دستاویزات سے یروشلم کے بارے میں معلومات حاصل کریں، کیونکہ اُن میں اِس بات کی تصدیق ملے گی کہ یہ شہر ماضی میں سرکش رہا۔ حقیقت میں شہر کو اِسی لئے تباہ کیا گیا کہ وہ بادشاہوں اور صوبوں کو تنگ کرتا رہا اور قدیم زمانے سے ہی بغاوت کا

منبع رہا ہے۔ 16 غرض ہم شہنشاہ کو اطلاع دیتے ہیں کہ اگر یروشلم کو دوبارہ تعمیر کیا جائے اور اُس کی فصیل تکمیل تک پہنچے تو دریائے فرات کے مغربی علاقے پر آپ کا قابو جاتا رہے گا۔“

17 شہنشاہ نے جواب میں لکھا،

”مَیں یہ خط رحوم گورنر، شمسی میرمنشی اور سامریہ اور دریائے فرات کے مغرب میں رہنے والے اُن کے ہم خدمت افسروں کو لکھ رہا ہوں۔

آپ کو سلام! 18 آپ کے خط کا ترجمہ میری موجودگی میں ہوا ہے اور اُسے میرے سامنے پڑھا گیا ہے۔ 19 میرے حکم پر یروشلم کے بارے میں معلومات حاصل کی گئی ہیں۔ معلوم ہوا کہ واقعی یہ شہر قدیم زمانے سے بادشاہوں کی مخالفت کر کے سرکشی اور بغاوت کا منبع رہا ہے۔ 20 نیز، یروشلم طاقت ور بادشاہوں کا دار الحکومت رہا ہے۔ اُن کی اِتنی طاقت تھی کہ دریائے فرات کے پورے مغربی علاقے کو اُنہیں مختلف قسم کے ٹیکس اور خراج ادا کرنا پڑا۔ 21 چنانچہ اب حکم دیں کہ یہ آدمی شہر کی تعمیر کرنے سے باز آئیں۔ جب تک مَیں خود حکم نہ دوں اُس وقت تک شہر کو نئے سرے سے تعمیر کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ 22 دھیان دیں کہ اِس حکم کی تکمیل میں سُستی نہ کی جائے، ایسا نہ ہو کہ شہنشاہ کو بڑا نقصان پہنچے۔“

23 جوں ہی خط کی کاپی رحوم، شمسی اور اُن کے ہم خدمت افسروں کو پڑھ کر سنائی گئی تو وہ یروشلم کے لئے روانہ ہوئے اور یہودیوں کو زبردستی کام جاری رکھنے سے روک دیا۔

24 چنانچہ یروشلم میں اللہ کے گھر کا تعمیری کام رُک گیا، اور وہ فارس کے بادشاہ دارا کی حکومت کے دوسرے سال تک رُکا رہا۔

رب کے گھر کی تعمیر دوبارہ شروع ہوتی ہے

5 ایک دن دو نبی بنام حجی اور زکریاہ بن عِدّو اُٹھ کر اسرائیل کے خدا کے نام میں جو اُن کے اوپر تھا یہوداہ اور یروشلم کے یہودیوں کے سامنے نبوّت کرنے لگے۔ 2 اُن کے حوصلہ افزا الفاظ سن کر زرُبابل بن سیالتی ایل اور یشوع بن یوصدق نے فیصلہ کیا کہ ہم دوبارہ یروشلم میں اللہ کے گھر کی تعمیر شروع کریں گے۔ دونوں نبی اِس میں اُن کے ساتھ تھے اور اُن کی مدد کرتے رہے۔

3 لیکن جوں ہی کام شروع ہوا تو دریائے فرات کے مغربی علاقے کے گورنر تتّنی اور شتر بوزنی اپنے ہم خدمت افسروں سمیت یروشلم پہنچے۔ اُنہوں نے پوچھا، ”کس نے آپ کو یہ گھر بنانے اور اِس کا ڈھانچا تکمیل تک پہنچانے کی اجازت دی؟ 4 اِس کام کے لئے ذمہ دار آدمیوں کے نام ہمیں بتائیں!“ 5 لیکن اُن کا خدا یہوداہ کے بزرگوں کی نگرانی کر رہا تھا، اِس لئے اُنہیں روکا نہ گیا۔ کیونکہ لوگوں نے سوچا کہ پہلے دارا بادشاہ کو اطلاع دی جائے۔ جب تک وہ فیصلہ نہ کرے اُس وقت تک کام روکا نہ جائے۔

6 پھر دریائے فرات کے مغربی علاقے کے گورنر تتّنی، شتر بوزنی اور اُن کے ہم خدمت افسروں نے دارا بادشاہ کو ذیل کا خط بھیجا،

7 ”دارا بادشاہ کو دل کی گہرائیوں سے سلام کہتے ہیں!

8 شہنشاہ کو علم ہو کہ صوبہ یہوداہ میں جا کر ہم نے دیکھا کہ وہاں عظیم خدا کا گھر بنایا جا رہا ہے۔ اُس کے لئے بڑے تراشے ہوئے پتھر استعمال ہو رہے ہیں اور

دیواروں میں شہتیر لگائے جا رہے ہیں۔ لوگ بڑی جاں فشانی سے کام کر رہے ہیں، اور مکان اُن کی محنت کے باعث تیزی سے بن رہا ہے۔ [9] ہم نے بزرگوں سے پوچھا، ’کس نے آپ کو یہ گھر بنانے اور اِس کا ڈھانچا تکمیل تک پہنچانے کی اجازت دی ہے؟‘ [10] ہم نے اُن کے نام بھی معلوم کئے تاکہ لکھ کر آپ کو بھیج سکیں۔ [11] اُنہوں نے ہمیں جواب دیا،

’ہم آسمان و زمین کے خدا کے خادم ہیں، اور ہم اُس گھر کو از سرِ نو تعمیر کر رہے ہیں جو بہت سال پہلے یہاں قائم تھا۔ اسرائیل کے ایک عظیم بادشاہ نے اُسے قدیم زمانے میں بنا کر تکمیل تک پہنچایا تھا۔ [12] لیکن ہمارے باپ دادا نے آسمان کے خدا کو طیش دلایا، اور نتیجے میں اُس نے اُنہیں بابل کے بادشاہ نبوکدنضر کے حوالے کر دیا جس نے رب کے گھر کو تباہ کر دیا اور قوم کو قید کر کے بابل میں بسا دیا۔ [13] لیکن بعد میں جب خورس بادشاہ بن گیا تو اُس نے اپنی حکومت کے پہلے سال میں حکم دیا کہ اللہ کے اِس گھر کو دوبارہ تعمیر کیا جائے۔ [14] ساتھ ساتھ اُس نے سونے چاندی کی وہ چیزیں واپس کر دیں جو نبوکدنضر نے یروشلم میں اللہ کے گھر سے لُوٹ کر بابل کے مندر میں رکھ دی تھیں۔ خورس نے یہ چیزیں ایک آدمی کے سپرد کر دیں جس کا نام شیس بضر تھا اور جسے اُس نے یہوداہ کا گورنر مقرر کیا تھا۔ [15] اُس نے اُسے حکم دیا کہ سامان کو یروشلم لے جاؤ اور رب کے گھر کو پرانی جگہ پر از سرِ نو تعمیر کر کے یہ چیزیں اُس میں محفوظ رکھو۔ [16] تب شیس بضر نے یروشلم آ کر اللہ کے گھر کی بنیاد رکھی۔ اُسی وقت سے یہ عمارت زیرِ تعمیر ہے، اگرچہ یہ آج تک مکمل نہیں ہوئی۔‘

[17] چنانچہ اگر شہنشاہ کو منظور ہو تو وہ تفتیش کریں کہ کیا بابل کے شاہی دفتر میں کوئی ایسی دستاویز موجود ہے جو اِس بات کی تصدیق کرے کہ خورس بادشاہ نے یروشلم میں رب کے گھر کو از سرِ نو تعمیر کرنے کا حکم دیا۔ گزارش ہے کہ شہنشاہ ہمیں اپنا فیصلہ پہنچا دیں۔“

دارا بادشاہ یہودیوں کی مدد کرتا ہے

6 تب دارا بادشاہ نے حکم دیا کہ بابل کے خزانے کے دفتر میں تفتیش کی جائے۔ اِس کا کھوج لگاتے لگاتے [2] آخرکار مادی شہر اکبتانا کے قلعے میں طومار مل گیا جس میں لکھا تھا،

[3] ”خورس بادشاہ کی حکومت کے پہلے سال میں شہنشاہ نے حکم دیا کہ یروشلم میں اللہ کے گھر کو اُس کی پرانی جگہ پر نئے سرے سے تعمیر کیا جائے تاکہ وہاں دوبارہ قربانیاں پیش کی جا سکیں۔ اُس کی بنیاد رکھنے کے بعد اُس کی اونچائی 90 اور چوڑائی 90 فٹ ہو۔ [4] دیواروں کو یوں بنایا جائے کہ تراشے ہوئے پتھروں کے ہر تین رَدّوں کے بعد دیوار کے شہتیروں کا ایک رَدّا لگایا جائے۔ اخراجات شاہی خزانے سے پورے کئے جائیں۔ [5] نیز سونے چاندی کی جو چیزیں نبوکدنضر یروشلم کے اِس گھر سے نکال کر بابل لایا وہ واپس پہنچائی جائیں۔ ہر چیز اللہ کے گھر میں اُس کی اپنی جگہ پر واپس رکھ دی جائے۔“

[6] یہ خبر پڑھ کر دارا نے دریائے فرات کے مغربی علاقے کے گورنر تتّنی، شتر بوزنی اور اُن کے ہم خدمت افسروں کو ذیل کا جواب بھیج دیا،

”اللہ کے اِس گھر کی تعمیر میں مداخلت مت کرنا! [7] لوگوں کو کام جاری رکھنے دیں۔ یہودیوں کا گورنر اور اُن

کے بزرگ اللہ کا یہ گھر اُس کی پرانی جگہ پر تعمیر کریں۔

8 نہ صرف یہ بلکہ مَیں حکم دیتا ہوں کہ آپ اِس کام میں بزرگوں کی مدد کریں۔ تعمیر کے تمام اخراجات وقت پر مہیا کریں تاکہ کام نہ رُکے۔ یہ پیسے شاہی خزانے یعنی دریائے فرات کے مغربی علاقے سے جمع کئے گئے ٹیکسوں میں سے ادا کئے جائیں۔ 9 روز بہ روز اماموں کو بھسم ہونے والی قربانیوں کے لئے درکار تمام چیزیں مہیا کرتے رہیں، خواہ وہ جوان بَیل، مینڈھے، بھیڑ کے بچے، گندم، نمک، مَے یا زیتون کا تیل کیوں نہ مانگیں۔ اِس میں سُستی نہ کریں 10 تاکہ وہ آسمان کے خدا کو پسندیدہ قربانیاں پیش کر کے شہنشاہ اور اُس کے بیٹوں کی سلامتی کے لئے دعا کر سکیں۔

11 اِس کے علاوہ مَیں حکم دیتا ہوں کہ جو بھی اِس فرمان کی خلاف ورزی کرے اُس کے گھر سے شہتیر نکال کر کھڑا کیا جائے اور اُسے اُس پر مصلوب کیا جائے۔ ساتھ ساتھ اُس کے گھر کو ملبے کا ڈھیر بنایا جائے۔ 12 جس خدا نے وہاں اپنا نام بسایا ہے وہ ہر بادشاہ اور قوم کو ہلاک کرے جو میرے اِس حکم کی خلاف ورزی کر کے یروشلم کے گھر کو تباہ کرنے کی جرأت کرے۔ مَیں، دارا نے یہ حکم دیا ہے۔ اِسے ہر طرح سے پورا کیا جائے۔"

رب کے گھر کی مخصوصیت

13 دریائے فرات کے مغربی علاقے کے گورنر تتّنی، شتر بوزنی اور اُن کے ہم خدمت افسروں نے ہر طرح سے دارا بادشاہ کے حکم کی تعمیل کی۔ 14 چنانچہ یہودی بزرگ رب کے گھر پر کام جاری رکھ سکے۔ دونوں نبی حجی اور زکریاہ بن عِدّو اپنی نبوّتوں سے اُن کی حوصلہ افزائی کرتے رہے، اور یوں سارا کام اسرائیل کے خدا اور فارس کے بادشاہوں خورس، دارا اور ارتخشستا کے حکم کے مطابق ہی مکمل ہوا۔

15 رب کا گھر دارا بادشاہ کی حکومت کے چھٹے سال میں تکمیل تک پہنچا۔ ادار کے مہینے کا تیسرا دن[a] تھا۔ 16 اسرائیلیوں نے اماموں، لاویوں اور جلاوطنی سے واپس آئے ہوئے اسرائیلیوں سمیت بڑی خوشی سے رب کے گھر کی مخصوصیت کی عید منائی۔ 17 اُنہوں نے 100 بَیل، 200 مینڈھے اور بھیڑ کے 400 بچے قربان کئے۔ پورے اسرائیل کے لئے گناہ کی قربانی بھی پیش کی گئی، اور اِس کے لئے فی قبیلہ ایک بکرا یعنی مل کر 12 بکرے چڑھائے گئے۔ 18 پھر اماموں اور لاویوں کو رب کے گھر کی خدمت کے مختلف گروہوں میں تقسیم کیا گیا، جس طرح موسیٰ کی شریعت ہدایت دیتی ہے۔

اسرائیلی فسح کی عید مناتے ہیں

19 پہلے مہینے کے 14ویں دن[b] جلاوطنی سے واپس آئے ہوئے اسرائیلیوں نے فسح کی عید منائی۔ 20 تمام اماموں اور لاویوں نے اپنے آپ کو پاک صاف کر رکھا تھا۔ سب کے سب پاک تھے۔ لاویوں نے فسح کے لیلے جلاوطنی سے واپس آئے ہوئے اسرائیلیوں، اُن کے بھائیوں یعنی اماموں اور اپنے لئے ذبح کئے۔ 21 لیکن نہ صرف جلاوطنی سے واپس آئے ہوئے اسرائیلی اِس کھانے میں شریک ہوئے بلکہ ملک کے وہ تمام لوگ بھی جو غیریہودی قوموں کی ناپاک راہوں سے الگ ہو کر اُن کے ساتھ رب اسرائیل کے خدا کے طالب

[a] 12 مارچ۔

[b] 21 اپریل۔

ہوئے تھے۔ 22 اُنہوں نے سات دن بڑی خوشی سے بےخمیری روٹی کی عید منائی۔ رب نے اُن کے دلوں کو خوشی سے بھر دیا تھا، کیونکہ اُس نے فارس کے بادشاہ کا دل اُن کی طرف مائل کر دیا تھا تاکہ اُنہیں اسرائیل کے خدا کے گھر کو تعمیر کرنے میں مدد ملے۔

عزرا امام کو یروشلم بھیجا جاتا ہے

7 اِن واقعات کے کافی عرصے بعد ایک آدمی بنام عزرا بابل کو چھوڑ کر یروشلم آیا۔ اُس وقت فارس کے بادشاہ ارتخششتا کی حکومت تھی۔ آدمی کا پورا نام عزرا بن سرایاہ بن عزریاہ بن خِلقیاہ 2 بن سلّوم بن صدوق بن اخی طوب 3 بن امریاہ بن عزریاہ بن مِرایوت 4 بن زرخیاہ بن عُزّی بن بُقّی 5 بن ابی سوع بن فینحاس بن اِلی عزر بن ہارون تھا۔ (ہارون امامِ اعظم تھا)۔

6 عزرا پاک نوشتوں کا اُستاد اور اُس شریعت کا عالِم تھا جو رب اسرائیل کے خدا نے موسیٰ کی معرفت دی تھی۔ جب عزرا بابل سے یروشلم کے لئے روانہ ہوا تو شہنشاہ نے اُس کی ہر خواہش پوری کی، کیونکہ رب اُس کے خدا کا شفیق ہاتھ اُس پر تھا۔ 7 کئی اسرائیلی اُس کے ساتھ گئے۔ امام، لاوی، گلوکار اور رب کے گھر کے دربان اور خدمت گار بھی اُن میں شامل تھے۔ یہ ارتخششتا بادشاہ کی حکومت کے ساتویں سال میں ہوا۔ 8-9 قافلہ پہلے مہینے کے پہلے دن[a] بابل سے روانہ ہوا اور پانچویں مہینے کے پہلے دن[b] صحیح سلامت یروشلم پہنچا، کیونکہ اللہ کا شفیق ہاتھ عزرا پر تھا۔ 10 وجہ یہ تھی کہ عزرا نے اپنے آپ کو رب کی شریعت کی تفتیش کرنے، اُس کے مطابق زندگی گزارنے اور اسرائیلیوں کو اُس کے احکام اور ہدایات کی تعلیم دینے کے لئے وقف کیا تھا۔

شہنشاہ عزرا کو مختار نامہ دیتا ہے

11 ارتخششتا بادشاہ نے عزرا امام کو ذیل کا مختار نامہ دے دیا، اُسی عزرا کو جو پاک نوشتوں کا اُستاد اور اُن احکام اور ہدایات کا عالِم تھا جو رب نے اسرائیل کو دی تھیں۔ مختار نامے میں لکھا تھا،

12 "از: شہنشاہ ارتخششتا

عزرا امام کو جو آسمان کے خدا کی شریعت کا عالِم ہے، سلام! 13 مَیں حکم دیتا ہوں کہ اگر میری سلطنت میں موجود کوئی بھی اسرائیلی آپ کے ساتھ یروشلم جا کر وہاں رہنا چاہے تو وہ جا سکتا ہے۔ اِس میں امام اور لاوی بھی شامل ہیں۔ 14 شہنشاہ اور اُس کے سات مشیر آپ کو یہوداہ اور یروشلم بھیج رہے ہیں تاکہ آپ اللہ کی اُس شریعت کی روشنی میں جو آپ کے ہاتھ میں ہے یہوداہ اور یروشلم کا حال جانچ لیں۔ 15 جو سونا چاندی شہنشاہ اور اُس کے مشیروں نے اپنی خوشی سے یروشلم میں سکونت کرنے والے اسرائیل کے خدا کے لئے قربان کی ہے اُسے اپنے ساتھ لے جائیں۔ 16 نیز، جتنی بھی سونا چاندی آپ کو صوبہ بابل سے مل جائے گی اور جتنے بھی ہدیئے قوم اور امام اپنی خوشی سے اپنے خدا کے گھر کے لئے جمع کریں اُنہیں اپنے ساتھ لے جائیں۔ 17 اُن پیسوں سے بَیل، مینڈھے، بھیڑ کے بچے اور اُن کی قربانیوں کے لئے درکار غلہ اور مَے کی نذریں خرید لیں، اور اُنہیں یروشلم میں اپنے خدا کے گھر کی قربان گاہ پر قربان کریں۔ 18 جو پیسے بچ جائیں اُن کو آپ اور آپ کے بھائی ویسے خرچ کر سکتے ہیں جیسے آپ

[a] 8 اپریل۔

[b] 4 اگست۔

کو مناسب لگے۔ شرط یہ ہے کہ آپ کے خدا کی مرضی کے مطابق ہو۔ [19] یروشلم میں اپنے خدا کو وہ تمام چیزیں پہنچائیں جو آپ کو رب کے گھر میں خدمت کے لئے دی جائیں گی۔ [20] باقی جو کچھ بھی آپ کو اپنے خدا کے گھر کے لئے خریدنا پڑے اُس کے پیسے شاہی خزانہ ادا کرے گا۔

[21] مَیں، ارتخشستا بادشاہ دریائے فرات کے مغرب میں رہنے والے تمام خزانچیوں کو حکم دیتا ہوں کہ ہر طرح سے عزرا امام کی مالی مدد کریں۔ جو بھی آسمان کے خدا کی شریعت کا یہ اُستاد مانگے وہ اُسے دیا جائے۔ [22] اُسے 3,400 کلوگرام چاندی، 16,000 کلوگرام گندم، 2,200 لٹر مَے اور 2,200 لٹر زیتون کا تیل تک دینا۔ نمک اُسے اُتنا ملے جتنا وہ چاہے۔ [23] دھیان سے سب کچھ مہیا کریں جو آسمان کا خدا اپنے گھر کے لئے مانگے۔ ایسا نہ ہو کہ شہنشاہ اور اُس کے بیٹوں کی سلطنت اُس کے غضب کا نشانہ بن جائے۔ [24] نیز، آپ کو علم ہو کہ آپ کو اللہ کے اِس گھر میں خدمت کرنے والے کسی شخص سے بھی خراج یا کسی قسم کا ٹیکس لینے کی اجازت نہیں ہے، خواہ وہ امام، لاوی، گلوکار، رب کے گھر کا دربان یا اُس کا خدمت گار ہو۔

[25] اے عزرا، جو حکمت آپ کے خدا نے آپ کو عطا کی ہے اُس کے مطابق مجسٹریٹ اور قاضی مقرر کریں جو آپ کی قوم کے اُن لوگوں کا انصاف کریں جو دریائے فرات کے مغرب میں رہتے ہیں۔ جتنے بھی آپ کے خدا کے احکام جانتے ہیں وہ اِس میں شامل ہیں۔ اور جتنے اِن احکام سے واقف نہیں ہیں اُنہیں آپ کو تعلیم دینی ہے۔ [26] جو بھی آپ کے خدا کی شریعت اور شہنشاہ کے قانون کی خلاف ورزی کرے اُسے سختی سے سزا دی جائے۔ جرم کی سنجیدگی کا لحاظ کر کے اُسے یا تو سزائے موت دی جائے یا جلاوطن کیا جائے، اُس کی ملکیت ضبط کی جائے یا اُسے جیل میں ڈالا جائے۔‘‘

عزرا کی ستائش

[27] رب ہمارے باپ دادا کے خدا کی تمجید ہو جس نے شہنشاہ کے دل کو یروشلم میں رب کے گھر کو شاندار بنانے کی تحریک دی ہے۔ [28] اُسی نے شہنشاہ، اُس کے مشیروں اور تمام اثر و رسوخ رکھنے والے افسروں کے دلوں کو میری طرف مائل کر دیا ہے۔ چونکہ رب میرے خدا کا شفیق ہاتھ مجھ پر تھا اِس لئے میرا حوصلہ بڑھ گیا، اور مَیں نے اسرائیل کے خاندانی سرپرستوں کو اپنے ساتھ اسرائیل واپس جانے کے لئے جمع کیا۔

عزرا کے ساتھ جلاوطنی سے واپس آنے والوں کی فہرست

8 درجِ ذیل اُن خاندانی سرپرستوں کی فہرست ہے جو ارتخشستا بادشاہ کی حکومت کے دوران میرے ساتھ بابل سے یروشلم کے لئے روانہ ہوئے۔ ہر خاندان کے مردوں کی تعداد بھی درج ہے:

[2-3] فینحاس کے خاندان کا جیرسوم،
اِتمر کے خاندان کا دانیال،
داؤد کے خاندان کا حطّوش بن سکنیاہ،
پرعوس کے خاندان کا زکریاہ۔ 150 مرد اُس کے ساتھ نسب نامے میں درج تھے۔
[4] پخت موآب کے خاندان کا اِلیہوعینی بن زرخیاہ 200 مردوں کے ساتھ،

[5] زتّو کے خاندان کا سکنیاہ بن یحزی ایل 300 مردوں کے ساتھ،

[6] عدین کے خاندان کا عبد بن یونتن 50 مردوں کے ساتھ،

[7] عیلام کے خاندان کا یسعیاہ بن عتلیاہ 70 مردوں کے ساتھ،

[8] سفطیاہ کے خاندان کا زبدیاہ بن میکائیل 80 مردوں کے ساتھ،

[9] یوآب کے خاندان کا عبدیاہ بن یحی ایل 218 مردوں کے ساتھ،

[10] بانی کے خاندان کا سلومیت بن یوسفیاہ 160 مردوں کے ساتھ،

[11] ببی کے خاندان کا زکریاہ بن ببی 28 مردوں کے ساتھ،

[12] عزجاد کے خاندان کا یوحنان بن ہقّاطان 110 مردوں کے ساتھ،

[13] ادونقام کے خاندان کے آخری لوگ الی فلط، یعی ایل اور سمعیاہ 60 مردوں کے ساتھ،

[14] بگوئی کا خاندان کا عوتی اور زبود 70 مردوں کے ساتھ۔

[15] مَیں یعنی عزرا نے مذکورہ لوگوں کو اُس نہر کے پاس جمع کیا جو اہاوا کی طرف بہتی ہے۔ وہاں ہم خیمے لگا کر تین دن ٹھہرے رہے۔ اِس دوران مجھے پتا چلا کہ گو عام لوگ اور امام آ گئے ہیں لیکن ایک بھی لاوی حاضر نہیں ہے۔ [16] چنانچہ مَیں نے اِلی عزر، اری ایل، سمعیاہ، اِلناتن، یریب، اِلناتن، ناتن، زکریاہ اور مسُلّام کو اپنے پاس بُلا لیا۔ یہ سب خاندانی سرپرست تھے جبکہ شریعت کے دو اُستاد بنام یویریب اور اِلناتن بھی ساتھ تھے۔ [17] مَیں نے اُنہیں لاویوں کی آبادی کاسفیاہ کے بزرگ اِدّو کے پاس بھیج کر وہ کچھ بتایا جو اُنہیں اِدّو، اُس کے بھائیوں اور رب کے گھر کے خدمت گاروں کو بتانا تھا تاکہ وہ ہمارے خدا کے گھر کے لئے خدمت گار بھیجیں۔

[18] اللہ کا شفیق ہاتھ ہم پر تھا، اِس لئے اُنہوں نے ہمیں محلی بن لاوی بن اسرائیل کے خاندان کا سمجھ دار آدمی سربیاہ بھیج دیا۔ سربیاہ اپنے بیٹوں اور بھائیوں کے ساتھ پہنچا۔ کُل 18 مرد تھے۔ [19] اِن کے علاوہ مراری کے خاندان کے حسبیاہ اور یسعیاہ کو بھی اُن کے بیٹوں اور بھائیوں کے ساتھ ہمارے پاس بھیجا گیا۔ کُل 20 مرد تھے۔ [20] اُن کے ساتھ رب کے گھر کے 220 خدمت گار تھے۔ اِن کے تمام نام نسب نامے میں درج تھے۔ داؤد اور اُس کے ملازموں نے اُن کے باپ دادا کو لاویوں کی خدمت کرنے کی ذمہ داری دی تھی۔

یروشلم کے لئے روانگی کی تیاریاں

[21] وہیں اہاوا کی نہر کے پاس ہی مَیں نے اعلان کیا کہ ہم سب روزہ رکھ کر اپنے آپ کو اپنے خدا کے سامنے پست کریں اور دعا کریں کہ وہ ہمیں ہمارے بال بچوں اور سامان کے ساتھ سلامتی سے یروشلم پہنچائے۔ [22] کیونکہ ہمارے ساتھ فوجی اور گھڑسوار نہیں تھے جو ہمیں راستے میں ڈاکوؤں سے محفوظ رکھتے۔ بات یہ تھی کہ مَیں شہنشاہ سے یہ مانگنے سے شرم محسوس کر رہا تھا، کیونکہ ہم نے اُسے بتایا تھا، ”ہمارے خدا کا شفیق ہاتھ ہر ایک پر ٹھہرتا ہے جو اُس کا طالب رہتا ہے۔ لیکن جو بھی اُسے ترک کرے اُس پر اُس کا سخت غضب نازل

ہوتا ہے۔“ 23 چنانچہ ہم نے روزہ رکھ کر اپنے خدا سے التماس کی کہ وہ ہماری حفاظت کرے، اور اُس نے ہماری سنی۔

24 پھر مَیں نے اماموں کے 12 راہنماؤں کو چن لیا، نیز سربیاہ، حسبیاہ اور مزید 10 لاویوں کو۔ 25 اُن کی موجودگی میں مَیں نے سونا چاندی اور باقی تمام سامان تول لیا جو شہنشاہ، اُس کے مشیروں اور افسروں اور وہاں کے تمام اسرائیلیوں نے ہمارے خدا کے گھر کے لئے عطا کیا تھا۔

26 مَیں نے تول کر ذیل کا سامان اُن کے حوالے کر دیا: تقریباً 22,000 کلوگرام چاندی، چاندی کا کچھ سامان جس کا کُل وزن تقریباً 3,400 کلوگرام تھا، 3,400 کلوگرام سونا، 27 سونے کے 20 پیالے جن کا کُل وزن تقریباً ساڑھے 8 کلوگرام تھا، اور پیتل کے دو پالش کئے ہوئے پیالے جو سونے کے پیالوں جیسے قیمتی تھے۔

28 مَیں نے آدمیوں سے کہا، ”آپ اور یہ تمام چیزیں رب کے لئے مخصوص ہیں۔ لوگوں نے اپنی خوشی سے یہ سونا چاندی رب آپ کے باپ دادا کے خدا کے لئے قربان کی ہے۔ 29 سب کچھ احتیاط سے محفوظ رکھیں، اور جب آپ یروشلم پہنچیں گے تو اِسے رب کے گھر کے خزانے تک پہنچا کر راہنما اماموں، لاویوں اور خاندانی سرپرستوں کی موجودگی میں دوبارہ تولنا۔“

30 پھر اماموں اور لاویوں نے سونا چاندی اور باقی سامان لے کر اُسے یروشلم میں ہمارے خدا کے گھر میں پہنچانے کے لئے محفوظ رکھا۔

یروشلم تک سفر

31 ہم پہلے مہینے کے 12ویں دن[a] اہاوا نہر سے یروشلم کے لئے روانہ ہوئے۔ اللہ کا شفیق ہاتھ ہم پر تھا، اور اُس نے ہمیں راستے میں دشمنوں اور ڈاکوؤں سے محفوظ رکھا۔ 32 ہم یروشلم پہنچے تو پہلے تین دن آرام کیا۔ 33 چوتھے دن ہم نے اپنے خدا کے گھر میں سونا چاندی اور باقی مخصوص سامان تول کر امام مریموت بن اُوریاہ کے حوالے کر دیا۔ اُس وقت اِلی عزر بن فینحاس اور دو لاوی بنام یوزبد بن یشوع اور نوعدیاہ بن بِنّوئی اُس کے ساتھ تھے۔ 34 ہر چیز گنی اور تولی گئی، پھر اُس کا پورا وزن فہرست میں درج کیا گیا۔

35 اِس کے بعد جلاوطنی سے واپس آئے ہوئے تمام لوگوں نے اسرائیل کے خدا کو بھسم ہونے والی قربانیاں پیش کیں۔ اِس ناتے سے اُنہوں نے پورے اسرائیل کے لئے 12 بَیل، 96 مینڈھے، بھیڑ کے 77 بچے اور گناہ کی قربانی کے 12 بکرے قربان کئے۔

36 مسافروں نے دریائے فرات کے مغربی علاقے کے گورنروں اور حاکموں کو شہنشاہ کی ہدایات پہنچائیں۔ اِن کو پڑھ کر اُنہوں نے اسرائیلی قوم اور اللہ کے گھر کی حمایت کی۔

غیریہودی بیویوں پر افسوس

9 2-1 کچھ دیر بعد قوم کے راہنما میرے پاس آئے اور کہنے لگے، ”قوم کے عام لوگوں، اماموں اور لاویوں نے اپنے آپ کو ملک کی دیگر قوموں سے الگ نہیں رکھا، گو یہ گھنونے رسم و رواج کے پیروکار ہیں۔ اُن کی عورتوں سے شادی کر کے اُنہوں نے اپنے

[a] 19 اپریل۔

بیٹوں کی بھی شادی اُن کی بیٹیوں سے کرائی ہے۔ یوں اللہ کی مقدّس قوم کنعانیوں، حِتّیوں، فرِزّیوں، یبوسیوں، عمونیوں، موآبیوں، مصریوں اور اموریوں سے آلودہ ہو گئی ہے۔ اور بزرگوں اور افسروں نے اِس بے وفائی میں پہل کی ہے!"

3 یہ سن کر مَیں نے رنجیدہ ہو کر اپنے کپڑوں کو پھاڑ لیا اور سر اور داڑھی کے بال نوچ نوچ کر ننگے فرش پر بیٹھ گیا۔ 4 وہاں مَیں شام کی قربانی تک بے حس و حرکت بیٹھا رہا۔ اِتنے میں بہت سے لوگ میرے اردگرد جمع ہو گئے۔ وہ جلاوطنی سے واپس آئے ہوئے لوگوں کی بے وفائی کے باعث تھرتھرا رہے تھے، کیونکہ وہ اسرائیل کے خدا کے جواب سے نہایت خوف زدہ تھے۔ 5 شام کی قربانی کے وقت مَیں وہاں سے اُٹھ کھڑا ہوا جہاں مَیں توبہ کی حالت میں بیٹھا ہوا تھا۔ وہی پھٹے ہوئے کپڑے پہنے ہوئے مَیں گھٹنے ٹیک کر جھک گیا اور اپنے ہاتھوں کو آسمان کی طرف اُٹھائے ہوئے رب اپنے خدا سے دعا کرنے لگا،

6 "اے میرے خدا، مَیں نہایت شرمندہ ہوں۔ اپنا منہ تیری طرف اُٹھانے کی مجھ میں جرأت نہیں رہی۔ کیونکہ ہمارے گناہوں کا اِتنا بڑا ڈھیر لگ گیا ہے کہ وہ ہم سے اونچا ہے، بلکہ ہمارا قصور آسمان تک پہنچ گیا ہے۔ 7 ہمارے باپ دادا کے زمانے سے لے کر آج تک ہمارا قصور سنجیدہ رہا ہے۔ اِسی وجہ سے ہم بار بار پردیسی حکمرانوں کے قبضے میں آئے ہیں جنہوں نے ہمیں اور ہمارے بادشاہوں اور اماموں کو قتل کیا، گرفتار کیا، لُوٹ لیا اور ہماری بے حرمتی کی۔ بلکہ آج تک ہماری حالت یہی رہی ہے۔

8 لیکن اِس وقت رب ہمارے خدا نے تھوڑی دیر کے لئے ہم پر مہربانی کی ہے۔ ہماری قوم کے بچے کھچے حصے کو اُس نے رِہائی دے کر اپنے مقدّس مقام پر محفوظ رکھا ہے۔ یوں ہمارے خدا نے ہماری آنکھوں میں دوبارہ چمک پیدا کی اور ہمیں کچھ سکون مہیا کیا ہے، گو ہم اب تک غلامی میں ہیں۔ 9 بے شک ہم غلام ہیں، تو بھی اللہ نے ہمیں ترک نہیں کیا بلکہ فارس کے بادشاہ کو ہم پر مہربانی کرنے کی تحریک دی ہے۔ اُس نے ہمیں از سرِ نو زندگی عطا کی ہے تاکہ ہم اپنے خدا کا گھر دوبارہ تعمیر اور اُس کے کھنڈرات بحال کر سکیں۔ اللہ نے ہمیں یہوداہ اور یروشلم میں ایک محفوظ چاردیواری سے گھیر رکھا ہے۔

10 لیکن اے ہمارے خدا، اب ہم کیا کہیں؟ اپنی اِن حرکتوں کے بعد ہم کیا جواب دیں؟ ہم نے تیرے اُن احکام کو نظرانداز کیا ہے 11 جو تُو نے اپنے خادموں یعنی نبیوں کی معرفت دیئے تھے۔

تُو نے فرمایا، 'جس ملک میں تم داخل ہو رہے ہو تاکہ اُس پر قبضہ کرو وہ اُس میں رہنے والی قوموں کے گھنونے رسم و رواج کے سبب سے ناپاک ہے۔ ملک ایک سرے سے دوسرے سرے تک اُن کی ناپاکی سے بھر گیا ہے۔ 12 لہٰذا اپنی بیٹیوں کی اُن کے بیٹوں کے ساتھ شادی مت کروانا، نہ اپنے بیٹوں کا اُن کی بیٹیوں کے ساتھ رشتہ باندھنا۔ کچھ نہ کرو جس سے اُن کی سلامتی اور کامیابی بڑھتی جائے۔ تب ہی تم طاقت ور ہو کر ملک کی اچھی پیداوار کھاؤ گے، اور تمہاری اولاد ہمیشہ تک ملک کی اچھی چیزیں وراثت میں پاتی رہے گی۔'

13 اب ہم اپنی شریر حرکتوں اور بڑے قصور کی سزا بُھگت رہے ہیں، گو اے اللہ، تُو نے ہمیں اِتنی سخت سزا نہیں دی جتنی ہمیں ملنی چاہئے تھی۔ تُو نے ہمارا یہ بچا

کھچا حصہ زندہ چھوڑا ہے۔ [14] تو کیا یہ ٹھیک ہے کہ ہم تیرے احکام کی خلاف ورزی کر کے ایسی قوموں سے رشتہ باندھیں جو اِس قسم کی گھنونی حرکتیں کرتی ہیں؟ ہرگز نہیں! کیا اِس کا یہ نتیجہ نہیں نکلے گا کہ تیرا غضب ہم پر نازل ہو کر سب کچھ تباہ کر دے گا اور یہ بچا کھچا حصہ بھی ختم ہو جائے گا؟ [15] اے رب اسرائیل کے خدا، تُو ہی عادل ہے۔ آج ہم بچے ہوئے حصے کی حیثیت سے تیرے حضور کھڑے ہیں۔ ہم قصور وار ہیں اور تیرے سامنے قائم نہیں رہ سکتے۔“

بُت پرست بیویوں کو طلاق

10 جب عزرا اِس طرح دعا کر رہا اور اللہ کے گھر کے سامنے پڑے ہوئے اور روتے ہوئے قوم کے قصور کا اقرار کر رہا تھا تو اُس کے اردگرد اسرائیلی مردوں، عورتوں اور بچوں کا بڑا ہجوم جمع ہو گیا۔ وہ بھی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے۔

[2] پھر عیلام کے خاندان کے سکنیاہ بن یحی ایل نے عزرا سے کہا،

”واقعی ہم نے پڑوسی قوموں کی عورتوں سے شادی کر کے اپنے خدا سے بے وفائی کی ہے۔ تو بھی اب تک اسرائیل کے لئے اُمید کی کرن باقی ہے۔ [3] آئیں، ہم اپنے خدا سے عہد باندھ کر وعدہ کریں کہ ہم اُن تمام عورتوں کو اُن کے بچوں سمیت واپس بھیج دیں گے۔ جو بھی مشورہ آپ اور اللہ کے احکام کا خوف ماننے والے دیگر لوگ ہمیں دیں گے وہ ہم کریں گے۔ سب کچھ شریعت کے مطابق کیا جائے۔ [4] اب اُٹھیں! کیونکہ یہ معاملہ درست کرنا آپ ہی کا فرض ہے۔ ہم آپ کے ساتھ ہیں، اِس لئے حوصلہ رکھیں اور وہ کچھ کریں جو ضروری ہے۔“

[5] تب عزرا اُٹھا اور راہنما اماموں، لاویوں اور تمام قوم کو قسم کھلائی کہ ہم سکنیاہ کے مشورے پر عمل کریں گے۔ [6] پھر عزرا اللہ کے گھر کے سامنے سے چلا گیا اور یوحنان بن اِلیاسب کے کمرے میں داخل ہوا۔ وہاں اُس نے پوری رات کچھ کھائے پیئے بغیر گزاری۔ اب تک وہ جلاوطنی سے واپس آئے ہوئے لوگوں کی بے وفائی پر ماتم کر رہا تھا۔

[7-8] سرکاری افسروں اور بزرگوں نے فیصلہ کیا کہ یروشلم اور پورے یہوداہ میں اعلان کیا جائے، ”لازم ہے کہ جتنے بھی اسرائیلی جلاوطنی سے واپس آئے ہیں وہ سب تین دن کے اندر اندر یروشلم میں جمع ہو جائیں۔ جو بھی اِس دوران حاضر نہ ہو اُسے جلاوطنوں کی جماعت سے خارج کر دیا جائے گا اور اُس کی تمام ملکیت ضبط ہو جائے گی۔“ [9] تب یہوداہ اور بن یمین کے قبیلوں کے تمام آدمی تین دن کے اندر اندر یروشلم پہنچے۔ نویں مہینے کے بیسویں دن[a] سب لوگ اللہ کے گھر کے صحن میں جمع ہوئے۔ سب معاملے کی سنجیدگی اور موسم کے سبب سے کانپ رہے تھے، کیونکہ بارش ہو رہی تھی۔

[10] عزرا امام کھڑے ہو کر کہنے لگا، ”آپ اللہ سے بے وفا ہو گئے ہیں۔ غیریہودی عورتوں سے رشتہ باندھنے سے آپ نے اسرائیل کے قصور میں اضافہ کر دیا ہے۔ [11] اب رب اپنے باپ دادا کے خدا کے حضور اپنے گناہوں کا اقرار کر کے اُس کی مرضی پوری کریں۔ پڑوسی قوموں اور اپنی پردیسی بیویوں سے الگ ہو جائیں۔“

[12] پوری جماعت نے بلند آواز سے جواب دیا، ”آپ

---

[a] 19 ستمبر۔

ٹھیک کہتے ہیں! لازم ہے کہ ہم آپ کی ہدایت پر عمل کریں۔ [13] لیکن یہ کوئی ایسا معاملہ نہیں ہے جو ایک یا دو دن میں درست کیا جا سکے۔ کیونکہ ہم بہت لوگ ہیں اور ہم سے سنجیدہ گناہ سرزد ہوا ہے۔ نیز، اِس وقت برسات کا موسم ہے، اور ہم زیادہ دیر تک باہر نہیں ٹھہر سکتے۔ [14] بہتر ہے کہ ہمارے بزرگ پوری جماعت کی نمائندگی کریں۔ پھر جتنے بھی آدمیوں کی غیر یہودی بیویاں ہیں وہ ایک مقررہ دن مقامی بزرگوں اور قاضیوں کو ساتھ لے کر یہاں آئیں اور معاملہ درست کریں۔ اور لازم ہے کہ یہ سلسلہ اُس وقت تک جاری رہے جب تک رب کا غضب ٹھنڈا نہ ہو جائے۔“

[15] تمام لوگ متفق ہوئے، صرف یونتن بن عساہیل اور یحزیاہ بن تِقوَہ نے فیصلے کی مخالفت کی جبکہ مُسلّام اور سبّتی لاوی اُن کے حق میں تھے۔ [16-17] تو بھی اسرائیلیوں نے منصوبے پر عمل کیا۔ عزرا امام نے چند ایک خاندانی سرپرستوں کے نام لے کر اُنہیں یہ ذمہ داری دی کہ جہاں بھی کسی یہودی مرد کی غیر یہودی عورت سے شادی ہوئی ہے وہاں وہ پورے معاملے کی تحقیق کریں۔ اُن کا کام دسویں مہینے کے پہلے دن[a] شروع ہوا اور پہلے مہینے کے پہلے دن[b] تکمیل تک پہنچا۔

[18-19] درجِ ذیل اُن آدمیوں کی فہرست ہے جنہوں نے غیر یہودی عورتوں سے شادی کی تھی۔ اُنہوں نے قسم کھا کر وعدہ کیا کہ ہم اپنی بیویوں سے الگ ہو جائیں گے۔ ساتھ ساتھ ہر ایک نے قصور کی قربانی کے طور پر مینڈھا قربان کیا۔

اماموں میں سے قصوروار :

یشوع بن یوصدق اور اُس کے بھائی معسیاہ، اِلی عزر، یریب اور جِدلیاہ،

[20] اِمیّر کے خاندان کا حنانی اور زبدیاہ،

[21] حارِم کے خاندان کا معسیاہ، الیاس، سمعیاہ، یحی ایل اور عُزّیاہ،

[22] فشحور کے خاندان کا اِلیوعینی، معسیاہ، اسمٰعیل، نتنی ایل، یوزبد اور اِلعاسہ۔

[23] لاویوں میں سے قصوروار :

یوزبد، سِمعی، قلایاہ یعنی قلیطا، فتحیاہ، یہوداہ اور اِلی عزر۔

[24] گلوکاروں میں سے قصوروار :

اِلیاسب۔

رب کے گھر کے دربانوں میں سے قصوروار :

سلّوم، طِلِم اور اُوری۔

[25] باقی قصوروار اسرائیلی :

پرعوس کے خاندان کا رمیاہ، یزیاہ، ملکیاہ، میامین، اِلی عزر، ملکیاہ اور بِنایاہ۔

[26] عیلام کے خاندان کا متنیاہ، زکریاہ، یحی ایل، عبدی، یریموت اور الیاس،

[27] زتّو کے خاندان کا اِلیوعینی، اِلیاسب، متنیاہ، یریموت، زبد اور عزیزا۔

[28] ببی کے خاندان کا یوحنان، حننیاہ، زبی اور عتلی۔

[29] بانی کے خاندان کا مُسلّام، ملّوک، عدایاہ، یسوب، سیال اور یریموت۔

[30] پخت موآب کے خاندان کا عدنا، کلال، بِنایاہ، معسیاہ، متنیاہ، بضلی ایل، بِنّوئی اور منسّی۔

[31] حارِم کے خاندان کا اِلی عزر، یِسیاہ، ملکیاہ، سمعیاہ، شمعون، [32] بن یمین، ملّوک اور سمریاہ۔

---

[a] 29 دسمبر۔

[b] 27 مارچ۔

33 حاشوم کے خاندان کا متّنی، متتاہ، زبد، اِلی فلط، یریمی، منسّی اور سِمعی۔

34 بانی کے خاندان کا معدی، عمرام، اُو ایل، 35 بِنایاہ، بدیاہ، کلوہی، 36 وَنیاہ، مریموت، اِلیاسب، 37 متنیاہ، متّنی اور یعسی۔

38 بِنّوئی کے خاندان کا سِمعی، 39 سلمیاہ، ناتن، عدایاہ، 40 مکندبی، ساسی، ساری، 41 عزر ایل، سلمیاہ، سمریاہ، 42 سلّوم، امریاہ اور یوسف۔

43 نبو کے خاندان کا یعی ایل، مِتتیاہ، زبد، زبینا، یدّی، یو ایل اور بِنایاہ۔

44 اِن تمام آدمیوں کی غیریہودی عورتوں سے شادی ہوئی تھی، اور اُن کے ہاں بچے پیدا ہوئے تھے۔

نحمیاہ

نحمیاہ یروشلم کے لئے دعا کرتا ہے

1 ذیل میں نحمیاہ بن حکلیاہ کی رپورٹ درج ہے۔ مَیں ارتخششتا بادشاہ کی حکومت کے 20ویں سال کِسلیو کے مہینے میں سوسن کے قلعے میں تھا 2 کہ ایک دن میرا بھائی حنانی مجھ سے ملنے آیا۔ اُس کے ساتھ یہوداہ کے چند ایک آدمی تھے۔ مَیں نے اُن سے پوچھا، ”جو یہودی بچ کر جلاوطنی سے یہوداہ واپس گئے ہیں اُن کا کیا حال ہے؟ اور یروشلم شہر کا کیا حال ہے؟“ 3 اُنہوں نے جواب دیا، ”جو یہودی بچ کر جلاوطنی سے یہوداہ واپس گئے ہیں اُن کا بہت بُرا اور ذلت آمیز حال ہے۔ یروشلم کی فصیل اب تک زمین بوس ہے، اور اُس کے تمام دروازے راکھ ہو گئے ہیں۔“

4 یہ سن کر مَیں بیٹھ کر رونے لگا۔ کئی دن مَیں روزہ رکھ کر ماتم کرتا اور آسمان کے خدا سے دعا کرتا رہا،

5 ”اے رب، آسمان کے خدا، تُو کتنا عظیم اور مہیب خدا ہے! جو تجھے پیار اور تیرے احکام کی پیروی کرتے ہیں اُن کے ساتھ تُو اپنا عہد قائم رکھتا اور اُن پر مہربانی کرتا ہے۔ 6 میری بات سن کر دھیان دے کہ تیرا خادم کس طرح تجھ سے التماس کر رہا ہے۔ دن رات مَیں اسرائیلیوں کے لئے جو تیرے خادم ہیں دعا کرتا ہوں۔ مَیں اقرار کرتا ہوں کہ ہم نے تیرا گناہ کیا ہے۔ اِس میں مَیں اور میرے باپ کا گھرانا بھی شامل ہے۔ 7 ہم نے تیرے خلاف نہایت شریر قدم اُٹھائے ہیں، کیونکہ جو احکام اور ہدایات تُو نے اپنے خادم موسیٰ کو دی تھیں ہم اُن کے تابع نہ رہے۔ 8 لیکن اب وہ کچھ یاد کر جو تُو نے اپنے خادم کو فرمایا، ’اگر تم بےوفا ہو جاؤ تو مَیں تمہیں مختلف قوموں میں منتشر کر دوں گا، 9 لیکن اگر تم میرے پاس واپس آ کر دوبارہ میرے احکام کے تابع ہو جاؤ تو مَیں تمہیں تمہارے وطن میں واپس لاؤں گا، خواہ تم زمین کی انتہا تک کیوں نہ پہنچ گئے ہو۔ مَیں تمہیں اُس جگہ واپس لاؤں گا جسے مَیں نے چن لیا ہے تاکہ میرا نام وہاں سکونت کرے۔‘ 10 اے رب، یہ لوگ تو تیرے اپنے خادم ہیں، تیری اپنی قوم جسے تُو نے اپنی عظیم قدرت اور قوی ہاتھ سے فدیہ دے کر چھڑایا ہے۔ 11 اے رب، اپنے خادم اور اُن تمام خادموں کی التماس سن جو پورے دل سے تیرے نام کا خوف مانتے

ہیں۔ جب تیرا خادم آج شہنشاہ کے پاس ہو گا تو اُسے کامیابی عطا کر۔ بخش دے کہ وہ مجھ پر رحم کرے۔''
مَیں نے یہ اِس لئے کہا کہ مَیں شہنشاہ کا ساقی تھا۔

نحمیاہ کو یروشلم جانے کی اجازت ملتی ہے

2 چار مہینے گزر گئے۔ نیسان کے مہینے کے ایک دن جب مَیں شہنشاہ ارتخششتا کو مَے پلا رہا تھا تو میری مایوسی اُسے نظر آئی۔ پہلے اُس نے مجھے کبھی اُداس نہیں دیکھا تھا، 2 اِس لئے اُس نے پوچھا، ''آپ اِتنے غم گین کیوں دکھائی دے رہے ہیں؟ آپ بیمار تو نہیں لگتے بلکہ کوئی بات آپ کے دل کو تنگ کر رہی ہے۔''

مَیں سخت گھبرا گیا 3 اور کہا، ''شہنشاہ ابد تک جیتا رہے! مَیں کس طرح خوش ہو سکتا ہوں؟ جس شہر میں میرے باپ دادا کو دفنایا گیا ہے وہ ملبے کا ڈھیر ہے، اور اُس کے دروازے راکھ ہو گئے ہیں۔''

4 شہنشاہ نے پوچھا، ''تو پھر مَیں کس طرح آپ کی مدد کروں؟'' خاموشی سے آسمان کے خدا سے دعا کر کے 5 مَیں نے شہنشاہ سے کہا، ''اگر بات آپ کو منظور ہو اور آپ اپنے خادم سے خوش ہوں تو پھر براہِ کرم مجھے یہوداہ کے اُس شہر بھیج دیجئے جس میں میرے باپ دادا دفن ہوئے ہیں تاکہ مَیں اُسے دوبارہ تعمیر کروں۔''

6 اُس وقت ملکہ بھی ساتھ بیٹھی تھی۔ شہنشاہ نے سوال کیا، ''سفر کے لئے کتنا وقت درکار ہے؟ آپ کب تک واپس آ سکتے ہیں؟'' مَیں نے اُسے بتایا کہ مَیں کب تک واپس آؤں گا تو وہ متفق ہوا۔ 7 پھر مَیں نے گزارش کی، ''اگر بات آپ کو منظور ہو تو مجھے دریائے فرات کے مغربی علاقے کے گورنروں کے لئے خط دیجئے تاکہ وہ مجھے اپنے علاقوں میں سے گزرنے دیں اور مَیں سلامتی سے یہوداہ تک پہنچ سکوں۔ 8 اِس کے علاوہ شاہی جنگلات کے نگران آسف کے لئے خط لکھوائیں تاکہ وہ مجھے لکڑی دے۔ جب مَیں رب کے گھر کے ساتھ والے قلعے کے دروازے، فصیل اور اپنا گھر بناؤں گا تو مجھے شہتیروں کی ضرورت ہو گی۔'' اللہ کا شفیق ہاتھ مجھ پر تھا، اِس لئے شہنشاہ نے مجھے یہ خط دے دیئے۔

9 شہنشاہ نے فوجی افسر اور گھڑسوار بھی میرے ساتھ بھیجے۔ یوں روانہ ہو کر مَیں دریائے فرات کے مغربی علاقے کے گورنروں کے پاس پہنچا اور اُنہیں شہنشاہ کے خط دیئے۔ 10 جب گورنر سنبلّط حورونی اور عمونی افسر طوبیاہ کو معلوم ہوا کہ کوئی اسرائیلیوں کی بہبودی کے لئے آ گیا ہے تو وہ نہایت ناخوش ہوئے۔

نحمیاہ فصیل کا معائنہ کرتا ہے

11 سفر کرتے کرتے مَیں یروشلم پہنچ گیا۔ تین دن کے بعد 12 مَیں رات کے وقت شہر سے نکلا۔ میرے ساتھ چند ایک آدمی تھے، اور ہمارے پاس صرف وہی جانور تھا جس پر مَیں سوار تھا۔ اب تک مَیں نے کسی کو بھی اُس بوجھ کے بارے میں نہیں بتایا تھا جو میرے خدا نے میرے دل پر یروشلم کے لئے ڈال دیا تھا۔ 13 چنانچہ مَیں اندھیرے میں وادی کے دروازے سے شہر سے نکلا اور جنوب کی طرف اژدہے کے چشمے سے ہو کر کچرے کے دروازے تک پہنچا۔ ہر جگہ مَیں نے گری ہوئی فصیل اور بھسم ہوئے دروازوں کا معائنہ کیا۔ 14 پھر مَیں شمال یعنی چشمے کے دروازے اور شاہی تالاب کی طرف بڑھا، لیکن ملبے کی کثرت کی وجہ سے میرے

جانور کو گزرنے کا راستہ نہ ملا، 15 اِس لئے مَیں وادیٔ قدرون میں سے گزرا۔ اب تک اندھیرا ہی اندھیرا تھا۔ وہاں بھی مَیں فصیل کا معائنہ کرتا گیا۔ پھر مَیں مُڑا اور وادی کے دروازے میں سے دوبارہ شہر میں داخل ہوا۔

فصیل کو تعمیر کرنے کا فیصلہ

16 یروشلم کے افسروں کو معلوم نہیں تھا کہ مَیں کہاں گیا اور کیا کر رہا تھا۔ اب تک مَیں نے نہ اُنہیں اور نہ اماموں یا دیگر اُن لوگوں کو اپنے منصوبے سے آگاہ کیا تھا جنہیں تعمیر کا یہ کام کرنا تھا۔ 17 لیکن اب مَیں اُن سے مخاطب ہوا، ”آپ کو خود ہماری مصیبت نظر آتی ہے۔ یروشلم ملبے کا ڈھیر بن گیا ہے، اور اُس کے دروازے راکھ ہو گئے ہیں۔ آئیں، ہم فصیل کو نئے سرے سے تعمیر کریں تاکہ ہم دوسروں کے مذاق کا نشانہ نہ بنے رہیں۔“ 18 مَیں نے اُنہیں بتایا کہ اللہ کا شفیق ہاتھ کس طرح مجھ پر رہا تھا اور کہ شہنشاہ نے مجھ سے کس قسم کا وعدہ کیا تھا۔ یہ سن کر اُنہوں نے جواب دیا، ”ٹھیک ہے، آئیں ہم تعمیر کا کام شروع کریں!“ چنانچہ وہ اِس اچھے کام میں لگ گئے۔

19 جب سنبلّط حورونی، عمونی افسر طوبیاہ اور جشم عربی کو اِس کی خبر ملی تو اُنہوں نے ہمارا مذاق اُڑا کر حقارت آمیز لہجے میں کہا، ”یہ تم لوگ کیا کر رہے ہو؟ کیا تم شہنشاہ سے غداری کرنا چاہتے ہو؟“ 20 مَیں نے جواب دیا، ”آسمان کا خدا ہمیں کامیابی عطا کرے گا۔ ہم جو اُس کے خادم ہیں تعمیر کا کام شروع کریں گے۔ جہاں تک یروشلم کا تعلق ہے، نہ آج اور نہ ماضی میں آپ کا کبھی کوئی حصہ یا حق تھا۔“

فصیل کی تعمیرِ نو

3 امامِ اعظم اِلیاسب باقی اماموں کے ساتھ مل کر تعمیری کام میں لگ گیا۔ اُنہوں نے بھیڑ کے دروازے کو نئے سرے سے بنا دیا اور اُسے مخصوص کر کے اُس کے کواڑ لگا دیئے۔ اُنہوں نے فصیل کے ساتھ والے حصے کو بھی میا بُرج اور حننایل کے بُرج تک بنا کر مخصوص کیا۔

2 یریحو کے آدمیوں نے فصیل کے اگلے حصے کو کھڑا کیا جبکہ زکور بن اِمری نے اُن کے حصے سے ملحق حصے کو تعمیر کیا۔

3 مچھلی کا دروازہ سناآہ کے خاندان کی ذمہ داری تھی۔ اُسے شہتیروں سے بنا کر اُنہوں نے کواڑ، چٹخنیاں اور کُنڈے لگا دیئے۔

4 اگلے حصے کی مرمت مریموت بن اُوریاہ بن ہقوض نے کی۔

اگلا حصہ مسُلّام بن برکیاہ بن مشیزب ایل کی ذمہ داری تھی۔

صدوق بن بعنہ نے اگلے حصے کو تعمیر کیا۔

5 اگلا حصہ تقوع کے باشندوں نے بنایا۔ لیکن شہر کے بڑے لوگ اپنے بزرگوں کے تحت کام کرنے کے لئے تیار نہ تھے۔

6 یسانہ کا دروازہ یویدع بن فاسح اور مسُلّام بن بسودیاہ کی ذمہ داری تھی۔ اُسے شہتیروں سے بنا کر اُنہوں نے کواڑ، چٹخنیاں اور کُنڈے لگا دیئے۔

7 اگلا حصہ ملطیاہ جِبعونی اور یدون مرونوتی نے کھڑا کیا۔ یہ لوگ جِبعون اور مِصفاہ کے تھے، وہی مِصفاہ جہاں دریائے فرات کے مغربی علاقے کے گورنر کا دار الحکومت تھا۔

8 اگلے حصے کی مرمت ایک سنار بنام عُزی ایل بن حرہیاہ کے ہاتھ میں تھی۔

اگلے حصے پر ایک عطر ساز بنام حننیاہ مقرر تھا۔ اِن لوگوں نے فصیل کی مرمت 'موٹی دیوار' تک کی۔

9 اگلے حصے کو رِفایاہ بن حور نے کھڑا کیا۔ یہ آدمی ضلع یروشلم کے آدھے حصے کا افسر تھا۔

10 یدایاہ بن حرومف نے اگلے حصے کی مرمت کی جو اُس کے گھر کے مقابل تھا۔

اگلے حصے کو حطّوش بن حسبنیاہ نے تعمیر کیا۔

11 اگلے حصے کو تنوروں کے بُرج تک ملکیاہ بن حارِم اور حسوب بن پخت موآب نے کھڑا کیا۔

12 اگلا حصہ سلّوم بن ہلّوحیش کی ذمہ داری تھی۔ یہ آدمی ضلع یروشلم کے دوسرے آدھے حصے کا افسر تھا۔ اُس کی بیٹیوں نے اُس کی مدد کی۔

13 حنون نے زنوح کے باشندوں سمیت وادی کے دروازے کو تعمیر کیا۔ شہتیروں سے اُسے بنا کر اُنہوں نے کواڑ، چٹخنیاں اور کُنڈے لگائے۔ اِس کے علاوہ اُنہوں نے فصیل کو وہاں سے کچرے کے دروازے تک کھڑا کیا۔ اِس حصے کا فاصلہ تقریباً 1,500 فٹ یعنی آدھا کلومیٹر تھا۔

14 کچرے کا دروازہ ملکیاہ بن ریکاب کی ذمہ داری تھی۔ یہ آدمی ضلع بیت کرم کا افسر تھا۔ اُس نے اُسے بنا کر کواڑ، چٹخنیاں اور کُنڈے لگائے۔

15 چشمے کے دروازے کی تعمیر سلّون بن کُل حوزہ کے ہاتھ میں تھی جو ضلع مِصفاہ کا افسر تھا۔ اُس نے دروازے پر چھت بنا کر اُس کے کواڑ، چٹخنیاں اور کُنڈے لگا دیئے۔ ساتھ ساتھ اُس نے فصیل کے اُس حصے کی مرمت کی جو شاہی باغ کے پاس والے تالاب سے گزرتا ہے۔ یہ وہی تالاب ہے جس میں پانی نالے کے ذریعے پہنچتا ہے۔ سلّون نے فصیل کو اُس سیڑھی تک تعمیر کیا جو یروشلم کے اُس حصے سے اُترتی ہے جو 'داؤد کا شہر' کہلاتا ہے۔

16 اگلا حصہ نحمیاہ بن عزبوق کی ذمہ داری تھی جو ضلع بیت صور کے آدھے حصے کا افسر تھا۔ فصیل کا یہ حصہ داؤد بادشاہ کے قبرستان کے مقابل تھا اور مصنوعی تالاب اور سورماؤں کے کمروں پر ختم ہوا۔

17 ذیل کے لاویوں نے اگلے حصوں کو کھڑا کیا: پہلے رحوم بن بانی کا حصہ تھا۔

ضلع قعیلہ کے آدھے حصے کے افسر حسبیاہ نے اگلے حصے کی مرمت کی۔

18 اگلے حصے کو لاویوں نے بِنّوئی بن حنداد کے زیرِ نگرانی کھڑا کیا جو ضلع قعیلہ کے دوسرے آدھے حصے پر مقرر تھا۔

19 اگلا حصہ مِصفاہ کے سردار عزر بن یشوع کی ذمہ داری تھی۔ یہ حصہ فصیل کے اُس موڑ پر تھا جہاں راستہ اسلحہ خانے کی طرف چڑھتا ہے۔

20 اگلے حصے کو باروک بن زبی نے بڑی محنت سے تعمیر کیا۔ یہ حصہ فصیل کے موڑ سے شروع ہو کر امامِ اعظم اِلیاسب کے گھر کے دروازے پر ختم ہوا۔

21 اگلا حصہ مریموت بن اُوریاہ بن ہقوض کی ذمہ داری تھی اور اِلیاسب کے گھر کے دروازے سے شروع ہو کر اُس کے کونے پر ختم ہوا۔

22 ذیل کے حصے اُن اماموں نے تعمیر کئے جو شہر کے گرد و نواح میں رہتے تھے۔

23 اگلے حصے کی تعمیر بن یمین اور حسوب کے زیرِ نگرانی تھی۔ یہ حصہ اُن کے گھروں کے سامنے تھا۔

عزریاہ بن معسیاہ بن عننیاہ نے اگلے حصے کی مرمت کی۔ یہ حصہ اُس کے گھر کے پاس ہی تھا۔

24 اگلا حصہ بِنّوئی بن حنداد کی ذمہ داری تھی۔ یہ عزریاہ کے گھر سے شروع ہوا اور مُڑتے مُڑتے کونے پر ختم ہوا۔

25 اگلا حصہ فالال بن اُوزی کی ذمہ داری تھی۔ یہ حصہ موڑ سے شروع ہوا، اور اوپر کا جو بُرج شاہی محل سے اُس جگہ نکلتا ہے جہاں محافظوں کا صحن ہے وہ بھی اِس میں شامل تھا۔

اگلا حصہ فِدایاہ بن پرعوس 26 اور عوفل پہاڑی پر رہنے والے رب کے گھر کے خدمت گاروں کے ذمے تھا۔ یہ حصہ پانی کے دروازے اور وہاں سے نکلے ہوئے بُرج پر ختم ہوا۔

27 اگلا حصہ اِس بُرج سے لے کر عوفل پہاڑی کی دیوار تک تھا۔ تقوع کے باشندوں نے اُسے تعمیر کیا۔

28 گھوڑے کے دروازے سے آگے اماموں نے فصیل کی مرمت کی۔ ہر ایک نے اپنے گھر کے سامنے کا حصہ کھڑا کیا۔

29 اُن کے بعد صدوق بن اِمّیر کا حصہ آیا۔ یہ بھی اُس کے گھر کے مقابل تھا۔

اگلا حصہ سمعیاہ بن سکنیاہ نے کھڑا کیا۔ یہ آدمی مشرقی دروازے کا پہرے دار تھا۔

30 اگلا حصہ حننیاہ بن سلمیاہ اور صلف کے چھٹے بیٹے حنون کے ذمے تھا۔

اگلا حصہ مسُلّام بن برکیاہ نے تعمیر کیا جو اُس کے گھر کے مقابل تھا۔

31 ایک سنار بنام ملکیاہ نے اگلے حصے کی مرمت کی۔ یہ حصہ رب کے گھر کے خدمت گاروں اور تاجروں کے اُس مکان پر ختم ہوا جو پہرے کے دروازے کے سامنے تھا۔ فصیل کے کونے پر واقع بالاخانہ بھی اِس میں شامل تھا۔

32 آخری حصہ بھیڑ کے دروازے پر ختم ہوا۔ سناروں اور تاجروں نے اُسے کھڑا کیا۔

سنبلّط یہودیوں کا مذاق اُڑاتا ہے

4 جب سنبلّط کو پتا چلا کہ ہم فصیل کو دوبارہ تعمیر کر رہے ہیں تو وہ آگ بگولا ہو گیا۔ ہمارا مذاق اُڑا اُڑا کر 2 اُس نے اپنے ہم خدمت افسروں اور سامریہ کے فوجیوں کی موجودگی میں کہا، ”یہ ضعیف یہودی کیا کر رہے ہیں؟ کیا یہ واقعی یروشلم کی قلعہ بندی کرنا چاہتے ہیں؟ کیا یہ سمجھتے ہیں کہ چند ایک قربانیاں پیش کر کے ہم فصیل کو آج ہی کھڑا کریں گے؟ وہ اِن جلے ہوئے پتھروں اور ملبے کے اِس ڈھیر سے کس طرح نئی دیوار بنا سکتے ہیں؟“ 3 عمونی افسر طوبیاہ اُس کے ساتھ کھڑا تھا۔ وہ بولا، ”اُنہیں کرنے دو! دیوار اِتنی کمزور ہو گی کہ اگر لومڑی بھی اُس پر چھلانگ لگائے تو گر جائے گی۔“

4 اے ہمارے خدا، ہماری سن، کیونکہ لوگ ہمیں حقیر جانتے ہیں۔ جن باتوں سے اُنہوں نے ہمیں ذلیل کیا ہے وہ اُن کی ذلت کا باعث بن جائیں۔ بخش دے کہ لوگ اُنہیں لُوٹ لیں اور اُنہیں قید کر کے جلاوطن کر دیں۔ 5 اُن کا قصور نظرانداز نہ کر بلکہ اُن کے گناہ تجھے یاد رہیں۔ کیونکہ اُنہوں نے فصیل کو تعمیر کرنے والوں کو ذلیل کرنے سے تجھے طیش دلایا ہے۔

6 مخالفت کے باوجود ہم فصیل کی مرمت کرتے رہے، اور ہوتے ہوتے پوری دیوار کی آدھی اونچائی کھڑی ہوئی، کیونکہ لوگ پوری لگن سے کام کر رہے تھے۔

دشمن کے حملوں کی مدافعت

7 جب سنبلّط، طوبیاہ، عربوں، عمونیوں اور اشدود کے باشندوں کو اطلاع ملی کہ یروشلم کی فصیل کی تعمیر میں ترقی ہو رہی ہے بلکہ جو حصے اب تک کھڑے نہ ہو سکے تھے وہ بھی بند ہونے لگے ہیں تو وہ بڑے غصے میں آ گئے۔ 8 سب متحد ہو کر یروشلم پر حملہ کرنے اور اُس میں گڑبڑ پیدا کرنے کی سازشیں کرنے لگے۔ 9 لیکن ہم نے اپنے خدا سے التماس کر کے پہرے دار لگائے جو ہمیں دن رات اُن سے بچائے رکھیں۔

10 اُس وقت یہوداہ کے لوگ کراہنے لگے، ''مزدوروں کی طاقت ختم ہو رہی ہے، اور ابھی تک ملبے کے بڑے ڈھیر باقی ہیں۔ فصیل کو بنانا ہمارے بس کی بات نہیں ہے۔''

11 دوسری طرف دشمن کہہ رہے تھے، ''ہم اچانک اُن پر ٹوٹ پڑیں گے۔ اُن کو اُس وقت پتا چلے گا جب ہم اُن کے بیچ میں ہوں گے۔ تب ہم اُنہیں مار دیں گے اور کام رُک جائے گا۔''

12 جو یہودی اُن کے قریب رہتے تھے وہ بار بار ہمارے پاس آ کر ہمیں اطلاع دیتے رہے، ''دشمن چاروں طرف سے آپ پر حملہ کرنے کے لئے تیار کھڑا ہے۔''

13 تب مَیں نے لوگوں کو فصیل کے پیچھے ایک جگہ کھڑا کر دیا جہاں دیوار سب سے نیچی تھی، اور وہ تلواروں، نیزوں اور کمانوں سے لیس اپنے خاندانوں کے مطابق کھلے میدان میں کھڑے ہو گئے۔ 14 لوگوں کا جائزہ لے کر مَیں کھڑا ہوا اور کہنے لگا، ''اُن سے مت ڈریں! رب کو یاد کریں جو عظیم اور مہیب ہے۔ ذہن میں رکھیں کہ ہم اپنے بھائیوں، بیٹوں بیٹیوں، بیویوں اور گھروں کے لئے لڑ رہے ہیں۔''

15 جب ہمارے دشمنوں کو معلوم ہوا کہ اُن کی سازشوں کی خبر ہم تک پہنچ گئی ہے اور کہ اللہ نے اُن کے منصوبے کو ناکام ہونے دیا تو ہم سب اپنی اپنی جگہ پر دوبارہ تعمیر کے کام میں لگ گئے۔ 16 لیکن اُس دن سے میرے جوانوں کا صرف آدھا حصہ تعمیری کام میں لگا رہا۔ باقی لوگ نیزوں، ڈھالوں، کمانوں اور زرہ بکتر سے لیس پہرا دیتے رہے۔ افسر یہوداہ کے اُن تمام لوگوں کے پیچھے کھڑے رہے 17 جو دیوار کو تعمیر کر رہے تھے۔ سامان اُٹھانے والے ایک ہاتھ سے ہتھیار پکڑے کام کرتے تھے۔ 18 اور جو بھی دیوار کو کھڑا کر رہا تھا اُس کی تلوار کمر میں بندھی رہتی تھی۔ جس آدمی کو تُرم بجا کر خطرے کا اعلان کرنا تھا وہ ہمیشہ میرے ساتھ رہا۔ 19 مَیں نے شرفا، بزرگوں اور باقی لوگوں سے کہا، ''یہ کام بہت ہی بڑا اور وسیع ہے، اِس لئے ہم ایک دوسرے سے دُور اور بکھرے ہوئے کام کر رہے ہیں۔ 20 جوں ہی آپ کو تُرم کی آواز سنائی دے تو بھاگ کر آواز کی طرف چلے آئیں۔ ہمارا خدا ہمارے لئے لڑے گا!''

21 ہم پَو پھٹنے سے لے کر اُس وقت تک کام میں مصروف رہتے جب تک ستارے نظر نہ آتے، اور ہر وقت آدمیوں کا آدھا حصہ نیزے پکڑے پہرا دیتا تھا۔ 22 اُس وقت مَیں نے سب کو یہ حکم بھی دیا، ''ہر آدمی اپنے مددگاروں کے ساتھ رات کا وقت یروشلم میں گزارے۔ پھر آپ رات کے وقت پہرا داری میں بھی مدد کریں گے اور دن کے وقت تعمیری کام میں بھی۔'' 23 اُن تمام دنوں کے دوران نہ مَیں، نہ میرے بھائیوں، نہ میرے جوانوں اور نہ میرے پہرے داروں نے کبھی اپنے کپڑے اُتارے۔ نیز، ہر ایک اپنا ہتھیار پکڑے رہا۔

غریبوں کا قرضہ منسوخ

5 کچھ دیر بعد کچھ مرد و خواتین میرے پاس آ کر اپنے یہودی بھائیوں کی شکایت کرنے لگے۔ 2 بعض نے کہا، ”ہمارے بہت زیادہ بیٹے بیٹیاں ہیں، اِس لئے ہمیں مزید اناج ملنا چاہئے، ورنہ ہم زندہ نہیں رہیں گے۔“ 3 دوسروں نے شکایت کی، ”کال کے دوران ہمیں اپنے کھیتوں، انگور کے باغوں اور گھروں کو گروی رکھنا پڑا تاکہ اناج مل جائے۔“ 4 کچھ اَور بولے، ”ہمیں اپنے کھیتوں اور انگور کے باغوں پر بادشاہ کا ٹیکس ادا کرنے کے لئے اُدھار لینا پڑا۔ 5 ہم بھی دوسروں کی طرح یہودی قوم کے ہیں، اور ہمارے بچے اُن سے کم حیثیت نہیں رکھتے۔ تو بھی ہمیں اپنے بچوں کو غلامی میں بیچنا پڑتا ہے تاکہ گزارہ ہو سکے۔ ہماری کچھ بیٹیاں لونڈیاں بن چکی ہیں۔ لیکن ہم خود بےبس ہیں، کیونکہ ہمارے کھیت اور انگور کے باغ دوسروں کے قبضے میں ہیں۔“

6 اُن کا واویلا اور شکایتیں سن کر مجھے بڑا غصہ آیا۔ 7 بہت سوچ بچار کے بعد مَیں نے شرفا اور افسروں پر الزام لگایا، ”آپ اپنے ہم وطن بھائیوں سے غیرمناسب سود لے رہے ہیں!“ مَیں نے اُن سے نپٹنے کے لئے ایک بڑی جماعت اکٹھی کر کے 8 کہا، ”ہمارے کئی ہم وطن بھائیوں کو غیریہودیوں کو بیچا گیا تھا۔ جہاں تک ممکن تھا ہم نے اُنہیں واپس خرید کر آزاد کرنے کی کوشش کی۔ اور اب آپ خود اپنے ہم وطن بھائیوں کو بیچ رہے ہیں۔ کیا ہم اب اُنہیں دوبارہ واپس خریدیں؟“ وہ خاموش رہے اور کوئی جواب نہ دے سکے۔

9 مَیں نے بات جاری رکھی، ”آپ کا یہ سلوک ٹھیک نہیں۔ آپ کو ہمارے خدا کا خوف مان کر زندگی گزارنا چاہئے تاکہ ہم اپنے غیریہودی دشمنوں کی لعن طعن کا نشانہ نہ بنیں۔ 10 مَیں، میرے بھائیوں اور ملازموں نے بھی دوسروں کو اُدھار کے طور پر پیسے اور اناج دیا ہے۔ لیکن آئیں، ہم اُن سے سود نہ لیں! 11 آج ہی اپنے قرض داروں کو اُن کے کھیت، گھر اور انگور اور زیتون کے باغ واپس کر دیں۔ جتنا سود آپ نے لگایا تھا اُسے بھی واپس کر دیں، خواہ اُسے پیسوں، اناج، تازہ مَے یا زیتون کے تیل کی صورت میں ادا کرنا ہو۔“

12 اُنہوں نے جواب دیا، ”ہم اُسے واپس کر دیں گے اور آئندہ اُن سے کچھ نہیں مانگیں گے۔ جو کچھ آپ نے کہا وہ ہم کریں گے۔“

تب مَیں نے اماموں کو اپنے پاس بُلایا تاکہ شرفا اور بزرگ اُن کی موجودگی میں قسم کھائیں کہ ہم ایسا ہی کریں گے۔ 13 پھر مَیں نے اپنے لباس کی تہیں جھاڑ جھاڑ کر کہا، ”جو بھی اپنی قسم توڑے اُسے اللہ اِسی طرح جھاڑ کر اُس کے گھر اور ملکیت سے محروم کر دے!“

تمام جمع شدہ لوگ بولے، ”آمین، ایسا ہی ہو!“ اور رب کی تعریف کرنے لگے۔ سب نے اپنے وعدے پورے کئے۔

نحمیاہ کا اچھا نمونہ

14 مَیں کُل بارہ سال صوبہ یہوداہ کا گورنر رہا یعنی ارتخششتا بادشاہ کی حکومت کے 20ویں سال سے اُس کے 32ویں سال تک۔ اِس پورے عرصے میں نہ مَیں نے اور نہ میرے بھائیوں نے وہ آمدنی لی جو ہمارے لئے مقرر کی گئی تھی۔ 15 اصل میں ماضی کے گورنروں نے قوم پر بڑا بوجھ ڈال دیا تھا۔ اُنہوں نے رعایا سے نہ

صرف روٹی اور مَے بلکہ فی دن چاندی کے 40 سِکے بھی لئے تھے۔ اُن کے افسروں نے بھی عام لوگوں سے غلط فائدہ اُٹھایا تھا۔ لیکن چونکہ مَیں اللہ کا خوف مانتا تھا، اِس لئے مَیں نے اُن سے ایسا سلوک نہ کیا۔ 16 میری پوری طاقت فصیل کی تکمیل میں صَرف ہوئی، اور میرے تمام ملازم بھی اِس کام میں شریک رہے۔ ہم میں سے کسی نے بھی زمین نہ خریدی۔ 17 مَیں نے کچھ نہ مانگا حالانکہ مجھے روزانہ یہوداہ کے 150 افسروں کی مہمان نوازی کرنی پڑتی تھی۔ اُن میں وہ تمام مہمان شامل نہیں ہیں جو گاہے بگاہے پڑوسی ممالک سے آتے رہے۔ 18 روزانہ ایک بَیل، چھ بہترین بھیڑ بکریاں اور بہت سے پرندے میرے لئے ذبح کر کے تیار کئے جاتے، اور دس دس دن کے بعد ہمیں کئی قسم کی بہت سی مَے خریدنی پڑتی تھی۔ اِن اخراجات کے باوجود مَیں نے گورنر کے لئے مقررہ وظیفہ نہ مانگا، کیونکہ قوم پر بوجھ ویسے بھی بہت زیادہ تھا۔

19 اے میرے خدا، جو کچھ مَیں نے اِس قوم کے لئے کیا ہے اُس کے باعث مجھ پر مہربانی کر۔

نحمیاہ کے خلاف سازش

6 سنبلّط، طوبیاہ، جشم عربی اور ہمارے باقی دشمنوں کو پتا چلا کہ مَیں نے فصیل کو تکمیل تک پہنچایا ہے اور دیوار میں کہیں بھی خالی جگہ نظر نہیں آتی۔ صرف دروازوں کے کواڑ اب تک لگائے نہیں گئے تھے۔ 2 تب سنبلّط اور جشم نے مجھے پیغام بھیجا، ”ہم وادیٔ اونو کے شہر کفیریم میں آپ سے ملنا چاہتے ہیں۔“ لیکن مجھے معلوم تھا کہ وہ مجھے نقصان پہنچانا چاہتے ہیں۔ 3 اِس لئے مَیں نے قاصدوں کے ہاتھ جواب بھیجا، ”مَیں اِس وقت ایک بڑا کام تکمیل تک پہنچا رہا ہوں، اِس لئے مَیں آ نہیں سکتا۔ اگر مَیں آپ سے ملنے آؤں تو پورا کام رُک جائے گا۔“

4 چار دفعہ اُنہوں نے مجھے یہی پیغام بھیجا اور ہر بار مَیں نے وہی جواب دیا۔ 5 پانچویں مرتبہ جب سنبلّط نے اپنے ملازم کو میرے پاس بھیجا تو اُس کے ہاتھ میں ایک کھلا خط تھا۔ 6 خط میں لکھا تھا، ”پڑوسی ممالک میں افواہ پھیل گئی ہے کہ آپ اور باقی یہودی بغاوت کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ جشم نے اِس بات کی تصدیق کی ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ اِسی وجہ سے آپ فصیل بنا رہے ہیں۔ اِن رپورٹوں کے مطابق آپ اُن کے بادشاہ بنیں گے۔ 7 کہا جاتا ہے کہ آپ نے نبیوں کو مقرر کیا ہے جو یروشلم میں اعلان کریں کہ آپ یہوداہ کے بادشاہ ہیں۔ بے شک ایسی افواہیں شہنشاہ تک بھی پہنچیں گی۔ اِس لئے آئیں، ہم مل کر ایک دوسرے سے مشورہ کریں کہ کیا کرنا چاہئے۔“

8 مَیں نے اُسے جواب بھیجا، ”جو کچھ آپ کہہ رہے ہیں وہ جھوٹ ہی جھوٹ ہے۔ کچھ نہیں ہو رہا، بلکہ آپ نے فرضی کہانی گھڑ لی ہے!“ 9 اصل میں دشمن ہمیں ڈرانا چاہتے تھے۔ اُنہوں نے سوچا، ”اگر ہم ایسی باتیں کہیں تو وہ ہمت ہار کر کام سے باز آئیں گے۔“ لیکن اب مَیں نے زیادہ عزم کے ساتھ کام جاری رکھا۔

10 ایک دن مَیں سمعیاہ بن دِلایاہ بن مہیطب ایل سے ملنے گیا جو تالا لگا کر گھر میں بیٹھا تھا۔ اُس نے مجھ سے کہا، ”آئیں، ہم اللہ کے گھر میں جمع ہو جائیں اور دروازوں کو اپنے پیچھے بند کر کے کُنڈی لگائیں۔ کیونکہ لوگ اِسی رات آپ کو قتل کرنے کے لئے آئیں گے۔“

11 مَیں نے اعتراض کیا، ”کیا یہ ٹھیک ہے کہ مجھ جیسا آدمی بھاگ جائے؟ یا کیا مجھ جیسا شخص جو امام نہیں ہے رب کے گھر میں داخل ہو کر زندہ رہ سکتا ہے؟ ہرگز نہیں! مَیں ایسا نہیں کروں گا!“ 12 مَیں نے جان لیا کہ سمعیاہ کی یہ بات اللہ کی طرف سے نہیں ہے۔ سنبلّط اور طوبیاہ نے اُسے رشوت دی تھی، اِسی لئے اُس نے میرے بارے میں ایسی پیش گوئی کی تھی۔ 13 اِس سے وہ مجھے ڈرا کر گناہ کرنے پر اُکسانا چاہتے تھے تاکہ وہ میری بدنامی کر کے مجھے مذاق کا نشانہ بنا سکیں۔

14 اے میرے خدا، طوبیاہ اور سنبلّط کی یہ بُری حرکتیں مت بھولنا! نوعدیاہ نبیہ اور باقی اُن نبیوں کو یاد رکھ جنہوں نے مجھے ڈرانے کی کوشش کی ہے۔

فصیل کی تکمیل

15 فصیل اِلول کے مہینے کے 25ویں دن[a] یعنی 52 دنوں میں مکمل ہوئی۔ 16 جب ہمارے دشمنوں کو یہ خبر ملی تو پڑوسی ممالک سہم گئے، اور وہ احساسِ کمتری کا شکار ہو گئے۔ اُنہوں نے جان لیا کہ اللہ نے خود یہ کام تکمیل تک پہنچایا ہے۔

17 اُن 52 دنوں کے دوران یہوداہ کے شرفا طوبیاہ کو خط بھیجتے رہے اور اُس سے جواب ملتے رہے تھے۔ 18 اصل میں یہوداہ کے بہت سے لوگوں نے قسم کھا کر اُس کی مدد کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ وجہ یہ تھی کہ وہ سکنیاہ بن ارخ کا داماد تھا، اور اُس کے بیٹے یوحنان کی شادی مسُلّام بن برکیاہ کی بیٹی سے ہوئی تھی۔ 19 طوبیاہ کے یہ مددگار میرے سامنے اُس کے نیک کاموں کی تعریف کرتے رہے اور ساتھ ساتھ میری ہر بات اُسے بتاتے رہے۔ پھر طوبیاہ مجھے خط بھیجتا تاکہ مَیں ڈر کر کام سے باز آؤں۔

7 فصیل کی تکمیل پر مَیں نے دروازوں کے کواڑ لگوائے۔ پھر رب کے گھر کے دربان، گلوکار اور خدمت گزار لاوی مقرر کئے گئے۔ 2 مَیں نے دو آدمیوں کو یروشلم کے حکمران بنایا۔ ایک میرا بھائی حنانی اور دوسرا قلعے کا کمانڈر حننیاہ تھا۔ حننیاہ کو مَیں نے اِس لئے چن لیا کہ وہ وفادار تھا اور اکثر لوگوں کی نسبت اللہ کا زیادہ خوف مانتا تھا۔ 3 مَیں نے دونوں سے کہا، ”یروشلم کے دروازے دوپہر کے وقت جب دھوپ کی شدت ہے کھلے نہ رہیں، اور پہرا دیتے وقت بھی اُنہیں بند کر کے کُنڈے لگائیں۔ یروشلم کے آدمیوں کو پہرا داری کے لئے مقرر کریں جن میں سے کچھ فصیل پر اور کچھ اپنے گھروں کے سامنے ہی پہرا دیں۔“

جلاوطنی سے واپس آئے ہوؤں کی فہرست

4 گو یروشلم شہر بڑا اور وسیع تھا، لیکن اُس میں آبادی تھوڑی تھی۔ ڈھائے گئے مکان اب تک دوبارہ تعمیر نہیں ہوئے تھے۔ 5 چنانچہ میرے خدا نے میرے دل کو شرفا، افسروں اور عوام کو اکٹھا کرنے کی تحریک دی تاکہ خاندانوں کی رجسٹری تیار کروں۔ اِس سلسلے میں مجھے ایک کتاب مل گئی جس میں اُن لوگوں کی فہرست درج تھی جو ہم سے پہلے جلاوطنی سے واپس آئے تھے۔ اُس میں لکھا تھا،

6 ذیل میں یہوداہ کے اُن لوگوں کی فہرست ہے جو جلاوطنی سے واپس آئے۔ بابل کا بادشاہ نبوکدنضر اُنہیں قید کر کے بابل لے گیا تھا، لیکن اب وہ یروشلم

---

[a] 2 اکتوبر۔

اور یہوداہ کے اُن شہروں میں پھر جا بسے جہاں پہلے رہتے تھے۔

7 اُن کے راہنما زرُبابل، یشوع، نحمیاہ، عزریاہ، رعمیاہ، نحمانی، مردکی، بِلشان، مِسفرت، بِگوَئی، نحوم اور بعنہ تھے۔

ذیل کی فہرست میں واپس آئے ہوئے خاندانوں کے مرد بیان کئے گئے ہیں۔

8 پرعوس کا خاندان: 2,172،
9 سفطیاہ کا خاندان: 372،
10 ارخ کا خاندان: 652،
11 پخت موآب کا خاندان یعنی یشوع اور یوآب کی اولاد: 2,818،
12 عیلام کا خاندان: 1,254،
13 زتّو کا خاندان: 845،
14 زکی کا خاندان: 760،
15 بِنّوئی کا خاندان: 648،
16 بی کا خاندان: 628،
17 عزجاد کا خاندان: 2,322،
18 ادونِقام کا خاندان: 667،
19 بِگوَئی کا خاندان: 2,067،
20 عدین کا خاندان: 655،
21 اطیر کا خاندان یعنی حِزقیاہ کی اولاد: 98،
22 حاشوم کا خاندان: 328،
23 بضی کا خاندان: 324،
24 خارِف کا خاندان: 112،
25 جِبعون کا خاندان: 95،
26 بیت لحم اور نطوفہ کے باشندے: 188،
27 عنتوت کے باشندے: 128،
28 بیت عزماوت کے باشندے: 42،
29 قِریَت یعریم، کفیرہ اور بیروت کے باشندے: 743،
30 رامہ اور جِبع کے باشندے: 621،
31 مِکماس کے باشندے: 122،
32 بیت ایل اور عَی کے باشندے: 123،
33 دوسرے نبو کے باشندے: 52،
34 دوسرے عیلام کے باشندے: 1,254،
35 حارِم کے باشندے: 320،
36 یریحو کے باشندے: 345،
37 لُود، حادید اور اونو کے باشندے: 721،
38 سناآہ کے باشندے: 3,930،

39 ذیل کے امام جلاوطنی سے واپس آئے۔

یدعیاہ کا خاندان جو یشوع کی نسل کا تھا: 973،
40 اِمّیر کا خاندان: 1,052،
41 فشحور کا خاندان: 1,247،
42 حارِم کا خاندان: 1,017،

43 ذیل کے لاوی جلاوطنی سے واپس آئے۔

یشوع اور قدمی ایل کا خاندان یعنی ہوداویاہ کی اولاد: 74،

44 گلوکار: آسف کے خاندان کے 148 آدمی،

45 رب کے گھر کے دربان: سلّوم، اطیر، طلمون، عقّوب، خطیطا اور سوبی کے خاندانوں کے 138 آدمی۔

46 رب کے گھر کے خدمت گاروں کے درجِ ذیل خاندان جلاوطنی سے واپس آئے۔

ضیحا، حسوفا، طبّعوت، 47 قروس، سیعا، فدون، 48 لِبانہ، حجابہ، شلمی، 49 حنان، جِدّیل، جحر، 50 ریایاہ، رضین، نفودا، 51 جزّام، عُزّا، فاسح، 52 بسی، معونیم،

نفوسیم، [53] بقبوق، حقوفا، حرحور، [54] بضلوت، محیدا، حرشا، [55] برقوس، سیسرا، تامح، [56] نضیاح اور خطیفا۔

[57] سلیمان کے خادموں کے درجِ ذیل خاندان جلاوطنی سے واپس آئے۔

سوطی، سوفرت، فرودا، [58] یعلہ، درقون، جِدّیل، [59] سفطیاہ، خطّیل، فوکرت ضبائم اور امون۔

[60] رب کے گھر کے خدمت گاروں اور سلیمان کے خادموں کے خاندانوں میں سے واپس آئے ہوئے مردوں کی تعداد 392 تھی۔

[61-62] واپس آئے ہوئے خاندانوں میں سے دِلایاہ، طوبیاہ اور نقودا کے 642 مرد ثابت نہ کر سکے کہ اسرائیل کی اولاد ہیں، گو وہ تل ملح، تل حرشا، کروب، ادون اور اِمّیر کے رہنے والے تھے۔

[63-64] حبایاہ، ہقوض اور برزلی کے خاندانوں کے کچھ امام بھی واپس آئے، لیکن اُنہیں رب کے گھر میں خدمت کرنے کی اجازت نہ ملی۔ کیونکہ گو اُنہوں نے نسب ناموں میں اپنے نام تلاش کئے لیکن اُن کا کہیں ذکر نہ ملا، اِس لئے اُنہیں ناپاک قرار دیا گیا۔ (برزلی کے خاندان کے بانی نے برزلی جِلعادی کی بیٹی سے شادی کر کے اپنے سسر کا نام اپنا لیا تھا۔) [65] یہوداہ کے گورنر نے حکم دیا کہ اِن تین خاندانوں کے امام فی الحال قربانیوں کا وہ حصہ کھانے میں شریک نہ ہوں جو اماموں کے لئے مقرر ہے۔ جب دوبارہ امامِ اعظم مقرر کیا جائے تو وہی اُوریم اور تُمّیم نامی قرعہ ڈال کر معاملہ حل کرے۔

[66] کُل 42,360 اسرائیلی اپنے وطن لوٹ آئے، [67] نیز اُن کے 7,337 غلام اور لونڈیاں اور 245 گلوکار جن میں مرد و خواتین شامل تھے۔

[68] اسرائیلیوں کے پاس 736 گھوڑے، 245 خچر، [69] 435 اونٹ اور 6,720 گدھے تھے۔

[70] کچھ خاندانی سرپرستوں نے رب کے گھر کی تعمیرِ نو کے لئے اپنی خوشی سے ہدیئے دیئے۔ گورنر نے سونے کے 1,000 سِکے، 50 کٹورے اور اماموں کے 530 لباس دیئے۔ [71] کچھ خاندانی سرپرستوں نے خزانے میں سونے کے 20,000 سِکے اور چاندی کے 1,200 کلوگرام ڈال دیئے۔ [72] باقی لوگوں نے سونے کے 20,000 سِکے، چاندی کے 1,100 کلوگرام اور اماموں کے 67 لباس عطا کئے۔

[73] امام، لاوی، رب کے گھر کے دربان اور خدمت گار، گلوکار اور عوام کے کچھ لوگ اپنی اپنی آبائی آبادیوں میں دوبارہ جا بسے۔ یوں تمام اسرائیلی دوبارہ اپنے اپنے شہروں میں رہنے لگے۔"

عزرا شریعت کی تلاوت کرتا ہے

8 ساتویں مہینے یعنی اکتوبر میں جب اسرائیلی اپنے اپنے شہروں میں دوبارہ آباد ہو گئے تھے [1] تو سب لوگ مل کر پانی کے دروازے کے چوک میں جمع ہو گئے۔ اُنہوں نے شریعت کے عالِم عزرا سے درخواست کی کہ وہ شریعت لے آئیں جو رب نے موسیٰ کی معرفت اسرائیلی قوم کو دے دی تھی۔ [2] چنانچہ عزرا نے حاضرین کے سامنے شریعت کی تلاوت کی۔ ساتویں مہینے کا پہلا دن[a] تھا۔ نہ صرف مرد بلکہ عورتیں اور شریعت کی باتیں سمجھنے کے قابل تمام بچے بھی

---

[a] 8 اکتوبر۔

جمع ہوئے تھے۔ 3 صبح سویرے سے لے کر دوپہر تک عزرا پانی کے دروازے کے چوک میں پڑھتا رہا، اور تمام جماعت دھیان سے شریعت کی باتیں سنتی رہی۔

4 عزرا لکڑی کے ایک چبوترے پر کھڑا تھا جو خاص کر اِس موقع کے لئے بنایا گیا تھا۔ اُس کے دائیں ہاتھ متِتیاہ، سمع، عنایاہ، اُوریاہ، خِلقیاہ اور معسیاہ کھڑے تھے۔ اُس کے بائیں ہاتھ فِدایاہ، میسائیل، ملکیاہ، حاشوم، حسبدّانہ، زکریاہ اور مسُلّام کھڑے تھے۔

5 چونکہ عزرا اونچی جگہ پر کھڑا تھا اِس لئے وہ سب کو نظر آیا۔ چنانچہ جب اُس نے کتاب کو کھول دیا تو سب لوگ کھڑے ہو گئے۔ 6 عزرا نے رب عظیم خدا کی ستائش کی، اور سب نے اپنے ہاتھ اُٹھا کر جواب میں کہا، ''آمین، آمین۔'' پھر اُنہوں نے جھک کر رب کو سجدہ کیا۔

7 کچھ لاوی حاضر تھے جنہوں نے لوگوں کے لئے شریعت کی تشریح کی۔ اُن کے نام یشوع، بانی، سربیاہ، یمین، عقّوب، سبّتی، ہودیاہ، معسیاہ، قلیطا، عزریاہ، یوزبد، حنان اور فِلایاہ تھے۔ حاضرین اب تک کھڑے تھے۔ 8 شریعت کی تلاوت کے ساتھ ساتھ مذکورہ لاوی قدم بہ قدم اُس کی تشریح یوں کرتے گئے کہ لوگ اُسے اچھی طرح سمجھ سکے۔

9 شریعت کی باتیں سن سن کر وہ رونے لگے۔ لیکن نحمیاہ گورنر، شریعت کے عالِم عزرا امام اور شریعت کی تشریح کرنے والے لاویوں نے اُنہیں تسلی دے کر کہا، ''اُداس نہ ہوں اور مت روئیں! آج رب آپ کے خدا کے لئے مخصوص و مقدّس عید ہے۔ 10 اب جائیں، عمدہ کھانا کھا کر اور پینے کی میٹھی چیزیں پی کر خوشی منائیں۔ جو اپنے لئے کچھ تیار نہ کر سکیں اُنہیں اپنی خوشی میں شریک کریں۔ یہ دن ہمارے رب کے لئے مخصوص و مقدّس ہے۔ اُداس نہ ہوں، کیونکہ رب کی خوشی آپ کی پناہ گاہ ہے۔''

11 لاویوں نے بھی تمام لوگوں کو سکون دلا کر کہا، ''اُداس نہ ہوں، کیونکہ یہ دن رب کے لئے مخصوص و مقدّس ہے۔''

12 پھر سب اپنے اپنے گھر چلے گئے۔ وہاں اُنہوں نے بڑی خوشی سے کھا پی کر جشن منایا۔ ساتھ ساتھ اُنہوں نے دوسروں کو بھی اپنی خوشی میں شریک کیا۔ اُن کی بڑی خوشی کا سبب یہ تھا کہ اب اُنہیں اُن باتوں کی سمجھ آئی تھی جو اُنہیں سنائی گئی تھیں۔

جھونپڑیوں کی عید

13 اگلے دن[a] خاندانی سرپرست، امام اور لاوی دوبارہ شریعت کے عالِم عزرا کے پاس جمع ہوئے تاکہ شریعت کی مزید تعلیم پائیں۔ 14 جب وہ شریعت کا مطالعہ کر رہے تھے تو اُنہیں پتا چلا کہ رب نے موسیٰ کی معرفت حکم دیا تھا کہ اسرائیلی ساتویں مہینے کی عید کے دوران جھونپڑیوں میں رہیں۔ 15 چنانچہ اُنہوں نے یروشلم اور باقی تمام شہروں میں اعلان کیا، ''پہاڑوں پر سے زیتون، آس،[b] کھجور اور باقی سایہ دار درختوں کی شاخیں توڑ کر اپنے گھر لے جائیں۔ وہاں اُن سے جھونپڑیاں بنائیں، جس طرح شریعت نے ہدایت دی ہے۔''

16 لوگوں نے ایسا ہی کیا۔ وہ گھروں سے نکلے اور درختوں کی شاخیں توڑ کر لے آئے۔ اُن سے اُنہوں نے اپنے گھروں کی چھتوں پر اور صحنوں میں جھونپڑیاں بنا

---

[a] 9 اکتوبر۔

[b] myrtle

لیں۔ بعض نے اپنی جھونپڑیوں کو رب کے گھر کے صحنوں، پانی کے دروازے کے چوک اور افرائیم کے دروازے کے چوک میں بھی بنایا۔ 17 جتنے بھی جلاوطنی سے واپس آئے تھے وہ سب جھونپڑیاں بنا کر اُن میں رہنے لگے۔ یشوع بن نون کے زمانے سے لے کر اُس وقت تک یہ عید اِس طرح نہیں منائی گئی تھی۔ سب نہایت ہی خوش تھے۔ 18 عید کے ہر دن عزرا نے اللہ کی شریعت کی تلاوت کی۔ سات دن اسرائیلیوں نے عید منائی، اور آٹھویں دن سب لوگ اجتماع کے لئے اکٹھے ہوئے، بالکل اُن ہدایات کے مطابق جو شریعت میں دی گئی ہیں۔

اسرائیلی اپنے گناہوں کا اقرار کرتے ہیں

9 اُسی مہینے کے 24ویں دن[a] اسرائیلی روزہ رکھنے کے لئے جمع ہوئے۔ ٹاٹ کے لباس پہنے ہوئے اور سر پر خاک ڈال کر وہ یروشلم آئے۔ 2 اب وہ تمام غیریہودیوں سے الگ ہو کر اُن گناہوں کا اقرار کرنے کے لئے حاضر ہوئے جو اُن سے اور اُن کے باپ دادا سے سرزد ہوئے تھے۔ 3 تین گھنٹے وہ کھڑے رہے، اور اُس دوران رب اُن کے خدا کی شریعت کی تلاوت کی گئی۔ پھر وہ رب اپنے خدا کے سامنے منہ کے بل جھک کر مزید تین گھنٹے اپنے گناہوں کا اقرار کرتے رہے۔

4 یشوع، بانی، قدمی ایل، سبنیاہ، بُنی، سربیاہ، بانی اور کنانی جو لاوی تھے ایک چبوترے پر کھڑے ہوئے اور بلند آواز سے رب اپنے خدا سے دعا کی۔

5 پھر یشوع، قدمی ایل، بانی، حسبنیاہ، سربیاہ، ہودیاہ، سبنیاہ اور فتحیاہ جو لاوی تھے بول اُٹھے، ”کھڑے ہو کر رب اپنے خدا کی جو ازل سے ابد تک ہے ستائش کریں!“

اُنہوں نے دعا کی،

”تیرے جلالی نام کی تمجید ہو، جو ہر مبارک بادی اور تعریف سے کہیں بڑھ کر ہے۔ 6 اے رب، تُو ہی واحد خدا ہے! تُو نے آسمان کو ایک سرے سے دوسرے سرے تک اُس کے لشکر سمیت خلق کیا۔ زمین اور جو کچھ اُس پر ہے، سمندر اور جو کچھ اُس میں ہے سب کچھ تُو ہی نے بنایا ہے۔ تُو نے سب کو زندگی بخشی ہے، اور آسمانی لشکر تجھے سجدہ کرتا ہے۔

7 تُو ہی رب اور وہ خدا ہے جس نے ابرام کو چن لیا اور کسدیوں کے شہر اُور سے باہر لا کر ابراہیم کا نام رکھا۔ 8 تُو نے اُس کا دل وفادار پایا اور اُس سے عہد باندھ کر وعدہ کیا، ’مَیں تیری اولاد کو کنعانیوں، حِتّیوں، اموریوں، فرِزّیوں، یبوسیوں اور جرجاسیوں کا ملک عطا کروں گا۔‘ اور تُو اپنے وعدے پر پورا اُترا، کیونکہ تُو قابلِ اعتماد اور عادل ہے۔

9 تُو نے ہمارے باپ دادا کے مصر میں بُرے حال پر دھیان دیا، اور بحرِ قُلزم کے کنارے پر مدد کے لئے اُن کی چیخیں سنیں۔ 10 تُو نے الٰہی نشانوں اور معجزوں سے فرعون، اُس کے افسروں اور اُس کے ملک کی قوم کو سزا دی، کیونکہ تُو جانتا تھا کہ مصری ہمارے باپ دادا سے کیسا گستاخانہ سلوک کرتے رہے ہیں۔ یوں تیرا نام مشہور ہوا اور آج تک یاد رہا ہے۔ 11 قوم کے دیکھتے دیکھتے تُو نے سمندر کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا، اور وہ

[a] 31 اکتوبر۔

خشک زمین پر چل کر اُس میں سے گزر سکے۔ لیکن اُن کا تعاقب کرنے والوں کو تُو نے متلاطم پانی میں پھینک دیا، اور وہ پتھروں کی طرح سمندر کی گہرائیوں میں ڈوب گئے۔

12 دن کے وقت تُو نے بادل کے ستون سے اور رات کے وقت آگ کے ستون سے اپنی قوم کی راہنمائی کی۔ یوں وہ راستہ اندھیرے میں بھی روشن رہا جس پر اُنہیں چلنا تھا۔ 13 تُو کوہِ سینا پر اُتر آیا اور آسمان سے اُن سے ہم کلام ہوا۔ تُو نے اُنہیں صاف ہدایات اور قابلِ اعتماد احکام دیئے، ایسے قواعد جو اچھے ہیں۔ 14 تُو نے اُنہیں سبت کے دن کے بارے میں آگاہ کیا، اُس دن کے بارے میں جو تیرے لئے مخصوص و مقدّس ہے۔ اپنے خادم موسیٰ کی معرفت تُو نے اُنہیں احکام اور ہدایات دیں۔ 15 جب وہ بھوکے تھے تو تُو نے اُنہیں آسمان سے روٹی کھلائی، اور جب پیاسے تھے تو تُو نے اُنہیں چٹان سے پانی پلایا۔ تُو نے حکم دیا، 'جاؤ، ملک میں داخل ہو کر اُس پر قبضہ کر لو، کیونکہ مَیں نے ہاتھ اُٹھا کر قسم کھائی ہے کہ تمہیں یہ ملک دوں گا۔'

16 افسوس، ہمارے باپ دادا مغرور اور ضدی ہو گئے۔ وہ تیرے احکام کے تابع نہ رہے۔ 17 اُنہوں نے تیری سننے سے انکار کیا اور وہ معجزات یاد نہ رکھے جو تُو نے اُن کے درمیان کئے تھے۔ وہ یہاں تک اَڑ گئے کہ اُنہوں نے ایک راہنما کو مقرر کیا جو اُنہیں مصر کی غلامی میں واپس لے جائے۔ لیکن تُو معاف کرنے والا خدا ہے جو مہربان اور رحیم، تحمل اور شفقت سے بھرپور ہے۔ تُو نے اُنہیں ترک نہ کیا، 18 اُس وقت بھی نہیں جب اُنہوں نے اپنے لئے سونے کا بچھڑا ڈھال کر کہا، 'یہ تیرا خدا ہے جو تجھے مصر سے نکال لایا۔' اِس قسم کا سنجیدہ کفر وہ بکتے رہے۔ 19 لیکن تُو بہت رحم دل ہے، اِس لئے تُو نے اُنہیں ریگستان میں نہ چھوڑا۔ دن کے وقت بادل کا ستون اُن کی راہنمائی کرتا رہا، اور رات کے وقت آگ کا ستون وہ راستہ روشن کرتا رہا جس پر اُنہیں چلنا تھا۔ 20 نہ صرف یہ بلکہ تُو نے اُنہیں اپنا نیک روح عطا کیا جو اُنہیں تعلیم دے۔ جب اُنہیں بھوک اور پیاس تھی تو تُو اُنہیں مَن کھلانے اور پانی پلانے سے باز نہ آیا۔ 21 چالیس سال وہ ریگستان میں پھرتے رہے، اور اُس پورے عرصے میں تُو اُن کی ضروریات کو پورا کرتا رہا۔ اُنہیں کوئی بھی کمی نہیں تھی۔ نہ اُن کے کپڑے گِھس کر پھٹے اور نہ اُن کے پاؤں سوجے۔

22 تُو نے ممالک اور قومیں اُن کے حوالے کر دیں، مختلف علاقے یکے بعد دیگرے اُن کے قبضے میں آئے۔ یوں وہ سیحون بادشاہ کے ملک حسبون اور عوج بادشاہ کے ملک بسن پر فتح پا سکے۔ 23 اُن کی اولاد تیری مرضی سے آسمان پر کے ستاروں جیسی بےشمار ہوئی، اور تُو اُنہیں اُس ملک میں لایا جس کا وعدہ تُو نے اُن کے باپ دادا سے کیا تھا۔ 24 وہ ملک میں داخل ہو کر اُس کے مالک بن گئے۔ تُو نے کنعان کے باشندوں کو اُن کے آگے آگے زیر کر دیا۔ ملک کے بادشاہ اور قومیں اُن کے قبضے میں آ گئیں، اور وہ اپنی مرضی کے مطابق اُن سے نپٹ سکے۔ 25 قلعہ بند شہر اور زرخیز زمینیں تیری قوم کے قابو میں آ گئیں، نیز ہر قسم کی اچھی چیزوں سے بھرے گھر، تیار شدہ حوض، انگور کے باغ اور کثرت

کے زیتون اور دیگر پھل دار درخت۔ وہ جی بھر کر کھانا کھا کر موٹے ہو گئے اور تیری برکتوں سے لطف اندوز ہوتے رہے۔

26 اِس کے باوجود وہ تابع نہ رہے بلکہ سرکش ہوئے۔ اُنہوں نے اپنا منہ تیری شریعت سے پھیر لیا۔ اور جب تیرے نبی اُنہیں سمجھا سمجھا کر تیرے پاس واپس لانا چاہتے تھے تو اُنہوں نے بڑے کفر بک کر اُنہیں قتل کر دیا۔ 27 یہ دیکھ کر تُو نے اُنہیں اُن کے دشمنوں کے حوالے کر دیا جو اُنہیں تنگ کرتے رہے۔ جب وہ مصیبت میں پھنس گئے تو وہ چیخیں مار مار کر تجھ سے فریاد کرنے لگے۔ اور تُو نے آسمان پر سے اُن کی سنی۔ بڑا ترس کھا کر تُو نے اُن کے پاس ایسے لوگوں کو بھیج دیا جنہوں نے اُنہیں دشمنوں کے ہاتھ سے چھڑایا۔ 28 لیکن جوں ہی اسرائیلیوں کو سکون ملتا وہ دوبارہ ایسی حرکتیں کرنے لگتے جو تجھے ناپسند تھیں۔ نتیجے میں تُو اُنہیں دوبارہ اُن کے دشمنوں کے ہاتھ میں چھوڑ دیتا۔ جب وہ اُن کی حکومت کے تحت پِسنے لگتے تو وہ ایک بار پھر چلّا چلّا کر تجھ سے التماس کرنے لگتے۔ اِس بار بھی تُو آسمان پر سے اُن کی سنتا۔ ہاں، تُو اِتنا رحم دل ہے کہ تُو اُنہیں بار بار چھٹکارا دیتا رہا! 29 تُو اُنہیں سمجھاتا رہا تاکہ وہ دوبارہ تیری شریعت کی طرف رجوع کریں، لیکن وہ مغرور تھے اور تیرے احکام کے تابع نہ ہوئے۔ اُنہوں نے تیری ہدایات کی خلاف ورزی کی، حالانکہ اِن ہی پر چلنے سے انسان کو زندگی حاصل ہوتی ہے۔ لیکن اُنہوں نے پروا نہ کی بلکہ اپنا منہ تجھ سے پھیر کر اَڑ گئے اور سننے کے لئے تیار نہ ہوئے۔

30 اُن کی حرکتوں کے باوجود تُو بہت سالوں تک صبر کرتا رہا۔ تیرا روح اُنہیں نبیوں کے ذریعے سمجھاتا رہا، لیکن اُنہوں نے دھیان نہ دیا۔ تب تُو نے اُنہیں غیرقوموں کے حوالے کر دیا۔ 31 تاہم تیرا رحم سے بھرا دل اُنہیں ترک کر کے تباہ نہیں کرنا چاہتا تھا۔ تُو کتنا مہربان اور رحیم خدا ہے!

32 اے ہمارے خدا، اے عظیم، قوی اور مہیب خدا جو اپنا عہد اور اپنی شفقت قائم رکھتا ہے، اِس وقت ہماری مصیبت پر دھیان دے اور اُسے کم نہ سمجھ! کیونکہ ہمارے بادشاہ، بزرگ، امام اور نبی بلکہ ہمارے باپ دادا اور پوری قوم اسوری بادشاہوں کے پہلے حملوں سے لے کر آج تک سخت مصیبت برداشت کرتے رہے ہیں۔ 33 حقیقت تو یہ ہے کہ جو بھی مصیبت ہم پر آئی ہے اُس میں تُو راست ثابت ہوا ہے۔ تُو وفادار رہا ہے، گو ہم قصور وار ٹھہرے ہیں۔ 34 ہمارے بادشاہ اور بزرگ، ہمارے امام اور باپ دادا، اُن سب نے تیری شریعت کی پیروی نہ کی۔ جو احکام اور تنبیہ تُو نے اُنہیں دی اُس پر اُنہوں نے دھیان ہی نہ دیا۔ 35 تُو نے اُنہیں اُن کی اپنی بادشاہی، کثرت کی اچھی چیزوں اور ایک وسیع اور زرخیز ملک سے نوازا تھا۔ تو بھی وہ تیری خدمت کرنے کے لئے تیار نہ تھے اور اپنی غلط راہوں سے باز نہ آئے۔

36 اِس کا انجام یہ ہوا ہے کہ آج ہم اُس ملک میں غلام ہیں جو تُو نے ہمارے باپ دادا کو عطا کیا تھا تاکہ وہ اُس کی پیداوار اور دولت سے لطف اندوز ہو جائیں۔ 37 ملک کی وافر پیداوار اُن بادشاہوں تک پہنچتی ہے جنہیں تُو نے ہمارے گناہوں کی وجہ سے ہم پر مقرر

کیا ہے۔ اب وہی ہم پر اور ہمارے مویشیوں پر حکومت کرتے ہیں۔ اُن ہی کی مرضی چلتی ہے۔ چنانچہ ہم بڑی مصیبت میں پھنسے ہیں۔

قوم کا عہد نامہ

[38] یہ تمام باتیں مدِ نظر رکھ کر ہم عہد باندھ کر اُسے قلم بند کر رہے ہیں۔ ہمارے بزرگ، لاوی اور امام دست خط کر کے عہد نامے پر مُہر لگا رہے ہیں۔"

10 ذیل کے لوگوں نے دست خط کئے۔

گورنر نحمیاہ بن حکلیاہ، صِدقیاہ، [2] سرایاہ، عزریاہ، یرمیاہ، [3] فشحور، امریاہ، ملکیاہ، [4] حطّوش، سبنیاہ، ملّوک، [5] حارِم، مریموت، عبدیاہ، [6] دانیال، جِنّتون، باروک، [7] مسُلّام، ابیاہ، میامین، [8] معزیاہ، بِلجی اور سمعیاہ۔ سرایاہ سے لے کر سمعیاہ تک امام تھے۔

[9] پھر ذیل کے لاویوں نے دست خط کئے۔

یشوع بن ازنیاہ، حنداد کے خاندان کا بنّوئی، قدمی ایل، [10] اُن کے بھائی سبنیاہ، ہودیاہ، قلیطا، فِلایاہ، حنان، [11] میکا، رحوب، حسبیاہ، [12] زکور، سربیاہ، سبنیاہ، [13] ہودیاہ، بانی اور بنینو۔

[14] اِن کے بعد ذیل کے قومی بزرگوں نے دست خط کئے۔

پرعوس، پخت موآب، عیلام، زتّو، بانی [15] بُنی، عزجاد، ببی، [16] ادونیاہ، بِگوئی، عدین، [17] اطیر، حِزقیاہ، عزور، [18] ہودیاہ، حاشوم، بضی، [19] خارِف، عنتوت، نیبی، [20] مگفیعاس، مسُلّام، حزیر [21] مشیزب ایل، صدوق، یدّوع، [22] فلطیاہ، حنان، عنایاہ، [23] ہوسیع، حننیاہ، حسوب، [24] ہلّوحیش، فِلحا، سوبیق، [25] رحوم، حسبناہ، معسیاہ، [26] اخیاہ، حنان، عنان، [27] ملّوک، حارِم اور بعنہ۔

[28] قوم کے باقی لوگ بھی عہد میں شریک ہوئے یعنی باقی امام، لاوی، رب کے گھر کے دربان اور خدمت گار، گلوکار، نیز سب جو غیر یہودی قوموں سے الگ ہو گئے تھے تاکہ رب کی شریعت کی پیروی کریں۔ اُن کی بیویاں اور وہ بیٹے بیٹیاں بھی شریک ہوئے جو عہد کو سمجھ سکتے تھے۔ [29] اپنے بزرگ بھائیوں کے ساتھ مل کر اُنہوں نے قسم کھا کر وعدہ کیا، "ہم اُس شریعت کی پیروی کریں گے جو اللہ نے ہمیں اپنے خادم موسیٰ کی معرفت دی ہے۔ ہم احتیاط سے رب اپنے آقا کے تمام احکام اور ہدایات پر عمل کریں گے۔"

[30] نیز، اُنہوں نے قسم کھا کر وعدہ کیا،

"ہم اپنے بیٹے بیٹیوں کی شادی غیر یہودیوں سے نہیں کرائیں گے۔

[31] جب غیر یہودی ہمیں سبت کے دن یا رب کے لئے مخصوص کسی اَور دن اناج یا کوئی اَور مال بیچنے کی کوشش کریں تو ہم کچھ نہیں خریدیں گے۔

ہر ساتویں سال ہم زمین کی کھیتی باڑی نہیں کریں گے اور تمام قرضے منسوخ کریں گے۔

[32] ہم سالانہ رب کے گھر کی خدمت کے لئے چاندی کا چھوٹا سِکہ[a] دیں گے۔ اِس خدمت میں ذیل کی چیزیں شامل ہیں: [33] اللہ کے لئے مخصوص روٹی، غلہ کی نذر اور بھسم ہونے والی وہ قربانیاں جو روزانہ پیش کی جاتی ہیں، سبت کے دن، نئے چاند کی عید اور باقی عیدوں پر پیش کی جانے والی قربانیاں، خاص مقدّس قربانیاں، اسرائیل کا کفارہ دینے والی گناہ کی قربانیاں، اور ہمارے خدا کے گھر کا ہر کام۔

[a] چاندی کے تقریباً 4 گرام۔

34 ہم نے قرعہ ڈال کر مقرر کیا ہے کہ اماموں، لاویوں اور باقی قوم کے کون کون سے خاندان سال میں کن کن مقررہ موقعوں پر رب کے گھر میں لکڑی پہنچائیں۔ یہ لکڑی ہمارے خدا کی قربان گاہ پر قربانیاں جلانے کے لئے استعمال کی جائے گی، جس طرح شریعت میں لکھا ہے۔

35 ہم سالانہ اپنے کھیتوں اور درختوں کا پہلا پھل رب کے گھر میں پہنچائیں گے۔

36 جس طرح شریعت میں درج ہے، ہم اپنے پہلوٹھوں کو رب کے گھر میں لا کر اللہ کے لئے مخصوص کریں گے۔ گائے بَیلوں اور بھیڑ بکریوں کے پہلے بچے ہم خدمت گزار اماموں کو قربان کرنے کے لئے دیں گے۔ 37 اُنہیں ہم سال کے پہلے غلہ سے گوندھا ہوا آٹا، اپنے درختوں کا پہلا پھل، اپنی نئی مَے اور زیتون کے نئے تیل کا پہلا حصہ دے کر رب کے گھر کے گوداموں میں پہنچائیں گے۔

دیہات میں ہم لاویوں کو اپنی فصلوں کا دسواں حصہ دیں گے، کیونکہ وہی دیہات میں یہ حصہ جمع کرتے ہیں۔ 38 دسواں حصہ ملتے وقت کوئی امام یعنی ہارون کے خاندان کا کوئی مرد لاویوں کے ساتھ ہو گا، اور لاوی مال کا دسواں حصہ ہمارے خدا کے گھر کے گوداموں میں پہنچائیں گے۔ 39 عام لوگ اور لاوی وہاں غلہ، نئی مَے اور زیتون کا تیل لائیں گے۔ اِن کمروں میں مقدِس کی خدمت کے لئے درکار تمام سامان محفوظ رکھا جائے گا۔ اِس کے علاوہ وہاں اماموں، دربانوں اور گلوکاروں کے کمرے ہوں گے۔

ہم اپنے خدا کے گھر میں تمام فرائض سرانجام دینے میں غفلت نہیں برتیں گے۔‘‘

یروشلم اور یہوداہ کے باشندے

11 قوم کے بزرگ یروشلم میں آباد ہوئے تھے۔ فیصلہ کیا گیا کہ باقی لوگوں کے ہر دسویں خاندان کو مقدّس شہر یروشلم میں بسنا ہے۔ یہ خاندان قرعہ ڈال کر مقرر کئے گئے۔ باقی خاندانوں کو اُن کی مقامی جگہوں میں رہنے کی اجازت تھی۔ 2 لیکن جتنے لوگ اپنی خوشی سے یروشلم جا بسے اُنہیں دوسروں نے مبارک باد دی۔

3 ذیل میں صوبے کے اُن بزرگوں کی فہرست ہے جو یروشلم میں آباد ہوئے۔ (اکثر لوگ یہوداہ کے باقی شہروں اور دیہات میں اپنی موروثی زمین پر بستے تھے۔ اِن میں عام اسرائیلی، امام، لاوی، رب کے گھر کے خدمت گار اور سلیمان کے خادموں کی اولاد شامل تھے۔ 4 لیکن یہوداہ اور بن یمین کے چند ایک لوگ یروشلم میں جا بسے۔)

یہوداہ کا قبیلہ:

فارص کے خاندان کا عتایاہ بن عُزّیاہ بن زکریاہ بن امریاہ بن سفطیاہ بن محللایل،

5 سِلونی کے خاندان کا معسیاہ بن باروک بن کُل حوزہ بن حزایاہ بن عدایاہ بن یویریب بن زکریاہ۔

6 فارص کے خاندان کے 468 اثر و رسوخ رکھنے والے آدمی اپنے خاندانوں سمیت یروشلم میں رہائش پذیر تھے۔

7 بن یمین کا قبیلہ:

سَلّو بن مُسلّام بن یوعید بن فِدایاہ بن قولایاہ بن معسیاہ بن اِیتی ایل بن یسعیاہ۔

8 سَلّو کے ساتھ جبّی اور سلّی تھے۔ کُل 928 آدمی تھے۔ 9 اِن پر یوایل بن زِکری مقرر تھا جبکہ یہوداہ بن سنوآہ شہر کی انتظامیہ میں دوسرے نمبر پر آتا تھا۔

10 یروشلم میں ذیل کے امام رہتے تھے۔

یدعیاہ، یویریب، یکین 11 اور سرایاہ بن خِلقیاہ بن مُسلّام بن صدوق بن مِرایوت بن اخی طوب۔ سرایاہ اللہ کے گھر کا منتظم تھا۔

12 اِن اماموں کے 822 بھائی رب کے گھر میں خدمت کرتے تھے۔

نیز، عدایاہ بن یروحام بن فللیاہ بن امصی بن زکریاہ بن فشحور بن ملکیاہ۔ 13 اُس کے ساتھ 242 بھائی تھے جو اپنے اپنے خاندانوں کے سرپرست تھے۔

اِن کے علاوہ اَمَشسی بن عزر ایل بن اخزی بن مسِلّموت بن اِمّیر۔ 14 اُس کے ساتھ 128 اثر و رسوخ رکھنے والے بھائی تھے۔ زبدی ایل بن ہجدولیم اُن کا انچارج تھا۔

15 ذیل کے لاوی یروشلم میں رہائش پذیر تھے۔ سمعیاہ بن حسوب بن عزری قام بن حسبیاہ بن بُنی،

16 نیز سبّتی اور یوزبد جو اللہ کے گھر سے باہر کے کام پر مقرر تھے،

17 نیز شکر گزاری کا راہنما متنیاہ بن میکا بن زبدی بن آسف تھا جو دعا کرتے وقت حمد و ثنا کی راہنمائی کرتا تھا،

نیز اُس کا مددگار متنیاہ کا بھائی بقبوقیاہ،

اور آخر میں عبدا بن سموع بن جلال بن یدوتون۔

18 لاویوں کے کُل 284 مرد مقدّس شہر میں رہتے تھے۔

19 رب کے گھر کے دربانوں کے درجِ ذیل مرد یروشلم میں رہتے تھے۔

عقّوب اور طلمون اپنے بھائیوں سمیت دروازوں کے پہرے دار تھے۔ کُل 172 مرد تھے۔

20 قوم کے باقی لوگ، امام اور لاوی یروشلم سے باہر یہوداہ کے دوسرے شہروں میں آباد تھے۔ ہر ایک اپنی آبائی زمین پر رہتا تھا۔

21 رب کے گھر کے خدمت گار عوفل پہاڑی پر بستے تھے۔ ضیحا اور جِسفا اُن پر مقرر تھے۔

22 یروشلم میں رہنے والے لاویوں کا نگران عُزّی بن بانی بن حسبیاہ بن متنیاہ بن میکا تھا۔ وہ آسف کے خاندان کا تھا، اُس خاندان کا جس کے گلوکار اللہ کے گھر میں خدمت کرتے تھے۔ 23 بادشاہ نے مقرر کیا تھا کہ آسف کے خاندان کے کن کن آدمیوں کو کس کس دن رب کے گھر میں گیت گانے کی خدمت کرنی ہے۔

24 فتحیاہ بن مشیزب ایل اسرائیلی معاملوں میں فارس کے بادشاہ کی نمائندگی کرتا تھا۔ وہ زارح بن یہوداہ کے خاندان کا تھا۔

25 یہوداہ کے قبیلے کے افراد ذیل کے شہروں میں آباد تھے۔

قِریَت اربع، دیبون اور قبضئیل گرد و نواح کی آبادیوں سمیت، 26 یشوع، مولادہ، بیت فلط، 27 حصار سوعال، بیرسبع گرد و نواح کی آبادیوں سمیت، 28 صِقلاج، مکوناہ گرد و نواح کی آبادیوں سمیت، 29 عین رِمّون، صُرعہ، یرموت، 30 زنوح، عدُلام گرد و نواح کی حویلیوں سمیت، لکیس گرد و نواح کے کھیتوں سمیت اور عزیقہ گرد و نواح کی آبادیوں سمیت۔ غرض، وہ جنوب میں بیرسبع سے لے کر شمال میں وادیٔ ہنوم تک آباد تھے۔

31 بن یمین کے قبیلے کی رہائش ذیل کے مقاموں میں تھی۔

جِبع، مِکماس، عیّاہ، بیت ایل گرد و نواح کی آبادیوں سمیت، 32 عنتوت، نوب، عننیاہ، 33 حصور، رامہ،

جِتّیم، [34] حادید، ضبوعیم، نبلّاط، [35] لُود، اونو اور کاری گروں کی وادی۔

[36] لاوی قبیلے کے کچھ خاندان جو پہلے یہوداہ میں رہتے تھے اب بن یمین کے قبائلی علاقے میں آباد ہوئے۔

اماموں اور لاویوں کی فہرست

12 درجِ ذیل اُن اماموں اور لاویوں کی فہرست ہے جو زرُبابل بن سیالتی ایل اور یشوع کے ساتھ جلاوطنی سے واپس آئے۔

امام:

سرایاہ، یرمیاہ، عزرا، [2] امریاہ، ملّوک، حطّوش، [3] سکنیاہ، رحوم، مریموت، [4] عِدّو، جِنّتون، ابیاہ، [5] میامین، معدیاہ، بِلجہ، [6] سمعیاہ، یویریب، یدعیاہ، [7] سلّو، عموق، خِلقیاہ، اور یدعیاہ۔ یہ یشوع کے زمانے میں اماموں اور اُن کے بھائیوں کے راہنما تھے۔

[8] لاوی:

یشوع، بِنّوئی، قدمی ایل، سربیاہ، یہوداہ اور متنیاہ۔ متنیاہ اپنے بھائیوں کے ساتھ رب کے گھر میں حمد و ثنا کے گیت گانے میں راہنمائی کرتا تھا۔ [9] بقبوقیاہ اور عُنّی اپنے بھائیوں کے ساتھ عبادت کے دوران اُن کے مقابل کھڑے ہوتے تھے۔

[10] امامِ اعظم یشوع کی اولاد:

یشوع یویقیم کا باپ تھا، یویقیم اِلیاسب کا، اِلیاسب یویدع کا، [11] یویدع یونتن کا، یونتن یدّوع کا۔

[12] جب یویقیم امامِ اعظم تھا تو ذیل کے امام اپنے خاندانوں کے سرپرست تھے۔

سرایاہ کے خاندان کا مرایاہ،
یرمیاہ کے خاندان کا حننیاہ،
[13] عزرا کے خاندان کا مُسلّام،
امریاہ کے خاندان کا یوحنان،
[14] ملّوک کے خاندان کا یونتن،
سبنیاہ کے خاندان کا یوسف،
[15] حارِم کے خاندان کا عدنا،
مرایوت کے خاندان کا خِلقی،
[16] عِدّو کے خاندان کا زکریاہ،
جِنّتون کے خاندان کا مُسلّام،
[17] ابیاہ کے خاندان کا زِکری،
من یمین کے خاندان کا ایک آدمی،
معدیاہ کے خاندان کا فِلطی،
[18] بِلجہ کے خاندان کا سموع،
سمعیاہ کے خاندان کا یہونتن،
[19] یویاریب کے خاندان کا متّنی،
یدعیاہ کے خاندان کا عُزّی،
[20] سلّی کے خاندان کا قلّی،
عموق کے خاندان کا عِبر،
[21] خِلقیاہ کے خاندان کا حسبیاہ،
یدعیاہ کے خاندان کا نتنی ایل۔

[22] جب اِلیاسب، یویدع، یوحنان اور یدّوع امامِ اعظم تھے تو لاوی کے سرپرستوں کی فہرست تیار کی گئی اور اِسی طرح فارس کے بادشاہ دارا کے زمانے میں اماموں کے خاندانی سرپرستوں کی فہرست۔

[23] لاوی کے خاندانی سرپرستوں کے نام امامِ اعظم یوحنان بن اِلیاسب کے زمانے تک تاریخ کی کتاب میں درج کئے گئے۔

[24-25] لاوی کے خاندانی سرپرست حسبیاہ، سربیاہ،

یشوع، بِنّوئی اور قدمی ایل خدمت کے اُن گروہوں کی راہنمائی کرتے تھے جو رب کے گھر میں حمد و ثنا کے گیت گاتے تھے۔ اُن کے مقابل متنیاہ، بقبوقیاہ اور عبدیاہ اپنے گروہوں کے ساتھ کھڑے ہوتے تھے۔ گیت گاتے وقت کبھی یہ گروہ اور کبھی اُس کے مقابل کا گروہ گاتا تھا۔ سب کچھ اُس ترتیب سے ہوا جو مردِ خدا داؤد نے مقرر کی تھی۔

مُسلّام، طلمون اور عقّوب دربان تھے جو رب کے گھر کے دروازوں کے ساتھ واقع گوداموں کی پہرا داری کرتے تھے۔

26 یہ آدمی امامِ اعظم یویقیم بن یشوع بن یوصدق، نحمیاہ گورنر اور شریعت کے عالِم عزرا امام کے زمانے میں اپنی خدمت سرانجام دیتے تھے۔

فصیل کی مخصوصیت

27 فصیل کی مخصوصیت کے لئے پورے ملک کے لاویوں کو یروشلم بُلایا گیا تاکہ وہ خوشی منانے میں مدد کر کے حمد و ثنا کے گیت گائیں اور جھانجھ، ستار اور سرود بجائیں۔ 28 گلوکار یروشلم کے گرد و نواح سے، نطوفاتیوں کے دیہات، 29 بیت جِلجال اور جِبع اور عزماوت کے علاقے سے آئے۔ کیونکہ گلوکاروں نے اپنی اپنی آبادیاں یروشلم کے اردگرد بنائی تھیں۔ 30 پہلے اماموں اور لاویوں نے اپنے آپ کو جشن کے لئے پاک صاف کیا، پھر اُنہوں نے عام لوگوں، دروازوں اور فصیل کو بھی پاک صاف کر دیا۔

31 اِس کے بعد مَیں نے یہوداہ کے قبیلے کے بزرگوں کو فصیل پر چڑھنے دیا اور گلوکاروں کو شکرگزاری کے دو بڑے گروہوں میں تقسیم کیا۔ پہلا گروہ فصیل پر چلتے چلتے جنوب میں واقع کچرے کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ 32 اِن گلوکاروں کے پیچھے ہوسعیاہ یہوداہ کے آدھے بزرگوں کے ساتھ چلا 33 جبکہ اِن کے پیچھے عزریاہ، عزرا، مُسلّام، 34 یہوداہ، بن یمین، سمعیاہ اور یرمیاہ چلے۔ 35 آخری گروہ امام تھے جو تُرم بجاتے رہے۔ اِن کے پیچھے ذیل کے موسیقار آئے: زکریاہ بن یونتن بن سمعیاہ بن متنیاہ بن میکایاہ بن زکور بن آسف 36 اور اُس کے بھائی سمعیاہ، عزر ایل، مِللی، جِللی، ماعی، نتنی ایل، یہوداہ اور حنانی۔ یہ آدمی مردِ خدا داؤد کے ساز بجاتے رہے۔ شریعت کے عالِم عزرا نے جلوس کی راہنمائی کی۔ 37 چشمے کے دروازے کے پاس آ کر وہ سیدھے اُس سیڑھی پر چڑھ گئے جو یروشلم کے اُس حصے تک پہنچاتی ہے جو 'داؤد کا شہر' کہلاتا ہے۔ پھر داؤد کے محل کے پیچھے سے گزر کر وہ شہر کے مغرب میں واقع پانی کے دروازے تک پہنچ گئے۔

38 شکرگزاری کا دوسرا گروہ فصیل پر چلتے چلتے شمال میں واقع تنوروں کے بُرج اور 'موٹی دیوار' کی طرف بڑھ گیا، اور مَیں باقی لوگوں کے ساتھ اُس کے پیچھے ہو لیا۔ 39 ہم افرائیم کے دروازے، یسانہ کے دروازے، مچھلی کے دروازے، حننِ ایل کے بُرج، میا بُرج اور بھیڑ کے دروازے سے ہو کر محافظوں کے دروازے تک پہنچ گئے جہاں ہم رُک گئے۔

40 پھر شکرگزاری کے دونوں گروہ رب کے گھر کے پاس کھڑے ہو گئے۔ مَیں بھی بزرگوں کے آدھے حصے 41 اور ذیل کے تُرم بجانے والے اماموں کے ساتھ رب کے گھر کے صحن میں کھڑا ہوا: اِلیاقیم، معسیاہ،

من یمین، میکایاہ، اِلیوعینی، زکریاہ اور حننیاہ۔ 42 معسیاہ، سمعیاہ، اِلی عزر، عُزّی، یوحنان، ملکیاہ، عیلام اور عزر بھی ہمارے ساتھ تھے۔ گلوکار اِزرخیاہ کی راہنمائی میں حمد و ثنا کے گیت گاتے رہے۔

43 اُس دن ذبح کی بڑی بڑی قربانیاں پیش کی گئیں، کیونکہ اللہ نے ہم سب کو بال بچوں سمیت بڑی خوشی دلائی تھی۔ خوشیوں کا اِتنا شور مچ گیا کہ اُس کی آواز دُور دراز علاقوں تک پہنچ گئی۔

رب کے گھر کے گوداموں کی ذمہ داری

44 اُس وقت کچھ آدمیوں کو اُن گوداموں کے نگران بنایا گیا جن میں ہدیئے، فصلوں کا پہلا پھل اور پیداوار کا دسواں حصہ محفوظ رکھا جاتا تھا۔ اُن میں شہروں کی فصلوں کا وہ حصہ جمع کرنا تھا جو شریعت نے اماموں اور لاویوں کے لئے مقرر کیا تھا۔ کیونکہ یہوداہ کے باشندے خدمت کرنے والے اماموں اور لاویوں سے خوش تھے 45 جو اپنے خدا کی خدمت طہارت کے رسم و رواج سمیت اچھی طرح انجام دیتے تھے۔ رب کے گھر کے گلوکار اور دربان بھی داؤد اور اُس کے بیٹے سلیمان کی ہدایات کے مطابق ہی خدمت کرتے تھے۔ 46 کیونکہ داؤد اور آسف کے زمانے سے ہی گلوکاروں کے لیڈر اللہ کی حمد و ثنا کے گیتوں میں راہنمائی کرتے تھے۔

47 چنانچہ زرُبابل اور نحمیاہ کے دنوں میں تمام اسرائیل رب کے گھر کے گلوکاروں اور دربانوں کی روزانہ کی ضروریات پوری کرتا تھا۔ لاویوں کو وہ حصہ دیا جاتا جو اُن کے لئے مخصوص تھا، اور لاوی اُس میں سے اماموں کو وہ حصہ دیا کرتے تھے جو اُن کے لئے مخصوص تھا۔

موآبیوں اور عمونیوں سے علیٰحدگی

13 اُس دن قوم کے سامنے موسیٰ کی شریعت کی تلاوت کی گئی۔ پڑھتے پڑھتے معلوم ہوا کہ عمونیوں اور موآبیوں کو کبھی بھی اللہ کی قوم میں شریک ہونے کی اجازت نہیں۔ 2 وجہ یہ ہے کہ اِن قوموں نے مصر سے نکلتے وقت اسرائیلیوں کو کھانا کھلانے اور پانی پلانے سے انکار کیا تھا۔ نہ صرف یہ بلکہ اُنہوں نے بلعام کو پیسے دیئے تھے تاکہ وہ اسرائیلی قوم پر لعنت بھیجے، اگرچہ ہمارے خدا نے لعنت کو برکت میں تبدیل کیا۔ 3 جب حاضرین نے یہ حکم سنا تو اُنہوں نے تمام غیریہودیوں کو جماعت سے خارج کر دیا۔

رب کے گھر کے انتظام کی اصلاح

4 اِس واقعے سے پہلے رب کے گھر کے گوداموں پر مقرر امام اِلیاسب نے اپنے رشتے دار طوبیاہ 5 کے لئے ایک بڑا کمرا خالی کر دیا تھا جس میں پہلے غلہ کی نذریں، بخور اور کچھ آلات رکھے جاتے تھے۔ نیز، غلہ، نئی مَے اور زیتون کے تیل کا جو دسواں حصہ لاویوں، گلوکاروں اور دربانوں کے لئے مقرر تھا وہ بھی اُس کمرے میں رکھا جاتا تھا اور ساتھ ساتھ اماموں کے لئے مقرر حصہ بھی۔ 6 اُس وقت مَیں یروشلم میں نہیں تھا، کیونکہ بابل کے بادشاہ ارتخشستا کی حکومت کے 32ویں سال میں مَیں اُس کے دربار میں واپس آ گیا تھا۔ کچھ دیر بعد مَیں شہنشاہ سے اجازت لے کر دوبارہ یروشلم کے لئے روانہ ہوا۔ 7 وہاں پہنچ کر مجھے پتا چلا کہ اِلیاسب نے کتنی بُری حرکت کی ہے، کہ اُس نے اپنے رشتے دار طوبیاہ کے لئے رب کے گھر کے صحن میں کمرا خالی کر دیا ہے۔ 8 یہ بات مجھے نہایت ہی بُری لگی، اور مَیں نے طوبیاہ

کا سارا سامان کمرے سے نکال کر پھینک دیا۔ 9 پھر مَیں نے حکم دیا کہ کمرے نئے سرے سے پاک صاف کر دیئے جائیں۔ جب ایسا ہوا تو مَیں نے رب کے گھر کا سامان، غلہ کی نذریں اور بخور دوبارہ وہاں رکھ دیا۔

10 مجھے یہ بھی معلوم ہوا کہ لاوی اور گلوکار رب کے گھر میں اپنی خدمت کو چھوڑ کر اپنے کھیتوں میں کام کر رہے ہیں۔ وجہ یہ تھی کہ اُنہیں وہ حصہ نہیں مل رہا تھا جو اُن کا حق تھا۔ 11 تب مَیں نے ذمہ دار افسروں کو جھڑک کر کہا، ”آپ اللہ کے گھر کا انتظام اِتنی بےپروائی سے کیوں چلا رہے ہیں؟“ مَیں نے لاویوں اور گلوکاروں کو واپس بُلا کر دوبارہ اُن کی ذمہ داریوں پر لگایا۔ 12 یہ دیکھ کر تمام یہوداہ غلہ، نئی مَے اور زیتون کے تیل کا دسواں حصہ گوداموں میں لانے لگا۔ 13 گوداموں کی نگرانی مَیں نے سلمیاہ امام، صدوق منشی اور فِدایاہ لاوی کے سپرد کر کے حنان بن زکور بن متنیاہ کو اُن کا مددگار مقرر کیا، کیونکہ چاروں کو قابلِ اعتماد سمجھا جاتا تھا۔ اُن ہی کو اماموں اور لاویوں میں اُن کے مقررہ حصے تقسیم کرنے کی ذمہ داری دی گئی۔

14 اے میرے خدا، اِس کام کے باعث مجھے یاد کر! وہ سب کچھ نہ بھول جو مَیں نے وفاداری سے اپنے خدا کے گھر اور اُس کے انتظام کے لئے کیا ہے۔

سبت کی بحالی

15 اُس وقت مَیں نے یہوداہ میں کچھ لوگوں کو دیکھا جو سبت کے دن انگور کا رس نچوڑ کر مَے بنا رہے تھے۔ دوسرے غلہ لا کر مَے، انگور، انجیر اور دیگر مختلف قسم کی پیداوار کے ساتھ گدھوں پر لاد کر یروشلم پہنچا رہے تھے۔ یہ سب کچھ سبت کے دن ہو رہا تھا۔ مَیں نے اُنہیں تنبیہ کی کہ سبت کے دن خوراک فروخت نہ کرنا۔ 16 صور کے کچھ آدمی بھی جو یروشلم میں رہتے تھے سبت کے دن مچھلی اور دیگر کئی چیزیں یروشلم میں لا کر یہوداہ کے لوگوں کو بیچتے تھے۔ 17 یہ دیکھ کر مَیں نے یہوداہ کے شرفا کو ڈانٹ کر کہا، ”یہ کتنی بُری بات ہے! آپ تو سبت کے دن کی بےحرمتی کر رہے ہیں۔ 18 جب آپ کے باپ دادا نے ایسا کیا تو اللہ یہ ساری آفت ہم پر اور اِس شہر پر لایا۔ اب آپ سبت کے دن کی بےحرمتی کرنے سے اللہ کا اسرائیل پر غضب مزید بڑھا رہے ہیں۔“

19 مَیں نے حکم دیا کہ جمعہ کو یروشلم کے دروازے شام کے اُس وقت بند کئے جائیں جب دروازے سایوں میں ڈوب جائیں، اور کہ وہ سبت کے پورے دن بند رہیں۔ سبت کے اختتام تک اُنہیں کھولنے کی اجازت نہیں تھی۔ مَیں نے اپنے کچھ لوگوں کو دروازوں پر کھڑا بھی کیا تاکہ کوئی بھی اپنا سامان سبت کے دن شہر میں نہ لائے۔ 20 یہ دیکھ کر تاجروں اور بیچنے والوں نے کئی مرتبہ سبت کی رات شہر سے باہر گزاری اور وہاں اپنا مال بیچنے کی کوشش کی۔ 21 تب مَیں نے اُنہیں تنبیہ کی، ”آپ سبت کی رات کیوں فصیل کے پاس گزارتے ہیں؟ اگر آپ دوبارہ ایسا کریں تو آپ کو حوالۂ پولیس کیا جائے گا۔“ اُس وقت سے وہ سبت کے دن آنے سے باز آئے۔ 22 لاویوں کو مَیں نے حکم دیا کہ اپنے آپ کو پاک صاف کر کے شہر کے دروازوں کی پہرا داری کریں تاکہ اب سے سبت کا دن مخصوص و مقدّس رہے۔

اے میرے خدا، مجھے اِس نیکی کے باعث یاد کر کے اپنی عظیم شفقت کے مطابق مجھ پر مہربانی کر۔

غیریہودیوں سے رشتہ باندھنا منع ہے

23 اُس وقت مجھے یہ بھی معلوم ہوا کہ بہت سے یہودی مردوں کی شادی اشدود، عمون اور موآب کی عورتوں سے ہوئی ہے۔ 24 اُن کے آدھے بچے صرف اشدود کی زبان یا کوئی اَور غیر ملکی زبان بول لیتے تھے۔ ہماری زبان سے وہ ناواقف ہی تھے۔ 25 تب مَیں نے اُنہیں جھڑکا اور اُن پر لعنت بھیجی۔ بعض ایک کے بال نوچ نوچ کر مَیں نے اُن کی پٹائی کی۔ مَیں نے اُنہیں اللہ کی قسم کھلانے پر مجبور کیا کہ ہم اپنے بیٹے بیٹیوں کی شادی غیر ملکیوں سے نہیں کرائیں گے۔ 26 مَیں نے کہا، ''اسرائیل کے بادشاہ سلیمان کو یاد کریں۔ ایسی ہی شادیوں نے اُسے گناہ کرنے پر اُکسایا۔ اُس وقت اُس کے برابر کوئی بادشاہ نہیں تھا۔ اللہ اُسے پیار کرتا تھا اور اُسے پورے اسرائیل کا بادشاہ بنایا۔ لیکن اُسے بھی غیر ملکی بیویوں کی طرف سے گناہ کرنے پر اُکسایا گیا۔ 27 اب آپ کے بارے میں بھی یہی کچھ سننا پڑتا ہے! آپ سے بھی یہی بڑا گناہ سرزد ہو رہا ہے۔ غیر ملکی عورتوں سے شادی کرنے سے آپ ہمارے خدا سے بےوفا ہو گئے ہیں!''

28 امامِ اعظم اِلیاسب کے بیٹے یویدع کے ایک بیٹے کی شادی سنبلّط حورونی کی بیٹی سے ہوئی تھی، اِس لئے مَیں نے بیٹے کو یروشلم سے بھگا دیا۔

29 اے میرے خدا، اُنہیں یاد کر، کیونکہ اُنہوں نے امام کے عُہدے اور اماموں اور لاویوں کے عہد کی بےحرمتی کی ہے۔

30 چنانچہ مَیں نے اماموں اور لاویوں کو ہر غیر ملکی چیز سے پاک صاف کر کے اُنہیں اُن کی خدمت اور مختلف ذمہ داریوں کے لئے ہدایات دیں۔

31 نیز، مَیں نے دھیان دیا کہ فصل کی پہلی پیداوار اور قربانیوں کو جلانے کی لکڑی وقت پر رب کے گھر میں پہنچائی جائے۔

اے میرے خدا، مجھے یاد کر کے مجھ پر مہربانی کر!

آستر

اخسویرس جشن مناتا ہے

1 اخسویرس بادشاہ کی سلطنت بھارت سے لے کر ایتھوپیا تک 127 صوبوں پر مشتمل تھی۔ 2 جن واقعات کا ذکر ہے وہ اُس وقت ہوئے جب وہ سوسن شہر کے قلعے سے حکومت کرتا تھا۔ 3 اپنی حکومت کے تیسرے سال میں اُس نے اپنے تمام بزرگوں اور افسروں کی ضیافت کی۔ فارس اور مادی کے فوجی افسر اور صوبوں کے شرفا اور رئیس سب شریک ہوئے۔ 4 شہنشاہ نے پورے 180 دن تک اپنی سلطنت کی زبردست دولت اور اپنی قوت کی شان و شوکت کا مظاہرہ کیا۔

5 اِس کے بعد اُس نے سوسن کے قلعے میں رہنے والے تمام لوگوں کی چھوٹے سے لے کر بڑے تک ضیافت کی۔ یہ جشن سات دن تک شاہی باغ کے صحن میں منایا گیا۔ 6 مرمر[a] کے ستونوں کے درمیان کتان کے سفید اور قرمزی رنگ کے قیمتی پردے لٹکائے گئے تھے، اور وہ سفید اور ارغوانی رنگ کی ڈوریوں کے ذریعے ستونوں میں لگے چاندی کے چھلوں کے ساتھ بندھے ہوئے تھے۔ مہمانوں کے لئے سونے اور چاندی کے صوفے پچی کاری کے ایسے فرش پر رکھے ہوئے تھے جس میں مرمر کے علاوہ مزید تین قیمتی پتھر استعمال ہوئے تھے۔ 7 مَے سونے کے پیالوں میں پلائی گئی۔ ہر پیالہ فرق اور لاثانی تھا، اور بادشاہ کی فیاضی کے مطابق شاہی مَے کی کثرت تھی۔ 8 ہر کوئی جتنی جی چاہے پی سکتا تھا، کیونکہ بادشاہ نے حکم دیا تھا کہ ساقی مہمانوں کی ہر خواہش پوری کریں۔

وشتی ملکہ کی برطرفی

9 اِس دوران وشتی ملکہ نے محل کے اندر خواتین کی ضیافت کی۔ 10 ساتویں دن جب بادشاہ کا دل مَے پی پی کر بہل گیا تھا تو اُس نے اُن سات خواجہ سراؤں کو بُلایا جو خاص اُس کی خدمت کرتے تھے۔ اُن کے نام مہومان، بِزّتا، خربونا، بِگتا، ابگتا، زِتار اور کرکس تھے۔ 11 اُس نے حکم دیا، ''وشتی ملکہ کو شاہی تاج پہنا کر میرے حضور لے آؤ تاکہ شرفا اور باقی مہمانوں کو اُس کی خوب صورتی معلوم ہو جائے۔'' کیونکہ وشتی نہایت خوب صورت تھی۔ 12 لیکن جب خواجہ سرا ملکہ کے

[a] لفظی ترجمہ: سنگِ جراحت، alabaster۔

پاس گئے تو اُس نے آنے سے انکار کر دیا۔

یہ سن کر بادشاہ آگ بگولا ہو گیا [13] اور داناؤں سے بات کی جو اوقات کے عالِم تھے، کیونکہ دستور یہ تھا کہ بادشاہ قانونی معاملوں میں علما سے مشورہ کرے۔ [14] عالِموں کے نام کارشینا، سِتار، ادماتا، ترسیس، مرس، مرسِنا اور مموکان تھے۔ فارس اور مادی کے یہ سات شرفا آزادی سے بادشاہ کے حضور آ سکتے تھے اور سلطنت میں سب سے اعلیٰ عُہدہ رکھتے تھے۔

[15] اخسویرس نے پوچھا، ''قانون کے لحاظ سے وشتی ملکہ کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے؟ کیونکہ اُس نے خواجہ سراؤں کے ہاتھ بھیجے ہوئے شاہی حکم کو نہیں مانا۔''

[16] مموکان نے بادشاہ اور دیگر شرفا کی موجودگی میں جواب دیا، ''وشتی ملکہ نے اِس سے نہ صرف بادشاہ کا بلکہ اُس کے تمام شرفا اور سلطنت کے تمام صوبوں میں رہنے والی قوموں کا بھی گناہ کیا ہے۔ [17] کیونکہ جو کچھ اُس نے کیا ہے وہ تمام خواتین کو معلوم ہو جائے گا۔ پھر وہ اپنے شوہروں کو حقیر جان کر کہیں گی، 'گو بادشاہ نے وشتی ملکہ کو اپنے حضور آنے کا حکم دیا تو بھی اُس نے اُس کے حضور آنے سے انکار کیا۔' [18] آج ہی فارس اور مادی کے شرفا کی بیویاں ملکہ کی یہ بات سن کر اپنے شوہروں سے ایسا ہی سلوک کریں گی۔ تب ہم ذلت اور غصے کے جال میں اُلجھ جائیں گے۔ [19] اگر بادشاہ کو منظور ہو تو وہ اعلان کریں کہ وشتی ملکہ کو پھر کبھی اخسویرس بادشاہ کے حضور آنے کی اجازت نہیں۔ اور لازم ہے کہ یہ اعلان فارس اور مادی کے قوانین میں درج کیا جائے تاکہ اُسے منسوخ نہ کیا جا سکے۔ پھر بادشاہ کسی اَور کو ملکہ کا عُہدہ دیں، ایسی عورت کو جو زیادہ لائق ہو۔ [20] جب اعلان پوری سلطنت میں کیا جائے گا تو تمام عورتیں اپنے شوہروں کی عزت کریں گی، خواہ وہ چھوٹے ہوں یا بڑے۔''

[21] یہ بات بادشاہ اور اُس کے شرفا کو پسند آئی۔ مموکان کے مشورے کے مطابق [22] اخسویرس نے سلطنت کے تمام صوبوں میں خط بھیجے۔ ہر صوبے کو اُس کے اپنے طرزِ تحریر میں اور ہر قوم کو اُس کی اپنی زبان میں خط مل گیا کہ ہر مرد اپنے گھر کا سرپرست ہے اور کہ ہر خاندان میں شوہر کی زبان بولی جائے۔

نئی ملکہ کی تلاش

2 بعد میں جب بادشاہ کا غصہ ٹھنڈا ہو گیا تو ملکہ اُسے دوبارہ یاد آنے لگی۔ جو کچھ وشتی نے کیا تھا اور جو فیصلہ اُس کے بارے میں ہوا تھا وہ بھی اُس کے ذہن میں گھومتا رہا۔ [2] پھر اُس کے ملازموں نے خیال پیش کیا، ''کیوں نہ پوری سلطنت میں شہنشاہ کے لئے خوب صورت کنواریاں تلاش کی جائیں؟ [3] بادشاہ اپنی سلطنت کے ہر صوبے میں افسر مقرر کریں جو یہ خوب صورت کنواریاں چن کر سوسن کے قلعے کے زنان خانے میں لائیں۔ اُنہیں زنان خانے کے انچارج ہیجا خواجہ سرا کی نگرانی میں دے دیا جائے اور اُن کی خوب صورتی بڑھانے کے لئے رنگ نکھارنے کا ہر ضروری طریقہ استعمال کیا جائے۔ [4] پھر جو لڑکی بادشاہ کو سب سے زیادہ پسند آئے وہ وشتی کی جگہ ملکہ بن جائے۔''

یہ منصوبہ بادشاہ کو اچھا لگا، اور اُس نے ایسا ہی کیا۔

[5] اُس وقت سوسن کے قلعے میں بن یمین کے قبیلے کا ایک یہودی رہتا تھا جس کا نام مردکی بن یائیر بن سِمعی بن قیس تھا۔ [6] مردکی کا خاندان اُن اسرائیلیوں میں

شامل تھا جن کو بابل کا بادشاہ نبوکدنضر یہوداہ کے بادشاہ یہویاکین[a] کے ساتھ جلاوطن کر کے اپنے ساتھ لے گیا تھا۔ 7 مردکی کے چچا کی ایک نہایت خوب صورت بیٹی بنام ہدسّاہ تھی جو آستر بھی کہلاتی تھی۔ اُس کے والدین کے مرنے پر مردکی نے اُسے لے کر اپنی بیٹی کی حیثیت سے پال لیا تھا۔

8 جب بادشاہ کا حکم صادر ہوا تو بہت سی لڑکیوں کو سوسن کے قلعے میں لا کر زنان خانے کے انچارج ہیجا کے سپرد کر دیا گیا۔ آستر بھی اُن لڑکیوں میں شامل تھی۔ 9 وہ ہیجا کو پسند آئی بلکہ اُسے اُس کی خاص مہربانی حاصل ہوئی۔ خواجہ سرا نے جلدی جلدی بناؤ سنگار کا سلسلہ شروع کیا، کھانے پینے کا مناسب انتظام کروایا اور شاہی محل کی سات چنیدہ نوکرانیاں آستر کے حوالے کر دیں۔ رہائش کے لئے آستر اور اُس کی لڑکیوں کو زنان خانے کے سب سے اچھے کمرے دیئے گئے۔

10 آستر نے کسی کو نہیں بتایا تھا کہ مَیں یہودی عورت ہوں، کیونکہ مردکی نے اُسے حکم دیا تھا کہ اِس کے بارے میں خاموش رہے۔ 11 ہر دن مردکی زنان خانے کے صحن سے گزرتا تاکہ آستر کے حال کا پتا کرے اور یہ کہ اُس کے ساتھ کیا کیا ہو رہا ہے۔

12-13 اخسویرس بادشاہ سے ملنے سے پہلے ہر کنواری کو بارہ مہینوں کا مقررہ بناؤ سنگار کروانا تھا، چھ ماہ مُر کے تیل سے اور چھ ماہ بلسان کے تیل اور رنگ نکھارنے کے دیگر طریقوں سے۔ جب اُسے بادشاہ کے محل میں جانا تھا تو زنان خانے کی جو بھی چیز وہ اپنے ساتھ لینا چاہتی اُسے دی جاتی۔

14 شام کے وقت وہ محل میں جاتی اور اگلے دن اُسے صبح کے وقت دوسرے زنان خانے میں لایا جاتا جہاں بادشاہ کی داشتائیں شعشجز خواجہ سرا کی نگرانی میں رہتی تھیں۔ اِس کے بعد وہ پھر کبھی بادشاہ کے پاس نہ آتی۔ اُسے صرف اِسی صورت میں واپس لایا جاتا کہ وہ بادشاہ کو خاص پسند آتی اور وہ اُس کا نام لے کر اُسے بُلاتا۔

آستر ملکہ بن جاتی ہے

15 ہوتے ہوتے آستر بنت ابی خیل کی باری آئی (ابی خیل مردکی کا چچا تھا، اور مردکی نے اُس کی بیٹی کو لے پالک بنا لیا تھا)۔ جب آستر سے پوچھا گیا کہ آپ زنان خانے کی کیا چیزیں اپنے ساتھ لے جانا چاہتی ہیں تو اُس نے صرف وہ کچھ لے لیا جو ہیجا خواجہ سرا نے اُس کے لئے چنا۔ اور جس نے بھی اُسے دیکھا اُس نے اُسے سراہا۔ 16 چنانچہ اُسے بادشاہ کی حکومت کے ساتویں سال کے دسویں مہینے بنام طیبت میں اخسویرس کے پاس محل میں لایا گیا۔

17 بادشاہ کو آستر دوسری لڑکیوں کی نسبت کہیں زیادہ پیاری لگی۔ دیگر تمام کنواریوں کی نسبت اُسے اُس کی خاص قبولیت اور مہربانی حاصل ہوئی۔ چنانچہ بادشاہ نے اُس کے سر پر تاج رکھ کر اُسے وشتی کی جگہ ملکہ بنا دیا۔ 18 اِس موقع کی خوشی میں اُس نے آستر کے اعزاز میں بڑی ضیافت کی۔ تمام شرفا اور افسروں کو دعوت دی گئی۔ ساتھ ساتھ صوبوں میں کچھ ٹیکسوں کی معافی کا اعلان کیا گیا اور فیاضی سے تحفے تقسیم کئے گئے۔

[a] عبرانی میں یہویاکین کا مترادف یکونیاہ مستعمل ہے۔

مردکی بادشاہ کو بچاتا ہے

19 جب کنواریوں کو ایک بار پھر جمع کیا گیا تو مردکی شاہی صحن کے دروازے میں بیٹھا تھا۔[a] 20 آستر نے اب تک کسی کو نہیں بتایا تھا کہ مَیں یہودی ہوں، کیونکہ مردکی نے یہ بتانے سے منع کیا تھا۔ پہلے کی طرح جب وہ اُس کے گھر میں رہتی تھی اب بھی آستر اُس کی ہر بات مانتی تھی۔

21 ایک دن جب مردکی شاہی صحن کے دروازے میں بیٹھا تھا تو دو خواجہ سرا بنام بِگتان اور ترش غصے میں آ کر اخسویرس کو قتل کرنے کی سازشیں کرنے لگے۔ دونوں شاہی کمروں کے پہرے دار تھے۔ 22 مردکی کو پتا چلا تو اُس نے آستر کو خبر پہنچائی جس نے مردکی کا نام لے کر بادشاہ کو اطلاع دی۔ 23 معاملے کی تفتیش کی گئی تو درست ثابت ہوا، اور دونوں ملازموں کو پھانسی دے دی گئی۔ یہ واقعہ بادشاہ کی موجودگی میں اُس کتاب میں درج کیا گیا جس میں روزانہ اُس کی حکومت کے اہم واقعات لکھے جاتے تھے۔

ہامان یہودی قوم کو ہلاک کرنا چاہتا ہے

3 کچھ دیر کے بعد بادشاہ نے ہامان بن ہمّداتا اجاجی کو سرفراز کر کے دربار میں سب سے اعلیٰ عُہدہ دیا۔ 2 جب کبھی ہامان آ موجود ہوتا تو شاہی صحن کے دروازے کے تمام شاہی افسر منہ کے بل جھک جاتے، کیونکہ بادشاہ نے ایسا کرنے کا حکم دیا تھا۔ لیکن مردکی ایسا نہیں کرتا تھا۔

3 یہ دیکھ کر دیگر شاہی ملازموں نے اُس سے پوچھا، ”آپ بادشاہ کے حکم کی خلاف ورزی کیوں کر رہے ہیں؟“

4 اُس نے جواب دیا، ”مَیں تو یہودی ہوں۔“ روز بہ روز دوسرے اُسے سمجھاتے رہے، لیکن وہ نہ مانا۔ آخرکار اُنہوں نے ہامان کو اطلاع دی، کیونکہ وہ دیکھنا چاہتے تھے کہ کیا وہ مردکی کا جواب قبول کرے گا یا نہیں۔

5 جب ہامان نے خود دیکھا کہ مردکی میرے سامنے منہ کے بل نہیں جھکتا تو وہ آگ بگولا ہو گیا۔ 6 وہ فوراً مردکی کو قتل کرنے کے منصوبے بنانے لگا۔ لیکن یہ اُس کے لئے کافی نہیں تھا۔ چونکہ اُسے بتایا گیا تھا کہ مردکی یہودی ہے اِس لئے وہ فارسی سلطنت میں رہنے والے تمام یہودیوں کو ہلاک کرنے کا راستہ ڈھونڈنے لگا۔

7 چنانچہ اخسویرس بادشاہ کی حکومت کے 12ویں سال کے پہلے مہینے نیسان[b] میں ہامان کی موجودگی میں قرعہ ڈالا گیا۔ قرعہ ڈالنے سے ہامان یہودیوں کو قتل کرنے کی سب سے مبارک تاریخ معلوم کرنا چاہتا تھا۔ (قرعہ کے لئے 'پور' کہا جاتا تھا۔) اِس طریقے سے 12ویں مہینے ادار کا 13واں دن[c] نکلا۔ 8 تب ہامان نے بادشاہ سے بات کی، ”آپ کی سلطنت کے تمام صوبوں میں ایک قوم بکھری ہوئی ہے جو اپنے آپ کو دیگر قوموں سے الگ رکھتی ہے۔ اُس کے قوانین دوسری تمام قوموں سے مختلف ہیں، اور اُس کے افراد بادشاہ کے قوانین کو نہیں مانتے۔ مناسب نہیں کہ بادشاہ اُنہیں برداشت کریں!

9 اگر بادشاہ کو منظور ہو تو اعلان کریں کہ اِس قوم

[a] شاہی صحن کے دروازے میں شاہی انتظامیہ تھی، اِس لئے عین ممکن ہے کہ مردکی شاہی ملازم ہو۔
[b] اپریل تا مئی۔
[c] 7 مارچ، 473 ق م۔

کو ہلاک کر دیا جائے۔ تب مَیں شاہی خزانوں میں 3,35,000 کلوگرام چاندی جمع کرا دوں گا۔“

[10] بادشاہ نے اپنی اُنگلی سے وہ انگوٹھی اُتاری جو شاہی مُہر لگانے کے لئے استعمال ہوتی تھی اور اُسے یہودیوں کے دشمن ہامان بن ہمّداتا اجاجی کو دے کر [11] کہا، ”چاندی اور قوم آپ ہی کی ہیں، اُس کے ساتھ وہ کچھ کریں جو آپ کو اچھا لگے۔“

[12] پہلے مہینے کے 13ویں دن[a] ہامان نے شاہی محرّروں کو بُلایا تاکہ وہ اُس کی تمام ہدایات کے مطابق خط لکھ کر بادشاہ کے گورنروں، صوبوں کے دیگر حاکموں اور تمام قوموں کے بزرگوں کو بھیجیں۔ یہ خط ہر قوم کے اپنے طرزِ تحریر اور اپنی زبان میں قلم بند ہوئے۔ اُنہیں بادشاہ کا نام لے کر لکھا گیا، پھر شاہی انگوٹھی کی مُہر اُن پر لگائی گئی۔ اُن میں ذیل کا اعلان کیا گیا۔

[13] ”ایک ہی دن میں تمام یہودیوں کو ہلاک اور پورے طور پر تباہ کرنا ہے، خواہ چھوٹے ہوں یا بڑے، بچے ہوں یا عورتیں۔ ساتھ ساتھ اُن کی ملکیت بھی ضبط کر لی جائے۔“ اِس کے لئے 12ویں مہینے ادار کا 13واں دن[b] مقرر کیا گیا۔

یہ اعلان تیز رَو قاصدوں کے ذریعے سلطنت کے تمام صوبوں میں پہنچایا گیا [14] تاکہ اُس کی تصدیق قانونی طور پر کی جائے اور تمام قومیں مقررہ دن کے لئے تیار ہوں۔

[15] بادشاہ کے حکم پر قاصد چل نکلے۔ یہ اعلان سوسن کے قلعے میں بھی کیا گیا۔ پھر بادشاہ اور ہامان کھانے پینے کے لئے بیٹھ گئے۔ لیکن پورے شہر میں ہل چل مچ گئی۔

مردکی آستر سے مدد مانگتا ہے

4 جب مردکی کو معلوم ہوا کہ کیا ہوا ہے تو اُس نے رنجش سے اپنے کپڑوں کو پھاڑ کر ٹاٹ کا لباس پہن لیا اور سر پر راکھ ڈال لی۔ پھر وہ نکل کر بلند آواز سے گریہ و زاری کرتے کرتے شہر میں سے گزرا۔ [2] وہ شاہی صحن کے دروازے تک پہنچ گیا لیکن داخل نہ ہوا، کیونکہ ماتمی کپڑے پہن کر داخل ہونے کی اجازت نہیں تھی۔ [3] سلطنت کے تمام صوبوں میں جہاں جہاں بادشاہ کا اعلان پہنچا وہاں یہودی خوب ماتم کرنے اور روزہ رکھ کر رونے اور گریہ و زاری کرنے لگے۔ بہت سے لوگ ٹاٹ کا لباس پہن کر راکھ میں لیٹ گئے۔

[4] جب آستر کی نوکرانیوں اور خواجہ سراؤں نے آ کر اُسے اطلاع دی تو وہ سخت گھبرا گئی۔ اُس نے مردکی کو کپڑے بھیج دیئے جو وہ اپنے ماتمی کپڑوں کے بدلے پہن لے، لیکن اُس نے اُنہیں قبول نہ کیا۔ [5] تب آستر نے ہتاک خواجہ سرا کو مردکی کے پاس بھیجا تاکہ وہ معلوم کرے کہ کیا ہوا ہے، مردکی ایسی حرکتیں کیوں کر رہا ہے۔ (بادشاہ نے ہتاک کو آستر کی خدمت کرنے کی ذمہ داری دی تھی۔)

[6] ہتاک شاہی صحن کے دروازے سے نکل کر مردکی کے پاس آیا جو اب تک ساتھ والے چوک میں تھا۔ [7] مردکی نے اُسے ہامان کا پورا منصوبہ سنا کر یہ بھی بتایا کہ ہامان نے یہودیوں کو ہلاک کرنے کے لئے شاہی خزانے کو کتنے پیسے دینے کا وعدہ کیا ہے۔ [8] اِس کے علاوہ مردکی نے خواجہ سرا کو اُس شاہی فرمان کی کاپی دی جو سوسن میں صادر ہوا تھا اور جس میں یہودیوں کو نیست و نابود کرنے کا اعلان کیا گیا تھا۔ اُس نے

[a] 17 اپریل۔

[b] 7 مارچ۔

گزارش کی، ”یہ اعلان آستر کو دکھا کر اُنہیں تمام حالات سے باخبر کر دیں۔ اُنہیں ہدایت دیں کہ بادشاہ کے حضور جائیں اور اُس سے التجا کر کے اپنی قوم کی سفارش کریں۔“

9 ہتاک واپس آیا اور مردکی کی باتوں کی خبر دی۔ 10 یہ سن کر آستر نے اُسے دوبارہ مردکی کے پاس بھیجا تاکہ اُسے بتائے، 11 ”بادشاہ کے تمام ملازم بلکہ صوبوں کے تمام باشندے جانتے ہیں کہ جو بھی بُلائے بغیر محل کے اندرونی صحن میں بادشاہ کے پاس آئے اُسے سزائے موت دی جائے گی، خواہ وہ مرد ہو یا عورت۔ وہ صرف اِس صورت میں بچ جائے گا کہ بادشاہ سونے کا اپنا عصا اُس کی طرف بڑھائے۔ بات یہ بھی ہے کہ بادشاہ کو مجھے بُلائے 30 دن ہو گئے ہیں۔“

12 آستر کا پیغام سن کر 13 مردکی نے جواب واپس بھیجا، ”یہ نہ سوچنا کہ مَیں شاہی محل میں رہتی ہوں، اِس لئے گو دیگر تمام یہودی ہلاک ہو جائیں مَیں بچ جاؤں گی۔ 14 اگر آپ اِس وقت خاموش رہیں گی تو یہودی کہیں اَور سے رِہائی اور چھٹکارا پا لیں گے جبکہ آپ اور آپ کے باپ کا گھرانا ہلاک ہو جائیں گے۔ کیا پتا ہے، شاید آپ اِسی لئے ملکہ بن گئی ہیں کہ ایسے موقع پر یہودیوں کی مدد کریں۔“

15 آستر نے مردکی کو جواب بھیجا، 16 ”ٹھیک ہے، پھر جائیں اور سوسن میں رہنے والے تمام یہودیوں کو جمع کریں۔ میرے لئے روزہ رکھ کر تین دن اور تین رات نہ کچھ کھائیں، نہ پئیں۔ مَیں بھی اپنی نوکرانیوں کے ساتھ مل کر روزہ رکھوں گی۔ اِس کے بعد بادشاہ کے پاس جاؤں گی، گو یہ قانون کے خلاف ہے۔ اگر مرنا ہے تو مر ہی جاؤں گی۔“

17 تب مردکی چلا گیا اور ویسا ہی کیا جیسا آستر نے اُسے ہدایت کی تھی۔

آستر بادشاہ اور ہامان کو دعوت دیتی ہے

5 تیسرے دن آستر ملکہ اپنا شاہی لباس پہنے ہوئے محل کے اندرونی صحن میں داخل ہوئی۔ یہ صحن اُس ہال کے سامنے تھا جس میں تخت لگا تھا۔ اُس وقت بادشاہ دروازے کے مقابل اپنے تخت پر بیٹھا تھا۔ 2 آستر کو صحن میں کھڑی دیکھ کر وہ خوش ہوا اور سونے کے شاہی عصا کو اُس کی طرف بڑھا دیا۔ تب آستر قریب آئی اور عصا کے سرے کو چھو دیا۔ 3 بادشاہ نے اُس سے پوچھا، ”آستر ملکہ، کیا بات ہے؟ آپ کیا چاہتی ہیں؟ مَیں اُسے دینے کے لئے تیار ہوں، خواہ سلطنت کا آدھا حصہ کیوں نہ ہو!“

4 آستر نے جواب دیا، ”مَیں نے آج کے لئے ضیافت کی تیاریاں کی ہیں۔ اگر بادشاہ کو منظور ہو تو وہ ہامان کو اپنے ساتھ لے کر اُس میں شرکت کریں۔“

5 بادشاہ نے اپنے ملازموں کو حکم دیا، ”جلدی کرو! ہامان کو بُلاؤ تاکہ ہم آستر کی خواہش پوری کر سکیں۔“ چنانچہ بادشاہ اور ہامان آستر کی تیار شدہ ضیافت میں شریک ہوئے۔ 6 مَے پی پی کر بادشاہ نے آستر سے پوچھا، ”اب مجھے بتائیں، آپ کیا چاہتی ہیں؟ وہ آپ کو دیا جائے گا۔ اپنی درخواست پیش کریں، کیونکہ مَیں سلطنت کے آدھے حصے تک آپ کو دینے کے لئے تیار ہوں۔“

7 آستر نے جواب دیا، ”میری درخواست اور آرزو یہ ہے، 8 اگر بادشاہ مجھ سے خوش ہوں اور اُنہیں میری گزارش اور درخواست پوری کرنا منظور ہو تو وہ کل ایک

بار پھر ہامان کے ساتھ ایک ضیافت میں شرکت کریں جو مَیں آپ کے لئے تیار کروں۔ پھر مَیں بادشاہ کو جواب دوں گی۔''

مردکی کو قتل کرنے کے لئے ہامان کی تیاریاں

9 اُس دن جب ہامان محل سے نکلا تو وہ بڑا خوش اور زندہ دل تھا۔ لیکن پھر اُس کی نظر مردکی پر پڑ گئی جو شاہی صحن کے دروازے کے پاس بیٹھا تھا۔ نہ وہ کھڑا ہوا، نہ ہامان کو دیکھ کر کانپ گیا۔ ہامان لال پیلا ہو گیا، 10 لیکن اپنے آپ پر قابو رکھ کر وہ چلا گیا۔

گھر پہنچ کر وہ اپنے دوستوں اور اپنی بیوی زرِش کو اپنے پاس بُلا کر 11 اُن کے سامنے اپنی زبردست دولت اور متعدد بیٹوں پر شیخی مارنے لگا۔ اُس نے اُنہیں اُن سارے موقعوں کی فہرست سنائی جن پر بادشاہ نے اُس کی عزت کی تھی اور فخر کیا کہ بادشاہ نے مجھے تمام باقی شرفا اور افسروں سے زیادہ اونچا عُہدہ دیا ہے۔ 12 ہامان نے کہا، ''نہ صرف یہ، بلکہ آج آستر ملکہ نے ایسی ضیافت کی جس میں بادشاہ کے علاوہ صرف مَیں ہی شریک تھا۔ اور مجھے ملکہ سے کل کے لئے بھی دعوت ملی ہے کہ بادشاہ کے ساتھ ضیافت میں شرکت کروں۔ 13 لیکن جب تک مردکی یہودی شاہی محل کے صحن کے دروازے پر بیٹھا نظر آتا ہے مَیں چین کا سانس نہیں لوں گا۔''

14 اُس کی بیوی زرِش اور باقی عزیزوں نے مشورہ دیا، ''سولی بنوائیں جس کی اونچائی 75 فٹ ہو۔ پھر کل صبح سویرے بادشاہ کے پاس جا کر گزارش کریں کہ مردکی کو اُس سے لٹکایا جائے۔ اِس کے بعد آپ تسلی سے بادشاہ کے ساتھ جا کر ضیافت کے مزے لے سکتے ہیں۔'' یہ منصوبہ ہامان کو اچھا لگا، اور اُس نے سولی تیار کروائی۔

بادشاہ مردکی کی عزت کرتا ہے

6 اُس رات بادشاہ کو نیند نہ آئی، اِس لئے اُس نے حکم دیا کہ وہ کتاب لائی جائے جس میں روزانہ حکومت کے اہم واقعات لکھے جاتے ہیں۔ اُس میں سے پڑھا گیا 2 تو اِس کا بھی ذکر ہوا کہ مردکی نے کس طرح بادشاہ کو دونوں خواجہ سراؤں بِگتانا اور ترش کے ہاتھ سے بچایا تھا، کہ جب شاہی کمروں کے اِن پہرے داروں نے اخسویرس کو قتل کرنے کی سازش کی تو مردکی نے بادشاہ کو اطلاع دی تھی۔ 3 جب یہ واقعہ پڑھا گیا تو بادشاہ نے پوچھا، ''اِس کے عوض مردکی کو کیا اعزاز دیا گیا؟'' ملازموں نے جواب دیا، ''کچھ بھی نہیں دیا گیا۔''

4 اُسی لمحے ہامان محل کے بیرونی صحن میں آ پہنچا تھا تاکہ بادشاہ سے مردکی کو اُس سولی سے لٹکانے کی اجازت مانگے جو اُس نے اُس کے لئے بنوائی تھی۔ بادشاہ نے سوال کیا، ''باہر صحن میں کون ہے؟'' 5 ملازموں نے جواب دیا، ''ہامان ہے۔'' بادشاہ نے حکم دیا، ''اُسے اندر آنے دو۔''

6 ہامان داخل ہوا تو بادشاہ نے اُس سے پوچھا، ''اُس آدمی کے لئے کیا کِیا جائے جس کی بادشاہ خاص عزت کرنا چاہے؟'' ہامان نے سوچا، ''وہ میری ہی بات کر رہا ہے! کیونکہ میری نسبت کون ہے جس کی بادشاہ زیادہ عزت کرنا چاہتا ہے؟'' 7 چنانچہ اُس نے جواب دیا، ''جس آدمی کی بادشاہ خاص عزت کرنا چاہیں 8 اُس کے لئے شاہی لباس چنا جائے جو بادشاہ خود پہن چکے ہوں۔ ایک گھوڑا بھی لایا جائے جس کا سر شاہی سجاوٹ سے

سجا ہوا ہو اور جس پر بادشاہ خود سوار ہو چکے ہوں۔ 9 یہ لباس اور گھوڑا بادشاہ کے اعلیٰ ترین افسروں میں سے ایک کے سپرد کیا جائے۔ وہی اُس شخص کو جس کی بادشاہ خاص عزت کرنا چاہتے ہیں کپڑے پہنائے اور اُسے گھوڑے پر بٹھا کر شہر کے چوک میں سے گزارے۔ ساتھ ساتھ وہ اُس کے آگے آگے چل کر اعلان کرے، 'یہی اُس کے ساتھ کیا جاتا ہے جس کی عزت بادشاہ کرنا چاہتے ہیں'۔"

10 اخسویرس نے ہامان سے کہا، "پھر جلدی کریں، مردکی یہودی شاہی صحن کے دروازے کے پاس بیٹھا ہے۔ شاہی لباس اور گھوڑا منگوا کر اُس کے ساتھ ایسا ہی سلوک کریں۔ جو بھی کرنے کا مشورہ آپ نے دیا وہی کچھ کریں، اور دھیان دیں کہ اِس میں کسی بھی چیز کی کمی نہ ہو!"

11 ہامان کو ایسا ہی کرنا پڑا۔ شاہی لباس کو چن کر اُس نے اُسے مردکی کو پہنا دیا۔ پھر اُسے بادشاہ کے اپنے گھوڑے پر بٹھا کر اُس نے اُسے شہر کے چوک میں سے گزارا۔ ساتھ ساتھ وہ اُس کے آگے آگے چل کر اعلان کرتا رہا، "یہی اُس شخص کے ساتھ کیا جاتا ہے جس کی عزت بادشاہ کرنا چاہتا ہے۔" 12 پھر مردکی شاہی صحن کے دروازے کے پاس واپس آیا۔

لیکن ہامان اُداس ہو کر جلدی سے اپنے گھر چلا گیا۔ شرم کے مارے اُس نے منہ پر کپڑا ڈال لیا تھا۔ 13 اُس نے اپنی بیوی زرِش اور اپنے دوستوں کو سب کچھ سنایا جو اُس کے ساتھ ہوا تھا۔ تب اُس کے مشیروں اور بیوی نے اُس سے کہا، "آپ کا بیڑا غرق ہو گیا ہے، کیونکہ مردکی یہودی ہے اور آپ اُس کے سامنے شکست کھانے لگے ہیں۔ آپ اُس کا مقابلہ نہیں کر سکیں گے۔"

14 وہ ابھی اُس سے بات کر ہی رہے تھے کہ بادشاہ کے خواجہ سرا پہنچ گئے اور اُسے لے کر جلدی جلدی آستر کے پاس پہنچایا۔ ضیافت تیار تھی۔

ہامان کا ستیاناس

7 چنانچہ بادشاہ اور ہامان آستر ملکہ کی ضیافت میں شریک ہوئے۔ 2 مَے پیتے وقت بادشاہ نے پہلے دن کی طرح اب بھی پوچھا، "آستر ملکہ، اب بتائیں، آپ کیا چاہتی ہیں؟ وہ آپ کو دیا جائے گا۔ اپنی درخواست پیش کریں، کیونکہ مَیں سلطنت کے آدھے حصے تک آپ کو دینے کے لئے تیار ہوں۔"

3 ملکہ نے جواب دیا، "اگر بادشاہ مجھ سے خوش ہوں اور اُنہیں میری بات منظور ہو تو میری گزارش پوری کریں کہ میری اور میری قوم کی جان بچی رہے۔ 4 کیونکہ مجھے اور میری قوم کو اُن کے ہاتھ بیچ ڈالا گیا ہے جو ہمیں تباہ اور ہلاک کر کے نیست و نابود کرنا چاہتے ہیں۔ اگر ہم بِک کر غلام اور لونڈیاں بن جاتے تو مَیں خاموش رہتی۔ ایسی کوئی مصیبت بادشاہ کو تنگ کرنے کے لئے کافی نہ ہوتی۔"

5 یہ سن کر اخسویرس نے آستر سے سوال کیا، "کون ایسی حرکت کرنے کی جرأت کرتا ہے؟ وہ کہاں ہے؟"

6 آستر نے جواب دیا، "ہمارا دشمن اور مخالف یہ شریر آدمی ہامان ہے!"

تب ہامان بادشاہ اور ملکہ سے دہشت کھانے لگا۔ 7 بادشاہ آگ بگولا ہو کر کھڑا ہو گیا اور مَے کو چھوڑ کر محل کے باغ میں ٹہلنے لگا۔ ہامان پیچھے رہ کر آستر سے التجا کرنے لگا، "میری جان بچائیں" کیونکہ اُسے اندازہ ہو گیا تھا کہ بادشاہ نے مجھے سزائے

موت دینے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

8 جب بادشاہ واپس آیا تو کیا دیکھتا ہے کہ ہامان اُس صوفے پر گر گیا ہے جس پر آستر ٹیک لگائے بیٹھی ہے۔ بادشاہ گرجا، "کیا یہ آدمی یہیں محل میں میرے حضور ملکہ کی عصمت دری کرنا چاہتا ہے؟" جوں ہی بادشاہ نے یہ الفاظ کہے ملازموں نے ہامان کے منہ پر کپڑا ڈال دیا۔ 9 بادشاہ کا خواجہ سرا خربوناہ بول اُٹھا، "ہامان نے اپنے گھر کے قریب سولی تیار کروائی ہے جس کی اونچائی 75 فٹ ہے۔ وہ مردکی کے لئے بنوائی گئی ہے، اُس شخص کے لئے جس نے بادشاہ کی جان بچائی۔" بادشاہ نے حکم دیا، "ہامان کو اُس سے لٹکا دو۔"

10 چنانچہ ہامان کو اُسی سولی سے لٹکا دیا گیا جو اُس نے مردکی کے لئے بنوائی تھی۔ تب بادشاہ کا غصہ ٹھنڈا ہو گیا۔

اخسویرس یہودیوں کی مدد کرتا ہے

8 اُسی دن اخسویرس نے آستر ملکہ کو یہودیوں کے دشمن ہامان کا گھر دے دیا۔ پھر مردکی کو بادشاہ کے سامنے لایا گیا، کیونکہ آستر نے اُسے بتا دیا تھا کہ وہ میرا رشتے دار ہے۔ 2 بادشاہ نے اپنی اُنگلی سے وہ انگوٹھی اُتاری جو مُہر لگانے کے لئے استعمال ہوتی تھی اور جسے اُس نے ہامان سے واپس لے لیا تھا۔ اب اُس نے اُسے مردکی کے حوالے کر دیا۔ اُس وقت آستر نے اُسے ہامان کی ملکیت کا نگران بھی بنا دیا۔

3 ایک بار پھر آستر بادشاہ کے سامنے گر گئی اور رو رو کر التماس کرنے لگی، "جو شریر منصوبہ ہامان اجاجی نے یہودیوں کے خلاف باندھ لیا ہے اُسے روک دیں۔"

4 بادشاہ نے سونے کا اپنا عصا آستر کی طرف بڑھایا، تو وہ اُٹھ کر اُس کے سامنے کھڑی ہو گئی۔ 5 اُس نے کہا، "اگر بادشاہ کو بات اچھی اور مناسب لگے، اگر مجھے اُن کی مہربانی حاصل ہو اور وہ مجھ سے خوش ہوں تو وہ ہامان بن ہمّداتا اجاجی کے اُس فرمان کو منسوخ کریں جس کے مطابق سلطنت کے تمام صوبوں میں رہنے والے یہودیوں کو ہلاک کرنا ہے۔ 6 اگر میری قوم اور نسل مصیبت میں پھنس کر ہلاک ہو جائے تو مَیں یہ کس طرح برداشت کروں گی؟"

7 تب اخسویرس نے آستر اور مردکی یہودی سے کہا، "مَیں نے آستر کو ہامان کا گھر دے دیا۔ اُسے خود مَیں نے یہودیوں پر حملہ کرنے کی وجہ سے پھانسی دی ہے۔ 8 لیکن جو بھی فرمان بادشاہ کے نام میں صادر ہوا ہے اور جس پر اُس کی انگوٹھی کی مُہر لگی ہے اُسے منسوخ نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن آپ ایک اَور کام کر سکتے ہیں۔ میرے نام میں ایک اَور فرمان جاری کریں جس پر میری مُہر لگی ہو۔ اُسے اپنی تسلی کے مطابق یوں لکھیں کہ یہودی محفوظ ہو جائیں۔"

9 اُسی وقت بادشاہ کے محرّر بُلائے گئے۔ تیسرے مہینے سیوان کا 23واں دن[a] تھا۔ اُنہوں نے مردکی کی تمام ہدایات کے مطابق فرمان لکھ دیا جسے یہودیوں اور تمام 127 صوبوں کے گورنروں، حاکموں اور رئیسوں کو بھیجنا تھا۔ بھارت سے لے کر ایتھوپیا تک یہ فرمان ہر صوبے کے اپنے طرزِ تحریر اور ہر قوم کی اپنی زبان میں قلم بند تھا۔ یہودی قوم کو بھی اُس کے اپنے طرزِ تحریر اور اُس کی اپنی زبان میں فرمان مل گیا۔ 10 مردکی نے یہ فرمان بادشاہ کے نام میں لکھ کر اُس پر شاہی

[a] 25 جون۔

مُہر لگائی۔ پھر اُس نے اُسے شاہی ڈاک کے تیز رفتار گھوڑوں پر سوار قاصدوں کے حوالے کر دیا۔ فرمان میں لکھا تھا،

11 "بادشاہ ہر شہر کے یہودیوں کو اپنے دفاع کے لئے جمع ہونے کی اجازت دیتے ہیں۔ اگر مختلف قوموں اور صوبوں کے دشمن اُن پر حملہ کریں تو یہودیوں کو اُنہیں بال بچوں سمیت تباہ کرنے اور ہلاک کر کے نیست و نابود کرنے کی اجازت ہے۔ نیز، وہ اُن کی ملکیت پر قبضہ کر سکتے ہیں۔ 12 ایک ہی دن یعنی 12ویں مہینے ادار کے 13ویں دن[a] یہودیوں کو بادشاہ کے تمام صوبوں میں یہ کچھ کرنے کی اجازت ہے۔"

13 ہر صوبے میں فرمان کی قانونی تصدیق کرنی تھی اور ہر قوم کو اِس کی خبر پہنچانی تھی تاکہ مقررہ دن یہودی اپنے دشمنوں سے انتقام لینے کے لئے تیار ہوں۔ 14 بادشاہ کے حکم پر تیز رَو قاصد شاہی ڈاک کے بہترین گھوڑوں پر سوار ہو کر چل پڑے۔ فرمان کا اعلان سوسن کے قلعے میں بھی ہوا۔

15 مردکی قرمزی اور سفید رنگ کا شاہی لباس، نفیس کتان اور ارغوانی رنگ کی چادر اور سر پر سونے کا بڑا تاج پہنے ہوئے محل سے نکلا۔ تب سوسن کے باشندے نعرے لگا لگا کر خوشی منانے لگے۔ 16 یہودیوں کے لئے آب و تاب، خوشی و شادمانی اور عزت و جلال کا زمانہ شروع ہوا۔ 17 ہر صوبے اور ہر شہر میں جہاں بھی بادشاہ کا نیا فرمان پہنچ گیا، وہاں یہودیوں نے خوشی کے نعرے لگا لگا کر ایک دوسرے کی ضیافت کی اور جشن منایا۔ اُس وقت دوسری قوموں کے بہت سے لوگ یہودی بن گئے، کیونکہ اُن پر یہودیوں کا خوف چھا گیا تھا۔

یہودی بدلہ لیتے ہیں

9 پھر 12ویں مہینے ادار کا 13واں دن[b] آ گیا جب بادشاہ کے فرمان پر عمل کرنا تھا۔ دشمنوں نے اُس دن یہودیوں پر غالب آنے کی اُمید رکھی تھی، لیکن اب اِس کے اُلٹ ہوا، یہودی خود اُن پر غالب آئے جو اُن سے نفرت رکھتے تھے۔ 2 سلطنت کے تمام صوبوں میں وہ اپنے اپنے شہروں میں جمع ہوئے تاکہ اُن پر حملہ کریں جو اُنہیں نقصان پہنچانا چاہتے تھے۔ کوئی اُن کا مقابلہ نہ کر سکا، کیونکہ دیگر تمام قوموں کے لوگ اُن سے ڈر گئے تھے۔ 3 ساتھ ساتھ صوبوں کے شرفا، گورنروں، حاکموں اور دیگر شاہی افسروں نے یہودیوں کی مدد کی، کیونکہ مردکی کا خوف اُن پر طاری ہو گیا تھا، 4 اور دربار میں اُس کے اونچے عُہدے اور اُس کے بڑھتے ہوئے اثر و رسوخ کی خبر تمام صوبوں میں پھیل گئی تھی۔

5 اُس دن یہودیوں نے اپنے دشمنوں کو تلوار سے مار ڈالا اور ہلاک کر کے نیست و نابود کر دیا۔ جو بھی اُن سے نفرت رکھتا تھا اُس کے ساتھ اُنہوں نے جو جی چاہا سلوک کیا۔ 6 سوسن کے قلعے میں اُنہوں نے 500 آدمیوں کو مار ڈالا، 7-10 نیز یہودیوں کے دشمن ہامان کے 10 بیٹوں کو بھی۔ اُن کے نام پرشن داتا، دَلفون، اسپاتا، پوراتا، ادلیاہ، اریداتا، پرمشتا، اریسی، ارِدی اور وَیزاتا تھے۔ لیکن یہودیوں نے اُن کا مال نہ لُوٹا۔

11 اُسی دن بادشاہ کو اطلاع دی گئی کہ سوسن کے قلعے میں کتنے افراد ہلاک ہوئے تھے۔ 12 تب اُس نے آستر ملکہ سے کہا، "صرف یہاں سوسن کے قلعے میں یہودیوں نے ہامان کے 10 بیٹوں کے علاوہ 500 آدمیوں کو

---

[a] 7 مارچ۔

[b] 7 مارچ۔

موت کے گھاٹ اُتار دیا ہے۔ تو پھر اُنہوں نے دیگر صوبوں میں کیا کچھ نہ کیا ہو گا! اب مجھے بتائیں، آپ مزید کیا چاہتی ہیں؟ وہ آپ کو دیا جائے گا۔ اپنی درخواست پیش کریں، کیونکہ وہ پوری کی جائے گی۔"

13 آستر نے جواب دیا، "اگر بادشاہ کو منظور ہو تو سوسن کے یہودیوں کو اجازت دی جائے کہ وہ آج کی طرح کل بھی اپنے دشمنوں پر حملہ کریں۔ اور ہامان کے 10 بیٹوں کی لاشیں سولی سے لٹکائی جائیں۔"

14 بادشاہ نے اجازت دی تو سوسن میں اِس کا اعلان کیا گیا۔ تب ہامان کے 10 بیٹوں کو سولی سے لٹکا دیا گیا، 15 اور اگلے دن یعنی مہینے کے 14ویں دن[a] شہر کے یہودی دوبارہ جمع ہوئے۔ اِس بار اُنہوں نے 300 آدمیوں کو قتل کیا۔ لیکن اُنہوں نے کسی کا مال نہ لُوٹا۔

16-17 سلطنت کے صوبوں کے باقی یہودی بھی مہینے کے 13ویں دن[b] اپنے دفاع کے لئے جمع ہوئے تھے۔ اُنہوں نے 75,000 دشمنوں کو قتل کیا لیکن کسی کا مال نہ لُوٹا تھا۔ اب وہ دوبارہ چین کا سانس لے کر آرام سے زندگی گزار سکتے تھے۔ اگلے دن اُنہوں نے ایک دوسرے کی ضیافت کر کے خوشی کا بڑا جشن منایا۔ 18 سوسن کے یہودیوں نے مہینے کے 13ویں اور 14ویں دن جمع ہو کر اپنے دشمنوں پر حملہ کیا تھا، اِس لئے اُنہوں نے 15ویں دن خوشی کا بڑا جشن منایا۔ 19 یہی وجہ ہے کہ دیہات اور کھلے شہروں میں رہنے والے یہودی آج تک 12ویں مہینے کے 14ویں دن[c] جشن مناتے ہوئے ایک دوسرے کی ضیافت کرتے اور ایک دوسرے کو تحفے دیتے ہیں۔

عیدِ پوریم کی ابتدا

20 جو کچھ اُس وقت ہوا تھا اُسے مردکی نے قلم بند کر دیا۔ ساتھ ساتھ اُس نے فارسی سلطنت کے قریبی اور دُور دراز کے تمام صوبوں میں آباد یہودیوں کو خط لکھ دیئے 21 جن میں اُس نے اعلان کیا، "اب سے سالانہ ادار مہینے کے 14ویں اور 15ویں دن جشن منانا ہے۔ 22 خوشی مناتے ہوئے ایک دوسرے کی ضیافت کرنا، ایک دوسرے کو تحفے دینا اور غریبوں میں خیرات تقسیم کرنا، کیونکہ اِن دنوں کے دوران آپ کو اپنے دشمنوں سے سکون حاصل ہوا ہے، آپ کا دُکھ سُکھ میں اور آپ کا ماتم شادمانی میں بدل گیا۔"

23 مردکی کی اِن ہدایات کے مطابق اِن دو دنوں کا جشن دستور بن گیا۔

24-26 عید کا نام 'پوریم' پڑ گیا، کیونکہ جب یہودیوں کا دشمن ہامان بن ہمّداتا اجاجی اُن سب کو ہلاک کرنے کا منصوبہ باندھ رہا تھا تو اُس نے یہودیوں کو مارنے کا سب سے مبارک دن معلوم کرنے کے لئے قرعہ بنام 'پور' ڈال دیا۔ جب اخسویرس کو سب کچھ معلوم ہوا تو اُس نے حکم دیا کہ ہامان کو وہ سزا دی جائے جس کی تیاریاں اُس نے یہودیوں کے لئے کی تھیں۔ تب اُسے اُس کے بیٹوں سمیت پھانسی سے لٹکایا گیا۔

چونکہ یہودی اِس تجربے سے گزرے تھے اور مردکی نے ہدایت دی تھی 27 اِس لئے وہ متفق ہوئے کہ ہم سالانہ اِسی وقت یہ دو دن عین ہدایات کے مطابق منائیں گے۔ یہ دستور نہ صرف ہمارا فرض ہے، بلکہ ہماری اولاد اور اُن غیریہودیوں کا بھی جو یہودی مذہب

---

[a] 8 مارچ۔
[b] 7 مارچ۔
[c] فروری تا مارچ۔

میں شریک ہو جائیں گے۔ 28 لازم ہے کہ جو کچھ ہوا ہے ہر نسل اور ہر خاندان اُسے یاد کر کے مناتا رہے، خواہ وہ کسی بھی صوبے یا شہر میں کیوں نہ ہو۔ ضروری ہے کہ یہودی پوریم کی عید منانے کا دستور کبھی نہ بھولیں، کہ اُس کی یاد اُن کی اولاد میں سے کبھی بھی مٹ نہ جائے۔

29 ملکہ آستر بنت ابی خیل اور مردکی یہودی نے پورے اختیار کے ساتھ پوریم کی عید کے بارے میں ایک اَور خط لکھ دیا تاکہ اُس کی تصدیق ہو جائے۔ 30 یہ خط فارسی سلطنت کے 127 صوبوں میں آباد تمام یہودیوں کو بھیجا گیا۔ سلامتی کی دعا اور اپنی وفاداری کا اظہار کرنے کے بعد 31 ملکہ اور مردکی نے اُنہیں دوبارہ ہدایت کی، ”جس طرح ہم نے فرمایا ہے، یہ عید لازماً متعین اوقات کے عین مطابق منانی ہے۔ اِسے منانے کے لئے یوں متفق ہو جائیں جس طرح آپ نے اپنے اور اپنی اولاد کے لئے روزہ رکھنے اور ماتم کرنے کے دن مقرر کئے ہیں۔“ 32 اپنے اِس فرمان سے آستر نے پوریم کی عید اور اُسے منانے کے قواعد کی تصدیق کی، اور یہ تاریخی کتاب میں درج کیا گیا۔

مردکی اپنی قوم کا سہارا بنا رہتا ہے

10 بادشاہ نے پوری سلطنت کے تمام ممالک پر ساحلی علاقوں تک ٹیکس لگایا۔ 2 اُس کی تمام زبردست کامیابیوں کا بیان ’شاہانِ مادی و فارس کی تاریخ‘ کی کتاب میں کیا گیا ہے۔ وہاں اِس کا بھی پورا ذکر ہے کہ اُس نے مردکی کو کس اونچے عُہدے پر فائز کیا تھا۔ 3 مردکی بادشاہ کے بعد سلطنت کا سب سے اعلیٰ افسر تھا۔ یہودیوں میں وہ معزز تھا، اور وہ اُس کی بڑی قدر کرتے تھے، کیونکہ وہ اپنی قوم کی بہبودی کا طالب رہتا اور تمام یہودیوں کے حق میں بات کرتا تھا۔

صحائفِ حکمت اور زبور

اصل عبرانی متن سے نیا اُردو ترجمہ

ایوب

ایوب کی دین داری

1 ملکِ عُوض میں ایک بے الزام آدمی رہتا تھا جس کا نام ایوب تھا۔ وہ سیدھی راہ پر چلتا، اللہ کا خوف مانتا اور ہر بُرائی سے دُور رہتا تھا۔ 2 اُس کے سات بیٹے اور تین بیٹیاں پیدا ہوئیں۔ 3 ساتھ ساتھ اُس کے بہت مال مویشی تھے: 7,000 بھیڑ بکریاں، 3,000 اونٹ، بَیلوں کی 500 جوڑیاں اور 500 گدھیاں۔ اُس کے بے شمار نوکر نوکرانیاں بھی تھے۔ غرض مشرق کے تمام باشندوں میں اِس آدمی کی حیثیت سب سے بڑی تھی۔

4 اُس کے بیٹوں کا دستور تھا کہ باری باری اپنے گھروں میں ضیافت کریں۔ اِس کے لئے وہ اپنی تین بہنوں کو بھی اپنے ساتھ کھانے اور پینے کی دعوت دیتے تھے۔ 5 ہر دفعہ جب ضیافت کے دن اختتام تک پہنچتے تو ایوب اپنے بچوں کو بُلا کر اُنہیں پاک صاف کر دیتا اور صبح سویرے اُٹھ کر ہر ایک کے لئے بھسم ہونے والی ایک ایک قربانی پیش کرتا۔ کیونکہ وہ کہتا تھا، ”ہو سکتا ہے میرے بچوں نے گناہ کر کے دل میں اللہ پر لعنت کی ہو۔“ چنانچہ ایوب ہر ضیافت کے بعد ایسا ہی کرتا تھا۔

ایوب کے کردار پر الزام

6 ایک دن فرشتے[a] اپنے آپ کو رب کے حضور پیش کرنے آئے۔ ابلیس بھی اُن کے درمیان موجود تھا۔ 7 رب نے ابلیس سے پوچھا، ”تُو کہاں سے آیا ہے؟“ ابلیس نے جواب دیا، ”مَیں دنیا میں اِدھر اُدھر گھومتا پھرتا رہا۔“

8 رب بولا، ”کیا تُو نے میرے بندہ ایوب پر توجہ دی؟ دنیا میں اُس جیسا کوئی اَور نہیں۔ کیونکہ وہ بے الزام ہے، وہ سیدھی راہ پر چلتا، اللہ کا خوف مانتا اور ہر بُرائی سے دُور رہتا ہے۔“

9 ابلیس نے رب کو جواب دیا، ”بے شک، لیکن کیا ایوب یوں ہی اللہ کا خوف مانتا ہے؟ 10 تُو نے تو اُس کے، اُس کے گھرانے کے اور اُس کی تمام ملکیت کے اردگرد حفاظتی باڑ لگائی ہے۔ اور جو کچھ اُس کے ہاتھ نے کیا اُس پر تُو نے برکت دی، نتیجے میں اُس کی بھیڑ بکریاں اور گائے بَیل پورے ملک میں پھیل گئے ہیں۔ 11 لیکن وہ کیا کرے گا اگر تُو اپنا ہاتھ ذرا بڑھا کر سب کچھ تباہ کرے جو اُسے حاصل ہے۔ تب وہ تیرے

[a] لفظی ترجمہ: اللہ کے فرزند۔

منہ پر ہی تجھ پر لعنت کرے گا۔“

[12] رب نے ابلیس سے کہا، ”ٹھیک ہے، جو کچھ بھی اُس کا ہے وہ تیرے ہاتھ میں ہے۔ لیکن اُس کے بدن کو ہاتھ نہ لگانا۔“ ابلیس رب کے حضور سے چلا گیا۔

[13] ایک دن ایوب کے بیٹے بیٹیاں معمول کے مطابق ضیافت کر رہے تھے۔ وہ بڑے بھائی کے گھر میں کھانا کھا رہے اور مَے پی رہے تھے۔ [14] اچانک ایک قاصد ایوب کے پاس پہنچ کر کہنے لگا، ”بَیل کھیت میں ہل چلا رہے تھے اور گدھیاں ساتھ والی زمین پر چر رہی تھیں [15] کہ سبا کے لوگوں نے ہم پر حملہ کر کے سب کچھ چھین لیا۔ اُنہوں نے تمام ملازموں کو تلوار سے مار ڈالا، صرف مَیں ہی آپ کو یہ بتانے کے لئے بچ نکلا ہوں۔“

[16] وہ ابھی بات کر ہی رہا تھا کہ ایک اَور قاصد پہنچا جس نے اطلاع دی، ”اللہ کی آگ نے آسمان سے گر کر آپ کی تمام بھیڑ بکریوں اور ملازموں کو بھسم کر دیا۔ صرف مَیں ہی آپ کو یہ بتانے کے لئے بچ نکلا ہوں۔“

[17] وہ ابھی بات کر ہی رہا تھا کہ تیسرا قاصد پہنچا۔ وہ بولا، ”بابل کے کسدیوں نے تین گروہوں میں تقسیم ہو کر ہمارے اونٹوں پر حملہ کیا اور سب کچھ چھین لیا۔ تمام ملازموں کو اُنہوں نے تلوار سے مار ڈالا، صرف مَیں ہی آپ کو یہ بتانے کے لئے بچ نکلا ہوں۔“

[18] وہ ابھی بات کر ہی رہا تھا کہ چوتھا قاصد پہنچا۔ اُس نے کہا، ”آپ کے بیٹے بیٹیاں اپنے بڑے بھائی کے گھر میں کھانا کھا رہے اور مَے پی رہے تھے [19] کہ اچانک ریگستان کی جانب سے ایک زور دار آندھی آئی جو گھر کے چاروں کونوں سے یوں ٹکرائی کہ وہ جوانوں پر گر پڑا۔ سب کے سب ہلاک ہو گئے۔ صرف مَیں ہی آپ کو یہ بتانے کے لئے بچ نکلا ہوں۔“

[20] یہ سب کچھ سن کر ایوب اُٹھا۔ اپنا لباس پھاڑ کر اُس نے اپنے سر کے بال مُنڈوائے۔ پھر اُس نے زمین پر گر کر اوندھے منہ رب کو سجدہ کیا۔ [21] وہ بولا، ”مَیں ننگی حالت میں ماں کے پیٹ سے نکلا اور ننگی حالت میں کوچ کر جاؤں گا۔ رب نے دیا، رب نے لیا، رب کا نام مبارک ہو!“

[22] اِس سارے معاملے میں ایوب نے نہ گناہ کیا، نہ اللہ کے بارے میں کفر بکا۔

ایوب پر بیماری کا حملہ

2 ایک دن فرشتے[a] دوبارہ اپنے آپ کو رب کے حضور پیش کرنے آئے۔ ابلیس بھی اُن کے درمیان موجود تھا۔ [2] رب نے ابلیس سے پوچھا، ”تُو کہاں سے آیا ہے؟“ ابلیس نے جواب دیا، ”مَیں دنیا میں اِدھر اُدھر گھومتا پھرتا رہا۔“ [3] رب بولا، ”کیا تُو نے میرے بندے ایوب پر توجہ دی؟ زمین پر اُس جیسا کوئی اَور نہیں۔ وہ بےالزام ہے، وہ سیدھی راہ پر چلتا، اللہ کا خوف مانتا اور ہر بُرائی سے دُور رہتا ہے۔ ابھی تک وہ اپنے بےالزام کردار پر قائم ہے حالانکہ تُو نے مجھے اُسے بلاوجہ تباہ کرنے پر اُکسایا۔“

[4] ابلیس نے جواب دیا، ”کھال کا بدلہ کھال ہی ہوتا ہے! انسان اپنی جان کو بچانے کے لئے اپنا سب کچھ

[a] لفظی ترجمہ: اللہ کے فرزند۔

دے دیتا ہے۔ 5 لیکن وہ کیا کرے گا اگر تُو اپنا ہاتھ ذرا بڑھا کر اُس کا جسم[a] چھو دے؟ تب وہ تیرے منہ پر ہی تجھ پر لعنت کرے گا۔“

6 رب نے ابلیس سے کہا، ”ٹھیک ہے، وہ تیرے ہاتھ میں ہے۔ لیکن اُس کی جان کو مت چھیڑنا۔“ 7 ابلیس رب کے حضور سے چلا گیا اور ایوب کو ستانے لگا۔ چاند سے لے کر تلوے تک ایوب کے پورے جسم پر بدترین قسم کے پھوڑے نکل آئے۔ 8 تب ایوب راکھ میں بیٹھ گیا اور ٹھیکرے سے اپنی جِلد کو کھرچنے لگا۔

9 اُس کی بیوی بولی، ”کیا تُو اب تک اپنے بےالزام کردار پر قائم ہے؟ اللہ پر لعنت کر کے دم چھوڑ دے!“ 10 لیکن اُس نے جواب دیا، ”تُو احمق عورت کی سی باتیں کر رہی ہے۔ اللہ کی طرف سے بھلائی تو ہم قبول کرتے ہیں، تو کیا مناسب نہیں کہ اُس کے ہاتھ سے مصیبت بھی قبول کریں؟“ اِس سارے معاملے میں ایوب نے اپنے منہ سے گناہ نہ کیا۔

ایوب کے تین دوست

11 ایوب کے تین دوست تھے۔ اُن کے نام اِلی فز تیمانی، بِلدد سوخی اور ضوفر نعماتی تھے۔ جب اُنہیں اطلاع ملی کہ ایوب پر یہ تمام آفت آ گئی ہے تو ہر ایک اپنے گھر سے روانہ ہوا۔ اُنہوں نے مل کر فیصلہ کیا کہ اکٹھے افسوس کرنے اور ایوب کو تسلی دینے جائیں گے۔ 12 جب اُنہوں نے دُور سے اپنی نظر اُٹھا کر ایوب کو دیکھا تو اُس کی اِتنی بُری حالت تھی کہ وہ پہچانا نہیں جاتا تھا۔ تب وہ زار و قطار رونے لگے۔ اپنے کپڑے پھاڑ کر اُنہوں نے اپنے سروں پر خاک ڈالی۔ 13 پھر وہ اُس کے ساتھ زمین پر بیٹھ گئے۔ سات دن اور سات رات وہ اِسی حالت میں رہے۔ اِس پورے عرصے میں اُنہوں نے ایوب سے ایک بھی بات نہ کی، کیونکہ اُنہوں نے دیکھا کہ وہ شدید درد کا شکار ہے۔

ایوب کی آہ و زاری

3 تب ایوب بول اُٹھا اور اپنے جنم دن پر لعنت کرنے لگا۔ 2 اُس نے کہا،

3 ”وہ دن مٹ جائے جب مَیں نے جنم لیا، وہ رات جس نے کہا، ’پیٹ میں لڑکا پیدا ہوا ہے!‘ 4 وہ دن اندھیرا ہی اندھیرا ہو جائے، ایک کرن بھی اُسے روشن نہ کرے۔ اللہ بھی جو بلندیوں پر ہے اُس کا خیال نہ کرے۔ 5 تاریکی اور گھنا اندھیرا اُس پر قبضہ کرے، کالے کالے بادل اُس پر چھائے رہیں، ہاں وہ روشنی سے محروم ہو کر سخت دہشت زدہ ہو جائے۔ 6 گھنا اندھیرا اُس رات کو چھین لے جب مَیں ماں کے پیٹ میں پیدا ہوا۔ اُسے نہ سال، نہ کسی مہینے کے دنوں میں شمار کیا جائے۔ 7 وہ رات بانجھ رہے، اُس میں خوشی کا نعرہ نہ لگایا جائے۔ 8 جو دنوں پر لعنت بھیجتے اور لِویاتان اژدہے کو تحریک میں لانے کے قابل ہوتے ہیں وہی اُس رات پر لعنت کریں۔ 9 اُس رات کے دُھندلکے میں ٹمٹمانے والے ستارے بجھ جائیں، فجر کا انتظار کرنا بےفائدہ ہی رہے بلکہ وہ رات طلوعِ صبح کی پلکیں[b] بھی نہ دیکھے۔ 10 کیونکہ اُس نے میری ماں کو مجھے جنم دینے سے نہ روکا، ورنہ یہ تمام مصیبت میری آنکھوں سے چھپی رہتی۔

---

[a] لفظی ترجمہ: گوشت پوست اور ہڈیاں۔

[b] پلکوں سے مراد پہلی کرنیں ہے۔

11 مَیں پیدائش کے وقت کیوں مر نہ گیا، ماں کے پیٹ سے نکلتے وقت جان کیوں نہ دے دی؟ 12 ماں کے گھٹنوں نے مجھے خوش آمدید کیوں کہا، اُس کی چھاتیوں نے مجھے دودھ کیوں پلایا؟ 13 اگر یہ نہ ہوتا تو اِس وقت مَیں سکون سے لیٹا رہتا، آرام سے سویا ہوتا۔ 14 مَیں اُن ہی کے ساتھ ہوتا جو پہلے بادشاہ اور دنیا کے مشیر تھے، جنہوں نے کھنڈرات از سرِ نو تعمیر کئے۔ 15 مَیں اُن کے ساتھ ہوتا جو پہلے حکمران تھے اور اپنے گھروں کو سونے چاندی سے بھر لیتے تھے۔ 16 مجھے ضائع ہو جانے والے بچے کی طرح کیوں نہ زمین میں دبا دیا گیا؟ مجھے اُس بچے کی طرح کیوں نہ دفنایا گیا جس نے کبھی روشنی نہ دیکھی؟ 17 اُس جگہ بےدین اپنی بےلگام حرکتوں سے باز آتے اور وہ آرام کرتے ہیں جو تگ و دَو کرتے کرتے تھک گئے تھے۔ 18 وہاں قیدی اطمینان سے رہتے ہیں، اُنہیں اُس ظالم کی آواز نہیں سننی پڑتی جو اُنہیں جیتے جی ہانکتا رہا۔ 19 اُس جگہ چھوٹے اور بڑے سب برابر ہوتے ہیں، غلام اپنے مالک سے آزاد رہتا ہے۔

20 اللہ مصیبت زدوں کو روشنی اور شکستہ دلوں کو زندگی کیوں عطا کرتا ہے؟ 21 وہ تو موت کے انتظار میں رہتے ہیں لیکن بےفائدہ۔ وہ کھود کھود کر اُسے یوں تلاش کرتے ہیں جس طرح کسی پوشیدہ خزانے کو۔ 22 اگر اُنہیں قبر نصیب ہو تو وہ باغ باغ ہو کر جشن مناتے ہیں۔ 23 اللہ اُس کو زندہ کیوں رکھتا جس کی نظروں سے راستہ اوجھل ہو گیا ہے اور جس کے چاروں طرف اُس نے باڑ لگائی ہے۔ 24 کیونکہ جب مجھے روٹی کھانی ہے تو ہائے ہائے کرتا ہوں، میری آہیں پانی کی طرح منہ سے پھوٹ نکلتی ہیں۔ 25 جس چیز سے مَیں ڈرتا تھا وہ مجھ پر آئی، جس سے مَیں خوف کھاتا تھا اُس سے میرا واسطہ پڑا۔ 26 نہ مجھے اطمینان ہوا، نہ سکون یا آرام بلکہ مجھ پر بےچینی غالب آئی۔‘‘

اِلی فز: انسان اللہ کے حضور راست نہیں ٹھہر سکتا

4 یہ کچھ سن کر اِلی فز تیمانی نے جواب دیا، 2 ’’کیا تجھ سے بات کرنے کا کوئی فائدہ ہے؟ تُو تو یہ برداشت نہیں کر سکتا۔ لیکن دوسری طرف کون اپنے الفاظ روک سکتا ہے؟ 3 ذرا سوچ لے، تُو نے خود بہتوں کو تربیت دی، کئی لوگوں کے تھکے ماندے ہاتھوں کو تقویت دی ہے۔ 4 تیرے الفاظ نے ٹھوکر کھانے والے کو دوبارہ کھڑا کیا، ڈگمگاتے ہوئے گھٹنے تُو نے مضبوط کئے۔ 5 لیکن اب جب مصیبت تجھ پر آ گئی تو تُو اُسے برداشت نہیں کر سکتا، اب جب خود اُس کی زد میں آ گیا تو تیرے رونگٹے کھڑے ہو گئے ہیں۔ 6 کیا تیرا اعتماد اِس پر منحصر نہیں ہے کہ تُو اللہ کا خوف مانے، تیری اُمید اِس پر نہیں کہ تُو بےالزام راہوں پر چلے؟

7 سوچ لے، کیا کبھی کوئی بےگناہ ہلاک ہوا ہے؟ ہرگز نہیں! جو سیدھی راہ پر چلتے ہیں وہ کبھی رُوئے زمین پر سے مٹ نہیں گئے۔ 8 جہاں تک مَیں نے دیکھا، جو ناانصافی کا ہل چلائے اور نقصان کا بیج بوئے وہ اِس کی فصل کاٹتا ہے۔ 9 ایسے لوگ اللہ کی ایک پھونک سے تباہ، اُس کے قہر کے ایک جھونکے سے ہلاک ہو جاتے ہیں۔ 10 شیر ببر کی دہاڑیں خاموش ہو گئیں، جوان شیر کے دانت جھڑ گئے ہیں۔ 11 شکار نہ ملنے کی وجہ سے شیر ہلاک ہو جاتا اور شیرنی کے بچے پراگندہ ہو جاتے ہیں۔

12 ایک بار ایک بات چوری چھپے میرے پاس پہنچی، اُس کے چند الفاظ میرے کان تک پہنچ گئے۔ 13 رات کو ایسی رویائیں پیش آئیں جو اُس وقت دیکھی جاتی ہیں جب انسان گہری نیند سویا ہوتا ہے۔ اِن سے مَیں پریشان کن خیالات میں مبتلا ہوا۔ 14 مجھ پر دہشت اور تھرتھراہٹ غالب آئی، میری تمام ہڈیاں لرز اُٹھیں۔ 15 پھر میرے چہرے کے سامنے سے ہَوا کا جھونکا گزر گیا اور میرے تمام رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ 16 ایک ہستی میرے سامنے کھڑی ہوئی جسے مَیں پہچان نہ سکا، ایک شکل میری آنکھوں کے سامنے دکھائی دی۔ خاموشی تھی، پھر ایک آواز نے فرمایا، 17 'کیا انسان اللہ کے حضور راست باز ٹھہر سکتا ہے، کیا انسان اپنے خالق کے سامنے پاک صاف ٹھہر سکتا ہے؟' 18 دیکھ، اللہ اپنے خادموں پر بھروسا نہیں کرتا، اپنے فرشتوں کو وہ احمق ٹھہراتا ہے۔ 19 تو پھر وہ انسان پر کیوں بھروسا رکھے جو مٹی کے گھر میں رہتا، ایسے مکان میں جس کی بنیاد خاک پر ہی رکھی گئی ہے۔ اُسے پتنگے کی طرح کچلا جاتا ہے۔ 20 صبح کو وہ زندہ ہے لیکن شام تک پاش پاش ہو جاتا، ابد تک ہلاک ہو جاتا ہے، اور کوئی بھی دھیان نہیں دیتا۔ 21 اُس کے خیمے کے رسّے ڈھیلے کرو تو وہ حکمت حاصل کئے بغیر انتقال کر جاتا ہے۔

اللہ کی تادیب تسلیم کر

5 بے شک آواز دے، لیکن کون جواب دے گا؟ کوئی نہیں! مقدسین میں سے تُو کس کی طرف رجوع کر سکتا ہے؟ 2 کیونکہ احمق کی رنجیدگی اُسے مار ڈالتی، سادہ لوح کی سرگرمی اُسے موت کے گھاٹ اُتار دیتی ہے۔ 3 مَیں نے خود ایک احمق کو جڑ پکڑتے دیکھا، لیکن مَیں نے فوراً ہی اُس کے گھر پر لعنت بھیجی۔ 4 اُس کے فرزند نجات سے دُور رہتے۔ اُنہیں شہر کے دروازے میں روندا جاتا ہے، اور بچانے والا کوئی نہیں۔ 5 بھوکے اُس کی فصل کھا جاتے، کانٹے دار باڑوں میں محفوظ مال بھی چھین لیتے ہیں۔ پیاسے افراد ہانپتے ہوئے اُس کی دولت کے پیچھے پڑ جاتے ہیں۔ 6 کیونکہ بُرائی خاک سے نہیں نکلتی اور دُکھ درد مٹی سے نہیں پھوٹتا 7 بلکہ انسان خود اِس کا باعث ہے، دُکھ درد اُس کی وراثت میں ہی پایا جاتا ہے۔ یہ اِتنا یقینی ہے جتنا یہ کہ آگ کی چنگاریاں اوپر کی طرف اُڑتی ہیں۔

8 لیکن اگر مَیں تیری جگہ ہوتا تو اللہ سے دریافت کرتا، اُسے ہی اپنا معاملہ پیش کرتا۔ 9 وہی اِتنے عظیم کام کرتا ہے کہ کوئی اُن کی تہہ تک نہیں پہنچ سکتا، اِتنے معجزے کہ کوئی اُنہیں گن نہیں سکتا۔ 10 وہی رُوئے زمین کو بارش عطا کرتا، کھلے میدان پر پانی برسا دیتا ہے۔ 11 پست حالوں کو وہ سرفراز کرتا اور ماتم کرنے والوں کو اُٹھا کر محفوظ مقام پر رکھ دیتا ہے۔ 12 وہ چالاکوں کے منصوبے توڑ دیتا ہے تاکہ اُن کے ہاتھ ناکام رہیں۔ 13 وہ دانش مندوں کو اُن کی اپنی چالاکی کے پھندے میں پھنسا دیتا ہے تو ہوشیاروں کی سازشیں اچانک ہی ختم ہو جاتی ہیں۔ 14 دن کے وقت اُن پر اندھیرا چھا جاتا، اور دوپہر کے وقت بھی وہ ٹٹول ٹٹول کر پھرتے ہیں۔ 15 اللہ ضرورت مندوں کو اُن کے منہ کی تلوار اور زبردست کے قبضے سے بچا لیتا ہے۔ 16 یوں پست حالوں کو اُمید دی جاتی اور ناانصافی کا منہ بند کیا جاتا ہے۔

17 مبارک ہے وہ انسان جس کی ملامت اللہ کرتا ہے! چنانچہ قادرِ مطلق کی تادیب کو حقیر نہ جان۔ 18 کیونکہ وہ زخمی کرتا لیکن مرہم پٹی بھی لگا دیتا ہے، وہ ضرب لگاتا

لیکن اپنے ہاتھوں سے شفا بھی بخشتا ہے۔ 19 وہ تجھے چھ مصیبتوں سے چھڑائے گا، اور اگر اِس کے بعد بھی کوئی آئے تو تجھے نقصان نہیں پہنچے گا۔ 20 اگر کال پڑے تو وہ فدیہ دے کر تجھے موت سے بچائے گا، جنگ میں تجھے تلوار کی زد میں آنے نہیں دے گا۔ 21 تُو زبان کے کوڑوں سے محفوظ رہے گا، اور جب تباہی آئے تو ڈرنے کی ضرورت نہیں ہو گی۔ 22 تُو تباہی اور کال کی ہنسی اُڑائے گا، زمین کے وحشی جانوروں سے خوف نہیں کھائے گا۔ 23 کیونکہ تیرا کھلے میدان کے پتھروں کے ساتھ عہد ہو گا، اِس لئے اُس کے جنگلی جانور تیرے ساتھ سلامتی سے زندگی گزاریں گے۔ 24 تُو جان لے گا کہ تیرا خیمہ محفوظ ہے۔ جب تُو اپنے گھر کا معائنہ کرے تو معلوم ہو گا کہ کچھ گم نہیں ہوا۔ 25 تُو دیکھے گا کہ تیری اولاد بڑھتی جائے گی، تیرے فرزند زمین پر گھاس کی طرح پھیلتے جائیں گے۔ 26 تُو وقت پر جمع شدہ پُولوں کی طرح عمر رسیدہ ہو کر قبر میں اُترے گا۔

27 ہم نے تحقیق کر کے معلوم کیا ہے کہ ایسا ہی ہے۔ چنانچہ ہماری بات سن کر اُسے اپنا لے!"

ایوب: ثابت کرو کہ مجھ سے کیا غلطی ہوئی ہے

6 تب ایوب نے جواب دے کر کہا،

2 "کاش میری رنجیدگی کا وزن کیا جا سکے اور میری مصیبت ترازو میں تولی جا سکے! 3 کیونکہ وہ سمندر کی ریت سے زیادہ بھاری ہو گئی ہے۔ اِسی لئے میری باتیں بے تُکی سی لگ رہی ہیں۔ 4 کیونکہ قادرِ مطلق کے تیر مجھ میں گڑ گئے ہیں، میری روح اُن کا زہر پی رہی ہے۔ ہاں، اللہ کے ہول ناک حملے میرے خلاف صف آرا ہیں۔ 5 کیا جنگلی گدھا ڈھینچوں ڈھینچوں کرتا ہے جب اُسے گھاس دست یاب ہو؟ یا کیا بَیل ڈکراتا ہے جب اُسے چارا حاصل ہو؟ 6 کیا پھیکا کھانا نمک کے بغیر کھایا جاتا، یا انڈے کی سفیدی[a] میں ذائقہ ہے؟ 7 ایسی چیز کو مَیں چھوتا بھی نہیں، ایسی خوراک سے مجھے گھن ہی آتی ہے۔

8 کاش میری گزارش پوری ہو جائے، اللہ میری آرزو پوری کرے! 9 کاش وہ مجھے کچل دینے کے لئے تیار ہو جائے، وہ اپنا ہاتھ بڑھا کر مجھے ہلاک کرے۔ 10 پھر مجھے کم از کم تسلی ہوتی بلکہ مَیں مستقل درد کے مارے پیچ و تاب کھانے کے باوجود خوشی مناتا کہ مَیں نے قدوس خدا کے فرمانوں کا انکار نہیں کیا۔

11 میری اِتنی طاقت نہیں کہ مزید انتظار کروں، میرا کیا اچھا انجام ہے کہ صبر کروں؟ 12 کیا مَیں پتھروں جیسا طاقت ور ہوں؟ کیا میرا جسم پیتل جیسا مضبوط ہے؟ 13 نہیں، مجھ سے ہر سہارا چھین لیا گیا ہے، میرے ساتھ ایسا سلوک ہوا ہے کہ کامیابی کا امکان ہی نہیں رہا۔

14 جو اپنے دوست پر مہربانی کرنے سے انکار کرے وہ اللہ کا خوف ترک کرتا ہے۔ 15 میرے بھائیوں نے وادی کی اُن ندیوں جیسی بے وفائی کی ہے جو برسات کے موسم میں اپنے کناروں سے باہر آ جاتی ہیں۔ 16 اُس وقت وہ برف سے بھر کر گدلی ہو جاتی ہیں، 17 لیکن عروج تک پہنچتے ہی وہ سوکھ جاتی، تپتی گرمی میں اوجھل ہو جاتی ہیں۔ 18 تب قافلے اپنی راہوں سے ہٹ جاتے ہیں تاکہ پانی مل جائے، لیکن بے فائدہ۔ وہ ریگستان میں پہنچ کر تباہ ہو جاتے ہیں۔ 19 تیما کے قافلے اِس

---

[a] یا خطمی کا رس۔

پانی کی تلاش میں رہتے، سبا کے سفر کرنے والے تاجر اُس پر اُمید رکھتے ہیں، 20 لیکن بے سود۔ جس پر اُنہوں نے اعتماد کیا وہ اُنہیں مایوس کر دیتا ہے۔ جب وہاں پہنچتے ہیں تو شرمندہ ہو جاتے ہیں۔

21 تم بھی اِتنے ہی بے کار ثابت ہوئے ہو۔ تم ہول ناک بات دیکھ کر دہشت زدہ ہو گئے ہو۔ 22 کیا مَیں نے کہا، 'مجھے تحفہ دے دو، اپنی دولت میں سے میری خاطر رشوت دو، 23 مجھے دشمن کے ہاتھ سے چھڑاؤ، فدیہ دے کر ظالم کے قبضے سے بچاؤ'؟

24 مجھے صاف ہدایت دو تو مَیں مان کر خاموش ہو جاؤں گا۔ مجھے بتاؤ کہ کس بات میں مجھ سے غلطی ہوئی ہے۔ 25 سیدھی راہ کی باتیں کتنی تکلیف دہ ہو سکتی ہیں! لیکن تمہاری ملامت سے مجھے کس قسم کی تربیت حاصل ہو گی؟ 26 کیا تم سمجھتے ہو کہ خالی الفاظ معاملے کو حل کریں گے، گو تم مایوسی میں مبتلا آدمی کی بات نظرانداز کرتے ہو؟ 27 کیا تم یتیم کے لئے بھی قرعہ ڈالتے، اپنے دوست کے لئے بھی سودا بازی کرتے ہو؟

28 لیکن اب خود فیصلہ کرو، مجھ پر نظر ڈال کر سوچ لو۔ اللہ کی قسم، مَیں تمہارے رُوبرُو جھوٹ نہیں بولتا۔ 29 اپنی غلطی تسلیم کرو تاکہ ناانصافی نہ ہو۔ اپنی غلطی مان لو، کیونکہ اب تک مَیں حق پر ہوں۔ 30 کیا میری زبان جھوٹ بولتی ہے؟ کیا مَیں فریب دہ باتیں پہچان نہیں سکتا؟

اللہ مجھے کیوں نہیں چھوڑتا؟

7 انسان دنیا میں سخت خدمت کرنے پر مجبور ہوتا ہے، جیتے جی وہ مزدور کی سی زندگی گزارتا ہے۔ 2 غلام کی طرح وہ شام کے سائے کا آرزومند ہوتا، مزدور کی طرح مزدوری کے انتظار میں رہتا ہے۔ 3 مجھے بھی بے معنی مہینے اور مصیبت کی راتیں نصیب ہوئی ہیں۔ 4 جب بستر پر لیٹ جاتا تو سوچتا ہوں کہ کب اُٹھ سکتا ہوں؟ لیکن لگتا ہے کہ رات کبھی ختم نہیں ہو گی، اور مَیں فجر تک بے چینی سے کروٹیں بدلتا رہتا ہوں۔ 5 میرے جسم کی ہر جگہ کیڑے اور کھرنڈ پھیل گئے ہیں، میری سکڑی ہوئی جِلد میں پیپ پڑ گئی ہے۔ 6 میرے دن جولاہے کی نال[a] سے کہیں زیادہ تیزی سے گزر گئے ہیں۔ وہ اپنے انجام تک پہنچ گئے ہیں، دھاگا ختم ہو گیا ہے۔

7 اے اللہ، خیال رکھ کہ میری زندگی دم بھر کی ہی ہے! میری آنکھیں آئندہ کبھی خوش حالی نہیں دیکھیں گی۔ 8 جو مجھے اِس وقت دیکھے وہ آئندہ مجھے نہیں دیکھے گا۔ تُو میری طرف دیکھے گا، لیکن مَیں ہوں گا نہیں۔ 9 جس طرح بادل اوجھل ہو کر ختم ہو جاتا ہے اُسی طرح پاتال میں اُترنے والا واپس نہیں آتا۔ 10 وہ دوبارہ اپنے گھر واپس نہیں آئے گا، اور اُس کا مقام اُسے نہیں جانتا۔

11 چنانچہ مَیں وہ کچھ روک نہیں سکتا جو میرے منہ سے نکلنا چاہتا ہے۔ مَیں رنجیدہ حالت میں بات کروں گا، اپنے دل کی تلخی کا اظہار کر کے آہ و زاری کروں گا۔ 12 اے اللہ، کیا مَیں سمندر یا سمندری اژدہا ہوں کہ تُو نے مجھے نظربند کر رکھا ہے؟ 13 جب مَیں کہتا ہوں، 'میرا بستر مجھے تسلی دے، سونے سے میرا غم ہلکا ہو جائے' 14 تو تُو مجھے ہول ناک خوابوں سے ہمت ہارنے دیتا، رویاؤں سے مجھے دہشت کھلاتا ہے۔ 15 میری اِتنی بُری حالت ہو گئی ہے کہ سوچتا ہوں، کاش کوئی میرا گلا گھونٹ کر مجھے مار ڈالے، کاش مَیں زندہ نہ رہوں بلکہ

[a] یعنی شٹل۔

دم چھوڑوں۔ 16 مَیں نے زندگی کو رد کر دیا ہے، اب مَیں زیادہ دیر تک زندہ نہیں رہوں گا۔ مجھے چھوڑ، کیونکہ میرے دن دم بھر کے ہی ہیں۔

17 انسان کیا ہے کہ تُو اُس کی اِتنی قدر کرے، اُس پر اِتنا دھیان دے؟ 18 وہ اِتنا اہم تو نہیں ہے کہ تُو ہر صبح اُس کا معائنہ کرے، ہر لمحہ اُس کی جانچ پڑتال کرے۔ 19 کیا تُو مجھے تکنے سے کبھی نہیں باز آئے گا؟ کیا تُو مجھے اِتنا سکون بھی نہیں دے گا کہ پل بھر کے لئے تھوک نگلوں؟ 20 اے انسان کے پہرے دار، اگر مجھ سے غلطی ہوئی بھی تو اِس سے مَیں نے تیرا کیا نقصان کیا؟ تُو نے مجھے اپنے غضب کا نشانہ کیوں بنایا؟ مَیں تیرے لئے بوجھ کیوں بن گیا ہوں؟ 21 تُو میرا جرم معاف کیوں نہیں کرتا، میرا قصور درگزر کیوں نہیں کرتا؟ کیونکہ جلد ہی مَیں خاک ہو جاؤں گا۔ اگر تُو مجھے تلاش بھی کرے تو نہیں ملوں گا، کیونکہ مَیں ہوں گا نہیں۔“

بِلدد: اپنے گناہ سے توبہ کر!

8 تب بِلدد سوخی نے جواب دے کر کہا،

2 ”تُو کب تک اِس قسم کی باتیں کرے گا؟ کب تک تیرے منہ سے آندھی کے جھونکے نکلیں گے؟ 3 کیا اللہ انصاف کا خون کر سکتا، کیا قادرِ مطلق راستی کو آگے پیچھے کر سکتا ہے؟ 4 تیرے بیٹوں نے اُس کا گناہ کیا ہے، اِس لئے اُس نے اُنہیں اُن کے جرم کے قبضے میں چھوڑ دیا۔ 5 اب تیرے لئے لازم ہے کہ تُو اللہ کا طالب ہو اور قادرِ مطلق سے التجا کرے، 6 کہ تُو پاک ہو اور سیدھی راہ پر چلے۔ پھر وہ اب بھی تیری خاطر جوش میں آ کر تیری راست بازی کی سکونت گاہ کو بحال کرے گا۔ 7 تب تیرا مستقبل نہایت عظیم ہو گا، خواہ تیری ابتدائی حالت کتنی پست کیوں نہ ہو۔

8 گزشتہ نسل سے ذرا پوچھ لے، اُس پر دھیان دے جو اُن کے باپ دادا نے تحقیقات کے بعد معلوم کیا۔ 9 کیونکہ ہم خود کل ہی پیدا ہوئے اور کچھ نہیں جانتے، زمین پر ہمارے دن سائے جیسے عارضی ہیں۔ 10 لیکن یہ تجھے تعلیم دے کر بات بتا سکتے ہیں، یہ تجھے اپنے دل میں جمع شدہ علم پیش کر سکتے ہیں۔ 11 کیا آبی نرسل وہاں اُگتا ہے جہاں دلدل نہیں؟ کیا سرکنڈا وہاں پھلتا پھولتا ہے جہاں پانی نہیں؟ 12 اُس کی کونپلیں ابھی نکل رہی ہیں اور اُسے توڑا نہیں گیا کہ اگر پانی نہ ملے تو باقی ہریالی سے پہلے ہی سوکھ جاتا ہے۔ 13 یہ ہے اُن کا انجام جو اللہ کو بھول جاتے ہیں، اِسی طرح بےدین کی اُمید جاتی رہتی ہے۔ 14 جس پر وہ اعتماد کرتا ہے وہ نہایت ہی نازک ہے، جس پر اُس کا بھروسا ہے وہ مکڑی کے جالے جیسا کمزور ہے۔ 15 جب وہ جالے پر ٹیک لگائے تو کھڑا نہیں رہتا، جب اُسے پکڑ لے تو قائم نہیں رہتا۔

16 بےدین دھوپ میں شاداب بیل کی مانند ہے۔ اُس کی کونپلیں چاروں طرف پھیل جاتی، 17 اُس کی جڑیں پتھر کے ڈھیر پر چھا کر اُن میں ٹک جاتی ہیں۔ 18 لیکن اگر اُسے اُکھاڑا جائے تو جس جگہ پہلے اُگ رہی تھی وہ اُس کا انکار کر کے کہے گی، ’مَیں نے تجھے کبھی دیکھا بھی نہیں۔‘ 19 یہ ہے اُس کی راہ کی نام نہاد خوشی! جہاں پہلے تھا وہاں دیگر پودے زمین سے پھوٹ نکلیں گے۔

20 یقیناً اللہ بےالزام آدمی کو مسترد نہیں کرتا، یقیناً وہ شریر آدمی کے ہاتھ مضبوط نہیں کرتا۔ 21 وہ ایک بار پھر تجھے ایسی خوشی بخشے گا کہ تُو ہنس اُٹھے گا اور شادمانی کے نعرے لگائے گا۔ 22 جو تجھ سے نفرت کرتے ہیں وہ شرم سے ملبّس ہو جائیں گے، اور بے

دینوں کے خیمے نیست و نابود ہوں گے۔“

ایوب: ثالث کے بغیر مَیں راست باز نہیں ٹھہر سکتا

9 ایوب نے جواب دے کر کہا،

2 ”مَیں خوب جانتا ہوں کہ تیری بات درست ہے۔ لیکن اللہ کے حضور انسان کس طرح راست باز ٹھہر سکتا ہے؟ 3 اگر وہ عدالت میں اللہ کے ساتھ لڑنا چاہے تو اُس کے ہزار سوالات پر ایک کا بھی جواب نہیں دے سکے گا۔ 4 اللہ کا دل دانش مند اور اُس کی قدرت عظیم ہے۔ کون کبھی اُس سے بحث مباحثہ کر کے کامیاب رہا ہے؟

5 اللہ پہاڑوں کو کھسکا دیتا ہے، اور اُنہیں پتا ہی نہیں چلتا۔ وہ غصے میں آ کر اُنہیں اُلٹا دیتا ہے۔ 6 وہ زمین کو ہلا دیتا ہے تو وہ لرز کر اپنی جگہ سے ہٹ جاتی ہے، اُس کے بنیادی ستون کانپ اُٹھتے ہیں۔ 7 وہ سورج کو حکم دیتا ہے تو طلوع نہیں ہوتا، ستاروں پر مُہر لگاتا ہے تو اُن کی چمک دمک بند ہو جاتی ہے۔

8 اللہ ہی آسمان کو خیمے کی طرح تان دیتا، وہی سمندری اژدہے کی پیٹھ کو پاؤں تلے کچل دیتا ہے۔ 9 وہی دُبِ اکبر، جوزے، خوشۂ پروین اور جنوبی ستاروں کے جُھرمٹوں کا خالق ہے۔ 10 وہ اِتنے عظیم کام کرتا ہے کہ کوئی اُن کی تہہ تک نہیں پہنچ سکتا، اِتنے معجزے کرتا ہے کہ کوئی اُنہیں گن نہیں سکتا۔ 11 جب وہ میرے سامنے سے گزرے تو مَیں اُسے نہیں دیکھتا، جب وہ میرے قریب سے پھرے تو مجھے معلوم نہیں ہوتا۔ 12 اگر وہ کچھ چھین لے تو کون اُسے روکے گا؟ کون اُس سے کہے گا، ’تُو کیا کر رہا ہے؟‘ 13 اللہ تو اپنا غضب نازل کرنے سے باز نہیں آتا۔ اُس کے رُعب تلے رہب اژدہے کے مددگار بھی دبک گئے۔

14 تو پھر مَیں کس طرح اُسے جواب دوں، کس طرح اُس سے بات کرنے کے مناسب الفاظ چن لوں؟ 15 اگر مَیں حق پر ہوتا بھی تو اپنا دفاع نہ کر سکتا۔ اِس مخالف سے مَیں التجا کرنے کے علاوہ اَور کچھ نہیں کر سکتا۔ 16 اگر وہ میری چیخوں کا جواب دیتا بھی تو مجھے یقین نہ آتا کہ وہ میری بات پر دھیان دے گا۔

17 تھوڑی سی غلطی کے جواب میں وہ مجھے پاش پاش کرتا، بلاوجہ مجھے بار بار زخمی کرتا ہے۔ 18 وہ مجھے سانس بھی نہیں لینے دیتا بلکہ کڑوے زہر سے سیر کر دیتا ہے۔ 19 جہاں طاقت کی بات ہے تو وہی قوی ہے، جہاں انصاف کی بات ہے تو کون اُسے پیشی کے لئے بُلا سکتا ہے؟ 20 گو مَیں بے گناہ ہوں تو بھی میرا اپنا منہ مجھے قصور وار ٹھہرائے گا، گو بےالزام ہوں تو بھی وہ مجھے مجرم قرار دے گا۔

21 جو کچھ بھی ہو، مَیں بےالزام ہوں! مَیں اپنی جان کی پروا ہی نہیں کرتا، اپنی زندگی حقیر جانتا ہوں۔ 22 خیر، ایک ہی بات ہے، اِس لئے مَیں کہتا ہوں، ’اللہ بےالزام اور بےدین دونوں کو ہی ہلاک کر دیتا ہے۔‘ 23 جب کبھی اچانک کوئی آفت انسان کو موت کے گھاٹ اُتارے تو اللہ بےگناہ کی پریشانی پر ہنستا ہے۔ 24 اگر کوئی ملک بےدین کے حوالے کیا جائے تو اللہ اُس کے قاضیوں کی آنکھیں بند کر دیتا ہے۔ اگر یہ اُس کی طرف سے نہیں تو پھر کس کی طرف سے ہے؟

25 میرے دن دوڑنے والے آدمی سے کہیں زیادہ تیزی سے بیت گئے، خوشی دیکھے بغیر بھاگ نکلے ہیں۔ 26 وہ سرکنڈے کے بحری جہازوں کی طرح گزر گئے ہیں، اُس عقاب کی طرح جو اپنے شکار پر جھپٹا مارتا ہے۔ 27 اگر

مَیں کہوں، 'آؤ مَیں اپنی آہیں بھول جاؤں، اپنے چہرے کی اُداسی دُور کر کے خوشی کا اظہار کروں' 28 تو پھر بھی مَیں اُن تمام تکالیف سے ڈرتا ہوں جو مجھے برداشت کرنی ہیں۔ کیونکہ مَیں جانتا ہوں کہ تُو مجھے بےگناہ نہیں ٹھہراتا۔

29 جو کچھ بھی ہو مجھے قصور وار ہی قرار دیا گیا ہے، چنانچہ اِس کا کیا فائدہ کہ مَیں بےمعنی تگ و دَو میں مصروف رہوں؟ 30 گو مَیں صابن سے نہا لوں اور اپنے ہاتھ سوڈے[a] سے دھو لوں 31 تاہم تُو مجھے گڑھے کی کیچڑ میں یوں دھنسنے دیتا ہے کہ مجھے اپنے کپڑوں سے گھن آتی ہے۔

32 اللہ تو مجھ جیسا انسان نہیں کہ مَیں جواب میں اُس سے کہوں، 'آؤ ہم عدالت میں جا کر ایک دوسرے کا مقابلہ کریں۔' 33 کاش ہمارے درمیان ثالث ہو جو ہم دونوں پر ہاتھ رکھے، 34 جو میری پیٹھ پر سے اللہ کا ڈنڈا ہٹائے تاکہ اُس کا خوف مجھے دہشت زدہ نہ کرے۔ 35 تب مَیں اللہ سے خوف کھائے بغیر بولتا، کیونکہ فطری طور پر مَیں ایسا نہیں ہوں۔

مجھے اپنی جان سے گھن آتی ہے

10 مجھے اپنی جان سے گھن آتی ہے۔ مَیں آزادی سے آہ و زاری کروں گا، کھلے طور پر اپنا دلی غم بیان کروں گا۔ 2 مَیں اللہ سے کہوں گا کہ مجھے مجرم نہ ٹھہرا بلکہ بتا کہ تیرا مجھ پر کیا الزام ہے۔ 3 کیا تُو ظلم کر کے مجھے رد کرنے میں خوشی محسوس کرتا ہے حالانکہ تیرے اپنے ہی ہاتھوں نے مجھے بنایا؟ ساتھ ساتھ تُو بےدینوں کے منصوبوں پر اپنی منظوری کا نور چمکاتا ہے۔ کیا یہ تجھے اچھا لگتا ہے؟ 4 کیا تیری آنکھیں انسانی ہیں؟ کیا تُو صرف انسان کی سی نظر سے دیکھتا ہے؟ 5 کیا تیرے دن اور سال فانی انسان جیسے محدود ہیں؟ ہرگز نہیں! 6 تو پھر کیا ضرورت ہے کہ تُو میرے قصور کی تلاش اور میرے گناہ کی تحقیق کرتا رہے؟ 7 تُو تو جانتا ہے کہ مَیں بےقصور ہوں اور کہ تیرے ہاتھ سے کوئی بچا نہیں سکتا۔

8 تیرے اپنے ہاتھوں نے مجھے تشکیل دے کر بنایا۔ اور اب تُو نے مُڑ کر مجھے تباہ کر دیا ہے۔ 9 ذرا اِس کا خیال رکھ کہ تُو نے مجھے مٹی سے بنایا۔ اب تُو مجھے دوبارہ خاک میں تبدیل کر رہا ہے۔ 10 تُو نے خود مجھے دودھ کی طرح اُنڈیل کر پنیر کی طرح جمنے دیا۔ 11 تُو ہی نے مجھے جِلد اور گوشت پوست سے ملبّس کیا، ہڈیوں اور نسوں سے تیار کیا۔ 12 تُو ہی نے مجھے زندگی اور اپنی مہربانی سے نوازا، اور تیری دیکھ بھال نے میری روح کو محفوظ رکھا۔

13 لیکن ایک بات تُو نے اپنے دل میں چھپائے رکھی، ہاں مجھے تیرا ارادہ معلوم ہو گیا ہے۔ 14 وہ یہ ہے کہ 'اگر ایوب گناہ کرے تو مَیں اُس کی پہرا داری کروں گا۔ مَیں اُسے اُس کے قصور سے بَری نہیں کروں گا۔'

15 اگر مَیں قصور وار ہوں تو مجھ پر افسوس! اور اگر مَیں بےگناہ بھی ہوں تاہم مَیں اپنا سر اُٹھانے کی جرأت نہیں کرتا، کیونکہ مَیں شرم کھا کھا کر سیر ہو گیا ہوں۔ مجھے خوب مصیبت پلائی گئی ہے۔ 16 اور اگر مَیں کھڑا بھی ہو جاؤں تو تُو شیر ببر کی طرح میرا شکار کرتا اور مجھ پر دوبارہ اپنی معجزانہ قدرت کا اظہار کرتا ہے۔ 17 تُو میرے خلاف نئے گواہوں کو کھڑا کرتا اور

---

[a] لفظی مطلب: قلیاب، لائی (lye)۔

مجھ پر اپنے غضب میں اضافہ کرتا ہے، تیرے لشکر صف در صف مجھ پر حملہ کرتے ہیں۔ 18 تُو مجھے میری ماں کے پیٹ سے کیوں نکال لایا؟ بہتر ہوتا کہ مَیں اُسی وقت مر جاتا اور کسی کو نظر نہ آتا۔ 19 یوں ہوتا جیسا مَیں کبھی زندہ ہی نہ تھا، مجھے سیدھا ماں کے پیٹ سے قبر میں پہنچایا جاتا۔ 20 کیا میرے دن تھوڑے نہیں ہیں؟ مجھے تنہا چھوڑ! مجھ سے اپنا منہ پھیر لے تاکہ مَیں چند ایک لمحوں کے لئے خوش ہو سکوں، 21 کیونکہ جلد ہی مجھے کوچ کر کے وہاں جانا ہے جہاں سے کوئی واپس نہیں آتا، اُس ملک میں جس میں تاریکی اور گھنے سائے رہتے ہیں۔ 22 وہ ملک اندھیرا ہی اندھیرا اور کالا ہی کالا ہے، اُس میں گھنے سائے اور بےترتیبی ہے۔ وہاں روشنی بھی اندھیرا ہی ہے۔“

ضوفر: توبہ کر

11 پھر ضوفر نعماتی نے جواب دے کر کہا،

2 ”کیا اِن تمام باتوں کا جواب نہیں دینا چاہئے؟ کیا یہ آدمی اپنی خالی باتوں کی بنا پر ہی راست باز ٹھہرے گا؟ 3 کیا تیری بےمعنی باتیں لوگوں کے منہ یوں بند کریں گی کہ تُو آزادی سے لعن طعن کرتا جائے اور کوئی تجھے شرمندہ نہ کر سکے؟ 4 اللہ سے تُو کہتا ہے، ’میری تعلیم پاک ہے، اور تیری نظر میں مَیں پاک صاف ہوں۔‘

5 کاش اللہ خود تیرے ساتھ ہم کلام ہو، وہ اپنے ہونٹوں کو کھول کر تجھ سے بات کرے! 6 کاش وہ تیرے لئے حکمت کے بھید کھولے، کیونکہ وہ انسان کی سمجھ کے نزدیک معجزے سے ہیں۔ تب تُو جان لیتا کہ اللہ تیرے گناہ کا کافی حصہ درگزر کر رہا ہے۔

7 کیا تُو اللہ کا راز کھول سکتا ہے؟ کیا تُو قادرِ مطلق کے کامل علم تک پہنچ سکتا ہے؟ 8 وہ تو آسمان سے بلند ہے، چنانچہ تُو کیا کر سکتا ہے؟ وہ پاتال سے گہرا ہے، چنانچہ تُو کیا جان سکتا ہے؟ 9 اُس کی لمبائی زمین سے بڑی اور چوڑائی سمندر سے زیادہ ہے۔

10 اگر وہ کہیں سے گزر کر کسی کو گرفتار کرے یا عدالت میں اُس کا حساب کرے تو کون اُسے روکے گا؟ 11 کیونکہ وہ فریب دہ آدمیوں کو جان لیتا ہے، جب بھی اُسے بُرائی نظر آئے تو وہ اُس پر خوب دھیان دیتا ہے۔ 12 عقل سے خالی آدمی کس طرح سمجھ پا سکتا ہے؟ یہ اُتنا ہی ناممکن ہے جتنا یہ کہ جنگلی گدھے سے انسان پیدا ہو۔

13 اے ایوب، اپنا دل پورے دھیان سے اللہ کی طرف مائل کر اور اپنے ہاتھ اُس کی طرف اُٹھا! 14 اگر تیرے ہاتھ گناہ میں ملوث ہوں تو اُسے دُور کر اور اپنے خیمے میں بُرائی بسنے نہ دے! 15 تب تُو بےالزام حالت میں اپنا چہرہ اُٹھا سکے گا، تُو مضبوطی سے کھڑا رہے گا اور ڈرے گا نہیں۔ 16 تُو اپنا دُکھ درد بھول جائے گا، اور وہ صرف گزرے سیلاب کی طرح یاد رہے گا۔ 17 تیری زندگی دوپہر کی طرح چمک دار، تیری تاریکی صبح کی مانند روشن ہو جائے گی۔ 18 چونکہ اُمید ہو گی اِس لئے تُو محفوظ ہو گا اور سلامتی سے لیٹ جائے گا۔ 19 تُو آرام کرے گا، اور کوئی تجھے دہشت زدہ نہیں کرے گا بلکہ بہت لوگ تیری نظرِ عنایت حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔ 20 لیکن بےدینوں کی آنکھیں ناکام ہو جائیں گی، اور وہ بچ نہیں سکیں گے۔ اُن کی اُمید مایوس کن ہو گی۔“[a]

[a] یا اُن کی واحد اُمید اِس میں ہو گی کہ دم چھوڑیں۔

ایوب: مَیں مذاق کا نشانہ بن گیا ہوں

12 ایوب نے جواب دے کر کہا،

2 ”لگتا ہے کہ تم ہی واحد دانش مند ہو، کہ حکمت تمہارے ساتھ ہی مر جائے گی۔ 3 لیکن مجھے سمجھ ہے، اِس ناتے سے مَیں تم سے ادنیٰ نہیں ہوں۔ ویسے بھی کون ایسی باتیں نہیں جانتا؟ 4 مَیں تو اپنے دوستوں کے لئے مذاق کا نشانہ بن گیا ہوں، مَیں جس کی دعائیں اللہ سنتا تھا۔ ہاں، مَیں جو بے گناہ اور بےالزام ہوں دوسروں کے لئے مذاق کا نشانہ بن گیا ہوں! 5 جو سکون سے زندگی گزارتا ہے وہ مصیبت زدہ کو حقیر جانتا ہے۔ وہ کہتا ہے، ’آؤ، ہم اُسے ٹھوکر ماریں جس کے پاؤں ڈگمگانے لگے ہیں۔‘ 6 غارت گروں کے خیموں میں آرام و سکون ہے، اور اللہ کو طیش دلانے والے حفاظت سے رہتے ہیں، گو وہ اللہ کے ہاتھ میں ہیں۔

7 تاہم تم کہتے ہو کہ جانوروں سے پوچھ لے تو وہ تجھے صحیح بات سکھائیں گے۔ پرندوں سے پتا کر تو وہ تجھے درست جواب دیں گے۔ 8 زمین سے بات کر تو وہ تجھے تعلیم دے گی، بلکہ سمندر کی مچھلیاں بھی تجھے اِس کا مفہوم سنائیں گی۔ 9 اِن میں سے ایک بھی نہیں جو نہ جانتا ہو کہ رب کے ہاتھ نے یہ سب کچھ کیا ہے۔ 10 اُسی کے ہاتھ میں ہر جاندار کی جان، تمام انسانوں کا دم ہے۔ 11 کان تو الفاظ کی یوں جانچ پڑتال کرتا ہے جس طرح زبان کھانوں میں امتیاز کرتی ہے۔ 12 اور حکمت اُن میں پائی جاتی ہے جو عمر رسیدہ ہیں، سمجھ متعدد دن گزرنے کے بعد ہی آتی ہے۔

13 حکمت اور قدرت اللہ کی ہے، وہی مصلحت اور سمجھ کا مالک ہے۔ 14 جو کچھ وہ ڈھا دے وہ دوبارہ تعمیر نہیں ہو گا، جسے وہ گرفتار کرے اُسے آزاد نہیں کیا جائے گا۔ 15 جب وہ پانی روکے تو کال پڑتا ہے، جب اُسے کھلا چھوڑے تو وہ ملک میں تباہی مچا دیتا ہے۔

16 اُس کے پاس قوت اور دانائی ہے۔ بھٹکنے اور بھٹکانے والا دونوں ہی اُس کے ہاتھ میں ہیں۔ 17 مشیروں کو وہ ننگے پاؤں اپنے ساتھ لے جاتا ہے، قاضیوں کو احمق ثابت کرتا ہے۔ 18 وہ بادشاہوں کا پٹکا کھول کر اُن کی کمروں میں رسّا باندھتا ہے۔ 19 اماموں کو وہ ننگے پاؤں اپنے ساتھ لے جاتا ہے، مضبوطی سے کھڑے آدمیوں کو تباہ کرتا ہے۔ 20 قابلِ اعتماد افراد سے وہ بولنے کی قابلیت اور بزرگوں سے امتیاز کرنے کی لیاقت چھین لیتا ہے۔ 21 وہ شرفا پر اپنی حقارت کا اظہار کر کے زور آوروں کا پٹکا کھول دیتا ہے۔

22 وہ اندھیرے کے پوشیدہ بھید کھول دیتا اور گہری تاریکی کو روشنی میں لاتا ہے۔ 23 وہ قوموں کو بڑا بھی بناتا اور تباہ بھی کرتا ہے، اُمّتوں کو منتشر بھی کرتا اور اُن کی قیادت بھی کرتا ہے۔ 24 وہ ملک کے راہنماؤں کو عقل سے محروم کر کے اُنہیں ایسے بیابان میں آوارہ پھرنے دیتا ہے جہاں راستہ ہی نہیں۔ 25 تب وہ اندھیرے میں روشنی کے بغیر ٹٹول ٹٹول کر گھومتے ہیں۔ اللہ ہی اُنہیں نشے میں دُھت شرابیوں کی طرح بھٹکنے دیتا ہے۔

13 یہ سب کچھ مَیں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا، اپنے کانوں سے سن کر سمجھ لیا ہے۔ 2 علم کے لحاظ سے مَیں تمہارے برابر ہوں۔ اِس ناتے سے مَیں تم سے کم نہیں ہوں۔ 3 لیکن مَیں قادرِ مطلق سے ہی بات کرنا چاہتا ہوں، اللہ کے ساتھ ہی مباحثہ کرنے کی آرزو رکھتا ہوں۔

4 جہاں تک تمہارا تعلق ہے، تم سب فریب دہ

لیپ لگانے والے اور بے کار ڈاکٹر ہو۔ 5 کاش تم سراسر خاموش رہتے! ایسا کرنے سے تمہاری حکمت کہیں زیادہ ظاہر ہوتی۔ 6 مباحثے میں ذرا میرا موقف سنو، عدالت میں میرے بیانات پر غور کرو!

7 کیا تم اللہ کی خاطر کج رَو باتیں پیش کرتے ہو، کیا اُسی کی خاطر جھوٹ بولتے ہو؟ 8 کیا تم اُس کی جانب داری کرنا چاہتے ہو، اللہ کے حق میں لڑنا چاہتے ہو؟ 9 سوچ لو، اگر وہ تمہاری جانچ کرے تو کیا تمہاری بات بنے گی؟ کیا تم اُسے یوں دھوکا دے سکتے ہو جس طرح انسان کو دھوکا دیا جاتا ہے؟

10 اگر تم خفیہ طور پر بھی جانب داری دکھاؤ تو وہ تمہیں ضرور سخت سزا دے گا۔ 11 کیا اُس کا رُعب تمہیں خوف زدہ نہیں کرے گا؟ کیا تم اُس سے سخت دہشت نہیں کھاؤ گے؟ 12 پھر جن کہاوتوں کی یاد تم دلاتے رہتے ہو وہ راکھ کی امثال ثابت ہوں گی، پتا چلے گا کہ تمہاری باتیں مٹی کے الفاظ ہیں۔

13 خاموش ہو کر مجھ سے باز آؤ! جو کچھ بھی میرے ساتھ ہو جائے، مَیں بات کرنا چاہتا ہوں۔ 14 مَیں اپنے آپ کو خطرے میں ڈالنے کے لئے تیار ہوں، مَیں اپنی جان پر کھیلوں گا۔ 15 شاید وہ مجھے مار ڈالے۔ کوئی بات نہیں، کیونکہ میری اُمید جاتی رہی ہے۔ جو کچھ بھی ہو مَیں اُسی کے سامنے اپنی راہوں کا دفاع کروں گا۔ 16 اور اِس میں مَیں پناہ لیتا ہوں کہ بے دین اُس کے حضور آنے کی جرأت نہیں کرتا۔

17 دھیان سے میرے الفاظ سنو، اپنے کان میرے بیانات پر دھرو۔ 18 تمہیں پتا چلے گا کہ مَیں نے احتیاط اور ترتیب سے اپنا معاملہ تیار کیا ہے۔ مجھے صاف معلوم ہے کہ مَیں حق پر ہوں! 19 اگر کوئی مجھے مجرم ثابت کر سکے تو مَیں چپ ہو جاؤں گا، دم چھوڑنے تک خاموش رہوں گا۔

ایوب کی مایوسی میں دعا

20 اے اللہ، میری صرف دو درخواستیں منظور کر تاکہ مجھے تجھ سے چھپ جانے کی ضرورت نہ ہو۔ 21 پہلے، اپنا ہاتھ مجھ سے دُور کر تاکہ تیرا خوف مجھے دہشت زدہ نہ کرے۔ 22 دوسرے، اِس کے بعد مجھے بُلا تاکہ مَیں جواب دوں، یا مجھے پہلے بولنے دے اور تُو ہی اِس کا جواب دے۔

23 مجھ سے کتنے گناہ اور غلطیاں ہوئی ہیں؟ مجھ پر میرا جرم اور میرا گناہ ظاہر کر! 24 تُو اپنا چہرہ مجھ سے چھپائے کیوں رکھتا ہے؟ تُو مجھے کیوں اپنا دشمن سمجھتا ہے؟ 25 کیا تُو ہَوا کے جھونکوں کے اُڑائے ہوئے پتے کو دہشت کھلانا چاہتا، خشک بھوسے کا تعاقب کرنا چاہتا ہے؟

26 یہ تیرا ہی فیصلہ ہے کہ مَیں تلخ تجربوں سے گزروں، تیری ہی مرضی ہے کہ مَیں اپنی جوانی کے گناہوں کی سزا پاؤں۔[a] 27 تُو میرے پاؤں کو کاٹھ میں ٹھونک کر میری تمام راہوں کی پہرا داری کرتا ہے۔ تُو میرے ہر ایک نقشِ قدم پر دھیان دیتا ہے، 28 گو مَیں مَے کی گھِسی پھٹی مشک اور کیڑوں کا خراب کیا ہوا لباس ہوں۔

14

عورت سے پیدا ہوا انسان چند ایک دن زندہ رہتا ہے، اور اُس کی زندگی بے چینی سے بھری رہتی ہے۔ 2 پھول کی طرح وہ چند لمحوں کے لئے پھوٹ نکلتا، پھر مُرجھا جاتا ہے۔ سائے کی طرح

[a] لفظی ترجمہ: میراث میں پاؤں۔

وہ تھوڑی دیر کے بعد اوجھل ہو جاتا اور قائم نہیں رہتا۔ 3 کیا تُو واقعی ایک ایسی مخلوق کا اِتنے غور سے معائنہ کرنا چاہتا ہے؟ مَیں کون ہوں کہ تُو مجھے پیشی کے لئے اپنے حضور لائے؟

4 کون ناپاک چیز کو پاک صاف کر سکتا ہے؟ کوئی نہیں! 5 انسان کی عمر تو مقرر ہوئی ہے، اُس کے مہینوں کی تعداد تجھے معلوم ہے، کیونکہ تُو ہی نے اُس کے دنوں کی وہ حد باندھی ہے جس سے آگے وہ بڑھ نہیں سکتا۔ 6 چنانچہ اپنی نگاہ اُس سے پھیر لے اور اُسے چھوڑ دے تاکہ وہ مزدور کی طرح اپنے تھوڑے دنوں سے کچھ مزہ لے سکے۔

7 اگر درخت کو کاٹا جائے تو اُسے تھوڑی بہت اُمید باقی رہتی ہے، کیونکہ عین ممکن ہے کہ ٹُنڈ سے کونپلیں پھوٹ نکلیں اور اُس کی نئی شاخیں اُگتی جائیں۔ 8 بے شک اُس کی جڑیں پرانی ہو جائیں اور اُس کا ٹُنڈ مٹی میں ختم ہونے لگے، 9 لیکن پانی کی خوشبو سونگھتے ہی وہ کونپلیں نکالنے لگے گا، اور پنیری کی سی ٹہنیاں اُس سے پھوٹنے لگیں گی۔

10 لیکن انسان فرق ہے۔ مرتے وقت اُس کی ہر طرح کی طاقت جاتی رہتی ہے، دم چھوڑتے وقت اُس کا نام و نشان تک نہیں رہتا۔ 11 وہ اُس جھیل کی مانند ہے جس کا پانی اوجھل ہو جائے، اُس ندی کی مانند جو سکڑ کر خشک ہو جائے۔ 12 وفات پانے والے کا یہی حال ہے۔ وہ لیٹ جاتا اور کبھی نہیں اُٹھے گا۔ جب تک آسمان قائم ہے نہ وہ جاگ اُٹھے گا، نہ اُسے جگایا جائے گا۔

13 کاش تُو مجھے پاتال میں چھپا دیتا، مجھے وہاں اُس وقت تک پوشیدہ رکھتا جب تک تیرا قہر ٹھنڈا نہ ہو جاتا! کاش تُو ایک وقت مقرر کرے جب تُو میرا دوبارہ خیال کرے گا۔ 14 (کیونکہ اگر انسان مر جائے تو کیا وہ دوبارہ زندہ ہو جائے گا؟) پھر مَیں اپنی سخت خدمت کے تمام دن برداشت کرتا، اُس وقت تک انتظار کرتا جب تک میری سبک دوشی نہ ہو جاتی۔ 15 تب تُو مجھے آواز دیتا اور مَیں جواب دیتا، تُو اپنے ہاتھوں کے کام کا آرزومند ہوتا۔ 16 اُس وقت بھی تُو میرے ہر قدم کا شمار کرتا، لیکن نہ صرف اِس مقصد سے کہ میرے گناہوں پر دھیان دے۔ 17 تُو میرے جرائم تھیلے میں باندھ کر اُس پر مُہر لگا دیتا، میری ہر غلطی کو ڈھانک دیتا۔

18 لیکن افسوس! جس طرح پہاڑ گر کر چُور چُور ہو جاتا اور چٹان کھسک جاتی ہے، 19 جس طرح بہتا پانی پتھر کو رگڑ رگڑ کر ختم کرتا اور سیلاب مٹی کو بہا لے جاتا ہے اُسی طرح تُو انسان کی اُمید خاک میں ملا دیتا ہے۔ 20 تُو مکمل طور پر اُس پر غالب آ جاتا تو وہ کوچ کر جاتا ہے، تُو اُس کا چہرہ بگاڑ کر اُسے فارغ کر دیتا ہے۔ 21 اگر اُس کے بچوں کو سرفراز کیا جائے تو اُسے پتا نہیں چلتا، اگر اُنہیں پست کیا جائے تو یہ بھی اُس کے علم میں نہیں آتا۔ 22 وہ صرف اپنے ہی جسم کا درد محسوس کرتا اور اپنے لئے ہی ماتم کرتا ہے۔"

اِلی فز: ایوب کفر بک رہا ہے

15 تب اِلی فز تیمانی نے جواب دے کر کہا، 2 "کیا دانش مند کو جواب میں بےہودہ خیالات پیش کرنے چاہئیں؟ کیا اُسے اپنا پیٹ تپتی مشرقی ہَوا سے بھرنا چاہئے؟ 3 کیا مناسب ہے کہ وہ فضول بحث مباحثہ کرے، ایسی باتیں کرے جو بے فائدہ ہیں؟ ہرگز نہیں!

4 لیکن تیرا رویہ اِس سے کہیں بُرا ہے۔ تُو اللہ کا خوف چھوڑ کر اُس کے حضور غور و خوض کرنے کا فرض حقیر جانتا ہے۔ 5 تیرا قصور ہی تیرے منہ کو ایسی باتیں کرنے کی تحریک دے رہا ہے، اِسی لئے تُو نے چالاکوں کی زبان اپنا لی ہے۔ 6 مجھے تجھے قصور وار ٹھہرانے کی ضرورت ہی نہیں، کیونکہ تیرا اپنا ہی منہ تجھے مجرم ٹھہراتا ہے، تیرے اپنے ہی ہونٹ تیرے خلاف گواہی دیتے ہیں۔

7 کیا تُو سب سے پہلے پیدا ہوا انسان ہے؟ کیا تُو نے پہاڑوں سے پہلے ہی جنم لیا؟ 8 جب اللہ کی مجلس منعقد ہو جائے تو کیا تُو بھی اُن کی باتیں سنتا ہے؟ کیا صرف تجھے ہی حکمت حاصل ہے؟ 9 تُو کیا جانتا ہے جو ہم نہیں جانتے؟ تجھے کس بات کی سمجھ آئی ہے جس کا علم ہم نہیں رکھتے؟ 10 ہمارے درمیان بھی عمر رسیدہ بزرگ ہیں، ایسے آدمی جو تیرے والد سے بھی بوڑھے ہیں۔

11 اے ایوب، کیا تیری نظر میں اللہ کی تسلی دینے والی باتوں کی کوئی اہمیت نہیں؟ کیا تُو اِس کی قدر نہیں کر سکتا کہ نرمی سے تجھ سے بات کی جا رہی ہے؟ 12 تیرے دل کے جذبات تجھے یوں اُڑا کر کیوں لے جائیں، تیری آنکھیں کیوں اِتنی چمک اُٹھیں 13 کہ آخرکار تُو اپنا غصہ اللہ پر اُتار کر ایسی باتیں اپنے منہ سے اُگل دے؟

14 بھلا انسان کیا ہے کہ پاک صاف ٹھہرے؟ عورت سے پیدا ہوئی مخلوق کیا ہے کہ راست باز ثابت ہو؟ کچھ بھی نہیں! 15 اللہ تو اپنے مقدّس خادموں پر بھی بھروسا نہیں رکھتا، بلکہ آسمان بھی اُس کی نظر میں پاک نہیں ہے۔ 16 تو پھر وہ انسان پر بھروسا کیوں رکھے جو قابلِ گھن اور بگڑا ہوا ہے، جو بُرائی کو پانی کی طرح پی لیتا ہے۔

17 میری بات سن، مَیں تجھے کچھ سنانا چاہتا ہوں۔ مَیں تجھے وہ کچھ بیان کروں گا جو مجھ پر ظاہر ہوا ہے، 18 وہ کچھ جو دانش مندوں نے پیش کیا اور جو اُنہیں اپنے باپ دادا سے ملا تھا۔ اُن سے کچھ چھپایا نہیں گیا تھا۔ 19 (باپ دادا سے مراد وہ واحد لوگ ہیں جنہیں اُس وقت ملک دیا گیا جب کوئی بھی پردیسی اُن میں نہیں پھرتا تھا)۔

20 وہ کہتے تھے، بےدین اپنے تمام دن ڈر کے مارے تڑپتا رہتا، اور جتنے بھی سال ظالم کے لئے محفوظ رکھے گئے ہیں اُتنے ہی سال وہ پیچ و تاب کھاتا رہتا ہے۔ 21 دہشت ناک آوازیں اُس کے کانوں میں گونجتی رہتی ہیں، اور امن و امان کے وقت ہی تباہی مچانے والا اُس پر ٹوٹ پڑتا ہے۔ 22 اُسے اندھیرے سے بچنے کی اُمید ہی نہیں، کیونکہ اُسے تلوار کے لئے تیار رکھا گیا ہے۔

23 وہ مارا مارا پھرتا ہے، آخرکار وہ گِدھوں کی خوراک بنے گا۔ اُسے خود علم ہے کہ تاریکی کا دن قریب ہی ہے۔ 24 تنگی اور مصیبت اُسے دہشت کھلاتی، حملہ آور بادشاہ کی طرح اُس پر غالب آتی ہیں۔ 25 اور وجہ کیا ہے؟ یہ کہ اُس نے اپنا ہاتھ اللہ کے خلاف اُٹھایا، قادرِ مطلق کے سامنے تکبر دکھایا ہے۔ 26 اپنی موٹی اور مضبوط ڈھال کی پناہ میں اکڑ کر وہ تیزی سے اللہ پر حملہ کرتا ہے۔

27 گو اِس وقت اُس کا چہرہ چربی سے چمکتا اور اُس کی کمر موٹی ہے، 28 لیکن آئندہ وہ تباہ شدہ شہروں میں بسے گا، ایسے مکانوں میں جو سب کے چھوڑے ہوئے ہیں اور جو جلد ہی پتھر کے ڈھیر بن جائیں گے۔ 29 وہ امیر

نہیں ہو گا، اُس کی دولت قائم نہیں رہے گی، اُس کی جائیداد ملک میں پھیلی نہیں رہے گی۔

[30] وہ تاریکی سے نہیں بچے گا۔ شعلہ اُس کی کونپلوں کو مُرجھانے دے گا، اور اللہ اُسے اپنے منہ کی ایک پھونک سے اُڑا کر تباہ کر دے گا۔ [31] وہ دھوکے پر بھروسا نہ کرے، ورنہ وہ بھٹک جائے گا اور اُس کا اجر دھوکا ہی ہو گا۔ [32] وقت سے پہلے ہی اُسے اِس کا پورا معاوضہ ملے گا، اُس کی کونپل کبھی نہیں پھلے پھولے گی۔

[33] وہ انگور کی اُس بیل کی مانند ہو گا جس کا پھل کچی حالت میں ہی گر جائے، زیتون کے اُس درخت کی مانند جس کے تمام پھول جھڑ جائیں۔ [34] کیونکہ بےدینوں کا جتھا بنجر رہے گا، اور آگ رشوت خوروں کے خیموں کو بھسم کرے گی۔ [35] اُن کے پاؤں دُکھ درد سے بھاری ہو جاتے، اور وہ بُرائی کو جنم دیتے ہیں۔ اُن کا پیٹ دھوکا ہی پیدا کرتا ہے۔“

ایوب: مَیں بےگناہ ہوں

16 ایوب نے جواب دے کر کہا،

[2] ”اِس طرح کی مَیں نے بہت سی باتیں سنی ہیں، تمہاری تسلی صرف دُکھ درد کا باعث ہے۔ [3] کیا تمہاری لفاظی کبھی ختم نہیں ہو گی؟ تجھے کیا چیز بےچین کر رہی ہے کہ تُو مجھے جواب دینے پر مجبور ہے؟ [4] اگر مَیں تمہاری جگہ ہوتا تو مَیں بھی تمہاری جیسی باتیں کر سکتا۔ پھر مَیں بھی تمہارے خلاف پُرالفاظ تقریریں پیش کر کے توبہ توبہ کہہ سکتا۔ [5] لیکن مَیں ایسا نہ کرتا۔ مَیں تمہیں اپنی باتوں سے تقویت دیتا، افسوس کے اظہار سے تمہیں تسکین دیتا۔ [6] لیکن میرے ساتھ ایسا سلوک نہیں ہو رہا۔ اگر مَیں بولوں تو مجھے سکون نہیں ملتا، اگر چپ رہوں تو میرا درد دُور نہیں ہوتا۔

[7] لیکن اب اللہ نے مجھے تھکا دیا ہے، اُس نے میرے پورے گھرانے کو تباہ کر دیا ہے۔ [8] اُس نے مجھے سکڑنے دیا ہے، اور یہ بات میرے خلاف گواہ بن گئی ہے۔ میری دُبلی پتلی حالت کھڑی ہو کر میرے خلاف گواہی دیتی ہے۔ [9] اللہ کا غضب مجھے پھاڑ رہا ہے، وہ میرا دشمن اور میرا مخالف بن گیا ہے جو میرے خلاف دانت پیس پیس کر مجھے اپنی آنکھوں سے چھید رہا ہے۔[a] [10] لوگ گلا پھاڑ کر میرا مذاق اُڑاتے، میرے گال پر تھپڑ مار کر میری بےعزتی کرتے ہیں۔ سب کے سب میرے خلاف متحد ہو گئے ہیں۔ [11] اللہ نے مجھے شریروں کے حوالے کر دیا، مجھے بےدینوں کے چنگل میں پھنسا دیا ہے۔ [12] مَیں سکون سے زندگی گزار رہا تھا کہ اُس نے مجھے پاش پاش کر دیا، مجھے گلے سے پکڑ کر زمین پر پٹخ دیا۔ اُس نے مجھے اپنا نشانہ بنا لیا، [13] پھر اُس کے تیراندازوں نے مجھے گھیر لیا۔ اُس نے بےرحمی سے میرے گُردوں کو چیر ڈالا، میرا پت زمین پر اُنڈیل دیا۔ [14] بار بار وہ میری قلعہ بندی میں رخنہ ڈالتا رہا، پہلوان کی طرح مجھ پر حملہ کرتا رہا۔

[15] مَیں نے ٹانکے لگا کر اپنی جِلد کے ساتھ ٹاٹ کا لباس جوڑ لیا ہے، اپنی شان و شوکت خاک میں ملائی ہے۔ [16] رو رو کر میرا چہرہ سوج گیا ہے، میری پلکوں پر گھنا اندھیرا چھا گیا ہے۔ [17] لیکن وجہ کیا ہے؟ میرے ہاتھ تو ظلم سے بَری رہے، میری دعا پاک صاف رہی ہے۔

[18] اے زمین، میرے خون کو مت ڈھانپنا! میری

---

[a] لفظی ترجمہ: اپنی آنکھیں میرے خلاف تیز کرتا ہے۔

آہ و زاری کبھی آرام کی جگہ نہ پائے بلکہ گونجتی رہے۔ 19 اب بھی میرا گواہ آسمان پر ہے، میرے حق میں گواہی دینے والا بلندیوں پر ہے۔ 20 میری آہ و زاری میرا ترجمان ہے، مَیں بےخوابی سے اللہ کے انتظار میں رہتا ہوں۔ 21 میری آہیں اللہ کے سامنے فانی انسان کے حق میں بات کریں گی، اُس طرح جس طرح کوئی اپنے دوست کے حق میں بات کرے۔ 22 کیونکہ تھوڑے ہی سالوں کے بعد مَیں اُس راستے پر روانہ ہو جاؤں گا جس سے واپس نہیں آؤں گا۔

اللہ سے التجا

17 میری روح شکستہ ہو گئی، میرے دن بجھ گئے ہیں۔ قبرستان ہی میرے انتظار میں ہے۔ 2 میرے چاروں طرف مذاق ہی مذاق سنائی دیتا، میری آنکھیں لوگوں کا ہٹ دھرم رویہ دیکھتے دیکھتے تھک گئی ہیں۔ 3 اے اللہ، میری ضمانت میرے اپنے ہاتھوں سے قبول فرما، کیونکہ اَور کوئی نہیں جو اُسے دے۔ 4 اُن کے ذہنوں کو تُو نے بند کر دیا، اِس لئے تُو اُن سے عزت نہیں پائے گا۔ 5 وہ اُس آدمی کی مانند ہیں جو اپنے دوستوں کو ضیافت کی دعوت دے، حالانکہ اُس کے اپنے بچے بھوکے مر رہے ہوں۔

6 اللہ نے مجھے مذاق کا یوں نشانہ بنایا ہے کہ مَیں قوموں میں عبرت انگیز مثال بن گیا ہوں۔ مجھے دیکھتے ہی لوگ میرے منہ پر تھوکتے ہیں۔ 7 میری آنکھیں غم کھا کھا کر دُھندلا گئی ہیں، میرے اعضا یہاں تک سوکھ گئے کہ سایہ ہی رہ گیا ہے۔ 8 یہ دیکھ کر سیدھی راہ پر چلنے والوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے اور بےگناہ بےدینوں کے خلاف مشتعل ہو جاتے ہیں۔ 9 راست باز اپنی راہ پر قائم رہتے، اور جن کے ہاتھ پاک ہیں وہ تقویت پاتے ہیں۔ 10 لیکن جہاں تک تم سب کا تعلق ہے، آؤ دوبارہ مجھ پر حملہ کرو! مجھے تم میں ایک بھی دانا آدمی نہیں ملے گا۔

11 میرے دن گزر گئے ہیں۔ میرے وہ منصوبے اور دل کی آرزوئیں خاک میں مل گئی ہیں 12 جن سے رات دن میں بدل گئی اور روشنی اندھیرے کو دُور کر کے قریب آئی تھی۔ 13 اگر مَیں صرف اِتنی ہی اُمید رکھوں کہ پاتال میرا گھر ہو گا تو یہ کیسی اُمید ہو گی؟ اگر مَیں اپنا بستر تاریکی میں بچھا کر 14 قبر سے کہوں، 'تُو میرا باپ ہے' اور کیڑے سے، 'اے میری امی، اے میری بہن' 15 تو پھر یہ کیسی اُمید ہو گی؟ کون کہے گا، 'مجھے تیرے لئے اُمید نظر آتی ہے'؟ 16 تب میری اُمید میرے ساتھ پاتال میں اُترے گی، اور ہم مل کر خاک میں دھنس جائیں گے۔"

بِلدد: اللہ بےدینوں کو سزا دیتا ہے

18 بِلدد سوخی نے جواب دے کر کہا،

2 "تُو کب تک ایسی باتیں کرے گا؟ اِن سے باز آ کر ہوش میں آ! تب ہی ہم صحیح بات کر سکیں گے۔ 3 تُو ہمیں ڈنگر جیسے احمق کیوں سمجھتا ہے؟ 4 گو تُو آگ بگولا ہو کر اپنے آپ کو پھاڑ رہا ہے، لیکن کیا تیرے باعث زمین کو ویران ہونا چاہئے اور چٹانوں کو اپنی جگہ سے کھسکنا چاہئے؟ ہرگز نہیں!

5 یقیناً بےدین کا چراغ بجھ جائے گا، اُس کی آگ کا شعلہ آئندہ نہیں چمکے گا۔ 6 اُس کے خیمے میں روشنی

اندھیرا ہو جائے گی، اُس کے اوپر کی شمع بجھ جائے گی۔ 7 اُس کے لمبے قدم رُک رُک کر آگے بڑھیں گے، اور اُس کا اپنا منصوبہ اُسے پٹخ دے گا۔

8 اُس کے اپنے پاؤں اُسے جال میں پھنسا دیتے ہیں، وہ دام پر ہی چلتا پھرتا ہے۔ 9 پھندا اُس کی ایڑی پکڑ لیتا، کمند اُسے جکڑ لیتی ہے۔ 10 اُسے پھنسانے کا رسّا زمین میں چھپا ہوا ہے، راستے میں پھندا بچھا ہے۔

11 وہ ایسی چیزوں سے گھرا رہتا ہے جو اُسے قدم بہ قدم دہشت کھلاتی اور اُس کی ناک میں دم کرتی ہیں۔ 12 آفت اُسے ہڑپ کر لینا چاہتی ہے، تباہی تیار کھڑی ہے تاکہ اُسے گرتے وقت ہی پکڑ لے۔ 13 بیماری اُس کی جِلد کو کھا جاتی، موت کا پہلوٹھا اُس کے اعضا کو نگل لیتا ہے۔ 14 اُسے اُس کے خیمے کی حفاظت سے چھین لیا جاتا اور گھسیٹ کر دہشتوں کے بادشاہ کے سامنے لایا جاتا ہے۔

15 اُس کے خیمے میں آگ بستی، اُس کے گھر پر گندھک بکھر جاتی ہے۔ 16 نیچے اُس کی جڑیں سوکھ جاتی، اوپر اُس کی شاخیں مُرجھا جاتی ہیں۔ 17 زمین پر سے اُس کی یاد مٹ جاتی ہے، کہیں بھی اُس کا نام و نشان نہیں رہتا۔

18 اُسے روشنی سے تاریکی میں دھکیلا جاتا، دنیا سے بھگا کر خارج کیا جاتا ہے۔ 19 قوم میں اُس کی نہ اولاد نہ نسل رہے گی، جہاں پہلے رہتا تھا وہاں کوئی نہیں بچے گا۔ 20 اُس کا انجام دیکھ کر مغرب کے باشندوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے اور مشرق کے باشندے دہشت زدہ ہو جاتے ہیں۔ 21 یہی ہے بےدین کے گھر کا انجام، اُسی کے مقام کا جو اللہ کو نہیں جانتا۔“

ایوب: مَیں جانتا ہوں کہ میرا نجات دہندہ زندہ ہے

19 تب ایوب نے جواب میں کہا،

2 ”تم کب تک مجھ پر تشدد کرنا چاہتے ہو، کب تک مجھے الفاظ سے ٹکڑے ٹکڑے کرنا چاہتے ہو؟ 3 اب تم نے دس بار مجھے ملامت کی ہے، تم نے شرم کئے بغیر میرے ساتھ بدسلوکی کی ہے۔ 4 اگر یہ بات صحیح بھی ہو کہ مَیں غلط راہ پر آ گیا ہوں تو مجھے ہی اِس کا نتیجہ بُھگتنا ہے۔ 5 لیکن چونکہ تم مجھ پر اپنی سبقت دکھانا چاہتے اور میری رُسوائی مجھے ڈانٹنے کے لئے استعمال کر رہے ہو 6 تو پھر جان لو، اللہ نے خود مجھے غلط راہ پر لا کر اپنے دام سے گھیر لیا ہے۔

7 گو مَیں چیخ کر کہوں، ’مجھ پر ظلم ہو رہا ہے،‘ لیکن جواب کوئی نہیں ملتا۔ گو مَیں مدد کے لئے پکاروں، لیکن انصاف نہیں پاتا۔ 8 اُس نے میرے راستے میں ایسی دیوار کھڑی کر دی کہ مَیں گزر نہیں سکتا، اُس نے میری راہوں پر اندھیرا ہی چھا جانے دیا ہے۔ 9 اُس نے میری عزت مجھ سے چھین کر میرے سر سے تاج اُتار دیا ہے۔ 10 چاروں طرف سے اُس نے مجھے ڈھا دیا تو مَیں تباہ ہوا۔ اُس نے میری اُمید کو درخت کی طرح جڑ سے اُکھاڑ دیا ہے۔ 11 اُس کا قہر میرے خلاف بھڑک اُٹھا ہے، اور وہ مجھے اپنے دشمنوں میں شمار کرتا ہے۔ 12 اُس کے دستے مل کر مجھ پر حملہ کرنے آئے ہیں۔ اُنہوں نے میری فصیل کے ساتھ مٹی کا ڈھیر لگایا ہے تاکہ اُس میں رخنہ ڈالیں۔ اُنہوں نے چاروں طرف سے میرے خیمے کا محاصرہ کیا ہے۔

13 میرے بھائیوں کو اُس نے مجھ سے دُور کر دیا، اور میرے جاننے والوں نے میرا حقہ پانی بند کر دیا ہے۔ 14 میرے رشتے داروں نے مجھے ترک کر دیا،

میرے قریبی دوست مجھے بھول گئے ہیں۔ 15 میرے دامن گیر اور نوکرانیاں مجھے اجنبی سمجھتے ہیں۔ اُن کی نظر میں مَیں اجنبی ہوں۔ 16 مَیں اپنے نوکر کو بُلاتا ہوں تو وہ جواب نہیں دیتا۔ گو مَیں اپنے منہ سے اُس سے التجا کروں تو بھی وہ نہیں آتا۔

17 میری بیوی میری جان سے گھن کھاتی ہے، میرے سگے بھائی مجھے مکروہ سمجھتے ہیں۔ 18 یہاں تک کہ چھوٹے بچے بھی مجھے حقیر جانتے ہیں۔ اگر مَیں اُٹھنے کی کوشش کروں تو وہ اپنا منہ دوسری طرف پھیر لیتے ہیں۔ 19 میرے دلی دوست مجھے کراہیت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں، جو مجھے پیارے تھے وہ میرے مخالف ہو گئے ہیں۔ 20 میری جِلد سکڑ کر میری ہڈیوں کے ساتھ جا لگی ہے۔ مَیں موت سے بال بال بچ گیا ہوں۔[a]

21 میرے دوستو، مجھ پر ترس کھاؤ، مجھ پر ترس کھاؤ۔ کیونکہ اللہ ہی کے ہاتھ نے مجھے مارا ہے۔ 22 تم کیوں اللہ کی طرح میرے پیچھے پڑ گئے ہو، کیوں میرا گوشت کھا کھا کر سیر نہیں ہوتے؟

23 کاش میری باتیں قلم بند ہو جائیں! کاش وہ یادگار پر کندہ کی جائیں، 24 لوہے کی چھینی اور سیسے سے ہمیشہ کے لئے پتھر میں نقش کی جائیں! 25 لیکن مَیں جانتا ہوں کہ میرا چھڑانے والا زندہ ہے اور آخرکار میرے حق میں زمین پر کھڑا ہو جائے گا، 26 گو میری جِلد یوں اُتاری بھی گئی ہو۔ لیکن میری آرزو ہے کہ جسم میں ہوتے ہوئے اللہ کو دیکھوں، 27 کہ مَیں خود ہی اُسے دیکھوں، نہ کہ اجنبی بلکہ اپنی ہی آنکھوں سے اُس پر نگاہ کروں۔ اِس آرزو کی شدت سے میرا دل تباہ ہو رہا ہے۔

28 تم کہتے ہو، 'ہم کتنی سختی سے ایوب کا تعاقب کریں گے' اور 'مسئلے کی جڑ تو اُسی میں پنہاں ہے۔' 29 لیکن تمہیں خود تلوار سے ڈرنا چاہئے، کیونکہ تمہارا غصہ تلوار کی سزا کے لائق ہے، تمہیں جاننا چاہئے کہ عدالت آنے والی ہے۔"

ضوفر: غلط کام کی منصفانہ سزا دی جائے گی

20 تب ضوفر نعماتی نے جواب دے کر کہا، 2 "یقیناً میرے مضطرب خیالات اور وہ احساسات جو میرے اندر سے اُبھر رہے ہیں مجھے جواب دینے پر مجبور کر رہے ہیں۔ 3 مجھے ایسی نصیحت سننی پڑی جو میری بےعزتی کا باعث تھی، لیکن میری سمجھ مجھے جواب دینے کی تحریک دے رہی ہے۔

4 کیا تجھے معلوم نہیں کہ قدیم زمانے سے یعنی جب سے انسان کو زمین پر رکھا گیا 5 شریر کا فتح مند نعرہ عارضی اور بےدین کی خوشی پل بھر کی ثابت ہوئی ہے؟ 6 گو اُس کا قد و قامت آسمان تک پہنچے اور اُس کا سر بادلوں کو چھوئے 7 تاہم وہ اپنے فضلے کی طرح ابد تک تباہ ہو جائے گا۔ جنہوں نے اُسے پہلے دیکھا تھا وہ پوچھیں گے، 'اب وہ کہاں ہے؟'

8 وہ خواب کی طرح اُڑ جاتا اور آئندہ کہیں نہیں پایا جائے گا، اُسے رات کی رویا کی طرح بُھلا دیا جاتا ہے۔ 9 جس آنکھ نے اُسے دیکھا وہ اُسے آئندہ کبھی نہیں دیکھے گی۔ اُس کا گھر دوبارہ اُس کا مشاہدہ نہیں کرے گا۔ 10 اُس کی اولاد کو غریبوں سے بھیک مانگنی پڑے گی، اُس کے اپنے ہاتھوں کو دولت واپس دینی پڑے گی۔ 11 جوانی

[a] لفظی ترجمہ: 'میرے دانتوں کی جِلد ہی بچ گئی ہے۔' مطلب مبہم سا ہے۔

کی جس طاقت سے اُس کی ہڈیاں بھری ہیں وہ اُس کے ساتھ ہی خاک میں مل جائے گی۔

12 بُرائی بےدین کے منہ میں میٹھی ہے۔ وہ اُسے اپنی زبان تلے چھپائے رکھتا، 13 اُسے محفوظ رکھ کر جانے نہیں دیتا۔ 14 لیکن اُس کی خوراک پیٹ میں آ کر خراب ہو جاتی بلکہ سانپ کا زہر بن جاتی ہے۔ 15 جو دولت اُس نے نگل لی اُسے وہ اُگل دے گا، اللہ ہی یہ چیزیں اُس کے پیٹ سے خارج کرے گا۔ 16 اُس نے سانپ کا زہر چوس لیا، اور سانپ ہی کی زبان اُسے مار ڈالے گی۔ 17 وہ ندیوں سے لطف اندوز نہیں ہو گا، شہد اور بالائی کی نہروں سے مزہ نہیں لے گا۔ 18 جو کچھ اُس نے حاصل کیا اُسے وہ ہضم نہیں کرے گا بلکہ سب کچھ واپس کرے گا۔ جو دولت اُس نے اپنے کاروبار سے کمائی اُس سے وہ لطف نہیں اُٹھائے گا۔ 19 کیونکہ اُس نے پست حالوں پر ظلم کر کے اُنہیں ترک کیا ہے، اُس نے ایسے گھروں کو چھین لیا ہے جنہیں اُس نے تعمیر نہیں کیا تھا۔ 20 اُس نے پیٹ میں کبھی سکون محسوس نہیں کیا بلکہ جو کچھ بھی چاہتا تھا اُسے بچنے نہیں دیا۔ 21 جب وہ کھانا کھاتا ہے تو کچھ نہیں بچتا، اِس لئے اُس کی خوش حالی قائم نہیں رہے گی۔ 22 جوں ہی اُسے کثرت کی چیزیں حاصل ہوں گی وہ مصیبت میں پھنس جائے گا۔ تب دُکھ درد کا پورا زور اُس پر آئے گا۔ 23 کاش اللہ بےدین کا پیٹ بھر کر اپنا بھڑکتا قہر اُس پر نازل کرے، کاش وہ اپنا غضب اُس پر برسائے۔

24 گو وہ لوہے کے ہتھیار سے بھاگ جائے، لیکن پیتل کا تیر اُسے چیر ڈالے گا۔ 25 جب وہ اُسے اپنی پیٹھ سے نکالے تو تیر کی نوک اُس کے کلیجے میں سے نکلے گی۔ اُسے دہشت ناک واقعات پیش آئیں گے۔ 26 گہری تاریکی اُس کے خزانوں کی تاک میں بیٹھی رہے گی۔ ایسی آگ جو انسانوں نے نہیں لگائی اُسے بھسم کرے گی۔ اُس کے خیمے کے جتنے لوگ بچ نکلے اُنہیں وہ کھا جائے گی۔ 27 آسمان اُسے مجرم ٹھہرائے گا، زمین اُس کے خلاف گواہی دینے کے لئے کھڑی ہو جائے گی۔ 28 سیلاب اُس کا گھر اُڑا لے جائے گا، غضب کے دن شدت سے بہتا ہوا پانی اُس پر سے گزرے گا۔ 29 یہ ہے وہ اجر جو اللہ بےدینوں کو دے گا، وہ وراثت جسے اللہ نے اُن کے لئے مقرر کی ہے۔“

ایوب: بہت دفعہ بےدینوں کو سزا نہیں ملتی

21 پھر ایوب نے جواب میں کہا،

2 ”دھیان سے میرے الفاظ سنو! یہی کرنے سے مجھے تسلی دو! 3 جب تک مَیں اپنی بات پیش نہ کروں مجھے برداشت کرو، اِس کے بعد اگر چاہو تو میرا مذاق اُڑاؤ۔ 4 کیا مَیں کسی انسان سے احتجاج کر رہا ہوں؟ ہرگز نہیں! تو پھر کیا عجب کہ میری روح اِتنی تنگ آ گئی ہے۔ 5 مجھ پر نظر ڈالو تو تمہارے رونگٹے کھڑے ہو جائیں گے اور تم حیرانی سے اپنا ہاتھ منہ پر رکھو گے۔

6 جب کبھی مجھے وہ خیال یاد آتا ہے جو مَیں پیش کرنا چاہتا ہوں تو مَیں دہشت زدہ ہو جاتا ہوں، میرے جسم پر تھرتھراہٹ طاری ہو جاتی ہے۔ 7 خیال یہ ہے کہ بےدین کیوں جیتے رہتے ہیں؟ نہ صرف وہ عمر رسیدہ ہو جاتے بلکہ اُن کی طاقت بڑھتی رہتی ہے۔

8 اُن کے بچے اُن کے سامنے قائم ہو جاتے، اُن کی اولاد اُن کی آنکھوں کے سامنے مضبوط ہو جاتی ہے۔ 9 اُن کے گھر محفوظ ہیں۔ نہ کوئی چیز اُنہیں ڈراتی، نہ اللہ کی سزا اُن پر نازل ہوتی ہے۔ 10 اُن کا سانڈ نسل

بڑھانے میں کبھی ناکام نہیں ہوتا، اُن کی گائے وقت پر جنم دیتی، اور اُس کے بچے کبھی ضائع نہیں ہوتے۔

11 وہ اپنے بچوں کو باہر کھیلنے کے لئے بھیجتے ہیں تو وہ بھیڑ بکریوں کے ریوڑ کی طرح گھر سے نکلتے ہیں۔ اُن کے لڑکے کودتے پھاندتے نظر آتے ہیں۔ 12 وہ دف اور سرود بجا کر گیت گاتے اور بانسری کی سُریلی آواز نکال کر اپنا دل بہلاتے ہیں۔ 13 اُن کی زندگی خوش حال رہتی ہے، وہ ہر دن سے پورا لطف اُٹھاتے اور آخرکار بڑے سکون سے پاتال میں اُتر جاتے ہیں۔

14 اور یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ سے کہتے ہیں، 'ہم سے دُور ہو جا، ہم تیری راہوں کو جاننا نہیں چاہتے۔ 15 قادرِ مطلق کون ہے کہ ہم اُس کی خدمت کریں؟ اُس سے دعا کرنے سے ہمیں کیا فائدہ ہو گا؟' 16 کیا اُن کی خوش حالی اُن کے اپنے ہاتھ میں نہیں ہوتی؟ کیا بےدینوں کے منصوبے اللہ سے دُور نہیں رہتے؟

17 ایسا لگتا ہے کہ بےدینوں کا چراغ کبھی نہیں بجھتا۔ کیا اُن پر کبھی مصیبت آتی ہے؟ کیا اللہ کبھی قہر میں آ کر اُن پر وہ تباہی نازل کرتا ہے جو اُن کا مناسب حصہ ہے؟ 18 کیا ہَوا کے جھونکے کبھی اُنہیں بھوسے کی طرح اور آندھی کبھی اُنہیں تُوڑی کی طرح اُڑا لے جاتی ہے؟ افسوس، ایسا نہیں ہوتا۔ 19 شاید تم کہو، 'اللہ اُنہیں سزا دینے کے بجائے اُن کے بچوں کو سزا دے گا۔' لیکن مَیں کہتا ہوں کہ اُسے باپ کو ہی سزا دینی چاہئے تاکہ وہ اپنے گناہوں کا نتیجہ خوب جان لے۔ 20 اُس کی اپنی ہی آنکھیں اُس کی تباہی دیکھیں، وہ خود قادرِ مطلق کے غضب کا پیالہ پی لے۔ 21 کیونکہ جب اُس کی زندگی کے مقررہ دن اختتام تک پہنچیں تو اُسے کیا پروا ہو گی کہ میرے بعد گھر والوں کے ساتھ کیا ہو گا۔

22 لیکن کون اللہ کو علم سکھا سکتا ہے؟ وہ تو بلندیوں پر رہنے والوں کی بھی عدالت کرتا ہے۔ 23 ایک شخص وفات پاتے وقت خوب تن درست ہوتا ہے۔ جیتے جی وہ بڑے سکون اور اطمینان سے زندگی گزار سکا۔ 24 اُس کے برتن دودھ سے بھرے رہے، اُس کی ہڈیوں کا گُودا تر و تازہ رہا۔ 25 دوسرا شخص شکستہ حالت میں مر جاتا ہے اور اُسے کبھی خوش حالی کا لطف نصیب نہیں ہوا۔ 26 اب دونوں مل کر خاک میں پڑے رہتے ہیں، دونوں کیڑے مکوڑوں سے ڈھانپے رہتے ہیں۔

27 سنو، مَیں تمہارے خیالات اور اُن سازشوں سے واقف ہوں جن سے تم مجھ پر ظلم کرنا چاہتے ہو۔ 28 کیونکہ تم کہتے ہو، 'رئیس کا گھر کہاں ہے؟ وہ خیمہ کدھر گیا جس میں بےدین بستے تھے؟ وہ اپنے گناہوں کے سبب سے ہی تباہ ہو گئے ہیں۔' 29 لیکن اُن سے پوچھ لو جو اِدھر اُدھر سفر کرتے رہتے ہیں۔ تمہیں اُن کی گواہی تسلیم کرنی چاہئے 30 کہ آفت کے دن شریر کو صحیح سلامت چھوڑا جاتا ہے، کہ غضب کے دن اُسے رِہائی ملتی ہے۔

31 کون اُس کے رُوبرُو اُس کے چال چلن کی ملامت کرتا، کون اُسے اُس کے غلط کام کا مناسب اجر دیتا ہے؟ 32 لوگ اُس کے جنازے میں شریک ہو کر اُسے قبر تک لے جاتے ہیں۔ اُس کی قبر پر چوکیدار لگایا جاتا ہے۔ 33 وادی کی مٹی کے ڈھیلے اُسے میٹھے لگتے ہیں۔ جنازے کے پیچھے پیچھے تمام دنیا، اُس کے آگے آگے اَن گنت ہجوم چلتا ہے۔ 34 چنانچہ تم مجھے عبث باتوں سے کیوں تسلی دے رہے ہو؟ تمہارے جوابوں میں تمہاری بےوفائی ہی نظر آتی ہے۔“

اِلی فز: ایوب شریر ہے

22 پھر اِلی فز تیمانی نے جواب دے کر کہا، 2 ”کیا اللہ انسان سے فائدہ اُٹھا سکتا ہے؟ ہرگز نہیں! اُس کے لئے دانش مند بھی فائدے کا باعث نہیں۔ 3 اگر تُو راست باز ہو بھی تو کیا وہ اِس سے اپنے لئے نفع اُٹھا سکتا ہے؟ ہرگز نہیں! اگر تُو بےالزام زندگی گزارے تو کیا اُسے کچھ حاصل ہوتا ہے؟ 4 اللہ تجھے تیری خدا ترس زندگی کے سبب سے ملامت نہیں کر رہا۔ یہ نہ سوچ کہ وہ اِسی لئے عدالت میں تجھ سے جواب طلب کر رہا ہے۔ 5 نہیں، وجہ تیری بڑی بدکاری، تیرے لامحدود گناہ ہیں۔

6 جب تیرے بھائیوں نے تجھ سے قرض لیا تو تُو نے بلاوجہ وہ چیزیں اپنا لی ہوں گی جو اُنہوں نے تجھے ضمانت کے طور پر دی تھیں، تُو نے اُنہیں اُن کے کپڑوں سے محروم کر دیا ہو گا۔ 7 تُو نے تھکے ماندوں کو پانی پلانے سے اور بھوکے مرنے والوں کو کھانا کھلانے سے انکار کیا ہو گا۔ 8 بےشک تیرا رویہ اِس خیال پر مبنی تھا کہ پورا ملک طاقت وروں کی ملکیت ہے، کہ صرف بڑے لوگ اُس میں رہ سکتے ہیں۔ 9 تُو نے بیواؤں کو خالی ہاتھ موڑ دیا ہو گا، یتیموں کی طاقت پاش پاش کی ہو گی۔ 10 اِسی لئے تُو پھندوں سے گھرا رہتا ہے، اچانک ہی تجھے دہشت ناک واقعات ڈراتے ہیں۔ 11 یہی وجہ ہے کہ تجھ پر ایسا اندھیرا چھا گیا ہے کہ تُو دیکھ نہیں سکتا، کہ سیلاب نے تجھے ڈبو دیا ہے۔

12 کیا اللہ آسمان کی بلندیوں پر نہیں ہوتا؟ وہ تو ستاروں پر نظر ڈالتا ہے، خواہ وہ کتنے ہی اونچے کیوں نہ ہوں۔ 13 تو بھی تُو کہتا ہے، ’اللہ کیا جانتا ہے؟ کیا وہ کالے بادلوں میں سے دیکھ کر عدالت کر سکتا ہے؟ 14 وہ گھنے بادلوں میں چھپا رہتا ہے، اِس لئے جب وہ آسمان کے گنبد پر چلتا ہے تو اُسے کچھ نظر نہیں آتا۔‘ 15 کیا تُو اُس قدیم راہ سے باز نہیں آئے گا جس پر بدکار چلتے رہے ہیں؟ 16 وہ تو اپنے مقررہ وقت سے پہلے ہی سکڑ گئے، اُن کی بنیادیں سیلاب سے ہی اُڑا لی گئیں۔ 17 اُنہوں نے اللہ سے کہا، ’ہم سے دُور ہو جا،‘ اور ’قادرِ مطلق ہمارے لئے کیا کچھ کر سکتا ہے؟‘ 18 لیکن اللہ ہی نے اُن کے گھروں کو بھرپور خوش حالی سے نوازا، گو بےدینوں کے بُرے منصوبے اُس سے دُور ہی دُور رہتے ہیں۔ 19 راست باز اُن کی تباہی دیکھ کر خوش ہوئے، بےقصوروں نے اُن کی ہنسی اُڑا کر کہا، 20 ’لو، یہ دیکھو، اُن کی جائیداد کس طرح مٹ گئی، اُن کی دولت کس طرح بھسم ہو گئی ہے!‘

21 اے ایوب، اللہ سے صلح کر کے سلامتی حاصل کر، تب ہی تُو خوش حالی پائے گا۔ 22 اللہ کے منہ کی ہدایت اپنا لے، اُس کے فرمان اپنے دل میں محفوظ رکھ۔ 23 اگر تُو قادرِ مطلق کے پاس واپس آئے تو بحال ہو جائے گا، اور تیرے خیمے سے بدی دُور ہی رہے گی۔ 24 سونے کو خاک کے برابر، اوفیر کا خالص سونا وادی کے پتھر کے برابر سمجھ لے 25 تو قادرِ مطلق خود تیرا سونا ہو گا، وہی تیرے لئے چاندی کا ڈھیر ہو گا۔ 26 تب تُو قادرِ مطلق سے لطف اندوز ہو گا اور اللہ کے حضور اپنا سر اُٹھا سکے گا۔ 27 تُو اُس سے التجا کرے گا تو وہ تیری سنے گا اور تُو اپنی منّتیں بڑھا سکے گا۔ 28 جو کچھ بھی تُو کرنے کا ارادہ رکھے اُس میں تجھے کامیابی ہو گی، تیری راہوں پر روشنی چمکے گی۔ 29 کیونکہ جو شیخی بگھارتا ہے اُسے اللہ پست کرتا جبکہ جو پست حال ہے اُسے وہ نجات دیتا ہے۔ 30 وہ بےقصور کو چھڑاتا ہے، چنانچہ اگر تیرے ہاتھ پاک ہوں

تو وہ تجھے چھڑائے گا۔“

ایوب: کاش مَیں اللہ کو کہیں پاتا

23 ایوب نے جواب میں کہا، 2 ”بے شک آج میری شکایت سرکشی کا اظہار ہے، حالانکہ مَیں اپنی آہوں پر قابو پانے کی کوشش کر رہا ہوں۔

3 کاش مَیں اُسے پانے کا علم رکھوں تاکہ اُس کی سکونت گاہ تک پہنچ سکوں۔ 4 پھر مَیں اپنا معاملہ ترتیب وار اُس کے سامنے پیش کرتا، مَیں اپنا منہ دلائل سے بھر لیتا۔ 5 تب مجھے اُس کے جوابوں کا پتا چلتا، مَیں اُس کے بیانات پر غور کر سکتا۔ 6 کیا وہ اپنی عظیم قوت مجھ سے لڑنے پر صَرف کرتا؟ ہرگز نہیں! وہ یقیناً مجھ پر توجہ دیتا۔ 7 اگر مَیں وہاں اُس کے حضور آ سکتا تو دیانت دار آدمی کی طرح اُس کے ساتھ مقدمہ لڑتا۔ تب مَیں ہمیشہ کے لئے اپنے منصف سے بچ نکلتا!

8 لیکن افسوس، اگر مَیں مشرق کی طرف جاؤں تو وہ وہاں نہیں ہوتا، مغرب کی جانب بڑھوں تو وہاں بھی نہیں ملتا۔ 9 شمال میں اُسے ڈھونڈوں تو وہ دکھائی نہیں دیتا، جنوب کی طرف رُخ کروں تو وہاں بھی پوشیدہ رہتا ہے۔ 10 کیونکہ وہ میری راہ کو جانتا ہے۔ اگر وہ میری جانچ پڑتال کرتا تو مَیں خالص سونا ثابت ہوتا۔ 11 میرے قدم اُس کی راہ میں رہے ہیں، مَیں راہ سے نہ بائیں، نہ دائیں طرف ہٹا بلکہ سیدھا اُس پر چلتا رہا۔ 12 مَیں اُس کے ہونٹوں کے فرمان سے باز نہیں آیا بلکہ اپنے دل میں ہی اُس کے منہ کی باتیں محفوظ رکھی ہیں۔

13 اگر وہ فیصلہ کرے تو کون اُسے روک سکتا ہے؟ جو کچھ بھی وہ کرنا چاہے اُسے عمل میں لاتا ہے۔ 14 جو بھی منصوبہ اُس نے میرے لئے باندھا اُسے وہ ضرور پورا کرے گا۔ اور اُس کے ذہن میں مزید بہت سے ایسے منصوبے ہیں۔ 15 اِسی لئے مَیں اُس کے حضور دہشت زدہ ہوں۔ جب بھی مَیں اِن باتوں پر دھیان دوں تو اُس سے ڈرتا ہوں۔ 16 اللہ نے خود مجھے شکستہ دل کیا، قادرِ مطلق ہی نے مجھے دہشت کھلائی ہے۔ 17 کیونکہ نہ مَیں تاریکی سے تباہ ہو رہا ہوں، نہ اِس لئے کہ گھنے اندھیرے نے میرے چہرے کو ڈھانپ دیا ہے۔

زمین پر کتنی ناانصافی پائی جاتی ہے

24 قادرِ مطلق عدالت کے اوقات کیوں نہیں مقرر کرتا؟ جو اُسے جانتے ہیں وہ ایسے دن کیوں نہیں دیکھتے؟ 2 بے دین اپنی زمینوں کی حدود کو آگے پیچھے کرتے اور دوسروں کے ریوڑ لُوٹ کر اپنی چراگاہوں میں لے جاتے ہیں۔ 3 وہ یتیموں کا گدھا ہانک کر لے جاتے اور اِس شرط پر بیوہ کو قرض دیتے ہیں کہ وہ اُنہیں ضمانت کے طور پر اپنا بَیل دے۔ 4 وہ ضرورت مندوں کو راستے سے ہٹاتے ہیں، چنانچہ ملک کے غریبوں کو سراسر چھپ جانا پڑتا ہے۔

5 ضرورت مند بیابان میں جنگلی گدھوں کی طرح کام کرنے کے لئے نکلتے ہیں۔ خوراک کا کھوج لگا لگا کر وہ اِدھر اُدھر گھومتے پھرتے ہیں بلکہ ریگستان ہی اُنہیں اُن کے بچوں کے لئے کھانا مہیا کرتا ہے۔ 6 جو کھیت اُن کے اپنے نہیں ہیں اُن میں وہ فصل کاٹتے ہیں، اور بے دینوں کے انگور کے باغوں میں جا کر وہ دو چار انگور چن لیتے ہیں جو فصل چننے کے بعد باقی رہ گئے تھے۔

7 کپڑوں سے محروم رہ کر وہ رات کو برہنہ حالت میں گزارتے ہیں۔ سردی میں اُن کے پاس کمبل تک نہیں

ہوتا۔ 8 پہاڑوں کی بارش سے وہ بھیگ جاتے اور پناہ گاہ نہ ہونے کے باعث پتھروں کے ساتھ لپٹ جاتے ہیں۔

9 بےدین باپ سے محروم بچے کو ماں کی گود سے چھین لیتے ہیں بلکہ اِس شرط پر مصیبت زدہ کو قرض دیتے ہیں کہ وہ اُنہیں ضمانت کے طور پر اپنا شیرخوار بچہ دے۔ 10 غریب برہنہ حالت میں اور کپڑے پہنے بغیر پھرتے ہیں، وہ بھوکے ہوتے ہوئے پُولے اُٹھائے چلتے ہیں۔ 11 زیتون کے جو درخت بےدینوں نے صف در صف لگائے تھے اُن کے درمیان غریب زیتون کا تیل نکالتے ہیں۔ پیاسی حالت میں وہ شریروں کے حوضوں میں انگور کو پاؤں تلے کچل کر اُس کا رس نکالتے ہیں۔ 12 شہر سے مرنے والوں کی آہیں نکلتی ہیں اور زخمی لوگ مدد کے لئے چیختے چلّاتے ہیں۔ اِس کے باوجود اللہ کسی کو بھی مجرم نہیں ٹھہراتا۔

13 یہ بےدین اُن میں سے ہیں جو نور سے سرکش ہو گئے ہیں۔ نہ وہ اُس کی راہوں سے واقف ہیں، نہ اُن میں رہتے ہیں۔ 14 صبح سویرے قاتل اُٹھتا ہے تاکہ مصیبت زدہ اور ضرورت مند کو قتل کرے۔ رات کو چور چکر کاٹتا ہے۔ 15 زناکار کی آنکھیں شام کے دُھندلکے کے انتظار میں رہتی ہیں، یہ سوچ کر کہ اُس وقت مَیں کسی کو نظر نہیں آؤں گا۔ نکلتے وقت وہ اپنے منہ کو ڈھانپ لیتا ہے۔ 16 ڈاکو اندھیرے میں گھروں میں نقب لگاتے جبکہ دن کے وقت وہ چھپ کر اپنے پیچھے کُنڈی لگا لیتے ہیں۔ نور کو وہ جانتے ہی نہیں۔ 17 گہری تاریکی ہی اُن کی صبح ہوتی ہے، کیونکہ اُن کی گھنے اندھیرے کی دہشتوں سے دوستی ہو گئی ہے۔

18 لیکن بےدین پانی کی سطح پر جھاگ ہیں، ملک میں اُن کا حصہ ملعون ہے اور اُن کے انگور کے باغوں کی طرف کوئی رجوع نہیں کرتا۔ 19 جس طرح کال اور جھلستی گرمی برف کا پانی چھین لیتی ہیں اُسی طرح پاتال گناہ گاروں کو چھین لیتا ہے۔ 20 ماں کا رِحم اُنہیں بھول جاتا، کیڑا اُنہیں چوس لیتا اور اُن کی یاد جاتی رہتی ہے۔ یقیناً بےدینی لکڑی کی طرح ٹوٹ جاتی ہے۔

21 بےدین بانجھ عورت پر ظلم اور بیواؤں سے بدسلوکی کرتے ہیں، 22 لیکن اللہ زبردستوں کو اپنی قدرت سے گھسیٹ کر لے جاتا ہے۔ وہ مضبوطی سے کھڑے بھی ہوں تو بھی کوئی یقین نہیں کہ زندہ رہیں گے۔ 23 اللہ اُنہیں حفاظت سے آرام کرنے دیتا ہے، لیکن اُس کی آنکھیں اُن کی راہوں کی پہرا داری کرتی رہتی ہیں۔ 24 لمحہ بھر کے لئے وہ سرفراز ہوتے، لیکن پھر نیست و نابود ہو جاتے ہیں۔ اُنہیں خاک میں ملا کر سب کی طرح جمع کیا جاتا ہے، وہ گندم کی کٹی ہوئی بالوں کی طرح مُرجھا جاتے ہیں۔

25 کیا ایسا نہیں ہے؟ اگر کوئی متفق نہیں تو وہ ثابت کرے کہ مَیں غلطی پر ہوں، وہ دکھائے کہ میرے دلائل باطل ہیں۔“

بِلدد : اللہ کے سامنے کوئی راست باز نہیں ٹھہر سکتا

25 پھر بِلدد سوخی نے جواب دے کر کہا،

2 ”اللہ کی حکومت دہشت ناک ہے۔ وہی اپنی بلندیوں پر سلامتی قائم رکھتا ہے۔ 3 کیا کوئی اُس کے دستوں کی تعداد گن سکتا ہے؟ اُس کا نور کس پر نہیں چمکتا؟ 4 تو پھر انسان اللہ کے سامنے کس طرح راست باز ٹھہر سکتا ہے؟ جو عورت سے پیدا ہوا وہ کس طرح پاک صاف ثابت ہو سکتا ہے؟ 5 اُس کی نظر میں نہ چاند پُرنور ہے، نہ ستارے پاک ہیں۔ 6 تو

پھر انسان کس طرح پاک ٹھہر سکتا ہے جو کیڑا ہی ہے؟ آدم زاد تو مکوڑا ہی ہے۔"

ایوب: تُو نے مجھے کتنے اچھے مشورے دیئے ہیں!

26 ایوب نے جواب دے کر کہا، 2 "واہ جی واہ! تُو نے کیا خوب اُسے سہارا دیا جو بےبس ہے، کیا خوب اُس بازو کو مضبوط کر دیا جو بےطاقت ہے! 3 تُو نے اُسے کتنے اچھے مشورے دیئے جو حکمت سے محروم ہے، اپنی سمجھ کی کتنی گہری باتیں اُس پر ظاہر کی ہیں۔ 4 تُو نے کس کی مدد سے یہ کچھ پیش کیا ہے؟ کس نے تیری روح میں وہ باتیں ڈالیں جو تیرے منہ سے نکل آئی ہیں؟

کون اللہ کی عظمت کا اندازہ لگا سکتا ہے؟

5 اللہ کے سامنے وہ تمام مُردہ ارواح جو پانی اور اُس میں رہنے والوں کے نیچے بستی ہیں ڈر کے مارے تڑپ اُٹھتی ہیں۔ 6 ہاں، اُس کے سامنے پاتال برہنہ اور اُس کی گہرائیاں بےنقاب ہیں۔

7 اللہ ہی نے شمال کو ویران و سنسان جگہ کے اوپر تان لیا، اُسی نے زمین کو یوں لگا دیا کہ وہ کسی چیز سے لٹکی ہوئی نہیں ہے۔ 8 اُس نے اپنے بادلوں میں پانی لپیٹ لیا، لیکن وہ بوجھ تلے نہ پھٹے۔ 9 اُس نے اپنا تخت نظروں سے چھپا کر اپنا بادل اُس پر چھا جانے دیا۔ 10 اُس نے پانی کی سطح پر دائرہ بنایا جو روشنی اور اندھیرے کے درمیان حد بن گیا۔

11 آسمان کے ستون لرز اُٹھے۔ اُس کی دھمکی پر وہ دہشت زدہ ہوئے۔ 12 اپنی قدرت سے اللہ نے سمندر کو تھما دیا، اپنی حکمت سے رہب اژدہے کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ 13 اُس کے روح نے آسمان کو صاف کیا، اُس کے ہاتھ نے فرار ہونے والے سانپ کو چھید ڈالا۔ 14 لیکن ایسے کام اُس کی راہوں کے کنارے پر ہی کئے جاتے ہیں۔ جو کچھ ہم اُس کے بارے میں سنتے ہیں وہ دھیمی دھیمی آواز سے ہمارے کان تک پہنچتا ہے۔ تو پھر کون اُس کی قدرت کی کڑکتی آواز سمجھ سکتا ہے؟"

مَیں بےقصور ہوں

27 پھر ایوب نے اپنی بات جاری رکھی، 2 "اللہ کی حیات کی قسم جس نے میرا انصاف کرنے سے انکار کیا، قادرِ مطلق کی قسم جس نے میری زندگی تلخ کر دی ہے، 3 میرے جیتے جی، ہاں جب تک اللہ کا دم میری ناک میں ہے 4 میرے ہونٹ جھوٹ نہیں بولیں گے، میری زبان دھوکا بیان نہیں کرے گی۔ 5 مَیں کبھی تسلیم نہیں کروں گا کہ تمہاری بات درست ہے۔ مَیں بےالزام ہوں اور مرتے دم تک اِس کے اُلٹ نہیں کہوں گا۔ 6 مَیں اصرار کرتا ہوں کہ راست باز ہوں اور اِس سے کبھی باز نہیں آؤں گا۔ میرا دل میرے کسی بھی دن کے بارے میں مجھے ملامت نہیں کرتا۔

7 اللہ کرے کہ میرے دشمن کے ساتھ وہی سلوک کیا جائے جو بےدینوں کے ساتھ کیا جائے گا، کہ میرے مخالف کا وہ انجام ہو جو بدکاروں کو پیش آئے گا۔ 8 کیونکہ اُس وقت شریر کی کیا اُمید رہے گی جب اُسے اِس زندگی سے منقطع کیا جائے گا، جب اللہ اُس کی جان اُس سے طلب کرے گا؟ 9 کیا اللہ اُس کی چیخیں سنے گا جب وہ مصیبت میں پھنس کر مدد کے لئے پکارے گا؟ 10 یا کیا وہ قادرِ مطلق سے لطف اندوز ہو گا اور ہر وقت

اللہ کو پکارے گا؟

[11] اب مَیں تمہیں اللہ کی قدرت کے بارے میں تعلیم دوں گا، قادرِ مطلق کا ارادہ تم سے نہیں چھپاؤں گا۔ [12] دیکھو، تم سب نے اِس کا مشاہدہ کیا ہے۔ تو پھر اِس قسم کی باطل باتیں کیوں کرتے ہو؟

بےدین زندہ نہیں رہے گا

[13] بےدین اللہ سے کیا اجر پائے گا، ظالم کو قادرِ مطلق سے میراث میں کیا ملے گا؟ [14] گو اُس کے بچے متعدد ہوں، لیکن آخرکار وہ تلوار کی زد میں آئیں گے۔ اُس کی اولاد بھوکی رہے گی۔ [15] جو بچ جائیں اُنہیں مہلک بیماری سے قبر میں پہنچایا جائے گا، اور اُن کی بیوائیں ماتم نہیں کر پائیں گی۔ [16] بےشک وہ خاک کی طرح چاندی کا ڈھیر لگائے اور مٹی کی طرح نفیس کپڑوں کا تودہ اکٹھا کرے، [17] لیکن جو کپڑے وہ جمع کرے اُنہیں راست باز پہن لے گا، اور جو چاندی وہ اکٹھی کرے اُسے بےقصور تقسیم کرے گا۔ [18] جو گھر بےدین بنا لے وہ گھونسلے کی مانند ہے، اُس عارضی جھونپڑی کی مانند جو چوکیدار اپنے لئے بنا لیتا ہے۔ [19] وہ امیر حالت میں سو جاتا ہے، لیکن آخری دفعہ۔ جب اپنی آنکھیں کھول لیتا تو تمام دولت جاتی رہی ہے۔ [20] اُس پر ہول ناک واقعات کا سیلاب ٹوٹ پڑتا، اُسے رات کے وقت آندھی چھین لیتی ہے۔ [21] مشرقی لُو اُسے اُڑا لے جاتی، اُسے اُٹھا کر اُس کے مقام سے دُور پھینک دیتی ہے۔ [22] بےرحمی سے وہ اُس پر یوں جھپٹا مارتی رہتی ہے کہ اُسے بار بار بھاگنا پڑتا ہے۔ [23] وہ تالیاں بجا کر اپنی حقارت کا اظہار کرتی، اپنی جگہ سے آوازے کستی ہے۔

حکمت کہاں پائی جاتی ہے؟

28 یقیناً چاندی کی کانیں ہوتی ہیں اور ایسی جگہیں جہاں سونا خالص کیا جاتا ہے۔ [2] لوہا زمین سے نکالا جاتا اور لوگ پتھر پگھلا کر تانبا بنا لیتے ہیں۔ [3] انسان اندھیرے کو ختم کر کے زمین کی گہری گہری جگہوں تک کچی دھات کا کھوج لگاتا ہے، خواہ وہ کتنے اندھیرے میں کیوں نہ ہو۔ [4] ایک اجنبی قوم سرنگ لگاتی ہے۔ جب رسّوں سے لٹکے ہوئے کام کرتے اور انسانوں سے دُور کان میں جھومتے ہیں تو زمین پر گزرنے والوں کو اُن کی یاد ہی نہیں رہتی۔ [5] زمین کی سطح پر خوراک پیدا ہوتی ہے جبکہ اُس کی گہرائیاں یوں تبدیل ہو جاتی ہیں جیسے اُس میں آگ لگی ہو۔ [6] پتھروں سے سنگِ لاجورد نکالا جاتا ہے جس میں سونے کے ذرے بھی پائے جاتے ہیں۔

[7] یہ ایسے راستے ہیں جو کوئی بھی شکاری پرندہ نہیں جانتا، جو کسی بھی باز نے نہیں دیکھا۔ [8] جنگل کے رُعب دار جانوروں میں سے کوئی بھی اِن راہوں پر نہیں چلا، کسی بھی شیر ببر نے اِن پر قدم نہیں رکھا۔ [9] انسان سنگِ چقماق پر ہاتھ لگا کر پہاڑوں کو جڑ سے اُلٹا دیتا ہے۔ [10] وہ پتھر میں سرنگ لگا کر ہر قسم کی قیمتی چیز دیکھ لیتا [11] اور زمین دوز ندیوں کو بند کر کے پوشیدہ چیزیں روشنی میں لاتا ہے۔

[12] لیکن حکمت کہاں پائی جاتی ہے، سمجھ کہاں سے ملتی ہے؟ [13] انسان اُس تک جانے والی راہ نہیں جانتا، کیونکہ اُسے ملکِ حیات میں پایا نہیں جاتا۔ [14] سمندر کہتا ہے، 'حکمت میرے پاس نہیں ہے،' اور اُس کی گہرائیاں بیان کرتی ہیں، 'یہاں بھی نہیں ہے۔'

---

carnelian[a]

lapis lazuli[b]

15 حکمت کو نہ خالص سونے، نہ چاندی سے خریدا جا سکتا ہے۔ 16 اُسے پانے کے لئے نہ اوفیر کا سونا، نہ بیش قیمت عقیقِ احمر[a] یا سنگِ لاجورد[b] کافی ہیں۔ 17 سونا اور شیشہ اُس کا مقابلہ نہیں کر سکتے، نہ وہ سونے کے زیورات کے عوض مل سکتی ہے۔ 18 اُس کی نسبت مونگا اور بلور کی کیا قدر ہے؟ حکمت سے بھری تھیلی موتیوں سے کہیں زیادہ قیمتی ہے۔ 19 ایتھوپیا کا زبرجد[c] اُس کا مقابلہ نہیں کر سکتا، اُسے خالص سونے کے لئے خریدا نہیں جا سکتا۔

20 حکمت کہاں سے آتی، سمجھ کہاں سے مل سکتی ہے؟ 21 وہ تمام جانداروں سے پوشیدہ رہتی بلکہ پرندوں سے بھی چھپی رہتی ہے۔ 22 پاتال اور موت اُس کے بارے میں کہتے ہیں، 'ہم نے اُس کے بارے میں صرف افواہیں سنی ہیں۔'

23 لیکن اللہ اُس تک جانے والی راہ کو جانتا ہے، اُسے معلوم ہے کہ کہاں مل سکتی ہے۔ 24 کیونکہ اُسی نے زمین کی حدود تک دیکھا، آسمان تلے سب کچھ پر نظر ڈالی 25 تاکہ ہَوا کا وزن مقرر کرے اور پانی کی پیمائش کر کے اُس کی حدود متعین کرے۔ 26 اُسی نے بارش کے لئے فرمان جاری کیا اور بادل کی کڑکتی بجلی کے لئے راستہ تیار کیا۔ 27 اُسی وقت اُس نے حکمت کو دیکھ کر اُس کی جانچ پڑتال کی۔ اُس نے اُسے قائم بھی کیا اور اُس کی تہہ تک تحقیق بھی کی۔ 28 انسان سے اُس نے کہا، 'سنو، اللہ کا خوف ماننا ہی حکمت اور بُرائی سے دُور رہنا ہی سمجھ ہے'۔"

کاش میری زندگی پہلے کی طرح ہو

29 ایوب نے اپنی بات جاری رکھ کر کہا، 2 "کاش مَیں دوبارہ ماضی کے وہ دن گزار سکوں جب اللہ میری دیکھ بھال کرتا تھا، 3 جب اُس کی شمع میرے سر کے اوپر چمکتی رہی اور مَیں اُس کی روشنی کی مدد سے اندھیرے میں چلتا تھا۔ 4 اُس وقت میری جوانی عروج پر تھی اور میرا خیمہ اللہ کے سائے میں رہتا تھا۔ 5 قادرِ مطلق میرے ساتھ تھا، اور مَیں اپنے بیٹوں سے گھرا رہتا تھا۔ 6 کثرت کے باعث میرے قدم دہی سے دھوئے رہتے اور چٹان سے تیل کی ندیاں پھوٹ کر نکلتی تھیں۔

7 جب کبھی مَیں شہر کے دروازے سے نکل کر چوک میں اپنی کرسی پر بیٹھ جاتا 8 تو جوان آدمی مجھے دیکھ کر پیچھے ہٹ کر چھپ جاتے، بزرگ اُٹھ کر کھڑے رہتے، 9 رئیس بولنے سے باز آ کر منہ پر ہاتھ رکھتے، 10 شرفا کی آواز دب جاتی اور اُن کی زبان تالو سے چپک جاتی تھی۔

11 جس کان نے میری باتیں سنیں اُس نے مجھے مبارک کہا، جس آنکھ نے مجھے دیکھا اُس نے میرے حق میں گواہی دی۔ 12 کیونکہ جو مصیبت میں آ کر آواز دیتا اُسے مَیں بچاتا، بے سہارا یتیم کو چھٹکارا دیتا تھا۔ 13 تباہ ہونے والے مجھے برکت دیتے تھے۔ میرے باعث بیواؤں کے دلوں سے خوشی کے نعرے اُبھر آتے تھے۔ 14 مَیں راست بازی سے ملبّس اور راست بازی مجھ سے ملبّس رہتی تھی، انصاف میرا چوغہ اور پگڑی تھا۔ 15 اندھوں کے لئے مَیں آنکھیں، لنگڑوں کے لئے

---

[c] peridot

پاؤں بنا رہتا تھا۔ 16 مَیں غریبوں کا باپ تھا، اور جب کبھی اجنبی کو مقدمہ لڑنا پڑا تو مَیں غور سے اُس کے معاملے کا معائنہ کرتا تھا تاکہ اُس کا حق مارا نہ جائے۔ 17 مَیں نے بےدین کا جبڑا توڑ کر اُس کے دانتوں میں سے شکار چھڑایا۔

18 اُس وقت میرا خیال تھا، 'مَیں اپنے ہی گھر میں وفات پاؤں گا، سیمرغ کی طرح اپنی زندگی کے دنوں میں اضافہ کروں گا۔ 19 میری جڑیں پانی تک پھیلی اور میری شاخیں اوس سے تر رہیں گی۔ 20 میری عزت ہر وقت تازہ رہے گی، اور میرے ہاتھ کی کمان کو نئی تقویت ملتی رہے گی۔'

21 لوگ میری سن کر خاموشی سے میرے مشوروں کے انتظار میں رہتے تھے۔ 22 میرے بات کرنے پر وہ جواب میں کچھ نہ کہتے بلکہ میرے الفاظ ہلکی سی بوندا باندی کی طرح اُن پر ٹپکتے رہتے۔ 23 جس طرح انسان شدت سے بارش کے انتظار میں رہتا ہے اُسی طرح وہ میرے انتظار میں رہتے تھے۔ وہ منہ پسار کر بہار کی بارش کی طرح میرے الفاظ کو جذب کر لیتے تھے۔ 24 جب مَیں اُن سے بات کرتے وقت مسکراتا تو اُنہیں یقین نہیں آتا تھا، میری اُن پر مہربانی اُن کے نزدیک نہایت قیمتی تھی۔ 25 مَیں اُن کی راہ اُن کے لئے چن کر اُن کی قیادت کرتا، اُن کے درمیان یوں بستا تھا جس طرح بادشاہ اپنے دستوں کے درمیان۔ مَیں اُس کی مانند تھا جو ماتم کرنے والوں کو تسلی دیتا ہے۔

مجھے رد کیا گیا ہے

30 لیکن اب وہ میرا مذاق اُڑاتے ہیں، حالانکہ اُن کی عمر مجھ سے کم ہے اور مَیں اُن کے باپوں کو اپنی بھیڑ بکریوں کی دیکھ بھال کرنے والے کُتوں کے ساتھ کام پر لگانے کے بھی لائق نہیں سمجھتا تھا۔ 2 میرے لئے اُن کے ہاتھوں کی مدد کا کیا فائدہ تھا؟ اُن کی پوری طاقت تو جاتی رہی تھی۔ 3 خوراک کی کمی اور شدید بھوک کے مارے وہ خشک زمین کی تھوڑی بہت پیداوار کتر کتر کر کھاتے ہیں۔ ہر وقت وہ تباہی اور ویرانی کے دامن میں رہتے ہیں۔ 4 وہ جھاڑیوں سے خطمی کا پھل توڑ کر کھاتے، جھاڑیوں[a] کی جڑیں آگ تاپنے کے لئے اکٹھی کرتے ہیں۔ 5 اُنہیں آبادیوں سے خارج کیا گیا ہے، اور لوگ 'چور چور' چلّا کر اُنہیں بھگا دیتے ہیں۔ 6 اُنہیں گھاٹیوں کی ڈھلانوں پر بسنا پڑتا، وہ زمین کے غاروں میں اور پتھروں کے درمیان ہی رہتے ہیں۔ 7 جھاڑیوں کے درمیان وہ آوازیں دیتے اور مل کر اونٹ کٹاروں تلے دبک جاتے ہیں۔ 8 اِن کمینے اور بےنام لوگوں کو مار مار کر ملک سے بھگا دیا گیا ہے۔

9 اور اب مَیں اِن ہی کا نشانہ بن گیا ہوں۔ اپنے گیتوں میں وہ میرا مذاق اُڑاتے ہیں، میری بُری حالت اُن کے لئے مضحکہ خیز مثال بن گئی ہے۔ 10 وہ گھن کھا کر مجھ سے دُور رہتے اور میرے منہ پر تھوکنے سے نہیں رُکتے۔ 11 چونکہ اللہ نے میری کمان کی تانت کھول کر میری رُسوائی کی ہے، اِس لئے وہ میری موجودگی میں بےلگام ہو گئے ہیں۔ 12 میرے دہنے ہاتھ ہجوم کھڑے ہو کر مجھے ٹھوکر کھلاتے اور میری فصیل کے ساتھ مٹی

---

[a] یعنی جھاڑی بنام broom، سینک قسم کی جھاڑی جس کے پھول زرد ہوتے ہیں۔

کے ڈھیر لگاتے ہیں تاکہ اُس میں رخنہ ڈال کر مجھے تباہ کریں۔ [13] وہ میری قلعہ بندیاں ڈھا کر مجھے خاک میں ملانے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ کسی اَور کی مدد درکار ہی نہیں۔ [14] وہ رخنے میں داخل ہوتے اور جوق در جوق تباہ شدہ فصیل میں سے گزر کر آگے بڑھتے ہیں۔ [15] ہول ناک واقعات میرے خلاف کھڑے ہو گئے ہیں، اور وہ تیز ہَوا کی طرح میرے وقار کو اُڑا لے جا رہے ہیں۔ میری سلامتی بادل کی طرح اوجھل ہو گئی ہے۔

[16] اور اب میری جان نکل رہی ہے، مَیں مصیبت کے دنوں کے قابو میں آ گیا ہوں۔ [17] رات کو میری ہڈیوں کو چھیدا جاتا ہے، کترنے والا درد مجھے کبھی نہیں چھوڑتا۔ [18] اللہ بڑے زور سے میرا کپڑا پکڑ کر گریبان کی طرح مجھے اپنی سخت گرفت میں رکھتا ہے۔ [19] اُس نے مجھے کیچڑ میں پھینک دیا ہے، اور دیکھنے میں مَیں خاک اور مٹی ہی بن گیا ہوں۔ [20] مَیں تجھے پکارتا، لیکن تُو جواب نہیں دیتا۔ مَیں کھڑا ہو جاتا، لیکن تُو مجھے گھورتا ہی رہتا ہے۔ [21] تُو میرے ساتھ اپنا سلوک بدل کر مجھ پر ظلم کرنے لگا، اپنے ہاتھ کے پورے زور سے مجھے ستانے لگا ہے۔ [22] تُو مجھے اُڑا کر ہَوا پر سوار ہونے دیتا، گرجتے طوفان میں گھلنے دیتا ہے۔ [23] ہاں، اب مَیں جانتا ہوں کہ تُو مجھے موت کے حوالے کرے گا، اُس گھر میں پہنچائے گا جہاں ایک دن تمام جاندار جمع ہو جاتے ہیں۔

[24] یقیناً مَیں نے کبھی بھی اپنا ہاتھ کسی ضرورت مند کے خلاف نہیں اُٹھایا جب اُس نے اپنی مصیبت میں آواز دی۔ [25] بلکہ جب کسی کا بُرا حال تھا تو مَیں ہم دردی سے رونے لگا، غریبوں کی حالت دیکھ کر میرا دل غم کھانے لگا۔ [26] تاہم مجھ پر مصیبت آئی، اگرچہ مَیں بھلائی کی اُمید رکھ سکتا تھا۔ مجھ پر گھنا اندھیرا چھا گیا، حالانکہ مَیں روشنی کی توقع کر سکتا تھا۔ [27] میرے اندر سب کچھ مضطرب ہے اور کبھی آرام نہیں کر سکتا، میرا واسطہ تکلیف دہ دنوں سے پڑتا ہے۔ [28] مَیں ماتمی لباس میں پھرتا ہوں اور کوئی مجھے تسلی نہیں دیتا، حالانکہ مَیں جماعت میں کھڑے ہو کر مدد کے لئے آواز دیتا ہوں۔ [29] مَیں گیدڑوں کا بھائی اور عقابی اُلّوؤں کا ساتھی بن گیا ہوں۔ [30] میری جِلد کالی ہو گئی، میری ہڈیاں تپتی گرمی کے سبب سے جھُلس گئی ہیں۔ [31] اب میرا سرود صرف ماتم کرنے اور میری بانسری صرف رونے والوں کے لئے استعمال ہوتی ہے۔

میری آخری بات: مَیں بے گناہ ہوں

31 مَیں نے اپنی آنکھوں سے عہد باندھا ہے۔ تو پھر مَیں کس طرح کسی کنواری پر نظر ڈال سکتا ہوں؟ [2] کیونکہ انسان کو آسمان پر رہنے والے خدا کی طرف سے کیا نصیب ہے، اُسے بلندیوں پر بسنے والے قادرِ مطلق سے کیا وراثت پانا ہے؟ [3] کیا ایسا نہیں ہے کہ ناراست شخص کے لئے آفت اور بدکار کے لئے تباہی مقرر ہے؟ [4] میری راہیں تو اللہ کو نظر آتی ہیں، وہ میرا ہر قدم گن لیتا ہے۔

[5] نہ مَیں کبھی دھوکے سے چلا، نہ میرے پاؤں نے کبھی فریب دینے کے لئے پھُرتی کی۔ اگر اِس میں ذرا بھی شک ہو [6] تو اللہ مجھے انصاف کے ترازو میں تول لے، اللہ میری بےالزام حالت معلوم کرے۔ [7] اگر میرے قدم صحیح راہ سے ہٹ گئے، میری آنکھیں میرے دل کو غلط راہ پر لے گئیں یا میرے ہاتھ داغ دار ہوئے [8] تو پھر جو بیج مَیں نے بویا اُس کی پیداوار کوئی اَور

کھائے، جو فصلیں مَیں نے لگائیں اُنہیں اُکھاڑا جائے۔

9 اگر میرا دل کسی عورت سے ناجائز تعلقات رکھنے پر اُکسایا گیا اور مَیں اِس مقصد سے اپنے پڑوسی کے دروازے پر تاک لگائے بیٹھا 10 تو پھر اللہ کرے کہ میری بیوی کسی اَور آدمی کی گندم پیسے، کہ کوئی اَور اُس پر جھک جائے۔ 11 کیونکہ ایسی حرکت شرم ناک ہوتی، ایسا جرم سزا کے لائق ہوتا ہے۔ 12 ایسے گناہ کی آگ پاتال تک سب کچھ بھسم کر دیتی ہے۔ اگر وہ مجھ سے سرزد ہوتا تو میری تمام فصل جڑوں تک راکھ کر دیتا۔

13 اگر میرا نوکر نوکرانیوں کے ساتھ جھگڑا تھا اور مَیں نے اُن کا حق مارا 14 تو مَیں کیا کروں جب اللہ عدالت میں کھڑا ہو جائے؟ جب وہ میری پوچھ گچھ کرے تو مَیں اُسے کیا جواب دوں؟ 15 کیونکہ جس نے مجھے میری ماں کے پیٹ میں بنایا اُس نے اُنہیں بھی بنایا۔ ایک ہی نے اُنہیں بھی اور مجھے بھی رِحم میں تشکیل دیا۔

16 کیا مَیں نے پست حالوں کی ضروریات پوری کرنے سے انکار کیا یا بیوہ کی آنکھوں کو بُجھنے دیا؟ ہرگز نہیں! 17 کیا مَیں نے اپنی روٹی اکیلے ہی کھائی اور یتیم کو اُس میں شریک نہ کیا؟ 18 ہرگز نہیں، بلکہ اپنی جوانی سے لے کر مَیں نے اُس کا باپ بن کر اُس کی پرورش کی، اپنی پیدائش سے ہی بیوہ کی راہنمائی کی۔ 19 جب کبھی مَیں نے دیکھا کہ کوئی کپڑوں کی کمی کے باعث ہلاک ہو رہا ہے، کہ کسی غریب کے پاس کمبل تک نہیں 20 تو مَیں نے اُسے اپنی بھیڑوں کی کچھ اُون دی تاکہ وہ گرم ہو سکے۔ ایسے لوگ مجھے دعا دیتے تھے۔ 21 مَیں نے کبھی بھی یتیموں کے خلاف ہاتھ نہیں اُٹھایا، اُس وقت بھی نہیں جب شہر کے دروازے میں بیٹھے بزرگ میرے حق میں تھے۔ 22 اگر ایسا نہ تھا تو اللہ کرے کہ میرا شانہ کندھے سے نکل کر گر جائے، کہ میرا بازو جوڑ سے پھاڑا جائے! 23 ایسی حرکتیں میرے لئے ناممکن تھیں، کیونکہ اگر مَیں ایسا کرتا تو مَیں اللہ سے دہشت کھاتا رہتا، مَیں اُس سے ڈر کے مارے قائم نہ رہ سکتا۔

24 کیا مَیں نے سونے پر اپنا پورا بھروسا رکھا یا خالص سونے سے کہا، 'تجھ پر ہی میرا اعتماد ہے'؟ ہرگز نہیں! 25 کیا مَیں اِس لئے خوش تھا کہ میری دولت زیادہ ہے اور میرے ہاتھ نے بہت کچھ حاصل کیا ہے؟ ہرگز نہیں! 26 کیا سورج کی چمک دمک اور چاند کی پُروقار روِش دیکھ کر 27 میرے دل کو کبھی چپکے سے غلط راہ پر لایا گیا؟ کیا مَیں نے کبھی اُن کا احترام کیا؟[a] 28 ہرگز نہیں، کیونکہ یہ بھی سزا کے لائق جرم ہے۔ اگر مَیں ایسا کرتا تو بلندیوں پر رہنے والے خدا کا انکار کرتا۔

29 کیا مَیں کبھی خوش ہوا جب مجھ سے نفرت کرنے والا تباہ ہوا؟ کیا مَیں باغ باغ ہوا جب اُس پر مصیبت آئی؟ ہرگز نہیں! 30 مَیں نے اپنے منہ کو اجازت نہ دی کہ گناہ کر کے اُس کی جان پر لعنت بھیجے۔ 31 بلکہ میرے خیمے کے آدمیوں کو تسلیم کرنا پڑا، 'کوئی نہیں ہے جو ایوب کے گوشت سے سیر نہ ہوا۔' 32 اجنبی کو باہر گلی میں رات گزارنی نہیں پڑتی تھی بلکہ میرا دروازہ مسافروں کے لئے کھلا رہتا تھا۔ 33 کیا مَیں نے کبھی آدم کی طرح اپنا گناہ چھپا کر اپنا قصور دل میں پوشیدہ رکھا، 34 اِس لئے کہ ہجوم سے ڈرتا اور اپنے رشتے داروں سے دہشت کھاتا تھا؟ ہرگز نہیں! مَیں نے کبھی بھی ایسا کام نہ کیا جس کے باعث مجھے ڈر کے

---

[a] لفظی ترجمہ: ہاتھ سے اُنہیں بوسہ دیا۔

مارے چپ رہنا پڑتا اور گھر سے نکل نہیں سکتا تھا۔

35 کاش کوئی میری سنے! دیکھو، یہاں میری بات پر میرے دست خط ہیں، اب قادرِ مطلق مجھے جواب دے۔ کاش میرے مخالف لکھ کر مجھے وہ الزامات بتائیں جو اُنھوں نے مجھ پر لگائے ہیں! 36 اگر الزامات کا کاغذ ملتا تو مَیں اُسے اُٹھا کر اپنے کندھے پر رکھتا، اُسے پگڑی کی طرح اپنے سر پر باندھ لیتا۔ 37 مَیں اللہ کو اپنے قدموں کا پورا حساب کتاب دے کر رئیس کی طرح اُس کے قریب پہنچتا۔

38 کیا میری زمین نے مدد کے لئے پکار کر مجھ پر الزام لگایا ہے؟ کیا اُس کی ریگھاریاں میرے سبب سے مل کر روپڑی ہیں؟ 39 کیا مَیں نے اُس کی پیداوار اجر دیئے بغیر کھائی، اُس پر محنت مشقت کرنے والوں کے لئے آہیں بھرنے کا باعث بن گیا؟ ہرگز نہیں! 40 اگر مَیں اِس میں قصور وار ٹھہروں تو گندم کے بجائے خاردار جھاڑیاں اور جَو کے بجائے دھتورا[a] اُگے۔" یوں ایوب کی باتیں اختتام کو پہنچ گئیں۔

چوتھے ساتھی اِلیہو کی تقریر

32 تب مذکورہ تینوں آدمی ایوب کو جواب دینے سے باز آئے، کیونکہ وہ اب تک سمجھتا تھا کہ مَیں راست باز ہوں۔ 2 یہ دیکھ کر اِلیہو بن برکیل غصے ہو گیا۔ بوز شہر کے رہنے والے اِس آدمی کا خاندان رام تھا۔ ایک طرف تو وہ ایوب سے خفا تھا، کیونکہ یہ اپنے آپ کو اللہ کے سامنے راست باز ٹھہراتا تھا۔ 3 دوسری طرف وہ تینوں دوستوں سے بھی ناراض تھا، کیونکہ نہ وہ ایوب کو صحیح جواب دے سکے، نہ ثابت کر سکے کہ مجرم ہے۔ 4 اِلیہو نے اب تک ایوب سے بات نہیں کی تھی۔ جب تک دوسروں نے بات پوری نہیں کی تھی وہ خاموش رہا، کیونکہ وہ بزرگ تھے۔ 5 لیکن اب جب اُس نے دیکھا کہ تینوں آدمی مزید کوئی جواب نہیں دے سکتے تو وہ بھڑک اُٹھا 6 اور جواب میں کہا،

"مَیں کم عمر ہوں جبکہ آپ سب عمر رسیدہ ہیں، اِس لئے مَیں کچھ شرمیلا تھا، مَیں آپ کو اپنی رائے بتانے سے ڈرتا تھا۔ 7 مَیں نے سوچا، چلو وہ بولیں جن کے زیادہ دن گزرے ہیں، وہ تعلیم دیں جنہیں متعدد سالوں کا تجربہ حاصل ہے۔

8 لیکن جو روح انسان میں ہے یعنی جو دم قادرِ مطلق نے اُس میں پھونک دیا وہی انسان کو سمجھ عطا کرتا ہے۔ 9 نہ صرف بوڑھے لوگ دانش مند ہیں، نہ صرف وہ انصاف سمجھتے ہیں جن کے بال سفید ہیں۔ 10 چنانچہ مَیں گزارش کرتا ہوں کہ ذرا میری بات سنیں، مجھے بھی اپنی رائے پیش کرنے دیجئے۔

11 مَیں آپ کے الفاظ کے انتظار میں رہا۔ جب آپ موزوں جواب تلاش کر رہے تھے تو مَیں آپ کی دانش مند باتوں پر غور کرتا رہا۔ 12 مَیں نے آپ پر پوری توجہ دی، لیکن آپ میں سے کوئی ایوب کو غلط ثابت نہ کر سکا، کوئی اُس کے دلائل کا مناسب جواب نہ دے پایا۔ 13 اب ایسا نہ ہو کہ آپ کہیں، 'ہم نے ایوب میں حکمت پائی ہے، انسان اُسے شکست دے کر بھگا نہیں سکتا بلکہ صرف اللہ ہی۔' 14 کیونکہ ایوب نے اپنے دلائل کی ترتیب سے میرا مقابلہ نہیں کیا، اور جب مَیں جواب دوں گا تو آپ کی باتیں نہیں دہراؤں گا۔

[a] ایک بدبودار پودا۔

15 آپ گھبرا کر جواب دینے سے باز آئے ہیں، اب آپ کچھ نہیں کہہ سکتے۔ 16 کیا مَیں مزید انتظار کروں، گو آپ خاموش ہو گئے ہیں، آپ رُک کر مزید جواب نہیں دے سکتے؟ 17 مَیں بھی جواب دینے میں حصہ لینا چاہتا ہوں، مَیں بھی اپنی رائے پیش کروں گا۔ 18 کیونکہ میرے اندر سے الفاظ چھلک رہے ہیں، میری روح میرے اندر مجھے مجبور کر رہی ہے۔

19 حقیقت میں مَیں اندر سے اُس نئی مَے کی مانند ہوں جو بند رکھی گئی ہو، مَیں نئی مَے سے بھری ہوئی نئی مشکوں کی طرح پھٹنے کو ہوں۔ 20 مجھے بولنا ہے تاکہ آرام پاؤں، لازم ہی ہے کہ مَیں اپنے ہونٹوں کو کھول کر جواب دوں۔ 21 یقیناً نہ مَیں کسی کی جانب داری، نہ کسی کی چاپلوسی کروں گا۔ 22 کیونکہ مَیں خوشامد کر ہی نہیں سکتا، ورنہ میرا خالق مجھے جلد ہی اُڑا لے جائے گا۔

اللہ کئی طریقوں سے انسان سے ہم کلام ہوتا ہے

33 اے ایوب، میری تقریر سنیں، میری تمام باتوں پر کان دھریں! 2 اب مَیں اپنا منہ کھول دیتا ہوں، میری زبان بولتی ہے۔ 3 میرے الفاظ سیدھی راہ پر چلنے والے دل سے اُبھر آتے ہیں، میرے ہونٹ دیانت داری سے وہ کچھ بیان کرتے ہیں جو مَیں جانتا ہوں۔ 4 اللہ کے روح نے مجھے بنایا، قادرِ مطلق کے دم نے مجھے زندگی بخشی۔

5 اگر آپ اِس قابل ہوں تو مجھے جواب دیں اور اپنی باتیں ترتیب سے پیش کر کے میرا مقابلہ کریں۔ 6 اللہ کی نظر میں مَیں تو آپ کے برابر ہوں، مجھے بھی مٹی سے لے کر تشکیل دیا گیا ہے۔ 7 چنانچہ مجھے آپ کے لئے دہشت کا باعث نہیں ہونا چاہئے، میری طرف سے آپ پر بھاری بوجھ نہیں آئے گا۔

8 آپ نے میرے سنتے ہی کہا بلکہ آپ کے الفاظ ابھی تک میرے کانوں میں گونج رہے ہیں، 9 'مَیں پاک ہوں، مجھ سے جرم سرزد نہیں ہوا، مَیں بےگناہ ہوں، میرا کوئی قصور نہیں۔ 10 تو بھی اللہ مجھ سے جھگڑنے کے مواقع ڈھونڈتا اور مجھے اپنا دشمن سمجھتا ہے۔ 11 وہ میرے پاؤں کو کاٹھ میں ڈال کر میری تمام راہوں کی پہرا داری کرتا ہے۔'

12 لیکن آپ کی یہ بات درست نہیں، کیونکہ اللہ انسان سے اعلیٰ ہے۔ 13 آپ اُس سے جھگڑ کر کیوں کہتے ہیں، 'وہ میری کسی بھی بات کا جواب نہیں دیتا'؟ 14 شاید انسان کو اللہ نظر نہ آئے، لیکن وہ ضرور کبھی اِس طریقے، کبھی اُس طریقے سے اُس سے ہم کلام ہوتا ہے۔

15 کبھی وہ خواب یا رات کی رویا میں اُس سے بات کرتا ہے۔ جب لوگ بستر پر لیٹ کر گہری نیند سو جاتے ہیں 16 تو اللہ اُن کے کان کھول کر اپنی نصیحتوں سے اُنہیں دہشت زدہ کر دیتا ہے۔ 17 یوں وہ انسان کو غلط کام کرنے اور مغرور ہونے سے باز رکھ کر 18 اُس کی جان گڑھے میں اُترنے اور دریائے موت کو عبور کرنے سے روک دیتا ہے۔

19 کبھی اللہ انسان کی بستر پر درد کے ذریعے تربیت کرتا ہے۔ تب اُس کی ہڈیوں میں لگاتار جنگ ہوتی ہے۔ 20 اُس کی جان کو خوراک سے گھن آتی بلکہ اُسے لذیذ ترین کھانے سے بھی نفرت ہوتی ہے۔ 21 اُس کا گوشت پوست سکڑ کر غائب ہو جاتا ہے جبکہ جو ہڈیاں پہلے چھپی ہوئی تھیں وہ نمایاں طور پر نظر آتی ہیں۔ 22 اُس کی جان گڑھے کے قریب، اُس کی زندگی ہلاک کرنے

والوں کے نزدیک پہنچتی ہے۔

23 لیکن اگر کوئی فرشتہ، ہزاروں میں سے کوئی ثالث اُس کے پاس ہو جو انسان کو سیدھی راہ دکھائے 24 اور اُس پر ترس کھا کر کہے، 'اُسے گڑھے میں اُترنے سے چھڑا، مجھے فدیہ مل گیا ہے، 25 اب اُس کا جسم جوانی کی نسبت زیادہ تر و تازہ ہو جائے اور وہ دوبارہ جوانی کی سی طاقت پائے' 26 تو پھر وہ شخص اللہ سے التجا کرے گا، اور اللہ اُس پر مہربان ہو گا۔ تب وہ بڑی خوشی سے اللہ کا چہرہ تکتا رہے گا۔ اِسی طرح اللہ انسان کی راست بازی بحال کرتا ہے۔

27 ایسا شخص لوگوں کے سامنے گائے گا اور کہے گا، 'مَیں نے گناہ کر کے سیدھی راہ ٹیڑھی میڑھی کر دی، اور مجھے کوئی فائدہ نہ ہوا۔ 28 لیکن اُس نے فدیہ دے کر میری جان کو موت کے گڑھے میں اُترنے سے چھڑایا۔ اب میری زندگی نور سے لطف اندوز ہو گی۔'

29 اللہ انسان کے ساتھ یہ سب کچھ دو چار مرتبہ کرتا ہے 30 تاکہ اُس کی جان گڑھے سے واپس آئے اور وہ زندگی کے نور سے روشن ہو جائے۔

31 اے ایوب، دھیان سے میری بات سنیں، خاموش ہو جائیں تاکہ مَیں بات کروں۔ 32 اگر آپ جواب میں کچھ بتانا چاہیں تو بتائیں۔ بولیں، کیونکہ مَیں آپ کو راست باز ٹھہرانے کی آرزو رکھتا ہوں۔ 33 لیکن اگر آپ کچھ بیان نہیں کر سکتے تو میری سنیں، چپ رہیں تاکہ مَیں آپ کو حکمت کی تعلیم دوں۔"

اللہ ہر ایک کو مناسب اجر دیتا ہے

34 پھر اِلیہو نے بات جاری رکھ کر کہا، 2 "اے دانش مندو، میرے الفاظ سنیں! اے عالِمو، مجھ پر کان دھریں! 3 کیونکہ کان یوں الفاظ کی جانچ پڑتال کرتا ہے جس طرح زبان خوراک کو چکھ لیتی ہے۔ 4 آئیں، ہم اپنے لئے وہ کچھ چن لیں جو درست ہے، آپس میں جان لیں کہ کیا کچھ اچھا ہے۔ 5 ایوب نے کہا ہے، 'گو مَیں بے گناہ ہوں تو بھی اللہ نے مجھے میرے حقوق سے محروم کر رکھا ہے۔ 6 جو فیصلہ میرے بارے میں کیا گیا ہے اُسے مَیں جھوٹ قرار دیتا ہوں۔ گو مَیں بےقصور ہوں تو بھی تیر نے مجھے یوں زخمی کر دیا کہ اُس کا علاج ممکن ہی نہیں۔' 7 اب مجھے بتائیں، کیا کوئی ایوب جیسا بُرا ہے؟ وہ تو کفر کی باتیں پانی کی طرح پیتے، 8 بدکاروں کی صحبت میں چلتے اور بےدینوں کے ساتھ اپنا وقت گزارتے ہیں۔ 9 کیونکہ وہ دعویٰ کرتے ہیں کہ اللہ سے لطف اندوز ہونا انسان کے لئے بےفائدہ ہے۔

10 چنانچہ اے سمجھ دار مردو، میری بات سنیں! یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اللہ شریر کام کرے؟ یہ تو ممکن ہی نہیں کہ قادرِ مطلق نااِنصافی کرے۔ 11 یقیناً وہ انسان کو اُس کے اعمال کا مناسب اجر دے کر اُس پر وہ کچھ لاتا ہے جس کا تقاضا اُس کا چال چلن کرتا ہے۔ 12 یقیناً اللہ بےدین حرکتیں نہیں کرتا، قادرِ مطلق انصاف کا خون نہیں کرتا۔ 13 کس نے زمین کو اللہ کے حوالے کیا؟ کس نے اُسے پوری دنیا پر اختیار دیا؟ کوئی نہیں! 14 اگر وہ کبھی ارادہ کرے کہ اپنی روح اور اپنا دم انسان سے واپس لے 15 تو تمام لوگ دم چھوڑ کر دوبارہ خاک ہو جائیں گے۔

16 اے ایوب، اگر آپ کو سمجھ ہے تو سنیں، میری باتوں پر دھیان دیں۔ 17 جو انصاف سے نفرت کرے کیا وہ حکومت کر سکتا ہے؟ کیا آپ اُسے مجرم ٹھہرانا

چاہتے ہیں جو راست باز اور قادرِ مطلق ہے، [18] جو بادشاہ سے کہہ سکتا ہے، 'اے بدمعاش!' اور شرفا سے، 'اے بےدینو!'؟ [19] وہ تو نہ رئیسوں کی جانب داری کرتا، نہ عُہدے داروں کو پست حالوں پر ترجیح دیتا ہے، کیونکہ سب ہی کو اُس کے ہاتھوں نے بنایا ہے۔ [20] وہ پل بھر میں، آدھی رات ہی مر جاتے ہیں۔ شرفا کو ہلایا جاتا ہے تو وہ کوچ کر جاتے ہیں، طاقت وروں کو بغیر کسی تگ و دَو کے ہٹایا جاتا ہے۔

[21] کیونکہ اللہ کی آنکھیں انسان کی راہوں پر لگی رہتی ہیں، آدم زاد کا ہر قدم اُسے نظر آتا ہے۔ [22] کہیں اِتنی تاریکی یا گھنا اندھیرا نہیں ہوتا کہ بدکار اُس میں چھپ سکے۔ [23] اور اللہ کسی بھی انسان کو اُس وقت سے آگاہ نہیں کرتا جب اُسے الٰہی تختِ عدالت کے سامنے آنا ہے۔ [24] اُسے تحقیقات کی ضرورت ہی نہیں بلکہ وہ زور آوروں کو پاش پاش کر کے دوسروں کو اُن کی جگہ کھڑا کر دیتا ہے۔ [25] وہ تو اُن کی حرکتوں سے واقف ہے اور اُنہیں رات کے وقت یوں تہہ و بالا کر سکتا ہے کہ چُور چُور ہو جائیں۔ [26] اُن کی بےدینی کے جواب میں وہ اُنہیں سب کی نظروں کے سامنے پٹخ دیتا ہے۔ [27] اُس کی پیروی سے ہٹنے اور اُس کی راہوں کا لحاظ نہ کرنے کا یہی نتیجہ ہے۔ [28] کیونکہ اُن کی حرکتوں کے باعث پست حالوں کی چیخیں اللہ کے سامنے اور مصیبت زدوں کی التجائیں اُس کے کان تک پہنچیں۔ [29] لیکن اگر وہ خاموش بھی رہے تو کون اُسے مجرم قرار دے سکتا ہے؟ اگر وہ اپنے چہرے کو چھپائے رکھے تو کون اُسے دیکھ سکتا ہے؟ وہ تو قوم پر بلکہ ہر فرد پر حکومت کرتا ہے [30] تاکہ شریر حکومت نہ کریں اور قوم پھنس نہ جائے۔

[31] بہتر ہے کہ آپ اللہ سے کہیں، 'مجھے غلط راہ پر لایا گیا ہے، آئندہ مَیں دوبارہ بُرا کام نہیں کروں گا۔ [32] جو کچھ مجھے نظر نہیں آتا وہ مجھے سکھا، اگر مجھ سے ناانصافی ہوئی ہے تو آئندہ ایسا نہیں کروں گا۔' [33] کیا اللہ کو آپ کو وہ اجر دینا چاہئے جو آپ کی نظر میں مناسب ہے، گو آپ نے اُسے رد کر دیا ہے؟ لازم ہے کہ آپ خود ہی فیصلہ کریں، نہ کہ مَیں۔ لیکن ذرا وہ کچھ پیش کریں جو کچھ آپ صحیح سمجھتے ہیں۔ [34] سمجھ دار لوگ بلکہ ہر دانش مند جو میری بات سنے فرمائے گا، [35] 'ایوب علم کے ساتھ بات نہیں کر رہا، اُس کے الفاظ فہم سے خالی ہیں۔ [36] کاش ایوب کی پوری جانچ پڑتال کی جائے، کیونکہ وہ شریروں کے سے جواب پیش کرتا، [37] وہ اپنے گناہ میں اضافہ کر کے ہمارے رُوبرُو اپنے جرم پر شک ڈالتا اور اللہ پر متعدد الزامات لگاتا ہے'۔''

اپنے آپ کو راست باز مت ٹھہرانا

35 پھر اِلیہو نے اپنی بات جاری رکھی، [2] ''آپ کہتے ہیں، 'مَیں اللہ سے زیادہ راست باز ہوں۔' کیا آپ یہ بات درست سمجھتے ہیں [3] یا یہ کہ 'مجھے کیا فائدہ ہے، گناہ نہ کرنے سے مجھے کیا نفع ہوتا ہے؟' [4] مَیں آپ کو اور ساتھی دوستوں کو اِس کا جواب بتاتا ہوں۔

[5] اپنی نگاہ آسمان کی طرف اُٹھائیں، بلندیوں کے بادلوں پر غور کریں۔ [6] اگر آپ نے گناہ کیا تو اللہ کو کیا نقصان پہنچا ہے؟ گو آپ سے متعدد جرائم بھی سرزد ہوئے ہوں تاہم وہ متاثر نہیں ہو گا۔ [7] راست باز زندگی گزارنے سے آپ اُسے کیا دے سکتے ہیں؟ آپ کے ہاتھوں سے اللہ کو کیا حاصل ہو سکتا ہے؟ کچھ بھی نہیں! [8] آپ کے ہم جنس انسان ہی آپ کی بےدینی سے متاثر

ہوتے ہیں، اور آدم زاد ہی آپ کی راست بازی سے فائدہ اُٹھاتے ہیں۔

9 جب لوگوں پر سخت ظلم ہوتا ہے تو وہ چیختے چلّاتے اور بڑوں کی زیادتی کے باعث مدد کے لئے آواز دیتے ہیں۔ 10 لیکن کوئی نہیں کہتا، 'اللہ، میرا خالق کہاں ہے؟ وہ کہاں ہے جو رات کے دوران نغمے عطا کرتا، 11 جو ہمیں زمین پر چلنے والے جانوروں کی نسبت زیادہ تعلیم دیتا، ہمیں پرندوں سے زیادہ دانش مند بناتا ہے؟' 12 اُن کی چیخوں کے باوجود اللہ جواب نہیں دیتا، کیونکہ وہ گھمنڈی اور بُرے ہیں۔

13 یقیناً اللہ ایسی باطل فریاد نہیں سنتا، قادرِ مطلق اُس پر دھیان ہی نہیں دیتا۔ 14 تو پھر وہ آپ پر کیوں توجہ دے جب آپ دعویٰ کرتے ہیں، 'مَیں اُسے نہیں دیکھ سکتا،' اور 'میرا معاملہ اُس کے سامنے ہی ہے، مَیں اب تک اُس کا انتظار کر رہا ہوں'؟ 15 وہ آپ کی کیوں سنے جب آپ کہتے ہیں، 'اللہ کا غضب کبھی سزا نہیں دیتا، اُسے بُرائی کی پروا ہی نہیں'؟ 16 جب ایوب منہ کھولتا ہے تو بے معنی باتیں نکلتی ہیں۔ جو متعدد الفاظ وہ پیش کرتا ہے وہ علم سے خالی ہیں۔"

اللہ کتنا عظیم ہے

36

اِلیہو نے اپنی بات جاری رکھی،

2 "تھوڑی دیر کے لئے صبر کر کے مجھے اِس کی تشریح کرنے دیں، کیونکہ مزید بہت کچھ ہے جو اللہ کے حق میں کہنا ہے۔ 3 مَیں دُور دُور تک پھروں گا تاکہ وہ علم حاصل کروں جس سے میرے خالق کی راستی ثابت ہو جائے۔ 4 یقیناً جو کچھ مَیں کہوں گا وہ فریب دہ نہیں ہو گا۔ ایک ایسا آدمی آپ کے سامنے کھڑا ہے جس نے خلوص دلی سے اپنا علم حاصل کیا ہے۔

5 گو اللہ عظیم قدرت کا مالک ہے تاہم وہ خلوص دلوں کو رد نہیں کرتا۔ 6 وہ بے دین کو زیادہ دیر تک جینے نہیں دیتا، لیکن مصیبت زدوں کا انصاف کرتا ہے۔ 7 وہ اپنی آنکھوں کو راست بازوں سے نہیں پھیرتا بلکہ اُنہیں بادشاہوں کے ساتھ تخت نشین کر کے بلندیوں پر سرفراز کرتا ہے۔

8 پھر اگر اُنہیں زنجیروں میں جکڑا جائے، اُنہیں مصیبت کے رسّوں میں گرفتار کیا جائے 9 تو وہ اُن پر ظاہر کرتا ہے کہ اُن سے کیا کچھ سرزد ہوا ہے، وہ اُنہیں اُن کے جرائم پیش کر کے اُنہیں دکھاتا ہے کہ اُن کا تکبر کا رویہ ہے۔ 10 وہ اُن کے کانوں کو تربیت کے لئے کھول کر اُنہیں حکم دیتا ہے کہ اپنی ناانصافی سے باز آ کر واپس آؤ۔ 11 اگر وہ مان کر اُس کی خدمت کرنے لگیں تو پھر وہ جیتے جی اپنے دن خوش حالی میں اور اپنے سال سکون سے گزاریں گے۔ 12 لیکن اگر نہ مانیں تو اُنہیں دریائے موت کو عبور کرنا پڑے گا، وہ علم سے محروم رہ کر مر جائیں گے۔

13 بے دین اپنی حرکتوں سے اپنے آپ پر الٰہی غضب لاتے ہیں۔ اللہ اُنہیں باندھ بھی لے، لیکن وہ مدد کے لئے نہیں پکارتے۔ 14 جوانی میں ہی اُن کی جان نکل جاتی، اُن کی زندگی مقدّس فرشتوں کے ہاتھوں ختم ہو جاتی ہے۔ 15 لیکن اللہ مصیبت زدہ کو اُس کی مصیبت کے ذریعے نجات دیتا، اُس پر ہونے والے ظلم کی معرفت اُس کا کان کھول دیتا ہے۔

16 وہ آپ کو بھی مصیبت کے منہ سے نکلنے کی ترغیب دلا کر ایک ایسی کھلی جگہ پر لانا چاہتا ہے جہاں رُکاوٹ نہیں ہے، جہاں آپ کی میز عمدہ کھانوں سے

بھری رہے گی۔ 17 لیکن اِس وقت آپ عدالت کا وہ پیالہ پی کر سیر ہو گئے ہیں جو بےدینوں کے نصیب میں ہے، اِس وقت عدالت اور انصاف نے آپ کو اپنی سخت گرفت میں لے لیا ہے۔ 18 خبردار کہ یہ بات آپ کو کفر بکنے پر نہ اُکسائے، ایسا نہ ہو کہ تاوان کی بڑی رقم آپ کو غلط راہ پر لے جائے۔ 19 کیا آپ کی دولت آپ کا دفاع کر کے آپ کو مصیبت سے بچائے گی؟ یا کیا آپ کی سرتوڑ کوششیں یہ سرانجام دے سکتی ہیں؟ ہرگز نہیں! 20 رات کی آرزو نہ کریں، اُس وقت کی جب قومیں جہاں بھی ہوں نیست و نابود ہو جاتی ہیں۔ 21 خبردار رہیں کہ ناانصافی کی طرف رجوع نہ کریں، کیونکہ آپ کو اِسی لئے مصیبت سے آزمایا جا رہا ہے۔

22 اللہ اپنی قدرت میں سرفراز ہے۔ کون اُس جیسا اُستاد ہے؟ 23 کس نے مقرر کیا کہ اُسے کس راہ پر چلنا ہے؟ کون کہہ سکتا ہے، 'تُو نے غلط کام کیا'؟ کوئی نہیں! 24 اُس کے کام کی تمجید کرنا نہ بھولیں، اُس سارے کام کی جس کی لوگوں نے اپنے گیتوں میں حمد و ثنا کی ہے۔ 25 ہر شخص نے یہ کام دیکھ لیا، انسان نے دُور دُور سے اُس کا ملاحظہ کیا ہے۔

26 اللہ عظیم ہے اور ہم اُسے نہیں جانتے، اُس کے سالوں کی تعداد معلوم نہیں کر سکتے۔ 27 کیونکہ وہ پانی کے قطرے اوپر کھینچ کر دُھند سے بارش نکال لیتا ہے، 28 وہ بارش جو بادل زمین پر برسا دیتے اور جس کی بوچھاڑیں انسان پر پڑتی ہیں۔ 29 کون سمجھ سکتا ہے کہ بادل کس طرح چھا جاتے، کہ اللہ کے مسکن سے بجلیاں کس طرح کڑکتی ہیں؟ 30 وہ اپنے اردگرد روشنی پھیلا کر سمندر کی جڑوں تک سب کچھ روشن کرتا ہے۔ 31 یوں وہ بادلوں سے قوموں کی پرورش کرتا، اُنہیں کثرت کی خوراک مہیا کرتا ہے۔ 32 وہ اپنی مٹھیوں کو بادل کی بجلیوں سے بھر کر حکم دیتا ہے کہ کیا چیز اپنا نشانہ بنائیں۔ 33 اُس کے بادلوں کی گرجتی آواز اُس کے غضب کا اعلان کرتی، ناانصافی پر اُس کے شدید قہر کو ظاہر کرتی ہے۔

37 یہ سوچ کر میرا دل لرز کر اپنی جگہ سے اُچھل پڑتا ہے۔ 2 سنیں اور اُس کی غضب ناک آواز پر غور کریں، اُس غُراتی آواز پر جو اُس کے منہ سے نکلتی ہے۔ 3 آسمان تلے ہر مقام پر بلکہ زمین کی انتہا تک وہ اپنی بجلی چمکنے دیتا ہے۔ 4 اِس کے بعد کڑکتی آواز سنائی دیتی، اللہ کی رُعب دار آواز گرج اُٹھتی ہے۔ اور جب اُس کی آواز سنائی دیتی ہے تو وہ بجلیوں کو نہیں روکتا۔

5 اللہ انوکھے طریقے سے اپنی آواز گرجنے دیتا ہے۔ ساتھ ساتھ وہ ایسے عظیم کام کرتا ہے جو ہماری سمجھ سے باہر ہیں۔ 6 کیونکہ وہ برف کو فرماتا ہے، 'زمین پر پڑ جا' اور موسلا دھار بارش کو، 'اپنا پورا زور دکھا۔' 7 یوں وہ ہر انسان کو اُس کے گھر میں رہنے پر مجبور کرتا ہے تاکہ سب جان لیں کہ اللہ کام میں مصروف ہے۔ 8 تب جنگلی جانور بھی اپنے بھٹوں میں چھپ جاتے، اپنے گھروں میں پناہ لیتے ہیں۔

9 طوفان اپنے کمرے سے نکل آتا، شمالی ہَوا ملک میں ٹھنڈ پھیلا دیتی ہے۔ 10 اللہ پھونک مارتا تو پانی جم جاتا، اُس کی سطح دُور دُور تک منجمد ہو جاتی ہے۔ 11 اللہ بادلوں کو نمی سے بوجھل کر کے اُن کے ذریعے دُور تک اپنی بجلی چمکاتا ہے۔ 12 اُس کی ہدایت پر وہ منڈلاتے ہوئے اُس کا ہر حکم تکمیل تک پہنچاتے ہیں۔ 13 یوں وہ اُنہیں لوگوں کی تربیت کرنے، اپنی زمین کو برکت دینے

یا اپنی شفقت دکھانے کے لئے بھیج دیتا ہے۔

14 اے ایوب، میری اِس بات پر دھیان دیں، رُک کر اللہ کے عظیم کاموں پر غور کریں۔ 15 کیا آپ کو معلوم ہے کہ اللہ اپنے کاموں کو کیسے ترتیب دیتا ہے، کہ وہ اپنے بادلوں سے بجلی کس طرح چمکنے دیتا ہے؟ 16 کیا آپ بادلوں کی نقل و حرکت جانتے ہیں؟ کیا آپ کو اُس کے انوکھے کاموں کی سمجھ آتی ہے جو کامل علم رکھتا ہے؟ 17 جب زمین جنوبی لُو کی زد میں آ کر چپ ہو جاتی اور آپ کے کپڑے تپنے لگتے ہیں 18 تو کیا آپ اللہ کے ساتھ مل کر آسمان کو ٹھونک ٹھونک کر پیتل کے آئینے کی مانند سخت بنا سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں!

19 ہمیں بتائیں کہ اللہ سے کیا کہیں! افسوس، اندھیرے کے باعث ہم اپنے خیالات کو ترتیب نہیں دے سکتے۔ 20 اگر مَیں اپنی بات پیش کروں تو کیا اُسے کچھ معلوم ہو جائے گا جس کا پہلے علم نہ تھا؟ کیا کوئی بھی کچھ بیان کر سکتا ہے جو اُسے پہلے معلوم نہ ہو؟ کبھی نہیں! 21 ایک وقت دھوپ نظر نہیں آتی اور بادل زمین پر سایہ ڈالتے ہیں، پھر ہَوا چلنے لگتی اور موسم صاف ہو جاتا ہے۔ 22 شمال سے سنہری چمک قریب آتی اور اللہ رُعب دار شان و شوکت سے گھرا ہوا آ پہنچتا ہے۔ 23 ہم تو قادرِ مطلق تک نہیں پہنچ سکتے۔ اُس کی قدرت اعلیٰ اور راستی زور آور ہے، وہ کبھی انصاف کا خون نہیں کرتا۔ 24 اِس لئے آدم زاد اُس سے ڈرتے اور دل کے دانش مند اُس کا خوف مانتے ہیں۔"

اللہ کا جواب

38 پھر اللہ خود ایوب سے ہم کلام ہوا۔ طوفان میں سے اُس نے اُسے جواب دیا،

2 "یہ کون ہے جو سمجھ سے خالی باتیں کرنے سے میرے منصوبے کے صحیح مطلب پر پردہ ڈالتا ہے؟ 3 مرد کی طرح کمربستہ ہو جا! مَیں تجھ سے سوال کرتا ہوں، اور تُو مجھے تعلیم دے۔

4 تُو کہاں تھا جب مَیں نے زمین کی بنیاد رکھی؟ اگر تجھے اِس کا علم ہو تو مجھے بتا! 5 کس نے اُس کی لمبائی اور چوڑائی مقرر کی؟ کیا تجھے معلوم ہے؟ کس نے ناپ کر اُس کی پیمائش کی؟ 6 اُس کے ستون کس چیز پر لگائے گئے؟ کس نے اُس کے کونے کا بنیادی پتھر رکھا، 7 اُس وقت جب صبح کے ستارے مل کر شادیانہ بجا رہے، تمام فرشتے خوشی کے نعرے لگا رہے تھے؟

8 جب سمندر رِحم سے پھوٹ نکلا تو کس نے دروازے بند کر کے اُس پر قابو پایا؟ 9 اُس وقت مَیں نے بادلوں کو اُس کا لباس بنایا اور اُسے گھنے اندھیرے میں یوں لپیٹا جس طرح نو زاد کو پوتڑوں میں لپیٹا جاتا ہے۔ 10 اُس کی حدود مقرر کر کے مَیں نے اُسے روکنے کے دروازے اور کُنڈے لگائے۔ 11 مَیں بولا، 'تجھے یہاں تک آنا ہے، اِس سے آگے نہ بڑھنا، تیری رُعب دار لہروں کو یہیں رُکنا ہے۔'

12 کیا تُو نے کبھی صبح کو حکم دیا یا اُسے طلوع ہونے کی جگہ دکھائی 13 تاکہ وہ زمین کے کناروں کو پکڑ کر بے دینوں کو اُس سے جھاڑ دے؟ 14 اُس کی روشنی میں زمین یوں تشکیل پاتی ہے جس طرح مٹی جس پر مُہر لگائی جائے۔ سب کچھ رنگ دار لباس پہنے نظر آتا ہے۔ 15 تب بے دینوں کی روشنی روکی جاتی، اُن کا اُٹھایا ہوا بازو توڑا جاتا ہے۔

16 کیا تُو سمندر کے سرچشموں تک پہنچ کر اُس کی گہرائیوں میں سے گزرا ہے؟ 17 کیا موت کے دروازے

تجھ پر ظاہر ہوئے، تجھے گھنے اندھیرے کے دروازے نظر آئے ہیں؟ 18 کیا تجھے زمین کے وسیع میدانوں کی پوری سمجھ آئی ہے؟ مجھے بتا اگر یہ سب کچھ جانتا ہے!

19 روشنی کے منبع تک لے جانے والا راستہ کہاں ہے؟ اندھیرے کی رہائش گاہ کہاں ہے؟ 20 کیا تُو اُنہیں اُن کے مقاموں تک پہنچا سکتا ہے؟ کیا تُو اُن کے گھروں تک لے جانے والی راہوں سے واقف ہے؟ 21 بےشک تُو اِس کا علم رکھتا ہے، کیونکہ تُو اُس وقت جنم لے چکا تھا جب یہ پیدا ہوئے۔ تُو تو قدیم زمانے سے ہی زندہ ہے!

22 کیا تُو وہاں تک پہنچ گیا ہے جہاں برف کے ذخیرے جمع ہوتے ہیں؟ کیا تُو نے اولوں کے گوداموں کو دیکھ لیا ہے؟ 23 مَیں اُنہیں مصیبت کے وقت کے لئے محفوظ رکھتا ہوں، ایسے دنوں کے لئے جب لڑائی اور جنگ چھڑ جائے۔ 24 مجھے بتا، اُس جگہ تک کس طرح پہنچنا ہے جہاں روشنی تقسیم ہوتی ہے، یا اُس جگہ جہاں سے مشرقی ہَوا نکل کر زمین پر بکھر جاتی ہے؟

25 کس نے موسلا دھار بارش کے لئے راستہ اور گرجتے طوفان کے لئے راہ بنائی 26 تاکہ انسان سے خالی زمین اور غیرآباد ریگستان کی آب پاشی ہو جائے، 27 تاکہ ویران و سنسان بیابان کی پیاس بجھ جائے اور اُس سے ہریالی پھوٹ نکلے؟ 28 کیا بارش کا باپ ہے؟ کون شبنم کے قطروں کا والد ہے؟

29 برف کس ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئی؟ جو پالا آسمان سے آ کر زمین پر پڑتا ہے کس نے اُسے جنم دیا؟ 30 جب پانی پتھر کی طرح سخت ہو جائے بلکہ گہرے سمندر کی سطح بھی جم جائے تو کون یہ سرانجام دیتا ہے؟ 31 کیا تُو خوشۂ پروین کو باندھ سکتا یا جوزے کی زنجیروں کو کھول سکتا ہے؟ 32 کیا تُو کروا سکتا ہے کہ ستاروں کے مختلف جُھرمٹ اُن کے مقررہ اوقات کے مطابق نکل آئیں؟ کیا تُو دُبِ اکبر کی اُس کے بچوں سمیت قیادت کرنے کے قابل ہے؟ 33 کیا تُو آسمان کے قوانین جانتا یا اُس کی زمین پر حکومت متعین کرتا ہے؟

34 کیا جب تُو بلند آواز سے بادلوں کو حکم دے تو وہ تجھ پر موسلا دھار بارش برساتے ہیں؟ 35 کیا تُو بادل کی بجلی زمین پر بھیج سکتا ہے؟ کیا وہ تیرے پاس آ کر کہتی ہے، 'مَیں خدمت کے لئے حاضر ہوں'؟ 36 کس نے مصر کے لق لق کو حکمت دی، مرغ کو سمجھ عطا کی؟ 37 کس کو اِتنی دانائی حاصل ہے کہ وہ بادلوں کو گن سکے؟ کون آسمان کے اِن گھڑوں کو اُس وقت اُنڈیل سکتا ہے 38 جب مٹی ڈھالے ہوئے لوہے کی طرح سخت ہو جائے اور ڈھیلے ایک دوسرے کے ساتھ چپک جائیں؟ کوئی نہیں!

39 کیا تُو ہی شیرنی کے لئے شکار کرتا یا شیروں کو سیر کرتا ہے 40 جب وہ اپنی چھپنے کی جگہوں میں دبک جائیں یا گنجان جنگل میں کہیں تاک لگائے بیٹھے ہوں؟ 41 کون کوّے کو خوراک مہیا کرتا ہے جب اُس کے بچے بھوک کے باعث اللہ کو آواز دیں اور مارے مارے پھریں؟

39

کیا تجھے معلوم ہے کہ پہاڑی بکریوں کے بچے کب پیدا ہوتے ہیں؟ جب ہرنی اپنا بچہ جنم دیتی ہے تو کیا تُو اِس کو ملاحظہ کرتا ہے؟ 2 کیا تُو وہ مہینے گنتا رہتا ہے جب بچے ہرنیوں کے پیٹ میں ہوں؟ کیا تُو جانتا ہے کہ کس وقت بچے جنم دیتی ہیں؟ 3 اُس دن وہ دبک جاتی، بچے نکل آتے اور دردِ زہ ختم ہو جاتا ہے۔ 4 اُن کے بچے طاقت ور ہو کر کھلے میدان

میں پھلتے پھولتے، پھر ایک دن چلے جاتے ہیں اور اپنی ماں کے پاس واپس نہیں آتے۔

5 کس نے جنگلی گدھے کو کھلا چھوڑ دیا؟ کس نے اُس کے رسّے کھول دیئے؟ 6 مَیں ہی نے بیابان اُس کا گھر بنا دیا، مَیں ہی نے مقرر کیا کہ بنجر زمین اُس کی رہائش گاہ ہو۔ 7 وہ شہر کا شور شرابہ دیکھ کر ہنس اُٹھتا، اور اُسے ہانکنے والے کی آواز سننی نہیں پڑتی۔ 8 وہ چرنے کے لئے پہاڑی علاقے میں اِدھر اُدھر گھومتا اور ہریالی کا کھوج لگاتا رہتا ہے۔

9 کیا جنگلی بَیل تیری خدمت کرنے کے لئے تیار ہو گا؟ کیا وہ کبھی رات کو تیری چرنی کے پاس گزارے گا؟ 10 کیا تُو اُسے باندھ کر ہل چلا سکتا ہے؟ کیا وہ وادی میں تیرے پیچھے چل کر سہاگا پھیرے گا؟ 11 کیا تُو اُس کی بڑی طاقت دیکھ کر اُس پر اعتماد کرے گا؟ کیا تُو اپنا سخت کام اُس کے سپرد کرے گا؟ 12 کیا تُو بھروسا کر سکتا ہے کہ وہ تیرا اناج جمع کر کے گاہنے کی جگہ پر لے آئے؟ ہرگز نہیں!

13 شُتر مرغ خوشی سے اپنے پَروں کو پھڑپھڑاتا ہے۔ لیکن کیا اُس کا شاہ پَر لق لق یا باز کے شاہ پَر کی مانند ہے؟ 14 وہ تو اپنے انڈے زمین پر اکیلے چھوڑتا ہے، اور وہ مٹی ہی پر پکتے ہیں۔ 15 شُتر مرغ کو خیال تک نہیں آتا کہ کوئی اُنہیں پاؤں تلے کچل سکتا یا کوئی جنگلی جانور اُنہیں روند سکتا ہے۔ 16 لگتا نہیں کہ اُس کے اپنے بچے ہیں، کیونکہ اُس کا اُن کے ساتھ سلوک اِتنا سخت ہے۔ اگر اُس کی محنت ناکام نکلے تو اُسے پروا ہی نہیں، 17 کیونکہ اللہ نے اُسے حکمت سے محروم رکھ کر اُسے سمجھ سے نہ نوازا۔ 18 تو بھی وہ اِتنی تیزی سے اُچھل کر بھاگ جاتا ہے کہ گھوڑے اور گھڑسوار کی دوڑ دیکھ کر ہنسنے لگتا ہے۔

19 کیا تُو گھوڑے کو اُس کی طاقت دے کر اُس کی گردن کو ایال سے آراستہ کرتا ہے؟ 20 کیا تُو ہی اُسے ٹڈی کی طرح پھلانگنے دیتا ہے؟ جب وہ زور سے اپنے نتھنوں کو پُھلا کر آواز نکالتا ہے تو کتنا رُعب دار لگتا ہے! 21 وہ وادی میں سُم مار مار کر اپنی طاقت کی خوشی مناتا، پھر بھاگ کر میدانِ جنگ میں آ جاتا ہے۔ 22 وہ خوف کا مذاق اُڑاتا اور کسی سے بھی نہیں ڈرتا، تلوار کے رُوبرُو بھی پیچھے نہیں ہٹتا۔ 23 اُس کے اوپر ترکش کھڑکھڑاتا، نیزہ اور شمشیر چمکتی ہے۔ 24 وہ بڑا شور مچا کر اِتنی تیزی اور جوش و خروش سے دشمن پر حملہ کرتا ہے کہ بِگل بجتے وقت بھی روکا نہیں جاتا۔ 25 جب بھی بِگل بجے وہ زور سے ہنہناتا اور دُور ہی سے میدانِ جنگ، کمانڈروں کا شور اور جنگ کے نعرے سونگھ لیتا ہے۔

26 کیا باز تیری ہی حکمت کے ذریعے ہَوا میں اُڑ کر اپنے پَروں کو جنوب کی جانب پھیلا دیتا ہے؟ 27 کیا عقاب تیرے ہی حکم پر بلندیوں پر منڈلاتا اور اونچی اونچی جگہوں پر اپنا گھونسلا بنا لیتا ہے؟ 28 وہ چٹان پر رہتا، اُس کے ٹوٹے پھوٹے کناروں اور قلعہ بند جگہوں پر بسیرا کرتا ہے۔ 29 وہاں سے وہ اپنے شکار کا کھوج لگاتا ہے، اُس کی آنکھیں دُور دُور تک دیکھتی ہیں۔ 30 اُس کے بچے خون کے لالچ میں رہتے، اور جہاں بھی لاش ہو وہاں وہ حاضر ہوتا ہے۔“

ایوب رب کو جواب نہیں دے سکتا

40 رب نے ایوب سے پوچھا، 2 ”کیا ملامت کرنے والا عدالت میں قادرِ مطلق سے جھگڑنا چاہتا ہے؟ اللہ کی سرزنش کرنے

والا اُسے جواب دے!"

3 تب ایوب نے جواب دے کر رب سے کہا،

4 "مَیں تو نالائق ہوں، مَیں کس طرح تجھے جواب دوں؟ مَیں اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر خاموش رہوں گا۔ 5 ایک بار مَیں نے بات کی اور اِس کے بعد مزید ایک دفعہ، لیکن اب سے مَیں جواب میں کچھ نہیں کہوں گا۔"

اللہ: کیا تجھے میری جیسی قدرت حاصل ہے؟

6 تب اللہ طوفان میں سے ایوب سے ہم کلام ہوا،

7 "مرد کی طرح کمربستہ ہو جا! مَیں تجھ سے سوال کروں اور تُو مجھے تعلیم دے۔ 8 کیا تُو واقعی میرا انصاف منسوخ کر کے مجھے مجرم ٹھہرانا چاہتا ہے تاکہ خود راست باز ٹھہرے؟ 9 کیا تیرا بازو اللہ کے بازو جیسا زور آور ہے؟ کیا تیری آواز اُس کی آواز کی طرح کڑکتی ہے؟ 10 آ، اپنے آپ کو شان و شوکت سے آراستہ کر، عزت و جلال سے ملبّس ہو جا! 11 بیک وقت اپنا شدید قہر مختلف جگہوں پر نازل کر، ہر مغرور کو اپنا نشانہ بنا کر اُسے خاک میں ملا دے۔ 12 ہر متکبر پر غور کر کے اُسے پست کر۔ جہاں بھی بے دین ہو وہیں اُسے کچل دے۔ 13 اُن سب کو مٹی میں چھپا دے، اُنہیں رسّوں میں جکڑ کر کسی خفیہ جگہ گرفتار کر۔ 14 تب ہی مَیں تیری تعریف کر کے مان جاؤں گا کہ تیرا دہنا ہاتھ تجھے نجات دے سکتا ہے۔

اللہ کی قدرت اور حکمت کی دو مثالیں

15 بہیموت[a] پر غور کر جسے مَیں نے تجھے خلق کرتے وقت بنایا اور جو بَیل کی طرح گھاس کھاتا ہے۔ 16 اُس کی کمر میں کتنی طاقت، اُس کے پیٹ کے پٹھوں میں کتنی قوت ہے۔ 17 وہ اپنی دُم کو دیودار کے درخت کی طرح لٹکنے دیتا ہے، اُس کی رانوں کی نسیں مضبوطی سے ایک دوسری سے جُڑی ہوئی ہیں۔ 18 اُس کی ہڈیاں پیتل کے سے پائپ، لوہے کے سے سریئے ہیں۔ 19 وہ اللہ کے کاموں میں سے اوّل ہے، اُس کے خالق ہی نے اُسے اُس کی تلوار دی۔ 20 پہاڑیاں اُسے اپنی پیداوار پیش کرتی، کھلے میدان کے تمام جانور وہاں کھیلتے کودتے ہیں۔ 21 وہ کانٹےدار جھاڑیوں کے نیچے آرام کرتا، سرکنڈوں اور دلدل میں چھپا رہتا ہے۔ 22 خاردار جھاڑیاں اُس پر سایہ ڈالتی اور ندی کے سفیدہ کے درخت اُسے گھیرے رکھتے ہیں۔ 23 جب دریا سیلاب کی صورت اختیار کرے تو وہ نہیں بھاگتا۔ گو دریائے یردن اُس کے منہ پر پھوٹ پڑے تو بھی وہ اپنے آپ کو محفوظ سمجھتا ہے۔ 24 کیا کوئی اُس کی آنکھوں میں اُنگلیاں ڈال کر اُسے پکڑ سکتا ہے؟ اگر اُسے پھندے میں پکڑا بھی جائے تو کیا کوئی اُس کی ناک کو چھید سکتا ہے؟ ہرگز نہیں!

41 کیا تُو لِویاتان[b] اژدہے کو مچھلی کے کانٹے سے پکڑ سکتا یا اُس کی زبان کو رسّے سے باندھ سکتا ہے؟ 2 کیا تُو اُس کی ناک چھید کر اُس میں سے رسّا گزار سکتا یا اُس کے جبڑے کو کانٹے سے چیر سکتا ہے؟ 3 کیا وہ کبھی تجھ سے بار بار رحم مانگے گا یا نرم نرم الفاظ سے تیری خوشامد کرے گا؟ 4 کیا وہ کبھی تیرے ساتھ عہد کرے گا کہ تُو اُسے اپنا غلام بنائے رکھے؟ ہرگز نہیں! 5 کیا تُو پرندے کی طرح اُس کے ساتھ کھیل سکتا یا اُسے باندھ کر اپنی لڑکیوں کو دے سکتا ہے تاکہ وہ اُس کے ساتھ کھیلیں؟ 6 کیا سوداگر کبھی

[a] سائنس دان متفق نہیں کہ یہ کون سا جانور تھا۔

[b] سائنس دان متفق نہیں کہ یہ کون سا جانور تھا۔

اُس کا سودا کریں گے یا اُسے تاجروں میں تقسیم کریں گے؟ کبھی نہیں! 7 کیا تُو اُس کی کھال کو بھالوں سے یا اُس کے سر کو ہارپونوں سے بھر سکتا ہے؟ 8 ایک دفعہ اُسے ہاتھ لگایا تو یہ لڑائی تجھے ہمیشہ یاد رہے گی، اور تُو آئندہ ایسی حرکت کبھی نہیں کرے گا!

9 یقیناً اُس پر قابو پانے کی ہر اُمید فریب دہ ثابت ہو گی، کیونکہ اُسے دیکھتے ہی انسان گر جاتا ہے۔ 10 کوئی اِتنا بےدھڑک نہیں ہے کہ اُسے مشتعل کرے۔ تو پھر کون میرا سامنا کر سکتا ہے؟ 11 کس نے مجھے کچھ دیا ہے کہ مَیں اُس کا معاوضہ دوں۔ آسمان تلے ہر چیز میری ہی ہے!

12 مَیں تجھے اُس کے اعضا کے بیان سے محروم نہیں رکھوں گا، کہ وہ کتنا بڑا، طاقت ور اور خوب صورت ہے۔ 13 کون اُس کی کھال[a] اُتار سکتا، کون اُس کے زرہ بکتر کی دو تہوں کے اندر تک پہنچ سکتا ہے؟ 14 کون اُس کے منہ کا دروازہ کھولنے کی جرأت کرے؟ اُس کے ہول ناک دانت دیکھ کر انسان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ 15 اُس کی پیٹھ پر ایک دوسری سے خوب جُڑی ہوئی ڈھالوں کی قطاریں ہوتی ہیں۔ 16 وہ اِتنی مضبوطی سے ایک دوسری سے لگی ہوتی ہیں کہ اُن کے درمیان سے ہَوا بھی نہیں گزر سکتی، 17 بلکہ یوں ایک دوسری سے چمٹی اور لپٹی رہتی ہیں کہ اُنہیں ایک دوسری سے الگ نہیں کیا جا سکتا۔

18 جب چھینکیں مارے تو بجلی چمک اُٹھتی ہے۔ اُس کی آنکھیں طلوعِ صبح کی پلکوں کی مانند ہیں۔ 19 اُس کے منہ سے مشعلیں اور چنگاریاں خارج ہوتی ہیں، 20 اُس کے نتھنوں سے دھواں یوں نکلتا ہے جس طرح بھڑکتی اور دہکتی آگ پر رکھی گئی دیگ سے۔ 21 جب پھونک مارے تو کوئلے دہک اُٹھتے اور اُس کے منہ سے شعلے نکلتے ہیں۔

22 اُس کی گردن میں اِتنی طاقت ہے کہ جہاں بھی جائے وہاں اُس کے آگے آگے مایوسی پھیل جاتی ہے۔ 23 اُس کے گوشت پوست کی تہیں ایک دوسری سے خوب جُڑی ہوئی ہیں، وہ ڈھالے ہوئے لوہے کی طرح مضبوط اور بےلچک ہیں۔ 24 اُس کا دل پتھر جیسا سخت، چکّی کے نچلے پاٹ جیسا مستحکم ہے۔

25 جب اُٹھے تو زورآور ڈر جاتے اور دہشت کھا کر پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔ 26 ہتھیاروں کا اُس پر کوئی اثر نہیں ہوتا، خواہ کوئی تلوار، نیزے، برچھی یا تیر سے اُس پر حملہ کیوں نہ کرے۔ 27 وہ لوہے کو بھوسا اور پیتل کو گلی سڑی لکڑی سمجھتا ہے۔ 28 تیر اُسے نہیں بھگا سکتے، اور اگر غلیل کے پتھر اُس پر چلاؤ تو اُن کا اثر بھوسے کے برابر ہے۔ 29 ڈنڈا اُسے تنکا سا لگتا ہے، اور وہ شمشیر کا شور شرابہ سن کر ہنس اُٹھتا ہے۔ 30 اُس کے پیٹ پر تیز ٹھیکرے سے لگے ہیں، اور جس طرح اناج پر گاہنے کا آلہ چلایا جاتا ہے اُسی طرح وہ کیچڑ پر چلتا ہے۔ 31 جب سمندر کی گہرائیوں میں سے گزرے تو پانی اُبلتی دیگ کی طرح کھَولنے لگتا ہے۔ وہ مرہم کے مختلف اجزا کو ملا ملا کر تیار کرنے والے عطار کی طرح سمندر کو حرکت میں لاتا ہے۔ 32 اپنے پیچھے وہ چمکتا دمکتا راستہ چھوڑتا ہے۔ تب لگتا ہے کہ سمندر کی گہرائیوں کے سفید بال ہیں۔ 33 دنیا میں اُس جیسا کوئی مخلوق نہیں، ایسا بنایا گیا ہے کہ کبھی نہ ڈرے۔ 34 جو بھی اعلیٰ ہو اُس پر وہ حقارت کی نگاہ سے دیکھتا ہے، وہ تمام رُعب

---

[a] لفظی ترجمہ: بیرونی لباس۔

دار جانوروں کا بادشاہ ہے۔“

ایوب کی آخری بات

42 تب ایوب نے جواب میں رب سے کہا، 2 ”مَیں نے جان لیا ہے کہ تُو سب کچھ کر پاتا ہے، کہ تیرا کوئی بھی منصوبہ روکا نہیں جا سکتا۔ 3 تُو نے فرمایا، ’یہ کون ہے جو سمجھ سے خالی باتیں کرنے سے میرے منصوبے کے صحیح مطلب پر پردہ ڈالتا ہے؟‘ یقیناً مَیں نے ایسی باتیں بیان کیں جو میری سمجھ سے باہر ہیں، ایسی باتیں جو اِتنی انوکھی ہیں کہ مَیں اُن کا علم رکھ ہی نہیں سکتا۔ 4 تُو نے فرمایا، ’سن میری بات تو مَیں بولوں گا۔ مَیں تجھ سے سوال کرتا ہوں، اور تُو مجھے تعلیم دے۔‘ 5 پہلے مَیں نے تیرے بارے میں صرف سنا تھا، لیکن اب میری اپنی آنکھوں نے تجھے دیکھا ہے۔ 6 اِس لئے مَیں اپنی باتیں مسترد کرتا، اپنے آپ پر خاک اور راکھ ڈال کر توبہ کرتا ہوں۔“

ایوب اپنے دوستوں کی شفاعت کرتا ہے

7 ایوب سے یہ تمام باتیں کہنے کے بعد رب اِلی فز تیمانی سے ہم کلام ہوا، ”مَیں تجھ سے اور تیرے دو دوستوں سے غصے ہوں، کیونکہ گو میرے بندے ایوب نے میرے بارے میں درست باتیں کیں مگر تم نے ایسا نہیں کیا۔ 8 چنانچہ اب سات جوان بَیل اور سات مینڈھے لے کر میرے بندے ایوب کے پاس جاؤ اور اپنی خاطر بھسم ہونے والی قربانی پیش کرو۔ لازم ہے کہ ایوب تمہاری شفاعت کرے، ورنہ مَیں تمہیں تمہاری حماقت کا پورا اجر دوں گا۔ لیکن اُس کی شفاعت پر مَیں تمہیں معاف کروں گا، کیونکہ میرے بندے ایوب نے میرے بارے میں وہ کچھ بیان کیا جو صحیح ہے جبکہ تم نے ایسا نہیں کیا۔“

9 اِلی فز تیمانی، بِلدد سوخی اور ضوفر نعماتی نے وہ کچھ کیا جو رب نے اُنہیں کرنے کو کہا تھا تو رب نے ایوب کی سنی۔

10 اور جب ایوب نے دوستوں کی شفاعت کی تو رب نے اُسے اِتنی برکت دی کہ آخرکار اُسے پہلے کی نسبت دُگنی دولت حاصل ہوئی۔ 11 تب اُس کے تمام بھائی بہنیں اور پرانے جاننے والے اُس کے پاس آئے اور گھر میں اُس کے ساتھ کھانا کھا کر اُس آفت پر افسوس کیا جو رب ایوب پر لایا تھا۔ ہر ایک نے اُسے تسلی دے کر اُسے ایک سِکہ اور سونے کا ایک چھلا دے دیا۔

12 اب سے رب نے ایوب کو پہلے کی نسبت کہیں زیادہ برکت دی۔ اُسے 14,000 بکریاں، 6,000 اونٹ، بَیلوں کی 1,000 جوڑیاں اور 1,000 گدھیاں حاصل ہوئیں۔ 13 نیز، اُس کے مزید سات بیٹے اور تین بیٹیاں پیدا ہوئیں۔ 14 اُس نے بیٹیوں کے یہ نام رکھے: پہلی کا نام یمیمہ، دوسری کا قصیعہ اور تیسری کا قرن ہپّوک۔ 15 تمام ملک میں ایوب کی بیٹیوں جیسی خوب صورت خواتین پائی نہیں جاتی تھیں۔ ایوب نے اُنہیں بھی میراث میں ملکیت دی، ایسی ملکیت جو اُن کے بھائیوں کے درمیان ہی تھی۔

16 ایوب مزید 140 سال زندہ رہا، اِس لئے وہ اپنی اولاد کو چوتھی پشت تک دیکھ سکا۔ 17 پھر وہ دراز زندگی سے آسودہ ہو کر انتقال کر گیا۔

زبور

پہلی کتاب 1-41

دو راہیں

1 مبارک ہے وہ جو نہ بےدینوں کے مشورے پر چلتا، نہ گناہ گاروں کی راہ پر قدم رکھتا، اور نہ طعنہ زنوں کے ساتھ بیٹھتا ہے

2 بلکہ رب کی شریعت سے لطف اندوز ہوتا اور دن رات اُسی پر غور و خوض کرتا رہتا ہے۔

3 وہ نہروں کے کنارے پر لگے درخت کی مانند ہے۔ وقت پر وہ پھل لاتا، اور اُس کے پتے نہیں مُرجھاتے ۔ جو کچھ بھی کرے اُس میں وہ کامیاب ہے۔

4 بےدینوں کا یہ حال نہیں ہوتا۔ وہ بھوسے کی مانند ہیں جسے ہَوا اُڑا لے جاتی ہے۔

5 اِس لئے بےدین عدالت میں قائم نہیں رہیں گے، اور گناہ گار کا راست بازوں کی مجلس میں مقام نہیں ہو گا۔

6 کیونکہ رب راست بازوں کی راہ کی پہرا داری کرتا ہے جبکہ بےدینوں کی راہ تباہ ہو جائے گی۔

اللہ کا مسیح

2 اقوام کیوں طیش میں آ گئی ہیں؟ اُمّتیں کیوں بےکار سازشیں کر رہی ہیں؟

2 دنیا کے بادشاہ اُٹھ کھڑے ہوئے، حکمران رب اور اُس کے مسیح کے خلاف جمع ہو گئے ہیں۔

3 وہ کہتے ہیں، ”آؤ، ہم اُن کی زنجیروں کو توڑ کر آزاد ہو جائیں، اُن کے رسّوں کو دُور تک پھینک دیں۔“

4 لیکن جو آسمان پر تخت نشین ہے وہ ہنستا ہے، رب اُن کا مذاق اُڑاتا ہے۔

5 پھر وہ غصے سے اُنہیں ڈانٹتا، اپنا شدید غضب اُن پر نازل کر کے اُنہیں ڈراتا ہے۔

6 وہ فرماتا ہے، ”مَیں نے خود اپنے بادشاہ کو اپنے مقدّس پہاڑ صیون پر مقرر کیا ہے!“

7 آؤ، مَیں رب کا فرمان سناؤں۔ اُس نے مجھ سے کہا، ”تُو میرا بیٹا ہے، آج مَیں تیرا باپ بن گیا ہوں۔

8 مجھ سے مانگ تو مَیں تجھے میراث میں تمام اقوام عطا کروں گا، دنیا کی انتہا تک سب کچھ بخش دوں گا۔

9 تُو اُنہیں لوہے کے شاہی عصا سے پاش پاش

کرے گا، اُنہیں مٹی کے برتنوں کی طرح چِکنا چُور کرے گا۔"

10 چنانچہ اے بادشاہو، سمجھ سے کام لو! اے دنیا کے حکمرانو، تربیت قبول کرو!

11 خوف کرتے ہوئے رب کی خدمت کرو، لرزتے ہوئے خوشی مناؤ۔

12 بیٹے کو بوسہ دو، ایسا نہ ہو کہ وہ غصے ہو جائے اور تم راستے میں ہی ہلاک ہو جاؤ۔ کیونکہ وہ ایک دم طیش میں آ جاتا ہے۔ مبارک ہیں وہ سب جو اُس میں پناہ لیتے ہیں۔

صبح کو مدد کے لئے دعا

3 داؤد کا زبور۔ اُس وقت جب اُسے اپنے بیٹے ابی سلوم سے بھاگنا پڑا۔

اے رب، میرے دشمن کتنے زیادہ ہیں، کتنے لوگ میرے خلاف اُٹھ کھڑے ہوئے ہیں!

2 میرے بارے میں بہتیرے کہہ رہے ہیں، "اللہ اِسے چھٹکارا نہیں دے گا۔" (سِلاہ)[a]

3 لیکن تُو اے رب، چاروں طرف میری حفاظت کرنے والی ڈھال ہے۔ تُو میری عزت ہے جو میرے سر کو اُٹھائے رکھتا ہے۔

4 مَیں بلند آواز سے رب کو پکارتا ہوں، اور وہ اپنے مقدّس پہاڑ سے میری سنتا ہے۔ (سِلاہ)

5 مَیں آرام سے لیٹ کر سو گیا، پھر جاگ اُٹھا، کیونکہ رب خود مجھے سنبھالے رکھتا ہے۔

6 اُن ہزاروں سے مَیں نہیں ڈرتا جو مجھے گھیرے رکھتے ہیں۔

7 اے رب، اُٹھ! اے میرے خدا، مجھے رِہا کر! کیونکہ تُو نے میرے تمام دشمنوں کے منہ پر تھپڑ مارا، تُو نے بےدینوں کے دانتوں کو توڑ دیا ہے۔

8 رب کے پاس نجات ہے۔ تیری برکت تیری قوم پر آئے۔ (سِلاہ)

شام کو مدد کے لئے دعا

4 داؤد کا زبور۔ موسیقی کے راہنما کے لئے۔ تاردار سازوں کے ساتھ گانا ہے۔

اے میری راستی کے خدا، میری سن جب مَیں تجھے پکارتا ہوں۔ اے تُو جو مصیبت میں میری مخلصی رہا ہے مجھ پر مہربانی کر کے میری التجا سن!

2 اے آدم زادو، میری عزت کب تک خاک میں ملائی جاتی رہے گی؟ تم کب تک باطل چیزوں سے لپٹے رہو گے، کب تک جھوٹ کی تلاش میں رہو گے؟ (سِلاہ)

3 جان لو کہ رب نے ایمان دار کو اپنے لئے الگ کر رکھا ہے۔ رب میری سنے گا جب مَیں اُسے پکاروں گا۔

4 غصے میں آتے وقت گناہ مت کرنا۔ اپنے بستر پر لیٹ کر معاملے پر سوچ بچار کرو، لیکن دل میں، خاموشی سے۔ (سِلاہ)

5 راستی کی قربانیاں پیش کرو، اور رب پر بھروسا رکھو۔

6 بہتیرے شک کر رہے ہیں، "کون ہمارے حالات ٹھیک کرے گا؟" اے رب، اپنے چہرے کا نور ہم پر چمکا!

[a] سِلاہ غالباً گانے بجانے کے بارے میں کوئی ہدایت ہے۔ اِس کے مطلب کے بارے میں اتفاقِ رائے نہیں ہوتی۔

7 تُو نے میرے دل کو خوشی سے بھر دیا ہے، ایسی خوشی سے جو اُن کے پاس بھی نہیں ہوتی جن کے پاس کثرت کا اناج اور انگور ہے۔

8 مَیں آرام سے لیٹ کر سو جاتا ہوں، کیونکہ تُو ہی اے رب مجھے حفاظت سے بسنے دیتا ہے۔

حفاظت کے لئے دعا

5 داؤد کا زبور۔ موسیقی کے راہنما کے لئے۔ اِسے بانسری کے ساتھ گانا ہے۔

اے رب، میری باتیں سن، میری آہوں پر دھیان دے!

2 اے میرے بادشاہ، میرے خدا، مدد کے لئے میری چیخیں سن، کیونکہ مَیں تجھ ہی سے دعا کرتا ہوں۔

3 اے رب، صبح کو تُو میری آواز سنتا ہے، صبح کو مَیں تجھے سب کچھ ترتیب سے پیش کر کے جواب کا انتظار کرنے لگتا ہوں۔

4 کیونکہ تُو ایسا خدا نہیں ہے جو بےدینی سے خوش ہو۔ جو بُرا ہے وہ تیرے حضور نہیں ٹھہر سکتا۔

5 مغرور تیرے حضور کھڑے نہیں ہو سکتے، بدکار سے تُو نفرت کرتا ہے۔

6 جھوٹ بولنے والوں کو تُو تباہ کرتا، خوں خوار اور دھوکے باز سے رب گھن کھاتا ہے۔

7 لیکن مجھ پر تُو نے بڑی مہربانی کی ہے، اِس لئے مَیں تیرے گھر میں داخل ہو سکتا، مَیں تیرا خوف مان کر تیری مقدّس سکونت گاہ کے سامنے سجدہ کرتا ہوں۔

8 اے رب، اپنی راست راہ پر میری راہنمائی کر تاکہ میرے دشمن مجھ پر غالب نہ آئیں۔ اپنی راہ کو میرے آگے ہموار کر۔

9 کیونکہ اُن کے منہ سے ایک بھی قابلِ اعتماد بات نہیں نکلتی۔ اُن کا دل تباہی سے بھرا رہتا، اُن کا گلا کھلی قبر ہے، اور اُن کی زبان چکنی چپڑی باتیں اُگلتی رہتی ہے۔

10 اے رب، اُنہیں اُن کے غلط کام کا اجر دے۔ اُن کی سازشیں اُن کی اپنی تباہی کا باعث بنیں۔ اُنہیں اُن کے متعدد گناہوں کے باعث نکال کر منتشر کر دے، کیونکہ وہ تجھ سے سرکش ہو گئے ہیں۔

11 لیکن جو تجھ میں پناہ لیتے ہیں وہ سب خوش ہوں، وہ ابد تک شادیانہ بجائیں، کیونکہ تُو اُنہیں محفوظ رکھتا ہے۔ تیرے نام کو پیار کرنے والے تیرا جشن منائیں۔

12 کیونکہ تُو اے رب، راست باز کو برکت دیتا ہے، تُو اپنی مہربانی کی ڈھال سے اُس کی چاروں طرف حفاظت کرتا ہے۔

مصیبت میں دعا (توبہ کا پہلا زبور)

6 داؤد کا زبور۔ موسیقی کے راہنما کے لئے۔ تاردار سازوں کے ساتھ گانا ہے۔

اے رب، غصے میں مجھے سزا نہ دے، طیش میں مجھے تنبیہ نہ کر۔

2 اے رب، مجھ پر رحم کر، کیونکہ مَیں نڈھال ہوں۔ اے رب، مجھے شفا دے، کیونکہ میرے اعضا دہشت زدہ ہیں۔

3 میری جان نہایت خوف زدہ ہے۔ اے رب، تُو

کب تک دیر کرے گا؟

4 اے رب، واپس آ کر میری جان کو بچا۔ اپنی شفقت کی خاطر مجھے چھٹکارا دے۔

5 کیونکہ مُردہ تجھے یاد نہیں کرتا۔ پاتال میں کون تیری ستائش کرے گا؟

6 مَیں کراہتے کراہتے تھک گیا ہوں۔ پوری رات رونے سے بستر بھیگ گیا ہے، میرے آنسوؤں سے پلنگ گل گیا ہے۔

7 غم کے مارے میری آنکھیں سوج گئی ہیں، میرے مخالفوں کے حملوں سے وہ ضائع ہوتی جا رہی ہیں۔

8 اے بدکارو، مجھ سے دُور ہو جاؤ، کیونکہ رب نے میری آہ و بکا سنی ہے۔

9 رب نے میری التجاؤں کو سن لیا ہے، میری دعا رب کو قبول ہے۔

10 میرے تمام دشمنوں کی رُسوائی ہو جائے گی، اور وہ سخت گھبرا جائیں گے۔ وہ مُڑ کر اچانک ہی شرمندہ ہو جائیں گے۔

انصاف کے لئے دعا

7 داؤد کا وہ ماتمی گیت جو اُس نے کوش بن یمینی کی باتوں پر رب کی تمجید میں گایا۔

اے رب میرے خدا، مَیں تجھ میں پناہ لیتا ہوں۔ مجھے اُن سب سے بچا کر چھٹکارا دے جو میرا تعاقب کر رہے ہیں،

2 ورنہ وہ شیرببر کی طرح مجھے پھاڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیں گے، اور بچانے والا کوئی نہیں ہو گا۔

3 اے رب میرے خدا، اگر مجھ سے یہ کچھ سرزد ہوا اور میرے ہاتھ قصوروار ہوں،

4 اگر مَیں نے اُس سے بُرا سلوک کیا جس کا میرے ساتھ جھگڑا نہیں تھا یا اپنے دشمن کو خواہ مخواہ لُوٹ لیا ہو

5 تو پھر میرا دشمن میرے پیچھے پڑ کر مجھے پکڑ لے۔ وہ میری جان کو مٹی میں کچل دے، میری عزت کو خاک میں ملائے۔ (سِلاہ)

6 اے رب، اُٹھ اور اپنا غضب دکھا! میرے دشمنوں کے طیش کے خلاف کھڑا ہو جا۔ میری مدد کرنے کے لئے جاگ اُٹھ! تُو نے خود عدالت کا حکم دیا ہے۔

7 اقوام تیرے اردگرد جمع ہو جائیں جب تُو اُن کے اوپر بلندیوں پر تخت نشین ہو جائے۔

8 رب اقوام کی عدالت کرتا ہے۔ اے رب، میری راست بازی اور بےگناہی کا لحاظ کر کے میرا انصاف کر۔

9 اے راست خدا، جو دل کی گہرائیوں کو تہہ تک جانچ لیتا ہے، بےدینوں کی شرارتیں ختم کر اور راست باز کو قائم رکھ۔

10 اللہ میری ڈھال ہے۔ جو دل سے سیدھی راہ پر چلتے ہیں اُنہیں وہ رِہائی دیتا ہے۔

11 اللہ عادل منصف ہے، ایسا خدا جو روزانہ لوگوں کی سرزنش کرتا ہے۔

12 یقیناً اِس وقت بھی دشمن اپنی تلوار کو تیز کر رہا، اپنی کمان کو تان کر نشانہ باندھ رہا ہے۔

13 لیکن جو مہلک ہتھیار اور جلتے ہوئے تیر اُس نے تیار کر رکھے ہیں اُن کی زد میں وہ خود ہی آ جائے گا۔

14 دیکھ، بُرائی کا بیج اُس میں اُگ آیا ہے۔ اب وہ شرارت سے حاملہ ہو کر پھرتا اور جھوٹ کے بچے جنم دیتا ہے۔
15 لیکن جو گڑھا اُس نے دوسروں کو پھنسانے کے لئے کھود کھود کر تیار کیا اُس میں خود گر پڑا ہے۔
16 وہ خود اپنی شرارت کی زد میں آئے گا، اُس کا ظلم اُس کے اپنے سر پر نازل ہو گا۔

17 مَیں رب کی ستائش کروں گا، کیونکہ وہ راست ہے۔ مَیں رب تعالیٰ کے نام کی تعریف میں گیت گاؤں گا۔

مخلوقات کا تاج

8 داؤد کا زبور۔ موسیقی کے راہنما کے لئے۔ طرز: گتّیت۔
اے رب ہمارے آقا، تیرا نام پوری دنیا میں کتنا شاندار ہے! تُو نے آسمان پر ہی اپنا جلال ظاہر کر دیا ہے۔
2 اپنے مخالفوں کے جواب میں تُو نے چھوٹے بچوں اور شیرخواروں کی زبان کو تیار کیا ہے تاکہ وہ تیری قوت سے دشمن اور کینہ پرور کو ختم کریں۔

3 جب مَیں تیرے آسمان کا ملاحظہ کرتا ہوں جو تیری اُنگلیوں کا کام ہے، چاند اور ستاروں پر غور کرتا ہوں جن کو تُو نے اپنی اپنی جگہ پر قائم کیا
4 تو انسان کون ہے کہ تُو اُسے یاد کرے یا آدم زاد کہ تُو اُس کا خیال رکھے؟
5 تُو نے اُسے فرشتوں سے کچھ ہی کم بنایا،[a] تُو نے اُسے جلال اور عزت کا تاج پہنایا۔
6 تُو نے اُسے اپنے ہاتھوں کے کاموں پر مقرر کیا، سب کچھ اُس کے پاؤں کے نیچے کر دیا،
7 خواہ بھیڑ بکریاں ہوں خواہ گائے بَیل، جنگلی جانور،
8 پرندے، مچھلیاں یا سمندری راہوں پر چلنے والے باقی تمام جانور۔

9 اے رب ہمارے آقا، پوری دنیا میں تیرا نام کتنا شاندار ہے!

اللہ کی قدرت اور انصاف

9 داؤد کا زبور۔ موسیقی کے راہنما کے لئے۔ طرز: علاموت لبّین۔
اے رب، مَیں پورے دل سے تیری ستائش کروں گا، تیرے تمام معجزات کا بیان کروں گا۔
2 مَیں شادمان ہو کر تیری خوشی مناؤں گا۔ اے اللہ تعالیٰ، مَیں تیرے نام کی تمجید میں گیت گاؤں گا۔
3 جب میرے دشمن پیچھے ہٹ جائیں گے تو وہ ٹھوکر کھا کر تیرے حضور تباہ ہو جائیں گے۔
4 کیونکہ تُو نے میرا انصاف کیا ہے، تُو تخت پر بیٹھ کر راست منصف ثابت ہوا ہے۔
5 تُو نے اقوام کو ملامت کر کے بےدینوں کو ہلاک کر دیا، اُن کا نام و نشان ہمیشہ کے لئے مٹا دیا ہے۔
6 دشمن تباہ ہو گیا، ابد تک ملبے کا ڈھیر بن گیا ہے۔ تُو نے شہروں کو جڑ سے اُکھاڑ دیا ہے، اور اُن کی یاد تک

[a] ایک اَور ممکنہ ترجمہ: تُو نے اُسے تھوڑی دیر کے لئے فرشتوں سے کم کر دیا (دیکھئے عبرانیوں 2: 7، 9)۔

باقی نہیں رہے گی۔

7 لیکن رب ہمیشہ تک تخت نشین رہے گا، اور اُس نے اپنے تخت کو عدالت کرنے کے لئے کھڑا کیا ہے۔
8 وہ راستی سے دنیا کی عدالت کرے گا، انصاف سے اُمّتوں کا فیصلہ کرے گا۔
9 رب مظلوموں کی پناہ گاہ ہے، ایک قلعہ جس میں وہ مصیبت کے وقت محفوظ رہتے ہیں۔

10 اے رب، جو تیرا نام جانتے وہ تجھ پر بھروسا رکھتے ہیں۔ کیونکہ جو تیرے طالب ہیں اُنہیں تُو نے کبھی ترک نہیں کیا۔
11 رب کی تمجید میں گیت گاؤ جو صیون پہاڑ پر تخت نشین ہے، اُمّتوں میں وہ کچھ سناؤ جو اُس نے کیا ہے۔
12 کیونکہ جو مقتولوں کا انتقام لیتا ہے وہ مصیبت زدوں کی چیخیں نظرانداز نہیں کرتا۔

13 اے رب، مجھ پر رحم کر! میری اُس تکلیف پر غور کر جو نفرت کرنے والے مجھے پہنچا رہے ہیں۔ مجھے موت کے دروازوں میں سے نکال کر اُٹھا لے
14 تاکہ مَیں صیون بیٹی کے دروازوں میں تیری ستائش کر کے وہ کچھ سناؤں جو تُو نے میرے لئے کیا ہے، تاکہ مَیں تیری نجات کی خوشی مناؤں۔

15 اقوام اُس گڑھے میں خود گر گئی ہیں جو اُنہوں نے دوسروں کو پکڑنے کے لئے کھودا تھا۔ اُن کے اپنے پاؤں اُس جال میں پھنس گئے ہیں جو اُنہوں نے دوسروں کو پھنسانے کے لئے بچھا دیا تھا۔
16 رب نے انصاف کر کے اپنا اظہار کیا تو بے دین اپنے ہاتھ کے پھندے میں اُلجھ گیا۔ (ہگایون کا طرز۔ سِلاہ)
17 بے دین پاتال میں اُتریں گے، جو اُمّتیں اللہ کو بھول گئی ہیں وہ سب وہاں جائیں گی۔
18 کیونکہ وہ ضرورت مندوں کو ہمیشہ تک نہیں بھولے گا، مصیبت زدوں کی اُمید ابد تک جاتی نہیں رہے گی۔

19 اے رب، اُٹھ کھڑا ہو تاکہ انسان غالب نہ آئے۔ بخش دے کہ تیرے حضور اقوام کی عدالت کی جائے۔
20 اے رب، اُنہیں دہشت زدہ کر تاکہ اقوام جان لیں کہ انسان ہی ہیں۔ (سِلاہ)

انصاف کے لئے دعا

10 اے رب، تُو اِتنا دُور کیوں کھڑا ہے؟ مصیبت کے وقت تُو اپنے آپ کو پوشیدہ کیوں رکھتا ہے؟

2 بے دین تکبر سے مصیبت زدوں کے پیچھے لگ گئے ہیں، اور اب بے چارے اُن کے جالوں میں اُلجھنے لگے ہیں۔
3 کیونکہ بے دین اپنی دلی آرزوؤں پر شیخی مارتا ہے، اور ناجائز نفع کمانے والا لعنت کر کے رب کو حقیر جانتا ہے۔
4 بے دین غرور سے پھول کر کہتا ہے، ”اللہ مجھ سے جواب طلبی نہیں کرے گا۔“ اُس کے تمام خیالات اِس بات پر مبنی ہیں کہ کوئی خدا نہیں ہے۔

5 جو کچھ بھی کرے اُس میں وہ کامیاب ہے۔ تیری عدالتیں اُسے بلندیوں میں کہیں دُور لگتی ہیں جبکہ وہ اپنے تمام مخالفوں کے خلاف پھنکارتا ہے۔

6 دل میں وہ سوچتا ہے، ”مَیں کبھی نہیں ڈگمگاؤں گا، نسل در نسل مصیبت کے پنجوں سے بچا رہوں گا۔“

7 اُس کا منہ لعنتوں، فریب اور ظلم سے بھرا رہتا، اُس کی زبان نقصان اور آفت پہنچانے کے لئے تیار رہتی ہے۔

8 وہ آبادیوں کے قریب تاک میں بیٹھ کر چپکے سے بےگناہوں کو مار ڈالتا ہے، اُس کی آنکھیں بدقسمتوں کی گھات میں رہتی ہیں۔

9 جنگل میں بیٹھے شیرببر کی طرح تاک میں رہ کر وہ مصیبت زدہ پر حملہ کرنے کا موقع ڈھونڈتا ہے۔ جب اُسے پکڑ لے تو اُسے اپنے جال میں گھسیٹ کر لے جاتا ہے۔

10 اُس کے شکار پاش پاش ہو کر جھک جاتے ہیں، بےچارے اُس کی زبردست طاقت کی زد میں آ کر گر جاتے ہیں۔

11 تب وہ دل میں کہتا ہے، ”اللہ بھول گیا ہے، اُس نے اپنا چہرہ چھپا لیا ہے، اُسے یہ کبھی نظر نہیں آئے گا۔“

12 اے رب، اُٹھ! اے اللہ، اپنا ہاتھ اُٹھا کر ناچاروں کی مدد کر اور اُنہیں نہ بھول۔

13 بےدین اللہ کی تحقیر کیوں کرے، وہ دل میں کیوں کہے، ”اللہ مجھ سے جواب طلب نہیں کرے گا“؟

14 اے اللہ، حقیقت میں تُو یہ سب کچھ دیکھتا ہے۔ تُو ہماری تکلیف اور پریشانی پر دھیان دے کر مناسب جواب دے گا۔ ناچار اپنا معاملہ تجھ پر چھوڑ دیتا ہے، کیونکہ تُو یتیموں کا مددگار ہے۔

15 شریر اور بےدین آدمی کا بازو توڑ دے! اُس سے اُس کی شرارتوں کی جواب طلبی کر تاکہ اُس کا پورا اثر مٹ جائے۔

16 رب ابد تک بادشاہ ہے۔ اُس کے ملک سے دیگر اقوام غائب ہو گئی ہیں۔

17 اے رب، تُو نے ناچاروں کی آرزو سن لی ہے۔ تُو اُن کے دلوں کو مضبوط کرے گا اور اُن پر دھیان دے کر

18 یتیموں اور مظلوموں کا انصاف کرے گا تاکہ آئندہ کوئی بھی انسان ملک میں دہشت نہ پھیلائے۔

رب پر بھروسا

11

داؤد کا زبور۔ موسیقی کے راہنما کے لئے۔

مَیں نے رب میں پناہ لی ہے۔ تو پھر تم کس طرح مجھ سے کہتے ہو، ”چل، پرندے کی طرح پھڑپھڑا کر پہاڑوں میں بھاگ جا“؟

2 کیونکہ دیکھو، بےدین کمان تان کر تیر کو تانت پر لگا چکے ہیں۔ اب وہ اندھیرے میں بیٹھ کر اِس انتظار میں ہیں کہ دل سے سیدھی راہ پر چلنے والوں پر چلائیں۔

3 راست باز کیا کرے؟ اُنہوں نے تو بنیاد کو ہی تباہ کر دیا ہے۔

4 لیکن رب اپنی مقدّس سکونت گاہ میں ہے، رب کا تخت آسمان پر ہے۔ وہاں سے وہ دیکھتا ہے، وہاں سے

اُس کی آنکھیں آدم زادوں کو پرکھتی ہیں۔
5 رب راست باز کو پرکھتا تو ہے، لیکن بے دین اور ظالم سے نفرت ہی کرتا ہے۔
6 بے دینوں پر وہ جلتے ہوئے کوئلے اور شعلہ زن گندھک برسا دے گا۔ جھُلسنے والی آندھی اُن کا حصہ ہو گی۔
7 کیونکہ رب راست ہے، اور اُسے انصاف پیارا ہے۔ صرف سیدھی راہ پر چلنے والے اُس کا چہرہ دیکھیں گے۔

مدد کے لئے دعا

12 داؤد کا زبور۔ موسیقی کے راہنما کے لئے۔ طرز: شمینیت۔

اے رب، مدد فرما! کیونکہ ایمان دار ختم ہو گئے ہیں۔ دیانت دار انسانوں میں سے مٹ گئے ہیں۔
2 آپس میں سب جھوٹ بولتے ہیں۔ اُن کی زبان پر چکنی چپڑی باتیں ہوتی ہیں جبکہ دل میں کچھ اَور ہی ہوتا ہے۔
3 رب تمام چکنی چپڑی اور شیخی باز زبانوں کو کاٹ ڈالے!
4 وہ اُن سب کو مٹا دے جو کہتے ہیں، ”ہم اپنی لائق زبان کے باعث طاقت ور ہیں۔ ہمارے ہونٹ ہمیں سہارا دیتے ہیں تو کون ہمارا مالک ہو گا؟ کوئی نہیں!“

5 لیکن رب فرماتا ہے، ”ناچاروں پر تمہارے ظلم کی خبر اور ضرورت مندوں کی کراہتی آوازیں میرے سامنے آئی ہیں۔ اب مَیں اُٹھ کر اُنہیں اُن سے چھٹکارا دوں گا جو اُن کے خلاف پھنکارتے ہیں۔“
6 رب کے فرمان پاک ہیں، وہ بھٹی میں سات بار صاف کی گئی چاندی کی مانند خالص ہیں۔
7 اے رب، تُو ہی اُنہیں محفوظ رکھے گا، تُو ہی اُنہیں ابد تک اِس نسل سے بچائے رکھے گا،
8 گو بے دین آزادی سے اِدھر اُدھر پھرتے ہیں، اور انسانوں کے درمیان کمینہ پن کا راج ہے۔

مدد کے لئے دعا

13 داؤد کا زبور۔ موسیقی کے راہنما کے لئے۔

اے رب، کب تک؟ کیا تُو مجھے ابد تک بھولا رہے گا؟ تُو کب تک اپنا چہرہ مجھ سے چھپائے رکھے گا؟
2 میری جان کب تک پریشانیوں میں مبتلا رہے، میرا دل کب تک روز بہ روز دُکھ اُٹھاتا رہے؟ میرا دشمن کب تک مجھ پر غالب رہے گا؟

3 اے رب میرے خدا، مجھ پر نظر ڈال کر میری سن! میری آنکھوں کو روشن کر، ورنہ مَیں موت کی نیند سو جاؤں گا۔
4 تب میرا دشمن کہے گا، ”مَیں اُس پر غالب آ گیا ہوں!“ اور میرے مخالف شادیانہ بجائیں گے کہ مَیں ہل گیا ہوں۔

5 لیکن مَیں تیری شفقت پر بھروسا رکھتا ہوں، میرا دل تیری نجات دیکھ کر خوشی منائے گا۔
6 مَیں رب کی تمجید میں گیت گاؤں گا، کیونکہ اُس نے مجھ پر احسان کیا ہے۔

بے دین کی حماقت

14

داؤد کا زبور۔ موسیقی کے راہنما کے لئے۔

احمق دل میں کہتا ہے، ”اللہ ہے ہی نہیں!“ ایسے لوگ بدچلن ہیں، اُن کی حرکتیں قابلِ گھن ہیں۔ ایک بھی نہیں ہے جو اچھا کام کرے۔

2 رب نے آسمان سے انسان پر نظر ڈالی تاکہ دیکھے کہ کیا کوئی سمجھ دار ہے؟ کیا کوئی اللہ کا طالب ہے؟

3 افسوس، سب صحیح راہ سے بھٹک گئے، سب کے سب بگڑ گئے ہیں۔ کوئی نہیں جو بھلائی کرتا ہو، ایک بھی نہیں۔

4 کیا جو بدی کر کے میری قوم کو روٹی کی طرح کھا لیتے ہیں اُن میں سے ایک کو بھی سمجھ نہیں آتی؟ وہ تو رب کو پکارتے ہی نہیں۔

5 تب اُن پر سخت دہشت چھا گئی، کیونکہ اللہ راست باز کی نسل کے ساتھ ہے۔

6 تم ناچار کے منصوبوں کو خاک میں ملانا چاہتے ہو، لیکن رب خود اُس کی پناہ گاہ ہے۔

7 کاش کوہِ صیون سے اسرائیل کی نجات نکلے! جب رب اپنی قوم کو بحال کرے گا تو یعقوب خوشی کے نعرے لگائے گا، اسرائیل باغ باغ ہو گا۔

کون اللہ کے حضور قائم رہ سکتا ہے؟

15

داؤد کا زبور۔

اے رب، کون تیرے خیمے میں ٹھہر سکتا ہے؟ کس کو تیرے مقدّس پہاڑ پر رہنے کی اجازت ہے؟

2 وہ جس کا چال چلن بے گناہ ہے، جو راست باز زندگی گزار کر دل سے سچ بولتا ہے۔

3 ایسا شخص اپنی زبان سے کسی پر تہمت نہیں لگاتا۔ نہ وہ اپنے پڑوسی پر زیادتی کرتا، نہ اُس کی بے عزتی کرتا ہے۔

4 وہ مردود کو حقیر جانتا لیکن خدا ترس کی عزت کرتا ہے۔ جو وعدہ اُس نے قسم کھا کر کیا اُسے پورا کرتا ہے، خواہ اُسے کتنا ہی نقصان کیوں نہ پہنچے۔

5 وہ سود لئے بغیر اُدھار دیتا ہے اور اُس کی رشوت قبول نہیں کرتا جو بے گناہ کا حق مارنا چاہتا ہے۔ ایسا شخص کبھی ڈانواں ڈول نہیں ہو گا۔

اعتماد کی دعا

16

داؤد کا ایک سنہرا زبور۔

اے اللہ، مجھے محفوظ رکھ، کیونکہ تجھ میں مَیں پناہ لیتا ہوں۔

2 مَیں نے رب سے کہا، ”تُو میرا آقا ہے، تُو ہی میری خوش حالی کا واحد سرچشمہ ہے۔“

3 ملک میں جو مقدّسین ہیں وہی میرے سورمے ہیں، اُن ہی کو مَیں پسند کرتا ہوں۔

4 لیکن جو دیگر معبودوں کے پیچھے بھاگے رہتے ہیں اُن کی تکلیف بڑھتی جائے گی۔ نہ مَیں اُن کی خون کی قربانیوں کو پیش کروں گا، نہ اُن کے ناموں کا ذکر تک کروں گا۔

5 اے رب، تُو میری میراث اور میرا حصہ ہے۔ میرا نصیب تیرے ہاتھ میں ہے۔

6 جب قرعہ ڈالا گیا تو مجھے خوش گوار زمین مل گئی۔

یقیناً میری میراث مجھے بہت پسند ہے۔

7 مَیں رب کی ستائش کروں گا جس نے مجھے مشورہ دیا ہے۔ رات کو بھی میرا دل میری ہدایت کرتا ہے۔

8 رب ہر وقت میری آنکھوں کے سامنے رہتا ہے۔ وہ میرے دہنے ہاتھ رہتا ہے، اِس لئے مَیں نہیں ڈگمگاؤں گا۔

9 اِس لئے میرا دل شادمان ہے، میری جان خوشی کے نعرے لگاتی ہے۔ ہاں، میرا بدن پُرسکون زندگی گزارے گا۔

10 کیونکہ تُو میری جان کو پاتال میں نہیں چھوڑے گا، اور نہ اپنے مقدّس کو گلنے سڑنے کی نوبت تک پہنچنے دے گا۔

11 تُو مجھے زندگی کی راہ سے آگاہ کرتا ہے۔ تیرے حضور سے بھرپور خوشیاں، تیرے دہنے ہاتھ سے ابدی مسرتیں حاصل ہوتی ہیں۔

بےگناہ شخص کی دعا

17 داؤد کی دعا۔

اے رب، انصاف کے لئے میری فریاد سن، میری آہ و زاری پر دھیان دے۔ میری دعا پر غور کر، کیونکہ وہ فریب دہ ہونٹوں سے نہیں نکلتی۔

2 تیرے حضور میرا انصاف کیا جائے، تیری آنکھیں اُن باتوں کا مشاہدہ کریں جو سچ ہیں۔

3 تُو نے میرے دل کو جانچ لیا، رات کو میرا معائنہ کیا ہے۔ تُو نے مجھے بھٹی میں ڈال دیا تاکہ ناپاک چیزیں دُور کرے، گو ایسی کوئی چیز نہیں ملی۔ کیونکہ مَیں نے پورا ارادہ کر لیا ہے کہ میرے منہ سے بُری بات نہیں نکلے گی۔

4 جو کچھ بھی دوسرے کرتے ہیں مَیں نے خود تیرے منہ کے فرمان کے تابع رہ کر اپنے آپ کو ظالموں کی راہوں سے دُور رکھا ہے۔

5 مَیں قدم بہ قدم تیری راہوں میں رہا، میرے پاؤں کبھی نہ ڈگمگائے۔

6 اے اللہ، مَیں تجھے پکارتا ہوں، کیونکہ تُو میری سنے گا۔ کان لگا کر میری دعا کو سن۔

7 تُو جو اپنے دہنے ہاتھ سے اُنہیں رِہائی دیتا ہے جو اپنے مخالفوں سے تجھ میں پناہ لیتے ہیں، معجزانہ طور پر اپنی شفقت کا اظہار کر۔

8 آنکھ کی پُتلی کی طرح میری حفاظت کر، اپنے پَروں کے سائے میں مجھے چھپا لے۔

9 اُن بےدینوں سے مجھے محفوظ رکھ جو مجھ پر تباہ کن حملے کر رہے ہیں، اُن دشمنوں سے جو مجھے گھیر کر مار ڈالنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

10 وہ سرکش ہو گئے ہیں، اُن کے منہ گھمنڈ کی باتیں کرتے ہیں۔

11 جدھر بھی ہم قدم اُٹھائیں وہاں وہ بھی پہنچ جاتے ہیں۔ اب اُنہوں نے ہمیں گھیر لیا ہے، وہ گھور گھور کر ہمیں زمین پر پٹخنے کا موقع ڈھونڈ رہے ہیں۔

12 وہ اُس شیر ببر کی مانند ہیں جو شکار کو پھاڑنے کے لئے تڑپتا ہے، اُس جوان شیر کی مانند جو تاک میں بیٹھا ہے۔

13 اے رب، اُٹھ اور اُن کا سامنا کر، اُنہیں زمین پر پٹخ دے! اپنی تلوار سے میری جان کو بےدینوں سے بچا۔

14 اے رب، اپنے ہاتھ سے مجھے اِن سے چھٹکارا

دے۔ اُنہیں تو اِس دنیا میں اپنا حصہ مل چکا ہے۔ کیونکہ تُو نے اُن کے پیٹ کو اپنے مال سے بھر دیا، بلکہ اُن کے بیٹے بھی سیر ہو گئے ہیں اور اِتنا باقی ہے کہ وہ اپنی اولاد کے لئے بھی کافی کچھ چھوڑ جائیں گے۔

15 لیکن مَیں خود راست باز ثابت ہو کر تیرے چہرے کا مشاہدہ کروں گا، مَیں جاگ کر تیری صورت سے سیر ہو جاؤں گا۔

داؤد کا فتح کا گیت

18 رب کے خادم داؤد کا زبور۔ موسیقی کے راہنما کے لئے۔ داؤد نے رب کے لئے یہ گیت گایا جب رب نے اُسے تمام دشمنوں اور ساؤل سے بچایا۔ وہ بولا،

اے رب میری قوت، مَیں تجھے پیار کرتا ہوں۔

2 رب میری چٹان، میرا قلعہ اور میرا نجات دہندہ ہے۔ میرا خدا میری چٹان ہے جس میں مَیں پناہ لیتا ہوں۔ وہ میری ڈھال، میری نجات کا پہاڑ، میرا بلند حصار ہے۔

3 مَیں رب کو پکارتا ہوں، اُس کی تمجید ہو! تب وہ مجھے دشمنوں سے چھٹکارا دیتا ہے۔

4 موت کے رسّوں نے مجھے گھیر لیا، ہلاکت کے سیلاب نے میرے دل پر دہشت طاری کی۔

5 پاتال کے رسّوں نے مجھے جکڑ لیا، موت نے میرے راستے میں اپنے پھندے ڈال دیئے۔

6 جب مَیں مصیبت میں پھنس گیا تو مَیں نے رب کو پکارا۔ مَیں نے مدد کے لئے اپنے خدا سے فریاد کی تو اُس نے اپنی سکونت گاہ سے میری آواز سنی، میری چیخیں اُس کے کان تک پہنچ گئیں۔

7 تب زمین لرز اُٹھی اور تھرتھرانے لگی، پہاڑوں کی بنیادیں رب کے غضب کے سامنے کانپنے اور جھولنے لگیں۔

8 اُس کی ناک سے دھواں نکل آیا، اُس کے منہ سے بھسم کرنے والے شعلے اور دہکتے کوئلے بھڑک اُٹھے۔

9 آسمان کو جھکا کر وہ نازل ہوا۔ جب اُتر آیا تو اُس کے پاؤں کے نیچے اندھیرا ہی اندھیرا تھا۔

10 وہ کروبی فرشتے پر سوار ہوا اور اُڑ کر ہَوا کے پَروں پر منڈلانے لگا۔

11 اُس نے اندھیرے کو اپنی چھپنے کی جگہ بنایا، بارش کے کالے اور گھنے بادل خیمے کی طرح اپنے گردا گرد لگائے۔

12 اُس کے حضور کی تیز روشنی سے اُس کے بادل اولے اور شعلہ زن کوئلے لے کر نکل آئے۔

13 رب آسمان سے کڑکنے لگا، اللہ تعالیٰ کی آواز گونج اُٹھی۔ تب اولے اور شعلہ زن کوئلے برسنے لگے۔

14 اُس نے اپنے تیر چلائے تو دشمن تتر بتر ہو گئے۔ اُس کی تیز بجلی اِدھر اُدھر گرتی گئی تو اُن میں ہل چل مچ گئی۔

15 اے رب، تُو نے ڈانٹا تو سمندر کی وادیاں ظاہر ہوئیں، جب تُو غصے میں گرجا تو تیرے دم کے جھونکوں سے زمین کی بنیادیں نظر آئیں۔

16 بلندیوں پر سے اپنا ہاتھ بڑھا کر اُس نے مجھے پکڑ لیا، مجھے گہرے پانی میں سے کھینچ کر نکال لایا۔

17 اُس نے مجھے میرے زبردست دشمن سے بچایا، اُن سے جو مجھ سے نفرت کرتے ہیں، جن پر مَیں غالب نہ آ سکا۔

18 جس دن مَیں مصیبت میں پھنس گیا اُس دن اُنہوں نے مجھ پر حملہ کیا، لیکن رب میرا سہارا بنا رہا۔
19 اُس نے مجھے تنگ جگہ سے نکال کر چھٹکارا دیا، کیونکہ وہ مجھ سے خوش تھا۔
20 رب مجھے میری راست بازی کا اجر دیتا ہے۔ میرے ہاتھ صاف ہیں، اِس لئے وہ مجھے برکت دیتا ہے۔
21 کیونکہ مَیں رب کی راہوں پر چلتا رہا ہوں، مَیں بدی کرنے سے اپنے خدا سے دُور نہیں ہوا۔
22 اُس کے تمام احکام میرے سامنے رہے ہیں، مَیں نے اُس کے فرمانوں کو رد نہیں کیا۔
23 اُس کے سامنے ہی مَیں بےالزام رہا، گناہ کرنے سے باز رہا ہوں۔
24 اِس لئے رب نے مجھے میری راست بازی کا اجر دیا، کیونکہ اُس کی آنکھوں کے سامنے ہی مَیں پاک صاف ثابت ہوا۔

25 اے اللہ، جو وفادار ہے اُس کے ساتھ تیرا سلوک وفاداری کا ہے، جو بےالزام ہے اُس کے ساتھ تیرا سلوک بےالزام ہے۔
26 جو پاک ہے اُس کے ساتھ تیرا سلوک پاک ہے۔ لیکن جو کج رَو ہے اُس کے ساتھ تیرا سلوک بھی کج رَوی کا ہے۔
27 کیونکہ تُو پست حالوں کو نجات دیتا اور مغرور آنکھوں کو پست کرتا ہے۔

28 اے رب، تُو ہی میرا چراغ جلاتا، میرا خدا ہی میرے اندھیرے کو روشن کرتا ہے۔
29 کیونکہ تیرے ساتھ مَیں فوجی دستے پر حملہ کر سکتا، اپنے خدا کے ساتھ دیوار کو پھلانگ سکتا ہوں۔
30 اللہ کی راہ کامل ہے، رب کا فرمان خالص ہے۔ جو بھی اُس میں پناہ لے اُس کی وہ ڈھال ہے۔
31 کیونکہ رب کے سوا کون خدا ہے؟ ہمارے خدا کے سوا کون چٹان ہے؟
32 اللہ مجھے قوت سے کمربستہ کرتا، وہ میری راہ کو کامل کر دیتا ہے۔
33 وہ میرے پاؤں کو ہرن کی سی پُھرتی عطا کرتا، مجھے مضبوطی سے میری بلندیوں پر کھڑا کرتا ہے۔
34 وہ میرے ہاتھوں کو جنگ کرنے کی تربیت دیتا ہے۔ اب میرے بازو پیتل کی کمان کو بھی تان لیتے ہیں۔

35 اے رب، تُو نے مجھے اپنی نجات کی ڈھال بخش دی ہے۔ تیرے دہنے ہاتھ نے مجھے قائم رکھا، تیری نرمی نے مجھے بڑا بنا دیا ہے۔
36 تُو میرے قدموں کے لئے راستہ بنا دیتا ہے، اِس لئے میرے ٹخنے نہیں ڈگمگاتے۔
37 مَیں نے اپنے دشمنوں کا تعاقب کر کے اُنہیں پکڑ لیا، مَیں باز نہ آیا جب تک وہ ختم نہ ہو گئے۔
38 مَیں نے اُنہیں یوں پاش پاش کر دیا کہ دوبارہ اُٹھ نہ سکے بلکہ گر کر میرے پاؤں تلے پڑے رہے۔
39 کیونکہ تُو نے مجھے جنگ کرنے کے لئے قوت سے کمربستہ کر دیا، تُو نے میرے مخالفوں کو میرے سامنے جھکا دیا۔
40 تُو نے میرے دشمنوں کو میرے سامنے سے بھگا

دیا، اور مَیں نے نفرت کرنے والوں کو تباہ کر دیا۔

41 وہ مدد کے لئے چیختے چلّاتے رہے، لیکن بچانے والا کوئی نہیں تھا۔ وہ رب کو پکارتے رہے، لیکن اُس نے جواب نہ دیا۔

42 مَیں نے اُنہیں چُور چُور کر کے گرد کی طرح ہَوا میں اُڑا دیا۔ مَیں نے اُنہیں کیچڑ کی طرح گلی میں پھینک دیا۔

43 تُو نے مجھے قوم کے جھگڑوں سے بچا کر اقوام کا سردار بنا دیا ہے۔ جس قوم سے مَیں ناواقف تھا وہ میری خدمت کرتی ہے۔

44 جوں ہی مَیں بات کرتا ہوں تو لوگ میری سنتے ہیں۔ پردیسی دبک کر میری خوشامد کرتے ہیں۔

45 وہ ہمت ہار کر کانپتے ہوئے اپنے قلعوں سے نکل آتے ہیں۔

46 رب زندہ ہے! میری چٹان کی تمجید ہو! میری نجات کے خدا کی تعظیم ہو!

47 وہی خدا ہے جو میرا انتقام لیتا، اقوام کو میرے تابع کر دیتا

48 اور مجھے میرے دشمنوں سے چھٹکارا دیتا ہے۔ یقیناً تُو مجھے میرے مخالفوں پر سرفراز کرتا، مجھے ظالموں سے بچائے رکھتا ہے۔

49 اے رب، اِس لئے مَیں اقوام میں تیری حمد و ثنا کروں گا، تیرے نام کی تعریف میں گیت گاؤں گا۔

50 کیونکہ رب اپنے بادشاہ کو بڑی نجات دیتا ہے، وہ اپنے مسح کئے ہوئے بادشاہ داؤد اور اُس کی اولاد پر ہمیشہ تک مہربان رہے گا۔

مخلوقات میں اللہ کا جلال

19

داؤد کا زبور۔ موسیقی کے راہنما کے لئے۔

آسمان اللہ کے جلال کا اعلان کرتے ہیں، آسمانی گنبد اُس کے ہاتھوں کا کام بیان کرتا ہے۔

2 ایک دن دوسرے کو اطلاع دیتا، ایک رات دوسری کو خبر پہنچاتی ہے،

3 لیکن زبان سے نہیں۔ گو اُن کی آواز سنائی نہیں دیتی،

4 تو بھی اُن کی آواز نکل کر پوری دنیا میں سنائی دیتی، اُن کے الفاظ دنیا کی انتہا تک پہنچ جاتے ہیں۔ وہاں اللہ نے آفتاب کے لئے خیمہ لگایا ہے۔

5 جس طرح دُولھا اپنی خواب گاہ سے نکلتا ہے اُسی طرح سورج نکل کر پہلوان کی طرح اپنی دوڑ دوڑنے پر خوشی مناتا ہے۔

6 آسمان کے ایک سرے سے چڑھ کر اُس کا چکر دوسرے سرے تک لگتا ہے۔ اُس کی تپتی گرمی سے کوئی بھی چیز پوشیدہ نہیں رہتی۔

7 رب کی شریعت کامل ہے، اُس سے جان میں جان آ جاتی ہے۔ رب کے احکام قابلِ اعتماد ہیں، اُن سے سادہ لوح دانش مند ہو جاتا ہے۔

8 رب کی ہدایات با انصاف ہیں، اُن سے دل باغ باغ ہو جاتا ہے۔ رب کے احکام پاک ہیں، اُن سے آنکھیں چمک اُٹھتی ہیں۔

9 رب کا خوف پاک ہے اور ابد تک قائم رہے گا۔ رب کے فرمان سچے اور سب کے سب راست ہیں۔

10 وہ سونے بلکہ خالص سونے کے ڈھیر سے زیادہ مرغوب ہیں۔ وہ شہد بلکہ چھتے کے تازہ شہد سے

زیادہ میٹھے ہیں۔

11 اُن سے تیرے خادم کو آگاہ کیا جاتا ہے، اُن پر عمل کرنے سے بڑا اجر ملتا ہے۔

12 جو خطائیں بے خبری میں سرزد ہوئیں کون اُنہیں جانتا ہے؟ میرے پوشیدہ گناہوں کو معاف کر!

13 اپنے خادم کو گستاخوں سے محفوظ رکھ تاکہ وہ مجھ پر حکومت نہ کریں۔ تب مَیں بےالزام ہو کر سنگین گناہ سے پاک رہوں گا۔

14 اے رب، بخش دے کہ میرے منہ کی باتیں اور میرے دل کی سوچ بچار تجھے پسند آئے۔ تُو ہی میری چٹان اور میرا چھڑانے والا ہے۔

فتح کے لئے دعا

20 داؤد کا زبور۔ موسیقی کے راہنما کے لئے۔

مصیبت کے دن رب تیری سنے، یعقوب کے خدا کا نام تجھے محفوظ رکھے۔

2 وہ مقدِس سے تیری مدد بھیجے، وہ صیون سے تیرا سہارا بنے۔

3 وہ تیری غلہ کی نذریں یاد کرے، تیری بھسم ہونے والی قربانیاں قبول فرمائے۔ (سِلاہ)

4 وہ تیرے دل کی آرزو پوری کرے، تیرے تمام منصوبوں کو کامیابی بخشے۔

5 تب ہم تیری نجات کی خوشی منائیں گے، ہم اپنے خدا کے نام میں فتح کا جھنڈا گاڑیں گے۔ رب تیری تمام گزارشیں پوری کرے۔

6 اب مَیں نے جان لیا ہے کہ رب اپنے مسح کئے ہوئے بادشاہ کی مدد کرتا ہے۔ وہ اپنے مقدّس آسمان سے اُس کی سن کر اپنے دہنے ہاتھ کی قدرت سے اُسے چھٹکارا دے گا۔

7 بعض اپنے رتھوں پر، بعض اپنے گھوڑوں پر فخر کرتے ہیں، لیکن ہم رب اپنے خدا کے نام پر فخر کریں گے۔

8 ہمارے دشمن جھک کر گر جائیں گے، لیکن ہم اُٹھ کر مضبوطی سے کھڑے رہیں گے۔

9 اے رب، ہماری مدد فرما! بادشاہ ہماری سنے جب ہم مدد کے لئے پکاریں۔

بادشاہ کے لئے اللہ کی مدد

21 داؤد کا زبور۔ موسیقی کے راہنما کے لئے۔

اے رب، بادشاہ تیری قوت دیکھ کر شادمان ہے، وہ تیری نجات کی کتنی بڑی خوشی مناتا ہے۔

2 تُو نے اُس کی دلی خواہش پوری کی اور انکار نہ کیا جب اُس کی آرزو نے ہونٹوں پر الفاظ کا روپ دھارا۔ (سِلاہ)

3 کیونکہ تُو اچھی اچھی برکتیں اپنے ساتھ لے کر اُس سے ملنے آیا، تُو نے اُسے خالص سونے کا تاج پہنایا۔

4 اُس نے تجھ سے زندگی پانے کی آرزو کی تو تُو نے اُسے عمر کی درازی بخشی، مزید اِتنے دن کہ اُن کی انتہا نہیں۔

5 تیری نجات سے اُسے بڑی عزت حاصل ہوئی، تُو نے اُسے شان و شوکت سے آراستہ کیا۔

6 کیونکہ تُو اُسے ابد تک برکت دیتا، اُسے اپنے چہرے

کے حضور لا کر نہایت خوش کر دیتا ہے۔

7 کیونکہ بادشاہ رب پر اعتماد کرتا ہے، اللہ تعالیٰ کی شفقت اُسے ڈگمگانے سے بچائے گی۔

8 تیرے دشمن تیرے قبضے میں آ جائیں گے، جو تجھ سے نفرت کرتے ہیں اُنہیں تیرا دہنا ہاتھ پکڑ لے گا۔

9 جب تُو اُن پر ظاہر ہو گا تو وہ بھڑکتی بھٹی کی سی مصیبت میں پھنس جائیں گے۔ رب اپنے غضب میں اُنہیں ہڑپ کر لے گا، اور آگ اُنہیں کھا جائے گی۔

10 تُو اُن کی اولاد کو رُوئے زمین پر سے مٹا ڈالے گا، انسانوں میں اُن کا نام و نشان تک نہیں رہے گا۔

11 گو وہ تیرے خلاف سازشیں کرتے ہیں تو بھی اُن کے بُرے منصوبے ناکام رہیں گے۔

12 کیونکہ تُو اُنہیں بھگا کر اُن کے چہروں کو اپنے تیروں کا نشانہ بنا دے گا۔

13 اے رب، اُٹھ اور اپنی قدرت کا اظہار کر تاکہ ہم تیری قدرت کی تمجید میں ساز بجا کر گیت گائیں۔

راست باز کا دُکھ

22

داؤد کا زبور۔ موسیقی کے راہنما کے لئے۔
طرز: طلوعِ صبح کی ہرنی۔

اے میرے خدا، اے میرے خدا، تُو نے مجھے کیوں ترک کر دیا ہے؟ مَیں چیخ رہا ہوں، لیکن میری نجات نظر نہیں آتی۔

2 اے میرے خدا، دن کو مَیں چلّاتا ہوں، لیکن تُو جواب نہیں دیتا۔ رات کو پکارتا ہوں، لیکن آرام نہیں پاتا۔

3 لیکن تُو قدوس ہے، تُو جو اسرائیل کی مدح سرائی پر تخت نشین ہوتا ہے۔

4 تجھ پر ہمارے باپ دادا نے بھروسا رکھا، اور جب بھروسا رکھا تو تُو نے اُنہیں رِہائی دی۔

5 جب اُنہوں نے مدد کے لئے تجھے پکارا تو بچنے کا راستہ کھل گیا۔ جب اُنہوں نے تجھ پر اعتماد کیا تو شرمندہ نہ ہوئے۔

6 لیکن مَیں کیڑا ہوں، مجھے انسان نہیں سمجھا جاتا۔ لوگ میری بے عزتی کرتے، مجھے حقیر جانتے ہیں۔

7 سب مجھے دیکھ کر میرا مذاق اُڑاتے ہیں۔ وہ منہ بنا کر توبہ توبہ کرتے اور کہتے ہیں،

8 ”اُس نے اپنا معاملہ رب کے سپرد کیا ہے۔ اب رب ہی اُسے بچائے۔ وہی اُسے چھٹکارا دے، کیونکہ وہی اُس سے خوش ہے۔“

9 یقیناً تُو مجھے ماں کے پیٹ سے نکال لایا۔ مَیں ابھی ماں کا دودھ پیتا تھا کہ تُو نے میرے دل میں بھروسا پیدا کیا۔

10 جوں ہی مَیں پیدا ہوا مجھے تجھ پر چھوڑ دیا گیا۔ ماں کے پیٹ سے ہی تُو میرا خدا رہا ہے۔

11 مجھ سے دُور نہ رہ۔ کیونکہ مصیبت نے میرا دامن پکڑ لیا ہے، اور کوئی نہیں جو میری مدد کرے۔

12 متعدد بَیلوں نے مجھے گھیر لیا، بسن کے طاقت ور سانڈ چاروں طرف جمع ہو گئے ہیں۔

13 میرے خلاف اُنہوں نے اپنے منہ کھول دیئے ہیں، اُس دہاڑتے ہوئے شیر ببر کی طرح جو شکار کو پھاڑنے کے جوش میں آ گیا ہے۔

14 مجھے پانی کی طرح زمین پر اُنڈیلا گیا ہے، میری تمام ہڈیاں الگ الگ ہو گئی ہیں، جسم کے اندر میرا دل موم کی طرح پگھل گیا ہے۔
15 میری طاقت ٹھیکرے کی طرح خشک ہو گئی، میری زبان تالو سے چپک گئی ہے۔ ہاں، تُو نے مجھے موت کی خاک میں لٹا دیا ہے۔
16 کُتوں نے مجھے گھیر رکھا، شریروں کے جتھے نے میرا احاطہ کیا ہے۔ اُنہوں نے میرے ہاتھوں اور پاؤں کو چھید ڈالا ہے۔
17 مَیں اپنی ہڈیوں کو گن سکتا ہوں۔ لوگ گھور گھور کر میری مصیبت سے خوش ہوتے ہیں۔
18 وہ آپس میں میرے کپڑے بانٹ لیتے اور میرے لباس پر قرعہ ڈالتے ہیں۔

19 لیکن تُو اے رب، دُور نہ رہ! اے میری قوت، میری مدد کرنے کے لئے جلدی کر!
20 میری جان کو تلوار سے بچا، میری زندگی کو کُتے کے پنجے سے چھڑا۔
21 شیر کے منہ سے مجھے مخلصی دے، جنگلی بَیلوں کے سینگوں سے رِہائی عطا کر۔

اے رب، تُو نے میری سنی ہے!
22 مَیں اپنے بھائیوں کے سامنے تیرے نام کا اعلان کروں گا، جماعت کے درمیان تیری مدح سرائی کروں گا۔
23 تم جو رب کا خوف مانتے ہو، اُس کی تمجید کرو! اے یعقوب کی تمام اولاد، اُس کا احترام کر! اے اسرائیل کے تمام فرزندو، اُس سے خوف کھاؤ!
24 کیونکہ نہ اُس نے مصیبت زدہ کا دُکھ حقیر جانا، نہ اُس کی تکلیف سے گِھن کھائی۔ اُس نے اپنا منہ اُس سے نہ چھپایا بلکہ اُس کی سنی جب وہ مدد کے لئے چیخنے چلّانے لگا۔
25 اے خدا، بڑے اجتماع میں مَیں تیری ستائش کروں گا، خداترسوں کے سامنے اپنی مَنت پوری کروں گا۔
26 ناچار جی بھر کر کھائیں گے، رب کے طالب اُس کی حمد و ثنا کریں گے۔ تمہارے دل ابد تک زندہ رہیں!
27 لوگ دنیا کی انتہا تک رب کو یاد کر کے اُس کی طرف رجوع کریں گے۔ غیراقوام کے تمام خاندان اُسے سجدہ کریں گے۔
28 کیونکہ رب کو ہی بادشاہی کا اختیار حاصل ہے، وہی اقوام پر حکومت کرتا ہے۔

29 دنیا کے تمام بڑے لوگ اُس کے حضور کھائیں گے اور سجدہ کریں گے۔ خاک میں اُترنے والے سب اُس کے سامنے جھک جائیں گے، وہ سب جو اپنی زندگی کو خود قائم نہیں رکھ سکتے۔
30 اُس کے فرزند اُس کی خدمت کریں گے۔ ایک آنے والی نسل کو رب کے بارے میں سنایا جائے گا۔
31 ہاں، وہ آ کر اُس کی راستی ایک قوم کو سنائیں گے جو ابھی پیدا نہیں ہوئی، کیونکہ اُس نے یہ کچھ کیا ہے۔

اچھا چرواہا

23

داؤد کا زبور۔
رب میرا چرواہا ہے، مجھے کمی نہ ہو گی۔
2 وہ مجھے شاداب چراگاہوں میں چَراتا اور پُرسکون چشموں کے پاس لے جاتا ہے۔
3 وہ میری جان کو تازہ دم کرتا اور اپنے نام کی خاطر

راستی کی راہوں پر میری قیادت کرتا ہے۔
4 گو مَیں تاریک ترین وادی میں سے گزروں مَیں مصیبت سے نہیں ڈروں گا، کیونکہ تُو میرے ساتھ ہے، تیری لاٹھی اور تیرا عصا مجھے تسلی دیتے ہیں۔

5 تُو میرے دشمنوں کے رُوبرُو میرے سامنے میز بچھا کر میرے سر کو تیل سے تر و تازہ کرتا ہے۔ میرا پیالہ تیری برکت سے چھلک اُٹھتا ہے۔
6 یقیناً بھلائی اور شفقت عمر بھر میرے ساتھ رہیں گی، اور مَیں جیتے جی رب کے گھر میں سکونت کروں گا۔

بادشاہ کا استقبال

24 داؤد کا زبور۔
زمین اور جو کچھ اُس پر ہے رب کا ہے، دنیا اور اُس کے باشندے اُسی کے ہیں۔
2 کیونکہ اُس نے زمین کی بنیاد سمندروں پر رکھی اور اُسے دریاؤں پر قائم کیا۔

3 کس کو رب کے پہاڑ پر چڑھنے کی اجازت ہے؟ کون اُس کے مقدّس مقام میں کھڑا ہو سکتا ہے؟
4 وہ جس کے ہاتھ پاک اور دل صاف ہیں، جو نہ فریب کا ارادہ رکھتا، نہ قسم کھا کر جھوٹ بولتا ہے۔
5 وہ رب سے برکت پائے گا، اُسے اپنی نجات کے خدا سے راستی ملے گی۔
6 یہ ہو گا اُن لوگوں کا حال جو اللہ کی مرضی دریافت کرتے، جو تیرے چہرے کے طالب ہوتے ہیں، اے یعقوب کے خدا۔ (سِلاہ)

7 اے پھاٹکو، کھل جاؤ! اے قدیم دروازو، پورے طور پر کھل جاؤ تاکہ جلال کا بادشاہ داخل ہو جائے۔
8 جلال کا بادشاہ کون ہے؟ رب جو قوی اور قادر ہے، رب جو جنگ میں زور آور ہے۔
9 اے پھاٹکو، کھل جاؤ! اے قدیم دروازو، پورے طور پر کھل جاؤ تاکہ جلال کا بادشاہ داخل ہو جائے۔
10 جلال کا بادشاہ کون ہے؟ رب الافواج، وہی جلال کا بادشاہ ہے۔ (سِلاہ)

معافی اور راہنمائی کے لئے دعا

25 داؤد کا زبور۔
اے رب، مَیں تیرا آرزومند ہوں۔
2 اے میرے خدا، تجھ پر مَیں بھروسا رکھتا ہوں۔ مجھے شرمندہ نہ ہونے دے کہ میرے دشمن مجھ پر شادیانہ بجائیں۔
3 کیونکہ جو بھی تجھ پر اُمید رکھے وہ شرمندہ نہیں ہو گا جبکہ جو بلاوجہ بےوفا ہوتے ہیں وہی شرمندہ ہو جائیں گے۔

4 اے رب، اپنی راہیں مجھے دکھا، مجھے اپنے راستوں کی تعلیم دے۔
5 اپنی سچائی کے مطابق میری راہنمائی کر، مجھے تعلیم دے۔ کیونکہ تُو میری نجات کا خدا ہے۔ دن بھر مَیں تیرے انتظار میں رہتا ہوں۔
6 اے رب، اپنا وہ رحم اور مہربانی یاد کر جو تُو قدیم زمانے سے کرتا آیا ہے۔
7 اے رب، میری جوانی کے گناہوں اور میری بےوفا حرکتوں کو یاد نہ کر بلکہ اپنی بھلائی کی خاطر اور اپنی

شفقت کے مطابق میرا خیال رکھ۔

[8] رب بھلا اور عادل ہے، اِس لئے وہ گناہ گاروں کو صحیح راہ پر چلنے کی تلقین کرتا ہے۔
[9] وہ فروتنوں کی انصاف کی راہ پر راہنمائی کرتا، حلیموں کو اپنی راہ کی تعلیم دیتا ہے۔
[10] جو رب کے عہد اور احکام کے مطابق زندگی گزاریں اُنہیں رب مہربانی اور وفاداری کی راہوں پر لے چلتا ہے۔
[11] اے رب، میرا قصور سنگین ہے، لیکن اپنے نام کی خاطر اُسے معاف کر۔
[12] رب کا خوف ماننے والا کہاں ہے؟ رب خود اُسے اُس راہ کی تعلیم دے گا جو اُسے چننا ہے۔
[13] تب وہ خوش حال رہے گا، اور اُس کی اولاد ملک کو میراث میں پائے گی۔
[14] جو رب کا خوف مانیں اُنہیں وہ اپنے ہم راز بنا کر اپنے عہد کی تعلیم دیتا ہے۔

[15] میری آنکھیں رب کو تکتی رہتی ہیں، کیونکہ وہی میرے پاؤں کو جال سے نکال لیتا ہے۔
[16] میری طرف مائل ہو جا، مجھ پر مہربانی کر! کیونکہ مَیں تنہا اور مصیبت زدہ ہوں۔
[17] میرے دل کی پریشانیاں دُور کر، مجھے میری تکالیف سے رِہائی دے۔
[18] میری مصیبت اور تنگی پر نظر ڈال کر میری خطاؤں کو معاف کر۔
[19] دیکھ، میرے دشمن کتنے زیادہ ہیں، وہ کتنا ظلم کر کے مجھ سے نفرت کرتے ہیں۔
[20] میری جان کو محفوظ رکھ، مجھے بچا! مجھے شرمندہ نہ ہونے دے، کیونکہ مَیں تجھ میں پناہ لیتا ہوں۔
[21] بے گناہی اور دیانت داری میری پہرا داری کریں، کیونکہ مَیں تیرے انتظار میں رہتا ہوں۔
[22] اے اللہ، فدیہ دے کر اسرائیل کو اُس کی تمام تکالیف سے آزاد کر!

بے گناہ کا اقرار اور التجا

26 داؤد کا زبور۔

اے رب، میرا انصاف کر، کیونکہ میرا چال چلن بے قصور ہے۔ مَیں نے رب پر بھروسا رکھا ہے، اور مَیں ڈانواں ڈول نہیں ہو جاؤں گا۔

[2] اے رب، مجھے جانچ لے، مجھے آزما کر دل کی تہہ تک میرا معائنہ کر۔
[3] کیونکہ تیری شفقت میری آنکھوں کے سامنے رہی ہے، مَیں تیری سچی راہ پر چلتا رہا ہوں۔
[4] نہ مَیں دھوکے بازوں کی مجلس میں بیٹھتا، نہ چالاک لوگوں سے رفاقت رکھتا ہوں۔
[5] مجھے شریروں کے اجتماعوں سے نفرت ہے، بے دینوں کے ساتھ مَیں بیٹھتا بھی نہیں۔
[6] اے رب، مَیں اپنے ہاتھ دھو کر اپنی بے گناہی کا اظہار کرتا ہوں۔ مَیں تیری قربان گاہ کے گرد پھر کر
[7] بلند آواز سے تیری حمد و ثنا کرتا، تیرے تمام معجزات کا اعلان کرتا ہوں۔
[8] اے رب، تیری سکونت گاہ مجھے پیاری ہے، جس جگہ تیرا جلال ٹھہرتا ہے وہ مجھے عزیز ہے۔

9 میری جان کو مجھ سے چھین کر مجھے گناہ گاروں میں شامل نہ کر! میری زندگی کو مٹا کر مجھے خوں خواروں میں شمار نہ کر،

10 ایسے لوگوں میں جن کے ہاتھ شرم ناک حرکتوں سے آلودہ ہیں، جو ہر وقت رشوت کھاتے ہیں۔

11 کیونکہ مَیں بے گناہ زندگی گزارتا ہوں۔ فدیہ دے کر مجھے چھٹکارا دے! مجھ پر مہربانی کر!

12 میرے پاؤں ہموار زمین پر قائم ہو گئے ہیں، اور مَیں اجتماعوں میں رب کی ستائش کروں گا۔

اللہ سے رفاقت

27 داؤد کا زبور۔

رب میری روشنی اور میری نجات ہے، مَیں کس سے ڈروں؟ رب میری جان کی پناہ گاہ ہے، مَیں کس سے دہشت کھاؤں؟

2 جب شریر مجھ پر حملہ کریں تاکہ مجھے ہڑپ کر لیں، جب میرے مخالف اور دشمن مجھ پر ٹوٹ پڑیں تو وہ ٹھوکر کھا کر گر جائیں گے۔

3 گو فوج مجھے گھیر لے میرا دل خوف نہیں کھائے گا، گو میرے خلاف جنگ چھڑ جائے میرا بھروسا قائم رہے گا۔

4 رب سے میری ایک گزارش ہے، مَیں ایک ہی بات چاہتا ہوں۔ یہ کہ جیتے جی رب کے گھر میں رہ کر اُس کی شفقت سے لطف اندوز ہو سکوں، کہ اُس کی سکونت گاہ میں ٹھہر کر محوِ خیال رہ سکوں۔

5 کیونکہ مصیبت کے دن وہ مجھے اپنی سکونت گاہ میں پناہ دے گا، مجھے اپنے خیمے میں چھپا لے گا، مجھے اُٹھا کر اونچی چٹان پر رکھے گا۔

6 اب مَیں اپنے دشمنوں پر سربلند ہوں گا، اگرچہ اُنہوں نے مجھے گھیر رکھا ہے۔ مَیں اُس کے خیمے میں خوشی کے نعرے لگا کر قربانیاں پیش کروں گا، ساز بجا کر رب کی مدح سرائی کروں گا۔

7 اے رب، میری آواز سن جب مَیں تجھے پکاروں، مجھ پر مہربانی کر کے میری سن۔

8 میرا دل تجھے یاد دلاتا ہے کہ تُو نے خود فرمایا، ”میرے چہرے کے طالب رہو!“ اے رب، مَیں تیرے ہی چہرے کا طالب رہا ہوں۔

9 اپنے چہرے کو مجھ سے چھپائے نہ رکھ، اپنے خادم کو غصے سے اپنے حضور سے نہ نکال۔ کیونکہ تُو ہی میرا سہارا رہا ہے۔ اے میری نجات کے خدا، مجھے نہ چھوڑ، مجھے ترک نہ کر۔

10 کیونکہ میرے ماں باپ نے مجھے ترک کر دیا ہے، لیکن رب مجھے قبول کر کے اپنے گھر میں لائے گا۔

11 اے رب، مجھے اپنی راہ کی تربیت دے، ہموار راستے پر میری راہنمائی کر تاکہ اپنے دشمنوں سے محفوظ رہوں۔

12 مجھے مخالفوں کے لالچ میں نہ آنے دے، کیونکہ جھوٹے گواہ میرے خلاف اُٹھ کھڑے ہوئے ہیں جو تشدد کرنے کے لئے تیار ہیں۔

13 لیکن میرا پورا ایمان یہ ہے کہ مَیں زندوں کے ملک میں رہ کر رب کی بھلائی دیکھوں گا۔

14 رب کے انتظار میں رہ! مضبوط اور دلیر ہو، اور

رب کے انتظار میں رہ!

مدد کے لئے دعا اور جواب کے لئے شکرگزاری

28 داؤد کا زبور۔
اے رب، مَیں تجھے پکارتا ہوں۔ اے میری چٹان، خاموشی سے اپنا منہ مجھ سے نہ پھیر۔ کیونکہ اگر تُو چپ رہے تو مَیں موت کے گڑھے میں اُترنے والوں کی مانند ہو جاؤں گا۔

2 میری التجائیں سن جب مَیں چیختے چلّاتے تجھ سے مدد مانگتا ہوں، جب مَیں اپنے ہاتھ تیری سکونت گاہ کے مقدّس ترین کمرے کی طرف اُٹھاتا ہوں۔

3 مجھے اُن بےدینوں کے ساتھ گھسیٹ کر سزا نہ دے جو غلط کام کرتے ہیں، جو اپنے پڑوسیوں سے بظاہر دوستانہ باتیں کرتے، لیکن دل میں اُن کے خلاف بُرے منصوبے باندھتے ہیں۔

4 اُنہیں اُن کی حرکتوں اور بُرے کاموں کا بدلہ دے۔ جو کچھ اُن کے ہاتھوں سے سرزد ہوا ہے اُس کی پوری سزا دے۔ اُنہیں اُتنا ہی نقصان پہنچا دے جتنا اُنہوں نے دوسروں کو پہنچایا ہے۔

5 کیونکہ نہ وہ رب کے اعمال پر، نہ اُس کے ہاتھوں کے کام پر توجہ دیتے ہیں۔ اللہ اُنہیں ڈھا دے گا اور دوبارہ کبھی تعمیر نہیں کرے گا۔

6 رب کی تمجید ہو، کیونکہ اُس نے میری التجا سن لی۔

7 رب میری قوت اور میری ڈھال ہے۔ اُس پر میرے دل نے بھروسا رکھا، اُس سے مجھے مدد ملی ہے۔ میرا دل شادیانہ بجاتا ہے، مَیں گیت گا کر اُس کی ستائش کرتا ہوں۔

8 رب اپنی قوم کی قوت اور اپنے مسح کئے ہوئے خادم کا نجات بخش قلعہ ہے۔

9 اے رب، اپنی قوم کو نجات دے! اپنی میراث کو برکت دے! اُن کی گلہ بانی کر کے اُنہیں ہمیشہ تک اُٹھائے رکھ۔

رب کے جلال کی تمجید

29 داؤد کا زبور۔
اے اللہ کے فرزندو، رب کی تمجید کرو! رب کے جلال اور قدرت کی ستائش کرو!

2 رب کے نام کو جلال دو۔ مقدّس لباس سے آراستہ ہو کر رب کو سجدہ کرو۔

3 رب کی آواز سمندر کے اوپر گونجتی ہے۔ جلال کا خدا گرجتا ہے، رب گہرے پانی کے اوپر گرجتا ہے۔

4 رب کی آواز زور دار ہے، رب کی آواز پُرجلال ہے۔

5 رب کی آواز دیودار کے درختوں کو توڑ ڈالتی ہے، رب لبنان کے دیودار کے درختوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا ہے۔

6 وہ لبنان کو بچھڑے اور کوہِ سِریون[a] کو جنگلی بَیل کے بچے کی طرح کودنے پھاندنے دیتا ہے۔

7 رب کی آواز آگ کے شعلے بھڑکا دیتی ہے۔

8 رب کی آواز ریگستان کو ہلا دیتی ہے، رب دشتِ قادس کو کانپنے دیتا ہے۔

9 رب کی آواز سن کر ہرنی دردِ زہ میں مبتلا ہو جاتی اور جنگلوں کے پتے جھڑ جاتے ہیں۔ لیکن اُس کی سکونت

[a] سِریون حرمون کا دوسرا نام ہے۔

گاہ میں سب پکارتے ہیں، ”جلال!“

10 رب سیلاب کے اوپر تخت نشین ہے، رب بادشاہ کی حیثیت سے ابد تک تخت نشین ہے۔

11 رب اپنی قوم کو تقویت دے گا، رب اپنے لوگوں کو سلامتی کی برکت دے گا۔

موت سے چھٹکارے پر شکرگزاری

30

داؤد کا زبور۔ رب کے گھر کی مخصوصیت کے موقع پر گیت۔

اے رب، مَیں تیری ستائش کرتا ہوں، کیونکہ تُو نے مجھے گہرائیوں میں سے کھینچ نکالا۔ تُو نے میرے دشمنوں کو مجھ پر بغلیں بجانے کا موقع نہیں دیا۔

2 اے رب میرے خدا، مَیں نے چیختے چلّاتے ہوئے تجھ سے مدد مانگی، اور تُو نے مجھے شفا دی۔

3 اے رب، تُو میری جان کو پاتال سے نکال لایا، تُو نے میری جان کو موت کے گڑھے میں اُترنے سے بچایا ہے۔

4 اے ایمان دارو، ساز بجا کر رب کی تعریف میں گیت گاؤ۔ اُس کے مقدّس نام کی حمد و ثنا کرو۔

5 کیونکہ وہ لمحہ بھر کے لئے غصے ہوتا، لیکن زندگی بھر کے لئے مہربانی کرتا ہے۔ گو شام کو رونا پڑے، لیکن صبح کو ہم خوشی منائیں گے۔

6 جب حالات پُرسکون تھے تو مَیں بولا، ”مَیں کبھی نہیں ڈگمگاؤں گا۔“

7 اے رب، جب تُو مجھ سے خوش تھا تو تُو نے مجھے مضبوط پہاڑ پر رکھ دیا۔ لیکن جب تُو نے اپنا چہرہ مجھ سے چھپا لیا تو مَیں سخت گھبرا گیا۔

8 اے رب، مَیں نے تجھے پکارا، ہاں خداوند سے مَیں نے التجا کی،

9 ”کیا فائدہ ہے اگر مَیں ہلاک ہو کر موت کے گڑھے میں اُتر جاؤں؟ کیا خاک تیری ستائش کرے گی؟ کیا وہ لوگوں کو تیری وفاداری کے بارے میں بتائے گی؟

10 اے رب، میری سن، مجھ پر مہربانی کر۔ اے رب، میری مدد کرنے کے لئے آ!“

11 تُو نے میرا ماتم خوشی کے ناچ میں بدل دیا، تُو نے میرے ماتمی کپڑے اُتار کر مجھے شادمانی سے ملبّس کیا۔

12 کیونکہ تُو چاہتا ہے کہ میری جان خاموش نہ ہو بلکہ گیت گا کر تیری تمجید کرتی رہے۔ اے رب میرے خدا، مَیں ابد تک تیری حمد و ثنا کروں گا۔

حفاظت کے لئے دعا

31

داؤد کا زبور۔ موسیقی کے راہنما کے لئے۔

اے رب، مَیں نے تجھ میں پناہ لی ہے۔ مجھے کبھی شرمندہ نہ ہونے دے بلکہ اپنی راستی کے مطابق مجھے بچا!

2 اپنا کان میری طرف جھکا، جلد ہی مجھے چھٹکارا دے۔ چٹان کا میرا بُرج ہو، پہاڑ کا قلعہ جس میں مَیں پناہ لے کر نجات پا سکوں۔

3 کیونکہ تُو میری چٹان، میرا قلعہ ہے، اپنے نام کی خاطر میری راہنمائی، میری قیادت کر۔

4 مجھے اُس جال سے نکال دے جو مجھے پکڑنے کے لئے چپکے سے بچھایا گیا ہے۔ کیونکہ تُو ہی میری پناہ گاہ ہے۔

5 مَیں اپنی روح تیرے ہاتھوں میں سونپتا ہوں۔
اے رب، اے وفادار خدا، تُو نے فدیہ دے کر مجھے چھڑایا ہے!

6 مَیں اُن سے نفرت رکھتا ہوں جو بے کار بُتوں سے لپٹے رہتے ہیں۔ مَیں تو رب پر بھروسا رکھتا ہوں۔
7 مَیں باغ باغ ہوں گا اور تیری شفقت کی خوشی مناؤں گا، کیونکہ تُو نے میری مصیبت دیکھ کر میری جان کی پریشانی کا خیال کیا ہے۔
8 تُو نے مجھے دشمن کے حوالے نہیں کیا بلکہ میرے پاؤں کو کھلے میدان میں قائم کر دیا ہے۔

9 اے رب، مجھ پر مہربانی کر، کیونکہ مَیں مصیبت میں ہوں۔ غم کے مارے میری آنکھیں سوج گئی ہیں، میری جان اور جسم گل رہے ہیں۔
10 میری زندگی دُکھ کی چکّی میں پس رہی ہے، میرے سال آہیں بھرتے بھرتے ضائع ہو رہے ہیں۔ میرے قصور کی وجہ سے میری طاقت جواب دے گئی، میری ہڈیاں گلنے سڑنے لگی ہیں۔
11 مَیں اپنے دشمنوں کے لئے مذاق کا نشانہ بن گیا ہوں بلکہ میرے ہم سائے بھی مجھے لعن طعن کرتے، میرے جاننے والے مجھ سے دہشت کھاتے ہیں۔ گلی میں جو بھی مجھے دیکھے مجھ سے بھاگ جاتا ہے۔
12 مَیں مُردوں کی مانند اُن کی یادداشت سے مٹ گیا ہوں، مجھے ٹھیکرے کی طرح پھینک دیا گیا ہے۔
13 بہتوں کی افواہیں مجھ تک پہنچ گئی ہیں، چاروں طرف سے ہول ناک خبریں مل رہی ہیں۔ وہ مل کر میرے خلاف سازشیں کر رہے، مجھے قتل کرنے کے منصوبے باندھ رہے ہیں۔

14 لیکن مَیں اے رب، تجھ پر بھروسا رکھتا ہوں۔ مَیں کہتا ہوں، "تُو میرا خدا ہے!"
15 میری تقدیر[a] تیرے ہاتھ میں ہے۔ مجھے میرے دشمنوں کے ہاتھ سے بچا، اُن سے جو میرے پیچھے پڑ گئے ہیں۔
16 اپنے چہرے کا نور اپنے خادم پر چمکا، اپنی مہربانی سے مجھے نجات دے۔
17 اے رب، مجھے شرمندہ نہ ہونے دے، کیونکہ مَیں نے تجھے پکارا ہے۔ میرے بجائے بے دینوں کے منہ کالے ہو جائیں، وہ پاتال میں اُتر کر چپ ہو جائیں۔
18 اُن کے فریب دہ ہونٹ بند ہو جائیں، کیونکہ وہ تکبر اور حقارت سے راست باز کے خلاف کفر بکتے ہیں۔

19 تیری بھلائی کتنی عظیم ہے! تُو اُسے اُن کے لئے تیار رکھتا ہے جو تیرا خوف مانتے ہیں، اُسے اُنہیں دکھاتا ہے جو انسانوں کے سامنے سے تجھ میں پناہ لیتے ہیں۔
20 تُو اُنہیں اپنے چہرے کی آڑ میں لوگوں کے حملوں سے چھپا لیتا، اُنہیں خیمے میں لا کر الزام تراش زبانوں سے محفوظ رکھتا ہے۔
21 رب کی تمجید ہو، کیونکہ جب شہر کا محاصرہ ہو رہا تھا تو اُس نے معجزانہ طور پر مجھ پر مہربانی کی۔
22 اُس وقت مَیں گھبرا کر بولا، "ہائے، مَیں تیرے حضور سے منقطع ہو گیا ہوں!" لیکن جب مَیں نے

---
[a] لفظی ترجمہ: میرے اوقات۔

چیختے چلّاتے ہوئے تجھ سے مدد مانگی تو تُو نے میری التجا سن لی۔

23 اے رب کے تمام ایمان دارو، اُس سے محبت رکھو! رب وفاداروں کو محفوظ رکھتا، لیکن مغروروں کو اُن کے رویے کا پورا اجر دے گا۔

24 چنانچہ مضبوط اور دلیر ہو، تم سب جو رب کے انتظار میں ہو۔

معافی کی برکت (توبہ کا دوسرا زبور)

32 داؤد کا زبور۔ حکمت کا گیت۔

مبارک ہے وہ جس کے جرائم معاف کئے گئے، جس کے گناہ ڈھانپے گئے ہیں۔

2 مبارک ہے وہ جس کا گناہ رب حساب میں نہیں لائے گا اور جس کی روح میں فریب نہیں ہے۔

3 جب مَیں چپ رہا تو دن بھر آہیں بھرنے سے میری ہڈیاں گلنے لگیں۔

4 کیونکہ دن رات مَیں تیرے ہاتھ کے بوجھ تلے پِستا رہا، میری طاقت گویا موسمِ گرما کی جھلستی تپش میں جاتی رہی۔ (سِلاہ)

5 تب مَیں نے تیرے سامنے اپنا گناہ تسلیم کیا، مَیں اپنا گناہ چھپانے سے باز آیا۔ مَیں بولا، ”مَیں رب کے سامنے اپنے جرائم کا اقرار کروں گا۔“ تب تُو نے میرے گناہ کو معاف کر دیا۔ (سِلاہ)

6 اِس لئے تمام ایمان دار اُس وقت تجھ سے دعا کریں جب تُو مل سکتا ہے۔ یقیناً جب بڑا سیلاب آئے تو اُن تک نہیں پہنچے گا۔

7 تُو میری چھپنے کی جگہ ہے، تُو مجھے پریشانی سے محفوظ رکھتا، مجھے نجات کے نغموں سے گھیر لیتا ہے۔ (سِلاہ)

8 ”مَیں تجھے تعلیم دوں گا، تجھے وہ راہ دکھاؤں گا جس پر تجھے جانا ہے۔ مَیں تجھے مشورہ دے کر تیری دیکھ بھال کروں گا۔

9 ناسمجھ گھوڑے یا خچر کی مانند نہ ہو، جن پر قابو پانے کے لئے لگام اور دہانے کی ضرورت ہے، ورنہ وہ تیرے پاس نہیں آئیں گے۔“

10 بےدین کی متعدد پریشانیاں ہوتی ہیں، لیکن جو رب پر بھروسا رکھے اُسے وہ اپنی شفقت سے گھیرے رکھتا ہے۔

11 اے راست بازو، رب کی خوشی میں جشن مناؤ! اے تمام دیانت دارو، شادمانی کے نعرے لگاؤ!

اللہ کی حکومت اور مدد کی تعریف

33 اے راست بازو، رب کی خوشی مناؤ! کیونکہ مناسب ہے کہ سیدھی راہ پر چلنے والے اُس کی ستائش کریں۔

2 سرود بجا کر رب کی حمد و ثنا کرو۔ اُس کی تمجید میں دس تاروں والا ساز بجاؤ۔

3 اُس کی تمجید میں نیا گیت گاؤ، مہارت سے ساز بجا کر خوشی کے نعرے لگاؤ۔

4 کیونکہ رب کا کلام سچا ہے، اور وہ ہر کام وفاداری سے کرتا ہے۔

5 اُسے راست بازی اور انصاف پیارے ہیں، دنیا رب کی شفقت سے بھری ہوئی ہے۔
6 رب کے کہنے پر آسمان خلق ہوا، اُس کے منہ کے دم سے ستاروں کا پورا لشکر وجود میں آیا۔
7 وہ سمندر کے پانی کا بڑا ڈھیر جمع کرتا، پانی کی گہرائیوں کو گوداموں میں محفوظ رکھتا ہے۔
8 کُل دنیا رب کا خوف مانے، زمین کے تمام باشندے اُس سے دہشت کھائیں۔
9 کیونکہ اُس نے فرمایا تو فوراً وجود میں آیا، اُس نے حکم دیا تو اُسی وقت قائم ہوا۔
10 رب اقوام کا منصوبہ ناکام ہونے دیتا، وہ اُمّتوں کے ارادوں کو شکست دیتا ہے۔
11 لیکن رب کا منصوبہ ہمیشہ تک کامیاب رہتا، اُس کے دل کے ارادے پشت در پشت قائم رہتے ہیں۔

12 مبارک ہے وہ قوم جس کا خدا رب ہے، وہ قوم جسے اُس نے چن کر اپنی میراث بنا لیا ہے۔

13 رب آسمان سے نظر ڈال کر تمام انسانوں کا ملاحظہ کرتا ہے۔
14 اپنے تخت سے وہ زمین کے تمام باشندوں کا معائنہ کرتا ہے۔
15 جس نے اُن سب کے دلوں کو تشکیل دیا وہ اُن کے تمام کاموں پر دھیان دیتا ہے۔

16 بادشاہ کی بڑی فوج اُسے نہیں چھڑاتی، اور سورمے کی بڑی طاقت اُسے نہیں بچاتی۔
17 گھوڑا بھی مدد نہیں کر سکتا۔ جو اُس پر اُمید رکھے وہ دھوکا کھائے گا۔ اُس کی بڑی طاقت چھٹکارا نہیں دیتی۔
18 یقیناً رب کی آنکھ اُن پر لگی رہتی ہے جو اُس کا خوف مانتے اور اُس کی مہربانی کے انتظار میں رہتے ہیں،
19 کہ وہ اُن کی جان موت سے بچائے اور کال میں محفوظ رکھے۔

20 ہماری جان رب کے انتظار میں ہے۔ وہی ہمارا سہارا، ہماری ڈھال ہے۔
21 ہمارا دل اُس میں خوش ہے، کیونکہ ہم اُس کے مقدّس نام پر بھروسا رکھتے ہیں۔

22 اے رب، تیری مہربانی ہم پر رہے، کیونکہ ہم تجھ پر اُمید رکھتے ہیں۔

اللہ کی حفاظت

34 داؤد کا یہ زبور اُس وقت سے متعلق ہے جب اُس نے فلستی بادشاہ ابی مَلِک کے سامنے پاگل بننے کا روپ بھر لیا۔ یہ دیکھ کر بادشاہ نے اُسے بھگا دیا۔ چلے جانے کے بعد داؤد نے یہ گیت گایا۔

ہر وقت مَیں رب کی تمجید کروں گا، اُس کی حمد و ثنا ہمیشہ ہی میرے ہونٹوں پر رہے گی۔
2 میری جان رب پر فخر کرے گی۔ مصیبت زدہ یہ سن کر خوش ہو جائیں۔
3 آؤ، میرے ساتھ رب کی تعظیم کرو۔ آؤ، ہم مل کر اُس کا نام سربلند کریں۔

4 مَیں نے رب کو تلاش کیا تو اُس نے میری سنی۔ جن چیزوں سے مَیں دہشت کھا رہا تھا اُن سب سے

اُس نے مجھے رِہائی دی۔

5 جن کی آنکھیں اُس پر لگی رہیں وہ خوشی سے چمکیں گے، اور اُن کے منہ شرمندہ نہیں ہوں گے۔

6 اِس ناچار نے پکارا تو رب نے اُس کی سنی، اُس نے اُسے اُس کی تمام مصیبتوں سے نجات دی۔

7 جو رب کا خوف مانیں اُن کے اردگرد اُس کا فرشتہ خیمہ زن ہو کر اُن کو بچائے رکھتا ہے۔

8 رب کی بھلائی کا تجربہ کرو۔ مبارک ہے وہ جو اُس میں پناہ لے۔

9 اے رب کے مقدسین، اُس کا خوف مانو، کیونکہ جو اُس کا خوف مانیں اُنہیں کمی نہیں۔

10 جوان شیر ببر کبھی ضرورت مند اور بھوکے ہوتے ہیں، لیکن رب کے طالبوں کو کسی بھی اچھی چیز کی کمی نہیں ہو گی۔

11 اے بچو، آؤ، میری باتیں سنو! مَیں تمہیں رب کے خوف کی تعلیم دوں گا۔

12 کون مزے سے زندگی گزارنا اور اچھے دن دیکھنا چاہتا ہے؟

13 وہ اپنی زبان کو شریر باتیں کرنے سے روکے اور اپنے ہونٹوں کو جھوٹ بولنے سے۔

14 وہ بُرائی سے منہ پھیر کر نیک کام کرے، صلح سلامتی کا طالب ہو کر اُس کے پیچھے لگا رہے۔

15 رب کی آنکھیں راست بازوں پر لگی رہتی ہیں، اور اُس کے کان اُن کی التجاؤں کی طرف مائل ہیں۔

16 لیکن رب کا چہرہ اُن کے خلاف ہے جو غلط کام کرتے ہیں۔ اُن کا زمین پر نام و نشان تک نہیں رہے گا۔

17 جب راست باز فریاد کریں تو رب اُن کی سنتا، وہ اُنہیں اُن کی تمام مصیبت سے چھٹکارا دیتا ہے۔

18 رب شکستہ دلوں کے قریب ہوتا ہے، وہ اُنہیں رِہائی دیتا ہے جن کی روح کو خاک میں کچلا گیا ہو۔

19 راست باز کی متعدد تکالیف ہوتی ہیں، لیکن رب اُسے اُن سب سے بچا لیتا ہے۔

20 وہ اُس کی تمام ہڈیوں کی حفاظت کرتا ہے، ایک بھی نہیں توڑی جائے گی۔

21 بُرائی بے دین کو مار ڈالے گی، اور جو راست باز سے نفرت کرے اُسے مناسب اجر ملے گا۔

22 لیکن رب اپنے خادموں کی جان کا فدیہ دے گا۔ جو بھی اُس میں پناہ لے اُسے سزا نہیں ملے گی۔

شریروں کے حملوں سے رِہائی کے لئے دعا

35

داؤد کا زبور۔

اے رب، اُن سے جھگڑ جو میرے ساتھ جھگڑتے ہیں، اُن سے لڑ جو میرے ساتھ لڑتے ہیں۔

2 لمبی اور چھوٹی ڈھال پکڑ لے اور اُٹھ کر میری مدد کرنے آ۔

3 نیزے اور برچھی کو نکال کر اُنہیں روک دے جو میرا تعاقب کر رہے ہیں! میری جان سے فرما، ”مَیں تیری نجات ہوں!“

4 جو میری جان کے لئے کوشاں ہیں اُن کا منہ کالا ہو جائے، وہ رُسوا ہو جائیں۔ جو مجھے مصیبت میں ڈالنے کے منصوبے باندھ رہے ہیں وہ پیچھے ہٹ کر شرمندہ ہوں۔

5 وہ ہَوا میں بھوسے کی طرح اُڑ جائیں جب رب کا فرشتہ اُنہیں بھگا دے۔

6 اُن کا راستہ تاریک اور پھسلنا ہو جب رب کا

فرشتہ اُن کے پیچھے پڑ جائے۔

7 کیونکہ اُنہوں نے بے سبب اور چپکے سے میرے راستے میں جال بچھایا، بلاوجہ مجھے پکڑنے کا گڑھا کھودا ہے۔

8 اِس لئے تباہی اچانک ہی اُن پر آ پڑے، پہلے اُنہیں پتا ہی نہ چلے۔ جو جال اُنہوں نے چپکے سے بچھایا اُس میں وہ خود اُلجھ جائیں، جس گڑھے کو اُنہوں نے کھودا اُس میں وہ خود گر کر تباہ ہو جائیں۔

9 تب میری جان رب کی خوشی منائے گی اور اُس کی نجات کے باعث شادمان ہو گی۔

10 میرے تمام اعضا کہہ اُٹھیں گے، ”اے رب، کون تیری مانند ہے؟ کوئی بھی نہیں! کیونکہ تُو ہی مصیبت زدہ کو زبردست آدمی سے چھٹکارا دیتا، تُو ہی ناچار اور غریب کو لُوٹنے والے کے ہاتھ سے بچا لیتا ہے۔“

11 ظالم گواہ میرے خلاف اُٹھ کھڑے ہو رہے ہیں۔ وہ ایسی باتوں کے بارے میں میری پوچھ گچھ کر رہے ہیں جن سے مَیں واقف ہی نہیں۔

12 وہ میری نیکی کے عوض مجھے نقصان پہنچا رہے ہیں۔ اب میری جان تن تنہا ہے۔

13 جب وہ بیمار ہوئے تو مَیں نے ٹاٹ اوڑھ کر اور روزہ رکھ کر اپنی جان کو دُکھ دیا۔ کاش میری دعا میری گود میں واپس آئے!

14 مَیں نے یوں ماتم کیا جیسے میرا کوئی دوست یا بھائی ہو۔ مَیں ماتمی لباس پہن کر یوں خاک میں جھک گیا جیسے اپنی ماں کا جنازہ ہو۔

15 لیکن جب مَیں خود ٹھوکر کھانے لگا تو وہ خوش ہو کر میرے خلاف جمع ہوئے۔ وہ مجھ پر حملہ کرنے کے لئے اکٹھے ہوئے، اور مجھے معلوم ہی نہیں تھا۔ وہ مجھے پھاڑتے رہے اور باز نہ آئے۔

16 مسلسل کفر بک بک کر وہ میرا مذاق اُڑاتے، میرے خلاف دانت پیستے تھے۔

17 اے رب، تُو کب تک خاموشی سے دیکھتا رہے گا؟ میری جان کو اُن کی تباہ کن حرکتوں سے بچا، میری زندگی کو جوان شیروں سے چھٹکارا دے۔

18 تب مَیں بڑی جماعت میں تیری ستائش اور بڑے ہجوم میں تیری تعریف کروں گا۔

19 اُنہیں مجھ پر بغلیں بجانے نہ دے جو بے سبب میرے دشمن ہیں۔ اُنہیں مجھ پر ناک بھوں چڑھانے نہ دے جو بلاوجہ مجھ سے کینہ رکھتے ہیں۔

20 کیونکہ وہ خیر اور سلامتی کی باتیں نہیں کرتے بلکہ اُن کے خلاف فریب دہ منصوبے باندھتے ہیں جو امن اور سکون سے ملک میں رہتے ہیں۔

21 وہ منہ پھاڑ کر کہتے ہیں، ”لو جی، ہم نے اپنی آنکھوں سے اُس کی حرکتیں دیکھی ہیں!“

22 اے رب، تجھے سب کچھ نظر آیا ہے۔ خاموش نہ رہ! اے رب، مجھ سے دُور نہ ہو۔

23 اے رب میرے خدا، جاگ اُٹھ! میرے دفاع میں اُٹھ کر اُن سے لڑ!

24 اے رب میرے خدا، اپنی راستی کے مطابق میرا انصاف کر۔ اُنہیں مجھ پر بغلیں بجانے نہ دے۔

25 وہ دل میں نہ سوچیں، ”لو جی، ہمارا ارادہ پورا ہوا ہے!“ وہ نہ بولیں، ”ہم نے اُسے ہڑپ کر لیا ہے۔“

26 جو میرا نقصان دیکھ کر خوش ہوئے اُن سب کا منہ

کالا ہو جائے، وہ شرمندہ ہو جائیں۔ جو مجھے دبا کر اپنے آپ پر فخر کرتے ہیں وہ شرمندگی اور رُسوائی سے ملبّس ہو جائیں۔

27 لیکن جو میرے انصاف کے آرزومند ہیں وہ خوش ہوں اور شادیانہ بجائیں۔ وہ کہیں، ”رب کی بڑی تعریف ہو، جو اپنے خادم کی خیریت چاہتا ہے۔“

28 تب میری زبان تیری راستی بیان کرے گی، وہ سارا دن تیری تمجید کرتی رہے گی۔

اللہ کی مہربانی کی تعریف

36 رب کے خادم داؤد کا زبور۔ موسیقی کے راہنما کے لئے۔

بدکاری بےدین کے دل ہی میں اُس سے بات کرتی ہے۔ اُس کی آنکھوں کے سامنے اللہ کا خوف نہیں ہوتا،

2 کیونکہ اُس کی نظر میں یہ بات فخر کا باعث ہے کہ اُسے قصور وار پایا گیا، کہ وہ نفرت کرتا ہے۔

3 اُس کے منہ سے شرارت اور فریب نکلتا ہے، وہ سمجھ دار ہونے اور نیک کام کرنے سے باز آیا ہے۔

4 اپنے بستر پر بھی وہ شرارت کے منصوبے باندھتا ہے۔ وہ مضبوطی سے بُری راہ پر کھڑا رہتا اور بُرائی کو مسترد نہیں کرتا۔

5 اے رب، تیری شفقت آسمان تک، تیری وفاداری بادلوں تک پہنچتی ہے۔

6 تیری راستی بلند ترین پہاڑوں کی مانند، تیرا انصاف سمندر کی گہرائیوں جیسا ہے۔ اے رب، تُو انسان و حیوان کی مدد کرتا ہے۔

7 اے اللہ، تیری شفقت کتنی بیش قیمت ہے! آدم زاد تیرے پَروں کے سائے میں پناہ لیتے ہیں۔

8 وہ تیرے گھر کے عمدہ کھانے سے تر و تازہ ہو جاتے ہیں، اور تُو اُنہیں اپنی خوشیوں کی ندی میں سے پلاتا ہے۔

9 کیونکہ زندگی کا سرچشمہ تیرے ہی پاس ہے، اور ہم تیرے نور میں رہ کر نور کا مشاہدہ کرتے ہیں۔

10 اپنی شفقت اُن پر پھیلائے رکھ جو تجھے جانتے ہیں، اپنی راستی اُن پر جو دل سے دیانت دار ہیں۔

11 مغروروں کا پاؤں مجھ تک نہ پہنچے، بےدینوں کا ہاتھ مجھے بےگھر نہ بنائے۔

12 دیکھو، بدکار گر گئے ہیں! اُنہیں زمین پر پٹخ دیا گیا ہے، اور وہ دوبارہ کبھی نہیں اُٹھیں گے۔

بےدینوں کی بظاہر خوش حالی

37 داؤد کا زبور۔

شریروں کے باعث بےچین نہ ہو جا، بدکاروں پر رشک نہ کر۔

2 کیونکہ وہ گھاس کی طرح جلد ہی مُرجھا جائیں گے، ہریالی کی طرح جلد ہی سوکھ جائیں گے۔

3 رب پر بھروسا رکھ کر بھلائی کر، ملک میں رہ کر وفاداری کی پرورش کر۔

4 رب سے لطف اندوز ہو تو جو تیرا دل چاہے وہ تجھے دے گا۔

5 اپنی راہ رب کے سپرد کر۔ اُس پر بھروسا رکھ تو وہ تجھے کامیابی بخشے گا۔

6 تب وہ تیری راست بازی سورج کی طرح طلوع ہونے دے گا اور تیرا انصاف دوپہر کی روشنی کی

طرح چمکنے دے گا۔

7 رب کے حضور چپ ہو کر صبر سے اُس کا انتظار کر۔ بے قرار نہ ہو اگر سازشیں کرنے والا کامیاب ہو۔

8 خفا ہونے سے باز آ، غصے کو چھوڑ دے۔ رنجیدہ نہ ہو، ورنہ بُرا ہی نتیجہ نکلے گا۔

9 کیونکہ شریر مٹ جائیں گے جبکہ رب سے اُمید رکھنے والے ملک کو میراث میں پائیں گے۔

10 مزید تھوڑی دیر صبر کر تو بے دین کا نام و نشان مٹ جائے گا۔ تُو اُس کا کھوج لگائے گا، لیکن کہیں نہیں پائے گا۔

11 لیکن حلیم ملک کو میراث میں پا کر بڑے امن اور سکون سے لطف اندوز ہوں گے۔

12 بے شک بے دین دانت پیس پیس کر راست باز کے خلاف سازشیں کرتا رہے۔

13 لیکن رب اُس پر ہنستا ہے، کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اُس کا انجام قریب ہی ہے۔

14 بے دینوں نے تلوار کو کھینچا اور کمان کو تان لیا ہے تاکہ ناچاروں اور ضرورت مندوں کو گرا دیں اور سیدھی راہ پر چلنے والوں کو قتل کریں۔

15 لیکن اُن کی تلوار اُن کے اپنے دل میں گھونپی جائے گی، اُن کی کمان ٹوٹ جائے گی۔

16 راست باز کو جو تھوڑا بہت حاصل ہے وہ بہت بے دینوں کی دولت سے بہتر ہے۔

17 کیونکہ بے دینوں کا بازو ٹوٹ جائے گا جبکہ رب راست بازوں کو سنبھالتا ہے۔

18 رب بے الزاموں کے دن جانتا ہے، اور اُن کی موروثی ملکیت ہمیشہ کے لئے قائم رہے گی۔

19 مصیبت کے وقت وہ شرم سار نہیں ہوں گے، کال بھی پڑے تو سیر ہوں گے۔

20 لیکن بے دین ہلاک ہو جائیں گے، اور رب کے دشمن چراگاہوں کی شان کی طرح نیست ہو جائیں گے، دھوئیں کی طرح غائب ہو جائیں گے۔

21 بے دین قرض لیتا اور اُسے نہیں اُتارتا، لیکن راست باز مہربان ہے اور فیاضی سے دیتا ہے۔

22 کیونکہ جنہیں رب برکت دے وہ ملک کو میراث میں پائیں گے، لیکن جن پر وہ لعنت بھیجے اُن کا نام و نشان تک نہیں رہے گا۔

23 اگر کسی کے پاؤں جم جائیں تو یہ رب کی طرف سے ہے۔ ایسے شخص کی راہ کو وہ پسند کرتا ہے۔

24 اگر گر بھی جائے تو پڑا نہیں رہے گا، کیونکہ رب اُس کے ہاتھ کا سہارا بنا رہے گا۔

25 مَیں جوان تھا اور اب بوڑھا ہو گیا ہوں۔ لیکن مَیں نے کبھی نہیں دیکھا کہ راست باز کو ترک کیا گیا یا اُس کے بچوں کو بھیک مانگنی پڑی۔

26 وہ ہمیشہ مہربان اور قرض دینے کے لئے تیار ہے۔ اُس کی اولاد برکت کا باعث ہو گی۔

27 بُرائی سے باز آ کر بھلائی کر۔ تب تُو ہمیشہ کے لئے ملک میں آباد رہے گا،

28 کیونکہ رب کو انصاف پیارا ہے، اور وہ اپنے ایمان داروں کو کبھی ترک نہیں کرے گا۔ وہ ابد تک محفوظ رہیں گے جبکہ بے دینوں کی اولاد کا نام و نشان تک نہیں رہے گا۔

29 راست باز ملک کو میراث میں پا کر اُس میں ہمیشہ بسیں گے۔

30 راست باز کا منہ حکمت بیان کرتا اور اُس کی زبان سے انصاف نکلتا ہے۔

31 اللہ کی شریعت اُس کے دل میں ہے، اور اُس کے قدم کبھی نہیں ڈگمگائیں گے۔

32 بےدین راست باز کی تاک میں بیٹھ کر اُسے مار ڈالنے کا موقع ڈھونڈتا ہے۔

33 لیکن رب راست باز کو اُس کے ہاتھ میں نہیں چھوڑے گا، وہ اُسے عدالت میں مجرم نہیں ٹھہرنے دے گا۔

34 رب کے انتظار میں رہ اور اُس کی راہ پر چلتا رہ۔ تب وہ تجھے سرفراز کر کے ملک کا وارث بنائے گا، اور تُو بےدینوں کی ہلاکت دیکھے گا۔

35 مَیں نے ایک بےدین اور ظالم آدمی کو دیکھا جو پھلتے پھولتے دیودار کے درخت کی طرح آسمان سے باتیں کرنے لگا۔

36 لیکن تھوڑی دیر کے بعد جب مَیں دوبارہ وہاں سے گزرا تو وہ تھا نہیں۔ مَیں نے اُس کا کھوج لگایا، لیکن کہیں نہ ملا۔

37 بےالزام پر دھیان دے اور دیانت دار پر غور کر، کیونکہ آخرکار اُسے امن اور سکون حاصل ہو گا۔

38 لیکن مجرم مل کر تباہ ہو جائیں گے، اور بےدینوں کو آخرکار رُوئے زمین پر سے مٹایا جائے گا۔

39 راست بازوں کی نجات رب کی طرف سے ہے، مصیبت کے وقت وہی اُن کا قلعہ ہے۔

40 رب ہی اُن کی مدد کر کے اُنہیں چھٹکارا دے گا، وہی اُنہیں بےدینوں سے بچا کر نجات دے گا۔ کیونکہ اُنہوں نے اُس میں پناہ لی ہے۔

سزا سے بچنے کی التجا (توبہ کا تیسرا زبور)

38

داؤد کا زبور۔ یادداشت کے لئے۔

اے رب، اپنے غضب میں مجھے سزا نہ دے، قہر میں مجھے تنبیہ نہ کر!

2 کیونکہ تیرے تیر میرے جسم میں لگ گئے ہیں، تیرا ہاتھ مجھ پر بھاری ہے۔

3 تیری لعنت کے باعث میرا پورا جسم بیمار ہے، میرے گناہ کے باعث میری تمام ہڈیاں گلنے لگی ہیں۔

4 کیونکہ مَیں اپنے گناہوں کے سیلاب میں ڈوب گیا ہوں، وہ ناقابلِ برداشت بوجھ بن گئے ہیں۔

5 میری حماقت کے باعث میرے زخموں سے بدبو آنے لگی، وہ گلنے لگے ہیں۔

6 مَیں کُبڑا بن کر خاک میں دب گیا ہوں، پورا دن ماتمی لباس پہنے پھرتا ہوں۔

7 میری کمر میں شدید سوزش ہے، پورا جسم بیمار ہے۔

8 مَیں نڈھال اور پاش پاش ہو گیا ہوں۔ دل کے عذاب کے باعث مَیں چیختا چلّاتا ہوں۔

9 اے رب، میری تمام آرزو تیرے سامنے ہے، میری آہیں تجھ سے پوشیدہ نہیں رہتیں۔

10 میرا دل زور سے دھڑکتا، میری طاقت جواب دے گئی بلکہ میری آنکھوں کی روشنی بھی جاتی رہی ہے۔

11 میرے دوست اور ساتھی میری مصیبت دیکھ کر

مجھ سے گریز کرتے، میرے قریب کے رشتے دار دُور کھڑے رہتے ہیں۔

12 میرے جانی دشمن پھندے بچھا رہے ہیں، جو مجھے نقصان پہنچانا چاہتے ہیں وہ دھمکیاں دے رہے اور سارا سارا دن فریب دہ منصوبے باندھ رہے ہیں۔

13 اور مَیں؟ مَیں تو گویا بہرا ہوں، مَیں نہیں سنتا۔ مَیں گونگے کی مانند ہوں جو اپنا منہ نہیں کھولتا۔

14 مَیں ایسا شخص بن گیا ہوں جو نہ سنتا، نہ جواب میں اعتراض کرتا ہے۔

15 کیونکہ اے رب، مَیں تیرے انتظار میں ہوں۔ اے رب میرے خدا، تُو ہی میری سنے گا۔

16 مَیں بولا، ”ایسا نہ ہو کہ وہ میرا نقصان دیکھ کر بغلیں بجائیں، وہ میرے پاؤں کے ڈگمگانے پر مجھے دبا کر اپنے آپ پر فخر کریں۔“

17 کیونکہ مَیں لڑکھڑانے کو ہوں، میری اذیت متواتر میرے سامنے رہتی ہے۔

18 چنانچہ مَیں اپنا قصور تسلیم کرتا ہوں، مَیں اپنے گناہ کے باعث غم گین ہوں۔

19 میرے دشمن زندہ اور طاقت ور ہیں، اور جو بلاوجہ مجھ سے نفرت کرتے ہیں وہ بہت ہیں۔

20 وہ نیکی کے بدلے بدی کرتے ہیں۔ وہ اِس لئے میرے دشمن ہیں کہ مَیں بھلائی کے پیچھے لگا رہتا ہوں۔

21 اے رب، مجھے ترک نہ کر! اے اللہ، مجھ سے دُور نہ رہ!

22 اے رب میری نجات، میری مدد کرنے میں جلدی کر!

انسان کے فانی ہونے کے پیشِ نظر التجا

39 داؤد کا زبور۔ یدوتون کے لئے۔ موسیقی کے راہنما کے لئے۔

مَیں بولا، ”مَیں اپنی راہوں پر دھیان دوں گا تاکہ اپنی زبان سے گناہ نہ کروں۔ جب تک بےدین میرے سامنے رہے اُس وقت تک اپنے منہ کو لگام دیئے رہوں گا۔“

2 مَیں چپ چاپ ہو گیا اور اچھی چیزوں سے دُور رہ کر خاموش رہا۔ تب میری اذیت بڑھ گئی۔

3 میرا دل پریشانی سے تپنے لگا، میرے کراہتے کراہتے میرے اندر بےچینی کی آگ سی بھڑک اُٹھی۔ تب بات زبان پر آ گئی،

4 ”اے رب، مجھے میرا انجام اور میری عمر کی حد دکھا تاکہ مَیں جان لوں کہ کتنا فانی ہوں۔

5 دیکھ، میری زندگی کا دورانیہ تیرے سامنے لمحہ بھر کا ہے۔ میری پوری عمر تیرے نزدیک کچھ بھی نہیں ہے۔ ہر انسان دم بھر کا ہی ہے، خواہ وہ کتنی ہی مضبوطی سے کھڑا کیوں نہ ہو۔ (سِلاہ)

6 جب وہ اِدھر اُدھر گھومے پھرے تو سایہ ہی ہے۔ اُس کا شور شرابہ باطل ہے، اور گو وہ دولت جمع کرنے میں مصروف رہے تو بھی اُسے معلوم نہیں کہ بعد میں کس کے قبضے میں آئے گی۔“

7 چنانچہ اے رب، مَیں کس کے انتظار میں رہوں؟ تُو ہی میری واحد اُمید ہے!

8 میرے تمام گناہوں سے مجھے چھٹکارا دے۔ احمق کو میری رُسوائی کرنے نہ دے۔

9 مَیں خاموش ہو گیا ہوں اور کبھی اپنا منہ نہیں کھولتا،

کیونکہ یہ سب کچھ تیرے ہی ہاتھ سے ہوا ہے۔
10 اپنا عذاب مجھ سے دُور کر! تیرے ہاتھ کی ضربوں سے مَیں ہلاک ہو رہا ہوں۔
11 جب تُو انسان کو اُس کے قصور کی مناسب سزا دے کر اُس کو تنبیہ کرتا ہے تو اُس کی خوب صورتی کیڑا لگے کپڑے کی طرح جاتی رہتی ہے۔ ہر انسان دم بھر کا ہی ہے۔ (سِلاہ)

12 اے رب، میری دعا سن اور مدد کے لئے میری آہوں پر توجہ دے۔ میرے آنسوؤں کو دیکھ کر خاموش نہ رہ۔ کیونکہ مَیں تیرے حضور رہنے والا پردیسی، اپنے تمام باپ دادا کی طرح تیرے حضور بسنے والا غیرشہری ہوں۔
13 مجھ سے باز آ تاکہ مَیں کوچ کر کے نیست ہو جانے سے پہلے ایک بار پھر ہشاش بشاش ہو جاؤں۔

شکر اور درخواست

40

داؤد کا زبور۔ موسیقی کے راہنما کے لئے۔
مَیں صبر سے رب کے انتظار میں رہا تو وہ میری طرف مائل ہوا اور مدد کے لئے میری چیخوں پر توجہ دی۔
2 وہ مجھے تباہی کے گڑھے سے کھینچ لایا، دلدل اور کیچڑ سے نکال لایا۔ اُس نے میرے پاؤں کو چٹان پر رکھ دیا، اور اب مَیں مضبوطی سے چل پھر سکتا ہوں۔
3 اُس نے میرے منہ میں نیا گیت ڈال دیا، ہمارے خدا کی حمد و ثنا کا گیت اُبھرنے دیا۔ بہت سے لوگ یہ دیکھیں گے اور خوف کھا کر رب پر بھروسا رکھیں گے۔
4 مبارک ہے وہ جو رب پر پورا بھروسا رکھتا ہے، جو تنگ کرنے والوں اور فریب میں اُلجھے ہوؤں کی طرف رُخ نہیں کرتا۔
5 اے رب میرے خدا، بار بار تُو نے ہمیں اپنے معجزے دکھائے، جگہ بہ جگہ اپنے منصوبے وجود میں لا کر ہماری مدد کی۔ تجھ جیسا کوئی نہیں ہے۔ تیرے عظیم کام بےشمار ہیں، مَیں اُن کی پوری فہرست بتا بھی نہیں سکتا۔

6 تُو قربانیاں اور نذریں نہیں چاہتا تھا، لیکن تُو نے میرے کانوں کو کھول دیا۔ تُو نے بھسم ہونے والی قربانیوں اور گناہ کی قربانیوں کا تقاضا نہ کیا۔
7 پھر مَیں بول اُٹھا، ”مَیں حاضر ہوں جس طرح میرے بارے میں کلامِ مقدّس[a] میں لکھا ہے۔
8 اے میرے خدا، مَیں خوشی سے تیری مرضی پوری کرتا ہوں، تیری شریعت میرے دل میں ٹک گئی ہے۔“
9 مَیں نے بڑے اجتماع میں راستی کی خوش خبری سنائی ہے۔ اے رب، یقیناً تُو جانتا ہے کہ مَیں نے اپنے ہونٹوں کو بند نہ رکھا۔
10 مَیں نے تیری راستی اپنے دل میں چھپائے نہ رکھی بلکہ تیری وفاداری اور نجات بیان کی۔ مَیں نے بڑے اجتماع میں تیری شفقت اور صداقت کی ایک بات بھی پوشیدہ نہ رکھی۔

11 اے رب، تُو مجھے اپنے رحم سے محروم نہیں رکھے گا، تیری مہربانی اور وفاداری مسلسل میری نگہبانی کریں گی۔
12 کیونکہ بےشمار تکلیفوں نے مجھے گھیر رکھا ہے، میرے گناہوں نے آخرکار مجھے آ پکڑا ہے۔ اب

[a] لفظی ترجمہ: کتاب کے طومار میں۔

مَیں نظر بھی نہیں اُٹھا سکتا۔ وہ میرے سر کے بالوں سے زیادہ ہیں، اِس لئے مَیں ہمت ہار گیا ہوں۔

13 اے رب، مہربانی کر کے مجھے بچا! اے رب، میری مدد کرنے میں جلدی کر!

14 میرے جانی دشمن سب شرمندہ ہو جائیں، اُن کی سخت رُسوائی ہو جائے۔ جو میری مصیبت دیکھنے سے لطف اُٹھاتے ہیں وہ پیچھے ہٹ جائیں، اُن کا منہ کالا ہو جائے۔

15 جو میری مصیبت دیکھ کر قہقہہ لگاتے ہیں وہ شرم کے مارے تباہ ہو جائیں۔

16 لیکن تیرے طالب شادمان ہو کر تیری خوشی منائیں۔ جنہیں تیری نجات پیاری ہے وہ ہمیشہ کہیں، ”رب عظیم ہے!“

17 مَیں ناچار اور ضرورت مند ہوں، لیکن رب میرا خیال رکھتا ہے۔ تُو ہی میرا سہارا اور میرا نجات دہندہ ہے۔ اے میرے خدا، دیر نہ کر!

مریض کی دعا

41 داؤد کا زبور۔ موسیقی کے راہنما کے لئے۔
مبارک ہے وہ جو پست حال کا خیال رکھتا ہے۔ مصیبت کے دن رب اُسے چھٹکارا دے گا۔

2 رب اُس کی حفاظت کر کے اُس کی زندگی کو محفوظ رکھے گا، وہ ملک میں اُسے برکت دے کر اُسے اُس کے دشمنوں کے لالچ کے حوالے نہیں کرے گا۔

3 بیماری کے وقت رب اُس کو بستر پر سنبھالے گا۔ تُو اُس کی صحت پوری طرح بحال کرے گا۔

4 مَیں بولا، ”اے رب، مجھ پر رحم کر! مجھے شفا دے، کیونکہ مَیں نے تیرا ہی گناہ کیا ہے۔“

5 میرے دشمن میرے بارے میں غلط باتیں کر کے کہتے ہیں، ”وہ کب مرے گا؟ اُس کا نام و نشان کب مٹے گا؟“

6 جب کبھی کوئی مجھ سے ملنے آئے تو اُس کا دل جھوٹ بولتا ہے۔ پسِ پردہ وہ ایسی نقصان دہ معلومات جمع کرتا ہے جنہیں بعد میں باہر جا کر گلیوں میں پھیلا سکے۔

7 مجھ سے نفرت کرنے والے سب آپس میں میرے خلاف پھسپھساتے ہیں۔ وہ میرے خلاف بُرے منصوبے باندھ کر کہتے ہیں،

8 ”اُسے مہلک مرض لگ گیا ہے۔ وہ کبھی اپنے بستر پر سے دوبارہ نہیں اُٹھے گا۔“

9 میرا دوست بھی میرے خلاف اُٹھ کھڑا ہوا ہے۔ جس پر مَیں اعتماد کرتا تھا اور جو میری روٹی کھاتا تھا، اُس نے مجھ پر لات اُٹھائی ہے۔

10 لیکن تُو اے رب، مجھ پر مہربانی کر! مجھے دوبارہ اُٹھا کھڑا کر تاکہ اُنہیں اُن کے سلوک کا بدلہ دے سکوں۔

11 اِس سے مَیں جانتا ہوں کہ تُو مجھ سے خوش ہے کہ میرا دشمن مجھ پر فتح کے نعرے نہیں لگاتا۔

12 تُو نے مجھے میری دیانت داری کے باعث قائم رکھا اور ہمیشہ کے لئے اپنے حضور کھڑا کیا ہے۔

13 رب کی حمد ہو جو اسرائیل کا خدا ہے۔ ازل سے ابد تک اُس کی تمجید ہو۔ آمین، پھر آمین۔

دوسری کتاب 42-72

پردیس میں اللہ کا آرزومند

42

قورح کی اولاد کا زبور۔ حکمت کا گیت۔ موسیقی کے راہنما کے لئے۔

اے اللہ، جس طرح ہرنی ندیوں کے تازہ پانی کے لئے تڑپتی ہے اُسی طرح میری جان تیرے لئے تڑپتی ہے۔
2 میری جان خدا، ہاں زندہ خدا کی پیاسی ہے۔ مَیں کب جا کر اللہ کا چہرہ دیکھوں گا؟

3 دن رات میرے آنسو میری غذا رہے ہیں۔ کیونکہ پورا دن مجھ سے کہا جاتا ہے، ”تیرا خدا کہاں ہے؟“
4 پہلے حالات یاد کر کے مَیں اپنے سامنے اپنے دل کی آہ و زاری اُنڈیل دیتا ہوں۔[a] کتنا مزہ آتا تھا جب ہمارا جلوس نکلتا تھا، جب مَیں ہجوم کے بیچ میں خوشی اور شکرگزاری کے نعرے لگاتے ہوئے اللہ کی سکونت گاہ کی جانب بڑھتا جاتا تھا۔ کتنا شور مچ جاتا تھا جب ہم جشن مناتے ہوئے گھومتے پھرتے تھے۔

5 اے میری جان، تُو غم کیوں کھا رہی ہے، بے چینی سے کیوں تڑپ رہی ہے؟ اللہ کے انتظار میں رہ، کیونکہ مَیں دوبارہ اُس کی ستائش کروں گا جو میرا خدا ہے اور میرے دیکھتے دیکھتے مجھے نجات دیتا ہے۔

6 میری جان غم کے مارے پگھل رہی ہے۔ اِس لئے مَیں تجھے یردن کے ملک، حرمون کے پہاڑی سلسلے اور کوہِ مِصعار سے یاد کرتا ہوں۔
7 جب سے تیرے آبشاروں کی آواز بلند ہوئی تو ایک سیلاب دوسرے کو پکارنے لگا ہے۔ تیری تمام موجیں اور لہریں مجھ پر سے گزر گئی ہیں۔
8 دن کے وقت رب اپنی شفقت بھیجے گا، اور رات کے وقت اُس کا گیت میرے ساتھ ہو گا، مَیں اپنی حیات کے خدا سے دعا کروں گا۔
9 مَیں اللہ اپنی چٹان سے کہوں گا، ”تُو مجھے کیوں بھول گیا ہے؟ مَیں اپنے دشمن کے ظلم کے باعث کیوں ماتمی لباس پہنے پھروں؟“
10 میرے دشمنوں کی لعن طعن سے میری ہڈیاں ٹوٹ رہی ہیں، کیونکہ پورا دن وہ کہتے ہیں، ”تیرا خدا کہاں ہے؟“

11 اے میری جان، تُو غم کیوں کھا رہی ہے، بے چینی سے کیوں تڑپ رہی ہے؟ اللہ کے انتظار میں رہ، کیونکہ مَیں دوبارہ اُس کی ستائش کروں گا جو میرا خدا ہے اور میرے دیکھتے دیکھتے مجھے نجات دیتا ہے۔

43

اے اللہ، میرا انصاف کر! میرے لئے غیرایمان دار قوم سے لڑ، مجھے دھوکے باز اور شریر آدمیوں سے بچا۔
2 کیونکہ تُو میری پناہ کا خدا ہے۔ تُو نے مجھے کیوں رد کیا ہے؟ مَیں اپنے دشمن کے ظلم کے باعث کیوں ماتمی لباس پہنے پھروں؟
3 اپنی روشنی اور سچائی کو بھیج تاکہ وہ میری راہنمائی کر کے مجھے تیرے مقدّس پہاڑ اور تیری سکونت گاہ کے پاس پہنچائیں۔
4 تب مَیں اللہ کی قربان گاہ کے پاس آؤں گا، اُس خدا کے پاس جو میری خوشی اور فرحت ہے۔ اے اللہ

---

[a] لفظی ترجمہ: اپنی جان اُنڈیل دیتا ہوں۔

میرے خدا، وہاں مَیں سرود بجا کر تیری ستائش کروں گا۔

5 اے میری جان، تُو غم کیوں کھا رہی ہے، بے چینی سے کیوں تڑپ رہی ہے؟ اللہ کے انتظار میں رہ، کیونکہ مَیں دوبارہ اُس کی ستائش کروں گا جو میرا خدا ہے اور میرے دیکھتے دیکھتے مجھے نجات دیتا ہے۔

کیا اللہ نے اپنی قوم کو رد کیا ہے؟

44 قورح کی اولاد کا زبور۔ حکمت کا گیت۔ موسیقی کے راہنما کے لئے۔

اے اللہ، جو کچھ تُو نے ہمارے باپ دادا کے ایام میں یعنی قدیم زمانے میں کیا وہ ہم نے اپنے کانوں سے اُن سے سنا ہے۔

2 تُو نے خود اپنے ہاتھ سے دیگر قوموں کو نکال کر ہمارے باپ دادا کو ملک میں پودے کی طرح لگا دیا۔ تُو نے خود دیگر اُمّتوں کو شکست دے کر ہمارے باپ دادا کو ملک میں پھلنے پھولنے دیا۔

3 اُنہوں نے اپنی ہی تلوار کے ذریعے ملک پر قبضہ نہیں کیا، اپنے ہی بازو سے فتح نہیں پائی بلکہ تیرے دہنے ہاتھ، تیرے بازو اور تیرے چہرے کے نور نے یہ سب کچھ کیا۔ کیونکہ وہ تجھے پسند تھے۔

4 تُو میرا بادشاہ، میرا خدا ہے۔ تیرے ہی حکم پر یعقوب کو مدد حاصل ہوتی ہے۔

5 تیری مدد سے ہم اپنے دشمنوں کو زمین پر پٹخ دیتے، تیرا نام لے کر اپنے مخالفوں کو کچل دیتے ہیں۔

6 کیونکہ مَیں اپنی کمان پر اعتماد نہیں کرتا، اور میری تلوار مجھے نہیں بچائے گی

7 بلکہ تُو ہی ہمیں دشمن سے بچاتا، تُو ہی اُنہیں شرمندہ ہونے دیتا ہے جو ہم سے نفرت کرتے ہیں۔

8 پورا دن ہم اللہ پر فخر کرتے ہیں، اور ہم ہمیشہ تک تیرے نام کی تمجید کریں گے۔ (سِلاہ)

9 لیکن اب تُو نے ہمیں رد کر دیا، ہمیں شرمندہ ہونے دیا ہے۔ جب ہماری فوجیں لڑنے کے لئے نکلتی ہیں تو تُو اُن کا ساتھ نہیں دیتا۔

10 تُو نے ہمیں دشمن کے سامنے پسپا ہونے دیا، اور جو ہم سے نفرت کرتے ہیں اُنہوں نے ہمیں لُوٹ لیا ہے۔

11 تُو نے ہمیں بھیڑ بکریوں کی طرح قصاب کے ہاتھ میں چھوڑ دیا، ہمیں مختلف قوموں میں منتشر کر دیا ہے۔

12 تُو نے اپنی قوم کو خفیف سی رقم کے لئے بیچ ڈالا، اُسے فروخت کرنے سے نفع حاصل نہ ہوا۔

13 یہ تیری طرف سے ہوا کہ ہمارے پڑوسی ہمیں رُسوا کرتے، گرد و نواح کے لوگ ہمیں لعن طعن کرتے ہیں۔

14 ہم اقوام میں عبرت انگیز مثال بن گئے ہیں۔ لوگ ہمیں دیکھ کر توبہ توبہ کہتے ہیں۔

15 دن بھر میری رُسوائی میری آنکھوں کے سامنے رہتی ہے۔ میرا چہرہ شرم سار ہی رہتا ہے،

16 کیونکہ مجھے اُن کی گالیاں اور کفر سننا پڑتا ہے، دشمن اور انتقام لینے پر تُلے ہوئے کو برداشت کرنا پڑتا ہے۔

17 یہ سب کچھ ہم پر آ گیا ہے، حالانکہ نہ ہم تجھے بھول گئے اور نہ تیرے عہد سے بے وفا ہوئے ہیں۔

18 نہ ہمارا دل باغی ہو گیا، نہ ہمارے قدم تیری راہ سے بھٹک گئے ہیں۔
19 تاہم تُو نے ہمیں چُور چُور کر کے گیدڑوں کے درمیان چھوڑ دیا، تُو نے ہمیں گہری تاریکی میں ڈوبنے دیا ہے۔
20 اگر ہم اپنے خدا کا نام بھول کر اپنے ہاتھ کسی اَور معبود کی طرف اُٹھاتے
21 تو کیا اللہ کو یہ بات معلوم نہ ہو جاتی؟ ضرور! وہ تو دل کے رازوں سے واقف ہوتا ہے۔
22 لیکن تیری خاطر ہمیں دن بھر موت کا سامنا کرنا پڑتا ہے، لوگ ہمیں ذبح ہونے والی بھیڑوں کے برابر سمجھتے ہیں۔

23 اے رب، جاگ اُٹھ! تُو کیوں سویا ہوا ہے؟ ہمیں ہمیشہ کے لئے رد نہ کر بلکہ ہماری مدد کرنے کے لئے کھڑا ہو جا۔
24 تُو اپنا چہرہ ہم سے پوشیدہ کیوں رکھتا ہے، ہماری مصیبت اور ہم پر ہونے والے ظلم کو نظرانداز کیوں کرتا ہے؟
25 ہماری جان خاک میں دب گئی، ہمارا بدن مٹی سے چمٹ گیا ہے۔
26 اُٹھ کر ہماری مدد کر! اپنی شفقت کی خاطر فدیہ دے کر ہمیں چھڑا!

بادشاہ کی شادی

45

قورح کی اولاد کا زبور۔ حکمت اور محبت کا گیت۔ طرز: سوسن کے پھول۔ موسیقی کے راہنما کے لئے۔

میرے دل سے خوب صورت گیت چھلک رہا ہے، مَیں اُسے بادشاہ کو پیش کروں گا۔ میری زبان ماہر کاتب کے قلم کی مانند ہو!

2 تُو آدمیوں میں سب سے خوب صورت ہے! تیرے ہونٹ شفقت سے مسح کئے ہوئے ہیں، اِس لئے اللہ نے تجھے ابدی برکت دی ہے۔
3 اے سورمے، اپنی تلوار سے کمربستہ ہو، اپنی شان و شوکت سے ملبّس ہو جا!
4 غلبہ اور کامیابی حاصل کر۔ سچائی، انکساری اور راستی کی خاطر لڑنے کے لئے نکل آ۔ تیرا دہنا ہاتھ تجھے حیرت انگیز کام دکھائے۔
5 تیرے تیز تیر بادشاہ کے دشمنوں کے دلوں کو چھید ڈالیں۔ قومیں تیرے پاؤں میں گر جائیں۔
6 اے اللہ، تیرا تخت ازل سے ابد تک قائم و دائم رہے گا، اور انصاف کا شاہی عصا تیری بادشاہی پر حکومت کرے گا۔
7 تُو نے راست بازی سے محبت اور بےدینی سے نفرت کی، اِس لئے اللہ تیرے خدا نے تجھے خوشی کے تیل سے مسح کر کے تجھے تیرے ساتھیوں سے کہیں زیادہ سرفراز کر دیا۔
8 مُر، عود اور املتاس کی بیش قیمت خوشبو تیرے تمام کپڑوں سے پھیلتی ہے۔ ہاتھی دانت کے محلوں میں تاردار موسیقی تیرا دل بہلاتی ہے۔
9 بادشاہوں کی بیٹیاں تیرے زیورات سے سجی پھرتی ہیں۔ ملکہ اوفیر کا سونا پہنے ہوئے تیرے دہنے ہاتھ کھڑی ہے۔

10 اے بیٹی، سن میری بات! غور کر اور کان لگا۔ اپنی قوم اور اپنے باپ کا گھر بھول جا۔

11 بادشاہ تیرے حُسن کا آرزومند ہے، کیونکہ وہ تیرا آقا ہے۔ چنانچہ جھک کر اُس کا احترام کر۔

12 صور کی بیٹی تحفہ لے کر آئے گی، قوم کے امیر تیری نظرِ کرم حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔

13 بادشاہ کی بیٹی کتنی شاندار چیزوں سے آراستہ ہے۔ اُس کا لباس سونے کے دھاگوں سے بُنا ہوا ہے۔

14 اُسے نفیس رنگ دار کپڑے پہنے بادشاہ کے پاس لایا جاتا ہے۔ جو کنواری سہیلیاں اُس کے پیچھے چلتی ہیں اُنہیں بھی تیرے سامنے لایا جاتا ہے۔

15 لوگ شادمان ہو کر اور خوشی مناتے ہوئے اُنہیں وہاں پہنچاتے ہیں، اور وہ شاہی محل میں داخل ہوتی ہیں۔

16 اے بادشاہ، تیرے بیٹے تیرے باپ دادا کی جگہ کھڑے ہو جائیں گے، اور تُو اُنہیں رئیس بنا کر پوری دنیا میں ذمہ داریاں دے گا۔

17 پشت در پشت مَیں تیرے نام کی تمجید کروں گا، اِس لئے قومیں ہمیشہ تک تیری ستائش کریں گی۔

اللہ ہماری قوت ہے

46 قورح کی اولاد کا زبور۔ موسیقی کے راہنما کے لئے۔ گیت کا طرز: کنواریاں۔

اللہ ہماری پناہ گاہ اور قوت ہے۔ مصیبت کے وقت وہ ہمارا مضبوط سہارا ثابت ہوا ہے۔

2 اِس لئے ہم خوف نہیں کھائیں گے، گو زمین لرز اُٹھے اور پہاڑ جھوم کر سمندر کی گہرائیوں میں گر جائیں،

3 گو سمندر شور مچا کر ٹھاٹھیں مارے اور پہاڑ اُس کی دہاڑوں سے کانپ اُٹھیں۔ (سِلاہ)

4 دریا کی شاخیں اللہ کے شہر کو خوش کرتی ہیں، اُس شہر کو جو اللہ تعالیٰ کی مقدّس سکونت گاہ ہے۔

5 اللہ اُس کے بیچ میں ہے، اِس لئے شہر نہیں ڈگمگائے گا۔ صبح سویرے ہی اللہ اُس کی مدد کرے گا۔

6 قومیں شور مچانے، سلطنتیں لڑکھڑانے لگیں۔ اللہ نے آواز دی تو زمین لرز اُٹھی۔

7 رب الافواج ہمارے ساتھ ہے، یعقوب کا خدا ہمارا قلعہ ہے۔ (سِلاہ)

8 آؤ، رب کے عظیم کاموں پر نظر ڈالو! اُسی نے زمین پر ہول ناک تباہی نازل کی ہے۔

9 وہی دنیا کی انتہا تک جنگیں روک دیتا، وہی کمان کو توڑ دیتا، نیزے کو ٹکڑے ٹکڑے کرتا اور ڈھال کو جلا دیتا ہے۔

10 وہ فرماتا ہے، ”اپنی حرکتوں سے باز آؤ! جان لو کہ مَیں خدا ہوں۔ مَیں اقوام میں سربلند اور دنیا میں سرفراز ہوں گا۔“

11 رب الافواج ہمارے ساتھ ہے۔ یعقوب کا خدا ہمارا قلعہ ہے۔ (سِلاہ)

اللہ تمام قوموں کا بادشاہ ہے

47 قورح کی اولاد کا زبور۔ موسیقی کے راہنما کے لئے۔

اے تمام قومو، تالی بجاؤ! خوشی کے نعرے لگا کر

اللہ کی مدح سرائی کرو!
2 کیونکہ رب تعالیٰ پُر جلال ہے، وہ پوری دنیا کا عظیم بادشاہ ہے۔
3 اُس نے قوموں کو ہمارے تحت کر دیا، اُمّتوں کو ہمارے پاؤں تلے رکھ دیا۔
4 اُس نے ہمارے لئے ہماری میراث کو چن لیا، اُسی کو جو اُس کے پیارے بندے یعقوب کے لئے فخر کا باعث تھا۔ (سِلاہ)

5 اللہ نے صعود فرمایا تو ساتھ ساتھ خوشی کا نعرہ بلند ہوا، رب بلندی پر چڑھ گیا تو ساتھ ساتھ نرسنگا بجتا رہا۔
6 مدح سرائی کرو، اللہ کی مدح سرائی کرو! مدح سرائی کرو، ہمارے بادشاہ کی مدح سرائی کرو!
7 کیونکہ اللہ پوری دنیا کا بادشاہ ہے۔ حکمت کا گیت گا کر اُس کی ستائش کرو۔
8 اللہ قوموں پر حکومت کرتا ہے، اللہ اپنے مقدّس تخت پر بیٹھا ہے۔
9 دیگر قوموں کے شرفا ابراہیم کے خدا کی قوم کے ساتھ جمع ہو گئے ہیں، کیونکہ وہ دنیا کے حکمرانوں کا مالک ہے۔ وہ نہایت ہی سربلند ہے۔

اللہ کا شہر یروشلم

48

گیت۔ قورح کی اولاد کا زبور۔

رب عظیم اور بڑی تعریف کے لائق ہے۔
اُس کا مقدّس پہاڑ ہمارے خدا کے شہر میں ہے۔
2 کوہِ صیون کی بلندی خوب صورت ہے، پوری دنیا اُس سے خوش ہوتی ہے۔ کوہِ صیون دُور ترین شمال کا الٰہی پہاڑ ہی ہے، وہ عظیم بادشاہ کا شہر ہے۔
3 اللہ اُس کے محلوں میں ہے، وہ اُس کی پناہ گاہ ثابت ہوا ہے۔
4 کیونکہ دیکھو، بادشاہ جمع ہو کر یروشلم سے لڑنے آئے۔
5 لیکن اُسے دیکھتے ہی وہ حیران ہوئے، وہ دہشت کھا کر بھاگ گئے۔
6 وہاں اُن پر کپکپی طاری ہوئی، اور وہ دردِ زہ میں مبتلا عورت کی طرح پیچ و تاب کھانے لگے۔
7 جس طرح مشرقی آندھی ترسیس کے شاندار جہازوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیتی ہے اُسی طرح تُو نے اُنہیں تباہ کر دیا۔

8 جو کچھ ہم نے سنا ہے وہ ہمارے دیکھتے دیکھتے رب الافواج ہمارے خدا کے شہر پر صادق آیا ہے، اللہ اُسے ابد تک قائم رکھے گا۔ (سِلاہ)
9 اے اللہ، ہم نے تیری سکونت گاہ میں تیری شفقت پر غور و خوض کیا ہے۔
10 اے اللہ، تیرا نام اِس لائق ہے کہ تیری تعریف دنیا کی انتہا تک کی جائے۔ تیرا دہنا ہاتھ راستی سے بھرا رہتا ہے۔
11 کوہِ صیون شادمان ہو، یہوداہ کی بیٹیاں[a] تیرے منصفانہ فیصلوں کے باعث خوشی منائیں۔

12 صیون کے اردگرد گھومو پھرو، اُس کی فصیل کے ساتھ ساتھ چل کر اُس کے بُرج گن لو۔
13 اُس کی قلعہ بندی پر خوب دھیان دو، اُس کے

[a] یہاں یہوداہ کی بیٹیوں سے مراد اُس کے شہر بھی ہو سکتے ہیں۔

محلوں کا معائنہ کرو تاکہ آنے والی نسل کو سب کچھ سنا سکو۔

14 یقیناً اللہ ہمارا خدا ہمیشہ تک ایسا ہی ہے۔ وہ ابد تک ہماری راہنمائی کرے گا۔

امیروں کی شان سراب ہی ہے

49

قورح کی اولاد کا زبور۔ موسیقی کے راہنما کے لئے۔

اے تمام قومو، سنو! دنیا کے تمام باشندو، دھیان دو!

2 چھوٹے اور بڑے، امیر اور غریب سب توجہ دیں۔

3 میرا منہ حکمت بیان کرے گا اور میرے دل کا غور و خوض سمجھ عطا کرے گا۔

4 مَیں اپنا کان ایک کہاوت کی طرف جھکاؤں گا، سرود بجا کر اپنی پہیلی کا حل بتاؤں گا۔

5 مَیں خوف کیوں کھاؤں جب مصیبت کے دن آئیں اور مکاروں کا بُرا کام مجھے گھیر لے؟

6 ایسے لوگ اپنی ملکیت پر اعتماد اور اپنی بڑی دولت پر فخر کرتے ہیں۔

7 کوئی بھی فدیہ دے کر اپنے بھائی کی جان کو نہیں چھڑا سکتا۔ وہ اللہ کو اِس قسم کا تاوان نہیں دے سکتا۔

8 کیونکہ اِتنی بڑی رقم دینا اُس کے بس کی بات نہیں۔ آخر کار اُسے ہمیشہ کے لئے ایسی کوششوں سے باز آنا پڑے گا۔

9 چنانچہ کوئی بھی ہمیشہ کے لئے زندہ نہیں رہ سکتا، آخر کار ہر ایک موت کے گڑھے میں اُترے گا۔

10 کیونکہ ہر ایک دیکھ سکتا ہے کہ دانش مند بھی وفات پاتے اور احمق اور ناسمجھ بھی مل کر ہلاک ہو جاتے ہیں۔ سب کو اپنی دولت دوسروں کے لئے چھوڑنی پڑتی ہے۔

11 اُن کی قبریں ابد تک اُن کے گھر بنی رہیں گی، پشت در پشت وہ اُن میں بسے رہیں گے، گو اُنہیں زمینیں حاصل تھیں جو اُن کے نام پر تھیں۔

12 انسان اپنی شان و شوکت کے باوجود قائم نہیں رہتا، اُسے جانوروں کی طرح ہلاک ہونا ہے۔

13 یہ اُن سب کی تقدیر ہے جو اپنے آپ پر اعتماد رکھتے ہیں، اور اُن سب کا انجام جو اُن کی باتیں پسند کرتے ہیں۔ (سِلاہ)

14 اُنہیں بھیڑ بکریوں کی طرح پاتال میں لایا جائے گا، اور موت اُنہیں چَرائے گی۔ کیونکہ صبح کے وقت دیانت دار اُن پر حکومت کریں گے۔ تب اُن کی شکل و صورت گِھسے پھٹے کپڑے کی طرح گل سڑ جائے گی، پاتال ہی اُن کی رہائش گاہ ہو گا۔

15 لیکن اللہ میری جان کا فدیہ دے گا، وہ مجھے پکڑ کر پاتال کی گرفت سے چھڑائے گا۔ (سِلاہ)

16 مت گھبرا جب کوئی امیر ہو جائے، جب اُس کے گھر کی شان و شوکت بڑھتی جائے۔

17 مرتے وقت تو وہ اپنے ساتھ کچھ نہیں لے جائے گا، اُس کی شان و شوکت اُس کے ساتھ پاتال میں نہیں اُترے گی۔

18 بے شک وہ جیتے جی اپنے آپ کو مبارک کہے گا، اور دوسرے بھی کھاتے پیتے آدمی کی تعریف کریں گے۔

19 پھر بھی وہ آخرکار اپنے باپ دادا کی نسل کے پاس اُترے گا، اُن کے پاس جو دوبارہ کبھی روشنی نہیں دیکھیں گے۔

20 جو انسان اپنی شان و شوکت کے باوجود ناسمجھ ہے، اُسے جانوروں کی طرح ہلاک ہونا ہے۔

صحیح عبادت

50 آسف کا زبور۔

رب قادرِ مطلق خدا بول اُٹھا ہے، اُس نے طلوعِ صبح سے لے کر غروبِ آفتاب تک پوری دنیا کو بُلایا ہے۔

2 اللہ کا نور صیون سے چمک اُٹھا ہے، اُس پہاڑ سے جو کامل حُسن کا اظہار ہے۔

3 ہمارا خدا آ رہا ہے، وہ خاموش نہیں رہے گا۔ اُس کے آگے آگے سب کچھ بھسم ہو رہا ہے، اُس کے اردگرد تیز آندھی چل رہی ہے۔

4 وہ آسمان و زمین کو آواز دیتا ہے، ”اب مَیں اپنی قوم کی عدالت کروں گا۔

5 میرے ایمان داروں کو میرے حضور جمع کرو، اُنہیں جنہوں نے قربانیاں پیش کر کے میرے ساتھ عہد باندھا ہے۔“

6 آسمان اُس کی راستی کا اعلان کریں گے، کیونکہ اللہ خود انصاف کرنے والا ہے۔ (سِلاہ)

7 ”اے میری قوم، سن! مجھے بات کرنے دے۔ اے اسرائیل، مَیں تیرے خلاف گواہی دوں گا۔ مَیں اللہ تیرا خدا ہوں۔

8 مَیں تجھے تیری ذبح کی قربانیوں کے باعث ملامت نہیں کر رہا۔ تیری بھسم ہونے والی قربانیاں تو مسلسل میرے سامنے ہیں۔

9 نہ مَیں تیرے گھر سے بَیل لوں گا، نہ تیرے باڑوں سے بکرے۔

10 کیونکہ جنگل کے تمام جاندار میرے ہی ہیں، ہزاروں پہاڑیوں پر بسنے والے جانور میرے ہی ہیں۔

11 مَیں پہاڑوں کے ہر پرندے کو جانتا ہوں، اور جو بھی میدانوں میں حرکت کرتا ہے وہ میرا ہے۔

12 اگر مجھے بھوک لگتی تو مَیں تجھے نہ بتاتا، کیونکہ زمین اور جو کچھ اُس پر ہے میرا ہے۔

13 کیا تُو سمجھتا ہے کہ مَیں سانڈوں کا گوشت کھانا یا بکروں کا خون پینا چاہتا ہوں؟

14 اللہ کو شکرگزاری کی قربانی پیش کر، اور وہ منّت پوری کر جو تُو نے اللہ تعالیٰ کے حضور مانی ہے۔

15 مصیبت کے دن مجھے پکار۔ تب مَیں تجھے نجات دوں گا اور تُو میری تمجید کرے گا۔“

16 لیکن بےدین سے اللہ فرماتا ہے، ”میرے احکام سنانے اور میرے عہد کا ذکر کرنے کا تیرا کیا حق ہے؟

17 تُو تو تربیت سے نفرت کرتا اور میرے فرمان کچرے کی طرح اپنے پیچھے پھینک دیتا ہے۔

18 کسی چور کو دیکھتے ہی تُو اُس کا ساتھ دیتا ہے، تُو زناکاروں سے رفاقت رکھتا ہے۔

19 تُو اپنے منہ کو بُرے کام کے لئے استعمال کرتا، اپنی زبان کو دھوکا دینے کے لئے تیار رکھتا ہے۔

20 تُو دوسروں کے پاس بیٹھ کر اپنے بھائی کے خلاف بولتا ہے، اپنی ہی ماں کے بیٹے پر تہمت لگاتا ہے۔

21 یہ کچھ تُو نے کیا ہے، اور مَیں خاموش رہا۔ تب تُو سمجھا کہ مَیں بالکل تجھ جیسا ہوں۔ لیکن مَیں تجھے ملامت کروں گا، تیرے سامنے ہی معاملہ ترتیب سے سناؤں گا۔

22 تم جو اللہ کو بھولے ہوئے ہو، بات سمجھ لو، ورنہ مَیں تمہیں پھاڑ ڈالوں گا۔ اُس وقت کوئی نہیں ہو گا جو تمہیں بچائے۔

23 جو شکرگزاری کی قربانی پیش کرے وہ میری تعظیم کرتا ہے۔ جو مصمم ارادے سے ایسی راہ پر چلے اُسے مَیں اللہ کی نجات دکھاؤں گا۔“

مجھ جیسے گناہ گار پر رحم کر! (توبہ کا چوتھا زبور)

51 داؤد کا زبور۔ موسیقی کے راہنما کے لئے۔ یہ گیت اُس وقت سے متعلق ہے جب داؤد کے بت سبع کے ساتھ زنا کرنے کے بعد ناتن نبی اُس کے پاس آیا۔

اے اللہ، اپنی شفقت کے مطابق مجھ پر مہربانی کر، اپنے بڑے رحم کے مطابق میری سرکشی کے داغ مٹا دے۔

2 مجھے دھو دے تاکہ میرا قصور دُور ہو جائے، جو گناہ مجھ سے سرزد ہوا ہے اُس سے مجھے پاک کر۔

3 کیونکہ مَیں اپنی سرکشی کو مانتا ہوں، اور میرا گناہ ہمیشہ میرے سامنے رہتا ہے۔

4 مَیں نے تیرے، صرف تیرے ہی خلاف گناہ کیا، مَیں نے وہ کچھ کیا جو تیری نظر میں بُرا ہے۔ کیونکہ لازم ہے کہ تُو بولتے وقت راست ٹھہرے اور عدالت کرتے وقت پاکیزہ ثابت ہو جائے۔

5 یقیناً مَیں گناہ آلودہ حالت میں پیدا ہوا۔ جوں ہی مَیں ماں کے پیٹ میں وجود میں آیا تو گناہ گار تھا۔

6 یقیناً تُو باطن کی سچائی پسند کرتا اور پوشیدگی میں مجھے حکمت کی تعلیم دیتا ہے۔

7 زوفا لے کر مجھ سے گناہ دُور کر تاکہ پاک صاف ہو جاؤں۔ مجھے دھو دے تاکہ برف سے زیادہ سفید ہو جاؤں۔

8 مجھے دوبارہ خوشی اور شادمانی سننے دے تاکہ جن ہڈیوں کو تُو نے کچل دیا وہ شادیانہ بجائیں۔

9 اپنے چہرے کو میرے گناہوں سے پھیر لے، میرا تمام قصور مٹا دے۔

10 اے اللہ، میرے اندر پاک دل پیدا کر، مجھ میں نئے سرے سے ثابت قدم روح قائم کر۔

11 مجھے اپنے حضور سے خارج نہ کر، نہ اپنے مقدّس روح کو مجھ سے دُور کر۔

12 مجھے دوبارہ اپنی نجات کی خوشی دلا، مجھے مستعد روح عطا کر کے سنبھالے رکھ۔

13 تب مَیں اُنہیں تیری راہوں کی تعلیم دوں گا جو تجھ سے بےوفا ہو گئے ہیں، اور گناہ گار تیرے پاس واپس آئیں گے۔

14 اے اللہ، میری نجات کے خدا، قتل کا قصور مجھ سے دُور کر کے مجھے بچا۔ تب میری زبان تیری راستی کی حمد و ثنا کرے گی۔

15 اے رب، میرے ہونٹوں کو کھول تاکہ میرا منہ تیری ستائش کرے۔

16 کیونکہ تُو ذبح کی قربانی نہیں چاہتا، ورنہ مَیں وہ پیش کرتا۔ بھسم ہونے والی قربانیاں تجھے پسند نہیں۔

17 اللہ کو منظور قربانی شکستہ روح ہے۔ اے اللہ، تُو شکستہ اور کچلے ہوئے دل کو حقیر نہیں جانے گا۔

18 اپنی مہربانی کا اظہار کر کے صیون کو خوش حالی بخش، یروشلم کی فصیل تعمیر کر۔

19 تب تجھے ہماری صحیح قربانیاں، ہماری بھسم ہونے والی اور مکمل قربانیاں پسند آئیں گی۔ تب تیری قربان گاہ پر بَیل چڑھائے جائیں گے۔

ظلم کے باوجود تسلی

52 داؤد کا زبور۔ موسیقی کے راہنما کے لئے۔ حکمت کا یہ گیت اُس وقت سے متعلق ہے جب دوئیگ ادومی ساؤل بادشاہ کے پاس گیا اور اُسے بتایا، ''داؤد اخی مَلِک امام کے گھر میں گیا ہے۔''

اے سورمے، تُو اپنی بدی پر کیوں فخر کرتا ہے؟ اللہ کی شفقت دن بھر قائم رہتی ہے۔

2 اے دھوکے باز، تیری زبان تیز اُسترے کی طرح چلتی ہوئی تباہی کے منصوبے باندھتی ہے۔

3 تجھے بھلائی کی نسبت بُرائی زیادہ پیاری ہے، سچ بولنے کی نسبت جھوٹ زیادہ پسند ہے۔ (سِلاہ)

4 اے فریب دہ زبان، تُو ہر تباہ کن بات سے پیار کرتی ہے۔

5 لیکن اللہ تجھے ہمیشہ کے لئے خاک میں ملائے گا۔ وہ تجھے مار مار کر تیرے خیمے سے نکال دے گا، تجھے جڑ سے اُکھاڑ کر زندوں کے ملک سے خارج کر دے گا۔ (سِلاہ)

6 راست باز یہ دیکھ کر خوف کھائیں گے۔ وہ اُس پر ہنس کر کہیں گے،

7 ''لو، یہ وہ آدمی ہے جس نے اللہ میں پناہ نہ لی بلکہ اپنی بڑی دولت پر اعتماد کیا، جو اپنے تباہ کن منصوبوں سے طاقت ور ہو گیا تھا۔''

8 لیکن مَیں اللہ کے گھر میں زیتون کے پھلتے پھولتے درخت کی مانند ہوں۔ مَیں ہمیشہ کے لئے اللہ کی شفقت پر بھروسا رکھوں گا۔

9 مَیں ابد تک اُس کے لئے تیری ستائش کروں گا جو تُو نے کیا ہے۔ مَیں تیرے ایمان داروں کے سامنے ہی تیرے نام کے انتظار میں رہوں گا، کیونکہ وہ بھلا ہے۔

بے دین کی حماقت

53 داؤد کا زبور۔ موسیقی کے راہنما کے لئے۔ حکمت کا گیت۔ طرز: محلت۔

احمق دل میں کہتا ہے، ''اللہ ہے ہی نہیں!'' ایسے لوگ بدچلن ہیں، اُن کی حرکتیں قابلِ گھن ہیں۔ ایک بھی نہیں ہے جو اچھا کام کرے۔

2 اللہ نے آسمان سے انسان پر نظر ڈالی تاکہ دیکھے کہ کیا کوئی سمجھ دار ہے؟ کیا کوئی اللہ کا طالب ہے؟

3 افسوس، سب صحیح راہ سے بھٹک گئے، سب کے سب بگڑ گئے ہیں۔ کوئی نہیں جو بھلائی کرتا ہو، ایک بھی نہیں۔

4 کیا جو بدی کر کے میری قوم کو روٹی کی طرح کھا لیتے ہیں اُنہیں سمجھ نہیں آتی؟ وہ تو اللہ کو پکارتے ہی نہیں۔

5 تب اُن پر سخت دہشت وہاں چھا گئی جہاں پہلے

دہشت کا سبب نہیں تھا۔ جنہوں نے تجھے گھیر رکھا تھا اللہ نے اُن کی ہڈیاں بکھیر دیں۔ تُو نے اُن کو رُسوا کیا، کیونکہ اللہ نے اُنہیں رد کیا ہے۔

6 کاش کوہِ صیون سے اسرائیل کی نجات نکلے! جب رب اپنی قوم کو بحال کرے گا تو یعقوب خوشی کے نعرے لگائے گا، اسرائیل باغ باغ ہو گا۔

خطرے میں پھنسے ہوئے شخص کی التجا

54 داؤد کا زبور۔ حکمت کا یہ گیت تاردار سازوں کے ساتھ گانا ہے۔ یہ اُس وقت سے متعلق ہے جب زیف کے باشندوں نے ساؤل کے پاس جا کر کہا، ”داؤد ہمارے پاس چھپا ہوا ہے۔“

اے اللہ، اپنے نام کے ذریعے سے مجھے چھٹکارا دے! اپنی قدرت کے ذریعے سے میرا انصاف کر!

2 اے اللہ، میری التجا سن، میرے منہ کے الفاظ پر دھیان دے۔

3 کیونکہ پردیسی میرے خلاف اُٹھ کھڑے ہوئے ہیں، ظالم جو اللہ کا لحاظ نہیں کرتے میری جان لینے کے درپَے ہیں۔ (سِلاہ)

4 لیکن اللہ میرا سہارا ہے، رب میری زندگی قائم رکھتا ہے۔

5 وہ میرے دشمنوں کی شرارت اُن پر واپس لائے گا۔ چنانچہ اپنی وفاداری دکھا کر اُنہیں تباہ کر دے!

6 مَیں تجھے رضاکارانہ قربانی پیش کروں گا۔ اے رب، مَیں تیرے نام کی ستائش کروں گا، کیونکہ وہ بھلا ہے۔

7 کیونکہ اُس نے مجھے ساری مصیبت سے رِہائی دی، اور اب مَیں اپنے دشمنوں کی شکست دیکھ کر خوش ہوں گا۔

جھوٹے بھائیوں پر شکایت

55 داؤد کا زبور۔ موسیقی کے راہنما کے لئے۔ حکمت کا یہ گیت تاردار سازوں کے ساتھ گانا ہے۔

اے اللہ، میری دعا پر دھیان دے، اپنے آپ کو میری التجا سے چھپائے نہ رکھ۔

2 مجھ پر غور کر، میری سن۔ مَیں بےچینی سے اِدھر اُدھر گھومتے ہوئے آہیں بھر رہا ہوں۔

3 کیونکہ دشمن شور مچا رہا، بےدین مجھے تنگ کر رہا ہے۔ وہ مجھ پر آفت لانے پر تُلے ہوئے ہیں، غصے میں میری مخالفت کر رہے ہیں۔

4 میرا دل میرے اندر تڑپ رہا ہے، موت کی دہشت مجھ پر چھا گئی ہے۔

5 خوف اور لرزش مجھ پر طاری ہوئی، ہیبت مجھ پر غالب آ گئی ہے۔

6 مَیں بولا، ”کاش میرے کبوتر کے سے پَر ہوں تاکہ اُڑ کر آرام و سکون پا سکوں!

7 تب مَیں دُور تک بھاگ کر ریگستان میں بسیرا کرتا،

8 مَیں جلدی سے کہیں پناہ لیتا جہاں تیز آندھی اور طوفان سے محفوظ رہتا۔“ (سِلاہ)

9 اے رب، اُن میں ابتری پیدا کر، اُن کی زبان میں اختلاف ڈال! کیونکہ مجھے شہر میں ہر طرف ظلم اور جھگڑے نظر آتے ہیں۔

10 دن رات وہ فصیل پر چکر کاٹتے ہیں، اور شہر فساد

اور خرابی سے بھرا رہتا ہے۔

[11] اُس کے بیچ میں تباہی کی حکومت ہے، اور ظلم اور فریب اُس کے چوک کو نہیں چھوڑتے۔

[12] اگر کوئی دشمن میری رُسوائی کرتا تو قابلِ برداشت ہوتا۔ اگر مجھ سے نفرت کرنے والا مجھے دبا کر اپنے آپ کو سرفراز کرتا تو مَیں اُس سے چھپ جاتا۔

[13] لیکن تُو ہی نے یہ کیا، تُو جو مجھ جیسا ہے، جو میرا قریبی دوست اور ہم راز ہے۔

[14] میری تیرے ساتھ کتنی اچھی رفاقت تھی جب ہم ہجوم کے ساتھ اللہ کے گھر کی طرف چلتے گئے!

[15] موت اچانک ہی اُنہیں اپنی گرفت میں لے لے۔ زندہ ہی وہ پاتال میں اُتر جائیں، کیونکہ بُرائی نے اُن میں اپنا گھر بنا لیا ہے۔

[16] لیکن مَیں پکار کر اللہ سے مدد مانگتا ہوں، اور رب مجھے نجات دے گا۔

[17] مَیں ہر وقت آہ و زاری کرتا اور کراہتا رہتا ہوں، خواہ صبح ہو، خواہ دوپہر یا شام۔ اور وہ میری سنے گا۔

[18] وہ فدیہ دے کر میری جان کو اُن سے چھڑائے گا جو میرے خلاف لڑ رہے ہیں۔ گو اُن کی تعداد بڑی ہے وہ مجھے آرام و سکون دے گا۔

[19] اللہ جو ازل سے تخت نشین ہے میری سن کر اُنہیں مناسب جواب دے گا۔ (سلاہ) کیونکہ نہ وہ تبدیل ہو جائیں گے، نہ کبھی اللہ کا خوف مانیں گے۔

[20] اُس شخص نے اپنا ہاتھ اپنے دوستوں کے خلاف اُٹھایا، اُس نے اپنا عہد توڑ لیا ہے۔

[21] اُس کی زبان پر مکھن کی سی چکنی چپڑی باتیں اور دل میں جنگ ہے۔ اُس کے تیل سے زیادہ نرم الفاظ حقیقت میں کھینچی ہوئی تلواریں ہیں۔

[22] اپنا بوجھ رب پر ڈال تو وہ تجھے سنبھالے گا۔ وہ راست باز کو کبھی ڈگمگانے نہیں دے گا۔

[23] لیکن اے اللہ، تُو اُنہیں تباہی کے گڑھے میں اُترنے دے گا۔ خوں خوار اور دھوکے باز آدھی عمر بھی نہیں پائیں گے بلکہ جلدی مریں گے۔ لیکن مَیں تجھ پر بھروسا رکھتا ہوں۔

مصیبت میں بھروسا

56 داؤد کا زبور۔ موسیقی کے راہنما کے لئے۔ طرز: دُور دراز جزیروں کا کبوتر۔ یہ سنہرا گیت اُس وقت سے متعلق ہے جب فلستیوں نے اُسے جات میں پکڑ لیا۔

اے اللہ، مجھ پر مہربانی کر! کیونکہ لوگ مجھے تنگ کر رہے ہیں، لڑنے والا دن بھر مجھے ستا رہا ہے۔

[2] دن بھر میرے دشمن میرے پیچھے لگے ہیں، کیونکہ وہ بہت ہیں اور غرور سے مجھ سے لڑ رہے ہیں۔

[3] لیکن جب خوف مجھے اپنی گرفت میں لے لے تو مَیں تجھ پر ہی بھروسا رکھتا ہوں۔

[4] اللہ کے کلام پر میرا فخر ہے، اللہ پر میرا بھروسا ہے۔ مَیں ڈروں گا نہیں، کیونکہ فانی انسان مجھے کیا نقصان پہنچا سکتا ہے؟

[5] دن بھر وہ میرے الفاظ کو توڑ مروڑ کر غلط معنی نکالتے، اپنے تمام منصوبوں سے مجھے ضرر پہنچانا

چاہتے ہیں۔

6 وہ حملہ آور ہو کر تاک میں بیٹھ جاتے اور میرے ہر قدم پر غور کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ مجھے مار ڈالنے پر تُلے ہوئے ہیں۔

7 جو ایسی شریر حرکتیں کرتے ہیں، کیا اُنہیں بچنا چاہئے؟ ہرگز نہیں! اے اللہ، اقوام کو غصے میں خاک میں ملا دے۔

8 جتنے بھی دن مَیں بے گھر پھرا ہوں اُن کا تُو نے پورا حساب رکھا ہے۔ اے اللہ، میرے آنسو اپنے مشکیزے میں ڈال لے! کیا وہ پہلے سے تیری کتاب میں قلم بند نہیں ہیں؟ ضرور!

9 پھر جب مَیں تجھے پکاروں گا تو میرے دشمن مجھ سے باز آئیں گے۔ یہ مَیں نے جان لیا ہے کہ اللہ میرے ساتھ ہے!

10 اللہ کے کلام پر میرا فخر ہے، رب کے کلام پر میرا فخر ہے۔

11 اللہ پر میرا بھروسا ہے۔ مَیں ڈروں گا نہیں، کیونکہ فانی انسان مجھے کیا نقصان پہنچا سکتا ہے؟

12 اے اللہ، تیرے حضور مَیں نے مَنّتیں مانی ہیں، اور اب مَیں تجھے شکرگزاری کی قربانیاں پیش کروں گا۔

13 کیونکہ تُو نے میری جان کو موت سے بچایا اور میرے پاؤں کو ٹھوکر کھانے سے محفوظ رکھا تاکہ زندگی کی روشنی میں اللہ کے حضور چلوں۔

آزمائش میں اللہ پر اعتماد

57 داؤد کا زبور۔ موسیقی کے راہنما کے لئے۔ طرز: تباہ نہ کر۔ یہ سنہرا گیت اُس وقت سے متعلق ہے جب وہ ساؤل سے بھاگ کر غار میں چھپ گیا۔

اے اللہ، مجھ پر مہربانی کر، مجھ پر مہربانی کر! کیونکہ میری جان تجھ میں پناہ لیتی ہے۔ جب تک آفت مجھ پر سے گزر نہ جائے مَیں تیرے پَروں کے سائے میں پناہ لوں گا۔

2 مَیں اللہ تعالیٰ کو پکارتا ہوں، اللہ سے جو میرا معاملہ ٹھیک کرے گا۔

3 وہ آسمان سے مدد بھیج کر مجھے چھٹکارا دے گا اور اُن کی رُسوائی کرے گا جو مجھے تنگ کر رہے ہیں۔ (سلاہ) اللہ اپنا کرم اور وفاداری بھیجے گا۔

4 مَیں انسان کو ہڑپ کرنے والے شیر ببروں کے بیچ میں لیٹا ہوا ہوں، اُن کے درمیان جن کے دانت نیزے اور تیر ہیں اور جن کی زبان تیز تلوار ہے۔

5 اے اللہ، آسمان پر سربلند ہو جا! تیرا جلال پوری دنیا پر چھا جائے!

6 اُنہوں نے میرے قدموں کے آگے پھندا بچھا دیا، اور میری جان خاک میں دب گئی ہے۔ اُنہوں نے میرے سامنے گڑھا کھود لیا، لیکن وہ خود اُس میں گر گئے ہیں۔ (سلاہ)

7 اے اللہ، میرا دل مضبوط، میرا دل ثابت قدم ہے۔ مَیں ساز بجا کر تیری مدح سرائی کروں گا۔

8 اے میری جان، جاگ اُٹھ! اے ستار اور سرود، جاگ اُٹھو! آؤ، مَیں طلوعِ صبح کو جگاؤں۔

9 اے رب، قوموں میں مَیں تیری ستائش، اُمّتوں میں تیری مدح سرائی کروں گا۔

[10] کیونکہ تیری عظیم شفقت آسمان جتنی بلند ہے، تیری وفاداری بادلوں تک پہنچتی ہے۔

[11] اے اللہ، آسمان پر سرفراز ہو! تیرا جلال پوری دنیا پر چھا جائے۔

انتقام کی دعا

58 داؤد کا سنہرا گیت۔ موسیقی کے راہنما کے لئے۔ طرز: تباہ نہ کر۔

اے حکمرانو، کیا تم واقعی منصفانہ فیصلہ کرتے، کیا دیانت داری سے آدم زادوں کی عدالت کرتے ہو؟

[2] ہرگز نہیں، تم دل میں بدی کرتے اور ملک میں اپنے ظالم ہاتھوں کے لئے راستہ بناتے ہو۔

[3] بےدین پیدائش سے ہی صحیح راہ سے دُور ہو گئے ہیں، جھوٹ بولنے والے ماں کے پیٹ سے ہی بھٹک گئے ہیں۔

[4] وہ سانپ کی طرح زہر اُگلتے ہیں، اُس بہرے ناگ کی طرح جو اپنے کانوں کو بند کر رکھتا ہے

[5] تاکہ نہ جادوگر کی آواز سنے، نہ ماہر سپیرے کے منتر۔

[6] اے اللہ، اُن کے منہ کے دانت توڑ ڈال! اے رب، جوان شیر ببروں کے جبڑے کو پاش پاش کر!

[7] وہ اُس پانی کی طرح ضائع ہو جائیں جو بہہ کر غائب ہو جاتا ہے۔ اُن کے چلائے ہوئے تیر بےاثر رہیں۔

[8] وہ دھوپ میں گھونگے کی مانند ہوں جو چلتا چلتا پگھل جاتا ہے۔ اُن کا انجام اُس بچے کا سا ہو جو ماں کے پیٹ میں ضائع ہو کر کبھی سورج نہیں دیکھے گا۔

[9] اِس سے پہلے کہ تمہاری دیگیں کانٹےدار ٹہنیوں کی آگ محسوس کریں اللہ اُن سب کو آندھی میں اُڑا کر لے جائے گا۔

[10] آخرکار دشمن کو سزا ملے گی۔ یہ دیکھ کر راست باز خوش ہو گا، اور وہ اپنے پاؤں کو بےدینوں کے خون میں دھو لے گا۔

[11] تب لوگ کہیں گے، ”واقعی راست باز کو اجر ملتا ہے، واقعی اللہ ہے جو دنیا میں لوگوں کی عدالت کرتا ہے!“

دشمن کے درمیان دعا

59 داؤد کا زبور۔ موسیقی کے راہنما کے لئے۔ طرز: تباہ نہ کر۔ یہ سنہرا گیت اُس وقت سے متعلق ہے جب ساؤل نے اپنے آدمیوں کو داؤد کے گھر کی پہرا داری کرنے کے لئے بھیجا تاکہ جب موقع ملے اُسے قتل کریں۔

اے میرے خدا، مجھے میرے دشمنوں سے بچا۔ اُن سے میری حفاظت کر جو میرے خلاف اُٹھے ہیں۔

[2] مجھے بدکاروں سے چھٹکارا دے، خوں خواروں سے رِہا کر۔

[3] دیکھ، وہ میری تاک میں بیٹھے ہیں۔ اے رب، زبردست آدمی مجھ پر حملہ آور ہیں، حالانکہ مجھ سے نہ خطا ہوئی نہ گناہ۔

[4] مَیں بےقصور ہوں، تاہم وہ دوڑ دوڑ کر مجھ سے لڑنے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ چنانچہ جاگ اُٹھ، میری مدد کرنے آ، جو کچھ ہو رہا ہے اُس پر نظر ڈال۔

[5] اے رب، لشکروں اور اسرائیل کے خدا، دیگر تمام قوموں کو سزا دینے کے لئے جاگ اُٹھ! اُن سب پر کرم نہ فرما جو شریر اور غدار ہیں۔ (سِلاہ)

6 ہر شام کو وہ واپس آ جاتے اور کُتوں کی طرح
بھونکتے ہوئے شہر کی گلیوں میں گھومتے پھرتے ہیں۔
7 دیکھ، اُن کے منہ سے رال ٹپک رہی ہے، اُن کے
ہونٹوں سے تلواریں نکل رہی ہیں۔ کیونکہ وہ سمجھتے ہیں،
”کون سنے گا؟“
8 لیکن تُو اے رب، اُن پر ہنستا ہے، تُو تمام قوموں
کا مذاق اُڑاتا ہے۔
9 اے میری قوت، میری آنکھیں تجھ پر لگی رہیں گی،
کیونکہ اللہ میرا قلعہ ہے۔
10 میرا خدا اپنی مہربانی کے ساتھ مجھ سے ملنے آئے
گا، اللہ بخش دے گا کہ مَیں اپنے دشمنوں کی شکست دیکھ
کر خوش ہوں گا۔
11 اے اللہ ہماری ڈھال، اُنہیں ہلاک نہ کر، ورنہ
میری قوم تیرا کام بھول جائے گی۔ اپنی قدرت کا اظہار
یوں کر کہ وہ اِدھر اُدھر لڑکھڑا کر گر جائیں۔
12 جو کچھ بھی اُن کے منہ سے نکلتا ہے وہ گناہ ہے،
وہ لعنتیں اور جھوٹ ہی سناتے ہیں۔ چنانچہ اُنہیں اُن
کے تکبر کے جال میں پھنسنے دے۔
13 غصے میں اُنہیں تباہ کر! اُنہیں یوں تباہ کر کہ اُن
کا نام و نشان تک نہ رہے۔ تب لوگ دنیا کی انتہا تک
جان لیں گے کہ اللہ یعقوب کی اولاد پر حکومت کرتا
ہے۔ (سِلاہ)
14 ہر شام کو وہ واپس آ جاتے اور کُتوں کی طرح
بھونکتے ہوئے شہر کی گلیوں میں گھومتے پھرتے ہیں۔
15 وہ اِدھر اُدھر گشت لگا کر کھانے کی چیزیں
ڈھونڈتے ہیں۔ اگر پیٹ نہ بھرے تو غُراتے رہتے ہیں۔
16 لیکن مَیں تیری قدرت کی مدح سرائی کروں گا،
صبح کو خوشی کے نعرے لگا کر تیری شفقت کی ستائش
کروں گا۔ کیونکہ تُو میرا قلعہ اور مصیبت کے وقت میری
پناہ گاہ ہے۔
17 اے میری قوت، مَیں تیری مدح سرائی کروں گا،
کیونکہ اللہ میرا قلعہ اور میرا مہربان خدا ہے۔

مردود قوم کی دعا

60 داؤد کا زبور۔ طرز: عہد کا سوسن۔ تعلیم کے لئے
یہ سنہرا گیت اُس وقت سے متعلق ہے جب داؤد
نے مسوپتامیہ کے ارامیوں اور ضوباہ کے ارامیوں سے جنگ کی۔
واپسی پر یوآب نے نمک کی وادی میں 12,000 ادومیوں کو
مار ڈالا۔

اے اللہ، تُو نے ہمیں رد کیا، ہماری قلعہ بندی میں
رخنہ ڈال دیا ہے۔ لیکن اب اپنے غضب سے باز آ کر
ہمیں بحال کر۔
2 تُو نے زمین کو ایسے جھٹکے دیئے کہ اُس میں
دراڑیں پڑ گئیں۔ اب اُس کے شگافوں کو شفا دے،
کیونکہ وہ ابھی تک تھرتھرا رہی ہے۔
3 تُو نے اپنی قوم کو تلخ تجربوں سے دوچار ہونے دیا،
ہمیں ایسی تیز مَے پلا دی کہ ہم ڈگمگانے لگے ہیں۔
4 لیکن جو تیرا خوف مانتے ہیں اُن کے لئے تُو نے
جھنڈا گاڑ دیا جس کے اردگرد وہ جمع ہو کر تیروں سے
پناہ لے سکتے ہیں۔ (سِلاہ)
5 اپنے دہنے ہاتھ سے مدد کر کے میری سن تاکہ جو
تجھے پیارے ہیں وہ نجات پائیں۔

6 اللہ نے اپنے مقدِس میں فرمایا ہے، ”مَیں فتح مناتے ہوئے سِکم کو تقسیم کروں گا اور وادیٔ سُکات کو ناپ کر بانٹ دوں گا۔

7 جِلعاد میرا ہے اور منسّی میرا ہے۔ افرائیم میرا خود اور یہوداہ میرا شاہی عصا ہے۔

8 موآب میرا غسل کا برتن ہے، اور ادوم پر مَیں اپنا جوتا پھینک دوں گا۔ اے فلستی ملک، مجھے دیکھ کر زور دار نعرے لگا!“

9 کون مجھے قلعہ بند شہر میں لائے گا؟ کون میری راہنمائی کر کے مجھے ادوم تک پہنچائے گا؟

10 اے اللہ، تُو ہی یہ کر سکتا ہے، گو تُو نے ہمیں رد کیا ہے۔ اے اللہ، تُو ہماری فوجوں کا ساتھ نہیں دیتا جب وہ لڑنے کے لئے نکلتی ہیں۔

11 مصیبت میں ہمیں سہارا دے، کیونکہ اِس وقت انسانی مدد بے کار ہے۔

12 اللہ کے ساتھ ہم زبردست کام کریں گے، کیونکہ وہی ہمارے دشمنوں کو کچل دے گا۔

دُور سے درخواست

61

داؤد کا زبور۔ موسیقی کے راہنما کے لئے۔ تاردار ساز کے ساتھ گانا ہے۔

اے اللہ، میری آہ و زاری سن، میری دعا پر توجہ دے۔

2 مَیں تجھے دنیا کی انتہا سے پکار رہا ہوں، کیونکہ میرا دل نڈھال ہو گیا ہے۔ میری راہنمائی کر کے مجھے اُس چٹان پر پہنچا دے جو مجھ سے بلند ہے۔

3 کیونکہ تُو میری پناہ گاہ رہا ہے، ایک مضبوط بُرج جس میں مَیں دشمن سے محفوظ ہوں۔

4 مَیں ہمیشہ کے لئے تیرے خیمے میں رہنا، تیرے پَروں تلے پناہ لینا چاہتا ہوں۔ (سِلاہ)

5 کیونکہ اے اللہ، تُو نے میری مَنتوں پر دھیان دیا، تُو نے مجھے وہ میراث بخشی جو اُن سب کو ملتی ہے جو تیرا خوف مانتے ہیں۔

6 بادشاہ کو عمر کی درازی بخش دے۔ وہ پشت در پشت جیتا رہے۔

7 وہ ہمیشہ تک اللہ کے حضور تخت نشین رہے۔ شفقت اور وفاداری اُس کی حفاظت کریں۔

8 تب مَیں ہمیشہ تک تیرے نام کی مدح سرائی کروں گا، روز بہ روز اپنی مَنتیں پوری کروں گا۔

خاموشی سے اللہ کا انتظار کر

62

داؤد کا زبور۔ موسیقی کے راہنما کے لئے۔ یدوتون کے لئے۔

میری جان خاموشی سے اللہ ہی کے انتظار میں ہے۔ اُسی سے مجھے مدد ملتی ہے۔

2 وہی میری چٹان، میری نجات اور میرا قلعہ ہے، اِس لئے مَیں زیادہ نہیں ڈگمگاؤں گا۔

3 تم کب تک اُس پر حملہ کرو گے جو پہلے ہی جھکی ہوئی دیوار کی مانند ہے؟ تم سب کب تک اُسے قتل کرنے پر تُلے رہو گے جو پہلے ہی گرنے والی چاردیواری جیسا ہے؟

4 اُن کے منصوبوں کا ایک ہی مقصد ہے، کہ اُسے اُس کے اونچے عُہدے سے اُتاریں۔ اُنہیں جھوٹ سے

مزہ آتا ہے۔ منہ سے وہ برکت دیتے، لیکن اندر ہی اندر لعنت کرتے ہیں۔ (سِلاہ)

5 لیکن تُو اے میری جان، خاموشی سے اللہ ہی کے انتظار میں رہ۔ کیونکہ اُسی سے مجھے اُمید ہے۔
6 صرف وہی میری جان کی چٹان، میری نجات اور میرا قلعہ ہے، اِس لئے مَیں نہیں ڈگمگاؤں گا۔

7 میری نجات اور عزت اللہ پر مبنی ہے، وہی میری محفوظ چٹان ہے۔ اللہ میں مَیں پناہ لیتا ہوں۔
8 اے اُمّت، ہر وقت اُس پر بھروسا رکھ! اُس کے حضور اپنے دل کا رنج و الم پانی کی طرح اُنڈیل دے۔ اللہ ہی ہماری پناہ گاہ ہے۔ (سِلاہ)

9 انسان دم بھر کا ہی ہے، اور بڑے لوگ فریب ہی ہیں۔ اگر اُنہیں ترازو میں تولا جائے تو مل کر اُن کا وزن ایک پھونک سے بھی کم ہے۔
10 ظلم پر اعتماد نہ کرو، چوری کرنے پر فضول اُمید نہ رکھو۔ اور اگر دولت بڑھ جائے تو تمہارا دل اُس سے لپٹ نہ جائے۔
11 اللہ نے ایک بات فرمائی بلکہ دو بار مَیں نے سنی ہے کہ اللہ ہی قادر ہے۔
12 اے رب، یقیناً تُو مہربان ہے، کیونکہ تُو ہر ایک کو اُس کے اعمال کا بدلہ دیتا ہے۔

اللہ کے لئے آرزو

63 داؤد کا زبور۔ یہ اُس وقت سے متعلق ہے جب وہ یہوداہ کے ریگستان میں تھا۔

اے اللہ، تُو میرا خدا ہے جسے مَیں ڈھونڈتا ہوں۔ میری جان تیری پیاسی ہے، میرا پورا جسم تیرے لئے ترستا ہے۔ مَیں اُس خشک اور نڈھال ملک کی مانند ہوں جس میں پانی نہیں ہے۔
2 چنانچہ مَیں مقدِس میں تجھے دیکھنے کے انتظار میں رہا تاکہ تیری قدرت اور جلال کا مشاہدہ کروں۔
3 کیونکہ تیری شفقت زندگی سے کہیں بہتر ہے، میرے ہونٹ تیری مدح سرائی کریں گے۔
4 چنانچہ مَیں جیتے جی تیری ستائش کروں گا، تیرا نام لے کر اپنے ہاتھ اُٹھاؤں گا۔
5 میری جان عمدہ غذا سے سیر ہو جائے گی، میرا منہ خوشی کے نعرے لگا کر تیری حمد و ثنا کرے گا۔
6 بستر پر مَیں تجھے یاد کرتا، پوری رات کے دوران تیرے بارے میں سوچتا رہتا ہوں۔
7 کیونکہ تُو میری مدد کرنے آیا، اور مَیں تیرے پَروں کے سائے میں خوشی کے نعرے لگاتا ہوں۔
8 میری جان تیرے ساتھ لپٹی رہتی، اور تیرا دہنا ہاتھ مجھے سنبھالتا ہے۔

9 لیکن جو میری جان لینے پر تُلے ہوئے ہیں وہ تباہ ہو جائیں گے، وہ زمین کی گہرائیوں میں اُتر جائیں گے۔
10 اُنہیں تلوار کے حوالے کیا جائے گا، اور وہ گیدڑوں کی خوراک بن جائیں گے۔

11 لیکن بادشاہ اللہ کی خوشی منائے گا۔ جو بھی اللہ کی قسم کھاتا ہے وہ فخر کرے گا، کیونکہ جھوٹ بولنے والوں کے منہ بند ہو جائیں گے۔

شریروں کے پوشیدہ حملوں سے حفاظت کی دعا

64 داؤد کا زبور۔ موسیقی کے راہنما کے لئے۔

اے اللہ، سن جب مَیں اپنی آہ و زاری پیش کرتا ہوں۔ میری زندگی دشمن کی دہشت سے محفوظ رکھ۔

2 مجھے بدمعاشوں کی سازشوں سے چھپائے رکھ، اُن کی ہل چل سے جو غلط کام کرتے ہیں۔

3 وہ اپنی زبان کو تلوار کی طرح تیز کرتے اور اپنے زہریلے الفاظ کو تیروں کی طرح تیار رکھتے ہیں

4 تاکہ تاک میں بیٹھ کر اُنہیں بےقصور پر چلائیں۔ وہ اچانک اور بےباکی سے اُنہیں اُس پر برسا دیتے ہیں۔

5 وہ بُرا کام کرنے میں ایک دوسرے کی حوصلہ افزائی کرتے، ایک دوسرے سے مشورہ لیتے ہیں کہ ہم اپنے پھندے کس طرح چھپا کر لگائیں؟ وہ کہتے ہیں، ”یہ کسی کو بھی نظر نہیں آئیں گے۔“

6 وہ بڑی باریکی سے بُرے منصوبوں کی تیاریاں کرتے، پھر کہتے ہیں، ”چلو، بات بن گئی ہے، منصوبہ سوچ بچار کے بعد تیار ہوا ہے۔“ یقیناً انسان کے باطن اور دل کی تہہ تک پہنچنا مشکل ہی ہے۔

7 لیکن اللہ اُن پر تیر برسائے گا، اور اچانک ہی وہ زخمی ہو جائیں گے۔

8 وہ اپنی ہی زبان سے ٹھوکر کھا کر گر جائیں گے۔ جو بھی اُنہیں دیکھے گا وہ ”توبہ توبہ“ کہے گا۔

9 تب تمام لوگ خوف کھا کر کہیں گے، ”اللہ ہی نے یہ کیا!“ اُنہیں سمجھ آئے گی کہ یہ اُسی کا کام ہے۔

10 راست باز اللہ کی خوشی منا کر اُس میں پناہ لے گا، اور جو دل سے دیانت دار ہیں وہ سب فخر کریں گے۔

روحانی اور جسمانی برکتوں کے لئے شکرگزاری

65 داؤد کا زبور۔ موسیقی کے راہنما کے لئے گیت۔

اے اللہ، تُو ہی اِس لائق ہے کہ انسان کوہِ صیون پر خاموشی سے تیرے انتظار میں رہے، تیری تمجید کرے اور تیرے حضور اپنی منّتیں پوری کرے۔

2 تُو دعاؤں کو سنتا ہے، اِس لئے تمام انسان تیرے حضور آتے ہیں۔

3 گناہ مجھ پر غالب آ گئے ہیں، تُو ہی ہماری سرکش حرکتوں کو معاف کر۔

4 مبارک ہے وہ جسے تُو چن کر قریب آنے دیتا ہے، جو تیری بارگاہوں میں بس سکتا ہے۔ بخش دے کہ ہم تیرے گھر، تیری مقدّس سکونت گاہ کی اچھی چیزوں سے سیر ہو جائیں۔

5 اے ہماری نجات کے خدا، ہیبت ناک کاموں سے اپنی راستی قائم کر کے ہماری سن! کیونکہ تُو زمین کی تمام حدود اور دُور دراز سمندروں تک سب کی اُمید ہے۔

6 تُو اپنی قدرت سے پہاڑوں کی مضبوط بنیادیں ڈالتا اور قوت سے کمربستہ رہتا ہے۔

7 تُو متلاطم سمندروں کو تھما دیتا ہے، تُو اُن کی گرجتی لہروں اور اُمّتوں کا شور شرابہ ختم کر دیتا ہے۔

8 دنیا کی انتہا کے باشندے تیرے نشانات سے خوف کھاتے ہیں، اور تُو طلوعِ صبح اور غروبِ آفتاب کو خوشی منانے دیتا ہے۔

9 تُو زمین کی دیکھ بھال کر کے اُسے پانی کی کثرت اور

زرخیزی سے نوازتا ہے، چنانچہ اللہ کی ندی پانی سے بھری رہتی ہے۔ زمین کو یوں تیار کر کے تُو انسان کو اناج کی اچھی فصل مہیا کرتا ہے۔

10 تُو کھیت کی ریگھاریوں کو شرابور کر کے اُس کے ڈھیلوں کو ہموار کرتا ہے۔ تُو بارش کی بوچھاڑوں سے زمین کو نرم کر کے اُس کی فصلوں کو برکت دیتا ہے۔

11 تُو سال کو اپنی بھلائی کا تاج پہنا دیتا ہے، اور تیرے نقشِ قدم تیل کی فراوانی سے ٹپکتے ہیں۔

12 بیابان کی چراگاہیں تیل[a] کی کثرت سے ٹپکتی ہیں، اور پہاڑیاں بھرپور خوشی سے ملبّس ہو جاتی ہیں۔

13 سبزہ زار بھیڑ بکریوں سے آراستہ ہیں، وادیاں اناج سے ڈھکی ہوئی ہیں۔ سب خوشی کے نعرے لگا رہے ہیں، سب گیت گا رہے ہیں!

اللہ کی معجزانہ مدد کی تعریف

66 موسیقی کے راہنما کے لئے۔ زبور۔ گیت۔

اے ساری زمین، خوشی کے نعرے لگا کر اللہ کی مدح سرائی کر!

2 اُس کے نام کے جلال کی تمجید کرو، اُس کی ستائش عروج تک لے جاؤ!

3 اللہ سے کہو، ”تیرے کام کتنے پُرجلال ہیں۔ تیری بڑی قدرت کے سامنے تیرے دشمن دبک کر تیری خوشامد کرنے لگتے ہیں۔

4 تمام دنیا تجھے سجدہ کرے! وہ تیری تعریف میں گیت گائے، تیرے نام کی ستائش کرے۔“ (سِلاہ)

5 آؤ، اللہ کے کام دیکھو! آدم زاد کی خاطر اُس نے کتنے پُرجلال معجزے کئے ہیں!

6 اُس نے سمندر کو خشک زمین میں بدل دیا۔ جہاں پہلے پانی کا تیز بہاؤ تھا وہاں سے لوگ پیدل ہی گزرے۔ چنانچہ آؤ، ہم اُس کی خوشی منائیں۔

7 اپنی قدرت سے وہ ابد تک حکومت کرتا ہے۔ اُس کی آنکھیں قوموں پر لگی رہتی ہیں تاکہ سرکش اُس کے خلاف نہ اُٹھیں۔ (سِلاہ)

8 اے اُمّتو، ہمارے خدا کی حمد کرو۔ اُس کی ستائش دُور تک سنائی دے۔

9 کیونکہ وہ ہماری زندگی قائم رکھتا، ہمارے پاؤں کو ڈگمگانے نہیں دیتا۔

10 کیونکہ اے اللہ، تُو نے ہمیں آزمایا۔ جس طرح چاندی کو پگھلا کر صاف کیا جاتا ہے اُسی طرح تُو نے ہمیں پاک صاف کر دیا ہے۔

11 تُو نے ہمیں جال میں پھنسا دیا، ہماری کمر پر اذیت ناک بوجھ ڈال دیا۔

12 تُو نے لوگوں کے رتھوں کو ہمارے سروں پر سے گزرنے دیا، اور ہم آگ اور پانی کی زد میں آ گئے۔ لیکن پھر تُو نے ہمیں مصیبت سے نکال کر فراوانی کی جگہ پہنچایا۔

13 مَیں بھسم ہونے والی قربانیاں لے کر تیرے گھر میں آؤں گا اور تیرے حضور اپنی مَنتیں پوری کروں گا،

14 وہ مَنتیں جو میرے منہ نے مصیبت کے وقت مانی تھیں۔

---

[a] لفظی ترجمہ: ’چربی،‘ جو فراوانی کا نشان تھا۔

15 بھسم ہونے والی قربانی کے طور پر مَیں تجھے موٹی تازی بھیڑیں اور مینڈھوں کا دھواں پیش کروں گا، ساتھ ساتھ بَیل اور بکرے بھی چڑھاؤں گا۔ (سِلاہ)

16 اے اللہ کا خوف ماننے والو، آؤ اور سنو! جو کچھ اللہ نے میری جان کے لئے کیا وہ تمہیں سناؤں گا۔
17 مَیں نے اپنے منہ سے اُسے پکارا، لیکن میری زبان اُس کی تعریف کرنے کے لئے تیار تھی۔
18 اگر مَیں دل میں گناہ کی پرورش کرتا تو رب میری نہ سنتا۔
19 لیکن یقیناً رب نے میری سنی، اُس نے میری التجا پر توجہ دی۔
20 اللہ کی حمد ہو، جس نے نہ میری دعا رد کی، نہ اپنی شفقت مجھ سے باز رکھی۔

تمام قومیں اللہ کی تعریف کریں

67 زبور۔ تاردار سازوں کے ساتھ گانا ہے۔ موسیقی کے راہنما کے لئے۔

اللہ ہم پر مہربانی کرے اور ہمیں برکت دے۔ وہ اپنے چہرے کا نور ہم پر چمکائے (سِلاہ)
2 تاکہ زمین پر تیری راہ اور تمام قوموں میں تیری نجات معلوم ہو جائے۔

3 اے اللہ، قومیں تیری ستائش کریں، تمام قومیں تیری ستائش کریں۔

4 اُمّتیں شادمان ہو کر خوشی کے نعرے لگائیں، کیونکہ تُو انصاف سے قوموں کی عدالت کرے گا اور زمین پر اُمّتوں کی قیادت کرے گا۔ (سِلاہ)

5 اے اللہ، قومیں تیری ستائش کریں، تمام قومیں تیری ستائش کریں۔

6 زمین اپنی فصلیں دیتی ہے۔ اللہ ہمارا خدا ہمیں برکت دے!
7 اللہ ہمیں برکت دے، اور دنیا کی انتہائیں سب اُس کا خوف مانیں۔

اللہ کی فتح

68 داؤد کا زبور۔ موسیقی کے راہنما کے لئے گیت۔

اللہ اُٹھے تو اُس کے دشمن تتر بتر ہو جائیں گے، اُس سے نفرت کرنے والے اُس کے سامنے سے بھاگ جائیں گے۔
2 وہ دھوئیں کی طرح بکھر جائیں گے۔ جس طرح موم آگ کے سامنے پگھل جاتا ہے اُسی طرح بے دین اللہ کے حضور ہلاک ہو جائیں گے۔
3 لیکن راست باز خوش و خرم ہوں گے، وہ اللہ کے حضور جشن منا کر پھولے نہ سمائیں گے۔

4 اللہ کی تعظیم میں گیت گاؤ، اُس کے نام کی مدح سرائی کرو! جو رتھ پر سوار بیابان میں سے گزر رہا ہے اُس کے لئے راستہ تیار کرو۔ رب اُس کا نام ہے، اُس کے حضور خوشی مناؤ!
5 اللہ اپنی مقدّس سکونت گاہ میں یتیموں کا باپ اور بیواؤں کا حامی ہے۔
6 اللہ بے گھروں کو گھروں میں بسا دیتا اور قیدیوں کو

قید سے نکال کر خوش حالی عطا کرتا ہے۔ لیکن جو سرکش ہیں وہ جُھلسے ہوئے ملک میں رہیں گے۔

7 اے اللہ، جب تُو اپنی قوم کے آگے آگے نکلا، جب تُو ریگستان میں قدم بہ قدم آگے بڑھا (سِلاہ)
8 تو زمین لرز اُٹھی اور آسمان سے بارش ٹپکنے لگی۔ ہاں، اللہ کے حضور جو کوہِ سینا اور اسرائیل کا خدا ہے ایسا ہی ہوا۔
9 اے اللہ، تُو نے کثرت کی بارش برسنے دی۔ جب کبھی تیرا موروثی ملک نڈھال ہوا تو تُو نے اُسے تازہ دم کیا۔
10 یوں تیری قوم اُس میں آباد ہوئی۔ اے اللہ، اپنی بھلائی سے تُو نے اُسے ضرورت مندوں کے لئے تیار کیا۔

11 رب فرمان صادر کرتا ہے تو خوش خبری سنانے والی عورتوں کا بڑا لشکر نکلتا ہے،
12 "فوجوں کے بادشاہ بھاگ رہے ہیں۔ وہ بھاگ رہے ہیں اور عورتیں لُوٹ کا مال تقسیم کر رہی ہیں۔
13 تم کیوں اپنے زِین کے دو بوروں کے درمیان بیٹھے رہتے ہو؟ دیکھو، کبوتر کے پَروں پر چاندی اور اُس کے شاہ پَروں پر پیلا سونا چڑھایا گیا ہے۔"
14 جب قادرِ مطلق نے وہاں کے بادشاہوں کو منتشر کر دیا تو کوہِ ضلمون پر برف پڑی۔

15 کوہِ بسن الٰہی پہاڑ ہے، کوہِ بسن کی متعدد چوٹیاں ہیں۔
16 اے پہاڑ کی متعدد چوٹیو، تم اُس پہاڑ کو کیوں رشک کی نگاہ سے دیکھتی ہو جسے اللہ نے اپنی سکونت گاہ کے لئے پسند کیا ہے؟ یقیناً رب وہاں ہمیشہ کے لئے سکونت کرے گا۔
17 اللہ کے بے شمار رتھ اور اَن گنت فوجی ہیں۔ خداوند اُن کے درمیان ہے، سینا کا خدا مقدِس میں ہے۔
18 تُو نے بلندی پر چڑھ کر قیدیوں کا ہجوم گرفتار کر لیا، تجھے انسانوں سے تحفے ملے، اُن سے بھی جو سرکش ہو گئے تھے۔ یوں ہی رب خدا وہاں سکونت پذیر ہوا۔

19 رب کی تمجید ہو جو روز بہ روز ہمارا بوجھ اُٹھائے چلتا ہے۔ اللہ ہماری نجات ہے۔ (سِلاہ)
20 ہمارا خدا وہ خدا ہے جو ہمیں بار بار نجات دیتا ہے، رب قادرِ مطلق ہمیں بار بار موت سے بچنے کے راستے مہیا کرتا ہے۔
21 یقیناً اللہ اپنے دشمنوں کے سروں کو کچل دے گا۔ جو اپنے گناہوں سے باز نہیں آتا اُس کی کھوپڑی وہ پاش پاش کرے گا۔
22 رب نے فرمایا، "مَیں اُنہیں بسن سے واپس لاؤں گا، سمندر کی گہرائیوں سے واپس پہنچاؤں گا۔
23 تب تُو اپنے پاؤں کو دشمن کے خون میں دھو لے گا، اور تیرے کُتے اُسے چاٹ لیں گے۔"

24 اے اللہ، تیرے جلوس نظر آ گئے ہیں، میرے خدا اور بادشاہ کے جلوس مقدِس میں داخل ہوتے ہوئے نظر آ گئے ہیں۔
25 آگے گلوکار، پھر ساز بجانے والے چل رہے ہیں۔ اُن کے آس پاس کنواریاں دف بجاتے ہوئے پھر رہی ہیں۔

26 ”جماعتوں میں اللہ کی ستائش کرو! جتنے بھی اسرائیل کے سرچشمے سے نکلے ہوئے ہو رب کی تمجید کرو!“

27 وہاں سب سے چھوٹا بھائی بن یمین آگے چل رہا ہے، پھر یہوداہ کے بزرگوں کا پُرشور ہجوم زبولون اور نفتالی کے بزرگوں کے ساتھ چل رہا ہے۔

28 اے اللہ، اپنی قدرت برُوئے کار لا! اے اللہ، جو قدرت تُو نے پہلے بھی ہماری خاطر دکھائی اُسے دوبارہ دکھا!

29 اُسے یروشلم کے اوپر اپنی سکونت گاہ سے دکھا۔ تب بادشاہ تیرے حضور تحفے لائیں گے۔

30 سرکنڈوں میں چھپے ہوئے درندے کو ملامت کر! سانڈوں کا جو غول بچھڑوں جیسی قوموں میں رہتا ہے اُسے ڈانٹ! اُنہیں کچل دے جو چاندی کو پیار کرتے ہیں۔ اُن قوموں کو منتشر کر جو جنگ کرنے سے لطف اندوز ہوتی ہیں۔

31 مصر سے سفیر آئیں گے، ایتھوپیا اپنے ہاتھ اللہ کی طرف اُٹھائے گا۔

32 اے دنیا کی سلطنتو، اللہ کی تعظیم میں گیت گاؤ! رب کی مدح سرائی کرو (سِلاہ)

33 جو اپنے رتھ پر سوار ہو کر قدیم زمانے کے بلند ترین آسمانوں میں سے گزرتا ہے۔ سنو اُس کی آواز جو زور سے گرج رہا ہے۔

34 اللہ کی قدرت کو تسلیم کرو! اُس کی عظمت اسرائیل پر چھائی رہتی اور اُس کی قدرت آسمان پر ہے۔

35 اے اللہ، تُو اپنے مقدِس سے ظاہر ہوتے وقت کتنا مہیب ہے۔ اسرائیل کا خدا ہی قوم کو قوت اور طاقت عطا کرتا ہے۔ اللہ کی تمجید ہو!

آزمائش سے نجات کی دعا

69

داؤد کا زبور۔ طرز: سوسن کے پھول۔ موسیقی کے راہنما کے لئے۔

اے اللہ، مجھے بچا! کیونکہ پانی میرے گلے تک پہنچ گیا ہے۔

2 مَیں گہری دلدل میں دھنس گیا ہوں، کہیں پاؤں جمانے کی جگہ نہیں ملتی۔ مَیں پانی کی گہرائیوں میں آ گیا ہوں، سیلاب مجھ پر غالب آ گیا ہے۔

3 مَیں چلّاتے چلّاتے تھک گیا ہوں۔ میرا گلا بیٹھ گیا ہے۔ اپنے خدا کا انتظار کرتے کرتے میری آنکھیں دُھندلا گئیں۔

4 جو بلاوجہ مجھ سے کینہ رکھتے ہیں وہ میرے سر کے بالوں سے زیادہ ہیں، جو بے سبب میرے دشمن ہیں اور مجھے تباہ کرنا چاہتے ہیں وہ طاقت ور ہیں۔ جو کچھ مَیں نے نہیں لُوٹا اُسے مجھ سے طلب کیا جاتا ہے۔

5 اے اللہ، تُو میری حماقت سے واقف ہے، میرا قصور تجھ سے پوشیدہ نہیں ہے۔

6 اے قادرِ مطلق رب الافواج، جو تیرے انتظار میں رہتے ہیں وہ میرے باعث شرمندہ نہ ہوں۔ اے اسرائیل کے خدا، میرے باعث تیرے طالب کی رُسوائی نہ ہو۔

7 کیونکہ تیری خاطر مَیں شرمندگی برداشت کر رہا ہوں، تیری خاطر میرا چہرہ شرم سار ہی رہتا ہے۔

8 مَیں اپنے سگے بھائیوں کے نزدیک اجنبی اور اپنی

ماں کے بیٹوں کے نزدیک پردیسی بن گیا ہوں۔

9 کیونکہ تیرے گھر کی غیرت مجھے کھا گئی ہے، جو تجھے گالیاں دیتے ہیں اُن کی گالیاں مجھ پر آ گئی ہیں۔

10 جب مَیں روزہ رکھ کر روتا تھا تو لوگ میرا مذاق اُڑاتے تھے۔

11 جب ماتمی لباس پہنے پھرتا تھا تو اُن کے لئے عبرت انگیز مثال بن گیا۔

12 جو بزرگ شہر کے دروازے پر بیٹھے ہیں وہ میرے بارے میں گپیں ہانکتے ہیں۔ شرابی مجھے اپنے طنز بھرے گیتوں کا نشانہ بناتے ہیں۔

13 لیکن اے رب، میری تجھ سے دعا ہے کہ مَیں تجھے دوبارہ منظور ہو جاؤں۔ اے اللہ، اپنی عظیم شفقت کے مطابق میری سن، اپنی یقینی نجات کے مطابق مجھے بچا۔

14 مجھے دلدل سے نکال تاکہ غرق نہ ہو جاؤں۔ مجھے اُن سے چھٹکارا دے جو مجھ سے نفرت کرتے ہیں۔ پانی کی گہرائیوں سے مجھے بچا۔

15 سیلاب مجھ پر غالب نہ آئے، سمندر کی گہرائی مجھے ہڑپ نہ کر لے، گڑھا میرے اوپر اپنا منہ بند نہ کر لے۔

16 اے رب، میری سن، کیونکہ تیری شفقت بھلی ہے۔ اپنے عظیم رحم کے مطابق میری طرف رجوع کر۔

17 اپنا چہرہ اپنے خادم سے چھپائے نہ رکھ، کیونکہ مَیں مصیبت میں ہوں۔ جلدی سے میری سن!

18 قریب آ کر میری جان کا فدیہ دے، میرے دشمنوں کے سبب سے عوضانہ دے کر مجھے چھڑا۔

19 تُو میری رُسوائی، میری شرمندگی اور تذلیل سے واقف ہے۔ تیری آنکھیں میرے تمام دشمنوں پر لگی رہتی ہیں۔

20 اُن کے طعنوں سے میرا دل ٹوٹ گیا ہے، مَیں بیمار پڑ گیا ہوں۔ مَیں ہم دردی کے انتظار میں رہا، لیکن بے فائدہ۔ مَیں نے توقع کی کہ کوئی مجھے دلاسا دے، لیکن ایک بھی نہ ملا۔

21 اُنھوں نے میری خوراک میں کڑوا زہر ملایا، مجھے سرکہ پلایا جب پیاسا تھا۔

22 اُن کی میز اُن کے لئے پھندا اور اُن کے ساتھیوں کے لئے جال بن جائے۔

23 اُن کی آنکھیں تاریک ہو جائیں تاکہ وہ دیکھ نہ سکیں۔ اُن کی کمر ہمیشہ تک ڈگمگاتی رہے۔

24 اپنا پورا غصہ اُن پر اُتار، تیرا سخت غضب اُن پر آ پڑے۔

25 اُن کی رہائش گاہ سنسان ہو جائے اور کوئی اُن کے خیموں میں آباد نہ ہو،

26 کیونکہ جسے تُو ہی نے سزا دی اُسے وہ ستاتے ہیں، جسے تُو ہی نے زخمی کیا اُس کا دُکھ دوسروں کو سنا کر خوش ہوتے ہیں۔

27 اُن کے قصور کا سختی سے حساب کتاب کر، وہ تیرے سامنے راست باز نہ ٹھہریں۔

28 اُنہیں کتابِ حیات سے مٹایا جائے، اُن کا نام راست بازوں کی فہرست میں درج نہ ہو۔

29 ہائے، مَیں مصیبت میں پھنسا ہوا ہوں، مجھے بہت درد ہے۔ اے اللہ، تیری نجات مجھے محفوظ رکھے۔

30 مَیں اللہ کے نام کی مدح سرائی کروں گا، شکر

گزاری سے اُس کی تعظیم کروں گا۔

31 یہ رب کو بَیل یا سینگ اور کُھر رکھنے والے سانڈ سے کہیں زیادہ پسند آئے گا۔

32 حلیم اللہ کا کام دیکھ کر خوش ہو جائیں گے۔ اے اللہ کے طالبو، تسلی پاؤ!

33 کیونکہ رب محتاجوں کی سنتا اور اپنے قیدیوں کو حقیر نہیں جانتا۔

34 آسمان و زمین اُس کی تمجید کریں، سمندر اور جو کچھ اُس میں حرکت کرتا ہے اُس کی ستائش کرے۔

35 کیونکہ اللہ صیون کو نجات دے کر یہوداہ کے شہروں کو تعمیر کرے گا، اور اُس کے خادم اُن پر قبضہ کر کے اُن میں آباد ہو جائیں گے۔

36 اُن کی اولاد ملک کو میراث میں پائے گی، اور اُس کے نام سے محبت رکھنے والے اُس میں بسے رہیں گے۔

دشمن سے نجات کی دعا

70

داؤد کا زبور۔ موسیقی کے راہنما کے لئے۔ یاد داشت کے لئے۔

اے اللہ، جلدی سے آ کر مجھے بچا! اے رب، میری مدد کرنے میں جلدی کر!

2 میرے جانی دشمن شرمندہ ہو جائیں، اُن کی سخت رُسوائی ہو جائے۔ جو میری مصیبت دیکھنے سے لطف اُٹھاتے ہیں وہ پیچھے ہٹ جائیں، اُن کا منہ کالا ہو جائے۔

3 جو میری مصیبت دیکھ کر قہقہہ لگاتے ہیں وہ شرم کے مارے پشت دکھائیں۔

4 لیکن تیرے طالب شادمان ہو کر تیری خوشی منائیں۔ جنہیں تیری نجات پیاری ہے وہ ہمیشہ کہیں، ”اللہ عظیم ہے!“

5 لیکن مَیں ناچار اور محتاج ہوں۔ اے اللہ، جلدی سے میرے پاس آ! تُو ہی میرا سہارا اور میرا نجات دہندہ ہے۔ اے رب، دیر نہ کر!

حفاظت کے لئے دعا

71

اے رب، مَیں نے تجھ میں پناہ لی ہے۔ مجھے کبھی شرمندہ نہ ہونے دے۔

2 اپنی راستی سے مجھے بچا کر چھٹکارا دے۔ اپنا کان میری طرف جھکا کر مجھے نجات دے۔

3 میرے لئے چٹان پر محفوظ گھر ہو جس میں مَیں ہر وقت پناہ لے سکوں۔ تُو نے فرمایا ہے کہ مجھے نجات دے گا، کیونکہ تُو ہی میری چٹان اور میرا قلعہ ہے۔

4 اے میرے خدا، مجھے بےدین کے ہاتھ سے بچا، اُس کے قبضے سے جو بےانصاف اور ظالم ہے۔

5 کیونکہ تُو ہی میری اُمید ہے۔ اے رب قادرِ مطلق، تُو میری جوانی ہی سے میرا بھروسا رہا ہے۔

6 پیدائش سے ہی مَیں نے تجھ پر تکیہ کیا ہے، ماں کے پیٹ سے تُو نے مجھے سنبھالا ہے۔ مَیں ہمیشہ تیری حمد و ثنا کروں گا۔

7 بہتوں کے نزدیک مَیں بدشگونی ہوں، لیکن تُو میری مضبوط پناہ گاہ ہے۔

8 دن بھر میرا منہ تیری تمجید اور تعظیم سے لبریز رہتا ہے۔

9 بُڑھاپے میں مجھے رد نہ کر، طاقت کے ختم ہونے پر مجھے ترک نہ کر۔

10 کیونکہ میرے دشمن میرے بارے میں باتیں کر رہے ہیں، جو میری جان کی تاک لگائے بیٹھے ہیں وہ ایک دوسرے سے صلاح مشورہ کر رہے ہیں۔

11 وہ کہتے ہیں، ''اللہ نے اُسے ترک کر دیا ہے۔ اُس کے پیچھے پڑ کر اُسے پکڑو، کیونکہ کوئی نہیں جو اُسے بچائے۔''

12 اے اللہ، مجھ سے دُور نہ ہو۔ اے میرے خدا، میری مدد کرنے میں جلدی کر۔

13 میرے حریف شرمندہ ہو کر فنا ہو جائیں، جو مجھے نقصان پہنچانے کے درپے ہیں وہ لعن طعن اور رُسوائی تلے دب جائیں۔

14 لیکن مَیں ہمیشہ تیرے انتظار میں رہوں گا، ہمیشہ تیری ستائش کرتا رہوں گا۔

15 میرا منہ تیری راستی سناتا رہے گا، سارا دن تیرے نجات بخش کاموں کا ذکر کرتا رہے گا، گو مَیں اُن کی پوری تعداد گن بھی نہیں سکتا۔

16 مَیں رب قادرِ مطلق کے عظیم کام سناتے ہوئے آؤں گا، مَیں تیری، صرف تیری ہی راستی یاد کروں گا۔

17 اے اللہ، تُو میری جوانی سے مجھے تعلیم دیتا رہا ہے، اور آج تک مَیں تیرے معجزات کا اعلان کرتا آیا ہوں۔

18 اے اللہ، خواہ مَیں بوڑھا ہو جاؤں اور میرے بال سفید ہو جائیں مجھے ترک نہ کر جب تک مَیں آنے والی پشت کے تمام لوگوں کو تیری قوت اور قدرت کے بارے میں بتا نہ لوں۔

19 اے اللہ، تیری راستی آسمان سے باتیں کرتی ہے۔ اے اللہ، تجھ جیسا کون ہے جس نے اِتنے عظیم کام کئے ہیں؟

20 تُو نے مجھے متعدد تلخ تجربوں میں سے گزرنے دیا ہے، لیکن تُو مجھے دوبارہ زندہ بھی کرے گا، تُو مجھے زمین کی گہرائیوں میں سے واپس لائے گا۔

21 میرا رُتبہ بڑھا دے، مجھے دوبارہ تسلی دے۔

22 اے میرے خدا، مَیں ستار بجا کر تیری ستائش اور تیری وفاداری کی تمجید کروں گا۔ اے اسرائیل کے قدوس، مَیں سرود بجا کر تیری تعریف میں گیت گاؤں گا۔

23 جب مَیں تیری مدح سرائی کروں گا تو میرے ہونٹ خوشی کے نعرے لگائیں گے، اور میری جان جسے تُو نے فدیہ دے کر چھڑایا ہے شادیانہ بجائے گی۔

24 میری زبان بھی دن بھر تیری راستی بیان کرے گی، کیونکہ جو مجھے نقصان پہنچانا چاہتے تھے وہ شرم سار اور رُسوا ہو گئے ہیں۔

سلامتی کا بادشاہ

72

سلیمان کا زبور۔

اے اللہ، بادشاہ کو اپنا انصاف عطا کر، بادشاہ کے بیٹے کو اپنی راستی بخش دے

2 تاکہ وہ راستی سے تیری قوم اور انصاف سے تیرے مصیبت زدوں کی عدالت کرے۔

3 پہاڑ قوم کو سلامتی اور پہاڑیاں راستی پہنچائیں۔

4 وہ قوم کے مصیبت زدوں کا انصاف کرے اور محتاجوں کی مدد کر کے ظالموں کو کچل دے۔

5 تب لوگ پشت در پشت تیرا خوف مانیں گے جب تک سورج چمکے اور چاند روشنی دے۔
6 وہ کٹی ہوئی گھاس کے کھیت پر برسنے والی بارش کی طرح اُتر آئے، زمین کو تر کرنے والی بوچھاڑوں کی طرح نازل ہو جائے۔
7 اُس کے دورِ حکومت میں راست باز پھلے پھولے گا، اور جب تک چاند نیست نہ ہو جائے سلامتی کا غلبہ ہو گا۔
8 وہ ایک سمندر سے دوسرے سمندر تک اور دریائے فرات سے دنیا کی انتہا تک حکومت کرے۔
9 ریگستان کے باشندے اُس کے سامنے جھک جائیں، اُس کے دشمن خاک چاٹیں۔
10 ترسیس اور ساحلی علاقوں کے بادشاہ اُسے خراج پہنچائیں، سبا اور سِبا اُسے باج پیش کریں۔
11 تمام بادشاہ اُسے سجدہ کریں، سب اقوام اُس کی خدمت کریں۔
12 کیونکہ جو ضرورت مند مدد کے لئے پکارے اُسے وہ چھٹکارا دے گا، جو مصیبت میں ہے اور جس کی مدد کوئی نہیں کرتا اُسے وہ رِہائی دے گا۔
13 وہ پست حالوں اور غریبوں پر ترس کھائے گا، محتاجوں کی جان کو بچائے گا۔
14 وہ عوضانہ دے کر اُنہیں ظلم و تشدد سے چھڑائے گا، کیونکہ اُن کا خون اُس کی نظر میں قیمتی ہے۔
15 بادشاہ زندہ باد! سبا کا سونا اُسے دیا جائے۔ لوگ ہمیشہ اُس کے لئے دعا کریں، دن بھر اُس کے لئے برکت چاہیں۔
16 ملک میں اناج کی کثرت ہو، پہاڑوں کی چوٹیوں پر بھی اُس کی فصلیں لہلہائیں۔ اُس کا پھل لبنان کے پھل جیسا عمدہ ہو، شہروں کے باشندے ہریالی کی طرح پھلیں پھولیں۔
17 بادشاہ کا نام ابد تک قائم رہے، جب تک سورج چمکے اُس کا نام پھلے پھولے۔ تمام اقوام اُس سے برکت پائیں، اور وہ اُسے مبارک کہیں۔
18 رب خدا کی تمجید ہو جو اسرائیل کا خدا ہے۔ صرف وہی معجزے کرتا ہے!
19 اُس کے جلالی نام کی ابد تک تمجید ہو، پوری دنیا اُس کے جلال سے بھر جائے۔ آمین، پھر آمین۔
20 یہاں داؤد بن یسّی کی دعائیں ختم ہوتی ہیں۔

تیسری کتاب 73-89

بے دینوں کی کامیابی کے باوجود تسلی

73

آسف کا زبور۔
یقیناً اللہ اسرائیل پر مہربان ہے، اُن پر جن کے دل پاک ہیں۔
2 لیکن مَیں پھسلنے کو تھا، میرے قدم لغزش کھانے کو تھے۔
3 کیونکہ شیخی بازوں کو دیکھ کر مَیں بے چین ہو گیا، اِس لئے کہ بے دین اِتنے خوش حال ہیں۔
4 مرتے وقت اُن کو کوئی تکلیف نہیں ہوتی، اور اُن کے جسم موٹے تازے رہتے ہیں۔
5 عام لوگوں کے مسائل سے اُن کا واسطہ نہیں پڑتا۔ جس درد و کرب میں دوسرے مبتلا رہتے ہیں اُس سے وہ

آزاد ہوتے ہیں۔

6 اِس لئے اُن کے گلے میں تکبر کا ہار ہے، وہ ظلم کا لباس پہنے پھرتے ہیں۔

7 چربی کے باعث اُن کی آنکھیں اُبھر آئی ہیں۔ اُن کے دل بےلگام وہموں کی گرفت میں رہتے ہیں۔

8 وہ مذاق اُڑا کر بُری باتیں کرتے ہیں، اپنے غرور میں ظلم کی دھمکیاں دیتے ہیں۔

9 وہ سمجھتے ہیں کہ جو کچھ ہمارے منہ سے نکلتا ہے وہ آسمان سے ہے، جو بات ہماری زبان پر آ جاتی ہے وہ پوری زمین کے لئے اہمیت رکھتی ہے۔

10 چنانچہ عوام اُن کی طرف رجوع ہوتے ہیں، کیونکہ اُن کے ہاں کثرت کا پانی پیا جاتا ہے۔

11 وہ کہتے ہیں، ”اللہ کو کیا پتا ہے؟ اللہ تعالیٰ کو علم ہی نہیں۔“

12 دیکھو، یہی ہے بےدینوں کا حال۔ وہ ہمیشہ سکون سے رہتے، ہمیشہ اپنی دولت میں اضافہ کرتے ہیں۔

13 یقیناً مَیں نے بےفائدہ اپنا دل پاک رکھا اور عبث اپنے ہاتھ غلط کام کرنے سے باز رکھے۔

14 کیونکہ دن بھر مَیں درد و کرب میں مبتلا رہتا ہوں، ہر صبح مجھے سزا دی جاتی ہے۔

15 اگر مَیں کہتا، ”مَیں بھی اُن کی طرح بولوں گا،“ تو تیرے فرزندوں کی نسل سے غداری کرتا۔

16 مَیں سوچ بچار میں پڑ گیا تاکہ بات سمجھوں، لیکن سوچتے سوچتے تھک گیا، اذیت میں صرف اضافہ ہوا۔

17 تب مَیں اللہ کے مقدِس میں داخل ہو کر سمجھ گیا کہ اُن کا انجام کیا ہو گا۔

18 یقیناً تُو اُنہیں پھسلنی جگہ پر رکھے گا، اُنہیں فریب میں پھنسا کر زمین پر پٹخ دے گا۔

19 اچانک ہی وہ تباہ ہو جائیں گے، دہشت ناک مصیبت میں پھنس کر مکمل طور پر فنا ہو جائیں گے۔

20 اے رب، جس طرح خواب جاگ اُٹھتے وقت غیرحقیقی ثابت ہوتا ہے اُسی طرح تُو اُٹھتے وقت اُنہیں وہم قرار دے کر حقیر جانے گا۔

21 جب میرے دل میں تلخی پیدا ہوئی اور میرے باطن میں سخت درد تھا

22 تو مَیں احمق تھا۔ مَیں کچھ نہیں سمجھتا تھا بلکہ تیرے سامنے مویشی کی مانند تھا۔

23 تو بھی مَیں ہمیشہ تیرے ساتھ لپٹا رہوں گا، کیونکہ تُو میرا دہنا ہاتھ تھامے رکھتا ہے۔

24 تُو اپنے مشورے سے میری قیادت کر کے آخر میں عزت کے ساتھ میرا خیرمقدم کرے گا۔

25 جب تُو میرے ساتھ ہے تو مجھے آسمان پر کیا کمی ہو گی؟ جب تُو میرے ساتھ ہے تو مَیں زمین کی کوئی بھی چیز نہیں چاہوں گا۔

26 خواہ میرا جسم اور میرا دل جواب دے جائیں، لیکن اللہ ہمیشہ تک میرے دل کی چٹان اور میری میراث ہے۔

27 یقیناً جو تجھ سے دُور ہیں وہ ہلاک ہو جائیں گے، جو تجھ سے بےوفا ہیں اُنہیں تُو تباہ کر دے گا۔

28 لیکن میرے لئے اللہ کی قربت سب کچھ ہے۔ مَیں نے رب قادرِ مطلق کو اپنی پناہ گاہ بنایا ہے، اور مَیں لوگوں کو تیرے تمام کام سناؤں گا۔

رب کے گھر کی بے حرمتی پر افسوس

74

آسف کا زبور۔ حکمت کا گیت۔

اے اللہ، تُو نے ہمیں ہمیشہ کے لئے کیوں رد کیا ہے؟ اپنی چراگاہ کی بھیڑوں پر تیرا قہر کیوں بھڑکتا رہتا ہے؟

2 اپنی جماعت کو یاد کر جسے تُو نے قدیم زمانے میں خریدا اور عوضانہ دے کر چھڑایا تاکہ تیری میراث کا قبیلہ ہو۔ کوہِ صیون کو یاد کر جس پر تُو سکونت پذیر رہا ہے۔

3 اپنے قدم اِن دائمی کھنڈرات کی طرف بڑھا۔ دشمن نے مقدِس میں سب کچھ تباہ کر دیا ہے۔

4 تیرے مخالفوں نے گرجتے ہوئے تیری جلسہ گاہ میں اپنے نشان گاڑ دیئے ہیں۔

5 اُنہوں نے گنجان جنگل میں لکڑ ہاروں کی طرح اپنے کلہاڑے چلائے،

6 اپنے کلہاڑوں اور کدالوں سے اُس کی تمام کندہ کاری کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ہے۔

7 اُنہوں نے تیرے مقدِس کو بھسم کر دیا، فرش تک تیرے نام کی سکونت گاہ کی بے حرمتی کی ہے۔

8 اپنے دل میں وہ بولے، ”آؤ، ہم اُن سب کو خاک میں ملائیں!“ اُنہوں نے ملک میں اللہ کی ہر عبادت گاہ نذرِ آتش کر دی ہے۔

9 اب ہم پر کوئی الٰہی نشان ظاہر نہیں ہوتا۔ نہ کوئی نبی ہمارے پاس رہ گیا، نہ کوئی اَور موجود ہے جو جانتا ہو کہ ایسے حالات کب تک رہیں گے۔

10 اے اللہ، حریف کب تک لعن طعن کرے گا، دشمن کب تک تیرے نام کی تکفیر کرے گا؟

11 تُو اپنا ہاتھ کیوں ہٹاتا، اپنا دہنا ہاتھ دُور کیوں رکھتا ہے؟ اُسے اپنی چادر سے نکال کر اُنہیں تباہ کر دے!

12 اللہ قدیم زمانے سے میرا بادشاہ ہے، وہی دنیا میں نجات بخش کام انجام دیتا ہے۔

13 تُو ہی نے اپنی قدرت سے سمندر کو چیر کر پانی میں اژدہاؤں کے سروں کو توڑ ڈالا۔

14 تُو ہی نے لِویاتان کے سروں کو چُور چُور کر کے اُسے جنگلی جانوروں کو کھلا دیا۔

15 ایک جگہ تُو نے چشمے اور ندیاں پھوٹنے دیں، دوسری جگہ کبھی نہ سوکھنے والے دریا سوکھنے دیئے۔

16 دن بھی تیرا ہے، رات بھی تیری ہی ہے۔ چاند اور سورج تیرے ہی ہاتھ سے قائم ہوئے۔

17 تُو ہی نے زمین کی حدود مقرر کیں، تُو ہی نے گرمیوں اور سردیوں کے موسم بنائے۔

18 اے رب، دشمن کی لعن طعن یاد کر۔ خیال کر کہ احمق قوم تیرے نام پر کفر بکتی ہے۔

19 اپنے کبوتر کی جان کو وحشی جانوروں کے حوالے نہ کر، ہمیشہ تک اپنے مصیبت زدوں کی زندگی کو نہ بھول۔

20 اپنے عہد کا لحاظ کر، کیونکہ ملک کے تاریک کونے ظلم کے میدانوں سے بھر گئے ہیں۔

21 ہونے نہ دے کہ مظلوموں کو شرمندہ ہو کر پیچھے ہٹنا پڑے بلکہ بخش دے کہ مصیبت زدہ اور غریب تیرے نام پر فخر کر سکیں۔

22 اے اللہ، اُٹھ کر عدالت میں اپنے معاملے کا دفاع کر۔ یاد رہے کہ احمق دن بھر تجھے لعن طعن کرتا ہے۔

23 اپنے دشمنوں کے نعرے نہ بھول بلکہ اپنے مخالفوں کا مسلسل بڑھتا ہوا شور شرابہ یاد کر۔

اللہ مغروروں کی عدالت کرتا ہے

75

آسف کا زبور۔ موسیقی کے راہنما کے لئے۔ طرز: تباہ نہ کر۔

اے اللہ، تیرا شکر ہو، تیرا شکر! تیرا نام اُن کے قریب ہے جو تیرے معجزے بیان کرتے ہیں۔

2 اللہ فرماتا ہے، ”جب میرا وقت آئے گا تو مَیں انصاف سے عدالت کروں گا۔

3 گو زمین اپنے باشندوں سمیت ڈگمگانے لگے، لیکن مَیں ہی نے اُس کے ستونوں کو مضبوط کر دیا ہے۔ (سِلاہ)

4 شیخی بازوں سے مَیں نے کہا، ’ڈینگیں مت مارو،‘ اور بےدینوں سے، ’اپنے آپ پر فخر مت کرو۔[a]

5 نہ اپنی طاقت پر شیخی مارو،[b] نہ اکڑ کر کفر بکو۔‘“

6 کیونکہ سرفرازی نہ مشرق سے، نہ مغرب سے اور نہ بیابان سے آتی ہے

7 بلکہ اللہ سے جو منصف ہے۔ وہی ایک کو پست کر دیتا ہے اور دوسرے کو سرفراز۔

8 کیونکہ رب کے ہاتھ میں جھاگ دار اور مسالے دار مَے کا پیالہ ہے جسے وہ لوگوں کو پلا دیتا ہے۔ یقیناً دنیا کے تمام بےدینوں کو اِسے آخری قطرے تک پینا ہے۔

9 لیکن مَیں ہمیشہ اللہ کے عظیم کام سناؤں گا، ہمیشہ یعقوب کے خدا کی مدح سرائی کروں گا۔

10 اللہ فرماتا ہے، ”مَیں تمام بےدینوں کی کمر توڑ دوں گا جبکہ راست باز سرفراز ہو گا۔“[c]

اللہ منصف ہے

76

آسف کا زبور۔ موسیقی کے راہنما کے لئے۔ تاردار سازوں کے ساتھ گانا ہے۔

اللہ یہوداہ میں مشہور ہے، اُس کا نام اسرائیل میں عظیم ہے۔

2 اُس نے اپنی ماند سالم[d] میں اور اپنا بھٹ کوہِ صیون پر بنا لیا ہے۔

3 وہاں اُس نے جلتے ہوئے تیروں کو توڑ ڈالا اور ڈھال، تلوار اور جنگ کے ہتھیاروں کو چُور چُور کر دیا ہے۔ (سِلاہ)

4 اے اللہ، تُو درخشاں ہے، تُو شکار کے پہاڑوں سے آیا ہوا عظیم الشان سورما ہے۔

5 بہادروں کو لُوٹ لیا گیا ہے، وہ موت کی نیند سو گئے ہیں۔ فوجیوں میں سے ایک بھی ہاتھ نہیں اُٹھا سکتا۔

6 اے یعقوب کے خدا، تیرے ڈانٹنے پر گھوڑے اور رتھ بان بےحس و حرکت ہو گئے ہیں۔

7 تُو ہی مہیب ہے۔ جب تُو جھڑکے تو کون تیرے حضور قائم رہے گا؟

8 تُو نے آسمان سے فیصلے کا اعلان کیا۔ زمین سہم کر چپ ہو گئی

9 جب اللہ عدالت کرنے کے لئے اُٹھا، جب وہ تمام

---

[a] لفظی ترجمہ: سینگ مت اُٹھاؤ۔

[b] لفظی ترجمہ: نہ اپنا سینگ اُٹھاؤ۔

[c] لفظی ترجمہ: بےدینوں کے تمام سینگوں کو کاٹ ڈالوں گا جبکہ راست بازوں کا سینگ سرفراز ہو جائے گا۔

[d] سالم سے مراد یروشلم ہے۔

مصیبت زدوں کو نجات دینے کے لئے آیا۔ (سِلاہ)

10 کیونکہ انسان کا طیش بھی تیری تمجید کا باعث ہے۔ اُس کے طیش کا آخری نتیجہ تیرا جلال ہی ہے۔[a]

11 رب اپنے خدا کے حضور منتیں مان کر اُنہیں پورا کرو۔ جتنے بھی اُس کے اردگرد ہیں وہ پُرجلال خدا کے حضور ہدیئے لائیں۔

12 وہ حکمرانوں کو شکستہ روح کر دیتا ہے، اُسی سے دنیا کے بادشاہ دہشت کھاتے ہیں۔

اللہ کے عظیم کاموں سے تسلی ملتی ہے

77 آسف کا زبور۔ موسیقی کے راہنما کے لئے۔ یدوتون کے لئے۔

مَیں اللہ سے فریاد کر کے مدد کے لئے چلّاتا ہوں، مَیں اللہ کو پکارتا ہوں کہ مجھ پر دھیان دے۔

2 اپنی مصیبت میں مَیں نے رب کو تلاش کیا۔ رات کے وقت میرے ہاتھ بلاناغہ اُس کی طرف اُٹھے رہے۔ میری جان نے تسلی پانے سے انکار کیا۔

3 مَیں اللہ کو یاد کرتا ہوں تو آہیں بھرنے لگتا ہوں، مَیں سوچ بچار میں پڑ جاتا ہوں تو روح نڈھال ہو جاتی ہے۔ (سِلاہ)

4 تُو میری آنکھوں کو بند ہونے نہیں دیتا۔ مَیں اِتنا بےچین ہوں کہ بول بھی نہیں سکتا۔

5 مَیں قدیم زمانے پر غور کرتا ہوں، اُن سالوں پر جو بڑی دیر ہوئے گزر گئے ہیں۔

6 رات کو مَیں اپنا گیت یاد کرتا ہوں۔ میرا دل محوِ خیال رہتا اور میری روح تفتیش کرتی رہتی ہے۔

7 ”کیا رب ہمیشہ کے لئے رد کرے گا، کیا آئندہ ہمیں کبھی پسند نہیں کرے گا؟

8 کیا اُس کی شفقت ہمیشہ کے لئے جاتی رہی ہے؟ کیا اُس کے وعدے اب سے جواب دے گئے ہیں؟

9 کیا اللہ مہربانی کرنا بھول گیا ہے؟ کیا اُس نے غصے میں اپنا رحم باز رکھا ہے؟“ (سِلاہ)

10 مَیں بولا، ”اِس سے مجھے دُکھ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا دہنا ہاتھ بدل گیا ہے۔“

11 مَیں رب کے کام یاد کروں گا، ہاں قدیم زمانے کے تیرے معجزے یاد کروں گا۔

12 جو کچھ تُو نے کیا اُس کے ہر پہلو پر غور و خوض کروں گا، تیرے عظیم کاموں میں محوِ خیال رہوں گا۔

13 اے اللہ، تیری راہ قدوس ہے۔ کون سا معبود ہمارے خدا جیسا عظیم ہے؟

14 تُو ہی معجزے کرنے والا خدا ہے۔ اقوام کے درمیان تُو نے اپنی قدرت کا اظہار کیا ہے۔

15 بڑی قوت سے تُو نے عوضانہ دے کر اپنی قوم، یعقوب اور یوسف کی اولاد کو رِہا کر دیا ہے۔ (سِلاہ)

16 اے اللہ، پانی نے تجھے دیکھا، پانی نے تجھے دیکھا تو تڑپنے لگا، گہرائیوں تک لرزنے لگا۔

17 موسلا دھار بارش برسی، بادل گرج اُٹھے اور تیرے تیر اِدھر اُدھر چلنے لگے۔

18 آندھی میں تیری آواز کڑکتی رہی، دنیا بجلیوں سے روشن ہوئی، زمین کانپتی کانپتی اُچھل پڑی۔

---

[a] لفظی ترجمہ: تُو بچے ہوئے طیش سے کمربستہ ہو جاتا ہے۔

19 تیری راہ سمندر میں سے، تیرا راستہ گہرے پانی میں سے گزرا، تو بھی تیرے نقشِ قدم کسی کو نظر نہ آئے۔

20 موسیٰ اور ہارون کے ہاتھ سے تُو نے ریوڑ کی طرح اپنی قوم کی راہنمائی کی۔

اسرائیل کی تاریخ میں الٰہی سزا اور رحم

78 آسف کا زبور۔ حکمت کا گیت۔

اے میری قوم، میری ہدایت پر دھیان دے، میرے منہ کی باتوں پر کان لگا۔

2 مَیں تمثیلوں میں بات کروں گا، قدیم زمانے کے معمے بیان کروں گا۔

3 جو کچھ ہم نے سن لیا اور ہمیں معلوم ہوا ہے، جو کچھ ہمارے باپ دادا نے ہمیں سنایا ہے

4 اُسے ہم اُن کی اولاد سے نہیں چھپائیں گے۔ ہم آنے والی پشت کو رب کے قابلِ تعریف کام بتائیں گے، اُس کی قدرت اور معجزات بیان کریں گے۔

5 کیونکہ اُس نے یعقوب کی اولاد کو شریعت دی، اسرائیل میں احکام قائم کئے۔ اُس نے فرمایا کہ ہمارے باپ دادا یہ احکام اپنی اولاد کو سکھائیں

6 تاکہ آنے والی پشت بھی اُنہیں اپنائے، وہ بچے جو ابھی پیدا نہیں ہوئے تھے۔ پھر اُنہیں بھی اپنے بچوں کو سنانا تھا۔

7 کیونکہ اللہ کی مرضی ہے کہ اِس طرح ہر پشت اللہ پر اعتماد رکھ کر اُس کے عظیم کام نہ بھولے بلکہ اُس کے احکام پر عمل کرے۔

8 وہ نہیں چاہتا کہ وہ اپنے باپ دادا کی مانند ہوں جو ضدی اور سرکش نسل تھے، ایسی نسل جس کا دل ثابت قدم نہیں تھا اور جس کی روح وفاداری سے اللہ سے لپٹی نہ رہی۔

9 چنانچہ افرائیم کے مرد گو کمانوں سے لیس تھے جنگ کے وقت فرار ہوئے۔

10 وہ اللہ کے عہد کے وفادار نہ رہے، اُس کی شریعت پر عمل کرنے کے لئے تیار نہیں تھے۔

11 جو کچھ اُس نے کیا تھا، جو معجزے اُس نے اُنہیں دکھائے تھے، افرائیمی وہ سب کچھ بھول گئے۔

12 ملکِ مصر کے علاقے ضُعن میں اُس نے اُن کے باپ دادا کے دیکھتے دیکھتے معجزے کئے تھے۔

13 سمندر کو چیر کر اُس نے اُنہیں اُس میں سے گزرنے دیا، اور دونوں طرف پانی مضبوط دیوار کی طرح کھڑا رہا۔

14 دن کو اُس نے بادل کے ذریعے اور رات بھر چمک دار آگ سے اُن کی قیادت کی۔

15 ریگستان میں اُس نے پتھروں کو چاک کر کے اُنہیں سمندر کی سی کثرت کا پانی پلایا۔

16 اُس نے ہونے دیا کہ چٹان سے ندیاں پھوٹ نکلیں اور پانی دریاؤں کی طرح بہنے لگے۔

17 لیکن وہ اُس کا گناہ کرنے سے باز نہ آئے بلکہ ریگستان میں اللہ تعالیٰ سے سرکش رہے۔

18 جان بوجھ کر اُنہوں نے اللہ کو آزما کر وہ خوراک مانگی جس کا لالچ کرتے تھے۔

19 اللہ کے خلاف کفر بک کر وہ بولے، ”کیا اللہ ریگستان میں ہمارے لئے میز بچھا سکتا ہے؟

20 بے شک جب اُس نے چٹان کو مارا تو پانی پھوٹ

نکلا اور ندیاں بہنے لگیں۔ لیکن کیا وہ روٹی بھی دے سکتا ہے، اپنی قوم کو گوشت بھی مہیا کر سکتا ہے؟ یہ تو ناممکن ہے۔"

21 یہ سن کر رب طیش میں آ گیا۔ یعقوب کے خلاف آگ بھڑک اُٹھی، اور اُس کا غضب اسرائیل پر نازل ہوا۔

22 کیوں؟ اِس لئے کہ اُنہیں اللہ پر یقین نہیں تھا، وہ اُس کی نجات پر بھروسا نہیں رکھتے تھے۔

23 اِس کے باوجود اللہ نے اُن کے اوپر بادلوں کو حکم دے کر آسمان کے دروازے کھول دیئے۔

24 اُس نے کھانے کے لئے اُن پر مَن برسایا، اُنہیں آسمان سے روٹی کھلائی۔

25 ہر ایک نے فرشتوں کی یہ روٹی کھائی بلکہ اللہ نے اِتنا کھانا بھیجا کہ اُن کے پیٹ بھر گئے۔

26 پھر اُس نے آسمان پر مشرقی ہَوا چلائی اور اپنی قدرت سے جنوبی ہَوا پہنچائی۔

27 اُس نے گرد کی طرح اُن پر گوشت برسایا، سمندر کی ریت جیسے بےشمار پرندے اُن پر گرنے دیئے۔

28 خیمہ گاہ کے بیچ میں ہی وہ گر پڑے، اُن کے گھروں کے اردگرد ہی زمین پر آ گرے۔

29 تب وہ کھا کھا کر خوب سیر ہو گئے، کیونکہ جس کا لالچ وہ کرتے تھے وہ اللہ نے اُنہیں مہیا کیا تھا۔

30 لیکن اُن کا لالچ ابھی پورا نہیں ہوا تھا اور گوشت ابھی اُن کے منہ میں تھا

31 کہ اللہ کا غضب اُن پر نازل ہوا۔ قوم کے کھاتے پیتے لوگ ہلاک ہوئے، اسرائیل کے جوان خاک میں مل گئے۔

32 اِن تمام باتوں کے باوجود وہ اپنے گناہوں میں اضافہ کرتے گئے اور اُس کے معجزات پر ایمان نہ لائے۔

33 اِس لئے اُس نے اُن کے دن ناکامی میں گزرنے دیئے، اور اُن کے سال دہشت کی حالت میں اختتام پذیر ہوئے۔

34 جب کبھی اللہ نے اُن میں قتل و غارت ہونے دی تو وہ اُسے ڈھونڈنے لگے، وہ مُڑ کر اللہ کو تلاش کرنے لگے۔

35 تب اُنہیں یاد آیا کہ اللہ ہماری چٹان، اللہ تعالیٰ ہمارا چھڑانے والا ہے۔

36 لیکن وہ منہ سے اُسے دھوکا دیتے، زبان سے اُسے جھوٹ پیش کرتے تھے۔

37 نہ اُن کے دل ثابت قدمی سے اُس کے ساتھ لپٹے رہے، نہ وہ اُس کے عہد کے وفادار رہے۔

38 تو بھی اللہ رحم دل رہا۔ اُس نے اُنہیں تباہ نہ کیا بلکہ اُن کا قصور معاف کرتا رہا۔ بار بار وہ اپنے غضب سے باز آیا، بار بار اپنا پورا قہر اُن پر اُتارنے سے گریز کیا۔

39 کیونکہ اُسے یاد رہا کہ وہ فانی انسان ہیں، ہَوا کا ایک جھونکا جو گزر کر کبھی واپس نہیں آتا۔

40 ریگستان میں وہ کتنی دفعہ اُس سے سرکش ہوئے، کتنی مرتبہ اُسے دُکھ پہنچایا۔

41 بار بار اُنہوں نے اللہ کو آزمایا، بار بار اسرائیل کے قدوس کو رنجیدہ کیا۔

42 اُنہیں اُس کی قدرت یاد نہ رہی، وہ دن جب اُس نے فدیہ دے کر اُنہیں دشمن سے چھڑایا،

43 وہ دن جب اُس نے مصر میں اپنے الٰہی نشان دکھائے، ضُعَن کے علاقے میں اپنے معجزے کئے۔

44 اُس نے اُن کی نہروں کا پانی خون میں بدل دیا، اور وہ اپنی ندیوں کا پانی پی نہ سکے۔

45 اُس نے اُن کے درمیان جوؤں کے غول بھیجے جو اُنہیں کھا گئیں، مینڈک جو اُن پر تباہی لائے۔

46 اُن کی پیداوار اُس نے جوان ٹڈیوں کے حوالے کی، اُن کی محنت کا پھل بالغ ٹڈیوں کے سپرد کیا۔

47 اُن کی انگور کی بیلیں اُس نے اولوں سے، اُن کے انجیرتوت کے درخت سیلاب سے تباہ کر دیئے۔

48 اُن کے مویشی اُس نے اولوں کے حوالے کئے، اُن کے ریوڑ بجلی کے سپرد کئے۔

49 اُس نے اُن پر اپنا شعلہ زن غضب نازل کیا۔ قہر، خفگی اور مصیبت یعنی تباہی لانے والے فرشتوں کا پورا دستہ اُن پر حملہ آور ہوا۔

50 اُس نے اپنے غضب کے لئے راستہ تیار کر کے اُنہیں موت سے نہ بچایا بلکہ مہلک وبا کی زد میں آنے دیا۔

51 مصر میں اُس نے تمام پہلوٹھوں کو مار ڈالا اور حام کے خیموں میں مردانگی کا پہلا پھل تمام کر دیا۔

52 پھر وہ اپنی قوم کو بھیڑ بکریوں کی طرح مصر سے باہر لا کر ریگستان میں ریوڑ کی طرح لئے پھرا۔

53 وہ حفاظت سے اُن کی قیادت کرتا رہا۔ اُنہیں کوئی ڈر نہیں تھا جبکہ اُن کے دشمن سمندر میں ڈوب گئے۔

54 یوں اللہ نے اُنہیں مقدّس ملک تک پہنچایا، اُس پہاڑ تک جسے اُس کے دہنے ہاتھ نے حاصل کیا تھا۔

55 اُن کے آگے آگے وہ دیگر قومیں نکالتا گیا۔ اُن کی زمین اُس نے تقسیم کر کے اسرائیلیوں کو میراث میں دی، اور اُن کے خیموں میں اُس نے اسرائیلی قبیلے بسائے۔

56 اِس کے باوجود وہ اللہ تعالیٰ کو آزمانے سے باز نہ آئے بلکہ اُس سے سرکش ہوئے اور اُس کے احکام کے تابع نہ رہے۔

57 اپنے باپ دادا کی طرح وہ غدار بن کر بےوفا ہوئے۔ وہ ڈھیلی کمان کی طرح ناکام ہو گئے۔

58 اُنہوں نے اونچی جگہوں کی غلط قربان گاہوں سے اللہ کو غصہ دلایا اور اپنے بُتوں سے اُسے رنجیدہ کیا۔

59 جب اللہ کو خبر ملی تو وہ غضب ناک ہوا اور اسرائیل کو مکمل طور پر مسترد کر دیا۔

60 اُس نے سَیلا میں اپنی سکونت گاہ چھوڑ دی، وہ خیمہ جس میں وہ انسان کے درمیان سکونت کرتا تھا۔

61 عہد کا صندوق اُس کی قدرت اور جلال کا نشان تھا، لیکن اُس نے اُسے دشمن کے حوالے کر کے جلاوطنی میں جانے دیا۔

62 اپنی قوم کو اُس نے تلوار کی زد میں آنے دیا، کیونکہ وہ اپنی موروثی ملکیت سے نہایت ناراض تھا۔

63 قوم کے جوان نذرِ آتش ہوئے، اور اُس کی کنواریوں کے لئے شادی کے گیت گائے نہ گئے۔

64 اُس کے امام تلوار سے قتل ہوئے، اور اُس کی بیواؤں نے ماتم نہ کیا۔

65 تب رب جاگ اُٹھا، اُس آدمی کی طرح جس کی نیند اُچاٹ ہو گئی ہو، اُس سورمے کی مانند جس سے نشے کا اثر اُتر گیا ہو۔

66 اُس نے اپنے دشمنوں کو مار مار کر بھگا دیا اور اُنہیں ہمیشہ کے لئے شرمندہ کر دیا۔

67 اُس وقت اُس نے یوسف کا خیمہ رد کیا اور افرائیم کے قبیلے کو نہ چنا
68 بلکہ یہوداہ کے قبیلے اور کوہِ صیون کو چن لیا جو اُسے پیارا تھا۔
69 اُس نے اپنا مقدِس بلندیوں کی مانند بنایا، زمین کی مانند جسے اُس نے ہمیشہ کے لئے قائم کیا ہے۔
70 اُس نے اپنے خادم داؤد کو چن کر بھیڑ بکریوں کے باڑوں سے بُلایا۔
71 ہاں، اُس نے اُسے بھیڑوں[a] کی دیکھ بھال سے بُلایا تاکہ وہ اُس کی قوم یعقوب، اُس کی میراث اسرائیل کی گلہ بانی کرے۔
72 داؤد نے خلوصِ دلی سے اُن کی گلہ بانی کی، بڑی مہارت سے اُس نے اُن کی راہنمائی کی۔

جنگ کی مصیبت میں قوم کی دعا

79 آسف کا زبور۔

اے اللہ، اجنبی قومیں تیری موروثی زمین میں گھُس آئی ہیں۔ اُنہوں نے تیری مقدّس سکونت گاہ کی بےحرمتی کر کے یروشلم کو ملبے کا ڈھیر بنا دیا ہے۔
2 اُنہوں نے تیرے خادموں کی لاشیں پرندوں کو اور تیرے ایمان داروں کا گوشت جنگلی جانوروں کو کھلا دیا ہے۔
3 یروشلم کے چاروں طرف اُنہوں نے خون کی ندیاں بہائیں، اور کوئی باقی نہ رہا جو مُردوں کو دفناتا۔
4 ہمارے پڑوسیوں نے ہمیں مذاق کا نشانہ بنا لیا ہے، اردگرد کی قومیں ہماری ہنسی اُڑاتی اور لعن طعن کرتی ہیں۔
5 اے رب، کب تک؟ کیا تُو ہمیشہ تک غصے ہو گا؟ تیری غیرت کب تک آگ کی طرح بھڑکتی رہے گی؟
6 اپنا غضب اُن اقوام پر نازل کر جو تجھے تسلیم نہیں کرتیں، اُن سلطنتوں پر جو تیرے نام کو نہیں پکارتیں۔
7 کیونکہ اُنہوں نے یعقوب کو ہڑپ کر کے اُس کی رہائش گاہ تباہ کر دی ہے۔
8 ہمیں اُن گناہوں کے قصور وار نہ ٹھہرا جو ہمارے باپ دادا سے سرزد ہوئے۔ ہم پر رحم کرنے میں جلدی کر، کیونکہ ہم بہت پست حال ہو گئے ہیں۔
9 اے ہماری نجات کے خدا، ہماری مدد کر تاکہ تیرے نام کو جلال ملے۔ ہمیں بچا، اپنے نام کی خاطر ہمارے گناہوں کو معاف کر۔
10 دیگر اقوام کیوں کہیں، ”اُن کا خدا کہاں ہے؟“ ہمارے دیکھتے دیکھتے اُنہیں دکھا کہ تُو اپنے خادموں کے خون کا بدلہ لیتا ہے۔
11 قیدیوں کی آہیں تجھ تک پہنچیں، جو مرنے کو ہیں اُنہیں اپنی عظیم قدرت سے محفوظ رکھ۔
12 اے رب، جو لعن طعن ہمارے پڑوسیوں نے تجھ پر برسائی ہے اُسے سات گُنا اُن کے سروں پر واپس لا۔
13 تب ہم جو تیری قوم اور تیری چراگاہ کی بھیڑیں ہیں ابد تک تیری ستائش کریں گے، پشت در پشت تیری حمد و ثنا کریں گے۔

[a] عبرانی متن سے مراد وہ بھیڑ ہے جو ابھی اپنے بچوں کو دودھ پلاتی ہے۔

انگور کی بیل کی بحالی کے لئے دعا

80 آسف کا زبور۔ موسیقی کے راہنما کے لئے۔ طرز: عہد کے سوسن۔

اے اسرائیل کے گلہ بان، ہم پر دھیان دے! تُو جو یوسف کی ریوڑ کی طرح راہنمائی کرتا ہے، ہم پر توجہ کر! تُو جو کروبی فرشتوں کے درمیان تخت نشین ہے، اپنا نور چمکا!

2 افرائیم، بن یمین اور منسّی کے سامنے اپنی قدرت کو حرکت میں لا۔ ہمیں بچانے آ!

3 اے اللہ، ہمیں بحال کر۔ اپنے چہرے کا نور چمکا تو ہم نجات پائیں گے۔

4 اے رب، لشکروں کے خدا، تیرا غضب کب تک بھڑکتا رہے گا، حالانکہ تیری قوم تجھ سے التجا کر رہی ہے؟

5 تُو نے اُنہیں آنسوؤں کی روٹی کھلائی اور آنسوؤں کا پیالہ خوب پلایا۔

6 تُو نے ہمیں پڑوسیوں کے جھگڑوں کا نشانہ بنایا۔ ہمارے دشمن ہمارا مذاق اُڑاتے ہیں۔

7 اے لشکروں کے خدا، ہمیں بحال کر۔ اپنے چہرے کا نور چمکا تو ہم نجات پائیں گے۔

8 انگور کی جو بیل مصر میں اُگ رہی تھی اُسے تُو اُکھاڑ کر ملکِ کنعان لایا۔ تُو نے وہاں کی اقوام کو بھگا کر یہ بیل اُن کی جگہ لگائی۔

9 تُو نے اُس کے لئے زمین تیار کی تو وہ جڑ پکڑ کر پورے ملک میں پھیل گئی۔

10 اُس کا سایہ پہاڑوں پر چھا گیا، اور اُس کی شاخوں نے دیودار کے عظیم درختوں کو ڈھانک لیا۔

11 اُس کی ٹہنیاں مغرب میں سمندر تک پھیل گئیں، اُس کی ڈالیاں مشرق میں دریائے فرات تک پہنچ گئیں۔

12 تُو نے اُس کی چاردیواری کیوں گرا دی؟ اب ہر گزرنے والا اُس کے انگور توڑ لیتا ہے۔

13 جنگل کے سؤر اُسے کھا کھا کر تباہ کرتے، کھلے میدان کے جانور وہاں چرتے ہیں۔

14 اے لشکروں کے خدا، ہماری طرف دوبارہ رجوع فرما! آسمان سے نظر ڈال کر حالات پر دھیان دے۔ اِس بیل کی دیکھ بھال کر۔

15 اُسے محفوظ رکھ جسے تیرے دہنے ہاتھ نے زمین میں لگایا، اُس بیٹے کو جسے تُو نے اپنے لئے پالا ہے۔

16 اِس وقت وہ کٹ کر نذرِ آتش ہوا ہے۔ تیرے چہرے کی ڈانٹ ڈپٹ سے لوگ ہلاک ہو جاتے ہیں۔

17 تیرا ہاتھ اپنے دہنے ہاتھ کے بندے کو پناہ دے، اُس آدم زاد کو جسے تُو نے اپنے لئے پالا تھا۔

18 تب ہم تجھ سے دُور نہیں ہو جائیں گے۔ بخش دے کہ ہماری جان میں جان آئے تو ہم تیرا نام پکاریں گے۔

19 اے رب، لشکروں کے خدا، ہمیں بحال کر۔ اپنے چہرے کا نور چمکا تو ہم نجات پائیں گے۔

حقیقی عبادت کیا ہے؟

81 آسف کا زبور۔ موسیقی کے راہنما کے لئے۔ طرز: گتّیت۔

اللہ ہماری قوت ہے۔ اُس کی خوشی میں شادیانہ بجاؤ، یعقوب کے خدا کی تعظیم میں خوشی کے نعرے لگاؤ۔

2 گیت گانا شروع کرو۔ دف بجاؤ، سرود اور ستار کی سُریلی آواز نکالو۔

3 نئے چاند کے دن نرسنگا پھونکو، پورے چاند کے جس دن ہماری عید ہوتی ہے اُسے پھونکو۔

4 کیونکہ یہ اسرائیل کا فرض ہے، یہ یعقوب کے خدا کا فرمان ہے۔

5 جب یوسف مصر کے خلاف نکلا تو اللہ نے خود یہ مقرر کیا۔

مَیں نے ایک زبان سنی، جو مَیں اب تک نہیں جانتا تھا،

6 ”مَیں نے اُس کے کندھے پر سے بوجھ اُتارا اور اُس کے ہاتھ بھاری ٹوکری اُٹھانے سے آزاد کئے۔

7 مصیبت میں تُو نے آواز دی تو مَیں نے تجھے بچایا۔ گرجتے بادل میں سے مَیں نے تجھے جواب دیا اور تجھے مریبہ کے پانی پر آزمایا۔ (سِلاہ)

8 اے میری قوم، سن، تو مَیں تجھے آگاہ کروں گا۔ اے اسرائیل، کاش تُو میری سنے!

9 تیرے درمیان کوئی اَور خدا نہ ہو، کسی اجنبی معبود کو سجدہ نہ کر۔

10 مَیں ہی رب تیرا خدا ہوں جو تجھے ملکِ مصر سے نکال لایا۔ اپنا منہ خوب کھول تو مَیں اُسے بھر دوں گا۔

11 لیکن میری قوم نے میری نہ سنی، اسرائیل میری بات ماننے کے لئے تیار نہ تھا۔

12 چنانچہ مَیں نے اُنہیں اُن کے دلوں کی ضد کے حوالے کر دیا، اور وہ اپنے ذاتی مشوروں کے مطابق زندگی گزارنے لگے۔

13 کاش میری قوم سنے، اسرائیل میری راہوں پر چلے!

14 تب مَیں جلدی سے اُس کے دشمنوں کو زیر کرتا، اپنا ہاتھ اُس کے مخالفوں کے خلاف اُٹھاتا۔

15 تب رب سے نفرت کرنے والے دبک کر اُس کی خوشامد کرتے، اُن کی شکست ابدی ہوتی۔

16 لیکن اسرائیل کو مَیں بہترین گندم کھلاتا، مَیں چٹان میں سے شہد نکال کر اُسے سیر کرتا۔“

سب سے اعلیٰ منصف

82 آسف کا زبور۔

اللہ الٰہی مجلس میں کھڑا ہے، معبودوں کے درمیان وہ عدالت کرتا ہے،

2 ”تم کب تک عدالت میں غلط فیصلے کر کے بےدینوں کی جانب داری کرو گے؟ (سِلاہ)

3 پست حالوں اور یتیموں کا انصاف کرو، مصیبت زدوں اور ضرورت مندوں کے حقوق قائم رکھو۔

4 پست حالوں اور غریبوں کو بچا کر بےدینوں کے ہاتھ سے چھڑاؤ۔“

5 لیکن وہ کچھ نہیں جانتے، اُنہیں سمجھ ہی نہیں آتی۔ وہ تاریکی میں ٹٹول ٹٹول کر گھومتے پھرتے ہیں جبکہ زمین کی تمام بنیادیں جھومنے لگی ہیں۔

6 بے شک مَیں نے کہا، ”تم خدا ہو، سب اللہ تعالیٰ کے فرزند ہو۔
7 لیکن تم فانی انسان کی طرح مر جاؤ گے، تم دیگر حکمرانوں کی طرح گر جاؤ گے۔“

8 اے اللہ، اُٹھ کر زمین کی عدالت کر! کیونکہ تمام اقوام تیری ہی موروثی ملکیت ہیں۔

قوم کے دشمنوں کے خلاف دعا

83 گیت۔ آسف کا زبور۔
اے اللہ، خاموش نہ رہ! اے اللہ، چپ نہ رہ!
2 دیکھ، تیرے دشمن شور مچا رہے ہیں، تجھ سے نفرت کرنے والے اپنا سر تیرے خلاف اُٹھا رہے ہیں۔
3 تیری قوم کے خلاف وہ چالاک منصوبے باندھ رہے ہیں، جو تیری آڑ میں چھپ گئے ہیں اُن کے خلاف سازشیں کر رہے ہیں۔
4 وہ کہتے ہیں، ”آؤ، ہم اُنہیں مٹا دیں تاکہ قوم نیست ہو جائے اور اسرائیل کا نام و نشان باقی نہ رہے۔“
5 کیونکہ وہ آپس میں صلاح مشورہ کرنے کے بعد دلی طور پر متحد ہو گئے ہیں، اُنہوں نے تیرے ہی خلاف عہد باندھا ہے۔
6 اُن میں ادوم کے خیمے، اسماعیلی، موآب، ہاجری،
7 جبال، عمون، عمالیق، فلستیہ اور صور کے باشندے شامل ہو گئے ہیں۔
8 اسور بھی اُن میں شریک ہو کر لوط کی اولاد کو سہارا دے رہا ہے۔ (سِلاہ)
9 اُن کے ساتھ وہی سلوک کر جو تُو نے مِدیانیوں سے یعنی قیسون ندی پر سیسرا اور یابین سے کیا۔
10 کیونکہ وہ عین دور کے پاس ہلاک ہو کر کھیت میں گوبر بن گئے۔
11 اُن کے شرفا کے ساتھ وہی برتاؤ کر جو تُو نے عوریب اور زئیب سے کیا۔ اُن کے تمام سردار زبح اور ضلمُنّع کی مانند بن جائیں،
12 جنہوں نے کہا، ”آؤ، ہم اللہ کی چراگاہوں پر قبضہ کریں۔“
13 اے میرے خدا، اُنہیں لڑھک بوٹی اور ہَوا میں اُڑتے ہوئے بھوسے کی مانند بنا دے۔
14 جس طرح آگ پورے جنگل میں پھیل جاتی اور ایک ہی شعلہ پہاڑوں کو جھُلسا دیتا ہے،
15 اُسی طرح اپنی آندھی سے اُن کا تعاقب کر، اپنے طوفان سے اُن کو دہشت زدہ کر دے۔
16 اے رب، اُن کا منہ کالا کر تاکہ وہ تیرا نام تلاش کریں۔
17 وہ ہمیشہ تک شرمندہ اور حواس باختہ رہیں، وہ شرم سار ہو کر ہلاک ہو جائیں۔
18 تب ہی وہ جان لیں گے کہ تُو ہی جس کا نام رب ہے اللہ تعالیٰ یعنی پوری دنیا کا مالک ہے۔

رب کے گھر پر خوشی

84 قورح خاندان کا زبور۔ موسیقی کے راہنما کے لئے۔ طرز: گتّیت۔
اے رب الافواج، تیری سکونت گاہ کتنی پیاری ہے!
2 میری جان رب کی بارگاہوں کے لئے تڑپتی ہوئی نڈھال ہے۔ میرا دل بلکہ پورا جسم زندہ خدا کو زور سے

پکار رہا ہے۔

3 اے رب الافواج، اے میرے بادشاہ اور خدا، تیری قربان گاہوں کے پاس پرندے کو بھی گھر مل گیا، ابابیل کو بھی اپنے بچوں کو پالنے کا گھونسلا مل گیا ہے۔

4 مبارک ہیں وہ جو تیرے گھر میں بستے ہیں، وہ ہمیشہ ہی تیری ستائش کریں گے۔ (سِلاہ)

5 مبارک ہیں وہ جو تجھ میں اپنی طاقت پاتے، جو دل سے تیری راہوں میں چلتے ہیں۔

6 وہ بکا کی خشک وادی[a] میں سے گزرتے ہوئے اُسے شاداب جگہ بنا لیتے ہیں، اور بارشیں اُسے برکتوں سے ڈھانپ دیتی ہیں۔

7 وہ قدم بہ قدم تقویت پاتے ہوئے آگے بڑھتے، سب کوہِ صیون پر اللہ کے سامنے حاضر ہو جاتے ہیں۔

8 اے رب، اے لشکروں کے خدا، میری دعا سن! اے یعقوب کے خدا، دھیان دے! (سِلاہ)

9 اے اللہ، ہماری ڈھال پر کرم کی نگاہ ڈال۔ اپنے مسح کئے ہوئے خادم کے چہرے پر نظر کر۔

10 تیری بارگاہوں میں ایک دن کسی اَور جگہ پر ہزار دنوں سے بہتر ہے۔ مجھے اپنے خدا کے گھر کے دروازے پر حاضر رہنا بےدینوں کے گھروں میں بسنے سے کہیں زیادہ پسند ہے۔

11 کیونکہ رب خدا آفتاب اور ڈھال ہے، وہی ہمیں فضل اور عزت سے نوازتا ہے۔ جو دیانت داری سے چلیں اُنہیں وہ کسی بھی اچھی چیز سے محروم نہیں رکھتا۔

12 اے رب الافواج، مبارک ہے وہ جو تجھ پر بھروسا رکھتا ہے!

نئے سرے سے برکت پانے کے لئے دعا

85

قورح کی اولاد کا زبور۔ موسیقی کے راہنما کے لئے۔

اے رب، پہلے تُو نے اپنے ملک کو پسند کیا، پہلے یعقوب کو بحال کیا۔

2 پہلے تُو نے اپنی قوم کا قصور معاف کیا، اُس کا تمام گناہ ڈھانپ دیا۔ (سِلاہ)

3 جو غضب ہم پر نازل ہو رہا تھا اُس کا سلسلہ تُو نے روک دیا، جو قہر ہمارے خلاف بھڑک رہا تھا اُسے چھوڑ دیا۔

4 اے ہماری نجات کے خدا، ہمیں دوبارہ بحال کر۔ ہم سے ناراض ہونے سے باز آ۔

5 کیا تُو ہمیشہ تک ہم سے غصے رہے گا؟ کیا تُو اپنا قہر پشت در پشت قائم رکھے گا؟

6 کیا تُو دوبارہ ہماری جان کو تازہ دم نہیں کرے گا تاکہ تیری قوم تجھ سے خوش ہو جائے؟

7 اے رب، اپنی شفقت ہم پر ظاہر کر، اپنی نجات ہمیں عطا فرما۔

8 مَیں وہ کچھ سنوں گا جو خدا رب فرمائے گا۔ کیونکہ وہ اپنی قوم اور اپنے ایمان داروں سے سلامتی کا وعدہ کرے گا، البتہ لازم ہے کہ وہ دوبارہ حماقت میں اُلجھ نہ جائیں۔

9 یقیناً اُس کی نجات اُن کے قریب ہے جو اُس کا خوف مانتے ہیں تاکہ جلال ہمارے ملک میں

[a] یا رونے والی یعنی آنسوؤں کی وادی۔

سکونت کرے۔

10 شفقت اور وفاداری ایک دوسرے کے گلے لگ گئے ہیں، راستی اور سلامتی نے ایک دوسرے کو بوسہ دیا ہے۔

11 سچائی زمین سے پھوٹ نکلے گی اور راستی آسمان سے زمین پر نظر ڈالے گی۔

12 اللہ ضرور وہ کچھ دے گا جو اچھا ہے، ہماری زمین ضرور اپنی فصلیں پیدا کرے گی۔

13 راستی اُس کے آگے آگے چل کر اُس کے قدموں کے لئے راستہ تیار کرے گی۔

مصیبت میں دعا

86 داؤد کی دعا۔

اے رب، اپنا کان جھکا کر میری سن، کیونکہ مَیں مصیبت زدہ اور محتاج ہوں۔

2 میری جان کو محفوظ رکھ، کیونکہ مَیں ایمان دار ہوں۔ اپنے خادم کو بچا جو تجھ پر بھروسا رکھتا ہے۔ تُو ہی میرا خدا ہے!

3 اے رب، مجھ پر مہربانی کر، کیونکہ دن بھر مَیں تجھے پکارتا ہوں۔

4 اپنے خادم کی جان کو خوش کر، کیونکہ مَیں تیرا آرزومند ہوں۔

5 کیونکہ تُو اے رب بھلا ہے، تُو معاف کرنے کے لئے تیار ہے۔ جو بھی تجھے پکارتے ہیں اُن پر تُو بڑی شفقت کرتا ہے۔

6 اے رب، میری دعا سن، میری التجاؤں پر توجہ کر۔

7 مصیبت کے دن مَیں تجھے پکارتا ہوں، کیونکہ تُو میری سنتا ہے۔

8 اے رب، معبودوں میں سے کوئی تیری مانند نہیں ہے۔ جو کچھ تُو کرتا ہے کوئی اَور نہیں کر سکتا۔

9 اے رب، جتنی بھی قومیں تُو نے بنائیں وہ آ کر تیرے حضور سجدہ کریں گی اور تیرے نام کو جلال دیں گی۔

10 کیونکہ تُو ہی عظیم ہے اور معجزے کرتا ہے۔ تُو ہی خدا ہے۔

11 اے رب، مجھے اپنی راہ سکھا تاکہ تیری وفاداری میں چلوں۔ بخش دے کہ مَیں پورے دل سے تیرا خوف مانوں۔

12 اے رب میرے خدا، مَیں پورے دل سے تیرا شکر کروں گا، ہمیشہ تک تیرے نام کی تعظیم کروں گا۔

13 کیونکہ تیری مجھ پر شفقت عظیم ہے، تُو نے میری جان کو پاتال کی گہرائیوں سے چھڑایا ہے۔

14 اے اللہ، مغرور میرے خلاف اُٹھ کھڑے ہوئے ہیں، ظالموں کا جتھا میری جان لینے کے درپے ہے۔ یہ لوگ تیرا لحاظ نہیں کرتے۔

15 لیکن تُو، اے رب، رحیم اور مہربان خدا ہے۔ تُو تحمل، شفقت اور وفا سے بھرپور ہے۔

16 میری طرف رجوع فرما، مجھ پر مہربانی کر! اپنے خادم کو اپنی قوت عطا کر، اپنی خادمہ کے بیٹے کو بچا۔

17 مجھے اپنی مہربانی کا کوئی نشان دکھا۔ مجھ سے نفرت کرنے والے یہ دیکھ کر شرمندہ ہو جائیں کہ تُو رب نے میری مدد کر کے مجھے تسلی دی ہے۔

صیون اقوام کی ماں ہے

87 قورح کی اولاد کا زبور۔ گیت۔

اُس کی بنیاد مقدّس پہاڑوں پر رکھی گئی ہے۔
2 رب صیون کے دروازوں کو یعقوب کی دیگر آبادیوں سے کہیں زیادہ پیار کرتا ہے۔

3 اے اللہ کے شہر، تیرے بارے میں شاندار باتیں سنائی جاتی ہیں۔ (سِلاہ)
4 رب فرماتا ہے، ”مَیں مصر اور بابل کو اُن لوگوں میں شمار کروں گا جو مجھے جانتے ہیں۔“ فلستیہ، صور اور ایتھوپیا کے بارے میں بھی کہا جائے گا، ”اِن کی پیدائش یہیں ہوئی ہے۔“

5 لیکن صیون کے بارے میں کہا جائے گا، ”ہر ایک باشندہ اُس میں پیدا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ خود اُسے قائم رکھے گا۔“
6 جب رب اقوام کو کتاب میں درج کرے گا تو وہ ساتھ ساتھ یہ بھی لکھے گا، ”یہ صیون میں پیدا ہوئی ہیں۔“ (سِلاہ)
7 اور لوگ ناچتے ہوئے گائیں گے، ”میرے تمام چشمے تجھ میں ہیں۔“

ترک کئے گئے شخص کے لئے دعا

88 قورح کی اولاد کا زبور۔ موسیقی کے راہنما کے لئے۔ طرز: محلت لعنوت۔ ہیمان اِزراحی کا حکمت کا گیت۔

اے رب، اے میری نجات کے خدا، دن رات مَیں تیرے حضور چیختا چلّاتا ہوں۔
2 میری دعا تیرے حضور پہنچے، اپنا کان میری چیخوں کی طرف جھکا۔
3 کیونکہ میری جان دُکھ سے بھری ہے، اور میری ٹانگیں قبر میں لٹکی ہوئی ہیں۔
4 مجھے اُن میں شمار کیا جاتا ہے جو پاتال میں اُتر رہے ہیں۔ مَیں اُس مرد کی مانند ہوں جس کی تمام طاقت جاتی رہی ہے۔
5 مجھے مُردوں میں تنہا چھوڑا گیا ہے، قبر میں اُن مقتولوں کی طرح جن کا تُو اب خیال نہیں رکھتا اور جو تیرے ہاتھ کے سہارے سے منقطع ہو گئے ہیں۔
6 تُو نے مجھے سب سے گہرے گڑھے میں، تاریک ترین گہرائیوں میں ڈال دیا ہے۔
7 تیرے غضب کا پورا بوجھ مجھ پر آ پڑا ہے، تُو نے مجھے اپنی تمام موجوں کے نیچے دبا دیا ہے۔ (سِلاہ)
8 تُو نے میرے قریبی دوستوں کو مجھ سے دُور کر دیا ہے، اور اب وہ مجھ سے گھن کھاتے ہیں۔ مَیں پھنسا ہوا ہوں اور نکل نہیں سکتا۔
9 میری آنکھیں غم کے مارے پژمُردہ ہو گئی ہیں۔ اے رب، دن بھر مَیں تجھے پکارتا، اپنے ہاتھ تیری طرف اُٹھائے رکھتا ہوں۔

10 کیا تُو مُردوں کے لئے معجزے کرے گا؟ کیا پاتال کے باشندے اُٹھ کر تیری تمجید کریں گے؟ (سِلاہ)
11 کیا لوگ قبر میں تیری شفقت یا پاتال میں تیری وفا بیان کریں گے؟
12 کیا تاریکی میں تیرے معجزے یا ملکِ فراموش میں تیری راستی معلوم ہو جائے گی؟

13 لیکن اے رب، مَیں مدد کے لئے تجھے پکارتا ہوں، میری دعا صبح سویرے تیرے سامنے آ جاتی ہے۔

14 اے رب، تُو میری جان کو کیوں رد کرتا، اپنے چہرے کو مجھ سے پوشیدہ کیوں رکھتا ہے؟

15 مَیں مصیبت زدہ اور جوانی سے موت کے قریب رہا ہوں۔ تیرے دہشت ناک حملے برداشت کرتے کرتے مَیں جان سے ہاتھ دھو بیٹھا ہوں۔

16 تیرا بھڑکتا قہر مجھ پر سے گزر گیا، تیرے ہول ناک کاموں نے مجھے نابود کر دیا ہے۔

17 دن بھر وہ مجھے سیلاب کی طرح گھیرے رکھتے ہیں، ہر طرف سے مجھ پر حملہ آور ہوتے ہیں۔

18 تُو نے میرے دوستوں اور پڑوسیوں کو مجھ سے دُور کر رکھا ہے۔ تاریکی ہی میری قریبی دوست بن گئی ہے۔

اسرائیل کی مصیبت اور داؤد سے وعدہ

89 ایتان اِزراحی کا حکمت کا گیت۔

مَیں ابد تک رب کی مہربانیوں کی مدح سرائی کروں گا، پشت در پشت منہ سے تیری وفا کا اعلان کروں گا۔

2 کیونکہ مَیں بولا، ”تیری شفقت ہمیشہ تک قائم ہے، تُو نے اپنی وفا کی مضبوط بنیاد آسمان پر ہی رکھی ہے۔“

3 تُو نے فرمایا، ”مَیں نے اپنے چنے ہوئے بندے سے عہد باندھا، اپنے خادم داؤد سے قسم کھا کر وعدہ کیا ہے،

4 ’مَیں تیری نسل کو ہمیشہ تک قائم رکھوں گا، تیرا تخت ہمیشہ تک مضبوط رکھوں گا‘۔“ (سِلاہ)

5 اے رب، آسمان تیرے معجزوں کی ستائش کریں گے، مقدسین کی جماعت میں ہی تیری وفاداری کی تمجید کریں گے۔

6 کیونکہ بادلوں میں کون رب کی مانند ہے؟ الٰہی ہستیوں میں سے کون رب کی مانند ہے؟

7 جو بھی مقدسین کی مجلس میں شامل ہیں وہ اللہ سے خوف کھاتے ہیں۔ جو بھی اُس کے اردگرد ہوتے ہیں اُن پر اُس کی عظمت اور رُعب چھایا رہتا ہے۔

8 اے رب، اے لشکروں کے خدا، کون تیری مانند ہے؟ اے رب، تُو قوی اور اپنی وفا سے گھرا رہتا ہے۔

9 تُو ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر پر حکومت کرتا ہے۔ جب وہ موجزن ہو تو تُو اُسے تھما دیتا ہے۔

10 تُو نے سمندری اژدہے رہب کو کچل دیا، اور وہ مقتول کی مانند بن گیا۔ اپنے قوی بازو سے تُو نے اپنے دشمنوں کو تتر بتر کر دیا۔

11 آسمان و زمین تیرے ہی ہیں۔ دنیا اور جو کچھ اُس میں ہے تُو نے قائم کیا۔

12 تُو نے شمال و جنوب کو خلق کیا۔ تبور اور حرمون تیرے نام کی خوشی میں نعرے لگاتے ہیں۔

13 تیرا بازو قوی اور تیرا ہاتھ طاقت ور ہے۔ تیرا دہنا ہاتھ عظیم کام کرنے کے لئے تیار ہے۔

14 راستی اور انصاف تیرے تخت کی بنیاد ہیں۔ شفقت اور وفا تیرے آگے آگے چلتی ہیں۔

15 مبارک ہے وہ قوم جو تیری خوشی کے نعرے لگا سکے۔ اے رب، وہ تیرے چہرے کے نور میں چلیں گے۔

16 روزانہ وہ تیرے نام کی خوشی منائیں گے اور تیری راستی سے سرفراز ہوں گے۔

17 کیونکہ تُو ہی اُن کی طاقت کی شان ہے، اور تُو اپنے کرم سے ہمیں سرفراز کرے گا۔
18 کیونکہ ہماری ڈھال رب ہی کی ہے، ہمارا بادشاہ اسرائیل کے قدوس ہی کا ہے۔

19 ماضی میں تُو رویا میں اپنے ایمان داروں سے ہم کلام ہوا۔ اُس وقت تُو نے فرمایا، ”مَیں نے ایک سورمے کو طاقت سے نوازا ہے، قوم میں سے ایک کو چن کر سرفراز کیا ہے۔
20 مَیں نے اپنے خادم داؤد کو پا لیا اور اُسے اپنے مقدّس تیل سے مسح کیا ہے۔
21 میرا ہاتھ اُسے قائم رکھے گا، میرا بازو اُسے تقویت دے گا۔
22 دشمن اُس پر غالب نہیں آئے گا، شریر اُسے خاک میں نہیں ملائیں گے۔
23 اُس کے آگے آگے مَیں اُس کے دشمنوں کو پاش پاش کروں گا۔ جو اُس سے نفرت رکھتے ہیں اُنہیں زمین پر پٹخ دوں گا۔
24 میری وفا اور میری شفقت اُس کے ساتھ رہیں گی، میرے نام سے وہ سرفراز ہو گا۔
25 مَیں اُس کے ہاتھ کو سمندر پر اور اُس کے دہنے ہاتھ کو دریاؤں پر حکومت کرنے دوں گا۔
26 وہ مجھے پکار کر کہے گا، ’تُو میرا باپ، میرا خدا اور میری نجات کی چٹان ہے۔‘
27 مَیں اُسے اپنا پہلوٹھا اور دنیا کا سب سے اعلیٰ بادشاہ بناؤں گا۔
28 مَیں اُسے ہمیشہ تک اپنی شفقت سے نوازتا رہوں گا، میرا اُس کے ساتھ عہد کبھی تمام نہیں ہو گا۔
29 مَیں اُس کی نسل ہمیشہ تک قائم رکھوں گا، جب تک آسمان قائم ہے اُس کا تخت قائم رکھوں گا۔
30 اگر اُس کے بیٹے میری شریعت ترک کر کے میرے احکام پر عمل نہ کریں،
31 اگر وہ میرے فرمانوں کی بے حرمتی کر کے میری ہدایات کے مطابق زندگی نہ گزاریں
32 تو مَیں لاٹھی لے کر اُن کی تادیب کروں گا اور مہلک وباؤں سے اُن کے گناہوں کی سزا دوں گا۔
33 لیکن مَیں اُسے اپنی شفقت سے محروم نہیں کروں گا، اپنی وفا کا انکار نہیں کروں گا۔
34 نہ مَیں اپنے عہد کی بے حرمتی کروں گا، نہ وہ کچھ تبدیل کروں گا جو مَیں نے فرمایا ہے۔
35 مَیں نے ایک بار سدا کے لئے اپنی قدوسیت کی قَسم کھا کر وعدہ کیا ہے، اور مَیں داؤد کو کبھی دھوکا نہیں دوں گا۔
36 اُس کی نسل ابد تک قائم رہے گی، اُس کا تخت آفتاب کی طرح میرے سامنے کھڑا رہے گا۔
37 چاند کی طرح وہ ہمیشہ تک برقرار رہے گا، اور جو گواہ بادلوں میں ہے وہ وفادار ہے۔“ (سِلاہ)

38 لیکن اب تُو نے اپنے مسح کئے ہوئے خادم کو ٹھکرا کر رد کیا، تُو اُس سے غضب ناک ہو گیا ہے۔
39 تُو نے اپنے خادم کا عہد نامنظور کیا اور اُس کا تاج خاک میں ملا کر اُس کی بے حرمتی کی ہے۔
40 تُو نے اُس کی تمام فصیلیں ڈھا کر اُس کے قلعوں کو ملبے کے ڈھیر بنا دیا ہے۔

41 جو بھی وہاں سے گزرے وہ اُسے لُوٹ لیتا ہے۔ وہ اپنے پڑوسیوں کے لئے مذاق کا نشانہ بن گیا ہے۔

42 تُو نے اُس کے مخالفوں کا دہنا ہاتھ سرفراز کیا، اُس کے تمام دشمنوں کو خوش کر دیا ہے۔

43 تُو نے اُس کی تلوار کی تیزی بےاثر کر کے اُسے جنگ میں فتح پانے سے روک دیا ہے۔

44 تُو نے اُس کی شان ختم کر کے اُس کا تخت زمین پر پٹخ دیا ہے۔

45 تُو نے اُس کی جوانی کے دن مختصر کر کے اُسے رُسوائی کی چادر میں لپیٹا ہے۔ (سِلاہ)

46 اے رب، کب تک؟ کیا تُو اپنے آپ کو ہمیشہ تک چھپائے رکھے گا؟ کیا تیرا قہر ابد تک آگ کی طرح بھڑکتا رہے گا؟

47 یاد رہے کہ میری زندگی کتنی مختصر ہے، کہ تُو نے تمام انسان کتنے فانی خلق کئے ہیں۔

48 کون ہے جس کا موت سے واسطہ نہ پڑے، کون ہے جو ہمیشہ زندہ رہے؟ کون اپنی جان کو موت کے قبضے سے بچائے رکھ سکتا ہے؟ (سِلاہ)

49 اے رب، تیری وہ پُرانی مہربانیاں کہاں ہیں جن کا وعدہ تُو نے اپنی وفا کی قسم کھا کر داؤد سے کیا؟

50 اے رب، اپنے خادموں کی خجالت یاد کر۔ میرا سینہ متعدد قوموں کی لعن طعن سے دُکھتا ہے،

51 کیونکہ اے رب، تیرے دشمنوں نے مجھے لعن طعن کی، اُنہوں نے تیرے مسح کئے ہوئے خادم کو ہر قدم پر لعن طعن کی ہے!

52 ابد تک رب کی حمد ہو! آمین، پھر آمین۔

چوتھی کتاب 90-106

فانی انسان اللہ میں پناہ لے

90

مردِ خدا موسیٰ کی دعا۔

اے رب، پشت در پشت تُو ہماری پناہ گاہ رہا ہے۔

2 اِس سے پہلے کہ پہاڑ پیدا ہوئے اور تُو زمین اور دنیا کو وجود میں لایا تُو ہی تھا۔ اے اللہ، تُو ازل سے ابد تک ہے۔

3 تُو انسان کو دوبارہ خاک ہونے دیتا ہے۔ تُو فرماتا ہے، 'اے آدم زادو، دوبارہ خاک میں مل جاؤ!'

4 کیونکہ تیری نظر میں ہزار سال کل کے گزرے ہوئے دن کے برابر یا رات کے ایک پہر کی مانند ہیں۔

5 تُو لوگوں کو سیلاب کی طرح بہا لے جاتا ہے، وہ نیند اور اُس گھاس کی مانند ہیں جو صبح کو پھوٹ نکلتی ہے۔

6 وہ صبح کو پھوٹ نکلتی اور اُگتی ہے، لیکن شام کو مُرجھا کر سوکھ جاتی ہے۔

7 کیونکہ ہم تیرے غضب سے فنا ہو جاتے اور تیرے قہر سے حواس باختہ ہو جاتے ہیں۔

8 تُو نے ہماری خطاؤں کو اپنے سامنے رکھا، ہمارے پوشیدہ گناہوں کو اپنے چہرے کے نور میں لایا ہے۔

9 چنانچہ ہمارے تمام دن تیرے قہر کے تحت گھٹتے گھٹتے ختم ہو جاتے ہیں۔ جب ہم اپنے سالوں کے اختتام پر پہنچتے ہیں تو زندگی سرد آہ کے برابر ہی ہوتی ہے۔

10 ہماری عمر 70 سال یا اگر زیادہ طاقت ہو تو 80 سال تک پہنچتی ہے، اور جو دن فخر کا باعث تھے وہ بھی

تکلیف دہ اور بےکار ہیں۔ جلد ہی وہ گزر جاتے ہیں، اور ہم پرندوں کی طرح اُڑ کر چلے جاتے ہیں۔

11 کون تیرے غضب کی پوری شدت جانتا ہے؟ کون سمجھتا ہے کہ تیرا قہر ہماری خدا ترسی کی کمی کے مطابق ہی ہے؟

12 چنانچہ ہمیں ہمارے دنوں کا صحیح حساب کرنا سکھا تاکہ ہمارے دل دانش مند ہو جائیں۔

13 اے رب، دوبارہ ہماری طرف رجوع فرما! تُو کب تک دُور رہے گا؟ اپنے خادموں پر ترس کھا!

14 صبح کو ہمیں اپنی شفقت سے سیر کر! تب ہم زندگی بھر باغ باغ ہوں گے اور خوشی منائیں گے۔

15 ہمیں اُتنے ہی دن خوشی دلا جتنے تُو نے ہمیں پست کیا ہے، اُتنے ہی سال جتنے ہمیں دُکھ سہنا پڑا ہے۔

16 اپنے خادموں پر اپنے کام اور اُن کی اولاد پر اپنی عظمت ظاہر کر۔

17 رب ہمارا خدا ہمیں اپنی مہربانی دکھائے۔ ہمارے ہاتھوں کا کام مضبوط کر، ہاں ہمارے ہاتھوں کا کام مضبوط کر!

اللہ کی پناہ میں

91 جو اللہ تعالیٰ کی پناہ میں رہے وہ قادرِ مطلق کے سائے میں سکونت کرے گا۔

2 مَیں کہوں گا، ”اے رب، تُو میری پناہ اور میرا قلعہ ہے، میرا خدا جس پر مَیں بھروسا رکھتا ہوں۔“

3 کیونکہ وہ تجھے چڑی مار کے پھندے اور مہلک مرض سے چھڑائے گا۔

4 وہ تجھے اپنے شاہ پَروں کے نیچے ڈھانپ لے گا، اور تُو اُس کے پَروں تلے پناہ لے سکے گا۔ اُس کی وفاداری تیری ڈھال اور پُشتہ رہے گی۔

5 رات کی دہشتوں سے خوف مت کھا، نہ اُس تیر سے جو دن کے وقت چلے۔

6 اُس مہلک مرض سے دہشت مت کھا جو تاریکی میں گھومے پھرے، نہ اُس وبائی بیماری سے جو دوپہر کے وقت تباہی پھیلائے۔

7 گو تیرے ساتھ کھڑے ہزار افراد ہلاک ہو جائیں اور تیرے دہنے ہاتھ دس ہزار مر جائیں، لیکن تُو اُس کی زد میں نہیں آئے گا۔

8 تُو اپنی آنکھوں سے اِس کا ملاحظہ کرے گا، تُو خود بےدینوں کی سزا دیکھے گا۔

9 کیونکہ تُو نے کہا ہے، ”رب میری پناہ گاہ ہے،“ تُو اللہ تعالیٰ کے سائے میں چھپ گیا ہے۔

10 اِس لئے تیرا کسی بلا سے واسطہ نہیں پڑے گا، کوئی آفت بھی تیرے خیمے کے قریب پھٹکنے نہیں پائے گی۔

11 کیونکہ وہ اپنے فرشتوں کو ہر راہ پر تیری حفاظت کرنے کا حکم دے گا،

12 اور وہ تجھے اپنے ہاتھوں پر اُٹھا لیں گے تاکہ تیرے پاؤں کو پتھر سے ٹھیس نہ لگے۔

13 تُو شیر ببروں اور زہریلے سانپوں پر قدم رکھے گا، تُو جوان شیروں اور اژدہاؤں کو کچل دے گا۔

14 رب فرماتا ہے، ”چونکہ وہ مجھ سے لپٹا رہتا ہے اِس لئے مَیں اُسے بچاؤں گا۔ چونکہ وہ میرا نام جانتا ہے اِس لئے مَیں اُسے محفوظ رکھوں گا۔

15 وہ مجھے پکارے گا تو مَیں اُس کی سنوں گا۔ مصیبت میں مَیں اُس کے ساتھ ہوں گا۔ مَیں اُسے چھڑا کر اُس کی عزت کروں گا۔

16 مَیں اُسے عمر کی درازی بخشوں گا اور اُس پر اپنی نجات ظاہر کروں گا۔“

اللہ کی ستائش کرنے کی خوشی

92 زبور۔ سبت کے لئے گیت۔ رب کا شکر کرنا بھلا ہے۔ اے اللہ تعالیٰ، تیرے نام کی مدح سرائی کرنا بھلا ہے۔

2 صبح کو تیری شفقت اور رات کو تیری وفا کا اعلان کرنا بھلا ہے،

3 خاص کر جب ساتھ ساتھ دس تاروں والا ساز، ستار اور سرود بجتے ہیں۔

4 کیونکہ اے رب، تُو نے مجھے اپنے کاموں سے خوش کیا ہے، اور تیرے ہاتھوں کے کام دیکھ کر مَیں خوشی کے نعرے لگاتا ہوں۔

5 اے رب، تیرے کام کتنے عظیم، تیرے خیالات کتنے گہرے ہیں۔

6 نادان یہ نہیں جانتا، احمق کو اِس کی سمجھ نہیں آتی۔

7 گو بےدین گھاس کی طرح پھوٹ نکلتے اور بدکار سب پھلتے پھولتے ہیں، لیکن آخرکار وہ ہمیشہ کے لئے ہلاک ہو جائیں گے۔

8 مگر تُو، اے رب، ابد تک سربلند رہے گا۔

9 کیونکہ تیرے دشمن، اے رب، تیرے دشمن یقیناً تباہ ہو جائیں گے، بدکار سب تتربتر ہو جائیں گے۔

10 تُو نے مجھے جنگلی بَیل کی سی طاقت دے کر تازہ تیل سے مسح کیا ہے۔

11 میری آنکھ اپنے دشمنوں کی شکست سے اور میرے کان اُن شریروں کے انجام سے لطف اندوز ہوئے ہیں جو میرے خلاف اُٹھ کھڑے ہوئے ہیں۔

12 راست باز کھجور کے درخت کی طرح پھلے پھولے گا، وہ لبنان کے دیودار کے درخت کی طرح بڑھے گا۔

13 جو پودے رب کی سکونت گاہ میں لگائے گئے ہیں وہ ہمارے خدا کی بارگاہوں میں پھلیں پھولیں گے۔

14 وہ بُڑھاپے میں بھی پھل لائیں گے اور تر و تازہ اور ہرے بھرے رہیں گے۔

15 اُس وقت بھی وہ اعلان کریں گے، ”رب راست ہے۔ وہ میری چٹان ہے، اور اُس میں ناراستی نہیں ہوتی۔“

اللہ ابدی بادشاہ ہے

93 رب بادشاہ ہے، وہ جلال سے ملبّس ہے۔ رب جلال سے ملبّس اور قدرت سے کمربستہ ہے۔ یقیناً دنیا مضبوط بنیاد پر قائم ہے، اور وہ نہیں ڈگمگائے گی۔

2 تیرا تخت قدیم زمانے سے قائم ہے، تُو ازل سے موجود ہے۔

3 اے رب، سیلاب گرج اُٹھے، سیلاب شور مچا کر گرج اُٹھے، سیلاب ٹھاٹھیں مار کر گرج اُٹھے۔

4 لیکن ایک ہے جو گہرے پانی کے شور سے زیادہ زور آور، جو سمندر کی ٹھاٹھوں سے زیادہ طاقت ور ہے۔

رب جو بلندیوں پر رہتا ہے کہیں زیادہ عظیم ہے۔

5 اے رب، تیرے احکام ہر طرح سے قابلِ اعتماد ہیں۔ تیرا گھر ہمیشہ تک قدوسیت سے آراستہ رہے گا۔

قوم پر ظلم کرنے والوں سے رِہائی کے لئے دعا

94 اے رب، اے انتقام لینے والے خدا! اے انتقام لینے والے خدا، اپنا نور چمکا۔

2 اے دنیا کے منصف، اُٹھ کر مغروروں کو اُن کے اعمال کی مناسب سزا دے۔

3 اے رب، بےدین کب تک، ہاں کب تک فتح کے نعرے لگائیں گے؟

4 وہ کفر کی باتیں اُگلتے رہتے، تمام بدکار شیخی مارتے رہتے ہیں۔

5 اے رب، وہ تیری قوم کو کچل رہے، تیری موروثی ملکیت پر ظلم کر رہے ہیں۔

6 بیواؤں اور اجنبیوں کو وہ موت کے گھاٹ اُتار رہے، یتیموں کو قتل کر رہے ہیں۔

7 وہ کہتے ہیں، ”یہ رب کو نظر نہیں آتا، یعقوب کا خدا دھیان ہی نہیں دیتا۔“

8 اے قوم کے نادانو، دھیان دو! اے احمقو، تمہیں کب سمجھ آئے گی؟

9 جس نے کان بنایا، کیا وہ نہیں سنتا؟ جس نے آنکھ کو تشکیل دیا کیا وہ نہیں دیکھتا؟

10 جو اقوام کو تنبیہ کرتا اور انسان کو تعلیم دیتا ہے کیا وہ سزا نہیں دیتا؟

11 رب انسان کے خیالات جانتا ہے، وہ جانتا ہے کہ وہ دم بھر کے ہی ہیں۔

12 اے رب، مبارک ہے وہ جسے تُو تربیت دیتا ہے، جسے تُو اپنی شریعت کی تعلیم دیتا ہے

13 تاکہ وہ مصیبت کے دنوں سے آرام پائے اور اُس وقت تک سکون سے زندگی گزارے جب تک بےدینوں کے لئے گڑھا تیار نہ ہو۔

14 کیونکہ رب اپنی قوم کو رد نہیں کرے گا، وہ اپنی موروثی ملکیت کو ترک نہیں کرے گا۔

15 فیصلے دوبارہ انصاف پر مبنی ہوں گے، اور تمام دیانت دار دل اُس کی پیروی کریں گے۔

16 کون شریروں کے سامنے میرا دفاع کرے گا؟ کون میرے لئے بدکاروں کا سامنا کرے گا؟

17 اگر رب میرا سہارا نہ ہوتا تو میری جان جلد ہی خاموشی کے ملک میں جا بستی۔

18 اے رب، جب مَیں بولا، ”میرا پاؤں ڈگمگانے لگا ہے“ تو تیری شفقت نے مجھے سنبھالا۔

19 جب تشویش ناک خیالات مجھے بےچین کرنے لگے تو تیری تسلیوں نے میری جان کو تازہ دم کیا۔

20 اے اللہ، کیا تباہی کی حکومت تیرے ساتھ متحد ہو سکتی ہے، ایسی حکومت جو اپنے فرمانوں سے ظلم کرتی ہے؟ ہرگز نہیں!

21 وہ راست باز کی جان لینے کے لئے آپس میں مل جاتے اور بےقصوروں کو قاتل ٹھہراتے ہیں۔

22 لیکن رب میرا قلعہ بن گیا ہے، اور میرا خدا میری

پناہ کی چٹان ثابت ہوا ہے۔

[23] وہ اُن کی ناانصافی اُن پر واپس آنے دے گا اور اُن کی شریر حرکتوں کے جواب میں اُنہیں تباہ کرے گا۔ رب ہمارا خدا اُنہیں نیست کرے گا۔

پرستش اور فرماں برداری کی دعوت

95 آؤ، ہم شادیانہ بجا کر رب کی مدح سرائی کریں، خوشی کے نعرے لگا کر اپنی نجات کی چٹان کی تمجید کریں!

[2] آؤ، ہم شکر گزاری کے ساتھ اُس کے حضور آئیں، گیت گا کر اُس کی ستائش کریں۔

[3] کیونکہ رب عظیم خدا اور تمام معبودوں پر عظیم بادشاہ ہے۔

[4] اُس کے ہاتھ میں زمین کی گہرائیاں ہیں، اور پہاڑ کی بلندیاں بھی اُسی کی ہیں۔

[5] سمندر اُس کا ہے، کیونکہ اُس نے اُسے خلق کیا۔ خشکی اُس کی ہے، کیونکہ اُس کے ہاتھوں نے اُسے تشکیل دیا۔

[6] آؤ ہم سجدہ کریں اور رب اپنے خالق کے سامنے جھک کر گھٹنے ٹیکیں۔

[7] کیونکہ وہ ہمارا خدا ہے اور ہم اُس کی چراگاہ کی قوم اور اُس کے ہاتھ کی بھیڑیں ہیں۔ اگر تم آج اُس کی آواز سنو

[8] ”تو اپنے دلوں کو سخت نہ کرو جس طرح مریبہ میں ہوا، جس طرح ریگستان میں مسّہ میں ہوا۔

[9] وہاں تمہارے باپ دادا نے مجھے آزمایا اور جانچا، حالانکہ اُنہوں نے میرے کام دیکھ لئے تھے۔

[10] چالیس سال مَیں اُس نسل سے گھن کھاتا رہا۔ مَیں بولا، ’اُن کے دل ہمیشہ صحیح راہ سے ہٹ جاتے ہیں، اور وہ میری راہیں نہیں جانتے۔‘

[11] اپنے غضب میں مَیں نے قسم کھائی، ’یہ کبھی اُس ملک میں داخل نہیں ہوں گے جہاں مَیں اُنہیں سکون دیتا‘۔“

دنیا کا خالق اور منصف

96 رب کی تمجید میں نیا گیت گاؤ، اے پوری دنیا، رب کی مدح سرائی کرو۔

[2] رب کی تمجید میں گیت گاؤ، اُس کے نام کی ستائش کرو، روز بہ روز اُس کی نجات کی خوش خبری سناؤ۔

[3] قوموں میں اُس کا جلال اور تمام اُمّتوں میں اُس کے عجائب بیان کرو۔

[4] کیونکہ رب عظیم اور ستائش کے بہت لائق ہے۔ وہ تمام معبودوں سے مہیب ہے۔

[5] کیونکہ دیگر قوموں کے تمام معبود بُت ہی ہیں جبکہ رب نے آسمان کو بنایا۔

[6] اُس کے حضور شان و شوکت، اُس کے مقدِس میں قدرت اور جلال ہے۔

[7] اے قوموں کے قبیلو، رب کی تمجید کرو، رب کے جلال اور قدرت کی ستائش کرو۔

[8] رب کے نام کو جلال دو۔ قربانی لے کر اُس کی بارگاہوں میں داخل ہو جاؤ۔

[9] مقدّس لباس سے آراستہ ہو کر رب کو سجدہ کرو۔ پوری دنیا اُس کے سامنے لرز اُٹھے۔

[10] قوموں میں اعلان کرو، ”رب ہی بادشاہ ہے! یقیناً دنیا مضبوطی سے قائم ہے اور نہیں ڈگمگائے گی۔ وہ انصاف سے قوموں کی عدالت کرے گا۔“

11 آسمان خوش ہو، زمین جشن منائے! سمندر اور جو کچھ اُس میں ہے خوشی سے گرج اُٹھے۔
12 میدان اور جو کچھ اُس میں ہے باغ باغ ہو۔ پھر جنگل کے درخت شادیانہ بجائیں گے۔
13 وہ رب کے سامنے شادیانہ بجائیں گے، کیونکہ وہ آ رہا ہے، وہ دنیا کی عدالت کرنے آ رہا ہے۔ وہ انصاف سے دنیا کی عدالت کرے گا اور اپنی صداقت سے اقوام کا فیصلہ کرے گا۔

اللہ کی سلطنت پر خوشی

97 رب بادشاہ ہے! زمین جشن منائے، ساحلی علاقے دُور دُور تک خوش ہوں۔
2 وہ بادلوں اور گہرے اندھیرے سے گھرا رہتا ہے، راستی اور انصاف اُس کے تخت کی بنیاد ہیں۔
3 آگ اُس کے آگے آگے بھڑک کر چاروں طرف اُس کے دشمنوں کو بھسم کر دیتی ہے۔
4 اُس کی کڑکتی بجلیوں نے دنیا کو روشن کر دیا تو زمین یہ دیکھ کر پیچ و تاب کھانے لگی۔
5 رب کے آگے آگے، ہاں پوری دنیا کے مالک کے آگے آگے پہاڑ موم کی طرح پگھل گئے۔
6 آسمانوں نے اُس کی راستی کا اعلان کیا، اور تمام قوموں نے اُس کا جلال دیکھا۔

7 تمام بُت پرست، ہاں سب جو بُتوں پر فخر کرتے ہیں شرمندہ ہوں۔ اے تمام معبودو، اُسے سجدہ کرو!
8 کوہِ صیون سن کر خوش ہوا۔ اے رب، تیرے فیصلوں کے باعث یہوداہ کی بیٹیاں[a] باغ باغ ہوئیں۔
9 کیونکہ تُو اے رب، پوری دنیا پر سب سے اعلیٰ ہے، تُو تمام معبودوں سے سربلند ہے۔

10 تم جو رب سے محبت رکھتے ہو، بُرائی سے نفرت کرو! رب اپنے ایمان داروں کی جان کو محفوظ رکھتا ہے، وہ اُنہیں بےدینوں کے قبضے سے چھڑاتا ہے۔
11 راست باز کے لئے نور کا اور دل کے دیانت داروں کے لئے شادمانی کا بیج بویا گیا ہے۔
12 اے راست بازو، رب سے خوش ہو، اُس کے مقدّس نام کی ستائش کرو۔

پوری دنیا کا شاہی منصف

98 رب کی تمجید میں نیا گیت گاؤ، کیونکہ اُس نے معجزے کئے ہیں۔ اپنے دہنے ہاتھ اور مقدّس بازو سے اُس نے نجات دی ہے۔
2 رب نے اپنی نجات کا اعلان کیا اور اپنی راستی قوموں کے رُوبرُو ظاہر کی ہے۔
3 اُس نے اسرائیل کے لئے اپنی شفقت اور وفا یاد کی ہے۔ دنیا کی انتہاؤں نے سب ہمارے خدا کی نجات دیکھی ہے۔
4 اے پوری دنیا، نعرے لگا کر رب کی مدح سرائی کرو! آپے میں نہ سماؤ اور جشن منا کر حمد کے گیت گاؤ!
5 سرود بجا کر رب کی مدح سرائی کرو، سرود اور گیت سے اُس کی ستائش کرو۔
6 تُرم اور نرسنگا پھونک کر رب بادشاہ کے حضور خوشی کے نعرے لگاؤ!
7 سمندر اور جو کچھ اُس میں ہے، دنیا اور اُس کے

[a] ایک اَور ممکنہ ترجمہ: یہوداہ کی آبادیاں۔

باشندے خوشی سے گرج اُٹھیں۔

8 دریا تالیاں بجائیں، پہاڑ مل کر خوشی منائیں،

9 وہ رب کے سامنے خوشی منائیں۔ کیونکہ وہ زمین کی عدالت کرنے آ رہا ہے۔ وہ انصاف سے دنیا کی عدالت کرے گا، راستی سے قوموں کا فیصلہ کرے گا۔

قدوس خدا

99 رب بادشاہ ہے، اقوام لرز اُٹھیں! وہ کروبی فرشتوں کے درمیان تخت نشین ہے، دنیا ڈگمگائے!

2 کوہِ صیون پر رب عظیم ہے، تمام اقوام پر سربلند ہے۔

3 وہ تیرے عظیم اور پُرجلال نام کی ستائش کریں، کیونکہ وہ قدوس ہے۔

4 وہ بادشاہ کی قدرت کی تمجید کریں جو انصاف سے پیار کرتا ہے۔ اے اللہ، تُو ہی نے عدل قائم کیا، تُو ہی نے یعقوب میں انصاف اور راستی پیدا کی ہے۔

5 رب ہمارے خدا کی تعظیم کرو، اُس کے پاؤں کی چوکی کے سامنے سجدہ کرو، کیونکہ وہ قدوس ہے۔

6 موسیٰ اور ہارون اُس کے اماموں میں سے تھے۔ سموایل بھی اُن میں سے تھا جو اُس کا نام پکارتے تھے۔ اُنہوں نے رب کو پکارا، اور اُس نے اُن کی سنی۔

7 وہ بادل کے ستون میں سے اُن سے ہم کلام ہوا، اور وہ اُن احکام اور فرمانوں کے تابع رہے جو اُس نے اُنہیں دیئے تھے۔

8 اے رب ہمارے خدا، تُو نے اُن کی سنی۔ تُو جو اللہ ہے اُنہیں معاف کرتا رہا، البتہ اُنہیں اُن کی بُری حرکتوں کی سزا بھی دیتا رہا۔

9 رب ہمارے خدا کی تعظیم کرو اور اُس کے مقدّس پہاڑ پر سجدہ کرو، کیونکہ رب ہمارا خدا قدوس ہے۔

اللہ کی ستائش کرو!

100 شکرگزاری کی قربانی کے لئے زبور۔ اے پوری دنیا، خوشی کے نعرے لگا کر رب کی مدح سرائی کرو!

2 خوشی سے رب کی عبادت کرو، جشن مناتے ہوئے اُس کے حضور آؤ!

3 جان لو کہ رب ہی خدا ہے۔ اُسی نے ہمیں خلق کیا، اور ہم اُس کے ہیں، اُس کی قوم اور اُس کی چراگاہ کی بھیڑیں۔

4 شکر کرتے ہوئے اُس کے دروازوں میں داخل ہو، ستائش کرتے ہوئے اُس کی بارگاہوں میں حاضر ہو۔ اُس کا شکر کرو، اُس کے نام کی تمجید کرو!

5 کیونکہ رب بھلا ہے۔ اُس کی شفقت ابدی ہے، اور اُس کی وفاداری پشت در پشت قائم ہے۔

بادشاہ کی حکومت کیسی ہونی چاہئے؟

101 داؤد کا زبور۔ مَیں شفقت اور انصاف کا گیت گاؤں گا۔ اے رب، مَیں تیری مدح سرائی کروں گا۔

2 مَیں بڑی احتیاط سے بےالزام راہ پر چلوں گا۔ لیکن تُو کب میرے پاس آئے گا؟ مَیں خلوص دلی سے اپنے گھر میں زندگی گزاروں گا۔

3 مَیں شرارت کی بات اپنے سامنے نہیں رکھتا اور بُری حرکتوں سے نفرت کرتا ہوں۔ ایسی چیزیں میرے ساتھ لپٹ نہ جائیں۔
4 جھوٹا دل مجھ سے دُور رہے۔ مَیں بُرائی کو جاننا ہی نہیں چاہتا۔
5 جو چپکے سے اپنے پڑوسی پر تہمت لگائے اُسے مَیں خاموش کراؤں گا، جس کی آنکھیں مغرور اور دل متکبر ہو اُسے برداشت نہیں کروں گا۔
6 میری آنکھیں ملک کے وفاداروں پر لگی رہتی ہیں تاکہ وہ میرے ساتھ رہیں۔ جو بےالزام راہ پر چلے وہی میری خدمت کرے۔
7 دھوکے باز میرے گھر میں نہ ٹھہرے، جھوٹ بولنے والا میری موجودگی میں قائم نہ رہے۔
8 ہر صبح کو مَیں ملک کے تمام بےدینوں کو خاموش کراؤں گا تاکہ تمام بدکاروں کو رب کے شہر میں سے مٹایا جائے۔

صیون کی بحالی کے لئے دعا (توبہ کا پانچواں زبور)

102 مصیبت زدہ کی دعا، اُس وقت جب وہ نڈھال ہو کر رب کے سامنے اپنی آہ و زاری اُنڈیل دیتا ہے۔

اے رب، میری دعا سن! مدد کے لئے میری آہیں تیرے حضور پہنچیں۔
2 جب مَیں مصیبت میں ہوں تو اپنا چہرہ مجھ سے چھپائے نہ رکھ بلکہ اپنا کان میری طرف جھکا۔ جب مَیں پکاروں تو جلد ہی میری سن۔
3 کیونکہ میرے دن دھوئیں کی طرح غائب ہو رہے ہیں، میری ہڈیاں کوئلوں کی طرح دہک رہی ہیں۔
4 میرا دل گھاس کی طرح جھُلس کر سوکھ گیا ہے، اور مَیں روٹی کھانا بھی بھول گیا ہوں۔
5 آہ و زاری کرتے کرتے میرا جسم سکڑ گیا ہے، جِلد اور ہڈیاں ہی رہ گئی ہیں۔
6 مَیں ریگستان میں دشتی اُلّو اور کھنڈرات میں چھوٹے اُلّو کی مانند ہوں۔
7 مَیں بستر پر جاگتا رہتا ہوں، چھت پر تنہا پرندے کی مانند ہوں۔
8 دن بھر میرے دشمن مجھے لعن طعن کرتے ہیں۔ جو میرا مذاق اُڑاتے ہیں وہ میرا نام لے کر لعنت کرتے ہیں۔
9 راکھ میری روٹی ہے، اور جو کچھ پیتا ہوں اُس میں میرے آنسو ملے ہوتے ہیں۔
10 کیونکہ مجھ پر تیری لعنت اور تیرا غضب نازل ہوا ہے۔ تُو نے مجھے اُٹھا کر زمین پر پٹخ دیا ہے۔
11 میرے دن شام کے ڈھلنے والے سائے کی مانند ہیں۔ مَیں گھاس کی طرح سوکھ رہا ہوں۔
12 لیکن تُو اے رب ابد تک تخت نشین ہے، تیرا نام پشت در پشت قائم رہتا ہے۔
13 اب آ، کوہِ صیون پر رحم کر۔ کیونکہ اُس پر مہربانی کرنے کا وقت آ گیا ہے، مقررہ وقت آ گیا ہے۔
14 کیونکہ تیرے خادموں کو اُس کا ایک ایک پتھر پیارا ہے، اور وہ اُس کے ملبے پر ترس کھاتے ہیں۔
15 تب ہی قومیں رب کے نام سے ڈریں گی، اور دنیا کے تمام بادشاہ تیرے جلال کا خوف کھائیں گے۔
16 کیونکہ رب صیون کو از سرِ نو تعمیر کرے گا، وہ اپنے پورے جلال کے ساتھ ظاہر ہو جائے گا۔

17 مفلسوں کی دعا پر وہ دھیان دے گا اور اُن کی فریادوں کو حقیر نہیں جانے گا۔

18 آنے والی نسل کے لئے یہ قلم بند ہو جائے تاکہ جو قوم ابھی پیدا نہیں ہوئی وہ رب کی ستائش کرے۔

19 کیونکہ رب نے اپنے مقدِس کی بلندیوں سے جھانکا ہے، اُس نے آسمان سے زمین پر نظر ڈالی ہے

20 تاکہ قیدیوں کی آہ و زاری سنے اور مرنے والوں کی زنجیریں کھولے۔

21 کیونکہ اُس کی مرضی ہے کہ وہ کوہِ صیون پر رب کے نام کا اعلان کریں اور یروشلم میں اُس کی ستائش کریں،

22 کہ قومیں اور سلطنتیں مل کر جمع ہو جائیں اور رب کی عبادت کریں۔

23 راستے میں ہی اللہ نے میری طاقت توڑ کر میرے دن مختصر کر دیئے ہیں۔

24 مَیں بولا، ”اے میرے خدا، مجھے زندوں کے ملک سے دُور نہ کر، میری زندگی تو ادھوری رہ گئی ہے۔ لیکن تیرے سال پشت در پشت قائم رہتے ہیں۔

25 تُو نے قدیم زمانے میں زمین کی بنیاد رکھی، اور تیرے ہی ہاتھوں نے آسمانوں کو بنایا۔

26 یہ تو تباہ ہو جائیں گے، لیکن تُو قائم رہے گا۔ یہ سب کپڑے کی طرح گِھس پھٹ جائیں گے۔ تُو اُنہیں پرانے لباس کی طرح بدل دے گا، اور وہ جاتے رہیں گے۔

27 لیکن تُو وہی کا وہی رہتا ہے، اور تیری زندگی کبھی ختم نہیں ہوتی۔

28 تیرے خادموں کے فرزند تیرے حضور بستے رہیں گے، اور اُن کی اولاد تیرے سامنے قائم رہے گی۔“

رب کی شفقت کی ستائش

103

داؤد کا زبور۔

اے میری جان، رب کی ستائش کر! میرا رگ و ریشہ اُس کے قدوس نام کی حمد کرے!

2 اے میری جان، رب کی ستائش کر اور جو کچھ اُس نے تیرے لئے کیا ہے اُسے بھول نہ جا۔

3 کیونکہ وہ تیرے تمام گناہوں کو معاف کرتا، تجھے تمام بیماریوں سے شفا دیتا ہے۔

4 وہ عوضانہ دے کر تیری جان کو موت کے گڑھے سے چھڑا لیتا، تیرے سر کو اپنی شفقت اور رحمت کے تاج سے آراستہ کرتا ہے۔

5 وہ تیری زندگی کو اچھی چیزوں سے سیر کرتا ہے، اور تُو دوبارہ جوان ہو کر عقاب کی سی تقویت پاتا ہے۔

6 رب تمام مظلوموں کے لئے راستی اور انصاف قائم کرتا ہے۔

7 اُس نے اپنی راہیں موسیٰ پر اور اپنے عظیم کام اسرائیلیوں پر ظاہر کئے۔

8 رب رحیم اور مہربان ہے، وہ تحمل اور شفقت سے بھرپور ہے۔

9 نہ وہ ہمیشہ ڈانٹتا رہے گا، نہ ابد تک ناراض رہے گا۔

10 نہ وہ ہماری خطاؤں کے مطابق سزا دیتا، نہ ہمارے گناہوں کا مناسب اجر دیتا ہے۔

11 کیونکہ جتنا بلند آسمان ہے، اُتنی ہی عظیم اُس کی شفقت اُن پر ہے جو اُس کا خوف مانتے ہیں۔

12 جتنی دُور مشرق مغرب سے ہے اُتنا ہی اُس نے ہمارے قصور ہم سے دُور کر دیئے ہیں۔
13 جس طرح باپ اپنے بچوں پر ترس کھاتا ہے اُسی طرح رب اُن پر ترس کھاتا ہے جو اُس کا خوف مانتے ہیں۔
14 کیونکہ وہ ہماری ساخت جانتا ہے، اُسے یاد ہے کہ ہم خاک ہی ہیں۔
15 انسان کے دن گھاس کی مانند ہیں، اور وہ جنگلی پھول کی طرح ہی پھلتا پھولتا ہے۔
16 جب اُس پر سے ہَوا گزرے تو وہ نہیں رہتا، اور اُس کے نام و نشان کا بھی پتا نہیں چلتا۔

17 لیکن جو رب کا خوف مانیں اُن پر وہ ہمیشہ تک مہربانی کرے گا، وہ اپنی راستی اُن کے پوتوں اور نواسوں پر بھی ظاہر کرے گا۔
18 شرط یہ ہے کہ وہ اُس کے عہد کے مطابق زندگی گزاریں اور دھیان سے اُس کے احکام پر عمل کریں۔
19 رب نے آسمان پر اپنا تخت قائم کیا ہے، اور اُس کی بادشاہی سب پر حکومت کرتی ہے۔
20 اے رب کے فرشتو، اُس کے طاقت ور سورماؤ، جو اُس کے فرمان پورے کرتے ہو تاکہ اُس کا کلام مانا جائے، رب کی ستائش کرو!
21 اے تمام لشکرو، تم سب جو اُس کے خادم ہو اور اُس کی مرضی پوری کرتے ہو، رب کی ستائش کرو!
22 تم سب جنہیں اُس نے بنایا، رب کی ستائش کرو! اُس کی سلطنت کی ہر جگہ پر اُس کی تمجید کرو۔ اے میری جان، رب کی ستائش کر!

خالق کی حمد و ثنا

104 اے میری جان، رب کی ستائش کر! اے رب میرے خدا، تُو نہایت ہی عظیم ہے، تُو جاہ و جلال سے آراستہ ہے۔
2 تیری چادر نور ہے جسے تُو اوڑھے رہتا ہے۔ تُو آسمان کو خیمے کی طرح تان کر
3 اپنا بالاخانہ اُس کے پانی کے بیچ میں تعمیر کرتا ہے۔ بادل تیرا رتھ ہے، اور تُو ہَوا کے پَروں پر سوار ہوتا ہے۔
4 تُو ہَواؤں کو اپنے قاصد اور آگ کے شعلوں کو اپنے خادم بنا دیتا ہے۔

5 تُو نے زمین کو مضبوط بنیاد پر رکھا تاکہ وہ کبھی نہ ڈگمگائے۔
6 سیلاب نے اُسے لباس کی طرح ڈھانپ دیا، اور پانی پہاڑوں کے اوپر ہی کھڑا ہوا۔
7 لیکن تیرے ڈانٹنے پر پانی فرار ہوا، تیری گرجتی آواز سن کر وہ ایک دم بھاگ گیا۔
8 تب پہاڑ اونچے ہوئے اور وادیاں اُن جگہوں پر اُتر آئیں جو تُو نے اُن کے لئے مقرر کی تھیں۔
9 تُو نے ایک حد باندھی جس سے پانی بڑھ نہیں سکتا۔ آئندہ وہ کبھی پوری زمین کو نہیں ڈھانکنے کا۔
10 تُو وادیوں میں چشمے پھوٹنے دیتا ہے، اور وہ پہاڑوں میں سے بہہ نکلتے ہیں۔
11 بہتے بہتے وہ کھلے میدان کے تمام جانوروں کو پانی پلاتے ہیں۔ جنگلی گدھے آ کر اپنی پیاس بجھاتے ہیں۔
12 پرندے اُن کے کناروں پر بسیرا کرتے، اور اُن کی

چہچہاتی آوازیں گھنے بیل بوٹوں میں سے سنائی دیتی ہیں۔
13 تُو اپنے بالاخانے سے پہاڑوں کو تر کرتا ہے،
اور زمین تیرے ہاتھ سے سیر ہو کر ہر طرح کا پھل لاتی ہے۔
14 تُو جانوروں کے لئے گھاس پھوٹنے اور انسان کے لئے پودے اُگنے دیتا ہے تاکہ وہ زمین کی کاشت کاری کر کے روٹی حاصل کرے۔
15 تیری مَے انسان کا دل خوش کرتی، تیرا تیل اُس کا چہرہ روشن کر دیتا، تیری روٹی اُس کا دل مضبوط کرتی ہے۔
16 رب کے درخت یعنی لبنان میں اُس کے لگائے ہوئے دیودار کے درخت سیراب رہتے ہیں۔
17 پرندے اُن میں اپنے گھونسلے بنا لیتے ہیں، اور لق لق جونیپر کے درخت میں اپنا آشیانہ۔
18 پہاڑوں کی بلندیوں پر پہاڑی بکروں کا راج ہے، چٹانوں میں بِجُو پناہ لیتے ہیں۔
19 تُو نے سال کو مہینوں میں تقسیم کرنے کے لئے چاند بنایا، اور سورج کو غروب ہونے کے اوقات معلوم ہیں۔
20 تُو اندھیرا پھیلنے دیتا ہے تو دن ڈھل جاتا ہے اور جنگلی جانور حرکت میں آ جاتے ہیں۔
21 جوان شیر ببر دہاڑ کر شکار کے پیچھے پڑ جاتے اور اللہ سے اپنی خوراک کا مطالبہ کرتے ہیں۔
22 پھر سورج طلوع ہونے لگتا ہے، اور وہ کھسک کر اپنے بھٹوں میں چھپ جاتے ہیں۔
23 اُس وقت انسان گھر سے نکل کر اپنے کام میں لگ جاتا اور شام تک مصروف رہتا ہے۔

24 اے رب، تیرے اَن گنت کام کتنے عظیم ہیں! تُو نے ہر ایک کو حکمت سے بنایا، اور زمین تیری مخلوقات سے بھری پڑی ہے۔

25 سمندر کو دیکھو، وہ کتنا بڑا اور وسیع ہے۔ اُس میں بے شمار جاندار ہیں، بڑے بھی اور چھوٹے بھی۔
26 اُس کی سطح پر جہاز اِدھر اُدھر سفر کرتے ہیں، اُس کی گہرائیوں میں لویاتان پھرتا ہے، وہ اژدہا جسے تُو نے اُس میں اُچھلنے کودنے کے لئے تشکیل دیا تھا۔
27 سب تیرے انتظار میں رہتے ہیں کہ تُو اُنہیں وقت پر کھانا مہیا کرے۔
28 تُو اُن میں خوراک تقسیم کرتا ہے تو وہ اُسے اکٹھا کرتے ہیں۔ تُو اپنی مٹھی کھولتا ہے تو وہ اچھی چیزوں سے سیر ہو جاتے ہیں۔
29 جب تُو اپنا چہرہ چھپا لیتا ہے تو اُن کے حواس گم ہو جاتے ہیں۔ جب تُو اُن کا دم نکال لیتا ہے تو وہ نیست ہو کر دوبارہ خاک میں مل جاتے ہیں۔
30 تُو اپنا دم بھیج دیتا ہے تو وہ پیدا ہو جاتے ہیں۔ تُو ہی رُوئے زمین کو بحال کرتا ہے۔

31 رب کا جلال ابد تک قائم رہے! رب اپنے کام کی خوشی منائے!
32 وہ زمین پر نظر ڈالتا ہے تو وہ لرز اُٹھتی ہے۔ وہ پہاڑوں کو چھو دیتا ہے تو وہ دھواں چھوڑتے ہیں۔
33 مَیں عمر بھر رب کی تمجید میں گیت گاؤں گا، جب تک زندہ ہوں اپنے خدا کی مدح سرائی کروں گا۔
34 میری بات اُسے پسند آئے! مَیں رب سے کتنا خوش ہوں!
35 گناہ گار زمین سے مٹ جائیں اور بے دین نیست

و نابود ہو جائیں۔ اے میری جان، رب کی ستائش کر! رب کی حمد ہو!

ماضی میں رب کی نجات کی حمد

105 رب کا شکر کرو اور اُس کا نام پکارو! اقوام میں اُس کے کاموں کا اعلان کرو۔

2 ساز بجا کر اُس کی مدح سرائی کرو۔ اُس کے تمام عجائب کے بارے میں لوگوں کو بتاؤ۔

3 اُس کے مقدّس نام پر فخر کرو۔ رب کے طالب دل سے خوش ہوں۔

4 رب اور اُس کی قدرت کی دریافت کرو، ہر وقت اُس کے چہرے کے طالب رہو۔

5 جو معجزے اُس نے کئے اُنہیں یاد کرو۔ اُس کے الٰہی نشان اور اُس کے منہ کے فیصلے دہراتے رہو۔

6 تم جو اُس کے خادم ابراہیم کی اولاد اور یعقوب کے فرزند ہو، جو اُس کے برگزیدہ لوگ ہو، تمہیں سب کچھ یاد رہے!

7 وہی رب ہمارا خدا ہے، وہی پوری دنیا کی عدالت کرتا ہے۔

8 وہ ہمیشہ اپنے عہد کا خیال رکھتا ہے، اُس کلام کا جو اُس نے ہزار پُشتوں کے لئے فرمایا تھا۔

9 یہ وہ عہد ہے جو اُس نے ابراہیم سے باندھا، وہ وعدہ جو اُس نے قسم کھا کر اسحاق سے کیا تھا۔

10 اُس نے اُسے یعقوب کے لئے قائم کیا تاکہ وہ اُس کے مطابق زندگی گزارے، اُس نے تصدیق کی کہ یہ میرا اسرائیل سے ابدی عہد ہے۔

11 ساتھ ساتھ اُس نے فرمایا، ”مَیں تجھے ملکِ کنعان دوں گا۔ یہ تیری میراث کا حصہ ہو گا۔“

12 اُس وقت وہ تعداد میں کم اور تھوڑے ہی تھے بلکہ ملک میں اجنبی ہی تھے۔

13 اب تک وہ مختلف قوموں اور سلطنتوں میں گھومتے پھرتے تھے۔

14 لیکن اللہ نے اُن پر کسی کو ظلم کرنے نہ دیا، اور اُن کی خاطر اُس نے بادشاہوں کو ڈانٹا،

15 ”میرے مسح کئے ہوئے خادموں کو مت چھیڑنا، میرے نبیوں کو نقصان مت پہنچانا۔“

16 پھر اللہ نے ملکِ کنعان میں کال پڑنے دیا اور خوراک کا ہر ذخیرہ ختم کیا۔

17 لیکن اُس نے اُن کے آگے آگے ایک آدمی کو مصر بھیجا یعنی یوسف کو جو غلام بن کر فروخت ہوا۔

18 اُس کے پاؤں اور گردن زنجیروں میں جکڑے رہے

19 جب تک وہ کچھ پورا نہ ہوا جس کی پیش گوئی یوسف نے کی تھی، جب تک رب کے فرمان نے اُس کی تصدیق نہ کی۔

20 تب مصری بادشاہ نے اپنے بندوں کو بھیج کر اُسے رِہائی دی، قوموں کے حکمران نے اُسے آزاد کیا۔

21 اُس نے اُسے اپنے گھرانے پر نگران اور اپنی تمام ملکیت پر حکمران مقرر کیا۔

22 یوسف کو فرعون کے رئیسوں کو اپنی مرضی کے مطابق چلانے اور مصری بزرگوں کو حکمت کی تعلیم دینے کی ذمہ داری بھی دی گئی۔

23 پھر یعقوب کا خاندان مصر آیا، اور اسرائیل حام کے

ملک میں اجنبی کی حیثیت سے بسنے لگا۔
24 وہاں اللہ نے اپنی قوم کو بہت پھلنے پھولنے دیا، اُس نے اُسے اُس کے دشمنوں سے زیادہ طاقت ور بنا دیا۔
25 ساتھ ساتھ اُس نے مصریوں کا رویہ بدل دیا، تو وہ اُس کی قوم اسرائیل سے نفرت کر کے رب کے خادموں سے چالاکیاں کرنے لگے۔
26 تب اللہ نے اپنے خادم موسیٰ اور اپنے چنے ہوئے بندے ہارون کو مصر میں بھیجا۔
27 ملکِ حام میں آ کر اُنہوں نے اُن کے درمیان اللہ کے الٰہی نشان اور معجزے دکھائے۔
28 اللہ کے حکم پر مصر پر تاریکی چھا گئی، ملک میں اندھیرا ہو گیا۔ لیکن اُنہوں نے اُس کے فرمان نہ مانے۔
29 اُس نے اُن کا پانی خون میں بدل کر اُن کی مچھلیوں کو مروا دیا۔
30 مصر کے ملک پر مینڈکوں کے غول چھا گئے جو اُن کے حکمرانوں کے اندرونی کمروں تک پہنچ گئے۔
31 اللہ کے حکم پر مصر کے پورے علاقے میں مکھیوں اور جوؤں کے غول پھیل گئے۔
32 بارش کی بجائے اُس نے اُن کے ملک پر اولے اور دہکتے شعلے برسائے۔
33 اُس نے اُن کی انگور کی بیلیں اور انجیر کے درخت تباہ کر دیئے، اُن کے علاقے کے درخت توڑ ڈالے۔
34 اُس کے حکم پر اَن گنت ٹڈیاں اپنے بچوں سمیت ملک پر حملہ آور ہوئیں۔
35 وہ اُن کے ملک کی تمام ہریالی اور اُن کے کھیتوں کی تمام پیداوار چٹ کر گئیں۔

36 پھر اللہ نے مصر میں تمام پہلوٹھوں کو مار ڈالا، اُن کی مردانگی کا پہلا پھل تمام ہوا۔
37 اِس کے بعد وہ اسرائیل کو چاندی اور سونے سے نواز کر مصر سے نکال لایا۔ اُس وقت اُس کے قبیلوں میں ٹھوکر کھانے والا ایک بھی نہیں تھا۔
38 مصر خوش تھا جب وہ روانہ ہوئے، کیونکہ اُن پر اسرائیل کی دہشت چھا گئی تھی۔
39 دن کو اللہ نے اُن کے اوپر بادل کمبل کی طرح بچھا دیا، رات کو آگ مہیا کی تاکہ روشنی ہو۔
40 جب اُنہوں نے خوراک مانگی تو اُس نے اُنہیں بٹیر پہنچا کر آسمانی روٹی سے سیر کیا۔
41 اُس نے چٹان کو چاک کیا تو پانی پھوٹ نکلا، اور ریگستان میں پانی کی ندیاں بہنے لگیں۔
42 کیونکہ اُس نے اُس مقدّس وعدے کا خیال رکھا جو اُس نے اپنے خادم ابراہیم سے کیا تھا۔
43 چنانچہ وہ اپنی چنی ہوئی قوم کو مصر سے نکال لایا، اور وہ خوشی اور شادمانی کے نعرے لگا کر نکل آئے۔
44 اُس نے اُنہیں دیگر اقوام کے ممالک دیئے، اور اُنہوں نے دیگر اُمّتوں کی محنت کے پھل پر قبضہ کیا۔
45 کیونکہ وہ چاہتا تھا کہ وہ اُس کے احکام اور ہدایات کے مطابق زندگی گزاریں۔ رب کی حمد ہو!

اللہ کا فضل اور اسرائیل کی سرکشی

106

رب کی حمد ہو! رب کا شکر کرو، کیونکہ وہ بھلا ہے، اور اُس کی شفقت ابدی ہے۔

2 کون رب کے تمام عظیم کام سنا سکتا، کون اُس کی مناسب تمجید کر سکتا ہے؟

3 مبارک ہیں وہ جو انصاف قائم رکھتے، جو ہر وقت راست کام کرتے ہیں۔

4 اے رب، اپنی قوم پر مہربانی کرتے وقت میرا خیال رکھ، نجات دیتے وقت میری بھی مدد کر

5 تاکہ مَیں تیرے چنے ہوئے لوگوں کی خوش حالی دیکھ سکوں اور تیری قوم کی خوشی میں شریک ہو کر تیری میراث کے ساتھ ستائش کر سکوں۔

6 ہم نے اپنے باپ دادا کی طرح گناہ کیا ہے، ہم سے ناانصافی اور بے دینی سرزد ہوئی ہے۔

7 جب ہمارے باپ دادا مصر میں تھے تو اُنہیں تیرے معجزوں کی سمجھ نہ آئی اور تیری متعدد مہربانیاں یاد نہ رہیں بلکہ وہ سمندر یعنی بحرِ قُلزم پر سرکش ہوئے۔

8 تو بھی اُس نے اُنہیں اپنے نام کی خاطر بچایا، کیونکہ وہ اپنی قدرت کا اظہار کرنا چاہتا تھا۔

9 اُس نے بحرِ قُلزم کو جھڑکا تو وہ خشک ہو گیا۔ اُس نے اُنہیں سمندر کی گہرائیوں میں سے یوں گزرنے دیا جس طرح ریگستان میں سے۔

10 اُس نے اُنہیں نفرت کرنے والے کے ہاتھ سے چھڑایا اور عوضانہ دے کر دشمن کے ہاتھ سے رِہا کیا۔

11 اُن کے مخالف پانی میں ڈوب گئے۔ ایک بھی نہ بچا۔

12 تب اُنہوں نے اللہ کے فرمانوں پر ایمان لا کر اُس کی مدح سرائی کی۔

13 لیکن جلد ہی وہ اُس کے کام بھول گئے۔ وہ اُس کی مرضی کا انتظار کرنے کے لئے تیار نہ تھے۔

14 ریگستان میں شدید لالچ میں آ کر اُنہوں نے وہیں بیابان میں اللہ کو آزمایا۔

15 تب اُس نے اُن کی درخواست پوری کی، لیکن ساتھ ساتھ مہلک وبا بھی اُن میں پھیلا دی۔

16 خیمہ گاہ میں وہ موسیٰ اور رب کے مقدّس امام ہارون سے حسد کرنے لگے۔

17 تب زمین کھل گئی، اور اُس نے داتن کو ہڑپ کر لیا، ابیرام کے جتھے کو اپنے اندر دفن کر لیا۔

18 آگ اُن کے جتھے میں بھڑک اُٹھی، اور بے دین نذرِ آتش ہوئے۔

19 وہ کوہِ حورب یعنی سینا کے دامن میں بچھڑے کا بُت ڈھال کر اُس کے سامنے اوندھے منہ ہو گئے۔

20 اُنہوں نے اللہ کو جلال دینے کے بجائے گھاس کھانے والے بَیل کی پوجا کی۔

21 وہ اللہ کو بھول گئے، حالانکہ اُسی نے اُنہیں چھڑایا تھا، اُسی نے مصر میں عظیم کام کئے تھے۔

22 جو معجزے حام کے ملک میں ہوئے اور جو جلالی واقعات بحرِ قُلزم پر پیش آئے تھے وہ سب اللہ کے ہاتھ سے ہوئے تھے۔

23 چنانچہ اللہ نے فرمایا کہ مَیں اُنہیں نیست و نابود کروں گا۔ لیکن اُس کا چنا ہوا خادم موسیٰ رخنے میں کھڑا ہو گیا تاکہ اُس کے غضب کو اسرائیلیوں کو مٹانے سے روکے۔ صرف اِس وجہ سے اللہ اپنے ارادے سے باز آیا۔

24 پھر اُنہوں نے کنعان کے خوش گوار ملک کو حقیر جانا۔ اُنہیں یقین نہیں تھا کہ اللہ اپنا وعدہ پورا کرے گا۔
25 وہ اپنے خیموں میں بڑبڑانے لگے اور رب کی آواز سننے کے لئے تیار نہ ہوئے۔
26 تب اُس نے اپنا ہاتھ اُن کے خلاف اُٹھایا تاکہ اُنہیں وہیں ریگستان میں ہلاک کرے
27 اور اُن کی اولاد کو دیگر اقوام میں پھینک کر مختلف ممالک میں منتشر کر دے۔

28 وہ بعل فغور دیوتا سے لپٹ گئے اور مُردوں کے لئے پیش کی گئی قربانیوں کا گوشت کھانے لگے۔
29 اُنہوں نے اپنی حرکتوں سے رب کو طیش دلایا تو اُن میں مہلک بیماری پھیل گئی۔
30 لیکن فینحاس نے اُٹھ کر اُن کی عدالت کی۔ تب وبا رُک گئی۔
31 اِسی بنا پر اللہ نے اُسے پشت در پشت اور ابد تک راست باز قرار دیا۔

32 مریبہ کے چشمے پر بھی اُنہوں نے رب کو غصہ دلایا۔ اُن ہی کے باعث موسیٰ کا بُرا حال ہوا۔
33 کیونکہ اُنہوں نے اُس کے دل میں اِتنی تلخی پیدا کی کہ اُس کے منہ سے بے جا باتیں نکلیں۔

34 جو دیگر قومیں ملک میں تھیں اُنہیں اُنہوں نے نیست نہ کیا، حالانکہ رب نے اُنہیں یہ کرنے کو کہا تھا۔
35 نہ صرف یہ بلکہ وہ غیرقوموں سے رشتہ باندھ کر اُن میں گھل مل گئے اور اُن کے رسم و رواج اپنا لئے۔
36 وہ اُن کے بُتوں کی پوجا کرنے میں لگ گئے، اور یہ اُن کے لئے پھندے کا باعث بن گئے۔
37 وہ اپنے بیٹے بیٹیوں کو بدروحوں کے حضور قربان کرنے سے بھی نہ کترائے۔
38 ہاں، اُنہوں نے اپنے بیٹے بیٹیوں کو کنعان کے دیوتاؤں کے حضور پیش کر کے اُن کا معصوم خون بہایا۔ اِس سے ملک کی بے حرمتی ہوئی۔
39 وہ اپنی غلط حرکتوں سے ناپاک اور اپنے زناکارانہ کاموں سے اللہ سے بے وفا ہوئے۔

40 تب اللہ اپنی قوم سے سخت ناراض ہوا، اور اُسے اپنی موروثی ملکیت سے گھن آنے لگی۔
41 اُس نے اُنہیں دیگر قوموں کے حوالے کیا، اور جو اُن سے نفرت کرتے تھے وہ اُن پر حکومت کرنے لگے۔
42 اُن کے دشمنوں نے اُن پر ظلم کر کے اُن کو اپنا مطیع بنا لیا۔
43 اللہ بار بار اُنہیں چھڑاتا رہا، حالانکہ وہ اپنے سرکش منصوبوں پر تُلے رہے اور اپنے قصور میں ڈوبتے گئے۔
44 لیکن اُس نے مدد کے لئے اُن کی آہیں سن کر اُن کی مصیبت پر دھیان دیا۔
45 اُس نے اُن کے ساتھ اپنا عہد یاد کیا، اور وہ اپنی بڑی شفقت کے باعث پچھتایا۔
46 اُس نے ہونے دیا کہ جس نے بھی اُنہیں گرفتار کیا اُس نے اُن پر ترس کھایا۔

47 اے رب ہمارے خدا، ہمیں بچا! ہمیں دیگر قوموں سے نکال کر جمع کر۔ تب ہی ہم تیرے مقدّس نام کی ستائش کریں گے اور تیرے قابلِ تعریف کاموں پر فخر کریں گے۔

48 ازل سے ابد تک رب، اسرائیل کے خدا کی حمد ہو۔ تمام قوم کہے، ”آمین! رب کی حمد ہو!“

پانچویں کتاب 107-150

نجات یافتہ کی شکر گزاری

107 رب کا شکر کرو، کیونکہ وہ بھلا ہے، اور اُس کی شفقت ابدی ہے۔

2 رب کے نجات یافتہ جن کو اُس نے عوضانہ دے کر دشمن کے قبضے سے چھڑایا ہے سب یہ کہیں۔

3 اُس نے اُنہیں مشرق سے مغرب تک اور شمال سے جنوب تک دیگر ممالک سے اکٹھا کیا ہے۔

4 بعض ریگستان میں صحیح راستہ بھول کر ویران راستے پر مارے مارے پھرے، اور کہیں بھی آبادی نہ ملی۔

5 بھوک اور پیاس کے مارے اُن کی جان نڈھال ہو گئی۔

6 تب اُنہوں نے اپنی مصیبت میں رب کو پکارا، اور اُس نے اُنہیں اُن کی تمام پریشانیوں سے چھٹکارا دیا۔

7 اُس نے اُنہیں صحیح راہ پر لا کر ایسی آبادی تک پہنچایا جہاں رہ سکتے تھے۔

8 وہ رب کا شکر کریں کہ اُس نے اپنی شفقت اور اپنے معجزے انسان پر ظاہر کئے ہیں۔

9 کیونکہ وہ پیاسی جان کو آسودہ کرتا اور بھوکی جان کو کثرت کی اچھی چیزوں سے سیر کرتا ہے۔

10 دوسرے زنجیروں اور مصیبت میں جکڑے ہوئے اندھیرے اور گہری تاریکی میں بستے تھے،

11 کیونکہ وہ اللہ کے فرمانوں سے سرکش ہوئے تھے، اُنہوں نے اللہ تعالیٰ کا فیصلہ حقیر جانا تھا۔

12 اِس لئے اللہ نے اُن کے دل کو تکلیف میں مبتلا کر کے پست کر دیا۔ جب وہ ٹھوکر کھا کر گر گئے اور مدد کرنے والا کوئی نہ رہا تھا

13 تو اُنہوں نے اپنی مصیبت میں رب کو پکارا، اور اُس نے اُنہیں اُن کی تمام پریشانیوں سے چھٹکارا دیا۔

14 وہ اُنہیں اندھیرے اور گہری تاریکی سے نکال لایا اور اُن کی زنجیریں توڑ ڈالیں۔

15 وہ رب کا شکر کریں کہ اُس نے اپنی شفقت اور اپنے معجزے انسان پر ظاہر کئے ہیں۔

16 کیونکہ اُس نے پیتل کے دروازے توڑ ڈالے، لوہے کے کُنڈے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے ہیں۔

17 کچھ لوگ احمق تھے، وہ اپنے سرکش چال چلن اور گناہوں کے باعث پریشانیوں میں مبتلا ہوئے۔

18 اُنہیں ہر خوراک سے گھن آنے لگی، اور وہ موت کے دروازوں کے قریب پہنچے۔

19 تب اُنہوں نے اپنی مصیبت میں رب کو پکارا، اور اُس نے اُنہیں اُن کی تمام پریشانیوں سے چھٹکارا دیا۔

20 اُس نے اپنا کلام بھیج کر اُنہیں شفا دی اور اُنہیں موت کے گڑھے سے بچایا۔

21 وہ رب کا شکر کریں کہ اُس نے اپنی شفقت اور معجزے انسان پر ظاہر کئے ہیں۔

22 وہ شکر گزاری کی قربانیاں پیش کریں اور خوشی کے نعرے لگا کر اُس کے کاموں کا چرچا کریں۔

23 بعض بحری جہاز میں بیٹھ گئے اور تجارت کے سلسلے میں سمندر پر سفر کرتے کرتے دُور دراز علاقوں

تک پہنچے۔

24 اُنہوں نے رب کے عظیم کام اور سمندر کی گہرائیوں میں اُس کے معجزے دیکھے ہیں۔

25 کیونکہ رب نے حکم دیا تو آندھی چلی جو سمندر کی موجیں بلندیوں پر لائی۔

26 وہ آسمان تک چڑھیں اور گہرائیوں تک اُتریں۔ پریشانی کے باعث ملاحوں کی ہمت جواب دے گئی۔

27 وہ شراب میں دُھت آدمی کی طرح لڑکھڑاتے اور ڈگمگاتے رہے۔ اُن کی تمام حکمت ناکام ثابت ہوئی۔

28 تب اُنہوں نے اپنی مصیبت میں رب کو پکارا، اور اُس نے اُنہیں تمام پریشانیوں سے چھٹکارا دیا۔

29 اُس نے سمندر کو تھما دیا اور خاموشی پھیل گئی، لہریں ساکت ہو گئیں۔

30 مسافر پُرسکون حالات دیکھ کر خوش ہوئے، اور اللہ نے اُنہیں منزلِ مقصود تک پہنچایا۔

31 وہ رب کا شکر کریں کہ اُس نے اپنی شفقت اور اپنے معجزے انسان پر ظاہر کئے ہیں۔

32 وہ قوم کی جماعت میں اُس کی تعظیم کریں، بزرگوں کی مجلس میں اُس کی حمد کریں۔

33 کئی جگہوں پر وہ دریاؤں کو ریگستان میں اور چشموں کو پیاسی زمین میں بدل دیتا ہے۔

34 باشندوں کی بُرائی دیکھ کر وہ زرخیز زمین کو کلر کے بیابان میں بدل دیتا ہے۔

35 دوسری جگہوں پر وہ ریگستان کو جھیل میں اور پیاسی زمین کو چشموں میں بدل دیتا ہے۔

36 وہاں وہ بھوکوں کو بسا دیتا ہے تاکہ آبادیاں قائم کریں۔

37 تب وہ کھیت اور انگور کے باغ لگاتے ہیں جو خوب پھل لاتے ہیں۔

38 اللہ اُنہیں برکت دیتا ہے تو اُن کی تعداد بہت بڑھ جاتی ہے۔ وہ اُن کے ریوڑوں کو بھی کم ہونے نہیں دیتا۔

39 جب کبھی اُن کی تعداد کم ہو جاتی اور وہ مصیبت اور دُکھ کے بوجھ تلے خاک میں دب جاتے ہیں

40 تو وہ شرفا پر اپنی حقارت اُنڈیل دیتا اور اُنہیں ریگستان میں بھگا کر صحیح راستے سے دُور پھرنے دیتا ہے۔

41 لیکن محتاج کو وہ مصیبت کی دلدل سے نکال کر سرفراز کرتا اور اُس کے خاندانوں کو بھیڑ بکریوں کی طرح بڑھا دیتا ہے۔

42 سیدھی راہ پر چلنے والے یہ دیکھ کر خوش ہوں گے، لیکن بےانصاف کا منہ بند کیا جائے گا۔

43 کون دانش مند ہے؟ وہ اِس پر دھیان دے، وہ رب کی مہربانیوں پر غور کرے۔

جنگ میں رب پر اُمید

108

داؤد کا زبور۔ گیت۔

اے اللہ، میرا دل مضبوط ہے۔ مَیں ساز بجا کر تیری مدح سرائی کروں گا۔ اے میری جان، جاگ اُٹھ!

2 اے ستار اور سرود، جاگ اُٹھو! مَیں طلوعِ صبح کو جگاؤں گا۔

3 اے رب، مَیں قوموں میں تیری ستائش، اُمتوں میں تیری مدح سرائی کروں گا۔

4 کیونکہ تیری شفقت آسمان سے کہیں بلند ہے، تیری وفاداری بادلوں تک پہنچتی ہے۔

5 اے اللہ، آسمان پر سرفراز ہو! تیرا جلال پوری دنیا پر چھا جائے۔
6 اپنے دہنے ہاتھ سے مدد کر کے میری سن تاکہ جو تجھے پیارے ہیں نجات پائیں۔

7 اللہ نے اپنے مقدِس میں فرمایا ہے، ”مَیں فتح مناتے ہوئے سِکم کو تقسیم کروں گا اور وادیٔ سُکات کو ناپ کر بانٹ دوں گا۔
8 جِلعاد میرا ہے اور منسّی میرا ہے۔ افرائیم میرا خود اور یہوداہ میرا شاہی عصا ہے۔
9 موآب میرا غسل کا برتن ہے، اور ادوم پر مَیں اپنا جوتا پھینک دوں گا۔ مَیں فلستی ملک پر زور دار نعرے لگاؤں گا!“

10 کون مجھے قلعہ بند شہر میں لائے گا؟ کون میری راہنمائی کر کے مجھے ادوم تک پہنچائے گا؟
11 اے اللہ، تُو ہی یہ کر سکتا ہے، گو تُو نے ہمیں رد کیا ہے۔ اے اللہ، تُو ہماری فوجوں کا ساتھ نہیں دیتا جب وہ لڑنے کے لئے نکلتی ہیں۔
12 مصیبت میں ہمیں سہارا دے، کیونکہ اِس وقت انسانی مدد بےکار ہے۔
13 اللہ کے ساتھ ہم زبردست کام کریں گے، کیونکہ وہی ہمارے دشمنوں کو کچل دے گا۔

بےرحم مخالف کے سامنے اللہ سے دعا

109

داؤد کا زبور۔ موسیقی کے راہنما کے لئے۔
اے اللہ میرے فخر، خاموش نہ رہ!
2 کیونکہ اُنہوں نے اپنا بےدین اور فریب دہ منہ میرے خلاف کھول کر جھوٹی زبان سے میرے ساتھ بات کی ہے۔
3 وہ مجھے نفرت کے الفاظ سے گھیر کر بلاوجہ مجھ سے لڑے ہیں۔
4 میری محبت کے جواب میں وہ مجھ پر اپنی دشمنی کا اظہار کرتے ہیں۔ لیکن دعا ہی میرا سہارا ہے۔
5 میری نیکی کے عوض وہ مجھے نقصان پہنچاتے اور میرے پیار کے بدلے مجھ سے نفرت کرتے ہیں۔

6 اے اللہ، کسی بےدین کو مقرر کر جو میرے دشمن کے خلاف گواہی دے، کوئی مخالف اُس کے دہنے ہاتھ کھڑا ہو جائے جو اُس پر الزام لگائے۔
7 مقدمے میں اُسے مجرم ٹھہرایا جائے۔ اُس کی دعائیں بھی اُس کے گناہوں میں شمار کی جائیں۔
8 اُس کی زندگی مختصر ہو، کوئی اَور اُس کی ذمہ داری اُٹھائے۔
9 اُس کی اولاد یتیم اور اُس کی بیوی بیوہ بن جائے۔
10 اُس کے بچے آوارہ پھریں اور بھیک مانگنے پر مجبور ہو جائیں۔ اُنہیں اُن کے تباہ شدہ گھروں سے نکل کر اِدھر اُدھر روٹی ڈھونڈنی پڑے۔
11 جس سے اُس نے قرضہ لیا تھا وہ اُس کے تمام مال پر قبضہ کرے، اور اجنبی اُس کی محنت کا پھل لُوٹ لیں۔
12 کوئی نہ ہو جو اُس پر مہربانی کرے یا اُس کے یتیموں پر رحم کرے۔
13 اُس کی اولاد کو مٹایا جائے، اگلی پشت میں اُن کا نام و نشان تک نہ رہے۔
14 رب اُس کے باپ دادا کی ناانصافی کا لحاظ کرے،

اور وہ اُس کی ماں کی خطا بھی درگزر نہ کرے۔

15 اُن کا بُرا کردار رب کے سامنے رہے، اور وہ اُن کی یاد رُوئے زمین پر سے مٹا ڈالے۔

16 کیونکہ اُس کو کبھی مہربانی کرنے کا خیال نہ آیا بلکہ وہ مصیبت زدہ، محتاج اور شکستہ دل کا تعاقب کرتا رہا تاکہ اُسے مار ڈالے۔

17 اُسے لعنت کرنے کا شوق تھا، چنانچہ لعنت اُسی پر آئے! اُسے برکت دینا پسند نہیں تھا، چنانچہ برکت اُس سے دُور رہے۔

18 اُس نے لعنت چادر کی طرح اوڑھ لی، چنانچہ لعنت پانی کی طرح اُس کے جسم میں اور تیل کی طرح اُس کی ہڈیوں میں سرایت کر جائے۔

19 وہ کپڑے کی طرح اُس سے لپٹی رہے، پٹکے کی طرح ہمیشہ اُس سے کمربستہ رہے۔

20 رب میرے مخالفوں کو اور اُنہیں جو میرے خلاف بُری باتیں کرتے ہیں یہی سزا دے۔

21 لیکن تُو اے رب قادرِ مطلق، اپنے نام کی خاطر میرے ساتھ مہربانی کا سلوک کر۔ مجھے بچا، کیونکہ تیری ہی شفقت تسلی بخش ہے۔

22 کیونکہ مَیں مصیبت زدہ اور ضرورت مند ہوں۔ میرا دل میرے اندر مجروح ہے۔

23 شام کے ڈھلتے سائے کی طرح مَیں ختم ہونے والا ہوں۔ مجھے ٹڈی کی طرح جھاڑ کر دُور کر دیا گیا ہے۔

24 روزہ رکھتے رکھتے میرے گھٹنے ڈگمگانے لگے اور میرا جسم سوکھ گیا ہے۔

25 مَیں اپنے دشمنوں کے لئے مذاق کا نشانہ بن گیا ہوں۔ مجھے دیکھ کر وہ سر ہلا کر ”توبہ توبہ“ کہتے ہیں۔

26 اے رب میرے خدا، میری مدد کر! اپنی شفقت کا اظہار کر کے مجھے چھڑا!

27 اُنہیں پتا چلے کہ یہ تیرے ہاتھ سے پیش آیا ہے، کہ تُو رب ہی نے یہ سب کچھ کیا ہے۔

28 جب وہ لعنت کریں تو مجھے برکت دے! جب وہ میرے خلاف اُٹھیں تو بخش دے کہ شرمندہ ہو جائیں جبکہ تیرا خادم خوش ہو۔

29 میرے مخالف رُسوائی سے ملبّس ہو جائیں، اُنہیں شرمندگی کی چادر اوڑھنی پڑے۔

30 مَیں زور سے رب کی ستائش کروں گا، بہتوں کے درمیان اُس کی حمد کروں گا۔

31 کیونکہ وہ محتاج کے دہنے ہاتھ کھڑا رہتا ہے تاکہ اُسے اُن سے بچائے جو اُسے مجرم ٹھہراتے ہیں۔

ابدی بادشاہ اور امام

110 داؤد کا زبور۔

رب نے میرے رب سے کہا، ”میرے دہنے ہاتھ بیٹھ، جب تک مَیں تیرے دشمنوں کو تیرے پاؤں کی چوکی نہ بنا دوں۔“

2 رب صیون سے تیری سلطنت کی سرحدیں بڑھا کر کہے گا، ”آس پاس کے دشمنوں پر حکومت کر!“

3 جس دن تُو اپنی فوج کو کھڑا کرے گا تیری قوم خوشی سے تیرے پیچھے ہو لے گی۔ تُو مقدّس شان و شوکت سے آراستہ ہو کر طلوعِ صبح کے باطن سے اپنی جوانی کی اوس پائے گا۔

4 رب نے قسم کھائی ہے اور اِس سے پچھتائے گا نہیں، ”تُو ابد تک امام ہے، ایسا امام جیسا مَلِک صِدق تھا۔“

5 رب تیرے دہنے ہاتھ پر رہے گا اور اپنے غضب کے دن دیگر بادشاہوں کو چُور چُور کرے گا۔

6 وہ قوموں میں عدالت کر کے میدان کو لاشوں سے بھر دے گا اور دُور تک سروں کو پاش پاش کرے گا۔

7 راستے میں وہ ندی سے پانی پی لے گا، اِس لئے اپنا سر اُٹھائے پھرے گا۔

اللہ کے فضل کی تمجید

111 رب کی حمد ہو! مَیں پورے دل سے دیانت داروں کی مجلس اور جماعت میں رب کا شکر کروں گا۔

2 رب کے کام عظیم ہیں۔ جو اُن سے لطف اندوز ہوتے ہیں وہ اُن کا خوب مطالعہ کرتے ہیں۔

3 اُس کا کام شاندار اور جلالی ہے، اُس کی راستی ابد تک قائم رہتی ہے۔

4 وہ اپنے معجزے یاد کراتا ہے۔ رب مہربان اور رحیم ہے۔

5 جو اُس کا خوف مانتے ہیں اُنہیں اُس نے خوراک مہیا کی ہے۔ وہ ہمیشہ تک اپنے عہد کا خیال رکھے گا۔

6 اُس نے اپنی قوم کو اپنے زبردست کاموں کا اعلان کر کے کہا، ”مَیں تمہیں غیرقوموں کی میراث عطا کروں گا۔“

7 جو بھی کام اُس کے ہاتھ کریں وہ سچے اور راست ہیں۔ اُس کے تمام احکام قابلِ اعتماد ہیں۔

8 وہ ازل سے ابد تک قائم ہیں، اور اُن پر سچائی اور دیانت داری سے عمل کرنا ہے۔

9 اُس نے اپنی قوم کا فدیہ بھیج کر اُسے چھڑایا ہے۔ اُس نے فرمایا، ”میرا قوم کے ساتھ عہد ابد تک قائم رہے۔“ اُس کا نام قدوس اور پُرجلال ہے۔

10 حکمت اِس سے شروع ہوتی ہے کہ ہم رب کا خوف مانیں۔ جو بھی اُس کے احکام پر عمل کرے اُسے اچھی سمجھ حاصل ہو گی۔ اُس کی حمد ہمیشہ تک قائم رہے گی۔

اللہ کے خوف کی تعریف

112 رب کی حمد ہو! مبارک ہے وہ جو اللہ کا خوف مانتا اور اُس کے احکام سے بہت لطف اندوز ہوتا ہے۔

2 اُس کے فرزند ملک میں طاقت ور ہوں گے، اور دیانت دار کی نسل کو برکت ملے گی۔

3 دولت اور خوش حالی اُس کے گھر میں رہے گی، اور اُس کی راست بازی ابد تک قائم رہے گی۔

4 اندھیرے میں چلتے وقت دیانت داروں پر روشنی چمکتی ہے۔ وہ راست باز، مہربان اور رحیم ہے۔

5 مہربانی کرنا اور قرض دینا بابرکت ہے۔ جو اپنے معاملوں کو انصاف سے حل کرے وہ اچھا کرے گا،

6 کیونکہ وہ ابد تک نہیں ڈگمگائے گا۔ راست باز ہمیشہ ہی یاد رہے گا۔

7 وہ بُری خبر ملنے سے نہیں ڈرتا۔ اُس کا دل مضبوط ہے، اور وہ رب پر بھروسا رکھتا ہے۔

8 اُس کا دل مستحکم ہے۔ وہ سہما ہوا نہیں رہتا، کیونکہ وہ جانتا ہے کہ ایک دن مَیں اپنے دشمنوں کی شکست دیکھ کر خوش ہوں گا۔

9 وہ فیاضی سے ضرورت مندوں میں خیرات بکھیر دیتا ہے۔ اُس کی راست بازی ہمیشہ قائم رہے گی، اور اُسے عزت کے ساتھ سرفراز کیا جائے گا۔

10 بےدین یہ دیکھ کر ناراض ہو جائے گا، وہ دانت پیس پیس کر نیست ہو جائے گا۔ جو کچھ بےدین چاہتے ہیں وہ جاتا رہے گا۔

اللہ کی عظمت اور مہربانی

113 رب کی حمد ہو! اے رب کے خادمو، رب کے نام کی ستائش کرو، رب کے نام کی تعریف کرو۔

2 رب کے نام کی اب سے ابد تک تمجید ہو۔

3 طلوعِ صبح سے غروبِ آفتاب تک رب کے نام کی حمد ہو۔

4 رب تمام اقوام سے سربلند ہے، اُس کا جلال آسمان سے عظیم ہے۔

5 کون رب ہمارے خدا کی مانند ہے جو بلندیوں پر تخت نشین ہے

6 اور آسمان و زمین کو دیکھنے کے لئے نیچے جھکتا ہے؟

7 پست حال کو وہ خاک میں سے اُٹھا کر پاؤں پر کھڑا کرتا، محتاج کو راکھ سے نکال کر سرفراز کرتا ہے۔

8 وہ اُسے شرفا کے ساتھ، اپنی قوم کے شرفا کے ساتھ بٹھا دیتا ہے۔

9 بانجھ کو وہ اولاد عطا کرتا ہے تاکہ وہ گھر میں خوشی سے زندگی گزار سکے۔ رب کی حمد ہو!

مصر میں اللہ کے معجزات

114 جب اسرائیل مصر سے روانہ ہوا اور یعقوب کا گھرانا اجنبی زبان بولنے والی قوم سے نکل آیا

2 تو یہوداہ اللہ کا مقدِس بن گیا اور اسرائیل اُس کی بادشاہی۔

3 یہ دیکھ کر سمندر بھاگ گیا اور دریائے یردن پیچھے ہٹ گیا۔

4 پہاڑ مینڈھوں کی طرح کودنے اور پہاڑیاں جوان بھیڑ بکریوں کی طرح پھاندنے لگیں۔

5 اے سمندر، کیا ہوا کہ تُو بھاگ گیا ہے؟ اے یردن، کیا ہوا کہ تُو پیچھے ہٹ گیا ہے؟

6 اے پہاڑو، کیا ہوا کہ تم مینڈھوں کی طرح کودنے لگے ہو؟ اے پہاڑیو، کیا ہوا کہ تم جوان بھیڑ بکریوں کی طرح پھاندنے لگی ہو؟

7 اے زمین، رب کے حضور، یعقوب کے خدا کے حضور لرز اُٹھ،

8 اُس کے سامنے تھرتھرا جس نے چٹان کو جوہڑ میں اور سخت پتھر کو چشمے میں بدل دیا۔

اللہ ہی کی حمد ہو

115 اے رب، ہماری ہی عزت کی خاطر کام نہ کر بلکہ اِس لئے کہ تیرے نام کو جلال ملے، اِس لئے کہ تُو مہربان اور وفادار خدا ہے۔

2 دیگر اقوام کیوں کہیں، ”اُن کا خدا کہاں ہے؟“

3 ہمارا خدا تو آسمان پر ہے، اور جو جی چاہے کرتا ہے۔

4 اُن کے بُت سونے چاندی کے ہیں، انسان کے ہاتھ نے اُنہیں بنایا ہے۔
5 اُن کے منہ ہیں لیکن وہ بول نہیں سکتے۔ اُن کی آنکھیں ہیں لیکن وہ دیکھ نہیں سکتے۔
6 اُن کے کان ہیں لیکن وہ سن نہیں سکتے، اُن کی ناک ہے لیکن وہ سونگھ نہیں سکتے۔
7 اُن کے ہاتھ ہیں، لیکن وہ چھو نہیں سکتے۔ اُن کے پاؤں ہیں، لیکن وہ چل نہیں سکتے۔ اُن کے گلے سے آواز نہیں نکلتی۔
8 جو بُت بناتے ہیں وہ اُن کی مانند ہو جائیں، جو اُن پر بھروسا رکھتے ہیں وہ اُن جیسے بے حس و حرکت ہو جائیں۔

9 اے اسرائیل، رب پر بھروسا رکھ! وہی تیرا سہارا اور تیری ڈھال ہے۔
10 اے ہارون کے گھرانے، رب پر بھروسا رکھ! وہی تیرا سہارا اور تیری ڈھال ہے۔
11 اے رب کا خوف ماننے والو، رب پر بھروسا رکھو! وہی تمہارا سہارا اور تمہاری ڈھال ہے۔

12 رب نے ہمارا خیال کیا ہے، اور وہ ہمیں برکت دے گا۔ وہ اسرائیل کے گھرانے کو برکت دے گا، وہ ہارون کے گھرانے کو برکت دے گا۔
13 وہ رب کا خوف ماننے والوں کو برکت دے گا، خواہ چھوٹے ہوں یا بڑے۔
14 رب تمہاری تعداد میں اضافہ کرے، تمہاری بھی اور تمہاری اولاد کی بھی۔
15 رب جو آسمان و زمین کا خالق ہے تمہیں برکت سے مالا مال کرے۔
16 آسمان تو رب کا ہے، لیکن زمین کو اُس نے آدم زادوں کو بخش دیا ہے۔
17 اے رب، مُردے تیری ستائش نہیں کرتے، خاموشی کے ملک میں اُترنے والوں میں سے کوئی بھی تیری تمجید نہیں کرتا۔
18 لیکن ہم رب کی ستائش اب سے ابد تک کریں گے۔ رب کی حمد ہو!

موت سے نجات پر شکر گزاری

116 مَیں رب سے محبت رکھتا ہوں، کیونکہ اُس نے میری آواز اور میری التجا سنی ہے۔
2 اُس نے اپنا کان میری طرف جھکایا ہے، اِس لئے مَیں عمر بھر اُسے پکاروں گا۔

3 موت نے مجھے اپنی زنجیروں میں جکڑ لیا، اور پاتال کی پریشانیاں مجھ پر غالب آئیں۔ مَیں مصیبت اور دُکھ میں پھنس گیا۔
4 تب مَیں نے رب کا نام پکارا، ”اے رب، مہربانی کر کے مجھے بچا!“
5 رب مہربان اور راست ہے، ہمارا خدا رحیم ہے۔
6 رب سادہ لوگوں کی حفاظت کرتا ہے۔ جب مَیں پست حال تھا تو اُس نے مجھے بچایا۔
7 اے میری جان، اپنی آرام گاہ کے پاس واپس آ، کیونکہ رب نے تیرے ساتھ بھلائی کی ہے۔

8 کیونکہ اے رب، تُو نے میری جان کو موت سے، میری آنکھوں کو آنسو بہانے سے اور میرے پاؤں کو پھسلنے سے بچایا ہے۔
9 اب مَیں زندوں کی زمین میں رہ کر رب کے حضور چلوں گا۔
10 مَیں ایمان لایا اور اِس لئے بولا، ”مَیں شدید مصیبت میں پھنس گیا ہوں۔“
11 مَیں سخت گھبرا گیا اور بولا، ”تمام انسان دروغ گو ہیں۔“
12 جو بھلائیاں رب نے میرے ساتھ کی ہیں اُن سب کے عوض مَیں کیا دوں؟
13 مَیں نجات کا پیالہ اُٹھا کر رب کا نام پکاروں گا۔
14 مَیں رب کے حضور اُس کی ساری قوم کے سامنے ہی اپنی مَنتیں پوری کروں گا۔

15 رب کی نگاہ میں اُس کے ایمان داروں کی موت گراں قدر ہے۔
16 اے رب، یقیناً مَیں تیرا خادم، ہاں تیرا خادم اور تیری خادمہ کا بیٹا ہوں۔ تُو نے میری زنجیروں کو توڑ ڈالا ہے۔
17 مَیں تجھے شکرگزاری کی قربانی پیش کر کے تیرا نام پکاروں گا۔
18 مَیں رب کے حضور اُس کی ساری قوم کے سامنے ہی اپنی مَنتیں پوری کروں گا۔
19 مَیں رب کے گھر کی بارگاہوں میں، اے یروشلم تیرے بیچ میں ہی اُنہیں پورا کروں گا۔ رب کی حمد ہو۔

تمام اقوام اللہ کی حمد کریں

117

اے تمام اقوام، رب کی تمجید کرو!
اے تمام اُمّتو، اُس کی مدح سرائی کرو!
2 کیونکہ اُس کی ہم پر شفقت عظیم ہے، اور رب کی وفاداری ابدی ہے۔ رب کی حمد ہو!

اللہ کی مدد پر شکرگزاری

118

رب کا شکر کرو، کیونکہ وہ بھلا ہے، اور اُس کی شفقت ابدی ہے۔
2 اسرائیل کہے، ”اُس کی شفقت ابدی ہے۔“
3 ہارون کا گھرانا کہے، ”اُس کی شفقت ابدی ہے۔“
4 رب کا خوف ماننے والے کہیں، ”اُس کی شفقت ابدی ہے۔“

5 مصیبت میں مَیں نے رب کو پکارا تو رب نے میری سن کر میرے پاؤں کو کھلے میدان میں قائم کر دیا ہے۔
6 رب میرے حق میں ہے، اِس لئے مَیں نہیں ڈروں گا۔ انسان میرا کیا بگاڑ سکتا ہے؟
7 رب میرے حق میں ہے اور میرا سہارا ہے، اِس لئے مَیں اُن کی شکست دیکھ کر خوش ہوں گا جو مجھ سے نفرت کرتے ہیں۔

8 رب میں پناہ لینا انسان پر اعتماد کرنے سے کہیں بہتر ہے۔
9 رب میں پناہ لینا شرفا پر اعتماد کرنے سے کہیں بہتر ہے۔

[10] تمام اقوام نے مجھے گھیر لیا، لیکن مَیں نے اللہ کا نام لے کر اُنہیں بھگا دیا۔
[11] اُنہوں نے مجھے گھیر لیا، ہاں چاروں طرف سے گھیر لیا، لیکن مَیں نے اللہ کا نام لے کر اُنہیں بھگا دیا۔
[12] وہ شہد کی مکھیوں کی طرح چاروں طرف سے مجھ پر حملہ آور ہوئے، لیکن کانٹےدار جھاڑیوں کی آگ کی طرح جلد ہی بجھ گئے۔ مَیں نے رب کا نام لے کر اُنہیں بھگا دیا۔
[13] دشمن نے مجھے دھکا دے کر گرانے کی کوشش کی، لیکن رب نے میری مدد کی۔
[14] رب میری قوت اور میرا گیت ہے، وہ میری نجات بن گیا ہے۔

[15] خوشی اور فتح کے نعرے راست بازوں کے خیموں میں گونجتے ہیں، ”رب کا دہنا ہاتھ زبردست کام کرتا ہے!
[16] رب کا دہنا ہاتھ سرفراز کرتا ہے، رب کا دہنا ہاتھ زبردست کام کرتا ہے!“
[17] مَیں نہیں مروں گا بلکہ زندہ رہ کر رب کے کام بیان کروں گا۔
[18] گو رب نے میری سخت تادیب کی ہے، اُس نے مجھے موت کے حوالے نہیں کیا۔

[19] راستی کے دروازے میرے لئے کھول دو تاکہ مَیں اُن میں داخل ہو کر رب کا شکر کروں۔
[20] یہ رب کا دروازہ ہے، اِسی میں راست باز داخل ہوتے ہیں۔
[21] مَیں تیرا شکر کرتا ہوں، کیونکہ تُو نے میری سن کر مجھے بچایا ہے۔
[22] جس پتھر کو مکان بنانے والوں نے رد کیا وہ کونے کا بنیادی پتھر بن گیا۔
[23] یہ رب نے کیا اور دیکھنے میں کتنا حیرت انگیز ہے۔
[24] اِسی دن رب نے اپنی قدرت دکھائی ہے۔ آؤ، ہم شادیانہ بجا کر اُس کی خوشی منائیں۔
[25] اے رب، مہربانی کر کے ہمیں بچا! اے رب، مہربانی کر کے کامیابی عطا فرما!

[26] مبارک ہے وہ جو رب کے نام سے آتا ہے۔ رب کی سکونت گاہ سے ہم تمہیں برکت دیتے ہیں۔
[27] رب ہی خدا ہے، اور اُس نے ہمیں روشنی بخشی ہے۔ آؤ، عید کی قربانی رسّیوں سے قربان گاہ کے سینگوں کے ساتھ باندھو۔

[28] تُو میرا خدا ہے، اور مَیں تیرا شکر کرتا ہوں۔ اے میرے خدا، مَیں تیری تعظیم کرتا ہوں۔
[29] رب کی ستائش کرو، کیونکہ وہ بھلا ہے اور اُس کی شفقت ابدی ہے۔

اللہ کے کلام کی شان

-1-

119 مبارک ہیں وہ جن کا چال چلن بےالزام ہے، جو رب کی شریعت کے مطابق زندگی گزارتے ہیں۔
[2] مبارک ہیں وہ جو اُس کے احکام پر عمل کرتے اور پورے دل سے اُس کے طالب رہتے ہیں،

3 جو بدی نہیں کرتے بلکہ اُس کی راہوں پر چلتے ہیں۔
4 تُو نے ہمیں اپنے احکام دیئے ہیں، اور تُو چاہتا ہے کہ ہم ہر لحاظ سے اُن کے تابع رہیں۔
5 کاش میری راہیں اِتنی پختہ ہوں کہ مَیں ثابت قدمی سے تیرے احکام پر عمل کروں!
6 تب مَیں شرمندہ نہیں ہوں گا، کیونکہ میری آنکھیں تیرے تمام احکام پر لگی رہیں گی۔
7 جتنا مَیں تیرے با انصاف فیصلوں کے بارے میں سیکھوں گا اُتنا ہی دیانت دار دل سے تیری ستائش کروں گا۔
8 تیرے احکام پر مَیں ہر وقت عمل کروں گا۔ مجھے پوری طرح ترک نہ کر!

-2-

9 نوجوان اپنی راہ کو کس طرح پاک رکھے؟ اِس طرح کہ تیرے کلام کے مطابق زندگی گزارے۔
10 مَیں پورے دل سے تیرا طالب رہا ہوں۔ مجھے اپنے احکام سے بھٹکنے نہ دے۔
11 مَیں نے تیرا کلام اپنے دل میں محفوظ رکھا ہے تاکہ تیرا گناہ نہ کروں۔
12 اے رب، تیری حمد ہو! مجھے اپنے احکام سکھا۔
13 اپنے ہونٹوں سے مَیں دوسروں کو تیرے منہ کی تمام ہدایات سناتا ہوں۔
14 مَیں تیرے احکام کی راہ سے اُتنا لطف اندوز ہوتا ہوں جتنا کہ ہر طرح کی دولت سے۔
15 مَیں تیری ہدایات میں محوِ خیال رہوں گا اور تیری راہوں کو تکتا رہوں گا۔
16 مَیں تیرے فرمانوں سے لطف اندوز ہوتا ہوں اور تیرا کلام نہیں بھولتا۔

-3-

17 اپنے خادم سے بھلائی کر تاکہ مَیں زندہ رہوں اور تیرے کلام کے مطابق زندگی گزاروں۔
18 میری آنکھوں کو کھول تاکہ تیری شریعت کے عجائب دیکھوں۔
19 دنیا میں مَیں پردیسی ہی ہوں۔ اپنے احکام مجھ سے چھپائے نہ رکھ!
20 میری جان ہر وقت تیری ہدایات کی آرزو کرتے کرتے نڈھال ہو رہی ہے۔
21 تُو مغروروں کو ڈانٹتا ہے۔ اُن پر لعنت جو تیرے احکام سے بھٹک جاتے ہیں!
22 مجھے لوگوں کی توہین اور تحقیر سے رِہائی دے، کیونکہ مَیں تیرے احکام کے تابع رہا ہوں۔
23 گو بزرگ میرے خلاف منصوبے باندھنے کے لئے بیٹھ گئے ہیں، تیرا خادم تیرے احکام میں محوِ خیال رہتا ہے۔
24 تیرے احکام سے ہی مَیں لطف اُٹھاتا ہوں، وہی میرے مشیر ہیں۔

-4-

25 میری جان خاک میں دب گئی ہے۔ اپنے کلام کے مطابق میری جان کو تازہ دم کر۔
26 مَیں نے اپنی راہیں بیان کیں تو تُو نے میری سنی۔ مجھے اپنے احکام سکھا۔
27 مجھے اپنے احکام کی راہ سمجھنے کے قابل بنا تاکہ تیرے عجائب میں محوِ خیال رہوں۔
28 میری جان دُکھ کے مارے نڈھال ہو گئی ہے۔ مجھے اپنے کلام کے مطابق تقویت دے۔
29 فریب کی راہ مجھ سے دُور رکھ اور مجھے اپنی

شریعت سے نواز۔
30 مَیں نے وفا کی راہ اختیار کر کے تیرے آئین اپنے سامنے رکھے ہیں۔
31 مَیں تیرے احکام سے لپٹا رہتا ہوں۔ اے رب، مجھے شرمندہ نہ ہونے دے۔
32 مَیں تیرے فرمانوں کی راہ پر دوڑتا ہوں، کیونکہ تُو نے میرے دل کو کشادگی بخشی ہے۔

-5-

33 اے رب، مجھے اپنے آئین کی راہ سکھا تو مَیں عمر بھر اُن پر عمل کروں گا۔
34 مجھے سمجھ عطا کر تاکہ تیری شریعت کے مطابق زندگی گزاروں اور پورے دل سے اُس کے تابع رہوں۔
35 اپنے احکام کی راہ پر میری راہنمائی کر، کیونکہ یہی مَیں پسند کرتا ہوں۔
36 میرے دل کو لالچ میں آنے نہ دے بلکہ اُسے اپنے فرمانوں کی طرف مائل کر۔
37 میری آنکھوں کو باطل چیزوں سے پھیر لے، اور مجھے اپنی راہوں پر سنبھال کر میری جان کو تازہ دم کر۔
38 جو وعدہ تُو نے اپنے خادم سے کیا وہ پورا کر تاکہ لوگ تیرا خوف مانیں۔
39 جس رُسوائی سے مجھے خوف ہے اُس کا خطرہ دُور کر، کیونکہ تیرے احکام اچھے ہیں۔
40 مَیں تیری ہدایات کا شدید آرزومند ہوں، اپنی راستی سے میری جان کو تازہ دم کر۔

-6-

41 اے رب، تیری شفقت اور وہ نجات جس کا وعدہ تُو نے کیا ہے مجھ تک پہنچے
42 تاکہ مَیں بے عزتی کرنے والے کو جواب دے سکوں۔ کیونکہ مَیں تیرے کلام پر بھروسا رکھتا ہوں۔
43 میرے منہ سے سچائی کا کلام نہ چھین، کیونکہ مَیں تیرے فرمانوں کے انتظار میں ہوں۔
44 مَیں ہر وقت تیری شریعت کی پیروی کروں گا، اب سے ابد تک اُس میں قائم رہوں گا۔
45 مَیں کھلے میدان میں چلتا پھروں گا، کیونکہ تیرے آئین کا طالب رہتا ہوں۔
46 مَیں شرم کئے بغیر بادشاہوں کے سامنے تیرے احکام بیان کروں گا۔
47 مَیں تیرے فرمانوں سے لطف اندوز ہوتا ہوں، وہ مجھے پیارے ہیں۔
48 مَیں اپنے ہاتھ تیرے فرمانوں کی طرف اُٹھاؤں گا، کیونکہ وہ مجھے پیارے ہیں۔ مَیں تیری ہدایات میں محوِ خیال رہوں گا۔

-7-

49 اُس بات کا خیال رکھ جو تُو نے اپنے خادم سے کی اور جس سے تُو نے مجھے اُمید دلائی ہے۔
50 مصیبت میں یہی تسلی کا باعث رہا ہے کہ تیرا کلام میری جان کو تازہ دم کرتا ہے۔
51 مغرور میرا حد سے زیادہ مذاق اُڑاتے ہیں، لیکن مَیں تیری شریعت سے دُور نہیں ہوتا۔
52 اے رب، مَیں تیرے قدیم فرمان یاد کرتا ہوں تو مجھے تسلی ملتی ہے۔
53 بےدینوں کو دیکھ کر مَیں آگ بگولا ہو جاتا ہوں، کیونکہ اُنہوں نے تیری شریعت کو ترک کیا ہے۔
54 جس گھر میں مَیں پردیسی ہوں اُس میں مَیں تیرے احکام کے گیت گاتا رہتا ہوں۔
55 اے رب، رات کو مَیں تیرا نام یاد کرتا ہوں،

تیری شریعت پر عمل کرتا رہتا ہوں۔

56 یہ تیری بخشش ہے کہ مَیں تیرے آئین کی پیروی کرتا ہوں۔

-8-

57 رب میری میراث ہے۔ مَیں نے تیرے فرمانوں پر عمل کرنے کا وعدہ کیا ہے۔

58 مَیں پورے دل سے تیری شفقت کا طالب رہا ہوں۔ اپنے وعدے کے مطابق مجھ پر مہربانی کر۔

59 مَیں نے اپنی راہوں پر دھیان دے کر تیرے احکام کی طرف قدم بڑھائے ہیں۔

60 مَیں نہیں جھجکتا بلکہ بھاگ کر تیرے احکام پر عمل کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔

61 بےدینوں کے رسّوں نے مجھے جکڑ لیا ہے، لیکن مَیں تیری شریعت نہیں بھولتا۔

62 آدھی رات کو مَیں جاگ اُٹھتا ہوں تاکہ تیرے راست فرمانوں کے لئے تیرا شکر کروں۔

63 مَیں اُن سب کا ساتھی ہوں جو تیرا خوف مانتے ہیں، اُن سب کا دوست جو تیری ہدایات پر عمل کرتے ہیں۔

64 اے رب، دنیا تیری شفقت سے معمور ہے۔ مجھے اپنے احکام سکھا!

-9-

65 اے رب، تُو نے اپنے کلام کے مطابق اپنے خادم سے بھلائی کی ہے۔

66 مجھے صحیح امتیاز اور عرفان سکھا، کیونکہ مَیں تیرے احکام پر ایمان رکھتا ہوں۔

67 اِس سے پہلے کہ مجھے پست کیا گیا مَیں آوارہ پھرتا تھا، لیکن اب مَیں تیرے کلام کے تابع رہتا ہوں۔

68 تُو بھلا ہے اور بھلائی کرتا ہے۔ مجھے اپنے آئین سکھا!

69 مغروروں نے جھوٹ بول کر مجھ پر کیچڑ اُچھالی ہے، لیکن مَیں پورے دل سے تیری ہدایات کی فرماں برداری کرتا ہوں۔

70 اُن کے دل اکڑ کر بےحس ہو گئے ہیں، لیکن مَیں تیری شریعت سے لطف اندوز ہوتا ہوں۔

71 میرے لئے اچھا تھا کہ مجھے پست کیا گیا، کیونکہ اِس طرح مَیں نے تیرے احکام سیکھ لئے۔

72 جو شریعت تیرے منہ سے صادر ہوئی ہے وہ مجھے سونے چاندی کے ہزاروں سِکوں سے زیادہ پسند ہے۔

-10-

73 تیرے ہاتھوں نے مجھے بنا کر مضبوط بنیاد پر رکھ دیا ہے۔ مجھے سمجھ عطا فرما تاکہ تیرے احکام سیکھ لوں۔

74 جو تیرا خوف مانتے ہیں وہ مجھے دیکھ کر خوش ہو جائیں، کیونکہ مَیں تیرے کلام کے انتظار میں رہتا ہوں۔

75 اے رب، مَیں نے جان لیا ہے کہ تیرے فیصلے راست ہیں۔ یہ بھی تیری وفاداری کا اظہار ہے کہ تُو نے مجھے پست کیا ہے۔

76 تیری شفقت مجھے تسلی دے، جس طرح تُو نے اپنے خادم سے وعدہ کیا ہے۔

77 مجھ پر اپنے رحم کا اظہار کر تاکہ میری جان میں جان آئے، کیونکہ مَیں تیری شریعت سے لطف اندوز ہوتا ہوں۔

78 جو مغرور مجھے جھوٹ سے پست کر رہے ہیں وہ شرمندہ ہو جائیں۔ لیکن مَیں تیرے فرمانوں میں محوِ خیال رہوں گا۔

79 کاش جو تیرا خوف مانتے اور تیرے احکام جانتے

ہیں وہ میرے پاس واپس آئیں!

80 میرا دل تیرے آئین کی پیروی کرنے میں بے الزام رہے تاکہ میری رُسوائی نہ ہو جائے۔

-11-

81 میری جان تیری نجات کی آرزو کرتے کرتے نڈھال ہو رہی ہے، مَیں تیرے کلام کے انتظار میں ہوں۔

82 میری آنکھیں تیرے وعدے کی راہ دیکھتے دیکھتے دُھندلا رہی ہیں۔ تُو مجھے کب تسلی دے گا؟

83 مَیں دھوئیں میں سکڑی ہوئی مشک کی مانند ہوں لیکن تیرے فرمانوں کو نہیں بھولتا۔

84 تیرے خادم کو مزید کتنی دیر انتظار کرنا پڑے گا؟ تُو میرا تعاقب کرنے والوں کی عدالت کب کرے گا؟

85 جو مغرور تیری شریعت کے تابع نہیں ہوتے اُنہوں نے مجھے پھنسانے کے لئے گڑھے کھود لئے ہیں۔

86 تیرے تمام احکام پُروفا ہیں۔ میری مدد کر، کیونکہ وہ جھوٹ کا سہارا لے کر میرا تعاقب کر رہے ہیں۔

87 وہ مجھے رُوئے زمین پر سے مٹانے کے قریب ہی ہیں، لیکن مَیں نے تیرے آئین کو ترک نہیں کیا۔

88 اپنی شفقت کا اظہار کر کے میری جان کو تازہ دم کر تاکہ تیرے منہ کے فرمانوں پر عمل کروں۔

-12-

89 اے رب، تیرا کلام ابد تک آسمان پر قائم و دائم ہے۔

90 تیری وفاداری پشت در پشت رہتی ہے۔ تُو نے زمین کی بنیاد رکھی، اور وہ وہیں کی وہیں برقرار رہتی ہے۔

91 آج تک آسمان و زمین تیرے فرمانوں کو پورا کرنے کے لئے حاضر رہتے ہیں، کیونکہ تمام چیزیں تیری خدمت کرنے کے لئے بنائی گئی ہیں۔

92 اگر تیری شریعت میری خوشی نہ ہوتی تو مَیں اپنی مصیبت میں ہلاک ہو گیا ہوتا۔

93 مَیں تیری ہدایات کبھی نہیں بھولوں گا، کیونکہ اُن ہی کے ذریعے تُو میری جان کو تازہ دم کرتا ہے۔

94 مَیں تیرا ہی ہوں، مجھے بچا! کیونکہ مَیں تیرے احکام کا طالب رہا ہوں۔

95 بےدین میری تاک میں بیٹھ گئے ہیں تاکہ مجھے مار ڈالیں، لیکن مَیں تیرے آئین پر دھیان دیتا رہوں گا۔

96 مَیں نے دیکھا ہے کہ ہر کامل چیز کی حد ہوتی ہے، لیکن تیرے فرمان کی کوئی حد نہیں ہوتی۔

-13-

97 تیری شریعت مجھے کتنی پیاری ہے! دن بھر مَیں اُس میں محوِ خیال رہتا ہوں۔

98 تیرا فرمان مجھے میرے دشمنوں سے زیادہ دانش مند بنا دیتا ہے، کیونکہ وہ ہمیشہ تک میرا خزانہ ہے۔

99 مجھے اپنے تمام اُستادوں سے زیادہ سمجھ حاصل ہے، کیونکہ مَیں تیرے آئین میں محوِ خیال رہتا ہوں۔

100 مجھے بزرگوں سے زیادہ سمجھ حاصل ہے، کیونکہ مَیں وفاداری سے تیرے احکام کی پیروی کرتا ہوں۔

101 مَیں نے ہر بُری راہ پر قدم رکھنے سے گریز کیا ہے تاکہ تیرے کلام سے لپٹا رہوں۔

102 مَیں تیرے فرمانوں سے دُور نہیں ہوا، کیونکہ تُو ہی نے مجھے تعلیم دی ہے۔

103 تیرا کلام کتنا لذیذ ہے، وہ میرے منہ میں شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔

104 تیرے احکام سے مجھے سمجھ حاصل ہوتی ہے، اِس لئے مَیں جھوٹ کی ہر راہ سے نفرت کرتا ہوں۔

-14-

105 تیرا کلام میرے پاؤں کے لئے چراغ ہے جو میری راہ کو روشن کرتا ہے۔

106 مَیں نے قسم کھائی ہے کہ تیرے راست فرمانوں کی پیروی کروں گا، اور مَیں یہ وعدہ پورا بھی کروں گا۔

107 مجھے بہت پست کیا گیا ہے۔ اے رب، اپنے کلام کے مطابق میری جان کو تازہ دم کر۔

108 اے رب، میرے منہ کی رضاکارانہ قربانیوں کو پسند کر اور مجھے اپنے آئین سکھا!

109 میری جان ہمیشہ خطرے میں ہے، لیکن مَیں تیری شریعت نہیں بھولتا۔

110 بے دینوں نے میرے لئے پھندا تیار کر رکھا ہے، لیکن مَیں تیرے فرمانوں سے نہیں بھٹکا۔

111 تیرے احکام میری ابدی میراث بن گئے ہیں، کیونکہ اُن سے میرا دل خوشی سے اُچھلتا ہے۔

112 مَیں نے اپنا دل تیرے احکام پر عمل کرنے کی طرف مائل کیا ہے، کیونکہ اِس کا اجر ابدی ہے۔

-15-

113 مَیں دو دلوں سے نفرت لیکن تیری شریعت سے محبت کرتا ہوں۔

114 تُو میری پناہ گاہ اور میری ڈھال ہے، مَیں تیرے کلام کے انتظار میں رہتا ہوں۔

115 اے بدکارو، مجھ سے دُور ہو جاؤ، کیونکہ مَیں اپنے خدا کے احکام سے لپٹا رہوں گا۔

116 اپنے فرمان کے مطابق مجھے سنبھال تاکہ زندہ رہوں۔ میری آس ٹوٹنے نہ دے تاکہ شرمندہ نہ ہو جاؤں۔

117 میرا سہارا بن تاکہ بچ کر ہر وقت تیرے آئین کا لحاظ رکھوں۔

118 تُو اُن سب کو رد کرتا ہے جو تیرے احکام سے بھٹکے پھرتے ہیں، کیونکہ اُن کی دھوکے بازی فریب ہی ہے۔

119 تُو زمین کے تمام بے دینوں کو ناپاک چاندی سے خارج کی ہوئی مَیل کی طرح پھینک کر نیست کر دیتا ہے، اِس لئے تیرے فرمان مجھے پیارے ہیں۔

120 میرا جسم تجھ سے دہشت کھا کر تھرتھراتا ہے، اور مَیں تیرے فیصلوں سے ڈرتا ہوں۔

-16-

121 مَیں نے راست اور باانصاف کام کیا ہے، چنانچہ مجھے اُن کے حوالے نہ کر جو مجھ پر ظلم کرتے ہیں۔

122 اپنے خادم کی خوش حالی کا ضامن بن کر مغروروں کو مجھ پر ظلم کرنے نہ دے۔

123 میری آنکھیں تیری نجات اور تیرے راست وعدے کی راہ دیکھتے دیکھتے رہ گئی ہیں۔

124 اپنے خادم سے تیرا سلوک تیری شفقت کے مطابق ہو۔ مجھے اپنے احکام سکھا۔

125 مَیں تیرا ہی خادم ہوں۔ مجھے فہم عطا فرما تاکہ تیرے آئین کی پوری سمجھ آئے۔

126 اب وقت آ گیا ہے کہ رب قدم اُٹھائے، کیونکہ لوگوں نے تیری شریعت کو توڑ ڈالا ہے۔

127 اِس لئے مَیں تیرے احکام کو سونے بلکہ خالص سونے سے زیادہ پیار کرتا ہوں۔

128 اِس لئے مَیں احتیاط سے تیرے تمام آئین کے مطابق زندگی گزارتا ہوں۔ مَیں ہر فریب دہ راہ سے نفرت کرتا ہوں۔

-17-

129 تیرے احکام تعجب انگیز ہیں، اِس لئے میری جان اُن پر عمل کرتی ہے۔

130 تیرے کلام کا انکشاف روشنی بخشتا اور سادہ لوح کو سمجھ عطا کرتا ہے۔

131 مَیں تیرے فرمانوں کے لئے اِتنا پیاسا ہوں کہ منہ کھول کر ہانپ رہا ہوں۔

132 میری طرف رجوع فرما اور مجھ پر وہی مہربانی کر جو تُو اُن سب پر کرتا ہے جو تیرے نام سے پیار کرتے ہیں۔

133 اپنے کلام سے میرے قدم مضبوط کر، کسی بھی گناہ کو مجھ پر حکومت نہ کرنے دے۔

134 فدیہ دے کر مجھے انسان کے ظلم سے چھٹکارا دے تاکہ مَیں تیرے احکام کے تابع رہوں۔

135 اپنے چہرے کا نور اپنے خادم پر چمکا اور مجھے اپنے احکام سکھا۔

136 میری آنکھوں سے آنسوؤں کی ندیاں بہہ رہی ہیں، کیونکہ لوگ تیری شریعت کے تابع نہیں رہتے۔

-18-

137 اے رب، تُو راست ہے، اور تیرے فیصلے درست ہیں۔

138 تُو نے راستی اور بڑی وفاداری کے ساتھ اپنے فرمان جاری کئے ہیں۔

139 میری جان غیرت کے باعث تباہ ہو گئی ہے، کیونکہ میرے دشمن تیرے فرمان بھول گئے ہیں۔

140 تیرا کلام آزما کر پاک صاف ثابت ہوا ہے، تیرا خادم اُسے پیار کرتا ہے۔

141 مجھے ذلیل اور حقیر جانا جاتا ہے، لیکن مَیں تیرے آئین نہیں بھولتا۔

142 تیری راستی ابدی ہے، اور تیری شریعت سچائی ہے۔

143 مصیبت اور پریشانی مجھ پر غالب آ گئی ہیں، لیکن مَیں تیرے احکام سے لطف اندوز ہوتا ہوں۔

144 تیرے احکام ابد تک راست ہیں۔ مجھے سمجھ عطا فرما تاکہ مَیں جیتا رہوں۔

-19-

145 مَیں پورے دل سے پکارتا ہوں، "اے رب، میری سن! مَیں تیرے آئین کے مطابق زندگی گزاروں گا۔"

146 مَیں پکارتا ہوں، "مجھے بچا! مَیں تیرے احکام کی پیروی کروں گا۔"

147 پَو پھٹنے سے پہلے پہلے مَیں اُٹھ کر مدد کے لئے پکارتا ہوں۔ مَیں تیرے کلام کے انتظار میں ہوں۔

148 رات کے وقت ہی میری آنکھیں کھل جاتی ہیں تاکہ تیرے کلام پر غور و خوض کروں۔

149 اپنی شفقت کے مطابق میری آواز سن! اے رب، اپنے فرمانوں کے مطابق میری جان کو تازہ دم کر۔

150 جو چالاکی سے میرا تعاقب کر رہے ہیں وہ قریب پہنچ گئے ہیں۔ لیکن وہ تیری شریعت سے انتہائی دُور ہیں۔

151 اے رب، تُو قریب ہی ہے، اور تیرے احکام سچائی ہیں۔

152 بڑی دیر پہلے مجھے تیرے فرمانوں سے معلوم ہوا ہے کہ تُو نے اُنہیں ہمیشہ کے لئے قائم رکھا ہے۔

-20-

153 میری مصیبت کا خیال کر کے مجھے بچا! کیونکہ مَیں تیری شریعت نہیں بھولتا۔

154 عدالت میں میرے حق میں لڑ کر میرا عوضانہ

دے تاکہ میری جان چھوٹ جائے۔ اپنے وعدے کے مطابق میری جان کو تازہ دم کر۔

[155] نجات بے دینوں سے بہت دُور ہے، کیونکہ وہ تیرے احکام کے طالب نہیں ہوتے۔

[156] اے رب، تُو متعدد طریقوں سے اپنے رحم کا اظہار کرتا ہے۔ اپنے آئین کے مطابق میری جان کو تازہ دم کر۔

[157] میرا تعاقب کرنے والوں اور میرے دشمنوں کی بڑی تعداد ہے، لیکن مَیں تیرے احکام سے دُور نہیں ہوا۔

[158] بے وفاؤں کو دیکھ کر مجھے گھن آتی ہے، کیونکہ وہ تیرے کلام کے مطابق زندگی نہیں گزارتے۔

[159] دیکھ، مجھے تیرے احکام سے پیار ہے۔ اے رب، اپنی شفقت کے مطابق میری جان کو تازہ دم کر۔

[160] تیرے کلام کا لُبِ لباب سچائی ہے، تیرے تمام راست فرمان ابد تک قائم ہیں۔

-21-

[161] سردار بلاوجہ میرا پیچھا کرتے ہیں، لیکن میرا دل تیرے کلام سے ہی ڈرتا ہے۔

[162] مَیں تیرے کلام کی خوشی اُس کی طرح مناتا ہوں جسے کثرت کا مالِ غنیمت مل گیا ہو۔

[163] مَیں جھوٹ سے نفرت کرتا بلکہ گھن کھاتا ہوں، لیکن تیری شریعت مجھے پیاری ہے۔

[164] مَیں دن میں سات بار تیری ستائش کرتا ہوں، کیونکہ تیرے احکام راست ہیں۔

[165] جنہیں شریعت پیاری ہے اُنہیں بڑا سکون حاصل ہے، وہ کسی بھی چیز سے ٹھوکر کھا کر نہیں گریں گے۔

[166] اے رب، مَیں تیری نجات کے انتظار میں رہتے ہوئے تیرے احکام کی پیروی کرتا ہوں۔

[167] میری جان تیرے فرمانوں سے لپٹی رہتی ہے، وہ اُسے نہایت پیارے ہیں۔

[168] مَیں تیرے آئین اور ہدایات کی پیروی کرتا ہوں، کیونکہ میری تمام راہیں تیرے سامنے ہیں۔

-22-

[169] اے رب، میری آہیں تیرے سامنے آئیں، مجھے اپنے کلام کے مطابق سمجھ عطا فرما۔

[170] میری التجائیں تیرے سامنے آئیں، مجھے اپنے کلام کے مطابق چھڑا!

[171] میرے ہونٹوں سے حمد و ثنا پھوٹ نکلے، کیونکہ تُو مجھے اپنے احکام سکھاتا ہے۔

[172] میری زبان تیرے کلام کی مدح سرائی کرے، کیونکہ تیرے تمام فرمان راست ہیں۔

[173] تیرا ہاتھ میری مدد کرنے کے لئے تیار رہے، کیونکہ مَیں نے تیرے احکام اختیار کئے ہیں۔

[174] اے رب، مَیں تیری نجات کا آرزومند ہوں، تیری شریعت سے لطف اندوز ہوتا ہوں۔

[175] میری جان زندہ رہے تاکہ تیری ستائش کر سکے۔ تیرے آئین میری مدد کریں۔

[176] مَیں بھٹکی ہوئی بھیڑ کی طرح آوارہ پھر رہا ہوں۔ اپنے خادم کو تلاش کر، کیونکہ مَیں تیرے احکام نہیں بھولتا۔

تہمت لگانے والوں سے رِہائی کے لئے دعا

120

زیارت کا گیت۔ مصیبت میں مَیں نے رب کو پکارا، اور اُس نے میری سنی۔

2 اے رب، میری جان کو جھوٹے ہونٹوں اور فریب دہ زبان سے بچا۔

3 اے فریب دہ زبان، وہ تیرے ساتھ کیا کرے، مزید تجھے کیا دے؟

4 وہ تجھ پر جنگجو کے تیز تیر اور دہکتے کوئلے برسائے!

5 مجھ پر افسوس! مجھے اجنبی ملک مسک میں، قیدار کے خیموں کے پاس رہنا پڑتا ہے۔

6 اِتنی دیر سے امن کے دشمنوں کے پاس رہنے سے میری جان تنگ آ گئی ہے۔

7 مَیں تو امن چاہتا ہوں، لیکن جب کبھی بولوں تو وہ جنگ کرنے پر تُلے ہوتے ہیں۔

انسان کا وفادار محافظ

121 زیارت کا گیت۔

مَیں اپنی آنکھوں کو پہاڑوں کی طرف اُٹھاتا ہوں۔ میری مدد کہاں سے آتی ہے؟

2 میری مدد رب سے آتی ہے، جو آسمان و زمین کا خالق ہے۔

3 وہ تیرا پاؤں پھسلنے نہیں دے گا۔ تیرا محافظ اونگھنے کا نہیں۔

4 یقیناً اسرائیل کا محافظ نہ اونگھتا ہے، نہ سوتا ہے۔

5 رب تیرا محافظ ہے، رب تیرے دہنے ہاتھ پر سائبان ہے۔

6 نہ دن کو سورج، نہ رات کو چاند تجھے ضرر پہنچائے گا۔

7 رب تجھے ہر نقصان سے بچائے گا، وہ تیری جان کو محفوظ رکھے گا۔

8 رب اب سے ابد تک تیرے آنے جانے کی پہرا داری کرے گا۔

یروشلم پر برکت

122 داؤد کا زیارت کا گیت۔

مَیں اُن سے خوش ہوا جنھوں نے مجھ سے کہا، ”آؤ، ہم رب کے گھر چلیں۔“

2 اے یروشلم، اب ہمارے پاؤں تیرے دروازوں میں کھڑے ہیں۔

3 یروشلم شہر یوں بنایا گیا ہے کہ اُس کے تمام حصے مضبوطی سے ایک دوسرے کے ساتھ جُڑے ہوئے ہیں۔

4 وہاں قبیلے، ہاں رب کے قبیلے حاضر ہوتے ہیں تاکہ رب کے نام کی ستائش کریں جس طرح اسرائیل کو فرمایا گیا ہے۔

5 کیونکہ وہاں تخت عدالت کرنے کے لئے لگائے گئے ہیں، وہاں داؤد کے گھرانے کے تخت ہیں۔

6 یروشلم کے لئے سلامتی مانگو! ”جو تجھ سے پیار کرتے ہیں وہ سکون پائیں۔

7 تیری فصیل میں سلامتی اور تیرے محلوں میں سکون ہو۔“

8 اپنے بھائیوں اور ہم سایوں کی خاطر مَیں کہوں گا، ”تیرے اندر سلامتی ہو!“

9 رب ہمارے خدا کے گھر کی خاطر مَیں تیری خوش حالی کا طالب رہوں گا۔

اللہ ہم پر مہربانی کرے

123

زیارت کا گیت۔

مَیں اپنی آنکھوں کو تیری طرف اُٹھاتا ہوں، تیری طرف جو آسمان پر تخت نشین ہے۔
2 جس طرح غلام کی آنکھیں اپنے مالک کے ہاتھ کی طرف اور لونڈی کی آنکھیں اپنی مالکن کے ہاتھ کی طرف لگی رہتی ہیں اُسی طرح ہماری آنکھیں رب اپنے خدا پر لگی رہتی ہیں، جب تک وہ ہم پر مہربانی نہ کرے۔
3 اے رب، ہم پر مہربانی کر، ہم پر مہربانی کر! کیونکہ ہم حد سے زیادہ حقارت کا نشانہ بن گئے ہیں۔
4 سکون سے زندگی گزارنے والوں کی لعن طعن اور مغروروں کی تحقیر سے ہماری جان دوبھر ہو گئی ہے۔

مصیبت میں اللہ ہمارا سہارا ہے

124

داؤد کا زیارت کا گیت۔

اسرائیل کہے، ”اگر رب ہمارے ساتھ نہ ہوتا،
2 اگر رب ہمارے ساتھ نہ ہوتا جب لوگ ہمارے خلاف اُٹھے
3 اور آگ بگولا ہو کر اپنا پورا غصہ ہم پر اُتارا، تو وہ ہمیں زندہ ہڑپ کر لیتے۔
4 پھر سیلاب ہم پر ٹوٹ پڑتا، ندی کا تیز دھارا ہم پر غالب آ جاتا
5 اور متلاطم پانی ہم پر سے گزر جاتا۔“
6 رب کی حمد ہو جس نے ہمیں اُن کے دانتوں کے حوالے نہ کیا، ورنہ وہ ہمیں پھاڑ کھاتے۔
7 ہماری جان اُس چڑیا کی طرح چھوٹ گئی ہے جو چڑی مار کے پھندے سے نکل کر اُڑ گئی ہے۔ پھندا ٹوٹ گیا ہے، اور ہم بچ نکلے ہیں۔
8 رب کا نام، ہاں اُسی کا نام ہمارا سہارا ہے جو آسمان و زمین کا خالق ہے۔

چاروں طرف سے قوم کی حفاظت

125

زیارت کا گیت۔

جو رب پر بھروسا رکھتے ہیں وہ کوہِ صیون کی مانند ہیں جو کبھی نہیں ڈگمگاتا بلکہ ابد تک قائم رہتا ہے۔
2 جس طرح یروشلم پہاڑوں سے گھرا رہتا ہے اُسی طرح رب اپنی قوم کو اب سے ابد تک چاروں طرف سے محفوظ رکھتا ہے۔
3 کیونکہ بےدینوں کی راست بازوں کی میراث پر حکومت نہیں رہے گی، ایسا نہ ہو کہ راست باز بدکاری کرنے کی آزمائش میں پڑ جائیں۔
4 اے رب، اُن سے بھلائی کر جو نیک ہیں، جو دل سے سیدھی راہ پر چلتے ہیں۔
5 لیکن جو بھٹک کر اپنی ٹیڑھی میڑھی راہوں پر چلتے ہیں اُنہیں رب بدکاروں کے ساتھ خارج کر دے۔ اسرائیل کی سلامتی ہو!

رب اپنے قیدیوں کو رِہائی دیتا ہے

126

زیارت کا گیت۔

جب رب نے صیون کو بحال کیا تو ایسا لگ رہا تھا کہ ہم خواب دیکھ رہے ہیں۔
2 تب ہمارا منہ ہنسی خوشی سے بھر گیا، اور ہماری زبان شادمانی کے نعرے لگانے سے رُک نہ سکی۔ تب دیگر قوموں میں کہا گیا، ”رب نے اُن کے لئے زبردست

کام کیا ہے۔"

3 رب نے واقعی ہمارے لئے زبردست کام کیا ہے۔ ہم کتنے خوش تھے، کتنے خوش!

4 اے رب، ہمیں بحال کر۔ جس طرح موسمِ برسات میں دشتِ نجب کے خشک نالے پانی سے بھر جاتے ہیں اُسی طرح ہمیں بحال کر۔

5 جو آنسو بہا بہا کر بیج بوئیں وہ خوشی کے نعرے لگا کر فصل کاٹیں گے۔

6 وہ روتے ہوئے بیج بونے کے لئے نکلیں گے، لیکن جب فصل پک جائے تو خوشی کے نعرے لگا کر پُولے اُٹھائے اپنے گھر لوٹیں گے۔

اللہ ہی ہمارا گھر تعمیر کرتا ہے

127

سلیمان کا زیارت کا گیت۔

اگر رب گھر کو تعمیر نہ کرے تو اُس پر کام کرنے والوں کی محنت عبث ہے۔ اگر رب شہر کی پہرا داری نہ کرے تو انسانی پہرے داروں کی نگہبانی عبث ہے۔

2 یہ بھی عبث ہے کہ تم صبح سویرے اُٹھو اور پورے دن محنت مشقت کے ساتھ روزی کما کر رات گئے سو جاؤ۔ کیونکہ جو اللہ کو پیارے ہیں اُنہیں وہ اُن کی ضروریات اُن کے سوتے میں پوری کر دیتا ہے۔

3 بچے ایسی نعمت ہیں جو ہم میراث میں رب سے پاتے ہیں، اولاد ایک اجر ہے جو وہی ہمیں دیتا ہے۔

4 جوانی میں پیدا ہوئے بیٹے سورمے کے ہاتھ میں تیروں کی مانند ہیں۔

5 مبارک ہے وہ آدمی جس کا ترکش اُن سے بھرا ہے۔ جب وہ شہر کے دروازے پر اپنے دشمنوں سے جھگڑے گا تو شرمندہ نہیں ہو گا۔

جس خاندان کو اللہ برکت دیتا ہے

128

زیارت کا گیت۔

مبارک ہے وہ جو رب کا خوف مان کر اُس کی راہوں پر چلتا ہے۔

2 یقیناً تُو اپنی محنت کا پھل کھائے گا۔ مبارک ہو، کیونکہ تُو کامیاب ہو گا۔

3 گھر میں تیری بیوی انگور کی پھل دار بیل کی مانند ہو گی، اور تیرے بیٹے میز کے اردگرد بیٹھ کر زیتون کی تازہ شاخوں[a] کی مانند ہوں گے۔

4 جو آدمی رب کا خوف مانے اُسے ایسی ہی برکت ملے گی۔

5 رب تجھے کوہِ صیون سے برکت دے۔ وہ کرے کہ تُو جیتے جی یروشلم کی خوش حالی دیکھے،

6 کہ تُو اپنے پوتوں نواسوں کو بھی دیکھے۔ اسرائیل کی سلامتی ہو!

مدد کے لئے اسرائیل کی دعا

129

زیارت کا گیت۔

اسرائیل کہے، "میری جوانی سے ہی میرے دشمن بار بار مجھ پر حملہ آور ہوئے ہیں۔

---

[a] اِس سے مراد ہے پیوند کاری کے لئے درخت سے کاٹی گئی ٹہنیاں۔

[2] میری جوانی سے ہی وہ بار بار مجھ پر حملہ آور ہوئے ہیں۔ تو بھی وہ مجھ پر غالب نہ آئے۔"

[3] ہل چلانے والوں نے میری پیٹھ پر ہل چلا کر اُس پر اپنی لمبی لمبی ریگھاریاں بنائی ہیں۔

[4] رب راست ہے۔ اُس نے بےدینوں کے رسّے کاٹ کر مجھے آزاد کر دیا ہے۔

[5] اللہ کرے کہ جتنے بھی صیون سے نفرت رکھیں وہ شرمندہ ہو کر پیچھے ہٹ جائیں۔

[6] وہ چھتوں پر کی گھاس کی مانند ہوں جو صحیح طور پر بڑھنے سے پہلے ہی مُرجھا جاتی ہے

[7] اور جس سے نہ فصل کاٹنے والا اپنا ہاتھ، نہ پُولے باندھنے والا اپنا بازو بھر سکے۔

[8] جو بھی اُن سے گزرے وہ نہ کہے، "رب تمہیں برکت دے۔"

ہم رب کا نام لے کر تمہیں برکت دیتے ہیں!

بڑی مصیبت سے رِہائی کی دعا (توبہ کا چھٹا زبور)

130

زیارت کا گیت۔

اے رب، مَیں تجھے گہرائیوں سے پکارتا ہوں۔

[2] اے رب، میری آواز سن! کان لگا کر میری التجاؤں پر دھیان دے!

[3] اے رب، اگر تُو ہمارے گناہوں کا حساب کرے تو کون قائم رہے گا؟ کوئی بھی نہیں!

[4] لیکن تجھ سے معافی حاصل ہوتی ہے تاکہ تیرا خوف مانا جائے۔

[5] مَیں رب کے انتظار میں ہوں، میری جان شدت سے انتظار کرتی ہے۔ مَیں اُس کے کلام سے اُمید رکھتا ہوں۔

[6] پہرے دار جس شدت سے پَو پھٹنے کے انتظار میں رہتے ہیں، میری جان اُس سے بھی زیادہ شدت کے ساتھ، ہاں زیادہ شدت کے ساتھ رب کی منتظر رہتی ہے۔

[7] اے اسرائیل، رب کی راہ دیکھتا رہ! کیونکہ رب کے پاس شفقت اور فدیہ کا ٹھوس بندوبست ہے۔

[8] وہ اسرائیل کے تمام گناہوں کا فدیہ دے کر اُسے نجات دے گا۔

بچے کا سا ایمان

131

زیارت کا گیت۔

اے رب، نہ میرا دل گھمنڈی ہے، نہ میری آنکھیں مغرور ہیں۔ جو باتیں اِتنی عظیم اور حیران کن ہیں کہ مَیں اُن سے نپٹ نہیں سکتا اُنہیں مَیں نہیں چھیڑتا۔

[2] یقیناً مَیں نے اپنی جان کو راحت اور سکون دلایا ہے، اور اب وہ ماں کی گود میں بیٹھے چھوٹے بچے کی مانند ہے، ہاں میری جان چھوٹے بچے[a] کی مانند ہے۔

[3] اے اسرائیل، اب سے ابد تک رب کے انتظار میں رہ!

---

[a] جس بچے نے ماں کا دودھ پینا چھوڑ دیا ہے۔

داؤد کا گھرانا اور صیون پر مقدِس

132 زیارت کا گیت۔

اے رب، داؤد کا خیال رکھ، اُس کی تمام مصیبتوں کو یاد کر۔

2 اُس نے قسم کھا کر رب سے وعدہ کیا اور یعقوب کے قوی خدا کے حضور منّت مانی،

3 ”نہ مَیں اپنے گھر میں داخل ہوں گا، نہ بستر پر لیٹوں گا،

4 نہ مَیں اپنی آنکھوں کو سونے دوں گا، نہ اپنے پپوٹوں کو اونگھنے دوں گا

5 جب تک رب کے لئے مقام اور یعقوب کے سورمے کے لئے سکونت گاہ نہ ملے۔“

6 ہم نے اِفراتہ میں عہد کے صندوق کی خبر سنی اور یعر کے کھلے میدان میں اُسے پا لیا۔

7 آؤ، ہم اُس کی سکونت گاہ میں داخل ہو کر اُس کے پاؤں کی چوکی کے سامنے سجدہ کریں۔

8 اے رب، اُٹھ کر اپنی آرام گاہ کے پاس آ، تُو اور عہد کا صندوق جو تیری قدرت کا اظہار ہے۔

9 تیرے امام راستی سے ملبّس ہو جائیں، اور تیرے ایمان دار خوشی کے نعرے لگائیں۔

10 اے اللہ، اپنے خادم داؤد کی خاطر اپنے مسح کئے ہوئے بندے کے چہرے کو رد نہ کر۔

11 رب نے قسم کھا کر داؤد سے وعدہ کیا ہے، اور وہ اُس سے کبھی نہیں پھرے گا، ”مَیں تیری اولاد میں سے ایک کو تیرے تخت پر بٹھاؤں گا۔

12 اگر تیرے بیٹے میرے عہد کے وفادار رہیں اور اُن احکام کی پیروی کریں جو مَیں اُنہیں سکھاؤں گا تو اُن کے بیٹے بھی ہمیشہ تک تیرے تخت پر بیٹھیں گے۔“

13 کیونکہ رب نے کوہِ صیون کو چن لیا ہے، اور وہی وہاں سکونت کرنے کا آرزومند تھا۔

14 اُس نے فرمایا، ”یہ ہمیشہ تک میری آرام گاہ ہے، اور یہاں مَیں سکونت کروں گا، کیونکہ مَیں اِس کا آرزومند ہوں۔

15 مَیں صیون کی خوراک کو کثرت کی برکت دے کر اُس کے غریبوں کو روٹی سے سیر کروں گا۔

16 مَیں اُس کے اماموں کو نجات سے ملبّس کروں گا، اور اُس کے ایمان دار خوشی سے زور دار نعرے لگائیں گے۔

17 یہاں مَیں داؤد کی طاقت بڑھا دوں گا،[a] اور یہاں مَیں نے اپنے مسح کئے ہوئے خادم کے لئے چراغ تیار کر رکھا ہے۔

18 مَیں اُس کے دشمنوں کو شرمندگی سے ملبّس کروں گا جبکہ اُس کے سر کا تاج چمکتا رہے گا۔“

بھائیوں کی یگانگت کی برکت

133 داؤد کا زبور۔ زیارت کا گیت۔

جب بھائی مل کر اور یگانگت سے رہتے ہیں یہ کتنا اچھا اور پیارا ہے۔

2 یہ اُس نفیس تیل کی مانند ہے جو ہارون امام کے سر پر اُنڈیلا جاتا ہے اور ٹپک ٹپک کر اُس کی داڑھی اور

---

a لفظی ترجمہ: مَیں داؤد کا سینگ پھوٹنے دوں گا۔

لباس کے گریبان پر آ جاتا ہے۔

3 یہ اُس اوس کی مانند ہے جو کوہِ حرمون سے صیون کے پہاڑوں پر پڑتی ہے۔ کیونکہ رب نے فرمایا ہے، ”وہیں ہمیشہ تک برکت اور زندگی ملے گی۔“

رب کے گھر میں رات کی ستائش

134

زیارت کا گیت۔

آؤ، رب کی ستائش کرو، اے رب کے تمام خادمو جو رات کے وقت رب کے گھر میں کھڑے ہو۔

2 مقدِس میں اپنے ہاتھ اُٹھا کر رب کی تمجید کرو!

3 رب صیون سے تجھے برکت دے، آسمان و زمین کا خالق تجھے برکت دے۔

اللہ کی پرستش

135

رب کی حمد ہو! رب کے نام کی ستائش کرو! اُس کی تمجید کرو، اے رب کے تمام خادمو،

2 جو رب کے گھر میں، ہمارے خدا کی بارگاہوں میں کھڑے ہو۔

3 رب کی حمد کرو، کیونکہ رب بھلا ہے۔ اُس کے نام کی مدح سرائی کرو، کیونکہ وہ پیارا ہے۔

4 کیونکہ رب نے یعقوب کو اپنے لئے چن لیا، اسرائیل کو اپنی ملکیت بنا لیا ہے۔

5 ہاں، مَیں نے جان لیا ہے کہ رب عظیم ہے، کہ ہمارا رب دیگر تمام معبودوں سے زیادہ عظیم ہے۔

6 رب جو جی چاہے کرتا ہے، خواہ آسمان پر ہو یا زمین پر، خواہ سمندروں میں ہو یا گہرائیوں میں کہیں بھی ہو۔

7 وہ زمین کی انتہا سے بادل چڑھنے دیتا اور بجلی بارش کے لئے پیدا کرتا ہے، وہ ہَوا اپنے گوداموں سے نکال لاتا ہے۔

8 مصر میں اُس نے انسان و حیوان کے تمام پہلوٹھوں کو مار ڈالا۔

9 اے مصر، اُس نے اپنے الٰہی نشان اور معجزات تیرے درمیان ہی کئے۔ تب فرعون اور اُس کے تمام ملازم اُن کا نشانہ بن گئے۔

10 اُس نے متعدد قوموں کو شکست دے کر طاقت ور بادشاہوں کو موت کے گھاٹ اُتار دیا۔

11 اموریوں کا بادشاہ سیحون، بسن کا بادشاہ عوج اور ملکِ کنعان کی تمام سلطنتیں نہ رہیں۔

12 اُس نے اُن کا ملک اسرائیل کو دے کر فرمایا کہ آئندہ یہ میری قوم کی موروثی ملکیت ہو گا۔

13 اے رب، تیرا نام ابدی ہے۔ اے رب، تجھے پشت در پشت یاد کیا جائے گا۔

14 کیونکہ رب اپنی قوم کا انصاف کر کے اپنے خادموں پر ترس کھائے گا۔

15 دیگر قوموں کے بُت سونے چاندی کے ہیں، انسان کے ہاتھ نے اُنہیں بنایا۔

16 اُن کے منہ ہیں لیکن وہ بول نہیں سکتے، اُن کی آنکھیں ہیں لیکن وہ دیکھ نہیں سکتے۔

17 اُن کے کان ہیں لیکن وہ سن نہیں سکتے، اُن کے

منہ میں سانس ہی نہیں ہوتی۔

18 جو بُت بناتے ہیں وہ اُن کی مانند ہو جائیں، جو اُن پر بھروسا رکھتے ہیں وہ اُن جیسے بے حس و حرکت ہو جائیں۔

19 اے اسرائیل کے گھرانے، رب کی ستائش کر۔ اے ہارون کے گھرانے، رب کی تمجید کر۔

20 اے لاوی کے گھرانے، رب کی حمد و ثنا کر۔ اے رب کا خوف ماننے والو، رب کی ستائش کرو۔

21 صیون سے رب کی حمد ہو۔ اُس کی حمد ہو جو یروشلم میں سکونت کرتا ہے۔ رب کی حمد ہو!

تخلیق اور قوم کی تاریخ میں اللہ کے معجزے

136 رب کا شکر کرو، کیونکہ وہ بھلا ہے، اور اُس کی شفقت ابدی ہے۔

2 خداؤں کے خدا کا شکر کرو، کیونکہ اُس کی شفقت ابدی ہے۔

3 مالکوں کے مالک کا شکر کرو، کیونکہ اُس کی شفقت ابدی ہے۔

4 جو اکیلا ہی عظیم معجزے کرتا ہے اُس کا شکر کرو، کیونکہ اُس کی شفقت ابدی ہے۔

5 جس نے حکمت کے ساتھ آسمان بنایا اُس کا شکر کرو، کیونکہ اُس کی شفقت ابدی ہے۔

6 جس نے زمین کو مضبوطی سے پانی کے اوپر لگا دیا اُس کا شکر کرو، کیونکہ اُس کی شفقت ابدی ہے۔

7 جس نے آسمان کی روشنیوں کو خلق کیا اُس کا شکر کرو، کیونکہ اُس کی شفقت ابدی ہے۔

8 جس نے سورج کو دن کے وقت حکومت کرنے کے لئے بنایا اُس کا شکر کرو، کیونکہ اُس کی شفقت ابدی ہے۔

9 جس نے چاند اور ستاروں کو رات کے وقت حکومت کرنے کے لئے بنایا اُس کا شکر کرو، کیونکہ اُس کی شفقت ابدی ہے۔

10 جس نے مصر میں پہلوٹھوں کو مار ڈالا اُس کا شکر کرو، کیونکہ اُس کی شفقت ابدی ہے۔

11 جو اسرائیل کو مصریوں میں سے نکال لایا اُس کا شکر کرو، کیونکہ اُس کی شفقت ابدی ہے۔

12 جس نے اُس وقت بڑی طاقت اور قدرت کا اظہار کیا اُس کا شکر کرو، کیونکہ اُس کی شفقت ابدی ہے۔

13 جس نے بحرِ قُلزم کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا اُس کا شکر کرو، کیونکہ اُس کی شفقت ابدی ہے۔

14 جس نے اسرائیل کو اُس کے بیچ میں سے گزرنے دیا اُس کا شکر کرو، کیونکہ اُس کی شفقت ابدی ہے۔

15 جس نے فرعون اور اُس کی فوج کو بحرِ قُلزم میں بہا کر غرق کر دیا اُس کا شکر کرو، کیونکہ اُس کی شفقت ابدی ہے۔

16 جس نے ریگستان میں اپنی قوم کی قیادت کی اُس کا شکر کرو، کیونکہ اُس کی شفقت ابدی ہے۔

17 جس نے بڑے بادشاہوں کو شکست دی اُس کا شکر کرو، کیونکہ اُس کی شفقت ابدی ہے۔

18 جس نے طاقت ور بادشاہوں کو مار ڈالا اُس کا شکر کرو، کیونکہ اُس کی شفقت ابدی ہے۔

19 جس نے اموریوں کے بادشاہ سیحون کو موت کے گھاٹ اُتارا اُس کا شکر کرو، کیونکہ اُس کی شفقت ابدی ہے۔

20 جس نے بسن کے بادشاہ عوج کو ہلاک کر دیا اُس کا شکر کرو، کیونکہ اُس کی شفقت ابدی ہے۔

21 جس نے اُن کا ملک اسرائیل کو میراث میں دیا اُس کا شکر کرو، کیونکہ اُس کی شفقت ابدی ہے۔

22 جس نے اُن کا ملک اپنے خادم اسرائیل کی موروثی ملکیت بنایا اُس کا شکر کرو، کیونکہ اُس کی شفقت ابدی ہے۔

23 جس نے ہمارا خیال کیا جب ہم خاک میں دب گئے تھے اُس کا شکر کرو، کیونکہ اُس کی شفقت ابدی ہے۔

24 جس نے ہمیں اُن کے قبضے سے چھڑایا جو ہم پر ظلم کر رہے تھے اُس کا شکر کرو، کیونکہ اُس کی شفقت ابدی ہے۔

25 جو تمام جانداروں کو خوراک مہیا کرتا ہے اُس کا شکر کرو، کیونکہ اُس کی شفقت ابدی ہے۔

26 آسمان کے خدا کا شکر کرو، کیونکہ اُس کی شفقت ابدی ہے۔

بابل میں جلاوطنوں کی آہ و زاری

137 جب صیون کی یاد آئی تو ہم بابل کی نہروں کے کنارے ہی بیٹھ کر رو پڑے۔

2 ہم نے وہاں کے سفیدہ کے درختوں سے اپنے سرود لٹکا دیئے،

3 کیونکہ جنہوں نے ہمیں گرفتار کیا تھا اُنہوں نے ہمیں وہاں گیت گانے کو کہا، اور جو ہمارا مذاق اُڑاتے ہیں اُنہوں نے خوشی کا مطالبہ کیا، ”ہمیں صیون کا کوئی گیت سناؤ!“

4 لیکن ہم اجنبی ملک میں کس طرح رب کا گیت گائیں؟

5 اے یروشلم، اگر مَیں تجھے بھول جاؤں تو میرا دہنا ہاتھ سوکھ جائے۔

6 اگر مَیں تجھے یاد نہ کروں اور یروشلم کو اپنی عظیم ترین خوشی سے زیادہ قیمتی نہ سمجھوں تو میری زبان تالو سے چپک جائے۔

7 اے رب، وہ کچھ یاد کر جو ادومیوں نے اُس دن کیا جب یروشلم دشمن کے قبضے میں آیا۔ اُس وقت وہ بولے، ”اُسے ڈھا دو! بنیادوں تک اُسے گرا دو!“

8 اے بابل بیٹی جو تباہ کرنے پر تُلی ہوئی ہے، مبارک ہے وہ جو تجھے اُس کا بدلہ دے جو تُو نے ہمارے ساتھ کیا ہے۔

9 مبارک ہے وہ جو تیرے بچوں کو پکڑ کر پتھر پر پٹخ دے۔

اللہ کی مدد کے لئے شکر گزاری

138 داؤد کا زبور۔ اے رب، مَیں پورے دل سے تیری ستائش کروں گا، معبودوں کے سامنے ہی تیری تمجید کروں گا۔

2 مَیں تیری مقدّس سکونت گاہ کی طرف رُخ کر کے سجدہ کروں گا، تیری مہربانی اور وفاداری کے باعث تیرا شکر کروں گا۔ کیونکہ تُو نے اپنے نام اور کلام کو تمام چیزوں پر سرفراز کیا ہے۔

3 جس دن مَیں نے تجھے پکارا تُو نے میری سن کر میری جان کو بڑی تقویت دی۔

4 اے رب، دنیا کے تمام حکمران تیرے منہ کے فرمان سن کر تیرا شکر کریں۔
5 وہ رب کی راہوں کی مدح سرائی کریں، کیونکہ رب کا جلال عظیم ہے۔
6 کیونکہ گو رب بلندیوں پر ہے وہ پست حال کا خیال کرتا اور مغروروں کو دُور سے ہی پہچان لیتا ہے۔

7 جب کبھی مصیبت میرا دامن نہیں چھوڑتی تو تُو میری جان کو تازہ دم کرتا ہے، تُو اپنا دہنا ہاتھ بڑھا کر مجھے میرے دشمنوں کے طیش سے بچاتا ہے۔
8 رب میری خاطر بدلہ لے گا۔ اے رب، تیری شفقت ابدی ہے۔ اُنہیں نہ چھوڑ جن کو تیرے ہاتھوں نے بنایا ہے!

اللہ سب کچھ جانتا اور ہر جگہ موجود ہے

139 داؤد کا زبور۔ موسیقی کے راہنما کے لئے۔
اے رب، تُو میرا معائنہ کرتا اور مجھے خوب جانتا ہے۔
2 میرا اُٹھنا بیٹھنا تجھے معلوم ہے، اور تُو دُور سے ہی میری سوچ سمجھتا ہے۔
3 تُو مجھے جانچتا ہے، خواہ مَیں راستے میں ہوں یا آرام کروں۔ تُو میری تمام راہوں سے واقف ہے۔
4 کیونکہ جب بھی کوئی بات میری زبان پر آئے تُو اے رب پہلے ہی اُس کا پورا علم رکھتا ہے۔
5 تُو مجھے چاروں طرف سے گھیرے رکھتا ہے، تیرا ہاتھ میرے اوپر ہی رہتا ہے۔
6 اِس کا علم اِتنا حیران کن اور عظیم ہے کہ مَیں اِسے سمجھ نہیں سکتا۔
7 مَیں تیرے روح سے کہاں بھاگ جاؤں، تیرے چہرے سے کہاں فرار ہو جاؤں؟
8 اگر آسمان پر چڑھ جاؤں تو تُو وہاں موجود ہے، اگر اُتر کر اپنا بستر پاتال میں بچھاؤں تو تُو وہاں بھی ہے۔
9 گو مَیں طلوعِ صبح کے پَروں پر اُڑ کر سمندر کی دُور ترین حد پر جا بسوں،
10 وہاں بھی تیرا ہاتھ میری قیادت کرے گا، وہاں بھی تیرا دہنا ہاتھ مجھے تھامے رکھے گا۔
11 اگر مَیں کہوں، ”تاریکی مجھے چھپا دے، اور میرے اردگرد کی روشنی رات میں بدل جائے،“ تو بھی کوئی فرق نہیں پڑے گا۔
12 تیرے سامنے تاریکی بھی تاریک نہیں ہوتی، تیرے حضور رات دن کی طرح روشن ہوتی ہے بلکہ روشنی اور اندھیرا ایک جیسے ہوتے ہیں۔

13 کیونکہ تُو نے میرا باطن بنایا ہے، تُو نے مجھے ماں کے پیٹ میں تشکیل دیا ہے۔
14 مَیں تیرا شکر کرتا ہوں کہ مجھے جلالی اور معجزانہ طور سے بنایا گیا ہے۔ تیرے کام حیرت انگیز ہیں، اور میری جان یہ خوب جانتی ہے۔
15 میرا ڈھانچا تجھ سے چھپا نہیں تھا جب مجھے پوشیدگی میں بنایا گیا، جب مجھے زمین کی گہرائیوں میں تشکیل دیا گیا۔
16 تیری آنکھوں نے مجھے اُس وقت دیکھا جب میرے جسم کی شکل ابھی نامکمل تھی۔ جتنے بھی دن میرے لئے مقرر تھے وہ سب تیری کتاب میں اُس وقت درج تھے، جب ایک بھی نہیں گزرا تھا۔

17 اے اللہ، تیرے خیالات سمجھنا میرے لئے کتنا مشکل ہے! اُن کی کُل تعداد کتنی عظیم ہے۔

18 اگر مَیں اُنہیں گن سکتا تو وہ ریت سے زیادہ ہوتے۔ مَیں جاگ اُٹھتا ہوں تو تیرے ہی ساتھ ہوتا ہوں۔

19 اے اللہ، کاش تُو بےدین کو مار ڈالے، کہ خوں خوار مجھ سے دُور ہو جائیں۔

20 وہ فریب سے تیرا ذکر کرتے ہیں، ہاں تیرے مخالف جھوٹ بولتے ہیں۔

21 اے رب، کیا مَیں اُن سے نفرت نہ کروں جو تجھ سے نفرت کرتے ہیں؟ کیا مَیں اُن سے گھن نہ کھاؤں جو تیرے خلاف اُٹھے ہیں؟

22 یقیناً مَیں اُن سے سخت نفرت کرتا ہوں۔ وہ میرے دشمن بن گئے ہیں۔

23 اے اللہ، میرا معائنہ کر کے میرے دل کا حال جان لے، مجھے جانچ کر میرے بےچین خیالات کو جان لے۔

24 مَیں نقصان دہ راہ پر تو نہیں چل رہا؟ ابدی راہ پر میری قیادت کر!

دشمن سے رِہائی کی دعا

140

داؤد کا زبور۔ موسیقی کے راہنما کے لئے۔

اے رب، مجھے شریروں سے چھڑا اور ظالموں سے محفوظ رکھ۔

2 دل میں وہ بُرے منصوبے باندھتے، روزانہ جنگ چھیڑتے ہیں۔

3 اُن کی زبان سانپ کی زبان جیسی تیز ہے، اور اُن کے ہونٹوں میں سانپ کا زہر ہے۔ (سِلاہ)

4 اے رب، مجھے بےدین کے ہاتھوں سے محفوظ رکھ، ظالم سے مجھے بچائے رکھ، اُن سے جو میرے پاؤں کو ٹھوکر کھلانے کے منصوبے باندھ رہے ہیں۔

5 مغروروں نے میرے راستے میں پھندا اور رسّے چھپائے ہیں، اُنہوں نے جال بچھا کر راستے کے کنارے کنارے مجھے پکڑنے کے پھندے لگائے ہیں۔ (سِلاہ)

6 مَیں رب سے کہتا ہوں، ”تُو ہی میرا خدا ہے، میری التجاؤں کی آواز سن!“

7 اے رب قادرِ مطلق، اے میری قوی نجات! جنگ کے دن تُو اپنی ڈھال سے میرے سر کی حفاظت کرتا ہے۔

8 اے رب، بےدین کا لالچ پورا نہ کر۔ اُس کا ارادہ کامیاب ہونے نہ دے، ایسا نہ ہو کہ یہ لوگ سرفراز ہو جائیں۔ (سِلاہ)

9 اُنہوں نے مجھے گھیر لیا ہے، لیکن جو آفت اُن کے ہونٹ مجھ پر لانا چاہتے ہیں وہ اُن کے اپنے سروں پر آئے!

10 دہکتے کوئلے اُن پر برسیں، اور اُنہیں آگ میں، اتھاہ گڑھوں میں پھینکا جائے تاکہ آئندہ کبھی نہ اُٹھیں۔

11 تہمت لگانے والا ملک میں قائم نہ رہے، اور بُرائی ظالم کو مار مار کر اُس کا پیچھا کرے۔

12 مَیں جانتا ہوں کہ رب عدالت میں مصیبت زدہ کا دفاع کرے گا۔ وہی ضرورت مند کا انصاف کرے گا۔

13 یقیناً راست باز تیرے نام کی ستائش کریں گے،

اور دیانت دار تیرے حضور بسیں گے۔

حفاظت کی گزارش

141 داؤد کا زبور۔

اے رب، مَیں تجھے پکار رہا ہوں، میرے پاس آنے میں جلدی کر! جب مَیں تجھے آواز دیتا ہوں تو میری فریاد پر دھیان دے!

2 میری دعا تیرے حضور بخور کی قربانی کی طرح قبول ہو، میرے تیری طرف اُٹھائے ہوئے ہاتھ شام کی غلہ کی نذر کی طرح منظور ہوں۔

3 اے رب، میرے منہ پر پہرا بٹھا، میرے ہونٹوں کے دروازے کی نگہبانی کر۔

4 میرے دل کو غلط بات کی طرف مائل نہ ہونے دے، ایسا نہ ہو کہ مَیں بدکاروں کے ساتھ مل کر بُرے کام میں ملوث ہو جاؤں اور اُن کے لذیذ کھانوں میں شرکت کروں۔

5 راست باز شفقت سے مجھے مارے اور مجھے تنبیہ کرے۔ میرا سر اِس سے انکار نہیں کرے گا، کیونکہ یہ اُس کے لئے شفابخش تیل کی مانند ہو گا۔ لیکن مَیں ہر وقت شریروں کی حرکتوں کے خلاف دعا کرتا ہوں۔

6 جب وہ گر کر اُس چٹان کے ہاتھ میں آئیں گے جو اُن کا منصف ہے تو وہ میری باتوں پر دھیان دیں گے، اور اُنہیں سمجھ آئے گی کہ وہ کتنی پیاری ہیں۔

7 اے اللہ، ہماری ہڈیاں اُس زمین کی مانند ہیں جس پر کسی نے اِتنے زور سے ہل چلایا ہے کہ ڈھیلے اُڑ کر اِدھر اُدھر بکھر گئے ہیں۔ ہماری ہڈیاں پاتال کے منہ تک بکھر گئی ہیں۔

8 اے رب قادرِ مطلق، میری آنکھیں تجھ پر لگی رہتی ہیں، اور مَیں تجھ میں پناہ لیتا ہوں۔ مجھے موت کے حوالے نہ کر۔

9 مجھے اُس جال سے محفوظ رکھ جو اُنہوں نے مجھے پکڑنے کے لئے بچھایا ہے۔ مجھے بدکاروں کے پھندوں سے بچائے رکھ۔

10 بےدین مل کر اُن کے اپنے جالوں میں اُلجھ جائیں جبکہ مَیں بچ کر آگے نکلوں۔

سخت مصیبت میں مدد کی پکار

142 حکمت کا گیت۔ دعا جو داؤد نے کی جب وہ غار میں تھا۔

مَیں مدد کے لئے چیختا چلّاتا رب کو پکارتا ہوں، مَیں زور دار آواز سے رب سے التجا کرتا ہوں۔

2 مَیں اپنی آہ و زاری اُس کے سامنے اُنڈیل دیتا، اپنی تمام مصیبت اُس کے حضور پیش کرتا ہوں۔

3 جب میری روح میرے اندر نڈھال ہو جاتی ہے تو تُو ہی میری راہ جانتا ہے۔ جس راستے میں مَیں چلتا ہوں اُس میں لوگوں نے پھندا چھپایا ہے۔

4 مَیں دہنی طرف نظر ڈال کر دیکھتا ہوں، لیکن کوئی نہیں ہے جو میرا خیال کرے۔ مَیں بچ نہیں سکتا، کوئی نہیں ہے جو میری جان کی فکر کرے۔

5 اے رب، مَیں مدد کے لئے تجھے پکارتا ہوں۔ مَیں کہتا ہوں، ”تُو میری پناہ گاہ اور زندوں کے ملک میں میرا موروثی حصہ ہے۔“

6 میری چیخوں پر دھیان دے، کیونکہ مَیں بہت پست

ہو گیا ہوں۔ مجھے اُن سے چھڑا جو میرا پیچھا کر رہے ہیں، کیونکہ مَیں اُن پر قابو نہیں پا سکتا۔

7 میری جان کو قید خانے سے نکال لا تاکہ تیرے نام کی ستائش کروں۔ جب تُو میرے ساتھ بھلائی کرے گا تو راست باز میرے اردگرد جمع ہو جائیں گے۔

بچاؤ اور قیادت کی گزارش (توبہ کا ساتواں زبور)

143 داؤد کا زبور۔ اے رب، میری دعا سن، میری التجاؤں پر دھیان دے۔ اپنی وفاداری اور راستی کی خاطر میری سن!

2 اپنے خادم کو اپنی عدالت میں نہ لا، کیونکہ تیرے حضور کوئی بھی جاندار راست باز نہیں ٹھہر سکتا۔

3 کیونکہ دشمن نے میری جان کا پیچھا کر کے اُسے خاک میں کچل دیا ہے۔ اُس نے مجھے اُن لوگوں کی طرح تاریکی میں بسا دیا ہے جو بڑے عرصے سے مُردہ ہیں۔

4 میرے اندر میری روح نڈھال ہے، میرے اندر میرا دل دہشت کے مارے بے حس و حرکت ہو گیا ہے۔

5 مَیں قدیم زمانے کے دن یاد کرتا اور تیرے کاموں پر غور و خوض کرتا ہوں۔ جو کچھ تیرے ہاتھوں نے کیا اُس میں مَیں محوِ خیال رہتا ہوں۔

6 مَیں اپنے ہاتھ تیری طرف اُٹھاتا ہوں، میری جان خشک زمین کی طرح تیری پیاسی ہے۔ (سلاہ)

7 اے رب، میری سننے میں جلدی کر۔ میری جان تو ختم ہونے والی ہے۔ اپنا چہرہ مجھ سے چھپائے نہ رکھ، ورنہ مَیں گڑھے میں اُترنے والوں کی مانند ہو جاؤں گا۔

8 صبح کے وقت مجھے اپنی شفقت کی خبر سنا، کیونکہ مَیں تجھ پر بھروسا رکھتا ہوں۔ مجھے وہ راہ دکھا جس پر مجھے جانا ہے، کیونکہ مَیں تیرا ہی آرزومند ہوں۔

9 اے رب، مجھے میرے دشمنوں سے چھڑا، کیونکہ مَیں تجھ میں پناہ لیتا ہوں۔

10 مجھے اپنی مرضی پوری کرنا سکھا، کیونکہ تُو میرا خدا ہے۔ تیرا نیک روح ہموار زمین پر میری راہنمائی کرے۔

11 اے رب، اپنے نام کی خاطر میری جان کو تازہ دم کر۔ اپنی راستی سے میری جان کو مصیبت سے بچا۔

12 اپنی شفقت سے میرے دشمنوں کو ہلاک کر۔ جو بھی مجھے تنگ کر رہے ہیں اُنہیں تباہ کر! کیونکہ مَیں تیرا خادم ہوں۔

نجات اور خوش حالی کی دعا

144 داؤد کا زبور۔ رب میری چٹان کی حمد ہو، جو میرے ہاتھوں کو لڑنے اور میری اُنگلیوں کو جنگ کرنے کی تربیت دیتا ہے۔

2 وہ میری شفقت، میرا قلعہ، میرا نجات دہندہ اور میری ڈھال ہے۔ اُسی میں مَیں پناہ لیتا ہوں، اور وہی دیگر اقوام کو میرے تابع کر دیتا ہے۔

3 اے رب، انسان کون ہے کہ تُو اُس کا خیال رکھے؟ آدم زاد کون ہے کہ تُو اُس کا لحاظ کرے؟

4 انسان دم بھر کا ہی ہے، اُس کے دن تیزی سے

گزرنے والے سائے کی مانند ہیں۔

5 اے رب، اپنے آسمان کو جھکا کر اُتر آ! پہاڑوں کو چھو تاکہ وہ دھواں چھوڑیں۔

6 بجلی بھیج کر اُنہیں منتشر کر، اپنے تیر چلا کر اُنہیں درہم برہم کر۔

7 اپنا ہاتھ بلندیوں سے نیچے بڑھا اور مجھے چھڑا کر پانی کی گہرائیوں اور پردیسیوں کے ہاتھ سے بچا،

8 جن کا منہ جھوٹ بولتا اور دہنا ہاتھ فریب دیتا ہے۔

9 اے اللہ، مَیں تیری تمجید میں نیا گیت گاؤں گا، دس تاروں کا ستار بجا کر تیری مدح سرائی کروں گا۔

10 کیونکہ تُو بادشاہوں کو نجات دیتا اور اپنے خادم داؤد کو مہلک تلوار سے بچاتا ہے۔

11 مجھے چھڑا کر پردیسیوں کے ہاتھ سے بچا، جن کا منہ جھوٹ بولتا اور دہنا ہاتھ فریب دیتا ہے۔

12 ہمارے بیٹے جوانی میں پھلنے پھولنے والے پودوں کی مانند ہوں، ہماری بیٹیاں محل کو سجانے کے لئے تراشے ہوئے کونے کے ستون کی مانند ہوں۔

13 ہمارے گودام بھرے رہیں اور ہر قسم کی خوراک مہیا کریں۔ ہماری بھیڑ بکریاں ہمارے میدانوں میں ہزاروں بلکہ بے شمار بچے جنم دیں۔

14 ہمارے گائے بَیل موٹے تازے ہوں، اور نہ کوئی ضائع ہو جائے، نہ کسی کو نقصان پہنچے۔ ہمارے چوکوں میں آہ و زاری کی آواز سنائی نہ دے۔

15 مبارک ہے وہ قوم جس پر یہ سب کچھ صادق آتا ہے، مبارک ہے وہ قوم جس کا خدا رب ہے!

اللہ کی ابدی شفقت

145 داؤد کا زبور۔ حمد و ثنا کا گیت۔

اے میرے خدا، مَیں تیری تعظیم کروں گا۔ اے بادشاہ، مَیں ہمیشہ تک تیرے نام کی ستائش کروں گا۔

2 روزانہ مَیں تیری تمجید کروں گا، ہمیشہ تک تیرے نام کی حمد کروں گا۔

3 رب عظیم اور بڑی تعریف کے لائق ہے۔ اُس کی عظمت انسان کی سمجھ سے باہر ہے۔

4 ایک پشت اگلی پشت کے سامنے وہ کچھ سراہے جو تُو نے کیا ہے، وہ دوسروں کو تیرے زبردست کام سنائیں۔

5 مَیں تیرے شاندار جلال کی عظمت اور تیرے معجزوں میں محوِ خیال رہوں گا۔

6 لوگ تیرے ہیبت ناک کاموں کی قدرت پیش کریں، اور مَیں بھی تیری عظمت بیان کروں گا۔

7 وہ جوش سے تیری بڑی بھلائی کو سراہیں اور خوشی سے تیری راستی کی مدح سرائی کریں۔

8 رب مہربان اور رحیم ہے۔ وہ تحمل اور شفقت سے بھرپور ہے۔

9 رب سب کے ساتھ بھلائی کرتا ہے، وہ اپنی تمام مخلوقات پر رحم کرتا ہے۔

10 اے رب، تیری تمام مخلوقات تیرا شکر کریں۔ تیرے ایمان دار تیری تمجید کریں۔

11 وہ تیری بادشاہی کے جلال پر فخر کریں اور تیری قدرت بیان کریں

12 تاکہ آدم زاد تیرے قوی کاموں اور تیری بادشاہی

کی جلالی شان و شوکت سے آگاہ ہو جائیں۔
13 تیری بادشاہی کی کوئی انتہا نہیں، اور تیری سلطنت پشت در پشت ہمیشہ تک قائم رہے گی۔

14 رب تمام گرنے والوں کا سہارا ہے۔ جو بھی دب جائے اُسے وہ اُٹھا کھڑا کرتا ہے۔
15 سب کی آنکھیں تیرے انتظار میں رہتی ہیں، اور تُو ہر ایک کو وقت پر اُس کا کھانا مہیا کرتا ہے۔
16 تُو اپنی مٹھی کھول کر ہر جاندار کی خواہش پوری کرتا ہے۔
17 رب اپنی تمام راہوں میں راست اور اپنے تمام کاموں میں وفادار ہے۔
18 رب اُن سب کے قریب ہے جو اُسے پکارتے ہیں، جو دیانت داری سے اُسے پکارتے ہیں۔
19 جو اُس کا خوف مانیں اُن کی آرزو وہ پوری کرتا ہے۔ وہ اُن کی فریادیں سن کر اُن کی مدد کرتا ہے۔
20 رب اُن سب کو محفوظ رکھتا ہے جو اُسے پیار کرتے ہیں، لیکن بےدینوں کو وہ ہلاک کرتا ہے۔

21 میرا منہ رب کی تعریف بیان کرے، تمام مخلوقات ہمیشہ تک اُس کے مقدّس نام کی ستائش کریں۔

اللہ کی ابدی وفاداری

146 رب کی حمد ہو! اے میری جان، رب کی حمد کر۔
2 جیتے جی مَیں رب کی ستائش کروں گا، عمر بھر اپنے خدا کی مدح سرائی کروں گا۔
3 شرفا پر بھروسا نہ رکھو، نہ آدم زاد پر جو نجات نہیں دے سکتا۔
4 جب اُس کی روح نکل جائے تو وہ دوبارہ خاک میں مل جاتا ہے، اُسی وقت اُس کے منصوبے ادھورے رہ جاتے ہیں۔

5 مبارک ہے وہ جس کا سہارا یعقوب کا خدا ہے، جو رب اپنے خدا کے انتظار میں رہتا ہے۔
6 کیونکہ اُس نے آسمان و زمین، سمندر اور جو کچھ اُن میں ہے بنایا ہے۔ وہ ہمیشہ تک وفادار ہے۔
7 وہ مظلوموں کا انصاف کرتا اور بھوکوں کو روٹی کھلاتا ہے۔ رب قیدیوں کو آزاد کرتا ہے۔
8 رب اندھوں کی آنکھیں بحال کرتا اور خاک میں دبے ہوؤں کو اُٹھا کھڑا کرتا ہے، رب راست باز کو پیار کرتا ہے۔
9 رب پردیسیوں کی دیکھ بھال کرتا، یتیموں اور بیواؤں کو قائم رکھتا ہے۔ لیکن وہ بےدینوں کی راہ کو ٹیڑھا بنا کر کامیاب ہونے نہیں دیتا۔

10 رب ابد تک حکومت کرے گا۔ اے صیون، تیرا خدا پشت در پشت بادشاہ رہے گا۔ رب کی حمد ہو۔

کائنات اور تاریخ میں رب کا بندوبست

147 رب کی حمد ہو! اپنے خدا کی مدح سرائی کرنا کتنا بھلا ہے، اُس کی تمجید کرنا کتنا پیارا اور خوب صورت ہے۔
2 رب یروشلم کو تعمیر کرتا اور اسرائیل کے منتشر جلاوطنوں کو جمع کرتا ہے۔

3 وہ دل شکستوں کو شفا دے کر اُن کے زخموں پر مرہم پٹی لگاتا ہے۔
4 وہ ستاروں کی تعداد گن لیتا اور ہر ایک کا نام لے کر اُنہیں بُلاتا ہے۔
5 ہمارا رب عظیم ہے، اور اُس کی قدرت زبردست ہے۔ اُس کی حکمت کی کوئی انتہا نہیں۔
6 رب مصیبت زدوں کو اُٹھا کھڑا کرتا لیکن بدکاروں کو خاک میں ملا دیتا ہے۔

7 رب کی تمجید میں شکر کا گیت گاؤ، ہمارے خدا کی خوشی میں سرود بجاؤ۔
8 کیونکہ وہ آسمان پر بادل چھانے دیتا، زمین کو بارش مہیا کرتا اور پہاڑوں پر گھاس پھوٹنے دیتا ہے۔
9 وہ مویشی کو چارا اور کوّے کے بچوں کو وہ کچھ کھلاتا ہے جو وہ شور مچا کر مانگتے ہیں۔

10 نہ وہ گھوڑے کی طاقت سے لطف اندوز ہوتا، نہ آدمی کی مضبوط ٹانگوں سے خوش ہوتا ہے۔
11 رب اُن ہی سے خوش ہوتا ہے جو اُس کا خوف مانتے اور اُس کی شفقت کے انتظار میں رہتے ہیں۔

12 اے یروشلم، رب کی مدح سرائی کر! اے صیون، اپنے خدا کی حمد کر!
13 کیونکہ اُس نے تیرے دروازوں کے کُنڈے مضبوط کر کے تیرے درمیان بسنے والی اولاد کو برکت دی ہے۔
14 وہی تیرے علاقے میں امن اور سکون قائم رکھتا اور تجھے بہترین گندم سے سیر کرتا ہے۔
15 وہ اپنا فرمان زمین پر بھیجتا ہے تو اُس کا کلام تیزی سے پہنچتا ہے۔
16 وہ اُون جیسی برف مہیا کرتا اور پالا راکھ کی طرح چاروں طرف بکھیر دیتا ہے۔
17 وہ اپنے اولے کنکروں کی طرح زمین پر پھینک دیتا ہے۔ کون اُس کی شدید سردی برداشت کر سکتا ہے؟
18 وہ ایک بار پھر اپنا فرمان بھیجتا ہے تو برف پگھل جاتی ہے۔ وہ اپنی ہَوا چلنے دیتا ہے تو پانی ٹپکنے لگتا ہے۔

19 اُس نے یعقوب کو اپنا کلام سنایا، اسرائیل پر اپنے احکام اور آئین ظاہر کئے ہیں۔
20 ایسا سلوک اُس نے کسی اَور قوم سے نہیں کیا۔ دیگر اقوام تو تیرے احکام نہیں جانتیں۔ رب کی حمد ہو!

آسمان و زمین پر اللہ کی تمجید

148 رب کی حمد ہو! آسمان سے رب کی ستائش کرو، بلندیوں پر اُس کی تمجید کرو!
2 اے اُس کے تمام فرشتو، اُس کی حمد کرو! اے اُس کے تمام لشکرو، اُس کی تعریف کرو!
3 اے سورج اور چاند، اُس کی حمد کرو! اے تمام چمک دار ستارو، اُس کی ستائش کرو!
4 اے بلند ترین آسمانو اور آسمان کے اوپر کے پانی، اُس کی حمد کرو!
5 وہ رب کے نام کی ستائش کریں، کیونکہ اُس نے فرمایا تو وہ وجود میں آئے۔

[6] اُس نے ناقابلِ منسوخ فرمان جاری کر کے اُنہیں ہمیشہ کے لئے قائم کیا ہے۔

[7] اے سمندر کے اژدہاؤ اور تمام گہرائیو، زمین سے رب کی تمجید کرو!

[8] اے آگ، اولو، برف، دُھند اور اُس کے حکم پر چلنے والی آندھیو، اُس کی حمد کرو!

[9] اے پہاڑو اور پہاڑیو، پھل دار درختو اور تمام دیودارو، اُس کی تعریف کرو!

[10] اے جنگلی جانورو، مویشیو، رینگنے والی مخلوقات اور پرندو، اُس کی حمد کرو!

[11] اے زمین کے بادشاہو اور تمام قومو، سردارو اور زمین کے تمام حکمرانو، اُس کی تمجید کرو!

[12] اے نوجوانو اور کنواریو، بزرگو اور بچو، اُس کی حمد کرو!

[13] سب رب کے نام کی ستائش کریں، کیونکہ صرف اُسی کا نام عظیم ہے، اُس کی عظمت آسمان و زمین سے اعلیٰ ہے۔

[14] اُس نے اپنی قوم کو سرفراز کر کے[a] اپنے تمام ایمان داروں کی شہرت بڑھائی ہے، یعنی اسرائیلیوں کی شہرت، اُس قوم کی جو اُس کے قریب رہتی ہے۔ رب کی حمد ہو!

صیون رب کی حمد کرے!

149 رب کی حمد ہو! رب کی تمجید میں نیا گیت گاؤ، ایمان داروں کی جماعت میں اُس کی تعریف کرو۔

[2] اسرائیل اپنے خالق سے خوش ہو، صیون کے فرزند اپنے بادشاہ کی خوشی منائیں۔

[3] وہ ناچ کر اُس کے نام کی ستائش کریں، دف اور سرود سے اُس کی مدح سرائی کریں۔

[4] کیونکہ رب اپنی قوم سے خوش ہے۔ وہ مصیبت زدوں کو اپنی نجات کی شان و شوکت سے آراستہ کرتا ہے۔

[5] ایمان دار اِس شان و شوکت کے باعث خوشی منائیں، وہ اپنے بستروں پر شادمانی کے نعرے لگائیں۔

[6] اُن کے منہ میں اللہ کی حمد و ثنا اور اُن کے ہاتھوں میں دو دھاری تلوار ہو

[7] تاکہ دیگر اقوام سے انتقام لیں اور اُمّتوں کو سزا دیں۔

[8] وہ اُن کے بادشاہوں کو زنجیروں میں اور اُن کے شرفا کو بیڑیوں میں جکڑ لیں گے

[9] تاکہ اُنہیں وہ سزا دیں جس کا فیصلہ قلم بند ہو چکا ہے۔ یہ عزت اللہ کے تمام ایمان داروں کو حاصل ہے۔ رب کی حمد ہو!

رب کی حمد و ثنا

150 رب کی حمد ہو! اللہ کے مقدِس میں اُس کی ستائش کرو۔ اُس کی قدرت کے بنے ہوئے آسمانی گنبد میں اُس کی تمجید کرو۔

[2] اُس کے عظیم کاموں کے باعث اُس کی حمد کرو۔ اُس کی زبردست عظمت کے باعث اُس کی ستائش کرو۔

[a] لفظی ترجمہ: اپنی قوم کا سینگ بلند کر کے۔

3 نرسنگا پھونک کر اُس کی حمد کرو، ستار اور سرود بجا کر اُس کی تمجید کرو۔
4 دف اور لوک ناچ سے اُس کی حمد کرو۔ تاردار ساز اور بانسری بجا کر اُس کی ستائش کرو۔
5 جھانجھوں کی جھنکارتی آواز سے اُس کی حمد کرو، گونجتی جھانجھ سے اُس کی تعریف کرو۔
6 جس میں بھی سانس ہے وہ رب کی ستائش کرے۔ رب کی حمد ہو!

امثال

کتاب کا مقصد

1 ذیل میں اسرائیل کے بادشاہ سلیمان بن داؤد کی امثال قلم بند ہیں۔

2 اِن سے تُو حکمت اور تربیت حاصل کرے گا، بصیرت کے الفاظ سمجھنے کے قابل ہو جائے گا، 3 اور دانائی دلانے والی تربیت، راستی، انصاف اور دیانت داری اپنائے گا۔ 4 یہ امثال سادہ لوح کو ہوشیاری اور نوجوان کو علم اور تمیز سکھاتی ہیں۔ 5 جو دانا ہے وہ سن کر اپنے علم میں اضافہ کرے، جو سمجھ دار ہے وہ راہنمائی کرنے کا فن سیکھ لے۔ 6 تب وہ امثال اور تمثیلیں، دانش مندوں کی باتیں اور اُن کے معمے سمجھ لے گا۔

7 حکمت اِس سے شروع ہوتی ہے کہ ہم رب کا خوف مانیں۔ صرف احمق حکمت اور تربیت کو حقیر جانتے ہیں۔

غلط ساتھیوں سے خبردار

8 میرے بیٹے، اپنے باپ کی تربیت کے تابع رہ، اور اپنی ماں کی ہدایت مسترد نہ کر۔ 9 کیونکہ یہ تیرے سر پر دل کش سہرا اور تیرے گلے میں گلوبند ہیں۔

10 میرے بیٹے، جب خطاکار تجھے پُھسلانے کی کوشش کریں تو اُن کے پیچھے نہ ہو لے۔ 11 اُن کی بات نہ مان جب وہ کہیں، ”آ، ہمارے ساتھ چل! ہم تاک میں بیٹھ کر کسی کو قتل کریں، بلاوجہ کسی بے قصور کی گھات لگائیں۔ 12 ہم اُنہیں پاتال کی طرح زندہ نگل لیں، اُنہیں موت کے گڑھے میں اُترنے والوں کی طرح ایک دم ہڑپ کر لیں۔ 13 ہم ہر قسم کی قیمتی چیز حاصل کریں گے، اپنے گھروں کو لُوٹ کے مال سے بھر لیں گے۔ 14 آ، جرأت کر کے ہم میں شریک ہو جا، ہم لُوٹ کا تمام مال برابر تقسیم کریں گے۔“

15 میرے بیٹے، اُن کے ساتھ مت جانا، اپنا پاؤں اُن کی راہوں پر رکھنے سے روک لینا۔ 16 کیونکہ اُن کے پاؤں غلط کام کے پیچھے دوڑتے، خون بہانے کے لئے بھاگتے ہیں۔ 17 جب چڑی مار اپنا جال لگا کر اُس پر پرندوں کو پھانسنے کے لئے روٹی کے ٹکڑے بکھیر دیتا ہے تو پرندوں کی نظر میں یہ بے مقصد ہے۔ 18 یہ لوگ بھی ایک دن پھنس جائیں گے۔ جب تاک میں بیٹھ جاتے ہیں تو اپنے آپ کو تباہ کرتے ہیں، جب دوسروں کی گھات لگاتے ہیں تو اپنی ہی جان کو نقصان پہنچاتے

ہیں۔ 19 یہی اُن سب کا انجام ہے جو ناروا نفع کے پیچھے بھاگتے ہیں۔ ناجائز نفع اپنے مالک کی جان چھین لیتا ہے۔

حکمت کی پکار

20 حکمت گلی میں زور سے آواز دیتی، چوکوں میں بلند آواز سے پکارتی ہے۔ 21 جہاں سب سے زیادہ شور شرابہ ہے وہاں وہ چلّا چلّا کر بولتی، شہر کے دروازوں پر ہی اپنی تقریر کرتی ہے، 22 "اے سادہ لوح لوگو، تم کب تک اپنی سادہ لوحی سے محبت رکھو گے؟ مذاق اُڑانے والے کب تک اپنے مذاق سے لطف اُٹھائیں گے، احمق کب تک علم سے نفرت کریں گے؟ 23 آؤ، میری سرزنش پر دھیان دو۔ تب مَیں اپنی روح کا چشمہ تم پر پھوٹنے دوں گی، تمہیں اپنی باتیں سناؤں گی۔

24 لیکن جب مَیں نے آواز دی تو تم نے انکار کیا، جب مَیں نے اپنا ہاتھ تمہاری طرف بڑھایا تو کسی نے بھی توجہ نہ دی۔ 25 تم نے میرے کسی مشورے کی پروا نہ کی، میری ملامت تمہارے نزدیک قابلِ قبول نہیں تھی۔ 26 اِس لئے جب تم پر آفت آئے گی تو مَیں قہقہہ لگاؤں گی، جب تم ہول ناک مصیبت میں پھنس جاؤ گے تو تمہارا مذاق اُڑاؤں گی۔ 27 اُس وقت تم پر دہشت ناک آندھی ٹوٹ پڑے گی، آفت طوفان کی طرح تم پر آئے گی، اور تم مصیبت اور تکلیف کے سیلاب میں ڈوب جاؤ گے۔ 28 تب وہ مجھے آواز دیں گے، لیکن مَیں اُن کی نہیں سنوں گی، وہ مجھے ڈھونڈیں گے پر پائیں گے نہیں۔

29 کیونکہ وہ علم سے نفرت کر کے رب کا خوف ماننے کے لئے تیار نہیں تھے۔ 30 میرا مشورہ اُنہیں قبول نہیں تھا بلکہ وہ میری ہر سرزنش کو حقیر جانتے تھے۔ 31 چنانچہ اب وہ اپنے چال چلن کا پھل کھائیں، اپنے منصوبوں کی فصل کھا کھا کر سیر ہو جائیں۔

32 کیونکہ صحیح راہ سے دُور ہونے کا عمل سادہ لوح کو مار ڈالتا ہے، اور احمقوں کی بےپروائی اُنہیں تباہ کرتی ہے۔ 33 لیکن جو میری سنے وہ سکون سے بسے گا، ہول ناک مصیبت اُسے پریشان نہیں کرے گی۔"

حکمت کی اہمیت

2 میرے بیٹے، میری بات قبول کر کے میرے احکام اپنے دل میں محفوظ رکھ۔ 2 اپنا کان حکمت پر دھر، اپنا دل سمجھ کی طرف مائل کر۔ 3 بصیرت کے لئے آواز دے، چلّا کر سمجھ مانگ۔ 4 اُسے یوں تلاش کر گویا چاندی ہو، اُس کا یوں کھوج لگا گویا پوشیدہ خزانہ ہو۔ 5 اگر تُو ایسا کرے تو تجھے رب کے خوف کی سمجھ آئے گی اور اللہ کا عرفان حاصل ہو گا۔ 6 کیونکہ رب ہی حکمت عطا کرتا، اُسی کے منہ سے عرفان اور سمجھ نکلتی ہے۔ 7 وہ سیدھی راہ پر چلنے والوں کو کامیابی فراہم کرتا اور بےالزام زندگی گزارنے والوں کی ڈھال بنا رہتا ہے۔ 8 کیونکہ وہ انصاف پسندوں کی راہوں کی پہرا داری کرتا ہے۔ جہاں بھی اُس کے ایمان دار چلتے ہیں وہاں وہ اُن کی حفاظت کرتا ہے۔

9 تب تجھے راستی، انصاف، دیانت داری اور ہر اچھی راہ کی سمجھ آئے گی۔ 10 کیونکہ تیرے دل میں حکمت داخل ہو جائے گی، اور علم و عرفان تیری جان کو پیارا ہو جائے گا۔ 11 تمیز تیری حفاظت اور سمجھ تیری چوکیداری

کرے گی۔ [12] حکمت تجھے غلط راہ اور کج رَو باتیں کرنے والے سے بچائے رکھے گی۔ [13] ایسے لوگ سیدھی راہ کو چھوڑ دیتے ہیں تاکہ تاریک راستوں پر چلیں، [14] وہ بُری حرکتیں کرنے سے خوش ہو جاتے ہیں، غلط کام کی کج رَوی دیکھ کر جشن مناتے ہیں۔ [15] اُن کی راہیں ٹیڑھی ہیں، اور وہ جہاں بھی چلیں آوارہ پھرتے ہیں۔

[16] حکمت تجھے ناجائز عورت سے چھڑاتی ہے، اُس اجنبی عورت سے جو چِکنی چپڑی باتیں کرتی، [17] جو اپنے جیون ساتھی کو ترک کر کے اپنے خدا کا عہد بھول جاتی ہے۔ [18] کیونکہ اُس کے گھر میں داخل ہونے کا انجام موت، اُس کی راہوں کی منزلِ مقصود پاتال ہے۔ [19] جو بھی اُس کے پاس جائے وہ واپس نہیں آئے گا، وہ زندگی بخش راہوں پر دوبارہ نہیں پہنچے گا۔

[20] چنانچہ اچھے لوگوں کی راہ پر چل پھر، دھیان دے کہ تیرے قدم راست بازوں کے راستے پر رہیں۔ [21] کیونکہ سیدھی راہ پر چلنے والے ملک میں آباد ہوں گے، آخرکار بےالزام ہی اُس میں باقی رہیں گے۔ [22] لیکن بےدین ملک سے مٹ جائیں گے، اور بےوفاؤں کو اُکھاڑ کر ملک سے خارج کر دیا جائے گا۔

اللہ کے خوف اور حکمت کی برکت

3 میرے بیٹے، میری ہدایت مت بھولنا۔ میرے احکام تیرے دل میں محفوظ رہیں۔ [2] کیونکہ اِن ہی سے تیری زندگی کے دنوں اور سالوں میں اضافہ ہو گا اور تیری خوش حالی بڑھے گی۔ [3] شفقت اور وفا تیرا دامن نہ چھوڑیں۔ اُنہیں اپنے گلے سے باندھنا، اپنے دل کی تختی پر کندہ کرنا۔ [4] تب تجھے اللہ اور انسان کے سامنے مہربانی اور قبولیت حاصل ہو گی۔

[5] پورے دل سے رب پر بھروسا رکھ، اور اپنی عقل پر تکیہ نہ کر۔ [6] جہاں بھی تُو چلے صرف اُسی کو جان لے، پھر وہ خود تیری راہوں کو ہموار کرے گا۔ [7] اپنے آپ کو دانش مند مت سمجھنا بلکہ رب کا خوف مان کر بُرائی سے دُور رہ۔ [8] اِس سے تیرا بدن صحت پائے گا اور تیری ہڈیاں تر و تازہ ہو جائیں گی۔ [9] اپنی ملکیت اور اپنی تمام پیداوار کے پہلے پھل سے رب کا احترام کر، [10] پھر تیرے گودام اناج سے بھر جائیں گے اور تیرے برتن مَے سے چھلک اُٹھیں گے۔

[11] میرے بیٹے، رب کی تربیت کو رد نہ کر، جب وہ تجھے ڈانٹے تو رنجیدہ نہ ہو۔ [12] کیونکہ جو رب کو پیارا ہے اُس کی وہ تادیب کرتا ہے، جس طرح باپ اُس بیٹے کو تنبیہ کرتا ہے جو اُسے پسند ہے۔

حقیقی دولت

[13] مبارک ہے وہ جو حکمت پاتا ہے، جسے سمجھ حاصل ہوتی ہے۔ [14] کیونکہ حکمت چاندی سے کہیں زیادہ سود مند ہے، اور اُس سے سونے سے کہیں زیادہ قیمتی چیزیں حاصل ہوتی ہیں۔ [15] حکمت موتیوں سے زیادہ نفیس ہے، تیرے تمام خزانے اُس کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ [16] اُس کے دہنے ہاتھ میں عمر کی درازی اور بائیں ہاتھ میں دولت اور عزت ہے۔ [17] اُس کی راہیں خوش گوار، اُس کے تمام راستے پُرامن ہیں۔ [18] جو اُس کا دامن پکڑ لے اُس کے لئے وہ زندگی کا درخت ہے۔ مبارک ہے وہ جو اُس سے لپٹا رہے۔ [19] رب نے حکمت کے وسیلے سے ہی زمین کی بنیاد رکھی، سمجھ کے ذریعے ہی آسمان کو مضبوطی سے لگایا۔ [20] اُس کے عرفان سے ہی گہرائیوں کا پانی پھوٹ نکلا اور آسمان

سے شبنم ٹپک کر زمین پر پڑتی ہے۔

21 میرے بیٹے، دانائی اور تمیز اپنے پاس محفوظ رکھ اور اُنہیں اپنی نظر سے دُور نہ ہونے دے۔ 22 اُن سے تیری جان تر و تازہ اور تیرا گلا آراستہ رہے گا۔ 23 تب تُو چلتے وقت محفوظ رہے گا، اور تیرا پاؤں ٹھوکر نہیں کھائے گا۔ 24 تُو پاؤں پھیلا کر سو سکے گا، کوئی صدمہ تجھے نہیں پہنچے گا بلکہ تُو لیٹ کر گہری نیند سوئے گا۔ 25 ناگہاں آفت سے مت ڈرنا، نہ اُس تباہی سے جو بےدین پر غالب آتی ہے، 26 کیونکہ رب پر تیرا اعتماد ہے، وہی تیرے پاؤں کو پھنس جانے سے محفوظ رکھے گا۔

دوسروں کی مدد کرنے کی نصیحت

27 اگر کوئی ضرورت مند ہو اور تُو اُس کی مدد کر سکے تو اُس کے ساتھ بھلائی کرنے سے انکار نہ کر۔ 28 اگر تُو آج کچھ دے سکے تو اپنے پڑوسی سے مت کہنا، ”کل آنا تو مَیں آپ کو کچھ دے دوں گا۔“ 29 جو پڑوسی بےفکر تیرے ساتھ رہتا ہے اُس کے خلاف بُرے منصوبے مت باندھنا۔ 30 جس نے تجھے نقصان نہیں پہنچایا عدالت میں اُس پر بےبنیاد الزام نہ لگانا۔

31 نہ ظالم سے حسد کر، نہ اُس کی کوئی راہ اختیار کر۔ 32 کیونکہ بُری راہ پر چلنے والے سے رب گِھن کھاتا ہے جبکہ سیدھی راہ پر چلنے والوں کو وہ اپنے رازوں سے آگاہ کرتا ہے۔ 33 بےدین کے گھر پر رب کی لعنت آتی جبکہ راست باز کے گھر کو وہ برکت دیتا ہے۔ 34 مذاق اُڑانے والوں کا وہ مذاق اُڑاتا، لیکن فروتنوں پر مہربانی کرتا ہے۔ 35 دانش مند میراث میں عزت پائیں گے جبکہ احمق کے نصیب میں شرمندگی ہو گی۔

باپ کی نصیحت

4 اے بیٹو، باپ کی نصیحت سنو، دھیان دو تاکہ تم سیکھ کر سمجھ حاصل کر سکو۔ 2 مَیں تمہیں اچھی تعلیم دیتا ہوں، اِس لئے میری ہدایت کو ترک نہ کرو۔ 3 مَیں ابھی اپنے باپ کے گھر میں نازک لڑکا تھا، اپنی ماں کا واحد بچہ، 4 تو میرے باپ نے مجھے تعلیم دے کر کہا،

”پورے دل سے میرے الفاظ اپنا لے اور ہر وقت میرے احکام پر عمل کر تو تُو جیتا رہے گا۔ 5 حکمت حاصل کر، سمجھ اپنا لے! یہ چیزیں مت بھولنا، میرے منہ کے الفاظ سے دُور نہ ہونا۔ 6 حکمت ترک نہ کر تو وہ تجھے محفوظ رکھے گی۔ اُس سے محبت رکھ تو وہ تیری دیکھ بھال کرے گی۔ 7 حکمت اِس سے شروع ہوتی ہے کہ تُو حکمت اپنا لے۔ سمجھ حاصل کرنے کے لئے باقی تمام ملکیت قربان کرنے کے لئے تیار ہو۔ 8 اُسے عزیز رکھ تو وہ تجھے سرفراز کرے گی، اُسے گلے لگا تو وہ تجھے عزت بخشے گی۔ 9 تب وہ تیرے سر کو خوب صورت سہرے سے آراستہ کرے گی اور تجھے شاندار تاج سے نوازے گی۔“

10 میرے بیٹے، میری سن! میری باتیں اپنا لے تو تیری عمر دراز ہو گی۔ 11 مَیں تجھے حکمت کی راہ پر چلنے کی ہدایت دیتا، تجھے سیدھی راہوں پر پھرنے دیتا ہوں۔ 12 جب تُو چلے گا تو تیرے قدموں کو کسی بھی چیز سے روکا نہیں جائے گا، اور دوڑتے وقت تُو ٹھوکر نہیں کھائے گا۔ 13 تربیت کا دامن تھامے رہ! اُسے نہ چھوڑ بلکہ محفوظ رکھ، کیونکہ وہ تیری زندگی ہے۔

14 بےدینوں کی راہ پر قدم نہ رکھ، شریروں کے راستے پر مت جا۔ 15 اُس سے گریز کر، اُس پر سفر نہ کر

بلکہ اُس سے کترا کر آگے نکل جا۔ 16 کیونکہ جب تک اُن سے بُرا کام سرزد نہ ہو جائے وہ سو ہی نہیں سکتے، جب تک اُنہوں نے کسی کو ٹھوکر کھلا کر خاک میں ملا نہ دیا ہو وہ نیند سے محروم رہتے ہیں۔ 17 وہ بے دینی کی روٹی کھاتے اور ظلم کی مَے پیتے ہیں۔ 18 لیکن راست باز کی راہ طلوعِ صبح کی پہلی روشنی کی مانند ہے جو دن کے عروج تک بڑھتی رہتی ہے۔ 19 اِس کے مقابلے میں بے دین کا راستہ گہری تاریکی کی مانند ہے، اُنہیں پتا ہی نہیں چلتا کہ کس چیز سے ٹھوکر کھا کر گر گئے ہیں۔

20 میرے بیٹے، میری باتوں پر دھیان دے، میرے الفاظ پر کان دھر۔ 21 اُنہیں اپنی نظر سے اوجھل نہ ہونے دے بلکہ اپنے دل میں محفوظ رکھ۔ 22 کیونکہ جو یہ باتیں اپنائیں وہ زندگی اور پورے جسم کے لئے شفا پاتے ہیں۔ 23 تمام چیزوں سے پہلے اپنے دل کی حفاظت کر، کیونکہ یہی زندگی کا سرچشمہ ہے۔ 24 اپنے منہ سے جھوٹ اور اپنے ہونٹوں سے کج گوئی دُور کر۔ 25 دھیان دے کہ تیری آنکھیں سیدھا آگے کی طرف دیکھیں، کہ تیری نظر اُس راستے پر لگی رہے جو سیدھا ہے۔ 26 اپنے پاؤں کا راستہ چلنے کے قابل بنا دے، دھیان دے کہ تیری راہیں مضبوط ہیں۔ 27 نہ دائیں، نہ بائیں طرف مُڑ بلکہ اپنے پاؤں کو غلط قدم اُٹھانے سے باز رکھ۔

زناکاری سے خبردار

5 میرے بیٹے، میری حکمت پر دھیان دے، میری سمجھ کی باتوں پر کان دھر۔ 2 پھر تُو تمیز کا دامن تھامے رہے گا، اور تیرے ہونٹ علم و عرفان محفوظ رکھیں گے۔ 3 کیونکہ زناکار عورت کے ہونٹوں سے شہد ٹپکتا ہے، اُس کی باتیں تیل کی طرح چکنی چپڑی ہوتی ہیں۔ 4 لیکن انجام میں وہ زہر جیسی کڑوی اور دو دھاری تلوار جیسی تیز ثابت ہوتی ہے۔ 5 اُس کے پاؤں موت کی طرف اُترتے، اُس کے قدم پاتال کی جانب بڑھتے جاتے ہیں۔ 6 اُس کے راستے کبھی اِدھر کبھی اُدھر پھرتے ہیں تاکہ تُو زندگی کی راہ پر توجہ نہ دے اور اُس کی آوارگی کو جان نہ لے۔

7 چنانچہ میرے بیٹو، میری سنو اور میرے منہ کی باتوں سے دُور نہ ہو جاؤ۔ 8 اپنے راستے اُس سے دُور رکھ، اُس کے گھر کے دروازے کے قریب بھی نہ جا۔ 9 ایسا نہ ہو کہ تُو اپنی طاقت کسی اَور کے لئے صَرف کرے اور اپنے سال ظالم کے لئے ضائع کرے۔ 10 ایسا نہ ہو کہ پردیسی تیری ملکیت سے سیر ہو جائیں، کہ جو کچھ تُو نے محنت مشقت سے حاصل کیا وہ کسی اَور کے گھر میں آئے۔ 11 تب آخرکار تیرا بدن اور گوشت گھل جائیں گے، اور تُو آہیں بھر بھر کر 12 کہے گا، ''ہائے، مَیں نے کیوں تربیت سے نفرت کی، میرے دل نے کیوں سرزنش کو حقیر جانا؟ 13 ہدایت کرنے والوں کی مَیں نے نہ سنی، اپنے اُستادوں کی باتوں پر کان نہ دھرا۔ 14 جماعت کے درمیان ہی رہتے ہوئے مجھ پر ایسی آفت آئی کہ مَیں تباہی کے دہانے تک پہنچ گیا ہوں۔''

15 اپنے ہی حوض کا پانی اور اپنے ہی کنوئیں سے پھوٹنے والا پانی پی لے۔ 16 کیا مناسب ہے کہ تیرے چشمے گلیوں میں اور تیری ندیاں چوکوں میں بہہ نکلیں؟ 17 جو پانی تیرا اپنا ہے وہ تجھ تک محدود رہے، اجنبی اُس میں شریک نہ ہو جائے۔ 18 تیرا چشمہ مبارک ہو۔ ہاں، اپنی بیوی سے خوش رہ۔ 19 وہی تیری من موہن ہرنی اور

دل رُبا غزال[a] ہے۔ اُسی کا پیار تجھے تر و تازہ کرے، اُسی کی محبت تجھے ہمیشہ مست رکھے۔

[20] میرے بیٹے، تُو اجنبی عورت سے کیوں مست ہو جائے، کسی دوسرے کی بیوی سے کیوں لپٹ جائے؟ [21] خیال رکھ، انسان کی راہیں رب کو صاف دکھائی دیتی ہیں، جہاں بھی وہ چلے اُس پر وہ توجہ دیتا ہے۔ [22] بےدین کی اپنی ہی حرکتیں اُسے پھنسا دیتی ہیں، وہ اپنے ہی گناہ کے رسّوں میں جکڑا رہتا ہے۔ [23] وہ تربیت کی کمی کے سبب سے ہلاک ہو جائے گا، اپنی بڑی حماقت کے باعث ڈگمگاتے ہوئے اپنے انجام کو پہنچے گا۔

ضمانت دینے، کاہلی اور جھوٹ سے خبردار

6 میرے بیٹے، کیا تُو اپنے پڑوسی کا ضامن بنا ہے؟ کیا تُو نے ہاتھ ملا کر وعدہ کیا ہے کہ مَیں کسی دوسرے کا ذمہ دار ٹھہروں گا؟ [2] کیا تُو اپنے وعدے سے بندھا ہوا، اپنے منہ کے الفاظ سے پھنسا ہوا ہے؟ [3] ایسا کرنے سے تُو اپنے پڑوسی کے ہاتھ میں آ گیا ہے، اِس لئے اپنی جان کو چھڑانے کے لئے اُس کے سامنے اوندھے منہ ہو کر اُسے اپنی منت سماجت سے تنگ کر۔ [4] اپنی آنکھوں کو سونے نہ دے، اپنے پپوٹوں کو اونگھنے نہ دے جب تک تُو اِس ذمہ داری سے فارغ نہ ہو جائے۔ [5] جس طرح غزال شکاری کے ہاتھ سے اور پرندہ چڑی مار کے ہاتھ سے چھوٹ جاتا ہے اُسی طرح سرتوڑ کوشش کر تاکہ تیری جان چھوٹ جائے۔

[6] اے کاہل، چیونٹی کے پاس جا کر اُس کی راہوں پر غور کر! اُس کے نمونے سے حکمت سیکھ لے۔ [7] اُس پر نہ سردار، نہ افسر یا حکمران مقرر ہے، [8] تو بھی وہ گرمیوں میں سردیوں کے لئے کھانے کا ذخیرہ کر رکھتی، فصل کے دنوں میں خوب خوراک اکٹھی کرتی ہے۔ [9] اے کاہل، تُو مزید کب تک سویا رہے گا، کب جاگ اُٹھے گا؟ [10] تُو کہتا ہے، ”مجھے تھوڑی دیر سونے دے، تھوڑی دیر اونگھنے دے، تھوڑی دیر ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھنے دے تاکہ آرام کر سکوں۔“ [11] لیکن خبردار، جلد ہی غربت راہزن کی طرح تجھ پر آئے گی، مفلسی ہتھیار سے لیس ڈاکو کی طرح تجھ پر ٹوٹ پڑے گی۔

[12] بدمعاش اور کمینہ کس طرح پہچانا جاتا ہے؟ وہ منہ میں جھوٹ لئے پھرتا ہے، [13] اپنی آنکھوں، پاؤں اور اُنگلیوں سے اشارہ کر کے تجھے فریب کے جال میں پھنسانے کی کوشش کرتا ہے۔ [14] اُس کے دل میں کجی ہے، اور وہ ہر وقت بُرے منصوبے باندھنے میں لگا رہتا ہے۔ جہاں بھی جائے وہاں جھگڑے چھڑ جاتے ہیں۔ [15] لیکن ایسے شخص پر اچانک ہی آفت آئے گی۔ ایک ہی لمحے میں وہ پاش پاش ہو جائے گا۔ تب اُس کا علاج ناممکن ہو گا۔

[16] رب چھ چیزوں سے نفرت بلکہ سات چیزوں سے گھن کھاتا ہے،

[17] وہ آنکھیں جو غرور سے دیکھتی ہیں، وہ زبان جو جھوٹ بولتی ہے، وہ ہاتھ جو بےگناہوں کو قتل کرتے ہیں، [18] وہ دل جو بُرے منصوبے باندھتا ہے، وہ پاؤں جو دوسروں کو نقصان پہنچانے کے لئے بھاگتے ہیں، [19] وہ گواہ جو عدالت میں جھوٹ بولتا اور وہ جو بھائیوں میں جھگڑا پیدا کرتا ہے۔

---

[a] لفظی ترجمہ: پہاڑی بکری۔

زنا کرنے سے خبردار

[20] میرے بیٹے، اپنے باپ کے حکم سے لپٹا رہ، اور اپنی ماں کی ہدایت نظرانداز نہ کر۔ [21] اُنہیں یوں اپنے دل کے ساتھ باندھے رکھ کہ کبھی دُور نہ ہو جائیں۔ اُنہیں ہار کی طرح اپنے گلے میں ڈال لے۔ [22] چلتے وقت وہ تیری راہنمائی کریں، آرام کرتے وقت تیری پہرا داری کریں، جاگتے وقت تجھ سے ہم کلام ہوں۔ [23] کیونکہ باپ کا حکم چراغ اور ماں کی ہدایت روشنی ہے، تربیت کی ڈانٹ ڈپٹ زندگی بخش راہ ہے۔ [24] یوں تُو بدکار عورت اور دوسرے کی زناکار بیوی کی چِکنی چپڑی باتوں سے محفوظ رہے گا۔ [25] دل میں اُس کے حُسن کا لالچ نہ کر، ایسا نہ ہو کہ وہ پلک مار مار کر تجھے پکڑ لے۔ [26] کیونکہ گو کسبی آدمی کو اُس کے پیسے سے محروم کرتی ہے، لیکن دوسرے کی زناکار بیوی اُس کی قیمتی جان کا شکار کرتی ہے۔

[27] کیا انسان اپنی جھولی میں بھڑکتی آگ یوں اُٹھا کر پھر سکتا ہے کہ اُس کے کپڑے نہ جلیں؟ [28] یا کیا کوئی دہکتے کوئلوں پر یوں پھر سکتا ہے کہ اُس کے پاؤں جھُلس نہ جائیں؟ [29] اِسی طرح جو کسی دوسرے کی بیوی سے ہم بستر ہو جائے اُس کا انجام بُرا ہے، جو بھی دوسرے کی بیوی کو چھیڑے اُسے سزا ملے گی۔ [30] جو بھوک کے مارے اپنا پیٹ بھرنے کے لئے چوری کرے اُسے لوگ حد سے زیادہ حقیر نہیں جانتے، [31] حالانکہ اُسے چوری کئے ہوئے مال کو سات گُنا واپس کرنا ہے اور اُس کے گھر کی دولت جاتی رہے گی۔ [32] لیکن جو کسی دوسرے کی بیوی کے ساتھ زنا کرے وہ بےعقل ہے۔ جو اپنی جان کو تباہ کرنا چاہے وہی ایسا کرتا ہے۔ [33] اُس کی پٹائی اور بےعزتی کی جائے گی، اور اُس کی شرمندگی کبھی نہیں مٹے گی۔ [34] کیونکہ شوہر غیرت کھا کر اور طیش میں آ کر بےرحمی سے بدلہ لے گا۔ [35] نہ وہ کوئی معاوضہ قبول کرے گا، نہ رشوت لے گا، خواہ کتنی زیادہ کیوں نہ ہو۔

بےوفا بیوی

7 میرے بیٹے، میرے الفاظ کی پیروی کر، میرے احکام اپنے اندر محفوظ رکھ۔ [2] میرے احکام کے تابع رہ تو جیتا رہے گا۔ اپنی آنکھ کی پُتلی کی طرح میری ہدایت کی حفاظت کر۔ [3] اُنہیں اپنی اُنگلی کے ساتھ باندھ، اپنے دل کی تختی پر کندہ کر۔ [4] حکمت سے کہہ، ”تُو میری بہن ہے،“ اور سمجھ سے، ”تُو میری قریبی رشتے دار ہے۔“ [5] یہی تجھے زناکار عورت سے محفوظ رکھیں گی، دوسرے کی اُس بیوی سے جو اپنی چِکنی چپڑی باتوں سے تجھے پُھسلانے کی کوشش کرتی ہے۔

[6] ایک دن مَیں نے اپنے گھر کی کھڑکی[a] میں سے باہر جھانکا [7] تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہاں کچھ سادہ لوح نوجوان کھڑے ہیں۔ اُن میں سے ایک بےعقل جوان نظر آیا۔ [8] وہ گلی میں سے گزر کر زناکار عورت کے کونے کی طرف ٹہلنے لگا۔ چلتے چلتے وہ اُس راستے پر آ گیا جو عورت کے گھر تک لے جاتا ہے۔ [9] شام کا دُھندلکا تھا، دن ڈھلنے اور رات کا اندھیرا چھانے لگا تھا۔ [10] تب ایک عورت کسبی کا لباس پہنے ہوئے چالاکی سے اُس سے ملنے آئی۔ [11] یہ عورت اِتنی بےلگام اور خودسر ہے کہ اُس کے پاؤں اُس کے گھر میں نہیں ٹکتے۔ [12] کبھی وہ گلی میں، کبھی چوکوں میں ہوتی ہے، ہر کونے پر وہ تاک میں بیٹھی رہتی ہے۔

[a] لفظی ترجمہ: گھر کی کھڑکی کے جنگلے۔

13 اب اُس نے نوجوان کو پکڑ کر اُسے بوسہ دیا۔ بے حیا نظر اُس پر ڈال کر اُس نے کہا، 14 ”مجھے سلامتی کی قربانیاں پیش کرنی تھیں، اور آج ہی مَیں نے اپنی منتیں پوری کیں۔ 15 اِس لئے مَیں نکل کر تجھ سے ملنے آئی، مَیں نے تیرا پتا کیا اور اب تُو مجھے مل گیا ہے۔ 16 مَیں نے اپنے بستر پر مصر کے رنگین کمبل بچھائے، 17 اُس پر مُر، عود اور دارچینی کی خوشبو چھڑکی ہے۔ 18 آؤ، ہم صبح تک محبت کا پیالہ تہہ تک پی لیں، ہم عشق بازی سے لطف اندوز ہوں! 19 کیونکہ میرا خاوند گھر میں نہیں ہے، وہ لمبے سفر کے لئے روانہ ہوا ہے۔ 20 وہ بٹوے میں پیسے ڈال کر چلا گیا ہے اور پورے چاند تک واپس نہیں آئے گا۔“

21 ایسی باتیں کرتے کرتے عورت نے نوجوان کو ترغیب دے کر اپنی چکنی چپڑی باتوں سے ورغلایا۔ 22 نوجوان سیدھا اُس کے پیچھے یوں ہو لیا جس طرح بَیل ذبح ہونے کے لئے جاتا یا ہرن اُچھل کر پھندے میں پھنس جاتا ہے۔ 23 کیونکہ ایک وقت آئے گا کہ تیر اُس کا دل چیر ڈالے گا۔ لیکن فی الحال اُس کی حالت اُس چڑیا کی مانند ہے جو اُڑ کر جال میں آ جاتی اور خیال تک نہیں کرتی کہ میری جان خطرے میں ہے۔

24 چنانچہ میرے بیٹو، میری سنو، میرے منہ کی باتوں پر دھیان دو! 25 تیرا دل بھٹک کر اُس طرف رُخ نہ کرے جہاں زناکار عورت پھرتی ہے، ایسا نہ ہو کہ تُو آوارہ ہو کر اُس کی راہوں میں اُلجھ جائے۔ 26 کیونکہ اُن کی تعداد بڑی ہے جنہیں اُس نے گرا کر موت کے گھاٹ اُتارا ہے، اُس نے متعدد لوگوں کو مار ڈالا ہے۔ 27 اُس کا گھر پاتال کا راستہ ہے جو لوگوں کو موت کی کوٹھڑیوں تک پہنچاتا ہے۔

حکمت کی دعوت اور وعدہ

8 سنو! کیا حکمت آواز نہیں دیتی؟ ہاں، سمجھ اونچی آواز سے اعلان کرتی ہے۔ 2 وہ بلندیوں پر کھڑی ہے، اُس جگہ جہاں تمام راستے ایک دوسرے سے ملتے ہیں۔ 3 شہر کے دروازوں پر جہاں لوگ نکلتے اور داخل ہوتے ہیں وہاں حکمت زور دار آواز سے پکارتی ہے،

4 ”اے مردو، مَیں تم ہی کو پکارتی ہوں، تمام انسانوں کو آواز دیتی ہوں۔

5 اے سادہ لوحو، ہوشیاری سیکھ لو! اے احمقو، سمجھ اپنا لو!

6 سنو، کیونکہ مَیں شرافت کی باتیں کرتی ہوں، اور میرے ہونٹ سچائی پیش کرتے ہیں۔

7 میرا منہ سچ بولتا ہے، کیونکہ میرے ہونٹ بے دینی سے گھن کھاتے ہیں۔

8 جو بھی بات میرے منہ سے نکلے وہ راست ہے، ایک بھی پیچ دار یا ٹیڑھی نہیں ہے۔

9 سمجھ دار جانتا ہے کہ میری باتیں سب درست ہیں، علم رکھنے والے کو معلوم ہے کہ وہ صحیح ہیں۔

10 چاندی کی جگہ میری تربیت اور خالص سونے کے بجائے علم و عرفان اپنا لو۔

11 کیونکہ حکمت موتیوں سے کہیں بہتر ہے، کوئی بھی خزانہ اُس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔

12 مَیں جو حکمت ہوں ہوشیاری کے ساتھ بستی ہوں، اور مَیں تمیز کا علم رکھتی ہوں۔

13 جو رب کا خوف مانتا ہے وہ بُرائی سے نفرت کرتا

ہے۔ مجھے غرور، تکبر، غلط چال چلن اور ٹیڑھی باتوں سے نفرت ہے۔

14 میرے پاس اچھا مشورہ اور کامیابی ہے۔ میرا دوسرا نام سمجھ ہے، اور مجھے قوت حاصل ہے۔

15 میرے وسیلے سے بادشاہ سلطنت اور حکمران راست فیصلے کرتے ہیں۔

16 میرے ذریعے رئیس اور شرفا بلکہ تمام عادل منصف حکومت کرتے ہیں۔

17 جو مجھے پیار کرتے ہیں اُنہیں مَیں پیار کرتی ہوں، اور جو مجھے ڈھونڈتے ہیں وہ مجھے پا لیتے ہیں۔

18 میرے پاس عزت و دولت، شاندار مال اور راستی ہے۔

19 میرا پھل سونے بلکہ خالص سونے سے کہیں بہتر ہے، میری پیداوار خالص چاندی پر سبقت رکھتی ہے۔

20 مَیں راستی کی راہ پر ہی چلتی ہوں، وہیں جہاں انصاف ہے۔

21 جو مجھ سے محبت رکھتے ہیں اُنہیں مَیں میراث میں دولت مہیا کرتی ہوں۔ اُن کے گودام بھرے رہتے ہیں۔

حکمت کا تخلیق میں حصہ

22 جب رب تخلیق کا سلسلہ عمل میں لایا تو پہلے اُس نے مجھے ہی بنایا۔ قدیم زمانے میں مَیں اُس کے دیگر کاموں سے پہلے ہی وجود میں آئی۔

23 مجھے ازل سے مقرر کیا گیا، ابتدا ہی سے جب دنیا ابھی پیدا نہیں ہوئی تھی۔

24 نہ سمندر کی گہرائیاں، نہ کثرت سے پھوٹنے والے چشمے تھے جب مَیں نے جنم لیا۔

25 نہ پہاڑ اپنی اپنی جگہ پر قائم ہوئے تھے، نہ پہاڑیاں تھیں جب مَیں پیدا ہوئی۔

26 اُس وقت اللہ نے نہ زمین، نہ اُس کے میدان، اور نہ دنیا کے پہلے ڈھیلے بنائے تھے۔

27 جب اُس نے آسمان کو اُس کی جگہ پر لگایا اور سمندر کی گہرائیوں پر زمین کا علاقہ مقرر کیا تو مَیں ساتھ تھی۔

28 جب اُس نے آسمان پر بادلوں اور گہرائیوں میں سرچشموں کا انتظام مضبوط کیا تو مَیں ساتھ تھی۔

29 جب اُس نے سمندر کی حدیں مقرر کیں اور حکم دیا کہ پانی اُن سے تجاوز نہ کرے، جب اُس نے زمین کی بنیادیں اپنی اپنی جگہ پر رکھیں

30 تو مَیں ماہر کاری گر کی حیثیت سے اُس کے ساتھ تھی۔ روز بہ روز مَیں لطف کا باعث تھی، ہر وقت اُس کے حضور رنگ رلیاں مناتی رہی۔

31 مَیں اُس کی زمین کی سطح پر رنگ رلیاں مناتی اور انسان سے لطف اندوز ہوتی رہی۔

32 چنانچہ میرے بیٹو، میری سنو، کیونکہ مبارک ہیں وہ جو میری راہوں پر چلتے ہیں۔

33 میری تربیت مان کر دانش مند بن جاؤ، اُسے نظرانداز مت کرنا۔

34 مبارک ہے وہ جو میری سنے، جو روز بہ روز میرے دروازے پر چوکس کھڑا رہے، روزانہ میری چوکھٹ پر حاضر رہے۔

35 کیونکہ جو مجھے پائے وہ زندگی اور رب کی منظوری پاتا ہے۔

36 لیکن جو مجھے پانے سے قاصر رہے وہ اپنی جان

پر ظلم کرتا ہے، جو بھی مجھ سے نفرت کرے اُسے موت پیاری ہے۔"

حکمت کی ضیافت

9 حکمت نے اپنا گھر تعمیر کر کے اپنے لئے سات ستون تراش لئے ہیں۔
2 اپنے جانوروں کو ذبح کرنے اور اپنی مَے تیار کرنے کے بعد اُس نے اپنی میز بچھائی ہے۔ 3 اب اُس نے اپنی نوکرانیوں کو بھیجا ہے، اور خود بھی لوگوں کو شہر کی بلندیوں سے ضیافت کرنے کی دعوت دیتی ہے،
4 "جو سادہ لوح ہے، وہ میرے پاس آئے۔" ناسمجھ لوگوں سے وہ کہتی ہے، 5 "آؤ، میری روٹی کھاؤ، وہ مَے پیو جو مَیں نے تیار کر رکھی ہے۔ 6 اپنی سادہ لوح راہوں سے باز آؤ تو جیتے رہو گے، سمجھ کی راہ پر چل پڑو۔"

7 جو لعن طعن کرنے والے کو تعلیم دے اُس کی اپنی رُسوائی ہو جائے گی، اور جو بے دین کو ڈانٹے اُسے نقصان پہنچے گا۔ 8 لعن طعن کرنے والے کی ملامت نہ کر ورنہ وہ تجھ سے نفرت کرے گا۔ دانش مند کی ملامت کر تو وہ تجھ سے محبت کرے گا۔ 9 دانش مند کو ہدایت دے تو اُس کی حکمت مزید بڑھے گی، راست باز کو تعلیم دے تو وہ اپنے علم میں اضافہ کرے گا۔
10 رب کا خوف ماننے سے ہی حکمت شروع ہوتی ہے، قدوس خدا کو جاننے سے ہی سمجھ حاصل ہوتی ہے۔ 11 مجھ سے ہی تیری عمر کے دنوں اور سالوں میں اضافہ ہو گا۔ 12 اگر تُو دانش مند ہو تو خود اِس سے فائدہ اُٹھائے گا، اگر لعن طعن کرنے والا ہو تو تجھے ہی اِس کا نقصان جھیلنا پڑے گا۔

حماقت بی بی کی ضیافت

13 حماقت بی بی بےلگام اور ناسمجھ ہے، وہ کچھ نہیں جانتی۔ 14 اُس کا گھر شہر کی بلندی پر واقع ہے۔ دروازے کے پاس کرسی پر بیٹھی 15 وہ گزرنے والوں کو جو سیدھی راہ پر چلتے ہیں اونچی آواز سے دعوت دیتی ہے، 16 "جو سادہ لوح ہے وہ میرے پاس آئے۔"
جو ناسمجھ ہیں اُن سے وہ کہتی ہے، 17 "چوری کا پانی میٹھا اور پوشیدگی میں کھائی گئی روٹی لذیذ ہوتی ہے۔"
18 لیکن اُنہیں معلوم نہیں کہ حماقت بی بی کے گھر میں صرف مُردوں کی روحیں بستی ہیں، کہ اُس کے مہمان پاتال کی گہرائیوں میں رہتے ہیں۔

سلیمان کی حکمت بھری ہدایات

10 ذیل میں سلیمان کی امثال قلم بند ہیں۔

زندگی بخش باتیں

دانش مند بیٹا اپنے باپ کو خوشی دلاتا جبکہ احمق بیٹا اپنی ماں کو دُکھ پہنچاتا ہے۔
2 خزانوں کا کوئی فائدہ نہیں اگر وہ بے دین طریقوں سے جمع ہو گئے ہوں، لیکن راست بازی موت سے بچائے رکھتی ہے۔
3 رب راست باز کو بھوکے مرنے نہیں دیتا، لیکن بے دینوں کا لالچ روک دیتا ہے۔
4 ڈھیلے ہاتھ غربت اور محنتی ہاتھ دولت کی طرف لے جاتے ہیں۔
5 جو گرمیوں میں فصل جمع کرتا ہے وہ دانش مند بیٹا ہے جبکہ جو فصل کی کٹائی کے وقت سویا رہتا ہے وہ والدین کے لئے شرم کا باعث ہے۔

[6] راست باز کا سر برکت کے تاج سے آراستہ رہتا ہے جبکہ بےدینوں کے منہ پر ظلم کا پردہ پڑا رہتا ہے۔
[7] لوگ راست باز کو یاد کر کے اُسے مبارک کہتے ہیں، لیکن بےدین کا نام سڑ کر مٹ جائے گا۔
[8] جو دل سے دانش مند ہے وہ احکام قبول کرتا ہے، لیکن بکواسی تباہ ہو جائے گا۔
[9] جس کا چال چلن بےالزام ہے وہ سکون سے زندگی گزارتا ہے، لیکن جو ٹیڑھا راستہ اختیار کرے اُسے پکڑا جائے گا۔
[10] آنکھ مارنے والا دُکھ پہنچاتا ہے، اور بکواسی تباہ ہو جائے گا۔
[11] راست باز کا منہ زندگی کا سرچشمہ ہے، لیکن بےدین کے منہ پر ظلم کا پردہ پڑا رہتا ہے۔
[12] نفرت جھگڑے چھیڑتی رہتی جبکہ محبت تمام خطاؤں پر پردہ ڈال دیتی ہے۔
[13] سمجھ دار کے ہونٹوں پر حکمت پائی جاتی ہے، لیکن ناسمجھ صرف ڈنڈے کا پیغام سمجھتا ہے۔
[14] دانش مند اپنا علم محفوظ رکھتے ہیں، لیکن احمق کا منہ جلد ہی تباہی کی طرف لے جاتا ہے۔
[15] امیر کی دولت قلعہ بند شہر ہے جس میں وہ محفوظ ہے جبکہ غریب کی غربت اُس کی تباہی کا باعث ہے۔
[16] جو کچھ راست باز کما لیتا ہے وہ زندگی کا باعث ہے، لیکن بےدین اپنی روزی گناہ کرنے کے لئے استعمال کرتا ہے۔
[17] جو تربیت قبول کرے وہ دوسروں کو زندگی کی راہ پر لاتا ہے، جو نصیحت نظرانداز کرے وہ دوسروں کو صحیح راہ سے دُور لے جاتا ہے۔
[18] جو اپنی نفرت چھپائے رکھے وہ جھوٹ بولتا ہے، جو دوسروں کے بارے میں غلط خبریں پھیلائے وہ احمق ہے۔
[19] جہاں بہت باتیں کی جاتی ہیں وہاں گناہ بھی آ موجود ہوتا ہے، جو اپنی زبان کو قابو میں رکھے وہ دانش مند ہے۔
[20] راست باز کی زبان عمدہ چاندی ہے جبکہ بےدین کے دل کی کوئی قدر نہیں۔
[21] راست باز کی زبان بہتوں کی پرورش کرتی ہے،[a] لیکن احمق اپنی بےعقلی کے باعث ہلاک ہو جاتے ہیں۔
[22] رب کی برکت دولت کا باعث ہے، ہماری اپنی محنت مشقت اِس میں اضافہ نہیں کرتی۔
[23] احمق غلط کام سے اپنا دل بہلاتا، لیکن سمجھ دار حکمت سے لطف اندوز ہوتا ہے۔
[24] جس چیز سے بےدین دہشت کھاتا ہے وہی اُس پر آئے گی، لیکن راست باز کی آرزو پوری ہو جائے گی۔
[25] جب طوفان آتے ہیں تو بےدین کا نام و نشان مٹ جاتا جبکہ راست باز ہمیشہ تک قائم رہتا ہے۔
[26] جس طرح دانت سرکے سے اور آنکھیں دھوئیں سے تنگ آ جاتی ہیں اُسی طرح وہ تنگ آ جاتا ہے جو سُست آدمی سے کام کرواتا ہے۔
[27] جو رب کا خوف مانے اُس کی زندگی کے دنوں میں اضافہ ہوتا ہے جبکہ بےدین کی زندگی وقت سے پہلے ہی ختم ہو جاتی ہے۔
[28] راست باز آخرکار خوشی منائیں گے، کیونکہ اُن کی اُمید بر آئے گی۔ لیکن بےدینوں کی اُمید جاتی رہے گی۔

---

[a] لفظی ترجمہ: راست باز کے ہونٹ بہتوں کو چَراتے ہیں۔

29 رب کی راہ بے الزام شخص کے لئے پناہ گاہ، لیکن بدکار کے لئے تباہی کا باعث ہے۔
30 راست باز کبھی ڈانواں ڈول نہیں ہو گا، لیکن بے دین ملک میں آباد نہیں رہیں گے۔
31 راست باز کا منہ حکمت کا پھل لاتا رہتا ہے، لیکن کج گو زبان کو کاٹ ڈالا جائے گا۔
32 راست باز کے ہونٹ جانتے ہیں کہ اللہ کو کیا پسند ہے، لیکن بے دین کا منہ ٹیڑھی باتیں ہی جانتا ہے۔

11

رب غلط ترازو سے گھن کھاتا ہے، وہ صحیح ترازو ہی سے خوش ہوتا ہے۔
2 جہاں تکبر ہے وہاں بدنامی بھی قریب ہی رہتی ہے، لیکن جو حلیم ہے اُس کے دامن میں حکمت رہتی ہے۔
3 سیدھی راہ پر چلنے والوں کی دیانت داری اُن کی راہنمائی کرتی جبکہ بے وفاؤں کی نمک حرامی اُنہیں تباہ کرتی ہے۔
4 غضب کے دن دولت کا کوئی فائدہ نہیں جبکہ راست بازی لوگوں کی جان کو چھڑاتی ہے۔
5 بے الزام کی راست بازی اُس کا راستہ ہموار بنا دیتی ہے جبکہ بے دین کی بُری حرکتیں اُسے گرا دیتی ہیں۔
6 سیدھی راہ پر چلنے والوں کی راست بازی اُنہیں چھڑا دیتی جبکہ بے وفاؤں کا لالچ اُنہیں پھنسا دیتا ہے۔
7 دم توڑتے وقت بے دین کی ساری اُمید جاتی رہتی ہے، جس دولت کی توقع اُس نے کی وہ جاتی رہتی ہے۔
8 راست باز کی جان مصیبت سے چھوٹ جاتی ہے، اور اُس کی جگہ بے دین پھنس جاتا ہے۔
9 کافر اپنے منہ سے اپنے پڑوسی کو تباہ کرتا ہے، لیکن راست بازوں کا علم اُنہیں چھڑاتا ہے۔
10 جب راست باز کامیاب ہوں تو پورا شہر جشن مناتا ہے، جب بے دین ہلاک ہوں تو خوشی کے نعرے بلند ہو جاتے ہیں۔
11 سیدھی راہ پر چلنے والوں کی برکت سے شہر ترقی کرتا ہے، لیکن بے دین کے منہ سے وہ مسمار ہو جاتا ہے۔
12 ناسمجھ آدمی اپنے پڑوسی کو حقیر جانتا ہے جبکہ سمجھ دار آدمی خاموش رہتا ہے۔
13 تہمت لگانے والا دوسروں کے راز فاش کرتا ہے، لیکن قابلِ اعتماد شخص وہ بھید پوشیدہ رکھتا ہے جو اُس کے سپرد کیا گیا ہو۔
14 جہاں قیادت کی کمی ہے وہاں قوم کا تنزل یقینی ہے، جہاں مشیروں کی کثرت ہے وہاں قوم فتح یاب رہے گی۔
15 جو اجنبی کا ضامن ہو جائے اُسے یقیناً نقصان پہنچے گا، جو ضامن بننے سے انکار کرے وہ محفوظ رہے گا۔
16 نیک عورت عزت سے اور ظالم آدمی دولت سے لپٹے رہتے ہیں۔
17 شفیق کا اچھا سلوک اُسی کے لئے فائدہ مند ہے جبکہ ظالم کا بُرا سلوک اُسی کے لئے نقصان دہ ہے۔
18 جو کچھ بے دین کماتا ہے وہ فریب دہ ہے، لیکن جو راستی کا بیج بوئے اُس کا اجر یقینی ہے۔
19 راست بازی کا پھل زندگی ہے جبکہ بُرائی کے پیچھے بھاگنے والے کا انجام موت ہے۔
20 رب کج دلوں سے گھن کھاتا ہے، وہ بے الزام راہ پر چلنے والوں ہی سے خوش ہوتا ہے۔
21 یقین کرو، بدکار سزا سے نہیں بچے گا جبکہ راست بازوں کے فرزند چھوٹ جائیں گے۔
22 جس طرح سؤر کی تھوتھنی میں سونے کا چھلا کھٹکتا ہے اُسی طرح خوب صورت عورت کی بے تمیزی

کھٹکتی ہے۔

23 اللہ راست بازوں کی آرزو اچھی چیزوں سے پوری کرتا ہے، لیکن اُس کا غضب بے دینوں کی اُمید پر نازل ہوتا ہے۔

24 ایک آدمی کی دولت میں اضافہ ہوتا ہے، گو وہ فیاض دلی سے تقسیم کرتا ہے۔ دوسرے کی غربت میں اضافہ ہوتا ہے، گو وہ حد سے زیادہ کنجوس ہے۔

25 فیاض دل خوش حال رہے گا، جو دوسروں کو تر و تازہ کرے وہ خود تازہ دم رہے گا۔

26 لوگ گندم کے ذخیرہ اندوز پر لعنت بھیجتے ہیں، لیکن جو گندم کو بازار میں آنے دیتا ہے اُس کے سر پر برکت آتی ہے۔

27 جو بھلائی کی تلاش میں رہے وہ اللہ کی منظوری چاہتا ہے، لیکن جو بُرائی کی تلاش میں رہے وہ خود بُرائی کے پھندے میں پھنس جائے گا۔

28 جو اپنی دولت پر بھروسا رکھے وہ گر جائے گا، لیکن راست باز ہرے بھرے پتوں کی طرح پھلیں پھولیں گے۔

29 جو اپنے گھر میں گڑبڑ پیدا کرے وہ میراث میں ہَوا ہی پائے گا۔ احمق دانش مند کا نوکر بنے گا۔

30 راست باز کا پھل زندگی کا درخت ہے، اور دانش مند آدمی جانیں جیتتا ہے۔

31 راست باز کو زمین پر ہی اجر ملتا ہے۔ تو پھر بے دین اور گناہ گار سزا کیوں نہ پائیں؟

12

جسے علم و عرفان پیارا ہے اُسے تربیت بھی پیاری ہے، جسے نصیحت سے نفرت ہے وہ بےعقل ہے۔

2 رب اچھے آدمی سے خوش ہوتا ہے جبکہ وہ سازش کرنے والے کو قصور وار ٹھہراتا ہے۔

3 انسان بے دینی کی بنیاد پر قائم نہیں رہ سکتا جبکہ راست باز کی جڑیں اُکھاڑی نہیں جا سکتیں۔

4 سُگھڑ بیوی اپنے شوہر کا تاج ہے، لیکن جو شوہر کی رُسوائی کا باعث ہے وہ اُس کی ہڈیوں میں سڑاہٹ کی مانند ہے۔

5 راست باز کے خیالات منصفانہ ہیں جبکہ بے دینوں کے منصوبے فریب دہ ہیں۔

6 بے دینوں کے الفاظ لوگوں کو قتل کرنے کی تاک میں رہتے ہیں جبکہ سیدھی راہ پر چلنے والوں کی باتیں لوگوں کو چھڑا لیتی ہیں۔

7 بے دینوں کو خاک میں یوں ملایا جاتا ہے کہ اُن کا نام و نشان تک نہیں رہتا، لیکن راست باز کا گھر قائم رہتا ہے۔

8 کسی کی جتنی عقل و سمجھ ہے اُتنا ہی لوگ اُس کی تعریف کرتے ہیں، لیکن جس کے ذہن میں فتور ہے اُسے حقیر جانا جاتا ہے۔

9 نچلے طبقے کا جو آدمی اپنی ذمہ داریاں ادا کرتا ہے وہ اُس آدمی سے کہیں بہتر ہے جو نخرہ بگھارتا ہے گو اُس کے پاس روٹی بھی نہیں ہے۔

10 راست باز اپنے مویشی کا بھی خیال کرتا ہے جبکہ بے دین کا دل ظالم ہی ظالم ہے۔

11 جو اپنی زمین کی کھیتی باڑی کرے اُس کے پاس کثرت کا کھانا ہو گا، لیکن جو فضول چیزوں کے پیچھے پڑ جائے وہ ناسمجھ ہے۔

12 بے دین دوسروں کو جال میں پھنسانے سے اپنا دل بہلاتا ہے، لیکن راست باز کی جڑ پھل دار ہوتی ہے۔

13 شریر اپنی غلط باتوں کے جال میں اُلجھ جاتا جبکہ

راست باز مصیبت سے بچ جاتا ہے۔

14 انسان اپنے منہ کے پھل سے خوب سیر ہو جاتا ہے، اور جو کام اُس کے ہاتھوں نے کیا اُس کا اجر اُسے ضرور ملے گا۔

15 احمق کی نظر میں اُس کی اپنی راہ ٹھیک ہے، لیکن دانش مند دوسروں کے مشورے پر دھیان دیتا ہے۔

16 احمق ایک دم اپنی ناراضی کا اظہار کرتا ہے، لیکن دانا اپنی بدنامی چھپائے رکھتا ہے۔

17 دیانت دار گواہ کھلے طور پر سچائی بیان کرتا ہے جبکہ جھوٹا گواہ دھوکا ہی دھوکا پیش کرتا ہے۔

18 گپیں ہانکنے والے کی باتیں تلوار کی طرح زخمی کر دیتی ہیں جبکہ دانش مند کی زبان شفا دیتی ہے۔

19 سچے ہونٹ ہمیشہ تک قائم رہتے ہیں جبکہ جھوٹی زبان ایک ہی لمحے کے بعد ختم ہو جاتی ہے۔

20 بُرے منصوبے باندھنے والے کا دل دھوکے سے بھرا رہتا جبکہ سلامتی کے مشورے دینے والے کا دل خوشی سے چھلکتا ہے۔

21 کوئی بھی آفت راست باز پر نہیں آئے گی جبکہ دُکھ تکلیف بے دینوں کا دامن کبھی نہیں چھوڑے گی۔

22 رب فریب دہ ہونٹوں سے گھن کھاتا ہے، لیکن جو وفاداری سے زندگی گزارتے ہیں اُن سے وہ خوش ہوتا ہے۔

23 سمجھ دار اپنا علم چھپائے رکھتا جبکہ احمق اپنے دل کی حماقت بلند آواز سے سب کو پیش کرتا ہے۔

24 جس کے ہاتھ محنتی ہیں وہ حکومت کرے گا، لیکن جس کے ہاتھ ڈھیلے ہیں اُسے بے گار میں کام کرنا پڑے گا۔

25 جس کے دل میں پریشانی ہے وہ دبا رہتا ہے، لیکن کوئی بھی اچھی بات اُسے خوشی دلاتی ہے۔

26 راست باز اپنی چراگاہ معلوم کر لیتا ہے، لیکن بے دینوں کی راہ اُنہیں آوارہ پھرنے دیتی ہے۔

27 ڈھیلا آدمی اپنا شکار نہیں پکڑ سکتا جبکہ محنتی شخص کثرت کا مال حاصل کر لیتا ہے۔

28 راستی کی راہ میں زندگی ہے، لیکن غلط راہ موت تک پہنچاتی ہے۔

13

دانش مند بیٹا اپنے باپ کی تربیت قبول کرتا ہے، لیکن طعنہ زن پروا ہی نہیں کرتا اگر کوئی اُسے ڈانٹے۔

2 انسان اپنے منہ کے اچھے پھل سے خوب سیر ہو جاتا ہے، لیکن بے وفا کے دل میں ظلم کا لالچ رہتا ہے۔

3 جو اپنی زبان قابو میں رکھے وہ اپنی زندگی محفوظ رکھتا ہے، جو اپنی زبان کو بے لگام چھوڑ دے وہ تباہ ہو جائے گا۔

4 کاہل آدمی لالچ کرتا ہے، لیکن اُسے کچھ نہیں ملتا جبکہ محنتی شخص کی آرزو پوری ہو جاتی ہے۔

5 راست باز جھوٹ سے نفرت کرتا ہے، لیکن بے دین شرم اور رُسوائی کا باعث ہے۔

6 راستی بے الزام کی حفاظت کرتی جبکہ بے دینی گناہ گار کو تباہ کر دیتی ہے۔

7 کچھ لوگ امیر کا روپ بھر کر پھرتے ہیں گو غریب ہیں۔ دوسرے غریب کا روپ بھر کر پھرتے ہیں گو امیر ترین ہیں۔

8 کبھی امیر کو اپنی جان چھڑانے کے لئے ایسا تاوان دینا پڑتا ہے کہ تمام دولت جاتی رہتی ہے، لیکن غریب کی جان اِس قسم کی دھمکی سے بچی رہتی ہے۔

[9] راست باز کی روشنی چمکتی رہتی[a] جبکہ بے دین کا چراغ بجھ جاتا ہے۔
[10] مغروروں میں ہمیشہ جھگڑا ہوتا ہے جبکہ دانش مند صلاح مشورے کے مطابق ہی چلتے ہیں۔
[11] جلد بازی سے حاصل شدہ دولت جلد ہی ختم ہو جاتی ہے جبکہ جو رفتہ رفتہ اپنا مال جمع کرے وہ اُسے بڑھاتا رہے گا۔
[12] جو اُمید وقت پر پوری نہ ہو جائے وہ دل کو بیمار کر دیتی ہے، لیکن جو آرزو پوری ہو جائے وہ زندگی کا درخت ہے۔
[13] جو اچھی ہدایت کو حقیر جانے اُسے نقصان پہنچے گا، لیکن جو حکم مانے اُسے اجر ملے گا۔
[14] دانش مند کی ہدایت زندگی کا سرچشمہ ہے جو انسان کو مہلک پھندوں سے بچائے رکھتی ہے۔
[15] اچھی سمجھ منظوری عطا کرتی ہے، لیکن بے وفا کی راہ ابدی تباہی کا باعث ہے۔
[16] ذہین ہر کام سوچ سمجھ کر کرتا، لیکن احمق تمام نظروں کے سامنے ہی اپنی حماقت کی نمائش کرتا ہے۔
[17] بے دین قاصد مصیبت میں پھنس جاتا جبکہ وفادار قاصد شفا کا باعث ہے۔
[18] جو تربیت کی پروا نہ کرے اُسے غربت اور شرمندگی حاصل ہو گی، لیکن جو دوسرے کی نصیحت مان جائے اُس کا احترام کیا جائے گا۔
[19] جو آرزو پوری ہو جائے وہ دل کو تر و تازہ کرتی ہے، لیکن احمق بُرائی سے دریغ کرنے سے گھن کھاتا ہے۔
[20] جو دانش مندوں کے ساتھ چلے وہ خود دانش مند ہو جائے گا، لیکن جو احمقوں کے ساتھ چلے اُسے نقصان پہنچے گا۔
[21] مصیبت گناہ گار کا پیچھا کرتی ہے جبکہ راست بازوں کا اجر خوش حالی ہے۔
[22] نیک آدمی کے بیٹے اور پوتے اُس کی میراث پائیں گے، لیکن گناہ گار کی دولت راست باز کے لئے محفوظ رکھی جائے گی۔
[23] غریب کا کھیت کثرت کی فصلیں مہیا کر سکتا ہے، لیکن جہاں انصاف نہیں وہاں سب کچھ چھین لیا جاتا ہے۔
[24] جو اپنے بیٹے کو تنبیہ نہیں کرتا وہ اُس سے نفرت کرتا ہے۔ جو اُس سے محبت رکھے وہ وقت پر اُس کی تربیت کرتا ہے۔
[25] راست باز جی بھر کر کھانا کھاتا ہے، لیکن بے دین کا پیٹ خالی رہتا ہے۔

14

حکمت بی بی اپنا گھر تعمیر کرتی ہے، لیکن حماقت بی بی اپنے ہی ہاتھوں سے اُسے ڈھا دیتی ہے۔
[2] جو سیدھی راہ پر چلتا ہے وہ اللہ کا خوف مانتا ہے، لیکن جو غلط راہ پر چلتا ہے وہ اُسے حقیر جانتا ہے۔
[3] احمق کی باتوں سے وہ ڈنڈا نکلتا ہے جو اُسے اُس کے تکبر کی سزا دیتا ہے، لیکن دانش مند کے ہونٹ اُسے محفوظ رکھتے ہیں۔
[4] جہاں بَیل نہیں وہاں چرنی خالی رہتی ہے، بَیل کی طاقت ہی سے کثرت کی فصلیں پیدا ہوتی ہیں۔
[5] وفادار گواہ جھوٹ نہیں بولتا، لیکن جھوٹے گواہ کے منہ سے جھوٹ نکلتا ہے۔
[6] طعنہ زن حکمت کو ڈھونڈتا ہے، لیکن بے فائدہ۔

[a] لفظی ترجمہ: خوشی مناتی۔

سمجھ دار کے علم میں آسانی سے اضافہ ہوتا ہے۔
7 احمق سے دُور رہ، کیونکہ تُو اُس کی باتوں میں علم نہیں پائے گا۔
8 ذہین کی حکمت اِس میں ہے کہ وہ سوچ سمجھ کر اپنی راہ پر چلے، لیکن احمق کی حماقت سراسر دھوکا ہی ہے۔
9 احمق اپنے قصور کا مذاق اُڑاتے ہیں، لیکن سیدھی راہ پر چلنے والے رب کو منظور ہیں۔
10 ہر دل کی اپنی ہی تلخی ہوتی ہے جس سے صرف وہی واقف ہے، اور اُس کی خوشی میں بھی کوئی اَور شریک نہیں ہو سکتا۔
11 بےدین کا گھر تباہ ہو جائے گا، لیکن سیدھی راہ پر چلنے والے کا خیمہ پھلے پھولے گا۔
12 ایسی راہ بھی ہوتی ہے جو دیکھنے میں ٹھیک تو لگتی ہے گو اُس کا انجام موت ہے۔
13 دل ہنستے وقت بھی رنجیدہ ہو سکتا ہے، اور خوشی کے اختتام پر دُکھ ہی باقی رہ جاتا ہے۔
14 جس کا دل بےوفا ہے وہ جی بھر کر اپنے چال چلن کا کڑوا پھل کھائے گا جبکہ نیک آدمی اپنے اعمال کے میٹھے پھل سے سیر ہو جائے گا۔
15 سادہ لوح ہر ایک کی بات مان لیتا ہے جبکہ ذہین آدمی اپنا ہر قدم سوچ سمجھ کر اُٹھاتا ہے۔
16 دانش مند ڈرتے ڈرتے غلط کام سے دریغ کرتا ہے، لیکن احمق خود اعتماد ہے اور ایک دم مشتعل ہو جاتا ہے۔
17 غصیلا آدمی احمقانہ حرکتیں کرتا ہے، اور لوگ سازشی شخص سے نفرت کرتے ہیں۔
18 سادہ لوح میراث میں حماقت پاتا ہے جبکہ ذہین آدمی کا سر علم کے تاج سے آراستہ رہتا ہے۔
19 شریروں کو نیکوں کے سامنے جھکنا پڑے گا، اور بےدینوں کو راست باز کے دروازے پر اوندھے منہ ہونا پڑے گا۔
20 غریب کے ہم سائے بھی اُس سے نفرت کرتے ہیں جبکہ امیر کے بےشمار دوست ہوتے ہیں۔
21 جو اپنے پڑوسی کو حقیر جانے وہ گناہ کرتا ہے۔ مبارک ہے وہ جو ضرورت مند پر ترس کھاتا ہے۔
22 بُرے منصوبے باندھنے والے سب آوارہ پھرتے ہیں۔ لیکن اچھے منصوبے باندھنے والے شفقت اور وفا پائیں گے۔
23 محنت مشقت کرنے میں ہمیشہ فائدہ ہوتا ہے، جبکہ خالی باتیں کرنے سے لوگ غریب ہو جاتے ہیں۔
24 دانش مندوں کا اجر دولت کا تاج ہے جبکہ احمقوں کا اجر حماقت ہی ہے۔
25 سچا گواہ جانیں بچاتا ہے جبکہ جھوٹا گواہ فریب دہ ہے۔
26 جو رب کا خوف مانے اُس کے پاس محفوظ قلعہ ہے جس میں اُس کی اولاد بھی پناہ لے سکتی ہے۔
27 رب کا خوف زندگی کا سرچشمہ ہے جو انسان کو مہلک پھندوں سے بچائے رکھتا ہے۔
28 جتنی آبادی ملک میں ہے اُتنی ہی بادشاہ کی شان و شوکت ہے۔ رعایا کی کمی حکمران کے تنزل کا باعث ہے۔
29 تحمل کرنے والا بڑی سمجھ داری کا مالک ہے، لیکن غصیلا آدمی اپنی حماقت کا اظہار کرتا ہے۔
30 پُرسکون دل جسم کو زندگی دلاتا جبکہ حسد ہڈیوں کو گلنے دیتا ہے۔
31 جو پست حال پر ظلم کرے وہ اُس کے خالق کی

تحقیر کرتا ہے جبکہ جو ضرورت مند پر ترس کھائے وہ اللہ کا احترام کرتا ہے۔

32 بے دین کی بُرائی اُسے خاک میں ملا دیتی ہے، لیکن راست باز مرتے وقت بھی اللہ میں پناہ لیتا ہے۔

33 حکمت سمجھ دار کے دل میں آرام کرتی ہے، اور وہ احمقوں کے درمیان بھی ظاہر ہو جاتی ہے۔

34 راستی سے ہر قوم سرفراز ہوتی ہے جبکہ گناہ سے اُمّتیں رُسوا ہو جاتی ہیں۔

35 بادشاہ دانش مند ملازم سے خوش ہوتا ہے، لیکن شرم ناک کام کرنے والا ملازم اُس کے غصے کا نشانہ بن جاتا ہے۔

15

نرم جواب غصہ ٹھنڈا کرتا، لیکن تُرش بات طیش دلاتی ہے۔

2 دانش مندوں کی زبان علم و عرفان پھیلاتی ہے جبکہ احمق کا منہ حماقت کا زور سے اُبلنے والا چشمہ ہے۔

3 رب کی آنکھیں ہر جگہ موجود ہیں، وہ بُرے اور بھلے سب پر دھیان دیتی ہیں۔

4 نرم زبان زندگی کا درخت ہے جبکہ فریب دہ زبان شکستہ دل کر دیتی ہے۔

5 احمق اپنے باپ کی تربیت کو حقیر جانتا ہے، لیکن جو نصیحت مانے وہ دانش مند ہے۔

6 راست باز کے گھر میں بڑا خزانہ ہوتا ہے، لیکن جو کچھ بے دین حاصل کرتا ہے وہ تباہی کا باعث ہے۔

7 دانش مندوں کے ہونٹ علم و عرفان کا بیج بکھیر دیتے ہیں، لیکن احمقوں کا دل ایسا نہیں کرتا۔

8 رب بے دینوں کی قربانی سے گھن کھاتا، لیکن سیدھی راہ پر چلنے والوں کی دعا سے خوش ہوتا ہے۔

9 رب بے دین کی راہ سے گھن کھاتا، لیکن راستی کا پیچھا کرنے والے سے پیار کرتا ہے۔

10 جو صحیح راہ کو ترک کرے اُس کی سخت تادیب کی جائے گی، جو نصیحت سے نفرت کرے وہ مر جائے گا۔

11 پاتال اور عالمِ ارواح رب کو صاف نظر آتے ہیں۔ تو پھر انسانوں کے دل اُسے کیوں نہ صاف دکھائی دیں؟

12 طعنہ زن کو دوسروں کی نصیحت پسند نہیں آتی، اِس لئے وہ دانش مندوں کے پاس نہیں جاتا۔

13 جس کا دل خوش ہے اُس کا چہرہ کِھلا رہتا ہے، لیکن جس کا دل پریشان ہے اُس کی روح شکستہ رہتی ہے۔

14 سمجھ دار کا دل علم و عرفان کی تلاش میں رہتا، لیکن احمق حماقت کی چراگاہ میں چرتا رہتا ہے۔

15 مصیبت زدہ کے تمام دن بُرے ہیں، لیکن جس کا دل خوش ہے وہ روزانہ جشن مناتا ہے۔

16 جو غریب رب کا خوف مانتا ہے اُس کا حال اُس کروڑ پتی سے کہیں بہتر ہے جو بڑی بے چینی سے زندگی گزارتا ہے۔

17 جہاں محبت ہے وہاں سبزی کا سالن بہت ہے، جہاں نفرت ہے وہاں موٹے تازے بچھڑے کی ضیافت بھی بے فائدہ ہے۔

18 غصیلا آدمی جھگڑے چھیڑتا رہتا جبکہ تحمل کرنے والا لوگوں کے غصے کو ٹھنڈا کر دیتا ہے۔

19 کاہل کا راستہ کانٹےدار باڑ کی مانند ہے، لیکن دیانت داروں کی راہ پکی سڑک ہی ہے۔

20 دانش مند بیٹا اپنے باپ کے لئے خوشی کا باعث ہے، لیکن احمق اپنی ماں کو حقیر جانتا ہے۔

21 ناسمجھ آدمی حماقت سے لطف اندوز ہوتا، لیکن سمجھ دار آدمی سیدھی راہ پر چلتا ہے۔

22 جہاں صلاح مشورہ نہیں ہوتا وہاں منصوبے ناکام رہ جاتے ہیں، جہاں بہت سے مشیر ہوتے ہیں وہاں کامیابی ہوتی ہے۔

23 انسان موزوں جواب دینے سے خوش ہو جاتا ہے، وقت پر مناسب بات کتنی اچھی ہوتی ہے۔

24 زندگی کی راہ چڑھتی رہتی ہے تاکہ سمجھ دار اُس پر چلتے ہوئے پاتال میں اُترنے سے بچ جائے۔

25 رب متکبر کا گھر ڈھا دیتا، لیکن بیوہ کی زمین کی حدود محفوظ رکھتا ہے۔

26 رب بُرے منصوبوں سے گھن کھاتا ہے، اور مہربان الفاظ اُس کے نزدیک پاک ہیں۔

27 جو ناجائز نفع کمائے وہ اپنے گھر پر آفت لاتا ہے، لیکن جو رشوت سے نفرت رکھے وہ جیتا رہے گا۔

28 راست باز کا دل سوچ سمجھ کر جواب دیتا ہے، لیکن بے دین کا منہ زور سے اُبلنے والا چشمہ ہے جس سے بُری باتیں نکلتی رہتی ہیں۔

29 رب بے دینوں سے دُور رہتا، لیکن راست باز کی دعا سنتا ہے۔

30 چمکتی آنکھیں دل کو خوشی دلاتی ہیں، اچھی خبر پورے جسم کو تر و تازہ کر دیتی ہے۔

31 جو زندگی بخش نصیحت پر دھیان دے وہ دانش مندوں کے درمیان ہی سکونت کرے گا۔

32 جو تربیت کی پروا نہ کرے وہ اپنے آپ کو حقیر جانتا ہے، لیکن جو نصیحت پر دھیان دے اُس کی سمجھ میں اضافہ ہوتا ہے۔

33 رب کا خوف ہی وہ تربیت ہے جس سے انسان حکمت سیکھتا ہے۔ پہلے فروتنی اپنا لے، کیونکہ یہی عزت پانے کا پہلا قدم ہے۔

16

انسان دل میں منصوبے باندھتا ہے، لیکن زبان کا جواب رب کی طرف سے آتا ہے۔

2 انسان کی نظر میں اُس کی تمام راہیں پاک صاف ہیں، لیکن رب ہی روحوں کی جانچ پڑتال کرتا ہے۔

3 جو کچھ بھی تُو کرنا چاہے اُسے رب کے سپرد کر۔ تب ہی تیرے منصوبے کامیاب ہوں گے۔

4 رب نے سب کچھ اپنے ہی مقاصد پورے کرنے کے لئے بنایا ہے۔ وہ دن بھی پہلے سے مقرر ہے جب بے دین پر آفت آئے گی۔

5 رب ہر مغرور دل سے گھن کھاتا ہے۔ یقیناً وہ سزا سے نہیں بچے گا۔

6 شفقت اور وفاداری گناہ کا کفارہ دیتی ہیں۔ رب کا خوف ماننے سے انسان بُرائی سے دُور رہتا ہے۔

7 اگر رب کسی انسان کی راہوں سے خوش ہو تو وہ اُس کے دشمنوں کو بھی اُس سے صلح کرانے دیتا ہے۔

8 انصاف سے تھوڑا بہت کمانا ناانصافی سے بہت دولت جمع کرنے سے کہیں بہتر ہے۔

9 انسان اپنے دل میں منصوبے باندھتا رہتا ہے، لیکن رب ہی مقرر کرتا ہے کہ وہ آخرکار کس راہ پر چل پڑے۔

10 بادشاہ کے ہونٹ گویا الٰہی فیصلے پیش کرتے ہیں، اُس کا منہ عدالت کرتے وقت بے وفا نہیں ہوتا۔

11 رب درست ترازو کا مالک ہے، اُسی نے تمام باٹوں کا انتظام قائم کیا۔

12 بادشاہ بے دینی سے گھن کھاتا ہے، کیونکہ اُس کا تخت راست بازی کی بنیاد پر مضبوط رہتا ہے۔

13 بادشاہ راست باز ہونٹوں سے خوش ہوتا اور صاف

بات کرنے والے سے محبت رکھتا ہے۔
14 بادشاہ کا غصہ موت کا پیش خیمہ ہے، لیکن دانش مند اُسے ٹھنڈا کرنے کے طریقے جانتا ہے۔
15 جب بادشاہ کا چہرہ کھِل اُٹھے تو مطلب زندگی ہے۔ اُس کی منظوری موسمِ بہار کے تر و تازہ کرنے والے بادل کی مانند ہے۔
16 حکمت کا حصول سونے سے کہیں بہتر اور سمجھ پانا چاندی سے کہیں بڑھ کر ہے۔
17 دیانت دار کی مضبوط راہ بُرے کام سے دُور رہتی ہے، جو اپنی راہ کی پہرا داری کرے وہ اپنی جان بچائے رکھتا ہے۔
18 تباہی سے پہلے غرور اور گرنے سے پہلے تکبر آتا ہے۔
19 فروتنی سے ضرورت مندوں کے درمیان بسنا گھمنڈیوں کے لُوٹے ہوئے مال میں شریک ہونے سے کہیں بہتر ہے۔
20 جو کلام پر دھیان دے وہ خوش حال ہو گا، مبارک ہے وہ جو رب پر بھروسا رکھے۔
21 جو دل سے دانش مند ہے اُسے سمجھ دار قرار دیا جاتا ہے، اور میٹھے الفاظ تعلیم میں اضافہ کرتے ہیں۔
22 فہم اپنے مالک کے لئے زندگی کا سرچشمہ ہے، لیکن احمق کی اپنی ہی حماقت اُسے سزا دیتی ہے۔
23 دانش مند کا دل سمجھ کی باتیں زبان پر لاتا اور تعلیم دینے میں ہونٹوں کا سہارا بنتا ہے۔
24 مہربان الفاظ خالص شہد ہیں، وہ جان کے لئے شیریں اور پورے جسم کو تر و تازہ کر دیتے ہیں۔
25 ایسی راہ بھی ہوتی ہے جو دیکھنے میں تو ٹھیک لگتی ہے گو اُس کا انجام موت ہے۔
26 مزدور کا خالی پیٹ اُسے کام کرنے پر مجبور کرتا، اُس کی بھوک اُسے ہانکتی رہتی ہے۔
27 شریر کُرید کُرید کر غلط کام نکال لیتا، اُس کے ہونٹوں پر جھُلسانے والی آگ رہتی ہے۔
28 کج رَو آدمی جھگڑے چھیڑتا رہتا، اور تہمت لگانے والا دلی دوستوں میں بھی رخنہ ڈالتا ہے۔
29 ظالم اپنے پڑوسی کو ورغلا کر غلط راہ پر لے جاتا ہے۔
30 جو آنکھ مارے وہ غلط منصوبے باندھ رہا ہے، جو اپنے ہونٹ چبائے وہ غلط کام کرنے پر تُلا ہوا ہے۔
31 سفید بال ایک شاندار تاج ہیں جو راست باز زندگی گزارنے سے حاصل ہوتے ہیں۔
32 تحمل کرنے والا سورمے سے سبقت لیتا ہے، جو اپنے آپ کو قابو میں رکھے وہ شہر کو شکست دینے والے سے برتر ہے۔
33 انسان تو قرعہ ڈالتا ہے، لیکن اُس کا ہر فیصلہ رب کی طرف سے ہے۔

17

جس گھر میں روٹی کا باسی ٹکڑا سکون کے ساتھ کھایا جائے وہ اُس گھر سے کہیں بہتر ہے جس میں لڑائی جھگڑا ہے، خواہ اُس میں کتنی شاندار ضیافت کیوں نہ ہو رہی ہو۔
2 سمجھ دار ملازم مالک کے اُس بیٹے پر قابو پائے گا جو شرم کا باعث ہے، اور جب بھائیوں میں موروثی ملکیت تقسیم کی جائے تو اُسے بھی حصہ ملے گا۔
3 سونا چاندی کٹھالی میں پگھلا کر پاک صاف کی جاتی ہے، لیکن رب ہی دل کی جانچ پڑتال کرتا ہے۔
4 بدکار شریر ہونٹوں پر دھیان اور دھوکے باز تباہ کن زبان پر توجہ دیتا ہے۔

5 جو غریب کا مذاق اُڑائے وہ اُس کے خالق کی تحقیر کرتا ہے، جو دوسرے کی مصیبت دیکھ کر خوش ہو جائے وہ سزا سے نہیں بچے گا۔
6 پوتے بوڑھوں کا تاج اور والدین اپنے بچوں کے زیور ہیں۔
7 احمق کے لئے بڑی بڑی باتیں کرنا موزوں نہیں، لیکن شریف ہونٹوں پر فریب کہیں زیادہ غیر مناسب ہے۔
8 رشوت دینے والے کی نظر میں رشوت جادو کی مانند ہے۔ جس دروازے پر بھی کھٹکھٹائے وہ کھل جاتا ہے۔
9 جو دوسرے کی غلطی کو درگزر کرے وہ محبت کو فروغ دیتا ہے، لیکن جو ماضی کی غلطیاں دہراتا رہے وہ قریبی دوستوں میں نفاق پیدا کرتا ہے۔
10 اگر سمجھ دار کو ڈانٹا جائے تو وہ خوب سیکھ لیتا ہے، لیکن اگر احمق کو سَو بار مارا جائے تو بھی وہ اِتنا نہیں سیکھتا۔
11 شریر سرکشی پر تُلا رہتا ہے، لیکن اُس کے خلاف ظالم قاصد بھیجا جائے گا۔
12 جو احمق اپنی حماقت میں اُلجھا ہوا ہو اُس سے دریغ کر، کیونکہ اُس سے ملنے سے بہتر یہ ہے کہ تیرا اُس ریچھنی سے واسطہ پڑے جس کے بچے اُس سے چھین لئے گئے ہوں۔
13 جو بھلائی کے عوض بُرائی کرے اُس کے گھر سے بُرائی کبھی دُور نہیں ہو گی۔
14 لڑائی جھگڑا چھیڑنا بند میں رخنہ ڈالنے کے برابر ہے۔ اِس سے پہلے کہ مقدمہ بازی شروع ہو اُس سے باز آ۔
15 جو بےدین کو بےقصور اور راست باز کو مجرم ٹھہرائے اُس سے رب گھن کھاتا ہے۔
16 احمق کے ہاتھ میں پیسوں کا کیا فائدہ ہے؟ کیا وہ حکمت خرید سکتا ہے جبکہ اُس میں عقل نہیں؟ ہرگز نہیں!
17 پڑوسی وہ ہے جو ہر وقت محبت رکھتا ہے، بھائی وہ ہے جو مصیبت میں سہارا دینے کے لئے پیدا ہوا ہے۔
18 جو ہاتھ ملا کر اپنے پڑوسی کا ضامن ہونے کا وعدہ کرے وہ ناسمجھ ہے۔
19 جو لڑائی جھگڑے سے محبت رکھے وہ گناہ سے محبت رکھتا ہے، جو اپنا دروازہ حد سے زیادہ بڑا بنائے وہ تباہی کو داخل ہونے کی دعوت دیتا ہے۔
20 جس کا دل ٹیڑھا ہے وہ خوش حالی نہیں پائے گا، اور جس کی زبان چالاک ہے وہ مصیبت میں اُلجھ جائے گا۔
21 جس کے ہاں احمق بیٹا پیدا ہو جائے اُسے دُکھ پہنچتا ہے، اور عقل سے خالی بیٹا باپ کے لئے خوشی کا باعث نہیں ہوتا۔
22 خوش باش دل پورے جسم کو شفا دیتا ہے، لیکن شکستہ روح ہڈیوں کو خشک کر دیتی ہے۔
23 بےدین چپکے سے رشوت لے کر انصاف کی راہوں کو بگاڑ دیتا ہے۔
24 سمجھ دار اپنی نظر کے سامنے حکمت رکھتا ہے، لیکن احمق کی نظریں دنیا کی انتہا تک آوارہ پھرتی ہیں۔
25 احمق بیٹا باپ کے لئے رنج کا باعث اور ماں کے لئے تلخی کا سبب ہے۔
26 بےقصور پر جرمانہ لگانا غلط ہے، اور شریف کو اُس کی دیانت داری کے سبب سے کوڑے لگانا بُرا ہے۔
27 جو اپنی زبان کو قابو میں رکھے وہ علم و عرفان کا

مالک ہے، جو ٹھنڈے دل سے بات کرے وہ سمجھ دار ہے۔

28 اگر احمق خاموش رہے تو وہ بھی دانش مند لگتا ہے۔ جب تک وہ بات نہ کرے لوگ اُسے سمجھ دار قرار دیتے ہیں۔

18 جو دوسروں سے الگ ہو جائے وہ اپنے ذاتی مقاصد پورے کرنا چاہتا اور سمجھ کی ہر بات پر جھگڑنے لگتا ہے۔

2 احمق سمجھ سے لطف اندوز نہیں ہوتا بلکہ صرف اپنے دل کی باتیں دوسروں پر ظاہر کرنے سے۔

3 جہاں بے دین آئے وہاں حقارت بھی آ موجود ہوتی، اور جہاں رُسوائی ہو وہاں طعنہ زنی بھی ہوتی ہے۔

4 انسان کے الفاظ گہرا پانی ہیں، حکمت کا سرچشمہ بہتی ہوئی ندی ہے۔

5 بے دین کی جانب داری کر کے راست باز کا حق مارنا غلط ہے۔

6 احمق کے ہونٹ لڑائی جھگڑا پیدا کرتے ہیں، اُس کا منہ زور سے پٹائی کا مطالبہ کرتا ہے۔

7 احمق کا منہ اُس کی تباہی کا باعث ہے، اُس کے ہونٹ ایسا پھندا ہیں جس میں اُس کی اپنی جان اُلجھ جاتی ہے۔

8 تہمت لگانے والے کی باتیں لذیذ کھانے کے لقموں کی مانند ہیں، وہ دل کی تہہ تک اُتر جاتی ہیں۔

9 جو اپنے کام میں ذرا بھی ڈھیلا ہو جائے، اُسے یاد رہے کہ ڈھیلے پن کا بھائی تباہی ہے۔

10 رب کا نام مضبوط بُرج ہے جس میں راست باز بھاگ کر محفوظ رہتا ہے۔

11 امیر سمجھتا ہے کہ میری دولت میرا قلعہ بند شہر اور میری اونچی چاردیواری ہے جس میں مَیں محفوظ ہوں۔

12 تباہ ہونے سے پہلے انسان کا دل مغرور ہو جاتا ہے، عزت ملنے سے پہلے لازم ہے کہ وہ فروتن ہو جائے۔

13 دوسرے کی بات سننے سے پہلے جواب دینا حماقت ہے۔ جو ایسا کرے اُس کی رُسوائی ہو جائے گی۔

14 بیمار ہوتے وقت انسان کی روح جسم کی پرورش کرتی ہے، لیکن اگر روح شکستہ ہو تو پھر کون اُس کو سہارا دے گا؟

15 سمجھ دار کا دل علم اپناتا اور دانش مند کا کان عرفان کا کھوج لگاتا رہتا ہے۔

16 تحفہ راستہ کھول کر دینے والے کو بڑوں تک پہنچا دیتا ہے۔

17 جو عدالت میں پہلے اپنا موقف پیش کرے وہ اُس وقت تک حق بجانب لگتا ہے جب تک دوسرا فریق سامنے آ کر اُس کی ہر بات کی تحقیق نہ کرے۔

18 قرعہ ڈالنے سے جھگڑے ختم ہو جاتے اور بڑوں کا ایک دوسرے سے لڑنے کا خطرہ دُور ہو جاتا ہے۔

19 جس بھائی کو ایک دفعہ مایوس کر دیا جائے اُسے دوبارہ جیت لینا قلعہ بند شہر پر فتح پانے سے زیادہ دشوار ہے۔ جھگڑے حل کرنا بُرج کے کُنڈے توڑنے کی طرح مشکل ہے۔

20 انسان اپنے منہ کے پھل سے سیر ہو جائے گا، وہ اپنے ہونٹوں کی پیداوار کو جی بھر کر کھائے گا۔

21 زبان کا زندگی اور موت پر اختیار ہے، جو اُسے پیار کرے وہ اُس کا پھل بھی کھائے گا۔

22 جسے بیوی ملی اُسے اچھی نعمت ملی، اور اُسے رب کی منظوری حاصل ہوئی۔

23 غریب منت کرتے کرتے اپنا معاملہ پیش کرتا ہے، لیکن امیر کا جواب سخت ہوتا ہے۔
24 کئی دوست تجھے تباہ کرتے ہیں، لیکن ایسے بھی ہیں جو تجھ سے بھائی سے زیادہ لپٹے رہتے ہیں۔

19 جو غریب بےالزام زندگی گزارے وہ ٹیڑھی باتیں کرنے والے احمق سے کہیں بہتر ہے۔
2 اگر علم ساتھ نہ ہو تو سرگرمی کا کوئی فائدہ نہیں۔ جلد باز غلط راہ پر آتا رہتا ہے۔
3 گو انسان کی اپنی حماقت اُسے بھٹکا دیتی ہے تو بھی اُس کا دل رب سے ناراض ہوتا ہے۔
4 دولت مند کے دوستوں میں اضافہ ہوتا ہے، لیکن غریب کا ایک دوست بھی اُس سے الگ ہو جاتا ہے۔
5 جھوٹا گواہ سزا سے نہیں بچے گا، جو جھوٹی گواہی دے اُس کی جان نہیں چھوٹے گی۔
6 متعدد لوگ بڑے آدمی کی خوشامد کرتے ہیں، اور ہر ایک اُس آدمی کا دوست ہے جو تحفے دیتا ہے۔
7 غریب کے تمام بھائی اُس سے نفرت کرتے ہیں، تو پھر اُس کے دوست اُس سے کیوں دُور نہ رہیں۔ وہ باتیں کرتے کرتے اُن کا پیچھا کرتا ہے، لیکن وہ غائب ہو جاتے ہیں۔
8 جو حکمت اپنا لے وہ اپنی جان سے محبت رکھتا ہے، جو سمجھ کی پرورش کرے اُسے کامیابی ہو گی۔
9 جھوٹا گواہ سزا سے نہیں بچے گا، جھوٹی گواہی دینے والا تباہ ہو جائے گا۔
10 احمق کے لئے عیش و عشرت سے زندگی گزارنا موزوں نہیں، لیکن غلام کی حکمرانوں پر حکومت کہیں زیادہ غیر مناسب ہے۔
11 انسان کی حکمت اُسے تحمل سکھاتی ہے، اور دوسروں کے جرائم سے درگزر کرنا اُس کا فخر ہے۔
12 بادشاہ کا طیش جوان شیرِ ببر کی دہاڑوں کی مانند ہے جبکہ اُس کی منظوری گھاس پر شبنم کی طرح تر و تازہ کرتی ہے۔
13 احمق بیٹا باپ کی تباہی اور جھگڑالو بیوی مسلسل ٹپکنے والی چھت ہے۔
14 موروثی گھر اور ملکیت باپ دادا کی طرف سے ملتی ہے، لیکن سمجھ دار بیوی رب کی طرف سے ہے۔
15 سُست ہونے سے انسان گہری نیند سو جاتا ہے، لیکن ڈھیلا شخص بھوکے مرے گا۔
16 جو وفاداری سے حکم پر عمل کرے وہ اپنی جان محفوظ رکھتا ہے، لیکن جو اپنی راہوں کی پروا نہ کرے وہ مر جائے گا۔
17 جو غریب پر مہربانی کرے وہ رب کو اُدھار دیتا ہے، وہی اُسے اجر دے گا۔
18 جب تک اُمید کی کرن باقی ہو اپنے بیٹے کی تادیب کر، لیکن اِتنے جوش میں نہ آ کہ وہ مر جائے۔
19 جو حد سے زیادہ طیش میں آئے اُسے جرمانہ دینا پڑے گا۔ اُسے بچانے کی کوشش مت کر ورنہ اُس کا طیش اَور بڑھے گا۔
20 اچھا مشورہ اپنا اور تربیت قبول کر تاکہ آئندہ دانش مند ہو۔
21 انسان دل میں متعدد منصوبے باندھتا رہتا ہے، لیکن رب کا ارادہ ہمیشہ پورا ہو جاتا ہے۔
22 انسان کا لالچ اُس کی رُسوائی کا باعث ہے، اور غریب دروغ گو سے بہتر ہے۔
23 رب کا خوف زندگی کا منبع ہے۔ خدا ترس آدمی سیر

ہو کر سکون سے سو جاتا اور مصیبت سے محفوظ رہتا ہے۔

24 کاہل اپنا ہاتھ کھانے کے برتن میں ڈال کر اُسے منہ تک نہیں لا سکتا۔

25 طعنہ زن کو مار تو سادہ لوح سبق سیکھے گا، سمجھ دار کو ڈانٹ تو اُس کے علم میں اضافہ ہو گا۔

26 جو اپنے باپ پر ظلم کرے اور اپنی ماں کو نکال دے وہ والدین کے لئے شرم اور رُسوائی کا باعث ہے۔

27 میرے بیٹے، تربیت پر دھیان دینے سے باز نہ آ، ورنہ تُو علم و عرفان کی راہ سے بھٹک جائے گا۔

28 شریر گواہ انصاف کا مذاق اُڑاتا ہے، اور بے دین کا منہ آفت کی خبریں پھیلاتا ہے۔

29 طعنہ زن کے لئے سزا اور احمق کی پیٹھ کے لئے کوڑا تیار ہے۔

20 مَے طعنہ زن کا باپ اور شراب شور شرابہ کی ماں ہے۔ جو یہ پی پی کر ڈگمگانے لگے وہ دانش مند نہیں۔

2 بادشاہ کا قہر جوان شیر ببر کی دہاڑوں کی مانند ہے، جو اُسے طیش دلائے وہ اپنی جان پر کھیلتا ہے۔

3 لڑائی جھگڑے سے باز رہنا عزت کا طُرۂ امتیاز ہے جبکہ ہر احمق جھگڑنے کے لئے تیار رہتا ہے۔

4 کاہل وقت پر ہل نہیں چلاتا، چنانچہ جب وہ فصل پکتے وقت اپنے کھیت پر نگاہ کرے تو کچھ نظر نہیں آئے گا۔

5 انسان کے دل کا منصوبہ گہرے پانی کی مانند ہے، لیکن سمجھ دار آدمی اُسے نکال کر عمل میں لاتا ہے۔

6 بہت سے لوگ اپنی وفاداری پر فخر کرتے ہیں، لیکن قابلِ اعتماد شخص کہاں پایا جاتا ہے؟

7 جو راست باز بے الزام زندگی گزارے اُس کی اولاد مبارک ہے۔

8 جب بادشاہ تختِ عدالت پر بیٹھ جائے تو وہ اپنی آنکھوں سے سب کچھ چھان کر ہر غلط بات ایک طرف کر لیتا ہے۔

9 کون کہہ سکتا ہے، ”مَیں نے اپنے دل کو پاک صاف کر رکھا ہے، مَیں اپنے گناہ سے پاک ہو گیا ہوں“؟

10 غلط باٹ اور غلط پیمائش، رب دونوں سے گھن کھاتا ہے۔

11 لڑکے کا کردار اُس کے سلوک سے معلوم ہوتا ہے۔ اِس سے پتا چلتا ہے کہ اُس کا چال چلن پاک اور راست ہے یا نہیں۔

12 سننے والے کان اور دیکھنے والی آنکھیں دونوں ہی رب نے بنائی ہیں۔

13 نیند کو پیار نہ کر ورنہ غریب ہو جائے گا۔ اپنی آنکھوں کو کھلا رکھ تو جی بھر کر کھانا کھائے گا۔

14 گاہک دکاندار سے کہتا ہے، ”یہ کیسی ناقص چیز ہے!“ لیکن پھر جا کر دوسروں کے سامنے اپنے سودے پر شیخی مارتا ہے۔

15 سونا اور کثرت کے موتی پائے جا سکتے ہیں، لیکن سمجھ دار ہونٹ اُن سے کہیں زیادہ قیمتی ہیں۔

16 ضمانت کا وہ لباس واپس نہ کر جو کسی نے پردیسی کا ضامن بن کر دیا ہے۔ اگر وہ اجنبی کا ضامن ہو تو اُس ضمانت پر ضرور قبضہ کر جو اُس نے دی تھی۔

17 دھوکے سے حاصل کی ہوئی روٹی آدمی کو میٹھی لگتی ہے، لیکن اُس کا انجام کنکروں سے بھرا منہ ہے۔

18 منصوبے صلاح مشورے سے مضبوط ہو جاتے ہیں، اور جنگ کرنے سے پہلے دوسروں کی ہدایات

پر دھیان دے۔

19 اگر تُو بہتان لگانے والے کو ہم راز بنائے تو وہ اِدھر اُدھر پھر کر بات پھیلائے گا۔ چنانچہ باتونی سے گریز کر۔

20 جو اپنے باپ یا ماں پر لعنت کرے اُس کا چراغ گھنے اندھیرے میں بجھ جائے گا۔

21 جو میراث شروع میں بڑی جلدی سے مل جائے وہ آخر میں برکت کا باعث نہیں ہو گی۔

22 مت کہنا، ”مَیں غلط کام کا انتقام لوں گا۔“ رب کے انتظار میں رہ تو وہی تیری مدد کرے گا۔

23 رب جھوٹے باٹوں سے گھن کھاتا ہے، اور غلط ترازو اُسے اچھا نہیں لگتا۔

24 رب ہر ایک کے قدم مقرر کرتا ہے۔ تو پھر انسان کس طرح اپنی راہ سمجھ سکتا ہے؟

25 انسان اپنے لئے پھندا تیار کرتا ہے جب وہ جلد بازی سے مَنت مانتا اور بعد میں ہی مَنت کے نتائج پر غور کرنے لگتا ہے۔

26 دانش مند بادشاہ بےدینوں کو چھان چھان کر اُڑا لیتا ہے، ہاں وہ گاہنے کا آلہ ہی اُن پر سے گزرنے دیتا ہے۔

27 آدم زاد کی روح رب کا چراغ ہے جو انسان کے باطن کی تہہ تک سب کچھ کی تحقیق کرتا ہے۔

28 شفقت اور وفا بادشاہ کو محفوظ رکھتی ہیں، شفقت سے وہ اپنا تخت مستحکم کر لیتا ہے۔

29 نوجوانوں کا فخر اُن کی طاقت اور بزرگوں کی شان اُن کے سفید بال ہیں۔

30 زخم اور چوٹیں بُرائی کو دُور کر دیتی ہیں، ضربیں باطن کی تہہ تک سب کچھ صاف کر دیتی ہیں۔

21

بادشاہ کا دل رب کے ہاتھ میں نہر کی مانند ہے۔ وہ جدھر چاہے اُس کا رُخ پھیر دیتا ہے۔

2 ہر آدمی کی راہ اُس کی اپنی نظر میں ٹھیک لگتی ہے، لیکن رب ہی دلوں کی جانچ پڑتال کرتا ہے۔

3 راست بازی اور انصاف کرنا رب کو ذبح کی قربانیوں سے کہیں زیادہ پسند ہے۔

4 مغرور آنکھیں اور متکبر دل جو بےدینوں کا چراغ ہیں گناہ ہیں۔

5 محنتی شخص کے منصوبے نفع کا باعث ہیں، لیکن جلد بازی غربت تک پہنچا دیتی ہے۔

6 فریب دہ زبان سے جمع کیا ہوا خزانہ بکھر جانے والا دھواں اور مہلک پھندا ہے۔

7 بےدینوں کا ظلم ہی اُنہیں گھسیٹ کر لے جاتا ہے، کیونکہ وہ انصاف کرنے سے انکار کرتے ہیں۔

8 قصور وار کی راہ پیچ دار ہے جبکہ پاک شخص سیدھی راہ پر چلتا ہے۔

9 جھگڑالو بیوی کے ساتھ ایک ہی گھر میں رہنے کی نسبت چھت کے کسی کونے میں گزارہ کرنا بہتر ہے۔

10 بےدین غلط کام کرنے کے لالچ میں رہتا ہے اور اپنے کسی بھی پڑوسی پر ترس نہیں کھاتا۔

11 طعنہ زن پر جرمانہ لگا تو سادہ لوح سبق سیکھے گا، دانش مند کو تعلیم دے تو اُس کے علم میں اضافہ ہو گا۔

12 اللہ جو راست ہے بےدین کے گھر کو دھیان میں رکھتا ہے، وہی بےدین کو خاک میں ملا دیتا ہے۔

13 جو کان میں اُنگلی ڈال کر غریب کی مدد کے لئے چیخیں نہیں سنتا وہ بھی ایک دن چیخیں مارے گا، اور اُس کی بھی سنی نہیں جائے گی۔

14 پوشیدگی میں صلہ دینے سے دوسرے کا غصہ ٹھنڈا ہو جاتا، کسی کی جیب گرم کرنے سے اُس کا سخت طیش دُور ہو جاتا ہے۔
15 جب انصاف کیا جائے تو راست باز خوش ہو جاتا، لیکن بدکار دہشت کھانے لگتا ہے۔
16 جو سمجھ کی راہ سے بھٹک جائے وہ ایک دن مُردوں کی جماعت میں آرام کرے گا۔
17 جو عیش و عشرت کی زندگی پسند کرے وہ غریب ہو جائے گا، جسے مَے اور تیل پیارا ہو وہ امیر نہیں ہو جائے گا۔
18 جب راست باز کا فدیہ دینا ہے تو بےدین کو دیا جائے گا، اور دیانت دار کی جگہ بےوفا کو دیا جائے گا۔
19 جھگڑالو اور تنگ کرنے والی بیوی کے ساتھ بسنے کی نسبت ریگستان میں گزارہ کرنا بہتر ہے۔
20 دانش مند کے گھر میں عمدہ خزانہ اور تیل ہوتا ہے، لیکن احمق اپنا سارا مال ہڑپ کر لیتا ہے۔
21 جو انصاف اور شفقت کا تعاقب کرتا رہے وہ زندگی، راستی اور عزت پائے گا۔
22 دانش مند آدمی طاقت ور فوجیوں کے شہر پر حملہ کر کے وہ قلعہ بندی ڈھا دیتا ہے جس پر اُن کا پورا اعتماد تھا۔
23 جو اپنے منہ اور زبان کی پہرا داری کرے وہ اپنی جان کو مصیبت سے بچائے رکھتا ہے۔
24 مغرور اور گھمنڈی کا نام 'طعنہ زن' ہے، ہر کام وہ بےحد تکبر کے ساتھ کرتا ہے۔
25 کاہل کا لالچ اُسے موت کے گھاٹ اُتار دیتا ہے، کیونکہ اُس کے ہاتھ کام کرنے سے انکار کرتے ہیں۔
26 لالچی پورا دن لالچ کرتا رہتا ہے، لیکن راست باز فیاض دلی سے دیتا ہے۔
27 بےدینوں کی قربانی قابلِ گھن ہے، خاص کر جب اُسے بُرے مقصد سے پیش کیا جائے۔
28 جھوٹا گواہ تباہ ہو جائے گا، لیکن جو دوسرے کی دھیان سے سنے اُس کی بات ہمیشہ تک قائم رہے گی۔
29 بےدین آدمی گستاخ انداز سے پیش آتا ہے، لیکن سیدھی راہ پر چلنے والا سوچ سمجھ کر اپنی راہ پر چلتا ہے۔
30 کسی کی بھی حکمت، سمجھ یا منصوبہ رب کا سامنا نہیں کر سکتا۔
31 گھوڑے کو جنگ کے دن کے لئے تیار تو کیا جاتا ہے، لیکن فتح رب کے ہاتھ میں ہے۔

22

نیک نام بڑی دولت سے قیمتی، اور منظورِ نظر ہونا سونے چاندی سے بہتر ہے۔
2 امیر اور غریب ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہیں، رب اُن سب کا خالق ہے۔
3 ذہین آدمی خطرہ پہلے سے بھانپ کر چھپ جاتا ہے، جبکہ سادہ لوح آگے بڑھ کر اُس کی لپیٹ میں آ جاتا ہے۔
4 فروتنی اور رب کا خوف ماننے کا پھل دولت، احترام اور زندگی ہے۔
5 بےدین کی راہ میں کانٹے اور پھندے ہوتے ہیں۔ جو اپنی جان محفوظ رکھنا چاہے وہ اُن سے دُور رہتا ہے۔
6 چھوٹے بچے کی صحیح راہ پر چلنے کی تربیت کر تو وہ بوڑھا ہو کر بھی اُس سے نہیں ہٹے گا۔
7 امیر غریب پر حکومت کرتا، اور قرض دار قرض خواہ کا غلام ہوتا ہے۔
8 جو ناانصافی کا بیج بوئے وہ آفت کی فصل کاٹے گا،

تب اُس کی زیادتی کی لاٹھی ٹوٹ جائے گی۔
9 فیاض دل کو برکت ملے گی، کیونکہ وہ پست حال کو اپنے کھانے میں شریک کرتا ہے۔
10 طعنہ زن کو بھگا دے تو لڑائی جھگڑا گھر سے نکل جائے گا، تُو تُو مَیں مَیں اور ایک دوسرے کی بےعزتی کرنے کا سلسلہ ختم ہو جائے گا۔
11 جو دل کی پاکیزگی کو پیار کرے اور مہربان زبان کا مالک ہو وہ بادشاہ کا دوست بنے گا۔
12 رب کی آنکھیں علم و عرفان کی دیکھ بھال کرتی ہیں، لیکن وہ بےوفا کی باتوں کو تباہ ہونے دیتا ہے۔
13 کاہل کہتا ہے، ”گلی میں شیر ہے، اگر باہر جاؤں تو مجھے کسی چوک میں پھاڑ کھائے گا۔“
14 زناکار عورت کا منہ گہرا گڑھا ہے۔ جس سے رب ناراض ہو وہ اُس میں گر جاتا ہے۔
15 بچے کے دل میں حماقت ٹکتی ہے، لیکن تربیت کی چھڑی اُسے بھگا دیتی ہے۔
16 ایک پست حال پر ظلم کرتا ہے تاکہ دولت پائے، دوسرا امیر کو تحفے دیتا ہے لیکن غریب ہو جاتا ہے۔

دانش مندوں کی 30 کہاوتیں

17 کان لگا کر داناؤں کی باتوں پر دھیان دے، دل سے میری تعلیم اپنا لے! 18 کیونکہ اچھا ہے کہ تُو اُنہیں اپنے دل میں محفوظ رکھے، وہ سب تیرے ہونٹوں پر مستعد رہیں۔ 19 آج مَیں تجھے، ہاں تجھے ہی تعلیم دے رہا ہوں تاکہ تیرا بھروسا رب پر رہے۔
20 مَیں نے تیرے لئے 30 کہاوتیں قلم بند کی ہیں، ایسی باتیں جو مشوروں اور علم سے بھری ہوئی ہیں۔
21 کیونکہ مَیں تجھے سچائی کی قابلِ اعتماد باتیں سکھانا چاہتا ہوں تاکہ تُو اُنہیں قابلِ اعتماد جواب دے سکے جنہوں نے تجھے بھیجا ہے۔

-۱-

22 پست حال کو اِس لئے نہ لُوٹ کہ وہ پست حال ہے، مصیبت زدہ کو عدالت میں مت کچلنا۔ 23 کیونکہ رب خود اُن کا دفاع کر کے اُنہیں لُوٹ لے گا جو اُنہیں لُوٹ رہے ہیں۔

-۲-

24 غصیلے شخص کا دوست نہ بن، نہ اُس سے زیادہ تعلق رکھ جو جلدی سے آگ بگولا ہو جاتا ہے۔ 25 ایسا نہ ہو کہ تُو اُس کا چال چلن اپنا کر اپنی جان کے لئے پھندا لگائے۔

-۳-

26 کبھی ہاتھ ملا کر وعدہ نہ کر کہ مَیں دوسرے کے قرضے کا ضامن ہوں گا۔ 27 قرض دار کے پیسے واپس نہ کرنے پر اگر تُو بھی پیسے ادا نہ کر سکے تو تیری چارپائی بھی تیرے نیچے سے چھین لی جائے گی۔

-۴-

28 زمین کی جو حدود تیرے باپ دادا نے مقرر کیں اُنہیں آگے پیچھے مت کرنا۔

-۵-

29 کیا تجھے ایسا آدمی نظر آتا ہے جو اپنے کام میں ماہر ہے؟ وہ نچلے طبقے کے لوگوں کی خدمت نہیں کرے گا بلکہ بادشاہوں کی۔

-۶-

23 اگر تُو کسی حکمران کے کھانے میں شریک ہو جائے تو خوب دھیان دے کہ تُو کس کے حضور ہے۔ 2 اگر تُو پیٹو ہو تو اپنے گلے پر چھری

رکھ۔ 3 اُس کی عمدہ چیزوں کا لالچ مت کر، کیونکہ یہ کھانا فریب دہ ہے۔

-۷-

4 اپنی پوری طاقت امیر بننے میں صَرف نہ کر، اپنی حکمت ایسی کوششوں سے ضائع مت کر۔ 5 ایک نظر دولت پر ڈال تو وہ اوجھل ہو جاتی ہے، اور پَر لگا کر عقاب کی طرح آسمان کی طرف اُڑ جاتی ہے۔

-۸-

6 جلنے والے کی روٹی مت کھا، اُس کے لذیذ کھانوں کا لالچ نہ کر۔ 7 کیونکہ یہ گلے میں بال کی طرح ہو گا۔ وہ تجھ سے کہے گا، ''کھاؤ، پیو!'' لیکن اُس کا دل تیرے ساتھ نہیں ہے۔ 8 جو لقمہ تُو نے کھا لیا اُس سے تجھے قَے آئے گی، اور تیری اُس سے دوستانہ باتیں ضائع ہو جائیں گی۔

-۹-

9 احمق سے بات نہ کر، کیونکہ وہ تیری دانش مند باتیں حقیر جانے گا۔

-۱۰-

10 زمین کی جو حدود قدیم زمانے میں مقرر ہوئیں اُنہیں آگے پیچھے مت کرنا، اور یتیموں کے کھیتوں پر قبضہ نہ کر۔ 11 کیونکہ اُن کا چھڑانے والا قوی ہے، وہ اُن کے حق میں خود تیرے خلاف لڑے گا۔

-۱۱-

12 اپنا دل تربیت کے حوالے کر اور اپنے کان علم کی باتوں پر لگا۔

-۱۲-

13 بچے کو تربیت سے محروم نہ رکھ، چھڑی سے اُسے سزا دینے سے وہ نہیں مرے گا۔ 14 چھڑی سے اُسے سزا دے تو اُس کی جان موت سے چھوٹ جائے گی۔

-۱۳-

15 میرے بیٹے، اگر تیرا دل دانش مند ہو تو میرا دل بھی خوش ہو گا۔ 16 مَیں اندر ہی اندر خوشی مناؤں گا جب تیرے ہونٹ دیانت دار باتیں کریں گے۔

-۱۴-

17 تیرا دل گناہ گاروں کو دیکھ کر کُڑھتا نہ رہے بلکہ پورے دن رب کا خوف رکھنے میں سرگرم رہے۔ 18 کیونکہ تیری اُمید جاتی نہیں رہے گی بلکہ تیرا مستقبل یقیناً اچھا ہو گا۔

-۱۵-

19 میرے بیٹے، سن کر دانش مند ہو جا اور صحیح راہ پر اپنے دل کی راہنمائی کر۔ 20 شرابی اور پیٹو سے دریغ کر، 21 کیونکہ شرابی اور پیٹو غریب ہو جائیں گے، اور کاہلی اُنہیں چیتھڑے پہنائے گی۔

-۱۶-

22 اپنے باپ کی سن جس نے تجھے پیدا کیا، اور اپنی ماں کو حقیر نہ جان جب بوڑھی ہو جائے۔

23 سچائی خرید لے اور کبھی فروخت نہ کر، اُس میں شامل حکمت، تربیت اور سمجھ اپنا لے۔

24 راست باز کا باپ بڑی خوشی مناتا ہے، اور دانش مند بیٹے کا والد اُس سے لطف اندوز ہوتا ہے۔

25 چنانچہ اپنے ماں باپ کے لئے خوشی کا باعث ہو، ایسی زندگی گزار کہ تیری ماں جشن منا سکے۔

-۱۷-

26 میرے بیٹے، اپنا دل میرے حوالے کر، تیری آنکھیں میری راہیں پسند کریں۔ 27 کیونکہ کسبی گہرا گڑھا اور زناکار عورت تنگ کنواں ہے، 28 ڈاکو کی طرح وہ

تاک لگائے بیٹھ کر مردوں میں بے وفاؤں کا اضافہ کرتی ہے۔

-۱۸-

29 کون آہیں بھرتا ہے؟ کون ہائے ہائے کرتا اور لڑائی جھگڑے میں ملوث رہتا ہے؟ کس کو بلاوجہ چوٹیں لگتی، کس کی آنکھیں دُھندلی سی رہتی ہیں؟ 30 وہ جو رات گئے تک مَے پینے اور مسالے دار مَے سے مزہ لینے میں مصروف رہتا ہے۔ 31 مَے کو تکتا نہ رہ، خواہ اُس کا سرخ رنگ کتنی خوب صورتی سے پیالے میں کیوں نہ چمکے، خواہ اُسے بڑے مزے سے کیوں نہ پیا جائے۔ 32 انجام کار وہ تجھے سانپ کی طرح کاٹے گی، ناگ کی طرح ڈسے گی۔ 33 تیری آنکھیں عجیب و غریب منظر دیکھیں گی اور تیرا دل بے تُکی باتیں ہکلائے گا۔ 34 تُو سمندر کے بیچ میں لیٹنے والے کی مانند ہو گا، اُس جیسا جو مستول پر چڑھ کر لیٹ گیا ہو۔ 35 تُو کہے گا، ”میری پٹائی ہوئی لیکن درد محسوس نہ ہوا، مجھے مارا گیا لیکن معلوم نہ ہوا۔ مَیں کب جاگ اُٹھوں گا تاکہ دوبارہ شراب کی طرف رُخ کر سکوں؟“

-۱۹-

24

شریروں سے حسد نہ کر، نہ اُن سے صحبت رکھنے کی آرزو رکھ، 2 کیونکہ اُن کا دل ظلم کرنے پر تُلا رہتا ہے، اُن کے ہونٹ دوسروں کو دُکھ پہنچاتے ہیں۔

-۲۰-

3 حکمت گھر کو تعمیر کرتی، سمجھ اُسے مضبوط بنیاد پر کھڑا کر دیتی، 4 اور علم و عرفان اُس کے کمروں کو بیش قیمت اور من موہن چیزوں سے بھر دیتا ہے۔

-۲۱-

5 دانش مند کو طاقت حاصل ہوتی اور علم رکھنے والے کی قوت بڑھتی رہتی ہے، 6 کیونکہ جنگ کرنے کے لئے ہدایت اور فتح پانے کے لئے متعدد مشیروں کی ضرورت ہوتی ہے۔

-۲۲-

7 حکمت اِتنی بلند و بالا ہے کہ احمق اُسے پا نہیں سکتا۔ جب بزرگ شہر کے دروازے میں فیصلہ کرنے کے لئے جمع ہوتے ہیں تو وہ کچھ نہیں کہہ سکتا۔

-۲۳-

8 بُرے منصوبے باندھنے والا سازشی کہلاتا ہے۔ 9 احمق کی چالاکیاں گناہ ہیں، اور لوگ طعنہ زن سے گھن کھاتے ہیں۔

-۲۴-

10 اگر تُو مصیبت کے دن ہمت ہار کر ڈھیلا ہو جائے تو تیری طاقت جاتی رہے گی۔

-۲۵-

11 جنہیں موت کے حوالے کیا جا رہا ہے اُنہیں چھڑا، جو قصائی کی طرف ڈگمگاتے ہوئے جا رہے ہیں اُنہیں روک دے۔ 12 شاید تُو کہے، ”ہمیں تو اِس کے بارے میں علم نہیں تھا۔“ لیکن یقین جان، جو دل کی جانچ پڑتال کرتا ہے وہ بات سمجھتا ہے، جو تیری جان کی دیکھ بھال کرتا ہے اُسے معلوم ہے۔ وہ انسان کو اُس کے اعمال کا بدلہ دیتا ہے۔

-۲۶-

13 میرے بیٹے، شہد کھا کیونکہ وہ اچھا ہے، چھتے کا خالص شہد میٹھا ہے۔ 14 جان لے کہ حکمت اِسی طرح تیری جان کے لئے میٹھی ہے۔ اگر تُو اُسے پائے تو تیری

اُمید جاتی نہیں رہے گی بلکہ تیرا مستقبل اچھا ہو گا۔

-۲۷-

15 اے بےدین، راست باز کے گھر کی تاک لگائے مت بیٹھنا، اُس کی رہائش گاہ تباہ نہ کر۔ 16 کیونکہ گو راست باز سات بار گر جائے تو بھی ہر بار دوبارہ اُٹھ کھڑا ہو گا جبکہ بےدین ایک بار ٹھوکر کھا کر مصیبت میں پھنسا رہے گا۔

-۲۸-

17 اگر تیرا دشمن گر جائے تو خوش نہ ہو، اگر وہ ٹھوکر کھائے تو تیرا دل جشن نہ منائے۔ 18 ایسا نہ ہو کہ رب یہ دیکھ کر تیرا رویہ پسند نہ کرے اور اپنا غصہ دشمن پر اُتارنے سے باز آئے۔

-۲۹-

19 بدکاروں کو دیکھ کر مشتعل نہ ہو جا، بےدینوں کے باعث کُڑھتا نہ رہ۔ 20 کیونکہ شریروں کا کوئی مستقبل نہیں، بےدینوں کا چراغ بجھ جائے گا۔

-۳۰-

21 میرے بیٹے، رب اور بادشاہ کا خوف مان، اور سرکشوں میں شریک نہ ہو۔ 22 کیونکہ اچانک ہی اُن پر آفت آئے گی، کسی کو پتا ہی نہیں چلے گا جب دونوں اُن پر حملہ کر کے اُنہیں تباہ کر دیں گے۔

دانش مندوں کی مزید کہاوتیں

23 ذیل میں دانش مندوں کی مزید کہاوتیں قلم بند ہیں۔

عدالت میں جانب داری دکھانا بُری بات ہے۔ 24 جو قصور وار سے کہے، ”تُو بےقصور ہے“ اُس پر قومیں لعنت بھیجیں گی، اُس کی سرزنش اُمتیں کریں گی۔

25 لیکن جو قصور وار کو مجرم ٹھہرائے وہ خوش حال ہو گا، اُسے کثرت کی برکت ملے گی۔

26 سچا جواب دوست کے بوسے کی مانند ہے۔

27 پہلے باہر کا کام مکمل کر کے اپنے کھیتوں کو تیار کر، پھر ہی اپنا گھر تعمیر کر۔

28 بلاوجہ اپنے پڑوسی کے خلاف گواہی مت دے۔ یا کیا تُو اپنے ہونٹوں سے دھوکا دینا چاہتا ہے؟

29 مت کہنا، ”جس طرح اُس نے میرے ساتھ کیا اُسی طرح مَیں اُس کے ساتھ کروں گا، مَیں اُس کے ہر فعل کا مناسب جواب دوں گا۔“

30 ایک دن مَیں سُست اور ناسمجھ آدمی کے کھیت اور انگور کے باغ میں سے گزرا۔ 31 ہر جگہ کانٹےدار جھاڑیاں پھیلی ہوئی تھیں، خود رَو پودے پوری زمین پر چھا گئے تھے۔ اُس کی چاردیواری بھی گر گئی تھی۔ 32 یہ دیکھ کر مَیں نے دل سے دھیان دیا اور سبق سیکھ لیا،

33 اگر تُو کہے، ”مجھے تھوڑی دیر سونے دے، تھوڑی دیر اونگھنے دے، تھوڑی دیر ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھنے دے تاکہ مَیں آرام کر سکوں“ 34 تو خبردار، جلد ہی غربت راہزن کی طرح تجھ پر آئے گی، مفلسی ہتھیار سے لیس ڈاکو کی طرح تجھ پر آ پڑے گی۔

سلیمان کی مزید کہاوتیں

25 ذیل میں سلیمان کی مزید کہاوتیں درج ہیں جنہیں یہوداہ کے بادشاہ حزقیاہ کے لوگوں نے جمع کیا۔

2 اللہ کا جلال اِس میں ظاہر ہوتا ہے کہ وہ معاملہ

پوشیدہ رکھتا ہے، بادشاہ کا جلال اِس میں کہ وہ معاملے کی تحقیق کرتا ہے۔
3 جتنا آسمان بلند اور زمین گہری ہے اُتنا ہی بادشاہوں کے دل کا کھوج نہیں لگایا جا سکتا۔
4 چاندی سے مَیل دُور کرو تو سنار برتن بنانے میں کامیاب ہو جائے گا، 5 بےدین کو بادشاہ کے حضور سے دُور کرو تو اُس کا تخت راستی کی بنیاد پر قائم رہے گا۔
6 بادشاہ کے حضور اپنے آپ پر فخر نہ کر، نہ عزت کی اُس جگہ پر کھڑا ہو جا جو بزرگوں کے لئے مخصوص ہے۔
7 اِس سے پہلے کہ شرفا کے سامنے ہی تیری بےعزتی ہو جائے بہتر ہے کہ تُو پیچھے کھڑا ہو جا اور بعد میں کوئی تجھ سے کہے، ”یہاں سامنے آ جائیں۔“
جو کچھ تیری آنکھوں نے دیکھا اُسے عدالت میں پیش کرنے میں 8 جلد بازی نہ کر، کیونکہ تُو کیا کرے گا اگر تیرا پڑوسی تیرے معاملے کو جھٹلا کر تجھے شرمندہ کرے؟
9 عدالت میں اپنے پڑوسی سے لڑتے وقت وہ بات بیان نہ کر جو کسی نے پوشیدگی میں تیرے سپرد کی، 10 ایسا نہ ہو کہ سننے والا تیری بےعزتی کرے۔ تب تیری بدنامی کبھی نہیں مٹے گی۔
11 وقت پر موزوں بات چاندی کے برتن میں سونے کے سیب کی مانند ہے۔ 12 دانش مند کی نصیحت قبول کرنے والے کے لئے سونے کی بالی اور خالص سونے کے گلوبند کی مانند ہے۔
13 قابلِ اعتماد قاصد بھیجنے والے کے لئے فصل کاٹتے وقت برف کی ٹھنڈک جیسا ہے، اِس طرح وہ اپنے مالک کی جان کو تر و تازہ کر دیتا ہے۔
14 جو شیخی مار کر تحفوں کا وعدہ کرے لیکن کچھ نہ دے وہ اُن طوفانی بادلوں کی مانند ہے جو برسے بغیر گزر جاتے ہیں۔
15 حکمران کو تحمل سے قائل کیا جا سکتا، اور نرم زبان ہڈیاں توڑنے کے قابل ہے۔
16 اگر شہد مل جائے تو ضرورت سے زیادہ مت کھا، حد سے زیادہ کھانے سے تجھے قَے آئے گی۔
17 اپنے پڑوسی کے گھر میں بار بار جانے سے اپنے قدموں کو روک، ورنہ وہ تنگ آ کر تجھ سے نفرت کرنے لگے گا۔
18 جو اپنے پڑوسی کے خلاف جھوٹی گواہی دے وہ ہتھوڑے، تلوار اور تیز تیر جیسا نقصان دہ ہے۔
19 مصیبت کے وقت بےوفا پر اعتبار کرنا خراب دانت یا ڈگمگاتے پاؤں کی طرح تکلیف دہ ہے۔
20 دُکھتے دل کے لئے گیت گانا اُتنا ہی غیر موزوں ہے جتنا سردیوں کے موسم میں قمیص اُتارنا یا سوڈے پر سرکہ ڈالنا۔
21 اگر تیرا دشمن بھوکا ہو تو اُسے کھانا کھلا، اگر پیاسا ہو تو پانی پلا۔ 22 کیونکہ ایسا کرنے سے تُو اُس کے سر پر جلتے ہوئے کوئلوں کا ڈھیر لگائے گا، اور رب تجھے اجر دے گا۔
23 جس طرح کالے بادل لانے والی ہَوا بارش پیدا کرتی ہے اُسی طرح باتونی کی چپکے سے کی گئی باتوں سے لوگوں کے منہ بگڑ جاتے ہیں۔
24 جھگڑالو بیوی کے ساتھ ایک ہی گھر میں رہنے کی نسبت چھت کے کسی کونے میں گزارہ کرنا بہتر ہے۔
25 دُور دراز ملک کی خوش خبری پیاسے گلے میں ٹھنڈا پانی ہے۔
26 جو راست باز بےدین کے سامنے ڈگمگانے لگے، وہ گدلا چشمہ اور آلودہ کنواں ہے۔

27 زیادہ شہد کھانا اچھا نہیں، اور نہ ہی زیادہ اپنی عزت کی فکر کرنا۔

28 جو اپنے آپ پر قابو نہ پا سکے وہ اُس شہر کی مانند ہے جس کی فصیل ڈھا دی گئی ہے۔

26 احمق کی عزت کرنا اُتنا ہی غیر موزوں ہے جتنا موسمِ گرما میں برف یا فصل کاٹتے وقت بارش۔

2 بلاوجہ بھیجی ہوئی لعنت پھڑپھڑاتی چڑیا یا اُڑتی ہوئی ابابیل کی طرح اوجھل ہو کر بے اثر رہ جاتی ہے۔

3 گھوڑے کو چھڑی سے، گدھے کو لگام سے اور احمق کی پیٹھ کو لاٹھی سے تربیت دے۔

4 جب احمق احمقانہ باتیں کرے تو اُسے جواب نہ دے، ورنہ تُو اُسی کے برابر ہو جائے گا۔ 5 جب احمق احمقانہ باتیں کرے تو اُسے جواب دے، ورنہ وہ اپنی نظر میں دانش مند ٹھہرے گا۔

6 جو احمق کے ہاتھ پیغام بھیجے وہ اُس کی مانند ہے جو اپنے پاؤں پر کلہاڑی مار کر اپنے آپ سے زیادتی کرتا ہے۔[a]

7 احمق کے منہ میں حکمت کی بات مفلوج کی بے حرکت لٹکتی ٹانگوں کی طرح بے کار ہے۔

8 احمق کا احترام کرنا غلیل کے ساتھ پتھر باندھنے کے برابر ہے۔

9 احمق کے منہ میں حکمت کی بات نشے میں دُھت شرابی کے ہاتھ میں کانٹےدار جھاڑی کی مانند ہے۔

10 جو احمق یا ہر کسی گزرنے والے کو کام پر لگائے وہ سب کو زخمی کرنے والے تیرانداز کی مانند ہے۔

11 جو احمق اپنی حماقت دہرائے وہ اپنی قَے کے پاس واپس آنے والے کُتے کی مانند ہے۔

12 کیا کوئی دکھائی دیتا ہے جو اپنے آپ کو دانش مند سمجھتا ہے؟ اُس کی نسبت احمق کے سُدھرنے کی زیادہ اُمید ہے۔

13 کاہل کہتا ہے، ”راستے میں شیر ہے، ہاں چوکوں میں شیر پھر رہا ہے!“

14 جس طرح دروازہ قبضے پر گھومتا ہے اُسی طرح کاہل اپنے بستر پر کروٹیں بدلتا ہے۔

15 جب کاہل اپنا ہاتھ کھانے کے برتن میں ڈال دے تو وہ اِتنا سُست ہے کہ اُسے منہ تک واپس نہیں لا سکتا۔

16 کاہل اپنی نظر میں حکمت سے جواب دینے والے سات آدمیوں سے کہیں زیادہ دانش مند ہے۔

17 جو گزرتے وقت دوسروں کے جھگڑے میں مداخلت کرے وہ اُس آدمی کی مانند ہے جو کُتے کو کانوں سے پکڑ لے۔

19-18 جو اپنے پڑوسی کو فریب دے کر بعد میں کہے، ”مَیں صرف مذاق کر رہا تھا“ وہ اُس دیوانے کی مانند ہے جو لوگوں پر جلتے ہوئے اور مہلک تیر برساتا ہے۔

20 لکڑی کے ختم ہونے پر آگ بجھ جاتی ہے، تہمت لگانے والے کے چلے جانے پر جھگڑا بند ہو جاتا ہے۔

21 انگاروں میں کوئلے اور آگ میں لکڑی ڈال تو آگ بھڑک اُٹھے گی۔ جھگڑالو کو کہیں بھی کھڑا کر تو لوگ مشتعل ہو جائیں گے۔

22 تہمت لگانے والے کی باتیں لذیذ کھانے کے لقموں جیسی ہیں، وہ دل کی تہہ تک اُتر جاتی ہیں۔

23 جلنے والے ہونٹ اور شریر دل مٹی کے اُس برتن کی مانند ہیں جسے چمک دار بنایا گیا ہو۔

[a] لفظی ترجمہ: زیادتی کا پیالہ پیتا ہے۔

24 نفرت کرنے والا اپنے ہونٹوں سے اپنا اصلی روپ چھپا لیتا ہے، لیکن اُس کا دل فریب سے بھرا رہتا ہے۔ 25 جب وہ مہربان باتیں کرے تو اُس پر یقین نہ کر، کیونکہ اُس کے دل میں سات مکروہ باتیں ہیں۔ 26 گو اُس کی نفرت فی الحال فریب سے چھپی رہے، لیکن ایک دن اُس کا غلط کردار پوری جماعت کے سامنے ظاہر ہو جائے گا۔

27 جو دوسروں کو پھنسانے کے لئے گڑھا کھودے وہ اُس میں خود گر جائے گا، جو پتھر لُڑھکا کر دوسروں پر پھینکنا چاہے اُس پر ہی پتھر واپس لُڑھک آئے گا۔

28 جھوٹی زبان اُن سے نفرت کرتی ہے جنہیں وہ کچل دیتی ہے، خوشامد کرنے والا منہ تباہی مچا دیتا ہے۔

27 اُس پر شیخی نہ مار جو تُو کل کرے گا، تجھے کیا معلوم کہ کل کا دن کیا کچھ فراہم کرے گا؟

2 تیرا اپنا منہ اور اپنے ہونٹ تیری تعریف نہ کریں بلکہ وہ جو تجھ سے واقف بھی نہ ہو۔

3 پتھر بھاری اور ریت وزنی ہے، لیکن جو احمق تجھے تنگ کرے وہ زیادہ ناقابلِ برداشت ہے۔

4 غصہ ظالم ہوتا اور طیش سیلاب کی طرح انسان پر آ جاتا ہے، لیکن کون حسد کا مقابلہ کر سکتا ہے؟

5 کھلی ملامت چھپی ہوئی محبت سے بہتر ہے۔

6 پیار کرنے والے کی ضربیں وفا کا ثبوت ہیں، لیکن نفرت کرنے والے کے متعدد بوسوں سے خبردار رہ۔

7 جو سیر ہے وہ شہد کو بھی پاؤں تلے روند دیتا ہے، لیکن بھوکے کو کڑوی چیزیں بھی میٹھی لگتی ہیں۔

8 جو آدمی اپنے گھر سے نکل کر مارا مارا پھرے وہ اُس پرندے کی مانند ہے جو اپنے گھونسلے سے بھاگ کر کبھی اِدھر کبھی اُدھر پھڑپھڑاتا رہتا ہے۔

9 تیل اور بخور دل کو خوش کرتے ہیں، لیکن دوست اپنے اچھے مشوروں سے خوشی دلاتا ہے۔

10 اپنے دوستوں کو کبھی نہ چھوڑ، نہ اپنے ذاتی دوستوں کو نہ اپنے باپ کے دوستوں کو۔ تب تجھے مصیبت کے دن اپنے بھائی سے مدد نہیں مانگنی پڑے گی۔ کیونکہ قریب کا پڑوسی دُور کے بھائی سے بہتر ہے۔

11 میرے بیٹے، دانش مند بن کر میرے دل کو خوش کر تاکہ مَیں اپنے حقیر جاننے والے کو جواب دے سکوں۔

12 ذہین آدمی خطرہ پہلے سے بھانپ کر چھپ جاتا ہے، جبکہ سادہ لوح آگے بڑھ کر اُس کی لپیٹ میں آ جاتا ہے۔

13 ضمانت کا وہ لباس واپس نہ کر جو کسی نے پردیسی کا ضامن بن کر دیا ہے۔ اگر وہ اجنبی عورت کا ضامن ہو تو اُس ضمانت پر ضرور قبضہ کر جو اُس نے دی تھی۔

14 جو صبح سویرے بلند آواز سے اپنے پڑوسی کو برکت دے اُس کی برکت لعنت ٹھہرائی جائے گی۔

15 جھگڑالو بیوی موسلا دھار بارش کے باعث مسلسل ٹپکنے والی چھت کی مانند ہے۔ 16 اُسے روکنا ہَوا کو روکنے یا تیل کو پکڑنے کے برابر ہے۔

17 لوہا لوہے کو اور انسان انسان کے ذہن کو تیز کرتا ہے۔

18 جو انجیر کے درخت کی دیکھ بھال کرے وہ اُس کا پھل کھائے گا، جو اپنے مالک کی وفاداری سے خدمت کرے اُس کا احترام کیا جائے گا۔

19 جس طرح پانی چہرے کو منعکس کرتا ہے اُسی طرح انسان کا دل انسان کو منعکس کرتا ہے۔

20 نہ موت اور نہ پاتال کبھی سیر ہوتے ہیں، نہ انسان کی آنکھیں۔
21 سونا اور چاندی کٹھالی میں پگھلا کر پاک صاف کر، لیکن انسان کا کردار اِس سے معلوم کر کہ لوگ اُس کی کتنی قدر کرتے ہیں۔
22 اگر احمق کو اناج کی طرح اُوکھلی اور موسل سے کوٹا بھی جائے تو بھی اُس کی حماقت دُور نہیں ہو جائے گی۔
23 احتیاط سے اپنی بھیڑ بکریوں کی حالت پر دھیان دے، اپنے ریوڑوں پر خوب توجہ دے۔ 24 کیونکہ کوئی بھی دولت ہمیشہ تک قائم نہیں رہتی، کوئی بھی تاج نسل در نسل برقرار نہیں رہتا۔ 25 کھلے میدان میں گھاس کاٹ کر جمع کر تاکہ نئی گھاس اُگ سکے، چارا پہاڑوں سے بھی اکٹھا کر۔ 26 تب تُو بھیڑوں کی اُون سے کپڑے بنا سکے گا، بکروں کی فروخت سے کھیت خرید سکے گا، 27 اور بکریاں اِتنا دودھ دیں گی کہ تیرے، تیرے خاندان اور تیرے نوکر چاکروں کے لئے کافی ہو گا۔

28 بے دین فرار ہو جاتا ہے حالانکہ تعاقب کرنے والا کوئی نہیں ہوتا، لیکن راست باز اپنے آپ کو جوان شیر ببر کی طرح محفوظ سمجھتا ہے۔
2 ملک کی خطاکاری کے سبب سے اُس کی حکومت کی یگانگت قائم نہیں رہے گی، لیکن سمجھ دار اور دانش مند آدمی اُسے بڑی دیر تک قائم رکھے گا۔
3 جو غریب غریبوں پر ظلم کرے وہ اُس موسلا دھار بارش کی مانند ہے جو سیلاب لا کر فصلوں کو تباہ کر دیتی ہے۔
4 جس نے شریعت کو ترک کیا وہ بے دین کی تعریف کرتا ہے، لیکن جو شریعت کے تابع رہتا ہے وہ اُس کی مخالفت کرتا ہے۔
5 شریر انصاف نہیں سمجھتے، لیکن رب کے طالب سب کچھ سمجھتے ہیں۔
6 بے الزام زندگی گزارنے والا غریب ٹیڑھی راہوں پر چلنے والے امیر سے بہتر ہے۔
7 جو شریعت کی پیروی کرے وہ سمجھ دار بیٹا ہے، لیکن عیاشوں کا ساتھی اپنے باپ کی بے عزتی کرتا ہے۔
8 جو اپنی دولت ناجائز سود سے بڑھائے وہ اُسے کسی اَور کے لئے جمع کر رہا ہے، ایسے شخص کے لئے جو غریبوں پر رحم کرے گا۔
9 جو اپنے کان میں اُنگلی ڈالے تاکہ شریعت کی باتیں نہ سنے اُس کی دعائیں بھی قابلِ گِھن ہیں۔
10 جو سیدھی راہ پر چلنے والوں کو غلط راہ پر لائے وہ اپنے ہی گڑھے میں گر جائے گا، لیکن بے الزام اچھی میراث پائیں گے۔
11 امیر اپنے آپ کو دانش مند سمجھتا ہے، لیکن جو ضرورت مند سمجھ دار ہے وہ اُس کا اصلی کردار معلوم کر لیتا ہے۔
12 جب راست باز فتح یاب ہوں تو ملک کی شان و شوکت بڑھ جاتی ہے، لیکن جب بے دین اُٹھ کھڑے ہوں تو لوگ چھپ جاتے ہیں۔
13 جو اپنے گناہ چھپائے وہ ناکام رہے گا، لیکن جو اُنہیں تسلیم کر کے ترک کرے وہ رحم پائے گا۔
14 مبارک ہے وہ جو ہر وقت رب کا خوف مانے، لیکن جو اپنا دل سخت کرے وہ مصیبت میں پھنس جائے گا۔
15 پست حال قوم پر حکومت کرنے والا بے دین غُراتے ہوئے شیر ببر اور حملہ آور ریچھ کی مانند ہے۔

16 جہاں ناسمجھ حکمران ہے وہاں ظلم ہوتا ہے، لیکن جسے غلط نفع سے نفرت ہو اُس کی عمر دراز ہو گی۔

17 جو کسی کو قتل کرے وہ موت تک اپنے قصور کے نیچے دبا ہوا مارا مارا پھرے گا۔ ایسے شخص کا سہارا نہ بن!

18 جو بےالزام زندگی گزارے وہ بچا رہے گا، لیکن جو ٹیڑھی راہ پر چلے وہ اچانک ہی گر جائے گا۔

19 جو اپنی زمین کی کھیتی باڑی کرے وہ جی بھر کر روٹی کھائے گا، لیکن جو فضول چیزوں کے پیچھے پڑ جائے وہ غربت سے سیر ہو جائے گا۔

20 قابلِ اعتماد آدمی کو کثرت کی برکتیں حاصل ہوں گی، لیکن جو بھاگ بھاگ کر دولت جمع کرنے میں مصروف رہے وہ سزا سے نہیں بچے گا۔

21 جانب داری بُری بات ہے، لیکن انسان روٹی کا ٹکڑا حاصل کرنے کے لئے مجرم بن جاتا ہے۔

22 لالچی بھاگ بھاگ کر دولت جمع کرتا ہے، اُسے معلوم ہی نہیں کہ اِس کا انجام غربت ہی ہے۔

23 آخرکار نصیحت دینے والا چاپلوسی کرنے والے سے زیادہ منظور ہوتا ہے۔

24 جو اپنے باپ یا ماں کو لُوٹ کر کہے، ”یہ جرم نہیں ہے“ وہ مہلک قاتل کا شریکِ کار ہوتا ہے۔

25 لالچی جھگڑوں کا منبع رہتا ہے، لیکن جو رب پر بھروسا رکھے وہ خوش حال رہے گا۔

26 جو اپنے دل پر بھروسا رکھے وہ بےوقوف ہے، لیکن جو حکمت کی راہ پر چلے وہ محفوظ رہے گا۔

27 غریبوں کو دینے والا ضرورت مند نہیں ہو گا، لیکن جو اپنی آنکھیں بند کر کے اُنہیں نظرانداز کرے اُس پر بہت لعنتیں آئیں گی۔

28 جب بےدین اُٹھ کھڑے ہوں تو لوگ چھپ جاتے ہیں، لیکن جب ہلاک ہو جائیں تو راست بازوں کی تعداد بڑھ جاتی ہے۔

29

جو متعدد نصیحتوں کے باوجود ہٹ دھرم رہے وہ اچانک ہی برباد ہو جائے گا، اور شفا کا امکان ہی نہیں ہو گا۔

2 جب راست باز بہت ہیں تو قوم خوش ہوتی، لیکن جب بےدین حکومت کرے تو قوم آہیں بھرتی ہے۔

3 جسے حکمت پیاری ہو وہ اپنے باپ کو خوشی دلاتا ہے، لیکن کسبیوں کا ساتھی اپنی دولت اُڑا دیتا ہے۔

4 بادشاہ انصاف سے ملک کو مستحکم کرتا، لیکن حد سے زیادہ ٹیکس لینے سے اُسے تباہ کرتا ہے۔

5 جو اپنے پڑوسی کی چاپلوسی کرے وہ اُس کے قدموں کے آگے جال بچھاتا ہے۔

6 شریر جرم کرتے وقت اپنے آپ کو پھنسا دیتا، لیکن راست باز خوشی منا کر شادمان رہتا ہے۔

7 راست باز پست حالوں کے حقوق کا خیال رکھتا ہے، لیکن بےدین پروا ہی نہیں کرتا۔

8 طعنہ زن شہر میں افرا تفری مچا دیتے جبکہ دانش مند غصہ ٹھنڈا کر دیتے ہیں۔

9 جب دانش مند آدمی عدالت میں احمق سے لڑے تو احمق طیش میں آ جاتا یا قہقہہ لگاتا ہے، سکون کا امکان ہی نہیں ہوتا۔

10 خوں خوار آدمی بےالزام شخص سے نفرت کرتا، لیکن سیدھی راہ پر چلنے والا اُس کی بہتری چاہتا ہے۔

11 احمق اپنا پورا غصہ اُتارتا، لیکن دانش مند اُسے روک کر قابو میں رکھتا ہے۔

12 جو حکمران جھوٹ پر دھیان دے اُس کے تمام ملازم بےدین ہوں گے۔

13 جب غریب اور ظالم کی ملاقات ہوتی ہے تو دونوں کی آنکھوں کو روشن کرنے والا رب ہی ہے۔
14 جو بادشاہ دیانت داری سے ضرورت مند کی عدالت کرے اُس کا تخت ہمیشہ تک قائم رہے گا۔
15 چھڑی اور نصیحت حکمت پیدا کرتی ہیں۔ جسے بےلگام چھوڑا جائے وہ اپنی ماں کے لئے شرمندگی کا باعث ہو گا۔
16 جب بےدین پھلیں پھولیں تو گناہ بھی پھلتا پھولتا ہے، لیکن راست باز اُن کی شکست کے گواہ ہوں گے۔
17 اپنے بیٹے کی تربیت کر تو وہ تجھے سکون اور خوشی دلائے گا۔
18 جہاں رویا نہیں وہاں قوم بےلگام ہو جاتی ہے، لیکن مبارک ہے وہ جو شریعت کے تابع رہتا ہے۔
19 نوکر صرف الفاظ سے نہیں سُدھرتا۔ اگر وہ بات سمجھے بھی تو بھی دھیان نہیں دے گا۔
20 کیا کوئی دکھائی دیتا ہے جو بات کرنے میں جلد باز ہے؟ اُس کی نسبت احمق کے سُدھرنے کی زیادہ اُمید ہے۔
21 جو غلام جوانی سے ناز و نعمت میں پل کر بگڑ جائے اُس کا بُرا انجام ہو گا۔
22 غضب آلود آدمی جھگڑے چھیڑتا رہتا ہے، غصیلے شخص سے متعدد گناہ سرزد ہوتے ہیں۔
23 تکبر اپنے مالک کو پست کر دے گا جبکہ فروتن شخص عزت پائے گا۔
24 جو چور کا ساتھی ہو وہ اپنی جان سے نفرت رکھتا ہے۔ گو اُس سے حلف اُٹھوایا جائے کہ چوری کے بارے میں گواہی دے تو بھی کچھ نہیں بتاتا بلکہ حلف کی لعنت کی زد میں آ جاتا ہے۔
25 جو انسان سے خوف کھائے وہ پھندے میں پھنس جائے گا، لیکن جو رب کا خوف مانے وہ محفوظ رہے گا۔
26 بہت لوگ حکمران کی منظوری کے طالب رہتے ہیں، لیکن انصاف رب ہی کی طرف سے ملتا ہے۔
27 راست باز بدکار سے اور بےدین سیدھی راہ پر چلنے والے سے گھن کھاتا ہے۔

اجور کی کہاوتیں

30 ذیل میں اجور بن یاقہ کی کہاوتیں ہیں۔ وہ مسّا کا رہنے والا تھا۔ اُس نے فرمایا، اے اللہ، مَیں تھک گیا ہوں، اے اللہ، مَیں تھک گیا ہوں، یہ میرے بس کی بات نہیں رہی۔ 2 یقیناً مَیں انسانوں میں سب سے زیادہ نادان ہوں، مجھے انسان کی سمجھ حاصل نہیں۔ 3 نہ مَیں نے حکمت سیکھی، نہ قدوس خدا کے بارے میں علم رکھتا ہوں۔

4 کون آسمان پر چڑھ کر واپس اُتر آیا؟ کس نے ہَوا کو اپنے ہاتھوں میں جمع کیا؟ کس نے گہرے پانی کو چادر میں لپیٹ لیا؟ کس نے زمین کی حدود کو اپنی اپنی جگہ پر قائم کیا ہے؟ اُس کا نام کیا ہے، اُس کے بیٹے کا کیا نام ہے؟ اگر تجھے معلوم ہو تو مجھے بتا!

5 اللہ کی ہر بات آزمودہ ہے، جو اُس میں پناہ لے اُس کے لئے وہ ڈھال ہے۔
6 اُس کی باتوں میں اضافہ مت کر، ورنہ وہ تجھے ڈانٹے گا اور تُو جھوٹا ٹھہرے گا۔

7 اے رب، مَیں تجھ سے دو چیزیں مانگتا ہوں،

میرے مرنے سے پہلے اِن سے انکار نہ کر۔ 8 پہلے، دروغ گوئی اور جھوٹ مجھ سے دُور رکھ۔ دوسرے، نہ غربت نہ دولت مجھے دے بلکہ اُتنی ہی روٹی جتنی میرا حق ہے، 9 ایسا نہ ہو کہ مَیں دولت کے باعث سیر ہو کر تیرا انکار کروں اور کہوں، ”رب کون ہے؟“ ایسا بھی نہ ہو کہ مَیں غربت کے باعث چوری کر کے اپنے خدا کے نام کی بے حرمتی کروں۔

10 مالک کے سامنے ملازم پر تہمت نہ لگا، ایسا نہ ہو کہ وہ تجھ پر لعنت بھیجے اور تجھے اِس کا بُرا نتیجہ بُھگتنا پڑے۔

11 ایسی نسل بھی ہے جو اپنے باپ پر لعنت کرتی اور اپنی ماں کو برکت نہیں دیتی۔

12 ایسی نسل بھی ہے جو اپنی نظر میں پاک صاف ہے، گو اُس کی غلاظت دُور نہیں ہوئی۔

13 ایسی نسل بھی ہے جس کی آنکھیں بڑے تکبر سے دیکھتی ہیں، جو اپنی پلکیں بڑے گھمنڈ سے مارتی ہے۔

14 ایسی نسل بھی ہے جس کے دانت تلواریں اور جبڑے چھریاں ہیں تاکہ دنیا کے مصیبت زدوں کو کھا جائیں، معاشرے کے ضرورت مندوں کو ہڑپ کر لیں۔

15 جونک کی دو بیٹیاں ہیں، چوسنے کے دو اعضا جو چیختے رہتے ہیں، ”اَور دو، اَور دو“

تین چیزیں ہیں جو کبھی سیر نہیں ہوتیں بلکہ چار ہیں جو کبھی نہیں کہتیں، ”اب بس کرو، اب کافی ہے،“ 16 پاتال، بانجھ کا رِحم، زمین جس کی پیاس کبھی نہیں بجھتی اور آگ جو کبھی نہیں کہتی، ”اب بس کرو، اب کافی ہے۔“

17 جو آنکھ باپ کا مذاق اُڑائے اور ماں کی ہدایت کو حقیر جانے اُسے وادی کے کوّے اپنی چونچوں سے نکالیں گے اور گِدھ کے بچے کھا جائیں گے۔

18 تین باتیں مجھے حیرت زدہ کرتی ہیں بلکہ چار ہیں جن کی مجھے سمجھ نہیں آتی، 19 آسمان کی بلندیوں پر عقاب کی راہ، چٹان پر سانپ کی راہ، سمندر کے بیچ میں جہاز کی راہ اور وہ راہ جو مرد کنواری کے ساتھ چلتا ہے۔

20 زناکار عورت کی یہ راہ ہے، وہ کھا لیتی اور پھر اپنا منہ پونچھ کر کہتی ہے، ”مجھ سے کوئی غلطی نہیں ہوئی۔“

21 زمین تین چیزوں سے لرز اُٹھتی ہے بلکہ چار چیزیں برداشت نہیں کر سکتی، 22 وہ غلام جو بادشاہ بن جائے، وہ احمق جو جی بھر کر کھانا کھا سکے، 23 وہ نفرت انگیز[a] عورت جس کی شادی ہو جائے اور وہ نوکرانی جو اپنی مالکن کی ملکیت پر قبضہ کرے۔

24 زمین کی چار مخلوقات نہایت ہی دانش مند ہیں حالانکہ چھوٹی ہیں۔ 25 چیونٹیاں کمزور نسل ہیں لیکن گرمیوں کے موسم میں سردیوں کے لئے خوراک جمع کرتی ہیں، 26 بِجُو کمزور نسل ہیں لیکن چٹانوں میں ہی اپنے گھر بنا لیتے ہیں، 27 ٹڈیوں کا بادشاہ نہیں ہوتا تاہم سب پرے باندھ کر نکلتی ہیں، 28 چھپکلیاں گو ہاتھ سے پکڑی جاتی ہیں، تاہم شاہی محلوں میں پائی جاتی ہیں۔

29 تین بلکہ چار جاندار پُروقار انداز میں چلتے ہیں۔ 30 پہلے، شیر ببر جو جانوروں میں زور آور ہے اور کسی سے بھی پیچھے نہیں ہٹتا، 31 دوسرے، مرغا جو اکڑ کر چلتا

---

[a] لفظی ترجمہ: جس سے نفرت کی جاتی ہے۔

ہے، تیسرے، بکرا اور چوتھے اپنی فوج کے ساتھ چلنے والا بادشاہ۔

32 اگر تُو نے مغرور ہو کر حماقت کی یا بُرے منصوبے باندھے تو اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر خاموش ہو جا، 33 کیونکہ دودھ بلونے سے مکھن، ناک کو مروڑنے[a] سے خون اور کسی کو غصہ دلانے سے لڑائی جھگڑا پیدا ہوتا ہے۔

لموایل کی کہاوتیں

31 ذیل میں مسّا کے بادشاہ لموایل کی کہاوتیں ہیں۔ اُس کی ماں نے اُسے یہ تعلیم دی،

2 اے میرے بیٹے، میرے پیٹ کے پھل، جو میری منّتوں سے پیدا ہوا، مَیں تجھے کیا بتاؤں؟ 3 اپنی پوری طاقت عورتوں پر ضائع نہ کر، اُن پر جو بادشاہوں کی تباہی کا باعث ہیں۔

4 اے لموایل، بادشاہوں کے لئے مَے پینا مناسب نہیں، حکمرانوں کے لئے شراب کی آرزو رکھنا موزوں نہیں۔ 5 ایسا نہ ہو کہ وہ پی پی کر قوانین بھول جائیں اور تمام مظلوموں کا حق ماریں۔ 6 شراب اُنہیں پلا جو تباہ ہونے والے ہیں، مَے اُنہیں پلا جو غم کھاتے ہیں، 7 ایسے ہی پی پی کر اپنی غربت اور مصیبت بھول جائیں۔

8 اپنا منہ اُن کے لئے کھول جو بول نہیں سکتے، اُن کے حق میں جو ضرورت مند ہیں۔ 9 اپنا منہ کھول کر انصاف سے عدالت کر اور مصیبت زدہ اور غریبوں کے حقوق محفوظ رکھ۔

سگھڑ بیوی کی تعریف

10 سگھڑ بیوی کون پا سکتا ہے؟ ایسی عورت موتیوں سے کہیں زیادہ بیش قیمت ہے۔ 11 اُس پر اُس کے شوہر کو پورا اعتماد ہے، اور وہ نفع سے محروم نہیں رہے گا۔ 12 عمر بھر وہ اُسے نقصان نہیں پہنچائے گی بلکہ برکت کا باعث ہو گی۔

13 وہ اُون اور سَن چن کر بڑی محنت سے دھاگا بنا لیتی ہے۔ 14 تجارتی جہازوں کی طرح وہ دُور دراز علاقوں سے اپنی روٹی لے آتی ہے۔

15 وہ پَو پھٹنے سے پہلے ہی جاگ اُٹھتی ہے تاکہ اپنے گھر والوں کے لئے کھانا اور اپنی نوکرانیوں کے لئے اُن کا حصہ تیار کرے۔ 16 سوچ بچار کے بعد وہ کھیت خرید لیتی، اپنے کمائے ہوئے پیسوں سے انگور کا باغ لگا لیتی ہے۔

17 طاقت سے کمربستہ ہو کر وہ اپنے بازوؤں کو مضبوط کرتی ہے۔ 18 وہ محسوس کرتی ہے، ”میرا کاروبار فائدہ مند ہے،“ اِس لئے اُس کا چراغ رات کے وقت بھی نہیں بجھتا۔ 19 اُس کے ہاتھ ہر وقت اُون اور کتان کاتنے میں مصروف رہتے ہیں۔ 20 وہ اپنی مٹھی مصیبت زدوں اور غریبوں کے لئے کھول کر اُن کی مدد کرتی ہے۔ 21 جب برف پڑے تو اُسے گھر والوں کے بارے میں کوئی ڈر نہیں، کیونکہ سب گرم گرم کپڑے پہنے ہوئے ہیں۔ 22 اپنے بستر کے لئے وہ اچھے کمبل بنا لیتی، اور خود وہ باریک کتان اور ارغوانی رنگ کے لباس پہنے پھرتی ہے۔

23 شہر کے دروازے میں بیٹھے ملک کے بزرگ اُس کے شوہر سے خوب واقف ہیں، اور جب کبھی کوئی فیصلہ

[a] لفظی ترجمہ: دباؤ ڈالنے۔

کرنا ہو تو وہ بھی شوریٰ میں شریک ہوتا ہے۔

24 بیوی کپڑوں کی سلائی کر کے اُنہیں فروخت کرتی ہے، سوداگر اُس کے کمر بند خرید لیتے ہیں۔

25 وہ طاقت اور وقار سے ملبّس رہتی اور ہنس کر آنے والے دنوں کا سامنا کرتی ہے۔ 26 وہ حکمت سے بات کرتی، اور اُس کی زبان پر شفیق تعلیم رہتی ہے۔ 27 وہ سُستی کی روٹی نہیں کھاتی بلکہ اپنے گھر میں ہر معاملے کی دیکھ بھال کرتی ہے۔

28 اُس کے بیٹے کھڑے ہو کر اُسے مبارک کہتے ہیں، اُس کا شوہر بھی اُس کی تعریف کر کے کہتا ہے، 29 ''بہت سی عورتیں سُگھڑ ثابت ہوئی ہیں، لیکن تُو اُن سب پر سبقت رکھتی ہے!''

30 دل فریبی، دھوکا اور حُسن پل بھر کا ہے، لیکن جو عورت اللہ کا خوف مانے وہ قابلِ تعریف ہے۔ 31 اُسے اُس کی محنت کا اجر دو! شہر کے دروازوں میں اُس کے کام اُس کی ستائش کریں!

واعظ

ہر دنیاوی چیز باطل ہے

1 ذیل میں واعظ کے الفاظ قلم بند ہیں، اُس کے جو داؤد کا بیٹا اور یروشلم میں بادشاہ ہے،

2 واعظ فرماتا ہے، ''باطل ہی باطل، باطل ہی باطل، سب کچھ باطل ہی باطل ہے!'' 3 سورج تلے جو محنت مشقت انسان کرے اُس کا کیا فائدہ ہے؟ کچھ نہیں! 4 ایک پشت آتی اور دوسری جاتی ہے، لیکن زمین ہمیشہ تک قائم رہتی ہے۔ 5 سورج طلوع اور غروب ہو جاتا ہے، پھر سُرعت سے اُسی جگہ واپس چلا جاتا ہے جہاں سے دوبارہ طلوع ہوتا ہے۔ 6 ہَوا جنوب کی طرف چلتی، پھر مُڑ کر شمال کی طرف چلنے لگتی ہے۔ یوں چکر کاٹ کاٹ کر وہ بار بار نقطۂ آغاز پر واپس آتی ہے۔ 7 تمام دریا سمندر میں جا ملتے ہیں، تو بھی سمندر کی سطح وہی رہتی ہے، کیونکہ دریاؤں کا پانی مسلسل اُن سرچشموں کے پاس واپس آتا ہے جہاں سے بہہ نکلا ہے۔ 8 انسان باتیں کرتے کرتے تھک جاتا ہے اور صحیح طور سے کچھ بیان نہیں کر سکتا۔ آنکھ کبھی اِتنا نہیں دیکھتی کہ کہے، ''اب بس کرو، کافی ہے۔'' کان کبھی اِتنا نہیں سنتا کہ اَور نہ سننا چاہے۔ 9 جو کچھ پیش آیا وہی دوبارہ پیش آئے گا، جو کچھ کیا گیا وہی دوبارہ کیا جائے گا۔ سورج تلے کوئی بھی بات نئی نہیں۔ 10 کیا کوئی بات ہے جس کے بارے میں کہا جا سکے، ''دیکھو، یہ نئی ہے''؟ ہرگز نہیں، یہ بھی ہم سے بہت دیر پہلے ہی موجود تھی۔ 11 جو پہلے زندہ تھے اُنہیں کوئی یاد نہیں کرتا، اور جو آنے والے ہیں اُنہیں بھی وہ یاد نہیں کریں گے جو اُن کے بعد آئیں گے۔

حکمت حاصل کرنا باطل ہے

12 مَیں جو واعظ ہوں یروشلم میں اسرائیل کا بادشاہ تھا۔ 13 مَیں نے اپنی پوری ذہنی طاقت اِس پر لگائی کہ جو کچھ آسمان تلے کیا جاتا ہے اُس کی حکمت کے ذریعے تفتیش و تحقیق کروں۔ یہ کام ناگوار ہے گو اللہ نے خود انسان کو اِس میں محنت مشقت کرنے کی ذمہ داری دی ہے۔ 14 مَیں نے تمام کاموں کا ملاحظہ کیا جو سورج تلے ہوتے ہیں، تو نتیجہ یہ نکلا کہ سب کچھ باطل اور ہَوا کو پکڑنے کے برابر ہے۔ 15 جو پیچ دار ہے وہ سیدھا نہیں ہو سکتا، جس کی کمی ہے اُسے گنا نہیں جا سکتا۔

16 مَیں نے دل میں کہا، ''حکمت میں مَیں نے

اِتنا اضافہ کیا اور اِتنی ترقی کی کہ اُن سب سے سبقت لے گیا جو مجھ سے پہلے یروشلم پر حکومت کرتے تھے۔ میرے دل نے بہت حکمت اور علم اپنا لیا ہے۔“

17 مَیں نے اپنی پوری ذہنی طاقت اِس پر لگائی کہ حکمت سمجھوں، نیز کہ مجھے دیوانگی اور حماقت کی سمجھ بھی آئے۔ لیکن مجھے معلوم ہوا کہ یہ بھی ہَوا کو پکڑنے کے برابر ہے۔ 18 کیونکہ جہاں حکمت بہت ہے وہاں رنجیدگی بھی بہت ہے۔ جو علم و عرفان میں اضافہ کرے، وہ دُکھ میں اضافہ کرتا ہے۔

دنیا کی خوشیاں باطل ہیں

2 مَیں نے اپنے آپ سے کہا، ”آ، خوشی کو آزما کر اچھی چیزوں کا تجربہ کر!“ لیکن یہ بھی باطل ہی نکلا۔ 2 مَیں بولا، ”ہنسنا بےہودہ ہے، اور خوشی سے کیا حاصل ہوتا ہے؟“ 3 مَیں نے دل میں اپنا جسم مَے سے تر و تازہ کرنے اور حماقت اپنانے کے طریقے ڈھونڈ نکالے۔ اِس کے پیچھے بھی میری حکمت معلوم کرنے کی کوشش تھی، کیونکہ مَیں دیکھنا چاہتا تھا کہ جب تک انسان آسمان تلے جیتا رہے اُس کے لئے کیا کچھ کرنا مفید ہے۔

4 مَیں نے بڑے بڑے کام انجام دیئے، اپنے لئے مکان تعمیر کئے، تاکستان لگائے، 5 متعدد باغ اور پارک لگا کر اُن میں مختلف قسم کے پھل دار درخت لگائے۔ 6 پھلنے پھولنے والے جنگل کی آب پاشی کے لئے مَیں نے تالاب بنوائے۔ 7 مَیں نے غلام اور لونڈیاں خرید لیں۔ ایسے غلام بھی بہت تھے جو گھر میں پیدا ہوئے تھے۔ مجھے اُتنے گائے بَیل اور بھیڑ بکریاں ملیں جتنی مجھ سے پہلے یروشلم میں کسی کو حاصل نہ تھیں۔ 8 مَیں نے اپنے لئے سونا چاندی اور بادشاہوں اور صوبوں کے خزانے جمع کئے۔ مَیں نے گلوکار مرد و خواتین حاصل کئے، ساتھ ساتھ کثرت کی ایسی چیزیں جن سے انسان اپنا دل بہلاتا ہے۔

9 یوں مَیں نے بہت ترقی کر کے اُن سب پر سبقت حاصل کی جو مجھ سے پہلے یروشلم میں تھے۔ اور ہر کام میں میری حکمت میرے دل میں قائم رہی۔ 10 جو کچھ بھی میری آنکھیں چاہتی تھیں وہ مَیں نے اُن کے لئے مہیا کیا، مَیں نے اپنے دل سے کسی بھی خوشی کا انکار نہ کیا۔ میرے دل نے میرے ہر کام سے لطف اُٹھایا، اور یہ میری تمام محنت مشقت کا اجر رہا۔

11 لیکن جب مَیں نے اپنے ہاتھوں کے تمام کاموں کا جائزہ لیا، اُس محنت مشقت کا جو مَیں نے کی تھی تو نتیجہ یہی نکلا کہ سب کچھ باطل اور ہَوا کو پکڑنے کے برابر ہے۔ سورج تلے کسی بھی کام کا فائدہ نہیں ہوتا۔

سب کا ایک ہی انجام ہے

12 پھر مَیں حکمت، بےہودگی اور حماقت پر غور کرنے لگا۔ مَیں نے سوچا، جو آدمی بادشاہ کی وفات پر تخت نشین ہو گا وہ کیا کرے گا؟ وہی کچھ جو پہلے بھی کیا جا چکا ہے!

13 مَیں نے دیکھا کہ جس طرح روشنی اندھیرے سے بہتر ہے اُسی طرح حکمت حماقت سے بہتر ہے۔ 14 دانش مند کے سر میں آنکھیں ہیں جبکہ احمق اندھیرے ہی میں چلتا ہے۔ لیکن مَیں نے یہ بھی جان لیا کہ دونوں کا ایک ہی انجام ہے۔ 15 مَیں نے دل میں کہا، ”احمق کا سا انجام میرا بھی ہو گا۔ تو پھر اِتنی زیادہ حکمت حاصل کرنے کا کیا فائدہ ہے؟ یہ بھی باطل ہے۔“ 16 کیونکہ احمق کی طرح دانش مند کی یاد بھی

ہمیشہ تک نہیں رہے گی۔ آنے والے دنوں میں سب کی یاد مٹ جائے گی۔ احمق کی طرح دانش مند کو بھی مرنا ہی ہے!

17 یوں سوچتے سوچتے مَیں زندگی سے نفرت کرنے لگا۔ جو بھی کام سورج تلے کیا جاتا ہے وہ مجھے بُرا لگا، کیونکہ سب کچھ باطل اور ہَوا کو پکڑنے کے برابر ہے۔ 18 سورج تلے مَیں نے جو کچھ بھی محنت مشقت سے حاصل کیا تھا اُس سے مجھے نفرت ہو گئی، کیونکہ مجھے یہ سب کچھ اُس کے لئے چھوڑنا ہے جو میرے بعد میری جگہ آئے گا۔ 19 اور کیا معلوم کہ وہ دانش مند یا احمق ہو گا؟ لیکن جو بھی ہو، وہ اُن تمام چیزوں کا مالک ہو گا جو حاصل کرنے کے لئے مَیں نے سورج تلے اپنی پوری طاقت اور حکمت صَرف کی ہے۔ یہ بھی باطل ہے۔

20 تب میرا دل مایوس ہو کر ہمت ہارنے لگا، کیونکہ جو بھی محنت مشقت مَیں نے سورج تلے کی تھی وہ بے کار سی لگی۔ 21 کیونکہ خواہ انسان اپنا کام حکمت، علم اور مہارت سے کیوں نہ کرے، آخرکار اُسے سب کچھ کسی کے لئے چھوڑنا ہے جس نے اُس کے لئے ایک اُنگلی بھی نہیں ہلائی۔ یہ بھی باطل اور بڑی مصیبت ہے۔ 22 کیونکہ آخر میں انسان کے لئے کیا کچھ قائم رہتا ہے، جبکہ اُس نے سورج تلے اِتنی محنت مشقت اور کوششوں کے ساتھ سب کچھ حاصل کر لیا ہے؟ 23 اُس کے تمام دن دُکھ اور رنجیدگی سے بھرے رہتے ہیں، رات کو بھی اُس کا دل آرام نہیں پاتا۔ یہ بھی باطل ہی ہے۔

24 انسان کے لئے سب سے اچھی بات یہ ہے کہ کھائے پیئے اور اپنی محنت مشقت کے پھل سے لطف اندوز ہو۔ لیکن مَیں نے یہ بھی جان لیا کہ اللہ ہی یہ سب کچھ مہیا کرتا ہے۔ 25 کیونکہ اُس کے بغیر کون کھا کر خوش ہو سکتا ہے؟ کوئی نہیں! 26 جو انسان اللہ کو منظور ہو اُسے وہ حکمت، علم و عرفان اور خوشی عطا کرتا ہے، لیکن گناہ گار کو وہ جمع کرنے اور ذخیرہ کرنے کی ذمہ داری دیتا ہے تاکہ بعد میں یہ دولت اللہ کو منظور شخص کے حوالے کی جائے۔ یہ بھی باطل اور ہَوا کو پکڑنے کے برابر ہے۔

ہر بات کا اپنا وقت ہے

3 ہر چیز کی اپنی گھڑی ہوتی، آسمان تلے ہر معاملے کا اپنا وقت ہوتا ہے،

2 جنم لینے اور مرنے کا،
پودا لگانے اور اُکھاڑنے کا،
3 مار دینے اور شفا دینے کا،
ڈھا دینے اور تعمیر کرنے کا،
4 رونے اور ہنسنے کا،
آہیں بھرنے اور رقص کرنے کا،
5 پتھر پھینکنے اور پتھر جمع کرنے کا،
گلے ملنے اور اِس سے باز رہنے کا،
6 تلاش کرنے اور کھو دینے کا،
محفوظ رکھنے اور پھینکنے کا،
7 پھاڑنے اور سی کر جوڑنے کا،
خاموش رہنے اور بولنے کا،
8 پیار کرنے اور نفرت کرنے کا،
جنگ لڑنے اور سلامتی سے زندگی گزارنے کا،

9 چنانچہ کیا فائدہ ہے کہ کام کرنے والا محنت مشقت کرے؟
10 مَیں نے وہ تکلیف دہ کام کاج دیکھا جو اللہ نے

انسان کے سپرد کیا تاکہ وہ اُس میں اُلجھا رہے۔ [11] اُس نے ہر چیز کو یوں بنایا ہے کہ وہ اپنے وقت کے لئے خوب صورت اور مناسب ہو۔ اُس نے انسان کے دل میں جاودانی بھی ڈالی ہے، گو وہ شروع سے لے کر آخر تک اُس کام کی تہہ تک نہیں پہنچ سکتا جو اللہ نے کیا ہے۔ [12] مَیں نے جان لیا کہ انسان کے لئے اِس سے بہتر کچھ نہیں ہے کہ وہ خوش رہے اور جیتے جی زندگی کا مزہ لے۔ [13] کیونکہ اگر کوئی کھائے پیئے اور تمام محنت مشقت کے ساتھ ساتھ خوش حال بھی ہو تو یہ اللہ کی بخشش ہے۔

[14] مجھے سمجھ آئی کہ جو کچھ اللہ کرے وہ ابد تک قائم رہے گا۔ اُس میں نہ اضافہ ہو سکتا ہے نہ کمی۔ اللہ یہ سب کچھ اِس لئے کرتا ہے کہ انسان اُس کا خوف مانے۔ [15] جو حال میں پیش آ رہا ہے وہ ماضی میں پیش آ چکا ہے، اور جو مستقبل میں پیش آئے گا وہ بھی پیش آ چکا ہے۔ ہاں، جو کچھ گزر چکا ہے اُسے اللہ دوبارہ واپس لاتا ہے۔

انسان فانی ہے

[16] مَیں نے سورج تلے مزید دیکھا، جہاں عدالت کرنی ہے وہاں ناانصافی ہے، جہاں انصاف کرنا ہے وہاں بےدینی ہے۔ [17] لیکن مَیں دل میں بولا، ”اللہ راست باز اور بےدین دونوں کی عدالت کرے گا، کیونکہ ہر معاملے اور کام کا اپنا وقت ہوتا ہے۔“

[18] مَیں نے یہ بھی سوچا، ”جہاں تک انسانوں کا تعلق ہے اللہ اُن کی جانچ پڑتال کرتا ہے تاکہ اُنہیں پتا چلے کہ وہ جانوروں کی مانند ہیں۔ [19] کیونکہ انسان و حیوان کا ایک ہی انجام ہے۔ دونوں دم چھوڑتے، دونوں میں ایک سا دم ہے، اِس لئے انسان کو حیوان کی نسبت زیادہ فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔ سب کچھ باطل ہی ہے۔ [20] سب کچھ ایک ہی جگہ چلا جاتا ہے، سب کچھ خاک سے بنا ہے اور سب کچھ دوبارہ خاک میں مل جائے گا۔ [21] کون یقین سے کہہ سکتا ہے کہ انسان کی روح اوپر کی طرف جاتی اور حیوان کی روح نیچے زمین میں اُترتی ہے؟“

[22] غرض مَیں نے جان لیا کہ انسان کے لئے اِس سے بہتر کچھ نہیں ہے کہ وہ اپنے کاموں میں خوش رہے، یہی اُس کے نصیب میں ہے۔ کیونکہ کون اُسے وہ دیکھنے کے قابل بنائے گا جو اُس کے بعد پیش آئے گا؟ کوئی نہیں!

مُردوں کا حال بہتر ہے

4 مَیں نے ایک بار پھر نظر ڈالی تو مجھے وہ تمام ظلم نظر آیا جو سورج تلے ہوتا ہے۔ مظلوموں کے آنسو بہتے ہیں، اور تسلی دینے والا کوئی نہیں ہوتا۔ ظالم اُن سے زیادتی کرتے ہیں، اور تسلی دینے والا کوئی نہیں ہوتا۔ [2] یہ دیکھ کر مَیں نے مُردوں کو مبارک کہا، حالانکہ وہ عرصے سے وفات پا چکے تھے۔ مَیں نے کہا، ”وہ حال کے زندہ لوگوں سے کہیں مبارک ہیں۔ [3] لیکن اِن سے زیادہ مبارک وہ ہے جو اب تک وجود میں نہیں آیا، جس نے وہ تمام بُرائیاں نہیں دیکھیں جو سورج تلے ہوتی ہیں۔“

غربت میں سکون بہتر ہے

[4] مَیں نے یہ بھی دیکھا کہ سب لوگ اِس لئے محنت مشقت اور مہارت سے کام کرتے ہیں کہ ایک دوسرے سے حسد کرتے ہیں۔ یہ بھی باطل اور ہَوا کو پکڑنے کے

برابر ہے۔ [5] ایک طرف تو احمق ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھنے کے باعث اپنے آپ کو تباہی تک پہنچاتا ہے۔ [6] لیکن دوسری طرف اگر کوئی مٹھی بھر روزی کما کر سکون کے ساتھ زندگی گزار سکے تو یہ اِس سے بہتر ہے کہ دونوں مٹھیاں سرتوڑ محنت اور ہَوا کو پکڑنے کی کوششوں کے بعد ہی بھریں۔

تنہائی کی نسبت مل کر رہنا بہتر ہے

[7] مَیں نے سورج تلے مزید کچھ دیکھا جو باطل ہے۔ [8] ایک آدمی اکیلا ہی تھا۔ نہ اُس کے بیٹا تھا، نہ بھائی۔ وہ بے حد محنت مشقت کرتا رہا، لیکن اُس کی آنکھیں کبھی اپنی دولت سے مطمئن نہ تھیں۔ سوال یہ رہا، ”مَیں اِتنی سرتوڑ کوشش کس کے لئے کر رہا ہوں؟ مَیں اپنی جان کو زندگی کے مزے لینے سے کیوں محروم رکھ رہا ہوں؟“ یہ بھی باطل اور ناگوار معاملہ ہے۔

[9] دو ایک سے بہتر ہیں، کیونکہ اُنہیں اپنے کام کاج کا اچھا اجر ملے گا۔ [10] اگر ایک گر جائے تو اُس کا ساتھی اُسے دوبارہ کھڑا کرے گا۔ لیکن اُس پر افسوس جو گر جائے اور کوئی ساتھی نہ ہو جو اُسے دوبارہ کھڑا کرے۔ [11] نیز، جب دو سردیوں کے موسم میں مل کر بستر پر لیٹ جائیں تو وہ گرم رہتے ہیں۔ جو تنہا ہے وہ کس طرح گرم ہو جائے گا؟ [12] ایک شخص پر قابو پایا جا سکتا ہے جبکہ دو مل کر اپنا دفاع کر سکتے ہیں۔ تین لڑیوں والی رسّی جلدی سے نہیں ٹوٹتی۔

قوم کی قبولیت فضول ہے

[13] جو لڑکا غریب لیکن دانش مند ہے وہ اُس بزرگ لیکن احمق بادشاہ سے کہیں بہتر ہے جو تنبیہ ماننے سے انکار کرے۔ [14] کیونکہ گو وہ بوڑھے بادشاہ کی حکومت کے دوران غربت میں پیدا ہوا تھا تو بھی وہ جیل سے نکل کر بادشاہ بن گیا۔ [15] لیکن پھر مَیں نے دیکھا کہ سورج تلے تمام لوگ ایک اَور لڑکے کے پیچھے ہو لئے جسے پہلے کی جگہ تخت نشین ہونا تھا۔ [16] اُن تمام لوگوں کی انتہا نہیں تھی جن کی قیادت وہ کرتا تھا۔ تو بھی جو بعد میں آئیں گے وہ اُس سے خوش نہیں ہوں گے۔ یہ بھی باطل اور ہَوا کو پکڑنے کے برابر ہے۔

اللہ کا خوف ماننا

5 اللہ کے گھر میں جاتے وقت اپنے قدموں کا خیال رکھ اور سننے کے لئے تیار رہ۔ یہ احمقوں کی قربانیوں سے کہیں بہتر ہے، کیونکہ وہ جانتے ہی نہیں کہ غلط کام کر رہے ہیں۔

[2] بولنے میں جلد بازی نہ کر، تیرا دل اللہ کے حضور کچھ بیان کرنے میں جلدی نہ کرے۔ اللہ آسمان پر ہے جبکہ تُو زمین پر ہی ہے۔ لہٰذا بہتر ہے کہ تُو کم باتیں کرے۔ [3] کیونکہ جس طرح حد سے زیادہ محنت مشقت سے خواب آنے لگتے ہیں اُسی طرح بہت باتیں کرنے سے آدمی کی حماقت ظاہر ہوتی ہے۔

[4] اگر تُو اللہ کے حضور مَنت مانے تو اُسے پورا کرنے میں دیر مت کر۔ وہ احمقوں سے خوش نہیں ہوتا، چنانچہ اپنی مَنت پوری کر۔ [5] مَنت نہ ماننا مَنت مان کر اُسے پورا نہ کرنے سے بہتر ہے۔

[6] اپنے منہ کو اجازت نہ دے کہ وہ تجھے گناہ میں پھنسائے، اور اللہ کے پیغمبر کے سامنے نہ کہہ، ”مجھ سے غیرارادی غلطی ہوئی ہے۔“ کیا ضرورت ہے کہ اللہ تیری بات سے ناراض ہو کر تیری محنت کا کام تباہ کرے؟

7 جہاں بہت خواب دیکھے جاتے ہیں وہاں فضول باتیں اور بےشمار الفاظ ہوتے ہیں۔ چنانچہ اللہ کا خوف مان!

ظالموں کا ظلم

8 کیا تجھے صوبے میں ایسے لوگ نظر آتے ہیں جو غریبوں پر ظلم کرتے، اُن کا حق مارتے اور اُنہیں انصاف سے محروم رکھتے ہیں؟ تعجب نہ کر، کیونکہ ایک سرکاری ملازم دوسرے کی نگہبانی کرتا ہے، اور اُن پر مزید ملازم مقرر ہوتے ہیں۔ 9 چنانچہ ملک کے لئے ہر لحاظ سے فائدہ اِس میں ہے کہ ایسا بادشاہ اُس پر حکومت کرے جو کاشت کاری کی فکر کرتا ہے۔

دولت خوش حالی کی ضمانت نہیں دے سکتی

10 جسے پیسے پیارے ہوں وہ کبھی مطمئن نہیں ہو گا، خواہ اُس کے پاس کتنے ہی پیسے کیوں نہ ہوں۔ جو زر دوست ہو وہ کبھی آسودہ نہیں ہو گا، خواہ اُس کے پاس کتنی ہی دولت کیوں نہ ہو۔ یہ بھی باطل ہی ہے۔ 11 جتنا مال میں اضافہ ہو اُتنا ہی اُن کی تعداد بڑھتی ہے جو اُسے کھا جاتے ہیں۔ اُس کے مالک کو اُس کا کیا فائدہ ہے سوائے اِس کے کہ وہ اُسے دیکھ دیکھ کر مزہ لے؟ 12 کام کاج کرنے والے کی نیند میٹھی ہوتی ہے، خواہ اُس نے کم یا زیادہ کھانا کھایا ہو، لیکن امیر کی دولت اُسے سونے نہیں دیتی۔

13 مجھے سورج تلے ایک نہایت بُری بات نظر آئی۔ جو دولت کسی نے اپنے لئے محفوظ رکھی وہ اُس کے لئے نقصان کا باعث بن گئی۔ 14 کیونکہ جب یہ دولت کسی مصیبت کے باعث تباہ ہو گئی اور آدمی کے ہاں بیٹا پیدا ہوا تو اُس کے ہاتھ میں کچھ نہیں تھا۔ 15 ماں کے پیٹ سے نکلتے وقت وہ ننگا تھا، اور اِسی طرح کوچ کر کے چلا بھی جائے گا۔ اُس کی محنت کا کوئی پھل نہیں ہو گا جسے وہ اپنے ساتھ لے جا سکے۔

16 یہ بھی بہت بُری بات ہے کہ جس طرح انسان آیا اُسی طرح کوچ کر کے چلا بھی جاتا ہے۔ اُسے کیا فائدہ ہوا ہے کہ اُس نے ہَوا کے لئے محنت مشقت کی ہو؟ 17 جیتے جی وہ ہر دن تاریکی میں کھانا کھاتے ہوئے گزارتا، زندگی بھر وہ بڑی رنجیدگی، بیماری اور غصے میں مبتلا رہتا ہے۔

18 تب مَیں نے جان لیا کہ انسان کے لئے اچھا اور مناسب ہے کہ وہ جتنے دن اللہ نے اُسے دیئے ہیں کھائے پیئے اور سورج تلے اپنی محنت مشقت کے پھل کا مزہ لے، کیونکہ یہی اُس کے نصیب میں ہے۔ 19 کیونکہ جب اللہ کسی شخص کو مال و متاع عطا کر کے اُسے اِس قابل بنائے کہ اُس کا مزہ لے سکے، اپنا نصیب قبول کر سکے اور محنت مشقت کے ساتھ ساتھ خوش بھی ہو سکے تو یہ اللہ کی بخشش ہے۔ 20 ایسے شخص کو زندگی کے دنوں پر غور و خوض کرنے کا کم ہی وقت ملتا ہے، کیونکہ اللہ اُسے دل میں خوشی دلا کر مصروف رکھتا ہے۔

6 مجھے سورج تلے ایک اَور بُری بات نظر آئی جو انسان کو اپنے بوجھ تلے دبائے رکھتی ہے۔

2 اللہ کسی آدمی کو مال و متاع اور عزت عطا کرتا ہے۔ غرض اُس کے پاس سب کچھ ہے جو اُس کا دل چاہے۔ لیکن اللہ اُسے اِن چیزوں سے لطف اُٹھانے نہیں دیتا بلکہ کوئی اجنبی اُس کا مزہ لیتا ہے۔ یہ باطل اور ایک بڑی مصیبت ہے۔ 3 ہو سکتا ہے کہ کسی آدمی کے سَو بچے پیدا ہوں اور وہ عمر رسیدہ بھی ہو جائے، لیکن خواہ وہ کتنا بوڑھا

کیوں نہ ہو جائے، اگر اپنی خوش حالی کا مزہ نہ لے سکے اور آخر کار صحیح رسومات کے ساتھ دفنایا نہ جائے تو اِس کا کیا فائدہ؟ مَیں کہتا ہوں کہ اُس کی نسبت ماں کے پیٹ میں ضائع ہو گئے بچے کا حال بہتر ہے۔ 4 بے شک ایسے بچے کا آنا بےمعنی ہے، اور وہ اندھیرے میں ہی کوچ کر کے چلا جاتا بلکہ اُس کا نام تک اندھیرے میں چھپا رہتا ہے۔ 5 لیکن گو اُس نے نہ کبھی سورج دیکھا، نہ اُسے کبھی معلوم ہوا کہ ایسی چیز ہے تاہم اُسے مذکورہ آدمی سے کہیں زیادہ آرام و سکون حاصل ہے۔ 6 اور اگر وہ دو ہزار سال تک جیتا رہے، لیکن اپنی خوش حالی سے لطف اندوز نہ ہو سکے تو کیا فائدہ ہے؟ سب کو تو ایک ہی جگہ جانا ہے۔

7 انسان کی تمام محنت مشقت کا یہ مقصد ہے کہ پیٹ بھر جائے، تو بھی اُس کی بھوک کبھی نہیں مٹتی۔ 8 دانش مند کو کیا حاصل ہے جس کے باعث وہ احمق سے برتر ہے؟ اِس کا کیا فائدہ ہے کہ غریب آدمی زندوں کے ساتھ مناسب سلوک کرنے کا فن سیکھ لے؟ 9 دُور دراز چیزوں کے آرزومند رہنے کی نسبت بہتر یہ ہے کہ انسان اُن چیزوں سے لطف اُٹھائے جو آنکھوں کے سامنے ہی ہیں۔ یہ بھی باطل اور ہَوا کو پکڑنے کے برابر ہے۔

اللہ کا مقابلہ کوئی نہیں کر سکتا

10 جو کچھ بھی پیش آتا ہے اُس کا نام پہلے ہی رکھا گیا ہے، جو بھی انسان وجود میں آتا ہے وہ پہلے ہی معلوم تھا۔ کوئی بھی انسان اُس کا مقابلہ نہیں کر سکتا جو اُس سے طاقت ور ہے۔ 11 کیونکہ جتنی بھی باتیں انسان کرے اُتنا ہی زیادہ معلوم ہو گا کہ باطل ہیں۔ انسان کے لئے اِس کا کیا فائدہ؟

12 کس کو معلوم ہے کہ اُن تھوڑے اور بےکار دنوں کے دوران جو سائے کی طرح گزر جاتے ہیں انسان کے لئے کیا کچھ فائدہ مند ہے؟ کون اُسے بتا سکتا ہے کہ اُس کے چلے جانے پر سورج تلے کیا کچھ پیش آئے گا؟

اچھا کیا ہے؟

7 اچھا نام خوشبودار تیل سے اور موت کا دن پیدائش کے دن سے بہتر ہے۔

2 ضیافت کرنے والوں کے گھر میں جانے کی نسبت ماتم کرنے والوں کے گھر میں جانا بہتر ہے، کیونکہ ہر انسان کا انجام موت ہی ہے۔ جو زندہ ہیں وہ اِس بات پر خوب دھیان دیں۔ 3 دُکھ ہنسی سے بہتر ہے، اُترا ہوا چہرہ دل کی بہتری کا باعث ہے۔ 4 دانش مند کا دل ماتم کرنے والوں کے گھر میں ٹھہرتا جبکہ احمق کا دل عیش و عشرت کرنے والوں کے گھر میں ٹک جاتا ہے۔

5 احمقوں کے گیت سننے کی نسبت دانش مند کی جھڑکیوں پر دھیان دینا بہتر ہے۔ 6 احمق کے قہقہے دیگچی تلے چٹخنے والے کانٹوں کی آگ کی مانند ہیں۔ یہ بھی باطل ہی ہے۔

7 ناروا نفع دانش مند کو احمق بنا دیتا، رشوت دل کو بگاڑ دیتی ہے۔

8 کسی معاملے کا انجام اُس کی ابتدا سے بہتر ہے، صبر کرنا مغرور ہونے سے بہتر ہے۔

9 غصہ کرنے میں جلدی نہ کر، کیونکہ غصہ احمقوں کی گود میں ہی آرام کرتا ہے۔

10 یہ نہ پوچھ کہ آج کی نسبت پرانا زمانہ بہتر کیوں تھا، کیونکہ یہ حکمت کی بات نہیں۔

11 اگر حکمت کے علاوہ میراث میں ملکیت بھی مل جائے تو یہ اچھی بات ہے، یہ اُن کے لئے سود مند ہے جو سورج دیکھتے ہیں۔ 12 کیونکہ حکمت پیسوں کی طرح پناہ دیتی ہے، لیکن حکمت کا خاص فائدہ یہ ہے کہ وہ اپنے مالک کی جان بچائے رکھتی ہے۔

13 اللہ کے کام کا ملاحظہ کر۔ جو کچھ اُس نے پیچ دار بنایا کون اُسے سلجھا سکتا ہے؟

14 خوشی کے دن خوش ہو، لیکن مصیبت کے دن خیال رکھ کہ اللہ نے یہ دن بھی بنایا اور وہ بھی اِس لئے کہ انسان اپنے مستقبل کے بارے میں کچھ معلوم نہ کر سکے۔

انتہا پسندوں سے دریغ کر

15 اپنی عبث زندگی کے دوران مَیں نے دو باتیں دیکھی ہیں۔ ایک طرف راست باز اپنی راست بازی کے باوجود تباہ ہو جاتا جبکہ دوسری طرف بےدین اپنی بےدینی کے باوجود عمر رسیدہ ہو جاتا ہے۔ 16 نہ حد سے زیادہ راست بازی دکھا، نہ حد سے زیادہ دانش مندی۔ اپنے آپ کو تباہ کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ 17 نہ حد سے زیادہ بےدینی، نہ حد سے زیادہ حماقت دکھا۔ مقررہ وقت سے پہلے مرنے کی کیا ضرورت ہے؟ 18 اچھا ہے کہ تُو یہ بات تھامے رکھے اور دوسری بھی نہ چھوڑے۔ جو اللہ کا خوف مانے وہ دونوں خطروں سے بچ نکلے گا۔

19 حکمت دانش مند کو شہر کے دس حکمرانوں سے زیادہ طاقت ور بنا دیتی ہے۔ 20 دنیا میں کوئی بھی انسان اِتنا راست باز نہیں کہ ہمیشہ اچھا کام کرے اور کبھی گناہ نہ کرے۔

21 لوگوں کی ہر بات پر دھیان نہ دے، ایسا نہ ہو کہ تُو نوکر کی لعنت بھی سن لے جو وہ تجھ پر کرتا ہے۔ 22 کیونکہ دل میں تُو جانتا ہے کہ تُو نے خود متعدد بار دوسروں پر لعنت بھیجی ہے۔

کون دانش مند ہے؟

23 حکمت کے ذریعے مَیں نے اِن تمام باتوں کی جانچ پڑتال کی۔ مَیں بولا، ”مَیں دانش مند بننا چاہتا ہوں،“ لیکن حکمت مجھ سے دُور رہی۔ 24 جو کچھ موجود ہے وہ دُور اور نہایت گہرا ہے۔ کون اُس کی تہہ تک پہنچ سکتا ہے؟ 25 چنانچہ مَیں رُخ بدل کر پورے دھیان سے اِس کی تحقیق و تفتیش کرنے لگا کہ حکمت اور مختلف باتوں کے صحیح نتائج کیا ہیں۔ نیز، مَیں بےدینی کی حماقت اور بےہودگی کی دیوانگی معلوم کرنا چاہتا تھا۔

26 مجھے معلوم ہوا کہ موت سے کہیں تلخ وہ عورت ہے جو پھندا ہے، جس کا دل جال اور ہاتھ زنجیریں ہیں۔ جو آدمی اللہ کو منظور ہو وہ بچ نکلے گا، لیکن گناہ گار اُس کے جال میں اُلجھ جائے گا۔

27 واعظ فرماتا ہے، ”یہ سب کچھ مجھے معلوم ہوا جب مَیں نے مختلف باتیں ایک دوسرے کے ساتھ منسلک کیں تاکہ صحیح نتائج تک پہنچوں۔ 28 لیکن جسے مَیں ڈھونڈتا رہا وہ نہ ملا۔ ہزار افراد میں سے مجھے صرف ایک ہی دیانت دار مرد ملا، لیکن ایک بھی دیانت دار عورت نہیں۔[a]

29 مجھے صرف اِتنا ہی معلوم ہوا کہ گو اللہ نے انسانوں

[a] ’دیانت دار‘ اضافہ ہے تاکہ آیت کا جو غالباً مطلب ہے وہ صاف ہو جائے۔

کو دیانت دار بنایا، لیکن وہ کئی قسم کی چالاکیاں ڈھونڈ نکالتے ہیں۔“

8 کون دانش مند کی مانند ہے؟ کون باتوں کی صحیح تشریح کرنے کا علم رکھتا ہے؟ حکمت انسان کا چہرہ روشن اور اُس کے منہ کا سخت انداز نرم کر دیتی ہے۔

حکمران کا اختیار

2 مَیں کہتا ہوں، بادشاہ کے حکم پر چل، کیونکہ تُو نے اللہ کے سامنے حلف اُٹھایا ہے۔ 3 بادشاہ کے حضور سے دُور ہونے میں جلد بازی نہ کر۔ کسی بُرے معاملے میں مبتلا نہ ہو جا، کیونکہ اُسی کی مرضی چلتی ہے۔ 4 بادشاہ کے فرمان کے پیچھے اُس کا اختیار ہے، اِس لئے کون اُس سے پوچھے، ”تُو کیا کر رہا ہے؟“ 5 جو اُس کے حکم پر چلے اُس کا کسی بُرے معاملے سے واسطہ نہیں پڑے گا، کیونکہ دانش مند دل مناسب وقت اور انصاف کی راہ جانتا ہے۔

6 کیونکہ ہر معاملے کے لئے مناسب وقت اور انصاف کی راہ ہوتی ہے۔ لیکن مصیبت انسان کو دبائے رکھتی ہے، 7 کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ مستقبل کیسا ہو گا۔ کوئی اُسے یہ نہیں بتا سکتا ہے۔ 8 کوئی بھی انسان ہَوا کو بند رکھنے کے قابل نہیں۔[a] اِسی طرح کسی کو بھی اپنی موت کا دن مقرر کرنے کا اختیار نہیں۔ یہ اُتنا یقینی ہے جتنا یہ کہ فوجیوں کو جنگ کے دوران فارغ نہیں کیا جاتا اور بےدینی بےدین کو نہیں بچاتی۔

9 مَیں نے یہ سب کچھ دیکھا جب پورے دل سے اُن تمام باتوں پر دھیان دیا جو سورج تلے ہوتی ہیں، جہاں اِس وقت ایک آدمی دوسرے کو نقصان پہنچانے کا اختیار رکھتا ہے۔

دنیا میں ناانصافی

10 پھر مَیں نے دیکھا کہ بےدینوں کو عزت کے ساتھ دفنایا گیا۔ یہ لوگ مقدِس کے پاس آتے جاتے تھے! لیکن جو راست باز تھے اُن کی یاد شہر میں مٹ گئی۔ یہ بھی باطل ہی ہے۔

11 مجرموں کو جلدی سے سزا نہیں دی جاتی، اِس لئے لوگوں کے دل بُرے کام کرنے کے منصوبوں سے بھر جاتے ہیں۔ 12 گناہ گار سے سَو گناہ سرزد ہوتے ہیں، تو بھی عمر رسیدہ ہو جاتا ہے۔

بےشک مَیں یہ بھی جانتا ہوں کہ خدا ترس لوگوں کی خیر ہو گی، اُن کی جو اللہ کے چہرے سے ڈرتے ہیں۔ 13 بےدین کی خیر نہیں ہو گی، کیونکہ وہ اللہ کا خوف نہیں مانتا۔ اُس کی زندگی کے دن زیادہ نہیں بلکہ سائے جیسے عارضی ہوں گے۔ 14 تو بھی ایک اَور بات دنیا میں پیش آتی ہے جو باطل ہے، راست بازوں کو وہ سزا ملتی ہے جو بےدینوں کو ملنی چاہئے، اور بےدینوں کو وہ اجر ملتا ہے جو راست بازوں کو ملنا چاہئے۔ یہ دیکھ کر مَیں بولا، ”یہ بھی باطل ہی ہے۔“

15 چنانچہ مَیں نے خوشی کی تعریف کی، کیونکہ سورج تلے انسان کے لئے اِس سے بہتر کچھ نہیں ہے کہ وہ کھائے پیئے اور خوش رہے۔ پھر محنت مشقت کرتے وقت خوشی اُتنے ہی دن اُس کے ساتھ رہے گی جتنے اللہ نے سورج تلے اُس کے لئے مقرر کئے ہیں۔

---

[a] ایک اَور ممکنہ ترجمہ: کوئی بھی انسان اپنی جان کو نکلنے سے نہیں روک سکتا۔

جو کچھ اللہ کرتا ہے وہ ناقابلِ فہم ہے

16 مَیں نے اپنی پوری ذہنی طاقت اِس پر لگائی کہ حکمت جان لوں اور زمین پر انسان کی محنتوں کا معائنہ کر لوں، ایسی محنتیں کہ اُسے دن رات نیند نہیں آتی۔ 17 تب مَیں نے اللہ کا سارا کام دیکھ کر جان لیا کہ انسان اُس تمام کام کی تہہ تک نہیں پہنچ سکتا جو سورج تلے ہوتا ہے۔ خواہ وہ اُس کی کتنی تحقیق کیوں نہ کرے تو بھی وہ تہہ تک نہیں پہنچ سکتا۔ ہو سکتا ہے کوئی دانش مند دعویٰ کرے، ”مجھے اِس کی پوری سمجھ آئی ہے،“ لیکن ایسا نہیں ہے، وہ تہہ تک نہیں پہنچ سکتا۔

9 اِن تمام باتوں پر مَیں نے دل سے غور کیا۔ اِن کے معائنے کے بعد مَیں نے نتیجہ نکالا کہ راست باز اور دانش مند اور جو کچھ وہ کریں اللہ کے ہاتھ میں ہیں۔ خواہ محبت ہو خواہ نفرت، اِس کی بھی سمجھ انسان کو نہیں آتی، دونوں کی جڑیں اُس سے پہلے ماضی میں ہیں۔ 2 سب کے نصیب میں ایک ہی انجام ہے، راست باز اور بےدین کے، نیک اور بد کے، پاک اور ناپاک کے، قربانیاں پیش کرنے والے کے اور اُس کے جو کچھ نہیں پیش کرتا۔ اچھے شخص اور گناہ گار کا ایک ہی انجام ہے، حلف اُٹھانے والے اور اِس سے ڈر کر گریز کرنے والے کی ایک ہی منزل ہے۔

3 سورج تلے ہر کام کی یہی مصیبت ہے کہ ہر ایک کے نصیب میں ایک ہی انجام ہے۔ انسان کا ملاحظہ کر۔ اُس کا دل بُرائی سے بھرا رہتا بلکہ عمر بھر اُس کے دل میں بےہودگی رہتی ہے۔ لیکن آخرکار اُسے مُردوں میں ہی جا ملنا ہے۔

4 جو اب تک زندوں میں شریک ہے اُسے اُمید ہے۔ کیونکہ زندہ کُتّے کا حال مُردہ شیر سے بہتر ہے۔ 5 کم از کم جو زندہ ہیں وہ جانتے ہیں کہ ہم مریں گے۔ لیکن مُردے کچھ نہیں جانتے، اُنہیں مزید کوئی اجر نہیں ملنا ہے۔ اُن کی یادیں بھی مٹ جاتی ہیں۔ 6 اُن کی محبت، نفرت اور غیرت سب کچھ بڑی دیر سے جاتی رہی ہے۔ اب وہ کبھی بھی اُن کاموں میں حصہ نہیں لیں گے جو سورج تلے ہوتے ہیں۔

زندگی کے مزے لے!

7 چنانچہ جا کر اپنا کھانا خوشی کے ساتھ کھا، اپنی مَے زندہ دلی سے پی، کیونکہ اللہ کافی دیر سے تیرے کاموں سے خوش ہے۔ 8 تیرے کپڑے ہر وقت سفید[a] ہوں، تیرا سر تیل سے محروم نہ رہے۔ 9 اپنے جیون ساتھی کے ساتھ جو تجھے پیارا ہے زندگی کے مزے لیتا رہ۔ سورج تلے کی باطل زندگی کے جتنے دن اللہ نے تجھے بخش دیئے ہیں اُنہیں اِسی طرح گزار! کیونکہ زندگی میں اور سورج تلے تیری محنت مشقت میں یہی کچھ تیرے نصیب میں ہے۔ 10 جس کام کو بھی ہاتھ لگائے اُسے پورے جوش و خروش سے کر، کیونکہ پاتال میں جہاں تُو جا رہا ہے نہ کوئی کام ہے، نہ منصوبہ، نہ علم اور نہ حکمت۔

دنیا میں حکمت کی قدر نہیں کی جاتی

11 مَیں نے سورج تلے مزید کچھ دیکھا۔ یقینی بات نہیں کہ مقابلے میں سب سے تیز دوڑنے والا جیت جائے، کہ جنگ میں پہلوان فتح پائے، کہ دانش مند کو خوراک حاصل ہو، کہ سمجھ دار کو دولت ملے یا کہ عالِم منظوری پائے۔ نہیں، سب کچھ موقع اور اتفاق پر منحصر

[a] یعنی خوشی منانے کے کپڑے۔

ہوتا ہے۔ [12] نیز، کوئی بھی انسان نہیں جانتا کہ مصیبت کا وقت کب اُس پر آئے گا۔ جس طرح مچھلیاں ظالم جال میں اُلجھ جاتی یا پرندے پھندے میں پھنس جاتے ہیں اُسی طرح انسان مصیبت میں پھنس جاتا ہے۔ مصیبت اچانک ہی اُس پر آ جاتی ہے۔

[13] سورج تلے مَیں نے حکمت کی ایک اَور مثال دیکھی جو مجھے اہم لگی۔

[14] کہیں کوئی چھوٹا شہر تھا جس میں تھوڑے سے افراد بستے تھے۔ ایک دن ایک طاقت ور بادشاہ اُس سے لڑنے آیا۔ اُس نے اُس کا محاصرہ کیا اور اِس مقصد سے اُس کے اردگرد بڑے بڑے بُرج کھڑے کئے۔ [15] شہر میں ایک آدمی رہتا تھا جو دانش مند البتہ غریب تھا۔ اِس شخص نے اپنی حکمت سے شہر کو بچا لیا۔ لیکن بعد میں کسی نے بھی غریب کو یاد نہ کیا۔ [16] یہ دیکھ کر مَیں بولا، ”حکمت طاقت سے بہتر ہے،“ لیکن غریب کی حکمت حقیر جانی جاتی ہے۔ کوئی بھی اُس کی باتوں پر دھیان نہیں دیتا۔ [17] دانش مند کی جو باتیں آرام سے سنی جائیں وہ احمقوں کے درمیان رہنے والے حکمران کے زور دار اعلانات سے کہیں بہتر ہیں۔ [18] حکمت جنگ کے ہتھیاروں سے بہتر ہے، لیکن ایک ہی گناہ گار بہت کچھ جو اچھا ہے تباہ کرتا ہے۔

مختلف ہدایات

10 مری ہوئی مکھیاں خوشبودار تیل خراب کرتی ہیں، اور حکمت اور عزت کی نسبت تھوڑی سی حماقت کا زیادہ اثر ہوتا ہے۔

[2] دانش مند کا دل صحیح راہ چن لیتا ہے جبکہ احمق کا دل غلط راہ پر آ جاتا ہے۔ [3] راستے پر چلتے وقت بھی احمق سمجھ سے خالی ہے، جس سے بھی ملے اُسے بتاتا ہے کہ وہ بےوقوف ہے۔[a]

[4] اگر حکمران تجھ سے ناراض ہو جائے تو اپنی جگہ مت چھوڑ، کیونکہ پُرسکون رویہ بڑی بڑی غلطیاں دُور کر دیتا ہے۔

[5] مجھے سورج تلے ایک ایسی بُری بات نظر آئی جو اکثر حکمرانوں سے سرزد ہوتی ہے۔ [6] احمق کو بڑے عُہدوں پر فائز کیا جاتا ہے جبکہ امیر چھوٹے عُہدوں پر ہی رہتے ہیں۔ [7] مَیں نے غلاموں کو گھوڑے پر سوار اور حکمرانوں کو غلاموں کی طرح پیدل چلتے دیکھا ہے۔

[8] جو گڑھا کھودے وہ خود اُس میں گر سکتا ہے، جو دیوار گرا دے ہو سکتا ہے کہ سانپ اُسے ڈسے۔ [9] جو کان سے پتھر نکالے اُسے چوٹ لگ سکتی ہے، جو لکڑی چیر ڈالے وہ زخمی ہو جانے کے خطرے میں ہے۔

[10] اگر کلہاڑی کُند ہو اور کوئی اُسے تیز نہ کرے تو زیادہ طاقت درکار ہے۔ لہٰذا حکمت کو صحیح طور سے عمل میں لا، تب ہی کامیابی حاصل ہو گی۔

[11] اگر اِس سے پہلے کہ سپیرا سانپ پر قابو پائے وہ اُسے ڈسے تو پھر سپیرا ہونے کا کیا فائدہ؟

[12] دانش مند اپنے منہ کی باتوں سے دوسروں کی مہربانی حاصل کرتا ہے، لیکن احمق کے اپنے ہی ہونٹ اُسے ہڑپ کر لیتے ہیں۔ [13] اُس کا بیان احمقانہ باتوں سے شروع اور خطرناک بےوقوفیوں سے ختم ہوتا ہے۔ [14] ایسا شخص باتیں کرنے سے باز نہیں آتا، گو انسان

---

[a] عبرانی ذومعنی ہے۔ دوسرا مطلب 'کہ مَیں بےوقوف ہوں' ہو سکتا ہے۔

مستقبل کے بارے میں کچھ نہیں جانتا۔ کون اُسے بتا سکتا ہے کہ اُس کے بعد کیا کچھ ہو گا؟ 15 احمق کا کام اُسے تھکا دیتا ہے، اور وہ شہر کا راستہ بھی نہیں جانتا۔

16 اُس ملک پر افسوس جس کا بادشاہ بچہ ہے اور جس کے بزرگ صبح ہی ضیافت کرنے لگتے ہیں۔ 17 مبارک ہے وہ ملک جس کا بادشاہ شریف ہے اور جس کے بزرگ نشے میں دُھت نہیں رہتے بلکہ مناسب وقت پر اور نظم و ضبط کے ساتھ کھانا کھاتے ہیں۔

18 جو سُست ہے اُس کے گھر کے شہتیر جھکنے لگتے ہیں، جس کے ہاتھ ڈھیلے ہیں اُس کی چھت سے پانی ٹپکنے لگتا ہے۔

19 ضیافت کرنے سے ہنسی خوشی اور مَے پینے سے زندہ دلی پیدا ہوتی ہے، لیکن پیسہ ہی سب کچھ مہیا کرتا ہے۔

20 خیالوں میں بھی بادشاہ پر لعنت نہ کر، اپنے سونے کے کمرے میں بھی امیر پر لعنت نہ بھیج، ایسا نہ ہو کہ کوئی پرندہ تیرے الفاظ لے کر اُس تک پہنچائے۔

محبت کا فائدہ

11 اپنی روٹی پانی پر پھینک کر جانے دے تو متعدد دنوں کے بعد وہ تجھے پھر مل جائے گی۔ 2 اپنی ملکیت سات بلکہ آٹھ مختلف کاموں میں لگا دے، کیونکہ تجھے کیا معلوم کہ ملک کس کس مصیبت سے دوچار ہو گا۔

3 اگر بادل پانی سے بھرے ہوں تو زمین پر بارش ضرور ہو گی۔ درخت جنوب یا شمال کی طرف گر جائے تو اُسی طرف پڑا رہے گا۔

4 جو ہر وقت ہَوا کا رُخ دیکھتا رہے وہ کبھی بیج نہیں بوئے گا۔ جو بادلوں کو تکتا رہے وہ کبھی فصل کی کٹائی نہیں کرے گا۔

5 جس طرح نہ تجھے ہَوا کے چکر معلوم ہیں، نہ یہ کہ ماں کے پیٹ میں بچہ کس طرح تشکیل پاتا ہے اُسی طرح تُو اللہ کا کام نہیں سمجھ سکتا، جو سب کچھ عمل میں لاتا ہے۔

6 صبح کے وقت اپنا بیج بو اور شام کو بھی کام میں لگا رہ، کیونکہ کیا معلوم کہ کس کام میں کامیابی ہو گی، اِس میں، اُس میں یا دونوں میں۔

اپنی جوانی سے لطف اندوز ہو

7 روشنی کتنی بھلی ہے، اور سورج آنکھوں کے لئے کتنا خوش گوار ہے۔ 8 جتنے بھی سال انسان زندہ رہے اُتنے سال وہ خوش باش رہے۔ ساتھ ساتھ اُسے یاد رہے کہ تاریک دن بھی آنے والے ہیں، اور کہ اُن کی بڑی تعداد ہو گی۔ جو کچھ آنے والا ہے وہ باطل ہی ہے۔

9 اے نوجوان، جب تک تُو جوان ہے خوش رہ اور جوانی کے مزے لیتا رہ۔ جو کچھ تیرا دل چاہے اور تیری آنکھوں کو پسند آئے وہ کر، لیکن یاد رہے کہ جو کچھ بھی تُو کرے اُس کا جواب اللہ تجھ سے طلب کرے گا۔ 10 چنانچہ اپنے دل سے رنجیدگی اور اپنے جسم سے دُکھ درد دُور رکھ، کیونکہ جوانی اور کالے بال دم بھر کے ہی ہیں۔

12 جوانی میں ہی اپنے خالق کو یاد رکھ، اِس سے پہلے کہ مصیبت کے دن آئیں، وہ سال قریب آئیں جن کے بارے میں تُو کہے گا، ”یہ مجھے پسند نہیں۔“ 2 اُسے یاد رکھ اِس سے پہلے کہ روشنی تیرے لئے ختم ہو جائے، سورج، چاند اور ستارے

اندھیرے ہو جائیں اور بارش کے بعد بادل لوٹ آئیں۔
3 اُسے یاد رکھ، اِس سے پہلے کہ گھر کے پہرے دار تھرتھرانے لگیں، طاقت ور آدمی کُبڑے ہو جائیں، گندم پیسنے والی نوکرانیاں کم ہونے کے باعث کام کرنا چھوڑ دیں اور کھڑکیوں میں سے دیکھنے والی خواتین دُھندلا جائیں۔
4 اُسے یاد رکھ، اِس سے پہلے کہ گلی میں پہنچانے والا دروازہ بند ہو جائے اور چکّی کی آواز آہستہ ہو جائے۔ جب چڑیاں چہچہانے لگیں گی تو تُو جاگ اُٹھے گا، لیکن تمام گیتوں کی آواز دبی سی سنائی دے گی۔ 5 اُسے یاد رکھ، اِس سے پہلے کہ تُو اونچی جگہوں اور گلیوں کے خطروں سے ڈرنے لگے۔ گو بادام کا پھول کِھل جائے، ٹڈی بوجھ تلے دب جائے اور کریر کا پھول پھوٹ نکلے، لیکن تُو کوچ کر کے اپنے ابدی گھر میں چلا جائے گا، اور ماتم کرنے والے گلیوں میں گھومتے پھریں گے۔
6 اللہ کو یاد رکھ، اِس سے پہلے کہ چاندی کا رسّا ٹوٹ جائے، سونے کا برتن ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے، چشمے کے پاس گھڑا پاش پاش ہو جائے اور کنوئیں کا پانی نکالنے والا پہیہ ٹوٹ کر اُس میں گر جائے۔ 7 تب تیری خاک دوبارہ اُس خاک میں مل جائے گی جس سے نکل آئی اور تیری روح اُس خدا کے پاس لوٹ جائے گی جس نے اُسے بخشا تھا۔
8 واعظ فرماتا ہے، ”باطل ہی باطل! سب کچھ باطل ہی باطل ہے!“

خاتمہ

9 دانش مند ہونے کے علاوہ واعظ قوم کو علم و عرفان کی تعلیم دیتا رہا۔ اُس نے متعدد امثال کو صحیح وزن دے کر اُن کی جانچ پڑتال کی اور اُنہیں ترتیب وار جمع کیا۔ 10 واعظ کی کوشش تھی کہ مناسب الفاظ استعمال کرے اور دیانت داری سے سچی باتیں لکھے۔
11 دانش مندوں کے الفاظ آنکس کی مانند ہیں، ترتیب سے جمع شدہ امثال لکڑی میں مضبوطی سے ٹھونکی گئی کیلوں جیسی ہیں۔ یہ ایک ہی گلہ بان کی دی ہوئی ہیں۔
12 میرے بیٹے، اِس کے علاوہ خبردار رہ۔ کتابیں لکھنے کا سلسلہ کبھی ختم نہیں ہو جائے گا، اور حد سے زیادہ کتب بینی سے جسم تھک جاتا ہے۔
13 آؤ، اختتام پر ہم تمام تعلیم کے خلاصے پر دھیان دیں۔ رب کا خوف مان اور اُس کے احکام کی پیروی کر۔ یہ ہر انسان کا فرض ہے۔ 14 کیونکہ اللہ ہر کام کو خواہ وہ چھپا ہی ہو، خواہ بُرا یا بھلا ہو عدالت میں لائے گا۔

غزلُ الغزلات

تُو میرا بادشاہ ہے

1 سلیمان کی غزلُ الغزلات۔
2 وہ مجھے اپنے منہ سے بوسے دے، کیونکہ تیری محبت مَے سے کہیں زیادہ راحت بخش ہے۔

3 تیری عطر کی خوشبو کتنی من موہن ہے، تیرا نام چھڑکا گیا مہک دار تیل ہی ہے۔ اِس لئے کنواریاں تجھے پیار کرتی ہیں۔

4 آ، مجھے کھینچ کر اپنے ساتھ لے جا! آ، ہم دوڑ کر چلے جائیں! بادشاہ مجھے اپنے کمروں میں لے جائے، اور ہم باغ باغ ہو کر تیری خوشی منائیں۔ ہم مَے کی نسبت تیرے پیار کی زیادہ تعریف کریں۔ مناسب ہے کہ لوگ تجھ سے محبت کریں۔

مجھے حقیر نہ جانو

5 اے یروشلم کی بیٹیو، مَیں سیاہ فام لیکن من موہن ہوں، مَیں قیدار کے خیموں جیسی، سلیمان کے خیموں کے پردوں جیسی خوب صورت ہوں۔ 6 اِس لئے مجھے حقیر نہ جانو کہ مَیں سیاہ فام ہوں، کہ میری جِلد دھوپ سے جھُلس گئی ہے۔ میرے سگے بھائی مجھ سے ناراض تھے، اِس لئے اُنہوں نے مجھے انگور کے باغوں کی دیکھ بھال کرنے کی ذمہ داری دی، انگور کے اپنے ذاتی باغ کی دیکھ بھال مَیں کر نہ سکی۔

تُو کہاں ہے؟

7 اے تُو جو میری جان کا پیارا ہے، مجھے بتا کہ بھیڑ بکریاں کہاں چَرا رہا ہے؟ تُو اُنہیں دوپہر کے وقت کہاں آرام کرنے بٹھاتا ہے؟ مَیں کیوں نقاب پوش کی طرح تیرے ساتھیوں کے ریوڑوں کے پاس ٹھہری رہوں؟

8 کیا تُو نہیں جانتی، تُو جو عورتوں میں سب سے خوب صورت ہے؟ پھر گھر سے نکل کر کھوج لگا کہ میری بھیڑ بکریاں کس طرف چلی گئی ہیں، اپنے میمنوں کو گلہ بانوں کے خیموں کے پاس چَرا۔

تُو کتنی خوب صورت ہے

[9] میری محبوبہ، مَیں تجھے کس چیز سے تشبیہ دوں؟ تُو فرعون کا شاندار رتھ کھینچنے والی گھوڑی ہے! [10] تیرے گال بالیوں سے کتنے آراستہ، تیری گردن موتی کے گلوبند سے کتنی دل فریب لگتی ہے۔ [11] ہم تیرے لئے سونے کا ایسا ہار بنوا لیں گے جس میں چاندی کے موتی لگے ہوں گے۔

[12] جتنی دیر بادشاہ ضیافت میں شریک تھا میرے بال چھڑ کی خوشبو چاروں طرف پھیلتی رہی۔ [13] میرا محبوب گویا مُر کی ڈبیا ہے، جو میری چھاتیوں کے درمیان پڑی رہتی ہے۔ [14] میرا محبوب میرے لئے مہندی کے پھولوں کا گچھا ہے، جو عین جدی کے انگور کے باغوں سے لایا گیا ہے۔

[15] میری محبوبہ، تُو کتنی خوب صورت ہے، کتنی حسین! تیری آنکھیں کبوتر ہی ہیں۔

[16] میرے محبوب، تُو کتنا خوب صورت ہے، کتنا دل رُبا! سایہ دار ہریالی ہمارا بستر [17] اور دیودار کے درخت ہمارے گھر کے شہتیر ہیں۔ جونیپر کے درخت تختوں کا کام دیتے ہیں۔

تُو لاثانی ہے

2 مَیں میدانِ شارون کا پھول اور وادیوں کی سوسن ہوں۔

[2] لڑکیوں کے درمیان میری محبوبہ کانٹےدار پودوں میں سوسن کی مانند ہے۔

[3] جوان آدمیوں میں میرا محبوب جنگل میں سیب کے درخت کی مانند ہے۔ مَیں اُس کے سائے میں بیٹھنے کی کتنی آرزومند ہوں، اُس کا پھل مجھے کتنا میٹھا لگتا ہے۔

مَیں عشق کے مارے بیمار ہو گئی ہوں

[4] وہ مجھے مَے کدے[a] میں لایا ہے، میرے اوپر اُس کا جھنڈا محبت ہے۔ [5] کشمش کی ٹکیوں سے مجھے تر و تازہ کرو، سیبوں سے مجھے تقویت دو، کیونکہ مَیں عشق کے مارے بیمار ہو گئی ہوں۔ [6] اُس کا بایاں بازو میرے سر کے نیچے ہوتا اور دہنا بازو مجھے گلے لگاتا ہے۔ [7] اے یروشلم کی بیٹیو، غزالوں اور کھلے میدان کی ہرنیوں کی قسم کھاؤ کہ جب تک محبت خود نہ چاہے تم اُسے نہ جگاؤ گی، نہ بیدار کرو گی۔

بہار آ گئی ہے

[8] سنو، میرا محبوب آ رہا ہے۔ وہ دیکھو، وہ پہاڑوں پر پھلانگتا اور ٹیلوں پر سے اُچھلتا کودتا آ رہا ہے۔ [9] میرا محبوب غزال یا جوان ہرن کی مانند ہے۔ اب وہ ہمارے گھر کی دیوار کے سامنے رُک کر کھڑکیوں میں سے جھانک رہا، جنگلے میں سے تک رہا ہے۔

---

[a] مَے کدے سے مراد غالباً محل کا وہ حصہ ہے جس میں بادشاہ ضیافت کرتا تھا۔

[10] وہ مجھ سے کہتا ہے، ''اے میری خوب صورت محبوبہ، اُٹھ کر میرے ساتھ چل!
[11] دیکھ، سردیوں کا موسم گزر گیا ہے، بارشیں بھی ختم ہو گئی ہیں۔
[12] زمین سے پھول پھوٹ نکلے ہیں اور گیت کا وقت آ گیا ہے، کبوتروں کی غوں غوں ہمارے ملک میں سنائی دیتی ہے۔
[13] انجیر کے درختوں پر پہلی فصل کا پھل پک رہا ہے، اور انگور کی بیلوں کے پھول خوشبو پھیلا رہے ہیں۔ چنانچہ آ میری حسین محبوبہ، اُٹھ کر آ جا!
[14] اے میری کبوتر، چٹان کی دراڑوں میں چھپی نہ رہ، پہاڑی پتھروں میں پوشیدہ نہ رہ بلکہ مجھے اپنی شکل دکھا، مجھے اپنی آواز سننے دے، کیونکہ تیری آواز شیریں، تیری شکل خوب صورت ہے۔''

[15] ہمارے لئے لومڑیوں کو پکڑ لو، اُن چھوٹی لومڑیوں کو جو انگور کے باغوں کو تباہ کرتی ہیں۔ کیونکہ ہماری بیلوں سے پھول پھوٹ نکلے ہیں۔

[16] میرا محبوب میرا ہی ہے، اور مَیں اُسی کی ہوں، اُسی کی جو سوسنوں میں چرتا ہے۔
[17] اے میرے محبوب، اِس سے پہلے کہ شام کی ہَوا چلے اور سائے لمبے ہو کر فرار ہو جائیں غزال یا جوان ہرن کی طرح سنگلاخ پہاڑوں کا رُخ کر!

رات کو محبوب کی آرزو

3 رات کو جب مَیں بستر پر لیٹی تھی تو مَیں نے اُسے ڈھونڈا جو میری جان کا پیارا ہے، مَیں نے اُسے ڈھونڈا لیکن نہ پایا۔
[2] مَیں بولی، ''اب مَیں اُٹھ کر شہر میں گھومتی، اُس کی گلیوں اور چوکوں میں پھر کر اُسے تلاش کرتی ہوں جو میری جان کا پیارا ہے۔'' مَیں ڈھونڈتی رہی لیکن وہ نہ ملا۔
[3] جو چوکیدار شہر میں گشت کرتے ہیں اُنہوں نے مجھے دیکھا۔ مَیں نے پوچھا، ''کیا آپ نے اُسے دیکھا ہے جو میری جان کا پیارا ہے؟''
[4] آگے نکلتے ہی مجھے وہ مل گیا جو میری جان کا پیارا ہے۔ مَیں نے اُسے پکڑ لیا۔ اب مَیں اُسے نہیں چھوڑوں گی جب تک اُسے اپنی ماں کے گھر میں نہ لے جاؤں، اُس کے کمرے میں نہ پہنچاؤں جس نے مجھے جنم دیا تھا۔

[5] اے یروشلم کی بیٹیو، غزالوں اور کھلے میدان کی ہرنیوں کی قسم کھاؤ کہ جب تک محبت خود نہ چاہے تم اُسے نہ جگاؤ گی، نہ بیدار کرو گی۔

دُولھا اپنے لوگوں کے ساتھ آتا ہے

[6] یہ کون ہے جو دھوئیں کے ستون کی طرح سیدھا ہمارے پاس چلا آ رہا ہے؟ اُس سے چاروں طرف مُر، بخور اور تاجر کی تمام خوش بوئیں پھیل رہی ہیں۔
[7] یہ تو سلیمان کی پالکی ہے جو اسرائیل کے 60 پہلوانوں سے گھری ہوئی ہے۔
[8] سب تلوار سے لیس اور تجربہ کار فوجی ہیں۔ ہر ایک نے اپنی تلوار کو رات کے ہول ناک خطروں کا سامنا کرنے کے لئے تیار کر رکھا ہے۔
[9] سلیمان بادشاہ نے خود یہ پالکی لبنان کے دیودار کی

لکڑی سے بنوائی۔

10 اُس نے اُس کے پائے چاندی سے، پشت سونے سے، اور نشست ارغوانی رنگ کے کپڑے سے بنوائی۔ یروشلم کی بیٹیوں نے بڑے پیار سے اُس کا اندرونی حصہ مرصّع کاری سے آراستہ کیا ہے۔

11 اے صیون کی بیٹیو، نکل آؤ اور سلیمان بادشاہ کو دیکھو۔ اُس کے سر پر وہ تاج ہے جو اُس کی ماں نے اُس کی شادی کے دن اُس کے سر پر پہنایا، اُس دن جب اُس کا دل باغ باغ ہوا۔

تُو کتنی حسین ہے!

4 میری محبوبہ، تُو کتنی خوب صورت، کتنی حسین ہے! نقاب کے پیچھے تیری آنکھوں کی جھلک کبوتروں کی مانند ہے۔ تیرے بال اُن بکریوں کی مانند ہیں جو اُچھلتی کودتی کوہِ جلعاد سے اُترتی ہیں۔

2 تیرے دانت ابھی ابھی کتری اور نہلائی ہوئی بھیڑوں جیسے سفید ہیں۔ ہر دانت کا جُڑواں ہے، ایک بھی گم نہیں ہوا۔

3 تیرے ہونٹ قرمزی رنگ کا ڈورا ہیں، تیرا منہ کتنا پیارا ہے۔ نقاب کے پیچھے تیرے گالوں کی جھلک انار کے ٹکڑوں کی مانند دکھائی دیتی ہے۔

4 تیری گردن داؤد کے بُرج جیسی دل رُبا ہے۔ جس طرح اِس گول اور مضبوط بُرج سے پہلوانوں کی ہزار ڈھالیں لٹکی ہیں اُس طرح تیری گردن بھی زیورات سے آراستہ ہے۔

5 تیری چھاتیاں سوسنوں میں چرنے والے غزال کے جُڑواں بچوں کی مانند ہیں۔

6 اِس سے پہلے کہ شام کی ہَوا چلے اور سائے لمبے ہو کر فرار ہو جائیں مَیں مُر کے پہاڑ اور بخور کی پہاڑی کے پاس چلوں گا۔

7 میری محبوبہ، تیرا حُسن کامل ہے، تجھ میں کوئی نقص نہیں ہے۔

دُلھن کا جادو

8 آ میری دُلھن، لبنان سے میرے ساتھ آ! ہم کوہِ امانہ کی چوٹی سے، سنیر اور حرمون کی چوٹیوں سے اُتریں، شیروں کی ماندوں اور چیتوں کے پہاڑوں سے اُتریں۔

9 میری بہن، میری دُلھن، تُو نے میرا دل چُرا لیا ہے، اپنی آنکھوں کی ایک ہی نظر سے، اپنے گلوبند کے ایک ہی جوہر سے تُو نے میرا دل چُرا لیا ہے۔

10 میری بہن، میری دُلھن، تیری محبت کتنی من موہن ہے! تیرا پیار مَے سے کہیں زیادہ پسندیدہ ہے۔ بلسان کی کوئی بھی خوشبو تیری مہک کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔

11 میری دُلھن، جس طرح شہد چھتے سے ٹپکتا ہے اُسی طرح تیرے ہونٹوں سے مٹھاس ٹپکتی ہے۔ دودھ اور شہد تیری زبان تلے رہتے ہیں۔ تیرے کپڑوں کی خوشبو سونگھ کر لبنان کی خوشبو یاد آتی ہے۔

دُلھن نفیس باغ ہے

12 میری بہن، میری دُلھن، تُو ایک باغ ہے جس کی چار دیواری کسی اَور کو اندر آنے نہیں دیتی، ایک بند کیا گیا

چشمہ جس پر مُہر لگی ہے۔

[13] باغ میں انار کے درخت لگے ہیں جن پر لذیذ پھل پک رہا ہے۔ مہندی کے پودے بھی اُگ رہے ہیں۔

[14] بال چھڑ، زعفران، خوشبو دار بید، دارچینی، بخور کی ہر قسم کا درخت، مُر، عود اور ہر قسم کا بلسان باغ میں پھلتا پھولتا ہے۔

[15] تُو باغ کا اُبلتا چشمہ ہے، ایک ایسا منبع جس کا تازہ پانی لبنان سے بہہ کر آتا ہے۔

[16] اے شمالی ہَوا، جاگ اُٹھ! اے جنوبی ہَوا، آ! میرے باغ میں سے گزر جا تاکہ وہاں سے چاروں طرف بلسان کی خوشبو پھیل جائے۔ میرا محبوب اپنے باغ میں آ کر اُس کے لذیذ پھلوں سے کھائے۔

5 میری بہن، میری دُلھن، اب مَیں اپنے باغ میں داخل ہو گیا ہوں۔ مَیں نے اپنا مُر اپنے بلسان سمیت چن لیا، اپنا چھتا شہد سمیت کھا لیا، اپنی مَے اپنے دودھ سمیت پی لی ہے۔ کھاؤ، میرے دوستو، کھاؤ اور پیو، محبت سے سرشار ہو جاؤ!

رات کو محبوب کی تلاش

[2] مَیں سو رہی تھی، لیکن میرا دل بیدار رہا۔ سن! میرا محبوب دستک دے رہا ہے،

”اے میری بہن، میری ساتھی، میرے لئے دروازہ کھول دے! اے میری کبوتر، میری کامل ساتھی، میرا سر اوس سے تر ہو گیا ہے، میری زُلفیں رات کی شبنم سے بھیگ گئی ہیں۔“

[3] ”مَیں اپنا لباس اُتار چکی ہوں، اب مَیں کس طرح اُسے دوبارہ پہن لوں؟ مَیں اپنے پاؤں دھو چکی ہوں، اب مَیں اُنہیں کس طرح دوبارہ مَیلا کروں؟“

[4] میرے محبوب نے اپنا ہاتھ دیوار کے سوراخ میں سے اندر ڈال دیا۔ تب میرا دل تڑپ اُٹھا۔

[5] مَیں اُٹھی تاکہ اپنے محبوب کے لئے دروازہ کھولوں۔ میرے ہاتھ مُر سے، میری اُنگلیاں مُر کی خوشبو سے ٹپک رہی تھیں جب مَیں کُنڈی کھولنے آئی۔

[6] مَیں نے اپنے محبوب کے لئے دروازہ کھول دیا، لیکن وہ مُڑ کر چلا گیا تھا۔ مجھے سخت صدمہ ہوا۔ مَیں نے اُسے تلاش کیا لیکن نہ ملا۔ مَیں نے اُسے آواز دی، لیکن جواب نہ ملا۔

[7] جو چوکیدار شہر میں گشت کرتے ہیں اُن سے میرا واسطہ پڑا، اُنہوں نے میری پٹائی کر کے مجھے زخمی کر دیا۔ فصیل کے چوکیداروں نے میری چادر بھی چھین لی۔

[8] اے یروشلم کی بیٹیو، قسم کھاؤ کہ اگر میرا محبوب ملا تو اُسے اطلاع دو گی، مَیں محبت کے مارے بیمار ہو گئی ہوں۔

[9] تُو جو عورتوں میں سب سے حسین ہے، ہمیں بتا، تیرے محبوب کی کیا خاصیت ہے جو دوسروں میں نہیں ہے؟ تیرا محبوب دوسروں سے کس طرح سبقت رکھتا ہے کہ تُو ہمیں ایسی قسم کھلانا چاہتی ہے؟

[10] میرے محبوب کی جِلد گلابی اور سفید ہے۔ ہزاروں کے ساتھ اُس کا مقابلہ کرو تو اُس کا اعلیٰ کردار نمایاں طور پر نظر آئے گا۔

[11] اُس کا سر خالص سونے کا ہے، اُس کے بال کھجور

کے پھول دار گُچھوں[a] کی مانند اور کوّے کی طرح سیاہ ہیں۔

12 اُس کی آنکھیں ندیوں کے کنارے کے کبوتروں کی مانند ہیں، جو دودھ میں نہلائے اور کثرت کے پانی کے پاس بیٹھے ہیں۔

13 اُس کے گال بلسان کی کیاری کی مانند، اُس کے ہونٹ مُر سے ٹپکتے سوسن کے پھولوں جیسے ہیں۔

14 اُس کے بازو سونے کی سلاخیں ہیں جن میں پکھراج[b] جڑے ہوئے ہیں، اُس کا جسم ہاتھی دانت کا شاہکار ہے جس میں سنگِ لاجورد[c] کے پتھر لگے ہیں۔

15 اُس کی رانیں مرمر کے ستون ہیں جو خالص سونے کے پائیوں پر لگے ہیں۔ اُس کا حُلیہ لبنان اور دیودار کے درختوں جیسا عمدہ ہے۔

16 اُس کا منہ مٹھاس ہی ہے، غرض وہ ہر لحاظ سے پسندیدہ ہے۔

اے یروشلم کی بیٹیو، یہ ہے میرا محبوب، میرا دوست۔

6 اے تُو جو عورتوں میں سب سے خوب صورت ہے، تیرا محبوب کدھر چلا گیا ہے؟ اُس نے کون سی سمت اختیار کی تاکہ ہم تیرے ساتھ اُس کا کھوج لگائیں؟

2 میرا محبوب یہاں سے اُتر کر اپنے باغ میں چلا گیا ہے، وہ بلسان کی کیاریوں کے پاس گیا ہے تاکہ باغوں میں چَرے اور سوسن کے پھول چُنے۔

3 مَیں اپنے محبوب کی ہی ہوں، اور وہ میرا ہی ہے، وہ جو سوسنوں میں چرتا ہے۔

تُو کتنی خوب صورت ہے

4 میری محبوبہ، تُو تِرضہ شہر جیسی حسین، یروشلم جیسی خوب صورت اور عَلَم بردار دستوں جیسی رُعب دار ہے۔

5 اپنی نظروں کو مجھ سے ہٹا لے، کیونکہ وہ مجھ میں اُلجھن پیدا کر رہی ہیں۔

تیرے بال اُن بکریوں کی مانند ہیں جو اُچھلتی کودتی کوہِ جِلعاد سے اُترتی ہیں۔

6 تیرے دانت ابھی ابھی نہلائی ہوئی بھیڑوں جیسے سفید ہیں۔ ہر دانت کا جُڑواں ہے، ایک بھی گم نہیں ہوا۔

7 نقاب کے پیچھے تیرے گالوں کی جھلک انار کے ٹکڑوں کی مانند دکھائی دیتی ہے۔

8 گو بادشاہ کی 60 بیویاں، 80 داشتائیں اور بے شمار کنواریاں ہوں 9 لیکن میری کبوتر، میری کامل ساتھی لاثانی ہے۔ وہ اپنی ماں کی واحد بیٹی ہے، جس نے اُسے جنم دیا اُس کی پاک لاڈلی ہے۔ بیٹیوں نے اُسے دیکھ کر اُسے مبارک کہا، رانیوں اور داشتاؤں نے اُس کی تعریف کی،

10 ”یہ کون ہے جو طلوعِ صبح کی طرح چمک اُٹھی، جو چاند جیسی خوب صورت، آفتاب جیسی پاک اور عَلَم بردار دستوں جیسی رُعب دار ہے؟“

[a] عبرانی لفظ کا مطلب مبہم سا ہے۔
[b] topas
[c] lapis lazuli

محبوبہ کے لئے آرزو

[11] مَیں اخروٹ کے باغ میں اُتر آیا تاکہ وادی میں پھوٹنے والے پودوں کا معائنہ کروں۔ مَیں یہ بھی معلوم کرنا چاہتا تھا کہ کیا انگور کی کونپلیں نکل آئی یا انار کے پھول لگ گئے ہیں۔

[12] لیکن چلتے چلتے نہ جانے کیا ہوا، میری آرزو نے مجھے میری شریف قوم کے رتھوں کے پاس پہنچایا۔

محبوبہ کی دل کشی

[13] اے شولمیت، لوٹ آ، لوٹ آ! مُڑ کر لوٹ آ تاکہ ہم تجھ پر نظر کریں۔

تم شولمیت کو کیوں دیکھنا چاہتی ہو؟ ہم لشکرگاہ کا لوک ناچ دیکھنا چاہتی ہیں!

7 اے رئیس کی بیٹی، جوتوں میں چلنے کا تیرا انداز کتنا من موہن ہے! تیری خوش وضع رانیں ماہر کاری گر کے زیورات کی مانند ہیں۔

[2] تیری ناف پیالہ ہے جو مَے سے کبھی نہیں محروم رہتی۔ تیرا جسم گندم کا ڈھیر ہے جس کا احاطہ سوسن کے پھولوں سے کیا گیا ہے۔

[3] تیری چھاتیاں غزال کے جُڑواں بچوں کی مانند ہیں۔

[4] تیری گردن ہاتھی دانت کا مینار، تیری آنکھیں حسبون شہر کے تالاب ہیں، وہ جو بَت ربیم کے دروازے کے پاس ہیں۔ تیری ناک مینارِ لبنان کی مانند ہے جس کا منہ دمشق کی طرف ہے۔

[5] تیرا سر کوہِ کرمل کی مانند ہے، تیرے کھلے بال ارغوان کی طرح قیمتی اور دل کش ہیں۔ بادشاہ تیری زُلفوں کی زنجیروں میں جکڑا رہتا ہے۔

محبوبہ کے لئے آرزو

[6] اے خوشیوں سے لبریز محبت، تُو کتنی حسین ہے، کتنی دل رُبا!

[7] تیرا قد و قامت کھجور کے درخت سا، تیری چھاتیاں انگور کے گچھوں جیسی ہیں۔

[8] مَیں بولا، ''مَیں کھجور کے درخت پر چڑھ کر اُس کے پھول دار گچھوں[a] پر ہاتھ لگاؤں گا۔'' تیری چھاتیاں انگور کے گچھوں کی مانند ہوں، تیرے سانس کی خوشبو سیبوں کی خوشبو جیسی ہو۔

[9] تیرا منہ بہترین مَے ہو، ایسی مَے جو سیدھی میرے محبوب کے منہ میں جا کر نرمی سے ہونٹوں اور دانتوں میں سے گزر جائے۔

محبوب کے لئے آرزو

[10] مَیں اپنے محبوب کی ہی ہوں، اور وہ مجھے چاہتا ہے۔

[11] آ، میرے محبوب، ہم شہر سے نکل کر دیہات میں رات گزاریں۔

[12] آ، ہم صبح سویرے انگور کے باغوں میں جا کر معلوم کریں کہ کیا بیلوں سے کونپلیں نکل آئی ہیں اور پھول لگے ہیں، کہ کیا انار کے درخت کِھل رہے ہیں۔ وہاں مَیں تجھ پر اپنی محبت کا اظہار کروں گی۔

[13] مردم گیاہ[b] کی خوشبو پھیل رہی، اور ہمارے

---

[a] عبرانی لفظ کا مطلب مبہم سا ہے۔

[b] ایک پودا جس کے بارے میں سوچا جاتا تھا کہ اُسے کھا کر بانجھ عورت بھی بچے کو جنم دے گی۔

دروازے پر ہر قسم کا لذیذ پھل ہے، نئی فصل کا بھی اور گزری کا بھی۔ کیونکہ مَیں نے یہ چیزیں تیرے لئے، اپنے محبوب کے لئے محفوظ رکھی ہیں۔

کاش ہم اکیلے ہوں

8 کاش تُو میرا سگا بھائی[a] ہوتا، تب اگر باہر تجھ سے ملاقات ہوتی تو مَیں تجھے بوسہ دیتی اور کوئی نہ ہوتا جو یہ دیکھ کر مجھے حقیر جانتا۔

2 مَیں تیری راہنمائی کر کے تجھے اپنی ماں کے گھر میں لے جاتی، اُس کے گھر میں جس نے مجھے تعلیم دی۔ وہاں مَیں تجھے مسالے دار مَے اور اپنے اناروں کا رس پلاتی۔

3 اُس کا بایاں بازو میرے سر کے نیچے ہوتا اور دایاں بازو مجھے گلے لگاتا ہے۔

4 اے یروشلم کی بیٹیو، قسم کھاؤ کہ جب تک محبت خود نہ چاہے تم اُسے نہ جگاؤ گی، نہ بیدار کرو گی۔

محبوب کی آخری بات

5 یہ کون ہے جو اپنے محبوب کا سہارا لے کر ریگستان سے چڑھی آ رہی ہے؟

سیب کے درخت تلے مَیں نے تجھے جگا دیا، وہاں جہاں تیری ماں نے تجھے جنم دیا، جہاں اُس نے دردِ زہ میں مبتلا ہو کر تجھے پیدا کیا۔

6 مجھے مُہر کی طرح اپنے دل پر، اپنے بازو پر لگائے رکھ! کیونکہ محبت موت جیسی طاقت ور، اور اُس کی سرگرمی پاتال جیسی بے لچک ہے۔ وہ دہکتی آگ، رب کا بھڑکتا شعلہ ہے۔

7 پانی کا بڑا سیلاب بھی محبت کو بجھا نہیں سکتا، بڑے دریا بھی اُسے بہا کر لے جا نہیں سکتے۔ اور اگر کوئی محبت کو پانے کے لئے اپنے گھر کی تمام دولت پیش بھی کرے تو بھی اُسے جواب میں حقیر ہی جانا جائے گا۔

محبوبہ کی آخری بات

8 ہماری چھوٹی بہن کی چھاتیاں نہیں ہیں۔ ہم اپنی بہن کے لئے کیا کریں اگر کوئی اُس سے رشتہ باندھنے آئے؟

9 اگر وہ دیوار ہو تو ہم اُس پر چاندی کا قلعہ بند انتظام بنائیں گے۔ اگر وہ دروازہ ہو تو ہم اُسے دیودار کے تختے سے محفوظ رکھیں گے۔

10 مَیں دیوار ہوں، اور میری چھاتیاں مضبوط مینار ہیں۔ اب مَیں اُس کی نظر میں ایسی خاتون بن گئی ہوں جسے سلامتی حاصل ہوئی ہے۔

سلیمان سے زیادہ دولت مند

11 بعل ہامون میں سلیمان کا انگور کا باغ تھا۔ اِس باغ کو اُس نے پہرے داروں کے حوالے کر دیا۔ ہر ایک کو اُس کی فصل کے لئے چاندی کے ہزار سِکے دینے تھے۔

12 لیکن میرا اپنا انگور کا باغ میرے سامنے ہی موجود

---

[a] لفظی ترجمہ: میرا بھائی ہوتا، جسے میری ماں نے دودھ پلایا ہوتا۔

ہے۔ اے سلیمان، چاندی کے ہزار سِکے تیرے لئے ہیں، اور 200 سِکے اُن کے لئے جو اُس کی فصل کی پہرا داری کرتے ہیں۔

مجھے ہی پکار

[13] اے باغ میں بسنے والی، میرے ساتھی تیری آواز پر توجہ دے رہے ہیں۔ مجھے ہی اپنی آواز سننے دے۔

[14] اے میرے محبوب، غزال یا جوان ہرن کی طرح بلسان کے پہاڑوں کی جانب بھاگ جا!

صحائفِ انبیا

اصل عبرانی اور آرامی متن سے نیا اُردو ترجمہ

یسعیاہ

1 ذیل میں وہ رویائیں درج ہیں جو یسعیاہ بن آموص نے یہوداہ اور یروشلم کے بارے میں دیکھیں اور جو اُن سالوں میں منکشف ہوئیں جب عُزیّاہ، یوتام، آخز اور حِزقیاہ یہوداہ کے بادشاہ تھے۔

اسرائیلی اپنے آقا کو جاننے سے انکار کرتے ہیں

2 اے آسمان، میری بات سن! اے زمین، میرے الفاظ پر کان دھر! کیونکہ رب نے فرمایا ہے،

"جن بچوں کی پرورش مَیں نے کی ہے اور جو میرے زیرِ نگرانی پروان چڑھے ہیں، اُنہوں نے مجھ سے رشتہ توڑ لیا ہے۔ 3 بَیل اپنے مالک کو جانتا اور گدھا اپنے آقا کی چرنی کو پہچانتا ہے، لیکن اسرائیل اِتنا نہیں جانتا، میری قوم سمجھ سے خالی ہے۔"

4 اے گناہ گار قوم، تجھ پر افسوس! اے سنگین قصور میں پھنسی ہوئی اُمّت، تجھ پر افسوس! شریر نسل، بدچلن بچے! اُنہوں نے رب کو ترک کر دیا ہے۔ ہاں، اُنہوں نے اسرائیل کے قدوس کو حقیر جان کر رد کیا، اپنا منہ اُس سے پھیر لیا ہے۔ 5 اب تمہیں مزید کہاں پیٹا جائے؟ تمہاری ضد تو مزید بڑھتی جا رہی ہے گو پورا سر زخمی اور پورا دل بیمار ہے۔ 6 چاند سے لے کر تلوے تک پورا جسم مجروح ہے، ہر جگہ چوٹیں، گھاؤ اور تازہ تازہ ضربیں لگی ہیں۔ اور نہ اُنہیں صاف کیا گیا، نہ اُن کی مرہم پٹی کی گئی ہے۔

7 تمہارا ملک ویران و سنسان ہو گیا ہے، تمہارے شہر بھسم ہو گئے ہیں۔ تمہارے دیکھتے دیکھتے پردیسی تمہارے کھیتوں کو لُوٹ رہے ہیں، اُنہیں یوں اُجاڑ رہے ہیں جس طرح پردیسی ہی کر سکتے ہیں۔ 8 صرف یروشلم ہی باقی رہ گیا ہے، صیون بیٹی انگور کے باغ میں جھونپڑی کی طرح اکیلی رہ گئی ہے۔ اب دشمن سے گھرا ہوا یہ شہر کھیرے کے کھیت میں لگے چھپر کی مانند ہے۔ 9 اگر رب الافواج ہم میں سے چند ایک کو زندہ نہ چھوڑتا تو ہم سدوم کی طرح مٹ جاتے، ہمارا عمورہ کی طرح ستیاناس ہو جاتا۔

10 اے سدوم کے سردارو، رب کا فرمان سن لو! اے عمورہ کے لوگو، ہمارے خدا کی ہدایت پر دھیان دو! 11 رب فرماتا ہے، "اگر تم بے شمار قربانیاں پیش کرو تو مجھے کیا؟ مَیں تو بھسم ہونے والے مینڈھوں اور موٹے تازے بچھڑوں کی چربی سے اُکتا گیا ہوں۔ بَیلوں،

لیلوں اور بکروں کا جو خون مجھے پیش کیا جاتا ہے وہ مجھے پسند نہیں۔ 12 کس نے تم سے تقاضا کیا کہ میرے حضور آتے وقت میری بارگاہوں کو پاؤں تلے روندو؟ 13 رُک جاؤ! اپنی بےمعنی قربانیاں مت پیش کرو! تمہارے بخور سے مجھے گھن آتی ہے۔ نئے چاند کی عید اور سبت کا دن مت مناؤ، لوگوں کو عبادت کے لئے جمع نہ کرو! مَیں تمہارے بےدین اجتماع برداشت ہی نہیں کر سکتا۔ 14 جب تم نئے چاند کی عید اور باقی تقریبات مناتے ہو تو میرے دل میں نفرت پیدا ہوتی ہے۔ یہ میرے لئے بھاری بوجھ بن گئی ہیں جن سے مَیں تنگ آ گیا ہوں۔

15 بےشک اپنے ہاتھوں کو دعا کے لئے اُٹھاتے جاؤ، مَیں دھیان نہیں دوں گا۔ گو تم بہت زیادہ نماز بھی پڑھو، مَیں تمہاری نہیں سنوں گا، کیونکہ تمہارے ہاتھ خون آلودہ ہیں۔ 16 پہلے نہا کر اپنے آپ کو پاک صاف کرو۔ اپنی شریر حرکتوں سے باز آؤ تاکہ وہ مجھے نظر نہ آئیں۔ اپنی غلط راہوں کو چھوڑ کر 17 نیک کام کرنا سیکھ لو۔ انصاف کے طالب رہو، مظلوموں کا سہارا بنو، یتیموں کا انصاف کرو اور بیواؤں کے حق میں لڑو!“

اللہ اپنی قوم کی عدالت کرتا ہے

18 رب فرماتا ہے، ”آؤ ہم عدالت میں جا کر ایک دوسرے سے مقدمہ لڑیں۔ اگر تمہارے گناہوں کا رنگ قرمزی ہو جائے تو کیا وہ دوبارہ برف جیسے اُجلے ہو جائیں گے؟ اگر اُن کا رنگ ارغوانی ہو جائے تو کیا وہ دوبارہ اُون جیسے سفید ہو جائیں گے؟ 19 اگر تم سننے کے لئے تیار ہو تو ملک کی بہترین پیداوار سے لطف اندوز ہو گے۔ 20 لیکن اگر انکار کر کے سرکش ہو جاؤ تو تلوار کی زد میں آ کر مر جاؤ گے۔ اِس بات کا یقین کرو، کیونکہ رب نے یہ کچھ فرمایا ہے۔“

21 یہ کیسے ہو گیا ہے کہ جو شہر پہلے اِتنا وفادار تھا وہ اب کسبی بن گیا ہے؟ پہلے یروشلم انصاف سے معمور تھا، اور راستی اُس میں سکونت کرتی تھی۔ لیکن اب ہر طرف قاتل ہی قاتل ہیں! 22 اے یروشلم، تیری خالص چاندی خام چاندی میں بدل گئی ہے، تیری بہترین مَے میں پانی ملایا گیا ہے۔ 23 تیرے بزرگ ہٹ دھرم اور چوروں کے یار ہیں۔ یہ رشوت خور سب لوگوں کے پیچھے پڑے رہتے ہیں تاکہ چائے پانی مل جائے۔ نہ وہ پروا کرتے ہیں کہ یتیموں کو انصاف ملے، نہ بیواؤں کی فریاد اُن تک پہنچتی ہے۔

24 اِس لئے قادرِ مطلق رب الافواج جو اسرائیل کا زبردست سورما ہے فرماتا ہے، ”آؤ، مَیں اپنے مخالفوں اور دشمنوں سے انتقام لے کر سکون پاؤں۔ 25 مَیں تیرے خلاف ہاتھ اُٹھاؤں گا اور خام چاندی کی طرح تجھے پوٹاش کے ساتھ پگھلا کر تمام مَیل سے پاک صاف کر دوں گا۔ 26 مَیں تجھے دوبارہ قدیم زمانے کے سے قاضی اور ابتدا کے سے مشیر عطا کروں گا۔ پھر یروشلم دوبارہ دارالانصاف اور وفادار شہر کہلائے گا۔“

27 اللہ صیون کی عدالت کر کے اُس کا فدیہ دے گا، جو اُس میں توبہ کریں گے اُن کا وہ انصاف کر کے اُنہیں چھڑائے گا۔ 28 لیکن باغی اور گناہ گار سب کے سب پاش پاش ہو جائیں گے، رب کو ترک کرنے والے ہلاک ہو جائیں گے۔

29 بلوط کے جن درختوں کی پوجا سے تم لطف اندوز

ہوتے ہو اُن کے باعث تم شرم سار ہو گے، اور جن باغوں کو تم نے اپنی بُت پرستی کے لئے چن لیا ہے اُن کے باعث تمہیں شرم آئے گی۔ 30 تم اُس بلوط کے درخت کی مانند ہو گے جس کے پتے مُرجھا گئے ہوں، تمہاری حالت اُس باغ کی سی ہو گی جس میں پانی نایاب ہو۔ 31 زبردست آدمی پھوس اور اُس کی غلط حرکتیں چنگاری جیسی ہوں گی۔ دونوں مل کر یوں بھڑک اُٹھیں گے کہ کوئی بھی بجھا نہیں سکے گا۔

یروشلم ابدی امن و امان کا مرکز ہو گا

2 یسعیاہ بن آموص نے یہوداہ اور یروشلم کے بارے میں ذیل کی رویا دیکھی،

2 آخری ایام میں رب کے گھر کا پہاڑ مضبوطی سے قائم ہو گا۔ سب سے بڑا یہ پہاڑ دیگر تمام بلندیوں سے کہیں زیادہ سرفراز ہو گا۔ تب تمام قومیں جوق در جوق اُس کے پاس پہنچیں گی، 3 اور بے شمار اُمّتیں آ کر کہیں گی، ”آؤ، ہم رب کے پہاڑ پر چڑھ کر یعقوب کے خدا کے گھر کے پاس جائیں تاکہ وہ ہمیں اپنی مرضی کی تعلیم دے اور ہم اُس کی راہوں پر چلیں۔“

کیونکہ صیون پہاڑ سے رب کی ہدایت نکلے گی، اور یروشلم سے اُس کا کلام صادر ہو گا۔ 4 رب بین الاقوامی جھگڑوں کو نپٹائے گا اور بے شمار قوموں کا انصاف کرے گا۔ تب وہ اپنی تلواروں کو کوٹ کر پھالے بنائیں گی اور اپنے نیزوں کو کانٹ چھانٹ کے اوزار میں تبدیل کریں گی۔ اب سے نہ ایک قوم دوسری پر حملہ کرے گی، نہ لوگ جنگ کرنے کی تربیت حاصل کریں گے۔

5 اے یعقوب کے گھرانے، آؤ ہم رب کے نور میں چلیں!

اللہ کی ہیبت ناک عدالت

6 اے اللہ، تُو نے اپنی قوم، یعقوب کے گھرانے کو ترک کر دیا ہے۔ اور کیا عجب! کیونکہ وہ مشرقی جادوگری سے بھر گئے ہیں۔ فلستیوں کی طرح ہمارے لوگ بھی قسمت کا حال پوچھتے ہیں، وہ پردیسیوں کے ساتھ بغل گیر رہتے ہیں۔ 7 اسرائیل سونے چاندی سے بھر گیا ہے، اُس کے خزانوں کی حد ہی نہیں رہی۔ ہر طرف گھوڑے ہی گھوڑے نظر آتے ہیں، اور اُن کے رتھ گنے نہیں جا سکتے۔ 8 لیکن ساتھ ساتھ اُن کا ملک بُتوں سے بھی بھر گیا ہے۔ جو چیزیں اُن کے ہاتھوں نے بنائیں اُن کے سامنے وہ جھک جاتے ہیں، جو کچھ اُن کی اُنگلیوں نے تشکیل دیا اُسے وہ سجدہ کرتے ہیں۔ 9 چنانچہ اب اُنہیں خود جھکایا جائے گا، اُنہیں پست کیا جائے گا۔ اے رب، اُنہیں معاف نہ کر!

10 چٹانوں میں گھُس جاؤ! خاک میں چھپ جاؤ! کیونکہ رب کا دہشت انگیز اور شاندار جلال آنے کو ہے۔ 11 تب انسان کی مغرور آنکھوں کو نیچا کیا جائے گا، مردوں کا تکبر خاک میں ملایا جائے گا۔ اُس دن صرف رب ہی سرفراز ہو گا۔ 12 کیونکہ رب الافواج نے ایک خاص دن ٹھہرایا ہے جس میں سب کچھ جو مغرور، بلند یا سرفراز ہو زیر کیا جائے گا۔ 13 لبنان میں دیودار کے تمام بلند و بالا درخت، بسن کے کُل بلوط، 14 تمام عالی پہاڑ اور اونچی پہاڑیاں، 15 ہر عظیم بُرج اور قلعہ بند دیوار، 16 سمندر کا ہر عظیم تجارتی اور شاندار جہاز زیر ہو جائے گا۔ 17 چنانچہ انسان کا غرور خاک میں ملایا جائے گا اور مردوں کا تکبر نیچا کر دیا جائے گا۔ اُس دن صرف رب ہی سرفراز ہو گا، 18 اور بُت سب کے سب فنا ہو جائیں گے۔

19 جب رب زمین کو دہشت زدہ کرنے کے لئے

اُٹھ کھڑا ہو گا تو لوگ مٹی کے گڑھوں میں کھسک جائیں گے۔ رب کی مہیب اور شاندار تجلی کو دیکھ کر وہ چٹانوں کے غاروں میں چھپ جائیں گے۔ 20 اُس دن انسان سونے چاندی کے اُن بُتوں کو پھینک دے گا جنہیں اُس نے سجدہ کرنے کے لئے بنا لیا تھا۔ اُنہیں چوہوں اور چمگادڑوں کے آگے پھینک کر 21 وہ چٹانوں کے شگافوں اور دراڑوں میں گھُس جائیں گے تاکہ رب کی مہیب اور شاندار تجلی سے بچ جائیں جب وہ زمین کو دہشت زدہ کرنے کے لئے اُٹھ کھڑا ہو گا۔ 22 چنانچہ انسان پر اعتماد کرنے سے باز آؤ جس کی زندگی دم بھر کی ہے۔ اُس کی قدر ہی کیا ہے؟

یہوداہ کی تباہی

3 قادرِ مطلق رب الافواج یروشلم اور یہوداہ سے سب کچھ چھیننے کو ہے جس پر لوگ انحصار کرتے ہیں۔ روٹی کا ہر لقمہ اور پانی کا ہر قطرہ، 2 سورمے اور فوجی، قاضی اور نبی، قسمت کا حال بتانے والے اور بزرگ، 3 فوجی افسر اور اثر و رسوخ والے، مشیر، جادوگر اور منتر پھونکنے والے، سب کے سب چھین لئے جائیں گے۔ 4 مَیں لڑکے اُن پر مقرر کروں گا، اور متلوّن مزاج ظالم اُن پر حکومت کریں گے۔ 5 عوام ایک دوسرے پر ظلم کریں گے، اور ہر ایک اپنے پڑوسی کو دبائے گا۔ نوجوان بزرگوں پر اور کمینے، عزت داروں پر حملہ کریں گے۔

6 تب کوئی اپنے باپ کے گھر میں اپنے بھائی کو پکڑ کر اُس سے کہے گا، ”تیرے پاس اب تک چادر ہے، اِس لئے آ، ہمارا سربراہ بن جا! کھنڈرات کے اِس ڈھیر کو سنبھالنے کی ذمہ داری اُٹھا لے!“

7 لیکن وہ چیخ کر انکار کرے گا، ”نہیں، مَیں تمہارا معالجہ کر ہی نہیں سکتا! میرے گھر میں نہ روٹی ہے، نہ چادر۔ مجھے عوام کا سربراہ مت بنانا!“

8 یروشلم ڈگمگا رہا ہے، یہوداہ دھڑام سے گر گیا ہے۔ اور وجہ یہ ہے کہ وہ اپنی باتوں اور حرکتوں سے رب کی مخالفت کرتے ہیں۔ اُس کے جلالی حضور ہی میں وہ سرکشی کا اظہار کرتے ہیں۔ 9 اُن کی جانب داری اُن کے خلاف گواہی دیتی ہے۔ اور وہ سدوم کے باشندوں کی طرح علانیہ اپنے گناہوں پر فخر کرتے ہیں، وہ اُنہیں چھپانے کی کوشش ہی نہیں کرتے۔ اُن پر افسوس! وہ تو اپنے آپ کو مصیبت میں ڈال رہے ہیں۔

10 راست بازوں کو مبارک باد دو، کیونکہ وہ اپنے اعمال کے اچھے پھل سے لطف اندوز ہوں گے۔ 11 لیکن بےدینوں پر افسوس! اُن کا انجام بُرا ہو گا، کیونکہ اُنہیں غلط کام کی مناسب سزا ملے گی۔

12 ہائے، میری قوم! متلوّن مزاج تجھ پر ظلم کرتے اور عورتیں تجھ پر حکومت کرتی ہیں۔

اے میری قوم، تیرے راہنما تجھے گم راہ کر رہے ہیں، وہ تجھے اُلجھا کر صحیح راہ سے بھٹکا رہے ہیں۔

رب اپنی قوم کی عدالت کرتا ہے

13 رب عدالت میں مقدمہ لڑنے کے لئے کھڑا ہوا ہے، وہ قوموں کی عدالت کرنے کے لئے اُٹھا ہے۔ 14 رب اپنی قوم کے بزرگوں اور رئیسوں کا فیصلہ کرنے کے لئے سامنے آ کر فرماتا ہے، ”تم ہی انگور کے باغ میں چرتے ہوئے سب کچھ کھا گئے ہو، تمہارے گھر ضرورت مندوں کے لُوٹے ہوئے مال سے بھرے پڑے ہیں۔ 15 یہ تم نے کیسی گستاخی کر دکھائی؟ یہ میری

ہی قوم ہے جسے تم کچل رہے ہو۔ تم مصیبت زدوں کے چہروں کو چکّی میں پیس رہے ہو۔“ قادرِ مطلق رب الافواج یوں فرماتا ہے۔

یروشلم کی خواتین کی عدالت

16 رب نے فرمایا، ”صیون کی بیٹیاں کتنی مغرور ہیں۔ جب آنکھ مار مار کر چلتی ہیں تو اپنی گردنوں کو کتنی شوخی سے اِدھر اُدھر گھماتی ہیں۔ اور جب مٹک مٹک کر قدم اُٹھاتی ہیں تو پاؤں پر بندھے ہوئے گھنگرو بولتے ہیں ٹن ٹن، ٹن ٹن۔“

17 جواب میں رب اُن کے سروں پر پھوڑے پیدا کر کے اُن کے ماتھوں کو گنجا ہونے دے گا۔ 18 اُس دن رب اُن کا تمام سنگار اُتار دے گا: اُن کے گھنگرو، سورج اور چاند کے زیورات، 19 آویزے، کڑے، دوپٹے، 20 سجیلی ٹوپیاں، پائل، خوشبو کی بوتلیں، تعویذ، 21 انگوٹھیاں، نتھ، 22 شاندار کپڑے، چادریں، بٹوے، 23 آئینے، نفیس لباس، سربند اور شال۔ 24 خوشبو کی بجائے بدبو ہو گی، کمربند کے بجائے رسّی، سلجھے ہوئے بالوں کے بجائے گنجا پن، شاندار لباس کے بجائے ٹاٹ، خوب صورتی کی بجائے شرمندگی۔

25 ہائے، یروشلم! تیرے مرد تلوار کی زد میں آ کر مریں گے، تیرے سورمے لڑتے لڑتے شہید ہو جائیں گے۔ 26 شہر کے دروازے آہیں بھر بھر کر ماتم کریں گے، صیون بیٹی تنہا رہ کر خاک میں بیٹھ جائے گی۔

4 تب سات عورتیں ایک ہی مرد سے لپٹ کر کہیں گی، ”ہم سے شادی کریں! بے شک ہم خود ہی روزمرہ کی ضروریات پوری کریں گی، خواہ کھانا ہو یا کپڑا۔ لیکن ہم آپ کے نام سے کہلائیں تاکہ ہماری شرمندگی دُور ہو جائے۔“

یروشلم کی بحالی

2 اُس دن جو کچھ رب پھوٹنے دے گا وہ شاندار اور جلالی ہو گا، ملک کی پیداوار بچے ہوئے اسرائیلیوں کے لئے فخر اور آب و تاب کا باعث ہو گی۔ 3 تب جو بھی صیون میں باقی رہ گئے ہوں گے وہ مقدّس کہلائیں گے۔ یروشلم کے جن باشندوں کے نام زندوں کی فہرست میں درج کئے گئے ہیں وہ بچ کر مقدّس کہلائیں گے۔ 4 رب صیون کی فضلہ سے لت پت بیٹیوں کو دھو کر پاک صاف کرے گا، وہ عدالت اور تباہی کی روح سے یروشلم کی خوں ریزی کے دھبے دُور کر دے گا۔ 5 پھر رب ہونے دے گا کہ دن کو بادل صیون کے پورے پہاڑ اور اُس پر جمع ہونے والوں پر سایہ ڈالے جبکہ رات کو دھواں اور دہکتی آگ کی چمک دمک اُس پر چھائی رہے۔ یوں اُس پورے شاندار علاقے پر سائبان ہو گا 6 جو اُسے جھلستی دھوپ سے محفوظ رکھے گا اور طوفان اور بارش سے پناہ دے گا۔

بے پھل انگور کا باغ

5 آؤ، مَیں اپنے محبوب کے لئے گیت گاؤں، ایک گیت جو اُس کے انگور کے باغ کے بارے میں ہے۔

میرے پیارے کا باغ تھا۔ انگور کا یہ باغ زرخیز پہاڑی پر تھا۔ 2 اُس نے گوڈی کرتے کرتے اُس میں سے تمام پتھر نکال دیئے، پھر بہترین انگور کی قلمیں لگائیں۔ بیچ میں اُس نے مینار کھڑا کیا تاکہ اُس کی صحیح چوکیداری کر سکے۔ ساتھ ساتھ اُس نے انگور کا رس

نکالنے کے لئے پتھر میں حوض تراش لیا۔ پھر وہ پہلی فصل کا انتظار کرنے لگا۔ بڑی اُمید تھی کہ اچھے میٹھے انگور ملیں گے۔ لیکن افسوس! جب فصل پک گئی تو چھوٹے اور کھٹے انگور ہی نکلے تھے۔

3 ”اے یروشلم اور یہوداہ کے باشندو، اب خود فیصلہ کرو کہ مَیں اُس باغ کے ساتھ کیا کروں۔ 4 کیا مَیں نے باغ کے لئے ہر ممکن کوشش نہیں کی تھی؟ کیا مناسب نہیں تھا کہ مَیں اچھی فصل کی اُمید رکھوں؟ کیا وجہ ہے کہ صرف چھوٹے اور کھٹے انگور نکلے؟

5 پتا ہے کہ مَیں اپنے باغ کے ساتھ کیا کروں گا؟ مَیں اُس کی کانٹے دار باڑ کو ختم کروں گا اور اُس کی چاردیواری گرا دوں گا۔ اُس میں جانور گھُس آئیں گے اور چر کر سب کچھ تباہ کریں گے، سب کچھ پاؤں تلے روند ڈالیں گے!

6 مَیں اُس کی زمین بنجر بنا دوں گا۔ نہ اُس کی بیلوں کی کانٹ چھانٹ ہو گی، نہ گوڈی کی جائے گی۔ وہاں کانٹےدار اور خود رَو پودے اُگیں گے۔ نہ صرف یہ بلکہ مَیں بادلوں کو بھی اُس پر برسنے سے روک دوں گا۔“

7 سنو، اسرائیلی قوم انگور کا باغ ہے جس کا مالک رب الافواج ہے۔ یہوداہ کے لوگ اُس کے لگائے ہوئے پودے ہیں جن سے وہ لطف اندوز ہونا چاہتا ہے۔ وہ اُمید رکھتا تھا کہ انصاف کی فصل پیدا ہو گی، لیکن افسوس! اُنہوں نے غیر قانونی حرکتیں کیں۔ راستی کی توقع تھی، لیکن مظلوموں کی چیخیں ہی سنائی دیں۔

لوگوں کی غیر قانونی حرکتیں

8 تم پر افسوس جو یکے بعد دیگرے گھروں اور کھیتوں کو اپناتے جا رہے ہو۔ آخرکار دیگر تمام لوگوں کو نکلنا پڑے گا اور تم ملک میں اکیلے ہی رہو گے۔ 9 رب الافواج نے میری موجودگی میں ہی قسم کھائی ہے، ”یقیناً یہ متعدد مکان ویران و سنسان ہو جائیں گے، اِن بڑے اور عالی شان گھروں میں کوئی نہیں بسے گا۔ 10 دس ایکڑ[a] زمین کے انگوروں سے مَے کے صرف 22 لٹر بنیں گے، اور بیج کے 160 کلوگرام سے غلہ کے صرف 16 کلوگرام پیدا ہوں گے۔“

11 تم پر افسوس جو صبح سویرے اُٹھ کر شراب کے پیچھے پڑ جاتے اور رات بھر مَے پی پی کر مست ہو جاتے ہو۔ 12 تمہاری ضیافتوں میں کتنی رونق ہوتی ہے! تمہارے مہمان مَے پی پی کر سرود، ستار، دف اور بانسری کی سُریلی آوازوں سے اپنا دل بہلاتے ہیں۔ لیکن افسوس، تمہیں خیال تک نہیں آتا کہ رب کیا کر رہا ہے۔ جو کچھ رب کے ہاتھوں ہو رہا ہے اُس کا تم لحاظ ہی نہیں کرتے۔ 13 اِسی لئے میری قوم جلاوطن ہو جائے گی، کیونکہ وہ سمجھ سے خالی ہے۔ اُس کے بڑے افسر بھوکے مریں گے، اور عوام پیاس کے مارے سوکھ جائیں گے۔ 14 پاتال نے اپنا منہ پھاڑ کر کھولا ہے تاکہ قوم کی تمام شان و شوکت، شور شرابہ، ہنگامہ اور شادمان افراد اُس کے گلے میں اُتر جائیں۔ 15 انسان کو پست کر کے خاک میں ملایا جائے گا، اور مغرور کی آنکھیں نیچی ہو جائیں گی۔

16 لیکن رب الافواج کی عدالت اُس کی عظمت دکھائے گی، اور قدوس خدا کی راستی ظاہر کرے گی کہ وہ قدوس ہے۔ 17 اُن دنوں میں لیلے اور موٹی تازی بھیڑیں جلاوطنوں کے کھنڈرات میں یوں چریں گی جس طرح

---

[a] لفظی مطلب: جتنی زمین پر بَیلوں کی دس جوڑیاں ایک دن میں ہل چلا سکتی ہیں۔

اپنی چراگاہوں میں۔

18 تم پر افسوس جو اپنے قصور کو دھوکے باز رسّوں کے ساتھ اپنے پیچھے کھینچتے اور اپنے گناہ کو بَیل گاڑی کی طرح اپنے پیچھے گھسیٹتے ہو۔ 19 تم کہتے ہو، ”اللہ جلدی جلدی اپنا کام نپٹائے تاکہ ہم اِس کا معائنہ کریں۔ جو منصوبہ اسرائیل کا قدوس رکھتا ہے وہ جلدی سامنے آئے تاکہ ہم اُسے جان لیں۔“

20 تم پر افسوس جو بُرائی کو بھلا اور بھلائی کو بُرا قرار دیتے ہو، جو کہتے ہو کہ تاریکی روشنی اور روشنی تاریکی ہے، کہ کڑواہٹ میٹھی اور مٹھاس کڑوی ہے۔

21 تم پر افسوس جو اپنی نظر میں دانش مند ہو اور اپنے آپ کو ہوشیار سمجھتے ہو۔

22 تم پر افسوس جو مَے پینے میں پہلوان ہو اور شراب ملانے میں اپنی بہادری دکھاتے ہو۔

23 تم رشوت کھا کر مجرموں کو بَری کرتے اور بے قصوروں کے حقوق مارتے ہو۔ 24 اب تمہیں اِس کی سزا بُھگتنی پڑے گی۔ جس طرح بھوسا آگ کی لپیٹ میں آ کر راکھ ہو جاتا اور سوکھی گھاس آگ کے شعلے میں چُرمُر ہو جاتی ہے اُسی طرح تم ختم ہو جاؤ گے۔ تمہاری جڑیں سڑ جائیں گی اور تمہارے پھول گرد کی طرح اُڑ جائیں گے، کیونکہ تم نے رب الافواج کی شریعت کو رد کیا ہے، تم نے اسرائیل کے قدوس کا فرمان حقیر جانا ہے۔

اسوری فوج کا حملہ

25 یہی وجہ ہے کہ رب کا غضب اُس کی قوم پر نازل ہوا ہے، کہ اُس نے اپنا ہاتھ بڑھا کر اُن پر حملہ کیا ہے۔ پہاڑ لرز رہے اور گلیوں میں لاشیں کچرے کی طرح بکھری ہوئی ہیں۔ تاہم اُس کا غصہ ٹھنڈا نہیں ہو گا بلکہ اُس کا ہاتھ مارنے کے لئے اُٹھا ہی رہے گا۔

26 وہ ایک دُور دراز قوم کے لئے فوجی جھنڈا گاڑ کر اُسے اپنی قوم کے خلاف کھڑا کرے گا، وہ سیٹی بجا کر اُسے دنیا کی انتہا سے بُلائے گا۔ وہ دیکھو، دشمن بھاگتے ہوئے آ رہے ہیں! 27 اُن میں سے کوئی نہیں جو تھکا ماندہ ہو یا لڑکھڑا کر چلے۔ کوئی نہیں اونگھتا یا سویا ہوا ہے۔ کسی کا بھی پٹکا ڈھیلا نہیں، کسی کا بھی تسمہ ٹوٹا نہیں۔ 28 اُن کے تیر تیز اور کمان تنے ہوئے ہیں۔ اُن کے گھوڑوں کے کُھر چقماق جیسے، اُن کے رتھوں کے پہیے آندھی جیسے ہیں۔ 29 وہ شیرنی کی طرح گرجتے ہیں بلکہ جوان شیرببر کی طرح دہاڑتے اور غُراتے ہوئے اپنا شکار چھین کر وہاں لے جاتے ہیں جہاں اُسے کوئی نہیں بچا سکتا۔

30 اُس دن دشمن غُراتے اور متلاطم سمندر کا سا شور مچاتے ہوئے اسرائیل پر ٹوٹ پڑیں گے۔ جہاں بھی دیکھو وہاں اندھیرا ہی اندھیرا اور مصیبت ہی مصیبت۔ بادل چھا جانے کے سبب سے روشنی تاریک ہو جائے گی۔

یسعیاہ کی بُلاہٹ

6 جس سال عُزّیاہ بادشاہ نے وفات پائی اُس سال مَیں نے رب کو اعلیٰ اور جلالی تخت پر بیٹھے دیکھا۔ اُس کے لباس کے دامن سے رب کا گھر بھر گیا۔ 2 سرافیم فرشتے اُس کے اوپر کھڑے تھے۔ ہر ایک کے چھ پَر تھے۔ دو سے وہ اپنے منہ کو اور دو سے اپنے پاؤں کو ڈھانپ لیتے تھے جبکہ دو سے وہ اُڑتے تھے۔ 3 بلند آواز سے وہ ایک دوسرے کو پکار رہے تھے، ”قدوس، قدوس، قدوس ہے رب الافواج۔ تمام دنیا اُس کے جلال سے معمور ہے۔“

4 اُن کی آوازوں سے دہلیزیں[a] ہل گئیں اور رب کا گھر دھوئیں سے بھر گیا۔ 5 مَیں چلّا اُٹھا، ”مجھ پر افسوس، مَیں برباد ہو گیا ہوں! کیونکہ گو میرے ہونٹ ناپاک ہیں، اور جس قوم کے درمیان رہتا ہوں اُس کے ہونٹ بھی نجس ہیں تو بھی مَیں نے اپنی آنکھوں سے بادشاہ رب الافواج کو دیکھا ہے۔“

6 تب سرافیم فرشتوں میں سے ایک اُڑتا ہوا میرے پاس آیا۔ اُس کے ہاتھ میں دہکتا کوئلہ تھا جو اُس نے چمٹے سے قربان گاہ سے لیا تھا۔ 7 اِس سے اُس نے میرے منہ کو چھو کر فرمایا، ”دیکھ، کوئلے نے تیرے ہونٹوں کو چھو دیا ہے۔ اب تیرا قصور دُور ہو گیا، تیرے گناہ کا کفارہ دیا گیا ہے۔“

8 پھر مَیں نے رب کی آواز سنی۔ اُس نے پوچھا، ”مَیں کس کو بھیجوں؟ کون ہماری طرف سے جائے؟“ مَیں بولا، ”مَیں حاضر ہوں۔ مجھے ہی بھیج دے۔“ 9 تب رب نے فرمایا، ”جا، اِس قوم کو بتا، 'اپنے کانوں سے سنو مگر کچھ نہ سمجھنا۔ اپنی آنکھوں سے دیکھو، مگر کچھ نہ جاننا!' 10 اِس قوم کے دل کو بے حس کر دے، اُن کے کانوں اور آنکھوں کو بند کر۔ ایسا نہ ہو کہ وہ اپنی آنکھوں سے دیکھیں، اپنے کانوں سے سنیں، میری طرف رجوع کریں اور شفا پائیں۔“

11 مَیں نے سوال کیا، ”اے رب، کب تک؟“ اُس نے جواب دیا، ”اُس وقت تک کہ ملک کے شہر ویران و سنسان، اُس کے گھر غیر آباد اور اُس کے کھیت بنجر نہ ہوں۔ 12 پہلے لازم ہے کہ رب لوگوں کو دُور دُور تک بھگا دے، کہ پورا ملک تن تنہا اور بے کس رہ جائے۔ 13 اگر قوم کا دسواں حصہ ملک میں باقی بھی رہے لیکن اُسے بھی جلا دیا جائے گا۔ وہ کسی بلوط یا دیگر لمبے چوڑے درخت کی طرح یوں کٹ جائے گا کہ مُڈھ ہی باقی رہے گا۔ تاہم یہ مُڈھ ایک مقدّس بیج ہو گا جس سے نئے سرے سے زندگی پھوٹ نکلے گی۔“

اللہ آخز کو تسلی دیتا ہے

7 جب آخز بن یوتام بن عُزیّاہ، یہوداہ کا بادشاہ تھا تو شام کا بادشاہ رضین اور اسرائیل کا بادشاہ فِقَح بن رملیاہ یروشلم کے ساتھ لڑنے کے لئے نکلے۔ لیکن وہ شہر پر قبضہ کرنے میں ناکام رہے۔ 2 جب داؤد کے شاہی گھرانے کو اطلاع ملی کہ شام کی فوج نے افرائیم کے علاقے میں اپنی لشکر گاہ لگائی ہے تو آخز بادشاہ اور اُس کی قوم لرز اُٹھے۔ اُن کے دل آندھی کے جھونکوں سے ہلنے والے درختوں کی طرح تھرتھرانے لگے۔

3 تب رب یسعیاہ سے ہم کلام ہوا، ”اپنے بیٹے شیار یاشوب[b] کو اپنے ساتھ لے کر آخز بادشاہ سے ملنے کے لئے نکل جا۔ وہ اُس نالے کے سرے کے پاس رُکا ہوا ہے جو پانی کو اوپر والے تالاب تک پہنچاتا ہے (یہ تالاب اُس راستے پر ہے جو دھوبیوں کے گھاٹ تک لے جاتا ہے)۔ 4 اُسے بتا کہ محتاط رہ کر سکون کا دامن مت چھوڑ۔ مت ڈر۔ تیرا دل رضین، شام اور بن رملیاہ کا طیش دیکھ کر ہمت نہ ہارے۔ یہ بس جلی ہوئی لکڑی کے دو بچے ہوئے ٹکڑے ہیں جو اب تک کچھ دھواں چھوڑ رہے ہیں۔ 5 بےشک شام اور اسرائیل کے بادشاہوں نے تیرے خلاف بُرے منصوبے باندھے ہیں، اور وہ کہتے ہیں، 6 'آؤ ہم یہوداہ پر حملہ کریں۔ ہم وہاں دہشت پھیلا کر اُس پر فتح پائیں اور پھر طابئیل کے

[a] لفظی مطلب: دہلیزوں میں گھومنے والی دروازوں کی چولیں۔

[b] شیار یاشوب سے مراد ہے 'ایک بچا کھچا حصہ واپس آئے گا۔'

بیٹے کو اُس کا بادشاہ بنائیں۔' [7] لیکن رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ اُن کا منصوبہ ناکام ہو جائے گا۔ بات نہیں بنے گی! [8] کیونکہ شام کا سر دمشق اور دمشق کا سر محض رضین ہے۔ جہاں تک ملکِ اسرائیل کا تعلق ہے، 65 سال کے اندر اندر وہ چکنا چُور ہو جائے گا، اور قوم نیست و نابود ہو جائے گی۔ [9] اسرائیل کا سر سامریہ اور سامریہ کا سر محض رملیاہ کا بیٹا ہے۔

اگر ایمان میں قائم نہ رہو، تو خود قائم نہیں رہو گے۔"

رب آخز کو نشان دیتا ہے

[10] رب آخز بادشاہ سے ایک بار پھر ہم کلام ہوا، [11] "اِس کی تصدیق کے لئے رب اپنے خدا سے کوئی الٰہی نشان مانگ لے، خواہ آسمان پر ہو یا پاتال میں۔"

[12] لیکن آخز نے انکار کیا، "نہیں، مَیں نشان مانگ کر رب کو نہیں آزماؤں گا۔"

[13] تب یسعیاہ نے کہا، "پھر میری بات سنو، اے داؤد کے خاندان! کیا یہ کافی نہیں کہ تم انسان کو تھکا دو؟ کیا لازم ہے کہ اللہ کو بھی تھکانے پر مُصر رہو؟ [14] چلو، پھر رب اپنی ہی طرف سے تمہیں نشان دے گا۔ نشان یہ ہو گا کہ کنواری اُمید سے ہو جائے گی۔ جب بیٹا پیدا ہو گا تو اُس کا نام عمانوایل[a] رکھے گی۔ [15] جس وقت بچہ اِتنا بڑا ہو گا کہ غلط کام رد کرنے اور اچھا کام چننے کا علم رکھے گا اُس وقت سے بالائی اور شہد کھائے گا۔ [16] کیونکہ اِس سے پہلے کہ لڑکا غلط کام رد کرنے اور اچھا کام چننے کا علم رکھے وہ ملک ویران و سنسان ہو جائے گا جس کے دونوں بادشاہوں سے تُو دہشت کھاتا ہے۔

یہوداہ بھی تباہ ہو جائے گا

[17] رب تجھے بھی تیرے آبائی خاندان اور قوم سمیت بڑی مصیبت میں ڈالے گا۔ کیونکہ وہ اسور کے بادشاہ کو تمہارے خلاف بھیجے گا۔ اُس وقت تمہیں ایسے مشکل دنوں کا سامنا کرنا پڑے گا کہ اسرائیل کے یہوداہ سے الگ ہو جانے سے لے کر آج تک نہیں گزرے۔"

[18] اُس دن رب سیٹی بجا کر دشمن کو بُلائے گا۔ کچھ مکھیوں کے غول کی طرح دریائے نیل کی دُور دراز شاخوں سے آئیں گے، اور کچھ شہد کی مکھیوں کی طرح اسور سے روانہ ہو کر ملک پر دھاوا بول دیں گے۔ [19] ہر جگہ وہ ٹک جائیں گے، گہری گھاٹیوں اور چٹانوں کی دراڑوں میں، تمام کانٹےدار جھاڑیوں میں اور ہر جوہڑ کے پاس۔ [20] اُس دن قادرِ مطلق دریائے فرات کے پرلی طرف ایک اُسترا کرائے پر لے کر تم پر چلائے گا۔ یعنی اسور کے بادشاہ کے ذریعے وہ تمہارے سر اور ٹانگوں کو مُنڈوائے گا۔ ہاں، وہ تمہاری داڑھی مونچھ کا بھی صفایا کرے گا۔

[21] اُس دن جو آدمی ایک جوان گائے اور دو بھیڑ بکریاں رکھ سکے وہ خوش قسمت ہو گا۔ [22] تو بھی وہ اِتنا دودھ دیں گی کہ وہ بالائی کھاتا رہے گا۔ ہاں، جو بھی ملک میں باقی رہ گیا ہو گا وہ بالائی اور شہد کھائے گا۔

[23] اُس دن جہاں جہاں حال میں انگور کے ہزار پودے چاندی کے ہزار سِکوں کے لئے بِکتے ہیں وہاں کانٹےدار جھاڑیاں اور اونٹ کٹارے ہی اُگیں گے۔ [24] پورا ملک کانٹےدار جھاڑیوں اور اونٹ کٹاروں کے سبب سے اِتنا جنگلی ہو گا کہ لوگ تیر اور کمان لے کر اُس میں شکار کھیلنے کے لئے جائیں گے۔ [25] جن

---

[a] عمانوایل سے مراد ہے 'اللہ ہمارے ساتھ ہے۔'

بلندیوں پر اِس وقت کھیتی باڑی کی جاتی ہے وہاں لوگ کانٹےدار پودوں اور اونٹ کٹاروں کی وجہ سے جا نہیں سکیں گے۔ گائے بَیل اُن پر چریں گے، اور بھیڑ بکریاں سب کچھ پاؤں تلے روندیں گی۔

جلد ہی لُوٹ کھسوٹ

8 رب مجھ سے ہم کلام ہوا، ”ایک بڑا تختہ لے کر اُس پر صاف الفاظ میں لکھ دے، ’جلد ہی لُوٹ کھسوٹ، سُرعت سے غارت گری‘۔“ 2 مَیں نے اُوریاہ امام اور زکریاہ بن یبرکیاہ کی موجودگی میں ایسا ہی لکھ دیا، کیونکہ دونوں معتبر گواہ تھے۔

3 اُس وقت جب مَیں اپنی بیوی نبیہ کے پاس گیا تو وہ اُمید سے ہوئی۔ بیٹا پیدا ہوا، اور رب نے مجھے حکم دیا، ”اِس کا نام ’جلد ہی لُوٹ کھسوٹ، سُرعت سے غارت گری‘ رکھ۔ 4 کیونکہ اِس سے پہلے کہ لڑکا ’ابو‘ یا ’امی‘ کہہ سکے دمشق کی دولت اور سامریہ کا مال و اسباب چھین لیا گیا ہو گا، اسور کے بادشاہ نے سب کچھ لُوٹ لیا ہو گا۔“

شِلوخ کا پانی رد کرنے کا بُرا انجام

5 ایک بار پھر رب مجھ سے ہم کلام ہوا، 6 ”یہ لوگ یروشلم میں آرام سے بہنے والے شِلوخ نالے کا پانی مسترد کر کے رضین اور فِقح بن رملیاہ سے خوش ہیں۔ 7 اِس لئے رب اُن پر دریائے فرات کا زبردست سیلاب لائے گا، اسور کا بادشاہ اپنی تمام شان و شوکت کے ساتھ اُن پر ٹوٹ پڑے گا۔ اُس کی تمام دریائی شاخیں اپنے کناروں سے نکل کر 8 سیلاب کی صورت میں یہوداہ پر سے گزریں گی۔ اے عمانوایل، پانی پرندے کی طرح اپنے پَروں کو پھیلا کر تیرے پورے ملک کو ڈھانپ لے گا، اور لوگ گلے تک اُس میں ڈوب جائیں گے۔“

9 اے قومو، بےشک جنگ کے نعرے لگاؤ۔ تم پھر بھی چکنا چُور ہو جاؤ گی۔ اے دُور دراز ممالک کے تمام باشندو، دھیان دو! بےشک جنگ کے لئے تیاریاں کرو۔ تم پھر بھی پاش پاش ہو جاؤ گے۔ کیونکہ جنگ کے لئے تیاریاں کرنے کے باوجود بھی تمہیں کچلا جائے گا۔ 10 جو بھی منصوبہ تم باندھو، بات نہیں بنے گی۔ آپس میں جو بھی فیصلہ کرو، تم ناکام ہو جاؤ گے، کیونکہ اللہ ہمارے ساتھ ہے۔[a]

رب نبی کو قوم کے بارے میں آگاہ کرتا ہے

11 جس وقت رب نے مجھے مضبوطی سے پکڑ لیا اُس وقت اُس نے مجھے اِس قوم کی راہوں پر چلنے سے خبردار کیا۔ اُس نے فرمایا، 12 ”ہر بات کو سازش مت سمجھنا جو یہ قوم سازش سمجھتی ہے۔ جس سے یہ لوگ ڈرتے ہیں اُس سے نہ ڈرنا، نہ دہشت کھانا 13 بلکہ رب الافواج سے ڈرو۔ اُسی سے دہشت کھاؤ اور اُسی کو قدوس مانو۔ 14 تب وہ اسرائیل اور یہوداہ کا مقدِس ہو گا، ایک ایسا پتھر جو ٹھوکر کا باعث بنے گا، ایک چٹان جو ٹھیس لگنے کا سبب ہو گی۔ یروشلم کے باشندے اُس کے پھندے اور جال میں اُلجھ جائیں گے۔ 15 اُن میں سے بہت سارے ٹھوکر کھائیں گے۔ وہ گر کر پاش پاش ہو جائیں گے اور پھندے میں پھنس کر پکڑے جائیں گے۔“

---

[a] عبرانی میں ’عمانوایل‘ لکھا ہے، دیکھئے 7:14 کا فٹ نوٹ۔

رب کا کلام شاگردوں کے حوالے کرنا ہے

16 مجھے مکاشفے کو لفافے میں ڈال کر محفوظ رکھنا ہے، اپنے شاگردوں کے درمیان ہی اللہ کی ہدایت پر مُہر لگانی ہے۔ 17 مَیں خود رب کے انتظار میں رہوں گا جس نے اپنے چہرے کو یعقوب کے گھرانے سے چھپا لیا ہے۔ اُسی سے مَیں اُمید رکھوں گا۔

18 اب مَیں حاضر ہوں، مَیں اور وہ بچے جو اللہ نے مجھے دیئے ہیں، ہم اسرائیل میں الٰہی اور معجزانہ نشان ہیں جن سے رب الافواج جو کوہِ صیون پر سکونت کرتا ہے لوگوں کو آگاہ کر رہا ہے۔

19 لوگ تمہیں مشورہ دیتے ہیں، ''جاؤ، مُردوں سے رابطہ کرنے والوں اور قسمت کا حال بتانے والوں سے پتا کرو، اُن سے جو باریک آوازیں نکالتے اور بڑبڑاتے ہوئے جواب دیتے ہیں۔'' لیکن اُن سے کہو، ''کیا مناسب نہیں کہ قوم اپنے خدا سے مشورہ کرے؟ ہم زندوں کی خاطر مُردوں سے بات کیوں کریں؟''

20 اللہ کی ہدایت اور مکاشفہ کی طرف رجوع کرو! جو انکار کرے اُس پر صبح کی روشنی کبھی نہیں چمکے گی۔ 21 ایسے لوگ مایوس اور فاقہ کش حالت میں ملک میں مارے مارے پھریں گے۔ اور جب بھوکے مرنے کو ہوں گے تو جھنجھلا کر اپنے بادشاہ اور اپنے خدا پر لعنت کریں گے۔ وہ اوپر آسمان 22 اور نیچے زمین کی طرف دیکھیں گے، لیکن جہاں بھی نظر پڑے وہاں مصیبت، اندھیرا اور ہول ناک تاریکی ہی دکھائی دے گی۔ اُنہیں تاریکی ہی تاریکی میں ڈال دیا جائے گا۔

آنے والے مسیح کی روشنی

9 لیکن مصیبت زدہ تاریکی میں نہیں رہیں گے۔ گو پہلے زبولون کا علاقہ اور نفتالی کا علاقہ پست ہوا ہے، لیکن آئندہ جھیل کے ساتھ کا راستہ، دریائے یردن کے پار، غیریہودیوں کا گلیل سرفراز ہو گا۔

2 اندھیرے میں چلنے والی قوم نے ایک تیز روشنی دیکھی، موت کے سائے میں ڈوبے ہوئے ملک کے باشندوں پر روشنی چمکی۔ 3 تُو نے قوم کو بڑھا کر اُسے بڑی خوشی دلائی ہے۔ تیرے حضور وہ یوں خوشی مناتے ہیں جس طرح فصل کاٹتے اور لُوٹ کا مال بانٹتے وقت منائی جاتی ہے۔ 4 تُو نے اپنی قوم کو اُس دن کی طرح چھٹکارا دیا جب تُو نے مِدیان کو شکست دی تھی۔ اُسے دبانے والا جوا ٹوٹ گیا، اور اُس پر ظلم کرنے والے کی لاٹھی ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی ہے۔ 5 زمین پر زور سے مارے گئے فوجی جوتے اور خون میں لت پت فوجی وردیاں سب حوالۂ آتش ہو کر بھسم ہو جائیں گی۔

6 کیونکہ ہمارے ہاں بچہ پیدا ہوا، ہمیں بیٹا بخشا گیا ہے۔ اُس کے کندھوں پر حکومت کا اختیار ٹھہرا رہے گا۔ وہ انوکھا مشیر، قوی خدا، ابدی باپ اور صلح سلامتی کا شہزادہ کہلائے گا۔ 7 اُس کی حکومت زور پکڑتی جائے گی، اور امن و امان کی انتہا نہیں ہو گی۔ وہ داؤد کے تخت پر بیٹھ کر اُس کی سلطنت پر حکومت کرے گا، وہ اُسے عدل و انصاف سے مضبوط کر کے اب سے ابد تک قائم رکھے گا۔ رب الافواج کی غیرت ہی اِسے انجام دے گی۔

رب کا غضب نازل ہو گا

8 رب نے یعقوب کے خلاف پیغام بھیجا، اور وہ اسرائیل پر نازل ہو گیا ہے۔ 9 اسرائیل اور سامریہ کے

تمام باشندے اِسے جلد ہی جان جائیں گے، حالانکہ وہ اِس وقت بڑی شیخی مار کر کہتے ہیں، 10 ”بے شک ہماری اینٹوں کی دیواریں گر گئی ہیں، لیکن ہم اُنہیں تراشے ہوئے پتھروں سے دوبارہ تعمیر کر لیں گے۔ بے شک ہمارے انجیرتوت کے درخت کٹ گئے ہیں، لیکن کوئی بات نہیں، ہم اُن کی جگہ دیودار کے درخت لگا لیں گے۔“ 11 لیکن رب اسرائیل کے دشمن رضین کو تقویت دے کر اُس کے خلاف بھیجے گا بلکہ اسرائیل کے تمام دشمنوں کو اُس پر حملہ کرنے کے لئے اُبھارے گا۔ 12 شام کے فوجی مشرق سے اور فلستی مغرب سے منہ پھاڑ کر اسرائیل کو ہڑپ کر لیں گے۔ تاہم رب کا غضب ٹھنڈا نہیں ہو گا بلکہ اُس کا ہاتھ مارنے کے لئے اُٹھا ہی رہے گا۔

13 کیونکہ اِس کے باوجود بھی لوگ سزا دینے والے کے پاس واپس نہیں آئیں گے اور رب الافواج کے طالب نہیں ہوں گے۔ 14 نتیجے میں رب ایک ہی دن میں اسرائیل کا نہ صرف سر بلکہ اُس کی دُم بھی کاٹے گا، نہ صرف کھجور کی شاندار شاخ بلکہ معمولی سا سرکنڈا بھی توڑے گا۔ 15 بزرگ اور اثر و رسوخ والے اسرائیل کا سر ہیں جبکہ جھوٹی تعلیم دینے والے نبی اُس کی دُم ہیں۔ 16 کیونکہ قوم کے راہنما لوگوں کو غلط راہ پر لے گئے ہیں، اور جن کی راہنمائی وہ کر رہے ہیں اُن کے دماغ میں فتور آ گیا ہے۔ 17 اِس لئے رب نہ قوم کے جوانوں سے خوش ہو گا، نہ یتیموں اور بیواؤں پر رحم کرے گا۔ کیونکہ سب کے سب بے دین اور شریر ہیں، ہر منہ کفر بکتا ہے۔ تاہم رب کا غضب ٹھنڈا نہیں ہو گا بلکہ اُس کا ہاتھ مارنے کے لئے اُٹھا ہی رہے گا۔

18 کیونکہ اُن کی بے دینی کی بھڑکتی ہوئی آگ کانٹے دار جھاڑیاں اور اونٹ کٹارے بھسم کر دیتی ہے، بلکہ گنجان جنگل بھی اُس کی زد میں آ کر دھوئیں کے کالے بادل چھوڑتا ہے۔ 19 رب الافواج کے غضب سے ملک جھُلس جائے گا اور اُس کے باشندے آگ کا لقمہ بن جائیں گے۔ یہاں تک کہ کوئی بھی اپنے بھائی پر ترس نہیں کھائے گا۔ 20 اور گو ہر ایک دائیں طرف مُڑ کر سب کچھ ہڑپ کر جائے تو بھی بھوکا رہے گا، گو بائیں طرف رُخ کر کے سب کچھ نگل جائے تو بھی سیر نہیں ہو گا۔ ہر ایک اپنے پڑوسی کو کھائے گا، 21 منسّی افرائیم کو اور افرائیم منسّی کو۔ اور دونوں مل کر یہوداہ پر حملہ کریں گے۔ تاہم رب کا غضب ٹھنڈا نہیں ہو گا بلکہ اُس کا ہاتھ مارنے کے لئے اُٹھا ہی رہے گا۔

10 تم پر افسوس جو غلط قوانین صادر کرتے اور ظالم فتوے دیتے ہو 2 تاکہ غریبوں کا حق مارو اور مظلوموں کے حقوق پامال کرو۔ بیوائیں تمہارا شکار ہوتی ہیں، اور تم یتیموں کو لُوٹ لیتے ہو۔ 3 لیکن عدالت کے دن تم کیا کرو گے، جب دُور دُور سے زبردست طوفان تم پر آن پڑے گا تو تم مدد کے لئے کس کے پاس بھاگو گے اور اپنا مال و دولت کہاں محفوظ رکھ چھوڑو گے؟ 4 جو جھک کر قیدی نہ بنے وہ گر کر ہلاک ہو جائے گا۔ تاہم رب کا غضب ٹھنڈا نہیں ہو گا بلکہ اُس کا ہاتھ مارنے کے لئے اُٹھا ہی رہے گا۔

اسور کی بھی عدالت ہو گی

5 اسور پر افسوس جو میرے غضب کا آلہ ہے، جس کے ہاتھ میں میرے قہر کی لاٹھی ہے۔ 6 مَیں اُسے ایک بے دین قوم کے خلاف بھیج رہا ہوں، ایک قوم کے خلاف جو مجھے غصہ دلاتی ہے۔ مَیں نے اسور کو حکم دیا

ہے کہ اُسے لُوٹ کر گلی کی کیچڑ کی طرح پامال کر۔

7 لیکن اُس کا اپنا ارادہ فرق ہے۔ وہ ایسی سوچ نہیں رکھتا بلکہ سب کچھ تباہ کرنے پر تُلا ہوا ہے، بہت قوموں کو نیست و نابود کرنے پر آمادہ ہے۔ 8 وہ فخر کرتا ہے، ”میرے تمام افسر تو بادشاہ ہیں۔ 9 پھر ہماری فتوحات پر غور کرو۔ کرکمیس، کلنو، ارفاد، حمات، دمشق اور سامریہ جیسے تمام شہر یکے بعد دیگرے میرے قبضے میں آ گئے ہیں۔ 10 مَیں نے کئی سلطنتوں پر قابو پا لیا ہے جن کے بُت یروشلم اور سامریہ کے بُتوں سے کہیں بہتر تھے۔ 11 سامریہ اور اُس کے بُتوں کو مَیں برباد کر چکا ہوں، اور اب مَیں یروشلم اور اُس کے بُتوں کے ساتھ بھی ایسا ہی کروں گا!“

12 لیکن کوہِ صیون پر اور یروشلم میں اپنے تمام مقاصد پورے کرنے کے بعد رب فرمائے گا، ”مَیں شاہِ اسور کو بھی سزا دوں گا، کیونکہ اُس کے مغرور دل سے کتنا بُرا کام اُبھر آیا ہے، اور اُس کی آنکھیں کتنے غرور سے دیکھتی ہیں۔ 13 وہ شیخی مار کر کہتا ہے، ’مَیں نے اپنے ہی زورِ بازو اور حکمت سے یہ سب کچھ کر لیا ہے، کیونکہ مَیں سمجھ دار ہوں۔ مَیں نے قوموں کی حدود ختم کر کے اُن کے خزانوں کو لُوٹ لیا اور زبردست سانڈ کی طرح اُن کے بادشاہوں کو مار مار کر خاک میں ملا دیا ہے۔ 14 جس طرح کوئی اپنا ہاتھ گھونسلے میں ڈال کر انڈے نکال لیتا ہے اُسی طرح مَیں نے قوموں کی دولت چھین لی ہے۔ عام آدمی پرندوں کو بھگا کر اُن کے چھوڑے ہوئے انڈے اکٹھے کر لیتا ہے جبکہ مَیں نے یہی سلوک دنیا کے تمام ممالک کے ساتھ کیا۔ جب مَیں اُنہیں اپنے قبضے میں لایا تو ایک نے بھی اپنے پَروں کو پھڑپھڑانے یا چونچ کھول کر چیں چیں کرنے کی جرأت نہ کی‘۔“

15 لیکن کیا کلہاڑی اُس کے سامنے شیخی بگھارتی جو اُسے چلاتا ہے؟ کیا آری اُس کے سامنے اپنے آپ پر فخر کرتی جو اُسے استعمال کرتا ہے؟ یہ اُتنا ہی ناممکن ہے جتنا یہ کہ لاٹھی پکڑنے والے کو گھمائے یا ڈنڈا آدمی کو اُٹھائے۔

16 چنانچہ قادرِ مطلق رب الافواج اسور کے موٹے تازے فوجیوں میں ایک مرض پھیلا دے گا جو اُن کے جسموں کو رفتہ رفتہ ضائع کرے گا۔ اسور کی شان و شوکت کے نیچے ایک بھڑکتی ہوئی آگ لگائی جائے گی۔ 17 اُس وقت اسرائیل کا نور آگ اور اسرائیل کا قدوس شعلہ بن کر اسور کی کانٹےدار جھاڑیوں اور اونٹ کٹاروں کو ایک ہی دن میں بھسم کر دے گا۔ 18 وہ اُس کے شاندار جنگلوں اور باغوں کو مکمل طور پر تباہ کر دے گا، اور وہ مریض کی طرح گھل گھل کر زائل ہو جائیں گے۔ 19 جنگلوں کے اِتنے کم درخت بچیں گے کہ بچہ بھی اُنہیں گن کر کتاب میں درج کر سکے گا۔

اسرائیل کا چھوٹا سا حصہ بچ جائے گا

20 اُس دن سے اسرائیل کا بقیہ یعنی یعقوب کے گھرانے کا بچا کھچا حصہ اُس پر مزید انحصار نہیں کرے گا جو اُسے مارتا رہا تھا، بلکہ وہ پوری وفاداری سے اسرائیل کے قدوس، رب پر بھروسا رکھے گا۔ 21 بقیہ واپس آئے گا، یعقوب کا بچا کھچا حصہ قوی خدا کے حضور لوٹ آئے گا۔ 22 اے اسرائیل، گو تُو ساحل پر کی ریت جیسا بے شمار کیوں نہ ہو تو بھی صرف ایک بچا ہوا حصہ واپس آئے گا۔ تیرے برباد ہونے کا فیصلہ ہو چکا ہے، اور انصاف کا سیلاب ملک پر آنے والا ہے۔ 23 کیونکہ اِس کا

اٹل فیصلہ ہو چکا ہے کہ قادرِ مطلق رب الافواج پورے ملک پر ہلاکت لانے کو ہے۔

24 اِس لئے قادرِ مطلق رب الافواج فرماتا ہے، ”اے صیون میں بسنے والی میری قوم، اسور سے مت ڈرنا جو لاٹھی سے تجھے مارتا ہے اور تیرے خلاف لاٹھی یوں اُٹھاتا ہے جس طرح پہلے مصر کیا کرتا تھا۔ 25 میرا تجھ پر غصہ جلد ہی ٹھنڈا ہو جائے گا اور میرا غضب اسوریوں پر نازل ہو کر اُنہیں ختم کرے گا۔“ 26 جس طرح رب الافواج نے مِدیانیوں کو مارا جب جدعون نے عوریب کی چٹان پر اُنہیں شکست دی اُسی طرح وہ اسوریوں کو بھی کوڑے سے مارے گا۔ اور جس طرح رب نے اپنی لاٹھی موسیٰ کے ذریعے سمندر کے اوپر اُٹھائی اور نتیجے میں مصر کی فوج اُس میں ڈوب گئی بالکل اُسی طرح وہ اسوریوں کے ساتھ بھی کرے گا۔ 27 اُس دن اسور کا بوجھ تیرے کندھوں پر سے اُتر جائے گا، اور اُس کا جوا تیری گردن پر سے دُور ہو کر ٹوٹ جائے گا۔

یروشلم کی طرف فاتح کی ترقی

فاتح نے یشیمون کی طرف سے چڑھ کر 28 عیات پر حملہ کیا ہے۔ اُس نے مجرون میں سے گزر کر مِکماس میں اپنا لشکری سامان چھوڑ رکھا ہے۔ 29 درے کو پار کر کے وہ کہتے ہیں، ”آج ہم رات کو جِبع میں گزاریں گے۔“ رامہ تھرتھرا رہا اور ساؤل کا شہر جِبعہ بھاگ گیا ہے۔ 30 اے جلّیم بیٹی، زور سے چیخیں مار! اے لَیسہ، دھیان دے! اے عنتوت، اُسے جواب دے! 31 مدمینہ فرار ہو گیا اور جیبیم کے باشندوں نے دوسری جگہوں میں پناہ لی ہے۔ 32 آج ہی فاتح نوب کے پاس رُک کر صیون بیٹی کے پہاڑ یعنی کوہِ یروشلم کے اوپر ہاتھ ہلائے گا۔[a]

33 دیکھو، قادرِ مطلق رب الافواج بڑے زور سے شاخوں کو توڑنے والا ہے۔ تب اونچے اونچے درخت کٹ کر گر جائیں گے، اور جو سرفراز ہیں اُنہیں خاک میں ملایا جائے گا۔ 34 وہ کلہاڑی لے کر گھنے جنگل کو کاٹ ڈالے گا بلکہ لبنان بھی زور آور کے ہاتھوں گر جائے گا۔

مسیح کی پُرامن سلطنت

11 یسّی[b] کے مُڈھ میں سے کونپل پھوٹ نکلے گی، اور اُس کی بچی ہوئی جڑوں سے شاخ نکل کر پھل لائے گی۔ 2 رب کا روح اُس پر ٹھہرے گا یعنی حکمت اور سمجھ کا روح، مشورت اور قوت کا روح، عرفان اور رب کے خوف کا روح۔ 3 رب کا خوف اُسے عزیز ہو گا۔ نہ وہ دکھاوے کی بنا پر فیصلہ کرے گا، نہ سنی سنائی باتوں کی بنا پر فتویٰ دے گا 4 بلکہ انصاف سے بے بسوں کی عدالت کرے گا اور غیر جانب داری سے ملک کے مصیبت زدوں کا فیصلہ کرے گا۔ اپنے کلام کی لاٹھی سے وہ زمین کو مارے گا اور اپنے منہ کی پھونک سے بے دین کو ہلاک کرے گا۔ 5 وہ راست بازی کے پٹکے اور وفاداری کے زیر جامے سے ملبّس رہے گا۔

6 بھیڑیا اُس وقت بھیڑ کے بچے کے پاس ٹھہرے گا، اور چیتا بھیڑ کے بچے کے پاس آرام کرے گا۔ بچھڑا، جوان شیر ببر اور موٹا تازہ بَیل مل کر رہیں گے، اور

---

[a] ایک اَور ممکنہ ترجمہ: آج ہی فاتح نوب کے پاس رُک کر کوہِ یروشلم کے اوپر ہاتھ ہلائے گا تاکہ اُسے بڑا بنائے۔

[b] یسّی سے مراد حضرت داؤد کی نسل ہے (یسّی حضرت داؤد کا باپ تھا)۔

چھوٹا لڑکا اُنہیں ہانک کر سنبھالے گا۔ 7 گائے ریچھ کے ساتھ چَرے گی، اور اُن کے بچے ایک دوسرے کے ساتھ آرام کریں گے۔ شیر ببر بَیل کی طرح بھوسا کھائے گا۔ 8 شیرخوار بچہ ناگ کی بانبی کے قریب کھیلے گا، اور جوان بچہ اپنا ہاتھ زہریلے سانپ کے بِل میں ڈالے گا۔

9 میرے تمام مقدّس پہاڑ پر نہ غلط اور نہ تباہ کن کام کیا جائے گا۔ کیونکہ ملک رب کے عرفان سے یوں معمور ہو گا جس طرح سمندر پانی سے بھرا رہتا ہے۔ 10 اُس دن یسّی کی جڑ سے پھوٹی ہوئی کونپل اُمّتوں کے لئے جھنڈا ہو گا۔ قومیں اُس کی طالب ہوں گی، اور اُس کی سکونت گاہ جلالی ہو گی۔

رب اپنی قوم کو واپس لائے گا

11 اُس دن رب ایک بار پھر اپنا ہاتھ بڑھائے گا تاکہ اپنی قوم کا وہ بچا کھچا حصہ دوبارہ حاصل کرے جو اسور، شمالی اور جنوبی مصر، ایتھوپیا، عیلام، بابل، حمات اور ساحلی علاقوں میں منتشر ہو گا۔ 12 وہ قوموں کے لئے جھنڈا گاڑ کر اسرائیل کے جلاوطنوں کو اکٹھا کرے گا۔ ہاں، وہ یہوداہ کے بکھرے افراد کو دنیا کے چاروں کونوں سے لا کر جمع کرے گا۔ 13 تب اسرائیل کا حسد ختم ہو جائے گا، اور یہوداہ کے دشمن نیست و نابود ہو جائیں گے۔ نہ اسرائیل یہوداہ سے حسد کرے گا، نہ یہوداہ اسرائیل سے دشمنی رکھے گا۔ 14 پھر دونوں مغرب میں فلستی ملک پر جھپٹ پڑیں گے اور مل کر مشرق کے باشندوں کو لُوٹ لیں گے۔ ادوم اور موآب اُن کے قبضے میں آئیں گے، اور عمون اُن کے تابع ہو جائے گا۔ 15 رب بحرِ قُلزم کو خشک کرے گا اور ساتھ ساتھ دریائے فرات کے اوپر ہاتھ ہلا کر اُس پر زور دار ہَوا چلائے گا۔ تب دریا سات ایسی نہروں میں بٹ جائے گا جو پیدل ہی پار کی جا سکیں گی۔ 16 ایک ایسا راستہ بنے گا جو رب کے بچے ہوئے افراد کو اسور سے اسرائیل تک پہنچائے گا، بالکل اُس راستے کی طرح جس نے اسرائیلیوں کو مصر سے نکلتے وقت اسرائیل تک پہنچایا تھا۔

بچے ہوؤں کی حمد و ثنا

12 اُس دن تم گیت گاؤ گے،
”اے رب، مَیں تیری ستائش کروں گا! یقیناً تُو مجھ سے ناراض تھا، لیکن اب تیرا غضب مجھ پر سے دُور ہو جائے اور تُو مجھے تسلی دے۔
2 اللہ میری نجات ہے۔ اُس پر بھروسا رکھ کر مَیں دہشت نہیں کھاؤں گا۔ کیونکہ رب خدا میری قوت اور میرا گیت ہے، وہ میری نجات بن گیا ہے۔“

3 تم شادمانی سے نجات کے چشموں سے پانی بھرو گے۔
4 اُس دن تم کہو گے، ”رب کی ستائش کرو! اُس کا نام لے کر اُسے پکارو! جو کچھ اُس نے کیا ہے دنیا کو بتاؤ، اُس کے نام کی عظمت کا اعلان کرو۔
5 رب کی تمجید کا گیت گاؤ، کیونکہ اُس نے زبردست کام کیا ہے، اور اِس کا علم پوری دنیا تک پہنچے۔
6 اے یروشلم کی رہنے والی، شادیانہ بجا کر خوشی کے نعرے لگا! کیونکہ اسرائیل کا قدوس عظیم ہے، اور وہ تیرے درمیان ہی سکونت کرتا ہے۔

بابل کے خلاف اعلان

13 درجِ ذیل بابل کے بارے میں وہ اعلان ہے جو یسعیاہ بن آموص نے رویا میں دیکھا۔

2 ننگے پہاڑ پر جھنڈا گاڑ دو۔ اُنہیں بلند آواز دو، ہاتھ ہلا کر اُنہیں شرفا کے دروازوں میں داخل ہونے کا حکم دو۔ 3 مَیں نے اپنے مقدّسین کو کام پر لگا دیا ہے، مَیں نے اپنے سورماؤں کو جو میری عظمت کی خوشی مناتے ہیں بُلا لیا ہے تاکہ میرے غضب کا آلۂ کار بنیں۔

4 سنو! پہاڑوں پر بڑے ہجوم کا شور مچ رہا ہے۔ سنو! متعدد ممالک اور جمع ہونے والی قوموں کا غل غپاڑا سنائی دے رہا ہے۔ رب الافواج جنگ کے لئے فوج جمع کر رہا ہے۔ 5 اُس کے فوجی دُور دراز علاقوں بلکہ آسمان کی انتہا سے آ رہے ہیں۔ کیونکہ رب اپنے غضب کے آلات کے ساتھ آ رہا ہے تاکہ تمام ملک کو برباد کر دے۔

6 واویلا کرو، کیونکہ رب کا دن قریب ہی ہے، وہ دن جب قادرِ مطلق کی طرف سے تباہی مچے گی۔ 7 تب تمام ہاتھ بے حس و حرکت ہو جائیں گے، اور ہر ایک کا دل ہمت ہار دے گا۔ 8 دہشت اُن پر چھا جائے گی، اور وہ جاں کنی اور دردِ زہ کی سی گرفت میں آ کر جنم دینے والی عورت کی طرح تڑپیں گے۔ ایک دوسرے کو ڈر کے مارے گھور گھور کر اُن کے چہرے آگ کی طرح تمتما رہے ہوں گے۔

9 دیکھو، رب کا بےرحم دن آ رہا ہے جب اُس کا قہر اور شدید غضب نازل ہو گا۔ اُس وقت ملک تباہ ہو جائے گا اور گناہ گار کو اُس میں سے مٹا دیا جائے گا۔

10 آسمان کے ستارے اور اُن کے جُھرمٹ نہیں چمکیں گے، سورج طلوع ہوتے وقت تاریک ہی رہے گا، اور چاند کی روشنی ختم ہو گی۔

11 مَیں دنیا کو اُس کی بدکاری کا اجر اور بےدینوں کو اُن کے گناہوں کی سزا دوں گا، مَیں شوخوں کا گھمنڈ ختم کر دوں گا اور ظالموں کا غرور خاک میں ملا دوں گا۔ 12 لوگ خالص سونے سے کہیں زیادہ نایاب ہوں گے، انسان اوفیر کے قیمتی سونے کی نسبت کہیں زیادہ کم یاب ہو گا۔

13 کیونکہ آسمان رب الافواج کے قہر کے سامنے کانپ اُٹھے گا، اُس کے شدید غضب کے نازل ہونے پر زمین لرز کر اپنی جگہ سے کھسک جائے گی۔ 14 بابل کے تمام باشندے شکاری کے سامنے دوڑنے والے غزال اور چرواہے سے محروم بھیڑ بکریوں کی طرح اِدھر اُدھر بھاگ کر اپنے ملک اور اپنی قوم میں واپس آنے کی کوشش کریں گے۔ 15 جو بھی دشمن کے قابو میں آئے گا اُسے چھیدا جائے گا، جسے بھی پکڑا جائے گا اُسے تلوار سے مارا جائے گا۔ 16 اُن کے دیکھتے دیکھتے دشمن اُن کے بچوں کو زمین پر پٹخ دے گا اور اُن کے گھروں کو لُوٹ کر اُن کی عورتوں کی عصمت دری کرے گا۔

17 مَیں مادیوں کو اُن پر چڑھا لاؤں گا، ایسے لوگوں کو جنہیں رشوت سے نہیں آزمایا جا سکتا، جو سونے چاندی کی پروا ہی نہیں کرتے۔ 18 اُن کے تیر نوجوانوں کو مار دیں گے۔ نہ وہ شیرخواروں پر ترس کھائیں گے، نہ بچوں پر رحم کریں گے۔

بابل جنگلی جانوروں کا گھر بن جائے گا

19 اللہ بابل کو جو تمام ممالک کا تاج اور بابلیوں کا

خاص فخر ہے رُوئے زمین پر سے مٹا ڈالے گا۔ اُس دن وہ سدوم اور عمورہ کی طرح تباہ ہو جائے گا۔ 20 آئندہ اُسے کبھی دوبارہ بسایا نہیں جائے گا، نسل در نسل وہ ویران ہی رہے گا۔ نہ بدُو اپنا تنبو وہاں لگائے گا، اور نہ گلہ بان اپنے ریوڑ اُس میں ٹھہرائے گا۔ 21 صرف ریگستان کے جانور کھنڈرات میں جا بسیں گے۔ شہر کے گھر اُن کی آوازوں سے گونج اُٹھیں گے، عقابی اُلّو وہاں ٹھہریں گے، اور بکرا نما جِنّ اُس میں رقص کریں گے۔ 22 جنگلی کُتے اُس کے محلوں میں روئیں گے، اور گیدڑ عیش و عشرت کے قصروں میں اپنی درد بھری آوازیں نکالیں گے۔ بابل کا خاتمہ قریب ہی ہے، اب دیر نہیں لگے گی۔

اسرائیلی واپس آئیں گے

14 کیونکہ رب یعقوب پر ترس کھائے گا، وہ دوبارہ اسرائیلیوں کو چن کر اُنہیں اُن کے اپنے ملک میں بسا دے گا۔ پردیسی بھی اُن کے ساتھ مل جائیں گے، وہ یعقوب کے گھرانے سے منسلک ہو جائیں گے۔ 2 دیگر قومیں اسرائیلیوں کو لے کر اُن کے وطن میں واپس پہنچا دیں گی۔ تب اسرائیل کا گھرانا اِن پردیسیوں کو ورثے میں پائے گا، اور یہ رب کے ملک میں اُن کے نوکر نوکرانیاں بن کر اُن کی خدمت کریں گے۔ جنہوں نے اُنہیں جلاوطن کیا تھا اُن ہی کو وہ جلاوطن کئے رکھیں گے، جنہوں نے اُن پر ظلم کیا تھا اُن ہی پر وہ حکومت کریں گے۔ 3 جس دن رب تجھے مصیبت، بے چینی اور ظالمانہ غلامی سے آرام دے گا 4 اُس دن تُو بابل کے بادشاہ پر طنز کا گیت گائے گا،

بابل پر طنز کا گیت

”یہ کیسی بات ہے؟ ظالم نیست و نابود اور اُس کے حملے ختم ہو گئے ہیں۔ 5 رب نے بے دینوں کی لاٹھی توڑ کر حکمرانوں کا وہ شاہی عصا ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ہے 6 جو طیش میں آ کر قوموں کو مسلسل مارتا رہا اور غصے سے اُن پر حکومت کرتا، بے رحمی سے اُن کے پیچھے پڑا رہا۔ 7 اب پوری دنیا کو آرام و سکون حاصل ہوا ہے، اب ہر طرف خوشی کے نعرے سنائی دے رہے ہیں۔ 8 جونیپر کے درخت اور لبنان کے دیودار بھی تیرے انجام پر خوش ہو کر کہتے ہیں، 'شکر ہے! جب سے تُو گرا دیا گیا کوئی یہاں چڑھ کر ہمیں کاٹنے نہیں آتا۔'

9 پاتال تیرے اُترنے کے باعث ہل گیا ہے۔ تیرے انتظار میں وہ مُردہ روحوں کو حرکت میں لا رہا ہے۔ وہاں دنیا کے تمام رئیس اور اقوام کے تمام بادشاہ اپنے تختوں سے کھڑے ہو کر تیرا استقبال کریں گے۔ 10 سب مل کر تجھ سے کہیں گے، 'اب تُو بھی ہم جیسا کمزور ہو گیا ہے، تُو بھی ہمارے برابر ہو گیا ہے!' 11 تیری تمام شان و شوکت پاتال میں اُتر گئی ہے، تیرے ستار خاموش ہو گئے ہیں۔ اب کیڑے تیرا گدّا اور کیچوے تیرا کمبل ہوں گے۔

12 اے ستارۂ صبح، اے ابنِ سحر، تُو آسمان سے کس طرح گر گیا ہے! جس نے دیگر ممالک کو شکست دی تھی وہ اب خود پاش پاش ہو گیا ہے۔ 13 دل میں تُو نے کہا، 'مَیں آسمان پر چڑھ کر اپنا تخت اللہ کے ستاروں کے اوپر لگا لوں گا، مَیں انتہائی شمال میں اُس پہاڑ پر جہاں دیوتا جمع ہوتے ہیں تخت نشین ہوں گا۔ 14 مَیں بادلوں کی بلندیوں پر چڑھ کر قادرِ مطلق کے بالکل برابر ہو جاؤں گا۔' 15 لیکن تجھے تو پاتال میں اُتارا

جائے گا، اُس کے سب سے گہرے گڑھے میں گرایا جائے گا۔

16 جو بھی تجھ پر نظر ڈالے گا وہ غور سے دیکھ کر پوچھے گا، 'کیا یہی وہ آدمی ہے جس نے زمین کو ہلا دیا، جس کے سامنے دیگر ممالک کانپ اُٹھے؟ 17 کیا اِسی نے دنیا کو ویران کر دیا اور اُس کے شہروں کو ڈھا کر قیدیوں کو گھر واپس جانے کی اجازت نہ دی؟'

18 دیگر ممالک کے تمام بادشاہ بڑی عزت کے ساتھ اپنے اپنے مقبروں میں پڑے ہوئے ہیں۔ 19 لیکن تجھے اپنی قبر سے دُور کسی بے کار کونپل کی طرح پھینک دیا جائے گا۔ تجھے مقتولوں سے ڈھانکا جائے گا، اُن سے جن کو تلوار سے چھیدا گیا ہے، جو پتھریلے گڑھوں میں اُتر گئے ہیں۔ تُو پاؤں تلے روندی ہوئی لاش جیسا ہو گا، 20 اور تدفین کے وقت تُو دیگر بادشاہوں سے جا نہیں ملے گا۔ کیونکہ تُو نے اپنے ملک کو تباہ اور اپنی قوم کو ہلاک کر دیا ہے۔ چنانچہ اب سے ابد تک اِن بے دینوں کی اولاد کا ذکر تک نہیں کیا جائے گا۔ 21 اِس آدمی کے بیٹوں کو پھانسی دینے کی جگہ تیار کرو! کیونکہ اُن کے باپ دادا کا قصور اِتنا سنگین ہے کہ اُنہیں مرنا ہی ہے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ دوبارہ اُٹھ کر دنیا پر قبضہ کر لیں، کہ رُوئے زمین اُن کے شہروں سے بھر جائے۔"

رب کے ہاتھوں بابل کا انجام

22 رب الافواج فرماتا ہے، "مَیں اُن کے خلاف یوں اُٹھوں گا کہ بابل کا نام و نشان تک نہیں رہے گا۔ مَیں اُس کی اولاد کو رُوئے زمین پر سے مٹا دوں گا، اور ایک بھی نہیں بچنے کا۔ 23 بابل خارپُشت کا مسکن اور دلدل کا علاقہ بن جائے گا، کیونکہ مَیں خود اُس میں تباہی کا جھاڑو پھیر دوں گا۔" یہ رب الافواج کا فرمان ہے۔

اسوری فوج کی تباہی

24 رب الافواج نے قسم کھا کر فرمایا ہے، "یقیناً سب کچھ میرے منصوبے کے مطابق ہی ہو گا، میرا ارادہ ضرور پورا ہو جائے گا۔ 25 مَیں اسور کو اپنے ملک میں چکنا چُور کر دوں گا اور اُسے اپنے پہاڑوں پر کچل ڈالوں گا۔ تب اُس کا جوا میری قوم پر سے دُور ہو جائے گا، اور اُس کا بوجھ اُس کے کندھوں پر سے اُتر جائے گا۔" 26 پوری دنیا کے بارے میں یہ منصوبہ اٹل ہے، اور رب اپنا ہاتھ تمام قوموں کے خلاف بڑھا چکا ہے۔ 27 رب الافواج نے فیصلہ کر لیا ہے، تو کون اِسے منسوخ کرے گا؟ اُس نے اپنا ہاتھ بڑھا دیا ہے، تو کون اُسے روکے گا؟

فلستیوں کا انجام قریب ہے

28 ذیل کا کلام اُس سال نازل ہوا جب آخز بادشاہ نے وفات پائی۔

29 اے تمام فلستی ملک، اِس پر خوشی مت منا کہ ہمیں مارنے والی لاٹھی ٹوٹ گئی ہے۔ کیونکہ سانپ کی بچی ہوئی جڑ سے زہریلا سانپ پھوٹ نکلے گا، اور اُس کا پھل شعلہ فشاں اُڑن اژدہا ہو گا۔ 30 تب ضرورت مندوں کو چراگاہ ملے گی، اور غریب محفوظ جگہ پر آرام کریں گے۔ لیکن تیری جڑ کو مَیں کال سے مار دوں گا، اور جو بچ جائیں اُنہیں بھی ہلاک کر دوں گا۔

31 اے شہر کے دروازے، واویلا کر! اے شہر، زور سے چیخیں مار! اے فلستیو، ہمت ہار کر لڑکھڑاتے جاؤ۔ کیونکہ شمال سے تمہاری طرف دھواں بڑھ رہا ہے، اور اُس کی صفوں میں پیچھے رہنے والا کوئی نہیں ہے۔ 32 تو

پھر ہمارے پاس بھیجے ہوئے قاصدوں کو ہم کیا جواب دیں؟ یہ کہ رب نے صیون کو قائم رکھا ہے، کہ اُس کی قوم کے مظلوم اُسی میں پناہ لیں گے۔

موآب کے انجام کا اعلان

15 موآب کے بارے میں رب کا فرمان:
ایک ہی رات میں موآب کا شہر عار تباہ ہو گیا ہے۔ ایک ہی رات میں موآب کا شہر قیر برباد ہو گیا ہے۔ 2 اب دیبون کے باشندے ماتم کرنے کے لئے اپنے مندر اور پہاڑی قربان گاہوں کی طرف چڑھ رہے ہیں۔ موآب اپنے شہروں نبو اور میدبا پر واویلا کر رہا ہے۔ ہر سر مُنڈا ہوا اور ہر داڑھی کٹ گئی ہے۔ 3 گلیوں میں وہ ٹاٹ سے ملبّس پھر رہے ہیں، چھتوں پر اور چوکوں میں سب رو رو کر آہ و بکا کر رہے ہیں۔ 4 حسبون اور اِلی عالی مدد کے لئے پکار رہے ہیں، اور اُن کی آوازیں یہض تک سنائی دے رہی ہیں۔ اِس لئے موآب کے مسلح مرد جنگ کے نعرے لگا رہے ہیں، گو وہ اندر ہی اندر کانپ رہے ہیں۔

5 میرا دل موآب کو دیکھ کر رو رہا ہے۔ اُس کے مہاجرین بھاگ کر ضُغر اور عجلت شلیشیاہ تک پہنچ رہے ہیں۔ لوگ رو رو کر لوحیت کی طرف چڑھ رہے ہیں، وہ حورونائم تک جانے والے راستے پر چلتے ہوئے اپنی تباہی پر گریہ و زاری کر رہے ہیں۔ 6 نِمریم کا پانی سوکھ گیا ہے، گھاس جھُلس گئی ہے، تمام ہریالی ختم ہو گئی ہے، سبزہ زاروں کا نام و نشان تک نہیں رہا۔ 7 اِس لئے لوگ اپنا سارا جمع شدہ سامان سمیٹ کر وادیٔ سفیدہ کو عبور کر رہے ہیں۔ 8 چیخیں موآب کی حدود تک گونج رہی ہیں، ہائے ہائے کی آوازیں اِجلائم اور بیر ایلیم تک سنائی دے رہی ہیں۔ 9 لیکن گو دیمون کی نہر خون سے سرخ ہو گئی ہے، تاہم مَیں اُس پر مزید مصیبت لاؤں گا۔ مَیں شیر ببر بھیجوں گا جو اُن پر بھی دھاوا بولیں گے جو موآب سے بچ نکلے ہوں گے اور اُن پر بھی جو ملک میں پیچھے رہ گئے ہوں گے۔

موآب اسرائیلیوں سے مدد مانگے گا

16 ملک کا جو حکمران ریگستان کے پار سلع میں ہے اُس کی طرف سے صیون بیٹی کے پہاڑ پر مینڈھا بھیج دو۔ 2 موآب کی بیٹیاں گھونسلے سے بھگائے ہوئے پرندوں کی طرح دریائے ارنون کے پایاب مقاموں پر اِدھر اُدھر پھڑپھڑا رہی ہیں۔ 3 ”ہمیں کوئی مشورہ دے، کوئی فیصلہ پیش کر۔ ہم پر سایہ ڈال تاکہ دوپہر کی تپتی دھوپ ہم پر نہ پڑے بلکہ رات جیسا اندھیرا ہو۔ مفروروں کو چھپا دے، دشمن کو پناہ گزینوں کے بارے میں اطلاع نہ دے۔ 4 موآبی مہاجروں کو اپنے پاس ٹھہرنے دے، موآبی مفروروں کے لئے پناہ گاہ ہو تاکہ وہ ہلاکو کے ہاتھ سے بچ جائیں۔“
لیکن ظالم کا انجام آنے والا ہے۔ تباہی کا سلسلہ ختم ہو جائے گا، اور کچلنے والا ملک سے غائب ہو جائے گا۔ 5 تب اللہ اپنے فضل سے داؤد کے گھرانے کے لئے تخت قائم کرے گا۔ اور جو اُس پر بیٹھے گا وہ وفاداری سے حکومت کرے گا۔ وہ انصاف کا طالب رہ کر عدالت کرے گا اور راستی قائم رکھنے میں ماہر ہو گا۔

موآب کی مناسب سزا پر افسوس

6 ہم نے موآب کے تکبر کے بارے میں سنا ہے، کیونکہ وہ حد سے زیادہ متکبر، مغرور، گھمنڈی اور شوخ

چشم ہے۔ لیکن اُس کی ڈینگیں عبث ہیں۔

7 اِس لئے موآبی اپنے آپ پر آہ و زاری کر رہے، سب مل کر آہیں بھر رہے ہیں۔ وہ سسک سسک کر قیر حراست کی کشمش کی ٹکیاں یاد کر رہے ہیں، اُن کا نہایت بُرا حال ہو گیا ہے۔ 8 حسبون کے باغ مُرجھا گئے، سِبماہ کے انگور ختم ہو گئے ہیں۔ پہلے تو اُن کی انوکھی بیلیں یعزیر بلکہ ریگستان تک پھیلی ہوئی تھیں، اُن کی کونپلیں سمندر کو بھی پار کرتی تھیں۔ لیکن اب غیر قوم حکمرانوں نے یہ عمدہ بیلیں توڑ ڈالی ہیں۔ 9 اِس لئے مَیں یعزیر کے ساتھ مل کر سِبماہ کے انگوروں کے لئے آہ و زاری کر رہا ہوں۔ اے حسبون، اے اِلی عالی، تمہاری حالت دیکھ کر میرے بے حد آنسو بہہ رہے ہیں۔ کیونکہ جب تمہارا پھل پک گیا اور تمہاری فصل تیار ہوئی تب جنگ کے نعرے تمہارے علاقے میں گونج اُٹھے۔ 10 اب خوشی و شادمانی باغوں سے غائب ہو گئی ہے، انگور کے باغوں میں گیت اور خوشی کے نعرے بند ہو گئے ہیں۔ کوئی نہیں رہا جو حوضوں میں انگور کو روند کر رس نکالے، کیونکہ مَیں نے فصل کی خوشیاں ختم کر دی ہیں۔

11 میرا دل سرود کے ماتمی سُر نکال کر موآب کے لئے نوحہ کر رہا ہے، میری جان قیر حراست کے لئے آہیں بھر رہی ہے۔ 12 جب موآب اپنی پہاڑی قربان گاہ کے سامنے حاضر ہو کر سجدہ کرتا ہے تو بے کار محنت کرتا ہے۔ جب وہ پوجا کرنے کے لئے اپنے مندر میں داخل ہوتا ہے تو فائدہ کوئی نہیں ہوتا۔

13 رب نے ماضی میں اِن باتوں کا اعلان کیا۔ 14 لیکن اب وہ مزید فرماتا ہے، ”تین سال کے اندر اندر[a] موآب کی تمام شان و شوکت اور دھوم دھام جاتی رہے گی۔ جو تھوڑے بہت بچیں گے، وہ نہایت ہی کم ہوں گے۔“

شام اور اسرائیل کی تباہی

17 دمشق شہر کے بارے میں اللہ کا فرمان: ”دمشق مٹ جائے گا، ملبے کا ڈھیر ہی رہ جائے گا۔ 2 عروعیر کے شہر بھی ویران و سنسان ہو جائیں گے۔ تب ریوڑ ہی اُن کی گلیوں میں چریں گے اور آرام کریں گے۔ کوئی نہیں ہو گا جو اُنہیں بھگائے۔ 3 اسرائیل کے قلعہ بند شہر نیست و نابود ہو جائیں گے، اور دمشق کی سلطنت جاتی رہے گی۔ شام کے جو لوگ بچ نکلیں گے اُن کا اور اسرائیل کی شان و شوکت کا ایک ہی انجام ہو گا۔“ یہ ہے رب الافواج کا فرمان۔

4 اُس دن یعقوب کی شان و شوکت کم اور اُس کا موٹا تازہ جسم لاغر ہوتا جائے گا۔ 5 فصل کی کٹائی کی سی حالت ہو گی۔ جس طرح کاٹنے والا ایک ہاتھ سے گندم کے ڈنٹھل کو پکڑ کر دوسرے سے بالوں کو کاٹتا ہے اُسی طرح اسرائیلیوں کو کاٹا جائے گا۔ اور جس طرح وادیٔ رفائیم میں غریب لوگ فصل کاٹنے والوں کے پیچھے پیچھے چل کر بچی ہوئی بالیوں کو چنتے ہیں اُسی طرح اسرائیل کے بچے ہوؤں کو چنا جائے گا۔ 6 تاہم کچھ نہ کچھ بچا رہے گا، اُن دو چار زیتونوں کی طرح جو چنتے وقت درخت کی چوٹی پر رہ جاتے ہیں۔ درخت کو ڈنڈے سے جھاڑنے کے باوجود کہیں نہ کہیں چند ایک لگے رہیں گے۔“ یہ ہے رب، اسرائیل کے خدا کا فرمان۔

[a] لفظی ترجمہ: مزدور کے سے تین سال کے اندر اندر۔

7 تب انسان اپنی نظر اپنے خالق کی طرف اُٹھائے گا، اور اُس کی آنکھیں اسرائیل کے قدوس کی طرف دیکھیں گی۔ 8 آئندہ نہ وہ اپنے ہاتھوں سے بنی ہوئی قربان گاہوں کو تکے گا، نہ اپنی اُنگلیوں سے بنے ہوئے یسیرت دیوی کے کھمبوں اور بخور کی قربان گاہوں پر دھیان دے گا۔

9 اُس وقت اسرائیلی اپنے قلعہ بند شہروں کو یوں چھوڑیں گے جس طرح کنعانیوں نے اپنے جنگلوں اور پہاڑوں کی چوٹیوں کو اسرائیلیوں کے آگے آگے چھوڑا تھا۔ سب کچھ ویران و سنسان ہو گا۔ 10 افسوس، تُو اپنی نجات کے خدا کو بھول گیا ہے۔ تجھے وہ چٹان یاد نہ رہی جس پر تُو پناہ لے سکتا ہے۔ چنانچہ اپنے پیارے دیوتاؤں کے باغ لگاتا جا، اور اُن میں پردیسی انگور کی قلمیں لگاتا جا۔ 11 شاید ہی وہ لگاتے وقت تیزی سے اُگنے لگیں، شاید ہی اُن کے پھول اُسی صبح کھلنے لگیں۔ تو بھی تیری محنت عبث ہے۔ تُو کبھی بھی اُن کے پھل سے لطف اندوز نہیں ہو گا بلکہ محض بیماری اور لاعلاج درد کی فصل کاٹے گا۔

دیگر قوموں کے بے کار حملے

12 بے شمار قوموں کا شور شرابہ سنو جو طوفانی سمندر کی سی ٹھاٹھیں مار رہی ہیں۔ اُمّتوں کا غل غپاڑا سنو جو تھپیڑے مارنے والی موجوں کی طرح گرج رہی ہیں۔ 13 کیونکہ غیرقومیں پہاڑ نما لہروں کی طرح متلاطم ہیں۔ لیکن رب اُنہیں ڈانٹے گا تو وہ دُور دُور بھاگ جائیں گی۔ جس طرح پہاڑوں پر بھوسا ہَوا کے جھونکوں سے اُڑ جاتا اور لُڑھک بوٹی آندھی میں چکر کھانے لگتی ہے اُسی طرح وہ فرار ہو جائیں گی۔ 14 شام کو اسرائیل سخت گھبرا جائے گا، لیکن پَو پھٹنے سے پہلے پہلے اُس کے دشمن مر گئے ہوں گے۔ یہی ہمیں لُوٹنے والوں کا نصیب، ہماری غارت گری کرنے والوں کا انجام ہو گا۔

ایتھوپیا کی عدالت

18 پھڑپھڑاتے بادبانوں[a] کے ملک پر افسوس! ایتھوپیا پر افسوس جہاں کوش کے دریا بہتے ہیں، 2 اور جو اپنے قاصدوں کو آبی نرسل کی کشتیوں میں بٹھا کر سمندری سفروں پر بھیجتا ہے۔ اے تیز رَو قاصدو، لمبے قد اور چکنی چپڑی جِلد والی قوم کے پاس جاؤ۔ اُس قوم کے پاس پہنچو جس سے دیگر قومیں دُور دراز علاقوں تک ڈرتی ہیں، جو زبردستی سب کچھ پاؤں تلے کچل دیتی ہے، اور جس کا ملک دریاؤں سے بٹا ہوا ہے۔

3 اے دنیا کے تمام باشندو، زمین کے تمام بسنے والو! جب پہاڑوں پر جھنڈا گاڑا جائے تو اُس پر دھیان دو! جب نرسنگا بجایا جائے تو اُس پر غور کرو! 4 کیونکہ رب مجھ سے ہم کلام ہوا ہے، "مَیں اپنی سکونت گاہ سے خاموشی سے دیکھتا رہوں گا۔ لیکن میری یہ خاموشی دوپہر کی چلچلاتی دھوپ یا موسمِ گرما میں دُھند کے بادل کی مانند ہو گی۔" 5 کیونکہ انگور کی فصل کے پکنے سے پہلے ہی رب اپنا ہاتھ بڑھا دے گا۔ پھولوں کے ختم ہونے پر جب انگور پک رہے ہوں گے وہ کونپلوں کو چھری سے کاٹے گا، پھیلتی ہوئی شاخوں کو توڑ توڑ کر اُن کی کانٹ چھانٹ کرے گا۔ 6 یہی ایتھوپیا کی حالت ہو گی۔ اُس کی لاشوں کو پہاڑوں کے شکاری پرندوں اور جنگلی جانوروں کے حوالے کیا جائے گا۔ موسمِ گرما

[a] ایک اَور ممکنہ ترجمہ: پھڑپھڑاتی ٹڈیوں۔

کے دوران شکاری پرندے اُنہیں کھاتے جائیں گے، اور سردیوں میں جنگلی جانور لاشوں سے سیر ہو جائیں گے۔

7 اُس وقت لمبے قد اور چکنی چپڑی جِلد والی یہ قوم رب الافواج کے حضور تحفہ لائے گی۔ ہاں، جن لوگوں سے دیگر قومیں دُور دراز علاقوں تک ڈرتی ہیں اور جو زبردستی سب کچھ پاؤں تلے کچل دیتے ہیں وہ دریاؤں سے بٹے ہوئے اپنے ملک سے آ کر اپنا تحفہ صیون پہاڑ پر پیش کریں گے، وہاں جہاں رب الافواج کا نام سکونت کرتا ہے۔

مصر کی عدالت

19 مصر کے بارے میں اللہ کا فرمان: رب تیز رَو بادل پر سوار ہو کر مصر آ رہا ہے۔ اُس کے سامنے مصر کے بُت تھرتھرا رہے ہیں اور مصر کی ہمت ٹوٹ گئی ہے۔ 2 ”مَیں مصریوں کو ایک دوسرے کے ساتھ لڑنے پر اُکسا دوں گا۔ بھائی بھائی کے ساتھ، پڑوسی پڑوسی کے ساتھ، شہر شہر کے ساتھ، اور بادشاہی بادشاہی کے ساتھ جنگ کرے گی۔ 3 مصر کی روح مضطرب ہو جائے گی، اور مَیں اُن کے منصوبوں کو درہم برہم کر دوں گا۔ گو وہ بُتوں، مُردوں کی روحوں، اُن سے رابطہ کرنے والوں اور قسمت کا حال بتانے والوں سے مشورہ کریں گے، 4 لیکن مَیں اُنہیں ایک ظالم مالک کے حوالے کر دوں گا، اور ایک سخت بادشاہ اُن پر حکومت کرے گا۔“ یہ ہے قادرِ مطلق رب الافواج کا فرمان۔

5 دریائے نیل کا پانی ختم ہو جائے گا، وہ بالکل سوکھ جائے گا۔ 6 مصر کی نہروں سے بدبو پھیلے گی بلکہ مصر کے نالے گھٹتے گھٹتے خشک ہو جائیں گے۔ نرسل اور سرکنڈے مُرجھا جائیں گے۔ 7 دریائے نیل کے دہانے تک جتنی بھی ہریالی اور فصلیں کنارے پر اُگتی ہیں وہ سب پژمُردہ ہو جائیں گی اور ہَوا میں بکھر کر غائب ہو جائیں گی۔ 8 مچھیرے آہ و زاری کریں گے، دریا میں کانٹا اور جال ڈالنے والے گھٹتے جائیں گے۔ 9 سَن کے ریشوں سے دھاگا بنانے والوں کو شرم آئے گی، اور جولاہوں کا رنگ فق پڑ جائے گا۔ 10 کپڑا بنانے والے سخت مایوس ہوں گے، تمام مزدور دل برداشتہ ہوں گے۔

11 ضُعَن کے افسر ناسمجھ ہی ہیں، فرعون کے دانا مشیر اُسے احمقانہ مشورے دے رہے ہیں۔ تم مصری بادشاہ کے سامنے کس طرح دعویٰ کر سکتے ہو، ”مَیں دانش مندوں کے حلقے میں شامل اور قدیم بادشاہوں کا وارث ہوں“؟ 12 اے فرعون، اب تیرے دانش مند کہاں ہیں؟ وہ معلوم کر کے تجھے بتائیں کہ رب الافواج مصر کے ساتھ کیا کچھ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ 13 ضُعَن کے افسر احمق بن بیٹھے ہیں، میمفِس کے بزرگوں نے دھوکا کھایا ہے۔ اُس کے قبائلی سرداروں کے فریب سے مصر ڈگمگانے لگا ہے۔ 14 کیونکہ رب نے اُن میں ابتری کی روح ڈال دی ہے۔ جس طرح نشے میں دُھت شرابی اپنی قَے میں لڑکھڑاتا رہتا ہے اُسی طرح مصر اُن کے مشوروں سے ڈانواں ڈول ہو گیا ہے، خواہ وہ کیا کچھ کیوں نہ کرے۔ 15 اُس کی کوئی بات نہیں بنتی، خواہ سر ہو یا دُم، کونپل ہو یا تنا۔

16 مصری اُس دن عورتوں جیسے کمزور ہوں گے۔ جب رب الافواج اُنہیں مارنے کے لئے اپنا ہاتھ اُٹھائے گا تو وہ گھبرا کر کانپ اُٹھیں گے۔ 17 ملکِ یہوداہ مصریوں کے لئے شرم کا باعث بنے گا۔ جب بھی اُس کا ذکر ہو گا تو وہ دہشت کھائیں گے، کیونکہ اُنہیں وہ منصوبہ یاد آئے گا

جو رب نے اُن کے خلاف باندھا ہے۔

مصر، اسور اور اسرائیل مل کر عبادت کریں گے

18 اُس دن مصر کے پانچ شہر کنعان کی زبان اپنا کر رب الافواج کے نام پر قسم کھائیں گے۔ اُن میں سے ایک 'تباہی کا شہر' کہلائے گا۔[a]

19 اُس دن ملکِ مصر کے بیچ میں رب کے لئے قربان گاہ مخصوص کی جائے گی، اور اُس کی سرحد پر رب کی یاد میں ستون کھڑا کیا جائے گا۔ 20 یہ دونوں رب الافواج کی حضوری کی نشان دہی کریں گے اور گواہی دیں گے کہ وہ موجود ہے۔ چنانچہ جب اُن پر ظلم کیا جائے گا تو وہ چلّا کر اُس سے فریاد کریں گے، اور رب اُن کے پاس نجات دہندہ بھیج دے گا جو اُن کی خاطر لڑ کر اُنہیں بچائے گا۔ 21 یوں رب اپنے آپ کو مصریوں پر ظاہر کرے گا۔ اُس دن وہ رب کو جان لیں گے، اور ذبح اور غلہ کی قربانیاں چڑھا کر اُس کی پرستش کریں گے۔ وہ رب کے لئے منتیں مان کر اُن کو پورا کریں گے۔ 22 رب مصر کو مارے گا بھی اور اُسے شفا بھی دے گا۔ مصری رب کی طرف رجوع کریں گے تو وہ اُن کی التجاؤں کے جواب میں اُنہیں شفا دے گا۔

23 اُس دن ایک پکی سڑک مصر کو اسور کے ساتھ منسلک کر دے گی۔ اسوری اور مصری آزادی سے ایک دوسرے کے ملک میں آئیں گے، اور دونوں مل کر اللہ کی عبادت کریں گے۔ 24 اُس دن اسرائیل بھی مصر اور اسور کے اتحاد میں شریک ہو کر تمام دنیا کے لئے برکت کا باعث ہو گا۔ 25 کیونکہ رب الافواج اُنہیں برکت دے کر فرمائے گا، ''میری قوم مصر پر برکت ہو، میرے ہاتھوں سے بنے ملک اسور پر میری برکت ہو، میری میراث اسرائیل پر برکت ہو۔''

یسعیاہ کی برہنگی اور مصر اور ایتھوپیا کا انجام

20 ایک دن اسوری بادشاہ سرجون نے اپنے کمانڈر کو اشدود سے لڑنے بھیجا۔ جب اسوریوں نے اُس فلستی شہر پر حملہ کیا تو وہ اُن کے قبضے میں آ گیا۔

2 تین سال پہلے رب یسعیاہ بن آموص سے ہم کلام ہوا تھا، ''جا، ٹاٹ کا جو لباس تُو پہنے رہا ہے اُتار۔ اپنے جوتوں کو بھی اُتار۔'' نبی نے ایسا ہی کیا اور اِسی حالت میں پھرتا رہا تھا۔ 3 جب اشدود اسوریوں کے قبضے میں آ گیا تو رب نے فرمایا، ''میرے خادم یسعیاہ کو برہنہ اور ننگے پاؤں پھرتے تین سال ہو گئے ہیں۔ اِس سے اُس نے علامتی طور پر اِس کی نشان دہی کی ہے کہ مصر اور ایتھوپیا کا کیا انجام ہو گا۔ 4 شاہِ اسور مصری قیدیوں اور ایتھوپیا کے جلاوطنوں کو اِسی حالت میں اپنے آگے آگے ہانکے گا۔ نوجوان اور بزرگ سب برہنہ اور ننگے پاؤں پھریں گے، وہ کمر سے لے کر پاؤں تک برہنہ ہوں گے۔ مصر کتنا شرمندہ ہو گا۔

5 یہ دیکھ کر فلستی دہشت کھائیں گے۔ اُنہیں شرم آئے گی، کیونکہ وہ ایتھوپیا سے اُمید رکھتے اور اپنے مصری اتحادی پر فخر کرتے تھے۔ 6 اُس وقت اِس ساحلی علاقے کے باشندے کہیں گے، 'دیکھو اُن لوگوں کی حالت جن سے ہم اُمید رکھتے تھے۔ اُن ہی کے پاس ہم بھاگ کر آئے تاکہ مدد اور اسوری بادشاہ سے چھٹکارا مل جائے۔ اگر اُن کے ساتھ ایسا ہوا تو ہم کس

[a] غالباً اِس سے مراد سورج کا شہر یعنی Heliopolis ہے۔

طرح بچیں گے‘؟‘‘

بابل کی تباہی کا اعلان

21 دلدل کے علاقے[a] کے بارے میں اللہ کا فرمان:

جس طرح دشتِ نجب میں طوفان کے تیز جھونکے بار بار آ پڑتے ہیں اُسی طرح آفت بیابان سے آئے گی، دشمن دہشت ناک ملک سے آ کر تجھ پر ٹوٹ پڑے گا۔ 2 رب نے ہول ناک رویا میں مجھ پر ظاہر کیا ہے کہ نمک حرام اور ہلاکو حرکت میں آ گئے ہیں۔ اے عیلام چل، بابل پر حملہ کر! اے مادی اُٹھ، شہر کا محاصرہ کر! مَیں ہونے دوں گا کہ بابل کے مظلوموں کی آہیں بند ہو جائیں گی۔

3 اِس لئے میری کمر شدت سے لرزنے لگی ہے۔ دردِ زہ میں مبتلا عورت کی سی گھبراہٹ میری انتڑیوں کو مروڑ رہی ہے۔ جو کچھ مَیں نے سنا ہے اُس سے مَیں تڑپ اُٹھا ہوں، اور جو کچھ مَیں نے دیکھا ہے، اُس سے مَیں حواس باختہ ہو گیا ہوں۔ 4 میرا دل دھڑک رہا ہے، کپکپی مجھ پر طاری ہو گئی ہے۔ پہلے شام کا دُھندلکا مجھے پیارا لگتا تھا، لیکن اب رویا کو دیکھ کر وہ میرے لئے دہشت کا باعث بن گیا ہے۔

5 تاہم بابل میں لوگ میز لگا کر قالین بچھا رہے ہیں۔ بےپروائی سے وہ کھانا کھا رہے اور مَے پی رہے ہیں۔ اے افسرو، اُٹھو! اپنی ڈھالوں پر تیل لگا کر لڑنے کے لئے تیار ہو جاؤ!

6 رب نے مجھے حکم دیا، ”جا کر پہرے دار کھڑا کر دے جو تجھے ہر نظر آنے والی چیز کی اطلاع دے۔ 7 جوں ہی دو گھوڑوں والے رتھ یا گدھوں اور اونٹوں پر سوار آدمی دکھائی دیں تو خبردار! پہرے دار پوری توجہ دے۔“

8 تب پہرے دار شیر ببر کی طرح پکار اُٹھا، ”میرے آقا، روز بہ روز مَیں پوری وفاداری سے اپنی بُرجی پر کھڑا رہا ہوں، اور راتوں مَیں تیار رہ کر یہاں پہرا داری کرتا آیا ہوں۔ 9 اب وہ دیکھو! دو گھوڑوں والا رتھ آ رہا ہے جس پر آدمی سوار ہے۔ اب وہ جواب میں کہہ رہا ہے، ’بابل گر گیا، وہ گر گیا ہے! اُس کے تمام بُت چکنا چُور ہو کر زمین پر بکھر گئے ہیں‘۔“

10 اے گاہنے کی جگہ پر کچلی ہوئی[b] میری قوم! جو کچھ اسرائیل کے خدا، رب الافواج نے مجھے فرمایا ہے اُسے مَیں نے تمہیں سنا دیا ہے۔

ادوم کی حالت: صبح ہونے میں کتنی دیر ہے؟

11 ادوم کے بارے میں رب کا فرمان:

سعیر کے پہاڑی علاقے سے کوئی مجھے آواز دیتا ہے، ”اے پہرے دار، صبح ہونے میں کتنی دیر باقی ہے؟ اے پہرے دار، صبح ہونے میں کتنی دیر باقی ہے؟“ 12 پہرے دار جواب دیتا ہے، ”صبح ہونے والی ہے، لیکن رات بھی۔ اگر آپ مزید پوچھنا چاہیں تو دوبارہ آ کر پوچھ لیں۔“

ملکِ عرب کا انجام

13 ملکِ عرب[c] کے بارے میں رب کا فرمان: اے

---

[a] یعنی بابل۔
[b] لفظی ترجمہ: گاہی گئی۔
[c] یا بیابان۔

ددانیوں کے قافلو، ملکِ عرب کے جنگل میں رات گزارو۔ [14] اے ملکِ تیما کے باشندو، پانی لے کر پیاسوں سے ملنے جاؤ! پناہ گزینوں کے پاس جا کر اُنہیں روٹی کھلاؤ! [15] کیونکہ وہ تلوار سے لیس دشمن سے بھاگ رہے ہیں، ایسے لوگوں سے جو تلوار تھامے اور کمان تانے اُن سے سخت لڑائی لڑے ہیں۔

[16] کیونکہ رب نے مجھ سے فرمایا، ''ایک سال کے اندر اندر[a] قیدار کی تمام شان و شوکت ختم ہو جائے گی۔ [17] قیدار کے زبردست تیراندازوں میں سے تھوڑے ہی بچ پائیں گے۔'' یہ رب، اسرائیل کے خدا کا فرمان ہے۔

یروشلم کا انجام

22 رویا کی وادی یروشلم کے بارے میں رب کا فرمان:

کیا ہوا ہے؟ سب چھتوں پر کیوں چڑھ گئے ہیں؟ [2] ہر طرف شور شرابہ مچ رہا ہے، پورا شہر بغلیں بجا رہا ہے۔ یہ کیسی بات ہے؟ تیرے مقتول نہ تلوار سے، نہ میدانِ جنگ میں مرے۔ [3] کیونکہ تیرے تمام لیڈر مل کر فرار ہوئے اور پھر تیر چلائے بغیر پکڑے گئے۔ باقی جتنے لوگ تجھ میں تھے وہ بھی دُور دُور بھاگنا چاہتے تھے، لیکن اُنہیں بھی قید کیا گیا۔

[4] اِس لئے مَیں نے کہا، ''اپنا منہ مجھ سے پھیر کر مجھے زار زار رونے دو۔ مجھے تسلی دینے پر بضد نہ رہو جبکہ میری قوم تباہ ہو رہی ہے۔'' [5] کیونکہ قادرِ مطلق رب الافواج رویا کی وادی پر ہول ناک دن لایا ہے۔ ہر طرف گھبراہٹ، کچلے ہوئے لوگ اور ابتری نظر آتی ہے۔ شہر کی چاردیواری ٹوٹنے لگی ہے، پہاڑوں میں چیخیں گونج رہی ہیں۔

[6] عیلام کے فوجی اپنے ترکش اُٹھا کر رتھوں، آدمیوں اور گھوڑوں کے ساتھ آ گئے ہیں۔ قیر کے مرد بھی اپنی ڈھالیں غلاف سے نکال کر تجھ سے لڑنے کے لئے نکل آئے ہیں۔ [7] یروشلم کے گرد و نواح کی بہترین وادیاں دشمن کے رتھوں سے بھر گئی ہیں، اور اُس کے گھڑسوار شہر کے دروازے پر حملہ کرنے کے لئے اُس کے سامنے کھڑے ہو گئے ہیں۔ [8] جو بھی بندوبست یہوداہ نے اپنے تحفظ کے لئے کر لیا تھا وہ ختم ہو گیا ہے۔

اُس دن تم لوگوں نے کیا کیا؟ تم 'جنگل گھر' نامی سلاح خانے میں جا کر اسلحہ کا معائنہ کرنے لگے۔ [9-11] تم نے اُن متعدد دراڑوں کا جائزہ لیا جو داؤد کے شہر کی فصیل میں پڑ گئی تھیں۔ اُسے مضبوط کرنے کے لئے تم نے یروشلم کے مکانوں کو گن کر اُن میں سے کچھ گرا دیئے۔ ساتھ ساتھ تم نے نچلے تالاب کا پانی جمع کیا۔ اوپر کے پرانے تالاب سے نکلنے والا پانی جمع کرنے کے لئے تم نے اندرونی اور بیرونی فصیل کے درمیان ایک اَور تالاب بنا لیا۔ لیکن افسوس، تم اُس کی پروا نہیں کرتے جو یہ سارا سلسلہ عمل میں لایا۔ اُس پر تم توجہ ہی نہیں دیتے جس نے بڑی دیر پہلے اِسے تشکیل دیا تھا۔

[12] اُس وقت قادرِ مطلق رب الافواج نے حکم دیا کہ گریہ و زاری کرو، اپنے بالوں کو مُنڈوا کر ٹاٹ کا لباس پہن لو۔ [13] لیکن کیا ہوا؟ تمام لوگ شادیانہ بجا کر خوشی منا رہے ہیں۔ ہر طرف بَیلوں اور بھیڑ بکریوں کو ذبح کیا جا رہا ہے۔ سب گوشت اور مَے سے لطف اندوز ہو کر کہہ رہے ہیں، ''آؤ، ہم کھائیں پئیں، کیونکہ کل تو مر ہی جانا ہے۔''

[a] لفظی ترجمہ: مزدور کے سے ایک سال کے اندر اندر۔

14 لیکن رب الافواج نے میری موجودگی میں ہی ظاہر کیا ہے کہ یقیناً یہ قصور تمہارے مرتے دم تک معاف نہیں کیا جائے گا۔[a] یہ قادرِ مطلق رب الافواج کا فرمان ہے۔

رب شِبناہ کی جگہ اِلیاقیم کو مقرر کرے گا

15 قادرِ مطلق رب الافواج فرماتا ہے، ”اُس نگران شِبناہ کے پاس چل جو محل کا انچارج ہے۔ اُسے پیغام پہنچا دے، 16 ’تُو یہاں کیا کر رہا ہے؟ کس نے تجھے یہاں اپنے لئے مقبرہ تراشنے کی اجازت دی؟ تُو کون ہے کہ بلندی پر اپنے لئے مزار بنوائے، چٹان میں آرام گاہ کھدوائے؟ 17 اے مرد، خبردار! رب تجھے زور سے دُور دُور تک پھینکنے والا ہے۔ وہ تجھے پکڑ لے گا 18 اور مروڑ مروڑ کر گیند کی طرح ایک وسیع ملک میں پھینک دے گا۔ وہیں تُو مرے گا، وہیں تیرے شاندار رتھ پڑے رہیں گے۔ کیونکہ تُو اپنے مالک کے گھرانے کے لئے شرم کا باعث بنا ہے۔ 19 مَیں تجھے برطرف کروں گا، اور تُو زبردستی اپنے عُہدے اور منصب سے فارغ کر دیا جائے گا۔

20 اُس دن مَیں اپنے خادم اِلیاقیم بن خِلقیاہ کو بُلاؤں گا۔ 21 مَیں اُسے تیرا ہی سرکاری لباس اور کمربند پہنا کر تیرا اختیار اُسے دے دوں گا۔ اُس وقت وہ یہوداہ کے گھرانے اور یروشلم کے تمام باشندوں کا باپ بنے گا۔ 22 مَیں اُس کے کندھے پر داؤد کے گھرانے کی چابی رکھ دوں گا۔ جو دروازہ وہ کھولے گا اُسے کوئی بند نہیں کر سکے گا، اور جو دروازہ وہ بند کرے گا اُسے کوئی کھول نہیں سکے گا۔ 23 وہ کھونٹی کی مانند ہو گا جس کو مَیں زور سے ٹھونک کر مضبوط دیوار میں لگا دوں گا۔ اُس سے اُس کے باپ کے گھرانے کو شرافت کا اونچا مقام حاصل ہو گا۔

24 لیکن پھر آبائی گھرانے کا پورا بوجھ اُس کے ساتھ لٹک جائے گا۔ تمام اولاد اور رشتے دار، تمام چھوٹے برتن پیالوں سے لے کر مرتبانوں تک اُس کے ساتھ لٹک جائیں گے۔ 25 رب الافواج فرماتا ہے کہ اُس وقت مضبوط دیوار میں لگی یہ کھونٹی نکل جائے گی۔ اُسے توڑا جائے گا تو وہ گر جائے گی، اور اُس کے ساتھ لٹکا سارا سامان ٹوٹ جائے گا۔“ یہ رب کا فرمان ہے۔

صور اور صیدا کی تباہی

23 صور کے بارے میں اللہ کا فرمان: اے ترسیس کے عمدہ جہازو،[b] واویلا کرو! کیونکہ صور تباہ ہو گیا ہے، وہاں ٹکنے کی جگہ تک نہیں رہی۔ جزیرۂ قبرص سے واپس آتے وقت اُنہیں اطلاع دی گئی۔ 2 اے ساحلی علاقے میں بسنے والو، آہ و زاری کرو! اے صیدا کے تاجرو، ماتم کرو! تیرے قاصد سمندر کو پار کرتے تھے، 3 وہ گہرے پانی پر سفر کرتے ہوئے مصر[c] کا غلہ تجھ تک پہنچاتے تھے، کیونکہ تُو ہی دریائے نیل کی فصل سے نفع کماتا تھا۔ یوں تُو تمام

[a] لفظی ترجمہ: یقیناً اِس قصور کا کفارہ تمہارے مرتے دم تک نہیں دیا جائے گا۔

[b] ’ترسیس کا جہاز‘ نہ صرف ملکِ ترسیس کے جہاز کے لئے بلکہ ہر عمدہ قسم کے تجارتی جہاز کے لئے استعمال ہوتا تھا۔ دیکھئے آیت 14۔

[c] عبرانی میں ’سیحور‘ مستعمل ہے جو دریائے نیل کی ایک شاخ ہے۔

قوموں کا تجارتی مرکز بنا۔

4 لیکن اب شرم سار ہو، اے صیدا ، کیونکہ سمندر کا قلعہ بند شہر صور کہتا ہے، ''ہائے، سب کچھ تباہ ہو گیا ہے۔ اب ایسا لگتا ہے کہ مَیں نے نہ کبھی دردِ زہ میں مبتلا ہو کر بچے جنم دیئے، نہ کبھی بیٹے بیٹیاں پالے۔''

5 جب یہ خبر مصر تک پہنچے گی تو وہاں کے باشندے تڑپ اُٹھیں گے۔

6 چنانچہ سمندر کو پار کر کے ترسیس تک پہنچو! اے ساحلی علاقے کے باشندو، گریہ و زاری کرو! 7 کیا یہ واقعی تمہارا وہ شہر ہے جس کی رنگ رلیاں مشہور تھیں، وہ قدیم شہر جس کے پاؤں اُسے دُور دراز علاقوں تک لے گئے تاکہ وہاں نئی آبادیاں قائم کرے؟ 8 کس نے صور کے خلاف یہ منصوبہ باندھا؟ یہ شہر تو پہلے بادشاہوں کو تخت پر بٹھایا کرتا تھا، اور اُس کے سوداگر رئیس تھے، اُس کے تاجر دنیا کے شرفا میں گنے جاتے تھے۔ 9 رب الافواج نے یہ منصوبہ باندھا تاکہ تمام شان و شوکت کا گھمنڈ پست اور دنیا کے تمام عُہدے دار زیر ہو جائیں۔

10 اے ترسیس بیٹی، اب سے اپنی زمین کی کھیتی باڑی کر، اُن کسانوں کی طرح کاشت کاری کر جو دریائے نیل کے کنارے اپنی فصلیں لگاتے ہیں، کیونکہ تیری بندرگاہ جاتی رہی ہے۔ 11 رب نے اپنے ہاتھ کو سمندر کے اوپر اُٹھا کر ممالک کو ہلا دیا۔ اُس نے حکم دیا ہے کہ کنعان[a] کے قلعے برباد ہو جائیں۔ 12 اُس نے فرمایا، ''اے صیدا بیٹی، اب سے تیری رنگ رلیاں بند رہیں گی۔ اے کنواری جس کی عصمت دری ہوئی ہے، اُٹھ اور سمندر کو پار کر کے قبرص میں پناہ لے۔ لیکن وہاں بھی تُو آرام نہیں کر پائے گی۔''

13 ملکِ بابل پر نظر ڈالو۔ یہ قوم تو نیست و نابود ہو گئی، اُس کا ملک جنگلی جانوروں کا گھر بن گیا ہے۔ اسوریوں نے بُرج بنا کر اُسے گھیر لیا اور اُس کے قلعوں کو ڈھا دیا۔ ملبے کا ڈھیر ہی رہ گیا ہے۔

14 اے ترسیس کے عمدہ جہازو، ہائے ہائے کرو، کیونکہ تمہارا قلعہ تباہ ہو گیا ہے!

15 تب صور انسان کی یاد سے اُتر جائے گا۔ لیکن 70 سال یعنی ایک بادشاہ کی مدت العمر کے بعد صور اُس طرح بحال ہو جائے گا جس طرح گیت میں کسبی کے بارے میں گایا جاتا ہے،

16 ''اے فراموش کسبی، چل! اپنا سرود پکڑ کر گلیوں میں پھر! سرود کو خوب بجا، کئی ایک گیت گا تاکہ لوگ تجھے یاد کریں۔''

17 کیونکہ 70 سال کے بعد رب صور کو بحال کرے گا۔ کسبی دوبارہ پیسے کمائے گی، دنیا کے تمام ممالک اُس کے گاہک بنیں گے۔ 18 لیکن جو پیسے وہ کمائے گی وہ رب کے لئے مخصوص ہوں گے۔ وہ ذخیرہ کرنے کے لئے جمع نہیں ہوں گے بلکہ رب کے حضور ٹھہرنے والوں کو دیئے جائیں گے تاکہ جی بھر کر کھا سکیں اور شاندار کپڑے پہن سکیں۔

رب تمام دنیا کی عدالت کرتا ہے

24 دیکھو، رب دنیا کو ویران و سنسان کر دے گا، رُوئے زمین کو اُلٹ پلٹ کر کے اُس

[a] کنعان سے مراد لبنان یعنی قدیم زمانے کا Phoenicia ہے۔

کے باشندوں کو منتشر کر دے گا۔ 2 کسی کو بھی چھوڑا نہیں جائے گا، خواہ امام ہو یا عام شخص، مالک یا نوکر، مالکن یا نوکرانی، بیچنے والا یا خریدار، اُدھار لینے یا دینے والا، قرض دار یا قرض خواہ۔ 3 زمین مکمل طور پر اُجڑ جائے گی، اُسے سراسر لُوٹا جائے گا۔ رب ہی نے یہ سب کچھ فرمایا ہے۔

4 زمین سوکھ سوکھ کر سکڑ جائے گی، دنیا خشک ہو کر مُرجھا جائے گی۔ اُس کے بڑے بڑے لوگ بھی نڈھال ہو جائیں گے۔ 5 زمین کے اپنے باشندوں نے اُس کی بے حرمتی کی ہے، کیونکہ وہ شریعت کے تابع نہ رہے بلکہ اُس کے احکام کو تبدیل کر کے اللہ کے ساتھ کا ابدی عہد توڑ دیا ہے۔

6 اِسی لئے زمین لعنت کا لقمہ بن گئی ہے، اُس پر بسنے والے اپنی سزا بُھگت رہے ہیں۔ اِسی لئے دنیا کے باشندے بھسم ہو رہے ہیں اور کم ہی باقی رہ گئے ہیں۔ 7 انگور کا تازہ رس سوکھ کر ختم ہو رہا، انگور کی بیلیں مُرجھا رہی ہیں۔ جو پہلے خوش باش تھے وہ آہیں بھرنے لگے ہیں۔ 8 دفوں کی خوش کن آوازیں بند، رنگ رلیاں منانے والوں کا شور بند، سرودوں کے سُریلے نغمے بند ہو گئے ہیں۔ 9 اب لوگ گیت گا گا کر مے نہیں پیتے بلکہ شراب اُنہیں کڑوی ہی لگتی ہے۔ 10 ویران و سنسان شہر تباہ ہو گیا ہے، ہر گھر کے دروازے پر کُنڈی لگی ہے تاکہ اندر گھُسنے والوں سے محفوظ رہے۔ 11 گلیوں میں لوگ گریہ و زاری کر رہے ہیں کہ مے ختم ہے۔ ہر خوشی دُور ہو گئی ہے، ہر شادمانی زمین سے غائب ہے۔ 12 شہر میں ملبے کے ڈھیر ہی رہ گئے ہیں، اُس کے دروازے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے ہیں۔

13 کیونکہ ملک کے درمیان اور اقوام کے بیچ میں یہی صورتِ حال ہو گی کہ چند ایک ہی بچ پائیں گے، بالکل اُن دو چار زیتونوں کی مانند جو درخت کو جھاڑنے کے باوجود اُس پر رہ جاتے ہیں، یا اُن دو چار انگوروں کی طرح جو فصل چننے کے باوجود بیلوں پر لگے رہتے ہیں۔ 14 لیکن یہ چند ایک ہی پکار کر خوشی کے نعرے لگائیں گے۔ مغرب سے وہ رب کی عظمت کی ستائش کریں گے۔ 15 چنانچہ مشرق میں رب کو جلال دو، جزیروں میں اسرائیل کے خدا کے نام کی تعظیم کرو۔ 16 ہمیں دنیا کی انتہا سے گیت سنائی دے رہے ہیں، ”راست خدا کی تعریف ہو!“

لیکن مَیں بول اُٹھا، ”ہائے، مَیں گھُل گھُل کر مر رہا ہوں، مَیں گھُل گھُل کر مر رہا ہوں! مجھ پر افسوس، کیونکہ بےوفا اپنی بےوفائی دکھا رہے ہیں، بےوفا کھلے طور پر اپنی بےوفائی دکھا رہے ہیں!“ 17 اے دنیا کے باشندو، تم دہشت ناک مصیبت، گڑھوں اور پھندوں میں پھنس جاؤ گے۔ 18 تب جو ہول ناک آوازوں سے بھاگ کر بچ جائے وہ گڑھے میں گر جائے گا، اور جو گڑھے سے نکل جائے وہ پھندے میں پھنس جائے گا۔ کیونکہ آسمان کے دریچے کھل رہے اور زمین کی بنیادیں ہل رہی ہیں۔ 19 زمین کڑک سے پھٹ رہی ہے۔ وہ ڈگمگا رہی، جھوم رہی، 20 نشے میں آئے شرابی کی طرح لڑکھڑا رہی اور کچی جھونپڑی کی طرح جھول رہی ہے۔ آخرکار وہ اپنی بےوفائی کے بوجھ تلے اِتنے دھڑام سے گرے گی کہ آئندہ کبھی نہیں اُٹھنے کی۔

21 اُس دن رب آسمان کے لشکر اور زمین کے بادشاہوں سے جواب طلب کرے گا۔ 22 تب وہ گرفتار ہو کر گڑھے میں جمع ہوں گے، اُنہیں قیدخانے میں ڈال کر متعدد دنوں کے بعد سزا ملے گی۔ 23 اُس وقت چاند نادم ہو گا اور سورج شرم کھائے گا، کیونکہ رب

الافواج کوہِ صیون پر تخت نشین ہو گا۔ وہاں یروشلم میں وہ بڑی شان و شوکت کے ساتھ اپنے بزرگوں کے سامنے حکومت کرے گا۔

نجات کے لئے اللہ کی تعریف

25 اے رب، تُو میرا خدا ہے، مَیں تیری تعظیم اور تیرے نام کی تعریف کروں گا۔ کیونکہ تُو نے بڑی وفاداری سے انوکھا کام کر کے قدیم زمانے میں بندھے ہوئے منصوبوں کو پورا کیا ہے۔

2 تُو نے شہر کو ملبے کا ڈھیر بنا کر حملوں سے محفوظ آبادی کو کھنڈرات میں تبدیل کر دیا۔ غیرملکیوں کا قلعہ بند محل یوں خاک میں ملایا گیا کہ آئندہ کبھی شہر نہیں کہلائے گا، کبھی از سرِ نو تعمیر نہیں ہو گا۔

3 یہ دیکھ کر ایک زور آور قوم تیری تعظیم کرے گی، زبردست اقوام کے شہر تیرا خوف مانیں گے۔ 4 کیونکہ تُو پست حالوں کے لئے قلعہ اور مصیبت زدہ غریبوں کے لئے پناہ گاہ ثابت ہوا ہے۔ تیری آڑ میں انسان طوفان اور گرمی کی شدت سے محفوظ رہتا ہے۔ گو زبردستوں کی پھونکیں بارش کی بوچھاڑ 5 یا ریگستان میں تپش جیسی کیوں نہ ہوں، تاہم تُو غیرملکیوں کی گرج کو روک دیتا ہے۔ جس طرح بادل کے سائے سے جھلستی گرمی جاتی رہتی ہے، اُسی طرح زبردستوں کی شیخی کو تُو بند کر دیتا ہے۔

یروشلم میں بین الاقوامی ضیافت

6 یہیں کوہِ صیون پر رب الافواج تمام اقوام کی زبردست ضیافت کرے گا۔ بہترین قسم کی قدیم اور صاف شفاف مَے پی جائے گی، عمدہ اور لذیذ ترین کھانا کھایا جائے گا۔

7 اِسی پہاڑ پر وہ تمام اُمّتوں پر کا نقاب اُتارے گا اور تمام اقوام پر کا پردہ ہٹا دے گا۔ 8 موت الٰہی فتح کا لقمہ ہو کر ابد تک نیست و نابود رہے گی۔ تب رب قادرِ مطلق ہر چہرے کے آنسو پونچھ کر تمام دنیا میں سے اپنی قوم کی رُسوائی دُور کرے گا۔ رب ہی نے یہ سب کچھ فرمایا ہے۔ 9 اُس دن لوگ کہیں گے، ”یہی ہمارا خدا ہے جس کی نجات کے انتظار میں ہم رہے۔ یہی ہے رب جس سے ہم اُمید رکھتے رہے۔ آؤ، ہم شادیانہ بجا کر اُس کی نجات کی خوشی منائیں۔“

رب موآب کے قلعوں کو ڈھا دے گا

10 رب کا ہاتھ اِس پہاڑ پر ٹھہرا رہے گا۔ لیکن موآب کو وہ یوں روندے گا جس طرح بھوسا گوبر میں ملانے کے لئے روندا جاتا ہے۔ 11 اور گو موآب ہاتھ پھیلا کر اُس میں تیرنے کی کوشش کرے تو بھی رب اُس کا غرور گوبر میں دبائے رکھے گا، چاہے وہ کتنی مہارت سے ہاتھ پاؤں مارنے کی کوشش کیوں نہ کرے۔ 12 اے موآب، وہ تیری بلند اور قلعہ بند دیواروں کو گرائے گا، اُنہیں ڈھا کر خاک میں ملائے گا۔

ہمارا خدا مضبوط چٹان ہے

26 اُس دن ملکِ یہوداہ میں گیت گایا جائے گا،

”ہمارا شہر مضبوط ہے، کیونکہ ہم اللہ کی نجات دینے والی چاردیواری اور پُشتوں سے گھرے ہوئے ہیں۔

2 شہر کے دروازوں کو کھولو تاکہ راست قوم داخل ہو، وہ قوم جو وفادار رہی ہے۔

[3] اے رب، جس کا ارادہ مضبوط ہے اُسے تُو محفوظ رکھتا ہے۔ اُسے پوری سلامتی حاصل ہے، کیونکہ وہ تجھ پر بھروسا رکھتا ہے۔

[4] رب پر ابد تک اعتماد رکھو! کیونکہ رب خدا ابدی چٹان ہے۔

[5] وہ بلندیوں پر رہنے والوں کو زیر اور اونچے شہر کو نیچا کر کے خاک میں ملا دیتا ہے۔

[6] ضرورت مند اور پست حال اُسے پاؤں تلے کچل دیتے ہیں۔"

دعا

[7] اے اللہ، راست باز کی راہ ہموار ہے، کیونکہ تُو اُس کا راستہ چلنے کے قابل بنا دیتا ہے۔

[8] اے رب، ہم تیرے انتظار میں رہتے ہیں، اُس وقت بھی جب تُو ہماری عدالت کرتا ہے۔ ہم تیرے نام اور تیری تمجید کے آرزومند رہتے ہیں۔

[9] رات کے وقت میری روح تیرے لئے تڑپتی، میرا دل تیرا طالب رہتا ہے۔ کیونکہ دنیا کے باشندے اُس وقت انصاف کا مطلب سیکھتے ہیں جب تُو دنیا کی عدالت کرتا ہے۔

[10] افسوس، جب بےدین پر رحم کیا جاتا ہے تو وہ انصاف کا مطلب نہیں سیکھتا بلکہ انصاف کے ملک میں بھی غلط کام کرنے سے باز نہیں رہتا، وہاں بھی رب کی عظمت کا لحاظ نہیں کرتا۔

[11] اے رب، گو تیرا ہاتھ اُنہیں مارنے کے لئے اُٹھا ہوا ہے تو بھی وہ دھیان نہیں دیتے۔ لیکن ایک دن اُن کی آنکھیں کھل جائیں گی، اور وہ تیری اپنی قوم کے لئے غیرت کو دیکھ کر شرمندہ ہو جائیں گے۔ تب تُو اپنی بھسم کرنے والی آگ اُن پر نازل کرے گا۔

[12] اے رب، تُو ہمیں امن و امان مہیا کرتا ہے بلکہ ہماری تمام کامیابیاں تیرے ہی ہاتھ سے حاصل ہوئی ہیں۔

[13] اے رب ہمارے خدا، گو تیرے سوا دیگر مالک ہم پر حکومت کرتے آئے ہیں تو بھی ہم تیرے ہی فضل سے تیرے نام کو یاد کر پائے۔ [14] اب یہ لوگ مر گئے ہیں اور آئندہ کبھی زندہ نہیں ہوں گے، اُن کی روحیں کوچ کر گئی ہیں اور آئندہ کبھی واپس نہیں آئیں گی۔ کیونکہ تُو نے اُنہیں سزا دے کر ہلاک کر دیا، اُن کا نام و نشان مٹا ڈالا ہے۔

[15] اے رب، تُو نے اپنی قوم کو فروغ دیا ہے۔ تُو نے اپنی قوم کو بڑا بنا کر اپنے جلال کا اظہار کیا ہے۔ تیرے ہاتھ سے اُس کی سرحدیں چاروں طرف بڑھ گئی ہیں۔

[16] اے رب، وہ مصیبت میں پھنس کر تجھے تلاش کرنے لگے، تیری تادیب کے باعث منتر پھونکنے لگے۔

[17] اے رب، تیرے حضور ہم دردِ زہ میں مبتلا عورت کی طرح تڑپتے اور چیختے چلّاتے رہے۔ [18] جننے کا درد محسوس کر کے ہم پیچ و تاب کھا رہے تھے۔ لیکن افسوس، ہَوا ہی پیدا ہوئی۔ نہ ہم نے ملک کو نجات دی، نہ دنیا کے نئے باشندے پیدا ہوئے۔

[19] لیکن تیرے مُردے دوبارہ زندہ ہوں گے، اُن

کی لاشیں ایک دن جی اُٹھیں گی۔ اے خاک میں بسنے والو، جاگ اُٹھو اور خوشی کے نعرے لگاؤ! کیونکہ تیری اوس نوروں کی شبنم ہے، اور زمین مُردہ روحوں کو جنم دے گی۔

رب اسرائیل کے دشمنوں سے بدلہ لے گا

20 اے میری قوم، جا اور تھوڑی دیر کے لئے اپنے کمروں میں چھپ کر کُنڈی لگا لے۔ جب تک رب کا غضب ٹھنڈا نہ ہو وہاں ٹھہری رہ۔ 21 کیونکہ دیکھ، رب اپنی سکونت گاہ سے نکلنے کو ہے تاکہ دنیا کے باشندوں کو سزا دے۔ تب زمین اپنے آپ پر بہایا ہوا خون فاش کرے گی اور اپنے مقتولوں کو مزید چھپائے نہیں رکھے گی۔

27 اُس دن رب اُس بھاگنے اور پیچ و تاب کھانے والے سانپ کو سزا دے گا جو لِویاتان کہلاتا ہے۔ اپنی سخت، عظیم اور طاقت ور تلوار سے وہ سمندر کے اژدہے کو مار ڈالے گا۔

انگور کے باغ کا نیا گیت

2 اُس دن کہا جائے گا،

"انگور کا کتنا خوب صورت باغ ہے! اُس کی تعریف میں گیت گاؤ! 3 مَیں، رب خود ہی اُسے سنبھالتا، اُسے مسلسل پانی دیتا رہتا ہوں۔ دن رات مَیں اُس کی پہرا داری کرتا ہوں تاکہ کوئی اُسے نقصان نہ پہنچائے۔ 4 اب میرا غصہ ٹھنڈا ہو گیا ہے۔ لیکن اگر باغ میں اونٹ کٹارے اور خاردار جھاڑیاں مل جائیں تو مَیں اُن سے نپٹ لوں گا، مَیں اُن سے جنگ کر کے سب کو جلا دوں گا۔ 5 لیکن اگر وہ مان جائیں تو میرے پاس آ کر پناہ لیں۔ وہ میرے ساتھ صلح کریں، ہاں میرے ساتھ صلح کریں۔"

سزا کے باوجود اسرائیل پر رحم

6 ایک وقت آئے گا کہ یعقوب جڑ پکڑے گا۔ اسرائیل کو پھول لگ جائیں گے، اُس کی کونپلیں نکلیں گی اور دنیا اُس کے پھل سے بھر جائے گی۔ 7 کیا رب نے اپنی قوم کو یوں مارا جس طرح اُس نے اسرائیل کو مارنے والوں کو مارا ہے؟ ہرگز نہیں! یا کیا اسرائیل کو یوں قتل کیا گیا جس طرح اُس کے قاتلوں کو قتل کیا گیا ہے؟ 8 نہیں، بلکہ تُو نے اُسے ڈرا کر اور بھگا کر اُس سے جواب طلب کیا، تُو نے اُس کے خلاف مشرق سے تیز آندھی بھیج کر اُسے اپنے حضور سے نکال دیا۔

9 اِس طرح یعقوب کے قصور کا کفارہ دیا جائے گا۔ اور جب اسرائیل کا گناہ دُور ہو جائے گا تو نتیجے میں وہ تمام غلط قربان گاہوں کو چونے کے پتھروں کی طرح چکنا چُور کرے گا۔ نہ یسیرت دیوی کے کھمبے، نہ بخور جلانے کی غلط قربان گاہیں کھڑی رہیں گی۔ 10 کیونکہ قلعہ بند شہر تنہا رہ گیا ہے۔ لوگوں نے اُسے ویران چھوڑ کر ریگستان کی طرح ترک کر دیا ہے۔ اب سے اُس میں بچھڑے ہی چریں گے۔ وہی اُس کی گلیوں میں آرام کر کے اُس کی ٹہنیوں کو چبا لیں گے۔ 11 تب اُس کی شاخیں سوکھ جائیں گی اور عورتیں اُنہیں توڑ توڑ کر جلائیں گی۔ کیونکہ یہ قوم سمجھ سے خالی ہے، لہٰذا اُس کا خالق اُس پر ترس نہیں کھائے گا، جس نے اُسے تشکیل دیا وہ اُس پر مہربانی نہیں کرے گا۔

12 اُس دن تم اسرائیلی غلہ جیسے ہو گے، اور رب تمہاری بالیوں کو دریائے فرات سے لے کر مصر کی شمالی سرحد پر واقع وادیٔ مصر تک کاٹے گا۔ پھر وہ تمہیں گاہ کر دانہ بہ دانہ تمام غلہ اکٹھا کرے گا۔ 13 اُس دن نرسنگا بلند آواز سے بجے گا۔ تب اسور میں تباہ ہونے والے اور مصر میں بھگائے ہوئے لوگ واپس آ کر یروشلم کے مقدّس پہاڑ پر رب کو سجدہ کریں گے۔

مغرور شہر سامریہ مُرجھانے والا پھول ہے

28 سامریہ پر افسوس جو اسرائیلی شرابیوں کا شاندار تاج ہے۔ اُس شہر پر افسوس جو اسرائیل کی شان و شوکت تھا لیکن اب مُرجھانے والا پھول ہے۔ اُس آبادی پر افسوس جو نشے میں دُھت لوگوں کی زرخیز وادی کے اوپر تخت نشین ہے۔ 2 دیکھو، رب ایک زبردست سورما بھیجے گا جو اولوں کے طوفان، تباہ کن آندھی اور سیلاب پیدا کرنے والی موسلا دھار بارش کی طرح سامریہ پر ٹوٹ پڑے گا اور زور سے اُسے زمین پر پٹخ دے گا۔ 3 تب اسرائیلی شرابیوں کا شاندار تاج سامریہ پاؤں تلے روندا جائے گا۔ 4 تب یہ مُرجھانے والا پھول جو زرخیز وادی کے اوپر تخت نشین ہے اور اُس کی شان و شوکت ختم ہو جائے گی۔ اُس کا حال فصل سے پہلے پکنے والے انجیر جیسا ہو گا۔ کیونکہ جوں ہی کوئی اُسے دیکھے وہ اُسے توڑ کر ہڑپ کر لے گا۔

5 اُس دن رب الافواج خود اسرائیل کا شاندار تاج ہو گا، وہ اپنی قوم کے بچے ہوؤں کا جلالی سہرا ہو گا۔ 6 وہ عدالت کرنے والے کو انصاف کی روح دلائے گا اور شہر کے دروازے پر دشمن کو پیچھے دھکیلنے والوں کے لئے طاقت کا باعث ہو گا۔

یروشلم کے متوالے نبی

7 لیکن یہ لوگ بھی مَے کے اثر سے ڈگمگا رہے اور شراب پی پی کر لڑکھڑا رہے ہیں۔ امام اور نبی نشے میں جھوم رہے ہیں۔ مَے پینے سے اُن کے دماغوں میں خلل آ گیا ہے، شراب پی پی کر وہ چکر کھا رہے ہیں۔ رویا دیکھتے وقت وہ جھومتے، فیصلے کرتے وقت جھولتے ہیں۔ 8 تمام میزیں اُن کی قَے سے گندی ہیں، اُن کی غلاظت ہر طرف نظر آتی ہے۔

9 وہ آپس میں کہتے ہیں، ”یہ شخص ہمارے ساتھ اِس قسم کی باتیں کیوں کرتا ہے؟ ہمیں تعلیم دیتے اور الٰہی پیغام کا مطلب سناتے وقت وہ ہمیں یوں سمجھاتا ہے گویا ہم چھوٹے بچے ہوں جن کا دودھ ابھی ابھی چھڑایا گیا ہو۔ 10 کیونکہ یہ کہتا ہے، ’صَو لاصَو صَو لاصَو، قَو لاقَو قَو لاقَو، تھوڑا سا اِس طرف تھوڑا سا اُس طرف‘۔“

11 چنانچہ اب اللہ ہکلاتے ہوئے ہونٹوں اور غیر زبانوں کی معرفت اِس قوم سے بات کرے گا۔ 12 گو اُس نے اُن سے فرمایا تھا، ”یہ آرام کی جگہ ہے۔ تھکے ماندوں کو آرام دو، کیونکہ یہیں وہ سکون پائیں گے۔“ لیکن وہ سننے کے لئے تیار نہیں تھے۔ 13 اِس لئے آئندہ رب اُن سے اِن ہی الفاظ سے ہم کلام ہو گا، ”صَو لاصَو صَو لاصَو، قَو لاقَو قَو لاقَو، تھوڑا سا اِس طرف، تھوڑا سا اُس طرف۔“ کیونکہ لازم ہے کہ وہ چل کر ٹھوکر کھائیں، اور دھڑام سے اپنی پشت پر گر جائیں، کہ وہ زخمی ہو جائیں اور پھندے میں پھنس کر گرفتار ہو جائیں۔

اللہ کا واضح پیغام

14 چنانچہ اب رب کا کلام سن لو، اے مذاق اُڑانے والو، جو یروشلم میں بسنے والی اِس قوم پر حکومت کرتے

ہو۔ 15 تم شیخی مار کر کہتے ہو، ”ہم نے موت سے عہد باندھا اور پاتال سے معاہدہ کیا ہے۔ اِس لئے جب سزا کا سیلاب ہم پر سے گزرے تو ہمیں نقصان نہیں پہنچائے گا۔ کیونکہ ہم نے جھوٹ میں پناہ لی اور دھوکے میں چھپ گئے ہیں۔“ 16 اِس کے جواب میں رب قادرِ مطلق فرماتا ہے، ”دیکھو، مَیں صیون میں ایک پتھر رکھ دیتا ہوں، کونے کا ایک آزمودہ اور قیمتی پتھر جو مضبوط بنیاد پر لگا ہے۔ جو ایمان لائے گا وہ کبھی نہیں ہلے گا۔ 17 انصاف میرا فیتہ اور راستی میری ساہول کی ڈوری ہو گی۔ اِن سے مَیں سب کچھ پرکھوں گا۔

اولے اُس جھوٹ کا صفایا کریں گے جس میں تم نے پناہ لی ہے، اور سیلاب تمہاری چھپنے کی جگہ اُڑا کر اپنے ساتھ بہا لے جائے گا۔ 18 تب تمہارا موت کے ساتھ عہد منسوخ ہو جائے گا، اور تمہارا پاتال کے ساتھ معاہدہ قائم نہیں رہے گا۔ سزا کا سیلاب تم پر سے گزر کر تمہیں پامال کرے گا۔ 19 وہ صبح بہ صبح اور دن رات گزرے گا، اور جب بھی گزرے گا تو تمہیں اپنے ساتھ بہا لے جائے گا۔ اُس وقت لوگ دہشت زدہ ہو کر کلام کا مطلب سمجھیں گے۔“ 20 چارپائی اِتنی چھوٹی ہو گی کہ تم پاؤں پھیلا کر سو نہیں سکو گے۔ بستر کی چوڑائی اِتنی کم ہو گی کہ تم اُسے لپیٹ کر آرام نہیں کر سکو گے۔

21 کیونکہ رب اُٹھ کر یوں تم پر جھپٹ پڑے گا جس طرح پراضیم پہاڑ کے پاس فلستیوں پر جھپٹ پڑا۔ جس طرح وادیٔ جِبعون میں اموریوں پر ٹوٹ پڑا اُسی طرح وہ تم پر ٹوٹ پڑے گا۔ اور جو کام وہ کرے گا وہ عجیب ہو گا، جو قدم وہ اُٹھائے گا وہ معمول سے ہٹ کر ہو گا۔

22 چنانچہ اپنی طعنہ زنی سے باز آؤ، ورنہ تمہاری زنجیریں مزید زور سے کس دی جائیں گی۔ کیونکہ مجھے قادرِ مطلق رب الافواج سے پیغام ملا ہے کہ تمام دنیا کی تباہی متعین ہے۔

ماہر کسان کی تمثیل

23 غور سے میری بات سنو! دھیان سے اُس پر کان دھرو جو مَیں کہہ رہا ہوں! 24 جب کسان کھیت کو بیج بونے کے لئے تیار کرتا ہے تو کیا وہ پورا دن ہل چلاتا رہتا ہے؟ کیا وہ اپنا پورا وقت زمین کھودنے اور ڈھیلے توڑنے میں صَرف کرتا ہے؟ 25 ہرگز نہیں! جب پورے کھیت کی سطح ہموار اور تیار ہے تو وہ اپنی اپنی جگہ پر سیاہ زیرہ اور سفید زیرہ، گندم، باجرا اور جَو کا بیج بوتا ہے۔ آخر میں وہ کنارے پر چارے کا بیج بوتا ہے۔ 26 کسان کو خوب معلوم ہے کہ کیا کیا کرنا ہوتا ہے، کیونکہ اُس کے خدا نے اُسے تعلیم دے کر صحیح طریقہ سکھایا۔ 27 چنانچہ سیاہ زیرہ اور سفید زیرہ کو اناج کی طرح گاہا نہیں جاتا۔ دانے نکالنے کے لئے اُن پر وزنی چیز نہیں چلائی جاتی بلکہ اُنہیں ڈنڈے سے مارا جاتا ہے۔ 28 اور کیا اناج کو گاہ گاہ کر پیسا جاتا ہے؟ ہرگز نہیں! کسان اُسے حد سے زیادہ نہیں گاہتا۔ گو اُس کے گھوڑے کوئی وزنی چیز کھینچتے ہوئے بالیوں پر سے گزرتے ہیں تاکہ دانے نکلیں تاہم کسان دھیان دیتا ہے کہ دانے پِس نہ جائیں۔ 29 اُسے یہ علم بھی رب الافواج سے ملا ہے جو زبردست مشوروں اور کامل حکمت کا منبع ہے۔

یروشلم خبردار رہے

29 اے اری ایل، اری ایل،[a] تجھ پر افسوس! اے شہر جس میں داؤد خیمہ زن تھا، تجھ پر افسوس! چلو، سال بہ سال اپنے تہوار مناتے رہو۔ 2 لیکن مَیں اری ایل کو یوں گھیر کر تنگ کروں گا کہ اُس میں آہ و زاری سنائی دے گی۔ تب یروشلم میرے نزدیک صحیح معنوں میں اری ایل ثابت ہو گا۔ 3 کیونکہ مَیں تجھے ہر طرف سے پُشتہ بندی سے گھیر کر بند رکھوں گا، تیرے محاصرے کا پورا بندوبست کروں گا۔ 4 تب تُو اِتنا پست ہو گا کہ خاک میں سے بولے گا، تیری دبی دبی آواز گرد میں سے نکلے گی۔ جس طرح مُردہ روح زمین کے اندر سے سرگوشی کرتی ہے اُسی طرح تیری دھیمی دھیمی آواز زمین میں سے نکلے گی۔

5 لیکن اچانک تیرے متعدد دشمن باریک دھول کی طرح اُڑ جائیں گے، ظالموں کا غول ہَوا میں بھوسے کی طرح تتر بتر ہو جائے گا۔ کیونکہ اچانک، ایک ہی لمحے میں 6 رب الافواج اُن پر ٹوٹ پڑے گا۔ وہ بجلی کی کڑکتی آوازیں، زلزلہ، بڑا شور، تیز آندھی، طوفان اور بھسم کرنے والی آگ کے شعلے اپنے ساتھ لے کر شہر کی مدد کرنے آئے گا۔ 7 تب اری ایل سے لڑنے والی تمام قوموں کے غول خواب جیسے لگیں گے۔ جو یروشلم پر حملہ کر کے اُس کا محاصرہ کر رہے اور اُسے تنگ کر رہے تھے وہ رات میں رویا جیسے غیرحقیقی لگیں گے۔ 8 تمہارے دشمن اُس بھوکے آدمی کی مانند ہوں گے جو خواب میں دیکھتا ہے کہ مَیں کھانا کھا رہا ہوں، لیکن پھر جاگ کر جان لیتا ہے کہ مَیں ویسے کا ویسا بھوکا ہوں۔ تمہارے مخالف اُس پیاسے آدمی کی مانند ہوں گے جو خواب میں دیکھتا ہے کہ مَیں پانی پی رہا ہوں، لیکن پھر جاگ کر جان لیتا ہے کہ مَیں ویسے کا ویسا نڈھال اور پیاسا ہوں۔ یہی اُن تمام بین الاقوامی غولوں کا حال ہو گا جو کوہِ صیون سے جنگ کریں گے۔

اللہ کا کلام قوم کی سمجھ سے باہر ہے

9 حیرت زدہ ہو کر ہکا بکا رہ جاؤ! اندھے ہو کر نابینا ہو جاؤ! متوالے ہو جاؤ، لیکن مَے سے نہیں۔ لڑکھڑاتے جاؤ، لیکن شراب سے نہیں۔ 10 کیونکہ رب نے تمہیں گہری نیند سُلا دیا ہے، اُس نے تمہاری آنکھوں یعنی نبیوں کو بند کیا اور تمہارے سروں یعنی رویا دیکھنے والوں پر پردہ ڈال دیا ہے۔

11 اِس لئے جو بھی کلام نازل ہوا ہے وہ تمہارے لئے سر بہ مُہر کتاب ہی ہے۔ اگر اُسے کسی پڑھے لکھے آدمی کو دیا جائے تاکہ پڑھے تو وہ جواب دے گا، ”یہ پڑھا نہیں جا سکتا، کیونکہ اِس پر مُہر ہے۔“ 12 اور اگر اُسے کسی اَن پڑھ آدمی کو دیا جائے تو وہ کہے گا، ”مَیں اَن پڑھ ہوں۔“

13 رب فرماتا ہے، ”یہ قوم میرے حضور آ کر اپنی زبان اور ہونٹوں سے تو میرا احترام کرتی ہے، لیکن اُس کا دل مجھ سے دُور ہے۔ اُن کی خدا ترسی صرف انسان ہی کے رٹے رٹائے احکام پر مبنی ہے۔ 14 اِس لئے آئندہ بھی میرا اِس قوم کے ساتھ سلوک حیرت انگیز ہو گا۔ ہاں، میرا سلوک عجیب و غریب ہو گا۔ تب اُس کے دانش مندوں کی دانش جاتی رہے گی، اور اُس کے سمجھ

---

[a] مراد ہے یروشلم۔ اری ایل کا ایک مطلب ’اللہ کا شیر ببر‘ اور دوسرا ’بھسم ہونے والی قربانیوں کی قربان گاہ‘ ہے۔ یہاں دونوں مطلب ممکن ہیں۔

داروں کی سمجھ غائب ہو جائے گی۔“

15 اُن پر افسوس جو اپنا منصوبہ زمین کی گہرائیوں میں دبا کر رب سے چھپانے کی کوشش کرتے ہیں، جو تاریکی میں اپنے کام کر کے کہتے ہیں، ”کون ہمیں دیکھ لے گا، کون ہمیں پہچان لے گا؟“ 16 تمہاری کج رَوی پر لعنت! کیا کمہار کو اُس کے گارے کے برابر سمجھا جاتا ہے؟ کیا بنی ہوئی چیز بنانے والے کے بارے میں کہتی ہے، ”اُس نے مجھے نہیں بنایا“؟ یا کیا جس کو تشکیل دیا گیا ہے وہ تشکیل دینے والے کے بارے میں کہتا ہے، ”وہ کچھ نہیں سمجھتا“؟ ہرگز نہیں!

بڑی تبدیلیاں آنے والی ہیں

17 تھوڑی ہی دیر کے بعد لبنان کا جنگل پھلتے پھولتے باغ میں تبدیل ہو گا جبکہ پھلتا پھولتا باغ جنگل سا لگے گا۔ 18 اُس دن بہرے کتاب کی تلاوت سنیں گے، اور اندھوں کی آنکھیں اندھیرے اور تاریکی میں سے نکل کر دیکھ سکیں گی۔ 19 ایک بار پھر فروتن رب کی خوشی منائیں گے، اور محتاج اسرائیل کے قدوس کے باعث شادیانہ بجائیں گے۔ 20 ظالم کا نام و نشان نہیں رہے گا، طعنہ زن ختم ہو جائیں گے، اور دوسروں کی تاک میں بیٹھنے والے سب کے سب رُوئے زمین پر سے مٹ جائیں گے۔ 21 یہی اُن کا انجام ہو گا جو عدالت میں دوسروں کو قصور وار ٹھہراتے، شہر کے دروازے میں عدالت کرنے والے قاضی کو پھنسانے کی کوشش کرتے اور جھوٹی گواہیوں سے بے قصور کا حق مارتے ہیں۔

22 چنانچہ رب جس نے پہلے ابراہیم کا بھی فدیہ دے کر اُسے چھڑایا تھا یعقوب کے گھرانے سے فرماتا ہے، ”اب سے یعقوب شرمندہ نہیں ہو گا، اب سے اسرائیلیوں کا رنگ فق نہیں پڑ جائے گا۔ 23 جب وہ اپنے درمیان اپنے بچوں کو جو میرے ہاتھوں کا کام ہیں دیکھیں گے تو وہ میرے نام کو مقدّس مانیں گے۔ وہ یعقوب کے قدوس کو مقدّس جانیں گے اور اسرائیل کے خدا کا خوف مانیں گے۔ 24 اُس وقت جن کی روح آوارہ ہے وہ سمجھ حاصل کریں گے، اور بڑبڑانے والے تعلیم قبول کریں گے۔“

مصر کے وعدے بے کار ہیں

30 رب فرماتا ہے، ”اے ضدی بچو، تم پر افسوس! کیونکہ تم میرے بغیر منصوبے باندھتے اور میرے روح کے بغیر معاہدے کر لیتے ہو۔ گناہوں میں اضافہ کرتے کرتے 2 تم نے مجھ سے مشورہ لئے بغیر مصر کی طرف رجوع کیا تاکہ فرعون کی آڑ میں پناہ لو اور مصر کے سائے میں حفاظت پاؤ۔ 3 لیکن خبردار! فرعون کا تحفظ تمہارے لئے شرم کا باعث بنے گا، مصر کے سائے میں پناہ لینے سے تمہاری رُسوائی ہو جائے گی۔ 4 کیونکہ گو اُس کے افسر ضُعن میں ہیں اور اُس کے ایلچی حنیس تک پہنچ گئے ہیں 5 تو بھی سب اِس قوم سے شرمندہ ہو جائیں گے، کیونکہ اِس کے ساتھ معاہدہ بے کار ہو گا۔ اِس سے نہ مدد اور نہ فائدہ حاصل ہو گا بلکہ یہ شرم اور خجالت کا باعث ہی ہو گی۔“

6 دشتِ نجب کے جانوروں کے بارے میں رب کا فرمان:

یہوداہ کے سفیر ایک تکلیف دہ اور پریشان کن ملک میں سے گزر رہے ہیں جس میں شیر ببر، شیرنی، زہریلے اور اُڑن سانپ بستے ہیں۔ اُن کے گدھے اور اونٹ یہوداہ کی دولت اور خزانوں سے لدے ہوئے ہیں، اور

وہ سب کچھ مصر کے پاس پہنچا رہے ہیں، گو اِس قوم کا کوئی فائدہ نہیں۔ 7 مصر کی مدد فضول ہی ہے! اِس لئے مَیں نے مصر کا نام 'رہب اژدہا جس کا منہ بند کر دیا گیا ہے' رکھا ہے۔

8 اب دوسروں کے پاس جا کر سب کچھ تختے پر لکھ۔ اُسے کتاب کی صورت میں قلم بند کر تاکہ میرے الفاظ آنے والے دنوں میں ہمیشہ تک گواہی دیں۔ 9 کیونکہ یہ قوم سرکش ہے، یہ لوگ دھوکے باز بچے ہیں جو رب کی ہدایات کو ماننے کے لئے تیار ہی نہیں۔ 10 غیب بینوں کو وہ کہتے ہیں، ''رویا سے باز آؤ۔'' اور رویا دیکھنے والوں کو وہ حکم دیتے ہیں، ''ہمیں سچی رویا مت بتانا بلکہ ہماری خوشامد کرنے والی باتیں۔ فریب دہ رویا دیکھ کر ہمارے آگے بیان کرو! 11 صحیح راستے سے ہٹ جاؤ، سیدھی راہ کو چھوڑ دو۔ ہمارے سامنے اسرائیل کے قدوس کا ذکر کرنے سے باز آؤ!''

12 جواب میں اسرائیل کا قدوس فرماتا ہے، ''تم نے یہ کلام رد کر کے ظلم اور چالاکی پر بھروسا بلکہ پورا اعتماد کیا ہے۔ 13 اب یہ گناہ تمہارے لئے اُس اونچی دیوار کی مانند ہو گا جس میں دراڑیں پڑ گئی ہیں۔ دراڑیں پھیلتی ہیں اور دیوار بیٹھی جاتی ہے۔ پھر اچانک ایک ہی لمحے میں وہ دھڑام سے زمین بوس ہو جاتی ہے۔ 14 وہ ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتی ہے، بالکل مٹی کے اُس برتن کی طرح جو بےرحمی سے چِکنا چُور کیا جاتا ہے اور جس کا ایک ٹکڑا بھی آگ سے کوئلے اُٹھا کر لے جانے یا حوض سے تھوڑا بہت پانی نکالنے کے قابل نہیں رہ جاتا۔''

صبر کے ساتھ رب پر بھروسا رکھو

15 رب قادرِ مطلق جو اسرائیل کا قدوس ہے فرماتا ہے، ''واپس آ کر سکون پاؤ، تب ہی تمہیں نجات ملے گی۔ خاموش رہ کر مجھ پر بھروسا رکھو، تب ہی تمہیں تقویت ملے گی۔ لیکن تم اِس کے لئے تیار ہی نہیں تھے۔

16 چونکہ تم جواب میں بولے، 'ہرگز نہیں، ہم اپنے گھوڑوں پر سوار ہو کر بھاگیں گے' اِس لئے تم بھاگ جاؤ گے۔ چونکہ تم نے کہا، 'ہم تیز گھوڑوں پر سوار ہو کر بچ نکلیں گے' اِس لئے تمہارا تعاقب کرنے والے کہیں زیادہ تیز ہوں گے۔ 17 تمہارے ہزار مرد ایک ہی آدمی کی دھمکی پر بھاگ جائیں گے۔ اور جب دشمن کے پانچ افراد تمہیں دھمکائیں گے تو تم سب کے سب فرار ہو جاؤ گے۔ آخرکار جو بچیں گے وہ پہاڑ کی چوٹی پر پرچم کے ڈنڈے کی طرح تنہا رہ جائیں گے، پہاڑی پر جھنڈے کی طرح اکیلے ہوں گے۔''

18 لیکن رب تمہیں مہربانی دکھانے کے انتظار میں ہے، وہ تم پر رحم کرنے کے لئے اُٹھ کھڑا ہوا ہے۔ کیونکہ رب انصاف کا خدا ہے۔ مبارک ہیں وہ جو اُس کے انتظار میں رہتے ہیں۔

19 اے صیون کے باشندو جو یروشلم میں رہتے ہو، آئندہ تم نہیں روؤ گے۔ جب تم فریاد کرو گے تو وہ ضرور تم پر مہربانی کرے گا۔ تمہاری سنتے ہی وہ جواب دے گا۔ 20 گو ماضی میں رب نے تمہیں تنگی کی روٹی کھلائی اور ظلم کا پانی پلایا، لیکن اب تیرا اُستاد چھپا نہیں رہے گا بلکہ تیری اپنی ہی آنکھیں اُسے دیکھیں گی۔ 21 اگر دائیں یا بائیں طرف مُڑنا ہے تو تمہیں پیچھے سے ہدایت ملے گی، ''یہی راستہ صحیح ہے، اِسی پر چلو!'' تمہارے اپنے کان یہ سنیں گے۔ 22 اُس وقت تم چاندی اور سونے سے سجے ہوئے اپنے بُتوں کی بےحرمتی کرو گے۔ تم ''اُف،

گندی چیز!'' کہہ کر اُنہیں ناپاک کچرے کی طرح باہر پھینکو گے۔

23 بیج بوتے وقت رب تیرے کھیتوں پر بارش بھیج کر بہترین فصلیں پکنے دے گا، غذائیت بخش خوراک مہیا کرے گا۔ اُس دن تیری بھیڑ بکریاں اور گائے بَیل وسیع چراگاہوں میں چریں گے۔ 24 کھیتی باڑی کے لئے مستعمل بَیلوں اور گدھوں کو چھاج اور دو شاخے کے ذریعے صاف کی گئی بہترین خوراک ملے گی۔ 25 اُس دن جب دشمن ہلاک ہو جائے گا اور اُس کے بُرج گر جائیں گے تو ہر اونچے پہاڑ سے نہریں اور ہر بلندی سے نالے بہیں گے۔ 26 چاند سورج کی مانند چمکے گا جبکہ سورج کی روشنی سَو گُنا زیادہ تیز ہو گی۔ ایک دن کی روشنی سات عام دنوں کی روشنی کے برابر ہو گی۔ اُس دن رب اپنی قوم کے زخموں پر مرہم پٹی کر کے اُسے شفا دے گا۔

رب اسوریوں کی عدالت کرتا ہے

27 وہ دیکھو، رب کا نام دُور دراز علاقے سے آ رہا ہے۔ وہ غیض و غضب سے اور بڑے رُعب کے ساتھ قریب پہنچ رہا ہے۔ اُس کے ہونٹ قہر سے ہل رہے ہیں، اُس کی زبان کے آگے آگے سب کچھ راکھ ہو رہا ہے۔ 28 اُس کا دم کناروں سے باہر آنے والی ندی ہے جو سب کچھ گلے تک ڈبو دیتی ہے۔ وہ اقوام کو ہلاکت کی چھلنی میں چھان چھان کر اُن کے منہ میں دہانہ ڈالتا ہے تاکہ وہ بھٹک کر تباہ کن راہ پر آئیں۔

29 لیکن تم گیت گاؤ گے، ایسے گیت جیسے مقدّس عید کی رات گائے جاتے ہیں۔ اِتنی رونق ہو گی کہ تمہارے دل پھولے نہ سمائیں گے۔ تمہاری خوشی اُن زائرین کی مانند ہو گی جو بانسری بجاتے ہوئے رب کے پہاڑ پر چڑھتے اور اسرائیل کی چٹان کے حضور آتے ہیں۔

30 تب رب اپنی بارُعب آواز سے لوگوں پر اپنی قدرت کا اظہار کرے گا۔ اُس کا سخت غضب اور بھسم کرنے والی آگ نازل ہو گی، ساتھ ساتھ بارش کی تیز بوچھاڑ اور اولوں کا طوفان اُن پر ٹوٹ پڑے گا۔ 31 رب کی آواز اسور کو پاش پاش کر دے گی، اُس کی لاٹھی اُسے مارتی رہے گی۔ 32 اور جوں جوں رب سزا کے لٹھ سے اسور کو ضرب لگائے گا توں توں دف اور سرود بجیں گے۔ اپنے زور آور بازو سے وہ اسور سے لڑے گا۔ 33 کیونکہ بڑی دیر سے وہ گڑھا تیار ہے جہاں اسوری بادشاہ کی لاش کو جلانا ہے۔ اُسے گہرا اور چوڑا بنایا گیا ہے، اور اُس میں لکڑی کا بڑا ڈھیر ہے۔ رب کا دم ہی اُسے گندھک کی طرح جلائے گا۔

مصر کی مدد بے کار ہے

31 اُن پر افسوس جو مدد کے لئے مصر جاتے ہیں۔ اُن کی پوری اُمید گھوڑوں سے ہے، اور وہ اپنے متعدد رتھوں اور طاقت ور گھڑسواروں پر اعتماد رکھتے ہیں۔ افسوس، نہ وہ اسرائیل کے قدوس کی طرف نظر اُٹھاتے، نہ رب کی مرضی دریافت کرتے ہیں۔ 2 لیکن اللہ بھی دانا ہے۔ وہ تم پر آفت لائے گا اور اپنا فرمان منسوخ نہیں کرے گا بلکہ شریروں کے گھر اور اُن کے معاونوں کے خلاف اُٹھ کھڑا ہو گا۔ 3 مصری تو خدا نہیں بلکہ انسان ہیں۔ اور اُن کے گھوڑے عالمِ ارواح کے نہیں بلکہ فانی دنیا کے ہیں۔ جہاں بھی رب اپنا ہاتھ بڑھائے وہاں مدد کرنے والے مدد ملنے والوں سمیت ٹھوکر کھا کر گر جاتے ہیں، سب مل کر ہلاک ہو جاتے ہیں۔

4 رب مجھ سے ہم کلام ہوا، ”صیون پر اُترتے وقت مَیں اُس جوان شیرِ ببر کی طرح ہوں گا جو بکری مار کر اُس کے اوپر کھڑا غُراتا ہے۔ گو متعدد گلہ بانوں کو اُسے بھگانے کے لئے بُلایا جائے تو بھی وہ اُن کی چیخوں سے دہشت نہیں کھاتا، نہ اُن کے شور شرابہ سے ڈر کر دبک جاتا ہے۔ رب الافواج اِسی طرح ہی کوہِ صیون پر اُتر کر لڑے گا۔ 5 رب الافواج پَر پھیلائے ہوئے پرندے کی طرح یروشلم کو پناہ دے گا، وہ اُسے محفوظ رکھ کر چھٹکارا دے گا، اُسے سزا دینے کے بجائے رِہا کرے گا۔“

6 اے اسرائیلیو، جس سے تم سرکش ہو کر اِتنے دُور ہو گئے ہو اُس کے پاس واپس آ جاؤ۔ 7 اب تک تم اپنے ہاتھوں سے بنے ہوئے سونے چاندی کے بُتوں کی پوجا کرتے ہو، اب تک تم اِس گناہ میں ملوث ہو۔ لیکن وہ دن آنے والا ہے جب ہر ایک اپنے بُتوں کو رد کرے گا۔

8 ”اسور تلوار کی زد میں آ کر گر جائے گا۔ لیکن یہ کسی مرد کی تلوار نہیں ہو گی۔ جو تلوار اسور کو کھا جائے گی وہ فانی انسان کی نہیں ہو گی۔ اسور تلوار کے آگے آگے بھاگے گا، اور اُس کے جوانوں کو بےگار میں کام کرنا پڑے گا۔ 9 اُس کی چٹان ڈر کے مارے جاتی رہے گی، اُس کے افسر لشکری جھنڈے کو دیکھ کر دہشت کھائیں گے۔“ یہ رب کا فرمان ہے جس کی آگ صیون میں بھڑکتی اور جس کا تنور یروشلم میں تپتا ہے۔

راست بادشاہ کی آمد

32 ایک بادشاہ آنے والا ہے جو انصاف سے حکومت کرے گا۔ اُس کے افسر بھی صداقت سے حکمرانی کریں گے۔ 2 ہر ایک آندھی اور طوفان سے پناہ دے گا، ہر ایک ریگستان میں ندیوں کی طرح تر و تازہ کرے گا، ہر ایک تپتی دھوپ میں بڑی چٹان کا سا سایہ دے گا۔

3 تب دیکھنے والوں کی آنکھیں اندھی نہیں رہیں گی، اور سننے والوں کے کان دھیان دیں گے۔ 4 جلد بازوں کے دل سمجھ دار ہو جائیں گے، اور ہکلوں کی زبان روانی سے صاف بات کرے گی۔ 5 اُس وقت نہ احمق شریف کہلائے گا، نہ بدمعاش کو ممتاز قرار دیا جائے گا۔ 6 کیونکہ احمق حماقت بیان کرتا ہے، اور اُس کا ذہن شریر منصوبے باندھتا ہے۔ وہ بےدین حرکتیں کر کے رب کے بارے میں کفر بکتا ہے۔ بھوکے کو وہ بھوکا چھوڑتا اور پیاسے کو پانی پینے سے روکتا ہے۔ 7 بدمعاش کے طریقِ کار شریر ہیں۔ وہ ضرورت مند کو جھوٹ سے تباہ کرنے کے منصوبے باندھتا رہتا ہے، خواہ غریب حق پر کیوں نہ ہو۔ 8 اُس کے مقابلے میں شریف آدمی شریف منصوبے باندھتا اور شریف کام کرنے میں ثابت قدم رہتا ہے۔

بےپروا زندگی ختم ہونے والی ہے

9 اے بےپروا عورتو، اُٹھ کر میری بات سنو! اے بیٹیو جو اپنے آپ کو محفوظ سمجھتی ہو، میرے الفاظ پر دھیان دو! 10 ایک سال اور چند ایک دنوں کے بعد تم جو اپنے آپ کو محفوظ سمجھتی ہو کانپ اُٹھو گی۔ کیونکہ انگور کی فصل ضائع ہو جائے گی، اور پھل کی فصل پکنے نہیں پائے گی۔ 11 اے بےپروا عورتو، لرز اُٹھو! اے بیٹیو جو اپنے آپ کو محفوظ سمجھتی ہو، تھرتھراؤ! اپنے اچھے کپڑوں کو اُتار کر ٹاٹ کے لباس پہن لو۔ 12 اپنے سینوں کو پیٹ پیٹ کر اپنے خوش گوار کھیتوں اور انگور کے پھل دار باغوں پر ماتم کرو۔ 13 میری قوم

کی زمین پر آہ و زاری کرو، کیونکہ اُس پر خاردار جھاڑیاں چھا گئی ہیں۔ رنگ رلیاں منانے والے شہر کے تمام خوش باش گھروں پر غم کھاؤ۔ 14 محل ویران ہو گا، رونق دار شہر سنسان ہو گا۔ قلعہ اور بُرج ہمیشہ کے لئے غار بنیں گے جہاں جنگلی گدھے اپنے دل بہلائیں گے اور بھیڑ بکریاں چریں گی۔

اللہ کے روح سے بحالی

15 جب تک اللہ اپنا روح ہم پر نازل نہ کرے اُس وقت تک حالات ایسے ہی رہیں گے۔ لیکن پھر ریگستان باغ میں تبدیل ہو جائے گا، اور باغ کے پھل دار درخت جنگل جیسے گھنے ہو جائیں گے۔ 16 تب انصاف ریگستان میں بسے گا، اور صداقت پھلتے پھولتے باغ میں سکونت کرے گی۔ 17 انصاف کا پھل امن و امان ہو گا، اور صداقت کا اثر ابدی سکون اور حفاظت ہو گی۔

18 میری قوم پُرسکون اور محفوظ آبادیوں میں بسے گی، اُس کے گھر آرام دہ اور پُرامن ہوں گے۔ 19 گو جنگل تباہ اور شہر زمین بوس کیوں نہ ہو، 20 لیکن تم مبارک ہو جو ہر ندی کے پاس بیج بو سکو گے اور آزادی سے اپنے گائے بَیلوں اور گدھوں کو چَرا سکو گے۔

یا رب، مدد!

33 تجھ پر افسوس، جو دوسروں کو برباد کرنے کے باوجود برباد نہیں ہوا۔ تجھ پر افسوس، جو دوسروں سے بےوفا تھا، حالانکہ تیرے ساتھ بےوفائی نہیں ہوئی۔ لیکن تیری باری بھی آئے گی۔ بربادی کا کام تکمیل تک پہنچانے پر تُو خود برباد ہو جائے گا۔ بےوفائی کا کام تکمیل تک پہنچانے پر تیرے ساتھ بھی بےوفائی کی جائے گی۔

2 اے رب، ہم پر مہربانی کر! ہم تجھ سے اُمید رکھتے ہیں۔ ہر صبح ہماری طاقت بن، مصیبت کے وقت ہماری رِہائی کا باعث ہو۔

3 تیری گرجتی آواز سن کر قومیں بھاگ جاتی ہیں، تیرے اُٹھ کھڑے ہونے پر وہ چاروں طرف بکھر جاتی ہیں۔ 4 اے قومو، جو مال تم نے لُوٹ لیا وہ دوسرے چھین لیں گے۔ جس طرح ٹڈیوں کے غول فصلوں پر جھپٹ کر سب کچھ چٹ کر جاتے ہیں اُسی طرح دوسرے تمہاری پوری ملکیت پر ٹوٹ پڑیں گے۔

5 رب سرفراز ہے اور بلندیوں پر سکونت کرتا ہے۔ وہی صیون کو انصاف اور صداقت سے مالا مال کرے گا۔ 6 اُن دنوں میں وہ تیری حفاظت کی ضمانت ہو گا۔ تجھے نجات، حکمت اور دانائی کا ذخیرہ حاصل ہو گا، اور رب کا خوف تیرا خزانہ ہو گا۔

دشمن سے دھوکا، رب سے رِہائی

7 سنو، اُن کے سورمے گلیوں میں چیخ رہے ہیں، امن کے سفیر تلخ آہیں بھر رہے ہیں۔ 8 سڑکیں ویران و سنسان ہیں، اور مسافر اُن پر نظر ہی نہیں آتے۔ معاہدے کو توڑا گیا ہے، لوگوں نے اُس کے گواہوں کو رد کر کے انسان کو حقیر جانا ہے۔ 9 زمین خشک ہو کر مُرجھا گئی ہے، لبنان کملا کر شرمندہ ہو گیا ہے۔ شارون کا میدان بےشجر بیابان سا بن گیا ہے، بسن اور کرمل اپنے پتے جھاڑ رہے ہیں۔

10 لیکن رب فرماتا ہے، ”اب مَیں اُٹھ کھڑا ہوں گا، اب مَیں سرفراز ہو کر اپنی قوت کا اظہار کروں گا۔ 11 تم اُمید سے ہو، لیکن پیٹ میں سوکھی گھاس ہی

ہے، اور جنم دیتے وقت بھوسا ہی پیدا ہو گا۔ جب تم پھونک مارو گے تو تمہارا دم آگ بن کر تم ہی کو راکھ کر دے گا۔ 12 اقوام یوں بھسم ہو جائیں گی کہ چونا ہی رہ جائے گا، وہ خاردار جھاڑیوں کی طرح کٹ کر جل جائیں گی۔ 13 اے دُور دراز علاقوں کے باشندو، وہ کچھ سنو جو مَیں نے کیا ہے۔ اے قریب کے بسنے والو، میری قدرت جان لو۔"

14 صیون میں گناہ گار گھبرا گئے ہیں، بےدین پریشانی کے عالم میں تھرتھراتے ہوئے چلّا رہے ہیں، "ہم میں سے کون بھسم کرنے والی اِس آگ کے سامنے زندہ رہ سکتا ہے؟ ہم میں سے کون ہمیشہ تک بھڑکنے والی اِس انگیٹھی کے قریب قائم رہ سکتا ہے؟" 15 لیکن وہ شخص قائم رہے گا جو راست زندگی گزارے اور سچائی بولے، جو غیرقانونی نفع اور رشوت لینے سے انکار کرے، جو قاتلانہ سازشوں اور غلط کام سے گریز کرے۔ 16 وہی بلندیوں پر بسے گا اور پہاڑ کے قلعے میں محفوظ رہے گا۔ اُسے روٹی ملتی رہے گی، اور پانی کی کبھی کمی نہ ہو گی۔

پُرجلال بادشاہ کا ملک

17 تیری آنکھیں بادشاہ اور اُس کی پوری خوب صورتی کا مشاہدہ کریں گی، وہ ایک وسیع اور دُور دُور تک پھیلا ہوا ملک دیکھیں گی۔ 18 تب تُو گزرے ہوئے ہول ناک وقت پر غور و خوض کر کے پوچھے گا، "دشمن کے بڑے افسر کدھر ہیں؟ ٹیکس لینے والا کہاں غائب ہوا؟ وہ افسر کدھر ہے جو بُرجوں کا حساب کتاب کرتا تھا؟" 19 آئندہ تجھے یہ گستاخ قوم نظر نہیں آئے گی، یہ لوگ جو فہم زبان بولتے اور ہکلاتے ہوئے ایسی باتیں کرتے ہیں جو سمجھ میں نہیں آتیں۔

20 ہماری عیدوں کے شہر صیون پر نظر ڈال! تیری آنکھیں یروشلم کو ناقابلِ دیکھیں گی۔ اُس وقت وہ محفوظ سکونت گاہ ہو گا، ایک خیمہ جو آئندہ کبھی نہیں ہٹے گا، جس کی میخیں کبھی نہیں نکلیں گی، اور جس کا ایک رسّا بھی نہیں ٹوٹے گا۔

21 وہاں رب ہی ہمارا زورآور آقا ہو گا، اور شہر دریاؤں کا مقام ہو گا، ایسی چوڑی ندیوں کا مقام جن پر نہ چپو والی کشتی، نہ شاندار جہاز چلے گا۔ 22 کیونکہ رب ہی ہمارا قاضی، رب ہی ہمارا سردار اور رب ہی ہمارا بادشاہ ہے۔ وہی ہمیں چھٹکارا دے گا۔ 23 دشمن کا بیڑا غرق ہونے والا ہے۔ بادبان کے رسّے ڈھیلے ہیں، اور نہ وہ مستول کو مضبوط رکھنے، نہ بادبان کو پھیلائے رکھنے میں مدد دیتے ہیں۔ اُس وقت کثرت کا لُوٹا ہوا مال بٹے گا، بلکہ اِتنا مال ہو گا کہ لنگڑے بھی لُوٹنے میں شرکت کریں گے۔ 24 صیون کا کوئی بھی فرد نہیں کہے گا، "مَیں کمزور ہوں،" کیونکہ اُس کے باشندوں کے گناہ بخشے گئے ہوں گے۔

ادوم پر عدالت کا اعلان

34 اے قومو، قریب آ کر سن لو! اے اُمّتو، دھیان دو! دنیا اور جو بھی اُس میں ہے کان لگائے، زمین اور جو کچھ اُس میں سے پھوٹ نکلا ہے توجہ دے! 2 کیونکہ رب کو تمام اُمّتوں پر غصہ آ گیا ہے، اور اُس کا غضب اُن کے تمام لشکروں پر نازل ہو رہا ہے۔ وہ اُنہیں مکمل طور پر تباہ کرے گا، اُنہیں سفاک کے حوالے کرے گا۔ 3 اُن کے مقتولوں کو باہر پھینکا جائے گا، اور لاشوں کی بدبو چاروں طرف پھیلے گی۔ پہاڑ اُن کے خون سے شرابور ہوں گے۔ 4 تمام ستارے گل جائیں

گے، اور آسمان کو طومار کی طرح لپیٹا جائے گا۔ ستاروں کا پورا لشکر انگور کے مُرجھائے ہوئے پتوں کی طرح جھڑ جائے گا، وہ انجیر کے درخت کی سوکھی ہریالی کی طرح گر جائے گا۔

5 کیونکہ آسمان پر میری تلوار خون پی پی کر مست ہو گئی ہے۔ دیکھو، اب وہ ادوم پر نازل ہو رہی ہے تاکہ اُس کی عدالت کرے، اُس قوم کی جس کی مکمل تباہی کا فیصلہ مَیں کر چکا ہوں۔ 6 رب کی تلوار خون آلودہ ہو گئی ہے، اور اُس سے چربی ٹپکتی ہے۔ بھیڑ بکریوں کا خون اور مینڈھوں کے گُردوں کی چربی اُس پر لگی ہے، کیونکہ رب بُصرہ شہر میں قربانی کی عید اور ملکِ ادوم میں قتلِ عام کا تہوار منائے گا۔ 7 اُس وقت جنگلی بَیل اُن کے ساتھ گر جائیں گے، اور بچھڑے طاقت ور سانڈوں سمیت ختم ہو جائیں گے۔ اُن کی زمین خون سے مست اور خاک چربی سے شرابور ہو گی۔

8 کیونکہ وہ دن آ گیا ہے جب رب بدلہ لے گا، وہ سال جب وہ ادوم سے اسرائیل کا انتقام لے گا۔ 9 ادوم کی ندیوں میں تارکول ہی بہے گا، اور گندھک زمین کو ڈھانپے گی۔ ملک بھڑکتی ہوئی رال سے بھر جائے گا، 10 جس کی آگ نہ دن اور نہ رات بجھے گی بلکہ ہمیشہ تک دھواں چھوڑتی رہے گی۔ ملک نسل در نسل ویران و سنسان رہے گا، یہاں تک کہ مسافر بھی ہمیشہ تک اُس میں سے گزرنے سے گریز کریں گے۔ 11 دشتی اُلّو اور خارپُشت اُس پر قبضہ کریں گے، چنگھاڑنے والے اُلّو اور کوّے اُس میں بسیرا کریں گے۔ کیونکہ رب فیتے اور ساہول سے ادوم کا پورا ملک ناپ ناپ کر اُجاڑ اور ویرانی کے حوالے کرے گا۔ 12 اُس کے شرفا کا نام و نشان تک نہیں رہے گا۔ کچھ نہیں رہے گا جو بادشاہی کہلائے، ملک کے تمام رئیس جاتے رہیں گے۔ 13 کانٹےدار پودے اُس کے محلوں پر چھا جائیں گے، خود رَو پودے اور اونٹ کٹارے اُس کے قلعہ بند شہروں میں پھیل جائیں گے۔ ملک گیدڑ اور عقابی اُلّو کا گھر بنے گا۔ 14 وہاں ریگستان کے جانور جنگلی کُتوں سے ملیں گے، اور بکرا نما جِنّ ایک دوسرے سے ملاقات کریں گے۔ لیلیت نامی آسیب بھی اُس میں ٹھہرے گا، وہاں اُسے بھی آرام گاہ ملے گی۔ 15 مادہ سانپ اُس کے سائے میں بِل بنا کر اُس میں اپنے انڈے دے گی اور اُنہیں سے کر پالے گی۔ شکاری پرندے بھی دو دو ہو کر وہاں جمع ہوں گے۔

16 رب کی کتاب میں پڑھ کر اِس کی تحقیق کرو! ادوم میں یہ تمام چیزیں مل جائیں گی۔ ملک ایک سے بھی محروم نہیں رہے گا بلکہ سب مل کر اُس میں پائی جائیں گی۔ کیونکہ رب ہی کے منہ نے اِس کا حکم دیا ہے، اور اُسی کا روح اِنہیں اکٹھا کرے گا۔ 17 وہی ساری زمین کی پیمائش کرے گا اور پھر قرعہ ڈال کر مذکورہ جانداروں میں تقسیم کرے گا۔ تب ملک ابد تک اُن کی ملکیت میں آئے گا، اور وہ نسل در نسل اُس میں آباد ہوں گے۔

قوم کی رِہائی

35 ریگستان اور پیاسی زمین باغ باغ ہوں گے، بیابان خوشی منا کر کھِل اُٹھے گا۔ اُس کے پھول سوسن کی طرح 2 پھوٹ نکلیں گے، اور وہ زور سے شادیانہ بجا کر خوشی کے نعرے لگائے گا۔ اُسے لبنان کی شان، کرمل اور شارون کا پورا حُسن و جمال دیا جائے گا۔ لوگ رب کا جلال اور ہمارے خدا کی شان

و شوکت دیکھیں گے۔

3 نڈھال ہاتھوں کو تقویت دو، ڈانواں ڈول گھٹنوں کو مضبوط کرو! 4 دھڑکتے ہوئے دلوں سے کہو، ”حوصلہ رکھو، مت ڈرو۔ دیکھو، تمہارا خدا انتقام لینے کے لئے آ رہا ہے۔ وہ ہر ایک کو جزا و سزا دے کر تمہیں بچانے کے لئے آ رہا ہے۔“

5 تب اندھوں کی آنکھوں کو اور بہروں کے کانوں کو کھولا جائے گا۔

6 لنگڑے ہرن کی سی چھلانگیں لگائیں گے، اور گونگے خوشی کے نعرے لگائیں گے۔ ریگستان میں چشمے پھوٹ نکلیں گے، اور بیابان میں سے ندیاں گزریں گی۔

7 جھلستی ہوئی ریت کی جگہ جوہڑ بنے گا، اور پیاسی زمین کی جگہ پانی کے سوتے پھوٹ نکلیں گے۔ جہاں پہلے گیدڑ آرام کرتے تھے وہاں ہری گھاس، سرکنڈے اور آبی نرسل کی نشو و نما ہو گی۔

8 ملک میں سے شاہراہ گزرے گی جو ’شاہراہِ مقدّس‘ کہلائے گی۔ ناپاک لوگ اُس پر سفر نہیں کریں گے، کیونکہ وہ صحیح راہ پر چلنے والوں کے لئے مخصوص ہے۔ احمق اُس پر بھٹکنے نہیں پائیں گے۔

9 اُس پر نہ شیر ببر ہو گا، نہ کوئی اَور وحشی جانور آئے گا یا پایا جائے گا۔ صرف وہ اُس پر چلیں گے جنہیں اللہ نے عوضانہ دے کر چھڑا لیا ہے۔

10 جتنوں کو رب نے فدیہ دے کر رِہا کیا ہے وہ واپس آئیں گے اور گیت گاتے ہوئے صیون میں داخل ہوں گے۔ اُن کے سر پر ابدی خوشی کا تاج ہو گا، اور وہ اِتنے مسرور اور شادمان ہوں گے کہ ماتم اور گریہ و زاری اُن کے آگے آگے بھاگ جائے گی۔

اسوری یروشلم کا محاصرہ کرتے ہیں

36 حِزقیاہ بادشاہ کی حکومت کے 14ویں سال میں اسور کے بادشاہ سنحیرب نے یہوداہ کے تمام قلعہ بند شہروں پر دھاوا بول کر اُن پر قبضہ کر لیا۔ 2 پھر اُس نے اپنے اعلیٰ افسر ربشاقی کو بڑی فوج کے ساتھ لکیس سے یروشلم کو بھیجا۔ یروشلم پہنچ کر ربشاقی اُس نالے کے پاس رُک گیا جو پانی کو اوپر والے تالاب تک پہنچاتا ہے (یہ تالاب اُس راستے پر ہے جو دھوبیوں کے گھاٹ تک لے جاتا ہے)۔

3 یہ دیکھ کر محل کا انچارج اِلیاقیم بن خِلقیاہ، میرمنشی شِبناہ اور مشیرِ خاص یوآخ بن آسف شہر سے نکل کر اُس سے ملنے آئے۔ 4 ربشاقی نے اُن کے ہاتھ حِزقیاہ کو پیغام بھیجا،

”اسور کے عظیم بادشاہ فرماتے ہیں، تمہارا بھروسا کس چیز پر ہے؟ 5 تم سمجھتے ہو کہ خالی باتیں کرنا فوجی حکمتِ عملی اور طاقت کے برابر ہے۔ یہ کیسی بات ہے؟ تم کس پر اعتماد کر رہے ہو کہ مجھ سے سرکش ہو گئے ہو؟ 6 کیا تم مصر پر بھروسا کرتے ہو؟ وہ تو ٹوٹا ہوا سرکنڈا ہی ہے۔ جو بھی اُس پر ٹیک لگائے اُس کا ہاتھ وہ چیر کر زخمی کر دے گا۔ یہی کچھ اُن سب کے ساتھ ہو جائے گا جو مصر کے بادشاہ فرعون پر بھروسا کریں! 7 شاید تم کہو، ’ہم رب اپنے خدا پر توکل کرتے ہیں۔‘ لیکن یہ کس طرح ہو سکتا ہے؟ حِزقیاہ نے تو اُس کی بے حرمتی کی ہے۔ کیونکہ اُس نے اونچی جگہوں کے مندروں اور

قربان گاہوں کو ڈھا کر یہوداہ اور یروشلم سے کہا ہے کہ صرف یروشلم کی قربان گاہ کے سامنے پرستش کریں۔ 8 آؤ، میرے آقا اسور کے بادشاہ سے سودا کرو۔ مَیں تمہیں 2,000 گھوڑے دوں گا بشرطیکہ تم اُن کے لئے سوار مہیا کر سکو۔ لیکن افسوس، تمہارے پاس اِتنے گھڑسوار ہیں ہی نہیں! 9 تم میرے آقا اسور کے بادشاہ کے سب سے چھوٹے افسر کا بھی مقابلہ نہیں کر سکتے۔ لہٰذا مصر کے رتھوں پر بھروسا رکھنے کا کیا فائدہ؟ 10 شاید تم سمجھتے ہو کہ مَیں رب کی مرضی کے بغیر ہی اِس ملک پر حملہ کرنے آیا ہوں تاکہ سب کچھ برباد کروں۔ لیکن ایسا ہرگز نہیں ہے! رب نے خود مجھے کہا کہ اِس ملک پر دھاوا بول کر اِسے تباہ کر دے۔“

11 یہ سن کر اِلیاقیم، شِبناہ اور یوآخ نے ربشاقی کی تقریر میں دخل دے کر کہا، ”براہِ کرم ارامی زبان میں اپنے خادموں کے ساتھ گفتگو کیجئے، کیونکہ ہم یہ اچھی طرح بول لیتے ہیں۔ عبرانی زبان استعمال نہ کریں، ورنہ شہر کی فصیل پر کھڑے لوگ آپ کی باتیں سن لیں گے۔“ 12 لیکن ربشاقی نے جواب دیا، ”کیا تم سمجھتے ہو کہ میرے مالک نے یہ پیغام صرف تمہیں اور تمہارے مالک کو بھیجا ہے؟ ہرگز نہیں! وہ چاہتے ہیں کہ تمام لوگ یہ باتیں سن لیں۔ کیونکہ وہ بھی تمہاری طرح اپنا فضلہ کھانے اور اپنا پیشاب پینے پر مجبور ہو جائیں گے۔“

13 پھر وہ فصیل کی طرف مُڑ کر بلند آواز سے عبرانی زبان میں عوام سے مخاطب ہوا، ”سنو! شہنشاہ، اسور کے بادشاہ کے فرمان پر دھیان دو! 14 بادشاہ فرماتے ہیں کہ حِزقیاہ تمہیں دھوکا نہ دے۔ وہ تمہیں بچا نہیں سکتا۔ 15 بے شک وہ تمہیں تسلی دلانے کی کوشش کر کے کہتا ہے، ’رب ہمیں ضرور چھٹکارا دے گا، یہ شہر کبھی بھی اسوری بادشاہ کے قبضے میں نہیں آئے گا۔‘ لیکن اِس قسم کی باتوں سے تسلی پا کر رب پر بھروسا مت کرنا۔ 16 حِزقیاہ کی باتیں نہ مانو بلکہ اسور کے بادشاہ کی۔ کیونکہ وہ فرماتے ہیں، میرے ساتھ صلح کرو اور شہر سے نکل کر میرے پاس آ جاؤ۔ پھر تم میں سے ہر ایک انگور کی اپنی بیل اور انجیر کے اپنے درخت کا پھل کھائے گا اور اپنے حوض کا پانی پیئے گا۔ 17 پھر کچھ دیر کے بعد مَیں تمہیں ایک ایسے ملک میں لے جاؤں گا جو تمہارے اپنے ملک کی مانند ہو گا۔ اُس میں بھی اناج اور نئی مے، روٹی اور انگور کے باغ ہیں۔ 18 حِزقیاہ کی مت سننا۔ جب وہ کہتا ہے، ’رب ہمیں بچائے گا‘ تو وہ تمہیں دھوکا دے رہا ہے۔ کیا دیگر اقوام کے دیوتا اپنے ملکوں کو شاہِ اسور سے بچانے کے قابل رہے ہیں؟ 19 حمات اور ارفاد کے دیوتا کہاں رہ گئے ہیں؟ سِفروائم کے دیوتا کیا کر سکے؟ اور کیا کسی دیوتا نے سامریہ کو میری گرفت سے بچایا؟ 20 نہیں، کوئی بھی دیوتا اپنا ملک مجھ سے بچا نہ سکا۔ تو پھر رب یروشلم کو کس طرح مجھ سے بچائے گا؟“

21 فصیل پر کھڑے لوگ خاموش رہے۔ اُنہوں نے کوئی جواب نہ دیا، کیونکہ بادشاہ نے حکم دیا تھا کہ جواب میں ایک لفظ بھی نہ کہیں۔ 22 پھر محل کا انچارج اِلیاقیم بن خِلقیاہ، میرمنشی شِبناہ اور مشیرِ خاص یوآخ بن آسف رنجش کے مارے اپنے لباس پھاڑ کر حِزقیاہ کے پاس واپس گئے۔ دربار میں پہنچ کر اُنہوں نے بادشاہ کو سب کچھ کہہ سنایا جو ربشاقی نے اُنہیں کہا تھا۔

رب حِزقیاہ کو تسلی دیتا ہے

37 یہ باتیں سن کر حِزقیاہ نے اپنے کپڑے پھاڑے اور ٹاٹ کا ماتمی لباس پہن کر

رب کے گھر میں گیا۔ 2 ساتھ ساتھ اُس نے محل کے انچارج اِلیاقیم، میرمنشی شِبناہ اور اماموں کے بزرگوں کو آموص کے بیٹے یسعیاہ نبی کے پاس بھیجا۔ سب ٹاٹ کے ماتمی لباس پہنے ہوئے تھے۔ 3 نبی کے پاس پہنچ کر اُنہوں نے حِزقیاہ کا پیغام سنایا، ''آج ہم بڑی مصیبت میں ہیں۔ سزا کے اِس دن اسوریوں نے ہماری سخت بےعزتی کی ہے۔ ہمارا حال دردِ زہ میں مبتلا اُس عورت کا سا ہے جس کے پیٹ سے بچہ نکلنے کو ہے، لیکن جو اِس لئے نہیں نکل سکتا کہ ماں کی طاقت جاتی رہی ہے۔ 4 لیکن شاید رب آپ کے خدا نے ربشاقی کی وہ باتیں سنی ہوں جو اُس کے آقا اسور کے بادشاہ نے زندہ خدا کی توہین میں بھیجی ہیں۔ ہو سکتا ہے رب آپ کا خدا اُس کی باتیں سن کر اُسے سزا دے۔ براہِ کرم ہمارے لئے جو اب تک بچے ہوئے ہیں دعا کریں۔''

5 جب حِزقیاہ کے افسروں نے یسعیاہ کو بادشاہ کا پیغام پہنچایا 6 تو نبی نے جواب دیا، ''اپنے آقا کو بتا دینا کہ رب فرماتا ہے، 'اُن دھمکیوں سے خوف مت کھا جو اسوری بادشاہ کے ملازموں نے میری اہانت کر کے دی ہیں۔ 7 دیکھ، مَیں اُس کا ارادہ بدل دوں گا۔ وہ افواہ سن کر اِتنا مضطرب ہو جائے گا کہ اپنے ہی ملک کو واپس چلا جائے گا۔ وہاں مَیں اُسے تلوار سے مروا دوں گا'۔''

سنحیرب کی دھمکیاں اور حِزقیاہ کی دعا

8 ربشاقی یروشلم کو چھوڑ کر اسور کے بادشاہ کے پاس واپس چلا گیا جو اُس وقت لکیس سے روانہ ہو کر لِبناہ پر چڑھائی کر رہا تھا۔

9 پھر سنحیرب کو اطلاع ملی، ''ایتھوپیا کا بادشاہ تِرہاقہ آپ سے لڑنے آ رہا ہے۔'' تب اُس نے اپنے قاصدوں کو دوبارہ یروشلم بھیج دیا تاکہ حِزقیاہ کو پیغام پہنچائیں، 10 ''جس دیوتا پر تم بھروسا رکھتے ہو اُس سے فریب نہ کھاؤ جب وہ کہتا ہے کہ یروشلم اسوری بادشاہ کے قبضے میں کبھی نہیں آئے گا۔ 11 تم تو سن چکے ہو کہ اسور کے بادشاہوں نے جہاں بھی گئے کیا کچھ کیا ہے۔ ہر ملک کو اُنہوں نے مکمل طور پر تباہ کر دیا ہے۔ تو پھر تم کس طرح بچ جاؤ گے؟ 12 کیا جوزان، حاران اور رصف کے دیوتا اُن کی حفاظت کر پائے؟ کیا ملکِ عدن میں تلسّار کے باشندے بچ سکے؟ نہیں، کوئی بھی دیوتا اُن کی مدد نہ کر سکا جب میرے باپ دادا نے اُنہیں تباہ کیا۔ 13 دھیان دو، اب حمات، ارفاد، سِفروائم شہر، ہینع اور عِوّا کے بادشاہ کہاں ہیں؟''

14 خط ملنے پر حِزقیاہ نے اُسے پڑھ لیا اور پھر رب کے گھر کے صحن میں گیا۔ خط کو رب کے سامنے بچھا کر 15 اُس نے رب سے دعا کی،

16 ''اے رب الافواج اسرائیل کے خدا جو کروبی فرشتوں کے درمیان تخت نشین ہے، تُو اکیلا ہی دنیا کے تمام ممالک کا خدا ہے۔ تُو ہی نے آسمان و زمین کو خلق کیا ہے۔ 17 اے رب، میری سن! اپنی آنکھیں کھول کر دیکھ! سنحیرب کی اُن تمام باتوں پر دھیان دے جو اُس نے اِس مقصد سے ہم تک پہنچائی ہیں کہ زندہ خدا کی اہانت کرے۔ 18 اے رب، یہ بات سچ ہے کہ اسوری بادشاہوں نے اِن تمام قوموں کو اُن کے ملکوں سمیت تباہ کر دیا ہے۔ 19 وہ تو اُن کے بُتوں کو آگ میں پھینک کر بھسم کر سکتے تھے، کیونکہ وہ زندہ نہیں بلکہ صرف انسان کے ہاتھوں سے بنے ہوئے لکڑی اور پتھر کے بُت تھے۔ 20 اے رب ہمارے خدا، اب مَیں تجھ سے التماس کرتا ہوں کہ ہمیں اسوری بادشاہ کے ہاتھ

سے بچا تاکہ دنیا کے تمام ممالک جان لیں کہ تُو اے رب، واحد خدا ہے۔“

اسوری کی لعن طعن پر اللہ کا جواب

21 پھر یسعیاہ بن آموص نے حِزقیاہ کو پیغام بھیجا، ”رب اسرائیل کا خدا فرماتا ہے کہ مَیں نے اسوری بادشاہ سنحیرب کے بارے میں تیری دعا سنی ہے۔ 22 اب رب کا اُس کے خلاف فرمان سن،

کنواری صیون بیٹی تجھے حقیر جانتی ہے، ہاں یروشلم بیٹی اپنا سر ہلا ہلا کر حقارت آمیز نظر سے تیرے پیچھے دیکھتی ہے۔ 23 کیا تُو نہیں جانتا کہ کس کو گالیاں دیں اور کس کی اہانت کی ہے؟ کیا تجھے نہیں معلوم کہ تُو نے کس کے خلاف آواز بلند کی ہے؟ جس کی طرف تُو غرور کی نظر سے دیکھ رہا ہے وہ اسرائیل کا قدوس ہے!

24 اپنے قاصدوں کے ذریعے تُو نے رب کی اہانت کی ہے۔ تُو ڈینگیں مار کر کہتا ہے، 'مَیں اپنے بے شمار رتھوں سے پہاڑوں کی چوٹیوں اور لبنان کی انتہا تک چڑھ گیا ہوں۔ مَیں دیودار کے بڑے بڑے اور جونیپر کے بہترین درختوں کو کاٹ کر لبنان کی دُور ترین بلندیوں تک، اُس کے سب سے گھنے جنگل تک پہنچ گیا ہوں۔ 25 مَیں نے غیرملکوں میں کنوئیں کھدوا کر اُن کا پانی پی لیا ہے۔ میرے تلووں تلے مصر کی تمام ندیاں خشک ہو گئیں۔'

26 اے اسوری بادشاہ، کیا تُو نے نہیں سنا کہ بڑی دیر سے مَیں نے یہ سب کچھ مقرر کیا؟ قدیم زمانے میں ہی مَیں نے اِس کا منصوبہ باندھ لیا، اور اب مَیں اِسے وجود میں لایا۔ میری مرضی تھی کہ تُو قلعہ بند شہروں کو خاک میں ملا کر پتھر کے ڈھیروں میں بدل دے۔ 27 اِسی لئے اُن کے باشندوں کی طاقت جاتی رہی، وہ گھبرائے اور شرمندہ ہوئے۔ وہ گھاس کی طرح کمزور تھے، چھت پر اُگنے والی اُس ہریالی کی مانند جو تھوڑی دیر کے لئے پھلتی پھولتی تو ہے، لیکن لُو چلتے وقت ایک دم مُرجھا جاتی ہے۔ 28 مَیں تو تجھ سے خوب واقف ہوں۔ مجھے معلوم ہے کہ تُو کہاں ٹھہرا ہوا ہے، اور تیرا آنا جانا مجھ سے پوشیدہ نہیں رہتا۔ مجھے پتا ہے کہ تُو میرے خلاف کتنے طیش میں آ گیا ہے۔ 29 تیرا طیش اور غرور دیکھ کر مَیں تیری ناک میں نکیل اور تیرے منہ میں لگام ڈال کر تجھے اُس راستے پر سے واپس گھسیٹ لے جاؤں گا جس پر سے تُو یہاں آ پہنچا ہے۔

30 اے حِزقیاہ، مَیں تجھے اِس نشان سے تسلی دلاؤں گا کہ اِس سال اور آنے والے سال تم وہ کچھ کھاؤ گے جو کھیتوں میں خود بخود اُگے گا۔ لیکن تیسرے سال تم بیج بو کر فصلیں کاٹو گے اور انگور کے باغ لگا کر اُن کا پھل کھاؤ گے۔ 31 یہوداہ کے بچے ہوئے باشندے ایک بار پھر جڑ پکڑ کر پھل لائیں گے۔ 32 کیونکہ یروشلم سے قوم کا بقیہ نکل آئے گا، اور کوہِ صیون کا بچا کھچا حصہ دوبارہ ملک میں پھیل جائے گا۔ رب الافواج کی غیرت یہ کچھ سرانجام دے گی۔

33 جہاں تک اسوری بادشاہ کا تعلق ہے رب فرماتا ہے کہ وہ اِس شہر میں داخل نہیں ہو گا۔ وہ ایک تیر تک اُس میں نہیں چلائے گا۔ نہ وہ ڈھال لے کر اُس پر حملہ کرے گا، نہ شہر کی فصیل کے ساتھ مٹی کا ڈھیر لگائے گا۔ 34 جس راستے سے بادشاہ یہاں آیا اُسی راستے پر سے وہ اپنے ملک واپس چلا جائے گا۔ اِس شہر میں وہ گھسنے نہیں پائے گا۔ یہ رب کا فرمان ہے۔ 35 کیونکہ مَیں اپنی اور اپنے خادم داؤد کی خاطر اِس شہر کا دفاع

کر کے اُسے بچاؤں گا۔“

36 اُسی رات رب کا فرشتہ نکل آیا اور اسوری لشکرگاہ میں سے گزر کر 1,85,000 فوجیوں کو مار ڈالا۔ جب لوگ صبح سویرے اُٹھے تو چاروں طرف لاشیں ہی لاشیں نظر آئیں۔

37 یہ دیکھ کر سنحیرب اپنے خیمے اُکھاڑ کر اپنے ملک واپس چلا گیا۔ نینوہ شہر پہنچ کر وہ وہاں ٹھہر گیا۔ 38 ایک دن جب وہ اپنے دیوتا نِسروک کے مندر میں پوجا کر رہا تھا تو اُس کے بیٹوں اَدرمّلِک اور شراضر نے اُسے تلوار سے قتل کر دیا اور فرار ہو کر ملکِ اراراط میں پناہ لی۔ پھر اُس کا بیٹا اسرحدون تخت نشین ہوا۔

اللہ حِزقیاہ کو شفا دیتا ہے

38 اُن دنوں میں حِزقیاہ اِتنا بیمار ہوا کہ مرنے کی نوبت آ پہنچی۔ آموص کا بیٹا یسعیاہ نبی اُس سے ملنے آیا اور کہا، ”رب فرماتا ہے کہ اپنے گھر کا بندوبست کر لے، کیونکہ تجھے مرنا ہے۔ تُو اِس بیماری سے شفا نہیں پائے گا۔“

2 یہ سن کر حِزقیاہ نے اپنا منہ دیوار کی طرف پھیر کر دعا کی، 3 ”اے رب، یاد کر کہ مَیں وفاداری اور خلوصِ دلی سے تیرے سامنے چلتا رہا ہوں، کہ مَیں وہ کچھ کرتا آیا ہوں جو تجھے پسند ہے۔“ پھر وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا۔

4 تب یسعیاہ نبی کو رب کا کلام ملا، 5 ”حِزقیاہ کے پاس جا کر اُسے بتا دینا کہ رب تیرے باپ داؤد کا خدا فرماتا ہے، ’مَیں نے تیری دعا سن لی اور تیرے آنسو دیکھے ہیں۔ مَیں تیری زندگی میں 15 سال کا اضافہ کروں گا۔ 6 ساتھ ساتھ مَیں تجھے اور اِس شہر کو اسور کے بادشاہ سے بچا لوں گا۔ مَیں ہی اِس شہر کا دفاع کروں گا۔‘“

7 یہ پیغام حِزقیاہ کو سنا کر یسعیاہ نے مزید کہا، ”رب تجھے ایک نشان دے گا جس سے تُو جان لے گا کہ وہ اپنا وعدہ پورا کرے گا۔ 8 میرے کہنے پر آخز کی بنائی ہوئی دھوپ گھڑی کا سایہ دس درجے پیچھے جائے گا۔“ اور ایسا ہی ہوا۔ سایہ دس درجے پیچھے ہٹ گیا۔

شفا پانے پر حِزقیاہ کا گیت

9 یہوداہ کے بادشاہ حِزقیاہ نے شفا پانے پر ذیل کا گیت قلم بند کیا،

10 ”مَیں بولا، کیا مجھے زندگی کے عروج پر پاتال کے دروازوں میں داخل ہونا ہے؟ باقی ماندہ سال مجھ سے چھین لئے گئے ہیں۔

11 مَیں بولا، آئندہ مَیں رب کو زندوں کے ملک میں نہیں دیکھوں گا۔ اب سے مَیں پاتال کے باشندوں کے ساتھ رہ کر اِس دنیا کے لوگوں پر نظر نہیں ڈالوں گا۔

12 میرے گھر کو گلہ بانوں کے خیمے کی طرح اُتارا گیا ہے، وہ میرے اوپر سے چھین لیا گیا ہے۔ مَیں نے اپنی زندگی کو جولاہے کی طرح اختتام تک بُن لیا ہے۔ اب اُس نے مجھے کاٹ کر تانت کے دھاگوں سے الگ کر دیا ہے۔ ایک دن کے اندر اندر تُو نے مجھے ختم کیا۔

13 صبح تک مَیں چیخ کر فریاد کرتا رہا، لیکن اُس نے شیرِ ببر کی طرح میری تمام ہڈیاں توڑ دیں۔ ایک دن کے اندر اندر تُو نے مجھے ختم کیا۔

14 مَیں بے جان ہو کر ابابیل یا بلبل کی طرح چیں چیں کرنے لگا، غوں غوں کر کے کبوتر کی سی آہیں بھرنے لگا۔ میری آنکھیں نڈھال ہو کر آسمان کی طرف تکتی رہیں۔ اے رب، مجھ پر ظلم ہو رہا ہے۔

میری مدد کے لئے آ!

15 لیکن مَیں کیا کہوں؟ اُس نے خود مجھ سے ہم کلام ہو کر یہ کیا ہے۔ مَیں تلخیوں سے مغلوب ہو کر زندگی کے آخر تک دبی ہوئی حالت میں پھروں گا۔

16 اے رب، اِن ہی چیزوں کے سبب سے انسان زندہ رہتا ہے، میری روح کی زندگی بھی اِن ہی پر مبنی ہے۔ تُو مجھے بحال کر کے جینے دے گا۔

17 یقیناً یہ تلخ تجربہ میری برکت کا باعث بن گیا۔ تیری محبت نے میری جان کو قبر سے محفوظ رکھا، تُو نے میرے تمام گناہوں کو اپنی پیٹھ کے پیچھے پھینک دیا ہے۔

18 کیونکہ پاتال تیری حمد و ثنا نہیں کرتا، اور موت تیری ستائش میں گیت نہیں گاتی، زمین کی گہرائیوں میں اُترے ہوئے تیری وفاداری کے انتظار میں نہیں رہتے۔

19 نہیں، جو زندہ ہے وہی تیری تعریف کرتا، وہی تیری تمجید کرتا ہے، جس طرح مَیں آج کر رہا ہوں۔ پشت در پشت باپ اپنے بچوں کو تیری وفاداری کے بارے میں بتاتے ہیں۔

20 رب مجھے بچانے کے لئے تیار تھا۔ آؤ، ہم عمر بھر رب کے گھر میں تاردار ساز بجائیں۔"

علاج کا طریقِ کار

21 یسعیاہ نے ہدایت دی تھی، "انجیر کی ٹکی لا کر بادشاہ کے ناسور پر باندھ دو! تب اُسے شفا ملے گی۔"

22 پہلے حِزقیاہ نے پوچھا تھا، "رب کون سا نشان دے گا جس سے مجھے یقین آئے کہ مَیں دوبارہ رب کے گھر کی عبادت میں شریک ہوں گا؟"

حِزقیاہ سے سنگین غلطی ہوتی ہے

39 تھوڑی دیر کے بعد بابل کے بادشاہ مرودک بلدان بن بلدان نے حِزقیاہ کی بیماری اور شفا کی خبر سن کر وفد کے ہاتھ خط اور تحفے بھیجے۔ 2 حِزقیاہ نے خوشی سے وفد کا استقبال کر کے اُسے وہ تمام خزانے دکھائے جو ذخیرہ خانے میں محفوظ رکھے گئے تھے یعنی تمام سونا چاندی، بلسان کا تیل اور باقی قیمتی تیل۔ اُس نے پورا اسلحہ خانہ اور باقی سب کچھ بھی دکھایا جو اُس کے خزانوں میں تھا۔ پورے محل اور پورے ملک میں کوئی خاص چیز نہ رہی جو اُس نے اُنہیں نہ دکھائی۔

3 تب یسعیاہ نبی حِزقیاہ بادشاہ کے پاس آیا اور پوچھا، "اِن آدمیوں نے کیا کہا؟ کہاں سے آئے ہیں؟" حِزقیاہ نے جواب دیا، "دُور دراز ملک بابل سے میرے پاس آئے ہیں۔" 4 یسعیاہ بولا، "اُنہوں نے محل میں کیا کچھ دیکھا؟" حِزقیاہ نے کہا، "اُنہوں نے محل میں سب کچھ دیکھ لیا ہے۔ میرے خزانوں میں کوئی چیز نہ رہی جو مَیں نے اُنہیں نہیں دکھائی۔"

5 تب یسعیاہ نے کہا، "رب الافواج کا فرمان سنیں! 6 ایک دن آنے والا ہے کہ تیرے محل کا تمام مال چھین لیا جائے گا۔ جتنے بھی خزانے تُو اور تیرے باپ دادا نے آج تک جمع کئے ہیں اُن سب کو دشمن بابل لے جائے گا۔ رب فرماتا ہے کہ ایک بھی چیز پیچھے نہیں رہے گی۔ 7 تیرے بیٹوں میں سے بھی بعض چھین لئے جائیں گے، ایسے جو اب تک پیدا نہیں ہوئے۔ تب وہ خواجہ سرا بن کر شاہِ بابل کے محل میں خدمت کریں گے۔"

8 حِزقیاہ بولا، "رب کا جو پیغام آپ نے مجھے دیا ہے وہ ٹھیک ہے۔" کیونکہ اُس نے سوچا، "بڑی بات یہ

ہے کہ میرے جیتے جی امن و امان ہو گا۔“

اللہ کی قوم کو تسلی

40 تمہارا رب فرماتا ہے، ”تسلی دو، میری قوم کو تسلی دو! 2 نرمی سے یروشلم سے بات کرو، بلند آواز سے اُسے بتاؤ کہ تیری غلامی کے دن پورے ہو گئے ہیں، تیرا قصور معاف ہو گیا ہے۔ کیونکہ تجھے رب کے ہاتھ سے تمام گناہوں کی دُگنی سزا مل گئی ہے۔“

3 ایک آواز پکار رہی ہے، ”ریگستان میں رب کی راہ تیار کرو! بیابان میں ہمارے خدا کا راستہ سیدھا بناؤ۔ 4 لازم ہے کہ ہر وادی بھر دی جائے، ضروری ہے کہ ہر پہاڑ اور بلند جگہ میدان بن جائے۔ جو ٹیڑھا ہے اُسے سیدھا کیا جائے، جو ناہموار ہے اُسے ہموار کیا جائے۔ 5 تب اللہ کا جلال ظاہر ہو جائے گا، اور تمام انسان مل کر اُسے دیکھیں گے۔ یہ رب کے اپنے منہ کا فرمان ہے۔“

6 ایک آواز نے کہا، ”زور سے آواز دے!“ مَیں نے پوچھا، ”مَیں کیا کہوں؟“ ”یہ کہ تمام انسان گھاس ہی ہیں، اُن کی تمام شان و شوکت جنگلی پھول کی مانند ہے۔ 7 جب رب کا سانس اُن پر سے گزرے تو گھاس مُرجھا جاتی اور پھول گر جاتا ہے، کیونکہ انسان گھاس ہی ہے۔ 8 گھاس تو مُرجھا جاتی اور پھول گر جاتا ہے، لیکن ہمارے خدا کا کلام ابد تک قائم رہتا ہے۔“

9 اے صیون، اے خوش خبری کے پیغمبر، بلندیوں پر چڑھ جا! اے یروشلم، اے خوش خبری کے پیغمبر، زور سے آواز دے! پکار کر کہہ اور خوف مت کھا۔ یہوداہ کے شہروں کو بتا، ”وہ دیکھو، تمہارا خدا!“

10 دیکھو، رب قادرِ مطلق بڑی قدرت کے ساتھ آ رہا ہے، وہ بڑی طاقت کے ساتھ حکومت کرے گا۔ دیکھو، اُس کا اجر اُس کے پاس ہے، اور اُس کا انعام اُس کے آگے آگے چلتا ہے۔ 11 وہ چرواہے کی طرح اپنے گلے کی گلہ بانی کرے گا۔ وہ بھیڑ کے بچوں کو اپنے بازوؤں میں محفوظ رکھ کر سینے کے ساتھ لگائے پھرے گا اور اُن کی ماؤں کو بڑے دھیان سے اپنے ساتھ لے چلے گا۔

اللہ کی ناقابلِ بیان عظمت

12 کس نے اپنے ہاتھ سے دنیا کا پانی ناپ لیا ہے؟ کس نے اپنے ہاتھ سے آسمان کی پیمائش کی ہے؟ کس نے زمین کی مٹی کی مقدار معلوم کی یا ترازو سے پہاڑوں کا کُل وزن متعین کیا ہے؟ 13 کس نے رب کے روح کی تحقیق کر پائی؟ کیا اُس کا کوئی مشیر ہے جو اُسے تعلیم دے؟ 14 کیا اُسے کسی سے مشورہ لینے کی ضرورت ہے تاکہ اُسے سمجھ آ کر راست راہ کی تعلیم مل جائے؟ ہرگز نہیں! کیا کسی نے کبھی اُسے علم و عرفان یا سمجھ دار زندگی گزارنے کا فن سکھایا ہے؟ ہرگز نہیں!

15 یقیناً تمام اقوام رب کے نزدیک بالٹی کے ایک قطرے یا ترازو میں گرد کی مانند ہیں۔ جزیروں کو وہ ریت کے ذروں کی طرح اُٹھا لیتا ہے۔ 16 خواہ لبنان کے تمام درخت اور جانور رب کے لئے قربان کیوں نہ ہوتے تو بھی مناسب قربانی کے لئے کافی نہ ہوتے۔ 17 اُس کے سامنے تمام اقوام کچھ بھی نہیں ہیں۔ اُس کی نظر میں وہ ہیچ اور ناچیز ہیں۔

18 اللہ کا موازنہ کس سے ہو سکتا ہے؟ اُس کا مقابلہ کس تصویر یا مجسمے سے ہو سکتا ہے؟ 19 بُت تو یوں بنتا ہے کہ پہلے دست کار اُسے ڈھال دیتا ہے، پھر سنار

اُس پر سونا چڑھا کر اُسے چاندی کی زنجیروں سے سجا دیتا ہے۔ [20] جو غربت کے باعث یہ نہیں کروا سکتا وہ کم از کم کوئی ایسی لکڑی چن لیتا ہے جو گل سڑ نہیں جاتی۔ پھر وہ کسی ماہر دست کار سے بُت کو یوں بنواتا ہے کہ وہ اپنی جگہ سے نہ ہلے۔

[21] کیا تم کو معلوم نہیں؟ کیا تم نے بات نہیں سنی؟ کیا تمہیں ابتدا سے سنایا نہیں گیا؟ کیا تمہیں دنیا کے قیام سے لے کر آج تک سمجھ نہیں آئی؟ [22] رب رُوئے زمین کے اوپر بلندیوں پر تخت نشین ہے جہاں سے انسان ٹڈیوں جیسے لگتے ہیں۔ وہ آسمان کو پردے کی طرح تان کر اور ہر طرف کھینچ کر رہنے کے قابل خیمہ بنا دیتا ہے۔ [23] وہ سرداروں کو ناچیز اور دنیا کے قاضیوں کو ہیچ بنا دیتا ہے۔ [24] وہ نئے پودوں کی مانند ہیں جن کی پنیری ابھی ابھی لگی ہے، بیج ابھی ابھی بوئے گئے ہیں، پودوں نے ابھی ابھی جڑ پکڑی ہے کہ رب اُن پر پھونک مارتا ہے اور وہ مُرجھا جاتے ہیں۔ تب آندھی اُنہیں بھوسے کی طرح اُڑا لے جاتی ہے۔

[25] قدوس خدا فرماتا ہے، ”تم میرا موازنہ کس سے کرنا چاہتے ہو؟ کون میرے برابر ہے؟“ [26] اپنی نظر اُٹھا کر آسمان کی طرف دیکھو۔ کس نے یہ سب کچھ خلق کیا؟ وہ جو آسمانی لشکر کی پوری تعداد باہر لا کر ہر ایک کو نام لے کر بُلاتا ہے۔ اُس کی قدرت اور زبردست طاقت اِتنی عظیم ہے کہ ایک بھی دُور نہیں رہتا۔

[27] اے یعقوب کی قوم، تُو کیوں کہتی ہے کہ میری راہ رب کی نظر سے چھپی رہتی ہے؟ اے اسرائیل، تُو کیوں شکایت کرتا ہے کہ میرا معاملہ میرے خدا کے علم میں نہیں آتا؟

[28] کیا تجھے معلوم نہیں، کیا تُو نے نہیں سنا کہ رب لازوال خدا اور دنیا کی انتہا تک کا خالق ہے؟ وہ کبھی نہیں تھکتا، کبھی نڈھال نہیں ہوتا۔ کوئی بھی اُس کی سمجھ کی گہرائیوں تک نہیں پہنچ سکتا۔ [29] وہ تھکے ماندوں کو تازگی اور بے بسوں کو تقویت دیتا ہے۔ [30] گو نوجوان تھک کر نڈھال ہو جائیں اور جوان آدمی ٹھوکر کھا کر گر جائیں، [31] لیکن رب سے اُمید رکھنے والے نئی طاقت پائیں گے اور عقاب کے سے پَر پھیلا کر بلندیوں تک اُڑیں گے۔ نہ وہ دوڑتے ہوئے تھکیں گے، نہ چلتے ہوئے نڈھال ہو جائیں گے۔

دشمن کے حملے رب ہی کی طرف سے ہیں

41 ”اے جزیرو، خاموش رہ کر میری بات سنو! اقوام از سرِ نو تقویت پائیں اور میرے حضور آئیں، پھر بات کریں۔ آؤ، ہم ایک دوسرے سے مل کر عدالت میں حاضر ہو جائیں!

[2] کون اُس آدمی کو جگا کر مشرق سے لایا ہے جس کے دامن میں انصاف ہے؟ کون دیگر قوموں کو اِس شخص کے حوالے کر کے بادشاہوں کو خاک میں ملاتا ہے؟ اُس کی تلوار سے وہ گرد ہو جاتے ہیں، اُس کی کمان سے لوگ ہَوا میں بھوسے کی طرح اُڑ کر بکھر جاتے ہیں۔ [3] وہ اُن کا تعاقب کر کے صحیح سلامت آگے نکلتا ہے، بھاگتے ہوئے اُس کے پاؤں راستے کو نہیں چھوتے۔ [4] کس نے یہ سب کچھ کیا، کس نے یہ انجام دیا؟ اُسی نے جو ابتدا ہی سے نسلوں کو بُلاتا آیا ہے۔ مَیں، رب اوّل ہوں، اور آخر میں آنے والوں کے ساتھ بھی مَیں وہی ہوں۔“

[5] جزیرے یہ دیکھ کر ڈر گئے، دنیا کے دُور دراز علاقے کانپ اُٹھے ہیں۔ وہ قریب آتے ہوئے [6] ایک

دوسرے کو سہارا دے کر کہتے ہیں، ”حوصلہ رکھ!“ 7 دست کار سنار کی حوصلہ افزائی کرتا ہے، اور جو بُت کی ناہمواریوں کو ہتھوڑے سے ٹھیک کرتا ہے وہ اہرن پر کام کرنے والے کی ہمت بڑھاتا اور ٹانکے کا معائنہ کر کے کہتا ہے، ”اب ٹھیک ہے!“ پھر مل کر بُت کو کیلوں سے مضبوط کرتے ہیں تاکہ ہلے نہ۔

مت ڈرنا، کیونکہ مَیں تیرا خدا ہوں

8 ”لیکن تُو میرے خادم اسرائیل، تُو فرق ہے۔ اے یعقوب کی قوم، مَیں نے تجھے چن لیا، اور تُو میرے دوست ابراہیم کی اولاد ہے۔ 9 مَیں تجھے پکڑ کر دنیا کی انتہا سے لایا، اُس کے دُور دراز کونوں سے بُلایا۔ مَیں نے فرمایا، ’تُو میرا خادم ہے۔‘ مَیں نے تجھے رد نہیں کیا بلکہ تجھے چن لیا ہے۔ 10 چنانچہ مت ڈر، کیونکہ مَیں تیرے ساتھ ہوں۔ دہشت مت کھا، کیونکہ مَیں تیرا خدا ہوں۔ مَیں تجھے مضبوط کرتا، تیری مدد کرتا، تجھے اپنے دہنے ہاتھ کے انصاف سے قائم رکھتا ہوں۔ 11 دیکھ، جتنے بھی تیرے خلاف طیش میں آ گئے ہیں وہ سب شرمندہ ہو جائیں گے، اُن کا منہ کالا ہو جائے گا۔ تجھ سے جھگڑنے والے ہیچ ہی ثابت ہو کر ہلاک ہو جائیں گے۔ 12 تب تُو اپنے مخالفوں کا پتا کرے گا لیکن اُن کا نام و نشان تک نہیں ملے گا۔ تجھ سے لڑنے والے ختم ہی ہوں گے، ایسا ہی لگے گا کہ وہ کبھی تھے نہیں۔ 13 کیونکہ مَیں رب تیرا خدا ہوں۔ مَیں تیرے دہنے ہاتھ کو پکڑ کر تجھے بتاتا ہوں، ’مت ڈرنا، مَیں ہی تیری مدد کرتا ہوں۔‘

14 اے کیڑے یعقوب مت ڈر، اے چھوٹی قوم اسرائیل خوف مت کھا۔ کیونکہ مَیں ہی تیری مدد کروں گا، اور جو عوضانہ دے کر تجھے چھڑا رہا ہے وہ اسرائیل کا قدوس ہے۔“ یہ ہے رب کا فرمان۔ 15 ”میرے ہاتھ سے تُو گاہنے کا نیا اور متعدد تیز نوکیں رکھنے والا آلہ بنے گا۔ تب تُو پہاڑوں کو گاہ کر ریزہ ریزہ کر دے گا، اور پہاڑیاں بھوسے کی مانند ہو جائیں گی۔ 16 تُو اُنہیں اُچھال اُچھال کر اُڑائے گا تو ہَوا اُنہیں لے جائے گی، آندھی اُنہیں دُور تک بکھیر دے گی۔ لیکن تُو رب کی خوشی منائے گا اور اسرائیل کے قدوس پر فخر کرے گا۔

اللہ ریگستان میں پانی مہیا کرتا ہے

17 غریب اور ضرورت مند پانی کی تلاش میں ہیں، لیکن بے فائدہ، اُن کی زبانیں پیاس کے مارے خشک ہو گئی ہیں۔ لیکن مَیں، رب اُن کی سنوں گا، مَیں جو اسرائیل کا خدا ہوں اُنہیں ترک نہیں کروں گا۔ 18 مَیں بنجر بلندیوں پر ندیاں جاری کروں گا اور وادیوں میں چشمے پھوٹنے دوں گا۔ مَیں ریگستان کو جوہڑ میں اور سوکھی زمین کو پانی کے سوتوں میں بدل دوں گا۔ 19 میرے ہاتھ سے ریگستان میں دیودار، کیکر، مہندی اور زیتون کے درخت لگیں گے، بیابان میں جونیپر، صنوبر اور سرو کے درخت مل کر اُگیں گے۔ 20 مَیں یہ اِس لئے کروں گا کہ لوگ دھیان دے کر جان لیں کہ رب کے ہاتھ نے یہ سب کچھ کیا ہے، کہ اسرائیل کے قدوس نے یہ پیدا کیا ہے۔“

دیوتا بے کار ہیں

21 رب جو یعقوب کا بادشاہ ہے فرماتا ہے، ”آؤ، عدالت میں اپنا معاملہ پیش کرو، اپنے دلائل بیان کرو۔ 22 آؤ، اپنے بُتوں کو لے آؤ تاکہ وہ ہمیں بتائیں کہ کیا کیا پیش آنا ہے۔ ماضی میں کیا کیا ہوا؟ بتاؤ، تاکہ ہم

دھیان دیں۔ یا ہمیں مستقبل کی باتیں سناؤ، 23 وہ کچھ جو آنے والے دنوں میں ہو گا، تاکہ ہمیں معلوم ہو جائے کہ تم دیوتا ہو۔ کم از کم کچھ نہ کچھ کرو، خواہ اچھا ہو یا بُرا، تاکہ ہم گھبرا کر ڈر جائیں۔ 24 تم تو کچھ بھی نہیں ہو، اور تمہارا کام بھی بے کار ہے۔ جو تمہیں چن لیتا ہے وہ قابلِ گھن ہے۔

25 اب مَیں نے شمال سے ایک آدمی کو جگا دیا ہے، اور وہ میرا نام لے کر مشرق سے آ رہا ہے۔ یہ شخص حکمرانوں کو مٹی کی طرح کچل دیتا ہے، اُنہیں گارے کو نرم کرنے والے کمہار کی طرح روند دیتا ہے۔ 26 کس نے ابتدا سے اِس کا اعلان کیا تاکہ ہمیں علم ہو؟ کس نے پہلے سے اِس کی پیش گوئی کی تاکہ ہم کہیں، 'اُس نے بالکل صحیح کہا ہے'؟ کوئی نہیں تھا جس نے پہلے سے اِس کا اعلان کر کے اِس کی پیش گوئی کی۔ کوئی نہیں تھا جس نے تمہارے منہ سے اِس کے بارے میں ایک لفظ بھی سنا۔ 27 کس نے صیون کو پہلے بتا دیا، 'وہ دیکھو، تیرا سہارا آنے کو ہے!' مَیں ہی نے یہ فرمایا، مَیں ہی نے یروشلم کو خوش خبری کا پیغمبر عطا کیا۔

28 لیکن جب مَیں اپنے اردگرد دیکھتا ہوں تو کوئی نہیں ہے جو مجھے مشورہ دے، کوئی نہیں جو میرے سوال کا جواب دے۔ 29 دیکھو، یہ سب دھوکا ہی دھوکا ہیں۔ اُن کے کام ہیچ اور اُن کے ڈھالے ہوئے مجسمے خالی ہَوا ہی ہیں۔

اللہ کا پیغمبر اقوام کے لئے مشعلِ راہ ہے

42 دیکھو، میرا خادم جسے مَیں قائم رکھتا ہوں، میرا برگزیدہ جو مجھے پسند ہے۔ مَیں اپنے روح کو اُس پر ڈالوں گا، اور وہ اقوام میں انصاف قائم کرے گا۔ 2 وہ نہ تو چیخے گا، نہ چلّائے گا، گلیوں میں اُس کی آواز سنائی نہیں دے گی۔ 3 نہ وہ کچلے ہوئے سرکنڈے کو توڑے گا، نہ بجھتی ہوئی بتی کو بجھائے گا۔ وفاداری سے وہ انصاف قائم کرے گا۔ 4 اور جب تک اُس نے دنیا میں انصاف قائم نہ کر لیا ہو تب تک نہ اُس کی بتی بجھے گی، نہ اُسے کچلا جائے گا۔ جزیرے اُس کی ہدایت سے اُمید رکھیں گے۔"

5 رب خدا نے آسمان کو خلق کر کے خیمے کی طرح زمین کے اوپر تان لیا۔ اُسی نے زمین کو اور جو کچھ اُس میں سے پھوٹ نکلتا ہے تشکیل دیا، اور اُسی نے رُوئے زمین پر بسنے اور چلنے والوں میں دم پھونک کر جان ڈالی۔ اب یہی خدا اپنے خادم سے فرماتا ہے، 6 "مَیں، رب نے انصاف سے تجھے بُلایا ہے۔ مَیں تیرے ہاتھ کو پکڑ کر تجھے محفوظ رکھوں گا۔ کیونکہ مَیں تجھے قوم کا عہد اور دیگر اقوام کی روشنی بنا دوں گا 7 تاکہ تُو اندھوں کی آنکھیں کھولے، قیدیوں کو کوٹھڑی سے رِہا کرے اور تاریکی کی قید میں بسنے والوں کو چھٹکارا دے۔ 8 مَیں رب ہوں، یہی میرا نام ہے! مَیں برداشت نہیں کروں گا کہ جو جلال مجھے ملنا ہے وہ کسی اَور کو دے دیا جائے، کہ لوگ بُتوں کی تمجید کریں جبکہ اُنہیں میری تمجید کرنی چاہئے۔ 9 دیکھو، جس کی بھی پیش گوئی مَیں نے کی تھی وہ وقوع میں آیا ہے۔ اب مَیں نئی باتوں کا اعلان کرتا ہوں۔ اِس سے پہلے کہ وہ وجود میں آئیں مَیں اُنہیں تمہیں سنا دیتا ہوں۔"

رب کی تمجید میں گیت گاؤ!

10 رب کی تمجید میں گیت گاؤ، دنیا کی انتہا تک اُس کی مدح سرائی کرو! اے سمندر کے مسافرو اور جو کچھ

اُس میں ہے، اُس کی ستائش کرو! اے جزیرو، اپنے باشندوں سمیت اُس کی تعریف کرو! 11 بیابان اور اُس کے قصبے خوشی کے نعرے لگائیں، جن آبادیوں میں قیدار بستا ہے وہ شادمان ہوں۔ سلع کے باشندے باغ باغ ہو کر پہاڑوں کی چوٹیوں پر زور سے شادیانہ بجائیں۔ 12 سب رب کو جلال دیں اور جزیروں تک اُس کی تعریف پھیلائیں۔

13 رب سورمے کی طرح لڑنے کے لئے نکلے گا، فوجی کی طرح جوش میں آئے گا اور جنگ کے نعرے لگا لگا کر اپنے دشمنوں پر غالب آئے گا۔

14 وہ فرماتا ہے، ”مَیں بڑی دیر سے خاموش رہا ہوں۔ مَیں چپ رہا اور اپنے آپ کو روکتا رہا۔ لیکن اب مَیں دردِ زہ میں مبتلا عورت کی طرح کراہتا ہوں۔ میرا سانس پھول جاتا اور مَیں بےتابی سے ہانپتا رہتا ہوں۔ 15 مَیں پہاڑوں اور پہاڑیوں کو تباہ کر کے اُن کی تمام ہریالی جھُلسا دوں گا۔ دریا خشک زمین بن جائیں گے، اور جوہڑ سوکھ جائیں گے۔ 16 مَیں اندھوں کو ایسی راہوں پر لے چلوں گا جن سے وہ واقف نہیں ہوں گے، غیرمانوس راستوں پر اُن کی راہنمائی کروں گا۔ اُن کے آگے مَیں اندھیرے کو روشن اور ناہموار زمین کو ہموار کروں گا۔ یہ سب کچھ مَیں سرانجام دوں گا، ایک بات بھی ادھوری نہیں رہ جائے گی۔

17 لیکن جو بُتوں پر بھروسا رکھ کر اُن سے کہتے ہیں، ’تم ہمارے دیوتا ہو‘ وہ سخت شرم کھا کر پیچھے ہٹ جائیں گے۔

سزا کا سبب اندھا پن ہے

18 اے بہرو، سنو! اے اندھو، نظر اُٹھاؤ تاکہ دیکھ سکو! 19 کون میرے خادم جیسا اندھا ہے؟ کون میرے پیغمبر جیسا بہرا ہے، اُس جیسا جسے مَیں بھیج رہا ہوں؟ گو مَیں نے اُس کے ساتھ عہد باندھا تو بھی رب کے خادم جیسا اندھا اور نابینا کوئی نہیں ہے۔ 20 گو تُو نے بہت کچھ دیکھا ہے تُو نے توجہ نہیں دی، گو تیرے کان ہر بات سن لیتے ہیں تُو سنتا نہیں۔“ 21 رب نے اپنی راستی کی خاطر اپنی شریعت کی عظمت اور جلال کو بڑھایا ہے، کیونکہ یہ اُس کی مرضی تھی۔ 22 لیکن اب اُس کی قوم کو غارت کیا گیا، سب کچھ لُوٹ لیا گیا ہے۔ سب کے سب گڑھوں میں جکڑے یا جیلوں میں چھپائے ہوئے ہیں۔ وہ لُوٹ کا مال بن گئے ہیں، اور کوئی نہیں ہے جو اُنہیں بچائے۔ اُنہیں چھین لیا گیا ہے، اور کوئی نہیں ہے جو کہے، ”اُنہیں واپس کرو!“

23 کاش تم میں سے کوئی دھیان دے، کوئی آئندہ کے لئے توجہ دے۔ 24 سوچ لو! کس نے اجازت دی کہ یعقوب کی اولاد کو غارت کیا جائے؟ کس نے اسرائیل کو لٹیروں کے حوالے کر دیا؟ کیا یہ رب کی طرف سے نہیں ہوا، جس کے خلاف ہم نے گناہ کیا ہے؟ لوگ تو اُس کی راہوں پر چلنا ہی نہیں چاہتے تھے، وہ اُس کی شریعت کے تابع رہنے کے لئے تیار ہی نہ تھے۔ 25 اِسی وجہ سے اُس نے اُن پر اپنا سخت غضب نازل کیا، اُنہیں شدید جنگ کی زد میں آنے دیا۔ لیکن افسوس، گو آگ نے قوم کو گھیر کر جھُلسا دیا تاہم اُسے سمجھ نہیں آئی، گو وہ بھسم ہوئی تو بھی اُس نے دل سے سبق نہیں سیکھا۔

43

رب قوم کو وطن میں واپس لائے گا

لیکن اب رب جس نے تجھے اے یعقوب خلق کیا اور تجھے اے اسرائیل تشکیل دیا

فرماتا ہے، ”خوف مت کھا، کیونکہ مَیں نے عوضانہ دے کر تجھے چھڑایا ہے، مَیں نے تیرا نام لے کر تجھے بُلایا ہے، تُو میرا ہی ہے۔ 2 پانی کی گہرائیوں میں سے گزرتے وقت مَیں تیرے ساتھ ہوں گا، دریاؤں کو پار کرتے وقت تُو نہیں ڈوبے گا۔ آگ میں سے گزرتے وقت نہ تُو جھُلس جائے گا، نہ شعلوں سے بھسم ہو جائے گا۔ 3 کیونکہ مَیں رب تیرا خدا ہوں، مَیں اسرائیل کا قدوس اور تیرا نجات دہندہ ہوں۔ تجھے چھڑانے کے لئے مَیں عوضانہ کے طور پر مصر دیتا، تیری جگہ ایتھوپیا اور سِبا ادا کرتا ہوں۔ 4 تُو میری نظر میں قیمتی اور عزیز ہے، تُو مجھے پیارا ہے، اِس لئے مَیں تیرے بدلے میں لوگ اور تیری جان کے عوض قومیں ادا کرتا ہوں۔

5 چنانچہ مت ڈرنا، کیونکہ مَیں تیرے ساتھ ہوں۔ مَیں تیری اولاد کو مشرق اور مغرب سے جمع کر کے واپس لاؤں گا۔ 6 شمال کو مَیں حکم دوں گا، ’مجھے دو!‘ اور جنوب کو، ’اُنہیں مت روکنا!‘ میرے بیٹے بیٹیوں کو دنیا کی انتہا سے واپس لے آؤ، 7 اُن سب کو جو میرا نام رکھتے ہیں اور جنہیں مَیں نے اپنے جلال کی خاطر خلق کیا، جنہیں مَیں نے تشکیل دے کر بنایا ہے۔“

8 اُس قوم کو نکال لاؤ جو آنکھیں رکھنے کے باوجود دیکھ نہیں سکتی، جو کان رکھنے کے باوجود سن نہیں سکتی۔ 9 تمام غیرقومیں جمع ہو جائیں، تمام اُمّتیں اکٹھی ہو جائیں۔ اُن میں سے کون اِس کی پیش گوئی کر سکتا، کون ماضی کی باتیں سنا سکتا ہے؟ وہ اپنے گواہوں کو پیش کریں جو اُنہیں درست ثابت کریں، تاکہ لوگ سن کر کہیں، ”اُن کی بات بالکل صحیح ہے۔“ 10 لیکن رب فرماتا ہے، ”اے اسرائیلی قوم، تم ہی میرے گواہ ہو، تم ہی میرا خادم ہو جسے مَیں نے چن لیا تاکہ تم جان لو، مجھ پر ایمان لاؤ اور پہچان لو کہ مَیں ہی ہوں۔ نہ مجھ سے پہلے کوئی خدا وجود میں آیا، نہ میرے بعد کوئی آئے گا۔ 11 مَیں، صرف مَیں رب ہوں، اور میرے سوا کوئی اَور نجات دہندہ نہیں ہے۔ 12 مَیں ہی نے اِس کا اعلان کر کے تمہیں چھٹکارا دیا، مَیں ہی تمہیں اپنا کلام پہنچاتا رہا۔ اور یہ تمہارے درمیان کے کسی اجنبی معبود سے کبھی نہیں ہوا بلکہ صرف مجھ ہی سے۔ تم ہی میرے گواہ ہو کہ مَیں ہی خدا ہوں۔“ یہ رب کا فرمان ہے۔ 13 ”ازل سے مَیں وہی ہوں۔ کوئی نہیں ہے جو میرے ہاتھ سے چھڑا سکے۔ جب مَیں کچھ عمل میں لاتا ہوں تو کون اِسے بدل سکتا ہے؟“

14 رب جو تمہارا چھڑانے والا اور اسرائیل کا قدوس ہے فرماتا ہے، ”تمہاری خاطر مَیں بابل کے خلاف فوج بھیج کر تمام کُنڈے تُڑوا دوں گا۔ تب بابل کی شادمانی گریہ و زاری میں بدل جائے گی۔ 15 مَیں رب ہوں، تمہارا قدوس جو اسرائیل کا خالق اور تمہارا بادشاہ ہے۔“

16 رب فرماتا ہے، ”مَیں ہی نے سمندر میں سے گزرنے کی راہ اور گہرے پانی میں سے راستہ بنا دیا۔ 17 میرے کہنے پر مصر کی فوج اپنے سورماؤں، رتھوں اور گھوڑوں سمیت لڑنے کے لئے نکل آئے۔ اب وہ مل کر سمندر کی تہہ میں پڑے ہوئے ہیں اور دوبارہ کبھی نہیں اُٹھیں گے۔ وہ بتی کی طرح بجھ گئے۔ 18 لیکن ماضی کی باتیں چھوڑ دو، جو کچھ گزر گیا ہے اُس پر دھیان نہ دو۔ 19 کیونکہ دیکھو، مَیں ایک نیا کام وجود میں لا رہا ہوں جو ابھی پھوٹ نکلنے کو ہے۔ کیا یہ تمہیں نظر نہیں آ رہا؟ مَیں ریگستان میں راستہ اور بیابان میں نہریں بنا رہا

ہوں۔ [20] جنگلی جانور، گیدڑ اور عقابی اُلّو میرا احترام کریں گے، کیونکہ مَیں ریگستان میں پانی مہیا کروں گا، بیابان میں نہریں بناؤں گا تاکہ اپنی برگزیدہ قوم کو پانی پلاؤں۔ [21] جو قوم مَیں نے اپنے لئے تشکیل دی ہے وہ میرے کام سنا کر میری تمجید کرے۔

رب اسرائیل کے گناہوں سے تنگ آ گیا ہے

[22] اے یعقوب کی اولاد، اے اسرائیل، بات یہ نہیں کہ تُو نے مجھ سے فریاد کی، کہ تُو میری مرضی دریافت کرنے کے لئے کوشاں رہا۔ [23] کیونکہ نہ تُو نے میرے لئے اپنی بھیڑ بکریاں بھسم کیں، نہ اپنی ذبح کی قربانیوں سے میرا احترام کیا۔ نہ مَیں نے غلہ کی نذروں سے تجھ پر بوجھ ڈالا، نہ بخور کی قربانی سے تنگ کیا۔ [24] تُو نے نہ میرے لئے قیمتی مسالا خریدا، نہ مجھے اپنی قربانیوں کی چربی سے خوش کیا۔ اِس کے برعکس تُو نے اپنے گناہوں سے مجھ پر بوجھ ڈالا اور اپنی بُری حرکتوں سے مجھے تنگ کیا۔ [25] تاہم مَیں، ہاں مَیں ہی اپنی خاطر تیرے جرائم کو مٹا دیتا اور تیرے گناہوں کو ذہن سے نکال دیتا ہوں۔

[26] جا، کچہری میں میرے خلاف مقدمہ دائر کر! آ، ہم دونوں عدالت میں حاضر ہو جائیں! اپنا معاملہ پیش کر تاکہ تُو بےقصور ثابت ہو۔ [27] شروع میں تیرے خاندان کے بانی نے گناہ کیا، اور اُس وقت سے لے کر آج تک تیرے نمائندے مجھ سے بےوفا ہوتے آئے ہیں۔ [28] اِس لئے مَیں مقدِس کے بزرگوں کو یوں رُسوا کروں گا کہ اُن کی مقدّس حالت جاتی رہے گی، مَیں یعقوب کی اولاد اسرائیل کو مکمل تباہی اور لعن طعن کے لئے مخصوص کروں گا۔

رب کی قوم کے لئے نئی زندگی

44 لیکن اب سن، اے یعقوب میرے خادم! میری بات پر توجہ دے، اے اسرائیل جسے مَیں نے چن لیا ہے۔ [2] رب جس نے تجھے بنایا اور ماں کے پیٹ سے ہی تشکیل دے کر تیری مدد کرتا آیا ہے وہ فرماتا ہے، ’اے یعقوب میرے خادم، مت ڈر! اے یسورون جسے مَیں نے چن لیا ہے، خوف نہ کھا۔ [3] کیونکہ مَیں پیاسی زمین پر پانی ڈالوں گا اور خشکی پر ندیاں بہنے دوں گا۔ مَیں اپنا روح تیری اولاد پر نازل کروں گا، اپنی برکت تیرے بچوں کو بخشوں گا۔ [4] تب وہ پانی کے درمیان کی ہریالی کی طرح پھوٹ نکلیں گے، نہروں پر سفیدہ کے درختوں کی طرح پھلیں پھولیں گے۔‘

[5] ایک کہے گا، ’مَیں رب کا ہوں،‘ دوسرا یعقوب کا نام لے کر پکارے گا اور تیسرا اپنے ہاتھ پر ’رب کا بندہ‘ لکھ کر اسرائیل کا اعزازی نام رکھے گا۔“

[6] رب الافواج جو اسرائیل کا بادشاہ اور چھڑانے والا ہے فرماتا ہے، ”مَیں اوّل اور آخر ہوں۔ میرے سوا کوئی اَور خدا نہیں ہے۔ [7] کون میری مانند ہے؟ وہ آواز دے کر بتائے اور اپنے دلائل پیش کرے۔ وہ ترتیب سے سب کچھ سنائے جو اُس قدیم وقت سے ہوا ہے جب مَیں نے اپنی قوم کو قائم کیا۔ وہ آنے والی باتوں کا اعلان کر کے بتائے کہ آئندہ کیا کچھ پیش آئے گا۔

[8] گھبرا کر دہشت زدہ نہ ہو۔ کیا مَیں نے بہت دیر پہلے تجھے اطلاع نہیں دی تھی کہ یہ کچھ پیش آئے گا؟ تم خود میرے گواہ ہو۔ کیا میرے سوا کوئی اَور خدا ہے؟ ہرگز نہیں! اَور کوئی چٹان نہیں ہے، مَیں کسی اَور کو نہیں جانتا۔“

خود ساختہ دیوتا

9 بُت بنانے والے سب ہیچ ہی ہیں، اور جو چیزیں اُنہیں پیاری لگتی ہیں وہ بے فائدہ ہیں۔ اُن کے گواہ نہ دیکھ اور نہ جان سکتے ہیں، لہٰذا آخرکار شرمندہ ہو جائیں گے۔

10 یہ کس طرح کے لوگ ہیں جو اپنے لئے دیوتا بناتے اور بے فائدہ بُت ڈھال لیتے ہیں؟ 11 اُن کے تمام ساتھی شرمندہ ہو جائیں گے۔ آخر بُت بنانے والے انسان ہی تو ہیں۔ آؤ، وہ سب جمع ہو کر خدا کے حضور کھڑے ہو جائیں۔ کیونکہ وہ دہشت کھا کر سخت شرمندہ ہو جائیں گے۔

12 لوہار اوزار لے کر اُسے جلتے ہوئے کوئلوں میں استعمال کرتا ہے۔ پھر وہ اپنے ہتھوڑے سے ٹھونک ٹھونک کر بُت کو تشکیل دیتا ہے۔ پورے زور سے کام کرتے کرتے وہ طاقت کے جواب دینے تک بھوکا ہو جاتا، پانی نہ پینے کی وجہ سے نڈھال ہو جاتا ہے۔ 13 جب بُت کو لکڑی سے بنانا ہے تو کاری گر فیتے سے ناپ کر پنسل سے لکڑی پر خاکہ کھینچتا ہے۔ پرکار بھی کام آ جاتا ہے۔ پھر کاری گر لکڑی کو چھری سے تراش تراش کر آدمی کی شکل بناتا ہے۔ یوں شاندار آدمی کا مجسمہ کسی کے گھر میں لگنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔

14 کاری گر بُت بنانے کے لئے دیودار کا درخت کاٹ لیتا ہے۔ کبھی کبھی وہ بلوط یا کسی اَور قسم کا درخت چن کر اُسے جنگل کے دیگر درختوں کے بیچ میں اُگنے دیتا ہے۔ یا وہ صنوبر[a] کا درخت لگاتا ہے، اور بارش اُسے پھلنے پھولنے دیتی ہے۔ 15 دھیان دو کہ انسان لکڑی کو ایندھن کے لئے بھی استعمال کرتا، کچھ لے کر آگ تاپتا، کچھ جلا کر روٹی پکاتا ہے۔ باقی حصے سے وہ بُت بنا کر اُسے سجدہ کرتا، دیوتا کا مجسمہ تیار کر کے اُس کے سامنے جھک جاتا ہے۔ 16 وہ لکڑی کا آدھا حصہ جلا کر اُس پر اپنا گوشت بھونتا، پھر جی بھر کر کھانا کھاتا ہے۔ ساتھ ساتھ وہ آگ سینک کر کہتا ہے، ”واہ، آگ کی گرمی کتنی اچھی لگ رہی ہے، اب گرمی محسوس ہو رہی ہے۔“ 17 لیکن باقی لکڑی سے وہ اپنے لئے دیوتا کا بُت بناتا ہے جس کے سامنے وہ جھک کر پوجا کرتا ہے۔ اُس سے وہ التماس کرتا ہے، ”مجھے بچا، کیونکہ تُو میرا دیوتا ہے۔“

18 یہ لوگ کچھ نہیں جانتے، کچھ نہیں سمجھتے۔ اُن کی آنکھوں اور دلوں پر پردہ پڑا ہے، اِس لئے نہ وہ دیکھ سکتے، نہ سمجھ سکتے ہیں۔ 19 وہ اِس پر غور نہیں کرتے، اُنہیں فہم اور سمجھ تک نہیں کہ سوچیں، ”مَیں نے لکڑی کا آدھا حصہ آگ میں جھونک کر اُس کے کوئلوں پر روٹی پکائی اور گوشت بھون لیا۔ یہ چیزیں کھانے کے بعد مَیں باقی لکڑی سے قابلِ گھن بُت کیوں بناؤں، لکڑی کے ٹکڑے کے سامنے کیوں جھک جاؤں؟“ 20 جو یوں راکھ میں ملوث ہو جائے اُس نے دھوکا کھایا، اُس کے دل نے اُسے فریب دیا ہے۔ وہ اپنی جان چھڑا کر نہیں مان سکتا کہ جو بُت مَیں دہنے ہاتھ میں تھامے ہوئے ہوں وہ جھوٹ ہے۔

رب اپنی قوم کو آزاد کرتا ہے

21 ”اے یعقوب کی اولاد، اے اسرائیل، یاد رکھ کہ تُو میرا خادم ہے۔ مَیں نے تجھے تشکیل دیا، تُو میرا ہی

---

[a] شاید عبرانی لفظ سے مراد صنوبر نہیں بلکہ laurel ہو، ایک چھوٹا سدا بہار کافوری درخت۔

خادم ہے۔ اے اسرائیل، مَیں تجھے کبھی نہیں بھولوں گا۔ 22 مَیں نے تیرے جرائم اور گناہوں کو مٹا ڈالا ہے، وہ دھوپ میں دُھند یا تیز ہَوا سے بکھرے بادلوں کی طرح اوجھل ہو گئے ہیں۔ اب میرے پاس واپس آ، کیونکہ مَیں نے عوضانہ دے کر تجھے چھڑایا ہے۔“

23 اے آسمان، خوشی کے نعرے لگا، کیونکہ رب نے سب کچھ کیا ہے۔ اے زمین کی گہرائیو، شادیانہ بجاؤ! اے پہاڑو اور جنگلو، اپنے تمام درختوں سمیت خوشی کے گیت گاؤ، کیونکہ رب نے عوضانہ دے کر یعقوب کو چھڑایا ہے، اسرائیل میں اُس نے اپنا جلال ظاہر کیا ہے۔

24 رب تیرا چھڑانے والا جس نے تجھے ماں کے پیٹ سے ہی تشکیل دیا فرماتا ہے، ”مَیں رب ہوں۔ مَیں ہی سب کچھ وجود میں لایا، مَیں نے اکیلے ہی آسمان کو زمین کے اوپر تان لیا اور زمین کو بچھایا۔ 25 مَیں ہی قسمت کا حال بتانے والوں کے عجیب و غریب نشان ناکام ہونے دیتا، فال کھولنے والوں کو احمق ثابت کرتا اور داناؤں کو پیچھے ہٹا کر اُن کے علم کی حماقت ظاہر کرتا ہوں۔ 26 مَیں ہی اپنے خادم کا کلام پورا ہونے دیتا اور اپنے پیغمبروں کا منصوبہ تکمیل تک پہنچاتا ہوں، مَیں ہی یروشلم کے بارے میں فرماتا ہوں، ’وہ دوبارہ آباد ہو جائے گا،‘ اور یہوداہ کے شہروں کے بارے میں، ’وہ نئے سرے سے تعمیر ہو جائیں گے، مَیں اُن کے کھنڈرات دوبارہ کھڑے کروں گا۔‘ 27 مَیں ہی گہرے سمندر کو حکم دیتا ہوں، ’سوکھ جا، مَیں تیری گہرائیوں کو خشک کرتا ہوں۔‘ 28 اور مَیں ہی نے خورس کے بارے میں فرمایا، ’یہ میرا گلہ بان ہے! یہی میری مرضی پوری کر کے کہے گا کہ یروشلم دوبارہ تعمیر کیا جائے، رب کے گھر کی بنیاد نئے سرے سے رکھی جائے‘!“

خورس رب کا آلۂ کار ہے

45 رب اپنے مسح کئے ہوئے خادم خورس سے فرماتا ہے، ”مَیں نے تیرے دہنے ہاتھ کو پکڑ لیا ہے، اِس لئے جہاں بھی تُو جائے وہاں قومیں تیرے تابع ہو جائیں گی، بادشاہوں کی طاقت جاتی رہے گی، دروازے کھل جائیں گے اور شہر کے دروازے بند نہیں رہیں گے۔ 2 مَیں خود تیرے آگے آگے جا کر قلعہ بندیوں کو زمین بوس کر دوں گا۔ مَیں پیتل کے دروازے ٹکڑے ٹکڑے کر کے تمام کُنڈے تڑوا دوں گا۔ 3 مَیں تجھے اندھیرے میں چھپے خزانے اور پوشیدہ مال و دولت عطا کروں گا تاکہ تُو جان لے کہ مَیں رب ہوں جو تیرا نام لے کر تجھے بُلاتا ہے، کہ مَیں اسرائیل کا خدا ہوں۔ 4 گو تُو مجھے نہیں جانتا تھا، لیکن اپنے خادم یعقوب کی خاطر مَیں نے تیرا نام لے کر تجھے بُلایا، اپنے برگزیدہ اسرائیل کے واسطے تجھے اعزازی نام سے نوازا ہے۔

5 مَیں ہی رب ہوں، اور میرے سوا کوئی اَور خدا نہیں ہے۔ گو تُو مجھے نہیں جانتا تھا تو بھی مَیں تجھے کمربستہ کرتا ہوں 6 تاکہ مشرق سے مغرب تک انسان جان لیں کہ میرے سوا کوئی اَور نہیں ہے۔ مَیں ہی رب ہوں، اور میرے سوا کوئی اَور نہیں ہے۔ 7 مَیں ہی روشنی کو تشکیل دیتا اور اندھیرے کو وجود میں لاتا ہوں، مَیں ہی اچھے اور بُرے حالات پیدا کرتا، مَیں رب ہی یہ سب کچھ کرتا ہوں۔ 8 اے آسمان، راستی کی بوندا باندی سے زمین کو تر و تازہ کر! اے بادلو، صداقت برساؤ! زمین کھل کر نجات کا پھل لائے اور راستی کا پودا پھوٹنے دے۔ مَیں رب ہی اُسے وجود میں لایا ہوں۔“

اپنے خالق پر الزام لگانے والے پر افسوس

9 اُس پر افسوس جو اپنے خالق سے جھگڑا کرتا ہے، گو وہ مٹی کے ٹوٹے پھوٹے برتنوں کا ٹھیکرا ہی ہے۔ کیا گارا کمہار سے پوچھتا ہے، ''تُو کیا بنا رہا ہے؟'' کیا تیری بنائی ہوئی کوئی چیز تیرے بارے میں شکایت کرتی ہے، ''اُس کی کوئی طاقت نہیں''؟ 10 اُس پر افسوس جو باپ سے سوال کرے، ''تُو کیوں باپ بن رہا ہے؟'' یا عورت سے، ''تُو کیوں بچہ جنم دے رہی ہے؟''

11 رب جو اسرائیل کا قدوس اور اُسے تشکیل دینے والا ہے فرماتا ہے، ''تم کس طرح میرے بچوں کے بارے میں میری پوچھ گچھ کر سکتے ہو؟ جو کچھ میرے ہاتھوں نے بنایا اُس کے بارے میں تم کیسے مجھے حکم دے سکتے ہو؟ 12 مَیں ہی نے زمین کو بنا کر انسان کو اُس پر خلق کیا۔ میرے اپنے ہاتھوں نے آسمان کو خیمے کی طرح اُس کے اوپر تان لیا اور مَیں ہی نے اُس کے ستاروں کے پورے لشکر کو ترتیب دیا۔ 13 مَیں ہی نے خورس کو انصاف سے جگا دیا، اور مَیں ہی اُس کے تمام راستے سیدھے بنا دیتا ہوں۔ وہ میرے شہر کو نئے سرے سے تعمیر کرے گا اور میرے جلاوطنوں کو آزاد کرے گا۔ اور یہ سب کچھ مفت میں ہو گا، نہ وہ پیسے لے گا، نہ تحفے۔'' یہ رب الافواج کا فرمان ہے۔

رب واحد خدا ہے

14 رب فرماتا ہے، ''مصر کی دولت، ایتھوپیا کا تجارتی مال اور سِبا کے دراز قد افراد تیرے ماتحت ہو کر تیری ملکیت بن جائیں گے۔ وہ تیرے پیچھے چلیں گے، زنجیروں میں جکڑے تیرے تابع ہو جائیں گے۔ تیرے سامنے جھک کر وہ التماس کر کے کہیں گے، 'یقیناً اللہ تیرے ساتھ ہے۔ اُس کے سوا کوئی اَور خدا ہے نہیں'۔'' 15 اے اسرائیل کے خدا اور نجات دہندہ، یقیناً تُو اپنے آپ کو چھپائے رکھنے والا خدا ہے۔ 16 بُت بنانے والے سب شرمندہ ہو جائیں گے۔ اُن کے منہ کالے ہو جائیں گے، اور وہ مل کر شرم سار حالت میں چلے جائیں گے۔ 17 لیکن اسرائیل کو چھٹکارا ملے گا، رب اُسے ابدی نجات دے گا۔ تب تمہاری رُسوائی کبھی نہیں ہو گی، تم ہمیشہ تک شرمندہ ہونے سے محفوظ رہو گے۔

18 کیونکہ رب فرماتا ہے، ''مَیں ہی رب ہوں، اور میرے سوا کوئی اَور نہیں ہے! جو یہ فرماتا ہے وہ خدا ہے، جس نے آسمان کو خلق کیا اور زمین کو تشکیل دے کر محفوظ بنیاد پر رکھا۔ اور زمین سنسان بیابان نہ رہی بلکہ اُس نے اُسے بسنے کے قابل بنا دیا تاکہ جاندار اُس میں رہ سکیں۔ 19 مَیں نے پوشیدگی میں یا دنیا کے کسی تاریک کونے سے بات نہیں کی۔ مَیں نے یعقوب کی اولاد سے یہ بھی نہیں کہا، 'بے شک مجھے تلاش کرو، لیکن تم مجھے نہیں پاؤ گے۔' نہیں، مَیں رب ہی ہوں، جو انصاف بیان کرتا، سچائی کا اعلان کرتا ہے۔

20 تم جو دیگر اقوام سے بچ نکلے ہو آؤ، جمع ہو جاؤ۔ مل کر میرے حضور حاضر ہو جاؤ! جو لکڑی کے بُت اُٹھا کر اپنے ساتھ لئے پھرتے ہیں وہ کچھ نہیں جانتے! جو دیوتا چھٹکارا نہیں دے سکتے اُن سے وہ کیوں التجا کرتے ہیں؟ 21 آؤ، اپنا معاملہ سناؤ، اپنے دلائل پیش کرو! بے شک پہلے ایک دوسرے سے مشورہ کرو۔ کس نے بڑی دیر پہلے یہ کچھ سنایا تھا؟ کیا مَیں، رب نے طویل عرصہ پہلے اِس کا اعلان نہیں کیا تھا؟ کیونکہ میرے سوا کوئی اَور خدا نہیں ہے۔ مَیں راست خدا اور نجات دہندہ ہوں۔ میرے سوا کوئی اَور نہیں ہے۔

22 اے زمین کی انتہاؤ، سب میری طرف رجوع کر کے نجات پاؤ! کیونکہ مَیں ہی خدا ہوں، میرے سوا کوئی اَور نہیں ہے۔ 23 مَیں نے اپنے نام کی قسم کھا کر فرمایا ہے، اور میرا فرمان راست ہے، وہ کبھی منسوخ نہیں ہو گا۔ فرمان یہ ہے کہ میرے سامنے ہر گھٹنا جھکے گا اور ہر زبان میری قسم کھا کر 24 کہے گی، 'رب ہی راستی اور قوت کا منبع ہے'!"

جو پہلے طیش میں آ کر رب کی مخالفت کرتے تھے وہ بھی سب شرمندہ ہو کر اُس کے حضور آئیں گے۔ 25 لیکن اسرائیل کی تمام اولاد رب میں راست باز ٹھہر کر اُس پر فخر کرے گی۔

دیوتا مدد نہیں کر سکتے

46 بابل کے دیوتا بیل اور نبو جھک کر گر گئے ہیں، اور لادو جانور اُن کے بُتوں کو اُٹھائے پھر رہے ہیں۔ تمہارے جو بُت اُٹھائے جا سکتے ہیں تھکے ہارے جانوروں کا بوجھ بن گئے ہیں۔ 2 کیونکہ دونوں دیوتا جھک کر گر گئے ہیں۔ وہ بوجھ بننے سے بچ نہ سکے، اور اب خود جلاوطنی میں جا رہے ہیں۔

3 "اے یعقوب کے گھرانے، سنو! اے اسرائیل کے گھرانے کے بچے ہوئے افراد، دھیان دو! ماں کے پیٹ سے ہی تم میرے لئے بوجھ رہے ہو، پیدائش سے پہلے ہی مَیں تمہیں اُٹھائے پھر رہا ہوں۔ 4 تمہارے بوڑھے ہونے تک مَیں وہی رہوں گا، تمہارے بال کے سفید ہو جانے تک تمہیں اُٹھائے پھروں گا۔ یہ ابتدا سے میرا ہی کام رہا ہے، اور آئندہ بھی مَیں تجھے اُٹھائے پھروں گا، آئندہ بھی تیرا سہارا بن کر تجھے بچائے رکھوں گا۔

5 تم میرا مقابلہ کس سے کرو گے، مجھے کس کے برابر ٹھہراؤ گے؟ تم میرا موازنہ کس سے کرو گے جو میری مانند ہو؟ 6 لوگ بُت بنوانے کے لئے بٹوے سے کثرت کا سونا نکالتے اور چاندی ترازو میں تولتے ہیں۔ پھر وہ سنار کو بُت بنانے کا ٹھیکا دیتے ہیں۔ جب تیار ہو جائے تو وہ جھک کر منہ کے بل اُس کی پوجا کرتے ہیں۔ 7 وہ اُسے اپنے کندھوں پر رکھ کر اِدھر اُدھر لئے پھرتے ہیں، پھر اُسے دوبارہ اُس کی جگہ پر رکھ دیتے ہیں۔ وہاں وہ کھڑا رہتا ہے اور ذرا بھی نہیں ہلتا۔ لوگ چلّا کر اُس سے فریاد کرتے ہیں، لیکن وہ جواب نہیں دیتا، دعاگو کو مصیبت سے نہیں بچاتا۔

8 اے بے وفا لوگو، اِس کا خیال رکھو! مردانگی دکھا کر سنجیدگی سے اِس پر دھیان دو! 9 جو کچھ ازل سے پیش آیا ہے اُسے یاد رکھو۔ کیونکہ مَیں ہی رب ہوں، اور میرے سوا کوئی اَور نہیں۔ مَیں ہی رب ہوں، اور میری مانند کوئی نہیں۔

10 مَیں ابتدا سے انجام کا اعلان، قدیم زمانے سے آنے والی باتوں کی پیش گوئی کرتا آیا ہوں۔ اب مَیں فرماتا ہوں کہ میرا منصوبہ اٹل ہے، مَیں اپنی مرضی ہر لحاظ سے پوری کروں گا۔ 11 مشرق سے مَیں شکاری پرندہ بُلا رہا ہوں، دُور دراز ملک سے ایک ایسا آدمی جو میرا منصوبہ پورا کرے۔ دھیان دو، جو کچھ مَیں نے فرمایا وہ تکمیل تک پہنچاؤں گا، جو منصوبہ مَیں نے باندھا وہ پورا کروں گا۔

12 اے ضدی لوگو جو راستی سے کہیں دُور ہو، میری سنو! 13 مَیں اپنی راستی قریب ہی لایا ہوں، وہ دُور نہیں ہے۔ میری نجات کے آنے میں دیر نہیں ہو گی۔ مَیں صیون کو نجات دوں گا، اسرائیل کو اپنی شان و شوکت سے نوازوں گا۔

رب بابل کو سزا دے گا

47 اے کنواری بابل بیٹی، اُتر جا! خاک میں بیٹھ جا! اے بابلیوں کی بیٹی، زمین پر بیٹھ جا جہاں تخت نہیں ہے! اب سے لوگ تجھ سے نہیں کہیں گے، 'اے میری ناز پروردہ، اے میری لاڈلی!'

2 اب چکّی لے کر آٹا پیس! اپنا نقاب ہٹا، اپنے لباس کا دامن اُٹھا، اپنی ٹانگوں کو عُریاں کر کے ندیاں پار کر۔ 3 تیری برہنگی سب پر ظاہر ہو گی، سب تیری شرم سار حالت دیکھیں گے۔ کیونکہ مَیں بدلہ لے کر کسی کو نہیں چھوڑوں گا۔"

4 جس نے عوضانہ دے کر ہمیں چھڑایا ہے وہی یہ فرماتا ہے، وہ جس کا نام رب الافواج ہے اور جو اسرائیل کا قدوس ہے۔

5 "اے بابلیوں کی بیٹی، چپکے سے بیٹھ جا! تاریکی میں چھپ جا! آئندہ تُو 'ممالک کی ملکہ' نہیں کہلائے گی۔

6 جب مجھے اپنی قوم پر غصہ آیا تو مَیں نے اُسے یوں رُسوا کیا کہ اُس کی مقدّس حالت جاتی رہی، گو وہ میرا موروثی حصہ تھی۔ اُس وقت مَیں نے اُنہیں تیرے حوالے کر دیا، لیکن تُو نے اُن پر رحم نہ کیا بلکہ بوڑھوں کی گردن پر بھی اپنا بھاری جوا رکھ دیا۔ 7 تُو بولی، 'مَیں ابد تک ملکہ ہی رہوں گی!' تُو نے سنجیدگی سے دھیان نہ دیا، نہ اِس کے انجام پر غور کیا۔

8 اب سن، اے عیاش، تُو جو اپنے آپ کو محفوظ سمجھ کر کہتی ہے، 'مَیں ہی ہوں، میرے سوا کوئی اَور نہیں ہے۔ مَیں نہ کبھی بیوہ، نہ کبھی بےاولاد ہوں گی۔' 9 مَیں فرماتا ہوں کہ ایک ہی دن اور ایک ہی لمحے میں تُو بےاولاد بھی بنے گی اور بیوہ بھی۔ تیرے سارے زبردست جادو منتر کے باوجود یہ آفت پورے زور سے تجھ پر آئے گی۔

10 تُو نے اپنی بدکاری پر اعتماد کر کے سوچا، 'کوئی نہیں مجھے دیکھتا۔' لیکن تیری 'حکمت' اور 'علم' تجھے غلط راہ پر لایا ہے۔ اُن کی بنا پر تُو نے دل میں کہا، 'مَیں ہی ہوں، میرے سوا کوئی اَور نہیں ہے۔' 11 اب تجھ پر ایسی آفت آئے گی جسے تیرے جادو منتر دُور کرنے نہیں پائیں گے، تُو ایسی مصیبت میں پھنس جائے گی جس سے نپٹ نہیں سکے گی۔ اچانک ہی تجھ پر تباہی نازل ہو گی، اور تُو اُس کے لئے تیار ہی نہیں ہو گی۔

12 اب کھڑی ہو جا، اپنے جادو ٹونے کا پورا خزانہ کھول کر سب کچھ استعمال میں لا جو تُو نے جوانی سے بڑی محنت مشقت کے ساتھ اپنا لیا ہے۔ شاید فائدہ ہو، شاید تُو لوگوں کو ڈرا کر بھگا سکے۔

13 لیکن دوسروں کے بے شمار مشورے بے کار ہیں، اُنہوں نے تجھے صرف تھکا دیا ہے۔ اب تیرے نجومی کھڑے ہو جائیں، جو ستاروں کو دیکھ دیکھ کر ہر مہینے پیش گوئیاں کرتے ہیں وہ سامنے آ کر تجھے اُس سے بچائیں جو تجھ پر آنے والا ہے۔ 14 یقیناً وہ آگ میں جلنے والا بھوسا ہی ہیں جو اپنی جان کو شعلوں سے بچا نہیں سکتے۔ اور یہ کوئلوں کی آگ نہیں ہو گی جس کے سامنے انسان بیٹھ کر آگ تاپ سکے۔

15 یہی اُن سب کا حال ہے جن پر تُو نے محنت کی ہے اور جو تیری جوانی سے تیرے ساتھ تجارت کرتے رہے ہیں۔ ہر ایک لڑکھڑاتے ہوئے اپنی اپنی راہ اختیار کرے گا، اور ایک بھی نہیں ہو گا جو تجھے بچائے۔

رب اپنے نام کی خاطر اسرائیل کو بچائے گا

48 اے یعقوب کے گھرانے، سنو! تم جو اسرائیل کہلاتے اور یہوداہ کے قبیلے کے ہو، دھیان دو! تم جو رب کے نام کی قسم کھا کر اسرائیل کے خدا کو یاد کرتے ہو، اگرچہ تمہاری بات نہ سچائی، نہ انصاف پر مبنی ہے، غور کرو! [2] ہاں توجہ دو، تم جو مقدّس شہر کے لوگ کہلاتے اور اسرائیل کے خدا پر اعتماد کرتے ہو، سنو کہ اللہ جس کا نام رب الافواج ہے کیا فرماتا ہے۔

[3] جو کچھ پیش آیا ہے اُس کا اعلان مَیں نے بڑی دیر پہلے کیا۔ میرے ہی منہ سے اُس کی پیش گوئی صادر ہوئی، مَیں ہی نے اُس کی اطلاع دی۔ پھر اچانک ہی مَیں اُسے عمل میں لایا اور وہ وقوع پذیر ہوا۔ [4] مَیں جانتا تھا کہ تُو کتنا ضدی ہے۔ تیرے گلے کی نسیں لوہے جیسی بے لچک اور تیری پیشانی پیتل جیسی سخت ہے۔ [5] یہ جان کر مَیں نے بڑی دیر پہلے اِن باتوں کی پیش گوئی کی۔ اُن کے پیش آنے سے پہلے مَیں نے تجھے اُن کی خبر دی تاکہ تُو دعویٰ نہ کر سکے، 'میرے بُت نے یہ کچھ کیا، میرے تراشے اور ڈھالے گئے دیوتا نے اِس کا حکم دیا۔' [6] اب جب تُو نے یہ سن لیا ہے تو سب کچھ پر غور کر۔ تُو کیوں اِن باتوں کو ماننے کے لئے تیار نہیں؟

اب سے مَیں تجھے نئی نئی باتیں بتاؤں گا، ایسی پوشیدہ باتیں جو تجھے اب تک معلوم نہ تھیں۔ [7] یہ کسی قدیم زمانے میں وجود میں نہیں آئیں بلکہ ابھی ابھی آج ہی تیرے علم میں آئی ہیں۔ کیونکہ مَیں نہیں چاہتا تھا کہ تُو کہے، 'مجھے پہلے سے اِس کا علم تھا۔' [8] چنانچہ نہ یہ باتیں تیرے کان تک پہنچی ہیں، نہ تُو اِن کا علم رکھتا ہے، بلکہ قدیم زمانے سے ہی تیرا کان یہ سن نہیں سکتا تھا۔ کیونکہ مَیں جانتا تھا کہ تُو سراسر بےوفا ہے، کہ پیدائش سے ہی نمک حرام کہلاتا ہے۔ [9] تو بھی مَیں اپنے نام کی خاطر اپنا غضب نازل کرنے سے باز رہتا، اپنی تمجید کی خاطر اپنے آپ کو تجھے نیست و نابود کرنے سے روکے رکھتا ہوں۔ [10] دیکھ، مَیں نے تجھے پاک صاف کر دیا ہے، لیکن چاندی کو صاف کرنے کی کٹھالی میں نہیں بلکہ مصیبت کی بھٹی میں۔ اُسی میں مَیں نے تجھے آزمایا ہے۔ [11] اپنی خاطر، ہاں اپنی ہی خاطر مَیں یہ سب کچھ کرتا ہوں، ایسا نہ ہو کہ میرے نام کی بےحرمتی ہو جائے۔ کیونکہ مَیں اجازت نہیں دوں گا کہ کسی اَور کو وہ جلال دیا جائے جس کا صرف مَیں حق دار ہوں۔

رب اسرائیل کا نجات دہندہ ہے

[12] اے یعقوب کی اولاد، میری سن! اے میرے برگزیدہ اسرائیل، دھیان دے! مَیں ہی وہی ہوں۔ مَیں ہی اوّل و آخر ہوں۔ [13] میرے ہی ہاتھ نے زمین کی بنیاد رکھی، میرے ہی دہنے ہاتھ نے آسمان کو خیمے کی طرح تان لیا۔ جب مَیں آواز دیتا ہوں تو سب مل کر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ [14] آؤ، سب جمع ہو کر سنو! بُتوں میں سے کس نے اِس کی پیش گوئی کی؟ کسی نے نہیں! جس آدمی کو رب پیار کرتا ہے وہ بابل کے خلاف اُس کی مرضی پوری کرے گا، بابلیوں پر اُس کی قوت کا اظہار کرے گا۔ [15] مَیں، ہاں مَیں ہی نے یہ فرمایا۔ مَیں ہی اُسے بُلا کر یہاں لایا ہوں، اِس لئے وہ ضرور کامیاب ہو گا۔ [16] میرے قریب آ کر سنو! شروع سے مَیں نے علانیہ بات کی، جب سے یہ پیش آیا مَیں حاضر ہوں۔"

اور اب رب قادرِ مطلق اور اُس کے روح نے مجھے بھیجا ہے۔

17 رب جو تیرا چھڑانے والا اور اسرائیل کا قدوس ہے فرماتا ہے، ”مَیں رب تیرا خدا ہوں۔ مَیں تجھے وہ کچھ سکھاتا ہوں جو مفید ہے اور تجھے اُن راہوں پر چلنے دیتا ہوں جن پر تجھے چلنا ہے۔ 18 کاش تُو میرے احکام پر دھیان دیتا! تب تیری سلامتی بہتے دریا جیسی اور تیری راست بازی سمندر کی موجوں جیسی ہوتی۔ 19 تیری اولاد ریت کی مانند ہوتی، تیرے پیٹ کا پھل ریت کے ذروں جیسا اَن گنت ہوتا۔ اِس کا امکان ہی نہ ہوتا کہ تیرا نام و نشان میرے سامنے سے مٹ جائے۔“

20 بابل سے نکل جاؤ! بابلیوں کے بیچ میں سے ہجرت کرو! خوشی کے نعرے لگا لگا کر اعلان کرو، دنیا کی انتہا تک خوش خبری پھیلاتے جاؤ کہ رب نے عوضانہ دے کر اپنے خادم یعقوب کو چھڑایا ہے۔ 21 اُنہیں پیاس نہ لگی جب اُس نے اُنہیں ریگستان میں سے گزرنے دیا۔ اُس کے حکم پر پتھر میں سے پانی بہہ نکلا۔ جب اُس نے چٹان کو چیر ڈالا تو پانی پھوٹ نکلا۔

22 لیکن رب فرماتا ہے کہ بےدین سلامتی نہیں پائیں گے۔

رب کا پیغمبر اقوام کا نور ہے

49 اے جزیرو، سنو! اے دُور دراز قومو، دھیان دو! رب نے مجھے پیدائش سے پہلے ہی بُلایا، میری ماں کے پیٹ سے ہی میرے نام کو یاد کرتا آیا ہے۔ 2 اُس نے میرے منہ کو تیز تلوار بنا کر مجھے اپنے ہاتھ کے سائے میں چھپائے رکھا، مجھے تیز تیر بنا کر اپنے ترکش میں پوشیدہ رکھا ہے۔ 3 وہ مجھ سے ہم کلام ہوا، ”تُو میرا خادم اسرائیل ہے، جس کے ذریعے مَیں اپنا جلال ظاہر کروں گا۔“

4 مَیں تو بولا تھا، ”میری محنت مشقت بےسود تھی، مَیں نے اپنی طاقت بےفائدہ اور بےمقصد ضائع کر دی ہے۔ تاہم میرا حق اللہ کے ہاتھ میں ہے، میرا خدا ہی مجھے اجر دے گا۔“

5 لیکن اب رب مجھ سے ہم کلام ہوا ہے، وہ جو ماں کے پیٹ سے ہی مجھے اِس مقصد سے تشکیل دیتا آیا ہے کہ مَیں اُس کی خدمت کر کے یعقوب کی اولاد کو اُس کے پاس واپس لاؤں اور اسرائیل کو اُس کے حضور جمع کروں۔ رب ہی کے حضور میرا احترام کیا جائے گا، میرا خدا ہی میری قوت ہو گا۔ 6 وہی فرماتا ہے، ”تُو میری خدمت کر کے نہ صرف یعقوب کے قبیلے بحال کرے گا اور اُنہیں واپس لائے گا جنہیں مَیں نے محفوظ رکھا ہے بلکہ تُو اِس سے کہیں بڑھ کر کرے گا۔ کیونکہ مَیں تجھے دیگر اقوام کی روشنی بنا دوں گا تاکہ تُو میری نجات کو دنیا کی انتہا تک پہنچائے۔“

7 رب جو اسرائیل کا چھڑانے والا اور اُس کا قدوس ہے اُس سے ہم کلام ہوا ہے جسے لوگ حقیر جانتے ہیں، جس سے دیگر اقوام گھن کھاتے ہیں اور جو حکمرانوں کا غلام ہے۔ اُس سے رب فرماتا ہے، ”تجھے دیکھتے ہی بادشاہ کھڑے ہو جائیں گے اور رئیس منہ کے بل جھک جائیں گے۔ یہ رب کی خاطر ہی پیش آئے گا جو وفادار ہے اور اسرائیل کے قدوس کے باعث ہی وقوع پذیر ہو گا جس نے تجھے چن لیا ہے۔“

8 رب فرماتا ہے، ”قبولیت کے وقت مَیں تیری سنوں گا، نجات کے دن تیری مدد کروں گا۔ تب مَیں تجھے محفوظ

رکھ کر مقرر کروں گا کہ تُو میرے اور قوم کے درمیان عہد بنے، کہ تُو ملک بحال کر کے تباہ شدہ موروثی زمین کو نئے سرے سے تقسیم کرے، [9] کہ تُو قیدیوں کو کہے، 'نکل آؤ' اور تاریکی میں بسنے والوں کو، 'روشنی میں آ جاؤ!' تب میری بھیڑیں راستوں کے کنارے کنارے چریں گی، اور تمام بنجر بلندیوں پر بھی اُن کی ہری ہری چراگاہیں ہوں گی۔ [10] نہ اُنہیں بھوک ستائے گی نہ پیاس۔ نہ تپتی گرمی، نہ دھوپ اُنہیں جھلسائے گی۔ کیونکہ جو اُن پر ترس کھاتا ہے وہ اُن کی قیادت کر کے اُنہیں چشموں کے پاس لے جائے گا۔ [11] مَیں پہاڑوں کو ہموار راستوں میں تبدیل کر دوں گا جبکہ میری شاہ راہیں اونچی ہو جائیں گی۔ [12] تب وہ دُور دراز علاقوں سے آئیں گے، کچھ شمال سے، کچھ مغرب سے، اور کچھ مصر کے جنوبی شہر اسوان سے بھی۔"

[13] اے آسمان، خوشی کے نعرے لگا! اے زمین، باغ باغ ہو جا! اے پہاڑو، شادمانی کے گیت گاؤ! کیونکہ رب نے اپنی قوم کو تسلی دی ہے، اُسے اپنے مصیبت زدہ لوگوں پر ترس آیا ہے۔

رب اپنی قوم کو کبھی نہیں بھولے گا

[14] لیکن صیون کہتی ہے، "رب نے مجھے ترک کر دیا ہے، قادرِ مطلق مجھے بھول گیا ہے۔"

[15] "یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ کیا ماں اپنے شیرخوار کو بھول سکتی ہے؟ جس بچے کو اُس نے جنم دیا، کیا وہ اُس پر ترس نہیں کھائے گی؟ شاید وہ بھول جائے، لیکن مَیں تجھے کبھی نہیں بھولوں گا! [16] دیکھ، مَیں نے تجھے اپنی دونوں ہتھیلیوں میں کندہ کر دیا ہے، تیری زمین بوس دیواریں ہمیشہ میرے سامنے ہیں۔

[17] جو تجھے نئے سرے سے تعمیر کرنا چاہتے ہیں وہ دوڑ کر واپس آ رہے ہیں جبکہ جن لوگوں نے تجھے ڈھا کر تباہ کیا وہ تجھ سے نکل رہے ہیں۔ [18] اے صیون بیٹی، نظر اُٹھا کر چاروں طرف دیکھ! یہ سب جمع ہو کر تیرے پاس آ رہے ہیں۔ میری حیات کی قسم، یہ سب تیرے زیورات بنیں گے جن سے تُو اپنے آپ کو دُلھن کی طرح آراستہ کرے گی۔" یہ رب کا فرمان ہے۔

[19] "فی الحال تیرے ملک میں چاروں طرف کھنڈرات، اُجاڑ اور تباہی نظر آتی ہے، لیکن آئندہ وہ اپنے باشندوں کی کثرت کے باعث چھوٹا ہو گا۔ اور جنہوں نے تجھے ہڑپ کر لیا تھا وہ دُور رہیں گے۔ [20] پہلے تُو بےاولاد تھی، لیکن اب تیرے اِتنے بچے ہوں گے کہ وہ تیرے پاس آ کر کہیں گے، 'میرے لئے جگہ کم ہے، مجھے اَور زمین دیں تاکہ مَیں آرام سے زندگی گزار سکوں۔' تُو اپنے کانوں سے یہ سنے گی۔

[21] تب تُو حیران ہو کر دل میں سوچے گی، 'کس نے یہ بچے میرے لئے پیدا کئے؟ مَیں تو بچوں سے محروم اور بےاولاد تھی، مجھے جلاوطن کر کے ہٹایا گیا تھا۔ کس نے اِن کو پالا؟ مجھے تو تنہا ہی چھوڑ دیا گیا تھا۔ تو پھر یہ کہاں سے آ گئے ہیں'؟"

[22] رب قادرِ مطلق فرماتا ہے، "دیکھ، مَیں دیگر قوموں کو ہاتھ سے اشارہ دے کر اُن کے سامنے اپنا جھنڈا گاڑ دوں گا۔ تب وہ تیرے بیٹوں کو اُٹھا کر اپنے بازوؤں میں واپس لے آئیں گے اور تیری بیٹیوں کو کندھے پر بٹھا کر تیرے پاس پہنچائیں گے۔ [23] بادشاہ تیرے بچوں کی دیکھ بھال کریں گے، اور رانیاں اُن کی دائیاں ہوں گی۔ وہ منہ کے بل جھک کر تیرے پاؤں کی خاک چاٹیں گے۔ تب تُو جان لے گی کہ مَیں ہی

رب ہوں، کہ جو بھی مجھ سے اُمید رکھے وہ کبھی شرمندہ نہیں ہو گا۔“

24 کیا سورمے کا لُوٹا ہوا مال اُس کے ہاتھ سے چھینا جا سکتا ہے؟ یا کیا ظالم کے قیدی اُس کے قبضے سے چھوٹ سکتے ہیں؟ مشکل ہی سے۔ 25 لیکن رب فرماتا ہے، ”یقیناً سورمے کا قیدی اُس کے ہاتھ سے چھین لیا جائے گا اور ظالم کا لُوٹا ہوا مال اُس کے قبضے سے چھوٹ جائے گا۔ جو تجھ سے جھگڑے اُس کے ساتھ مَیں خود جھگڑوں گا، مَیں ہی تیرے بچوں کو نجات دوں گا۔ 26 جنہوں نے تجھ پر ظلم کیا اُنہیں مَیں اُن کا اپنا گوشت کھلاؤں گا، اُن کا اپنا خون یوں پلاؤں گا کہ وہ اُسے نئی مَے کی طرح پی پی کر مست ہو جائیں گے۔ تب تمام انسان جان لیں گے کہ مَیں رب تیرا نجات دہندہ، تیرا چھڑانے والا اور یعقوب کا زبردست سورما ہوں۔“

تم اپنے ذاتی گناہوں کی سزا بُھگت رہے ہو

50 رب فرماتا ہے، ”آؤ، مجھے وہ طلاق نامہ دکھاؤ جو مَیں نے دے کر تمہاری ماں کو چھوڑ دیا تھا۔ وہ کہاں ہے؟ یا مجھے وہ قرض خواہ دکھاؤ جس کے حوالے مَیں نے تمہیں اپنا قرض اُتارنے کے لئے کیا۔ وہ کہاں ہے؟ دیکھو، تمہیں اپنے ہی گناہوں کے سبب سے فروخت کیا گیا، تمہارے اپنے ہی گناہوں کے سبب سے تمہاری ماں کو فارغ کر دیا گیا۔

2 جب مَیں آیا تو کوئی نہیں تھا۔ کیا وجہ؟ جب مَیں نے آواز دی تو جواب دینے والا کوئی نہیں تھا۔ کیوں؟ کیا مَیں فدیہ دے کر تمہیں چھڑانے کے قابل نہ تھا؟ کیا میری اِتنی طاقت نہیں کہ تمہیں بچا سکوں؟ میری تو ایک ہی دھمکی سے سمندر خشک ہو جاتا اور دریا ریگستان بن جاتے ہیں۔ تب اُن کی مچھلیاں پانی سے محروم ہو کر گل جاتی ہیں، اور اُن کی بدبو چاروں طرف پھیل جاتی ہے۔ 3 مَیں ہی آسمان کو تاریکی کا جامہ پہناتا، مَیں ہی اُسے ٹاٹ کے ماتمی لباس میں لپیٹ دیتا ہوں۔“

رب کے پیغمبر کی رُسوائی

4 رب قادرِ مطلق نے مجھے شاگرد کی سی زبان عطا کی تاکہ مَیں وہ کلام جان لوں جس سے تھکاماندہ تقویت پائے۔ صبح بہ صبح وہ میرے کان کو جگا دیتا ہے تاکہ مَیں شاگرد کی طرح سن سکوں۔ 5 رب قادرِ مطلق نے میرے کان کو کھول دیا، اور نہ مَیں سرکش ہوا، نہ پیچھے ہٹ گیا۔ 6 مَیں نے مارنے والوں کو اپنی پیٹھ اور بال نوچنے والوں کو اپنے گال پیش کئے۔ مَیں نے اپنا چہرہ اُن کی گالیوں اور تھوک سے نہ چھپایا۔

7 لیکن رب قادرِ مطلق میری مدد کرتا ہے، اِس لئے میری رُسوائی نہیں ہو گی۔ چنانچہ مَیں نے اپنا منہ چقماق کی طرح سخت کر لیا ہے، کیونکہ مَیں جانتا ہوں کہ مَیں شرمندہ نہیں ہو جاؤں گا۔ 8 جو مجھے راست ٹھہراتا ہے وہ قریب ہی ہے۔ تو پھر کون میرے ساتھ جھگڑے گا؟ آؤ، ہم مل کر عدالت میں کھڑے ہو جائیں۔ کون مجھ پر الزام لگانے کی جرأت کرے گا؟ وہ آ کر میرا سامنا کرے! 9 رب قادرِ مطلق ہی میری مدد کرتا ہے۔ تو پھر کون مجھے مجرم ٹھہرائے گا؟ یہ تو سب پرانے کپڑے کی طرح گِھس کر پھٹیں گے، کیڑے اُنہیں کھا جائیں گے۔

10 تم میں سے کون رب کا خوف مانتا اور اُس کے خادم کی سنتا ہے؟ جب اُسے روشنی کے بغیر اندھیرے میں چلنا پڑے تو وہ رب کے نام پر بھروسا رکھے اور

اپنے خدا پر انحصار کرے۔ 11 لیکن تم باقی لوگ جو آگ لگا کر اپنے آپ کو جلتے ہوئے تیروں سے لیس کرتے ہو، اپنی ہی آگ کے شعلوں میں چلے جاؤ! خود اُن تیروں کی زد میں آؤ جو تم نے دوسروں کے لئے جلائے ہیں! میرے ہاتھ سے تمہیں یہی اجر ملے گا، تم سخت اذیت کا شکار ہو کر زمین پر تڑپتے رہو گے۔

رب اپنی قوم کو تسلی دیتا ہے

51 ''تم جو راستی کے پیچھے لگے رہتے، جو رب کے طالب ہو، میری بات سنو! اُس چٹان پر دھیان دو جس میں سے تمہیں تراش کر نکالا گیا ہے، اُس کان پر غور کرو جس میں سے تمہیں کھودا گیا ہے۔ 2 یعنی اپنے باپ ابراہیم اور اپنی ماں سارہ پر توجہ دو، جس نے دردِ زہ کی تکلیف اُٹھا کر تمہیں جنم دیا۔ ابراہیم بےاولاد تھا جب مَیں نے اُسے بُلایا، لیکن پھر مَیں نے اُسے برکت دے کر بہت اولاد بخشی۔''

3 یقیناً رب صیون کو تسلی دے گا۔ وہ اُس کے تمام کھنڈرات کو تشفی دے کر اُس کے ریگستان کو باغِ عدن میں اور اُس کی بنجر زمین کو رب کے باغ میں بدل دے گا۔ تب اُس میں خوشی و شادمانی پائی جائے گی، ہر طرف شکر گزاری اور گیتوں کی آوازیں سنائی دیں گی۔

4 ''اے میری قوم، مجھ پر دھیان دے! اے میری اُمّت، مجھ پر غور کر! کیونکہ ہدایت مجھ سے صادر ہو گی، اور میرا انصاف قوموں کی روشنی بنے گا۔ 5 میری راستی قریب ہی ہے، میری نجات راستے میں ہے، اور میرا زور آور بازو قوموں میں انصاف قائم کرے گا۔ جزیرے مجھ سے اُمید رکھیں گے، وہ میری قدرت دیکھنے کے انتظار میں رہیں گے۔ 6 اپنی آنکھیں آسمان کی طرف اُٹھاؤ! نیچے زمین پر نظر ڈالو! آسمان دھوئیں کی طرح بکھر جائے گا، زمین پرانے کپڑے کی طرح گِھسے پھٹے گی اور اُس کے باشندے مچھروں کی طرح مر جائیں گے۔ لیکن میری نجات ابد تک قائم رہے گی، اور میری راستی کبھی ختم نہیں ہو گی۔

7 اے صحیح راہ کو جاننے والو، اے قوم جس کے دل میں میری شریعت ہے، میری بات سنو! جب لوگ تمہاری بےعزتی کرتے ہیں تو اُن سے مت ڈرنا، جب وہ تمہیں گالیاں دیتے ہیں تو مت گھبرانا۔ 8 کیونکہ کِرم اُنہیں کپڑے کی طرح کھا جائے گا، کیڑا اُنہیں اُون کی طرح ہضم کرے گا۔ لیکن میری راستی ابد تک قائم رہے گی، میری نجات پشت در پشت برقرار رہے گی۔''

رب کی رِہائی

9 اے رب کے بازو، اُٹھ! اُٹھ! جاگ اُٹھ اور قوت کا جامہ پہن لے! یوں عمل میں آ جس طرح قدیم زمانے میں آیا تھا، جب تُو نے متعدد نسلوں پہلے رہب کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا، سمندری اژدہے کو چھید ڈالا۔ 10 کیونکہ تُو ہی نے سمندر کو خشک کیا، تُو ہی نے گہرائیوں کی تہہ پر راستہ بنایا تاکہ وہ جنہیں تُو نے عوضانہ دے کر چھڑایا تھا اُس میں سے گزر سکیں۔

11 جنہیں رب نے فدیہ دے کر چھڑایا ہے وہ واپس آئیں گے۔ وہ شادیانہ بجا کر صیون میں داخل ہوں گے، اور ہر ایک کا سر ابدی خوشی کے تاج سے آراستہ ہو گا۔ کیونکہ خوشی اور شادمانی اُن پر غالب آ کر تمام غم اور آہ و زاری بھگا دے گی۔

12 ''مَیں، صرف مَیں ہی تجھے تسلی دیتا ہوں۔ تو پھر تُو فانی انسان سے کیوں ڈرتی ہے، جو گھاس کی طرح

مُرجھا کر ختم ہو جاتا ہے؟ 13 تُو رب اپنے خالق کو کیوں بھول گئی ہے، جس نے آسمان کو خیمے کی طرح تان لیا اور زمین کی بنیاد رکھی؟ جب ظالم تجھے تباہ کرنے پر تُلا رہتا ہے تو تُو اُس کے طیش سے پورے دن کیوں خوف کھاتی رہتی ہے؟ اب اُس کا طیش کہاں رہا؟ 14 جو زنجیروں میں جکڑا ہوا ہے وہ جلد ہی آزاد ہو جائے گا۔ نہ وہ مر کر قبر میں اُترے گا، نہ روٹی سے محروم رہے گا۔ 15 کیونکہ مَیں رب تیرا خدا ہوں جو سمندر کو یوں حرکت میں لاتا ہے کہ وہ متلاطم ہو کر گرجنے لگتا ہے۔ رب الافواج میرا نام ہے۔ 16 مَیں نے اپنے الفاظ تیرے منہ میں ڈال کر تجھے اپنے ہاتھ کے سائے میں چھپائے رکھا ہے تاکہ نئے سرے سے آسمان کو تانوں، زمین کی بنیادیں رکھوں اور صیون کو بتاؤں، 'تُو میری قوم ہے'۔''

اے یروشلم، جاگ اُٹھ!

17 اے یروشلم، اُٹھ! جاگ اُٹھ! اے شہر جس نے رب کے ہاتھ سے اُس کا غضب بھرا پیالہ پی لیا ہے، کھڑی ہو جا! اب تُو نے لڑکھڑا دینے والے پیالے کو آخری قطرے تک چاٹ لیا ہے۔ 18 جتنے بھی بیٹے تُو نے جنم دیئے اُن میں سے ایک بھی نہیں رہا جو تیری راہنمائی کرے۔ جتنے بھی بیٹے تُو نے پالے اُن میں سے ایک بھی نہیں جو تیرا ہاتھ پکڑ کر تیرے ساتھ چلے۔ 19 تجھ پر دو آفتیں آئیں یعنی بربادی و تباہی، کال اور تلوار۔ لیکن کس نے ہم دردی کا اظہار کیا؟ کس نے تجھے تسلی دی؟ 20 تیرے بیٹے غش کھا کر گر گئے ہیں۔ ہر گلی میں وہ جال میں پھنسے ہوئے غزال[a] کی طرح زمین پر تڑپ رہے ہیں۔ کیونکہ رب کا غضب اُن پر نازل ہوا ہے، وہ الٰہی ڈانٹ ڈپٹ کا نشانہ بن گئے ہیں۔

21 چنانچہ میری بات سن، اے مصیبت زدہ قوم، اے نشے میں متوالی اُمّت، گو تُو مَے کے اثر سے نہیں ڈگمگا رہی۔ 22 رب تیرا آقا جو تیرا خدا ہے اور اپنی قوم کے لئے لڑتا ہے وہ فرماتا ہے، ''دیکھ، مَیں نے تیرے ہاتھ سے وہ پیالہ دُور کر دیا جو تیرے لڑکھڑانے کا سبب بنا۔ آئندہ تُو میرا غضب بھرا پیالہ نہیں پیئے گی۔ 23 اب مَیں اِسے اُن کو پکڑا دوں گا جنہوں نے تجھے اذیت پہنچائی ہے، جنہوں نے تجھ سے کہا، 'اوندھے منہ جھک جا تاکہ ہم تجھ پر سے گزریں۔' اُس وقت تیری پیٹھ خاک میں دھنس کر دوسروں کے لئے راستہ بن گئی تھی۔''

زنجیروں کو توڑ!

52 اے صیون، اُٹھ، جاگ اُٹھ! اپنی طاقت سے ملبّس ہو جا! اے مقدّس شہر یروشلم، اپنے شاندار کپڑے سے آراستہ ہو جا! آئندہ کبھی بھی غیر مختون یا ناپاک شخص تجھ میں داخل نہیں ہو گا۔ 2 اے یروشلم، اپنے آپ سے گرد جھاڑ کر کھڑی ہو جا اور تخت پر بیٹھ جا۔ اے گرفتار کی ہوئی صیون بیٹی، اپنی گردن کی زنجیروں کو کھول کر اُن سے آزاد ہو جا! 3 کیونکہ رب فرماتا ہے، ''تمہیں مفت میں بیچا گیا، اور اب تمہیں پیسے دیئے بغیر چھڑایا جائے گا۔''

4 کیونکہ رب قادرِ مطلق فرماتا ہے، ''قدیم زمانے میں میری قوم مصر چلی گئی تاکہ وہاں پردیس میں رہے۔ بعد میں اسور نے بلاوجہ اُس پر ظلم کیا ہے۔'' 5 رب فرماتا ہے، ''اب جو زیادتی میری قوم سے ہو رہی ہے اُس

[a] غزالِ افریقہ، oryx۔

کا میرے ساتھ کیا واسطہ ہے؟" رب فرماتا ہے، "میری قوم تو مفت میں چھین لی گئی ہے، اور اُس پر حکومت کرنے والے شیخی مار کر پورا دن میرے نام پر کفر بکتے ہیں۔ 6 چنانچہ میری قوم میرے نام کو جان لے گی، اُس دن وہ پہچان لے گی کہ مَیں ہی وہی ہوں جو فرماتا ہے، 'مَیں حاضر ہوں'!"

7 اُس کے قدم کتنے پیارے ہیں جو پہاڑوں پر چلتے ہوئے خوش خبری سناتا ہے۔ کیونکہ وہ امن و امان، خوشی کا پیغام اور نجات کا اعلان کرے گا، وہ صیون سے کہے گا، "تیرا خدا بادشاہ ہے!" 8 سن! تیرے پہرے دار آواز بلند کر رہے ہیں، وہ مل کر خوشی کے نعرے لگا رہے ہیں۔ کیونکہ جب رب کوہِ صیون پر واپس آئے گا تو وہ اپنی آنکھوں سے اِس کا مشاہدہ کریں گے۔

9 اے یروشلم کے کھنڈرات، شادیانہ بجاؤ، خوشی کے گیت گاؤ! کیونکہ رب نے اپنی قوم کو تسلی دی ہے، اُس نے عوضانہ دے کر یروشلم کو چھڑایا ہے۔ 10 رب اپنی مقدّس قدرت تمام اقوام پر ظاہر کرے گا، دنیا کی انتہا تک سب ہمارے خدا کی نجات دیکھیں گے۔

11 جاؤ، چلے جاؤ! وہاں سے نکل جاؤ! کسی بھی ناپاک چیز کو نہ چھونا۔ جو رب کا سامان اُٹھائے چل رہے ہیں وہ وہاں سے نکل کر پاک صاف رہیں۔ 12 لیکن لازم نہیں کہ تم بھاگ کر روانہ ہو جاؤ۔ تمہیں اچانک فرار ہونے کی ضرورت نہیں ہو گی، کیونکہ رب تمہارے آگے بھی چلے گا اور تمہارے پیچھے بھی۔ یوں اسرائیل کا خدا دونوں طرف سے تمہاری حفاظت کرے گا۔

رب کا پیغمبر ہمارے گناہوں کو اُٹھائے گا

13 دیکھو، میرا خادم کامیاب ہو گا۔ وہ سربلند، ممتاز اور بہت سرفراز ہو گا۔ 14 تجھے دیکھ کر بہتوں کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ کیونکہ اُس کی شکل اِتنی خراب تھی، اُس کی صورت کسی بھی انسان سے کہیں زیادہ بگڑی ہوئی تھی۔ 15 لیکن اب بہت سی قومیں اُسے دیکھ کر ہکا بکا ہو جائیں گی، بادشاہ دم بخود رہ جائیں گے۔ کیونکہ جو کچھ اُنہیں نہیں بتایا گیا اُسے وہ دیکھیں گے، اور جو کچھ اُنہوں نے نہیں سنا اُس کی اُنہیں سمجھ آئے گی۔

53 لیکن کون ہمارے پیغام پر ایمان لایا؟ اور رب کی قدرت کس پر ظاہر ہوئی؟ 2 اُس کے سامنے وہ کونپل کی طرح پھوٹ نکلا، اُس تازہ اور ملائم شگوفے کی طرح جو خشک زمین میں چھپی ہوئی جڑ سے نکل کر پھلنے پھولنے لگتی ہے۔ نہ وہ خوب صورت تھا، نہ شاندار۔ ہم نے اُسے دیکھا تو اُس کی شکل و صورت میں کچھ نہیں تھا جو ہمیں پسند آتا۔ 3 اُسے حقیر اور مردود سمجھا جاتا تھا۔ دُکھ اور بیماریاں اُس کی ساتھی رہیں، اور لوگ یہاں تک اُس کی تحقیر کرتے تھے کہ اُسے دیکھ کر اپنا منہ پھیر لیتے تھے۔ ہم اُس کی کچھ قدر نہیں کرتے تھے۔

4 لیکن اُس نے ہماری ہی بیماریاں اُٹھا لیں، ہمارا ہی دُکھ بُھگت لیا۔ تو بھی ہم سمجھے کہ یہ اُس کی مناسب سزا ہے، کہ اللہ نے خود اُسے مار کر خاک میں ملا دیا ہے۔ 5 لیکن اُسے ہمارے ہی جرائم کے سبب سے چھیدا گیا، ہمارے ہی گناہوں کی خاطر کچلا گیا۔ اُسے سزا ملی تاکہ ہمیں سلامتی حاصل ہو، اور اُسی کے زخموں سے ہمیں شفا ملی۔ 6 ہم سب بھیڑ بکریوں کی طرح آوارہ پھر رہے تھے، ہر ایک نے اپنی اپنی راہ اختیار کی۔ لیکن رب نے اُسے ہم سب کے قصور کا نشانہ بنایا۔

7 اُس پر ظلم ہوا، لیکن اُس نے سب کچھ برداشت کیا

اور اپنا منہ نہ کھولا، اُس بھیڑ کی طرح جسے ذبح کرنے کے لئے لے جاتے ہیں۔ جس طرح لیلا بال کترنے والوں کے سامنے خاموش رہتا ہے اُسی طرح اُس نے اپنا منہ نہ کھولا۔ 8 اُسے ظلم اور عدالت کے ہاتھ سے چھین لیا گیا۔ اب کون اُس کی نسل کا خیال کرے گا؟ کیونکہ اُس کا زندوں کے ملک سے تعلق کٹ گیا ہے۔ اپنی قوم کے جرم کے سبب سے وہ سزا کا نشانہ بن گیا۔ 9 مقرر یہ ہوا کہ اُس کی قبر بےدینوں کے پاس ہو، کہ وہ مرتے وقت ایک امیر کے پاس دفنایا جائے، گو نہ اُس نے تشدد کیا، نہ اُس کے منہ میں فریب تھا۔

10 لیکن رب ہی کی مرضی تھی کہ اُسے کچلا جائے۔ اُسی نے اُسے دُکھ کا نشانہ بنایا۔ اور گو رب اُس کی جان کے ذریعے کفارہ دے گا تو بھی وہ اپنے فرزندوں کو دیکھے گا۔ رب اُس کے دنوں میں اضافہ کرے گا، اور وہ رب کی مرضی کو پورا کرنے میں کامیاب ہو گا۔ 11 اِتنی تکلیف برداشت کرنے کے بعد اُسے پھل نظر آئے گا، اور وہ سیر ہو جائے گا۔ اپنے علم سے میرا راست خادم بہتوں کا انصاف قائم کرے گا، کیونکہ وہ اُن کے گناہوں کو اپنے اوپر اُٹھا کر دُور کر دے گا۔

12 اِس لئے مَیں اُسے بڑوں میں حصہ دوں گا، اور وہ زور آوروں کے ساتھ لُوٹ کا مال تقسیم کرے گا۔ کیونکہ اُس نے اپنی جان کو موت کے حوالے کر دیا، اور اُسے مجرموں میں شمار کیا گیا۔ ہاں، اُس نے بہتوں کا گناہ اُٹھا کر دُور کر دیا اور مجرموں کی شفاعت کی۔

رب نے یروشلم کو دوبارہ قبول کر لیا ہے

54 رب فرماتا ہے، ”خوشی کے نعرے لگا، تُو جو بےاولاد ہے، جو بچے کو جنم ہی نہیں دے سکتی۔ بلند آواز سے شادیانہ بجا، تُو جسے پیدائش کا درد نہ ہوا۔ کیونکہ اب ترک کی ہوئی عورت کے بچے شادی شدہ عورت کے بچوں سے زیادہ ہیں۔ 2 اپنے خیمے کو بڑا بنا، اُس کے پردے ہر طرف بچھا! بچت مت کرنا! خیمے کے رسّے لمبے لمبے کر کے میخیں مضبوطی سے زمین میں ٹھونک دے۔ 3 کیونکہ تُو تیزی سے دائیں اور بائیں طرف پھیل جائے گی، اور تیری اولاد دیگر قوموں پر قبضہ کر کے تباہ شدہ شہروں کو از سرِ نو آباد کرے گی۔

4 مت ڈرنا، تیری رُسوائی نہیں ہو گی۔ شرم سار نہ ہو، تیری بےحرمتی نہیں ہو گی۔ اب تُو اپنی جوانی کی شرمندگی بھول جائے گی، تیرے ذہن سے بیوہ ہونے کی ذلت اُتر جائے گی۔ 5 کیونکہ تیرا خالق تیرا شوہر ہے، رب الافواج اُس کا نام ہے، اور تیرا چھڑانے والا اسرائیل کا قدوس ہے، جو پوری دنیا کا خدا کہلاتا ہے۔“

6 تیرا خدا فرماتا ہے، ”تُو متروکہ اور دل سے مجروح بیوی کی مانند ہے، اُس عورت کی مانند جس کے شوہر نے اُسے رد کیا، گو اُس کی شادی اُس وقت ہوئی جب کنواری ہی تھی۔ لیکن اب مَیں، رب نے تجھے بُلایا ہے۔ 7 ایک ہی لمحے کے لئے مَیں نے تجھے ترک کیا، لیکن اب بڑے رحم سے تجھے جمع کروں گا۔ 8 مَیں نے اپنے غضب کا پورا زور تجھ پر نازل کر کے پل بھر کے لئے اپنا چہرہ تجھ سے چھپا لیا، لیکن اب ابدی شفقت سے تجھ پر رحم کروں گا۔“ رب تیرا چھڑانے والا یہ فرماتا ہے۔

9 ”بڑے سیلاب کے بعد مَیں نے نوح سے قسم کھائی تھی کہ آئندہ سیلاب کبھی پوری زمین پر نہیں آئے گا۔ اِسی طرح اب مَیں قسم کھا کر وعدہ کرتا ہوں کہ آئندہ نہ مَیں کبھی تجھ سے ناراض ہوں گا، نہ تجھے ملامت

کروں گا۔ [10] گو پہاڑ ہٹ جائیں اور پہاڑیاں جنبش کھائیں، لیکن میری شفقت تجھ پر سے کبھی نہیں ہٹے گی، میرا سلامتی کا عہد کبھی نہیں ہلے گا۔'' یہ رب کا فرمان ہے جو تجھ پر ترس کھاتا ہے۔

نیا شہر یروشلم

[11] ''بےچاری بیٹی یروشلم! شدید طوفان تجھ پر سے گزر گئے ہیں، اور کوئی نہیں ہے جو تجھے تسلی دے۔ دیکھ، مَیں تیری دیواروں کے پتھر مضبوط چونے سے جوڑ دوں گا اور تیری بنیادوں کو سنگِ لاجورد[a] سے رکھ دوں گا۔ [12] مَیں تیری دیواروں کو یاقوت، تیرے دروازوں کو آبِ بحر[b] اور تیری تمام فصیل کو قیمتی جواہر سے تعمیر کروں گا۔ [13] تیرے تمام فرزند رب سے تعلیم پائیں گے، اور تیری اولاد کی سلامتی عظیم ہو گی۔ [14] تجھے انصاف کی مضبوط بنیاد پر رکھا جائے گا، چنانچہ دوسروں کے ظلم سے دُور رہ، کیونکہ ڈرنے کی ضرورت نہیں ہو گی۔ دہشت زدہ نہ ہو، کیونکہ دہشت کھانے کا سبب تیرے قریب نہیں آئے گا۔ [15] اگر کوئی تجھ پر حملہ کرے بھی تو یہ میری طرف سے نہیں ہو گا، اِس لئے ہر حملہ آور شکست کھائے گا۔

[16] دیکھ، مَیں ہی اُس لوہار کا خالق ہوں جو ہَوا دے کر کوئلوں کو دہکا دیتا ہے تاکہ کام کے لئے موزوں ہتھیار بنا لے۔ اور مَیں ہی نے تباہ کرنے والے کو خلق کیا تاکہ وہ بربادی کا کام انجام دے۔ [17] چنانچہ جو بھی ہتھیار تجھ پر حملہ کرنے کے لئے تیار ہو جائے وہ ناکام ہو گا، اور جو بھی زبان تجھ پر الزام لگائے اُسے تُو مجرم ثابت کرے گی۔ یہی رب کے خادموں کا موروثی حصہ ہے، مَیں ہی اُن کی راست بازی برقرار رکھوں گا۔'' رب خود یہ فرماتا ہے۔

رب کے پاس آؤ تاکہ زندگی پاؤ

55 ''کیا تم پیاسے ہو؟ آؤ، سب پانی کے پاس آؤ! کیا تمہارے پاس پیسے نہیں؟ اِدھر آؤ، سودا خرید کر کھانا کھاؤ۔ یہاں کی مَے اور دودھ مفت ہے۔ آؤ، اُسے پیسے دیئے بغیر خریدو۔ [2] اُس پر پیسے کیوں خرچ کرتے ہو جو روٹی نہیں ہے؟ جو سیر نہیں کرتا اُس کے لئے محنت مشقت کیوں کرتے ہو؟ سنو، سنو میری بات! پھر تم اچھی خوراک کھاؤ گے، بہترین کھانے سے لطف اندوز ہو گے۔ [3] کان لگا کر میرے پاس آؤ! سنو تو جیتے رہو گے۔

مَیں تمہارے ساتھ ابدی عہد باندھوں گا، تمہیں اُن اَن مٹ مہربانیوں سے نوازوں گا جن کا وعدہ داؤد سے کیا تھا۔ [4] دیکھ، مَیں نے مقرر کیا کہ وہ اقوام کے سامنے میرا گواہ ہو، کہ اقوام کا رئیس اور حکمران ہو۔ [5] دیکھ، تُو ایسی قوم کو بُلائے گا جسے تُو نہیں جانتا، اور تجھ سے ناواقف قوم رب تیرے خدا کی خاطر تیرے پاس دوڑی چلی آئے گی۔ کیونکہ جو اسرائیل کا قدوس ہے اُس نے تجھے شان و شوکت عطا کی ہے۔''

میرا کلام بےتاثیر نہیں رہتا

[6] ابھی رب کو تلاش کرو جبکہ اُسے پایا جا سکتا ہے۔ ابھی اُسے پکارو جبکہ وہ قریب ہی ہے۔ [7] بےدین اپنی بُری راہ اور شریر اپنے بُرے خیالات چھوڑے۔ وہ رب کے پاس واپس آئے تو وہ اُس پر رحم کرے گا۔ وہ ہمارے

---

[a] lapis lazuli

[b] beryl

خدا کے پاس واپس آئے، کیونکہ وہ فراخ دلی سے معاف کر دیتا ہے۔

[8] کیونکہ رب فرماتا ہے، ”میرے خیالات اور تمہارے خیالات میں اور میری راہوں اور تمہاری راہوں میں بڑا فرق ہے۔ [9] جتنا آسمان زمین سے اونچا ہے اُتنی ہی میری راہیں تمہاری راہوں اور میرے خیالات تمہارے خیالات سے بلند ہیں۔

[10] بارش اور برف پر غور کرو! زمین پر پڑنے کے بعد یہ خالی ہاتھ واپس نہیں آتی بلکہ زمین کو یوں سیراب کرتی ہے کہ پودے پھوٹنے اور پھلنے پھولنے لگتے ہیں بلکہ پکتے پکتے بیج بونے والے کو بیج اور بھوکے کو روٹی مہیا کرتے ہیں۔ [11] میرے منہ سے نکلا ہوا کلام بھی ایسا ہی ہے۔ وہ خالی ہاتھ واپس نہیں آئے گا بلکہ میری مرضی پوری کرے گا اور اُس میں کامیاب ہو گا جس کے لئے مَیں نے اُسے بھیجا تھا۔

[12] کیونکہ تم خوشی سے نکلو گے، تمہیں سلامتی سے لایا جائے گا۔ پہاڑ اور پہاڑیاں تمہارے آنے پر باغ باغ ہو کر شادیانہ بجائیں گی، اور میدان کے تمام درخت تالیاں بجائیں گے۔ [13] کانٹے دار جھاڑی کی بجائے جونیپر کا درخت اُگے گا، اور بچھو بوٹی کی بجائے مہندی پھلے پھولے گی۔ یوں رب کے نام کو جلال ملے گا، اور اُس کی قدرت کا ابدی اور اَن مٹ نشان قائم ہو گا۔“

ہر شخص اللہ کی قوم میں شامل ہو سکتا ہے

56 رب فرماتا ہے، ”انصاف کو قائم رکھو اور وہ کچھ کیا کرو جو راست ہے، کیونکہ میری نجات قریب ہی ہے، اور میری راستی ظاہر ہونے کو ہے۔ [2] مبارک ہے وہ جو یوں راستی سے لپٹا رہے۔ مبارک ہے وہ جو سبت کے دن کی بے حرمتی نہ کرے بلکہ اُسے منائے، جو ہر بُرے کام سے گریز کرے۔“

[3] جو پردیسی رب کا پیروکار ہو گیا ہے وہ نہ کہے کہ بے شک رب مجھے اپنی قوم سے الگ کر رکھے گا۔ خواجہ سرا بھی نہ سوچے کہ ہائے، مَیں سوکھا ہوا درخت ہی ہوں!

[4] کیونکہ رب فرماتا ہے، ”جو خواجہ سرا میرے سبت کے دن منائیں، ایسے قدم اُٹھائیں جو مجھے پسند ہوں اور میرے عہد کے ساتھ لپٹے رہیں وہ بے فکر رہیں۔ [5] کیونکہ مَیں اُنہیں اپنے گھر اور اُس کی چاردیواری میں ایسی یادگار اور ایسا نام عطا کروں گا جو بیٹے بیٹیاں ملنے سے کہیں بہتر ہو گا۔ اور جو نام مَیں اُنہیں دوں گا وہ ابدی ہو گا، وہ کبھی نہیں مٹنے کا۔

[6] وہ پردیسی بھی بے فکر رہیں جو رب کے پیروکار بن کر اُس کی خدمت کرنا چاہتے، جو رب کا نام عزیز رکھ کر اُس کی عبادت کرتے، جو سبت کے دن کی بے حرمتی نہیں کرتے بلکہ اُسے مناتے اور جو میرے عہد کے ساتھ لپٹے رہتے ہیں۔ [7] کیونکہ مَیں اُنہیں اپنے مقدّس پہاڑ کے پاس لا کر اپنے دعا کے گھر میں خوشی دلاؤں گا۔ جب وہ میری قربان گاہ پر اپنی بھسم ہونے والی اور ذبح کی قربانیاں چڑھائیں گے تو وہ مجھے پسند آئیں گی۔ کیونکہ میرا گھر تمام قوموں کے لئے دعا کا گھر کہلائے گا۔“

[8] رب قادرِ مطلق جو اسرائیل کی بکھری ہوئی قوم جمع کر رہا ہے فرماتا ہے، ”اُن میں جو اکٹھے ہو چکے ہیں مَیں اَور بھی جمع کر دوں گا۔“

قوم کے راہنما سُست اور لالچی کُتے ہیں

[9] اے میدان کے تمام حیوانو، آؤ! اے جنگل کے

تمام جانورو، آ کر کھاؤ! 10 اسرائیل کے پہرے دار اندھے ہیں، سب کے سب کچھ بھی نہیں جانتے۔ سب کے سب بہرے کُتے ہیں جو بھونک ہی نہیں سکتے۔ فرش پر لیٹے ہوئے وہ اچھے اچھے خواب دیکھتے رہتے ہیں۔ اونگھنا اُنہیں کتنا پسند ہے! 11 لیکن یہ کُتے لالچی بھی ہیں اور کبھی سیر نہیں ہوتے، حالانکہ گلہ بان کہلاتے ہیں۔ وہ سمجھ سے خالی ہیں، اور ہر ایک اپنی اپنی راہ پر دھیان دے کر اپنے ہی نفع کی تلاش میں رہتا ہے۔ 12 ہر ایک آواز دیتا ہے، ''آؤ، مَیں مَے لے آتا ہوں! آؤ، ہم جی بھر کر شراب پی لیں۔ اور کل بھی آج کی طرح ہو بلکہ اِس سے بھی زیادہ رونق ہو!''

رب بے دینوں کی عدالت کرتا ہے

57 راست باز ہلاک ہو جاتا ہے، لیکن کسی کو پروا نہیں۔ دیانت دار دنیا سے چھین لئے جاتے ہیں، لیکن کوئی دھیان نہیں دیتا۔ کوئی نہیں سمجھتا کہ راست باز کو بُرائی سے بچنے کے لئے چھین لیا جاتا ہے۔ 2 کیونکہ اُس کی منزلِ مقصود سلامتی ہے۔ سیدھی راہ پر چلنے والے مرتے وقت پاؤں پھیلا کر آرام کرتے ہیں۔

3 ''لیکن اے جادوگرنی کی اولاد، زناکار اور فحاشی کے بچو، اِدھر آؤ! 4 تم کس کا مذاق اُڑا رہے ہو، کس پر زبان چلا کر منہ چِڑاتے ہو؟ تم مجرموں اور دھوکے بازوں کے ہی بچے ہو!

5 تم بلوط بلکہ ہر گھنے درخت کے سائے میں مستی میں آ جاتے ہو، وادیوں اور چٹانوں کے شگافوں میں اپنے بچوں کو ذبح کرتے ہو۔ 6 وادیوں کے رگڑے ہوئے پتھر تیرا حصہ اور تیرا مقدّر بن گئے ہیں۔ کیونکہ اُن ہی کو تُو نے مَے اور غلہ کی نذریں پیش کیں۔ اِس کے مدِ نظر مَیں اپنا فیصلہ کیوں بدلوں؟ 7 تُو نے اپنا بستر اونچے پہاڑ پر لگایا، اُس پر چڑھ کر اپنی قربانیاں پیش کیں۔ 8 اپنے گھر کے دروازے اور چوکھٹ کے پیچھے تُو نے اپنی بُت پرستی کے نشان لگائے۔ مجھے ترک کر کے تُو اپنا بستر بچھا کر اُس پر لیٹ گئی۔ تُو نے اُسے اِتنا بڑا بنا دیا کہ دوسرے بھی اُس پر لیٹ سکیں۔ پھر تُو نے عصمت فروشی کے پیسے مقرر کئے۔ اُن کی صحبت تجھے کتنی پیاری تھی، اُن کی برہنگی سے تُو کتنا لطف اُٹھاتی تھی! 9 تُو کثرت کا تیل اور خوشبو دار کریم لے کر مَلِک دیوتا کے پاس گئی۔ تُو نے اپنے قاصدوں کو دُور دُور بلکہ پاتال تک بھیج دیا۔ 10 گو تُو سفر کرتے کرتے بہت تھک گئی تو بھی تُو نے کبھی نہ کہا، 'فضول ہے!' اب تک تجھے تقویت ملتی رہی، اِس لئے تُو نڈھال نہ ہوئی۔

11 تجھے کس سے اِتنا خوف و ہراس تھا کہ تُو نے جھوٹ بول کر نہ مجھے یاد کیا، نہ پروا کی؟ ایسا ہی ہے نا، تُو اِس لئے میرا خوف نہیں مانتی کہ مَیں خاموش اور چھپا رہا۔

12 لیکن مَیں لوگوں پر تیری نام نہاد راست بازی اور تیرے کام ظاہر کروں گا۔ یقیناً یہ تیرے لئے مفید نہیں ہوں گے۔ 13 آ، مدد کے لئے آواز دے! دیکھتے ہیں کہ تیرے بُتوں کا مجموعہ تجھے بچا سکے گا کہ نہیں۔ لیکن ایسا نہیں ہو گا بلکہ اُنہیں ہَوا اُٹھا لے جائے گی، ایک پھونک اُنہیں اُڑا دے گی۔

لیکن جو مجھ پر بھروسا رکھے وہ ملک کو میراث میں پائے گا، مقدّس پہاڑ اُس کی موروثی ملکیت بنے گا۔''

رب اپنی قوم کی مدد کرے گا

14 اللہ فرماتا ہے، ”راستہ بناؤ، راستہ بناؤ! اُسے صاف سُتھرا کر کے ہر رُکاوٹ دُور کرو تاکہ میری قوم آ سکے۔“ 15 کیونکہ جو عظیم اور سربلند ہے، جو ابد تک تخت نشین اور جس کا نام قدوس ہے وہ فرماتا ہے، ”مَیں نہ صرف بلندیوں کے مقدِس میں بلکہ شکستہ حال اور فروتن روح کے ساتھ بھی سکونت کرتا ہوں تاکہ فروتن کی روح اور شکستہ حال کے دل کو نئی زندگی بخشوں۔ 16 کیونکہ مَیں ہمیشہ تک اُن کے ساتھ نہیں جھگڑوں گا، ابد تک ناراض نہیں رہوں گا۔ ورنہ اُن کی روح میرے حضور نڈھال ہو جاتی، اُن لوگوں کی جان جنہیں مَیں نے خود خلق کیا۔ 17 مَیں اسرائیل کا ناجائز منافع دیکھ کر طیش میں آیا اور اُسے سزا دے کر اپنا منہ چھپائے رکھا۔ تو بھی وہ اپنے دل کی برگشتہ راہوں پر چلتا رہا۔ 18 لیکن گو مَیں اُس کے چال چلن سے واقف ہوں مَیں اُسے پھر بھی شفا دوں گا، اُس کی راہنمائی کر کے اُسے دوبارہ تسلی دوں گا۔ اور اُس کے جتنے لوگ ماتم کر رہے ہیں 19 اُن کے لئے مَیں ہونٹوں کا پھل پیدا کروں گا۔“ کیونکہ رب فرماتا ہے، ”اُن کی سلامتی ہو جو دُور ہیں اور اُن کی جو قریب ہیں۔ مَیں ہی اُنہیں شفا دوں گا۔“

20 لیکن بےدین متلاطم سمندر کی مانند ہیں جو تھم نہیں سکتا اور جس کی لہریں گند اور کیچڑ اُچھالتی رہتی ہیں۔ 21 میرا خدا فرماتا ہے، ”بےدین سلامتی نہیں پائیں گے۔

رب کو پسندیدہ روزہ

58 گلا پھاڑ کر آواز دے، رُک رُک کر بات نہ کر! نرسنگے کی سی بلند آواز کے ساتھ میری قوم کو اُس کی سرکشی سنا، یعقوب کے گھرانے کو اُس کے گناہوں کی فہرست بیان کر۔ 2 روز بہ روز وہ میری مرضی دریافت کرتے ہیں۔ ہاں، وہ میری راہوں کو جاننے کے شوقین ہیں، اُس قوم کی مانند جس نے اپنے خدا کے احکام کو ترک نہیں کیا بلکہ راست باز ہے۔ چنانچہ وہ مجھ سے منصفانہ فیصلے مانگ کر ظاہراً اللہ کی قربت سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ 3 وہ شکایت کرتے ہیں، ’جب ہم روزہ رکھتے ہیں تو تُو توجہ کیوں نہیں دیتا؟ جب ہم اپنے آپ کو خاک سار بنا کر انکساری کا اظہار کرتے ہیں تو تُو دھیان کیوں نہیں دیتا؟‘

سنو! روزہ رکھتے وقت تم اپنا کاروبار معمول کے مطابق چلا کر اپنے مزدوروں کو دبائے رکھتے ہو۔ 4 نہ صرف یہ بلکہ تم روزہ رکھنے کے ساتھ ساتھ جھگڑتے اور لڑتے بھی ہو۔ تم ایک دوسرے کو شرارت کے مُکے مارنے سے بھی نہیں چوکتے۔ یہ کیسی بات ہے؟ اگر تم یوں روزہ رکھو تو اِس کی توقع نہیں کر سکتے کہ تمہاری بات آسمان تک پہنچے۔ 5 کیا مجھے اِس قسم کا روزہ پسند ہے؟ کیا یہ کافی ہے کہ بندہ اپنے آپ کو کچھ دیر کے لئے خاک سار بنا کر انکساری کا اظہار کرے؟ کہ وہ اپنے سر کو آبی نرسل کی طرح جھکا کر ٹاٹ اور راکھ میں لیٹ جائے؟ کیا تم واقعی سمجھتے ہو کہ یہ روزہ ہے، کہ ایسا وقت رب کو پسند ہے؟

6 یہ کس طرح ہو سکتا ہے؟ جو روزہ مَیں پسند کرتا ہوں وہ فرق ہے۔ حقیقی روزہ یہ ہے کہ تُو بےانصافی کی زنجیروں میں جکڑے ہوؤں کو رِہا کرے، مظلوموں کا جوا ہٹائے، کچلے ہوؤں کو آزاد کرے، ہر جوئے کو توڑے، 7 بھوکے کو اپنے کھانے میں شریک کرے، بےگھر مصیبت زدہ کو پناہ دے، برہنہ کو کپڑے پہنائے

اور اپنے رشتے دار کی مدد کرنے سے گریز نہ کرے!
8 اگر تُو ایسا کرے تو تُو صبح کی پہلی کرنوں کی طرح چمک اُٹھے گا، اور تیرے زخم جلد ہی بھریں گے۔ تب تیری راست بازی تیرے آگے آگے چلے گی، اور رب کا جلال تیرے پیچھے تیری حفاظت کرے گا۔ 9 تب تُو فریاد کرے گا اور رب جواب دے گا۔ جب تُو مدد کے لئے پکارے گا تو وہ فرمائے گا، 'مَیں حاضر ہوں۔'
اپنے درمیان دوسروں پر جوا ڈالنے، اُنگلیاں اُٹھانے اور دوسروں کی بدنامی کرنے کا سلسلہ ختم کر! 10 بھوکے کو اپنی روٹی دے اور مظلوموں کی ضروریات پوری کر! پھر تیری روشنی اندھیرے میں چمک اُٹھے گی اور تیری رات دوپہر کی طرح روشن ہو گی۔ 11 رب ہمیشہ تیری قیادت کرے گا، وہ جھلستے ہوئے علاقوں میں بھی تیری جان کی ضروریات پوری کرے گا اور تیرے اعضا کو تقویت دے گا۔ تب تُو سیراب باغ کی مانند ہو گا، اُس چشمے کی مانند جس کا پانی کبھی ختم نہیں ہوتا۔ 12 تیرے لوگ قدیم کھنڈرات کو نئے سرے سے تعمیر کریں گے۔ جو بنیادیں گزری نسلوں نے رکھی تھیں اُنہیں تُو دوبارہ رکھے گا۔ تب تُو 'رخنے کو بند کرنے والا' اور 'گلیوں کو دوبارہ رہنے کے قابل بنانے والا' کہلائے گا۔
13 سبت کے دن اپنے پیروں کو کام کرنے سے روک۔ میرے مقدّس دن کے دوران کاروبار مت کرنا بلکہ اُسے 'راحت بخش' اور 'معزز' قرار دے۔ اُس دن نہ معمول کی راہوں پر چل، نہ اپنے کاروبار چلا، نہ خالی گپیں ہانک۔ یوں تُو سبت کا صحیح احترام کرے گا۔ 14 تب رب تیری راحت کا منبع ہو گا، اور مَیں تجھے رتھ میں بٹھا کر ملک کی بلندیوں پر سے گزرنے دوں گا، تجھے تیرے باپ یعقوب کی میراث میں سے سیر کروں گا۔" رب کے منہ نے یہ فرمایا ہے۔

تمہارے قصور نے تمہیں رب سے دُور کر دیا ہے

59 یقیناً رب کا بازو چھوٹا نہیں کہ وہ بچا نہ سکے، اُس کا کان بہرا نہیں کہ سن نہ سکے۔ 2 حقیقت میں تمہارے بُرے کاموں نے تمہیں اُس سے الگ کر دیا، تمہارے گناہوں نے اُس کا چہرہ تم سے چھپائے رکھا، اِس لئے وہ تمہاری نہیں سنتا۔ 3 کیونکہ تمہارے ہاتھ خون آلودہ، تمہاری اُنگلیاں گناہ سے ناپاک ہیں۔ تمہارے ہونٹ جھوٹ بولتے اور تمہاری زبان شریر باتیں پھسپھساتی ہے۔ 4 عدالت میں کوئی منصفانہ مقدمہ نہیں چلاتا، کوئی سچے دلائل پیش نہیں کرتا۔ لوگ سچائی سے خالی باتوں پر اعتبار کر کے جھوٹ بولتے ہیں، وہ بدکاری سے حاملہ ہو کر بےدینی کو جنم دیتے ہیں۔ 5-6 وہ زہریلے سانپوں کے انڈوں پر بیٹھ جاتے ہیں تاکہ بچے نکلیں۔ جو اُن کے انڈے کھائے وہ مر جاتا ہے، اور اگر اُن کے انڈے دبائے تو زہریلا سانپ نکل آتا ہے۔ یہ لوگ مکڑی کے جالے تان لیتے ہیں، ایسا کپڑا جو پہننے کے لئے بےکار ہے۔ اپنے ہاتھوں کے بنائے ہوئے اِس کپڑے سے وہ اپنے آپ کو ڈھانپ نہیں سکتے۔ اُن کے اعمال بُرے ہی ہیں، اُن کے ہاتھ تشدد ہی کرتے ہیں۔ 7 جہاں بھی غلط کام کرنے کا موقع ملے وہاں اُن کے پاؤں بھاگ کر پہنچ جاتے ہیں۔ وہ بےقصور کو قتل کرنے کے لئے تیار رہتے ہیں۔ اُن کے خیالات شریر ہی ہیں، اپنے پیچھے وہ تباہی و بربادی چھوڑ جاتے ہیں۔ 8 نہ وہ سلامتی کی راہ جانتے ہیں، نہ اُن کے راستوں میں انصاف پایا جاتا ہے۔ کیونکہ اُنہوں نے اُنہیں ٹیڑھا میڑھا بنا رکھا ہے، اور

جو بھی اُن پر چلے وہ سلامتی کو نہیں جانتا۔

توبہ کی دعا

9 اِسی لئے انصاف ہم سے دُور ہے، راستی ہم تک پہنچتی نہیں۔ ہم روشنی کے انتظار میں رہتے ہیں، لیکن افسوس، اندھیرا ہی اندھیرا نظر آتا ہے۔ ہم آب و تاب کی اُمید رکھتے ہیں، لیکن افسوس، جہاں بھی چلتے ہیں وہاں گھنی تاریکی چھائی رہتی ہے۔ 10 ہم اندھوں کی طرح دیوار کو ہاتھ سے چھو چھو کر راستہ معلوم کرتے ہیں، آنکھوں سے محروم لوگوں کی طرح ٹٹول ٹٹول کر آگے بڑھتے ہیں۔ دوپہر کے وقت بھی ہم ٹھوکر کھا کھا کر یوں پھرتے ہیں جیسے دُھندلکا ہو۔ گو ہم تن آور لوگوں کے درمیان رہتے ہیں، لیکن خود مُردوں کی مانند ہیں۔ 11 ہم سب نڈھال حالت میں ریچھوں کی طرح غُراتے، کبوتروں کی مانند غوں غوں کرتے ہیں۔ ہم انصاف کے انتظار میں رہتے ہیں، لیکن بے سود۔ ہم نجات کی اُمید رکھتے ہیں، لیکن وہ ہم سے دُور ہی رہتی ہے۔

12 کیونکہ ہمارے متعدد جرائم تیرے سامنے ہیں، اور ہمارے گناہ ہمارے خلاف گواہی دیتے ہیں۔ ہمیں متواتر اپنے جرائم کا احساس ہے، ہم اپنے گناہوں سے خوب واقف ہیں۔ 13 ہم مانتے ہیں کہ رب سے بےوفا رہے بلکہ اُس کا انکار بھی کیا ہے۔ ہم نے اپنا منہ اپنے خدا سے پھیر کر ظلم اور دھوکے کی باتیں پھیلائی ہیں۔ ہمارے دلوں میں جھوٹ کا بیج بڑھتے بڑھتے منہ میں سے نکلا۔ 14 نتیجے میں انصاف پیچھے ہٹ گیا، اور راستی دُور کھڑی رہتی ہے۔ سچائی چوک میں ٹھوکر کھا کر گر گئی ہے، اور دیانت داری داخل ہی نہیں ہو سکتی۔ 15 چنانچہ سچائی کہیں بھی پائی نہیں جاتی، اور غلط کام سے گریز کرنے والے کو لُوٹا جاتا ہے۔

رب کا جواب

یہ سب کچھ رب کو نظر آیا، اور وہ ناخوش تھا کہ انصاف نہیں ہے۔ 16 اُس نے دیکھا کہ کوئی نہیں ہے، وہ حیران ہوا کہ مداخلت کرنے والا کوئی نہیں ہے۔ تب اُس کے زور آور بازو نے اُس کی مدد کی، اور اُس کی راستی نے اُس کو سہارا دیا۔ 17 راستی کے زرہ بکتر سے ملبّس ہو کر اُس نے سر پر نجات کا خود رکھا، انتقام کا لباس پہن کر اُس نے غیرت کی چادر اوڑھ لی۔ 18 ہر ایک کو وہ اُس کا مناسب معاوضہ دے گا۔ وہ مخالفوں پر اپنا غضب نازل کرے گا اور دشمنوں سے بدلہ لے گا بلکہ جزیروں کو بھی اُن کی حرکتوں کا اجر دے گا۔ 19 تب انسان مغرب میں رب کے نام کا خوف مانیں گے اور مشرق میں اُسے جلال دیں گے۔ کیونکہ وہ رب کی پھونک سے چلائے ہوئے زور دار سیلاب کی طرح اُن پر ٹوٹ پڑے گا۔

20 رب فرماتا ہے، ”چھڑانے والا کوہِ صیون پر آئے گا۔ وہ یعقوب کے اُن فرزندوں کے پاس آئے گا جو اپنے گناہوں کو چھوڑ کر واپس آئیں گے۔“

21 رب فرماتا ہے، ”جہاں تک میرا تعلق ہے، اُن کے ساتھ میرا یہ عہد ہے: میرا روح جو تجھ پر ٹھہرا ہوا ہے اور میرے الفاظ جو مَیں نے تیرے منہ میں ڈالے ہیں وہ اب سے ابد تک نہ تیرے منہ سے، نہ تیری اولاد کے منہ سے اور نہ تیری اولاد کی اولاد سے ہٹیں گے۔“ یہ رب کا فرمان ہے۔

اقوام یروشلم کے نور کے پاس آئیں گی

60 ”اُٹھ، کھڑی ہو کر چمک اُٹھ! کیونکہ تیرا نور آ گیا ہے، اور رب کا جلال تجھ پر طلوع ہوا ہے۔ 2 کیونکہ گو زمین پر تاریکی چھائی ہوئی ہے اور اقوام گھنے اندھیرے میں رہتی ہیں، لیکن تجھ پر رب کا نور طلوع ہو رہا ہے، اور اُس کا جلال تجھ پر ظاہر ہو رہا ہے۔ 3 اقوام تیرے نور کے پاس اور بادشاہ اُس چمکتی دمکتی روشنی کے پاس آئیں گے جو تجھ پر طلوع ہو گی۔

4 اپنی نظر اُٹھا کر چاروں طرف دیکھ! سب کے سب جمع ہو کر تیرے پاس آ رہے ہیں۔ تیرے بیٹے دُور دُور سے پہنچ رہے ہیں، اور تیری بیٹیوں کو گود میں اُٹھا کر قریب لایا جا رہا ہے۔ 5 اُس وقت تُو یہ دیکھ کر چمک اُٹھے گی۔ تیرا دل خوشی کے مارے تیزی سے دھڑکنے لگے گا اور کشادہ ہو جائے گا۔ کیونکہ سمندر کے خزانے تیرے پاس لائے جائیں گے، اقوام کی دولت تیرے پاس پہنچے گی۔ 6 اونٹوں کا غول بلکہ مِدیان اور عیفہ کے جوان اونٹ تیرے ملک کو ڈھانپ دیں گے۔ وہ سونے اور بخور سے لدے ہوئے اور رب کی حمد و ثنا کرتے ہوئے ملکِ سبا سے آئیں گے۔ 7 قیدار کی تمام بھیڑ بکریاں تیرے حوالے کی جائیں گی، اور نبایوت کے مینڈھے تیری خدمت کے لئے حاضر ہوں گے۔ اُنہیں میری قربان گاہ پر چڑھایا جائے گا اور مَیں اُنہیں پسند کروں گا۔ یوں مَیں اپنے جلال کے گھر کو شان و شوکت سے آراستہ کروں گا۔

8 یہ کون ہیں جو بادلوں کی طرح اور کابک کے پاس واپس آنے والے کبوتروں کی مانند اُڑ کر آ رہے ہیں؟ 9 یہ ترسیس کے زبردست بحری جہاز ہیں جو تیرے پاس پہنچ رہے ہیں۔ کیونکہ جزیرے مجھ سے اُمید رکھتے ہیں۔ یہ جہاز تیرے بیٹوں کو اُن کی سونے چاندی سمیت دُور دراز علاقوں سے لے کر آ رہے ہیں۔ یوں رب تیرے خدا کے نام اور اسرائیل کے قدوس کی تعظیم ہو گی جس نے تجھے شان و شوکت سے نوازا ہے۔

10 پردیسی تیری دیواریں از سرِ نو تعمیر کریں گے، اور اُن کے بادشاہ تیری خدمت کریں گے۔ کیونکہ گو مَیں نے اپنے غضب میں تجھے سزا دی، لیکن اب مَیں اپنے فضل سے تجھ پر رحم کروں گا۔ 11 تیری فصیل کے دروازے ہمیشہ کھلے رہیں گے۔ اُنہیں نہ دن کو بند کیا جائے گا، نہ رات کو تاکہ اقوام کا مال و دولت اور اُن کے گرفتار کئے گئے بادشاہوں کو شہر کے اندر لایا جا سکے۔ 12 کیونکہ جو قوم یا سلطنت تیری خدمت کرنے سے انکار کرے وہ برباد ہو جائے گی، اُسے پورے طور پر تباہ کیا جائے گا۔

13 لبنان کی شان و شوکت تیرے سامنے حاضر ہو گی۔ جونیپر، صنوبر اور سرو کے درخت مل کر تیرے پاس آئیں گے تاکہ میرے مقدِس کو آراستہ کریں۔ یوں مَیں اپنے پاؤں کی چوکی کو جلال دوں گا۔ 14 تجھ پر ظلم کرنے والوں کے بیٹے جھک جھک کر تیرے حضور آئیں گے، تیری تحقیر کرنے والے تیرے پاؤں کے سامنے اوندھے منہ ہو جائیں گے۔ وہ تجھے 'رب کا شہر' اور 'اسرائیل کے قدوس کا صیون' قرار دیں گے۔ 15 پہلے تجھے ترک کیا گیا تھا، لوگ تجھ سے نفرت رکھتے تھے، اور تجھ میں سے کوئی نہیں گزرتا تھا۔ لیکن اب مَیں تجھے ابدی فخر کا باعث بنا دوں گا، اور تمام نسلیں تجھے دیکھ کر خوش ہوں گی۔

16 تُو اقوام کا دودھ پیئے گی، اور بادشاہ تجھے دودھ پلائیں گے۔ تب تُو جان لے گی کہ مَیں رب تیرا نجات

دہندہ ہوں، کہ مَیں جو یعقوب کا زبردست سورما ہوں تیرا چھڑانے والا ہوں۔

17 مَیں تیرے پیتل کو سونے میں، تیرے لوہے کو چاندی میں، تیری لکڑی کو پیتل میں اور تیرے پتھر کو لوہے میں بدلوں گا۔ مَیں سلامتی کو تیری محافظ اور راستی کو تیری نگران بناؤں گا۔ 18 اب سے تیرے ملک میں نہ تشدد کا ذکر ہو گا، نہ بربادی و تباہی کا۔ اب سے تیری چاردیواری 'نجات' اور تیرے دروازے 'حمد و ثنا' کہلائیں گے۔

19 آئندہ تجھے نہ دن کے وقت سورج، نہ رات کے وقت چاند کی ضرورت ہو گی، کیونکہ رب ہی تیری ابدی روشنی ہو گا، تیرا خدا ہی تیری آب و تاب ہو گا۔ 20 آئندہ تیرا سورج کبھی غروب نہیں ہو گا، تیرا چاند کبھی نہیں گھٹے گا۔ کیونکہ رب تیرا ابدی نور ہو گا، اور ماتم کے تیرے دن ختم ہو جائیں گے۔

21 تب تیری قوم کے تمام افراد راست باز ہوں گے، اور ملک ہمیشہ تک اُن کی ملکیت رہے گا۔ کیونکہ وہ میرے ہاتھ سے لگائی ہوئی پنیری ہوں گے، میرے ہاتھ کا کام جس سے مَیں اپنا جلال ظاہر کروں گا۔ 22 تب سب سے چھوٹے خاندان کی تعداد بڑھ کر ہزار افراد پر مشتمل ہو گی، سب سے کمزور کنبہ طاقت ور قوم بنے گا۔ مقررہ وقت پر مَیں، رب یہ سب کچھ تیزی سے انجام دوں گا۔"

ماتم کا وقت ختم ہے

61 رب قادرِ مطلق کا روح مجھ پر ہے، کیونکہ رب نے مجھے تیل سے مسح کر کے غریبوں کو خوش خبری سنانے کا اختیار دیا ہے۔ اُس نے مجھے شکستہ دلوں کی مرہم پٹی کرنے کے لئے اور یہ اعلان کرنے کے لئے بھیجا ہے کہ قیدیوں کو رِہائی ملے گی اور زنجیروں میں جکڑے ہوئے آزاد ہو جائیں گے، 2 کہ بحالی کا سال اور ہمارے خدا کے انتقام کا دن آ گیا ہے۔ اُس نے مجھے بھیجا ہے کہ مَیں تمام ماتم کرنے والوں کو تسلی دوں 3 اور صیون کے سوگواروں کو دلاسا دے کر راکھ کے بجائے شاندار تاج، ماتم کے بجائے خوشی کا تیل اور شکستہ روح کے بجائے حمد و ثنا کا لباس مہیا کروں۔

تب وہ 'راستی کے درخت' کہلائیں گے، ایسے پودے جو رب نے اپنا جلال ظاہر کرنے کے لئے لگائے ہیں۔

4 وہ قدیم کھنڈرات کو از سرِ نو تعمیر کر کے دیر سے برباد ہوئے مقاموں کو بحال کریں گے۔ وہ اُن تباہ شدہ شہروں کو دوبارہ قائم کریں گے جو نسل در نسل ویران و سنسان رہے ہیں۔ 5 غیرملکی کھڑے ہو کر تمہاری بھیڑ بکریوں کی گلہ بانی کریں گے، پردیسی تمہارے کھیتوں اور باغوں میں کام کریں گے۔ 6 اُس وقت تم 'رب کے امام' کہلاؤ گے، لوگ تمہیں 'ہمارے خدا کے خادم' قرار دیں گے۔

تم اقوام کی دولت سے لطف اندوز ہو گے، اُن کی شان و شوکت اپنا کر اُس پر فخر کرو گے۔ 7 تمہاری شرمندگی نہیں رہے گی بلکہ تم عزت کا دُگنا حصہ پاؤ گے، تمہاری رُسوائی نہیں رہے گی بلکہ تم شاندار حصہ ملنے کے باعث شادیانہ بجاؤ گے۔ کیونکہ تمہیں وطن میں دُگنا حصہ ملے گا، اور ابدی خوشی تمہاری میراث ہو گی۔

8 کیونکہ رب فرماتا ہے، "مجھے انصاف پسند ہے۔ مَیں غارت گری اور کج رَوی سے نفرت رکھتا ہوں۔ مَیں اپنے لوگوں کو وفاداری سے اُن کا اجر دوں گا، مَیں اُن کے ساتھ ابدی عہد باندھوں گا۔ 9 اُن کی نسل

اقوام میں اور اُن کی اولاد دیگر اُمّتوں میں مشہور ہو گی۔ جو بھی اُنہیں دیکھے وہ جان لے گا کہ رب نے اُنہیں برکت دی ہے۔"

10 مَیں رب سے نہایت ہی شادمان ہوں، میری جان اپنے خدا کی تعریف میں خوشی کے گیت گاتی ہے۔ کیونکہ جس طرح دُولھا اپنا سر امام کی سی پگڑی سے سجاتا اور دُلھن اپنے آپ کو اپنے زیورات سے آراستہ کرتی ہے اُسی طرح اللہ نے مجھے نجات کا لباس پہنا کر راستی کی چادر میں لپیٹا ہے۔ 11 کیونکہ جس طرح زمین اپنی ہریالی کو نکلنے دیتی اور باغ اپنے بیجوں کو پھوٹنے دیتا ہے اُسی طرح رب قادرِ مطلق اقوام کے سامنے اپنی راستی اور ستائش پھوٹنے دے گا۔

یروشلم کی بحالی

62 صیون کی خاطر مَیں خاموش نہیں رہوں گا، یروشلم کی خاطر تب تک آرام نہیں کروں گا جب تک اُس کی راستی طلوعِ صبح کی طرح نہ چمکے اور اُس کی نجات مشعل کی طرح نہ بھڑکے۔

2 اقوام تیری راستی دیکھیں گی، تمام بادشاہ تیری شان و شوکت کا مشاہدہ کریں گے۔ اُس وقت تجھے نیا نام ملے گا، ایسا نام جو رب کا اپنا منہ متعین کرے گا۔ 3 تُو رب کے ہاتھ میں شاندار تاج اور اپنے خدا کے ہاتھ میں شاہی کُلاہ ہو گی۔ 4 آئندہ لوگ تجھے نہ کبھی 'متروکہ' نہ تیرے ملک کو 'ویران و سنسان' قرار دیں گے بلکہ تُو 'میرا لطف' اور تیرا ملک 'بیاہی' کہلائے گا۔ کیونکہ رب تجھ سے لطف اندوز ہو گا، اور تیرا ملک شادی شدہ ہو گا۔ 5 جس طرح جوان آدمی کنواری سے شادی کرتا ہے اُسی طرح تیرے فرزند تجھے بیاہ لیں گے۔ اور جس طرح دُولھا دُلھن کے باعث خوشی مناتا ہے اُسی طرح تیرا خدا تیرے سبب سے خوشی منائے گا۔

6 اے یروشلم، مَیں نے تیری فصیل پر پہرے دار لگائے ہیں جو دن رات آواز دیں۔ اُنہیں ایک لمحے کے لئے بھی خاموش رہنے کی اجازت نہیں ہے۔ اے رب کو یاد دلانے والو، اُس وقت تک نہ خود آرام کرو، 7 نہ رب کو آرام کرنے دو جب تک وہ یروشلم کو از سرِ نو قائم نہ کر لے۔ جب پوری دنیا شہر کی تعریف کرے گی تب ہی تم سکون کا سانس لے سکتے ہو۔ 8 رب نے اپنے دائیں ہاتھ اور زور آور بازو کی قسم کھا کر وعدہ کیا ہے، "آئندہ نہ مَیں تیرا غلہ تیرے دشمنوں کو کھلاؤں گا، نہ بڑی محنت سے بنائی گئی تیری مَے کو اجنبیوں کو پلاؤں گا۔ 9 کیونکہ آئندہ فصل کی کٹائی کرنے والے ہی رب کی ستائش کرتے ہوئے اُسے کھائیں گے، اور انگور چننے والے ہی میرے مقدِس کے صحنوں میں آ کر اُن کا رس پئیں گے۔"

10 داخل ہو جاؤ، شہر کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ! قوم کے لئے راستہ تیار کرو! راستہ بناؤ، راستہ بناؤ! اُسے پتھروں سے صاف کرو! تمام اقوام کے اوپر جھنڈا گاڑ دو!

11 کیونکہ رب نے دنیا کی انتہا تک اعلان کیا ہے، "صیون بیٹی کو بتاؤ کہ دیکھ، تیری نجات آنے والی ہے۔ دیکھ، اُس کا اجر اُس کے پاس ہے، اُس کا انعام اُس کے آگے آگے چل رہا ہے۔" 12 تب وہ 'مقدّس قوم' اور 'وہ قوم جسے رب نے عوضانہ دے کر چھڑایا ہے' کہلائیں گے۔ اے یروشلم بیٹی، تُو 'مرغوب' اور 'غیر متروکہ شہر' کہلائے گی۔

اللہ اپنی قوم کی عدالت کرتا ہے

63 یہ کون ہے جو ادوم سے آ رہا ہے، جو سرخ سرخ کپڑے پہنے بُصرہ شہر سے پہنچ رہا ہے؟ یہ کون ہے جو رُعب سے ملبّس بڑی طاقت کے ساتھ آگے بڑھ رہا ہے؟ ”مَیں ہی ہوں، وہ جو انصاف سے بولتا، جو بڑی قدرت سے تجھے بچاتا ہے۔“

2 تیرے کپڑے کیوں اِتنے لال ہیں؟ لگتا ہے کہ تیرا لباس حوض میں انگور کچلنے سے سرخ ہو گیا ہے۔

3 ”مَیں انگوروں کو اکیلا ہی کچلتا رہا ہوں، اقوام میں سے کوئی میرے ساتھ نہیں تھا۔ مَیں نے غصے میں آ کر اُنہیں کچلا، طیش میں اُنہیں روندا۔ اُن کے خون کی چھینٹیں میرے کپڑوں پر پڑ گئیں، میرا سارا لباس آلودہ ہوا۔ 4 کیونکہ میرا دل انتقام لینے پر تُلا ہوا تھا، اپنی قوم کا عوضانہ دینے کا سال آ گیا تھا۔ 5 مَیں نے اپنے اردگرد نظر دوڑائی، لیکن کوئی نہیں تھا جو میری مدد کرتا۔ مَیں حیران تھا کہ کسی نے بھی میرا ساتھ نہ دیا۔ چنانچہ میرے اپنے بازو نے میری مدد کی، اور میرے طیش نے مجھے سہارا دیا۔ 6 غصے میں آ کر مَیں نے اقوام کو پامال کیا، طیش میں اُنہیں مدہوش کر کے اُن کا خون زمین پر گرا دیا۔“

رب کی تمجید

7 مَیں رب کی مہربانیاں سناؤں گا، اُس کے قابلِ تعریف کاموں کی تمجید کروں گا۔ جو کچھ رب نے ہمارے لئے کیا، جو متعدد بھلائیاں اُس نے اپنے رحم اور بڑے فضل سے اسرائیل کو دکھائی ہیں اُن کی ستائش کروں گا۔

8 اُس نے فرمایا، ”یقیناً یہ میری قوم کے ہیں، ایسے فرزند جو بےوفا نہیں ہوں گے۔“ یہ کہہ کر وہ اُن کا نجات دہندہ بن گیا، 9 وہ اُن کی تمام مصیبت میں شریک ہوا، اور اُس کے حضور کے فرشتے نے اُنہیں چھٹکارا دیا۔ وہ اُنہیں پیار کرتا، اُن پر ترس کھاتا تھا، اِس لئے اُس نے عوضانہ دے کر اُنہیں چھڑایا۔ ہاں، قدیم زمانے سے آج تک وہ اُنہیں اُٹھائے پھرتا رہا۔

10 لیکن وہ سرکش ہوئے، اُنہوں نے اُس کے قدوس روح کو دُکھ پہنچایا۔ تب وہ مُڑ کر اُن کا دشمن بن گیا۔ خود وہ اُن سے لڑنے لگا۔

11 پھر اُس کی قوم کو وہ قدیم زمانہ یاد آیا جب موسیٰ اپنی قوم کے درمیان تھا، اور وہ پکار اُٹھے، ”وہ کہاں ہے جو اپنی بھیڑ بکریوں کو اُن کے گلہ بانوں سمیت سمندر میں سے نکال لایا؟ وہ کہاں ہے جس نے اپنے روح القدس کو اُن کے درمیان نازل کیا، 12 جس کی جلالی قدرت موسیٰ کے دائیں ہاتھ حاضر رہی تاکہ اُس کو سہارا دے؟ وہ کہاں ہے جس نے پانی کو اسرائیلیوں کے سامنے تقسیم کر کے اپنے لئے ابدی شہرت پیدا کی 13 اور اُنہیں گہرائیوں میں سے گزرنے دیا؟ اُس وقت وہ کھلے میدان میں چلنے والے گھوڑے کی طرح آرام سے گزرے اور کہیں بھی ٹھوکر نہ کھائی۔ 14 جس طرح گائے بَیل آرام کے لئے وادی میں اُترتے ہیں اُسی طرح اُنہیں رب کے روح سے آرام اور سکون حاصل ہوا۔“

اِسی طرح تُو نے اپنی قوم کی راہنمائی کی تاکہ تیرے نام کو جلال ملے۔

توبہ کی دعا

15 اے اللہ، آسمان سے ہم پر نظر ڈال، بلندیوں پر اپنی مقدّس اور شاندار سکونت گاہ سے دیکھ! اِس

وقت تیری غیرت اور قدرت کہاں ہے؟ ہم تیری نرمی اور مہربانیوں سے محروم رہ گئے ہیں! [16] تُو تو ہمارا باپ ہے۔ کیونکہ ابراہیم ہمیں نہیں جانتا اور اسرائیل ہمیں نہیں پہچانتا، لیکن تُو، رب ہمارا باپ ہے، قدیم زمانے سے ہی تیرا نام 'ہمارا چھڑانے والا' ہے۔ [17] اے رب، تُو ہمیں اپنی راہوں سے کیوں بھٹکنے دیتا ہے؟ تُو نے ہمارے دلوں کو اِتنا سخت کیوں کر دیا کہ ہم تیرا خوف نہیں مان سکتے؟ ہماری خاطر واپس آ! کیونکہ ہم تیرے خادم، تیری موروثی ملکیت کے قبیلے ہیں۔ [18] تیرا مقدِس تھوڑی ہی دیر کے لئے تیری قوم کی ملکیت رہا، لیکن اب ہمارے مخالفوں نے اُسے پاؤں تلے روند ڈالا ہے۔ [19] لگتا ہے کہ ہم کبھی تیری حکومت کے تحت نہیں رہے، کہ ہم پر کبھی تیرے نام کا ٹھپا نہیں لگا تھا۔

64 کاش تُو آسمان کو پھاڑ کر اُتر آئے، کہ پہاڑ تیرے سامنے تھرتھرائیں۔ [2] کاش تُو ڈالیوں کو بھڑکا دینے والی آگ یا پانی کو ایک دم اُبالنے والی آتش کی طرح نازل ہو تاکہ تیرے دشمن تیرا نام جان لیں اور قومیں تیرے سامنے لرز اُٹھیں! [3] کیونکہ قدیم زمانے میں جب تُو خوف ناک اور غیرمتوقع کام کیا کرتا تھا تو یوں ہی نازل ہوا، اور پہاڑ یوں ہی تیرے سامنے کانپنے لگے۔ [4] قدیم زمانے سے ہی کسی نے تیرے سوا کسی اَور خدا کو نہ دیکھا نہ سنا ہے۔ صرف تُو ہی ایسا خدا ہے جو اُن کی مدد کرتا ہے جو تیرے انتظار میں رہتے ہیں۔

[5] تُو اُن سے ملتا ہے جو خوشی سے راست کام کرتے، جو تیری راہوں پر چلتے ہوئے تجھے یاد کرتے ہیں! افسوس، تُو ہم سے ناراض ہوا، کیونکہ ہم شروع سے تیرا گناہ کر کے تجھ سے بےوفا رہے ہیں۔ تو پھر ہم کس طرح بچ جائیں گے؟ [6] ہم سب ناپاک ہو گئے ہیں، ہمارے تمام نام نہاد راست کام گندے چیتھڑوں کی مانند ہیں۔ ہم سب پتوں کی طرح مُرجھا گئے ہیں، اور ہمارے گناہ ہمیں ہَوا کے جھونکوں کی طرح اُڑا کر لے جا رہے ہیں۔

[7] کوئی نہیں جو تیرا نام پکارے یا تجھ سے لپٹنے کی کوشش کرے۔ کیونکہ تُو نے اپنا چہرہ ہم سے چھپا کر ہمیں ہمارے قصوروں کے حوالے چھوڑ دیا ہے۔

[8] اے رب، تاہم تُو ہی ہمارا باپ، ہمارا کمہار ہے۔ ہم سب مٹی ہی ہیں جسے تیرے ہاتھ نے تشکیل دیا ہے۔ [9] اے رب، حد سے زیادہ ہم سے ناراض نہ ہو! ہمارے گناہ تجھے ہمیشہ تک یاد نہ رہیں۔ ذرا اِس کا لحاظ کر کہ ہم سب تیری قوم ہیں۔ [10] تیرے مقدّس شہر ویران ہو گئے ہیں، یہاں تک کہ صیون بھی بیابان ہی ہے، یروشلم ویران و سنسان ہے۔ [11] ہمارا مقدّس اور شاندار گھر جہاں ہمارے باپ دادا تیری ستائش کرتے تھے نذرِ آتش ہو گیا ہے، جو کچھ بھی ہم عزیز رکھتے تھے وہ کھنڈر بن گیا ہے۔

[12] اے رب، کیا تُو اِن واقعات کے باوجود بھی اپنے آپ کو ہم سے دُور رکھے گا؟ کیا تُو خاموش رہ کر ہمیں حد سے زیادہ پست ہونے دے گا؟

رب کا غضب قوم پر نازل ہو گا

65 ''جو میرے بارے میں دریافت نہیں کرتے تھے اُنہیں مَیں نے مجھے ڈھونڈنے کا موقع دیا۔ جو مجھے تلاش نہیں کرتے تھے اُنہیں مَیں نے مجھے پانے کا موقع دیا۔ مَیں بولا، 'مَیں حاضر ہوں، مَیں حاضر ہوں!' حالانکہ جس قوم سے مَیں مخاطب ہوا وہ میرا نام نہیں پکارتی تھی۔

2 دن بھر مَیں نے اپنے ہاتھ پھیلائے رکھے تاکہ ایک سرکش قوم کا استقبال کروں، حالانکہ یہ لوگ غلط راہ پر چلتے اور اپنے کج رَو خیالات کے پیچھے پڑے رہتے ہیں۔ 3 یہ متواتر اور میرے رُوبرُو ہی مجھے ناراض کرتے ہیں۔ کیونکہ یہ باغوں میں قربانیاں چڑھا کر اینٹوں کی قربان گاہوں پر بخور جلاتے ہیں۔ 4 یہ قبرستان میں بیٹھ کر خفیہ غاروں میں رات گزارتے ہیں۔ یہ سؤر کا گوشت کھاتے ہیں، اُن کی دیگوں میں قابلِ گھن شوربہ ہوتا ہے۔ 5 ساتھ ساتھ یہ ایک دوسرے سے کہتے ہیں، 'مجھ سے دُور رہو، قریب مت آنا! کیونکہ مَیں تیری نسبت کہیں زیادہ مقدّس ہوں۔'

اِس قسم کے لوگ میری ناک میں دھوئیں کی مانند ہیں، ایک آگ جو دن بھر جلتی رہتی ہے۔ 6 دیکھو، یہ بات میرے سامنے ہی قلم بند ہوئی ہے کہ مَیں خاموش نہیں رہوں گا بلکہ پورا پورا اجر دوں گا۔ مَیں اُن کی جھولی اُن کے اجر سے بھر دوں گا۔" 7 رب فرماتا ہے، "اُنہیں نہ صرف اُن کے اپنے گناہوں کی سزا ملے گی بلکہ باپ دادا کے گناہوں کی بھی۔ چونکہ اُنہوں نے پہاڑوں پر بخور کی قربانیاں چڑھا کر میری تحقیر کی اِس لئے مَیں اُن کی جھولی اُن کی حرکتوں کے معاوضے سے بھر دوں گا۔"

موت نہ چنو بلکہ حیات!

8 رب فرماتا ہے، "جب تک انگور میں تھوڑا سا رس باقی ہو لوگ کہتے ہیں، 'اُسے ضائع مت کرنا، کیونکہ اب تک اُس میں کچھ نہ کچھ ہے جو برکت کا باعث ہے۔' مَیں اسرائیل کے ساتھ بھی ایسا ہی کروں گا۔ کیونکہ اپنے خادموں کی خاطر مَیں سب کو نیست نہیں کروں گا۔ 9 مَیں یعقوب اور یہوداہ کو ایسی اولاد بخش دوں گا جو میرے پہاڑوں کو میراث میں پائے گی۔ تب پہاڑ میرے برگزیدوں کی ملکیت ہوں گے، اور میرے خادم اُن پر بسیں گے۔ 10 وادیٔ شارون میں بھیڑ بکریاں چریں گی، وادیٔ عکور میں گائے بَیل آرام کریں گے۔ یہ سب کچھ میری اُس قوم کو دست یاب ہو گا جو میری طالب رہے گی۔

11 لیکن تم جو رب کو ترک کر کے میرے مقدّس پہاڑ کو بھول گئے ہو، خبردار! گو اِس وقت تم خوش قسمتی کے دیوتا جد کے لئے میز بچھاتے اور تقدیر کے دیوتا منات کے لئے مَے کا برتن بھر دیتے ہو، 12 لیکن تمہاری تقدیر اَور ہے۔ مَیں نے تمہارے لئے تلوار کی تقدیر مقرر کی ہے۔ تم سب کو قصائی کے سامنے جھکنا پڑے گا، کیونکہ جب مَیں نے تمہیں بُلایا تو تم نے جواب نہ دیا۔ جب مَیں تم سے ہم کلام ہوا تو تم نے نہ سنا بلکہ وہ کچھ کیا جو مجھے بُرا لگا۔ تم نے وہ کچھ اختیار کیا جو مجھے ناپسند ہے۔"

13 اِس لئے رب قادرِ مطلق فرماتا ہے، "میرے خادم کھانا کھائیں گے، لیکن تم بھوکے رہو گے۔ میرے خادم پانی پئیں گے، لیکن تم پیاسے رہو گے۔ میرے خادم مسرور ہوں گے، لیکن تم شرم سار ہو گے۔ 14 میرے خادم خوشی کے مارے شادیانہ بجائیں گے، لیکن تم رنجیدہ ہو کر رو پڑو گے، تم مایوس ہو کر واویلا کرو گے۔ 15 آخرکار تمہارا نام ہی میرے برگزیدوں کے پاس باقی رہے گا، اور وہ بھی صرف لعنت کے طور پر استعمال ہو گا۔ قسم کھاتے وقت وہ کہیں گے، 'رب قادرِ مطلق تمہیں اِسی طرح قتل کرے۔' لیکن میرے خادموں کا ایک اَور نام رکھا جائے گا۔ 16 ملک میں جو بھی اپنے لئے برکت مانگے یا قسم کھائے وہ وفادار خدا کا نام لے گا۔

کیونکہ گزری مصیبتوں کی یادیں مٹ جائیں گی، وہ میری آنکھوں سے چھپ جائیں گی۔

نئے زمانے کا آغاز

17 کیونکہ مَیں نیا آسمان اور نئی زمین خلق کروں گا۔ تب گزری چیزیں یاد نہیں آئیں گی، اُن کا خیال تک نہیں آئے گا۔

18 چنانچہ خوش و خرم ہو! جو کچھ مَیں خلق کروں گا اُس کی ہمیشہ تک خوشی مناؤ! کیونکہ دیکھو، مَیں یروشلم کو شادمانی کا باعث اور اُس کے باشندوں کو خوشی کا سبب بناؤں گا۔ 19 مَیں خود بھی یروشلم کی خوشی مناؤں گا اور اپنی قوم سے لطف اندوز ہوں گا۔

آئندہ اُس میں رونا اور واویلا سنائی نہیں دے گا۔ 20 وہاں کوئی بھی پیدائش کے تھوڑے دنوں بعد فوت نہیں ہو گا، کوئی بھی وقت سے پہلے نہیں مرے گا۔ جو سَو سال کا ہو گا اُسے جوان سمجھا جائے گا، اور جو سَو سال کی عمر سے پہلے ہی فوت ہو جائے اُسے ملعون سمجھا جائے گا۔

21 لوگ گھر بنا کر اُن میں بسیں گے، وہ انگور کے باغ لگا کر اُن کا پھل کھائیں گے۔ 22 آئندہ ایسا نہیں ہو گا کہ گھر بنانے کے بعد کوئی اَور اُس میں بسے، کہ باغ لگانے کے بعد کوئی اَور اُس کا پھل کھائے۔ کیونکہ میری قوم کی عمر درختوں جیسی دراز ہو گی، اور میرے برگزیدہ اپنے ہاتھوں کے کام سے لطف اندوز ہوں گے۔ 23 نہ اُن کی محنت مشقت رائیگاں جائے گی، نہ اُن کے بچے اچانک تشدد کا نشانہ بن کر مریں گے۔ کیونکہ وہ رب کی مبارک نسل ہوں گے، وہ خود اور اُن کی اولاد بھی۔

24 اِس سے پہلے کہ وہ آواز دیں مَیں جواب دوں گا، وہ ابھی بول رہے ہوں گے کہ مَیں اُن کی سنوں گا۔“

25 رب فرماتا ہے، ”بھیڑیا اور لیلا مل کر چریں گے، شیر ببر بَیل کی طرح بھوسا کھائے گا، اور سانپ کی خوراک خاک ہی ہو گی۔ میرے پورے مقدّس پہاڑ پر نہ غلط کام کیا جائے گا، نہ کسی کو نقصان پہنچے گا۔“

دو مالکوں کی خدمت کرنا ناممکن ہے

66 رب فرماتا ہے، ”آسمان میرا تخت ہے اور زمین میرے پاؤں کی چوکی، تو پھر وہ گھر کہاں ہے جو تم میرے لئے بناؤ گے؟ وہ جگہ کہاں ہے جہاں مَیں آرام کروں گا؟“ 2 رب فرماتا ہے، ”میرے ہاتھ نے یہ سب کچھ بنایا، تب ہی یہ سب کچھ وجود میں آیا۔ اور مَیں اُسی کا خیال رکھتا ہوں جو مصیبت زدہ اور شکستہ دل ہے، جو میرے کلام کے سامنے کانپتا ہے۔

3 لیکن بَیل کو ذبح کرنے والا قاتل کے برابر اور لیلے کو قربان کرنے والا کُتے کی گردن توڑنے والے کے برابر ہے۔ غلہ کی نذر پیش کرنے والا سؤر کا خون چڑھانے والے سے بہتر نہیں، اور بخور جلانے والا بُت پرست کی مانند ہے۔ اِن لوگوں نے اپنی غلط راہوں کو اختیار کیا ہے، اور اِن کی جان اپنی گھنونی چیزوں سے لطف اندوز ہوتی ہے۔ 4 جواب میں مَیں بھی اُن سے بدسلوکی کی راہ اختیار کروں گا، مَیں اُن پر وہ کچھ نازل کروں گا جس سے وہ دہشت کھاتے ہیں۔ کیونکہ جب مَیں نے اُنہیں آواز دی تو کسی نے جواب نہ دیا، جب مَیں بولا تو اُنہوں نے نہ سنا بلکہ وہی کچھ کرتے رہے جو مجھے بُرا لگا، وہی کرنے پر تُلے رہے جو مجھے ناپسند ہے۔“

یروشلم کے ساتھ خوشی مناؤ

5 اے رب کے کلام کے سامنے لرزنے والو، اُس کا فرمان سنو! ''تمہارے اپنے بھائی تم سے نفرت کرتے اور میرے نام کے باعث تمہیں رد کرتے ہیں۔ وہ مذاق اُڑا کر کہتے ہیں، 'رب اپنے جلال کا اظہار کرے تاکہ ہم تمہاری خوشی کا مشاہدہ کر سکیں۔' لیکن وہ شرمندہ ہو جائیں گے۔

6 سنو! شہر میں شور و غوغا ہو رہا ہے۔ سنو! رب کے گھر سے ہل چل کی آواز سنائی دے رہی ہے۔ سنو! رب اپنے دشمنوں کو اُن کی مناسب سزا دے رہا ہے۔

7 دردِ زہ میں مبتلا ہونے سے پہلے ہی یروشلم نے بچہ جنم دیا، زچگی کی ایذا سے پہلے ہی اُس کے بیٹا پیدا ہوا۔ 8 کس نے کبھی ایسی بات سنی ہے؟ کس نے کبھی اِس قسم کا معاملہ دیکھا ہے؟ کیا کوئی ملک ایک ہی دن کے اندر اندر پیدا ہو سکتا ہے؟ کیا کوئی قوم ایک ہی لمحے میں جنم لے سکتی ہے؟ لیکن صیون کے ساتھ ایسا ہی ہوا ہے۔ دردِ زہ ابھی شروع ہی ہونا تھا کہ اُس کے بچے پیدا ہوئے۔'' 9 رب فرماتا ہے، ''کیا مَیں بچے کو یہاں تک لاؤں کہ وہ ماں کے پیٹ سے نکلنے والا ہو اور پھر اُسے جنم لینے نہ دوں؟ ہرگز نہیں!'' تیرا خدا فرماتا ہے، ''کیا مَیں جو بچے کو پیدا ہونے دیتا ہوں بچے کو روک دوں؟ کبھی نہیں!''

10 ''اے یروشلم کو پیار کرنے والو، سب اُس کے ساتھ خوشی مناؤ! اے شہر پر ماتم کرنے والو، سب اُس کے ساتھ شادیانہ بجاؤ! 11 کیونکہ اب تم اُس کی تسلی دلانے والی چھاتی سے جی بھر کر دودھ پیو گے، تم اُس کے شاندار دودھ کی کثرت سے لطف اندوز ہو گے۔''

12 کیونکہ رب فرماتا ہے، ''مَیں یروشلم میں سلامتی کا دریا بہنے دوں گا اور اُس پر اقوام کی شان و شوکت کا سیلاب آنے دوں گا۔ تب وہ تمہیں اپنا دودھ پلا کر اُٹھائے پھرے گی، تمہیں گود میں بٹھا کر پیار کرے گی۔ 13 مَیں تمہیں ماں کی سی تسلی دوں گا، اور تم یروشلم کو دیکھ کر تسلی پاؤ گے۔ 14 اِن باتوں کا مشاہدہ کر کے تمہارا دل خوش ہو گا اور تم تازہ ہریالی کی طرح پھلو پھولو گے۔''

اُس وقت ظاہر ہو جائے گا کہ رب کا ہاتھ اُس کے خادموں کے ساتھ ہے جبکہ اُس کے دشمن اُس کے غضب کا نشانہ بنیں گے۔ 15 رب آگ کی صورت میں آ رہا ہے، آندھی جیسے رتھوں کے ساتھ نازل ہو رہا ہے تاکہ دہکتے کوئلوں سے اپنا غصہ ٹھنڈا کرے اور شعلہ افشاں آگ سے ملامت کرے۔ 16 کیونکہ رب آگ اور اپنی تلوار کے ذریعے تمام انسانوں کی عدالت کر کے اپنے ہاتھ سے متعدد لوگوں کو ہلاک کرے گا۔

17 رب فرماتا ہے، ''جو اپنے آپ کو بُتوں کے باغوں کے لئے مخصوص اور پاک صاف کرتے ہیں اور درمیان کے راہنما کی پیروی کر کے سؤر، چوہے اور دیگر گھنونی چیزیں کھاتے ہیں وہ مل کر ہلاک ہو جائیں گے۔

دیگر اقوام بھی رب کی پرستش کریں گی

18 چنانچہ مَیں جو اُن کے اعمال اور خیالات سے واقف ہوں تمام اقوام اور الگ الگ زبانیں بولنے والوں کو جمع کرنے کے لئے نازل ہو رہا ہوں۔ تب وہ آ کر میرے جلال کا مشاہدہ کریں گے۔ 19 مَیں اُن کے درمیان الٰہی نشان قائم کر کے بچے ہوؤں میں سے کچھ دیگر اقوام کے پاس بھیج دوں گا۔ وہ ترسیس، لبیا، تیر چلانے کی ماہر قوم لُدیہ، تُوبل، یونان اور اُن دُور دراز

جزیروں کے پاس جائیں گے جنہوں نے نہ میرے بارے میں سنا، نہ میرے جلال کا مشاہدہ کیا ہے۔ اِن اقوام میں وہ میرے جلال کا اعلان کریں گے۔

20 پھر وہ تمام اقوام میں رہنے والے تمہارے بھائیوں کو گھوڑوں، رتھوں، گاڑیوں، خچروں اور اونٹوں پر سوار کر کے یروشلم لے آئیں گے۔ یہاں میرے مقدّس پہاڑ پر وہ اُنہیں غلہ کی نذر کے طور پر پیش کریں گے۔ کیونکہ رب فرماتا ہے کہ جس طرح اسرائیلی اپنی غلہ کی نذریں پاک برتنوں میں رکھ کر رب کے گھر میں لے آتے ہیں اُسی طرح وہ تمہارے اسرائیلی بھائیوں کو یہاں پیش کریں گے۔ 21 اُن میں سے مَیں بعض کو امام اور لاوی کا عُہدہ دوں گا۔'' یہ رب کا فرمان ہے۔

22 رب فرماتا ہے، ''جتنے یقین کے ساتھ میرا بنایا ہوا نیا آسمان اور نئی زمین میرے سامنے قائم رہے گا اُتنے یقین کے ساتھ تمہاری نسل اور تمہارا نام ابد تک قائم رہے گا۔ 23 اُس وقت تمام انسان میرے پاس آ کر مجھے سجدہ کریں گے۔ ہر نئے چاند اور ہر سبت کو وہ باقاعدگی سے آتے رہیں گے۔'' یہ رب کا فرمان ہے۔ 24 ''تب وہ شہر سے نکل کر اُن کی لاشوں پر نظر ڈالیں گے جو مجھ سے سرکش ہوئے تھے۔ کیونکہ نہ اُنہیں کھانے والے کیڑے کبھی مریں گے، نہ اُنہیں جلانے والی آگ کبھی بجھے گی۔ تمام انسان اُن سے گھن کھائیں گے۔''

یرمیاہ

رب کا نبی یرمیاہ

1 ذیل میں یرمیاہ بن خِلقیاہ کے پیغامات قلم بند کئے گئے ہیں۔ (بن یمین کے قبائلی علاقے کے شہر عنتوت میں کچھ امام رہتے تھے، اور یرمیاہ کا والد اُن میں سے تھا)۔ 2 رب کا فرمان پہلی بار یہوداہ کے بادشاہ یوسیاہ بن امون کی حکومت کے 13ویں سال میں یرمیاہ پر نازل ہوا، 3 اور یرمیاہ کو یہ پیغامات یہویقیم بن یوسیاہ کے دورِ حکومت سے لے کر صِدقیاہ بن یوسیاہ کی حکومت کے 11ویں سال کے پانچویں مہینے[a] تک ملتے رہے۔ اُس وقت یروشلم کے باشندوں کو جلاوطن کر دیا گیا۔

یرمیاہ کی بُلاہٹ

4 ایک دن رب کا کلام مجھ پر نازل ہوا، 5 ”مَیں تجھے ماں کے پیٹ میں تشکیل دینے سے پہلے ہی جانتا تھا، تیری پیدائش سے پہلے ہی مَیں نے تجھے مخصوص و مقدّس کر کے اقوام کے لئے نبی مقرر کیا۔“

6 مَیں نے اعتراض کیا، ”اے رب قادرِ مطلق، افسوس! مَیں تیرا کلام سنانے کا صحیح علم نہیں رکھتا، مَیں تو بچہ ہی ہوں۔“ 7 لیکن رب نے مجھ سے فرمایا، ”مت کہہ 'مَیں بچہ ہی ہوں۔' کیونکہ جن کے پاس بھی مَیں تجھے بھیجوں گا اُن کے پاس تُو جائے گا، اور جو کچھ بھی مَیں تجھے سنانے کو کہوں گا اُسے تُو سنائے گا۔ 8 لوگوں سے مت ڈرنا، کیونکہ مَیں تیرے ساتھ ہوں، مَیں تجھے بچائے رکھوں گا۔“ یہ رب کا فرمان ہے۔

9 پھر رب نے اپنا ہاتھ بڑھا کر میرے ہونٹوں کو چھو دیا اور فرمایا، ”دیکھ، مَیں نے اپنے الفاظ کو تیرے منہ میں ڈال دیا ہے۔ 10 آج مَیں تجھے قوموں اور سلطنتوں پر مقرر کر دیتا ہوں۔ کہیں تجھے اُنہیں جڑ سے اُکھاڑ کر گرا دینا، کہیں برباد کر کے ڈھا دینا اور کہیں تعمیر کر کے پودے کی طرح لگا دینا ہے۔“

بادام کی شاخ اور اُبلتی دیگ کی رویا

11 رب کا کلام مجھ پر نازل ہوا، ”اے یرمیاہ، تجھے کیا نظر آ رہا ہے؟“ مَیں نے جواب دیا، ”بادام کی ایک شاخ، اُس درخت کی جو 'دیکھنے والا' کہلاتا ہے۔“

[a] جولائی تا اگست۔

[12] رب نے فرمایا، ”تُو نے صحیح دیکھا ہے۔ اِس کا مطلب ہے کہ مَیں اپنے کلام کی دیکھ بھال کر رہا ہوں، مَیں دھیان دے رہا ہوں کہ وہ پورا ہو جائے۔“

[13] پھر رب کا کلام دوبارہ مجھ پر نازل ہوا، ”تجھے کیا نظر آ رہا ہے؟“ مَیں نے جواب دیا، ”شمال میں دیگ دکھائی دے رہی ہے۔ جو کچھ اُس میں ہے وہ اُبل رہا ہے، اور اُس کا منہ ہماری طرف جھکا ہوا ہے۔“ [14] تب رب نے مجھ سے کہا، ”اِسی طرح شمال سے ملک کے تمام باشندوں پر آفت ٹوٹ پڑے گی۔“ [15] کیونکہ رب فرماتا ہے، ”مَیں شمالی ممالک کے تمام گھرانوں کو بُلا لوں گا، اور ہر ایک آ کر اپنا تخت یروشلم کے دروازوں کے سامنے ہی کھڑا کرے گا۔ ہاں، وہ اُس کی پوری فصیل کو گھیر کر اُس پر بلکہ یہوداہ کے تمام شہروں پر چھاپہ ماریں گے۔ [16] یوں مَیں اپنی قوم پر فیصلے صادر کر کے اُن کے غلط کاموں کی سزا دوں گا۔ کیونکہ اُنہوں نے مجھے ترک کر کے اجنبی معبودوں کے لئے بخور جلایا اور اپنے ہاتھوں سے بنے ہوئے بُتوں کو سجدہ کیا ہے۔

[17] چنانچہ کمربستہ ہو جا! اُٹھ کر اُنہیں سب کچھ سنا دے جو مَیں فرماؤں گا۔ اُن سے دہشت مت کھانا، ورنہ مَیں تجھے اُن کے سامنے ہی دہشت زدہ کر دوں گا۔ [18] دیکھ، آج مَیں نے تجھے قلعہ بند شہر، لوہے کے ستون اور پیتل کی چاردیواری جیسا مضبوط بنا دیا ہے تاکہ تُو پورے ملک کا سامنا کر سکے، خواہ یہوداہ کے بادشاہ، افسر، امام یا عوام تجھ پر حملہ کیوں نہ کریں۔ [19] تجھ سے لڑنے کے باوجود وہ تجھ پر غالب نہیں آئیں گے، کیونکہ مَیں تیرے ساتھ ہوں، مَیں ہی تجھے بچائے رکھوں گا۔“ یہ رب کا فرمان ہے۔

اللہ کی جوان اسرائیل کے لئے فکر

2 رب کا کلام مجھ پر نازل ہوا، [2] ”جا، زور سے یروشلم کے کان میں پکار کہ رب فرماتا ہے، ’مجھے تیری جوانی کی وفاداری خوب یاد ہے۔ جب تیری شادی قریب آئی تو تُو مجھے کتنا پیار کرتی تھی، یہاں تک کہ تُو ریگستان میں بھی جہاں کھیتی باڑی ناممکن تھی میرے پیچھے پیچھے چلتی رہی۔ [3] اُس وقت اسرائیل رب کے لئے مخصوص و مقدّس تھا، وہ اُس کی فصل کا پہلا پھل تھا۔ جس نے بھی اُس میں سے کچھ کھایا وہ مجرم ٹھہرا، اور اُس پر آفت نازل ہوئی۔‘ یہ رب کا فرمان ہے۔“

اسرائیل کے باپ دادا کے گناہ

[4] اے یعقوب کی اولاد، رب کا کلام سنو! اے اسرائیل کے تمام گھرانو، دھیان دو! [5] رب فرماتا ہے، ”تمہارے باپ دادا نے مجھ میں کون سی ناانصافی پائی کہ مجھ سے اِتنے دُور ہو گئے؟ ہیچ بُتوں کے پیچھے ہو کر وہ خود ہیچ ہو گئے۔ [6] اُنہوں نے پوچھا تک نہیں کہ رب کہاں ہے جو ہمیں مصر سے نکال لایا اور ریگستان میں صحیح راہ دکھائی، گو وہ علاقہ ویران و سنسان تھا۔ ہر طرف گھاٹیوں، پانی کی سخت کمی اور تاریکی کا سامنا کرنا پڑا۔ نہ کوئی اُس میں سے گزرتا، نہ کوئی وہاں رہتا ہے۔ [7] مَیں تو تمہیں باغوں سے بھرے ملک میں لایا تاکہ تم اُس کے پھل اور اچھی پیداوار سے لطف اندوز ہو سکو۔ لیکن تم نے کیا کیا؟ میرے ملک میں داخل ہوتے ہی تم نے اُسے ناپاک کر دیا، اور مَیں اپنی موروثی ملکیت سے گھن کھانے لگا۔ [8] نہ اماموں نے پوچھا کہ رب کہاں ہے، نہ شریعت کو عمل میں لانے والے مجھے جانتے تھے۔ قوم کے گلہ بان مجھ سے بےوفا ہوئے، اور نبی

بے فائدہ بُتوں کے پیچھے لگ کر بعل دیوتا کے پیغامات سنانے لگے۔"

رب کا اپنی قوم کے خلاف مقدمہ

9 رب فرماتا ہے، "اِسی وجہ سے مَیں آئندہ بھی عدالت میں تمہارے ساتھ لڑوں گا۔ ہاں، نہ صرف تمہارے ساتھ بلکہ تمہاری آنے والی نسلوں کے ساتھ بھی۔ 10 جاؤ، سمندر کو پار کر کے جزیرۂ قبرص کی تفتیش کرو! اپنے قاصدوں کو ملکِ قیدار میں بھیج کر غور سے دریافت کرو کہ کیا وہاں کبھی یہاں کا سا کام ہوا ہے؟ 11 کیا کسی قوم نے کبھی اپنے دیوتاؤں کو تبدیل کیا، گو وہ حقیقت میں خدا نہیں ہیں؟ ہرگز نہیں! لیکن میری قوم اپنی شان و شوکت کے خدا کو چھوڑ کر بے فائدہ بُتوں کی پوجا کرنے لگی ہے۔" 12 رب فرماتا ہے، "اے آسمان، یہ دیکھ کر ہیبت زدہ ہو جا، تیرے رونگٹے کھڑے ہو جائیں، ہکا بکا رہ جا! 13 کیونکہ میری قوم سے دو سنگین جرم سرزد ہوئے ہیں۔ ایک، اُنہوں نے مجھے ترک کیا، گو مَیں زندگی کے پانی کا سرچشمہ ہوں۔ دوسرے، اُنہوں نے اپنے ذاتی حوض بنائے ہیں جو دراڑوں کی وجہ سے بھر ہی نہیں سکتے۔

اسرائیل کی بےوفائی کے نتائج

14 کیا اسرائیل ابتدا سے ہی غلام ہے؟ کیا اُس کے والدین غلام تھے کہ وہ اب تک غلام ہے؟ ہرگز نہیں! تو پھر وہ کیوں دوسروں کا لُوٹا ہوا مال بن گیا ہے؟ 15 جوان شیر ببر دہاڑتے ہوئے اُس پر ٹوٹ پڑے ہیں، گرجتے گرجتے اُنہوں نے ملکِ اسرائیل کو برباد کر دیا ہے۔ اُس کے شہر نذرِ آتش ہو کر ویران و سنسان ہو گئے ہیں۔ 16 ساتھ ساتھ میمفِس اور تحفن حیس کے لوگ بھی تیرے سر کو مُنڈوا رہے ہیں۔

17 اے اسرائیلی قوم، کیا یہ تیرے غلط کام کا نتیجہ نہیں؟ کیونکہ تُو نے رب اپنے خدا کو اُس وقت ترک کیا جب وہ تیری راہنمائی کر رہا تھا۔ 18 اب مجھے بتا کہ مصر کو جا کر دریائے نیل کا پانی پینے کا کیا فائدہ؟ ملکِ اسور میں جا کر دریائے فرات کا پانی پینے سے کیا حاصل؟ 19 تیرا غلط کام تجھے سزا دے رہا ہے، تیری بےوفا حرکتیں ہی تیری سرزنش کر رہی ہیں۔ چنانچہ جان لے اور دھیان دے کہ رب اپنے خدا کو چھوڑ کر اُس کا خوف نہ ماننے کا پھل کتنا بُرا اور کڑوا ہے۔" یہ قادرِ مطلق رب الافواج کا فرمان ہے۔

20 "کیونکہ شروع سے ہی تُو اپنے جوئے اور رسّوں کو توڑ کر کہتی رہی، 'مَیں تیری خدمت نہیں کروں گی!' تُو ہر بلندی پر اور ہر گھنے درخت کے سائے میں لیٹ کر عصمت فروشی کرتی رہی۔ 21 پہلے تُو انگور کی مخصوص اور قابلِ اعتماد نسل کی پنیری تھی جسے مَیں نے خود زمین میں لگایا۔ تو یہ کیا ہوا کہ تُو بگڑ کر جنگلی[a] بیل بن گئی؟ 22 اب تیرے قصور کا داغ اُتر نہیں سکتا، خواہ تُو کتنا کھاری سوڈا اور صابن کیوں نہ استعمال کرے۔" یہ رب قادرِ مطلق کا فرمان ہے۔

23 "تُو کس طرح یہ کہنے کی جرأت کر سکتی ہے کہ مَیں نے اپنے آپ کو آلودہ نہیں کیا، مَیں بعل دیوتاؤں کے پیچھے نہیں گئی۔ وادی میں اپنی حرکتوں پر تو غور کر! جان لے کہ تجھ سے کیا کچھ سرزد ہوا ہے۔ تُو

[a] لفظی ترجمہ: اجنبی۔

بے مقصد اِدھر اُدھر بھاگنے والی اونٹنی ہے۔ 24 بلکہ تُو ریگستان میں رہنے کی عادی گدھی ہی ہے جو شہوت کے مارے ہانپتی ہے۔ مستی کے اِس عالم میں کون اُس پر قابو پا سکتا ہے؟ جو بھی اُس سے ملنا چاہے اُسے زیادہ جد و جہد کی ضرورت نہیں، کیونکہ مستی کے موسم میں وہ ہر ایک کے لئے حاضر ہے۔ 25 اے اسرائیل، اِتنا نہ دوڑ کہ تیرے جوتے گھِس کر پھٹ جائیں اور تیرا گلا خشک ہو جائے۔ لیکن افسوس، تُو بضد ہے، 'نہیں، مجھے چھوڑ دے! مَیں اجنبی معبودوں کو پیار کرتی ہوں، اور لازم ہے کہ مَیں اُن کے پیچھے بھاگتی جاؤں۔'

26 سنو! اسرائیلی قوم کے تمام افراد اُن کے بادشاہوں، افسروں، اماموں اور نبیوں سمیت شرمندہ ہو جائیں گے۔ وہ پکڑے ہوئے چور کی سی شرم محسوس کریں گے۔ 27 یہ لوگ لکڑی کے بُت سے کہتے ہیں، 'تُو میرا باپ ہے' اور پتھر کے دیوتا سے، 'تُو نے مجھے جنم دیا۔' لیکن گو یہ میری طرف رجوع نہیں کرتے بلکہ اپنا منہ مجھ سے پھیر کر چلتے ہیں تو بھی جوں ہی کوئی آفت اُن پر آ جائے تو یہ مجھ سے التجا کرنے لگتے ہیں کہ آ کر ہمیں بچا! 28 اب یہ بُت کہاں ہیں جو تُو نے اپنے لئے بنائے؟ وہی کھڑے ہو کر دکھائیں کہ تجھے مصیبت سے بچا سکتے ہیں۔ اے یہوداہ، آخر جتنے تیرے شہر ہیں اُتنے تیرے دیوتا بھی ہیں۔" 29 رب فرماتا ہے، "تم مجھ پر کیوں الزام لگاتے ہو؟ تم تو سب مجھ سے بے وفا ہو گئے ہو۔ 30 مَیں نے تمہارے بچوں کو سزا دی، لیکن بے فائدہ۔ وہ میری تربیت قبول نہیں کرتے۔ بلکہ تم نے پھاڑنے والے شیر ببر کی طرح اپنے نبیوں پر ٹوٹ کر اُنہیں تلوار سے قتل کیا۔

31 اے موجودہ نسل، رب کے کلام پر دھیان دو! کیا مَیں اسرائیل کے لئے ریگستان یا تاریک ترین علاقے کی مانند تھا؟ میری قوم کیوں کہتی ہے، 'اب ہم آزادی سے اِدھر اُدھر پھر سکتے ہیں، آئندہ ہم تیرے حضور نہیں آئیں گے'؟ 32 کیا کنواری کبھی اپنے زیورات کو بھول سکتی ہے، یا دُلھن اپنا عروسی لباس؟ ہرگز نہیں! لیکن میری قوم بے شمار دنوں سے مجھے بھول گئی ہے۔

33 تُو عشق ڈھونڈنے میں کتنی ماہر ہے! بدکار عورتیں بھی تجھ سے بہت کچھ سیکھ لیتی ہیں۔ 34 تیرے لباس کا دامن بے گناہ غریبوں کے خون سے آلودہ ہے، گو تُو نے اُنہیں نقب زنی جیسا غلط کام کرتے وقت نہ پکڑا۔ اِس سب کچھ کے باوجود بھی 35 تُو بضد ہے کہ مَیں بے قصور ہوں، اللہ کا مجھ پر غصہ ٹھنڈا ہو گیا ہے۔ لیکن مَیں تیری عدالت کروں گا، اِس لئے کہ تُو کہتی ہے، 'مجھ سے گناہ سرزد نہیں ہوا۔'

36 تُو کبھی اِدھر، کبھی اُدھر جا کر اِتنی آسانی سے اپنا رُخ کیوں بدلتی ہے؟ یقین کر کہ جس طرح تُو اپنے اتحادی اسور سے مایوس ہو کر شرمندہ ہوئی ہے اُسی طرح تُو نئے اتحادی مصر سے بھی نادم ہو جائے گی۔ 37 تُو اُس جگہ سے بھی اپنے ہاتھوں کو سر پر رکھ کر نکلے گی۔ کیونکہ رب نے اُنہیں رد کیا ہے جن پر تُو بھروسا رکھتی ہے۔ اُن سے تجھے مدد حاصل نہیں ہو گی۔"

اسرائیل کی رب سے بے وفائی

3 رب فرماتا ہے، "اگر کوئی اپنی بیوی کو طلاق دے اور الگ ہونے کے بعد بیوی کی کسی اَور سے شادی ہو جائے تو کیا پہلے شوہر کو اُس سے دوبارہ شادی کرنے کی اجازت ہے؟ ہرگز نہیں، بلکہ ایسی حرکت سے پورے ملک کی بے حرمتی ہو جاتی ہے۔ دیکھ،

یہی تیری حالت ہے۔ تُو نے متعدد عاشقوں سے زنا کیا ہے، اور اب تُو میرے پاس واپس آنا چاہتی ہے۔ یہ کیسی بات ہے؟

2 اپنی نظر بنجر پہاڑیوں کی طرف اُٹھا کر دیکھ! کیا کوئی جگہ ہے جہاں زنا کرنے سے تیری بے حرمتی نہیں ہوئی؟ ریگستان میں تنہا بیٹھنے والے بدُو کی طرح تُو راستوں کے کنارے پر اپنے عاشقوں کی تاک میں بیٹھی رہی ہے۔ اپنی عصمت فروشی اور بدکاری سے تُو نے ملک کی بے حرمتی کی ہے۔ 3 اِسی وجہ سے بہار میں برسات کا موسم روکا گیا اور بارش نہیں پڑی۔ لیکن افسوس، تُو کسبی کی سی پیشانی رکھتی ہے، تُو شرم کھانے کے لئے تیار ہی نہیں۔ 4 اِس وقت بھی تُو چیختی چلّاتی آواز دیتی ہے، 'اے میرے باپ، جو میری جوانی سے میرا دوست ہے، 5 کیا تُو ہمیشہ تک میرے ساتھ ناراض رہے گا؟ کیا تیرا قہر کبھی ٹھنڈا نہیں ہو گا؟' یہی تیرے اپنے الفاظ ہیں، لیکن ساتھ ساتھ تُو غلط کام کرنے کی ہر ممکن کوشش کرتی رہتی ہے۔"

6 یوسیاہ بادشاہ کی حکومت کے دوران رب مجھ سے ہم کلام ہوا، "کیا تُو نے وہ کچھ دیکھا جو بےوفا اسرائیل نے کیا ہے؟ اُس نے ہر بلندی پر اور ہر گھنے درخت کے سائے میں زنا کیا ہے۔ 7 مَیں نے سوچا کہ یہ سب کچھ کرنے کے بعد وہ میرے پاس واپس آئے گی۔ لیکن افسوس، ایسا نہ ہوا۔ اُس کی غدار بہن یہوداہ بھی اِن تمام واقعات کی گواہ تھی۔ 8 بےوفا اسرائیل کی زناکاری ناقابلِ برداشت تھی، اِس لئے مَیں نے اُسے گھر سے نکال کر طلاق نامہ دے دیا۔ پھر بھی مَیں نے دیکھا کہ اُس کی غدار بہن یہوداہ نے خوف نہ کھایا بلکہ خود نکل کر زنا کرنے لگی۔ 9 اسرائیل کو اِس جرم کی سنجیدگی محسوس نہ ہوئی بلکہ اُس نے پتھر اور لکڑی کے بُتوں کے ساتھ زنا کر کے ملک کی بے حرمتی کی۔ 10 اِس کے باوجود اُس کی بےوفا بہن یہوداہ پورے دل سے نہیں بلکہ صرف ظاہری طور پر میرے پاس واپس آئی۔" یہ رب کا فرمان ہے۔

میرے پاس لوٹ آ

11 رب مجھ سے ہم کلام ہوا، "بےوفا اسرائیل غدار یہوداہ کی نسبت زیادہ راست باز ہے۔ 12 جا، شمال کی طرف دیکھ کر بلند آواز سے اعلان کر، 'اے بےوفا اسرائیل، رب فرماتا ہے کہ واپس آ! آئندہ مَیں غصے سے تیری طرف نہیں دیکھوں گا، کیونکہ مَیں مہربان ہوں۔ مَیں ہمیشہ تک ناراض نہیں رہوں گا۔ یہ رب کا فرمان ہے۔

13 لیکن لازم ہے کہ تُو اپنا قصور تسلیم کرے۔ اقرار کر کہ مَیں رب اپنے خدا سے سرکش ہوئی۔ مَیں اِدھر اُدھر گھوم کر ہر گھنے درخت کے سائے میں اجنبی معبودوں کی پوجا کرتی رہی، مَیں نے رب کی نہ سنی'۔" یہ رب کا فرمان ہے۔ 14 رب فرماتا ہے، "اے بےوفا بچو، واپس آؤ، کیونکہ مَیں تمہارا مالک ہوں۔ مَیں تمہیں ہر جگہ سے نکال کر صیون میں واپس لاؤں گا۔ کسی شہر سے مَیں ایک کو نکال لاؤں گا، اور کسی خاندان سے دو افراد کو۔

15 تب مَیں تمہیں ایسے گلہ بانوں سے نوازوں گا جو میری سوچ رکھیں گے اور جو سمجھ اور عقل کے ساتھ تمہاری گلہ بانی کریں گے۔ 16 پھر تمہاری تعداد بہت بڑھے گی اور تم چاروں طرف پھیل جاؤ گے۔" رب فرماتا ہے، "اُن دنوں میں رب کے عہد کے صندوق کا

ذکر نہیں کیا جائے گا۔ نہ اُس کا خیال آئے گا، نہ اُسے یاد کیا جائے گا۔ نہ اُس کی کمی محسوس ہو گی، نہ اُسے دوبارہ بنایا جائے گا۔ 17 کیونکہ اُس وقت یروشلم 'رب کا تخت' کہلائے گا، اور اُس میں تمام اقوام رب کے نام کی تعظیم میں جمع ہو جائیں گی۔ تب وہ اپنے شریر اور ضدی دلوں کے مطابق زندگی نہیں گزاریں گی۔ 18 تب یہوداہ کا گھرانا اسرائیل کے گھرانے کے پاس آئے گا، اور وہ مل کر شمالی ملک سے اُس ملک میں واپس آئیں گے جو مَیں نے تمہارے باپ دادا کو میراث میں دیا تھا۔

19 مَیں نے سوچا، کاش مَیں تیرے ساتھ بیٹوں کا سا سلوک کر کے تجھے ایک خوش گوار ملک دے سکوں، ایک ایسی میراث جو دیگر اقوام کی نسبت کہیں شاندار ہو۔ مَیں سمجھا کہ تم مجھے اپنا باپ ٹھہرا کر اپنا منہ مجھ سے نہیں پھیرو گے۔ 20 لیکن اے اسرائیلی قوم، تُو مجھ سے بےوفا رہی ہے، بالکل اُس عورت کی طرح جو اپنے شوہر سے بےوفا ہو گئی ہے۔" یہ رب کا فرمان ہے۔

21 "سنو! بنجر بلندیوں پر چیخیں اور التجائیں سنائی دے رہی ہیں۔ اسرائیلی رو رہے ہیں، اِس لئے کہ وہ غلط راہ اختیار کر کے رب اپنے خدا کو بھول گئے ہیں۔ 22 اے بےوفا بچو، واپس آؤ تاکہ مَیں تمہارے بےوفا دلوں کو شفا دے سکوں۔"

"اے رب، ہم حاضر ہیں۔ ہم تیرے پاس آتے ہیں، کیونکہ تُو ہی رب ہمارا خدا ہے۔ 23 واقعی، پہاڑیوں اور پہاڑوں پر بُت پرستی کا تماشا فریب ہی ہے۔ یقیناً رب ہمارا خدا اسرائیل کی نجات ہے۔ 24 ہماری جوانی سے لے کر آج تک شرم ناک دیوتا ہمارے باپ دادا کی محنت کا پھل کھاتے آئے ہیں، خواہ اُن کی بھیڑ بکریاں اور گائے بَیل تھے، خواہ اُن کے بیٹے بیٹیاں۔ 25 آؤ، ہم اپنی شرم کے بستر پر لیٹ جائیں اور اپنی بےعزتی کی رضائی میں چھپ جائیں۔ کیونکہ ہم نے اپنے باپ دادا سمیت رب اپنے خدا کا گناہ کیا ہے۔ اپنی جوانی سے لے کر آج تک ہم نے رب اپنے خدا کی نہیں سنی۔"

توبہ کرو

4 رب فرماتا ہے، "اے اسرائیل، اگر تُو واپس آنا چاہے تو میرے پاس واپس آ! اگر تُو اپنے گھنونے بُتوں کو میرے حضور سے دُور کر کے آوارہ نہ پھرے 2 اور رب کی حیات کی قسم کھاتے وقت دیانت داری، انصاف اور صداقت سے اپنا وعدہ پورا کرے تو غیراقوام مجھ سے برکت پا کر مجھ پر فخر کریں گی۔"

3 رب یہوداہ اور یروشلم کے باشندوں سے فرماتا ہے، "اپنے دلوں کی غیرمستعمل زمین پر ہل چلا کر اُسے قابلِ کاشت بناؤ! اپنے بیج کانٹےدار جھاڑیوں میں بو کر ضائع مت کرنا۔ 4 اے یہوداہ اور یروشلم کے باشندو، اپنے آپ کو رب کے لئے مخصوص کر کے اپنا ختنہ کراؤ یعنی اپنے دلوں کا ختنہ کراؤ، ورنہ میرا قہر تمہارے غلط کاموں کے باعث کبھی نہ بجھنے والی آگ کی طرح تجھ پر نازل ہو گا۔

شمال سے آفت کا اعلان

5 یہوداہ میں اعلان کرو اور یروشلم کو اطلاع دو، 'ملک بھر میں نرسنگا بجاؤ!' گلا پھاڑ کر چلّاؤ، 'اکٹھے ہو جاؤ! آؤ، ہم قلعہ بند شہروں میں پناہ لیں!' 6 جھنڈا گاڑ دو تاکہ لوگ اُسے دیکھ کر صیون میں پناہ لیں۔ محفوظ مقام میں بھاگ جاؤ اور کہیں نہ رُکو، کیونکہ مَیں شمال کی طرف

سے آفت لا رہا ہوں، سب کچھ دھڑام سے گر جائے گا۔
7 شیر ببر جنگل میں اپنی چھپنے کی جگہ سے نکل آیا، قوموں کو ہلاک کرنے والا اپنے مقام سے روانہ ہو چکا ہے تاکہ تیرے ملک کو تباہ کرے۔ تیرے شہر برباد ہو جائیں گے، اور اُن میں کوئی نہیں رہے گا۔
8 چنانچہ ٹاٹ کا لباس پہن کر آہ و زاری کرو، کیونکہ رب کا سخت غضب اب تک ہم پر نازل ہو رہا ہے۔''
9 رب فرماتا ہے، ''اُس دن بادشاہ اور اُس کے افسر ہمت ہاریں گے، اماموں کے رونگٹے کھڑے ہو جائیں گے اور نبی خوف سے سُن ہو کر رہ جائیں گے۔''
10 تب مَیں بول اُٹھا، ''ہائے، ہائے! اے رب قادرِ مطلق، تُو نے اِس قوم اور یروشلم کو کتنا سخت فریب دیا جب تُو نے فرمایا، 'تمہیں امن و امان حاصل ہو گا' حالانکہ ہمارے گلوں پر تلوار پھرنے کو ہے۔''
11 اُس وقت اِس قوم اور یروشلم کو اطلاع دی جائے گی، ''ریگستان کے بنجر ٹیلوں سے سب کچھ جھلسانے والی لُو میری قوم کے پاس آ رہی ہے۔ اور یہ گندم کو پھٹک کر بھوسے سے الگ کرنے والی مفید ہَوا نہیں ہو گی 12 بلکہ آندھی جیسی تیز ہَوا میری طرف سے آئے گی۔ کیونکہ اب مَیں اُن پر اپنے فیصلے صادر کروں گا۔''
13 دیکھو، دشمن طوفانی بادلوں کی طرح آگے بڑھ رہا ہے! اُس کے رتھ آندھی جیسے، اور اُس کے گھوڑے عقاب سے تیز ہیں۔ ہائے، ہم پر افسوس! ہمارا انجام آ گیا ہے۔
14 اے یروشلم، اپنے دل کو دھو کر بُرائی سے صاف کر تاکہ تجھے چھٹکارا ملے۔ تُو اندر ہی اندر کب تک اپنے شریر منصوبے باندھتی رہے گی؟
15 سنو! دان سے بُری خبریں آ رہی ہیں، افرائیم کے پہاڑی علاقے سے آفت کا پیغام پہنچ رہا ہے۔
16 غیر اقوام کو اطلاع دو اور یروشلم کے بارے میں اعلان کرو، ''محاصرہ کرنے والے فوجی دُور دراز ملک سے آ رہے ہیں! وہ جنگ کے نعرے لگا لگا کر یہوداہ کے شہروں پر ٹوٹ پڑیں گے۔ 17 تب وہ کھیتوں کی چوکیداری کرنے والوں کی طرح یروشلم کو گھیر لیں گے۔ کیونکہ یہ شہر مجھ سے سرکش ہو گیا ہے۔'' یہ رب کا فرمان ہے۔
18 ''یہ تیرے اپنے ہی چال چلن اور حرکتوں کا نتیجہ ہے۔ ہائے، تیری بےدینی کا انجام کتنا تلخ اور دل خراش ہے!''

یرمیاہ کا اپنی قوم کے لئے دُکھ

19 ہائے، میری تڑپتی جان، میری تڑپتی جان! مَیں درد کے مارے پیچ و تاب کھا رہا ہوں۔ ہائے، میرا دل! وہ بےقابو ہو کر دھڑک رہا ہے۔ مَیں خاموش نہیں رہ سکتا، کیونکہ نرسنگے کی آواز اور جنگ کے نعرے میرے کان تک پہنچ گئے ہیں۔ 20 یکے بعد دیگرے شکستوں کی خبریں مل رہی ہیں، چاروں طرف ملک کی تباہی ہوئی ہے۔ اچانک ہی میرے تنبو برباد ہیں، ایک ہی لمحے میں میرے خیمے ختم ہو گئے ہیں۔ 21 مجھے کب تک جنگ کا جھنڈا دیکھنا پڑے گا، کب تک نرسنگے کی آواز سننی پڑے گی؟
22 ''میری قوم احمق ہے اور مجھے نہیں جانتی۔ وہ بےوقوف اور ناسمجھ بچے ہیں۔ گو وہ غلط کام کرنے میں بہت تیز ہیں، لیکن بھلائی کرنا اُن کی سمجھ سے باہر ہے۔''

23 مَیں نے ملک پر نظر ڈالی تو ویران و سنسان تھا۔ جب آسمان کی طرف دیکھا تو اندھیرا تھا۔ 24 میری نگاہ پہاڑوں پر پڑی تو تھرتھرا رہے تھے، تمام پہاڑیاں ہچکولے کھا رہی تھیں۔ 25 کہیں کوئی شخص نظر نہ آیا، تمام پرندے بھی اُڑ کر جا چکے تھے۔ 26 مَیں نے ملک پر نظر دوڑائی تو کیا دیکھتا ہوں کہ زرخیز زمین ریگستان بن گئی ہے۔ رب اور اُس کے شدید غضب کے سامنے اُس کے تمام شہر نیست و نابود ہو گئے ہیں۔ 27 کیونکہ رب فرماتا ہے، ''پورا ملک برباد ہو جائے گا، اگرچہ مَیں اُسے پورے طور پر ختم نہیں کروں گا۔ 28 زمین ماتم کرے گی اور آسمان تاریک ہو جائے گا، کیونکہ مَیں یہ فرما چکا ہوں، اور میرا ارادہ اٹل ہے۔ نہ مَیں یہ کرنے سے پچھتاؤں گا، نہ اِس سے باز آؤں گا۔''

29 گھڑسواروں اور تیر چلانے والوں کا شور شرابہ سن کر لوگ تمام شہروں سے نکل کر جنگلوں اور چٹانوں میں کھسک جائیں گے۔ تمام شہر ویران و سنسان ہوں گے، کسی میں بھی لوگ نہیں بسیں گے۔

30 تو پھر تُو کیا کر رہی ہے، تُو جسے خاک میں ملا دیا گیا ہے؟ اب قرمزی لباس اور سونے کے زیورات پہننے کی کیا ضرورت ہے؟ اِس وقت اپنی آنکھوں کو سُرمے سے سجانے اور اپنے آپ کو آراستہ کرنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ تیرے عاشق تو تجھے حقیر جانتے بلکہ تجھے جان سے مارنے کے درپَے ہیں۔ 31 کیونکہ مجھے دردِ زہ میں مبتلا عورت کی آواز، پہلی بار جنم دینے والی کی آہ و زاری سنائی دے رہی ہے۔ صیون بیٹی کراہ رہی ہے، وہ اپنے ہاتھ پھیلائے ہوئے کہہ رہی ہے، ''ہائے، مجھ پر افسوس! میری جان قاتلوں کے ہاتھ میں آ کر نکل رہی ہے۔''

اب معافی ناممکن ہے

5 ''یروشلم کی گلیوں میں گھومو پھرو! ہر جگہ کا ملاحظہ کر کے پتا کرو کہ کیا ہو رہا ہے۔ اُس کے چوکوں کی تفتیش بھی کرو۔ اگر تمہیں ایک بھی شخص مل جائے جو انصاف کرے اور دیانت داری کا طالب رہے تو مَیں شہر کو معاف کر دوں گا۔ 2 وہ رب کی حیات کی قسم کھاتے وقت بھی جھوٹ بولتے ہیں۔''

3 اے رب، تیری آنکھیں دیانت داری دیکھنا چاہتی ہیں۔ تُو نے اُنہیں مارا، لیکن اُنہیں دُکھ نہ ہوا۔ تُو نے اُنہیں کچل ڈالا، لیکن وہ تربیت پانے کے لئے تیار نہیں۔ اُنہوں نے اپنے چہرے کو پتھر سے کہیں زیادہ سخت بنا کر توبہ کرنے سے انکار کیا ہے۔ 4 مَیں نے سوچا، ''صرف غریب لوگ ایسے ہیں۔ یہ اِس لئے احمقانہ حرکتیں کر رہے ہیں کہ رب کی راہ اور اپنے خدا کی شریعت سے واقف نہیں ہیں۔ 5 آؤ، مَیں بزرگوں کے پاس جا کر اُن سے بات کرتا ہوں۔ وہ تو ضرور رب کی راہ اور اللہ کی شریعت کو جانتے ہوں گے۔'' لیکن افسوس، سب کے سب نے اپنے جوئے اور رسّے توڑ ڈالے ہیں۔

6 اِس لئے شیر ببر جنگل سے نکل کر اُن پر حملہ کرے گا، بھیڑیا بیابان سے آ کر اُنہیں برباد کرے گا، چیتا اُن کے شہروں کے قریب تاک میں بیٹھ کر ہر نکلنے والے کو پھاڑ ڈالے گا۔ کیونکہ وہ بار بار سرکش ہوئے ہیں، متعدد دفعہ اُنہوں نے اپنی بےوفائی کا اظہار کیا ہے۔

7 ''مَیں تجھے کیسے معاف کروں؟ تیری اولاد نے مجھے ترک کر کے اُن کی قسم کھائی ہے جو خدا نہیں ہیں۔ گو مَیں نے اُن کی ہر ضرورت پوری کی تو بھی اُنہوں نے زنا کیا، چکلے کے سامنے اُن کی لمبی قطاریں

لگی رہیں۔ 8 یہ لوگ موٹے تازے گھوڑے ہیں جو مستی میں آ گئے ہیں۔ ہر ایک ہنہناتا ہوا اپنے پڑوسی کی بیوی کو آنکھ مارتا ہے۔" 9 رب فرماتا ہے، "کیا مَیں جواب میں اُنہیں سزا نہ دوں؟ کیا مَیں ایسی قوم سے انتقام نہ لوں؟ 10 جاؤ، اُس کے انگور کے باغوں پر ٹوٹ پڑو اور سب کچھ برباد کر دو۔ لیکن اُنہیں مکمل طور پر ختم مت کرنا۔ بیلوں کی شاخوں کو دُور کرو، کیونکہ وہ رب کے لوگ نہیں ہیں۔"

رب اپنی قوم سے جواب طلب کرے گا

11 کیونکہ رب فرماتا ہے، "اسرائیل اور یہوداہ کے باشندے ہر طرح سے مجھ سے بےوفا رہے ہیں۔ 12 اُنہوں نے رب کا انکار کر کے کہا ہے، 'وہ کچھ نہیں کرے گا۔ ہم پر مصیبت نہیں آئے گی۔ ہمیں نہ تلوار، نہ کال سے نقصان پہنچے گا۔ 13 نبیوں کی کیا حیثیت ہے؟ وہ تو بکواس ہی کرتے ہیں، اور رب کا کلام اُن میں نہیں ہے۔ بلکہ اُن ہی کے ساتھ ایسا کیا جائے گا'۔"

14 اِس لئے رب لشکروں کا خدا فرماتا ہے، "اے یرمیاہ، چونکہ لوگ ایسی باتیں کر رہے ہیں اِس لئے تیرے منہ میں میرے الفاظ آگ بن کر اِس قوم کو لکڑی کی طرح بھسم کر دیں گے۔" 15 رب فرماتا ہے، "اے اسرائیل، مَیں دُور کی قوم کو تیرے خلاف بھیجوں گا، ایسی پختہ اور قدیم قوم جس کی زبان تُو نہیں جانتا اور جس کی باتیں تُو نہیں سمجھتا۔ 16 اُن کے ترکش کھلی قبریں ہیں، سب کے سب زبردست سورمے ہیں۔ 17 وہ سب کچھ ہڑپ کر لیں گے: تیری فصلیں، تیری خوراک، تیرے بیٹے بیٹیاں، تیری بھیڑ بکریاں، تیرے گائے بَیل، تیری انگور کی بیلیں اور تیرے انجیر کے درخت۔ جن قلعہ بند شہروں پر تم بھروسا رکھتے ہو اُنہیں وہ تلوار سے خاک میں ملا دیں گے۔

18 پھر بھی مَیں اُس وقت تمہیں مکمل طور پر برباد نہیں کروں گا۔" یہ رب کا فرمان ہے۔ 19 "اے یرمیاہ، اگر لوگ تجھ سے پوچھیں، 'رب ہمارے خدا نے یہ سب کچھ ہمارے ساتھ کیوں کیا؟' تو اُنہیں بتا، 'تم مجھے ترک کر کے اپنے وطن میں اجنبی معبودوں کی خدمت کرتے رہے ہو، اِس لئے تم وطن سے دُور ملک میں اجنبیوں کی خدمت کرو گے۔'

20 اسرائیل میں اعلان کرو اور یہوداہ کو اطلاع دو 21 کہ اے بےوقوف اور ناسمجھ قوم، سنو! لیکن افسوس، اُن کی آنکھیں تو ہیں لیکن وہ دیکھ نہیں سکتے، اُن کے کان تو ہیں لیکن وہ سن نہیں سکتے۔" 22 رب فرماتا ہے، "کیا تمہیں میرا خوف نہیں ماننا چاہئے، میرے حضور نہیں کانپنا چاہئے؟ سوچ لو! مَیں ہی نے ریت سے سمندر کی سرحد مقرر کی، ایک ایسی باڑ بنائی جس پر سے وہ کبھی نہیں گزر سکتا۔ گو وہ زور سے لہریں مارے تو بھی ناکام رہتا ہے، گو اُس کی موجیں خوب گرجیں تو بھی مقررہ حد سے آگے نہیں بڑھ سکتیں۔

23 لیکن افسوس، اِس قوم کا دل ضدی اور سرکش ہے۔ یہ لوگ صحیح راہ سے ہٹ کر اپنی ہی راہوں پر چل پڑے ہیں۔ 24 وہ دل میں کبھی نہیں کہتے، 'آؤ، ہم رب اپنے خدا کا خوف مانیں۔ کیونکہ وہی ہمیں وقت پر خزاں اور بہار کے موسم میں بارش مہیا کرتا ہے، وہی اِس کی ضمانت دیتا ہے کہ ہماری فصلیں باقاعدگی سے پک جائیں۔' 25 اب تمہارے غلط کاموں نے تمہیں اِن نعمتوں سے محروم کر دیا، تمہارے گناہوں نے تمہیں اِن اچھی چیزوں سے روک رکھا ہے۔

26 کیونکہ میری قوم میں ایسے بےدین افراد پائے جاتے ہیں جو دوسروں کی تاک لگائے رہتے ہیں۔ جس طرح شکاری پرندے پکڑنے کے لئے جھک کر چھپ جاتا ہے، اُسی طرح وہ دوسروں کی گھات میں بیٹھ جاتے ہیں۔ وہ پھندے لگا کر لوگوں کو اُن میں پھنساتے ہیں۔ 27 اور جس طرح شکاری اپنے پنجرے کو چڑیوں سے بھر دیتا ہے اُسی طرح اِن شریر لوگوں کے گھر فریب سے بھرے رہتے ہیں۔ اپنی چالوں سے وہ امیر، طاقت ور 28 اور موٹے تازے ہو گئے ہیں۔ اُن کے غلط کاموں کی حد نہیں رہتی۔ وہ انصاف کرتے ہی نہیں۔ نہ وہ یتیموں کی مدد کرتے ہیں تاکہ اُنہیں وہ کچھ مل جائے جو اُن کا حق ہے، نہ غریبوں کے حقوق قائم رکھتے ہیں۔" 29 رب فرماتا ہے، "اب مجھے بتاؤ، کیا مجھے اُنہیں اِس کی سزا نہیں دینی چاہئے؟ کیا مجھے اِس قسم کی حرکتیں کرنے والی قوم سے بدلہ نہیں لینا چاہئے؟

30 جو کچھ ملک میں ہوا ہے وہ ہول ناک اور قابلِ گھن ہے۔ 31 کیونکہ نبی جھوٹی پیش گوئیاں سناتے اور امام اپنی ہی مرضی سے حکومت کرتے ہیں۔ اور میری قوم اُن کا یہ رویہ عزیز رکھتی ہے۔ لیکن مجھے بتاؤ، جب یہ سب کچھ ختم ہو جائے گا تو پھر تم کیا کرو گے؟

یروشلم دشمنوں سے گھرا ہوا ہے

6 اے بن یمین کی اولاد، یروشلم سے نکل کر کہیں اَور پناہ لو! تقوع میں نرسنگا پھونکو! بیت کرم میں بھاگنے کا ایسا اشارہ کھڑا کر جو سب کو نظر آئے! کیونکہ شمال سے آفت نازل ہو رہی ہے، سب کچھ دھڑام سے گر جائے گا۔

2 صیون بیٹی کتنی من موہن اور نازک ہے۔ لیکن مَیں اُسے ہلاک کر دوں گا، 3 اور چرواہے اپنے ریوڑوں کو لے کر اُس پر ٹوٹ پڑیں گے۔ وہ اپنے خیموں کو اُس کے اردگرد لگا لیں گے، اور ہر ایک کا ریوڑ چر چر کر اپنا حصہ کھا جائے گا۔

4 وہ کہیں گے، 'آؤ، ہم اُس سے لڑنے کے لئے تیار ہو جائیں۔ آؤ، ہم دوپہر کے وقت حملہ کریں! لیکن افسوس، دن ڈھل رہا ہے، اور شام کے سائے لمبے ہوتے جا رہے ہیں۔ 5 کوئی بات نہیں، رات کے وقت ہی ہم اُس پر چھاپہ ماریں گے، اُسی وقت ہم اُس کے بُرجوں کو گرا دیں گے'۔"

6 رب الافواج فرماتا ہے، "درختوں کو کاٹو، مٹی کے ڈھیروں سے یروشلم کا گھیراؤ کرو! شہر کو سزا دینی ہے، کیونکہ اُس میں ظلم ہی ظلم پایا جاتا ہے۔ 7 جس طرح کنوئیں سے تازہ پانی نکلتا رہتا ہے اُسی طرح یروشلم کی بدی بھی تازہ تازہ اُس سے نکلتی رہتی ہے۔ ظلم و تشدد کی آوازیں اُس میں گونجتی رہتی ہیں، اُس کی بیمار حالت اور زخم لگاتار میرے سامنے رہتے ہیں۔

8 اے یروشلم، میری تربیت کو قبول کر، ورنہ مَیں تنگ آ کر تجھ سے اپنا منہ پھیر لوں گا، مَیں تجھے تباہ کر دوں گا اور تُو غیر آباد ہو جائے گی۔"

9 رب الافواج فرماتا ہے، "جس طرح انگور چننے کے بعد غریب لوگ تمام بچا کھچا پھل توڑ لیتے ہیں اُسی طرح اسرائیل کا بچا کھچا حصہ بھی احتیاط سے توڑ لیا جائے گا۔ چننے والے کی طرح دوبارہ اپنے ہاتھ کو انگور کی شاخوں پر سے گزرنے دے۔"

10 اے رب، مَیں کس سے بات کروں، کس کو آگاہ کروں؟ کون سنے گا؟ دیکھ، اُن کے کان نامختون ہیں، اِس لئے وہ سن ہی نہیں سکتے۔ رب کا کلام اُنہیں

مضحکہ خیز لگتا ہے، وہ اُنہیں ناپسند ہے۔ 11 اِس لئے مَیں رب کے غضب سے بھرا ہوا ہوں، مَیں اُسے برداشت کرتے کرتے اِتنا تھک گیا ہوں کہ اُسے مزید نہیں روک سکتا۔

''اُسے گلیوں میں کھیلنے والے بچوں اور جمع شدہ نوجوانوں پر نازل کر، کیونکہ سب کو گرفتار کیا جائے گا، خواہ آدمی ہو یا عورت، بزرگ ہو یا عمر رسیدہ۔ 12 اُن کے گھروں کو کھیتوں اور بیویوں سمیت دوسروں کے حوالے کیا جائے گا، کیونکہ مَیں اپنا ہاتھ ملک کے باشندوں کے خلاف بڑھاؤں گا۔'' یہ رب کا فرمان ہے۔ 13 ''چھوٹے سے لے کر بڑے تک سب غلط نفع کے پیچھے پڑے ہیں، نبی سے لے کر امام تک سب دھوکے باز ہیں۔ 14 وہ میری قوم کے زخم پر عارضی مرہم پٹی لگا کر کہتے ہیں، 'اب سب کچھ ٹھیک ہو گیا ہے، اب سلامتی کا دور آ گیا ہے' حالانکہ سلامتی ہے ہی نہیں۔ 15 ایسا گھنونا رویہ اُن کے لئے شرم کا باعث ہونا چاہئے، لیکن وہ شرم نہیں کرتے بلکہ سراسر بے شرم ہیں۔ اِس لئے جب سب کچھ گر جائے گا تو یہ لوگ بھی گر جائیں گے۔ جب مَیں اِن پر سزا نازل کروں گا تو یہ ٹھوکر کھا کر خاک میں مل جائیں گے۔'' یہ رب کا فرمان ہے۔

صحیح راستے کی تلاش میں رہو

16 رب فرماتا ہے، ''راستوں کے پاس کھڑے ہو کر اُن کا معائنہ کرو! قدیم راہوں کی تفتیش کر کے پتا کرو کہ اُن میں سے کون سی اچھی ہے، پھر اُس پر چلو۔ تب تمہاری جان کو سکون ملے گا۔ لیکن افسوس، تم انکار کر کے کہتے ہو، 'نہیں، ہم یہ راہ اختیار نہیں کریں گے!' 17 دیکھو، مَیں نے تم پر پہرے دار مقرر کئے اور کہا، 'جب نرسنگا پھونکا جائے گا تو دھیان دو!' لیکن تم نے انکار کیا، 'نہیں، ہم توجہ نہیں دیں گے۔'

18 چنانچہ اے قومو، سنو! اے جماعت، جان لے کہ اُن کے ساتھ کیا کچھ کیا جائے گا۔ 19 اے زمین، دھیان دے کہ مَیں اِس قوم پر کیا آفت نازل کروں گا۔ اور یہ اُن کے اپنے منصوبوں کا پھل ہو گا، کیونکہ اُنہوں نے میری باتوں پر توجہ نہ دی بلکہ میری شریعت کو رد کر دیا۔ 20 مجھے سبا کے بخور یا دُور دراز ممالک کے قیمتی مسالوں کی کیا پروا! تمہاری بھسم ہونے والی قربانیاں مجھے پسند نہیں، تمہاری ذبح کی قربانیوں سے مَیں لطف اندوز نہیں ہوتا۔'' 21 رب فرماتا ہے، ''مَیں اِس قوم کے راستے میں ایسی رُکاوٹیں کھڑی کر دوں گا جن سے باپ اور بیٹا ٹھوکر کھا کر گر جائیں گے۔ پڑوسی اور دوست مل کر ہلاک ہو جائیں گے۔''

شمال سے دشمن کا حملہ

22 رب فرماتا ہے، ''شمالی ملک سے فوج آ رہی ہے، دنیا کی انتہا سے ایک عظیم قوم کو جگایا جا رہا ہے۔ 23 اُس کے ظالم اور بے رحم فوجی کمان اور شمشیر سے لیس ہیں۔ سنو اُن کا شور! متلاطم سمندر کی سی آواز سنائی دے رہی ہے۔ اے صیون بیٹی، وہ گھوڑوں پر صف آرا ہو کر تجھ پر حملہ کرنے آ رہے ہیں۔''

24 اُن کے بارے میں اطلاع پا کر ہمارے ہاتھ ہمت ہار گئے ہیں۔ ہم پر خوف طاری ہو گیا ہے، ہمیں دردِ زہ میں مبتلا عورت کا سا درد ہو رہا ہے۔ 25 شہر سے نکل کر کھیت میں یا سڑک پر مت چلنا، کیونکہ وہاں دشمن تلوار تھامے کھڑا ہے، چاروں طرف دہشت ہی دہشت پھیل گئی ہے۔

26 اے میری قوم، ٹاٹ کا لباس پہن کر راکھ میں لوٹ پوٹ ہو جا۔ یوں ماتم کر جس طرح اکلوتا بیٹا مر گیا ہو۔ زور سے واویلا کر، کیونکہ اچانک ہی ہلاکو ہم پر چھاپہ مارے گا۔

یرمیاہ قوم کو آزماتا ہے

27 رب مجھ سے ہم کلام ہوا، ''مَیں نے تجھے دھاتوں کو جانچنے کی ذمہ داری دی ہے، اور میری قوم وہ دھات ہے جس کا چال چلن تجھے معلوم کر کے پرکھنا ہے۔'' 28 اے رب، یہ تمام لوگ بدترین قسم کے سرکش ہیں۔ تہمت لگانا اِن کی روزی بن گیا ہے۔ یہ پیتل اور لوہا ہی ہیں، سب کے سب تباہی کا باعث ہیں۔ 29 دھونکنی خوب ہَوا دے رہی ہے تاکہ سیسہ آگ میں پگھل کر چاندی سے الگ ہو جائے۔ لیکن افسوس، ساری محنت رائیگاں ہے۔ سیسہ یعنی بےدینوں کو الگ نہیں کیا جا سکتا، خالص چاندی باقی نہیں رہتی۔ 30 چنانچہ اُنہیں 'ردی چاندی' قرار دیا جاتا ہے، کیونکہ رب نے اُنہیں رد کر دیا ہے۔

رب کے گھر کے بارے میں پیغام

7 رب یرمیاہ سے ہم کلام ہوا، 2 ''رب کے گھر کے صحن کے دروازے پر کھڑا ہو کر اعلان کر کہ اے یہوداہ کے تمام باشندو، رب کا کلام سنو! جتنے بھی رب کی پرستش کرنے کے لئے اِن دروازوں میں داخل ہوتے ہیں وہ سب توجہ دیں! 3 رب الافواج جو اسرائیل کا خدا ہے فرماتا ہے کہ اپنی زندگی اور چال چلن درست کرو تو مَیں آئندہ بھی تمہیں اِس مقام پر بسنے دوں گا۔ 4 اُن کے فریب دہ الفاظ پر اعتماد مت کرو جو کہتے ہیں، 'یہاں ہم محفوظ ہیں کیونکہ یہ رب کا گھر، رب کا گھر، رب کا گھر ہے۔' 5 سنو، شرط تو یہ ہے کہ تم اپنی زندگی اور چال چلن درست کرو اور ایک دوسرے کے ساتھ انصاف کا سلوک کرو، 6 کہ تم پردیسی، یتیم اور بیوہ پر ظلم نہ کرو، اِس جگہ بےقصور کا خون نہ بہاؤ اور اجنبی معبودوں کے پیچھے لگ کر اپنے آپ کو نقصان نہ پہنچاؤ۔ 7 اگر تم ایسا کرو تو مَیں آئندہ بھی تمہیں اِس جگہ بسنے دوں گا، اُس ملک میں جو مَیں نے تمہارے باپ دادا کو ہمیشہ کے لئے بخش دیا تھا۔

8 لیکن افسوس، تم فریب دہ الفاظ پر بھروسا رکھتے ہو جو فضول ہی ہیں۔ 9 تم چور، قاتل اور زناکار ہو۔ نیز تم جھوٹی قسم کھاتے، بعل دیوتا کے حضور بخور جلاتے اور اجنبی معبودوں کے پیچھے لگ جاتے ہو، ایسے دیوتاؤں کے پیچھے جن سے تم پہلے واقف نہیں تھے۔ 10 لیکن ساتھ ساتھ تم یہاں میرے حضور بھی آتے ہو۔ جس مکان پر میرے ہی نام کا ٹھپا لگا ہے اُسی میں تم کھڑے ہو کر کہتے ہو، 'ہم محفوظ ہیں۔' تم رب کے گھر میں عبادت کرنے کے ساتھ ساتھ کس طرح یہ تمام گھنونی حرکتیں جاری رکھ سکتے ہو؟''

11 رب فرماتا ہے، ''کیا تمہارے نزدیک یہ مکان جس پر میرے ہی نام کا ٹھپا لگا ہے ڈاکوؤں کا اڈا بن گیا ہے؟ خبردار! یہ سب کچھ مجھے بھی نظر آتا ہے۔ 12 سَیلا شہر کا چکر لگاؤ جہاں مَیں نے پہلے اپنا نام بسایا تھا۔ معلوم کرو کہ مَیں نے اپنی قوم اسرائیل کی بےدینی کے سبب سے اُس شہر کے ساتھ کیا کِیا۔'' 13 رب فرماتا ہے، ''تم یہ شریر حرکتیں کرتے رہے، اور مَیں بار بار تم سے ہم کلام ہوتا رہا، لیکن تم نے میری نہ سنی۔ مَیں تمہیں بُلاتا رہا، لیکن تم جواب دینے کے لئے تیار نہ ہوئے۔

14 اِس لئے اب مَیں اِس گھر کے ساتھ وہ کچھ کروں گا جو مَیں نے سَیلا کے ساتھ کیا تھا، گو اِس پر میرے ہی نام کا ٹھپا لگا ہے، یہ وہ مکان ہے جس پر تم اعتماد رکھتے ہو اور جسے مَیں نے تمہیں اور تمہارے باپ دادا کو عطا کیا تھا۔ 15 مَیں تمہیں اپنے حضور سے نکال دوں گا، بالکل اُسی طرح جس طرح مَیں نے تمہارے تمام بھائیوں یعنی اسرائیل[a] کی اولاد کو نکال دیا تھا۔

لوگوں کی نافرمانی

16 اے یرمیاہ، اِس قوم کے لئے دعا مت کر۔ اِس کے لئے نہ التجا کر، نہ منت۔ اِن لوگوں کی خاطر مجھے تنگ نہ کر، کیونکہ مَیں تیری نہیں سنوں گا۔ 17 کیا تجھے وہ کچھ نظر نہیں آ رہا جو یہ یہوداہ کے شہروں اور یروشلم کی گلیوں میں کر رہے ہیں؟ 18 اور سب اِس میں ملوث ہیں۔ بچے لکڑی چن کر ڈھیر بناتے ہیں، پھر باپ اُسے آگ لگاتے ہیں جبکہ عورتیں آٹا گوندھ گوندھ کر آگ پر آسمان کی ملکہ نامی دیوی کے لئے ٹکیاں پکاتی ہیں۔ مجھے تنگ کرنے کے لئے وہ اجنبی معبودوں کو مَے کی نذریں بھی پیش کرتے ہیں۔

19 لیکن حقیقت میں یہ مجھے اُتنا تنگ نہیں کر رہے جتنا اپنے آپ کو۔ ایسی حرکتوں سے وہ اپنی ہی رُسوائی کر رہے ہیں۔" 20 رب قادرِ مطلق فرماتا ہے، "میرا قہر اور غضب اِس مقام پر، انسان و حیوان پر، کھلے میدان کے درختوں پر اور زمین کی پیداوار پر نازل ہو گا۔ سب کچھ نذرِ آتش ہو جائے گا، اور کوئی اُسے بجھا نہیں سکے گا۔"

21 رب الافواج جو اسرائیل کا خدا ہے فرماتا ہے، "بھسم ہونے والی قربانیوں کو مجھے پیش نہ کرو، بلکہ اُن کا گوشت دیگر قربانیوں سمیت خود کھا لو۔ 22 کیونکہ جس دن مَیں تمہارے باپ دادا کو مصر سے نکال لایا اُس دن مَیں نے اُنہیں بھسم ہونے والی قربانیاں اور دیگر قربانیاں چڑھانے کا حکم نہ دیا۔ 23 مَیں نے اُنہیں صرف یہ حکم دیا کہ میری سنو! تب ہی مَیں تمہارا خدا ہوں گا اور تم میری قوم ہو گے۔ پورے طور پر اُس راہ پر چلتے رہو جو مَیں تمہیں دکھاتا ہوں۔ تب ہی تمہاری خیر ہو گی۔ 24 لیکن اُنہوں نے میری نہ سنی، نہ دھیان دیا بلکہ اپنے شریر دل کی ضد کے مطابق زندگی گزارنے لگے۔ اُنہوں نے میری طرف رجوع نہ کیا بلکہ اپنا منہ مجھ سے پھیر لیا۔ 25 جب سے تمہارے باپ دادا مصر سے نکل آئے آج تک مَیں روز بہ روز اور بار بار اپنے خادموں یعنی نبیوں کو تمہارے پاس بھیجتا رہا۔ 26 تو بھی اُنہوں نے نہ میری سنی، نہ توجہ دی۔ وہ بضد رہے بلکہ اپنے باپ دادا کی نسبت زیادہ بُرے تھے۔

27 اے یرمیاہ، تُو اُنہیں یہ تمام باتیں بتائے گا، لیکن وہ تیری نہیں سنیں گے۔ تُو اُنہیں بُلائے گا، لیکن وہ جواب نہیں دیں گے۔ 28 تب تُو اُنہیں بتائے گا، 'اِس قوم نے نہ رب اپنے خدا کی آواز سنی، نہ اُس کی تربیت قبول کی۔ دیانت داری ختم ہو کر اُن کے منہ سے مٹ گئی ہے۔'

وادیٔ بن ہنوم میں قابلِ گھن رسوم

29 اپنے بالوں کو کاٹ کر پھینک دے! جا، بنجر ٹیلوں پر ماتم کا گیت گا، کیونکہ یہ نسل رب کے غضب کا نشانہ بن گئی ہے، اور اُس نے اِسے رد کر کے چھوڑ دیا ہے۔"

[a] لفظی ترجمہ: افرائیم۔

30 کیونکہ رب فرماتا ہے، ”جو کچھ یہوداہ کے باشندوں نے کیا وہ مجھے بہت بُرا لگتا ہے۔ اُنہوں نے اپنے گھنونے بُتوں کو میرے نام کے لئے مخصوص گھر میں رکھ کر اُس کی بے حرمتی کی ہے۔ 31 ساتھ ساتھ اُنہوں نے وادیٔ بن ہنوم میں واقع توفت کی اونچی جگہیں تعمیر کیں تاکہ اپنے بیٹے بیٹیوں کو جلا کر قربان کریں۔ مَیں نے کبھی بھی ایسی رسم ادا کرنے کا حکم نہیں دیا بلکہ اِس کا خیال میرے ذہن میں آیا تک نہیں۔

32 چنانچہ رب کا کلام سنو! وہ دن آنے والے ہیں جب یہ مقام 'توفت' یا 'وادیٔ بن ہنوم' نہیں کہلائے گا بلکہ 'قتل و غارت کی وادی۔' اُس وقت لوگ توفت میں اِتنی لاشیں دفنائیں گے کہ آخرکار خالی جگہ نہیں رہے گی۔ 33 تب اِس قوم کی لاشیں پرندوں اور جنگلی جانوروں کی خوراک بن جائیں گی، اور کوئی نہیں ہو گا جو اُنہیں بھگا دے۔ 34 مَیں یہوداہ کے شہروں اور یروشلم کی گلیوں میں خوشی و شادمانی کی آوازیں ختم کر دوں گا، دُولھا دُلھن کی آوازیں بند ہو جائیں گی۔ کیونکہ ملک ویران و سنسان ہو جائے گا۔“

8 رب فرماتا ہے، ”اُس وقت دشمن قبروں کو کھول کر یہوداہ کے بادشاہوں، افسروں، اماموں، نبیوں اور یروشلم کے عام باشندوں کی ہڈیوں کو نکالے گا 2 اور زمین پر بکھیر دے گا۔ وہاں وہ اُن کے سامنے پڑی رہیں گی جو اُنہیں پیارے تھے یعنی سورج، چاند اور ستاروں کے تمام لشکر کے سامنے۔ کیونکہ وہ اُن ہی کی خدمت کرتے، اُن ہی کے پیچھے چلتے، اُن ہی کے طالب رہتے، اور اُن ہی کو سجدہ کرتے تھے۔ اُن کی ہڈیاں دوبارہ نہ اکٹھی کی جائیں گی، نہ دفن کی جائیں گی بلکہ کھیت میں گوبر کی طرح بکھری پڑی رہیں گی۔ 3 اور جہاں بھی مَیں اِس شریر قوم کے بچے ہوؤں کو منتشر کروں گا وہاں وہ سب کہیں گے کہ کاش ہم بھی زندہ نہ رہیں بلکہ مر جائیں۔“ یہ رب الافواج کا فرمان ہے۔

قوم تباہ کن راہ سے ہٹنے کے لئے تیار نہیں

4 ”اُنہیں بتا، رب فرماتا ہے کہ جب کوئی گر جاتا ہے تو کیا دوبارہ اُٹھنے کی کوشش نہیں کرتا؟ ضرور۔ اور جب کوئی صحیح راستے سے دُور ہو جاتا ہے تو کیا وہ دوبارہ واپس آ جانے کی کوشش نہیں کرتا؟ بےشک۔ 5 تو پھر یروشلم کے یہ لوگ صحیح راہ سے بار بار کیوں بھٹک جاتے ہیں؟ یہ فریب کے ساتھ لپٹے رہتے اور واپس آنے سے انکار ہی کرتے ہیں۔ 6 مَیں نے دھیان دے کر دیکھا ہے کہ یہ جھوٹ ہی بولتے ہیں۔ کوئی بھی پچھتا کر نہیں کہتا، 'یہ کیسا غلط کام ہے جو مَیں نے کیا!' جس طرح جنگ میں گھوڑے دشمن پر ٹوٹ پڑتے ہیں اُسی طرح ہر ایک سیدھا اپنی غلط راہ پر دوڑتا رہتا ہے۔ 7 فضا میں اُڑنے والے لق لق پر غور کرو جسے آنے جانے کے مقررہ اوقات خوب معلوم ہوتے ہیں۔ فاختہ، ابابیل اور بلبل پر بھی دھیان دو جو سردیوں کے موسم میں کہیں اَور ہوتے ہیں، گرمیوں کے موسم میں کہیں اَور۔ وہ مقررہ اوقات سے کبھی نہیں ہٹتے۔ لیکن افسوس، میری قوم رب کی شریعت نہیں جانتی۔

8 تم کس طرح کہہ سکتے ہو، 'ہم دانش مند ہیں، کیونکہ ہمارے پاس رب کی شریعت ہے'؟ حقیقت میں کاتبوں کے فریب دہ قلم نے اِسے توڑ مروڑ کر بیان کیا ہے۔ 9 سنو، دانش مندوں کی رُسوائی ہو جائے گی، وہ دہشت زدہ ہو کر پکڑے جائیں گے۔ دیکھو، رب کا کلام رد کرنے کے بعد اُن کی اپنی حکمت کہاں رہی؟

10 اِس لئے مَیں اُن کی بیویوں کو پردیسیوں کے حوالے کر دوں گا اور اُن کے کھیتوں کو ایسے لوگوں کے سپرد جو اُنہیں نکال دیں گے۔ کیونکہ چھوٹے سے لے کر بڑے تک سب کے سب ناجائز نفع کے پیچھے پڑے ہیں، نبیوں سے لے کر اماموں تک سب دھوکے باز ہیں۔ 11 وہ میری قوم کے زخم پر عارضی مرہم پٹی لگا کر کہتے ہیں، 'اب سب کچھ ٹھیک ہو گیا ہے، اب سلامتی کا دور آ گیا ہے' حالانکہ سلامتی ہے ہی نہیں۔

12 گو ایسا گھنونا رویہ اُن کے لئے شرم کا باعث ہونا چاہئے، لیکن وہ شرم نہیں کرتے بلکہ سراسر بےشرم ہیں۔ اِس لئے جب سب کچھ گر جائے گا تو یہ لوگ بھی گر جائیں گے۔ جب مَیں اِن پر سزا نازل کروں گا تو یہ ٹھوکر کھا کر خاک میں مل جائیں گے۔" یہ رب کا فرمان ہے۔

13 رب فرماتا ہے، "مَیں اُن کی پوری فصل چھین لوں گا۔ انگور کی بیل پر ایک دانہ بھی نہیں رہے گا، انجیر کے تمام درخت پھل سے محروم ہو جائیں گے بلکہ تمام پتے بھی جھڑ جائیں گے۔ جو کچھ بھی مَیں نے اُنہیں عطا کیا تھا وہ اُن سے چھین لیا جائے گا۔

14 تب تم کہو گے، 'ہم یہاں کیوں بیٹھے رہیں؟ آؤ، ہم قلعہ بند شہروں میں پناہ لے کر وہیں ہلاک ہو جائیں۔ ہم نے رب اپنے خدا کا گناہ کیا ہے، اور اب ہم اِس کا نتیجہ بھگت رہے ہیں۔ کیونکہ اُسی نے ہمیں ہلاکت کے حوالے کر کے ہمیں زہریلا پانی پلا دیا ہے۔ 15 ہم سلامتی کے انتظار میں رہے، لیکن حالات ٹھیک نہ ہوئے۔ ہم شفا پانے کی اُمید رکھتے تھے، لیکن اِس کے بجائے ہم پر دہشت چھا گئی۔ 16 سنو! دشمن کے گھوڑے نتھنے پھُلا رہے ہیں۔ دان سے اُن کا شور ہم تک پہنچ رہا ہے۔ اُن کے ہنہنانے سے پورا ملک تھرتھرا رہا ہے، کیونکہ آتے وقت یہ پورے ملک کو اُس کے شہروں اور باشندوں سمیت ہڑپ کر لیں گے'۔"

اپنی قوم پر یرمیاہ کا نوحہ

17 رب فرماتا ہے، "مَیں تمہارے خلاف افعی بھیج دوں گا، ایسے زہریلے سانپ جن کے خلاف ہر جادو منتر بےاثر رہے گا۔ یہ تمہیں کاٹیں گے۔" 18 لاعلاج غم مجھ پر حاوی ہو گیا، میرا دل نڈھال ہو گیا ہے۔ 19 سنو! میری قوم دُور دراز ملک سے چیخ چیخ کر مدد کے لئے آواز دے رہی ہے۔ لوگ پوچھتے ہیں، "کیا رب صیون میں نہیں ہے، کیا یروشلم کا بادشاہ اب سے وہاں سکونت نہیں کرتا؟" "سنو، اُنہوں نے اپنے مجسموں اور بےکار اجنبی بُتوں کی پوجا کر کے مجھے کیوں طیش دلایا؟"

20 لوگ آہیں بھر بھر کر کہتے ہیں، "فصل کٹ گئی ہے، پھل چنا گیا ہے، لیکن اب تک ہمیں نجات حاصل نہیں ہوئی۔"

21 میری قوم کی مکمل تباہی دیکھ کر میرا دل ٹوٹ گیا ہے۔ مَیں ماتم کر رہا ہوں، کیونکہ اُس کی حالت اِتنی بُری ہے کہ میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے ہیں۔ 22 کیا جِلعاد میں مرہم نہیں؟ کیا وہاں ڈاکٹر نہیں ملتا؟ مجھے بتاؤ، میری قوم کا زخم کیوں نہیں بھرتا؟

9 کاش میرا سر پانی کا منبع اور میری آنکھیں آنسوؤں کا چشمہ ہوں تاکہ مَیں دن رات اپنی قوم کے مقتولوں پر آہ و زاری کر سکوں۔

دھوکے بازوں کی قوم

2 کاش ریگستان میں کہیں مسافروں کے لئے سرائے ہو تاکہ مَیں اپنی قوم کو چھوڑ کر وہاں چلا جاؤں۔ کیونکہ سب زناکار، سب غداروں کا جتھا ہیں۔

3 رب فرماتا ہے، ”وہ اپنی زبان سے جھوٹ کے تیر چلاتے ہیں، اور ملک میں اُن کی طاقت دیانت داری پر مبنی نہیں ہوتی۔ نیز، وہ بدتر ہوتے جا رہے ہیں۔ مجھے تو وہ جانتے ہی نہیں۔ 4 ہر ایک اپنے پڑوسی سے خبردار رہے، اور اپنے کسی بھی بھائی پر بھروسا مت رکھنا۔ کیونکہ ہر بھائی چالاکی کرنے میں ماہر ہے، اور ہر پڑوسی تہمت لگانے پر تُلا رہتا ہے۔ 5 ہر ایک اپنے پڑوسی کو دھوکا دیتا ہے، کوئی بھی سچ نہیں بولتا۔ اُنہوں نے اپنی زبان کو جھوٹ بولنا سکھایا ہے، اور اب وہ غلط کام کرتے کرتے تھک گئے ہیں۔ 6 اے یرمیاہ، تُو فریب سے گھرا رہتا ہے، اور یہ لوگ فریب کے باعث ہی مجھے جاننے سے انکار کرتے ہیں۔“

7 اِس لئے رب الافواج فرماتا ہے، ”دیکھو، مَیں اُنہیں خام چاندی کی طرح پگھلا کر آزماؤں گا، کیونکہ مَیں اپنی قوم، اپنی بیٹی کے ساتھ اَور کیا کر سکتا ہوں؟ 8 اُن کی زبانیں مہلک تیر ہیں۔ اُن کے منہ پڑوسی سے صلح سلامتی کی باتیں کرتے ہیں جبکہ اندر ہی اندر وہ اُس کی تاک میں بیٹھے ہیں۔“ 9 رب فرماتا ہے، ”کیا مجھے اُنہیں اِس کی سزا نہیں دینی چاہئے؟ کیا مجھے ایسی قوم سے بدلہ نہیں لینا چاہئے؟“

نوحہ کرو!

10 مَیں پہاڑوں کے بارے میں آہ و زاری کروں گا، بیابان کی چراگاہوں پر ماتم کا گیت گاؤں گا۔ کیونکہ وہ یوں تباہ ہو گئے ہیں کہ نہ کوئی اُن میں سے گزرتا، نہ ریوڑوں کی آوازیں اُن میں سنائی دیتی ہیں۔ پرندے اور جانور سب بھاگ کر چلے گئے ہیں۔ 11 ”یروشلم کو مَیں ملبے کا ڈھیر بنا دوں گا، اور آئندہ گیدڑ اُس میں جا بسیں گے۔ یہوداہ کے شہروں کو مَیں ویران و سنسان کر دوں گا۔ ایک بھی اُن میں نہیں بسے گا۔“

12 کون اِتنا دانش مند ہے کہ یہ سمجھ سکے؟ کس کو رب سے اِتنی ہدایت ملی ہے کہ وہ بیان کر سکے کہ ملک کیوں برباد ہو گیا ہے؟ وہ کیوں ریگستان جیسا بن گیا ہے، اِتنا ویران کہ اُس میں سے کوئی نہیں گزرتا؟

13 رب نے فرمایا، ”وجہ یہ ہے کہ اُنہوں نے میری شریعت کو ترک کیا، وہ ہدایت جو مَیں نے خود اُنہیں دی تھی۔ نہ اُنہوں نے میری سنی، نہ میری شریعت کی پیروی کی۔ 14 اِس کے بجائے وہ اپنے ضدی دلوں کی پیروی کر کے بعل دیوتاؤں کے پیچھے لگ گئے ہیں۔ اُنہوں نے وہی کچھ کیا جو اُن کے باپ دادا نے اُنہیں سکھایا تھا۔“

15 اِس لئے رب الافواج جو اسرائیل کا خدا ہے فرماتا ہے، ”دیکھو، مَیں اِس قوم کو کڑوا کھانا کھلا کر زہریلا پانی پلا دوں گا۔ 16 مَیں اُنہیں ایسی قوموں میں منتشر کر دوں گا جن سے نہ وہ اور نہ اُن کے باپ دادا واقف تھے۔ میری تلوار اُس وقت تک اُن کے پیچھے پڑی رہے گی جب تک ہلاک نہ ہو جائیں۔“ 17 رب الافواج فرماتا ہے، ”دھیان دے کر گریہ کرنے والی عورتوں کو بُلاؤ۔ جو جنازوں پر واویلا کرتی ہیں اُن میں سے سب سے ماہر عورتوں کو بُلاؤ۔

18 وہ جلد آ کر ہم پر آہ و زاری کریں تاکہ ہماری آنکھوں سے آنسو بہہ نکلیں، ہماری پلکوں سے پانی خوب

ٹپکنے لگے۔

19 کیونکہ صیون سے گریہ کی آوازیں بلند ہو رہی ہیں، 'ہائے، ہمارے ساتھ کیسی زیادتی ہوئی ہے، ہماری کیسی رُسوائی ہوئی ہے! ہم ملک کو چھوڑنے پر مجبور ہیں، کیونکہ دشمن نے ہمارے گھروں کو ڈھا دیا ہے'۔"

20 اے عورتو، رب کا پیغام سنو۔ اپنے کانوں کو اُس کی ہر بات پر دھرو! اپنی بیٹیوں کو نوحہ کرنے کی تعلیم دو، ایک دوسری کو ماتم کا یہ گیت سکھاؤ،

21 "موت پھلانگ کر ہماری کھڑکیوں میں سے گھُس آئی اور ہمارے قلعوں میں داخل ہوئی ہے۔ اب وہ بچوں کو گلیوں میں سے اور نوجوانوں کو چوکوں میں سے مٹا ڈالنے جا رہی ہے۔"

22 رب فرماتا ہے، "نعشیں کھیتوں میں گوبر کی طرح اِدھر اُدھر بکھری پڑی رہیں گی۔ جس طرح کٹا ہوا گندم فصل کاٹنے والے کے پیچھے اِدھر اُدھر پڑا رہتا ہے اُسی طرح لاشیں اِدھر اُدھر پڑی رہیں گی۔ لیکن اُنہیں اکٹھا کرنے والا کوئی نہیں ہو گا۔"

23 رب فرماتا ہے، "نہ دانش مند اپنی حکمت پر فخر کرے، نہ زور آور اپنے زور پر یا امیر اپنی دولت پر۔ 24 فخر کرنے والا فخر کرے کہ اُسے سمجھ حاصل ہے، کہ وہ رب کو جانتا ہے اور کہ مَیں رب ہوں جو دنیا میں مہربانی، انصاف اور راستی کو عمل میں لاتا ہوں۔ کیونکہ یہی چیزیں مجھے پسند ہیں۔"

25 رب فرماتا ہے، "ایسا وقت آ رہا ہے جب مَیں اُن سب کو سزا دوں گا جن کا صرف جسمانی ختنہ ہوا ہے۔ 26 اِن میں مصر، یہوداہ، ادوم، عمون، موآب اور وہ شامل ہیں جو ریگستان کے کنارے کنارے رہتے ہیں۔ کیونکہ گو یہ تمام اقوام ظاہری طور پر ختنہ کی رسم ادا کرتی ہیں، لیکن اُن کا ختنہ باطنی طور پر نہیں ہوا۔ دھیان دو کہ اسرائیل کی بھی یہی حالت ہے۔"

بُت بے فائدہ ہیں

10 اے اسرائیل کے گھرانے، رب کا پیغام سن! 2 رب فرماتا ہے، "دیگر اقوام کی بُت پرستی مت اپنانا۔ یہ لوگ علمِ نجوم سے مستقبل جان لینے کی کوشش کرتے کرتے پریشان ہو جاتے ہیں، لیکن تم اُن کی باتوں سے پریشان نہ ہو جاؤ۔ 3 کیونکہ دیگر قوموں کے رسم و رواج فضول ہی ہیں۔ جنگل میں درخت کٹ جاتا ہے، پھر کاری گر اُسے اپنے اوزار سے تشکیل دیتا ہے۔ 4 لوگ اُسے اپنی سونا چاندی سے سجا کر کیلوں سے کہیں لگا دیتے ہیں تاکہ ہلے نہ۔ 5 بُت اُن پُتلوں کی مانند ہیں جو کھیرے کے کھیت میں کھڑے کئے جاتے ہیں تاکہ پرندوں کو بھگا دیں۔ نہ وہ بول سکتے، نہ چل سکتے ہیں، اِس لئے لوگ اُنہیں اُٹھا کر اپنے ساتھ لے جاتے ہیں۔ اُن سے مت ڈرنا، کیونکہ نہ وہ نقصان کا باعث ہیں، نہ بھلائی کا۔"

6 اے رب، تجھ جیسا کوئی نہیں ہے، تُو عظیم ہے، تیرے نام کی عظمت زور دار طریقے سے ظاہر ہوئی ہے۔ 7 اے اقوام کے بادشاہ، کون تیرا خوف نہیں مانے گا؟ کیونکہ تُو اِس لائق ہے۔ اقوام کے تمام دانش مندوں اور اُن کے تمام ممالک میں تجھ جیسا کوئی نہیں ہے۔ 8 سب احمق اور بےوقوف ثابت ہوئے ہیں، کیونکہ اُن کی تربیت لکڑی کے بےکار بُتوں سے حاصل ہوئی ہے۔ 9 ترسیس سے چاندی کی چادریں اور اوفاز سے سونا لایا جاتا ہے۔ اُن سے کاری گر اور سنار بُت بنا دیتے ہیں جسے قرمزی اور ارغوانی رنگ کے کپڑے پہنائے جاتے ہیں۔

سب کچھ ماہر اُستادوں کے ہاتھ سے بنایا جاتا ہے۔

10 لیکن رب ہی حقیقی خدا ہے۔ وہی زندہ خدا اور ابدی بادشاہ ہے۔ جب وہ ناراض ہو جاتا ہے تو زمین لرزنے لگتی ہے۔ اقوام اُس کا قہر برداشت نہیں کر سکتیں۔

11 بُت پرستوں کو بتاؤ کہ دیوتاؤں نے نہ آسمان کو بنایا اور نہ زمین کو، اُن کا نام و نشان تو آسمان و زمین سے مٹ جائے گا۔ 12 دیکھو، اللہ ہی نے اپنی قدرت سے زمین کو خلق کیا، اُسی نے اپنی حکمت سے دنیا کی بنیاد رکھی، اور اُسی نے اپنی سمجھ کے مطابق آسمان کو خیمے کی طرح تان لیا۔ 13 اُس کے حکم پر آسمان پر پانی کے ذخیرے گرجنے لگتے ہیں۔ وہ دنیا کی انتہا سے بادل چڑھنے دیتا، بارش کے ساتھ بجلی کڑکنے دیتا اور اپنے گوداموں سے ہَوا نکلنے دیتا ہے۔

14 تمام انسان احمق اور سمجھ سے خالی ہیں۔ ہر سنار اپنے بُتوں کے باعث شرمندہ ہوا ہے۔ اُس کے بُت دھوکا ہی ہیں، اُن میں دم نہیں۔ 15 وہ فضول اور مضحکہ خیز ہیں۔ عدالت کے وقت وہ نیست ہو جائیں گے۔ 16 اللہ جو یعقوب کا موروثی حصہ ہے اِن کی مانند نہیں ہے۔ وہ سب کا خالق ہے، اور اسرائیلی قوم اُس کا موروثی حصہ ہے۔ رب الافواج ہی اُس کا نام ہے۔

آنے والی جلاوطنی

17 اے محاصرہ شدہ شہر، اپنا سامان سمیٹ کر ملک سے نکلنے کی تیاریاں کر لے۔ 18 کیونکہ رب فرماتا ہے، ”اِس بار مَیں ملک کے باشندوں کو باہر پھینک دوں گا۔ مَیں اُنہیں تنگ کروں گا تاکہ اُنہیں پکڑا جائے۔“

19 ہائے، میرا بیڑا غرق ہو گیا ہے! ہائے، میرا زخم بھر نہیں سکتا۔ پہلے مَیں نے سوچا کہ یہ ایسی بیماری ہے جسے مجھے برداشت ہی کرنا ہے۔ 20 لیکن اب میرا خیمہ تباہ ہو گیا ہے، اُس کے تمام رسّے ٹوٹ گئے ہیں۔ میرے بیٹے میرے پاس سے چلے گئے ہیں، ایک بھی نہیں رہا۔ کوئی نہیں ہے جو میرا خیمہ دوبارہ لگائے، جو اُس کے پردے نئے سرے سے لٹکائے۔ 21 کیونکہ قوم کے گلہ بان احمق ہو گئے ہیں، اُنہوں نے رب کو تلاش نہیں کیا۔ اِس لئے وہ کامیاب نہیں رہے، اور اُن کا پورا ریوڑ تتر بتر ہو گیا ہے۔

22 سنو! ایک خبر پہنچ رہی ہے، شمالی ملک سے شور و غوغا سنائی دے رہا ہے۔ یہوداہ کے شہر اُس کی زد میں آ کر برباد ہو جائیں گے۔ آئندہ گیدڑ ہی اُن میں بسیں گے۔

23 اے رب، مَیں نے جان لیا ہے کہ انسان کی راہ اُس کے اپنے ہاتھ میں نہیں ہوتی۔ اپنی مرضی سے نہ وہ چلتا، نہ قدم اُٹھاتا ہے۔ 24 اے رب، میری تنبیہ کر، لیکن مناسب حد تک۔ طیش میں آ کر میری تنبیہ نہ کر، ورنہ مَیں بھسم ہو جاؤں گا۔ 25 اپنا غضب اُن اقوام پر نازل کر جو تجھے نہیں جانتیں، اُن اُمّتوں پر جو تیرا نام لے کر تجھے نہیں پکارتیں۔ کیونکہ اُنہوں نے یعقوب کو ہڑپ کر لیا ہے۔ اُنہوں نے اُسے مکمل طور پر نگل کر اُس کی چراگاہ کو تباہ کر دیا ہے۔

قوم کی عہدشکنی

11 رب یرمیاہ سے ہم کلام ہوا، 2 ”یروشلم اور یہوداہ کے باشندوں سے کہہ کہ اُس عہد کی شرائط پر دھیان دو جو مَیں نے تمہارے ساتھ باندھا تھا۔ 3 رب جو اسرائیل کا خدا ہے فرماتا ہے کہ

اُس پر لعنت جو اُس عہد کی شرائط پوری نہ کرے 4 جو مَیں نے تمہارے باپ دادا سے باندھا تھا جب اُنہیں مصر سے نکال لایا، اُس مقام سے جو لوہا پگھلانے والی بھٹی کی مانند تھا۔ اُس وقت مَیں بولا، 'میری سنو اور میرے ہر حکم پر عمل کرو تو تم میری قوم ہو گے اور مَیں تمہارا خدا ہوں گا۔ 5 پھر مَیں وہ وعدہ پورا کروں گا جو مَیں نے قسم کھا کر تمہارے باپ دادا سے کیا تھا، مَیں تمہیں وہ ملک دوں گا جس میں دودھ اور شہد کی کثرت ہے۔' آج تم اُسی ملک میں رہ رہے ہو۔"

مَیں، یرمیاہ نے جواب دیا، "اے رب، آمین، ایسا ہی ہو!"

6 تب رب نے مجھے حکم دیا کہ یہوداہ کے شہروں اور یروشلم کی گلیوں میں پھر کر یہ تمام باتیں سنا دے۔ اعلان کر، "عہد کی شرائط پر دھیان دے کر اُن پر عمل کرو۔ 7 تمہارے باپ دادا کو مصر سے نکالتے وقت مَیں نے اُنہیں آگاہ کیا کہ میری سنو۔ آج تک مَیں بار بار یہی بات دہراتا رہا، 8 لیکن اُنہوں نے نہ میری سنی، نہ دھیان دیا بلکہ ہر ایک اپنے شریر دل کی ضد کے مطابق زندگی گزارتا رہا۔ عہد کی جن باتوں پر مَیں نے اُنہیں عمل کرنے کا حکم دیا تھا اُن پر اُنہوں نے عمل نہ کیا۔ نتیجے میں مَیں اُن پر وہ تمام لعنتیں لایا جو عہد میں بیان کی گئی ہیں۔"

9 رب مزید مجھ سے ہم کلام ہوا، "یہوداہ اور یروشلم کے باشندوں نے میرے خلاف سازش کی ہے۔ 10 اُن سے وہی گناہ سرزد ہوئے ہیں جو اُن کے باپ دادا نے کئے تھے۔ کیونکہ یہ بھی میری باتیں سننے کے لئے تیار نہیں ہیں، یہ بھی اجنبی معبودوں کے پیچھے ہو لئے ہیں تاکہ اُن کی خدمت کریں۔ اسرائیل اور یہوداہ نے مل کر وہ عہد توڑا ہے جو مَیں نے اُن کے باپ دادا سے باندھا تھا۔

11 اِس لئے رب فرماتا ہے کہ مَیں اُن پر ایسی آفت نازل کروں گا جس سے وہ بچ نہیں سکیں گے۔ تب وہ مدد کے لئے مجھ سے فریاد کریں گے، لیکن مَیں اُن کی نہیں سنوں گا۔ 12 پھر یہوداہ اور یروشلم کے باشندے اپنے شہروں سے نکل کر چیختے چلّاتے اُن دیوتاؤں سے منت کریں گے جن کے سامنے بخور جلاتے رہے ہیں۔ لیکن اب جب وہ مصیبت میں مبتلا ہوں گے تو یہ اُنہیں نہیں بچائیں گے۔ 13 اے یہوداہ، تیرے دیوتا تیرے شہروں جیسے بے شمار ہو گئے ہیں۔ شرم ناک دیوتا بعل کے لئے بخور جلانے کی اِتنی قربان گاہیں کھڑی کی گئی ہیں جتنی یروشلم میں گلیاں ہوتی ہیں۔ 14 اے یرمیاہ، اِس قوم کے لئے دعا مت کرنا! اِس کے لئے نہ منت کر، نہ سماجت۔ کیونکہ جب آفت اُن پر آئے گی اور وہ چلّا کر مجھ سے فریاد کریں گے تو مَیں اُن کی نہیں سنوں گا۔

15 میری پیاری قوم میرے گھر میں کیوں حاضر ہوتی ہے؟ وہ تو اپنی بے شمار سازشوں سے باز ہی نہیں آتی۔ کیا آنے والی آفت قربانی کا مقدّس گوشت پیش کرنے سے رُک جائے گی؟ اگر ایسا ہوتا تو تُو خوشی منا سکتی۔

16 رب نے تیرا نام 'زیتون کا پھلتا پھولتا درخت جس کا خوب صورت پھل ہے' رکھا، لیکن اب وہ زبردست آندھی کا شور مچا کر درخت کو آگ لگائے گا۔ تب اُس کی تمام ڈالیاں بھسم ہو جائیں گی۔ 17 اے اسرائیل اور یہوداہ، رب الافواج نے خود تمہیں زمین میں لگایا۔ لیکن اب اُس نے تم پر آفت لانے کا فیصلہ کیا ہے۔ کیوں؟ تمہارے غلط کام کی وجہ سے، اور اِس لئے

کہ تم نے بعل دیوتا کو بخور کی قربانیاں پیش کر کے مجھے طیش دلایا ہے۔“

یرمیاہ کے لئے جان کا خطرہ

[18] رب نے مجھے اطلاع دی تو مجھے معلوم ہوا۔ ہاں، اُس وقت تُو ہی نے مجھے اُن کے منصوبوں سے آگاہ کیا۔ [19] پہلے مَیں اُس بھولے بھالے بھیڑ کے بچے کی مانند تھا جسے قصائی کے پاس لایا جا رہا ہو۔ مجھے کیا پتا تھا کہ یہ میرے خلاف سازشیں کر رہے ہیں۔ آپس میں وہ کہہ رہے تھے، ”آؤ، ہم درخت کو پھل سمیت ختم کریں، آؤ ہم اُسے زندوں کے ملک میں سے مٹائیں تاکہ اُس کا نام و نشان تک یاد نہ رہے۔“

[20] اے رب الافواج، تُو عادل منصف ہے جو لوگوں کے سب سے گہرے خیالات اور راز جانچ لیتا ہے۔ اب بخش دے کہ مَیں اپنی آنکھوں سے وہ انتقام دیکھوں جو تُو میرے مخالفوں سے لے گا۔ کیونکہ مَیں نے اپنا معاملہ تیرے ہی سپرد کر دیا ہے۔

[21] رب فرماتا ہے، ”عنتوت کے آدمی تجھے قتل کرنا چاہتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں، ’رب کا نام لے کر نبوّت مت کرنا، ورنہ تُو ہمارے ہاتھوں مار دیا جائے گا۔‘“ [22] چونکہ یہ لوگ ایسی باتیں کرتے ہیں اِس لئے رب الافواج فرماتا ہے، ”مَیں اُنہیں سزا دوں گا! اُن کے جوان آدمی تلوار سے اور اُن کے بیٹے بیٹیاں کال سے ہلاک ہو جائیں گے۔ [23] اُن میں سے ایک بھی نہیں بچے گا۔ کیونکہ جس سال اُن کی سزا نازل ہو گی، اُس وقت مَیں عنتوت کے آدمیوں پر سخت آفت لاؤں گا۔“

بے دینوں کو اِتنی کامیابی کیوں حاصل ہوتی ہے؟

12 اے رب، تُو ہمیشہ حق پر ہے، لہٰذا عدالت میں تجھ سے شکایت کرنے کا کیا فائدہ؟ تاہم مَیں اپنا معاملہ تجھے پیش کرنا چاہتا ہوں۔ بے دینوں کو اِتنی کامیابی کیوں حاصل ہوتی ہے؟ غدار اِتنے سکون سے زندگی کیوں گزارتے ہیں؟ [2] تُو نے اُنہیں زمین میں لگا دیا، اور اب وہ جڑ پکڑ کر خوب اُگنے لگے بلکہ پھل بھی لا رہے ہیں۔ گو تیرا نام اُن کی زبان پر رہتا ہے، لیکن اُن کا دل تجھ سے دُور ہے۔ [3] لیکن اے رب، تُو مجھے جانتا ہے۔ تُو میرا ملاحظہ کر کے میرے دل کو پرکھتا رہتا ہے۔ گزارش ہے کہ تُو اُنہیں بھیڑوں کی طرح گھسیٹ کر ذبح کرنے کے لئے لے جا۔ اُنہیں قتل و غارت کے دن کے لئے مخصوص کر!

[4] ملک کب تک کال کی گرفت میں رہے گا؟ کھیتوں میں ہریالی کب تک مُرجھائی ہوئی نظر آئے گی؟ باشندوں کی بُرائی کے باعث جانور اور پرندے غائب ہو گئے ہیں۔ کیونکہ لوگ کہتے ہیں، ”اللہ کو نہیں معلوم کہ ہمارے ساتھ کیا ہو جائے گا۔“

[5] رب مجھ سے ہم کلام ہوا، ”پیدل چلنے والوں سے دوڑ کا مقابلہ کرنا تجھے تھکا دیتا ہے، تو پھر تُو کس طرح گھوڑوں کا مقابلہ کرے گا؟ تُو اپنے آپ کو صرف وہاں محفوظ سمجھتا ہے جہاں چاروں طرف امن و امان پھیلا ہوا ہے، تو پھر تُو دریائے یردن کے گنجان جنگل سے کس طرح نپٹے گا؟ [6] کیونکہ تیرے سگے بھائی، ہاں تیرے باپ کا گھر بھی تجھ سے بے وفا ہو گیا ہے۔ یہ بھی بلند آواز سے تیرے پیچھے تجھے گالیاں دیتے ہیں۔ اُن پر اعتماد مت کرنا، خواہ وہ تیرے ساتھ اچھی باتیں کیوں نہ کریں۔

اللہ اپنے ملک پر ماتم کرتا ہے

7 مَیں نے اپنے گھر اسرائیل کو ترک کر دیا ہے۔ جو میری موروثی ملکیت تھی اُسے مَیں نے رد کیا ہے۔ مَیں نے اپنے لختِ جگر کو اُس کے دشمنوں کے حوالے کر دیا ہے۔ 8 کیونکہ میری قوم جو میری موروثی ملکیت ہے میرے ساتھ بُرا سلوک کرتی ہے۔ جنگل میں شیر ببر کی طرح وہ میرے خلاف دہاڑتی ہے، اِس لئے مَیں اُس سے نفرت کرتا ہوں۔ 9 اب میری موروثی ملکیت اُس رنگین شکاری پرندے کی مانند ہے جسے دیگر شکاری پرندوں نے گھیر رکھا ہے۔ جاؤ، تمام درندوں کو اکٹھا کرو تاکہ وہ آ کر اُسے کھا جائیں۔ 10 متعدد گلہ بانوں نے میرے انگور کے باغ کو خراب کر دیا ہے۔ میرے پیارے کھیت کو اُنہوں نے پاؤں تلے روند کر ریگستان میں بدل دیا ہے۔ 11 اب وہ بنجر زمین بن کر اُجاڑ حالت میں میرے سامنے ماتم کرتا ہے۔ پورا ملک ویران و سنسان ہے، لیکن کوئی پروا نہیں کرتا۔

12 تباہ کن فوجی بیابان کی بنجر بلندیوں پر سے اُتر کر قریب پہنچ رہے ہیں۔ کیونکہ رب کی تلوار ملک کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک سب کچھ کھا جائے گی۔ کوئی بھی نہیں بچے گا۔

13 اِس قوم نے گندم کا بیج بویا، لیکن کانٹوں کی فصل پک گئی۔ خوب محنت مشقت کرنے کے باوجود بھی کچھ حاصل نہ ہوا، کیونکہ رب کا سخت غضب قوم پر نازل ہو رہا ہے۔ چنانچہ اب رُسوائی کی فصل کاٹو!“

اللہ کا پڑوسی ممالک کے لئے پیغام

14 رب فرماتا ہے، ”مَیں اُن تمام شریر پڑوسی ممالک کو جڑ سے اُکھاڑ دوں گا جو میری قوم اسرائیل کی ملکیت کو چھیننے کی کوشش کر رہے ہیں، وہ ملکیت جو مَیں نے خود اُنہیں میراث میں دی تھی۔ ساتھ ساتھ مَیں یہوداہ کو بھی جڑ سے اُن کے درمیان سے نکال دوں گا۔ 15 لیکن بعد میں مَیں اُن پر ترس کھا کر ہر ایک کو پھر اُس کی اپنی موروثی زمین اور اپنے ملک میں پہنچا دوں گا۔ 16 پہلے اُن دیگر قوموں نے میری قوم کو بعل دیوتا کی قسم کھانے کا طرز سکھایا۔ لیکن اب اگر وہ میری قوم کی راہیں اچھی طرح سیکھ کر میرے ہی نام اور میری ہی حیات کی قسم کھائیں تو میری قوم کے درمیان رہ کر از سرِ نو قائم ہو جائیں گی۔ 17 لیکن جو قوم میری نہیں سنے گی اُسے مَیں حتمی طور پر جڑ سے اُکھاڑ کر نیست کر دوں گا۔“ یہ رب کا فرمان ہے۔

گلی سڑی لنگوٹی

13 رب مجھ سے ہم کلام ہوا، ”جا، کتان کی لنگوٹی خرید کر اُسے باندھ لے۔ لیکن وہ بھیگ نہ جائے۔“ 2 مَیں نے ایسا ہی کیا۔ لنگوٹی خرید کر مَیں نے اُسے باندھ لیا۔ 3 تب رب کا کلام دوبارہ مجھ پر نازل ہوا، 4 ”اب وہ لنگوٹی لے جو تُو نے خرید کر باندھ لی ہے۔ دریائے فرات کے پاس جا کر اُسے کسی چٹان کی دراڑ میں چھپا دے۔“ 5 چنانچہ مَیں روانہ ہو کر دریائے فرات کے کنارے پہنچ گیا۔ وہاں مَیں نے لنگوٹی کو کہیں چھپا دیا جس طرح رب نے حکم دیا تھا۔ 6 بہت دن گزر گئے۔ پھر رب مجھ سے ایک بار پھر ہم کلام ہوا، ”اُٹھ، دریائے فرات کے پاس جا کر وہ لنگوٹی نکال لا جو مَیں نے تجھے وہاں چھپانے کو کہا تھا۔“ 7 چنانچہ مَیں روانہ ہو کر دریائے فرات کے پاس پہنچ گیا۔ وہاں مَیں نے کھود کر لنگوٹی کو اُس جگہ سے نکال

لیا جہاں مَیں نے اُسے چھپا دیا تھا۔ لیکن افسوس، وہ گل سڑ گئی تھی، بالکل بے کار ہو گئی تھی۔

[8] تب رب کا کلام مجھ پر نازل ہوا، [9] ”جس طرح یہ کپڑا زمین میں دب کر گل سڑ گیا اُسی طرح مَیں یہوداہ اور یروشلم کا بڑا گھمنڈ خاک میں ملا دوں گا۔ [10] یہ خراب لوگ میری باتیں سننے کے لئے تیار نہیں بلکہ اپنے شریر دل کی ضد کے مطابق زندگی گزارتے ہیں۔ اجنبی معبودوں کے پیچھے لگ کر یہ اُن ہی کی خدمت اور پوجا کرتے ہیں۔ لیکن اِن کا انجام لنگوٹی کی مانند ہی ہو گا۔ یہ بے کار ہو جائیں گے۔ [11] کیونکہ جس طرح لنگوٹی آدمی کی کمر کے ساتھ لپٹی رہتی ہے اُسی طرح مَیں نے پورے اسرائیل اور پورے یہوداہ کو اپنے ساتھ لپٹنے کا موقع فراہم کیا تاکہ وہ میری قوم اور میری شہرت، تعریف اور عزت کا باعث بن جائیں۔ لیکن افسوس، وہ سننے کے لئے تیار نہیں تھے۔“ یہ رب کا فرمان ہے۔

مَے کے گھڑے بھرے ہوئے ہیں

[12] ”اُنہیں بتا دے کہ رب اسرائیل کا خدا فرماتا ہے، ’ہر گھڑے کو مَے سے بھرنا ہے۔‘ وہ جواب میں کہیں گے، ’ہم تو خود جانتے ہیں کہ ہر گھڑے کو مَے سے بھرنا ہے۔‘ [13] تب اُنہیں اِس کا مطلب بتا۔ ’رب فرماتا ہے کہ اِس ملک کے تمام باشندے گھڑے ہیں جنہیں مَیں مَے سے بھر دوں گا۔ داؤد کے تخت پر بیٹھنے والے بادشاہ، امام، نبی اور یروشلم کے تمام رہنے والے سب کے سب بھر بھر کر نشے میں دُھت ہو جائیں گے۔ [14] تب مَیں اُنہیں ایک دوسرے کے ساتھ ٹکرا دوں گا، اور باپ بیٹوں کے ساتھ مل کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے۔ نہ مَیں ترس کھاؤں گا، نہ اُن پر رحم کروں گا بلکہ ہمدردی دکھائے بغیر اُنہیں تباہ کروں گا‘۔“ یہ رب کا فرمان ہے۔

قید کی ہیبت ناک حالت

[15] دھیان سے سنو! مغرور نہ ہو، کیونکہ رب نے خود فرمایا ہے۔ [16] اِس سے پہلے کہ تاریکی پھیل جائے اور تمہارے پاؤں دُھندلے پن میں پہاڑوں کے ساتھ ٹھوکر کھائیں، رب اپنے خدا کو جلال دو! کیونکہ اُس وقت گو تم روشنی کے انتظار میں رہو گے، لیکن اللہ اندھیرے کو مزید بڑھائے گا، گہری تاریکی تم پر چھا جائے گی۔ [17] لیکن اگر تم نہ سنو تو مَیں تمہارے تکبر کو دیکھ کر پوشیدگی میں گریہ و زاری کروں گا۔ مَیں زار زار روؤں گا، میری آنکھوں سے آنسو زور سے ٹپکیں گے، کیونکہ دشمن رب کے ریوڑ کو پکڑ کر جلاوطن کر دے گا۔

[18] بادشاہ اور اُس کی ماں کو اطلاع دے، ”اپنے تختوں سے اُتر کر زمین پر بیٹھ جاؤ، کیونکہ تمہاری شان کا تاج تمہارے سروں سے گر گیا ہے۔“ [19] دشتِ نجب کے شہر بند کئے جائیں گے، اور اُنہیں کھولنے والا کوئی نہیں ہو گا۔ پورے یہوداہ کو جلاوطن کر دیا جائے گا، ایک بھی نہیں بچے گا۔

[20] اے یروشلم، اپنی نظر اُٹھا کر اُنہیں دیکھ جو شمال سے آ رہے ہیں۔ اب وہ ریوڑ کہاں رہا جو تیرے سپرد کیا گیا، تیری شاندار بھیڑ بکریاں کدھر ہیں؟ [21] تُو اُس دن کیا کہے گی جب رب اُنہیں تجھ پر مقرر کرے گا جنہیں تُو نے اپنے قریبی دوست بنایا تھا؟ جنم دینے والی عورت کا سا درد تجھ پر غالب آئے گا۔ [22] اور اگر تیرے دل میں سوال اُبھر آئے کہ میرے ساتھ یہ کیوں ہو رہا ہے تو سن! یہ تیرے سنگین گناہوں کی وجہ سے ہو رہا

ہے۔ اِن ہی کی وجہ سے تیرے کپڑے اُتارے گئے ہیں اور تیری عصمت دری ہوئی ہے۔

23 کیا کالا آدمی اپنی جِلد کا رنگ یا چیتا اپنی کھال کے دھبے بدل سکتا ہے؟ ہرگز نہیں! تم بھی بدل نہیں سکتے۔ تم غلط کام کے اِتنے عادی ہو گئے ہو کہ صحیح کام کر ہی نہیں سکتے۔

24 "جس طرح بھوسا ریگستان کی تیز ہَوا میں اُڑ کر تتر بتر ہو جاتا ہے اُسی طرح مَیں تیرے باشندوں کو منتشر کر دوں گا۔" 25 رب فرماتا ہے، "یہی تیرا انجام ہو گا، مَیں نے خود مقرر کیا ہے کہ تجھے یہ اجر ملنا ہے۔ کیونکہ تُو نے مجھے بھول کر جھوٹ پر بھروسا رکھا ہے۔ 26 مَیں خود تیرے کپڑے اُتاروں گا تاکہ تیری برہنگی سب کو نظر آئے۔ 27 مَیں نے پہاڑی اور میدانی علاقوں میں تیری گھنونی حرکتوں پر خوب دھیان دیا ہے۔ تیری زناکاری، تیرا مستانہ ہنہنانا، تیری بے شرم عصمت فروشی، سب کچھ مجھے نظر آتا ہے۔ اے یروشلم، تجھ پر افسوس! تُو پاک صاف ہو جانے کے لئے تیار نہیں۔ مزید کتنی دیر لگے گی؟"

کال کے دوران رب کا پیغام

14 کال کے دوران رب یرمیاہ سے ہم کلام ہوا،

2 "یہوداہ ماتم کر رہا ہے، اُس کے دروازوں کی حالت قابلِ رحم ہے۔ لوگ سوگ وار حالت میں فرش پر بیٹھے ہیں، اور یروشلم کی چیخیں آسمان تک بلند ہو رہی ہیں۔ 3 امیر اپنے نوکروں کو پانی بھرنے بھیجتے ہیں، لیکن حوضوں کے پاس پہنچ کر پتا چلتا ہے کہ پانی نہیں ہے، اِس لئے وہ خالی ہاتھ واپس آ جاتے ہیں۔ شرمندگی اور ندامت کے مارے وہ اپنے سروں کو ڈھانپ لیتے ہیں۔ 4 بارش نہ ہونے کی وجہ سے زمین میں دراڑیں پڑ گئی ہیں۔ کھیتوں میں کام کرنے والے بھی شرم کے مارے اپنے سروں کو ڈھانپ لیتے ہیں۔ 5 گھاس نہیں ہے، اِس لئے ہرنی اپنے نومولود بچے کو چھوڑ دیتی ہے۔ 6 جنگلی گدھے بنجر ٹیلوں پر کھڑے گیدڑوں کی طرح ہانپتے ہیں۔ ہریالی نہ ملنے کی وجہ سے وہ بے جان ہو رہے ہیں۔"

7 اے رب، ہمارے گناہ ہمارے خلاف گواہی دے رہے ہیں۔ تو بھی اپنے نام کی خاطر ہم پر رحم کر۔ ہم مانتے ہیں کہ بُری طرح بے وفا ہو گئے ہیں، ہم نے تیرا ہی گناہ کیا ہے۔ 8 اے اللہ، تُو اسرائیل کی اُمید ہے، تُو ہی مصیبت کے وقت اُسے چھٹکارا دیتا ہے۔ تو پھر ہمارے ساتھ تیرا سلوک ملک میں اجنبی کا سا کیوں ہے؟ تُو رات کو کبھی اِدھر کبھی اُدھر ٹھہرنے والے مسافر جیسا کیوں ہے؟ 9 تُو کیوں اُس آدمی کی مانند ہے جو اچانک دم بخود ہو جاتا ہے، اُس سورمے کی مانند جو بےبس ہو کر بچا نہیں سکتا۔ اے رب، تُو تو ہمارے درمیان ہی رہتا ہے، اور ہم پر تیرے ہی نام کا ٹھپا لگا ہے۔ ہمیں ترک نہ کر!

اِس قوم کے لئے دعا مت کرنا

10 لیکن رب اِس قوم کے بارے میں فرماتا ہے، "یہ لوگ آوارہ پھرنے کے شوقین ہیں، یہ اپنے پاؤں کو روک ہی نہیں سکتے۔ مَیں اُن سے ناخوش ہوں۔ اب مجھے اُن کے غلط کام یاد رہیں گے، اب مَیں اُن کے گناہوں کی سزا دوں گا۔" 11 رب مزید مجھ سے ہم کلام ہوا، "اِس قوم کی بہبودی کے لئے دعا مت کرنا۔ 12 گو

یہ روزہ بھی رکھیں تو بھی مَیں اِن کی التجاؤں پر دھیان نہیں دوں گا۔ گو یہ بھسم ہونے والی اور غلہ کی قربانیاں پیش بھی کریں تو بھی مَیں اِن سے خوش نہیں ہوں گا بلکہ اِنہیں کال، تلوار اور بیماریوں سے نیست و نابود کر دوں گا۔"

13 یہ سن کر مَیں نے اعتراض کیا، "اے رب قادرِ مطلق، نبی اِنہیں بتاتے آئے ہیں، 'نہ قتل و غارت کا خطرہ ہو گا، نہ کال پڑے گا بلکہ مَیں یہیں تمہارے لئے امن و امان کا پکا بندوبست کر لوں گا'۔"

14 رب نے جواب دیا، "نبی میرا نام لے کر جھوٹی پیش گوئیاں بیان کر رہے ہیں۔ مَیں نے نہ اُنہیں بھیجا، نہ اُنہیں کوئی ذمہ داری دی اور نہ اُن سے ہم کلام ہوا۔ یہ تمہیں جھوٹی رویائیں، فضول پیش گوئیاں اور اپنے دل کے وہم سناتے رہے ہیں۔" 15 چنانچہ رب فرماتا ہے، "یہ نبی تلوار اور کال کی زد میں آ کر مر جائیں گے۔ کیونکہ گو مَیں نے اُنہیں نہیں بھیجا تو بھی یہ میرے نام میں نبوّت کر کے کہتے ہیں کہ ملک میں نہ قتل و غارت کا خطرہ ہو گا، نہ کال پڑے گا۔ 16 اور جن لوگوں کو وہ اپنی نبوّتیں سناتے رہے ہیں وہ تلوار اور کال کا شکار بن جائیں گے، اُن کی لاشیں یروشلم کی گلیوں میں پھینک دی جائیں گی۔ اُنہیں دفنانے والا کوئی نہیں ہو گا، نہ اُن کو، نہ اُن کی بیویوں کو اور نہ اُن کے بیٹے بیٹیوں کو۔ یوں مَیں اُن پر اُن کی اپنی بدکاری نازل کروں گا۔

اے رب، ہمیں معاف کر!

17 اے یرمیاہ، اُنہیں یہ کلام سنا، 'دن رات میرے آنسو بہہ رہے ہیں۔ وہ رُک نہیں سکتے، کیونکہ میری قوم، میری کنواری بیٹی کو گہری چوٹ لگ گئی ہے، ایسا زخم جو بھر نہیں سکتا۔ 18 دیہات میں جا کر مجھے وہ سب نظر آتے ہیں جو تلوار سے قتل کئے گئے ہیں۔ جب مَیں شہر میں واپس آتا ہوں تو چاروں طرف کال کے بُرے اثرات دکھائی دیتے ہیں۔ نبی اور امام ملک میں مارے مارے پھر رہے ہیں، اور اُنہیں معلوم نہیں کہ کیا کریں'۔"

19 اے رب، کیا تُو نے یہوداہ کو سراسر رد کیا ہے؟ کیا تجھے صیون سے اِتنی گھن آتی ہے؟ تُو نے ہمیں اِتنی بار کیوں مارا کہ ہمارا علاج ناممکن ہو گیا ہے؟ ہم امن و امان کے انتظار میں رہے، لیکن حالات ٹھیک نہ ہوئے۔ ہم شفا پانے کی اُمید رکھتے تھے، لیکن اِس کے بجائے ہم پر دہشت چھا گئی۔

20 اے رب، ہم اپنی بےدینی اور اپنے باپ دادا کا قصور تسلیم کرتے ہیں۔ ہم نے تیرا ہی گناہ کیا ہے۔ 21 اپنے نام کی خاطر ہمیں حقیر نہ جان، اپنے جلالی تخت کی بےحرمتی ہونے نہ دے! ہمارے ساتھ اپنا عہد یاد کر، اُسے منسوخ نہ کر۔ 22 کیا دیگر اقوام کے دیوتاؤں میں سے کوئی ہے جو بارش برسا سکے؟ یا کیا آسمان خود ہی بارشیں زمین پر بھیج دیتا ہے؟ ہرگز نہیں، بلکہ تُو ہی یہ سب کچھ کرتا ہے، اے رب ہمارے خدا۔ اِسی لئے ہم تجھ پر اُمید رکھتے ہیں۔ تُو ہی نے یہ سارا انتظام قائم کیا ہے۔

سزا ضرور آئے گی، کیونکہ دیر ہو گئی ہے

15 پھر رب مجھ سے ہم کلام ہوا، "اب سے میرا دل اِس قوم کی طرف مائل نہیں ہو گا، خواہ موسیٰ اور سموایل میرے سامنے آ کر اُن کی شفاعت کیوں نہ کریں۔ اُنہیں میرے حضور سے نکال

دے، وہ چلے جائیں! 2 اگر وہ تجھ سے پوچھیں، 'ہم کدھر جائیں؟' تو اُنہیں جواب دے، 'رب فرماتا ہے کہ جسے مرنا ہے وہ مرے، جسے تلوار کی زد میں آنا ہے وہ تلوار کا لقمہ بنے، جسے بھوکے مرنا ہے وہ بھوکے مرے، جسے قید میں جانا ہے وہ قید ہو جائے'۔''

3 رب فرماتا ہے، ''مَیں اُنہیں چار قسم کی سزا دوں گا۔ ایک، تلوار اُنہیں قتل کرے گی۔ دوسرے، کُتے اُن کی لاشیں گھسیٹ کر لے جائیں گے۔ تیسرے اور چوتھے، پرندے اور درندے اُنہیں کھا کھا کر ختم کر دیں گے۔ 4 جب مَیں اپنی قوم سے نپٹ لوں گا تو دنیا کے تمام ممالک اُس کی حالت دیکھ کر کانپ اُٹھیں گے۔ اُن کے رونگٹے کھڑے ہو جائیں گے جب وہ یہوداہ کے بادشاہ منسّی بن حِزقیاہ کی اُن شریر حرکتوں کا انجام دیکھیں گے جو اُس نے یروشلم میں کی ہیں۔

5 اے یروشلم، کون تجھ پر ترس کھائے گا، کون ہم دردی کا اظہار کرے گا؟ کون تیرے گھر آ کر تیرا حال پوچھے گا؟'' 6 رب فرماتا ہے، ''تُو نے مجھے رد کیا، اپنا منہ مجھ سے پھیر لیا ہے۔ اب مَیں اپنا ہاتھ تیرے خلاف بڑھا کر تجھے تباہ کر دوں گا۔ کیونکہ مَیں ہم دردی دکھاتے دکھاتے تنگ آ گیا ہوں۔

7 جس طرح گندم کو ہَوا میں اُچھال کر بھوسے سے الگ کیا جاتا ہے اُسی طرح مَیں اُنہیں ملک کے دروازوں کے سامنے پھٹکوں گا۔ چونکہ میری قوم نے اپنے غلط راستوں کو ترک نہ کیا اِس لئے مَیں اُسے بےاولاد بنا کر برباد کر دوں گا۔ 8 اُس کی بیوائیں سمندر کی ریت جیسی بےشمار ہوں گی۔ دوپہر کے وقت ہی مَیں نوجوانوں کی ماؤں پر تباہی نازل کروں گا، اچانک ہی اُن پر پیچ و تاب اور دہشت چھا جائے گی۔ 9 سات بچوں کی ماں نڈھال ہو کر جان سے ہاتھ دھو بیٹھے گی۔ دن کے وقت ہی اُس کا سورج ڈوب جائے گا، اُس کا فخر اور عزت جاتی رہے گی۔ جو لوگ بچ جائیں گے اُنہیں مَیں دشمن کے آگے آگے تلوار سے مار ڈالوں گا۔'' یہ رب کا فرمان ہے۔

یرمیاہ رب سے شکایت کرتا ہے

10 اے میری ماں، مجھ پر افسوس! افسوس کہ تُو نے مجھ جیسے شخص کو جنم دیا جس کے ساتھ پورا ملک جھگڑتا اور لڑتا ہے۔ گو مَیں نے نہ اُدھار دیا نہ لیا تو بھی سب مجھ پر لعنت کرتے ہیں۔ 11 رب نے جواب دیا، ''یقیناً مَیں تجھے مضبوط کر کے اپنا اچھا مقصد پورا کروں گا۔ یقیناً مَیں ہونے دوں گا کہ مصیبت کے وقت دشمن تجھ سے منت کرے۔

12 کیونکہ کوئی اُس لوہے کو توڑ نہیں سکے گا جو شمال سے آئے گا، ہاں لوہے اور پیتل کا وہ سریا توڑا نہیں جائے گا۔ 13 مَیں تیرے خزانے دشمن کو مفت میں دوں گا۔ تجھے تمام گناہوں کا اجر ملے گا جب وہ پورے ملک میں تیری دولت لُوٹنے آئے گا۔ 14 تب مَیں تجھے دشمن کے ذریعے ایک ملک میں پہنچا دوں گا جس سے تُو ناواقف ہے۔ کیونکہ میرے غضب کی بھڑکتی آگ تجھے بھسم کر دے گی۔''

15 اے رب، تُو سب کچھ جانتا ہے۔ مجھے یاد کر، میرا خیال کر، تعاقب کرنے والوں سے میرا انتقام لے! اُنہیں یہاں تک برداشت نہ کر کہ آخرکار میرا صفایا ہو جائے۔ اِسے دھیان میں رکھ کہ میری رُسوائی تیری ہی خاطر ہو رہی ہے۔ 16 اے رب، لشکروں کے خدا، جب بھی تیرا کلام مجھ پر نازل ہوا تو مَیں نے اُسے ہضم کیا، اور میرا دل اُس سے خوش و خرم ہوا۔ کیونکہ

مجھ پر تیرے ہی نام کا ٹھپا لگا ہے۔ 17 جب دیگر لوگ رنگ رلیوں میں اپنے دل بہلاتے تھے تو مَیں کبھی اُن کے ساتھ نہ بیٹھا، کبھی اُن کی باتوں سے لطف اندوز نہ ہوا۔ نہیں، تیرا ہاتھ مجھ پر تھا، اِس لئے مَیں دوسروں سے دُور ہی بیٹھا رہا۔ کیونکہ تُو نے میرے دل کو قوم پر قہر سے بھر دیا تھا۔ 18 کیا وجہ ہے کہ میرا درد کبھی ختم نہیں ہوتا، کہ میرا زخم لاعلاج ہے اور کبھی نہیں بھرتا؟ تُو میرے لئے فریب دہ چشمہ بن گیا ہے، ایسی ندی جس کے پانی پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا۔

19 رب جواب میں فرماتا ہے، ”اگر تُو میرے پاس واپس آئے تو مَیں تجھے واپس آنے دوں گا، اور تُو دوبارہ میرے سامنے حاضر ہو سکے گا۔ اور اگر تُو فضول باتیں نہ کرے بلکہ میرے لائق الفاظ بولے تو میرا ترجمان ہو گا۔ لازم ہے کہ لوگ تیری طرف رجوع کریں، لیکن خبردار، کبھی اُن کی طرف رجوع نہ کر!“ 20 رب فرماتا ہے، ”مَیں تجھے پیتل کی مضبوط دیوار بنا دوں گا تاکہ تُو اِس قوم کا سامنا کر سکے۔ یہ تجھ سے لڑیں گے لیکن تجھ پر غالب نہیں آئیں گے، کیونکہ مَیں تیرے ساتھ ہوں، مَیں تیری مدد کر کے تجھے بچائے رکھوں گا۔ 21 مَیں تجھے بےدینوں کے ہاتھ سے بچاؤں گا اور فدیہ دے کر ظالموں کی گرفت سے چھڑاؤں گا۔“

یرمیاہ کو شادی کرنے کی اجازت نہیں

16 رب مجھ سے ہم کلام ہوا، 2 ”اِس مقام میں نہ تیری شادی ہو، نہ تیرے بیٹے بیٹیاں پیدا ہو جائیں۔“ 3 کیونکہ رب یہاں پیدا ہونے والے بیٹے بیٹیوں اور اُن کے ماں باپ کے بارے میں فرماتا ہے، 4 ”وہ مہلک بیماریوں سے مر کر کھیتوں میں گوبر کی طرح پڑے رہیں گے۔ نہ کوئی اُن پر ماتم کرے گا، نہ اُنہیں دفنائے گا، کیونکہ وہ تلوار اور کال سے ہلاک ہو جائیں گے، اور اُن کی لاشیں پرندوں اور درندوں کی خوراک بن جائیں گی۔“

5 رب فرماتا ہے، ”ایسے گھر میں مت جانا جس میں کوئی فوت ہو گیا ہے۔[a] اُس میں نہ ماتم کرنے کے لئے، نہ افسوس کرنے کے لئے داخل ہونا۔ کیونکہ اب سے مَیں اِس قوم پر اپنی سلامتی، مہربانی اور رحم کا اظہار نہیں کروں گا۔“ یہ رب کا فرمان ہے۔ 6 ”اِس ملک کے باشندے مر جائیں گے، خواہ بڑے ہوں یا چھوٹے۔ اور نہ کوئی اُنہیں دفنائے گا، نہ ماتم کرے گا۔ کوئی نہیں ہو گا جو غم کے مارے اپنی جِلد کو کاٹے یا اپنے سر کو مُنڈوائے۔ 7 کسی کا باپ یا ماں بھی انتقال کر جائے تو بھی لوگ ماتم کرنے والے گھر میں نہیں جائیں گے، نہ تسلی دینے کے لئے جنازے کے کھانے پینے میں شریک ہوں گے۔ 8 ایسے گھر میں بھی داخل نہ ہونا جہاں لوگ ضیافت کر رہے ہیں۔ اُن کے ساتھ کھانے پینے کے لئے مت بیٹھنا۔“ 9 کیونکہ رب الافواج جو اسرائیل کا خدا ہے فرماتا ہے، ”تمہارے جیتے جی، ہاں تمہارے دیکھتے دیکھتے مَیں یہاں خوشی و شادمانی کی آوازیں بند کر دوں گا۔ اب سے دُولھا دُلھن کی آوازیں خاموش ہو جائیں گی۔

10 جب تُو اِس قوم کو یہ سب کچھ بتائے گا تو لوگ پوچھیں گے، ’رب اِتنی بڑی آفت ہم پر لانے پر کیوں تُلا ہوا ہے؟ ہم سے کیا جرم ہوا ہے؟ ہم نے رب اپنے خدا کا کیا گناہ کیا ہے؟‘ 11 اُنہیں جواب دے، ’وجہ یہ ہے کہ تمہارے باپ دادا نے مجھے ترک کر دیا۔ وہ

[a] لفظی ترجمہ: جس میں جنازے کا کھانا کھلایا جا رہا ہے۔

میری شریعت کے تابع نہ رہے بلکہ مجھے چھوڑ کر اجنبی معبودوں کے پیچھے لگ گئے اور اُن ہی کی خدمت اور پوجا کرنے لگے۔ [12] لیکن تم اپنے باپ دادا کی نسبت کہیں زیادہ غلط کام کرتے ہو۔ دیکھو، میری کوئی نہیں سنتا بلکہ ہر ایک اپنے شریر دل کی ضد کے مطابق زندگی گزارتا ہے۔ [13] اِس لئے مَیں تمہیں اِس ملک سے نکال کر ایک ایسے ملک میں پھینک دوں گا جس سے نہ تم اور نہ تمہارے باپ دادا واقف تھے۔ وہاں تم دن رات اجنبی معبودوں کی خدمت کرو گے، کیونکہ اُس وقت مَیں تم پر رحم نہیں کروں گا۔‘‘

جلاوطنی سے واپسی

[14] لیکن رب یہ بھی فرماتا ہے، ’’ایسا وقت آنے والا ہے کہ لوگ قسم کھاتے وقت نہیں کہیں گے، ’رب کی حیات کی قسم جو اسرائیلیوں کو مصر سے نکال لایا۔‘ [15] اِس کے بجائے وہ کہیں گے، ’رب کی حیات کی قسم جو اسرائیلیوں کو شمالی ملک اور اُن دیگر ممالک سے نکال لایا جن میں اُس نے اُنہیں منتشر کر دیا تھا۔‘ کیونکہ مَیں اُنہیں اُس ملک میں واپس لاؤں گا جو مَیں نے اُن کے باپ دادا کو دیا تھا۔‘‘

آنے والی سزا

[16] لیکن موجودہ حال کے بارے میں رب فرماتا ہے، ’’مَیں بہت سے ماہی گیر بھیج دوں گا جو جال ڈال کر اُنہیں پکڑیں گے۔ اِس کے بعد مَیں متعدد شکاری بھیج دوں گا جو اُن کا تعاقب کر کے اُنہیں ہر جگہ پکڑیں گے، خواہ وہ کسی پہاڑ یا ٹیلے پر چھپ گئے ہوں، خواہ چٹانوں کی کسی دراڑ میں۔ [17] کیونکہ اُن کی تمام حرکتیں مجھے نظر آتی ہیں۔ میرے سامنے وہ چھپ نہیں سکتے، اور اُن کا قصور میرے سامنے پوشیدہ نہیں ہے۔ [18] اب مَیں اُنہیں اُن کے گناہوں کی دُگنی سزا دوں گا، کیونکہ اُنہوں نے اپنے بے جان بُتوں اور گھنونی چیزوں سے میری موروثی زمین کو بھر کر میرے ملک کی بےحرمتی کی ہے۔‘‘

یرمیاہ کا رب پر اعتماد

[19] اے رب، تُو میری قوت اور میرا قلعہ ہے، مصیبت کے دن مَیں تجھ میں پناہ لیتا ہوں۔ دنیا کی انتہا سے اقوام تیرے پاس آ کر کہیں گی، ’’ہمارے باپ دادا کو میراث میں جھوٹ ہی ملا، ایسے بےکار بُت جو اُن کی مدد نہ کر سکے۔ [20] انسان کس طرح اپنے لئے خدا بنا سکتا ہے؟ اُس کے بُت تو خدا نہیں ہیں۔‘‘

[21] رب فرماتا ہے، ’’چنانچہ اِس بار مَیں اُنہیں صحیح پہچان عطا کروں گا۔ وہ میری قوت اور طاقت کو پہچان لیں گے، اور وہ جان لیں گے کہ میرا نام رب ہے۔

یہوداہ کا گناہ اور اُس کی سزا

17 اے یہوداہ کے لوگو، تمہارا گناہ تمہاری زندگیوں کا اَن مٹ حصہ بن گیا ہے۔ اُسے ہیرے کی نوک رکھنے والے لوہے کے آلے سے تمہارے دلوں کی تختیوں اور تمہاری قربان گاہوں کے سینگوں پر کندہ کیا گیا ہے۔ [2] نہ صرف تم بلکہ تمہارے بچے بھی اپنی قربان گاہوں اور اسیرت دیوی کے کھمبوں کو یاد کرتے ہیں، خواہ وہ گھنے درختوں کے سائے میں یا اونچی جگہوں پر کیوں نہ ہوں۔ [3] اے میرے پہاڑ جو دیہات سے گھرا ہوا ہے، تیرے پورے ملک پر گناہ کا

اثر ہے، اِس لئے مَیں ہونے دوں گا کہ سب کچھ لُوٹ لیا جائے گا۔ تیرا مال، تیرے خزانے اور تیری اونچی جگہوں کی قربان گاہیں سب چھین لی جائیں گی۔

[4] اپنے قصور کے سبب سے تجھے اپنی موروثی ملکیت چھوڑنی پڑے گی، وہ ملکیت جو تجھے میری طرف سے ملی تھی۔ مَیں تجھے تیرے دشمنوں کا غلام بنا دوں گا، اور تُو ایک نامعلوم ملک میں بسے گا۔ کیونکہ تم لوگوں نے مجھے طیش دلایا ہے، اور اب تم پر میرا غضب کبھی نہ بجھنے والی آگ کی طرح بھڑکتا رہے گا۔"

مختلف فرمان

[5] رب فرماتا ہے، "اُس پر لعنت جس کا دل رب سے دُور ہو کر صرف انسان اور اُسی کی طاقت پر بھروسا رکھتا ہے۔ [6] وہ ریگستان میں جھاڑی کی مانند ہو گا، اُسے کسی بھی اچھی چیز کا تجربہ نہیں ہو گا بلکہ وہ بیابان کے ایسے پتھریلے اور کلر والے علاقوں میں بسے گا جہاں کوئی اَور نہیں رہتا۔ [7] لیکن مبارک ہے وہ جو رب پر بھروسا رکھتا ہے، جس کا اعتماد اُسی پر ہے۔ [8] وہ پانی کے کنارے پر لگے اُس درخت کی مانند ہے جس کی جڑیں نہر تک پھیلی ہوئی ہیں۔ جھلسانے والی گرمی بھی آئے تو اُسے ڈر نہیں، بلکہ اُس کے پتے ہرے بھرے رہتے ہیں۔ کال بھی پڑے تو وہ پریشان نہیں ہوتا بلکہ وقت پر پھل لاتا رہتا ہے۔

[9] دل حد سے زیادہ فریب دہ ہے، اور اُس کا علاج ناممکن ہے۔ کون اُس کا صحیح علم رکھتا ہے؟ [10] مَیں، رب ہی دل کی تفتیش کرتا ہوں۔ مَیں ہر ایک کی باطنی حالت جانچ کر اُسے اُس کے چال چلن اور عمل کا مناسب اجر دیتا ہوں۔

[11] جس شخص نے غلط طریقے سے دولت جمع کی ہے وہ اُس تیتر کی مانند ہے جو کسی دوسرے کے انڈوں پر بیٹھ جاتا ہے۔ کیونکہ زندگی کے عروج پر اُسے سب کچھ چھوڑنا پڑے گا، اور آخرکار اُس کی حماقت سب پر ظاہر ہو جائے گی۔"

[12] ہمارا مقدِس اللہ کا جلالی تخت ہے جو ازل سے عظیم ہے۔ [13] اے رب، تُو ہی اسرائیل کی اُمید ہے۔ تجھے ترک کرنے والے سب شرمندہ ہو جائیں گے۔ تجھ سے دُور ہونے والے خاک میں ملائے جائیں گے، کیونکہ اُنہوں نے رب کو چھوڑ دیا ہے جو زندگی کے پانی کا سرچشمہ ہے۔

مدد کے لئے یرمیاہ کی درخواست

[14] اے رب، تُو ہی مجھے شفا دے تو مجھے شفا ملے گی۔ تُو ہی مجھے بچا تو مَیں بچوں گا۔ کیونکہ تُو ہی میرا فخر ہے۔ [15] لوگ مجھ سے پوچھتے رہتے ہیں، "رب کا جو کلام تُو نے پیش کیا وہ کہاں ہے؟ اُسے پورا ہونے دے!" [16] اے اللہ، تُو نے مجھے اپنی قوم کا گلہ بان بنایا ہے، اور مَیں نے یہ ذمہ داری کبھی نہیں چھوڑی۔ مَیں نے کبھی خواہش نہیں رکھی کہ مصیبت کا دن آئے۔ تُو یہ سب کچھ جانتا ہے، جو بھی بات میرے منہ سے نکلی ہے وہ تیرے سامنے ہے۔ [17] اب میرے لئے دہشت کا باعث نہ بن! مصیبت کے دن مَیں تجھ میں ہی پناہ لیتا ہوں۔ [18] میرا تعاقب کرنے والے شرمندہ ہو جائیں، لیکن میری رُسوائی نہ ہو۔ اُن پر دہشت چھا جائے، لیکن مَیں اِس سے بچا رہوں۔ اُن پر مصیبت کا دن نازل کر، اُن کو دو بار کچل کر خاک میں ملا دے۔

سبت کا دن مناؤ

[19] رب مجھ سے ہم کلام ہوا، ”شہر کے عوامی دروازے میں کھڑا ہو جا، جسے یہوداہ کے بادشاہ استعمال کرتے ہیں جب شہر میں آتے اور اُس سے نکلتے ہیں۔ اِسی طرح یروشلم کے دیگر دروازوں میں بھی کھڑا ہو جا۔ [20] وہاں لوگوں سے کہہ، ’اے دروازوں میں سے گزرنے والو، رب کا کلام سنو! اے یہوداہ کے بادشاہو اور یہوداہ اور یروشلم کے تمام باشندو، میری طرف کان لگاؤ!

[21] رب فرماتا ہے کہ اپنی جان خطرے میں نہ ڈالو بلکہ دھیان دو کہ تم سبت کے دن مال و اسباب شہر میں نہ لاؤ اور اُسے اُٹھا کر شہر کے دروازوں میں داخل نہ ہو۔ [22] نہ سبت کے دن بوجھ اُٹھا کر اپنے گھر سے کہیں اَور لے جاؤ، نہ کوئی اَور کام کرو، بلکہ اُسے اِس طرح منانا کہ مخصوص و مقدّس ہو۔ مَیں نے تمہارے باپ دادا کو یہ کرنے کا حکم دیا تھا، [23] لیکن اُنہوں نے میری نہ سنی، نہ توجہ دی بلکہ اپنے موقف پر اَڑے رہے اور نہ میری سنی، نہ میری تربیت قبول کی۔

[24] رب فرماتا ہے کہ اگر تم واقعی میری سنو اور سبت کے دن اپنا مال و اسباب اِس شہر میں نہ لاؤ بلکہ آرام کرنے سے یہ دن مخصوص و مقدّس مانو [25] تو پھر آئندہ بھی داؤد کی نسل کے بادشاہ اور سردار اِس شہر کے دروازوں میں سے گزریں گے۔ تب وہ گھوڑوں اور رتھوں پر سوار ہو کر اپنے افسروں اور یہوداہ اور یروشلم کے باشندوں کے ساتھ شہر میں آتے جاتے رہیں گے۔ اگر تم سبت کو مانو تو یہ شہر ہمیشہ تک آباد رہے گا۔ [26] پھر پورے ملک سے لوگ یہاں آئیں گے۔ یہوداہ کے شہروں اور یروشلم کے گرد و نواح کے دیہات سے، بن یمین کے قبائلی علاقے سے، مغرب کے نشیبی پہاڑی علاقے سے، پہاڑی علاقے سے اور دشتِ نجب سے سب اپنی قربانیاں لا کر رب کے گھر میں پیش کریں گے۔ اُن کی تمام بھسم ہونے والی قربانیاں، ذبح، غلہ، بخور اور سلامتی کی قربانیاں رب کے گھر میں چڑھائی جائیں گی۔ [27] لیکن اگر تم میری نہ سنو اور سبت کا دن مخصوص و مقدّس نہ مانو تو پھر تمہیں سخت سزا ملے گی۔ اگر تم سبت کے دن اپنا مال و اسباب شہر میں لاؤ تو مَیں اِن ہی دروازوں میں ایک نہ بجھنے والی آگ لگا دوں گا جو جلتی جلتی یروشلم کے محلوں کو بھسم کر دے گی‘۔“

اللہ عظیم کمہار ہے

18

رب یرمیاہ سے ہم کلام ہوا، [2] ”اُٹھ اور کمہار کے گھر میں جا! وہاں مَیں تجھ سے ہم کلام ہوں گا۔“ [3] چنانچہ مَیں کمہار کے گھر میں پہنچ گیا۔ اُس وقت وہ چاک پر کام کر رہا تھا۔ [4] لیکن مٹی کا جو برتن وہ اپنے ہاتھوں سے تشکیل دے رہا تھا وہ خراب ہو گیا۔ یہ دیکھ کر کمہار نے اُسی مٹی سے نیا برتن بنا دیا جو اُسے زیادہ پسند تھا۔

[5] تب رب مجھ سے ہم کلام ہوا، [6] ”اے اسرائیل، کیا مَیں تمہارے ساتھ ویسا سلوک نہیں کر سکتا جیسا کمہار اپنے برتن سے کرتا ہے؟ جس طرح مٹی کمہار کے ہاتھ میں تشکیل پاتی ہے اُسی طرح تم میرے ہاتھ میں تشکیل پاتے ہو۔“ یہ رب کا فرمان ہے۔ [7] ”کبھی مَیں اعلان کرتا ہوں کہ کسی قوم یا سلطنت کو جڑ سے اُکھاڑ دوں گا، اُسے گرا کر تباہ کر دوں گا۔ [8] لیکن کئی بار یہ قوم اپنی غلط راہ کو ترک کر دیتی ہے۔ اِس صورت میں مَیں پچھتا کر اُس پر وہ آفت نہیں لاتا جو مَیں نے

لانے کو کہا تھا۔ 9 کبھی مَیں کسی قوم یا سلطنت کو پنیری کی طرح لگانے اور تعمیر کرنے کا اعلان بھی کرتا ہوں۔ 10 لیکن افسوس، کئی دفعہ یہ قوم میری نہیں سنتی بلکہ ایسا کام کرنے لگتی ہے جو مجھے ناپسند ہے۔ اِس صورت میں مَیں پچھتا کر اُس پر وہ مہربانی نہیں کرتا جس کا اعلان مَیں نے کیا تھا۔

11 اب یہوداہ اور یروشلم کے باشندوں سے مخاطب ہو کر کہہ، 'رب فرماتا ہے کہ مَیں تم پر آفت لانے کی تیاریاں کر رہا ہوں، مَیں نے تمہارے خلاف منصوبہ باندھ لیا ہے۔ چنانچہ ہر ایک اپنی غلط راہ سے ہٹ کر واپس آئے، ہر ایک اپنا چال چلن اور اپنا رویہ درست کرے۔' 12 لیکن افسوس، یہ اعتراض کریں گے، 'دفع کرو! ہم اپنے ہی منصوبے جاری رکھیں گے۔ ہر ایک اپنے شریر دل کی ضد کے مطابق ہی زندگی گزارے گا'۔"

قوم رب کو بھول گئی ہے

13 اِس لئے رب فرماتا ہے، "دیگر اقوام سے دریافت کرو کہ اُن میں کبھی ایسی بات سننے میں آئی ہے۔ کنواری اسرائیل سے نہایت گھنونا جرم ہوا ہے! 14 کیا لبنان کی پتھریلی چوٹیوں کی برف کبھی پگھل کر ختم ہو جاتی ہے؟ کیا دُور دراز چشموں سے بہنے والا برفیلا پانی کبھی تھم جاتا ہے؟ 15 لیکن میری قوم مجھے بھول گئی ہے۔ یہ لوگ باطل بُتوں کے سامنے بخور جلاتے ہیں، اُن چیزوں کے سامنے جن کے باعث وہ ٹھوکر کھا کر قدیم راہوں سے ہٹ گئے ہیں اور اب کچے راستوں پر چل رہے ہیں۔ 16 اِس لئے اُن کا ملک ویران ہو جائے گا، ایک ایسی جگہ جسے دوسرے اپنے مذاق کا نشانہ بنائیں گے۔ جو بھی گزرے اُس کے رونگٹے کھڑے ہو جائیں گے، وہ افسوس سے اپنا سر ہلائے گا۔ 17 دشمن آئے گا تو مَیں اپنی قوم کو اُس کے آگے آگے منتشر کروں گا۔ جس طرح گرد مشرقی ہَوا کے تیز جھونکوں سے اُڑ کر بکھر جاتی ہے اُسی طرح وہ تتر بتر ہو جائیں گے۔ جب آفت اُن پر نازل ہو گی تو مَیں اُن کی طرف رجوع نہیں کروں گا بلکہ اپنا منہ اُن سے پھیر لوں گا۔"

یرمیاہ کے خلاف سازش

18 یہ سن کر لوگ آپس میں کہنے لگے، "آؤ، ہم یرمیاہ کے خلاف منصوبے باندھیں، کیونکہ اُس کی باتیں صحیح نہیں ہیں۔ نہ امام شریعت کی ہدایت سے، نہ دانش مند اچھے مشوروں سے، اور نہ نبی اللہ کے کلام سے محروم ہو جائے گا۔ آؤ، ہم زبانی اُس پر حملہ کریں اور اُس کی باتوں پر دھیان نہ دیں، خواہ وہ کچھ بھی کیوں نہ کہے۔"

19 اے رب، مجھ پر توجہ دے اور اُس پر غور کر جو میرے مخالف کہہ رہے ہیں۔ 20 کیا انسان کو نیک کام کے بدلے میں بُرا کام کرنا چاہئے؟ کیونکہ اُنہوں نے مجھے پھنسانے کے لئے گڑھا کھود کر تیار کر رکھا ہے۔ یاد کر کہ مَیں نے تیرے حضور کھڑے ہو کر اُن کے لئے شفاعت کی تاکہ تیرا غضب اُن پر نازل نہ ہو۔ 21 اب ہونے دے کہ اُن کے بچے بھوکے مر جائیں اور وہ خود تلوار کی زد میں آئیں۔ اُن کی بیویاں بےاولاد اور شوہروں سے محروم ہو جائیں۔ اُن کے آدمیوں کو موت کے گھاٹ اُتارا جائے، اُن کے نوجوان جنگ میں لڑتے لڑتے ہلاک ہو جائیں۔ 22 اچانک اُن پر جنگی دستے لا تاکہ اُن کے گھروں سے چیخوں کی آوازیں بلند ہوں۔ کیونکہ اُنہوں نے مجھے پکڑنے کے لئے گڑھا

کھودا ہے، اُنہوں نے میرے پاؤں کو پھنسانے کے لئے میرے راستے میں پھندے چھپا رکھے ہیں۔

23 اے رب، تُو اُن کی مجھے قتل کرنے کی تمام سازشیں جانتا ہے۔ اُن کا قصور معاف نہ کر، اور اُن کے گناہوں کو نہ مٹا بلکہ اُنہیں ہمیشہ یاد کر۔ ہونے دے کہ وہ ٹھوکر کھا کر تیرے سامنے گر جائیں۔ جب تیرا غضب نازل ہو گا تو اُن سے بھی نپٹ لے۔

قوم مٹی کے ٹوٹے ہوئے برتن کی مانند ہو گی

19 رب نے حکم دیا، ''کمہار کے پاس جا کر مٹی کا برتن خرید لے۔ پھر عوام کے کچھ بزرگوں اور چند ایک بزرگ اماموں کو اپنے ساتھ لے کر 2 شہر سے نکل جا۔ وادیٔ بن ہنوم میں چلا جا جو شہر کے دروازے بنام 'ٹھیکرے کا دروازہ' کے سامنے ہے۔ وہاں وہ کلام سنا جو مَیں تجھے سنانے کو کہوں گا۔ 3 اُنہیں بتا،

'اے یہوداہ کے بادشاہو اور یروشلم کے باشندو، رب کا کلام سنو! رب الافواج جو اسرائیل کا خدا ہے فرماتا ہے کہ مَیں اِس مقام پر ایسی آفت نازل کروں گا کہ جسے بھی اِس کی خبر ملے گی اُس کے کان بجیں گے۔ 4 کیونکہ اُنہوں نے مجھے ترک کر کے اِس مقام کو اجنبی معبودوں کے حوالے کر دیا ہے۔ جن بُتوں سے نہ اُن کے باپ دادا اور نہ یہوداہ کے بادشاہ کبھی واقف تھے اُن کے حضور اُنہوں نے قربانیاں پیش کیں۔ نیز، اُنہوں نے اِس جگہ کو بےقصوروں کے خون سے بھر دیا ہے۔ 5 اُنہوں نے اونچی جگہوں پر بعل دیوتا کے لئے قربان گاہیں تعمیر کیں تاکہ اپنے بیٹوں کو اُن پر جلا کر اُسے پیش کریں۔ مَیں نے یہ کرنے کا کبھی حکم نہیں دیا تھا۔ نہ مَیں نے کبھی اِس کا ذکر کیا، نہ کبھی میرے ذہن میں اِس کا خیال تک آیا۔

6 چنانچہ خبردار! رب فرماتا ہے کہ ایسا وقت آنے والا ہے جب یہ وادی ''توفت'' یا ''بن ہنوم'' نہیں کہلائے گی بلکہ ''وادیٔ قتل و غارت۔'' 7 اِس جگہ مَیں یہوداہ اور یروشلم کے منصوبے خاک میں ملا دوں گا۔ مَیں ہونے دوں گا کہ اُن کے دشمن اُنہیں موت کے گھاٹ اُتاریں، کہ جو اُنہیں جان سے مارنا چاہیں وہ اِس میں کامیاب ہو جائیں۔ تب مَیں اُن کی لاشوں کو پرندوں اور درندوں کو کھلا دوں گا۔ 8 مَیں اِس شہر کو ہول ناک طریقے سے تباہ کروں گا۔ تب دوسرے اُسے اپنے مذاق کا نشانہ بنائیں گے۔ جو بھی گزرے اُس کے رونگٹے کھڑے ہو جائیں گے۔ اُس کی تباہ شدہ حالت دیکھ کر وہ ''توبہ توبہ'' کہے گا۔ 9 جب اُن کا جانی دشمن شہر کا محاصرہ کرے گا تو اِتنا سخت کال پڑے گا کہ باشندے اپنے بچوں اور ایک دوسرے کو کھا جائیں گے۔'

10 پھر ساتھ والوں کی موجودگی میں مٹی کے برتن کو زمین پر پٹخ دے۔ 11 ساتھ ساتھ اُنہیں بتا، 'رب الافواج فرماتا ہے کہ جس طرح مٹی کا برتن پاش پاش ہو گیا ہے اور اُس کی مرمت ناممکن ہے اُسی طرح مَیں اِس قوم اور شہر کو بھی پاش پاش کر دوں گا۔ اُس وقت لاشوں کو توفت میں دفنایا جائے گا، کیونکہ کہیں اَور جگہ نہیں ملے گی۔ 12 اِس شہر اور اِس کے باشندوں کے ساتھ مَیں یہی سلوک کروں گا۔ مَیں اِس شہر کو توفت کی مانند بنا دوں گا۔ یہ رب کا فرمان ہے۔ 13 یروشلم کے گھر یہوداہ کے شاہی محلوں سمیت توفت کی طرح ناپاک ہو جائیں گے۔ ہاں، وہ تمام گھر ناپاک ہو جائیں گے جن کی چھتوں پر تمام آسمانی لشکر کے لئے بخور جلایا جاتا اور

اجنبی معبودوں کو مے کی نذریں پیش کی جاتی تھیں‘۔“

14 اِس کے بعد یرمیاہ وادیِ توفت سے واپس آیا جہاں رب نے اُسے نبوّت کرنے کے لئے بھیجا تھا۔ پھر وہ رب کے گھر کے صحن میں کھڑے ہو کر تمام لوگوں سے مخاطب ہوا، 15 ”رب الافواج جو اسرائیل کا خدا ہے فرماتا ہے کہ سنو! مَیں اِس شہر اور یہوداہ کے دیگر شہروں پر وہ تمام مصیبت لانے کو ہوں جس کا اعلان مَیں نے کیا ہے۔ کیونکہ تم اَڑ گئے ہو اور میری باتیں سننے کے لئے تیار ہی نہیں۔“

یرمیاہ فشحور امام سے ٹکرا جاتا ہے

20 اُس وقت ایک امام رب کے گھر میں تھا جس کا نام فشحور بن اِمّیر تھا۔ وہ رب کے گھر کا اعلیٰ افسر تھا۔ جب یرمیاہ کی یہ پیش گوئیاں اُس کے کانوں تک پہنچ گئیں 2 تو اُس نے یرمیاہ نبی کی پٹائی کروا کر اُس کے پاؤں کاٹھ میں ٹھونک دیئے۔ یہ کاٹھ رب کے گھر سے ملحق شہر کے اوپر والے دروازے بنام بن یمین میں تھا۔

3 اگلے دن فشحور نے اُسے آزاد کر دیا۔ تب یرمیاہ نے اُس سے کہا، ”رب نے آپ کا ایک نیا نام رکھا ہے۔ اب سے آپ کا نام فشحور نہیں ہے بلکہ ’چاروں طرف دہشت ہی دہشت۔‘ 4 کیونکہ رب فرماتا ہے، ’مَیں ہونے دوں گا کہ تُو اپنے لئے اور اپنے تمام دوستوں کے لئے دہشت کی علامت بنے گا۔ کیونکہ تُو اپنی آنکھوں سے اپنے دوستوں کی قتل و غارت دیکھے گا۔ مَیں یہوداہ کے تمام باشندوں کو بابل کے بادشاہ کے قبضے میں کر دوں گا جو بعض کو ملکِ بابل میں لے جائے گا اور بعض کو موت کے گھاٹ اُتار دے گا۔ 5 مَیں اِس شہر کی ساری دولت دشمن کے حوالے کر دوں گا، اور وہ اِس کی تمام پیداوار، قیمتی چیزیں اور شاہی خزانے لُوٹ کر ملکِ بابل لے جائے گا۔ 6 اے فشحور، تُو بھی اپنے گھر والوں سمیت ملکِ بابل میں جلاوطن ہو گا۔ وہاں تُو مر کر دفنایا جائے گا۔ اور نہ صرف تُو بلکہ تیرے وہ سارے دوست بھی جنہیں تُو نے جھوٹی پیش گوئیاں سنائی ہیں‘۔“

یرمیاہ کی رب سے شکایت

7 اے رب، تُو نے مجھے منوایا، اور مَیں مان گیا۔ تُو مجھے اپنے قابو میں لا کر مجھ پر غالب آیا۔ اب مَیں پورا دن مذاق کا نشانہ بنا رہتا ہوں۔ ہر ایک میری ہنسی اُڑاتا رہتا ہے۔ 8 کیونکہ جب بھی مَیں اپنا منہ کھولتا ہوں تو مجھے چلّا کر ’ظلم و تباہی‘ کا نعرہ لگانا پڑتا ہے۔ چنانچہ مَیں رب کے کلام کے باعث پورا دن گالیوں اور مذاق کا نشانہ بنا رہتا ہوں۔ 9 لیکن اگر مَیں کہوں، ”آئندہ مَیں نہ رب کا ذکر کروں گا، نہ اُس کا نام لے کر بولوں گا“ تو پھر اُس کا کلام آگ کی طرح میرے دل میں بھڑکنے لگتا ہے۔ اور یہ آگ میری ہڈیوں میں بند رہتی اور کبھی نہیں نکلتی۔ مَیں اِسے برداشت کرتے کرتے تھک گیا ہوں، یہ میرے بس کی بات نہیں رہی۔ 10 متعدد لوگوں کی سرگوشیاں میرے کانوں تک پہنچتی ہیں۔ وہ کہتے ہیں، ”چاروں طرف دہشت ہی دہشت؟ یہ کیا کہہ رہا ہے؟ اُس کی رپٹ لکھواؤ! آؤ، ہم اُس کی رپورٹ کریں۔“ میرے تمام نام نہاد دوست اِس انتظار میں ہیں کہ مَیں پھسل جاؤں۔ وہ کہتے ہیں، ”شاید وہ دھوکا کھا کر پھنس جائے اور ہم اُس پر غالب آ کر اُس سے انتقام لے سکیں۔“

[11] لیکن رب زبردست سورمے کی طرح میرے ساتھ ہے، اِس لئے میرا تعاقب کرنے والے مجھ پر غالب نہیں آئیں گے بلکہ خود ٹھوکر کھا کر گر جائیں گے۔ اُن کے منہ کالے ہو جائیں گے، کیونکہ وہ ناکام ہو جائیں گے۔ اُن کی رُسوائی ہمیشہ ہی یاد رہے گی اور کبھی نہیں مٹے گی۔ [12] اے رب الافواج، تُو راست باز کا معائنہ کر کے دل اور ذہن کو پرکھتا ہے۔ اب بخش دے کہ مَیں اپنی آنکھوں سے وہ انتقام دیکھوں جو تُو میرے مخالفوں سے لے گا۔ کیونکہ مَیں نے اپنا معاملہ تیرے ہی سپرد کر دیا ہے۔ [13] رب کی مدح سرائی کرو! رب کی تمجید کرو! کیونکہ اُس نے ضرورت مند کی جان کو شریروں کے ہاتھ سے بچا لیا ہے۔

مَیں کیوں پیدا ہوا؟

[14] اُس دن پر لعنت جب مَیں پیدا ہوا! وہ دن مبارک نہ ہو جب میری ماں نے مجھے جنم دیا۔ [15] اُس آدمی پر لعنت جس نے میرے باپ کو بڑی خوشی دلا کر اطلاع دی کہ تیرے بیٹا پیدا ہوا ہے! [16] وہ اُن شہروں کی مانند ہو جن کو رب نے بےرحمی سے خاک میں ملا دیا۔ اللہ کرے کہ صبح کے وقت اُسے چیخیں سنائی دیں اور دوپہر کے وقت جنگ کے نعرے۔ [17] کیونکہ اُسے مجھے اُسی وقت مار ڈالنا چاہئے تھا جب مَیں ابھی ماں کے پیٹ میں تھا۔ پھر میری ماں میری قبر بن جاتی، اُس کا پاؤں ہمیشہ تک بھاری رہتا۔ [18] مَیں کیوں ماں کے پیٹ میں سے نکلا؟ کیا صرف اِس لئے کہ مصیبت اور غم دیکھوں اور زندگی کے اختتام تک رُسوائی کی زندگی گزاروں؟

بابل کی فوج یروشلم پر فتح پائے گی

21 ایک دن صِدقیاہ بادشاہ نے فشحور بن ملکیاہ اور معسیاہ کے بیٹے صفنیاہ امام کو یرمیاہ کے پاس بھیج دیا۔ اُس کے پاس پہنچ کر اُنہوں نے کہا، [2] ”بابل کا بادشاہ نبوکدنضر ہم پر حملہ کر رہا ہے۔ شاید جس طرح رب نے ماضی میں کئی بار کیا اِس دفعہ بھی ہماری مدد کر کے نبوکدنضر کو معجزانہ طور پر یروشلم کو چھوڑنے پر مجبور کرے۔ رب سے اِس کے بارے میں دریافت کریں۔“

تب رب کا کلام یرمیاہ پر نازل ہوا، [3] اور اُس نے دونوں آدمیوں سے کہا، ”صِدقیاہ کو بتاؤ کہ [4] رب جو اسرائیل کا خدا ہے فرماتا ہے، ’بےشک شہر سے نکل کر بابل کی محاصرہ کرنے والی فوج اور اُس کے بادشاہ سے لڑو۔ لیکن مَیں تمہیں پیچھے دھکیل کر شہر میں پناہ لینے پر مجبور کروں گا۔ وہاں اُس کے بیچ میں ہی تم اپنے ہتھیاروں سمیت جمع ہو جاؤ گے۔ [5] مَیں خود اپنا ہاتھ بڑھا کر بڑی قدرت سے تمہارے ساتھ لڑوں گا، مَیں اپنے غصے اور طیش کا پورا اظہار کروں گا، میرا سخت غضب تم پر نازل ہو گا۔ [6] شہر کے باشندے میرے ہاتھ سے ہلاک ہو جائیں گے، خواہ انسان ہوں یا حیوان۔ مہلک وبا اُنہیں موت کے گھاٹ اُتار دے گی۔‘ [7] رب فرماتا ہے، ’اِس کے بعد مَیں یہوداہ کے بادشاہ صِدقیاہ کو اُس کے افسروں اور باقی باشندوں سمیت بابل کے بادشاہ نبوکدنضر کے حوالے کر دوں گا۔ وبا، تلوار اور کال سے بچنے والے سب اپنے جانی دشمن کے قابو میں آ جائیں گے۔ تب نبوکدنضر بےرحمی سے اُنہیں تلوار سے مار دے گا۔ نہ اُسے اُن پر ترس آئے گا، نہ وہ ہم دردی کا

اظہار کرے گا۔‘

[8] اِس قوم کو بتا کہ رب فرماتا ہے، ’مَیں تمہیں اپنی جان کو بچانے کا موقع فراہم کرتا ہوں۔ اِس سے فائدہ اُٹھاؤ، ورنہ تم مرو گے۔ [9] اگر تم تلوار، کال یا وبا سے مرنا چاہو تو اِس شہر میں رہو۔ لیکن اگر تم اپنی جان کو بچانا چاہو تو شہر سے نکل کر اپنے آپ کو بابل کی محاصرہ کرنے والی فوج کے حوالے کرو۔ جو کوئی یہ کرے اُس کی جان چھوٹ جائے گی۔‘[a]

[10] رب فرماتا ہے، ’مَیں نے اٹل فیصلہ کیا ہے کہ اِس شہر پر مہربانی نہیں کروں گا بلکہ اِسے نقصان پہنچاؤں گا۔ اِسے شاہِ بابل کے حوالے کر دیا جائے گا جو اِسے آگ لگا کر تباہ کرے گا۔‘

[11] یہوداہ کے شاہی خاندان سے کہہ، ’رب کا کلام سنو! [12] اے داؤد کے گھرانے، رب فرماتا ہے کہ ہر صبح لوگوں کا انصاف کرو۔ جسے لُوٹ لیا گیا ہو اُسے ظالم کے ہاتھ سے بچاؤ! ایسا نہ ہو کہ میرا غضب تمہاری شریر حرکتوں کی وجہ سے تم پر نازل ہو کر آگ کی طرح بھڑک اُٹھے اور کوئی نہ ہو جو اُسے بجھا سکے۔

[13] رب فرماتا ہے کہ اے یروشلم، تُو وادی کے اوپر اونچی چٹان پر رہ کر فخر کرتی ہے کہ کون ہم پر حملہ کرے گا، کون ہمارے گھروں میں گھُس سکتا ہے؟ لیکن اب مَیں خود تجھ سے نپٹ لوں گا۔ [14] رب فرماتا ہے کہ مَیں تمہاری حرکتوں کا پورا اجر دوں گا۔ مَیں یروشلم کے جنگل میں ایسی آگ لگا دوں گا جو اردگرد سب کچھ بھسم کر دے گی۔‘۔“

شاہی محل نذرِ آتش ہو جائے گا

22 رب نے فرمایا، ”شاہِ یہوداہ کے محل کے پاس جا کر میرا یہ کلام سنا، [2] ’اے یہوداہ کے بادشاہ، رب کا فرمان سن! اے تُو جو داؤد کے تخت پر بیٹھا ہے، اپنے ملازموں اور محل کے دروازوں میں آنے والے لوگوں سمیت میری بات پر غور کر! [3] رب فرماتا ہے کہ انصاف اور راستی قائم رکھو۔ جسے لُوٹ لیا گیا ہے اُسے ظالم کے ہاتھ سے چھڑاؤ۔ پردیسی، یتیم اور بیوہ کو مت دبانا، نہ اُن سے زیادتی کرنا، اور اِس جگہ بے قصور لوگوں کی خوں ریزی مت کرنا۔ [4] اگر تم احتیاط سے اِس پر عمل کرو تو آئندہ بھی داؤد کی نسل کے بادشاہ اپنے افسروں اور رعایا کے ساتھ رتھوں اور گھوڑوں پر سوار ہو کر اِس محل میں داخل ہوں گے۔ [5] لیکن اگر تم میری اِن باتوں کی نہ سنو تو میرے نام کی قسم! یہ محل ملبے کا ڈھیر بن جائے گا۔ یہ رب کا فرمان ہے۔

[6] کیونکہ رب شاہِ یہوداہ کے محل کے بارے میں فرماتا ہے کہ تُو جِلعاد جیسا خوش گوار اور لبنان کی چوٹی جیسا خوب صورت تھا۔ لیکن اب مَیں تجھے بیابان میں بدل دوں گا، تُو غیر آباد شہر کی مانند ہو جائے گا۔ [7] مَیں آدمیوں کو تجھے تباہ کرنے کے لئے مخصوص کر کے ہر ایک کو ہتھیار سے لیس کروں گا، اور وہ دیودار کے تیرے عمدہ شہ تیروں کو کاٹ کر آگ میں جھونک دیں گے۔ [8] تب متعدد قوموں کے افراد یہاں سے گزر کر پوچھیں گے کہ رب نے اِس جیسے بڑے شہر کے ساتھ ایسا سلوک کیوں کیا؟ [9] اُنہیں جواب دیا جائے گا، وجہ یہ ہے کہ اِنہوں نے رب اپنے خدا کا عہد ترک کر کے

[a] لفظی ترجمہ: وہ غنیمت کے طور پر اپنی جان کو بچائے گا۔

اجنبی معبودوں کی پوجا اور خدمت کی ہے‘۔“

یہوآخز بادشاہ واپس نہیں آئے گا

[10] اِس لئے گریہ و زاری نہ کرو کہ یوسیاہ بادشاہ کوچ کر گیا ہے بلکہ اُس پر ماتم کرو جسے جلاوطن کیا گیا ہے، کیونکہ وہ کبھی واپس نہیں آئے گا، کبھی اپنا وطن دوبارہ نہیں دیکھے گا۔

[11] کیونکہ رب یوسیاہ کے بیٹے اور جانشین سلّوم یعنی یہوآخز کے بارے میں فرماتا ہے، ”یہوآخز یہاں سے چلا گیا ہے اور کبھی واپس نہیں آئے گا۔ [12] جہاں اُسے گرفتار کر کے پہنچایا گیا ہے وہیں وہ وفات پائے گا۔ وہ یہ ملک دوبارہ کبھی نہیں دیکھے گا۔

یہویقیم پر الزام

[13] یہویقیم بادشاہ پر افسوس جو ناجائز طریقے سے اپنا گھر تعمیر کر رہا ہے، جو ناانصافی سے اُس کی دوسری منزل بنا رہا ہے۔ کیونکہ وہ اپنے ہم وطنوں کو مفت میں کام کرنے پر مجبور کر رہا ہے اور اُنہیں اُن کی محنت کا معاوضہ نہیں دے رہا۔ [14] وہ کہتا ہے، ’مَیں اپنے لئے کشادہ محل بنوا لوں گا جس کی دوسری منزل پر بڑے بڑے کمرے ہوں گے۔ مَیں گھر میں بڑی کھڑکیاں بنوا کر دیواروں کو دیودار کی لکڑی سے ڈھانپ دوں گا۔ اِس کے بعد مَیں اُسے سرخ رنگ سے آراستہ کروں گا۔‘ [15] کیا دیودار کی شاندار عمارتیں بنوانے سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ تُو بادشاہ ہے؟ ہرگز نہیں! تیرے باپ کو بھی کھانے پینے کی ہر چیز میسر تھی، لیکن اُس نے اِس کا خیال کیا کہ انصاف اور راستی قائم رہے۔ نتیجے میں اُسے برکت ملی۔ [16] اُس نے توجہ دی کہ غریبوں اور ضرورت مندوں کا حق مارا نہ جائے، اِسی لئے اُسے کامیابی حاصل ہوئی۔“ رب فرماتا ہے، ”جو اِسی طرح زندگی گزارے وہی مجھے صحیح طور پر جانتا ہے۔ [17] لیکن تُو فرق ہے۔ تیری آنکھیں اور دل ناجائز نفع کمانے پر تُلے رہتے ہیں۔ نہ تُو بےقصور کو قتل کرنے سے، نہ ظلم کرنے یا جبراً کچھ لینے سے جھجکتا ہے۔“

[18] چنانچہ رب یہوداہ کے بادشاہ یہویقیم بن یوسیاہ کے بارے میں فرماتا ہے، ”لوگ اُس پر ماتم نہیں کریں گے کہ ’ہائے میرے بھائی، ہائے میری بہن،‘ نہ وہ رو کر کہیں گے، ’ہائے، میرے آقا! ہائے، اُس کی شان جاتی رہی ہے۔‘ [19] اِس کے بجائے اُسے گدھے کی طرح دفنایا جائے گا۔ لوگ اُسے گھسیٹ کر باہر یروشلم کے دروازوں سے کہیں دُور پھینک دیں گے۔

یہویاکین بادشاہ کو دشمن کے حوالے کیا جائے گا

[20] اے یروشلم، لبنان پر چڑھ کر زار و قطار رو! بسن کی بلندیوں پر جا کر چیخیں مار! عباریم کے پہاڑوں کی چوٹیوں پر آہ و زاری کر! کیونکہ تیرے تمام عاشق[a] پاش پاش ہو گئے ہیں۔ [21] مَیں نے تجھے اُس وقت آگاہ کیا تھا جب تُو سکون سے زندگی گزار رہی تھی، لیکن تُو نے کہا، ’مَیں نہیں سنوں گی۔‘ تیری جوانی سے ہی تیرا یہی رویہ رہا۔ اُس وقت سے لے کر آج تک تُو نے میری نہیں سنی۔ [22] تیرے تمام گلہ بانوں کو آندھی اُڑا لے جائے گی، اور تیرے عاشق جلاوطن ہو جائیں گے۔ تب

[a] عاشق سے مراد یہوداہ کے اتحادی ہیں۔

تُو اپنی بُری حرکتوں کے باعث شرمندہ ہو جائے گی، کیونکہ تیری خوب رُسوائی ہو جائے گی۔ [23] بے شک اِس وقت تُو لبنان میں رہتی ہے اور تیرا بسیرا دیودار کے درختوں میں ہے۔ لیکن جلد ہی تُو آہیں بھر بھر کر دردِ زہ میں مبتلا ہو جائے گی، تُو جنم دینے والی عورت کی طرح پیچ و تاب کھائے گی۔‘‘

[24] رب فرماتا ہے، ’’اے یہوداہ کے بادشاہ یہویاکین بن یہویقیم، میری حیات کی قسم! خواہ تُو میرے دہنے ہاتھ کی مہردار انگوٹھی کیوں نہ ہوتا تو بھی مَیں تجھے اُتار کر پھینک دیتا۔[a] [25] مَیں تجھے اُس جانی دشمن کے حوالے کروں گا جس سے تُو ڈرتا ہے یعنی بابل کے بادشاہ نبوکدنضر اور اُس کی قوم کے حوالے۔ [26] مَیں تجھے تیری ماں سمیت ایک اجنبی ملک میں پھینک دوں گا۔ جہاں تم پیدا نہیں ہوئے وہیں وفات پاؤ گے۔ [27] تم وطن میں واپس آنے کے شدید آرزومند ہو گے لیکن اُس میں کبھی نہیں لوٹو گے۔‘‘

[28] لوگ اعتراض کرتے ہیں، ’’کیا یہ آدمی یہویاکین واقعی ایسا حقیر اور ٹوٹا پھوٹا برتن ہے جو کسی کو بھی پسند نہیں آتا؟ اُسے اپنے بچوں سمیت کیوں زور سے نکال کر کسی نامعلوم ملک میں پھینک دیا جائے گا؟‘‘

[29] اے ملک، اے ملک، اے ملک! رب کا پیغام سن! [30] رب فرماتا ہے، ’’رجسٹر میں درج کرو کہ یہ آدمی بےاولاد ہے، کہ یہ عمر بھر ناکام رہے گا۔ کیونکہ اُس کے بچوں میں سے کوئی داؤد کے تخت پر بیٹھ کر یہوداہ کی حکومت کرنے میں کامیاب نہیں ہو گا۔‘‘

رب قوم کے صحیح گلہ بان مقرر کرے گا

23 رب فرماتا ہے، ’’اُن گلہ بانوں پر افسوس جو میری چراگاہ کی بھیڑوں کو تباہ کر کے منتشر کر رہے ہیں۔‘‘ [2] اِس لئے رب جو اسرائیل کا خدا ہے فرماتا ہے، ’’اے میری قوم کو چَرانے والے گلہ بانو، مَیں تمہاری شریر حرکتوں کی مناسب سزا دوں گا، کیونکہ تم نے میری بھیڑوں کی فکر نہیں کی بلکہ اُنہیں منتشر کر کے تتر بتر کر دیا ہے۔‘‘ رب فرماتا ہے، ’’سنو، مَیں تمہاری شریر حرکتوں سے نپٹ لوں گا۔

[3] مَیں خود اپنے ریوڑ کی بچی ہوئی بھیڑوں کو جمع کروں گا۔ جہاں بھی مَیں نے اُنہیں منتشر کر دیا تھا، اُن تمام ممالک سے مَیں اُنہیں اُن کی اپنی چراگاہ میں واپس لاؤں گا۔ وہاں وہ پھلیں پھولیں گے، اور اُن کی تعداد بڑھتی جائے گی۔ [4] مَیں ایسے گلہ بانوں کو اُن پر مقرر کروں گا جو اُن کی صحیح گلہ بانی کریں گے۔ آئندہ نہ وہ خوف کھائیں گے، نہ گھبرا جائیں گے۔ ایک بھی گم نہیں ہو جائے گا۔‘‘ یہ رب کا فرمان ہے۔

رب صحیح بادشاہ مقرر کرے گا

[5] رب فرماتا ہے، ’’وہ وقت آنے والا ہے کہ مَیں داؤد کے لئے ایک راست باز کونپل پھوٹنے دوں گا، ایک ایسا بادشاہ جو حکمت سے حکومت کرے گا، جو ملک میں انصاف اور راستی قائم رکھے گا۔ [6] اُس کے دورِ حکومت میں یہوداہ کو چھٹکارا ملے گا اور اسرائیل محفوظ زندگی گزارے گا۔ وہ ’رب ہماری راست بازی‘ کہلائے گا۔

---

[a] یہاں اور آیت 28 کے عبرانی متن میں یہویاکین کا مترادف کونیاہ مستعمل ہے۔

7 چنانچہ وہ وقت آنے والا ہے جب لوگ قسم کھاتے وقت نہیں کہیں گے، 'رب کی حیات کی قسم جو اسرائیلیوں کو مصر سے نکال لایا۔' 8 اِس کے بجائے وہ کہیں گے، 'رب کی حیات کی قسم جو اسرائیلیوں کو شمالی ملک اور دیگر اُن تمام ممالک سے نکال لایا جن میں اُس نے اُنہیں منتشر کر دیا تھا۔' اُس وقت وہ دوبارہ اپنے ہی ملک میں بسیں گے۔" یہ رب کا فرمان ہے۔

جھوٹے نبیوں پر یقین مت کرنا

9 جھوٹے نبیوں کو دیکھ کر میرا دل ٹوٹ گیا ہے، میری تمام ہڈیاں لرز رہی ہیں۔ مَیں نشے میں دُھت آدمی کی مانند ہوں۔ مَے سے مغلوب شخص کی طرح مَیں رب اور اُس کے مقدّس الفاظ کے سبب سے ڈگمگا رہا ہوں۔

10 یہ ملک زناکاروں سے بھرا ہوا ہے، اِس لئے اُس پر اللہ کی لعنت ہے۔ زمین جھُلس گئی ہے، بیابان کی چراگاہوں کی ہریالی مُرجھا گئی ہے۔ نبی غلط راہ پر دوڑ رہے ہیں، اور جس میں وہ طاقت ور ہیں وہ ٹھیک نہیں۔ 11 رب فرماتا ہے، "نبی اور امام دونوں ہی بے دین ہیں۔ مَیں نے اپنے گھر میں بھی اُن کا بُرا کام پایا ہے۔ 12 اِس لئے جہاں بھی چلیں وہ پھسل جائیں گے، وہ اندھیرے میں ٹھوکر کھا کر گر جائیں گے۔ کیونکہ مَیں مقررہ وقت پر اُن پر آفت لاؤں گا۔" یہ رب کا فرمان ہے۔

13 "مَیں نے دیکھا کہ سامریہ کے نبی بعل کے نام میں نبوّت کر کے میری قوم اسرائیل کو غلط راہ پر لائے۔ یہ قابلِ گھن ہے، 14 لیکن جو کچھ مجھے یروشلم کے نبیوں میں نظر آتا ہے وہ اُتنا ہی گھنونا ہے۔ وہ زنا کرتے اور جھوٹ کے پیروکار ہیں۔ ساتھ ساتھ وہ بدکاروں کی حوصلہ افزائی بھی کرتے ہیں، اور نتیجے میں کوئی بھی اپنی بدی سے باز نہیں آتا۔ میری نظر میں وہ سب سدوم کی مانند ہیں۔ ہاں، یروشلم کے باشندے عمورہ کے برابر ہیں۔" 15 اِس لئے رب اِن نبیوں کے بارے میں فرماتا ہے، "مَیں اُنہیں کڑوا کھانا کھلاؤں گا اور زہریلا پانی پلاؤں گا، کیونکہ یروشلم کے نبیوں نے پورے ملک میں بے دینی پھیلائی ہے۔"

16 رب الافواج فرماتا ہے، "نبیوں کی پیش گوئیوں پر دھیان مت دینا۔ وہ تمہیں فریب دے رہے ہیں۔ کیونکہ وہ رب کا کلام نہیں سناتے بلکہ محض اپنے دل میں سے اُبھرنے والی رویا پیش کرتے ہیں۔ 17 جو مجھے حقیر جانتے ہیں اُنہیں وہ بتاتے رہتے ہیں، 'رب فرماتا ہے کہ حالات صحیح سلامت رہیں گے۔' جو اپنے دلوں کی ضد کے مطابق زندگی گزارتے ہیں، اُن سب کو وہ تسلی دے کر کہتے ہیں، 'تم پر آفت نہیں آئے گی۔' 18 لیکن اُن میں سے کس نے رب کی مجلس میں شریک ہو کر وہ کچھ دیکھا اور سنا ہے جو رب بیان کر رہا ہے؟ کسی نے نہیں! کس نے توجہ دے کر اُس کا کلام سنا ہے؟ کسی نے نہیں!

19 دیکھو، رب کی غضب ناک آندھی چلنے لگی ہے، اُس کا تیزی سے گھومتا ہوا بگولا بے دینوں کے سروں پر منڈلا رہا ہے۔ 20 اور رب کا یہ غضب اُس وقت تک ٹھنڈا نہیں ہو گا جب تک اُس کے دل کا ارادہ تکمیل تک نہ پہنچ جائے۔ آنے والے دنوں میں تمہیں اِس کی پوری سمجھ آئے گی۔

21 یہ نبی دوڑ کر اپنی باتیں سناتے رہتے ہیں اگرچہ مَیں نے اُنہیں نہیں بھیجا۔ گو مَیں اُن سے ہم کلام نہیں ہوا تو بھی یہ پیش گوئیاں کرتے ہیں۔ 22 اگر یہ میری

مجلس میں شریک ہوتے تو میری قوم کو میرے الفاظ سنا کر اُسے اُس کے بُرے چال چلن اور غلط حرکتوں سے ہٹانے کی کوشش کرتے۔“

23رب فرماتا ہے، ”کیا مَیں صرف قریب کا خدا ہوں؟ ہرگز نہیں! مَیں دُور کا خدا بھی ہوں۔ 24 کیا کوئی میری نظر سے غائب ہو سکتا ہے؟ نہیں، ایسی جگہ ہے نہیں جہاں وہ مجھ سے چھپ سکے۔ آسمان و زمین مجھ سے معمور رہتے ہیں۔“ یہ رب کا فرمان ہے۔

25 ”اِن نبیوں کی باتیں مجھ تک پہنچ گئی ہیں۔ یہ میرا نام لے کر جھوٹ بولتے ہیں کہ مَیں نے خواب دیکھا ہے، خواب دیکھا ہے! 26 یہ نبی جھوٹی پیش گوئیاں اور اپنے دلوں کے وسوسے سنانے سے کب باز آئیں گے؟ 27 جو خواب وہ ایک دوسرے کو بتاتے ہیں اُن سے وہ چاہتے ہیں کہ میری قوم میرا نام یوں بھول جائے جس طرح اُن کے باپ دادا بعل کی پوجا کرنے سے میرا نام بھول گئے تھے۔“ 28 رب فرماتا ہے، ”جس نبی نے خواب دیکھا ہو وہ بےشک اپنا خواب بیان کرے، لیکن جس پر میرا کلام نازل ہوا ہو وہ وفاداری سے میرا کلام سنائے۔ بھوسے کا گندم سے کیا واسطہ ہے؟“

29رب فرماتا ہے، ”کیا میرا کلام آگ کی مانند نہیں؟ کیا وہ ہتھوڑے کی طرح چٹان کو ٹکڑے ٹکڑے نہیں کرتا؟“ 30 چنانچہ رب فرماتا ہے، ”اب مَیں اُن نبیوں سے نپٹ لوں گا جو ایک دوسرے کے پیغامات چُرا کر دعوےٰ کرتے ہیں کہ وہ میری طرف سے ہیں۔“ 31رب فرماتا ہے، ”مَیں اُن سے نپٹ لوں گا جو اپنے شخصی خیالات سنا کر دعوےٰ کرتے ہیں، ’یہ رب کا فرمان ہے‘۔“ 32رب فرماتا ہے، ”مَیں اُن سے نپٹ لوں گا جو جھوٹے خواب سنا کر میری قوم کو اپنی دھوکے بازی اور شیخی کی باتوں سے غلط راہ پر لاتے ہیں، حالانکہ مَیں نے اُنہیں نہ بھیجا، نہ کچھ کہنے کو کہا تھا۔ اُن لوگوں کا اِس قوم کے لئے کوئی بھی فائدہ نہیں۔“ یہ رب کا فرمان ہے۔

رب کے لئے تم بوجھ کا باعث ہو

33 ”اے یرمیاہ، اگر اِس قوم کے عام لوگ یا امام یا نبی تجھ سے پوچھیں، ’آج رب نے تجھ پر کلام کا کیا بوجھ نازل کیا ہے؟‘ تو جواب دے، ’رب فرماتا ہے کہ تم ہی مجھ پر بوجھ ہو! لیکن مَیں تمہیں اُتار پھینکوں گا۔‘ 34 اور اگر کوئی نبی، امام یا عام شخص دعوےٰ کرے، ’رب نے مجھ پر کلام کا بوجھ نازل کیا ہے‘ تو مَیں اُسے اُس کے گھرانے سمیت سزا دوں گا۔

35 اِس کے بجائے ایک دوسرے سے سوال کرو کہ ’رب نے کیا جواب دیا؟‘ یا ’رب نے کیا فرمایا؟‘ 36 آئندہ رب کے پیغام کے لئے لفظ ’بوجھ‘ استعمال نہ کرو، کیونکہ جو بھی بات تم کرو وہ تمہارا اپنا بوجھ ہو گی۔ کیونکہ تم زندہ خدا کے الفاظ کو توڑ مروڑ کر بیان کرتے ہو، اُس کلام کو جو رب الافواج ہمارے خدا نے نازل کیا ہے۔ 37 چنانچہ آئندہ نبی سے صرف اِتنا ہی پوچھو کہ ’رب نے تجھے کیا جواب دیا؟‘ یا ’رب نے کیا فرمایا؟‘ 38 لیکن اگر تم ’رب کا بوجھ‘ کہنے پر اصرار کرو تو رب کا جواب سنو! چونکہ تم کہتے ہو کہ ’مجھ پر رب کا بوجھ نازل ہوا ہے‘ گو مَیں نے یہ منع کیا تھا، 39 اِس لئے مَیں تمہیں اپنی یاد سے مٹا کر یروشلم سمیت اپنے حضور سے دُور پھینک دوں گا، گو مَیں نے خود یہ شہر تمہیں اور تمہارے باپ دادا کو فراہم کیا تھا۔ 40 مَیں تمہاری ابدی رُسوائی کراؤں گا، اور تمہاری شرمندگی

ہمیشہ تک یاد رہے گی۔“

انجیر کی دو ٹوکریاں

24 ایک دن رب نے مجھے رویا دکھائی۔ اُس وقت بابل کا بادشاہ نبوکدنضر یہوداہ کے بادشاہ یہویاکین[a] بن یہویقیم کو یہوداہ کے بزرگوں، کاری گروں اور لوہاروں سمیت بابل میں جلاوطن کر چکا تھا۔ رویا میں مَیں نے دیکھا کہ انجیروں سے بھری دو ٹوکریاں رب کے گھر کے سامنے پڑی ہیں۔ 2 ایک ٹوکری میں موسم کے شروع میں پکنے والے بہترین انجیر تھے جبکہ دوسری میں خراب انجیر تھے جو کھائے بھی نہیں جا سکتے تھے۔

3 رب نے مجھ سے سوال کیا، ”اے یرمیاہ، تجھے کیا نظر آتا ہے؟“ مَیں نے جواب دیا، ”مجھے انجیر نظر آتے ہیں۔ کچھ بہترین ہیں جبکہ دوسرے اِتنے خراب ہیں کہ اُنہیں کھایا بھی نہیں جا سکتا۔“

4 تب رب مجھ سے ہم کلام ہوا، 5 ”رب اسرائیل کا خدا فرماتا ہے کہ اچھے انجیر یہوداہ کے وہ لوگ ہیں جنہیں مَیں نے جلاوطن کر کے ملکِ بابل میں بھیجا ہے۔ اُنہیں مَیں مہربانی کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔ 6 کیونکہ اُن پر مَیں اپنے کرم کا اظہار کر کے اُنہیں اِس ملک میں واپس لاؤں گا۔ مَیں اُنہیں گراؤں گا نہیں بلکہ تعمیر کروں گا، اُنہیں جڑ سے اُکھاڑوں گا نہیں بلکہ پنیری کی طرح لگاؤں گا۔ 7 مَیں اُنہیں سمجھ دار دل عطا کروں گا تاکہ وہ مجھے جان لیں، وہ پہچان لیں کہ مَیں رب ہوں۔ تب وہ میری قوم ہوں گے اور مَیں اُن کا خدا ہوں گا، کیونکہ وہ پورے دل سے میرے پاس واپس آئیں گے۔

8 لیکن باقی لوگ اُن خراب انجیروں کی مانند ہیں جو کھائے نہیں جاتے۔ اُن کے ساتھ مَیں وہ سلوک کروں گا جو خراب انجیروں کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ اُن میں یہوداہ کا بادشاہ صِدقیاہ، اُس کے افسر، یروشلم اور یہوداہ میں بچے ہوئے لوگ اور مصر میں پناہ لینے والے سب شامل ہیں۔ 9 مَیں ہونے دوں گا کہ وہ دنیا کے تمام ممالک کے لئے دہشت اور آفت کی علامت بن جائیں گے۔ جہاں بھی مَیں اُنہیں منتشر کروں گا وہاں وہ عبرت انگیز مثال بن جائیں گے۔ ہر جگہ لوگ اُن کی بےعزتی، اُنہیں لعن طعن اور اُن پر لعنت کریں گے۔ 10 جب تک وہ اُس ملک میں سے مٹ نہ جائیں جو مَیں نے اُن کے باپ دادا کو دے دیا تھا اُس وقت تک مَیں اُن کے درمیان تلوار، کال اور مہلک بیماریاں بھیجتا رہوں گا۔“

ملکِ بابل میں 70 سال رہنے کی پیش گوئی

25 یہویقیم بن یوسیاہ کی حکومت کے چوتھے سال میں اللہ کا کلام یرمیاہ پر نازل ہوا۔ اُسی سال بابل کا بادشاہ نبوکدنضر تخت نشین ہوا تھا۔ یہ کلام یہوداہ کے تمام باشندوں کے بارے میں تھا۔ 2 چنانچہ یرمیاہ نبی نے یروشلم کے تمام باشندوں اور یہوداہ کی پوری قوم سے مخاطب ہو کر کہا،

3 ”23 سال سے رب کا کلام مجھ پر نازل ہوتا رہا ہے یعنی یوسیاہ بن امون کی حکومت کے تیرھویں سال سے لے کر آج تک۔ بار بار مَیں تمہیں پیغامات سناتا رہا ہوں، لیکن تم نے دھیان نہیں دیا۔ 4 میرے علاوہ رب دیگر تمام نبیوں کو بھی بار بار تمہارے پاس بھیجتا

[a] عبرانی میں یہویاکین کا مترادف یکونیاہ مستعمل ہے۔

رہا، لیکن تم نے نہ سنا، نہ توجہ دی، 5 گو میرے خادم تمہیں بار بار آگاہ کرتے رہے، 'توبہ کرو! ہر ایک اپنی غلط راہوں اور بُری حرکتوں سے باز آ کر واپس آئے۔ پھر تم ہمیشہ تک اُس ملک میں رہو گے جو رب نے تمہیں اور تمہارے باپ دادا کو عطا کیا تھا۔ 6 اجنبی معبودوں کی پیروی کر کے اُن کی خدمت اور پوجا مت کرنا! اپنے ہاتھوں کے بنائے ہوئے بُتوں سے مجھے طیش نہ دلانا، ورنہ مَیں تمہیں نقصان پہنچاؤں گا'۔"

7 رب فرماتا ہے، "افسوس! تم نے میری نہ سنی بلکہ مجھے اپنے ہاتھوں کے بنائے ہوئے بُتوں سے غصہ دلا کر اپنے آپ کو نقصان پہنچایا۔" 8 رب الافواج فرماتا ہے، "چونکہ تم نے میرے پیغامات پر دھیان نہ دیا، 9 اِس لئے مَیں شمال کی تمام قوموں اور اپنے خادم بابل کے بادشاہ نبوکدنضر کو بُلا لوں گا تاکہ وہ اِس ملک، اِس کے باشندوں اور گرد و نواح کے ممالک پر حملہ کریں۔ تب یہ صفحۂ ہستی سے یوں مٹ جائیں گے کہ لوگوں کے رونگٹے کھڑے ہو جائیں گے اور وہ اُن کا مذاق اُڑائیں گے۔ یہ علاقے دائمی کھنڈرات بن جائیں گے۔ 10 مَیں اُن کے درمیان خوشی و شادمانی اور دُولھے دُلھن کی آوازیں بند کر دوں گا۔ چکّیاں خاموش پڑ جائیں گی اور چراغ بجھ جائیں گے۔ 11 پورا ملک ویران و سنسان ہو جائے گا، چاروں طرف ملبے کے ڈھیر نظر آئیں گے۔ تب تم اور اردگرد کی قومیں 70 سال تک شاہِ بابل کی خدمت کرو گے۔

12 لیکن 70 سال کے بعد مَیں شاہِ بابل اور اُس کی قوم کو مناسب سزا دوں گا۔ مَیں ملکِ بابل کو یوں برباد کروں گا کہ وہ ہمیشہ تک ویران و سنسان رہے گا۔ 13 اُس وقت مَیں اُس ملک پر سب کچھ نازل کروں گا جو مَیں نے اُس کے بارے میں فرمایا ہے، سب کچھ پورا ہو جائے گا جو اِس کتاب میں درج ہے اور جس کی پیش گوئی یرمیاہ نے تمام اقوام کے بارے میں کی ہے۔ 14 اُس وقت اُنہیں بھی متعدد قوموں اور بڑے بڑے بادشاہوں کی خدمت کرنی پڑے گی۔ یوں مَیں اُنہیں اُن کی حرکتوں اور اعمال کا مناسب اجر دوں گا۔"

رب کے غضب کا پیالہ

15 رب جو اسرائیل کا خدا ہے مجھ سے ہم کلام ہوا، "دیکھ، میرے ہاتھ میں میرے غضب سے بھرا ہوا پیالہ ہے۔ اِسے لے کر اُن تمام قوموں کو پلا دے جن کے پاس مَیں تجھے بھیجتا ہوں۔ 16 جو بھی قوم یہ پیئے وہ میری تلوار کے آگے ڈگمگاتی ہوئی دیوانہ ہو جائے گی۔"

17 چنانچہ مَیں نے رب کے ہاتھ سے پیالہ لے کر اُسے اُن تمام اقوام کو پلا دیا جن کے پاس رب نے مجھے بھیجا۔ 18 پہلے یروشلم اور یہوداہ کے شہروں کو اُن کے بادشاہوں اور بزرگوں سمیت غضب کا پیالہ پینا پڑا۔ تب ملک ملبے کا ڈھیر بن گیا جسے دیکھ کر لوگوں کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ آج تک وہ مذاق اور لعنت کا نشانہ ہے۔

19 پھر یکے بعد دیگرے متعدد قوموں کو غضب کا پیالہ پینا پڑا۔ ذیل میں اُن کی فہرست ہے: مصر کا بادشاہ فرعون، اُس کے درباری، افسر، پوری مصری قوم 20 اور ملک میں بسنے والے غیر ملکی، ملکِ عُوض کے تمام بادشاہ،

فلستی بادشاہ اور اُن کے شہر اسقلون، غزہ اور عقرون، نیز فلستی شہر اشدود کا بچا کھچا حصہ،

21 ادوم، موآب اور عمون،

22 صور اور صیدا کے تمام بادشاہ، بحیرۂ روم کے ساحلی علاقے،

23 ددان، تیما اور بوز کے شہر، وہ قومیں جو ریگستان کے کنارے کنارے رہتی ہیں،

24 ملکِ عرب کے تمام بادشاہ، ریگستان میں مل کر بسنے والے غیرملکیوں کے بادشاہ،

25 زِمری، عیلام اور مادی کے تمام بادشاہ،

26 شمال کے دُور و نزدیک کے تمام بادشاہ۔

یکے بعد دیگرے دنیا کے تمام ممالک کو غضب کا پیالہ پینا پڑا۔ آخر میں شیشک کے بادشاہ[a] کو بھی یہ پیالہ پینا پڑا۔

27 پھر رب نے کہا، "اُنہیں بتا، 'رب الافواج جو اسرائیل کا خدا ہے فرماتا ہے کہ غضب کا پیالہ خوب پیو! اِتنا پیو کہ نشے میں آ کر قَے آنے لگے۔ اُس وقت تک پیتے جاؤ جب تک تم میری تلوار کے آگے گر کر پڑے نہ رہو۔' 28 اگر وہ تیرے ہاتھ سے پیالہ نہ لیں بلکہ اُسے پینے سے انکار کریں تو اُنہیں بتا، 'رب الافواج خود فرماتا ہے کہ پیو! 29 دیکھو، جس شہر پر میرے نام کا ٹھپا لگا ہے اُسی پر مَیں آفت لانے لگا ہوں۔ اگر مَیں نے اُسی سے شروع کیا تو پھر تم کس طرح بچے رہو گے؟ یقیناً تمہیں سزا ملے گی، کیونکہ مَیں نے طے کر لیا ہے کہ دنیا کے تمام باشندے تلوار کی زد میں آ جائیں'۔" یہ رب الافواج کا فرمان ہے۔

تمام اقوام کی عدالت

30 "اے یرمیاہ، اُنہیں یہ تمام پیش گوئیاں سنا کر بتا کہ رب بلندیوں سے دہاڑے گا۔ اُس کی مقدّس سکونت گاہ سے اُس کی کڑکتی آواز نکلے گی، وہ زور سے اپنی چراگاہ کے خلاف گرجے گا۔ جس طرح انگور کا رس نکالنے والے انگور کو روندتے وقت زور سے نعرے لگاتے ہیں اُسی طرح وہ نعرے لگائے گا، البتہ جنگ کے نعرے۔ کیونکہ وہ دنیا کے تمام باشندوں کے خلاف جنگ کے نعرے لگائے گا۔ 31 اُس کا شور دنیا کی انتہا تک گونجے گا، کیونکہ رب عدالت میں اقوام سے مقدمہ لڑے گا، وہ تمام انسانوں کا انصاف کر کے شریروں کو تلوار کے حوالے کر دے گا۔" یہ رب کا فرمان ہے۔

32 رب الافواج فرماتا ہے، "دیکھو، یکے بعد دیگرے تمام قوموں پر آفت نازل ہو رہی ہے، زمین کی انتہا سے زبردست طوفان آ رہا ہے۔ 33 اُس وقت رب کے مارے ہوئے لوگوں کی لاشیں دنیا کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک پڑی رہیں گی۔ نہ کوئی اُن پر ماتم کرے گا، نہ اُنہیں اُٹھا کر دفن کرے گا۔ وہ کھیت میں بکھرے گوبر کی طرح زمین پر پڑی رہیں گی۔

34 اے گلہ بانو، واویلا کرو! اے ریوڑ کے راہنماؤ، راکھ میں لوٹ پوٹ ہو جاؤ! کیونکہ وقت آ گیا ہے کہ تمہیں ذبح کیا جائے۔ تم گر کر نازک برتن کی طرح پاش پاش ہو جاؤ گے۔ 35 گلہ بان کہیں بھی بھاگ کر پناہ نہیں لے سکیں گے، ریوڑ کے راہنما بچ ہی نہیں سکیں گے۔ 36 سنو! گلہ بانوں کی چیخیں اور ریوڑ کے راہنماؤں کی آہیں! کیونکہ رب اُن کی چراگاہ کو تباہ کر رہا ہے۔ 37 پُرسکون مرغزاروں کا ستیاناس ہو گا جب رب کا سخت غضب نازل ہو گا، 38 جب رب جوان شیرِ ببر کی طرح اپنی چھپنے کی جگہ سے نکل کر لوگوں پر ٹوٹ پڑے گا۔ تب ظالم کی تیز تلوار اور رب کا شدید قہر

[a] غالباً اِس سے مراد بابل کا بادشاہ ہے۔

اُن کا ملک تباہ کرے گا۔"

رب کے گھر میں یرمیاہ کا پیغام

26 جب یہویقیم بن یوسیاہ یہوداہ کے تخت پر بیٹھ گیا تو تھوڑی دیر کے بعد رب کا کلام یرمیاہ پر نازل ہوا۔ 2 رب نے فرمایا، "اے یرمیاہ، رب کے گھر کے صحن میں کھڑا ہو کر اُن تمام لوگوں سے مخاطب ہو جو رب کے گھر میں سجدہ کرنے کے لئے یہوداہ کے دیگر شہروں سے آئے ہیں۔ اُنہیں میرا پورا پیغام سنا دے، ایک بات بھی نہ چھوڑ! 3 شاید وہ سنیں اور ہر ایک اپنی بُری راہ سے باز آ جائے۔ اِس صورت میں مَیں پچھتا کر اُن پر وہ سزا نازل نہیں کروں گا جس کا منصوبہ مَیں نے اُن کے بُرے اعمال دیکھ کر باندھ لیا ہے۔

4 اُنہیں بتا، 'رب فرماتا ہے کہ میری سنو اور میری اُس شریعت پر عمل کرو جو مَیں نے تمہیں دی ہے۔ 5 نیز، نبیوں کے پیغامات پر دھیان دو۔ افسوس، گو مَیں اپنے خادموں کو بار بار تمہارے پاس بھیجتا رہا تو بھی تم نے اُن کی نہ سنی۔ 6 اگر تم آئندہ بھی نہ سنو تو مَیں اِس گھر کو یوں تباہ کروں گا جس طرح مَیں نے سَیلا کا مقدِس تباہ کیا تھا۔ مَیں اِس شہر کو بھی یوں خاک میں ملا دوں گا کہ عبرت انگیز مثال بن جائے گا۔ دنیا کی تمام قوموں میں جب کوئی اپنے دشمن پر لعنت بھیجنا چاہے تو وہ کہے گا کہ اُس کا یروشلم کا سا انجام ہو'۔"

یرمیاہ کی عدالت

7 جب یرمیاہ نے رب کے گھر میں رب کے یہ الفاظ سنائے تو اماموں، نبیوں اور تمام باقی لوگوں نے غور سے سنا۔ 8 یرمیاہ نے اُنہیں سب کچھ پیش کیا جو رب نے اُسے سنانے کو کہا تھا۔ لیکن جوں ہی وہ اختتام پر پہنچ گیا تو امام، نبی اور باقی تمام لوگ اُسے پکڑ کر چیخنے لگے، "تجھے مرنا ہی ہے! 9 تُو رب کا نام لے کر کیوں کہہ رہا ہے کہ رب کا گھر سَیلا کی طرح تباہ ہو جائے گا، اور یروشلم ملبے کا ڈھیر بن کر غیر آباد ہو جائے گا؟" ایسی باتیں کہہ کر تمام لوگوں نے رب کے گھر میں یرمیاہ کو گھیرے رکھا۔

10 جب یہوداہ کے بزرگوں کو اِس کی خبر ملی تو وہ شاہی محل سے نکل کر رب کے گھر کے پاس پہنچے۔ وہاں وہ رب کے گھر کے صحن کے نئے دروازے میں بیٹھ گئے تاکہ یرمیاہ کی عدالت کریں۔ 11 تب اماموں اور نبیوں نے بزرگوں اور تمام لوگوں کے سامنے یرمیاہ پر الزام لگایا، "لازم ہے کہ اِس آدمی کو سزائے موت دی جائے! کیونکہ اِس نے اِس شہر یروشلم کے خلاف نبوّت کی ہے۔ آپ نے اپنے کانوں سے یہ بات سنی ہے۔"

12 تب یرمیاہ نے بزرگوں اور باقی تمام لوگوں سے کہا، "رب نے خود مجھے یہاں بھیجا تاکہ مَیں رب کے گھر اور یروشلم کے خلاف اُن تمام باتوں کی پیش گوئی کروں جو آپ نے سنی ہیں۔ 13 چنانچہ اپنی راہوں اور اعمال کو درست کریں! رب اپنے خدا کی سنیں تاکہ وہ پچھتا کر آپ پر وہ سزا نازل نہ کرے جس کا اعلان اُس نے کیا ہے۔ 14 جہاں تک میرا تعلق ہے، مَیں تو آپ کے ہاتھ میں ہوں۔ میرے ساتھ وہ سلوک کریں جو آپ کو اچھا اور مناسب لگے۔ 15 لیکن ایک بات جان لیں۔ اگر آپ مجھے سزائے موت دیں تو آپ بے قصور کے قاتل ٹھہریں گے۔ آپ اور یہ شہر اُس کے تمام

باشندوں سمیت قصور وار ٹھہریں گے۔ کیونکہ رب ہی نے مجھے آپ کے پاس بھیجا تاکہ آپ کے سامنے ہی یہ باتیں کروں۔"

16 یہ سن کر بزرگوں اور عوام کے تمام لوگوں نے اماموں اور نبیوں سے کہا، "یہ آدمی سزائے موت کے لائق نہیں ہے! کیونکہ اُس نے رب ہمارے خدا کا نام لے کر ہم سے بات کی ہے۔"

17 پھر ملک کے کچھ بزرگ کھڑے ہو کر پوری جماعت سے مخاطب ہوئے، 18 "جب حِزقیاہ یہوداہ کا بادشاہ تھا تو مورشت کے رہنے والے نبی میکاہ نے نبوّت کر کے یہوداہ کے تمام باشندوں سے کہا، 'رب الافواج فرماتا ہے کہ صیون پر کھیت کی طرح ہل چلایا جائے گا، اور یروشلم ملبے کا ڈھیر بن جائے گا۔ رب کے گھر کی پہاڑی پر گنجان جنگل اُگے گا۔' 19 کیا یہوداہ کے بادشاہ حِزقیاہ یا یہوداہ کے کسی اَور شخص نے میکاہ کو سزائے موت دی؟ ہرگز نہیں، بلکہ حِزقیاہ نے رب کا خوف مان کر اُس کا غصہ ٹھنڈا کرنے کی کوشش کی۔ نتیجے میں رب نے پچھتا کر وہ سزا اُن پر نازل نہ کی جس کا اعلان وہ کر چکا تھا۔ سنیں، اگر ہم یرمیاہ کو سزائے موت دیں تو اپنے آپ پر سخت سزا لائیں گے۔"

اُوریاہ نبی کا قتل

20 اُن دنوں میں ایک اَور نبی بھی یرمیاہ کی طرح رب کا نام لے کر نبوّت کرتا تھا۔ اُس کا نام اُوریاہ بن سمعیاہ تھا، اور وہ قِریَت یعریم کا رہنے والا تھا۔ اُس نے بھی یروشلم اور یہوداہ کے خلاف وہی پیش گوئیاں سنائیں جو یرمیاہ سناتا تھا۔

21 جب یہویقیم بادشاہ اور اُس کے تمام فوجی اور سرکاری افسروں نے اُس کی باتیں سنیں تو بادشاہ نے اُسے مار ڈالنے کی کوشش کی۔ لیکن اُوریاہ کو اِس کی خبر ملی، اور وہ ڈر کر بھاگ گیا۔ چلتے چلتے وہ مصر پہنچ گیا۔ 22 تب یہویقیم نے اِلناتن بن عکبور اور چند ایک آدمیوں کو وہاں بھیج دیا۔ 23 وہاں پہنچ کر وہ اُوریاہ کو پکڑ کر یہویقیم کے پاس واپس لائے۔ بادشاہ کے حکم پر اُس کا سر قلم کر دیا گیا اور اُس کی نعش کو نچلے طبقے کے لوگوں کے قبرستان میں دفنایا گیا۔

24 لیکن یرمیاہ کی جان چھوٹ گئی۔ اُسے عوام کے حوالے نہ کیا گیا، گو وہ اُسے مار ڈالنا چاہتے تھے، کیونکہ اخی قام بن سافن اُس کے حق میں تھا۔

جوئے کی علامت

27 جب صِدقیاہ بن یوسیاہ یہوداہ کے تخت پر بیٹھ گیا تو رب یرمیاہ سے ہم کلام ہوا۔ 2 رب نے مجھے فرمایا،

"اپنے لئے جوا اور اُس کے رسّے بنا کر اُسے اپنی گردن پر رکھ لے! 3 پھر ادوم، موآب، عمون، صور اور صیدا کے شاہی سفیروں کے پاس جا جو اِس وقت یروشلم میں صِدقیاہ بادشاہ کے پاس جمع ہیں۔ 4 اُن کے ہاتھ اُن کے بادشاہوں کو پیغام بھیج، 'رب الافواج جو اسرائیل کا خدا ہے فرماتا ہے کہ 5 مَیں نے اپنا ہاتھ بڑھا کر بڑی قدرت سے دنیا کو انسان و حیوان سمیت خلق کیا ہے، اور مَیں ہی یہ چیزیں اُسے عطا کرتا ہوں جو میری نظر میں لائق ہے۔ 6 اِس وقت مَیں تمہارے تمام ممالک کو اپنے خادم شاہِ بابل نبوکدنضر کے حوالے کروں گا۔ جنگلی جانور تک سب اُس کے تابع ہو جائیں گے۔ 7 تمام اقوام اُس کی اور اُس کے بیٹے اور پوتے کی خدمت کریں

گی۔ پھر ایک وقت آئے گا کہ بابل کی حکومت ختم ہو جائے گی۔ تب متعدد قومیں اور بڑے بڑے بادشاہ اُسے اپنے ہی تابع کر لیں گے۔ [8] لیکن اِس وقت لازم ہے کہ ہر قوم اور سلطنت شاہِ بابل نبوکدنضر کی خدمت کر کے اُس کا جوا قبول کرے۔ جو انکار کرے اُسے مَیں تلوار، کال اور مہلک بیماریوں سے اُس وقت تک سزا دوں گا جب تک وہ پورے طور پر نبوکدنضر کے ہاتھ سے تباہ نہ ہو جائے۔ یہ رب کا فرمان ہے۔

[9] چنانچہ اپنے نبیوں، فال گیروں، خواب دیکھنے والوں، قسمت کا حال بتانے والوں اور جادوگروں پر دھیان نہ دو جب وہ تمہیں بتاتے ہیں کہ تم شاہِ بابل کی خدمت نہیں کرو گے۔ [10] کیونکہ وہ تمہیں جھوٹی پیش گوئیاں پیش کر رہے ہیں جن کا صرف یہ نتیجہ نکلے گا کہ مَیں تمہیں وطن سے نکال کر منتشر کروں گا اور تم ہلاک ہو جاؤ گے۔ [11] لیکن جو قوم شاہِ بابل کا جوا قبول کر کے اُس کی خدمت کرے اُسے مَیں اُس کے اپنے ملک میں رہنے دوں گا، اور وہ اُس کی کھیتی باڑی کر کے اُس میں بسے گی۔ یہ رب کا فرمان ہے‘۔“

[12] مَیں نے یہی پیغام یہوداہ کے بادشاہ صِدقیاہ کو بھی سنایا۔ مَیں بولا، ”شاہِ بابل کے جوئے کو قبول کر کے اُس کی اور اُس کی قوم کی خدمت کرو تو تم زندہ رہو گے۔ [13] کیا ضرورت ہے کہ تُو اپنی قوم سمیت تلوار، کال اور مہلک بیماریوں کی زد میں آ کر ہلاک ہو جائے؟ کیونکہ رب نے فرمایا ہے کہ ہر قوم جو شاہِ بابل کی خدمت کرنے سے انکار کرے اُس کا یہی انجام ہو گا۔ [14] اُن نبیوں پر توجہ مت دینا جو تم سے کہتے ہیں، ’تم شاہِ بابل کی خدمت نہیں کرو گے۔‘ اُن کی یہ پیش گوئی جھوٹ ہی ہے۔ [15] رب فرماتا ہے، ’مَیں نے اُنہیں نہیں بھیجا بلکہ وہ میرا نام لے کر جھوٹی پیش گوئیاں سنا رہے ہیں۔ اگر تم اُن کی سنو تو مَیں تمہیں منتشر کر دوں گا، اور تم نبوّت کرنے والے اُن نبیوں سمیت ہلاک ہو جاؤ گے‘۔“

[16] پھر مَیں اماموں اور پوری قوم سے مخاطب ہوا، ”رب فرماتا ہے، ’اُن نبیوں کی نہ سنو جو نبوّت کر کے کہتے ہیں کہ اب رب کے گھر کا سامان جلد ہی ملکِ بابل سے واپس لایا جائے گا۔ وہ تمہیں جھوٹی پیش گوئیاں بیان کر رہے ہیں۔ [17] اُن پر توجہ مت دینا۔ بابل کے بادشاہ کی خدمت کرو تو تم زندہ رہو گے۔ یہ شہر کیوں ملبے کا ڈھیر بن جائے؟ [18] اگر یہ لوگ واقعی نبی ہوں اور اِنہیں رب کا کلام ملا ہو تو اِنہیں رب کے گھر، شاہی محل اور یروشلم میں اب تک بچے ہوئے سامان کے لئے دعا کرنی چاہئے۔ وہ رب الافواج سے شفاعت کریں کہ یہ چیزیں ملکِ بابل نہ لے جائی جائیں بلکہ یہیں رہیں۔

[19-22] اب تک پیتل کے ستون، پیتل کا حوض بنام سمندر، پانی کے باسن اُٹھانے والی ہتھ گاڑیاں اور اِس شہر کا باقی بچا ہوا سامان یہیں موجود ہے۔ نبوکدنضر نے اِنہیں اُس وقت اپنے ساتھ نہیں لیا تھا جب وہ یہوداہ کے بادشاہ یہویاکین[a] بن یہویقیم کو یروشلم اور یہوداہ کے تمام شرفا سمیت جلاوطن کر کے ملکِ بابل لے گیا تھا۔ لیکن رب الافواج جو اسرائیل کا خدا ہے اِن چیزوں کے بارے میں فرماتا ہے کہ جتنی بھی قیمتی چیزیں اب تک رب کے گھر، شاہی محل یا یروشلم میں کہیں اَور بچ گئی ہیں وہ بھی ملکِ بابل میں پہنچائی جائیں گی۔ وہیں وہ اُس وقت تک رہیں گی جب تک مَیں اُن پر

[a] عبرانی میں یہویاکین کا مترادف یکونیاہ مستعمل ہے۔

نظر ڈال کر اُنہیں اِس جگہ واپس نہ لاؤں۔' یہ رب کا فرمان ہے۔"

حننیاہ نبی کی مخالفت

28 اُسی سال کے پانچویں مہینے[a] میں جِبعون کا رہنے والا نبی حننیاہ بن عزور رب کے گھر میں آیا۔ اُس وقت یعنی صِدقیاہ کی حکومت کے چوتھے سال میں وہ اماموں اور قوم کی موجودگی میں مجھ سے مخاطب ہوا، 2 "رب الافواج جو اسرائیل کا خدا ہے فرماتا ہے کہ مَیں شاہِ بابل کا جوا توڑ ڈالوں گا۔ 3 دو سال کے اندر اندر مَیں رب کے گھر کا وہ سارا سامان اِس جگہ واپس پہنچاؤں گا جو شاہِ بابل نبوکدنضر یہاں سے نکال کر بابل لے گیا تھا۔ 4 اُس وقت مَیں یہوداہ کے بادشاہ یہویاکین[b] بن یہویقیم اور یہوداہ کے دیگر تمام جلاوطنوں کو بھی بابل سے واپس لاؤں گا۔ کیونکہ مَیں یقیناً شاہِ بابل کا جوا توڑ ڈالوں گا۔ یہ رب کا فرمان ہے۔"

5 یہ سن کر یرمیاہ نے اماموں اور رب کے گھر میں کھڑے باقی پرستاروں کی موجودگی میں حننیاہ نبی سے کہا، 6 "آمین! رب ایسا ہی کرے، وہ تیری پیش گوئی پوری کر کے رب کے گھر کا سامان اور تمام جلاوطنوں کو بابل سے اِس جگہ واپس لائے۔ 7 لیکن اُس پر توجہ دے جو مَیں تیری اور پوری قوم کی موجودگی میں بیان کرتا ہوں! 8 قدیم زمانے سے لے کر آج تک جتنے نبی مجھ سے اور تجھ سے پہلے خدمت کرتے آئے ہیں اُنہوں نے متعدد ملکوں اور بڑی بڑی سلطنتوں کے بارے میں نبوّت کی تھی کہ اُن پر جنگ، آفت اور مہلک بیماریاں نازل ہوں گی۔ 9 چنانچہ خبردار! جو نبی سلامتی کی پیش گوئی کرے اُس کی تصدیق اُس وقت ہو گی جب اُس کی پیش گوئی پوری ہو جائے گی۔ اُسی وقت لوگ جان لیں گے کہ اُسے واقعی رب کی طرف سے بھیجا گیا ہے۔"

10 تب حننیاہ نے لکڑی کے جوئے کو یرمیاہ کی گردن پر سے اُتار کر اُسے توڑ دیا۔ 11 تمام لوگوں کے سامنے اُس نے کہا، "رب فرماتا ہے کہ دو سال کے اندر اندر مَیں اِسی طرح شاہِ بابل نبوکدنضر کا جوا تمام قوموں کی گردن پر سے اُتار کر توڑ ڈالوں گا۔" تب یرمیاہ وہاں سے چلا گیا۔

12 اِس واقعے کے تھوڑی دیر بعد رب یرمیاہ سے ہم کلام ہوا، 13 "جا، حننیاہ کو بتا، 'رب فرماتا ہے کہ تُو نے لکڑی کا جوا تو توڑ دیا ہے، لیکن اُس کی جگہ تُو نے اپنی گردن پر لوہے کا جوا رکھ لیا ہے۔' 14 کیونکہ رب الافواج جو اسرائیل کا خدا ہے فرماتا ہے کہ مَیں نے لوہے کا جوا اِن تمام قوموں پر رکھ دیا ہے تاکہ وہ نبوکدنضر کی خدمت کریں۔ اور نہ صرف یہ اُس کی خدمت کریں گے بلکہ مَیں جنگلی جانوروں کو بھی اُس کے ہاتھ میں کر دوں گا۔"

15 پھر یرمیاہ نے حننیاہ سے کہا، "اے حننیاہ، سن! گو رب نے تجھے نہیں بھیجا تو بھی تُو نے اِس قوم کو جھوٹ پر بھروسا رکھنے پر آمادہ کیا ہے۔ 16 اِس لئے رب فرماتا ہے، 'مَیں تجھے رُوئے زمین پر سے مٹانے کو ہوں۔ اِسی سال تُو مر جائے گا، اِس لئے کہ تُو نے رب سے سرکش ہونے کا مشورہ دیا ہے'۔"

17 اور ایسا ہی ہوا۔ اُسی سال کے ساتویں مہینے[c] یعنی

---

[a] جولائی تا اگست۔

[b] عبرانی میں یہویاکین کا مترادف یکونیاہ مستعمل ہے۔

[c] ستمبر تا اکتوبر۔

دو مہینے کے بعد حننیاہ نبی کوچ کر گیا۔

یرمیاہ جلاوطنوں کو خط بھیجتا ہے

29 ایک دن یرمیاہ نبی نے یروشلم سے ایک خط ملکِ بابل بھیجا۔ یہ خط اُن بچے ہوئے بزرگوں، اماموں، نبیوں اور باقی اسرائیلیوں کے نام لکھا تھا جنہیں نبوکدنضر بادشاہ جلاوطن کر کے بابل لے گیا تھا۔ 2 اُن میں یہویاکین بادشاہ، اُس کی ماں اور درباری، اور یہوداہ اور یروشلم کے بزرگ، کاری گر اور لوہار شامل تھے۔ 3 یہ خط اِلعاسہ بن سافن اور جمریاہ بن خِلقیاہ کے ہاتھ بابل پہنچا جنہیں یہوداہ کے بادشاہ صِدقیاہ نے بابل میں شاہِ بابل نبوکدنضر کے پاس بھیجا تھا۔ خط میں لکھا تھا،

4 ”رب الافواج جو اسرائیل کا خدا ہے فرماتا ہے، ’اے تمام جلاوطنو جنہیں مَیں یروشلم سے نکال کر بابل لے گیا ہوں، دھیان سے سنو!

5 بابل میں گھر بنا کر اُن میں بسنے لگو۔ باغ لگا کر اُن کا پھل کھاؤ۔ 6 شادی کر کے بیٹے بیٹیاں پیدا کرو۔ اپنے بیٹے بیٹیوں کی شادی کراؤ تاکہ اُن کے بھی بچے پیدا ہو جائیں۔ دھیان دو کہ ملکِ بابل میں تمہاری تعداد کم نہ ہو جائے بلکہ بڑھ جائے۔ 7 اُس شہر کی سلامتی کے طالب رہو جس میں مَیں تمہیں جلاوطن کر کے لے گیا ہوں۔ رب سے اُس کے لئے دعا کرو! کیونکہ تمہاری سلامتی اُسی کی سلامتی پر منحصر ہے۔‘

8 رب الافواج جو اسرائیل کا خدا ہے فرماتا ہے، ’خبردار! تمہارے درمیان رہنے والے نبی اور قسمت کا حال بتانے والے تمہیں فریب نہ دیں۔ اُن خوابوں پر توجہ مت دینا جو یہ دیکھتے ہیں۔‘ 9 رب فرماتا ہے، ’یہ میرا نام لے کر تمہیں جھوٹی پیش گوئیاں سناتے ہیں، گو مَیں نے اُنہیں نہیں بھیجا۔‘ 10 کیونکہ رب فرماتا ہے، ’تمہیں بابل میں رہتے ہوئے کُل 70 سال گزر جائیں گے۔ لیکن اِس کے بعد مَیں تمہاری طرف رجوع کروں گا، مَیں اپنا پُرفضل وعدہ پورا کر کے تمہیں واپس لاؤں گا۔‘ 11 کیونکہ رب فرماتا ہے، ’مَیں اُن منصوبوں سے خوب واقف ہوں جو مَیں نے تمہارے لئے باندھے ہیں۔ یہ منصوبے تمہیں نقصان نہیں پہنچائیں گے بلکہ تمہاری سلامتی کا باعث ہوں گے، تمہیں اُمید دلا کر ایک اچھا مستقبل فراہم کریں گے۔ 12 اُس وقت تم مجھے پکارو گے، تم آ کر مجھ سے دعا کرو گے تو مَیں تمہاری سنوں گا۔ 13 تم مجھے تلاش کر کے پا لو گے۔ کیونکہ اگر تم پورے دل سے مجھے ڈھونڈو 14 تو مَیں ہونے دوں گا کہ تم مجھے پاؤ۔‘ یہ رب کا فرمان ہے۔ ’پھر مَیں تمہیں بحال کر کے اُن تمام قوموں اور مقاموں سے جمع کروں گا جہاں مَیں نے تمہیں منتشر کر دیا تھا۔ اور مَیں تمہیں اُس ملک میں واپس لاؤں گا جس سے مَیں نے تمہیں نکال کر جلاوطن کر دیا تھا۔‘ یہ رب کا فرمان ہے۔

15 تمہارا دعویٰ ہے کہ رب نے یہاں بابل میں بھی ہمارے لئے نبی برپا کئے ہیں۔ 16-17 لیکن رب کا جواب سنو! داؤد کے تخت پر بیٹھنے والے بادشاہ اور یروشلم میں بچے ہوئے تمام باشندوں کے بارے میں رب الافواج فرماتا ہے، ’تمہارے جتنے بھائی جلاوطنی سے بچ گئے ہیں اُن کے خلاف مَیں تلوار، کال اور مہلک بیماریاں بھیج دوں گا۔ مَیں اُنہیں گلے ہوئے انجیروں کی مانند بنا دوں گا، جو خراب ہونے کی وجہ سے کھائے نہیں جائیں

گے۔ 18 مَیں تلوار، کال اور مہلک بیماریوں سے اُن کا یوں تعاقب کروں گا کہ دنیا کے تمام ممالک اُن کی حالت دیکھ کر گھبرا جائیں گے۔ جس قوم میں بھی مَیں اُنہیں منتشر کروں گا وہاں لوگوں کے رونگٹے کھڑے ہو جائیں گے۔ کسی پر لعنت بھیجتے وقت لوگ کہیں گے کہ اُسے یہوداہ کے باشندوں کا سا انجام نصیب ہو۔ ہر جگہ وہ مذاق اور رُسوائی کا نشانہ بن جائیں گے۔ 19 کیوں؟ اِس لئے کہ اُنہوں نے میری نہ سنی، گو مَیں اپنے خادموں یعنی نبیوں کے ذریعے بار بار اُنہیں پیغامات بھیجتا رہا۔ لیکن تم نے بھی میری نہ سنی۔' یہ رب کا فرمان ہے۔

20 اب رب کا فرمان سنو، تم سب جو جلاوطن ہو چکے ہو، جنہیں مَیں یروشلم سے نکال کر بابل بھیج چکا ہوں۔ 21 رب الافواج جو اسرائیل کا خدا ہے فرماتا ہے، 'اخی اب بن قولایاہ اور صِدقیاہ بن معسیاہ میرا نام لے کر تمہیں جھوٹی پیش گوئیاں سناتے ہیں۔ اِس لئے مَیں اُنہیں شاہِ بابل نبوکدنضر کے ہاتھ میں دوں گا جو اُنہیں تیرے دیکھتے دیکھتے سزائے موت دے گا۔ 22 اُن کا انجام عبرت انگیز مثال بن جائے گا۔ کسی پر لعنت بھیجتے وقت یہوداہ کے جلاوطن کہیں گے، ''رب تیرے ساتھ صِدقیاہ اور اخی اب کا سا سلوک کرے جنہیں شاہِ بابل نے آگ میں بھون لیا!'' 23 کیونکہ اُنہوں نے اسرائیل میں بےدین حرکتیں کی ہیں۔ اپنے پڑوسیوں کی بیویوں کے ساتھ زنا کرنے کے ساتھ ساتھ اُنہوں نے میرا نام لے کر ایسے جھوٹے پیغام سنائے ہیں جو مَیں نے اُنہیں سنانے کو نہیں کہا تھا۔ مجھے اِس کا پورا علم ہے، اور مَیں اِس کا گواہ ہوں۔' یہ رب کا فرمان ہے۔''

سمعیاہ کے لئے رب کا پیغام

24 رب نے فرمایا، ''بابل کے رہنے والے سمعیاہ نخلامی کو اطلاع دے، 25 رب الافواج جو اسرائیل کا خدا ہے فرماتا ہے کہ تُو نے اپنی ہی طرف سے امام صفنیاہ بن معسیاہ کو خط بھیجا۔ دیگر اماموں اور یروشلم کے باقی تمام باشندوں کو بھی اِس کی کاپیاں مل گئیں۔ خط میں لکھا تھا،

26 'رب نے آپ کو یہویدع کی جگہ اپنے گھر کی دیکھ بھال کرنے کی ذمہ داری دی ہے۔ آپ کی ذمہ داریوں میں یہ بھی شامل ہے کہ ہر دیوانے اور نبوّت کرنے والے کو کاٹھ میں ڈال کر اُس کی گردن میں لوہے کی زنجیریں ڈالیں۔ 27 تو پھر آپ نے عنتوت کے رہنے والے یرمیاہ کے خلاف قدم کیوں نہیں اُٹھایا جو آپ کے درمیان نبوّت کرتا رہتا ہے؟ 28 کیونکہ اُس نے ہمیں جو بابل میں ہیں خط بھیج کر مشورہ دیا ہے کہ دیر لگے گی، اِس لئے گھر بنا کر اُن میں بسنے لگو، باغ لگا کر اُن کا پھل کھاؤ'۔''

29 جب صفنیاہ کو سمعیاہ کا خط مل گیا تو اُس نے یرمیاہ کو سب کچھ سنایا۔ 30 تب یرمیاہ پر رب کا کلام نازل ہوا، 31 ''تمام جلاوطنوں کو خط بھیج کر لکھ دے، 'رب سمعیاہ نخلامی کے بارے میں فرماتا ہے کہ گو مَیں نے سمعیاہ کو نہیں بھیجا تو بھی اُس نے تمہیں پیش گوئیاں سنا کر جھوٹ پر بھروسا رکھنے پر آمادہ کیا ہے۔ 32 چنانچہ رب فرماتا ہے کہ مَیں سمعیاہ نخلامی کو اُس کی اولاد سمیت سزا دوں گا۔ اِس قوم میں اُس کی نسل ختم ہو جائے گی، اور وہ خود اُن اچھی چیزوں سے لطف اندوز نہیں ہو گا جو مَیں اپنی قوم کو فراہم کروں گا۔ کیونکہ اُس نے رب سے سرکش ہونے کا مشورہ دیا ہے'۔''

اسرائیل اور یہوداہ بحال ہو جائیں گے

30 رب کا کلام یرمیاہ پر نازل ہوا، 2 ”رب اسرائیل کا خدا فرماتا ہے کہ جو بھی پیغام مَیں نے تجھ پر نازل کئے اُنہیں کتاب کی صورت میں قلم بند کر! 3 کیونکہ رب فرماتا ہے کہ وہ وقت آنے والا ہے جب مَیں اپنی قوم اسرائیل اور یہوداہ کو بحال کر کے اُس ملک میں واپس لاؤں گا جو مَیں نے اُن کے باپ دادا کو میراث میں دیا تھا۔“

4 یہ اسرائیل اور یہوداہ کے بارے میں رب کے فرمان ہیں۔ 5 ”رب فرماتا ہے، ’خوف زدہ چیخیں سنائی دے رہی ہیں۔ امن کا نام و نشان تک نہیں بلکہ چاروں طرف دہشت ہی دہشت پھیلی ہوئی ہے۔ 6 کیا مرد بچے جنم دے سکتا ہے؟ تو پھر تمام مرد کیوں اپنے ہاتھ کمر پر رکھ کر دردِ زہ میں مبتلا عورتوں کی طرح تڑپ رہے ہیں؟ ہر ایک کا رنگ فق پڑ گیا ہے۔

7 افسوس! وہ دن کتنا ہول ناک ہو گا! اُس جیسا کوئی نہیں ہو گا۔ یعقوب کی اولاد کو بڑی مصیبت پیش آئے گی، لیکن آخرکار اُسے رِہائی ملے گی۔‘ 8 رب فرماتا ہے، ’اُس دن مَیں اُن کی گردن پر رکھے جوئے اور اُن کی زنجیروں کو توڑ ڈالوں گا۔ تب وہ غیرملکیوں کے غلام نہیں رہیں گے 9 بلکہ رب اپنے خدا اور داؤد کی نسل کے اُس بادشاہ کی خدمت کریں گے جسے مَیں برپا کر کے اُن پر مقرر کروں گا۔‘

10 چنانچہ رب فرماتا ہے، ’اے یعقوب میرے خادم، مت ڈر! اے اسرائیل، دہشت مت کھا! دیکھ، مَیں تجھے دُور دراز علاقوں سے اور تیری اولاد کو جلاوطنی سے چھڑا کر واپس لے آؤں گا۔ یعقوب واپس آ کر سکون سے زندگی گزارے گا، اور اُسے پریشان کرنے والا کوئی نہیں ہو گا۔‘ 11 کیونکہ رب فرماتا ہے، ’مَیں تیرے ساتھ ہوں، مَیں ہی تجھے بچاؤں گا۔ مَیں اُن تمام قوموں کو نیست و نابود کر دوں گا جن میں مَیں نے تجھے منتشر کر دیا ہے، لیکن تجھے مَیں اِس طرح صفحۂ ہستی سے نہیں مٹاؤں گا۔ البتہ مَیں مناسب حد تک تیری تنبیہ کروں گا، کیونکہ مَیں تجھے سزا دیئے بغیر نہیں چھوڑ سکتا۔‘

12 کیونکہ رب فرماتا ہے، ’تیرا زخم لاعلاج ہے، تیری چوٹ بھر ہی نہیں سکتی۔ 13 کوئی نہیں ہے جو تیرے حق میں بات کرے، تیرے پھوڑوں کا معالجہ اور تیری شفا ممکن ہی نہیں! 14 تیرے تمام عاشق[a] تجھے بھول گئے ہیں اور تیری پروا ہی نہیں کرتے۔ تیرا قصور بہت سنگین ہے، تجھ سے بےشمار گناہ سرزد ہوئے ہیں۔ اِسی لئے مَیں نے تجھے دشمن کی طرح مارا، ظالم کی طرح تنبیہ دی ہے۔

15 اب جب چوٹ لگ گئی ہے اور لاعلاج درد محسوس ہو رہا ہے تو تُو مدد کے لئے کیوں چیختا ہے؟ یہ مَیں ہی نے تیرے سنگین قصور اور متعدد گناہوں کی وجہ سے تیرے ساتھ کیا ہے۔

16 لیکن جو تجھے ہڑپ کریں اُنہیں بھی ہڑپ کیا جائے گا۔ تیرے تمام دشمن جلاوطن ہو جائیں گے۔ جنہوں نے تجھے لُوٹ لیا اُنہیں بھی لُوٹا جائے گا، جنہوں نے تجھے غارت کیا اُنہیں بھی غارت کیا جائے گا۔‘ 17 کیونکہ رب فرماتا ہے، ’مَیں تیرے زخموں کو بھر کر تجھے شفا دوں گا، کیونکہ لوگوں نے تجھے مردود قرار دے کر کہا ہے کہ صیون کو دیکھو جس کی فکر کوئی نہیں کرتا۔‘ 18 رب فرماتا ہے، ’دیکھو، مَیں یعقوب کے خیموں کی بدنصیبی ختم

[a] عاشق سے مراد اسرائیل کے اتحادی ہیں۔

کروں گا، مَیں اسرائیل کے گھروں پر ترس کھاؤں گا۔ تب یروشلم کو کھنڈرات پر نئے سرے سے تعمیر کیا جائے گا، اور محل کو دوبارہ اُس کی پرانی جگہ پر کھڑا کیا جائے گا۔

19 اُس وقت وہاں شکر گزاری کے گیت اور خوشی منانے والوں کی آوازیں بلند ہو جائیں گی۔ اور مَیں دھیان دوں گا کہ اُن کی تعداد کم نہ ہو جائے بلکہ مزید بڑھ جائے۔ اُنہیں حقیر نہیں سمجھا جائے گا بلکہ مَیں اُن کی عزت بہت بڑھا دوں گا۔ 20 اُن کے بچے قدیم زمانے کی طرح محفوظ زندگی گزاریں گے، اور اُن کی جماعت مضبوطی سے میرے حضور قائم رہے گی۔ لیکن جتنوں نے اُن پر ظلم کیا ہے اُنہیں مَیں سزا دوں گا۔

21 اُن کا حکمران اُن کا اپنا ہم وطن ہو گا، وہ دوبارہ اُن میں سے اُٹھ کر تخت نشین ہو جائے گا۔ مَیں خود اُسے اپنے قریب لاؤں گا تو وہ میرے قریب آئے گا۔' کیونکہ رب فرماتا ہے، 'صرف وہی اپنی جان خطرے میں ڈال کر میرے قریب آنے کی جرأت کر سکتا ہے جسے مَیں خود اپنے قریب لایا ہوں۔ 22 اُس وقت تم میری قوم ہو گے اور مَیں تمہارا خدا ہوں گا'۔"

23 دیکھو، رب کا غضب زبردست آندھی کی طرح نازل ہو رہا ہے۔ تیز بگولے کے جھونکے بےدینوں کے سروں پر اُتر رہے ہیں۔ 24 اور رب کا شدید قہر اُس وقت تک ٹھنڈا نہیں ہو گا جب تک اُس نے اپنے دل کے منصوبوں کو تکمیل تک نہیں پہنچایا۔ آنے والے دنوں میں تمہیں اِس کی صاف سمجھ آئے گی۔

جلاوطنوں کی واپسی

31 رب فرماتا ہے، "اُس وقت مَیں تمام اسرائیلی گھرانوں کا خدا ہوں گا، اور وہ میری قوم ہوں گے۔" 2 رب فرماتا ہے، "تلوار سے بچے ہوئے لوگوں کو ریگستان میں ہی میرا فضل حاصل ہوا ہے، اور اسرائیل اپنی آرام گاہ کے پاس پہنچ رہا ہے۔"

3 رب نے دُور سے اسرائیل پر ظاہر ہو کر فرمایا، "مَیں نے تجھے ہمیشہ ہی پیار کیا ہے، اِس لئے مَیں تجھے بڑی شفقت سے اپنے پاس کھینچ لایا ہوں۔ 4 اے کنواری اسرائیل، تیری نئے سرے سے تعمیر ہو جائے گی، کیونکہ مَیں خود تجھے تعمیر کروں گا۔ تُو دوبارہ اپنے دفوں سے آراستہ ہو کر خوشی منانے والوں کے لوک ناچ کے لئے نکلے گی۔ 5 تُو دوبارہ سامریہ کی پہاڑیوں پر انگور کے باغ لگائے گی۔ اور جو پودوں کو لگائیں گے وہ خود اُن کے پھل سے لطف اندوز ہوں گے۔ 6 کیونکہ وہ دن آنے والا ہے جب افرائیم کے پہاڑی علاقے کے پہرے دار آواز دے کر کہیں گے، 'آؤ ہم صیون کے پاس جائیں تاکہ رب اپنے خدا کو سجدہ کریں'۔"

7 کیونکہ رب فرماتا ہے، "یعقوب کو دیکھ کر خوشی مناؤ! قوموں کے سربراہ کو دیکھ کر شادمانی کا نعرہ مارو! بلند آواز سے اللہ کی حمد و ثنا کر کے کہو، 'اے رب، اپنی قوم کو بچا، اسرائیل کے بچے ہوئے حصے کو چھٹکارا دے۔' 8 کیونکہ مَیں اُنہیں شمالی ملک سے واپس لاؤں گا، اُنہیں دنیا کی انتہا سے جمع کروں گا۔ اندھے اور لنگڑے اُن میں شامل ہوں گے، حاملہ اور جنم دینے والی عورتیں بھی ساتھ چلیں گی۔ اُن کا بڑا ہجوم واپس آئے گا۔ 9 اور جب مَیں اُنہیں واپس لاؤں گا تو وہ روتے ہوئے اور التجائیں کرتے ہوئے میرے پیچھے چلیں گے۔ مَیں اُنہیں ندیوں کے کنارے کنارے اور ایسے ہموار راستوں پر واپس لے چلوں گا، جہاں ٹھوکر کھانے کا خطرہ نہیں ہو گا۔ کیونکہ مَیں اسرائیل کا باپ ہوں، اور

افرائیم[a] میرا پہلوٹھا ہے۔

10 اے قومو، رب کا کلام سنو! دُور دراز جزیروں تک اعلان کرو، 'جس نے اسرائیل کو منتشر کر دیا ہے وہ اُسے دوبارہ جمع کرے گا اور چرواہے کی سی فکر رکھ کر اُس کی گلہ بانی کرے گا۔' 11 کیونکہ رب نے فدیہ دے کر یعقوب کو بچایا ہے، اُس نے عوضانہ دے کر اُسے زور آور کے ہاتھ سے چھڑایا ہے۔ 12 تب وہ آ کر صیون کی بلندی پر خوشی کے نعرے لگائیں گے، اُن کے چہرے رب کی برکتوں کو دیکھ کر چمک اُٹھیں گے۔ کیونکہ اُس وقت وہ اُنہیں اناج، نئی مے، زیتون کے تیل اور جوان بھیڑ بکریوں اور گائے بَیلوں کی کثرت سے نوازے گا۔ اُن کی جان سیراب باغ کی طرح سرسبز ہو گی، اور اُن کی نڈھال حالت سنبھل جائے گی۔ 13 پھر کنواریاں خوشی کے مارے لوک ناچ ناچیں گی، جوان اور بزرگ آدمی بھی اُس میں حصہ لیں گے۔ یوں مَیں اُن کا ماتم خوشی میں بدل دوں گا، مَیں اُن کے دلوں سے غم نکال کر اُنہیں اپنی تسلی اور شادمانی سے بھر دوں گا۔" 14 رب فرماتا ہے، "مَیں اماموں کی جان کو تر و تازہ کروں گا، اور میری قوم میری برکتوں سے سیر ہو جائے گی۔"

15 رب فرماتا ہے، "رامہ میں شور مچ گیا ہے، رونے پیٹنے اور شدید ماتم کی آوازیں۔ راخل اپنے بچوں کے لئے رو رہی ہے اور تسلی قبول نہیں کر رہی، کیونکہ وہ ہلاک ہو گئے ہیں۔"

16 لیکن رب فرماتا ہے، "رونے اور آنسو بہانے سے باز آ، کیونکہ تجھے اپنی محنت کا اجر ملے گا۔ یہ رب کا وعدہ ہے کہ وہ دشمن کے ملک سے لوٹ آئیں گے۔ 17 تیرا مستقبل پُراُمید ہو گا، کیونکہ تیرے بچے اپنے وطن میں واپس آئیں گے۔" یہ رب کا فرمان ہے۔

18 "اسرائیل[b] کی گریہ و زاری مجھ تک پہنچ گئی ہے۔ کیونکہ وہ کہتا ہے، 'ہائے، تُو نے میری سخت تادیب کی ہے۔ میری یوں تربیت ہوئی ہے جس طرح بچھڑے کی ہوتی ہے جب اُس کی گردن پر پہلی بار جوا رکھا جاتا ہے۔ اے رب، مجھے واپس لا تاکہ مَیں واپس آؤں، کیونکہ تُو ہی رب میرا خدا ہے۔ 19 میرے واپس آنے پر مجھے ندامت محسوس ہوئی، اور سمجھ آنے پر مَیں اپنا سینہ پیٹنے لگا۔ مجھے شرمندگی اور رُسوائی کا شدید احساس ہو رہا ہے، کیونکہ اب مَیں اپنی جوانی کے شرم ناک پھل کی فصل کاٹ رہا ہوں۔' 20 لیکن رب فرماتا ہے کہ اسرائیل میرا قیمتی بیٹا، میرا لاڈلا ہے۔ گو مَیں بار بار اُس کے خلاف باتیں کرتا ہوں تو بھی اُسے یاد کرتا رہتا ہوں۔ اِس لئے میرا دل اُس کے لئے تڑپتا ہے، اور لازم ہے کہ مَیں اُس پر ترس کھاؤں۔

21 اے میری قوم، ایسے نشان کھڑے کر جن سے لوگوں کو صحیح راستے کا پتا چلے! اُس پکی سڑک پر دھیان دے جس پر تُو نے سفر کیا ہے۔ اے کنواری اسرائیل، واپس آ، اپنے اِن شہروں میں لوٹ آ! 22 اے بےوفا بیٹی، تُو کب تک بھٹکتی پھرے گی؟ رب نے ملک میں ایک نئی چیز پیدا کی ہے، یہ کہ آئندہ عورت آدمی کے گرد رہے گی۔"

اسرائیل اور یہوداہ دوبارہ آباد ہو جائیں گے

23 رب الافواج جو اسرائیل کا خدا ہے فرماتا ہے، "جب مَیں اسرائیلیوں کو بحال کروں گا تو ملکِ یہوداہ

[a] یہاں افرائیم اسرائیل کا دوسرا نام ہے۔

[b] لفظی ترجمہ: افرائیم۔

اور اُس کے شہروں کے باشندے دوبارہ کہیں گے، 'اے راستی کے گھر، اے مقدّس پہاڑ، رب تجھے برکت دے!' 24 تب یہوداہ اور اُس کے شہر دوبارہ آباد ہوں گے۔ کسان بھی ملک میں بسیں گے، اور وہ بھی جو اپنے ریوڑوں کے ساتھ اِدھر اُدھر پھرتے ہیں۔ 25 کیونکہ مَیں تھکے ماندوں کو نئی طاقت دوں گا اور غش کھانے والوں کو تر و تازہ کروں گا۔"

26 تب مَیں جاگ اُٹھا اور چاروں طرف دیکھا۔ میری نیند کتنی میٹھی رہی تھی!

27 رب فرماتا ہے، "وہ وقت آنے والا ہے جب مَیں اسرائیل کے گھرانے اور یہوداہ کے گھرانے کا بیج بو کر انسان و حیوان کی تعداد بڑھا دوں گا۔ 28 پہلے مَیں نے بڑے دھیان سے اُنہیں جڑ سے اُکھاڑ دیا، گرا دیا، ڈھا دیا، ہاں تباہ کر کے خاک میں ملا دیا۔ لیکن آئندہ مَیں اُتنے ہی دھیان سے اُنہیں تعمیر کروں گا، اُنہیں پنیری کی طرح لگا دوں گا۔" یہ رب کا فرمان ہے۔ 29 "اُس وقت لوگ یہ کہنے سے باز آئیں گے کہ والدین نے کھٹے انگور کھائے، لیکن دانت اُن کے بچوں کے کھٹے ہو گئے ہیں۔ 30 کیونکہ اب سے کھٹے انگور کھانے والے کے اپنے ہی دانت کھٹے ہوں گے۔ اب سے اُسی کو سزائے موت دی جائے گی جو قصور وار ہے۔"

نیا عہد

31 رب فرماتا ہے، "ایسے دن آ رہے ہیں جب مَیں اسرائیل کے گھرانے اور یہوداہ کے گھرانے کے ساتھ ایک نیا عہد باندھوں گا۔ 32 یہ اُس عہد کی مانند نہیں ہو گا جو مَیں نے اُن کے باپ دادا کے ساتھ اُس دن باندھا تھا جب مَیں اُن کا ہاتھ پکڑ کر اُنہیں مصر سے نکال لایا۔ کیونکہ اُنہوں نے وہ عہد توڑ دیا، گو مَیں اُن کا مالک تھا۔" یہ رب کا فرمان ہے۔

33 "جو نیا عہد مَیں اُن دنوں کے بعد اسرائیل کے گھرانے کے ساتھ باندھوں گا اُس کے تحت مَیں اپنی شریعت اُن کے اندر ڈال کر اُن کے دلوں پر کندہ کروں گا۔ تب مَیں ہی اُن کا خدا ہوں گا، اور وہ میری قوم ہوں گے۔ 34 اُس وقت سے اِس کی ضرورت نہیں رہے گی کہ کوئی اپنے پڑوسی یا بھائی کو تعلیم دے کر کہے، 'رب کو جان لو۔' کیونکہ چھوٹے سے لے کر بڑے تک سب مجھے جانیں گے۔ کیونکہ مَیں اُن کا قصور معاف کروں گا اور آئندہ اُن کے گناہوں کو یاد نہیں کروں گا۔" یہ رب کا فرمان ہے۔

35 رب فرماتا ہے، "مَیں ہی نے مقرر کیا ہے کہ دن کے وقت سورج چمکے اور رات کے وقت چاند ستاروں سمیت روشنی دے۔ مَیں ہی سمندر کو یوں اُچھال دیتا ہوں کہ اُس کی موجیں گرجنے لگتی ہیں۔ رب الافواج ہی میرا نام ہے۔" 36 رب فرماتا ہے، "جب تک یہ قدرتی اصول میرے سامنے قائم رہیں گے اُس وقت تک اسرائیل قوم میرے سامنے قائم رہے گی۔ 37 کیا انسان آسمان کی پیمائش کر سکتا ہے؟ یا کیا وہ زمین کی بنیادوں کی تفتیش کر سکتا ہے؟ ہرگز نہیں! اِسی طرح یہ ممکن ہی نہیں کہ مَیں اسرائیل کی پوری قوم کو اُس کے گناہوں کے سبب سے رد کروں۔" یہ رب کا فرمان ہے۔

یروشلم کو نئے سرے سے تعمیر کیا جائے گا

38 رب فرماتا ہے، "وہ وقت آنے والا ہے جب یروشلم کو رب کے لئے نئے سرے سے تعمیر کیا جائے

گا۔ تب اُس کی فصیل حنن ایل کے بُرج سے لے کر کونے کے دروازے تک تیار ہو جائے گی۔ [39] وہاں سے شہر کی سرحد سیدھی جریب پہاڑی تک پہنچے گی، پھر جوعہ کی طرف مُڑے گی۔ [40] اُس وقت جو وادی لاشوں اور بھسم ہوئی چربی کی راکھ سے ناپاک ہوئی ہے وہ پورے طور پر رب کے لئے مخصوص و مقدّس ہو گی۔ اُس کی ڈھلانوں پر کے تمام کھیت بھی وادئ قدرون تک شامل ہوں گے، بلکہ مشرق میں گھوڑے کے دروازے کے کونے تک سب کچھ مقدّس ہو گا۔ آئندہ شہر کو نہ کبھی دوبارہ جڑ سے اُکھاڑا جائے گا، نہ تباہ کیا جائے گا۔“

یرمیاہ محاصرے کے دوران کھیت خریدتا ہے

32 یہوداہ کے بادشاہ صِدقیاہ کی حکومت کے دسویں سال میں رب یرمیاہ سے ہم کلام ہوا۔ اُس وقت نبوکدنضر جو 18 سال سے بابل کا بادشاہ تھا [2] اپنی فوج کے ساتھ یروشلم کا محاصرہ کر رہا تھا۔ یرمیاہ اُن دنوں میں شاہی محل کے محافظوں کے صحن میں قید تھا۔ [3] صِدقیاہ نے یہ کہہ کر اُسے گرفتار کیا تھا، ”تُو کیوں اِس قسم کی پیش گوئی سناتا ہے؟ تُو کہتا ہے، ’رب فرماتا ہے کہ مَیں اِس شہر کو شاہِ بابل کے ہاتھ میں دینے والا ہوں۔ جب وہ اُس پر قبضہ کرے گا [4] تو صِدقیاہ بابل کی فوج سے نہیں بچے گا۔ اُسے شاہِ بابل کے حوالے کر دیا جائے گا، اور وہ اُس کے رُوبرُو اُس سے بات کرے گا، اپنی آنکھوں سے اُسے دیکھے گا۔ [5] شاہِ بابل صِدقیاہ کو بابل لے جائے گا، اور وہاں وہ اُس وقت تک رہے گا جب تک مَیں اُسے دوبارہ قبول نہ کروں۔ رب فرماتا ہے کہ اگر تم بابل کی فوج سے لڑو تو ناکام رہو گے‘۔“

[6] جب رب کا کلام یرمیاہ پر نازل ہوا تو یرمیاہ نے کہا، ”رب مجھ سے ہم کلام ہوا، [7] ’تیرا چچا زاد بھائی حنم ایل بن سلّوم تیرے پاس آ کر کہے گا کہ عنتوت میں میرا کھیت خرید لیں۔ آپ سب سے قریبی رشتے دار ہیں، اِس لئے اُسے خریدنا آپ کا حق بلکہ فرض بھی ہے تاکہ زمین ہمارے خاندان کی ملکیت رہے۔‘[a] [8] ایسا ہی ہوا جس طرح رب نے فرمایا تھا۔ میرا چچا زاد بھائی حنم ایل شاہی محافظوں کے صحن میں آیا اور مجھ سے کہا، ’بن یمین کے قبیلے کے شہر عنتوت میں میرا کھیت خرید لیں۔ یہ کھیت خریدنا آپ کا موروثی حق بلکہ فرض بھی ہے تاکہ زمین ہمارے خاندان کی ملکیت رہے۔ آئیں، اُسے خرید لیں!‘

تب مَیں نے جان لیا کہ یہ وہی بات ہے جو رب نے فرمائی تھی۔ [9] چنانچہ مَیں نے اپنے چچا زاد بھائی حنم ایل سے عنتوت کا کھیت خرید کر اُسے چاندی کے 17 سِکے دے دیئے۔ [10] مَیں نے انتقال نامہ لکھ کر اُس پر مُہر لگائی، پھر چاندی کے سِکے تول کر اپنے بھائی کو دے دیئے۔ مَیں نے گواہ بھی بُلائے تھے تاکہ وہ پوری کارروائی کی تصدیق کریں۔ [11-12] اِس کے بعد مَیں نے مُہرشدہ انتقال نامہ تمام شرائط اور قواعد سمیت باروک بن نیریاہ بن محسیاہ کے سپرد کر دیا۔ ساتھ ساتھ مَیں نے اُسے ایک نقل بھی دی جس پر مُہر نہیں لگی تھی۔ حنم ایل، انتقال نامے پر دست خط کرنے والے گواہ اور صحن میں حاضر باقی ہم وطن سب اِس کے گواہ تھے۔ [13] اُن کے دیکھتے دیکھتے مَیں نے باروک کو ہدایت دی،

[a] لفظی ترجمہ: عوضانہ دے کر اُسے چھڑانا (تاکہ خاندان کا حصہ رہے) آپ ہی کا حق ہے۔

14 'رب الافواج جو اسرائیل کا خدا ہے فرماتا ہے کہ مُہر شدہ انتقال نامہ اور اُس کی نقل لے کر مٹی کے برتن میں ڈال دے تاکہ لمبے عرصے تک محفوظ رہیں۔ 15 کیونکہ رب الافواج جو اسرائیل کا خدا ہے فرماتا ہے کہ ایک وقت آئے گا جب اِس ملک میں دوبارہ گھر، کھیت اور انگور کے باغ خریدے جائیں گے۔'

یرمیاہ اللہ کی تمجید کرتا ہے

16 باروک بن نیریاہ کو انتقال نامہ دینے کے بعد مَیں نے رب سے دعا کی،

17 'اے رب قادرِ مطلق، تُو نے اپنا ہاتھ بڑھا کر بڑی قدرت سے آسمان و زمین کو بنایا، تیرے لئے کوئی بھی کام ناممکن نہیں۔ 18 تُو ہزاروں پر شفقت کرتا اور ساتھ ساتھ بچوں کو اُن کے والدین کے گناہوں کی سزا دیتا ہے۔ اے عظیم اور قادر خدا جس کا نام رب الافواج ہے، 19 تیرے مقاصد عظیم اور تیرے کام زبردست ہیں، تیری آنکھیں انسان کی تمام راہوں کو دیکھتی رہتی ہیں۔ تُو ہر ایک کو اُس کے چال چلن اور اعمال کا مناسب اجر دیتا ہے۔

20 مصر میں تُو نے الٰہی نشان اور معجزے دکھائے، اور تیرا یہ سلسلہ آج تک جاری رہا ہے، اسرائیل میں بھی اور باقی قوموں میں بھی۔ یوں تیرے نام کو وہ عزت و جلال ملا جو تجھے آج تک حاصل ہے۔ 21 تُو الٰہی نشان اور معجزے دکھا کر اپنی قوم اسرائیل کو مصر سے نکال لایا۔ تُو نے اپنا ہاتھ بڑھا کر اپنی عظیم قدرت مصریوں پر ظاہر کی تو اُن پر شدید دہشت طاری ہوئی۔ 22 تب تُو نے اپنی قوم کو یہ ملک بخش دیا جس میں دودھ اور شہد کی کثرت تھی اور جس کا وعدہ تُو نے قسم کھا کر اُن کے باپ دادا سے کیا تھا۔

23 لیکن جب ہمارے باپ دادا نے ملک میں داخل ہو کر اُس پر قبضہ کیا تو اُنہوں نے نہ تیری سنی، نہ تیری شریعت کے مطابق زندگی گزاری۔ جو کچھ بھی تُو نے اُنہیں کرنے کو کہا تھا اُس پر اُنہوں نے عمل نہ کیا۔ نتیجے میں تُو اُن پر یہ آفت لایا۔ 24 دشمن مٹی کے پُشتے بنا کر فصیل کے قریب پہنچ چکا ہے۔ ہم تلوار، کال اور مہلک بیماریوں سے اِتنے کمزور ہو گئے ہیں کہ جب بابل کی فوج شہر پر حملہ کرے گی تو وہ اُس کے قبضے میں آئے گا۔ جو کچھ بھی تُو نے فرمایا تھا وہ پیش آیا ہے۔ تُو خود اِس کا گواہ ہے۔ 25 لیکن اے رب قادرِ مطلق، کمال ہے کہ گو شہر کو بابل کی فوج کے حوالے کیا جائے گا تو بھی تُو مجھ سے ہم کلام ہوا ہے کہ چاندی دے کر کھیت خرید لے اور گواہوں سے کارروائی کی تصدیق کروا'۔''

رب کا جواب

26 تب رب کا کلام یرمیاہ پر نازل ہوا، 27 ''دیکھ، مَیں رب اور تمام انسانوں کا خدا ہوں۔ تو پھر کیا کوئی کام ہے جو مجھ سے نہیں ہو سکتا؟'' 28 چنانچہ رب فرماتا ہے، ''مَیں اِس شہر کو بابل اور اُس کے بادشاہ نبوکدنضر کے حوالے کر دوں گا۔ وہ ضرور اُس پر قبضہ کرے گا۔ 29 بابل کے جو فوجی اِس شہر پر حملہ کر رہے ہیں اِس میں گھُس کر سب کچھ جلا دیں گے، سب کچھ نذرِ آتش کریں گے۔ تب وہ تمام گھر راکھ ہو جائیں گے جن کی چھتوں پر لوگوں نے بعل دیوتا کے لئے بخور جلا کر اور اجنبی معبودوں کو مَے کی نذریں پیش کر کے مجھے طیش دلایا۔''

30 رب فرماتا ہے، ''اسرائیل اور یہوداہ کے قبیلے جوانی

سے لے کر آج تک وہی کچھ کرتے آئے ہیں جو مجھے ناپسند ہے۔ اپنے ہاتھوں کے کام سے وہ مجھے بار بار غصہ دلاتے رہے ہیں۔ 31 یروشلم کی بنیادیں ڈالنے سے لے کر آج تک اِس شہر نے مجھے حد سے زیادہ مشتعل کر دیا ہے۔ اب لازم ہے کہ مَیں اُسے نظروں سے دُور کر دوں ۔ 32 کیونکہ اسرائیل اور یہوداہ کے باشندوں نے اپنی بُری حرکتوں سے مجھے طیش دلایا ہے، خواہ بادشاہ ہو یا ملازم، خواہ امام ہو یا نبی، خواہ یہوداہ ہو یا یروشلم۔ 33 اُنہوں نے اپنا منہ مجھ سے پھیر کر میری طرف رجوع کرنے سے انکار کیا ہے۔ گو مَیں اُنہیں بار بار تعلیم دیتا رہا تو بھی وہ سننے یا میری تربیت قبول کرنے کے لئے تیار نہیں تھے۔ 34 نہ صرف یہ بلکہ جس گھر پر میرے نام کا ٹھپا لگا ہے اُس میں اُنہوں نے اپنے گھنونے بُتوں کو رکھ کر اُس کی بے حرمتی کی ہے۔ 35 وادیٔ بن ہنوم کی اونچی جگہوں پر اُنہوں نے بعل دیوتا کی قربان گاہیں تعمیر کیں تاکہ وہاں اپنے بیٹے بیٹیوں کو مَلِک دیوتا کے لئے قربان کریں۔ مَیں نے اُنہیں ایسی قابلِ گھن حرکتیں کرنے کا حکم نہیں دیا تھا، بلکہ مجھے اِس کا خیال تک نہیں آیا۔ یوں اُنہوں نے یہوداہ کو گناہ کرنے پر اُکسایا ہے۔

36 اِس وقت تم کہہ رہے ہو، 'یہ شہر ضرور شاہِ بابل کے قبضے میں آ جائے گا، کیونکہ تلوار، کال اور مہلک بیماریوں نے ہمیں کمزور کر دیا ہے۔' لیکن اب شہر کے بارے میں رب کا فرمان سنو، جو اسرائیل کا خدا ہے!

37 بے شک مَیں بڑے طیش میں آ کر شہر کے باشندوں کو مختلف ممالک میں منتشر کر دوں گا، لیکن مَیں اُنہیں اُن جگہوں سے پھر جمع کر کے واپس بھی لاؤں گا تاکہ وہ دوبارہ یہاں سکون کے ساتھ رہ سکیں۔ 38 تب وہ میری قوم ہوں گے، اور مَیں اُن کا خدا ہوں گا۔ 39 مَیں ہونے دوں گا کہ وہ سوچ اور چال چلن میں ایک ہو کر ہر وقت میرا خوف مانیں گے۔ کیونکہ اُنہیں معلوم ہو گا کہ ایسا کرنے سے ہمیں اور ہماری اولاد کو برکت ملے گی۔

40 مَیں اُن کے ساتھ ابدی عہد باندھ کر وعدہ کروں گا کہ اُن پر شفقت کرنے سے باز نہیں آؤں گا۔ ساتھ ساتھ مَیں اپنا خوف اُن کے دلوں میں ڈال دوں گا تاکہ وہ مجھ سے دُور نہ ہو جائیں۔ 41 اُنہیں برکت دینا میرے لئے خوشی کا باعث ہو گا، اور مَیں وفاداری اور پورے دل و جان سے اُنہیں پنیری کی طرح اِس ملک میں دوبارہ لگا دوں گا۔" 42 کیونکہ رب فرماتا ہے، "مَیں ہی نے یہ بڑی آفت اِس قوم پر نازل کی، اور مَیں ہی اُنہیں اُن تمام برکتوں سے نوازوں گا جن کا وعدہ مَیں نے کیا ہے۔ 43 بے شک تم اِس وقت کہتے ہو، 'ہائے، ہمارا ملک ویران و سنسان ہے، اُس میں نہ انسان اور نہ حیوان رہ گیا ہے، کیونکہ سب کچھ بابل کے حوالے کر دیا گیا ہے۔' لیکن مَیں فرماتا ہوں کہ پورے ملک میں دوبارہ کھیت خریدے 44 اور فروخت کئے جائیں گے۔ لوگ معمول کے مطابق انتقال نامے لکھ کر اُن پر مُہر لگائیں گے اور کارروائی کی تصدیق کے لئے گواہ بُلائیں گے۔ تمام علاقے یعنی بن یمین کے قبائلی علاقے میں، یروشلم کے دیہات میں، یہوداہ اور پہاڑی علاقے کے شہروں میں، مغرب کے نشیبی پہاڑی علاقے کے شہروں میں اور دشتِ نجب کے شہروں میں ایسا ہی کیا جائے گا۔ مَیں خود اُن کی بدنصیبی ختم کروں گا۔" یہ رب کا فرمان ہے۔

یروشلم میں دوبارہ خوشی ہو گی

33 یرمیاہ اب تک شاہی محافظوں کے صحن میں گرفتار تھا کہ رب ایک بار پھر اُس سے ہم کلام ہوا، 2 ”جو سب کچھ خلق کرتا، تشکیل دیتا اور قائم رکھتا ہے اُس کا نام رب ہے۔ یہی رب فرماتا ہے، 3 مجھے پکار تو مَیں تجھے جواب میں ایسی عظیم اور ناقابلِ فہم باتیں بیان کروں گا جو تُو نہیں جانتا۔

4 کیونکہ رب جو اسرائیل کا خدا ہے فرماتا ہے کہ تم نے اِس شہر کے مکانوں بلکہ چند ایک شاہی مکانوں کو بھی ڈھا دیا ہے تاکہ اُن کے پتھروں اور لکڑی سے فصیل کو مضبوط کرو اور شہر کو دشمن کے پُشتوں اور تلوار سے بچائے رکھو۔ 5 گو تم بابل کی فوج سے لڑنا چاہتے ہو، لیکن شہر کے گھر اسرائیلیوں کی لاشوں سے بھر جائیں گے۔ کیونکہ اُن ہی پر مَیں اپنا غضب نازل کروں گا۔ یروشلم کی تمام بےدینی کے باعث مَیں نے اپنا منہ اُس سے چھپا لیا ہے۔

6 لیکن بعد میں مَیں اُسے شفا دے کر تندرستی بخشوں گا، مَیں اُس کے باشندوں کو صحت عطا کروں گا اور اُن پر دیرپا سلامتی اور وفاداری کا اظہار کروں گا۔ 7 کیونکہ مَیں یہوداہ اور اسرائیل کو بحال کر کے اُنہیں ویسے تعمیر کروں گا جیسے پہلے تھے۔ 8 مَیں اُنہیں اُن کی تمام بےدینی سے پاک صاف کر کے اُن کی تمام سرکشی اور تمام گناہوں کو معاف کر دوں گا۔ 9 تب یروشلم پوری دنیا میں میرے لئے مسرت، شہرت، تعریف اور جلال کا باعث بنے گا۔ دنیا کے تمام ممالک میری اُس پر مہربانی دیکھ کر متاثر ہو جائیں گے۔ وہ گھبرا کر کانپ اُٹھیں گے جب اُنہیں پتا چلے گا کہ مَیں نے یروشلم کو کتنی برکت اور سکون مہیا کیا ہے۔

10 تم کہتے ہو، ’ہمارا شہر ویران و سنسان ہے۔ اُس میں نہ انسان، نہ حیوان رہتے ہیں۔‘ لیکن رب فرماتا ہے کہ یروشلم اور یہوداہ کے دیگر شہروں کی جو گلیاں اِس وقت ویران اور انسان و حیوان سے خالی ہیں، 11 اُن میں دوبارہ خوشی و شادمانی، دُولھے دُلھن کی آواز اور رب کے گھر میں شکرگزاری کی قربانیاں پہنچانے والوں کے گیت سنائی دیں گے۔ اُس وقت وہ گائیں گے، ’رب الافواج کا شکر کرو، کیونکہ رب بھلا ہے، اور اُس کی شفقت ابدی ہے۔‘ کیونکہ مَیں اِس ملک کو پہلے کی طرح بحال کر دوں گا۔ یہ رب کا فرمان ہے۔

12 رب الافواج فرماتا ہے کہ فی الحال یہ مقام ویران اور انسان و حیوان سے خالی ہے۔ لیکن آئندہ یہاں اور باقی تمام شہروں میں دوبارہ ایسی چراگاہیں ہوں گی جہاں گلہ بان اپنے ریوڑوں کو چرائیں گے۔ 13 تب پورے ملک میں چرواہے اپنے ریوڑوں کو گنتے اور سنبھالتے ہوئے نظر آئیں گے، خواہ پہاڑی علاقے کے شہروں یا مغرب کے نشیبی پہاڑی علاقے میں دیکھو، خواہ دشتِ نجب یا بن یمین کے قبائلی علاقے میں معلوم کرو، خواہ یروشلم کے دیہات یا یہوداہ کے باقی شہروں میں دریافت کرو۔ یہ رب کا فرمان ہے۔

ابدی عہد کا وعدہ

14 رب فرماتا ہے کہ ایسا وقت آنے والا ہے جب مَیں وہ اچھا وعدہ پورا کروں گا جو مَیں نے اسرائیل کے گھرانے اور یہوداہ کے گھرانے سے کیا ہے۔ 15 اُس وقت مَیں داؤد کی نسل سے ایک راست باز کونپل پھوٹنے دوں گا، اور وہی ملک میں انصاف اور راستی قائم کرے گا۔ 16 اُن دنوں میں یہوداہ کو چھٹکارا ملے گا

اور یروشلم پُرامن زندگی گزارے گا۔ تب یروشلم ’رب ہماری راستی‘ کہلائے گا۔ [17] کیونکہ رب فرماتا ہے کہ اسرائیل کے تخت پر بیٹھنے والا ہمیشہ ہی داؤد کی نسل کا ہو گا۔ [18] اِسی طرح رب کے گھر میں خدمت گزار امام ہمیشہ ہی لاوی کے قبیلے کے ہوں گے۔ وہی متواتر میرے حضور بھسم ہونے والی قربانیاں اور غلہ اور ذبح کی قربانیاں پیش کریں گے۔“

[19] رب ایک بار پھر یرمیاہ سے ہم کلام ہوا، [20] ”رب فرماتا ہے کہ مَیں نے دن اور رات سے عہد باندھا ہے کہ وہ مقررہ وقت پر اور ترتیب وار گزریں۔ کوئی اِس عہد کو توڑ نہیں سکتا۔ [21] اِسی طرح مَیں نے اپنے خادم داؤد سے بھی عہد باندھ کر وعدہ کیا کہ اسرائیل کا بادشاہ ہمیشہ اُسی کی نسل کا ہو گا۔ نیز، مَیں نے لاوی کے اماموں سے بھی عہد باندھ کر وعدہ کیا کہ رب کے گھر میں خدمت گزار امام ہمیشہ لاوی کے قبیلے کے ہی ہوں گے۔ رات اور دن سے بندھے ہوئے عہد کی طرح اِن عہدوں کو بھی توڑا نہیں جا سکتا۔ [22] مَیں اپنے خادم داؤد کی اولاد اور اپنے خدمت گزار لاویوں کو ستاروں اور سمندر کی ریت جیسا بے شمار بنا دوں گا۔“

[23] رب یرمیاہ سے ایک بار پھر ہم کلام ہوا، [24] ”کیا تجھے لوگوں کی باتیں معلوم نہیں ہوئیں؟ یہ کہہ رہے ہیں، ’گو رب نے اسرائیل اور یہوداہ کو چن کر اپنی قوم بنا لیا تھا، لیکن اب اُس نے دونوں کو رد کر دیا ہے۔‘ یوں وہ میری قوم کو حقیر جانتے ہیں بلکہ اِسے اب سے قوم ہی نہیں سمجھتے۔“ [25] لیکن رب فرماتا ہے، ”جو عہد مَیں نے دن اور رات سے باندھا ہے وہ مَیں نہیں توڑوں گا، نہ کبھی آسمان و زمین کے مقررہ اصول منسوخ کروں گا۔ [26] اِسی طرح یہ ممکن ہی نہیں کہ مَیں یعقوب اور اپنے خادم داؤد کی اولاد کو کبھی رد کروں۔ نہیں، مَیں ہمیشہ ہی داؤد کی نسل میں سے کسی کو تخت پر بٹھاؤں گا تاکہ وہ ابراہیم، اسحاق اور یعقوب کی اولاد پر حکومت کرے، کیونکہ مَیں اُنہیں بحال کر کے اُن پر ترس کھاؤں گا۔“

صِدقیاہ بابل کی قید میں مر جائے گا

34 رب اُس وقت یرمیاہ سے ہم کلام ہوا جب شاہِ بابل نبوکدنضر اپنی پوری فوج لے کر یروشلم اور یہوداہ کے تمام شہروں پر حملہ کر رہا تھا۔ اُس کے ساتھ دنیا کے اُن تمام ممالک اور قوموں کی فوجیں تھیں جنہیں اُس نے اپنے تابع کر لیا تھا۔

[2] ”رب جو اسرائیل کا خدا ہے فرماتا ہے کہ یہوداہ کے بادشاہ صِدقیاہ کے پاس جا کر اُسے بتا، ’رب فرماتا ہے کہ مَیں اِس شہر یروشلم کو شاہِ بابل کے حوالے کرنے کو ہوں، اور وہ اِسے نذرِ آتش کر دے گا۔ [3] تُو بھی اُس کے ہاتھ سے نہیں بچے گا بلکہ ضرور پکڑا جائے گا۔ تجھے اُس کے حوالے کیا جائے گا، اور تُو شاہِ بابل کو اپنی آنکھوں سے دیکھے گا، وہ تیرے رُوبرُو تجھ سے بات کرے گا۔ پھر تجھے بابل جانا پڑے گا۔ [4] لیکن اے صِدقیاہ بادشاہ، رب کا یہ فرمان بھی سن! رب تیرے بارے میں فرماتا ہے کہ تُو تلوار سے نہیں [5] بلکہ طبعی موت مرے گا، اور لوگ اُسی طرح تیری تعظیم میں لکڑی کا بڑا ڈھیر بنا کر آگ لگائیں گے جس طرح تیرے باپ دادا کے لئے کرتے آئے ہیں۔ وہ تجھ پر بھی ماتم کریں گے اور کہیں گے، ’ہائے، میرے آقا‘!“ یہ رب کا فرمان ہے۔

[6] یرمیاہ نبی نے صِدقیاہ بادشاہ کو یروشلم میں یہ پیغام

سنایا۔ 7 اُس وقت بابل کی فوج یروشلم، لکیس اور عزیقہ سے لڑ رہی تھی۔ یہوداہ کے تمام قلعہ بند شہروں میں سے یہی تین اب تک قائم رہے تھے۔

غلاموں کے ساتھ بے وفائی

8 رب کا کلام ایک بار پھر یرمیاہ پر نازل ہوا۔ اُس وقت صِدقیاہ بادشاہ نے یروشلم کے باشندوں کے ساتھ عہد باندھا تھا کہ ہم اپنے ہم وطن غلاموں کو آزاد کر دیں گے۔ 9 ہر ایک نے اپنے ہم وطن غلاموں اور لونڈیوں کو آزاد کرنے کا وعدہ کیا تھا، کیونکہ سب متفق ہوئے تھے کہ ہم اپنے ہم وطنوں کو غلامی میں نہیں رکھیں گے۔ 10 تمام بزرگ اور باقی تمام لوگ یہ کرنے پر راضی ہوئے تھے۔ یہ عہد کرنے پر اُنہوں نے اپنے غلاموں کو واقعی آزاد کر دیا تھا۔ 11 لیکن بعد میں وہ اپنا ارادہ بدل کر اپنے آزاد کئے ہوئے غلاموں کو واپس لائے اور اُنہیں دوبارہ اپنے غلام بنا لیا تھا۔ 12 تب رب کا کلام یرمیاہ پر نازل ہوا۔

13 ”رب جو اسرائیل کا خدا ہے فرماتا ہے، ’جب مَیں تمہارے باپ دادا کو مصر کی غلامی سے نکال لایا تو مَیں نے اُن سے عہد باندھا۔ اُس کی ایک شرط یہ تھی 14 کہ جب کسی ہم وطن نے اپنے آپ کو بیچ کر چھ سال تک تیری خدمت کی ہے تو لازم ہے کہ ساتویں سال تُو اُسے آزاد کر دے۔ یہ شرط تم سب پر صادق آتی ہے۔ لیکن افسوس، تمہارے باپ دادا نے نہ میری سنی، نہ میری بات پر دھیان دیا۔ 15 اب تم نے پچھتا کر وہ کچھ کیا جو مجھے پسند تھا۔ ہر ایک نے اعلان کیا کہ ہم اپنے ہم وطن غلاموں کو آزاد کر دیں گے۔ تم اُس گھر میں آئے جس پر میرے نام کا ٹھپا لگا ہے اور عہد باندھ کر میرے حضور اُس وعدے کی تصدیق کی۔ 16 لیکن اب تم نے اپنا ارادہ بدل کر میرے نام کی بے حرمتی کی ہے۔ اپنے غلاموں اور لونڈیوں کو آزاد کر دینے کے بعد ہر ایک اُنہیں اپنے پاس واپس لایا ہے۔ پہلے تم نے اُنہیں بتایا کہ جہاں جی چاہو چلے جاؤ، اور اب تم نے اُنہیں دوبارہ غلام بننے پر مجبور کیا ہے۔‘

17 چنانچہ سنو جو کچھ رب فرماتا ہے! ’تم نے میری نہیں سنی، کیونکہ تم نے اپنے ہم وطن غلاموں کو آزاد نہیں چھوڑا۔ اِس لئے اب رب تمہیں تلوار، مہلک بیماریوں اور کال کے لئے آزاد چھوڑ دے گا۔ تمہیں دیکھ کر دنیا کے تمام ممالک کے رونگٹے کھڑے ہو جائیں گے۔‘ یہ رب کا فرمان ہے۔ 19-18 ’دیکھو، یہوداہ اور یروشلم کے بزرگوں، درباریوں، اماموں اور عوام نے میرے ساتھ عہد باندھا۔ اِس کی تصدیق کرنے کے لئے وہ ایک بچھڑے کو دو حصوں میں تقسیم کر کے اُن کے درمیان سے گزر گئے۔ تو بھی اُنہوں نے عہد توڑ کر اُس کی شرائط پوری نہ کیں۔ چنانچہ مَیں ہونے دوں گا کہ وہ اُس بچھڑے کی مانند ہو جائیں جس کے دو حصوں میں سے وہ گزر گئے ہیں۔ 20 مَیں اُنہیں اُن کے دشمنوں کے حوالے کر دوں گا، اُن ہی کے حوالے جو اُنہیں جان سے مارنے کے درپے ہیں۔ اُن کی لاشیں پرندوں اور جنگلی جانوروں کی خوراک بن جائیں گی۔

21 مَیں یہوداہ کے بادشاہ صِدقیاہ اور اُس کے افسروں کو اُن کے دشمن کے حوالے کر دوں گا، اُن ہی کے حوالے جو اُنہیں جان سے مارنے پر تُلے ہوئے ہیں۔ وہ یقیناً شاہِ بابل نبوکدنضر کی فوج کے قبضے میں آ جائیں گے۔ کیونکہ گو فوجی اِس وقت پیچھے ہٹ گئے ہیں، 22 لیکن میرے حکم پر وہ واپس آ کر یروشلم پر حملہ کریں

گے۔ اور اِس مرتبہ وہ اُس پر قبضہ کر کے اُسے نذرِ آتش کر دیں گے۔ مَیں یہوداہ کے شہروں کو بھی یوں خاک میں ملا دوں گا کہ کوئی اُن میں نہیں رہ سکے گا‘۔“ یہ رب کا فرمان ہے۔

یرمیاہ ریکابیوں کو آزماتا ہے

35 جب یہویقیم بن یوسیاہ ابھی یہوداہ کا بادشاہ تھا تو رب مجھ سے ہم کلام ہوا، 2 ”ریکابی خاندان کے پاس جا کر اُنہیں رب کے گھر کے صحن کے کسی کمرے میں آنے کی دعوت دے۔ جب وہ آئیں تو اُنہیں مَے پلا دے۔“

3 چنانچہ مَیں یازنیاہ بن یرمیاہ بن حبصّنیاہ کے پاس گیا اور اُسے اُس کے بھائیوں اور تمام بیٹوں یعنی ریکابیوں کے پورے گھرانے سمیت 4 رب کے گھر میں لایا۔ ہم حنان کے بیٹوں کے کمرے میں بیٹھ گئے۔ حنان مردِ خدا یِجدلیاہ کا بیٹا تھا۔ یہ کمرا بزرگوں کے کمرے سے ملحق اور رب کے گھر کے دربان معسیاہ بن سلّوم کے کمرے کے اوپر تھا۔ 5 وہاں مَیں نے مَے کے جام اور پیالے ریکابی آدمیوں کو پیش کر کے اُن سے کہا، ”آئیں، کچھ مَے پی لیں۔“

6 لیکن اُنہوں نے انکار کر کے کہا، ”ہم مَے نہیں پیتے، کیونکہ ہمارے باپ یوندب بن ریکاب نے ہمیں اور ہماری اولاد کو مَے پینے سے منع کیا ہے۔ 7 اُس نے ہمیں یہ ہدایت بھی دی، ’نہ مکان تعمیر کرنا، نہ بیج بونا اور نہ انگور کا باغ لگانا۔ یہ چیزیں کبھی بھی تمہاری ملکیت میں شامل نہ ہوں، کیونکہ لازم ہے کہ تم ہمیشہ خیموں میں زندگی گزارو۔ پھر تم لمبے عرصے تک اُس ملک میں رہو گے جس میں تم مہمان ہو۔‘ 8 چنانچہ ہم اپنے باپ یوندب بن ریکاب کی اِن تمام ہدایات کے تابع رہتے ہیں۔ نہ ہم اور نہ ہماری بیویاں یا بچے کبھی مَے پیتے ہیں۔ 9 ہم اپنی رہائش کے لئے مکان نہیں بناتے، اور نہ انگور کے باغ، نہ کھیت یا فصلیں ہماری ملکیت میں ہوتی ہیں۔ 10 اِس کے بجائے ہم آج تک خیموں میں رہتے ہیں۔ جو بھی ہدایت ہمارے باپ یوندب نے ہمیں دی اُس پر ہم پورے اُترے ہیں۔ 11 ہم صرف عارضی طور پر شہر میں ٹھہرے ہوئے ہیں۔ کیونکہ جب شاہِ بابل نبوکدنضر اِس ملک میں گھس آیا تو ہم بولے، ’آئیں، ہم یروشلم شہر میں جائیں تاکہ بابل اور شام کی فوجوں سے بچ جائیں۔‘ ہم صرف اِسی لئے یروشلم میں ٹھہرے ہوئے ہیں۔“

12 تب رب کا کلام مجھ پر نازل ہوا، 13 ”رب الافواج جو اسرائیل کا خدا ہے فرماتا ہے کہ یہوداہ اور یروشلم کے باشندوں کے پاس جا کر کہہ، ’تم میری تربیت کیوں قبول نہیں کرتے؟ تم میری کیوں نہیں سنتے؟ 14 یوندب بن ریکاب پر غور کرو۔ اُس نے اپنی اولاد کو مَے پینے سے منع کیا، اِس لئے اُس کا گھرانا آج تک مَے نہیں پیتا۔ یہ لوگ اپنے باپ کی ہدایات کے تابع رہتے ہیں۔ اِس کے مقابلے میں تم لوگ کیا کر رہے ہو؟ گو مَیں بار بار تم سے ہم کلام ہوا تو بھی تم نے میری نہیں سنی۔

15 بار بار مَیں اپنے نبیوں کو تمہارے پاس بھیجتا رہا تاکہ میرے خادم تمہیں آگاہ کرتے رہیں کہ ہر ایک اپنی بُری راہ ترک کر کے واپس آئے! اپنا چال چلن درست کرو اور اجنبی معبودوں کی پیروی کر کے اُن کی خدمت مت کرو! پھر تم اُس ملک میں رہو گے جو مَیں نے تمہیں اور تمہارے باپ دادا کو بخش دیا تھا۔ لیکن تم نے نہ توجہ دی، نہ میری سنی۔ 16 یوندب بن ریکاب کی

اولاد اپنے باپ کی ہدایات پر پوری اُتری ہے، لیکن اِس قوم نے میری نہیں سنی۔‘

17 اِس لئے رب جو لشکروں کا اور اسرائیل کا خدا ہے فرماتا ہے، ’سنو! مَیں یہوداہ پر اور یروشلم کے ہر باشندے پر وہ تمام آفت نازل کروں گا جس کا اعلان مَیں نے کیا ہے۔ گو مَیں اُن سے ہم کلام ہوا تو بھی اُنہوں نے نہ سنی۔ مَیں نے اُنہیں بُلایا، لیکن اُنہوں نے جواب نہ دیا‘۔“

18 لیکن ریکابیوں سے یرمیاہ نے کہا، ”رب الافواج جو اسرائیل کا خدا ہے فرماتا ہے، ’تم اپنے باپ یوندب کے حکم پر پورے اُتر کر اُس کی ہر ہدایت اور ہر حکم پر عمل کرتے ہو۔‘ 19 اِس لئے رب الافواج جو اسرائیل کا خدا ہے فرماتا ہے، ’یوندب بن ریکاب کی اولاد میں سے ہمیشہ کوئی نہ کوئی ہو گا جو میرے حضور خدمت کرے گا‘۔“

رب کے گھر میں یرمیاہ کی کتاب کی تلاوت

36 یہوداہ کے بادشاہ یہویقیم بن یوسیاہ کی حکومت کے چوتھے سال میں رب کا کلام یرمیاہ پر نازل ہوا، 2 ”طومار لے کر اُس میں اسرائیل، یہوداہ اور باقی تمام قوموں کے بارے میں وہ تمام پیغامات قلم بند کر جو مَیں نے یوسیاہ کی حکومت سے لے کر آج تک تجھ پر نازل کئے ہیں۔ 3 شاید یہوداہ کے گھرانے میں ہر ایک اپنی بُری راہ سے باز آ کر واپس آئے اگر اُس آفت کی پوری خبر اُن تک پہنچے جو مَیں اِس قوم پر نازل کرنے کو ہوں۔ پھر مَیں اُن کی بے دینی اور گناہ کو معاف کروں گا۔“

4 چنانچہ یرمیاہ نے باروک بن نیریاہ کو بُلا کر اُس سے وہ تمام پیغامات طومار میں لکھوائے جو رب نے اُس پر نازل کئے تھے۔ 5 پھر یرمیاہ نے باروک سے کہا، ”مجھے نظربند کیا گیا ہے، اِس لئے مَیں رب کے گھر میں نہیں جا سکتا۔ 6 لیکن آپ تو جا سکتے ہیں۔ روزے کے دن یہ طومار اپنے ساتھ لے کر رب کے گھر میں جائیں۔ حاضرین کے سامنے رب کی اُن تمام باتوں کو پڑھ کر سنائیں جو مَیں نے آپ سے لکھوائی ہیں۔ سب کو طومار کی باتیں سنائیں، اُنہیں بھی جو یہوداہ کی دیگر آبادیوں سے یہاں پہنچے ہیں۔ 7 شاید وہ التجا کریں کہ رب اُن پر رحم کرے۔ شاید ہر ایک اپنی بُری راہ سے باز آ کر واپس آئے۔ کیونکہ جو غضب اِس قوم پر نازل ہونے والا ہے اور جس کا اعلان رب کر چکا ہے وہ بہت سخت ہے۔“

8 باروک بن نیریاہ نے ایسا ہی کیا۔ یرمیاہ نبی کی ہدایت کے مطابق اُس نے رب کے گھر میں طومار میں درج رب کے کلام کی تلاوت کی۔ 9 اُس وقت لوگ روزہ رکھے ہوئے تھے، کیونکہ بادشاہ یہویقیم بن یوسیاہ کی حکومت کے پانچویں سال اور نویں مہینے[a] میں اعلان کیا گیا تھا کہ یروشلم کے باشندے اور یہوداہ کے دیگر شہروں سے آئے ہوئے تمام لوگ رب کے حضور روزہ رکھیں۔ 10 جب باروک نے طومار کی تلاوت کی تو تمام لوگ حاضر تھے۔ اُس وقت وہ رب کے گھر میں شاہی محرّر جمریاہ بن سافن کے کمرے میں بیٹھا تھا۔ یہ کمرا رب کے گھر کے اوپر والے صحن میں تھا، اور صحن کا نیا دروازہ

[a] نومبر تا دسمبر۔

وہاں سے دُور نہیں تھا۔

11 طومار میں درج رب کے تمام پیغامات سن کر جمریاہ بن سافن کا بیٹا میکایاہ 12 شاہی محل میں میرمنشی کے دفتر میں چلا گیا۔ وہاں تمام سرکاری افسر بیٹھے تھے یعنی اِلی سمع میرمنشی، دِلایاہ بن سمعیاہ، اِلناتن بن عکبور، جمریاہ بن سافن، صِدقیاہ بن حننیاہ اور باقی تمام ملازم۔ 13 میکایاہ نے اُنہیں سب کچھ سنایا جو باروک نے طومار کی تلاوت کر کے پیش کیا تھا۔ 14 تب تمام بزرگوں نے یہودی بن نتنیاہ بن سلمیاہ بن کوشی کو باروک کے پاس بھیج کر اُسے اطلاع دی، ”جس طومار کی تلاوت آپ نے لوگوں کے سامنے کی اُسے لے کر ہمارے پاس آئیں۔“ چنانچہ باروک بن نیریاہ ہاتھ میں طومار کو تھامے ہوئے اُن کے پاس آیا۔

15 افسروں نے کہا، ”ذرا بیٹھ کر ہمارے لئے بھی طومار کی تلاوت کریں۔“ چنانچہ باروک نے اُنہیں سب کچھ پڑھ کر سنا دیا۔ 16 یرمیاہ کی تمام پیش گوئیاں سنتے ہی وہ گھبرا گئے اور ڈر کے مارے ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔ پھر اُنہوں نے باروک سے کہا، ”لازم ہے کہ ہم بادشاہ کو اِن تمام باتوں سے آگاہ کریں۔ 17 ہمیں ذرا بتائیں، آپ نے یہ تمام باتیں کس طرح قلم بند کیں؟ کیا یرمیاہ نے سب کچھ زبانی آپ کو پیش کیا؟“ 18 باروک نے جواب دیا، ”جی، وہ مجھے یہ تمام باتیں سناتا گیا، اور مَیں سب کچھ سیاہی سے اِس طومار میں درج کرتا گیا۔“

19 یہ سن کر افسروں نے باروک سے کہا، ”اب چلے جائیں، آپ اور یرمیاہ دونوں چھپ جائیں! کسی کو بھی پتا نہ چلے کہ آپ کہاں ہیں۔“

یہویقیم طومار کو جلا دیتا ہے

20 افسروں نے طومار کو شاہی میرمنشی اِلی سمع کے دفتر میں محفوظ رکھ دیا، پھر دربار میں داخل ہو کر بادشاہ کو سب کچھ بتا دیا۔ 21 بادشاہ نے یہودی کو طومار لے آنے کا حکم دیا۔ یہودی، اِلی سمع میرمنشی کے دفتر سے طومار کو لے کر بادشاہ اور تمام افسروں کی موجودگی میں اُس کی تلاوت کرنے لگا۔

22 چونکہ نواں مہینہ[a] تھا اِس لئے بادشاہ محل کے اُس حصے میں بیٹھا تھا جو سردیوں کے موسم کے لئے بنایا گیا تھا۔ اُس کے سامنے پڑی انگیٹھی میں آگ جل رہی تھی۔ 23 جب بھی یہودی تین یا چار کالم پڑھنے سے فارغ ہوا تو بادشاہ نے منشی کی چھری لے کر اُنہیں طومار سے کاٹ لیا اور آگ میں پھینک دیا۔ یہودی پڑھتا اور بادشاہ کاٹتا گیا۔ آخرکار پورا طومار راکھ ہو گیا تھا۔

24 گو بادشاہ اور اُس کے تمام ملازموں نے یہ تمام باتیں سنیں تو بھی نہ وہ گھبرائے، نہ اُنہوں نے پریشان ہو کر اپنے کپڑے پھاڑے۔ 25 اور گو اِلناتن، دِلایاہ اور جمریاہ نے بادشاہ سے منت کی کہ وہ طومار کو نہ جلائے تو بھی اُس نے اُن کی نہ مانی 26 بلکہ بعد میں یرحمئیل شاہزادہ، سرایاہ بن عزری ایل اور سلمیاہ بن عبدئیل کو بھیجا تاکہ وہ باروک منشی اور یرمیاہ نبی کو گرفتار کریں۔ لیکن رب نے اُنہیں چھپائے رکھا تھا۔

اللہ کا کلام دوبارہ قلم بند کیا جاتا ہے

27 بادشاہ کے طومار کو جلانے کے بعد رب یرمیاہ سے دوبارہ ہم کلام ہوا،

28 ”نیا طومار لے کر اُس میں وہی تمام پیغامات قلم

[a] تقریباً دسمبر۔

بند کر جو اُس طومار میں درج تھے جسے شاہِ یہوداہ نے جلا دیا تھا۔ 29 ساتھ ساتھ یہویقیم کے بارے میں اعلان کر کہ رب فرماتا ہے، 'تُو نے طومار کو جلا کر یرمیاہ سے شکایت کی کہ تُو نے اِس کتاب میں کیوں لکھا ہے کہ شاہِ بابل ضرور آ کر اِس ملک کو تباہ کرے گا، اور اِس میں نہ انسان، نہ حیوان رہے گا؟' 30 چنانچہ یہوداہ کے بادشاہ کے بارے میں رب کا فیصلہ سن!

آئندہ اُس کے خاندان کا کوئی بھی فرد داؤد کے تخت پر نہیں بیٹھے گا۔ یہویقیم کی لاش باہر پھینکی جائے گی، اور وہاں وہ کھلے میدان میں پڑی رہے گی۔ کوئی بھی اُسے دن کی تپتی گرمی یا رات کی شدید سردی سے بچائے نہیں رکھے گا۔ 31 مَیں اُسے اُس کے بچوں اور ملازموں سمیت اُن کی بےدینی کا مناسب اجر دوں گا۔ کیونکہ مَیں اُن پر اور یروشلم اور یہوداہ کے باشندوں پر وہ تمام آفت نازل کروں گا جس کا اعلان مَیں کر چکا ہوں۔ افسوس، اُنہوں نے میری نہیں سنی۔"

32 چنانچہ یرمیاہ نے نیا طومار لے کر اُسے باروک بن نیریاہ کو دے دیا۔ پھر اُس نے باروک منشی سے وہ تمام پیغامات دوبارہ لکھوائے جو اُس طومار میں درج تھے جسے شاہِ یہوداہ یہویقیم نے جلا دیا تھا۔ اُن کے علاوہ مزید بہت سے پیغامات کا اضافہ ہوا۔

مصر صِدقیاہ کی مدد نہیں کر سکتا

37 یہوداہ کے بادشاہ یہویاکین[a] بن یہویقیم کو تخت سے اُتارنے کے بعد شاہِ بابل نبوکدنضر نے صِدقیاہ بن یوسیاہ کو تخت پر بٹھا دیا۔ 2 لیکن نہ صِدقیاہ، نہ اُس کے افسروں یا عوام نے اُن پیغامات پر دھیان دیا جو رب نے یرمیاہ نبی کی معرفت فرمائے تھے۔

3 ایک دن صِدقیاہ بادشاہ نے یہوکل بن سلمیاہ اور امام صفنیاہ بن معسیاہ کو یرمیاہ کے پاس بھیجا تاکہ وہ گزارش کریں، "مہربانی کر کے رب ہمارے خدا سے ہماری شفاعت کریں۔"

4 یرمیاہ کو اب تک قید میں ڈالا نہیں گیا تھا، اِس لئے وہ آزادی سے لوگوں میں چل پھر سکتا تھا۔ 5 اُس وقت فرعون کی فوج مصر سے نکل کر اسرائیل کی طرف بڑھ رہی تھی۔ جب یروشلم کا محاصرہ کرنے والی بابل کی فوج کو یہ خبر ملی تو وہ وہاں سے پیچھے ہٹ گئی۔ 6 تب رب یرمیاہ نبی سے ہم کلام ہوا،

7 "رب اسرائیل کا خدا فرماتا ہے کہ شاہِ یہوداہ نے تمہیں میری مرضی دریافت کرنے بھیجا ہے۔ اُسے جواب دو کہ فرعون کی جو فوج تمہاری مدد کرنے کے لئے نکل آئی ہے وہ اپنے ملک واپس لوٹنے کو ہے۔ 8 پھر بابل کے فوجی واپس آ کر یروشلم پر حملہ کریں گے۔ وہ اِسے اپنے قبضے میں لے کر نذرِ آتش کر دیں گے۔ 9 کیونکہ رب فرماتا ہے کہ یہ سوچ کر دھوکا مت کھاؤ کہ بابل کی فوج ضرور ہمیں چھوڑ کر چلی جائے گی۔ ایسا کبھی نہیں ہو گا! 10 خواہ تم حملہ آور پوری بابلی فوج کو شکست کیوں نہ دیتے اور صرف زخمی آدمی بچے رہتے تو بھی تم ناکام رہتے، تو بھی یہ بعض ایک آدمی اپنے خیموں میں سے نکل کر یروشلم کو نذرِ آتش کرتے۔"

یرمیاہ کو قید میں ڈالا جاتا ہے

11 جب فرعون کی فوج اسرائیل کی طرف بڑھنے لگی

[a] عبرانی میں یہویاکین کا مترادف کونیاہ مستعمل ہے۔

تو بابل کے فوجی یروشلم کو چھوڑ کر پیچھے ہٹ گئے۔ [12] اُن دنوں میں یرمیاہ بن یمین کے قبائلی علاقے کے لئے روانہ ہوا، کیونکہ وہ اپنے رشتے داروں کے ساتھ کوئی موروثی ملکیت تقسیم کرنا چاہتا تھا۔ لیکن جب وہ شہر سے نکلتے ہوئے [13] بن یمین کے دروازے تک پہنچ گیا تو پہرے داروں کا ایک افسر اُسے پکڑ کر کہنے لگا، ''تم بھگوڑے ہو! تم بابل کی فوج کے پاس جانا چاہتے ہو!'' افسر کا نام اِریاہ بن سلمیاہ بن حننیاہ تھا۔ [14] یرمیاہ نے اعتراض کیا، ''یہ جھوٹ ہے، مَیں بھگوڑا نہیں ہوں! مَیں بابل کی فوج کے پاس نہیں جا رہا۔'' لیکن اِریاہ نہ مانا بلکہ اُسے گرفتار کر کے سرکاری افسروں کے پاس لے گیا۔ [15] اُسے دیکھ کر اُنہیں یرمیاہ پر غصہ آیا، اور وہ اُس کی پٹائی کرا کر اُسے شاہی محرّر یونتن کے گھر میں لائے جسے اُنہوں نے قید خانہ بنایا تھا۔ [16] وہاں اُسے ایک زمین دوز کمرے میں ڈال دیا گیا جو پہلے حوض تھا اور جس کی چھت محراب دار تھی۔ وہ متعدد دن اُس میں بند رہا۔

[17] ایک دن صِدقیاہ نے اُسے محل میں بُلایا۔ وہاں علیٰحدگی میں اُس سے پوچھا، ''کیا رب کی طرف سے میرے لئے کوئی پیغام ہے؟'' یرمیاہ نے جواب دیا، ''جی ہاں۔ آپ کو شاہِ بابل کے حوالے کیا جائے گا۔'' [18] تب یرمیاہ نے صِدقیاہ بادشاہ سے اپنی بات جاری رکھ کر کہا، ''مجھ سے کیا جرم ہوا ہے؟ مَیں نے آپ کے افسروں اور عوام کا کیا قصور کیا ہے کہ مجھے جیل میں ڈلوا دیا؟ [19] آپ کے وہ نبی کہاں ہیں جنہوں نے آپ کو پیش گوئی سنائی کہ شاہِ بابل نہ آپ پر، نہ اِس ملک پر حملہ کرے گا؟ [20] اے میرے مالک اور بادشاہ، مہربانی کر کے میری بات سنیں، میری گزارش پوری کریں! مجھے یونتن محرّر کے گھر میں واپس نہ بھیجیں، ورنہ مَیں مر جاؤں گا۔''

[21] تب صِدقیاہ بادشاہ نے حکم دیا کہ یرمیاہ کو شاہی محافظوں کے صحن میں رکھا جائے۔ اُس نے یہ ہدایت بھی دی کہ جب تک شہر میں روٹی دست یاب ہو یرمیاہ کو نان بائی گلی سے ہر روز ایک روٹی ملتی رہے۔ چنانچہ یرمیاہ محافظوں کے صحن میں رہنے لگا۔

یرمیاہ کو سزائے موت دینے کا ارادہ

38 سفطیاہ بن متان، جِدلیاہ بن فشحور، یوکل بن سلمیاہ اور فشحور بن ملکیاہ کو معلوم ہوا کہ یرمیاہ تمام لوگوں کو بتا رہا ہے [2] کہ رب فرماتا ہے، ''اگر تم تلوار، کال یا وبا سے مرنا چاہو تو اِس شہر میں رہو۔ لیکن اگر تم اپنی جان کو بچانا چاہو تو شہر سے نکل کر اپنے آپ کو بابل کی فوج کے حوالے کرو۔ جو کوئی یہ کرے اُس کی جان چھوٹ جائے گی۔[a] [3] کیونکہ رب فرماتا ہے کہ یروشلم کو ضرور شاہِ بابل کی فوج کے حوالے کیا جائے گا۔ وہ یقیناً اُس پر قبضہ کرے گا۔''

[4] تب مذکورہ افسروں نے بادشاہ سے کہا، ''اِس آدمی کو سزائے موت دینی چاہئے، کیونکہ یہ شہر میں بچے ہوئے فوجیوں اور باقی تمام لوگوں کو ایسی باتیں بتا رہا ہے جن سے وہ ہمت ہار گئے ہیں۔ یہ آدمی قوم کی بہبودی نہیں چاہتا بلکہ اُسے مصیبت میں ڈالنے پر تُلا رہتا ہے۔''

[5] صِدقیاہ بادشاہ نے جواب دیا، ''ٹھیک ہے، وہ آپ کے ہاتھ میں ہے۔ مَیں آپ کو روک نہیں سکتا۔'' [6] تب اُنہوں نے یرمیاہ کو پکڑ کر ملکیاہ شاہزادہ کے حوض

[a] لفظی ترجمہ: وہ غنیمت کے طور پر اپنی جان کو بچائے گا۔

میں ڈال دیا۔ یہ حوض شاہی محافظوں کے صحن میں تھا۔ رسّوں کے ذریعے اُنہوں نے یرمیاہ کو اُتار دیا۔ حوض میں پانی نہیں تھا بلکہ صرف کیچڑ، اور یرمیاہ کیچڑ میں دھنس گیا۔

7 لیکن ایتھوپیا کے ایک درباری بنام عبد مَلِک کو پتا چلا کہ یرمیاہ کے ساتھ کیا کچھ کیا جا رہا ہے۔ جب بادشاہ شہر کے دروازے بنام بن یمین میں کچہری لگائے بیٹھا تھا 8 تو عبد مَلِک شاہی محل سے نکل کر اُس کے پاس گیا اور کہا، 9 ”میرے آقا اور بادشاہ، جو سلوک اِن آدمیوں نے یرمیاہ کے ساتھ کیا ہے وہ نہایت بُرا ہے۔ اُنہوں نے اُسے ایک حوض میں پھینک دیا ہے جہاں وہ بھوک سے مرے گا۔ کیونکہ شہر میں روٹی ختم ہو گئی ہے۔“

10 یہ سن کر بادشاہ نے عبد مَلِک کو حکم دیا، ”اِس سے پہلے کہ یرمیاہ مر جائے یہاں سے 30 آدمیوں کو لے کر نبی کو حوض سے نکال دیں۔“ 11 عبد مَلِک آدمیوں کو اپنے ساتھ لے کر شاہی محل کے گودام کے نیچے کے ایک کمرے میں گیا۔ وہاں سے اُس نے کچھ پرانے چیتھڑے اور گھِسے پھٹے کپڑے چن کر اُنہیں رسّوں کے ذریعے حوض میں یرمیاہ تک اُتار دیا۔ 12 عبد مَلِک بولا، ”رسّے باندھنے سے پہلے یہ پرانے چیتھڑے اور گھِسے پھٹے کپڑے بغل میں رکھیں۔“ یرمیاہ نے ایسا ہی کیا، 13 تو وہ اُسے رسّوں سے کھینچ کر حوض سے نکال لائے۔ اِس کے بعد یرمیاہ شاہی محافظوں کے صحن میں رہا۔

صِدقیاہ کو آخری مرتبہ آگاہ کیا جاتا ہے

14 ایک دن صِدقیاہ بادشاہ نے یرمیاہ کو رب کے گھر کے تیسرے دروازے کے پاس بُلا کر اُس سے کہا، ”مَیں آپ سے ایک بات دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ مجھے اِس کا صاف جواب دیں، کوئی بھی بات مجھ سے مت چھپائیں۔“ 15 یرمیاہ نے اعتراض کیا، ”اگر مَیں آپ کو صاف جواب دوں تو آپ مجھے مار ڈالیں گے۔ اور اگر مَیں آپ کو مشورہ دوں بھی تو آپ اُسے قبول نہیں کریں گے۔“ 16 تب صِدقیاہ بادشاہ نے علیٰحدگی میں قَسم کھا کر یرمیاہ سے وعدہ کیا، ”رب کی حیات کی قَسم جس نے ہمیں جان دی ہے، نہ مَیں آپ کو مار ڈالوں گا، نہ آپ کے جانی دشمنوں کے حوالے کروں گا۔“

17 تب یرمیاہ بولا، ”رب جو لشکروں کا اور اسرائیل کا خدا ہے فرماتا ہے، ’اپنے آپ کو شاہِ بابل کے افسران کے حوالے کر۔ پھر تیری جان چھوٹ جائے گی اور یہ شہر نذرِ آتش نہیں ہو جائے گا۔ تُو اور تیرا خاندان جیتا رہے گا۔ 18 دوسری صورت میں اِس شہر کو بابل کے حوالے کیا جائے گا اور فوجی اِسے نذرِ آتش کریں گے۔ تُو بھی اُن کے ہاتھ سے نہیں بچے گا‘۔“

19 لیکن صِدقیاہ بادشاہ نے اعتراض کیا، ”مجھے اُن ہم وطنوں سے ڈر لگتا ہے جو غداری کر کے بابل کی فوج کے پاس بھاگ گئے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ بابل کے فوجی مجھے اُن کے حوالے کریں اور وہ میرے ساتھ بدسلوکی کریں۔“ 20 یرمیاہ نے جواب دیا، ”وہ آپ کو اُن کے حوالے نہیں کریں گے۔ رب کی سن کر وہ کچھ کریں جو مَیں نے آپ کو بتایا ہے۔ پھر آپ کی سلامتی ہو گی اور آپ کی جان چھوٹ جائے گی۔ 21 لیکن اگر آپ شہر سے نکل کر ہتھیار ڈالنے کے لئے تیار نہیں ہیں تو پھر

یہ پیغام سنیں جو رب نے مجھ پر ظاہر کیا ہے! [22] شاہی محل میں جتنی خواتین بچ گئی ہیں اُن سب کو شاہِ بابل کے افسروں کے پاس پہنچایا جائے گا۔ تب یہ خواتین آپ کے بارے میں کہیں گی، 'ہائے، جن آدمیوں پر تُو پورا اعتماد رکھتا تھا وہ فریب دے کر تجھ پر غالب آ گئے ہیں۔ تیرے پاؤں دلدل میں دھنس گئے ہیں، لیکن یہ لوگ غائب ہو گئے ہیں۔' [23] ہاں، تیرے تمام بال بچوں کو باہر بابل کی فوج کے پاس لایا جائے گا۔ تُو خود بھی اُن کے ہاتھ سے نہیں بچے گا بلکہ شاہِ بابل تجھے پکڑ لے گا۔ یہ شہر نذرِ آتش ہو جائے گا۔"

[24] پھر صِدقیاہ نے یرمیاہ سے کہا، "خبردار! کسی کو بھی یہ معلوم نہ ہو کہ ہم نے کیا کیا باتیں کی ہیں، ورنہ آپ مر جائیں گے۔ [25] جب میرے افسروں کو پتا چلے کہ میری آپ سے گفتگو ہوئی ہے تو وہ آپ کے پاس آ کر پوچھیں گے، 'تم نے بادشاہ سے کیا بات کی، اور بادشاہ نے تم سے کیا کہا؟ ہمیں صاف جواب دو اور جھوٹ نہ بولو، ورنہ ہم تمہیں مار ڈالیں گے۔' [26] جب وہ اِس طرح کی باتیں کریں گے تو اُنہیں صرف اِتنا سا بتائیں، 'مَیں بادشاہ سے منت کر رہا تھا کہ وہ مجھے یونتن کے گھر میں واپس نہ بھیجیں، ورنہ مَیں مر جاؤں گا'۔"

[27] ایسا ہی ہوا۔ تمام سرکاری افسر یرمیاہ کے پاس آئے اور اُس سے سوال کرنے لگے۔ لیکن اُس نے اُنہیں صرف وہ کچھ بتایا جو بادشاہ نے اُسے کہنے کو کہا تھا۔ تب وہ خاموش ہو گئے، کیونکہ کسی نے بھی اُس کی بادشاہ سے گفتگو نہیں سنی تھی۔

[28] اِس کے بعد یرمیاہ یروشلم کی شکست تک شاہی محافظوں کے صحن میں قیدی رہا۔

یروشلم کی شکست

39 یروشلم یوں دشمن کے ہاتھ میں آیا: یہوداہ کے بادشاہ کے نویں سال اور 10ویں مہینے[a] میں شاہِ بابل نبوکدنضر اپنی تمام فوج لے کر یروشلم پہنچا اور شہر کا محاصرہ کرنے لگا۔ [2] صِدقیاہ کے 11ویں سال کے چوتھے مہینے اور نویں دن[b] دشمن نے فصیل میں رخنہ ڈال دیا۔ [3] تب نبوکدنضر کے تمام اعلیٰ افسر شہر میں آ کر اُس کے درمیانی دروازے میں بیٹھ گئے۔ اُن میں نیرگل سراضر جو رب ماگ تھا، سمگر نبو، سر سکیم جو رب ساریس تھا اور شاہِ بابل کے باقی بزرگ شامل تھے۔

[4] اُنہیں دیکھ کر یہوداہ کا بادشاہ صِدقیاہ اور اُس کے تمام فوجی بھاگ گئے۔ رات کے وقت وہ فصیل کے اُس دروازے سے نکلے جو شاہی باغ کے ساتھ ملحق دو دیواروں کے بیچ میں تھا۔ وہ وادیٔ یردن کی طرف دوڑنے لگے، [5] لیکن بابل کے فوجیوں نے اُن کا تعاقب کر کے صِدقیاہ کو یریحو کے میدانی علاقے میں پکڑ لیا۔ پھر اُسے ملکِ حمات کے شہر رِبلہ میں شاہِ بابل نبوکدنضر کے پاس لایا گیا، اور وہیں اُس نے صِدقیاہ پر فیصلہ صادر کیا۔ [6] صِدقیاہ کے دیکھتے دیکھتے شاہِ بابل نے رِبلہ میں اُس کے بیٹوں کو قتل کیا۔ ساتھ ساتھ اُس نے یہوداہ کے تمام بزرگوں کو بھی موت کے گھاٹ اُتار دیا۔ [7] پھر اُس نے صِدقیاہ کی آنکھیں نکلوا کر اُسے پیتل کی زنجیروں میں جکڑ لیا اور بابل کو لے جانے کے لئے محفوظ رکھا۔

[8] بابل کے فوجیوں نے شاہی محل اور دیگر لوگوں کے گھروں کو جلا کر یروشلم کی فصیل کو گرا دیا۔ [9] شاہی محافظوں کے افسر نبوزرادان نے سب کو جلاوطن کر دیا جو یروشلم اور یہوداہ میں پیچھے رہ گئے تھے۔ وہ بھی اُن

[a] دسمبر تا جنوری۔

[b] 18 جولائی۔

میں شامل تھے جو جنگ کے دوران غداری کر کے شاہِ بابل کے پیچھے لگ گئے تھے۔ [10] لیکن نبوزرادان نے سب سے نچلے طبقے کے بعض لوگوں کو ملکِ یہوداہ میں چھوڑ دیا، ایسے لوگ جن کے پاس کچھ نہیں تھا۔ اُنہیں اُس نے اُس وقت انگور کے باغ اور کھیت دیئے۔

[11-12] نبوکدنضر بادشاہ نے شاہی محافظوں کے افسر نبوزرادان کو حکم دیا، ”یرمیاہ کو اپنے پاس رکھیں۔ اُس کا خیال رکھیں۔ اُسے نقصان نہ پہنچائیں بلکہ جو بھی درخواست وہ کرے اُسے پورا کریں۔“

[13] چنانچہ شاہی محافظوں کے افسر نبوزرادان نے کسی کو یرمیاہ کے پاس بھیجا۔ اُس وقت نبوشزبان جو رب ساریس تھا، نیرگل سراضر جو رب ماگ تھا اور شاہِ بابل کے باقی افسر نبوزرادان کے پاس تھے۔ [14] یرمیاہ اب تک شاہی محافظوں کے صحن میں گرفتار تھا۔ اُنہوں نے حکم دیا کہ اُسے وہاں سے نکال کر جِدلیاہ بن اخی قام بن سافن کے حوالے کر دیا جائے تاکہ وہ اُسے اُس کے اپنے گھر پہنچا دے۔ یوں یرمیاہ اپنے لوگوں کے درمیان بسنے لگا۔

عبد ملِک کے لئے خوش خبری

[15] جب یرمیاہ ابھی شاہی محافظوں کے صحن میں گرفتار تھا تو رب اُس سے ہم کلام ہوا،

[16] ”جا کر ایتھوپیا کے عبد ملِک کو بتا، ’رب الافواج جو اسرائیل کا خدا ہے فرماتا ہے کہ دیکھ، مَیں اِس شہر کے ساتھ وہ سب کچھ کرنے کو ہوں جس کا اعلان مَیں نے کیا تھا۔ مَیں اُس پر مہربانی نہیں کروں گا بلکہ اُسے نقصان پہنچاؤں گا۔ تُو اپنی آنکھوں سے یہ دیکھے گا۔ [17] لیکن رب فرماتا ہے کہ تجھے مَیں اُس دن چھٹکارا دوں گا، تجھے اُن کے حوالے نہیں کیا جائے گا جن سے تُو ڈرتا ہے۔ [18] مَیں خود تجھے بچاؤں گا۔ چونکہ تُو نے مجھ پر بھروسا کیا اِس لئے تُو تلوار کی زد میں نہیں آئے گا بلکہ تیری جان چھوٹ جائے گی۔[a] یہ رب کا فرمان ہے‘۔“

یرمیاہ کو آزاد کیا جاتا ہے

40 آزاد ہونے کے بعد بھی رب کا کلام یرمیاہ پر نازل ہوا۔ شاہی محافظوں کے افسر نبوزرادان نے اُسے رامہ میں رِہا کیا تھا۔ کیونکہ جب یروشلم اور باقی یہوداہ کے قیدیوں کو ملکِ بابل میں لے جانے کے لئے جمع کیا گیا تو معلوم ہوا کہ یرمیاہ بھی زنجیروں میں جکڑا ہوا اُن میں شامل ہے۔ [2] تب نبوزرادان نے یرمیاہ کو بُلا کر اُس سے کہا، ”رب آپ کے خدا نے اعلان کیا تھا کہ اِس جگہ پر آفت آئے گی۔ [3] اور اب وہ یہ آفت اُسی طرح ہی لایا جس طرح اُس نے فرمایا تھا۔ سب کچھ اِس لئے ہوا کہ آپ کی قوم رب کا گناہ کرتی رہی اور اُس کی نہ سنی۔ [4] لیکن آج مَیں وہ زنجیریں کھول دیتا ہوں جن سے آپ کے ہاتھ جکڑے ہوئے ہیں۔ آپ آزاد ہیں۔ اگر چاہیں تو میرے ساتھ بابل جائیں۔ تب مَیں ہی آپ کی نگرانی کروں گا۔ باقی آپ کی مرضی۔ اگر یہیں رہنا پسند کریں گے تو یہیں رہیں۔ پورے ملک میں جہاں بھی جانا چاہیں جائیں۔ کوئی آپ کو نہیں روکے گا۔“

[5] یرمیاہ اب تک جھجک رہا تھا، اِس لئے نبوزرادان نے کہا، ”پھر جِدلیاہ بن اخی قام بن سافن کے پاس

[a] لفظی ترجمہ: تُو غنیمت کے طور پر اپنی جان کو بچائے گا۔

چلے جائیں! شاہِ بابل نے اُسے صوبہ یہوداہ کے شہروں پر مقرر کیا ہے۔ اُس کے ساتھ رہیں۔ یا پھر جہاں بھی رہنا پسند کریں وہیں رہیں۔''

نبوزرادان نے یرمیاہ کو کچھ خوراک اور ایک تحفہ دے کر اُسے رُخصت کر دیا۔ 6 جِدلیاہ مِصفاہ میں ٹھہرا ہوا تھا۔ یرمیاہ اُس کے پاس جا کر ملک کے بچے ہوئے لوگوں کے بیچ میں بسنے لگا۔

جِدلیاہ کو قتل کرنے کی سازشیں

7 دیہات میں اب تک یہوداہ کے کچھ فوجی افسر اپنے دستوں سمیت چھپے رہتے تھے۔ جب اُنہیں خبر ملی کہ شاہِ بابل نے جِدلیاہ بن اخی قام کو یہوداہ کا گورنر بنا کر اُن غریب آدمیوں اور بال بچوں پر مقرر کیا ہے جو جلاوطن نہیں ہوئے ہیں 8 تو وہ مِصفاہ میں جِدلیاہ کے پاس آئے۔ افسروں کے نام اسمٰعیل بن نتنیاہ، قریح کے بیٹے یوحنان اور یونتن، سرایاہ بن تنحومت، عیفی نطوفاتی کے بیٹے اور یازنیاہ بن معکاتی تھے۔ اُن کے فوجی بھی ساتھ آئے۔ 9 جِدلیاہ بن اخی قام بن سافن نے قسم کھا کر اُن سے وعدہ کیا، ''بابل کے تابع ہو جانے سے مت ڈرنا! ملک میں آباد ہو کر شاہِ بابل کی خدمت کریں تو آپ کی سلامتی ہو گی۔ 10 مَیں خود مِصفاہ میں ٹھہر کر آپ کی سفارش کروں گا جب بابل کے نمائندے آئیں گے۔ اِتنے میں انگور، موسمِ گرما کا پھل اور زیتون کی فصلیں جمع کر کے اپنے برتنوں میں محفوظ رکھیں۔ اُن شہروں میں آباد رہیں جن پر آپ نے قبضہ کر لیا ہے۔''

11 یہوداہ کے متعدد باشندے موآب، عمون، ادوم اور دیگر پڑوسی ممالک میں ہجرت کر گئے تھے۔ اب جب اُنہیں اطلاع ملی کہ شاہِ بابل نے کچھ بچے ہوئے لوگوں کو یہوداہ میں چھوڑ کر جِدلیاہ بن اخی قام بن سافن کو گورنر بنا دیا ہے 12 تو وہ سب یہوداہ میں واپس آئے۔ جن ممالک میں بھی وہ منتشر ہوئے تھے وہاں سے وہ مِصفاہ آئے تاکہ جِدلیاہ سے ملیں۔ اُس موسمِ گرما میں وہ انگور اور باقی پھل کی بڑی فصل جمع کر سکے۔

13 ایک دن یوحنان بن قریح اور وہ تمام فوجی افسر جو اب تک دیہات میں ٹھہرے ہوئے تھے جِدلیاہ سے ملنے آئے۔ 14 مِصفاہ میں پہنچ کر وہ جِدلیاہ سے کہنے لگے، ''کیا آپ کو نہیں معلوم کہ عمون کے بادشاہ بعلیس نے اسمٰعیل بن نتنیاہ کو آپ کو قتل کرنے کے لئے بھیجا ہے؟'' لیکن جِدلیاہ بن اخی قام نے اُن کی بات کا یقین نہ کیا۔ 15 تب یوحنان بن قریح مِصفاہ آیا اور علیٰحدگی میں جِدلیاہ سے ملا۔ وہ بولا، ''مجھے اسمٰعیل بن نتنیاہ کے پاس جا کر اُسے مار دینے کی اجازت دیں۔ کسی کو بھی پتا نہیں چلے گا۔ کیا ضرورت ہے کہ وہ آپ کو قتل کرے؟ اگر وہ اِس میں کامیاب ہو جائے تو آپ کے پاس جمع شدہ ہم وطن سب کے سب منتشر ہو جائیں گے اور یہوداہ کا بچا ہوا حصہ ہلاک ہو جائے گا۔'' 16 جِدلیاہ نے یوحنان کو ڈانٹ کر کہا، ''ایسا مت کرنا! جو کچھ آپ اسمٰعیل کے بارے میں بتا رہے ہیں وہ جھوٹ ہے۔''

اسمٰعیل جِدلیاہ گورنر کو قتل کرتا ہے

41 اسمٰعیل بن نتنیاہ بن اِلی سمع شاہی نسل کا تھا اور پہلے شاہِ یہوداہ کا اعلیٰ افسر تھا۔ ساتویں مہینے[a] میں وہ دس آدمیوں کو اپنے ساتھ لے کر مِصفاہ میں جِدلیاہ سے ملنے آیا۔ جب وہ مل کر کھانا کھا

[a] ستمبر تا اکتوبر۔

رہے تھے 2 تو اسمٰعیل اور اُس کے دس آدمی اچانک اُٹھے اور اپنی تلواروں کو کھینچ کر جِدلیاہ کو مار ڈالا۔ یوں اسمٰعیل نے اُس آدمی کو قتل کیا جسے بابل کے بادشاہ نے صوبہ یہوداہ پر مقرر کیا تھا۔ 3 اُس نے مِصفاہ میں جِدلیاہ کے ساتھ رہنے والے تمام ہم وطنوں کو بھی قتل کیا اور وہاں ٹھہرنے والے بابل کے فوجیوں کو بھی۔

4 اگلے دن جب کسی کو معلوم نہیں تھا کہ جِدلیاہ کو قتل کیا گیا ہے 5 تو 80 آدمی وہاں پہنچے جو سِکم، سَیلا اور سامریہ سے آ کر رب کے تباہ شدہ گھر میں اُس کی پرستش کرنے جا رہے تھے۔ اُن کے پاس غلہ اور بخور کی قربانیاں تھیں، اور اُنہوں نے غم کے مارے اپنی داڑھیاں مُنڈوا کر اپنے کپڑے پھاڑ لئے اور اپنی جِلد کو زخمی کر دیا تھا۔ 6 اسمٰعیل روتے روتے مِصفاہ سے نکل کر اُن سے ملنے آیا۔ جب وہ اُن کے پاس پہنچا تو کہنے لگا، ”جِدلیاہ بن اخی قام کے پاس آؤ اور دیکھو کہ کیا ہوا ہے!“

7 جوں ہی وہ شہر میں داخل ہوئے تو اسمٰعیل اور اُس کے ساتھیوں نے اُنہیں قتل کر کے ایک حوض میں پھینک دیا۔ 8 صرف دس آدمی بچ گئے جب اُنہوں نے اسمٰعیل سے کہا، ”ہمیں مت قتل کرنا، کیونکہ ہمارے پاس گندم، جَو اور شہد کے ذخیرے ہیں جو ہم نے کھلے میدان میں کہیں چھپا رکھے ہیں۔“ یہ سن کر اُس نے اُنہیں دوسروں کی طرح نہ مارا بلکہ زندہ چھوڑا۔

9 جس حوض میں اسمٰعیل نے مذکورہ آدمیوں کی لاشیں پھینک دیں وہ بہت بڑا تھا۔ یہوداہ کے بادشاہ آسا نے اُسے اُس وقت بنوایا تھا جب اسرائیلی بادشاہ بعشا سے جنگ تھی اور وہ مِصفاہ کو مضبوط بنا رہا تھا۔ اسمٰعیل نے اِسی حوض کو مقتولوں سے بھر دیا تھا۔ 10 مِصفاہ کے باقی لوگوں کو اُس نے قیدی بنا لیا۔ اُن میں یہوداہ کے بادشاہ کی بیٹیاں اور باقی وہ تمام لوگ شامل تھے جن پر شاہی محافظوں کے سردار نبوزرادان نے جِدلیاہ بن اخی قام کو مقرر کیا تھا۔ پھر اسمٰعیل اُن سب کو اپنے ساتھ لے کر ملکِ عمون کے لئے روانہ ہوا۔

11 لیکن یوحنان بن قریح اور اُس کے ساتھی افسروں کو اطلاع دی گئی کہ اسمٰعیل سے کیا جرم ہوا ہے۔ 12 تب وہ اپنے تمام فوجیوں کو جمع کر کے اسمٰعیل سے لڑنے کے لئے نکلے اور اُس کا تعاقب کرتے کرتے اُسے جِبعون کے جوہڑ کے پاس جا لیا۔ 13 جوں ہی اسمٰعیل کے قیدیوں نے یوحنان اور اُس کے افسروں کو دیکھا تو وہ خوش ہوئے۔ 14 سب نے اسمٰعیل کو چھوڑ دیا اور مُڑ کر یوحنان کے پاس بھاگ آئے۔ 15 اسمٰعیل آٹھ ساتھیوں سمیت فرار ہوا اور یوحنان کے ہاتھ سے بچ کر ملکِ عمون میں چلا گیا۔

16 یوں مِصفاہ کے بچے ہوئے تمام لوگ جِبعون میں یوحنان اور اُس کے ساتھی افسروں کے زیرِ نگرانی آئے۔ اُن میں وہ تمام فوجی، خواتین، بچے اور درباری شامل تھے جنہیں اسمٰعیل نے جِدلیاہ کو قتل کرنے کے بعد قیدی بنایا تھا۔ 17 لیکن وہ مِصفاہ واپس نہ گئے بلکہ آگے چلتے چلتے بیت لحم کے قریب کے گاؤں بنام سرائے کِمہام میں رُک گئے۔ وہاں وہ مصر کے لئے روانہ ہونے کی تیاریاں کرنے لگے، 18 کیونکہ وہ بابل کے انتقام سے ڈرتے تھے، اِس لئے کہ جِدلیاہ بن اخی قام کو قتل کرنے سے اسمٰعیل بن نتنیاہ نے اُس آدمی کو موت کے گھاٹ اُتارا تھا جسے شاہِ بابل نے یہوداہ کا گورنر مقرر کیا تھا۔

یرمیاہ مصر نہ جانے کا مشورہ دیتا ہے

42 یوحنان بن قریح، یزنیاہ بن ہوسعیاہ اور دیگر فوجی افسر باقی تمام لوگوں کے ساتھ چھوٹے سے لے کر بڑے تک 2 یرمیاہ نبی کے پاس آئے اور کہنے لگے، ”ہماری منت قبول کریں اور رب اپنے خدا سے ہمارے لئے دعا کریں۔ آپ خود دیکھ سکتے ہیں کہ گو ہم پہلے متعدد لوگ تھے، لیکن اب تھوڑے ہی رہ گئے ہیں۔ 3 دعا کریں کہ رب آپ کا خدا ہمیں دکھائے کہ ہم کہاں جائیں اور کیا کچھ کریں۔“

4 یرمیاہ نے جواب دیا، ”ٹھیک ہے، مَیں دعا میں ضرور رب آپ کے خدا کو آپ کی گزارش پیش کروں گا۔ اور جو بھی جواب رب دے وہ مَیں لفظ بہ لفظ آپ کو بتا دوں گا۔ مَیں آپ کو کسی بھی بات سے محروم نہیں رکھوں گا۔“ 5 اُنہوں نے کہا، ”رب ہمارا وفادار اور قابلِ اعتماد گواہ ہے۔ اگر ہم ہر بات پر عمل نہ کریں جو رب آپ کا خدا آپ کی معرفت ہم پر نازل کرے گا تو وہی ہمارے خلاف گواہی دے۔ 6 خواہ اُس کی ہدایت ہمیں اچھی لگے یا بُری، ہم رب اپنے خدا کی سنیں گے۔ کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ جب ہم رب اپنے خدا کی سنیں تب ہی ہماری سلامتی ہو گی۔ اِسی لئے ہم آپ کو اُس کے پاس بھیج رہے ہیں۔“

7 دس دن گزرنے کے بعد رب کا کلام یرمیاہ پر نازل ہوا۔ 8 اُس نے یوحنان، اُس کے ساتھی افسروں اور باقی تمام لوگوں کو چھوٹے سے لے کر بڑے تک اپنے پاس بُلا کر 9 کہا، ”آپ نے مجھے رب اسرائیل کے خدا کے پاس بھیجا تاکہ مَیں آپ کی گزارش اُس کے سامنے لاؤں۔ اب اُس کا فرمان سنیں! 10 ’اگر تم اِس ملک میں رہو تو مَیں تمہیں نہیں گراؤں گا بلکہ تعمیر کروں گا، تمہیں جڑ سے نہیں اُکھاڑوں گا بلکہ پنیری کی طرح لگا دوں گا۔ کیونکہ مجھے اُس مصیبت پر افسوس ہے جس میں مَیں نے تمہیں مبتلا کیا ہے۔ 11 اِس وقت تم شاہِ بابل سے ڈرتے ہو، لیکن اُس سے خوف مت کھانا!‘ رب فرماتا ہے، ’اُس سے دہشت نہ کھاؤ، کیونکہ مَیں تمہارے ساتھ ہوں اور تمہاری مدد کر کے اُس کے ہاتھ سے چھٹکارا دوں گا۔ 12 مَیں تم پر رحم کروں گا، اِس لئے وہ بھی تم پر رحم کر کے تمہیں تمہارے ملک میں واپس آنے دے گا۔

13 لیکن اگر تم رب اپنے خدا کی سننے کے لئے تیار نہ ہو بلکہ کہو کہ ہم اِس ملک میں نہیں رہیں گے 14 بلکہ مصر جائیں گے جہاں نہ جنگ دیکھیں گے، نہ جنگی نرسنگے کی آواز سنیں گے اور نہ بھوکے رہیں گے 15 تو رب کا جواب سنو! اے یہوداہ کے بچے ہوئے لوگو، رب اسرائیل کا خدا فرماتا ہے کہ اگر تم مصر میں جا کر وہاں پناہ لینے پر تُلے ہوئے ہو 16 تو یقین جانو کہ جس تلوار اور کال سے تم ڈرتے ہو وہ وہیں مصر میں تمہارا پیچھا کرتا رہے گا۔ وہاں جا کر تم یقیناً مرو گے۔ 17 جتنے بھی مصر جا کر وہاں رہنے پر تُلے ہوئے ہوں وہ سب تلوار، کال اور مہلک بیماریوں کی زد میں آ کر مر جائیں گے۔ جس مصیبت میں مَیں اُنہیں ڈال دوں گا اُس سے کوئی نہیں بچے گا۔‘

18 کیونکہ رب الافواج جو اسرائیل کا خدا ہے فرماتا ہے، ’پہلے میرا سخت غضب یروشلم کے باشندوں پر نازل ہوا۔ اگر تم مصر جاؤ تو میرا غضب تم پر بھی نازل ہو گا۔ تمہیں دیکھ کر لوگوں کے رونگٹے کھڑے ہو جائیں گے، اور تم اُن کی لعن طعن اور حقارت کا نشانہ بنو گے۔ لعنت کرنے والا اپنے دشمنوں کے لئے تمہارے جیسا

انجام چاہے گا۔ جہاں تک تمہارے وطن کا تعلق ہے، تم اُسے آئندہ کبھی نہیں دیکھو گے۔'

19 اے یہوداہ کے بچے ہوئے لوگو، اب رب آپ سے ہم کلام ہوا ہے۔ اُس کا جواب صاف ہے۔ مصر کو مت جانا! یہ بات خوب جان لیں کہ آج مَیں نے آپ کو آگاہ کر دیا ہے۔ 20 آپ نے خود اپنی جان کو خطرے میں ڈال دیا جب آپ نے مجھے رب اپنے خدا کے پاس بھیج کر کہا، 'رب ہمارے خدا سے ہمارے لئے دعا کریں۔ اُس کا پورا جواب ہمیں سنائیں، کیونکہ ہم اُس کی تمام باتوں پر عمل کریں گے۔' 21 آج مَیں نے یہ کیا ہے، لیکن آپ رب اپنے خدا کی سننے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ جو کچھ بھی اُس نے مجھے آپ کو سنانے کو کہا ہے اُس پر آپ عمل نہیں کرنا چاہتے۔ 22 چنانچہ اب جان لیں کہ جہاں آپ جا کر پناہ لینا چاہتے ہیں وہاں آپ تلوار، کال اور مہلک بیماریوں کی زد میں آ کر ہلاک ہو جائیں گے۔"

یرمیاہ کی آگاہی کو نظرانداز کیا جاتا ہے

43 یرمیاہ خاموش ہوا۔ جو کچھ بھی رب اُن کے خدا نے یرمیاہ کو اُنہیں سنانے کو کہا تھا اُسے اُس نے اُن سب تک پہنچایا تھا۔ 2 پھر عزریاہ بن ہوسعیاہ، یوحنان بن قریح اور تمام بدتمیز آدمی بول اُٹھے، "تم جھوٹ بول رہے ہو! رب ہمارے خدا نے تمہیں یہ سنانے کو نہیں بھیجا کہ مصر کو نہ جاؤ، نہ وہاں آباد ہو جاؤ۔ 3 اِس کے پیچھے باروک بن نیریاہ کا ہاتھ ہے۔ وہی تمہیں ہمارے خلاف اُکسا رہا ہے، کیونکہ وہ چاہتا ہے کہ ہم بابلیوں کے ہاتھ میں آ جائیں تاکہ وہ ہمیں قتل کریں یا جلاوطن کر کے ملکِ بابل لے جائیں۔"

4 ایسی باتیں کرتے کرتے یوحنان بن قریح، دیگر فوجی افسروں اور باقی تمام لوگوں نے رب کا حکم رد کیا۔ وہ ملکِ یہوداہ میں نہ رہے 5 بلکہ سب یوحنان اور باقی تمام فوجی افسروں کی راہنمائی میں مصر چلے گئے۔ اُن میں یہوداہ کے وہ بچے ہوئے سب لوگ شامل تھے جو پہلے مختلف ممالک میں منتشر ہوئے تھے، لیکن اب یہوداہ میں دوبارہ آباد ہونے کے لئے واپس آئے تھے۔ 6 وہ تمام مرد، عورتیں اور بچے بادشاہ کی بیٹیوں سمیت بھی اُن میں شامل تھے جنہیں شاہی محافظوں کے سردار نبوزرادان نے جِدلیاہ بن اخی قام کے سپرد کیا تھا۔ یرمیاہ نبی اور باروک بن نیریاہ کو بھی ساتھ جانا پڑا۔ 7 یوں وہ رب کی ہدایت رد کر کے روانہ ہوئے اور چلتے چلتے مصری سرحد کے شہر تحفن حیس تک پہنچے۔

شاہِ بابل کے مصر میں گھس آنے کی پیش گوئی

8 تحفن حیس میں رب کا کلام یرمیاہ پر نازل ہوا، 9 "اپنے ہم وطنوں کی موجودگی میں چند ایک بڑے پتھر فرعون کے محل کے دروازے کے قریب لے جا کر فرش کی کچی اینٹوں کے نیچے دبا دے۔ 10 پھر اُنہیں بتا دے، 'رب الافواج جو اسرائیل کا خدا ہے فرماتا ہے کہ مَیں اپنے خادم شاہِ بابل نبوکدنضر کو بُلا کر یہاں لاؤں گا اور اُس کا تخت اُن پتھروں کے اوپر کھڑا کروں گا جو مَیں نے یرمیاہ کے ذریعے دبائے ہیں۔ نبوکدنضر اُن ہی کے اوپر اپنا شاہی تنبو لگائے گا۔ 11 کیونکہ وہ آئے گا اور مصر پر حملہ کر کے ہر ایک کے ساتھ وہ کچھ کرے گا جو اُس کے نصیب میں ہے۔ ایک مر جائے گا، دوسرا قید میں جائے گا اور تیسرا تلوار کی زد میں آئے گا۔ 12-13 نبوکدنضر

مصری دیوتاؤں کے مندروں کو جلا کر راکھ کر دے گا اور اُن کے بُتوں پر قبضہ کر کے اُنہیں اپنے ساتھ لے جائے گا۔ جس طرح چرواہا اپنے کپڑے سے جوئیں نکال نکال کر اُسے صاف کر لیتا ہے اُسی طرح شاہِ بابل مصر کو مال و متاع سے صاف کرے گا۔ مصر آتے وقت وہ سورج دیوتا کے مندر میں جا کر اُس کے ستونوں کو ڈھا دے گا اور باقی مصری دیوتاؤں کے مندر بھی نذرِ آتش کرے گا۔ پھر شاہِ بابل صحیح سلامت وہاں سے واپس چلا جائے گا‘۔“

تم بُت پرستی سے باز کیوں نہیں آتے؟

44 رب کا کلام ایک بار پھر یرمیاہ پر نازل ہوا۔ اُس میں وہ اُن تمام ہم وطنوں سے ہم کلام ہوا جو شمالی مصر کے شہروں مجدال، تحفن حیس اور میمفِس اور جنوبی مصر بنام پتروس میں رہتے تھے۔

2 ”رب الافواج جو اسرائیل کا خدا ہے فرماتا ہے، ’تم نے خود وہ بڑی آفت دیکھی جو مَیں یروشلم اور یہوداہ کے دیگر تمام شہروں پر لایا۔ آج وہ ویران و سنسان ہیں، اور اُن میں کوئی نہیں بستا۔ 3 یوں اُنہیں اُن کی بُری حرکتوں کا اجر ملا۔ کیونکہ اجنبی معبودوں کے لئے بخور جلا کر اُن کی خدمت کرنے سے اُنہوں نے مجھے طیش دلایا۔ اور یہ ایسے دیوتا تھے جن سے پہلے نہ وہ، نہ تم اور نہ تمہارے باپ دادا واقف تھے۔ 4 بار بار مَیں نبیوں کو اُن کے پاس بھیجتا رہا، اور بار بار میرے خادم کہتے رہے کہ ایسی گھنونی حرکتیں مت کرنا، کیونکہ مجھے اِن سے نفرت ہے! 5 لیکن اُنہوں نے نہ سنی، نہ دھیان دیا۔ نہ وہ اپنی بے دینی سے باز آئے، نہ اجنبی معبودوں کو بخور جلانے کا سلسلہ بند کیا۔

6 تب میرا شدید غضب اُن پر نازل ہوا۔ میرے قہر کی زبردست آگ نے یہوداہ کے شہروں اور یروشلم کی گلیوں میں پھیلتے پھیلتے اُنہیں ویران و سنسان کر دیا۔ آج تک اُن کا یہی حال ہے۔‘

7 اب رب الافواج جو اسرائیل کا خدا ہے فرماتا ہے، ’تم اپنا ستیاناس کیوں کر رہے ہو؟ ایسے قدم اُٹھانے سے تم یہوداہ سے آئے ہوئے مردوں اور عورتوں کو بچوں اور شیرخواروں سمیت ہلاکت کی طرف لا رہے ہو۔ اِس صورت میں ایک بھی نہیں بچے گا۔ 8 مجھے اپنے ہاتھوں کے کام سے طیش کیوں دلاتے ہو؟ یہاں مصر میں پناہ لے کر تم اجنبی معبودوں کے لئے بخور کیوں جلاتے ہو؟ اِس سے تم اپنے آپ کو نیست و نابود کر رہے ہو، تم دنیا کی تمام قوموں کے لئے لعنت اور مذاق کا نشانہ بنو گے۔ 9 کیا تم اپنی قوم کے سنگین گناہوں کو بھول گئے ہو؟ کیا تمہیں وہ کچھ یاد نہیں جو تمہارے باپ دادا، یہوداہ کے راجے رانیوں اور تم سے تمہاری بیویوں سمیت ملکِ یہوداہ اور یروشلم کی گلیوں میں سرزد ہوا ہے؟ 10 آج تک تم نے نہ انکساری کا اظہار کیا، نہ میرا خوف مانا، اور نہ میری شریعت کے مطابق زندگی گزاری۔ تم اُن ہدایات کے تابع نہ رہے جو مَیں نے تمہیں اور تمہارے باپ دادا کو عطا کی تھیں۔‘

11 چنانچہ رب الافواج جو اسرائیل کا خدا ہے فرماتا ہے، ’مَیں تم پر آفت لانے کا اٹل ارادہ رکھتا ہوں۔ تمام یہوداہ ختم ہو جائے گا۔ 12 مَیں یہوداہ کے اُس بچے ہوئے حصے کو صفحۂ ہستی سے مٹا دوں گا جو مصر میں جا کر پناہ لینے پر تُلا ہوا تھا۔ سب مصر میں ہلاک ہو جائیں گے، خواہ تلوار سے، خواہ کال سے۔ چھوٹے سے لے کر بڑے تک سب کے سب تلوار یا کال کی زد میں آ کر

مر جائیں گے۔ اُنہیں دیکھ کر لوگوں کے رونگٹے کھڑے ہو جائیں گے، اور وہ دوسروں کی لعن طعن اور حقارت کا نشانہ بنیں گے۔ لعنت کرنے والا اپنے دشمنوں کے لئے اُن ہی کا سا انجام چاہے گا۔ 13 جس طرح مَیں نے یروشلم کو سزا دی عین اُسی طرح مَیں مصر میں آنے والے ہم وطنوں کو تلوار، کال اور مہلک بیماریوں سے سزا دوں گا۔ 14 یہوداہ کے جتنے بچے ہوئے لوگ یہاں مصر میں پناہ لینے کے لئے آئے ہیں وہ سب یہیں ہلاک ہو جائیں گے۔ کوئی بھی بچ کر ملکِ یہوداہ میں نہیں لوٹے گا، گو تم سب وہاں دوبارہ آباد ہونے کی شدید آرزو رکھتے ہو۔ صرف چند ایک اِس میں کامیاب ہو جائیں گے۔''

آسمانی ملکہ کی پوجا پر ضد

15 اُس وقت شمالی اور جنوبی مصر میں رہنے والے یہوداہ کے تمام مرد اور عورتیں ایک بڑے اجتماع کے لئے جمع ہوئے تھے۔ مردوں کو خوب معلوم تھا کہ ہماری بیویاں اجنبی معبودوں کو بخور کی قربانیاں پیش کرتی ہیں۔ اب اُنہوں نے یرمیاہ سے کہا، 16 ''جو بات آپ نے رب کا نام لے کر ہم سے کی ہے وہ ہم نہیں مانتے۔ 17 ہم اُن تمام باتوں پر ضرور عمل کریں گے جو ہم نے کہی ہیں۔ ہم آسمانی ملکہ دیوی کے لئے بخور جلائیں گے اور اُسے مَے کی نذریں پیش کریں گے۔ ہم وہی کچھ کریں گے جو ہم، ہمارے باپ دادا، ہمارے بادشاہ اور ہمارے بزرگ ملکِ یہوداہ اور یروشلم کی گلیوں میں کیا کرتے تھے۔ کیونکہ اُس وقت روٹی کی کثرت تھی اور ہمارا اچھا حال تھا۔ اُس وقت ہم کسی بھی مصیبت سے دوچار نہ ہوئے۔ 18 لیکن جب سے ہم آسمانی ملکہ کو بخور اور مَے کی نذریں پیش کرنے سے باز آئے ہیں اُس وقت سے ہر لحاظ سے حاجت مند رہے ہیں۔ اُسی وقت سے ہم تلوار اور کال کی زد میں آ کر نیست ہو رہے ہیں۔''
19 عورتوں نے بات جاری رکھ کر کہا، ''کیا آپ سمجھتے ہیں کہ ہمارے شوہروں کو اِس کا علم نہیں تھا کہ ہم آسمانی ملکہ کو بخور اور مَے کی نذریں پیش کرتی ہیں، کہ ہم اُس کی شکل کی ٹکیاں بنا کر اُس کی پوجا کرتی ہیں؟''

چند ایک کے بچنے کی پیش گوئی

20 یرمیاہ اعتراض کرنے والے تمام مردوں اور عورتوں سے دوبارہ مخاطب ہوا، 21 ''دیکھو، رب نے اُس بخور پر دھیان دیا جو تم اور تمہارے باپ دادا نے بادشاہوں، بزرگوں اور عوام سمیت یہوداہ کے شہروں اور یروشلم کی گلیوں میں جلایا ہے۔ یہ بات اُسے خوب یاد ہے۔ 22 آخرکار ایک وقت آیا جب تمہاری شریر اور گھنونی حرکتیں قابلِ برداشت نہ رہیں، اور رب کو تمہیں سزا دینی پڑی۔ یہی وجہ ہے کہ آج تمہارا ملک ویران و سنسان ہے، کہ اُسے دیکھ کر لوگوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ لعنت کرنے والا اپنے دشمن کے لئے ایسا ہی انجام چاہتا ہے۔ 23 آفت اِسی لئے تم پر آئی کہ تم نے بُتوں کے لئے بخور جلا کر رب کی نہ سنی۔ نہ تم نے اُس کی شریعت کے مطابق زندگی گزاری، نہ اُس کی ہدایات اور احکام پر عمل کیا۔ آج تک ملک کا یہی حال رہا ہے۔''
24 پھر یرمیاہ نے تمام لوگوں سے عورتوں سمیت کہا، ''اے مصر میں رہنے والے یہوداہ کے تمام ہم وطنو، رب کا کلام سنو! 25 رب الافواج جو اسرائیل کا خدا ہے فرماتا ہے کہ تم اور تمہاری بیویوں نے اصرار کیا ہے، 'ہم

ضرور اپنی اُن مَنتوں کو پورا کریں گے جو ہم نے مانی ہیں، ہم ضرور آسمانی ملکہ کو بخور اور مَے کی نذریں پیش کریں گے۔‘ اور تم نے اپنے الفاظ اور اپنی حرکتوں سے ثابت کر دیا ہے کہ تم سنجیدگی سے اپنے اِس اعلان پر عمل کرنا چاہتے ہو۔ تو ٹھیک ہے، اپنا وعدہ اور اپنی مَنّتیں پوری کرو!

26 لیکن اے مصر میں رہنے والے تمام ہم وطنو، رب کے کلام پر دھیان دو! رب فرماتا ہے کہ میرے عظیم نام کی قسم، آئندہ مصر میں تم میں سے کوئی میرا نام لے کر قسم نہیں کھائے گا، کوئی نہیں کہے گا، ’رب قادرِ مطلق کی حیات کی قسم!‘ 27 کیونکہ مَیں تمہاری نگرانی کر رہا ہوں، لیکن تم پر مہربانی کرنے کے لئے نہیں بلکہ تمہیں نقصان پہنچانے کے لئے۔ مصر میں رہنے والے یہوداہ کے تمام لوگ تلوار اور کال کی زد میں آ جائیں گے اور پستے پستے ہلاک ہو جائیں گے۔ 28 صرف چند ایک دشمن کی تلوار سے بچ کر ملکِ یہوداہ واپس آئیں گے۔ تب یہوداہ کے جتنے بچے ہوئے لوگ مصر میں پناہ لینے کے لئے آئے ہیں وہ سب جان لیں گے کہ کس کی بات درست نکلی ہے، میری یا اُن کی۔ 29 رب فرماتا ہے کہ مَیں تمہیں نشان بھی دیتا ہوں تاکہ تمہیں یقین ہو جائے کہ مَیں تمہارے خلاف خالی باتیں نہیں کر رہا بلکہ تمہیں یقیناً مصر میں سزا دوں گا۔ 30 نشان یہ ہو گا کہ جس طرح مَیں نے یہوداہ کے بادشاہ صِدقیاہ کو اُس کے جانی دشمن نبوکدنضر کے حوالے کر دیا اُسی طرح مَیں حُفرع فرعون کو بھی اُس کے جانی دشمنوں کے حوالے کر دوں گا۔ یہ رب کا فرمان ہے۔“

باروک کے لئے تسلی کا پیغام

45 یہوداہ کے بادشاہ یہویقیم بن یوسیاہ کی حکومت کے چوتھے سال میں یرمیاہ نبی کو باروک بن نیریاہ کے لئے رب کا پیغام ملا۔ اُس وقت یرمیاہ باروک سے وہ تمام باتیں لکھوا رہا تھا جو اُس پر نازل ہوئی تھیں۔ یرمیاہ نے کہا، 2 ”اے باروک، رب اسرائیل کا خدا تیرے بارے میں فرماتا ہے 3 کہ تُو کہتا ہے، ’ہائے، مجھ پر افسوس! رب نے میرے درد میں اضافہ کر دیا ہے، اب مجھے رنج و الم بھی سہنا پڑتا ہے۔ مَیں کراہتے کراہتے تھک گیا ہوں۔ کہیں بھی آرام و سکون نہیں ملتا۔‘

4 اے باروک، رب جواب میں فرماتا ہے کہ جو کچھ مَیں نے خود تعمیر کیا اُسے مَیں گرا دوں گا، جو پودا مَیں نے خود لگایا اُسے جڑ سے اُکھاڑ دوں گا۔ پورے ملک کے ساتھ ایسا ہی سلوک کروں گا۔ 5 تو پھر تُو اپنے لئے کیوں بڑی کامیابی حاصل کرنے کا آرزومند ہے؟ ایسا خیال چھوڑ دے، کیونکہ مَیں تمام انسانوں پر آفت لا رہا ہوں۔ یہ رب کا فرمان ہے۔ لیکن جہاں بھی تُو جائے وہاں مَیں ہونے دوں گا کہ تیری جان چھوٹ جائے۔“[a]

مصر کی شکست کی پیش گوئی

46 یرمیاہ پر مختلف قوموں کے بارے میں بھی پیغامات نازل ہوئے۔ یہ ذیل میں درج ہیں۔

2 پہلا پیغام مصر کے بارے میں ہے۔ یہوداہ کے بادشاہ یہویقیم بن یوسیاہ کے چوتھے سال میں شاہِ بابل نبوکدنضر نے دریائے فرات پر واقع شہر کرکمیس کے پاس

a لفظی ترجمہ: مَیں تجھے تیری جان غنیمت کے طور پر بخش دوں گا۔

مصری فوج کو شکست دی تھی۔ اُن دنوں میں مصری بادشاہ نکوہ فرعون کی فوج کے بارے میں رب کا کلام نازل ہوا،

3 ”اپنی بڑی اور چھوٹی ڈھالیں تیار کر کے جنگ کے لئے نکلو! 4 گھوڑوں کو رتھوں میں جوتو! دیگر گھوڑوں پر سوار ہو جاؤ! خود پہن کر کھڑے ہو جاؤ! اپنے نیزوں کو روغن سے چمکا کر زرہ بکتر پہن لو! 5 لیکن مجھے کیا نظر آ رہا ہے؟ مصری فوجیوں پر دہشت طاری ہوئی ہے۔ وہ پیچھے ہٹ رہے ہیں، اُن کے سورماؤں نے ہتھیار ڈال دیئے ہیں۔ وہ بھاگ بھاگ کر فرار ہو رہے ہیں اور پیچھے بھی نہیں دیکھتے۔ رب فرماتا ہے کہ چاروں طرف دہشت ہی دہشت پھیل گئی ہے۔ 6 کسی کو بھی بچنے نہ دو، خواہ وہ کتنی تیزی سے کیوں نہ بھاگ رہا ہو یا کتنا زبردست فوجی کیوں نہ ہو۔ شمال میں دریائے فرات کے کنارے ہی وہ ٹھوکر کھا کر گر گئے ہیں۔

7 یہ کیا ہے جو دریائے نیل کی طرح چڑھ رہا ہے، جو سیلاب بن کر سب کچھ غرق کر رہا ہے؟ 8 مصر دریائے نیل کی طرح چڑھ رہا ہے، وہی سیلاب بن کر سب کچھ غرق کر رہا ہے۔ وہ کہتا ہے، ’مَیں چڑھ کر پوری زمین کو غرق کر دوں گا۔ مَیں شہروں کو اُن کے باشندوں سمیت تباہ کروں گا۔‘ 9 اے گھوڑو، دشمن پر ٹوٹ پڑو! اے رتھو، دیوانوں کی طرح دوڑو! اے فوجیو، لڑنے کے لئے نکلو! اے ایتھوپیا اور لبیا کے سپاہیو، اپنی ڈھالیں پکڑ کر چلو، اے لُدیہ کے تیر چلانے والو، اپنے کمان تان کر آگے بڑھو!

10 لیکن آج قادرِ مطلق، رب الافواج کا ہی دن ہے۔ انتقام کے اِس دن وہ اپنے دشمنوں سے بدلہ لے گا۔ اُس کی تلوار اُنہیں کھا کھا کر سیر ہو جائے گی، اور اُن کا خون پی پی کر اُس کی پیاس بجھے گی۔ کیونکہ شمال میں دریائے فرات کے کنارے اُنہیں قادرِ مطلق، رب الافواج کو قربان کیا جائے گا۔

11 اے کنواری مصر بیٹی، ملکِ جِلعاد میں جا کر اپنے زخموں کے لئے بلسان خرید لے۔ لیکن کیا فائدہ؟ خواہ تُو کتنی دوائی کیوں نہ استعمال کرے تیری چوٹیں بھر ہی نہیں سکتیں! 12 تیری شرمندگی کی خبر دیگر اقوام میں پھیل گئی ہے، تیری چیخیں پوری دنیا میں گونج رہی ہیں۔ کیونکہ تیرے سورمے ایک دوسرے سے ٹھوکر کھا کر گر گئے ہیں۔“

شاہِ بابل کے مصر میں گھُس آنے کی پیش گوئی

13 جب شاہِ بابل نبوکدنضر مصر پر حملہ کرنے آیا تو رب اِس کے بارے میں یرمیاہ سے ہم کلام ہوا،

14 ”مصری شہروں مجدال، میمفِس اور تحفن حیس میں اعلان کرو، ’جنگ کی تیاریاں کر کے لڑنے کے لئے کھڑے ہو جاؤ! کیونکہ تلوار تمہارے آس پاس سب کچھ کھا رہی ہے۔‘

15 اے مصر، تیرے سورماؤں کو خاک میں کیوں ملایا گیا ہے؟ وہ کھڑے نہیں رہ سکتے، کیونکہ رب نے اُنہیں دبا دیا ہے۔ 16 اُس نے متعدد افراد کو ٹھوکر کھانے دیا، اور وہ ایک دوسرے پر گر گئے۔ اُنہوں نے کہا، ’آؤ، ہم اپنی ہی قوم اور اپنے وطن میں واپس چلے جائیں جہاں ظالم کی تلوار ہم تک نہیں پہنچ سکتی۔‘ 17 وہاں وہ پکار اُٹھے، ’مصر کا بادشاہ شور تو بہت مچاتا ہے لیکن اِس کے پیچھے کچھ بھی نہیں۔ جو سنہرا موقع اُسے ملا وہ جاتا رہا ہے‘۔“

18 دنیا کا بادشاہ جس کا نام رب الافواج ہے فرماتا ہے،

"میری حیات کی قسم، جو تم پر حملہ کرنے آ رہا ہے وہ دوسروں سے اُتنا بڑا ہے جتنا تبور دیگر پہاڑوں سے اور کرمل سمندر سے اونچا ہے۔ 19 اے مصر کے باشندو، اپنا مال و اسباب باندھ کر جلاوطن ہونے کی تیاریاں کرو۔ کیونکہ میمفِس مسمار ہو کر نذرِ آتش ہو جائے گا۔ اُس میں کوئی نہیں رہے گا۔

20 مصر خوب صورت سی جوان گائے ہے، لیکن شمال سے مہلک مکھی آ کر اُس پر دھاوا بول رہی ہے۔ ہاں، وہ آ رہی ہے۔ 21 مصری فوج کے بھاڑے کے فوجی موٹے تازے بچھڑے ہیں، لیکن وہ بھی مُڑ کر فرار ہو جائیں گے۔ ایک بھی قائم نہیں رہے گا۔ کیونکہ آفت کا دن اُن پر آنے والا ہے، وہ وقت جب اُنہیں پوری سزا ملے گی۔ 22 مصر سانپ کی طرح پھنکارتے ہوئے پیچھے ہٹ جائے گا جب دشمن کے فوجی پورے زور سے اُس پر حملہ کریں گے، جب وہ لکڑ ہاروں کی طرح اپنی کلہاڑیاں پکڑے ہوئے اُس پر ٹوٹ پڑیں گے۔" 23 رب فرماتا ہے، "تب وہ مصر کا جنگل کاٹ ڈالیں گے، گو وہ کتنا گھنا کیوں نہ ہو۔ کیونکہ اُن کی تعداد ٹڈیوں سے زیادہ ہو گی بلکہ وہ اَن گنت ہوں گے۔ 24 مصر بیٹی کی بےعزتی کی جائے گی، اُسے شمالی قوم کے حوالے کیا جائے گا۔"

25 رب الافواج جو اسرائیل کا خدا ہے فرماتا ہے، "مَیں تھیبس شہر کے دیوتا آمون، فرعون اور تمام مصر کو اُس کے دیوتاؤں اور بادشاہوں سمیت سزا دوں گا۔ ہاں، مَیں فرعون اور اُس پر اعتماد رکھنے والے تمام لوگوں کی عدالت کروں گا۔" 26 رب فرماتا ہے، "مَیں اُنہیں اُن کے جانی دشمنوں کے حوالے کر دوں گا، اور وہ شاہِ بابل نبوکدنضر اور اُس کے افسروں کے قابو میں آ جائیں گے۔ لیکن بعد میں مصر پہلے کی طرح دوبارہ آباد ہو جائے گا۔

27 جہاں تک تیرا تعلق ہے، اے یعقوب میرے خادم، خوف مت کھا! اے اسرائیل، حوصلہ مت ہار! دیکھ، مَیں تجھے دُور دراز ملک سے چھٹکارا دوں گا۔ تیری اولاد کو مَیں اُس ملک سے نجات دوں گا جہاں اُسے جلاوطن کیا گیا ہے۔ پھر یعقوب واپس آ کر آرام و سکون کی زندگی گزارے گا۔ کوئی نہیں ہو گا جو اُسے ہیبت زدہ کرے۔" 28 رب فرماتا ہے، "اے یعقوب میرے خادم، خوف نہ کھا، کیونکہ مَیں تیرے ساتھ ہوں۔ مَیں اُن تمام قوموں کو نیست و نابود کر دوں گا جن میں مَیں نے تجھے منتشر کر دیا ہے، لیکن تجھے مَیں اِس طرح صفحۂ ہستی سے نہیں مٹاؤں گا۔ البتہ مَیں مناسب حد تک تیری تنبیہ کروں گا، کیونکہ مَیں تجھے سزا دیئے بغیر نہیں چھوڑ سکتا۔"

فلستیوں کو صفحۂ ہستی سے مٹایا جائے گا

47 فرعون کے غزہ شہر پر حملہ کرنے سے پہلے یرمیاہ نبی پر فلستیوں کے بارے میں رب کا کلام نازل ہوا،

2 "رب فرماتا ہے کہ شمال سے پانی آ رہا ہے جو سیلاب بن کر پورے ملک کو غرق کر دے گا۔ پورا ملک شہروں اور باشندوں سمیت اُس میں ڈوب جائے گا۔ لوگ چیخ اُٹھیں گے، اور ملک کے تمام باشندے آہ و زاری کریں گے۔ 3 کیونکہ سرپٹ دوڑتے ہوئے گھوڑوں کی ٹاپیں سنائی دیں گی، دشمن کے رتھوں کا شور اور پہیوں کی گڑگڑاہٹ اُن کے کانوں تک پہنچے گی۔ باپ خوف زدہ ہو کر یوں ساکت ہو جائیں گے کہ وہ اپنے بچوں کی مدد کرنے کے لئے پیچھے بھی دیکھ نہیں سکیں گے۔ 4 کیونکہ

وہ دن آنے والا ہے جب تمام فلستیوں کو نیست و نابود کیا جائے گا تاکہ صور اور صیدا کے آخری مدد کرنے والے بھی ختم ہو جائیں۔ کیونکہ رب فلستیوں کو صفحۂ ہستی سے مٹانے والا ہے، جزیرۂ کریتے کے اُن بچے ہوؤں کو جو یہاں آ کر آباد ہوئے ہیں۔

5 غزہ بیٹی ماتم کے عالم میں اپنا سر منڈوائے گی، اسقلون شہر مسمار ہو جائے گا۔ اے میدانی علاقے کے بچے ہوئے لوگو، تم کب تک اپنی جِلد کو زخمی کرتے رہو گے؟ 6 'ہائے، اے رب کی تلوار، کیا تُو کبھی نہیں آرام کرے گی؟ دوبارہ اپنے میان میں چھپ جا! خاموش ہو کر آرام کر!' 7 لیکن وہ کس طرح آرام کر سکتی ہے جب رب نے خود اُسے چلایا ہے، جب اُسی نے اُسے اسقلون اور ساحلی علاقے پر دھاوا بولنے کا حکم دیا ہے؟"

موآب کے انجام کی پیش گوئی

48 موآب کے بارے میں رب الافواج جو اسرائیل کا خدا ہے فرماتا ہے،

"نبو شہر پر افسوس، کیونکہ وہ تباہ ہو گیا ہے۔ دشمن نے قِریَتائم کی بے حرمتی کر کے اُس پر قبضہ کر لیا ہے۔ چٹان کے قلعے کی رُسوائی ہو گئی، وہ پاش پاش ہو گیا ہے۔ 2 اب سے کوئی موآب کی تعریف نہیں کرے گا۔ حسبون میں آدمی اُس کی شکست کی سازشیں کر کے کہہ رہے ہیں، 'آؤ، ہم موآبی قوم کو نیست و نابود کریں۔' اے مدمین، تُو بھی تباہ ہو جائے گا، تلوار تیرے بھی پیچھے پڑ جائے گی۔

3 سنو! حورونائم سے چیخیں بلند ہو رہی ہیں۔ تباہی اور بڑی شکست کا شور مچ رہا ہے۔ 4 موآب چُور چُور ہو گیا ہے، اُس کے بچے زور سے چلّا رہے ہیں۔ 5 لوگ روتے روتے لوحیت کی طرف چڑھ رہے ہیں۔ حورونائم کی طرف اُترتے راستے پر شکست کی آہ و زاری سنائی دے رہی ہے۔ 6 بھاگ کر اپنی جان بچاؤ! ریگستان میں جھاڑی کی مانند بن جاؤ۔

7 چونکہ تم موآبیوں نے اپنی کامیابیوں اور دولت پر بھروسا رکھا، اِس لئے تم بھی قید میں جاؤ گے۔ تمہارا دیوتا کموس بھی اپنے پجاریوں اور بزرگوں سمیت جلاوطن ہو جائے گا۔ 8 تباہ کرنے والا ہر شہر پر حملہ کرے گا، ایک بھی نہیں بچے گا۔ جس طرح رب نے فرمایا ہے، وادی بھی تباہ ہو جائے گی اور میدانِ مرتفع بھی۔ 9 موآب پر نمک ڈال دو، کیونکہ وہ مسمار ہو جائے گا۔ اُس کے شہر ویران و سنسان ہو جائیں گے، اور اُن میں کوئی نہیں بسے گا۔

10 اُس پر لعنت جو سُستی سے رب کا کام کرے! اُس پر لعنت جو اپنی تلوار کو خون بہانے سے روک لے! 11 اپنی جوانی سے لے کر آج تک موآب آرام و سکون کی زندگی گزارتا آیا ہے، اُس مَے کی مانند جو کبھی نہیں چھیڑی گئی اور کبھی ایک برتن سے دوسرے میں اُنڈیلی نہیں گئی۔ اِس لئے اُس کا مزہ قائم اور ذائقہ بہترین رہا ہے۔" 12 لیکن رب فرماتا ہے، "وہ دن آنے والا ہے جب مَیں ایسے آدمیوں کو اُس کے پاس بھیجوں گا جو مَے کو برتنوں سے نکال کر ضائع کر دیں گے، اور برتنوں کو خالی کرنے کے بعد پاش پاش کر دیں گے۔ 13 تب موآب کو اپنے دیوتا کموس پر یوں شرم آئے گی جس طرح اسرائیل کو بیت ایل کے اُس بُت پر شرم آئی جس پر وہ بھروسا رکھتا تھا۔

14 ہائے، تم اپنے آپ پر کتنا فخر کرتے ہو کہ ہم سورمے اور زبردست جنگجو ہیں۔ 15 لیکن دنیا کا بادشاہ

جس کا نام رب الافواج ہے فرماتا ہے کہ موآب تباہ ہو جائے گا، اور دشمن اُس کے شہروں میں گھُس آئے گا۔ اُس کے بہترین جوان قتل و غارت کی زد میں آ کر ہلاک ہو جائیں گے۔

موآب کی طاقت ٹوٹ گئی ہے

16 موآب کا انجام قریب ہی ہے، آفت اُس پر نازل ہونے والی ہے۔ 17 اے پڑوس میں بسنے والو، اُس پر ماتم کرو! جتنے اُس کی شہرت جانتے ہو آہ و زاری کرو۔ بولو، 'ہائے، موآب کا زور دار عصائے شاہی ٹوٹ گیا ہے، اُس کی شان و شوکت کی علامت خاک میں ملائی گئی ہے۔'

18 اے دیبون بیٹی، اپنے شاندار تخت پر سے اُتر کر پیاسی زمین پر بیٹھ جا۔ کیونکہ موآب کو تباہ کرنے والا تیرے خلاف بھی چڑھ آئے گا، وہ تیرے قلعہ بند شہروں کو بھی مسمار کرے گا۔ 19 اے عروعیر کی رہنے والی، سڑک کے کنارے کھڑی ہو کر گزرنے والوں پر غور کر! اپنی جان بچانے والوں سے پوچھ لے کہ کیا ہوا ہے۔ 20 تب تجھے جواب ملے گا، 'موآب رُسوا ہوا ہے، وہ پاش پاش ہو گیا ہے۔ بلند آواز سے واویلا کرو! دریائے ارنون کے کنارے اعلان کرو کہ موآب ختم ہے۔'

21 میدانِ مرتفع پر اللہ کی عدالت نازل ہوئی ہے۔ حولون، یہض، مِفعت، 22 دیبون، نبو، بیت دِبلاتائم، 23 قِریَتائم، بیت جمول، بیت معون، 24 قریوت اور بُصرہ، غرض موآب کے تمام شہروں کی عدالت ہوئی ہے، خواہ وہ دُور ہوں یا قریب۔"

25 رب فرماتا ہے، "موآب کی طاقت ٹوٹ گئی ہے، اُس کا بازو پاش پاش ہو گیا ہے۔ 26 اُسے مَے پلا پلا کر متوالا کرو، وہ اپنی قَے میں لوٹ پوٹ ہو کر سب کے لئے مذاق کا نشانہ بن جائے۔ کیونکہ وہ مغرور ہو کر رب کے خلاف کھڑا ہو گیا ہے۔

27 تم موآبیوں نے اسرائیل کو اپنے مذاق کا نشانہ بنایا تھا۔ تم یوں اُسے گالیاں دیتے رہے جیسے اُسے چوری کرتے وقت پکڑا گیا ہو۔ 28 لیکن اب تمہاری باری آ گئی ہے۔ اپنے شہروں کو چھوڑ کر چٹانوں میں جا بسو! کبوتر بن کر چٹانوں کی دراڑوں میں اپنے گھونسلے بناؤ۔

29 ہم نے موآب کے تکبر کے بارے میں سنا ہے، کیونکہ وہ حد سے زیادہ متکبر، مغرور، گھمنڈی، خود پسند اور انا پرست ہے۔"

30 رب فرماتا ہے، "مَیں اُس کے تکبر سے واقف ہوں۔ لیکن اُس کی ڈینگیں عبث ہیں، اُن کے پیچھے کچھ نہیں ہے۔ 31 اِس لئے مَیں موآب پر آہ و زاری کر رہا، تمام موآب کے سبب سے چلّا رہا ہوں۔ قیر حراست کے باشندوں کا انجام دیکھ کر مَیں آہیں بھر رہا ہوں۔ 32 اے سِبماہ کی انگور کی بیل، یعزیر کی نسبت مَیں کہیں زیادہ تجھ پر ماتم کر رہا ہوں۔ تیری کونپلیں یعزیر تک پھیلی ہوئی تھیں بلکہ سمندر کو پار بھی کرتی تھیں۔ لیکن اب تباہ کرنے والا دشمن تیرے پکے ہوئے انگوروں اور موسمِ گرما کے پھل پر ٹوٹ پڑا ہے۔ 33 اب خوشی و شادمانی موآب کے باغوں اور کھیتوں سے جاتی رہی ہے۔ مَیں نے انگور کا رس نکالنے کا کام روک دیا ہے۔ کوئی خوشی کے نعرے لگا لگا کر انگور کو پاؤں تلے نہیں روندتا۔ شور تو مچ رہا ہے، لیکن خوشی کے نعرے بلند نہیں ہو رہے بلکہ جنگ کے۔

34 حسبون میں لوگ مدد کے لئے پکار رہے ہیں، اُن

کی آواز اِلی عالی اور یہض تک سنائی دے رہی ہے۔ اِسی طرح ضُغر کی چیخیں حورونائم اور عجلت شلیشیاہ تک پہنچ گئی ہیں۔ کیونکہ نِمریم کا پانی بھی خشک ہو جائے گا۔"

35 رب فرماتا ہے، "موآب میں جو اونچی جگہوں پر چڑھ کر اپنے دیوتاؤں کو بخور اور باقی قربانیاں پیش کرتے ہیں اُن کا مَیں خاتمہ کر دوں گا۔

36 اِس لئے میرا دل بانسری کے ماتمی سُر نکال کر موآب اور قیر حراست کے لئے نوحہ کر رہا ہے۔ کیونکہ اُن کی حاصل شدہ دولت جاتی رہی ہے۔ 37 ہر سر گنجا، ہر داڑھی مُنڈوائی گئی ہے۔ ہر ہاتھ کی جِلد کو زخمی کر دیا گیا ہے، ہر کمر ٹاٹ سے ملبّس ہے۔ 38 موآب کی تمام چھتوں پر اور اُس کے چوکوں میں آہ و زاری بلند ہو رہی ہے۔"

کیونکہ رب فرماتا ہے، "مَیں نے موآب کو بے کار مٹی کے برتن کی طرح توڑ ڈالا ہے۔ 39 ہائے، موآب پاش پاش ہو گیا ہے! لوگ زار و قطار رو رہے ہیں، اور موآب نے شرم کے مارے اپنا منہ ڈھانپ لیا ہے۔ وہ مذاق کا نشانہ بن گیا ہے، اُسے دیکھ کر تمام پڑوسیوں کے رونگٹے کھڑے ہو گئے ہیں۔"

موآب رب کے خلاف اُٹھ کھڑا ہوا ہے

40 رب فرماتا ہے، "وہ دیکھو! دشمن عقاب کی طرح موآب پر جھپٹا مارتا ہے۔ اپنے پَروں کو پھیلا کر وہ پورے ملک پر سایہ ڈالتا ہے۔ 41 قریوت قلعوں سمیت اُس کے قبضے میں آ گیا ہے۔ اُس دن موآبی سورماؤں کا دل دردِ زہ میں مبتلا عورت کی طرح پیچ و تاب کھائے گا۔ 42 کیونکہ موآبی قوم صفحۂ ہستی سے مٹ جائے گی، اِس لئے کہ وہ مغرور ہو کر رب کے خلاف کھڑی ہو گئی ہے۔

43 اے موآبی قوم، دہشت، گڑھا اور پھندا تیرے نصیب میں ہیں۔" 44 کیونکہ رب فرماتا ہے، "جو دہشت سے بھاگ کر بچ جائے وہ گڑھے میں گر جائے گا، اور جو گڑھے سے نکل جائے وہ پھندے میں پھنس جائے گا۔ کیونکہ مَیں موآب پر اُس کی عدالت کا سال لاؤں گا۔

45 پناہ گزین تھکے ہارے حسبون کے سائے میں رُک جاتے ہیں۔ لیکن افسوس، حسبون سے آگ نکل آئی ہے اور سیحون بادشاہ کے شہر میں سے شعلہ بھڑک اُٹھا ہے جو موآب کی پیشانی کو اور شور مچانے والوں کے چاندوں کو نذرِ آتش کرے گا۔ 46 اے موآب، تجھ پر افسوس! کموس دیوتا کے پرستار نیست و نابود ہیں، تیرے بیٹے بیٹیاں قیدی بن کر جلاوطن ہو گئے ہیں۔

47 لیکن آنے والے دنوں میں مَیں موآب کو بحال کروں گا۔" یہ رب کا فرمان ہے۔

یہاں موآب پر عدالت کا فیصلہ اختتام پر پہنچ گیا ہے۔

عمونیوں کی عدالت

49 عمونیوں کے بارے میں رب فرماتا ہے، "کیا اسرائیل کی کوئی اولاد نہیں، کوئی وارث نہیں جو جد کے قبائلی علاقے میں رہ سکے؟ مَلِک دیوتا کے پرستاروں نے اُس پر کیوں قبضہ کیا ہے؟ کیا وجہ ہے کہ یہ لوگ جد کے شہروں میں آباد ہو گئے ہیں؟"

2 چنانچہ رب فرماتا ہے، "وہ وقت آنے والا ہے کہ میرے حکم پر عمونی دار الحکومت ربّہ کے خلاف جنگ کے نعرے لگائے جائیں گے۔ تب وہ ملبے کا ڈھیر بن جائے گا، اور گرد و نواح کی آبادیاں نذرِ آتش ہو جائیں

گی۔ تب اسرائیل اُنہیں ملک بدر کرے گا جنہوں نے اُسے ملک بدر کیا تھا۔" یہ رب کا فرمان ہے۔

3 "اے حسبون، واویلا کر، کیونکہ عَی شہر برباد ہوا ہے۔ اے ربّہ کی بیٹیو، مدد کے لئے چلّاؤ! ٹاٹ اوڑھ کر ماتم کرو! فصیل کے اندر بے چینی سے اِدھر اُدھر پھرو! کیونکہ مَلِک دیوتا اپنے پجاریوں اور بزرگوں سمیت جلاوطن ہو جائے گا۔ 4 اے بے وفا بیٹی، تُو اپنی زرخیز وادیوں پر اِتنا فخر کیوں کرتی ہے؟ تُو اپنے مال و دولت پر بھروسا کر کے شیخی مارتی ہے کہ اب مجھ پر کوئی حملہ نہیں کرے گا۔" 5 قادرِ مطلق رب الافواج فرماتا ہے، "مَیں تمام پڑوسیوں کی طرف سے تجھ پر دہشت چھا جانے دوں گا۔ تم سب کو چاروں طرف منتشر کر دیا جائے گا، اور تیرے پناہ گزینوں کو کوئی جمع نہیں کرے گا۔

6 لیکن بعد میں مَیں عمونیوں کو بحال کروں گا۔" یہ رب کا فرمان ہے۔

ادوم کی عدالت

7 رب الافواج ادوم کے بارے میں فرماتا ہے، "کیا تیمان میں حکمت کا نام و نشان نہیں رہا؟ کیا دانش مند صحیح مشورہ نہیں دے سکتے؟ کیا اُن کی دانائی بے کار ہو گئی ہے؟

8 اے ددان کے باشندو، بھاگ کر ہجرت کرو، زمین کے اندر چھپ جاؤ۔ کیونکہ مَیں عیسَو کی اولاد پر آفت نازل کرتا ہوں، میری سزا کا دن قریب آ گیا ہے۔ 9 اے ادوم، اگر تُو انگور کا باغ ہوتا اور مزدور فصل چننے کے لئے آتے تو تھوڑا بہت اُن کے پیچھے رہ جاتا۔ اگر ڈاکو رات کے وقت تجھے لُوٹ لیتے تو وہ صرف اُتنا ہی چھین لیتے جتنا اُٹھا کر لے جا سکتے ہیں۔ لیکن تیرا انجام اِس سے کہیں زیادہ بُرا ہو گا۔ 10 کیونکہ مَیں نے عیسَو کو ننگا کر کے اُس کی تمام چھپنے کی جگہیں ڈھونڈ نکالی ہیں۔ وہ کہیں بھی چھپ نہیں سکے گا۔ اُس کی اولاد، بھائی اور ہم سائے ہلاک ہو جائیں گے، ایک بھی باقی نہیں رہے گا۔ 11 اپنے یتیموں کو پیچھے چھوڑ دے، کیونکہ مَیں اُن کی جان کو بچائے رکھوں گا۔ تمہاری بیوائیں بھی مجھ پر بھروسا رکھیں۔"

12 رب فرماتا ہے، "جنہیں میرے غضب کا پیالہ پینے کا فیصلہ نہیں سنایا گیا تھا اُنہیں بھی پینا پڑا۔ تو پھر تیری جان کس طرح بچے گی؟ نہیں، تُو یقیناً سزا کا پیالہ پی لے گا۔" 13 رب فرماتا ہے، "میرے نام کی قَسم، بُصرہ شہر گرد و نواح کے تمام شہروں سمیت ابدی کھنڈرات بن جائے گا۔ اُسے دیکھ کر لوگوں کے رونگٹے کھڑے ہو جائیں گے، اور وہ اُسے لعن طعن کریں گے۔ لعنت کرنے والا اپنے دشمن کے لئے بُصرہ ہی کا سا انجام چاہے گا۔"

14 مَیں نے رب کی طرف سے پیغام سنا ہے، "ایک قاصد کو اقوام کے پاس بھیجا گیا ہے جو اُنہیں حکم دے، 'جمع ہو کر ادوم پر حملہ کرنے کے لئے نکلو! اُس سے لڑنے کے لئے اُٹھو!'

15 اب مَیں تجھے چھوٹا بنا دوں گا، ایک ایسی قوم جسے دیگر لوگ حقیر جانیں گے۔ 16 ماضی میں دوسرے تجھ سے دہشت کھاتے تھے، لیکن اِس بات نے اور تیرے غرور نے تجھے فریب دیا ہے۔ بے شک تُو چٹانوں کی دراڑوں میں بسیرا کرتا ہے، اور پہاڑی بلندیاں تیرے قبضے میں ہیں۔ لیکن خواہ تُو اپنا گھونسلا عقاب کی سی اونچی جگہوں پر کیوں نہ بنائے تو بھی مَیں تجھے وہاں سے اُتار کر

خاک میں ملا دوں گا۔'' یہ رب کا فرمان ہے۔

17 ''ملکِ ادوم یوں برباد ہو جائے گا کہ وہاں سے گزرنے والوں کے رونگٹے کھڑے ہو جائیں گے۔ اُس کے زخموں کو دیکھ کر وہ 'توبہ توبہ' کہیں گے۔'' 18 رب فرماتا ہے، ''اُس کا انجام سدوم، عمورہ اور اُن کے پڑوسی شہروں کی مانند ہو گا جنہیں اللہ نے اُلٹا کر نیست و نابود کر دیا۔ وہاں کوئی نہیں بسے گا۔ 19 جس طرح شیر ببر یردن کے جنگل سے نکل کر شاداب چراگاہوں میں چرنے والی بھیڑ بکریوں پر ٹوٹ پڑتا ہے اُسی طرح مَیں اچانک ادوم پر حملہ کر کے اُسے اُس کے اپنے ملک سے بھگا دوں گا۔ تب وہ جسے مَیں نے مقرر کیا ہے ادوم پر حکومت کرے گا۔ کیونکہ کون میری مانند ہے؟ کون مجھ سے جواب طلب کر سکتا ہے؟ کون سا گلہ بان میرا مقابلہ کر سکتا ہے؟''

20 چنانچہ ادوم پر رب کا فیصلہ سنو! تیمان کے باشندوں کے لئے اُس کے منصوبے پر دھیان دو! دُشمن پورے ریوڑ کو سب سے ننھے بچوں سے لے کر بڑوں تک گھسیٹ کر لے جائے گا۔ اُس کی چراگاہ ویران و سنسان ہو جائے گی۔ 21 ادوم اِتنے دھڑام سے گر جائے گا کہ زمین تھرتھرا اُٹھے گی۔ لوگوں کی چیخیں بحرِ قُلزم تک سنائی دیں گی۔ 22 وہ دیکھو! دُشمن عقاب کی طرح اُڑ کر ادوم پر جھپٹا مارتا ہے۔ وہ اپنے پَروں کو پھیلا کر بُصرہ پر سایہ ڈالتا ہے۔ اُس دن ادومی سورماؤں کا دل دردِ زہ میں مبتلا عورت کی طرح پیچ و تاب کھائے گا۔

دمشق کی عدالت

23 رب دمشق کے بارے میں فرماتا ہے،

''حمات اور ارفاد شرمندہ ہو گئے ہیں۔ بُری خبریں سن کر وہ ہمت ہار گئے ہیں۔ پریشانی نے اُنہیں اُس متلاطم سمندر جیسا بےچین کر دیا ہے جو تھم نہیں سکتا۔ 24 دمشق ہمت ہار کر بھاگنے کے لئے مُڑ گیا ہے۔ دہشت اُس پر چھا گئی ہے، اور وہ دردِ زہ میں مبتلا عورت کی طرح تڑپ رہا ہے۔

25 ہائے، دمشق کو ترک کیا گیا ہے! جس مشہور شہر سے میرا دل لطف اندوز ہوتا تھا وہ ویران و سنسان ہے۔'' 26 رب الافواج فرماتا ہے، ''اُس دن اُس کے جوان آدمی گلیوں میں گر کر رہ جائیں گے، اُس کے تمام فوجی ہلاک ہو جائیں گے۔ 27 مَیں دمشق کی فصیل کو آگ لگا دوں گا جو پھیلتے پھیلتے بن ہدد بادشاہ کے محلوں کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لے گی۔''

بدُو قبیلوں کی عدالت

28 ذیل میں قیدار اور حصور کے بدُو قبیلوں کے بارے میں کلام درج ہے۔ بعد میں شاہِ بابل نبوکدنضر نے اُنہیں شکست دی۔ رب فرماتا ہے،

''اُٹھو! قیدار پر حملہ کرو! مشرق میں بسنے والے بدُو قبیلوں کو تباہ کرو! 29 تم اُن کے خیموں، بھیڑ بکریوں اور اونٹوں کو چھین لو گے، اُن کے خیموں کے پردوں اور باقی سامان کو لُوٹ لو گے۔ چیخیں سنائی دیں گی، 'ہائے، چاروں طرف دہشت ہی دہشت'!''

30 رب فرماتا ہے، ''اے حصور میں بسنے والے قبیلو، جلدی سے بھاگ جاؤ، زمین کی دراڑوں میں چھپ جاؤ! کیونکہ شاہِ بابل نے تم پر حملہ کرنے کا فیصلہ کر کے تمہارے خلاف منصوبہ باندھ لیا ہے۔'' 31 رب فرماتا

ہے، ”اے بابل کے فوجیو، اُٹھ کر اُس قوم پر حملہ کرو جو علیٰحدگی میں پُرسکون اور محفوظ زندگی گزارتی ہے، جس کے نہ دروازے، نہ کُنڈے ہیں۔ 32 اُن کے اونٹ اور بڑے بڑے ریوڑ لُوٹ کا مال بن جائیں گے۔ کیونکہ مَیں ریگستان کے کنارے پر رہنے والے اِن قبیلوں کو چاروں طرف منتشر کر دوں گا۔ اُن پر چاروں طرف سے آفت آئے گی۔“ یہ رب کا فرمان ہے۔ 33 ”حصور ہمیشہ تک ویران و سنسان رہے گا، اُس میں کوئی نہیں بسے گا۔ گیدڑ ہی اُس میں اپنے گھر بنا لیں گے۔“

ملکِ عیلام کی عدالت

34 شاہِ یہوداہ صِدقیاہ کی حکومت کے ابتدائی دنوں میں رب یرمیاہ نبی سے ہم کلام ہوا۔ پیغام عیلام کے متعلق تھا۔

35 ”رب الافواج فرماتا ہے، ’مَیں عیلام کی کمان کو توڑ ڈالتا ہوں، اُس ہتھیار کو جس پر عیلام کی طاقت مبنی ہے۔ 36 آسمان کی چاروں سمتوں سے مَیں عیلامیوں کے خلاف تیز ہَوائیں چلاؤں گا جو اُنہیں اُڑا کر چاروں طرف منتشر کر دیں گی۔ کوئی ایسا ملک نہیں ہو گا جس تک عیلامی جلاوطن نہیں پہنچیں گے۔‘ 37 رب فرماتا ہے، ’مَیں عیلام کو اُس کے جانی دشمنوں کے سامنے پاش پاش کر دوں گا۔ مَیں اُن پر آفت لاؤں گا، میرا سخت قہر اُن پر نازل ہو گا۔ جب تک وہ نیست نہ ہوں مَیں تلوار کو اُن کے پیچھے چلاتا رہوں گا۔ 38 تب مَیں عیلام میں اپنا تخت کھڑا کر کے اُس کے بادشاہ اور بزرگوں کو تباہ کر دوں گا۔‘ یہ رب کا فرمان ہے۔

39 لیکن رب یہ بھی فرماتا ہے، ’آنے والے دنوں میں مَیں عیلام کو بحال کروں گا۔‘“

بابل کی عدالت

50 ملکِ بابل اور اُس کے دار الحکومت بابل کے بارے میں رب کا کلام یرمیاہ نبی پر نازل ہوا،

2 ”اقوام کے سامنے اعلان کرو، ہر جگہ اطلاع دو! جھنڈا گاڑ کر کچھ نہ چھپاؤ بلکہ سب کو صاف بتاؤ، ’بابل شہر دشمن کے قبضے میں آ گیا ہے! بیل دیوتا کی بےحرمتی ہوئی ہے، مردُک دیوتا پاش پاش ہو گیا ہے۔ بابل کے تمام دیوتاؤں کی بےحرمتی ہوئی ہے، تمام بُت چِکنا چُور ہو گئے ہیں!‘ 3 کیونکہ شمال سے ایک قوم بابل پر چڑھ آئی ہے جو پورے ملک کو برباد کر دے گی۔ انسان اور حیوان سب ہجرت کر جائیں گے، ملک میں کوئی نہیں رہے گا۔“

4 رب فرماتا ہے، ”جب یہ وقت آئے گا تو اسرائیل اور یہوداہ کے لوگ مل کر اپنے وطن میں واپس آئیں گے۔ تب وہ روتے ہوئے رب اپنے خدا کو تلاش کرنے آئیں گے۔ 5 وہ صیون کا راستہ پوچھ پوچھ کر اپنا رُخ اُس طرف کر لیں گے اور کہیں گے، ’آؤ، ہم رب کے ساتھ لپٹ جائیں، ہم اُس کے ساتھ ابدی عہد باندھ لیں جو کبھی نہ بُھلایا جائے۔‘ 6 میری قوم کی حالت گم شدہ بھیڑ بکریوں کی مانند تھی۔ کیونکہ اُن کے گلہ بانوں نے اُنہیں غلط راہ پر لا کر فریب دہ پہاڑوں پر آوارہ پھرنے دیا تھا۔ یوں پہاڑوں پر اِدھر اُدھر گھومتے گھومتے وہ اپنی آرام گاہ بھول گئے تھے۔ 7 جو بھی اُن کو پاتے وہ اُنہیں پکڑ کر کھا جاتے تھے۔ اُن کے مخالف کہتے تھے، ’اِس میں ہمارا کیا قصور ہے؟ اُنہوں نے تو رب کا گناہ کیا ہے، گو وہ اُن کی حقیقی چراگاہ ہے اور اُن کے باپ دادا اُس پر اُمید رکھتے تھے۔‘

بابل سے ہجرت کرو!

8 اے میری قوم، ملکِ بابل اور اُس کے دار الحکومت سے بھاگ نکلو! اُن بکروں کی مانند بن جاؤ جو ریوڑ کی راہنمائی کرتے ہیں۔ 9 کیونکہ مَیں شمالی ملک میں بڑی قوموں کے اتحاد کو بابل پر حملہ کرنے پر اُبھاروں گا، جو اُس کے خلاف صف آرا ہو کر اُس پر قبضہ کرے گا۔ دشمن کے تیرانداز اِتنے ماہر ہوں گے کہ ہر تیر نشانے پر لگ جائے گا۔" 10 رب فرماتا ہے، "بابل کو یوں لُوٹ لیا جائے گا کہ تمام لُوٹنے والے سیر ہو جائیں گے۔

11 اے میرے موروثی حصے کو لُوٹنے والو، بے شک تم اِس وقت شادیانہ بجا کر خوشی مناتے ہو۔ بے شک تم گاہتے ہوئے بچھڑوں کی طرح اُچھلتے کودتے اور گھوڑوں کی طرح ہنہناتے ہو۔ 12 لیکن آئندہ تمہاری ماں بے حد شرمندہ ہو جائے گی، جس نے تمہیں جنم دیا وہ رُسوا ہو جائے گی۔ آئندہ بابل سب سے ذلیل قوم ہو گی، وہ خشک اور ویران ریگستان ہی ہو گی۔ 13 جب رب کا غضب اُن پر نازل ہو گا تو وہاں کوئی آباد نہیں رہے گا بلکہ ملک سراسر ویران و سنسان رہے گا۔ بابل سے گزرنے والوں کے رونگٹے کھڑے ہو جائیں گے، اُس کے زخموں کو دیکھ کر سب 'توبہ توبہ' کہیں گے۔

14 اے تیراندازو، بابل شہر کو گھیر کر اُس پر تیر برساؤ! تمام تیر استعمال کرو، ایک بھی باقی نہ رہے، کیونکہ اُس نے رب کا گناہ کیا ہے۔ 15 چاروں طرف اُس کے خلاف جنگ کے نعرے لگاؤ! دیکھو، اُس نے ہتھیار ڈال دیئے ہیں۔ اُس کے بُرج گر گئے، اُس کی دیواریں مسمار ہو گئی ہیں۔ رب انتقام لے رہا ہے، چنانچہ بابل سے خوب بدلہ لو۔ جو سلوک اُس نے دوسروں کے ساتھ کیا، وہی اُس کے ساتھ کرو۔ 16 بابل میں جو بیج بوتے اور فصل کے وقت درانتی چلاتے ہیں اُنہیں رُوئے زمین پر سے مٹا دو۔ اُس وقت شہر کے پردیسی مہلک تلوار سے بھاگ کر اپنے اپنے وطن میں واپس چلے جائیں گے۔

17 اسرائیلی قوم شیرببروں کے حملے سے بکھرے ہوئے ریوڑ کی مانند ہے۔ کیونکہ پہلے شاہِ اسور نے آ کر اُسے ہڑپ کر لیا، پھر شاہِ بابل نبوکدنضر نے اُس کی ہڈیوں کو چبا لیا۔" 18 اِس لئے رب الافواج جو اسرائیل کا خدا ہے فرماتا ہے، "پہلے مَیں نے شاہِ اسور کو سزا دی، اور اب مَیں شاہِ بابل کو اُس کے ملک سمیت وہی سزا دوں گا۔ 19 لیکن اسرائیل کو مَیں اُس کی اپنی چراگاہ میں واپس لاؤں گا، اور وہ دوبارہ کرمل اور بسن کی ڈھلانوں پر چرے گا، وہ دوبارہ افرائیم اور جِلعاد کے پہاڑی علاقوں میں سیر ہو جائے گا۔" 20 رب فرماتا ہے، "اُن دنوں میں جو اسرائیل کا قصور ڈھونڈ نکالنے کی کوشش کرے اُسے کچھ نہیں ملے گا۔ یہی یہوداہ کی حالت بھی ہو گی۔ اُس کے گناہ پائے نہیں جائیں گے، کیونکہ جن لوگوں کو مَیں زندہ چھوڑوں گا اُنہیں مَیں معاف کر دوں گا۔"

اللہ اپنے گھر کا بدلہ لیتا ہے

21 رب فرماتا ہے، "ملکِ مراتائم اور فقود کے باشندوں پر حملہ کرو! اُنہیں مارتے مارتے صفحۂ ہستی سے مٹا دو! جو بھی حکم مَیں نے دیا اُس پر عمل کرو۔

22 ملکِ بابل میں جنگ کا شور شرابہ سنو! بابل کی ہول ناک شکست دیکھو! 23 جو پہلے تمام دنیا کا ہتھوڑا تھا اُسے توڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا گیا ہے۔ بابل کو

دیکھ کر لوگوں کو سخت دھچکا لگتا ہے۔

[24] اے بابل، مَیں نے تیرے لئے پھندا لگا دیا، اور تجھے پتا نہ چلا بلکہ تُو اُس میں پھنس گیا۔ چونکہ تُو نے رب کا مقابلہ کیا اِسی لئے تیرا کھوج لگایا گیا اور تجھے پکڑا گیا۔" [25] قادرِ مطلق جو رب الافواج ہے فرماتا ہے، "مَیں اپنا اسلحہ خانہ کھول کر اپنا غضب نازل کرنے کے ہتھیار نکال لایا ہوں، کیونکہ ملکِ بابل میں اُن کی اشد ضرورت ہے۔

[26] چاروں طرف سے بابل پر چڑھ آؤ! اُس کے اناج کے گوداموں کو کھول کر سارے مال کا ڈھیر لگاؤ! پھر سب کچھ نیست و نابود کرو، کچھ بچا نہ رہے۔ [27] اُس کے تمام بَیلوں کو ذبح کرو! سب قصائی کی زد میں آئیں! اُن پر افسوس، کیونکہ اُن کا مقررہ دن، اُن کی سزا کا وقت آ گیا ہے۔

[28] سنو! ملکِ بابل سے بچے ہوئے پناہ گزیں صیون میں بتا رہے ہیں کہ رب ہمارے خدا نے کس طرح انتقام لیا۔ کیونکہ اب اُس نے اپنے گھر کا بدلہ لیا ہے!

[29] تمام تیراندازوں کو بُلاؤ تاکہ بابل پر حملہ کریں! اُسے گھیر لو تاکہ کوئی نہ بچے۔ اُسے اُس کی حرکتوں کا مناسب اجر دو! جو بُرا سلوک اُس نے دوسروں کے ساتھ کیا وہی اُس کے ساتھ کرو۔ کیونکہ اُس کا رویہ رب، اسرائیل کے قدوس کے ساتھ گستاخانہ تھا۔ [30] اِس لئے اُس کے نوجوان گلیوں میں گر کر مر جائیں گے، اُس کے تمام فوجی اُس دن ہلاک ہو جائیں گے۔" یہ رب کا فرمان ہے۔

[31] قادرِ مطلق رب الافواج فرماتا ہے، "اے گستاخ شہر، مَیں تجھ سے نپٹنے والا ہوں۔ کیونکہ وہ دن آ گیا ہے جب تجھے سزا ملنی ہے۔ [32] تب گستاخ شہر ٹھوکر کھا کر گر جائے گا، اور کوئی اُسے دوبارہ کھڑا نہیں کرے گا۔ مَیں اُس کے تمام شہروں میں آگ لگا دوں گا جو گرد و نواح میں سب کچھ راکھ کر دے گی۔"

رب اپنی قوم کو رِہا کرواتا ہے

[33] رب الافواج فرماتا ہے، "اسرائیل اور یہوداہ کے لوگوں پر ظلم ہوا ہے۔ جنہوں نے اُنہیں اسیر کر کے جلاوطن کیا ہے وہ اُنہیں رِہا نہیں کرنا چاہتے، اُنہیں جانے نہیں دیتے۔ [34] لیکن اُن کا چھڑانے والا قوی ہے، اُس کا نام رب الافواج ہے۔ وہ خوب لڑ کر اُن کا معاملہ درست کرے گا تاکہ ملک کو آرام و سکون مل جائے۔ لیکن بابل کے باشندوں کو وہ تھرتھرانے دے گا۔"

[35] رب فرماتا ہے، "تلوار بابل کی قوم پر ٹوٹ پڑے! وہ بابل کے باشندوں، اُس کے بزرگوں اور دانش مندوں پر ٹوٹ پڑے! [36] تلوار اُس کے جھوٹے نبیوں پر ٹوٹ پڑے تاکہ بےوقوف ثابت ہوں۔ تلوار اُس کے سورماؤں پر ٹوٹ پڑے تاکہ اُن پر دہشت چھا جائے۔ [37] تلوار بابل کے گھوڑوں، رتھوں اور پردیسی فوجیوں پر ٹوٹ پڑے تاکہ وہ عورتوں کی مانند بن جائیں۔ تلوار اُس کے خزانوں پر ٹوٹ پڑے تاکہ وہ چھین لئے جائیں۔ [38] تلوار اُس کے پانی کے ذخیروں پر ٹوٹ پڑے تاکہ وہ خشک ہو جائیں۔ کیونکہ ملکِ بابل بُتوں سے بھرا ہوا ہے، ایسے بُتوں سے جن کے باعث لوگ دیوانوں کی طرح پھرتے ہیں۔ [39] آخر میں گلیوں میں صرف ریگستان کے جانور اور جنگلی کُتے پھریں گے، وہاں عقابی اُلّو بسیں گے۔ وہ ہمیشہ تک انسان کی بستیوں سے محروم اور نسل در نسل غیر آباد رہے گا۔" [40] رب فرماتا ہے، "اُس کی حالت سدوم اور عمورہ کی سی ہو

گی جنہیں مَیں نے پڑوس کے شہروں سمیت اُلٹا کر صفحۂ ہستی سے مٹا دیا۔ آئندہ وہاں کوئی نہیں بسے گا، کوئی نہیں آباد ہو گا۔“ یہ رب کا فرمان ہے۔

شمال سے دشمن آ رہا ہے

41 ”دیکھو، شمال سے فوج آ رہی ہے، ایک بڑی قوم اور متعدد بادشاہ دنیا کی انتہا سے روانہ ہوئے ہیں۔ 42 اُس کے ظالم اور بے رحم فوجی کمان اور شمشیر سے لیس ہیں۔ جب وہ اپنے گھوڑوں پر سوار ہو کر چلتے ہیں تو گرجتے سمندر کا سا شور برپا ہوتا ہے۔ اے بابل بیٹی، وہ سب جنگ کے لئے تیار ہو کر تجھ سے لڑنے آ رہے ہیں۔ 43 اُن کی خبر سنتے ہی شاہِ بابل ہمت ہار گیا ہے۔ خوف زدہ ہو کر وہ دردِ زہ میں مبتلا عورت کی طرح تڑپنے لگا ہے۔

44 جس طرح شیرببر یردن کے جنگلوں سے نکل کر شاداب چراگاہوں میں چرنے والی بھیڑوں پر ٹوٹ پڑتا ہے اُسی طرح مَیں بابل کو ایک دم اُس کے ملک سے بھگا دوں گا۔ پھر مَیں اپنے چنے ہوئے آدمی کو بابل پر مقرر کروں گا۔ کیونکہ کون میرے برابر ہے؟ کون مجھ سے جواب طلب کر سکتا ہے؟ وہ گلہ بان کہاں ہے جو میرا مقابلہ کر سکے؟“ 45 چنانچہ بابل پر رب کا فیصلہ سنو، ملکِ بابل کے لئے اُس کے منصوبے پر دھیان دو! ”دشمن پورے ریوڑ کو سب سے ننھے بچوں سے لے کر بڑوں تک گھسیٹ کر لے جائے گا۔ اُس کی چراگاہ ویران و سنسان ہو جائے گی۔

46 جوں ہی نعرہ بلند ہو گا کہ بابل دشمن کے قبضے میں آ گیا ہے تو زمین لرز اُٹھے گی۔ تب مدد کے لئے بابل کی چیخیں دیگر ممالک تک گونجیں گی۔“

بابل کا زمانہ ختم ہے

51 رب فرماتا ہے، ”مَیں بابل اور اُس کے باشندوں کے خلاف مہلک آندھی چلاؤں گا۔ 2 مَیں ملکِ بابل میں غیرملکی بھیجوں گا تاکہ وہ اُسے اناج کی طرح پھٹک کر تباہ کریں۔ آفت کے دن وہ پورے ملک کو گھیرے رکھیں گے۔ 3 تیرانداز کو تیر چلانے سے روکو! فوجی کو زرہ بکتر پہن کر لڑنے کے لئے کھڑے ہونے نہ دو! اُن کے نوجوانوں کو زندہ مت چھوڑنا بلکہ فوج کو سراسر نیست و نابود کر دینا!

4 تب ملکِ بابل میں ہر طرف لاشیں نظر آئیں گی، تلوار کے چِرے ہوئے اُس کی گلیوں میں پڑے رہیں گے۔ 5 کیونکہ رب الافواج نے اسرائیل اور یہوداہ کو اکیلا[a] نہیں چھوڑا، اُن کے خدا نے اُنہیں ترک نہیں کیا۔ ملکِ بابل کا قصور نہایت سنگین ہے، اُس نے اسرائیل کے قدوس کا گناہ کیا ہے۔ 6 بابل سے بھاگ نکلو! دوڑ کر اپنی جان بچاؤ، ورنہ تمہیں بھی بابل کے قصور کا اجر ملے گا۔ کیونکہ رب کے انتقام کا وقت آ پہنچا ہے، اب بابل کو مناسب سزا ملے گی۔

7 بابل رب کے ہاتھ میں سونے کا پیالہ تھا جسے اُس نے پوری دنیا کو پلا دیا۔ اقوام اُس کی مَے پی پی کر متوالی ہو گئیں، اِس لئے وہ دیوانی ہو گئی ہیں۔ 8 لیکن اب یہ پیالہ اچانک گر کر ٹوٹ گیا ہے۔ چنانچہ بابل پر آہ و زاری کرو! اُس کے درد اور تکلیف کو دُور کرنے کے لئے بلسان لے آؤ، شاید اُسے شفا ملے۔ 9 لیکن لوگ کہیں گے، ’ہم بابل کی مدد کرنا چاہتے تھے، لیکن اُس

[a] لفظی ترجمہ: رنڈوا۔

کے زخم بھر نہیں سکتے۔ اِس لئے آؤ، ہم اُسے چھوڑ دیں اور ہر ایک اپنے اپنے ملک میں جا بسے۔ کیونکہ اُس کی سخت عدالت ہو رہی ہے، جتنا آسمان اور بادل بلند ہیں اُتنی ہی سخت اُس کی سزا ہے۔'

10 رب کی قوم بولے، 'رب ہماری راستی روشنی میں لایا ہے۔ آؤ، ہم صیون میں وہ کچھ سنائیں جو رب ہمارے خدا نے کیا ہے۔'

11 تیروں کو تیز کرو! اپنا ترکش اُن سے بھر لو! رب مادی بادشاہوں کو حرکت میں لایا ہے، کیونکہ وہ بابل کو تباہ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ رب انتقام لے گا، اپنے گھر کی تباہی کا بدلہ لے گا۔ 12 بابل کی فصیل کے خلاف جنگ کا جھنڈا گاڑ دو! شہر کے اردگرد پہرا داری کا بندوبست مضبوط کرو، ہاں مزید سنتری کھڑے کرو۔ کیونکہ رب نے بابل کے باشندوں کے خلاف منصوبہ باندھ کر اُس کا اعلان کیا ہے، اور اب وہ اُسے پورا کرے گا۔

13 اے بابل بیٹی، تُو گہرے پانی کے پاس بستی اور نہایت دولت مند ہو گئی ہے۔ لیکن خبردار! تیرا انجام قریب ہی ہے، تیری زندگی کا دھاگا کٹ گیا ہے۔ 14 رب الافواج نے اپنے نام کی قسم کھا کر فرمایا ہے کہ مَیں تجھے دشمنوں سے بھر دوں گا، اور وہ ٹڈیوں کے غول کی طرح پورے شہر کو ڈھانپ لیں گے۔ ہر جگہ وہ تجھ پر فتح کے نعرے لگائیں گے۔

15 دیکھو، اللہ ہی نے اپنی قدرت سے زمین کو خلق کیا، اُسی نے اپنی حکمت سے دنیا کی بنیاد رکھی، اور اُسی نے اپنی سمجھ کے مطابق آسمان کو خیمے کی طرح تان لیا۔ 16 اُس کے حکم پر آسمان پر پانی کے ذخیرے گرجنے لگتے ہیں۔ وہ دنیا کی انتہا سے بادل چڑھنے دیتا، بارش کے ساتھ بجلی کڑکنے دیتا اور اپنے گوداموں سے ہَوا نکلنے دیتا ہے۔

17 تمام انسان احمق اور سمجھ سے خالی ہیں۔ ہر سنار اپنے بُتوں کے باعث شرمندہ ہوا ہے۔ اُس کے بُت دھوکا ہی ہیں، اُن میں دم نہیں۔ 18 وہ فضول اور مضحکہ خیز ہیں۔ عدالت کے وقت وہ نیست ہو جائیں گے۔ 19 اللہ جو یعقوب کا موروثی حصہ ہے اِن کی مانند نہیں ہے۔ وہ سب کا خالق ہے، اور اسرائیلی قوم اُس کا موروثی حصہ ہے۔ رب الافواج ہی اُس کا نام ہے۔

اب رب بابل پر حملہ کرے گا

20 اے بابل، تُو میرا ہتھوڑا، میرا جنگی ہتھیار تھا۔ تیرے ہی ذریعے مَیں نے قوموں کو پاش پاش کر دیا، سلطنتوں کو خاک میں ملا دیا۔ 21 تیرے ہی ذریعے مَیں نے گھوڑوں کو سواروں سمیت اور رتھوں کو رتھ بانوں سمیت پاش پاش کر دیا۔ 22 تیرے ہی ذریعے مَیں نے مردوں اور عورتوں، بزرگوں اور بچوں، نوجوانوں اور کنواریوں کو پارہ پارہ کر دیا۔ 23 تیرے ہی ذریعے مَیں نے گلہ بان اور اُس کے ریوڑ، کسان اور اُس کے بَیلوں، گورنروں اور سرکاری ملازموں کو ریزہ ریزہ کر دیا۔

24 لیکن اب مَیں بابل اور اُس کے تمام باشندوں کو اُن کی صیون کے ساتھ بدسلوکی کا پورا اجر دوں گا۔ تم اپنی آنکھوں سے اِس کے گواہ ہو گے۔" یہ رب کا فرمان ہے۔

25 رب فرماتا ہے، "اے بابل، پہلے تُو مہلک پہاڑ تھا جس نے تمام دنیا کا ستیاناس کر دیا۔ لیکن اب مَیں تجھ سے نپٹ لیتا ہوں۔ مَیں اپنا ہاتھ تیرے خلاف بڑھا کر تجھے اونچی اونچی چٹانوں سے پٹخ دوں گا۔ آخرکار

ملبے کا جھُلسا ہوا ڈھیر ہی باقی رہے گا۔ 26 تُو اِتنا تباہ ہو جائے گا کہ تیرے پتھر نہ کسی مکان کے کونوں کے لئے، نہ کسی بنیاد کے لئے استعمال ہو سکیں گے۔" یہ رب کا فرمان ہے۔

27 "آؤ، ملک میں جنگ کا جھنڈا گاڑ دو! اقوام میں نرسنگا پھونک پھونک کر اُنہیں بابل کے خلاف لڑنے کے لئے مخصوص کرو! اُس سے لڑنے کے لئے اراراط، مِنّی اور اشکناز کی سلطنتوں کو بُلاؤ! بابل سے لڑنے کے لئے کمانڈر مقرر کرو۔ گھوڑے بھیج دو جو ٹڈیوں کے ہول ناک غول کی طرح اُس پر ٹوٹ پڑیں۔ 28 اقوام کو بابل سے لڑنے کے لئے مخصوص کرو! مادی بادشاہ اپنے گورنروں، افسروں اور تمام مطیع ممالک سمیت تیار ہو جائیں۔ 29 زمین لرزتی اور تھرتھراتی ہے، کیونکہ رب کا منصوبہ اٹل ہے، وہ ملکِ بابل کو یوں تباہ کرنا چاہتا ہے کہ آئندہ اُس میں کوئی نہ رہے۔

30 بابل کے جنگ آزمودہ فوجی لڑنے سے باز آ کر اپنے قلعوں میں چھپ گئے ہیں۔ اُن کی طاقت جاتی رہی ہے، وہ عورتوں کی مانند ہو گئے ہیں۔ اب بابل کے گھروں کو آگ لگ گئی ہے، فصیل کے دروازوں کے کُنڈے ٹوٹ گئے ہیں۔ 31 یکے بعد دیگرے قاصد دوڑ کر شاہِ بابل کو اطلاع دیتے ہیں، 'شہر چاروں طرف سے دشمن کے قبضے میں ہے! 32 دریا کو پار کرنے کے تمام راستے اُس کے ہاتھ میں ہیں، سرکنڈے کا دلدلی علاقہ جل رہا ہے، اور فوجی خوف کے مارے بےحس و حرکت ہو گئے ہیں'۔"

33 کیونکہ رب الافواج جو اسرائیل کا خدا ہے فرماتا ہے، "فصل کی کٹائی سے پہلے پہلے گاہنے کی جگہ کے فرش کو دبا دبا کر مضبوط کیا جاتا ہے۔ یہی بابل بیٹی کی حالت ہے۔ فصل کی کٹائی قریب آ گئی ہے، اور تھوڑی دیر کے بعد بابل کو پاؤں تلے خوب دبایا جائے گا۔

رب بابل سے یروشلم کا انتقام لے گا

34 صیون بیٹی روتی ہے، 'شاہِ بابل نبوکدنضر نے مجھے ہڑپ کر لیا، چوس لیا، خالی برتن کی طرح ایک طرف رکھ دیا ہے۔ اُس نے اژدہے کی طرح مجھے نگل لیا، اپنے پیٹ کو میری لذیذ چیزوں سے بھر لیا ہے۔ پھر اُس نے مجھے وطن سے نکال دیا۔' 35 لیکن اب صیون کی رہنے والی کہے، 'جو زیادتی میرے ساتھ ہوئی وہ بابل کے ساتھ کی جائے۔ جو قتل و غارت مجھ میں ہوئی وہ بابل کے باشندوں میں مچ جائے'!"

36 رب یروشلم سے فرماتا ہے، "دیکھ، مَیں خود تیرے حق میں لڑوں گا، مَیں خود تیرا بدلہ لوں گا۔ تب اُس کا سمندر خشک ہو جائے گا، اُس کے چشمے بند ہو جائیں گے۔ 37 بابل ملبے کا ڈھیر بن جائے گا۔ گیدڑ ہی اُس میں اپنا گھر بنا لیں گے۔ اُسے دیکھ کر گزرنے والوں کے رونگٹے کھڑے ہو جائیں گے، اور وہ 'توبہ توبہ' کہہ کر آگے نکلیں گے۔ کوئی بھی وہاں نہیں بسے گا۔

38 اِس وقت بابل کے باشندے شیر ببر کی طرح دہاڑ رہے ہیں، وہ شیر کے بچوں کی طرح غُرّا رہے ہیں۔ 39 لیکن رب فرماتا ہے کہ وہ ابھی مست ہوں گے کہ مَیں اُن کے لئے ضیافت تیار کروں گا، ایک ایسی ضیافت جس میں وہ متوالے ہو کر خوشی کے نعرے ماریں گے، پھر ابدی نیند سو جائیں گے۔ اُس نیند سے وہ کبھی نہیں اُٹھیں گے۔ 40 مَیں اُنہیں بھیڑ کے بچوں، مینڈھوں اور بکروں کی طرح قصائی کے پاس لے جاؤں گا۔

41 ہائے، بابل دشمن کے قبضے میں آ گیا ہے! جس

کی تعریف پوری دنیا کرتی تھی وہ چھین لیا گیا ہے! اب اُسے دیکھ کر قوموں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ 42 سمندر بابل پر چڑھ آیا ہے، اُس کی گرجتی لہروں نے اُسے ڈھانپ لیا ہے۔ 43 اُس کے شہر ریگستان بن گئے ہیں، اب چاروں طرف خشک اور ویران بیابان ہی نظر آتا ہے۔ نہ کوئی اُس میں رہتا، نہ اُس میں سے گزرتا ہے۔

44 مَیں بابل کے دیوتا بیل کو سزا دے کر اُس کے منہ سے وہ کچھ نکال دوں گا جو اُس نے ہڑپ کر لیا تھا۔ اب سے دیگر اقوام جوق در جوق اُس کے پاس نہیں آئیں گی، کیونکہ بابل کی فصیل بھی گر گئی ہے۔

45 اے میری قوم، بابل سے نکل آ! ہر ایک اپنی جان بچانے کے لئے وہاں سے بھاگ جائے، کیونکہ رب کا شدید غضب اُس پر نازل ہونے کو ہے۔

46 جب افواہیں ملک میں پھیل جائیں تو ہمت مت ہارنا، نہ خوف کھانا۔ کیونکہ ہر سال کوئی اَور افواہ پھیلے گی، ظلم پر ظلم اور حکمران پر حکمران آتا رہے گا۔ 47 کیونکہ وہ وقت قریب ہی ہے جب مَیں بابل کے بُتوں کو سزا دوں گا۔ تب پورے ملک کی بےحرمتی ہو جائے گی، اور اُس کے مقتول اُس کے بیچ میں گر کر پڑے رہیں گے۔ 48 تب آسمان و زمین اور جو کچھ اُن میں ہے بابل پر شادیانہ بجائیں گے۔ کیونکہ تباہ کن دشمن شمال سے اُس پر حملہ کرنے آ رہا ہے۔" یہ رب کا فرمان ہے۔

49 "بابل نے پوری دنیا میں بےشمار لوگوں کو قتل کیا ہے، لیکن اب وہ خود ہلاک ہو جائے گا، اِس لئے کہ اُس نے اِتنے اسرائیلیوں کو قتل کیا ہے۔

50 اے تلوار سے بچے ہوئے اسرائیلیو، رُکے نہ رہو بلکہ روانہ ہو جاؤ! دُور دراز ملک میں رب کو یاد کرو، یروشلم کا بھی خیال کرو! 51 بےشک تم کہتے ہو، 'ہم شرمندہ ہیں، ہماری سخت رُسوائی ہوئی ہے، شرم کے مارے ہم نے اپنے منہ کو ڈھانپ لیا ہے۔ کیونکہ پردیسی رب کے گھر کی مقدّس ترین جگہوں میں گھُس آئے ہیں۔'

52 لیکن رب فرماتا ہے کہ وہ وقت آنے والا ہے جب مَیں بابل کے بُتوں کو سزا دوں گا۔ تب اُس کے پورے ملک میں موت کے گھاٹ اُترنے والوں کی آہیں سنائی دیں گی۔ 53 خواہ بابل کی طاقت آسمان تک اونچی کیوں نہ ہو، خواہ وہ اپنے بلند قلعے کو کتنا مضبوط کیوں نہ کرے تو بھی وہ گر جائے گا۔ مَیں تباہ کرنے والے فوجی اُس پر چڑھا لاؤں گا۔" یہ رب کا فرمان ہے۔

54 "سنو! بابل میں چیخیں بلند ہو رہی ہیں، ملکِ بابل دھڑام سے گر پڑا ہے۔ 55 کیونکہ رب بابل کو برباد کر رہا، وہ اُس کا شور شرابہ بند کر رہا ہے۔ دشمن کی لہریں متلاطم سمندر کی طرح اُس پر چڑھ رہی ہیں، اُن کی گرجتی آواز فضا میں گونج رہی ہے۔ 56 کیونکہ تباہ کن دشمن بابل پر حملہ کرنے آ رہا ہے۔ تب اُس کے سورماؤں کو پکڑا جائے گا اور اُن کی کمانیں ٹوٹ جائیں گی۔ کیونکہ رب انتقام کا خدا ہے، وہ ہر انسان کو اُس کا مناسب اجر دے گا۔"

57 دنیا کا بادشاہ جس کا نام رب الافواج ہے فرماتا ہے، "مَیں بابل کے بڑوں کو متوالا کروں گا، خواہ وہ بزرگ، دانش مند، گورنر، سرکاری افسر یا فوجی کیوں نہ ہوں۔ تب وہ ابدی نیند سو جائیں گے اور دوبارہ کبھی نہیں اُٹھیں گے۔"

58 رب فرماتا ہے، "بابل کی موٹی موٹی فصیل کو خاک میں ملایا جائے گا، اور اُس کے اونچے اونچے دروازے راکھ ہو جائیں گے۔ تب یہ کہاوت بابل پر صادق آئے گی، 'اقوام کی محنت مشقت بےفائدہ رہی،

جو کچھ اُنہوں نے بڑی مشکل سے بنایا وہ نذرِ آتش ہو گیا ہے‘۔“

یرمیاہ اپنا پیغام بابل بھیجتا ہے

59 یہوداہ کے بادشاہ صِدقیاہ کے چوتھے سال میں یرمیاہ نبی نے یہ کلام سرایاہ بن نیریاہ بن محسیاہ کے سپرد کر دیا جو اُس وقت بادشاہ کے ساتھ بابل کے لئے روانہ ہوا۔ سفر کا پورا بندوبست سرایاہ کے ہاتھ میں تھا۔

60 یرمیاہ نے طومار میں بابل پر نازل ہونے والی آفت کی پوری تفصیل لکھ دی تھی۔ اُس کے بابل کے بارے میں تمام پیغامات اُس میں قلم بند تھے۔ 61 اُس نے سرایاہ سے کہا، ”بابل پہنچ کر دھیان سے طومار کی تمام باتوں کی تلاوت کریں۔ 62 تب دعا کریں، ’اے رب، تُو نے اعلان کیا ہے کہ مَیں بابل کو یوں تباہ کروں گا کہ آئندہ نہ انسان، نہ حیوان اُس میں بسے گا۔ شہر ابد تک ویران و سنسان رہے گا۔‘ 63 پوری کتاب کی تلاوت کے اختتام پر اُسے پتھر کے ساتھ باندھ لیں، پھر دریائے فرات میں پھینک کر 64 بولیں، ’بابل کا بیڑا اِس پتھر کی طرح غرق ہو جائے گا۔ جو آفت مَیں اُس پر نازل کروں گا اُس سے اُسے یوں خاک میں ملایا جائے گا کہ دوبارہ کبھی نہیں اُٹھے گا۔ وہ سراسر ختم ہو جائے گا‘۔“

یرمیاہ کے پیغامات یہاں اختتام پر پہنچ گئے ہیں۔

شاہِ یہوداہ صِدقیاہ کی حکومت

52 صِدقیاہ 21 سال کی عمر میں بادشاہ بنا، اور یروشلم میں اُس کی حکومت کا دورانیہ 11 سال تھا۔ اُس کی ماں حموطل بنت یرمیاہ لِبناہ شہر کی رہنے والی تھی۔ 2 یہویقیم کی طرح صِدقیاہ ایسا کام کرتا رہا جو رب کو ناپسند تھا۔ 3 رب یروشلم اور یہوداہ کے باشندوں سے اِتنا ناراض ہوا کہ آخر میں اُس نے اُنہیں اپنے حضور سے خارج کر دیا۔

صِدقیاہ کا فرار اور گرفتاری

ایک دن صِدقیاہ بابل کے بادشاہ سے سرکش ہوا، 4 اِس لئے شاہِ بابل نبوکدنضر تمام فوج اپنے ساتھ لے کر دوبارہ یروشلم پہنچا تاکہ اُس پر حملہ کرے۔

صِدقیاہ کی حکومت کے نویں سال میں بابل کی فوج یروشلم کا محاصرہ کرنے لگی۔ یہ کام دسویں مہینے کے دسویں دن[a] شروع ہوا۔ پورے شہر کے اردگرد بادشاہ نے پُشتے بنوائے۔ 5 صِدقیاہ کی حکومت کے 11ویں سال تک یروشلم قائم رہا۔ 6 لیکن پھر کال نے شہر میں زور پکڑا، اور عوام کے لئے کھانے کی چیزیں نہ رہیں۔

چوتھے مہینے کے نویں دن[b] 7 بابل کے فوجیوں نے فصیل میں رخنہ ڈال دیا۔ اُسی رات صِدقیاہ اپنے تمام فوجیوں سمیت فرار ہونے میں کامیاب ہوا، اگرچہ شہر دشمن سے گھرا ہوا تھا۔ وہ فصیل کے اُس دروازے سے نکلے جو شاہی باغ کے ساتھ ملحق دو دیواروں کے بیچ میں تھا۔ وہ وادیٔ یردن کی طرف بھاگنے لگے، 8 لیکن بابل کی فوج نے بادشاہ کا تعاقب کر کے اُسے یریحو کے میدان میں پکڑ لیا۔ اُس کے فوجی اُس سے الگ ہو کر چاروں طرف منتشر ہو گئے، 9 اور وہ خود گرفتار ہو گیا۔ پھر اُسے ملکِ حمات کے شہر رِبلہ میں شاہِ بابل کے پاس لایا گیا، اور وہیں اُس نے صِدقیاہ پر فیصلہ صادر کیا۔

---

[a] 15 جنوری۔

[b] 18 جولائی۔

[10] صِدقیاہ کے دیکھتے دیکھتے شاہِ بابل نے رِبلہ میں اُس کے بیٹوں کو قتل کیا۔ ساتھ ساتھ اُس نے یہوداہ کے تمام بزرگوں کو بھی موت کے گھاٹ اُتار دیا۔ [11] پھر اُس نے صِدقیاہ کی آنکھیں نکلوا کر اُسے پیتل کی زنجیروں میں جکڑ لیا اور بابل لے گیا جہاں وہ جیتے جی رہا۔

یروشلم اور رب کے گھر کی تباہی

[12] شاہِ بابل نبوکدنضر کی حکومت کے 19ویں سال میں بادشاہ کا خاص افسر نبو زرادان یروشلم پہنچا۔ وہ شاہی محافظوں پر مقرر تھا۔ پانچویں مہینے کے ساتویں دن[a] اُس نے آ کر [13] رب کے گھر، شاہی محل اور یروشلم کے تمام مکانوں کو جلا دیا۔ ہر بڑی عمارت بھسم ہو گئی۔ [14] اُس نے اپنے تمام فوجیوں سے شہر کی پوری فصیل کو بھی گرا دیا۔ [15] پھر نبو زرادان نے سب کو جلاوطن کر دیا جو یروشلم میں پیچھے رہ گئے تھے۔ وہ بھی اُن میں شامل تھے جو جنگ کے دوران غداری کر کے شاہِ بابل کے پیچھے لگ گئے تھے۔ نبو زرادان باقی ماندہ کاری گر اور غریبوں میں سے بھی کچھ بابل لے گیا۔ [16] لیکن اُس نے سب سے نچلے طبقے کے بعض لوگوں کو ملکِ یہوداہ میں چھوڑ دیا تاکہ وہ انگور کے باغوں اور کھیتوں کو سنبھالیں۔

[17] بابل کے فوجیوں نے رب کے گھر میں جا کر پیتل کے دونوں ستونوں، پانی کے باسنوں کو اُٹھانے والی ہتھ گاڑیوں اور سمندر نامی پیتل کے حوض کو توڑ دیا اور سارا پیتل اُٹھا کر بابل لے گئے۔ [18] وہ رب کے گھر کی خدمت سرانجام دینے کے لئے درکار سامان بھی لے گئے یعنی بالٹیاں، بیلچے، بتی کترنے کے اوزار، چھڑکاؤ کے کٹورے، پیالے اور پیتل کا باقی سارا سامان۔ [19] خالص سونے اور چاندی کے برتن بھی اِس میں شامل تھے یعنی باسن، جلتے ہوئے کوئلے کے برتن، چھڑکاؤ کے کٹورے، بالٹیاں، شمع دان، پیالے اور مَے کی نذریں پیش کرنے کے برتن۔ شاہی محافظوں کا یہ افسر سارا سامان اُٹھا کر بابل لے گیا۔ [20] جب دونوں ستونوں، سمندر نامی حوض، حوض کو اُٹھانے والے پیتل کے بَیلوں اور باسنوں کو اُٹھانے والی ہتھ گاڑیوں کا پیتل تُڑوایا گیا تو وہ اِتنا وزنی تھا کہ اُسے تولا نہ جا سکا۔ سلیمان بادشاہ نے یہ چیزیں رب کے گھر کے لئے بنوائی تھیں۔ [21] ہر ستون کی اونچائی 27 فٹ اور گھیرا 18 فٹ تھا۔ دونوں کھوکھلے تھے، اور اُن کی دیواروں کی موٹائی 3 انچ تھی۔ [22] اُن کے بالائی حصوں کی اونچائی ساڑھے سات فٹ تھی، اور وہ پیتل کی جالی اور اناروں سے سجے ہوئے تھے۔ [23] 96 انار لگے ہوئے تھے۔ جالی کے اردگرد کُل 100 انار لگے تھے۔

[24] شاہی محافظوں کے افسر نبو زرادان نے ذیل کے قیدیوں کو الگ کر دیا: امامِ اعظم سرایاہ، اُس کے بعد آنے والے امام صفنیاہ، رب کے گھر کے تین دربانوں، [25] شہر کے بچے ہوؤں میں سے اُس افسر کو جو شہر کے فوجیوں پر مقرر تھا، صِدقیاہ بادشاہ کے سات مشیروں، اُمّت کی بھرتی کرنے والے افسر اور شہر میں موجود اُس کے 60 مردوں کو۔ [26] نبو زرادان اِن سب کو الگ کر کے صوبہ حمات کے شہر رِبلہ لے گیا جہاں شاہِ بابل تھا۔ [27] وہاں نبوکدنضر نے اُنہیں سزائے موت دی۔

یوں یہوداہ کے باشندوں کو جلاوطن کر دیا گیا۔ [28] نبوکدنضر نے اپنی حکومت کے 7ویں سال میں یہوداہ کے 3,023 افراد، [29] 18ویں سال میں یروشلم

---

[a] 17 اگست۔

کے 832 افراد، 30 اور 23ویں سال میں 745 افراد کو جلاوطن کر دیا۔ یہ آخری لوگ شاہی محافظوں کے افسر نبوزرادان کے ذریعے بابل لائے گئے۔ کُل 4,600 افراد جلاوطن ہوئے۔

یہویاکین کو آزاد کیا جاتا ہے

31 یہوداہ کے بادشاہ یہویاکین کی جلاوطنی کے 37ویں سال میں اَویل مرودک بابل کا بادشاہ بنا۔ اُسی سال کے 12ویں مہینے کے 25ویں دن[a] اُس نے یہویاکین کو قید خانے سے آزاد کر دیا۔ 32 اُس نے اُس کے ساتھ نرم باتیں کر کے اُسے عزت کی ایسی کرسی پر بٹھایا جو بابل میں جلاوطن کئے گئے باقی بادشاہوں کی نسبت زیادہ اہم تھی۔ 33 یہویاکین کو قیدی کے کپڑے اُتارنے کی اجازت ملی، اور اُسے زندگی بھر بادشاہ کی میز پر باقاعدگی سے کھانا کھانے کا شرف حاصل رہا۔ 34 بادشاہ نے مقرر کیا کہ یہویاکین کو عمر بھر اِتنا وظیفہ ملتا رہے کہ اُس کی روزمرہ کی ضروریات پوری ہوتی رہیں۔

---

[a] 31 مارچ۔

نوحہ

ویران و سنسان

1 ہائے، افسوس! یروشلم بیٹی کتنی تنہا بیٹھی ہے، گو اُس میں پہلے اِتنی رونق تھی۔ جو پہلے اقوام میں اوّل درجہ رکھتی تھی وہ بیوہ بن گئی ہے، جو پہلے ممالک کی رانی تھی وہ غلامی میں آ گئی ہے۔

2 رات کو وہ رو رو کر گزارتی ہے، اُس کے گال آنسوؤں سے تر رہتے ہیں۔ عاشقوں میں سے کوئی نہیں رہا جو اُسے تسلی دے۔ دوست سب کے سب بے وفا ہو کر اُس کے دشمن بن گئے ہیں۔

3 پہلے بھی یہوداہ بیٹی بڑی مصیبت میں پھنسی ہوئی تھی، پہلے بھی اُسے سخت مزدوری کرنی پڑی۔ لیکن اب وہ جلاوطن ہو کر دیگر اقوام کے بیچ میں رہتی ہے، اب اُسے کہیں بھی ایسی جگہ نہیں ملتی جہاں سکون سے رہ سکے۔ کیونکہ جب وہ بڑی تکلیف میں مبتلا تھی تو دشمن نے اُس کا تعاقب کر کے اُسے گھیر لیا۔

4 صیون کی راہیں ماتم زدہ ہیں، کیونکہ کوئی عید منانے کے لئے نہیں آتا۔ شہر کے تمام دروازے ویران و سنسان ہیں۔ اُس کے امام آہیں بھر رہے، اُس کی کنواریاں غم کھا رہی ہیں اور اُسے خود شدید تلخی محسوس ہو رہی ہے۔

5 اُس کے مخالف مالک بن گئے، اُس کے دشمن سکون سے رہ رہے ہیں۔ کیونکہ رب نے شہر کو اُس کے متعدد گناہوں کا اجر دے کر اُسے دُکھ پہنچایا ہے۔ اُس کے فرزند دشمن کے آگے آگے چل کر جلاوطن ہو گئے ہیں۔

6 صیون بیٹی کی تمام شان و شوکت جاتی رہی ہے۔ اُس کے بزرگ چراگاہ نہ پانے والے ہرن ہیں جو تھکتے تھکتے شکاریوں کے آگے آگے بھاگتے ہیں۔

7 اب جب یروشلم مصیبت زدہ اور بےوطن ہے تو اُسے وہ قیمتی چیزیں یاد آتی ہیں جو اُسے قدیم زمانے سے ہی حاصل تھیں۔ کیونکہ جب اُس کی قوم دشمن کے ہاتھ میں آئی تو کوئی نہیں تھا جو اُس کی مدد کرتا بلکہ اُس کے مخالف تماشا دیکھنے دوڑے آئے، وہ اُس کی تباہی سے خوش ہو کر ہنس پڑے۔

8 یروشلم بیٹی سے سنگین گناہ سرزد ہوا ہے، اِسی لئے وہ لعن طعن کا نشانہ بن گئی ہے۔ جو پہلے اُس کی عزت کرتے تھے وہ سب اُسے حقیر جانتے ہیں، کیونکہ اُنہوں نے اُس کی برہنگی دیکھی ہے۔ اب وہ آہیں بھر بھر کر اپنا منہ دوسری طرف پھیر لیتی ہے۔

9 گو اُس کے دامن میں بہت گندگی تھی، تو بھی اُس نے اپنے انجام کا خیال تک نہ کیا۔ اب وہ دھڑام سے گر گئی ہے، اور کوئی نہیں ہے جو اُسے تسلی دے۔ ”اے رب، میری مصیبت کا لحاظ کر! کیونکہ دشمن شیخی مار رہا ہے۔“

10 جو کچھ بھی یروشلم کو پیارا تھا اُس پر دشمن نے ہاتھ ڈالا ہے۔ حتیٰ کہ اُسے دیکھنا پڑا کہ غیر اقوام اُس کے مقدِس میں داخل ہو رہے ہیں، گو تُو نے ایسے لوگوں کو اپنی جماعت میں شریک ہونے سے منع کیا تھا۔

11 تمام باشندے آہیں بھر بھر کر روٹی کی تلاش میں رہتے ہیں۔ ہر ایک کھانے کا کوئی نہ کوئی ٹکڑا پانے کے لئے اپنی بیش قیمت چیزیں بیچ رہا ہے۔ ذہن میں ایک ہی خیال ہے کہ اپنی جان کو کسی نہ کسی طرح بچائے۔ ”اے رب، مجھ پر نظر ڈال کر دھیان دے کہ میری کتنی تذلیل ہوئی ہے۔

12 اے یہاں سے گزرنے والو، کیا یہ سب کچھ تمہارے نزدیک بے معنی ہے؟ غور سے سوچ لو، جو ایذا مجھے برداشت کرنی پڑتی ہے کیا وہ کہیں اَور پائی جاتی ہے؟ ہرگز نہیں! یہ رب کی طرف سے ہے، اُسی کا سخت غضب مجھ پر نازل ہوا ہے۔

13 بلندیوں سے اُس نے میری ہڈیوں پر آگ نازل کر کے اُنہیں کچل دیا۔ اُس نے میرے پاؤں کے سامنے جال بچھا کر مجھے پیچھے ہٹا دیا۔ اُسی نے مجھے ویران و سنسان کر کے ہمیشہ کے لئے بیمار کر دیا۔

14 میرے جرائم کا جوا بھاری ہے۔ رب کے ہاتھ نے اُنہیں ایک دوسرے کے ساتھ جوڑ کر میری گردن پر رکھ دیا۔ اب میری طاقت ختم ہے، رب نے مجھے اُن ہی کے حوالے کر دیا جن کا مقابلہ مَیں کر ہی نہیں سکتا۔

15 رب نے میرے درمیان کے تمام سورماؤں کو رد کر دیا، اُس نے میرے خلاف جلوس نکلوایا جو میرے جوانوں کو پاش پاش کرے۔ ہاں، رب نے کنواری یہوداہ بیٹی کو انگور کا رس نکالنے کے حوض میں پھینک کر کچل ڈالا۔

16 اِس لئے مَیں رو رہی ہوں، میری آنکھوں سے آنسو ٹپکتے رہتے ہیں۔ کیونکہ قریب کوئی نہیں ہے جو مجھے تسلی دے کر میری جان کو تر و تازہ کرے۔ میرے بچے تباہ ہیں، کیونکہ دشمن غالب آ گیا ہے۔“

17 صیون بیٹی اپنے ہاتھ پھیلاتی ہے، لیکن کوئی نہیں ہے جو اُسے تسلی دے۔ رب کے حکم پر یعقوب کے پڑوسی اُس کے دشمن بن گئے ہیں۔ یروشلم اُن کے درمیان گھنونی چیز بن گئی ہے۔

18 ”رب حق بجانب ہے، کیونکہ مَیں اُس کے کلام سے سرکش ہوئی۔ اے تمام اقوام، سنو! میری ایذا پر غور کرو! میرے نوجوان اور کنواریاں جلاوطن ہو گئے ہیں۔

19 مَیں نے اپنے عاشقوں کو بُلایا، لیکن اُنہوں نے بےوفا ہو کر مجھے ترک کر دیا۔ اب میرے امام اور بزرگ اپنی جان بچانے کے لئے خوراک ڈھونڈتے ڈھونڈتے شہر میں ہلاک ہو گئے ہیں۔

20 اے رب، میری تنگ دستی پر دھیان دے! باطن میں مَیں تڑپ رہی ہوں، میرا دل تیزی سے دھڑک رہا ہے، اِس لئے کہ مَیں اِتنی زیادہ سرکش رہی ہوں۔ باہر گلی میں تلوار نے مجھے بچوں سے محروم کر دیا، گھر کے اندر موت میرے پیچھے پڑی ہے۔

21 میری آہیں تو لوگوں تک پہنچتی ہیں، لیکن کوئی مجھے

تسلی دینے کے لئے نہیں آتا۔ اِس کے بجائے میرے تمام دشمن میری مصیبت کے بارے میں سن کر بغلیں بجا رہے ہیں۔ وہ خوش ہیں کہ تُو نے میرے ساتھ ایسا سلوک کیا ہے۔ اے رب، وہ دن آنے دے جس کا اعلان تُو نے کیا ہے تاکہ وہ بھی میری طرح کی مصیبت میں پھنس جائیں۔

22 اُن کی تمام بُری حرکتیں تیرے سامنے آئیں۔ اُن سے یوں نپٹ لے جس طرح تُو نے میرے گناہوں کے جواب میں مجھ سے نپٹ لیا ہے۔ کیونکہ آہیں بھرتے بھرتے میرا دل نڈھال ہو گیا ہے۔“

رب کا غضب یروشلم پر نازل ہوا ہے

2 ہائے، رب کا قہر کالے بادلوں کی طرح صیون بیٹی پر چھا گیا ہے! اسرائیل کی جو شان و شوکت پہلے آسمان کی طرح بلند تھی اُسے اللہ نے خاک میں ملا دیا ہے۔ جب اُس کا غضب نازل ہوا تو اُس نے اپنے گھر کا بھی خیال نہ کیا، گو وہ اُس کے پاؤں کی چوکی ہے۔

2 رب نے بےرحمی سے یعقوب کی آبادیوں کو مٹا ڈالا، قہر میں یہوداہ بیٹی کے قلعوں کو ڈھا دیا۔ اُس نے یہوداہ کی سلطنت اور بزرگوں کو خاک میں ملا کر اُن کی بےحرمتی کی ہے۔

3 غضب ناک ہو کر اُس نے اسرائیل کی پوری طاقت ختم کر دی۔ پھر جب دشمن قریب آیا تو اُس نے اپنے دہنے ہاتھ کو اسرائیل کی مدد کرنے سے روک لیا۔ نہ صرف یہ بلکہ وہ شعلہ زن آگ بن گیا جس نے یعقوب میں چاروں طرف پھیل کر سب کچھ بھسم کر دیا۔

4 اپنی کمان کو تان کر وہ اپنے دہنے ہاتھ سے تیر چلانے کے لئے اُٹھا۔ دشمن کی طرح اُس نے سب کچھ جو من موہن تھا موت کے گھاٹ اُتارا۔ صیون بیٹی کا خیمہ اُس کے قہر کے بھڑکتے کوئلوں سے بھر گیا۔

5 رب نے اسرائیل کا دشمن سا بن کر ملک کو اُس کے محلوں اور قلعوں سمیت تباہ کر دیا ہے۔ اُسی کے ہاتھوں یہوداہ بیٹی کی آہ و زاری میں اضافہ ہوتا گیا۔

6 اُس نے اپنی سکونت گاہ کو باغ کی جھونپڑی کی طرح گرا دیا، اُسی مقام کو برباد کر دیا جہاں قوم اُس سے ملنے کے لئے جمع ہوتی تھی۔ رب کے ہاتھوں یوں ہوا کہ اب صیون کی عیدوں اور سبتوں کی یاد ہی نہیں رہی۔ اُس کے شدید قہر نے بادشاہ اور امام دونوں کو رد کر دیا ہے۔

7 اپنی قربان گاہ اور مقدِس کو مسترد کر کے رب نے یروشلم کے محلوں کی دیواریں دشمن کے حوالے کر دیں۔ تب رب کے گھر میں بھی عید کے دن کا سا شور مچ گیا۔

8 رب نے فیصلہ کیا کہ صیون بیٹی کی فصیل کو گرا دیا جائے۔ اُس نے فیتے سے دیواروں کو ناپ ناپ کر اپنے ہاتھ کو نہ روکا جب تک سب کچھ تباہ نہ ہو گیا۔ تب قلعہ بندی کے پُشتے اور فصیل ماتم کرتے کرتے ضائع ہو گئے۔

9 شہر کے دروازے زمین میں دھنس گئے، اُن کے کُنڈے ٹوٹ کر بےکار ہو گئے۔ یروشلم کے بادشاہ اور راہنما دیگر اقوام میں جلاوطن ہو گئے ہیں۔ اب نہ شریعت رہی، نہ صیون کے نبیوں کو رب کی رویا ملتی ہے۔

10 صیون بیٹی کے بزرگ خاموشی سے زمین پر بیٹھ گئے ہیں۔ ٹاٹ کے لباس اوڑھ کر اُنہوں نے اپنے سروں پر خاک ڈال لی ہے۔ یروشلم کی کنواریاں بھی اپنے سروں کو جھکائے بیٹھی ہیں۔

11 میری آنکھیں رو رو کر تھک گئی ہیں، شدید درد نے میرے دل کو بے حال کر دیا ہے۔ کیونکہ میری قوم نیست ہو گئی ہے۔ شہر کے چوکوں میں بچے پژمُردہ حالت میں پھر رہے ہیں، شیرخوار بچے غش کھا رہے ہیں۔ یہ دیکھ کر میرا کلیجا پھٹ رہا ہے۔

12 اپنی ماں سے وہ پوچھتے ہیں، ”روٹی اور مَے کہاں ہے؟“ لیکن بے فائدہ۔ وہ موت کے گھاٹ اُترنے والے زخمی آدمیوں کی طرح چوکوں میں بھوکے مر رہے ہیں، اُن کی جان ماں کی گود میں ہی نکل رہی ہے۔

13 اے یروشلم بیٹی، مَیں کس سے تیرا موازنہ کر کے تیری حوصلہ افزائی کروں؟ اے کنواری صیون بیٹی، مَیں کس سے تیرا مقابلہ کر کے تجھے تسلی دوں؟ کیونکہ تجھے سمندر جیسا وسیع نقصان پہنچا ہے۔ کون تجھے شفا دے سکتا ہے؟

14 تیرے نبیوں نے تجھے جھوٹی اور بے کار رویائیں پیش کیں۔ اُنہوں نے تیرا قصور تجھ پر ظاہر نہ کیا، حالانکہ اُنہیں کرنا چاہئے تھا تاکہ تُو اِس سزا سے بچ جاتی۔ اِس کے بجائے اُنہوں نے تجھے جھوٹ اور فریب دہ پیغامات سنائے۔

15 اب تیرے پاس سے گزرنے والے تالی بجا کر آوازے کستے ہیں۔ یروشلم بیٹی کو دیکھ کر وہ سر ہلاتے ہوئے 'توبہ توبہ' کہتے ہیں، ”کیا یہ وہ شہر ہے جو 'تکمیلِ حُسن' اور 'تمام دنیا کی خوشی' کہلاتا تھا؟“

16 تیرے تمام دشمن منہ پسار کر تیرے خلاف باتیں کرتے ہیں۔ وہ آوازے کستے اور دانت پیستے ہوئے کہتے ہیں، ”ہم نے اُسے ہڑپ کر لیا ہے۔ لو، وہ دن آ گیا ہے جس کے انتظار میں ہم رہے۔ آخرکار وہ پہنچ گیا، آخرکار ہم نے اپنی آنکھوں سے اُسے دیکھ لیا ہے۔“

17 اب رب نے اپنی مرضی پوری کی ہے۔ اب اُس نے سب کچھ پورا کیا ہے جو بڑی دیر سے فرماتا آیا ہے۔ بے رحمی سے اُس نے تجھے خاک میں ملا دیا۔ اُسی نے ہونے دیا کہ دشمن تجھ پر شادیانہ بجاتا، کہ تیرے مخالفوں کی طاقت تجھ پر غالب آ گئی ہے۔

18 لوگوں کے دل رب کو پکارتے ہیں۔ اے صیون بیٹی کی فصیل، تیرے آنسو دن رات بہتے بہتے ندی بن جائیں۔ نہ اِس سے باز آ، نہ اپنی آنکھوں کو رونے سے رُکنے دے!

19 اُٹھ، رات کے ہر پہر کی ابتدا میں آہ و زاری کر! اپنے دل کی ہر بات پانی کی طرح رب کے حضور اُنڈیل دے۔ اپنے ہاتھوں کو اُس کی طرف اُٹھا کر اپنے بچوں کی جانوں کے لئے التجا کر جو اِس وقت گلی گلی میں بھوکے مر رہے ہیں۔

20 اے رب، دھیان سے دیکھ کہ تُو نے کس سے ایسا سلوک کیا ہے۔ کیا یہ عورتیں اپنے پیٹ کا پھل، اپنے لاڈلے بچوں کو کھائیں؟ کیا رب کے مقدِس میں ہی امام اور نبی کو مار ڈالا جائے؟

21 لڑکوں اور بزرگوں کی لاشیں مل کر گلیوں میں پڑی ہیں۔ میرے جوان لڑکے لڑکیاں تلوار کی زد میں آ کر گر گئے ہیں۔ جب تیرا غضب نازل ہوا تو تُو نے اُنہیں مار ڈالا، بے رحمی سے اُنہیں موت کے گھاٹ اُتار دیا۔

22 جن سے مَیں دہشت کھاتا تھا اُنہیں تُو نے بُلایا۔ جس طرح بڑی عیدوں کے موقع پر ہجوم شہر میں جمع ہوتے ہیں اُسی طرح دشمن چاروں طرف سے مجھ پر ٹوٹ

پڑے۔ جب رب کا غضب نازل ہوا تو نہ کوئی بچا، نہ کوئی باقی رہ گیا۔ جنہیں مَیں نے پالا اور جو میرے زیرِ نگرانی پروان چڑھے اُنہیں دشمن نے ہلاک کر دیا۔

مصیبت میں رب کی مہربانی پر اُمید

3 ہائے، مجھے کتنا دُکھ اُٹھانا پڑا! اور یہ سب کچھ اِس لئے ہو رہا ہے کہ رب کا غضب مجھ پر نازل ہوا ہے، اُسی کی لاٹھی مجھے تربیت دے رہی ہے۔

2 اُس نے مجھے ہانک ہانک کر تاریکی میں چلنے دیا، کہیں بھی روشنی نظر نہیں آئی۔

3 روزانہ وہ بار بار اپنا ہاتھ میرے خلاف اُٹھاتا رہتا ہے۔

4 اُس نے میرے جسم اور جِلد کو سڑنے دیا، میری ہڈیوں کو توڑ ڈالا۔

5 مجھے گھیر کر اُس نے زہر اور سخت مصیبت کی دیوار میرے اردگرد کھڑی کر دی۔

6 اُس نے مجھے تاریکی میں بسایا۔ اب مَیں اُن کی مانند ہوں جو بڑی دیر سے قبر میں پڑے ہیں۔

7 اُس نے مجھے پیتل کی بھاری زنجیروں میں جکڑ کر میرے اردگرد ایسی دیواریں کھڑی کیں جن سے مَیں نکل نہیں سکتا۔

8 خواہ مَیں مدد کے لئے کتنی چیخیں کیوں نہ ماروں وہ میری التجائیں اپنے حضور پہنچنے نہیں دیتا۔

9 جہاں بھی مَیں چلنا چاہوں وہاں اُس نے تراشے پتھروں کی مضبوط دیوار سے مجھے روک لیا۔ میرے تمام راستے بھول بُھلیاں بن گئے ہیں۔

10 اللہ ریچھ کی طرح میری گھات میں بیٹھ گیا، شیر ببر کی طرح میری تاک لگائے چھپ گیا۔

11 اُس نے مجھے صحیح راستے سے بھٹکا دیا، پھر مجھے پھاڑ کر بے سہارا چھوڑ دیا۔

12 اپنی کمان کو تان کر اُس نے مجھے اپنے تیروں کا نشانہ بنایا۔

13 اُس کے تیروں نے میرے گُردوں کو چیر ڈالا۔

14 مَیں اپنی پوری قوم کے لئے مذاق کا نشانہ بن گیا ہوں۔ وہ پورے دن اپنے گیتوں میں مجھے لعن طعن کرتے ہیں۔

15 اللہ نے مجھے کڑوے زہر سے سیر کیا، مجھے ناگوار تلخی کا پیالہ پلایا۔

16 اُس نے میرے دانتوں کو بجری چبانے دی، مجھے کچل کر خاک میں ملا دیا۔

17 میری جان سے سکون چھین لیا گیا، اب مَیں خوش حالی کا مزہ بھول ہی گیا ہوں۔

18 چنانچہ مَیں بولا، ”میری شان اور رب پر سے میری اُمید جاتی رہی ہے۔“

19 میری تکلیف دہ اور بے وطن حالت کا خیال کڑوے زہر کی مانند ہے۔

20 تو بھی میری جان کو اُس کی یاد آتی رہتی ہے، سوچتے سوچتے وہ میرے اندر دب جاتی ہے۔

21 لیکن مجھے ایک بات کی اُمید رہی ہے، اور یہی مَیں بار بار ذہن میں لاتا ہوں،

22 رب کی مہربانی ہے کہ ہم نیست و نابود نہیں ہوئے۔ کیونکہ اُس کی شفقت کبھی ختم نہیں ہوتی

23 بلکہ ہر صبح از سرِ نو ہم پر چمک اُٹھتی ہے۔ اے میرے آقا، تیری وفاداری عظیم ہے۔

24 میری جان کہتی ہے، ”رب میرا موروثی حصہ ہے، اِس لئے مَیں اُس کے انتظار میں رہوں گی۔“
25 کیونکہ رب اُن پر مہربان ہے جو اُس پر اُمید رکھ کر اُس کے طالب رہتے ہیں۔
26 چنانچہ اچھا ہے کہ ہم خاموشی سے رب کی نجات کے انتظار میں رہیں۔
27 اچھا ہے کہ انسان جوانی میں اللہ کا جوا اُٹھائے پھرے۔
28 جب جوا اُس کی گردن پر رکھا جائے تو وہ چپکے سے تنہائی میں بیٹھ جائے۔
29 وہ خاک میں اوندھے منہ ہو جائے، شاید ابھی تک اُمید ہو۔
30 وہ مارنے والے کو اپنا گال پیش کرے، چپکے سے ہر طرح کی رُسوائی برداشت کرے۔

31 کیونکہ رب انسان کو ہمیشہ تک رد نہیں کرتا۔
32 اُس کی شفقت اِتنی عظیم ہے کہ گو وہ کبھی انسان کو دُکھ پہنچائے تو بھی وہ آخر کار اُس پر دوبارہ رحم کرتا ہے۔
33 کیونکہ وہ انسان کو دبانے اور غم پہنچانے میں خوشی محسوس نہیں کرتا۔

34 ملک میں تمام قیدیوں کو پاؤں تلے کچلا جا رہا ہے۔
35 اللہ تعالیٰ کے دیکھتے دیکھتے انسان کی حق تلفی کی جا رہی ہے،
36 عدالت میں لوگوں کا حق مارا جا رہا ہے۔ لیکن رب کو یہ سب کچھ نظر آتا ہے۔
37 کون کچھ کروا سکتا ہے اگر رب نے اِس کا حکم نہ دیا ہو؟
38 آفتیں اور اچھی چیزیں دونوں اللہ تعالیٰ کے فرمان پر وجود میں آتی ہیں۔
39 تو پھر انسانوں میں سے کون اپنے گناہوں کی سزا پانے پر شکایت کرے؟
40 آؤ، ہم اپنے چال چلن کا جائزہ لیں، اُسے اچھی طرح جانچ کر رب کے پاس واپس آئیں۔
41 ہم اپنے دل کو ہاتھوں سمیت آسمان کی طرف مائل کریں جہاں اللہ ہے۔

42 ہم اقرار کریں، ”ہم بےوفا ہو کر سرکش ہو گئے ہیں، اور تُو نے ہمیں معاف نہیں کیا۔
43 تُو اپنے قہر کے پردے کے پیچھے چھپ کر ہمارا تعاقب کرنے لگا، بےرحمی سے ہمیں مارتا گیا۔
44 تُو بادل میں یوں چھپ گیا ہے کہ کوئی بھی دعا تجھ تک نہیں پہنچ سکتی۔
45 تُو نے ہمیں اقوام کے درمیان کُوڑا کرکٹ بنا دیا۔
46 ہمارے تمام دشمن ہمیں طعنے دیتے ہیں۔
47 دہشت اور گڑھے ہمارے نصیب میں ہیں، ہم دھڑام سے گر کر تباہ ہو گئے ہیں۔“

48 آنسو میری آنکھوں سے ٹپک ٹپک کر ندیاں بن گئے ہیں، مَیں اِس لئے رو رہا ہوں کہ میری قوم تباہ ہو گئی ہے۔
49 میرے آنسو رُک نہیں سکتے بلکہ اُس وقت تک جاری رہیں گے
50 جب تک رب آسمان سے جھانک کر مجھ پر دھیان نہ دے۔
51 اپنے شہر کی عورتوں سے دشمن کا سلوک دیکھ کر میرا

دل چھلنی ہو رہا ہے۔

52 جو بلاوجہ میرے دشمن ہیں اُنہوں نے پرندے کی طرح میرا شکار کیا۔

53 اُنہوں نے مجھے جان سے مارنے کے لئے گڑھے میں ڈال کر مجھ پر پتھر پھینک دیئے۔

54 سیلاب مجھ پر آیا، اور میرا سر پانی میں ڈوب گیا۔ مَیں بولا، ''میری زندگی کا دھاگا کٹ گیا ہے۔''

55 اے رب، جب مَیں گڑھے کی گہرائیوں میں تھا تو مَیں نے تیرے نام کو پکارا۔

56 مَیں نے التجا کی، ''اپنا کان بند نہ رکھ بلکہ میری آہیں اور چیخیں سن!'' اور تُو نے میری سنی۔

57 جب مَیں نے تجھے پکارا تو تُو نے قریب آ کر فرمایا، ''خوف نہ کھا۔''

58 اے رب، تُو عدالت میں میرے حق میں مقدمہ لڑا، بلکہ تُو نے میری جان کا عوضانہ بھی دیا۔

59 اے رب، جو ظلم مجھ پر ہوا وہ تجھے صاف نظر آتا ہے۔ اب میرا انصاف کر!

60 تُو نے اُن کی تمام کینہ پروری پر توجہ دی ہے۔ جتنی بھی سازشیں اُنہوں نے میرے خلاف کی ہیں اُن سے تُو واقف ہے۔

61 اے رب، اُن کی لعن طعن، اُن کے میرے خلاف تمام منصوبے تیرے کان تک پہنچ گئے ہیں۔

62 جو کچھ میرے مخالف پورا دن میرے خلاف پھسپھساتے اور بڑبڑاتے ہیں اُس سے تُو خوب آشنا ہے۔

63 دیکھ کہ یہ کیا کرتے ہیں! خواہ بیٹھے یا کھڑے ہوں، ہر وقت وہ اپنے گیتوں میں مجھے اپنے مذاق کا نشانہ بناتے ہیں۔

64 اے رب، اُنہیں اُن کی حرکتوں کا مناسب اجر دے!

65 اُن کے ذہنوں کو کُند کر، تیری لعنت اُن پر آ پڑے!

66 اُن پر اپنا پورا غضب نازل کر! جب تک وہ تیرے آسمان کے نیچے سے غائب نہ ہو جائیں اُن کا تعاقب کرتا رہ!

یروشلم کی مصیبت

4 ہائے، سونے کی آب و تاب نہ رہی، خالص سونا بھی ماند پڑ گیا ہے۔ مقدِس کے جواہر تمام گلیوں میں بکھرے پڑے ہیں۔

2 پہلے تو صیون کے گراں قدر فرزند خالص سونے جیسے قیمتی تھے، لیکن اب وہ گویا مٹی کے برتن سمجھے جاتے ہیں جو عام کمہار نے بنائے ہیں۔

3 گو گیدڑ بھی اپنے بچوں کو دودھ پلاتے ہیں، لیکن میری قوم ریگستان میں رہنے والے عقابی اُلّو جیسی ظالم ہو گئی ہے۔

4 شیرخوار بچے کی زبان پیاس کے مارے تالو سے چپک گئی ہے۔ چھوٹے بچے بھوک کے مارے روٹی مانگتے ہیں، لیکن کھلانے والا کوئی نہیں ہے۔

5 جو پہلے لذیذ کھانا کھاتے تھے وہ اب گلیوں میں تباہ ہو رہے ہیں۔ جو پہلے ارغوانی رنگ کے شاندار کپڑے پہنتے تھے وہ اب کُوڑے کرکٹ میں لوٹ پوٹ ہو رہے ہیں۔

6 میری قوم سے سدوم کی نسبت کہیں زیادہ سنگین گناہ سرزد ہوا ہے۔ اور سدوم کا قصور اِتنا سنگین تھا کہ وہ

ایک ہی لمحے میں تباہ ہوا۔ کسی نے بھی مداخلت نہ کی۔

7 صیون کے رئیس کتنے شاندار تھے! جِلد برف جیسی نکھری، دودھ جیسی سفید تھی۔ رخسار مونگے کی طرح گلابی، شکل و صورت سنگِ لاجورد[a] جیسی چمک دار تھی۔

8 لیکن اب وہ کوئلے جیسے کالے نظر آتے ہیں۔ جب گلیوں میں گھومتے ہیں تو اُنہیں پہچانا نہیں جاتا۔ اُن کی ہڈیوں پر کی جِلد سکڑ کر لکڑی کی طرح سوکھی ہوئی ہے۔

9 جو تلوار سے ہلاک ہوئے اُن کا حال اُن سے بہتر تھا جو بھوکے مر گئے۔ کیونکہ کھیتوں سے خوراک نہ ملنے پر وہ گھل گھل کر مر گئے۔

10 جب میری قوم تباہ ہوئی تو اِتنا سخت کال پڑ گیا کہ نرم دل ماؤں نے بھی اپنے بچوں کو پکا کر کھا لیا۔

11 رب نے اپنا پورا غضب صیون پر نازل کیا، اُسے اپنے شدید قہر کا نشانہ بنایا۔ اُس نے یروشلم میں اِتنی زبردست آگ لگائی کہ وہ بنیادوں تک بھسم ہو گیا۔

12 اب دشمن یروشلم کے دروازوں میں داخل ہوئے ہیں، حالانکہ دنیا کے تمام بادشاہ بلکہ سب لوگ سمجھتے تھے کہ یہ ممکن ہی نہیں۔

13 لیکن یہ سب کچھ اُس کے نبیوں اور اماموں کے سبب سے ہوا جنہوں نے شہر ہی میں راست بازوں کی خوں ریزی کی۔

14 اب یہی لوگ اندھوں کی طرح گلیوں میں ٹٹول ٹٹول کر پھرتے ہیں۔ وہ خون سے اِتنے آلودہ ہیں کہ سب لوگ اُن کے کپڑوں سے لگنے سے گریز کرتے ہیں۔

15 اُنہیں دیکھ کر لوگ گرجتے ہیں، ”ہٹو، تم ناپاک ہو! بھاگ جاؤ، دفع ہو جاؤ، ہمیں ہاتھ مت لگانا!“ پھر جب وہ دیگر اقوام میں جا کر اِدھر اُدھر پھرنے لگتے ہیں تو وہاں کے لوگ بھی کہتے ہیں کہ یہ مزید یہاں نہ ٹھہریں۔

16 رب نے خود اُنہیں منتشر کر دیا، اب سے وہ اُن کا خیال نہیں کرے گا۔ اب نہ اماموں کی عزت ہوتی ہے، نہ بزرگوں پر مہربانی کی جاتی ہے۔

17 ہم چاروں طرف آنکھ دوڑاتے رہے، لیکن بے فائدہ، کوئی مدد نہ ملی۔ دیکھتے دیکھتے ہماری نظر دُھندلا گئی۔ کیونکہ ہم اپنے بُرجوں پر کھڑے ایک ایسی قوم کے انتظار میں رہے جو ہماری مدد کر ہی نہیں سکتی تھی۔

18 ہم اپنے چوکوں میں جا نہ سکے، کیونکہ وہاں دشمن ہماری تاک میں بیٹھا تھا۔ ہمارا خاتمہ قریب آیا، ہمارا مقررہ وقت اختتام پذیر ہوا، ہمارا انجام آ پہنچا۔

19 جس طرح آسمان پر منڈلانے والا عقاب ایک دم شکار پر جھپٹ پڑتا ہے اُسی طرح ہمارا تعاقب کرنے والے ہم پر ٹوٹ پڑے، اور وہ بھی کہیں زیادہ تیزی سے۔ وہ پہاڑوں پر ہمارے پیچھے پیچھے بھاگے اور ریگستان میں ہماری گھات میں رہے۔

20 ہمارا بادشاہ بھی اُن کے گڑھوں میں پھنس گیا۔ جو ہماری جان تھا اور جسے رب نے مسح کر کے چن لیا تھا اُسے بھی پکڑ لیا گیا، گو ہم نے سوچا تھا کہ اُس کے سائے میں بس کر اقوام کے درمیان محفوظ رہیں گے۔

---

lapis lazuli[a]

21 اے ادوم بیٹی، بے شک شادیانہ بجا! بے شک ملکِ عُوض میں رہ کر خوشی منا! لیکن خبردار، اللہ کے غضب کا پیالہ تجھے بھی پلایا جائے گا۔ تب تُو اُسے پی پی کر مست ہو جائے گی اور نشے میں اپنے کپڑے اُتار کر برہنہ پھرے گی۔

22 اے صیون بیٹی، تیری سزا کا وقت پورا ہو گیا ہے۔ اب سے رب تجھے قیدی بنا کر جلاوطن نہیں کرے گا۔ لیکن اے ادوم بیٹی، وہ تجھے تیرے قصور کا پورا اجر دے گا، وہ تیرے گناہوں پر سے پردہ اُٹھا لے گا۔

اے رب، ہمیں اپنے حضور واپس لا!

5 اے رب، یاد کر کہ ہمارے ساتھ کیا کچھ ہوا! غور کر کہ ہماری کیسی رُسوائی ہوئی ہے۔

2 ہماری موروثی ملکیت پردیسیوں کے حوالے کی گئی، ہمارے گھر اجنبیوں کے ہاتھ میں آ گئے ہیں۔

3 ہم والدوں سے محروم ہو کر یتیم ہو گئے ہیں، ہماری مائیں بیواؤں کی طرح غیرمحفوظ ہیں۔

4 خواہ پینے کا پانی ہو یا لکڑی، ہر چیز کی پوری قیمت ادا کرنی پڑتی ہے، حالانکہ یہ ہماری اپنی ہی چیزیں تھیں۔

5 ہمارا تعاقب کرنے والے ہمارے سر پر چڑھ آئے ہیں، اور ہم تھک گئے ہیں۔ کہیں بھی سکون نہیں ملتا۔

6 ہم نے اپنے آپ کو مصر اور اسور کے حوالے کر دیا تاکہ روٹی مل جائے اور بھوکے نہ مریں۔

7 ہمارے باپ دادا نے گناہ کیا، لیکن وہ کوچ کر گئے ہیں۔ اب ہم ہی اُن کی سزا بُھگت رہے ہیں۔

8 غلام ہم پر حکومت کرتے ہیں، اور کوئی نہیں ہے جو ہمیں اُن کے ہاتھ سے بچائے۔

9 ہم اپنی جان کو خطرے میں ڈال کر روزی کماتے ہیں، کیونکہ بیابان میں تلوار ہماری تاک میں بیٹھی رہتی ہے۔

10 بھوک کے مارے ہماری جِلد تنور جیسی گرم ہو کر چُرمُر ہو گئی ہے۔

11 صیون میں عورتوں کی عصمت دری، یہوداہ کے شہروں میں کنواریوں کی بےحرمتی ہوئی ہے۔

12 دشمن نے رئیسوں کو پھانسی دے کر بزرگوں کی بےعزتی کی ہے۔

13 نوجوانوں کو چکّی کا پاٹ اُٹھائے پھرنا ہے، لڑکے لکڑی کے بوجھ تلے ڈگمگا کر گر جاتے ہیں۔

14 اب بزرگ شہر کے دروازے سے اور جوان اپنے سازوں سے باز رہتے ہیں۔

15 خوشی ہمارے دلوں سے جاتی رہی ہے، ہمارا لوک ناچ آہ و زاری میں بدل گیا ہے۔

16 تاج ہمارے سر پر سے گر گیا ہے۔ ہم پر افسوس، ہم سے گناہ سرزد ہوا ہے۔

17 اِسی لئے ہمارا دل نڈھال ہو گیا، ہماری نظر دُھندلا گئی ہے۔

18 کیونکہ کوہِ صیون تباہ ہوا ہے، لومڑیاں اُس کی گلیوں میں پھرتی ہیں۔

19 اے رب، تیرا راج ابدی ہے، تیرا تخت پشت در پشت قائم رہتا ہے۔

20 تُو ہمیں ہمیشہ تک کیوں بھولنا چاہتا ہے؟ تُو نے ہمیں اِتنی دیر تک کیوں ترک کئے رکھا ہے؟

21 اے رب، ہمیں اپنے پاس واپس لا تاکہ ہم واپس آ سکیں۔ ہمیں بحال کر تاکہ ہمارا حال پہلے کی طرح ہو۔

22 یا کیا تُو نے ہمیں حتمی طور پر مسترد کر دیا ہے؟ کیا تیرا ہم پر غصہ حد سے زیادہ بڑھ گیا ہے؟

حِزقی ایل

اللہ کے رتھ کی رویا

1 3-1 جب مَیں یعنی امام حِزقی ایل بن بوزی تیس سال کا تھا تو مَیں یہوداہ کے جلاوطنوں کے ساتھ ملکِ بابل کے دریا کبار کے کنارے ٹھہرا ہوا تھا۔ یہویاکین بادشاہ کو جلاوطن ہوئے پانچ سال ہو گئے تھے۔ چوتھے مہینے کے پانچویں دن[a] آسمان کھل گیا اور اللہ نے مجھ پر مختلف رویائیں ظاہر کیں۔ اُس وقت رب مجھ سے ہم کلام ہوا، اور اُس کا ہاتھ مجھ پر آ ٹھہرا۔

4 رویا میں مَیں نے زبردست آندھی دیکھی جس نے شمال سے آ کر بڑا بادل میرے پاس پہنچایا۔ بادل میں چمکتی دمکتی آگ نظر آئی، اور وہ تیز روشنی سے گھرا ہوا تھا۔ آگ کا مرکز چمک دار دھات کی طرح تمتما رہا تھا۔

5 آگ میں چار جانداروں جیسے چل رہے تھے جن کی شکل و صورت انسان کی سی تھی۔ 6 لیکن ہر ایک کے چار چہرے اور چار پَر تھے۔ 7 اُن کی ٹانگیں انسانوں جیسی سیدھی تھیں، لیکن پاؤں کے تلوے بچھڑوں کے سے کُھر تھے۔ وہ پالش کئے ہوئے پیتل کی طرح جگمگا رہے تھے۔ 8 چاروں کے چہرے اور پَر تھے، اور چاروں پَروں کے نیچے انسانی ہاتھ دکھائی دیئے۔ 9 جاندار اپنے پَروں سے ایک دوسرے کو چھو رہے تھے۔ چلتے وقت مُڑنے کی ضرورت نہیں تھی، کیونکہ ہر ایک کے چار چہرے چاروں طرف دیکھتے تھے۔ جب کبھی کسی سمت جانا ہوتا تو اُسی سمت کا چہرہ چل پڑتا۔ 10 چاروں کے چہرے ایک جیسے تھے۔ سامنے کا چہرہ انسان کا، دائیں طرف کا چہرہ شیر ببر کا، بائیں طرف کا چہرہ بَیل کا اور پیچھے کا چہرہ عقاب کا تھا۔ 11 اُن کے پَر اوپر کی طرف پھیلے ہوئے تھے۔ دو پَر بائیں اور دائیں ہاتھ کے جانداروں سے لگتے تھے، اور دو پَر اُن کے جسموں کو ڈھانپے رکھتے تھے۔ 12 جہاں بھی اللہ کا روح جانا چاہتا تھا وہاں یہ جاندار چل پڑتے۔ اُنہیں مُڑنے کی ضرورت نہیں تھی، کیونکہ وہ ہمیشہ اپنے چاروں چہروں میں سے ایک کا رُخ اختیار کرتے تھے۔

13 جانداروں کے بیچ میں ایسا لگ رہا تھا جیسے کوئلے دہک رہے ہوں، کہ اُن کے درمیان مشعلیں اِدھر اُدھر چل رہی ہوں۔ جھلملاتی آگ میں سے بجلی بھی چمک کر نکلتی تھی۔ 14 جاندار خود اِتنی تیزی سے اِدھر اُدھر گھوم

[a] 31 جولائی۔

رہے تھے کہ بادل کی بجلی جیسے نظر آ رہے تھے۔

15 جب مَیں نے غور سے اُن پر نظر ڈالی تو دیکھا کہ ہر ایک جاندار کے پاس پہیہ ہے جو زمین کو چھو رہا ہے۔ 16 لگتا تھا کہ چاروں پہیئے پکھراج[a] سے بنے ہوئے ہیں۔ چاروں ایک جیسے تھے۔ ہر پہیئے کے اندر ایک اَور پہیہ زاویہٴ قائمہ میں گھوم رہا تھا، 17 اِس لئے وہ مُڑے بغیر ہر رُخ اختیار کر سکتے تھے۔ 18 اُن کے لمبے چکر خوف ناک تھے، اور چکروں کی ہر جگہ پر آنکھیں ہی آنکھیں تھیں۔ 19 جب چار جاندار چلتے تو چاروں پہیئے بھی ساتھ چلتے، جب جاندار زمین سے اُڑتے تو پہیئے بھی ساتھ اُڑتے تھے۔ 20 جہاں بھی اللہ کا روح جاتا وہاں جاندار بھی جاتے تھے۔ پہیئے بھی اُڑ کر ساتھ ساتھ چلتے تھے، کیونکہ جانداروں کی روح پہیوں میں تھی۔ 21 جب کبھی جاندار چلتے تو یہ بھی چلتے، جب رُک جاتے تو یہ بھی رُک جاتے، جب اُڑتے تو یہ بھی اُڑتے۔ کیونکہ جانداروں کی روح پہیوں میں تھی۔

22 جانداروں کے سروں کے اوپر گنبد سا پھیلا ہوا تھا جو صاف شفاف بلور جیسی لگ رہا تھا۔ اُسے دیکھ کر انسان گھبرا جاتا تھا۔ 23 چاروں جاندار اِس گنبد کے نیچے تھے، اور ہر ایک اپنے پَروں کو پھیلا کر ایک سے بائیں طرف کے ساتھی اور دوسرے سے دائیں طرف کے ساتھی کو چھو رہا تھا۔ باقی دو پَروں سے وہ اپنے جسم کو ڈھانپے رکھتا تھا۔ 24 چلتے وقت اُن کے پَروں کا شور مجھ تک پہنچا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے قریب ہی زبردست آبشار بہہ رہی ہو، کہ قادرِ مطلق کوئی بات فرما رہا ہو، یا کہ کوئی لشکر حرکت میں آ گیا ہو۔ رُکتے وقت وہ اپنے پَروں کو نیچے لٹکنے دیتے تھے۔

25 پھر گنبد کے اوپر سے آواز سنائی دی، اور جانداروں نے رُک کر اپنے پَروں کو لٹکنے دیا۔ 26 مَیں نے دیکھا کہ اُن کے سروں کے اوپر کے گنبد پر سنگِ لاجورد[b] کا تخت سا نظر آ رہا ہے جس پر کوئی بیٹھا تھا جس کی شکل و صورت انسان کی مانند ہے۔ 27 لیکن کمر سے لے کر سر تک وہ چمک دار دھات کی طرح تمتما رہا تھا، جبکہ کمر سے لے کر پاؤں تک آگ کی مانند بھڑک رہا تھا۔ تیز روشنی اُس کے اردگرد جھلملا رہی تھی۔ 28 اُسے دیکھ کر قوسِ قزح کی وہ آب و تاب یاد آتی تھی جو بارش ہوتے وقت بادل میں دکھائی دیتی ہے۔ یوں رب کا جلال نظر آیا۔ یہ دیکھتے ہی مَیں اوندھے منہ گر گیا۔ اِسی حالت میں کوئی مجھ سے بات کرنے لگا۔

حزقی ایل کی بُلاہٹ، طومار کی رویا

2 وہ بولا، ”اے آدم زاد، کھڑا ہو جا! مَیں تجھ سے بات کرنا چاہتا ہوں۔“ 2 جوں ہی وہ مجھ سے ہم کلام ہوا تو روح نے مجھ میں آ کر مجھے کھڑا کر دیا۔ پھر مَیں نے آواز کو یہ کہتے ہوئے سنا،

3 ”اے آدم زاد، مَیں تجھے اسرائیلیوں کے پاس بھیج رہا ہوں، ایک ایسی سرکش قوم کے پاس جس نے مجھ سے بغاوت کی ہے۔ شروع سے لے کر آج تک وہ اپنے باپ دادا سمیت مجھ سے بےوفا رہے ہیں۔ 4 جن لوگوں کے پاس مَیں تجھے بھیج رہا ہوں وہ بےشرم اور ضدی ہیں۔ اُنہیں وہ کچھ سنا دے جو رب قادرِ مطلق فرماتا ہے۔ 5 خواہ یہ باغی سنیں یا نہ سنیں، وہ ضرور جان لیں گے کہ ہمارے درمیان نبی برپا ہوا ہے۔ 6 اے آدم زاد، اُن سے یا اُن کی باتوں سے مت ڈرنا۔ گو تُو کانٹےدار

[a] topas

[b] lapis lazuli

جھاڑیوں سے گھرا رہے گا اور تجھے بچھوؤں کے درمیان بسنا پڑے گا تو بھی خوف زدہ نہ ہو۔ نہ اُن کی باتوں سے خوف کھانا، نہ اُن کے رویے سے دہشت کھانا۔ کیونکہ یہ قوم سرکش ہے۔ 7 خواہ یہ سنیں یا نہ سنیں لازم ہے کہ تُو میرے پیغامات اُنہیں سنائے۔ کیونکہ وہ باغی ہی ہیں۔ 8 اے آدم زاد، جب مَیں تجھ سے ہم کلام ہوں گا تو دھیان دے اور اِس سرکش قوم کی طرح بغاوت مت کرنا۔ اپنے منہ کو کھول کر وہ کچھ کھا جو مَیں تجھے کھلاتا ہوں۔“

9 تب ایک ہاتھ میری طرف بڑھا ہوا نظر آیا جس میں طومار تھا۔ 10 طومار کو کھولا گیا تو مَیں نے دیکھا کہ اُس میں آگے بھی اور پیچھے بھی ماتم اور آہ و زاری قلم بند ہوئی ہے۔

3 اُس نے فرمایا، ”اے آدم زاد، جو کچھ تجھے دیا جا رہا ہے اُسے کھا لے! طومار کو کھا، پھر جا کر اسرائیلی قوم سے مخاطب ہو جا۔“ 2 مَیں نے اپنا منہ کھولا تو اُس نے مجھے طومار کھلایا۔ 3 ساتھ ساتھ اُس نے فرمایا، ”آدم زاد، جو طومار مَیں تجھے کھلاتا ہوں اُسے کھا، پیٹ بھر کر کھا!“ جب مَیں نے اُسے کھایا تو شہد کی طرح میٹھا لگا۔

4 تب اللہ مجھ سے ہم کلام ہوا، ”اے آدم زاد، اب جا کر اسرائیلی گھرانے کو میرے پیغامات سنا دے۔ 5 مَیں تجھے ایسی قوم کے پاس نہیں بھیج رہا جس کی اجنبی زبان تجھے سمجھ نہ آئے بلکہ تجھے اسرائیلی قوم کے پاس بھیج رہا ہوں۔ 6 بے شک ایسی بہت سی قومیں ہیں جن کی اجنبی زبانیں تجھے نہیں آتیں، لیکن اُن کے پاس مَیں تجھے نہیں بھیج رہا۔ اگر مَیں تجھے اُن ہی کے پاس بھیجتا تو وہ ضرور تیری سنتیں۔ 7 لیکن اسرائیلی گھرانا تیری سننے کے لئے تیار نہیں ہو گا، کیونکہ وہ میری سننے کے لئے تیار ہی نہیں۔ کیونکہ پوری قوم کا ماتھا سخت اور دل اَڑا ہوا ہے۔ 8 لیکن مَیں نے تیرا چہرہ بھی اُن کے چہرے جیسا سخت کر دیا، تیرا ماتھا بھی اُن کے ماتھے جیسا مضبوط کر دیا ہے۔ 9 تُو اُن کا مقابلہ کر سکے گا، کیونکہ مَیں نے تیرے ماتھے کو ہیرے جیسا مضبوط، چقماق جیسا پائے دار کر دیا ہے۔ گو یہ قوم باغی ہے تو بھی اُن سے خوف نہ کھا، نہ اُن کے سلوک سے دہشت زدہ ہو۔“

10 اللہ نے مزید فرمایا، ”اے آدم زاد، میری ہر بات پر دھیان دے کر اُسے ذہن میں بٹھا۔ 11 اب روانہ ہو کر اپنی قوم کے اُن افراد کے پاس جا جو بابل میں جلاوطن ہوئے ہیں۔ اُنہیں وہ کچھ سنا دے جو رب قادرِ مطلق اُنہیں بتانا چاہتا ہے، خواہ وہ سنیں یا نہ سنیں۔“

12 پھر اللہ کے روح نے مجھے وہاں سے اُٹھایا۔ جب رب کا جلال اپنی جگہ سے اُٹھا تو مَیں نے اپنے پیچھے ایک گڑگڑاتی آواز سنی۔ 13 فضا چاروں جانداروں کے شور سے گونج اُٹھی جب اُن کے پَر ایک دوسرے سے لگنے اور اُن کے پہیئے گھومنے لگے۔ 14 اللہ کا روح مجھے اُٹھا کر وہاں سے لے گیا، اور مَیں تلخ مزاجی اور بڑی سرگرمی سے روانہ ہوا۔ کیونکہ رب کا ہاتھ زور سے مجھ پر ٹھہرا ہوا تھا۔ 15 چلتے چلتے مَیں دریائے کِبار کی آبادی تل ابیب میں رہنے والے جلاوطنوں کے پاس پہنچ گیا۔ مَیں اُن کے درمیان بیٹھ گیا۔ سات دن تک میری حالت گم صم رہی۔

میری قوم کو آگاہ کر!

16 سات دن کے بعد رب مجھ سے ہم کلام ہوا، 17 ”اے آدم زاد، مَیں نے تجھے اسرائیلی قوم پر پہرے دار بنایا، اِس لئے جب بھی تجھے مجھ سے کلام ملے تو اُنہیں میری طرف سے آگاہ کر!

18 مَیں تیرے ذریعے بےدین کو اطلاع دوں گا کہ اُسے مرنا ہی ہے تاکہ وہ اپنی بُری راہ سے ہٹ کر بچ جائے۔ اگر تُو اُسے یہ پیغام نہ پہنچائے، نہ اُسے تنبیہ کرے اور وہ اپنے قصور کے باعث مر جائے تو مَیں تجھے ہی اُس کی موت کا ذمہ دار ٹھہراؤں گا۔ 19 لیکن اگر وہ تیری تنبیہ پر اپنی بےدینی اور بُری راہ سے نہ ہٹے تو یہ الگ بات ہے۔ بےشک وہ مرے گا، لیکن تُو ذمہ دار نہیں ٹھہرے گا بلکہ اپنی جان کو چھڑائے گا۔

20 جب راست باز اپنی راست بازی کو چھوڑ کر بُری راہ پر آ جائے گا تو مَیں تجھے اُسے آگاہ کرنے کی ذمہ داری دوں گا۔ اگر تُو یہ کرنے سے باز رہا تو تُو ہی ذمہ دار ٹھہرے گا جب مَیں اُسے ٹھوکر کھلا کر مار ڈالوں گا۔ اُس وقت اُس کے راست کام یاد نہیں رہیں گے بلکہ وہ اپنے گناہ کے سبب سے مرے گا۔ لیکن تُو ہی اُس کی موت کا ذمہ دار ٹھہرے گا۔ 21 لیکن اگر تُو اُسے تنبیہ کرے اور وہ اپنے گناہ سے باز آئے تو وہ میری تنبیہ کو قبول کرنے کے باعث بچے گا، اور تُو بھی اپنی جان کو چھڑائے گا۔“

22 وہیں رب کا ہاتھ دوبارہ مجھ پر آ ٹھہرا۔ اُس نے فرمایا، ”اُٹھ، یہاں سے نکل کر وادی کے کھلے میدان میں چلا جا! وہاں مَیں تجھ سے ہم کلام ہوں گا۔“

23 مَیں اُٹھا اور نکل کر وادی کے کھلے میدان میں چلا گیا۔ جب پہنچا تو کیا دیکھتا ہوں کہ رب کا جلال وہاں یوں موجود ہے جس طرح پہلی رویا میں دریائے کبار کے کنارے پر تھا۔ مَیں منہ کے بل گر گیا۔ 24 تب اللہ کے روح نے آ کر مجھے دوبارہ کھڑا کیا اور فرمایا، ”اپنے گھر میں جا کر اپنے پیچھے کُنڈی لگا۔ 25 اے آدم زاد، لوگ تجھے رسّیوں میں جکڑ کر بند رکھیں گے تاکہ تُو نکل کر دوسروں میں نہ پھر سکے۔ 26 مَیں ہونے دوں گا کہ تیری زبان تالو سے چپک جائے اور تُو خاموش رہ کر اُنہیں ڈانٹ نہ سکے۔ کیونکہ یہ قوم سرکش ہے۔ 27 لیکن جب بھی مَیں تجھ سے ہم کلام ہوں گا تو تیرے منہ کو کھولوں گا۔ تب تُو میرا کلام سنا کر کہے گا، 'ربِ قادرِ مطلق فرماتا ہے!' تب جو سننے کے لئے تیار ہو وہ سنے، اور جو تیار نہ ہو وہ نہ سنے۔ کیونکہ یہ قوم سرکش ہے۔

یروشلم کا محاصرہ

4 اے آدم زاد، اب ایک کچی اینٹ لے اور اُسے اپنے سامنے رکھ کر اُس پر یروشلم شہر کا نقشہ کندہ کر۔ 2 پھر یہ نقشہ شہر کا محاصرہ دکھانے کے لئے استعمال کر۔ بُرج اور پُشتے بنا کر گھیرا ڈال۔ یروشلم کے باہر لشکر گاہ لگا کر شہر کے اردگرد قلعہ شکن مشینیں تیار رکھ۔ 3 پھر لوہے کی پلیٹ لے کر اپنے اور شہر کے درمیان رکھ۔ اِس سے مراد لوہے کی دیوار ہے۔ شہر کو گھور گھور کر ظاہر کر کہ تُو اُس کا محاصرہ کر رہا ہے۔ اِس نشان سے تُو دکھائے گا کہ اسرائیلیوں کے ساتھ کیا کچھ ہونے والا ہے۔

5-4 اِس کے بعد اپنے بائیں پہلو پر لیٹ کر علامتی طور پر ملکِ اسرائیل کی سزا پا۔ جتنے بھی سال وہ گناہ کرتے آئے ہیں اُتنے ہی دن تجھے اِسی حالت میں لیٹے

رہنا ہے۔ وہ 390 سال گناہ کرتے رہے ہیں، اِس لئے تُو 390 دن اُن کے گناہوں کی سزا پائے گا۔ 6 اِس کے بعد اپنے دائیں پہلو پر لیٹ جا اور ملکِ یہوداہ کی سزا پا۔ مَیں نے مقرر کیا ہے کہ تُو 40 دن یہ کرے، کیونکہ یہوداہ 40 سال گناہ کرتا رہا ہے۔ 7 گھیرے ہوئے شہر یروشلم کو گھور گھور کر اپنے ننگے بازو سے اُسے دھمکی دے اور اُس کے خلاف پیش گوئی کر۔ 8 ساتھ ساتھ مَیں تجھے رسّیوں میں جکڑ لوں گا تاکہ تُو اُتنے دن کروٹیں بدل نہ سکے جتنے دن تیرا محاصرہ کیا جائے گا۔

9 اب کچھ گندم، جَو، لوبیا، مسور، باجرہ اور یہاں مستعمل گھٹیا قسم کا گندم جمع کر کے ایک ہی برتن میں ڈال۔ بائیں پہلو پر لیٹتے وقت یعنی پورے 390 دن اِن ہی سے روٹی بنا کر کھا۔ 10-11 فی دن تجھے روٹی کا ایک پاؤ کھانے اور پانی کا پونا لٹر پینے کی اجازت ہے۔ یہ چیزیں احتیاط سے تول کر مقررہ اوقات پر کھا اور پی۔ 12 روٹی کو جَو کی روٹی کی طرح تیار کر کے کھا۔ ایندھن کے لئے انسان کا فضلہ استعمال کر۔ دھیان دے کہ سب اِس کے گواہ ہوں۔" 13 رب نے فرمایا، "جب مَیں اسرائیلیوں کو دیگر اقوام میں منتشر کروں گا تو اُنہیں ناپاک روٹی کھانی پڑے گی۔"

14 یہ سن کر مَیں بول اُٹھا، "ہائے، ہائے! اے رب قادرِ مطلق، مَیں کبھی بھی ناپاک نہیں ہوا۔ جوانی سے لے کر آج تک مَیں نے کبھی ایسے جانور کا گوشت نہیں کھایا جسے ذبح نہیں کیا گیا تھا یا جسے جنگلی جانوروں نے پھاڑا تھا۔ ناپاک گوشت کبھی میرے منہ میں نہیں آیا۔"

15 تب رب نے جواب دیا، "ٹھیک ہے، روٹی کو بنانے کے لئے تُو انسان کے فضلے کے بجائے گوبر استعمال کر سکتا ہے۔ مَیں تجھے اِس کی اجازت دیتا ہوں۔"

16 اُس نے مزید فرمایا، "اے آدم زاد، مَیں یروشلم میں روٹی کا بندوبست ختم ہو جانے دوں گا۔ تب لوگ اپنا کھانا بڑی احتیاط سے اور پریشانی میں تول تول کر کھائیں گے۔ وہ پانی کا قطرہ قطرہ گن کر اُسے لرزتے ہوئے پئیں گے۔ 17 کیونکہ کھانے اور پانی کی قلت ہو گی۔ سب مل کر تباہ ہو جائیں گے، سب اپنے گناہوں کے سبب سے سڑ جائیں گے۔

یروشلم کے خلاف تلوار

5 اے آدم زاد، تیز تلوار لے کر اپنے سر کے بال اور داڑھی مُنڈوا۔ پھر ترازو میں بالوں کو تول کر تین حصوں میں تقسیم کر۔ 2 کچی اینٹ پر کندہ یروشلم کے نقشے کے ذریعے ظاہر کر کہ شہر کا محاصرہ ختم ہو گیا ہے۔ پھر بالوں کی ایک تہائی شہر کے نقشے کے بیچ میں جلا دے، ایک تہائی تلوار سے مار مار کر شہر کے اردگرد زمین پر گرنے دے، اور ایک تہائی ہَوا میں اُڑا کر منتشر کر۔ کیونکہ مَیں اِسی طرح اپنی تلوار کو میان سے کھینچ کر لوگوں کے پیچھے پڑ جاؤں گا۔ 3 لیکن بالوں میں سے تھوڑے تھوڑے بچا لے اور اپنی جھولی میں لپیٹ کر محفوظ رکھ۔ 4 پھر اِن میں سے کچھ لے اور آگ میں پھینک کر بھسم کر۔ یہی آگ اسرائیل کے پورے گھرانے میں پھیل جائے گی۔"

5 رب قادرِ مطلق فرماتا ہے، "یہی یروشلم کی حالت ہے! گو مَیں نے اُسے دیگر اقوام کے درمیان رکھ کر دیگر ممالک کا مرکز بنا دیا 6 تو بھی وہ میرے احکام اور ہدایات سے سرکش ہو گیا ہے۔ گرد و نواح کی اقوام و

ممالک کی نسبت اُس کی حرکتیں کہیں زیادہ بُری ہیں۔ کیونکہ اُس کے باشندوں نے میرے احکام کو رد کر کے میری ہدایات کے مطابق زندگی گزارنے سے انکار کر دیا ہے۔“ 7 رب قادرِ مطلق فرماتا ہے، ”تمہاری حرکتیں اردگرد کی قوموں کی نسبت کہیں زیادہ بُری ہیں۔ نہ تم نے میری ہدایات کے مطابق زندگی گزاری، نہ میرے احکام پر عمل کیا۔ بلکہ تم اِتنے شرارتی تھے کہ گرد و نواح کی اقوام کے رسم و رواج سے بھی بدتر زندگی گزارنے لگے۔“ 8 اِس لئے رب قادرِ مطلق فرماتا ہے، ”اے یروشلم، اب مَیں خود تجھ سے نپٹ لوں گا۔ دیگر اقوام کے دیکھتے دیکھتے مَیں تیری عدالت کروں گا۔ 9 تیری گھنونی بُت پرستی کے سبب سے مَیں تیرے ساتھ ایسا سلوک کروں گا جیسا مَیں نے پہلے کبھی نہیں کیا ہے اور آئندہ بھی کبھی نہیں کروں گا۔ 10 تب تیرے درمیان باپ اپنے بیٹوں کو اور بیٹے اپنے باپ کو کھائیں گے۔ مَیں تیری عدالت یوں کروں گا کہ جتنے بچیں گے وہ سب ہَوا میں اُڑ کر چاروں طرف منتشر ہو جائیں گے۔“

11 رب قادرِ مطلق فرماتا ہے، ”میری حیات کی قسم، تُو نے اپنے گھنونے بُتوں اور رسم و رواج سے میرے مقدِس کی بےحرمتی کی ہے، اِس لئے مَیں تجھے مُنڈوا کر تباہ کر دوں گا۔ نہ مَیں تجھ پر ترس کھاؤں گا، نہ رحم کروں گا۔ 12 تیرے باشندوں کی ایک تہائی مہلک بیماریوں اور کال سے شہر میں ہلاک ہو جائے گی۔ دوسری تہائی تلوار کی زد میں آ کر شہر کے اردگرد مر جائے گی۔ تیسری تہائی کو مَیں ہَوا میں اُڑا کر منتشر کر دوں گا اور پھر تلوار کو میان سے کھینچ کر اُن کا پیچھا کروں گا۔ 13 یوں میرا قہر ٹھنڈا ہو جائے گا اور مَیں انتقام لے کر اپنا غصہ اُتاروں گا۔ تب وہ جان لیں گے کہ مَیں، رب غیرت میں اُن سے ہم کلام ہوا ہوں۔

14 مَیں تجھے ملبے کا ڈھیر اور اردگرد کی اقوام کی لعن طعن کا نشانہ بنا دوں گا۔ ہر گزرنے والا تیری حالت دیکھ کر ’توبہ توبہ‘ کہے گا۔ 15 جب میرا غضب تجھ پر ٹوٹ پڑے گا اور مَیں تیری سخت عدالت اور سرزنش کروں گا تو اُس وقت تُو پڑوس کی اقوام کے لئے مذاق اور لعنت ملامت کا نشانہ بن جائے گا۔ تیری حالت کو دیکھ کر اُن کے رونگٹے کھڑے ہو جائیں گے اور وہ محتاط رہنے کا سبق سیکھیں گے۔ یہ میرا، رب کا فرمان ہے۔

16 اے یروشلم کے باشندو، مَیں کال کے مہلک اور تباہ کن تیر تم پر برساؤں گا تاکہ تم ہلاک ہو جاؤ۔ کال یہاں تک زور پکڑے گا کہ کھانے کا بندوبست ختم ہو جائے گا۔ 17 مَیں تمہارے خلاف کال اور وحشی جانور بھیجوں گا تاکہ تُو بےاولاد ہو جائے۔ مہلک بیماریاں اور قتل و غارت تیرے بیچ میں سے گزرے گی، اور مَیں تیرے خلاف تلوار چلاؤں گا۔ یہ میرا، رب کا فرمان ہے۔“

بلندیوں پر مزاروں کی عدالت

6 رب مجھ سے ہم کلام ہوا، 2 ”اے آدم زاد، اسرائیل کے پہاڑوں کی طرف رُخ کر کے اُن کے خلاف نبوّت کر۔ 3 اُن سے کہہ، ’اے اسرائیل کے پہاڑو، رب قادرِ مطلق کا کلام سنو! وہ پہاڑوں، پہاڑیوں، گھاٹیوں اور وادیوں کے بارے میں فرماتا ہے کہ مَیں تمہارے خلاف تلوار چلا کر تمہاری اونچی جگہوں کے مندروں کو تباہ کر دوں گا۔ 4 جن قربان گاہوں پر تم اپنے جانور اور بخور جلاتے ہو وہ ڈھا دوں گا۔ مَیں تیرے مقتولوں کو تیرے بُتوں کے سامنے ہی پھینک چھوڑوں

گا۔ 5 مَیں اسرائیلیوں کی لاشوں کو اُن کے بُتوں کے سامنے ڈال کر تمہاری ہڈیوں کو تمہاری قربان گاہوں کے اردگرد بکھیر دوں گا۔ 6 جہاں بھی تم آباد ہو وہاں تمہارے شہر کھنڈرات بن جائیں گے اور اونچی جگہوں کے مندر مسمار ہو جائیں گے۔ کیونکہ لازم ہے کہ جن قربان گاہوں پر تم اپنے جانور اور بخور جلاتے ہو وہ خاک میں ملائی جائیں، کہ تمہارے بُتوں کو پاش پاش کیا جائے، کہ تمہاری بُت پرستی کی چیزیں نیست و نابود ہو جائیں۔ 7 مقتول تمہارے درمیان گر کر پڑے رہیں گے۔ تب تم جان لو گے کہ مَیں ہی رب ہوں۔

8 لیکن مَیں چند ایک کو زندہ چھوڑوں گا۔ کیونکہ جب تمہیں دیگر ممالک اور اقوام میں منتشر کیا جائے گا تو کچھ تلوار سے بچے رہیں گے۔ 9 جب یہ لوگ قیدی بن کر مختلف ممالک میں لائے جائیں گے تو اُنہیں میرا خیال آئے گا۔ اُنہیں یاد آئے گا کہ مجھے کتنا غم کھانا پڑا جب اُن کے زناکار دل مجھ سے دُور ہوئے اور اُن کی آنکھیں اپنے بُتوں سے زنا کرتی رہیں۔ تب وہ یہ سوچ کر کہ ہم نے کتنا بُرا کام کیا اور کتنی مکروہ حرکتیں کی ہیں اپنے آپ سے گھن کھائیں گے۔ 10 اُس وقت وہ جان لیں گے کہ مَیں رب ہوں، کہ اُن پر یہ آفت لانے کا اعلان کرتے وقت مَیں خالی باتیں نہیں کر رہا تھا'۔"

11 پھر رب قادرِ مطلق نے مجھ سے فرمایا، "تالیاں بجا کر پاؤں زور سے زمین پر مار! ساتھ ساتھ یہ کہہ، 'اسرائیلی قوم کی گھنونی حرکتوں پر افسوس! وہ تلوار، کال اور مہلک بیماریوں کی زد میں آ کر ہلاک ہو جائیں گے۔ 12 جو دُور ہے وہ مہلک وبا سے مر جائے گا، جو قریب ہے وہ تلوار سے قتل ہو جائے گا، اور جو بچ جائے وہ بھوکے مرے گا۔ یوں مَیں اپنا غضب اُن پر نازل کروں گا۔ 13 وہ جان لیں گے کہ مَیں رب ہوں جب اُن کے مقتول اُن کے بُتوں کے درمیان، اُن کی قربان گاہوں کے اردگرد، ہر پہاڑ اور پہاڑ کی چوٹی پر اور ہر ہرے درخت اور بلوط کے گھنے درخت کے سائے میں نظر آئیں گے۔ جہاں بھی وہ اپنے بُتوں کو خوش کرنے کے لئے کوشاں رہے وہاں اُن کی لاشیں پائی جائیں گی۔ 14 مَیں اپنا ہاتھ اُن کے خلاف اُٹھا کر ملک کو یہوداہ کے ریگستان سے لے کر دِبلہ تک تباہ کر دوں گا۔ اُن کی تمام آبادیاں ویران و سنسان ہو جائیں گی۔ تب وہ جان لیں گے کہ مَیں ہی رب ہوں۔'"

ملک کا بُرا انجام

7 رب مجھ سے ہم کلام ہوا، 2 "اے آدم زاد، رب قادرِ مطلق ملکِ اسرائیل سے فرماتا ہے کہ تیرا انجام قریب ہی ہے! جہاں بھی دیکھو، پورا ملک تباہ ہو جائے گا۔ 3 اب تیرا ستیاناس ہونے والا ہے، مَیں خود اپنا غضب تجھ پر نازل کروں گا۔ مَیں تیرے چال چلن کو پرکھ پرکھ کر تیری عدالت کروں گا، تیری مکروہ حرکتوں کا پورا اجر دوں گا۔ 4 نہ مَیں تجھ پر ترس کھاؤں گا، نہ رحم کروں گا بلکہ تجھے تیرے چال چلن کا مناسب اجر دوں گا۔ کیونکہ تیری مکروہ حرکتوں کا بیج تیرے درمیان ہی اُگ کر پھل لائے گا۔ تب تم جان لو گے کہ مَیں ہی رب ہوں۔"

5 رب قادرِ مطلق فرماتا ہے، "آفت پر آفت ہی آ رہی ہے۔ 6 تیرا انجام، ہاں، تیرا انجام آ رہا ہے۔ اب وہ اُٹھ کر تجھ پر لپک رہا ہے۔ 7 اے ملک کے باشندے، تیری فنا پہنچ رہی ہے۔ اب وہ وقت قریب ہی ہے، وہ دن جب تیرے پہاڑوں پر خوشی کے نعروں

کے بجائے افرا تفری کا شور مچے گا۔ 8 اب مَیں جلد ہی اپنا غضب تجھ پر نازل کروں گا، جلد ہی اپنا غصہ تجھ پر اُتاروں گا۔ مَیں تیرے چال چلن کو پرکھ پرکھ کر تیری عدالت کروں گا، تیری گھنونی حرکتوں کا پورا اجر دوں گا۔ 9 نہ مَیں تجھ پر ترس کھاؤں گا، نہ رحم کروں گا بلکہ تجھے تیرے چال چلن کا مناسب اجر دوں گا۔ کیونکہ تیری مکروہ حرکتوں کا بیج تیرے درمیان ہی اُگ کر پھل لائے گا۔ تب تم جان لو گے کہ مَیں یعنی رب ہی ضرب لگا رہا ہوں۔

10 دیکھو، مذکورہ دن قریب ہی ہے! تیری ہلاکت پہنچ رہی ہے۔ ناانصافی کے پھول اور شوخی کی کونپلیں پھوٹ نکلی ہیں۔ 11 لوگوں کا ظلم بڑھ بڑھ کر لاٹھی بن گیا ہے جو اُنہیں اُن کی بےدینی کی سزا دے گی۔ کچھ نہیں رہے گا، نہ وہ خود، نہ اُن کی دولت، نہ اُن کا شور شرابہ، اور نہ اُن کی شان و شوکت۔ 12 عدالت کا دن قریب ہی ہے۔ اُس وقت جو کچھ خریدے وہ خوش نہ ہو، اور جو کچھ فروخت کرے وہ غم نہ کھائے۔ کیونکہ اب اِن چیزوں کا کوئی فائدہ نہیں، الٰہی غضب سب پر نازل ہو رہا ہے۔ 13 بیچنے والے بچ بھی جائیں تو وہ اپنا کاروبار نہیں کر سکیں گے۔ کیونکہ سب پر الٰہی غضب کا فیصلہ اٹل ہے اور منسوخ نہیں ہو سکتا۔ لوگوں کے گناہوں کے باعث ایک جان بھی نہیں چھوٹے گی۔ 14 بےشک لوگ بِگل بجا کر جنگ کی تیاریاں کریں، لیکن کیا فائدہ؟ لڑنے کے لئے کوئی نہیں نکلے گا، کیونکہ سب کے سب میرے قہر کا نشانہ بن جائیں گے۔

15 باہر تلوار، اندر مہلک وبا اور بھوک۔ کیونکہ دیہات میں لوگ تلوار کی زد میں آ جائیں گے، شہر میں کال اور مہلک وبا سے ہلاک ہو جائیں گے۔ 16 جتنے بھی بچیں گے وہ پہاڑوں میں پناہ لیں گے، گھاٹیوں میں فاختاؤں کی طرح غوں غوں کر کے اپنے گناہوں پر آہ و زاری کریں گے۔ 17 ہر ہاتھ سے طاقت جاتی رہے گی، ہر گھٹنا ڈانواں ڈول ہو جائے گا۔

18 وہ ٹاٹ کے ماتمی کپڑے اوڑھ لیں گے، اُن پر کپکپی طاری ہو جائے گی۔ ہر چہرے پر شرمندگی نظر آئے گی، ہر سر مُنڈوایا گیا ہو گا۔ 19 اپنی چاندی کو وہ گلیوں میں پھینک دیں گے، اپنے سونے کو غلاظت سمجھیں گے۔ کیونکہ جب رب کا غضب اُن پر نازل ہو گا تو نہ اُن کی چاندی اُنہیں بچا سکے گی، نہ سونا۔ اُن سے نہ وہ اپنی بھوک مٹا سکیں گے، نہ اپنے پیٹ کو بھر سکیں گے، کیونکہ یہی چیزیں اُن کے لئے گناہ کا باعث بن گئی تھیں۔ 20 اُنہوں نے اپنے خوب صورت زیورات پر فخر کر کے اُن سے اپنے گھنونے بُت اور مکروہ مجسمے بنائے، اِس لئے مَیں ہونے دوں گا کہ وہ اپنی دولت سے گھن کھائیں گے۔

21 مَیں یہ سب کچھ پردیسیوں کے حوالے کر دوں گا، اور وہ اُسے لُوٹ لیں گے۔ دنیا کے بےدین اُسے چھین کر اُس کی بےحرمتی کریں گے۔ 22 مَیں اپنا منہ اسرائیلیوں سے پھیر لوں گا تو اجنبی میرے قیمتی مقام کی بےحرمتی کریں گے۔ ڈاکو اُس میں گھُس کر اُسے ناپاک کریں گے۔ 23 زنجیریں تیار کر! کیونکہ ملک میں قتل و غارت عام ہو گئی ہے، شہر ظلم و تشدد سے بھر گیا ہے۔ 24 مَیں دیگر اقوام کے سب سے شریر لوگوں کو بُلاؤں گا تاکہ اسرائیلیوں کے گھروں پر قبضہ کریں، مَیں زور آوروں کا تکبر خاک میں ملا دوں گا۔ جو بھی مقام اُنہیں مقدّس ہو اُس کی بےحرمتی کی جائے گی۔

25 جب دہشت اُن پر طاری ہو گی تو وہ امن و امان

تلاش کریں گے، لیکن بے فائدہ۔ امن و امان کہیں بھی پایا نہیں جائے گا۔ 26 آفت پر آفت ہی اُن پر آئے گی، یکے بعد دیگرے بُری خبریں اُن تک پہنچیں گی۔ وہ نبی سے رویا ملنے کی اُمید کریں گے، لیکن بے فائدہ۔ نہ امام اُنہیں شریعت کی تعلیم، نہ بزرگ اُنہیں مشورہ دے سکیں گے۔ 27 بادشاہ ماتم کرے گا، رئیس ہیبت زدہ ہو گا، اور عوام کے ہاتھ تھرتھرائیں گے۔ مَیں اُن کے چال چلن کے مطابق اُن سے نپٹوں گا، اُن کے اپنے ہی اصولوں کے مطابق اُن کی عدالت کروں گا۔ تب وہ جان لیں گے کہ مَیں ہی رب ہوں۔"

رب کے گھر میں بُت پرستی کی رویا

8 جلاوطنی کے چھٹے سال کے چھٹے مہینے کے پانچویں دن[a] مَیں اپنے گھر میں بیٹھا تھا۔ یہوداہ کے بزرگ پاس ہی بیٹھے تھے۔ تب رب قادرِ مطلق کا ہاتھ مجھ پر آ ٹھہرا۔ 2 رویا میں مَیں نے کسی کو دیکھا جس کی شکل و صورت انسان کی مانند تھی۔ لیکن کمر سے لے کر پاؤں تک وہ آگ کی مانند بھڑک رہا تھا جبکہ کمر سے لے کر سر تک چمک دار دھات کی طرح تمتما رہا تھا۔ 3 اُس نے کچھ آگے بڑھا دیا جو ہاتھ سا لگ رہا تھا اور میرے بالوں کو پکڑ لیا۔ پھر روح نے مجھے اُٹھایا اور زمین اور آسمان کے درمیان چلتے چلتے یروشلم تک پہنچایا۔ ابھی تک مَیں اللہ کی رویا دیکھ رہا تھا۔ مَیں رب کے گھر کے اندرونی صحن کے اُس دروازے کے پاس پہنچ گیا جس کا رُخ شمال کی طرف ہے۔ دروازے کے قریب ایک بُت پڑا تھا جو رب کو مشتعل کر کے غیرت دلاتا ہے۔

4 وہاں اسرائیل کے خدا کا جلال مجھ پر اُسی طرح ظاہر ہوا جس طرح پہلے میدان کی رویا میں مجھ پر ظاہر ہوا تھا۔ 5 وہ مجھ سے ہم کلام ہوا، "اے آدم زاد، شمال کی طرف نظر اُٹھا۔" مَیں نے اپنی نظر شمال کی طرف اُٹھائی تو دروازے کے باہر قربان گاہ دیکھی۔ ساتھ ساتھ دروازے کے قریب ہی وہ بُت کھڑا تھا جو رب کو غیرت دلاتا ہے۔ 6 پھر رب بولا، "اے آدم زاد، کیا تجھے وہ کچھ نظر آتا ہے جو اسرائیلی قوم یہاں کرتی ہے؟ یہ لوگ یہاں بڑی مکروہ حرکتیں کر رہے ہیں تاکہ مَیں اپنے مقدِس سے دُور ہو جاؤں۔ لیکن تُو اِن سے بھی زیادہ مکروہ چیزیں دیکھے گا۔"

7 وہ مجھے رب کے گھر کے بیرونی صحن کے دروازے کے پاس لے گیا تو مَیں نے دیوار میں سوراخ دیکھا۔ 8 اللہ نے فرمایا، "آدم زاد، اِس سوراخ کو بڑا بنا۔" مَیں نے ایسا کیا تو دیوار کے پیچھے دروازہ نظر آیا۔ 9 تب اُس نے فرمایا، "اندر جا کر وہ شریر اور گھنونی حرکتیں دیکھ جو لوگ یہاں کر رہے ہیں۔"

10 مَیں دروازے میں داخل ہوا تو کیا دیکھتا ہوں کہ دیواروں پر چاروں طرف بُت پرستی کی تصویریں کندہ ہوئی ہیں۔ ہر قسم کے رینگنے والے اور دیگر مکروہ جانور بلکہ اسرائیلی قوم کے تمام بُت اُن پر نظر آئے۔ 11 اسرائیلی قوم کے 70 بزرگ بخور دان پکڑے اُن کے سامنے کھڑے تھے۔ بخور دانوں میں سے بخور کا خوشبو دار دھواں اُٹھ رہا تھا۔ یازنیاہ بن سافن بھی بزرگوں میں شامل تھا۔

12 رب مجھ سے ہم کلام ہوا، "اے آدم زاد، کیا تُو نے دیکھا کہ اسرائیلی قوم کے بزرگ اندھیرے میں کیا

---
[a] 17 ستمبر۔

کچھ کر رہے ہیں؟ ہر ایک نے اپنے گھر میں اپنے بُتوں کے لئے کمرا مخصوص کر رکھا ہے۔ کیونکہ وہ سمجھتے ہیں، 'ہم رب کو نظر نہیں آتے، اُس نے ہمارے ملک کو ترک کر دیا ہے۔' 13 لیکن آ، مَیں تجھے اِس سے بھی زیادہ قابلِ گھن حرکتیں دکھاتا ہوں۔"

14 وہ مجھے رب کے گھر کے اندرونی صحن کے شمالی دروازے کے پاس لے گیا۔ وہاں عورتیں بیٹھی تھیں جو رو رو کر تموز دیوتا[a] کا ماتم کر رہی تھیں۔ 15 رب نے سوال کیا، "آدم زاد، کیا تجھے یہ نظر آتا ہے؟ لیکن آ، مَیں تجھے اِس سے بھی زیادہ قابلِ گھن حرکتیں دکھاتا ہوں۔"

16 وہ مجھے رب کے گھر کے اندرونی صحن میں لے گیا۔ رب کے گھر کے دروازے پر یعنی سامنے والے برآمدے اور قربان گاہ کے درمیان ہی 25 آدمی کھڑے تھے۔ اُن کا رُخ رب کے گھر کی طرف نہیں بلکہ مشرق کی طرف تھا، اور وہ سورج کو سجدہ کر رہے تھے۔

17 رب نے فرمایا، "اے آدم زاد، کیا تجھے یہ نظر آتا ہے؟ اور یہ مکروہ حرکتیں بھی یہوداہ کے باشندوں کے لئے کافی نہیں ہیں بلکہ وہ پورے ملک کو ظلم و تشدد سے بھر کر مجھے مشتعل کرنے کے لئے کوشاں رہتے ہیں۔ دیکھ، اب وہ اپنی ناکوں کے سامنے انگور کی بیل لہرا کر بُت پرستی کی ایک اَور رسم ادا کر رہے ہیں! 18 چنانچہ مَیں اپنا غضب اُن پر نازل کروں گا۔ نہ مَیں اُن پر ترس کھاؤں گا، نہ رحم کروں گا۔ خواہ وہ مدد کے لئے کتنے زور سے کیوں نہ چیخیں مَیں اُن کی نہیں سنوں گا۔"

یروشلم تباہ ہو جائے گا

9 پھر مَیں نے اللہ کی بلند آواز سنی، "یروشلم کی عدالت قریب آ گئی ہے! آؤ، ہر ایک اپنا تباہ کن ہتھیار پکڑ کر کھڑا ہو جائے!" 2 تب چھ آدمی رب کے گھر کے شمالی دروازے میں داخل ہوئے۔ ہر ایک اپنا تباہ کن ہتھیار تھامے چل رہا تھا۔ اُن کے ساتھ ایک اَور آدمی تھا جس کا لباس کتان کا تھا۔ اُس کے پٹکے سے کاتب کا سامان لٹکا ہوا تھا۔ یہ آدمی قریب آ کر پیتل کی قربان گاہ کے پاس کھڑے ہو گئے۔

3 اسرائیل کے خدا کا جلال اب تک کروبی فرشتوں کے اوپر ٹھہرا ہوا تھا۔ اب وہ وہاں سے اُڑ کر رب کے گھر کی دہلیز کے پاس رُک گیا۔ پھر رب کتان سے ملبّس اُس مرد سے ہم کلام ہوا جس کے پٹکے سے کاتب کا سامان لٹکا ہوا تھا۔ 4 اُس نے فرمایا، "جا، یروشلم شہر میں سے گزر کر ہر ایک کے ماتھے پر نشان لگا دے جو باشندوں کی تمام مکروہ حرکتوں کو دیکھ کر آہ و زاری کرتا ہے۔" 5 میرے سنتے سنتے رب نے دیگر آدمیوں سے کہا، "پہلے آدمی کے پیچھے پیچھے چل کر لوگوں کو مار ڈالو! نہ کسی پر ترس کھاؤ، نہ رحم کرو 6 بلکہ بزرگوں کو کنوارے کنواریوں اور بال بچوں سمیت موت کے گھاٹ اُتارو۔ صرف اُنہیں چھوڑنا جن کے ماتھے پر نشان ہے۔ میرے مقدِس سے شروع کرو!"

چنانچہ آدمیوں نے اُن بزرگوں سے شروع کیا جو رب کے گھر کے سامنے کھڑے تھے۔ 7 پھر رب اُن سے دوبارہ ہم کلام ہوا، "رب کے گھر کے صحنوں کو مقتولوں سے بھر کر اُس کی بے حرمتی کرو، پھر وہاں سے نکل

[a] تموز مسوپتامیہ کا ایک دیوتا تھا جس کے پیروکار سمجھتے تھے کہ وہ موسمِ گرما کے اختتام پر ہریالی کے ساتھ ساتھ مر جاتا اور موسمِ بہار میں دوبارہ جی اُٹھتا ہے۔

جاؤ!'' وہ نکل گئے اور شہر میں سے گزر کر لوگوں کو مار ڈالنے لگے۔ 8 رب کے گھر کے صحن میں صرف مجھے ہی زندہ چھوڑا گیا تھا۔

مَیں اوندھے منہ گر کر چیخ اُٹھا، ''اے رب قادرِ مطلق، کیا تُو یروشلم پر اپنا غضب نازل کر کے اسرائیل کے تمام بچے ہوؤں کو موت کے گھاٹ اُتارے گا؟''

9 رب نے جواب دیا، ''اسرائیل اور یہوداہ کے لوگوں کا قصور نہایت ہی سنگین ہے۔ ملک میں قتل و غارت عام ہے، اور شہر ناانصافی سے بھر گیا ہے۔ کیونکہ لوگ کہتے ہیں، 'رب نے ملک کو ترک کیا ہے، ہم اُسے نظر ہی نہیں آتے۔' 10 اِس لئے نہ مَیں اُن پر ترس کھاؤں گا، نہ رحم کروں گا بلکہ اُن کی حرکتوں کی مناسب سزا اُن کے سروں پر لاؤں گا۔''

11 پھر کتان سے ملبّس وہ آدمی لوٹ آیا جس کے پٹکے سے کاتب کا سامان لٹکا ہوا تھا۔ اُس نے اطلاع دی، ''جو کچھ تُو نے فرمایا وہ مَیں نے پورا کیا ہے۔''

10 مَیں نے اُس گنبد پر نظر ڈالی جو کروبی فرشتوں کے سروں کے اوپر پھیلی ہوئی تھی۔ اُس پر سنگِ لاجورد[a] کا تخت سا نظر آیا۔ 2 رب نے کتان سے ملبّس مرد سے فرمایا، ''کروبی فرشتوں کے نیچے لگے پہیوں کے بیچ میں جا۔ وہاں سے دو مٹھی بھر کوئلے لے کر شہر پر بکھیر دے۔'' آدمی میرے دیکھتے دیکھتے فرشتوں کے بیچ میں چلا گیا۔ 3 اُس وقت کروبی فرشتے رب کے گھر کے جنوب میں کھڑے تھے، اور اندرونی صحن بادل سے بھرا ہوا تھا۔

4 پھر رب کا جلال جو کروبی فرشتوں کے اوپر ٹھہرا ہوا تھا وہاں سے اُٹھ کر رب کے گھر کی دہلیز پر رُک گیا۔ پورا مکان بادل سے بھر گیا بلکہ صحن بھی رب کے جلال کی آب و تاب سے بھر گیا۔ 5 کروبی فرشتے اپنے پَروں کو اِتنے زور سے پھڑپھڑا رہے تھے کہ اُس کا شور بیرونی صحن تک سنائی دے رہا تھا۔ یوں لگ رہا تھا کہ قادرِ مطلق خدا بول رہا ہے۔ 6 جب رب نے کتان سے ملبّس آدمی کو حکم دیا کہ کروبی فرشتوں کے پہیوں کے بیچ میں سے جلتے ہوئے کوئلے لے تو وہ اُن کے درمیان چل کر ایک پہیے کے پاس کھڑا ہوا۔ 7 پھر کروبی فرشتوں میں سے ایک نے اپنا ہاتھ بڑھا کر بیچ میں جلنے والے کوئلوں میں سے کچھ لے لیا اور آدمی کے ہاتھوں میں ڈال دیا۔ کتان سے ملبّس یہ آدمی کوئلے لے کر چلا گیا۔

رب اپنے گھر کو چھوڑ دیتا ہے

8 مَیں نے دیکھا کہ کروبی فرشتوں کے پَروں کے نیچے کچھ ہے جو انسانی ہاتھ جیسا لگ رہا ہے۔ 9 ہر فرشتے کے پاس ایک پہیہ تھا۔ پکھراج[b] سے بنے یہ چار پہیے 10 ایک جیسے تھے۔ ہر پہیے کے اندر ایک اَور پہیہ زاویۂ قائمہ میں گھوم رہا تھا، 11 اِس لئے یہ مُڑے بغیر ہر رُخ اختیار کر سکتے تھے۔ جس طرف ایک چل پڑتا اُس طرف باقی بھی مُڑے بغیر چلنے لگتے۔ 12 فرشتوں کے جسموں کی ہر جگہ پر آنکھیں ہی آنکھیں تھیں۔ آنکھیں نہ صرف سامنے نظر آئیں بلکہ اُن کی پیٹھ، ہاتھوں اور پَروں پر بھی بلکہ چاروں پہیوں پر بھی۔ 13 تو بھی یہ پہیے ہی تھے، کیونکہ مَیں نے خود سنا کہ اُن کے لئے یہی نام استعمال ہوا۔

14 ہر فرشتے کے چار چہرے تھے۔ پہلا چہرہ کروبی کا، دوسرا آدمی کا، تیسرا شیر ببر کا اور چوتھا عقاب کا چہرہ

---

[a] lapis lazuli

[b] topas

تھا۔ 15 پھر کروبی فرشتے اُڑ گئے۔ وہی جاندار تھے جنہیں مَیں دریائے کبار کے کنارے دیکھ چکا تھا۔ 16 جب فرشتے حرکت میں آ جاتے تو پہیے بھی چلنے لگتے، اور جب فرشتے پھڑپھڑا کر اُڑنے لگتے تو پہیے بھی اُن کے ساتھ اُڑنے لگتے۔ 17 فرشتوں کے رُکنے پر پہیے رُک جاتے، اور اُن کے اُڑنے پر یہ بھی اُڑ جاتے، کیونکہ جانداروں کی روح اُن میں تھی۔

18 پھر رب کا جلال اپنے گھر کی دہلیز سے ہٹ گیا اور دوبارہ کروبی فرشتوں کے اوپر آ کر ٹھہر گیا۔ 19 میرے دیکھتے دیکھتے فرشتے اپنے پَروں کو پھیلا کر چل پڑے۔ چلتے چلتے وہ رب کے گھر کے مشرقی دروازے کے پاس رُک گئے۔ خدائے اسرائیل کا جلال اُن کے اوپر ٹھہرا رہا۔

20 وہی جاندار تھے جنہیں مَیں نے دریائے کبار کے کنارے خدائے اسرائیل کے نیچے دیکھا تھا۔ مَیں نے جان لیا کہ یہ کروبی فرشتے ہیں۔ 21 ہر ایک کے چار چہرے اور چار پَر تھے، اور پَروں کے نیچے کچھ نظر آیا جو انسانی ہاتھوں کی مانند تھا۔ 22 اُن کے چہروں کی شکل و صورت اُن چہروں کی مانند تھی جو مَیں نے دریائے کبار کے کنارے دیکھے تھے۔ چلتے وقت ہر جاندار سیدھا اپنے کسی ایک چہرے کا رُخ اختیار کرتا تھا۔

اللہ کی یروشلم کے بزرگوں کے لئے سخت سزا

11 تب روح مجھے اُٹھا کر رب کے گھر کے مشرقی دروازے کے پاس لے گیا۔ وہاں دروازے پر 25 مرد کھڑے تھے۔ مَیں نے دیکھا کہ قوم کے دو بزرگ یازنیاہ بن عزور اور فلطیاہ بن بِنایاہ بھی اُن میں شامل ہیں۔ 2 رب نے فرمایا، ”اے آدم زاد، یہ وہی مرد ہیں جو شریر منصوبے باندھ رہے اور یروشلم میں بُرے مشورے دے رہے ہیں۔ 3 یہ کہتے ہیں، ’آنے والے دنوں میں گھر تعمیر کرنے کی ضرورت نہیں۔ ہمارا شہر تو دیگ ہے جبکہ ہم اُس میں پکنے والا بہترین گوشت ہیں۔‘ 4 آدم زاد، چونکہ وہ ایسی باتیں کرتے ہیں اِس لئے نبوّت کر! اُن کے خلاف نبوّت کر!“

5 تب رب کا روح مجھ پر آ ٹھہرا، اور اُس نے مجھے یہ پیش کرنے کو کہا، ”رب فرماتا ہے، ’اے اسرائیلی قوم، تم اِس قسم کی باتیں کرتے ہو۔ مَیں تو اُن خیالات سے خوب واقف ہوں جو تمہارے دلوں سے اُبھرتے رہتے ہیں۔ 6 تم نے اِس شہر میں متعدد لوگوں کو قتل کر کے اُس کی گلیوں کو لاشوں سے بھر دیا ہے۔‘

7 چنانچہ رب قادرِ مطلق فرماتا ہے، ’بےشک شہر دیگ ہے، لیکن تم اُس میں پکنے والا اچھا گوشت نہیں ہو گے بلکہ وہی جن کو تم نے اُس کے درمیان قتل کیا ہے۔ تمہیں مَیں اِس شہر سے نکال دوں گا۔ 8 جس تلوار سے تم ڈرتے ہو، اُسی کو مَیں تم پر نازل کروں گا۔‘ یہ رب قادرِ مطلق کا فرمان ہے۔ 9 ’مَیں تمہیں شہر سے نکالوں گا اور پردیسیوں کے حوالے کر کے تمہاری عدالت کروں گا۔ 10 تم تلوار کی زد میں آ کر مر جاؤ گے۔ اسرائیل کی حدود پر ہی مَیں تمہاری عدالت کروں گا۔ تب تم جان لو گے کہ مَیں ہی رب ہوں۔ 11 چنانچہ نہ یروشلم شہر تمہارے لئے دیگ ہو گا، نہ تم اُس میں بہترین گوشت ہو گے بلکہ مَیں اسرائیل کی حدود ہی پر تمہاری عدالت کروں گا۔ 12 تب تم جان لو گے کہ مَیں ہی رب ہوں، جس کے احکام کے مطابق تم نے زندگی نہیں گزاری۔ کیونکہ تم نے میرے اصولوں کی پیروی نہیں کی بلکہ اپنی پڑوسی قوموں

کے اصولوں کی'۔"

13 مَیں ابھی اِس پیش گوئی کا اعلان کر رہا تھا کہ فلطیاہ بن بِنایاہ فوت ہوا۔ یہ دیکھ کر مَیں منہ کے بل گر گیا اور بلند آواز سے چیخ اُٹھا، "ہائے، ہائے! اے رب قادرِ مطلق، کیا تُو اسرائیل کے بچے کھچے حصے کو سراسر مٹانا چاہتا ہے؟"

اللہ اسرائیل کو بحال کرے گا

14 رب مجھ سے ہم کلام ہوا، 15 "اے آدم زاد، یروشلم کے باشندے تیرے بھائیوں، تیرے رشتے داروں اور بابل میں جلاوطن ہوئے تمام اسرائیلیوں کے بارے میں کہہ رہے ہیں، 'یہ لوگ رب سے کہیں دُور ہو گئے ہیں، اب اسرائیل ہمارے ہی قبضے میں ہے۔' 16 جو اِس قسم کی باتیں کرتے ہیں اُنہیں جواب دے، 'رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ جی ہاں، مَیں نے اُنہیں دُور دُور بھگا دیا، اور اب وہ دیگر قوموں کے درمیان ہی رہتے ہیں۔ مَیں نے خود اُنہیں مختلف ممالک میں منتشر کر دیا، ایسے علاقوں میں جہاں اُنہیں مقدِس میں میرے حضور آنے کا موقع تھوڑا ہی ملتا ہے۔ 17 لیکن رب قادرِ مطلق یہ بھی فرماتا ہے، 'مَیں تمہیں دیگر قوموں میں سے نکال لوں گا، تمہیں اُن ملکوں سے جمع کروں گا جہاں مَیں نے تمہیں منتشر کر دیا تھا۔ تب مَیں تمہیں ملکِ اسرائیل دوبارہ عطا کروں گا۔'

18 پھر وہ یہاں آ کر تمام مکروہ بُت اور گھنونی چیزیں دُور کریں گے۔ 19 اُس وقت مَیں اُنہیں نیا دل بخش کر اُن میں نئی روح ڈالوں گا۔ مَیں اُن کا سنگین دل نکال کر اُنہیں گوشت پوست کا نرم دل عطا کروں گا۔ 20 تب وہ میرے احکام کے مطابق زندگی گزاریں گے اور دھیان سے میری ہدایات پر عمل کریں گے۔ وہ میری قوم ہوں گے، اور مَیں اُن کا خدا ہوں گا۔ 21 لیکن جن لوگوں کے دل اُن کے گھنونے بُتوں سے لپٹے رہتے ہیں اُن کے سر پر مَیں اُن کے غلط کام کا مناسب اجر لاؤں گا۔ یہ رب قادرِ مطلق کا فرمان ہے۔"

رب یروشلم کو چھوڑ دیتا ہے

22 پھر کروبی فرشتوں نے اپنے پَروں کو پھیلایا، اُن کے پہیئے حرکت میں آ گئے اور خدائے اسرائیل کا جلال جو اُن کے اوپر تھا 23 اُٹھ کر شہر سے نکل گیا۔ چلتے چلتے وہ یروشلم کے مشرق میں واقع پہاڑ پر ٹھہر گیا۔ 24 اللہ کے روح کی عطا کردہ اِس رویا میں روح مجھے اُٹھا کر ملکِ بابل کے جلاوطنوں کے پاس واپس لے گیا۔ پھر رویا ختم ہوئی، 25 اور مَیں نے جلاوطنوں کو سب کچھ سنایا جو رب نے مجھے دکھایا تھا۔

نبی سامان لپیٹ کر جلاوطنی کی پیش گوئی کرتا ہے

12 رب مجھ سے ہم کلام ہوا، 2 "اے آدم زاد، تُو ایک سرکش قوم کے درمیان رہتا ہے۔ گو اُن کی آنکھیں ہیں تو بھی کچھ نہیں دیکھتے، گو اُن کے کان ہیں تو بھی کچھ نہیں سنتے۔ کیونکہ یہ قوم ہٹ دھرم ہے۔

3 اے آدم زاد، اب اپنا سامان یوں لپیٹ لے جس طرح تجھے جلاوطن کیا جا رہا ہو۔ پھر دن کے وقت اور اُن کے دیکھتے دیکھتے گھر سے روانہ ہو کر کسی اَور جگہ چلا جا۔ شاید اُنہیں سمجھ آئے کہ اُنہیں جلاوطن ہونا ہے، حالانکہ یہ قوم سرکش ہے۔ 4 دن کے وقت اُن کے دیکھتے دیکھتے اپنا سامان گھر سے نکال لے، یوں جیسے تُو

جلاوطنی کے لئے تیاریاں کر رہا ہو۔ پھر شام کے وقت اُن کی موجودگی میں جلاوطن کا سا کردار ادا کر کے روانہ ہو جا۔ 5 گھر سے نکلنے کے لئے دیوار میں سوراخ بنا، پھر اپنا سارا سامان اُس میں سے باہر لے جا۔ سب اِس کے گواہ ہوں۔ 6 اُن کے دیکھتے دیکھتے اندھیرے میں اپنا سامان کندھے پر رکھ کر وہاں سے نکل جا۔ لیکن اپنا منہ ڈھانپ لے تاکہ تُو ملک کو دیکھ نہ سکے۔ لازم ہے کہ تُو یہ سب کچھ کرے، کیونکہ مَیں نے مقرر کیا ہے کہ تُو اسرائیلی قوم کو آگاہ کرنے کا نشان بن جائے۔“

7 مَیں نے ویسا ہی کیا جیسا رب نے مجھے حکم دیا تھا۔ مَیں نے اپنا سامان یوں لپیٹ لیا جیسے مجھے جلاوطن کیا جا رہا ہو۔ دن کے وقت مَیں اُسے گھر سے باہر لے گیا، شام کو مَیں نے اپنے ہاتھوں سے دیوار میں سوراخ بنا لیا۔ لوگوں کے دیکھتے دیکھتے مَیں سامان کو اپنے کندھے پر اُٹھا کر وہاں سے نکل آیا۔ اُتنے میں اندھیرا ہو گیا تھا۔

8 صبح کے وقت رب کا کلام مجھ پر نازل ہوا، 9 ”اے آدم زاد، اِس ہٹ دھرم قوم اسرائیل نے تجھ سے پوچھا کہ تُو کیا کر رہا ہے؟ 10 اُنہیں جواب دے، ’رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ اِس پیغام کا تعلق یروشلم کے رئیس اور شہر میں بسنے والے تمام اسرائیلیوں سے ہے۔‘ 11 اُنہیں بتا، ’مَیں تمہیں آگاہ کرنے کا نشان ہوں۔ جو کچھ مَیں نے کیا وہ تمہارے ساتھ ہو جائے گا۔ تم قیدی بن کر جلاوطن ہو جاؤ گے۔ 12 جو رئیس تمہارے درمیان ہے وہ اندھیرے میں اپنا سامان کندھے پر اُٹھا کر چلا جائے گا۔ دیوار میں سوراخ بنایا جائے گا تاکہ وہ نکل سکے۔ وہ اپنا منہ ڈھانپ لے گا تاکہ ملک کو نہ دیکھ سکے۔ 13 لیکن مَیں اپنا جال اُس پر ڈال دوں گا، اور وہ میرے پھندے میں پھنس جائے گا۔ مَیں اُسے بابل لاؤں گا جو بابلیوں کے ملک میں ہے، اگرچہ وہ اُسے اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھے گا۔ وہیں وہ وفات پائے گا۔ 14 جتنے بھی ملازم اور دستے اُس کے اردگرد ہوں گے اُن سب کو مَیں ہَوا میں اُڑا کر چاروں طرف منتشر کر دوں گا۔ اپنی تلوار کو میان سے کھینچ کر مَیں اُن کے پیچھے پڑا رہوں گا۔ 15 جب مَیں اُنہیں دیگر اقوام اور مختلف ممالک میں منتشر کروں گا تو وہ جان لیں گے کہ مَیں ہی رب ہوں۔ 16 لیکن مَیں اُن میں سے چند ایک کو بچا کر تلوار، کال اور مہلک وبا کی زد میں نہیں آنے دوں گا۔ کیونکہ لازم ہے کہ جن اقوام میں بھی وہ جا بسیں وہاں وہ اپنی مکروہ حرکتیں بیان کریں۔ تب یہ اقوام بھی جان لیں گی کہ مَیں ہی رب ہوں‘۔“

ایک اَور نشان: حزقی ایل کا کانپنا

17 رب مجھ سے ہم کلام ہوا، 18 ”اے آدم زاد، کھانا کھاتے وقت اپنی روٹی کو لرزتے ہوئے کھا اور اپنے پانی کو پریشانی کے مارے تھرتھراتے ہوئے پی۔ 19 ساتھ ساتھ اُمّت کو بتا، ’رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ ملکِ اسرائیل کے شہر یروشلم کے باشندے پریشانی میں اپنا کھانا کھائیں گے اور دہشت زدہ حالت میں اپنا پانی پئیں گے، کیونکہ اُن کا ملک تباہ اور ہر برکت سے خالی ہو جائے گا۔ اور سبب اُس کے باشندوں کا ظلم و تشدد ہو گا۔ 20 جن شہروں میں لوگ اب تک آباد ہیں وہ برباد ہو جائیں گے، ملک ویران و سنسان ہو جائے گا۔ تب تم جان لو گے کہ مَیں ہی رب ہوں‘۔“

اللہ کا کلام جلد ہی پورا ہو جائے گا

21 رب مجھ سے ہم کلام ہوا، 22 ”اے آدم زاد، یہ

کیسی کہاوت ہے جو ملکِ اسرائیل میں عام ہو گئی ہے؟ لوگ کہتے ہیں، 'جوں جوں دن گزرتے جاتے ہیں توں توں ہر رویا غلط ثابت ہوتی جاتی ہے۔' 23 جواب میں اُنہیں بتا، 'رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ مَیں اِس کہاوت کو ختم کروں گا، آئندہ یہ اسرائیل میں استعمال نہیں ہو گی۔' اُنہیں یہ بھی بتا، 'وہ وقت قریب ہی ہے جب ہر رویا پوری ہو جائے گی۔ 24 کیونکہ آئندہ اسرائیلی قوم میں نہ فریب دہ رویا، نہ چاپلوسی کی پیش گوئیاں پائی جائیں گی۔ 25 کیونکہ مَیں رب ہوں۔ جو کچھ مَیں فرماتا ہوں وہ وجود میں آتا ہے۔ اے سرکش قوم، دیر نہیں ہو گی بلکہ تمہارے ہی ایام میں مَیں بات بھی کروں گا اور اُسے پورا بھی کروں گا۔' یہ رب قادرِ مطلق کا فرمان ہے۔''

26 رب مزید مجھ سے ہم کلام ہوا، 27 ''اے آدم زاد، اسرائیلی قوم تیرے بارے میں کہتی ہے، 'جو رویا یہ آدمی دیکھتا ہے وہ بڑی دیر کے بعد ہی پوری ہو گی، اُس کی پیش گوئیاں دُور کے مستقبل کے بارے میں ہیں۔' 28 لیکن اُنہیں جواب دے، 'رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ جو کچھ بھی مَیں فرماتا ہوں اُس میں مزید دیر نہیں ہو گی بلکہ وہ جلد ہی پورا ہو گا۔' یہ رب قادرِ مطلق کا فرمان ہے۔''

جھوٹے نبی ہلاک ہو جائیں گے

13 رب مجھ سے ہم کلام ہوا، 2 ''اے آدم زاد، اسرائیل کے نام نہاد نبیوں کے خلاف نبوّت کر! جو نبوّت کرتے وقت اپنے دلوں سے اُبھرنے والی باتیں ہی پیش کرتے ہیں، اُن سے کہہ، 'رب کا فرمان سنو! 3 رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ اُن احمق نبیوں پر افسوس جنہیں اپنی ہی روح سے تحریک ملتی ہے اور جو حقیقت میں رویا نہیں دیکھتے۔ 4 اے اسرائیل، تیرے نبی کھنڈرات میں لومڑیوں کی طرح آوارہ پھر رہے ہیں۔ 5 نہ کوئی دیوار کے رخنوں میں کھڑا ہوا، نہ کسی نے اُس کی مرمت کی تاکہ اسرائیلی قوم رب کے اُس دن قائم رہ سکے جب جنگ چھڑ جائے گی۔ 6 اُن کی رویائیں دھوکا ہی دھوکا، اُن کی پیش گوئیاں جھوٹ ہی جھوٹ ہیں۔ وہ کہتے ہیں، ''رب فرماتا ہے'' گو رب نے اُنہیں نہیں بھیجا۔ تعجب کی بات ہے کہ تو بھی وہ توقع کرتے ہیں کہ مَیں اُن کی پیش گوئیاں پوری ہونے دوں! 7 حقیقت میں تمہاری رویائیں دھوکا ہی دھوکا اور تمہاری پیش گوئیاں جھوٹ ہی جھوٹ ہیں۔ تو بھی تم کہتے ہو، ''رب فرماتا ہے'' حالانکہ مَیں نے کچھ نہیں فرمایا۔

8 چنانچہ رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ مَیں تمہاری فریب دہ باتوں اور جھوٹی رویاؤں کی وجہ سے تم سے نپٹ لوں گا۔ یہ رب قادرِ مطلق کا فرمان ہے۔ 9 مَیں اپنا ہاتھ اُن نبیوں کے خلاف بڑھا دوں گا جو دھوکے کی رویائیں دیکھتے اور جھوٹی پیش گوئیاں سناتے ہیں۔ نہ وہ میری قوم کی مجلس میں شریک ہوں گے، نہ اسرائیلی قوم کی فہرستوں میں درج ہوں گے۔ ملکِ اسرائیل میں وہ کبھی داخل نہیں ہوں گے۔ تب تم جان لو گے کہ مَیں رب قادرِ مطلق ہوں۔ 10 وہ میری قوم کو غلط راہ پر لا کر امن و امان کا اعلان کرتے ہیں اگرچہ امن و امان ہے نہیں۔ جب قوم اپنے لئے کچی سی دیوار بنا لیتی ہے تو یہ نبی اُس پر سفیدی پھیر دیتے ہیں۔ 11 لیکن اے سفیدی کرنے والو، خبردار! یہ دیوار گر جائے گی۔ موسلا دھار بارش برسے گی، اولے پڑیں گے اور سخت آندھی

اُس پر ٹوٹ پڑے گی۔ 12 تب دیوار گر جائے گی، اور لوگ طنزاً تم سے پوچھیں گے کہ اب وہ سفیدی کہاں ہے جو تم نے دیوار پر پھیری تھی؟

13 رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ مَیں طیش میں آ کر دیوار پر زبردست آندھی آنے دوں گا، غصے میں اُس پر موسلا دھار بارش اور مہلک اولے برسا دوں گا۔ 14 مَیں اُس دیوار کو ڈھا دوں گا جس پر تم نے سفیدی پھیری تھی، اُسے خاک میں یوں ملا دوں گا کہ اُس کی بنیاد نظر آئے گی۔ اور جب وہ گر جائے گی تو تم بھی اُس کی زد میں آ کر تباہ ہو جاؤ گے۔ تب تم جان لو گے کہ مَیں ہی رب ہوں۔ 15 یوں مَیں دیوار اور اُس کی سفیدی کرنے والوں پر اپنا غصہ اُتاروں گا۔ تب مَیں تم سے کہوں گا کہ دیوار بھی ختم ہے اور اُس کی سفیدی کرنے والے بھی، 16 یعنی اسرائیل کے وہ نبی جنہوں نے یروشلم کو ایسی پیش گوئیاں اور رویائیں سنائیں جن کے مطابق امن و امان کا دور قریب ہی ہے، حالانکہ امن و امان کا امکان ہی نہیں۔ یہ رب قادرِ مطلق کا فرمان ہے۔'

17 اے آدم زاد، اب اپنی قوم کی اُن بیٹیوں کا سامنا کر جو نبوّت کرتے وقت وہی باتیں پیش کرتی ہیں جو اُن کے دلوں سے اُبھر آتی ہیں۔ اُن کے خلاف نبوّت کر کے 18 کہہ،

'رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ اُن عورتوں پر افسوس جو تمام لوگوں کے لئے کلائی سے باندھنے والے تعویذ سی لیتی ہیں، جو لوگوں کو پھنسانے کے لئے چھوٹوں اور بڑوں کے سروں کے لئے پردے بنا لیتی ہیں۔ اے عورتو، کیا تم واقعی سمجھتی ہو کہ میری قوم میں سے بعض کو پھانس سکتی اور بعض کو اپنے لئے زندہ چھوڑ سکتی ہو؟ 19 میری قوم کے درمیان ہی تم نے میری بےحرمتی کی، اور یہ صرف چند ایک مٹھی بھر جَو اور روٹی کے دو چار ٹکڑوں کے لئے۔ افسوس، میری قوم جھوٹ سننا پسند کرتی ہے۔ اِس سے فائدہ اُٹھا کر تم نے اُسے جھوٹ پیش کر کے اُنہیں مار ڈالا جنہیں مرنا نہیں تھا اور اُنہیں زندہ چھوڑا جنہیں زندہ نہیں رہنا تھا۔

20 اِس لئے رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ مَیں تمہارے تعویذوں سے نپٹ لوں گا جن کے ذریعے تم لوگوں کو پرندوں کی طرح پکڑ لیتی ہو۔ مَیں جادوگری کی یہ چیزیں تمہارے بازوؤں سے نوچ کر پھاڑ ڈالوں گا اور اُنہیں رِہا کروں گا جنہیں تم نے پرندوں کی طرح پکڑ لیا ہے۔ 21 مَیں تمہارے پردوں کو پھاڑ کر ہٹا لوں گا اور اپنی قوم کو تمہارے ہاتھوں سے بچا لوں گا۔ آئندہ وہ تمہارا شکار نہیں رہے گی۔ تب تم جان لو گی کہ مَیں ہی رب ہوں۔

22 تم نے اپنے جھوٹ سے راست بازوں کو دُکھ پہنچایا، حالانکہ یہ دُکھ میری طرف سے نہیں تھا۔ ساتھ ساتھ تم نے بےدینوں کی حوصلہ افزائی کی کہ وہ اپنی بُری راہوں سے باز نہ آئیں، حالانکہ وہ باز آنے سے بچ جاتے۔ 23 اِس لئے آئندہ نہ تم فریب دِہ رویا دیکھو گی، نہ دوسروں کی قسمت کا حال بتاؤ گی۔ مَیں اپنی قوم کو تمہارے ہاتھوں سے چھٹکارا دوں گا۔ تب تم جان لو گی کہ مَیں ہی رب ہوں'۔"

اللہ بُت پرستی کا مناسب جواب دے گا

14 اسرائیل کے کچھ بزرگ مجھ سے ملنے آئے اور میرے سامنے بیٹھ گئے۔ 2 تب رب مجھ سے ہم کلام ہوا، 3 "اے آدم زاد، اِن آدمیوں کے دل اپنے بُتوں سے لپٹے رہتے ہیں۔ جو چیزیں اُن کے

لئے ٹھوکر اور گناہ کا باعث ہیں اُنہیں اُنہوں نے اپنے منہ کے سامنے ہی رکھا ہے۔ تو پھر کیا مناسب ہے کہ مَیں اُنہیں جواب دوں جب وہ مجھ سے دریافت کرنے آتے ہیں؟ 4 اُنہیں بتا، 'رب قادرِ مطلق فرماتا ہے، یہ لوگ اپنے بُتوں سے لپٹے رہتے اور وہ چیزیں اپنے منہ کے سامنے رکھتے ہیں جو ٹھوکر اور گناہ کا باعث ہیں۔ ساتھ ساتھ یہ نبی کے پاس بھی جاتے ہیں تاکہ مجھ سے معلومات حاصل کریں۔ جو بھی اسرائیلی ایسا کرے اُسے مَیں خود جو رب ہوں جواب دوں گا، ایسا جواب جو اُس کے متعدد بُتوں کے عین مطابق ہو گا۔ 5 مَیں اُن سے ایسا سلوک کروں گا تاکہ اسرائیلی قوم کے دل کو مضبوطی سے پکڑ لوں۔ کیونکہ اپنے بُتوں کی خاطر سب کے سب مجھ سے دُور ہو گئے ہیں۔'

6 چنانچہ اسرائیلی قوم کو بتا، 'رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ توبہ کرو! اپنے بُتوں اور تمام مکروہ رسم و رواج سے منہ موڑ کر میرے پاس واپس آ جاؤ۔ 7 اُس کے انجام پر دھیان دو جو ایسا نہیں کرے گا، خواہ وہ اسرائیلی یا اسرائیل میں رہنے والا پردیسی ہو۔ اگر وہ مجھ سے دُور ہو کر اپنے بُتوں سے لپٹ جائے اور وہ چیزیں اپنے سامنے رکھے جو ٹھوکر اور گناہ کا باعث ہیں تو جب وہ نبی کی معرفت مجھ سے معلومات حاصل کرنے کی کوشش کرے گا تو مَیں، رب اُسے مناسب جواب دوں گا۔ 8 مَیں ایسے شخص کا سامنا کر کے اُس سے یوں نپٹ لوں گا کہ وہ دوسروں کے لئے عبرت انگیز مثال بن جائے گا۔ مَیں اُسے یوں مٹا دوں گا کہ میری قوم میں اُس کا نام و نشان تک نہیں رہے گا۔ تب تم جان لو گے کہ مَیں ہی رب ہوں۔

9 اگر کسی نبی کو کچھ سنانے پر اُکسایا گیا جو میری طرف سے نہیں تھا تو یہ اِس لئے ہوا کہ مَیں، رب نے خود اُسے اُکسایا۔ ایسے نبی کے خلاف مَیں اپنا ہاتھ اُٹھا کر اُسے یوں تباہ کروں گا کہ میری قوم میں اُس کا نام و نشان تک نہیں رہے گا۔ 10 دونوں کو اُن کے قصور کی مناسب سزا ملے گی، نبی کو بھی اور اُسے بھی جو ہدایت پانے کے لئے اُس کے پاس آتا ہے۔ 11 تب اسرائیلی قوم نہ مجھ سے دُور ہو کر آوارہ پھرے گی، نہ اپنے آپ کو اِن تمام گناہوں سے آلودہ کرے گی۔ وہ میری قوم ہوں گے، اور مَیں اُن کا خدا ہوں گا۔ یہ رب قادرِ مطلق کا فرمان ہے'۔"

صرف راست باز ہی بچے رہیں گے

12 رب مجھ سے ہم کلام ہوا، 13 "اے آدم زاد، فرض کر کہ کوئی ملک بےوفا ہو کر میرا گناہ کرے، اور مَیں کال کے ذریعے اُسے سزا دے کر اُس میں سے انسان و حیوان مٹا ڈالوں۔ 14 خواہ ملک میں نوح، دانیال اور ایوب کیوں نہ بستے تو بھی ملک نہ بچتا۔ یہ آدمی اپنی راست بازی سے صرف اپنی ہی جانوں کو بچا سکتے۔ یہ رب قادرِ مطلق کا فرمان ہے۔

15 یا فرض کر کہ مَیں مذکورہ ملک میں وحشی درندوں کو بھیج دوں جو اِدھر اُدھر پھر کر سب کو پھاڑ کھائیں۔ ملک ویران و سنسان ہو جائے اور جنگلی درندوں کی وجہ سے کوئی اُس میں سے گزرنے کی جرأت نہ کرے۔ 16 میری حیات کی قسم، خواہ مذکورہ تین راست باز آدمی ملک میں کیوں نہ بستے تو بھی اکیلے ہی بچتے۔ وہ اپنے بیٹے بیٹیوں کو بھی بچا نہ سکتے بلکہ پورا ملک ویران و سنسان ہوتا۔ یہ رب قادرِ مطلق کا فرمان ہے۔

17 یا فرض کر کہ مَیں مذکورہ ملک کو جنگ سے تباہ

کروں، مَیں تلوار کو حکم دوں کہ ملک میں سے گزر کر انسان و حیوان کو نیست و نابود کر دے۔ [18] میری حیات کی قسم، خواہ مذکورہ تین راست باز آدمی ملک میں کیوں نہ بستے وہ اکیلے ہی بچتے۔ وہ اپنے بیٹے بیٹیوں کو بھی بچا نہ سکتے۔ یہ رب قادرِ مطلق کا فرمان ہے۔

[19] یا فرض کر کہ مَیں اپنا غصہ ملک پر اُتار کر اُس میں مہلک وبا یوں پھیلا دوں کہ انسان و حیوان سب کے سب مر جائیں۔ [20] میری حیات کی قسم، خواہ نوح، دانیال اور ایوب ملک میں کیوں نہ بستے تو بھی وہ اپنے بیٹے بیٹیوں کو بچا نہ سکتے۔ وہ اپنی راست بازی سے صرف اپنی ہی جانوں کو بچاتے۔ یہ رب قادرِ مطلق کا فرمان ہے۔

[21] اب یروشلم کے بارے میں رب قادرِ مطلق کا فرمان سنو! یروشلم کا کتنا بُرا حال ہو گا جب مَیں اپنی چار سخت سزائیں اُس پر نازل کروں گا۔ کیونکہ انسان و حیوان جنگ، کال، وحشی درندوں اور مہلک وبا کی زد میں آ کر ہلاک ہو جائیں گے۔ [22] تو بھی چند ایک بچیں گے، کچھ بیٹے بیٹیاں جلاوطن ہو کر بابل میں تمہارے پاس آئیں گے۔ جب تم اُن کا بُرا چال چلن اور حرکتیں دیکھو گے تو تمہیں تسلی ملے گی کہ ہر آفت مناسب تھی جو مَیں یروشلم پر لایا۔ [23] اُن کا چال چلن اور حرکتیں دیکھ کر تمہیں تسلی ملے گی، کیونکہ تم جان لو گے کہ جو کچھ بھی مَیں نے یروشلم کے ساتھ کیا وہ بلاوجہ نہیں تھا۔ یہ رب قادرِ مطلق کا فرمان ہے۔“

یروشلم انگور کی بیل کی بےکار لکڑی ہے

15 رب مجھ سے ہم کلام ہوا، [2] ”اے آدم زاد، انگور کی بیل کی لکڑی کس لحاظ سے جنگل کی دیگر لکڑیوں سے بہتر ہے؟ [3] کیا یہ کسی کام آ جاتی ہے؟ کیا یہ کم از کم کھونٹیاں بنانے کے لئے استعمال ہو سکتی ہے جن سے چیزیں لٹکائی جا سکیں؟ ہرگز نہیں! [4] اُسے ایندھن کے طور پر آگ میں پھینکا جاتا ہے۔ اِس کے بعد جب اُس کے دونوں سرے بھسم ہوئے ہیں اور بیچ میں بھی آگ لگ گئی ہے تو کیا وہ کسی کام آ جاتی ہے؟ [5] آگ لگنے سے پہلے بھی بےکار تھی، تو اب وہ کس کام آئے گی جب اُس کے دونوں سرے بھسم ہوئے ہیں بلکہ بیچ میں بھی آگ لگ گئی ہے؟

[6] رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ یروشلم کے باشندے انگور کی بیل کی لکڑی جیسے ہیں جنہیں مَیں جنگل کے درختوں کے درمیان سے نکال کر آگ میں پھینک دیتا ہوں۔ [7] کیونکہ مَیں اُن کے خلاف اُٹھ کھڑا ہوں گا۔ گو وہ آگ سے بچ نکلے ہیں تو بھی آخرکار آگ ہی اُنہیں بھسم کرے گی۔ جب مَیں اُن کے خلاف اُٹھ کھڑا ہوں گا تو تم جان لو گے کہ مَیں ہی رب ہوں۔ [8] پورے ملک کو مَیں ویران و سنسان کر دوں گا، اِس لئے کہ وہ بےوفا ثابت ہوئے ہیں۔ یہ رب قادرِ مطلق کا فرمان ہے۔“

یروشلم بےوفا عورت ہے

16 رب مجھ سے ہم کلام ہوا، [2] ”اے آدم زاد، یروشلم کے ذہن میں اُس کی مکروہ حرکتوں کی سنجیدگی بٹھا کر [3] اعلان کر کہ رب قادرِ مطلق فرماتا ہے، ’اے یروشلم بیٹی، تیری نسل ملکِ کنعان کی ہے، اور وہیں تُو پیدا ہوئی۔ تیرا باپ اموری، تیری ماں حِتّی تھی۔ [4] پیدا ہوتے وقت ناف کے ساتھ لگی نال کو کاٹ کر دُور نہیں کیا گیا۔ نہ تجھے پانی سے نہلایا گیا،

نہ تیرے جسم پر نمک مَلا گیا، اور نہ تجھے کپڑوں میں لپیٹا گیا۔ 5 نہ کسی کو اِتنا ترس آیا، نہ کسی نے تجھ پر اِتنا رحم کیا کہ اِن کاموں میں سے ایک بھی کرتا۔ اِس کے بجائے تجھے کھلے میدان میں پھینک کر چھوڑ دیا گیا۔ کیونکہ جب تُو پیدا ہوئی تو سب تجھے حقیر جانتے تھے۔

6 تب مَیں وہاں سے گزرا۔ اُس وقت تُو اپنے خون میں تڑپ رہی تھی۔ تجھے اِس حالت میں دیکھ کر مَیں بولا، ''جیتی رہ!'' ہاں، تُو اپنے خون میں تڑپ رہی تھی جب مَیں بولا، ''جیتی رہ! 7 کھیت میں ہریالی کی طرح پھلتی پھولتی جا!'' تب تُو پھلتی پھولتی ہوئی پروان چڑھی۔ تُو نہایت خوب صورت بن گئی۔ چھاتیاں اور بال دیکھنے میں پیارے لگے۔ لیکن ابھی تک تُو ننگی اور برہنہ تھی۔

8 مَیں دوبارہ تیرے پاس سے گزرا تو دیکھا کہ تُو شادی کے قابل ہو گئی ہے۔ مَیں نے اپنے لباس کا دامن تجھ پر بچھا کر تیری برہنگی کو ڈھانپ دیا۔ مَیں نے قسم کھا کر تیرے ساتھ عہد باندھا اور یوں تیرا مالک بن گیا۔ یہ رب قادرِ مطلق کا فرمان ہے۔

9 مَیں نے تجھے نہلا کر خون سے صاف کیا، پھر تیرے جسم پر تیل مَلا۔ 10 مَیں نے تجھے شاندار لباس اور چمڑے کے نفیس جوتے پہنائے، تجھے باریک کتان اور قیمتی کپڑے سے ملبّس کیا۔ 11 پھر مَیں نے تجھے خوب صورت زیورات، چوڑیوں، ہار، 12 نتھ، بالیوں اور شاندار تاج سے سجایا۔ 13 یوں تُو سونے چاندی سے آراستہ اور باریک کتان، ریشم اور شاندار کپڑے سے ملبّس ہوئی۔ تیری خوراک بہترین میدے، شہد اور زیتون کے تیل پر مشتمل تھی۔ تُو نہایت ہی خوب صورت ہوئی، اور ہوتے ہوتے ملکہ بن گئی۔' 14 رب قادرِ مطلق فرماتا ہے، 'تیرے حُسن کی شہرت دیگر اقوام میں پھیل گئی، کیونکہ مَیں نے تجھے اپنی شان و شوکت میں یوں شریک کیا تھا کہ تیرا حُسن کامل تھا۔

15 لیکن تُو نے کیا کیا؟ تُو نے اپنے حُسن پر بھروسا رکھا۔ اپنی شہرت سے فائدہ اُٹھا کر تُو زناکار بن گئی۔ ہر گزرنے والے کو تُو نے اپنے آپ کو پیش کیا، ہر ایک کو تیرا حُسن حاصل ہوا۔ 16 تُو نے اپنے کچھ شاندار کپڑے لے کر اپنے لئے رنگ دار بستر بنایا اور اُسے اونچی جگہوں پر بچھا کر زنا کرنے لگی۔ ایسا نہ ماضی میں کبھی ہوا، نہ آئندہ کبھی ہو گا۔ 17 تُو نے وہی نفیس زیورات لئے جو مَیں نے تجھے دیئے تھے اور میری ہی سونے چاندی سے اپنے لئے مردوں کے بُت ڈھال کر اُن سے زنا کرنے لگی۔ 18 اُنہیں اپنے شاندار کپڑے پہنا کر تُو نے میرا ہی تیل اور بخور اُنہیں پیش کیا۔' 19 رب قادرِ مطلق فرماتا ہے، 'جو خوراک یعنی بہترین میدہ، زیتون کا تیل اور شہد مَیں نے تجھے دیا تھا اُسے تُو نے اُنہیں پیش کیا تاکہ اُس کی خوشبو اُنہیں پسند آئے۔

20 جن بیٹے بیٹیوں کو تُو نے میرے ہاں جنم دیا تھا اُنہیں تُو نے قربان کر کے بُتوں کو کھلایا۔ کیا تُو اپنی زناکاری پر اکتفا نہ کر سکی؟ 21 کیا ضرورت تھی کہ میرے بچوں کو بھی قتل کر کے بُتوں کے لئے جلا دے؟ 22 تعجب ہے کہ جب بھی تُو ایسی مکروہ حرکتیں اور زنا کرتی تھی تو تجھے ایک بار بھی جوانی کا خیال نہ آیا، یعنی وہ وقت جب تُو ننگی اور برہنہ حالت میں اپنے خون میں تڑپتی رہی۔'

23 رب قادرِ مطلق فرماتا ہے، 'افسوس، تجھ پر افسوس! اپنی باقی تمام شرارتوں کے علاوہ 24 تُو نے ہر چوک میں بُتوں کے لئے قربان گاہ تعمیر کر کے ہر ایک

کے ساتھ زنا کرنے کی جگہ بھی بنائی۔ 25 ہر گلی کے کونے میں تُو نے زنا کرنے کا کمرا بنایا۔ اپنے حُسن کی بے حرمتی کر کے تُو اپنی عصمت فروشی زوروں پر لائی۔ ہر گزرنے والے کو تُو نے اپنا بدن پیش کیا۔ 26 پہلے تُو اپنے شہوت پرست پڑوسی مصر کے ساتھ زنا کرنے لگی۔ جب تُو نے اپنی عصمت فروشی کو زوروں پر لا کر مجھے مشتعل کیا 27 تو مَیں نے اپنا ہاتھ تیرے خلاف بڑھا کر تیرے علاقے کو چھوٹا کر دیا۔ مَیں نے تجھے فلستی بیٹیوں کے لالچ کے حوالے کر دیا، اُن کے حوالے جو تجھ سے نفرت کرتی ہیں اور جن کو تیرے زناکارانہ چال چلن پر شرم آتی ہے۔

28 اب تک تیری شہوت کو تسکین نہیں ملی تھی، اِس لئے تُو اسوریوں سے زنا کرنے لگی۔ لیکن یہ بھی تیرے لئے کافی نہ تھا۔ 29 اپنی زناکاری میں اضافہ کر کے تُو سوداگروں کے ملک بابل کے پیچھے پڑ گئی۔ لیکن یہ بھی تیری شہوت کے لئے کافی نہیں تھا۔' 30 رب قادرِ مطلق فرماتا ہے، 'ایسی حرکتیں کر کے تُو کتنی سرگرم ہوئی! صاف ظاہر ہوا کہ تُو زبردست کسبی ہے۔ 31 جب تُو نے ہر چوک میں بُتوں کی قربان گاہ بنائی اور ہر گلی کے کونے میں زنا کرنے کا کمرا تعمیر کیا تو تُو عام کسبی سے مختلف تھی۔ کیونکہ تُو نے اپنے گاہکوں سے پیسے لینے سے انکار کیا۔ 32 ہائے، تُو کیسی بدکار بیوی ہے! اپنے شوہر پر تُو دیگر مردوں کو ترجیح دیتی ہے۔ 33 ہر کسبی کو فیس ملتی ہے، لیکن تُو تو اپنے تمام عاشقوں کو تحفے دیتی ہے تاکہ وہ ہر جگہ سے آ کر تیرے ساتھ زنا کریں۔ 34 اِس میں تُو دیگر کسبیوں سے فرق ہے۔ کیونکہ نہ گاہک تیرے پیچھے بھاگتے، نہ وہ تیری محبت کا معاوضہ دیتے ہیں بلکہ تُو خود اُن کے پیچھے بھاگتی اور اُنہیں اپنے ساتھ زنا کرنے کا معاوضہ دیتی ہے۔'

35 اے کسبی، اب رب کا فرمان سن لے! 36 رب قادرِ مطلق فرماتا ہے، 'تُو نے اپنے عاشقوں کو اپنی برہنگی دکھا کر اپنی عصمت فروشی کی، تُو نے مکروہ بُت بنا کر اُن کی پوجا کی، تُو نے اُنہیں اپنے بچوں کا خون قربان کیا ہے۔ 37 اِس لئے مَیں تیرے تمام عاشقوں کو اکٹھا کروں گا، اُن سب کو جنہیں تُو پسند آئی، اُنہیں بھی جو تجھے پیارے تھے اور اُنہیں بھی جن سے تُو نے نفرت کی۔ مَیں اُنہیں چاروں طرف سے جمع کر کے تیرے خلاف بھیجوں گا۔ تب مَیں اُن کے سامنے ہی تیرے تمام کپڑے اُتاروں گا تاکہ وہ تیری پوری برہنگی دیکھیں۔ 38 مَیں تیری عدالت کر کے تیری زناکاری اور قاتلانہ حرکتوں کا فیصلہ کروں گا۔ میرا غصہ اور میری غیرت تجھے خوں ریزی کی سزا دے گی۔

39 مَیں تجھے تیرے عاشقوں کے حوالے کروں گا، اور وہ تیرے بُتوں کی قربان گاہیں اُن کمروں سمیت ڈھا دیں گے جہاں تُو زناکاری کرتی رہی ہے۔ وہ تیرے کپڑے اور شاندار زیورات اُتار کر تجھے عُریاں اور برہنہ چھوڑ دیں گے۔ 40 وہ تیرے خلاف جلوس نکالیں گے اور تجھے سنگسار کر کے تلوار سے ٹکڑے ٹکڑے کر دیں گے۔ 41 تیرے گھروں کو جلا کر وہ متعدد عورتوں کے دیکھتے دیکھتے تجھے سزا دیں گے۔ یوں مَیں تیری زناکاری کو روک دوں گا، اور آئندہ تُو اپنے عاشقوں کو زنا کرنے کے پیسے نہیں دے سکے گی۔

42 تب میرا غصہ ٹھنڈا ہو جائے گا، اور تُو میری غیرت کا نشانہ نہیں رہے گی۔ میری ناراضی ختم ہو جائے گی، اور مجھے دوبارہ تسکین ملے گی۔' 43 رب قادرِ مطلق فرماتا ہے، 'مَیں تیرے سر پر تیری حرکتوں کا پورا نتیجہ

لاؤں گا، کیونکہ تجھے جوانی میں میری مدد کی یاد نہ رہی بلکہ تُو مجھے اِن تمام باتوں سے طیش دلاتی رہی۔ باقی تمام گھنونی حرکتیں تیرے لئے کافی نہیں تھیں بلکہ تُو زنا بھی کرنے لگی۔

44 تب لوگ یہ کہاوت کہہ کر تیرا مذاق اُڑائیں گے، ''جیسی ماں، ویسی بیٹی!'' 45 تُو واقعی اپنی ماں کی مانند ہے، جو اپنے شوہر اور بچوں سے سخت نفرت کرتی تھی۔ تُو اپنی بہنوں کی مانند بھی ہے، کیونکہ وہ بھی اپنے شوہروں اور بچوں سے سخت نفرت کرتی تھیں۔ تیری ماں حِتّی اور تیرا باپ اموری تھا۔ 46 تیری بڑی بہن سامریہ تھی جو اپنی بیٹیوں کے ساتھ تیرے شمال میں آباد تھی۔ اور تیری چھوٹی بہن سدوم تھی جو اپنی بیٹیوں کے ساتھ تیرے جنوب میں رہتی تھی۔ 47 تُو نہ صرف اُن کے غلط نمونے پر چل پڑی اور اُن کی سی مکروہ حرکتیں کرنے لگی بلکہ اُن سے کہیں زیادہ بُرا کام کرنے لگی۔' 48 رب قادرِ مطلق فرماتا ہے، 'میری حیات کی قسم، تیری بہن سدوم اور اُس کی بیٹیوں سے کبھی اِتنا غلط کام سرزد نہ ہوا جتنا کہ تجھ سے اور تیری بیٹیوں سے ہوا ہے۔ 49 تیری بہن سدوم کا کیا قصور تھا؟ وہ اپنی بیٹیوں سمیت متکبر تھی۔ گو اُنہیں خوراک کی کثرت اور آرام و سکون حاصل تھا تو بھی وہ مصیبت زدوں اور غریبوں کا سہارا نہیں بنتی تھیں۔ 50 وہ مغرور تھیں اور میری موجودگی میں ہی گھنونا کام کرتی تھیں۔ اِسی وجہ سے مَیں نے اُنہیں ہٹا دیا۔ تُو خود اِس کی گواہ ہے۔ 51 سامریہ پر بھی غور کر۔ جتنے گناہ تجھ سے سرزد ہوئے اُن کا آدھا حصہ بھی اُس سے نہ ہوا۔ اپنی بہنوں کی نسبت تُو نے کہیں زیادہ گھنونی حرکتیں کی ہیں۔ تیرے مقابلے میں تیری بہنیں فرشتے ہیں۔ 52 چنانچہ اب اپنی خجالت کو برداشت کر۔ کیونکہ اپنے گناہوں سے تُو اپنی بہنوں کی جگہ کھڑی ہو گئی ہے۔ تُو نے اُن سے کہیں زیادہ قابلِ گھن کام کئے ہیں، اور اب وہ تیرے مقابلے میں معصوم بچے لگتی ہیں۔ شرم کھا کھا کر اپنی رُسوائی کو برداشت کر، کیونکہ تجھ سے ایسے سنگین گناہ سرزد ہوئے ہیں کہ تیری بہنیں راست باز ہی لگتی ہیں۔

تو بھی رب وفادار رہے گا

53 لیکن ایک دن آئے گا جب مَیں سدوم، سامریہ، تجھے اور تم سب کی بیٹیوں کو بحال کروں گا۔ 54 تب تُو اپنی رُسوائی برداشت کر سکے گی اور اپنے سارے غلط کام پر شرم کھائے گی۔ سدوم اور سامریہ یہ دیکھ کر تسلی پائیں گی۔ 55 ہاں، تیری بہنیں سدوم اور سامریہ اپنی بیٹیوں سمیت دوبارہ قائم ہو جائیں گی۔ تُو بھی اپنی بیٹیوں سمیت دوبارہ قائم ہو جائے گی۔

56 پہلے تُو اِتنی مغرور تھی کہ اپنی بہن سدوم کا ذکر تک نہیں کرتی تھی۔ 57 لیکن پھر تیری اپنی بُرائی پر روشنی ڈالی گئی، اور اب تیری تمام پڑوسنیں تیرا ہی مذاق اُڑاتی ہیں، خواہ ادومی ہوں، خواہ فلستی۔ سب تجھے حقیر جانتی ہیں۔ 58 چنانچہ اب تجھے اپنی زناکاری اور مکروہ حرکتوں کا نتیجہ بُھگتنا پڑے گا۔ یہ رب کا فرمان ہے۔'

59 رب قادرِ مطلق فرماتا ہے، 'مَیں تجھے مناسب سزا دوں گا، کیونکہ تُو نے میرا وہ عہد توڑ کر اُس قسم کو حقیر جانا ہے جو مَیں نے تیرے ساتھ عہد باندھتے وقت کھائی تھی۔ 60 تو بھی مَیں وہ عہد یاد کروں گا جو مَیں نے تیری جوانی میں تیرے ساتھ باندھا تھا۔ نہ صرف یہ بلکہ مَیں تیرے ساتھ ابدی عہد قائم کروں گا۔ 61 تب تجھے وہ غلط کام یاد آئے گا جو پہلے تجھ

سے سرزد ہوا تھا، اور تجھے شرم آئے گی جب مَیں تیری بڑی اور چھوٹی بہنوں کو لے کر تیرے حوالے کروں گا تاکہ وہ تیری بیٹیاں بن جائیں۔ لیکن یہ سب کچھ اِس وجہ سے نہیں ہو گا کہ تُو عہد کے مطابق چلتی رہی ہے۔ [62] مَیں خود تیرے ساتھ اپنا عہد قائم کروں گا، اور تُو جان لے گی کہ مَیں ہی رب ہوں۔' [63] رب قادرِ مطلق فرماتا ہے، 'جب مَیں تیرے تمام گناہوں کو معاف کروں گا تب تجھے اُن کا خیال آ کر شرمندگی محسوس ہو گی، اور تُو شرم کے مارے گم صم رہے گی'۔"

انگور کی بیل اور عقاب کی تمثیل

17 رب مجھ سے ہم کلام ہوا، [2] "اے آدم زاد، اسرائیلی قوم کو پہیلی پیش کر، تمثیل سنا دے۔ [3] اُنہیں بتا، 'رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ ایک بڑا عقاب اُڑ کر ملکِ لبنان میں آیا۔ اُس کے بڑے بڑے پَر اور لمبے لمبے پنکھ تھے، اُس کے گھنے اور رنگین بال و پَر چمک رہے تھے۔ لبنان میں اُس نے ایک دیودار کے درخت کی چوٹی پکڑ لی [4] اور اُس کی سب سے اونچی شاخ کو توڑ کر تاجروں کے ملک میں لے گیا۔ وہاں اُس نے اُسے سوداگروں کے شہر میں لگا دیا۔ [5] پھر عقاب اسرائیل میں آیا اور وہاں سے کچھ بیج لے کر ایک بڑے دریا کے کنارے پر زرخیز زمین میں بو دیا۔ [6] تب انگور کی بیل پھوٹ نکلی جو زیادہ اونچی نہ ہوئی بلکہ چاروں طرف پھیلتی گئی۔ شاخوں کا رُخ عقاب کی طرف رہا جبکہ اُس کی جڑیں زمین میں دھنستی گئیں۔ چنانچہ اچھی بیل بن گئی جو پھوٹتی نئی شاخیں نکالتی گئی۔

[7] لیکن پھر ایک اَور بڑا عقاب آیا۔ اُس کے بھی بڑے بڑے پَر اور گھنے گھنے بال و پَر تھے۔ اب مَیں کیا دیکھتا ہوں، بیل دوسرے عقاب کی طرف رُخ کرنے لگتی ہے۔ اُس کی جڑیں اور شاخیں اُس کھیت میں نہ رہیں جس میں اُسے لگایا گیا تھا بلکہ وہ دوسرے عقاب سے پانی ملنے کی اُمید رکھ کر اُسی کی طرف پھیلنے لگی۔ [8] تعجب یہ تھا کہ اُسے اچھی زمین میں لگایا گیا تھا، جہاں اُسے کثرت کا پانی حاصل تھا۔ وہاں وہ خوب پھیل کر پھل لا سکتی تھی، وہاں وہ زبردست بیل بن سکتی تھی۔'

[9] اب رب قادرِ مطلق پوچھتا ہے، 'کیا بیل کی نشو و نما جاری رہے گی؟ ہرگز نہیں! کیا اُسے جڑ سے اُکھاڑ کر پھینکا نہیں جائے گا؟ ضرور! کیا اُس کا پھل چھین نہیں لیا جائے گا؟ بے شک بلکہ آخرکار اُس کی تازہ تازہ کونپلیں بھی سب کی سب مُرجھا کر ختم ہو جائیں گی۔ تب اُسے جڑ سے اُکھاڑنے کے لئے نہ زیادہ لوگوں، نہ طاقت کی ضرورت ہو گی۔ [10] گو اُسے لگایا گیا ہے تو بھی بیل کی نشو و نما جاری نہیں رہے گی۔ جوں ہی مشرقی لُو اُس پر چلے گی وہ مکمل طور پر مُرجھا جائے گی۔ جس کھیت میں اُسے لگایا گیا وہیں وہ ختم ہو جائے گی'۔"

[11] رب مجھ سے مزید ہم کلام ہوا، [12] "اِس سرکش قوم سے پوچھ، 'کیا تجھے اِس تمثیل کی سمجھ نہیں آئی؟' تب اُنہیں اِس کا مطلب سمجھا دے۔ 'بابل کے بادشاہ نے یروشلم پر حملہ کیا۔ وہ اُس کے بادشاہ اور افسروں کو گرفتار کر کے اپنے ملک میں لے گیا۔ [13] اُس نے یہوداہ کے شاہی خاندان میں سے ایک کو چن لیا اور اُس کے ساتھ عہد باندھ کر اُسے تخت پر بٹھا دیا۔ نئے بادشاہ نے بابل سے وفادار رہنے کی قسم کھائی۔ بابل کے بادشاہ نے یہوداہ کے راہنماؤں کو بھی جلاوطن کر دیا [14] تاکہ ملکِ یہوداہ اور اُس کا نیا بادشاہ کمزور رہ کر سرکش ہونے کے قابل نہ بنیں بلکہ اُس کے ساتھ عہد قائم رکھ کر

خود قائم رہیں۔ 15 تو بھی یہوداہ کا بادشاہ باغی ہو گیا اور اپنے قاصد مصر بھیجے تاکہ وہاں سے گھوڑے اور فوجی منگوائیں۔ کیا اُسے کامیابی حاصل ہو گی؟ کیا جس نے ایسی حرکتیں کی ہیں بچ نکلے گا؟ ہرگز نہیں! کیا جس نے عہد توڑ لیا ہے وہ بچے گا؟ ہرگز نہیں!

16 رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ میری حیات کی قسم، اُس شخص نے قسم کے تحت شاہِ بابل سے عہد باندھا ہے، لیکن اب اُس نے یہ قسم حقیر جان کر عہد کو توڑ ڈالا ہے۔ اِس لئے وہ بابل میں وفات پائے گا، اُس بادشاہ کے ملک میں جس نے اُسے تخت پر بٹھایا تھا۔ 17 جب بابل کی فوج یروشلم کے اردگرد پُشتے اور بُرج بنا کر اُس کا محاصرہ کرے گی تاکہ بہتوں کو مار ڈالے تو فرعون اپنی بڑی فوج اور متعدد فوجیوں کو لے کر اُس کی مدد کرنے نہیں آئے گا۔ 18 کیونکہ یہوداہ کے بادشاہ نے عہد کو توڑ کر وہ قسم حقیر جانی ہے جس کے تحت یہ باندھا گیا۔ گو اُس نے شاہِ بابل سے ہاتھ ملا کر عہد کی تصدیق کی تھی تو بھی بےوفا ہو گیا، اِس لئے وہ نہیں بچے گا۔ 19 رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ میری حیات کی قسم، اُس نے میرے ہی عہد کو توڑ ڈالا، میری ہی قسم کو حقیر جانا ہے۔ اِس لئے مَیں عہد توڑنے کے تمام نتائج اُس کے سر پر لاؤں گا۔ 20 مَیں اُس پر اپنا جال ڈال دوں گا، اُسے اپنے پھندے میں پکڑ لوں گا۔ چونکہ وہ مجھ سے بےوفا ہو گیا ہے اِس لئے مَیں اُسے بابل لے جا کر اُس کی عدالت کروں گا۔ 21 اُس کے بہترین فوجی سب مر جائیں گے، اور جتنے بچ جائیں گے وہ چاروں طرف منتشر ہو جائیں گے۔ تب تم جان لو گے کہ مَیں، رب نے یہ سب کچھ فرمایا ہے۔

22 رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ اب مَیں خود دیودار کے درخت کی چوٹی سے نرم و نازک کونپل توڑ کر اُسے ایک بلند و بالا پہاڑ پر لگا دوں گا۔ 23 اور جب مَیں اُسے اسرائیل کی بلندیوں پر لگا دوں گا تو اُس کی شاخیں پھوٹ نکلیں گی، اور وہ پھل لا کر شاندار درخت بنے گا۔ ہر قسم کے پرندے اُس میں بسیرا کریں گے، سب اُس کی شاخوں کے سائے میں پناہ لیں گے۔ 24 تب ملک کے تمام درخت جان لیں گے کہ مَیں رب ہوں۔ مَیں ہی اونچے درخت کو خاک میں ملا دیتا، اور مَیں ہی چھوٹے درخت کو بڑا بنا دیتا ہوں۔ مَیں ہی سایہ دار درخت کو سوکھنے دیتا اور مَیں ہی سوکھے درخت کو پھلنے پھولنے دیتا ہوں۔ یہ میرا، رب کا فرمان ہے، اور مَیں یہ کروں گا بھی‘۔“

ہر ایک کو صرف اپنے ہی اعمال کی سزا ملے گی

18 رب مجھ سے ہم کلام ہوا، 2 ”تم لوگ ملکِ اسرائیل کے لئے یہ کہاوت کیوں استعمال کرتے ہو، ’والدین نے کھٹے انگور کھائے، لیکن اُن کے بچوں ہی کے دانت کھٹے ہو گئے ہیں۔‘ 3 رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ میری حیات کی قسم، آئندہ تم یہ کہاوت اسرائیل میں استعمال نہیں کرو گے! 4 ہر انسان کی جان میری ہی ہے، خواہ باپ کی ہو یا بیٹے کی۔ جس نے گناہ کیا ہے صرف اُسی کو سزائے موت ملے گی۔

5 لیکن اُس راست باز کا معاملہ فرق ہے جو راستی اور انصاف کی راہ پر چلتے ہوئے 6 نہ اونچی جگہوں کی ناجائز قربانیاں کھاتا، نہ اسرائیلی قوم کے بُتوں کی پوجا کرتا ہے۔ نہ وہ اپنے پڑوسی کی بیوی کی بےحرمتی کرتا، نہ ماہواری کے دوران کسی عورت سے ہم بستر ہوتا ہے۔ 7 وہ کسی پر

ظلم نہیں کرتا۔ اگر کوئی ضمانت دے کر اُس سے قرضہ لے تو پیسے واپس ملنے پر وہ ضمانت واپس کر دیتا ہے۔ وہ چوری نہیں کرتا بلکہ بھوکوں کو کھانا کھلاتا اور ننگوں کو کپڑے پہناتا ہے۔ 8 وہ کسی سے بھی سود نہیں لیتا۔ وہ غلط کام کرنے سے گریز کرتا اور جھگڑنے والوں کا منصفانہ فیصلہ کرتا ہے۔ 9 وہ میرے قواعد کے مطابق زندگی گزارتا اور وفاداری سے میرے احکام پر عمل کرتا ہے۔ ایسا شخص راست باز ہے، اور وہ یقیناً زندہ رہے گا۔ یہ رب قادرِ مطلق کا فرمان ہے۔

10 اب فرض کرو کہ اُس کا ایک ظالم بیٹا ہے جو قاتل ہے اور وہ کچھ کرتا ہے 11 جس سے اُس کا باپ گریز کرتا تھا۔ وہ اونچی جگہوں کی ناجائز قربانیاں کھاتا، اپنے پڑوسی کی بیوی کی بے حرمتی کرتا، 12 غریبوں اور ضرورت مندوں پر ظلم کرتا اور چوری کرتا ہے۔ جب قرض دار قرضہ ادا کرے تو وہ اُسے ضمانت واپس نہیں دیتا۔ وہ بُتوں کی پوجا بلکہ کئی قسم کی مکروہ حرکتیں کرتا ہے۔ 13 وہ سود بھی لیتا ہے۔ کیا ایسا آدمی زندہ رہے گا؟ ہرگز نہیں! اِن تمام مکروہ حرکتوں کی بنا پر اُسے سزائے موت دی جائے گی۔ وہ خود اپنے گناہوں کا ذمہ دار ٹھہرے گا۔

14 لیکن فرض کرو کہ اِس بیٹے کے ہاں بیٹا پیدا ہو جائے۔ گو بیٹا سب کچھ دیکھتا ہے جو اُس کے باپ سے سرزد ہوتا ہے تو بھی وہ باپ کے غلط نمونے پر نہیں چلتا۔ 15 نہ وہ اونچی جگہوں کی ناجائز قربانیاں کھاتا، نہ اسرائیلی قوم کے بُتوں کی پوجا کرتا ہے۔ وہ اپنے پڑوسی کی بیوی کی بے حرمتی نہیں کرتا 16 اور کسی پر بھی ظلم نہیں کرتا۔ اگر کوئی ضمانت دے کر اُس سے قرضہ لے تو پیسے واپس ملنے پر وہ ضمانت لوٹا دیتا ہے۔ وہ چوری نہیں کرتا بلکہ بھوکوں کو کھانا کھلاتا اور ننگوں کو کپڑے پہناتا ہے۔ 17 وہ غلط کام کرنے سے گریز کر کے سود نہیں لیتا۔ وہ میرے قواعد کے مطابق زندگی گزارتا اور میرے احکام پر عمل کرتا ہے۔ ایسے شخص کو اپنے باپ کی سزا نہیں بُھگتنی پڑے گی۔ اُسے سزائے موت نہیں ملے گی، حالانکہ اُس کے باپ نے مذکورہ گناہ کئے ہیں۔ نہیں، وہ یقیناً زندہ رہے گا۔ 18 لیکن اُس کے باپ کو ضرور اُس کے گناہوں کی سزا ملے گی، وہ یقیناً مرے گا۔ کیونکہ اُس نے لوگوں پر ظلم کیا، اپنے بھائی سے چوری کی اور اپنی ہی قوم کے درمیان بُرا کام کیا۔

19 لیکن تم لوگ اعتراض کرتے ہو، 'بیٹا باپ کے قصور میں کیوں نہ شریک ہو؟ اُسے بھی باپ کی سزا بُھگتنی چاہئے۔' جواب یہ ہے کہ بیٹا تو راست باز اور انصاف کی راہ پر چلتا رہا ہے، وہ احتیاط سے میرے تمام احکام پر عمل کرتا رہا ہے۔ اِس لئے لازم ہے کہ وہ زندہ رہے۔ 20 جس سے گناہ سرزد ہوا ہے صرف اُسے ہی مرنا ہے۔ لٰہذا نہ بیٹے کو باپ کی سزا بُھگتنی پڑے گی، نہ باپ کو بیٹے کی۔ راست باز اپنی راست بازی کا اجر پائے گا، اور بے دین اپنی بے دینی کا۔

21 تو بھی اگر بے دین آدمی اپنے گناہوں کو ترک کرے اور میرے تمام قواعد کے مطابق زندگی گزار کر راست بازی اور انصاف کی راہ پر چل پڑے تو وہ یقیناً زندہ رہے گا، وہ مرے گا نہیں۔ 22 جتنے بھی غلط کام اُس سے سرزد ہوئے ہیں اُن کا حساب مَیں نہیں لوں گا بلکہ اُس کے راست باز چال چلن کا لحاظ کر کے اُسے زندہ رہنے دوں گا۔ 23 رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ کیا مَیں بے دین کی ہلاکت دیکھ کر خوش ہوتا ہوں؟ ہرگز نہیں، بلکہ مَیں چاہتا ہوں کہ وہ اپنی بُری راہوں کو چھوڑ کر زندہ رہے۔

24 اِس کے برعکس کیا راست باز زندہ رہے گا اگر وہ اپنی راست باز زندگی ترک کرے اور گناہ کر کے وہی قابلِ گھن حرکتیں کرنے لگے جو بےدین کرتے ہیں؟ ہرگز نہیں! جتنا بھی اچھا کام اُس نے کیا اُس کا مَیں خیال نہیں کروں گا بلکہ اُس کی بےوفائی اور گناہوں کا۔ اُن ہی کی وجہ سے اُسے سزائے موت دی جائے گی۔

25 لیکن تم لوگ دعویٰ کرتے ہو کہ جو کچھ رب کرتا ہے وہ ٹھیک نہیں۔ اے اسرائیلی قوم، سنو! یہ کیسی بات ہے کہ میرا عمل ٹھیک نہیں؟ اپنے ہی اعمال پر غور کرو! وہی درست نہیں۔ 26 اگر راست باز اپنی راست باز زندگی ترک کر کے گناہ کرے تو وہ اِس بنا پر مر جائے گا۔ اپنی ناراستی کی وجہ سے ہی وہ مر جائے گا۔ 27 اِس کے برعکس اگر بےدین اپنی بےدین زندگی ترک کر کے راستی اور انصاف کی راہ پر چلنے لگے تو وہ اپنی جان کو چھڑائے گا۔ 28 کیونکہ اگر وہ اپنا قصور تسلیم کر کے اپنے گناہوں سے منہ موڑ لے تو وہ مرے گا نہیں بلکہ زندہ رہے گا۔ 29 لیکن اسرائیلی قوم دعویٰ کرتی ہے کہ جو کچھ رب کرتا ہے وہ ٹھیک نہیں۔ اے اسرائیلی قوم، یہ کیسی بات ہے کہ میرا عمل ٹھیک نہیں؟ اپنے ہی اعمال پر غور کرو! وہی درست نہیں۔

30 اِس لئے رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ اے اسرائیل کی قوم، مَیں تیری عدالت کروں گا، ہر ایک کا اُس کے کاموں کے موافق فیصلہ کروں گا۔ چنانچہ خبردار! توبہ کر کے اپنی بےوفا حرکتوں سے منہ پھیرو، ورنہ تم گناہ میں پھنس کر گر جاؤ گے۔ 31 اپنے تمام غلط کام ترک کر کے نیا دل اور نئی روح اپنا لو۔ اے اسرائیلیو، تم کیوں مر جاؤ؟ 32 کیونکہ مَیں کسی کی موت سے خوش نہیں ہوتا۔ چنانچہ توبہ کرو، تب ہی تم زندہ رہو گے۔ یہ رب قادرِ مطلق کا فرمان ہے۔

اسرائیلی بزرگوں پر ماتمی گیت

19 اے نبی، اسرائیل کے رئیسوں پر ماتمی گیت گا،

2 'تیری ماں کتنی زبردست شیرنی تھی۔ جوان شیر ببروں کے درمیان ہی اپنا گھر بنا کر اُس نے اپنے بچوں کو پال لیا۔

3 ایک بچے کو اُس نے خاص تربیت دی۔ جب بڑا ہوا تو جانوروں کو پھاڑنا سیکھ لیا، بلکہ انسان بھی اُس کی خوراک بن گئے۔

4 اِس کی خبر دیگر اقوام تک پہنچی تو اُنہوں نے اُسے اپنے گڑھے میں پکڑ لیا۔ وہ اُس کی ناک میں کانٹے ڈال کر اُسے مصر میں گھسیٹ لے گئے۔

5 جب شیرنی کے اِس بچے پر سے اُمید جاتی رہی تو اُس نے دیگر بچوں میں سے ایک کو چن کر اُسے خاص تربیت دی۔

6 یہ بھی طاقت ور ہو کر دیگر شیروں میں گھومنے پھرنے لگا۔ اُس نے جانوروں کو پھاڑنا سیکھ لیا، بلکہ انسان بھی اُس کی خوراک بن گئے۔

7 اُن کے قلعوں کو گرا کر اُس نے اُن کے شہروں کو خاک میں ملا دیا۔ اُس کی دہاڑتی آواز سے ملک باشندوں سمیت خوف زدہ ہو گیا۔

8 تب اردگرد کے صوبوں میں بسنے والی اقوام اُس سے لڑنے آئیں۔ اُنہوں نے اپنا جال اُس پر ڈال دیا، اُسے اپنے گڑھے میں پکڑ لیا۔

9 وہ اُس کی گردن میں پٹا اور ناک میں کانٹے ڈال کر

اُسے شاہِ بابل کے پاس گھسیٹ لے گئے۔ وہاں اُسے قید میں ڈالا گیا تاکہ آئندہ اسرائیل کے پہاڑوں پر اُس کی گرجتی آواز سنائی نہ دے۔

10 تیری ماں پانی کے کنارے لگائی گئی انگور کی سی بیل تھی۔ بیل کثرت کے پانی کے باعث پھل دار اور شاخ دار تھی۔

11 اُس کی شاخیں اِتنی مضبوط تھیں کہ اُن سے شاہی عصا بن سکتے تھے۔ وہ باقی پودوں سے کہیں زیادہ اونچی تھی بلکہ اُس کی شاخیں دُور دُور تک نظر آتی تھیں۔

12 لیکن آخرکار لوگوں نے طیش میں آ کر اُسے اُکھاڑ کر پھینک دیا۔ مشرقی لُو نے اُس کا پھل مُرجھانے دیا۔ سب کچھ اُتارا گیا، لٰہذا وہ سوکھ گیا اور اُس کا مضبوط تنا نذرِ آتش ہوا۔

13 اب بیل کو ریگستان میں لگایا گیا ہے، وہاں جہاں خشک اور پیاسی زمین ہوتی ہے۔

14 اُس کے تنے کی ایک ٹہنی سے آگ نے نکل کر اُس کا پھل بھسم کر دیا۔ اب کوئی مضبوط شاخ نہیں رہی جس سے شاہی عصا بن سکے۔‘‘

درجِ بالا گیت ماتمی ہے اور آہ و زاری کرنے کے لئے استعمال ہوا ہے۔

اسرائیل کی مسلسل بےوفائی

20 یہوداہ کے بادشاہ یہویاکین کی جلاوطنی کے ساتویں سال میں اسرائیلی قوم کے کچھ بزرگ میرے پاس آئے تاکہ رب سے کچھ دریافت کریں۔ پانچویں مہینے کا دسواں دن[a] تھا۔ وہ میرے سامنے بیٹھ گئے۔ 2 تب رب مجھ سے ہم کلام ہوا، 3 ’’اے آدم زاد، اسرائیل کے بزرگوں کو بتا،

’رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ کیا تم مجھ سے دریافت کرنے آئے ہو؟ میری حیات کی قسم، مَیں تمہیں کوئی جواب نہیں دوں گا! یہ رب قادرِ مطلق کا فرمان ہے۔‘

4 اے آدم زاد، کیا تُو اُن کی عدالت کرنے کے لئے تیار ہے؟ پھر اُن کی عدالت کر! اُنہیں اُن کے باپ دادا کی قابلِ گھن حرکتوں کا احساس دلا۔ 5 اُنہیں بتا، ’رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ اسرائیلی قوم کو چنتے وقت مَیں نے اپنا ہاتھ اُٹھا کر اُس سے قسم کھائی۔ ملکِ مصر میں ہی مَیں نے اپنے آپ کو اُن پر ظاہر کیا اور قسم کھا کر کہا کہ مَیں رب تمہارا خدا ہوں۔ 6 یہ میرا اٹل وعدہ ہے کہ مَیں تمہیں مصر سے نکال کر ایک ملک میں پہنچا دوں گا جس کا جائزہ مَیں تمہاری خاطر لے چکا ہوں۔ یہ ملک دیگر تمام ممالک سے کہیں زیادہ خوب صورت ہے، اور اِس میں دودھ اور شہد کی کثرت ہے۔ 7 اُس وقت مَیں نے اسرائیلیوں سے کہا، ’’ہر ایک اپنے گھنونے بُتوں کو پھینک دے! مصر کے دیوتاؤں سے لپٹے نہ رہو، کیونکہ اُن سے تم اپنے آپ کو ناپاک کر رہے ہو۔ مَیں رب تمہارا خدا ہوں۔‘‘

8 لیکن وہ مجھ سے باغی ہوئے اور میری سننے کے لئے تیار نہ تھے۔ کسی نے بھی اپنے بُتوں کو نہ پھینکا بلکہ وہ اِن گھنونی چیزوں سے لپٹے رہے اور مصری دیوتاؤں کو ترک نہ کیا۔ یہ دیکھ کر مَیں وہیں مصر میں اپنا غضب اُن پر نازل کرنا چاہتا تھا۔ اُسی وقت مَیں اپنا غصہ اُن پر اُتارنا چاہتا تھا۔ 9 لیکن مَیں باز رہا، کیونکہ مَیں نہیں چاہتا تھا کہ

---

[a] 14 اگست۔

جن اقوام کے درمیان اسرائیلی رہتے تھے اُن کے سامنے میرے نام کی بے حرمتی ہو جائے۔ کیونکہ اُن قوموں کی موجودگی میں ہی مَیں نے اپنے آپ کو اسرائیلیوں پر ظاہر کر کے وعدہ کیا تھا کہ مَیں تمہیں مصر سے نکال لاؤں گا۔

[10] چنانچہ مَیں اُنہیں مصر سے نکال کر ریگستان میں لایا۔ [11] وہاں مَیں نے اُنہیں اپنی ہدایات دیں، وہ احکام جن کی پیروی کرنے سے انسان جیتا رہتا ہے۔ [12] مَیں نے اُنہیں سبت کا دن بھی عطا کیا۔ مَیں چاہتا تھا کہ آرام کا یہ دن میرے اُن کے ساتھ عہد کا نشان ہو، کہ اِس سے لوگ جان لیں کہ مَیں رب ہی اُنہیں مقدّس بناتا ہوں۔

[13] لیکن ریگستان میں بھی اسرائیلی مجھ سے باغی ہوئے۔ اُنہوں نے میری ہدایات کے مطابق زندگی نہ گزاری بلکہ میرے احکام کو مسترد کر دیا، حالانکہ انسان اُن کی پیروی کرنے سے ہی جیتا رہتا ہے۔ اُنہوں نے سبت کی بھی بڑی بے حرمتی کی۔ یہ دیکھ کر مَیں اپنا غضب اُن پر نازل کر کے اُنہیں وہیں ریگستان میں ہلاک کرنا چاہتا تھا۔ [14] تاہم مَیں باز رہا، کیونکہ مَیں نہیں چاہتا تھا کہ اُن اقوام کے سامنے میرے نام کی بے حرمتی ہو جائے جن کے دیکھتے دیکھتے مَیں اسرائیلیوں کو مصر سے نکال لایا تھا۔ [15] چنانچہ مَیں نے یہ کرنے کے بجائے اپنا ہاتھ اُٹھا کر قسم کھائی، ”مَیں تمہیں اُس ملک میں نہیں لے جاؤں گا جو مَیں نے تمہارے لئے مقرر کیا تھا، حالانکہ اُس میں دودھ اور شہد کی کثرت ہے اور وہ دیگر تمام ممالک کی نسبت کہیں زیادہ خوب صورت ہے۔ [16] کیونکہ تم نے میری ہدایات کو رد کر کے میرے احکام کے مطابق زندگی نہ گزاری بلکہ سبت کے دن کی بھی بے حرمتی کی۔ ابھی تک تمہارے دل بُتوں سے لپٹے رہتے ہیں۔“

[17] لیکن ایک بار پھر مَیں نے اُن پر ترس کھایا۔ نہ مَیں نے اُنہیں تباہ کیا، نہ پوری قوم کو ریگستان میں مٹا دیا۔ [18] ریگستان میں ہی مَیں نے اُن کے بیٹوں کو آگاہ کیا، ”اپنے باپ دادا کے قواعد کے مطابق زندگی مت گزارنا۔ نہ اُن کے احکام پر عمل کرو، نہ اُن کے بُتوں کی پوجا سے اپنے آپ کو ناپاک کرو۔ [19] مَیں رب تمہارا خدا ہوں۔ میری ہدایات کے مطابق زندگی گزارو اور احتیاط سے میرے احکام پر عمل کرو۔ [20] میرے سبت کے دن آرام کر کے اُنہیں مقدّس مانو تاکہ وہ میرے ساتھ بندھے ہوئے عہد کا نشان رہیں۔ تب تم جان لو گے کہ مَیں رب تمہارا خدا ہوں۔“

[21] لیکن یہ بچے بھی مجھ سے باغی ہوئے۔ نہ اُنہوں نے میری ہدایات کے مطابق زندگی گزاری، نہ احتیاط سے میرے احکام پر عمل کیا، حالانکہ انسان اُن کی پیروی کرنے سے ہی جیتا رہتا ہے۔ اُنہوں نے میرے سبت کے دنوں کی بھی بے حرمتی کی۔ یہ دیکھ کر مَیں اپنا غصہ اُن پر نازل کر کے اُنہیں وہیں ریگستان میں تباہ کرنا چاہتا تھا۔ [22] لیکن ایک بار پھر مَیں اپنے ہاتھ کو روک کر باز رہا، کیونکہ مَیں نہیں چاہتا تھا کہ اُن اقوام کے سامنے میرے نام کی بے حرمتی ہو جائے جن کے دیکھتے دیکھتے مَیں اسرائیلیوں کو مصر سے نکال لایا تھا۔ [23] چنانچہ مَیں نے یہ کرنے کے بجائے اپنا ہاتھ اُٹھا کر قسم کھائی، ”مَیں تمہیں دیگر اقوام و ممالک میں منتشر کروں گا، [24] کیونکہ تم نے میرے احکام کی پیروی نہیں کی بلکہ میری ہدایات کو رد کر دیا۔ گو مَیں نے سبت کا دن ماننے کا حکم دیا تھا تو بھی تم نے آرام کے اِس دن کی بے حرمتی کی۔ اور یہ بھی کافی نہیں تھا بلکہ تم اپنے باپ

دادا کے بُتوں کے بھی پیچھے لگے رہے۔‘‘

25 تب مَیں نے اُنہیں ایسے احکام دیئے جو اچھے نہیں تھے، ایسی ہدایات جو انسان کو جینے نہیں دیتیں۔ 26 نیز، مَیں نے ہونے دیا کہ وہ اپنے پہلوٹھوں کو قربان کر کے اپنے آپ کو ناپاک کریں۔ مقصد یہ تھا کہ اُن کے رونگٹے کھڑے ہو جائیں اور وہ جان لیں کہ مَیں ہی رب ہوں۔‘

27 چنانچہ اے آدم زاد، اسرائیلی قوم کو بتا، ’رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ تمہارے باپ دادا نے اِس میں بھی میری تکفیر کی کہ وہ مجھ سے بےوفا ہوئے۔ 28 مَیں نے تو اُن سے ملکِ اسرائیل دینے کی قسم کھا کر وعدہ کیا تھا۔ لیکن جوں ہی مَیں اُنہیں اُس میں لایا تو جہاں بھی کوئی اونچی جگہ یا سایہ دار درخت نظر آیا وہاں وہ اپنے جانوروں کو ذبح کرنے، طیش دلانے والی قربانیاں چڑھانے، خوشبو دار بخور جلانے اور مَے کی نذریں پیش کرنے لگے۔ 29 مَیں نے اُن کا سامنا کر کے کہا، ”یہ کس طرح کی اونچی جگہیں ہیں جہاں تم جاتے ہو؟“ آج تک یہ قربان گاہیں اونچی جگہیں کہلاتی ہیں۔‘

30 اے آدم زاد، اسرائیلی قوم کو بتا، ’رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ کیا تم اپنے باپ دادا کی حرکتیں اپنا کر اپنے آپ کو ناپاک کرنا چاہتے ہو؟ کیا تم بھی اُن کے گھنونے بُتوں کے پیچھے لگ کر زنا کرنا چاہتے ہو؟ 31 کیونکہ اپنے نذرانے پیش کرنے اور اپنے بچوں کو قربان کرنے سے تم اپنے آپ کو اپنے بُتوں سے آلودہ کرتے ہو۔ اے اسرائیلی قوم، آج تک یہی تمہارا رویہ ہے! تو پھر مَیں کیا کروں؟ کیا مجھے تمہیں جواب دینا چاہئے جب تم مجھ سے کچھ دریافت کرنے کے لئے آتے ہو؟ ہرگز نہیں! میری حیات کی قسم، مَیں تمہیں جواب میں کچھ نہیں بتاؤں گا۔ یہ رب قادرِ مطلق کا فرمان ہے۔

اللہ اپنی قوم کو واپس لائے گا

32 تم کہتے ہو، ”ہم دیگر قوموں کی مانند ہونا چاہتے، دنیا کے دوسرے ممالک کی طرح لکڑی اور پتھر کی چیزوں کی عبادت کرنا چاہتے ہیں۔“ گو یہ خیال تمہارے ذہنوں میں اُبھر آیا ہے، لیکن ایسا کبھی نہیں ہو گا۔ 33 رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ میری حیات کی قسم، مَیں بڑے غصے اور زور دار طریقے سے اپنی قدرت کا اظہار کر کے تم پر حکومت کروں گا۔ 34 مَیں بڑے غصے اور زور دار طریقے سے اپنی قدرت کا اظہار کر کے تمہیں اُن قوموں اور ممالک سے نکال کر جمع کروں گا جہاں تم منتشر ہو گئے ہو۔ 35 تب مَیں تمہیں اقوام کے ریگستان میں لا کر تمہارے رُوبرُو تمہاری عدالت کروں گا۔ 36 جس طرح مَیں نے تمہارے باپ دادا کی عدالت مصر کے ریگستان میں کی اُسی طرح تمہاری بھی عدالت کروں گا۔ یہ رب قادرِ مطلق کا فرمان ہے۔ 37 جس طرح گلہ بان بھیڑ بکریوں کو اپنی لاٹھی کے نیچے سے گزرنے دیتا ہے تاکہ اُنہیں گن لے اُسی طرح مَیں تمہیں اپنی لاٹھی کے نیچے سے گزرنے دوں گا اور تمہیں عہد کے بندھن میں شریک کروں گا۔ 38 جو بےوفا ہو کر مجھ سے باغی ہو گئے ہیں اُنہیں مَیں تم سے دُور کر دوں گا تاکہ تم پاک ہو جاؤ۔ اگرچہ مَیں اُنہیں بھی اُن دیگر ممالک سے نکال لاؤں گا جن میں وہ رہ رہے ہیں تو بھی وہ ملکِ اسرائیل میں داخل نہیں ہوں گے۔ تب تم جان لو گے کہ مَیں ہی رب ہوں۔

39 اے اسرائیلی قوم، تمہارے بارے میں رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ جاؤ، ہر ایک اپنے بُتوں کی

عبادت کرتا جائے! لیکن ایک وقت آئے گا جب تم ضرور میری سنو گے، جب تم اپنی قربانیوں اور بُتوں کی پوجا سے میرے مقدّس نام کی بے حرمتی نہیں کرو گے۔

40 کیونکہ رب فرماتا ہے کہ آئندہ پوری اسرائیلی قوم میرے مقدّس پہاڑ یعنی اسرائیل کے بلند پہاڑ صیون پر میری خدمت کرے گی۔ وہاں مَیں خوشی سے اُنہیں قبول کروں گا، اور وہاں مَیں تمہاری قربانیاں، تمہارے پہلے پھل اور تمہارے تمام مقدّس ہدیئے طلب کروں گا۔ 41 میرے تمہیں اُن اقوام اور ممالک سے نکال کر جمع کرنے کے بعد جن میں تم منتشر ہو گئے ہو تم اسرائیل میں مجھے قربانیاں پیش کرو گے، اور مَیں اُن کی خوشبو سونگھ کر خوشی سے تمہیں قبول کروں گا۔ یوں مَیں تمہارے ذریعے دیگر اقوام پر ظاہر کروں گا کہ مَیں قدوس خدا ہوں۔ 42 تب جب مَیں تمہیں ملکِ اسرائیل یعنی اُس ملک میں لاؤں گا جس کا وعدہ مَیں نے قسم کھا کر تمہارے باپ دادا سے کیا تھا تو تم جان لو گے کہ مَیں ہی رب ہوں۔ 43 وہاں تمہیں اپنا وہ چال چلن اور اپنی وہ حرکتیں یاد آئیں گی جن سے تم نے اپنے آپ کو ناپاک کر دیا تھا، اور تم اپنے تمام بُرے اعمال کے باعث اپنے آپ سے گھن کھاؤ گے۔ 44 اے اسرائیلی قوم، تم جان لو گے کہ مَیں رب ہوں جب مَیں اپنے نام کی خاطر نرمی سے تم سے پیش آؤں گا، حالانکہ تم اپنے بُرے سلوک اور تباہ کن حرکتوں کی وجہ سے سخت سزا کے لائق تھے۔ یہ رب قادرِ مطلق کا فرمان ہے‘۔“

جنگل میں آگ لگنے کی تمثیل

45 رب مجھ سے ہم کلام ہوا، 46 ”اے آدم زاد، جنوب کی طرف رُخ کر کے اُس کے خلاف نبوّت کر! دشتِ نجب کے جنگل کے خلاف نبوّت کر کے 47 اُسے بتا، ’رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ مَیں تجھ میں ایسی آگ لگانے والا ہوں جو تیرے تمام درختوں کو بھسم کرے گی، خواہ وہ ہرے بھرے یا سوکھے ہوئے ہوں۔ اِس آگ کے بھڑکتے شعلے نہیں بجھیں گے بلکہ جنوب سے لے کر شمال تک ہر چہرے کو جھُلسا دیں گے۔ 48 ہر ایک کو نظر آئے گا کہ یہ آگ میرے، رب کے ہاتھ نے لگائی ہے۔ یہ بجھے گی نہیں‘۔“

49 یہ سن کر مَیں بولا، ”اے قادرِ مطلق، یہ بتانے کا کیا فائدہ ہے؟ لوگ پہلے سے میرے بارے میں کہتے ہیں کہ یہ ہمیشہ ناقابلِ سمجھ تمثیلیں پیش کرتا ہے۔“

رب اسرائیل کے خلاف تلوار چلانے کو ہے

21 رب مجھ سے ہم کلام ہوا، 2 ”اے آدم زاد، یروشلم کی طرف رُخ کر کے مقدّس جگہوں اور ملکِ اسرائیل کے خلاف نبوّت کر! 3 ملک کو بتا، ’رب فرماتا ہے کہ اب مَیں تجھ سے نپٹ لوں گا! اپنی تلوار میان سے کھینچ کر مَیں تیرے تمام باشندوں کو مٹا دوں گا، خواہ راست باز ہوں یا بے دین۔ 4 کیونکہ مَیں راست بازوں کو بے دینوں سمیت مار ڈالوں گا، اِس لئے میری تلوار میان سے نکل کر جنوب سے لے کر شمال تک ہر شخص پر ٹوٹ پڑے گی۔ 5 تب تمام لوگوں کو پتا چلے گا کہ مَیں، رب نے اپنی تلوار کو میان سے کھینچ لیا ہے۔ تلوار مارتی رہے گی اور میان میں واپس نہیں آئے گی‘۔

6 اے آدم زاد، آہیں بھر بھر کر یہ پیغام سنا! لوگوں کے سامنے اِتنی تلخی سے آہ و زاری کر کہ کمر میں درد

ہونے لگے۔ 7 جب وہ تجھ سے پوچھیں، 'آپ کیوں کراہ رہے ہیں؟' تو اُنہیں جواب دے، 'مجھے ایک ہول ناک خبر کا علم ہے جو ابھی آنے والی ہے۔ جب یہاں پہنچے گی تو ہر ایک کی ہمت ٹوٹ جائے گی اور ہر ہاتھ بے حس و حرکت ہو جائے گا۔ ہر جان حوصلہ ہارے گی اور ہر گھٹنا ڈانواں ڈول ہو جائے گا۔ رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ اِس خبر کا وقت قریب آ گیا ہے، جو کچھ پیش آنا ہے وہ جلد ہی پیش آئے گا'۔''

8 رب ایک بار پھر مجھ سے ہم کلام ہوا، 9 ''اے آدم زاد، نبوّت کر کے لوگوں کو بتا،

'تلوار کو رگڑ رگڑ کر تیز کر دیا گیا ہے۔ 10 اب وہ قتل و غارت کے لئے تیار ہے، بجلی کی طرح چمکنے لگی ہے۔ ہم یہ دیکھ کر کس طرح خوش ہو سکتے ہیں؟ اے میرے بیٹے، تُو نے لاٹھی اور ہر تربیت کو حقیر جانا ہے۔ 11 چنانچہ تلوار کو تیز کروانے کے لئے بھیجا گیا تاکہ اُسے خوب استعمال کیا جا سکے۔ اب وہ رگڑ رگڑ کر تیز کی گئی ہے، اب وہ قاتل کے ہاتھ کے لئے تیار ہے۔'

12 اے آدم زاد، چیخ اُٹھ! واویلا کر! افسوس سے اپنا سینہ پیٹ! تلوار میری قوم اور اسرائیل کے بزرگوں کے خلاف چلنے لگی ہے، اور سب اُس کی زد میں آ جائیں گے۔ 13 کیونکہ قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ جانچ پڑتال کا وقت آ گیا ہے، اور لازم ہے کہ وہ آئے، کیونکہ تُو نے لاٹھی کی تربیت کو حقیر جانا ہے۔

14 چنانچہ اے آدم زاد، اب تالی بجا کر نبوّت کر! تلوار کو دو بلکہ تین بار اُن پر ٹوٹنے دے! کیونکہ قتل و غارت کی یہ مہلک تلوار قبضے تک مقتولوں میں گھونپی جائے گی۔ 15 مَیں نے تلوار کو اُن کے شہروں کے ہر دروازے پر کھڑا کر دیا ہے تاکہ آنے جانے والوں کو مار ڈالے، ہر دل ہمت ہارے اور متعدد افراد ہلاک ہو جائیں۔ افسوس! اُسے بجلی کی طرح چمکایا گیا ہے، وہ قتل و غارت کے لئے تیار ہے۔

16 اے تلوار، دائیں اور بائیں طرف گھومتی پھر، جس طرف بھی تُو مُڑے اُس طرف مارتی جا! 17 مَیں بھی تالیاں بجا کر اپنا غصہ اسرائیل پر اُتاروں گا۔ یہ میرا، رب کا فرمان ہے۔''

دو راستوں کا نقشہ، بابل کے ذریعے یروشلم کی تباہی

18 رب کا کلام مجھ پر نازل ہوا، 19 ''اے آدم زاد، نقشہ بنا کر اُس پر وہ دو راستے دکھا جو شاہِ بابل کی تلوار اختیار کر سکتی ہے۔ دونوں راستے ایک ہی ملک سے شروع ہو جائیں۔ جہاں یہ ایک دوسرے سے الگ ہو جاتے ہیں وہاں دو سائن بورڈ کھڑے کر جو دو مختلف شہروں کے راستے دکھائیں، 20 ایک عمونیوں کے شہر ربّہ کا اور دوسرا یہوداہ کے قلعہ بند شہر یروشلم کا۔

یہ وہ دو راستے ہیں جو شاہِ بابل کی تلوار اختیار کر سکتی ہے۔ 21 کیونکہ جہاں یہ دو راستے ایک دوسرے سے الگ ہو جاتے ہیں وہاں شاہِ بابل رُک کر معلوم کرے گا کہ کون سا راستہ اختیار کرنا ہے۔ وہ تیروں کے ذریعے قرعہ ڈالے گا، اپنے بُتوں سے اشارہ ملنے کی کوشش کرے گا اور کسی جانور کی کلیجی کا معائنہ کرے گا۔ 22 تب اُسے یروشلم کا راستہ اختیار کرنے کی ہدایت ملے گی، چنانچہ وہ اپنے فوجیوں کے ساتھ یروشلم کے پاس پہنچ کر قتل و غارت کا حکم دے گا۔ تب وہ زور سے جنگ کے نعرے لگا لگا کر شہر کو پُشتے سے گھیر لیں گے، محاصرے کے بُرج تعمیر کریں گے اور دروازوں کو توڑنے کی قلعہ شکن مشینیں کھڑی کریں گے۔ 23 جنہوں نے شاہِ بابل سے

وفاداری کی قسم کھائی ہے اُنہیں یہ پیش گوئی غلط لگے گی، لیکن وہ اُنہیں اُن کے قصور کی یاد دلا کر اُنہیں گرفتار کرے گا۔

24 چنانچہ رب قادرِ مطلق فرماتا ہے، 'تم لوگوں نے خود علانیہ طور پر بےوفا ہونے سے اپنے قصور کی یاد دلائی ہے۔ تمہارے تمام اعمال میں تمہارے گناہ نظر آتے ہیں۔ اِس لئے تم سے سختی سے نپٹا جائے گا۔

25 اے اسرائیل کے بگڑے ہوئے اور بےدین رئیس، اب وہ وقت آ گیا ہے جب تجھے حتمی سزا دی جائے گی۔ 26 رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ پگڑی کو اُتار، تاج کو دُور کر! اب سب کچھ اُلٹ جائے گا۔ ذلیل کو سرفراز اور سرفراز کو ذلیل کیا جائے گا۔

27 مَیں یروشلم کو ملبے کا ڈھیر، ملبے کا ڈھیر، ملبے کا ڈھیر بنا دوں گا۔ اور شہر اُس وقت تک نئے سرے سے تعمیر نہیں کیا جائے گا جب تک وہ نہ آئے جو حق دار ہے۔ اُسی کے حوالے مَیں یروشلم کروں گا۔'

عمونی بھی تلوار کی زد میں آئیں گے

28 اے آدم زاد، عمونیوں اور اُن کی لعن طعن کے جواب میں نبوّت کر! اُنہیں بتا،

'رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ تلوار قتل و غارت کے لئے میان سے کھینچ لی گئی ہے، اُسے رگڑ رگڑ کر تیز کیا گیا ہے تاکہ بجلی کی طرح چمکتے ہوئے مارتی جائے۔

29 تیرے نبیوں نے تجھے فریب دہ رویائیں اور جھوٹے پیغامات سنائے ہیں۔ لیکن تلوار بےدینوں کی گردن پر نازل ہونے والی ہے، کیونکہ وہ وقت آ گیا ہے جب اُنہیں حتمی سزا دی جائے۔

30 لیکن اِس کے بعد اپنی تلوار کو میان میں واپس ڈال، کیونکہ مَیں تجھے بھی سزا دوں گا۔ جہاں تُو پیدا ہوا، تیرے اپنے وطن میں مَیں تیری عدالت کروں گا۔ 31 مَیں اپنا غضب تجھ پر نازل کروں گا، اپنے قہر کی آگ تیرے خلاف بھڑکاؤں گا۔ مَیں تجھے ایسے وحشی آدمیوں کے حوالے کروں گا جو تباہ کرنے کا فن خوب جانتے ہیں۔ 32 تُو آگ کا ایندھن بن جائے گا، تیرا خون تیرے اپنے ملک میں بہہ جائے گا۔ آئندہ تجھے کوئی یاد نہیں کرے گا۔ کیونکہ یہ میرا، رب کا فرمان ہے'۔"

یروشلم خوں ریزی کا شہر ہے

22 رب کا کلام مجھ پر نازل ہوا، 2 "اے آدم زاد، کیا تُو یروشلم کی عدالت کرنے کے لئے تیار ہے؟ کیا تُو اِس قاتل شہر پر فیصلہ کرنے کے لئے مستعد ہے؟ پھر اُس پر اُس کی مکروہ حرکتیں ظاہر کر۔ 3 اُسے بتا،

'رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ اے یروشلم بیٹی، تیرا انجام قریب ہی ہے، اور یہ تیرا اپنا قصور ہے۔ کیونکہ تُو نے اپنے درمیان معصوموں کا خون بہایا اور اپنے لئے بُت بنا کر اپنے آپ کو ناپاک کر دیا ہے۔ 4 اپنی خوں ریزی سے تُو مجرم بن گئی ہے، اپنی بُت پرستی سے ناپاک ہو گئی ہے۔ تُو خود اپنی عدالت کا دن قریب لائی ہے۔ اِسی وجہ سے تیرا انجام قریب آ گیا ہے، اِسی لئے مَیں تجھے دیگر اقوام کی لعن طعن اور تمام ممالک کے مذاق کا نشانہ بنا دوں گا۔ 5 سب تجھ پر ٹھٹھا ماریں گے، خواہ وہ قریب ہوں یا دُور۔ تیرے نام پر داغ لگ گیا ہے، تجھ میں فساد حد سے زیادہ بڑھ گیا ہے۔

6 اسرائیل کا جو بھی بزرگ تجھ میں رہتا ہے وہ اپنی پوری طاقت سے خون بہانے کی کوشش کرتا ہے۔

[7] تیرے باشندے اپنے ماں باپ کو حقیر جانتے ہیں۔ وہ پردیسی پر سختی کر کے یتیموں اور بیواؤں پر ظلم کرتے ہیں۔ [8] جو مجھے مقدّس ہے اُسے تُو پاؤں تلے کچل دیتی ہے۔ تُو میرے سبت کے دنوں کی بےحرمتی بھی کرتی ہے۔

[9] تجھ میں ایسے تہمت لگانے والے ہیں جو خوں ریزی پر تُلے ہوئے ہیں۔ تیرے باشندے پہاڑوں کی ناجائز قربان گاہوں کے پاس قربانیاں کھاتے اور تیرے درمیان شرم ناک حرکتیں کرتے ہیں۔ [10] بیٹا ماں سے ہم بستر ہو کر باپ کی بےحرمتی کرتا ہے، شوہر ماہواری کے دوران بیوی سے صحبت کر کے اُس سے زیادتی کرتا ہے۔ [11] ایک اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرتا ہے جبکہ دوسرا اپنی بہو کی بےحرمتی اور تیسرا اپنی سگی بہن کی عصمت دری کرتا ہے۔ [12] تجھ میں ایسے لوگ ہیں جو رشوت کے عوض قتل کرتے ہیں۔ سود قابلِ قبول ہے، اور لوگ ایک دوسرے پر ظلم کر کے ناجائز نفع کماتے ہیں۔ رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ اے یروشلم، تُو مجھے سراسر بھول گئی ہے!

[13] تیرا ناجائز نفع اور تیرے بیچ میں خوں ریزی دیکھ کر مَیں غصے میں تالی بجاتا ہوں۔ [14] سوچ لے! جس دن مَیں تجھ سے نپٹوں گا تو کیا تیرا حوصلہ قائم اور تیرے ہاتھ مضبوط رہیں گے؟ یہ میرا، رب کا فرمان ہے، اور مَیں یہ کروں گا بھی۔ [15] مَیں تجھے دیگر اقوام و ممالک میں منتشر کر کے تیری ناپاکی دُور کروں گا۔ [16] پھر جب دیگر قوموں کے دیکھتے دیکھتے تیری بےحرمتی ہو جائے گی تب تُو جان لے گی کہ مَیں ہی رب ہوں'۔"

اسرائیلی قوم بھٹی میں دھات کا مَیل ہے

[17] رب مزید مجھ سے ہم کلام ہوا، [18] "اے آدم زاد، اسرائیلی قوم میرے نزدیک اُس مَیل کی مانند بن گئی ہے جو چاندی کو خالص کرنے کے بعد بھٹی میں باقی رہ جاتا ہے۔ سب کے سب اُس تانبے، ٹین، لوہے اور سیسے کی مانند ہیں جو بھٹی میں رہ جاتا ہے۔ وہ کچرا ہی ہیں۔ [19] چنانچہ رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ چونکہ تم بھٹی میں بچا ہوا مَیل ہو اِس لئے مَیں تمہیں یروشلم میں اکٹھا کر کے [20] بھٹی میں پھینک دوں گا۔ جس طرح چاندی، تانبے، لوہے، سیسے اور ٹین کی آمیزش کو تپتی بھٹی میں پھینکا جاتا ہے تاکہ پگھل جائے اُسی طرح مَیں تمہیں غصے میں اکٹھا کروں گا اور بھٹی میں پھینک کر پگھلا دوں گا۔ [21] مَیں تمہیں جمع کر کے آگ میں پھینک دوں گا اور بڑے غصے سے ہَوا دے کر تمہیں پگھلا دوں گا۔ [22] جس طرح چاندی بھٹی میں پگھل جاتی ہے اُسی طرح تم یروشلم میں پگھل جاؤ گے۔ تب تم جان لو گے کہ مَیں رب نے اپنا غضب تم پر نازل کیا ہے۔"

پوری قوم قصور وار ہے

[23] رب مجھ سے ہم کلام ہوا، [24] "اے آدم زاد، ملکِ اسرائیل کو بتا، 'غضب کے دن تجھ پر مینہ نہیں برسے گا بلکہ تُو بارش سے محروم رہے گا۔'

[25] ملک کے بیچ میں سازش کرنے والے راہنما شیر ببر کی مانند ہیں جو دہاڑتے دہاڑتے اپنا شکار پھاڑ لیتے ہیں۔ وہ لوگوں کو ہڑپ کر کے اُن کے خزانے اور قیمتی چیزیں چھین لیتے اور ملک کے درمیان ہی متعدد عورتوں کو بیوائیں بنا دیتے ہیں۔

[26] ملک کے امام میری شریعت سے زیادتی کر کے اُن چیزوں کی بےحرمتی کرتے ہیں جو مجھے مقدّس ہیں۔ نہ وہ مقدّس اور عام چیزوں میں امتیاز کرتے، نہ پاک اور

ناپاک اشیا کا فرق سکھاتے ہیں۔ نیز، وہ میرے سبت کے دن اپنی آنکھوں کو بند رکھتے ہیں تاکہ اُس کی بے حرمتی نظر نہ آئے۔ یوں اُن کے درمیان ہی میری بے حرمتی کی جاتی ہے۔

27 ملک کے درمیان کے بزرگ بھیڑیوں کی مانند ہیں جو اپنے شکار کو پھاڑ پھاڑ کر خون بہاتے اور لوگوں کو موت کے گھاٹ اُتارتے ہیں تاکہ ناروا نفع کمائیں۔

28 ملک کے نبی فریب دہ رویائیں اور جھوٹے پیغامات سنا کر لوگوں کے بُرے کاموں پر سفیدی پھیر دیتے ہیں تاکہ اُن کی غلطیاں نظر نہ آئیں۔ وہ کہتے ہیں، 'رب قادرِ مطلق فرماتا ہے' حالانکہ رب نے اُن پر کچھ نازل نہیں کیا ہوتا۔

29 ملک کے عام لوگ بھی ایک دوسرے کا استحصال کرتے ہیں۔ وہ ڈکیت بن کر غریبوں اور ضرورت مندوں پر ظلم کرتے اور پردیسیوں سے بدسلوکی کر کے اُن کا حق مارتے ہیں۔

30 اسرائیل میں مَیں ایسے آدمی کی تلاش میں رہا جو ملک کے لئے حفاظتی چاردیواری تعمیر کرے، جو میرے حضور آ کر دیوار کے رخنے میں کھڑا ہو جائے تاکہ مَیں ملک کو تباہ نہ کروں۔ لیکن مجھے ایک بھی نہ ملا جو اِس قابل ہو۔ 31 چنانچہ مَیں اپنا غضب اُن پر نازل کروں گا اور اُنہیں اپنے سخت قہر سے بھسم کروں گا۔ تب اُن کے غلط کاموں کا نتیجہ اُن کے اپنے سروں پر آئے گا۔ یہ رب قادرِ مطلق کا فرمان ہے۔"

بے حیا بہنیں اہولہ اور اہولیبہ

23 رب مجھ سے ہم کلام ہوا، 2 "اے آدم زاد، دو عورتوں کی کہانی سن لے۔ دونوں ایک ہی ماں کی بیٹیاں تھیں۔ 3 وہ ابھی جوان ہی تھیں جب مصر میں کسبی بن گئیں۔ وہیں مرد دونوں کنواریوں کی چھاتیاں سہلا کر اپنا دل بہلاتے تھے۔ 4 بڑی کا نام اہولہ اور چھوٹی کا نام اہولیبہ تھا۔ اہولہ سامریہ اور اہولیبہ یروشلم ہے۔ مَیں دونوں کا مالک بن گیا، اور دونوں کے بیٹے بیٹیاں پیدا ہوئے۔

5 گو مَیں اہولہ کا مالک تھا تو بھی وہ زنا کرنے لگی۔ شہوت سے بھر کر وہ جنگجو اسوریوں کے پیچھے پڑ گئی، اور یہی اُس کے عاشق بن گئے۔ 6 شاندار کپڑوں سے ملبّس یہ گورنر اور فوجی افسر اُسے بڑے پیارے لگے۔ سب خوب صورت جوان اور اچھے گھڑسوار تھے۔ 7 اسور کے چیدہ چیدہ بیٹوں سے اُس نے زنا کیا۔ جس کی بھی اُسے شہوت تھی اُس سے اور اُس کے بُتوں سے وہ ناپاک ہوئی۔ 8 لیکن اُس نے جوانی میں مصریوں کے ساتھ جو زناکاری شروع ہوئی وہ بھی نہ چھوڑی۔ وہی لوگ تھے جو اُس کے ساتھ اُس وقت ہم بستر ہوئے تھے جب وہ ابھی کنواری تھی، جنہوں نے اُس کی چھاتیاں سہلا کر اپنی گندی خواہشات اُس سے پوری کی تھیں۔

9 یہ دیکھ کر مَیں نے اُسے اُس کے اسوری عاشقوں کے حوالے کر دیا، اُن ہی کے حوالے جن کی شدید شہوت اُسے تھی۔ 10 اُن ہی سے اہولہ کی عدالت ہوئی۔ اُنہوں نے اُس کے کپڑے اُتار کر اُسے برہنہ کر دیا اور اُس کے بیٹے بیٹیوں کو اُس سے چھین لیا۔ اُسے خود اُنہوں نے تلوار سے مار ڈالا۔ یوں وہ دیگر عورتوں کے لئے عبرت انگیز مثال بن گئی۔

11 گو اُس کی بہن اہولیبہ نے یہ سب کچھ دیکھا تو بھی وہ شہوت اور زناکاری کے لحاظ سے اپنی بہن سے کہیں زیادہ آگے بڑھی۔ 12 وہ بھی شہوت کے مارے

اسوریوں کے پیچھے پڑ گئی۔ یہ خوب صورت جوان سب اُسے پیارے تھے، خواہ اسوری گورنر یا افسر، خواہ شاندار کپڑوں سے ملبّس فوجی یا اچھے گھڑسوار تھے۔ 13 مَیں نے دیکھا کہ اُس نے بھی اپنے آپ کو ناپاک کر دیا۔ اِس میں دونوں بیٹیاں ایک جیسی تھیں۔

14 لیکن اہولیبہ کی زناکارانہ حرکتیں کہیں زیادہ بُری تھیں۔ ایک دن اُس نے دیوار پر بابل کے مردوں کی تصویر دیکھی۔ تصویر لال رنگ سے کھینچی ہوئی تھی۔ 15 مردوں کی کمر میں پٹکا اور سر پر پگڑی بندھی ہوئی تھی۔ وہ بابل کے اُن افسروں کی مانند لگتے تھے جو رتھوں پر سوار لڑتے ہیں۔ 16 مردوں کی تصویر دیکھتے ہی اہولیبہ کے دل میں اُن کے لئے شدید آرزو پیدا ہوئی۔ چنانچہ اُس نے اپنے قاصدوں کو بابل بھیج کر اُنہیں آنے کی دعوت دی۔ 17 تب بابل کے مرد اُس کے پاس آئے اور اُس سے ہم بستر ہوئے۔ اپنی زناکاری سے اُنہوں نے اُسے ناپاک کر دیا۔ لیکن اُن سے ناپاک ہونے کے بعد اُس نے تنگ آ کر اپنا منہ اُن سے پھیر لیا۔

18 جب اُس نے کھلے طور پر اُن سے زنا کر کے اپنی برہنگی سب پر ظاہر کی تو مَیں نے تنگ آ کر اپنا منہ اُس سے پھیر لیا، بالکل اُسی طرح جس طرح مَیں نے اپنا منہ اُس کی بہن سے بھی پھیر لیا تھا۔ 19 لیکن یہ بھی اُس کے لئے کافی نہ تھا بلکہ اُس نے اپنی زناکاری میں مزید اضافہ کیا۔ اُسے جوانی کے دن یاد آئے جب وہ مصر میں کسبی تھی۔ 20 وہ شہوت کے مارے پہلے عاشقوں کی آرزو کرنے لگی، اُن سے جو گدھوں اور گھوڑوں کی سی جنسی طاقت رکھتے تھے۔ 21 کیونکہ تُو اپنی جوانی کی زناکاری دہرانے کی متمنی تھی۔ تُو ایک بار پھر اُن سے ہم بستر ہونا چاہتی تھی جو مصر میں تیری چھاتیاں سہلا کر اپنا دل بہلاتے تھے۔

22 چنانچہ رب قادرِ مطلق فرماتا ہے، 'اے اہولیبہ، مَیں تیرے عاشقوں کو تیرے خلاف کھڑا کروں گا۔ جن سے تُو نے تنگ آ کر اپنا منہ پھیر لیا تھا اُنہیں مَیں چاروں طرف سے تیرے خلاف لاؤں گا۔ 23 بابل، کسدیوں، فقود، شوع اور قوع کے فوجی مل کر تجھ پر ٹوٹ پڑیں گے۔ گھڑسوار اسوری بھی اُن میں شامل ہوں گے، ایسے خوب صورت جوان جو سب گورنر، افسر، رتھ سوار فوجی اور اونچے طبقے کے افراد ہوں گے۔ 24 شمال سے وہ رتھوں اور مختلف قوموں کے متعدد فوجیوں سمیت تجھ پر حملہ کریں گے۔ وہ تجھے یوں گھیر لیں گے کہ ہر طرف چھوٹی اور بڑی ڈھالیں، ہر طرف خود نظر آئیں گے۔ مَیں تجھے اُن کے حوالے کر دوں گا تاکہ وہ تجھے سزا دے کر اپنے قوانین کے مطابق تیری عدالت کریں۔ 25 تُو میری غیرت کا تجربہ کرے گی، کیونکہ یہ لوگ غصے میں تجھ سے نپٹ لیں گے۔ وہ تیری ناک اور کانوں کو کاٹ ڈالیں گے اور بچے ہوؤں کو تلوار سے موت کے گھاٹ اُتاریں گے۔ تیرے بیٹے بیٹیوں کو وہ لے جائیں گے، اور جو کچھ اُن کے پیچھے رہ جائے وہ بھسم ہو جائے گا۔ 26 وہ تیرے لباس اور تیرے زیورات کو تجھ پر سے اُتاریں گے۔

27 یوں مَیں تیری وہ فحاشی اور زناکاری روک دوں گا جس کا سلسلہ تُو نے مصر میں شروع کیا تھا۔ تب نہ تُو آرزومند نظروں سے اِن چیزوں کی طرف دیکھے گی، نہ مصر کو یاد کرے گی۔ 28 کیونکہ رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ مَیں تجھے اُن کے حوالے کرنے کو ہوں جو تجھ سے نفرت کرتے ہیں، اُن کے حوالے جن سے تُو نے تنگ آ کر اپنا منہ پھیر لیا تھا۔ 29 وہ بڑی نفرت

سے تیرے ساتھ پیش آئیں گے۔ جو کچھ تُو نے محنت سے کمایا اُسے وہ چھین کر تجھے ننگی اور برہنہ چھوڑیں گے۔ تب تیری زناکاری کا شرم ناک انجام اور تیری فحاشی سب پر ظاہر ہو جائے گی۔ 30 تب تجھے اِس کا اجر ملے گا کہ تُو قوموں کے پیچھے پڑ کر زنا کرتی رہی، کہ تُو نے اُن کے بُتوں کی پوجا کر کے اپنے آپ کو ناپاک کر دیا ہے۔

31 تُو اپنی بہن کے نمونے پر چل پڑی، اِس لئے مَیں تجھے وہی پیالہ پلاؤں گا جو اُسے پینا پڑا۔ 32 رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ تجھے اپنی بہن کا پیالہ پینا پڑے گا جو بڑا اور گہرا ہے۔ اور تُو اُس وقت تک اُسے پیتی رہے گی جب تک مذاق اور لعن طعن کا نشانہ نہ بن گئی ہو۔ 33 دہشت اور تباہی کا پیالہ پی پی کر تُو مدہوشی اور دُکھ سے بھر جائے گی۔ تُو اپنی بہن سامریہ کا یہ پیالہ 34 آخری قطرے تک پی لے گی، پھر پیالے کو پاش پاش کر کے اُس کے ٹکڑے چبا لے گی اور اپنے سینے کو پھاڑ لے گی۔' یہ رب قادرِ مطلق کا فرمان ہے۔ 35 رب قادرِ مطلق فرماتا ہے، 'تُو نے مجھے بھول کر اپنا منہ مجھ سے پھیر لیا ہے۔ اب تجھے اپنی فحاشی اور زناکاری کا نتیجہ بُھگتنا پڑے گا'۔''

36 رب مزید مجھ سے ہم کلام ہوا، ''اے آدم زاد، کیا تُو اہولہ اور اہولیبہ کی عدالت کرنے کے لئے تیار ہے؟ پھر اُن پر اُن کی مکروہ حرکتیں ظاہر کر۔ 37 اُن سے دو جرم سرزد ہوئے ہیں، زنا اور قتل۔ اُنہوں نے بُتوں سے زنا کیا اور اپنے بچوں کو جلا کر اُنہیں کھلایا، اُن بچوں کو جو اُنہوں نے میرے ہاں جنم دیئے تھے۔ 38 لیکن یہ اُن کے لئے کافی نہیں تھا۔ ساتھ ساتھ اُنہوں نے میرا مقدِس ناپاک اور میرے سبت کے دنوں کی بے حرمتی کی۔ 39 کیونکہ جب کبھی وہ اپنے بچوں کو اپنے بُتوں کے حضور قربان کرتی تھیں اُسی دن وہ میرے گھر میں آ کر اُس کی بے حرمتی کرتی تھیں۔ میرے ہی گھر میں وہ ایسی حرکتیں کرتی تھیں۔

40 یہ بھی اِن دو بہنوں کے لئے کافی نہیں تھا بلکہ آدمیوں کی تلاش میں اُنہوں نے اپنے قاصدوں کو دُور دُور تک بھیج دیا۔ جب مرد پہنچے تو تُو نے اُن کے لئے نہا کر اپنی آنکھوں میں سُرمہ لگایا اور اپنے زیورات پہن لئے۔ 41 پھر تُو شاندار صوفے پر بیٹھ گئی۔ تیرے سامنے میز تھی جس پر تُو نے میرے لئے مخصوص بخور اور تیل رکھا تھا۔ 42 ریگستان سے سِبا کے متعدد آدمی لائے گئے تو شہر میں شور مچ گیا، اور لوگوں نے سکون کا سانس لیا۔ آدمیوں نے دونوں بہنوں کے بازوؤں میں کڑے پہنائے اور اُن کے سروں پر شاندار تاج رکھے۔ 43 تب مَیں نے زناکاری سے گھِسی پھٹی عورت کے بارے میں کہا، 'اب وہ اُس کے ساتھ زنا کریں، کیونکہ وہ زناکار ہی ہے۔' 44 ایسا ہی ہوا۔ مرد اُن بے حیا بہنوں اہولہ اور اہولیبہ سے یوں ہم بستر ہوئے جس طرح کسبیوں سے۔

45 لیکن راست باز آدمی اُن کی عدالت کر کے اُنہیں زنا اور قتل کے مجرم ٹھہرائیں گے۔ کیونکہ دونوں بہنیں زناکار اور قاتل ہی ہیں۔ 46 رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ اُن کے خلاف جلوس نکال کر اُنہیں دہشت اور لُوٹ مار کے حوالے کرو۔ 47 لوگ اُنہیں سنگسار کر کے تلوار سے ٹکڑے ٹکڑے کریں، وہ اُن کے بیٹے بیٹیوں کو مار ڈالیں اور اُن کے گھروں کو نذرِ آتش کریں۔

48 یوں مَیں ملک میں زناکاری ختم کروں گا۔ اِس سے تمام عورتوں کو تنبیہ ملے گی کہ وہ تمہارے شرم ناک

نمونے پر نہ چلیں۔ 49 تمہیں زناکاری اور بُت پرستی کی مناسب سزا ملے گی۔ تب تم جان لو گی کہ مَیں رب قادرِ مطلق ہوں۔“

یروشلم آگ پر زنگ آلودہ دیگ ہے

24 یہویاکین بادشاہ کی جلاوطنی کے نویں سال میں رب کا کلام مجھ پر نازل ہوا۔ دسویں مہینے کا دسواں دن[a] تھا۔ پیغام یہ تھا، 2 ”اے آدم زاد، اِسی دن کی تاریخ لکھ لے، کیونکہ اِسی دن شاہِ بابل یروشلم کا محاصرہ کرنے لگا ہے۔ 3 پھر اِس سرکش قوم اسرائیل کو تمثیل پیش کر کے بتا،

’رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ آگ پر دیگ رکھ کر اُس میں پانی ڈال دے۔ 4 پھر اُسے بہترین گوشت سے بھر دے۔ ران اور شانے کے ٹکڑے، نیز بہترین ہڈیاں اُس میں ڈال دے۔ 5 صرف بہترین بھیڑوں کا گوشت استعمال کر۔ دھیان دے کہ دیگ کے نیچے آگ زور سے بھڑکتی رہے۔ گوشت کو ہڈیوں سمیت خوب پکنے دے۔

6 رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ یروشلم پر افسوس جس میں اِتنا خون بہایا گیا ہے! یہ شہر دیگ ہے جس میں زنگ لگا ہے، ایسا زنگ جو اُترتا نہیں۔ اب گوشت کے ٹکڑوں کو یکے بعد دیگرے دیگ سے نکال دے۔ اُنہیں کسی ترتیب سے مت نکالنا بلکہ قرعہ ڈالے بغیر نکال دے۔

7 جو خون یروشلم نے بہایا وہ اب تک اُس میں موجود ہے۔ کیونکہ وہ مٹی پر نہ گرا جو اُسے جذب کر سکتی بلکہ ننگی چٹان پر۔ 8 مَیں نے خود یہ خون ننگی چٹان پر بہنے دیا تاکہ وہ چھپ نہ جائے بلکہ میرا غضب یروشلم پر نازل ہو جائے اور مَیں بدلہ لوں۔

9 رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ یروشلم پر افسوس جس نے اِتنا خون بہایا ہے! مَیں بھی تیرے نیچے لکڑی کا بڑا ڈھیر لگاؤں گا۔ 10 آ، لکڑی کا بڑا ڈھیر کر کے آگ لگا دے۔ گوشت کو خوب پکا، پھر شوربہ نکال کر ہڈیوں کو بھسم ہونے دے۔ 11 اِس کے بعد خالی دیگ کو جلتے کوئلوں پر رکھ دے تاکہ پیتل گرم ہو کر تمتمانے لگے اور دیگ میں مَیل پگھل جائے، اُس کا زنگ اُتر جائے۔

12 لیکن بےفائدہ! اِتنا زنگ لگا ہے کہ وہ آگ میں بھی نہیں اُترتا۔

13 اے یروشلم، اپنی بےحیا حرکتوں سے تُو نے اپنے آپ کو ناپاک کر دیا ہے۔ اگرچہ مَیں خود تجھے پاک صاف کرنا چاہتا تھا تو بھی تُو پاک صاف نہ ہوئی۔ اب تُو اُس وقت تک پاک نہیں ہو گی جب تک مَیں اپنا پورا غصہ تجھ پر اُتار نہ لوں۔ 14 میرے رب کا یہ فرمان پورا ہونے والا ہے، اور مَیں دھیان سے اُسے عمل میں لاؤں گا۔ نہ مَیں تجھ پر ترس کھاؤں گا، نہ رحم کروں گا۔ مَیں تیرے چال چلن اور اعمال کے مطابق تیری عدالت کروں گا۔‘ یہ رب قادرِ مطلق کا فرمان ہے۔“

بیوی کی وفات پر حزقی ایل ماتم نہ کرے

15 رب مجھ سے ہم کلام ہوا، 16 ”اے آدم زاد، مَیں تجھ سے اچانک تیری آنکھ کا تارا چھین لوں گا۔ لیکن لازم ہے کہ تُو نہ آہ و زاری کرے، نہ آنسو بہائے۔ 17 بےشک چپکے سے کراہتا رہ، لیکن اپنی عزیزہ کے لئے علانیہ ماتم نہ کر۔ نہ سر سے پگڑی اُتار اور نہ

[a] 15 جنوری۔

پاؤں سے جوتے۔ نہ داڑھی کو ڈھانپنا، نہ جنازے کا کھانا کھا۔“

18 صبح کو مَیں نے قوم کو یہ پیغام سنایا، اور شام کو میری بیوی انتقال کر گئی۔ اگلی صبح مَیں نے وہ کچھ کیا جو رب نے مجھے کرنے کو کہا تھا۔ 19 یہ دیکھ کر لوگوں نے مجھ سے پوچھا، ”آپ کے رویے کا ہمارے ساتھ کیا تعلق ہے؟ ذرا ہمیں بتائیں۔“

20 مَیں نے جواب دیا، ”رب نے مجھے 21 آپ اسرائیلیوں کو یہ پیغام سنانے کو کہا، ’رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ میرا گھر تمہارے نزدیک پناہ گاہ ہے جس پر تم فخر کرتے ہو۔ لیکن یہ مقدِس جو تمہاری آنکھ کا تارا اور جان کا پیارا ہے تباہ ہونے والا ہے۔ مَیں اُس کی بےحرمتی کرنے کو ہوں۔ اور تمہارے جتنے بیٹے بیٹیاں یروشلم میں پیچھے رہ گئے تھے وہ سب تلوار کی زد میں آ کر مر جائیں گے۔ 22 تب تم وہ کچھ کرو گے جو حِزقی ایل اِس وقت کر رہا ہے۔ نہ تم اپنی داڑھیوں کو ڈھانپو گے، نہ جنازے کا کھانا کھاؤ گے۔ 23 نہ تم سر سے پگڑی، نہ پاؤں سے جوتے اُتارو گے۔ تمہارے ہاں نہ ماتم کا شور، نہ رونے کی آواز سنائی دے گی بلکہ تم اپنے گناہوں کے سبب سے ضائع ہوتے جاؤ گے۔ تم چپکے سے ایک دوسرے کے ساتھ بیٹھ کر کراہتے رہو گے۔ 24 حِزقی ایل تمہارے لئے نشان ہے۔ جو کچھ وہ اِس وقت کر رہا ہے وہ تم بھی کرو گے۔ تب تم جان لو گے کہ مَیں رب قادرِ مطلق ہوں‘۔“

25 رب مزید مجھ سے ہم کلام ہوا، ”اے آدم زاد، یہ گھر اسرائیلیوں کے نزدیک پناہ گاہ ہے جس کے بارے میں وہ خاص خوشی محسوس کرتے ہیں، جس پر وہ فخر کرتے ہیں۔ لیکن مَیں یہ مقدِس جو اُن کی آنکھ کا تارا اور جان کا پیارا ہے اُن سے چھین لوں گا اور ساتھ ساتھ اُن کے بیٹے بیٹیوں کو بھی۔ جس دن یہ پیش آئے گا 26 اُس دن ایک آدمی بچ کر تجھے اِس کی خبر پہنچائے گا۔ 27 اُسی وقت تُو دوبارہ بول سکے گا۔ تُو گونگا نہیں رہے گا بلکہ اُس سے باتیں کرنے لگے گا۔ یوں تُو اسرائیلیوں کے لئے نشان ہو گا۔ تب وہ جان لیں گے کہ مَیں ہی رب ہوں۔“

عمونیوں کا ملک اُن سے چھین لیا جائے گا

25 رب مجھ سے ہم کلام ہوا، 2 ”اے آدم زاد، عمونیوں کے ملک کی طرف رُخ کر کے اُن کے خلاف نبوّت کر۔ 3 اُنہیں بتا، ’سنو رب قادرِ مطلق کا کلام! وہ فرماتا ہے کہ اے عمون بیٹی، تُو نے خوش ہو کر قہقہہ لگایا جب میرے مقدِس کی بےحرمتی ہوئی، ملکِ اسرائیل تباہ ہوا اور یہوداہ کے باشندے جلاوطن ہوئے۔ 4 اِس لئے مَیں تجھے مشرقی قبیلوں کے حوالے کروں گا جو اپنے ڈیرے تجھ میں لگا کر پوری بستیاں قائم کریں گے۔ وہ تیرا ہی پھل کھائیں گے، تیرا ہی دودھ پئیں گے۔ 5 ربّہ شہر کو مَیں اونٹوں کی چراگاہ میں بدل دوں گا اور ملکِ عمون کو بھیڑ بکریوں کی آرام گاہ بنا دوں گا۔ تب تم جان لو گے کہ مَیں ہی رب ہوں۔

6 کیونکہ رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ تُو نے تالیاں بجا بجا کر اور پاؤں زمین پر مار مار کر اسرائیل کے انجام پر اپنی دلی خوشی کا اظہار کیا۔ تیری اسرائیل کے لئے حقارت صاف طور پر نظر آئی۔ 7 اِس لئے مَیں اپنا ہاتھ تیرے خلاف بڑھا کر تجھے دیگر اقوام کے حوالے کر دوں گا تاکہ وہ تجھے لُوٹ لیں۔ مَیں تجھے یوں مٹا دوں

گا کہ اقوام و ممالک میں تیرا نام و نشان تک نہیں رہے گا۔ تب تُو جان لے گی کہ مَیں ہی رب ہوں‘۔“

موآب کے شہر تباہ ہو جائیں گے

8 ”رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ موآب اور سعیر اسرائیل کا مذاق اُڑا کر کہتے ہیں، ’لو، دیکھو یہوداہ کے گھرانے کا حال! اب وہ بھی باقی قوموں کی طرح بن گیا ہے۔‘ 9 اِس لئے مَیں موآب کی پہاڑی ڈھلانوں کو اُن کے شہروں سے محروم کروں گا۔ ملک کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک ایک بھی آبادی نہیں رہے گی۔ گو موآبی اپنے شہروں بیت یسیموت، بعل معون اور قِریَتائم پر خاص فخر کرتے ہیں، لیکن وہ بھی زمین بوس ہو جائیں گے۔ 10 عمون کی طرح مَیں موآب کو بھی مشرقی قبیلوں کے حوالے کروں گا۔ آخرکار اقوام میں عمونیوں کی یاد تک نہیں رہے گی، 11 اور موآب کو بھی مجھ سے مناسب سزا ملے گی۔ تب وہ جان لیں گے کہ مَیں ہی رب ہوں۔“

اللہ ادومیوں سے انتقام لے گا

12 ”رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ یہوداہ سے انتقام لینے سے ادوم نے سنگین گناہ کیا ہے۔ 13 اِس لئے مَیں اپنا ہاتھ ادوم کے خلاف بڑھا کر اُس کے انسان و حیوان کو مار ڈالوں گا، اور وہ تلوار سے مارے جائیں گے۔ تیمان سے لے کر ددان تک یہ ملک ویران و سنسان ہو جائے گا۔ یہ رب قادرِ مطلق کا فرمان ہے۔ 14 رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ اپنی قوم کے ہاتھوں مَیں ادوم سے بدلہ لوں گا، اور اسرائیل میرے غضب اور قہر کے مطابق ہی ادوم سے نپٹ لے گا۔ تب وہ میرا انتقام جان لیں گے۔“

فلستیوں کا خاتمہ

15 ”رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ فلستیوں نے بڑے ظلم کے ساتھ یہوداہ سے بدلہ لیا ہے۔ اُنہوں نے اُس پر اپنی دلی حقارت اور دائمی دشمنی کا اظہار کیا اور انتقام لے کر اُسے تباہ کرنے کی کوشش کی۔ 16 اِس لئے رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ مَیں اپنا ہاتھ فلستیوں کے خلاف بڑھانے کو ہوں۔ مَیں اِن کریتیوں اور ساحلی علاقے کے بچے ہوؤں کو مٹا دوں گا۔ 17 مَیں اپنا غضب اُن پر نازل کر کے سختی سے اُن سے بدلہ لوں گا۔ تب وہ جان لیں گے کہ مَیں ہی رب ہوں۔“

صور کا ستیاناس

26 یہویاکین بادشاہ کی جلاوطنی کے 11ویں سال میں رب مجھ سے ہم کلام ہوا۔ مہینے کا پہلا دن تھا۔ 2 ”اے آدم زاد، صور بیٹی یروشلم کی تباہی دیکھ کر خوش ہوئی ہے۔ وہ کہتی ہے، ’لو، اقوام کا دروازہ ٹوٹ گیا ہے! اب مَیں ہی اِس کی ذمہ داریاں نبھاؤں گی۔ اب جب یروشلم ویران ہے تو مَیں ہی فروغ پاؤں گی۔‘

3 جواب میں رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ اے صور، مَیں تجھ سے نپٹ لوں گا! مَیں متعدد قوموں کو تیرے خلاف بھیجوں گا۔ سمندر کی زبردست موجوں کی طرح وہ تجھ پر ٹوٹ پڑیں گی۔ 4 وہ صور شہر کی فصیل کو ڈھا کر اُس کے بُرجوں کو خاک میں ملا دیں گی۔ تب مَیں اُسے اِتنے زور سے جھاڑ دوں گا کہ مٹی تک نہیں رہے گی۔ خالی چٹان ہی نظر آئے گی۔ 5 رب

قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ وہ سمندر کے درمیان ایسی جگہ رہے گی جہاں مچھیرے اپنے جالوں کو سُکھانے کے لئے بچھا دیں گے۔ دیگر اقوام اُسے لُوٹ لیں گی، 6 اور خشکی پر اُس کی آبادیاں تلوار کی زد میں آ جائیں گی۔ تب وہ جان لیں گے کہ مَیں ہی رب ہوں۔

7 کیونکہ رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ مَیں بابل کے بادشاہ نبوکدنضر کو تیرے خلاف بھیجوں گا جو گھوڑے، رتھ، گھڑسوار اور بڑی فوج لے کر شمال سے تجھ پر حملہ کرے گا۔ 8 خشکی پر تیری آبادیوں کو وہ تلوار سے تباہ کرے گا، پھر پُشتے اور بُرجوں سے تجھے گھیر لے گا۔ اُس کے فوجی اپنی ڈھالیں اُٹھا کر تجھ پر حملہ کریں گے۔ 9 بادشاہ اپنی قلعہ شکن مشینوں سے تیری فصیل کو ڈھا دے گا اور اپنے آلات سے تیرے بُرجوں کو گرا دے گا۔ 10 جب اُس کے بے شمار گھوڑے چل پڑیں گے تو اِتنی گرد اُڑ جائے گی کہ تُو اُس میں ڈوب جائے گی۔ جب بادشاہ تیری فصیل کو توڑ توڑ کر تیرے دروازوں میں داخل ہو گا تو تیری دیواریں گھوڑوں اور رتھوں کے شور سے لرز اُٹھیں گی۔ 11 اُس کے گھوڑوں کے کُھر تیری تمام گلیوں کو کچل دیں گے، اور تیرے باشندے تلوار سے مر جائیں گے، تیرے مضبوط ستون زمین بوس ہو جائیں گے۔ 12 دشمن تیری دولت چھین لیں گے اور تیری تجارت کا مال لُوٹ لیں گے۔ وہ تیری دیواروں کو گرا کر تیری شاندار عمارتوں کو مسمار کریں گے، پھر تیرے پتھر، لکڑی اور ملبہ سمندر میں پھینک دیں گے۔ 13 مَیں تیرے گیتوں کا شور بند کروں گا۔ آئندہ تیرے سرودوں کی آواز سنائی نہیں دے گی۔ 14 مَیں تجھے ننگی چٹان میں تبدیل کروں گا، اور مچھیرے تجھے اپنے جال بچھا کر سُکھانے کے لئے استعمال کریں گے۔ آئندہ تجھے کبھی دوبارہ تعمیر نہیں کیا جائے گا۔ یہ رب قادرِ مطلق کا فرمان ہے۔

15 رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ اے صور بیٹی، ساحلی علاقے کانپ اُٹھیں گے جب تُو دھڑام سے گر جائے گی، جب ہر طرف زخمی لوگوں کی کراہتی آوازیں سنائی دیں گی، ہر گلی میں قتل و غارت کا شور مچے گا۔ 16 تب ساحلی علاقوں کے تمام حکمران اپنے تختوں سے اُتر کر اپنے چوغے اور شاندار لباس اُتاریں گے۔ وہ ماتمی کپڑے پہن کر زمین پر بیٹھ جائیں گے اور بار بار لرز اُٹھیں گے، یہاں تک وہ تیرے انجام پر پریشان ہوں گے۔ 17 تب وہ تجھ پر ماتم کر کے گیت گائیں گے،

’ہائے، تُو کتنے دھڑام سے گر کر تباہ ہوئی ہے! اے ساحلی شہر، اے صور بیٹی، پہلے تُو اپنے باشندوں سمیت سمندر کے درمیان رہ کر کتنی مشہور اور طاقت ور تھی۔ گرد و نواح کے تمام باشندے تجھ سے دہشت کھاتے تھے۔ 18 اب ساحلی علاقے تیرے انجام کو دیکھ کر تھرتھرا رہے ہیں۔ سمندر کے جزیرے تیرے خاتمے کی خبر سن کر دہشت زدہ ہو گئے ہیں۔‘

19 رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ اے صور بیٹی، مَیں تجھے ویران و سنسان کروں گا۔ تُو اُن دیگر شہروں کی مانند بن جائے گی جو نیست و نابود ہو گئے ہیں۔ مَیں تجھ پر سیلاب لاؤں گا، اور گہرا پانی تجھے ڈھانپ دے گا۔ 20 مَیں تجھے پاتال میں اُترنے دوں گا، اور تُو اُس قوم کے پاس پہنچے گی جو قدیم زمانے سے ہی وہاں بستی ہے۔ تب تجھے زمین کی گہرائیوں میں رہنا پڑے گا، وہاں جہاں قدیم زمانوں کے کھنڈرات ہیں۔ تُو مُردوں کے ملک میں رہے گی اور کبھی زندگی کے ملک میں واپس نہیں آئے گی، نہ وہاں اپنا مقام دوبارہ حاصل کرے گی۔ 21 مَیں ہونے دوں گا کہ تیرا انجام دہشت ناک ہو گا،

اور تُو سراسر تباہ ہو جائے گی۔ لوگ تیرا کھوج لگائیں گے لیکن تجھے کبھی نہیں پائیں گے۔ یہ رب قادرِ مطلق کا فرمان ہے۔"

صور کے انجام پر ماتمی گیت

27 رب مجھ سے ہم کلام ہوا، 2 "اے آدم زاد، صور بیٹی پر ماتمی گیت گا، 3 اُس شہر پر جو سمندر کی گزرگاہ پر واقع ہے اور متعدد ساحلی قوموں سے تجارت کرتا ہے۔ اُس سے کہہ،

'رب فرماتا ہے کہ اے صور بیٹی، تُو اپنے آپ پر بہت فخر کر کے کہتی ہے کہ واہ، میرا حُسن کمال کا ہے۔ 4 اور واقعی، تیرا علاقہ سمندر کے بیچ میں ہی ہے، اور جنہوں نے تجھے تعمیر کیا اُنہوں نے تیرے حُسن کو تکمیل تک پہنچایا، 5 تجھے شاندار بحری جہاز کی مانند بنایا۔ تیرے تختے سنیر میں اُگنے والے جونیپر کے درختوں سے بنائے گئے، تیرا مستول لبنان کا دیودار کا درخت تھا۔ 6 تیرے چپو بسن کے بلوط کے درختوں سے بنائے گئے، جبکہ تیرے فرش کے لئے قبرص سے سرو کی لکڑی لائی گئی، پھر اُسے ہاتھی دانت سے آراستہ کیا گیا۔ 7 نفیس کتان کا تیرا رنگ دار بادبان مصر کا تھا۔ وہ تیرا امتیازی نشان بن گیا۔ تیرے ترپالوں کا قرمزی اور ارغوانی رنگ اِلیسہ کے ساحلی علاقے سے لایا گیا۔

8 صیدا اور ارود کے مرد تیرے چپو مارتے تھے، صور کے اپنے ہی دانا تیرے ملاح تھے۔ 9 جبل[a] کے بزرگ اور دانش مند آدمی دھیان دیتے تھے کہ تیری درزیں بند رہیں۔ تمام بحری جہاز اپنے ملاحوں سمیت تیرے پاس آیا کرتے تھے تاکہ تیرے ساتھ تجارت کریں۔ 10 فارس، لُدیہ اور لبیا کے افراد تیری فوج میں خدمت کرتے تھے۔ تیری دیواروں سے لٹکی اُن کی ڈھالوں اور خودوں نے تیری شان مزید بڑھا دی۔ 11 ارود اور خلک[b] کے آدمی تیری فصیل کا دفاع کرتے تھے، جماد کے فوجی تیرے بُرجوں میں پہرا داری کرتے تھے۔ تیری دیواروں سے لٹکی ہوئی اُن کی ڈھالوں نے تیرے حُسن کو کمال تک پہنچا دیا۔

12 تُو امیر تھی، تجھ میں مال و اسباب کی کثرت کی تجارت کی جاتی تھی۔ اِس لئے ترسیس تجھے چاندی، لوہا، ٹین اور سیسا دے کر تجھ سے سودا کرتا تھا۔ 13 یونان، تُوبل اور مسک تجھ سے تجارت کرتے، تیرا مال خرید کر معاوضے میں غلام اور پیتل کا سامان دیتے تھے۔ 14 بیت تُجرمہ کے تاجر تیرے مال کے لئے تجھے عام گھوڑے، فوجی گھوڑے اور خچر پہنچاتے تھے۔ 15 ددان کے آدمی تیرے ساتھ تجارت کرتے تھے، ہاں متعدد ساحلی علاقے تیرے گاہک تھے۔ اُن کے ساتھ سودا بازی کر کے تجھے ہاتھی دانت اور آبنوس کی لکڑی ملتی تھی۔ 16 شام تیری پیداوار کی کثرت کی وجہ سے تیرے ساتھ تجارت کرتا تھا۔ معاوضے میں تجھے فیروزہ، ارغوانی رنگ، رنگ دار کپڑے، باریک کتان، مونگا اور یاقوت ملتا تھا۔ 17 یہوداہ اور اسرائیل تیرے گاہک تھے۔ تیرا مال خرید کر وہ تجھے منّیت کا گندم، پنّگ کی ٹکیاں، شہد، زیتون کا تیل اور بلسان دیتے تھے۔ 18 دمشق تیری وافر پیداوار اور مال کی کثرت کی وجہ سے تیرے ساتھ کاروبار کرتا تھا۔ اُس سے تجھے حلبون کی مَے اور صاحر کی اُون ملتی تھی۔ 19 ودان اور یونان تیرے گاہک تھے۔ وہ اُوزال کا ڈھالا ہوا لوہا، دارچینی اور کلمس کا مسالا پہنچاتے

[a] Biblos

[b] غالباً Cilicia۔

تھے۔ 20 ددان سے تجارت کرنے سے تجھے زِین پوش ملتی تھی۔ 21 عرب اور قیدار کے تمام حکمران تیرے گاہک تھے۔ تیرے مال کے عوض وہ بھیڑ کے بچے، مینڈھے اور بکرے دیتے تھے۔ 22 سبا اور رعمہ کے تاجر تیرا مال حاصل کرنے کے لئے تجھے بہترین بلسان، ہر قسم کے جواہر اور سونا دیتے تھے۔ 23 حاران، کنّہ، عدن، سبا، اسور اور کُل مادی سب تیرے ساتھ تجارت کرتے تھے۔ 24 وہ تیرے پاس آ کر تجھے شاندار لباس، قرمزی رنگ کی چادریں، رنگ دار کپڑے اور کمبل، نیز مضبوط رسّے پیش کرتے تھے۔ 25 ترسیس کے عمدہ جہاز تیرا مال مختلف ممالک میں پہنچاتے تھے۔ یوں تُو جہاز کی مانند سمندر کے بیچ میں رہ کر دولت اور شان سے مالا مال ہو گئی۔ 26 تیرے چپو چلانے والے تجھے دُور دُور تک پہنچاتے ہیں۔

لیکن وہ وقت قریب ہے جب مشرق سے تیز آندھی آ کر تجھے سمندر کے درمیان ہی ٹکڑے ٹکڑے کر دے گی۔ 27 جس دن تُو گر جائے گی اُس دن تیری تمام ملکیت سمندر کے بیچ میں ہی ڈوب جائے گی۔ تیری دولت، تیرا سودا، تیرے ملاح، تیرے بحری مسافر، تیری درزیں بند رکھنے والے، تیرے تاجر، تیرے تمام فوجی اور باقی جتنے بھی تجھ پر سوار ہیں سب کے سب غرق ہو جائیں گے۔ 28 تیرے ملاحوں کی چیختی چلّاتی آوازیں سن کر ساحلی علاقے کانپ اُٹھیں گے۔ 29 تمام چپو چلانے والے، ملاح اور بحری مسافر اپنے جہازوں سے اُتر کر ساحل پر کھڑے ہو جائیں گے۔ 30 وہ زور سے رو پڑیں گے، بڑی تلخی سے گریہ و زاری کریں گے۔ اپنے سروں پر خاک ڈال کر وہ راکھ میں لوٹ پوٹ ہو جائیں گے۔ 31 تیری ہی وجہ سے وہ اپنے سروں کو مُنڈوا کر ٹاٹ کا لباس اوڑھ لیں گے، وہ بڑی بے چینی اور تلخی سے تجھ پر ماتم کریں گے۔ 32 تب وہ زار و قطار رو کر ماتم کا گیت گائیں گے،

''ہائے، کون سمندر سے گھرے ہوئے صور کی طرح خاموش ہو گیا ہے؟''

33 جب تجارت کا مال سمندر کی چاروں طرف سے تجھ تک پہنچتا تھا تو تُو متعدد قوموں کو سیر کرتی تھی۔ دنیا کے بادشاہ تیری دولت اور تجارتی سامان کی کثرت سے امیر ہوئے۔

34 افسوس! اب تُو پاش پاش ہو کر سمندر کی گہرائیوں میں غائب ہو گئی ہے۔ تیرا مال اور تیرے تمام افراد تیرے ساتھ ڈوب گئے ہیں۔

35 ساحلی علاقوں میں بسنے والے گھبرا گئے ہیں۔ اُن کے بادشاہوں کے رونگٹے کھڑے ہو گئے، اُن کے چہرے پریشان نظر آتے ہیں۔

36 دیگر اقوام کے تاجر تجھے دیکھ کر ''توبہ توبہ'' کہتے ہیں۔ تیرا ہول ناک انجام اچانک ہی آ گیا ہے۔ اب سے تُو کبھی نہیں اُٹھے گی'۔''

صور کے حکمران کے لئے پیغام

28 رب مجھ سے ہم کلام ہوا، 2 ''اے آدم زاد، صور کے حکمران کو بتا،

'رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ تُو مغرور ہو گیا ہے۔ تُو کہتا ہے کہ مَیں خدا ہوں، مَیں سمندر کے درمیان ہی اپنے تختِ الٰہی پر بیٹھا ہوں۔ لیکن تُو خدا نہیں بلکہ انسان ہے، گو تُو اپنے آپ کو خدا سا سمجھتا ہے۔ 3 بے شک تُو اپنے آپ کو دانیال سے کہیں زیادہ دانش مند سمجھ کر کہتا ہے کہ کوئی بھی بھید مجھ سے پوشیدہ

نہیں رہتا۔ 4 اور یہ حقیقت بھی ہے کہ تُو نے اپنی حکمت اور سمجھ سے بہت دولت حاصل کی ہے، سونے اور چاندی سے اپنے خزانوں کو بھر دیا ہے۔ 5 بڑی دانش مندی سے تُو نے تجارت کے ذریعے اپنی دولت بڑھائی۔ لیکن جتنی تیری دولت بڑھتی گئی اُتنا ہی تیرا غرور بھی بڑھتا گیا۔

6 چنانچہ رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ چونکہ تُو اپنے آپ کو خدا سا سمجھتا ہے 7 اِس لئے مَیں سب سے ظالم قوموں کو تیرے خلاف بھیجوں گا جو اپنی تلواروں کو تیری خوب صورتی اور حکمت کے خلاف کھینچ کر تیری شان و شوکت کی بے حرمتی کریں گی۔ 8 وہ تجھے پاتال میں اُتاریں گی۔ سمندر کے بیچ میں ہی تجھے مار ڈالا جائے گا۔ 9 کیا تُو اُس وقت اپنے قاتلوں سے کہے گا کہ مَیں خدا ہوں؟ ہرگز نہیں! اپنے قاتلوں کے ہاتھ میں ہوتے وقت تُو خدا نہیں بلکہ انسان ثابت ہو گا۔ 10 تُو اجنبیوں کے ہاتھوں نامختون کی سی وفات پائے گا۔ یہ میرا، رب قادرِ مطلق کا فرمان ہے'۔''

11 رب مزید مجھ سے ہم کلام ہوا، 12 ''اے آدم زاد، صور کے بادشاہ پر ماتمی گیت گا کر اُس سے کہہ،

'رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ تجھ پر کاملیت کا ٹھپا تھا۔ تُو حکمت سے بھرپور تھا، تیرا حُسن کمال کا تھا۔ 13 اللہ کے باغِ عدن میں رہ کر تُو ہر قسم کے جواہر سے سجا ہوا تھا۔ لعل،[a] زبرجد،[b] حجر القمر،[c] پکھراج،[d] عقیقِ احمر[e] اور یشب،[f] سنگِ لاجورد،[g] فیروزہ اور زمرد سب تجھے آراستہ کرتے تھے۔ سب کچھ سونے کے کام سے مزید خوب صورت بنایا گیا تھا۔ جس دن تجھے خلق کیا گیا اُسی دن یہ چیزیں تیرے لئے تیار ہوئیں۔

14 مَیں نے تجھے اللہ کے مقدّس پہاڑ پر کھڑا کیا تھا۔ وہاں تُو کروبی فرشتے کی حیثیت سے اپنے پَر پھیلائے پہرا داری کرتا تھا، وہاں تُو جلتے ہوئے پتھروں کے درمیان ہی گھومتا پھرتا رہا۔

15 جس دن تجھے خلق کیا گیا تیرا چال چلن بے الزام تھا، لیکن اب تجھ میں ناانصافی پائی گئی ہے۔ 16 تجارت میں کامیابی کی وجہ سے تُو ظلم و تشدد سے بھر گیا اور گناہ کرنے لگا۔

یہ دیکھ کر مَیں نے تجھے اللہ کے پہاڑ پر سے اُتار دیا۔ مَیں نے تجھے جو پہرا داری کرنے والا فرشتہ تھا تباہ کر کے جلتے ہوئے پتھروں کے درمیان سے نکال دیا۔ 17 تیری خوب صورتی تیرے لئے غرور کا باعث بن گئی، ہاں تیری شان و شوکت نے تجھے اِتنا بُھلا دیا کہ تیری حکمت جاتی رہی۔ اِسی لئے مَیں نے تجھے زمین پر پٹخ کر دیگر بادشاہوں کے سامنے تماشا بنا دیا۔ 18 اپنے بے شمار گناہوں اور بے انصاف تجارت سے تُو نے اپنے مقدّس مقاموں کی بے حرمتی کی ہے۔ جواب میں مَیں نے ہونے دیا کہ آگ تیرے درمیان سے نکل کر تجھے بھسم کرے۔ مَیں نے تجھے تماشا دیکھنے والے تمام لوگوں کے سامنے ہی راکھ کر دیا۔ 19 جتنی بھی قومیں تجھے جانتی تھیں اُن کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ تیرا ہول ناک انجام

---

[a] یا ایک قسم کا سرخ عقیق۔ یاد رہے کہ چونکہ قدیم زمانے کے اکثر جواہرات کے نام متروک ہیں یا اُن کا مطلب بدل گیا ہے، اِس لئے اُن کا مختلف ترجمہ ہو سکتا ہے۔

[b] peridot

[c] moonstone

[d] topas

[e] carnelian

[f] jasper

[g] lapis lazuli

اچانک ہی آ گیا ہے۔ اب سے تُو کبھی نہیں اُٹھے گا‘۔“

صیدا کو سزا دی جائے گی

[20] رب مجھ سے ہم کلام ہوا، [21] ”اے آدم زاد، صیدا کی طرف رُخ کر کے اُس کے خلاف نبوّت کر! [22] رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ اے صیدا، مَیں تجھ سے نپٹ لوں گا۔ تیرے درمیان ہی مَیں اپنا جلال دکھاؤں گا۔ تب وہ جان لیں گے کہ مَیں ہی رب ہوں، کیونکہ مَیں شہر کی عدالت کر کے اپنا مقدّس کردار اُن پر ظاہر کروں گا۔ [23] مَیں اُس میں مہلک وبا پھیلا کر اُس کی گلیوں میں خون بہا دوں گا۔ اُسے چاروں طرف سے تلوار گھیر لے گی تو اُس میں پھنسے ہوئے لوگ ہلاک ہو جائیں گے۔ تب وہ جان لیں گے کہ مَیں ہی رب ہوں۔

اسرائیل کی بحالی

[24] اِس وقت اسرائیل کے پڑوسی اُسے حقیر جانتے ہیں۔ اب تک وہ اُسے چبھنے والے خار اور زخمی کرنے والے کانٹے ہیں۔ لیکن آئندہ ایسا نہیں ہو گا۔ تب وہ جان لیں گے کہ مَیں رب قادرِ مطلق ہوں۔ [25] کیونکہ رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ دیگر اقوام کے دیکھتے دیکھتے مَیں ظاہر کروں گا کہ مَیں مقدّس ہوں۔ کیونکہ مَیں اسرائیلیوں کو اُن اقوام میں سے نکال کر جمع کروں گا جہاں مَیں نے اُنہیں منتشر کر دیا تھا۔ تب وہ اپنے وطن میں جا بسیں گے، اُس ملک میں جو مَیں نے اپنے خادم یعقوب کو دیا تھا۔ [26] وہ حفاظت سے اُس میں رہ کر گھر تعمیر کریں گے اور انگور کے باغ لگائیں گے۔ لیکن جو پڑوسی اُنہیں حقیر جانتے تھے اُن کی مَیں عدالت کروں گا۔ تب وہ جان لیں گے کہ مَیں رب اُن کا خدا ہوں۔“

مصر کو سزا ملے گی

29 یہویاکین بادشاہ کی جلاوطنی کے دسویں سال میں رب مجھ سے ہم کلام ہوا۔ دسویں مہینے کا 11واں دن[a] تھا۔ رب نے فرمایا، [2] ”اے آدم زاد، مصر کے بادشاہ فرعون کی طرف رُخ کر کے اُس کے اور تمام مصر کے خلاف نبوّت کر!

[3] اُسے بتا، ’رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ اے شاہِ مصر فرعون، مَیں تجھ سے نپٹنے کو ہوں۔ بے شک تُو ایک بڑا اژدہا ہے جو دریائے نیل کی مختلف شاخوں کے بیچ میں لیٹا ہوا کہتا ہے کہ یہ دریا میرا ہی ہے، مَیں نے خود اُسے بنایا۔

[4] لیکن مَیں تیرے منہ میں کانٹے ڈال کر تجھے دریا سے نکال لاؤں گا۔ میرے کہنے پر تیری ندیوں کی تمام مچھلیاں تیرے چھلکوں کے ساتھ لگ کر تیرے ساتھ پکڑی جائیں گی۔ [5] مَیں تجھے اِن تمام مچھلیوں سمیت ریگستان میں پھینک چھوڑوں گا۔ تُو کھلے میدان میں گر کر پڑا رہے گا۔ نہ کوئی تجھے اکٹھا کرے گا، نہ جمع کرے گا بلکہ مَیں تجھے درندوں اور پرندوں کو کھلا دوں گا۔ [6] تب مصر کے تمام باشندے جان لیں گے کہ مَیں ہی رب ہوں۔

تُو اسرائیل کے لئے سرکنڈے کی کچی چھڑی ثابت ہوا ہے۔ [7] جب اُنہوں نے تجھے پکڑنے کی کوشش کی تو تُو نے ٹکڑے ٹکڑے ہو کر اُن کے کندھے کو زخمی کر

---

[a] 7 جنوری۔

دیا۔ جب اُنہوں نے اپنا پورا وزن تجھ پر ڈالا تو تُو ٹوٹ گیا، اور اُن کی کمر ڈانواں ڈول ہو گئی۔ 8 اِس لئے رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ مَیں تیرے خلاف تلوار بھیجوں گا جو ملک میں سے انسان و حیوان مٹا ڈالے گی۔ 9 ملکِ مصر ویران و سنسان ہو جائے گا۔ تب وہ جان لیں گے کہ مَیں ہی رب ہوں۔

چونکہ تُو نے دعویٰ کیا، "دریائے نیل میرا ہی ہے، مَیں نے خود اُسے بنایا" 10 اِس لئے مَیں تجھ سے اور تیری ندیوں سے نپٹ لوں گا۔ مصر میں ہر طرف کھنڈرات نظر آئیں گے۔ شمال میں مجدال سے لے کر جنوبی شہر اسوان بلکہ ایتھوپیا کی سرحد تک مَیں مصر کو ویران و سنسان کر دوں گا۔ 11 نہ انسان اور نہ حیوان کا پاؤں اُس میں سے گزرے گا۔ چالیس سال تک اُس میں کوئی نہیں بسے گا۔ 12 اردگرد کے دیگر تمام ممالک کی طرح مَیں مصر کو بھی اُجاڑوں گا، اردگرد کے دیگر تمام شہروں کی طرح مَیں مصر کے شہر بھی ملبے کے ڈھیر بنا دوں گا۔ چالیس سال تک اُن کی یہی حالت رہے گی۔ ساتھ ساتھ مَیں مصریوں کو مختلف اقوام و ممالک میں منتشر کر دوں گا۔

13 لیکن رب قادرِ مطلق یہ بھی فرماتا ہے کہ چالیس سال کے بعد مَیں مصریوں کو اُن ممالک سے نکال کر جمع کروں گا جہاں مَیں نے اُنہیں منتشر کر دیا تھا۔ 14 مَیں مصر کو بحال کر کے اُنہیں اُن کے آبائی وطن یعنی جنوبی مصر میں واپس لاؤں گا۔ وہاں وہ ایک غیراہم سلطنت قائم کریں گے 15 جو باقی ممالک کی نسبت چھوٹی ہو گی۔ آئندہ وہ دیگر قوموں پر اپنا رُعب نہیں ڈالیں گے۔ مَیں خود دھیان دوں گا کہ وہ آئندہ اِتنے کمزور رہیں کہ دیگر قوموں پر حکومت نہ کر سکیں۔ 16 آئندہ اسرائیل نہ مصر پر بھروسا کرنے اور نہ اُس سے لپٹ جانے کی آزمائش میں پڑے گا۔ تب وہ جان لیں گے کہ مَیں ہی رب قادرِ مطلق ہوں'۔"

شاہِ بابل کو مصر ملے گا

17 یہویاکین بادشاہ کی جلاوطنی کے 27ویں سال میں رب مجھ سے ہم کلام ہوا۔ پہلے مہینے کا پہلا دن[a] تھا۔ اُس نے فرمایا، 18 "اے آدم زاد، جب شاہِ بابل نبوکدنضر نے صور کا محاصرہ کیا تو اُس کی فوج کو سخت محنت کرنی پڑی۔ ہر سر گنجا ہوا، ہر کندھے کی جِلد چھل گئی۔ لیکن نہ اُسے اور نہ اُس کی فوج کو محنت کا مناسب اجر ملا۔

19 اِس لئے رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ مَیں شاہِ بابل نبوکدنضر کو مصر دے دوں گا۔ اُس کی دولت کو وہ اُٹھا کر لے جائے گا۔ اپنی فوج کو پیسے دینے کے لئے وہ مصر کو لُوٹ لے گا۔ 20 چونکہ نبوکدنضر اور اُس کی فوج نے میرے لئے خوب محنت مشقت کی اِس لئے مَیں نے اُسے معاوضے کے طور پر مصر دے دیا ہے۔ یہ رب قادرِ مطلق کا فرمان ہے۔

21 جب یہ کچھ پیش آئے گا تو مَیں اسرائیل کو نئی طاقت دوں گا۔ اے حزقی ایل، اُس وقت مَیں تیرا منہ کھول دوں گا، اور تُو دوبارہ اُن کے درمیان بولے گا۔ تب وہ جان لیں گے کہ مَیں ہی رب ہوں۔"

مصر کی طاقت ختم ہو جائے گی

30 رب مجھ سے ہم کلام ہوا، 2 "اے آدم زاد، نبوّت کر کے یہ پیغام سنا دے،

---

[a] 26 اپریل۔

’رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ آہ و زاری کرو! اُس دن پر افسوس 3 جو آنے والا ہے۔ کیونکہ رب کا دن قریب ہی ہے۔ اُس دن گھنے بادل چھا جائیں گے، اور مَیں اقوام کی عدالت کروں گا۔ 4 مصر پر تلوار نازل ہو کر وہاں کے باشندوں کو مار ڈالے گی۔ ملک کی دولت چھین لی جائے گی، اور اُس کی بنیادوں کو ڈھا دیا جائے گا۔ یہ دیکھ کر ایتھوپیا لرز اُٹھے گا، 5 کیونکہ اُس کے لوگ بھی تلوار کی زد میں آ جائیں گے۔ کئی قوموں کے افراد مصریوں کے ساتھ ہلاک ہو جائیں گے۔ ایتھوپیا کے، لبیا کے، لُدیہ کے، مصر میں بسنے والے تمام اجنبی قوموں کے، کوب کے اور میرے عہد کی قوم اسرائیل کے لوگ ہلاک ہو جائیں گے۔ 6 رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ مصر کو سہارا دینے والے سب گر جائیں گے، اور جس طاقت پر وہ فخر کرتا ہے وہ جاتی رہے گی۔ شمال میں مجدال سے لے کر جنوبی شہر اسوان تک اُنہیں تلوار مار ڈالے گی۔ یہ رب قادرِ مطلق کا فرمان ہے۔ 7 اردگرد کے دیگر ممالک کی طرح مصر بھی ویران و سنسان ہو گا، اردگرد کے دیگر شہروں کی طرح اُس کے شہر بھی ملبے کے ڈھیر ہوں گے۔ 8 جب مَیں مصر میں یوں آگ لگا کر اُس کے مددگاروں کو کچل ڈالوں گا تو لوگ جان لیں گے کہ مَیں ہی رب ہوں۔

9 اب تک ایتھوپیا اپنے آپ کو محفوظ سمجھتا ہے، لیکن اُس دن میری طرف سے قاصد نکل کر اُس ملک کے باشندوں کو ایسی خبر پہنچائیں گے جس سے وہ تھرتھرا اُٹھیں گے۔ کیونکہ قاصد کشتیوں میں بیٹھ کر دریائے نیل کے ذریعے اُن تک پہنچیں گے اور اُنہیں اطلاع دیں گے کہ مصر تباہ ہو گیا ہے۔ یہ سن کر وہاں کے لوگ کانپ اُٹھیں گے۔ یقین کرو، یہ دن جلد ہی آنے والا ہے۔ 10 رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ شاہِ بابل نبوکدنضر کے ذریعے مَیں مصر کی شان و شوکت چھین لوں گا۔ 11 اُسے فوج سمیت مصر میں لایا جائے گا تاکہ اُسے تباہ کرے۔ تب اقوام میں سے سب سے ظالم یہ لوگ اپنی تلواروں کو چلا کر ملک کو مقتولوں سے بھر دیں گے۔ 12 مَیں دریائے نیل کی شاخوں کو خشک کروں گا اور مصر کو فروخت کر کے شریر آدمیوں کے حوالے کر دوں گا۔ پردیسیوں کے ذریعے مَیں ملک اور جو کچھ بھی اُس میں ہے تباہ کر دوں گا۔ یہ میرا، رب کا فرمان ہے۔

13 رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ مَیں مصری بُتوں کو برباد کروں گا اور میمفِس کے مجسّمے ہٹا دوں گا۔ مصر میں حکمران نہیں رہے گا، اور مَیں ملک پر خوف طاری کروں گا۔ 14 میرے حکم پر جنوبی مصر برباد اور ضُعَن نذرِ آتش ہو گا۔ مَیں تھیبس کی عدالت 15 اور مصری قلعے پلوسیئم پر اپنا غضب نازل کروں گا۔ ہاں، تھیبس کی شان و شوکت نیست و نابود ہو جائے گی۔ 16 مَیں مصر کو نذرِ آتش کروں گا۔ تب پلوسیئم دردِ زہ میں مبتلا عورت کی طرح پیچ و تاب کھائے گا، تھیبس دشمن کے قبضے میں آئے گا اور میمفِس مسلسل مصیبت میں پھنسا رہے گا۔ 17 دشمن کی تلوار ہیلیوپلس اور بوبستس کے جوانوں کو مار ڈالے گی جبکہ بچی ہوئی عورتیں غلام بن کر جلاوطن ہو جائیں گی۔ 18 تحفن حیس میں دن تاریک ہو جائے گا جب مَیں وہاں مصر کے جوئے کو توڑ دوں گا۔ وہیں اُس کی زبردست طاقت جاتی رہے گی۔ گھنا بادل شہر پر چھا جائے گا، اور گرد و نواح کی آبادیاں قیدی بن کر جلاوطن ہو جائیں گی۔ 19 یوں مَیں مصر کی عدالت کروں گا اور وہ جان لیں گے کہ مَیں ہی رب ہوں‘۔“

20 یہویاکین بادشاہ کی جلاوطنی کے گیارھویں سال میں

رب مجھ سے ہم کلام ہوا۔ پہلے مہینے کا ساتواں دن[a] تھا۔ اُس نے فرمایا تھا، 21 ''اے آدم زاد، مَیں نے مصری بادشاہ فرعون کا بازو توڑ ڈالا ہے۔ شفا پانے کے لئے لازم تھا کہ بازو پر پٹی باندھی جائے، کہ ٹوٹی ہوئی ہڈی کے ساتھ کھپچّی باندھی جائے تاکہ بازو مضبوط ہو کر تلوار چلانے کے قابل ہو جائے۔ لیکن اِس قسم کا علاج ہوا نہیں۔

22 چنانچہ رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ مَیں مصری بادشاہ فرعون سے نپٹ کر اُس کے دونوں بازوؤں کو توڑ ڈالوں گا، صحت مند بازو کو بھی اور ٹوٹے ہوئے کو بھی۔ تب تلوار اُس کے ہاتھ سے گر جائے گی 23 اور مَیں مصریوں کو مختلف اقوام و ممالک میں منتشر کر دوں گا۔

24 مَیں شاہِ بابل کے بازوؤں کو تقویت دے کر اُسے اپنی ہی تلوار پکڑا دوں گا۔ لیکن فرعون کے بازوؤں کو مَیں توڑ ڈالوں گا، اور وہ شاہِ بابل کے سامنے مرنے والے زخمی آدمی کی طرح کراہ اُٹھے گا۔ 25 شاہِ بابل کے بازوؤں کو مَیں تقویت دوں گا جبکہ فرعون کے بازو بے حس و حرکت ہو جائیں گے۔ جس وقت مَیں اپنی تلوار کو شاہِ بابل کو پکڑا دوں گا اور وہ اُسے مصر کے خلاف چلائے گا اُس وقت لوگ جان لیں گے کہ مَیں ہی رب ہوں۔ 26 ہاں، جس وقت مَیں مصریوں کو دیگر اقوام و ممالک میں منتشر کر دوں گا اُس وقت وہ جان لیں گے کہ مَیں ہی رب ہوں۔''

مصری درخت دھڑام سے گر جائے گا

31 یہویاکین بادشاہ کی جلاوطنی کے گیارھویں سال میں رب مجھ سے ہم کلام ہوا۔ تیسرے مہینے کا پہلا دن[b] تھا۔ اُس نے فرمایا، 2 ''اے آدم زاد، مصری بادشاہ فرعون اور اُس کی شان و شوکت سے کہہ،

'کون تجھ جیسا عظیم تھا؟ 3 تُو سرو کا درخت، لبنان کا دیودار کا درخت تھا، جس کی خوب صورت اور گھنی شاخیں جنگل کو سایہ دیتی تھیں۔ وہ اِتنا بڑا تھا کہ اُس کی چوٹی بادلوں میں اوجھل تھی۔ 4 پانی کی کثرت نے اُسے اِتنی ترقی دی، گہرے چشموں نے اُسے بڑا بنا دیا۔ اُس کی ندیاں تنے کے چاروں طرف بہتی تھیں اور پھر آگے جا کر کھیت کے باقی تمام درختوں کو بھی سیراب کرتی تھیں۔ 5 چنانچہ وہ دیگر درختوں سے کہیں زیادہ بڑا تھا۔ اُس کی شاخیں بڑھتی اور اُس کی ٹہنیاں لمبی ہوتی گئیں۔ وافر پانی کے باعث وہ خوب پھیلتا گیا۔ 6 تمام پرندے اپنے گھونسلے اُس کی شاخوں میں بناتے تھے۔ اُس کی شاخوں کی آڑ میں جنگلی جانوروں کے بچے پیدا ہوتے، اُس کے سائے میں تمام عظیم قومیں بستی تھیں۔ 7 چونکہ درخت کی جڑوں کو پانی کی کثرت ملتی تھی اِس لئے اُس کی لمبائی اور شاخیں قابلِ تعریف اور خوب صورت بن گئیں۔ 8 باغِ خدا کے دیودار کے درخت اُس کے برابر نہیں تھے۔ نہ جونیپر کی ٹہنیاں، نہ چنار کی شاخیں اُس کی شاخوں کے برابر تھیں۔ باغِ خدا میں کوئی بھی درخت اُس کی خوب صورتی کا مقابلہ نہیں کر سکتا تھا۔ 9 مَیں نے خود اُسے متعدد ڈالیاں مہیا کر کے خوب صورت بنایا تھا۔ اللہ کے باغِ عدن کے تمام دیگر درخت اُس سے رشک کھاتے تھے۔

10 لیکن اب رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ جب درخت اِتنا بڑا ہو گیا کہ اُس کی چوٹی بادلوں میں اوجھل

[a] 29 اپریل۔

[b] 21 جون۔

ہو گئی تو وہ اپنے قد پر فخر کر کے مغرور ہو گیا۔

[11] یہ دیکھ کر مَیں نے اُسے اقوام کے سب سے بڑے حکمران کے حوالے کر دیا تاکہ وہ اُس کی بےدینی کے مطابق اُس سے نپٹ لے۔ مَیں نے اُسے نکال دیا، [12] تو اجنبی اقوام کے سب سے ظالم لوگوں نے اُسے ٹکڑے ٹکڑے کر کے زمین پر چھوڑ دیا۔ تب اُس کی شاخیں پہاڑوں پر اور تمام وادیوں میں گر گئیں، اُس کی ٹہنیاں ٹوٹ کر ملک کی تمام گھاٹیوں میں پڑی رہیں۔ دنیا کی تمام اقوام اُس کے سائے میں سے نکل کر وہاں سے چلی گئیں۔ [13] تمام پرندے اُس کے کٹے ہوئے تنے پر بیٹھ گئے، تمام جنگلی جانور اُس کی سوکھی ہوئی شاخوں پر لیٹ گئے۔ [14] یہ اِس لئے ہوا کہ آئندہ پانی کے کنارے پر لگا کوئی بھی درخت اِتنا بڑا نہ ہو کہ اُس کی چوٹی بادلوں میں اوجھل ہو جائے اور نتیجتاً وہ اپنے آپ کو دوسروں سے برتر سمجھے۔ کیونکہ سب کے لئے موت اور زمین کی گہرائیاں مقرر ہیں، سب کو پاتال میں اُتر کر مُردوں کے درمیان بسنا ہے۔

[15] رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ جس وقت یہ درخت پاتال میں اُتر گیا اُس دن مَیں نے گہرائیوں کے چشموں کو اُس پر ماتم کرنے دیا اور اُن کی ندیوں کو روک دیا تاکہ پانی اِتنی کثرت سے نہ بہے۔ اُس کی خاطر مَیں نے لبنان کو ماتمی لباس پہنائے۔ تب کھلے میدان کے تمام درخت مُرجھا گئے۔ [16] وہ اِتنے دھڑام سے گر گیا جب مَیں نے اُسے پاتال میں اُن کے پاس اُتار دیا جو گڑھے میں اُتر چکے تھے کہ دیگر اقوام کو دھچکا لگا۔ لیکن باغِ عدن کے باقی تمام درختوں کو تسلی ملی۔ کیونکہ گو لبنان کے اِن چیدہ اور بہترین درختوں کو پانی کی کثرت ملتی رہی تھی تاہم یہ بھی پاتال میں اُتر گئے تھے۔ [17] گو یہ بڑے درخت کی طاقت رہے تھے اور اقوام کے درمیان رہ کر اُس کے سائے میں اپنا گھر بنا لیا تھا تو بھی یہ بڑے درخت کے ساتھ وہاں اُتر گئے جہاں مقتول اُن کے انتظار میں تھے۔

[18] اے مصر، عظمت اور شان کے لحاظ سے باغِ عدن کا کون سا درخت تیرا مقابلہ کر سکتا ہے؟ لیکن تجھے باغِ عدن کے دیگر درختوں کے ساتھ زمین کی گہرائیوں میں اُتارا جائے گا۔ وہاں تُو نامختونوں اور مقتولوں کے درمیان پڑا رہے گا۔ رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ یہی فرعون اور اُس کی شان و شوکت کا انجام ہو گا۔“

اژدہے فرعون کو مارا جائے گا

32 یہویاکین بادشاہ کے 12ویں سال میں رب مجھ سے ہم کلام ہوا۔ 12ویں مہینے کا پہلا دن[a] تھا۔ مجھے یہ پیغام ملا، [2] ”اے آدم زاد، مصر کے بادشاہ فرعون پر ماتمی گیت گا کر اُسے بتا،

’گو اقوام کے درمیان تجھے جوان شیرِ ببر سمجھا جاتا ہے، لیکن درحقیقت تُو دریائے نیل کی شاخوں میں رہنے والا اژدہا ہے جو اپنی ندیوں کو اُبلنے دیتا اور پاؤں سے پانی کو زور سے حرکت میں لا کر گدلا کر دیتا ہے۔

[3] رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ مَیں متعدد قوموں کو جمع کر کے تیرے پاس بھیجوں گا تاکہ تجھ پر جال ڈال کر تجھے پانی سے کھینچ نکالیں۔ [4] تب مَیں تجھے زور سے خشکی پر پٹخ دوں گا، کھلے میدان پر ہی تجھے پھینک چھوڑوں گا۔ تمام پرندے تجھ پر بیٹھ جائیں گے، تمام جنگلی جانور تجھے کھا کھا کر سیر ہو جائیں گے۔

---

[a] 3 مارچ۔

5 تیرا گوشت مَیں پہاڑوں پر پھینک دوں گا، تیری لاش سے وادیوں کو بھر دوں گا۔ 6 تیرے بہتے خون سے مَیں زمین کو پہاڑوں تک سیراب کروں گا، گھاٹیاں تجھ سے بھر جائیں گی۔

7 جس وقت مَیں تیری زندگی کی بتی بجھا دوں گا اُس وقت مَیں آسمان کو ڈھانپ دوں گا۔ ستارے تاریک ہو جائیں گے، سورج بادلوں میں چھپ جائے گا اور چاند کی روشنی نظر نہیں آئے گی۔ 8 جو کچھ بھی آسمان پر چمکتا دمکتا ہے اُسے مَیں تیرے باعث تاریک کر دوں گا۔ تیرے پورے ملک پر تاریکی چھا جائے گی۔ یہ رب قادرِ مطلق کا فرمان ہے۔

9 بہت قوموں کے دل گھبرا جائیں گے جب مَیں تیرے انجام کی خبر دیگر اقوام تک پہنچاؤں گا، ایسے ممالک تک جن سے تُو ناواقف ہے۔ 10 متعدد قوموں کے سامنے ہی مَیں تجھ پر تلوار چلا دوں گا۔ یہ دیکھ کر اُن پر دہشت طاری ہو جائے گی، اور اُن کے بادشاہوں کے رونگٹے کھڑے ہو جائیں گے۔ جس دن تُو دھڑام سے گر جائے گا اُس دن اُن پر مرنے کا اِتنا خوف چھا جائے گا کہ وہ بار بار کانپ اُٹھیں گے۔

11 کیونکہ رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ شاہِ بابل کی تلوار تجھ پر حملہ کرے گی۔ 12 تیری شاندار فوج اُس کے سورماؤں کی تلوار سے گر کر ہلاک ہو جائے گی۔ دنیا کے سب سے ظالم آدمی مصر کا غرور اور اُس کی تمام شان و شوکت خاک میں ملا دیں گے۔ 13 مَیں وافر پانی کے پاس کھڑے اُس کے مویشی کو بھی برباد کروں گا۔ آئندہ یہ پانی نہ انسان، نہ حیوان کے پاؤں سے گدلا ہو گا۔ 14 رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ اُس وقت مَیں ہونے دوں گا کہ اُن کا پانی صاف شفاف ہو جائے اور ندیاں تیل کی طرح بہنے لگیں۔ 15 مَیں مصر کو ویران و سنسان کر کے ہر چیز سے محروم کروں گا، مَیں اُس کے تمام باشندوں کو مار ڈالوں گا۔ تب وہ جان لیں گے کہ مَیں ہی رب ہوں‘۔“

16 رب قادرِ مطلق فرماتا ہے، ”لازم ہے کہ درجِ بالا ماتمی گیت کو گایا جائے۔ دیگر اقوام اُسے گائیں، وہ مصر اور اُس کی شان و شوکت پر ماتم کا یہ گیت ضرور گائیں۔“

پاتال میں دیگر اقوام مصر کے انتظار میں ہیں

17 یہویاکین بادشاہ کے 12ویں سال میں رب مجھ سے ہم کلام ہوا۔ مہینے کا 15واں دن تھا۔ اُس نے فرمایا، 18 ”اے آدم زاد، مصر کی شان و شوکت پر واویلا کر۔ اُسے دیگر عظیم اقوام کے ساتھ پاتال میں اُتار دے۔ اُسے اُن کے پاس پہنچا دے جو پہلے گڑھے میں پہنچ چکے ہیں۔ 19 مصر کو بتا،

’اب تیری خوب صورتی کہاں گئی؟ اب تُو اِس میں کس کا مقابلہ کر سکتا ہے؟ اُتر جا! پاتال میں نامختونوں کے پاس ہی پڑا رہ۔‘ 20 کیونکہ لازم ہے کہ مصری مقتولوں کے بیچ میں ہی گر کر ہلاک ہو جائیں۔ تلوار اُن پر حملہ کرنے کے لئے کھینچی جا چکی ہے۔ اب مصر کو اُس کی تمام شان و شوکت کے ساتھ گھسیٹ کر پاتال میں لے جاؤ! 21 تب پاتال میں بڑے بڑے سورمے مصر اور اُس کے مددگاروں کا استقبال کر کے کہیں گے، ’لو، اب یہ بھی اُتر آئے ہیں، یہ بھی یہاں پڑے نامختونوں اور مقتولوں میں شامل ہو گئے ہیں۔‘

22 وہاں اسور پہلے سے اپنی پوری فوج سمیت پڑا ہے، اور اُس کے اردگرد تلوار کے مقتولوں کی قبریں ہیں۔ 23 اسور کو پاتال کے سب سے گہرے گڑھے

میں قبریں مل گئیں، اور اردگرد اُس کی فوج دفن ہوئی ہے۔ پہلے یہ زندوں کے ملک میں چاروں طرف دہشت پھیلاتے تھے، لیکن اب خود تلوار سے ہلاک ہو گئے ہیں۔

[24] وہاں عیلام بھی اپنی تمام شان و شوکت سمیت پڑا ہے۔ اُس کے اردگرد دفن ہوئے فوجی تلوار کی زد میں آ گئے تھے۔ اب سب اُتر کر نامختونوں میں شامل ہو گئے ہیں، گو زندوں کے ملک میں لوگ اُن سے شدید دہشت کھاتے تھے۔ اب وہ بھی پاتال میں اُترے ہوئے دیگر لوگوں کی طرح اپنی رُسوائی بُھگت رہے ہیں۔ [25] عیلام کا بستر مقتولوں کے درمیان ہی بچھایا گیا ہے، اور اُس کے اردگرد اُس کی تمام شاندار فوج کو قبریں مل گئی ہیں۔ سب نامختون، سب مقتول ہیں، گو زندوں کے ملک میں لوگ اُن سے سخت دہشت کھاتے تھے۔ اب وہ بھی پاتال میں اُترے ہوئے دیگر لوگوں کی طرح اپنی رُسوائی بُھگت رہے ہیں۔ اُنہیں مقتولوں کے درمیان ہی جگہ مل گئی ہے۔

[26] وہاں مسک تُوبل بھی اپنی تمام شان و شوکت سمیت پڑا ہے۔ اُس کے اردگرد دفن ہوئے فوجی تلوار کی زد میں آ گئے تھے۔ اب سب نامختونوں میں شامل ہو گئے ہیں، گو زندوں کے ملک میں لوگ اُن سے شدید دہشت کھاتے تھے۔ [27] اور اُنہیں اُن سورماؤں کے پاس جگہ نہیں ملی جو قدیم زمانے میں نامختونوں کے درمیان فوت ہو کر اپنے ہتھیاروں کے ساتھ پاتال میں اُتر آئے تھے اور جن کے سروں کے نیچے تلوار رکھی گئی۔ اُن کا قصور اُن کی ہڈیوں پر پڑا رہتا ہے، گو زندوں کے ملک میں لوگ اِن جنگجوؤں سے دہشت کھاتے تھے۔

[28] اے فرعون، تُو بھی پاش پاش ہو کر نامختونوں اور مقتولوں کے درمیان پڑا رہے گا۔ [29] ادوم پہلے سے اپنے بادشاہوں اور رئیسوں سمیت وہاں پہنچ چکا ہو گا۔ گو وہ پہلے اِتنے طاقت ور تھے، لیکن اب مقتولوں میں شامل ہیں، اُن نامختونوں میں جو پاتال میں اُتر گئے ہیں۔

[30] اِس طرح شمال کے تمام حکمران اور صیدا کے تمام باشندے بھی وہاں آ موجود ہوں گے۔ وہ بھی مقتولوں کے ساتھ پاتال میں اُتر گئے ہیں۔ گو اُن کی زبردست طاقت لوگوں میں دہشت پھیلاتی تھی، لیکن اب وہ شرمندہ ہو گئے ہیں، اب وہ نامختون حالت میں مقتولوں کے ساتھ پڑے ہیں۔ وہ بھی پاتال میں اُترے ہوئے باقی لوگوں کے ساتھ اپنی رُسوائی بُھگت رہے ہیں۔

[31] تب فرعون اِن سب کو دیکھ کر تسلی پائے گا، گو اُس کی تمام شان و شوکت پاتال میں اُتر گئی ہو گی۔ رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ فرعون اور اُس کی پوری فوج تلوار کی زد میں آ جائیں گے۔

[32] پہلے میری مرضی تھی کہ فرعون زندوں کے ملک میں خوف و ہراس پھیلائے، لیکن اب اُسے اُس کی تمام شان و شوکت کے ساتھ نامختونوں اور مقتولوں کے درمیان رکھا جائے گا۔ یہ میرا رب قادرِ مطلق کا فرمان ہے۔“

حزقی ایل اسرائیل کا پہرے دار ہے

33 رب مجھ سے ہم کلام ہوا، [2] ”اے آدم زاد، اپنے ہم وطنوں کو یہ پیغام پہنچا دے، ’جب کبھی مَیں کسی ملک میں جنگ چھیڑتا ہوں تو اُس ملک کے باشندے اپنے مردوں میں سے ایک کو چن کر اپنا پہرے دار بنا لیتے ہیں۔ [3] پہرے دار کی ذمہ داری یہ ہے کہ جوں ہی دشمن نظر آئے توں ہی نرسنگا

بجا کر لوگوں کو آگاہ کرے۔ 4 اُس وقت جو نرسنگے کی آواز سن کر پروا نہ کرے وہ خود ذمہ دار ٹھہرے گا اگر دشمن اُس پر حملہ کر کے اُسے قتل کرے۔ 5 یہ اُس کا اپنا قصور ہو گا، کیونکہ اُس نے نرسنگے کی آواز سننے کے باوجود پروا نہ کی۔ لیکن اگر وہ پہرے دار کی خبر مان لے تو اپنی جان کو بچائے گا۔

6 اب فرض کرو کہ پہرے دار دشمن کو دیکھے لیکن نہ نرسنگا بجائے، نہ لوگوں کو آگاہ کرے۔ اگر نتیجے میں کوئی قتل ہو جائے تو وہ اپنے گناہوں کے باعث ہی مر جائے گا۔ لیکن مَیں پہرے دار کو اُس کی موت کا ذمہ دار ٹھہراؤں گا۔'

7 اے آدم زاد، مَیں نے تجھے اسرائیلی قوم کی پہرا داری کرنے کی ذمہ داری دی ہے۔ اِس لئے لازم ہے کہ جب بھی مَیں کچھ فرماؤں تو تُو میری سن کر اسرائیلیوں کو میری طرف سے آگاہ کرے۔ 8 اگر مَیں کسی بےدین کو بتانا چاہوں، 'تُو یقیناً مرے گا' تو لازم ہے کہ تُو اُسے یہ سنا کر اُس کی غلط راہ سے آگاہ کرے۔ اگر تُو ایسا نہ کرے تو گو بےدین اپنے گناہوں کے باعث ہی مرے گا تاہم مَیں تجھے ہی اُس کی موت کا ذمہ دار ٹھہراؤں گا۔ 9 لیکن اگر تُو اُسے اُس کی غلط راہ سے آگاہ کرے اور وہ نہ مانے تو وہ اپنے گناہوں کے باعث مرے گا، لیکن تُو نے اپنی جان کو بچایا ہو گا۔

توبہ کرو!

10 اے آدم زاد، اسرائیلیوں کو بتا، تم آہیں بھر بھر کر کہتے ہو، 'ہائے ہم اپنے جرائم اور گناہوں کے باعث گل سڑ کر تباہ ہو رہے ہیں۔ ہم کس طرح جیتے رہیں؟' 11 لیکن رب قادرِ مطلق فرماتا ہے، 'میری حیات کی قسم، مَیں بےدین کی موت سے خوش نہیں ہوتا بلکہ مَیں چاہتا ہوں کہ وہ اپنی غلط راہ سے ہٹ کر زندہ رہے۔ چنانچہ توبہ کرو! اپنی غلط راہوں کو ترک کر کے واپس آؤ! اے اسرائیلی قوم، کیا ضرورت ہے کہ تُو مر جائے؟'

12 اے آدم زاد، اپنے ہم وطنوں کو بتا،

'اگر راست باز غلط کام کرے تو یہ بات اُسے نہیں بچائے گی کہ پہلے راست باز تھا۔ اگر وہ گناہ کرے تو اُسے زندہ نہیں چھوڑا جائے گا۔ اِس کے مقابلے میں اگر بےدین اپنی بےدینی سے توبہ کر کے واپس آئے تو یہ بات اُس کی تباہی کا باعث نہیں بنے گی کہ پہلے بےدین تھا۔' 13 ہو سکتا ہے مَیں راست باز کو بتاؤں، 'تُو زندہ رہے گا۔' اگر وہ یہ سن کر سمجھنے لگے، 'میری راست بازی مجھے ہر صورت میں بچائے گی' اور نتیجے میں غلط کام کرے تو مَیں اُس کے تمام راست کاموں کا لحاظ نہیں کروں گا بلکہ اُس کے غلط کام کے باعث اُسے سزائے موت دوں گا۔ 14 لیکن فرض کرو مَیں کسی بےدین آدمی کو بتاؤں، 'تُو یقیناً مرے گا۔' ہو سکتا ہے وہ یہ سن کر اپنے گناہ سے توبہ کر کے انصاف اور راست بازی کرنے لگے۔ 15 وہ اپنے قرض دار کو وہ کچھ واپس کرے جو ضمانت کے طور پر ملا تھا، وہ چوری ہوئی چیزیں واپس کر دے، وہ زندگی بخش ہدایات کے مطابق زندگی گزارے، غرض وہ ہر بُرے کام سے گریز کرے۔ اِس صورت میں وہ مرے گا نہیں بلکہ زندہ ہی رہے گا۔ 16 جو بھی گناہ اُس سے سرزد ہوئے تھے وہ مَیں یاد نہیں کروں گا۔ چونکہ اُس نے بعد میں وہ کچھ کیا جو منصفانہ اور راست تھا اِس لئے وہ یقیناً زندہ رہے گا۔

17 تیرے ہم وطن اعتراض کرتے ہیں کہ رب کا

سلوک صحیح نہیں ہے جبکہ اُن کا اپنا سلوک صحیح نہیں ہے۔ 18 اگر راست باز اپنا راست چال چلن چھوڑ کر بدی کرنے لگے تو اُسے سزائے موت دی جائے گی۔ 19 اِس کے مقابلے میں اگر بےدین اپنا بےدین چال چلن چھوڑ کر وہ کچھ کرنے لگے جو منصفانہ اور راست ہے تو وہ اِس بنا پر زندہ رہے گا۔

20 اے اسرائیلیو، تم دعویٰ کرتے ہو کہ رب کا سلوک صحیح نہیں ہے۔ لیکن ایسا ہرگز نہیں ہے! تمہاری عدالت کرتے وقت مَیں ہر ایک کے چال چلن کا خیال کروں گا۔“

یروشلم پر دشمن کے قبضے کی خبر

21 یہویاکین بادشاہ کی جلاوطنی کے 12ویں سال میں ایک آدمی میرے پاس آیا۔ 10ویں مہینے کا پانچواں دن[a] تھا۔ یہ آدمی یروشلم سے بھاگ نکلا تھا۔ اُس نے کہا، ”یروشلم دشمن کے قبضے میں آ گیا ہے!“

22 ایک دن پہلے رب کا ہاتھ شام کے وقت مجھ پر آیا تھا، اور اگلے دن جب یہ آدمی صبح کے وقت پہنچا تو رب نے میرے منہ کو کھول دیا، اور مَیں دوبارہ بول سکا۔

بچے ہوئے اسرائیلی اپنے آپ پر غلط اعتماد کرتے ہیں

23 رب مجھ سے ہم کلام ہوا، 24 ”اے آدم زاد، ملکِ اسرائیل کے کھنڈرات میں رہنے والے لوگ کہہ رہے ہیں، ’گو ابراہیم صرف ایک آدمی تھا تو بھی اُس نے پورے ملک پر قبضہ کیا۔ اُس کی نسبت ہم بہت ہیں، اِس لئے لازم ہے کہ ہمیں یہ ملک حاصل ہو۔‘ 25 اُنہیں بتا، ’رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ تم گوشت کھاتے ہو جس میں خون ہے، تمہارے ہاں بُت پرستی اور خوں ریزی عام ہے۔ تو پھر ملک کس طرح تمہیں حاصل ہو سکتا ہے؟ 26 تم اپنی تلوار پر بھروسا رکھ کر قابلِ گھن حرکتیں کرتے ہو، حتیٰ کہ ہر ایک اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرتا ہے۔ تو پھر ملک کس طرح تمہیں حاصل ہو سکتا ہے؟‘

27 اُنہیں بتا، ’رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ میری حیات کی قسم، جو اسرائیل کے کھنڈرات میں رہتے ہیں وہ تلوار کی زد میں آ کر ہلاک ہو جائیں گے، جو بچ کر کھلے میدان میں جا بسے ہیں اُنہیں مَیں درندوں کو کھلا دوں گا، اور جنہوں نے پہاڑی قلعوں اور غاروں میں پناہ لی ہے وہ مہلک بیماریوں کا شکار ہو جائیں گے۔ 28 مَیں ملک کو ویران و سنسان کر دوں گا۔ جس طاقت پر وہ فخر کرتے ہیں وہ جاتی رہے گی۔ اسرائیل کا پہاڑی علاقہ بھی اِتنا تباہ ہو جائے گا کہ لوگ اُس میں سے گزرنے سے گریز کریں گے۔ 29 پھر جب مَیں ملک کو اُن کی مکروہ حرکتوں کے باعث ویران و سنسان کر دوں گا تب وہ جان لیں گے کہ مَیں ہی رب ہوں۔‘

جلاوطن اسرائیلیوں کی بےپروائی

30 اے آدم زاد، تیرے ہم وطن اپنے گھروں کی دیواروں اور دروازوں کے پاس کھڑے ہو کر تیرا ذکر کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں، ’آؤ، ہم نبی کے پاس جا کر وہ پیغام سنیں جو رب کی طرف سے آیا ہے۔‘ 31 لیکن گو اِن لوگوں کے ہجوم آ کر تیرے پیغامات سننے کے لئے تیرے سامنے بیٹھ جاتے ہیں تو بھی وہ اُن پر عمل

---

[a] 8 جنوری۔

نہیں کرتے۔ کیونکہ اُن کی زبان پر عشق کے ہی گیت ہیں۔ اُن ہی پر وہ عمل کرتے ہیں، جبکہ اُن کا دل ناروا نفع کے پیچھے پڑا رہتا ہے۔ 32 اصل میں وہ تیری باتیں یوں سنتے ہیں جس طرح کسی گلوکار کے گیت جو مہارت سے ساز بجا کر سُریلی آواز سے عشق کے گیت گائے۔ گو وہ تیری باتیں سن کر خوش ہو جاتے ہیں تو بھی اُن پر عمل نہیں کرتے۔ 33 لیکن یقیناً ایک دن آنے والا ہے جب وہ جان لیں گے کہ ہمارے درمیان نبی رہا ہے۔“

اسرائیل کے بےپروا گلہ بان

34 رب مجھ سے ہم کلام ہوا، 2 ”اے آدم زاد، اسرائیل کے گلہ بانوں کے خلاف نبوّت کر! اُنہیں بتا،

’رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ اسرائیل کے گلہ بانوں پر افسوس جو صرف اپنی ہی فکر کرتے ہیں۔ کیا گلہ بان کو ریوڑ کی فکر نہیں کرنی چاہئے؟ 3 تم بھیڑ بکریوں کا دودھ پیتے، اُن کی اُون کے کپڑے پہنتے اور بہترین جانوروں کا گوشت کھاتے ہو۔ تو بھی تم ریوڑ کی دیکھ بھال نہیں کرتے! 4 نہ تم نے کمزوروں کو تقویت، نہ بیماروں کو شفا دی یا زخمیوں کی مرہم پٹی کی۔ نہ تم آوارہ پھرنے والوں کو واپس لائے، نہ گم شدہ جانوروں کو تلاش کیا بلکہ سختی اور ظالمانہ طریقے سے اُن پر حکومت کرتے رہے۔ 5 گلہ بان نہ ہونے کی وجہ سے بھیڑ بکریاں تتر بتر ہو کر درندوں کا شکار ہو گئیں۔ 6 میری بھیڑ بکریاں تمام پہاڑوں اور بلند جگہوں پر آوارہ پھرتی رہیں۔ ساری زمین پر وہ منتشر ہو گئیں، اور کوئی نہیں تھا جو اُنہیں ڈھونڈ کر واپس لاتا۔

7 چنانچہ اے گلہ بانو، رب کا جواب سنو! 8 رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ میری حیات کی قسم، میری بھیڑ بکریاں لٹیروں کا شکار اور تمام درندوں کی غذا بن گئی ہیں۔ اُن کی دیکھ بھال کرنے والا کوئی نہیں ہے۔ میرے گلہ بان میرے ریوڑ کو ڈھونڈ کر واپس نہیں لاتے بلکہ صرف اپنا ہی خیال کرتے ہیں۔ 9 چنانچہ اے گلہ بانو، رب کا جواب سنو! 10 رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ مَیں گلہ بانوں سے نپٹ کر اُنہیں اپنی بھیڑ بکریوں کے لئے ذمہ دار ٹھہراؤں گا۔ تب مَیں اُنہیں گلہ بانی کی ذمہ داری سے فارغ کروں گا تاکہ صرف اپنا ہی خیال کرنے کا سلسلہ ختم ہو جائے۔ مَیں اپنی بھیڑ بکریوں کو اُن کے منہ سے نکال کر بچاؤں گا تاکہ آئندہ وہ اُنہیں نہ کھائیں۔

اللہ اچھا چرواہا ہے

11 رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ آئندہ مَیں خود اپنی بھیڑ بکریوں کو ڈھونڈ کر واپس لاؤں گا، خود اُن کی دیکھ بھال کروں گا۔ 12 جس طرح چرواہا چاروں طرف بکھری ہوئی اپنی بھیڑ بکریوں کو اکٹھا کر کے اُن کی دیکھ بھال کرتا ہے اُسی طرح مَیں اپنی بھیڑ بکریوں کی دیکھ بھال کروں گا۔ مَیں اُنہیں اُن تمام مقاموں سے نکال کر بچاؤں گا جہاں اُنہیں گھنے بادلوں اور تاریکی کے دن منتشر کر دیا گیا تھا۔ 13 مَیں اُنہیں دیگر اقوام اور ممالک میں سے نکال کر جمع کروں گا اور اُنہیں اُن کے اپنے ملک میں واپس لا کر اسرائیل کے پہاڑوں، گھاٹیوں اور تمام آبادیوں میں چراؤں گا۔ 14 تب مَیں اچھی چراگاہوں میں اُن کی دیکھ بھال کروں گا، اور وہ اسرائیل کی بلندیوں پر ہی چریں گی۔ وہاں وہ سرسبز میدانوں میں آرام کر کے

اسرائیل کے پہاڑوں پر بہترین گھاس چریں گی۔ 15 رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ مَیں خود اپنی بھیڑ بکریوں کی دیکھ بھال کروں گا، خود اُنہیں بٹھاؤں گا۔

16 مَیں گم شدہ بھیڑ بکریوں کا کھوج لگاؤں گا اور آوارہ پھرنے والوں کو واپس لاؤں گا۔ مَیں زخمیوں کی مرہم پٹی کروں گا اور کمزوروں کو تقویت دوں گا۔ لیکن موٹے تازے اور طاقت ور جانوروں کو مَیں ختم کروں گا۔ مَیں انصاف سے ریوڑ کی گلہ بانی کروں گا۔

17 رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ اے میرے ریوڑ، جہاں بھیڑوں، مینڈھوں اور بکروں کے درمیان ناانصافی ہے وہاں مَیں اُن کی عدالت کروں گا۔ 18 کیا یہ تمہارے لئے کافی نہیں کہ تمہیں کھانے کے لئے چراگاہ کا بہترین حصہ اور پینے کے لئے صاف شفاف پانی مل گیا ہے؟ تم باقی چراگاہ کو کیوں روندتے اور باقی پانی کو پاؤں سے گدلا کرتے ہو؟ 19 میرا ریوڑ کیوں تم سے کچلی ہوئی گھاس کھائے اور تمہارا گدلا کیا ہوا پانی پیئے؟

20 رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ جہاں موٹی اور دُبلی بھیڑ بکریوں کے درمیان ناانصافی ہے وہاں مَیں خود فیصلہ کروں گا۔ 21 کیونکہ تم موٹی بھیڑوں نے کمزوروں کو کندھوں سے دھکا دے کر اور سینگوں سے مار مار کر اچھی گھاس سے بھگا دیا ہے۔ 22 لیکن مَیں اپنی بھیڑ بکریوں کو تم سے بچا لوں گا۔ آئندہ اُنہیں لُوٹا نہیں جائے گا بلکہ مَیں خود اُن میں انصاف قائم رکھوں گا۔

امن و امان کی سلطنت

23 مَیں اُن پر ایک ہی گلہ بان یعنی اپنے خادم داؤد کو مقرر کروں گا جو اُنہیں چَرا کر اُن کی دیکھ بھال کرے گا۔ وہی اُن کا صحیح چرواہا رہے گا۔ 24 مَیں، رب اُن کا خدا ہوں گا اور میرا خادم داؤد اُن کے درمیان اُن کا حکمران ہو گا۔ یہ میرا، رب کا فرمان ہے۔

25 مَیں اسرائیلیوں کے ساتھ سلامتی کا عہد باندھ کر درندوں کو ملک سے نکال دوں گا۔ پھر وہ حفاظت سے سو سکیں گے، خواہ ریگستان میں ہوں یا جنگل میں۔ 26 مَیں اُنہیں اور اپنے پہاڑ کے اردگرد کے علاقے کو برکت دوں گا۔ مَیں ملک میں وقت پر بارش برساتا رہوں گا۔ ایسی مبارک بارشیں ہوں گی 27 کہ ملک کے باغوں اور کھیتوں میں زبردست فصلیں پکیں گی۔ لوگ اپنے ملک میں محفوظ ہوں گے۔ پھر جب مَیں اُن کے جوئے کو توڑ کر اُنہیں اُن سے رِہائی دوں گا جنہوں نے اُنہیں غلام بنایا تھا تب وہ جان لیں گے کہ مَیں ہی رب ہوں۔ 28 آئندہ نہ دیگر اقوام اُنہیں لُوٹیں گی، نہ وہ درندوں کی خوراک بنیں گے بلکہ وہ حفاظت سے اپنے گھروں میں بسیں گے۔ ڈرانے والا کوئی نہیں ہو گا۔ 29 میرے حکم پر زمین ایسی فصلیں پیدا کرے گی جن کی شہرت دُور دُور تک پھیلے گی۔ آئندہ نہ وہ بھوکے مریں گے، نہ اُنہیں دیگر اقوام کی لعن طعن سننی پڑے گی۔ 30 رب قادرِ مطلق خدا فرماتا ہے کہ اُس وقت وہ جان لیں گے کہ مَیں جو رب اُن کا خدا ہوں اُن کے ساتھ ہوں، کہ اسرائیلی میری قوم ہیں۔ 31 رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ تم میرا ریوڑ، میری چراگاہ کی بھیڑ بکریاں ہو۔ تم میرے لوگ، اور مَیں تمہارا خدا ہوں۔"

ادوم ریگستان بنے گا

35 رب مجھ سے ہم کلام ہوا، 2 "اے آدم زاد، سعیر کے پہاڑی علاقے کی طرف رُخ کر کے اُس کے خلاف نبوّت کر! 3 اُسے بتا،

’رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ اے سعیر کے پہاڑی علاقے، اب مَیں تجھ سے نپٹ لوں گا۔ مَیں اپنا ہاتھ تیرے خلاف اُٹھا کر تجھے ویران و سنسان کر دوں گا۔ 4 مَیں تیرے شہروں کو ملبے کے ڈھیر بنا دوں گا، اور تُو سراسر اُجڑ جائے گا۔ تب تُو جان لے گا کہ مَیں ہی رب ہوں۔

5 تُو ہمیشہ اسرائیلیوں کا سخت دشمن رہا ہے، اور جب اُن پر آفت آئی اور اُن کی سزا عروج تک پہنچی تو تُو بھی تلوار لے کر اُن پر ٹوٹ پڑا۔ 6 اِس لئے رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ میری حیات کی قَسم، مَیں تجھے قتل و غارت کے حوالے کروں گا، اور قتل و غارت تیرا تعاقب کرتی رہے گی۔ چونکہ تُو نے قتل و غارت کرنے سے نفرت نہ کی، اِس لئے قتل و غارت تیرے پیچھے پڑی رہے گی۔ 7 مَیں سعیر کے پہاڑی علاقے کو ویران و سنسان کر کے وہاں کے تمام آنے جانے والوں کو مٹا ڈالوں گا۔ 8 تیرے پہاڑی علاقے کو مَیں مقتولوں سے بھر دوں گا۔ تلوار کی زد میں آنے والے ہر طرف پڑے رہیں گے۔ تیری پہاڑیوں، وادیوں اور تمام گھاٹیوں میں لاشیں نظر آئیں گی۔ 9 میرے حکم پر تُو ابد تک ویران رہے گا، اور تیرے شہر غیر آباد رہیں گے۔ تب تُو جان لے گا کہ مَیں ہی رب ہوں۔

10 تُو بولا، ”اسرائیل اور یہوداہ کی دونوں قومیں اپنے علاقوں سمیت میری ہی ہیں! آؤ ہم اُن پر قبضہ کریں۔“ تجھے خیال تک نہیں آیا کہ رب وہاں موجود ہے۔ 11 اِس لئے رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ میری حیات کی قَسم، مَیں تجھ سے وہی سلوک کروں گا جو تُو نے اُن سے کیا جب تُو نے غصے اور حسد کے عالم میں اُن پر اپنی پوری نفرت کا اظہار کیا۔ لیکن اُن ہی پر مَیں اپنے آپ کو ظاہر کروں گا جب مَیں تیری عدالت کروں گا۔ 12 اُس وقت تُو جان لے گا کہ مَیں، رب نے وہ تمام کفر سن لیا ہے جو تُو نے اسرائیل کے پہاڑوں کے خلاف بکا ہے۔ کیونکہ تُو نے کہا، ”یہ اُجڑ گئے ہیں، اب یہ ہمارے قبضے میں آ گئے ہیں اور ہم اُنہیں کھا سکتے ہیں۔“ 13 تُو نے شیخی مار مار کر میرے خلاف کفر بکا ہے، لیکن خبردار! مَیں نے اِن تمام باتوں پر توجہ دی ہے۔ 14 رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ تُو نے خوشی منائی کہ پورا ملک ویران و سنسان ہے، لیکن مَیں تجھے بھی اُتنا ہی ویران کر دوں گا۔ 15 تُو کتنا خوش ہوا جب اسرائیل کی موروثی زمین اُجڑ گئی! اب مَیں تیرے ساتھ بھی ایسا ہی کروں گا۔ اے سعیر کے پہاڑی علاقے، تُو پورے ادوم سمیت ویران و سنسان ہو جائے گا۔ تب وہ جان لیں گے کہ مَیں ہی رب ہوں۔‘

اسرائیل اپنے وطن واپس آئے گا

36 اے آدم زاد، اسرائیل کے پہاڑوں کے بارے میں نبوّت کر کے کہہ،

’اے اسرائیل کے پہاڑو، رب کا کلام سنو! 2 رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ دشمن بغلیں بجا کر کہتا ہے کہ کیا خوب، اسرائیل کی قدیم بلندیاں ہمارے قبضے میں آ گئی ہیں! 3 قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ اُنہوں نے تمہیں اُجاڑ دیا، تمہیں چاروں طرف سے تنگ کیا ہے۔ نتیجے میں تم دیگر اقوام کے قبضے میں آ گئے ہو اور لوگ تم پر کفر بکنے لگے ہیں۔ 4 چنانچہ اے اسرائیل کے پہاڑو، رب قادرِ مطلق کا کلام سنو!

رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ اے پہاڑو اور پہاڑیو،

اے گھاٹیو اور وادیو، اے کھنڈرات اور انسان سے خالی شہرو، تم گرد و نواح کی اقوام کے لئے لُوٹ مار اور مذاق کا نشانہ بن گئے ہو۔

5 اِس لئے رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ مَیں نے بڑی غیرت سے اِن باقی اقوام کی سرزنش کی ہے، خاص کر ادوم کی۔ کیونکہ وہ میری قوم کا نقصان دیکھ کر شادیانہ بجانے لگیں اور اپنی حقارت کا اظہار کر کے میرے ملک پر قبضہ کیا تاکہ اُس کی چراگاہ کو لُوٹ لیں۔ 6 اے پہاڑو اور پہاڑیو، اے گھاٹیو اور وادیو، رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ چونکہ دیگر اقوام نے تیری اِتنی رُسوائی کی ہے اِس لئے مَیں اپنی غیرت اور اپنا غضب اُن پر نازل کروں گا۔ 7 مَیں رب قادرِ مطلق اپنا ہاتھ اُٹھا کر قسم کھاتا ہوں کہ گرد و نواح کی اِن اقوام کی بھی رُسوائی کی جائے گی۔

8 لیکن اے اسرائیل کے پہاڑو، تم پر دوبارہ ہریالی پھلے پھولے گی۔ تم نئے سرے سے میری قوم اسرائیل کے لئے پھل لاؤ گے، کیونکہ وہ جلد ہی واپس آنے والی ہے۔ 9 مَیں دوبارہ تمہاری طرف رجوع کروں گا، دوبارہ تم پر مہربانی کروں گا۔ تب لوگ نئے سرے سے تم پر ہل چلا کر بیج بوئیں گے۔

10 مَیں تم پر کی آبادی بڑھا دوں گا۔ کیونکہ تمام اسرائیلی آ کر تمہاری ڈھلانوں پر اپنے گھر بنا لیں گے۔ تمہارے شہر دوبارہ آباد ہو جائیں گے، اور کھنڈرات کی جگہ نئے گھر بن جائیں گے۔ 11 مَیں تم پر بسنے والے انسان و حیوان کی تعداد بڑھا دوں گا، اور وہ بڑھ کر پھلیں پھولیں گے۔ مَیں ہونے دوں گا کہ تمہارے علاقے میں ماضی کی طرح آبادی ہو گی، پہلے کی نسبت مَیں تم پر کہیں زیادہ مہربانی کروں گا۔ تب تم جان لو گے کہ مَیں ہی رب ہوں۔

12 مَیں اپنی قوم اسرائیل کو تمہارے پاس پہنچا دوں گا، اور وہ دوبارہ تمہاری ڈھلانوں پر گھومتے پھریں گے۔ وہ تم پر قبضہ کریں گے، اور تم اُن کی موروثی زمین ہو گے۔ آئندہ کبھی تم اُنہیں اُن کی اولاد سے محروم نہیں کرو گے۔ 13 رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ بےشک لوگ تمہارے بارے میں کہتے ہیں کہ تم لوگوں کو ہڑپ کر کے اپنی قوم کو اُس کی اولاد سے محروم کر دیتے ہو۔ 14 لیکن آئندہ ایسا نہیں ہو گا۔ آئندہ تم نہ آدمیوں کو ہڑپ کرو گے، نہ اپنی قوم کو اُس کی اولاد سے محروم کرو گے۔ یہ رب قادرِ مطلق کا فرمان ہے۔ 15 مَیں خود ہونے دوں گا کہ آئندہ تمہیں دیگر اقوام کی لعن طعن نہیں سننی پڑے گی۔ آئندہ تمہیں اُن کا مذاق برداشت نہیں کرنا پڑے گا، کیونکہ ایسا کبھی ہو گا نہیں کہ تم اپنی قوم کے لئے ٹھوکر کا باعث ہو۔ یہ رب قادرِ مطلق کا فرمان ہے'۔"

اللہ اپنی قوم کو نیا دل اور نیا روح بخشے گا

16 رب مجھ سے ہم کلام ہوا، 17 "اے آدم زاد، جب اسرائیلی اپنے ملک میں آباد تھے تو ملک اُن کے چال چلن اور حرکتوں سے ناپاک ہوا۔ وہ اپنے بُرے رویے کے باعث میری نظر میں ماہواری میں مبتلا عورت کی طرح ناپاک تھے۔ 18 اُن کے ہاتھوں لوگ قتل ہوئے، اُن کی بُت پرستی سے ملک ناپاک ہو گیا۔

جواب میں مَیں نے اُن پر اپنا غضب نازل کیا۔ 19 مَیں نے اُنہیں مختلف اقوام و ممالک میں منتشر کر کے اُن کے چال چلن اور غلط کاموں کی مناسب سزا دی۔ 20 لیکن جہاں بھی وہ پہنچے وہاں اُن ہی کے سبب

سے میرے مقدّس نام کی بے حرمتی ہوئی۔ کیونکہ جن سے بھی اُن کی ملاقات ہوئی اُنہوں نے کہا، 'گو یہ رب کی قوم ہیں تو بھی اِنہیں اُس کے ملک کو چھوڑنا پڑا!' 21 یہ دیکھ کر کہ جس قوم میں بھی اسرائیلی جا بسے وہاں اُنہوں نے میرے مقدّس نام کی بے حرمتی کی مَیں اپنے نام کی فکر کرنے لگا۔ 22 اِس لئے اسرائیلی قوم کو بتا،

'رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ جو کچھ مَیں کرنے والا ہوں وہ مَیں تیری خاطر نہیں کروں گا بلکہ اپنے مقدّس نام کی خاطر۔ کیونکہ تم نے دیگر اقوام میں منتشر ہو کر اُس کی بے حرمتی کی ہے۔ 23 مَیں ظاہر کروں گا کہ میرا عظیم نام کتنا مقدّس ہے۔ تم نے دیگر اقوام کے درمیان رہ کر اُس کی بے حرمتی کی ہے، لیکن مَیں اُن کی موجودگی میں تمہاری مدد کر کے اپنا مقدّس کردار اُن پر ظاہر کروں گا۔ تب وہ جان لیں گی کہ مَیں ہی رب ہوں۔ یہ رب قادرِ مطلق کا فرمان ہے۔

24 مَیں تمہیں دیگر اقوام و ممالک سے نکال دوں گا اور تمہیں جمع کر کے تمہارے اپنے ملک میں واپس لاؤں گا۔ 25 مَیں تم پر صاف پانی چھڑکوں گا تو تم پاک صاف ہو جاؤ گے۔ ہاں، مَیں تمہیں تمام ناپاکیوں اور بُتوں سے پاک صاف کر دوں گا۔

26 تب مَیں تمہیں نیا دل بخش کر تم میں نئی روح ڈال دوں گا۔ مَیں تمہارا سنگین دل نکال کر تمہیں گوشت پوست کا نرم دل عطا کروں گا۔ 27 کیونکہ مَیں اپنا ہی روح تم میں ڈال کر تمہیں اِس قابل بنا دوں گا کہ تم میری ہدایات کی پیروی اور میرے احکام پر دھیان سے عمل کر سکو۔ 28 تب تم دوبارہ اُس ملک میں سکونت کرو گے جو مَیں نے تمہارے باپ دادا کو دیا تھا۔ تم میری قوم ہو گے، اور مَیں تمہارا خدا ہوں گا۔ 29 مَیں خود تمہیں تمہاری تمام ناپاکی سے چھڑاؤں گا۔ آئندہ مَیں تمہارے ملک میں کال پڑنے نہیں دوں گا بلکہ اناج کو اُگنے اور بڑھنے کا حکم دوں گا۔ 30 مَیں باغوں اور کھیتوں کی پیداوار بڑھا دوں گا تاکہ آئندہ تمہیں ملک میں کال پڑنے کے باعث دیگر قوموں کے طعنے سننے نہ پڑیں۔ 31 تب تمہاری بُری راہیں اور غلط حرکتیں تمہیں یاد آئیں گی، اور تم اپنے گناہوں اور بُت پرستی کے باعث اپنے آپ سے گھن کھاؤ گے۔ 32 لیکن یاد رہے کہ مَیں یہ سب کچھ تمہاری خاطر نہیں کر رہا۔ رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ اے اسرائیلی قوم، شرم کرو! اپنے چال چلن پر شرم سار ہو!

33 رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ جس دن مَیں تمہیں تمہارے تمام گناہوں سے پاک صاف کروں گا اُس دن مَیں تمہیں دوبارہ تمہارے شہروں میں آباد کروں گا۔ تب کھنڈرات پر نئے گھر بنیں گے۔ 34 گو اِس وقت ملک میں سے گزرنے والے ہر مسافر کو اُس کی تباہ شدہ حالت نظر آتی ہے، لیکن اُس وقت ایسا نہیں ہو گا بلکہ زمین کی کھیتی باڑی کی جائے گی۔ 35 لوگ یہ دیکھ کر کہیں گے، ''پہلے سب کچھ ویران و سنسان تھا، لیکن اب ملک باغِ عدن بن گیا ہے! پہلے اُس کے شہر زمین بوس تھے اور اُن کی جگہ ملبے کے ڈھیر نظر آتے تھے۔ لیکن اب اُن کی نئے سرے سے قلعہ بندی ہو گئی ہے اور لوگ اُن میں آباد ہیں۔'' 36 پھر اردگرد کی جتنی قومیں بچ گئی ہوں گی وہ جان لیں گی کہ مَیں، رب نے نئے سرے سے وہ کچھ تعمیر کیا ہے جو پہلے ڈھا دیا گیا تھا، مَیں نے ویران زمین میں دوبارہ پودے لگائے ہیں۔ یہ میرا، رب کا فرمان ہے، اور مَیں یہ کروں گا بھی۔

37 قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ ایک بار پھر مَیں اسرائیلی

قوم کی التجائیں سن کر باشندوں کی تعداد ریوڑ کی طرح بڑھا دوں گا۔ 38 جس طرح ماضی میں عید کے دن یروشلم میں ہر طرف قربانی کی بھیڑ بکریاں نظر آتی تھیں اُسی طرح ملک کے شہروں میں دوبارہ ہجوم کے ہجوم نظر آئیں گے۔ تب وہ جان لیں گے کہ مَیں ہی رب ہوں‘۔“

ہڈیوں سے بھری وادی کی رویا

37 ایک دن رب کا ہاتھ مجھ پر آ ٹھہرا۔ رب نے مجھے اپنے روح سے باہر لے جا کر ایک کھلی وادی کے بیچ میں کھڑا کیا۔ وادی ہڈیوں سے بھری تھی۔ 2 اُس نے مجھے اُن میں سے گزرنے دیا تو مَیں نے دیکھا کہ وادی کی زمین پر بےشمار ہڈیاں بکھری پڑی ہیں۔ یہ ہڈیاں سراسر سوکھی ہوئی تھیں۔

3 رب نے مجھ سے پوچھا، ”اے آدم زاد، کیا یہ ہڈیاں دوبارہ زندہ ہو سکتی ہیں؟“ مَیں نے جواب دیا، ”اے رب قادرِ مطلق، تُو ہی جانتا ہے۔“

4 تب اُس نے فرمایا، ”نبوّت کر کے ہڈیوں کو بتا، ’اے سوکھی ہوئی ہڈیو، رب کا کلام سنو! 5 رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ مَیں تم میں دم ڈالوں گا تو تم دوبارہ زندہ ہو جاؤ گی۔ 6 مَیں تم پر نسیں اور گوشت چڑھا کر سب کچھ جِلد سے ڈھانپ دوں گا۔ مَیں تم میں دم ڈال دوں گا، اور تم زندہ ہو جاؤ گی۔ تب تم جان لو گی کہ مَیں ہی رب ہوں‘۔“

7 مَیں نے ایسا ہی کیا۔ اور جوں ہی مَیں نبوّت کرنے لگا تو شور مچ گیا۔ ہڈیاں کھڑکھڑاتے ہوئے ایک دوسری کے ساتھ جُڑ گئیں، اور ہوتے ہوتے پورے ڈھانچے بن گئے۔ 8 میرے دیکھتے دیکھتے نسیں اور گوشت ڈھانچوں پر چڑھ گیا اور سب کچھ جِلد سے ڈھانپا گیا۔ لیکن اب تک جسموں میں دم نہیں تھا۔

9 پھر رب نے فرمایا، ”اے آدم زاد، نبوّت کر کے دم سے مخاطب ہو جا، ’اے دم، رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ چاروں طرف سے آ کر مقتولوں پر پھونک مار تاکہ دوبارہ زندہ ہو جائیں‘۔“

10 مَیں نے ایسا ہی کیا تو مقتولوں میں دم آ گیا، اور وہ زندہ ہو کر اپنے پاؤں پر کھڑے ہو گئے۔ ایک نہایت بڑی فوج وجود میں آ گئی تھی!

11 تب رب نے فرمایا، ”اے آدم زاد، یہ ہڈیاں اسرائیلی قوم کے تمام افراد ہیں۔ وہ کہتے ہیں، ’ہماری ہڈیاں سوکھ گئی ہیں، ہماری اُمید جاتی رہی ہے۔ ہم ختم ہی ہو گئے ہیں!‘ 12 چنانچہ نبوّت کر کے اُنہیں بتا،

’رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ اے میری قوم، مَیں تمہاری قبروں کو کھول دوں گا اور تمہیں اُن میں سے نکال کر ملکِ اسرائیل میں واپس لاؤں گا۔ 13 اے میری قوم، جب مَیں تمہاری قبروں کو کھول دوں گا اور تمہیں اُن میں سے نکال لاؤں گا تب تم جان لو گے کہ مَیں ہی رب ہوں۔ 14 مَیں اپنا روح تم میں ڈال دوں گا تو تم زندہ ہو جاؤ گے۔ پھر مَیں تمہیں تمہارے اپنے ملک میں بسا دوں گا۔ تب تم جان لو گے کہ یہ میرا، رب کا فرمان ہے اور مَیں یہ کروں گا بھی‘۔“

یہوداہ اور اسرائیل متحد ہو جائیں گے

15 رب مجھ سے ہم کلام ہوا، 16 ”اے آدم زاد، لکڑی کا ٹکڑا لے کر اُس پر لکھ دے، ’جنوبی قبیلہ یہوداہ اور جتنے اسرائیلی قبیلے اُس کے ساتھ متحد ہیں۔‘ پھر لکڑی کا ایک اَور ٹکڑا لے کر اُس پر لکھ دے، ’شمالی

قبیلہ یوسف یعنی افرائیم اور جتنے اسرائیلی قبیلے اُس کے ساتھ متحد ہیں۔' 17 اب لکڑی کے دونوں ٹکڑے ایک دوسرے کے ساتھ یوں جوڑ دے کہ تیرے ہاتھ میں ایک ہو جائیں۔

18 تیرے ہم وطن تجھ سے پوچھیں گے، 'کیا آپ ہمیں اِس کا مطلب نہیں بتائیں گے؟' 19 تب اُنہیں بتا، 'رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ مَیں یوسف یعنی لکڑی کے مالک افرائیم اور اُس کے ساتھ متحد اسرائیلی قبیلوں کو لے کر یہوداہ کی لکڑی کے ساتھ جوڑ دوں گا۔ میرے ہاتھ میں وہ لکڑی کا ایک ہی ٹکڑا بن جائیں گے۔'

20 اپنے ہم وطنوں کی موجودگی میں لکڑی کے مذکورہ ٹکڑے ہاتھ میں تھامے رکھ 21 اور ساتھ ساتھ اُنہیں بتا، 'رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ مَیں اسرائیلیوں کو اُن قوموں میں سے نکال لاؤں گا جہاں وہ جا بسے ہیں۔ مَیں اُنہیں جمع کر کے اُن کے اپنے ملک میں واپس لاؤں گا۔ 22 وہیں اسرائیل کے پہاڑوں پر مَیں اُنہیں متحد کر کے ایک ہی قوم بنا دوں گا۔ اُن پر ایک ہی بادشاہ حکومت کرے گا۔ آئندہ وہ نہ کبھی دو قوموں میں تقسیم ہو جائیں گے، نہ دو سلطنتوں میں۔ 23 آئندہ وہ اپنے آپ کو نہ اپنے بُتوں یا باقی مکروہ چیزوں سے ناپاک کریں گے، نہ اُن گناہوں سے جو اب تک کرتے آئے ہیں۔ مَیں اُنہیں اُن تمام مقاموں سے نکال کر چھڑاؤں گا جن میں اُنہوں نے گناہ کیا ہے۔ مَیں اُنہیں پاک صاف کروں گا۔ یوں وہ میری قوم ہوں گے اور مَیں اُن کا خدا ہوں گا۔ 24 میرا خادم داؤد اُن کا بادشاہ ہو گا، اُن کا ایک ہی گلہ بان ہو گا۔ تب وہ میری ہدایات کے مطابق زندگی گزاریں گے اور دھیان سے میرے احکام پر عمل کریں گے۔

25 جو ملک مَیں نے اپنے خادم یعقوب کو دیا تھا اور جس میں تمہارے باپ دادا رہتے تھے اُس میں اسرائیلی دوبارہ بسیں گے۔ ہاں، وہ اور اُن کی اولاد ہمیشہ تک اُس میں آباد رہیں گے، اور میرا خادم داؤد ابد تک اُن پر حکومت کرے گا۔ 26 تب مَیں اُن کے ساتھ سلامتی کا عہد باندھوں گا، ایک ایسا عہد جو ہمیشہ تک قائم رہے گا۔ مَیں اُنہیں قائم کر کے اُن کی تعداد بڑھاتا جاؤں گا، اور میرا مقدِس ابد تک اُن کے درمیان رہے گا۔ 27 وہ میری سکونت گاہ کے سائے میں بسیں گے۔ مَیں اُن کا خدا ہوں گا، اور وہ میری قوم ہوں گے۔ 28 جب میرا مقدِس ابد تک اُن کے درمیان ہو گا تو دیگر اقوام جان لیں گی کہ مَیں ہی رب ہوں، کہ اسرائیل کو مقدّس کرنے والا مَیں ہی ہوں'۔''

اسرائیل کا دشمن جوج

38 رب مجھ سے ہم کلام ہوا، 2 ''اے آدم زاد، ملکِ ماجوج کے حکمران جوج کی طرف رُخ کر جو مسک اور تُوبل کا اعلیٰ رئیس ہے۔ اُس کے خلاف نبوّت کر کے 3 کہہ،

'رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ اے مسک اور تُوبل کے اعلیٰ رئیس جوج، اب مَیں تجھ سے نپٹ لوں گا۔ 4 مَیں تیرے منہ کو پھیر دوں گا، تیرے منہ میں کانٹے ڈال کر تجھے پوری فوج سمیت نکال دوں گا۔ شاندار وردیوں سے آراستہ تیرے تمام گھڑسوار اور فوجی اپنے گھوڑوں سمیت نکل آئیں گے، گو تیری بڑی فوج کے مرد چھوٹی اور بڑی ڈھالیں اُٹھائے پھریں گے، اور ہر ایک تلوار سے لیس ہو گا۔ 5 فارس، ایتھوپیا اور لبیا کے مرد بھی فوج میں شامل ہوں گے۔ ہر ایک بڑی ڈھال اور خود

سے مسلح ہو گا۔ 6 جُمر اور شمال کے دُور دراز علاقے بیت تُجرمہ کے تمام دستے بھی ساتھ ہوں گے۔ غرض اُس وقت بہت سی قومیں تیرے ساتھ نکلیں گی۔ 7 چنانچہ مستعد ہو جا! جتنے لشکر تیرے اردگرد جمع ہو گئے ہیں اُن کے ساتھ مل کر خوب تیاریاں کر! اُن کے لئے پہرا داری کر۔

8 متعدد دنوں کے بعد تجھے ملکِ اسرائیل پر حملہ کرنے کے لئے بُلایا جائے گا جسے ابھی جنگ سے چھٹکارا ملا ہو گا اور جس کے جلاوطن دیگر بہت سی قوموں میں سے واپس آ گئے ہوں گے۔ گو اسرائیل کا پہاڑی علاقہ بڑی دیر سے برباد ہوا ہو گا، لیکن اُس وقت اُس کے باشندے جلاوطنی سے واپس آ کر امن و امان سے اُس میں بسیں گے۔

9 تب تُو طوفان کی طرح آگے بڑھے گا، تیرے دستے بادل کی طرح پورے ملک پر چھا جائیں گے۔ تیرے ساتھ بہت سی قومیں ہوں گی۔ 10 رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ اُس وقت تیرے ذہن میں بُرے خیالات اُبھر آئیں گے اور تُو شریر منصوبے باندھے گا۔ 11 تُو کہے گا، ”یہ ملک کھلا ہے، اور اُس کے باشندے آرام اور سکون کے ساتھ رہ رہے ہیں۔ آؤ، مَیں اُن پر حملہ کروں، کیونکہ وہ اپنی حفاظت نہیں کر سکتے۔ نہ اُن کی چاردیواری ہے، نہ دروازہ یا کنڈا۔ 12 مَیں اسرائیلیوں کو لُوٹ لوں گا۔ جو شہر پہلے کھنڈرات تھے لیکن اب نئے سرے سے آباد ہوئے ہیں اُن پر مَیں ٹوٹ پڑوں گا۔ جو جلاوطن دیگر اقوام سے واپس آ گئے ہیں اُن کی دولت مَیں چھین لوں گا۔ کیونکہ اُنہیں کافی مال مویشی حاصل ہوئے ہیں، اور اب وہ دنیا کے مرکز میں آ بسے ہیں۔“ 13 سبا، ددان اور ترسیس کے تاجر اور بزرگ پوچھیں گے کہ کیا تُو نے واقعی اپنے فوجیوں کو لُوٹ مار کے لئے اکٹھا کر لیا ہے؟ کیا تُو واقعی سونا چاندی، مال مویشی اور باقی بہت سی دولت چھیننا چاہتا ہے؟‘

14 اے آدم زاد، نبوّت کر کے جوج کو بتا، ’رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ اُس وقت تجھے پتا چلے گا کہ میری قوم اسرائیل سکون سے زندگی گزار رہی ہے، 15 اور تُو دُور دراز شمال کے اپنے ملک سے نکلے گا۔ تیری وسیع اور طاقت ور فوج میں متعدد قومیں شامل ہوں گی، اور سب گھوڑوں پر سوار 16 میری قوم اسرائیل پر دھاوا بول دیں گے۔ وہ اُس پر بادل کی طرح چھا جائیں گے۔ اے جوج، اُن آخری دنوں میں مَیں خود تجھے اپنے ملک پر حملہ کرنے دوں گا تاکہ دیگر اقوام مجھے جان لیں۔ کیونکہ جو کچھ مَیں اُن کے دیکھتے دیکھتے تیرے ساتھ کروں گا اُس سے میرا مقدّس کردار اُن پر ظاہر ہو جائے گا۔ 17 رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ تُو وہی ہے جس کا ذکر مَیں نے ماضی میں کیا تھا۔ کیونکہ ماضی میں میرے خادم یعنی اسرائیل کے نبی کافی سالوں سے پیش گوئی کرتے رہے کہ مَیں تجھے اسرائیل کے خلاف بھیجوں گا۔

اللہ خود جوج کو تباہ کرے گا

18 رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ جس دن جوج ملکِ اسرائیل پر حملہ کرے گا اُس دن مَیں آگ بگولا ہو جاؤں گا۔ 19 مَیں فرماتا ہوں کہ اُس دن میری غیرت اور شدید قہر یوں بھڑک اُٹھے گا کہ یقیناً ملکِ اسرائیل میں زبردست زلزلہ آئے گا۔ 20 سب میرے سامنے تھرتھرا اُٹھیں گے، خواہ مچھلیاں ہوں یا پرندے، خواہ زمین پر چلنے اور رینگنے والے جانور ہوں یا انسان۔ پہاڑ اُن کی گزرگاہوں سمیت خاک میں ملائے جائیں گے،

اور ہر دیوار گر جائے گی۔

21 رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ مَیں اپنے تمام پہاڑی علاقے میں جوج کے خلاف تلوار بھیجوں گا۔ تب سب آپس میں لڑنے لگیں گے۔ 22 مَیں اُن میں مہلک بیماریاں اور قتل و غارت پھیلا کر اُن کی عدالت کروں گا۔ ساتھ ساتھ مَیں موسلا دھار بارش، اولے، آگ اور گندھک جوج اور اُس کی بین الاقوامی فوج پر برسا دوں گا۔ 23 یوں مَیں اپنا عظیم اور مقدّس کردار متعدد قوموں پر ظاہر کروں گا، اُن کے دیکھتے دیکھتے اپنے آپ کا اظہار کروں گا۔ تب وہ جان لیں گی کہ مَیں ہی رب ہوں۔'

39 اے آدم زاد، جوج کے خلاف نبوّت کر کے کہہ،

'رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ اے مسک اور تُوبل کے اعلیٰ رئیس جوج، اب مَیں تجھ سے نپٹ لوں گا۔ 2 مَیں تیرا منہ پھیر دوں گا اور تجھے شمال کے دُور دراز علاقے سے گھسیٹ کر اسرائیل کے پہاڑوں پر لاؤں گا۔ 3 وہاں مَیں تیرے بائیں ہاتھ سے کمان ہٹاؤں گا اور تیرے دائیں ہاتھ سے تیر گرا دوں گا۔ 4 اسرائیل کے پہاڑوں پر ہی تُو اپنے تمام بین الاقوامی فوجیوں کے ساتھ ہلاک ہو جائے گا۔ مَیں تجھے ہر قسم کے شکاری پرندوں اور درندوں کو کھلا دوں گا۔ 5 کیونکہ تیری لاش کھلے میدان میں گر کر پڑی رہے گی۔ یہ میرا، رب قادرِ مطلق کا فرمان ہے۔

6 مَیں ماجوج پر اور اپنے آپ کو محفوظ سمجھنے والے ساحلی علاقوں پر آگ بھیجوں گا۔ تب وہ جان لیں گے کہ مَیں ہی رب ہوں۔ 7 اپنی قوم اسرائیل کے درمیان ہی مَیں اپنا مقدّس نام ظاہر کروں گا۔ آئندہ مَیں اپنے مقدّس نام کی بےحرمتی برداشت نہیں کروں گا۔ تب اقوام جان لیں گی کہ مَیں رب اور اسرائیل کا قدوس ہوں۔ 8 رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ یہ سب کچھ ہونے والا ہے، یہ ضرور پیش آئے گا! وہی دن ہے جس کا ذکر مَیں کر چکا ہوں۔

جوج اور اُس کی فوج کی تدفین

9 پھر اسرائیلی شہروں کے باشندے میدانِ جنگ میں جا کر دشمن کے اسلحہ کو ایندھن کے لئے جمع کریں گے۔ اِتنی چھوٹی اور بڑی ڈھالیں، کمان، تیر، لاٹھیاں اور نیزے اکٹھے ہو جائیں گے کہ سات سال تک کسی اَور ایندھن کی ضرورت نہیں ہو گی۔ 10 اسرائیلیوں کو کھلے میدان میں لکڑی چننے یا جنگل میں درخت کاٹنے کی ضرورت نہیں ہو گی، کیونکہ وہ یہ ہتھیار ایندھن کے طور پر استعمال کریں گے۔ اب وہ اُنہیں لُوٹیں گے جنہوں نے اُنہیں لُوٹ لیا تھا، وہ اُن سے مال مویشی چھین لیں گے جنہوں نے اُن سے سب کچھ چھین لیا تھا۔ یہ رب قادرِ مطلق کا فرمان ہے۔

11 اُس دن مَیں اسرائیل میں جوج کے لئے قبرستان مقرر کروں گا۔ یہ قبرستان وادیِ عباریم[a] میں ہو گا جو بحیرۂ مُردار کے مشرق میں ہے۔ جوج کے ساتھ اُس کی تمام فوج بھی دفن ہو گی، اِس لئے مسافر آئندہ اُس میں سے نہیں گزر سکیں گے۔ تب وہ جگہ وادیِ ہمون جوج[b] بھی کہلائے گی۔ 12 جب اسرائیلی تمام لاشیں دفنا کر ملک کو

---

[a] یا گزرنے والوں کی وادی۔

[b] جوج کے فوجی ہجوم کی وادی۔

پاک صاف کریں گے تو سات مہینے لگیں گے۔ 13 تمام اُمّت اِس کام میں مصروف رہے گی۔ رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ جس دن مَیں دنیا پر اپنا جلال ظاہر کروں گا اُس دن یہ اُن کے لئے شہرت کا باعث ہو گا۔

14 سات مہینوں کے بعد کچھ آدمیوں کو الگ کر کے کہا جائے گا کہ پورے ملک میں سے گزر کر معلوم کریں کہ ابھی کہاں کہاں لاشیں پڑی ہیں۔ کیونکہ لازم ہے کہ سب دفن ہو جائیں تاکہ ملک دوبارہ پاک صاف ہو جائے۔ 15 جہاں کہیں کوئی لاش نظر آئے اُس جگہ کی وہ نشان دہی کریں گے تاکہ دفنانے والے اُسے وادیٔ ہمون جوج میں لے جا کر دفن کریں۔ 16 یوں ملک کو پاک صاف کیا جائے گا۔ اُس وقت سے اسرائیل کے ایک شہر کا نام ہمونہ[a] کہلائے گا۔'

17 اے آدم زاد، رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ ہر قسم کے پرندے اور درندے بُلا کر کہہ، 'آؤ، اِدھر جمع ہو جاؤ! چاروں طرف سے آ کر اسرائیل کے پہاڑی علاقے میں جمع ہو جاؤ! کیونکہ یہاں مَیں تمہارے لئے قربانی کی زبردست ضیافت تیار کر رہا ہوں۔ یہاں تمہیں گوشت کھانے اور خون پینے کا سنہرا موقع ملے گا۔ 18 تم سورماؤں کا گوشت کھاؤ گے اور دنیا کے حکمرانوں کا خون پیو گے۔ سب بسن کے موٹے تازے مینڈھوں، بھیڑ کے بچوں، بکروں اور بَیلوں جیسے مزے دار ہوں گے۔ 19 کیونکہ جو قربانی مَیں تمہارے لئے تیار کر رہا ہوں اُس کی چربی تم جی بھر کر کھاؤ گے، اُس کا خون پی پی کر مست ہو جاؤ گے۔ 20 رب فرماتا ہے کہ تم میری میز پر بیٹھ کر گھوڑوں اور گھڑسواروں، سورماؤں اور ہر قسم کے فوجیوں سے سیر ہو جاؤ گے۔'

رب اپنی قوم واپس لائے گا

21 یوں مَیں دیگر اقوام پر اپنا جلال ظاہر کروں گا۔ کیونکہ جب مَیں جوج اور اُس کی فوج کی عدالت کر کے اُن سے نپٹ لوں گا تو تمام اقوام اِس کی گواہ ہوں گی۔ 22 تب اسرائیلی قوم ہمیشہ کے لئے جان لے گی کہ مَیں رب اُس کا خدا ہوں۔ 23 اور دیگر اقوام جان لیں گی کہ اسرائیلی اپنے گناہوں کے سبب سے جلاوطن ہوئے۔ وہ جان لیں گی کہ چونکہ اسرائیلی مجھ سے بےوفا ہوئے، اِسی لئے مَیں نے اپنا منہ اُن سے چھپا کر اُنہیں اُن کے دشمنوں کے حوالے کر دیا، اِسی لئے وہ سب تلوار کی زد میں آ کر ہلاک ہوئے۔ 24 کیونکہ مَیں نے اُنہیں اُن کی ناپاکی اور جرائم کا مناسب بدلہ دے کر اپنا چہرہ اُن سے چھپا لیا تھا۔

25 چنانچہ رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ اب مَیں یعقوب کی اولاد کو بحال کر کے تمام اسرائیلی قوم پر ترس کھاؤں گا۔ اب مَیں بڑی غیرت سے اپنے مقدّس نام کا دفاع کروں گا۔ 26 جب اسرائیلی سکون سے اور خوف کھائے بغیر اپنے ملک میں رہیں گے تو وہ اپنی رُسوائی اور میرے ساتھ بےوفائی کا اعتراف کریں گے۔ 27 مَیں اُنہیں دیگر اقوام اور اُن کے دشمنوں کے ممالک میں سے جمع کر کے اُنہیں واپس لاؤں گا اور یوں اُن کے ذریعے اپنا مقدّس کردار متعدد اقوام پر ظاہر کروں گا۔ 28 تب وہ جان لیں گے کہ مَیں ہی رب ہوں۔ کیونکہ اُنہیں اقوام میں جلاوطن کرنے کے بعد مَیں اُنہیں اُن کے اپنے ہی ملک میں دوبارہ جمع کروں گا۔ ایک بھی پیچھے نہیں چھوڑا جائے گا۔ 29 رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ آئندہ مَیں اپنا چہرہ اُن سے نہیں

[a] ہجوم یعنی جوج کے۔

چھپاؤں گا۔ کیونکہ مَیں اپنا روح اسرائیلی قوم پر اُنڈیل دوں گا۔“

رب کے نئے گھر کی رویا

40 ہماری جلاوطنی کے 25ویں سال میں رب کا ہاتھ مجھ پر آٹھہرا اور وہ مجھے یروشلم لے گیا۔ مہینے کا دسواں دن[a] تھا۔ اُس وقت یروشلم کو دشمن کے قبضے میں آئے 14 سال ہو گئے تھے۔ 2 اِلٰہی رویاؤں میں اللہ نے مجھے ملکِ اسرائیل کے ایک نہایت بلند پہاڑ پر پہنچایا۔ پہاڑ کے جنوب میں مجھے ایک شہر سا نظر آیا۔ 3 اللہ مجھے شہر کے قریب لے گیا تو مَیں نے شہر کے دروازے میں کھڑے ایک آدمی کو دیکھا جو پیتل کا بنا ہوا لگ رہا تھا۔ اُس کے ہاتھ میں کتان کی رسّی اور فیتہ تھا۔ 4 اُس نے مجھ سے کہا، ”اے آدم زاد، دھیان سے دیکھ، غور سے سن! جو کچھ بھی مَیں تجھے دکھاؤں گا، اُس پر توجہ دے۔ کیونکہ تجھے اِسی لئے یہاں لایا گیا ہے کہ مَیں تجھے یہ دکھاؤں۔ جو کچھ بھی تُو دیکھے اُسے اسرائیلی قوم کو سنا دے!“

رب کے گھر کے بیرونی صحن کا مشرقی دروازہ

5 مَیں نے دیکھا کہ رب کے گھر کا صحن چاردیواری سے گھرا ہوا ہے۔ جو فیتہ میرے راہنما کے ہاتھ میں تھا اُس کی لمبائی ساڑھے 10 فٹ تھی۔ اِس کے ذریعے اُس نے چاردیواری کو ناپ لیا۔ دیوار کی موٹائی اور اونچائی دونوں ساڑھے دس دس فٹ تھی۔

6 پھر میرا راہنما مشرقی دروازے کے پاس پہنچانے والی سیڑھی پر چڑھ کر دروازے کی دہلیز پر رُک گیا۔ جب اُس نے اُس کی پیمائش کی تو اُس کی گہرائی ساڑھے 10 فٹ نکلی۔

7 جب وہ دروازے میں کھڑا ہوا تو دائیں اور بائیں طرف پہرے داروں کے تین تین کمرے نظر آئے۔ ہر کمرے کی لمبائی اور چوڑائی ساڑھے دس دس فٹ تھی۔ کمروں کے درمیان کی دیوار پونے نو فٹ موٹی تھی۔ اِن کمروں کے بعد ایک اَور دہلیز تھی جو ساڑھے 10 فٹ گہری تھی۔ اُس پر سے گزر کر ہم دروازے سے ملحق ایک برآمدے میں آئے جس کا رُخ رب کے گھر کی طرف تھا۔ 8 میرے راہنما نے برآمدے کی پیمائش کی 9 تو پتا چلا کہ اُس کی لمبائی 14 فٹ ہے۔ دروازے کے ستون نما بازو ساڑھے تین تین فٹ موٹے تھے۔ برآمدے کا رُخ رب کے گھر کی طرف تھا۔ 10 پہرے داروں کے مذکورہ کمرے سب ایک جیسے بڑے تھے، اور اُن کے درمیان والی دیواریں سب ایک جیسی موٹی تھیں۔

11 اِس کے بعد اُس نے دروازے کی گزرگاہ کی چوڑائی ناپی۔ یہ مل ملا کر پونے 23 فٹ تھی، البتہ جب کواڑ کھلے تھے تو اُن کے درمیان کا فاصلہ ساڑھے 17 فٹ تھا۔ 12 پہرے داروں کے ہر کمرے کے سامنے ایک چھوٹی سی دیوار تھی جس کی اونچائی 21 انچ تھی جبکہ ہر کمرے کی لمبائی اور اونچائی ساڑھے دس دس فٹ تھی۔ 13 پھر میرے راہنما نے وہ فاصلہ ناپا جو اِن کمروں میں سے ایک کی پچھلی دیوار سے لے کر اُس کے مقابل کے کمرے کی پچھلی دیوار تک تھا۔ معلوم ہوا کہ پونے 44 فٹ ہے۔

14 صحن میں دروازے سے ملحق وہ برآمدہ تھا جس کا رُخ رب کے گھر کی طرف تھا۔ اُس کی چوڑائی 33

[a] 28 اپریل۔

فٹ تھی۔[a] 15 جو باہر سے دروازے میں داخل ہوتا تھا وہ ساڑھے 87 فٹ کے بعد ہی صحن میں پہنچتا تھا۔

16 پہرے داروں کے تمام کمروں میں چھوٹی کھڑکیاں تھیں۔ کچھ بیرونی دیوار میں تھیں، کچھ کمروں کے درمیان کی دیواروں میں۔ دروازے کے ستون نما بازوؤں میں کھجور کے درخت منقّش تھے۔

رب کے گھر کا بیرونی صحن

17 پھر میرا راہنما دروازے میں سے گزر کر مجھے رب کے گھر کے بیرونی صحن میں لایا۔ چاردیواری کے ساتھ ساتھ 30 کمرے بنائے گئے تھے جن کے سامنے پتھر کا فرش تھا۔ 18 یہ فرش چاردیواری کے ساتھ ساتھ تھا۔ جہاں دروازوں کی گزر گاہیں تھیں وہاں فرش اُن کی دیواروں سے لگتا تھا۔ جتنا لمبا اِن گزر گاہوں کا وہ حصہ تھا جو صحن میں تھا اُتنا ہی چوڑا فرش بھی تھا۔ یہ فرش اندرونی صحن کی نسبت نیچا تھا۔

19 بیرونی اور اندرونی صحنوں کے درمیان بھی دروازہ تھا۔ یہ بیرونی دروازے کے مقابل تھا۔ جب میرے راہنما نے دونوں دروازوں کا درمیانی فاصلہ ناپا تو معلوم ہوا کہ 175 فٹ ہے۔

بیرونی صحن کا شمالی دروازہ

20 اِس کے بعد اُس نے چاردیواری کے شمالی دروازے کی پیمائش کی۔

21 اِس دروازے میں بھی دائیں اور بائیں طرف تین تین کمرے تھے جو مشرقی دروازے کے کمروں جتنے بڑے تھے۔ اُس میں سے گزر کر ہم وہاں بھی دروازے سے ملحق برآمدے میں آئے جس کا رُخ رب کے گھر کی طرف تھا۔ اُس کی اور اُس کے ستون نما بازوؤں کی لمبائی اور چوڑائی اُتنی ہی تھی جتنی مشرقی دروازے کے برآمدے اور اُس کے ستون نما بازوؤں کی تھی۔ گزر گاہ کی پوری لمبائی ساڑھے 87 فٹ تھی۔ جب میرے راہنما نے وہ فاصلہ ناپا جو پہرے داروں کے کمروں میں سے ایک کی پچھلی دیوار سے لے کر اُس کے مقابل کے کمرے کی پچھلی دیوار تک تھا تو معلوم ہوا کہ پونے 44 فٹ ہے۔ 22 دروازے سے ملحق برآمدہ، کھڑکیاں اور کندہ کئے گئے کھجور کے درخت اُسی طرح بنائے گئے تھے جس طرح مشرقی دروازے میں۔ باہر ایک سیڑھی دروازے تک پہنچاتی تھی جس کے سات قدمچے تھے۔ مشرقی دروازے کی طرح شمالی دروازے کے اندرونی سرے کے ساتھ ایک برآمدہ ملحق تھا جس سے ہو کر انسان صحن میں پہنچتا تھا۔

23 مشرقی دروازے کی طرح اِس دروازے کے مقابل بھی اندرونی صحن میں پہنچانے والا دروازہ تھا۔ دونوں دروازوں کا درمیانی فاصلہ 175 فٹ تھا۔

بیرونی صحن کا جنوبی دروازہ

24 اِس کے بعد میرا راہنما مجھے باہر لے گیا۔ چلتے چلتے ہم جنوبی چاردیواری کے پاس پہنچے۔ وہاں بھی دروازہ نظر آیا۔ اُس میں سے گزر کر ہم وہاں بھی دروازے سے ملحق برآمدے میں آئے جس کا رُخ رب کے گھر کی طرف تھا۔ یہ برآمدہ دروازے کے ستون نما بازوؤں سمیت دیگر دروازوں کے برآمدے جتنا بڑا تھا۔ 25 دروازے اور برآمدے کی کھڑکیاں بھی دیگر کھڑکیوں

[a] عبرانی متن میں اِس آیت کا مطلب غیر واضح ہے۔

کی مانند تھیں۔ گزرگاہ کی پوری لمبائی ساڑھے 87 فٹ تھی۔ جب اُس نے وہ فاصلہ ناپا جو پہرے داروں کے کمروں میں سے ایک کی پچھلی دیوار سے لے کر اُس کے مقابل کے کمرے کی پچھلی دیوار تک تھا تو معلوم ہوا کہ پونے 44 فٹ ہے۔ 26 باہر ایک سیڑھی دروازے تک پہنچاتی تھی جس کے سات قدمچے تھے۔ دیگر دروازوں کی طرح جنوبی دروازے کے اندرونی سرے کے ساتھ برآمدہ ملحق تھا جس سے ہو کر انسان صحن میں پہنچتا تھا۔ برآمدے کے دونوں ستون نما بازوؤں پر کھجور کے درخت کندہ کئے گئے تھے۔

27 اِس دروازے کے مقابل بھی اندرونی صحن میں پہنچانے والا دروازہ تھا۔ دونوں دروازوں کا درمیانی فاصلہ 175 فٹ تھا۔

اندرونی صحن کا جنوبی دروازہ

28 پھر میرا راہنما جنوبی دروازے میں سے گزر کر مجھے اندرونی صحن میں لایا۔ جب اُس نے وہاں کا دروازہ ناپا تو معلوم ہوا کہ وہ بیرونی دروازوں کی مانند ہے۔ 30-29 پہرے داروں کے کمرے، برآمدہ اور اُس کے ستون نما بازو سب پیمائش کے حساب سے دیگر دروازوں کی مانند تھے۔ اِس دروازے اور اِس کے ساتھ ملحق برآمدے میں بھی کھڑکیاں تھیں۔ گزرگاہ کی پوری لمبائی ساڑھے 87 فٹ تھی۔ جب میرے راہنما نے وہ فاصلہ ناپا جو پہرے داروں کے کمرے میں سے ایک کی پچھلی دیوار سے لے کر اُس کے مقابل کے کمرے کی پچھلی دیوار تک تھا تو معلوم ہوا کہ پونے 44 فٹ ہے۔ 31 لیکن اُس کے برآمدے کا رُخ بیرونی صحن کی طرف تھا۔ اُس میں پہنچنے کے لئے ایک سیڑھی بنائی گئی تھی جس کے آٹھ قدمچے تھے۔ دروازے کے ستون نما بازوؤں پر کھجور کے درخت کندہ کئے گئے تھے۔

اندرونی صحن کا مشرقی دروازہ

32 اِس کے بعد میرا راہنما مجھے مشرقی دروازے سے ہو کر اندرونی صحن میں لایا۔ جب اُس نے یہ دروازہ ناپا تو معلوم ہوا کہ یہ بھی دیگر دروازوں جتنا بڑا ہے۔ 33 پہرے داروں کے کمرے، دروازے کے ستون نما بازو اور برآمدہ پیمائش کے حساب سے دیگر دروازوں کی مانند تھے۔ یہاں بھی دروازے اور برآمدے میں کھڑکیاں لگی تھیں۔ گزرگاہ کی لمبائی ساڑھے 87 فٹ اور چوڑائی پونے 44 فٹ تھی۔ 34 اِس دروازے کے برآمدے کا رُخ بھی بیرونی صحن کی طرف تھا۔ دروازے کے ستون نما بازوؤں پر کھجور کے درخت کندہ کئے گئے تھے۔ برآمدے میں پہنچنے کے لئے ایک سیڑھی بنائی گئی تھی جس کے آٹھ قدمچے تھے۔

اندرونی صحن کا شمالی دروازہ

35 پھر میرا راہنما مجھے شمالی دروازے کے پاس لایا۔ اُس کی پیمائش کرنے پر معلوم ہوا کہ یہ بھی دیگر دروازوں جتنا بڑا ہے۔ 36 پہرے داروں کے کمرے، ستون نما بازو، برآمدہ اور دیواروں میں کھڑکیاں بھی دوسرے دروازوں کی مانند تھیں۔ گزرگاہ کی لمبائی ساڑھے 87 فٹ اور چوڑائی پونے 44 فٹ تھی۔ 37 اُس کے برآمدے کا رُخ بھی بیرونی صحن کی طرف تھا۔ دروازے کے ستون نما بازوؤں پر کھجور کے درخت کندہ کئے گئے تھے۔ اُس میں پہنچنے کے لئے ایک سیڑھی بنائی گئی تھی جس کے آٹھ قدمچے تھے۔

اندرونی شمالی دروازے کے پاس ذبح کا بندوبست

38 اندرونی شمالی دروازے کے برآمدے میں دروازہ تھا جس میں سے گزر کر انسان اُس کمرے میں داخل ہوتا تھا جہاں اُن ذبح کئے ہوئے جانوروں کو دھویا جاتا تھا جنہیں بھسم کرنا ہوتا تھا۔ 39 برآمدے میں چار میزیں تھیں، کمرے کے دونوں طرف دو دو میزیں۔ اِن میزوں پر اُن جانوروں کو ذبح کیا جاتا تھا جو بھسم ہونے والی قربانیوں، گناہ کی قربانیوں اور قصور کی قربانیوں کے لئے مخصوص تھے۔ 40 اِس برآمدے سے باہر مزید چار ایسی میزیں تھیں، دو ایک طرف اور دو دوسری طرف۔ 41 مل ملا کر آٹھ میزیں تھیں جن پر قربانیوں کے جانور ذبح کئے جاتے تھے۔ چار برآمدے کے اندر اور چار اُس سے باہر کے صحن میں تھیں۔

42 برآمدے کی چار میزیں تراشے ہوئے پتھر سے بنائی گئی تھیں۔ ہر ایک کی لمبائی اور چوڑائی ساڑھے 31 انچ اور اونچائی 21 انچ تھی۔ اُن پر وہ تمام آلات پڑے تھے جو جانوروں کو بھسم ہونے والی قربانی اور باقی قربانیوں کے لئے تیار کرنے کے لئے درکار تھے۔ 43 جانوروں کا گوشت اِن میزوں پر رکھا جاتا تھا۔ اردگرد کی دیواروں میں تین تین انچ لمبی ہکیں لگی تھیں۔

44 پھر ہم اندرونی صحن میں داخل ہوئے۔ وہاں شمالی دروازے کے ساتھ ایک کمرا ملحق تھا جو اندرونی صحن کی طرف کھلا تھا اور جس کا رُخ جنوب کی طرف تھا۔ جنوبی دروازے کے ساتھ بھی ایسا کمرا تھا۔ اُس کا رُخ شمال کی طرف تھا۔ 45 میرے راہنما نے مجھ سے کہا، ”جس کمرے کا رُخ جنوب کی طرف ہے وہ اُن اماموں کے لئے ہے جو رب کے گھر کی دیکھ بھال کرتے ہیں، 46 جبکہ جس کمرے کا رُخ شمال کی طرف ہے وہ اُن اماموں کے لئے ہے جو قربان گاہ کی دیکھ بھال کرتے ہیں۔ تمام امام صدوق کی اولاد ہیں۔ لاوی کے قبیلے میں سے صرف اُن ہی کو رب کے حضور آ کر اُس کی خدمت کرنے کی اجازت ہے۔“

اندرونی صحن اور رب کا گھر

47 میرے راہنما نے اندرونی صحن کی پیمائش کی۔ اُس کی لمبائی اور چوڑائی پونے دو دو سو فٹ تھی۔ قربان گاہ اِس صحن میں رب کے گھر کے سامنے ہی تھی۔ 48 پھر اُس نے مجھے رب کے گھر کے برآمدے میں لے جا کر دروازے کے ستون نما بازوؤں کی پیمائش کی۔ معلوم ہوا کہ یہ پونے 9 فٹ موٹے ہیں۔ دروازے کی چوڑائی ساڑھے 24 فٹ تھی جبکہ دائیں بائیں کی دیواروں کی لمبائی سوا پانچ پانچ فٹ تھی۔ 49 چنانچہ برآمدے کی پوری چوڑائی 35 اور لمبائی 21 فٹ تھی۔ اُس میں داخل ہونے کے لئے دس قدمچوں والی سیڑھی بنائی گئی تھی۔ دروازے کے دونوں ستون نما بازوؤں کے ساتھ ساتھ ایک ایک ستون کھڑا کیا گیا تھا۔

41 اِس کے بعد میرا راہنما مجھے رب کے گھر کے پہلے کمرے یعنی 'مقدّس کمرا' میں لے گیا۔ اُس نے دروازے کے ستون نما بازو ناپے تو معلوم ہوا کہ ساڑھے دس دس فٹ موٹے ہیں۔ 2 دروازے کی چوڑائی ساڑھے 17 فٹ تھی، اور دائیں بائیں کی دیواریں پونے نو نو فٹ لمبی تھیں۔ کمرے کی پوری لمبائی 70 فٹ اور چوڑائی 35 فٹ تھی۔

3 پھر وہ آگے بڑھ کر سب سے اندرونی کمرے میں داخل ہوا۔ اُس نے دروازے کے ستون نما بازوؤں کی پیمائش کی تو معلوم ہوا کہ ساڑھے تین تین فٹ

موٹے ہیں۔ دروازے کی چوڑائی ساڑھے 10 فٹ تھی، اور دائیں بائیں کی دیواریں سوا بارہ بارہ فٹ لمبی تھیں۔ 4 اندرونی کمرے کی لمبائی اور چوڑائی پینتیس پینتیس فٹ تھی۔ وہ بولا، ''یہ مقدّس ترین کمرا ہے۔''

رب کے گھر سے ملحق کمرے

5 پھر اُس نے رب کے گھر کی بیرونی دیوار ناپی۔ اُس کی موٹائی ساڑھے 10 فٹ تھی۔ دیوار کے ساتھ ساتھ کمرے تعمیر کئے گئے تھے۔ ہر کمرے کی چوڑائی 7 فٹ تھی۔ 6 کمروں کی تین منزلیں تھیں، کُل 30 کمرے تھے۔ رب کے گھر کی بیرونی دیوار دوسری منزل پر پہلی منزل کی نسبت کم موٹی اور تیسری منزل پر دوسری منزل کی نسبت کم موٹی تھی۔ نتیجتاً ہر منزل کا وزن اُس کی بیرونی دیوار پر تھا اور ضرورت نہیں تھی کہ اِس دیوار میں شہتیر لگائیں۔ 7 چنانچہ دوسری منزل پہلی کی نسبت چوڑی اور تیسری دوسری کی نسبت چوڑی تھی۔ ایک سیڑھی نچلی منزل سے دوسری اور تیسری منزل تک پہنچاتی تھی۔

8-11 اِن کمروں کی بیرونی دیوار پونے 9 فٹ موٹی تھی۔ جو کمرے رب کے گھر کی شمالی دیوار میں تھے اُن میں داخل ہونے کا ایک دروازہ تھا، اور اِسی طرح جنوبی کمروں میں داخل ہونے کا ایک دروازہ تھا۔ مَیں نے دیکھا کہ رب کا گھر ایک چبوترے پر تعمیر ہوا ہے۔ اِس کا جتنا حصہ اُس کے اردگرد نظر آتا تھا وہ پونے 9 فٹ چوڑا اور ساڑھے 10 فٹ اونچا تھا۔ رب کے گھر کی بیرونی دیوار سے ملحق کمرے اِس پر بنائے گئے تھے۔ اِس چبوترے اور اماموں سے مستعمل مکانوں کے درمیان کھلی جگہ تھی جس کا فاصلہ 35 فٹ تھا۔ یہ کھلی جگہ رب کے گھر کے چاروں طرف نظر آتی تھی۔

مغرب میں عمارت

12 اِس کھلی جگہ کے مغرب میں ایک عمارت تھی جو ساڑھے 157 فٹ لمبی اور ساڑھے 122 فٹ چوڑی تھی۔ اُس کی دیواریں چاروں طرف پونے نو نو فٹ موٹی تھیں۔

رب کے گھر کی بیرونی پیمائش

13 پھر میرے راہنما نے باہر سے رب کے گھر کی پیمائش کی۔ اُس کی لمبائی 175 فٹ تھی۔ رب کے گھر کی پچھلی دیوار سے مغربی عمارت تک کا فاصلہ بھی 175 فٹ تھا۔ 14 پھر اُس نے رب کے گھر کے سامنے والی یعنی مشرقی دیوار شمال اور جنوب میں کھلی جگہ سمیت کی پیمائش کی۔ معلوم ہوا کہ اُس کا فاصلہ بھی 175 فٹ ہے۔ 15 اُس نے مغرب میں اُس عمارت کی لمبائی ناپی جو رب کے گھر کے پیچھے تھی۔ معلوم ہوا کہ یہ بھی دونوں پہلوؤں کی گزرگاہوں سمیت 175 فٹ لمبی ہے۔

رب کے گھر کا اندرونی حصہ

رب کے گھر کے برآمدے، مقدّس کمرے اور مقدّس ترین کمرے کی دیواروں پر 16 فرش سے لے کر کھڑکیوں تک لکڑی کے تختے لگائے گئے تھے۔ اِن کھڑکیوں کو بند کیا جا سکتا تھا۔

17 رب کے گھر کی اندرونی دیواروں پر دروازوں کے اوپر تک تصویریں کندہ کی گئی تھیں۔ 18 کھجور کے درختوں اور کروبی فرشتوں کی تصویریں باری باری نظر آتی تھیں۔ ہر فرشتے کے دو چہرے تھے۔ 19 انسان کا چہرہ ایک طرف کے درخت کی طرف دیکھتا تھا جبکہ شیر ببر کا چہرہ

دوسری طرف کے درخت کی طرف دیکھتا تھا۔ یہ درخت اور کروبی پوری دیوار پر باری باری منقّش کئے گئے تھے، [20] فرش سے لے کر دروازوں کے اوپر تک۔ [21] مقدّس کمرے میں داخل ہونے والے دروازے کے دونوں بازو مربع تھے۔

لکڑی کی قربان گاہ

مقدّس ترین کمرے کے دروازے کے سامنے [22] لکڑی کی قربان گاہ نظر آئی۔ اُس کی اونچائی سوا 5 فٹ اور چوڑائی ساڑھے تین فٹ تھی۔ اُس کے کونے، پایہ اور چاروں پہلو لکڑی سے بنے تھے۔ اُس نے مجھ سے کہا، ”یہ وہی میز ہے جو رب کے حضور رہتی ہے۔“

دروازے

[23] مقدّس کمرے میں داخل ہونے کا ایک دروازہ تھا اور مقدّس ترین کمرے کا ایک۔ [24] ہر دروازے کے دو کواڑ تھے، وہ درمیان میں سے کھلتے تھے۔ [25] دیواروں کی طرح مقدّس کمرے کے دروازے پر بھی کھجور کے درخت اور کروبی فرشتے کندہ کئے گئے تھے۔ اور برآمدے کے باہر والے دروازے کے اوپر لکڑی کی چھوٹی سی چھت بنائی گئی تھی۔

[26] برآمدے کے دونوں طرف کھڑکیاں تھیں، اور دیواروں پر کھجور کے درخت کندہ کئے گئے تھے۔

اماموں کے لئے مخصوص کمرے

42 اِس کے بعد ہم دوبارہ بیرونی صحن میں آئے۔ میرا راہنما مجھے رب کے گھر کے شمال میں واقع ایک عمارت کے پاس لے گیا جو رب کے گھر کے پیچھے یعنی مغرب میں واقع عمارت کے مقابل تھی۔ [2] یہ عمارت 175 فٹ لمبی اور ساڑھے 87 فٹ چوڑی تھی۔

[3] اُس کا رُخ اندرونی صحن کی اُس کھلی جگہ کی طرف تھا جو 35 فٹ چوڑی تھی۔ دوسرا رُخ بیرونی صحن کے پکے فرش کی طرف تھا۔

مکان کی تین منزلیں تھیں۔ دوسری منزل پہلی کی نسبت کم چوڑی اور تیسری دوسری کی نسبت کم چوڑی تھی۔ [4] مکان کے شمالی پہلو میں ایک گزرگاہ تھی جو ایک سرے سے دوسرے سرے تک لے جاتی تھی۔ اُس کی لمبائی 175 فٹ اور چوڑائی ساڑھے 17 فٹ تھی۔ کمروں کے دروازے سب شمال کی طرف کھلتے تھے۔ [5-6] دوسری منزل کے کمرے پہلی منزل کی نسبت کم چوڑے تھے تاکہ اُن کے سامنے ٹیرس ہو۔ اِسی طرح تیسری منزل کے کمرے دوسری کی نسبت کم چوڑے تھے۔ اِس عمارت میں صحن کی دوسری عمارتوں کی طرح ستون نہیں تھے۔

[7] کمروں کے سامنے ایک بیرونی دیوار تھی جو اُنہیں بیرونی صحن سے الگ کرتی تھی۔ اُس کی لمبائی ساڑھے 87 فٹ تھی، [8] کیونکہ بیرونی صحن کی طرف کمروں کی مل ملا کر لمبائی ساڑھے 87 فٹ تھی اگرچہ پوری دیوار کی لمبائی 175 فٹ تھی۔ [9] بیرونی صحن سے اِس عمارت میں داخل ہونے کے لئے مشرق کی طرف سے آنا پڑتا تھا۔ وہاں ایک دروازہ تھا۔

[10] رب کے گھر کے جنوب میں اُس جیسی ایک اَور عمارت تھی جو رب کے گھر کے پیچھے والی یعنی

مغربی عمارت کے مقابل تھی۔ [11] اُس کے کمروں کے سامنے بھی مذکورہ شمالی عمارت جیسی گزر گاہ تھی۔ اُس کی لمبائی اور چوڑائی، ڈیزائن اور دروازے، غرض سب کچھ شمالی مکان کی مانند تھا۔ [12] کمروں کے دروازے جنوب کی طرف تھے، اور اُن کے سامنے بھی ایک حفاظتی دیوار تھی۔ بیرونی صحن سے اِس عمارت میں داخل ہونے کے لئے مشرق سے آنا پڑتا تھا۔ اُس کا دروازہ بھی گزر گاہ کے شروع میں تھا۔

[13] اُس آدمی نے مجھ سے کہا، ”یہ دونوں عمارتیں مقدّس ہیں۔ جو امام رب کے حضور آتے ہیں وہ اِن ہی میں مقدّس ترین قربانیاں کھاتے ہیں۔ چونکہ یہ کمرے مقدّس ہیں اِس لئے امام اِن میں مقدّس ترین قربانیاں رکھیں گے، خواہ غلہ، گناہ یا قصور کی قربانیاں کیوں نہ ہوں۔ [14] جو امام مقدِس سے نکل کر بیرونی صحن میں جانا چاہیں اُنہیں اِن کمروں میں وہ مقدّس لباس اُتار کر چھوڑنا ہے جو اُنہوں نے رب کی خدمت کرتے وقت پہنے ہوئے تھے۔ لازم ہے کہ وہ پہلے اپنے کپڑے بدلیں، پھر ہی وہاں جائیں جہاں باقی لوگ جمع ہوتے ہیں۔“

باہر سے رب کے گھر کی چاردیواری کی پیمائش

[15] رب کے گھر کے احاطے میں سب کچھ ناپنے کے بعد میرا راہنما مجھے مشرقی دروازے سے باہر لے گیا اور باہر سے چاردیواری کی پیمائش کرنے لگا۔ [16-20] فیتے سے پہلے مشرقی دیوار ناپی، پھر شمالی، جنوبی اور مغربی دیوار۔ ہر دیوار کی لمبائی 875 فٹ تھی۔ اِس چاردیواری کا مقصد یہ تھا کہ جو کچھ مقدّس ہے وہ اُس سے الگ کیا جائے جو مقدّس نہیں ہے۔

رب اپنے گھر میں واپس آ جاتا ہے

43 میرا راہنما مجھے دوبارہ رب کے گھر کے مشرقی دروازے کے پاس لے گیا۔ [2] اچانک اسرائیل کے خدا کا جلال مشرق سے آتا ہوا دکھائی دیا۔ زبردست آبشار کا سا شور سنائی دیا، اور زمین اُس کے جلال سے چمک رہی تھی۔ [3] رب مجھ پر یوں ظاہر ہوا جس طرح دیگر رویاؤں میں، پہلے دریائے کبار کے کنارے اور پھر اُس وقت جب وہ یروشلم کو تباہ کرنے آیا تھا۔

مَیں منہ کے بل گر گیا۔ [4] رب کا جلال مشرقی دروازے میں سے رب کے گھر میں داخل ہوا۔ [5] پھر اللہ کا روح مجھے اُٹھا کر اندرونی صحن میں لے گیا۔ وہاں مَیں نے دیکھا کہ پورا گھر رب کے جلال سے معمور ہے۔

[6] میرے پاس کھڑے آدمی کی موجودگی میں کوئی رب کے گھر میں سے مجھ سے مخاطب ہوا،

[7] ”اے آدم زاد، یہ میرے تخت اور میرے پاؤں کے تلووں کا مقام ہے۔ یہیں مَیں ہمیشہ تک اسرائیلیوں کے درمیان سکونت کروں گا۔ آئندہ نہ کبھی اسرائیلی اور نہ اُن کے بادشاہ میرے مقدّس نام کی بےحرمتی کریں گے۔ نہ وہ اپنی زناکارانہ بُت پرستی سے، نہ بادشاہوں کی لاشوں سے میرے نام کی بےحرمتی کریں گے۔ [8] ماضی میں اسرائیل کے بادشاہوں نے اپنے محلوں کو میرے گھر کے ساتھ ہی تعمیر کیا۔ اُن کی دہلیز میری دہلیز کے ساتھ اور اُن کے دروازے کا بازو میرے دروازے کے بازو کے ساتھ لگتا تھا۔ ایک ہی دیوار اُنہیں مجھ سے الگ رکھتی تھی۔ یوں اُنہوں نے اپنی مکروہ حرکتوں سے میرے مقدّس نام کی بےحرمتی کی، اور جواب میں مَیں نے اپنے غضب میں اُنہیں ہلاک کر دیا۔ [9] لیکن اب وہ

اپنی زناکارانہ بُت پرستی اور اپنے بادشاہوں کی لاشیں مجھ سے دُور رکھیں گے۔ تب مَیں ہمیشہ تک اُن کے درمیان سکونت کروں گا۔

10 اے آدم زاد، اسرائیلیوں کو اِس گھر کے بارے میں بتا دے تاکہ اُنہیں اپنے گناہوں پر شرم آئے۔ وہ دھیان سے نئے گھر کے نقشے کا مطالعہ کریں۔ 11 اگر اُنہیں اپنی حرکتوں پر شرم آئے تو اُنہیں گھر کی تفصیلات بھی دکھا دے، یعنی اُس کی ترتیب، اُس کے آنے جانے کے راستے اور اُس کا پورا انتظام تمام قواعد اور احکام سمیت۔ سب کچھ اُن کے سامنے ہی لکھ دے تاکہ وہ اُس کے پورے انتظام کے پابند رہیں اور اُس کے تمام قواعد کی پیروی کریں۔ 12 رب کے گھر کے لئے میری ہدایت سن! اِس پہاڑ کی چوٹی گرد و نواح کے تمام علاقے سمیت مقدّس ترین جگہ ہے۔ یہ گھر کے لئے میری ہدایت ہے۔“

بھسم ہونے والی قربانیوں کی قربان گاہ

13 قربان گاہ یوں بنائی گئی تھی کہ اُس کا پایہ نالی سے گھرا ہوا تھا جو 21 انچ گہری اور اُتنی ہی چوڑی تھی۔ باہر کی طرف نالی کے کنارے پر چھوٹی سی دیوار تھی جس کی اونچائی 9 انچ تھی۔ 14 قربان گاہ کے تین حصے تھے۔ سب سے نچلا حصہ ساڑھے تین فٹ اونچا تھا۔ اِس پر بنا ہوا حصہ 7 فٹ اونچا تھا، لیکن اُس کی چوڑائی کچھ کم تھی، اِس لئے چاروں طرف نچلے حصے کا اوپر والا کنارہ نظر آتا تھا۔ اِس کنارے کی چوڑائی 21 انچ تھی۔ تیسرا اور سب سے اوپر والا حصہ بھی اِسی طرح بنایا گیا تھا۔ وہ دوسرے حصے کی نسبت کم چوڑا تھا، اِس لئے چاروں طرف دوسرے حصے کا اوپر والا کنارہ نظر آتا تھا۔ اِس کنارے کی چوڑائی بھی 21 انچ تھی۔ 15 تیسرے حصے پر قربانیاں جلائی جاتی تھیں، اور چاروں کونوں پر سینگ لگے تھے۔ یہ حصہ بھی 7 فٹ اونچا تھا۔ 16 قربان گاہ کی اوپر والی سطح مربع شکل کی تھی۔ اُس کی چوڑائی اور لمبائی اکیس اکیس فٹ تھی۔ 17 دوسرا حصہ بھی مربع شکل کا تھا۔ اُس کی چوڑائی اور لمبائی ساڑھے چوبیس چوبیس فٹ تھی۔ اُس کا اوپر والا کنارہ نظر آتا تھا، اور اُس پر 21 انچ چوڑی نالی تھی، یوں کہ کنارے پر چھوٹی سی دیوار تھی جس کی اونچائی ساڑھے 10 انچ تھی۔ قربان گاہ پر چڑھنے کے لئے اُس کے مشرق میں سیڑھی تھی۔

قربان گاہ کی مخصوصیت

18 پھر رب مجھ سے ہم کلام ہوا، ”اے آدم زاد، رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ اِس قربان گاہ کو تعمیر کرنے کے بعد تجھے اِس پر قربانیاں جلا کر اِسے مخصوص کرنا ہے۔ ساتھ ساتھ اِس پر قربانیوں کا خون بھی چھڑکنا ہے۔ اِس سلسلے میں میری ہدایات سن!

19 صرف لاوی کے قبیلے کے اُن اماموں کو رب کے گھر میں میرے حضور خدمت کرنے کی اجازت ہے جو صدوق کی اولاد ہیں۔

رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ اُنہیں ایک جوان بَیل دے تاکہ وہ اُسے گناہ کی قربانی کے طور پر پیش کریں۔ 20 اِس بَیل کا کچھ خون لے کر قربان گاہ کے چاروں سینگوں، نچلے حصے کے چاروں کونوں اور اردگرد اُس کے کنارے پر لگا دے۔ یوں تُو قربان گاہ کا کفارہ دے کر اُسے پاک صاف کرے گا۔ 21 اِس کے بعد جوان بَیل کو مقدِس سے باہر کسی مقررہ جگہ پر لے جا۔

وہاں اُسے جلا دینا ہے۔

22 اگلے دن ایک بےعیب بکرے کو قربان کر۔ یہ بھی گناہ کی قربانی ہے، اور اِس کے ذریعے قربان گاہ کو پہلی قربانی کی طرح پاک صاف کرنا ہے۔

23 پاک صاف کرنے کے اِس سلسلے کی تکمیل پر ایک بےعیب بَیل اور ایک بےعیب مینڈھے کو چن کر 24 رب کو پیش کر۔ امام اِن جانوروں پر نمک چھڑک کر اِنہیں رب کو بھسم ہونے والی قربانی کے طور پر پیش کریں۔

25 لازم ہے کہ تُو سات دن تک روزانہ ایک بکرا، ایک جوان بَیل اور ایک مینڈھا قربان کرے۔ سب جانور بےعیب ہوں۔ 26 سات دنوں کی اِس کارروائی سے تم قربان گاہ کا کفارہ دے کر اُسے پاک صاف اور مخصوص کرو گے۔ 27 آٹھویں دن سے امام باقاعدہ قربانیاں شروع کر سکیں گے۔ اُس وقت سے وہ تمہارے لئے بھسم ہونے والی اور سلامتی کی قربانیاں چڑھائیں گے۔ تب تم مجھے منظور ہو گے۔ یہ رب قادرِ مطلق کا فرمان ہے۔“

رب کے گھر کا بیرونی مشرقی دروازہ بند کیا جاتا ہے

44 میرا راہنما مجھے دوبارہ مقدِس کے بیرونی مشرقی دروازے کے پاس لے گیا۔ اب وہ بند تھا۔ 2 رب نے فرمایا، ”اب سے یہ دروازہ ہمیشہ تک بند رہے۔ اِسے کبھی نہیں کھولنا ہے۔ کسی کو بھی اِس میں سے داخل ہونے کی اجازت نہیں، کیونکہ رب جو اسرائیل کا خدا ہے اِس دروازے میں سے ہو کر رب کے گھر میں داخل ہوا ہے۔ 3 صرف اسرائیل کے حکمران کو اِس دروازے میں بیٹھنے اور میرے حضور قربانی کا اپنا حصہ کھانے کی اجازت ہے۔ لیکن اِس کے لئے وہ دروازے میں سے گزر نہیں سکے گا بلکہ بیرونی صحن کی طرف سے اُس میں داخل ہو گا۔ وہ دروازے کے ساتھ ملحق برآمدے سے ہو کر وہاں پہنچے گا اور اِسی راستے سے وہاں سے نکلے گا بھی۔“

اکثر لاویوں کی خدمت کو محدود کیا جاتا ہے

4 پھر میرا راہنما مجھے شمالی دروازے میں سے ہو کر دوبارہ اندرونی صحن میں لے گیا۔ ہم رب کے گھر کے سامنے پہنچے۔ مَیں نے دیکھا کہ رب کا گھر رب کے جلال سے معمور ہو رہا ہے۔ مَیں منہ کے بل گر گیا۔

5 رب نے فرمایا، ”اے آدم زاد، دھیان سے دیکھ، غور سے سن! رب کے گھر کے بارے میں اُن تمام ہدایات پر توجہ دے جو مَیں تجھے بتانے والا ہوں۔ دھیان دے کہ کون کون اُس میں جا سکے گا۔ 6 اِس سرکش قوم اسرائیل کو بتا،

’اے اسرائیلی قوم، رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ تمہاری مکروہ حرکتیں بہت ہیں، اب بس کرو! 7 تم پردیسیوں کو میرے مقدِس میں لائے ہو، ایسے لوگوں کو جو باطن اور ظاہر میں نامختون ہیں۔ اور یہ تم نے اُس وقت کیا جب تم مجھے میری خوراک یعنی چربی اور خون پیش کر رہے تھے۔ یوں تم نے میرے گھر کی بےحرمتی کر کے اپنی گھنونی حرکتوں سے وہ عہد توڑ ڈالا ہے جو مَیں نے تمہارے ساتھ باندھا تھا۔ 8 تم خود میرے مقدِس میں خدمت نہیں کرنا چاہتے تھے بلکہ تم نے پردیسیوں کو یہ ذمہ داری دی تھی کہ وہ تمہاری جگہ یہ خدمت انجام دیں۔

9 اِس لئے رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ آئندہ جو

بھی غیرملکی اندرونی اور بیرونی طور پر نامختون ہے اُسے میرے مقدِس میں داخل ہونے کی اجازت نہیں۔ اِس میں وہ اجنبی بھی شامل ہیں جو اسرائیلیوں کے درمیان رہتے ہیں۔ 10 جب اسرائیلی بھٹک گئے اور مجھ سے دُور ہو کر بُتوں کے پیچھے لگ گئے تو اکثر لاوی بھی مجھ سے دُور ہوئے۔ اب اُنہیں اپنے گناہ کی سزا بُھگتنی پڑے گی۔ 11 آئندہ وہ میرے مقدِس میں ہرقسم کی خدمت نہیں کریں گے۔ اُنہیں صرف دروازوں کی پہرا داری کرنے اور جانوروں کو ذبح کرنے کی اجازت ہو گی۔ اِن جانوروں میں بھسم ہونے والی قربانیاں بھی شامل ہوں گی اور ذبح کی قربانیاں بھی۔ لاوی قوم کی خدمت کے لئے رب کے گھر میں حاضر رہیں گے، 12 لیکن چونکہ وہ اپنے ہم وطنوں کے بُتوں کے سامنے لوگوں کی خدمت کر کے اُن کے لئے گناہ کا باعث بنے رہے اِس لئے مَیں نے اپنا ہاتھ اُٹھا کر قسم کھائی ہے کہ اُنہیں اِس کی سزا بُھگتنی پڑے گی۔ یہ رب قادرِ مطلق کا فرمان ہے۔

13 اب سے وہ امام کی حیثیت سے میرے قریب آ کر میری خدمت نہیں کریں گے، اب سے وہ اُن چیزوں کے قریب نہیں آئیں گے جن کو مَیں نے مقدّس ترین قرار دیا ہے۔ 14 اِس کے بجائے مَیں اُنہیں رب کے گھر کے نچلے درجے کی ذمہ داریاں دوں گا۔

اماموں کے لئے ہدایات

15 لیکن رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ لاوی کا ایک خاندان اُن میں شامل نہیں ہے۔ صدوق کا خاندان آئندہ بھی میری خدمت کرے گا۔ اُس کے امام اُس وقت بھی وفاداری سے میرے مقدِس میں میری خدمت کرتے رہے جب اسرائیل کے باقی لوگ مجھ سے دُور ہو گئے تھے۔ اِس لئے یہ آئندہ بھی میرے حضور آ کر مجھے قربانیوں کی چربی اور خون پیش کریں گے۔ 16 صرف یہی امام میرے مقدِس میں داخل ہوں گے اور میری میز پر میری خدمت کر کے میرے تمام فرائض ادا کریں گے۔

17 جب بھی امام اندرونی دروازے میں داخل ہوتے ہیں تو لازم ہے کہ وہ کتان کے کپڑے پہن لیں۔ اندرونی صحن اور رب کے گھر میں خدمت کرتے وقت اُون کے کپڑے پہننا منع ہے۔ 18 وہ کتان کی پگڑی اور پاجامہ پہنیں، کیونکہ اُنہیں پسینہ دلانے والے کپڑوں سے گریز کرنا ہے۔ 19 جب بھی امام اندرونی صحن سے دوبارہ بیرونی صحن میں جانا چاہیں تو لازم ہے کہ وہ خدمت کے لئے مستعمل کپڑوں کو اُتاریں۔ وہ اِن کپڑوں کو مقدّس کمروں میں چھوڑ آئیں اور عام کپڑے پہن لیں، ایسا نہ ہو کہ مقدّس کپڑے چھونے سے عام لوگوں کی جان خطرے میں پڑ جائے۔

20 نہ امام اپنا سر مُنڈوائیں، نہ اُن کے بال لمبے ہوں بلکہ وہ اُنہیں کٹواتے رہیں۔ 21 امام کو اندرونی صحن میں داخل ہونے سے پہلے مَے پینا منع ہے۔

22 امام کو کسی طلاق شدہ عورت یا بیوہ سے شادی کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ وہ صرف اسرائیلی کنواری سے شادی کرے۔ صرف اُس وقت بیوہ سے شادی کرنے کی اجازت ہے جب مرحوم شوہر امام تھا۔

23 امام عوام کو مقدّس اور غیرمقدّس چیزوں میں فرق کی تعلیم دیں۔ وہ اُنہیں ناپاک اور پاک چیزوں میں امتیاز کرنا سکھائیں۔ 24 اگر تنازع ہو تو امام میرے احکام کے مطابق ہی اُس پر فیصلہ کریں۔ اُن کا فرض ہے کہ وہ میری مقررہ عیدوں کو میری ہدایات اور قواعد کے مطابق

ہی منائیں۔ وہ میرا سبت کا دن مخصوص و مقدّس رکھیں۔

25 امام اپنے آپ کو کسی لاش کے پاس جانے سے ناپاک نہ کرے۔ اِس کی اجازت صرف اِسی صورت میں ہے کہ اُس کے ماں باپ، بچوں، بھائیوں یا غیر شادی شدہ بہنوں میں سے کوئی انتقال کر جائے۔ 26 اگر کبھی ایسا ہو تو وہ اپنے آپ کو پاک صاف کرنے کے بعد مزید سات دن انتظار کرے، 27 پھر مقدِس کے اندرونی صحن میں جا کر اپنے لئے گناہ کی قربانی پیش کرے۔ تب ہی وہ دوبارہ مقدِس میں خدمت کر سکتا ہے۔ یہ رب قادرِ مطلق کا فرمان ہے۔

28 صرف مَیں ہی اماموں کا موروثی حصہ ہوں۔ اُنہیں اسرائیل میں موروثی ملکیت مت دینا، کیونکہ مَیں خود اُن کی موروثی ملکیت ہوں۔ 29 کھانے کے لئے اماموں کو غلہ، گناہ اور قصور کی قربانیاں ملیں گی، نیز اسرائیل میں وہ سب کچھ جو رب کے لئے مخصوص کیا جاتا ہے۔ 30 اماموں کو فصل کے پہلے پھل کا بہترین حصہ اور تمہارے تمام ہدیئے ملیں گے۔ اُنہیں اپنے گُندھے ہوئے آٹے سے بھی حصہ دینا ہے۔ تب اللہ کی برکت تیرے گھرانے پر ٹھہرے گی۔

31 جو پرندہ یا دیگر جانور فطری طور پر یا کسی دوسرے جانور کے حملے سے مر جائے اُس کا گوشت کھانا امام کے لئے منع ہے۔

اسرائیل میں رب کا حصہ

45 جب تم ملک کو قرعہ ڈال کر قبیلوں میں تقسیم کرو گے تو ایک حصے کو رب کے لئے مخصوص کرنا ہے۔ اُس زمین کی لمبائی ساڑھے 12 کلو میٹر اور چوڑائی 10 کلو میٹر ہو گی۔ پوری زمین مقدّس ہو گی۔

2 اِس خطے میں ایک پلاٹ رب کے گھر کے لئے مخصوص ہو گا۔ اُس کی لمبائی بھی 875 فٹ ہو گی اور اُس کی چوڑائی بھی۔ اُس کے اردگرد کھلی جگہ ہو گی جس کی چوڑائی ساڑھے 87 فٹ ہو گی۔ 3 خطے کا آدھا حصہ الگ کیا جائے۔ اُس کی لمبائی ساڑھے 12 کلو میٹر اور چوڑائی 5 کلو میٹر ہو گی، اور اُس میں مقدِس یعنی مقدّس ترین جگہ ہو گی۔ 4 یہ خطہ ملک کا مقدّس علاقہ ہو گا۔ وہ اُن اماموں کے لئے مخصوص ہو گا جو مقدِس میں اُس کی خدمت کرتے ہیں۔ اُس میں اُن کے گھر اور مقدِس کا مخصوص پلاٹ ہو گا۔

5 خطے کا دوسرا حصہ اُن باقی لاویوں کو دیا جائے گا جو رب کے گھر میں خدمت کریں گے۔ یہ اُن کی ملکیت ہو گی، اور اُس میں وہ اپنی آبادیاں بنا سکیں گے۔ اُس کی لمبائی اور چوڑائی پہلے حصے کے برابر ہو گی۔

6 مقدّس خطے سے ملحق ایک اَور خطہ ہو گا جس کی لمبائی ساڑھے 12 کلو میٹر اور چوڑائی ڈھائی کلو میٹر ہو گی۔ یہ ایک ایسے شہر کے لئے مخصوص ہو گا جس میں کوئی بھی اسرائیلی رہ سکے گا۔

حکمران کے لئے زمین

7 حکمران کے لئے بھی زمین الگ کرنی ہے۔ یہ زمین مقدّس خطے کی مشرقی حد سے لے کر ملک کی مشرقی سرحد تک اور مقدّس خطے کی مغربی حد سے لے کر سمندر تک ہو گی۔ چنانچہ مشرق سے مغرب تک مقدّس خطے اور حکمران کے علاقے کا مل ملا کر فاصلہ اُتنا ہے جتنا قبائلی علاقوں کا ہے۔ 8 یہ علاقہ ملکِ اسرائیل میں حکمران کا حصہ ہو گا۔ پھر وہ آئندہ میری قوم پر ظلم نہیں کرے

گا بلکہ ملک کے باقی حصے کو اسرائیل کے قبیلوں پر چھوڑے گا۔

حکمران کے لئے ہدایات

[9] رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ اے اسرائیلی حکمرانو، اب بس کرو! اپنی غلط حرکتوں سے باز آؤ۔ اپنا ظلم و تشدد چھوڑ کر انصاف اور راست بازی قائم کرو۔ میری قوم کو اُس کی موروثی زمین سے بھگانے سے باز آؤ۔ یہ رب قادرِ مطلق کا فرمان ہے۔

[10] صحیح ترازو استعمال کرو، تمہارے باٹ اور پیمائش کے آلات غلط نہ ہوں۔ [11] غلہ ناپنے کا برتن بنام ایفہ مائع ناپنے کے برتن بنام بَت جتنا بڑا ہو۔ دونوں کے لئے کسوٹی خومر ہے۔ ایک خومر 10 ایفہ اور 10 بَت کے برابر ہے۔ [12] تمہارے باٹ یوں ہوں کہ 20 جیرہ 1 مثقال کے برابر اور 60 مثقال 1 مانہ کے برابر ہوں۔

[13] درجِ ذیل تمہارے باقاعدہ ہدیئے ہیں:
اناج: تمہاری فصل کا 60واں حصہ،
جَو: تمہاری فصل کا 60واں حصہ،
[14] زیتون کا تیل: تمہاری فصل کا 100واں حصہ (تیل کو بَت کے حساب سے ناپنا ہے۔ 10 بَت 1 خومر اور 1 کور کے برابر ہے۔)،
[15] 200 بھیڑ بکریوں میں سے ایک۔
یہ چیزیں غلہ کی نذروں کے لئے، بھسم ہونے والی قربانیوں اور سلامتی کی قربانیوں کے لئے مقرر ہیں۔ اُن سے قوم کا کفارہ دیا جائے گا۔ یہ رب قادرِ مطلق کا فرمان ہے۔

[16] لازم ہے کہ تمام اسرائیلی یہ ہدیئے ملک کے حکمران کے حوالے کریں۔ [17] حکمران کا فرض ہو گا کہ وہ نئے چاند کی عیدوں، سبت کے دنوں اور دیگر عیدوں پر تمام اسرائیلی قوم کے لئے قربانیاں مہیا کرے۔ اِن میں بھسم ہونے والی قربانیاں، گناہ اور سلامتی کی قربانیاں اور غلہ اور مَے کی نذریں شامل ہوں گی۔ یوں وہ اسرائیل کا کفارہ دے گا۔

بڑی عیدوں پر قربانیاں

[18] رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ پہلے مہینے[a] کے پہلے دن کو ایک بے عیب بَیل کو قربان کر کے مقدِس کو پاک صاف کر۔ [19] امام بَیل کا خون لے کر اُسے رب کے گھر کے دروازوں کے بازوؤں، قربان گاہ کے درمیانی حصے کے کونوں اور اندرونی صحن میں پہنچانے والے دروازوں کے بازوؤں پر لگا دے۔ [20] یہی عمل پہلے مہینے کے ساتویں دن بھی کر تاکہ اُن سب کا کفارہ دیا جائے جنہوں نے غیر ارادی طور پر یا بے خبری سے گناہ کیا ہو۔ یوں تم رب کے گھر کا کفارہ دو گے۔

[21] پہلے مہینے کے چودھویں دن فسح کی عید کا آغاز ہو۔ اُسے سات دن مناؤ، اور اُس کے دوران صرف بےخمیری روٹی کھاؤ۔ [22] پہلے دن ملک کا حکمران اپنے اور تمام قوم کے لئے گناہ کی قربانی کے طور پر ایک بَیل پیش کرے۔ [23] نیز، وہ عید کے سات دن کے دوران روزانہ سات بے عیب بَیل اور سات مینڈھے بھسم ہونے والی قربانی کے طور پر قربان کرے اور گناہ کی قربانی کے طور پر ایک ایک بکرا پیش کرے۔ [24] وہ ہر بَیل اور ہر مینڈھے کے ساتھ ساتھ غلہ کی نذر بھی

[a] مارچ تا اپریل۔

پیش کرے۔ اِس کے لئے وہ فی جانور 16 کلوگرام میدہ اور 4 لٹر تیل مہیا کرے۔

25 ساتویں مہینے[a] کے پندرھویں دن جھونپڑیوں کی عید شروع ہوتی ہے۔ حکمران اِس عید پر بھی سات دن کے دوران وہی قربانیاں پیش کرے جو فسح کی عید کے لئے درکار ہیں یعنی گناہ کی قربانیاں، بھسم ہونے والی قربانیاں، غلہ کی نذریں اور تیل۔

عیدوں پر حکمران کی جانب سے قربانیاں

46 رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ لازم ہے کہ اندرونی صحن میں پہنچانے والا مشرقی دروازہ اتوار سے لے کر جمعہ تک بند رہے۔ اُسے صرف سبت اور نئے چاند کے دن کھولنا ہے۔ 2 اُس وقت حکمران بیرونی صحن سے ہو کر مشرقی دروازے کے برآمدے میں داخل ہو جائے اور اُس میں سے گزر کر دروازے کے بازو کے پاس کھڑا ہو جائے۔ وہاں سے وہ اماموں کو اُس کی بھسم ہونے والی اور سلامتی کی قربانیاں پیش کرتے ہوئے دیکھ سکے گا۔ دروازے کی دہلیز پر وہ سجدہ کرے گا، پھر چلا جائے گا۔ یہ دروازہ شام تک کھلا رہے۔ 3 لازم ہے کہ باقی اسرائیلی سبت اور نئے چاند کے دن بیرونی صحن میں عبادت کریں۔ وہ اِسی مشرقی دروازے کے پاس آ کر میرے حضور اوندھے منہ ہو جائیں۔

4 سبت کے دن حکمران چھ بے عیب بھیڑ کے بچے اور ایک بے عیب مینڈھا چن کر رب کو بھسم ہونے والی قربانی کے طور پر پیش کرے۔ 5 وہ ہر مینڈھے کے ساتھ غلہ کی نذر بھی پیش کرے یعنی 16 کلوگرام میدہ اور 4 لٹر زیتون کا تیل۔ ہر بھیڑ کے بچے کے ساتھ وہ اُتنا ہی غلہ دے جتنا جی چاہے۔ 6 نئے چاند کے دن وہ ایک جوان بَیل، چھ بھیڑ کے بچے اور ایک مینڈھا پیش کرے۔ سب بے عیب ہوں۔ 7 جوان بَیل اور مینڈھے کے ساتھ غلہ کی نذر بھی پیش کی جائے۔ غلہ کی یہ نذر 16 کلوگرام میدے اور 4 لٹر زیتون کے تیل پر مشتمل ہو۔ وہ ہر بھیڑ کے بچے کے ساتھ اُتنا ہی غلہ دے جتنا جی چاہے۔

8 حکمران اندرونی مشرقی دروازے میں بیرونی صحن سے ہو کر داخل ہو، اور وہ اِسی راستے سے نکلے بھی۔ 9 جب باقی اسرائیلی کسی عید پر رب کو سجدہ کرنے آئیں تو جو شمالی دروازے سے بیرونی صحن میں داخل ہوں وہ عبادت کے بعد جنوبی دروازے سے نکلیں، اور جو جنوبی دروازے سے داخل ہوں وہ شمالی دروازے سے نکلیں۔ کوئی اُس دروازے سے نہ نکلے جس میں سے وہ داخل ہوا بلکہ مقابل کے دروازے سے۔ 10 حکمران اُس وقت صحن میں داخل ہو جب باقی اسرائیلی داخل ہو رہے ہوں، اور وہ اُس وقت روانہ ہو جب باقی اسرائیلی روانہ ہو جائیں۔

11 عیدوں اور مقررہ تہواروں پر بَیل اور مینڈھے کے ساتھ غلہ کی نذر پیش کی جائے۔ غلہ کی یہ نذر 16 کلوگرام میدے اور 4 لٹر زیتون کے تیل پر مشتمل ہو۔ حکمران بھیڑ کے بچوں کے ساتھ اُتنا ہی غلہ دے جتنا جی چاہے۔

12 جب حکمران اپنی خوشی سے مجھے قربانی پیش کرنا چاہے خواہ بھسم ہونے والی یا سلامتی کی قربانی ہو، تو اُس

[a] ستمبر تا اکتوبر۔

کے لئے اندرونی دروازے کا مشرقی دروازہ کھولا جائے۔ وہاں وہ اپنی قربانی یوں پیش کرے جس طرح سبت کے دن کرتا ہے۔ اُس کے نکلنے پر یہ دروازہ بند کر دیا جائے۔

روزانہ کی قربانی

13 اسرائیل رب کو ہر صبح ایک بے عیب یک سالہ بھیڑ کا بچہ پیش کرے۔ بھسم ہونے والی یہ قربانی روزانہ چڑھائی جائے۔ 14 ساتھ ساتھ غلہ کی نذر پیش کی جائے۔ اِس کے لئے سوا لٹر زیتون کا تیل ڈھائی کلوگرام میدے کے ساتھ ملایا جائے۔ غلہ کی یہ نذر ہمیشہ ہی مجھے پیش کرنی ہے۔ 15 لازم ہے کہ ہر صبح بھیڑ کا بچہ، میدہ اور تیل میرے لئے جلایا جائے۔

حکمران کی موروثی زمین

16 قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ اگر اسرائیل کا حکمران اپنے کسی بیٹے کو کچھ موروثی زمین دے تو یہ زمین بیٹے کی موروثی زمین بن کر اُس کی اولاد کی ملکیت رہے گی۔ 17 لیکن اگر حکمران کچھ موروثی زمین اپنے کسی ملازم کو دے تو یہ زمین صرف اگلے بحالی کے سال تک ملازم کے ہاتھ میں رہے گی۔ پھر یہ دوبارہ حکمران کے قبضے میں واپس آئے گی۔ کیونکہ یہ موروثی زمین مستقل طور پر اُس کی اور اُس کے بیٹوں کی ملکیت ہے۔ 18 حکمران کو جبراً دوسرے اسرائیلیوں کی موروثی زمین اپنانے کی اجازت نہیں۔ لازم ہے کہ جو بھی زمین وہ اپنے بیٹوں میں تقسیم کرے وہ اُس کی اپنی ہی موروثی زمین ہو۔ میری قوم میں سے کسی کو نکال کر اُس کی موروثی زمین سے محروم کرنا منع ہے۔“

رب کے گھر کا کچن

19 اِس کے بعد میرا راہنما مجھے اُن کمروں کے دروازے کے پاس لے گیا جن کا رُخ شمال کی طرف تھا اور جو اندرونی صحن کے جنوبی دروازے کے قریب تھے۔ یہ اماموں کے مقدّس کمرے ہیں۔ اُس نے مجھے کمروں کے مغربی سرے میں ایک جگہ دکھا کر 20 کہا، ”یہاں امام وہ گوشت اُبالیں گے جو گناہ اور قصور کی قربانیوں میں سے اُن کا حصہ بنتا ہے۔ یہاں وہ غلہ کی نذر لے کر روٹی بھی بنائیں گے۔ قربانیوں میں سے کوئی بھی چیز بیرونی صحن میں نہیں لائی جا سکتی، ایسا نہ ہو کہ مقدّس چیزیں چھونے سے عام لوگوں کی جان خطرے میں پڑ جائے۔“

21 پھر میرا راہنما دوبارہ میرے ساتھ بیرونی صحن میں آ گیا۔ وہاں اُس نے مجھے اُس کے چار کونے دکھائے۔ ہر کونے میں ایک صحن تھا 22 جس کی لمبائی 70 فٹ اور چوڑائی ساڑھے 52 فٹ تھی۔ ہر صحن اِتنا ہی بڑا تھا 23 اور ایک دیوار سے گھرا ہوا تھا۔ دیوار کے ساتھ ساتھ چولھے تھے۔ 24 میرے راہنما نے مجھے بتایا، ”یہ وہ کچن ہیں جن میں رب کے گھر کے خادم لوگوں کی پیش کردہ قربانیاں اُبالیں گے۔“

رب کے گھر میں سے نکلنے والا دریا

47 اِس کے بعد میرا راہنما مجھے ایک بار پھر رب کے گھر کے دروازے کے پاس لے گیا۔ یہ دروازہ مشرق میں تھا، کیونکہ رب کے گھر کا رُخ ہی مشرق کی طرف تھا۔ مَیں نے دیکھا کہ دہلیز کے نیچے سے پانی نکل رہا ہے۔ دروازے سے نکل کر وہ پہلے رب کے گھر کی جنوبی دیوار کے ساتھ ساتھ بہتا تھا، پھر قربان

گاہ کے جنوب میں سے گزر کر مشرق کی طرف بہہ نکلا۔ 2 میرا راہنما میرے ساتھ بیرونی صحن کے شمالی دروازے میں سے نکلا۔ باہر چاردیواری کے ساتھ ساتھ چلتے چلتے ہم بیرونی صحن کے مشرقی دروازے کے پاس پہنچ گئے۔ مَیں نے دیکھا کہ پانی اِس دروازے کے جنوبی حصے میں سے نکل رہا ہے۔

3 ہم پانی کے کنارے کنارے چل پڑے۔ میرے راہنما نے اپنے فیتے کے ساتھ آدھا کلو میٹر کا فاصلہ ناپا۔ پھر اُس نے مجھے پانی میں سے گزرنے کو کہا۔ یہاں پانی ٹخنوں تک پہنچتا تھا۔ 4 اُس نے مزید آدھے کلو میٹر کا فاصلہ ناپا، پھر مجھے دوبارہ پانی میں سے گزرنے کو کہا۔ اب پانی گھٹنوں تک پہنچا۔ جب اُس نے تیسری مرتبہ آدھا کلو میٹر کا فاصلہ ناپ کر مجھے اُس میں سے گزرنے دیا تو پانی کمر تک پہنچا۔ 5 ایک آخری دفعہ اُس نے آدھے کلو میٹر کا فاصلہ ناپا۔ اب مَیں پانی میں سے گزر نہ سکا۔ پانی اِتنا گہرا تھا کہ اُس میں سے گزرنے کے لئے تیرنے کی ضرورت تھی۔

6 اُس نے مجھ سے پوچھا، ”اے آدم زاد، کیا تُو نے غور کیا ہے؟“ پھر وہ مجھے دریا کے کنارے تک واپس لایا۔

7 جب واپس آیا تو مَیں نے دیکھا کہ دریا کے دونوں کناروں پر متعدد درخت لگے ہیں۔ 8 وہ بولا، ”یہ پانی مشرق کی طرف بہہ کر وادیِٔ یردن میں پہنچتا ہے۔ اُسے پار کر کے وہ بحیرۂ مُردار میں آ جاتا ہے۔ اُس کے اثر سے بحیرۂ مُردار کا نمکین پانی پینے کے قابل ہو جائے گا۔ 9 جہاں بھی دریا بہے گا وہاں کے بے شمار جاندار جیتے رہیں گے۔ بہت مچھلیاں ہوں گی، اور دریا بحیرۂ مُردار کا نمکین پانی پینے کے قابل بنائے گا۔ جہاں سے بھی گزرے گا وہاں سب کچھ پھلتا پھولتا رہے گا۔ 10 عین جدی سے لے کر عین عجلیم تک اُس کے کناروں پر مچھیرے کھڑے ہوں گے۔ ہر طرف اُن کے جال سوکھنے کے لئے پھیلائے ہوئے نظر آئیں گے۔ دریا میں ہر قسم کی مچھلیاں ہوں گی، اُتنی جتنی بحیرۂ روم میں پائی جاتی ہیں۔ 11 صرف بحیرۂ مُردار کے اردگرد کی دلدلی جگہوں اور جوہڑوں کا پانی نمکین رہے گا، کیونکہ وہ نمک حاصل کرنے کے لئے استعمال ہو گا۔ 12 دریا کے دونوں کناروں پر ہر قسم کے پھل دار درخت اُگیں گے۔ اِن درختوں کے پتے نہ کبھی مُرجھائیں گے، نہ کبھی اُن کا پھل ختم ہو گا۔ وہ ہر مہینے پھل لائیں گے، اِس لئے کہ مقدِس کا پانی اُن کی آب پاشی کرتا رہے گا۔ اُن کا پھل لوگوں کی خوراک بنے گا، اور اُن کے پتے شفا دیں گے۔“

اسرائیل کی سرحدیں

13 پھر رب قادرِ مطلق نے فرمایا، ”مَیں تجھے اُس ملک کی سرحدیں بتاتا ہوں جو بارہ قبیلوں میں تقسیم کرنا ہے۔ یوسف کو دو حصے دینے ہیں، باقی قبیلوں کو ایک ایک حصہ۔ 14 مَیں نے اپنا ہاتھ اُٹھا کر قسم کھائی تھی کہ مَیں یہ ملک تمہارے باپ دادا کو عطا کروں گا، اِس لئے تم یہ ملک میراث میں پاؤ گے۔ اب اُسے آپس میں برابر تقسیم کر لو۔

15 شمالی سرحد بحیرۂ روم سے شروع ہو کر مشرق کی طرف حتلون، لبو حمات اور صداد کے پاس سے گزرتی ہے۔ 16 وہاں سے وہ بیروتا اور سبریم کے پاس پہنچتی

ہے (سبریم ملکِ دمشق اور ملکِ حمات کے درمیان واقع ہے)۔ پھر سرحد حصر عینان شہر تک آگے نکلتی ہے جو حوران کی سرحد پر واقع ہے۔ 17 غرض شمالی سرحد بحیرۂ روم سے لے کر حصر عینان تک پہنچتی ہے۔ دمشق اور حمات کی سرحدیں اُس کے شمال میں ہیں۔

18 ملک کی مشرقی سرحد وہاں شروع ہوتی ہے جہاں دمشق کا علاقہ حوران کے پہاڑی علاقے سے ملتا ہے۔ وہاں سے سرحد دریائے یردن کے ساتھ ساتھ چلتی ہوئی جنوب میں بحیرۂ روم کے پاس تمر شہر تک پہنچتی ہے۔ یوں دریائے یردن ملکِ اسرائیل کی مشرقی سرحد اور ملکِ جِلعاد کی مغربی سرحد ہے۔

19 جنوبی سرحد تمر سے شروع ہو کر جنوب مغرب کی طرف چلتی چلتی مریبہ قادس کے چشموں تک پہنچتی ہے۔ پھر وہ شمال مغرب کی طرف رُخ کر کے مصر کی سرحد یعنی وادیٔ مصر کے ساتھ ساتھ بحیرۂ روم تک پہنچتی ہے۔

20 مغربی سرحد بحیرۂ روم ہے جو شمال میں لبو حمات کے مقابل ختم ہوتی ہے۔

21 ملک کو اپنے قبیلوں میں تقسیم کرو! 22 یہ تمہاری موروثی زمین ہو گی۔ جب تم قرعہ ڈال کر اُسے آپس میں تقسیم کرو تو اُن غیرملکیوں کو بھی زمین ملنی ہے جو تمہارے درمیان رہتے اور جن کے بچے یہاں پیدا ہوئے ہیں۔ تمہارا اُن کے ساتھ ویسا سلوک ہو جیسا اسرائیلیوں کے ساتھ۔ قرعہ ڈالتے وقت اُنہیں اسرائیلی قبیلوں کے ساتھ زمین ملنی ہے۔ 23 رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ جس قبیلے میں بھی پردیسی آباد ہوں وہاں تمہیں اُنہیں موروثی زمین دینی ہے۔

قبیلوں میں ملک کی تقسیم

48 1-7 اسرائیل کی شمالی سرحد بحیرۂ روم سے شروع ہو کر مشرق کی طرف حتلون، لبو حمات اور حصر عینان کے پاس سے گزرتی ہے۔ دمشق اور حمات سرحد کے شمال میں ہیں۔ ہر قبیلے کو ملک کا ایک حصہ ملے گا۔ ہر خطے کا ایک سرا ملک کی مشرقی سرحد اور دوسرا سرا مغربی سرحد ہو گا۔ شمال سے لے کر جنوب تک قبائلی علاقوں کی یہ ترتیب ہو گی: دان، آشر، نفتالی، منسّی، افرائیم، روبن اور یہوداہ۔

ملک کے بیچ میں مخصوص علاقہ

8 یہوداہ کے جنوب میں وہ علاقہ ہو گا جو تمہیں میرے لئے الگ کرنا ہے۔ قبائلی علاقوں کی طرح اُس کا بھی ایک سرا ملک کی مشرقی سرحد اور دوسرا سرا مغربی سرحد ہو گا۔ شمال سے جنوب تک کا فاصلہ ساڑھے 12 کلو میٹر ہے۔ اُس کے بیچ میں مقدِس ہے۔

9 اِس علاقے کے درمیان ایک خاص خطہ ہو گا۔ مشرق سے مغرب تک اُس کا فاصلہ ساڑھے 12 کلو میٹر ہو گا جبکہ شمال سے جنوب تک فاصلہ 10 کلو میٹر ہو گا۔ رب کے لئے مخصوص اِس خطے 10 کا ایک حصہ اماموں کے لئے مخصوص ہو گا۔ اِس حصے کا فاصلہ مشرق سے مغرب تک ساڑھے 12 کلو میٹر اور شمال سے جنوب تک 5 کلو میٹر ہو گا۔ اِس کے بیچ میں ہی رب کا مقدِس ہو گا۔ 11 یہ مقدّس علاقہ لاوی کے خاندان صدوق کے مخصوص و مقدّس کئے گئے اماموں کو دیا جائے گا۔ کیونکہ جب اسرائیلی مجھ سے برگشتہ ہوئے تو باقی لاوی اُن کے ساتھ بھٹک گئے، لیکن صدوق کا خاندان وفاداری سے میری خدمت کرتا رہا۔ 12 اِس

لئے اُنہیں میرے لئے مخصوص علاقے کا مقدّس ترین حصہ ملے گا۔ یہ لاویوں کے خطے کے شمال میں ہو گا۔ [13] اماموں کے جنوب میں باقی لاویوں کا خطہ ہو گا۔ مشرق سے مغرب تک اُس کا فاصلہ ساڑھے 12 کلو میٹر اور شمال سے جنوب تک 5 کلو میٹر ہو گا۔

[14] رب کے لئے مخصوص یہ علاقہ پورے ملک کا بہترین حصہ ہے۔ اُس کا کوئی بھی پلاٹ کسی دوسرے کے ہاتھ میں دینے کی اجازت نہیں۔ اُسے نہ بیچا جائے، نہ کسی دوسرے کو کسی پلاٹ کے عوض میں دیا جائے۔ کیونکہ یہ علاقہ رب کے لئے مخصوص و مقدّس ہے۔

[15] رب کے مقدِس کے اِس خاص علاقے کے جنوب میں ایک اَور خطہ ہو گا جس کی لمبائی ساڑھے 12 کلو میٹر اور چوڑائی اڑھائی کلو میٹر ہے۔ وہ مقدّس نہیں ہے بلکہ عام لوگوں کی رہائش کے لئے ہو گا۔ اِس کے بیچ میں شہر ہو گا، جس کے اردگرد چراگاہیں ہوں گی۔ [16] یہ شہر مربع شکل کا ہو گا۔ لمبائی اور چوڑائی دونوں سوا دو دو کلو میٹر ہو گی۔

[17] شہر کے چاروں طرف جانوروں کو چَرانے کی کھلی جگہ ہو گی جس کی چوڑائی 133 میٹر ہو گی۔ [18] چونکہ شہر اپنے خطے کے بیچ میں ہو گا اِس لئے مذکورہ کھلی جگہ کے مشرق میں ایک خطہ باقی رہ جائے گا جس کا مشرق سے شہر تک فاصلہ 5 کلو میٹر اور شمال سے جنوب تک فاصلہ اڑھائی کلو میٹر ہو گا۔ شہر کے مغرب میں بھی اِتنا ہی بڑا خطہ ہو گا۔ اِن دو خطوں میں کھیتی باڑی کی جائے گی جس کی پیداوار شہر میں کام کرنے والوں کی خوراک ہو گی۔ [19] شہر میں کام کرنے والے تمام قبیلوں کے ہوں گے۔ وہی اِن کھیتوں کی کھیتی باڑی کریں گے۔

[20] چنانچہ میرے لئے الگ کیا گیا یہ پورا علاقہ مربع شکل کا ہے۔ اُس کی لمبائی اور چوڑائی ساڑھے بارہ بارہ کلو میٹر ہے۔ اِس میں شہر بھی شامل ہے۔

[21-22] مذکورہ مقدّس خطے میں مقدِس، اماموں اور باقی لاویوں کی زمینیں ہیں۔ اُس کے مشرق اور مغرب میں باقی ماندہ زمین حکمران کی ملکیت ہے۔ مقدّس خطے کے مشرق میں حکمران کی زمین ملک کی مشرقی سرحد تک ہو گی اور مقدّس خطے کے مغرب میں وہ سمندر تک ہو گی۔ شمال سے جنوب تک وہ مقدّس خطے جتنی چوڑی یعنی ساڑھے 12 کلو میٹر ہو گی۔ شمال میں یہوداہ کا قبائلی علاقہ ہو گا اور جنوب میں بن یمین کا۔

دیگر قبیلوں کی زمین

[23-27] ملک کے اِس خاص درمیانی حصے کے جنوب میں باقی قبیلوں کو ایک ایک علاقہ ملے گا۔ ہر علاقے کا ایک سرا ملک کی مشرقی سرحد اور دوسرا سرا بحیرۂ روم ہو گا۔ شمال سے لے کر جنوب تک قبائلی علاقوں کی یہ ترتیب ہو گی: بن یمین، شمعون، اِشکار، زبولون اور جد۔

[28] جد کے قبیلے کی جنوبی سرحد ملک کی سرحد بھی ہے۔ وہ تمر سے جنوب مغرب میں مریبہ قادس کے چشموں تک چلتی ہے، پھر مصر کی سرحد یعنی وادیٔ مصر کے ساتھ ساتھ شمال مغرب کا رُخ کر کے بحیرۂ روم تک پہنچتی ہے۔

[29] رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ یہی تمہارا ملک ہو گا! اُسے اسرائیلی قبیلوں میں تقسیم کرو۔ جو کچھ بھی اُنہیں قرعہ ڈال کر ملے وہ اُن کی موروثی زمین ہو گی۔

یروشلم کے دروازے

[30-34] یروشلم شہر کے 12 دروازے ہوں گے۔

فصیل کی چاروں دیواریں سوا دو دو کلو میٹر لمبی ہوں گی۔ ہر دیوار کے تین دروازے ہوں گے، غرض کُل بارہ دروازے ہوں گے۔ ہر ایک کا نام کسی قبیلے کا نام ہو گا۔ چنانچہ شمال میں روبن کا دروازہ، یہوداہ کا دروازہ اور لاوی کا دروازہ ہو گا، مشرق میں یوسف کا دروازہ، بن یمین کا دروازہ اور دان کا دروازہ ہو گا، جنوب میں شمعون کا دروازہ، اِشکار کا دروازہ اور زبولون کا دروازہ ہو گا، اور مغرب میں جد کا دروازہ، آشر کا دروازہ اور نفتالی کا دروازہ ہو گا۔ [35] فصیل کی پوری لمبائی 9 کلو میٹر ہے۔

تب شہر 'یہاں رب ہے' کہلائے گا!"

دانیال

دانیال اور اُس کے دوست شاہِ بابل کے دربار میں

1 شاہِ یہوداہ یہویقیم کی سلطنت کے تیسرے سال میں شاہِ بابل نبوکدنضر نے یروشلم آ کر اُس کا محاصرہ کیا۔ 2 اُس وقت رب نے یہویقیم اور اللہ کے گھر کا کافی سامان نبوکدنضر کے حوالے کر دیا۔ نبوکدنضر نے یہ چیزیں ملکِ بابل میں لے جا کر اپنے دیوتا کے مندر کے خزانے میں محفوظ کر دیں۔

3 پھر اُس نے اپنے دربار کے اعلیٰ افسر اشپناز کو حکم دیا، ”یہوداہ کے شاہی خاندان اور اونچے طبقے کے خاندانوں کی تفتیش کرو۔ اُن میں سے کچھ ایسے نوجوانوں کو چن کر لے آؤ 4 جو بے عیب، خوب صورت، حکمت کے ہر لحاظ سے سمجھ دار، تعلیم یافتہ اور سمجھنے میں تیز ہوں۔ غرض یہ آدمی شاہی محل میں خدمت کرنے کے قابل ہوں۔ اُنہیں بابل کی زبان لکھنے اور بولنے کی تعلیم دو۔“ 5 بادشاہ نے مقرر کیا کہ روزانہ اُنہیں شاہی باورچی خانے سے کتنا کھانا اور مَے ملنی ہے۔ تین سال کی تربیت کے بعد اُنہیں بادشاہ کی خدمت کے لئے حاضر ہونا تھا۔

6 جب اِن نوجوانوں کو چنا گیا تو چار آدمی اُن میں شامل تھے جن کے نام دانیال، حننیاہ، میسائیل اور عزریاہ تھے۔ 7 دربار کے اعلیٰ افسر نے اُن کے نئے نام رکھے۔ دانیال بیل طَشَضَر میں بدل گیا، حننیاہ سدرک میں، میسائیل میسک میں اور عزریاہ عبدنجو میں۔

8 لیکن دانیال نے مصمم ارادہ کر لیا کہ مَیں اپنے آپ کو شاہی کھانا کھانے اور شاہی مَے پینے سے ناپاک نہیں کروں گا۔ اُس نے دربار کے اعلیٰ افسر سے اِن چیزوں سے پرہیز کرنے کی اجازت مانگی۔ 9 اللہ نے پہلے سے اِس افسر کا دل نرم کر دیا تھا، اِس لئے وہ دانیال کا خاص لحاظ کرتا اور اُس پر مہربانی کرتا تھا۔ 10 لیکن دانیال کی درخواست سن کر اُس نے جواب دیا، ”مجھے اپنے آقا بادشاہ سے ڈر ہے۔ اُن ہی نے متعین کیا کہ تمہیں کیا کیا کھانا اور پینا ہے۔ اگر اُنہیں پتا چلے کہ تم دوسرے نوجوانوں کی نسبت دُبلے پتلے اور کمزور لگے تو وہ میرا سر قلم کریں گے۔“ 11 تب دانیال نے اُس نگران سے بات کی جسے دربار کے اعلیٰ افسر نے دانیال، حننیاہ، میسائیل اور عزریاہ پر مقرر کیا تھا۔ وہ بولا، 12 ”ذرا

دس دن تک اپنے خادموں کو آزمائیں۔ اِتنے میں ہمیں کھانے کے لئے صرف ساگ پات اور پینے کے لئے پانی دیجئے۔ 13 اِس کے بعد ہماری صورت کا مقابلہ اُن دیگر نوجوانوں کے ساتھ کریں جو شاہی کھانا کھاتے ہیں۔ پھر ہی فیصلہ کریں کہ آئندہ اپنے خادموں کے ساتھ کیسا سلوک کریں گے۔“

14 نگران مان گیا۔ دس دن تک وہ اُنہیں ساگ پات کھلا کر اور پانی پلا کر آزماتا رہا۔ 15 دس دن کے بعد کیا دیکھتا ہے کہ دانیال اور اُس کے تین دوست شاہی کھانا کھانے والے دیگر نوجوانوں کی نسبت کہیں زیادہ صحت مند اور موٹے تازے لگ رہے ہیں۔ 16 تب نگران اُن کے لئے مقررہ شاہی کھانے اور مے کا انتظام بند کر کے اُنہیں صرف ساگ پات کھلانے لگا۔ 17 اللہ نے اِن چار آدمیوں کو ادب اور حکمت کے ہر شعبے میں علم اور سمجھ عطا کی۔ نیز، دانیال ہر قسم کی رویا اور خواب کی تعبیر کر سکتا تھا۔

18 مقررہ تین سال کے بعد دربار کے اعلیٰ افسر نے تمام نوجوانوں کو نبوکدنضر کے سامنے پیش کیا۔ 19 جب بادشاہ نے اُن سے گفتگو کی تو معلوم ہوا کہ دانیال، حننیاہ، میسائیل اور عزریاہ دوسروں پر سبقت رکھتے ہیں۔ چنانچہ چاروں بادشاہ کے ملازم بن گئے۔ 20 جب بھی کسی معاملے میں خاص حکمت اور سمجھ درکار ہوتی تو بادشاہ نے دیکھا کہ یہ چار نوجوان مشورہ دینے میں پوری سلطنت کے تمام قسمت کا حال بتانے والوں اور جادوگروں سے دس گُنا زیادہ قابل ہیں۔

21 دانیال خورس کی حکومت کے پہلے سال تک شاہی دربار میں خدمت کرتا رہا۔

نبوکدنضر کا خواب

2 اپنی حکومت کے دوسرے سال میں نبوکدنضر نے خواب دیکھا۔ خواب اِتنا ہول ناک تھا کہ وہ گھبرا کر جاگ اُٹھا۔ 2 اُس نے حکم دیا کہ تمام قسمت کا حال بتانے والے، جادوگر، افسوں گر اور نجومی میرے پاس آ کر خواب کا مطلب بتائیں۔ جب وہ حاضر ہوئے 3 تو بادشاہ بولا، ”مَیں نے ایک خواب دیکھا ہے جو مجھے بہت پریشان کر رہا ہے۔ اب مَیں اُس کا مطلب جاننا چاہتا ہوں۔“

4 نجومیوں نے اَرامی زبان میں جواب دیا، ”بادشاہ سلامت اپنے خادموں کے سامنے یہ خواب بیان کریں تو ہم اُس کی تعبیر کریں گے۔“

5 لیکن بادشاہ بولا، ”نہیں، تم ہی مجھے وہ کچھ بتاؤ اور اُس کی تعبیر کرو جو مَیں نے خواب میں دیکھا۔ اگر تم یہ نہ کر سکو تو مَیں حکم دوں گا کہ تمہیں ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے اور تمہارے گھر کچرے کے ڈھیر ہو جائیں۔ یہ میرا مصمم ارادہ ہے۔ 6 لیکن اگر تم مجھے وہ کچھ بتا کر اُس کی تعبیر کرو جو مَیں نے خواب میں دیکھا تو مَیں تمہیں اچھے تحفے اور انعام دوں گا، نیز تمہاری خاص عزت کروں گا۔ اب شروع کرو! مجھے وہ کچھ بتاؤ اور اُس کی تعبیر کرو جو مَیں نے خواب میں دیکھا۔“

7 ایک بار پھر اُنہوں نے منت کی، ”بادشاہ اپنے خادموں کے سامنے اپنا خواب بتائیں تو ہم ضرور اُس کی تعبیر کریں گے۔“

8 بادشاہ نے جواب دیا، ”مجھے صاف پتا ہے کہ تم کیا کر رہے ہو! تم صرف ٹال مٹول کر رہے ہو، کیونکہ تم سمجھ گئے ہو کہ میرا ارادہ پکا ہے۔ 9 اگر تم مجھے خواب نہ بتاؤ تو تم سب کو ایک ہی سزا دی جائے گی۔ کیونکہ تم

سب جھوٹ اور غلط باتیں پیش کرنے پر متفق ہو گئے ہو، یہ اُمید رکھتے ہوئے کہ حالات کسی وقت بدل جائیں گے۔ مجھے خواب بتاؤ تو مجھے پتا چل جائے گا کہ تم مجھے اُس کی صحیح تعبیر پیش کر سکتے ہو۔“

10 نجومیوں نے اعتراض کیا، ”دنیا میں کوئی بھی انسان وہ کچھ نہیں کر پاتا جو بادشاہ مانگتے ہیں۔ یہ کبھی ہوا بھی نہیں کہ کسی بادشاہ نے ایسی بات کسی قسمت کا حال بتانے والے، جادوگر یا نجومی سے طلب کی، خواہ بادشاہ کتنا عظیم کیوں نہ تھا۔ 11 جس چیز کا تقاضا بادشاہ کرتے ہیں وہ حد سے زیادہ مشکل ہے۔ صرف دیوتا ہی یہ بات بادشاہ پر ظاہر کر سکتے ہیں، لیکن وہ تو انسان کے درمیان رہتے نہیں۔“

12 یہ سن کر بادشاہ آگ بگولا ہو گیا۔ بڑے غصے میں اُس نے حکم دیا کہ بابل کے تمام دانش مندوں کو سزائے موت دی جائے۔ 13 فرمان صادر ہوا کہ دانش مندوں کو مار ڈالنا ہے۔ چنانچہ دانیال اور اُس کے دوستوں کو بھی تلاش کیا گیا تاکہ اُنہیں سزائے موت دیں۔

14 شاہی محافظوں کا افسر بنام اریوک ابھی دانش مندوں کو مار ڈالنے کے لئے روانہ ہوا کہ دانیال بڑی حکمت اور موقع شناسی سے اُس سے مخاطب ہوا۔ 15 اُس نے افسر سے پوچھا، ”بادشاہ نے اِتنا سخت فرمان کیوں جاری کیا؟“ اریوک نے دانیال کو سارا معاملہ بیان کیا۔ 16 دانیال فوراً بادشاہ کے پاس گیا اور اُس سے درخواست کی، ”ذرا مجھے کچھ مہلت دیجئے تاکہ مَیں بادشاہ کے خواب کی تعبیر کر سکوں۔“ 17 پھر وہ اپنے گھر واپس گیا اور اپنے دوستوں حننیاہ، میسائیل اور عزریاہ کو تمام صورتِ حال سنائی۔ 18 وہ بولا، ”آسمان کے خدا سے التجا کریں کہ وہ مجھ پر رحم کرے۔ منت کریں کہ وہ میرے لئے بھید کھولے تاکہ ہم دیگر دانش مندوں کے ساتھ ہلاک نہ ہو جائیں۔“

19 رات کے وقت دانیال نے رویا دیکھی جس میں اُس کے لئے بھید کھولا گیا۔ تب اُس نے آسمان کے خدا کی حمد و ثنا کی،

20 ”اللہ کے نام کی تمجید ازل سے ابد تک ہو۔ وہی حکمت اور قوت کا مالک ہے۔ 21 وہی اوقات اور زمانے بدلنے دیتا ہے۔ وہی بادشاہوں کو تخت پر بٹھا دیتا اور اُنہیں تخت پر سے اُتار دیتا ہے۔ وہی دانش مندوں کو دانائی اور سمجھ داروں کو سمجھ عطا کرتا ہے۔ 22 وہی گہری اور پوشیدہ باتیں ظاہر کرتا ہے۔ جو کچھ اندھیرے میں چھپا رہتا ہے اُس کا علم وہ رکھتا ہے، کیونکہ وہ روشنی سے گھرا رہتا ہے۔ 23 اے میرے باپ دادا کے خدا، مَیں تیری حمد و ثنا کرتا ہوں! تُو نے مجھے حکمت اور طاقت عطا کی ہے۔ جو بات ہم نے تجھ سے مانگی وہ تُو نے ہم پر ظاہر کی، کیونکہ تُو نے ہم پر بادشاہ کا خواب ظاہر کیا ہے۔“

24 پھر دانیال اریوک کے پاس گیا جسے بادشاہ نے بابل کے دانش مندوں کو سزائے موت دینے کی ذمہ داری دی تھی۔ اُس نے اُس سے درخواست کی، ”بابل کے دانش مندوں کو موت کے گھاٹ نہ اُتاریں، کیونکہ مَیں بادشاہ کے خواب کی تعبیر کر سکتا ہوں۔ مجھے بادشاہ کے حضور پہنچا دیں تو مَیں اُنہیں سب کچھ بتا دوں گا۔“

25 یہ سن کر اریوک بھاگ کر دانیال کو بادشاہ کے حضور لے گیا۔ وہ بولا، ”مجھے یہوداہ کے جلاوطنوں میں سے ایک آدمی مل گیا جو بادشاہ کو خواب کا مطلب بتا سکتا ہے۔“ 26 تب نبوکدنضر نے دانیال سے جو بیل طَشَضَر کہلاتا تھا پوچھا، ”کیا تم مجھے وہ کچھ بتا سکتے ہو

جو مَیں نے خواب میں دیکھا؟ کیا تم اُس کی تعبیر کر سکتے ہو؟''

27 دانیال نے جواب دیا، ''جو بھید بادشاہ جاننا چاہتے ہیں اُسے کھولنے کی کُنجی کسی بھی دانش مند، جادوگر، قسمت کا حال بتانے والے یا غیب دان کے پاس نہیں ہوتی۔ 28 لیکن آسمان پر ایک خدا ہے جو بھیدوں کا مطلب انسان پر ظاہر کر دیتا ہے۔ اُسی نے نبوکدنضر بادشاہ کو دکھایا کہ آنے والے دنوں میں کیا کچھ پیش آئے گا۔ سوتے وقت آپ نے خواب میں رویا دیکھی۔ 29 اے بادشاہ، جب آپ پلنگ پر لیٹے ہوئے تھے تو آپ کے ذہن میں آنے والے دنوں کے بارے میں خیالات اُبھر آئے۔ تب بھیدوں کو کھولنے والے خدا نے آپ پر ظاہر کیا کہ آنے والے دنوں میں کیا کچھ پیش آئے گا۔ 30 اِس بھید کا مطلب مجھ پر ظاہر ہوا ہے، لیکن اِس لئے نہیں کہ مجھے دیگر تمام دانش مندوں سے زیادہ حکمت حاصل ہے بلکہ اِس لئے کہ آپ کو بھید کا مطلب معلوم ہو جائے اور آپ سمجھ سکیں کہ آپ کے ذہن میں کیا کچھ اُبھر آیا ہے۔

31 اے بادشاہ، رویا میں آپ نے اپنے سامنے ایک بڑا اور لمبا تڑنگا مجسمہ دیکھا جو تیزی سے چمک رہا تھا۔ شکل و صورت ایسی تھی کہ انسان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے تھے۔ 32 سر خالص سونے کا تھا جبکہ سینہ اور بازو چاندی کے، پیٹ اور ران پیتل کی 33 اور پنڈلیاں لوہے کی تھیں۔ اُس کے پاؤں کا آدھا حصہ لوہا اور آدھا حصہ پکی ہوئی مٹی تھا۔ 34 آپ اِس منظر پر غور ہی کر رہے تھے کہ اچانک کسی پہاڑی ڈھلان سے پتھر کا بڑا ٹکڑا الگ ہوا۔ یہ بغیر کسی انسانی ہاتھ کے ہوا۔ پتھر دھڑام سے مجسمے کے لوہے اور مٹی کے پاؤں پر گر کر دونوں کو چُور چُور کر دیا۔ 35 نتیجے میں پورا مجسمہ پاش پاش ہو گیا۔ جتنا بھی لوہا، مٹی، پیتل، چاندی اور سونا تھا وہ اُس بھوسے کی مانند بن گیا جو گاہتے وقت باقی رہ جاتا ہے۔ ہَوا نے سب کچھ یوں اُڑا دیا کہ اِن چیزوں کا نام و نشان تک نہ رہا۔ لیکن جس پتھر نے مجسمے کو گرا دیا وہ زبردست پہاڑ بن کر اِتنا بڑھ گیا کہ پوری دنیا اُس سے بھر گئی۔

36 یہی بادشاہ کا خواب تھا۔ اب ہم بادشاہ کو خواب کا مطلب بتاتے ہیں۔ 37 اے بادشاہ، آپ شہنشاہ ہیں۔ آسمان کے خدا نے آپ کو سلطنت، قوت، طاقت اور عزت سے نوازا ہے۔ 38 اُس نے انسان کو جنگلی جانوروں اور پرندوں سمیت آپ ہی کے حوالے کر دیا ہے۔ جہاں بھی وہ بستے ہیں اُس نے آپ کو ہی اُن پر مقرر کیا ہے۔ آپ ہی مذکورہ سونے کا سر ہیں۔ 39 آپ کے بعد ایک اَور سلطنت قائم ہو جائے گی، لیکن اُس کی طاقت آپ کی سلطنت سے کم ہو گی۔ پھر پیتل کی ایک تیسری سلطنت وجود میں آئے گی جو پوری دنیا پر حکومت کرے گی۔ 40 آخر میں ایک چوتھی سلطنت آئے گی جو لوہے جیسی طاقت ور ہو گی۔ جس طرح لوہا سب کچھ توڑ کر پاش پاش کر دیتا ہے اُسی طرح وہ دیگر سب کو توڑ کر پاش پاش کرے گی۔ 41 آپ نے دیکھا کہ مجسمے کے پاؤں اور اُنگلیوں میں کچھ لوہا اور کچھ پکی ہوئی مٹی تھی۔ اِس کا مطلب ہے، اِس سلطنت کے دو الگ حصے ہوں گے۔ لیکن جس طرح خواب میں مٹی کے ساتھ لوہا ملایا گیا تھا اُسی طرح چوتھی سلطنت میں لوہے کی کچھ نہ کچھ طاقت ہو گی۔ 42 خواب میں پاؤں کی اُنگلیوں میں کچھ لوہا بھی تھا اور کچھ مٹی بھی۔ اِس کا مطلب ہے، چوتھی سلطنت کا ایک حصہ طاقت ور اور دوسرا نازک ہو گا۔ 43 لوہے اور مٹی کی ملاوٹ کا مطلب

ہے کہ گو لوگ آپس میں شادی کرنے سے ایک دوسرے کے ساتھ متحد ہونے کی کوشش کریں گے تو بھی وہ ایک دوسرے سے پیوست نہیں رہیں گے، بالکل اُسی طرح جس طرح لوہا مٹی کے ساتھ پیوست نہیں رہ سکتا۔

44 جب یہ بادشاہ حکومت کریں گے، اُن ہی دنوں میں آسمان کا خدا ایک بادشاہی قائم کرے گا جو نہ کبھی تباہ ہو گی، نہ کسی دوسری قوم کے ہاتھ میں آئے گی۔ یہ بادشاہی اِن دیگر تمام سلطنتوں کو پاش پاش کر کے ختم کرے گی، لیکن خود ابد تک قائم رہے گی۔ 45 یہی خواب میں اُس پتھر کا مطلب ہے جس نے بغیر کسی انسانی ہاتھ کے پہاڑی ڈھلان سے الگ ہو کر مجسمے کے لوہے، پیتل، مٹی، چاندی اور سونے کو پاش پاش کر دیا۔ اِس طریقے سے عظیم خدا نے بادشاہ پر ظاہر کیا ہے کہ مستقبل میں کیا کچھ پیش آئے گا۔ یہ خواب قابلِ اعتماد اور اُس کی تعبیر صحیح ہے۔“

46 یہ سن کر نبوکدنضر بادشاہ نے اوندھے منہ ہو کر دانیال کو سجدہ کیا اور حکم دیا کہ دانیال کو غلہ اور بخور کی قربانیاں پیش کی جائیں۔ 47 دانیال سے اُس نے کہا، ”یقیناً، تمہارا خدا خداؤں کا خدا اور بادشاہوں کا مالک ہے۔ وہ واقعی بھیدوں کو کھولتا ہے، ورنہ تم یہ بھید میرے لئے کھول نہ پاتے۔“ 48 نبوکدنضر نے دانیال کو بڑا عُہدہ اور متعدد بیش قیمت تحفے دیئے۔ اُس نے اُسے پورے صوبہ بابل کا گورنر بنا دیا۔ ساتھ ساتھ دانیال بابل کے تمام دانش مندوں پر مقرر ہوا۔ 49 اُس کی گزارش پر بادشاہ نے سدرک، میسک اور عبد نجو کو صوبہ بابل کی انتظامیہ پر مقرر کیا۔ دانیال خود شاہی دربار میں حاضر رہتا تھا۔

سونے کے بُت کی پوجا کرنے کا حکم

3 ایک دن نبوکدنضر نے سونے کا مجسمہ بنوایا۔ اُس کی اونچائی 90 فٹ اور چوڑائی 9 فٹ تھی۔ اُس نے حکم دیا کہ بُت کو صوبہ بابل کے میدان بنام دُورا میں کھڑا کیا جائے۔ 2 پھر اُس نے تمام صوبے داروں، گورنروں، منتظموں، مشیروں، خزانچیوں، ججوں، مجسٹریٹوں، اور صوبوں کے دیگر تمام بڑے بڑے سرکاری ملازموں کو پیغام بھیجا کہ مجسمے کی مخصوصیت کے لئے آ کر جمع ہو جاؤ۔ 3 چنانچہ سب بُت کی مخصوصیت کے لئے جمع ہو گئے۔ جب سب اُس کے سامنے کھڑے تھے 4 تو شاہی نقیب نے بلند آواز سے اعلان کیا،

”اے مختلف قوموں، اُمّتوں اور زبانوں کے لوگو، سنو! بادشاہ فرماتا ہے، 5 ’جوں ہی نرسنگا، شہنائی، سنطور، سرود، عود، بین اور دیگر تمام ساز بجیں گے تو لازم ہے کہ سب اوندھے منہ ہو کر بادشاہ کے کھڑے کئے گئے سونے کے بُت کو سجدہ کریں۔ 6 جو بھی سجدہ نہ کرے اُسے فوراً بھڑکتی بھٹی میں پھینکا جائے گا‘۔“

7 چنانچہ جوں ہی ساز بجنے لگے تو مختلف قوموں، اُمّتوں اور زبانوں کے تمام لوگ منہ کے بل ہو کر نبوکدنضر کے کھڑے کئے گئے بُت کو سجدہ کرنے لگے۔

8 اُس وقت کچھ نجومی بادشاہ کے پاس آ کر یہودیوں پر الزام لگانے لگے۔ 9 وہ بولے، ”بادشاہ سلامت ابد تک جیتے رہیں! 10 اے بادشاہ، آپ نے فرمایا، ’جوں ہی نرسنگا، شہنائی، سنطور، سرود، عود، بین اور دیگر تمام ساز بجیں گے تو لازم ہے کہ سب اوندھے منہ ہو کر بادشاہ کے کھڑے کئے گئے اِس سونے کے بُت کو سجدہ کریں۔ 11 جو بھی سجدہ نہ کرے اُسے بھڑکتی بھٹی میں پھینکا جائے گا‘ 12 لیکن کچھ یہودی آدمی ہیں جو آپ کی

پروا ہی نہیں کرتے، حالانکہ آپ نے اُنہیں صوبہ بابل کی انتظامیہ پر مقرر کیا تھا۔ یہ آدمی بنام سدرک، میسک اور عبدنجو نہ آپ کے دیوتاؤں کی پوجا کرتے، نہ سونے کے اُس بُت کی پرستش کرتے ہیں جو آپ نے کھڑا کیا ہے۔"

13 یہ سن کر نبوکدنضر آپے سے باہر ہو گیا۔ اُس نے سیدھا سدرک، میسک اور عبدنجو کو بُلایا۔ جب پہنچے 14 تو بولا، "اے سدرک، میسک اور عبدنجو، کیا یہ صحیح ہے کہ نہ تم میرے دیوتاؤں کی پوجا کرتے، نہ میرے کھڑے کئے گئے مجسمے کی پرستش کرتے ہو؟ 15 مَیں تمہیں ایک آخری موقع دیتا ہوں۔ ساز دوبارہ بجیں گے تو تمہیں منہ کے بل ہو کر میرے بنوائے ہوئے مجسمے کو سجدہ کرنا ہے۔ اگر تم ایسا نہ کرو تو تمہیں سیدھا بھڑکتی بھٹی میں پھینکا جائے گا۔ تب کون سا خدا تمہیں میرے ہاتھ سے بچا سکے گا؟"

16 سدرک، میسک اور عبدنجو نے جواب دیا، "اے نبوکدنضر، اِس معاملے میں ہمیں اپنا دفاع کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ 17 جس خدا کی خدمت ہم کرتے ہیں وہ ہمیں بچا سکتا ہے، خواہ ہمیں بھڑکتی بھٹی میں کیوں نہ پھینکا جائے۔ اے بادشاہ، وہ ہمیں ضرور آپ کے ہاتھ سے بچائے گا۔ 18 لیکن اگر وہ ہمیں نہ بھی بچائے تو بھی آپ کو معلوم ہو کہ نہ ہم آپ کے دیوتاؤں کی پوجا کریں گے، نہ آپ کے کھڑے کئے گئے سونے کے مجسمے کی پرستش کریں گے۔"

19 یہ سن کر نبوکدنضر آگ بگولا ہو گیا۔ سدرک، میسک اور عبدنجو کے سامنے اُس کا چہرہ بگڑ گیا اور اُس نے حکم دیا کہ بھٹی کو معمول کی نسبت سات گُنا زیادہ گرم کیا جائے۔ 20 پھر اُس نے کہا کہ بہترین فوجیوں میں سے چند ایک سدرک، میسک اور عبدنجو کو باندھ کر بھڑکتی بھٹی میں پھینک دیں۔ 21 تینوں کو باندھ کر بھڑکتی بھٹی میں پھینکا گیا۔ اُن کے چوغے، پاجامے اور ٹوپیاں اُتاری نہ گئیں۔ 22 چونکہ بادشاہ نے بھٹی کو گرم کرنے پر خاص زور دیا تھا اِس لئے آگ اِتنی تیز ہوئی کہ جو فوجی سدرک، میسک اور عبدنجو کو لے کر بھٹی کے منہ تک چڑھ گئے وہ فوراً نذرِ آتش ہو گئے۔ 23 اُن کے قیدی بندھی ہوئی حالت میں شعلہ زن آگ میں گر گئے۔

24 اچانک نبوکدنضر بادشاہ چونک اُٹھا۔ اُس نے اُچھل کر اپنے مشیروں سے پوچھا، "ہم نے تو تین آدمیوں کو باندھ کر بھٹی میں پھینکوایا کہ نہیں؟" اُنہوں نے جواب دیا، "جی، اے بادشاہ۔" 25 وہ بولا، "تو پھر یہ کیا ہے؟ مجھے چار آدمی آگ میں اِدھر اُدھر پھرتے ہوئے نظر آ رہے ہیں۔ نہ وہ بندھے ہوئے ہیں، نہ اُنہیں نقصان پہنچ رہا ہے۔ چوتھا آدمی دیوتاؤں کا بیٹا سا لگ رہا ہے۔"

26 نبوکدنضر جلتی ہوئی بھٹی کے منہ کے قریب گیا اور پکارا، "اے سدرک، میسک اور عبدنجو، اے اللہ تعالیٰ کے بندو، نکل آؤ! اِدھر آؤ۔" تب سدرک، میسک اور عبدنجو آگ سے نکل آئے۔ 27 صوبے دار، گورنر، منتظم اور شاہی مشیر اُن کے گرد جمع ہوئے تو دیکھا کہ آگ نے اُن کے جسموں کو نقصان نہیں پہنچایا۔ بالوں میں سے ایک بھی جھُلس نہیں گیا تھا، نہ اُن کے لباس آگ سے متاثر ہوئے تھے۔ آگ اور دھوئیں کی بُو تک نہیں تھی۔

28 تب نبوکدنضر بولا، "سدرک، میسک اور عبدنجو کے خدا کی تمجید ہو جس نے اپنے فرشتے کو بھیج کر

اپنے بندوں کو بچایا۔ اُنہوں نے اُس پر بھروسا رکھ کر بادشاہ کے حکم کی نافرمانی کی۔ اپنے خدا کے سوا کسی اَور کی خدمت یا پرستش کرنے سے پہلے وہ اپنی جان کو دینے کے لئے تیار تھے۔ 29 چنانچہ میرا حکم سنو! سدرک، میسک اور عبدنجو کے خدا کے خلاف کفر بکنا تمام قوموں، اُمّتوں اور زبانوں کے افراد کے لئے سخت منع ہے۔ جو بھی ایسا کرے اُسے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے گا اور اُس کے گھر کو کچرے کا ڈھیر بنایا جائے گا۔ کیونکہ کوئی بھی دیوتا اِس طرح نہیں بچا سکتا۔“ 30 پھر بادشاہ نے تینوں آدمیوں کو صوبہ بابل میں سرفراز کیا۔

نبوکدنضر کے دوسرے خواب کی تعبیر

4 نبوکدنضر دنیا کی تمام قوموں، اُمّتوں اور زبانوں کے افراد کو ذیل کا پیغام بھیجتا ہے،

سب کی سلامتی ہو! 2 مَیں نے سب کو اُن الٰہی نشانات اور معجزات سے آگاہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے جو اللہ تعالیٰ نے میرے لئے کئے ہیں۔ 3 اُس کے نشان کتنے عظیم، اُس کے معجزات کتنے زبردست ہیں! اُس کی بادشاہی ابدی ہے، اُس کی سلطنت نسل در نسل قائم رہتی ہے۔

4 مَیں، نبوکدنضر خوشی اور سکون سے اپنے محل میں رہتا تھا۔ 5 لیکن ایک دن مَیں ایک خواب دیکھ کر بہت گھبرا گیا۔ مَیں پلنگ پر لیٹا ہوا تھا کہ اِتنی ہول ناک باتیں اور رویائیں میرے سامنے سے گزریں کہ مَیں ڈر گیا۔ 6 تب مَیں نے حکم دیا کہ بابل کے تمام دانش مند میرے پاس آئیں تاکہ میرے لئے خواب کی تعبیر کریں۔ 7 قسمت کا حال بتانے والے، جادوگر، نجومی اور غیب دان پہنچے تو مَیں نے اُنہیں اپنا خواب بیان کیا، لیکن وہ اُس کی تعبیر کرنے میں ناکام رہے۔

8 آخرکار دانیال میرے حضور آیا جس کا نام بیل طشضر رکھا گیا ہے (میرے دیوتا کا نام بیل ہے)۔ دانیال میں مقدّس دیوتاؤں کی روح ہے۔ اُسے بھی مَیں نے اپنا خواب سنایا۔ 9 مَیں بولا، ”اے بیل طشضر، تم جادوگروں کے سردار ہو، اور مَیں جانتا ہوں کہ مقدّس دیوتاؤں کی روح تم میں ہے۔ کوئی بھی بھید تمہارے لئے اِتنا مشکل نہیں ہے کہ تم اُسے کھول نہ سکو۔ اب میرا خواب سن کر اُس کی تعبیر کرو!

10 پلنگ پر لیٹے ہوئے مَیں نے رویا میں دیکھا کہ دنیا کے بیچ میں نہایت لمبا سا درخت لگا ہے۔ 11 یہ درخت اِتنا اونچا اور تناور ہوتا گیا کہ آخرکار اُس کی چوٹی آسمان تک پہنچ گئی اور وہ دنیا کی انتہا تک نظر آیا۔ 12 اُس کے پتے خوب صورت تھے، اور وہ بہت پھل لاتا تھا۔ اُس کے سائے میں جنگلی جانور پناہ لیتے، اُس کی شاخوں میں پرندے بسیرا کرتے تھے۔ ہر انسان و حیوان کو اُس سے خوراک ملتی تھی۔

13 مَیں ابھی درخت کو دیکھ رہا تھا کہ ایک مقدّس فرشتہ آسمان سے اُتر آیا۔ 14 اُس نے بڑے زور سے آواز دی، ’درخت کو کاٹ ڈالو! اُس کی شاخیں توڑ دو، اُس کے پتے جھاڑ دو، اُس کا پھل بکھیر دو! جانور اُس کے سائے میں سے نکل کر بھاگ جائیں، پرندے اُس کی شاخوں سے اُڑ جائیں۔ 15 لیکن اُس کا ٹُنڈ جڑوں سمیت زمین میں رہنے دو۔ اُسے لوہے اور پیتل کی زنجیروں میں جکڑ کر کھلے میدان کی گھاس میں چھوڑ دو۔ وہاں اُسے آسمان کی اوس تر کرے، اور جانوروں کے ساتھ زمین کی گھاس ہی اُس کو نصیب ہو۔ 16 سات سال تک اُس کا انسانی دل جانور کے دل میں بدل

جائے۔ [17] کیونکہ مقدّس فرشتوں نے فتویٰ دیا ہے کہ ایسا ہی ہو تاکہ انسان جان لے کہ اللہ تعالیٰ کا اختیار انسانی سلطنتوں پر ہے۔ وہ اپنی ہی مرضی سے لوگوں کو اُن پر مقرر کرتا ہے، خواہ وہ کتنے ذلیل کیوں نہ ہوں۔'

[18] مَیں، نبوکدنضر نے خواب میں یہ کچھ دیکھا۔ اے بیل طشضر، اب مجھے اِس کی تعبیر پیش کرو۔ میری سلطنت کے تمام دانش مند اِس میں ناکام رہے ہیں۔ لیکن تم یہ کر پاؤ گے، کیونکہ تم میں مقدّس دیوتاؤں کی روح ہے۔"

[19] تب بیل طشضر یعنی دانیال کے رونگٹے کھڑے ہو گئے، اور جو خیالات اُبھر آئے اُن سے اُس پر کافی دیر تک سخت دہشت طاری رہی۔ آخرکار بادشاہ بولا، "اے بیل طشضر، خواب اور اُس کا مطلب تجھے اِتنا دہشت زدہ نہ کرے۔" بیلطشضر نے جواب دیا، "میرے آقا، کاش خواب کی باتیں آپ کے دشمنوں اور مخالفوں کو پیش آئیں! [20] آپ نے ایک درخت دیکھا جو اِتنا اونچا اور تناور ہو گیا کہ اُس کی چوٹی آسمان تک پہنچی اور وہ پوری دنیا کو نظر آیا۔ [21] اُس کے پتے خوب صورت تھے، اور وہ بہت سا پھل لاتا تھا۔ اُس کے سائے میں جنگلی جانور پناہ لیتے، اُس کی شاخوں میں پرندے بسیرا کرتے تھے۔ ہر انسان و حیوان کو اُس سے خوراک ملتی تھی۔

[22] اے بادشاہ، آپ ہی یہ درخت ہیں! آپ ہی بڑے اور طاقت ور ہو گئے ہیں بلکہ آپ کی عظمت بڑھتے بڑھتے آسمان سے باتیں کرنے لگی، آپ کی سلطنت دنیا کی انتہا تک پھیل گئی ہے۔ [23] اے بادشاہ، اِس کے بعد آپ نے ایک مقدّس فرشتے کو دیکھا جو آسمان سے اُتر کر بولا، 'درخت کو کاٹ ڈالو! اُسے تباہ کرو، لیکن اُس کا ٹُنڈ جڑوں سمیت زمین میں رہنے دو۔ اُسے لوہے اور پیتل کی زنجیروں میں جکڑ کر کھلے میدان کی گھاس میں چھوڑ دو۔ وہاں اُسے آسمان کی اوس تر کرے، اور جانوروں کے ساتھ زمین کی گھاس ہی اُس کو نصیب ہو۔ سات سال یوں ہی گزر جائیں۔

[24] اے بادشاہ، اِس کا مطلب یہ ہے، اللہ تعالیٰ نے میرے آقا بادشاہ کے بارے میں فیصلہ کیا ہے [25] کہ آپ کو انسانی سنگت سے نکال کر بھگایا جائے گا۔ تب آپ جنگلی جانوروں کے ساتھ رہ کر بَیلوں کی طرح گھاس چریں گے اور آسمان کی اوس سے تر ہو جائیں گے۔ سات سال یوں ہی گزریں گے۔ پھر آخرکار آپ اقرار کریں گے کہ اللہ تعالیٰ کا انسانی سلطنتوں پر اختیار ہے، وہ اپنی ہی مرضی سے لوگوں کو اُن پر مقرر کرتا ہے۔ [26] لیکن خواب میں یہ بھی کہا گیا کہ درخت کے ٹُنڈ کو جڑوں سمیت زمین میں چھوڑا جائے۔ اِس کا مطلب ہے کہ آپ کی سلطنت تاہم قائم رہے گی۔ جب آپ اعتراف کریں گے کہ تمام اختیار آسمان کے ہاتھ میں ہے تو آپ کو سلطنت واپس ملے گی۔ [27] اے بادشاہ، اب مہربانی سے میرا مشورہ قبول فرمائیں۔ انصاف کر کے اور مظلوموں پر کرم فرما کر اپنے گناہوں کو دُور کریں۔ شاید ایسا کرنے سے آپ کی خوش حالی قائم رہے۔"

[28] دانیال کی ہر بات نبوکدنضر کو پیش آئی۔ [29] بارہ مہینے کے بعد بادشاہ بابل میں اپنے شاہی محل کی چھت پر ٹہل رہا تھا۔ [30] تب وہ کہنے لگا، "لو، یہ عظیم شہر دیکھو جو مَیں نے اپنی رہائش کے لئے تعمیر کیا ہے! یہ سب کچھ مَیں نے اپنی ہی زبردست قوت سے بنا لیا ہے تاکہ میری شان و شوکت مزید بڑھتی جائے۔"

[31] بادشاہ یہ بات بول ہی رہا تھا کہ آسمان سے آواز سنائی دی، "اے نبوکدنضر بادشاہ، سن! سلطنت تجھ

سے چھین لی گئی ہے۔ 32 تجھے انسانی سنگت سے نکال کر بھگایا جائے گا، اور تُو جنگلی جانوروں کے ساتھ رہ کر بَیل کی طرح گھاس چَرے گا۔ سات سال یوں ہی گزر جائیں گے۔ پھر آخرکار تُو اقرار کرے گا کہ اللہ تعالیٰ کا انسانی سلطنتوں پر اختیار ہے، وہ اپنی ہی مرضی سے لوگوں کو اُن پر مقرر کرتا ہے۔"

33 جوں ہی آواز بند ہوئی تو ایسا ہی ہوا۔ نبوکدنضر کو انسانی سنگت سے نکال کر بھگایا گیا، اور وہ بَیلوں کی طرح گھاس چرنے لگا۔ اُس کا جسم آسمان کی اوس سے تر ہوتا رہا۔ ہوتے ہوتے اُس کے بال عقاب کے پَروں جتنے لمبے اور اُس کے ناخن پرندے کے چنگل کی مانند ہوئے۔ 34 لیکن سات سال گزرنے کے بعد مَیں، نبوکدنضر اپنی آنکھوں کو آسمان کی طرف اُٹھا کر دوبارہ ہوش میں آیا۔ تب مَیں نے اللہ تعالیٰ کی تمجید کی، مَیں نے اُس کی حمد و ثنا کی جو ہمیشہ تک زندہ ہے۔ اُس کی حکومت ابدی ہے، اُس کی سلطنت نسل در نسل قائم رہتی ہے۔ 35 اُس کی نسبت دنیا کے تمام باشندے صفر کے برابر ہیں۔ وہ آسمانی فوج اور دنیا کے باشندوں کے ساتھ جو جی چاہے کرتا ہے۔ اُسے کچھ کرنے سے کوئی نہیں روک سکتا، کوئی اُس سے جواب طلب کر کے پوچھ نہیں سکتا، "تُو نے کیا کِیا؟"

36 جوں ہی مَیں دوبارہ ہوش میں آیا تو مجھے پہلی شاہی عزت اور شان و شوکت بھی از سرِ نو حاصل ہوئی۔ میرے مشیر اور شرفا دوبارہ میرے سامنے حاضر ہوئے، اور مجھے دوبارہ تخت پر بٹھایا گیا۔ پہلے کی نسبت میری عظمت میں اضافہ ہوا۔

37 اب مَیں، نبوکدنضر آسمان کے بادشاہ کی حمد و ثنا کرتا ہوں۔ مَیں اُسی کو جلال دیتا ہوں، کیونکہ جو کچھ بھی وہ کرے وہ صحیح ہے۔ اُس کی تمام راہیں منصفانہ ہیں۔ جو مغرور ہو کر زندگی گزارتے ہیں اُنہیں وہ پست کرنے کے قابل ہے۔

بیل شَضَر کی ضیافت

5 ایک دن بیل شَضَر بادشاہ اپنے بڑوں کے ہزار افراد کے لئے زبردست ضیافت کر کے اُن کے ساتھ مَے پینے لگا۔ 2 نشے میں اُس نے حکم دیا، "سونے چاندی کے جو پیالے میرے باپ نبوکدنضر نے یروشلم میں واقع اللہ کے گھر سے چھین لئے تھے وہ میرے پاس لے آؤ تاکہ مَیں اپنے بڑوں، بیویوں اور داشتاؤں کے ساتھ اُن سے مَے پی لوں۔" 3 چنانچہ یروشلم میں واقع اللہ کے گھر سے لُوٹے ہوئے پیالے اُس کے پاس لائے گئے، اور سب اُن سے مَے پی کر 4 سونے، چاندی، پیتل، لوہے، لکڑی اور پتھر کے اپنے بُتوں کی تمجید کرنے لگے۔

5 اُسی لمحے شاہی محل کے ہال میں انسانی ہاتھ کی اُنگلیاں نظر آئیں جو شمع دان کے مقابل دیوار کے پلستر پر کچھ لکھنے لگیں۔ جب بادشاہ نے ہاتھ کو لکھتے ہوئے دیکھا 6 تو اُس کا چہرہ ڈر کے مارے فق ہو گیا۔ اُس کی کمر کے جوڑ ڈھیلے پڑ گئے، اور اُس کے گھٹنے ایک دوسرے سے ٹکرانے لگے۔

7 وہ زور سے چیخا، "جادوگروں، نجومیوں اور غیب دانوں کو بُلاؤ!" بابل کے دانش مند پہنچے تو وہ بولا، "جو بھی لکھے ہوئے الفاظ پڑھ کر مجھے اُن کا مطلب بتا سکے اُسے ارغوانی رنگ کا لباس پہنایا جائے گا۔ اُس کے گلے میں سونے کی زنجیر پہنائی جائے گی، اور حکومت میں صرف دو لوگ اُس سے بڑے ہوں گے۔"

[8] بادشاہ کے دانش مند قریب آئے، لیکن نہ وہ لکھے ہوئے الفاظ پڑھ سکے، نہ اُن کا مطلب بادشاہ کو بتا سکے۔ [9] تب بیل شضر بادشاہ نہایت پریشان ہوا، اور اُس کا چہرہ مزید ماند پڑ گیا۔ اُس کے شرفا بھی سخت پریشان ہو گئے۔

[10] بادشاہ اور شرفا کی باتیں ملکہ تک پہنچ گئیں تو وہ ضیافت کے ہال میں داخل ہوئی۔ کہنے لگی، "بادشاہ ابد تک جیتے رہیں! گھبرانے یا ماند پڑنے کی کیا ضرورت ہے؟ [11] آپ کی بادشاہی میں ایک آدمی ہے جس میں مقدّس دیوتاؤں کی روح ہے۔ آپ کے باپ کے دورِ حکومت میں ثابت ہوا کہ وہ دیوتاؤں کی سی بصیرت، فہم اور حکمت کا مالک ہے۔ آپ کے باپ نبوکدنضر بادشاہ نے اُسے قسمت کا حال بتانے والوں، جادوگروں، نجومیوں اور غیب دانوں پر مقرر کیا تھا، [12] کیونکہ اُس میں غیرمعمولی ذہانت، علم اور سمجھ پائی جاتی ہے۔ وہ خوابوں کی تعبیر کرنے اور پہیلیاں اور پیچیدہ مسئلے حل کرنے میں ماہر ثابت ہوا ہے۔ آدمی کا نام دانیال ہے، گو بادشاہ نے اُس کا نام بیل طشضر رکھا تھا۔ میرا مشورہ ہے کہ آپ اُسے بُلائیں، کیونکہ وہ آپ کو ضرور لکھے ہوئے الفاظ کا مطلب بتائے گا۔"

[13] یہ سن کر بادشاہ نے دانیال کو فوراً بُلا لیا۔ جب پہنچا تو بادشاہ اُس سے مخاطب ہوا، "کیا تم وہ دانیال ہو جسے میرے باپ نبوکدنضر بادشاہ یہوداہ کے جلاوطنوں کے ساتھ یہوداہ سے یہاں لائے تھے؟ [14] سنا ہے کہ دیوتاؤں کی روح تم میں ہے، کہ تم بصیرت، فہم اور غیرمعمولی حکمت کے مالک ہو۔ [15] دانش مندوں اور نجومیوں کو میرے سامنے لایا گیا ہے تاکہ دیوار پر لکھے ہوئے الفاظ پڑھ کر مجھے اُن کا مطلب بتائیں، لیکن وہ ناکام رہے ہیں۔ [16] اب مجھے بتایا گیا کہ تم خوابوں کی تعبیر اور پیچیدہ مسئلوں کو حل کرنے میں ماہر ہو۔ اگر تم یہ الفاظ پڑھ کر مجھے اِن کا مطلب بتا سکو تو تمہیں ارغوانی رنگ کا لباس پہنایا جائے گا۔ تمہارے گلے میں سونے کی زنجیر پہنائی جائے گی، اور حکومت میں صرف دو لوگ تم سے بڑے ہوں گے۔"

[17] دانیال نے جواب دیا، "مجھے اجر نہ دیں، اپنے تحفے کسی اَور کو دیجئے۔ مَیں بادشاہ کو یہ الفاظ اور اِن کا مطلب ویسے ہی بتا دوں گا۔ [18] اے بادشاہ، جو سلطنت، عظمت اور شان و شوکت آپ کے باپ نبوکدنضر کو حاصل تھی وہ اللہ تعالیٰ سے ملی تھی۔ [19] اُسی نے اُنہیں وہ عظمت عطا کی تھی جس کے باعث تمام قوموں، اُمّتوں اور زبانوں کے افراد اُن سے ڈرتے اور اُن کے سامنے کانپتے تھے۔ جسے وہ مار ڈالنا چاہتے تھے اُسے مارا گیا، جسے وہ زندہ چھوڑنا چاہتے تھے وہ زندہ رہا۔ جسے وہ سرفراز کرنا چاہتے تھے وہ سرفراز ہوا اور جسے پست کرنا چاہتے تھے وہ پست ہوا۔ [20] لیکن وہ پھول کر حد سے زیادہ مغرور ہو گئے، اِس لئے اُنہیں تخت سے اُتارا گیا، اور وہ اپنی قدر و منزلت کھو بیٹھے۔ [21] اُنہیں انسانی سنگت سے نکال کر بھگایا گیا، اور اُن کا دل جانور کے دل کی مانند بن گیا۔ اُن کا رہن سہن جنگلی گدھوں کے ساتھ تھا، اور وہ بَیلوں کی طرح گھاس چرنے لگے۔ اُن کا جسم آسمان کی اوس سے تر رہتا تھا۔ یہ حالت اُس وقت تک رہی جب تک کہ اُنہوں نے اقرار نہ کیا کہ اللہ تعالیٰ کا انسانی سلطنتوں پر اختیار ہے، وہ اپنی ہی مرضی سے لوگوں کو اُن پر مقرر کرتا ہے۔

[22] اے بیل شضر بادشاہ، گو آپ اُن کے بیٹے ہیں اور اِس بات کا علم رکھتے ہیں تو بھی آپ فروتن نہ رہے [23] بلکہ آسمان کے مالک کے خلاف اُٹھ کھڑے ہو

گئے ہیں۔ آپ نے حکم دیا کہ اُس کے گھر کے پیالے آپ کے حضور لائے جائیں، اور آپ نے اپنے بڑوں، بیویوں اور داشتاؤں کے ساتھ اُنہیں مَے پینے کے لئے استعمال کیا۔ ساتھ ساتھ آپ نے اپنے دیوتاؤں کی تمجید کی گو وہ چاندی، سونے، پیتل، لوہے، لکڑی اور پتھر کے بُت ہی ہیں۔ نہ وہ دیکھ سکتے، نہ سن یا سمجھ سکتے ہیں۔ لیکن جس خدا کے ہاتھ میں آپ کی جان اور آپ کی تمام راہیں ہیں اُس کا احترام آپ نے نہیں کیا۔

24 اِسی لئے اُس نے ہاتھ بھیج کر دیوار پر یہ الفاظ لکھوا دیئے۔ 25 اور لکھا یہ ہے، 'منے منے تقیل و فرسین۔'

26 'منے' کا مطلب 'گنا ہوا' ہے۔ یعنی آپ کی سلطنت کے دن گنے ہوئے ہیں، اللہ نے اُنہیں اختتام تک پہنچایا ہے۔

27 'تقیل' کا مطلب 'تولا ہوا' ہے۔ یعنی اللہ نے آپ کو تول کر معلوم کیا ہے کہ آپ کا وزن کم ہے۔

28 'فرسین' کا مطلب 'تقسیم ہوا' ہے۔ یعنی آپ کی بادشاہی کو مادیوں اور فارسیوں میں تقسیم کیا جائے گا۔"

29 دانیال خاموش ہوا تو بیل شَضَر نے حکم دیا کہ اُسے ارغوانی رنگ کا لباس پہنایا جائے اور اُس کے گلے میں سونے کی زنجیر پہنائی جائے۔ ساتھ ساتھ اعلان کیا گیا کہ اب سے حکومت میں صرف دو آدمی دانیال سے بڑے ہیں۔

30 اُسی رات شاہِ بابل بیل شَضَر کو قتل کیا گیا، 31 اور دارا مادی تخت پر بیٹھ گیا۔ اُس کی عمر 62 سال تھی۔

دانیال شیر ببر کی ماند میں

6 دارا نے سلطنت کے تمام صوبوں پر 120 صوبے دار متعین کرنے کا فیصلہ کیا۔ 2 اُن پر تین وزیر مقرر تھے جن میں سے ایک دانیال تھا۔ گورنر اُن کے سامنے جواب دہ تھے تاکہ بادشاہ کو نقصان نہ پہنچے۔ 3 جلد ہی پتا چلا کہ دانیال دوسرے وزیروں اور صوبے داروں پر سبقت رکھتا تھا، کیونکہ وہ غیرمعمولی ذہانت کا مالک تھا۔ نتیجتاً بادشاہ نے اُسے پوری سلطنت پر مقرر کرنے کا ارادہ کیا۔ 4 جب دیگر وزیروں اور صوبے داروں کو یہ بات معلوم ہوئی تو وہ دانیال پر الزام لگانے کا بہانہ ڈھونڈنے لگے۔ لیکن وہ اپنی ذمہ داریوں کو نبھانے میں اِتنا قابلِ اعتماد تھا کہ وہ ناکام رہے۔ کیونکہ نہ وہ رشوت خور تھا، نہ کسی کام میں سُست۔

5 آخر کار وہ آدمی آپس میں کہنے لگے، "اِس طریقے سے ہمیں دانیال پر الزام لگانے کا موقع نہیں ملے گا۔ لیکن ایک بات ہے جو الزام کا باعث بن سکتی ہے یعنی اُس کے خدا کی شریعت۔" 6 تب وہ گروہ کی صورت میں بادشاہ کے سامنے حاضر ہوئے اور کہنے لگے، "دارا بادشاہ ابد تک جیتے رہیں! 7 سلطنت کے تمام وزیر، گورنر، صوبے دار، مشیر اور منتظم آپس میں مشورہ کر کے متفق ہوئے ہیں کہ اگلے 30 دن کے دوران سب کو صرف بادشاہ سے دعا کرنی چاہئے۔ بادشاہ ایک فرمان صادر کریں کہ جو بھی کسی اَور معبود یا انسان سے التجا کرے اُسے شیروں کی ماند میں پھینکا جائے گا۔ دھیان دینا چاہئے کہ سب ہی اِس پر عمل کریں۔ 8 اے بادشاہ، گزارش ہے کہ آپ یہ فرمان ضرور صادر کریں بلکہ لکھ کر اُس کی تصدیق بھی کریں تاکہ اُسے تبدیل نہ کیا جا سکے۔ تب وہ مادیوں اور فارسیوں کے قوانین کا حصہ بن کر منسوخ نہیں کیا جا سکے گا۔"

9 دارا بادشاہ مان گیا۔ اُس نے فرمان لکھوا کر اُس

کی تصدیق کی۔

[10] جب دانیال کو معلوم ہوا کہ فرمان صادر ہوا ہے تو وہ سیدھا اپنے گھر میں چلا گیا۔ چھت پر ایک کمرا تھا جس کی کھلی کھڑکیوں کا رُخ یروشلم کی طرف تھا۔ اِس کمرے میں دانیال روزانہ تین بار اپنے گھٹنے ٹیک کر دعا اور اپنے خدا کی ستائش کرتا تھا۔ اب بھی اُس نے یہ سلسلہ جاری رکھا۔ [11] جوں ہی دانیال اپنے خدا سے دعا اور التجا کر رہا تھا تو اُس کے دشمنوں نے گروہ کی صورت میں گھر میں گھُس کر اُسے یہ کرتے ہوئے پایا۔

[12] تب وہ بادشاہ کے پاس گئے اور اُسے شاہی فرمان کی یاد دلائی، ”کیا آپ نے فرمان صادر نہیں کیا تھا کہ اگلے 30 دن کے دوران سب کو صرف بادشاہ سے دعا کرنی ہے، اور جو کسی اَور معبود یا انسان سے التجا کرے اُسے شیروں کی ماند میں پھینکا جائے گا؟“ بادشاہ نے جواب دیا، ”جی، یہ فرمان قائم ہے بلکہ مادیوں اور فارسیوں کے قوانین کا حصہ ہے جو منسوخ نہیں کیا جا سکتا۔“ [13] اُنہوں نے کہا، ”اے بادشاہ، دانیال جو یہوداہ کے جلاوطنوں میں سے ہے نہ آپ کی پروا کرتا، نہ اُس فرمان کی جس کی آپ نے لکھ کر تصدیق کی۔ ابھی تک وہ روزانہ تین بار اپنے خدا سے دعا کرتا ہے۔“

[14] یہ سن کر بادشاہ کو بڑی دقت محسوس ہوئی۔ پورا دن وہ سوچتا رہا کہ مَیں دانیال کو کس طرح بچاؤں۔ سورج کے غروب ہونے تک وہ اُسے چھڑانے کے لئے کوشاں رہا۔ [15] لیکن آخرکار وہ آدمی گروہ کی صورت میں دوبارہ بادشاہ کے حضور آئے اور کہنے لگے، ”بادشاہ کو یاد رہے کہ مادیوں اور فارسیوں کے قوانین کے مطابق جو بھی فرمان بادشاہ صادر کرے اُسے تبدیل نہیں کیا جا سکتا۔“ [16] چنانچہ بادشاہ نے حکم دیا کہ دانیال کو پکڑ کر شیروں کی ماند میں پھینکا جائے۔ ایسا ہی ہوا۔ بادشاہ بولا، ”اے دانیال، جس خدا کی عبادت تم بلاناغہ کرتے آئے ہو وہ تمہیں بچائے۔“ [17] پھر ماند کے منہ پر پتھر رکھا گیا، اور بادشاہ نے اپنی مُہر اور اپنے بڑوں کی مُہریں اُس پر لگائیں تاکہ کوئی بھی اُسے کھول کر دانیال کی مدد نہ کرے۔

[18] اِس کے بعد بادشاہ شاہی محل میں واپس چلا گیا اور پوری رات روزہ رکھے ہوئے گزاری۔ نہ کچھ اُس کا دل بہلانے کے لئے اُس کے پاس لایا گیا، نہ اُسے نیند آئی۔

[19] جب پَو پھٹنے لگی تو وہ اُٹھ کر شیروں کی ماند کے پاس گیا۔ [20] اُس کے قریب پہنچ کر بادشاہ نے غم گین آواز سے پکارا، ”اے زندہ خدا کے بندے دانیال، کیا تمہارے خدا جس کی تم بلاناغہ عبادت کرتے رہے ہو تمہیں شیروں سے بچا سکا؟“ [21] دانیال نے جواب دیا، ”بادشاہ ابد تک جیتے رہیں! [22] میرے خدا نے اپنے فرشتے کو بھیج دیا جس نے شیروں کے منہ کو بند کئے رکھا۔ اُنہوں نے مجھے کوئی بھی نقصان نہ پہنچایا، کیونکہ اللہ کے سامنے مَیں بےقصور ہوں۔ بادشاہ سلامت کے خلاف بھی مجھ سے جرم نہیں ہوا۔“

[23] یہ سن کر بادشاہ آپے میں نہ سمایا۔ اُس نے دانیال کو ماند سے نکالنے کا حکم دیا۔ جب اُسے کھینچ کر نکالا گیا تو معلوم ہوا کہ اُسے کوئی بھی نقصان نہیں پہنچا۔ یوں اُسے اللہ پر بھروسا رکھنے کا اجر ملا۔ [24] لیکن جن آدمیوں نے دانیال پر الزام لگایا تھا اُن کا بُرا انجام ہوا۔ بادشاہ کے حکم پر اُنہیں اُن کے بال بچوں سمیت شیروں کی ماند میں پھینکا گیا۔ ماند کے فرش پر گرنے سے پہلے ہی شیر اُن پر جھپٹ پڑے اور اُنہیں پھاڑ کر

اُن کی ہڈیوں کو چبا لیا۔

25 پھر دارا بادشاہ نے سلطنت کی تمام قوموں، اُمّتوں اور اہلِ زبان کو ذیل کا پیغام بھیجا،

"سب کی سلامتی ہو! 26 میرا فرمان سنو! لازم ہے کہ میری سلطنت کی ہر جگہ لوگ دانیال کے خدا کے سامنے تھرتھرائیں اور اُس کا خوف مانیں۔ کیونکہ وہ زندہ خدا اور ابد تک قائم ہے۔ نہ کبھی اُس کی بادشاہی تباہ، نہ اُس کی حکومت ختم ہو گی۔ 27 وہی بچاتا اور نجات دیتا ہے، وہی آسمان و زمین پر الٰہی نشان اور معجزے دکھاتا ہے۔ اُسی نے دانیال کو شیروں کے قبضے سے بچایا۔"

28 چنانچہ دانیال کو دارا بادشاہ اور فارس کے بادشاہ خورس کے دورِ حکومت میں بہت کامیابی حاصل ہوئی۔

دانیال کی پہلی رویا : چار جانور

7 شاہِ بابل بیل شَضَر کی حکومت کے پہلے سال میں دانیال نے خواب میں رویا دیکھی۔ جاگ اُٹھنے پر اُس نے وہ کچھ قلم بند کر لیا جو خواب میں دیکھا تھا۔ ذیل میں اِس کا بیان ہے،

2 رات کے وقت مَیں، دانیال نے رویا میں دیکھا کہ آسمان کی چاروں ہَوائیں زور سے بڑے سمندر کو متلاطم کر رہی ہیں۔ 3 پھر چار بڑے جانور سمندر سے نکل آئے جو ایک دوسرے سے مختلف تھے۔

4 پہلا جانور شیر ببر جیسا تھا، لیکن اُس کے عقاب کے پَر تھے۔ میرے دیکھتے ہی اُس کے پَروں کو نوچ لیا گیا اور اُسے اُٹھا کر انسان کی طرح پچھلے دو پیروں پر کھڑا کیا گیا۔ اُسے انسان کا دل بھی مل گیا۔

5 دوسرا جانور ریچھ جیسا تھا۔ اُس کا ایک پہلو کھڑا کیا گیا تھا، اور وہ اپنے دانتوں میں تین پسلیاں پکڑے ہوئے تھا۔ اُسے بتایا گیا، "اُٹھ، جی بھر کر گوشت کھا لے!"

6 پھر مَیں نے تیسرے جانور کو دیکھا۔ وہ چیتے جیسا تھا، لیکن اُس کے چار سر تھے۔ اُسے حکومت کرنے کا اختیار دیا گیا۔

7 اِس کے بعد رات کی رویا میں ایک چوتھا جانور نظر آیا جو ڈراؤنا، ہول ناک اور نہایت ہی طاقت ور تھا۔ اپنے لوہے کے بڑے بڑے دانتوں سے وہ سب کچھ کھاتا اور چُور چُور کرتا تھا۔ جو کچھ بچ جاتا اُسے وہ پاؤں تلے روند دیتا تھا۔ یہ جانور دیگر جانوروں سے مختلف تھا۔ اُس کے دس سینگ تھے۔ 8 مَیں سینگوں پر غور ہی کر رہا تھا کہ ایک اَور چھوٹا سا سینگ اُن کے درمیان سے نکل آیا۔ پہلے دس سینگوں میں سے تین کو نوچ لیا گیا تاکہ اُسے جگہ مل جائے۔ چھوٹے سینگ پر انسانی آنکھیں تھیں، اور اُس کا منہ بڑی بڑی باتیں کرتا تھا۔

9 مَیں دیکھ ہی رہا تھا کہ تخت لگائے گئے اور قدیم الایام بیٹھ گیا۔ اُس کا لباس برف جیسا سفید اور اُس کے بال خالص اُون کی مانند تھے۔ جس تخت پر وہ بیٹھا تھا وہ آگ کی طرح بھڑک رہا تھا، اور اُس پر شعلہ زن پہیے لگے تھے۔ 10 اُس کے سامنے سے آگ کی نہر بہہ کر نکل رہی تھی۔ بے شمار ہستیاں اُس کی خدمت کے لئے کھڑی تھیں۔ لوگ عدالت کے لئے بیٹھ گئے، اور کتابیں کھولی گئیں۔

11 مَیں نے غور کیا کہ چھوٹا سینگ بڑی بڑی باتیں کر رہا ہے۔ مَیں دیکھتا رہا تو چوتھے جانور کو قتل کیا گیا۔ اُس کا جسم تباہ ہوا اور بھڑکتی آگ میں پھینکا گیا۔ 12 دیگر تین جانوروں کی حکومت اُن سے چھین لی گئی، لیکن اُنہیں کچھ دیر کے لئے زندہ رہنے کی اجازت دی گئی۔

13 رات کی رویا میں مَیں نے یہ بھی دیکھا کہ آسمان کے بادلوں کے ساتھ ساتھ کوئی آ رہا ہے جو ابنِ آدم سا لگ رہا ہے۔ جب قدیم الایام کے قریب پہنچا تو اُس کے حضور لایا گیا۔ 14 اُسے سلطنت، عزت اور بادشاہی دی گئی، اور ہر قوم، اُمّت اور زبان کے افراد نے اُس کی پرستش کی۔ اُس کی حکومت ابدی ہے اور کبھی ختم نہیں ہو گی۔ اُس کی بادشاہی کبھی تباہ نہیں ہو گی۔

15 مَیں، دانیال سخت پریشان ہوا، کیونکہ رویا سے مجھ پر دہشت چھا گئی تھی۔ 16 اِس لئے مَیں نے وہاں کھڑے کسی کے پاس جا کر اُس سے گزارش کی کہ وہ مجھے اِن تمام باتوں کا مطلب بتائے۔ اُس نے مجھے اِن کا مطلب بتایا، 17 ”چار بڑے جانور چار سلطنتیں ہیں جو زمین سے نکل کر قائم ہو جائیں گی۔ 18 لیکن اللہ تعالیٰ کے مقدّسین کو حقیقی بادشاہی ملے گی، وہ بادشاہی جو ابد تک حاصل رہے گی۔“

19 مَیں چوتھے جانور کے بارے میں مزید جاننا چاہتا تھا، اُس جانور کے بارے میں جو دیگر جانوروں سے اِتنا مختلف اور اِتنا ہول ناک تھا۔ کیونکہ اُس کے دانت لوہے اور پنجے پیتل کے تھے، اور وہ سب کچھ کھاتا اور چُور چُور کرتا تھا۔ جو بچ جاتا اُسے وہ پاؤں تلے روند دیتا تھا۔ 20 مَیں اُس کے سر کے دس سینگوں اور اُن میں سے نکلے ہوئے چھوٹے سینگ کے بارے میں بھی مزید جاننا چاہتا تھا۔ کیونکہ چھوٹے سینگ کے نکلنے پر دس سینگوں میں سے تین نکل کر گر گئے، اور یہ سینگ بڑھ کر ساتھ والے سینگوں سے کہیں بڑا نظر آیا۔ اُس کی آنکھیں تھیں، اور اُس کا منہ بڑی بڑی باتیں کرتا تھا۔ 21 رویا میں مَیں نے دیکھا کہ چھوٹے سینگ نے مقدّسین سے جنگ کر کے اُنہیں شکست دی۔ 22 لیکن پھر قدیم الایام آ پہنچا اور اللہ تعالیٰ کے مقدّسین کے لئے انصاف قائم کیا۔ پھر وہ وقت آیا جب مقدّسین کو بادشاہی حاصل ہوئی۔

23 جس سے مَیں نے رویا کا مطلب پوچھا تھا اُس نے کہا، ”چوتھے جانور سے مراد زمین پر ایک چوتھی بادشاہی ہے جو دیگر تمام بادشاہیوں سے مختلف ہو گی۔ وہ تمام دنیا کو کھا جائے گی، اُسے روند کر چُور چُور کر دے گی۔ 24 دس سینگوں سے مراد دس بادشاہ ہیں جو اِس بادشاہی سے نکل آئیں گے۔ اُن کے بعد ایک اَور بادشاہ آئے گا جو گزرے بادشاہوں سے مختلف ہو گا اور تین بادشاہوں کو خاک میں ملا دے گا۔ 25 وہ اللہ تعالیٰ کے خلاف کفر بکے گا، اور مقدّسین اُس کے تحت پستے رہیں گے، یہاں تک کہ وہ عیدوں کے مقررہ اوقات اور شریعت کو تبدیل کرنے کی کوشش کرے گا۔ مقدّسین کو ایک عرصے، دو عرصوں اور آدھے عرصے کے لئے اُس کے حوالے کیا جائے گا۔

26 لیکن پھر لوگ اُس کی عدالت کے لئے بیٹھ جائیں گے۔ اُس کی حکومت اُس سے چھین لی جائے گی، اور وہ مکمل طور پر تباہ ہو جائے گی۔ 27 تب آسمان تلے کی تمام سلطنتوں کی بادشاہت، سلطنت اور عظمت اللہ تعالیٰ کی مقدّس قوم کے حوالے کر دی جائے گی۔ اللہ تعالیٰ کی بادشاہی ابدی ہو گی، اور تمام حکمران اُس کی خدمت کر کے اُس کے تابع رہیں گے۔“

28 مجھے مزید کچھ نہیں بتایا گیا۔ مَیں، دانیال اِن باتوں سے بہت پریشان ہوا، اور میرا چہرہ ماند پڑ گیا، لیکن مَیں نے معاملہ اپنے دل میں محفوظ رکھا۔

دانیال کی دوسری رویا : مینڈھا اور بکرا

8 بیل شَضَر بادشاہ کے دورِ حکومت کے تیسرے سال میں مَیں، دانیال نے ایک اَور رویا دیکھی۔ 2 رویا میں مَیں صوبہ عیلام کے قلعہ بند شہر سوسن کی نہر اُولائی کے کنارے پر کھڑا تھا۔ 3 جب مَیں نے اپنی نگاہ اُٹھائی تو کنارے پر میرے سامنے ہی ایک مینڈھا کھڑا تھا۔ اُس کے دو بڑے سینگ تھے جن میں سے ایک زیادہ بڑا تھا۔ لیکن وہ دوسرے کے بعد ہی بڑا ہو گیا تھا۔ 4 میری نظروں کے سامنے مینڈھا مغرب، شمال اور جنوب کی طرف سینگ مارنے لگا۔ نہ کوئی جانور اُس کا مقابلہ کر سکا، نہ کوئی اُس کے قابو سے بچ سکا۔ جو جی چاہے کرتا تھا اور ہوتے ہوتے بہت بڑا ہو گیا۔

5 مَیں اُس پر غور ہی کر رہا تھا کہ اچانک مغرب سے آتے ہوئے ایک بکرا دکھائی دیا۔ اُس کی آنکھوں کے درمیان زبردست سینگ تھا، اور وہ زمین کو چھوئے بغیر چل رہا تھا۔ پوری دنیا کو عبور کر کے 6 وہ دو سینگوں والے اُس مینڈھے کے پاس پہنچ گیا جو مَیں نے نہر کے کنارے کھڑا دیکھا تھا۔ بڑے طیش میں آ کر وہ اُس پر ٹوٹ پڑا۔ 7 مَیں نے دیکھا کہ وہ مینڈھے کے پہلو سے ٹکرا گیا۔ بڑے غصے میں اُس نے اُسے یوں مارا کہ مینڈھے کے دونوں سینگ ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے۔ اِس بےبس حالت میں مینڈھا اُس کا مقابلہ نہ کر سکا۔ بکرے نے اُسے زمین پر پٹخ کر پاؤں تلے کچل دیا۔ کوئی نہیں تھا جو مینڈھے کو بکرے کے قابو سے بچائے۔

8 بکرا نہایت طاقت ور ہو گیا۔ لیکن طاقت کے عروج پر ہی اُس کا بڑا سینگ ٹوٹ گیا، اور اُس کی جگہ مزید چار زبردست سینگ نکل آئے جن کا رُخ آسمان کی چار سمتوں کی طرف تھا۔ 9 اُن کے ایک سینگ میں سے ایک اَور سینگ نکل آیا جو ابتدا میں چھوٹا تھا۔ لیکن وہ جنوب، مشرق اور خوب صورت ملک اسرائیل کی طرف بڑھتے بڑھتے بہت طاقت ور ہو گیا۔ 10 پھر وہ آسمانی فوج تک بڑھ گیا۔ وہاں اُس نے کچھ فوجیوں اور ستاروں کو زمین پر پھینک کر پاؤں تلے کچل دیا۔ 11 وہ بڑھتے بڑھتے آسمانی فوج کے کمانڈر تک بھی پہنچ گیا اور اُسے اُن قربانیوں سے محروم کر دیا جو اُسے روزانہ پیش کی جاتی تھیں۔ ساتھ ساتھ سینگ نے اُس کے مقدِس کے مقام کو تباہ کر دیا۔ 12 اُس کی فوج سے روزانہ کی قربانیوں کی بےحرمتی ہوئی، اور سینگ نے سچائی کو زمین پر پٹخ دیا۔ جو کچھ بھی اُس نے کیا اُس میں وہ کامیاب رہا۔

13 پھر مَیں نے دو مقدّس ہستیوں کو آپس میں بات کرتے ہوئے سنا۔ ایک نے پوچھا، ”اِس رویا میں پیش کئے گئے حالات کب تک قائم رہیں گے، یعنی جو کچھ روزانہ کی قربانیوں کے ساتھ ہو رہا ہے، یہ تباہ کن بےحرمتی اور یہ بات کہ مقدِس کو پامال کیا جا رہا ہے؟“ 14 دوسرے نے جواب میں مجھے بتایا، ”حالات 2,300 شاموں اور صبحوں تک یوں ہی رہیں گے۔ اِس کے بعد مقدِس کو نئے سرے سے مخصوص و مقدّس کیا جائے گا۔“

15 مَیں دیکھے ہوئے واقعات کو سمجھنے کی کوشش کر ہی رہا تھا کہ کوئی میرے سامنے کھڑا ہوا جو مرد جیسا لگ رہا تھا۔ 16 ساتھ ساتھ مَیں نے نہر اُولائی کی طرف سے کسی شخص کی آواز سنی جس نے کہا، ”اے جبرائیل، اِس آدمی کو رویا کا مطلب بتا دے۔“ 17 فرشتہ میرے قریب آیا تو مَیں سخت گھبرا کر منہ کے بل گر

گیا۔ لیکن وہ بولا، ”اے آدم زاد، جان لے کہ اِس رویا کا تعلق آخری زمانے سے ہے۔“

18 جب وہ مجھ سے بات کر رہا تھا تو مَیں مدہوش حالت میں منہ کے بل پڑا رہا۔ اب فرشتے نے مجھے چھو کر پاؤں پر کھڑا کیا۔ 19 وہ بولا، ”مَیں تجھے سمجھا دیتا ہوں کہ اُس آخری زمانے میں کیا کچھ پیش آئے گا جب اللہ کا غضب نازل ہو گا۔ کیونکہ رویا کا تعلق آخری زمانے سے ہے۔ 20 دو سینگوں کے جس مینڈھے کو تُو نے دیکھا وہ مادی اور فارس کے بادشاہوں کی نمائندگی کرتا ہے۔ 21 لمبے بالوں کا بکرا یونان کا بادشاہ ہے۔ اُس کی آنکھوں کے درمیان لگا بڑا سینگ یونانی شہنشاہی کا پہلا بادشاہ ہے۔ 22 تُو نے دیکھا کہ یہ سینگ ٹوٹ گیا اور اُس کی جگہ چار سینگ نکل آئے۔ اِس کا مطلب ہے کہ پہلی بادشاہی سے چار اَور نکل آئیں گی۔ لیکن چاروں کی طاقت پہلی کی نسبت کم ہو گی۔ 23 اُن کی حکومت کے آخری ایام میں بےوفاؤں کی بدکرداری عروج تک پہنچ گئی ہو گی۔

اُس وقت ایک گستاخ اور سازش کا ماہر بادشاہ تخت پر بیٹھے گا۔ 24 وہ بہت طاقت ور ہو جائے گا، لیکن یہ اُس کی اپنی طاقت نہیں ہو گی۔ وہ حیرت انگیز بربادی کا باعث بنے گا، اور جو کچھ بھی کرے گا اُس میں کامیاب ہو گا۔ وہ زور آوروں اور مقدّس قوم کو تباہ کرے گا۔ 25 اپنی سمجھ اور فریب کے ذریعے وہ کامیاب رہے گا۔ تب وہ متکبر ہو جائے گا۔ جب لوگ اپنے آپ کو محفوظ سمجھیں گے تو وہ اُنہیں موت کے گھاٹ اُتارے گا۔ آخرکار وہ حکمرانوں کے حکمران کے خلاف بھی اُٹھے گا۔ لیکن وہ پاش پاش ہو جائے گا، البتہ انسانی ہاتھ سے نہیں۔

26 اے دانیال، شاموں اور صبحوں کے بارے میں جو رویا تجھ پر ظاہر ہوئی وہ سچی ہے۔ لیکن فی الحال اُسے پوشیدہ رکھ، کیونکہ یہ واقعات ابھی پیش نہیں آئیں گے بلکہ بہت دنوں کے گزر جانے کے بعد ہی۔“

27 اِس کے بعد مَیں، دانیال نڈھال ہو کر کئی دنوں تک بیمار رہا۔ پھر مَیں اُٹھا اور بادشاہ کی خدمت میں دوبارہ اپنے فرائض ادا کرنے لگا۔ مَیں رویا سے سخت پریشان تھا، اور کوئی نہیں تھا جو مجھے اُس کا مطلب بتا سکے۔

دانیال اپنی قوم کی شفاعت کرتا ہے

9 دارا بن اخسویرس بابل کے تخت پر بیٹھ گیا تھا۔ اِس مادی بادشاہ 2 کی حکومت کے پہلے سال میں مَیں، دانیال نے پاک نوشتوں کی تحقیق کی۔ مَیں نے خاص کر اُس پر غور کیا جو رب نے یرمیاہ نبی کی معرفت فرمایا تھا۔ اُس کے مطابق یروشلم کی تباہ شدہ حالت 70 سال تک قائم رہے گی۔ 3 چنانچہ مَیں نے رب اپنے خدا کی طرف رجوع کیا تاکہ اپنی دعا اور التجاؤں سے اُس کی مرضی دریافت کروں۔ ساتھ ساتھ مَیں نے روزہ رکھا، ٹاٹ کا لباس اوڑھ لیا اور اپنے سر پر راکھ ڈال لی۔ 4 مَیں نے رب اپنے خدا سے دعا کر کے اقرار کیا،

”اے رب، تُو کتنا عظیم اور مہیب خدا ہے! جو بھی تجھے پیار کرتا اور تیرے احکام کے تابع رہتا ہے اُس کے ساتھ تُو اپنا عہد قائم رکھتا اور اُس پر مہربانی کرتا ہے۔ 5 لیکن ہم نے گناہ اور بدی کی ہے۔ ہم بےدین اور باغی ہو کر تیرے احکام اور ہدایات سے بھٹک گئے ہیں۔ 6 ہم نے نبیوں کی نہیں سنی، حالانکہ تیرے خادم تیرا نام لے کر ہمارے بادشاہوں، بزرگوں، باپ دادا بلکہ ملک کے تمام باشندوں سے مخاطب ہوئے۔ 7 اے رب، تُو

حق بجانب ہے جبکہ اِس دن ہم سب شرم سار ہیں، خواہ یہوداہ، یروشلم یا اسرائیل کے ہوں، خواہ قریب یا اُن تمام دُور دراز ممالک میں رہتے ہوں جہاں تُو نے ہمیں ہماری بےوفائی کے سبب سے منتشر کر دیا ہے۔ کیونکہ ہم تیرے ہی ساتھ بےوفا رہے ہیں۔ 8 اے رب، ہم اپنے بادشاہوں، بزرگوں اور باپ دادا سمیت بہت شرم سار ہیں، کیونکہ ہم نے تیرا ہی گناہ کیا ہے۔

9 لیکن رب ہمارا خدا رحیم ہے اور خوشی سے معاف کرتا ہے، گو ہم اُس سے سرکش ہوئے ہیں۔ 10 نہ ہم رب اپنے خدا کے تابع رہے، نہ اُس کے اُن احکام کے مطابق زندگی گزاری جو اُس نے ہمیں اپنے خادموں یعنی نبیوں کی معرفت دیئے تھے۔ 11 تمام اسرائیل تیری شریعت کی خلاف ورزی کر کے صحیح راہ سے بھٹک گیا ہے، کوئی تیری سننے کے لئے تیار نہیں تھا۔

اللہ کے خادم موسیٰ نے شریعت میں قسم کھا کر لعنتیں بھیجی تھیں، اور اب یہ لعنتیں ہم پر نازل ہوئی ہیں، اِس لئے کہ ہم نے تیرا گناہ کیا۔ 12 جو کچھ تُو نے ہمارے اور ہمارے حکمرانوں کے خلاف فرمایا تھا وہ پورا ہوا، اور ہم پر بڑی آفت آئی۔ آسمان تلے کہیں بھی ایسی مصیبت نہیں آئی جس طرح یروشلم کو پیش آئی ہے۔ 13 موسیٰ کی شریعت میں مذکور ہر وہ لعنت ہم پر نازل ہوئی جو نافرمانوں پر بھیجی گئی ہے۔ تو بھی نہ ہم نے اپنے گناہوں کو چھوڑا، نہ تیری سچائی پر دھیان دیا، حالانکہ اِس سے ہم رب اپنے خدا کا غضب ٹھنڈا کر سکتے تھے۔ 14 اِسی لئے رب ہم پر آفت لانے سے نہ جھجکا۔ کیونکہ جو کچھ بھی رب ہمارا خدا کرتا ہے اُس میں وہ حق بجانب ہوتا ہے۔ لیکن ہم نے اُس کی نہ سنی۔

15 اے رب ہمارے خدا، تُو بڑی قدرت کا اظہار کر کے اپنی قوم کو مصر سے نکال لایا۔ یوں تیرے نام کو وہ عزت و جلال ملا جو آج تک قائم رہا ہے۔ اِس کے باوجود ہم نے گناہ کیا، ہم سے بےدین حرکتیں سرزد ہوئی ہیں۔ 16 اے رب، تُو اپنے منصفانہ کاموں میں وفادار رہا ہے! اب بھی اِس کا لحاظ کر اور اپنے سخت غضب کو اپنے شہر اور مقدّس پہاڑ یروشلم سے دُور کر! یروشلم اور تیری قوم گرد و نواح کی قوموں کے لئے مذاق کا نشانہ بن گئی ہے، گو ہم مانتے ہیں کہ یہ ہمارے گناہوں اور ہمارے باپ دادا کی خطاؤں کی وجہ سے ہو رہا ہے۔

17 اے ہمارے خدا، اب اپنے خادم کی دعاؤں اور التجاؤں کو سن! اے رب، اپنی ہی خاطر اپنے تباہ شدہ مقدِس پر اپنے چہرے کا مہربان نور چمکا۔ 18 اے میرے خدا، کان لگا کر میری سن! اپنی آنکھیں کھول! اُس شہر کے کھنڈرات پر نظر کر جس پر تیرے ہی نام کا ٹھپا لگا ہے۔ ہم اِس لئے تجھ سے التجائیں نہیں کر رہے کہ ہم راست باز ہیں بلکہ اِس لئے کہ تُو نہایت مہربان ہے۔ 19 اے رب، ہماری سن! اے رب، ہمیں معاف کر! اے میرے خدا، اپنی خاطر دیر نہ کر، کیونکہ تیرے شہر اور قوم پر تیرے ہی نام کا ٹھپا لگا ہے۔“

70 ہفتوں کا بھید

20 یوں مَیں دعا کرتا اور اپنے اور اپنی قوم اسرائیل کے گناہوں کا اقرار کرتا گیا۔ مَیں خاص کر اپنے خدا کے مقدّس پہاڑ یروشلم کے لئے رب اپنے خدا کے حضور فریاد کر رہا تھا۔

21 مَیں دعا کر ہی رہا تھا کہ جبرائیل جسے مَیں نے دوسری رویا میں دیکھا تھا میرے پاس آ پہنچا۔ رب کے گھر میں شام کی قربانی پیش کرنے کا وقت تھا۔ مَیں بہت

ہی تھک گیا تھا۔ 22 اُس نے مجھے سمجھا کر کہا، ”اے دانیال، اب مَیں تجھے سمجھ اور بصیرت دینے کے لئے آیا ہوں۔ 23 جوں ہی تُو دعا کرنے لگا تو اللہ نے جواب دیا، کیونکہ تُو اُس کی نظر میں گراں قدر ہے۔ مَیں تجھے یہ جواب سنانے آیا ہوں۔ اب دھیان سے رویا کو سمجھ لے! 24 تیری قوم اور تیرے مقدّس شہر کے لئے 70 ہفتے مقرر کئے گئے ہیں تاکہ اُتنے میں جرائم اور گناہوں کا سلسلہ ختم کیا جائے، قصور کا کفارہ دیا جائے، ابدی راستی قائم کی جائے، رویا اور پیش گوئی کی تصدیق کی جائے اور مقدّس ترین جگہ کو مسح کر کے مخصوص و مقدّس کیا جائے۔

25 اب جان لے اور سمجھ لے کہ یروشلم کو دوبارہ تعمیر کرنے کا حکم دیا جائے گا، لیکن مزید سات ہفتے گزریں گے، پھر ہی اللہ ایک حکمران کو اِس کام کے لئے چن کر مسح کرے گا۔ تب شہر کو 62 ہفتوں کے اندر چوکوں اور خندقوں سمیت نئے سرے سے تعمیر کیا جائے گا، گو اِس دوران وہ کافی مصیبت سے دوچار ہو گا۔ 26 اِن 62 ہفتوں کے بعد اللہ کے مسح کئے گئے بندے کو قتل کیا جائے گا، اور اُس کے پاس کچھ بھی نہیں ہو گا۔ اُس وقت ایک اَور حکمران کی قوم آ کر شہر اور مقدِس کو تباہ کرے گی۔ اختتام سیلاب کی صورت میں آئے گا، اور آخر تک جنگ جاری رہے گی، ایسی تباہی ہو گی جس کا فیصلہ ہو چکا ہے۔ 27 ایک ہفتے تک یہ حکمران متعدد لوگوں کو ایک عہد کے تحت رہنے پر مجبور کرے گا۔ اِس ہفتے کے بیچ میں وہ ذبح اور غلہ کی قربانیوں کا انتظام بند کرے گا اور مقدِس کے ایک طرف وہ کچھ کھڑا کرے گا جو بے حرمتی اور تباہی کا باعث ہے۔ لیکن تباہ کرنے والے کا خاتمہ بھی مقرر کیا گیا ہے، اور آخرکار وہ بھی تباہ ہو جائے گا۔“

دانیال کی آخری رویا

10 فارس کے بادشاہ خورس کی حکومت کے تیسرے سال میں بیل طِشضر یعنی دانیال پر ایک بات ظاہر ہوئی جو یقینی ہے اور جس کا تعلق ایک بڑی مصیبت سے ہے۔ اُسے رویا میں اِس پیغام کی سمجھ حاصل ہوئی۔

2 اُن دنوں میں مَیں، دانیال تین پورے ہفتے ماتم کر رہا تھا۔ 3 نہ مَیں نے عمدہ کھانا کھایا، نہ گوشت یا مَے میرے ہونٹوں تک پہنچی۔ تین پورے ہفتے مَیں نے ہر خوشبودار تیل سے پرہیز کیا۔ 4 پہلے مہینے کے 24ویں دن[a] مَیں بڑے دریا دِجلہ کے کنارے پر کھڑا تھا۔ 5 مَیں نے نگاہ اُٹھائی تو کیا دیکھتا ہوں کہ میرے سامنے کتان سے ملبّس آدمی کھڑا ہے جس کی کمر میں خالص سونے کا پٹکا بندھا ہوا ہے۔ 6 اُس کا جسم پکھراج[b] جیسا تھا، اُس کا چہرہ آسمانی بجلی کی طرح چمک رہا تھا، اور اُس کی آنکھیں بھڑکتی مشعلوں کی مانند تھیں۔ اُس کے بازو اور پاؤں پالش کئے ہوئے پیتل کی طرح دمک رہے تھے۔ بولتے وقت یوں لگ رہا تھا کہ بڑا ہجوم شور مچا رہا ہے۔

7 صرف مَیں، دانیال نے یہ رویا دیکھی۔ میرے ساتھیوں نے اُسے نہ دیکھا۔ توبھی اچانک اُن پر اِتنی دہشت طاری ہوئی کہ وہ بھاگ کر چھپ گئے۔ 8 چنانچہ مَیں اکیلا ہی رہ گیا۔ لیکن یہ عظیم رویا دیکھ کر میری ساری طاقت جاتی رہی۔ میرے چہرے کا رنگ ماند پڑ گیا اور

[a] 23 اپریل۔

[b] topas

مَیں بے بس ہوا۔ [9] پھر وہ بولنے لگا۔ اُسے سنتے ہی مَیں منہ کے بل گر کر مدہوش حالت میں زمین پر پڑا رہا۔ [10] تب ایک ہاتھ نے مجھے چھو کر ہلایا۔ اُس کی مدد سے مَیں اپنے ہاتھوں اور گھٹنوں کے بل ہو سکا۔

[11] وہ آدمی بولا، ”اے دانیال، تُو اللہ کے نزدیک بہت گراں قدر ہے! جو باتیں مَیں تجھ سے کروں گا اُن پر غور کر۔ کھڑا ہو جا، کیونکہ اِس وقت مجھے تیرے ہی پاس بھیجا گیا ہے۔“ تب مَیں تھرتھراتے ہوئے کھڑا ہو گیا۔ [12] اُس نے اپنی بات جاری رکھی، ”اے دانیال، مت ڈرنا! جب سے تُو نے سمجھ حاصل کرنے اور اپنے خدا کے سامنے جھکنے کا پورا ارادہ کر رکھا ہے، اُسی دن سے تیری سنی گئی ہے۔ مَیں تیری دعاؤں کے جواب میں آ گیا ہوں۔ [13] لیکن فارسی بادشاہی کا سردار 21 دن تک میرے راستے میں کھڑا رہا۔ پھر میکائیل جو اللہ کے سردار فرشتوں میں سے ایک ہے میری مدد کرنے آیا، اور میری جان فارسی بادشاہی کے اُس سردار کے ساتھ لڑنے سے چھوٹ گئی۔ [14] مَیں تجھے وہ کچھ سنانے کو آیا ہوں جو آخری دنوں میں تیری قوم کو پیش آئے گا۔ کیونکہ رویا کا تعلق آنے والے وقت سے ہے۔“

[15] جب وہ میرے ساتھ یہ باتیں کر رہا تھا تو مَیں خاموشی سے نیچے زمین کی طرف دیکھتا رہا۔ [16] پھر جو آدمی سا لگ رہا تھا اُس نے میرے ہونٹوں کو چھو دیا، اور مَیں منہ کھول کر بولنے لگا۔ مَیں نے اپنے سامنے کھڑے فرشتے سے کہا، ”اے میرے آقا، یہ رویا دیکھ کر مَیں دردِ زہ میں مبتلا عورت کی طرح پیچ و تاب کھانے لگا ہوں۔ میری طاقت جاتی رہی ہے۔ [17] اے میرے آقا، آپ کا خادم کس طرح آپ سے بات کر سکتا ہے؟ میری طاقت تو جواب دے گئی ہے، سانس لینا بھی مشکل ہو گیا ہے۔“

[18] جو آدمی سا لگ رہا تھا اُس نے مجھے ایک بار پھر چھو کر تقویت دی [19] اور بولا، ”اے تُو جو اللہ کی نظر میں گراں قدر ہے، مت ڈرنا! تیری سلامتی ہو۔ حوصلہ رکھ، مضبوط ہو جا!“ جوں ہی اُس نے مجھ سے بات کی مجھے تقویت ملی، اور مَیں بولا، ”اب میرے آقا بات کریں، کیونکہ آپ نے مجھے تقویت دی ہے۔“

[20] اُس نے کہا، ”کیا تُو میرے آنے کا مقصد جانتا ہے؟ جلد ہی مَیں دوبارہ فارس کے سردار سے لڑنے چلا جاؤں گا۔ اور اُس سے نپٹنے کے بعد یونان کا سردار آئے گا۔ [21] لیکن پہلے مَیں تیرے سامنے وہ کچھ بیان کرتا ہوں جو 'سچائی کی کتاب' میں لکھا ہے۔ (اِن سرداروں سے لڑنے میں میری مدد کوئی نہیں کرتا سوائے تمہارے سردار فرشتے میکائیل کے۔

11 مادی بادشاہ دارا کی حکومت کے پہلے سال سے ہی مَیں میکائیل کے ساتھ کھڑا رہا ہوں تاکہ اُس کو سہارا دوں اور اُس کی حفاظت کروں۔

شمالی اور جنوبی سلطنتوں کی جنگیں

[2] اب مَیں تجھے وہ کچھ بتاتا ہوں جو یقیناً پیش آئے گا۔ فارس میں مزید تین بادشاہ تخت پر بیٹھیں گے۔ اِس کے بعد ایک چوتھا آدمی بادشاہ بنے گا جو تمام دوسروں سے کہیں زیادہ دولت مند ہو گا۔ جب وہ دولت کے باعث طاقت ور ہو جائے گا تو وہ یونانی مملکت سے لڑنے کے لئے سب کچھ جمع کرے گا۔

[3] پھر ایک زور آور بادشاہ برپا ہو جائے گا جو بڑی قوت سے حکومت کرے گا اور جو جی چاہے کرے گا۔ [4] لیکن جوں ہی وہ برپا ہو جائے اُس کی سلطنت ٹکڑے

ٹکڑے ہو کر ایک شمالی، ایک جنوبی، ایک مغربی اور ایک مشرقی حصے میں تقسیم ہو جائے گی۔ نہ یہ چار حصے پہلی سلطنت جتنے طاقت ور ہوں گے، نہ بادشاہ کی اولاد تخت پر بیٹھے گی، کیونکہ اُس کی سلطنت جڑ سے اُکھاڑ کر دوسروں کو دی جائے گی۔ 5 جنوبی ملک کا بادشاہ تقویت پائے گا، لیکن اُس کا ایک افسر کہیں زیادہ طاقت ور ہو جائے گا، اُس کی حکومت کہیں زیادہ مضبوط ہو گی۔

6 چند سال کے بعد دونوں سلطنتیں متحد ہو جائیں گی۔ عہد کو مضبوط کرنے کے لئے جنوبی بادشاہ کی بیٹی کی شادی شمالی بادشاہ سے کرائی جائے گی۔ لیکن نہ بیٹی کامیاب ہو گی، نہ اُس کا شوہر اور نہ اُس کی طاقت قائم رہے گی۔ اُن دنوں میں اُسے اُس کے ساتھیوں، باپ اور شوہر سمیت دشمن کے حوالے کیا جائے گا۔ 7 بیٹی کی جگہ اُس کا ایک رشتے دار کھڑا ہو جائے گا جو شمالی بادشاہ کی فوج پر حملہ کر کے اُس کے قلعے میں گھس آئے گا۔ وہ اُن سے نپٹ کر فتح پائے گا 8 اور اُن کے ڈھالے ہوئے بُتوں کو سونے چاندی کی قیمتی چیزوں سمیت چھین کر مصر لے جائے گا۔ وہ کچھ سال تک شمالی بادشاہ کو نہیں چھیڑے گا۔ 9 پھر شمالی بادشاہ جنوبی بادشاہ کے ملک میں گھس آئے گا، لیکن اُسے اپنے ملک میں واپس جانا پڑے گا۔ 10 اِس کے بعد اُس کے بیٹے جنگ کی تیاریاں کر کے بڑی بڑی فوجیں جمع کریں گے۔ اُن میں سے ایک جنوبی بادشاہ کی طرف بڑھ کر سیلاب کی طرح جنوبی ملک پر آئے گی اور لڑتے لڑتے اُس کے قلعے تک پہنچے گی۔

11 پھر جنوبی بادشاہ طیش میں آ کر شمالی بادشاہ سے لڑنے کے لئے نکلے گا۔ شمالی بادشاہ جواب میں بڑی فوج کھڑی کرے گا، لیکن وہ شکست کھا کر 12 تباہ ہو جائے گی۔ تب جنوبی بادشاہ کا دل غرور سے بھر جائے گا، اور وہ بے شمار افراد کو موت کے گھاٹ اُتارے گا۔ تو بھی وہ طاقت ور نہیں رہے گا۔ 13 کیونکہ شمالی بادشاہ ایک اَور فوج جمع کرے گا جو پہلی کی نسبت کہیں زیادہ بڑی ہو گی۔ چند سال کے بعد وہ اِس بڑی اور ہتھیاروں سے لیس فوج کے ساتھ جنوبی بادشاہ سے لڑنے آئے گا۔

14 اُس وقت بہت سے لوگ جنوبی بادشاہ کے خلاف اُٹھ کھڑے ہوں گے۔ تیری قوم کے بے دین لوگ بھی اُس کے خلاف کھڑے ہو جائیں گے اور یوں رویا کو پورا کریں گے۔ لیکن وہ ٹھوکر کھا کر گر جائیں گے۔ 15 پھر شمالی بادشاہ آ کر ایک قلعہ بند شہر کا محاصرہ کرے گا۔ وہ پُشتہ بنا کر شہر پر قبضہ کر لے گا۔ جنوب کی فوجیں اُسے روک نہیں سکیں گی، اُن کے بہترین دستے بھی بے بس ہو کر اُس کا سامنا نہیں کر سکیں گے۔ 16 حملہ آور بادشاہ جو جی چاہے کرے گا، اور کوئی اُس کا سامنا نہیں کر سکے گا۔

اُس وقت وہ خوب صورت ملک اسرائیل میں ٹک جائے گا اور اُسے تباہ کرنے کا اختیار رکھے گا۔ 17 تب وہ اپنی پوری سلطنت پر قابو پانے کا منصوبہ باندھے گا۔ اِس ضمن میں وہ جنوبی بادشاہ کے ساتھ عہد باندھ کر اُس سے اپنی بیٹی کی شادی کرائے گا تاکہ جنوبی ملک کو تباہ کرے، لیکن بے فائدہ۔ منصوبہ ناکام ہو جائے گا۔

18 اِس کے بعد وہ ساحلی علاقوں کی طرف رُخ کرے گا۔ اُن میں سے وہ بہتوں پر قبضہ بھی کرے گا، لیکن آخر کار ایک حکمران اُس کے گستاخانہ رویے کا خاتمہ کرے گا، اور اُسے شرمندہ ہو کر پیچھے ہٹنا پڑے گا۔ 19 پھر شمالی بادشاہ اپنے ملک کے قلعوں کے پاس واپس آئے گا، لیکن اِتنے میں ٹھوکر کھا کر گر جائے گا۔ تب

اُس کا نام و نشان تک نہیں رہے گا۔

[20] اُس کی جگہ ایک بادشاہ برپا ہو جائے گا جو اپنے افسر کو شاندار ملک اسرائیل میں بھیجے گا تاکہ وہاں سے گزر کر لوگوں سے ٹیکس لے۔ لیکن تھوڑے دنوں کے بعد وہ تباہ ہو جائے گا۔ نہ وہ کسی جھگڑے کے سبب سے ہلاک ہو گا، نہ کسی جنگ میں۔

اسرائیلی قوم کا بڑا دشمن

[21] اُس کی جگہ ایک قابلِ مذمت آدمی کھڑا ہو جائے گا۔ وہ تخت کے لئے مقرر نہیں ہوا ہو گا بلکہ غیر متوقع طور پر آ کر سازشوں کے وسیلے سے بادشاہ بنے گا۔ [22] مخالف فوجیں اُس پر ٹوٹ پڑیں گی، لیکن وہ سیلاب کی طرح اُن پر آ کر اُنہیں بہا لے جائے گا۔ وہ اور عہد کا ایک رئیس تباہ ہو جائیں گے۔ [23] کیونکہ اُس کے ساتھ عہد باندھنے کے بعد وہ اُسے فریب دے گا اور صرف تھوڑے ہی افراد کے ذریعے اقتدار حاصل کر لے گا۔ [24] وہ غیر متوقع طور پر دولت مند صوبوں میں گھُس کر وہ کچھ کرے گا جو نہ اُس کے باپ اور نہ اُس کے باپ دادا سے کبھی سرزد ہوا ہو گا۔ لُوٹا ہوا مال اور ملکیت وہ اپنے لوگوں میں تقسیم کرے گا۔ وہ قلعہ بند شہروں پر قبضہ کرنے کے منصوبے بھی باندھے گا، لیکن صرف محدود عرصے کے لئے۔

[25] پھر وہ ہمت باندھ کر اور پورا زور لگا کر بڑی فوج کے ساتھ جنوبی بادشاہ سے لڑنے جائے گا۔ جواب میں جنوبی بادشاہ ایک بڑی اور نہایت ہی طاقت ور فوج کو لڑنے کے لئے تیار کرے گا۔ تو بھی وہ شمالی بادشاہ کا سامنا نہیں کر پائے گا، اِس لئے کہ اُس کے خلاف سازشیں کامیاب ہو جائیں گی۔ [26] اُس کی روٹی کھانے والے ہی اُسے تباہ کریں گے۔ تب اُس کی فوج منتشر ہو جائے گی، اور بہت سے افراد میدانِ جنگ میں کھیت آئیں گے۔

[27] دونوں بادشاہ مذاکرات کے لئے ایک ہی میز پر بیٹھ جائیں گے۔ وہاں دونوں جھوٹ بولتے ہوئے ایک دوسرے کو نقصان پہنچانے کے لئے کوشاں رہیں گے۔ لیکن کسی کو کامیابی حاصل نہیں ہو گی، کیونکہ مقررہ آخری وقت ابھی نہیں آنا ہے۔ [28] شمالی بادشاہ بڑی دولت کے ساتھ اپنے ملک میں واپس چلا جائے گا۔ راستے میں وہ مقدّس عہد کی قوم اسرائیل پر دھیان دے کر اُسے نقصان پہنچائے گا، پھر اپنے وطن واپس جائے گا۔

[29] مقررہ وقت پر وہ دوبارہ جنوبی ملک میں گھُس آئے گا، لیکن پہلے کی نسبت اِس بار نتیجہ فرق ہو گا۔ [30] کیونکہ کِتّیم کے بحری جہاز اُس کی مخالفت کریں گے، اور وہ حوصلہ ہارے گا۔

تب وہ مُڑ کر مقدّس عہد کی قوم پر اپنا پورا غصہ اُتارے گا۔ جو مقدّس عہد کو ترک کریں گے اُن پر وہ مہربانی کرے گا۔ [31] اُس کے فوجی آ کر قلعہ بند مقدِس کی بےحرمتی کریں گے۔ وہ روزانہ کی قربانیوں کا انتظام بند کر کے تباہی کا مکروہ بُت کھڑا کریں گے۔ [32] جو یہودی پہلے سے عہد کی خلاف ورزی کر رہے ہوں گے اُنہیں وہ چکنی چپڑی باتوں سے مرتد ہو جانے پر آمادہ کرے گا۔ لیکن جو لوگ اپنے خدا کو جانتے ہیں وہ مضبوط رہ کر اُس کی مخالفت کریں گے۔ [33] قوم کے سمجھ دار بہتوں کو صحیح راہ کی تعلیم دیں گے۔ لیکن کچھ عرصے کے لئے وہ تلوار، آگ، قید اور لُوٹ مار کے باعث ڈانواں ڈول رہیں گے۔ [34] اُس وقت اُنہیں تھوڑی بہت مدد

حاصل تو ہو گی، لیکن بہت سے ایسے لوگ اُن کے ساتھ مل جائیں گے جو مخلص نہیں ہوں گے۔ 35 سمجھ داروں میں سے کچھ ڈانواں ڈول ہو جائیں گے تاکہ لوگوں کو آزما کر آخری وقت تک خالص اور پاک صاف کیا جائے۔ کیونکہ مقررہ وقت کچھ دیر کے بعد آئے گا۔

36 بادشاہ جو جی چاہے کرے گا۔ وہ سرفراز ہو کر اپنے آپ کو تمام معبودوں سے عظیم قرار دے گا۔ خداؤں کے خدا کے خلاف وہ ناقابلِ بیان کفر بکے گا۔ اُسے کامیابی بھی حاصل ہو گی، لیکن صرف اُس وقت تک جب تک الٰہی غضب ٹھنڈا نہ ہو جائے۔ کیونکہ جو کچھ مقرر ہوا ہے اُسے پورا ہونا ہے۔ 37 بادشاہ نہ اپنے باپ دادا کے دیوتاؤں کی پروا کرے گا، نہ عورتوں کے عزیز دیوتا کی، نہ کسی اَور کی۔ کیونکہ وہ اپنے آپ کو سب پر سرفراز کرے گا۔ 38 اِن دیوتاؤں کے بجائے وہ قلعوں کے دیوتا کی پوجا کرے گا جس سے اُس کے باپ دادا واقف ہی نہیں تھے۔ وہ سونے چاندی، جواہرات اور قیمتی تحفوں سے دیوتا کا احترام کرے گا۔ 39 چنانچہ وہ اجنبی معبود کی مدد سے مضبوط قلعوں پر حملہ کرے گا۔ جو اُس کی حکومت مانیں اُن کی وہ بڑی عزت کرے گا، اُنہیں بہتوں پر مقرر کرے گا اور اُن میں اجر کے طور پر زمین تقسیم کرے گا۔

40 لیکن پھر آخری وقت آئے گا۔ جنوبی بادشاہ جنگ میں اُس سے ٹکرائے گا، تو جواب میں شمالی بادشاہ رتھ، گھڑسوار اور متعدد بحری جہاز لے کر اُس پر ٹوٹ پڑے گا۔ تب وہ بہت سے ملکوں میں گھس آئے گا اور سیلاب کی طرح سب کچھ غرق کر کے آگے بڑھے گا۔ 41 اِس دوران وہ خوب صورت ملک اسرائیل میں بھی گھس آئے گا۔ بہت سے ممالک شکست کھائیں گے، لیکن ادوم اور موآب عمون کے مرکزی حصے سمیت بچ جائیں گے۔ 42 اُس وقت اُس کا اقتدار بہت سے ممالک پر چھا جائے گا، مصر بھی نہیں بچے گا۔ 43 شمالی بادشاہ مصر کی سونے چاندی اور باقی دولت پر قبضہ کرے گا، اور لبیا اور ایتھوپیا بھی اُس کے نقشِ قدم پر چلیں گے۔ 44 لیکن پھر مشرق اور شمال کی طرف سے افواہیں اُسے صدمہ پہنچائیں گی، اور وہ بڑے طیش میں آ کر بہتوں کو تباہ اور ہلاک کرنے کے لئے نکلے گا۔ 45 راستے میں وہ سمندر اور خوب صورت مقدّس پہاڑ کے درمیان اپنے شاہی خیمے لگا لے گا۔ لیکن پھر اُس کا انجام آئے گا، اور کوئی اُس کی مدد نہیں کرے گا۔

مُردے جی اُٹھتے ہیں

12 اُس وقت فرشتوں کا عظیم سردار میکائیل اُٹھ کھڑا ہو گا، وہ جو تیری قوم کی شفاعت کرتا ہے۔ مصیبت کا ایسا وقت ہو گا کہ قوموں کے پیدا ہونے سے لے کر اُس وقت تک نہیں ہوا ہو گا۔ لیکن ساتھ ساتھ تیری قوم کو نجات ملے گی۔ جس کا بھی نام اللہ کی کتاب میں درج ہے وہ نجات پائے گا۔ 2 تب خاک میں سوئے ہوئے متعدد لوگ جاگ اُٹھیں گے، کچھ ابدی زندگی پانے کے لئے اور کچھ ابدی رُسوائی اور گھن کا نشانہ بننے کے لئے۔ 3 جو سمجھ دار ہیں وہ آسمان کی آب و تاب کی مانند چمکیں گے، اور جو بہتوں کو راست راہ پر لائے ہیں وہ ہمیشہ تک ستاروں کی طرح جگمگائیں گے۔

4 لیکن تُو، اے دانیال، اِن باتوں کو چھپائے رکھ! اِس کتاب پر آخری وقت تک مُہر لگا دے! بہت لوگ

اِدھر اُدھر گھومتے پھریں گے، اور علم میں اضافہ ہوتا جائے گا۔“

آخری وقت

5 پھر مَیں، دانیال نے دریا کے پاس دو آدمیوں کو دیکھا۔ ایک اِس کنارے پر کھڑا تھا جبکہ دوسرا دوسرے کنارے پر۔ 6 کتان سے ملبّس آدمی بہتے ہوئے پانی کے اوپر تھا۔ کناروں پر کھڑے آدمیوں میں سے ایک نے اُس سے پوچھا، ”اِن حیرت انگیز باتوں کی تکمیل تک مزید کتنی دیر لگے گی؟“

7 کتان سے ملبّس آدمی نے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اُٹھائے اور ابد تک زندہ خدا کی قسم کھا کر بولا، ”پہلے ایک عرصہ، پھر دو عرصے، پھر آدھا عرصہ گزرے گا۔ پہلے مقدّس قوم کی طاقت کو پاش پاش کرنے کا سلسلہ اختتام پر پہنچنا ہے۔ اِس کے بعد ہی یہ تمام باتیں تکمیل تک پہنچیں گی۔“

8 گو مَیں نے اُس کی یہ بات سنی، لیکن وہ میری سمجھ میں نہ آئی۔ چنانچہ مَیں نے پوچھا، ”میرے آقا، اِن تمام باتوں کا کیا انجام ہو گا؟“

9 وہ بولا، ”اے دانیال، اب چلا جا! کیونکہ اِن باتوں کو آخری وقت تک چھپائے رکھنا ہے۔ اُس وقت تک اِن پر مُہر لگی رہے گی۔ 10 بہتوں کو آزما کر پاک صاف اور خالص کیا جائے گا۔ لیکن بےدین بےدین ہی رہیں گے۔ کوئی بھی بےدین یہ نہیں سمجھے گا، لیکن سمجھ داروں کو سمجھ آئے گی۔ 11 جس وقت سے روزانہ کی قربانی کا انتظام بند کیا جائے گا اور تباہی کے مکروہ بُت کو مقدِس میں کھڑا کیا جائے گا اُس وقت سے 1,290 دن گزریں گے۔ 12 جو صبر کر کے 1,335 دنوں کے اختتام تک قائم رہے وہ مبارک ہے!

13 جہاں تک تیرا تعلق ہے، آخری وقت کی طرف بڑھتا چلا جا! تُو آرام کرے گا اور پھر دنوں کے اختتام پر جی اُٹھ کر اپنی میراث پائے گا۔“

ہوسیع

نبی کا خاندان اسرائیل کی علامت ہے

1 ذیل میں رب کا وہ کلام درج ہے جو اُن دنوں میں ہوسیع بن بیری پر نازل ہوا جب عُزّیاہ، یوتام، آخز اور حِزقیاہ یہوداہ کے بادشاہ اور یُربعام بن یوآس اسرائیل کا بادشاہ تھا۔

2 جب رب پہلی بار ہوسیع سے ہم کلام ہوا تو اُس نے حکم دیا، ''جا، زناکار عورت سے شادی کر اور زناکار بچے پیدا کر، کیونکہ ملک رب کی پیروی چھوڑ کر مسلسل زنا کرتا رہتا ہے۔'' 3 چنانچہ ہوسیع کی جُمر بنت دِبلائم سے شادی ہوئی۔ اُس کا پاؤں بھاری ہوا، اور بیٹا پیدا ہوا۔ 4 تب رب نے ہوسیع سے کہا، ''اُس کا نام یزرعیل رکھنا۔ کیونکہ جلد ہی مَیں یاہو کے خاندان کو یزرعیل میں اُس قتل و غارت کی سزا دوں گا جو اُس سے سرزد ہوئی۔ ساتھ ساتھ مَیں اسرائیلی بادشاہی کو بھی ختم کروں گا۔ 5 اُس دن مَیں میدانِ یزرعیل میں اسرائیل کی کمان کو توڑ ڈالوں گا۔''

6 اِس کے بعد جُمر دوبارہ اُمید سے ہوئی۔ اِس بار بیٹی پیدا ہوئی۔ رب نے ہوسیع سے کہا، ''اِس کا نام لو رُحامہ یعنی 'جس پر رحم نہ ہوا ہو' رکھنا، کیونکہ آئندہ مَیں اسرائیلیوں پر رحم نہیں کروں گا بلکہ وہ میرے رحم سے سراسر محروم رہیں گے۔

7 لیکن یہوداہ کے باشندوں پر مَیں رحم کر کے اُنہیں چھٹکارا دوں گا۔ مَیں اُنہیں کمان، تلوار، جنگ کے ہتھیاروں، گھوڑوں یا گھڑسواروں کی معرفت چھٹکارا نہیں دوں گا بلکہ مَیں جو رب اُن کا خدا ہوں خود ہی اُنہیں نجات دوں گا۔''

8 لو رُحامہ کا دودھ چھڑانے پر جُمر پھر حاملہ ہوئی۔ اِس مرتبہ بیٹا پیدا ہوا۔ 9 تب رب نے فرمایا، ''اِس کا نام لوعمّی یعنی 'میری قوم نہیں' رکھنا۔ کیونکہ تم میری قوم نہیں، اور مَیں تمہارا خدا نہیں ہوں گا۔

10 لیکن وہ وقت آئے گا جب اسرائیلی سمندر کی ریت جیسے بےشمار ہوں گے۔ نہ اُن کی پیمائش کی جا سکے گی، نہ اُنہیں گنا جا سکے گا۔ تب جہاں اُن سے کہا گیا کہ 'تم میری قوم نہیں' وہاں وہ 'زندہ خدا کے فرزند' کہلائیں گے۔ 11 تب یہوداہ اور اسرائیل کے لوگ متحد ہو جائیں گے اور مل کر ایک راہنما مقرر کریں گے۔ پھر وہ ملک

میں سے نکل آئیں گے، کیونکہ یزرعیل[a] کا دن عظیم ہو گا!

2 اُس وقت اپنے بھائیوں کا نام عمّی یعنی 'میری قوم' اور اپنی بہنوں کا نام رُحامہ یعنی 'جس پر رحم کیا گیا ہو' رکھو۔

اسرائیل بےوفا بیوی کی مانند ہے

2 اپنی ماں اسرائیل پر الزام لگاؤ، ہاں اُس پر الزام لگاؤ! کیونکہ نہ وہ میری بیوی ہے، نہ مَیں اُس کا شوہر ہوں۔ وہ اپنے چہرے سے اور اپنی چھاتیوں کے درمیان سے زناکاری کے نشان دُور کرے، 3 ورنہ مَیں اُس کے کپڑے اُتار کر اُسے اُس ننگی حالت میں چھوڑوں گا جس میں وہ پیدا ہوئی۔ مَیں ہونے دوں گا کہ وہ ریگستان اور جھلستی زمین میں تبدیل ہو جائے، کہ وہ پیاس کے مارے مر جائے۔ 4 مَیں اُس کے بچوں پر بھی رحم نہیں کروں گا، کیونکہ وہ زناکار بچے ہیں۔ 5 اُن کی ماں نے زنا کیا، اُنہیں جنم دینے والی نے شرم ناک حرکتیں کی ہیں۔ وہ بولی، 'مَیں اپنے عاشقوں کے پیچھے بھاگ جاؤں گی۔ آخر میری روٹی، پانی، اُون، کتان، تیل اور پینے کی چیزیں وہی مہیا کرتے ہیں۔'

6 اِس لئے جہاں بھی وہ چلنا چاہے وہاں مَیں اُسے کانٹےدار جھاڑیوں سے روک دوں گا، مَیں ایسی دیوار کھڑی کروں گا کہ اُسے راستے کا پتا نہ چلے۔ 7 وہ اپنے عاشقوں کا پیچھا کرتے کرتے تھک جائے گی اور کبھی اُن تک پہنچے گی نہیں، وہ اُن کا کھوج لگاتی رہے گی لیکن اُنہیں پائے گی نہیں۔ پھر وہ بولے گی، 'مَیں اپنے پہلے شوہر کے پاس واپس جاؤں، کیونکہ اُس وقت میرا حال آج کی نسبت کہیں بہتر تھا۔' 8 لیکن وہ یہ بات جاننے کے لئے تیار نہیں کہ اُسے اللہ ہی کی طرف سے سب کچھ مہیا ہوا ہے۔ مَیں ہی نے اُسے وہ اناج، مَے، تیل اور کثرت کی سونا چاندی دے دی جو لوگوں نے بعل دیوتا کو پیش کی۔ 9 اِس لئے مَیں اپنے اناج اور اپنے انگور کو فصل کی کٹائی سے پہلے پہلے واپس لوں گا۔ جو اُون اور کتان مَیں اُسے دیتا رہا تاکہ اُس کی برہنگی نظر نہ آئے اُسے مَیں اُس سے چھین لوں گا۔ 10 اُس کے عاشقوں کے دیکھتے دیکھتے مَیں اُس کے سارے کپڑے اُتاروں گا، اور کوئی اُسے میرے ہاتھ سے نہیں بچائے گا۔ 11 مَیں اُس کی تمام خوشیاں بند کر دوں گا۔ نہ کوئی عید، نہ نئے چاند کا تہوار، نہ سبت کا دن یا باقی کوئی مقررہ جشن منایا جائے گا۔ 12 مَیں اُس کے انگور اور انجیر کے باغوں کو تباہ کروں گا، اُن چیزوں کو جن کے بارے میں اُس نے کہا، 'یہ مجھے عاشقوں کی خدمت کرنے کے عوض مل گئی ہیں۔' مَیں یہ باغ جنگل بننے دوں گا، اور جنگلی جانور اُن کا پھل کھائیں گے۔

13 رب فرماتا ہے کہ مَیں اُسے اُن دنوں کی سزا دوں گا جب اُس نے بعل کے بُتوں کو بخور کی قربانیاں پیش کیں۔ اُس وقت وہ اپنے آپ کو بالیوں اور زیورات سے سجا کر اپنے عاشقوں کے پیچھے بھاگ گئی۔ مجھے وہ بھول گئی۔

اللہ وفادار رہتا ہے

14 چنانچہ اب مَیں اُسے منانے کی کوشش کروں گا، اُسے ریگستان میں لے جا کر اُس سے نرمی سے بات کروں گا۔ 15 پھر مَیں اُسے وہاں سے ہو کر اُس کے

[a] یعنی اللہ بیج بوتا ہے۔

انگور کے باغ واپس کروں گا اور وادیٔ عکور[a] کو اُمید کے دروازے میں بدل دوں گا۔ اُس وقت وہ خوشی سے میرے پیچھے ہو کر وہاں چلے گی، بالکل اُسی طرح جس طرح جوانی میں کرتی تھی جب میرے پیچھے ہو کر مصر سے نکل آئی۔“

16 رب فرماتا ہے، ”اُس دن تُو مجھے پکارتے وقت ’اے میرے بعل،‘[b] نہیں کہے گی بلکہ ’اے میرے خاوند۔‘ 17 مَیں بعل دیوتاؤں کے نام تیرے منہ سے نکال دوں گا، اور تُو آئندہ اُن کے ناموں کا ذکر تک نہیں کرے گی۔ 18 اُس دن مَیں جنگلی جانوروں، پرندوں اور رینگنے والے جانداروں کے ساتھ عہد باندھوں گا تاکہ وہ اسرائیل کو نقصان نہ پہنچائیں۔ کمان اور تلوار کو توڑ کر مَیں جنگ کا خطرہ ملک سے دُور کر دوں گا۔ سب آرام و سکون سے زندگی گزاریں گے۔

19 مَیں تیرے ساتھ ابدی رشتہ باندھوں گا، ایسا رشتہ جو راستی، انصاف، فضل اور رحم پر مبنی ہو گا۔ 20 ہاں، جو رشتہ مَیں تیرے ساتھ باندھوں گا اُس کی بنیاد وفاداری ہو گی۔ تب تُو رب کو جان لے گی۔“

21 رب فرماتا ہے، ”اُس دن مَیں سنوں گا۔ مَیں آسمان کی سن کر بادل پیدا کروں گا، آسمان زمین کی سن کر بارش برسائے گا، 22 زمین اناج، انگور اور زیتون کی سن کر اُنہیں تقویت دے گی، اور یہ چیزیں میدانِ یزرعیل[c] کی سن کر کثرت سے پیدا ہو جائیں گی۔ 23 اُس وقت مَیں اپنی خاطر اسرائیل کا بیج ملک میں بو دوں گا۔ ’لو رُحامہ‘[d] پر مَیں رحم کروں گا، اور ’لو عمی‘[e] سے مَیں کہوں گا، ’تُو میری قوم ہے۔‘ جواب میں وہ بولے گی، ’تُو میرا خدا ہے‘۔“

جُمر کی طرح اسرائیل کو واپس خریدا جائے گا

3 رب مجھ سے ہم کلام ہوا، ”جا، اپنی بیوی کو دوبارہ پیار کر، حالانکہ اُس کا عاشق ہے جس سے اُس نے زنا کیا ہے۔ اُسے یوں پیار کر جس طرح رب اسرائیلیوں کو پیار کرتا ہے، حالانکہ اُن کا رُخ دیگر معبودوں کی طرف ہے اور اُنہیں اُن ہی کی انگور کی ٹکیاں پسند ہیں۔“

2 تب مَیں نے چاندی کے 15 سِکے اور جَو کے 195 کلوگرام دے کر اُسے واپس خرید لیا۔ 3 مَیں نے اُس سے کہا، ”اب تجھے بڑے عرصے تک میرے ساتھ رہنا ہے۔ اِتنے میں نہ زنا کر، نہ کسی آدمی سے صحبت رکھ۔ مَیں بھی بڑی دیر تک تجھ سے ہم بستر نہیں ہوں گا۔“

4 اسرائیل کا یہی حال ہو گا۔ بڑی دیر تک نہ اُن کا بادشاہ ہو گا، نہ راہنما، نہ قربانی کا انتظام، نہ یادگار پتھر، نہ امام کا بالاپوش۔ اُن کے پاس بُت تک بھی نہیں ہوں گے۔ 5 اِس کے بعد اسرائیلی واپس آ کر رب اپنے خدا اور داؤد اپنے بادشاہ کو تلاش کریں گے۔ آخری دنوں میں وہ لرزتے ہوئے رب اور اُس کی بھلائی کی طرف رجوع کریں گے۔

اماموں پر رب کا الزام

4 اے اسرائیلیو، رب کا کلام سنو! کیونکہ رب کا ملک کے باشندوں سے مقدمہ ہے۔ ”الزام یہ

[a] یعنی مصیبت کی وادی۔
[b] بعل کا مطلب ’مالک‘ ہے۔
[c] اللہ بیج بوتا ہے۔
[d] جس پر رحم نہ ہوا ہو۔
[e] میری قوم نہیں۔

ہے کہ ملک میں نہ وفاداری، نہ مہربانی اور نہ اللہ کا عرفان ہے۔ 2 کوسنا، جھوٹ بولنا، چوری اور زنا کرنا عام ہو گیا ہے۔ روز بہ روز قتل و غارت کی نئی خبریں ملتی رہتی ہیں۔ 3 اِسی لئے ملک میں کال ہے اور اُس کے تمام باشندے پژمُردہ ہو گئے ہیں۔ جنگلی جانور، پرندے اور مچھلیاں بھی فنا ہو رہی ہیں۔

4 لیکن بلاوجہ کسی پر الزام مت لگانا، نہ خواہ مخواہ کسی کی تنبیہ کرو! اے اماموں، مَیں تم ہی پر الزام لگاتا ہوں۔ 5 اے امام، دن کے وقت تُو ٹھوکر کھا کر گرے گا، اور رات کے وقت نبی گر کر تیرے ساتھ پڑا رہے گا۔ مَیں تیری ماں کو بھی تباہ کروں گا۔ 6 افسوس، میری قوم اِس لئے تباہ ہو رہی ہے کہ وہ صحیح علم نہیں رکھتی۔ اور کیا عجب جب تم اماموں نے یہ علم رد کر دیا ہے۔ اب مَیں تمہیں بھی رد کرتا ہوں۔ آئندہ تم امام کی خدمت ادا نہیں کرو گے۔ چونکہ تم اپنے خدا کی شریعت بھول گئے ہو اِس لئے مَیں تمہاری اولاد کو بھی بھول جاؤں گا۔

7 اماموں کی تعداد جتنی بڑھتی گئی اُتنا ہی وہ میرا گناہ کرتے گئے۔ اُنہوں نے اپنی عزت ایسی چیز کے عوض چھوڑ دی جو رُسوائی کا باعث ہے۔ 8 میری قوم کے گناہ اُن کی خوراک ہیں، اور وہ اِس لالچ میں رہتے ہیں کہ لوگوں کا قصور مزید بڑھ جائے۔ 9 چنانچہ اماموں اور قوم کے ساتھ ایک جیسا سلوک کیا جائے گا۔ دونوں کو مَیں اُن کے چال چلن کی سزا دوں گا، دونوں کو اُن کی حرکتوں کا اجر دوں گا۔ 10 کھانا تو وہ کھائیں گے لیکن سیر نہیں ہوں گے۔ زنا بھی کرتے رہیں گے، لیکن بے فائدہ۔ اِس سے اُن کی تعداد نہیں بڑھے گی۔ کیونکہ اُنہوں نے رب کا خیال کرنا چھوڑ دیا ہے۔

11 زنا کرنے اور نئی اور پرانی مَے پینے سے لوگوں کی عقل جاتی رہتی ہے۔ 12 میری قوم لکڑی سے دریافت کرتی ہے کہ کیا کرنا ہے، اور اُس کی لاٹھی اُسے ہدایت دیتی ہے۔ کیونکہ زناکاری کی روح نے اُنہیں بھٹکا دیا ہے، زنا کرتے کرتے وہ اپنے خدا سے کہیں دُور ہو گئے ہیں۔ 13 وہ پہاڑوں کی چوٹیوں پر اپنے جانوروں کو قربان کرتے ہیں اور پہاڑیوں پر چڑھ کر بلوط، سفیدہ یا کسی اَور درخت کے خوش گوار سائے میں بخور کی قربانیاں پیش کرتے ہیں۔ اِسی لئے تمہاری بیٹیاں عصمت فروش بن گئی ہیں، اور تمہاری بہوئیں زنا کرتی ہیں۔ 14 لیکن مَیں اُنہیں اُن کی عصمت فروشی اور زناکاری کی سزا کیوں دوں جبکہ تم مرد کسبیوں سے صحبت رکھتے اور دیوتاؤں کی خدمت میں عصمت فروشی کرنے والی عورتوں کے ساتھ قربانیاں چڑھاتے ہو؟ ایسی حرکتوں سے ناسمجھ قوم تباہ ہو رہی ہے۔

15 اے اسرائیل، تُو عصمت فروش ہے، لیکن یہوداہ خبردار رہے کہ وہ اِس جرم میں ملوث نہ ہو جائے۔ اسرائیل کے شہروں جِلجال اور بیت آون[a] کی قربان گاہوں کے پاس مت جانا۔ ایسی جگہوں پر رب کا نام لے کر اُس کی حیات کی قسم کھانا منع ہے۔ 16 اسرائیل تو ضدی گائے کی طرح اَڑ گیا ہے۔ تو پھر رب اُنہیں کس طرح سبزہ زار میں بھیڑ کے بچوں کی طرح چَرا سکتا ہے؟

17 اسرائیل[b] تو بُتوں کا اتحادی ہے، اُسے چھوڑ دے! 18 یہ لوگ شراب کی محفل سے فارغ ہو کر زناکاری میں

[a] بیت آون یعنی 'گناہ کا گھر' سے مراد بیت ایل ہے۔

[b] ہوسیع کے عبرانی متن میں یہاں اور متعدد دیگر آیات میں 'افرائیم' مستعمل ہے جس سے مراد شمالی ملکِ اسرائیل ہے۔

لگ جاتے ہیں۔ وہ ناجائز محبت کرتے کرتے کبھی نہیں تھکتے۔ لیکن اِس کا اجر اُن کی اپنی بے عزتی ہے۔ 19 آندھی اُنہیں اپنی لپیٹ میں لے کر اُڑا لے جائے گی، اور وہ اپنی قربانیوں کے باعث شرمندہ ہو جائیں گے۔

اسرائیل اور یہوداہ دونوں قصور وار ہیں

5 اے اماموٗ، سنو میری بات! اے اسرائیل کے گھرانے، توجہ دے! اے شاہی خاندان، میرے پیغام پر غور کر!

تم پر فیصلہ ہے، کیونکہ اپنی بُت پرستی سے تم نے مِصفاہ میں پھندا لگا دیا، تبور پہاڑ پر جال بچھا دیا 2 اور شِطّیم میں گڑھا کھدوا لیا ہے۔ خبردار! مَیں تم سب کو سزا دوں گا۔

3 مَیں تو اسرائیل کو خوب جانتا ہوں، وہ مجھ سے چھپا نہیں رہ سکتا۔ اسرائیل اب عصمت فروش بن گیا ہے، وہ ناپاک ہے۔ 4 اُن کی بُری حرکتیں اُنہیں اُن کے خدا کے پاس واپس آنے نہیں دیتیں۔ کیونکہ اُن کے اندر زناکاری کی روح ہے، اور وہ رب کو نہیں جانتے۔ 5 اسرائیل کا تکبر اُس کے خلاف گواہی دیتا ہے، اور وہ اپنے قصور کے باعث گر جائے گا۔ یہوداہ بھی اُس کے ساتھ گر جائے گا۔

6 تب وہ اپنی بھیڑ بکریوں اور گائے بَیلوں کو لے کر رب کو تلاش کریں گے، لیکن بے فائدہ۔ وہ اُسے پا نہیں سکیں گے، کیونکہ وہ اُنہیں چھوڑ کر چلا گیا ہے۔ 7 اُنہوں نے رب سے بےوفا ہو کر ناجائز اولاد پیدا کی ہے۔ اب نیا چاند اُنہیں اُن کی موروثی زمینوں سمیت ہڑپ کر لے گا۔

اپنی قوم پر اللہ کا الزام

8 جِبعہ میں نرسنگا پھونکو، رامہ میں تُرم بجاؤ! بیت آون میں جنگ کے نعرے بلند کرو۔ اے بن یمین، دشمن تیرے پیچھے پڑ گیا ہے! 9 جس دن مَیں سزا دوں گا اُس دن اسرائیل ویران و سنسان ہو جائے گا۔ دھیان دو کہ مَیں نے اسرائیلی قبیلوں کے بارے میں قابلِ اعتماد باتیں بتائی ہیں۔

10 یہوداہ کے راہنما اُن جیسے بن گئے ہیں جو ناجائز طور پر اپنی زمین کی حدود بڑھا دیتے ہیں۔ جواب میں مَیں اپنا غضب موسلا دھار بارش کی طرح اُن پر نازل کروں گا۔ 11 اسرائیل پر اِس لئے ظلم ہو رہا ہے اور اُس کا حق مارا جا رہا ہے کہ وہ بےمعنی بُتوں کے پیچھے بھاگنے پر تُلا ہوا ہے۔ 12 مَیں اسرائیل کے لئے پیپ اور یہوداہ کے لئے سڑاہٹ کا باعث بنوں گا۔

13 اسرائیل نے اپنی بیماری دیکھی اور یہوداہ نے اپنے ناسور پر غور کیا۔ تب اسرائیل نے اسور کی طرف رجوع کیا اور اسور کے عظیم بادشاہ کو پیغام بھیج کر اُس سے مدد مانگی۔ لیکن وہ تمہیں شفا نہیں دے سکتا، وہ تمہارے ناسور کا علاج نہیں کر سکتا۔

14 کیونکہ مَیں شیرِ ببر کی طرح اسرائیل پر ٹوٹ پڑوں گا اور جوان شیرِ ببر کی طرح یہوداہ پر جھپٹ پڑوں گا۔ مَیں اُنہیں پھاڑ کر اپنے ساتھ گھسیٹ لے جاؤں گا، اور کوئی اُنہیں نہیں بچائے گا۔ 15 پھر مَیں اپنے گھر واپس جا کر اُس وقت تک اُن سے دُور رہوں گا جب تک وہ اپنا قصور تسلیم کر کے میرے چہرے کو تلاش نہ کریں۔ کیونکہ جب وہ مصیبت میں پھنس جائیں گے تب ہی مجھے تلاش کریں گے۔“

6 اُس وقت وہ کہیں گے، ”آؤ، ہم رب کے پاس واپس چلیں۔ کیونکہ اُسی نے ہمیں پھاڑا، اور وہی ہمیں شفا بھی دے گا۔ اُسی نے ہماری پٹائی کی، اور وہی ہماری مرہم پٹی بھی کرے گا۔ 2 دو دن کے بعد وہ ہمیں نئے سرے سے زندہ کرے گا اور تیسرے دن ہمیں دوبارہ اُٹھا کھڑا کرے گا تاکہ ہم اُس کے حضور زندگی گزاریں۔ 3 آؤ، ہم اُسے جان لیں، ہم پوری جد و جہد کے ساتھ رب کو جاننے کے لئے کوشاں رہیں۔ وہ ضرور ہم پر ظاہر ہو گا۔ یہ اُتنا یقینی ہے جتنا سورج کا روزانہ طلوع ہونا یقینی ہے۔ جس طرح موسمِ بہار کی تیز بارش زمین کو سیراب کرتی ہے اُسی طرح اللہ بھی ہمارے پاس آئے گا۔“

4 ”اے اسرائیل، مَیں تیرے ساتھ کیا کروں؟ اے یہوداہ، مَیں تیرے ساتھ کیا کروں؟ تمہاری محبت صبح کی دُھند جیسی عارضی ہے۔ دھوپ میں اوس کی طرح وہ جلد ہی کافور ہو جاتی ہے۔ 5 اِسی لئے مَیں نے اپنے نبیوں کی معرفت تمہیں پھاڑ دیا، اپنے منہ کے الفاظ سے تمہیں مار ڈالا ہے۔ میرے انصاف کا نور سورج کی طرح ہی طلوع ہوتا ہے۔ 6 کیونکہ مَیں قربانی نہیں بلکہ رحم پسند کرتا ہوں، بھسم ہونے والی قربانیوں کی نسبت مجھے یہ پسند ہے کہ تم اللہ کو جان لو۔

عدالت کی فصل پک گئی ہے

7 وہ آدم شہر میں عہد توڑ کر مجھ سے بےوفا ہو گئے۔ 8 جِلعاد شہر مجرموں سے بھر گیا ہے، ہر طرف خون کے داغ ہیں۔ 9 اماموں کے جتھے ڈاکوؤں کی مانند بن گئے ہیں۔ کیونکہ وہ سِکم کو پہنچانے والے راستے پر مسافروں کی تاک لگا کر اُنہیں قتل کرتے ہیں۔ ہاں، وہ شرم ناک حرکتوں سے گریز نہیں کرتے۔ 10 مَیں نے اسرائیل میں ایسی باتیں دیکھی ہیں جن سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ اسرائیل زنا کرتا ہے، وہ اپنے آپ کو ناپاک کرتا ہے۔ 11 لیکن یہوداہ پر بھی عدالت کی فصل پکنے والی ہے۔

7 جب کبھی مَیں اپنی قوم کو بحال کر کے 1 اسرائیل کو شفا دینا چاہتا ہوں تو اسرائیل کا قصور اور سامریہ کی بُرائی صاف ظاہر ہو جاتی ہے۔ کیونکہ فریب دینا اُن کا پیشہ ہی بن گیا ہے۔ چور گھروں میں نقب لگاتے جبکہ باہر گلی میں ڈاکوؤں کے جتھے لوگوں کو لُوٹ لیتے ہیں۔ 2 لیکن وہ خیال نہیں کرتے کہ مجھے اُن کی تمام بُری حرکتوں کی یاد رہتی ہے۔ وہ نہیں سمجھتے کہ اب وہ اپنے غلط کاموں سے گھرے رہتے ہیں، کہ یہ گناہ ہر وقت مجھے نظر آتے ہیں۔ 3 اپنی بُرائی سے وہ بادشاہ کو خوش رکھتے ہیں، اُن کے جھوٹ سے بزرگ لطف اندوز ہوتے ہیں۔ 4 سب کے سب زناکار ہیں۔ وہ اُس تپتے تنور کی مانند ہیں جو اِتنا گرم ہے کہ نان بائی کو اُسے مزید چھیڑنے کی ضرورت نہیں۔ اگر وہ آٹا گوندھ کر اُس کے خمیر ہونے تک انتظار بھی کرے تو بھی تنور اِتنا گرم رہتا ہے کہ روٹی پک جائے گی۔ 5 ہمارے بادشاہ کے جشن پر راہنما مَے پی پی کر مست ہو جاتے ہیں، اور وہ کفر بکنے والوں سے ہاتھ ملاتا ہے۔ 6 یہ لوگ قریب آ کر تاک میں بیٹھ جاتے ہیں جبکہ اُن کے دل تنور کی طرح تپتے ہیں۔ پوری رات کو اُن کا غصہ سویا رہتا ہے، لیکن صبح کے وقت وہ بیدار ہو کر شعلہ زن آگ کی طرح دہکنے لگتا ہے۔ 7 سب تنور کی طرح تپتے تپتے اپنے راہنماؤں کو ہڑپ کر لیتے ہیں۔ اُن کے تمام بادشاہ گر جاتے ہیں، اور ایک بھی مجھے نہیں پکارتا۔

8 اسرائیل دیگر اقوام کے ساتھ مل کر ایک ہو گیا ہے۔ اب وہ اُس روٹی کی مانند ہے جو توے پر صرف ایک طرف سے پک گئی ہے، دوسری طرف سے کچی ہی ہے۔ 9 غیرملکی اُس کی طاقت کھا کھا کر اُسے کمزور کر رہے ہیں، لیکن ابھی تک اُسے پتا نہیں چلا۔ اُس کے بال سفید ہو گئے ہیں، لیکن ابھی تک اُسے معلوم نہیں ہوا۔ 10 اسرائیل کا تکبر اُس کے خلاف گواہی دیتا ہے۔ تو بھی نہ وہ رب اپنے خدا کے پاس واپس آ جاتا، نہ اُسے تلاش کرتا ہے۔

11 اسرائیل ناسمجھ کبوتر کی مانند ہے جسے آسانی سے ورغلایا جا سکتا ہے۔ پہلے وہ مصر کو مدد کے لئے بُلاتا، پھر اسور کے پاس بھاگ جاتا ہے۔ 12 لیکن جوں ہی وہ کبھی اِدھر کبھی اُدھر دوڑیں گے تو مَیں اُن پر اپنا جال ڈالوں گا، اُنہیں اُڑتے ہوئے پرندوں کی طرح نیچے اُتاروں گا۔ مَیں اُن کی یوں تادیب کروں گا جس طرح اُن کی جماعت کو آگاہ کیا گیا ہے۔

13 اُن پر افسوس، کیونکہ وہ مجھ سے بھاگ گئے ہیں۔ اُن پر تباہی آئے، کیونکہ وہ مجھ سے سرکش ہو گئے ہیں۔ مَیں فدیہ دے کر اُنہیں چھڑانا چاہتا تھا، لیکن جواب میں وہ میرے بارے میں جھوٹ بولتے ہیں۔ 14 وہ خلوص دلی سے مجھ سے التجا نہیں کرتے۔ وہ بستر پر لیٹے لیٹے ”ہائے ہائے“ کرتے اور غلہ اور انگور کو حاصل کرنے کے لئے اپنے آپ کو زخمی کرتے ہیں۔ لیکن مجھ سے وہ دُور رہتے ہیں۔

15 مَیں ہی نے اُنہیں تربیت دی، مَیں ہی نے اُنہیں تقویت دی، لیکن وہ میرے خلاف بُرے منصوبے باندھتے ہیں۔ 16 وہ توبہ کر کے واپس آ جاتے ہیں، لیکن میرے پاس نہیں، لہٰذا وہ ڈھیلی کمان جیسے بےکار ہو گئے ہیں۔ چنانچہ اُن کے راہنما کفر بکنے کے سبب سے تلوار کی زد میں آ کر ہلاک ہو جائیں گے۔ اِس بات کے باعث وہ مصر میں مذاق کا نشانہ بن جائیں گے۔

اللہ کی بےوفا قوم پر عدالت

8 نرسنگا بجاؤ! دشمن عقاب کی طرح رب کے گھر پر جھپٹا مارنے کو ہے۔ کیونکہ لوگوں نے میرے عہد کو توڑ کر میری شریعت کی خلاف ورزی کی ہے۔ 2 بےشک وہ مدد کے لئے چیختے چلّاتے ہیں، ’اے ہمارے خدا، ہم تو تجھے جانتے ہیں، ہم تو اسرائیل ہیں۔‘ 3 لیکن حقیقت میں اسرائیل نے وہ کچھ مسترد کر دیا ہے جو اچھا ہے۔ چنانچہ دشمن اُس کا تعاقب کرے! 4 اُنہوں نے میری مرضی پوچھے بغیر اپنے بادشاہ مقرر کئے، میری منظوری کے بغیر اپنے راہنماؤں کو چن لیا ہے۔ اپنے سونے چاندی سے اپنے لئے بُت بنا کر وہ اپنی تباہی اپنے سر پر لائے ہیں۔

5 اے سامریہ، مَیں نے تیرے بچھڑے کو رد کر دیا ہے! میرا غضب تیرے باشندوں پر نازل ہونے والا ہے، کیونکہ وہ پاک صاف ہو جانے کے قابل ہی نہیں! یہ حالت کب تک جاری رہے گی؟ 6 اے اسرائیل، جس بچھڑے کی پوجا تُو کرتا ہے اُسے دست کار ہی نے بنایا ہے۔ سامریہ کا بچھڑا خدا نہیں ہے بلکہ پاش پاش ہو جائے گا۔

7 وہ ہَوا کا بیج بو رہے ہیں اور آندھی کی فصل کاٹیں گے۔ اناج کی فصل تیار ہے، لیکن بالیاں کہیں نظر نہیں آتیں۔ اِس سے آٹا ملنے کا امکان ہی نہیں۔ اور اگر تھوڑا بہت گندم ملے بھی تو غیرملکی اُسے ہڑپ کر لیں گے۔

8 ہاں، تمام اسرائیل کو ہڑپ کر لیا گیا ہے۔ اب وہ قوموں میں ایسا برتن بن گیا ہے جو کوئی پسند نہیں کرتا۔ 9 کیونکہ اُس کے لوگ اسور کے پاس چلے گئے ہیں۔ جنگلی گدھا تو اکیلا رہتا ہے، لیکن اسرائیل اپنے عاشق کو تحفے دے کر خوش رکھنے پر تُلا رہتا ہے۔ 10 لیکن خواہ وہ دیگر قوموں میں کتنے تحفے کیوں نہ تقسیم کریں اب مَیں اُنہیں سزا دینے کے لئے جمع کروں گا۔ جلد ہی وہ شہنشاہ کے بوجھ تلے پیچ و تاب کھانے لگیں گے۔ 11 گو اسرائیل نے گناہوں کو دُور کرنے کے لئے متعدد قربان گاہیں تعمیر کیں، لیکن وہ اُس کے لئے گناہ کا باعث بن گئی ہیں۔ 12 خواہ مَیں اپنے احکام کو اسرائیلیوں کے لئے ہزاروں دفعہ کیوں نہ قلم بند کرتا، تو بھی فرق نہ پڑتا، وہ سمجھتے کہ یہ احکام اجنبی ہیں، یہ ہم پر لاگو نہیں ہوتے۔ 13 گو وہ مجھے قربانیاں پیش کر کے اُن کا گوشت کھاتے ہیں، لیکن مَیں، رب اِن سے خوش نہیں ہوتا بلکہ اُن کے گناہوں کو یاد کر کے اُنہیں سزا دوں گا۔ تب اُنہیں دوبارہ مصر جانا پڑے گا۔ 14 اسرائیل نے اپنے خالق کو بھول کر بڑے محل بنا لئے ہیں، اور یہوداہ نے متعدد شہروں کو قلعہ بند بنا لیا ہے۔ لیکن مَیں اُن کے شہروں پر آگ نازل کر کے اُن کے محلوں کو بھسم کر دوں گا۔“

اسرائیل کا انجام

9 اے اسرائیل، خوشی نہ منا، دیگر اقوام کی طرح شادیانہ مت بجا۔ کیونکہ تُو زنا کرتے کرتے اپنے خدا سے دُور ہوتا جا رہا ہے۔ جہاں بھی لوگ گندم گاہتے ہیں وہاں تُو جا کر اپنی عصمت فروشی کے پیسے جمع کرتا ہے، یہی کچھ تجھے پیارا ہے۔ 2 اِس لئے آئندہ گندم گاہنے اور انگور کا رس نکالنے کی جگہیں اُنہیں خوراک مہیا نہیں کریں گی، اور انگور کی فصل اُنہیں رس مہیا نہیں کرے گی۔

3 اسرائیلی رب کے ملک میں نہیں رہیں گے بلکہ اُنہیں مصر واپس جانا پڑے گا، اُنہیں اسور میں ناپاک چیزیں کھانی پڑیں گی۔ 4 وہاں وہ رب کو نہ مَے کی اور نہ ذبح کی قربانیاں پیش کر سکیں گے۔ اُن کی روٹی ماتم کرنے والوں کی روٹی جیسی ہو گی یعنی جو بھی اُسے کھائے وہ ناپاک ہو جائے گا۔ ہاں، اُن کا کھانا صرف اُن کی اپنی بھوک مٹانے کے لئے ہو گا، اور وہ رب کے گھر میں نہیں آئے گا۔ 5 اُس وقت تم عیدوں پر کیا کرو گے؟ رب کے تہواروں کو تم کیسے مناؤ گے؟ 6 جو تباہ شدہ ملک سے نکلیں گے اُنہیں مصر اکٹھا کرے گا، اُنہیں میمفِس دفنائے گا۔ خود رَو پودے اُن کی قیمتی چاندی پر قبضہ کریں گے، کانٹےدار جھاڑیاں اُن کے گھروں پر چھا جائیں گی۔

7 سزا کے دن آ گئے ہیں، حساب کتاب کے دن پہنچ گئے ہیں۔ اسرائیل یہ بات جان لے۔ تم کہتے ہو، ”یہ نبی احمق ہے، روح کا یہ بندہ پاگل ہے۔“ کیونکہ جتنا سنگین تمہارا گناہ ہے اُتنے ہی زور سے تم میری مخالفت کرتے ہو۔

8 نبی میرے خدا کی طرف سے اسرائیل کا پہرے دار بنایا گیا ہے۔ لیکن جہاں بھی وہ جائے وہاں اُسے پھنسانے کے پھندے لگائے گئے ہیں، بلکہ اُسے اُس کے خدا کے گھر میں بھی ستایا جاتا ہے۔ 9 اُن سے نہایت ہی خراب کام سرزد ہوا ہے، ایسا شریر کام جیسا جِبعہ کے باشندوں سے ہوا تھا۔ اللہ اُن کا قصور یاد کر کے اُن کے گناہوں کی مناسب سزا دے گا۔

اسرائیل شروع سے ہی شریر ہے

10 رب فرماتا ہے، ”جب میرا اسرائیل سے پہلا واسطہ پڑا تو ریگستان میں انگور جیسا لگ رہا تھا۔ تمہارے باپ دادا انجیر کے درخت پر لگے پہلے پکنے والے پھل جیسے نظر آئے۔ لیکن بعل فغور کے پاس پہنچتے ہی اُنہوں نے اپنے آپ کو اُس شرم ناک بُت کے لئے مخصوص کر لیا۔ تب وہ اپنے عاشق جیسے مکروہ ہو گئے۔ 11 اب اسرائیل کی شان و شوکت پرندے کی طرح اُڑ کر غائب ہو جائے گی۔ آئندہ نہ کوئی اُمید سے ہو گی، نہ بچہ جنے گی۔ 12 اگر وہ اپنے بچوں کو پروان چڑھنے تک پالیں بھی تو بھی مَیں اُنہیں بےاولاد کر دوں گا۔ ایک بھی نہیں رہے گا۔ اُن پر افسوس جب مَیں اُن سے دُور ہو جاؤں گا۔ 13 پہلے جب مَیں نے اسرائیل پر نظر ڈالی تو وہ صور کی مانند شاندار تھا، اُسے شاداب جگہ پر پودے کی طرح لگایا گیا تھا۔ لیکن اب اُسے اپنی اولاد کو باہر لا کر قاتل کے حوالے کرنا پڑے گا۔“

14 اے رب، اُنہیں دے! کیا دے؟ ہونے دے کہ اُن کے بچے پیٹ میں ضائع ہو جائیں، کہ عورتیں دودھ نہ پلا سکیں۔

15 رب فرماتا ہے، ”جب اُن کی تمام بےدینی جِلجال میں ظاہر ہوئی تو مَیں نے اُن سے نفرت کی۔ اُن کی بُری حرکتوں کی وجہ سے مَیں اُنہیں اپنے گھر سے نکال دوں گا۔ آئندہ مَیں اُنہیں پیار نہیں کروں گا۔ اُن کے تمام راہنما سرکش ہیں۔ 16 اسرائیل کو مارا گیا، لوگوں کی جڑ سوکھ گئی ہے، اور وہ پھل نہیں لا سکتے۔ اُن کے بچے پیدا ہو بھی جائیں تو مَیں اُن کی قیمتی اولاد کو مار ڈالوں گا۔“ 17 میرا خدا اُنہیں رد کرے گا، اِس لئے کہ اُنہوں نے اُس کی نہیں سنی۔ چنانچہ اُنہیں دیگر اقوام میں مارے مارے پھرنا پڑے گا۔

بُت پرستی کے نتائج

10 اسرائیل انگور کی پھلتی پھولتی بیل تھا جو کافی پھل لاتی رہی۔ لیکن جتنا اُس کا پھل بڑھتا گیا اُتنا ہی وہ بُتوں کے لئے قربان گاہیں بناتا گیا۔ جتنا اُس کا ملک ترقی کرتا گیا اُتنا ہی وہ دیوتاؤں کے مخصوص ستونوں کو سجاتا گیا۔ 2 لوگ دو دلے ہیں، اور اب اُنہیں اُن کے قصور کا اجر بُھگتنا پڑے گا۔ رب اُن کی قربان گاہوں کو گرا دے گا، اُن کے ستونوں کو مسمار کرے گا۔ 3 جلد ہی وہ کہیں گے، ”ہم اِس لئے بادشاہ سے محروم ہیں کہ ہم نے رب کا خوف نہ مانا۔ لیکن اگر بادشاہ ہوتا بھی تو وہ ہمارے لئے کیا کر سکتا؟“ 4 وہ بڑی باتیں کرتے، جھوٹی قسمیں کھاتے اور خالی عہد باندھتے ہیں۔ اُن کا انصاف اُن زہریلے خود رَو پودوں کی مانند ہے جو بیج کے لئے تیار شدہ زمین سے پھوٹ نکلتے ہیں۔

5 سامریہ کے باشندے پریشان ہیں کہ بیت آون[a] میں بچھڑے کے بُت کے ساتھ کیا کِیا جائے گا۔ اُس کے پرستار اُس پر ماتم کریں گے، اُس کے پجاری اُس کی شان و شوکت یاد کر کے واویلا کریں گے، کیونکہ وہ اُن سے چھن کر پردیس میں لے جایا جائے گا۔ 6 ہاں، بچھڑے کو ملکِ اسور میں لے جا کر شہنشاہ کو خراج کے طور پر پیش کیا جائے گا۔ اسرائیل کی رُسوائی ہو جائے گی، وہ اپنے منصوبے کے باعث شرمندہ ہو جائے گا۔

7 سامریہ نیست و نابود، اُس کا بادشاہ پانی پر تیرتی ہوئی ٹہنی کی طرح بےبس ہو گا۔ 8 بیت آون کی وہ

[a] بیت آون یعنی ’گناہ کا گھر‘ سے مراد بیت ایل ہے۔

اونچی جگہیں تباہ ہو جائیں گی جہاں اسرائیل گناہ کرتا رہا ہے۔ اُن کی قربان گاہوں پر کانٹےدار جھاڑیاں اور اونٹ کٹارے چھا جائیں گے۔ تب لوگ پہاڑوں سے کہیں گے، ”ہمیں چھپا لو!“ اور پہاڑیوں کو ”ہم پر گر پڑو!“

9 رب فرماتا ہے، ”اے اسرائیل، جِبعہ کے واقعے سے لے کر آج تک تُو گناہ کرتا آیا ہے، لوگ وہیں کے وہیں رہ گئے ہیں۔ کیا مناسب نہیں کہ جِبعہ میں جنگ اُن پر ٹوٹ پڑے جو اِتنے شریر ہیں؟ 10 اب مَیں اپنی مرضی سے اُن کی تادیب کروں گا۔ اقوام اُن کے خلاف جمع ہو جائیں گی جب اُنہیں اُن کے دُگنے قصور کے لئے زنجیروں میں جکڑ لیا جائے گا۔

11 اسرائیل جوان گائے تھا جسے گندم گاہنے کی تربیت دی گئی تھی اور جو شوق سے یہ کام کرتی تھی۔ تب مَیں نے اُس کے خوب صورت گلے پر جوا رکھ کر اُسے جوت لیا۔ یہوداہ کو ہل کھینچنا اور یعقوب[a] کو زمین پر سہاگہ پھیرنا تھا۔ 12 مَیں نے فرمایا، ’انصاف کا بیج بو کر شفقت کی فصل کاٹو۔ جس زمین پر ہل کبھی نہیں چلایا گیا اُس پر ٹھیک طرح ہل چلاؤ! جب تک رب کو تلاش کرنے کا موقع ہے اُسے تلاش کرو، اور جب تک وہ آ کر تم پر انصاف کی بارش نہ برسائے اُسے ڈھونڈو۔‘

13 لیکن جواب میں تم نے ہل چلا کر بےدینی کا بیج بویا، تم نے بُرائی کی فصل کاٹ کر فریب کا پھل کھایا ہے۔ چونکہ تُو نے اپنی راہ اور اپنے سورماؤں کی بڑی تعداد پر بھروسا رکھا ہے 14 اِس لئے تیری قوم میں جنگ کا شور مچے گا، تیرے تمام قلعے خاک میں ملائے جائیں گے۔ شلمن کے بیت اربیل پر حملے کے سے حالات ہوں گے جس نے اُس شہر کو زمین بوس کر کے ماؤں کو بچوں سمیت زمین پر پٹخ دیا۔ 15 اے بیت ایل کے باشندو، تمہارے ساتھ بھی ایسا ہی کیا جائے گا، کیونکہ تمہاری بدکاری حد سے زیادہ ہے۔ پَو پھٹتے ہی اسرائیل کا بادشاہ نیست ہو جائے گا۔“

بےوفائی کے باوجود اللہ کی شفقت

11 رب فرماتا ہے، ”اسرائیل ابھی لڑکا تھا جب مَیں نے اُسے پیار کیا، جب مَیں نے اپنے بیٹے کو مصر سے بُلایا۔ 2 لیکن بعد میں جتنا ہی مَیں اُنہیں بُلاتا رہا اُتنا ہی وہ مجھ سے دُور ہوتے گئے۔ وہ بعل دیوتاؤں کے لئے جانور چڑھانے، بُتوں کے لئے بخور جلانے لگے۔ 3 مَیں نے خود اسرائیل کو چلنے کی تربیت دی، بار بار اُنہیں گود میں اُٹھا کر لئے پھرا۔ لیکن وہ نہ سمجھے کہ مَیں ہی اُنہیں شفا دینے والا ہوں۔ 4 مَیں اُنہیں کھینچتا رہا، لیکن ایسے رسّوں سے نہیں جو انسان برداشت نہ کر سکے بلکہ شفقت بھرے رسّوں سے۔ مَیں نے اُن کے گلے پر کا جوا ہلکا کر دیا اور نرمی سے اُنہیں خوراک کھلائی۔

5 کیا اُنہیں ملکِ مصر واپس نہیں جانا پڑے گا؟ بلکہ اسور ہی اُن کا بادشاہ بنے گا، اِس لئے کہ وہ میرے پاس واپس آنے کے لئے تیار نہیں۔ 6 تلوار اُن کے شہروں میں گھوم گھوم کر غیب دانوں کو ہلاک کرے گی اور لوگوں کو اُن کے غلط مشوروں کے سبب سے کھاتی جائے گی۔ 7 لیکن میری قوم مجھے ترک کرنے پر تُلی ہوئی ہے۔ جب اُسے اوپر اللہ کی طرف دیکھنے کو کہا جائے تو اُس میں سے کوئی بھی اُس طرف رجوع نہیں کرتا۔

8 اے اسرائیل، مَیں تجھے کس طرح چھوڑ سکتا ہوں؟

[a] یعقوب سے مراد اسرائیل ہے۔

مَیں تجھے کس طرح دُشمن کے حوالے کر سکتا، کس طرح ادمہ کی طرح دوسروں کے قبضے میں چھوڑ سکتا، کس طرح ضبوئیم کی طرح تباہ کر سکتا ہوں؟ میرا ارادہ سراسر بدل گیا ہے، مَیں تجھ پر شفقت کرنے کے لئے بےچین ہوں۔ 9 نہ مَیں اپنا سخت غضب نازل کروں گا، نہ دوبارہ اسرائیل کو برباد کروں گا۔ کیونکہ مَیں انسان نہیں بلکہ خدا ہوں، وہ قدوس جو تیرے درمیان سکونت کرتا ہے۔ مَیں غضب میں نہیں آؤں گا۔ 10 اُس وقت وہ رب کے پیچھے ہی چلیں گے۔ تب وہ شیرِ ببر کی طرح دہاڑے گا۔ اور جب دہاڑے گا تو اُس کے فرزند مغرب سے لرزتے ہوئے واپس آئیں گے۔ 11 وہ پرندوں کی طرح پھڑپھڑاتے ہوئے مصر سے آئیں گے، تھرتھراتے کبوتروں کی طرح اسور سے لوٹیں گے۔ پھر مَیں اُنہیں اُن کے گھروں میں بسا دوں گا۔ یہ میرا، رب کا فرمان ہے۔

12 اسرائیل نے مجھے جھوٹ سے گھیر لیا، فریب سے میرا محاصرہ کر لیا ہے۔ لیکن یہوداہ بھی مضبوطی سے اللہ کے ساتھ نہیں ہے بلکہ آوارہ پھرتا ہے، حالانکہ قدوس خدا وفادار ہے۔“

سرکشی کی رام کہانی

12 اسرائیل ہَوا چرنے کی کوشش کر رہا ہے، پورا دن وہ مشرقی لُو کے پیچھے بھاگتا رہتا ہے۔ اُس کے جھوٹ اور ظلم میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ اسور سے عہد باندھنے کے ساتھ ساتھ وہ مصر کو بھی زیتون کا تیل بھیج دیتا ہے۔

2 رب عدالت میں یہوداہ سے بھی لڑے گا۔ وہ یعقوب[a] کو اُس کے چال چلن کی سزا، اُس کے اعمال کا مناسب اجر دے گا۔ 3 کیونکہ ماں کے پیٹ میں ہی اُس نے اپنے بھائی کی ایڑی پکڑ کر اُسے دھوکا دیا۔ جب بالغ ہوا تو اللہ سے لڑا 4 بلکہ فرشتے سے لڑتے لڑتے اُس پر غالب آیا۔ پھر اُس نے روتے روتے اُس سے التجا کی کہ مجھ پر رحم کر۔ بعد میں یعقوب نے اللہ کو بیت ایل میں پایا، اور وہاں خدا اُس سے ہم کلام ہوا۔ 5 رب جو لشکروں کا خدا ہے اور جس کا نام رب ہی ہے، اُس نے فرمایا، 6 ”اپنے خدا کے پاس واپس آ کر رحم اور انصاف قائم رکھ! کبھی اپنے خدا پر اُمید رکھنے سے باز نہ آ۔“

7 اسرائیل تاجر ہے جس کے ہاتھ میں غلط ترازو ہے اور جسے لوگوں سے ناجائز فائدہ اُٹھانے کا بڑا شوق ہے۔ 8 وہ کہتا ہے، ”مَیں امیر ہو گیا ہوں، مَیں نے کثرت کی دولت پائی ہے۔ کوئی ثابت نہیں کر سکے گا کہ مجھ سے یہ تمام ملکیت حاصل کرنے میں کوئی قصور یا گناہ سرزد ہوا ہے۔“

9 ”لیکن مَیں، رب جو مصر سے تجھے نکالتے وقت آج تک تیرا خدا ہوں مَیں یہ نظرانداز نہیں کروں گا۔ مَیں تجھے دوبارہ خیموں میں بسنے دوں گا۔ یوں ہو گا جس طرح اُن پہلے دنوں میں ہوا جب اسرائیلی میری پرستش کرنے کے لئے ریگستان میں جمع ہوتے تھے۔ 10 مَیں بار بار نبیوں کی معرفت تم سے ہم کلام ہوا، مَیں نے اُنہیں متعدد رویائیں دکھائیں اور اُن کے ذریعے تمہیں تمثیلیں سنائیں۔“

بُت پرستی کا اجر زوال ہے

11 کیا جِلعاد بےدین ہے؟ اُس کے لوگ ناکارہ ہی

[a] یعقوب سے مراد اسرائیل ہے۔

ہیں! جِلجال میں لوگوں نے سانڈ قربان کئے ہیں، اِس لئے اُن کی قربان گاہیں ملبے کے ڈھیر بن جائیں گی۔ وہ بیج بونے کے لئے تیار شدہ کھیت کے کنارے پر لگے پتھر کے ڈھیر جیسی بنیں گی۔

12 یعقوب کو بھاگ کر ملکِ اَرام میں پناہ لینی پڑی۔ وہاں وہ بیوی ملنے کے لئے ملازم بن گیا، عورت کے باعث اُس نے بھیڑ بکریوں کی گلہ بانی کی۔ 13 لیکن بعد میں رب نبی کی معرفت اسرائیل کو مصر سے نکال لایا اور نبی کے ذریعے اُس کی گلہ بانی کی۔ 14 تو بھی اسرائیل نے اُسے بڑا طیش دلایا۔ اب اُنہیں اُن کی قتل و غارت کا اجر بُھگتنا پڑے گا۔ اُنہوں نے اپنے آقا کی توہین کی ہے، اور اب وہ اُنہیں مناسب سزا دے گا۔

اللہ کی طرف سے اسرائیل کی عدالت

13 پہلے جب اسرائیل نے بات کی تو لوگ کانپ اُٹھے، کیونکہ ملکِ اسرائیل میں وہ سرفراز تھا۔ لیکن پھر وہ بعل کی بُت پرستی میں ملوث ہو کر ہلاک ہوا۔ 2 اب وہ اپنے گناہوں میں بہت اضافہ کر رہے ہیں۔ وہ اپنی چاندی لے کر مہارت سے بُت ڈھال لیتے ہیں۔ پھر دست کاروں کے ہاتھ سے بنے اِن بُتوں کے بارے میں کہا جاتا ہے، ”جو بچھڑے کے بُتوں کو چومنا چاہے وہ کسی انسان کو قربان کرے!“ 3 اِس لئے وہ صبح سویرے کی دُھند جیسے عارضی اور دھوپ میں جلد ہی ختم ہونے والی اوس کی مانند ہوں گے۔ وہ گاہتے وقت گندم سے الگ ہونے والے بھوسے کی مانند ہَوا میں اُڑ جائیں گے، گھر میں سے نکلنے والے دھوئیں کی طرح ضائع ہو جائیں گے۔

4 ”لیکن مَیں، رب تجھے مصر سے نکالتے وقت سے لے کر آج تک تیرا خدا ہوں۔ تجھے میرے سوا کسی اَور کو خدا نہیں جاننا ہے۔ میرے سوا اَور کوئی نجات دہندہ نہیں ہے۔ 5 ریگستان میں مَیں نے تیری دیکھ بھال کی، وہاں جہاں تپتی گرمی تھی۔ 6 وہاں اُنہیں اچھی خوراک ملی۔ لیکن جب وہ جی بھر کر کھا سکے اور سیر ہوئے تو مغرور ہو کر مجھے بھول گئے۔ 7 یہ دیکھ کر مَیں اُن کے لئے شیر ببر بن گیا ہوں۔ اب مَیں چیتے کی طرح راستے کے کنارے اُن کی تاک میں بیٹھوں گا۔ 8 اُس ریچھنی کی طرح جس کے بچوں کو چھین لیا گیا ہو مَیں اُن پر جھپٹا مار کر اُن کی انتڑیوں کو پھاڑ نکالوں گا۔ مَیں اُنہیں شیر ببر کی طرح ہڑپ کر لوں گا، اور جنگلی جانور اُنہیں ٹکڑے ٹکڑے کر دیں گے۔

9 اے اسرائیل، تُو اِس لئے تباہ ہو گیا ہے کہ تُو میرے خلاف ہے، اُس کے خلاف جو تیری مدد کر سکتا ہے۔ 10 اب تیرا بادشاہ کہاں ہے کہ وہ تیرے تمام شہروں میں آ کر تجھے چھٹکارا دے؟ اب تیرے راہنما کدھر ہیں جن سے تُو نے کہا تھا، ’مجھے بادشاہ اور راہنما دے دے۔‘ 11 مَیں نے غصے میں تجھے بادشاہ دے دیا اور غصے میں اُسے تجھ سے چھین بھی لیا۔

12 اسرائیل کا قصور لپیٹ کر گودام میں رکھا گیا ہے، اُس کے گناہ حساب کتاب کے لئے محفوظ رکھے گئے ہیں۔ 13 دردِ زہ شروع ہو گیا ہے، لیکن وہ ناسمجھ بچہ ہے۔ وہ ماں کے پیٹ سے نکلنا نہیں چاہتا۔

14 مَیں فدیہ دے کر اُنہیں پاتال سے کیوں رِہا کروں؟ مَیں اُنہیں موت کی گرفت سے کیوں چھڑاؤں؟ اے موت، تیرے کانٹے کہاں رہے؟ اے پاتال، تیرا ڈنک کہاں رہا؟ اُسے کام میں لا، کیونکہ مَیں ترس نہیں کھاؤں گا۔ 15 خواہ وہ اپنے بھائیوں کے درمیان

پھلتا پھولتا کیوں نہ ہو تو بھی رب کی طرف سے مشرقی لُو اُس پر چلے گی۔ اور جب ریگستان سے آئے گی تو اسرائیل کے کنوئیں اور چشمے خشک ہو جائیں گے۔ ہر خزانہ، ہر قیمتی چیز لُوٹ کا مال بن جائے گی۔ 16 سامریہ کے باشندوں کو اُن کے قصور کی سزا بُھگتنی پڑے گی، کیونکہ وہ اپنے خدا سے سرکش ہو گئے ہیں۔ دشمن اُنہیں تلوار سے مار کر اُن کے بچوں کو زمین پر پٹخ دے گا اور اُن کی حاملہ عورتوں کے پیٹ چیر ڈالے گا۔''

رب کے پاس واپس آؤ!

14 اے اسرائیل، توبہ کر کے رب اپنے خدا کے پاس واپس آ! کیونکہ تیرا قصور تیرے زوال کا سبب بن گیا ہے۔ 2 اپنے گناہوں کا اقرار کرتے ہوئے رب کے پاس واپس آؤ۔ اُس سے کہو، ''ہمارے تمام گناہوں کو معاف کر کے ہمیں مہربانی سے قبول فرما تاکہ ہم اپنے ہونٹوں سے تیری تعریف کر کے تجھے مناسب قربانی ادا کر سکیں۔ 3 اسور ہمیں نہ بچائے۔ آئندہ نہ ہم گھوڑوں پر سوار ہو جائیں گے، نہ کہیں گے کہ ہمارے ہاتھوں کی چیزیں ہمارا خدا ہیں۔ کیونکہ تُو ہی یتیم پر رحم کرتا ہے۔''

4 تب رب فرمائے گا، ''مَیں اُن کی بےوفائی کے اثرات ختم کر کے اُنہیں شفا دوں گا، ہاں مَیں اُنہیں کھلے دل سے پیار کروں گا، کیونکہ میرا اُن پر غضب ٹھنڈا ہو گیا ہے۔ 5 اسرائیل کے لئے مَیں شبنم کی مانند ہوں گا۔ تب وہ سوسن کی مانند پھول نکالے گا، لبنان کے دیودار کے درخت کی طرح جڑ پکڑے گا، 6 اُس کی کونپلیں پھوٹ نکلیں گی، اور شاخیں بن کر پھیلتی جائیں گی۔ اُس کی شان زیتون کے درخت کی مانند ہو گی، اُس کی خوشبو لبنان کے دیودار کے درخت کی خوشبو کی طرح پھیل جائے گی۔

7 لوگ دوبارہ اُس کے سائے میں جا بسیں گے۔ وہاں وہ اناج کی طرح پھلیں پھولیں گے، انگور کے سے پھول نکالیں گے۔ دوسرے اُن کی یوں تعریف کریں گے جس طرح لبنان کی عمدہ مَے کی۔ 8 تب اسرائیل کہے گا، 'میرا بُتوں سے کیا واسطہ؟' مَیں ہی تیری سن کر تیری دیکھ بھال کروں گا۔ مَیں جونیپر کا سایہ دار درخت ہوں، اور تُو مجھ سے ہی پھل پائے گا۔''

9 کون دانش مند ہے؟ وہ سمجھ لے۔ کون صاحبِ فہم ہے؟ وہ مطلب جان لے۔ کیونکہ رب کی راہیں درست ہیں۔ راست باز اُن پر چلتے رہیں گے، لیکن سرکش اُن پر چلتے وقت ٹھوکر کھا کر گر جائیں گے۔

یوایل

1 ذیل میں رب کا وہ کلام ہے جو یوایل بن فتوایل پر نازل ہوا۔

2 اے بزرگو، سنو! اے ملک کے تمام باشندو، توجہ دو! جو کچھ اِن دنوں میں تمہیں پیش آیا ہے کیا وہ پہلے کبھی تمہیں یا تمہارے باپ دادا کو پیش آیا؟ 3 اپنے بچوں کو اِس کے بارے میں بتاؤ، جو کچھ پیش آیا ہے اُس کی یاد نسل در نسل تازہ رہے۔

4 جو کچھ ٹڈی کے لاروے نے چھوڑ دیا اُسے بالغ ٹڈی کھا گئی، جو بالغ ٹڈی چھوڑ گئی اُسے ٹڈی کا بچہ کھا گیا، اور جو ٹڈی کا بچہ چھوڑ گیا اُسے جوان ٹڈی کھا گئی۔

5 اے نشے میں دُھت لوگو، جاگ اُٹھو اور رو پڑو! اے مَے پینے والو، واویلا کرو! کیونکہ نئی مَے تمہارے منہ سے چھین لی گئی ہے۔ 6 ٹڈیوں کی زبردست اور اَن گنت قوم میرے ملک پر ٹوٹ پڑی ہے۔ اُن کے شیر کے سے دانت اور شیرنی کا سا جبڑا ہے۔ 7 نتیجے میں میرے انگور کی بیلیں تباہ، میرے انجیر کے درخت ضائع ہو گئے ہیں۔ ٹڈیوں نے چھال کو بھی اُتار لیا، اب شاخیں سفید سفید نظر آتی ہیں۔

8 آہ و زاری کرو، ٹاٹ سے ملبّس اُس کنواری کی طرح گریہ کرو جس کا منگیتر انتقال کر گیا ہو۔ 9 رب کے گھر میں غلہ اور مَے کی نذریں بند ہو گئی ہیں۔ امام جو رب کے خادم ہیں ماتم کر رہے ہیں۔ 10 کھیت تباہ ہوئے، زمین جھُلس گئی ہے۔ اناج ختم، انگور ختم، زیتون ختم۔

11 اے کاشت کارو، شرم سار ہو جاؤ! اے انگور کے باغ بانو، آہ و بکا کرو! کیونکہ کھیت کی فصل برباد ہو گئی ہے، گندم اور جَو کی فصل ختم ہی ہے۔ 12 انگور کی بیل سوکھ گئی، انجیر کا درخت مُرجھا گیا ہے۔ انار، کھجور، سیب بلکہ پھل لانے والے تمام درخت پژمُردہ ہو گئے ہیں۔ انسان کی تمام خوشی خاک میں ملائی گئی ہے۔

13 اے امامو، ٹاٹ کا لباس اوڑھ کر ماتم کرو! اے قربان گاہ کے خادمو، واویلا کرو! اے میرے خدا کے خادمو، آؤ، رات کو بھی ٹاٹ اوڑھ کر گزارو! کیونکہ تمہارے خدا کا گھر غلہ اور مَے کی نذروں سے محروم ہو گیا ہے۔ 14 مقدّس روزے کا اعلان کرو۔ لوگوں کو خاص اجتماع کے لئے بُلاؤ۔ بزرگوں اور ملک کے تمام باشندوں کو رب اپنے خدا کے گھر میں جمع کر کے بلند آواز سے رب سے التجا کرو۔

15 اُس دن پر افسوس! کیونکہ رب کا وہ دن قریب

ہی ہے جب قادرِ مطلق ہم پر تباہی نازل کرے گا۔ 16 کیا ایسا نہیں ہوا کہ ہمارے دیکھتے دیکھتے ہم سے خوراک چھین لی گئی، کہ اللہ کے گھر میں خوشی و شادمانی بند ہو گئی ہے؟ 17 ڈھیلوں میں چھپے بیج جھُلس گئے ہیں، اِس لئے خالی گودام خستہ حال اور اناج کو محفوظ رکھنے کے مکان ٹوٹ پھوٹ گئے ہیں۔ اُن کی ضرورت نہیں رہی، کیونکہ غلہ سوکھ گیا ہے۔ 18 ہائے، مویشی کیسی درد ناک آواز نکال رہے ہیں! گائے بَیل پریشانی سے اِدھر اُدھر پھر رہے ہیں، کیونکہ کہیں بھی چراگاہ نہیں ملتی۔ بھیڑ بکریوں کو بھی تکلیف ہے۔

19 اے رب، مَیں تجھے پکارتا ہوں، کیونکہ کھلے میدان کی چراگاہیں نذرِ آتش ہو گئی ہیں، تمام درخت بھسم ہو گئے ہیں۔ 20 جنگلی جانور بھی ہانپتے ہانپتے تیرے انتظار میں ہیں، کیونکہ ندیاں سوکھ گئی ہیں، اور کھلے میدان کی چراگاہیں نذرِ آتش ہو گئی ہیں۔

رب کا عدالتی دن

2 کوہِ صیون پر نرسنگا پھونکو، میرے مقدّس پہاڑ پر جنگ کا نعرہ لگاؤ۔ ملک کے تمام باشندے لرز اُٹھیں، کیونکہ رب کا دن آنے والا ہے بلکہ قریب ہی ہے۔ 2 ظلمت اور تاریکی کا دن، گھنے بادلوں اور گھپ اندھیرے کا دن ہو گا۔ جس طرح پَو پھٹتے ہی روشنی پہاڑوں پر پھیل جاتی ہے اُسی طرح ایک بڑی اور طاقت ور قوم آ رہی ہے، ایسی قوم جیسی نہ ماضی میں کبھی تھی، نہ مستقبل میں کبھی ہو گی۔ 3 اُس کے آگے آگے آتش سب کچھ بھسم کرتی ہے، اُس کے پیچھے پیچھے جھُلسانے والا شعلہ چلتا ہے۔ جہاں بھی وہ پہنچے وہاں ملک ویران و سنسان ہو جاتا ہے، خواہ وہ باغِ عدن کیوں نہ ہوتا۔ اُس سے کچھ نہیں بچتا۔ 4 دیکھنے میں وہ گھوڑے جیسے لگتے ہیں، فوجی گھوڑوں کی طرح سرپٹ دوڑتے ہیں۔ 5 رتھوں کا سا شور مچاتے ہوئے وہ اُچھل اُچھل کر پہاڑ کی چوٹیوں پر سے گزرتے ہیں۔ بھوسے کو بھسم کرنے والی آگ کی چٹخنی آواز سنائی دیتی ہے جب وہ جنگ کے لئے تیار بڑی بڑی فوج کی طرح آگے بڑھتے ہیں۔ 6 اُنہیں دیکھ کر قومیں ڈر کے مارے پیچ و تاب کھانے لگتی ہیں، ہر چہرہ ماند پڑ جاتا ہے۔

7 وہ سورماؤں کی طرح حملہ کرتے، فوجیوں کی طرح دیواروں پر چھلانگ لگاتے ہیں۔ سب صف باندھ کر آگے بڑھتے ہیں، ایک بھی مقررہ راستے سے نہیں ہٹتا۔ 8 وہ ایک دوسرے کو دھکا نہیں دیتے بلکہ ہر ایک سیدھا اپنی راہ پر آگے بڑھتا ہے۔ یوں صف بستہ ہو کر وہ دشمن کی دفاعی صفوں میں سے گزر جاتے ہیں 9 اور شہر پر جھپٹا مار کر فصیل پر چھلانگ لگاتے ہیں، گھروں کی دیواروں پر چڑھ کر چور کی طرح کھڑکیوں میں سے گھُس آتے ہیں۔

10 اُن کے آگے آگے زمین کانپ اُٹھتی، آسمان تھرتھراتا، سورج اور چاند تاریک ہو جاتے اور ستاروں کی چمک دمک جاتی رہتی ہے۔ 11 رب خود اپنی فوج کے آگے آگے گرجتا رہتا ہے۔ اُس کا لشکر نہایت بڑا ہے، اور جو فوجی اُس کے حکم پر چلتے ہیں وہ طاقت ور ہیں۔ کیونکہ رب کا دن عظیم اور نہایت ہول ناک ہے، کون اُسے برداشت کر سکتا ہے؟

توبہ کر کے واپس آؤ

12 رب فرماتا ہے، ”اب بھی تم توبہ کر سکتے ہو۔ پورے دل سے میرے پاس واپس آؤ! روزہ رکھو، آہ و

زاری کرو، ماتم کرو! 13 رنجش کا اظہار کرنے کے لئے اپنے کپڑوں کو مت پھاڑو بلکہ اپنے دل کو۔"

رب اپنے خدا کے پاس واپس آؤ، کیونکہ وہ مہربان اور رحیم ہے۔ وہ تحمل اور شفقت سے بھرپور ہے اور جلد ہی سزا دینے سے پچھتاتا ہے۔ 14 کون جانے، شاید وہ اِس بار بھی پچھتا کر اپنے پیچھے برکت چھوڑ جائے اور تم نئے سرے سے رب اپنے خدا کو غلہ اور مَے کی نذریں پیش کر سکو۔

15 کوہِ صیون پر نرسنگا پھونکو، مقدّس روزے کا اعلان کرو، لوگوں کو خاص اجتماع کے لئے بُلاؤ! 16 لوگوں کو جمع کرو، پھر جماعت کو مخصوص و مقدّس کرو۔ نہ صرف بزرگوں کو بلکہ بچوں کو بھی شیرخواروں سمیت اکٹھا کرو۔ دُولھا اور دُلھن بھی اپنے اپنے عروسی کمروں سے نکل کر آئیں۔ 17 لازم ہے کہ امام جو اللہ کے خادم ہیں رب کے گھر کے برآمدے اور قربان گاہ کے درمیان کھڑے ہو کر آہ و زاری کریں۔ وہ اقرار کریں، "اے رب، اپنی قوم پر ترس کی نگاہ ڈال! اپنی موروثی ملکیت کو لعن طعن کا نشانہ بننے نہ دے۔ ایسا نہ ہو کہ دیگر اقوام اُس کا مذاق اُڑا کر کہیں، 'اُن کا خدا کہاں ہے؟'"

رب اپنی قوم پر رحم کرتا ہے

18 تب رب اپنے ملک کے لئے غیرت کھا کر اپنی قوم پر ترس کھائے گا۔ 19 وہ اپنی قوم سے وعدہ کرے گا، "مَیں تمہیں اِتنا اناج، انگور اور زیتون بھیج دیتا ہوں کہ تم سیر ہو جاؤ گے۔ آئندہ مَیں تمہیں دیگر اقوام کے مذاق کا نشانہ نہیں بناؤں گا۔ 20 مَیں شمال سے آئے ہوئے دشمن کو تم سے دُور کر کے ویران و سنسان ملک میں بھگا دوں گا۔ وہاں اُس کے اگلے دستے مشرقی سمندر میں اور اُس کے پچھلے دستے مغربی سمندر میں ڈوب جائیں گے۔ تب اُن کی گلی سڑی نعشوں کی بدبو چاروں طرف پھیل جائے گی۔" کیونکہ اُس[a] نے عظیم کام کئے ہیں۔

21 اے ملک، مت ڈرنا بلکہ شادیانہ بجا کر خوشی منا! کیونکہ رب نے عظیم کام کئے ہیں۔

22 اے جنگلی جانورو، مت ڈرنا، کیونکہ کھلے میدان کی ہریالی دوبارہ اُگنے لگی ہے۔ درخت نئے سرے سے پھل لا رہے ہیں، انجیر اور انگور کی بڑی فصل پک رہی ہے۔

23 اے صیون کے باشندو، تم بھی شادیانہ بجا کر رب اپنے خدا کی خوشی مناؤ۔ کیونکہ وہ اپنی راستی کے مطابق تم پر مینہ برساتا، پہلے کی طرح خزاں اور بہار کی بارشیں بخش دیتا ہے۔ 24 اناج کی کثرت سے گاہنے کی جگہیں بھر جائیں گی، انگور اور زیتون کی کثرت سے حوض چھلک اُٹھیں گے۔

25 رب فرماتا ہے، "مَیں تمہیں سب کچھ واپس کر دوں گا جو ٹڈیوں کی بڑی فوج نے کھا لیا ہے۔ تمہیں سب کچھ واپس مل جائے گا جو بالغ ٹڈی، ٹڈی کے بچے، جوان ٹڈی اور ٹڈیوں کے لاروؤں نے کھا لیا جب مَیں نے اُنہیں تمہارے خلاف بھیجا تھا۔ 26 تم دوبارہ جی بھر کر کھا سکو گے۔ تب تم رب اپنے خدا کے نام کی ستائش کرو گے جس نے تمہاری خاطر اِتنے بڑے معجزے کئے ہیں۔ آئندہ میری قوم کبھی شرمندہ نہ ہو گی۔ 27 تب تم جان لو گے کہ مَیں اسرائیل کے درمیان موجود ہوں، کہ مَیں، رب تمہارا خدا ہوں اور میرے سوا اَور کوئی نہیں ہے۔ آئندہ میری قوم کبھی بھی شرم سار نہیں ہو گی۔

---

[a] غالباً 'اُس' سے مراد خدا ہے، لیکن دشمن بھی ہو سکتا ہے۔

اللہ اپنے روح کا وعدہ کرتا ہے

28 اِس کے بعد مَیں اپنے روح کو تمام انسانوں پر اُنڈیل دوں گا۔ تمہارے بیٹے بیٹیاں نبوّت کریں گے، تمہارے بزرگ خواب اور تمہارے نوجوان رویائیں دیکھیں گے۔ 29 اُن دنوں میں مَیں اپنے روح کو خادموں اور خادماؤں پر بھی اُنڈیل دوں گا۔ 30 مَیں آسمان پر معجزے دکھاؤں گا اور زمین پر الٰہی نشان ظاہر کروں گا، خون، آگ اور دھوئیں کے بادل۔ 31 سورج تاریک ہو جائے گا، چاند کا رنگ خون سا ہو جائے گا، اور پھر رب کا عظیم اور جلالی دن آئے گا۔ 32 اُس وقت جو بھی رب کا نام لے گا نجات پائے گا۔ کیونکہ کوہِ صیون پر اور یروشلم میں نجات ملے گی، بالکل اُسی طرح جس طرح رب نے فرمایا ہے۔ جن بچے ہوؤں کو رب نے بُلایا ہے اُن ہی میں نجات پائی جائے گی۔

دشمن کی سزا

3 اُن دنوں میں، ہاں اُس وقت جب مَیں یہوداہ اور یروشلم کو بحال کروں گا 2 مَیں تمام دیگر اقوام کو جمع کر کے وادیٔ یہوسفط[a] میں لے جاؤں گا۔ وہاں مَیں اپنی قوم اور موروثی ملکیت کی خاطر اُن سے مقدمہ لڑوں گا۔ کیونکہ اُنہوں نے میری قوم کو دیگر اقوام میں منتشر کر کے میرے ملک کو آپس میں تقسیم کر لیا، 3 قرعہ ڈال کر میری قوم کو آپس میں بانٹ لیا ہے۔ اُنہوں نے اسرائیلی لڑکوں کو کسبیوں کے بدلے میں دے دیا اور اسرائیلی لڑکیوں کو فروخت کیا تاکہ مَے خرید کر پی سکیں۔

4 اے صور، صیدا اور تمام فلستی علاقو، میرا تم سے کیا واسطہ؟ کیا تم مجھ سے انتقام لینا یا مجھے سزا دینا چاہتے ہو؟ جلد ہی مَیں تیزی سے تمہارے ساتھ وہ کچھ کروں گا جو تم نے دوسروں کے ساتھ کیا ہے۔ 5 کیونکہ تم نے میری سونا چاندی اور میرے بیش قیمت خزانے لُوٹ کر اپنے مندروں میں رکھ لئے ہیں۔ 6 یہوداہ اور یروشلم کے باشندوں کو تم نے یونانیوں کے ہاتھ بیچ ڈالا تاکہ وہ اپنے وطن سے دُور رہیں۔

7 لیکن مَیں اُنہیں جگا کر اُن مقاموں سے واپس لاؤں گا جہاں تم نے اُنہیں فروخت کر دیا تھا۔ ساتھ ساتھ مَیں تمہارے ساتھ وہ کچھ کروں گا جو تم نے اُن کے ساتھ کیا تھا۔ 8 رب فرماتا ہے کہ مَیں تمہارے بیٹے بیٹیوں کو یہوداہ کے باشندوں کے ہاتھ بیچ ڈالوں گا، اور وہ اُنہیں دُور دراز قوم سبا کے حوالے کر کے فروخت کریں گے۔

9 بلند آواز سے دیگر اقوام میں اعلان کرو کہ جنگ کی تیاریاں کرو۔ اپنے بہترین فوجیوں کو کھڑا کرو۔ لڑنے کے قابل تمام مرد آ کر حملہ کریں۔ 10 اپنے ہل کی پھالیوں کو کوٹ کوٹ کر تلواریں بنا لو، کانٹ چھانٹ کے اوزاروں کو نیزوں میں تبدیل کرو۔ کمزور آدمی بھی کہے، 'مَیں سورما ہوں!' 11 اے تمام اقوام، چاروں طرف سے آ کر وادی میں جمع ہو جاؤ! جلدی کرو۔"

اے رب، اپنے سورماؤں کو وہاں اُترنے دے!

12 "دیگر اقوام حرکت میں آ کر وادیٔ یہوسفط میں آ جائیں۔ کیونکہ وہاں مَیں تخت پر بیٹھ کر اردگرد کی تمام اقوام کا فیصلہ کروں گا۔ 13 آؤ، درانتی چلاؤ، کیونکہ فصل پک گئی ہے۔ آؤ، انگور کو کچل دو، کیونکہ اُس کا رس نکالنے کا حوض بھرا ہوا ہے، اور تمام برتن رس سے چھلکنے

[a] یہوسفط کا مطلب: 'رب عدالت کرتا ہے۔'

لگے ہیں۔ کیونکہ اُن کی بُرائی بہت ہے۔"

14 فیصلے کی وادی میں ہنگامہ ہی ہنگامہ ہے، کیونکہ فیصلے کی وادی میں رب کا دن قریب آ گیا ہے۔ 15 سورج اور چاند تاریک ہو جائیں گے، ستاروں کی چمک دمک جاتی رہے گی۔ 16 رب کوہِ صیون پر سے دہاڑے گا، یروشلم سے اُس کی گرجتی آواز یوں سنائی دے گی کہ آسمان و زمین لرز اُٹھیں گے۔

اسرائیل کا جلالی مستقبل

لیکن رب اپنی قوم کی پناہ گاہ اور اسرائیلیوں کا قلعہ ہو گا۔ 17 "تب تم جان لو گے کہ مَیں، رب تمہارا خدا ہوں اور اپنے مقدّس پہاڑ صیون پر سکونت کرتا ہوں۔ یروشلم مقدّس ہو گا، اور آئندہ پردیسی اُس میں سے نہیں گزریں گے۔

18 اُس دن ہر چیز کثرت سے دست یاب ہو گی۔ پہاڑوں سے انگور کا رس ٹپکے گا، پہاڑیوں سے دودھ کی ندیاں بہیں گی، اور یہوداہ کے تمام ندی نالے پانی سے بھرے رہیں گے۔ نیز، رب کے گھر میں سے ایک چشمہ پھوٹ نکلے گا اور بہتا ہوا وادیٔ شِطّیم کی آب پاشی کرے گا۔ 19 لیکن مصر تباہ اور ادوم ویران و سنسان ہو جائے گا، کیونکہ اُنہوں نے یہوداہ کے باشندوں پر ظلم و تشدد کیا، اُن کے اپنے ہی ملک میں بے قصور لوگوں کو قتل کیا ہے۔ 20 لیکن یہوداہ ہمیشہ تک آباد رہے گا، یروشلم نسل در نسل قائم رہے گا۔ 21 جو قتل و غارت اُن کے درمیان ہوئی ہے اُس کی سزا مَیں ضرور دوں گا۔"

رب کوہِ صیون پر سکونت کرتا ہے!

عاموس

اسرائیل کے پڑوسیوں کی عدالت

1 ذیل میں عاموس کے پیغامات قلم بند ہیں۔ عاموس تقوع شہر کا گلہ بان تھا۔ زلزلے سے دو سال پہلے اُس نے اسرائیل کے بارے میں رویا میں یہ کچھ دیکھا۔ اُس وقت عُزّیاہ یہوداہ کا اور یُربعام بن یوآس اسرائیل کا بادشاہ تھا۔

2 عاموس بولا، ”رب کوہِ صیون پر سے دہاڑتا ہے، اُس کی گرجتی آواز یروشلم سے سنائی دیتی ہے۔ تب گلہ بانوں کی چراگاہیں سوکھ جاتی ہیں اور کرمل کی چوٹی پر جنگل مُرجھا جاتا ہے۔“

3 رب فرماتا ہے، ”دمشق کے باشندوں نے بار بار گناہ کیا ہے، اِس لئے مَیں اُنہیں سزا دیئے بغیر نہیں چھوڑوں گا۔ کیونکہ اُنہوں نے جِلعاد کو گاہنے کے آہنی اوزار سے خوب کوٹ کر گاہ لیا ہے۔ 4 چنانچہ مَیں حزائیل کے گھرانے پر آگ نازل کروں گا، اور بن ہدد کے محل نذرِ آتش ہو جائیں گے۔ 5 مَیں دمشق کے کُنڈے کو توڑ کر بِقعت آون اور بیت عدن کے حکمرانوں کو موت کے گھاٹ اُتاروں گا۔ اَرام کی قوم جلاوطن ہو کر قیر میں جا بسے گی۔“ یہ رب کا فرمان ہے۔

6 رب فرماتا ہے، ”غزہ کے باشندوں نے بار بار گناہ کیا ہے، اِس لئے مَیں اُنہیں سزا دیئے بغیر نہیں چھوڑوں گا۔ کیونکہ اُنہوں نے پوری آبادیوں کو جلاوطن کر کے ادوم کے حوالے کر دیا ہے۔ 7 چنانچہ مَیں غزہ کی فصیل پر آگ نازل کروں گا، اور اُس کے محل نذرِ آتش ہو جائیں گے۔ 8 اشدود اور اسقلون کے حکمرانوں کو مَیں مار ڈالوں گا، عقرون پر بھی حملہ کروں گا۔ تب بچے کھچے فلستی بھی ہلاک ہو جائیں گے۔“ یہ رب قادرِ مطلق کا فرمان ہے۔

9 رب فرماتا ہے، ”صور کے باشندوں نے بار بار گناہ کیا ہے، اِس لئے مَیں اُنہیں سزا دیئے بغیر نہیں چھوڑوں گا۔ کیونکہ اُنہوں نے برادرانہ عہد کا لحاظ نہ کیا بلکہ پوری آبادیوں کو جلاوطن کر کے ادوم کے حوالے کر دیا۔ 10 چنانچہ مَیں صور کی فصیل پر آگ نازل کروں گا، اور اُس کے محل نذرِ آتش ہو جائیں گے۔“

11 رب فرماتا ہے، ”ادوم کے باشندوں نے بار بار گناہ کیا ہے، اِس لئے مَیں اُنہیں سزا دیئے بغیر نہیں چھوڑوں گا۔ کیونکہ اُنہوں نے اپنے اسرائیلی بھائیوں کو تلوار سے مار مار کر اُن کا تعاقب کیا اور سختی سے اُن پر

رحم کرنے سے انکار کیا۔ اُن کا قہر بھڑکتا رہا، اُن کا طیش کبھی ٹھنڈا نہ ہوا۔ 12 چنانچہ مَیں تیمان پر آگ نازل کروں گا، اور بُصرہ کے محل نذرِ آتش ہو جائیں گے۔"

13 رب فرماتا ہے، "عمون کے باشندوں نے بار بار گناہ کیا ہے، اِس لئے مَیں اُنہیں سزا دیئے بغیر نہیں چھوڑوں گا۔ کیونکہ اپنی سرحدوں کو بڑھانے کے لئے اُنہوں نے جِلعاد کی حاملہ عورتوں کے پیٹ چیر ڈالے۔ 14 چنانچہ مَیں ربّہ کی فصیل کو آگ لگا دوں گا، اور اُس کے محل نذرِ آتش ہو جائیں گے۔ جنگ کے اُس دن ہر طرف فوجیوں کے نعرے بلند ہو جائیں گے، طوفان کے اُس دن اُن پر سخت آندھی ٹوٹ پڑے گی۔ 15 اُن کا بادشاہ اپنے افسروں سمیت قیدی بن کر جلاوطن ہو جائے گا۔" یہ رب کا فرمان ہے۔

2 رب فرماتا ہے، "موآب کے باشندوں نے بار بار گناہ کیا ہے، اِس لئے مَیں اُنہیں سزا دیئے بغیر نہیں چھوڑوں گا۔ کیونکہ اُنہوں نے ادوم کے بادشاہ کی ہڈیوں کو جلا کر راکھ کر دیا ہے۔ 2 چنانچہ مَیں ملکِ موآب پر آگ نازل کروں گا، اور قریوت کے محل نذرِ آتش ہو جائیں گے۔ جنگ کا شور شرابہ مچے گا، فوجیوں کے نعرے بلند ہو جائیں گے، نرسنگا پھونکا جائے گا۔ تب موآب ہلاک ہو جائے گا۔ 3 مَیں اُس کے حکمران کو اُس کے تمام افسروں سمیت ہلاک کر دوں گا۔" یہ رب کا فرمان ہے۔

یہوداہ کی عدالت

4 رب فرماتا ہے، "یہوداہ کے باشندوں نے بار بار گناہ کیا ہے، اِس لئے مَیں اُنہیں سزا دیئے بغیر نہیں چھوڑوں گا۔ کیونکہ اُنہوں نے رب کی شریعت کو رد کر کے اُس کے احکام پر عمل نہیں کیا۔ اُن کے جھوٹے دیوتا اُنہیں غلط راہ پر لے گئے ہیں، وہ دیوتا جن کی پیروی اُن کے باپ دادا بھی کرتے رہے۔ 5 چنانچہ مَیں یہوداہ پر آگ نازل کروں گا، اور یروشلم کے محل نذرِ آتش ہو جائیں گے۔"

اسرائیل کی عدالت

6 رب فرماتا ہے، "اسرائیل کے باشندوں نے بار بار گناہ کیا ہے، اِس لئے مَیں اُنہیں سزا دیئے بغیر نہیں چھوڑوں گا۔ کیونکہ وہ شریف لوگوں کو پیسے کے لئے بیچتے اور ضرورت مندوں کو فروخت کرتے ہیں تاکہ ایک جوڑی جوتے مل جائے۔ 7 وہ غریبوں کے سر کو زمین پر کچل دیتے، مصیبت زدوں کو انصاف ملنے سے روکتے ہیں۔ باپ اور بیٹا دونوں ایک ہی کسبی کے پاس جا کر میرے نام کی بےحرمتی کرتے ہیں۔ 8 جب کبھی کسی قربان گاہ کے پاس پوجا کرنے جاتے ہیں تو ایسے کپڑوں پر آرام کرتے ہیں جو قرض داروں نے ضمانت کے طور پر دیئے تھے۔ جب کبھی اپنے دیوتا کے مندر میں جاتے تو ایسے پیسوں سے مَے خرید کر پیتے ہیں جو جرمانہ کے طور پر ضرورت مندوں سے مل گئے تھے۔

9 یہ کیسی بات ہے؟ مَیں ہی نے اموریوں کو اُن کے آگے آگے نیست کر دیا تھا، حالانکہ وہ دیودار کے درختوں جیسے لمبے اور بلوط کے درختوں جیسے طاقت ور تھے۔ مَیں ہی نے اموریوں کو جڑوں اور پھل سمیت مٹا دیا تھا۔ 10 اِس سے پہلے مَیں ہی تمہیں مصر سے نکال لایا، مَیں ہی نے چالیس سال تک ریگستان میں تمہاری راہنمائی کرتے کرتے تمہیں اموریوں کے ملک تک

پہنچایا تاکہ اُس پر قبضہ کرو۔ 11 مَیں ہی نے تمہارے بیٹوں میں سے نبی برپا کئے، اور مَیں ہی نے تمہارے نوجوانوں میں سے کچھ چن لئے تاکہ اپنی خدمت کے لئے مخصوص کروں۔“ رب فرماتا ہے، ”اے اسرائیلیو، کیا ایسا نہیں تھا؟ 12 لیکن تم نے میرے لئے مخصوص آدمیوں کو مَے پلائی اور نبیوں کو حکم دیا کہ نبوّت مت کرو۔

13 اب مَیں ہونے دوں گا کہ تم اناج سے خوب لدی ہوئی بَیل گاڑی کی طرح جھولنے لگو گے۔ 14 نہ تیز رَو شخص بھاگ کر بچے گا، نہ طاقت ور آدمی کچھ کر پائے گا۔ نہ سورما اپنی جان بچائے گا، 15 نہ تیر چلانے والا قائم رہے گا۔ کوئی نہیں بچے گا، خواہ پیدل دوڑنے والا ہو یا گھوڑے پر سوار۔ 16 اُس دن سب سے بہادر سورما بھی ہتھیار ڈال کر ننگی حالت میں بھاگ جائے گا۔“ یہ رب کا فرمان ہے۔

3 اے اسرائیلیو، وہ کلام سنو جو رب تمہارے خلاف فرماتا ہے، اُس پوری قوم کے خلاف جسے مَیں مصر سے نکال لایا تھا۔ 2 ”دنیا کی تمام قوموں میں سے مَیں نے صرف تم ہی کو جان لیا، اِس لئے مَیں تم ہی کو تمہارے تمام گناہوں کی سزا دوں گا۔“

نبی کی ذمہ داری

3 کیا دو افراد مل کر سفر کر سکتے ہیں اگر وہ متفق نہ ہوں؟ 4 کیا شیر ببر دہاڑتا ہے اگر اُسے شکار نہ ملا ہو؟ کیا جوان شیر اپنی ماند میں گرجتا ہے اگر اُس نے کچھ پکڑا نہ ہو؟ 5 کیا پرندہ پھندے میں پھنس جاتا ہے اگر پھندے کو لگایا نہ گیا ہو؟ یا پھندا کچھ پھنسا سکتا ہے اگر شکار نہ ہو؟ 6 جب شہر میں نرسنگا پھونکا جاتا ہے تاکہ لوگوں کو کسی خطرے سے آگاہ کرے تو کیا وہ نہیں گھبراتے؟ جب آفت شہر پر آتی ہے تو کیا رب کی طرف سے نہیں ہوتی؟

7 یقیناً جو بھی منصوبہ رب قادرِ مطلق باندھے اُس پر عمل کرنے سے پہلے وہ اُسے اپنے خادموں یعنی نبیوں پر ظاہر کرتا ہے۔

8 شیر ببر دہاڑ اُٹھا ہے تو کون ہے جو ڈر نہ جائے؟ رب قادرِ مطلق بول اُٹھا ہے تو کون ہے جو نبوّت نہ کرے؟

سامریہ کو رِہائی نہیں ملے گی

9 اشدود اور مصر کے محلوں کو اطلاع دو، ”سامریہ کے پہاڑوں پر جمع ہو کر اُس پر نظر ڈالو جو کچھ شہر میں ہو رہا ہے۔ کتنی بڑی ہل چل مچ گئی ہے، کتنا ظلم ہو رہا ہے۔“ 10 رب فرماتا ہے، ”یہ لوگ صحیح کام کرنا جانتے ہی نہیں بلکہ ظالم اور تباہ کن طریقوں سے اپنے محلوں میں خزانے جمع کرتے ہیں۔“

11 چنانچہ رب قادرِ مطلق فرماتا ہے، ”دشمن ملک کو گھیر کر تیری قلعہ بندیوں کو ڈھا دے گا اور تیرے محلوں کو لُوٹ لے گا۔“ 12 رب فرماتا ہے، ”اگر چرواہا اپنی بھیڑ کو شیر ببر کے منہ سے نکالنے کی کوشش کرے تو شاید دو پنڈلیاں یا کان کا ٹکڑا بچ جائے۔ سامریہ کے اسرائیلی بھی اِسی طرح ہی بچ جائیں گے، خواہ وہ اِس وقت اپنے شاندار صوفوں اور خوب صورت گدیوں پر آرام کیوں نہ کریں۔“

13 رب قادرِ مطلق جو آسمانی لشکروں کا خدا ہے فرماتا ہے، ”سنو، یعقوب کے گھرانے کے خلاف گواہی دو! 14 جس دن مَیں اسرائیل کو اُس کے گناہوں کی سزا

دوں گا اُس دن مَیں بیت ایل کی قربان گاہوں کو مسمار کروں گا۔ تب قربان گاہ کے کونوں پر لگے سینگ ٹوٹ کر زمین پر گر جائیں گے۔ 15 مَیں سردیوں اور گرمیوں کے موسم کے لئے تعمیر کئے گئے گھروں کو ڈھا دوں گا۔ ہاتھی دانت سے آراستہ عمارتیں خاک میں ملائی جائیں گی، اور جہاں اِس وقت متعدد مکان نظر آتے ہیں وہاں کچھ نہیں رہے گا۔" یہ رب کا فرمان ہے۔

سامریہ کی ظالم عورتیں

4 اے کوہِ سامریہ کی موٹی تازی گائیو،[a] سنو میری بات! تم غریبوں پر ظلم کرتی اور ضرورت مندوں کو کچل دیتی، تم اپنے شوہروں کو کہتی ہو، "جا کر مَے لے آؤ، ہم اَور پینا چاہتی ہیں۔" 2 رب نے اپنی قدوسیت کی قسم کھا کر فرمایا ہے، "وہ دن آنے والا ہے جب دشمن تمہیں کانٹوں کے ذریعے گھسیٹ کر اپنے ساتھ لے جائے گا۔ جو بچے گا اُسے مچھلی کے کانٹے سے پکڑا جائے گا۔ 3 ہر ایک کو فصیل کے رخنوں میں سے سیدھا نکلنا پڑے گا، ہر ایک کو حرمون پہاڑ کی طرف بھگا دیا جائے گا۔" یہ رب کا فرمان ہے۔

اسرائیل کو سمجھایا نہیں جا سکتا

4 "چلو، بیت ایل جا کر گناہ کرو، جِلجال جا کر اپنے گناہوں میں اضافہ کرو! صبح کے وقت اپنی قربانیوں کو چڑھاؤ، تیسرے دن آمدنی کا دسواں حصہ پیش کرو۔ 5 خمیری روٹی جلا کر اپنی شکر گزاری کا اظہار کرو، بلند آواز سے اُن قربانیوں کا اعلان کرو جو تم اپنی خوشی سے ادا کر رہے ہو۔ کیونکہ ایسی حرکتیں تم اسرائیلیوں کو بہت پسند ہیں۔" یہ رب قادرِ مطلق کا فرمان ہے۔

6 رب فرماتا ہے، "مَیں نے کال پڑنے دیا۔ ہر شہر اور آبادی میں روٹی ختم ہوئی۔ تو بھی تم میرے پاس واپس نہیں آئے! 7 ابھی فصل کے پکنے تک تین ماہ باقی تھے کہ مَیں نے تمہارے ملک میں بارشوں کو روک دیا۔ مَیں نے ہونے دیا کہ ایک شہر میں بارش ہوئی جبکہ ساتھ والا شہر اُس سے محروم رہا، ایک کھیت بارش سے سیراب ہوا جبکہ دوسرا جھُلس گیا۔ 8 جس شہر میں تھوڑا بہت پانی باقی تھا وہاں دیگر کئی شہروں کے باشندے لڑکھڑاتے ہوئے پہنچے، لیکن اُن کے لئے کافی نہیں تھا۔ تو بھی تم میرے پاس واپس نہ آئے!" یہ رب کا فرمان ہے۔

9 رب فرماتا ہے، "مَیں نے تمہاری فصلوں کو پت روگ اور پھپھوندی سے تباہ کر دیا۔ جو بھی تمہارے متعدد انگور، انجیر، زیتون اور باقی پھل کے باغوں میں اُگتا تھا اُسے ٹڈیاں کھا گئیں۔ تو بھی تم میرے پاس واپس نہ آئے!"

10 رب فرماتا ہے، "مَیں نے تمہارے درمیان ایسی مہلک بیماری پھیلا دی جیسی قدیم زمانے میں مصر میں پھیل گئی تھی۔ تمہارے نوجوانوں کو مَیں نے تلوار سے مار ڈالا، تمہارے گھوڑے تم سے چھین لئے گئے۔ تمہاری لشکر گاہوں میں لاشوں کا تعفن اِتنا پھیل گیا کہ تم بہت تنگ ہوئے۔ تو بھی تم میرے پاس واپس نہ آئے۔"

11 رب فرماتا ہے، "مَیں نے تمہارے درمیان ایسی

---

[a] لفظی ترجمہ: 'بسن کی گائیو۔' بسن ایک پہاڑی علاقہ تھا جس کے مویشی مشہور تھے۔

تباہی مچائی جیسی اُس دن ہوئی جب مَیں نے سدوم اور عمورہ کو تباہ کیا۔

تمہاری حالت بالکل اُس لکڑی کی مانند تھی جو آگ سے نکال کر بچائی تو گئی لیکن پھر بھی کافی جھُلس گئی تھی۔ تو بھی تم واپس نہ آئے۔ 12 چنانچہ اے اسرائیل، اب مَیں آئندہ بھی تیرے ساتھ ایسا ہی کروں گا۔ اور چونکہ مَیں تیرے ساتھ ایسا کروں گا، اِس لئے اپنے خدا سے ملنے کے لئے تیار ہو جا، اے اسرائیل!"

13 کیونکہ اللہ ہی پہاڑوں کو تشکیل دیتا، ہَوا کو خلق کرتا اور اپنے خیالات کو انسان پر ظاہر کرتا ہے۔ وہی تڑکا اور اندھیرا پیدا کرتا اور وہی زمین کی بلندیوں پر چلتا ہے۔ اُس کا نام 'رب، لشکروں کا خدا' ہے۔

میرے پاس لوٹ آؤ!

5 اے اسرائیلی قوم، میری بات سنو، تمہارے بارے میں میرے نوحہ پر دھیان دو!

2 "کنواری اسرائیل گر گئی ہے اور آئندہ کبھی نہیں اُٹھے گی۔ اُسے اُس کی اپنی زمین پر پٹخ دیا گیا ہے، اور کوئی اُسے دوبارہ کھڑا نہیں کرے گا۔"

3 رب قادرِ مطلق فرماتا ہے، "اسرائیل کے جس شہر سے 1,000 مرد لڑنے کے لئے نکلیں گے اُس کے صرف 100 افراد واپس آئیں گے۔ اور جس شہر سے 100 نکلیں گے، اُس کے صرف 10 مرد واپس آئیں گے۔" 4 کیونکہ رب اسرائیلی قوم سے فرماتا ہے، "مجھے تلاش کرو تو تم جیتے رہو گے۔ 5 نہ بیت ایل کے طالب ہو، نہ جِلجال کے پاس جاؤ، اور نہ بیرسبع کے لئے روانہ ہو جاؤ! کیونکہ جِلجال کے باشندے یقیناً جلاوطن ہو جائیں گے، اور بیت ایل نیست و نابود ہو جائے گا۔"

6 رب کو تلاش کرو تو تم جیتے رہو گے۔ ورنہ وہ آگ کی طرح یوسف کے گھرانے میں سے گزر کر بیت ایل کو بھسم کرے گا، اور اُسے کوئی نہیں بجھا سکے گا۔

ہر طرف ناانصافی

7 اُن پر افسوس جو انصاف کو اُلٹ کر زہر میں بدل دیتے، جو راستی کو زمین پر پٹخ دیتے ہیں!

8 اللہ سات سہیلیوں کے جھمکے اور جوزے کا خالق ہے۔ اندھیرے کو وہ صبح کی روشنی میں اور دن کو رات میں بدل دیتا ہے۔ جو سمندر کے پانی کو بُلا کر رُوئے زمین پر اُنڈیل دیتا ہے اُس کا نام رب ہے! 9 اچانک ہی وہ زور آوروں پر آفت لاتا ہے، اور اُس کے کہنے پر قلعہ بند شہر تباہ ہو جاتا ہے۔

10 تم اُس سے نفرت کرتے ہو جو عدالت میں انصاف کرے، تمہیں اُس سے گھن آتی ہے جو سچ بولے۔ 11 تم غریبوں کو کچل کر اُن کے اناج پر حد سے زیادہ ٹیکس لگاتے ہو۔ اِس لئے گو تم نے تراشے ہوئے پتھروں سے شاندار گھر بنائے ہیں تو بھی اُن میں نہیں رہو گے، گو تم نے انگور کے پھلتے پھولتے باغ لگائے ہیں تو بھی اُن کی مَے سے محظوظ نہیں ہو گے۔ 12 مَیں تو تمہارے متعدد جرائم اور سنگین گناہوں سے خوب واقف ہوں۔ تم راست بازوں پر ظلم کرتے اور رشوت لے کر غریبوں کو عدالت میں انصاف سے محروم رکھتے ہو۔ 13 اِس لئے سمجھ دار شخص اِس وقت خاموش رہتا ہے، وقت اِتنا ہی بُرا ہے۔

14 بُرائی کو تلاش نہ کرو بلکہ اچھائی کو، تب ہی جیتے رہو گے۔ تب ہی تمہارا دعویٰ درست ہو گا کہ رب جو لشکروں کا خدا ہے ہمارے ساتھ ہے۔ 15 بُرائی سے

نفرت کرو اور جو کچھ اچھا ہے اُسے پیار کرو۔ عدالتوں میں انصاف قائم رکھو، شاید رب جو لشکروں کا خدا ہے یوسف کے بچے کھچے حصے پر رحم کرے۔

16 چنانچہ رب جو لشکروں کا خدا اور ہمارا آقا ہے فرماتا ہے، ”تمام چوکوں میں آہ و بکا ہو گی، تمام گلیوں میں لوگ 'ہائے، ہائے' کریں گے۔ کھیتی باڑی کرنے والوں کو بھی بُلایا جائے گا تاکہ پیشہ ورانہ طور پر سوگ منانے والوں کے ساتھ گریہ و زاری کریں۔ 17 انگور کے تمام باغوں میں واویلا مچے گا، کیونکہ مَیں خود تمہارے درمیان سے گزروں گا۔“ یہ رب کا فرمان ہے۔

رب کا دن ہول ناک ہے

18 اُن پر افسوس جو کہتے ہیں، ”کاش رب کا دن آ جائے!“ تمہارے لئے رب کے دن کا کیا فائدہ ہو گا؟ وہ تو تمہارے لئے روشنی کا نہیں بلکہ تاریکی کا باعث ہو گا۔ 19 تب تم اُس آدمی کی مانند ہو گے جو شیر ببر سے بھاگ کر ریچھ سے ٹکرا جاتا ہے۔ جب گھر میں پناہ لے کر ہاتھ سے دیوار کا سہارا لیتا ہے تو سانپ اُسے ڈس لیتا ہے۔

20 ہاں، رب کا دن تمہارے لئے روشنی کا نہیں بلکہ تاریکی کا باعث ہو گا۔ ایسا اندھیرا ہو گا کہ اُمید کی کرن تک نظر نہیں آئے گی۔

21 رب فرماتا ہے، ”مجھے تمہارے مذہبی تہواروں سے نفرت ہے، مَیں اُنہیں حقیر جانتا ہوں۔ تمہارے اجتماعوں سے مجھے گھن آتی ہے۔ 22 جو بھسم ہونے والی اور غلہ کی قربانیاں تم مجھے پیش کرتے ہو اُنہیں مَیں پسند نہیں کرتا، جو موٹے تازے بَیل تم مجھے سلامتی کی قربانی کے طور پر چڑھاتے ہو اُن پر مَیں نظر بھی نہیں ڈالنا چاہتا۔ 23 دفع کرو اپنے گیتوں کا شور! مَیں تمہارے ستاروں کی موسیقی سننا نہیں چاہتا۔ 24 اِن چیزوں کی بجائے انصاف کا چشمہ پھوٹ نکلے اور راستی کی کبھی بند نہ ہونے والی نہر بہہ نکلے۔

25 اے اسرائیل کے گھرانے، جب تم ریگستان میں گھومتے پھرتے تھے تو کیا تم نے اُن 40 سالوں کے دوران کبھی مجھے ذبح اور غلہ کی قربانیاں پیش کیں؟ 26 نہیں، اُس وقت بھی تم اپنے بادشاہ سکوت دیوتا اور اپنے ستارے کیوان دیوتا کو اُٹھائے پھرتے تھے، گو تم نے اپنے ہاتھوں سے یہ بُت اپنے لئے بنا لئے تھے۔ 27 اِس لئے رب جس کا نام لشکروں کا خدا ہے فرماتا ہے کہ مَیں تمہیں جلاوطن کر کے دمشق کے پار بسا دوں گا۔“

راہنماؤں کی خود اعتمادی اور عیاشی

6 کوہِ صیون کے بےپروا باشندوں پر افسوس! کوہِ سامریہ کے باشندوں پر افسوس جو اپنے آپ کو محفوظ سمجھتے ہیں۔ ہاں، سب سے اعلیٰ قوم کے اُن شرفا پر افسوس جن کے پاس اسرائیلی قوم مدد کے لئے آتی ہے۔ 2 کلنہ شہر کے پاس جا کر اُس پر غور کرو، وہاں سے عظیم شہر حمات کے پاس پہنچو، پھر فلستی ملک کے شہر جات کے پاس اُترو۔ کیا تم اِن ممالک سے بہتر ہو؟ کیا تمہارا علاقہ اِن کی نسبت بڑا ہے؟

3 تم اپنے آپ کو آفت کے دن سے دُور سمجھ کر اپنی ظالم حکومت دوسروں پر جتاتے ہو۔ 4 تم ہاتھی دانت سے آراستہ پلنگوں پر سوتے اور اپنے شاندار صوفوں پر پاؤں پھیلاتے ہو۔ کھانے کے لئے تم اپنے ریوڑوں سے اچھے اچھے بھیڑ کے بچے اور موٹے تازے

بچھڑے چن لیتے ہو۔ 5 تم اپنے ستاروں کو بجا بجا کر داؤد کی طرح مختلف قسم کے گیت تیار کرتے ہو۔ 6 مَے کو تم بڑے بڑے پیالوں سے پی لیتے، بہترین قسم کے تیل اپنے جسم پر ملتے ہو۔ افسوس، تم پروا ہی نہیں کرتے کہ یوسف کا گھرانا تباہ ہونے والا ہے۔

7 اِس لئے تم اُن لوگوں میں سے ہو گے جو پہلے قیدی بن کر جلاوطن ہو جائیں گے۔ تب تمہاری رنگ رلیاں بند ہو جائیں گی، تمہاری آوارہ گرد اور کاہل زندگی ختم ہو جائے گی۔

8 رب جو لشکروں کا خدا ہے فرماتا ہے، ''مجھے یعقوب کا غرور دیکھ کر گھن آتی ہے، اُس کے محلوں سے مَیں متنفر ہوں۔ مَیں شہر اور جو کچھ اُس میں ہے دشمن کے حوالے کر دوں گا۔ میرے نام کی قسم، یہ میرا، رب قادرِ مطلق کا فرمان ہے۔'' 9 اُس وقت اگر ایک گھر میں دس آدمی رہ جائیں تو وہ بھی مر جائیں گے۔ 10 پھر جب کوئی رشتے دار آئے تاکہ لاشوں کو اُٹھا کر دفنانے جائے اور دیکھے کہ گھر کے کسی کونے میں ابھی کوئی چھپ کر بچ گیا ہے تو وہ اُس سے پوچھے گا، ''کیا آپ کے علاوہ کوئی اَور بھی بچا ہے؟'' تو وہ جواب دے گا، ''نہیں، ایک بھی نہیں۔'' تب رشتے دار کہے گا، ''چپ! رب کے نام کا ذکر مت کرنا، ایسا نہ ہو کہ وہ تجھے بھی موت کے گھاٹ اُتارے۔''[a]

11 کیونکہ رب نے حکم دیا ہے کہ شاندار گھروں کو ٹکڑے ٹکڑے اور چھوٹے گھروں کو ریزہ ریزہ کیا جائے۔

12 کیا گھوڑے چٹانوں پر سرپٹ دوڑتے ہیں؟ کیا انسان بَیل لے کر اُن پر ہل چلاتا ہے؟ لیکن تم اِتنی ہی غیرفطری حرکتیں کرتے ہو۔ کیونکہ تم انصاف کو زہر میں اور راستی کا میٹھا پھل کڑواہٹ میں بدل دیتے ہو۔ 13 تم لو دبار کی فتح پر شادیانہ بجا بجا کر فخر کرتے ہو، ''ہم نے اپنی ہی طاقت سے قرنیم پر قبضہ کر لیا!'' 14 چنانچہ رب جو لشکروں کا خدا ہے فرماتا ہے، ''اے اسرائیلی قوم، مَیں تیرے خلاف ایک قوم کو تحریک دوں گا جو تجھے شمال کے شہر لبو حمات سے لے کر جنوب کی وادیِ عرابہ تک اذیت پہنچائے گی۔''

ٹڈیوں کی رویا

7 رب قادرِ مطلق نے مجھے رویا دکھائی۔ مَیں نے دیکھا کہ اللہ ٹڈیوں کے غول پیدا کر رہا ہے۔ اُس وقت پہلی گھاس کی کٹائی ہو چکی تھی، وہ گھاس جو بادشاہ کے لئے مقرر تھی۔ اب گھاس دوبارہ اُگنے لگی تھی۔ 2 تب ٹڈیاں ملک کی پوری ہریالی پر ٹوٹ پڑیں اور سب کچھ کھا گئیں۔ مَیں چلّا اُٹھا، ''اے رب قادرِ مطلق، مہربانی کر کے معاف کر، ورنہ یعقوب کس طرح قائم رہے گا؟ وہ پہلے سے اِتنی چھوٹی قوم ہے۔'' 3 تب رب پچھتایا اور فرمایا، ''جو کچھ تُو نے دیکھا وہ پیش نہیں آئے گا۔''

آگ کی رویا

4 پھر رب قادرِ مطلق نے مجھے ایک اَور رویا دکھائی۔

[a] 'ایسا نہ ہو کہ وہ۔۔۔ گھاٹ اُتارے' اضافہ ہے تاکہ مطلب صاف ہو۔

مَیں نے دیکھا کہ رب قادرِ مطلق آگ کی بارش بُلا رہا ہے تاکہ ملک پر برسے۔ آگ نے سمندر کی گہرائیوں کو خشک کر دیا، پھر ملک میں پھیلنے لگی۔ 5 تب مَیں چلّا اُٹھا، ”اے رب قادرِ مطلق، مہربانی کر کے اِس سے باز آ، ورنہ یعقوب کس طرح قائم رہے گا؟ وہ پہلے سے اِتنی چھوٹی قوم ہے۔“ 6 تب رب دوبارہ پچھتایا اور فرمایا، ”یہ بھی پیش نہیں آئے گا۔“

ساہول کی رویا

7 اِس کے بعد رب نے مجھے ایک تیسری رویا دکھائی۔ مَیں نے دیکھا کہ قادرِ مطلق ایک ایسی دیوار پر کھڑا ہے جو ساہول سے ناپ ناپ کر تعمیر کی گئی ہے۔ اُس کے ہاتھ میں ساہول تھا۔ 8 رب نے مجھ سے پوچھا، ”اے عاموس، تجھے کیا نظر آتا ہے؟“ مَیں نے جواب دیا، ”ساہول۔“ تب رب نے فرمایا، ”مَیں اپنی قوم اسرائیل کے درمیان ساہول لگانے والا ہوں۔ آئندہ مَیں اُن کے گناہوں کو نظرانداز نہیں کروں گا بلکہ ناپ ناپ کر اُن کو سزا دوں گا۔ 9 اُن بلندیوں کی قربان گاہیں تباہ ہو جائیں گی جہاں اسحاق کی اولاد اپنی قربانیاں پیش کرتی ہے۔ اسرائیل کے مقدِس خاک میں ملائے جائیں گے، اور مَیں اپنی تلوار کو پکڑ کر یُربعام کے خاندان پر ٹوٹ پڑوں گا۔“

عاموس کو اسرائیل سے نکلنے کا حکم دیا جاتا ہے

10 یہ سن کر بیت ایل کے امام اَمَصیاہ نے اسرائیل کے بادشاہ یُربعام کو اطلاع دی، ”عاموس اسرائیل کے درمیان ہی آپ کے خلاف سازشیں کر رہا ہے! ملک اُس کے پیغام برداشت نہیں کر سکتا، 11 کیونکہ وہ کہتا ہے، ’یُربعام تلوار کی زد میں آ کر مر جائے گا، اور اسرائیلی قوم یقیناً قیدی بن کر جلاوطن ہو جائے گی‘۔“

12 اَمَصیاہ نے عاموس سے کہا، ”اے رویا دیکھنے والے، یہاں سے نکل جا! ملکِ یہوداہ میں بھاگ کر وہیں روزی کما، وہیں نبوّت کر۔ 13 آئندہ بیت ایل میں نبوّت مت کرنا، کیونکہ یہ بادشاہ کا مقدِس اور بادشاہی کی مرکزی عبادت گاہ ہے۔“

14 عاموس نے جواب دیا، ”پیشے کے لحاظ سے نہ مَیں نبی ہوں، نہ کسی نبی کا شاگرد بلکہ گلہ بان اور انجیرتوت کا باغ بان۔ 15 تو بھی رب نے مجھے بھیڑ بکریوں کی گلہ بانی کرنے سے ہٹا کر حکم دیا کہ میری قوم اسرائیل کے پاس جا اور نبوّت کر کے اُسے میرا کلام پیش کر۔ 16 اب رب کا کلام سن! تُو کہتا ہے، ’اسرائیل کے خلاف نبوّت مت کرنا، اسحاق کی قوم کے خلاف بات مت کرنا۔‘ 17 جواب میں رب فرماتا ہے، ’تیری بیوی شہر میں کسبی بنے گی، تیرے بیٹے بیٹیاں سب تلوار سے قتل ہو جائیں گے، تیری زمین ناپ کر دوسروں میں تقسیم کی جائے گی، اور تُو خود ایک ناپاک ملک میں وفات پائے گا۔ یقیناً اسرائیلی قوم قیدی بن کر جلاوطن ہو جائے گی‘۔“

پکے پھل سے بھری ٹوکری

8 ایک بار پھر رب قادرِ مطلق نے مجھے رویا دکھائی۔ مَیں نے پکے ہوئے پھل سے بھری ہوئی ٹوکری دیکھی۔ 2 رب نے پوچھا، ”اے عاموس، تجھے کیا نظر آتا ہے؟“ مَیں نے جواب دیا، ”پکے ہوئے پھل سے بھری ہوئی ٹوکری۔“ تب رب نے مجھ سے فرمایا، ”میری قوم کا انجام پک گیا ہے۔ اب

سے مَیں اُنہیں سزا دیئے بغیر نہیں چھوڑوں گا۔ 3 رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ اُس دن محل میں گیت سنائی نہیں دیں گے بلکہ آہ و زاری۔ چاروں طرف نعشیں نظر آئیں گی، کیونکہ دشمن اُنہیں ہر جگہ پھینکے گا۔ خاموش!"

عوام کا استحصال

4 اے غریبوں کو کچلنے والو، اے ضرورت مندوں کو تباہ کرنے والو، سنو! 6-5 تم کہتے ہو، "نئے چاند کی عید کب گزر جائے گی، سبت کا دن کب ختم ہے تاکہ ہم اناج کے گودام کھول کر غلہ بیچ سکیں؟ تب ہم پیمائش کے برتن چھوٹے اور ترازو کے باٹ ہلکے بنائیں گے، ساتھ ساتھ سودے کا بھاؤ بڑھائیں گے۔ ہم فروخت کرتے وقت اناج کے ساتھ اُس کا بھوسا بھی ملائیں گے۔" اپنے ناجائز طریقوں سے تم تھوڑے پیسوں میں بلکہ ایک جوڑی جوتوں کے عوض غریبوں کو خریدتے ہو۔

7 رب نے یعقوب کے فخر کی قسم کھا کر وعدہ کیا ہے، "جو کچھ اُن سے سرزد ہوا ہے اُسے مَیں کبھی نہیں بھولوں گا۔ 8 اُن ہی کی وجہ سے زمین لرز اُٹھے گی اور اُس کے تمام باشندے ماتم کریں گے۔ جس طرح مصر میں دریائے نیل برسات کے موسم میں سیلابی صورت اختیار کر لیتا ہے اُسی طرح پوری زمین اُٹھے گی۔ وہ نیل کی طرح جوش میں آئے گی، پھر دوبارہ اُتر جائے گی۔"

9 رب قادرِ مطلق فرماتا ہے، "اُس دن مَیں ہونے دوں گا کہ سورج دوپہر کے وقت غروب ہو جائے۔ دن عروج پر ہی ہو گا تو زمین پر اندھیرا چھا جائے گا۔ 10 مَیں تمہارے تہواروں کو ماتم میں اور تمہارے گیتوں کو آہ و بکا میں بدل دوں گا۔ مَیں سب کو ٹاٹ کے ماتمی لباس پہنا کر ہر ایک کا سر مُنڈواؤں گا۔ لوگ یوں ماتم کریں گے جیسا اُن کا واحد بیٹا کوچ کر گیا ہو۔ انجام کا وہ دن کتنا تلخ ہو گا۔"

اللہ آئندہ جواب نہیں دے گا

11 قادرِ مطلق فرماتا ہے، "ایسے دن آنے والے ہیں جب مَیں ملک میں کال بھیجوں گا۔ لیکن لوگ نہ روٹی اور نہ پانی سے بلکہ اللہ کا کلام سننے سے محروم رہیں گے۔ 12 لوگ لڑکھڑاتے ہوئے ایک سمندر سے دوسرے تک اور شمال سے مشرق تک پھریں گے تاکہ رب کا کلام مل جائے، لیکن بے سود۔

13 اُس دن خوب صورت کنواریاں اور جوان مرد پیاس کے مارے بےہوش ہو جائیں گے۔ 14 جو اِس وقت سامریہ کے مکروہ بُت کی قسم کھاتے اور کہتے ہیں، 'اے دان، تیرے دیوتا کی حیات کی قسم' یا 'اے بیرسبع، تیرے دیوتا کی قسم!' وہ اُس وقت گر جائیں گے اور دوبارہ کبھی نہیں اُٹھیں گے۔"

آخری رویا: اسرائیل کی تباہی

9 مَیں نے رب کو قربان گاہ کے پاس کھڑا دیکھا۔ اُس نے فرمایا، "مقدِس کے ستونوں کے بالائی حصوں کو اِتنے زور سے مار کہ دہلیزیں لرز اُٹھیں اور اُن کے ٹکڑے حاضرین کے سروں پر گر جائیں۔ اُن میں سے جتنے زندہ رہیں اُنہیں مَیں تلوار سے مار ڈالوں گا۔ ایک بھی بھاگ جانے میں کامیاب نہیں ہو گا، ایک بھی نہیں بچے گا۔ 2 خواہ وہ زمین میں کھود کھود کر پاتال تک کیوں نہ پہنچیں تو بھی میرا ہاتھ اُنہیں پکڑ کر وہاں سے واپس لائے گا۔ اور خواہ وہ آسمان تک کیوں نہ چڑھ جائیں تو بھی مَیں اُنہیں وہاں سے اُتاروں گا۔ 3 خواہ وہ کرمل

کی چوٹی پر کیوں نہ چھپ جائیں تو بھی مَیں اُن کا کھوج لگا کر اُنہیں چھین لوں گا۔ گو وہ سمندر کی تہہ تک اُتر کر مجھ سے پوشیدہ ہونے کی کوشش کیوں نہ کریں تو بھی بے فائدہ ہو گا، کیونکہ مَیں سمندری سانپ کو اُنہیں ڈسنے کا حکم دوں گا۔ [4] اگر اُن کے دشمن اُنہیں بھگا کر جلاوطن کریں تو مَیں تلوار کو اُنہیں قتل کرنے کا حکم دوں گا۔ مَیں دھیان سے اُن کو تکتا رہوں گا، لیکن برکت دینے کے لئے نہیں بلکہ نقصان پہنچانے کے لئے۔"

[5] قادرِ مطلق رب الافواج ہے۔ جب وہ زمین کو چھو دیتا ہے تو وہ لرز اُٹھتی اور اُس کے تمام باشندے ماتم کرنے لگتے ہیں۔ تب جس طرح مصر میں دریائے نیل برسات کے موسم میں سیلاب کی صورت اختیار کر لیتا ہے اُسی طرح پوری زمین اُٹھتی، پھر دوبارہ اُتر جاتی ہے۔ [6] وہ آسمان پر اپنا بالاخانہ تعمیر کرتا اور زمین پر اپنے تہہ خانے کی بنیاد ڈالتا ہے۔ وہ سمندر کا پانی بُلا کر رُوئے زمین پر اُنڈیل دیتا ہے۔ اُسی کا نام رب ہے!

تم دوسروں سے بہتر نہیں

[7] رب فرماتا ہے، "اے اسرائیلیو، یہ مت سمجھنا کہ میرے نزدیک تم ایتھوپیا کے باشندوں سے بہتر ہو۔ بے شک مَیں اسرائیل کو مصر سے نکال لایا، لیکن بالکل اِسی طرح مَیں فلستیوں کو کریتے[a] سے اور اَرامیوں کو قیر سے نکال لایا۔ [8] مَیں، رب قادرِ مطلق دھیان سے اسرائیل کی گناہ آلودہ بادشاہی پر غور کر رہا ہوں۔ یقیناً مَیں اُسے رُوئے زمین پر سے مٹا ڈالوں گا۔"

تاہم رب فرماتا ہے، "مَیں یعقوب کے گھرانے کو سراسر تباہ نہیں کروں گا۔ [9] میرے حکم پر اسرائیلی قوم کو تمام اقوام کے درمیان ہی یوں ہلایا جائے گا جس طرح اناج کو چھلنی میں ہلا ہلا کر پاک صاف کیا جاتا ہے۔ آخر میں ایک بھی پتھر اناج میں باقی نہیں رہے گا۔ [10] میری قوم کے تمام گناہ گار تلوار کی زد میں آ کر مر جائیں گے، گو وہ اِس وقت کہتے ہیں کہ نہ ہم پر آفت آئے گی، نہ ہم اُس کی زد میں آئیں گے۔

اسرائیل کے لئے نئی اُمید

[11] اُس دن مَیں داؤد کے گرے ہوئے گھر کو نئے سرے سے کھڑا کروں گا۔ مَیں اُس کے رخنوں کو بند اور اُس کے کھنڈرات کو بحال کروں گا۔ مَیں سب کچھ یوں تعمیر کروں گا جس طرح قدیم زمانے میں تھا۔ [12] تب اسرائیلی ادوم کے بچے کھچے حصے اور اُن تمام قوموں پر قبضہ کریں گے جن پر میرے نام کا ٹھپا لگا ہے۔" یہ رب کا فرمان ہے، اور وہ یہ کرے گا بھی۔

[13] رب فرماتا ہے، "ایسے دن آنے والے ہیں جب فصلیں بہت ہی زیادہ ہوں گی۔ فصل کی کٹائی کے لئے اِتنا وقت درکار ہو گا کہ آخرکار ہل چلانے والا کٹائی کرنے والوں کے پیچھے پیچھے کھیت کو اگلی فصل کے لئے تیار کرتا جائے گا۔ انگور کی فصل بھی ایسی ہی ہو گی۔ انگور کی کثرت کے باعث اُن سے رس نکالنے کے لئے اِتنا وقت لگے گا کہ آخرکار بیج بونے والا ساتھ ساتھ بیج بونے کا کام شروع کرے گا۔ کثرت کے باعث نئی مَے پہاڑوں سے ٹپکے گی اور تمام پہاڑیوں سے بہے گی۔

[14] اُس وقت مَیں اپنی قوم اسرائیل کو بحال کروں گا۔ تب وہ تباہ شدہ شہروں کو نئے سرے سے تعمیر کر کے

---

[a] کریتے: عبرانی کفتور۔

اُن میں آباد ہو جائیں گے۔ وہ انگور کے باغ لگا کر اُن کی مَے پئیں گے، دیگر پھلوں کے باغ لگا کر اُن کا پھل کھائیں گے۔ 15 مَیں اُنہیں پنیری کی طرح اُن کے اپنے ملک میں لگا دوں گا۔ تب وہ آئندہ اُس ملک سے کبھی جڑ سے نہیں اُکھاڑے جائیں گے جو مَیں نے اُنہیں عطا کیا ہے۔" یہ رب تیرے خدا کا فرمان ہے۔

عبدیاہ

رب ادوم کی عدالت کرے گا

ذیل میں وہ رویا قلم بند ہے جو عبدیاہ نے دیکھی۔ اُس میں وہ کچھ بیان کیا گیا ہے جو رب قادرِ مطلق نے ادوم کے بارے میں فرمایا۔

ہم نے رب کی طرف سے پیغام سنا ہے، ایک قاصد کو اقوام کے پاس بھیجا گیا ہے جو اُنہیں حکم دے، ”اُٹھو! آؤ، ہم ادوم سے لڑنے کے لئے تیار ہو جائیں۔“

2 رب ادوم سے فرماتا ہے، ”مَیں تجھے قوموں میں چھوٹا بنا دوں گا، اور تجھے بہت حقیر جانا جائے گا۔ 3 تیرے دل کے غرور نے تجھے فریب دیا ہے۔ چونکہ تُو چٹانوں کی دراڑوں میں اور بلندیوں پر رہتا ہے اِس لئے تُو دل میں سوچتا ہے، ’کون مجھے یہاں سے اُتار دے گا؟‘“ 4 لیکن رب فرماتا ہے، ”خواہ تُو اپنا گھونسلا عقاب کی طرح بلندی پر کیوں نہ بنائے بلکہ اُسے ستاروں کے درمیان لگا لے، تو بھی مَیں تجھے وہاں سے اُتار کر خاک میں ملا دوں گا۔

5 اگر ڈاکو رات کے وقت تجھے لُوٹ لیتے تو وہ صرف اُتنا ہی چھین لیتے جتنا اُٹھا کر لے جا سکتے ہیں۔ اگر تُو انگور کا باغ ہوتا اور مزدور فصل چننے کے لئے آتے تو تھوڑا بہت اُن کے پیچھے رہ جاتا۔ لیکن تیرا انجام اِس سے کہیں زیادہ بُرا ہو گا۔ 6 دشمن عیسَو[a] کے کونے کونے کا کھوج لگا لگا کر اُس کے تمام پوشیدہ خزانے لُوٹ لے گا۔ 7 تیرے تمام اتحادی تجھے ملک کی سرحد تک بھگا دیں گے، تیرے دوست تجھے فریب دے کر تجھ پر غالب آئیں گے۔ بلکہ تیری روٹی کھانے والے ہی تیرے لئے پھندا لگائیں گے، اور تجھے پتا نہیں چلے گا۔“ 8 رب فرماتا ہے، ”اُس دن مَیں ادوم کے دانش مندوں کو تباہ کر دوں گا۔ تب عیسَو کے پہاڑی علاقے میں سمجھ اور عقل کا نام و نشان نہیں رہے گا۔ 9 اے تیمان، تیرے سورمے بھی سخت دہشت کھائیں گے، کیونکہ اُس وقت عیسَو کے پہاڑی علاقے میں قتل و غارت عام ہو گی، کوئی نہیں بچے گا۔

10 تُو نے اپنے بھائی یعقوب[b] پر ظلم و تشدد کیا، اِس لئے تیری خوب رُسوائی ہو جائے گی، تجھے یوں مٹایا جائے گا کہ آئندہ تیرا نام و نشان تک نہیں رہے گا۔ 11 جب

[a] عیسَو سے مراد ادوم ہے۔

[b] یعقوب سے مراد اسرائیل ہے۔

اجنبی فوجی یروشلم کے دروازوں میں گھُس آئے تو تُو فاصلے پر کھڑا ہو کر اُن جیسا تھا۔ جب اُنہوں نے تمام مال و دولت چھین لیا، جب اُنہوں نے قرعہ ڈال کر آپس میں یروشلم کو بانٹ لیا تو تُو نے اُن کا ہی رویہ اپنا لیا۔ 12 تجھے اپنے بھائی کی بدقسمتی پر خوشی نہیں منانی چاہئے تھی۔ مناسب نہیں تھا کہ تُو یہوداہ کے باشندوں کی تباہی پر شادیانہ بجاتا۔ اُن کی مصیبت دیکھ کر تجھے شیخی نہیں مارنی چاہئے تھی۔ 13 یہ ٹھیک نہیں تھا کہ تُو اُس دن تباہ شدہ شہر میں گھُس آیا تاکہ یروشلم کی مصیبت سے لطف اُٹھائے اور اُن کا بچا کھچا مال لُوٹ لے۔ 14 کتنی بُری بات تھی کہ تُو شہر سے نکلنے والے راستوں پر تاک میں بیٹھ گیا تاکہ وہاں سے بھاگنے والوں کو تباہ کرے اور بچے ہوؤں کو دشمن کے حوالے کرے۔

15 کیونکہ رب کا دن تمام اقوام کے لئے قریب آ گیا ہے۔ جو سلوک تُو نے دوسروں کے ساتھ کیا وہی سلوک تیرے ساتھ کیا جائے گا۔ تیرا غلط کام تیرے اپنے ہی سر پر آئے گا۔

اللہ کی قوم نجات پائے گی

16 پہلے تمہیں میرے مقدّس پہاڑ پر میرے غضب کا پیالہ پینا پڑا، لیکن اب تمام دیگر اقوام اُسے پیتی رہیں گی۔ بلکہ وہ اُسے پی پی کر خالی کریں گی، اُنہیں اُس کے آخری قطرے بھی چاٹنے پڑیں گے۔ پھر اُن کا نام و نشان نہیں رہے گا، ایسا لگے گا کہ وہ کبھی تھیں نہیں۔

17 لیکن کوہِ صیون پر نجات ہو گی، یروشلم مقدّس ہو گا۔

تب یعقوب کا گھرانا[a] دوبارہ اپنی موروثی زمین پر قبضہ کرے گا، 18 اور اسرائیلی قوم[b] بھڑکتی آگ بن کر ادوم کو بھوسے کی طرح بھسم کرے گی۔ ادوم کا ایک شخص بھی نہیں بچے گا۔ کیونکہ رب نے یہ فرمایا ہے۔

19 تب نجب یعنی جنوب کے باشندے ادوم کے پہاڑی علاقے پر قبضہ کریں گے، اور مغرب کے نشیبی پہاڑی علاقے کے باشندے فلستیوں کا علاقہ اپنا لیں گے۔ وہ افرائیم اور سامریہ کے علاقوں پر بھی قبضہ کریں گے۔ جِلعاد کا علاقہ بن یمین کے قبیلے کی ملکیت بنے گا۔ 20 اسرائیل کے جلاوطنوں کو کنعانیوں کا ملک شمالی شہر صارپت تک حاصل ہو گا جبکہ یروشلم کے جو باشندے جلاوطن ہو کر سفاراد میں جا بسے وہ جنوبی علاقے نجب پر قبضہ کریں گے۔ 21 نجات دینے والے کوہِ صیون پر آ کر ادوم کے پہاڑی علاقے پر حکومت کریں گے۔ تب رب ہی بادشاہ ہو گا!''

[a] 'یعقوب کا گھرانا' سے مراد اسرائیل ہے۔

[b] لفظی ترجمہ: یعقوب اور یوسف کے گھرانے۔

یونس

یونس اللہ سے فرار ہو جاتا ہے

1 رب یونس بن امتّی سے ہم کلام ہوا، 2 ”بڑے شہر نینوہ جا کر اُس پر میری عدالت کا اعلان کر، کیونکہ اُن کی بُرائی میرے حضور تک پہنچ گئی ہے۔“

3 یونس روانہ ہوا، لیکن مشرقی شہر نینوہ کے لئے نہیں بلکہ مغربی شہر ترسیس کے لئے۔ رب کے حضور سے فرار ہونے کے لئے وہ یافا شہر پہنچ گیا جہاں ایک بحری جہاز ترسیس کو جانے والا تھا۔ سفر کا کرایہ ادا کر کے یونس جہاز میں بیٹھ گیا تاکہ رب کے حضور سے بھاگ نکلے۔

4 لیکن رب نے سمندر پر زبردست آندھی بھیجی۔ طوفان اِتنا شدید تھا کہ جہاز کے ٹکڑے ٹکڑے ہونے کا خطرہ تھا۔ 5 ملاح سہم گئے، اور ہر ایک چیختا چلّاتا اپنے دیوتا سے التجا کرنے لگا۔ جہاز کو ہلکا کرنے کے لئے اُنہوں نے سامان کو سمندر میں پھینک دیا۔

لیکن یونس جہاز کے نچلے حصے میں لیٹ گیا تھا۔ اب وہ گہری نیند سو رہا تھا۔ 6 پھر کپتان اُس کے پاس آیا اور کہنے لگا، ”آپ کس طرح سو سکتے ہیں؟ اُٹھیں، اپنے دیوتا سے التجا کریں! شاید وہ ہم پر دھیان دے اور ہم ہلاک نہ ہوں۔“

7 ملاح آپس میں کہنے لگے، ”آؤ، ہم قرعہ ڈال کر معلوم کریں کہ کون ہماری مصیبت کا باعث ہے۔“ اُنہوں نے قرعہ ڈالا تو یونس کا نام نکلا۔ 8 تب اُنہوں نے اُس سے پوچھا، ”ہمیں بتائیں کہ یہ آفت کس کے قصور کے باعث ہم پر نازل ہوئی ہے؟ آپ کیا کرتے ہیں، کہاں سے آئے ہیں، کس ملک اور کس قوم سے ہیں؟“

9 یونس نے جواب دیا، ”مَیں عبرانی ہوں، اور رب کا پرستار ہوں جو آسمان کا خدا ہے۔ سمندر اور خشکی دونوں اُسی نے بنائے ہیں۔“ 10 یونس نے اُنہیں یہ بھی بتایا کہ مَیں رب کے حضور سے فرار ہو رہا ہوں۔ یہ سب کچھ سن کر دیگر مسافروں پر شدید دہشت طاری ہوئی۔ اُنہوں نے کہا، ”یہ آپ نے کیا کِیا ہے؟“ 11 اِتنے میں سمندر مزید متلاطم ہوتا جا رہا تھا۔ چنانچہ اُنہوں نے پوچھا، ”اب ہم آپ کے ساتھ کیا کریں تاکہ سمندر تھم جائے اور ہمارا پیچھا چھوڑ دے؟“ 12 یونس نے جواب دیا، ”مجھے اُٹھا کر سمندر میں پھینک دیں تو وہ تھم جائے گا۔ کیونکہ مَیں جانتا ہوں کہ یہ بڑا طوفان میری ہی وجہ سے آپ پر ٹوٹ پڑا ہے۔“

13 پہلے ملاحوں نے اُس کا مشورہ نہ مانا بلکہ چپو مار مار کر ساحل پر پہنچنے کی سرتوڑ کوشش کرتے رہے۔ لیکن بے فائدہ، سمندر پہلے کی نسبت کہیں زیادہ متلاطم ہو گیا۔ 14 تب وہ بلند آواز سے رب سے التجا کرنے لگے، ''اے رب، ایسا نہ ہو کہ ہم اِس آدمی کی زندگی کے سبب سے ہلاک ہو جائیں۔ اور جب ہم اُسے سمندر میں پھینکیں گے تو ہمیں بے گناہ آدمی کی جان لینے کے ذمہ دار نہ ٹھہرا۔ کیونکہ جو کچھ ہو رہا ہے وہ تیری ہی مرضی سے ہو رہا ہے۔'' 15 یہ کہہ کر اُنہوں نے یونس کو اُٹھا کر سمندر میں پھینک دیا۔ پانی میں گرتے ہی سمندر ٹھاٹھیں مارنے سے باز آ کر تھم گیا۔ 16 یہ دیکھ کر مسافروں پر سخت دہشت چھا گئی، اور اُنہوں نے رب کو ذبح کی قربانی پیش کی اور منتیں مانیں۔

17 لیکن رب نے ایک بڑی مچھلی کو یونس کے پاس بھیجا جس نے اُسے نگل لیا۔ یونس تین دن اور تین رات مچھلی کے پیٹ میں رہا۔

یونس کی دعا

2 مچھلی کے پیٹ میں یونس نے رب اپنے خدا سے ذیل کی دعا کی،

2 ''مَیں نے بڑی مصیبت میں آ کر رب سے التجا کی، اور اُس نے مجھے جواب دیا۔ مَیں نے پاتال کی گہرائیوں سے چیخ کر فریاد کی تو تُو نے میری سنی۔

3 تُو نے مجھے گہرے پانی بلکہ سمندر کے بیچ میں ہی پھینک دیا۔ پانی کے زور دار بہاؤ نے مجھے گھیر لیا، تیری تمام لہریں اور موجیں مجھ پر سے گزر گئیں۔

4 تب مَیں بولا، 'مجھے تیرے حضور سے خارج کر دیا گیا ہے، لیکن مَیں تیرے مقدّس گھر کی طرف تکتا رہوں گا۔'

5 پانی میرے گلے تک پہنچ گیا، سمندر کی گہرائیوں نے مجھے چھپا لیا۔ میرے سر سے سمندری پودے لپٹ گئے۔

6 پانی میں اُترتے اُترتے مَیں پہاڑوں کی بنیادوں تک پہنچ گیا۔ مَیں زمین میں دھنس کر ایک ایسے ملک میں آ گیا جس کے دروازے ہمیشہ کے لئے میرے پیچھے بند ہو گئے۔ لیکن اے رب، میرے خدا، تُو ہی میری جان کو گڑھے سے نکال لایا!

7 جب میری جان نکلنے لگی تو تُو، اے رب مجھے یاد آیا، اور میری دعا تیرے مقدّس گھر میں تیرے حضور پہنچی۔

8 جو بُتوں کی پوجا کرتے ہیں اُنہوں نے اللہ سے وفادار رہنے کا وعدہ توڑ دیا ہے۔

9 لیکن مَیں شکرگزاری کے گیت گاتے ہوئے تجھے قربانی پیش کروں گا۔ جو منّت مَیں نے مانی اُسے پورا کروں گا۔ رب ہی نجات دیتا ہے۔''

10 تب رب نے مچھلی کو حکم دیا کہ وہ یونس کو خشکی پر اُگل دے۔

یونس نینوہ میں

3 رب ایک بار پھر یونس سے ہم کلام ہوا، 2 ''بڑے شہر نینوہ جا کر اُسے وہ پیغام سنا دے جو مَیں تجھے دوں گا۔''

3 اِس مرتبہ یونس رب کی سن کر نینوہ کے لئے روانہ ہوا۔ رب کے نزدیک نینوہ اہم شہر تھا۔ اُس میں سے گزرنے کے لئے تین دن درکار تھے۔ 4 پہلے دن یونس شہر میں داخل ہوا اور چلتے چلتے لوگوں کو پیغام سنانے لگا،

”عین 40 دن کے بعد نینوہ تباہ ہو جائے گا۔“

5 یہ سن کر نینوہ کے باشندے اللہ پر ایمان لائے۔ اُنہوں نے روزے کا اعلان کیا، اور چھوٹے سے لے کر بڑے تک سب ٹاٹ اوڑھ کر ماتم کرنے لگے۔

6 جب یونس کا پیغام نینوہ کے بادشاہ تک پہنچا تو اُس نے تخت پر سے اُتر کر اپنے شاہی کپڑوں کو اُتار دیا اور ٹاٹ اوڑھ کر خاک میں بیٹھ گیا۔ 7 اُس نے شہر میں اعلان کیا، ”بادشاہ اور اُس کے شرفا کا فرمان سنو! کسی کو بھی کھانے یا پینے کی اجازت نہیں۔ گائے بَیل اور بھیڑ بکریوں سمیت تمام جانور بھی اِس میں شامل ہیں۔ نہ اُنہیں چرنے دو، نہ پانی پینے دو۔ 8 لازم ہے کہ سب لوگ جانوروں سمیت ٹاٹ اوڑھ لیں۔ ہر ایک پورے زور سے اللہ سے التجا کرے، ہر ایک اپنی بُری راہوں اور اپنے ظلم و تشدد سے باز آئے۔ 9 کیا معلوم، شاید اللہ پچھتائے۔ شاید اُس کا شدید غضب ٹل جائے اور ہم ہلاک نہ ہوں۔“

10 جب اللہ نے اُن کا یہ رویہ دیکھا، کہ وہ واقعی اپنی بُری راہوں سے باز آئے تو وہ پچھتایا اور اُن پر وہ آفت نہ لایا جس کا اعلان اُس نے کیا تھا۔

یونس اللہ کی مہربانی دیکھ کر ناراض ہو جاتا ہے

4 یہ بات یونس کو نہایت بُری لگی، اور وہ غصے ہوا۔ 2 اُس نے رب سے دعا کی، ”اے رب، کیا یہ وہی بات نہیں جو مَیں نے اُس وقت کی جب ابھی اپنے وطن میں تھا؟ اِسی لئے مَیں اِتنی تیزی سے بھاگ کر ترسیس کے لئے روانہ ہوا تھا۔ مَیں جانتا تھا کہ تُو مہربان اور رحیم خدا ہے۔ تُو تحمل اور شفقت سے بھرپور ہے اور جلد ہی سزا دینے سے پچھتاتا ہے۔ 3 اے رب، اب مجھے جان سے مار دے! جینے سے بہتر یہی ہے کہ مَیں کوچ کر جاؤں۔“

4 لیکن رب نے جواب دیا، ”کیا تُو غصے ہونے میں حق بجانب ہے؟“

5 یونس شہر سے نکل کر اُس کے مشرق میں رُک گیا۔ وہاں وہ اپنے لئے جھونپڑی بنا کر اُس کے سائے میں بیٹھ گیا۔ کیونکہ وہ دیکھنا چاہتا تھا کہ شہر کے ساتھ کیا کچھ ہو جائے گا۔

6 تب رب خدا نے ایک بیل کو پھوٹنے دیا جو بڑھتے بڑھتے یونس کے اوپر پھیل گئی تاکہ سایہ دے کر اُس کی ناراضی دُور کرے۔ یہ دیکھ کر یونس بہت خوش ہوا۔ 7 لیکن اگلے دن جب پَو پھٹنے لگی تو اللہ نے ایک کیڑا بھیجا جس نے بیل پر حملہ کیا۔ بیل جلد ہی مُرجھا گئی۔

8 جب سورج طلوع ہوا تو اللہ نے مشرق سے جھلستی لُو بھیجی۔ دھوپ اِتنی شدید تھی کہ یونس غش کھانے لگا۔ آخر کار وہ مرنا ہی چاہتا تھا۔ وہ بولا، ”جینے سے بہتر یہی ہے کہ مَیں کوچ کر جاؤں۔“

9 تب اللہ نے اُس سے پوچھا، ”کیا تُو بیل کے سبب سے غصے ہونے میں حق بجانب ہے؟“ یونس نے جواب دیا، ”جی ہاں، مَیں مرنے تک غصے ہوں، اور اِس میں مَیں حق بجانب بھی ہوں۔“

10 رب نے جواب دیا، ”تُو اِس بیل پر غم کھاتا ہے، حالانکہ تُو نے اُس کے پھلنے پھولنے کے لئے ایک اُنگلی بھی نہیں ہلائی۔ یہ بیل ایک رات میں پیدا ہوئی اور اگلی رات ختم ہوئی 11 جبکہ نینوہ بہت بڑا شہر ہے، اُس میں 1,20,000 افراد اور متعدد جانور بستے ہیں۔ اور یہ لوگ اِتنے جاہل ہیں کہ اپنے دائیں اور بائیں ہاتھ میں امتیاز نہیں کر پاتے۔ کیا مجھے اِس بڑے شہر پر غم نہیں کھانا چاہئے؟“

میکاہ

سامریہ کی تباہی

1 ذیل میں رب کا وہ کلام درج ہے جو میکاہ مورشتی پر یہوداہ کے بادشاہوں یوتام، آخز اور حِزقیاہ کے دورِ حکومت میں نازل ہوا۔ اُس نے سامریہ اور یروشلم کے بارے میں یہ باتیں رویا میں دیکھیں۔

2 اے تمام اقوام، سنو! اے زمین اور جو کچھ اُس پر ہے، دھیان دو! رب قادرِ مطلق تمہارے خلاف گواہی دے، قادرِ مطلق اپنے مقدّس گھر کی طرف سے گواہی دے۔ 3 کیونکہ دیکھو، رب اپنی سکونت گاہ سے نکل رہا ہے تاکہ اُتر کر زمین کی بلندیوں پر چلے۔ 4 اُس کے پاؤں تلے پہاڑ پگھل جائیں گے اور وادیاں پھٹ جائیں گی، وہ آگ کے سامنے پگھلنے والے موم یا ڈھلان پر اُنڈیلے گئے پانی کی مانند ہوں گے۔

5 یہ سب کچھ یعقوب کے جرم، اسرائیلی قوم کے گناہوں کے سبب سے ہو رہا ہے۔ کون یعقوب کے جرم کا ذمہ دار ہے؟ سامریہ! کس نے یہوداہ کو بلند جگہوں پر بُت پرستی کرنے کی تحریک دی؟ یروشلم نے!

6 اِس لئے رب فرماتا ہے، ”مَیں سامریہ کو کھلے میدان میں ملبے کا ڈھیر بنا دوں گا، اِتنی خالی جگہ کہ لوگ وہاں انگور کے باغ لگائیں گے۔ مَیں اُس کے پتھر وادی میں پھینک دوں گا، اُسے اِتنے دھڑام سے گرا دوں گا کہ اُس کی بنیادیں ہی نظر آئیں گی۔ 7 اُس کے تمام بُت ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے، اُس کی عصمت فروشی کا پورا اجر نذرِ آتش ہو جائے گا۔ مَیں اُس کے دیوتاؤں کے تمام مجسموں کو تباہ کر دوں گا۔ کیونکہ سامریہ نے یہ تمام چیزیں اپنی عصمت فروشی سے حاصل کی ہیں، اور اب یہ سب اُس سے چھین لی جائیں گی اور دیگر عصمت فروشوں کو معاوضے کے طور پر دی جائیں گی۔“

اپنی قوم پر ماتم

8 اِس لئے مَیں آہ و زاری کروں گا، ننگے پاؤں اور برہنہ پھروں گا، گیدڑوں کی طرح واویلا کروں گا، عقابی اُلّو کی طرح آہیں بھروں گا۔ 9 کیونکہ سامریہ کا زخم لاعلاج ہے، اور وہ ملکِ یہوداہ میں بھی پھیل گیا ہے، وہ

میری قوم کے دروازے یعنی یروشلم تک پہنچ گیا ہے۔

10 فلستی شہر جات میں یہ بات نہ بتاؤ، اُنہیں اپنے آنسو نہ دکھاؤ۔ بیت لعفرہ[a] میں خاک میں لوٹ پوٹ ہو جاؤ۔ 11 اے سفیر[b] کے رہنے والو، برہنہ اور شرم سار ہو کر یہاں سے گزر جاؤ۔ ضانان[c] کے باشندے نکلیں گے نہیں۔ بیت ایضل[d] ماتم کرے گا جب تم سے ہر سہارا چھین لیا جائے گا۔ 12 ماروت[e] کے بسنے والے اپنے مال کے لئے پیچ و تاب کھا رہے ہیں، کیونکہ رب کی طرف سے آفت نازل ہو کر یروشلم کے دروازے تک پہنچ گئی ہے۔

13 اے لکیس[f] کے باشندو، گھوڑوں کو رتھ میں جوت کر بھاگ جاؤ۔ کیونکہ ابتدا میں تم ہی صیون بیٹی کے لئے گناہ کا باعث بن گئے، تم ہی میں وہ جرائم موجود تھے جو اسرائیل سے سرزد ہو رہے ہیں۔ 14 اِس لئے تمہیں تحفے دے کر مورشت جات[g] کو رُخصت کرنی پڑے گی۔ اکزیب[h] کے گھر اسرائیل کے بادشاہوں کے لئے فریب دہ ثابت ہوں گے۔

15 اے مریسہ[i] کے لوگو، مَیں ہونے دوں گا کہ ایک قبضہ کرنے والا تم پر حملہ کرے گا۔ تب اسرائیل کا جلال عدُلام تک پہنچے گا۔ 16 اے صیون بیٹی، اپنے بال کٹوا کر گِدھ جیسی گنجی ہو جا۔ اپنے لاڈلے بچوں پر ماتم کر، کیونکہ وہ قیدی بن کر تجھ سے دُور ہو جائیں گے۔

قوم پر ظلم کرنے والوں پر افسوس

2 اُن پر افسوس جو دوسروں کو نقصان پہنچانے کے منصوبے باندھتے اور اپنے بستر پر ہی سازشیں کرتے ہیں۔ پَو پھٹتے ہی وہ اُٹھ کر اُنہیں پورا کرتے ہیں، کیونکہ وہ یہ کرنے کا اختیار رکھتے ہیں۔ 2 جب وہ کسی کھیت یا مکان کے لالچ میں آ جاتے ہیں تو اُسے چھین لیتے ہیں۔ وہ لوگوں پر ظلم کر کے اُن کے گھر اور موروثی ملکیت اُن سے لُوٹ لیتے ہیں۔

3 چنانچہ رب فرماتا ہے، ”مَیں اِس قوم پر آفت کا منصوبہ باندھ رہا ہوں، ایسا پھندا جس میں سے تم اپنی گردنوں کو نکال نہیں سکو گے۔ تب تم سر اُٹھا کر نہیں پھرو گے، کیونکہ وقت بُرا ہی ہو گا۔ 4 اُس دن لوگ اپنے گیتوں میں تمہارا مذاق اُڑائیں گے، وہ ماتم کا تلخ گیت گا کر تمہیں لعن طعن کریں گے،

’ہائے، ہم سراسر تباہ ہو گئے ہیں! میری قوم کی موروثی زمین دوسروں کے ہاتھ میں آ گئی ہے۔ وہ کس طرح مجھ سے چھین لی گئی ہے! ہمارے کام کے جواب میں ہمارے کھیت دوسروں میں تقسیم ہو رہے ہیں‘۔“

5 چنانچہ آئندہ تم میں سے کوئی نہیں ہو گا جو رب کی جماعت میں قرعہ ڈال کر موروثی زمین تقسیم کرے۔

6 وہ نبوّت کرتے ہیں، ”نبوّت مت کرو! نبوّت کرتے وقت انسان کو اِس قسم کی باتیں نہیں سنانی چاہئیں۔ یہ صحیح نہیں کہ ہماری رُسوائی ہو جائے گی۔“

---

[a] بیت لعفرہ = خاک کا گھر۔
[b] سفیر = خوب صورت۔
[c] ضانان = نکلنے والا۔
[d] بیت ایضل = ساتھ والا یعنی سہارا دینے والا گھر۔
[e] ماروت = تلخی۔
[f] لکیس کے قلعہ بند شہر میں جنگی رتھ رکھے جاتے تھے۔
[g] ’مورشت‘ تحفے اور جہیز کے لئے مستعمل عبرانی لفظ سے ملتا جلتا ہے۔
[h] اکزیب = فریب ہے۔
[i] ’مریسہ‘ فاتح اور قابض کے لئے مستعمل عبرانی لفظ سے ملتا جلتا ہے۔

7 اے یعقوب کے گھرانے، کیا تجھے اِس طرح کی باتیں کرنی چاہئیں، ”کیا رب ناراض ہے؟ کیا وہ ایسا کام کرے گا؟“

رب فرماتا ہے، ”یہ بات درست ہے کہ مَیں اُس سے مہربان باتیں کرتا ہوں جو صحیح راہ پر چلے۔ 8 لیکن کافی دیر سے میری قوم دشمن بن کر اُٹھ کھڑی ہوئی ہے۔ جن لوگوں کا جنگ کرنے سے تعلق ہی نہیں اُن سے تم چادر تک سب کچھ چھین لیتے ہو جب وہ اپنے آپ کو محفوظ سمجھ کر تمہارے پاس سے گزرتے ہیں۔ 9 میری قوم کی عورتوں کو تم اُن کے خوش نما گھروں سے بھگا کر اُن کے بچوں کو ہمیشہ کے لئے میری شاندار برکتوں سے محروم کر دیتے ہو۔ 10 اب اُٹھ کر چلے جاؤ! آئندہ تمہیں یہاں سکون حاصل نہیں ہو گا۔ کیونکہ ناپاکی کے سبب سے یہ مقام اذیت ناک طریقے سے تباہ ہو جائے گا۔ 11 حقیقت میں یہ قوم ایسا فریب دہ نبی چاہتی ہے جو خالی ہاتھ آ کر[a] اُس سے کہے، ’تمہیں کثرت کی مَے اور شراب حاصل ہو گی!‘

اللہ قوم کو واپس لائے گا

12 اے یعقوب کی اولاد، ایک دن مَیں تم سب کو یقیناً جمع کروں گا۔ تب مَیں اسرائیل کا بچا ہوا حصہ یوں اکٹھا کروں گا جس طرح بھیڑ بکریوں کو باڑے میں یا ریوڑ کو چراگاہ میں۔ ملک میں چاروں طرف ہجوموں کا شور مچے گا۔ 13 ایک راہنما اُن کے آگے آگے چلے گا جو اُن کے لئے راستہ کھولے گا۔ تب وہ شہر کے دروازے کو توڑ کر اُس میں سے نکلیں گے۔ اُن کا بادشاہ اُن کے آگے آگے چلے گا، رب خود اُن کی راہنمائی کرے گا۔“

راہنماؤں اور جھوٹے نبیوں پر الٰہی فیصلہ

3 مَیں بولا، ”اے یعقوب کے راہنماؤ، اے اسرائیل کے بزرگو، سنو! تمہیں انصاف کو جاننا چاہئے۔ 2 لیکن جو اچھا ہے اُس سے تم نفرت کرتے اور جو غلط ہے اُسے پیار کرتے ہو۔ تم میری قوم کی کھال اُتار کر اُس کا گوشت ہڈیوں سے جدا کر لیتے ہو۔ 3 کیونکہ تم میری قوم کا گوشت کھا لیتے ہو۔ اُن کی کھال اُتار کر تم اُن کی ہڈیوں اور گوشت کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے دیگ میں پھینک دیتے ہو۔“ 4 تب وہ چلّا کر رب سے التجا کریں گے، لیکن وہ اُن کی نہیں سنے گا۔ اُن کے غلط کاموں کے سبب سے وہ اپنا چہرہ اُن سے چھپا لے گا۔

5 رب فرماتا ہے، ”اے نبیو، تم میری قوم کو بھٹکا رہے ہو۔ اگر تمہیں کچھ کھلایا جائے تو تم اعلان کرتے ہو کہ امن و امان ہو گا۔ لیکن جو تمہیں کچھ نہ کھلائے اُس پر تم جہاد کا فتویٰ دیتے ہو۔ 6 چنانچہ تم پر ایسی رات چھا جائے گی جس میں تم رویا نہیں دیکھو گے، ایسی تاریکی جس میں تمہیں مستقبل کے بارے میں کوئی بھی بات نہیں ملے گی۔ نبیوں پر سورج ڈوب جائے گا، اُن کے چاروں طرف اندھیرا ہی اندھیرا چھا جائے گا۔ 7 تب رویا دیکھنے والے شرم سار اور قسمت کا حال بتانے والے شرمندہ ہو جائیں گے۔ شرم کے مارے وہ اپنے منہ کو چھپا لیں گے،[b] کیونکہ اللہ سے کوئی بھی جواب نہیں ملے گا۔“

8 لیکن مَیں خود قوت سے، رب کے روح سے اور انصاف اور طاقت سے بھرا ہوا ہوں تاکہ یعقوب کی اولاد کو اُس کے جرائم اور اسرائیل کو اُس کے گناہ سنا سکوں۔ 9 اے یعقوب کے راہنماؤ، اے اسرائیل کے بزرگو،

[a] لفظی ترجمہ: جو ہَوا یعنی کچھ نہیں اپنے ساتھ لے کر آئے۔

[b] منہ کا لفظی ترجمہ ’مونچھیں‘ ہے۔

سنو! تم انصاف سے گھن کھا کر ہر سیدھی بات کو ٹیڑھی بنا لیتے ہو۔ 10 تم صیون کو خوں ریزی سے اور یروشلم کو ناانصافی سے تعمیر کر رہے ہو۔ 11 یروشلم کے بزرگ عدالت کرتے وقت رشوت لیتے ہیں۔ اُس کے امام تعلیم دیتے ہیں لیکن صرف کچھ ملنے کے لئے۔ اُس کے نبی پیش گوئی سنا دیتے ہیں لیکن صرف پیسوں کے معاوضے میں۔ تاہم یہ لوگ رب پر انحصار کر کے کہتے ہیں، ”ہم پر آفت آ ہی نہیں سکتی، کیونکہ رب ہمارے درمیان ہے۔“

12 تمہاری وجہ سے صیون پر ہل چلایا جائے گا اور یروشلم ملبے کا ڈھیر بن جائے گا۔ جس پہاڑ پر رب کا گھر ہے اُس پر جنگل چھا جائے گا۔

یروشلم ایک نئی بادشاہی کا مرکز بن جائے گا

4 آخری ایام میں رب کے گھر کا پہاڑ مضبوطی سے قائم ہو گا۔ سب سے بڑا یہ پہاڑ دیگر تمام بلندیوں سے کہیں زیادہ سرفراز ہو گا۔ تب اُمّتیں جوق در جوق اُس کے پاس پہنچیں گی، 2 اور بے شمار قومیں آ کر کہیں گی، ”آؤ، ہم رب کے پہاڑ پر چڑھ کر یعقوب کے خدا کے گھر کے پاس جائیں تاکہ وہ ہمیں اپنی مرضی کی تعلیم دے اور ہم اُس کی راہوں پر چلیں۔“

کیونکہ صیون پہاڑ سے رب کی ہدایت نکلے گی، اور یروشلم سے اُس کا کلام صادر ہو گا۔ 3 رب بین الاقوامی جھگڑوں کو نپٹائے گا اور دُور تک کی زور آور قوموں کا انصاف کرے گا۔ تب وہ اپنی تلواروں کو کوٹ کر پھالے بنائیں گی اور اپنے نیزوں کو کانٹ چھانٹ کے اوزار میں تبدیل کریں گی۔ اب سے نہ ایک قوم دوسری پر حملہ کرے گی، نہ لوگ جنگ کرنے کی تربیت حاصل کریں گے۔ 4 ہر ایک اپنی انگور کی بیل اور اپنے انجیر کے درخت کے سائے میں بیٹھ کر آرام کرے گا۔ کوئی نہیں رہے گا جو اُنہیں اچانک دہشت زدہ کرے۔ کیونکہ رب الافواج نے یہ کچھ فرمایا ہے۔

5 ہر دوسری قوم اپنے دیوتا کا نام لے کر پھرتی ہے، لیکن ہم ہمیشہ تک رب اپنے خدا کا نام لے کر پھریں گے۔

6 رب فرماتا ہے، ”اُس دن مَیں لنگڑوں کو جمع کروں گا اور اُنہیں اکٹھا کروں گا جنہیں مَیں نے منتشر کر کے دُکھ پہنچایا تھا۔ 7 مَیں لنگڑوں کو قوم کا بچا ہوا حصہ بنا دوں گا اور جو دُور تک بھٹک گئے تھے اُنہیں طاقت ور اُمّت میں تبدیل کروں گا۔ تب رب اُن کا بادشاہ بن کر ابد تک صیون پہاڑ پر اُن پر حکومت کرے گا۔ 8 جہاں تک تیرا تعلق ہے، اے ریوڑ کے بُرج، اے صیون بیٹی کے پہاڑ، تجھے پہلے کی سی سلطنت حاصل ہو گی۔ یروشلم بیٹی کو دوبارہ بادشاہت ملے گی۔“

یروشلم ابھی تک خطرے میں ہے

9 اے یروشلم بیٹی، اِس وقت تُو اِتنے زور سے کیوں چیخ رہی ہے؟ کیا تیرا کوئی بادشاہ نہیں؟ کیا تیرے مشیر سب ختم ہو گئے ہیں کہ تُو دردِ زہ میں مبتلا عورت کی طرح پیچ و تاب کھا رہی ہے؟

10 اے صیون بیٹی، جنم دینے والی عورت کی طرح تڑپتی اور چیختی جا! کیونکہ اب تجھے شہر سے نکل کر کھلے میدان میں رہنا پڑے گا، آخر میں تُو بابل تک پہنچے گی۔ لیکن وہاں رب تجھے بچائے گا، وہاں وہ عوضانہ دے کر تجھے دشمن کے ہاتھ سے چھڑائے گا۔

11 اِس وقت تو متعدد قومیں تیرے خلاف جمع ہو

گئی ہیں۔ آپس میں وہ کہہ رہی ہیں، "آؤ، یروشلم کی بےحرمتی ہو جائے، ہم صیون کی حالت دیکھ کر لطف اندوز ہو جائیں۔" 12 لیکن وہ رب کے خیالات کو نہیں جانتے، اُس کا منصوبہ نہیں سمجھتے۔ اُنہیں معلوم نہیں کہ وہ اُنہیں گندم کے پُولوں کی طرح اکٹھا کر رہا ہے تاکہ اُنہیں گاہ لے۔

13 "اے صیون بیٹی، اُٹھ کر گاہ لے! کیونکہ مَیں تجھے لوہے کے سینگوں اور پیتل کے کُھروں سے نوازوں گا تاکہ تُو بہت سی قوموں کو چُور چُور کر سکے۔ تب مَیں اُن کا لُوٹا ہوا مال رب کے لئے مخصوص کروں گا، اُن کی دولت پوری دنیا کے مالک کے حوالے کروں گا۔"

نجات دہندہ کی اُمید

5 اے شہر جس پر حملہ ہو رہا ہے، اب اپنے آپ کو چھری سے زخمی کر، کیونکہ ہمارا محاصرہ ہو رہا ہے۔ دشمن لاٹھی سے اسرائیل کے حکمران کے گال پر مارے گا۔

2 لیکن تُو، اے بیت لحم اِفراتہ، جو یہوداہ کے دیگر خاندانوں کی نسبت چھوٹا ہے، تجھ میں سے وہ نکلے گا جو اسرائیل کا حکمران ہو گا اور جو قدیم زمانے بلکہ ازل سے صادر ہوا ہے۔ 3 لیکن جب تک حاملہ عورت اُسے جنم نہ دے، اُس وقت تک رب اپنی قوم کو دشمن کے حوالے چھوڑے گا۔ لیکن پھر اُس کے بھائیوں کا بچا ہوا حصہ اسرائیلیوں کے پاس واپس آئے گا۔

4 یہ حکمران کھڑے ہو کر رب کی قوت کے ساتھ اپنے ریوڑ کی گلہ بانی کرے گا۔ اُسے رب اپنے خدا کے نام کا عظیم اختیار حاصل ہو گا۔ تب قوم سلامتی سے بسے گی، کیونکہ اُس کی عظمت دنیا کی انتہا تک پھیلے گی۔ 5 وہی سلامتی کا منبع ہو گا۔ جب اسور کی فوج ہمارے ملک میں داخل ہو کر ہمارے محلوں میں گھُس آئے تو ہم اُس کے خلاف سات چرواہے اور آٹھ رئیس کھڑے کریں گے 6 جو تلوار سے ملکِ اسور کی گلہ بانی کریں گے، ہاں تلوار کو میان سے کھینچ کر نمرود کے ملک پر حکومت کریں گے۔ یوں حکمران ہمیں اسور سے بچائے گا جب یہ ہمارے ملک اور ہماری سرحد میں گھُس آئے گا۔

7 تب یعقوب کے جتنے لوگ بچ کر متعدد اقوام کے بیچ میں رہیں گے وہ رب کی بھیجی ہوئی اوس یا ہریالی پر پڑنے والی بارش کی مانند ہوں گے یعنی ایسی چیزوں کی مانند جو نہ کسی انسان کے انتظار میں رہتی، نہ کسی انسان کے حکم پر پڑتی ہیں۔ 8 یعقوب کے جتنے لوگ بچ کر متعدد اقوام کے بیچ میں رہیں گے وہ جنگلی جانوروں کے درمیان شیر ببر اور بھیڑ بکریوں کے بیچ میں جوان شیر کی مانند ہوں گے یعنی ایسے جانور کی مانند جو جہاں سے بھی گزرے جانوروں کو روند کر پھاڑ لیتا ہے۔ اُس کے ہاتھ سے کوئی بچا نہیں سکتا۔ 9 تیرا ہاتھ تیرے تمام مخالفوں پر فتح پائے گا، تیرے تمام دشمن نیست و نابود ہو جائیں گے۔

رب اسرائیل کے بُتوں کو ختم کرے گا

10 رب فرماتا ہے، "اُس دن مَیں تیرے گھوڑوں کو نیست اور تیرے رتھوں کو نابود کروں گا۔ 11 مَیں تیرے ملک کے شہروں کو خاک میں ملا کر تیرے تمام قلعوں کو گرا دوں گا۔ 12 تیری جادوگری کو مَیں مٹا ڈالوں گا، قسمت کا حال بتانے والے تیرے بیچ میں نہیں رہیں گے۔ 13 تیرے بُت اور تیرے مخصوص ستونوں کو

مَیں یوں تباہ کروں گا کہ تُو آئندہ اپنے ہاتھ کی بنائی ہوئی چیزوں کی پوجا نہیں کرے گا۔ 14 تیرے اسیرت دیوی کے کھمبے مَیں اُکھاڑ کر تیرے شہروں کو مسمار کروں گا۔ 15 اُس وقت مَیں بڑے غصے سے اُن قوموں سے انتقام لوں گا جنہوں نے میری نہیں سنی۔“

اللہ اسرائیل پر الزام لگاتا ہے

6 اے اسرائیل، رب کا فرمان سن، ”عدالت میں کھڑے ہو کر اپنا معاملہ بیان کر! پہاڑ اور پہاڑیاں تیرے گواہ ہوں، اُنہیں اپنی بات سنا دے۔“

2 اے پہاڑو، اب رب کا اپنی قوم پر الزام سنو! اے دنیا کی قدیم بنیادو، توجہ دو! کیونکہ رب عدالت میں اپنی قوم پر الزام لگا رہا ہے، وہ اسرائیل سے مقدمہ اُٹھا رہا ہے۔

3 وہ سوال کرتا ہے، ”اے میری قوم، مَیں نے تیرے ساتھ کیا غلط سلوک کیا؟ مَیں نے کیا کِیا کہ تُو اِتنی تھک گئی ہے؟ بتا تو سہی! 4 حقیقت تو یہ ہے کہ مَیں تجھے ملکِ مصر سے نکال لایا، مَیں نے فدیہ دے کر تجھے غلامی سے رِہا کر دیا۔ ساتھ ساتھ مَیں نے موسیٰ، ہارون اور مریم کو بھیجا تاکہ تیرے آگے چل کر تیری راہنمائی کریں۔ 5 اے میری قوم، وہ وقت یاد کر جب موآب کے بادشاہ بلق نے بلعام بن بعور کو بُلایا تاکہ تجھ پر لعنت بھیجے۔ لعنت کی بجائے اُس نے تجھے برکت دی! وہ سفر بھی یاد کر جب تُو شِطّیم سے روانہ ہو کر جِلجال پہنچی۔ اگر تُو اِن تمام باتوں پر غور کرے تو جان لے گی کہ رب نے کتنی وفاداری اور انصاف سے تیرے ساتھ سلوک کیا ہے۔“

6 جب ہم رب کے حضور آتے ہیں تاکہ اللہ تعالیٰ کو سجدہ کریں تو ہمیں اپنے ساتھ کیا لانا چاہئے؟ کیا ہمیں یک سالہ بچھڑے اُس کے حضور لا کر بھسم کرنے چاہئیں؟ 7 کیا رب ہزاروں مینڈھوں یا تیل کی بے شمار ندیوں سے خوش ہو جائے گا؟ کیا مجھے اپنے پہلوٹھے کو اپنے جرائم کے عوض چڑھانا چاہئے، اپنے جسم کے پھل کو اپنے گناہوں کو مٹانے کے لئے پیش کرنا چاہئے؟ ہرگز نہیں!

8 اے انسان، اُس نے تجھے صاف بتایا ہے کہ کیا کچھ اچھا ہے۔ رب تجھ سے چاہتا ہے کہ تُو انصاف قائم رکھے، مہربانی کرنے میں لگا رہے اور فروتنی سے اپنے خدا کے حضور چلتا رہے۔

یروشلم کو بھی سامریہ کی سی سزا ملے گی

9 سنو! رب یروشلم کو آواز دے رہا ہے۔ توجہ دو، کیونکہ دانش مند اُس کے نام کا خوف مانتا ہے۔ اے قبیلے، دھیان دو کہ کس نے یہ مقرر کیا ہے،

10 ”اب تک ناجائز نفع کی دولت بے دین آدمی کے گھر میں جمع ہو رہی ہے، اب تک لوگ گندم بیچتے وقت پورا تول نہیں تولتے، اُن کی غلط پیمائش پر لعنت! 11 کیا مَیں اُس آدمی کو بَری قرار دوں جو غلط ترازو استعمال کرتا ہے اور جس کی تھیلی میں ہلکے باٹ پڑے رہتے ہیں؟ ہرگز نہیں! 12 یروشلم کے امیر بڑے ظالم ہیں، لیکن باقی باشندے بھی جھوٹ بولتے ہیں، اُن کی ہر بات دھوکا ہی دھوکا ہے!

13 اِس لئے مَیں تجھے مار مار کر زخمی کروں گا۔ مَیں تجھے تیرے گناہوں کے بدلے میں تباہ کروں گا۔ 14 تُو کھانا کھائے گا لیکن سیر نہیں ہو گا بلکہ پیٹ خالی رہے گا۔ تُو مال محفوظ رکھنے کی کوشش کرے گا، لیکن کچھ

نہیں بچے گا۔ کیونکہ جو کچھ تُو بچانے کی کوشش کرے گا اُسے مَیں تلوار کے حوالے کروں گا۔ 15 تُو بیج بوئے گا لیکن فصل نہیں کاٹے گا، زیتون کا تیل نکالے گا لیکن اُسے استعمال نہیں کرے گا، انگور کا رس نکالے گا لیکن اُسے نہیں پیئے گا۔ 16 تُو اسرائیل کے بادشاہوں عُمری اور اخی اب کے نمونے پر چل پڑا ہے، آج تک اُن ہی کے منصوبوں کی پیروی کرتا آیا ہے۔ اِس لئے مَیں تجھے تباہی کے حوالے کر دوں گا، تیرے لوگوں کو مذاق کا نشانہ بناؤں گا۔ تجھے دیگر اقوام کی لعن طعن برداشت کرنی پڑے گی۔“

اپنی قوم پر افسوس

7 ہائے، مجھ پر افسوس! مَیں اُس شخص کی مانند ہوں جو فصل کے جمع ہونے پر انگور کے باغ میں سے گزر جاتا ہے تاکہ بچا ہوا تھوڑا بہت پھل مل جائے، لیکن ایک گچھا تک باقی نہیں۔ مَیں اُس آدمی کی مانند ہوں جو انجیر کا پہلا پھل ملنے کی اُمید رکھتا ہے لیکن ایک بھی نہیں ملتا۔ 2 ملک میں سے دیانت دار مٹ گئے ہیں، ایک بھی ایمان دار نہیں رہا۔ سب تاک میں بیٹھے ہیں تاکہ ایک دوسرے کو قتل کریں، ہر ایک اپنا جال بچھا کر اپنے بھائی کو پکڑنے کی کوشش کرتا ہے۔ 3 دونوں ہاتھ غلط کام کرنے میں ایک جیسے ماہر ہیں۔ حکمران اور قاضی رشوت کھاتے، بڑے لوگ متلوّن مزاجی سے کبھی یہ، کبھی وہ طلب کرتے ہیں۔ سب مل کر سازشیں کرنے میں مصروف رہتے ہیں۔ 4 اُن میں سے سب سے شریف شخص خاردار جھاڑی کی مانند ہے، سب سے ایمان دار آدمی کانٹے دار باڑ سے اچھا نہیں۔

لیکن وہ دن آنے والا ہے جس کا اعلان تمہارے پہرے داروں نے کیا ہے۔ تب اللہ تجھ سے نپٹ لے گا، سب کچھ اُلٹ پلٹ ہو جائے گا۔

5 کسی پر بھی بھروسا مت رکھنا، نہ اپنے پڑوسی پر، نہ اپنے دوست پر۔ اپنی بیوی سے بھی بات کرنے سے محتاط رہو۔ 6 کیونکہ بیٹا اپنے باپ کی حیثیت نہیں مانتا، بیٹی اپنی ماں کے خلاف کھڑی ہو جاتی اور بہو اپنی ساس کی مخالفت کرتی ہے۔ تمہارے اپنے ہی گھر والے تمہارے دشمن ہیں۔

7 لیکن مَیں خود رب کی راہ دیکھوں گا، اپنی نجات کے خدا کے انتظار میں رہوں گا۔ کیونکہ میرا خدا میری سنے گا۔

رب ہمیں رِہا کرے گا

8 اے میرے دشمن، مجھے دیکھ کر شادیانہ مت بجا! گو مَیں گر گیا ہوں تاہم دوبارہ کھڑا ہو جاؤں گا، گو اندھیرے میں بیٹھا ہوں تاہم رب میری روشنی ہے۔ 9 مَیں نے رب کا ہی گناہ کیا ہے، اِس لئے مجھے اُس کا غضب بُھگتنا پڑے گا۔ کیونکہ جب تک وہ میرے حق میں مقدمہ لڑ کر میرا انصاف نہ کرے اُس وقت تک مَیں اُس کا قہر برداشت کروں گا۔ تب وہ مجھے تاریکی سے نکال کر روشنی میں لائے گا، اور مَیں اپنی آنکھوں سے اُس کے انصاف اور وفاداری کا مشاہدہ کروں گا۔

10 میرا دشمن یہ دیکھ کر سراسر شرمندہ ہو جائے گا، حالانکہ اِس وقت وہ کہہ رہا ہے، ”رب تیرا خدا کہاں ہے؟“ میری اپنی آنکھیں اُس کی شرمندگی دیکھیں گی، کیونکہ اُس وقت اُسے گلی میں کیچڑ کی طرح پاؤں تلے روندا جائے گا۔

11 اے اسرائیل، وہ دن آنے والا ہے جب تیری دیواریں نئے سرے سے تعمیر ہو جائیں گی۔ اُس دن تیری سرحدیں وسیع ہو جائیں گی۔ 12 لوگ چاروں طرف سے تیرے پاس آئیں گے۔ وہ اسور سے، مصر کے شہروں سے، دریائے فرات کے علاقے سے بلکہ دُور دراز ساحلی اور پہاڑی علاقوں سے بھی آئیں گے۔ 13 زمین اپنے باشندوں کے باعث ویران و سنسان ہو جائے گی، آخر کار اُن کی حرکتوں کا کڑوا پھل نکل آئے گا۔

14 اے رب، اپنی لاٹھی سے اپنی قوم کی گلہ بانی کر! کیونکہ تیری میراث کا یہ ریوڑ اِس وقت جنگل میں تنہا رہتا ہے، حالانکہ گرد و نواح کی زمین زرخیز ہے۔ قدیم زمانے کی طرح اُنہیں بسن اور جِلعاد کی شاداب چراگاہوں میں چرنے دے! 15 رب فرماتا ہے، ''مصر سے نکلتے وقت کی طرح مَیں تجھے معجزات دکھا دوں گا۔'' 16 یہ دیکھ کر اقوام شرمندہ ہو جائیں گی اور اپنی تمام طاقت کے باوجود کچھ نہیں کر پائیں گی۔ وہ گھبرا کر منہ پر ہاتھ رکھیں گی، اُن کے کان بہرے ہو جائیں گے۔ 17 سانپ اور رینگنے والے جانوروں کی طرح وہ خاک چاٹیں گی اور تھرتھراتے ہوئے اپنے قلعوں سے نکل آئیں گی۔ وہ ڈر کے مارے رب ہمارے خدا کی طرف رجوع کریں گی، ہاں تجھ سے دہشت کھائیں گی۔

18 اے رب، تجھ جیسا خدا کہاں ہے؟ تُو ہی گناہوں کو معاف کر دیتا، تُو ہی اپنی میراث کے بچے ہوؤں کے جرائم سے درگزر کرتا ہے۔ تُو ہمیشہ تک غصے نہیں رہتا بلکہ شفقت پسند کرتا ہے۔ 19 تُو دوبارہ ہم پر رحم کرے گا، دوبارہ ہمارے گناہوں کو پاؤں تلے کچل کر سمندر کی گہرائیوں میں پھینک دے گا۔ 20 تُو یعقوب اور ابراہیم کی اولاد پر اپنی وفا اور شفقت دکھا کر وہ وعدہ پورا کرے گا جو تُو نے قسم کھا کر قدیم زمانے میں ہمارے باپ دادا سے کیا تھا۔

ناحوم

اللہ کے غضب کا اظہار

1 ذیل میں نینوہ کے بارے میں وہ کلام قلم بند ہے جو اللہ نے رویا میں ناحوم اِلقوشی کو دکھایا۔

2 رب غیرت مند اور انتقام لینے والا خدا ہے۔ انتقام لیتے وقت رب اپنا پورا غصہ اُتارتا ہے۔ رب اپنے مخالفوں سے بدلہ لیتا اور اپنے دشمنوں سے ناراض رہتا ہے۔

3 رب تحمل سے بھرپور ہے، اور اُس کی قدرت عظیم ہے۔ وہ قصور وار کو کبھی بھی سزا دیئے بغیر نہیں چھوڑتا۔

وہ آندھی اور طوفان سے گھرا ہوا چلتا ہے، اور بادل اُس کے پاؤں تلے کی گرد ہوتے ہیں۔

4 وہ سمندر کو ڈانٹتا تو وہ سوکھ جاتا، اُس کے حکم پر تمام دریا خشک ہو جاتے ہیں۔ تب بسن اور کرمل کی شاداب ہریالی مُرجھا جاتی اور لبنان کے پھول کملا جاتے ہیں۔

5 اُس کے سامنے پہاڑ لرز اُٹھتے، پہاڑیاں پگھل جاتی ہیں۔ اُس کے حضور پوری زمین اپنے باشندوں سمیت لرز اُٹھتی ہے۔

6 کون اُس کی ناراضی اور اُس کے شدید قہر کا سامنا کر سکتا ہے؟ اُس کا غضب آگ کی طرح بھڑک کر زمین پر نازل ہوتا ہے، اُس کے آنے پر پتھر پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتے ہیں۔

7 رب مہربان ہے۔ مصیبت کے دن وہ مضبوط قلعہ ہے، اور جو اُس میں پناہ لیتے ہیں اُنہیں وہ جانتا ہے۔

8 لیکن اپنے دشمنوں پر وہ سیلاب لائے گا جو اُن کے مقام کو غرق کرے گا۔ جہاں بھی دشمن بھاگ جائے وہاں اُس پر تاریکی چھا جانے دے گا۔

9 رب کے خلاف منصوبہ باندھنے کا کیا فائدہ؟ وہ تو تمہیں ایک دم تباہ کر دے گا، دوسری بار تم پر آفت لانے کی ضرورت ہی نہیں ہو گی۔

10 کیونکہ گو دشمن گھنی اور خاردار جھاڑیوں اور نشے میں دُھت شرابی کی مانند ہیں، لیکن وہ جلد ہی خشک بھوسے کی طرح بھسم ہو جائیں گے۔

11 اے نینوہ، تجھ سے وہ نکل آیا جس نے رب کے خلاف بُرے منصوبے باندھے، جس نے شیطانی

مشورے دیئے۔

12 لیکن اپنی قوم سے رب فرماتا ہے، ''گو دُشمن طاقت ور اور بے شمار کیوں نہ ہوں تو بھی اُنہیں مٹایا جائے گا اور وہ غائب ہو جائیں گے۔ بے شک مَیں نے تجھے پست کر دیا، لیکن آئندہ ایسا نہیں کروں گا۔ 13 اب مَیں وہ جوا توڑ ڈالوں گا جو اُنہوں نے تیری گردن پر رکھ دیا تھا، مَیں تیری زنجیروں کو پھاڑ ڈالوں گا۔''

14 لیکن نینوہ سے رب فرماتا ہے، ''آئندہ تیری کوئی اولاد قائم نہیں رہے گی جو تیرا نام رکھے۔ جتنے بھی بُت اور مجسّمے تیرے مندر میں پڑے ہیں اُن سب کو مَیں نیست و نابود کر دوں گا۔ مَیں تیری قبر تیار کر رہا ہوں، کیونکہ تُو کچھ بھی نہیں ہے۔''

نینوہ کی شکست

15 وہ دیکھو، پہاڑوں پر اُس کے قدم چل رہے ہیں جو امن و امان کی خوش خبری سناتا ہے۔ اے یہوداہ، اب اپنی عیدیں منا، اپنی منّتیں پوری کر! کیونکہ آئندہ شیطانی آدمی تجھ میں نہیں گھسے گا، وہ سراسر مٹ گیا ہے۔

2 اے نینوہ، سب کچھ منتشر کرنے والا تجھ پر حملہ کرنے آ رہا ہے، چنانچہ قلعے کی پہرا داری کر! راستے پر دھیان دے، کمربستہ ہو جا، جہاں تک ممکن ہے دفاع کی تیاریاں کر!

2 گو یعقوب تباہ اور اُس کے انگوروں کے باغ نابود ہو گئے ہیں، لیکن اب رب اسرائیل کی شان و شوکت بحال کرے گا۔

3 وہ دیکھو، نینوہ پر حملہ کرنے والے سورماؤں کی ڈھالیں سرخ ہیں، فوجی قرمزی رنگ کی وردیاں پہنے ہوئے ہیں۔ دُشمن نے اپنے رتھوں کو تیار کر رکھا ہے، اور وہ بھڑکتی مشعلوں کی طرح چمک رہے ہیں۔ ساتھ ساتھ سپاہی اپنے نیزے لہرا رہے ہیں۔ 4 اب رتھ گلیوں میں سے اندھا دُھند گزر رہے ہیں۔ چوکوں میں وہ اِدھر اُدھر بھاگ رہے ہیں۔ یوں لگ رہا ہے کہ بھڑکتی مشعلیں یا بادل کی بجلیاں اِدھر اُدھر چمک رہی ہیں۔

5 حکمران اپنے چیدہ افسروں کو بُلا لیتا ہے، اور وہ ٹھوکر کھا کھا کر آگے بڑھتے ہیں۔ وہ دوڑ کر فصیل کے پاس پہنچ جاتے، جلدی سے حفاظتی ڈھال کھڑی کرتے ہیں۔ 6 پھر دریا کے دروازے کھل جاتے اور شاہی محل لڑکھڑانے لگتا ہے۔ 7 تب دُشمن ملکہ کے کپڑے اُتار کر اُسے لے جاتے ہیں۔ اُس کی لونڈیاں چھاتی پیٹ پیٹ کر کبوتروں کی طرح غوں غوں کرتی ہیں۔ 8 نینوہ بڑی دیر سے اچھے خاصے تالاب کی مانند تھا، لیکن اب لوگ اُس سے بھاگ رہے ہیں۔ لوگوں کو کہا جاتا ہے، ''رُک جاؤ، رُکو تو سہی!'' لیکن کوئی نہیں رُکتا۔ سب سر پر پاؤں رکھ کر شہر سے بھاگ رہے ہیں، اور کوئی نہیں مُڑتا۔

9 آؤ، نینوہ کی چاندی لُوٹ لو، اُس کا سونا چھین لو! کیونکہ ذخیرے کی انتہا نہیں، اُس کے خزانوں کی دولت لامحدود ہے۔ 10 لُوٹنے والے کچھ نہیں چھوڑتے۔ جلد ہی شہر خالی اور ویران و سنسان ہو جاتا ہے۔ ہر دل حوصلہ ہار جاتا، ہر گھٹنا کانپ اُٹھتا، ہر کمر تھرتھرانے لگتی اور ہر چہرے کا رنگ ماند پڑ جاتا ہے۔

11 اب نینوہ بیٹی کی کیا حیثیت رہی؟ پہلے وہ شیر ببر کی مانند تھی، ایسی جگہ جہاں جوان شیروں کو گوشت کھلایا جاتا، جہاں شیر اور شیرنی اپنے بچوں سمیت ٹہلتے تھے۔ کوئی اُنہیں ڈرا کر بھگا نہیں سکتا تھا۔ 12 اُس وقت شیر اپنے بچوں کے لئے بہت کچھ پھاڑ لیتا اور اپنی شیرنیوں

کے لئے بھی گلا گھونٹ کر مار ڈالتا تھا۔ اُس کی ماندیں اور چھپنے کی جگہیں پھاڑے ہوئے شکار سے بھری رہتی تھیں۔

13 رب الافواج فرماتا ہے، ''اے نینوہ، اب مَیں تجھ سے نپٹ لیتا ہوں۔ مَیں تیرے رتھوں کو نذرِ آتش کر دوں گا، اور تیرے جوان شیر تلوار کی زد میں آ کر مر جائیں گے۔ مَیں ہونے دوں گا کہ آئندہ تجھے زمین پر کچھ نہ ملے جسے پھاڑ کر کھا سکے۔ آئندہ تیرے قاصدوں کی آواز کبھی سنائی نہیں دے گی۔''

نینوہ کی رُسوائی

3 اُس قاتل شہر پر افسوس جو جھوٹ اور لُوٹے ہوئے مال سے بھرا ہوا ہے۔ وہ لُوٹ مار سے کبھی باز نہیں آتا۔

2 سنو! چابک کی آواز، چلتے ہوئے رتھوں کا شور! گھوڑے سرپٹ دوڑ رہے، رتھ بھاگ بھاگ کر اُچھل رہے ہیں۔ 3 گھڑسوار آگے بڑھ رہے، شعلہ زن تلواریں اور چمکتے نیزے نظر آ رہے ہیں۔ ہر طرف مقتول ہی مقتول، بے شمار لاشوں کے ڈھیر پڑے ہیں۔ اِتنی ہیں کہ لوگ ٹھوکر کھا کھا کر اُن پر سے گزرتے ہیں۔ 4 یہ ہو گا نینوہ کا انجام، اُس دل فریب کسبی اور جادوگرنی کا جس نے اپنی جادوگری اور عصمت فروشی سے اقوام اور اُمّتوں کو غلامی میں بیچ ڈالا۔

5 رب الافواج فرماتا ہے، ''اے نینوہ بیٹی، اب مَیں تجھ سے نپٹ لیتا ہوں۔ مَیں تیرا لباس تیرے سر کے اوپر اُٹھاؤں گا کہ تیرا ننگاپن اقوام کو نظر آئے اور تیرا منہ دیگر ممالک کے سامنے کالا ہو جائے۔ 6 مَیں تجھ پر کُوڑا کرکٹ پھینک کر تیری تحقیر کروں گا۔ تُو دوسروں کے لئے تماشا بن جائے گی۔ 7 تب سب تجھے دیکھ کر بھاگ جائیں گے۔ وہ کہیں گے، 'نینوہ تباہ ہو گئی ہے!' اب اُس پر افسوس کرنے والا کون رہا؟ اب مجھے کہاں سے لوگ ملیں گے جو تجھے تسلی دیں؟''

8 کیا تُو تھیبس[a] شہر سے بہتر ہے، جو دریائے نیل پر واقع تھا؟ وہ تو پانی سے گھرا ہوا تھا، اور پانی ہی اُسے حملوں سے محفوظ رکھتا تھا۔ 9 ایتھوپیا اور مصر کے فوجی اُس کے لئے لامحدود طاقت کا باعث تھے، فوط اور لبیا اُس کے اتحادی تھے۔ 10 تو بھی وہ قیدی بن کر جلاوطن ہوا۔ ہر گلی کے کونے میں اُس کے شیرخوار بچوں کو زمین پر پٹخ دیا گیا۔ اُس کے شرفا قرعہ اندازی کے ذریعے تقسیم ہوئے، اُس کے تمام بزرگ زنجیروں میں جکڑے گئے۔

11 اے نینوہ بیٹی، تُو بھی نشے میں دُھت ہو جائے گی۔ تُو بھی حواس باختہ ہو کر دشمن سے پناہ لینے کی کوشش کرے گی۔ 12 تیرے تمام قلعے پکے پھل سے لدے ہوئے انجیر کے درخت ہیں۔ جب اُنہیں ہلایا جائے تو انجیر فوراً کھانے والے کے منہ میں گر جاتے ہیں۔ 13 لو، تیرے تمام دستے عورتیں بن گئے ہیں۔ تیرے ملک کے دروازے دشمن کے لئے پورے طور پر کھولے گئے، تیرے کُنڈے نذرِ آتش ہو گئے ہیں۔

14 خوب پانی جمع کر تاکہ محاصرے کے دوران کافی ہو۔ اپنی قلعہ بندی مزید مضبوط کر! گارے کو پاؤں

---

[a] Thebes۔ عبرانی متن میں اِس کا مترادف نو آمون مستعمل ہے۔

سے لتاڑ لتاڑ کر اینٹیں بنا لے! 15 تاہم آگ تجھے بھسم کرے گی، تلوار تجھے مار ڈالے گی، ہاں وہ تجھے ٹڈیوں کی طرح کھا جائے گی۔ بچنے کا کوئی امکان نہیں ہو گا، خواہ تُو ٹڈیوں کی طرح بے شمار کیوں نہ ہو جائے۔ 16 بے شک تیرے تاجر ستاروں جتنے لاتعداد ہو گئے ہیں، لیکن اچانک وہ ٹڈیوں کے بچوں کی طرح اپنی کینچلی کو اُتار لیں گے اور اُڑ کر غائب ہو جائیں گے۔ 17 تیرے درباری ٹڈیوں جیسے اور تیرے افسر ٹڈی دَلوں کی مانند ہیں جو سردیوں کے موسم میں دیواروں کے ساتھ چپک جاتی لیکن دھوپ نکلتے ہی اُڑ کر اوجھل ہو جاتی ہیں۔ کسی کو بھی پتا نہیں کہ وہ کہاں چلی گئی ہیں۔

18 اے اسور کے بادشاہ، تیرے چرواہے گہری نیند سو رہے، تیرے شرفا آرام کر رہے ہیں۔ تیری قوم پہاڑوں پر منتشر ہو گئی ہے، اور کوئی نہیں جو اُنہیں دوبارہ جمع کرے۔ 19 تیری چوٹ بھر ہی نہیں سکتی، تیرا زخم لاعلاج ہے۔ جسے بھی تیرے انجام کی خبر ملے وہ تالی بجائے گا۔ کیونکہ سب کو تیرا مسلسل ظلم و تشدد برداشت کرنا پڑا۔

حبقوق

نبی کی شکایت: ہر طرف ناانصافی

1 ذیل میں وہ کلام قلم بند ہے جو حبقوق نبی کو رویا دیکھ کر ملا۔

2 اے رب، مَیں مزید کب تک مدد کے لئے پکاروں؟ اب تک تُو نے میری نہیں سنی۔ مَیں مزید کب تک چیخیں مار مار کر کہوں کہ فساد ہو رہا ہے؟ اب تک تُو نے ہمیں چھٹکارا نہیں دیا۔ 3 تُو کیوں ہونے دیتا ہے کہ مجھے اِتنی ناانصافی دیکھنی پڑے؟ لوگوں کو اِتنا نقصان پہنچایا جا رہا ہے، لیکن تُو خاموشی سے سب کچھ دیکھتا رہتا ہے۔ جہاں بھی مَیں نظر ڈالوں، وہاں ظلم و تشدد ہی نظر آتا ہے، مقدمہ بازی اور جھگڑے سر اُٹھاتے ہیں۔ 4 نتیجے میں شریعت بےاثر ہو گئی ہے، اور با انصاف فیصلے کبھی جاری نہیں ہوتے۔ بےدینوں نے راست بازوں کو گھیر لیا ہے، اِس لئے عدالت میں بےہودہ فیصلے کئے جاتے ہیں۔

اللہ کا جواب

5 ”دیگر اقوام پر نگاہ ڈالو، ہاں اُن پر دھیان دو تو ہکا بکا رہ جاؤ گے۔ کیونکہ مَیں تمہارے جیتے جی ایک ایسا کام کروں گا جس کی جب خبر سنو گے تو تمہیں یقین نہیں آئے گا۔ 6 مَیں بابلیوں کو کھڑا کروں گا۔ یہ ظالم اور تلخ رُو قوم پوری دنیا کو عبور کر کے دوسرے ممالک پر قبضہ کرے گی۔ 7 لوگ اُس سے سخت دہشت کھائیں گے، ہر طرف اُسی کے قوانین اور عظمت ماننی پڑے گی۔ 8 اُن کے گھوڑے چیتوں سے تیز ہیں، اور شام کے وقت شکار کرنے والے بھیڑیئے بھی اُن جیسے پُھرتیلے نہیں ہوتے۔ وہ سرپٹ دوڑ کر دُور دُور سے آتے ہیں۔ جس طرح عقاب لاش پر جھپٹا مارتا ہے اُسی طرح وہ اپنے شکار پر حملہ کرتے ہیں۔ 9 سب اِسی مقصد سے آتے ہیں کہ ظلم و تشدد کریں۔ جہاں بھی جائیں وہاں آگے بڑھتے جاتے ہیں۔ ریت جیسے بےشمار قیدی اُن کے ہاتھ میں جمع ہوتے ہیں۔ 10 وہ دیگر بادشاہوں کا مذاق اُڑاتے ہیں، اور دوسروں کے بزرگ اُن کے تمسخر کا نشانہ بن جاتے ہیں۔ ہر قلعے کو دیکھ کر وہ ہنس اُٹھتے ہیں۔ جلد ہی وہ اُن کی دیواروں کے ساتھ مٹی کے ڈھیر لگا کر اُن پر قبضہ کرتے ہیں۔ 11 پھر وہ تیز ہَوا کی طرح وہاں سے گزر کر آگے بڑھ جاتے ہیں۔ لیکن وہ قصوروار ٹھہریں گے، کیونکہ اُن کی اپنی طاقت اُن کا خدا ہے۔“

اے رب، تُو کیوں خاموش رہتا ہے؟

12 اے رب، کیا تُو قدیم زمانے سے ہی میرا خدا، میرا قدوس نہیں ہے؟ ہم نہیں مریں گے۔ اے رب، تُو نے اُنہیں سزا دینے کے لئے مقرر کیا ہے۔ اے چٹان، تیری مرضی ہے کہ وہ ہماری تربیت کریں۔ 13 تیری آنکھیں بالکل پاک ہیں، اِس لئے تُو بُرا کام برداشت نہیں کر سکتا، تُو خاموشی سے ظلم و تشدد پر نظر نہیں ڈال سکتا۔ تو پھر تُو اِن بےوفاؤں کی حرکتوں کو کس طرح برداشت کرتا ہے؟ جب بےدین اُسے ہڑپ کر لیتا جو اُس سے کہیں زیادہ راست باز ہے تو تُو خاموش کیوں رہتا ہے؟ 14 تُو نے ہونے دیا ہے کہ انسان سے مچھلیوں کا سا سلوک کیا جائے، کہ اُسے اُن سمندری جانوروں کی طرح پکڑا جائے، جن کا کوئی مالک نہیں۔ 15 دشمن اُن سب کو کانٹے کے ذریعے پانی سے نکال لیتا ہے، اپنا جال ڈال کر اُنہیں پکڑ لیتا ہے۔ جب اُن کا بڑا ڈھیر جمع ہو جاتا ہے تو وہ خوش ہو کر شادیانہ بجاتا ہے۔ 16 تب وہ اپنے جال کے سامنے بخور جلا کر اُسے جانور قربان کرتا ہے۔ کیونکہ اُسی کے وسیلے سے وہ عیش و عشرت کی زندگی گزار سکتا ہے۔ 17 کیا وہ مسلسل اپنا جال ڈالتا اور قوموں کو بےرحمی سے موت کے گھاٹ اُتارتا رہے؟

2 اب مَیں پہرا دینے کے لئے اپنی بُرجی پر چڑھ جاؤں گا، قلعے کی اونچی جگہ پر کھڑا ہو کر چاروں طرف دیکھتا رہوں گا۔ کیونکہ مَیں جاننا چاہتا ہوں کہ اللہ مجھے کیا کچھ بتائے گا، کہ وہ میری شکایت کا کیا جواب دے گا۔

رب کا جواب

2 رب نے مجھے جواب دیا، ”جو کچھ تُو نے رویا میں دیکھا ہے اُسے تختوں پر یوں لکھ دے کہ ہر گزرنے والا اُسے روانی سے پڑھ سکے۔ 3 کیونکہ وہ فوراً پوری نہیں ہو جائے گی بلکہ مقررہ وقت پر آخرکار ظاہر ہو گی، وہ جھوٹی ثابت نہیں ہو گی۔ گو دیر بھی لگے تو بھی صبر کر۔ کیونکہ آنے والا پہنچے گا، وہ دیر نہیں کرے گا۔

4 مغرور آدمی پھولا ہوا ہے اور اندر سے سیدھی راہ پر نہیں چلتا۔ لیکن راست باز ایمان ہی سے جیتا رہے گا۔ 5 یقیناً مَے ایک بےوفا ساتھی ہے۔ مغرور شخص جیتا نہیں رہے گا، گو وہ اپنے منہ کو پاتال کی طرح کھلا رکھتا اور اُس کی بھوک موت کی طرح کبھی نہیں مٹتی، وہ تمام اقوام اور اُمّتیں اپنے پاس جمع کرتا ہے۔

بےدینوں کا انجام

6 لیکن یہ سب اُس کا مذاق اُڑا کر اُسے لعن طعن کریں گی۔ وہ کہیں گی، ’اُس پر افسوس جو دوسروں کی چیزیں چھین کر اپنی ملکیت میں اضافہ کرتا ہے، جو قرض داروں کی ضمانت پر قبضہ کرنے سے دولت مند ہو گیا ہے۔ یہ کارروائی کب تک جاری رہے گی؟‘ 7 کیونکہ اچانک ہی ایسے لوگ اُٹھیں گے جو تجھے کاٹیں گے، ایسے لوگ جاگ اُٹھیں گے جن کے سامنے تُو تھرتھرانے لگے گا۔ تب تُو خود اُن کا شکار بن جائے گا۔ 8 چونکہ تُو نے دیگر متعدد اقوام کو لُوٹ لیا ہے اِس لئے اب بچی ہوئی اُمّتیں تجھے ہی لُوٹ لیں گی۔ کیونکہ تجھ سے قتل و غارت سرزد ہوئی ہے، تُو نے دیہات اور شہر پر اُن کے باشندوں سمیت شدید ظلم کیا ہے۔

9 اُس پر افسوس جو ناجائز نفع کما کر اپنے گھر پر آفت

لاتا ہے، حالانکہ وہ آفت سے بچنے کے لئے اپنا گھونسلا بلندیوں پر بنا لیتا ہے۔ [10] تیرے منصوبوں سے متعدد قومیں تباہ ہوئی ہیں، لیکن یہ تیرے ہی گھرانے کے لئے شرم کا باعث بن گیا ہے۔ اِس گناہ سے تُو اپنے آپ پر موت کی سزا لایا ہے۔ [11] یقیناً دیواروں کے پتھر چیخ کر التجا کریں گے اور لکڑی کے شہتیر جواب میں آہ و زاری کریں گے۔

[12] اُس پر افسوس جو شہر کو قتل و غارت کے ذریعے تعمیر کرتا، جو آبادی کو ناانصافی کی بنیاد پر قائم کرتا ہے۔ [13] رب الافواج نے مقرر کیا ہے کہ جو کچھ قوموں نے بڑی محنت مشقت سے حاصل کیا اُسے نذرِ آتش ہونا ہے، جو کچھ پانے کے لئے اُمّتیں تھک جاتی ہیں وہ بےکار ہی ہے۔ [14] کیونکہ جس طرح سمندر پانی سے بھرا ہوا ہے، اُسی طرح دنیا ایک دن رب کے جلال کے عرفان سے بھر جائے گی۔

[15] اُس پر افسوس جو اپنا پیالہ زہریلی شراب سے بھر کر اُسے اپنے پڑوسیوں کو پلا دیتا ہے تاکہ اُنہیں نشے میں لا کر اُن کی برہنگی سے لطف اندوز ہو جائے۔ [16] لیکن اب تیری باری بھی آ گئی ہے! تیری شان و شوکت ختم ہو جائے گی، اور تیرا منہ کالا ہو جائے گا۔ اب خود پی لے! نشے میں آ کر اپنے کپڑے اُتار لے۔ غضب کا جو پیالہ رب کے دہنے ہاتھ میں ہے وہ تیرے پاس بھی پہنچے گا۔ تب تیری اِتنی رُسوائی ہو جائے گی کہ تیری شان کا نام و نشان تک نہیں رہے گا۔

[17] جو ظلم تُو نے لبنان پر کیا وہ تجھ پر ہی غالب آئے گا، جن جانوروں کو تُو نے وہاں تباہ کیا اُن کی دہشت تجھ ہی پر طاری ہو جائے گی۔ کیونکہ تجھ سے قتل و غارت سرزد ہوئی ہے، تُو نے دیہات اور شہروں پر اُن کے باشندوں سمیت شدید ظلم کیا ہے۔

[18] بُت کا کیا فائدہ؟ آخر کسی ماہر کاری گر نے اُسے تراشا یا ڈھال لیا ہے، اور وہ جھوٹ ہی جھوٹ کی ہدایات دیتا ہے۔ کاری گر اپنے ہاتھوں کے بُت پر بھروسا رکھتا ہے، حالانکہ وہ بول بھی نہیں سکتا!

[19] اُس پر افسوس جو لکڑی سے کہتا ہے، 'جاگ اُٹھ!' اور خاموش پتھر سے، 'کھڑا ہو جا!' کیا یہ چیزیں ہدایت دے سکتی ہیں؟ ہرگز نہیں! اُن میں جان ہی نہیں، خواہ اُن پر سونا یا چاندی کیوں نہ چڑھائی گئی ہو۔ [20] لیکن رب اپنے مقدّس گھر میں موجود ہے۔ اُس کے حضور پوری دنیا خاموش رہے۔"

حبقوق کی دعا

3 ذیل میں حبقوق نبی کی دعا ہے۔ اِسے 'شگیونوت' کے طرز پر گانا ہے۔

[2] اے رب، مَیں نے تیرا پیغام سنا ہے۔ اے رب، تیرا کام دیکھ کر مَیں ڈر گیا ہوں۔ ہمارے جیتے جی اُسے وجود میں لا، جلد ہی اُسے ہم پر ظاہر کر۔ جب تجھے ہم پر غصہ آئے تو اپنا رحم یاد کر۔

[3] اللہ تیمان سے آ رہا ہے، قدوس فاران کے پہاڑی علاقے سے پہنچ رہا ہے۔ (سِلاہ)[a] اُس کا جلال پورے آسمان پر چھا گیا ہے، زمین اُس کی حمد و ثنا سے بھری ہوئی ہے۔

---

[a] سِلاہ غالباً گانے بجانے کے بارے میں کوئی ہدایت ہے۔ اِس کے مطلب کے بارے میں اتفاقِ رائے نہیں ہوتی۔

4 تب اُس کی شان سورج کی طرح چمکتی، اُس کے ہاتھ سے تیز کرنیں نکلتی ہیں جن میں اُس کی قدرت پنہاں ہوتی ہے۔
5 مہلک بیماری اُس کے آگے آگے پھیلتی، وبائی مرض اُس کے نقشِ قدم پر چلتا ہے۔
6 جہاں بھی قدم اُٹھائے، وہاں زمین ہل جاتی، جہاں بھی نظر ڈالے وہاں اقوام لرز اُٹھتی ہیں۔ تب قدیم پہاڑ پھٹ جاتے، پرانی پہاڑیاں دبک جاتی ہیں۔ اُس کی راہیں ازل سے ایسی ہی رہی ہیں۔
7 مَیں نے کُوشان کے خیموں کو مصیبت میں دیکھا، مِدیان کے تنبو کانپ رہے تھے۔

8 اے رب، کیا تُو دریاؤں اور ندیوں سے غصے تھا؟ کیا تیرا غضب سمندر پر نازل ہوا جب تُو اپنے گھوڑوں اور فتح مند رتھوں پر سوار ہو کر نکلا؟
9 تُو نے اپنی کمان کو نکال لیا، تیری لعنتیں تیروں کی طرح برسنے لگی ہیں۔ (سِلاہ) تُو زمین کو پھاڑ کر اُن جگہوں پر دریا بہنے دیتا ہے۔
10 تجھے دیکھ کر پہاڑ کانپ اُٹھتے، موسلا دھار بارش برسنے لگتی اور پانی کی گہرائیاں گرجتی ہوئی اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اُٹھاتی ہیں۔
11 سورج اور چاند اپنی بلند رہائش گاہ میں رُک جاتے ہیں۔ تیرے چمکتے تیروں کے سامنے وہ ماند پڑ جاتے، تیرے نیزوں کی جھلملاتی روشنی میں اوجھل ہو جاتے ہیں۔

12 تُو غصے میں دنیا میں سے گزرتا، طیش سے دیگر اقوام کو مار کر گاہ لیتا ہے۔
13 تُو اپنی قوم کو رِہا کرنے کے لئے نکلا، اپنے مسح کئے ہوئے خادم کی مدد کرنے آیا ہے۔ تُو نے بےدین کا گھر چھت سے لے کر بنیاد تک گرا دیا، اب کچھ نظر نہیں آتا۔ (سِلاہ)
14 اُس کے اپنے نیزوں سے تُو نے اُس کے سر کو چھید ڈالا۔ پہلے اُس کے دستے کتنی خوشی سے ہم پر ٹوٹ پڑے تاکہ ہمیں منتشر کر کے مصیبت زدہ کو پوشیدگی میں کھا سکیں! لیکن اب وہ خود بھوسے کی طرح ہَوا میں اُڑ گئے ہیں۔
15 تُو نے اپنے گھوڑوں سے سمندر کو یوں کچل دیا کہ گہرا پانی جھاگ نکالنے لگا۔

اللہ مجھے تقویت دیتا ہے

16 یہ سب کچھ سن کر میرا جسم لرز اُٹھا۔ اِتنا شور تھا کہ میرے دانت بجنے لگے،[a] میری ہڈیاں سڑنے لگیں، میرے گھٹنے کانپ اُٹھے۔ اب مَیں اُس دن کے انتظار میں رہوں گا جب آفت اُس قوم پر آئے گی جو ہم پر حملہ کر رہی ہے۔

17 ابھی تک کونپلیں انجیر کے درخت پر نظر نہیں آتیں، انگور کی بیلیں بے پھل ہیں۔ ابھی تک زیتون کے درخت پھل سے محروم ہیں اور کھیتوں میں فصلیں نہیں اُگتیں۔ باڑوں میں نہ بھیڑ بکریاں، نہ مویشی ہیں۔
18 تاہم مَیں رب کی خوشی مناؤں گا، اپنے نجات دہندہ اللہ کے باعث شادیانہ بجاؤں گا۔
19 رب قادرِ مطلق میری قوت ہے۔ وہی مجھے

[a] لفظی ترجمہ: ہونٹ ہلنے لگے۔

ہرنوں کے سے تیز رَو پاؤں مہیا کرتا ہے، وہی مجھے
بلندیوں پر سے گزرنے دیتا ہے۔

درجِ بالا گیت موسیقی کے راہنما کے لئے ہے۔ اِسے
میرے طرز کے تاردار سازوں کے ساتھ گانا ہے۔

صفنیاہ

1 ذیل میں رب کا وہ کلام قلم بند ہے جو صفنیاہ بن کوشی بن جِدلیاہ بن امریاہ بن حزقیاہ پر نازل ہوا۔ اُس وقت یوسیاہ بن امون یہوداہ کا بادشاہ تھا۔

2 رب فرماتا ہے، ''مَیں رُوئے زمین پر سے سب کچھ مٹا ڈالوں گا، 3 انسان و حیوان، پرندوں، مچھلیوں، ٹھوکر کھلانے والی چیزوں اور بےدینوں کو۔ تب زمین پر انسان کا نام و نشان تک نہیں رہے گا۔'' یہ رب کا فرمان ہے۔

4 ''یہوداہ اور یروشلم کے تمام باشندوں پر میری سزا نازل ہو گی۔ بعل دیوتا کی جتنی بھی بُت پرستی اب تک رہ گئی ہے اُسے نیست و نابود کر دوں گا۔ نہ بُت پرست پجاریوں کا نام و نشان رہے گا، 5 نہ اُن کا جو چھتوں پر سورج، چاند بلکہ آسمان کے پورے لشکر کو سجدہ کرتے ہیں، جو رب کی قسم کھانے کے ساتھ ساتھ ملکوم دیوتا کی بھی قسم کھاتے ہیں۔ 6 جو رب کی پیروی چھوڑ کر نہ اُسے تلاش کرتے، نہ اُس کی مرضی دریافت کرتے ہیں وہ سب کے سب تباہ ہو جائیں گے۔

7 اب رب قادرِ مطلق کے سامنے خاموش ہو جاؤ، کیونکہ رب کا دن قریب ہی ہے۔ رب نے اِس کے لئے ذبح کی قربانی تیار کر کے اپنے مہمانوں کو مخصوص و مقدّس کر دیا ہے۔'' 8 رب فرماتا ہے، ''جس دن مَیں یہ قربانی چڑھاؤں گا اُس دن بزرگوں، شہزادوں اور اجنبی لباس پہننے والوں کو سزا دوں گا۔ 9 اُس دن مَیں اُن پر سزا نازل کروں گا جو توہم پرستی کے باعث دہلیز پر قدم رکھنے سے گریز کرتے ہیں، جو اپنے مالک کے گھر کو ظلم اور فریب سے بھر دیتے ہیں۔''

10 رب فرماتا ہے، ''اُس دن مچھلی کے دروازے سے زور کی چیخیں، نئے شہر سے آہ و زاری اور پہاڑیوں سے کڑکتی آوازیں سنائی دیں گی۔ 11 اے مکتیس محلے کے باشندو، واویلا کرو، کیونکہ تمہارے تمام تاجر ہلاک ہو جائیں گے۔ وہاں کے جتنے بھی سوداگر چاندی تولتے ہیں وہ نیست و نابود ہو جائیں گے۔

12 تب مَیں چراغ لے کر یروشلم کے کونے کونے میں اُن کا کھوج لگاؤں گا جو اِس وقت بڑے آرام سے بیٹھے ہیں، خواہ حالات کتنے بُرے کیوں نہ ہوں۔ مَیں اُن سے نپٹ لوں گا جو سوچتے ہیں، 'رب کچھ نہیں کرے گا، نہ اچھا کام اور نہ بُرا۔' 13 ایسے لوگوں کا مال لُوٹ لیا جائے گا، اُن کے گھر مسمار ہو جائیں گے۔ وہ نئے مکان تعمیر تو کریں گے لیکن اُن میں رہیں گے

نہیں، انگور کے باغ لگائیں گے لیکن اُن کی مَے پئیں گے نہیں۔“

14 رب کا عظیم دن قریب ہی ہے، وہ بڑی تیزی سے ہم پر نازل ہو رہا ہے۔ سنو! وہ دن تلخ ہو گا۔ حالات ایسے ہوں گے کہ بہادر فوجی بھی چیخ کر مدد کے لئے پکاریں گے۔ 15 رب کا پورا غضب نازل ہو گا، اور لوگ پریشانی اور مصیبت میں مبتلا رہیں گے۔ ہر طرف تباہی و بربادی، ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا، ہر طرف گھنے بادل چھائے رہیں گے۔ 16 اُس دن دشمن نرسنگا پھونک کر اور جنگ کے نعرے لگا کر قلعہ بند شہروں اور بُرجوں پر ٹوٹ پڑے گا۔ 17 رب فرماتا ہے، ”چونکہ لوگوں نے میرا گناہ کیا ہے اِس لئے مَیں اُن کو بڑی مصیبت میں اُلجھا دوں گا۔ وہ اندھوں کی طرح ٹٹول ٹٹول کر اِدھر اُدھر پھریں گے، اُن کا خون خاک کی طرح گرایا جائے گا اور اُن کی نعشیں گوبر کی طرح زمین پر پھینکی جائیں گی۔“ 18 جب رب کا غضب نازل ہو گا تو نہ اُن کا سونا، نہ چاندی اُنہیں بچا سکے گی۔ اُس کی غیرت پورے ملک کو آگ کی طرح بھسم کر دے گی۔ وہ ملک کے تمام باشندوں کو ہلاک کرے گا، ہاں اُن کا انجام ہول ناک ہو گا۔

ہوش میں آؤ!

2 اے بےحیا قوم، جمع ہو کر حاضری کے لئے کھڑی ہو جا، 2 اِس سے پہلے کہ مقررہ دن آ کر تجھے بھوسے کی طرح اُڑا لے جائے۔ ایسا نہ ہو کہ تم رب کے سخت غصے کا نشانہ بن جاؤ، کہ رب کا غضب ناک دن تم پر نازل ہو جائے۔

3 اے ملک کے تمام فروتنو، اے اُس کے احکام پر عمل کرنے والو، رب کو تلاش کرو! راست بازی کے طالب ہو، حلیمی ڈھونڈو۔ شاید تم اُس دن رب کے غضب سے بچ جاؤ۔[a]

اسرائیل کے دشمنوں کا انجام

4 غزہ کو چھوڑ دیا جائے گا، اسقلون ویران و سنسان ہو جائے گا۔ دوپہر کے وقت ہی اشدود کے باشندوں کو نکالا جائے گا، عقرون کو جڑ سے اُکھاڑا جائے گا۔ 5 کریتے سے آئی ہوئی قوم پر افسوس جو ساحلی علاقے میں رہتی ہے۔ کیونکہ رب تمہارے بارے میں فرماتا ہے، ”اے فلستیوں کی سرزمین، اے ملکِ کنعان، مَیں تجھے تباہ کروں گا، ایک بھی باقی نہیں رہے گا۔“ 6 تب یہ ساحلی علاقہ چَرانے کے لئے استعمال ہو گا، اور چرواہے اُس میں اپنی بھیڑ بکریوں کے لئے باڑے بنا لیں گے۔ 7 ملک یہوداہ کے گھرانے کے بچے ہوؤں کے قبضے میں آئے گا، اور وہی وہاں چریں گے، وہی شام کے وقت اسقلون کے گھروں میں آرام کریں گے۔ کیونکہ رب اُن کا خدا اُن کی دیکھ بھال کرے گا، وہی اُنہیں بحال کرے گا۔

8 ”مَیں نے موآبیوں کی لعن طعن اور عمونیوں کی اہانت پر غور کیا ہے۔ اُنہوں نے میری قوم کی رُسوائی اور اُس کے ملک کے خلاف بڑی بڑی باتیں کی ہیں۔“ 9 اِس لئے رب الافواج جو اسرائیل کا خدا ہے فرماتا ہے، ”میری حیات کی قسم، موآب اور عمون کے علاقے

---

[a] لفظی ترجمہ: چھپے رہ سکو۔

سدوم اور عمورہ کی مانند بن جائیں گے۔ اُن میں خود رَو پودے اور نمک کے گڑھے ہی پائے جائیں گے، اور وہ ابد تک ویران و سنسان رہیں گے۔ تب میری قوم کا بچا ہوا حصہ اُنہیں لُوٹ کر اُن کی زمین پر قبضہ کر لے گا۔"

[10] یہی اُن کے تکبر کا اجر ہو گا۔ کیونکہ اُنہوں نے رب الافواج کی قوم کو لعن طعن کر کے قوم کے خلاف بڑی بڑی باتیں کی ہیں۔ [11] جب رب ملک کے تمام دیوتاؤں کو تباہ کرے گا تو اُن کے رونگٹے کھڑے ہو جائیں گے۔ تمام ساحلی علاقوں کی اقوام اُس کے سامنے جھک جائیں گی، ہر ایک اپنے اپنے مقام پر اُسے سجدہ کرے گا۔

[12] رب فرماتا ہے، "اے ایتھوپیا کے باشندو، میری تلوار تمہیں بھی مار ڈالے گی۔"

[13] وہ اپنا ہاتھ شمال کی طرف بھی بڑھا کر اسور کو تباہ کرے گا۔ نینوہ ویران و سنسان ہو کر ریگستان جیسا خشک ہو جائے گا۔ [14] شہر کے بیچ میں ریوڑ اور دیگر کئی قسم کے جانور آرام کریں گے۔ دشتی اُلّو اور خارپُشت اُس کے ٹوٹے پھوٹے ستونوں میں بسیرا کریں گے، اور جنگلی جانوروں کی چیخیں کھڑکیوں میں سے گونجیں گی۔ گھروں کی دہلیزیں ملبے کے ڈھیروں میں چھپی رہیں گی جبکہ اُن کی دیودار کی لکڑی ہر گزرنے والے کو دکھائی دے گی۔ [15] یہی اُس خوش باش شہر کا انجام ہو گا جو پہلے اِتنی حفاظت سے بستا تھا اور جو دل میں کہتا تھا، "مَیں ہی ہوں، میرے سوا کوئی اَور ہے ہی نہیں۔" آئندہ وہ ریگستان ہو گا، ایسی جگہ جہاں جانور ہی آرام کریں گے۔ ہر مسافر "توبہ توبہ" کہہ کر وہاں سے گزرے گا۔

یروشلم کا انجام

3 اُس سرکش، ناپاک اور ظالم شہر پر افسوس جو یروشلم کہلاتا ہے۔ [2] نہ وہ سنتا، نہ تربیت قبول کرتا ہے۔ نہ وہ رب پر بھروسا رکھتا، نہ اپنے خدا کے قریب آتا ہے۔ [3] جو بزرگ اُس کے بیچ میں ہیں وہ دہاڑتے ہوئے شیر ببر ہیں۔ اُس کے قاضی شام کے وقت بھوکے پھرنے والے بھیڑیئے ہیں جو طلوعِ صبح تک شکار کی ایک ہڈی تک نہیں چھوڑتے۔ [4] اُس کے نبی گستاخ اور غدار ہیں۔ اُس کے امام مقدِس کی بےحرمتی اور شریعت سے زیادتی کرتے ہیں۔

[5] لیکن رب بھی شہر کے بیچ میں ہے، اور وہ راست ہے، وہ بےانصافی نہیں کرتا۔ صبح بہ صبح وہ اپنا انصاف قائم رکھتا ہے، ہم کبھی اُس سے محروم نہیں رہتے۔ لیکن بےدین شرم سے واقف ہی نہیں ہوتا۔

[6] رب فرماتا ہے، "مَیں نے قوموں کو نیست و نابود کر دیا ہے۔ اُن کے قلعے تباہ، اُن کی گلیاں سنسان ہیں۔ اب اُن میں سے کوئی نہیں گزرتا۔ اُن کے شہر اِتنے برباد ہیں کہ کوئی بھی اُن میں نہیں رہتا۔ [7] مَیں بولا، 'بےشک یروشلم میرا خوف مان کر میری تربیت قبول کرے گا۔ کیونکہ کیا ضرورت ہے کہ اُس کی رہائش گاہ مٹ جائے اور میری تمام سزائیں اُس پر نازل ہو جائیں۔' لیکن اُس کے باشندے مزید جوش کے ساتھ اپنی بُری حرکتوں میں لگ گئے۔"

[8] چنانچہ رب فرماتا ہے، "اب میرے انتظار میں رہو، اُس دن کے انتظار میں جب مَیں شکار کرنے کے لئے اُٹھوں گا۔[a] کیونکہ مَیں نے اقوام کو جمع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ مَیں ممالک کو اکٹھا کر کے اُن پر اپنا غضب

[a] ایک اَور ممکنہ ترجمہ: گواہی دینے کے لئے۔

نازل کروں گا۔ تب وہ میرے سخت قہر کا نشانہ بن جائیں گے، پوری دنیا میری غیرت کی آگ سے بھسم ہو جائے گی۔

اسرائیل کے لئے نئی اُمید

9 لیکن اِس کے بعد مَیں اقوام کے ہونٹوں کو پاک صاف کروں گا تاکہ وہ آئندہ رب کا نام لے کر عبادت کریں، کہ وہ شانہ بہ شانہ کھڑی ہو کر میری خدمت کریں۔ 10 اُس وقت میرے پرستار، میری منتشر ہوئی قوم ایتھوپیا کے دریاؤں کے پار سے بھی آ کر مجھے قربانیاں پیش کرے گی۔

11 اے صیون بیٹی، اُس دن تجھے شرم سار نہیں ہونا پڑے گا حالانکہ تُو نے مجھ سے بےوفا ہو کر نہایت بُرے کام کئے ہیں۔ کیونکہ مَیں تیرے درمیان سے تیرے متکبر شیخی بازوں کو نکالوں گا۔ آئندہ تُو میرے مقدّس پہاڑ پر مغرور نہیں ہو گی۔ 12 مَیں تجھ میں صرف قوم کے غریبوں اور ضرورت مندوں کو چھوڑوں گا، اُن سب کو جو رب کے نام میں پناہ لیں گے۔ 13 اسرائیل کا یہ بچا ہوا حصہ نہ غلط کام کرے گا، نہ جھوٹ بولے گا۔ اُن کی زبان پر فریب نہیں ہو گا۔ تب وہ بھیڑوں کی طرح چراگاہ میں چریں گے اور آرام کریں گے۔ اُنہیں ڈرانے والا کوئی نہیں ہو گا۔“

14 اے صیون بیٹی، خوشی کے نعرے لگا! اے اسرائیل، خوشی منا! اے یروشلم بیٹی، شادمان ہو، پورے دل سے شادیانہ بجا۔ 15 کیونکہ رب نے تیری سزا مٹا کر تیرے دشمن کو بھگا دیا ہے۔ رب جو اسرائیل کا بادشاہ ہے تیرے درمیان ہی ہے۔ آئندہ تجھے کسی نقصان سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہو گی۔

16 اُس دن لوگ یروشلم سے کہیں گے، ”اے صیون، مت ڈرنا! حوصلہ نہ ہار، تیرے ہاتھ ڈھیلے نہ ہوں۔ 17 رب تیرا خدا تیرے درمیان ہے، تیرا پہلوان تجھے نجات دے گا۔ وہ شادمان ہو کر تیری خوشی منائے گا۔ اُس کی محبت تیرے قصور کا ذکر ہی نہیں کرے گی بلکہ وہ تجھ سے انتہائی خوش ہو کر شادیانہ بجائے گا۔“

18 رب فرماتا ہے، ”مَیں عید کو ترک کرنے والوں کو تجھ سے دُور کر دوں گا، کیونکہ وہ تیری رُسوائی کا باعث تھے۔ 19 مَیں اُن سے بھی نپٹ لوں گا جو تجھے کچل رہے ہیں۔ جو لنگڑاتا ہے اُسے مَیں بچاؤں گا، جو منتشر ہیں اُنہیں جمع کروں گا۔ جس ملک میں بھی اُن کی رُسوائی ہوئی وہاں مَیں اُن کی تعریف اور احترام کراؤں گا۔ 20 اُس وقت مَیں تمہیں جمع کر کے وطن میں واپس لاؤں گا۔ مَیں تمہارے دیکھتے دیکھتے تمہیں بحال کروں گا اور دنیا کی تمام اقوام میں تمہاری تعریف اور احترام کراؤں گا۔“ یہ رب کا فرمان ہے۔

حجی

رب کے گھر کو دوبارہ بنانے کا حکم

1 فارس کے بادشاہ دارا کی حکومت کے دوسرے سال میں حجی نبی پر رب کا کلام نازل ہوا۔ چھٹے مہینے کا پہلا دن[a] تھا۔ کلام میں اللہ یہوداہ کے گورنر زرُبابل بن سیالتی ایل اور امامِ اعظم یشوع بن یہوصدق سے مخاطب ہوا۔

2-3 رب الافواج فرماتا ہے، ”یہ قوم کہتی ہے، ’ابھی رب کے گھر کو دوبارہ تعمیر کرنے کا وقت نہیں آیا۔‘ 4 کیا یہ ٹھیک ہے کہ تم خود لکڑی سے سجے ہوئے گھروں میں رہتے ہو جبکہ میرا گھر اب تک ملبے کا ڈھیر ہے؟“ 5 رب الافواج فرماتا ہے، ”اپنے حال پر غور کرو۔ 6 تم نے بہت بیج بویا لیکن کم فصل کاٹی ہے۔ تم کھانا تو کھاتے ہو لیکن بھوکے رہتے ہو، پانی تو پیتے ہو لیکن پیاسے رہتے ہو، کپڑے تو پہنتے ہو لیکن سردی لگتی ہے۔ اور جب کوئی پیسے کما کر اُنہیں اپنے بٹوے میں ڈالتا ہے تو اُس میں سوراخ ہیں۔“

7 رب الافواج فرماتا ہے، ”اپنے حال پر دھیان دے کر اُس کا صحیح نتیجہ نکالو! 8 پہاڑوں پر چڑھ کر لکڑی لے آؤ اور رب کے گھر کی تعمیر شروع کرو۔ ایسا ہی رویہ مجھے پسند ہو گا، اور اِس طرح ہی تم مجھے جلال دو گے۔“ یہ رب کا فرمان ہے۔ 9 ”دیکھو، تم نے بہت برکت پانے کی توقع کی، لیکن کیا ہوا؟ کم ہی حاصل ہوا۔ اور جو کچھ تم اپنے گھر واپس لائے اُسے مَیں نے ہَوا میں اُڑا دیا۔ کیوں؟ مَیں، رب الافواج تمہیں اِس کی اصل وجہ بتاتا ہوں۔ میرا گھر اب تک ملبے کا ڈھیر ہے جبکہ تم میں سے ہر ایک اپنا اپنا گھر مضبوط کرنے کے لئے بھاگ دوڑ کر رہا ہے۔ 10 اِسی لئے آسمان نے تمہیں اوس سے اور زمین نے تمہیں فصلوں سے محروم کر رکھا ہے۔ 11 اِسی لئے مَیں نے حکم دیا کہ کھیتوں میں اور پہاڑوں پر کال پڑے، کہ ملک کا اناج، انگور، زیتون بلکہ زمین کی ہر پیداوار اُس کی لپیٹ میں آ جائے۔ انسان و حیوان اُس کی زد میں آ گئے ہیں، اور تمہاری محنت مشقت ضائع ہو رہی ہے۔“

12 تب زرُبابل بن سیالتی ایل، امامِ اعظم یشوع بن یہوصدق اور قوم کے پورے بچے ہوئے حصے نے رب اپنے خدا کی سنی۔ جو بھی بات رب اُن کے خدا نے حجی

---

[a] 29 اگست۔

نبی کو سنانے کو کہا تھا اُسے اُنہوں نے مان لیا۔ رب کا خوف پوری قوم پر طاری ہوا۔ 13 تب رب نے اپنے پیغمبر حجی کی معرفت اُنہیں یہ پیغام دیا، ”رب فرماتا ہے، مَیں تمہارے ساتھ ہوں۔“

15-14 یوں رب نے یہوداہ کے گورنر زرُبابل بن سیالتی ایل، امامِ اعظم یشوع بن یہوصدق اور قوم کے بچے ہوئے حصے کو رب کے گھر کی تعمیر کرنے کی تحریک دی۔ دارا بادشاہ کی حکومت کے دوسرے سال میں وہ آ کر رب الافواج اپنے خدا کے گھر پر کام کرنے لگے۔ چھٹے مہینے کا 24واں دن[a] تھا۔

رب کا نیا گھر شاندار ہو گا

2 اُسی سال کے ساتویں مہینے کے 21ویں دن[b] حجی نبی پر رب کا کلام نازل ہوا، 2 ”یہوداہ کے گورنر زرُبابل بن سیالتی ایل، امامِ اعظم یشوع بن یہوصدق اور قوم کے بچے ہوئے حصے کو بتا دینا،

3 ’تم میں سے کس کو یاد ہے کہ رب کا گھر تباہ ہونے سے پہلے کتنا شاندار تھا؟ جو اِس وقت اُس کی جگہ تعمیر ہو رہا ہے وہ تمہیں کیسا لگتا ہے؟ رب کے پہلے گھر کی نسبت یہ کچھ بھی نہیں لگتا۔ 4 لیکن رب فرماتا ہے کہ اے زرُبابل، حوصلہ رکھ! اے امامِ اعظم یشوع بن یہوصدق حوصلہ رکھ! اے ملک کے تمام باشندو، حوصلہ رکھ کر اپنا کام جاری رکھو۔ کیونکہ رب الافواج فرماتا ہے کہ مَیں تمہارے ساتھ ہوں۔ 5 جو عہد مَیں نے مصر سے نکلتے وقت تم سے باندھا تھا وہ قائم رہے گا۔ میرا روح تمہارے درمیان ہی رہے گا۔ ڈرو مت!

6 رب الافواج فرماتا ہے کہ تھوڑی دیر کے بعد مَیں ایک بار پھر آسمان و زمین اور بحر و بر کو ہلا دوں گا۔ 7 تب تمام اقوام لرز اُٹھیں گی، اُن کے بیش قیمت خزانے اِدھر لائے جائیں گے، اور مَیں اِس گھر کو اپنے جلال سے بھر دوں گا۔ 8 رب الافواج فرماتا ہے کہ چاندی میری ہے اور سونا میرا ہے۔ 9 نیا گھر پرانے گھر سے کہیں زیادہ شاندار ہو گا، اور مَیں اِس جگہ کو سلامتی عطا کروں گا۔‘ یہ رب الافواج کا فرمان ہے۔“

مَیں تمہیں دوبارہ برکت دوں گا

10 دارا بادشاہ کی حکومت کے دوسرے سال میں حجی پر رب کا ایک اَور کلام نازل ہوا۔ نویں مہینے کا 24واں دن[c] تھا۔

11 ”رب الافواج فرماتا ہے، ’اماموں سے سوال کر کہ شریعت ذیل کے معاملے کے بارے میں کیا فرماتی ہے، 12 اگر کوئی شخص مخصوص و مقدّس گوشت اپنی جھولی میں ڈال کر کہیں لے جائے اور راستے میں جھولی مَے، زیتون کے تیل، روٹی یا مزید کسی کھانے والی چیز سے لگ جائے تو کیا کھانے والی یہ چیز گوشت سے مخصوص و مقدّس ہو جاتی ہے‘؟“

حجی نے اماموں کو یہ سوال پیش کیا تو اُنہوں نے جواب دیا، ”نہیں۔“

13 تب اُس نے مزید پوچھا، ”اگر کوئی کسی لاش کو چھونے سے ناپاک ہو کر اِن کھانے والی چیزوں میں سے کچھ چھوئے تو کیا کھانے والی چیز اُس سے ناپاک ہو جاتی ہے؟“

---

[a] 21 ستمبر۔
[b] 17 اکتوبر۔
[c] 18 دسمبر۔

اماموں نے جواب دیا، ”جی ہاں۔“

14 پھر حجی نے کہا، ”رب فرماتا ہے کہ میری نظر میں اِس قوم کا یہی حال ہے۔ جو کچھ بھی یہ کرتے اور قربان کرتے ہیں وہ ناپاک ہے۔

15 لیکن اب اِس بات پر دھیان دو کہ آج سے حالات کیسے ہوں گے۔ رب کے گھر کی نئے سرے سے بنیاد رکھنے سے پہلے حالات کیسے تھے؟ 16 جہاں تم فصل کی 20 بوریوں کی اُمید رکھتے تھے وہاں صرف 10 حاصل ہوئیں۔ جہاں تم انگوروں کو کچل کر رس کے 100 لٹر کی توقع رکھتے تھے وہاں صرف 40 لٹر نکلے۔“ 17 رب فرماتا ہے، ”تیری محنت مشقت ضائع ہوئی، کیونکہ مَیں نے پَت روگ، پھپھوندی اور اولوں سے تمہاری پیداوار کو نقصان پہنچایا۔ تو بھی تم نے توبہ کر کے میری طرف رجوع نہ کیا۔ 18 لیکن اب توجہ دو کہ تمہارا حال آج یعنی نویں مہینے کے 24ویں دن سے کیسا ہو گا۔ اِس دن رب کے گھر کی بنیاد رکھی گئی، اِس لئے غور کرو 19 کہ کیا آئندہ بھی گودام میں جمع شدہ بیج ضائع ہو جائے گا، کہ کیا آئندہ بھی انگور، انجیر، انار اور زیتون کا پھل نہ ہونے کے برابر ہو گا۔ کیونکہ آج سے مَیں تمہیں برکت دوں گا۔“

زرُبابل سے اللہ کا وعدہ

20 اُسی دن حجی پر رب کا ایک اَور کلام نازل ہوا، 21 ”یہوداہ کے گورنر زرُبابل کو بتا دے کہ مَیں آسمان و زمین کو ہلا دوں گا۔ 22 مَیں شاہی تختوں کو اُلٹ کر اجنبی سلطنتوں کی طاقت تباہ کر دوں گا۔ مَیں رتھوں کو اُن کے رتھ بانوں سمیت اُلٹ دوں گا، اور گھوڑے اپنے سواروں سمیت گر جائیں گے۔ ہر ایک اپنے بھائی کی تلوار سے مرے گا۔“ 23 رب الافواج فرماتا ہے، ”اُس دن مَیں تجھے، اپنے خادم زرُبابل بن سیالتی ایل کو لے کر مُہر کی انگوٹھی کی مانند بنا دوں گا، کیونکہ مَیں نے تجھے چن لیا ہے۔“ یہ رب الافواج کا فرمان ہے۔

زکریاہ

توبہ کرو!

1 فارس کے بادشاہ دارا کی حکومت کے دوسرے سال اور آٹھویں مہینے[a] میں رب کا کلام نبی زکریاہ بن برکیاہ بن عِدّو پر نازل ہوا،

3-2 ”لوگوں سے کہہ کہ رب تمہارے باپ دادا سے نہایت ہی ناراض تھا۔ اب رب الافواج فرماتا ہے کہ میرے پاس واپس آؤ تو مَیں بھی تمہارے پاس واپس آؤں گا۔ 4 اپنے باپ دادا کی مانند نہ ہو جنہوں نے نہ میری سنی، نہ میری طرف توجہ دی، گو مَیں نے اُس وقت کے نبیوں کی معرفت اُنہیں آگاہ کیا تھا کہ اپنی بُری راہوں اور شریر حرکتوں سے باز آؤ۔ 5 اب تمہارے باپ دادا کہاں ہیں؟ اور کیا نبی ابد تک زندہ رہتے ہیں؟ دونوں بہت دیر ہوئی وفات پا چکے ہیں۔[b] 6 لیکن تمہارے باپ دادا کے بارے میں جتنی بھی باتیں اور فیصلے مَیں نے اپنے خادموں یعنی نبیوں کی معرفت فرمائے وہ سب پورے ہوئے۔ تب اُنہوں نے توبہ کر کے اقرار کیا، ’رب الافواج نے ہماری بُری راہوں اور حرکتوں کے سبب سے وہ کچھ کیا ہے جو اُس نے کرنے کو کہا تھا‘۔“

زکریاہ رویا دیکھتا ہے

7 تین ماہ کے بعد رب نے نبی زکریاہ بن برکیاہ بن عِدّو پر ایک اَور کلام نازل کیا۔ سباط یعنی 11ویں مہینے کا 24واں دن[c] تھا۔

پہلی رویا: گھڑسوار

8 اُس رات مَیں نے رویا میں ایک آدمی کو سرخ رنگ کے گھوڑے پر سوار دیکھا۔ وہ گھاٹی کے درمیان اُگنے والی مہندی کی جھاڑیوں کے بیچ میں رُکا ہوا تھا۔ اُس کے پیچھے سرخ، بُھورے اور سفید رنگ کے گھوڑے کھڑے تھے۔ اُن پر بھی آدمی بیٹھے تھے۔[d] 9 جو فرشتہ مجھ سے بات کر رہا تھا اُس سے مَیں نے پوچھا، ”میرے آقا، اِن گھڑسواروں سے کیا مراد ہے؟“ اُس نے جواب دیا، ”مَیں تجھے اُن کا مطلب دکھاتا ہوں۔“ 10 تب

---

[a] اکتوبر تا نومبر۔
[b] ’دونوں . . . چکے ہیں‘ اضافہ ہے تاکہ مطلب صاف ہو۔
[c] 15 فروری۔
[d] ’اُن . . . بیٹھے تھے‘ اضافہ ہے تاکہ مطلب صاف ہو۔

مہندی کی جھاڑیوں میں رُکے ہوئے آدمی نے جواب دیا، "یہ وہ ہیں جنہیں رب نے پوری دنیا کی گشت کرنے کے لئے بھیجا ہے۔" 11 اب دیگر گھڑسوار رب کے اُس فرشتے کے پاس آئے جو مہندی کی جھاڑیوں کے درمیان رُکا ہوا تھا۔ اُنہوں نے اطلاع دی، "ہم نے دنیا کی گشت لگائی تو معلوم ہوا کہ پوری دنیا میں امن و امان ہے۔"

12 تب رب کا فرشتہ بولا، "اے رب الافواج، اب تُو 70 سالوں سے یروشلم اور یہوداہ کی آبادیوں سے ناراض رہا ہے۔ تُو کب تک اُن پر رحم نہ کرے گا؟"

13 جواب میں رب نے میرے ساتھ گفتگو کرنے والے فرشتے سے نرم اور تسلی دینے والی باتیں کیں۔ 14 فرشتہ دوبارہ مجھ سے مخاطب ہوا، "اعلان کر کہ رب الافواج فرماتا ہے، 'مَیں بڑی غیرت سے یروشلم اور کوہِ صیون کے لئے لڑوں گا۔ 15 مَیں اُن دیگر اقوام سے نہایت ناراض ہوں جو اِس وقت اپنے آپ کو محفوظ سمجھتی ہیں۔ بےشک مَیں اپنی قوم سے کچھ ناراض تھا، لیکن اِن دیگر قوموں نے اُسے حد سے زیادہ تباہ کر دیا ہے۔ یہ کبھی بھی میرا مقصد نہیں تھا۔' 16 رب فرماتا ہے، 'اب مَیں دوبارہ یروشلم کی طرف مائل ہو کر اُس پر رحم کروں گا۔ میرا گھر نئے سرے سے اُس میں تعمیر ہو جائے گا بلکہ پورے شہر کی پیمائش کی جائے گی تاکہ اُسے دوبارہ تعمیر کیا جائے۔' یہ رب الافواج کا فرمان ہے۔

17 مزید اعلان کر کہ رب الافواج فرماتا ہے، 'میرے شہروں میں دوبارہ کثرت کا مال پایا جائے گا۔ رب دوبارہ کوہِ صیون کو تسلی دے گا، دوبارہ یروشلم کو چن لے گا'۔"

دوسری رویا: سینگ اور کاری گر

18 مَیں نے اپنی نگاہ اُٹھائی تو کیا دیکھتا ہوں کہ چار سینگ میرے سامنے ہیں۔ 19 جو فرشتہ مجھ سے بات کر رہا تھا اُس سے مَیں نے پوچھا، "اِن کا کیا مطلب ہے؟" اُس نے جواب دیا، "یہ وہ سینگ ہیں جنہوں نے یہوداہ اور اسرائیل کو یروشلم سمیت منتشر کر دیا تھا۔"

20 پھر رب نے مجھے چار کاری گر دکھائے۔ 21 مَیں نے سوال کیا، "یہ کیا کرنے آ رہے ہیں؟" اُس نے جواب دیا، "مذکورہ سینگوں نے یہوداہ کو اِتنے زور سے منتشر کر دیا کہ آخرکار ایک بھی اپنا سر نہیں اُٹھا سکا۔ لیکن اب یہ کاری گر اُن میں دہشت پھیلانے آئے ہیں۔ یہ اُن قوموں کے سینگوں کو خاک میں ملا دیں گے جنہوں نے اُن سے یہوداہ کے باشندوں کو منتشر کر دیا تھا۔"

تیسری رویا: آدمی یروشلم کی پیمائش کرتا ہے

2 مَیں نے اپنی نظر دوبارہ اُٹھائی تو ایک آدمی کو دیکھا جس کے ہاتھ میں فیتہ تھا۔ 2 مَیں نے پوچھا، "آپ کہاں جا رہے ہیں؟" اُس نے جواب دیا، "یروشلم کی پیمائش کرنے جا رہا ہوں۔ مَیں معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ شہر کی لمبائی اور چوڑائی کتنی ہونی چاہئے۔" 3 تب وہ فرشتہ روانہ ہوا جو اب تک مجھ سے بات کر رہا تھا۔ لیکن راستے میں ایک اَور فرشتہ اُس سے ملنے آیا۔ 4 اِس دوسرے فرشتے نے کہا، "بھاگ کر پیمائش کرنے والے نوجوان کو بتا دے، 'انسان و حیوان کی اِتنی بڑی تعداد ہو گی کہ آئندہ یروشلم کی فصیل نہیں ہو گی۔ 5 رب فرماتا ہے کہ اُس وقت مَیں آگ کی

چار دیواری بن کر اُس کی حفاظت کروں گا، مَیں اُس کے درمیان رہ کر اُس کی عزت و جلال کا باعث ہوں گا‘۔“

6 رب فرماتا ہے، ”اُٹھو، اُٹھو! شمالی ملک سے بھاگ آؤ۔ کیونکہ مَیں نے خود تمہیں چاروں طرف منتشر کر دیا تھا۔ 7 لیکن اب مَیں فرماتا ہوں کہ وہاں سے نکل آؤ۔ صیون کے جتنے لوگ بابل[a] میں رہتے ہیں وہاں سے بچ نکلیں!“ 8 کیونکہ رب الافواج جس نے مجھے بھیجا وہ اُن قوموں کے بارے میں جنہوں نے تمہیں لُوٹ لیا فرماتا ہے، ”جو تمہیں چھیڑے وہ میری آنکھ کی پُتلی کو چھیڑے گا۔ 9 اِس لئے یقین کرو کہ مَیں اپنا ہاتھ اُن کے خلاف اُٹھاؤں گا۔ اُن کے اپنے غلام اُنہیں لُوٹ لیں گے۔“

تب تم جان لو گے کہ رب الافواج نے مجھے بھیجا ہے۔ 10 رب فرماتا ہے، ”اے صیون بیٹی، خوشی کے نعرے لگا! کیونکہ مَیں آ رہا ہوں، مَیں تیرے درمیان سکونت کروں گا۔ 11 اُس دن بہت سی اقوام میرے ساتھ پیوست ہو کر میری قوم کا حصہ بن جائیں گی۔ مَیں خود تیرے درمیان سکونت کروں گا۔“

تب تُو جان لے گی کہ رب الافواج نے مجھے تیرے پاس بھیجا ہے۔

12 مقدّس ملک میں یہوداہ رب کی موروثی زمین بنے گا، اور وہ یروشلم کو دوبارہ چن لے گا۔ 13 تمام انسان رب کے سامنے خاموش ہو جائیں، کیونکہ وہ اُٹھ کر اپنی مقدّس سکونت گاہ سے نکل آیا ہے۔

چوتھی رویا: امامِ اعظم یشوع

3 اِس کے بعد رب نے مجھے رویا میں امامِ اعظم یشوع کو دکھایا۔ وہ رب کے فرشتے کے سامنے کھڑا تھا، اور ابلیس اُس پر الزام لگانے کے لئے اُس کے دائیں ہاتھ کھڑا ہو گیا تھا۔ 2 رب نے ابلیس سے فرمایا، ”اے ابلیس، رب تجھے ملامت کرتا ہے! رب جس نے یروشلم کو چن لیا وہ تجھے ڈانٹتا ہے! یہ آدمی تو بال بال بچ گیا ہے، اُس لکڑی کی طرح جو بھڑکتی آگ میں سے چھین لی گئی ہے۔“

3 یشوع گندے کپڑے پہنے ہوئے فرشتے کے سامنے کھڑا تھا۔ 4 جو افراد ساتھ کھڑے تھے اُنہیں فرشتے نے حکم دیا، ”اُس کے مَیلے کپڑے اُتار دو۔“ پھر یشوع سے مخاطب ہوا، ”دیکھ، مَیں نے تیرا قصور تجھ سے دُور کر دیا ہے، اور اب مَیں تجھے شاندار سفید کپڑے پہنا دیتا ہوں۔“ 5 مَیں نے کہا، ”وہ اُس کے سر پر پاک صاف پگڑی باندھیں!“ چنانچہ اُنہوں نے یشوع کے سر پر پاک صاف پگڑی باندھ کر اُسے نئے کپڑے پہنائے۔ رب کا فرشتہ ساتھ کھڑا رہا۔ 6 یشوع سے اُس نے بڑی سنجیدگی سے کہا،

7 ”رب الافواج فرماتا ہے، ’میری راہوں پر چل کر میرے احکام پر عمل کر تو تُو میرے گھر کی راہنمائی اور اُس کی بارگاہوں کی دیکھ بھال کرے گا۔ پھر مَیں تیرے لئے یہاں آنے اور حاضرین میں کھڑے ہونے کا راستہ قائم رکھوں گا۔

8 اے امامِ اعظم یشوع، سن! تُو اور تیرے سامنے بیٹھے تیرے امام بھائی مل کر اُس وقت کی طرف اشارہ ہیں جب مَیں اپنے خادم کو جو کونپل کہلاتا ہے آنے دوں گا۔ 9 دیکھو وہ جوہر جو مَیں نے یشوع کے سامنے رکھا ہے۔ اُس ایک ہی پتھر پر سات آنکھیں ہیں۔‘ رب الافواج فرماتا ہے، ’مَیں اُس پر کتبہ کندہ کر کے ایک ہی

[a] لفظی ترجمہ: بابل بیٹی۔

دن میں اِس ملک کا گناہ مٹا دوں گا۔ [10] اُس دن تم ایک دوسرے کو اپنی انگور کی بیل اور اپنے انجیر کے درخت کے سائے میں بیٹھنے کی دعوت دو گے۔' یہ رب الافواج کا فرمان ہے۔"

پانچویں رویا: شمع دان اور زیتون کے درخت

4 جس فرشتے نے مجھ سے بات کی تھی وہ اب میرے پاس واپس آیا۔ اُس نے مجھے یوں جگا دیا جس طرح گہری نیند سونے والے کو جگایا جاتا ہے۔ [2] اُس نے پوچھا، "تجھے کیا نظر آتا ہے؟" مَیں نے جواب دیا، "خالص سونے کا شمع دان جس پر تیل کا پیالہ اور سات چراغ ہیں۔ ہر چراغ کے سات منہ ہیں۔ [3] زیتون کے دو درخت بھی دکھائی دیتے ہیں۔ ایک درخت تیل کے پیالے کے دائیں طرف اور دوسرا اُس کے بائیں طرف ہے۔ [4] لیکن میرے آقا، اِن چیزوں کا مطلب کیا ہے؟"

[5] فرشتہ بولا، "کیا یہ تجھے معلوم نہیں؟" مَیں نے جواب دیا، "نہیں، میرے آقا۔"

[6] فرشتے نے مجھ سے کہا، "زرُبابل کے لئے رب کا یہ پیغام ہے،

'رب الافواج فرماتا ہے کہ تُو نہ اپنی طاقت، نہ اپنی قوت سے بلکہ میرے روح سے ہی کامیاب ہو گا۔' [7] کیا راستے میں بڑا پہاڑ حائل ہے؟ زرُبابل کے سامنے وہ ہموار میدان بن جائے گا۔ اور جب زرُبابل رب کے گھر کا آخری پتھر لگائے گا تو حاضرین پکار اُٹھیں گے، 'مبارک ہو! مبارک ہو'!"

[8] رب کا کلام ایک بار پھر مجھ پر نازل ہوا، [9] "زرُبابل کے ہاتھوں نے اِس گھر کی بنیاد ڈالی، اور اُسی کے ہاتھ اُسے تکمیل تک پہنچائیں گے۔ تب تُو جان لے گا کہ رب الافواج نے مجھے تمہارے پاس بھیجا ہے۔ [10] گو تعمیر کے آغاز میں بہت کم نظر آتا ہے تو بھی اُس پر حقارت کی نگاہ نہ ڈالو۔ کیونکہ لوگ خوشی منائیں گے جب زرُبابل کے ہاتھ میں ساہول دیکھیں گے۔ (مذکورہ سات چراغ رب کی آنکھیں ہیں جو پوری دنیا کی گشت لگاتی رہتی ہیں)۔"

[11] مَیں نے مزید پوچھا، "شمع دان کے دائیں بائیں کے زیتون کے دو درختوں سے کیا مراد ہے؟ [12] یہاں سونے کے دو پائپ بھی نظر آتے ہیں جن سے زیتون کا سنہرا تیل بہہ نکلتا ہے۔ زیتون کی جو دو ٹہنیاں اُن کے ساتھ ہیں اُن کا مطلب کیا ہے؟"

[13] فرشتے نے کہا، "کیا تُو یہ نہیں جانتا؟" مَیں بولا، "نہیں، میرے آقا۔" [14] تب اُس نے فرمایا، "یہ وہ دو مسح کئے ہوئے آدمی ہیں جو پوری دنیا کے مالک کے حضور کھڑے ہوتے ہیں۔"

چھٹی رویا: اُڑنے والا طومار

5 مَیں نے ایک بار پھر اپنی نظر اُٹھائی تو ایک اُڑتا ہوا طومار دیکھا۔ [2] فرشتے نے پوچھا، "تجھے کیا نظر آتا ہے؟" مَیں نے جواب دیا، "ایک اُڑتا ہوا طومار جو 30 فٹ لمبا اور 15 فٹ چوڑا ہے۔" [3] وہ بولا، "اِس سے مراد ایک لعنت ہے جو پورے ملک پر بھیجی جائے گی۔ اِس طومار کے ایک طرف لکھا ہے کہ ہر چور کو مٹا دیا جائے گا اور دوسری طرف یہ کہ جھوٹی قسم کھانے والے کو نیست کیا جائے گا۔ [4] رب الافواج فرماتا ہے، 'مَیں یہ بھیجوں گا تو چور اور میرے نام کی جھوٹی قسم کھانے والے کے گھر میں لعنت داخل ہو گی اور

اُس کے بیچ میں رہ کر اُسے لکڑی اور پتھر سمیت تباہ کر دے گی‘۔“

ساتویں رویا: ٹوکری میں عورت

5 جو فرشتہ مجھ سے بات کر رہا تھا اُس نے آ کر مجھ سے کہا، ”اپنی نگاہ اُٹھا کر وہ دیکھ جو نکل کر آ رہا ہے۔“ 6 مَیں نے پوچھا، ”یہ کیا ہے؟“ اُس نے جواب دیا، ”یہ اناج کی پیمائش کرنے کی ٹوکری ہے۔ یہ پورے ملک میں نظر آتی ہے۔“ 7 ٹوکری پر سیسے کا ڈھکنا تھا۔ اب وہ کھل گیا، اور ٹوکری میں بیٹھی ہوئی ایک عورت دکھائی دی۔ 8 فرشتہ بولا، ”اِس عورت سے مراد بےدینی ہے۔“ اُس نے عورت کو دھکا دے کر ٹوکری میں واپس کر دیا اور سیسے کا ڈھکنا زور سے بند کر دیا۔

9 مَیں نے دوبارہ اپنی نظر اُٹھائی تو دو عورتوں کو دیکھا۔ اُن کے لق لق کے سے پَر تھے، اور اُڑتے وقت ہَوا اُن کے ساتھ تھی۔ ٹوکری کے پاس پہنچ کر وہ اُسے اُٹھا کر آسمان و زمین کے درمیان لے گئیں۔ 10 جو فرشتہ مجھ سے گفتگو کر رہا تھا اُس سے مَیں نے پوچھا، ”عورتیں ٹوکری کو کدھر لے جا رہی ہیں؟“ 11 اُس نے جواب دیا، ”ملکِ بابل میں۔ وہاں وہ اُس کے لئے گھر بنا دیں گی۔ جب گھر تیار ہو گا تو ٹوکری وہاں اُس کی اپنی جگہ پر رکھی جائے گی۔“

چار رتھ

6 مَیں نے پھر اپنی نگاہ اُٹھائی تو کیا دیکھتا ہوں کہ چار رتھ پیتل کے دو پہاڑوں کے بیچ میں سے نکل رہے ہیں۔ 2 پہلے رتھ کے گھوڑے سرخ، دوسرے کے سیاہ، 3 تیسرے کے سفید اور چوتھے کے دھبے دار تھے۔ سب طاقت ور تھے۔

4 جو فرشتہ مجھ سے بات کر رہا تھا اُس سے مَیں نے سوال کیا، ”میرے آقا، اِن کا کیا مطلب ہے؟“ 5 اُس نے جواب دیا، ”یہ آسمان کی چار روحیں[a] ہیں۔ پہلے یہ پوری دنیا کے مالک کے حضور کھڑی تھیں، لیکن اب وہاں سے نکل رہی ہیں۔ 6 سیاہ گھوڑوں کا رتھ شمالی ملک کی طرف جا رہا ہے، سفید گھوڑوں کا مغرب کی طرف، اور دھبے دار گھوڑوں کا جنوب کی طرف۔“

7 یہ طاقت ور گھوڑے بڑی بےتابی سے اِس انتظار میں تھے کہ دنیا کی گشت کریں۔ پھر اُس نے حکم دیا، ”چلو، دنیا کی گشت کرو۔“ وہ فوراً نکل کر دنیا کی گشت کرنے لگے۔ 8 فرشتے نے مجھے آواز دے کر کہا، ”اُن گھوڑوں پر خاص دھیان دو جو شمالی ملک کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ یہ اُس ملک پر میرا غصہ اُتاریں گے۔“

اسرائیل کا آنے والا بادشاہ

9 رب کا کلام مجھ پر نازل ہوا، 10 ”آج ہی یوسیاہ بن صفنیاہ کے گھر میں جا! وہاں تیری ملاقات بابل میں جلاوطن کئے ہوئے اسرائیلیوں خلدی، طوبیاہ اور یدعیاہ سے ہو گی جو اِس وقت وہاں پہنچ چکے ہیں۔ جو ہدیئے وہ اپنے ساتھ لائے ہیں اُنہیں قبول کر۔ 11 اُن کی یہ سونا چاندی لے کر تاج بنا لے، پھر تاج کو امامِ اعظم یشوع بن یہوصدق کے سر پر رکھ کر 12 اُسے بتا، ’رب الافواج فرماتا ہے کہ ایک آدمی آنے والا ہے جس کا نام کونپل ہے۔ اُس کے سائے میں بہت کونپلیں پھوٹ

[a] یا ہَوائیں۔

نکلیں گی، اور وہ رب کا گھر تعمیر کرے گا۔ 13 ہاں، وہی رب کا گھر بنائے گا اور شان و شوکت کے ساتھ تخت پر بیٹھ کر حکومت کرے گا۔ وہ امام کی حیثیت سے بھی تخت پر بیٹھے گا، اور دونوں عُہدوں میں اتفاق اور سلامتی ہو گی۔' 14 تاج کو حیلم، طوبیاہ، یدعیاہ اور حین بن صفنیاہ کی یاد میں رب کے گھر میں محفوظ رکھا جائے۔ 15 لوگ دُور دراز علاقوں سے آ کر رب کا گھر تعمیر کرنے میں مدد کریں گے۔''

تب تم جان لو گے کہ رب الافواج نے مجھے تمہارے پاس بھیجا ہے۔ اگر تم دھیان سے رب اپنے خدا کی سنو تو یہ سب کچھ پورا ہو جائے گا۔

تم میری سننے سے انکار کرتے ہو

7 دارا بادشاہ کی حکومت کے چوتھے سال میں رب زکریاہ سے ہم کلام ہوا۔ کِسلیو یعنی نویں مہینے کا چوتھا دن[a] تھا۔ 2 اُس وقت بیت ایل شہر نے سراضر اور رجم مَلِک کو اُس کے آدمیوں سمیت یروشلم بھیجا تھا تاکہ رب سے التماس کریں۔ 3 ساتھ ساتھ اُنہیں رب الافواج کے گھر کے اماموں کو یہ سوال پیش کرنا تھا، ''اب ہم کئی سال سے پانچویں مہینے میں روزہ رکھ کر رب کے گھر کی تباہی پر ماتم کرتے آئے ہیں۔ کیا لازم ہے کہ ہم یہ دستور آئندہ بھی جاری رکھیں؟''

4 تب مجھے رب الافواج سے جواب ملا، 5 ''ملک کے تمام باشندوں اور اماموں سے کہہ، 'بےشک تم 70 سال سے پانچویں اور ساتویں مہینے میں روزہ رکھ کر ماتم کرتے آئے ہو۔ لیکن کیا تم نے یہ دستور واقعی میری خاطر ادا کیا؟ ہرگز نہیں! 6 عیدوں پر بھی تم کھاتے پیتے وقت صرف اپنی ہی خاطر خوشی مناتے ہو۔ 7 یہ وہی بات ہے جو مَیں نے ماضی میں بھی نبیوں کی معرفت تمہیں بتائی، اُس وقت جب یروشلم میں آبادی اور سکون تھا، جب گرد و نواح کے شہر دشتِ نجب اور مغرب کے نشیبی پہاڑی علاقے تک آباد تھے'۔''

8 اِس ناتے سے زکریاہ پر رب کا ایک اَور کلام نازل ہوا، 9 ''رب الافواج فرماتا ہے، 'عدالت میں منصفانہ فیصلے کرو، ایک دوسرے پر مہربانی اور رحم کرو! 10 بیواؤں، یتیموں، اجنبیوں اور غریبوں پر ظلم مت کرنا۔ اپنے دل میں ایک دوسرے کے خلاف بُرے منصوبے نہ باندھو۔' 11 جب تمہارے باپ دادا نے یہ کچھ سنا تو وہ اِس پر دھیان دینے کے لئے تیار نہیں تھے بلکہ اکڑ گئے۔ اُنہوں نے اپنا منہ دوسری طرف پھیر کر اپنے کانوں کو بند کئے رکھا۔ 12 اُنہوں نے اپنے دلوں کو ہیرے کی طرح سخت کر لیا تاکہ شریعت اور وہ باتیں اُن پر اثرانداز نہ ہو سکیں جو رب الافواج نے اپنے روح کے وسیلے سے گزشتہ نبیوں کو بتانے کو کہا تھا۔ تب رب الافواج کا شدید غضب اُن پر نازل ہوا۔ 13 وہ فرماتا ہے، 'چونکہ اُنہوں نے میری نہ سنی اِس لئے مَیں نے فیصلہ کیا کہ جب وہ مدد کے لئے مجھ سے التجا کریں تو مَیں بھی اُن کی نہیں سنوں گا۔ 14 مَیں نے اُنہیں آندھی سے اُڑا کر تمام دیگر اقوام میں منتشر کر دیا، ایسی قوموں میں جن سے وہ ناواقف تھے۔ اُن کے جانے پر وطن اِتنا ویران و سنسان ہوا کہ کوئی نہ رہا جو اُس میں آئے یا وہاں سے جائے۔ یوں اُنہوں نے اُس خوش گوار ملک کو تباہ کر دیا'۔''

---

[a] 4 دسمبر۔

ایک نیا آغاز

8 ایک بار پھر رب الافواج کا کلام مجھ پر نازل ہوا، 2 ''رب الافواج فرماتا ہے کہ مَیں بڑی غیرت سے صیون کے لئے لڑ رہا ہوں، بڑے غصے میں اُس کے لئے جد و جہد کر رہا ہوں۔ 3 رب فرماتا ہے کہ مَیں صیون کے پاس واپس آؤں گا، دوبارہ یروشلم کے بیچ میں سکونت کروں گا۔ تب یروشلم 'وفاداری کا شہر' اور رب الافواج کا پہاڑ 'کوہِ مقدّس' کہلائے گا۔ 4 کیونکہ رب الافواج فرماتا ہے، 'بزرگ مرد و خواتین دوبارہ یروشلم کے چوکوں میں بیٹھیں گے، اور ہر ایک اِتنا عمر رسیدہ ہو گا کہ اُسے چھڑی کا سہارا لینا پڑے گا۔ 5 ساتھ ساتھ چوک کھیل کود میں مصروف لڑکوں لڑکیوں سے بھرے رہیں گے۔'

6 رب الافواج فرماتا ہے، 'شاید یہ اُس وقت بچے ہوئے اسرائیلیوں کو ناممکن لگے۔ لیکن کیا ایسا کام میرے لئے جو رب الافواج ہوں ناممکن ہے؟ ہرگز نہیں!' 7 رب الافواج فرماتا ہے، 'مَیں اپنی قوم کو مشرق اور مغرب کے ممالک سے بچا کر 8 واپس لاؤں گا، اور وہ یروشلم میں بسیں گے۔ وہاں وہ میری قوم ہوں گے اور مَیں وفاداری اور انصاف کے ساتھ اُن کا خدا ہوں گا۔'

9 رب الافواج فرماتا ہے، 'حوصلہ رکھ کر تعمیری کام تکمیل تک پہنچاؤ! آج بھی تم اُن باتوں پر اعتماد کر سکتے ہو جو نبیوں نے رب الافواج کے گھر کی بنیاد ڈالتے وقت سنائی تھیں۔ 10 یاد رہے کہ اُس وقت سے پہلے نہ انسان اور نہ حیوان کو محنت کی مزدوری ملتی تھی۔ آنے جانے والے کہیں بھی دشمن کے حملوں سے محفوظ نہیں تھے، کیونکہ مَیں نے ہر آدمی کو اُس کے ہم سائے کا دشمن بنا دیا تھا۔' 11 لیکن رب الافواج فرماتا ہے، 'اب سے مَیں تم سے جو بچے ہوئے ہو ایسا سلوک نہیں کروں گا۔ 12 لوگ سلامتی سے بیج بوئیں گے، انگور کی بیل وقت پر اپنا پھل لائے گی، کھیتوں میں فصلیں پکیں گی اور آسمان اوس پڑنے دے گا۔ یہ تمام چیزیں مَیں یہوداہ کے بچے ہوؤں کو میراث میں دوں گا۔ 13 اے یہوداہ اور اسرائیل، پہلے تم دیگر اقوام میں لعنت کا نشانہ بن گئے تھے، لیکن اب جب مَیں تمہیں رِہا کروں گا تو تم برکت کا باعث ہو گے۔ ڈرو مت! حوصلہ رکھو!'

14 رب الافواج فرماتا ہے، 'پہلے جب تمہارے باپ دادا نے مجھے طیش دلایا تو مَیں نے تم پر آفت لانے کا مصمم ارادہ کر لیا تھا اور کبھی نہ پچھتایا۔ 15 لیکن اب مَیں یروشلم اور یہوداہ کو برکت دینا چاہتا ہوں۔ اِس میں میرا ارادہ اُتنا ہی پکا ہے جتنا پہلے تمہیں نقصان پہنچانے میں پکا تھا۔ چنانچہ ڈرو مت! 16 لیکن اِن باتوں پر دھیان دو، ایک دوسرے سے سچ بات کرو، عدالت میں سچائی اور سلامتی پر مبنی فیصلے کرو، 17 اپنے پڑوسی کے خلاف بُرے منصوبے مت باندھو اور جھوٹی قسم کھانے کے شوق سے باز آؤ۔ اِن تمام چیزوں سے مَیں نفرت کرتا ہوں۔' یہ رب کا فرمان ہے۔''

18 ایک بار پھر رب الافواج کا کلام مجھ پر نازل ہوا، 19 ''رب الافواج فرماتا ہے کہ آج تک یہوداہ کے لوگ چوتھے، پانچویں، ساتویں اور دسویں مہینے میں روزہ رکھ کر ماتم کرتے آئے ہیں۔ لیکن اب سے یہ اوقات خوشی و شادمانی کے موقعے ہوں گے جن پر جشن مناؤ گے۔ لیکن سچائی اور سلامتی کو پیار کرو!

20 رب الافواج فرماتا ہے کہ ایسا وقت آئے گا جب دیگر اقوام اور متعدد شہروں کے لوگ یہاں آئیں گے۔ 21 ایک شہر کے باشندے دوسرے شہر میں جا کر کہیں

گے، 'آؤ، ہم یروشلم جا کر رب سے التماس کریں، رب الافواج کی مرضی دریافت کریں۔ ہم بھی جائیں گے۔'
22 ہاں، متعدد اقوام اور طاقت ور اُمّتیں یروشلم آئیں گی تاکہ رب الافواج کی مرضی معلوم کریں اور اُس سے التماس کریں۔
23 رب الافواج فرماتا ہے کہ اُن دنوں میں مختلف اقوام اور اہلِ زبان کے دس آدمی ایک یہودی کے دامن کو پکڑ کر کہیں گے، 'ہمیں اپنے ساتھ چلنے دیں، کیونکہ ہم نے سنا ہے کہ اللہ آپ کے ساتھ ہے'۔"

اسرائیل کے دشمنوں کی عدالت

9 رب کا کلام ملکِ حدراک کے خلاف ہے، اور وہ دمشق پر نازل ہو گا۔ کیونکہ انسان اور اسرائیل کے تمام قبیلوں کی آنکھیں رب کی طرف دیکھتی ہیں۔ 2 دمشق کی سرحد پر واقع حمات بلکہ صور اور صیدا بھی اِس کلام سے متاثر ہو جائیں گے، خواہ وہ کتنے دانش مند کیوں نہ ہوں۔ 3 بے شک صور نے اپنے لئے مضبوط قلعہ بنا لیا ہے، بے شک اُس نے سونے چاندی کے ایسے ڈھیر لگائے ہیں جیسے عام طور پر گلیوں میں ریت یا کچرے کے ڈھیر لگا لئے جاتے ہیں۔ 4 لیکن رب اُس پر قبضہ کر کے اُس کی فوج کو سمندر میں پھینک دے گا۔ تب شہر نذرِ آتش ہو جائے گا۔ 5 یہ دیکھ کر اسقلون گھبرا جائے گا اور غزہ تڑپ اُٹھے گا۔ عقرون بھی لرز اُٹھے گا، کیونکہ اُس کی اُمید جاتی رہے گی۔ غزہ کا بادشاہ ہلاک اور اسقلون غیر آباد ہو جائے گا۔ 6 اشدود میں دو نسلوں کے لوگ بسیں گے۔ رب فرماتا ہے، "جو کچھ فلستیوں کے لئے فخر کا باعث ہے اُسے مَیں مٹا دوں گا۔ 7 مَیں اُن کی بُت پرستی ختم کروں گا۔ آئندہ وہ گوشت کو خون کے ساتھ اور اپنی گھنونی قربانیاں نہیں کھائیں گے۔ تب جو بچ جائیں گے میرے پرستار ہوں گے اور یہوداہ کے خاندانوں میں شامل ہو جائیں گے۔ عقرون کے فلستی یوں میری قوم میں شامل ہو جائیں گے جس طرح قدیم زمانے میں یبوسی میری قوم میں شامل ہو گئے۔ 8 مَیں خود اپنے گھر کی پہرا داری کروں گا تاکہ آئندہ جو بھی آتے یا جاتے وقت وہاں سے گزرے اُس پر حملہ نہ کرے، کوئی بھی ظالم میری قوم کو تنگ نہ کرے۔ اب سے مَیں خود اُس کی دیکھ بھال کروں گا۔

نیا بادشاہ آنے والا ہے

9 اے صیون بیٹی، شادیانہ بجا! اے یروشلم بیٹی، شادمانی کے نعرے لگا! دیکھ، تیرا بادشاہ تیرے پاس آ رہا ہے۔ وہ راست باز اور فتح مند ہے، وہ حلیم ہے اور گدھے پر، ہاں گدھی کے بچے پر سوار ہے۔
10 مَیں افرائیم سے رتھ اور یروشلم سے گھوڑے دُور کر دوں گا۔ جنگ کی کمان ٹوٹ جائے گی۔ موعودہ بادشاہ[a] کے کہنے پر تمام اقوام میں سلامتی قائم ہو جائے گی۔ اُس کی حکومت ایک سمندر سے دوسرے تک اور دریائے فرات سے دنیا کی انتہا تک مانی جائے گی۔

رب اپنی قوم کی حفاظت کرے گا

11 اے میری قوم، مَیں نے تیرے ساتھ ایک عہد باندھا جس کی تصدیق قربانیوں کے خون سے ہوئی، اِس لئے مَیں تیرے قیدیوں کو پانی سے محروم گڑھے سے رِہا

---

[a] لفظی ترجمہ: اُس کے کہنے پر۔

کروں گا۔ 12 اے پُراُمید قیدیو، قلعے کے پاس واپس آؤ! کیونکہ آج ہی مَیں اعلان کرتا ہوں کہ تمہاری ہر تکلیف کے عوض مَیں تمہیں دو برکتیں بخش دوں گا۔

13 یہوداہ میری کمان ہے اور اسرائیل میرے تیر جو مَیں دشمن کے خلاف چلاؤں گا۔ اے صیون بیٹی، مَیں تیرے بیٹوں کو یونان کے فوجیوں سے لڑنے کے لئے بھیجوں گا، مَیں تجھے سورمے کی تلوار کی مانند بنا دوں گا۔“

14 تب رب اُن پر ظاہر ہو کر بجلی کی طرح اپنا تیر چلائے گا۔ رب قادرِ مطلق نرسنگا پھونک کر جنوبی آندھیوں میں آئے گا۔ 15 رب الافواج خود اسرائیلیوں کو پناہ دے گا۔ تب وہ دشمن کو کھا کھا کر اُس کے پھینکے ہوئے پتھروں کو خاک میں ملا دیں گے اور خون کو مَے کی طرح پی پی کر شور مچائیں گے۔ وہ قربانی کے خون سے بھرے کٹورے کی طرح بھر جائیں گے، قربان گاہ کے کونوں جیسے خون آلودہ ہو جائیں گے۔

16 اُس دن رب اُن کا خدا اُنہیں جو اُس کی قوم کا ریوڑ ہیں چھٹکارا دے گا۔ تب وہ اُس کے ملک میں تاج کے جواہر کی مانند چمک اُٹھیں گے۔ 17 وہ کتنے دل کش اور خوب صورت لگیں گے! اناج اور مَے کی کثرت سے کنوارے کنواریاں پھلنے پھولنے لگیں گے۔

رب ہی مدد کر سکتا ہے

10 بہار کے موسم میں رب سے بارش مانگو۔ کیونکہ وہی گھنے بادل بناتا ہے، وہی بارش برسا کر ہر ایک کو کھیت کی ہریالی مہیا کرتا ہے۔ 2 تمہارے گھروں کے بُت فریب دیتے، تمہارے غیب دان جھوٹی رویا دیکھتے اور فریب دہ خواب سناتے ہیں۔ اُن کی تسلی عبث ہے۔ اِسی لئے قوم کو بھیڑ بکریوں کی طرح یہاں سے چلا جانا پڑا۔ گلہ بان نہیں ہے، اِس لئے وہ مصیبت میں اُلجھے رہتے ہیں۔

رب اپنی قوم کو واپس لائے گا

3 رب فرماتا ہے، ”میری قوم کے گلہ بانوں پر میرا غضب بھڑک اُٹھا ہے، اور جو بکرے اُس کی راہنمائی کر رہے ہیں اُنہیں مَیں سزا دوں گا۔ کیونکہ رب الافواج اپنے ریوڑ یہوداہ کے گھرانے کی دیکھ بھال کرے گا، اُسے جنگی گھوڑے جیسا شاندار بنا دے گا۔ 4 یہوداہ سے کونے کا بنیادی پتھر، میخ، جنگ کی کمان اور تمام حکمران نکل آئیں گے۔ 5 سب سورمے کی مانند ہوں گے جو لڑتے وقت دشمن کو گلی کے کیچڑ میں کچل دیں گے۔ رب الافواج اُن کے ساتھ ہو گا، اِس لئے وہ لڑ کر غالب آئیں گے۔ مخالف گھڑسواروں کی بڑی رُسوائی ہو گی۔

6 مَیں یہوداہ کے گھرانے کو تقویت دوں گا، یوسف کے گھرانے کو چھٹکارا دوں گا، ہاں اُن پر رحم کر کے اُنہیں دوبارہ وطن میں بسا دوں گا۔ تب اُن کی حالت سے پتا نہیں چلے گا کہ مَیں نے کبھی اُنہیں رد کیا تھا۔ کیونکہ مَیں رب اُن کا خدا ہوں، مَیں ہی اُن کی سنوں گا۔ 7 افرائیم کے افراد سورمے سے بن جائیں گے، وہ یوں خوش ہو جائیں گے جس طرح دل مَے پینے سے خوش ہو جاتا ہے۔ اُن کے بچے یہ دیکھ کر باغ باغ ہو جائیں گے، اُن کے دل رب کی خوشی منائیں گے۔

8 مَیں سیٹی بجا کر اُنہیں جمع کروں گا، کیونکہ مَیں نے فدیہ دے کر اُنہیں آزاد کر دیا ہے۔ تب وہ پہلے کی طرح بے شمار ہو جائیں گے۔ 9 مَیں اُنہیں بیج کی طرح مختلف قوموں میں بو کر منتشر کر دوں گا، لیکن دُور دراز

علاقوں میں وہ مجھے یاد کریں گے۔ اور ایک دن وہ اپنی اولاد سمیت بچ کر واپس آئیں گے۔ 10 مَیں اُنہیں مصر سے واپس لاؤں گا، اسور سے اکٹھا کروں گا۔ مَیں اُنہیں جِلعاد اور لبنان میں لاؤں گا، تو بھی اُن کے لئے جگہ کافی نہیں ہو گی۔ 11 جب وہ مصیبت کے سمندر میں سے گزریں گے تو رب موجوں کو یوں مارے گا کہ سب کچھ پانی کی گہرائیوں تک خشک ہو جائے گا۔ اسور کا فخر خاک میں مل جائے گا، اور مصر کا شاہی عصا دُور ہو جائے گا۔ 12 مَیں اپنی قوم کو رب میں تقویت دوں گا، اور وہ اُس کا ہی نام لے کر زندگی گزاریں گے۔" یہ رب کا فرمان ہے۔

بڑوں کو نیچا کیا جائے گا

11 اے لبنان، اپنے دروازوں کو کھول دے تاکہ تیرے دیودار کے درخت نذرِ آتش ہو جائیں۔

2 اے جونیپر کے درختو، واویلا کرو! کیونکہ دیودار کے درخت گر گئے ہیں، یہ زبردست درخت تباہ ہو گئے ہیں۔ اے بسن کے بلوطو، آہ و زاری کرو! جو جنگل اِتنا گھنا تھا کہ کوئی اُس میں سے گزر نہ سکتا تھا اُسے کاٹا گیا ہے۔

3 سنو، چرواہے رو رہے ہیں، کیونکہ اُن کی شاندار چراگاہیں برباد ہو گئی ہیں۔ سنو، جوان شیر ببر دہاڑ رہے ہیں، کیونکہ وادیِ یردن کا گنجان جنگل ختم ہو گیا ہے۔

دو قسم کے گلہ بان

4 رب میرا خدا مجھ سے ہم کلام ہوا، "ذبح ہونے والی بھیڑ بکریوں کی گلہ بانی کر! 5 جو اُنہیں خرید لیتے وہ اُنہیں ذبح کرتے ہیں اور قصور وار نہیں ٹھہرتے۔ اور جو اُنہیں بیچتے وہ کہتے ہیں، 'اللہ کی حمد ہو، مَیں امیر ہو گیا ہوں!' اُن کے اپنے چرواہے اُن پر ترس نہیں کھاتے۔

6 اِس لئے رب فرماتا ہے کہ مَیں بھی ملک کے باشندوں پر ترس نہیں کھاؤں گا۔ مَیں ہر ایک کو اُس کے پڑوسی اور اُس کے بادشاہ کے حوالے کروں گا۔ وہ ملک کو ٹکڑے ٹکڑے کریں گے، اور مَیں اُنہیں اُن کے ہاتھ سے نہیں چھڑاؤں گا۔"

7 چنانچہ مَیں، زکریاہ نے سوداگروں کے لئے ذبح ہونے والی بھیڑ بکریوں کی گلہ بانی کی۔ مَیں نے اُس کام کے لئے دو لاٹھیاں لیں۔ ایک کا نام 'مہربانی' اور دوسری کا نام 'یگانگت' تھا۔ اُن کے ساتھ مَیں نے ریوڑ کی گلہ بانی کی۔ 8 ایک ہی مہینے میں مَیں نے تین گلہ بانوں کو مٹا دیا۔ لیکن جلد ہی مَیں بھیڑ بکریوں سے تنگ آ گیا، اور اُنہوں نے مجھے بھی حقیر جانا۔

9 تب مَیں بولا، "آئندہ مَیں تمہاری گلہ بانی نہیں کروں گا۔ جسے مرنا ہے وہ مرے، جسے ضائع ہونا ہے وہ ضائع ہو جائے۔ اور جو بچ جائیں وہ ایک دوسرے کا گوشت کھائیں۔ مَیں ذمہ دار نہیں ہوں گا!"[a] 10 مَیں نے لاٹھی بنام 'مہربانی' کو توڑ کر ظاہر کیا کہ جو عہد مَیں نے تمام اقوام کے ساتھ باندھا تھا وہ منسوخ ہے۔ 11 اُسی دن وہ منسوخ ہوا۔

تب بھیڑ بکریوں کے جو سوداگر مجھ پر دھیان دے رہے تھے اُنہوں نے جان لیا کہ یہ پیغام رب کی طرف سے ہے۔ 12 پھر مَیں نے اُن سے کہا، "اگر یہ آپ کو مناسب لگے تو مجھے مزدوری کے پیسے دے دیں، ورنہ

[a] 'مَیں ذمہ دار نہیں ہوں گا' اضافہ ہے تاکہ مطلب صاف ہو۔

رہنے دیں۔" اُنھوں نے مزدوری کے لئے مجھے چاندی کے 30 سِکے دے دیئے۔

13 تب رب نے مجھے حکم دیا، "اب یہ رقم کمہار[a] کے سامنے پھینک دے۔ کتنی شاندار رقم ہے! یہ میری اِتنی ہی قدر کرتے ہیں۔" مَیں نے چاندی کے 30 سِکے لے کر رب کے گھر میں کمہار کے سامنے پھینک دیئے۔ 14 اِس کے بعد مَیں نے دوسری لاٹھی بنام 'یگانگت' کو توڑ کر ظاہر کیا کہ یہوداہ اور اسرائیل کی اخوت منسوخ ہو گئی ہے۔

15 پھر رب نے مجھے بتایا، "اب دوبارہ گلہ بان کا سامان لے لے۔ لیکن اِس بار احمق چرواہے کا سا رویہ اپنا لے۔ 16 کیونکہ مَیں ملک پر ایسا گلہ بان مقرر کروں گا جو نہ ہلاک ہونے والوں کی دیکھ بھال کرے گا، نہ چھوٹوں کو تلاش کرے گا، نہ زخمیوں کو شفا دے گا، نہ صحت مندوں کو خوراک مہیا کرے گا۔ اِس کے بجائے وہ بہترین جانوروں کا گوشت کھا لے گا بلکہ اِتنا ظالم ہو گا کہ اُن کے کُھروں کو پھاڑ کر توڑے گا۔ 17 اُس بے کار چرواہے پر افسوس جو اپنے ریوڑ کو چھوڑ دیتا ہے۔ تلوار اُس کے بازو اور دہنی آنکھ کو زخمی کرے۔ اُس کا بازو سوکھ جائے اور اُس کی دہنی آنکھ اندھی ہو جائے۔"

اللہ یروشلم کی حفاظت کرے گا

12 ذیل میں رب کا اسرائیل کے لئے کلام ہے۔ رب جس نے آسمان کو خیمے کی طرح تان کر زمین کی بنیادیں رکھیں اور انسان کے اندر اُس کی روح کو تشکیل دیا وہ فرماتا ہے،

2 "مَیں یروشلم کو گرد و نواح کی قوموں کے لئے شراب کا پیالہ بنا دوں گا جسے وہ پی کر لڑکھڑانے لگیں گی۔ یہوداہ بھی مصیبت میں آئے گا جب یروشلم کا محاصرہ کیا جائے گا۔ 3 اُس دن دنیا کی تمام اقوام یروشلم کے خلاف جمع ہو جائیں گی۔ تب مَیں یروشلم کو ایک ایسا پتھر بناؤں گا جو کوئی نہیں اُٹھا سکے گا۔ جو بھی اُسے اُٹھا کر لے جانا چاہے وہ زخمی ہو جائے گا۔" 4 رب فرماتا ہے، "اُس دن مَیں تمام گھوڑوں میں ابتری اور اُن کے سواروں میں دیوانگی پیدا کروں گا۔ مَیں دیگر اقوام کے تمام گھوڑوں کو اندھا کر دوں گا۔

ساتھ ساتھ مَیں کھلی آنکھوں سے یہوداہ کے گھرانے کی دیکھ بھال کروں گا۔ 5 تب یہوداہ کے خاندان دل میں کہیں گے، 'یروشلم کے باشندے اِس لئے ہمارے لئے قوت کا باعث ہیں کہ رب الافواج اُن کا خدا ہے۔'

6 اُس دن مَیں یہوداہ کے خاندانوں کو جلتے ہوئے کوئلے بنا دوں گا جو دشمن کی سوکھی لکڑی کو جلا دیں گے۔ وہ بھڑکتی ہوئی مشعل ہوں گے جو دشمن کی پُولوں کو بھسم کرے گی۔ اُن کے دائیں اور بائیں طرف جتنی بھی قومیں گرد و نواح میں رہتی ہیں وہ سب نذرِ آتش ہو جائیں گی۔ لیکن یروشلم اپنی ہی جگہ محفوظ رہے گا۔

7 پہلے رب یہوداہ کے گھروں کو بچائے گا تاکہ داؤد کے گھرانے اور یروشلم کے باشندوں کی شان و شوکت یہوداہ سے بڑی نہ ہو۔ 8 لیکن رب یروشلم کے باشندوں کو بھی پناہ دے گا۔ تب اُن میں سے کمزور آدمی داؤد جیسا سورما ہو گا جبکہ داؤد کا گھرانا خدا کی مانند، اُن کے آگے چلنے والے رب کے فرشتے کی مانند ہو گا۔ 9 اُس دن مَیں یروشلم پر حملہ آور تمام اقوام کو تباہ کرنے کے لئے نکلوں گا۔

[a] یا دھات ڈھالنے والے۔

یروشلم کا ماتم

10 مَیں داؤد کے گھرانے اور یروشلم کے باشندوں پر مہربانی اور التماس کا روح اُنڈیلوں گا۔ تب وہ مجھ پر نظر ڈالیں گے جسے اُنہوں نے چھیدا ہے، اور وہ اُس کے لئے ایسا ماتم کریں گے جیسے اپنے اکلوتے بیٹے کے لئے، اُس کے لئے ایسا شدید غم کھائیں گے جس طرح اپنے پہلوٹھے کے لئے۔ 11 اُس دن لوگ یروشلم میں شدت سے ماتم کریں گے۔ ایسا ماتم ہو گا جیسا میدانِ مجِدّو میں ہدد رِمّون پر کیا جاتا تھا۔ 12-14 پورے کا پورا ملک واویلا کرے گا۔ تمام خاندان ایک دوسرے سے الگ اور تمام عورتیں دوسروں سے الگ آہ و بکا کریں گی۔ داؤد کا خاندان، ناتن کا خاندان، لاوی کا خاندان، سِمعی کا خاندان اور ملک کے باقی تمام خاندان الگ الگ ماتم کریں گے۔

بُت پرستی اور جھوٹی نبوّت کا خاتمہ

13 اُس دن داؤد کے گھرانے اور یروشلم کے باشندوں کے لئے چشمہ کھولا جائے گا جس کے ذریعے وہ اپنے گناہوں اور ناپاکی کو دُور کر سکیں گے۔"

2 رب الافواج فرماتا ہے، "اُس دن مَیں تمام بُتوں کو ملک میں سے مٹا دوں گا۔ اُن کا نام و نشان تک نہیں رہے گا، اور وہ کسی کو یاد نہیں رہیں گے۔

نبیوں اور ناپاکی کی روح کو بھی مَیں ملک سے دُور کروں گا۔ 3 اِس کے بعد اگر کوئی نبوّت کرے تو اُس کے اپنے ماں باپ اُس سے کہیں گے، 'تُو زندہ نہیں رہ سکتا، کیونکہ تُو نے رب کا نام لے کر جھوٹ بولا ہے۔' جب وہ پیش گوئیاں سنائے گا تو اُس کے اپنے والدین اُسے چھید ڈالیں گے۔ 4 اُس وقت ہر نبی کو اپنی رویا پر شرم آئے گی جب نبوّت کرے گا۔ وہ نبی کا بالوں سے بنا لباس نہیں پہنے گا تاکہ فریب دے 5 بلکہ کہے گا، 'مَیں نبی نہیں بلکہ کاشت کار ہوں۔ جوانی سے ہی میرا پیشہ کھیتی باڑی رہا ہے۔' 6 اگر کوئی پوچھے، 'تو پھر تیرے سینے پر زخموں کے نشان کس طرح لگے؟' تو جواب دے گا، 'مَیں اپنے دوستوں کے گھر میں زخمی ہوا'۔"

لوگوں کی جانچ پڑتال

7 رب الافواج فرماتا ہے، "اے تلوار، جاگ اُٹھ! میرے گلہ بان پر حملہ کر، اُس پر جو میرے قریب ہے۔ گلہ بان کو مار ڈال تاکہ بھیڑ بکریاں تتر بتر ہو جائیں۔ مَیں خود اپنے ہاتھ کو چھوٹوں کے خلاف اُٹھاؤں گا۔"
8 رب فرماتا ہے، "پورے ملک میں لوگوں کے تین حصوں میں سے دو حصوں کو مٹایا جائے گا۔ دو حصے ہلاک ہو جائیں گے اور صرف ایک ہی حصہ بچا رہے گا۔ 9 اِس بچے ہوئے حصے کو مَیں آگ میں ڈال کر چاندی یا سونے کی طرح پاک صاف کروں گا۔ تب وہ میرا نام پکاریں گے، اور مَیں اُن کی سنوں گا۔ مَیں کہوں گا، 'یہ میری قوم ہے،' اور وہ کہیں گے، 'رب ہمارا خدا ہے'۔"

رب خود یروشلم میں بادشاہ ہو گا

14 اے یروشلم، رب کا وہ دن آنے والا ہے جب دشمن تیرا مال لُوٹ کر تیرے درمیان ہی اُسے آپس میں تقسیم کرے گا۔ 2 کیونکہ مَیں تمام اقوام کو یروشلم سے لڑنے کے لئے جمع کروں گا۔ شہر دشمن کے قبضے میں آئے گا، گھروں کو لُوٹ لیا جائے گا اور عورتوں کی عصمت دری کی جائے گی۔ شہر

کے آدھے باشندے جلاوطن ہو جائیں گے، لیکن باقی حصہ اُس میں زندہ چھوڑا جائے گا۔

3 لیکن پھر رب خود نکل کر اِن اقوام سے یوں لڑے گا جس طرح تب لڑتا ہے جب کبھی میدانِ جنگ میں آ جاتا ہے۔ 4 اُس دن اُس کے پاؤں یروشلم کے مشرق میں زیتون کے پہاڑ پر کھڑے ہوں گے۔ تب پہاڑ پھٹ جائے گا۔ اُس کا ایک حصہ شمال کی طرف اور دوسرا جنوب کی طرف کھسک جائے گا۔ بیچ میں مشرق سے مغرب کی طرف ایک بڑی وادی پیدا ہو جائے گی۔ 5 تم میرے پہاڑوں کی اِس وادی میں بھاگ کر پناہ لو گے، کیونکہ یہ آضل تک پہنچائے گی۔ جس طرح تم یہوداہ کے بادشاہ عُزّیاہ کے ایام میں اپنے آپ کو زلزلے سے بچانے کے لئے یروشلم سے بھاگ نکلے تھے اُسی طرح تم مذکورہ وادی میں دوڑ آؤ گے۔ تب رب میرا خدا آئے گا، اور تمام مقدسین اُس کے ساتھ ہوں گے۔

6 اُس دن نہ تپتی گرمی ہو گی، نہ سردی یا پالا۔ 7 وہ ایک منفرد دن ہو گا جو رب ہی کو معلوم ہو گا۔ نہ دن ہو گا اور نہ رات بلکہ شام کو بھی روشنی ہو گی۔ 8 اُس دن یروشلم سے زندگی کا پانی بہہ نکلے گا۔ اُس کی ایک شاخ مشرق کے بحیرۂ مُردار کی طرف اور دوسری شاخ مغرب کے سمندر کی طرف بہے گی۔ اِس پانی میں نہ گرمیوں میں، نہ سردیوں میں کبھی کمی ہو گی۔

9 رب پوری دنیا کا بادشاہ ہو گا۔ اُس دن رب واحد خدا ہو گا، لوگ صرف اُسی کے نام کی پرستش کریں گے۔ 10 پورا ملک شمالی شہر جِبع سے لے کر یروشلم کے جنوب میں واقع شہر رِمّون تک کھلا میدان بن جائے گا۔ صرف یروشلم اپنی ہی اونچی جگہ پر رہے گا۔ اُس کی پرانی حدود بھی قائم رہیں گی یعنی بن یمین کے دروازے سے لے کر پرانے دروازے اور کونے کے دروازے تک، پھر حننی ایل کے بُرج سے لے کر اُس جگہ تک جہاں شاہی مَے بنائی جاتی ہے۔ 11 لوگ اُس میں بسیں گے، اور آئندہ اُسے کبھی پوری تباہی کے لئے مخصوص نہیں کیا جائے گا۔ یروشلم محفوظ جگہ رہے گی۔

12 لیکن جو قومیں یروشلم سے لڑنے نکلیں اُن پر رب ایک ہول ناک بیماری لائے گا۔ لوگ ابھی کھڑے ہو سکیں گے کہ اُن کے جسم سڑ جائیں گے۔ آنکھیں اپنے خانوں میں اور زبان منہ میں گل جائے گی۔ 13 اُس دن رب اُن میں بڑی ابتری پیدا کرے گا۔ ہر ایک اپنے ساتھی کا ہاتھ پکڑ کر اُس پر حملہ کرے گا۔ 14 یہوداہ بھی یروشلم سے[a] لڑے گا۔ تمام پڑوسی اقوام کی دولت وہاں جمع ہو جائے گی یعنی کثرت کا سونا، چاندی اور کپڑے۔ 15 نہ صرف انسان مہلک بیماری کی زد میں آئے گا بلکہ جانور بھی۔ گھوڑے، خچر، اونٹ، گدھے اور باقی جتنے جانور اُن لشکرگاہوں میں ہوں گے اُن سب پر یہی آفت آئے گی۔

تمام اقوام یروشلم میں عید منائیں گی

16 تو بھی اُن تمام اقوام کے کچھ لوگ بچ جائیں گے جنہوں نے یروشلم پر حملہ کیا تھا۔ اب وہ سال بہ سال یروشلم آتے رہیں گے تاکہ ہمارے بادشاہ رب الافواج کی پرستش کریں اور جھونپڑیوں کی عید منائیں۔ 17 جب کبھی دنیا کی تمام اقوام میں سے کوئی ہمارے بادشاہ رب الافواج کو سجدہ کرنے کے لئے یروشلم نہ آئے تو اُس کا ملک بارش سے محروم رہے گا۔ 18 اگر مصری قوم یروشلم نہ

[a] یا میں۔

آئے اور حصہ نہ لے تو وہ بارش سے محروم رہے گی۔ یوں رب اُن قوموں کو سزا دے گا جو جھونپڑیوں کی عید منانے کے لئے یروشلم نہیں آئیں گی۔ 19 جتنی بھی قومیں جھونپڑیوں کی عید منانے کے لئے یروشلم نہ آئیں اُنہیں یہی سزا ملے گی، خواہ مصر ہو یا کوئی اَور قوم۔

20 اُس دن گھوڑوں کی گھنٹیوں پر لکھا ہو گا، ”رب کے لئے مخصوص و مقدّس۔“ اور رب کے گھر کی دیگیں اُن مقدّس کٹوروں کے برابر ہوں گی جو قربان گاہ کے سامنے استعمال ہوتے ہیں۔ 21 ہاں، یروشلم اور یہوداہ میں موجود ہر دیگ رب الافواج کے لئے مخصوص و مقدّس ہو گی۔ جو بھی قربانیاں پیش کرنے کے لئے یروشلم آئے وہ اُنہیں اپنی قربانیاں پکانے کے لئے استعمال کرے گا۔ اُس دن سے رب الافواج کے گھر میں کوئی بھی سوداگر پایا نہیں جائے گا۔

ملاکی

1 ذیل میں اسرائیل کے لئے رب کا وہ کلام ہے جو اُس نے ملاکی پر نازل کیا۔

2 رب فرماتا ہے، ”تم مجھے پیارے ہو۔“ لیکن تم کہتے ہو، ”کس طرح؟ تیری ہم سے محبت کہاں ظاہر ہوئی ہے؟“

سنو رب کا جواب! ”کیا عیسَو اور یعقوب سگے بھائی نہیں تھے؟ تو بھی صرف یعقوب مجھے پیارا تھا 3 جبکہ عیسَو سے مَیں متنفر رہا۔ اُس کے پہاڑی علاقے ادوم کو مَیں نے ویران و سنسان کر دیا، اُس کی موروثی زمین کو ریگستان کے گیدڑوں کے حوالے کر دیا ہے۔“ 4 ادومی کہتے ہیں، ”گو ہم چکنا چُور ہو گئے ہیں تو بھی کھنڈرات کی جگہ نئے گھر بنا لیں گے۔“ لیکن رب الافواج فرماتا ہے، ”بےشک تعمیر کا کام کرتے جاؤ، لیکن مَیں سب کچھ دوبارہ ڈھا دوں گا۔ اُن کا ملک ’بےدینی کا ملک‘ اور اُن کی قوم ’وہ قوم جس پر رب کی ابدی لعنت ہے‘ کہلائے گی۔ 5 تم اسرائیلی اپنی آنکھوں سے یہ دیکھو گے۔ تب تم کہو گے، ’رب اپنی عظمت اسرائیل کی سرحدوں سے باہر بھی ظاہر کرتا ہے‘۔“

اماموں پر الزام

6 رب الافواج فرماتا ہے، ”اے امامو، بیٹا اپنے باپ کا اور نوکر اپنے مالک کا احترام کرتا ہے۔ لیکن میرا احترام کون کرتا ہے، گو مَیں تمہارا باپ ہوں؟ میرا خوف کون مانتا ہے، گو مَیں تمہارا مالک ہوں؟ حقیقت یہ ہے کہ تم میرے نام کو حقیر جانتے ہو۔ لیکن تم اعتراض کرتے ہو، ’ہم کس طرح تیرے نام کو حقیر جانتے ہیں؟‘ 7 اِس میں کہ تم میری قربان گاہ پر ناپاک خوراک رکھ دیتے ہو۔ تم پوچھتے ہو، ’ہم نے تجھے کس بات میں ناپاک کیا ہے؟‘ اِس میں کہ تم رب کی میز کو قابلِ تحقیر قرار دیتے ہو۔ 8 کیونکہ گو اندھے جانوروں کو قربان کرنا سخت منع ہے، تو بھی تم یہ بات نظرانداز کر کے ایسے جانوروں کو قربان کرتے ہو۔ لنگڑے یا بیمار جانور چڑھانا بھی ممنوع ہے، تو بھی تم کہتے ہو، ’کوئی بات نہیں‘ اور ایسے ہی جانوروں کو پیش کرتے ہو۔“ رب الافواج فرماتا ہے، ”اگر واقعی اِس کی کوئی بات نہیں تو اپنے ملک کے گورنر کو ایسے جانوروں کو پیش کرو۔ کیا وہ تم سے خوش ہو گا؟ کیا وہ تمہیں قبول کرے گا؟ ہرگز نہیں! 9 چنانچہ اب اللہ سے التماس کرو کہ ہم پر مہربانی

کر۔“ رب الافواج فرماتا ہے، ”خود سوچ لو، کیا ہمارے ہاتھوں سے ایسی قربانیاں ملنے پر اللہ ہمیں قبول کرے گا؟ 10 کاش تم میں سے کوئی میرے گھر کے دروازوں کو بند کرے تاکہ میری قربان گاہ پر بے فائدہ آگ نہ لگا سکو! مَیں تم سے خوش نہیں، اور تمہارے ہاتھوں سے قربانیاں مجھے بالکل پسند نہیں۔“ یہ رب الافواج کا فرمان ہے۔

11 رب الافواج فرماتا ہے، ”پوری دنیا میں مشرق سے مغرب تک میرا نام عظیم ہے۔ ہر جگہ میرے نام کو بخور اور پاک قربانیاں پیش کی جاتی ہیں۔ کیونکہ دیگر اقوام میں میرا نام عظیم ہے۔ 12 لیکن تم اپنی حرکتوں سے میرے نام کی بے حرمتی کرتے ہو۔ تم کہتے ہو، ’رب کی میز کو ناپاک کیا جا سکتا ہے، اُس کی قربانیوں کو حقیر جانا جا سکتا ہے۔‘ 13 تم شکایت کرتے ہو، ’ہائے، یہ خدمت کتنی تکلیف دہ ہے!‘ اور قربانی کی آگ کو حقارت کی نظروں سے دیکھتے ہوئے تیز کرتے ہو۔ ہر قسم کا جانور پیش کیا جاتا ہے، خواہ وہ زخمی، لنگڑا یا بیمار کیوں نہ ہو۔“ رب الافواج فرماتا ہے، ”کیا مَیں تمہارے ہاتھوں سے ایسی قربانیاں قبول کر سکتا ہوں؟ ہرگز نہیں! 14 اُس دھوکے باز پر لعنت جو مَنت مان کر کہے، ’مَیں رب کو اپنے ریوڑ کا اچھا مینڈھا قربان کروں گا‘ لیکن اِس کے بجائے ناقص جانور پیش کرے۔“ کیونکہ رب الافواج فرماتا ہے، ”مَیں عظیم بادشاہ ہوں، اور اقوام میں میرے نام کا خوف مانا جاتا ہے۔

2 اے اماموں، اب میرے فیصلے پر دھیان دو!“ 2 رب الافواج فرماتا ہے، ”میری سنو، پورے دل سے میرے نام کا احترام کرو، ورنہ مَیں تم پر لعنت بھیجوں گا، مَیں تمہاری برکتوں کو لعنتوں میں تبدیل کر دوں گا۔ بلکہ مَیں یہ کر بھی چکا ہوں، کیونکہ تم نے پورے دل سے میرے نام کا احترام نہیں کیا۔ 3 تمہارے چال چلن کے سبب سے مَیں تمہاری اولاد کو ڈانٹوں گا۔ مَیں تمہاری عید کی قربانیوں کا گوبر تمہارے منہ پر پھینک دوں گا، اور تمہیں اُس کے سمیت باہر پھینکا جائے گا۔“

4 رب الافواج فرماتا ہے، ”تب تم جان لو گے کہ مَیں نے تم پر یہ فیصلہ کیا ہے تاکہ میرا لاوی کے قبیلے کے ساتھ عہد قائم رہے۔ 5 کیونکہ مَیں نے عہد باندھ کر لاویوں سے زندگی اور سلامتی کا وعدہ کیا تھا، اور مَیں نے وعدے کو پورا بھی کیا۔ اُس وقت لاوی میرا خوف مانتے بلکہ میرے نام سے دہشت کھاتے تھے۔ 6 وہ قابلِ اعتماد تعلیم دیتے تھے، اور اُن کی زبان پر جھوٹ نہیں ہوتا تھا۔ وہ سلامتی سے اور سیدھی راہ پر میرے ساتھ چلتے تھے، اور بہت سے لوگ اُن کے باعث گناہ سے دُور ہو گئے۔

7 اماموں کا فرض ہے کہ وہ صحیح تعلیم محفوظ رکھیں، اور لوگوں کو اُن سے ہدایت حاصل کرنی چاہئے۔ کیونکہ امام رب الافواج کا پیغمبر ہے۔ 8 لیکن تم صحیح راہ سے ہٹ گئے ہو۔ تمہاری تعلیم بہتوں کے لئے ٹھوکر کا باعث بن گئی ہے۔“ رب الافواج فرماتا ہے، ”تم نے لاویوں کے ساتھ میرے عہد کو خاک میں ملا دیا ہے۔ 9 اِس لئے مَیں نے تمہیں تمام قوم کے سامنے ذلیل کر دیا ہے، سب تمہیں حقیر جانتے ہیں۔ کیونکہ تم میری راہوں پر نہیں رہتے بلکہ تعلیم دیتے وقت جانب داری دکھاتے ہو۔“

ناجائز شادیاں اور طلاق پر ملامت

10 کیا ہم سب کا ایک ہی باپ نہیں؟ ایک ہی خدا نے ہمیں خلق کیا ہے۔ تو پھر ہم ایک دوسرے سے بےوفائی کر کے اپنے باپ دادا کے عہد کی بےحرمتی کیوں کر رہے ہیں؟

11 یہوداہ بےوفا ہو گیا ہے۔ اسرائیل اور یروشلم میں مکروہ حرکتیں سرزد ہوئی ہیں، کیونکہ یہوداہ کے آدمیوں نے رب کے گھر کی بےحرمتی کی ہے، اُس مقدِس کی جو رب کو پیارا ہے۔ کس طرح؟ اُنہوں نے دیگر اقوام کی بُت پرست عورتوں سے شادی کی ہے۔[a] 12 لیکن جس نے بھی ایسا کیا ہے اُسے رب جڑ سے یعقوب کے خیموں سے نکال پھینکے گا، خواہ وہ رب الافواج کو کتنی قربانیاں پیش کیوں نہ کرے۔

13 تم سے ایک اَور خطا بھی سرزد ہوتی ہے۔ بےشک رب کی قربان گاہ کو اپنے آنسوؤں سے تر کرو، بےشک روتے اور کراہتے رہو کہ رب نہ ہماری قربانیوں پر توجہ دیتا، نہ اُنہیں خوشی سے ہمارے ہاتھ سے قبول کرتا ہے۔ لیکن یہ کرنے سے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ 14 تم پوچھتے ہو، ”کیوں؟“ اِس لئے کہ شادی کرتے وقت رب خود گواہ ہوتا ہے۔ اور اب تُو اپنی بیوی سے بےوفا ہو گیا ہے، گو وہ تیری جیون ساتھی ہے جس سے تُو نے شادی کا عہد باندھا تھا۔ 15 کیا رب نے شوہر اور بیوی کو ایک نہیں بنایا، ایک جسم جس میں روح ہے؟ اور یہ ایک جسم کیا چاہتا ہے؟ اللہ کی طرف سے اولاد۔ چنانچہ اپنی روح میں خبردار رہو! اپنی بیوی سے بےوفا نہ ہو جا! 16 کیونکہ رب الافواج جو اسرائیل کا خدا ہے فرماتا ہے، ”مَیں طلاق سے نفرت کرتا ہوں اور اُس سے متنفر ہوں جو ظلم سے ملبّس ہوتا ہے۔ چنانچہ اپنی روح میں خبردار رہ کر اِس طرح کا بےوفا رویہ اختیار نہ کرو!“

رب لوگوں کی عدالت کرے گا

17 تمہاری باتوں کو سن سن کر رب تھک گیا ہے۔ تم پوچھتے ہو، ”ہم نے اُسے کس طرح تھکا دیا ہے؟“ اِس میں کہ تم دعویٰ کرتے ہو، ”بدی کرنے والا رب کی نظر میں ٹھیک ہے، وہ ایسے لوگوں کو پسند کرتا ہے۔“ تم یہ بھی کہتے ہو، ”اللہ کہاں ہے؟ وہ انصاف کیوں نہیں کرتا؟“

3 رب الافواج جواب میں فرماتا ہے، ”دیکھ، مَیں اپنے پیغمبر کو بھیج دیتا ہوں جو میرے آگے آگے چل کر میرا راستہ تیار کرے گا۔ تب جس رب کو تم تلاش کر رہے ہو وہ اچانک اپنے گھر میں آ موجود ہو گا۔ ہاں، عہد کا پیغمبر جس کی تم شدت سے آرزو کرتے ہو وہ آنے والا ہے!“

2 لیکن جب وہ آئے تو کون یہ برداشت کر سکے گا؟ کون قائم رہ سکے گا جب وہ ہم پر ظاہر ہو جائے گا؟ وہ تو دھات ڈھالنے والے کی آگ یا دھوبی کے تیز صابن کی مانند ہو گا۔ 3 وہ بیٹھ کر چاندی کو پگھلا کر پاک صاف کرے گا۔ جس طرح سونے چاندی کو پگھلا کر پاک صاف کیا جاتا ہے اُسی طرح وہ لاوی کے قبیلے کو پاک صاف کرے گا۔ تب وہ رب کو راست قربانیاں پیش کریں گے۔ 4 پھر یہوداہ اور یروشلم کی قربانیاں قدیم زمانے کی طرح دوبارہ رب کو قبول ہوں گی۔

5 رب الافواج فرماتا ہے، ”مَیں تمہاری عدالت کرنے کے لئے تمہارے پاس آؤں گا۔ جلد ہی مَیں اُن کے

---

[a] لفظی ترجمہ: یہوداہ نے اجنبی معبودوں کی بیٹیوں سے شادی کی ہے۔

خلاف گواہی دوں گا جو میرا خوف نہیں مانتے، جو جادوگر اور زناکار ہیں، جو جھوٹی قسم کھاتے، مزدوروں کا حق مارتے، بیواؤں اور یتیموں پر ظلم کرتے اور اجنبیوں کا حق مارتے ہیں۔

تم اللہ کو دھوکا دیتے ہو

6 مَیں، رب تبدیل نہیں ہوتا، لیکن تم اب تک یعقوب کی اولاد رہے ہو۔ 7 اپنے باپ دادا کے زمانے سے لے کر آج تک تم نے میرے احکام سے دُور رہ کر اُن پر دھیان نہیں دیا۔ رب الافواج فرماتا ہے کہ میرے پاس واپس آؤ! تب مَیں بھی تمہارے پاس واپس آؤں گا۔

لیکن تم اعتراض کرتے ہو، 'ہم کیوں واپس آئیں، ہم سے کیا سرزد ہوا ہے؟' 8 کیا مناسب ہے کہ انسان اللہ کو ٹھگے؟ ہرگز نہیں! لیکن تم لوگ یہی کچھ کر رہے ہو۔ تم پوچھتے ہو، 'ہم کس طرح تجھے ٹھگتے ہیں؟' اِس میں کہ تم مجھے اپنی پیداوار کا دسواں حصہ نہیں دیتے۔ نیز، تم اماموں کو قربانیوں کا وہ حصہ نہیں دیتے جو اُن کا حق بنتا ہے۔ 9 پوری قوم مجھے ٹھگتی رہتی ہے، اِس لئے مَیں نے تم پر لعنت بھیجی ہے۔"

10 رب الافواج فرماتا ہے، "میرے گھر کے گودام میں اپنی پیداوار کا پورا دسواں حصہ جمع کرو تاکہ اُس میں خوراک دست یاب ہو۔ مجھے اِس میں آزما کر دیکھو کہ مَیں اپنے وعدے کو پورا کرتا ہوں کہ نہیں۔ کیونکہ مَیں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ جواب میں مَیں آسمان کے دریچے کھول کر تم پر حد سے زیادہ برکت برسا دوں گا۔" 11 رب الافواج فرماتا ہے، "مَیں کیڑوں کو تمہاری فصلوں سے دُور رکھوں گا تاکہ تمہارے کھیتوں کی پیداوار اور تمہارے انگور خراب نہ ہو جائیں بلکہ پک جائیں۔ 12 تب تمہارا ملک اِتنا راحت بخش ہو گا کہ تمام اقوام تمہیں مبارک کہیں گی۔" یہ رب الافواج کا فرمان ہے۔

جس دن اللہ فیصلہ کرے گا

13 رب فرماتا ہے، "تم میرے بارے میں کفر بکتے ہو۔ تم کہتے ہو، 'ہم کیوں کر کفر بکتے ہیں؟' 14 اِس میں کہ تم کہتے ہو، 'اللہ کی خدمت کرنا عبث ہے۔ کیونکہ رب الافواج کی ہدایات پر دھیان دینے اور منہ لٹکا کر اُس کے حضور پھرنے سے ہمیں کیا فائدہ ہوا ہے؟ 15 چنانچہ گستاخ لوگوں کو مبارک ہو، کیونکہ بے دین پھلتے پھولتے اور اللہ کو آزمانے والے ہی بچے رہتے ہیں'۔"

16 لیکن پھر رب کا خوف ماننے والے آپس میں بات کرنے لگے، اور رب نے غور سے اُن کی سنی۔ اُس کے حضور یادگاری کی کتاب لکھی گئی جس میں اُن کے نام درج ہیں جو رب کا خوف مانتے اور اُس کے نام کا احترام کرتے ہیں۔ 17 رب الافواج فرماتا ہے، "جس دن مَیں حرکت میں آؤں گا اُس دن وہ میری خاص ملکیت ہوں گے۔ مَیں اُن پر یوں رحم کروں گا، جس طرح باپ اپنے اُس بیٹے پر ترس کھاتا ہے جو اُس کی خدمت کرتا ہے۔ 18 اُس وقت تمہیں راست باز اور بے دین کا فرق دوبارہ نظر آئے گا۔ صاف ظاہر ہو جائے گا کہ اللہ کی خدمت کرنے والوں اور دوسروں میں کیا فرق ہے۔"

4 رب الافواج فرماتا ہے، "یقیناً وہ دن آنے والا ہے جب میرا غضب بھڑکتی بھٹی کی طرح نازل ہو کر ہر گستاخ اور بے دین شخص کو بھوسے کی طرح بھسم کر دے گا۔ وہ جڑ سے لے کر شاخ تک

مٹ جائیں گے۔

2 لیکن تم پر جو میرے نام کا خوف مانتے ہو راستی کا سورج طلوع ہو گا، اور اُس کے پَروں تلے شفا ہو گی۔ تب تم باہر نکل کر کھلے چھوڑے ہوئے بچھڑوں کی طرح خوشی سے کودتے پھاندتے پھرو گے۔ 3 جس دن مَیں یہ کچھ کروں گا اُس دن تم بےدینوں کو یوں کچل ڈالو گے کہ وہ پاؤں تلے کی خاک بن جائیں گے۔" یہ رب الافواج کا فرمان ہے۔

4 "میرے خادم موسیٰ کی شریعت کو یاد رکھو یعنی وہ تمام احکام اور ہدایات جو مَیں نے اُسے حورب یعنی سینا پہاڑ پر اسرائیلی قوم کے لئے دی تھیں۔ 5 رب کے اُس عظیم اور ہول ناک دن سے پہلے مَیں تمہارے پاس الیاس نبی کو بھیجوں گا۔ 6 جب وہ آئے گا تو باپ کا دل بیٹے اور بیٹے کا دل باپ کی طرف مائل کرے گا تاکہ مَیں آ کر ملک کو اپنے لئے مخصوص کر کے نیست و نابود نہ کروں۔"

انجیلِ مقدّس

اصل یونانی متن سے نیا اُردو ترجمہ

متی کی معرفت اِنجیل

عیسیٰ مسیح کا نسب نامہ

1 عیسیٰ مسیح بن داؤد بن ابراہیم کا نسب نامہ:

2 ابراہیم اسحاق کا باپ تھا، اسحاق یعقوب کا باپ اور یعقوب یہوداہ اور اُس کے بھائیوں کا باپ۔ 3 یہوداہ کے دو بیٹے فارص اور زارح تھے (اُن کی ماں تمر تھی)۔ فارص حصرون کا باپ اور حصرون رام کا باپ تھا۔ 4 رام عمی نداب کا باپ، عمی نداب نحسون کا باپ اور نحسون سلمون کا باپ تھا۔ 5 سلمون بوعز کا باپ تھا (بوعز کی ماں راحب تھی)۔ بوعز عوبید کا باپ تھا (عوبید کی ماں روت تھی)۔ عوبید یسّی کا باپ اور 6 یسّی داؤد بادشاہ کا باپ تھا۔

داؤد سلیمان کا باپ تھا (سلیمان کی ماں پہلے اُوریاہ کی بیوی تھی)۔ 7 سلیمان رحبعام کا باپ، رحبعام ابیاہ کا باپ اور ابیاہ آسا کا باپ تھا۔ 8 آسا یہوسفط کا باپ، یہوسفط یورام کا باپ اور یورام عُزّیاہ کا باپ تھا۔ 9 عُزّیاہ یوتام کا باپ، یوتام آخز کا باپ اور آخز حِزقیاہ کا باپ تھا۔ 10 حِزقیاہ منسّی کا باپ، منسّی امون کا باپ اور امون یوسیاہ کا باپ تھا۔ 11 یوسیاہ یہویاکین[a] اور اُس کے بھائیوں کا باپ تھا (یہ بابل کی جلاوطنی کے دوران پیدا ہوئے)۔

12 بابل کی جلاوطنی کے بعد یہویاکین سیالتی ایل کا باپ اور سیالتی ایل زرُبابل کا باپ تھا۔ 13 زرُبابل ابیہود کا باپ، ابیہود اِلیاقیم کا باپ اور اِلیاقیم عازور کا باپ تھا۔ 14 عازور صدوق کا باپ، صدوق اخیم کا باپ اور اخیم اِلیہود کا باپ تھا۔ 15 اِلیہود اِلی عزر کا باپ، اِلی عزر متان کا باپ اور متان کا باپ یعقوب تھا۔ 16 یعقوب مریم کے شوہر یوسف کا باپ تھا۔ اِس مریم سے عیسیٰ پیدا ہوا، جو مسیح کہلاتا ہے۔

17 یوں ابراہیم سے داؤد تک 14 نسلیں ہیں، داؤد سے بابل کی جلاوطنی تک 14 نسلیں ہیں اور جلاوطنی سے مسیح تک 14 نسلیں ہیں۔

عیسیٰ مسیح کی پیدائش

18 عیسیٰ مسیح کی پیدائش یوں ہوئی: اُس وقت اُس کی ماں مریم کی منگنی یوسف کے ساتھ ہو چکی تھی کہ

[a] یونانی میں یہویاکین کا مترادف یکونیاہ مستعمل ہے۔

وہ روح القدس سے حاملہ پائی گئی۔ ابھی اُن کی شادی نہیں ہوئی تھی۔ 19 اُس کا منگیتر یوسف راست باز تھا، وہ علانیہ مریم کو بدنام نہیں کرنا چاہتا تھا۔ اِس لئے اُس نے خاموشی سے یہ رشتہ توڑنے کا ارادہ کر لیا۔ 20 وہ اِس بات پر ابھی غور و فکر کر ہی رہا تھا کہ رب کا فرشتہ خواب میں اُس پر ظاہر ہوا اور فرمایا، ”یوسف بن داؤد، مریم سے شادی کر کے اُسے اپنے گھر لے آنے سے مت ڈر، کیونکہ پیدا ہونے والا بچہ روح القدس سے ہے۔ 21 اُس کے بیٹا ہو گا اور اُس کا نام عیسیٰ رکھنا، کیونکہ وہ اپنی قوم کو اُس کے گناہوں سے رِہائی دے گا۔“

22 یہ سب کچھ اِس لئے ہوا تاکہ رب کی وہ بات پوری ہو جائے جو اُس نے اپنے نبی کی معرفت فرمائی تھی، 23 ”دیکھو ایک کنواری حاملہ ہو گی۔ اُس سے بیٹا پیدا ہو گا اور وہ اُس کا نام عمانوایل رکھیں گے۔“ (عمانوایل کا مطلب ’خدا ہمارے ساتھ‘ ہے۔)

24 جب یوسف جاگ اُٹھا تو اُس نے رب کے فرشتے کے فرمان کے مطابق مریم سے شادی کر لی اور اُسے اپنے گھر لے گیا۔ 25 لیکن جب تک اُس کے بیٹا پیدا نہ ہوا وہ مریم سے ہم بستر نہ ہوا۔ اور یوسف نے بچے کا نام عیسیٰ رکھا۔

مشرق سے مجوسی عالِم

2 عیسیٰ ہیرودیس بادشاہ کے زمانے میں صوبہ یہودیہ کے شہر بیت لحم میں پیدا ہوا۔ اُن دنوں میں کچھ مجوسی عالِم مشرق سے آ کر یروشلم پہنچ گئے۔ 2 اُنہوں نے پوچھا، ”یہودیوں کا وہ بادشاہ کہاں ہے جو حال ہی میں پیدا ہوا ہے؟ کیونکہ ہم نے مشرق میں اُس کا ستارہ دیکھا ہے اور ہم اُسے سجدہ کرنے آئے ہیں۔“

3 یہ سن کر ہیرودیس بادشاہ پورے یروشلم سمیت گھبرا گیا۔ 4 تمام راہنما اماموں اور شریعت کے علما کو جمع کر کے اُس نے اُن سے دریافت کیا کہ مسیح کہاں پیدا ہو گا۔

5 اُنہوں نے جواب دیا، ”یہودیہ کے شہر بیت لحم میں، کیونکہ نبی کی معرفت یوں لکھا ہے، 6 ’اے ملکِ یہودیہ میں واقع بیت لحم، تُو یہودیہ کے حکمرانوں میں ہرگز سب سے چھوٹا نہیں۔ کیونکہ تجھ میں سے ایک حکمران نکلے گا جو میری قوم اسرائیل کی گلہ بانی کرے گا‘۔“

7 اِس پر ہیرودیس نے خفیہ طور پر مجوسی عالِموں کو بُلا کر تفصیل سے پوچھا کہ وہ ستارہ کس وقت دکھائی دیا تھا۔ 8 پھر اُس نے اُنہیں بتایا، ”بیت لحم جائیں اور تفصیل سے بچے کا پتا لگائیں۔ جب آپ اُسے پا لیں تو مجھے اطلاع دیں تاکہ مَیں بھی جا کر اُسے سجدہ کروں۔“

9 بادشاہ کے اِن الفاظ کے بعد وہ چلے گئے۔ اور دیکھو جو ستارہ اُنہوں نے مشرق میں دیکھا تھا وہ اُن کے آگے آگے چلتا گیا اور چلتے چلتے اُس مقام کے اوپر ٹھہر گیا جہاں بچہ تھا۔ 10 ستارے کو دیکھ کر وہ بہت خوش ہوئے۔ 11 وہ گھر میں داخل ہوئے اور بچے کو ماں کے ساتھ دیکھ کر اُنہوں نے اوندھے منہ گر کر اُسے سجدہ کیا۔ پھر اپنے ڈبے کھول کر اُسے سونے، لُبان اور مُر کے تحفے پیش کئے۔

12 جب روانگی کا وقت آیا تو وہ یروشلم سے ہو کر نہ گئے بلکہ ایک اَور راستے سے اپنے ملک چلے گئے، کیونکہ اُنہیں خواب میں آگاہ کیا گیا تھا کہ ہیرودیس کے پاس واپس نہ جاؤ۔

مصر کی جانب ہجرت

13 اُن کے چلے جانے کے بعد رب کا فرشتہ خواب میں یوسف پر ظاہر ہوا اور کہا، ”اُٹھ، بچے کو اُس کی ماں سمیت لے کر مصر کو ہجرت کر جا۔ جب تک مَیں تجھے اطلاع نہ دوں وہیں ٹھہرا رہ، کیونکہ ہیرودیس بچے کو تلاش کرے گا تاکہ اُسے قتل کرے۔“

14 یوسف اُٹھا اور اُسی رات بچے کو اُس کی ماں سمیت لے کر مصر کے لئے روانہ ہوا۔ 15 وہاں وہ ہیرودیس کے انتقال تک رہا۔ یوں وہ بات پوری ہوئی جو رب نے نبی کی معرفت فرمائی تھی، ”مَیں نے اپنے فرزند کو مصر سے بُلایا۔“

بچوں کا قتل

16 جب ہیرودیس کو معلوم ہوا کہ مجوسی عالموں نے مجھے فریب دیا ہے تو اُسے بڑا طیش آیا۔ اُس نے اپنے فوجیوں کو بیت لحم بھیج کر اُنہیں حکم دیا کہ بیت لحم اور اردگرد کے علاقے کے اُن تمام لڑکوں کو قتل کریں جن کی عمر دو سال تک ہو۔ کیونکہ اُس نے مجوسیوں سے بچے کی عمر کے بارے میں یہ معلوم کر لیا تھا۔

17 یوں یرمیاہ نبی کی پیش گوئی پوری ہوئی، 18 ”رامہ میں شور مچ گیا ہے، رونے پیٹنے اور شدید ماتم کی آوازیں۔ راخل اپنے بچوں کے لئے رو رہی ہے اور تسلی قبول نہیں کر رہی، کیونکہ وہ ہلاک ہو گئے ہیں۔“

مصر سے واپسی

19 جب ہیرودیس انتقال کر گیا تو رب کا فرشتہ خواب میں یوسف پر ظاہر ہوا جو ابھی مصر ہی میں تھا۔ 20 فرشتے نے اُسے بتایا، ”اُٹھ، بچے کو اُس کی ماں سمیت لے کر ملکِ اسرائیل واپس چلا جا، کیونکہ جو بچے کو جان سے مارنے کے درپَے تھے وہ مر گئے ہیں۔“ 21 چنانچہ یوسف اُٹھا اور بچے اور اُس کی ماں کو لے کر ملکِ اسرائیل میں لوٹ آیا۔

22 لیکن جب اُس نے سنا کہ ارخلاؤس اپنے باپ ہیرودیس کی جگہ یہودیہ میں تخت نشین ہو گیا ہے تو وہ وہاں جانے سے ڈر گیا۔ پھر خواب میں ہدایت پا کر وہ گلیل کے علاقے کے لئے روانہ ہوا۔ 23 وہاں وہ ایک شہر میں جا بسا جس کا نام ناصرت تھا۔ یوں نبیوں کی بات پوری ہوئی کہ ’وہ ناصری کہلائے گا۔‘

یحییٰ بپتسمہ دینے والے کی خدمت

3 اُن دنوں میں یحییٰ بپتسمہ دینے والا آیا اور یہودیہ کے ریگستان میں اعلان کرنے لگا، 2 ”توبہ کرو، کیونکہ آسمان کی بادشاہی قریب آ گئی ہے۔“ 3 یحییٰ وہی ہے جس کے بارے میں یسعیاہ نبی نے فرمایا، ’ریگستان میں ایک آواز پکار رہی ہے، رب کی راہ تیار کرو! اُس کے راستے سیدھے بناؤ۔‘

4 یحییٰ اونٹوں کے بالوں کا لباس پہنے اور کمر پر چمڑے کا پٹکا باندھے رہتا تھا۔ خوراک کے طور پر وہ ٹڈیاں اور جنگلی شہد کھاتا تھا۔ 5 لوگ یروشلم، پورے یہودیہ اور دریائے یردن کے پورے علاقے سے نکل کر اُس کے پاس آئے۔ 6 اور اپنے گناہوں کو تسلیم کر کے اُنہوں نے دریائے یردن میں یحییٰ سے بپتسمہ لیا۔

7 بہت سے فریسی اور صدوقی بھی وہاں آئے جہاں وہ بپتسمہ دے رہا تھا۔ اُنہیں دیکھ کر اُس نے کہا، ”اے زہریلے سانپ کے بچو! کس نے تمہیں آنے والے غضب سے بچنے کی ہدایت کی؟ 8 اپنی زندگی سے ظاہر

کرو کہ تم نے واقعی توبہ کی ہے۔ 9 یہ خیال مت کرو کہ ہم تو بچ جائیں گے کیونکہ ابراہیم ہمارا باپ ہے۔ مَیں تم کو بتاتا ہوں کہ اللہ اِن پتھروں سے بھی ابراہیم کے لئے اولاد پیدا کر سکتا ہے۔ 10 اب تو عدالت کی کلہاڑی درختوں کی جڑوں پر رکھی ہوئی ہے۔ ہر درخت جو اچھا پھل نہ لائے کاٹا اور آگ میں جھونکا جائے گا۔ 11 مَیں تو تم توبہ کرنے والوں کو پانی سے بپتسمہ دیتا ہوں، لیکن ایک آنے والا ہے جو مجھ سے بڑا ہے۔ مَیں اُس کے جوتوں کو اُٹھانے کے بھی لائق نہیں۔ وہ تمہیں روح القدس اور آگ سے بپتسمہ دے گا۔ 12 وہ ہاتھ میں چھاج پکڑے ہوئے اناج کو بھوسے سے الگ کرنے کے لئے تیار کھڑا ہے۔ وہ گاہنے کی جگہ بالکل صاف کر کے اناج کو اپنے گودام میں جمع کرے گا۔ لیکن بھوسے کو وہ ایسی آگ میں جھونکے گا جو بُجھنے کی نہیں۔“

عیسیٰ کا بپتسمہ

13 پھر عیسیٰ گلیل سے دریائے یردن کے کنارے آیا تاکہ یحییٰ سے بپتسمہ لے۔ 14 لیکن یحییٰ نے اُسے روکنے کی کوشش کر کے کہا، ”مجھے تو آپ سے بپتسمہ لینے کی ضرورت ہے، تو پھر آپ میرے پاس کیوں آئے ہیں؟“

15 عیسیٰ نے جواب دیا، ”اب ہونے ہی دے، کیونکہ مناسب ہے کہ ہم یہ کرتے ہوئے اللہ کی راست مرضی پوری کریں۔“[a] اِس پر یحییٰ مان گیا۔

16 بپتسمہ لینے پر عیسیٰ فوراً پانی سے نکلا۔ اُسی لمحے آسمان کھل گیا اور اُس نے اللہ کے روح کو دیکھا جو کبوتر کی طرح اُتر کر اُس پر ٹھہر گیا۔ 17 ساتھ ساتھ آسمان سے ایک آواز سنائی دی، ”یہ میرا پیارا فرزند ہے، اِس سے مَیں خوش ہوں۔“

عیسیٰ کو آزمایا جاتا ہے

4 پھر روح القدس عیسیٰ کو ریگستان میں لے گیا تاکہ اُسے ابلیس سے آزمایا جائے۔ 2 چالیس دن اور چالیس رات روزہ رکھنے کے بعد اُسے آخرکار بھوک لگی۔ 3 پھر آزمانے والا اُس کے پاس آ کر کہنے لگا، ”اگر تُو اللہ کا فرزند ہے تو اِن پتھروں کو حکم دے کہ روٹی بن جائیں۔“

4 لیکن عیسیٰ نے انکار کر کے کہا، ”ہرگز نہیں، کیونکہ کلامِ مقدّس میں لکھا ہے کہ انسان کی زندگی صرف روٹی پر منحصر نہیں ہوتی بلکہ ہر اُس بات پر جو رب کے منہ سے نکلتی ہے۔“

5 اِس پر ابلیس نے اُسے مقدّس شہر یروشلم لے جا کر بیت المقدّس کی سب سے اونچی جگہ پر کھڑا کیا اور کہا، 6 ”اگر تُو اللہ کا فرزند ہے تو یہاں سے چھلانگ لگا دے۔ کیونکہ کلامِ مقدّس میں لکھا ہے، ’وہ تیری خاطر اپنے فرشتوں کو حکم دے گا، اور وہ تجھے اپنے ہاتھوں پر اُٹھا لیں گے تاکہ تیرے پاؤں کو پتھر سے ٹھیس نہ لگے‘۔“

7 لیکن عیسیٰ نے جواب دیا، ”کلامِ مقدّس یہ بھی فرماتا ہے، ’رب اپنے خدا کو نہ آزمانا‘۔“

8 پھر ابلیس نے اُسے ایک نہایت اونچے پہاڑ پر لے جا کر اُسے دنیا کے تمام ممالک اور اُن کی شان و شوکت دکھائی۔ 9 وہ بولا، ”یہ سب کچھ مَیں تجھے دے دوں گا،

[a] لفظی ترجمہ: ہم تمام راست بازی پوری کریں۔

شرط یہ ہے کہ تُو گر کر مجھے سجدہ کرے۔“

10 لیکن عیسیٰ نے تیسری بار انکار کیا اور کہا، ”ابلیس، دفع ہو جا! کیونکہ کلامِ مقدّس میں یوں لکھا ہے، ’رب اپنے خدا کو سجدہ کر اور صرف اُسی کی عبادت کر۔‘“

11 اِس پر ابلیس اُسے چھوڑ کر چلا گیا اور فرشتے آ کر اُس کی خدمت کرنے لگے۔

گلیل میں عیسیٰ کی خدمت کا آغاز

12 جب عیسیٰ کو خبر ملی کہ یحییٰ کو جیل میں ڈال دیا گیا ہے تو وہ وہاں سے چلا گیا اور گلیل میں آیا۔ 13 ناصرت کو چھوڑ کر وہ جھیل کے کنارے پر واقع شہر کفرنحوم میں رہنے لگا، یعنی زبولون اور نفتالی کے علاقے میں۔ 14 یوں یسعیاہ نبی کی پیش گوئی پوری ہوئی،

15 ”زبولون کا علاقہ ، نفتالی کا علاقہ ،
جھیل کے ساتھ کا راستہ،
دریائے یردن کے پار،
غیریہودیوں کا گلیل:
16 اندھیرے میں بیٹھی قوم نے
ایک تیز روشنی دیکھی،
موت کے سائے میں ڈوبے ہوئے ملک
کے باشندوں پر روشنی چمکی۔“

17 اُس وقت سے عیسیٰ اِس پیغام کی منادی کرنے لگا، ”توبہ کرو، کیونکہ آسمان کی بادشاہی قریب آ گئی ہے۔“

عیسیٰ چار مچھیروں کو بُلاتا ہے

18 ایک دن جب عیسیٰ گلیل کی جھیل کے کنارے کنارے چل رہا تھا تو اُس نے دو بھائیوں کو دیکھا ـــــ شمعون جو پطرس بھی کہلاتا تھا اور اندریاس کو۔ وہ پانی میں جال ڈال رہے تھے، کیونکہ وہ ماہی گیر تھے۔ 19 اُس نے کہا، ”آؤ، میرے پیچھے ہو لو، مَیں تم کو آدم گیر بناؤں گا۔“ 20 یہ سنتے ہی وہ اپنے جالوں کو چھوڑ کر اُس کے پیچھے ہو لئے۔

21 آگے جا کر عیسیٰ نے دو اَور بھائیوں کو دیکھا، یعقوب بن زبدی اور اُس کے بھائی یوحنا کو۔ وہ کشتی میں بیٹھے اپنے باپ زبدی کے ساتھ اپنے جالوں کی مرمت کر رہے تھے۔ عیسیٰ نے اُنہیں بُلایا 22 تو وہ فوراً کشتی اور اپنے باپ کو چھوڑ کر اُس کے پیچھے ہو لئے۔

عیسیٰ تعلیم دیتا، منادی کرتا اور شفا دیتا ہے

23 اور عیسیٰ گلیل کے پورے علاقے میں پھرتا رہا۔ جہاں بھی وہ جاتا وہ یہودی عبادت خانوں میں تعلیم دیتا، بادشاہی کی خوش خبری سناتا اور ہر قسم کی بیماری اور علالت سے شفا دیتا تھا۔ 24 اُس کی خبر ملکِ شام کے کونے کونے تک پہنچ گئی، اور لوگ اپنے تمام مریضوں کو اُس کے پاس لانے لگے۔ قسم قسم کی بیماریوں تلے دبے لوگ، ایسے جو شدید درد کا شکار تھے، بدروحوں کی گرفت میں مبتلا، مرگی والے اور فالج زدہ، غرض جو بھی آیا عیسیٰ نے اُسے شفا بخشی۔ 25 گلیل، دکپلس، یروشلم، یہودیہ اور دریائے یردن کے پار کے علاقے سے بڑے بڑے ہجوم اُس کے پیچھے چلتے رہے۔

پہاڑی وعظ

5 بھیڑ کو دیکھ کر عیسیٰ پہاڑ پر چڑھ کر بیٹھ گیا۔ اُس کے شاگرد اُس کے پاس آئے 2 اور وہ اُنہیں یہ تعلیم دینے لگا:

حقیقی خوشی

3 ”مبارک ہیں وہ جن کی روح ضرورت مند ہے، کیونکہ آسمان کی بادشاہی اُن ہی کی ہے۔
4 مبارک ہیں وہ جو ماتم کرتے ہیں، کیونکہ اُنہیں تسلی دی جائے گی۔
5 مبارک ہیں وہ جو حلیم ہیں، کیونکہ وہ زمین ورثے میں پائیں گے۔
6 مبارک ہیں وہ جنہیں راست بازی کی بھوک اور پیاس ہے، کیونکہ وہ سیر ہو جائیں گے۔
7 مبارک ہیں وہ جو رحم دل ہیں، کیونکہ اُن پر رحم کیا جائے گا۔
8 مبارک ہیں وہ جو خالص دل ہیں، کیونکہ وہ اللہ کو دیکھیں گے۔
9 مبارک ہیں وہ جو صلح کراتے ہیں، کیونکہ وہ اللہ کے فرزند کہلائیں گے۔
10 مبارک ہیں وہ جن کو راست باز ہونے کے سبب سے ستایا جاتا ہے، کیونکہ اُنہیں آسمان کی بادشاہی ورثے میں ملے گی۔
11 مبارک ہو تم جب لوگ میری وجہ سے تمہیں لعن طعن کرتے، تمہیں ستاتے اور تمہارے بارے میں ہر قسم کی بُری اور جھوٹی بات کرتے ہیں۔ 12 خوشی مناؤ اور باغ باغ ہو جاؤ، تم کو آسمان پر بڑا اجر ملے گا۔ کیونکہ اِسی طرح اُنہوں نے تم سے پہلے نبیوں کو بھی ایذا پہنچائی تھی۔

تم نمک اور روشنی ہو

13 تم دنیا کا نمک ہو۔ لیکن اگر نمک کا ذائقہ جاتا رہے تو پھر اُسے کیوں کر دوبارہ نمکین کیا جا سکتا ہے؟ وہ کسی بھی کام کا نہیں رہا بلکہ باہر پھینکا جائے گا جہاں وہ لوگوں کے پاؤں تلے روندا جائے گا۔
14 تم دنیا کی روشنی ہو۔ پہاڑ پر واقع شہر کی طرح تم کو چھپایا نہیں جا سکتا۔ 15 جب کوئی چراغ جلاتا ہے تو وہ اُسے برتن کے نیچے نہیں رکھتا بلکہ شمع دان پر رکھ دیتا ہے جہاں سے وہ گھر کے تمام افراد کو روشنی دیتا ہے۔ 16 اِسی طرح تمہاری روشنی بھی لوگوں کے سامنے چمکے تاکہ وہ تمہارے نیک کام دیکھ کر تمہارے آسمانی باپ کو جلال دیں۔

شریعت

17 یہ نہ سمجھو کہ مَیں موسوی شریعت اور نبیوں کی باتوں کو منسوخ کرنے آیا ہوں۔ منسوخ کرنے نہیں بلکہ اُن کی تکمیل کرنے آیا ہوں۔ 18 مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں، جب تک آسمان و زمین قائم رہیں گے تب تک شریعت بھی قائم رہے گی — نہ اُس کا کوئی حرف، نہ اُس کا کوئی زیر یا زبر منسوخ ہو گا جب تک سب کچھ پورا نہ ہو جائے۔ 19 جو اِن سب سے چھوٹے احکام میں سے ایک کو بھی منسوخ کرے اور لوگوں کو ایسا کرنا سکھائے اُسے آسمان کی بادشاہی میں سب سے چھوٹا قرار دیا جائے گا۔ اِس کے مقابلے میں جو اِن احکام پر عمل کر کے اِنہیں سکھاتا ہے اُسے آسمان کی بادشاہی میں بڑا قرار دیا جائے گا۔ 20 کیونکہ مَیں تم کو بتاتا ہوں کہ اگر تمہاری راست بازی شریعت کے علما اور فریسیوں کی راست بازی سے زیادہ نہیں تو تم آسمان کی بادشاہی میں داخل ہونے کے لائق نہیں۔

غصہ

21 تم نے سنا ہے کہ باپ دادا کو فرمایا گیا، 'قتل نہ کرنا۔ اور جو قتل کرے اُسے عدالت میں جواب دینا ہو گا۔' 22 لیکن مَیں تم کو بتاتا ہوں کہ جو بھی اپنے بھائی پر غصہ کرے اُسے عدالت میں جواب دینا ہو گا۔ اِسی طرح جو اپنے بھائی کو 'احمق' کہے اُسے یہودی عدالتِ عالیہ میں جواب دینا ہو گا۔ اور جو اُس کو 'بےوقوف!' کہے وہ جہنم کی آگ میں پھینکے جانے کے لائق ٹھہرے گا۔ 23 لہٰذا اگر تجھے بیت المقدس میں قربانی پیش کرتے وقت یاد آئے کہ تیرے بھائی کو تجھ سے کوئی شکایت ہے 24 تو اپنی قربانی کو وہیں قربان گاہ کے سامنے ہی چھوڑ کر اپنے بھائی کے پاس چلا جا۔ پہلے اُس سے صلح کر اور پھر واپس آ کر اللہ کو اپنی قربانی پیش کر۔

25 فرض کرو کہ کسی نے تجھ پر مقدمہ چلایا ہے۔ اگر ایسا ہو تو کچہری میں داخل ہونے سے پہلے پہلے جلدی سے جھگڑا ختم کر۔ ایسا نہ ہو کہ وہ تجھے جج کے حوالے کرے، جج تجھے پولیس افسر کے حوالے کرے اور نتیجے میں تجھ کو جیل میں ڈالا جائے۔ 26 مَیں تجھے سچ بتاتا ہوں، وہاں سے تُو اُس وقت تک نہیں نکل پائے گا جب تک جرمانے کی پوری پوری رقم ادا نہ کر دے۔

زناکاری

27 تم نے یہ حکم سن لیا ہے کہ 'زنا نہ کرنا۔' 28 لیکن مَیں تمہیں بتاتا ہوں، جو کسی عورت کو بُری خواہش سے دیکھتا ہے وہ اپنے دل میں اُس کے ساتھ زنا کر چکا ہے۔ 29 اگر تیری بائیں آنکھ تجھے گناہ کرنے پر اُکسائے تو اُسے نکال کر پھینک دے۔ اِس سے پہلے کہ تیرے پورے جسم کو جہنم میں ڈالا جائے بہتر یہ ہے کہ تیرا ایک ہی عضو جاتا رہے۔ 30 اور اگر تیرا دہنا ہاتھ تجھے گناہ کرنے پر اُکسائے تو اُسے کاٹ کر پھینک دے۔ اِس سے پہلے کہ تیرا پورا جسم جہنم میں جائے بہتر یہ ہے کہ تیرا ایک ہی عضو جاتا رہے۔

طلاق

31 یہ بھی فرمایا گیا ہے، 'جو بھی اپنی بیوی کو طلاق دے وہ اُسے طلاق نامہ لکھ دے۔' 32 لیکن مَیں تم کو بتاتا ہوں کہ اگر کسی کی بیوی نے زنا نہ کیا ہو تو بھی شوہر اُسے طلاق دے تو وہ اُس سے زنا کراتا ہے۔ اور جو طلاق شدہ عورت سے شادی کرے وہ زنا کرتا ہے۔

قسم مت کھانا

33 تم نے یہ بھی سنا ہے کہ باپ دادا کو فرمایا گیا، 'جھوٹی قسم مت کھانا بلکہ جو وعدے تُو نے رب سے قسم کھا کر کئے ہوں اُنہیں پورا کرنا۔' 34 لیکن مَیں تمہیں بتاتا ہوں، قسم بالکل نہ کھانا۔ نہ 'آسمان کی قسم' کیونکہ آسمان اللہ کا تخت ہے، 35 نہ 'زمین کی' کیونکہ زمین اُس کے پاؤں کی چوکی ہے۔ 'یروشلم کی قسم' بھی نہ کھانا کیونکہ یروشلم عظیم بادشاہ کا شہر ہے۔ 36 یہاں تک کہ اپنے سر کی قسم بھی نہ کھانا، کیونکہ تُو اپنا ایک بال بھی کالا یا سفید نہیں کر سکتا۔ 37 صرف اِتنا ہی کہنا، 'جی ہاں' یا 'جی نہیں۔' اگر اِس سے زیادہ کہو تو یہ ابلیس کی طرف سے ہے۔

بدلہ لینا

38 تم نے سنا ہے کہ یہ فرمایا گیا ہے، 'آنکھ کے بدلے آنکھ، دانت کے بدلے دانت۔' 39 لیکن مَیں تم کو بتاتا

ہوں کہ بدکار کا مقابلہ مت کرنا۔ اگر کوئی تیرے دہنے گال پر تھپڑ مارے تو اُسے دوسرا گال بھی پیش کر دے۔ 40 اگر کوئی تیری قمیص لینے کے لئے تجھ پر مقدمہ کرنا چاہے تو اُسے اپنی چادر بھی دے دینا۔ 41 اگر کوئی تجھ کو اُس کا سامان اُٹھا کر ایک کلو میٹر جانے پر مجبور کرے تو اُس کے ساتھ دو کلو میٹر چلا جانا۔ 42 جو تجھ سے کچھ مانگے اُسے دے دینا اور جو تجھ سے قرض لینا چاہے اُس سے انکار نہ کرنا۔

دشمن سے محبت

43 تم نے سنا ہے کہ فرمایا گیا ہے، 'اپنے پڑوسی سے محبت رکھنا اور اپنے دشمن سے نفرت کرنا۔' 44 لیکن مَیں تم کو بتاتا ہوں، اپنے دشمنوں سے محبت رکھو اور اُن کے لئے دعا کرو جو تم کو ستاتے ہیں۔ 45 پھر تم اپنے آسمانی باپ کے فرزند ٹھہرو گے، کیونکہ وہ اپنا سورج سب پر طلوع ہونے دیتا ہے، خواہ وہ اچھے ہوں یا بُرے۔ اور وہ سب پر بارش برسنے دیتا ہے، خواہ وہ راست باز ہوں یا ناراست۔ 46 اگر تم صرف اُن ہی سے محبت کرو جو تم سے کرتے ہیں تو تم کو کیا اجر ملے گا؟ ٹیکس لینے والے بھی تو ایسا ہی کرتے ہیں۔ 47 اور اگر تم صرف اپنے بھائیوں کے لئے سلامتی کی دعا کرو تو کون سی خاص بات کرتے ہو؟ غیر یہودی بھی تو ایسا ہی کرتے ہیں۔ 48 چنانچہ ویسے ہی کامل ہو جیسا تمہارا آسمانی باپ کامل ہے۔

خیرات

6 خبردار! اپنے نیک کام لوگوں کے سامنے دکھاوے کے لئے نہ کرو، ورنہ تم کو اپنے آسمانی باپ سے کوئی اجر نہیں ملے گا۔

2 چنانچہ خیرات دیتے وقت ریاکاروں کی طرح نہ کر جو عبادت خانوں اور گلیوں میں بِگل بجا کر اِس کا اعلان کرتے ہیں تاکہ لوگ اُن کی عزت کریں۔ مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں، جتنا اجر اُنہیں ملنا تھا اُنہیں مل چکا ہے۔ 3 اِس کے بجائے جب تُو خیرات دے تو تیرے دائیں ہاتھ کو پتا نہ چلے کہ بایاں ہاتھ کیا کر رہا ہے۔ 4 تیری خیرات یوں پوشیدگی میں دی جائے تو تیرا باپ جو پوشیدہ باتیں دیکھتا ہے تجھے اِس کا معاوضہ دے گا۔

دعا

5 دعا کرتے وقت ریاکاروں کی طرح نہ کرنا جو عبادت خانوں اور چوکوں میں جا کر دعا کرنا پسند کرتے ہیں، جہاں سب اُنہیں دیکھ سکیں۔ مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں، جتنا اجر اُنہیں ملنا تھا اُنہیں مل چکا ہے۔ 6 اِس کے بجائے جب تُو دعا کرتا ہے تو اندر کے کمرے میں جا کر دروازہ بند کر اور پھر اپنے باپ سے دعا کر جو پوشیدگی میں ہے۔ پھر تیرا باپ جو پوشیدہ باتیں دیکھتا ہے تجھے اِس کا معاوضہ دے گا۔

7 دعا کرتے وقت غیر یہودیوں کی طرح طویل اور بے معنی باتیں نہ دہراتے رہو۔ وہ سمجھتے ہیں کہ ہماری بہت سی باتوں کے سبب سے ہماری سنی جائے گی۔ 8 اُن کی مانند نہ بنو، کیونکہ تمہارا باپ پہلے سے تمہاری ضروریات سے واقف ہے، 9 بلکہ یوں دعا کیا کرو،

اے ہمارے آسمانی باپ،
تیرا نام مقدّس مانا جائے۔
10 تیری بادشاہی آئے۔
تیری مرضی جس طرح آسمان میں پوری ہوتی ہے

زمین پر بھی پوری ہو۔
11 ہماری روز کی روٹی آج ہمیں دے۔
12 ہمارے گناہوں کو معاف کر
جس طرح ہم نے اُنہیں معاف کیا[a]
جنہوں نے ہمارا گناہ کیا ہے۔
13 اور ہمیں آزمائش میں نہ پڑنے دے
بلکہ ہمیں ابلیس سے بچائے رکھ۔
[کیونکہ بادشاہی، قدرت اور جلال ابد تک
تیرے ہی ہیں۔]
14 کیونکہ جب تم لوگوں کے گناہ معاف کرو گے تو تمہارا آسمانی باپ بھی تم کو معاف کرے گا۔ 15 لیکن اگر تم اُنہیں معاف نہ کرو تو تمہارا باپ بھی تمہارے گناہ معاف نہیں کرے گا۔

روزہ

16 روزہ رکھتے وقت ریاکاروں کی طرح منہ لٹکائے نہ پھرو، کیونکہ وہ ایسا روپ بھرتے ہیں تاکہ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ وہ روزہ سے ہیں۔ مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں، جتنا اجر اُنہیں ملنا تھا اُنہیں مل چکا ہے۔ 17 ایسا مت کرنا بلکہ روزہ کے وقت اپنے بالوں میں تیل ڈال اور اپنا منہ دھو۔ 18 پھر لوگوں کو معلوم نہیں ہو گا کہ تُو روزہ سے ہے بلکہ صرف تیرے باپ کو جو پوشیدگی میں ہے۔ اور تیرا باپ جو پوشیدہ باتیں دیکھتا ہے تجھے اِس کا معاوضہ دے گا۔

آسمان پر خزانہ

19 اِس دنیا میں اپنے لئے خزانے جمع نہ کرو، جہاں کیڑا اور زنگ اُنہیں کھا جاتے اور چور نقب لگا کر چُرا لیتے ہیں۔ 20 اِس کے بجائے اپنے خزانے آسمان پر جمع کرو جہاں کیڑا اور زنگ اُنہیں تباہ نہیں کر سکتے، نہ چور نقب لگا کر چُرا سکتے ہیں۔ 21 کیونکہ جہاں تیرا خزانہ ہے وہیں تیرا دل بھی لگا رہے گا۔

جسم کی روشنی

22 بدن کا چراغ آنکھ ہے۔ اگر تیری آنکھ ٹھیک ہو تو پھر تیرا پورا بدن روشن ہو گا۔ 23 لیکن اگر تیری آنکھ خراب ہو تو تیرا پورا بدن اندھیرا ہی اندھیرا ہو گا۔ اور اگر تیرے اندر کی روشنی تاریکی ہو تو یہ تاریکی کتنی شدید ہو گی!

بے فکر ہونا

24 کوئی بھی دو مالکوں کی خدمت نہیں کر سکتا۔ یا تو وہ ایک سے نفرت کر کے دوسرے سے محبت رکھے گا یا ایک سے لپٹ کر دوسرے کو حقیر جانے گا۔ تم ایک ہی وقت میں اللہ اور دولت کی خدمت نہیں کر سکتے۔
25 اِس لئے مَیں تمہیں بتاتا ہوں، اپنی زندگی کی ضروریات پوری کرنے کے لئے پریشان نہ رہو کہ ہائے، مَیں کیا کھاؤں اور کیا پیوں۔ اور جسم کے لئے فکرمند نہ رہو کہ ہائے، مَیں کیا پہنوں۔ کیا زندگی کھانے پینے سے اہم نہیں ہے؟ اور کیا جسم پوشاک سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتا؟ 26 پرندوں پر غور کرو۔ نہ وہ بیج بوتے، نہ فصلیں کاٹ کر اُنہیں گودام میں جمع کرتے ہیں۔ تمہارا آسمانی باپ خود اُنہیں کھانا کھلاتا ہے۔ کیا تمہاری اُن کی نسبت زیادہ قدر و قیمت نہیں ہے؟ 27 کیا تم میں سے کوئی فکر

[a] لفظی ترجمہ: ہمارے قرض ہمیں معاف کر جس طرح ہم نے اپنے قرض داروں کو معاف کیا۔

کرتے کرتے اپنی زندگی میں ایک لمحے کا بھی اضافہ کر سکتا ہے؟

28 اور تم اپنے کپڑوں کے لئے کیوں فکرمند ہوتے ہو؟ غور کرو کہ سوسن کے پھول کس طرح اُگتے ہیں۔ نہ وہ محنت کرتے، نہ کاتتے ہیں۔ 29 لیکن مَیں تمہیں بتاتا ہوں کہ سلیمان بادشاہ اپنی پوری شان و شوکت کے باوجود ایسے شاندار کپڑوں سے ملبّس نہیں تھا جیسے اُن میں سے ایک۔ 30 اگر اللہ اُس گھاس کو جو آج میدان میں ہے اور کل آگ میں جھونکی جائے گی ایسا شاندار لباس پہناتا ہے تو اے کم اعتقادو، وہ تم کو پہنانے کے لئے کیا کچھ نہیں کرے گا؟

31 چنانچہ پریشانی کے عالم میں فکر کرتے کرتے یہ نہ کہتے رہو، 'ہم کیا کھائیں؟ ہم کیا پئیں؟ ہم کیا پہنیں؟' 32 کیونکہ جو ایمان نہیں رکھتے وہی اِن تمام چیزوں کے پیچھے بھاگتے رہتے ہیں جبکہ تمہارے آسمانی باپ کو پہلے سے معلوم ہے کہ تم کو اِن تمام چیزوں کی ضرورت ہے۔ 33 پہلے اللہ کی بادشاہی اور اُس کی راست بازی کی تلاش میں رہو۔ پھر یہ تمام چیزیں بھی تم کو مل جائیں گی۔ 34 اِس لئے کل کے بارے میں فکر کرتے کرتے پریشان نہ ہو کیونکہ کل کا دن اپنے لئے آپ فکر کر لے گا۔ ہر دن کی اپنی مصیبتیں کافی ہیں۔

اَوروں کا منصف بننا

7 دوسروں کی عدالت مت کرنا، ورنہ تمہاری عدالت بھی کی جائے گی۔ 2 کیونکہ جتنی سختی سے تم دوسروں کا فیصلہ کرتے ہو اُتنی سختی سے تمہارا بھی فیصلہ کیا جائے گا۔ اور جس پیمانے سے تم ناپتے ہو اُسی پیمانے سے تم بھی ناپے جاؤ گے۔ 3 تُو کیوں غور سے اپنے بھائی کی آنکھ میں پڑے تنکے پر نظر کرتا ہے جبکہ تجھے وہ شہتیر نظر نہیں آتا جو تیری اپنی آنکھ میں ہے؟ 4 تُو کیوں کر اپنے بھائی سے کہہ سکتا ہے، 'ٹھہرو، مجھے تمہاری آنکھ میں پڑا تنکا نکالنے دو،' جبکہ تیری اپنی آنکھ میں شہتیر ہے۔ 5 ریاکار! پہلے اپنی آنکھ کے شہتیر کو نکال۔ تب ہی تجھے بھائی کا تنکا صاف نظر آئے گا اور تُو اُسے اچھی طرح سے دیکھ کر نکال سکے گا۔

6 کُتوں کو مقدّس خوراک مت کھلانا اور سؤروں کے آگے اپنے موتی نہ پھینکنا۔ ایسا نہ ہو کہ وہ اُنہیں پاؤں تلے روندیں اور مُڑ کر تم کو پھاڑ ڈالیں۔

مانگتے رہنا

7 مانگتے رہو تو تم کو دیا جائے گا۔ ڈھونڈتے رہو تو تم کو مل جائے گا۔ کھٹکھٹاتے رہو تو تمہارے لئے دروازہ کھول دیا جائے گا۔ 8 کیونکہ جو بھی مانگتا ہے وہ پاتا ہے، جو ڈھونڈتا ہے اُسے ملتا ہے، اور جو کھٹکھٹاتا ہے اُس کے لئے دروازہ کھول دیا جاتا ہے۔ 9 تم میں سے کون اپنے بیٹے کو پتھر دے گا اگر وہ روٹی مانگے؟ 10 یا کون اُسے سانپ دے گا اگر وہ مچھلی مانگے؟ کوئی نہیں! 11 جب تم بُرے ہونے کے باوجود اِتنے سمجھ دار ہو کہ اپنے بچوں کو اچھی چیزیں دے سکتے ہو تو پھر کتنی زیادہ یقینی بات ہے کہ تمہارا آسمانی باپ مانگنے والوں کو اچھی چیزیں دے گا۔

12 ہر بات میں دوسروں کے ساتھ وہی سلوک کرو جو تم چاہتے ہو کہ وہ تمہارے ساتھ کریں۔ کیونکہ یہی شریعت اور نبیوں کی تعلیمات کا لُبِ لباب ہے۔

تنگ دروازہ

13 تنگ دروازے سے داخل ہو، کیونکہ ہلاکت کی طرف لے جانے والا راستہ کشادہ اور اُس کا دروازہ چوڑا ہے۔ بہت سے لوگ اُس میں داخل ہو جاتے ہیں۔ 14 لیکن زندگی کی طرف لے جانے والا راستہ تنگ ہے اور اُس کا دروازہ چھوٹا۔ کم ہی لوگ اُسے پاتے ہیں۔

ہر درخت کا اپنا پھل ہوتا ہے

15 جھوٹے نبیوں سے خبردار رہو! گو وہ بھیڑوں کا بھیس بدل کر تمہارے پاس آتے ہیں، لیکن اندر سے وہ غارت گر بھیڑیئے ہوتے ہیں۔ 16 اُن کا پھل دیکھ کر تم اُنہیں پہچان لو گے۔ کیا خاردار جھاڑیوں سے انگور توڑے جاتے ہیں یا اونٹ کٹاروں سے انجیر؟ ہرگز نہیں۔ 17 اِسی طرح اچھا درخت اچھا پھل لاتا ہے اور خراب درخت خراب پھل۔ 18 نہ اچھا درخت خراب پھل لا سکتا ہے، نہ خراب درخت اچھا پھل۔ 19 جو بھی درخت اچھا پھل نہیں لاتا اُسے کاٹ کر آگ میں جھونکا جاتا ہے۔ 20 یوں تم اُن کا پھل دیکھ کر اُنہیں پہچان لو گے۔

صرف اصل پیروکار داخل ہوں گے

21 ہر ایک جو مجھے 'خداوند، خداوند' کہہ کر پکارتا ہے آسمان کی بادشاہی میں داخل نہ ہو گا۔ صرف وہی داخل ہو گا جو میرے آسمانی باپ کی مرضی پر عمل کرتا ہے۔ 22 عدالت کے دن بہت سے لوگ مجھ سے کہیں گے، 'اے خداوند، خداوند! کیا ہم نے تیرے ہی نام میں نبوّت نہیں کی، تیرے ہی نام سے بدروحیں نہیں نکالیں، تیرے ہی نام سے معجزے نہیں کئے؟' 23 اُس وقت مَیں اُن سے صاف صاف کہہ دوں گا، 'میری کبھی تم سے جان پہچان نہ تھی۔ اے بدکارو! میرے سامنے سے چلے جاؤ۔'

دو قسم کے مکان

24 لہٰذا جو بھی میری یہ باتیں سن کر اُن پر عمل کرتا ہے وہ اُس سمجھ دار آدمی کی مانند ہے جس نے اپنے مکان کی بنیاد چٹان پر رکھی۔ 25 بارش ہونے لگی، سیلاب آیا اور آندھی مکان کو جھنجھوڑنے لگی۔ لیکن وہ نہ گرا، کیونکہ اُس کی بنیاد چٹان پر رکھی گئی تھی۔

26 لیکن جو بھی میری یہ باتیں سن کر اُن پر عمل نہیں کرتا وہ اُس احمق کی مانند ہے جس نے اپنا مکان صحیح بنیاد ڈالے بغیر ریت پر تعمیر کیا۔ 27 جب بارش ہونے لگی، سیلاب آیا اور آندھی مکان کو جھنجھوڑنے لگی تو یہ مکان دھڑام سے گر گیا۔"

عیسیٰ کا اختیار

28 جب عیسیٰ نے یہ باتیں ختم کر لیں تو لوگ اُس کی تعلیم سن کر ہکا بکا رہ گئے، 29 کیونکہ وہ اُن کے علما کی طرح نہیں بلکہ اختیار کے ساتھ سکھاتا تھا۔

کوڑھ سے شفا

8 عیسیٰ پہاڑ سے اُترا تو بڑی بھیڑ اُس کے پیچھے چلنے لگی۔ 2 پھر ایک آدمی اُس کے پاس آیا جو کوڑھ کا مریض تھا۔ منہ کے بل گر کر اُس نے کہا، "خداوند، اگر آپ چاہیں تو مجھے پاک صاف کر سکتے ہیں۔"

3 عیسیٰ نے اپنا ہاتھ بڑھا کر اُسے چھوا اور کہا،

"مَیں چاہتا ہوں، پاک صاف ہو جا۔" اِس پر وہ فوراً اُس بیماری سے پاک صاف ہو گیا۔ 4 عیسیٰ نے اُس سے کہا، "خبردار! یہ بات کسی کو نہ بتانا بلکہ بیت المقدِس میں امام کے پاس جا تاکہ وہ تیرا معائنہ کرے۔ اپنے ساتھ وہ قربانی لے جا جس کا تقاضا موسیٰ کی شریعت اُن سے کرتی ہے جنہیں کوڑھ سے شفا ملی ہے۔ یوں علانیہ تصدیق ہو جائے گی کہ تُو واقعی پاک صاف ہو گیا ہے۔"

رومی افسر کے غلام کی شفا

5 جب عیسیٰ کفرنحوم میں داخل ہوا تو سَو فوجیوں پر مقرر ایک افسر اُس کے پاس آ کر اُس کی منت کرنے لگا، 6 "خداوند، میرا غلام مفلوج حالت میں گھر میں پڑا ہے، اور اُسے شدید درد ہو رہا ہے۔"

7 عیسیٰ نے اُس سے کہا، "مَیں آ کر اُسے شفا دوں گا۔"

8 افسر نے جواب دیا، "نہیں خداوند، مَیں اِس لائق نہیں کہ آپ میرے گھر جائیں۔ بس یہیں سے حکم کریں تو میرا غلام شفا پا جائے گا۔ 9 کیونکہ مجھے خود اعلیٰ افسروں کے حکم پر چلنا پڑتا ہے اور میرے ماتحت بھی فوجی ہیں۔ ایک کو کہتا ہوں، 'جا!' تو وہ جاتا ہے اور دوسرے کو 'آ!' تو وہ آتا ہے۔ اِسی طرح مَیں اپنے نوکر کو حکم دیتا ہوں، 'یہ کر' تو وہ کرتا ہے۔"

10 یہ سن کر عیسیٰ نہایت حیران ہوا۔ اُس نے مُڑ کر اپنے پیچھے آنے والوں سے کہا، "مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں، مَیں نے اسرائیل میں بھی اِس قسم کا ایمان نہیں پایا۔ 11 مَیں تمہیں بتاتا ہوں، بہت سے لوگ مشرق اور مغرب سے آ کر ابراہیم، اسحاق اور یعقوب کے ساتھ آسمان کی بادشاہی کی ضیافت میں شریک ہوں گے۔ 12 لیکن بادشاہی کے اصل وارثوں کو نکال کر اندھیرے میں ڈال دیا جائے گا، اُس جگہ جہاں لوگ روتے اور دانت پیستے رہیں گے۔" 13 پھر عیسیٰ افسر سے مخاطب ہوا، "جا، تیرے ساتھ ویسا ہی ہو جیسا تیرا ایمان ہے۔"

اور افسر کے غلام کو اُسی گھڑی شفا مل گئی۔

بہت سے مریضوں کی شفا

14 عیسیٰ پطرس کے گھر میں آیا۔ وہاں اُس نے پطرس کی ساس کو بستر پر پڑے دیکھا۔ اُسے بخار تھا۔ 15 اُس نے اُس کا ہاتھ چھو لیا تو بخار اُتر گیا اور وہ اُٹھ کر اُس کی خدمت کرنے لگی۔

16 شام ہوئی تو بدروحوں کی گرفت میں پڑے بہت سے لوگوں کو عیسیٰ کے پاس لایا گیا۔ اُس نے بدروحوں کو حکم دے کر نکال دیا اور تمام مریضوں کو شفا دی۔ 17 یوں یسعیاہ نبی کی یہ پیش گوئی پوری ہوئی کہ "اُس نے ہماری کمزوریاں لے لیں اور ہماری بیماریاں اُٹھا لیں۔"

پیروی کی سنجیدگی

18 جب عیسیٰ نے اپنے گرد بڑا ہجوم دیکھا تو اُس نے شاگردوں کو جھیل پار کرنے کا حکم دیا۔ 19 روانہ ہونے سے پہلے شریعت کا ایک عالِم اُس کے پاس آ کر کہنے لگا، "اُستاد، جہاں بھی آپ جائیں گے مَیں آپ کے پیچھے چلتا رہوں گا۔"

20 عیسیٰ نے جواب دیا، "لومڑیاں اپنے بھٹوں میں اور پرندے اپنے گھونسلوں میں آرام کر سکتے ہیں،

لیکن ابنِ آدم کے پاس سر رکھ کر آرام کرنے کی کوئی جگہ نہیں۔"

21 کسی اَور شاگرد نے اُس سے کہا، "خداوند، مجھے پہلے جا کر اپنے باپ کو دفن کرنے کی اجازت دیں۔"

22 لیکن عیسیٰ نے اُسے بتایا، "میرے پیچھے ہو لے اور مُردوں کو اپنے مُردے دفن کرنے دے۔"

عیسیٰ آندھی کو تھما دیتا ہے

23 پھر وہ کشتی پر سوار ہوا اور اُس کے پیچھے اُس کے شاگرد بھی۔ 24 اچانک جھیل پر سخت آندھی چلنے لگی اور کشتی لہروں میں ڈوبنے لگی۔ لیکن عیسیٰ سو رہا تھا۔ 25 شاگرد اُس کے پاس گئے اور اُسے جگا کر کہنے لگے، "خداوند، ہمیں بچا، ہم تباہ ہو رہے ہیں!"

26 اُس نے جواب دیا، "اے کم اعتقادو! گھبراتے کیوں ہو؟" کھڑے ہو کر اُس نے آندھی اور موجوں کو ڈانٹا تو لہریں بالکل ساکت ہو گئیں۔ 27 شاگرد حیران ہو کر کہنے لگے، "یہ کس قسم کا شخص ہے؟ ہَوا اور جھیل بھی اُس کا حکم مانتی ہیں۔"

دو بدروح گرفتہ آدمیوں کی شفا

28 وہ جھیل کے پار گدرینیوں کے علاقے میں پہنچے تو بدروح گرفتہ دو آدمی قبروں میں سے نکل کر عیسیٰ کو ملے۔ وہ اِتنے خطرناک تھے کہ وہاں سے کوئی گزر نہیں سکتا تھا۔ 29 چیخیں مار مار کر اُنہوں نے کہا، "اللہ کے فرزند، ہمارا آپ کے ساتھ کیا واسطہ؟ کیا آپ ہمیں مقررہ وقت سے پہلے عذاب میں ڈالنے آئے ہیں؟"

30 کچھ فاصلے پر سؤروں کا بڑا غول چر رہا تھا۔ 31 بدروحوں نے عیسیٰ سے التجا کی، "اگر آپ ہمیں نکالتے ہیں تو سؤروں کے اُس غول میں بھیج دیں۔"

32 عیسیٰ نے اُنہیں حکم دیا، "جاؤ۔" بدروحیں نکل کر سؤروں میں جا گھُسیں۔ اِس پر پورے کا پورا غول بھاگ بھاگ کر پہاڑی کی ڈھلان پر سے اُترا اور جھیل میں جھپٹ کر ڈوب مرا۔ 33 یہ دیکھ کر سؤروں کے گلہ بان بھاگ گئے۔ شہر میں جا کر اُنہوں نے لوگوں کو سب کچھ سنایا اور وہ بھی جو بدروح گرفتہ آدمیوں کے ساتھ ہوا تھا۔ 34 پھر پورا شہر نکل کر عیسیٰ کو ملنے آیا۔ اُسے دیکھ کر اُنہوں نے اُس کی منت کی کہ ہمارے علاقے سے چلے جائیں۔

مفلوج آدمی کی شفا

9 کشتی میں بیٹھ کر عیسیٰ نے جھیل کو پار کیا اور اپنے شہر پہنچ گیا۔ 2 وہاں ایک مفلوج آدمی کو چارپائی پر ڈال کر اُس کے پاس لایا گیا۔ اُن کا ایمان دیکھ کر عیسیٰ نے کہا، "بیٹا، حوصلہ رکھ۔ تیرے گناہ معاف کر دیئے گئے ہیں۔"

3 یہ سن کر شریعت کے کچھ علما دل میں کہنے لگے، "یہ کفر بک رہا ہے!"

4 عیسیٰ نے جان لیا کہ یہ کیا سوچ رہے ہیں، اِس لئے اُس نے اُن سے پوچھا، 5 "تم دل میں بُری باتیں کیوں سوچ رہے ہو؟ کیا مفلوج سے یہ کہنا زیادہ آسان ہے کہ 'تیرے گناہ معاف کر دیئے گئے ہیں' یا یہ کہ 'اُٹھ اور چل پھر'؟ 6 لیکن مَیں تم کو دکھاتا ہوں کہ ابنِ آدم کو واقعی دنیا میں گناہ معاف کرنے کا اختیار ہے۔" یہ کہہ کر وہ مفلوج سے مخاطب ہوا، "اُٹھ، اپنی چارپائی اُٹھا کر گھر چلا جا۔"

7 وہ آدمی کھڑا ہوا اور اپنے گھر چلا گیا۔ 8 یہ دیکھ کر

ہجوم پر اللہ کا خوف طاری ہو گیا اور وہ اللہ کی تمجید کرنے لگے کہ اُس نے انسان کو اِس قسم کا اختیار دیا ہے۔

متی کی بُلاہٹ

9 آگے جا کر عیسیٰ نے ایک آدمی کو دیکھا جو ٹیکس لینے والوں کی چوکی پر بیٹھا تھا۔ اُس کا نام متی تھا۔ عیسیٰ نے اُس سے کہا، ”میرے پیچھے ہو لے۔“ اور متی اُٹھ کر اُس کے پیچھے ہو لیا۔

10 بعد میں عیسیٰ متی کے گھر میں کھانا کھا رہا تھا۔ بہت سے ٹیکس لینے والے اور گناہ گار بھی آ کر عیسیٰ اور اُس کے شاگردوں کے ساتھ کھانے میں شریک ہوئے۔ 11 یہ دیکھ کر فریسیوں نے اُس کے شاگردوں سے پوچھا، ”آپ کا اُستاد ٹیکس لینے والوں اور گناہ گاروں کے ساتھ کیوں کھاتا ہے؟“

12 یہ سن کر عیسیٰ نے کہا، ”صحت مندوں کو ڈاکٹر کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ مریضوں کو۔ 13 پہلے جاؤ اور کلامِ مقدّس کی اِس بات کا مطلب جان لو کہ 'مَیں قربانی نہیں بلکہ رحم پسند کرتا ہوں۔' کیونکہ مَیں راست بازوں کو نہیں بلکہ گناہ گاروں کو بُلانے آیا ہوں۔“

شاگرد روزہ کیوں نہیں رکھتے؟

14 پھر یحییٰ کے شاگرد اُس کے پاس آئے اور پوچھا، ”آپ کے شاگرد روزہ کیوں نہیں رکھتے جبکہ ہم اور فریسی روزہ رکھتے ہیں؟“

15 عیسیٰ نے جواب دیا، ”شادی کے مہمان کس طرح ماتم کر سکتے ہیں جب تک دُولھا اُن کے درمیان ہے؟ لیکن ایک دن آئے گا جب دُولھا اُن سے لے لیا جائے گا۔ اُس وقت وہ ضرور روزہ رکھیں گے۔

16 کوئی بھی نئے کپڑے کا ٹکڑا کسی پرانے لباس میں نہیں لگاتا۔ اگر وہ ایسا کرے تو نیا ٹکڑا بعد میں سکڑ کر پرانے لباس سے الگ ہو جائے گا۔ یوں پرانے لباس کی پھٹی ہوئی جگہ پہلے کی نسبت زیادہ خراب ہو جائے گی۔ 17 اِسی طرح انگور کا تازہ رس پرانی اور بے لچک مشکوں میں نہیں ڈالا جاتا۔ اگر ایسا کیا جائے تو پرانی مشکیں پیدا ہونے والی گیس کے باعث پھٹ جائیں گی۔ نتیجے میں مَے اور مشکیں دونوں ضائع ہو جائیں گی۔ اِس لئے انگور کا تازہ رس نئی مشکوں میں ڈالا جاتا ہے جو لچک دار ہوتی ہیں۔ یوں رس اور مشکیں دونوں ہی محفوظ رہتے ہیں۔“

یائیر کی بیٹی اور بیمار عورت

18 عیسیٰ ابھی یہ بیان کر رہا تھا کہ ایک یہودی راہنما نے گر کر اُسے سجدہ کیا اور کہا، ”میری بیٹی ابھی ابھی مری ہے۔ لیکن آ کر اپنا ہاتھ اُس پر رکھیں تو وہ دوبارہ زندہ ہو جائے گی۔“

19 عیسیٰ اُٹھ کر اپنے شاگردوں سمیت اُس کے ساتھ ہو لیا۔

20 چلتے چلتے ایک عورت نے پیچھے سے آ کر عیسیٰ کے لباس کا کنارہ چھوا۔ یہ عورت بارہ سال سے خون بہنے کی مریضہ تھی 21 اور وہ سوچ رہی تھی، ”اگر مَیں صرف اُس کے لباس کو ہی چھو لوں تو شفا پا لوں گی۔“

22 عیسیٰ نے مُڑ کر اُسے دیکھا اور کہا، ”بیٹی، حوصلہ رکھ! تیرے ایمان نے تجھے بچا لیا ہے۔“ اور عورت کو اُسی وقت شفا مل گئی۔

23 پھر عیسیٰ راہنما کے گھر میں داخل ہوا۔ بانسری بجانے والے اور بہت سے لوگ پہنچ چکے تھے اور بہت

شور شرابہ تھا۔ یہ دیکھ کر 24 عیسیٰ نے کہا، ”نکل جاؤ! لڑکی مر نہیں گئی بلکہ سو رہی ہے۔“ لوگ ہنس کر اُس کا مذاق اُڑانے لگے۔ 25 لیکن جب سب کو نکال دیا گیا تو وہ اندر گیا۔ اُس نے لڑکی کا ہاتھ پکڑا تو وہ اُٹھ کھڑی ہوئی۔ 26 اِس معجزے کی خبر اُس پورے علاقے میں پھیل گئی۔

دو اندھوں کی شفا

27 جب عیسیٰ وہاں سے روانہ ہوا تو دو اندھے اُس کے پیچھے چل کر چلّانے لگے، ”ابنِ داؤد، ہم پر رحم کریں۔“

28 جب عیسیٰ کسی کے گھر میں داخل ہوا تو وہ اُس کے پاس آئے۔ عیسیٰ نے اُن سے پوچھا، ”کیا تمہارا ایمان ہے کہ مَیں یہ کر سکتا ہوں؟“

اُنہوں نے جواب دیا، ”جی، خداوند۔“

29 پھر اُس نے اُن کی آنکھیں چھو کر کہا، ”تمہارے ساتھ تمہارے ایمان کے مطابق ہو جائے۔“ 30 اُن کی آنکھیں بحال ہو گئیں اور عیسیٰ نے سختی سے اُنہیں کہا، ”خبردار، کسی کو بھی اِس کا پتا نہ چلے!“

31 لیکن وہ نکل کر پورے علاقے میں اُس کی خبر پھیلانے لگے۔

گونگے آدمی کی شفا

32 جب وہ نکل رہے تھے تو ایک گونگا آدمی عیسیٰ کے پاس لایا گیا جو کسی بدروح کے قبضے میں تھا۔ 33 جب بدروح کو نکالا گیا تو گونگا بولنے لگا۔ ہجوم حیران رہ گیا۔ اُنہوں نے کہا، ”ایسا کام اسرائیل میں کبھی نہیں دیکھا گیا۔“

34 لیکن فریسیوں نے کہا، ”وہ بدروحوں کے سردار ہی کی مدد سے بدروحوں کو نکالتا ہے۔“

عیسیٰ کو لوگوں پر ترس آتا ہے

35 اور عیسیٰ سفر کرتے کرتے تمام شہروں اور گاؤں میں سے گزرا۔ جہاں بھی وہ پہنچا وہاں اُس نے اُن کے عبادت خانوں میں تعلیم دی، بادشاہی کی خوش خبری سنائی اور ہر قسم کے مرض اور علالت سے شفا دی۔ 36 ہجوم کو دیکھ کر اُسے اُن پر بڑا ترس آیا، کیونکہ وہ پسے ہوئے اور بےبس تھے، ایسی بھیڑوں کی طرح جن کا چرواہا نہ ہو۔ 37 اُس نے اپنے شاگردوں سے کہا، ”فصل بہت ہے، لیکن مزدور کم۔ 38 اِس لئے فصل کے مالک سے گزارش کرو کہ وہ اپنی فصل کاٹنے کے لئے مزید مزدور بھیج دے۔“

بارہ رسولوں کو اختیار دیا جاتا ہے

10 پھر عیسیٰ نے اپنے بارہ رسولوں کو بُلا کر اُنہیں ناپاک روحیں نکالنے اور ہر قسم کے مرض اور علالت سے شفا دینے کا اختیار دیا۔ 2 بارہ رسولوں کے نام یہ ہیں: پہلا شمعون جو پطرس بھی کہلاتا ہے، پھر اُس کا بھائی اندریاس، یعقوب بن زبدی اور اُس کا بھائی یوحنا، 3 فلپّس، برتلمائی، توما، متی (جو ٹیکس لینے والا تھا)، یعقوب بن حلفئی، تدّی، 4 شمعون مجاہد اور یہوداہ اِسکریوتی جس نے بعد میں اُسے دشمنوں کے حوالے کر دیا۔

رسولوں کو تبلیغ کے لئے بھیجا جاتا ہے

5 اِن بارہ مردوں کو عیسیٰ نے بھیج دیا۔ ساتھ ساتھ

اُس نے اُنہیں ہدایت دی، ”غیر یہودی آبادیوں میں نہ جانا، نہ کسی سامری شہر میں، 6 بلکہ صرف اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے پاس۔ 7 اور چلتے چلتے منادی کرتے جاؤ کہ 'آسمان کی بادشاہی قریب آ چکی ہے۔' 8 بیماروں کو شفا دو، مُردوں کو زندہ کرو، کوڑھیوں کو پاک صاف کرو، بدروحوں کو نکالو۔ تم کو مفت میں ملا ہے، مفت میں ہی بانٹنا۔ 9 اپنے کمربند میں پیسے نہ رکھنا — نہ سونے، نہ چاندی اور نہ تانبے کے سِکے۔ 10 نہ سفر کے لئے بیگ ہو، نہ ایک سے زیادہ سوٹ، نہ جوتے، نہ لاٹھی۔ کیونکہ مزدور اپنی روزی کا حق دار ہے۔

11 جس شہر یا گاؤں میں داخل ہوتے ہو اُس میں کسی لائق شخص کا پتا کرو اور روانہ ہوتے وقت تک اُسی کے گھر میں ٹھہرو۔ 12 گھر میں داخل ہوتے وقت اُسے دعائے خیر دو۔ 13 اگر وہ گھر اِس لائق ہو گا تو جو سلامتی تم نے اُس کے لئے مانگی ہے وہ اُس پر آ کر ٹھہری رہے گی۔ اگر نہیں تو یہ سلامتی تمہارے پاس لوٹ آئے گی۔ 14 اگر کوئی گھرانا یا شہر تم کو قبول نہ کرے، نہ تمہاری سنے تو روانہ ہوتے وقت اُس جگہ کی گرد اپنے پاؤں سے جھاڑ دینا۔ 15 مَیں تمہیں سچ بتاتا ہوں، عدالت کے دن اُس شہر کی نسبت سدوم اور عمورہ کے علاقے کا حال زیادہ قابلِ برداشت ہو گا۔

آنے والی ایذا رسانیاں

16 دیکھو، مَیں تم بھیڑوں کو بھیڑیوں میں بھیج رہا ہوں۔ اِس لئے سانپوں کی طرح ہوشیار اور کبوتروں کی طرح معصوم بنو۔ 17 لوگوں سے خبردار رہو، کیونکہ وہ تم کو مقامی عدالتوں کے حوالے کر کے اپنے عبادت خانوں میں کوڑے لگوائیں گے۔ 18 میری خاطر تمہیں حکمرانوں اور بادشاہوں کے سامنے پیش کیا جائے گا اور یوں تم کو اُنہیں اور غیر یہودیوں کو گواہی دینے کا موقع ملے گا۔ 19 جب وہ تمہیں گرفتار کریں گے تو یہ سوچتے سوچتے پریشان نہ ہو جانا کہ مَیں کیا کہوں یا کس طرح بات کروں۔ اُس وقت تم کو بتایا جائے گا کہ کیا کہنا ہے، 20 کیونکہ تم خود بات نہیں کرو گے بلکہ تمہارے باپ کا روح تمہاری معرفت بولے گا۔

21 بھائی اپنے بھائی کو اور باپ اپنے بچے کو موت کے حوالے کرے گا۔ بچے اپنے والدین کے خلاف کھڑے ہو کر اُنہیں قتل کروائیں گے۔ 22 سب تم سے نفرت کریں گے، اِس لئے کہ تم میرے پیروکار ہو۔ لیکن جو آخر تک قائم رہے گا اُسے نجات ملے گی۔ 23 جب وہ ایک شہر میں تمہیں ستائیں گے تو کسی دوسرے شہر کو ہجرت کر جانا۔ مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں کہ ابنِ آدم کی آمد تک تم اسرائیل کے تمام شہروں تک نہیں پہنچ پاؤ گے۔

24 شاگرد اپنے اُستاد سے بڑا نہیں ہوتا، نہ غلام اپنے مالک سے۔ 25 شاگرد کو اِس پر اکتفا کرنا ہے کہ وہ اپنے اُستاد کی مانند ہو، اور اِسی طرح غلام کو کہ وہ اپنے مالک کی مانند ہو۔ گھرانے کے سرپرست کو اگر بدروحوں کا سردار بعل زبول قرار دیا گیا ہے تو اُس کے گھر والوں کو کیا کچھ نہ کہا جائے گا۔

کس سے ڈرنا ہے؟

26 اُن سے مت ڈرنا، کیونکہ جو کچھ ابھی چھپا ہوا ہے اُسے آخر میں ظاہر کیا جائے گا، اور جو کچھ بھی اِس وقت پوشیدہ ہے اُس کا راز آخر میں کھل جائے گا۔ 27 جو کچھ مَیں تمہیں اندھیرے میں سنا رہا ہوں اُسے روزِ روشن میں سنا دینا۔ اور جو کچھ آہستہ آہستہ تمہارے کان

میں بتایا گیا ہے اُس کا چھتوں سے اعلان کرو۔ 28 اُن سے خوف مت کھانا جو تمہاری روح کو نہیں بلکہ صرف تمہارے جسم کو قتل کر سکتے ہیں۔ اللہ سے ڈرو جو روح اور جسم دونوں کو جہنم میں ڈال کر ہلاک کر سکتا ہے۔ 29 کیا چڑیوں کا جوڑا کم پیسوں میں نہیں بِکتا؟ تاہم اُن میں سے ایک بھی تمہارے باپ کی اجازت کے بغیر زمین پر نہیں گر سکتی۔ 30 نہ صرف یہ بلکہ تمہارے سر کے سب بال بھی گنے ہوئے ہیں۔ 31 لٰہذا مت ڈرو۔ تمہاری قدر و قیمت بہت سی چڑیوں سے کہیں زیادہ ہے۔

مسیح کا اقرار یا انکار کرنے کا نتیجہ

32 جو بھی لوگوں کے سامنے میرا اقرار کرے اُس کا اقرار مَیں خود بھی اپنے آسمانی باپ کے سامنے کروں گا۔ 33 لیکن جو بھی لوگوں کے سامنے میرا انکار کرے اُس کا مَیں بھی اپنے آسمانی باپ کے سامنے انکار کروں گا۔

عیسیٰ صلح سلامتی کا باعث نہیں

34 یہ مت سمجھو کہ مَیں دنیا میں صلح سلامتی قائم کرنے آیا ہوں۔ مَیں صلح سلامتی نہیں بلکہ تلوار چلوانے آیا ہوں۔ 35 مَیں بیٹے کو اُس کے باپ کے خلاف کھڑا کرنے آیا ہوں، بیٹی کو اُس کی ماں کے خلاف اور بہو کو اُس کی ساس کے خلاف۔ 36 انسان کے دشمن اُس کے اپنے گھر والے ہوں گے۔

37 جو اپنے باپ یا ماں کو مجھ سے زیادہ پیار کرے وہ میرے لائق نہیں۔ جو اپنے بیٹے یا بیٹی کو مجھ سے زیادہ پیار کرے وہ میرے لائق نہیں۔ 38 جو اپنی صلیب اُٹھا کر میرے پیچھے نہ ہو لے وہ میرے لائق نہیں۔ 39 جو بھی اپنی جان کو بچائے وہ اُسے کھو دے گا، لیکن جو اپنی جان کو میری خاطر کھو دے وہ اُسے پائے گا۔

پیروکار کو قبول کرنے کا اجر

40 جو تمہیں قبول کرے وہ مجھے قبول کرتا ہے، اور جو مجھے قبول کرتا ہے وہ اُس کو قبول کرتا ہے جس نے مجھے بھیجا ہے۔ 41 جو کسی نبی کو قبول کرے اُسے نبی کا سا اجر ملے گا۔ اور جو کسی راست باز شخص کو اُس کی راست بازی کے سبب سے قبول کرے اُسے راست باز شخص کا سا اجر ملے گا۔ 42 مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں کہ جو اِن چھوٹوں میں سے کسی ایک کو میرا شاگرد ہونے کے باعث ٹھنڈے پانی کا گلاس بھی پلائے اُس کا اجر قائم رہے گا۔“

یحییٰ کا عیسیٰ سے سوال

11 اپنے شاگردوں کو یہ ہدایات دینے کے بعد عیسیٰ اُن کے شہروں میں تعلیم دینے اور منادی کرنے کے لئے روانہ ہوا۔

2 یحییٰ نے جو اُس وقت جیل میں تھا سنا کہ عیسیٰ کیا کیا کر رہا ہے۔ اِس پر اُس نے اپنے شاگردوں کو اُس کے پاس بھیج دیا 3 تاکہ وہ اُس سے پوچھیں، ”کیا آپ وہی ہیں جسے آنا ہے یا ہم کسی اَور کے انتظار میں رہیں؟“

4 عیسیٰ نے جواب دیا، ”یحییٰ کے پاس واپس جا کر اُسے سب کچھ بتا دینا جو تم نے دیکھا اور سنا ہے۔ 5 ’اندھے دیکھتے، لنگڑے چلتے پھرتے ہیں، کوڑھیوں کو پاک صاف کیا جاتا ہے، بہرے سنتے ہیں، مُردوں کو زندہ کیا جاتا ہے اور غریبوں کو اللہ کی خوش خبری سنائی جاتی ہے۔‘ 6 مبارک ہے وہ جو میرے سبب سے ٹھوکر کھا

کر برگشتہ نہیں ہوتا۔"

[7] یحییٰ کے یہ شاگرد چلے گئے تو عیسیٰ ہجوم سے یحییٰ کے بارے میں بات کرنے لگا، "تم ریگستان میں کیا دیکھنے گئے تھے؟ ایک سرکنڈا جو ہَوا کے ہر جھونکے سے ہلتا ہے؟ بے شک نہیں۔ [8] یا کیا وہاں جا کر ایسے آدمی کی توقع کر رہے تھے جو نفیس اور ملائم لباس پہنے ہوئے ہے؟ نہیں، جو شاندار کپڑے پہنتے ہیں وہ شاہی محلوں میں پائے جاتے ہیں۔ [9] تو پھر تم کیا دیکھنے گئے تھے؟ ایک نبی کو؟ بالکل صحیح، بلکہ مَیں تم کو بتاتا ہوں کہ وہ نبی سے بھی بڑا ہے۔ [10] اُسی کے بارے میں کلامِ مقدّس میں لکھا ہے، 'دیکھ، مَیں اپنے پیغمبر کو تیرے آگے آگے بھیج دیتا ہوں جو تیرے سامنے راستہ تیار کرے گا۔' [11] مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں کہ اِس دنیا میں پیدا ہونے والا کوئی بھی شخص یحییٰ سے بڑا نہیں ہے۔ تو بھی آسمان کی بادشاہی میں داخل ہونے والا سب سے چھوٹا شخص اُس سے بڑا ہے۔ [12] یحییٰ بپتسمہ دینے والے کی خدمت سے لے کر آج تک آسمان کی بادشاہی پر زبردستی کی جا رہی ہے، اور زبردست اُسے چھین رہے ہیں۔ [13] کیونکہ تمام نبی اور توریت نے یحییٰ کے دور تک اِس کے بارے میں پیش گوئی کی ہے۔ [14] اور اگر تم یہ ماننے کے لئے تیار ہو تو مانو کہ وہ الیاس نبی ہے جسے آنا تھا۔ [15] جو سن سکتا ہے وہ سن لے!

[16] مَیں اِس نسل کو کس سے تشبیہ دوں؟ وہ اُن بچوں کی مانند ہیں جو بازار میں بیٹھے کھیل رہے ہیں۔ اُن میں سے کچھ اونچی آواز سے دوسرے بچوں سے شکایت کر رہے ہیں، [17] 'ہم نے بانسری بجائی تو تم نہ ناچے۔ پھر ہم نے نوحہ کے گیت گائے، لیکن تم نے چھاتی پیٹ کر ماتم نہ کیا۔' [18] دیکھو، یحییٰ آیا اور نہ کھایا، نہ پیا۔ یہ دیکھ کر لوگ کہتے ہیں کہ اُس میں بدروح ہے۔ [19] پھر ابنِ آدم کھاتا اور پیتا ہوا آیا۔ اب کہتے ہیں، 'دیکھو یہ کیسا پیٹو اور شرابی ہے۔ اور وہ ٹیکس لینے والوں اور گناہ گاروں کا دوست بھی ہے۔' لیکن حکمت اپنے اعمال سے ہی صحیح ثابت ہوئی ہے۔"

توبہ نہ کرنے والے شہروں پر افسوس

[20] پھر عیسیٰ اُن شہروں کو ڈانٹنے لگا جن میں اُس نے زیادہ معجزے کئے تھے، کیونکہ اُنہوں نے توبہ نہیں کی تھی۔ [21] "اے خرازین، تجھ پر افسوس! بیت صیدا، تجھ پر افسوس! اگر صور اور صیدا میں وہ معجزے کئے گئے ہوتے جو تم میں ہوئے تو وہاں کے لوگ کب کے ٹاٹ اوڑھ کر اور سر پر راکھ ڈال کر توبہ کر چکے ہوتے۔ [22] جی ہاں، عدالت کے دن تمہاری نسبت صور اور صیدا کا حال زیادہ قابلِ برداشت ہو گا۔ [23] اور اے کفرنحوم، کیا تجھے آسمان تک سرفراز کیا جائے گا؟ ہرگز نہیں، بلکہ تُو اُترتا اُترتا پاتال تک پہنچے گا۔ اگر سدوم میں وہ معجزے کئے گئے ہوتے جو تجھ میں ہوئے ہیں تو وہ آج تک قائم رہتا۔ [24] ہاں، عدالت کے دن تیری نسبت سدوم کا حال زیادہ قابلِ برداشت ہو گا۔"

باپ کی تمجید

[25] اُس وقت عیسیٰ نے کہا، "اے باپ، آسمان و زمین کے مالک! مَیں تیری تمجید کرتا ہوں کہ تُو نے یہ باتیں داناؤں اور عقل مندوں سے چھپا کر چھوٹے بچوں پر ظاہر کر دی ہیں۔ [26] ہاں میرے باپ، یہی تجھے پسند آیا۔

[27] میرے باپ نے سب کچھ میرے سپرد کر دیا

ہے۔ کوئی بھی فرزند کو نہیں جانتا سوائے باپ کے۔ اور کوئی باپ کو نہیں جانتا سوائے فرزند کے اور اُن لوگوں کے جن پر فرزند باپ کو ظاہر کرنا چاہتا ہے۔

28 اے تھکے ماندے اور بوجھ تلے دبے ہوئے لوگو، سب میرے پاس آؤ! مَیں تم کو آرام دوں گا۔ 29 میرا جوا اپنے اوپر اُٹھا کر مجھ سے سیکھو، کیونکہ مَیں حلیم اور نرم دل ہوں۔ یوں کرنے سے تمہاری جانیں آرام پائیں گی، 30 کیونکہ میرا جوا ملائم اور میرا بوجھ ہلکا ہے۔"

سبت کے بارے میں سوال

12 اُن دنوں میں عیسیٰ اناج کے کھیتوں میں سے گزر رہا تھا۔ سبت کا دن تھا۔ چلتے چلتے اُس کے شاگردوں کو بھوک لگی اور وہ اناج کی بالیں توڑ توڑ کر کھانے لگے۔ 2 یہ دیکھ کر فریسیوں نے عیسیٰ سے شکایت کی، "دیکھو، آپ کے شاگرد ایسا کام کر رہے ہیں جو سبت کے دن منع ہے۔"

3 عیسیٰ نے جواب دیا، "کیا تم نے نہیں پڑھا کہ داؤد نے کیا کِیا جب اُسے اور اُس کے ساتھیوں کو بھوک لگی؟ 4 وہ اللہ کے گھر میں داخل ہوا اور اپنے ساتھیوں سمیت رب کے لئے مخصوص شدہ روٹیاں کھائیں، اگرچہ اُنہیں اِس کی اجازت نہیں تھی بلکہ صرف اماموں کو؟ 5 یا کیا تم نے توریت میں نہیں پڑھا کہ گو امام سبت کے دن بیت المقدّس میں خدمت کرتے ہوئے آرام کرنے کا حکم توڑتے ہیں تو بھی وہ بےالزام ٹھہرتے ہیں؟ 6 مَیں تمہیں بتاتا ہوں کہ یہاں وہ ہے جو بیت المقدّس سے افضل ہے۔ 7 کلامِ مقدّس میں لکھا ہے، 'مَیں قربانی نہیں بلکہ رحم پسند کرتا ہوں۔' اگر تم اِس کا مطلب سمجھتے تو بےقصوروں کو مجرم نہ ٹھہراتے۔ 8 کیونکہ ابنِ آدم سبت کا مالک ہے۔"

سوکھے ہاتھ والے آدمی کی شفا

9 وہاں سے چلتے چلتے وہ اُن کے عبادت خانے میں داخل ہوا۔ 10 اُس میں ایک آدمی تھا جس کا ہاتھ سوکھا ہوا تھا۔ لوگ عیسیٰ پر الزام لگانے کا کوئی بہانہ تلاش کر رہے تھے، اِس لئے اُنہوں نے اُس سے پوچھا، "کیا شریعت سبت کے دن شفا دینے کی اجازت دیتی ہے؟"

11 عیسیٰ نے جواب دیا، "اگر تم میں سے کسی کی بھیڑ سبت کے دن گڑھے میں گر جائے تو کیا اُسے نہیں نکالو گے؟ 12 اور بھیڑ کی نسبت انسان کی کتنی زیادہ قدر و قیمت ہے! غرض شریعت نیک کام کرنے کی اجازت دیتی ہے۔" 13 پھر اُس نے اُس آدمی سے جس کا ہاتھ سوکھا ہوا تھا کہا، "اپنا ہاتھ آگے بڑھا۔"

اُس نے ایسا کیا تو اُس کا ہاتھ دوسرے ہاتھ کی مانند تندرست ہو گیا۔ 14 اِس پر فریسی نکل کر آپس میں عیسیٰ کو قتل کرنے کی سازشیں کرنے لگے۔

اللہ کا چُنا ہوا خادم

15 جب عیسیٰ نے یہ جان لیا تو وہ وہاں سے چلا گیا۔ بہت سے لوگ اُس کے پیچھے چل رہے تھے۔ اُس نے اُن کے تمام مریضوں کو شفا دے کر 16 اُنہیں تاکید کی، "کسی کو میرے بارے میں نہ بتاؤ۔" 17 یوں یسعیاہ نبی کی یہ پیش گوئی پوری ہوئی،

18 'دیکھو، میرا خادم جسے مَیں نے چن لیا ہے،
میرا پیارا جو مجھے پسند ہے۔
مَیں اپنے روح کو اُس پر ڈالوں گا،
اور وہ اقوام میں انصاف کا اعلان کرے گا۔

19 وہ نہ تو جھگڑے گا، نہ چلّائے گا۔
گلیوں میں اُس کی آواز سنائی نہیں دے گی۔
20 نہ وہ کچلے ہوئے سرکنڈے کو توڑے گا،
نہ بجھتی ہوئی بتی کو بجھائے گا
جب تک وہ انصاف کو غلبہ نہ بخشے۔
21 اُسی کے نام سے قومیں اُمید رکھیں گی۔'

عیسیٰ اور بدروحوں کا سردار

22 پھر ایک آدمی کو عیسیٰ کے پاس لایا گیا جو بدروح کی گرفت میں تھا۔ وہ اندھا اور گونگا تھا۔ عیسیٰ نے اُسے شفا دی تو گونگا بولنے اور دیکھنے لگا۔ 23 ہجوم کے تمام لوگ ہکا بکا رہ گئے اور پوچھنے لگے، "کیا یہ ابنِ داؤد نہیں؟"

24 لیکن جب فریسیوں نے یہ سنا تو اُنہوں نے کہا، "یہ صرف بدروحوں کے سردار بعل زبول کی معرفت بدروحوں کو نکالتا ہے۔"

25 اُن کے یہ خیالات جان کر عیسیٰ نے اُن سے کہا، "جس بادشاہی میں پھوٹ پڑ جائے وہ تباہ ہو جائے گی۔ اور جس شہر یا گھرانے کی ایسی حالت ہو وہ بھی قائم نہیں رہ سکتا۔ 26 اِسی طرح اگر ابلیس اپنے آپ کو نکالے تو پھر اُس میں پھوٹ پڑ گئی ہے۔ اِس صورت میں اُس کی بادشاہی کس طرح قائم رہ سکتی ہے؟ 27 اور اگر مَیں بدروحوں کو بعل زبول کی مدد سے نکالتا ہوں تو تمہارے بیٹے اُنہیں کس کے ذریعے نکالتے ہیں؟ چنانچہ وہی اِس بات میں تمہارے منصف ہوں گے۔ 28 لیکن اگر مَیں اللہ کے روح کی معرفت بدروحوں کو نکال دیتا ہوں تو پھر اللہ کی بادشاہی تمہارے پاس پہنچ چکی ہے۔

29 کسی زور آور آدمی کے گھر میں گھُس کر اُس کا مال و اسباب لُوٹنا کس طرح ممکن ہے جب تک کہ اُسے باندھا نہ جائے؟ پھر ہی اُسے لُوٹا جا سکتا ہے۔

30 جو میرے ساتھ نہیں وہ میرے خلاف ہے اور جو میرے ساتھ جمع نہیں کرتا وہ بکھیرتا ہے۔ 31 غرض مَیں تم کو بتاتا ہوں کہ انسان کا ہر گناہ اور کفر معاف کیا جا سکے گا سوائے روح القدس کے خلاف کفر بکنے کے۔ اِسے معاف نہیں کیا جائے گا۔ 32 جو ابنِ آدم کے خلاف بات کرے اُسے معاف کیا جا سکے گا، لیکن جو روح القدس کے خلاف بات کرے اُسے نہ اِس جہان میں اور نہ آنے والے جہان میں معاف کیا جائے گا۔

درخت اُس کے پھل سے پہچانا جاتا ہے

33 اچھے پھل کے لئے اچھے درخت کی ضرورت ہوتی ہے۔ خراب درخت سے خراب پھل ملتا ہے۔ درخت اُس کے پھل سے ہی پہچانا جاتا ہے۔ 34 اے سانپ کے بچو! تم جو بُرے ہو کس طرح اچھی باتیں کر سکتے ہو؟ کیونکہ جس چیز سے دل لبریز ہوتا ہے وہ چھلک کر زبان پر آ جاتی ہے۔ 35 اچھا شخص اپنے دل کے اچھے خزانے سے اچھی چیزیں نکالتا ہے جبکہ بُرا شخص اپنے بُرے خزانے سے بُری چیزیں۔

36 مَیں تم کو بتاتا ہوں کہ قیامت کے دن لوگوں کو بےپروائی سے کی گئی ہر بات کا حساب دینا پڑے گا۔ 37 تمہاری اپنی باتوں کی بنا پر تم کو راست یا ناراست ٹھہرایا جائے گا۔"

الٰہی نشان کا تقاضا

38 پھر شریعت کے کچھ علما اور فریسیوں نے عیسیٰ سے

بات کی، ''اُستاد، ہم آپ کی طرف سے الٰہی نشان دیکھنا چاہتے ہیں۔''

39 اُس نے جواب دیا، ''صرف شریر اور زناکار نسل الٰہی نشان کا تقاضا کرتی ہے۔ لیکن اُسے کوئی بھی الٰہی نشان پیش نہیں کیا جائے گا سوائے یونس نبی کے نشان کے۔ 40 کیونکہ جس طرح یونس تین دن اور تین رات مچھلی کے پیٹ میں رہا اُسی طرح ابنِ آدم بھی تین دن اور تین رات زمین کی گود میں پڑا رہے گا۔ 41 قیامت کے دن نینوہ کے باشندے اِس نسل کے ساتھ کھڑے ہو کر اِسے مجرم ٹھہرائیں گے۔ کیونکہ یونس کے اعلان پر اُنہوں نے توبہ کی تھی جبکہ یہاں وہ ہے جو یونس سے بھی بڑا ہے۔ 42 اُس دن جنوبی ملک سبا کی ملکہ بھی اِس نسل کے ساتھ کھڑی ہو کر اِسے مجرم قرار دے گی۔ کیونکہ وہ دُور دراز ملک سے سلیمان کی حکمت سننے کے لئے آئی تھی جبکہ یہاں وہ ہے جو سلیمان سے بھی بڑا ہے۔

بدروح کی واپسی

43 جب کوئی بدروح کسی شخص سے نکلتی ہے تو وہ ویران علاقوں میں سے گزرتی ہوئی آرام کی جگہ تلاش کرتی ہے۔ لیکن جب اُسے کوئی ایسا مقام نہیں ملتا 44 تو وہ کہتی ہے، 'مَیں اپنے اُس گھر میں واپس چلی جاؤں گی جس میں سے نکلی تھی۔' وہ واپس آ کر دیکھتی ہے کہ گھر خالی ہے اور کسی نے جھاڑو دے کر سب کچھ سلیقے سے رکھ دیا ہے۔ 45 پھر وہ جا کر سات اَور بدروحیں ڈھونڈ لاتی ہے جو اُس سے بدتر ہوتی ہیں، اور وہ سب اُس شخص میں گھُس کر رہنے لگتی ہیں۔ چنانچہ اب اُس آدمی کی حالت پہلے کی نسبت زیادہ بُری ہو جاتی ہے۔ اِس شریر نسل کا بھی یہی حال ہو گا۔''

عیسیٰ کی ماں اور بھائی

46 عیسیٰ ابھی ہجوم سے بات کر ہی رہا تھا کہ اُس کی ماں اور بھائی باہر کھڑے اُس سے بات کرنے کی کوشش کرنے لگے۔ 47 کسی نے عیسیٰ سے کہا، ''آپ کی ماں اور بھائی باہر کھڑے ہیں اور آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں۔''

48 عیسیٰ نے پوچھا، ''کون ہے میری ماں اور کون ہیں میرے بھائی؟'' 49 پھر اپنے ہاتھ سے شاگردوں کی طرف اشارہ کر کے اُس نے کہا، ''دیکھو، یہ میری ماں اور میرے بھائی ہیں۔ 50 کیونکہ جو بھی میرے آسمانی باپ کی مرضی پوری کرتا ہے وہ میرا بھائی، میری بہن اور میری ماں ہے۔''

بیج بونے والے کی تمثیل

13 اُسی دن عیسیٰ گھر سے نکل کر جھیل کے کنارے بیٹھ گیا۔ 2 اِتنا بڑا ہجوم اُس کے گرد جمع ہو گیا کہ آخرکار وہ ایک کشتی میں بیٹھ گیا جبکہ لوگ کنارے پر کھڑے رہے۔ 3 پھر اُس نے اُنہیں بہت سی باتیں تمثیلوں میں سنائیں۔

''ایک کسان بیج بونے کے لئے نکلا۔ 4 جب بیج اِدھر اُدھر بکھر گیا تو کچھ دانے راستے پر گرے اور پرندوں نے آ کر اُنہیں چُگ لیا۔ 5 کچھ پتھریلی زمین پر گرے جہاں مٹی کی کمی تھی۔ وہ جلد اُگ آئے کیونکہ مٹی گہری نہیں تھی۔ 6 لیکن جب سورج نکلا تو پودے جھُلس گئے اور چونکہ وہ جڑ نہ پکڑ سکے اِس لئے سوکھ گئے۔ 7 کچھ خود رَو کانٹے دار پودوں کے درمیان بھی گرے۔ وہاں وہ

اُگنے تو لگے، لیکن خود رَو پودوں نے ساتھ ساتھ بڑھ کر اُنہیں پھلنے پھولنے نہ دیا۔ چنانچہ وہ بھی ختم ہو گئے۔ 8 لیکن ایسے دانے بھی تھے جو زرخیز زمین میں گرے اور بڑھتے بڑھتے تیس گُنا، ساٹھ گُنا بلکہ سَو گُنا تک زیادہ پھل لائے۔ 9 جو سن سکتا ہے وہ سن لے!''

تمثیلوں کا مقصد

10 شاگرد اُس کے پاس آ کر پوچھنے لگے، ''آپ لوگوں سے تمثیلوں میں بات کیوں کرتے ہیں؟''

11 اُس نے جواب دیا، ''تم کو تو آسمان کی بادشاہی کے بھید سمجھنے کی لیاقت دی گئی ہے، لیکن اُنہیں یہ لیاقت نہیں دی گئی۔ 12 جس کے پاس کچھ ہے اُسے اَور دیا جائے گا اور اُس کے پاس کثرت کی چیزیں ہوں گی۔ لیکن جس کے پاس کچھ نہیں ہے اُس سے وہ بھی چھین لیا جائے گا جو اُس کے پاس ہے۔ 13 اِس لئے مَیں تمثیلوں میں اُن سے بات کرتا ہوں۔ کیونکہ وہ دیکھتے ہوئے کچھ نہیں دیکھتے، وہ سنتے ہوئے کچھ نہیں سنتے اور کچھ نہیں سمجھتے۔ 14 اُن میں یسعیاہ نبی کی یہ پیش گوئی پوری ہو رہی ہے:

'تم اپنے کانوں سے سنو گے
مگر کچھ نہیں سمجھو گے،
تم اپنی آنکھوں سے دیکھو گے
مگر کچھ نہیں جانو گے۔

15 کیونکہ اِس قوم کا دل بے حس ہو گیا ہے۔
وہ مشکل سے اپنے کانوں سے سنتے ہیں،
اُنہوں نے اپنی آنکھوں کو بند کر رکھا ہے،
ایسا نہ ہو کہ وہ اپنی آنکھوں سے دیکھیں،
اپنے کانوں سے سنیں،
اپنے دل سے سمجھیں،
میری طرف رجوع کریں
اور مَیں اُنہیں شفا دوں۔'

16 لیکن تمہاری آنکھیں مبارک ہیں کیونکہ وہ دیکھ سکتی ہیں اور تمہارے کان مبارک ہیں کیونکہ وہ سن سکتے ہیں۔ 17 مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں کہ جو کچھ تم دیکھ رہے ہو بہت سے نبی اور راست باز اِسے دیکھ نہ پائے اگرچہ وہ اِس کے آرزومند تھے۔ اور جو کچھ تم سن رہے ہو اِسے وہ سننے نہ پائے، اگرچہ وہ اِس کے خواہش مند تھے۔

بیج بونے والے کی تمثیل کا مطلب

18 اب سنو کہ بیج بونے والے کی تمثیل کا مطلب کیا ہے۔ 19 راستے پر گرے ہوئے دانے وہ لوگ ہیں جو بادشاہی کا کلام سنتے تو ہیں، لیکن اُسے سمجھتے نہیں۔ پھر ابلیس آ کر وہ کلام چھین لیتا ہے جو اُن کے دلوں میں بویا گیا ہے۔ 20 پتھریلی زمین پر گرے ہوئے دانے وہ لوگ ہیں جو کلام سنتے ہی اُسے خوشی سے قبول تو کر لیتے ہیں، 21 لیکن وہ جڑ نہیں پکڑتے اور اِس لئے زیادہ دیر تک قائم نہیں رہتے۔ جوں ہی وہ کلام پر ایمان لانے کے باعث کسی مصیبت یا ایذارسانی سے دوچار ہو جائیں تو وہ برگشتہ ہو جاتے ہیں۔ 22 خود رَو کانٹےدار پودوں کے درمیان گرے ہوئے دانے وہ لوگ ہیں جو کلام سنتے تو ہیں، لیکن پھر روزمرہ کی پریشانیاں اور دولت کا فریب کلام کو پھلنے پھولنے نہیں دیتا۔ نتیجے میں وہ پھل لانے تک نہیں پہنچتا۔ 23 اِس کے مقابلے میں زرخیز زمین میں گرے ہوئے دانے وہ لوگ ہیں جو کلام کو سن کر اُسے سمجھ لیتے اور بڑھتے بڑھتے تیس گُنا، ساٹھ گُنا بلکہ

سَو گُنا تک پھل لاتے ہیں۔‘‘

خود رَو پودوں کی تمثیل

24 عیسیٰ نے اُنہیں ایک اَور تمثیل سنائی۔ ’’آسمان کی بادشاہی اُس کسان سے مطابقت رکھتی ہے جس نے اپنے کھیت میں اچھا بیج بو دیا۔ 25 لیکن جب لوگ سو رہے تھے تو اُس کے دشمن نے آ کر اناج کے پودوں کے درمیان خود رَو پودوں کا بیج بو دیا۔ پھر وہ چلا گیا۔ 26 جب اناج پھوٹ نکلا اور فصل پکنے لگی تو خود رَو پودے بھی نظر آئے۔ 27 نوکر مالک کے پاس آئے اور کہنے لگے، ’جناب، کیا آپ نے اپنے کھیت میں اچھا بیج نہیں بویا تھا؟ تو پھر یہ خود رَو پودے کہاں سے آ گئے ہیں؟‘

28 اُس نے جواب دیا، ’کسی دشمن نے یہ کر دیا ہے۔‘
نوکروں نے پوچھا، ’کیا ہم جا کر اُنہیں اُکھاڑیں؟‘

29 ’نہیں،‘ اُس نے کہا۔ ’ایسا نہ ہو کہ خود رَو پودوں کے ساتھ ساتھ تم اناج کے پودے بھی اُکھاڑ ڈالو۔ 30 اُنہیں فصل کی کٹائی تک مل کر بڑھنے دو۔ اُس وقت مَیں فصل کی کٹائی کرنے والوں سے کہوں گا کہ پہلے خود رَو پودوں کو چن لو اور اُنہیں جلانے کے لئے گٹھوں میں باندھ لو۔ پھر ہی اناج کو جمع کر کے گودام میں لاؤ‘۔‘‘

رائی کے دانے کی تمثیل

31 عیسیٰ نے اُنہیں ایک اَور تمثیل سنائی۔ ’’آسمان کی بادشاہی رائی کے دانے کی مانند ہے جو کسی نے لے کر اپنے کھیت میں بو دیا۔ 32 گو یہ بیجوں میں سب سے چھوٹا دانہ ہے، لیکن بڑھتے بڑھتے یہ سبزیوں میں سب سے بڑا ہو جاتا ہے۔ بلکہ یہ درخت سا بن جاتا ہے اور پرندے آ کر اُس کی شاخوں میں گھونسلے بنا لیتے ہیں۔‘‘

خمیر کی تمثیل

33 اُس نے اُنہیں ایک اَور تمثیل بھی سنائی۔ ’’آسمان کی بادشاہی خمیر کی مانند ہے جو کسی عورت نے لے کر تقریباً 27 کلو گرام آٹے میں ملا دیا۔ گو وہ اُس میں چھپ گیا تو بھی ہوتے ہوتے پورے گُندھے ہوئے آٹے کو خمیر بنا دیا۔‘‘

تمثیلوں میں بات کرنے کا سبب

34 عیسیٰ نے یہ تمام باتیں ہجوم کے سامنے تمثیلوں کی صورت میں کیں۔ تمثیل کے بغیر اُس نے اُن سے بات ہی نہیں کی۔ 35 یوں نبی کی یہ پیش گوئی پوری ہوئی کہ ’’مَیں تمثیلوں میں بات کروں گا، مَیں دنیا کی تخلیق سے لے کر آج تک چھپی ہوئی باتیں بیان کروں گا۔‘‘

خود رَو پودوں کی تمثیل کا مطلب

36 پھر عیسیٰ ہجوم کو رُخصت کر کے گھر کے اندر چلا گیا۔ اُس کے شاگرد اُس کے پاس آ کر کہنے لگے، ’’کھیت میں خود رَو پودوں کی تمثیل کا مطلب ہمیں سمجھائیں۔‘‘

37 اُس نے جواب دیا، ’’اچھا بیج بونے والا ابنِ آدم ہے۔ 38 کھیت دنیا ہے جبکہ اچھے بیج سے مراد بادشاہی کے فرزند ہیں۔ خود رَو پودے ابلیس کے فرزند ہیں 39 اور اُنہیں بونے والا دشمن ابلیس ہے۔ فصل کی کٹائی کا مطلب دنیا کا اختتام ہے جبکہ فصل کی کٹائی کرنے

والے فرشتے ہیں۔ 40 جس طرح تمثیل میں خود رَو پودے اُکھاڑے جاتے اور آگ میں جلائے جاتے ہیں اُسی طرح دنیا کے اختتام پر بھی کیا جائے گا۔ 41 ابنِ آدم اپنے فرشتوں کو بھیج دے گا، اور وہ اُس کی بادشاہی سے برگشتگی کا ہر سبب اور شریعت کی خلاف ورزی کرنے والے ہر شخص کو نکالتے جائیں گے۔ 42 وہ اُنہیں بھڑکتی بھٹی میں پھینک دیں گے جہاں لوگ روتے اور دانت پیستے رہیں گے۔ 43 پھر راست باز اپنے باپ کی بادشاہی میں سورج کی طرح چمکیں گے۔ جو سن سکتا ہے وہ سن لے!

چھپے ہوئے خزانے کی تمثیل

44 آسمان کی بادشاہی کھیت میں چھپے خزانے کی مانند ہے۔ جب کسی آدمی کو اُس کے بارے میں معلوم ہوا تو اُس نے اُسے دوبارہ چھپا دیا۔ پھر وہ خوشی کے مارے چلا گیا، اپنی تمام ملکیت فروخت کر دی اور اُس کھیت کو خرید لیا۔

موتی کی تمثیل

45 نیز، آسمان کی بادشاہی ایسے سوداگر کی مانند ہے جو اچھے موتیوں کی تلاش میں تھا۔ 46 جب اُسے ایک نہایت قیمتی موتی کے بارے میں معلوم ہوا تو وہ چلا گیا، اپنی تمام ملکیت فروخت کر دی اور اُس موتی کو خرید لیا۔

جال کی تمثیل

47 آسمان کی بادشاہی جال کی مانند بھی ہے۔ اُسے جھیل میں ڈالا گیا تو ہر قسم کی مچھلیاں پکڑی گئیں۔ 48 جب وہ بھر گیا تو مچھیروں نے اُسے کنارے پر کھینچ لیا۔ پھر اُنہوں نے بیٹھ کر قابلِ استعمال مچھلیاں چن کر ٹوکریوں میں ڈال دیں اور ناقابلِ استعمال مچھلیاں پھینک دیں۔ 49 دنیا کے اختتام پر ایسا ہی ہو گا۔ فرشتے آئیں گے اور بُرے لوگوں کو راست بازوں سے الگ کر کے 50 اُنہیں بھڑکتی بھٹی میں پھینک دیں گے جہاں لوگ روتے اور دانت پیستے رہیں گے۔"

نئی اور پرانی سچائیاں

51 عیسیٰ نے پوچھا، "کیا تم کو اِن تمام باتوں کی سمجھ آ گئی ہے؟"

"جی،" شاگردوں نے جواب دیا۔

52 اُس نے اُن سے کہا، "اِس لئے شریعت کا ہر عالِم جو آسمان کی بادشاہی میں شاگرد بن گیا ہے ایسے مالکِ مکان کی مانند ہے جو اپنے خزانے سے نئے اور پرانے جواہر نکالتا ہے۔"

عیسیٰ کو ناصرت میں رد کیا جاتا ہے

53 یہ تمثیلیں سنانے کے بعد عیسیٰ وہاں سے چلا گیا۔ 54 اپنے وطنی شہر ناصرت پہنچ کر وہ عبادت خانے میں لوگوں کو تعلیم دینے لگا۔ اُس کی باتیں سن کر وہ حیرت زدہ ہوئے۔ اُنہوں نے پوچھا، "اُسے یہ حکمت اور معجزے کرنے کی یہ قدرت کہاں سے حاصل ہوئی ہے؟ 55 کیا یہ بڑھئی کا بیٹا نہیں ہے؟ کیا اُس کی ماں کا نام مریم نہیں ہے، اور کیا اُس کے بھائی یعقوب، یوسف، شمعون اور یہوداہ نہیں ہیں؟ 56 کیا اُس کی بہنیں ہمارے ساتھ نہیں رہتیں؟ تو پھر اُسے یہ سب کچھ کہاں سے مل گیا؟" 57 یوں وہ اُس سے ٹھوکر کھا کر اُسے قبول کرنے سے قاصر رہے۔

عیسیٰ نے اُن سے کہا، ”نبی کی عزت ہر جگہ کی جاتی ہے سوائے اُس کے وطنی شہر اور اُس کے اپنے خاندان کے۔“ 58 اور اُن کے ایمان کی کمی کے باعث اُس نے وہاں زیادہ معجزے نہ کئے۔

یحییٰ کا قتل

14 اُس وقت گلیل کے حکمران ہیرودیس انتپاس کو عیسیٰ کے بارے میں اطلاع ملی۔ 2 اِس پر اُس نے اپنے درباریوں سے کہا، ”یہ یحییٰ بپتسمہ دینے والا ہے جو مُردوں میں سے جی اُٹھا ہے، اِس لئے اُس کی معجزانہ طاقتیں اِس میں نظر آتی ہیں۔“

3 وجہ یہ تھی کہ ہیرودیس نے یحییٰ کو گرفتار کر کے جیل میں ڈالا تھا۔ یہ ہیرودیاس کی خاطر ہوا تھا جو پہلے ہیرودیس کے بھائی فلپّس کی بیوی تھی۔ 4 یحییٰ نے ہیرودیس کو بتایا تھا، ”ہیرودیاس سے تیری شادی ناجائز ہے۔“ 5 ہیرودیس یحییٰ کو قتل کرنا چاہتا تھا، لیکن عوام سے ڈرتا تھا کیونکہ وہ اُسے نبی سمجھتے تھے۔

6 ہیرودیس کی سال گرہ کے موقع پر ہیرودیاس کی بیٹی اُن کے سامنے ناچی۔ ہیرودیس کو اُس کا ناچنا اِتنا پسند آیا 7 کہ اُس نے قسم کھا کر اُس سے وعدہ کیا، ”جو بھی تُو مانگے گی مَیں تجھے دوں گا۔“

8 اپنی ماں کے سکھانے پر بیٹی نے کہا، ”مجھے یحییٰ بپتسمہ دینے والے کا سر ٹرے میں منگوا دیں۔“

9 یہ سن کر بادشاہ کو دُکھ ہوا۔ لیکن اپنی قسموں اور مہمانوں کی موجودگی کی وجہ سے اُس نے اُسے دینے کا حکم دے دیا۔ 10 چنانچہ یحییٰ کا سر قلم کر دیا گیا۔ 11 پھر ٹرے میں رکھ کر اندر لایا گیا اور لڑکی کو دے دیا گیا۔ لڑکی اُسے اپنی ماں کے پاس لے گئی۔ 12 بعد میں یحییٰ کے شاگرد آئے اور اُس کی لاش لے کر اُسے دفنایا۔ پھر وہ عیسیٰ کے پاس گئے اور اُسے اطلاع دی۔

عیسیٰ 5000 مردوں کو کھانا کھلاتا ہے

13 یہ خبر سن کر عیسیٰ لوگوں سے الگ ہو کر کشتی پر سوار ہوا اور کسی ویران جگہ چلا گیا۔ لیکن ہجوم کو اُس کی خبر ملی۔ لوگ پیدل چل کر شہروں سے نکل آئے اور اُس کے پیچھے لگ گئے۔ 14 جب عیسیٰ نے کشتی پر سے اُتر کر بڑے ہجوم کو دیکھا تو اُسے لوگوں پر بڑا ترس آیا۔ وہیں اُس نے اُن کے مریضوں کو شفا دی۔

15 جب دن ڈھلنے لگا تو اُس کے شاگرد اُس کے پاس آئے اور کہا، ”یہ جگہ ویران ہے اور دن ڈھلنے لگا ہے۔ اِن کو رُخصت کر دیں تاکہ یہ اردگرد کے دیہاتوں میں جا کر کھانے کے لئے کچھ خرید لیں۔“

16 عیسیٰ نے جواب دیا، ”اِنہیں جانے کی ضرورت نہیں، تم خود اِنہیں کھانے کو دو۔“

17 اُنہوں نے جواب دیا، ”ہمارے پاس صرف پانچ روٹیاں اور دو مچھلیاں ہیں۔“

18 اُس نے کہا، ”اُنہیں یہاں میرے پاس لے آؤ۔“ 19 اور لوگوں کو گھاس پر بیٹھنے کا حکم دیا۔ عیسیٰ نے اُن پانچ روٹیوں اور دو مچھلیوں کو لے کر آسمان کی طرف دیکھا اور شکر گزاری کی دعا کی۔ پھر اُس نے روٹیوں کو توڑ توڑ کر شاگردوں کو دیا، اور شاگردوں نے یہ روٹیاں لوگوں میں تقسیم کر دیں۔ 20 سب نے جی بھر کر کھایا۔ جب شاگردوں نے بچے ہوئے ٹکڑے جمع کئے تو بارہ ٹوکرے بھر گئے۔ 21 خواتین اور بچوں کے علاوہ کھانے والے تقریباً 5,000 مرد تھے۔

عیسیٰ پانی پر چلتا ہے

22 اِس کے عین بعد عیسیٰ نے شاگردوں کو مجبور کیا کہ وہ کشتی پر سوار ہو کر آگے نکلیں اور جھیل کے پار چلے جائیں۔ اِتنے میں وہ ہجوم کو رُخصت کرنا چاہتا تھا۔ 23 اُنہیں خیرباد کہنے کے بعد وہ دعا کرنے کے لئے اکیلا پہاڑ پر چڑھ گیا۔ شام کے وقت وہ وہاں اکیلا تھا 24 جبکہ کشتی کنارے سے کافی دُور ہو گئی تھی۔ لہریں کشتی کو بہت تنگ کر رہی تھیں کیونکہ ہَوا اُس کے خلاف چل رہی تھی۔

25 تقریباً تین بجے رات کے وقت عیسیٰ پانی پر چلتے ہوئے اُن کے پاس آیا۔ 26 جب شاگردوں نے اُسے جھیل کی سطح پر چلتے ہوئے دیکھا تو اُنہوں نے دہشت کھائی۔ ”یہ کوئی بھوت ہے،“ اُنہوں نے کہا اور ڈر کے مارے چیخیں مارنے لگے۔

27 لیکن عیسیٰ فوراً اُن سے مخاطب ہو کر بولا، ”حوصلہ رکھو! مَیں ہی ہوں۔ مت گھبراؤ۔“

28 اِس پر پطرس بول اُٹھا، ”خداوند، اگر آپ ہی ہیں تو مجھے پانی پر اپنے پاس آنے کا حکم دیں۔“

29 عیسیٰ نے جواب دیا، ”آ۔“ پطرس کشتی پر سے اُتر کر پانی پر چلتے چلتے عیسیٰ کی طرف بڑھنے لگا۔ 30 لیکن جب اُس نے تیز ہَوا پر غور کیا تو وہ گھبرا گیا اور ڈوبنے لگا۔ وہ چلّا اُٹھا، ”خداوند، مجھے بچائیں!“

31 عیسیٰ نے فوراً اپنا ہاتھ بڑھا کر اُسے پکڑ لیا۔ اُس نے کہا، ”اے کم اعتقاد! تُو شک میں کیوں پڑ گیا تھا؟“

32 دونوں کشتی پر سوار ہوئے تو ہَوا تھم گئی۔ 33 پھر کشتی میں موجود شاگردوں نے اُسے سجدہ کر کے کہا، ”یقیناً آپ اللہ کے فرزند ہیں!“

گنیسرت میں مریضوں کی شفا

34 جھیل کو پار کر کے وہ گنیسرت شہر کے پاس پہنچ گئے۔ 35 جب اُس جگہ کے لوگوں نے عیسیٰ کو پہچان لیا تو اُنہوں نے اردگرد کے پورے علاقے میں اِس کی خبر پھیلائی۔ اُنہوں نے اپنے تمام مریضوں کو اُس کے پاس لا کر 36 اُس سے منت کی کہ وہ اُنہیں صرف اپنے لباس کے دامن کو چھونے دے۔ اور جس نے بھی اُسے چھوا اُسے شفا ملی۔

باپ دادا کی تعلیم

15 پھر کچھ فریسی اور شریعت کے عالِم یروشلم سے آ کر عیسیٰ سے پوچھنے لگے، 2 ”آپ کے شاگرد باپ دادا کی روایت کیوں توڑتے ہیں؟ کیونکہ وہ ہاتھ دھوئے بغیر روٹی کھاتے ہیں۔“

3 عیسیٰ نے جواب دیا، ”اور تم اپنی روایات کی خاطر اللہ کا حکم کیوں توڑتے ہو؟ 4 کیونکہ اللہ نے فرمایا، ’اپنے باپ اور اپنی ماں کی عزت کرنا‘ اور ’جو اپنے باپ یا ماں پر لعنت کرے اُسے سزائے موت دی جائے۔‘ 5 لیکن جب کوئی اپنے والدین سے کہے، ’مَیں آپ کی مدد نہیں کر سکتا، کیونکہ مَیں نے مَنت مانی ہے کہ جو کچھ مجھے آپ کو دینا تھا وہ اللہ کے لئے وقف ہے‘ تو تم اِسے جائز قرار دیتے ہو۔ 6 یوں تم کہتے ہو کہ اُسے اپنے ماں باپ کی عزت کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اور اِسی طرح تم اللہ کے کلام کو اپنی روایت کی خاطر منسوخ کر لیتے ہو۔ 7 ریاکارو! یسعیاہ نبی نے تمہارے بارے میں کیا خوب نبوّت کی ہے،

8 ’یہ قوم اپنے ہونٹوں سے تو میرا احترام کرتی ہے
لیکن اُس کا دل مجھ سے دُور ہے۔

9 وہ میری پرستش کرتے تو ہیں، لیکن بے فائدہ۔
کیونکہ وہ صرف انسان ہی کے احکام
سکھاتے ہیں‘۔“

انسان کو کیا کچھ ناپاک کر دیتا ہے؟

10 پھر عیسیٰ نے ہجوم کو اپنے پاس بُلا کر کہا، ”سب میری بات سنو اور اِسے سمجھنے کی کوشش کرو۔ 11 کوئی ایسی چیز ہے نہیں جو انسان کے منہ میں داخل ہو کر اُسے ناپاک کر سکے، بلکہ جو کچھ انسان کے منہ سے نکلتا ہے وہی اُسے ناپاک کر دیتا ہے۔“

12 اِس پر شاگردوں نے اُس کے پاس آ کر پوچھا، ”کیا آپ کو معلوم ہے کہ فریسی یہ بات سن کر ناراض ہوئے ہیں؟“

13 اُس نے جواب دیا، ”جو بھی پودا میرے آسمانی باپ نے نہیں لگایا اُسے جڑ سے اُکھاڑا جائے گا۔ 14 اُنہیں چھوڑ دو، وہ اندھے راہ دکھانے والے ہیں۔ اگر ایک اندھا دوسرے اندھے کی راہنمائی کرے تو دونوں گڑھے میں گر جائیں گے۔“

15 پطرس بول اُٹھا، ”اِس تمثیل کا مطلب ہمیں بتائیں۔“

16 عیسیٰ نے کہا، ”کیا تم ابھی تک اِتنے ناسمجھ ہو؟ 17 کیا تم نہیں سمجھ سکتے کہ جو کچھ انسان کے منہ میں داخل ہو جاتا ہے وہ اُس کے معدے میں جاتا ہے اور وہاں سے نکل کر جائے ضرورت میں؟ 18 لیکن جو کچھ انسان کے منہ سے نکلتا ہے وہ دل سے آتا ہے۔ وہی انسان کو ناپاک کرتا ہے۔ 19 دل ہی سے بُرے خیالات، قتل و غارت، زناکاری، حرام کاری، چوری، جھوٹی گواہی اور بہتان نکلتے ہیں۔ 20 یہی کچھ انسان کو ناپاک کر دیتا ہے، لیکن ہاتھ دھوئے بغیر کھانا کھانے سے وہ ناپاک نہیں ہوتا۔“

غیریہودی عورت کا ایمان

21 پھر عیسیٰ گلیل سے روانہ ہو کر شمال میں صور اور صیدا کے علاقے میں آیا۔ 22 اِس علاقے کی ایک کنعانی خاتون اُس کے پاس آ کر چلّانے لگی، ”خداوند، ابنِ داؤد، مجھ پر رحم کریں۔ ایک بدروح میری بیٹی کو بہت ستاتی ہے۔“

23 لیکن عیسیٰ نے جواب میں ایک لفظ بھی نہ کہا۔ اِس پر اُس کے شاگرد اُس کے پاس آ کر اُس سے گزارش کرنے لگے، ”اُسے فارغ کر دیں، کیونکہ وہ ہمارے پیچھے پیچھے چیختی چلّاتی ہے۔“

24 عیسیٰ نے جواب دیا، ”مجھے صرف اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے پاس بھیجا گیا ہے۔“

25 عورت اُس کے پاس آ کر منہ کے بل جھک گئی اور کہا، ”خداوند، میری مدد کریں!“

26 اُس نے اُسے بتایا، ”یہ مناسب نہیں کہ بچوں سے کھانا لے کر کُتوں کے سامنے پھینک دیا جائے۔“

27 اُس نے جواب دیا، ”جی خداوند، لیکن کُتے بھی وہ ٹکڑے کھاتے ہیں جو اُن کے مالک کی میز پر سے فرش پر گر جاتے ہیں۔“

28 عیسیٰ نے کہا، ”اے عورت، تیرا ایمان بڑا ہے۔ تیری درخواست پوری ہو جائے۔“ اُسی لمحے عورت کی بیٹی کو شفا مل گئی۔

عیسیٰ بہت سے مریضوں کو شفا دیتا ہے

29 پھر عیسیٰ وہاں سے روانہ ہو کر گلیل کی جھیل

کے کنارے پہنچ گیا۔ وہاں وہ پہاڑ پر چڑھ کر بیٹھ گیا۔ 30 لوگوں کی بڑی تعداد اُس کے پاس آئی۔ وہ اپنے لنگڑے، اندھے، مفلوج، گونگے اور کئی اَور قسم کے مریض بھی ساتھ لے آئے۔ اُنہوں نے اُنہیں عیسیٰ کے سامنے رکھا تو اُس نے اُنہیں شفا دی۔ 31 ہجوم حیرت زدہ ہو گیا۔ کیونکہ گونگے بول رہے تھے، اپاہجوں کے اعضا بحال ہو گئے، لنگڑے چلنے اور اندھے دیکھنے لگے تھے۔ یہ دیکھ کر بھیڑ نے اسرائیل کے خدا کی تمجید کی۔

عیسیٰ 4000 مردوں کو کھانا کھلاتا ہے

32 پھر عیسیٰ نے اپنے شاگردوں کو بُلا کر اُن سے کہا، ''مجھے اِن لوگوں پر ترس آتا ہے۔ اِنہیں میرے ساتھ ٹھہرے تین دن ہو چکے ہیں اور اِن کے پاس کھانے کی کوئی چیز نہیں ہے۔ لیکن مَیں اِنہیں اِس بھوکی حالت میں رُخصت نہیں کرنا چاہتا۔ ایسا نہ ہو کہ وہ راستے میں تھک کر چُور ہو جائیں۔''

33 اُس کے شاگردوں نے جواب دیا، ''اِس ویران علاقے میں کہاں سے اِتنا کھانا مل سکے گا کہ یہ لوگ کھا کر سیر ہو جائیں؟''

34 عیسیٰ نے پوچھا، ''تمہارے پاس کتنی روٹیاں ہیں؟''

اُنہوں نے جواب دیا، ''سات، اور چند ایک چھوٹی مچھلیاں۔''

35 عیسیٰ نے ہجوم کو زمین پر بیٹھنے کو کہا۔ 36 پھر سات روٹیوں اور مچھلیوں کو لے کر اُس نے شکر گزاری کی دعا کی اور اُنہیں توڑ توڑ کر اپنے شاگردوں کو تقسیم کرنے کے لئے دے دیا۔ 37 سب نے جی بھر کر کھایا۔ بعد میں جب کھانے کے بچے ہوئے ٹکڑے جمع کئے گئے تو سات بڑے ٹوکرے بھر گئے۔ 38 خواتین اور بچوں کے علاوہ کھانے والے 4,000 مرد تھے۔

39 پھر عیسیٰ لوگوں کو رُخصت کر کے کشتی پر سوار ہوا اور مگدن کے علاقے میں چلا گیا۔

فریسی الٰہی نشان کا تقاضا کرتے ہیں

16 ایک دن فریسی اور صدوقی عیسیٰ کے پاس آئے۔ اُسے پرکھنے کے لئے اُنہوں نے مطالبہ کیا کہ وہ اُنہیں آسمان کی طرف سے کوئی الٰہی نشان دکھائے تاکہ اُس کا اختیار ثابت ہو جائے۔ 2 لیکن اُس نے جواب دیا، ''شام کو تم کہتے ہو، 'کل موسم صاف ہو گا کیونکہ آسمان سرخ نظر آتا ہے۔' 3 اور صبح کے وقت کہتے ہو، 'آج طوفان ہو گا کیونکہ آسمان سرخ ہے اور بادل چھائے ہوئے ہیں۔' غرض تم آسمان کی حالت پر غور کر کے صحیح نتیجہ نکال لیتے ہو، لیکن زمانوں کی علامتوں پر غور کر کے صحیح نتیجے تک پہنچنا تمہارے بس کی بات نہیں ہے۔ 4 صرف شریر اور زناکار نسل الٰہی نشان کا تقاضا کرتی ہے۔ لیکن اُسے کوئی بھی الٰہی نشان پیش نہیں کیا جائے گا سوائے یونس نبی کے نشان کے۔''

یہ کہہ کر عیسیٰ اُنہیں چھوڑ کر چلا گیا۔

فریسیوں اور صدوقیوں کا خمیر

5 جھیل کو پار کرتے وقت شاگرد اپنے ساتھ کھانا لانا بھول گئے تھے۔ 6 عیسیٰ نے اُن سے کہا، ''خبردار، فریسیوں اور صدوقیوں کے خمیر سے ہوشیار رہنا۔''

7 شاگرد آپس میں بحث کرنے لگے، ''وہ اِس لئے کہہ رہے ہوں گے کہ ہم کھانا ساتھ نہیں لائے۔''

8 عیسیٰ کو معلوم ہوا کہ وہ کیا سوچ رہے ہیں۔ اُس نے کہا، ”تم آپس میں کیوں بحث کر رہے ہو کہ ہمارے پاس روٹی نہیں ہے؟ 9 کیا تم ابھی تک نہیں سمجھتے؟ کیا تمہیں یاد نہیں کہ مَیں نے پانچ روٹیاں لے کر 5,000 آدمیوں کو کھانا کھلا دیا اور کہ تم نے بچے ہوئے ٹکڑوں کے کتنے ٹوکرے اُٹھائے تھے؟ 10 یا کیا تم بھول گئے ہو کہ مَیں نے سات روٹیاں لے کر 4,000 آدمیوں کو کھانا کھلایا اور کہ تم نے بچے ہوئے ٹکڑوں کے کتنے ٹوکرے اُٹھائے تھے؟ 11 تم کیوں نہیں سمجھتے کہ مَیں تم سے کھانے کی بات نہیں کر رہا؟ سنو میری بات! فریسیوں اور صدوقیوں کے خمیر سے ہوشیار رہو!“

12 پھر اُنہیں سمجھ آئی کہ عیسیٰ اُنہیں روٹی کے خمیر سے آگاہ نہیں کر رہا تھا بلکہ فریسیوں اور صدوقیوں کی تعلیم سے۔

پطرس کا اقرار

13 جب عیسیٰ قیصریہ فلپی کے علاقے میں پہنچا تو اُس نے شاگردوں سے پوچھا، ”ابنِ آدم لوگوں کے نزدیک کون ہے؟“

14 اُنہوں نے جواب دیا، ”کچھ کہتے ہیں یحییٰ بپتسمہ دینے والا، کچھ یہ کہ آپ الیاس نبی ہیں۔ کچھ یہ بھی کہتے ہیں کہ یرمیاہ یا نبیوں میں سے ایک۔“

15 اُس نے پوچھا، ”لیکن تمہارے نزدیک مَیں کون ہوں؟“

16 پطرس نے جواب دیا، ”آپ زندہ خدا کے فرزند مسیح ہیں۔“

17 عیسیٰ نے کہا، ”شمعون بن یونس، تُو مبارک ہے، کیونکہ کسی انسان نے تجھ پر یہ ظاہر نہیں کیا بلکہ میرے آسمانی باپ نے۔ 18 مَیں تجھے یہ بھی بتاتا ہوں کہ تُو پطرس یعنی پتھر ہے، اور اِسی پتھر پر مَیں اپنی جماعت کو تعمیر کروں گا، ایسی جماعت جس پر پاتال کے دروازے بھی غالب نہیں آئیں گے۔ 19 مَیں تجھے آسمان کی بادشاہی کی کنجیاں دے دوں گا۔ جو کچھ تُو زمین پر باندھے گا وہ آسمان پر بھی بندھے گا۔ اور جو کچھ تُو زمین پر کھولے گا وہ آسمان پر بھی کھلے گا۔“

20 پھر عیسیٰ نے اپنے شاگردوں کو حکم دیا، ”کسی کو بھی نہ بتاؤ کہ مَیں مسیح ہوں۔“

عیسیٰ اپنی موت کا ذکر کرتا ہے

21 اُس وقت سے عیسیٰ اپنے شاگردوں پر واضح کرنے لگا، ”لازم ہے کہ مَیں یروشلم جا کر قوم کے بزرگوں، راہنما اماموں اور شریعت کے علما کے ہاتھوں بہت دُکھ اُٹھاؤں۔ مجھے قتل کیا جائے گا، لیکن تیسرے دن مَیں جی اُٹھوں گا۔“

22 اِس پر پطرس اُسے ایک طرف لے جا کر سمجھانے لگا۔ ”اے خداوند، اللہ نہ کرے کہ یہ کبھی بھی آپ کے ساتھ ہو۔“

23 عیسیٰ نے مُڑ کر پطرس سے کہا، ”شیطان، میرے سامنے سے ہٹ جا! تُو میرے لئے ٹھوکر کا باعث ہے، کیونکہ تُو اللہ کی سوچ نہیں رکھتا بلکہ انسان کی۔“

24 پھر عیسیٰ نے اپنے شاگردوں سے کہا، ”جو میرے پیچھے آنا چاہے وہ اپنے آپ کا انکار کرے اور اپنی صلیب اُٹھا کر میرے پیچھے ہو لے۔ 25 کیونکہ جو اپنی جان کو بچائے رکھنا چاہے وہ اُسے کھو دے گا۔ لیکن جو میری خاطر اپنی جان کھو دے وہی اُسے پا لے گا۔ 26 کیا فائدہ

ہے اگر کسی کو پوری دنیا حاصل ہو جائے، لیکن وہ اپنی جان سے محروم ہو جائے؟ انسان اپنی جان کے بدلے کیا دے سکتا ہے؟ 27 کیونکہ ابنِ آدم اپنے باپ کے جلال میں اپنے فرشتوں کے ساتھ آئے گا، اور اُس وقت وہ ہر ایک کو اُس کے کام کا بدلہ دے گا۔ 28 مَیں تمہیں سچ بتاتا ہوں، یہاں کچھ ایسے لوگ کھڑے ہیں جو مرنے سے پہلے ہی ابنِ آدم کو اُس کی بادشاہی میں آتے ہوئے دیکھیں گے۔"

پہاڑ پر عیسیٰ کی صورت بدل جاتی ہے

17 چھ دن کے بعد عیسیٰ صرف پطرس، یعقوب اور یوحنا کو اپنے ساتھ لے کر اونچے پہاڑ پر چڑھ گیا۔ 2 وہاں اُس کی شکل و صورت اُن کے سامنے بدل گئی۔ اُس کا چہرہ سورج کی طرح چمکنے لگا، اور اُس کے کپڑے نور کی مانند سفید ہو گئے۔ 3 اچانک الیاس اور موسیٰ ظاہر ہوئے اور عیسیٰ سے باتیں کرنے لگے۔ 4 پطرس بول اُٹھا، "خداوند، کتنی اچھی بات ہے کہ ہم یہاں ہیں۔ اگر آپ چاہیں تو مَیں تین جھونپڑیاں بناؤں گا، ایک آپ کے لئے، ایک موسیٰ کے لئے اور ایک الیاس کے لئے۔"

5 وہ ابھی بات کر ہی رہا تھا کہ ایک چمک دار بادل آ کر اُن پر چھا گیا اور بادل میں سے ایک آواز سنائی دی، "یہ میرا پیارا فرزند ہے، جس سے مَیں خوش ہوں۔ اِس کی سنو۔"

6 یہ سن کر شاگرد دہشت کھا کر اوندھے منہ گر گئے۔ 7 لیکن عیسیٰ نے آ کر اُنہیں چھوا۔ اُس نے کہا، "اُٹھو، مت ڈرو۔" 8 جب اُنہوں نے نظر اُٹھائی تو عیسیٰ کے سوا کسی کو نہ دیکھا۔

9 وہ پہاڑ سے اُترنے لگے تو عیسیٰ نے اُنہیں حکم دیا، "جو کچھ تم نے دیکھا ہے اُسے اُس وقت تک کسی کو نہ بتانا جب تک کہ ابنِ آدم مُردوں میں سے جی نہ اُٹھے۔"

10 شاگردوں نے اُس سے پوچھا، "شریعت کے علما کیوں کہتے ہیں کہ مسیح کی آمد سے پہلے الیاس کا آنا ضروری ہے؟"

11 عیسیٰ نے جواب دیا، "الیاس تو ضرور سب کچھ بحال کرنے کے لئے آئے گا۔ 12 لیکن مَیں تم کو بتاتا ہوں کہ الیاس تو آ چکا ہے اور اُنہوں نے اُسے نہیں پہچانا بلکہ اُس کے ساتھ جو چاہا کیا۔ اِسی طرح ابنِ آدم بھی اُن کے ہاتھوں دُکھ اُٹھائے گا۔"

13 پھر شاگردوں کو سمجھ آئی کہ وہ اُن کے ساتھ یحییٰ بپتسمہ دینے والے کی بات کر رہا تھا۔

عیسیٰ لڑکے میں سے بدروح نکالتا ہے

14 جب وہ نیچے ہجوم کے پاس پہنچے تو ایک آدمی نے عیسیٰ کے سامنے آ کر گھٹنے ٹیکے 15 اور کہا، "خداوند، میرے بیٹے پر رحم کریں، اُسے مرگی کے دورے پڑتے ہیں اور اُسے شدید تکلیف اُٹھانی پڑتی ہے۔ کئی بار وہ آگ یا پانی میں گر جاتا ہے۔ 16 مَیں اُسے آپ کے شاگردوں کے پاس لایا تھا، لیکن وہ اُسے شفا نہ دے سکے۔"

17 عیسیٰ نے جواب دیا، "ایمان سے خالی اور ٹیڑھی نسل! مَیں کب تک تمہارے ساتھ رہوں، کب تک تمہیں برداشت کروں؟ لڑکے کو میرے پاس لے آؤ۔" 18 عیسیٰ نے بدروح کو ڈانٹا، تو وہ لڑکے میں سے نکل گئی۔ اُسی لمحے اُسے شفا مل گئی۔

19 بعد میں شاگردوں نے علیٰحدگی میں عیسیٰ کے پاس آ کر پوچھا، ''ہم بدروح کو کیوں نہ نکال سکے؟''

20 اُس نے جواب دیا، ''اپنے ایمان کی کمی کے سبب سے۔ مَیں تمہیں سچ بتاتا ہوں، اگر تمہارا ایمان رائی کے دانے کے برابر بھی ہو تو پھر تم اِس پہاڑ کو کہہ سکو گے، 'اِدھر سے اُدھر کھسک جا،' تو وہ کھسک جائے گا۔ اور تمہارے لئے کچھ بھی ناممکن نہیں ہو گا۔ 21 [لیکن اِس قسم کی بدروح دعا اور روزے کے بغیر نہیں نکلتی۔]''

عیسیٰ دوسری بار اپنی موت کا ذکر کرتا ہے

22 جب وہ گلیل میں جمع ہوئے تو عیسیٰ نے اُنہیں بتایا، ''ابنِ آدم کو آدمیوں کے حوالے کر دیا جائے گا۔ 23 وہ اُسے قتل کریں گے، لیکن تین دن کے بعد وہ جی اُٹھے گا۔''

یہ سن کر شاگرد نہایت غمگین ہوئے۔

بیت المقدس کا ٹیکس

24 وہ کفرنحوم پہنچے تو بیت المقدس کا ٹیکس جمع کرنے والے پطرس کے پاس آ کر پوچھنے لگے، ''کیا آپ کا اُستاد بیت المقدس کا ٹیکس ادا نہیں کرتا؟''

25 ''جی، وہ کرتا ہے،'' پطرس نے جواب دیا۔ وہ گھر میں آیا تو عیسیٰ پہلے ہی بولنے لگا، ''کیا خیال ہے شمعون، دنیا کے بادشاہ کن سے ڈیوٹی اور ٹیکس لیتے ہیں، اپنے فرزندوں سے یا اجنبیوں سے؟''

26 پطرس نے جواب دیا، ''اجنبیوں سے۔''

عیسیٰ بولا ''تو پھر اُن کے فرزند ٹیکس دینے سے بَری ہوئے۔ 27 لیکن ہم اُنہیں ناراض نہیں کرنا چاہتے۔ اِس لئے جھیل پر جا کر اُس میں ڈوری ڈال دینا۔ جو مچھلی تُو پہلے پکڑے گا اُس کا منہ کھولنا تو اُس میں سے چاندی کا سِکہ نکلے گا۔ اُسے لے کر اُنہیں میرے اور اپنے لئے ادا کر دے۔''

کون سب سے بڑا ہے؟

18 اُس وقت شاگرد عیسیٰ کے پاس آ کر پوچھنے لگے، ''آسمان کی بادشاہی میں کون سب سے بڑا ہے؟''

2 جواب میں عیسیٰ نے ایک چھوٹے بچے کو بُلا کر اُن کے درمیان کھڑا کیا 3 اور کہا، ''مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں اگر تم بدل کر چھوٹے بچوں کی مانند نہ بنو تو تم کبھی آسمان کی بادشاہی میں داخل نہیں ہو گے۔ 4 اِس لئے جو بھی اپنے آپ کو اِس بچے کی طرح چھوٹا بنائے گا وہ آسمان میں سب سے بڑا ہو گا۔ 5 اور جو بھی میرے نام میں اِس جیسے چھوٹے بچے کو قبول کرے وہ مجھے قبول کرتا ہے۔

آزمائشیں

6 لیکن جو کوئی اِن چھوٹوں میں سے کسی کو گناہ کرنے پر اُکسائے اُس کے لئے بہتر ہے کہ اُس کے گلے میں بڑی چکّی کا پاٹ باندھ کر اُسے سمندر کی گہرائیوں میں ڈبو دیا جائے۔ 7 دنیا پر اُن چیزوں کی وجہ سے افسوس جو گناہ کرنے پر اُکساتی ہیں۔ لازم ہے کہ ایسی آزمائشیں آئیں، لیکن اُس شخص پر افسوس جس کی معرفت وہ آئیں۔

8 اگر تیرا ہاتھ یا پاؤں تجھے گناہ کرنے پر اُکسائے تو اُسے کاٹ کر پھینک دینا۔ اِس سے پہلے کہ تجھے دو ہاتھوں یا دو پاؤں سمیت جہنم کی ابدی آگ میں پھینکا

جائے، بہتر یہ ہے کہ ایک ہاتھ یا پاؤں سے محروم ہو کر ابدی زندگی میں داخل ہو۔ [9] اور اگر تیری آنکھ تجھے گناہ کرنے پر اُکسائے تو اُسے نکال کر پھینک دینا۔ اِس سے پہلے کہ تجھے دو آنکھوں سمیت جہنم کی آگ میں پھینکا جائے بہتر یہ ہے کہ ایک آنکھ سے محروم ہو کر ابدی زندگی میں داخل ہو۔

کھوئی ہوئی بھیڑ کی تمثیل

[10] خبردار! تم اِن چھوٹوں میں سے کسی کو بھی حقیر نہ جاننا۔ کیونکہ مَیں تم کو بتاتا ہوں کہ آسمان پر اِن کے فرشتے ہر وقت میرے باپ کے چہرے کو دیکھتے رہتے ہیں۔ [11] [کیونکہ ابنِ آدم کھوئے ہوؤں کو ڈھونڈنے اور نجات دینے آیا ہے۔]

[12] تمہارا کیا خیال ہے؟ اگر کسی آدمی کی 100 بھیڑیں ہوں اور ایک بھٹک کر گم ہو جائے تو وہ کیا کرے گا؟ کیا وہ باقی 99 بھیڑیں پہاڑی علاقے میں چھوڑ کر بھٹکی ہوئی بھیڑ کو ڈھونڈنے نہیں جائے گا؟ [13] اور مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں کہ بھٹکی ہوئی بھیڑ کے ملنے پر وہ اُس کے بارے میں اُن باقی 99 بھیڑوں کی نسبت کہیں زیادہ خوشی منائے گا جو بھٹکی نہیں۔ [14] بالکل اِسی طرح آسمان پر تمہارا باپ نہیں چاہتا کہ اِن چھوٹوں میں سے ایک بھی ہلاک ہو جائے۔

گناہ میں پڑے بھائی سے سلوک

[15] اگر تیرے بھائی نے تیرا گناہ کیا ہو تو اکیلے اُس کے پاس جا کر اُس پر اُس کا گناہ ظاہر کر۔ اگر وہ تیری بات مانے تو تُو نے اپنے بھائی کو جیت لیا۔ [16] لیکن اگر وہ نہ مانے تو ایک یا دو اَور لوگوں کو اپنے ساتھ لے جا تاکہ تمہاری ہر بات کی دو یا تین گواہوں سے تصدیق ہو جائے۔ [17] اگر وہ اُن کی بات بھی نہ مانے تو جماعت کو بتا دینا۔ اور اگر وہ جماعت کی بھی نہ مانے تو اُس کے ساتھ غیرایمان دار یا ٹیکس لینے والے کا سا سلوک کر۔

باندھنے اور کھولنے کا اختیار

[18] مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں کہ جو کچھ بھی تم زمین پر باندھو گے آسمان پر بھی بندھے گا، اور جو کچھ زمین پر کھولو گے آسمان پر بھی کھلے گا۔

[19] مَیں تم کو یہ بھی بتاتا ہوں کہ اگر تم میں سے دو شخص کسی بات کو مانگنے پر متفق ہو جائیں تو میرا آسمانی باپ تم کو بخشے گا۔ [20] کیونکہ جہاں بھی دو یا تین افراد میرے نام میں جمع ہو جائیں وہاں مَیں اُن کے درمیان ہوں گا۔“

معاف نہ کرنے والے نوکر کی تمثیل

[21] پھر پطرس نے عیسیٰ کے پاس آ کر پوچھا، ”خداوند، جب میرا بھائی میرا گناہ کرے تو مَیں کتنی بار اُسے معاف کروں؟ سات بار تک؟“

[22] عیسیٰ نے جواب دیا، ”مَیں تجھے بتاتا ہوں، سات بار نہیں بلکہ 77 بار۔ [23] اِس لئے آسمان کی بادشاہی ایک بادشاہ کی مانند ہے جو اپنے نوکروں کے قرضوں کا حساب کتاب کرنا چاہتا تھا۔ [24] حساب کتاب شروع کرتے وقت ایک آدمی اُس کے سامنے پیش کیا گیا جو اربوں کے حساب سے اُس کا قرض دار تھا۔ [25] وہ یہ رقم ادا نہ کر سکا، اِس لئے اُس کے مالک نے یہ قرض وصول کرنے کے لئے حکم دیا کہ اُسے بال بچوں اور تمام ملکیت سمیت فروخت کر دیا جائے۔ [26] یہ سن کر نوکر

منہ کے بل گرا اور منت کرنے لگا، 'مجھے مہلت دیں، مَیں پوری رقم ادا کر دوں گا۔' 27 بادشاہ کو اُس پر ترس آیا۔ اُس نے اُس کا قرض معاف کر کے اُسے جانے دیا۔

28 لیکن جب یہی نوکر باہر نکلا تو ایک ہم خدمت ملا جو اُس کا چند ہزار روپوں کا قرض دار تھا۔ اُسے پکڑ کر وہ اُس کا گلا دبا کر کہنے لگا، 'اپنا قرض ادا کر!' 29 دوسرا نوکر گر کر منت کرنے لگا، 'مجھے مہلت دیں، مَیں آپ کو ساری رقم ادا کر دوں گا۔' 30 لیکن وہ اِس کے لئے تیار نہ ہوا، بلکہ جا کر اُسے اُس وقت تک جیل میں ڈلوایا جب تک وہ پوری رقم ادا نہ کر دے۔ 31 جب باقی نوکروں نے یہ دیکھا تو اُنہیں شدید دُکھ ہوا اور اُنہوں نے اپنے مالک کے پاس جا کر سب کچھ بتا دیا جو ہوا تھا۔ 32 اِس پر مالک نے اُس نوکر کو اپنے پاس بُلا لیا اور کہا، 'شریر نوکر! جب تُو نے میری منت کی تو مَیں نے تیرا پورا قرض معاف کر دیا۔ 33 کیا لازم نہ تھا کہ تُو بھی اپنے ساتھی نوکر پر اُتنا رحم کرتا جتنا مَیں نے تجھ پر کیا تھا؟' 34 غصے میں مالک نے اُسے جیل کے افسروں کے حوالے کر دیا تاکہ اُس پر اُس وقت تک تشدد کیا جائے جب تک وہ قرض کی پوری رقم ادا نہ کر دے۔

35 میرا آسمانی باپ تم میں سے ہر ایک کے ساتھ بھی ایسا ہی کرے گا اگر تم نے اپنے بھائی کو پورے دل سے معاف نہ کیا۔"

طلاق کے بارے میں تعلیم

19 یہ کہنے کے بعد عیسیٰ گلیل کو چھوڑ کر یہودیہ میں دریائے یردن کے پار چلا گیا۔ 2 بڑا ہجوم اُس کے پیچھے ہو لیا اور اُس نے اُنہیں وہاں شفا دی۔

3 کچھ فریسی آئے اور اُسے پھنسانے کی غرض سے سوال کیا، "کیا جائز ہے کہ مرد اپنی بیوی کو کسی بھی وجہ سے طلاق دے؟"

4 عیسیٰ نے جواب دیا، "کیا تم نے کلامِ مقدّس میں نہیں پڑھا کہ ابتدا میں خالق نے اُنہیں مرد اور عورت بنایا؟ 5 اور اُس نے فرمایا، 'اِس لئے مرد اپنے ماں باپ کو چھوڑ کر اپنی بیوی کے ساتھ پیوست ہو جاتا ہے۔ وہ دونوں ایک ہو جاتے ہیں۔' 6 یوں وہ کلامِ مقدّس کے مطابق دو نہیں رہتے بلکہ ایک ہو جاتے ہیں۔ جسے اللہ نے جوڑا ہے اُسے انسان جدا نہ کرے۔"

7 اُنہوں نے اعتراض کیا، "تو پھر موسیٰ نے یہ کیوں فرمایا کہ آدمی طلاق نامہ لکھ کر بیوی کو رُخصت کر دے؟"

8 عیسیٰ نے جواب دیا، "موسیٰ نے تمہاری سخت دلی کی وجہ سے تم کو اپنی بیوی کو طلاق دینے کی اجازت دی۔ لیکن ابتدا میں ایسا نہ تھا۔ 9 مَیں تمہیں بتاتا ہوں، جو اپنی بیوی کو جس نے زنا نہ کیا ہو طلاق دے اور کسی اَور سے شادی کرے، وہ زنا کرتا ہے۔"

10 شاگردوں نے اُس سے کہا، "اگر شوہر اور بیوی کا آپس کا تعلق ایسا ہے تو شادی نہ کرنا بہتر ہے۔"

11 عیسیٰ نے جواب دیا، "ہر کوئی یہ بات سمجھ نہیں سکتا بلکہ صرف وہ جسے اِس قابل بنا دیا گیا ہو۔ 12 کیونکہ کچھ پیدائش ہی سے شادی کرنے کے قابل نہیں ہوتے، بعض کو دوسروں نے یوں بنایا ہے اور بعض نے آسمان کی بادشاہی کی خاطر شادی کرنے سے انکار کیا ہے۔ لہٰذا جو یہ سمجھ سکے وہ سمجھ لے۔"

عیسیٰ چھوٹے بچوں کو برکت دیتا ہے

13 ایک دن چھوٹے بچوں کو عیسیٰ کے پاس لایا گیا تاکہ وہ اُن پر اپنے ہاتھ رکھ کر دعا کرے۔ لیکن شاگردوں نے لانے والوں کو ملامت کی۔ 14 یہ دیکھ کر عیسیٰ نے کہا، "بچوں کو میرے پاس آنے دو اور اُنہیں نہ روکو، کیونکہ آسمان کی بادشاہی اِن جیسے لوگوں کو حاصل ہے۔"

15 اُس نے اُن پر اپنے ہاتھ رکھے اور پھر وہاں سے چلا گیا۔

امیر مشکل سے بادشاہی میں داخل ہو سکتے ہیں

16 پھر ایک آدمی عیسیٰ کے پاس آیا۔ اُس نے کہا، "اُستاد، مَیں کون سا نیک کام کروں تاکہ ابدی زندگی مل جائے؟"

17 عیسیٰ نے جواب دیا، "تُو مجھے نیکی کے بارے میں کیوں پوچھ رہا ہے؟ صرف ایک ہی نیک ہے۔ لیکن اگر تُو ابدی زندگی میں داخل ہونا چاہتا ہے تو احکام کے مطابق زندگی گزار۔"

18 آدمی نے پوچھا، "کون سے احکام؟"

عیسیٰ نے جواب دیا، "قتل نہ کرنا، زنا نہ کرنا، چوری نہ کرنا، جھوٹی گواہی نہ دینا، 19 اپنے باپ اور اپنی ماں کی عزت کرنا اور اپنے پڑوسی سے ویسی محبت رکھنا جیسی تُو اپنے آپ سے رکھتا ہے۔"

20 جوان آدمی نے جواب دیا، "مَیں نے اِن تمام احکام کی پیروی کی ہے، اب کیا رہ گیا ہے؟"

21 عیسیٰ نے اُسے بتایا، "اگر تُو کامل ہونا چاہتا ہے تو جا اور اپنی پوری جائیداد فروخت کر کے پیسے غریبوں میں تقسیم کر دے۔ پھر تیرے لئے آسمان پر خزانہ جمع ہو جائے گا۔ اِس کے بعد آ کر میرے پیچھے ہو لے۔"

22 یہ سن کر نوجوان مایوس ہو کر چلا گیا، کیونکہ وہ نہایت دولت مند تھا۔

23 اِس پر عیسیٰ نے اپنے شاگردوں سے کہا، "مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں کہ دولت مند کے لئے آسمان کی بادشاہی میں داخل ہونا مشکل ہے۔ 24 مَیں یہ دوبارہ کہتا ہوں، امیر کے آسمان کی بادشاہی میں داخل ہونے کی نسبت زیادہ آسان یہ ہے کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں سے گزر جائے۔"

25 یہ سن کر شاگرد نہایت حیرت زدہ ہوئے اور پوچھنے لگے، "پھر کس کو نجات حاصل ہو سکتی ہے؟"

26 عیسیٰ نے غور سے اُن کی طرف دیکھ کر جواب دیا، "یہ انسان کے لئے تو ناممکن ہے، لیکن اللہ کے لئے سب کچھ ممکن ہے۔"

27 پھر پطرس بول اُٹھا، "ہم تو اپنا سب کچھ چھوڑ کر آپ کے پیچھے ہو لئے ہیں۔ ہمیں کیا ملے گا؟"

28 عیسیٰ نے اُن سے کہا، "مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں، دنیا کی نئی تخلیق پر جب ابنِ آدم اپنے جلالی تخت پر بیٹھے گا تو تم بھی جنہوں نے میری پیروی کی ہے بارہ تختوں پر بیٹھ کر اسرائیل کے بارہ قبیلوں کی عدالت کرو گے۔ 29 اور جس نے بھی میری خاطر اپنے گھروں، بھائیوں، بہنوں، باپ، ماں، بچوں یا کھیتوں کو چھوڑ دیا ہے اُسے سَو گُنا زیادہ مل جائے گا اور میراث میں ابدی زندگی پائے گا۔ 30 لیکن بہت سے لوگ جو اب اوّل ہیں اُس وقت آخر ہوں گے اور جو اب آخر ہیں وہ اوّل ہوں گے۔

انگور کے باغ میں مزدور

20 کیونکہ آسمان کی بادشاہی اُس زمین دار سے مطابقت رکھتی ہے جو ایک دن صبح سویرے نکلا تاکہ اپنے انگور کے باغ کے لئے مزدور ڈھونڈے۔ [2] وہ اُن سے دِہاڑی کے لئے چاندی کا ایک سِکہ دینے پر متفق ہوا اور اُنہیں اپنے انگور کے باغ میں بھیج دیا۔ [3] نو بجے وہ دوبارہ نکلا تو دیکھا کہ کچھ لوگ ابھی تک منڈی میں فارغ بیٹھے ہیں۔ [4] اُس نے اُن سے کہا، 'تم بھی جا کر میرے انگور کے باغ میں کام کرو۔ مَیں تمہیں مناسب اُجرت دوں گا۔' [5] چنانچہ وہ کام کرنے کے لئے چلے گئے۔ بارہ بجے اور تین بجے دوپہر کے وقت بھی وہ نکلا اور اِس طرح کے فارغ مزدوروں کو کام پر لگایا۔ [6] پھر شام کے پانچ بج گئے۔ وہ نکلا تو دیکھا کہ ابھی تک کچھ لوگ فارغ بیٹھے ہیں۔ اُس نے اُن سے پوچھا، 'تم کیوں پورا دن فارغ بیٹھے رہے ہو؟' [7] اُنہوں نے جواب دیا، 'اِس لئے کہ کسی نے ہمیں کام پر نہیں لگایا۔' اُس نے اُن سے کہا، 'تم بھی جا کر میرے انگور کے باغ میں کام کرو۔'

[8] دن ڈھل گیا تو زمین دار نے اپنے افسر کو بتایا، 'مزدوروں کو بُلا کر اُنہیں مزدوری دے دے، آخر میں آنے والوں سے شروع کر کے پہلے آنے والوں تک۔' [9] جو مزدور پانچ بجے آئے تھے اُنہیں چاندی کا ایک ایک سِکہ مل گیا۔ [10] اِس لئے جب وہ آئے جو پہلے کام پر لگائے گئے تھے تو اُنہوں نے زیادہ ملنے کی توقع کی۔ لیکن اُنہیں بھی چاندی کا ایک ایک سِکہ ملا۔ [11] اِس پر وہ زمین دار کے خلاف بڑبڑانے لگے، [12] 'یہ آدمی جنہیں آخر میں لگایا گیا اُنہوں نے صرف ایک گھنٹا کام کیا۔ تو بھی آپ نے اُنہیں ہمارے برابر کی مزدوری دی حالانکہ ہمیں دن کا پورا بوجھ اور دھوپ کی شدت برداشت کرنی پڑی۔'

[13] لیکن زمین دار نے اُن میں سے ایک سے بات کی، 'یار، مَیں نے غلط کام نہیں کیا۔ کیا تُو چاندی کے ایک سِکے کے لئے مزدوری کرنے پر متفق نہ ہوا تھا؟ [14] اپنے پیسے لے کر چلا جا۔ مَیں آخر میں کام پر لگنے والوں کو اُتنا ہی دینا چاہتا ہوں جتنا تجھے۔ [15] کیا میرا حق نہیں کہ مَیں جیسا چاہوں اپنے پیسے خرچ کروں؟ یا کیا تُو اِس لئے حسد کرتا ہے کہ مَیں فیاض دل ہوں؟'

[16] یوں اوّل آخر میں آئیں گے اور جو آخری ہیں وہ اوّل ہو جائیں گے۔"

عیسیٰ تیسری مرتبہ اپنی موت کا ذکر کرتا ہے

[17] اب جب عیسیٰ یروشلم کی طرف بڑھ رہا تھا تو بارہ شاگردوں کو ایک طرف لے جا کر اُس نے اُن سے کہا، [18] "ہم یروشلم کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ وہاں ابنِ آدم کو راہنما اماموں اور شریعت کے علما کے حوالے کر دیا جائے گا۔ وہ اُس پر سزائے موت کا فتویٰ دے کر [19] اُسے غیریہودیوں کے حوالے کر دیں گے تاکہ وہ اُس کا مذاق اُڑائیں، اُس کو کوڑے ماریں اور اُسے مصلوب کریں۔ لیکن تیسرے دن وہ جی اُٹھے گا۔"

یعقوب اور یوحنا کی ماں کی گزارش

[20] پھر زبدی کے بیٹوں یعقوب اور یوحنا کی ماں اپنے بیٹوں کو ساتھ لے کر عیسیٰ کے پاس آئی اور سجدہ کر کے کہا، "آپ سے ایک گزارش ہے۔"

[21] عیسیٰ نے پوچھا، "تُو کیا چاہتی ہے؟"

اُس نے جواب دیا، "اپنی بادشاہی میں میرے اِن

بیٹوں میں سے ایک کو اپنے دائیں ہاتھ بیٹھنے دیں اور دوسرے کو بائیں ہاتھ۔"

22 عیسیٰ نے کہا، "تم کو نہیں معلوم کہ کیا مانگ رہے ہو۔ کیا تم وہ پیالہ پی سکتے ہو جو مَیں پینے کو ہوں؟"

"جی، ہم پی سکتے ہیں،" اُنہوں نے جواب دیا۔

23 پھر عیسیٰ نے اُن سے کہا، "تم میرا پیالہ تو ضرور پیو گے، لیکن یہ فیصلہ کرنا میرا کام نہیں کہ کون میرے دائیں ہاتھ بیٹھے گا اور کون بائیں ہاتھ۔ میرے باپ نے یہ مقام اُن ہی کے لئے تیار کیا ہے جن کو اُس نے خود مقرر کیا ہے۔"

24 جب باقی دس شاگردوں نے یہ سنا تو اُنہیں یعقوب اور یوحنا پر غصہ آیا۔ 25 اِس پر عیسیٰ نے اُن سب کو بُلا کر کہا، "تم جانتے ہو کہ قوموں کے حکمران اپنی رعایا پر رُعب ڈالتے ہیں اور اُن کے بڑے افسر اُن پر اپنے اختیار کا غلط استعمال کرتے ہیں۔ 26 لیکن تمہارے درمیان ایسا نہیں ہے۔ جو تم میں بڑا ہونا چاہے وہ تمہارا خادم بنے 27 اور جو تم میں اوّل ہونا چاہے وہ تمہارا غلام بنے۔ 28 کیونکہ ابنِ آدم بھی اِس لئے نہیں آیا کہ خدمت لے بلکہ اِس لئے کہ خدمت کرے اور اپنی جان فدیہ کے طور پر دے کر بہتوں کو چھڑائے۔"

دو اندھوں کی شفا

29 جب وہ یریحو شہر سے نکلنے لگے تو ایک بڑا ہجوم اُن کے پیچھے چل رہا تھا۔ 30 دو اندھے راستے کے کنارے بیٹھے تھے۔ جب اُنہوں نے سنا کہ عیسیٰ گزر رہا ہے تو وہ چلّانے لگے، "خداوند، ابنِ داؤد، ہم پر رحم کریں۔"

31 ہجوم نے اُنہیں ڈانٹ کر کہا، "خاموش!" لیکن وہ اَور بھی اونچی آواز سے پکارتے رہے، "خداوند، ابنِ داؤد، ہم پر رحم کریں۔"

32 عیسیٰ رُک گیا۔ اُس نے اُنہیں اپنے پاس بُلایا اور پوچھا، "تم کیا چاہتے ہو کہ مَیں تمہارے لئے کروں؟"

33 اُنہوں نے جواب دیا، "خداوند، یہ کہ ہم دیکھ سکیں۔"

34 عیسیٰ کو اُن پر ترس آیا۔ اُس نے اُن کی آنکھوں کو چھوا تو وہ فوراً بحال ہو گئیں۔ پھر وہ اُس کے پیچھے چلنے لگے۔

یروشلم میں پُرجوش استقبال

21 وہ یروشلم کے قریب بیت فگے پہنچے۔ یہ گاؤں زیتون کے پہاڑ پر واقع تھا۔ عیسیٰ نے دو شاگردوں کو بھیجا 2 اور کہا، "سامنے والے گاؤں میں جاؤ۔ وہاں تم کو فوراً ایک گدھی نظر آئے گی جو اپنے بچے کے ساتھ بندھی ہوئی ہو گی۔ اُنہیں کھول کر یہاں لے آؤ۔ 3 اگر کوئی یہ دیکھ کر تم سے کچھ کہے تو اُسے بتا دینا، 'خداوند کو اِن کی ضرورت ہے۔' یہ سن کر وہ فوراً اِنہیں بھیج دے گا۔"

4 یوں نبی کی یہ پیش گوئی پوری ہوئی،

5 'صیون بیٹی کو بتا دینا،
دیکھ، تیرا بادشاہ تیرے پاس آ رہا ہے۔
وہ حلیم ہے اور گدھے پر،
ہاں گدھی کے بچے پر سوار ہے۔'

6 دونوں شاگرد چلے گئے۔ اُنہوں نے ویسا ہی کیا جیسا عیسیٰ نے اُنہیں بتایا تھا۔ 7 وہ گدھی کو بچے سمیت

لے آئے اور اپنے کپڑے اُن پر رکھ دیئے۔ پھر عیسیٰ اُن پر بیٹھ گیا۔ 8 جب وہ چل پڑا تو بہت زیادہ لوگوں نے اُس کے آگے آگے راستے میں اپنے کپڑے بچھا دیئے۔ بعض نے شاخیں بھی اُس کے آگے آگے راستے میں بچھا دیں جو اُنہوں نے درختوں سے کاٹ لی تھیں۔ 9 لوگ عیسیٰ کے آگے اور پیچھے چل رہے تھے اور چلّا کر یہ نعرے لگا رہے تھے،

''ابنِ داؤد کو ہوشعنا![a]

مبارک ہے وہ جو رب کے نام سے آتا ہے۔

آسمان کی بلندیوں پر ہوشعنا۔''

10 جب عیسیٰ یروشلم میں داخل ہوا تو پورا شہر ہل گیا۔ سب نے پوچھا، ''یہ کون ہے؟''

11 ہجوم نے جواب دیا، ''یہ عیسیٰ ہے، وہ نبی جو گلیل کے ناصرت سے ہے۔''

عیسیٰ بیت المقدس میں جاتا ہے

12 اور عیسیٰ بیت المقدس میں جا کر اُن سب کو نکالنے لگا جو وہاں قربانیوں کے لئے درکار چیزوں کی خرید و فروخت کر رہے تھے۔ اُس نے سِکوں کا تبادلہ کرنے والوں کی میزیں اور کبوتر بیچنے والوں کی کرسیاں اُلٹ دیں 13 اور اُن سے کہا، ''کلامِ مقدس میں لکھا ہے، 'میرا گھر دعا کا گھر کہلائے گا۔' لیکن تم نے اُسے ڈاکوؤں کے اڈے میں بدل دیا ہے۔''

14 اندھے اور لنگڑے بیت المقدس میں اُس کے پاس آئے اور اُس نے اُنہیں شفا دی۔ 15 لیکن راہنما امام اور شریعت کے علما ناراض ہوئے جب اُنہوں نے اُس کے حیرت انگیز کام دیکھے اور یہ کہ بچے بیت المقدس میں ''ابنِ داؤد کو ہوشعنا'' چلّا رہے ہیں۔ 16 اُنہوں نے اُس سے پوچھا، ''کیا آپ سن رہے ہیں کہ یہ بچے کیا کہہ رہے ہیں؟''

''جی،'' عیسیٰ نے جواب دیا، ''کیا تم نے کلامِ مقدس میں کبھی نہیں پڑھا کہ 'تُو نے چھوٹے بچوں اور شیرخواروں کی زبان کو تیار کیا ہے تاکہ وہ تیری تمجید کریں'؟''

17 پھر وہ اُنہیں چھوڑ کر شہر سے نکلا اور بیت عنیاہ پہنچا جہاں اُس نے رات گزاری۔

انجیر کے درخت پر لعنت

18 اگلے دن صبح سویرے جب وہ یروشلم لوٹ رہا تھا تو عیسیٰ کو بھوک لگی۔ 19 راستے کے قریب انجیر کا ایک درخت دیکھ کر وہ اُس کے پاس گیا۔ لیکن جب وہ وہاں پہنچا تو دیکھا کہ پھل نہیں لگا بلکہ صرف پتے ہی پتے ہیں۔ اِس پر اُس نے درخت سے کہا، ''اب سے کبھی بھی تجھ میں پھل نہ لگے!'' درخت فوراً سوکھ گیا۔

20 یہ دیکھ کر شاگرد حیران ہوئے اور کہا، ''انجیر کا درخت اِتنی جلدی سے کس طرح سوکھ گیا؟''

21 عیسیٰ نے جواب دیا، ''مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں، اگر تم شک نہ کرو بلکہ ایمان رکھو تو پھر تم نہ صرف ایسا کام کر سکو گے بلکہ اِس سے بھی بڑا۔ تم اِس پہاڑ سے کہو گے، 'اُٹھ، اپنے آپ کو سمندر میں گرا دے' تو یہ ہو جائے گا۔ 22 اگر تم ایمان رکھو تو جو کچھ بھی تم دعا میں مانگو گے وہ تم کو مل جائے گا۔''

[a] ہوشعنا (عبرانی: مہربانی کر کے ہمیں بچا)۔ یہاں اِس میں حمد و ثنا کا عنصر بھی پایا جاتا ہے۔

کس نے عیسیٰ کو اختیار دیا؟

23 عیسیٰ بیت المقدس میں داخل ہو کر تعلیم دینے لگا۔ اِتنے میں راہنما امام اور قوم کے بزرگ اُس کے پاس آئے اور پوچھا، ”آپ یہ سب کچھ کس اختیار سے کر رہے ہیں؟ کس نے آپ کو یہ اختیار دیا ہے؟“

24 عیسیٰ نے جواب دیا، ”میرا بھی تم سے ایک سوال ہے۔ اِس کا جواب دو تو پھر تم کو بتا دوں گا کہ مَیں یہ کس اختیار سے کر رہا ہوں۔ 25 مجھے بتاؤ کہ یحییٰ کا بپتسمہ کہاں سے تھا — کیا وہ آسمانی تھا یا انسانی؟“

وہ آپس میں بحث کرنے لگے، ”اگر ہم کہیں ’آسمانی‘ تو وہ پوچھے گا، ’تو پھر تم اُس پر ایمان کیوں نہ لائے؟‘ 26 لیکن ہم کیسے کہہ سکتے ہیں کہ وہ انسانی تھا؟ ہم تو عام لوگوں سے ڈرتے ہیں، کیونکہ وہ سب مانتے ہیں کہ یحییٰ نبی تھا۔“ 27 چنانچہ اُنہوں نے جواب دیا، ”ہم نہیں جانتے۔“

عیسیٰ نے کہا، ”پھر مَیں بھی تم کو نہیں بتاتا کہ مَیں یہ سب کچھ کس اختیار سے کر رہا ہوں۔

دو بیٹوں کی تمثیل

28 تمہارا کیا خیال ہے؟ ایک آدمی کے دو بیٹے تھے۔ باپ بڑے بیٹے کے پاس گیا اور کہا، ’بیٹا، آج انگور کے باغ میں جا کر کام کر۔‘ 29 بیٹے نے جواب دیا، ’مَیں جانا نہیں چاہتا،‘ لیکن بعد میں اُس نے اپنا خیال بدل لیا اور باغ میں چلا گیا۔ 30 اِتنے میں باپ چھوٹے بیٹے کے پاس بھی گیا اور اُسے باغ میں جانے کو کہا۔ ’جی جناب، مَیں جاؤں گا،‘ چھوٹے بیٹے نے کہا۔ لیکن وہ نہ گیا۔ 31 اب مجھے بتاؤ کہ کس بیٹے نے اپنے باپ کی مرضی پوری کی؟“

”پہلے بیٹے نے،“ اُنہوں نے جواب دیا۔

عیسیٰ نے کہا، ”مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں کہ ٹیکس لینے والے اور کسبیاں تم سے پہلے اللہ کی بادشاہی میں داخل ہو رہے ہیں۔ 32 کیونکہ یحییٰ تم کو راست بازی کی راہ دکھانے آیا اور تم اُس پر ایمان نہ لائے۔ لیکن ٹیکس لینے والے اور کسبیاں اُس پر ایمان لائے۔ اور یہ دیکھ کر بھی تم نے اپنا خیال نہ بدلا اور اُس پر ایمان نہ لائے۔

انگور کے باغ میں مزارعوں کی بغاوت

33 ایک اَور تمثیل سنو۔ ایک زمین دار تھا جس نے انگور کا باغ لگایا۔ اُس نے اُس کی چاردیواری بنائی، انگوروں کا رس نکالنے کے لئے ایک گڑھے کی کھدائی کی اور پہرے داروں کے لئے بُرج تعمیر کیا۔ پھر وہ اُسے مزارعوں کے سپرد کر کے بیرونِ ملک چلا گیا۔ 34 جب انگور کو توڑنے کا وقت قریب آ گیا تو اُس نے اپنے نوکروں کو مزارعوں کے پاس بھیج دیا تاکہ وہ اُن سے مالک کا حصہ وصول کریں۔ 35 لیکن مزارعوں نے اُس کے نوکروں کو پکڑ لیا۔ اُنہوں نے ایک کی پٹائی کی، دوسرے کو قتل کیا اور تیسرے کو سنگسار کیا۔ 36 پھر مالک نے مزید نوکروں کو اُن کے پاس بھیج دیا جو پہلے کی نسبت زیادہ تھے۔ لیکن مزارعوں نے اُن کے ساتھ بھی وہی سلوک کیا۔ 37 آخرکار زمین دار نے اپنے بیٹے کو اُن کے پاس بھیجا۔ اُس نے کہا، ’آخر میرے بیٹے کا تو لحاظ کریں گے۔‘ 38 لیکن بیٹے کو دیکھ کر مزارع ایک دوسرے سے کہنے لگے، ’یہ زمین کا وارث ہے۔ آؤ، ہم اِسے قتل کر کے اُس کی میراث پر قبضہ کر لیں۔‘ 39 اُنہوں نے اُسے پکڑ کر باغ سے باہر پھینک دیا اور قتل کیا۔“

40 عیسیٰ نے پوچھا، ”اب بتاؤ، باغ کا مالک جب آئے

گا تو اُن مزارعوں کے ساتھ کیا کرے گا؟"

41 اُنہوں نے جواب دیا، "وہ اُنہیں بُری طرح تباہ کرے گا اور باغ کو دوسروں کے سپرد کر دے گا، ایسے مزارعوں کے سپرد جو وقت پر اُسے فصل کا اُس کا حصہ دیں گے۔"

42 عیسیٰ نے اُن سے کہا، "کیا تم نے کبھی کلام کا یہ حوالہ نہیں پڑھا،

'جس پتھر کو مکان بنانے والوں نے رد کیا،
وہ کونے کا بنیادی پتھر بن گیا۔
یہ رب نے کیا
اور دیکھنے میں کتنا حیرت انگیز ہے'؟

43 اِس لئے مَیں تمہیں بتاتا ہوں کہ اللہ کی بادشاہی تم سے لے لی جائے گی اور ایک ایسی قوم کو دی جائے گی جو اِس کے مطابق پھل لائے گی۔ 44 جو اِس پتھر پر گرے گا وہ ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا، جبکہ جس پر وہ خود گرے گا اُسے وہ پیس ڈالے گا۔"

45 عیسیٰ کی تمثیلیں سن کر راہنما امام اور فریسی سمجھ گئے کہ وہ ہمارے بارے میں بات کر رہا ہے۔ 46 اُنہوں نے عیسیٰ کو گرفتار کرنے کی کوشش کی، لیکن وہ عوام سے ڈرتے تھے کیونکہ وہ سمجھتے تھے کہ عیسیٰ نبی ہے۔

بڑی ضیافت کی تمثیل

22 عیسیٰ نے ایک بار پھر تمثیلوں میں اُن سے بات کی۔ 2 "آسمان کی بادشاہی ایک بادشاہ سے مطابقت رکھتی ہے جس نے اپنے بیٹے کی شادی کی ضیافت کی تیاریاں کروائیں۔ 3 جب ضیافت کا وقت آ گیا تو اُس نے اپنے نوکروں کو مہمانوں کے پاس یہ اطلاع دینے کے لئے بھیجا کہ وہ آئیں، لیکن وہ آنا نہیں چاہتے تھے۔ 4 پھر اُس نے مزید کچھ نوکروں کو بھیج کر کہا، 'مہمانوں کو بتانا کہ مَیں نے اپنا کھانا تیار کر رکھا ہے۔ بَیلوں اور موٹے تازے بچھڑوں کو ذبح کیا گیا ہے، 5 سب کچھ تیار ہے۔ آئیں، ضیافت میں شریک ہو جائیں۔' لیکن مہمانوں نے پروا نہ کی بلکہ اپنے مختلف کاموں میں لگ گئے۔ ایک اپنے کھیت کو چلا گیا، دوسرا اپنے کاروبار میں مصروف ہو گیا۔ 6 باقیوں نے بادشاہ کے نوکروں کو پکڑ لیا اور اُن سے بُرا سلوک کر کے اُنہیں قتل کیا۔ 7 بادشاہ بڑے طیش میں آ گیا۔ اُس نے اپنی فوج کو بھیج کر قاتلوں کو تباہ کر دیا اور اُن کا شہر جلا دیا۔ 8 پھر اُس نے اپنے نوکروں سے کہا، 'شادی کی ضیافت تو تیار ہے، لیکن جن مہمانوں کو مَیں نے دعوت دی تھی وہ آنے کے لائق نہیں تھے۔ 9 اب وہاں جاؤ جہاں سڑکیں شہر سے نکلتی ہیں اور جس سے بھی ملاقات ہو جائے اُسے ضیافت کے لئے دعوت دے دینا۔' 10 چنانچہ نوکر سڑکوں پر نکلے اور جس سے بھی ملاقات ہوئی اُسے لائے، خواہ وہ اچھا تھا یا بُرا۔ یوں شادی ہال مہمانوں سے بھر گیا۔

11 لیکن جب بادشاہ مہمانوں سے ملنے کے لئے اندر آیا تو اُسے ایک آدمی نظر آیا جس نے شادی کے لئے مناسب کپڑے نہیں پہنے تھے۔ 12 بادشاہ نے پوچھا، 'دوست، تم شادی کا لباس پہنے بغیر اندر کس طرح آئے؟' وہ آدمی کوئی جواب نہ دے سکا۔ 13 پھر بادشاہ نے اپنے درباریوں کو حکم دیا، 'اِس کے ہاتھ اور پاؤں باندھ کر اِسے باہر تاریکی میں پھینک دو، وہاں جہاں لوگ روتے اور دانت پیستے رہیں گے۔'

14 کیونکہ بُلائے ہوئے تو بہت ہیں، لیکن چنے

ہوئے کم۔"

کیا ٹیکس دینا جائز ہے؟

15 پھر فریسیوں نے جا کر آپس میں مشورہ کیا کہ ہم عیسیٰ کو کس طرح ایسی بات کرنے کے لئے اُبھاریں جس سے اُسے پکڑا جا سکے۔ 16 اِس مقصد کے تحت اُنہوں نے اپنے شاگردوں کو ہیرودیس کے پیروکاروں سمیت عیسیٰ کے پاس بھیجا۔ اُنہوں نے کہا، "اُستاد، ہم جانتے ہیں کہ آپ سچے ہیں اور دیانت داری سے اللہ کی راہ کی تعلیم دیتے ہیں۔ آپ کسی کی پروا نہیں کرتے کیونکہ آپ غیر جانب دار ہیں۔ 17 اب ہمیں اپنی رائے بتائیں۔ کیا رومی شہنشاہ کو ٹیکس دینا جائز ہے یا ناجائز؟"

18 لیکن عیسیٰ نے اُن کی بُری نیت پہچان لی۔ اُس نے کہا، "ریاکارو، تم مجھے کیوں پھنسانا چاہتے ہو؟ 19 مجھے وہ سِکہ دکھاؤ جو ٹیکس ادا کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔"

وہ اُس کے پاس چاندی کا ایک رومی سِکہ لے آئے 20 تو اُس نے پوچھا، "کس کی صورت اور نام اِس پر کندہ ہے؟"

21 اُنہوں نے جواب دیا، "شہنشاہ کا۔"

اُس نے کہا، "تو جو شہنشاہ کا ہے شہنشاہ کو دو اور جو اللہ کا ہے اللہ کو۔"

22 اُس کا یہ جواب سن کر وہ ہکا بکا رہ گئے اور اُسے چھوڑ کر چلے گئے۔

کیا ہم جی اُٹھیں گے؟

23 اُس دن صدوقی عیسیٰ کے پاس آئے۔ صدوقی نہیں مانتے کہ روزِ قیامت مُردے جی اُٹھیں گے۔ اُنہوں نے عیسیٰ سے ایک سوال کیا۔ 24 "اُستاد، موسیٰ نے ہمیں حکم دیا کہ اگر کوئی شادی شدہ آدمی بےاولاد مر جائے اور اُس کا بھائی ہو تو بھائی کا فرض ہے کہ وہ بیوہ سے شادی کر کے اپنے بھائی کے لئے اولاد پیدا کرے۔ 25 اب فرض کریں کہ ہمارے درمیان سات بھائی تھے۔ پہلے نے شادی کی، لیکن بےاولاد فوت ہوا۔ اِس لئے دوسرے بھائی نے بیوہ سے شادی کی۔ 26 لیکن وہ بھی بےاولاد مر گیا۔ پھر تیسرے بھائی نے اُس سے شادی کی۔ یہ سلسلہ ساتویں بھائی تک جاری رہا۔ یکے بعد دیگرے ہر بھائی بیوہ سے شادی کرنے کے بعد مر گیا۔ 27 آخر میں بیوہ بھی فوت ہو گئی۔ 28 اب بتائیں کہ قیامت کے دن وہ کس کی بیوی ہو گی؟ کیونکہ سات کے سات بھائیوں نے اُس سے شادی کی تھی۔"

29 عیسیٰ نے جواب دیا، "تم اِس لئے غلطی پر ہو کہ نہ تم کلامِ مقدّس سے واقف ہو، نہ اللہ کی قدرت سے۔ 30 کیونکہ قیامت کے دن لوگ نہ شادی کریں گے نہ اُن کی شادی کرائی جائے گی بلکہ وہ آسمان پر فرشتوں کی مانند ہوں گے۔ 31 رہی یہ بات کہ مُردے جی اُٹھیں گے، کیا تم نے وہ بات نہیں پڑھی جو اللہ نے تم سے کہی؟ 32 اُس نے فرمایا، 'مَیں ابراہیم کا خدا، اسحاق کا خدا اور یعقوب کا خدا ہوں،' حالانکہ اُس وقت تینوں کافی عرصے سے مر چکے تھے۔ اِس کا مطلب ہے کہ یہ حقیقت میں زندہ ہیں۔ کیونکہ اللہ مُردوں کا نہیں بلکہ زندوں کا خدا ہے۔"

33 یہ سن کر ہجوم اُس کی تعلیم کے باعث حیران رہ گیا۔

اوّل حکم

[34] جب فریسیوں نے سنا کہ عیسیٰ نے صدوقیوں کو لاجواب کر دیا ہے تو وہ جمع ہوئے۔ [35] اُن میں سے ایک نے جو شریعت کا عالِم تھا اُسے پھنسانے کے لئے سوال کیا، [36] ''اُستاد، شریعت میں سب سے بڑا حکم کون سا ہے؟''

[37] عیسیٰ نے جواب دیا، '' 'رب اپنے خدا سے اپنے پورے دل، اپنی پوری جان اور اپنے پورے ذہن سے پیار کرنا۔' [38] یہ اوّل اور سب سے بڑا حکم ہے۔ [39] اور دوسرا حکم اِس کے برابر یہ ہے، 'اپنے پڑوسی سے ویسی محبت رکھنا جیسی تُو اپنے آپ سے رکھتا ہے۔' [40] تمام شریعت اور نبیوں کی تعلیمات اِن دو احکام پر مبنی ہیں۔''

مسیح کے بارے میں سوال

[41] جب فریسی اکٹھے تھے تو عیسیٰ نے اُن سے پوچھا، [42] ''تمہارا مسیح کے بارے میں کیا خیال ہے؟ وہ کس کا فرزند ہے؟''

اُنہوں نے جواب دیا، ''وہ داؤد کا فرزند ہے۔''

[43] عیسیٰ نے کہا، ''تو پھر داؤد روح القدس کی معرفت اُسے کس طرح 'رب' کہتا ہے؟ کیونکہ وہ فرماتا ہے،

[44] 'رب نے میرے رب سے کہا،
میرے دہنے ہاتھ بیٹھ،
جب تک مَیں تیرے دشمنوں کو
تیرے پاؤں کے نیچے نہ کر دوں۔'

[45] داؤد تو خود مسیح کو رب کہتا ہے۔ تو پھر وہ کس طرح اُس کا فرزند ہو سکتا ہے؟''

[46] کوئی بھی جواب نہ دے سکا، اور اُس دن سے کسی نے بھی اُس سے مزید کچھ پوچھنے کی جرأت نہ کی۔

علما اور فریسیوں سے خبردار

23

پھر عیسیٰ ہجوم اور اپنے شاگردوں سے مخاطب ہوا، [2] ''شریعت کے علما اور فریسی موسیٰ کی کرسی پر بیٹھے ہیں۔ [3] چنانچہ جو کچھ وہ تم کو بتاتے ہیں وہ کرو اور اُس کے مطابق زندگی گزارو۔ لیکن جو کچھ وہ کرتے ہیں وہ نہ کرو، کیونکہ وہ خود اپنی تعلیم کے مطابق زندگی نہیں گزارتے۔ [4] وہ بھاری گٹھڑیاں باندھ باندھ کر لوگوں کے کندھوں پر رکھ دیتے ہیں، لیکن خود اُنہیں اُٹھانے کے لئے ایک اُنگلی تک ہلانے کو تیار نہیں ہوتے۔ [5] جو بھی کرتے ہیں دکھاوے کے لئے کرتے ہیں۔ جو تعویذ[a] وہ اپنے بازوؤں اور پیشانیوں پر باندھتے اور جو پُھندنے اپنے لباس سے لگاتے ہیں وہ خاص بڑے ہوتے ہیں۔ [6] اُن کی بس ایک ہی خواہش ہوتی ہے کہ ضیافتوں اور عبادت خانوں میں عزت کی کرسیوں پر بیٹھ جائیں۔ [7] جب لوگ بازاروں میں سلام کر کے اُن کی عزت کرتے اور 'اُستاد' کہہ کر اُن سے بات کرتے ہیں تو پھر وہ خوش ہو جاتے ہیں۔ [8] لیکن تم کو اُستاد نہیں کہلانا چاہئے، کیونکہ تمہارا صرف ایک ہی اُستاد ہے جبکہ تم سب بھائی ہو۔ [9] اور دنیا میں کسی کو 'باپ' کہہ کر اُس سے بات نہ کرو، کیونکہ تمہارا ایک ہی باپ ہے اور وہ آسمان پر ہے۔ [10] ہادی نہ کہلانا کیونکہ تمہارا صرف ایک ہی ہادی ہے یعنی المسیح۔ [11] تم میں سے سب سے بڑا شخص تمہارا خادم ہو گا۔ [12] کیونکہ جو بھی

---

[a] تعویذوں میں توریت کے حوالہ جات لکھ کر رکھے جاتے تھے۔

اپنے آپ کو سرفراز کرے گا اُسے پست کیا جائے گا اور جو اپنے آپ کو پست کرے گا اُسے سرفراز کیا جائے گا۔

اُن کی ریاکاری پر افسوس

13 شریعت کے عالِمو اور فریسیو، تم پر افسوس! ریاکارو! تم لوگوں کے سامنے آسمان کی بادشاہی پر تالا لگاتے ہو۔ نہ تم خود داخل ہوتے ہو، نہ اُنہیں داخل ہونے دیتے ہو جو اندر جانا چاہتے ہیں۔

14 [شریعت کے عالِمو اور فریسیو، تم پر افسوس! ریاکارو! تم بیواؤں کے گھروں پر قبضہ کر لیتے اور دکھاوے کے لئے لمبی لمبی نماز پڑھتے ہو۔ اِس لئے تمہیں زیادہ سزا ملے گی۔]

15 شریعت کے عالِمو اور فریسیو، تم پر افسوس! ریاکارو! تم ایک نومرید بنانے کی خاطر خشکی اور تری کے لمبے سفر کرتے ہو۔ اور جب اِس میں کامیاب ہو جاتے ہو تو تم اُس شخص کو اپنی نسبت جہنم کا دُگنا شریر فرزند بنا دیتے ہو۔ 16 اندھے راہنماؤ، تم پر افسوس! تم کہتے ہو، 'اگر کوئی بیت المقدّس کی قسم کھائے تو ضروری نہیں کہ وہ اُسے پورا کرے۔ لیکن اگر وہ بیت المقدّس کے سونے کی قسم کھائے تو لازم ہے کہ اُسے پورا کرے۔' 17 اندھے احمقو! زیادہ اہم کیا ہے، سونا یا بیت المقدّس جو سونے کو مخصوص و مقدّس بناتا ہے؟ 18 تم یہ بھی کہتے ہو، 'اگر کوئی قربان گاہ کی قسم کھائے تو ضروری نہیں کہ وہ اُسے پورا کرے۔ لیکن اگر وہ قربان گاہ پر پڑے ہدیئے کی قسم کھائے تو لازم ہے کہ وہ اُسے پورا کرے۔' 19 اندھو! زیادہ اہم کیا ہے، ہدیہ یا قربان گاہ جو ہدیئے کو مخصوص و مقدّس بناتی ہے؟ 20 غرض، جو قربان گاہ کی قسم کھاتا ہے وہ اُن تمام چیزوں کی قسم بھی کھاتا ہے جو اُس پر پڑی ہیں۔ 21 اور جو بیت المقدّس کی قسم کھاتا ہے وہ اُس کی بھی قسم کھاتا ہے جو اُس میں سکونت کرتا ہے۔ 22 اور جو آسمان کی قسم کھاتا ہے وہ اللہ کے تخت کی اور اُس پر بیٹھنے والے کی قسم بھی کھاتا ہے۔

23 شریعت کے عالِمو اور فریسیو، تم پر افسوس! ریاکارو! گو تم بڑی احتیاط سے پودینے، اجوائن اور زیرے کا دسواں حصہ ہدیئے کے لئے مخصوص کرتے ہو، لیکن تم نے شریعت کی زیادہ اہم باتوں کو نظرانداز کر دیا ہے یعنی انصاف، رحم اور وفاداری کو۔ لازم ہے کہ تم یہ کام بھی کرو اور پہلا بھی نہ چھوڑو۔ 24 اندھے راہنماؤ! تم اپنے مشروب چھانتے ہو تاکہ غلطی سے مچھر نہ پی لیا جائے، لیکن ساتھ ساتھ اونٹ کو نگل لیتے ہو۔

25 شریعت کے عالِمو اور فریسیو، تم پر افسوس! ریاکارو! تم باہر سے ہر پیالے اور برتن کی صفائی کرتے ہو، لیکن اندر سے وہ لُوٹ مار اور عیش پرستی سے بھرے ہوتے ہیں۔ 26 اندھے فریسیو، پہلے اندر سے پیالے اور برتن کی صفائی کرو، اور پھر وہ باہر سے بھی پاک صاف ہو جائیں گے۔

27 شریعت کے عالِمو اور فریسیو، تم پر افسوس! ریاکارو! تم ایسی قبروں سے مطابقت رکھتے ہو جن پر سفیدی کی گئی ہو۔ گو وہ باہر سے دل کش نظر آتی ہیں، لیکن اندر سے وہ مُردوں کی ہڈیوں اور ہر قسم کی ناپاکی سے بھری ہوتی ہیں۔ 28 تم بھی باہر سے راست باز دکھائی دیتے ہو جبکہ اندر سے تم ریاکاری اور بےدینی سے معمور ہوتے ہو۔

29 شریعت کے عالِمو اور فریسیو، تم پر افسوس! ریاکارو! تم نبیوں کے لئے قبریں تعمیر کرتے اور راست بازوں

کے مزار سجاتے ہو۔ 30 اور تم کہتے ہو، 'اگر ہم اپنے باپ دادا کے زمانے میں زندہ ہوتے تو نبیوں کو قتل کرنے میں شریک نہ ہوتے۔' 31 لیکن یہ کہنے سے تم اپنے خلاف گواہی دیتے ہو کہ تم نبیوں کے قاتلوں کی اولاد ہو۔ 32 اب جاؤ، وہ کام مکمل کرو جو تمہارے باپ دادا نے ادھورا چھوڑ دیا تھا۔ 33 سانپو، زہریلے سانپوں کے بچو! تم کس طرح جہنم کی سزا سے بچ پاؤ گے؟ 34 اِس لئے مَیں نبیوں، دانش مندوں اور شریعت کے عالِموں کو تمہارے پاس بھیج دیتا ہوں۔ اُن میں سے بعض کو تم قتل اور مصلوب کرو گے اور بعض کو اپنے عبادت خانوں میں لے جا کر کوڑے لگواؤ گے اور شہر بہ شہر اُن کا تعاقب کرو گے۔ 35 نتیجے میں تم تمام راست بازوں کے قتل کے ذمہ دار ٹھہرو گے — راست باز ہابیل کے قتل سے لے کر زکریاہ بن برکیاہ کے قتل تک جسے تم نے بیت المقدس کے دروازے اور اُس کے صحن میں موجود قربان گاہ کے درمیان مار ڈالا۔ 36 مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں کہ یہ سب کچھ اِسی نسل پر آئے گا۔

یروشلم پر افسوس

37 ہائے یروشلم، یروشلم! تُو جو نبیوں کو قتل کرتی اور اپنے پاس بھیجے ہوئے پیغمبروں کو سنگسار کرتی ہے۔ مَیں نے کتنی ہی بار تیری اولاد کو جمع کرنا چاہا، بالکل اُسی طرح جس طرح مرغی اپنے بچوں کو اپنے پَروں تلے جمع کر کے محفوظ کر لیتی ہے۔ لیکن تم نے نہ چاہا۔ 38 اب تمہارے گھر کو ویران و سنسان چھوڑا جائے گا۔ 39 کیونکہ مَیں تم کو بتاتا ہوں، تم مجھے اُس وقت تک دوبارہ نہیں دیکھو گے جب تک تم نہ کہو کہ مبارک ہے وہ جو رب کے نام سے آتا ہے۔''

بیت المقدس پر آنے والی تباہی

24 عیسیٰ بیت المقدس کو چھوڑ کر نکل رہا تھا کہ اُس کے شاگرد اُس کے پاس آئے اور بیت المقدس کی مختلف عمارتوں کی طرف اُس کی توجہ دلانے لگے۔ 2 لیکن عیسیٰ نے جواب میں کہا، ''کیا تم کو یہ سب کچھ نظر آتا ہے؟ مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں کہ یہاں پتھر پر پتھر نہیں رہے گا بلکہ سب کچھ ڈھا دیا جائے گا۔''

مصیبتوں اور ایذا رسانیوں کی پیش گوئی

3 بعد میں عیسیٰ زیتون کے پہاڑ پر بیٹھ گیا۔ شاگرد اکیلے اُس کے پاس آئے۔ اُنہوں نے کہا، ''ہمیں ذرا بتائیں، یہ کب ہو گا؟ کیا کیا نظر آئے گا جس سے پتا چلے گا کہ آپ آنے والے ہیں اور یہ دنیا ختم ہونے والی ہے؟''

4 عیسیٰ نے جواب دیا، ''خبردار رہو کہ کوئی تمہیں گم راہ نہ کر دے۔ 5 کیونکہ بہت سے لوگ میرا نام لے کر آئیں گے اور کہیں گے، 'مَیں ہی مسیح ہوں۔' یوں وہ بہتوں کو گم راہ کر دیں گے۔ 6 جنگوں کی خبریں اور افواہیں تم تک پہنچیں گی، لیکن محتاط رہو تاکہ تم گھبرا نہ جاؤ۔ کیونکہ لازم ہے کہ یہ سب کچھ پیش آئے۔ تو بھی ابھی آخرت نہیں ہو گی۔ 7 ایک قوم دوسری کے خلاف اُٹھ کھڑی ہو گی، اور ایک بادشاہی دوسری کے خلاف۔ کال پڑیں گے اور جگہ جگہ زلزلے آئیں گے۔ 8 لیکن یہ صرف دردِ زہ کی ابتدا ہی ہو گی۔

9 پھر وہ تم کو بڑی مصیبت میں ڈال دیں گے اور تم کو قتل کریں گے۔ تمام قومیں تم سے اِس لئے نفرت کریں گی کہ تم میرے پیروکار ہو۔ 10 اُس وقت بہت

سے لوگ ایمان سے برگشتہ ہو کر ایک دوسرے کو دشمن کے حوالے کریں گے اور ایک دوسرے سے نفرت کریں گے۔ 11 بہت سے جھوٹے نبی کھڑے ہو کر بہت سے لوگوں کو گم راہ کر دیں گے۔ 12 بے دینی کے بڑھ جانے کی وجہ سے بیشتر لوگوں کی محبت ٹھنڈی پڑ جائے گی۔ 13 لیکن جو آخر تک قائم رہے گا اُسے نجات ملے گی۔ 14 اور بادشاہی کی اِس خوش خبری کے پیغام کا اعلان پوری دنیا میں کیا جائے گا تاکہ تمام قوموں کے سامنے اِس کی گواہی دی جائے۔ پھر ہی آخرت آئے گی۔

بیت المقدس کی بے حرمتی

15 ایک دن آئے گا جب تم مقدّس مقام میں وہ کچھ کھڑا دیکھو گے جس کا ذکر دانیال نبی نے کیا اور جو بے حرمتی اور تباہی کا باعث ہے۔" (قاری اِس پر دھیان دے!) 16 "اُس وقت یہودیہ کے رہنے والے بھاگ کر پہاڑی علاقے میں پناہ لیں۔ 17 جو اپنے گھر کی چھت پر ہو وہ گھر میں سے کچھ ساتھ لے جانے کے لئے نہ اُترے۔ 18 جو کھیت میں ہو وہ اپنی چادر ساتھ لے جانے کے لئے واپس نہ جائے۔ 19 اُن خواتین پر افسوس جو اُن دنوں میں حاملہ ہوں یا اپنے بچوں کو دودھ پلاتی ہوں۔ 20 دعا کرو کہ تم کو سردیوں کے موسم میں یا سبت کے دن ہجرت نہ کرنی پڑے۔ 21 کیونکہ اُس وقت ایسی شدید مصیبت ہو گی کہ دنیا کی تخلیق سے آج تک دیکھنے میں نہ آئی ہو گی۔ اِس قسم کی مصیبت بعد میں بھی کبھی نہیں آئے گی۔ 22 اور اگر اِس مصیبت کا دورانیہ مختصر نہ کیا جاتا تو کوئی نہ بچتا۔ لیکن اللہ کے چنے ہوؤں کی خاطر اِس کا دورانیہ مختصر کر دیا جائے گا۔

23 اُس وقت اگر کوئی تم کو بتائے، 'دیکھو، مسیح یہاں ہے' یا 'وہ وہاں ہے' تو اُس کی بات نہ ماننا۔ 24 کیونکہ جھوٹے مسیح اور جھوٹے نبی اُٹھ کھڑے ہوں گے جو بڑے عجیب و غریب نشان اور معجزے دکھائیں گے تاکہ اللہ کے چنے ہوئے لوگوں کو بھی غلط راستے پر ڈال دیں ——— اگر یہ ممکن ہوتا۔ 25 دیکھو، مَیں نے تمہیں پہلے سے اِس سے آگاہ کر دیا ہے۔

26 چنانچہ اگر کوئی تم کو بتائے، 'دیکھو، وہ ریگستان میں ہے' تو وہاں جانے کے لئے نہ نکلنا۔ اور اگر کوئی کہے، 'دیکھو، وہ اندرونی کمروں میں ہے' تو اُس کا یقین نہ کرنا۔ 27 کیونکہ جس طرح بادل کی بجلی مشرق میں کڑک کر مغرب تک چمکتی ہے اُسی طرح ابنِ آدم کی آمد بھی ہو گی۔

28 جہاں بھی لاش پڑی ہو وہاں گِدھ جمع ہو جائیں گے۔

ابنِ آدم کی آمد

29 مصیبت کے اُن دنوں کے عین بعد سورج تاریک ہو جائے گا اور چاند کی روشنی ختم ہو جائے گی۔ ستارے آسمان پر سے گر پڑیں گے اور آسمان کی قوتیں ہلائی جائیں گی۔ 30 اُس وقت ابنِ آدم کا نشان آسمان پر نظر آئے گا۔ تب دنیا کی تمام قومیں ماتم کریں گی۔ وہ ابنِ آدم کو بڑی قدرت اور جلال کے ساتھ آسمان کے بادلوں پر آتے ہوئے دیکھیں گی۔ 31 اور وہ اپنے فرشتوں کو بِگل کی اونچی آواز کے ساتھ بھیج دے گا تاکہ اُس کے چنے ہوؤں کو چاروں طرف سے جمع کریں، آسمان کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک اکٹھا کریں۔

انجیر کے درخت سے سبق

32 انجیر کے درخت سے سبق سیکھو۔ جوں ہی اُس کی شاخیں نرم اور لچک دار ہو جاتی ہیں اور اُن سے کونپلیں پھوٹ نکلتی ہیں تو تم کو معلوم ہو جاتا ہے کہ گرمیوں کا موسم قریب آ گیا ہے۔ 33 اِسی طرح جب تم یہ واقعات دیکھو گے تو جان لو گے کہ ابنِ آدم کی آمد قریب بلکہ دروازے پر ہے۔ 34 مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں کہ اِس نسل کے ختم ہونے سے پہلے پہلے یہ سب کچھ واقع ہو گا۔ 35 آسمان و زمین تو جاتے رہیں گے، لیکن میری باتیں ہمیشہ تک قائم رہیں گی۔

کسی کو بھی اُس کی آمد کا وقت معلوم نہیں

36 لیکن کسی کو بھی علم نہیں کہ یہ کس دن یا کون سی گھڑی رونما ہو گا۔ آسمان کے فرشتوں اور فرزند کو بھی علم نہیں بلکہ صرف باپ کو۔ 37 جب ابنِ آدم آئے گا تو حالات نوح کے دنوں جیسے ہوں گے۔ 38 کیونکہ سیلاب سے پہلے کے دنوں میں لوگ اُس وقت تک کھاتے پیتے اور شادیاں کرتے کراتے رہے جب تک نوح کشتی میں داخل نہ ہو گیا۔ 39 وہ اُس وقت تک آنے والی مصیبت کے بارے میں لاعلم رہے جب تک سیلاب آ کر اُن سب کو بہا نہ لے گیا۔ جب ابنِ آدم آئے گا تو اِسی قسم کے حالات ہوں گے۔ 40 اُس وقت دو افراد کھیت میں ہوں گے، ایک کو ساتھ لے لیا جائے گا جبکہ دوسرے کو پیچھے چھوڑ دیا جائے گا۔ 41 دو خواتین چکّی پر گندم پیس رہی ہوں گی، ایک کو ساتھ لے لیا جائے گا جبکہ دوسری کو پیچھے چھوڑ دیا جائے گا۔

42 اِس لئے چوکس رہو، کیونکہ تم نہیں جانتے کہ تمہارا خداوند کس دن آ جائے گا۔ 43 یقین جانو، اگر کسی گھر کے مالک کو معلوم ہوتا کہ چور کب آئے گا تو وہ ضرور چوکس رہتا اور اُسے اپنے گھر میں نقب لگانے نہ دیتا۔ 44 تم بھی تیار رہو، کیونکہ ابنِ آدم ایسے وقت آئے گا جب تم اِس کی توقع نہیں کرو گے۔

وفادار نوکر

45 چنانچہ کون سا نوکر وفادار اور سمجھ دار ہے؟ فرض کرو کہ گھر کے مالک نے کسی نوکر کو باقی نوکروں پر مقرر کیا ہو۔ اُس کی ایک ذمہ داری یہ بھی ہے کہ اُنہیں وقت پر کھانا کھلائے۔ 46 وہ نوکر مبارک ہو گا جو مالک کی واپسی پر یہ سب کچھ کر رہا ہو گا۔ 47 مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں کہ یہ دیکھ کر مالک اُسے اپنی پوری جائیداد پر مقرر کرے گا۔ 48 لیکن فرض کرو کہ نوکر اپنے دل میں سوچے، 'مالک کی واپسی میں ابھی دیر ہے۔' 49 وہ اپنے ساتھی نوکروں کو پیٹنے اور شرابیوں کے ساتھ کھانے پینے لگے۔ 50 اگر وہ ایسا کرے تو مالک ایسے دن اور وقت آئے گا جس کی توقع نوکر کو نہیں ہو گی۔ 51 اِن حالات کو دیکھ کر وہ نوکر کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے گا اور اُسے ریاکاروں میں شامل کرے گا، وہاں جہاں لوگ روتے اور دانت پیستے رہیں گے۔

دس کنواریوں کی تمثیل

25 اُس وقت آسمان کی بادشاہی دس کنواریوں سے مطابقت رکھے گی جو اپنے چراغ لے کر دُولھے کو ملنے کے لئے نکلیں۔ 2 اُن میں سے پانچ ناسمجھ تھیں اور پانچ سمجھ دار۔ 3 ناسمجھ کنواریوں نے اپنے پاس چراغوں کے لئے فالتو تیل نہ رکھا۔ 4 لیکن سمجھ دار کنواریوں نے کُپّی میں تیل ڈال کر اپنے ساتھ لے لیا۔

5 دُولھے کو آنے میں بڑی دیر لگی، اِس لئے وہ سب اونگھ اونگھ کر سو گئیں۔

6 آدھی رات کو شور مچ گیا، 'دیکھو، دُولھا پہنچ رہا ہے، اُسے ملنے کے لئے نکلو!' 7 اِس پر تمام کنواریاں جاگ اُٹھیں اور اپنے چراغوں کو درست کرنے لگیں۔ 8 ناسمجھ کنواریوں نے سمجھ دار کنواریوں سے کہا، 'اپنے تیل میں سے ہمیں بھی کچھ دے دو۔ ہمارے چراغ بُجھنے والے ہیں۔' 9 دوسری کنواریوں نے جواب دیا، 'نہیں، ایسا نہ ہو کہ نہ صرف تمہارے لئے بلکہ ہمارے لئے بھی تیل کافی نہ ہو۔ دکان پر جا کر اپنے لئے خرید لو۔' 10 چنانچہ ناسمجھ کنواریاں چلی گئیں۔ لیکن اِس دوران دُولھا پہنچ گیا۔ جو کنواریاں تیار تھیں وہ اُس کے ساتھ شادی ہال میں داخل ہوئیں۔ پھر دروازے کو بند کر دیا گیا۔

11 کچھ دیر کے بعد باقی کنواریاں آئیں اور چلّانے لگیں، 'جناب! ہمارے لئے دروازہ کھول دیں۔' 12 لیکن اُس نے جواب دیا، 'یقین جانو، مَیں تم کو نہیں جانتا۔'

13 اِس لئے چوکس رہو، کیونکہ تم ابنِ آدم کے آنے کا دن یا وقت نہیں جانتے۔

تین نوکروں کی تمثیل

14 اُس وقت آسمان کی بادشاہی یوں ہو گی: ایک آدمی کو بیرونِ ملک جانا تھا۔ اُس نے اپنے نوکروں کو بُلا کر اپنی ملکیت اُن کے سپرد کر دی۔ 15 پہلے کو اُس نے سونے کے 5,000 سِکے دیئے، دوسرے کو 2,000 اور تیسرے کو 1,000۔ ہر ایک کو اُس نے اُس کی قابلیت کے مطابق پیسے دیئے۔ پھر وہ روانہ ہوا۔ 16 جس نوکر کو 5,000 سِکے ملے تھے اُس نے سیدھا جا کر اُنہیں کسی کاروبار میں لگایا۔ اِس سے اُسے مزید 5,000 سِکے حاصل ہوئے۔ 17 اِسی طرح دوسرے کو بھی جسے 2,000 سِکے ملے تھے مزید 2,000 سِکے حاصل ہوئے۔ 18 لیکن جس آدمی کو 1,000 سِکے ملے تھے وہ چلا گیا اور کہیں زمین میں گڑھا کھود کر اپنے مالک کے پیسے اُس میں چھپا دیئے۔

19 بڑی دیر کے بعد اُن کا مالک لوٹ آیا۔ جب اُس نے اُن کے ساتھ حساب کتاب کیا 20 تو پہلا نوکر جسے 5,000 سِکے ملے تھے مزید 5,000 سِکے لے کر آیا۔ اُس نے کہا، 'جناب، آپ نے 5,000 سِکے میرے سپرد کئے تھے۔ یہ دیکھیں، مَیں نے مزید 5,000 سِکے حاصل کئے ہیں۔' 21 اُس کے مالک نے جواب دیا، 'شاباش، میرے اچھے اور وفادار نوکر۔ تم تھوڑے میں وفادار رہے، اِس لئے مَیں تمہیں بہت کچھ پر مقرر کروں گا۔ اندر آؤ اور اپنے مالک کی خوشی میں شریک ہو جاؤ۔'

22 پھر دوسرا نوکر آیا جسے 2,000 سِکے ملے تھے۔ اُس نے کہا، 'جناب، آپ نے 2,000 سِکے میرے سپرد کئے تھے۔ یہ دیکھیں، مَیں نے مزید 2,000 سِکے حاصل کئے ہیں۔' 23 اُس کے مالک نے جواب دیا، 'شاباش، میرے اچھے اور وفادار نوکر۔ تم تھوڑے میں وفادار رہے، اِس لئے مَیں تمہیں بہت کچھ پر مقرر کروں گا۔ اندر آؤ اور اپنے مالک کی خوشی میں شریک ہو جاؤ۔'

24 پھر تیسرا نوکر آیا جسے 1,000 سِکے ملے تھے۔ اُس نے کہا، 'جناب، مَیں جانتا تھا کہ آپ سخت آدمی ہیں۔ جو بیج آپ نے نہیں بویا اُس کی فصل آپ کاٹتے ہیں اور جو کچھ آپ نے نہیں لگایا اُس کی پیداوار جمع کرتے ہیں۔ 25 اِس لئے مَیں ڈر گیا اور جا کر آپ کے

پیسے زمین میں چھپا دیئے۔ اب آپ اپنے پیسے واپس لے سکتے ہیں۔'

26 اُس کے مالک نے جواب دیا، 'شریر اور سُست نوکر! کیا تُو جانتا تھا کہ جو بیج مَیں نے نہیں بویا اُس کی فصل کاٹتا ہوں اور جو کچھ مَیں نے نہیں لگایا اُس کی پیداوار جمع کرتا ہوں؟ 27 تو پھر تُو نے میرے پیسے بینک میں کیوں نہ جمع کرا دیئے؟ اگر ایسا کرتا تو واپسی پر مجھے کم از کم وہ پیسے سود سمیت مل جاتے۔' 28 یہ کہہ کر مالک دوسروں سے مخاطب ہوا، 'یہ پیسے اِس سے لے کر اُس نوکر کو دے دو جس کے پاس 10,000 سِکے ہیں۔ 29 کیونکہ جس کے پاس کچھ ہے اُسے اَور دیا جائے گا اور اُس کے پاس کثرت کی چیزیں ہوں گی۔ لیکن جس کے پاس کچھ نہیں ہے اُس سے وہ بھی چھین لیا جائے گا جو اُس کے پاس ہے۔ 30 اب اِس بے کار نوکر کو نکال کر باہر کی تاریکی میں پھینک دو، وہاں جہاں لوگ روتے اور دانت پیستے رہیں گے۔'

آخری عدالت

31 جب ابنِ آدم اپنے جلال کے ساتھ آئے گا اور تمام فرشتے اُس کے ساتھ ہوں گے تو وہ اپنے جلالی تخت پر بیٹھ جائے گا۔ 32 تب تمام قومیں اُس کے سامنے جمع کی جائیں گی۔ اور جس طرح چرواہا بھیڑوں کو بکریوں سے الگ کرتا ہے اُسی طرح وہ لوگوں کو ایک دوسرے سے الگ کرے گا۔ 33 وہ بھیڑوں کو اپنے دہنے ہاتھ کھڑا کرے گا اور بکریوں کو اپنے بائیں ہاتھ۔ 34 پھر بادشاہ دہنے ہاتھ والوں سے کہے گا، 'آؤ، میرے باپ کے مبارک لوگو! جو بادشاہی دنیا کی تخلیق سے تمہارے لئے تیار ہے اُسے میراث میں لے لو۔ 35 کیونکہ مَیں بھوکا تھا اور تم نے مجھے کھانا کھلایا، مَیں پیاسا تھا اور تم نے مجھے پانی پلایا، مَیں اجنبی تھا اور تم نے میری مہمان نوازی کی، 36 مَیں ننگا تھا اور تم نے مجھے کپڑے پہنائے، مَیں بیمار تھا اور تم نے میری دیکھ بھال کی، مَیں جیل میں تھا اور تم مجھ سے ملنے آئے۔'

37 پھر یہ راست باز لوگ جواب میں کہیں گے، 'خداوند، ہم نے آپ کو کب بھوکا دیکھ کر کھانا کھلایا، آپ کو کب پیاسا دیکھ کر پانی پلایا؟ 38 ہم نے آپ کو کب اجنبی کی حیثیت سے دیکھ کر آپ کی مہمان نوازی کی، آپ کو کب ننگا دیکھ کر کپڑے پہنائے؟ 39 ہم آپ کو کب بیمار حالت میں یا جیل میں پڑا دیکھ کر آپ سے ملنے گئے؟' 40 بادشاہ جواب دے گا، 'مَیں تمہیں سچ بتاتا ہوں کہ جو کچھ تم نے میرے اِن سب سے چھوٹے بھائیوں میں سے ایک کے لئے کیا وہ تم نے میرے ہی لئے کیا۔'

41 پھر وہ بائیں ہاتھ والوں سے کہے گا، 'لعنتی لوگو، مجھ سے دُور ہو جاؤ اور اُس ابدی آگ میں چلے جاؤ جو ابلیس اور اُس کے فرشتوں کے لئے تیار ہے۔ 42 کیونکہ مَیں بھوکا تھا اور تم نے مجھے کچھ نہ کھلایا، مَیں پیاسا تھا اور تم نے مجھے پانی نہ پلایا، 43 مَیں اجنبی تھا اور تم نے میری مہمان نوازی نہ کی، مَیں ننگا تھا اور تم نے مجھے کپڑے نہ پہنائے، مَیں بیمار اور جیل میں تھا اور تم مجھ سے ملنے نہ آئے۔'

44 پھر وہ جواب میں پوچھیں گے، 'خداوند، ہم نے آپ کو کب بھوکا، پیاسا، اجنبی، ننگا، بیمار یا جیل میں پڑا دیکھا اور آپ کی خدمت نہ کی؟' 45 وہ جواب دے گا، 'مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں کہ جب کبھی تم نے اِن سب سے چھوٹوں میں سے ایک کی مدد کرنے سے انکار کیا

تو تم نے میری خدمت کرنے سے انکار کیا۔‘ 46 پھر یہ ابدی سزا بُھگتنے کے لئے جائیں گے جبکہ راست باز ابدی زندگی میں داخل ہوں گے۔“

عیسیٰ کے خلاف منصوبہ بندیاں

26 یہ باتیں ختم کرنے پر عیسیٰ شاگردوں سے مخاطب ہوا، 2 ”تم جانتے ہو کہ دو دن کے بعد فسح کی عید شروع ہو گی۔ اُس وقت ابنِ آدم کو دشمن کے حوالے کیا جائے گا تاکہ اُسے مصلوب کیا جائے۔“

3 پھر راہنما امام اور قوم کے بزرگ کائفا نامی امامِ اعظم کے محل میں جمع ہوئے 4 اور عیسیٰ کو کسی چالاکی سے گرفتار کر کے قتل کرنے کی سازشیں کرنے لگے۔ 5 اُنہوں نے کہا، ”لیکن یہ عید کے دوران نہیں ہونا چاہئے، ایسا نہ ہو کہ عوام میں ہل چل مچ جائے۔“

خاتون عیسیٰ پر خوشبو اُنڈیلتی ہے

6 اِتنے میں عیسیٰ بیت عنیاہ آ کر ایک آدمی کے گھر میں داخل ہوا جو کسی وقت کوڑھ کا مریض تھا۔ اُس کا نام شمعون تھا۔ 7 عیسیٰ کھانا کھانے کے لئے بیٹھ گیا تو ایک عورت آئی جس کے پاس نہایت قیمتی عطر کا عطردان تھا۔ اُس نے اُسے عیسیٰ کے سر پر اُنڈیل دیا۔ 8 شاگرد یہ دیکھ کر ناراض ہوئے۔ اُنہوں نے کہا، ”اِتنا قیمتی عطر ضائع کرنے کی کیا ضرورت تھی؟ 9 یہ بہت مہنگی چیز ہے۔ اگر اِسے بیچا جاتا تو اِس کے پیسے غریبوں کو دیئے جا سکتے تھے۔“

10 لیکن اُن کے خیال پہچان کر عیسیٰ نے اُن سے کہا، ”تم اِسے کیوں تنگ کر رہے ہو؟ اِس نے تو میرے لئے ایک نیک کام کیا ہے۔ 11 غریب تو ہمیشہ تمہارے پاس رہیں گے، لیکن مَیں ہمیشہ تک تمہارے پاس نہیں رہوں گا۔ 12 مجھ پر عطر اُنڈیلنے سے اُس نے میرے بدن کو دفن ہونے کے لئے تیار کیا ہے۔ 13 مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں کہ تمام دنیا میں جہاں بھی اللہ کی خوش خبری کا اعلان کیا جائے گا وہاں لوگ اِس خاتون کو یاد کر کے وہ کچھ سنائیں گے جو اِس نے کیا ہے۔“

عیسیٰ کو دشمن کے حوالے کرنے کا منصوبہ

14 پھر یہوداہ اِسکریوتی جو بارہ شاگردوں میں سے ایک تھا راہنما اماموں کے پاس گیا۔ 15 اُس نے پوچھا، ”آپ مجھے عیسیٰ کو آپ کے حوالے کرنے کے عوض کتنے پیسے دینے کے لئے تیار ہیں؟“ اُنہوں نے اُس کے لئے چاندی کے 30 سِکے متعین کئے۔ 16 اُس وقت سے یہوداہ عیسیٰ کو اُن کے حوالے کرنے کا موقع ڈھونڈنے لگا۔

فسح کی عید کے لئے تیاریاں

17 بےخمیری روٹی کی عید آئی۔ پہلے دن عیسیٰ کے شاگردوں نے اُس کے پاس آ کر پوچھا، ”ہم کہاں آپ کے لئے فسح کا کھانا تیار کریں؟“

18 اُس نے جواب دیا، ”یروشلم شہر میں فلاں آدمی کے پاس جاؤ اور اُسے بتاؤ، ’اُستاد نے کہا ہے کہ میرا مقررہ وقت قریب آ گیا ہے۔ مَیں اپنے شاگردوں کے ساتھ فسح کی عید کا کھانا آپ کے گھر میں کھاؤں گا‘۔“

19 شاگردوں نے وہ کچھ کیا جو عیسیٰ نے اُنہیں بتایا تھا اور فسح کی عید کا کھانا تیار کیا۔

کون غدار ہے؟

20 شام کے وقت عیسیٰ بارہ شاگردوں کے ساتھ کھانا کھانے کے لئے بیٹھ گیا۔ 21 جب وہ کھانا کھا رہے تھے تو اُس نے کہا، ”مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں کہ تم میں سے ایک مجھے دشمن کے حوالے کر دے گا۔“

22 شاگرد یہ سن کر نہایت غم گین ہوئے۔ باری باری وہ اُس سے پوچھنے لگے، ”خداوند، مَیں تو نہیں ہوں؟“

23 عیسیٰ نے جواب دیا، ”جس نے میرے ساتھ اپنا ہاتھ سالن کے برتن میں ڈالا ہے وہی مجھے دشمن کے حوالے کرے گا۔ 24 ابنِ آدم تو کوچ کر جائے گا جس طرح کلامِ مقدّس میں لکھا ہے، لیکن اُس شخص پر افسوس جس کے وسیلے سے اُسے دشمن کے حوالے کر دیا جائے گا۔ اُس کے لئے بہتر یہ ہوتا کہ وہ کبھی پیدا ہی نہ ہوتا۔“

25 پھر یہوداہ نے جو اُسے دشمن کے حوالے کرنے کو تھا پوچھا، ”اُستاد، مَیں تو نہیں ہوں؟“

عیسیٰ نے جواب دیا، ”جی، تم نے خود کہا ہے۔“

فسح کا آخری کھانا

26 کھانے کے دوران عیسیٰ نے روٹی لے کر شکر گزاری کی دعا کی اور اُسے ٹکڑے کر کے شاگردوں کو دے دیا۔ اُس نے کہا، ”یہ لو اور کھاؤ۔ یہ میرا بدن ہے۔“

27 پھر اُس نے مَے کا پیالہ لے کر شکر گزاری کی دعا کی اور اُسے اُنہیں دے کر کہا، ”تم سب اِس میں سے پیو۔ 28 یہ میرا خون ہے، نئے عہد کا وہ خون جو بہتوں کے لئے بہایا جاتا ہے تاکہ اُن کے گناہوں کو معاف کر دیا جائے۔ 29 مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں کہ اب سے مَیں انگور کا یہ رس نہیں پیوں گا، کیونکہ اگلی دفعہ اِسے تمہارے ساتھ اپنے باپ کی بادشاہی میں ہی پیوں گا۔“

30 پھر ایک زبور گا کر وہ نکلے اور زیتون کے پہاڑ کے پاس پہنچے۔

پطرس کے انکار کی پیش گوئی

31 عیسیٰ نے اُنہیں بتایا، ”آج رات تم سب میری بابت برگشتہ ہو جاؤ گے، کیونکہ کلامِ مقدّس میں اللہ فرماتا ہے، ’مَیں چرواہے کو مار ڈالوں گا اور ریوڑ کی بھیڑیں تتر بتر ہو جائیں گی۔‘ 32 لیکن اپنے جی اُٹھنے کے بعد مَیں تمہارے آگے آگے گلیل پہنچوں گا۔“

33 پطرس نے اعتراض کیا، ”دوسرے بے شک سب آپ کی بابت برگشتہ ہو جائیں، لیکن مَیں کبھی نہیں ہوں گا۔“

34 عیسیٰ نے جواب دیا، ”مَیں تجھے سچ بتاتا ہوں، اِسی رات مرغ کے بانگ دینے سے پہلے پہلے تُو تین بار مجھے جاننے سے انکار کر چکا ہو گا۔“

35 پطرس نے کہا، ”ہرگز نہیں! مَیں آپ کو جاننے سے کبھی انکار نہیں کروں گا، چاہے مجھے آپ کے ساتھ مرنا بھی پڑے۔“

دوسروں نے بھی یہی کچھ کہا۔

گتسمنی باغ میں عیسیٰ کی دعا

36 عیسیٰ اپنے شاگردوں کے ساتھ ایک باغ میں پہنچا جس کا نام گتسمنی تھا۔ اُس نے اُن سے کہا، ”یہاں بیٹھ کر میرا انتظار کرو۔ مَیں دعا کرنے کے لئے

آگے جاتا ہوں۔" 37 اُس نے پطرس اور زبدی کے دو بیٹوں یعقوب اور یوحنا کو ساتھ لیا۔ وہاں وہ غم گین اور بے قرار ہونے لگا۔ 38 اُس نے اُن سے کہا، "مَیں دُکھ سے اِتنا دبا ہوا ہوں کہ مرنے کو ہوں۔ یہاں ٹھہر کر میرے ساتھ جاگتے رہو۔"

39 کچھ آگے جا کر وہ اوندھے منہ زمین پر گر کر یوں دعا کرنے لگا، "اے میرے باپ، اگر ممکن ہو تو دُکھ کا یہ پیالہ مجھ سے ہٹ جائے۔ لیکن میری نہیں بلکہ تیری مرضی پوری ہو۔"

40 وہ اپنے شاگردوں کے پاس واپس آیا تو دیکھا کہ وہ سو رہے ہیں۔ اُس نے پطرس سے پوچھا، "کیا تم لوگ ایک گھنٹا بھی میرے ساتھ نہیں جاگ سکے؟ 41 جاگتے اور دعا کرتے رہو تاکہ آزمائش میں نہ پڑو۔ کیونکہ روح تو تیار ہے لیکن جسم کمزور۔"

42 ایک بار پھر اُس نے جا کر دعا کی، "میرے باپ، اگر یہ پیالہ میرے پیئے بغیر ہٹ نہیں سکتا تو پھر تیری مرضی پوری ہو۔" 43 جب وہ واپس آیا تو دوبارہ دیکھا کہ وہ سو رہے ہیں، کیونکہ نیند کی بدولت اُن کی آنکھیں بوجھل تھیں۔

44 چنانچہ وہ اُنہیں دوبارہ چھوڑ کر چلا گیا اور تیسری بار یہی دعا کرنے لگا۔ 45 پھر عیسیٰ شاگردوں کے پاس واپس آیا اور اُن سے کہا، "ابھی تک سو اور آرام کر رہے ہو؟ دیکھو، وقت آ گیا ہے کہ ابنِ آدم گناہ گاروں کے حوالے کیا جائے۔ 46 اُٹھو! آؤ، چلیں۔ دیکھو، مجھے دشمن کے حوالے کرنے والا قریب آ چکا ہے۔"

عیسیٰ کی گرفتاری

47 وہ ابھی یہ بات کر ہی رہا تھا کہ یہوداہ پہنچ گیا، جو بارہ شاگردوں میں سے ایک تھا۔ اُس کے ساتھ تلواروں اور لاٹھیوں سے لیس آدمیوں کا بڑا ہجوم تھا۔ اُنہیں راہنما اماموں اور قوم کے بزرگوں نے بھیجا تھا۔ 48 اِس غدار یہوداہ نے اُنہیں ایک امتیازی نشان دیا تھا کہ جس کو مَیں بوسہ دوں وہی عیسیٰ ہے۔ اُسے گرفتار کر لینا۔

49 جوں ہی وہ پہنچے یہوداہ عیسیٰ کے پاس گیا اور "اُستاد، السلام علیکم!" کہہ کر اُسے بوسہ دیا۔

50 عیسیٰ نے کہا، "دوست، کیا تُو اِسی مقصد سے آیا ہے؟"

پھر اُنہوں نے اُسے پکڑ کر گرفتار کر لیا۔ 51 اِس پر عیسیٰ کے ایک ساتھی نے اپنی تلوار میان سے نکالی اور امامِ اعظم کے غلام کو مار کر اُس کا کان اُڑا دیا۔ 52 لیکن عیسیٰ نے کہا، "اپنی تلوار کو میان میں رکھ، کیونکہ جو بھی تلوار چلاتا ہے اُسے تلوار سے مارا جائے گا۔ 53 یا کیا تُو نہیں سمجھتا کہ میرا باپ مجھے ہزاروں فرشتے فوراً بھیج دے گا اگر مَیں اُنہیں طلب کروں؟ 54 لیکن اگر مَیں ایسا کرتا تو پھر کلامِ مقدّس کی پیش گوئیاں کس طرح پوری ہوتیں جن کے مطابق یہ ایسا ہی ہونا ہے؟"

55 اُس وقت عیسیٰ نے ہجوم سے کہا، "کیا مَیں ڈاکو ہوں کہ تم تلواریں اور لاٹھیاں لئے مجھے گرفتار کرنے نکلے ہو؟ مَیں تو روزانہ بیت المقدّس میں بیٹھ کر تعلیم دیتا رہا، مگر تم نے مجھے گرفتار نہیں کیا۔ 56 لیکن یہ سب کچھ اِس لئے ہو رہا ہے تاکہ نبیوں کے صحیفوں میں درج پیش گوئیاں پوری ہو جائیں۔"

پھر تمام شاگرد اُسے چھوڑ کر بھاگ گئے۔

عیسیٰ یہودی عدالتِ عالیہ کے سامنے

57 جنہوں نے عیسیٰ کو گرفتار کیا تھا وہ اُسے کائفا

امامِ اعظم کے گھر لے گئے جہاں شریعت کے تمام علما اور قوم کے بزرگ جمع تھے۔ 58 اِتنے میں پطرس کچھ فاصلے پر عیسیٰ کے پیچھے پیچھے امامِ اعظم کے صحن تک پہنچ گیا۔ اُس میں داخل ہو کر وہ ملازموں کے ساتھ آگ کے پاس بیٹھ گیا تاکہ اِس سلسلے کا انجام دیکھ سکے۔

59 مکان کے اندر راہنما امام اور یہودی عدالتِ عالیہ کے تمام افراد عیسیٰ کے خلاف جھوٹی گواہیاں ڈھونڈ رہے تھے تاکہ اُسے سزائے موت دلوا سکیں۔ 60 بہت سے جھوٹے گواہ سامنے آئے، لیکن کوئی ایسی گواہی نہ ملی۔ آخرکار دو آدمیوں نے سامنے آ کر 61 یہ بات پیش کی، ''اِس نے کہا ہے کہ مَیں اللہ کے بیت المقدّس کو ڈھا کر اُسے تین دن کے اندر اندر دوبارہ تعمیر کر سکتا ہوں۔''

62 پھر امامِ اعظم نے کھڑے ہو کر عیسیٰ سے کہا، ''کیا تُو کوئی جواب نہیں دے گا؟ یہ کیا گواہیاں ہیں جو یہ لوگ تیرے خلاف دے رہے ہیں؟''

63 لیکن عیسیٰ خاموش رہا۔ امامِ اعظم نے اُس سے ایک اَور سوال کیا، ''مَیں تجھے زندہ خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا تُو اللہ کا فرزند مسیح ہے؟''

64 عیسیٰ نے کہا، ''جی، تُو نے خود کہہ دیا ہے۔ اور مَیں تم سب کو بتاتا ہوں کہ آئندہ تم ابنِ آدم کو قادرِ مطلق کے دہنے ہاتھ بیٹھے اور آسمان کے بادلوں پر آتے ہوئے دیکھو گے۔''

65 امامِ اعظم نے رنجش کا اظہار کر کے اپنے کپڑے پھاڑ لئے اور کہا، ''اِس نے کفر بکا ہے! ہمیں مزید گواہوں کی کیا ضرورت رہی! آپ نے خود سن لیا ہے کہ اِس نے کفر بکا ہے۔ 66 آپ کا کیا فیصلہ ہے؟''

اُنہوں نے جواب دیا، ''یہ سزائے موت کے لائق ہے۔''

67 پھر وہ اُس پر تھوکنے اور اُس کے مُکے مارنے لگے۔ بعض نے اُس کے تھپڑ مار مار کر 68 کہا، ''اے مسیح، نبوّت کر کے ہمیں بتا کہ تجھے کس نے مارا۔''

پطرس عیسیٰ کو جاننے سے انکار کرتا ہے

69 اِس دوران پطرس باہر صحن میں بیٹھا تھا۔ ایک نوکرانی اُس کے پاس آئی۔ اُس نے کہا، ''تم بھی گلیل کے اُس آدمی عیسیٰ کے ساتھ تھے۔''

70 لیکن پطرس نے اُن سب کے سامنے انکار کیا، ''مَیں نہیں جانتا کہ تُو کیا بات کر رہی ہے۔'' یہ کہہ کر 71 وہ باہر گیٹ تک گیا۔ وہاں ایک اَور نوکرانی نے اُسے دیکھا اور پاس کھڑے لوگوں سے کہا، ''یہ آدمی عیسیٰ ناصری کے ساتھ تھا۔''

72 دوبارہ پطرس نے انکار کیا۔ اِس دفعہ اُس نے قسم کھا کر کہا، ''مَیں اِس آدمی کو نہیں جانتا۔''

73 تھوڑی دیر کے بعد وہاں کھڑے کچھ لوگوں نے پطرس کے پاس آ کر کہا، ''تم ضرور اُن میں سے ہو کیونکہ تمہاری بولی سے صاف پتا چلتا ہے۔''

74 اِس پر پطرس نے قسم کھا کر کہا، ''مجھ پر لعنت اگر مَیں جھوٹ بول رہا ہوں۔ مَیں اِس آدمی کو نہیں جانتا!'' فوراً مرغ کی بانگ سنائی دی۔ 75 پھر پطرس کو وہ بات یاد آئی جو عیسیٰ نے کہی تھی، ''مرغ کے بانگ دینے سے پہلے پہلے تُو تین بار مجھے جاننے سے انکار کر چکا ہو گا۔'' اِس پر وہ باہر نکلا اور ٹوٹے دل سے خوب رویا۔

عیسیٰ کو پیلاطس کے سامنے پیش کیا جاتا ہے

27 صبح سویرے تمام راہنما امام اور قوم کے تمام بزرگ اِس فیصلے تک پہنچ گئے کہ عیسیٰ کو سزائے موت دی جائے۔ [2] وہ اُسے باندھ کر وہاں سے لے گئے اور رومی گورنر پیلاطس کے حوالے کر دیا۔

یہوداہ کی خودکشی

[3] جب یہوداہ نے جس نے اُسے دشمن کے حوالے کر دیا تھا دیکھا کہ اُس پر سزائے موت کا فتویٰ دے دیا گیا ہے تو اُس نے پچھتا کر چاندی کے 30 سِکے راہنما اماموں اور قوم کے بزرگوں کو واپس کر دیئے۔ [4] اُس نے کہا، ''مَیں نے گناہ کیا ہے، کیونکہ ایک بےقصور آدمی کو سزائے موت دی گئی ہے اور مَیں ہی نے اُسے آپ کے حوالے کیا ہے۔''

اُنہوں نے جواب دیا، ''ہمیں کیا! یہ تیرا مسئلہ ہے۔'' [5] یہوداہ چاندی کے سِکے بیت المقدس میں پھینک کر چلا گیا۔ پھر اُس نے جا کر پھانسی لے لی۔

[6] راہنما اماموں نے سِکوں کو جمع کر کے کہا، ''شریعت یہ پیسے بیت المقدس کے خزانے میں ڈالنے کی اجازت نہیں دیتی، کیونکہ یہ خوں ریزی کا معاوضہ ہے۔'' [7] آپس میں مشورہ کرنے کے بعد اُنہوں نے کمہار کا کھیت خریدنے کا فیصلہ کیا تاکہ پردیسیوں کو دفنانے کے لئے جگہ ہو۔ [8] اِس لئے یہ کھیت آج تک خون کا کھیت کہلاتا ہے۔

[9] یوں یرمیاہ نبی کی یہ پیش گوئی پوری ہوئی کہ ''اُنہوں نے چاندی کے 30 سِکے لئے یعنی وہ رقم جو اسرائیلیوں نے اُس کے لئے لگائی تھی۔ [10] اِن سے اُنہوں نے کمہار کا کھیت خرید لیا، بالکل ایسا جس طرح رب نے مجھے حکم دیا تھا۔''

پیلاطس عیسیٰ کی پوچھ گچھ کرتا ہے

[11] اِتنے میں عیسیٰ کو رومی گورنر پیلاطس کے سامنے پیش کیا گیا۔ اُس نے اُس سے پوچھا، ''کیا تم یہودیوں کے بادشاہ ہو؟''

عیسیٰ نے جواب دیا، ''جی، آپ خود کہتے ہیں۔''

[12] لیکن جب راہنما اماموں اور قوم کے بزرگوں نے اُس پر الزام لگائے تو عیسیٰ خاموش رہا۔

[13] چنانچہ پیلاطس نے دوبارہ اُس سے سوال کیا، ''کیا تم یہ تمام الزامات نہیں سن رہے جو تم پر لگائے جا رہے ہیں؟''

[14] لیکن عیسیٰ نے ایک الزام کا بھی جواب نہ دیا، اِس لئے گورنر نہایت حیران ہوا۔

سزائے موت کا فیصلہ

[15] اُن دنوں یہ رواج تھا کہ گورنر ہر سال فسح کی عید پر ایک قیدی کو آزاد کر دیتا تھا۔ یہ قیدی ہجوم سے منتخب کیا جاتا تھا۔ [16] اُس وقت جیل میں ایک بدنام قیدی تھا۔ اُس کا نام برابا تھا۔ [17] چنانچہ جب ہجوم جمع ہوا تو پیلاطس نے اُس سے پوچھا، ''تم کیا چاہتے ہو؟ مَیں برابا کو آزاد کروں یا عیسیٰ کو جو مسیح کہلاتا ہے؟'' [18] وہ تو جانتا تھا کہ اُنہوں نے عیسیٰ کو صرف حسد کی بنا پر اُس کے حوالے کیا ہے۔

[19] جب پیلاطس یوں عدالت کے تخت پر بیٹھا تھا تو اُس کی بیوی نے اُسے پیغام بھیجا، ''اِس بےقصور آدمی کو ہاتھ نہ لگائیں، کیونکہ مجھے پچھلی رات اِس کے باعث

خواب میں شدید تکلیف ہوئی۔“

20 لیکن راہنما اماموں اور قوم کے بزرگوں نے ہجوم کو اُکسایا کہ وہ برابا کو مانگیں اور عیسیٰ کی موت طلب کریں۔ گورنر نے دوبارہ پوچھا، 21 ”مَیں اِن دونوں میں سے کس کو تمہارے لئے آزاد کروں؟“

وہ چلّائے۔ ”برابا کو۔“

22 پیلاطس نے پوچھا، ”پھر مَیں عیسیٰ کے ساتھ کیا کروں جو مسیح کہلاتا ہے؟“

وہ چیخے، ”اُسے مصلوب کریں۔“

23 پیلاطس نے پوچھا، ”کیوں؟ اُس نے کیا جرم کیا ہے؟“

لیکن لوگ مزید شور مچا کر چیختے رہے، ”اُسے مصلوب کریں!“

24 پیلاطس نے دیکھا کہ وہ کسی نتیجے تک نہیں پہنچ رہا بلکہ ہنگامہ برپا ہو رہا ہے۔ اِس لئے اُس نے پانی لے کر ہجوم کے سامنے اپنے ہاتھ دھوئے۔ اُس نے کہا، ”اگر اِس آدمی کو قتل کیا جائے تو مَیں بےقصور ہوں، تم ہی اُس کے لئے جواب دہ ٹھہرو۔“

25 تمام لوگوں نے جواب دیا، ”ہم اور ہماری اولاد اُس کے خون کے جواب دہ ہیں۔“

26 پھر اُس نے برابا کو آزاد کر کے اُنہیں دے دیا۔ لیکن عیسیٰ کو اُس نے کوڑے لگانے کا حکم دیا، پھر اُسے مصلوب کرنے کے لئے فوجیوں کے حوالے کر دیا۔

فوجی عیسیٰ کا مذاق اُڑاتے ہیں

27 گورنر کے فوجی عیسیٰ کو محل بنام پریٹوریُم کے صحن میں لے گئے اور پوری پلٹن کو اُس کے اردگرد اکٹھا کیا۔ 28 اُس کے کپڑے اُتار کر اُنہوں نے اُسے ارغوانی رنگ کا لباس پہنایا، 29 پھر کانٹےدار ٹہنیوں کا ایک تاج بنا کر اُس کے سر پر رکھ دیا۔ اُس کے دہنے ہاتھ میں چھڑی پکڑا کر اُنہوں نے اُس کے سامنے گھٹنے ٹیک کر اُس کا مذاق اُڑایا، ”اے یہودیوں کے بادشاہ، آداب!“ 30 وہ اُس پر تھوکتے رہے، چھڑی لے کر بار بار اُس کے سر کو مارا۔ 31 پھر اُس کا مذاق اُڑانے سے تھک کر اُنہوں نے ارغوانی لباس اُتار کر اُسے دوبارہ اُس کے اپنے کپڑے پہنائے اور اُسے مصلوب کرنے کے لئے لے گئے۔

عیسیٰ کو مصلوب کیا جاتا ہے

32 شہر سے نکلتے وقت اُنہوں نے ایک آدمی کو دیکھا جو لبیا کے شہر کرین کا رہنے والا تھا۔ اُس کا نام شمعون تھا۔ اُسے اُنہوں نے صلیب اُٹھا کر لے جانے پر مجبور کیا۔ 33 یوں چلتے چلتے وہ ایک مقام تک پہنچ گئے جس کا نام گلگتا (یعنی کھوپڑی کا مقام) تھا۔ 34 وہاں اُنہوں نے اُسے مَے پیش کی جس میں کوئی کڑوی چیز ملائی گئی تھی۔ لیکن چکھ کر عیسیٰ نے اُسے پینے سے انکار کر دیا۔

35 پھر فوجیوں نے اُسے مصلوب کیا اور اُس کے کپڑے آپس میں بانٹ لئے۔ یہ فیصلہ کرنے کے لئے کہ کس کو کیا کیا ملے اُنہوں نے قرعہ ڈالا۔ 36 یوں وہ وہاں بیٹھ کر اُس کی پہرا داری کرتے رہے۔ 37 صلیب پر عیسیٰ کے سر کے اوپر ایک تختی لگا دی گئی جس پر یہ الزام لکھا تھا، ”یہ یہودیوں کا بادشاہ عیسیٰ ہے۔“ 38 دو ڈاکوؤں کو بھی عیسیٰ کے ساتھ مصلوب کیا گیا، ایک کو اُس کے دہنے ہاتھ اور دوسرے کو اُس کے بائیں ہاتھ۔

39 جو وہاں سے گزرے اُنہوں نے کفر بک کر اُس کی تذلیل کی اور سر ہلا ہلا کر اپنی حقارت کا اظہار کیا۔

40 اُنہوں نے کہا، ”تُو نے تو کہا تھا کہ مَیں بیت المقدّس کو ڈھا کر اُسے تین دن کے اندر اندر دوبارہ تعمیر کر دوں گا۔ اب اپنے آپ کو بچا! اگر تُو واقعی اللہ کا فرزند ہے تو صلیب پر سے اُتر آ۔“

41 راہنما اماموں، شریعت کے علما اور قوم کے بزرگوں نے بھی عیسیٰ کا مذاق اُڑایا، 42 ”اِس نے اَوروں کو بچایا، لیکن اپنے آپ کو نہیں بچا سکتا۔ یہ اسرائیل کا بادشاہ ہے! ابھی یہ صلیب پر سے اُتر آئے تو ہم اِس پر ایمان لے آئیں گے۔ 43 اِس نے اللہ پر بھروسا رکھا ہے۔ اب اللہ اِسے بچائے اگر وہ اِسے چاہتا ہے، کیونکہ اِس نے کہا، 'مَیں اللہ کا فرزند ہوں'۔“

44 اور جن ڈاکوؤں کو اُس کے ساتھ مصلوب کیا گیا تھا اُنہوں نے بھی اُسے لعن طعن کی۔

عیسیٰ کی موت

45 دوپہر بارہ بجے پورا ملک اندھیرے میں ڈوب گیا۔ یہ تاریکی تین گھنٹوں تک رہی۔ 46 پھر تین بجے عیسیٰ اونچی آواز سے پکار اُٹھا، ”ایلی، ایلی، لما شبقتنی“، جس کا مطلب ہے، ”اے میرے خدا، اے میرے خدا، تُو نے مجھے کیوں ترک کر دیا ہے؟“

47 یہ سن کر پاس کھڑے کچھ لوگ کہنے لگے، ”وہ الیاس نبی کو بُلا رہا ہے۔“ 48 اُن میں سے ایک نے فوراً دوڑ کر ایک اسفنج کو مَے کے سرکے میں ڈبویا اور اُسے ڈنڈے پر لگا کر عیسیٰ کو چُسانے کی کوشش کی۔

49 دوسروں نے کہا، ”آؤ، ہم دیکھیں، شاید الیاس آ کر اُسے بچائے۔“

50 لیکن عیسیٰ نے دوبارہ بڑے زور سے چلّا کر دم چھوڑ دیا۔

51 اُسی وقت بیت المقدّس کے مقدّس ترین کمرے کے سامنے لٹکا ہوا پردہ اوپر سے لے کر نیچے تک دو حصوں میں پھٹ گیا۔ زلزلہ آیا، چٹانیں پھٹ گئیں 52 اور قبریں کھل گئیں۔ کئی مرحوم مقدّسین کے جسموں کو زندہ کر دیا گیا۔ 53 وہ عیسیٰ کے جی اُٹھنے کے بعد قبروں میں سے نکل کر مقدّس شہر میں داخل ہوئے اور بہتوں کو نظر آئے۔

54 جب پاس کھڑے رومی افسر[a] اور عیسیٰ کی پہرا داری کرنے والے فوجیوں نے زلزلہ اور یہ تمام واقعات دیکھے تو وہ نہایت دہشت زدہ ہو گئے۔ اُنہوں نے کہا، ”یہ واقعی اللہ کا فرزند تھا۔“

55 بہت سی خواتین بھی وہاں تھیں جو کچھ فاصلے پر اِس کا مشاہدہ کر رہی تھیں۔ وہ گلیل میں عیسیٰ کے پیچھے چل کر یہاں تک اُس کی خدمت کرتی آئی تھیں۔ 56 اُن میں مریم مگدلینی، یعقوب اور یوسف کی ماں مریم اور زبدی کے بیٹوں یعقوب اور یوحنا کی ماں بھی تھیں۔

عیسیٰ کو دفن کیا جاتا ہے

57 جب شام ہونے کو تھی تو ارمتیہ کا ایک دولت مند آدمی بنام یوسف آیا۔ وہ بھی عیسیٰ کا شاگرد تھا۔ 58 اُس نے پیلاطس کے پاس جا کر عیسیٰ کی لاش مانگی، اور پیلاطس نے حکم دیا کہ وہ اُسے دے دی جائے۔ 59 یوسف نے لاش کو لے کر اُسے کتان کے ایک صاف کفن میں لپیٹا 60 اور اپنی ذاتی غیر استعمال شدہ قبر میں رکھ دیا جو چٹان میں تراشی گئی تھی۔ آخر میں اُس نے ایک بڑا پتھر لُڑھکا کر قبر کا منہ بند کر دیا اور چلا

[a] سو سپاہیوں پر مقرر افسر۔

گیا۔ 61 اُس وقت مریم مگدلینی اور دوسری مریم قبر کے مقابل بیٹھی تھیں۔

قبر کی پہرا داری

62 اگلے دن، جو سبت کا دن تھا، راہنما امام اور فریسی پیلاطس کے پاس آئے۔ 63 ”جناب،“ اُنہوں نے کہا، ”ہمیں یاد آیا کہ جب وہ دھوکے باز ابھی زندہ تھا تو اُس نے کہا تھا، ’تین دن کے بعد مَیں جی اُٹھوں گا۔‘ 64 اِس لئے حکم دیں کہ قبر کو تیسرے دن تک محفوظ رکھا جائے۔ ایسا نہ ہو کہ اُس کے شاگرد آ کر اُس کی لاش کو چُرا لے جائیں اور لوگوں کو بتائیں کہ وہ مُردوں میں سے جی اُٹھا ہے۔ اگر ایسا ہوا تو یہ آخری دھوکا پہلے دھوکے سے بھی زیادہ بڑا ہو گا۔“

65 پیلاطس نے جواب دیا، ”پہرے داروں کو لے کر قبر کو اِتنا محفوظ کر دو جتنا تم کر سکتے ہو۔“

66 چنانچہ اُنہوں نے جا کر قبر کو محفوظ کر لیا۔ قبر کے منہ پر پڑے پتھر پر مُہر لگا کر اُنہوں نے اُس پر پہرے دار مقرر کر دیئے۔

عیسیٰ جی اُٹھتا ہے

28 اتوار کو صبح سویرے ہی مریم مگدلینی اور دوسری مریم قبر کو دیکھنے کے لئے نکلیں۔ سورج طلوع ہو رہا تھا۔ 2 اچانک ایک شدید زلزلہ آیا، کیونکہ رب کا ایک فرشتہ آسمان سے اُتر آیا اور قبر کے پاس جا کر اُس پر پڑے پتھر کو ایک طرف لُڑھکا دیا۔ پھر وہ اُس پر بیٹھ گیا۔ 3 اُس کی شکل و صورت بجلی کی طرح چمک رہی تھی اور اُس کا لباس برف کی مانند سفید تھا۔ 4 پہرے دار اِتنے ڈر گئے کہ وہ لرزتے لرزتے مُردہ سے ہو گئے۔

5 فرشتے نے خواتین سے کہا، ”مت ڈرو۔ مجھے معلوم ہے کہ تم عیسیٰ کو ڈھونڈ رہی ہو جو مصلوب ہوا تھا۔ 6 وہ یہاں نہیں ہے۔ وہ جی اُٹھا ہے، جس طرح اُس نے فرمایا تھا۔ آؤ، اُس جگہ کو خود دیکھ لو جہاں وہ پڑا تھا۔ 7 اور اب جلدی سے جا کر اُس کے شاگردوں کو بتا دو کہ وہ جی اُٹھا ہے اور تمہارے آگے آگے گلیل پہنچ جائے گا۔ وہیں تم اُسے دیکھو گے۔ اب مَیں نے تم کو اِس سے آگاہ کیا ہے۔“

8 خواتین جلدی سے قبر سے چلی گئیں۔ وہ سہمی ہوئی لیکن بڑی خوش تھیں اور دوڑی دوڑی اُس کے شاگردوں کو یہ خبر سنانے گئیں۔

9 اچانک عیسیٰ اُن سے ملا۔ اُس نے کہا، ”سلام۔“ وہ اُس کے پاس آئیں، اُس کے پاؤں پکڑے اور اُسے سجدہ کیا۔ 10 عیسیٰ نے اُن سے کہا، ”مت ڈرو۔ جاؤ، میرے بھائیوں کو بتا دو کہ وہ گلیل کو چلے جائیں۔ وہاں وہ مجھے دیکھیں گے۔“

پہرے داروں کی رپورٹ

11 خواتین ابھی راستے میں تھیں کہ پہرے داروں میں سے کچھ شہر میں گئے اور راہنما اماموں کو سب کچھ بتا دیا۔ 12 راہنما اماموں نے قوم کے بزرگوں کے ساتھ ایک میٹنگ منعقد کی اور پہرے داروں کو رشوت کی بڑی رقم دینے کا فیصلہ کیا۔ 13 اُنہوں نے اُنہیں بتایا، ”تم کو کہنا ہے، ’جب ہم رات کے وقت سو رہے تھے تو اُس کے شاگرد آئے اور اُسے چُرا لے گئے۔‘ 14 اگر یہ خبر گورنر تک پہنچے تو ہم اُسے سمجھا لیں گے۔ تم کو فکر کرنے کی ضرورت نہیں۔“

15 چنانچہ پہرے داروں نے رشوت لے کر وہ کچھ کیا جو اُنہیں سکھایا گیا تھا۔ اُن کی یہ کہانی یہودیوں کے درمیان بہت پھیلائی گئی اور آج تک اُن میں رائج ہے۔

عیسیٰ اپنے شاگردوں پر ظاہر ہوتا ہے

16 پھر گیارہ شاگرد گلیل کے اُس پہاڑ کے پاس پہنچے جہاں عیسیٰ نے اُنہیں جانے کو کہا تھا۔ 17 وہاں اُسے دیکھ کر اُنہوں نے اُسے سجدہ کیا۔ لیکن کچھ شک میں پڑ گئے۔ 18 پھر عیسیٰ نے اُن کے پاس آ کر کہا، ''آسمان اور زمین کا کُل اختیار مجھے دے دیا گیا ہے۔ 19 اِس لئے جاؤ، تمام قوموں کو شاگرد بنا کر اُنہیں باپ، فرزند اور روح القدس کے نام سے بپتسمہ دو۔ 20 اور اُنہیں یہ سکھاؤ کہ وہ اُن تمام احکام کے مطابق زندگی گزاریں جو مَیں نے تمہیں دیئے ہیں۔ اور دیکھو، مَیں دنیا کے اختتام تک ہمیشہ تمہارے ساتھ ہوں۔''

مرقس کی معرفت اِنجیل

یحییٰ بپتسمہ دینے والے کی خدمت

1 یہ اللہ کے فرزند عیسیٰ مسیح کے بارے میں خوش خبری ہے، 2 جو یسعیاہ نبی کی پیش گوئی کے مطابق یوں شروع ہوئی:

'دیکھ، مَیں اپنے پیغمبر کو تیرے آگے آگے
بھیج دیتا ہوں
جو تیرے لئے راستہ تیار کرے گا۔
3 ریگستان میں ایک آواز پکار رہی ہے،
رب کی راہ تیار کرو!
اُس کے راستے سیدھے بناؤ۔'

4 یہ پیغمبر یحییٰ بپتسمہ دینے والا تھا۔ ریگستان میں رہ کر اُس نے اعلان کیا کہ لوگ توبہ کر کے بپتسمہ لیں تاکہ اُنہیں اپنے گناہوں کی معافی مل جائے۔ 5 یہودیہ کے پورے علاقے کے لوگ یروشلم کے تمام باشندوں سمیت نکل کر اُس کے پاس آئے۔ اور اپنے گناہوں کو تسلیم کر کے اُنہوں نے دریائے یردن میں یحییٰ سے بپتسمہ لیا۔

6 یحییٰ اونٹوں کے بالوں کا لباس پہنے اور کمر پر چمڑے کا پٹکا باندھے رہتا تھا۔ خوراک کے طور پر وہ ٹڈیاں اور جنگلی شہد کھاتا تھا۔ 7 اُس نے اعلان کیا، "میرے بعد ایک آنے والا ہے جو مجھ سے بڑا ہے۔ مَیں جھک کر اُس کے جوتوں کے تسمے کھولنے کے بھی لائق نہیں۔ 8 مَیں تم کو پانی سے بپتسمہ دیتا ہوں، لیکن وہ تمہیں روح القدس سے بپتسمہ دے گا۔"

عیسیٰ کا بپتسمہ اور آزمائش

9 اُن دنوں میں عیسیٰ ناصرت سے آیا اور یحییٰ نے اُسے دریائے یردن میں بپتسمہ دیا۔ 10 پانی سے نکلتے ہی عیسیٰ نے دیکھا کہ آسمان پھٹ رہا ہے اور روح القدس کبوتر کی طرح مجھ پر اُتر رہا ہے۔ 11 ساتھ ساتھ آسمان سے ایک آواز سنائی دی، "تُو میرا پیارا فرزند ہے، تجھ سے مَیں خوش ہوں۔"

12 اِس کے فوراً بعد روح القدس نے اُسے ریگستان میں بھیج دیا۔ 13 وہاں وہ چالیس دن رہا جس کے دوران ابلیس اُس کی آزمائش کرتا رہا۔ وہ جنگلی جانوروں کے درمیان رہتا اور فرشتے اُس کی خدمت کرتے تھے۔

عیسیٰ چار مچھیروں کو بُلاتا ہے

14 جب یحییٰ کو جیل میں ڈال دیا گیا تو عیسیٰ گلیل کے علاقے میں آیا اور اللہ کی خوش خبری کا اعلان کرنے لگا۔ 15 وہ بولا، ”مقررہ وقت آ گیا ہے، اللہ کی بادشاہی قریب آ گئی ہے۔ توبہ کرو اور اللہ کی خوش خبری پر ایمان لاؤ۔“

16 ایک دن جب عیسیٰ گلیل کی جھیل کے کنارے کنارے چل رہا تھا تو اُس نے شمعون اور اُس کے بھائی اندریاس کو دیکھا۔ وہ جھیل میں جال ڈال رہے تھے کیونکہ وہ ماہی گیر تھے۔ 17 اُس نے کہا، ”آؤ، میرے پیچھے ہو لو، مَیں تم کو آدم گیر بناؤں گا۔“ 18 یہ سنتے ہی وہ اپنے جالوں کو چھوڑ کر اُس کے پیچھے ہو لئے۔

19 تھوڑا سا آگے جا کر عیسیٰ نے زبدی کے بیٹوں یعقوب اور یوحنا کو دیکھا۔ وہ کشتی میں بیٹھے اپنے جالوں کی مرمت کر رہے تھے۔ 20 اُس نے اُنہیں فوراً بُلایا تو وہ اپنے باپ کو مزدوروں سمیت کشتی میں چھوڑ کر اُس کے پیچھے ہو لئے۔

آدمی کی بدروح کے قبضے سے رِہائی

21 وہ کفرنحوم شہر میں داخل ہوئے۔ اور سبت کے دن عیسیٰ عبادت خانے میں جا کر لوگوں کو سکھانے لگا۔ 22 وہ اُس کی تعلیم سن کر ہکا بکا رہ گئے کیونکہ وہ اُنہیں شریعت کے عالِموں کی طرح نہیں بلکہ اختیار کے ساتھ سکھاتا تھا۔

23 اُن کے عبادت خانے میں ایک آدمی تھا جو کسی ناپاک روح کے قبضے میں تھا۔ عیسیٰ کو دیکھتے ہی وہ چیخ چیخ کر بولنے لگا، 24 ”اے ناصرت کے عیسیٰ، ہمارا آپ کے ساتھ کیا واسطہ ہے؟ کیا آپ ہمیں ہلاک کرنے آئے ہیں؟ مَیں تو جانتا ہوں کہ آپ کون ہیں، آپ اللہ کے قدوس ہیں۔“

25 عیسیٰ نے اُسے ڈانٹ کر کہا، ”خاموش! آدمی سے نکل جا!“ 26 اِس پر بدروح آدمی کو جھنجھوڑ کر اور چیخیں مار مار کر اُس میں سے نکل گئی۔

27 تمام لوگ گھبرا گئے اور ایک دوسرے سے کہنے لگے، ”یہ کیا ہے؟ ایک نئی تعلیم جو اختیار کے ساتھ دی جا رہی ہے۔ اور وہ بدروحوں کو حکم دیتا ہے تو وہ اُس کی مانتی ہیں۔“

28 اور عیسیٰ کے بارے میں چرچا جلدی سے گلیل کے پورے علاقے میں پھیل گیا۔

بہت سے مریضوں کی شفا

29 عبادت خانے سے نکلنے کے عین بعد وہ یعقوب اور یوحنا کے ساتھ شمعون اور اندریاس کے گھر گئے۔ 30 وہاں شمعون کی ساس بستر پر پڑی تھی، کیونکہ اُسے بخار تھا۔ اُنہوں نے عیسیٰ کو بتا دیا 31 تو وہ اُس کے نزدیک گیا۔ اُس کا ہاتھ پکڑ کر اُس نے اُٹھنے میں اُس کی مدد کی۔ اِس پر بخار اُتر گیا اور وہ اُن کی خدمت کرنے لگی۔

32 جب شام ہوئی اور سورج غروب ہوا تو لوگ تمام مریضوں اور بدروح گرفتہ اشخاص کو عیسیٰ کے پاس لائے۔ 33 پورا شہر دروازے پر جمع ہو گیا 34 اور عیسیٰ نے بہت سے مریضوں کو مختلف قسم کی بیماریوں سے شفا دی۔ اُس نے بہت سی بدروحیں بھی نکال دیں، لیکن اُس نے اُنہیں بولنے نہ دیا، کیونکہ وہ جانتی تھیں کہ وہ کون ہے۔

گلیل میں منادی

[35] اگلے دن صبح سویرے جب ابھی اندھیرا ہی تھا تو عیسیٰ اُٹھ کر دعا کرنے کے لئے کسی ویران جگہ چلا گیا۔ [36] بعد میں شمعون اور اُس کے ساتھی اُسے ڈھونڈنے نکلے۔ [37] جب معلوم ہوا کہ وہ کہاں ہے تو اُنہوں نے اُس سے کہا، ”تمام لوگ آپ کو تلاش کر رہے ہیں!“

[38] لیکن عیسیٰ نے جواب دیا، ”آؤ، ہم ساتھ والی آبادیوں میں جائیں تاکہ مَیں وہاں بھی منادی کروں۔ کیونکہ مَیں اِسی مقصد سے نکل آیا ہوں۔“

[39] چنانچہ وہ پورے گلیل میں سے گزرتا ہوا عبادت خانوں میں منادی کرتا اور بدروحوں کو نکالتا رہا۔

کوڑھ سے شفا

[40] ایک آدمی عیسیٰ کے پاس آیا جو کوڑھ کا مریض تھا۔ گھٹنوں کے بل جھک کر اُس نے منت کی، ”اگر آپ چاہیں تو مجھے پاک صاف کر سکتے ہیں۔“

[41] عیسیٰ کو ترس آیا۔ اُس نے اپنا ہاتھ بڑھا کر اُسے چھوا اور کہا، ”مَیں چاہتا ہوں، پاک صاف ہو جا۔“ [42] اِس پر بیماری فوراً دُور ہو گئی اور وہ پاک صاف ہو گیا۔ [43] عیسیٰ نے اُسے فوراً رُخصت کر کے سختی سے سمجھایا، [44] ”خبردار! یہ بات کسی کو نہ بتانا بلکہ بیت المقدّس میں امام کے پاس جا تاکہ وہ تیرا معائنہ کرے۔ اپنے ساتھ وہ قربانی لے جا جس کا تقاضا موسیٰ کی شریعت اُن سے کرتی ہے جنہیں کوڑھ سے شفا ملی ہو۔ یوں علانیہ تصدیق ہو جائے گی کہ تُو واقعی پاک صاف ہو گیا ہے۔“

[45] آدمی چلا گیا، لیکن وہ ہر جگہ اپنی کہانی سنانے لگا۔ اُس نے یہ خبر اِتنی پھیلائی کہ عیسیٰ کھلے طور پر کسی بھی شہر میں داخل نہ ہو سکا بلکہ اُسے ویران جگہوں میں رہنا پڑا۔ لیکن وہاں بھی لوگ ہر جگہ سے اُس کے پاس پہنچ گئے۔

مفلوج کے لئے چھت کھولی جاتی ہے

2 کچھ دنوں کے بعد عیسیٰ کفرنحوم میں واپس آیا۔ جلد ہی خبر پھیل گئی کہ وہ گھر میں ہے۔ [2] اِس پر اِتنے لوگ جمع ہو گئے کہ پورا گھر بھر گیا بلکہ دروازے کے سامنے بھی جگہ نہ رہی۔ وہ اُنہیں کلامِ مقدّس سنانے لگا۔ [3] اِتنے میں کچھ لوگ پہنچے۔ اُن میں سے چار آدمی ایک مفلوج کو اُٹھائے عیسیٰ کے پاس لانا چاہتے تھے۔ [4] مگر وہ اُسے ہجوم کی وجہ سے عیسیٰ تک نہ پہنچا سکے، اِس لئے اُنہوں نے چھت کھول دی۔ عیسیٰ کے اوپر کا حصہ اُدھیڑ کر اُنہوں نے چارپائی کو جس پر مفلوج لیٹا تھا اُتار دیا۔ [5] جب عیسیٰ نے اُن کا ایمان دیکھا تو اُس نے مفلوج سے کہا، ”بیٹا، تیرے گناہ معاف کر دیئے گئے ہیں۔“

[6] شریعت کے کچھ عالِم وہاں بیٹھے تھے۔ وہ یہ سن کر سوچ بچار میں پڑ گئے۔ [7] ”یہ کس طرح ایسی باتیں کر سکتا ہے؟ کفر بک رہا ہے۔ صرف اللہ ہی گناہ معاف کر سکتا ہے۔“

[8] عیسیٰ نے اپنی روح میں فوراً جان لیا کہ وہ کیا سوچ رہے ہیں، اِس لئے اُس نے اُن سے پوچھا، ”تم دل میں اِس طرح کی باتیں کیوں سوچ رہے ہو؟ [9] کیا مفلوج سے یہ کہنا آسان ہے کہ ’تیرے گناہ معاف کر دیئے گئے ہیں‘ یا یہ کہ ’اُٹھ، اپنی چارپائی اُٹھا کر چل پھر‘؟ [10] لیکن مَیں تم کو دکھاتا ہوں کہ ابنِ آدم کو واقعی دنیا میں گناہ معاف کرنے کا اختیار ہے۔“ یہ کہہ کر وہ

مفلوج سے مخاطب ہوا، 11 ”مَیں تجھ سے کہتا ہوں کہ اُٹھ، اپنی چارپائی اُٹھا کر گھر چلا جا۔“

12 وہ آدمی کھڑا ہوا اور فوراً اپنی چارپائی اُٹھا کر اُن کے دیکھتے دیکھتے چلا گیا۔ سب سخت حیرت زدہ ہوئے اور اللہ کی تمجید کر کے کہنے لگے، ”ایسا کام ہم نے کبھی نہیں دیکھا!“

عیسیٰ متی کو بُلاتا ہے

13 پھر عیسیٰ نکل کر دوبارہ جھیل کے کنارے گیا۔ ایک بڑی بھیڑ اُس کے پاس آئی تو وہ اُنہیں سکھانے لگا۔ 14 چلتے چلتے اُس نے حلفئی کے بیٹے لاوی کو دیکھا جو ٹیکس لینے کے لئے اپنی چوکی پر بیٹھا تھا۔ عیسیٰ نے اُس سے کہا، ”میرے پیچھے ہو لے۔“ اور لاوی اُٹھ کر اُس کے پیچھے ہو لیا۔

15 بعد میں عیسیٰ لاوی کے گھر میں کھانا کھا رہا تھا۔ اُس کے ساتھ نہ صرف اُس کے شاگرد بلکہ بہت سے ٹیکس لینے والے اور گناہ گار بھی تھے، کیونکہ اُن میں سے بہتیرے اُس کے پیروکار بن چکے تھے۔ 16 شریعت کے کچھ فریسی عالِموں نے اُسے یوں ٹیکس لینے والوں اور گناہ گاروں کے ساتھ کھاتے دیکھا تو اُس کے شاگردوں سے پوچھا، ”یہ ٹیکس لینے والوں اور گناہ گاروں کے ساتھ کیوں کھاتا ہے؟“

17 یہ سن کر عیسیٰ نے جواب دیا، ”صحت مندوں کو ڈاکٹر کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ مریضوں کو۔ مَیں راست بازوں کو نہیں بلکہ گناہ گاروں کو بُلانے آیا ہوں۔“

شاگرد روزہ کیوں نہیں رکھتے؟

18 یحییٰ کے شاگرد اور فریسی روزہ رکھا کرتے تھے۔ ایک موقع پر کچھ لوگ عیسیٰ کے پاس آئے اور پوچھا، ”آپ کے شاگرد روزہ کیوں نہیں رکھتے جبکہ یحییٰ اور فریسیوں کے شاگرد روزہ رکھتے ہیں؟“

19 عیسیٰ نے جواب دیا، ”شادی کے مہمان کس طرح روزہ رکھ سکتے ہیں جب دُولھا اُن کے درمیان ہے؟ جب تک دُولھا اُن کے ساتھ ہے وہ روزہ نہیں رکھ سکتے۔ 20 لیکن ایک دن آئے گا جب دُولھا اُن سے لے لیا جائے گا۔ اُس وقت وہ ضرور روزہ رکھیں گے۔

21 کوئی بھی نئے کپڑے کا ٹکڑا کسی پرانے لباس میں نہیں لگاتا۔ اگر وہ ایسا کرے تو نیا ٹکڑا بعد میں سکڑ کر پرانے لباس سے الگ ہو جائے گا۔ یوں پرانے لباس کی پھٹی ہوئی جگہ پہلے کی نسبت زیادہ خراب ہو جائے گی۔ 22 اِسی طرح کوئی بھی انگور کا تازہ رس پرانی اور بے لچک مشکوں میں نہیں ڈالتا۔ اگر وہ ایسا کرے تو پرانی مشکیں پیدا ہونے والی گیس کے باعث پھٹ جائیں گی۔ نتیجے میں مَے اور مشکیں دونوں ضائع ہو جائیں گی۔ اِس لئے انگور کا تازہ رس نئی مشکوں میں ڈالا جاتا ہے جو لچک دار ہوتی ہیں۔“

سبت کے بارے میں سوال

23 ایک دن عیسیٰ اناج کے کھیتوں میں سے گزر رہا تھا۔ چلتے چلتے اُس کے شاگرد کھانے کے لئے اناج کی بالیں توڑنے لگے۔ سبت کا دن تھا۔ 24 یہ دیکھ کر فریسیوں نے عیسیٰ سے پوچھا، ”دیکھو، یہ کیوں ایسا کر رہے ہیں؟ سبت کے دن ایسا کرنا منع ہے۔“

25 عیسیٰ نے جواب دیا، ”کیا تم نے کبھی نہیں پڑھا کہ داؤد نے کیا کِیا جب اُسے اور اُس کے ساتھیوں کو بھوک لگی اور اُن کے پاس خوراک نہیں تھی؟ 26 اُس

وقت ابیاتر امامِ اعظم تھا۔ داؤد اللہ کے گھر میں داخل ہوا اور رب کے لئے مخصوص شدہ روٹیاں لے کر کھائیں، اگرچہ صرف اماموں کو اِنہیں کھانے کی اجازت ہے۔ اور اُس نے اپنے ساتھیوں کو بھی یہ روٹیاں کھلائیں۔"

27 پھر اُس نے کہا، "انسان کو سبت کے دن کے لئے نہیں بنایا گیا بلکہ سبت کا دن انسان کے لئے۔ 28 چنانچہ ابنِ آدم سبت کا بھی مالک ہے۔"

سوکھے ہوئے ہاتھ کی شفا

3 کسی اَور وقت جب عیسیٰ عبادت خانے میں گیا تو وہاں ایک آدمی تھا جس کا ہاتھ سوکھا ہوا تھا۔ 2 سبت کا دن تھا اور لوگ بڑے غور سے دیکھ رہے تھے کہ کیا عیسیٰ اِس آدمی کو آج بھی شفا دے گا۔ کیونکہ وہ اُس پر الزام لگانے کا کوئی بہانہ تلاش کر رہے تھے۔ 3 عیسیٰ نے سوکھے ہاتھ والے آدمی سے کہا، "اُٹھ، درمیان میں کھڑا ہو۔" 4 پھر عیسیٰ نے اُن سے پوچھا، "مجھے بتاؤ، شریعت ہمیں سبت کے دن کیا کرنے کی اجازت دیتی ہے، نیک کام کرنے کی یا غلط کام کرنے کی، کسی کی جان بچانے کی یا اُسے تباہ کرنے کی؟"

سب خاموش رہے۔ 5 وہ غصے سے اپنے اردگرد کے لوگوں کی طرف دیکھنے لگا۔ اُن کی سخت دلی اُس کے لئے بڑے دُکھ کا باعث بن رہی تھی۔ پھر اُس نے آدمی سے کہا، "اپنا ہاتھ آگے بڑھا۔" اُس نے ایسا کیا تو اُس کا ہاتھ بحال ہو گیا۔ 6 اِس پر فریسی باہر نکل کر سیدھے ہیرودیس کی پارٹی کے افراد کے ساتھ مل کر عیسیٰ کو قتل کرنے کی سازشیں کرنے لگے۔

جھیل کے کنارے پر ہجوم

7 لیکن عیسیٰ وہاں سے ہٹ کر اپنے شاگردوں کے ساتھ جھیل کے پاس گیا۔ ایک بڑا ہجوم اُس کے پیچھے ہو لیا۔ لوگ نہ صرف گلیل کے علاقے سے آئے بلکہ بہت سی اَور جگہوں یعنی یہودیہ، 8 یروشلم، ادومیہ، دریائے یردن کے پار اور صور اور صیدا کے علاقے سے بھی۔ وجہ یہ تھی کہ عیسیٰ کے کام کی خبر اُن علاقوں تک بھی پہنچ چکی تھی اور نتیجے میں بہت سے لوگ وہاں سے بھی آئے۔ 9 عیسیٰ نے شاگردوں سے کہا، "احتیاطاً ایک کشتی اُس وقت کے لئے تیار کر رکھو جب ہجوم مجھے حد سے زیادہ دبانے لگے گا۔" 10 کیونکہ اُس دن اُس نے بہتوں کو شفا دی تھی، اِس لئے جسے بھی کوئی تکلیف تھی وہ دھکے دے دے کر اُس کے پاس آیا تاکہ اُسے چھو سکے۔ 11 اور جب بھی ناپاک روحوں نے عیسیٰ کو دیکھا تو وہ اُس کے سامنے گر کر چیخیں مارنے لگیں، "آپ اللہ کے فرزند ہیں۔"

12 لیکن عیسیٰ نے اُنہیں سختی سے ڈانٹ کر کہا کہ وہ اُسے ظاہر نہ کریں۔

عیسیٰ بارہ رسولوں کو مقرر کرتا ہے

13 اِس کے بعد عیسیٰ نے پہاڑ پر چڑھ کر جنہیں وہ چاہتا تھا اُنہیں اپنے پاس بُلا لیا۔ اور وہ اُس کے پاس آئے۔ 14 اُس نے اُن میں سے بارہ کو چن لیا۔ اُنہیں اُس نے اپنے رسول مقرر کر لیا تاکہ وہ اُس کے ساتھ چلیں اور وہ اُنہیں منادی کرنے کے لئے بھیج سکے۔ 15 اُس نے اُنہیں بدروحیں نکالنے کا اختیار بھی دیا۔

16 جن بارہ کو اُس نے مقرر کیا اُن کے نام یہ ہیں: شمعون جس کا لقب اُس نے پطرس رکھا، 17 زبدی کے

بیٹے یعقوب اور یوحنا جن کا لقب عیسیٰ نے 'بادل کی گرج کے بیٹے' رکھا، 18 اندریاس، فلپّس، برتلمائی، متی، توما، یعقوب بن حلفئی، تدّی، شمعون مجاہد 19 اور یہوداہ اِسکریوتی جس نے بعد میں اُسے دشمن کے حوالے کر دیا۔

عیسیٰ اور بدروحوں کا سردار

20 پھر عیسیٰ کسی گھر میں داخل ہوا۔ اِس بار بھی اِتنا ہجوم جمع ہو گیا کہ عیسیٰ کو اپنے شاگردوں سمیت کھانا کھانے کا موقع بھی نہ ملا۔ 21 جب اُس کے خاندان کے افراد نے یہ سنا تو وہ اُسے پکڑ کر لے جانے کے لئے آئے، کیونکہ اُنہوں نے کہا، ''وہ ہوش میں نہیں ہے۔''

22 لیکن شریعت کے جو عالِم یروشلم سے آئے تھے اُنہوں نے کہا، ''یہ بدروحوں کے سردار بعل زبول کے قبضے میں ہے۔ اُسی کی مدد سے بدروحوں کو نکال رہا ہے۔''

23 پھر عیسیٰ نے اُنہیں اپنے پاس بُلا کر تمثیلوں میں جواب دیا۔ ''ابلیس کس طرح ابلیس کو نکال سکتا ہے؟ 24 جس بادشاہی میں پھوٹ پڑ جائے وہ قائم نہیں رہ سکتی۔ 25 اور جس گھرانے کی ایسی حالت ہو وہ بھی قائم نہیں رہ سکتا۔ 26 اِسی طرح اگر ابلیس اپنے آپ کی مخالفت کرے اور یوں اُس میں پھوٹ پڑ جائے تو وہ قائم نہیں رہ سکتا بلکہ ختم ہو چکا ہے۔

27 کسی زور آور آدمی کے گھر میں گھُس کر اُس کا مال و اسباب لُوٹنا اُس وقت تک ممکن نہیں ہے جب تک اُس آدمی کو باندھا نہ جائے۔ پھر ہی اُسے لُوٹا جا سکتا ہے۔

28 مَیں تم سے سچ کہتا ہوں کہ لوگوں کے تمام گناہ اور کفر کی باتیں معاف کی جا سکیں گی، خواہ وہ کتنا ہی کفر کیوں نہ بکیں۔ 29 لیکن جو روح القدس کے خلاف کفر بکے اُسے ابد تک معافی نہیں ملے گی۔ وہ ایک ابدی گناہ کا قصور وار ٹھہرے گا۔'' 30 عیسیٰ نے یہ اِس لئے کہا کیونکہ عالِم کہہ رہے تھے کہ وہ کسی بدروح کی گرفت میں ہے۔

عیسیٰ کی ماں اور بھائی

31 پھر عیسیٰ کی ماں اور بھائی پہنچ گئے۔ باہر کھڑے ہو کر اُنہوں نے کسی کو اُسے بُلانے کو بھیج دیا۔ 32 اُس کے اردگرد ہجوم بیٹھا تھا۔ اُنہوں نے کہا، ''آپ کی ماں اور بھائی باہر آپ کو بُلا رہے ہیں۔''

33 عیسیٰ نے پوچھا، ''کون میری ماں اور کون میرے بھائی ہیں؟'' 34 اور اپنے گرد بیٹھے لوگوں پر نظر ڈال کر اُس نے کہا، ''دیکھو، یہ میری ماں اور میرے بھائی ہیں۔ 35 جو بھی اللہ کی مرضی پوری کرتا ہے وہ میرا بھائی، میری بہن اور میری ماں ہے۔''

بیج بونے والے کی تمثیل

4 پھر عیسیٰ دوبارہ جھیل کے کنارے تعلیم دینے لگا۔ اور اِتنی بڑی بھیڑ اُس کے پاس جمع ہوئی کہ وہ جھیل میں کھڑی ایک کشتی میں بیٹھ گیا۔ باقی لوگ جھیل کے کنارے پر کھڑے رہے۔ 2 اُس نے اُنہیں بہت سی باتیں تمثیلوں میں سکھائیں۔ اُن میں سے ایک یہ تھی:

3 ''سنو! ایک کسان بیج بونے کے لئے نکلا۔ 4 جب بیج اِدھر اُدھر بکھر گیا تو کچھ دانے راستے پر گرے اور پرندوں نے آ کر اُنہیں چگ لیا۔ 5 کچھ پتھریلی زمین پر گرے جہاں مٹی کی کمی تھی۔ وہ جلد اُگ آئے

کیونکہ مٹی گہری نہیں تھی۔ 6 لیکن جب سورج نکلا تو پودے جھُلس گئے اور چونکہ وہ جڑ نہ پکڑ سکے اِس لئے سوکھ گئے۔ 7 کچھ دانے خود رَو کانٹےدار پودوں کے درمیان بھی گرے۔ وہاں وہ اُگنے تو لگے، لیکن خود رَو پودوں نے ساتھ ساتھ بڑھ کر اُنہیں پھلنے پھولنے کی جگہ نہ دی۔ چنانچہ وہ بھی ختم ہو گئے اور پھل نہ لا سکے۔ 8 لیکن ایسے دانے بھی تھے جو زرخیز زمین میں گرے۔ وہاں وہ پھوٹ نکلے اور بڑھتے بڑھتے تیس گُنا، ساٹھ گُنا بلکہ سَو گُنا تک پھل لائے۔"

9 پھر اُس نے کہا، "جو سن سکتا ہے وہ سن لے!"

تمثیلوں کا مقصد

10 جب وہ اکیلا تھا تو جو لوگ اُس کے اردگرد جمع تھے اُنہوں نے بارہ شاگردوں سمیت اُس سے پوچھا کہ اِس تمثیل کا کیا مطلب ہے؟ 11 اُس نے جواب دیا، "تم کو تو اللہ کی بادشاہی کا بھید سمجھنے کی لیاقت دی گئی ہے۔ لیکن مَیں اِس دائرے سے باہر کے لوگوں کو ہر بات سمجھانے کے لئے تمثیلیں استعمال کرتا ہوں 12 تاکہ پاک کلام پورا ہو جائے کہ

'وہ اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے
مگر کچھ نہیں جانیں گے،
وہ اپنے کانوں سے سنیں گے
مگر کچھ نہیں سمجھیں گے،
ایسا نہ ہو کہ وہ میری طرف رجوع کریں
اور اُنہیں معاف کر دیا جائے'۔"

بیج بونے والے کی تمثیل کا مطلب

13 پھر عیسیٰ نے اُن سے کہا، "کیا تم یہ تمثیل نہیں سمجھتے؟ تو پھر باقی تمام تمثیلیں کس طرح سمجھ پاؤ گے؟ 14 بیج بونے والا اللہ کا کلام بو دیتا ہے۔ 15 راستے پر گرنے والے دانے وہ لوگ ہیں جو کلام کو سنتے تو ہیں، لیکن پھر ابلیس فوراً آ کر وہ کلام چھین لیتا ہے جو اُن میں بویا گیا ہے۔ 16 پتھریلی زمین پر گرنے والے دانے وہ لوگ ہیں جو کلام سنتے ہی اُسے خوشی سے قبول تو کر لیتے ہیں، 17 لیکن وہ جڑ نہیں پکڑتے اور اِس لئے زیادہ دیر تک قائم نہیں رہتے۔ جوں ہی وہ کلام پر ایمان لانے کے باعث کسی مصیبت یا ایذا رسانی سے دوچار ہو جائیں، تو وہ برگشتہ ہو جاتے ہیں۔ 18 خود رَو کانٹےدار پودوں کے درمیان گرے ہوئے دانے وہ لوگ ہیں جو کلام سنتے تو ہیں، 19 لیکن پھر روزمرہ کی پریشانیاں، دولت کا فریب اور دیگر چیزوں کا لالچ کلام کو پھلنے پھولنے نہیں دیتے۔ نتیجے میں وہ پھل لانے تک نہیں پہنچتا۔ 20 اِس کے مقابلے میں زرخیز زمین میں گرے ہوئے دانے وہ لوگ ہیں جو کلام سن کر اُسے قبول کرتے اور بڑھتے بڑھتے تیس گُنا، ساٹھ گُنا بلکہ سَو گُنا تک پھل لاتے ہیں۔"

کوئی چراغ کو برتن کے نیچے نہیں چھپاتا

21 عیسیٰ نے بات جاری رکھی اور کہا، "کیا چراغ کو اِس لئے جلا کر لایا جاتا ہے کہ وہ کسی برتن یا چارپائی کے نیچے رکھا جائے؟ ہرگز نہیں! اُسے شمع دان پر رکھا جاتا ہے۔ 22 کیونکہ جو کچھ بھی اِس وقت پوشیدہ ہے اُسے آخرکار ظاہر ہو جانا ہے اور تمام بھیدوں کو ایک دن کھل جانا ہے۔ 23 اگر کوئی سن سکے تو سن لے۔"

24 اُس نے اُن سے یہ بھی کہا، "اِس پر دھیان دو کہ تم کیا سنتے ہو۔ جس حساب سے تم دوسروں کو دیتے ہو اُسی حساب سے تم کو بھی دیا جائے گا بلکہ تم کو اُس سے

بڑھ کر ملے گا۔ 25 کیونکہ جسے کچھ حاصل ہوا ہے اُسے اَور بھی دیا جائے گا، جبکہ جسے کچھ حاصل نہیں ہوا اُس سے وہ تھوڑا بہت بھی چھین لیا جائے گا جو اُسے حاصل ہے۔"

خود بخود اُگنے والے بیج کی تمثیل

26 پھر عیسیٰ نے کہا، "اللہ کی بادشاہی یوں سمجھ لو: ایک کسان زمین میں بیج بکھیر دیتا ہے۔ 27 یہ بیج پھوٹ کر دن رات اُگتا رہتا ہے، خواہ کسان سو رہا یا جاگ رہا ہو۔ اُسے معلوم نہیں کہ یہ کیوں کر ہوتا ہے۔ 28 زمین خود بخود اناج کی فصل پیدا کرتی ہے۔ پہلے پتے نکلتے ہیں، پھر بالیں نظر آنے لگتی ہیں اور آخر میں دانے پیدا ہو جاتے ہیں۔ 29 اور جوں ہی اناج کی فصل پک جاتی ہے کسان آ کر درانتی سے اُسے کاٹ لیتا ہے، کیونکہ فصل کی کٹائی کا وقت آ چکا ہوتا ہے۔"

رائی کے دانے کی تمثیل

30 پھر عیسیٰ نے کہا، "ہم اللہ کی بادشاہی کا موازنہ کس چیز سے کریں؟ یا ہم کون سی تمثیل سے اِسے بیان کریں؟ 31 وہ رائی کے دانے کی مانند ہے جو زمین میں ڈالا گیا ہو۔ رائی بیجوں میں سب سے چھوٹا دانہ ہے 32 لیکن بڑھتے بڑھتے سبزیوں میں سب سے بڑا ہو جاتا ہے۔ اُس کی شاخیں اِتنی لمبی ہو جاتی ہیں کہ پرندے اُس کے سائے میں اپنے گھونسلے بنا سکتے ہیں۔"

33 عیسیٰ اِسی قسم کی بہت سی تمثیلوں کی مدد سے اُنہیں کلام یوں سناتا تھا کہ وہ اِسے سمجھ سکتے تھے۔ 34 ہاں، عوام کو وہ صرف تمثیلوں کے ذریعے سکھاتا تھا۔ لیکن جب وہ اپنے شاگردوں کے ساتھ اکیلا ہوتا تو وہ ہر بات کی تشریح کرتا تھا۔

عیسیٰ آندھی کو تھما دیتا ہے

35 اُس دن جب شام ہوئی تو عیسیٰ نے اپنے شاگردوں سے کہا، "آؤ، ہم جھیل کے پار چلیں۔" 36 چنانچہ وہ بھیڑ کو رُخصت کر کے اُسے لے کر چل پڑے۔ بعض اَور کشتیاں بھی ساتھ گئیں۔ 37 اچانک سخت آندھی آئی۔ لہریں کشتی سے ٹکرا کر اُسے پانی سے بھرنے لگیں، 38 لیکن عیسیٰ ابھی تک کشتی کے پچھلے حصے میں اپنا سر گدی پر رکھے سو رہا تھا۔ شاگردوں نے اُسے جگا کر کہا، "اُستاد، کیا آپ کو پروا نہیں کہ ہم تباہ ہو رہے ہیں؟"

39 وہ جاگ اُٹھا، آندھی کو ڈانٹا اور جھیل سے کہا، "خاموش! چپ کر!" اِس پر آندھی تھم گئی اور لہریں بالکل ساکت ہو گئیں۔ 40 پھر عیسیٰ نے شاگردوں سے پوچھا، "تم کیوں گھبراتے ہو؟ کیا تم ابھی تک ایمان نہیں رکھتے؟"

41 اُن پر سخت خوف طاری ہو گیا اور وہ ایک دوسرے سے کہنے لگے، "آخر یہ کون ہے؟ ہَوا اور جھیل بھی اُس کا حکم مانتی ہیں۔"

عیسیٰ گراسینی آدمی سے بدروحیں نکال دیتا ہے

5 پھر وہ جھیل کے پار گراسا کے علاقے میں پہنچے۔ 2 جب عیسیٰ کشتی سے اُترا تو ایک آدمی جو ناپاک روح کی گرفت میں تھا قبروں میں سے نکل کر عیسیٰ کو ملا۔ 3 یہ آدمی قبروں میں رہتا اور اِس نوبت تک پہنچ گیا تھا کہ کوئی بھی اُسے باندھ نہ سکتا تھا، چاہے اُسے زنجیروں سے بھی باندھا جاتا۔ 4 اُسے بہت دفعہ بیڑیوں اور زنجیروں سے باندھا گیا تھا، لیکن جب بھی ایسا ہوا تو اُس

نے زنجیروں کو توڑ کر بیڑیوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا تھا۔ کوئی بھی اُسے کنٹرول نہیں کر سکتا تھا۔ 5 دن رات وہ چیخیں مار مار کر قبروں اور پہاڑی علاقے میں گھومتا پھرتا اور اپنے آپ کو پتھروں سے زخمی کر لیتا تھا۔

6 عیسیٰ کو دُور سے دیکھ کر وہ دوڑا اور اُس کے سامنے منہ کے بل گرا۔ 7 وہ زور سے چیخا، ”اے عیسیٰ اللہ تعالیٰ کے فرزند، میرا آپ کے ساتھ کیا واسطہ ہے؟ اللہ کے نام میں آپ کو قسم دیتا ہوں کہ مجھے عذاب میں نہ ڈالیں۔“ 8 کیونکہ عیسیٰ نے اُسے کہا تھا، ”اے ناپاک روح، آدمی میں سے نکل جا!“

9 پھر عیسیٰ نے پوچھا، ”تیرا نام کیا ہے؟“

اُس نے جواب دیا، ”لشکر، کیونکہ ہم بہت سے ہیں۔“ 10 اور وہ بار بار منت کرتا رہا کہ عیسیٰ اُنہیں اِس علاقے سے نہ نکالے۔

11 اُس وقت قریب کی پہاڑی پر سؤروں کا بڑا غول چر رہا تھا۔ 12 بدروحوں نے عیسیٰ سے التماس کی، ”ہمیں سؤروں میں بھیج دیں، ہمیں اُن میں داخل ہونے دیں۔“ 13 اُس نے اُنہیں اجازت دی تو بدروحیں اُس آدمی میں سے نکل کر سؤروں میں جا گھسیں۔ اِس پر پورے غول کے تقریباً 2,000 سؤر بھاگ بھاگ کر پہاڑی کی ڈھلان پر سے اُترے اور جھیل میں جھپٹ کر ڈوب مرے۔

14 یہ دیکھ کر سؤروں کے گلہ بان بھاگ گئے۔ اُنہوں نے شہر اور دیہات میں اِس بات کا چرچا کیا تو لوگ یہ معلوم کرنے کے لئے کہ کیا ہوا ہے اپنی جگہوں سے نکل کر عیسیٰ کے پاس آئے۔ 15 اُس کے پاس پہنچے تو وہ آدمی ملا جس میں پہلے بدروحوں کا لشکر تھا۔ اب وہ کپڑے پہنے وہاں بیٹھا تھا اور اُس کی ذہنی حالت ٹھیک تھی۔ یہ دیکھ کر وہ ڈر گئے۔ 16 جنہوں نے سب کچھ دیکھا تھا اُنہوں نے لوگوں کو بتایا کہ بدروح گرفتہ آدمی اور سؤروں کے ساتھ کیا ہوا ہے۔

17 پھر لوگ عیسیٰ کی منت کرنے لگے کہ وہ اُن کے علاقے سے چلا جائے۔

18 عیسیٰ کشتی پر سوار ہونے لگا تو بدروحوں سے آزاد کئے گئے آدمی نے اُس سے التماس کی، ”مجھے بھی اپنے ساتھ جانے دیں۔“

19 لیکن عیسیٰ نے اُسے ساتھ جانے نہ دیا بلکہ کہا، ”اپنے گھر واپس چلا جا اور اپنے عزیزوں کو سب کچھ بتا جو رب نے تیرے لئے کیا ہے، کہ اُس نے تجھ پر کتنا رحم کیا ہے۔“

20 چنانچہ آدمی چلا گیا اور دکپلس کے علاقے میں لوگوں کو بتانے لگا کہ عیسیٰ نے میرے لئے کیا کچھ کیا ہے۔ اور سب حیرت زدہ ہوئے۔

یائیر کی بیٹی اور بیمار عورت

21 عیسیٰ نے کشتی میں بیٹھے جھیل کو دوبارہ پار کیا۔ جب دوسرے کنارے پہنچا تو ایک ہجوم اُس کے گرد جمع ہو گیا۔ وہ ابھی جھیل کے پاس ہی تھا 22 کہ مقامی عبادت خانے کا ایک راہنما اُس کے پاس آیا۔ اُس کا نام یائیر تھا۔ عیسیٰ کو دیکھ کر وہ اُس کے پاؤں میں گر گیا 23 اور بہت منت کرنے لگا، ”میری چھوٹی بیٹی مرنے والی ہے، براہِ کرم آ کر اُس پر اپنے ہاتھ رکھیں تاکہ وہ شفا پا کر زندہ رہے۔“

24 چنانچہ عیسیٰ اُس کے ساتھ چل پڑا۔ ایک بڑی بھیڑ اُس کے پیچھے لگ گئی اور لوگ اُسے گھیر کر ہر طرف سے دبانے لگے۔

25 ہجوم میں ایک عورت تھی جو بارہ سال سے خون بہنے کے مرض سے رِہائی نہ پا سکی تھی۔ 26 بہت ڈاکٹروں سے اپنا علاج کروا کروا کر اُسے کئی طرح کی مصیبت جھیلنی پڑی تھی اور اِتنے میں اُس کے تمام پیسے بھی خرچ ہو گئے تھے۔ تو بھی کوئی فائدہ نہ ہوا تھا بلکہ اُس کی حالت مزید خراب ہوتی گئی۔ 27 عیسیٰ کے بارے میں سن کر وہ بھیڑ میں شامل ہو گئی تھی۔ اب پیچھے سے آ کر اُس نے اُس کے لباس کو چھوا، 28 کیونکہ اُس نے سوچا، ”اگر مَیں صرف اُس کے لباس کو ہی چھو لوں تو مَیں شفا پا لوں گی۔“

29 خون بہنا فوراً بند ہو گیا اور اُس نے اپنے جسم میں محسوس کیا کہ مجھے اِس اذیت ناک حالت سے رِہائی مل گئی ہے۔ 30 لیکن اُسی لمحے عیسیٰ کو خود محسوس ہوا کہ مجھ میں سے توانائی نکلی ہے۔ اُس نے مُڑ کر پوچھا، ”کس نے میرے کپڑوں کو چھوا ہے؟“

31 اُس کے شاگردوں نے جواب دیا، ”آپ خود دیکھ رہے ہیں کہ ہجوم آپ کو گھیر کر دبا رہا ہے۔ تو پھر آپ کس طرح پوچھ سکتے ہیں کہ کس نے مجھے چھوا؟“

32 لیکن عیسیٰ اپنے چاروں طرف دیکھتا رہا کہ کس نے یہ کیا ہے۔ 33 اِس پر وہ عورت یہ جان کر کہ میرے ساتھ کیا ہوا ہے خوف کے مارے لرزتی ہوئی اُس کے پاس آئی۔ وہ اُس کے سامنے گر پڑی اور اُسے پوری حقیقت کھول کر بیان کی۔ 34 عیسیٰ نے اُس سے کہا، ”بیٹی، تیرے ایمان نے تجھے بچا لیا ہے۔ سلامتی سے جا اور اپنی اذیت ناک حالت سے بچی رہ۔“

35 عیسیٰ نے یہ بات ابھی ختم نہیں کی تھی کہ عبادت خانے کے راہنما یائیر کے گھر کی طرف سے کچھ لوگ پہنچے اور کہا، ”آپ کی بیٹی فوت ہو چکی ہے، اب اُستاد کو مزید تکلیف دینے کی کیا ضرورت؟“

36 اُن کی یہ بات نظرانداز کر کے عیسیٰ نے یائیر سے کہا، ”مت گھبراؤ، فقط ایمان رکھو۔“ 37 پھر عیسیٰ نے ہجوم کو روک لیا اور صرف پطرس، یعقوب اور اُس کے بھائی یوحنا کو اپنے ساتھ جانے کی اجازت دی۔ 38 جب عبادت خانے کے راہنما کے گھر پہنچے تو وہاں بڑی افرا تفری نظر آئی۔ لوگ خوب گریہ و زاری کر رہے تھے۔ 39 اندر جا کر عیسیٰ نے اُن سے کہا، ”یہ کیسا شور شرابہ ہے؟ کیوں رو رہے ہو؟ لڑکی مر نہیں گئی بلکہ سو رہی ہے۔“

40 لوگ ہنس کر اُس کا مذاق اُڑانے لگے۔ لیکن اُس نے سب کو باہر نکال دیا۔ پھر صرف لڑکی کے والدین اور اپنے تین شاگردوں کو ساتھ لے کر وہ اُس کمرے میں داخل ہوا جس میں لڑکی پڑی تھی۔ 41 اُس نے اُس کا ہاتھ پکڑ کر کہا، ”طلِتھا قُوم!“ اِس کا مطلب ہے، ”چھوٹی لڑکی، مَیں تجھے حکم دیتا ہوں کہ جاگ اُٹھ!“

42 لڑکی فوراً اُٹھ کر چلنے پھرنے لگی۔ اُس کی عمر بارہ سال تھی۔ یہ دیکھ کر لوگ گھبرا کر حیران رہ گئے۔ 43 عیسیٰ نے اُنہیں سنجیدگی سے سمجھایا کہ وہ کسی کو بھی اِس کے بارے میں نہ بتائیں۔ پھر اُس نے اُنہیں کہا کہ اُسے کھانے کو کچھ دو۔

عیسیٰ کو ناصرت میں رد کیا جاتا ہے

6 پھر عیسیٰ وہاں سے چلا گیا اور اپنے وطنی شہر ناصرت میں آیا۔ اُس کے شاگرد اُس کے ساتھ تھے۔ 2 سبت کے دن وہ عبادت خانے میں تعلیم دینے لگا۔ بیشتر لوگ اُس کی باتیں سن کر حیرت زدہ ہوئے۔ اُنہوں نے پوچھا، ”اِسے یہ کہاں سے حاصل ہوا ہے؟

یہ حکمت جو اِسے ملی ہے، اور یہ معجزے جو اِس کے ہاتھوں سے ہوتے ہیں، یہ کیا ہے؟ 3 کیا یہ وہ بڑھئی نہیں ہے جو مریم کا بیٹا ہے اور جس کے بھائی یعقوب، یوسف، یہوداہ اور شمعون ہیں؟ اور کیا اِس کی بہنیں یہیں نہیں رہتیں؟'' یوں اُنہوں نے اُس سے ٹھوکر کھا کر اُسے قبول نہ کیا۔

4 عیسیٰ نے اُن سے کہا، ''نبی کی ہر جگہ عزت ہوتی ہے سوائے اُس کے وطنی شہر، اُس کے رشتے داروں اور اُس کے اپنے خاندان کے۔''

5 وہاں وہ کوئی معجزہ نہ کر سکا۔ اُس نے صرف چند ایک مریضوں پر ہاتھ رکھ کر اُن کو شفا دی۔ 6 اور وہ اُن کی بےاعتقادی کے سبب سے بہت حیران تھا۔

عیسیٰ بارہ شاگردوں کو تبلیغ کرنے بھیجتا ہے

اِس کے بعد عیسیٰ نے اردگرد کے علاقے میں گاؤں گاؤں جا کر لوگوں کو تعلیم دی۔ 7 بارہ شاگردوں کو بُلا کر وہ اُنہیں دو دو کر کے مختلف جگہوں پر بھیجنے لگا۔ اِس کے لئے اُس نے اُنہیں ناپاک روحوں کو نکالنے کا اختیار دے کر 8 یہ ہدایت کی، ''سفر پر اپنے ساتھ کچھ نہ لینا سوائے ایک لاٹھی کے۔ نہ روٹی، نہ سامان کے لئے کوئی بیگ، نہ کمربند میں کوئی پیسہ، 9 نہ ایک سے زیادہ سوٹ۔ تم جوتے پہن سکتے ہو۔ 10 جس گھر میں بھی داخل ہو اُس میں اُس مقام سے چلے جانے تک ٹھہرو۔ 11 اور اگر کوئی مقام تم کو قبول نہ کرے یا تمہاری نہ سنے تو پھر روانہ ہوتے وقت اپنے پاؤں سے گرد جھاڑ دو۔ یوں تم اُن کے خلاف گواہی دو گے۔''

12 چنانچہ شاگرد وہاں سے نکل کر منادی کرنے لگے کہ لوگ توبہ کریں۔ 13 اُنہوں نے بہت سی بدروحیں نکال دیں اور بہت سے مریضوں پر زیتون کا تیل مَل کر اُنہیں شفا دی۔

یحییٰ بپتسمہ دینے والے کا قتل

14 بادشاہ ہیرودیس انتپاس نے عیسیٰ کے بارے میں سنا، کیونکہ اُس کا نام مشہور ہو گیا تھا۔ کچھ کہہ رہے تھے، ''یحییٰ بپتسمہ دینے والا مُردوں میں سے جی اُٹھا ہے، اِس لئے اِس قسم کی معجزانہ طاقتیں اُس میں نظر آتی ہیں۔''

اَوروں نے سوچا، ''یہ الیاس نبی ہے۔''

15 یہ خیال بھی پیش کیا جا رہا تھا کہ وہ قدیم زمانے کے نبیوں جیسا کوئی نبی ہے۔

16 لیکن جب ہیرودیس نے اُس کے بارے میں سنا تو اُس نے کہا، ''یحییٰ جس کا مَیں نے سر قلم کروایا ہے مُردوں میں سے جی اُٹھا ہے۔'' 17 وجہ یہ تھی کہ ہیرودیس کے حکم پر ہی یحییٰ کو گرفتار کر کے جیل میں ڈالا گیا تھا۔ یہ ہیرودیاس کی خاطر ہوا تھا جو پہلے ہیرودیس کے بھائی فلِپّس کی بیوی تھی، لیکن جس سے اُس نے اب خود شادی کر لی تھی۔ 18 یحییٰ نے ہیرودیس کو بتایا تھا، ''اپنے بھائی کی بیوی سے تیری شادی ناجائز ہے۔''

19 اِس وجہ سے ہیرودیاس اُس سے کینہ رکھتی اور اُسے قتل کرانا چاہتی تھی۔ لیکن اِس میں وہ ناکام رہی 20 کیونکہ ہیرودیس یحییٰ سے ڈرتا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ یہ آدمی راست باز اور مقدّس ہے، اِس لئے وہ اُس کی حفاظت کرتا تھا۔ جب بھی اُس سے بات ہوتی تو ہیرودیس سن سن کر بڑی اُلجھن میں پڑ جاتا۔ تو بھی وہ اُس کی باتیں سننا پسند کرتا تھا۔

21 آخرکار ہیرودیاس کو ہیرودیس کی سال گرہ پر اچھا

موقع مل گیا۔ سال گرہ کو منانے کے لئے ہیرودیس نے اپنے بڑے سرکاری افسروں، ملٹری کمانڈروں اور گلیل کے اوّل درجے کے شہریوں کی ضیافت کی۔ 22 ضیافت کے دوران ہیرودیاس کی بیٹی اندر آ کر ناچنے لگی۔ ہیرودیس اور اُس کے مہمانوں کو یہ بہت پسند آیا اور اُس نے لڑکی سے کہا، ”جو جی چاہے مجھ سے مانگ تو مَیں وہ تجھے دوں گا۔“ 23 بلکہ اُس نے قسم کھا کر کہا، ”جو بھی تُو مانگے گی مَیں تجھے دوں گا، خواہ بادشاہی کا آدھا حصہ ہی کیوں نہ ہو۔“

24 لڑکی نے نکل کر اپنی ماں سے پوچھا، ”مَیں کیا مانگوں؟“

ماں نے جواب دیا، ”یحییٰ بپتسمہ دینے والے کا سر۔“

25 لڑکی پُھرتی سے اندر جا کر بادشاہ کے پاس واپس آئی اور کہا، ”مَیں چاہتی ہوں کہ آپ مجھے ابھی ابھی یحییٰ بپتسمہ دینے والے کا سر ٹرے میں منگوا دیں۔“

26 یہ سن کر بادشاہ کو بہت دُکھ ہوا۔ لیکن اپنی قسموں اور مہمانوں کی موجودگی کی وجہ سے وہ انکار کرنے کے لئے بھی تیار نہیں تھا۔ 27 چنانچہ اُس نے فوراً جلاد کو بھیج کر حکم دیا کہ وہ یحییٰ کا سر لے آئے۔ جلاد نے جیل میں جا کر یحییٰ کا سر قلم کر دیا۔ 28 پھر وہ اُسے ٹرے میں رکھ کر لے آیا اور لڑکی کو دے دیا۔ لڑکی نے اُسے اپنی ماں کے سپرد کیا۔ 29 جب یحییٰ کے شاگردوں کو یہ خبر پہنچی تو وہ آئے اور اُس کی لاش لے کر اُسے قبر میں رکھ دیا۔

عیسیٰ 5000 افراد کو کھانا کھلاتا ہے

30 رسول واپس آ کر عیسیٰ کے پاس جمع ہوئے اور اُسے سب کچھ سنانے لگے جو اُنہوں نے کیا اور سکھایا تھا۔ 31 اِس دوران اِتنے لوگ آ اور جا رہے تھے کہ اُنہیں کھانا کھانے کا موقع بھی نہ ملا۔ اِس لئے عیسیٰ نے بارہ شاگردوں سے کہا، ”آؤ، ہم لوگوں سے الگ ہو کر کسی غیر آباد جگہ جائیں اور آرام کریں۔“ 32 چنانچہ وہ کشتی پر سوار ہو کر کسی ویران جگہ چلے گئے۔

33 لیکن بہت سے لوگوں نے اُنہیں جاتے وقت پہچان لیا۔ وہ پیدل چل کر تمام شہروں سے نکل آئے اور دوڑ دوڑ کر اُن سے پہلے منزلِ مقصود تک پہنچ گئے۔ 34 جب عیسیٰ نے کشتی پر سے اُتر کر بڑے ہجوم کو دیکھا تو اُسے لوگوں پر ترس آیا، کیونکہ وہ اُن بھیڑوں کی مانند تھے جن کا کوئی چرواہا نہ ہو۔ وہیں وہ اُنہیں بہت سی باتیں سکھانے لگا۔

35 جب دن ڈھلنے لگا تو اُس کے شاگرد اُس کے پاس آئے اور کہا، ”یہ جگہ ویران ہے اور دن ڈھلنے لگا ہے۔ 36 اِن کو رُخصت کر دیں تاکہ یہ اردگرد کی بستیوں اور دیہاتوں میں جا کر کھانے کے لئے کچھ خرید لیں۔“

37 لیکن عیسیٰ نے اُنہیں کہا، ”تم خود اِنہیں کچھ کھانے کو دو۔“

اُنہوں نے پوچھا، ”ہم اِس کے لئے درکار چاندی کے 200 سِکے کہاں سے لے کر روٹی خریدنے جائیں اور اِنہیں کھلائیں؟“

38 اُس نے کہا، ”تمہارے پاس کتنی روٹیاں ہیں؟ جا کر پتا کرو!“

اُنہوں نے معلوم کیا۔ پھر دوبارہ اُس کے پاس آ کر کہنے لگے، ”ہمارے پاس پانچ روٹیاں اور دو مچھلیاں ہیں۔“

39 اِس پر عیسیٰ نے اُنہیں ہدایت دی، ”تمام لوگوں

کو گروہوں میں ہری گھاس پر بٹھا دو۔‘‘ 40 چنانچہ لوگ سَو سَو اور پچاس پچاس کی صورت میں بیٹھ گئے۔ 41 پھر عیسیٰ نے اُن پانچ روٹیوں اور دو مچھلیوں کو لے کر آسمان کی طرف دیکھا اور شکر گزاری کی دعا کی۔ پھر اُس نے روٹیوں کو توڑ توڑ کر شاگردوں کو دیا تاکہ وہ لوگوں میں تقسیم کریں۔ اُس نے دو مچھلیوں کو بھی ٹکڑے ٹکڑے کر کے شاگردوں کے ذریعے اُن میں تقسیم کروایا۔ 42 اور سب نے جی بھر کر کھایا۔ 43 جب شاگردوں نے روٹیوں اور مچھلیوں کے بچے ہوئے ٹکڑے جمع کئے تو بارہ ٹوکرے بھر گئے۔ 44 کھانے والے مردوں کی کُل تعداد 5,000 تھی۔

عیسیٰ پانی پر چلتا ہے

45 اِس کے عین بعد عیسیٰ نے اپنے شاگردوں کو مجبور کیا کہ وہ کشتی پر سوار ہو کر آگے نکلیں اور جھیل کے پار کے شہر بیت صیدا جائیں۔ اِتنے میں وہ ہجوم کو رُخصت کرنا چاہتا تھا۔ 46 اُنہیں خیرباد کہنے کے بعد وہ دعا کرنے کے لئے پہاڑ پر چڑھ گیا۔ 47 شام کے وقت شاگردوں کی کشتی جھیل کے بیچ تک پہنچ گئی تھی جبکہ عیسیٰ خود خشکی پر اکیلا رہ گیا تھا۔ 48 وہاں سے اُس نے دیکھا کہ شاگرد کشتی کو کھینے میں بڑی جد و جہد کر رہے ہیں، کیونکہ ہَوا اُن کے خلاف چل رہی تھی۔ تقریباً تین بجے رات کے وقت عیسیٰ پانی پر چلتے ہوئے اُن کے پاس آیا۔ وہ اُن سے آگے نکلنا چاہتا تھا، 49 لیکن جب اُنہوں نے اُسے جھیل کی سطح پر چلتے ہوئے دیکھا تو سوچنے لگے، ’’یہ کوئی بھوت ہے‘‘ اور چیخیں مارنے لگے۔ 50 کیونکہ سب نے اُسے دیکھ کر دہشت کھائی۔ لیکن عیسیٰ فوراً اُن سے مخاطب ہو کر بولا، ’’حوصلہ رکھو! مَیں ہی ہوں۔ مت گھبراؤ۔‘‘ 51 پھر وہ اُن کے پاس آیا اور کشتی میں بیٹھ گیا۔ اُسی وقت ہَوا تھم گئی۔ شاگرد نہایت ہی حیرت زدہ ہوئے۔ 52 کیونکہ جب روٹیوں کا معجزہ کیا گیا تھا تو وہ اِس کا مطلب نہیں سمجھے تھے بلکہ اُن کے دل بے حس ہو گئے تھے۔

گنیسرت میں مریضوں کی شفا

53 جھیل کو پار کر کے وہ گنیسرت شہر کے پاس پہنچ گئے اور لنگر ڈال دیا۔ 54 جوں ہی وہ کشتی سے اُترے لوگوں نے عیسیٰ کو پہچان لیا۔ 55 وہ بھاگ بھاگ کر اُس پورے علاقے میں سے گزرے اور مریضوں کو چارپائیوں پر اُٹھا اُٹھا کر وہاں لے آئے جہاں کہیں اُنہیں خبر ملی کہ وہ ٹھہرا ہوا ہے۔ 56 جہاں بھی وہ گیا چاہے گاؤں، شہر یا بستی میں، وہاں لوگوں نے بیماروں کو چوکوں میں رکھ کر اُس سے منت کی کہ وہ کم از کم اُنہیں اپنے لباس کے دامن کو چھونے دے۔ اور جس نے بھی اُسے چھوا اُسے شفا ملی۔

باپ دادا کی تعلیم

7 ایک دن فریسی اور شریعت کے کچھ عالِم یروشلم سے عیسیٰ سے ملنے آئے۔ 2 جب وہ وہاں تھے تو اُنہوں نے دیکھا کہ اُس کے کچھ شاگرد اپنے ہاتھ پاک صاف کئے بغیر یعنی دھوئے بغیر کھانا کھا رہے ہیں۔

3 (کیونکہ یہودی اور خاص کر فریسی فرقے کے لوگ اِس معاملے میں اپنے باپ دادا کی روایت کو مانتے ہیں۔ وہ اپنے ہاتھ اچھی طرح دھوئے بغیر کھانا نہیں کھاتے۔ 4 اِسی طرح جب وہ کبھی بازار سے آتے ہیں تو وہ غسل کر کے ہی کھانا کھاتے ہیں۔ وہ بہت سی اَور

روایتوں پر بھی عمل کرتے ہیں، مثلاً کپ، جگ اور کیتلی کو دھو کر پاک صاف کرنے کی رسم پر۔)

5 چنانچہ فریسیوں اور شریعت کے عالِموں نے عیسیٰ سے پوچھا، ”آپ کے شاگرد باپ دادا کی روایتوں کے مطابق زندگی کیوں نہیں گزارتے بلکہ روٹی بھی ہاتھ پاک صاف کئے بغیر کھاتے ہیں؟“

6 عیسیٰ نے جواب دیا، ”یسعیاہ نبی نے تم ریاکاروں کے بارے میں ٹھیک کہا جب اُس نے یہ نبوّت کی،

’یہ قوم اپنے ہونٹوں سے تو میرا احترام کرتی ہے
لیکن اُس کا دل مجھ سے دُور ہے۔
7 وہ میری پرستش کرتے تو ہیں، لیکن بے فائدہ۔
کیونکہ وہ صرف انسان ہی کے احکام
سکھاتے ہیں۔‘

8 تم اللہ کے احکام کو چھوڑ کر انسانی روایات کی پیروی کرتے ہو۔“

9 عیسیٰ نے اپنی بات جاری رکھی، ”تم کتنے سلیقے سے اللہ کا حکم منسوخ کرتے ہو تاکہ اپنی روایات کو قائم رکھ سکو۔ 10 مثلاً موسیٰ نے فرمایا، ’اپنے باپ اور اپنی ماں کی عزت کرنا‘ اور ’جو اپنے باپ یا ماں پر لعنت کرے اُسے سزائے موت دی جائے۔‘ 11 لیکن جب کوئی اپنے والدین سے کہے، ’مَیں آپ کی مدد نہیں کر سکتا، کیونکہ مَیں نے مَنّت مانی ہے کہ جو مجھے آپ کو دینا تھا وہ اللہ کے لئے قربانی ہے‘ تو تم اِسے جائز قرار دیتے ہو۔ 12 یوں تم اُسے اپنے ماں باپ کی مدد کرنے سے روک لیتے ہو۔ 13 اور اِسی طرح تم اللہ کے کلام کو اپنی اُس روایت سے منسوخ کر لیتے ہو جو تم نے نسل در نسل منتقل کی ہے۔ تم اِس قسم کی بہت سی حرکتیں کرتے ہو۔“

کیا کچھ انسان کو ناپاک کر دیتا ہے؟

14 پھر عیسیٰ نے دوبارہ ہجوم کو اپنے پاس بُلایا اور کہا، ”سب میری بات سنو اور اِسے سمجھنے کی کوشش کرو۔ 15 کوئی ایسی چیز ہے نہیں جو انسان میں داخل ہو کر اُسے ناپاک کر سکے، بلکہ جو کچھ انسان کے اندر سے نکلتا ہے وہی اُسے ناپاک کر دیتا ہے۔“ 16 [اگر کوئی سن سکتا ہے تو وہ سن لے۔]

17 پھر وہ ہجوم کو چھوڑ کر کسی گھر میں داخل ہوا۔ وہاں اُس کے شاگردوں نے پوچھا، ”اِس تمثیل کا کیا مطلب ہے؟“

18 اُس نے کہا، ”کیا تم بھی اِتنے ناسمجھ ہو؟ کیا تم نہیں سمجھتے کہ جو کچھ باہر سے انسان میں داخل ہوتا ہے وہ اُسے ناپاک نہیں کر سکتا؟ 19 وہ تو اُس کے دل میں نہیں جاتا بلکہ اُس کے معدے میں اور وہاں سے نکل کر جائے ضرورت میں۔“ (یہ کہہ کر عیسیٰ نے ہر قسم کا کھانا پاک صاف قرار دیا۔)

20 اُس نے یہ بھی کہا، ”جو کچھ انسان کے اندر سے نکلتا ہے وہی اُسے ناپاک کرتا ہے۔ 21 کیونکہ لوگوں کے اندر سے، اُن کے دلوں ہی سے بُرے خیالات، حرام کاری، چوری، قتل و غارت، 22 زناکاری، لالچ، بدکاری، دھوکا، شہوت پرستی، حسد، بہتان، غرور اور حماقت نکلتے ہیں۔ 23 یہ تمام بُرائیاں اندر ہی سے نکل کر انسان کو ناپاک کر دیتی ہیں۔“

غیریہودی عورت کا ایمان

24 پھر عیسیٰ گلیل سے روانہ ہو کر شمال میں صور کے علاقے میں آیا۔ وہاں وہ کسی گھر میں داخل ہوا۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ کسی کو پتا چلے، لیکن وہ پوشیدہ نہ رہ سکا۔

25 فوراً ایک عورت اُس کے پاس آئی جس نے اُس کے بارے میں سن رکھا تھا۔ وہ اُس کے پاؤں میں گر گئی۔ اُس کی چھوٹی بیٹی کسی ناپاک روح کے قبضے میں تھی، 26 اور اُس نے عیسیٰ سے گزارش کی، ”بدروح کو میری بیٹی میں سے نکال دیں۔“ لیکن وہ عورت یونانی تھی اور سورفینیکے کے علاقے میں پیدا ہوئی تھی، 27 اِس لئے عیسیٰ نے اُسے بتایا، ”پہلے بچوں کو جی بھر کر کھانے دے، کیونکہ یہ مناسب نہیں کہ بچوں سے کھانا لے کر کُتوں کے سامنے پھینک دیا جائے۔“

28 اُس نے جواب دیا، ”جی خداوند، لیکن میز کے نیچے کے کُتے بھی بچوں کے گرے ہوئے ٹکڑے کھاتے ہیں۔“

29 عیسیٰ نے کہا، ”تُو نے اچھا جواب دیا، اِس لئے جا، بدروح تیری بیٹی میں سے نکل گئی ہے۔“

30 عورت اپنے گھر واپس چلی گئی تو دیکھا کہ لڑکی بستر پر پڑی ہے اور بدروح اُس میں سے نکل چکی ہے۔

گونگے بہرے کی شفا

31 جب عیسیٰ صور سے روانہ ہوا تو وہ پہلے شمال میں واقع شہر صیدا کو چلا گیا۔ پھر وہاں سے بھی فارغ ہو کر وہ دوبارہ گلیل کی جھیل کے کنارے واقع دِکپلس کے علاقے میں پہنچ گیا۔ 32 وہاں اُس کے پاس ایک بہرا آدمی لایا گیا جو مشکل ہی سے بول سکتا تھا۔ اُنہوں نے منت کی کہ وہ اپنا ہاتھ اُس پر رکھے۔ 33 عیسیٰ اُسے ہجوم سے دُور لے گیا۔ اُس نے اپنی اُنگلیاں اُس کے کانوں میں ڈالیں اور تھوک کر آدمی کی زبان کو چھوا۔ 34 پھر آسمان کی طرف نظر اُٹھا کر اُس نے آہ بھری اور اُس سے کہا، ”اِفتح!“ (اِس کا مطلب ہے ”کھل جا!“) 35 فوراً آدمی کے کان کھل گئے، زبان کا بندھن ٹوٹ گیا اور وہ ٹھیک بولنے لگا۔ 36 عیسیٰ نے حاضرین کو حکم دیا کہ وہ کسی کو یہ بات نہ بتائیں۔ لیکن جتنا وہ منع کرتا تھا اُتنا ہی لوگ اِس کی خبر پھیلاتے تھے۔ 37 وہ نہایت ہی حیران ہوئے اور کہنے لگے، ”اِس نے سب کچھ اچھا کیا ہے، یہ بہروں کو سننے کی طاقت دیتا ہے اور گونگوں کو بولنے کی۔“

عیسیٰ 4000 افراد کو کھانا کھلاتا ہے

8 اُن دنوں میں ایک اَور مرتبہ ایسا ہوا کہ بہت سے لوگ جمع ہوئے جن کے پاس کھانے کا بندوبست نہیں تھا۔ چنانچہ عیسیٰ نے اپنے شاگردوں کو بُلا کر اُن سے کہا، 2 ”مجھے اِن لوگوں پر ترس آتا ہے۔ اِنہیں میرے ساتھ ٹھہرے تین دن ہو چکے ہیں اور اِن کے پاس کھانے کی کوئی چیز نہیں ہے۔ 3 لیکن اگر مَیں اِنہیں رُخصت کر دوں اور وہ اِس بھوکی حالت میں اپنے اپنے گھر چلے جائیں تو وہ راستے میں تھک کر چُور ہو جائیں گے۔ اور اِن میں سے کئی دُور دراز سے آئے ہیں۔“

4 اُس کے شاگردوں نے جواب دیا، ”اِس ویران علاقے میں کہاں سے اِتنا کھانا مل سکے گا کہ یہ کھا کر سیر ہو جائیں؟“

5 عیسیٰ نے پوچھا، ”تمہارے پاس کتنی روٹیاں ہیں؟“

اُنہوں نے جواب دیا، ”سات۔“

6 عیسیٰ نے ہجوم کو زمین پر بیٹھنے کو کہا۔ پھر سات روٹیوں کو لے کر اُس نے شکرگزاری کی دعا کی اور اُنہیں توڑ توڑ کر اپنے شاگردوں کو تقسیم کرنے کے لئے دے

دیا۔ [7] اُن کے پاس دو چار چھوٹی مچھلیاں بھی تھیں۔ عیسیٰ نے اُن پر بھی شکر گزاری کی دعا کی اور شاگردوں کو اُنہیں بانٹنے کو کہا۔ [8] لوگوں نے جی بھر کر کھایا۔ بعد میں جب کھانے کے بچے ہوئے ٹکڑے جمع کئے گئے تو سات بڑے ٹوکرے بھر گئے۔ [9] تقریباً 4,000 آدمی حاضر تھے۔ کھانے کے بعد عیسیٰ نے اُنہیں رُخصت کر دیا [10] اور فوراً کشتی پر سوار ہو کر اپنے شاگردوں کے ساتھ دلمنوتہ کے علاقے میں پہنچ گیا۔

فریسی الٰہی نشان طلب کرتے ہیں

[11] اِس پر فریسی نکل کر عیسیٰ کے پاس آئے اور اُس سے بحث کرنے لگے۔ اُسے آزمانے کے لئے اُنہوں نے مطالبہ کیا کہ وہ اُنہیں آسمان کی طرف سے کوئی الٰہی نشان دکھائے تاکہ اُس کا اختیار ثابت ہو جائے۔ [12] لیکن اُس نے ٹھنڈی آہ بھر کر کہا، ”یہ نسل کیوں الٰہی نشان کا مطالبہ کرتی ہے؟ مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں کہ اِسے کوئی نشان نہیں دیا جائے گا۔“

[13] اور اُنہیں چھوڑ کر وہ دوبارہ کشتی میں بیٹھ گیا اور جھیل کو پار کرنے لگا۔

فریسیوں اور ہیرودیس کا خمیر

[14] لیکن شاگرد اپنے ساتھ کھانا لانا بھول گئے تھے۔ کشتی میں اُن کے پاس صرف ایک روٹی تھی۔ [15] عیسیٰ نے اُنہیں ہدایت کی، ”خبردار، فریسیوں اور ہیرودیس کے خمیر سے ہوشیار رہنا۔“

[16] شاگرد آپس میں بحث کرنے لگے، ”وہ اِس لئے کہہ رہے ہوں گے کہ ہمارے پاس روٹی نہیں ہے۔“

[17] عیسیٰ کو معلوم ہوا کہ وہ کیا سوچ رہے ہیں۔ اُس نے کہا، ”تم آپس میں کیوں بحث کر رہے ہو کہ ہمارے پاس روٹی نہیں ہے؟ کیا تم اب تک نہ جانتے، نہ سمجھتے ہو؟ کیا تمہارے دل اِتنے بے حس ہو گئے ہیں؟ [18] تمہاری آنکھیں تو ہیں، کیا تم دیکھ نہیں سکتے؟ تمہارے کان تو ہیں، کیا تم سن نہیں سکتے؟ اور کیا تمہیں یاد نہیں [19] جب مَیں نے 5,000 آدمیوں کو پانچ روٹیوں سے سیر کر دیا تو تم نے بچے ہوئے ٹکڑوں کے کتنے ٹوکرے اُٹھائے تھے؟“

اُنہوں نے جواب دیا، ”بارہ“۔

[20] ”اور جب مَیں نے 4,000 آدمیوں کو سات روٹیوں سے سیر کر دیا تو تم نے بچے ہوئے ٹکڑوں کے کتنے ٹوکرے اُٹھائے تھے؟“

اُنہوں نے جواب دیا، ”سات۔“ [21] اُس نے پوچھا، ”کیا تم ابھی تک نہیں سمجھتے؟“

بیت صیدا میں اندھے کی شفا

[22] وہ بیت صیدا پہنچے تو لوگ عیسیٰ کے پاس ایک اندھے آدمی کو لائے۔ اُنہوں نے التماس کی کہ وہ اُسے چھوئے۔ [23] عیسیٰ اندھے کا ہاتھ پکڑ کر اُسے گاؤں سے باہر لے گیا۔ وہاں اُس نے اُس کی آنکھوں پر تھوک کر اپنے ہاتھ اُس پر رکھ دیئے اور پوچھا، ”کیا تُو کچھ دیکھ سکتا ہے؟“

[24] آدمی نے نظر اُٹھا کر کہا، ”ہاں، مَیں لوگوں کو دیکھ سکتا ہوں۔ وہ پھرتے ہوئے درختوں کی مانند دکھائی دے رہے ہیں۔“

[25] عیسیٰ نے دوبارہ اپنے ہاتھ اُس کی آنکھوں پر رکھے۔ اِس پر آدمی کی آنکھیں پورے طور پر کھل گئیں، اُس کی نظر بحال ہو گئی اور وہ سب کچھ صاف صاف

دیکھ سکتا تھا۔ 26 عیسیٰ نے اُسے رُخصت کر کے کہا، ”اِس گاؤں میں واپس نہ جانا بلکہ سیدھا اپنے گھر چلا جا۔“

پطرس کا اقرار

27 پھر عیسیٰ وہاں سے نکل کر اپنے شاگردوں کے ساتھ قیصریہ فلپی کے قریب کے دیہاتوں میں گیا۔ چلتے چلتے اُس نے اُن سے پوچھا، ”مَیں لوگوں کے نزدیک کون ہوں؟“

28 اُنہوں نے جواب دیا، ”کچھ کہتے ہیں یحییٰ بپتسمہ دینے والا، کچھ یہ کہ آپ الیاس نبی ہیں۔ کچھ یہ بھی کہتے ہیں کہ نبیوں میں سے ایک۔“

29 اُس نے پوچھا، ”لیکن تم کیا کہتے ہو؟ تمہارے نزدیک مَیں کون ہوں؟“

پطرس نے جواب دیا، ”آپ مسیح ہیں۔“

30 یہ سن کر عیسیٰ نے اُنہیں کسی کو بھی یہ بات بتانے سے منع کیا۔

عیسیٰ اپنی موت کا ذکر کرتا ہے

31 پھر عیسیٰ اُنہیں تعلیم دینے لگا، ”لازم ہے کہ ابنِ آدم بہت دُکھ اُٹھا کر بزرگوں، راہنما اماموں اور شریعت کے علما سے رد کیا جائے۔ اُسے قتل بھی کیا جائے گا، لیکن وہ تیسرے دن جی اُٹھے گا۔“ 32 اُس نے اُنہیں یہ بات صاف صاف بتائی۔ اِس پر پطرس اُسے ایک طرف لے جا کر سمجھانے لگا۔ 33 عیسیٰ مُڑ کر شاگردوں کی طرف دیکھنے لگا۔ اُس نے پطرس کو ڈانٹا، ”شیطان، میرے سامنے سے ہٹ جا! تُو اللہ کی سوچ نہیں رکھتا بلکہ انسان کی۔“

34 پھر اُس نے شاگردوں کے علاوہ ہجوم کو بھی اپنے پاس بُلایا۔ اُس نے کہا، ”جو میرے پیچھے آنا چاہے وہ اپنے آپ کا انکار کرے اور اپنی صلیب اُٹھا کر میرے پیچھے ہو لے۔ 35 کیونکہ جو اپنی جان کو بچائے رکھنا چاہے وہ اُسے کھو دے گا۔ لیکن جو میری اور اللہ کی خوش خبری کی خاطر اپنی جان کھو دے وہی اُسے بچائے گا۔ 36 کیا فائدہ ہے اگر کسی کو پوری دنیا حاصل ہو جائے، لیکن وہ اپنی جان سے محروم ہو جائے؟ 37 انسان اپنی جان کے بدلے کیا دے سکتا ہے؟ 38 جو بھی اِس زناکار اور گناہ آلودہ نسل کے سامنے میرے اور میری باتوں کے سبب سے شرمائے اُس سے ابنِ آدم بھی اُس وقت شرمائے گا جب وہ اپنے باپ کے جلال میں مقدّس فرشتوں کے ساتھ آئے گا۔“

9 عیسیٰ نے اُنہیں یہ بھی بتایا، ”مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں، یہاں کچھ ایسے لوگ کھڑے ہیں جو مرنے سے پہلے ہی اللہ کی بادشاہی کو قدرت کے ساتھ آتے ہوئے دیکھیں گے۔“

پہاڑ پر عیسیٰ کی صورت بدل جاتی ہے

2 چھ دن کے بعد عیسیٰ صرف پطرس، یعقوب اور یوحنا کو اپنے ساتھ لے کر اونچے پہاڑ پر چڑھ گیا۔ وہاں اُس کی شکل و صورت اُن کے سامنے بدل گئی۔ 3 اُس کے کپڑے چمکنے لگے اور نہایت سفید ہو گئے۔ دنیا میں کوئی بھی دھوبی کپڑے اِتنے سفید نہیں کر سکتا۔ 4 پھر الیاس اور موسیٰ ظاہر ہوئے اور عیسیٰ سے بات کرنے لگے۔ 5 پطرس بول اُٹھا، ”اُستاد، کتنی اچھی بات ہے کہ ہم یہاں ہیں۔ آئیں، ہم تین جھونپڑیاں بنائیں، ایک آپ کے لئے، ایک موسیٰ کے لئے اور ایک الیاس کے

لئے۔" 6 اُس نے یہ اِس لئے کہا کہ تینوں شاگرد سہمے ہوئے تھے اور وہ نہیں جانتا تھا کہ کیا کہے۔

7 اِس پر ایک بادل آ کر اُن پر چھا گیا اور بادل میں سے ایک آواز سنائی دی، "یہ میرا پیارا فرزند ہے۔ اِس کی سنو۔" 8 اچانک موسیٰ اور الیاس غائب ہو گئے۔ شاگردوں نے چاروں طرف دیکھا، لیکن صرف عیسیٰ نظر آیا۔

9 وہ پہاڑ سے اُترنے لگے تو عیسیٰ نے اُنہیں حکم دیا، "جو کچھ تم نے دیکھا ہے اُسے اُس وقت تک کسی کو نہ بتانا جب تک کہ ابنِ آدم مُردوں میں سے جی نہ اُٹھے۔"

10 چنانچہ اُنہوں نے یہ بات اپنے تک محدود رکھی۔ لیکن وہ کئی بار آپس میں بحث کرنے لگے کہ مُردوں میں سے جی اُٹھنے سے کیا مراد ہو سکتی ہے۔ 11 پھر اُنہوں نے اُس سے پوچھا، "شریعت کے علما کیوں کہتے ہیں کہ مسیح کی آمد سے پہلے الیاس کا آنا ضروری ہے؟"

12 عیسیٰ نے جواب دیا، "الیاس تو ضرور پہلے سب کچھ بحال کرنے کے لئے آئے گا۔ لیکن کلامِ مقدّس میں ابنِ آدم کے بارے میں یہ کیوں لکھا ہے کہ اُسے بہت دُکھ اُٹھانا اور حقیر سمجھا جانا ہے؟ 13 لیکن مَیں تم کو بتاتا ہوں، الیاس تو آ چکا ہے اور اُنہوں نے اُس کے ساتھ جو چاہا کیا۔ یہ بھی کلامِ مقدّس کے مطابق ہی ہوا ہے۔"

عیسیٰ لڑکے میں سے بدروح نکالتا ہے

14 جب وہ باقی شاگردوں کے پاس واپس پہنچے تو اُنہوں نے دیکھا کہ اُن کے گرد ایک بڑا ہجوم جمع ہے اور شریعت کے کچھ علما اُن کے ساتھ بحث کر رہے ہیں۔ 15 عیسیٰ کو دیکھتے ہی لوگوں نے بڑی بے چینی سے اُس کی طرف دوڑ کر اُسے سلام کیا۔ 16 اُس نے شاگردوں سے سوال کیا، "تم اُن کے ساتھ کس کے بارے میں بحث کر رہے ہو؟"

17 ہجوم میں سے ایک آدمی نے جواب دیا، "اُستاد، مَیں اپنے بیٹے کو آپ کے پاس لایا تھا۔ وہ ایسی بدروح کے قبضے میں ہے جو اُسے بولنے نہیں دیتی۔ 18 اور جب بھی وہ اُس پر غالب آتی ہے وہ اُسے زمین پر پٹک دیتی ہے۔ بیٹے کے منہ سے جھاگ نکلنے لگتا اور وہ دانت پیسنے لگتا ہے۔ پھر اُس کا جسم اکڑ جاتا ہے۔ مَیں نے آپ کے شاگردوں سے کہا تو تھا کہ وہ بدروح کو نکال دیں، لیکن وہ نہ نکال سکے۔"

19 عیسیٰ نے اُن سے کہا، "ایمان سے خالی نسل! مَیں کب تک تمہارے ساتھ رہوں، کب تک تمہیں برداشت کروں؟ لڑکے کو میرے پاس لے آؤ۔" 20 وہ اُسے عیسیٰ کے پاس لے آئے۔

عیسیٰ کو دیکھتے ہی بدروح لڑکے کو جھنجھوڑنے لگی۔ وہ زمین پر گر گیا اور اِدھر اُدھر لُڑھکتے ہوئے منہ سے جھاگ نکالنے لگا۔ 21 عیسیٰ نے باپ سے پوچھا، "اِس کے ساتھ کب سے ایسا ہو رہا ہے؟"

اُس نے جواب دیا، "بچپن سے۔ 22 بہت دفعہ اُس نے اِسے ہلاک کرنے کی خاطر آگ یا پانی میں گرایا ہے۔ اگر آپ کچھ کر سکتے ہیں تو ترس کھا کر ہماری مدد کریں۔"

23 عیسیٰ نے پوچھا، "کیا مطلب، 'اگر آپ کچھ کر سکتے ہیں'؟ جو ایمان رکھتا ہے اُس کے لئے سب

کچھ ممکن ہے۔‘‘

24 لڑکے کا باپ فوراً چلّا اُٹھا، ’’مَیں ایمان رکھتا ہوں۔ میری بےاعتقادی کا علاج کریں۔‘‘

25 عیسیٰ نے دیکھا کہ بہت سے لوگ دوڑ دوڑ کر دیکھنے آ رہے ہیں، اِس لئے اُس نے ناپاک روح کو ڈانٹا، ’’اے گونگی اور بہری بدروح، مَیں تجھے حکم دیتا ہوں کہ اِس میں سے نکل جا۔ کبھی بھی اِس میں دوبارہ داخل نہ ہونا!‘‘

26 اِس پر بدروح چیخ اُٹھی اور لڑکے کو شدت سے جھنجھوڑ کر نکل گئی۔ لڑکا لاش کی طرح زمین پر پڑا رہا، اِس لئے سب نے کہا، ’’وہ مر گیا ہے۔‘‘ 27 لیکن عیسیٰ نے اُس کا ہاتھ پکڑ کر اُٹھنے میں اُس کی مدد کی اور وہ کھڑا ہو گیا۔

28 بعد میں جب عیسیٰ کسی گھر میں جا کر اپنے شاگردوں کے ساتھ اکیلا تھا تو اُنہوں نے اُس سے پوچھا، ’’ہم بدروح کو کیوں نہ نکال سکے؟‘‘

29 اُس نے جواب دیا، ’’اِس قسم کی بدروح صرف دعا سے نکالی جا سکتی ہے۔‘‘

عیسیٰ دوسری دفعہ اپنی موت کا ذکر کرتا ہے

30 وہاں سے نکل کر وہ گلیل میں سے گزرے۔ عیسیٰ نہیں چاہتا تھا کہ کسی کو پتا چلے کہ وہ کہاں ہے، 31 کیونکہ وہ اپنے شاگردوں کو تعلیم دے رہا تھا۔ اُس نے اُن سے کہا، ’’ابنِ آدم کو آدمیوں کے حوالے کر دیا جائے گا۔ وہ اُسے قتل کریں گے، لیکن تین دن کے بعد وہ جی اُٹھے گا۔‘‘

32 لیکن شاگرد اِس کا مطلب نہ سمجھے اور وہ عیسیٰ سے اِس کے بارے میں پوچھنے سے ڈرتے بھی تھے۔

کون سب سے بڑا ہے؟

33 چلتے چلتے وہ کفرنحوم پہنچے۔ جب وہ کسی گھر میں تھے تو عیسیٰ نے شاگردوں سے سوال کیا، ’’راستے میں تم کس بات پر بحث کر رہے تھے؟‘‘

34 لیکن وہ خاموش رہے، کیونکہ وہ راستے میں اِس پر بحث کر رہے تھے کہ ہم میں سے بڑا کون ہے؟ 35 عیسیٰ بیٹھ گیا اور بارہ شاگردوں کو بُلا کر کہا، ’’جو اوّل ہونا چاہتا ہے وہ سب سے آخر میں آئے اور سب کا خادم ہو۔‘‘ 36 پھر اُس نے ایک چھوٹے بچے کو لے کر اُن کے درمیان کھڑا کیا۔ اُسے گلے لگا کر اُس نے اُن سے کہا، 37 ’’جو میرے نام میں اِن بچوں میں سے کسی کو قبول کرتا ہے وہ مجھے ہی قبول کرتا ہے۔ اور جو مجھے قبول کرتا ہے وہ مجھے نہیں بلکہ اُسے قبول کرتا ہے جس نے مجھے بھیجا ہے۔‘‘

جو ہمارے خلاف نہیں وہ ہمارے حق میں ہے

38 یوحنا بول اُٹھا، ’’اُستاد، ہم نے ایک شخص کو دیکھا جو آپ کا نام لے کر بدروحیں نکال رہا تھا۔ ہم نے اُسے منع کیا، کیونکہ وہ ہماری پیروی نہیں کرتا۔‘‘

39 لیکن عیسیٰ نے کہا، ’’اُسے منع نہ کرنا۔ جو بھی میرے نام میں معجزہ کرے وہ اگلے لمحے میرے بارے میں بُری باتیں نہیں کہہ سکے گا۔ 40 کیونکہ جو ہمارے خلاف نہیں وہ ہمارے حق میں ہے۔ 41 مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں، جو بھی تمہیں اِس وجہ سے پانی کا گلاس پلائے کہ تم مسیح کے پیروکار ہو اُسے ضرور اجر ملے گا۔

آزمائشیں

42 اور جو کوئی مجھ پر ایمان رکھنے والے اِن چھوٹوں

میں سے کسی کو گناہ کرنے پر اُکسائے اُس کے لئے بہتر ہے کہ اُس کے گلے میں بڑی چکّی کا پاٹ باندھ کر اُسے سمندر میں پھینک دیا جائے۔ 43-[44] اگر تیرا ہاتھ تجھے گناہ کرنے پر اُکسائے تو اُسے کاٹ ڈالنا۔ اِس سے پہلے کہ تُو دو ہاتھوں سمیت جہنم کی کبھی نہ بجھنے والی آگ میں چلا جائے [یعنی وہاں جہاں لوگوں کو کھانے والے کیڑے کبھی نہیں مرتے اور آگ کبھی نہیں بجھتی] بہتر یہ ہے کہ تُو ایک ہاتھ سے محروم ہو کر ابدی زندگی میں داخل ہو۔ 45-[46] اگر تیرا پاؤں تجھے گناہ کرنے پر اُکسائے تو اُسے کاٹ ڈالنا۔ اِس سے پہلے کہ تجھے دو پاؤں سمیت جہنم میں پھینکا جائے [جہاں لوگوں کو کھانے والے کیڑے کبھی نہیں مرتے اور آگ کبھی نہیں بجھتی] بہتر یہ ہے کہ تُو ایک پاؤں سے محروم ہو کر ابدی زندگی میں داخل ہو۔ 47-48 اور اگر تیری آنکھ تجھے گناہ کرنے پر اُکسائے تو اُسے نکال دینا۔ اِس سے پہلے کہ تجھے دو آنکھوں سمیت جہنم میں پھینکا جائے جہاں لوگوں کو کھانے والے کیڑے کبھی نہیں مرتے اور آگ کبھی نہیں بجھتی بہتر یہ ہے کہ تُو ایک آنکھ سے محروم ہو کر اللہ کی بادشاہی میں داخل ہو۔

49 کیونکہ ہر ایک کو آگ سے نمکین کیا جائے گا [اور ہر ایک قربانی نمک سے نمکین کی جائے گی]۔

50 نمک اچھی چیز ہے۔ لیکن اگر اُس کا ذائقہ جاتا رہے تو اُسے کیوں کر دوبارہ نمکین کیا جا سکتا ہے؟ اپنے درمیان نمک کی خوبیاں برقرار رکھو اور صلح سلامتی سے ایک دوسرے کے ساتھ زندگی گزارو۔“

طلاق کے بارے میں تعلیم

10 پھر عیسیٰ اُس جگہ کو چھوڑ کر یہودیہ کے علاقے میں اور دریائے یردن کے پار چلا گیا۔ وہاں بھی ہجوم جمع ہو گیا۔ اُس نے اُنہیں معمول کے مطابق تعلیم دی۔

2 کچھ فریسی آئے اور اُسے پھنسانے کی غرض سے سوال کیا، ”کیا جائز ہے کہ مرد اپنی بیوی کو طلاق دے؟“

3 عیسیٰ نے اُن سے پوچھا، ”موسیٰ نے شریعت میں تم کو کیا ہدایت کی ہے؟“

4 اُنہوں نے کہا، ”اُس نے اجازت دی ہے کہ آدمی طلاق نامہ لکھ کر بیوی کو رُخصت کر دے۔“

5 عیسیٰ نے جواب دیا، ”موسیٰ نے تمہاری سخت دلی کی وجہ سے تمہارے لئے یہ حکم لکھا تھا۔ 6 لیکن ابتدا میں ایسا نہیں تھا۔ دنیا کی تخلیق کے وقت اللہ نے اُنہیں مرد اور عورت بنایا۔ 7 'اِس لئے مرد اپنے ماں باپ کو چھوڑ کر اپنی بیوی کے ساتھ پیوست ہو جاتا ہے۔ 8 وہ دونوں ایک ہو جاتے ہیں۔' یوں وہ کلامِ مقدّس کے مطابق دو نہیں رہتے بلکہ ایک ہو جاتے ہیں۔ 9 تو جسے اللہ نے خود جوڑا ہے اُسے انسان جدا نہ کرے۔“

10 کسی گھر میں آ کر شاگردوں نے یہ بات دوبارہ چھیڑ کر عیسیٰ سے مزید دریافت کیا۔ 11 اُس نے اُنہیں بتایا، ”جو اپنی بیوی کو طلاق دے کر کسی اَور سے شادی کرے وہ اُس کے ساتھ زنا کرتا ہے۔ 12 اور جو عورت اپنے خاوند کو طلاق دے کر کسی اَور سے شادی کرے وہ بھی زنا کرتی ہے۔“

عیسیٰ چھوٹے بچوں کو برکت دیتا ہے

13 ایک دن لوگ اپنے چھوٹے بچوں کو عیسیٰ کے پاس لائے تاکہ وہ اُنہیں چھوئے۔ لیکن شاگردوں نے اُن کو ملامت کی۔ 14 یہ دیکھ کر عیسیٰ ناراض ہوا۔ اُس نے اُن سے کہا، ''بچوں کو میرے پاس آنے دو اور اُنہیں نہ روکو، کیونکہ اللہ کی بادشاہی اِن جیسے لوگوں کو حاصل ہے۔ 15 مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں، جو اللہ کی بادشاہی کو بچے کی طرح قبول نہ کرے وہ اُس میں داخل نہیں ہو گا۔'' 16 یہ کہہ کر اُس نے اُنہیں گلے لگایا اور اپنے ہاتھ اُن پر رکھ کر اُنہیں برکت دی۔

امیر مشکل سے بادشاہی میں داخل ہو سکتے ہیں

17 جب عیسیٰ روانہ ہونے لگا تو ایک آدمی دوڑ کر اُس کے پاس آیا اور اُس کے سامنے گھٹنے ٹیک کر پوچھا، ''نیک اُستاد، مَیں کیا کروں تاکہ ابدی زندگی میراث میں پاؤں؟''

18 عیسیٰ نے پوچھا، ''تُو مجھے نیک کیوں کہتا ہے؟ کوئی نیک نہیں سوائے ایک کے اور وہ ہے اللہ۔ 19 تُو شریعت کے احکام سے تو واقف ہے۔ قتل نہ کرنا، زنا نہ کرنا، چوری نہ کرنا، جھوٹی گواہی نہ دینا، دھوکا نہ دینا، اپنے باپ اور اپنی ماں کی عزت کرنا۔''

20 آدمی نے جواب دیا، ''اُستاد، مَیں نے جوانی سے آج تک اِن تمام احکام کی پیروی کی ہے۔''

21 عیسیٰ نے غور سے اُس کی طرف دیکھا۔ اُس کے دل میں اُس کے لئے پیار اُبھر آیا۔ وہ بولا، ''ایک کام رہ گیا ہے۔ جا، اپنی پوری جائیداد فروخت کر کے پیسے غریبوں میں تقسیم کر دے۔ پھر تیرے لئے آسمان پر خزانہ جمع ہو جائے گا۔ اِس کے بعد آ کر میرے پیچھے ہو لے۔'' 22 یہ سن کر آدمی کا منہ لٹک گیا اور وہ مایوس ہو کر چلا گیا، کیونکہ وہ نہایت دولت مند تھا۔

23 عیسیٰ نے اپنے اردگرد دیکھ کر شاگردوں سے کہا، ''دولت مندوں کے لئے اللہ کی بادشاہی میں داخل ہونا کتنا مشکل ہے!''

24 شاگرد اُس کے یہ الفاظ سن کر حیران ہوئے۔ لیکن عیسیٰ نے دوبارہ کہا، ''بچو! اللہ کی بادشاہی میں داخل ہونا کتنا مشکل ہے۔ 25 امیر کے اللہ کی بادشاہی میں داخل ہونے کی نسبت زیادہ آسان یہ ہے کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں سے گزر جائے۔''

26 اِس پر شاگرد مزید حیرت زدہ ہوئے اور ایک دوسرے سے کہنے لگے، ''پھر کس کو نجات مل سکتی ہے؟''

27 عیسیٰ نے غور سے اُن کی طرف دیکھ کر جواب دیا، ''یہ انسان کے لئے تو ناممکن ہے، لیکن اللہ کے لئے نہیں۔ اُس کے لئے سب کچھ ممکن ہے۔''

28 پھر پطرس بول اُٹھا، ''ہم تو اپنا سب کچھ چھوڑ کر آپ کے پیچھے ہو لئے ہیں۔''

29 عیسیٰ نے جواب دیا، ''مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں، جس نے بھی میری اور اللہ کی خوش خبری کی خاطر اپنے گھر، بھائیوں، بہنوں، ماں، باپ، بچوں یا کھیتوں کو چھوڑ دیا ہے 30 اُسے اِس زمانے میں ایذارسانی کے ساتھ ساتھ سَو گُنا زیادہ گھر، بھائی، بہنیں، مائیں، بچے اور کھیت مل جائیں گے۔ اور آنے والے زمانے میں اُسے ابدی زندگی ملے گی۔ 31 لیکن بہت سے لوگ جو اب اوّل ہیں اُس وقت آخر ہوں گے اور جو اب آخر ہیں وہ اوّل ہوں گے۔''

عیسیٰ تیسری دفعہ اپنی موت کا ذکر کرتا ہے

32 اب وہ یروشلم کی طرف بڑھ رہے تھے اور عیسیٰ اُن کے آگے آگے چل رہا تھا۔ شاگرد حیرت زدہ تھے جبکہ اُن کے پیچھے چلنے والے لوگ سہمے ہوئے تھے۔ ایک اَور دفعہ بارہ شاگردوں کو ایک طرف لے جا کر عیسیٰ اُنہیں وہ کچھ بتانے لگا جو اُس کے ساتھ ہونے کو تھا۔ 33 اُس نے کہا، ''ہم یروشلم کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ وہاں ابنِ آدم کو راہنما اماموں اور شریعت کے علما کے حوالے کر دیا جائے گا۔ وہ اُس پر سزائے موت کا فتویٰ دے کر اُسے غیریہودیوں کے حوالے کر دیں گے، 34 جو اُس کا مذاق اُڑائیں گے، اُس پر تھوکیں گے، اُس کو کوڑے ماریں گے اور اُسے قتل کریں گے۔ لیکن تین دن کے بعد وہ جی اُٹھے گا۔''

یعقوب اور یوحنا کی گزارش

35 پھر زبدی کے بیٹے یعقوب اور یوحنا اُس کے پاس آئے۔ وہ کہنے لگے، ''اُستاد، آپ سے ایک گزارش ہے۔''

36 اُس نے پوچھا، ''تم کیا چاہتے ہو کہ مَیں تمہارے لئے کروں؟''

37 اُنہوں نے جواب دیا، ''جب آپ اپنے جلالی تخت پر بیٹھیں گے تو ہم میں سے ایک کو اپنے دائیں ہاتھ بیٹھنے دیں اور دوسرے کو بائیں ہاتھ۔''

38 عیسیٰ نے کہا، ''تم کو نہیں معلوم کہ کیا مانگ رہے ہو۔ کیا تم وہ پیالہ پی سکتے ہو جو مَیں پینے کو ہوں یا وہ بپتسمہ لے سکتے ہو جو مَیں لینے کو ہوں؟''

39 اُنہوں نے جواب دیا، ''جی، ہم کر سکتے ہیں۔'' پھر عیسیٰ نے اُن سے کہا، ''تم ضرور وہ پیالہ پیو گے جو مَیں پینے کو ہوں اور وہ بپتسمہ لو گے جو مَیں لینے کو ہوں۔ 40 لیکن یہ فیصلہ کرنا میرا کام نہیں کہ کون میرے دائیں ہاتھ بیٹھے گا اور کون بائیں ہاتھ۔ اللہ نے یہ مقام صرف اُن ہی کے لئے تیار کیا ہے جن کو اُس نے خود مقرر کیا ہے۔''

41 جب باقی دس شاگردوں نے یہ سنا تو اُنہیں یعقوب اور یوحنا پر غصہ آیا۔ 42 اِس پر عیسیٰ نے اُن سب کو بُلا کر کہا، ''تم جانتے ہو کہ قوموں کے حکمران اپنی رعایا پر رُعب ڈالتے ہیں، اور اُن کے بڑے افسر اُن پر اپنے اختیار کا غلط استعمال کرتے ہیں۔ 43 لیکن تمہارے درمیان ایسا نہیں ہے۔ جو تم میں بڑا ہونا چاہے وہ تمہارا خادم بنے 44 اور جو تم میں اوّل ہونا چاہے وہ سب کا غلام بنے۔ 45 کیونکہ ابنِ آدم بھی اِس لئے نہیں آیا کہ خدمت لے بلکہ اِس لئے کہ خدمت کرے اور اپنی جان فدیہ کے طور پر دے کر بہتوں کو چھڑائے۔''

اندھے برتمائی کی شفا

46 وہ یریحو پہنچ گئے۔ اُس میں سے گزر کر عیسیٰ شاگردوں اور ایک بڑے ہجوم کے ساتھ باہر نکلنے لگا۔ وہاں ایک اندھا بھیک مانگنے والا راستے کے کنارے بیٹھا تھا۔ اُس کا نام برتمائی (تمائی کا بیٹا) تھا۔ 47 جب اُس نے سنا کہ عیسیٰ ناصری قریب ہی ہے تو وہ چلّانے لگا، ''عیسیٰ ابنِ داؤد، مجھ پر رحم کریں!''

48 بہت سے لوگوں نے اُسے ڈانٹ کر کہا، ''خاموش!'' لیکن وہ مزید اونچی آواز سے پکارتا رہا، ''ابنِ داؤد، مجھ پر رحم کریں!''

49 عیسیٰ رُک کر بولا، ''اُسے بُلاؤ۔''

چنانچہ اُنہوں نے اُسے بُلا کر کہا، ”حوصلہ رکھ۔ اُٹھ، وہ تجھے بُلا رہا ہے۔“

50 برتمائی نے اپنی چادر زمین پر پھینک دی اور اُچھل کر عیسیٰ کے پاس آیا۔

51 عیسیٰ نے پوچھا، ”تُو کیا چاہتا ہے کہ مَیں تیرے لئے کروں؟“

اُس نے جواب دیا، ”اُستاد، یہ کہ مَیں دیکھ سکوں۔“

52 عیسیٰ نے کہا، ”جا، تیرے ایمان نے تجھے بچا لیا ہے۔“

جوں ہی عیسیٰ نے یہ کہا اندھے کی آنکھیں بحال ہو گئیں اور وہ عیسیٰ کے پیچھے چلنے لگا۔

یروشلم میں عیسیٰ کا پُرجوش استقبال

11 وہ یروشلم کے قریب بیت فگے اور بیت عنیاہ پہنچنے لگے۔ یہ گاؤں زیتون کے پہاڑ پر واقع تھے۔ عیسیٰ نے اپنے شاگردوں میں سے دو کو بھیجا 2 اور کہا، ”سامنے والے گاؤں میں جاؤ۔ وہاں تم ایک جوان گدھا دیکھو گے۔ وہ بندھا ہوا ہو گا اور اب تک کوئی بھی اُس پر سوار نہیں ہوا ہے۔ اُسے کھول کر یہاں لے آؤ۔ 3 اگر کوئی پوچھے کہ یہ کیا کر رہے ہو تو اُسے بتا دینا، ’خداوند کو اِس کی ضرورت ہے۔ وہ جلد ہی اِسے واپس بھیج دیں گے‘۔“

4 دونوں شاگرد وہاں گئے تو ایک جوان گدھا دیکھا جو باہر گلی میں کسی دروازے کے ساتھ بندھا ہوا تھا۔ جب وہ اُس کی رسّی کھولنے لگے 5 تو وہاں کھڑے کچھ لوگوں نے پوچھا، ”تم یہ کیا کر رہے ہو؟ جوان گدھے کو کیوں کھول رہے ہو؟“

6 اُنہوں نے جواب میں وہ کچھ بتا دیا جو عیسیٰ نے اُنہیں کہا تھا۔ اِس پر لوگوں نے اُنہیں کھولنے دیا۔ 7 وہ جوان گدھے کو عیسیٰ کے پاس لے آئے اور اپنے کپڑے اُس پر رکھ دیئے۔ پھر عیسیٰ اُس پر سوار ہوا۔ 8 جب وہ چل پڑا تو بہت سے لوگوں نے اُس کے آگے آگے راستے میں اپنے کپڑے بچھا دیئے۔ بعض نے ہری شاخیں بھی اُس کے آگے بچھا دیں جو اُنہوں نے کھیتوں کے درختوں سے کاٹ لی تھیں۔ 9 لوگ عیسیٰ کے آگے اور پیچھے چل رہے تھے اور چلّا چلّا کر نعرے لگا رہے تھے،

”ہوشعنا![a]

مبارک ہے وہ جو رب کے نام سے آتا ہے۔

10 مبارک ہے ہمارے باپ داؤد کی بادشاہی جو آ رہی ہے۔

آسمان کی بلندیوں پر ہوشعنا۔“

11 یوں عیسیٰ یروشلم میں داخل ہوا۔ وہ بیت المقدّس میں گیا اور اپنے اردگرد نظر دوڑا کر سب کچھ دیکھنے کے بعد چلا گیا۔ چونکہ شام کا پچھلا وقت تھا اِس لئے وہ بارہ شاگردوں سمیت شہر سے نکل کر بیت عنیاہ واپس گیا۔

انجیر کے درخت پر لعنت

12 اگلے دن جب وہ بیت عنیاہ سے نکل رہے تھے تو عیسیٰ کو بھوک لگی۔ 13 اُس نے کچھ فاصلے پر انجیر کا ایک درخت دیکھا جس پر پتے تھے۔ اِس لئے وہ یہ دیکھنے کے لئے اُس کے پاس گیا کہ آیا کوئی پھل لگا ہے یا نہیں۔ لیکن جب وہ وہاں پہنچا تو دیکھا کہ پتے ہی پتے ہیں۔ وجہ یہ تھی کہ انجیر کا موسم نہیں تھا۔ 14 اِس پر عیسیٰ نے درخت سے کہا، ”اب سے ہمیشہ تک تجھ سے پھل

[a] ہوشعنا (عبرانی: مہربانی کر کے ہمیں بچا)۔ یہاں اِس میں حمد و ثنا کا عنصر بھی پایا جاتا ہے۔

کھایا نہ جا سکے!" اُس کے شاگردوں نے اُس کی یہ بات سن لی۔

عیسیٰ بیت المقدس میں جاتا ہے

15 وہ یروشلم پہنچ گئے۔ اور عیسیٰ بیت المقدّس میں جا کر اُنہیں نکالنے لگا جو وہاں قربانیوں کے لئے درکار چیزوں کی خرید و فروخت کر رہے تھے۔ اُس نے سِکوں کا تبادلہ کرنے والوں کی میزیں اور کبوتر بیچنے والوں کی کرسیاں اُلٹ دیں 16 اور جو تجارتی مال لے کر بیت المقدّس کے صحنوں میں سے گزر رہے تھے اُنہیں روک لیا۔ 17 تعلیم دے کر اُس نے کہا، "کیا کلامِ مقدّس میں نہیں لکھا ہے، 'میرا گھر تمام قوموں کے لئے دعا کا گھر کہلائے گا'؟ لیکن تم نے اُسے ڈاکوؤں کے اڈّے میں بدل دیا ہے۔"

18 راہنما اماموں اور شریعت کے علما نے جب یہ سنا تو اُسے قتل کرنے کا موقع ڈھونڈنے لگے۔ کیونکہ وہ اُس سے ڈرتے تھے اِس لئے کہ پورا ہجوم اُس کی تعلیم سے نہایت حیران تھا۔

19 جب شام ہوئی تو عیسیٰ اور اُس کے شاگرد شہر سے نکل گئے۔

انجیر کے درخت سے سبق

20 اگلے دن وہ صبح سویرے انجیر کے اُس درخت کے پاس سے گزرے جس پر عیسیٰ نے لعنت بھیجی تھی۔ جب اُنہوں نے اُس پر غور کیا تو معلوم ہوا کہ وہ جڑوں تک سوکھ گیا ہے۔ 21 تب پطرس کو وہ بات یاد آئی جو عیسیٰ نے کل انجیر کے درخت سے کی تھی۔ اُس نے کہا، "اُستاد، یہ دیکھیں! انجیر کے جس درخت پر آپ نے لعنت بھیجی تھی وہ سوکھ گیا ہے۔"

22 عیسیٰ نے جواب دیا، "اللہ پر ایمان رکھو۔ 23 مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں کہ اگر کوئی اِس پہاڑ سے کہے، 'اُٹھ، اپنے آپ کو سمندر میں گرا دے' تو یہ ہو جائے گا۔ شرط صرف یہ ہے کہ وہ شک نہ کرے بلکہ ایمان رکھے کہ جو کچھ اُس نے کہا ہے وہ اُس کے لئے ہو جائے گا۔ 24 اِس لئے مَیں تم کو بتاتا ہوں، جب بھی تم دعا کر کے کچھ مانگتے ہو تو ایمان رکھو کہ تم کو مل گیا ہے۔ پھر وہ تمہیں ضرور مل جائے گا۔ 25 اور جب تم کھڑے ہو کر دعا کرتے ہو تو اگر تمہیں کسی سے شکایت ہو تو پہلے اُسے معاف کرو تاکہ آسمان پر تمہارا باپ بھی تمہارے گناہوں کو معاف کرے۔ 26 [اور اگر تم معاف نہ کرو تو تمہارا آسمانی باپ تمہارے گناہ بھی معاف نہیں کرے گا۔]"

کس نے عیسیٰ کو اختیار دیا؟

27 وہ ایک اَور دفعہ یروشلم پہنچ گئے۔ اور جب عیسیٰ بیت المقدّس میں پھر رہا تھا تو راہنما امام، شریعت کے علما اور بزرگ اُس کے پاس آئے۔ 28 اُنہوں نے پوچھا، "آپ یہ سب کچھ کس اختیار سے کر رہے ہیں؟ کس نے آپ کو یہ کرنے کا اختیار دیا ہے؟"

29 عیسیٰ نے جواب دیا، "میرا بھی تم سے ایک سوال ہے۔ اِس کا جواب دو تو پھر تم کو بتا دوں گا کہ مَیں یہ کس اختیار سے کر رہا ہوں۔ 30 مجھے بتاؤ، کیا یحییٰ کا بپتسمہ آسمانی تھا یا انسانی؟"

31 وہ آپس میں بحث کرنے لگے، "اگر ہم کہیں 'آسمانی' تو وہ پوچھے گا، 'تو پھر تم اُس پر ایمان کیوں نہ لائے؟' 32 لیکن ہم کیسے کہہ سکتے ہیں کہ وہ انسانی

تھا؟" وجہ یہ تھی کہ وہ عام لوگوں سے ڈرتے تھے، کیونکہ سب مانتے تھے کہ یحییٰ واقعی نبی تھا۔ 33 چنانچہ اُنہوں نے جواب دیا، "ہم نہیں جانتے۔"

عیسیٰ نے کہا، "تو پھر مَیں بھی تم کو نہیں بتاتا کہ مَیں یہ سب کچھ کس اختیار سے کر رہا ہوں۔"

انگور کے باغ کے مزارعوں کی بغاوت

12 پھر وہ تمثیلوں میں اُن سے بات کرنے لگا۔ "کسی آدمی نے انگور کا ایک باغ لگایا۔ اُس نے اُس کی چاردیواری بنائی، انگوروں کا رس نکالنے کے لئے ایک گڑھے کی کھدائی کی اور پہرے داروں کے لئے بُرج تعمیر کیا۔ پھر وہ اُسے مزارعوں کے سپرد کر کے بیرونِ ملک چلا گیا۔ 2 جب انگور پک گئے تو اُس نے اپنے نوکر کو مزارعوں کے پاس بھیج دیا تاکہ وہ اُن سے مالک کا حصہ وصول کرے۔ 3 لیکن مزارعوں نے اُسے پکڑ کر اُس کی پٹائی کی اور اُسے خالی ہاتھ لوٹا دیا۔ 4 پھر مالک نے ایک اَور نوکر کو بھیج دیا۔ لیکن اُنہوں نے اُس کی بھی بے عزتی کر کے اُس کا سر پھوڑ دیا۔ 5 جب مالک نے تیسرے نوکر کو بھیجا تو اُنہوں نے اُسے مار ڈالا۔ یوں اُس نے کئی ایک کو بھیجا۔ بعض کو اُنہوں نے مارا پیٹا، بعض کو قتل کیا۔ 6 آخرکار صرف ایک باقی رہ گیا تھا۔ وہ تھا اُس کا پیارا بیٹا۔ اب اُس نے اُسے بھیج کر کہا، 'آخر میرے بیٹے کا تو لحاظ کریں گے۔' 7 لیکن مزارع ایک دوسرے سے کہنے لگے، 'یہ زمین کا وارث ہے۔ آؤ ہم اِسے مار ڈالیں تو پھر اِس کی میراث ہماری ہی ہو گی۔' 8 اُنہوں نے اُسے پکڑ کر قتل کیا اور باغ سے باہر پھینک دیا۔

9 اب بتاؤ، باغ کا مالک کیا کرے گا؟ وہ جا کر مزارعوں کو ہلاک کرے گا اور باغ کو دوسروں کے سپرد کر دے گا۔ 10 کیا تم نے کلامِ مقدّس کا یہ حوالہ نہیں پڑھا،

'جس پتھر کو مکان بنانے والوں نے رد کیا
وہ کونے کا بنیادی پتھر بن گیا۔
11 یہ رب نے کیا
اور دیکھنے میں کتنا حیرت انگیز ہے'۔"

12 اِس پر دینی راہنماؤں نے عیسیٰ کو گرفتار کرنے کی کوشش کی، کیونکہ وہ سمجھ گئے تھے کہ تمثیل میں بیان شدہ مزارع ہم ہی ہیں۔ لیکن وہ ہجوم سے ڈرتے تھے، اِس لئے وہ اُسے چھوڑ کر چلے گئے۔

کیا ٹیکس دینا جائز ہے؟

13 بعد میں اُنہوں نے کچھ فریسیوں اور ہیرودیس کے پیروکاروں کو اُس کے پاس بھیج دیا تاکہ وہ اُسے کوئی ایسی بات کرنے پر اُبھاریں جس سے اُسے پکڑا جا سکے۔ 14 وہ اُس کے پاس آ کر کہنے لگے، "اُستاد، ہم جانتے ہیں کہ آپ سچے ہیں اور کسی کی پروا نہیں کرتے۔ آپ جانب دار نہیں ہوتے بلکہ دیانت داری سے اللہ کی راہ کی تعلیم دیتے ہیں۔ اب ہمیں بتائیں کہ کیا رومی شہنشاہ کو ٹیکس دینا جائز ہے یا ناجائز؟ کیا ہم ادا کریں یا نہ کریں؟"

15 لیکن عیسیٰ نے اُن کی ریاکاری جان کر اُن سے کہا، "مجھے کیوں پھنسانا چاہتے ہو؟ چاندی کا ایک رومی سِکہ میرے پاس لے آؤ۔"

16 وہ ایک سِکہ اُس کے پاس لے آئے تو اُس نے پوچھا، "کس کی صورت اور نام اِس پر کندہ ہے؟"

اُنہوں نے جواب دیا، "شہنشاہ کا۔"

17 اُس نے کہا، "تو جو شہنشاہ کا ہے شہنشاہ کو دو اور

جو اللہ کا ہے اللہ کو۔“

اُس کا یہ جواب سن کر اُنہوں نے بڑا تعجب کیا۔

کیا ہم جی اُٹھیں گے؟

18 پھر کچھ صدوقی عیسیٰ کے پاس آئے۔ صدوقی نہیں مانتے کہ روزِ قیامت مُردے جی اُٹھیں گے۔ اُنہوں نے عیسیٰ سے ایک سوال کیا، 19 ”اُستاد، موسیٰ نے ہمیں حکم دیا کہ اگر کوئی شادی شدہ آدمی بےاولاد مر جائے اور اُس کا بھائی ہو تو بھائی کا فرض ہے کہ وہ بیوہ سے شادی کر کے اپنے بھائی کے لئے اولاد پیدا کرے۔ 20 اب فرض کریں کہ سات بھائی تھے۔ پہلے نے شادی کی، لیکن بےاولاد فوت ہوا۔ 21 اِس پر دوسرے نے اُس سے شادی کی، لیکن وہ بھی بےاولاد مر گیا۔ پھر تیسرے بھائی نے اُس سے شادی کی۔ 22 یہ سلسلہ ساتویں بھائی تک جاری رہا۔ یکے بعد دیگرے ہر بھائی بیوہ سے شادی کرنے کے بعد مر گیا۔ آخر میں بیوہ بھی فوت ہو گئی۔ 23 اب بتائیں کہ قیامت کے دن وہ کس کی بیوی ہو گی؟ کیونکہ سات کے سات بھائیوں نے اُس سے شادی کی تھی۔“

24 عیسیٰ نے جواب دیا، ”تم اِس لئے غلطی پر ہو کہ نہ تم کلامِ مقدّس سے واقف ہو، نہ اللہ کی قدرت سے۔ 25 کیونکہ جب مُردے جی اُٹھیں گے تو نہ وہ شادی کریں گے نہ اُن کی شادی کرائی جائے گی بلکہ وہ آسمان پر فرشتوں کی مانند ہوں گے۔ 26 رہی یہ بات کہ مُردے جی اُٹھیں گے۔ کیا تم نے موسیٰ کی کتاب میں نہیں پڑھا کہ اللہ جلتی ہوئی جھاڑی میں سے کس طرح موسیٰ سے ہم کلام ہوا؟ اُس نے فرمایا، ’مَیں ابراہیم کا خدا، اسحاق کا خدا اور یعقوب کا خدا ہوں،‘ حالانکہ اُس وقت تینوں کافی عرصے سے مر چکے تھے۔ 27 اِس کا مطلب ہے کہ یہ حقیقت میں زندہ ہیں، کیونکہ اللہ مُردوں کا نہیں، بلکہ زندوں کا خدا ہے۔ تم سے بڑی غلطی ہوئی ہے۔“

اوّل حکم

28 اِتنے میں شریعت کا ایک عالِم اُن کے پاس آیا۔ اُس نے اُنہیں بحث کرتے ہوئے سنا تھا اور جان لیا کہ عیسیٰ نے اچھا جواب دیا، اِس لئے اُس نے پوچھا، ”تمام احکام میں سے کون سا حکم سب سے اہم ہے؟“

29 عیسیٰ نے جواب دیا، ”اوّل حکم یہ ہے: ’سن اے اسرائیل! رب ہمارا خدا ایک ہی رب ہے۔ 30 رب اپنے خدا سے اپنے پورے دل، اپنی پوری جان، اپنے پورے ذہن اور اپنی پوری طاقت سے پیار کرنا۔‘ 31 دوسرا حکم یہ ہے: ’اپنے پڑوسی سے ویسی محبت رکھنا جیسی تُو اپنے آپ سے رکھتا ہے۔‘ دیگر کوئی بھی حکم اِن دو احکام سے اہم نہیں ہے۔“

32 اُس عالِم نے کہا، ”شاباش، اُستاد! آپ نے سچ کہا ہے کہ اللہ صرف ایک ہی ہے اور اُس کے سوا کوئی اَور نہیں ہے۔ 33 ہمیں اُسے اپنے پورے دل، اپنے پورے ذہن اور اپنی پوری طاقت سے پیار کرنا چاہئے اور ساتھ ساتھ اپنے پڑوسی سے ویسی محبت رکھنی چاہئے جیسی اپنے آپ سے رکھتے ہیں۔ یہ دو احکام بھسم ہونے والی تمام قربانیوں اور دیگر نذروں سے زیادہ اہمیت رکھتے ہیں۔“

34 جب عیسیٰ نے اُس کا یہ جواب سنا تو اُس سے کہا، ”تُو اللہ کی بادشاہی سے دُور نہیں ہے۔“

اِس کے بعد کسی نے بھی اُس سے سوال پوچھنے کی جرأت نہ کی۔

مسیح کے بارے میں سوال

35 جب عیسیٰ بیت المقدس میں تعلیم دے رہا تھا تو اُس نے پوچھا، ”شریعت کے علما کیوں دعویٰ کرتے ہیں کہ مسیح داؤد کا فرزند ہے؟ 36 کیونکہ داؤد نے تو خود روح القدس کی معرفت یہ فرمایا،

’رب نے میرے رب سے کہا،
میرے دہنے ہاتھ بیٹھ،
جب تک مَیں تیرے دشمنوں کو
تیرے پاؤں کے نیچے نہ کر دوں۔‘

37 داؤد تو خود مسیح کو رب کہتا ہے۔ تو پھر وہ کس طرح داؤد کا فرزند ہو سکتا ہے؟“

شریعت کے علما سے خبردار رہنا

ایک بڑا ہجوم مزے سے عیسیٰ کی باتیں سن رہا تھا۔ 38 اُنہیں تعلیم دیتے وقت اُس نے کہا، ”علما سے خبردار رہو! کیونکہ وہ شاندار چوغے پہن کر اِدھر اُدھر پھرنا پسند کرتے ہیں۔ جب لوگ بازاروں میں سلام کر کے اُن کی عزت کرتے ہیں تو پھر وہ خوش ہو جاتے ہیں۔ 39 اُن کی بس ایک ہی خواہش ہوتی ہے کہ عبادت خانوں اور ضیافتوں میں عزت کی کرسیوں پر بیٹھ جائیں۔ 40 یہ لوگ بیواؤں کے گھر ہڑپ کر جاتے اور ساتھ ساتھ دکھاوے کے لئے لمبی لمبی دعائیں مانگتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو نہایت سخت سزا ملے گی۔“

بیوہ کا چندہ

41 عیسیٰ بیت المقدس کے چندے کے بکس کے مقابل بیٹھ گیا اور ہجوم کو ہدیئے ڈالتے ہوئے دیکھنے لگا۔ کئی امیر بڑی بڑی رقمیں ڈال رہے تھے۔ 42 پھر ایک غریب بیوہ بھی وہاں سے گزری جس نے اُس میں تانبے کے دو معمولی سے سِکے ڈال دیئے۔ 43 عیسیٰ نے شاگردوں کو اپنے پاس بُلا کر کہا، ”مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں کہ اِس غریب بیوہ نے تمام لوگوں کی نسبت زیادہ ڈالا ہے۔ 44 کیونکہ اِن سب نے اپنی دولت کی کثرت سے دے دیا جبکہ اُس نے ضرورت مند ہونے کے باوجود بھی اپنے گزارے کے سارے پیسے دے دیئے ہیں۔“

بیت المقدس پر آنے والی تباہی

13 اُس دن جب عیسیٰ بیت المقدس سے نکل رہا تھا تو اُس کے شاگردوں نے کہا، ”اُستاد، دیکھیں کتنے شاندار پتھر اور عمارتیں ہیں!“

2 عیسیٰ نے جواب دیا، ”کیا تم کو یہ بڑی بڑی عمارتیں نظر آتی ہیں؟ پتھر پر پتھر نہیں رہے گا۔ سب کچھ ڈھا دیا جائے گا۔“

مصیبتوں اور ایذا رسانی کی پیش گوئی

3 بعد میں عیسیٰ زیتون کے پہاڑ پر بیت المقدس کے مقابل بیٹھ گیا۔ پطرس، یعقوب، یوحنا اور اندریاس اکیلے اُس کے پاس آئے۔ اُنہوں نے کہا، 4 ”ہمیں ذرا بتائیں، یہ کب ہو گا؟ کیا کیا نظر آئے گا جس سے معلوم ہو گا کہ یہ اب پورا ہونے کو ہے؟“

5 عیسیٰ نے جواب دیا، ”خبردار رہو کہ کوئی تمہیں گم راہ نہ کر دے۔ 6 بہت سے لوگ میرا نام لے کر آئیں گے اور کہیں گے، ’مَیں ہی مسیح ہوں۔‘ یوں وہ بہتوں کو گم راہ کر دیں گے۔ 7 جب جنگوں کی خبریں اور افواہیں تم تک پہنچیں گی تو مت گھبرانا۔ کیونکہ لازم ہے کہ یہ

سب کچھ پیش آئے۔ تو بھی ابھی آخرت نہیں ہو گی۔ 8 ایک قوم دوسری کے خلاف اُٹھ کھڑی ہو گی اور ایک بادشاہی دوسری کے خلاف۔ جگہ جگہ زلزلے آئیں گے، کال پڑیں گے۔ لیکن یہ صرف دردِ زہ کی ابتدا ہی ہو گی۔

9 تم خود خبردار رہو۔ تم کو مقامی عدالتوں کے حوالے کر دیا جائے گا اور لوگ یہودی عبادت خانوں میں تمہیں کوڑے لگوائیں گے۔ میری خاطر تمہیں حکمرانوں اور بادشاہوں کے سامنے پیش کیا جائے گا۔ یوں تم اُنہیں میری گواہی دو گے۔ 10 لازم ہے کہ آخرت سے پہلے اللہ کی خوش خبری تمام اقوام کو سنائی جائے۔ 11 لیکن جب لوگ تم کو گرفتار کر کے عدالت میں پیش کریں گے تو یہ سوچتے سوچتے پریشان نہ ہو جانا کہ مَیں کیا کہوں۔ بس وہی کچھ کہنا جو اللہ تمہیں اُس وقت بتائے گا۔ کیونکہ اُس وقت تم نہیں بلکہ روح القدس بولنے والا ہو گا۔ 12 بھائی اپنے بھائی کو اور باپ اپنے بچے کو موت کے حوالے کر دے گا۔ بچے اپنے والدین کے خلاف کھڑے ہو کر اُنہیں قتل کروائیں گے۔ 13 سب تم سے نفرت کریں گے، اِس لئے کہ تم میرے پیروکار ہو۔ لیکن جو آخر تک قائم رہے گا اُسے نجات ملے گی۔

بیت المقدس کی بے حرمتی

14 ایک دن آئے گا جب تم وہاں جہاں اُسے نہیں ہونا چاہئے وہ کچھ کھڑا دیکھو گے جو بے حرمتی اور تباہی کا باعث ہے۔" (قاری اِس پر دھیان دے!) "اُس وقت یہودیہ کے رہنے والے بھاگ کر پہاڑی علاقے میں پناہ لیں۔ 15 جو اپنے گھر کی چھت پر ہو وہ نہ اُترے، نہ کچھ ساتھ لے جانے کے لئے گھر میں داخل ہو جائے۔ 16 جو کھیت میں ہو وہ اپنی چادر ساتھ لے جانے کے لئے واپس نہ جائے۔ 17 اُن خواتین پر افسوس جو اُن دنوں میں حاملہ ہوں یا اپنے بچوں کو دودھ پلاتی ہوں۔ 18 دعا کرو کہ یہ واقعہ سردیوں کے موسم میں پیش نہ آئے۔ 19 کیونکہ اُن دنوں میں ایسی مصیبت ہو گی کہ دنیا کی تخلیق سے آج تک دیکھنے میں نہ آئی ہو گی۔ اِس قسم کی مصیبت بعد میں بھی کبھی نہیں آئے گی۔ 20 اور اگر خداوند اِس مصیبت کا دورانیہ مختصر نہ کرتا تو کوئی نہ بچتا۔ لیکن اُس نے اپنے چنے ہوؤں کی خاطر اُس کا دورانیہ مختصر کر دیا ہے۔

21 اُس وقت اگر کوئی تم کو بتائے، 'دیکھو، مسیح یہاں ہے،' یا 'وہ وہاں ہے' تو اُس کی بات نہ ماننا۔ 22 کیونکہ جھوٹے مسیح اور جھوٹے نبی اُٹھ کھڑے ہوں گے جو عجیب و غریب نشان اور معجزے دکھائیں گے تاکہ اللہ کے چنے ہوئے لوگوں کو غلط راستے پر ڈال دیں — اگر یہ ممکن ہوتا۔ 23 اِس لئے خبردار! مَیں نے تم کو پہلے ہی اِن سب باتوں سے آگاہ کر دیا ہے۔

ابنِ آدم کی آمد

24 مصیبت کے اُن دنوں کے بعد سورج تاریک ہو جائے گا اور چاند کی روشنی ختم ہو جائے گی۔ 25 ستارے آسمان پر سے گر پڑیں گے اور آسمان کی قوتیں ہلائی جائیں گی۔ 26 اُس وقت لوگ ابنِ آدم کو بڑی قدرت اور جلال کے ساتھ بادلوں میں آتے ہوئے دیکھیں گے۔ 27 اور وہ اپنے فرشتوں کو بھیج دے گا تاکہ اُس کے چنے ہوؤں کو چاروں طرف سے جمع کریں، دنیا کے کونے کونے سے آسمان کی انتہا تک اکٹھا کریں۔

انجیر کے درخت سے سبق

28 انجیر کے درخت سے سبق سیکھو۔ جوں ہی اُس کی شاخیں نرم اور لچک دار ہو جاتی ہیں اور اُن سے کونپلیں پھوٹ نکلتی ہیں تو تم کو معلوم ہو جاتا ہے کہ گرمیوں کا موسم قریب آ گیا ہے۔ 29 اِسی طرح جب تم یہ واقعات دیکھو گے تو جان لو گے کہ ابنِ آدم کی آمد قریب بلکہ دروازے پر ہے۔ 30 مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں، اِس نسل کے ختم ہونے سے پہلے پہلے یہ سب کچھ واقع ہو گا۔ 31 آسمان و زمین تو جاتے رہیں گے، لیکن میری باتیں ہمیشہ تک قائم رہیں گی۔

کسی کو بھی اُس کی آمد کا وقت معلوم نہیں

32 لیکن کسی کو بھی علم نہیں کہ یہ کس دن یا کون سی گھڑی رونما ہو گا۔ آسمان کے فرشتوں اور فرزند کو بھی علم نہیں بلکہ صرف باپ کو۔ 33 چنانچہ خبردار اور چوکنے رہو! کیونکہ تم کو نہیں معلوم کہ یہ وقت کب آئے گا۔ 34 ابنِ آدم کی آمد اُس آدمی سے مطابقت رکھتی ہے جسے کسی سفر پر جانا تھا۔ گھر چھوڑتے وقت اُس نے اپنے نوکروں کو انتظام چلانے کا اختیار دے کر ہر ایک کو اُس کی اپنی ذمہ داری سونپ دی۔ دربان کو اُس نے حکم دیا کہ وہ چوکس رہے۔ 35 تم بھی اِسی طرح چوکس رہو، کیونکہ تم نہیں جانتے کہ گھر کا مالک کب واپس آئے گا، شام کو، آدھی رات کو، مرغ کے بانگ دیتے یا پَو پھٹتے وقت۔ 36 ایسا نہ ہو کہ وہ اچانک آ کر تم کو سوتے پائے۔ 37 یہ بات مَیں نہ صرف تم کو بلکہ سب کو بتاتا ہوں، چوکس رہو!“

عیسیٰ کے خلاف منصوبہ بندیاں

14 فسح اور بےخمیری روٹی کی عید قریب آ گئی تھی۔ صرف دو دن رہ گئے تھے۔ راہنما امام اور شریعت کے علما عیسیٰ کو کسی چالاکی سے گرفتار کر کے قتل کرنے کی تلاش میں تھے۔ 2 اُنہوں نے کہا، ”لیکن یہ عید کے دوران نہیں ہونا چاہئے، ایسا نہ ہو کہ عوام میں ہل چل مچ جائے۔“

خاتون عیسیٰ پر خوشبو اُنڈیلتی ہے

3 اِتنے میں عیسیٰ بیت عنیاہ آ کر ایک آدمی کے گھر میں داخل ہوا جو کسی وقت کوڑھ کا مریض تھا۔ اُس کا نام شمعون تھا۔ عیسیٰ کھانا کھانے کے لئے بیٹھ گیا تو ایک عورت آئی۔ اُس کے پاس خالص جٹاماسی کے نہایت قیمتی عطر کا عطردان تھا۔ اُس کا سر توڑ کر اُس نے عطر عیسیٰ کے سر پر اُنڈیل دیا۔ 4 حاضرین میں سے کچھ ناراض ہوئے۔ ”اِتنا قیمتی عطر ضائع کرنے کی کیا ضرورت تھی؟ 5 اِس کی قیمت کم از کم چاندی کے 300 سِکے تھی۔ اگر اِسے بیچا جاتا تو اِس کے پیسے غریبوں کو دیئے جا سکتے تھے۔“ ایسی باتیں کرتے ہوئے اُنہوں نے اُسے جھڑکا۔

6 لیکن عیسیٰ نے کہا، ”اِسے چھوڑ دو، تم اِسے کیوں تنگ کر رہے ہو؟ اِس نے تو میرے لئے ایک نیک کام کیا ہے۔ 7 غریب تو ہمیشہ تمہارے پاس رہیں گے، اور تم جب بھی چاہو اُن کی مدد کر سکو گے۔ لیکن مَیں ہمیشہ تمہارے ساتھ نہیں رہوں گا۔ 8 جو کچھ وہ کر سکتی تھی اُس نے کیا ہے۔ مجھ پر عطر اُنڈیلنے سے وہ مقررہ وقت سے پہلے میرے بدن کو دفنانے کے لئے تیار کر چکی ہے۔ 9 مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں کہ تمام دنیا میں جہاں بھی

اللہ کی خوش خبری کا اعلان کیا جائے گا وہاں لوگ اِس خاتون کو یاد کر کے وہ کچھ سنائیں گے جو اِس نے کیا ہے۔“

عیسیٰ کو دشمن کے حوالے کرنے کا منصوبہ

10 پھر یہوداہ اِسکریوتی جو بارہ شاگردوں میں سے ایک تھا راہنما اماموں کے پاس گیا تاکہ عیسیٰ کو اُن کے حوالے کرنے کی بات کرے۔ 11 اُس کے آنے کا مقصد سن کر وہ خوش ہوئے اور اُسے پیسے دینے کا وعدہ کیا۔ چنانچہ وہ عیسیٰ کو اُن کے حوالے کرنے کا موقع ڈھونڈنے لگا۔

فسح کی عید کے لئے تیاریاں

12 بےخمیری روٹی کی عید آئی جب لوگ فسح کے لیلے کو قربان کرتے تھے۔ عیسیٰ کے شاگردوں نے اُس سے پوچھا، ”ہم کہاں آپ کے لئے فسح کا کھانا تیار کریں؟“

13 چنانچہ عیسیٰ نے اُن میں سے دو کو یہ ہدایت دے کر یروشلم بھیج دیا کہ ”جب تم شہر میں داخل ہو گے تو تمہاری ملاقات ایک آدمی سے ہو گی جو پانی کا گھڑا اُٹھائے چل رہا ہو گا۔ اُس کے پیچھے ہو لینا۔ 14 جس گھر میں وہ داخل ہو اُس کے مالک سے کہنا، ’اُستاد آپ سے پوچھتے ہیں کہ وہ کمرا کہاں ہے جہاں مَیں اپنے شاگردوں کے ساتھ فسح کا کھانا کھاؤں؟‘ 15 وہ تمہیں دوسری منزل پر ایک بڑا اور سجا ہوا کمرا دکھائے گا۔ وہ تیار ہو گا۔ ہمارے لئے فسح کا کھانا وہیں تیار کرنا۔“

16 دونوں چلے گئے تو شہر میں داخل ہو کر سب کچھ ویسا ہی پایا جیسا عیسیٰ نے اُنہیں بتایا تھا۔ پھر اُنہوں نے فسح کا کھانا تیار کیا۔

غدار کون ہے؟

17 شام کے وقت عیسیٰ بارہ شاگردوں سمیت وہاں پہنچ گیا۔ 18 جب وہ میز پر بیٹھے کھانا کھا رہے تھے تو اُس نے کہا، ”مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں، تم میں سے ایک جو میرے ساتھ کھانا کھا رہا ہے مجھے دشمن کے حوالے کر دے گا۔“

19 شاگرد یہ سن کر غم گین ہوئے۔ باری باری اُنہوں نے اُس سے پوچھا، ”مَیں تو نہیں ہوں؟“

20 عیسیٰ نے جواب دیا، ”تم بارہ میں سے ایک ہے۔ وہ میرے ساتھ اپنی روٹی سالن کے برتن میں ڈال رہا ہے۔ 21 ابنِ آدم تو کوچ کر جائے گا جس طرح کلامِ مقدّس میں لکھا ہے، لیکن اُس شخص پر افسوس جس کے وسیلے سے اُسے دشمن کے حوالے کر دیا جائے گا۔ اُس کے لئے بہتر یہ ہوتا کہ وہ کبھی پیدا ہی نہ ہوتا۔“

فسح کا آخری کھانا

22 کھانے کے دوران عیسیٰ نے روٹی لے کر شکر گزاری کی دعا کی اور اُسے ٹکڑے کر کے شاگردوں کو دے دیا۔ اُس نے کہا، ”یہ لو، یہ میرا بدن ہے۔“

23 پھر اُس نے مَے کا پیالہ لے کر شکر گزاری کی دعا کی اور اُسے اُنہیں دے دیا۔ سب نے اُس میں سے پی لیا۔ 24 اُس نے اُن سے کہا، ”یہ میرا خون ہے، نئے عہد کا وہ خون جو بہتوں کے لئے بہایا جاتا ہے۔ 25 مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں کہ اب سے مَیں انگور کا رس نہیں پیوں گا، کیونکہ اگلی دفعہ اِسے نئے سرے سے اللہ کی بادشاہی میں ہی پیوں گا۔“

26 پھر وہ ایک زبور گا کر نکلے اور زیتون کے پہاڑ کے پاس پہنچے۔

پطرس کے انکار کی پیش گوئی

27 عیسیٰ نے اُنہیں بتایا، ”تم سب برگشتہ ہو جاؤ گے، کیونکہ کلامِ مقدّس میں اللہ فرماتا ہے، ’مَیں چرواہے کو مار ڈالوں گا اور بھیڑیں تتر بتر ہو جائیں گی۔‘ 28 لیکن اپنے جی اُٹھنے کے بعد مَیں تمہارے آگے آگے گلیل پہنچوں گا۔“

29 پطرس نے اعتراض کیا، ”دوسرے بے شک سب برگشتہ ہو جائیں، لیکن مَیں کبھی نہیں ہوں گا۔“

30 عیسیٰ نے جواب دیا، ”مَیں تجھے سچ بتاتا ہوں، اِسی رات مرغ کے دوسری دفعہ بانگ دینے سے پہلے پہلے تُو تین بار مجھے جاننے سے انکار کر چکا ہو گا۔“

31 پطرس نے اصرار کیا، ”ہرگز نہیں! مَیں آپ کو جاننے سے کبھی انکار نہیں کروں گا، چاہے مجھے آپ کے ساتھ مرنا بھی پڑے۔“

دوسروں نے بھی یہی کچھ کہا۔

گتسمنی باغ میں عیسیٰ کی دعا

32 وہ ایک باغ میں پہنچے جس کا نام گتسمنی تھا۔ عیسیٰ نے اپنے شاگردوں سے کہا، ”یہاں بیٹھ کر میرا انتظار کرو۔ مَیں دعا کرنے کے لئے آگے جاتا ہوں۔“ 33 اُس نے پطرس، یعقوب اور یوحنا کو ساتھ لیا۔ وہاں وہ گھبرا کر بے قرار ہونے لگا۔ 34 اُس نے اُن سے کہا، ”مَیں دُکھ سے اِتنا دبا ہوا ہوں کہ مرنے کو ہوں۔ یہاں ٹھہر کر جاگتے رہو۔“

35 کچھ آگے جا کر وہ زمین پر گر گیا اور دعا کرنے لگا کہ اگر ممکن ہو تو مجھے آنے والی گھڑیوں کی تکلیف سے گزرنا نہ پڑے۔ 36 اُس نے کہا، ”اے ابّا، اے باپ! تیرے لئے سب کچھ ممکن ہے۔ دُکھ کا یہ پیالہ مجھ سے ہٹا لے۔ لیکن میری نہیں بلکہ تیری مرضی پوری ہو۔“

37 وہ اپنے شاگردوں کے پاس واپس آیا تو دیکھا کہ وہ سو رہے ہیں۔ اُس نے پطرس سے کہا، ”شمعون، کیا تُو سو رہا ہے؟ کیا تُو ایک گھنٹا بھی نہیں جاگ سکا؟ 38 جاگتے اور دعا کرتے رہو تاکہ تم آزمائش میں نہ پڑو۔ کیونکہ روح تو تیار ہے، لیکن جسم کمزور۔“

39 ایک بار پھر اُس نے جا کر وہی دعا کی جو پہلے کی تھی۔ 40 جب واپس آیا تو دوبارہ دیکھا کہ وہ سو رہے ہیں، کیونکہ نیند کی بدولت اُن کی آنکھیں بوجھل تھیں۔ وہ نہیں جانتے تھے کہ کیا جواب دیں۔

41 جب عیسیٰ تیسری بار واپس آیا تو اُس نے اُن سے کہا، ”تم ابھی تک سو اور آرام کر رہے ہو؟ بس کافی ہے۔ وقت آ گیا ہے۔ دیکھو، ابنِ آدم کو گناہ گاروں کے حوالے کیا جا رہا ہے۔ 42 اُٹھو۔ آؤ، چلیں۔ دیکھو، مجھے دشمن کے حوالے کرنے والا قریب آ چکا ہے۔“

عیسیٰ کی گرفتاری

43 وہ ابھی یہ بات کر ہی رہا تھا کہ یہوداہ پہنچ گیا، جو بارہ شاگردوں میں سے ایک تھا۔ اُس کے ساتھ تلواروں اور لاٹھیوں سے لیس آدمیوں کا ہجوم تھا۔ اُنہیں راہنما اماموں، شریعت کے علما اور بزرگوں نے بھیجا تھا۔ 44 اِس غدار یہوداہ نے اُنہیں ایک امتیازی نشان دیا تھا کہ جس کو مَیں بوسہ دوں وہی عیسیٰ ہے۔ اُسے گرفتار کر کے لے جائیں۔

45 جوں ہی وہ پہنچے یہوداہ عیسیٰ کے پاس گیا اور ”اُستاد!“ کہہ کر اُسے بوسہ دیا۔ 46 اِس پر اُنہوں نے اُسے پکڑ کر گرفتار کر لیا۔ 47 لیکن عیسیٰ کے پاس کھڑے ایک شخص نے اپنی تلوار میان سے نکالی اور امامِ اعظم

کے غلام کو مار کر اُس کا کان اُڑا دیا۔ 48 عیسیٰ نے اُن سے پوچھا، ”کیا مَیں ڈاکو ہوں کہ تم تلواریں اور لاٹھیاں لئے مجھے گرفتار کرنے نکلے ہو؟ 49 مَیں تو روزانہ بیت المقدّس میں تمہارے پاس تھا اور تعلیم دیتا رہا، مگر تم نے مجھے گرفتار نہیں کیا۔ لیکن یہ اِس لئے ہو رہا ہے تاکہ کلامِ مقدّس کی باتیں پوری ہو جائیں۔“

50 پھر سب کے سب اُسے چھوڑ کر بھاگ گئے۔

51 لیکن ایک نوجوان عیسیٰ کے پیچھے پیچھے چلتا رہا جو صرف چادر اوڑھے ہوئے تھا۔ لوگوں نے اُسے پکڑنے کی کوشش کی، 52 لیکن وہ چادر چھوڑ کر ننگی حالت میں بھاگ گیا۔

یہودی عدالتِ عالیہ کے سامنے

53 وہ عیسیٰ کو امامِ اعظم کے پاس لے گئے جہاں تمام راہنما امام، بزرگ اور شریعت کے علما بھی جمع تھے۔ 54 اِتنے میں پطرس کچھ فاصلے پر عیسیٰ کے پیچھے پیچھے امامِ اعظم کے صحن تک پہنچ گیا۔ وہاں وہ ملازموں کے ساتھ بیٹھ کر آگ تاپنے لگا۔ 55 مکان کے اندر راہنما امام اور یہودی عدالتِ عالیہ کے تمام افراد عیسیٰ کے خلاف گواہیاں ڈھونڈ رہے تھے تاکہ اُسے سزائے موت دلوا سکیں۔ لیکن کوئی گواہی نہ ملی۔ 56 کافی لوگوں نے اُس کے خلاف جھوٹی گواہی تو دی، لیکن اُن کے بیان ایک دوسرے کے متضاد تھے۔

57 آخرکار بعض نے کھڑے ہو کر یہ جھوٹی گواہی دی، 58 ”ہم نے اِسے یہ کہتے سنا ہے کہ مَیں انسان کے ہاتھوں کے بنے اِس بیت المقدّس کو ڈھا کر تین دن کے اندر اندر نیا مقدِس تعمیر کر دوں گا، ایک ایسا مقدِس جو انسان کے ہاتھ نہیں بنائیں گے۔“ 59 لیکن اُن کی گواہیاں بھی ایک دوسری سے متضاد تھیں۔

60 پھر امامِ اعظم نے حاضرین کے سامنے کھڑے ہو کر عیسیٰ سے پوچھا، ”کیا تُو کوئی جواب نہیں دے گا؟ یہ کیا گواہیاں ہیں جو یہ لوگ تیرے خلاف دے رہے ہیں؟“

61 لیکن عیسیٰ خاموش رہا۔ اُس نے کوئی جواب نہ دیا۔ امامِ اعظم نے اُس سے ایک اَور سوال کیا، ”کیا تُو الحمید کا فرزند مسیح ہے؟“

62 عیسیٰ نے کہا، ”جی، مَیں ہوں۔ اور آئندہ تم ابنِ آدم کو قادرِ مطلق کے دہنے ہاتھ بیٹھے اور آسمان کے بادلوں پر آتے ہوئے دیکھو گے۔“

63 امامِ اعظم نے رنجش کا اظہار کر کے اپنے کپڑے پھاڑ لئے اور کہا، ”ہمیں مزید گواہوں کی کیا ضرورت رہی! 64 آپ نے خود سن لیا ہے کہ اِس نے کفر بکا ہے۔ آپ کا کیا فیصلہ ہے؟“

سب نے اُسے سزائے موت کے لائق قرار دیا۔

65 پھر کچھ اُس پر تھوکنے لگے۔ اُنہوں نے اُس کی آنکھوں پر پٹی باندھی اور اُسے مُکے مار مار کر کہنے لگے، ”نبوّت کر!“ ملازموں نے بھی اُسے تھپڑ مارے۔

پطرس عیسیٰ کو جاننے سے انکار کرتا ہے

66 اِس دوران پطرس نیچے صحن میں تھا۔ امامِ اعظم کی ایک نوکرانی وہاں سے گزری 67 اور دیکھا کہ پطرس وہاں آگ تاپ رہا ہے۔ اُس نے غور سے اُس پر نظر کی اور کہا، ”تم بھی ناصرت کے اُس آدمی عیسیٰ کے ساتھ تھے۔“

68 لیکن اُس نے انکار کیا، ”مَیں نہیں جانتا یا سمجھتا کہ تُو کیا بات کر رہی ہے۔“ یہ کہہ کر وہ گیٹ کے

قریب چلا گیا۔ [اُسی لمحے مرغ نے بانگ دی۔]

69 جب نوکرانی نے اُسے وہاں دیکھا تو اُس نے دوبارہ پاس کھڑے لوگوں سے کہا، ”یہ بندہ اُن میں سے ہے۔“ 70 دوبارہ پطرس نے انکار کیا۔

تھوڑی دیر کے بعد پطرس کے ساتھ کھڑے لوگوں نے بھی اُس سے کہا، ”تم ضرور اُن میں سے ہو کیونکہ تم گلیل کے رہنے والے ہو۔“

71 اِس پر پطرس نے قسم کھا کر کہا، ”مجھ پر لعنت اگر مَیں جھوٹ بول رہا ہوں۔ مَیں اُس آدمی کو نہیں جانتا جس کا ذکر تم کر رہے ہو۔“

72 فوراً مرغ کی بانگ دوسری مرتبہ سنائی دی۔ پھر پطرس کو وہ بات یاد آئی جو عیسیٰ نے اُس سے کہی تھی، ”مرغ کے دوسری دفعہ بانگ دینے سے پہلے پہلے تُو تین بار مجھے جاننے سے انکار کر چکا ہو گا۔“ اِس پر وہ رو پڑا۔

پیلاطس کے سامنے

15 صبح سویرے ہی راہنما امام بزرگوں، شریعت کے علما اور پوری یہودی عدالتِ عالیہ کے ساتھ مل کر فیصلے تک پہنچ گئے۔ وہ عیسیٰ کو باندھ کر وہاں سے لے گئے اور رومی گورنر پیلاطس کے حوالے کر دیا۔ 2 پیلاطس نے اُس سے پوچھا، ”کیا تم یہودیوں کے بادشاہ ہو؟“

عیسیٰ نے جواب دیا، ”جی، آپ خود کہتے ہیں۔“

3 راہنما اماموں نے اُس پر بہت الزام لگائے۔ 4 چنانچہ پیلاطس نے دوبارہ اُس سے سوال کیا، ”کیا تم کوئی جواب نہیں دو گے؟ یہ تو تم پر بہت سے الزامات لگا رہے ہیں۔“

5 لیکن عیسیٰ نے اِس پر بھی کوئی جواب نہ دیا، اور پیلاطس بڑا حیران ہوا۔

سزائے موت کا فیصلہ

6 اُن دنوں یہ رواج تھا کہ ہر سال فسح کی عید پر ایک قیدی کو رِہا کر دیا جاتا تھا۔ یہ قیدی عوام سے منتخب کیا جاتا تھا۔ 7 اُس وقت کچھ آدمی جیل میں تھے جو حکومت کے خلاف کسی انقلابی تحریک میں شریک ہوئے تھے اور جنہوں نے بغاوت کے موقع پر قتل و غارت کی تھی۔ اُن میں سے ایک کا نام برابا تھا۔ 8 اب ہجوم نے پیلاطس کے پاس آ کر اُس سے گزارش کی کہ وہ معمول کے مطابق ایک قیدی کو آزاد کر دے۔ 9 پیلاطس نے پوچھا، ”کیا تم چاہتے ہو کہ مَیں یہودیوں کے بادشاہ کو آزاد کر دوں؟“ 10 وہ جانتا تھا کہ راہنما اماموں نے عیسیٰ کو صرف حسد کی بنا پر اُس کے حوالے کیا ہے۔

11 لیکن راہنما اماموں نے ہجوم کو اُکسایا کہ وہ عیسیٰ کے بجائے برابا کو مانگیں۔ 12 پیلاطس نے سوال کیا، ”پھر مَیں اِس کے ساتھ کیا کروں جس کا نام تم نے یہودیوں کا بادشاہ رکھا ہے؟“

13 وہ چیخے، ”اُسے مصلوب کریں۔“

14 پیلاطس نے پوچھا، ”کیوں؟ اُس نے کیا جرم کیا ہے؟“

لیکن لوگ مزید شور مچا کر چیختے رہے، ”اُسے مصلوب کریں!“

15 چنانچہ پیلاطس نے ہجوم کو مطمئن کرنے کی خاطر برابا کو آزاد کر دیا۔ اُس نے عیسیٰ کو کوڑے لگانے کو کہا، پھر اُسے مصلوب کرنے کے لئے فوجیوں کے حوالے کر دیا۔

فوجی عیسیٰ کا مذاق اُڑاتے ہیں

16 فوجی عیسیٰ کو گورنر کے محل بنام پریٹوریُم کے صحن میں لے گئے اور پوری پلٹن کو اکٹھا کیا۔ 17 اُنہوں نے اُسے ارغوانی رنگ کا لباس پہنایا اور کانٹےدار ٹہنیوں کا ایک تاج بنا کر اُس کے سر پر رکھ دیا۔ 18 پھر وہ اُسے سلام کرنے لگے، ”اے یہودیوں کے بادشاہ، آداب!“ 19 لاٹھی سے اُس کے سر پر مار مار کر وہ اُس پر تھوکتے رہے۔ گھٹنے ٹیک کر اُنہوں نے اُسے سجدہ کیا۔ 20 پھر اُس کا مذاق اُڑانے سے تھک کر اُنہوں نے ارغوانی لباس اُتار کر اُسے دوبارہ اُس کے اپنے کپڑے پہنائے۔ پھر وہ اُسے مصلوب کرنے کے لئے باہر لے گئے۔

عیسیٰ کو مصلوب کیا جاتا ہے

21 اُس وقت لبیا کے شہر کرین کا رہنے والا ایک آدمی بنام شمعون دیہات سے شہر کو آ رہا تھا۔ وہ سکندر اور روفس کا باپ تھا۔ جب وہ عیسیٰ اور فوجیوں کے پاس سے گزرنے لگا تو فوجیوں نے اُسے صلیب اُٹھانے پر مجبور کیا۔ 22 یوں چلتے چلتے وہ عیسیٰ کو ایک مقام پر لے گئے جس کا نام گلگتا (یعنی کھوپڑی کا مقام) تھا۔ 23 وہاں اُنہوں نے اُسے مَے پیش کی جس میں مُر ملایا گیا تھا، لیکن اُس نے پینے سے انکار کیا۔ 24 پھر فوجیوں نے اُسے مصلوب کیا اور اُس کے کپڑے آپس میں بانٹ لئے۔ یہ فیصلہ کرنے کے لئے کہ کس کو کیا کیا ملے گا اُنہوں نے قرعہ ڈالا۔ 25 نو بجے صبح کا وقت تھا جب اُنہوں نے اُسے مصلوب کیا۔ 26 ایک تختی صلیب پر لگا دی گئی جس پر یہ الزام لکھا تھا، ”یہودیوں کا بادشاہ۔“ 27 دو ڈاکوؤں کو بھی عیسیٰ کے ساتھ مصلوب کیا گیا، ایک کو اُس کے دہنے ہاتھ اور دوسرے کو اُس کے بائیں ہاتھ۔ 28 [یوں مقدّس کلام کا وہ حوالہ پورا ہوا جس میں لکھا ہے، ’اُسے مجرموں میں شمار کیا گیا۔‘]

29 جو وہاں سے گزرے اُنہوں نے کفر بک کر اُس کی تذلیل کی اور سر ہلا ہلا کر اپنی حقارت کا اظہار کیا۔ اُنہوں نے کہا، ”تُو نے تو کہا تھا کہ مَیں بیت المقدّس کو ڈھا کر اُسے تین دن کے اندر اندر دوبارہ تعمیر کر دوں گا۔ 30 اب صلیب پر سے اُتر کر اپنے آپ کو بچا!“

31 راہنما اماموں اور شریعت کے علما نے بھی عیسیٰ کا مذاق اُڑا کر کہا، ”اِس نے اَوروں کو بچایا، لیکن اپنے آپ کو نہیں بچا سکتا۔ 32 اسرائیل کا یہ بادشاہ مسیح اب صلیب پر سے اُتر آئے تاکہ ہم یہ دیکھ کر ایمان لائیں۔“ اور جن آدمیوں کو اُس کے ساتھ مصلوب کیا گیا تھا اُنہوں نے بھی اُسے لعن طعن کی۔

عیسیٰ کی موت

33 دوپہر بارہ بجے پورا ملک اندھیرے میں ڈوب گیا۔ یہ تاریکی تین گھنٹوں تک رہی۔ 34 پھر تین بجے عیسیٰ اونچی آواز سے پکار اُٹھا، ”ایلی، ایلی، لما شبقتنی؟“ جس کا مطلب ہے، ”اے میرے خدا، اے میرے خدا، تُو نے مجھے کیوں ترک کر دیا ہے؟“

35 یہ سن کر پاس کھڑے کچھ لوگ کہنے لگے، ”وہ الیاس نبی کو بُلا رہا ہے۔“ 36 کسی نے دوڑ کر مَے کے سرکے میں ایک اسفنج ڈبویا اور اُسے ڈنڈے پر لگا کر عیسیٰ کو چُسانے کی کوشش کی۔ وہ بولا، ”آؤ ہم دیکھیں، شاید الیاس آ کر اُسے صلیب پر سے اُتار لے۔“

37 لیکن عیسیٰ نے بڑے زور سے چلّا کر دم چھوڑ دیا۔

38 اُسی وقت بیت المقدّس کے مقدّس ترین کمرے کے سامنے لٹکا ہوا پردہ اوپر سے لے کر نیچے تک دو

حصوں میں پھٹ گیا۔ 39 جب عیسیٰ کے مقابل کھڑے رومی افسر[a] نے دیکھا کہ وہ کس طرح مرا تو اُس نے کہا، ”یہ آدمی واقعی اللہ کا فرزند تھا!“

40 کچھ خواتین بھی وہاں تھیں جو کچھ فاصلے پر اِس کا مشاہدہ کر رہی تھیں۔ اُن میں مریم مگدلینی، چھوٹے یعقوب اور یوسیس کی ماں مریم اور سلومی بھی تھیں۔ 41 گلیل میں یہ عورتیں عیسیٰ کے پیچھے چل کر اُس کی خدمت کرتی رہی تھیں۔ کئی اَور خواتین بھی وہاں تھیں جو اُس کے ساتھ یروشلم آ گئی تھیں۔

عیسیٰ کو دفن کیا جاتا ہے

42 یہ سب کچھ جمعہ کو ہوا جو اگلے دن کے سبت کے لئے تیاری کا دن تھا۔ جب شام ہونے کو تھی 43 تو ارمتیہ کا ایک آدمی بنام یوسف ہمت کر کے پیلاطس کے پاس گیا اور اُس سے عیسیٰ کی لاش مانگی۔ (یوسف یہودی عدالتِ عالیہ کا نامور ممبر تھا اور اللہ کی بادشاہی کے آنے کے انتظار میں تھا۔) 44 پیلاطس یہ سن کر حیران ہوا کہ عیسیٰ مر چکا ہے۔ اُس نے رومی افسر کو بُلا کر اُس سے پوچھا کہ کیا عیسیٰ واقعی مر چکا ہے؟ 45 جب افسر نے اِس کی تصدیق کی تو پیلاطس نے یوسف کو لاش دے دی۔ 46 یوسف نے کفن خرید لیا، پھر عیسیٰ کی لاش اُتار کر اُسے کتان کے کفن میں لپیٹا اور ایک قبر میں رکھ دیا جو چٹان میں تراشی گئی تھی۔ آخر میں اُس نے ایک بڑا پتھر لُڑھکا کر قبر کا منہ بند کر دیا۔ 47 مریم مگدلینی اور یوسیس کی ماں مریم نے دیکھ لیا کہ عیسیٰ کی لاش کہاں رکھی گئی ہے۔

عیسیٰ جی اُٹھتا ہے

16 ہفتے کی شام کو جب سبت کا دن گزر گیا تو مریم مگدلینی، یعقوب کی ماں مریم اور سلومی نے خوشبو دار مسالے خرید لئے، کیونکہ وہ قبر کے پاس جا کر اُنہیں عیسیٰ کی لاش پر لگانا چاہتی تھیں۔ 2 چنانچہ وہ اتوار کو صبح سویرے ہی قبر پر گئیں۔ سورج طلوع ہو رہا تھا۔ 3 راستے میں وہ ایک دوسرے سے پوچھنے لگیں، ”کون ہمارے لئے قبر کے منہ سے پتھر کو لُڑھکائے گا؟“ 4 لیکن جب وہاں پہنچیں اور نظر اُٹھا کر قبر پر غور کیا تو دیکھا کہ پتھر کو ایک طرف لُڑھکایا جا چکا ہے۔ یہ پتھر بہت بڑا تھا۔ 5 وہ قبر میں داخل ہوئیں۔ وہاں ایک جوان آدمی نظر آیا جو سفید لباس پہنے ہوئے دائیں طرف بیٹھا تھا۔ وہ گھبرا گئیں۔

6 اُس نے کہا، ”مت گھبراؤ۔ تم عیسیٰ ناصری کو ڈھونڈ رہی ہو جو مصلوب ہوا تھا۔ وہ جی اُٹھا ہے، وہ یہاں نہیں ہے۔ اُس جگہ کو خود دیکھ لو جہاں اُسے رکھا گیا تھا۔ 7 اب جاؤ، اُس کے شاگردوں اور پطرس کو بتا دو کہ وہ تمہارے آگے آگے گلیل پہنچ جائے گا۔ وہیں تم اُسے دیکھو گے، جس طرح اُس نے تم کو بتایا تھا۔“

8 خواتین لرزتی اور اُلجھی ہوئی حالت میں قبر سے نکل کر بھاگ گئیں۔ اُنہوں نے کسی کو بھی کچھ نہ بتایا، کیونکہ وہ نہایت سہمی ہوئی تھیں۔

عیسیٰ مریم مگدلینی پر ظاہر ہوتا ہے

9 جب عیسیٰ اتوار کو صبح سویرے جی اُٹھا تو پہلا شخص جس پر وہ ظاہر ہوا مریم مگدلینی تھی جس سے اُس نے سات بدروحیں نکالی تھیں۔ 10 مریم عیسیٰ کے ساتھیوں

---

[a] سو سپاہیوں پر مقرر افسر۔

کے پاس گئی جو ماتم کر رہے اور رو رہے تھے۔ اُس نے اُنہیں جو کچھ ہوا تھا بتایا۔ 11 لیکن گو اُنہوں نے سنا کہ عیسیٰ زندہ ہے اور کہ مریم نے اُسے دیکھا ہے تو بھی اُنہیں یقین نہ آیا۔

عیسیٰ مزید دو شاگردوں پر ظاہر ہوتا ہے

12 اِس کے بعد عیسیٰ دوسری صورت میں اُن میں سے دو پر ظاہر ہوا جب وہ یروشلم سے دیہات کی طرف پیدل چل رہے تھے۔ 13 دونوں نے واپس جا کر یہ بات باقی لوگوں کو بتائی۔ لیکن اُنہیں اِن کا بھی یقین نہ آیا۔

عیسیٰ گیارہ رسولوں پر ظاہر ہوتا ہے

14 آخر میں عیسیٰ گیارہ شاگردوں پر بھی ظاہر ہوا۔ اُس وقت وہ میز پر بیٹھے کھانا کھا رہے تھے۔ اُس نے اُنہیں اُن کی بےاعتقادی اور سخت دلی کے سبب سے ڈانٹا، کہ اُنہوں نے اُن کا یقین نہ کیا جنہوں نے اُسے زندہ دیکھا تھا۔ 15 پھر اُس نے اُن سے کہا، ”پوری دنیا میں جا کر تمام مخلوقات کو اللہ کی خوش خبری سناؤ۔ 16 جو بھی ایمان لا کر بپتسمہ لے اُسے نجات ملے گی۔ لیکن جو ایمان نہ لائے اُسے مجرم قرار دیا جائے گا۔ 17 اور جہاں جہاں لوگ ایمان رکھیں گے وہاں یہ الٰہی نشان ظاہر ہوں گے: وہ میرے نام سے بدروحیں نکال دیں گے، نئی نئی زبانیں بولیں گے 18 اور سانپوں کو اُٹھا کر محفوظ رہیں گے۔ مہلک زہر پینے سے اُنہیں نقصان نہیں پہنچے گا اور جب وہ اپنے ہاتھ مریضوں پر رکھیں گے تو شفا پائیں گے۔“

عیسیٰ کو آسمان پر اُٹھایا جاتا ہے

19 اُن سے بات کرنے کے بعد خداوند عیسیٰ کو آسمان پر اُٹھا لیا گیا اور وہ اللہ کے دہنے ہاتھ بیٹھ گیا۔ 20 اِس پر شاگردوں نے نکل کر ہر جگہ منادی کی۔ اور خداوند نے اُن کی حمایت کر کے الٰہی نشانوں سے کلام کی تصدیق کی۔

لوقا کی معرفت اِنجیل

پیش لفظ

1 محترم تھیُفِلُس، بہت سے لوگ وہ سب کچھ لکھ چکے ہیں جو ہمارے درمیان واقع ہوا ہے۔ 2 اُن کی کوشش یہ تھی کہ وہی کچھ بیان کیا جائے جس کی گواہی وہ دیتے ہیں جو شروع ہی سے ساتھ تھے اور آج تک اللہ کا کلام سنانے کی خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔ 3 مَیں نے بھی ہر ممکن کوشش کی ہے کہ سب کچھ شروع سے اور عین حقیقت کے مطابق معلوم کروں۔ اب مَیں یہ باتیں ترتیب سے آپ کے لئے لکھنا چاہتا ہوں۔ 4 آپ یہ پڑھ کر جان لیں گے کہ جو باتیں آپ کو سکھائی گئی ہیں وہ سچ اور درست ہیں۔

یحییٰ کے بارے میں پیش گوئی

5 یہودیہ کے بادشاہ ہیرودیس کے زمانے میں ایک امام تھا جس کا نام زکریاہ تھا۔ بیت المقدّس میں اماموں کے مختلف گروہ خدمت سرانجام دیتے تھے، اور زکریاہ کا تعلق ابیاہ کے گروہ سے تھا۔ اُس کی بیوی امامِ اعظم ہارون کی نسل سے تھی اور اُس کا نام الیشبع تھا۔ 6 میاں بیوی اللہ کے نزدیک راست باز تھے اور رب کے تمام احکام اور ہدایات کے مطابق بےالزام زندگی گزارتے تھے۔ 7 لیکن وہ بےاولاد تھے۔ الیشبع کے بچے پیدا نہیں ہو سکتے تھے۔ اب وہ دونوں بوڑھے ہو چکے تھے۔

8 ایک دن بیت المقدّس میں ابیاہ کے گروہ کی باری تھی اور زکریاہ اللہ کے حضور اپنی خدمت سرانجام دے رہا تھا۔ 9 دستور کے مطابق اُنہوں نے قرعہ ڈالا تاکہ معلوم کریں کہ رب کے مقدِس میں جا کر بخور کی قربانی کون جلائے۔ زکریاہ کو چنا گیا۔ 10 جب وہ مقررہ وقت پر بخور جلانے کے لئے بیت المقدّس میں داخل ہوا تو جمع ہونے والے تمام پرستار صحن میں دعا کر رہے تھے۔

11 اچانک رب کا ایک فرشتہ ظاہر ہوا جو بخور جلانے کی قربان گاہ کے دہنی طرف کھڑا تھا۔ 12 اُسے دیکھ کر زکریاہ گھبرایا اور بہت ڈر گیا۔ 13 لیکن فرشتے نے اُس سے کہا، ”زکریاہ، مت ڈر! اللہ نے تیری دعا سن لی ہے۔ تیری بیوی الیشبع کے بیٹا ہو گا۔ اُس کا نام یحییٰ رکھنا۔ 14 وہ نہ صرف تیرے لئے خوشی اور مسرت کا باعث ہو گا، بلکہ بہت سے لوگ اُس کی پیدائش پر خوشی

منائیں گے۔ 15 کیونکہ وہ رب کے نزدیک عظیم ہو گا۔ لازم ہے کہ وہ مَے اور شراب سے پرہیز کرے۔ وہ پیدا ہونے سے پہلے ہی روح القدس سے معمور ہو گا 16 اور اسرائیلی قوم میں سے بہتوں کو رب اُن کے خدا کے پاس واپس لائے گا۔ 17 وہ الیاس کی روح اور قوت سے خداوند کے آگے آگے چلے گا۔ اُس کی خدمت سے والدوں کے دل اپنے بچوں کی طرف مائل ہو جائیں گے اور نافرمان لوگ راست بازوں کی دانائی کی طرف رجوع کریں گے۔ یوں وہ اِس قوم کو رب کے لئے تیار کرے گا۔"

18 زکریاہ نے فرشتے سے پوچھا، "مَیں کس طرح جانوں کہ یہ بات سچ ہے؟ مَیں خود بوڑھا ہوں اور میری بیوی بھی عمر رسیدہ ہے۔"

19 فرشتے نے جواب دیا، "مَیں جبرائیل ہوں جو اللہ کے حضور کھڑا رہتا ہوں۔ مجھے اِسی مقصد کے لئے بھیجا گیا ہے کہ تجھے یہ خوش خبری سناؤں۔ 20 لیکن چونکہ تُو نے میری بات کا یقین نہیں کیا اِس لئے تُو خاموش رہے گا اور اُس وقت تک بول نہیں سکے گا جب تک تیرے بیٹا پیدا نہ ہو۔ میری یہ باتیں مقررہ وقت پر ہی پوری ہوں گی۔"

21 اِس دوران باہر کے لوگ زکریاہ کے انتظار میں تھے۔ وہ حیران ہوتے جا رہے تھے کہ اُسے واپس آنے میں کیوں اِتنی دیر ہو رہی ہے۔ 22 آخرکار وہ باہر آیا، لیکن وہ اُن سے بات نہ کر سکا۔ تب اُنہوں نے جان لیا کہ اُس نے بیت المقدس میں رویا دیکھی ہے۔ اُس نے ہاتھوں سے اشارے تو کئے، لیکن خاموش رہا۔

23 زکریاہ مقررہ وقت تک بیت المقدس میں اپنی خدمت انجام دیتا رہا، پھر اپنے گھر واپس چلا گیا۔

24 تھوڑے دنوں کے بعد اُس کی بیوی الیشبع حاملہ ہو گئی اور وہ پانچ ماہ تک گھر میں چھپی رہی۔ 25 اُس نے کہا، "خداوند نے میرے لئے کتنا بڑا کام کیا ہے، کیونکہ اب اُس نے میری فکر کی اور لوگوں کے سامنے سے میری رُسوائی دُور کر دی۔"

عیسیٰ کی پیدائش کی پیش گوئی

26-27 الیشبع چھ ماہ سے اُمید سے تھی جب اللہ نے جبرائیل فرشتے کو ایک کنواری کے پاس بھیجا جو ناصرت میں رہتی تھی۔ ناصرت گلیل کا ایک شہر ہے اور کنواری کا نام مریم تھا۔ اُس کی منگنی ایک مرد کے ساتھ ہو چکی تھی جو داؤد بادشاہ کی نسل سے تھا اور جس کا نام یوسف تھا۔ 28 فرشتے نے اُس کے پاس آ کر کہا، "اے خاتون جس پر رب کا خاص فضل ہوا ہے، سلام! رب تیرے ساتھ ہے۔"

29 مریم یہ سن کر گھبرا گئی اور سوچا، "یہ کس طرح کا سلام ہے؟" 30 لیکن فرشتے نے اپنی بات جاری رکھی اور کہا، "اے مریم، مت ڈر، کیونکہ تجھ پر اللہ کا فضل ہوا ہے۔ 31 تُو اُمید سے ہو کر ایک بیٹے کو جنم دے گی۔ تجھے اُس کا نام عیسیٰ (نجات دینے والا) رکھنا ہے۔ 32 وہ عظیم ہو گا اور اللہ تعالیٰ کا فرزند کہلائے گا۔ رب ہمارا خدا اُسے اُس کے باپ داؤد کے تخت پر بٹھائے گا 33 اور وہ ہمیشہ تک اسرائیل پر حکومت کرے گا۔ اُس کی سلطنت کبھی ختم نہ ہو گی۔"

34 مریم نے فرشتے سے کہا، "یہ کیوں کر ہو سکتا ہے؟ ابھی تو مَیں کنواری ہوں۔"

35 فرشتے نے جواب دیا، "روح القدس تجھ پر نازل ہو گا، اللہ تعالیٰ کی قدرت کا سایہ تجھ پر چھا جائے

گا۔ اِس لئے یہ بچہ قدوس ہو گا اور اللہ کا فرزند کہلائے گا۔ 36 اور دیکھ، تیری رشتے دار الیشبع کے بھی بیٹا ہو گا حالانکہ وہ عمر رسیدہ ہے۔ گو اُسے بانجھ قرار دیا گیا تھا، لیکن وہ چھ ماہ سے اُمید سے ہے۔ 37 کیونکہ اللہ کے نزدیک کوئی کام ناممکن نہیں ہے۔''

38 مریم نے جواب دیا، ''مَیں رب کی خدمت کے لئے حاضر ہوں۔ میرے ساتھ ویسا ہی ہو جیسا آپ نے کہا ہے۔'' اِس پر فرشتہ چلا گیا۔

مریم الیشبع سے ملتی ہے

39 اُن دنوں میں مریم یہودیہ کے پہاڑی علاقے کے ایک شہر کے لئے روانہ ہوئی۔ اُس نے جلدی جلدی سفر کیا۔ 40 وہاں پہنچ کر وہ زکریاہ کے گھر میں داخل ہوئی اور الیشبع کو سلام کیا۔ 41 مریم کا یہ سلام سن کر الیشبع کا بچہ اُس کے پیٹ میں اُچھل پڑا اور الیشبع خود روح القدس سے بھر گئی۔ 42 اُس نے بلند آواز سے کہا، ''تُو تمام عورتوں میں مبارک ہے اور مبارک ہے تیرا بچہ! 43 مَیں کون ہوں کہ میرے خداوند کی ماں میرے پاس آئی! 44 جوں ہی مَیں نے تیرا سلام سنا بچہ میرے پیٹ میں خوشی سے اُچھل پڑا۔ 45 تُو کتنی مبارک ہے، کیونکہ تُو ایمان لائی کہ جو کچھ رب نے فرمایا ہے وہ تکمیل تک پہنچے گا۔''

مریم کا گیت

46 اِس پر مریم نے کہا،
''میری جان رب کی تعظیم کرتی ہے
47 اور میری روح اپنے نجات دہندہ اللہ سے
نہایت خوش ہے۔
48 کیونکہ اُس نے اپنی خادمہ کی پستی پر
نظر کی ہے۔
ہاں، اب سے تمام نسلیں مجھے مبارک کہیں گی،
49 کیونکہ قادرِ مطلق نے میرے لئے
بڑے بڑے کام کئے ہیں۔
اُس کا نام قدوس ہے۔
50 جو اُس کا خوف مانتے ہیں
اُن پر وہ پشت در پشت
اپنی رحمت ظاہر کرے گا۔
51 اُس کی قدرت نے عظیم کام کر دکھائے ہیں،
اور دل سے مغرور لوگ تتر بتر ہو گئے ہیں۔
52 اُس نے حکمرانوں کو اُن کے تخت سے ہٹا کر
پست حال لوگوں کو سرفراز کر دیا ہے۔
53 بھوکوں کو اُس نے اچھی چیزوں سے
مالا مال کر کے
امیروں کو خالی ہاتھ لوٹا دیا ہے۔
54 وہ اپنے خادم اسرائیل کی مدد کے لئے
آ گیا ہے۔
ہاں، اُس نے اپنی رحمت کو یاد کیا ہے،
55 یعنی وہ دائمی وعدہ
جو اُس نے ہمارے بزرگوں کے ساتھ کیا تھا،
ابراہیم اور اُس کی اولاد کے ساتھ۔''

56 مریم تقریباً تین ماہ الیشبع کے ہاں ٹھہری رہی، پھر اپنے گھر لوٹ گئی۔

یحییٰ بپتسمہ دینے والے کی پیدائش

57 پھر الیشبع کا بچے کو جنم دینے کا دن آ پہنچا اور اُس کے بیٹا ہوا۔ 58 جب اُس کے ہم سایوں اور رشتے

داروں کو اطلاع ملی کہ رب کی اُس پر کتنی بڑی رحمت ہوئی ہے تو اُنہوں نے اُس کے ساتھ خوشی منائی۔

59 جب بچہ آٹھ دن کا تھا تو وہ اُس کا ختنہ کروانے کی رسم کے لئے آئے۔ وہ بچے کا نام اُس کے باپ کے نام پر زکریاہ رکھنا چاہتے تھے، 60 لیکن اُس کی ماں نے اعتراض کیا۔ اُس نے کہا، ”نہیں، اُس کا نام یحییٰ ہو۔“

61 اُنہوں نے کہا، ”آپ کے رشتے داروں میں تو ایسا نام کہیں بھی نہیں پایا جاتا۔“ 62 تب اُنہوں نے اشاروں سے بچے کے باپ سے پوچھا کہ وہ کیا نام رکھنا چاہتا ہے۔

63 جواب میں زکریاہ نے تختی منگوا کر اُس پر لکھا، ”اُس کا نام یحییٰ ہے۔“ یہ دیکھ کر سب حیران ہوئے۔ 64 اُسی لمحے زکریاہ دوبارہ بولنے کے قابل ہو گیا، اور وہ اللہ کی تمجید کرنے لگا۔ 65 تمام ہم سایوں پر خوف چھا گیا اور اِس بات کا چرچا یہودیہ کے پورے علاقے میں پھیل گیا۔ 66 جس نے بھی سنا اُس نے سنجیدگی سے اِس پر غور کیا اور سوچا، ”اِس بچے کا کیا بنے گا؟“ کیونکہ رب کی قدرت اُس کے ساتھ تھی۔

زکریاہ کی نبوّت

67 اُس کا باپ زکریاہ روح القدس سے معمور ہو گیا اور نبوّت کر کے کہا،

68 ”رب اسرائیل کے اللہ کی تمجید ہو!
کیونکہ وہ اپنی قوم کی مدد کے لئے آیا ہے،
اُس نے فدیہ دے کر اُسے چھڑایا ہے۔
69 اُس نے اپنے خادم داؤد کے گھرانے میں
ہمارے لئے ایک عظیم نجات دہندہ
کھڑا کیا ہے۔
70 ایسا ہی ہوا
جس طرح اُس نے قدیم زمانوں میں
اپنے مقدّس نبیوں کی معرفت فرمایا تھا،
71 کہ وہ ہمیں ہمارے دشمنوں سے
نجات دلائے گا،
اُن سب کے ہاتھ سے
جو ہم سے نفرت رکھتے ہیں۔
72 کیونکہ اُس نے فرمایا تھا
کہ وہ ہمارے باپ دادا پر رحم کرے گا
73 اور اپنے مقدّس عہد کو یاد رکھے گا،
اُس وعدے کو جو اُس نے قسم کھا کر
ابراہیم کے ساتھ کیا تھا۔
74 اب اُس کا یہ وعدہ پورا ہو جائے گا:
ہم اپنے دشمنوں سے مخلصی پا کر
خوف کے بغیر اللہ کی خدمت کر سکیں گے،
75 جیتے جی اُس کے حضور
مقدّس اور راست زندگی گزار سکیں گے۔
76 اور تُو، میرے بچے، اللہ تعالیٰ کا نبی کہلائے گا۔
کیونکہ تُو خداوند کے آگے آگے
اُس کے راستے تیار کرے گا۔
77 تُو اُس کی قوم کو نجات کا راستہ دکھائے گا،
کہ وہ کس طرح اپنے گناہوں کی معافی پائے گی۔
78 ہمارے اللہ کی بڑی رحمت کی وجہ سے
ہم پر الٰہی نور چمکے گا۔
79 اُس کی روشنی اُن پر پھیل جائے گی
جو اندھیرے اور موت کے سائے میں بیٹھے ہیں،
ہاں وہ ہمارے قدموں کو
سلامتی کی راہ پر پہنچائے گی۔“

80 یحییٰ پروان چڑھا اور اُس کی روح نے تقویت پائی۔ اُس نے اُس وقت تک ریگستان میں زندگی گزاری جب تک اُسے اسرائیل کی خدمت کرنے کے لئے بُلایا نہ گیا۔

عیسیٰ کی پیدائش

2 اُن ایام میں روم کے شہنشاہ اَوگوستُس نے فرمان جاری کیا کہ پوری سلطنت کی مردم شماری کی جائے۔ 2 یہ پہلی مردم شماری اُس وقت ہوئی جب کورِنیُس شام کا گورنر تھا۔ 3 ہر کسی کو اپنے وطنی شہر میں جانا پڑا تاکہ وہاں رجسٹر میں اپنا نام درج کروائے۔

4 چنانچہ یوسف گلیل کے شہر ناصرت سے روانہ ہو کر یہودیہ کے شہر بیت لحم پہنچا۔ وجہ یہ تھی کہ وہ داؤد بادشاہ کے گھرانے اور نسل سے تھا، اور بیت لحم داؤد کا شہر تھا۔ 5 چنانچہ وہ اپنے نام کو رجسٹر میں درج کروانے کے لئے وہاں گیا۔ اُس کی منگیتر مریم بھی ساتھ تھی۔ اُس وقت وہ اُمید سے تھی۔ 6 جب وہ وہاں ٹھہرے ہوئے تھے تو بچے کو جنم دینے کا وقت آ پہنچا۔ 7 بیٹا پیدا ہوا۔ یہ مریم کا پہلا بچہ تھا۔ اُس نے اُسے کپڑوں[a] میں لپیٹ کر ایک چرنی میں لٹا دیا، کیونکہ اُنہیں سرائے میں رہنے کی جگہ نہیں ملی تھی۔

چرواہوں کو خوش خبری

8 اُس رات کچھ چرواہے قریب کے کھلے میدان میں اپنے ریوڑوں کی پہرا داری کر رہے تھے۔ 9 اچانک رب کا ایک فرشتہ اُن پر ظاہر ہوا، اور اُن کے ارد گرد رب کا جلال چمکا۔ یہ دیکھ کر وہ سخت ڈر گئے۔ 10 لیکن فرشتے نے اُن سے کہا، ”ڈرو مت! دیکھو مَیں تم کو بڑی خوشی کی خبر دیتا ہوں جو تمام لوگوں کے لئے ہو گی۔ 11 آج ہی داؤد کے شہر میں تمہارے لئے نجات دہندہ پیدا ہوا ہے یعنی مسیح خداوند۔ 12 اور تم اُسے اِس نشان سے پہچان لو گے، تم ایک شیرخوار بچے کو کپڑوں میں لپٹا ہوا پاؤ گے۔ وہ چرنی میں پڑا ہوا ہو گا۔“

13 اچانک آسمانی لشکروں کے بے شمار فرشتے اُس فرشتے کے ساتھ ظاہر ہوئے جو اللہ کی حمد و ثنا کر کے کہہ رہے تھے،

14 ”آسمان کی بلندیوں پر اللہ کی عزت و جلال، زمین پر اُن لوگوں کی سلامتی جو اُسے منظور ہیں۔“

15 فرشتے اُنہیں چھوڑ کر آسمان پر واپس چلے گئے تو چرواہے آپس میں کہنے لگے، ”آؤ، ہم بیت لحم جا کر یہ بات دیکھیں جو ہوئی ہے اور جو رب نے ہم پر ظاہر کی ہے۔“

16 وہ بھاگ کر بیت لحم پہنچے۔ وہاں اُنہیں مریم اور یوسف ملے اور ساتھ ہی چھوٹا بچہ جو چرنی میں پڑا ہوا تھا۔ 17 یہ دیکھ کر اُنہوں نے سب کچھ بیان کیا جو اُنہیں اِس بچے کے بارے میں بتایا گیا تھا۔ 18 جس نے بھی اُن کی بات سنی وہ حیرت زدہ ہوا۔ 19 لیکن مریم کو یہ تمام باتیں یاد رہیں اور وہ اپنے دل میں اُن پر غور کرتی رہی۔

20 پھر چرواہے لوٹ گئے اور چلتے چلتے اُن تمام باتوں کے لئے اللہ کی تعظیم و تعریف کرتے رہے جو اُنہوں نے سنی اور دیکھی تھیں، کیونکہ سب کچھ ویسا ہی پایا تھا جیسا فرشتے نے اُنہیں بتایا تھا۔

---

[a] لفظی ترجمہ: پوتڑوں

بچے کا نام عیسیٰ رکھا جاتا ہے

21 آٹھ دن کے بعد بچے کا ختنہ کروانے کا وقت آ گیا۔ اُس کا نام عیسیٰ رکھا گیا، یعنی وہی نام جو فرشتے نے مریم کو اُس کے حاملہ ہونے سے پہلے بتایا تھا۔

عیسیٰ کو بیت المقدس میں پیش کیا جاتا ہے

22 جب موسیٰ کی شریعت کے مطابق طہارت کے دن پورے ہوئے تب وہ بچے کو یروشلم لے گئے تاکہ اُسے رب کے حضور پیش کیا جائے، 23 جیسے رب کی شریعت میں لکھا ہے، ”ہر پہلوٹھے کو رب کے لئے مخصوص و مقدّس کرنا ہے۔“ 24 ساتھ ہی اُنہوں نے مریم کی طہارت کی رسم کے لئے وہ قربانی پیش کی جو رب کی شریعت بیان کرتی ہے، یعنی ”دو قمریاں یا دو جوان کبوتر۔“

25 اُس وقت یروشلم میں ایک آدمی بنام شمعون رہتا تھا۔ وہ راست باز اور خدا ترس تھا اور اِس انتظار میں تھا کہ مسیح آ کر اسرائیل کو سکون بخشے۔ روح القدس اُس پر تھا، 26 اور اُس نے اُس پر یہ بات ظاہر کی تھی کہ وہ جیتے جی رب کے مسیح کو دیکھے گا۔ 27 اُس دن روح القدس نے اُسے تحریک دی کہ وہ بیت المقدّس میں جائے۔ چنانچہ جب مریم اور یوسف بچے کو رب کی شریعت کے مطابق پیش کرنے کے لئے بیت المقدّس میں آئے 28 تو شمعون موجود تھا۔ اُس نے بچے کو اپنے بازوؤں میں لے کر اللہ کی حمد و ثنا کرتے ہوئے کہا،

29 ”اے آقا، اب تُو اپنے بندے کو
اجازت دیتا ہے
کہ وہ سلامتی سے رِحلت کر جائے،
جس طرح تُو نے فرمایا ہے۔
30 کیونکہ مَیں نے اپنی آنکھوں سے
تیری اُس نجات کا مشاہدہ کر لیا ہے
31 جو تُو نے تمام قوموں کی موجودگی میں
تیار کی ہے۔
32 یہ ایک ایسی روشنی ہے
جس سے غیریہودیوں کی آنکھیں کھل جائیں گی
اور تیری قوم اسرائیل کو جلال حاصل ہو گا۔“

33 بچے کے ماں باپ اپنے بیٹے کے بارے میں اِن الفاظ پر حیران ہوئے۔ 34 شمعون نے اُنہیں برکت دی اور مریم سے کہا، ”یہ بچہ مقرر ہوا ہے کہ اسرائیل کے بہت سے لوگ اِس سے ٹھوکر کھا کر گر جائیں، لیکن بہت سے اِس سے اپنے پاؤں پر کھڑے بھی ہو جائیں گے۔ گو یہ اللہ کی طرف سے ایک اشارہ ہے تو بھی اِس کی مخالفت کی جائے گی۔ 35 یوں بہتوں کے دلی خیالات ظاہر ہو جائیں گے۔ اِس سلسلے میں تلوار تیری جان میں سے بھی گزر جائے گی۔“

36 وہاں بیت المقدّس میں ایک عمر رسیدہ نبیہ بھی تھی جس کا نام حناہ تھا۔ وہ فنوایل کی بیٹی اور آشر کے قبیلے سے تھی۔ شادی کے سات سال بعد اُس کا شوہر مر گیا تھا۔ 37 اب وہ بیوہ کی حیثیت سے 84 سال کی ہو چکی تھی۔ وہ کبھی بیت المقدّس کو نہیں چھوڑتی تھی، بلکہ دن رات اللہ کو سجدہ کرتی، روزہ رکھتی اور دعا کرتی تھی۔ 38 اُس وقت وہ مریم اور یوسف کے پاس آ کر اللہ کی تمجید کرنے لگی۔ ساتھ ساتھ وہ ہر ایک کو جو اِس انتظار میں تھا کہ اللہ فدیہ دے کر یروشلم کو چھڑائے، بچے کے بارے میں بتاتی رہی۔

وہ ناصرت واپس چلے جاتے ہیں

39 جب عیسیٰ کے والدین نے رب کی شریعت میں درج تمام فرائض ادا کر لئے تو وہ گلیل میں اپنے شہر ناصرت کو لوٹ گئے۔ 40 وہاں بچہ پروان چڑھا اور تقویت پاتا گیا۔ وہ حکمت و دانائی سے معمور تھا، اور اللہ کا فضل اُس پر تھا۔

بارہ سال کی عمر میں بیت المقدّس میں

41 عیسیٰ کے والدین ہر سال فسح کی عید کے لئے یروشلم جایا کرتے تھے۔ 42 اُس سال بھی وہ معمول کے مطابق عید کے لئے گئے جب عیسیٰ بارہ سال کا تھا۔ 43 عید کے اختتام پر وہ ناصرت واپس جانے لگے، لیکن عیسیٰ یروشلم میں رہ گیا۔ پہلے اُس کے والدین کو معلوم نہ تھا، 44 کیونکہ وہ سمجھتے تھے کہ وہ قافلے میں کہیں موجود ہے۔ لیکن چلتے چلتے پہلا دن گزر گیا اور وہ اب تک نظر نہ آیا تھا۔ اِس پر والدین اُسے اپنے رشتے داروں اور عزیزوں میں ڈھونڈنے لگے۔ 45 جب وہ وہاں نہ ملا تو مریم اور یوسف یروشلم واپس گئے اور وہاں ڈھونڈنے لگے۔ 46 تین دن کے بعد وہ آخرکار بیت المقدّس میں پہنچے۔ وہاں عیسیٰ دینی اُستادوں کے درمیان بیٹھا اُن کی باتیں سن رہا اور اُن سے سوالات پوچھ رہا تھا۔ 47 جس نے بھی اُس کی باتیں سنیں وہ اُس کی سمجھ اور جوابوں سے دنگ رہ گیا۔ 48 اُسے دیکھ کر اُس کے والدین گھبرا گئے۔ اُس کی ماں نے کہا، ”بیٹا، تُو نے ہمارے ساتھ یہ کیوں کیا؟ تیرا باپ اور مَیں تجھے ڈھونڈتے ڈھونڈتے شدید کوفت کا شکار ہوئے۔“

49 عیسیٰ نے جواب دیا، ”آپ کو مجھے تلاش کرنے کی کیا ضرورت تھی؟ کیا آپ کو معلوم نہ تھا کہ مجھے اپنے باپ کے گھر میں ہونا ضرور ہے؟“ 50 لیکن وہ اُس کی بات نہ سمجھے۔

51 پھر وہ اُن کے ساتھ روانہ ہو کر ناصرت واپس آیا اور اُن کے تابع رہا۔ لیکن اُس کی ماں نے یہ تمام باتیں اپنے دل میں محفوظ رکھیں۔ 52 یوں عیسیٰ جوان ہوا۔ اُس کی سمجھ اور حکمت بڑھتی گئی، اور اُسے اللہ اور انسان کی مقبولیت حاصل تھی۔

یحییٰ بپتسمہ دینے والے کی خدمت

3 پھر روم کے شہنشاہ تبریُس کی حکومت کا پندرھواں سال آ گیا۔ اُس وقت پنطیُس پیلاطس صوبہ یہودیہ کا گورنر تھا، ہیرودیس انتپاس گلیل کا حاکم تھا، اُس کا بھائی فلپّس اتوریہ اور ترخونیتس کے علاقے کا، جبکہ لسانیاس ابلینے کا۔ 2 حنّا اور کائفا دونوں امامِ اعظم تھے۔ اُن دنوں میں اللہ یحییٰ بن زکریاہ سے ہم کلام ہوا جب وہ ریگستان میں تھا۔ 3 پھر وہ دریائے یردن کے پورے علاقے میں سے گزرا۔ ہر جگہ اُس نے اعلان کیا کہ توبہ کر کے بپتسمہ لو تاکہ تمہیں اپنے گناہوں کی معافی مل جائے۔ 4 یوں یسعیاہ نبی کے الفاظ پورے ہوئے جو اُس کی کتاب میں درج ہیں:

’ریگستان میں ایک آواز پکار رہی ہے،
رب کی راہ تیار کرو!
اُس کے راستے سیدھے بناؤ۔
5 لازم ہے کہ ہر وادی بھر دی جائے،
ضروری ہے کہ ہر پہاڑ اور بلند جگہ
میدان بن جائے۔
جو ٹیڑھا ہے اُسے سیدھا کیا جائے،
جو ناہموار ہے اُسے ہموار کیا جائے۔
6 اور تمام انسان اللہ کی نجات دیکھیں گے۔‘

7 جب بہت سے لوگ یحییٰ کے پاس آئے تاکہ اُس سے بپتسمہ لیں تو اُس نے اُن سے کہا، ”اے زہریلے سانپ کے بچو! کس نے تم کو آنے والے غضب سے بچنے کی ہدایت کی؟ 8 اپنی زندگی سے ظاہر کرو کہ تم نے واقعی توبہ کی ہے۔ یہ خیال مت کرو کہ ہم تو بچ جائیں گے کیونکہ ابراہیم ہمارا باپ ہے۔ مَیں تم کو بتاتا ہوں کہ اللہ اِن پتھروں سے بھی ابراہیم کے لئے اولاد پیدا کر سکتا ہے۔ 9 اب تو عدالت کی کلہاڑی درختوں کی جڑوں پر رکھی ہوئی ہے۔ ہر درخت جو اچھا پھل نہ لائے کاٹا اور آگ میں جھونکا جائے گا۔“

10 لوگوں نے اُس سے پوچھا، ”پھر ہم کیا کریں؟“

11 اُس نے جواب دیا، ”جس کے پاس دو کُرتے ہیں وہ ایک اُس کو دے دے جس کے پاس کچھ نہ ہو۔ اور جس کے پاس کھانا ہے وہ اُسے کھلا دے جس کے پاس کچھ نہ ہو۔“

12 ٹیکس لینے والے بھی بپتسمہ لینے کے لئے آئے تو اُنہوں نے پوچھا، ”اُستاد، ہم کیا کریں؟“

13 اُس نے جواب دیا، ”صرف اُتنے ٹیکس لینا جتنے حکومت نے مقرر کئے ہیں۔“

14 کچھ فوجیوں نے پوچھا، ”ہمیں کیا کرنا چاہئے؟“ اُس نے جواب دیا، ”کسی سے جبراً یا غلط الزام لگا کر پیسے نہ لینا بلکہ اپنی جائز آمدنی پر اکتفا کرنا۔“

15 لوگوں کی توقعات بہت بڑھ گئیں۔ وہ اپنے دلوں میں سوچنے لگے کہ کیا یہ مسیح تو نہیں ہے؟ 16 اِس پر یحییٰ اُن سب سے مخاطب ہو کر کہنے لگا، ”مَیں تو تمہیں پانی سے بپتسمہ دیتا ہوں، لیکن ایک آنے والا ہے جو مجھ سے بڑا ہے۔ مَیں اُس کے جوتوں کے تسمے کھولنے کے بھی لائق نہیں۔ وہ تمہیں روح القدس اور آگ سے بپتسمہ دے گا۔ 17 وہ ہاتھ میں چھاج پکڑے ہوئے اناج کو بھوسے سے الگ کرنے کے لئے تیار کھڑا ہے۔ وہ گاہنے کی جگہ کو بالکل صاف کر کے اناج کو اپنے گودام میں جمع کرے گا۔ لیکن بھوسے کو وہ ایسی آگ میں جھونکے گا جو بجھنے کی نہیں۔“

18 اِس قسم کی بہت سی اَور باتوں سے اُس نے قوم کو نصیحت کی اور اُسے اللہ کی خوش خبری سنائی۔ 19 لیکن ایک دن یوں ہوا کہ یحییٰ نے گلیل کے حاکم ہیرودیس انتپاس کو ڈانٹا۔ وجہ یہ تھی کہ ہیرودیس نے اپنے بھائی کی بیوی ہیرودیاس سے شادی کر لی تھی اور اِس کے علاوہ اَور بہت سے غلط کام کئے تھے۔ 20 یہ ملامت سن کر ہیرودیس نے اپنے غلط کاموں میں اَور اضافہ یہ کیا کہ یحییٰ کو جیل میں ڈال دیا۔

عیسیٰ کا بپتسمہ

21 ایک دن جب بہت سے لوگوں کو بپتسمہ دیا جا رہا تھا تو عیسیٰ نے بھی بپتسمہ لیا۔ جب وہ دعا کر رہا تھا تو آسمان کھل گیا 22 اور روح القدس جسمانی صورت میں کبوتر کی طرح اُس پر اُتر آیا۔ ساتھ ساتھ آسمان سے ایک آواز سنائی دی، ”تُو میرا پیارا فرزند ہے، تجھ سے مَیں خوش ہوں۔“

عیسیٰ کا نسب نامہ

23 عیسیٰ تقریباً تیس سال کا تھا جب اُس نے خدمت شروع کی۔ اُسے یوسف کا بیٹا سمجھا جاتا تھا۔ اُس کا نسب نامہ یہ ہے: یوسف بن عیلی 24 بن متات بن لاوی بن ملکی بن ینّا بن یوسف 25 بن مِتتیاہ بن عاموس بن ناحوم بن اسلیاہ بن نوگہ 26 بن ماعت بن مِتتیاہ بن شمعی بن

یوسیخ بن یوداہ [27] بن یوحنّاہ بن ریسا بن زرُبابل بن سیالتی ایل بن نیری [28] بن ملکی بن ادّی بن قوسام بن اِلمودام بن عیر [29] بن یشوع بن اِلی عزر بن یوریم بن متات بن لاوی [30] بن شمعون بن یہوداہ بن یوسف بن یونام بن اِلیاقیم [31] بن ملیاہ بن مِنّاہ بن مّتّتاہ بن ناتن بن داؤد [32] بن یسّی بن عوبید بن بوعز بن سلمون بن نحسون [33] بن عمی نداب بن ادمین بن ارنی بن حصرون بن فارص بن یہوداہ [34] بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم بن تارح بن نحور [35] بن سروج بن رعو بن فلج بن عِبر بن سلح [36] بن قینان بن ارفکسد بن سِم بن نوح بن لمک [37] بن متوسلح بن حنوک بن یارد بن مہلل ایل بن قینان [38] بن انوس بن سیت بن آدم۔ آدم کو اللہ نے پیدا کیا تھا۔

عیسیٰ کو آزمایا جاتا ہے

4 عیسیٰ دریائے یردن سے واپس آیا۔ وہ روح القدس سے معمور تھا جس نے اُسے ریگستان میں لا کر اُس کی راہنمائی کی۔ [2] وہاں اُسے چالیس دن تک ابلیس سے آزمایا گیا۔ اِس پورے عرصے میں اُس نے کچھ نہ کھایا۔ آخرکار اُسے بھوک لگی۔

[3] پھر ابلیس نے اُس سے کہا، ”اگر تُو اللہ کا فرزند ہے تو اِس پتھر کو حکم دے کہ روٹی بن جائے۔“

[4] لیکن عیسیٰ نے انکار کر کے کہا، ”ہرگز نہیں، کیونکہ کلامِ مقدّس میں لکھا ہے کہ انسان کی زندگی صرف روٹی پر منحصر نہیں ہوتی۔“

[5] اِس پر ابلیس نے اُسے کسی بلند جگہ پر لے جا کر ایک لمحے میں دنیا کے تمام ممالک دکھائے۔ [6] وہ بولا، ”مَیں تجھے اِن ممالک کی شان و شوکت اور اِن پر تمام اختیار دوں گا۔ کیونکہ یہ میرے سپرد کئے گئے ہیں اور جسے چاہوں دے سکتا ہوں۔ [7] لہٰذا یہ سب کچھ تیرا ہی ہو گا۔ شرط یہ ہے کہ تُو مجھے سجدہ کرے۔“

[8] لیکن عیسیٰ نے جواب دیا، ”ہرگز نہیں، کیونکہ کلامِ مقدّس میں یوں لکھا ہے، ’رب اپنے اللہ کو سجدہ کر اور صرف اُسی کی عبادت کر۔‘“

[9] پھر ابلیس نے اُسے یروشلم لے جا کر بیت المقدّس کی سب سے اونچی جگہ پر کھڑا کیا اور کہا، ”اگر تُو اللہ کا فرزند ہے تو یہاں سے چھلانگ لگا دے۔ [10] کیونکہ کلامِ مقدّس میں لکھا ہے، ’وہ اپنے فرشتوں کو تیری حفاظت کرنے کا حکم دے گا، [11] اور وہ تجھے اپنے ہاتھوں پر اُٹھا لیں گے تاکہ تیرے پاؤں کو پتھر سے ٹھیس نہ لگے۔‘“

[12] لیکن عیسیٰ نے تیسری بار انکار کیا اور کہا، ”کلامِ مقدّس یہ بھی فرماتا ہے، ’رب اپنے اللہ کو نہ آزمانا۔‘“

[13] اِن آزمائشوں کے بعد ابلیس نے عیسیٰ کو کچھ دیر کے لئے چھوڑ دیا۔

خدمت کا آغاز

[14] پھر عیسیٰ واپس گلیل میں آیا۔ اُس میں روح القدس کی قوت تھی، اور اُس کی شہرت اُس پورے علاقے میں پھیل گئی۔ [15] وہاں وہ اُن کے عبادت خانوں میں تعلیم دینے لگا، اور سب نے اُس کی تعریف کی۔

عیسیٰ کو ناصرت میں رد کیا جاتا ہے

[16] ایک دن وہ ناصرت پہنچا جہاں وہ پروان چڑھا تھا۔ وہاں بھی وہ معمول کے مطابق سبت کے دن مقامی عبادت خانے میں جا کر کلامِ مقدّس میں سے پڑھنے کے لئے کھڑا ہو گیا۔ [17] اُسے یسعیاہ نبی کی کتاب دی گئی تو اُس نے طومار کو کھول کر یہ حوالہ ڈھونڈ نکالا،

18 ”رب کا روح مجھ پر ہے،
کیونکہ اُس نے مجھے تیل سے مسح کر کے
غریبوں کو خوش خبری سنانے کا اختیار دیا ہے۔
اُس نے مجھے یہ اعلان کرنے کے لئے بھیجا ہے
کہ قیدیوں کو رِہائی ملے گی
اور اندھے دیکھیں گے۔
اُس نے مجھے بھیجا ہے
کہ مَیں کچلے ہوؤں کو آزاد کراؤں
19 اور رب کی طرف سے
بحالی کے سال کا اعلان کروں۔“

20 یہ کہہ کر عیسیٰ نے طومار کو لپیٹ کر عبادت خانے کے ملازم کو واپس کر دیا اور بیٹھ گیا۔ ساری جماعت کی آنکھیں اُس پر لگی تھیں۔ 21 پھر وہ بول اُٹھا، ”آج اللہ کا یہ فرمان تمہارے سنتے ہی پورا ہو گیا ہے۔“

22 سب عیسیٰ کے حق میں باتیں کرنے لگے۔ وہ اُن پُرفضل باتوں پر حیرت زدہ تھے جو اُس کے منہ سے نکلیں، اور وہ کہنے لگے، ”کیا یہ یوسف کا بیٹا نہیں ہے؟“

23 اُس نے اُن سے کہا، ”بے شک تم مجھے یہ کہاوت بتاؤ گے، ’اے ڈاکٹر، پہلے اپنے آپ کا علاج کر۔‘ یعنی سننے میں آیا ہے کہ آپ نے کفرنحوم میں معجزے کئے ہیں۔ اب ایسے معجزے یہاں اپنے وطنی شہر میں بھی دکھائیں۔ 24 لیکن مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں کہ کوئی بھی نبی اپنے وطنی شہر میں مقبول نہیں ہوتا۔

25 یہ حقیقت ہے کہ الیاس نبی کے زمانے میں اسرائیل میں بہت سی ضرورت مند بیوائیں تھیں، اُس وقت جب ساڑھے تین سال تک بارش نہ ہوئی اور پورے ملک میں سخت کال پڑا۔ 26 اِس کے باوجود الیاس کو اُن میں سے کسی کے پاس نہیں بھیجا گیا بلکہ ایک غیریہودی بیوہ کے پاس جو صیدا کے شہر صارپت میں رہتی تھی۔ 27 اِسی طرح الیشع نبی کے زمانے میں اسرائیل میں کوڑھ کے بہت سے مریض تھے۔ لیکن اُن میں سے کسی کو شفا نہ ملی بلکہ صرف نعمان کو جو ملکِ شام کا شہری تھا۔“

28 جب عبادت خانے میں جمع لوگوں نے یہ باتیں سنیں تو وہ بڑے طیش میں آ گئے۔ 29 وہ اُٹھے اور اُسے شہر سے نکال کر اُس پہاڑی کے کنارے لے گئے جس پر شہر کو تعمیر کیا گیا تھا۔ وہاں سے وہ اُسے نیچے گرانا چاہتے تھے، 30 لیکن عیسیٰ اُن میں سے گزر کر وہاں سے چلا گیا۔

آدمی کا بدروح کی گرفت سے رِہائی پانا

31 اِس کے بعد وہ گلیل کے شہر کفرنحوم کو گیا اور سبت کے دن عبادت خانے میں لوگوں کو سکھانے لگا۔ 32 وہ اُس کی تعلیم سن کر ہکا بکا رہ گئے، کیونکہ وہ اختیار کے ساتھ تعلیم دیتا تھا۔ 33 عبادت خانے میں ایک آدمی تھا جو کسی ناپاک روح کے قبضے میں تھا۔ اب وہ چیخ چیخ کر بولنے لگا، 34 ”ارے ناصرت کے عیسیٰ، ہمارا آپ کے ساتھ کیا واسطہ ہے؟ کیا آپ ہمیں ہلاک کرنے آئے ہیں؟ مَیں تو جانتا ہوں کہ آپ کون ہیں، آپ اللہ کے قدوس ہیں۔“

35 عیسیٰ نے اُسے ڈانٹ کر کہا، ”خاموش! آدمی میں سے نکل جا!“ اِس پر بدروح آدمی کو جماعت کے بیچ میں فرش پر پٹک کر اُس میں سے نکل گئی۔ لیکن وہ آدمی زخمی نہ ہوا۔

36 تمام لوگ گھبرا گئے اور ایک دوسرے سے کہنے لگے، ”اِس آدمی کے الفاظ میں کیا اختیار اور قوت ہے کہ بدروحیں اُس کا حکم مانتی اور اُس کے کہنے پر نکل جاتی

ہیں؟" 37 اور عیسیٰ کے بارے میں چرچا اُس پورے علاقے میں پھیل گیا۔

بہت سے مریضوں کی شفا یابی

38 پھر عیسیٰ عبادت خانے کو چھوڑ کر شمعون کے گھر گیا۔ وہاں شمعون کی ساس شدید بخار میں مبتلا تھی۔ اُنہوں نے عیسیٰ سے گزارش کی کہ وہ اُس کی مدد کرے۔ 39 اُس نے اُس کے سرہانے کھڑے ہو کر بخار کو ڈانٹا تو وہ اُتر گیا اور شمعون کی ساس اُسی وقت اُٹھ کر اُن کی خدمت کرنے لگی۔

40 جب دن ڈھل گیا تو سب مقامی لوگ اپنے مریضوں کو عیسیٰ کے پاس لائے۔ خواہ اُن کی بیماریاں کچھ بھی کیوں نہ تھیں، اُس نے ہر ایک پر اپنے ہاتھ رکھ کر اُسے شفا دی۔ 41 بہتوں میں بدروحیں بھی تھیں جنہوں نے نکلتے وقت چلّا کر کہا، "تُو اللہ کا فرزند ہے۔" لیکن چونکہ وہ جانتی تھیں کہ وہ مسیح ہے اِس لئے اُس نے اُنہیں ڈانٹ کر بولنے نہ دیا۔

خوش خبری ہر ایک کے لئے ہے

42 جب اگلا دن چڑھا تو عیسیٰ شہر سے نکل کر کسی ویران جگہ چلا گیا۔ لیکن ہجوم اُسے ڈھونڈتے ڈھونڈتے آخرکار اُس کے پاس پہنچا۔ لوگ اُسے اپنے پاس سے جانے نہیں دینا چاہتے تھے۔ 43 لیکن اُس نے اُن سے کہا، "لازم ہے کہ مَیں دوسرے شہروں میں بھی جا کر اللہ کی بادشاہی کی خوش خبری سناؤں، کیونکہ مجھے اِسی مقصد کے لئے بھیجا گیا ہے۔"

44 چنانچہ وہ یہودیہ کے عبادت خانوں میں منادی کرتا رہا۔

پہلے شاگردوں کی بُلاہٹ

5 ایک دن عیسیٰ گلیل کی جھیل گنیسرت کے کنارے پر کھڑا ہجوم کو اللہ کا کلام سنا رہا تھا۔ لوگ سنتے سنتے اِتنے قریب آ گئے کہ اُس کے لئے جگہ کم ہو گئی۔ 2 پھر اُسے دو کشتیاں نظر آئیں جو جھیل کے کنارے لگی تھیں۔ مچھیرے اُن میں سے اُتر چکے تھے اور اب اپنے جالوں کو دھو رہے تھے۔ 3 عیسیٰ ایک کشتی پر سوار ہوا۔ اُس نے کشتی کے مالک شمعون سے درخواست کی کہ وہ کشتی کو کنارے سے تھوڑا سا دُور لے چلے۔ پھر وہ کشتی میں بیٹھا اور ہجوم کو تعلیم دینے لگا۔

4 تعلیم دینے کے اختتام پر اُس نے شمعون سے کہا، "اب کشتی کو وہاں لے جا جہاں پانی گہرا ہے اور اپنے جالوں کو مچھلیاں پکڑنے کے لئے ڈال دو۔"

5 لیکن شمعون نے اعتراض کیا، "اُستاد، ہم نے تو پوری رات بڑی کوشش کی، لیکن ایک بھی نہ پکڑی۔ تاہم آپ کے کہنے پر مَیں جالوں کو دوبارہ ڈالوں گا۔" 6 یہ کہہ کر اُنہوں نے گہرے پانی میں جا کر اپنے جال ڈال دیئے۔ اور واقعی، مچھلیوں کا اِتنا بڑا غول جالوں میں پھنس گیا کہ وہ پھٹنے لگے۔ 7 یہ دیکھ کر اُنہوں نے اپنے ساتھیوں کو اشارہ کر کے بُلایا تاکہ وہ دوسری کشتی میں آ کر اُن کی مدد کریں۔ وہ آئے اور سب نے مل کر دونوں کشتیوں کو اِتنی مچھلیوں سے بھر دیا کہ آخرکار دونوں ڈوبنے کے خطرے میں تھیں۔ 8 جب شمعون پطرس نے یہ سب کچھ دیکھا تو اُس نے عیسیٰ کے سامنے منہ کے بل گر کر کہا، "خداوند، مجھ سے دُور چلے جائیں۔ مَیں تو گناہ گار ہوں۔" 9 کیونکہ وہ اور اُس کے ساتھی اِتنی مچھلیاں پکڑنے کی وجہ سے سخت حیران تھے۔ 10 اور زبدی کے بیٹے یعقوب اور یوحنا کی حالت بھی یہی تھی جو شمعون کے

ساتھ مل کر کام کرتے تھے۔

لیکن عیسیٰ نے شمعون سے کہا، ”مت ڈر۔ اب سے تُو آدمیوں کو پکڑا کرے گا۔“

11 وہ اپنی کشتیوں کو کنارے پر لے آئے اور سب کچھ چھوڑ کر عیسیٰ کے پیچھے ہو لئے۔

کوڑھ سے شفا

12 ایک دن عیسیٰ کسی شہر میں سے گزر رہا تھا کہ وہاں ایک مریض ملا جس کا پورا جسم کوڑھ سے متاثر تھا۔ جب اُس نے عیسیٰ کو دیکھا تو وہ منہ کے بل گر پڑا اور التجا کی، ”اے خداوند، اگر آپ چاہیں تو مجھے پاک صاف کر سکتے ہیں۔“

13 عیسیٰ نے اپنا ہاتھ بڑھا کر اُسے چھوا اور کہا، ”مَیں چاہتا ہوں، پاک صاف ہو جا۔“ اِس پر بیماری فوراً دُور ہو گئی۔ 14 عیسیٰ نے اُسے ہدایت کی کہ وہ کسی کو نہ بتائے کہ کیا ہوا ہے۔ اُس نے کہا، ”سیدھا بیت المقدّس میں امام کے پاس جا تاکہ وہ تیرا معائنہ کرے۔ اپنے ساتھ وہ قربانی لے جا جس کا تقاضا موسیٰ کی شریعت اُن سے کرتی ہے جنہیں کوڑھ سے شفا ملتی ہے۔ یوں علانیہ تصدیق ہو جائے گی کہ تُو واقعی پاک صاف ہو گیا ہے۔“

15 تاہم عیسیٰ کے بارے میں خبر اَور زیادہ تیزی سے پھیلتی گئی۔ لوگوں کے بڑے گروہ اُس کے پاس آتے رہے تاکہ اُس کی باتیں سنیں اور اُس کے ہاتھ سے شفا پائیں۔ 16 پھر بھی وہ کئی بار اُنہیں چھوڑ کر دعا کرنے کے لئے ویران جگہوں پر جایا کرتا تھا۔

مفلوج کے لئے چھت کھولی جاتی ہے

17 ایک دن وہ لوگوں کو تعلیم دے رہا تھا۔ فریسی اور شریعت کے عالِم بھی گلیل اور یہودیہ کے ہر گاؤں اور یروشلم سے آ کر اُس کے پاس بیٹھے تھے۔ اور رب کی قدرت اُسے شفا دینے کے لئے تحریک دے رہی تھی۔

18 اِتنے میں کچھ آدمی ایک مفلوج کو چارپائی پر ڈال کر وہاں پہنچے۔ اُنہوں نے اُسے گھر کے اندر عیسیٰ کے سامنے رکھنے کی کوشش کی، 19 لیکن بے فائدہ۔ گھر میں اِتنے لوگ تھے کہ اندر جانا ناممکن تھا۔ اِس لئے وہ آخرکار چھت پر چڑھ گئے اور کچھ ٹائلیں اُدھیڑ کر چھت کا ایک حصہ کھول دیا۔ پھر اُنہوں نے چارپائی کو مفلوج سمیت ہجوم کے درمیان عیسیٰ کے سامنے اُتارا۔ 20 جب عیسیٰ نے اُن کا ایمان دیکھا تو اُس نے مفلوج سے کہا، ”اے آدمی، تیرے گناہ معاف کر دیئے گئے ہیں۔“

21 یہ سن کر شریعت کے عالِم اور فریسی سوچ بچار میں پڑ گئے، ”یہ کس طرح کا بندہ ہے جو اِس قسم کا کفر بکتا ہے؟ صرف اللہ ہی گناہ معاف کر سکتا ہے۔“

22 لیکن عیسیٰ نے جان لیا کہ یہ کیا سوچ رہے ہیں، اِس لئے اُس نے پوچھا، ”تم دل میں اِس طرح کی باتیں کیوں سوچ رہے ہو؟ 23 کیا مفلوج سے یہ کہنا زیادہ آسان ہے کہ ’تیرے گناہ معاف کر دیئے گئے ہیں‘ یا یہ کہ ’اُٹھ کر چل پھر‘؟ 24 لیکن مَیں تم کو دکھاتا ہوں کہ ابنِ آدم کو واقعی دنیا میں گناہ معاف کرنے کا اختیار ہے۔“ یہ کہہ کر وہ مفلوج سے مخاطب ہوا، ”اُٹھ، اپنی چارپائی اُٹھا کر اپنے گھر چلا جا۔“

25 لوگوں کے دیکھتے دیکھتے وہ آدمی کھڑا ہوا اور اپنی چارپائی اُٹھا کر اللہ کی حمد و ثنا کرتے ہوئے اپنے گھر چلا گیا۔ 26 یہ دیکھ کر سب سخت حیرت زدہ ہوئے اور اللہ کی تمجید کرنے لگے۔ اُن پر خوف چھا گیا اور وہ کہہ اُٹھے، ”آج ہم نے ناقابلِ یقین باتیں دیکھی ہیں۔“

عیسیٰ متی کو بُلاتا ہے

27 اِس کے بعد عیسیٰ نکل کر ایک ٹیکس لینے والے کے پاس سے گزرا جو اپنی چوکی پر بیٹھا تھا۔ اُس کا نام لاوی تھا۔ اُسے دیکھ کر عیسیٰ نے کہا، ”میرے پیچھے ہو لے۔“ 28 وہ اُٹھا اور سب کچھ چھوڑ کر اُس کے پیچھے ہو لیا۔

29 بعد میں اُس نے اپنے گھر میں عیسیٰ کی بڑی ضیافت کی۔ بہت سے ٹیکس لینے والے اور دیگر مہمان اِس میں شریک ہوئے۔ 30 یہ دیکھ کر کچھ فریسیوں اور اُن سے تعلق رکھنے والے شریعت کے عالِموں نے عیسیٰ کے شاگردوں سے شکایت کی۔ اُنہوں نے کہا، ”تم ٹیکس لینے والوں اور گناہ گاروں کے ساتھ کیوں کھاتے پیتے ہو؟“

31 عیسیٰ نے جواب دیا، ”صحت مندوں کو ڈاکٹر کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ مریضوں کو۔ 32 مَیں راست بازوں کو نہیں بلکہ گناہ گاروں کو بُلانے آیا ہوں تاکہ وہ توبہ کریں۔“

شاگرد روزہ کیوں نہیں رکھتے؟

33 کچھ لوگوں نے عیسیٰ سے ایک اَور سوال پوچھا، ”یحییٰ کے شاگرد اکثر روزہ رکھتے ہیں۔ اور ساتھ ساتھ وہ دعا بھی کرتے رہتے ہیں۔ فریسیوں کے شاگرد بھی اِسی طرح کرتے ہیں۔ لیکن آپ کے شاگرد کھانے پینے کا سلسلہ جاری رکھتے ہیں۔“

34 عیسیٰ نے جواب دیا، ”کیا تم شادی کے مہمانوں کو روزہ رکھنے کو کہہ سکتے ہو جب دُولھا اُن کے درمیان ہے؟ ہرگز نہیں! 35 لیکن ایک دن آئے گا جب دُولھا اُن سے لے لیا جائے گا۔ اُس وقت وہ ضرور روزہ رکھیں گے۔“

36 اُس نے اُنہیں یہ مثال بھی دی، ”کون کسی نئے لباس کو پھاڑ کر اُس کا ایک ٹکڑا کسی پرانے لباس میں لگائے گا؟ کوئی بھی نہیں! اگر وہ ایسا کرے تو نہ صرف نیا لباس خراب ہو گا بلکہ اُس سے لیا گیا ٹکڑا پرانے لباس کو بھی خراب کر دے گا۔ 37 اِسی طرح کوئی بھی انگور کا تازہ رس پرانی اور بے لچک مشکوں میں نہیں ڈالے گا۔ اگر وہ ایسا کرے تو پرانی مشکیں پیدا ہونے والی گیس کے باعث پھٹ جائیں گی۔ نتیجے میں مَے اور مشکیں دونوں ضائع ہو جائیں گی۔ 38 اِس لئے انگور کا تازہ رس نئی مشکوں میں ڈالا جاتا ہے جو لچک دار ہوتی ہیں۔ 39 لیکن جو بھی پرانی مَے پینا پسند کرے وہ انگور کا نیا اور تازہ رس پسند نہیں کرے گا۔ وہ کہے گا کہ پرانی ہی بہتر ہے۔“

سبت کے بارے میں سوال

6 ایک دن عیسیٰ اناج کے کھیتوں میں سے گزر رہا تھا۔ چلتے چلتے اُس کے شاگرد اناج کی بالیں توڑنے اور اپنے ہاتھوں سے مَل کر کھانے لگے۔ سبت کا دن تھا۔ 2 یہ دیکھ کر کچھ فریسیوں نے کہا، ”تم یہ کیوں کر رہے ہو؟ سبت کے دن ایسا کرنا منع ہے۔“

3 عیسیٰ نے جواب دیا، ”کیا تم نے کبھی نہیں پڑھا کہ داؤد نے کیا کِیا جب اُسے اور اُس کے ساتھیوں کو بھوک لگی تھی؟ 4 وہ اللہ کے گھر میں داخل ہوا اور رب کے لئے مخصوص شدہ روٹیاں لے کر کھائیں، اگرچہ صرف اماموں کو اِنہیں کھانے کی اجازت ہے۔ اور اُس نے اپنے ساتھیوں کو بھی یہ روٹیاں کھلائیں۔“ 5 پھر عیسیٰ نے اُن سے کہا، ”ابنِ آدم سبت کا مالک ہے۔“

سوکھے ہاتھ کی شفا

6 سبت کے ایک اَور دن عیسیٰ عبادت خانے میں جا کر سکھانے لگا۔ وہاں ایک آدمی تھا جس کا دہنا ہاتھ سوکھا ہوا تھا۔ 7 شریعت کے عالِم اور فریسی بڑے غور سے دیکھ رہے تھے کہ کیا عیسیٰ اِس آدمی کو آج بھی شفا دے گا؟ کیونکہ وہ اُس پر الزام لگانے کا کوئی بہانہ ڈھونڈ رہے تھے۔ 8 لیکن عیسیٰ نے اُن کی سوچ کو جان لیا اور اُس سوکھے ہاتھ والے آدمی سے کہا، ”اُٹھ، درمیان میں کھڑا ہو۔“ چنانچہ وہ آدمی کھڑا ہوا۔ 9 پھر عیسیٰ نے اُن سے پوچھا، ”مجھے بتاؤ، شریعت ہمیں سبت کے دن کیا کرنے کی اجازت دیتی ہے، نیک کام کرنے کی یا غلط کام کرنے کی، کسی کی جان بچانے کی یا اُسے تباہ کرنے کی؟“ 10 وہ خاموش ہو کر اپنے اردگرد کے تمام لوگوں کی طرف دیکھنے لگا۔ پھر اُس نے کہا، ”اپنا ہاتھ آگے بڑھا۔“ اُس نے ایسا کیا تو اُس کا ہاتھ بحال ہو گیا۔

11 لیکن وہ آپے میں نہ رہے اور ایک دوسرے سے بات کرنے لگے کہ ہم عیسیٰ سے کس طرح نپٹ سکتے ہیں؟

عیسیٰ بارہ رسولوں کو مقرر کرتا ہے

12 اُن ہی دنوں میں عیسیٰ نکل کر دعا کرنے کے لئے پہاڑ پر چڑھ گیا۔ دعا کرتے کرتے پوری رات گزر گئی۔ 13 پھر اُس نے اپنے شاگردوں کو اپنے پاس بُلا کر اُن میں سے بارہ کو چن لیا، جنہیں اُس نے اپنے رسول مقرر کیا۔ اُن کے نام یہ ہیں: 14 شمعون جس کا لقب اُس نے پطرس رکھا، اُس کا بھائی اندریاس، یعقوب، یوحنا، فلپّس، برتلمائی، 15 متی، توما، یعقوب بن حلفئی، شمعون مجاہد، 16 یہوداہ بن یعقوب اور یہوداہ اِسکریوتی جس نے بعد میں اُسے دشمن کے حوالے کر دیا۔

عیسیٰ تعلیم اور شفا دیتا ہے

17 پھر وہ اُن کے ساتھ پہاڑ سے اُتر کر ایک کھلے اور ہموار میدان میں کھڑا ہوا۔ وہاں شاگردوں کی بڑی تعداد نے اُسے گھیر لیا۔ ساتھ ہی بہت سے لوگ یہودیہ، یروشلم اور صور اور صیدا کے ساحلی علاقے سے 18 اُس کی تعلیم سننے اور بیماریوں سے شفا پانے کے لئے آئے تھے۔ اور جنہیں بدروحیں تنگ کر رہی تھیں اُنہیں بھی شفا ملی۔ 19 تمام لوگ اُسے چھونے کی کوشش کر رہے تھے، کیونکہ اُس میں سے قوت نکل کر سب کو شفا دے رہی تھی۔

کون مبارک ہے؟

20 پھر عیسیٰ نے اپنے شاگردوں کی طرف دیکھ کر کہا،

”مبارک ہو تم جو ضرورت مند ہو،
کیونکہ اللہ کی بادشاہی تم کو ہی حاصل ہے۔
21 مبارک ہو تم جو اِس وقت بھوکے ہو،
کیونکہ سیر ہو جاؤ گے۔
مبارک ہو تم جو اِس وقت روتے ہو،
کیونکہ خوشی سے ہنسو گے۔

22 مبارک ہو تم جب لوگ اِس لئے تم سے نفرت کرتے اور تمہارا حقہ پانی بند کرتے ہیں کہ تم ابنِ آدم کے پیروکار بن گئے ہو۔ ہاں، مبارک ہو تم جب وہ اِسی وجہ سے تمہیں لعن طعن کرتے اور تمہاری بدنامی کرتے ہیں۔ 23 جب وہ ایسا کرتے ہیں تو شادمان ہو کر خوشی سے ناچو، کیونکہ آسمان پر تم کو بڑا اجر ملے گا۔ اُن کے باپ دادا نے یہی سلوک نبیوں کے ساتھ کیا تھا۔

24 مگر تم پر افسوس جو اب دولت مند ہو،
کیونکہ تمہارا سکون یہیں ختم ہو جائے گا۔
25 تم پر افسوس جو اِس وقت خوب سیر ہو،
کیونکہ بعد میں تم بھوکے ہو گے۔
تم پر افسوس جو اب ہنس رہے ہو،
کیونکہ ایک وقت آئے گا کہ رو رو کر ماتم کرو گے۔
26 تم پر افسوس جن کی تمام لوگ تعریف کرتے ہیں، کیونکہ اُن کے باپ دادا نے یہی سلوک جھوٹے نبیوں کے ساتھ کیا تھا۔

اپنے دشمنوں سے محبت رکھنا

27 لیکن تم کو جو سن رہے ہو مَیں یہ بتاتا ہوں، اپنے دشمنوں سے محبت رکھو، اور اُن سے بھلائی کرو جو تم سے نفرت کرتے ہیں۔ 28 جو تم پر لعنت کرتے ہیں اُنہیں برکت دو، اور جو تم سے بُرا سلوک کرتے ہیں اُن کے لئے دعا کرو۔ 29 اگر کوئی تمہارے ایک گال پر تھپڑ مارے تو اُسے دوسرا گال بھی پیش کر دو۔ اِسی طرح اگر کوئی تمہاری چادر چھین لے تو اُسے قمیص لینے سے بھی نہ روکو۔ 30 جو بھی تم سے کچھ مانگتا ہے اُسے دو۔ اور جس نے تم سے کچھ لیا ہے اُس سے اُسے واپس دینے کا تقاضا نہ کرو۔ 31 لوگوں کے ساتھ ویسا سلوک کرو جیسا تم چاہتے ہو کہ وہ تمہارے ساتھ کریں۔

32 اگر تم صرف اُن ہی سے محبت کرو جو تم سے کرتے ہیں تو اِس میں تمہاری کیا خاص مہربانی ہو گی؟ گناہ گار بھی ایسا ہی کرتے ہیں۔ 33 اور اگر تم صرف اُن ہی سے بھلائی کرو جو تم سے بھلائی کرتے ہیں تو اِس میں تمہاری کیا خاص مہربانی ہو گی؟ گناہ گار بھی ایسا ہی کرتے ہیں۔ 34 اِسی طرح اگر تم صرف اُن ہی کو اُدھار دو جن کے بارے میں تمہیں اندازہ ہے کہ وہ واپس کر دیں گے تو اِس میں تمہاری کیا خاص مہربانی ہو گی؟ گناہ گار بھی گناہ گاروں کو اُدھار دیتے ہیں جب اُنہیں سب کچھ واپس ملنے کا یقین ہوتا ہے۔ 35 نہیں، اپنے دشمنوں سے محبت کرو اور اُن ہی سے بھلائی کرو۔ اُنہیں اُدھار دو جن کے بارے میں تمہیں واپس ملنے کی اُمید نہیں ہے۔ پھر تم کو بڑا اجر ملے گا اور تم اللہ تعالیٰ کے فرزند ثابت ہو گے، کیونکہ وہ بھی ناشکروں اور بُرے لوگوں پر نیکی کا اظہار کرتا ہے۔ 36 لازم ہے کہ تم رحم دل ہو کیونکہ تمہارا باپ بھی رحم دل ہے۔

منصف نہ بننا

37 دوسروں کی عدالت نہ کرنا تو تمہاری بھی عدالت نہیں کی جائے گی۔ دوسروں کو مجرم قرار نہ دینا تو تم کو بھی مجرم قرار نہیں دیا جائے گا۔ معاف کرو تو تم کو بھی معاف کر دیا جائے گا۔ 38 دو تو تم کو بھی دیا جائے گا۔ ہاں، جس حساب سے تم نے دیا اُسی حساب سے تم کو دیا جائے گا، بلکہ پیمانہ دبا دبا اور ہلا ہلا کر اور لبریز کر کے تمہاری جھولی میں ڈال دیا جائے گا۔ کیونکہ جس پیمانے سے تم ناپتے ہو اُسی سے تمہارے لئے ناپا جائے گا۔"

39 پھر عیسیٰ نے یہ مثال پیش کی۔ "کیا ایک اندھا دوسرے اندھے کی راہنمائی کر سکتا ہے؟ ہرگز نہیں! اگر وہ ایسا کرے تو دونوں گڑھے میں گر جائیں گے۔ 40 شاگرد اپنے اُستاد سے بڑا نہیں ہوتا بلکہ جب اُسے پوری ٹریننگ ملی ہو تو وہ اپنے اُستاد ہی کی مانند ہو گا۔

41 تُو کیوں غور سے اپنے بھائی کی آنکھ میں پڑے تنکے پر نظر کرتا ہے جبکہ تجھے وہ شہتیر نظر نہیں آتا جو تیری اپنی آنکھ میں ہے؟ 42 تُو کیوں کر اپنے بھائی سے

کہہ سکتا ہے، 'بھائی، ٹھہرو، مجھے تمہاری آنکھ میں پڑا تنکا نکالنے دو' جبکہ تجھے اپنی آنکھ کا شہتیر نظر نہیں آتا؟ ریاکار! پہلے اپنی آنکھ کے شہتیر کو نکال۔ تب ہی تجھے بھائی کا تنکا صاف نظر آئے گا اور تُو اُسے اچھی طرح سے دیکھ کر نکال سکے گا۔

درخت اُس کے پھل سے پہچانا جاتا ہے

43 نہ اچھا درخت خراب پھل لاتا ہے، نہ خراب درخت اچھا پھل۔ 44 ہر قسم کا درخت اُس کے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ خاردار جھاڑیوں سے انجیر یا انگور نہیں توڑے جاتے۔ 45 نیک شخص کا اچھا پھل اُس کے دل کے اچھے خزانے سے نکلتا ہے جبکہ بُرے شخص کا خراب پھل اُس کے دل کی بُرائی سے نکلتا ہے۔ کیونکہ جس چیز سے دل بھرا ہوتا ہے وہی چھلک کر منہ سے نکلتی ہے۔

دو قسم کے مکان

46 تم کیوں مجھے 'خداوند، خداوند' کہہ کر پکارتے ہو؟ میری بات پر تو تم عمل نہیں کرتے۔ 47 لیکن مَیں تم کو بتاتا ہوں کہ وہ شخص کس کی مانند ہے جو میرے پاس آ کر میری بات سن لیتا اور اُس پر عمل کرتا ہے۔ 48 وہ اُس آدمی کی مانند ہے جس نے اپنا مکان بنانے کے لئے گہری بنیاد کی کھدائی کروائی۔ کھود کھود کر وہ چٹان تک پہنچ گیا۔ اُسی پر اُس نے مکان کی بنیاد رکھی۔ مکان مکمل ہوا تو ایک دن سیلاب آیا۔ زور سے بہتا ہوا پانی مکان سے ٹکرایا، لیکن وہ اُسے ہلا نہ سکا کیونکہ وہ مضبوطی سے بنایا گیا تھا۔ 49 لیکن جو میری بات سنتا اور اُس پر عمل نہیں کرتا وہ اُس شخص کی مانند ہے جس نے اپنا مکان بنیاد کے بغیر زمین پر ہی تعمیر کیا۔ جوں ہی زور سے بہتا ہوا پانی اُس سے ٹکرایا تو وہ گر گیا اور سراسر تباہ ہو گیا۔"

رومی افسر کے غلام کی شفا

7 یہ سب کچھ لوگوں کو سنانے کے بعد عیسیٰ کفرنحوم چلا گیا۔ 2 وہاں سَو فوجیوں پر مقرر ایک افسر رہتا تھا۔ اُن دنوں میں اُس کا ایک غلام جو اُسے بہت عزیز تھا بیمار پڑ گیا۔ اب وہ مرنے کو تھا۔ 3 چونکہ افسر نے عیسیٰ کے بارے میں سنا تھا اِس لئے اُس نے یہودیوں کے کچھ بزرگ یہ درخواست کرنے کے لئے اُس کے پاس بھیج دیئے کہ وہ آ کر غلام کو شفا دے۔ 4 وہ عیسیٰ کے پاس پہنچ کر بڑے زور سے التجا کرنے لگے، "یہ آدمی اِس لائق ہے کہ آپ اُس کی درخواست پوری کریں، 5 کیونکہ وہ ہماری قوم سے پیار کرتا ہے، یہاں تک کہ اُس نے ہمارے لئے عبادت خانہ بھی تعمیر کروایا ہے۔"

6 چنانچہ عیسیٰ اُن کے ساتھ چل پڑا۔ لیکن جب وہ گھر کے قریب پہنچ گیا تو افسر نے اپنے کچھ دوست یہ کہہ کر اُس کے پاس بھیج دیئے کہ "خداوند، میرے گھر میں آنے کی تکلیف نہ کریں، کیونکہ مَیں اِس لائق نہیں ہوں۔ 7 اِس لئے مَیں نے خود کو آپ کے پاس آنے کے لائق بھی نہ سمجھا۔ بس وہیں سے کہہ دیں تو میرا غلام شفا پا جائے گا۔ 8 کیونکہ مجھے خود اعلیٰ افسروں کے حکم پر چلنا پڑتا ہے اور میرے ماتحت بھی فوجی ہیں۔ ایک کو کہتا ہوں، 'جا!' تو وہ جاتا ہے اور دوسرے کو 'آ!' تو وہ آتا ہے۔ اِسی طرح مَیں اپنے نوکر کو حکم دیتا ہوں، 'یہ کر!' تو وہ کرتا ہے۔"

9 یہ سن کر عیسیٰ نہایت حیران ہوا۔ اُس نے مُڑ کر اپنے پیچھے آنے والے ہجوم سے کہا، "مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں،

مَیں نے اسرائیل میں بھی اِس قسم کا ایمان نہیں پایا۔“
10 جب افسر کا پیغام پہنچانے والے گھر واپس آئے تو اُنہوں نے دیکھا کہ غلام کی صحت بحال ہو چکی ہے۔

بیوہ کا بیٹا زندہ کیا جاتا ہے

11 کچھ دیر کے بعد عیسیٰ اپنے شاگردوں کے ساتھ نائن شہر کے لئے روانہ ہوا۔ ایک بڑا ہجوم بھی ساتھ چل رہا تھا۔ 12 جب وہ شہر کے دروازے کے قریب پہنچا تو ایک جنازہ نکلا۔ جو نوجوان فوت ہوا تھا اُس کی ماں بیوہ تھی اور وہ اُس کا اکلوتا بیٹا تھا۔ ماں کے ساتھ شہر کے بہت سے لوگ چل رہے تھے۔ 13 اُسے دیکھ کر خداوند کو اُس پر بڑا ترس آیا۔ اُس نے اُس سے کہا، ”مت رو۔“ 14 پھر وہ جنازے کے پاس گیا اور اُسے چھوا۔ اُسے اُٹھانے والے رُک گئے تو عیسیٰ نے کہا، ”اے نوجوان، مَیں تجھے کہتا ہوں کہ اُٹھ!“ 15 مُردہ اُٹھ بیٹھا اور بولنے لگا۔ عیسیٰ نے اُسے اُس کی ماں کے سپرد کر دیا۔

16 یہ دیکھ کر تمام لوگوں پر خوف طاری ہو گیا اور وہ اللہ کی تمجید کر کے کہنے لگے، ”ہمارے درمیان ایک بڑا نبی برپا ہوا ہے۔ اللہ نے اپنی قوم پر نظر کی ہے۔“

17 اور عیسیٰ کے بارے میں یہ خبر پورے یہودیہ اور اردگرد کے علاقے میں پھیل گئی۔

یحییٰ کا عیسیٰ سے سوال

18 یحییٰ کو بھی اپنے شاگردوں کی معرفت اِن تمام واقعات کے بارے میں پتا چلا۔ اِس پر اُس نے دو شاگردوں کو بُلا کر 19 اُنہیں یہ پوچھنے کے لئے خداوند کے پاس بھیجا، ”کیا آپ وہی ہیں جسے آنا ہے یا ہم کسی اَور کے انتظار میں رہیں؟“

20 چنانچہ یہ شاگرد عیسیٰ کے پاس پہنچ کر کہنے لگے، ”یحییٰ بپتسمہ دینے والے نے ہمیں یہ پوچھنے کے لئے بھیجا ہے کہ کیا آپ وہی ہیں جسے آنا ہے یا ہم کسی اَور کا انتظار کریں؟“

21 عیسیٰ نے اُسی وقت بہت سے لوگوں کو شفا دی تھی جو مختلف قسم کی بیماریوں، مصیبتوں اور بدروحوں کی گرفت میں تھے۔ اندھوں کی آنکھیں بھی بحال ہو گئی تھیں۔ 22 اِس لئے اُس نے جواب میں یحییٰ کے قاصدوں سے کہا، ”یحییٰ کے پاس واپس جا کر اُسے سب کچھ بتا دینا جو تم نے دیکھا اور سنا ہے۔ ’اندھے دیکھتے، لنگڑے چلتے پھرتے ہیں، کوڑھیوں کو پاک صاف کیا جاتا ہے، بہرے سنتے ہیں، مُردوں کو زندہ کیا جاتا ہے اور غریبوں کو اللہ کی خوش خبری سنائی جاتی ہے۔‘ 23 یحییٰ کو بتاؤ، ’مبارک ہے وہ جو میرے سبب سے ٹھوکر کھا کر برگشتہ نہیں ہوتا۔‘“

24 یحییٰ کے یہ قاصد چلے گئے تو عیسیٰ ہجوم سے یحییٰ کے بارے میں بات کرنے لگا، ”تم ریگستان میں کیا دیکھنے گئے تھے؟ ایک سرکنڈا جو ہَوا کے ہر جھونکے سے ہلتا ہے؟ بےشک نہیں۔ 25 یا کیا وہاں جا کر ایسے آدمی کی توقع کر رہے تھے جو نفیس اور ملائم لباس پہنے ہوئے ہے؟ نہیں، جو شاندار کپڑے پہنتے اور عیش و عشرت میں زندگی گزارتے ہیں وہ شاہی محلوں میں پائے جاتے ہیں۔ 26 تو پھر تم کیا دیکھنے گئے تھے؟ ایک نبی کو؟ بالکل صحیح، بلکہ مَیں تم کو بتاتا ہوں کہ وہ نبی سے بھی بڑا ہے۔ 27 اُسی کے بارے میں کلامِ مُقدّس میں لکھا ہے، ’دیکھ مَیں اپنے پیغمبر کو تیرے آگے آگے بھیج دیتا ہوں جو تیرے سامنے راستہ تیار کرے گا۔‘ 28 مَیں تم کو بتاتا ہوں کہ اِس دنیا میں پیدا ہونے والا کوئی بھی شخص یحییٰ سے بڑا نہیں ہے۔ تو بھی اللہ کی بادشاہی میں داخل ہونے والا سب سے چھوٹا

شخص اُس سے بڑا ہے۔"

29 بات یہ تھی کہ تمام قوم بشمول ٹیکس لینے والوں نے یحییٰ کا پیغام سن کر اللہ کا انصاف مان لیا اور یحییٰ سے بپتسمہ لیا تھا۔ 30 صرف فریسی اور شریعت کے علما نے اپنے بارے میں اللہ کی مرضی کو رد کر کے یحییٰ کا بپتسمہ لینے سے انکار کیا تھا۔

31 عیسیٰ نے بات جاری رکھی، "چنانچہ مَیں اِس نسل کے لوگوں کو کس سے تشبیہ دوں؟ وہ کس سے مطابقت رکھتے ہیں؟ 32 وہ اُن بچوں کی مانند ہیں جو بازار میں بیٹھے کھیل رہے ہیں۔ اُن میں سے کچھ اونچی آواز سے دوسرے بچوں سے شکایت کر رہے ہیں، 'ہم نے بانسری بجائی تو تم نہ ناچے۔ پھر ہم نے نوحہ کے گیت گائے، لیکن تم نہ روئے۔' 33 دیکھو، یحییٰ بپتسمہ دینے والا آیا اور نہ روٹی کھائی، نہ مَے پی۔ یہ دیکھ کر تم کہتے ہو کہ اُس میں بدروح ہے۔ 34 پھر ابنِ آدم کھاتا اور پیتا ہوا آیا۔ اب تم کہتے ہو، 'دیکھو یہ کیسا پیٹو اور شرابی ہے۔ اور وہ ٹیکس لینے والوں اور گناہ گاروں کا دوست بھی ہے۔' 35 لیکن حکمت اپنے تمام بچوں سے ہی صحیح ثابت ہوئی ہے۔"

عیسیٰ شمعون فریسی کے گھر میں

36 ایک فریسی نے عیسیٰ کو کھانا کھانے کی دعوت دی۔ عیسیٰ اُس کے گھر جا کر کھانا کھانے کے لئے بیٹھ گیا۔ 37 اُس شہر میں ایک بدچلن عورت رہتی تھی۔ جب اُسے پتا چلا کہ عیسیٰ اُس فریسی کے گھر میں کھانا کھا رہا ہے تو وہ عطردان میں بیش قیمت عطر لا کر 38 پیچھے سے اُس کے پاؤں کے پاس کھڑی ہو گئی۔ وہ رو پڑی اور اُس کے آنسو ٹپک ٹپک کر عیسیٰ کے پاؤں کو تر کرنے لگے۔ پھر اُس نے اُس کے پاؤں کو اپنے بالوں سے پونچھ کر اُنہیں چوما اور اُن پر عطر ڈالا۔ 39 جب عیسیٰ کے فریسی میزبان نے یہ دیکھا تو اُس نے دل میں کہا، "اگر یہ آدمی نبی ہوتا تو اُسے معلوم ہوتا کہ یہ کس قسم کی عورت ہے جو اُسے چھو رہی ہے، کہ یہ گناہ گار ہے۔"

40 عیسیٰ نے اِن خیالات کے جواب میں اُس سے کہا، "شمعون، مَیں تجھے کچھ بتانا چاہتا ہوں۔"

اُس نے کہا، "جی اُستاد، بتائیں۔"

41 عیسیٰ نے کہا، "ایک ساہوکار کے دو قرض دار تھے۔ ایک کو اُس نے چاندی کے 500 سِکے دیئے تھے اور دوسرے کو 50 سِکے۔ 42 لیکن دونوں اپنا قرض ادا نہ کر سکے۔ یہ دیکھ کر اُس نے دونوں کا قرض معاف کر دیا۔ اب مجھے بتا، دونوں قرض داروں میں سے کون اُسے زیادہ عزیز رکھے گا؟"

43 شمعون نے جواب دیا، "میرے خیال میں وہ جسے زیادہ معاف کیا گیا۔"

عیسیٰ نے کہا، "تُو نے ٹھیک اندازہ لگایا ہے۔"

44 اور عورت کی طرف مُڑ کر اُس نے شمعون سے بات جاری رکھی، "کیا تُو اِس عورت کو دیکھتا ہے؟ 45 جب مَیں اِس گھر میں آیا تو تُو نے مجھے پاؤں دھونے کے لئے پانی نہ دیا۔ لیکن اِس نے میرے پاؤں کو اپنے آنسوؤں سے تر کر کے اپنے بالوں سے پونچھ کر خشک کر دیا ہے۔ تُو نے مجھے بوسہ نہ دیا، لیکن یہ میرے اندر آنے سے لے کر اب تک میرے پاؤں کو چومنے سے باز نہیں رہی۔ 46 تُو نے میرے سر پر زیتون کا تیل نہ ڈالا، لیکن اِس نے میرے پاؤں پر عطر ڈالا۔ 47 اِس لئے مَیں تجھے بتاتا ہوں کہ اِس کے گناہوں کو گو وہ بہت ہیں معاف کر دیا گیا ہے، کیونکہ اِس نے بہت محبت کا اظہار کیا ہے۔ لیکن جسے کم معاف کیا گیا ہو وہ کم محبت رکھتا ہے۔"

48 پھر عیسیٰ نے عورت سے کہا، ”تیرے گناہوں کو معاف کر دیا گیا ہے۔“

49 یہ سن کر جو ساتھ بیٹھے تھے آپس میں کہنے لگے، ”یہ کس قسم کا شخص ہے جو گناہوں کو بھی معاف کرتا ہے؟“

50 لیکن عیسیٰ نے خاتون سے کہا، ”تیرے ایمان نے تجھے بچا لیا ہے۔ سلامتی سے چلی جا۔“

خدمت گزار خواتین عیسیٰ کے ساتھ

8 اِس کے کچھ دیر بعد عیسیٰ مختلف شہروں اور دیہاتوں میں سے گزر کر سفر کرنے لگا۔ ہر جگہ اُس نے اللہ کی بادشاہی کے بارے میں خوش خبری سنائی۔ اُس کے بارہ شاگرد اُس کے ساتھ تھے، 2 نیز کچھ خواتین بھی جنہیں اُس نے بدروحوں سے رِہائی اور بیماریوں سے شفا دی تھی۔ اِن میں سے ایک مریم تھی جو مگدلینی کہلاتی تھی جس میں سے سات بدروحیں نکالی گئی تھیں۔ 3 پھر یُوأنّہ جو خوزہ کی بیوی تھی (خوزہ ہیرودیس بادشاہ کا ایک افسر تھا)۔ سوسناہ اور دیگر کئی خواتین بھی تھیں جو اپنے مالی وسائل سے اُن کی خدمت کرتی تھیں۔

بیج بونے والے کی تمثیل

4 ایک دن عیسیٰ نے ایک بڑے ہجوم کو ایک تمثیل سنائی۔ لوگ مختلف شہروں سے اُسے سننے کے لئے جمع ہو گئے تھے۔

5 ”ایک کسان بیج بونے کے لئے نکلا۔ جب بیج اِدھر اُدھر بکھر گیا تو کچھ دانے راستے پر گرے۔ وہاں اُنہیں پاؤں تلے کچلا گیا اور پرندوں نے اُنہیں چگ لیا۔ 6 کچھ پتھریلی زمین پر گرے۔ وہاں وہ اُگنے تو لگے، لیکن نمی کی کمی تھی، اِس لئے پودے کچھ دیر کے بعد سوکھ گئے۔ 7 کچھ دانے خود رَو کانٹےدار پودوں کے درمیان بھی گرے۔ وہاں وہ اُگنے تو لگے، لیکن خود رَو پودوں نے ساتھ ساتھ بڑھ کر اُنہیں پھلنے پھولنے کی جگہ نہ دی۔ چنانچہ وہ بھی ختم ہو گئے۔ 8 لیکن ایسے دانے بھی تھے جو زرخیز زمین پر گرے۔ وہاں وہ اُگ سکے اور جب فصل پک گئی تو سَو گُنا زیادہ پھل پیدا ہوا۔“

یہ کہہ کر عیسیٰ پکار اُٹھا، ”جو سن سکتا ہے وہ سن لے!“

تمثیلوں کا مقصد

9 اُس کے شاگردوں نے اُس سے پوچھا کہ اِس تمثیل کا کیا مطلب ہے؟ 10 جواب میں اُس نے کہا، ”تم کو تو اللہ کی بادشاہی کے بھید سمجھنے کی لیاقت دی گئی ہے۔ لیکن مَیں دوسروں کو سمجھانے کے لئے تمثیلیں استعمال کرتا ہوں تاکہ پاک کلام پورا ہو جائے کہ ’وہ اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے مگر کچھ نہیں جانیں گے، وہ اپنے کانوں سے سنیں گے مگر کچھ نہیں سمجھیں گے۔‘

بیج بونے والے کی تمثیل کا مطلب

11 تمثیل کا مطلب یہ ہے: بیج سے مراد اللہ کا کلام ہے۔ 12 راہ پر گرے ہوئے دانے وہ لوگ ہیں جو کلام سنتے تو ہیں، لیکن پھر ابلیس آ کر اُسے اُن کے دلوں سے چھین لیتا ہے، ایسا نہ ہو کہ وہ ایمان لا کر نجات پائیں۔ 13 پتھریلی زمین پر گرے ہوئے دانے وہ لوگ ہیں جو کلام سن کر اُسے خوشی سے قبول تو کر لیتے ہیں، لیکن جڑ نہیں پکڑتے۔ نتیجے میں اگرچہ وہ کچھ دیر کے لئے ایمان رکھتے ہیں تو بھی جب کسی آزمائش کا سامنا کرنا پڑتا ہے تو وہ برگشتہ ہو جاتے ہیں۔ 14 خود رَو کانٹےدار پودوں کے

درمیان گرے ہوئے دانے وہ لوگ ہیں جو سنتے تو ہیں، لیکن جب وہ چلے جاتے ہیں تو روزمرہ کی پریشانیاں، دولت اور زندگی کی عیش و عشرت اُنہیں پھلنے پھولنے نہیں دیتی۔ نتیجے میں وہ پھل لانے تک نہیں پہنچتے۔ 15 اِس کے مقابلے میں زرخیز زمین میں گرے ہوئے دانے وہ لوگ ہیں جن کا دل دیانت دار اور اچھا ہے۔ جب وہ کلام سنتے ہیں تو وہ اُسے اپناتے اور ثابت قدمی سے ترقی کرتے کرتے پھل لاتے ہیں۔

کوئی چراغ کو برتن کے نیچے نہیں چھپاتا

16 جب کوئی چراغ جلاتا ہے تو وہ اُسے کسی برتن یا چارپائی کے نیچے نہیں رکھتا، بلکہ اُسے شمع دان پر رکھ دیتا ہے تاکہ اُس کی روشنی اندر آنے والوں کو نظر آئے۔

17 جو کچھ بھی اِس وقت پوشیدہ ہے وہ آخر میں ظاہر ہو جائے گا، اور جو کچھ بھی چھپا ہوا ہے وہ معلوم ہو جائے گا اور روشنی میں لایا جائے گا۔

18 چنانچہ اِس پر دھیان دو کہ تم کس طرح سنتے ہو۔ کیونکہ جس کے پاس کچھ ہے اُسے اَور دیا جائے گا، جبکہ جس کے پاس کچھ نہیں ہے اُس سے وہ بھی چھین لیا جائے گا جس کے بارے میں وہ خیال کرتا ہے کہ اُس کا ہے۔"

عیسیٰ کی ماں اور بھائی

19 ایک دن عیسیٰ کی ماں اور بھائی اُس کے پاس آئے، لیکن وہ ہجوم کی وجہ سے اُس تک نہ پہنچ سکے۔ 20 چنانچہ عیسیٰ کو اطلاع دی گئی، "آپ کی ماں اور بھائی باہر کھڑے ہیں اور آپ سے ملنا چاہتے ہیں۔"

21 اُس نے جواب دیا، "میری ماں اور بھائی وہ سب ہیں جو اللہ کا کلام سن کر اُس پر عمل کرتے ہیں۔"

عیسیٰ آندھی کو تھما دیتا ہے

22 ایک دن عیسیٰ نے اپنے شاگردوں سے کہا، "آؤ، ہم جھیل کو پار کریں۔" چنانچہ وہ کشتی پر سوار ہو کر روانہ ہوئے۔ 23 جب کشتی چلی جا رہی تھی تو عیسیٰ سو گیا۔ اچانک جھیل پر آندھی آئی۔ کشتی پانی سے بھرنے لگی اور ڈوبنے کا خطرہ تھا۔ 24 پھر اُنہوں نے عیسیٰ کے پاس جا کر اُسے جگا دیا اور کہا، "اُستاد، اُستاد، ہم تباہ ہو رہے ہیں۔"

وہ جاگ اُٹھا اور آندھی اور موجوں کو ڈانٹا۔ آندھی تھم گئی اور لہریں بالکل ساکت ہو گئیں۔ 25 پھر اُس نے شاگردوں سے پوچھا، "تمہارا ایمان کہاں ہے؟"

اُن پر خوف طاری ہو گیا اور وہ سخت حیران ہو کر آپس میں کہنے لگے، "آخر یہ کون ہے؟ وہ ہَوا اور پانی کو بھی حکم دیتا ہے، اور وہ اُس کی مانتے ہیں۔"

عیسیٰ گراسینی آدمی سے بدروحیں نکال دیتا ہے

26 پھر وہ سفر جاری رکھتے ہوئے گراسا کے علاقے کے کنارے پر پہنچے جو جھیل کے پار گلیل کے مقابل ہے۔ 27 جب عیسیٰ کشتی سے اُترا تو شہر کا ایک آدمی عیسیٰ کو ملا جو بدروحوں کی گرفت میں تھا۔ وہ کافی دیر سے کپڑے پہنے بغیر چلتا پھرتا تھا اور اپنے گھر کے بجائے قبروں میں رہتا تھا۔ 28 عیسیٰ کو دیکھ کر وہ چلّایا اور اُس کے سامنے گر گیا۔ اونچی آواز سے اُس نے کہا، "عیسیٰ اللہ تعالیٰ کے فرزند، میرا آپ کے ساتھ کیا واسطہ ہے؟ مَیں منت کرتا ہوں، مجھے عذاب میں نہ ڈالیں۔" 29 کیونکہ عیسیٰ نے ناپاک روح کو حکم دیا تھا، "آدمی میں سے نکل جا!" اِس بدروح نے بڑی دیر سے اُس پر قبضہ کیا ہوا تھا، اِس لئے لوگوں

نے اُس کے ہاتھ پاؤں زنجیروں سے باندھ کر اُس کی پہرا داری کرنے کی کوشش کی تھی، لیکن بے فائدہ۔ وہ زنجیروں کو توڑ ڈالتا اور بدروح اُسے ویران علاقوں میں بھگائے پھرتی تھی۔

30 عیسیٰ نے اُس سے پوچھا، ”تیرا نام کیا ہے؟“ اُس نے جواب دیا، ”لشکر۔“ اِس نام کی وجہ یہ تھی کہ اُس میں بہت سی بدروحیں گھُسی ہوئی تھیں۔ 31 اب یہ منت کرنے لگیں، ”ہمیں اتھاہ گڑھے میں جانے کو نہ کہیں۔“

32 اُس وقت قریب کی پہاڑی پر سؤروں کا بڑا غول چر رہا تھا۔ بدروحوں نے عیسیٰ سے التماس کی، ”ہمیں اُن سؤروں میں داخل ہونے دیں۔“ اُس نے اجازت دے دی۔ 33 چنانچہ وہ اُس آدمی میں سے نکل کر سؤروں میں جا گھُسیں۔ اِس پر پورے غول کے سؤر بھاگ بھاگ کر پہاڑی کی ڈھلان پر سے اُترے اور جھیل میں جھپٹ کر ڈوب مرے۔

34 یہ دیکھ کر سؤروں کے گلہ بان بھاگ گئے۔ اُنہوں نے شہر اور دیہات میں اِس بات کا چرچا کیا 35 تو لوگ یہ معلوم کرنے کے لئے کہ کیا ہوا ہے اپنی جگہوں سے نکل کر عیسیٰ کے پاس آئے۔ اُس کے پاس پہنچے تو وہ آدمی ملا جس سے بدروحیں نکل گئی تھیں۔ اب وہ کپڑے پہنے عیسیٰ کے پاؤں میں بیٹھا تھا اور اُس کی ذہنی حالت ٹھیک تھی۔ یہ دیکھ کر وہ ڈر گئے۔ 36 جنہوں نے سب کچھ دیکھا تھا اُنہوں نے لوگوں کو بتایا کہ اِس بدروح گرفتہ آدمی کو کس طرح رِہائی ملی ہے۔ 37 پھر اُس علاقے کے تمام لوگوں نے عیسیٰ سے درخواست کی کہ وہ اُنہیں چھوڑ کر چلا جائے، کیونکہ اُن پر بڑا خوف چھا گیا تھا۔ چنانچہ عیسیٰ کشتی پر سوار ہو کر واپس چلا گیا۔ 38 جس آدمی سے بدروحیں نکل گئی تھیں اُس نے اُس سے التماس کی، ”مجھے بھی اپنے ساتھ جانے دیں۔“

لیکن عیسیٰ نے اُسے اجازت نہ دی بلکہ کہا، 39 ”اپنے گھر واپس چلا جا اور دوسروں کو وہ سب کچھ بتا جو اللہ نے تیرے لئے کیا ہے۔“

چنانچہ وہ واپس چلا گیا اور پورے شہر میں لوگوں کو بتانے لگا کہ عیسیٰ نے میرے لئے کیا کچھ کیا ہے۔

یائیر کی بیٹی اور بیمار خاتون

40 جب عیسیٰ جھیل کے دوسرے کنارے پر واپس پہنچا تو لوگوں نے اُس کا استقبال کیا، کیونکہ وہ اُس کے انتظار میں تھے۔ 41 اِتنے میں ایک آدمی عیسیٰ کے پاس آیا جس کا نام یائیر تھا۔ وہ مقامی عبادت خانے کا راہنما تھا۔ وہ عیسیٰ کے پاؤں میں گر کر منت کرنے لگا، ”میرے گھر چلیں۔“ 42 کیونکہ اُس کی اکلوتی بیٹی جو تقریباً بارہ سال کی تھی مرنے کو تھی۔

عیسیٰ چل پڑا۔ ہجوم نے اُسے یوں گھیرا ہوا تھا کہ سانس لینا بھی مشکل تھا۔ 43 ہجوم میں ایک خاتون تھی جو بارہ سال سے خون بہنے کے مرض سے رِہائی نہ پا سکی تھی۔ کوئی اُسے شفا نہ دے سکا تھا۔ 44 اب اُس نے پیچھے سے آ کر عیسیٰ کے لباس کے کنارے کو چھوا۔ خون بہنا فوراً بند ہو گیا۔ 45 لیکن عیسیٰ نے پوچھا، ”کس نے مجھے چھوا ہے؟“

سب نے انکار کیا اور پطرس نے کہا، ”اُستاد، یہ تمام لوگ تو آپ کو گھیر کر دبا رہے ہیں۔“

46 لیکن عیسیٰ نے اصرار کیا، ”کسی نے ضرور مجھے چھوا ہے، کیونکہ مجھے محسوس ہوا ہے کہ مجھ میں سے توانائی نکلی ہے۔“ 47 جب اُس خاتون نے دیکھا کہ بھید کھل گیا تو وہ

لرزتی ہوئی آئی اور اُس کے سامنے گر گئی۔ پورے ہجوم کی موجودگی میں اُس نے بیان کیا کہ اُس نے عیسیٰ کو کیوں چھوا تھا اور کہ چھوتے ہی اُسے شفا مل گئی تھی۔ 48 عیسیٰ نے کہا، ”بیٹی، تیرے ایمان نے تجھے بچا لیا ہے۔ سلامتی سے چلی جا۔“

49 عیسیٰ نے یہ بات ابھی ختم نہیں کی تھی کہ عبادت خانے کے راہنما یائیر کے گھر سے کوئی شخص آ پہنچا۔ اُس نے کہا، ”آپ کی بیٹی فوت ہو چکی ہے، اب اُستاد کو مزید تکلیف نہ دیں۔“

50 لیکن عیسیٰ نے یہ سن کر کہا، ”مت گھبرا۔ فقط ایمان رکھ تو وہ بچ جائے گی۔“

51 وہ گھر پہنچ گئے تو عیسیٰ نے کسی کو بھی سوائے پطرس، یوحنا، یعقوب اور بیٹی کے والدین کے اندر آنے کی اجازت نہ دی۔ 52 تمام لوگ رو رہے اور چھاتی پیٹ پیٹ کر ماتم کر رہے تھے۔ عیسیٰ نے کہا، ”خاموش! وہ مر نہیں گئی بلکہ سو رہی ہے۔“

53 لوگ ہنس کر اُس کا مذاق اُڑانے لگے، کیونکہ وہ جانتے تھے کہ لڑکی مر گئی ہے۔ 54 لیکن عیسیٰ نے لڑکی کا ہاتھ پکڑ کر اونچی آواز سے کہا، ”بیٹی، جاگ اُٹھ!“ 55 لڑکی کی جان واپس آ گئی اور وہ فوراً اُٹھ کھڑی ہوئی۔ پھر عیسیٰ نے حکم دیا کہ اُسے کچھ کھانے کو دیا جائے۔ 56 یہ سب کچھ دیکھ کر اُس کے والدین حیرت زدہ ہوئے۔ لیکن اُس نے اُنہیں کہا کہ اِس کے بارے میں کسی کو بھی نہ بتانا۔

عیسیٰ بارہ رسولوں کو تبلیغ کرنے بھیج دیتا ہے

9 اِس کے بعد عیسیٰ نے اپنے بارہ شاگردوں کو اکٹھا کر کے اُنہیں بدروحوں کو نکالنے اور مریضوں کو شفا دینے کی قوت اور اختیار دیا۔ 2 پھر اُس نے اُنہیں اللہ کی بادشاہی کی منادی کرنے اور شفا دینے کے لئے بھیج دیا۔ 3 اُس نے کہا، ”سفر پر کچھ ساتھ نہ لینا۔ نہ لاٹھی، نہ سامان کے لئے بیگ، نہ روٹی، نہ پیسے اور نہ ایک سے زیادہ سوٹ۔ 4 جس گھر میں بھی تم جاتے ہو اُس میں اُس مقام سے چلے جانے تک ٹھہرو۔ 5 اور اگر مقامی لوگ تم کو قبول نہ کریں تو پھر اُس شہر سے نکلتے وقت اُس کی گرد اپنے پاؤں سے جھاڑ دو۔ یوں تم اُن کے خلاف گواہی دو گے۔“

6 چنانچہ وہ نکل کر گاؤں گاؤں جا کر اللہ کی خوش خبری سنانے اور مریضوں کو شفا دینے لگے۔

ہیرودیس انتپاس پریشان ہو جاتا ہے

7 جب گلیل کے حکمران ہیرودیس انتپاس نے سب کچھ سنا جو عیسیٰ کر رہا تھا تو وہ اُلجھن میں پڑ گیا۔ بعض تو کہہ رہے تھے کہ یحییٰ بپتسمہ دینے والا جی اُٹھا ہے۔ 8 اَوروں کا خیال تھا کہ الیاس نبی عیسیٰ میں ظاہر ہوا ہے یا کہ قدیم زمانے کا کوئی اَور نبی جی اُٹھا ہے۔ 9 لیکن ہیرودیس نے کہا، ”مَیں نے خود یحییٰ کا سر قلم کروایا تھا۔ تو پھر یہ کون ہے جس کے بارے میں مَیں اِس قسم کی باتیں سنتا ہوں؟“ اور وہ اُس سے ملنے کی کوشش کرنے لگا۔

عیسیٰ 5000 افراد کو کھانا کھلاتا ہے

10 رسول واپس آئے تو اُنہوں نے عیسیٰ کو سب کچھ سنایا جو اُنہوں نے کیا تھا۔ پھر وہ اُنہیں الگ لے جا کر بیت صیدا نامی شہر میں آیا۔ 11 لیکن جب لوگوں کو پتا چلا تو وہ اُن کے پیچھے وہاں پہنچ گئے۔ عیسیٰ نے اُنہیں

آنے دیا اور اللہ کی بادشاہی کے بارے میں تعلیم دی۔ ساتھ ساتھ اُس نے مریضوں کو شفا بھی دی۔ 12 جب دن ڈھلنے لگا تو بارہ شاگردوں نے پاس آ کر اُس سے کہا، ”لوگوں کو رُخصت کر دیں تاکہ وہ اردگرد کے دیہاتوں اور بستیوں میں جا کر رات ٹھہرنے اور کھانے کا بندوبست کر سکیں، کیونکہ اِس ویران جگہ میں کچھ نہیں ملے گا۔“

13 لیکن عیسیٰ نے اُنہیں کہا، ”تم خود اِنہیں کچھ کھانے کو دو۔“

اُنہوں نے جواب دیا، ”ہمارے پاس صرف پانچ روٹیاں اور دو مچھلیاں ہیں۔ یا کیا ہم جا کر اِن تمام لوگوں کے لئے کھانا خرید لائیں؟“ 14 (وہاں تقریباً 5,000 مرد تھے۔)

عیسیٰ نے اپنے شاگردوں سے کہا، ”تمام لوگوں کو گروہوں میں تقسیم کر کے بٹھا دو۔ ہر گروہ پچاس افراد پر مشتمل ہو۔“

15 شاگردوں نے ایسا ہی کیا اور سب کو بٹھا دیا۔ 16 اِس پر عیسیٰ نے اُن پانچ روٹیوں اور دو مچھلیوں کو لے کر آسمان کی طرف نظر اُٹھائی اور اُن کے لئے شکرگزاری کی دعا کی۔ پھر اُس نے اُنہیں توڑ توڑ کر شاگردوں کو دیا تاکہ وہ لوگوں میں تقسیم کریں۔ 17 اور سب نے جی بھر کر کھایا۔ اِس کے بعد جب بچے ہوئے ٹکڑے جمع کئے گئے تو بارہ ٹوکرے بھر گئے۔

پطرس کا اقرار

18 ایک دن عیسیٰ اکیلا دعا کر رہا تھا۔ صرف شاگرد اُس کے ساتھ تھے۔ اُس نے اُن سے پوچھا، ”مَیں عام لوگوں کے نزدیک کون ہوں؟“

19 اُنہوں نے جواب دیا، ”کچھ کہتے ہیں یحییٰ بپتسمہ دینے والا، کچھ یہ کہ آپ الیاس نبی ہیں۔ کچھ یہ بھی کہتے ہیں کہ قدیم زمانے کا کوئی نبی جی اُٹھا ہے۔“

20 اُس نے پوچھا، ”لیکن تم کیا کہتے ہو؟ تمہارے نزدیک مَیں کون ہوں؟“

پطرس نے جواب دیا، ”آپ اللہ کے مسیح ہیں۔“

عیسیٰ اپنی موت کا ذکر کرتا ہے

21 یہ سن کر عیسیٰ نے اُنہیں یہ بات کسی کو بھی بتانے سے منع کیا۔ 22 اُس نے کہا، ”لازم ہے کہ ابنِ آدم بہت دُکھ اُٹھا کر بزرگوں، راہنما اماموں اور شریعت کے علما سے رد کیا جائے۔ اُسے قتل بھی کیا جائے گا، لیکن تیسرے دن وہ جی اُٹھے گا۔“

23 پھر اُس نے سب سے کہا، ”جو میرے پیچھے آنا چاہے وہ اپنے آپ کا انکار کرے اور ہر روز اپنی صلیب اُٹھا کر میرے پیچھے ہو لے۔ 24 کیونکہ جو اپنی جان کو بچائے رکھنا چاہے وہ اُسے کھو دے گا۔ لیکن جو میری خاطر اپنی جان کھو دے وہی اُسے بچائے گا۔ 25 کیا فائدہ ہے اگر کسی کو پوری دنیا حاصل ہو جائے مگر وہ اپنی جان سے محروم ہو جائے یا اُسے اِس کا نقصان اُٹھانا پڑے؟ 26 جو بھی میرے اور میری باتوں کے سبب سے شرمائے اُس سے ابنِ آدم بھی اُس وقت شرمائے گا جب وہ اپنے اور اپنے باپ کے اور مقدّس فرشتوں کے جلال میں آئے گا۔ 27 مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں، یہاں کچھ ایسے لوگ کھڑے ہیں جو مرنے سے پہلے ہی اللہ کی بادشاہی کو دیکھیں گے۔“

عیسیٰ کی صورت بدل جاتی ہے

28 تقریباً آٹھ دن گزر گئے۔ پھر عیسیٰ پطرس، یعقوب

اور یوحنا کو ساتھ لے کر دعا کرنے کے لئے پہاڑ پر چڑھ گیا۔ 29 وہاں دعا کرتے کرتے اُس کے چہرے کی صورت بدل گئی اور اُس کے کپڑے سفید ہو کر بجلی کی طرح چمکنے لگے۔ 30 اچانک دو مرد ظاہر ہو کر اُس سے مخاطب ہوئے۔ ایک موسیٰ اور دوسرا الیاس تھا۔ 31 اُن کی شکل و صورت پُرجلال تھی۔ وہ عیسیٰ سے اِس کے بارے میں بات کرنے لگے کہ وہ کس طرح اللہ کا مقصد پورا کر کے یروشلم میں اِس دنیا سے کوچ کر جائے گا۔ 32 پطرس اور اُس کے ساتھیوں کو گہری نیند آ گئی تھی، لیکن جب وہ جاگ اُٹھے تو عیسیٰ کا جلال دیکھا اور یہ کہ دو آدمی اُس کے ساتھ کھڑے ہیں۔ 33 جب وہ مرد عیسیٰ کو چھوڑ کر روانہ ہونے لگے تو پطرس نے کہا، ”اُستاد، کتنی اچھی بات ہے کہ ہم یہاں ہیں۔ آئیں، ہم تین جھونپڑیاں بنائیں، ایک آپ کے لئے، ایک موسیٰ کے لئے اور ایک الیاس کے لئے۔“ لیکن وہ نہیں جانتا تھا کہ کیا کہہ رہا ہے۔

34 یہ کہتے ہی ایک بادل آ کر اُن پر چھا گیا۔ جب وہ اُس میں داخل ہوئے تو دہشت زدہ ہو گئے۔ 35 پھر بادل سے ایک آواز سنائی دی، ”یہ میرا چنا ہوا فرزند ہے، اِس کی سنو۔“

36 آواز ختم ہوئی تو عیسیٰ اکیلا ہی تھا۔ اور اُن دنوں میں شاگردوں نے کسی کو بھی اِس واقعے کے بارے میں نہ بتایا بلکہ خاموش رہے۔

عیسیٰ لڑکے میں سے بدروح نکالتا ہے

37 اگلے دن وہ پہاڑ سے اُتر آئے تو ایک بڑا ہجوم عیسیٰ سے ملنے آیا۔ 38 ہجوم میں سے ایک آدمی نے اونچی آواز سے کہا، ”اُستاد، مہربانی کر کے میرے بیٹے پر نظر کریں۔ وہ میرا اکلوتا بیٹا ہے۔ 39 ایک بدروح اُسے بار بار اپنی گرفت میں لے لیتی ہے۔ پھر وہ اچانک چیخیں مارنے لگتا ہے۔ بدروح اُسے جھنجھوڑ کر اِتنا تنگ کرتی ہے کہ اُس کے منہ سے جھاگ نکلنے لگتا ہے۔ وہ اُسے کچل کچل کر مشکل سے چھوڑتی ہے۔ 40 مَیں نے آپ کے شاگردوں سے درخواست کی تھی کہ وہ اُسے نکالیں، لیکن وہ ناکام رہے۔“

41 عیسیٰ نے کہا، ”ایمان سے خالی اور ٹیڑھی نسل! مَیں کب تک تمہارے پاس رہوں، کب تک تمہیں برداشت کروں؟“ پھر اُس نے آدمی سے کہا، ”اپنے بیٹے کو لے آ۔“

42 بیٹا عیسیٰ کے پاس آ رہا تھا تو بدروح اُسے زمین پر پٹخ کر جھنجھوڑنے لگی۔ لیکن عیسیٰ نے ناپاک روح کو ڈانٹ کر بچے کو شفا دی۔ پھر اُس نے اُسے واپس باپ کے سپرد کر دیا۔ 43 تمام لوگ اللہ کی عظیم قدرت کو دیکھ کر ہکا بکا رہ گئے۔

عیسیٰ کی موت کا دوسرا اعلان

ابھی سب اُن تمام کاموں پر تعجب کر رہے تھے جو عیسیٰ نے حال ہی میں کئے تھے کہ اُس نے اپنے شاگردوں سے کہا، 44 ”میری اِس بات پر خوب دھیان دو، ابنِ آدم کو آدمیوں کے حوالے کر دیا جائے گا۔“ 45 لیکن شاگرد اِس کا مطلب نہ سمجھے۔ یہ بات اُن سے پوشیدہ رہی اور وہ اِسے سمجھ نہ سکے۔ نیز، وہ عیسیٰ سے اِس کے بارے میں پوچھنے سے ڈرتے بھی تھے۔

کون سب سے بڑا ہے؟

46 پھر شاگرد بحث کرنے لگے کہ ہم میں سے کون سب سے بڑا ہے۔ 47 لیکن عیسیٰ جانتا تھا کہ وہ کیا سوچ

رہے ہیں۔ اُس نے ایک چھوٹے بچے کو لے کر اپنے پاس کھڑا کیا 48 اور اُن سے کہا، ”جو میرے نام میں اِس بچے کو قبول کرتا ہے وہ مجھے ہی قبول کرتا ہے۔ اور جو مجھے قبول کرتا ہے وہ اُسے قبول کرتا ہے جس نے مجھے بھیجا ہے۔ چنانچہ تم میں سے جو سب سے چھوٹا ہے وہی بڑا ہے۔“

جو تمہارے خلاف نہیں تمہارے حق میں ہے

49 یوحنا بول اُٹھا، ”اُستاد، ہم نے کسی کو دیکھا جو آپ کا نام لے کر بدروحیں نکال رہا تھا۔ ہم نے اُسے منع کیا، کیونکہ وہ ہمارے ساتھ مل کر آپ کی پیروی نہیں کرتا۔“

50 لیکن عیسیٰ نے کہا، ”اُسے منع نہ کرنا، کیونکہ جو تمہارے خلاف نہیں وہ تمہارے حق میں ہے۔“

ایک سامری گاؤں عیسیٰ کو ٹھہرنے نہیں دیتا

51 جب وہ وقت قریب آیا کہ عیسیٰ کو آسمان پر اُٹھا لیا جائے تو وہ بڑے عزم کے ساتھ یروشلم کی طرف سفر کرنے لگا۔ 52 اِس مقصد کے تحت اُس نے اپنے آگے قاصد بھیج دیئے۔ چلتے چلتے وہ سامریوں کے ایک گاؤں میں پہنچے جہاں وہ اُس کے لئے ٹھہرنے کی جگہ تیار کرنا چاہتے تھے۔ 53 لیکن گاؤں کے لوگوں نے عیسیٰ کو ٹکنے نہ دیا، کیونکہ اُس کی منزلِ مقصود یروشلم تھی۔ 54 یہ دیکھ کر اُس کے شاگرد یعقوب اور یوحنا نے کہا، ”خداوند، کیا [الیاس کی طرح] ہم کہیں کہ آسمان پر سے آگ نازل ہو کر اِن کو بھسم کر دے؟“

55 لیکن عیسیٰ نے مُڑ کر اُنہیں ڈانٹا [اور کہا، ”تم نہیں جانتے کہ تم کس قسم کی روح کے ہو۔ ابنِ آدم اِس لئے نہیں آیا کہ لوگوں کو ہلاک کرے بلکہ اِس لئے کہ اُنہیں بچائے۔“] 56 چنانچہ وہ کسی اَور گاؤں میں چلے گئے۔

پیروی کی سنجیدگی

57 سفر کرتے کرتے کسی نے راستے میں عیسیٰ سے کہا، ”جہاں بھی آپ جائیں مَیں آپ کے پیچھے چلتا رہوں گا۔“

58 عیسیٰ نے جواب دیا، ”لومڑیاں اپنے بھٹوں میں اور پرندے اپنے گھونسلوں میں آرام کر سکتے ہیں، لیکن ابنِ آدم کے پاس سر رکھ کر آرام کرنے کی کوئی جگہ نہیں۔“

59 کسی اَور سے اُس نے کہا، ”میرے پیچھے ہو لے۔“

لیکن اُس آدمی نے کہا، ”خداوند، مجھے پہلے جا کر اپنے باپ کو دفن کرنے کی اجازت دیں۔“

60 لیکن عیسیٰ نے جواب دیا، ”مُردوں کو اپنے مُردے دفنانے دے۔ تُو جا کر اللہ کی بادشاہی کی منادی کر۔“

61 ایک اَور آدمی نے یہ معذرت چاہی، ”خداوند، مَیں ضرور آپ کے پیچھے ہو لوں گا۔ لیکن پہلے مجھے اپنے گھر والوں کو خیرباد کہنے دیں۔“

62 لیکن عیسیٰ نے جواب دیا، ”جو بھی ہل چلاتے ہوئے پیچھے کی طرف دیکھے وہ اللہ کی بادشاہی کے لائق نہیں ہے۔“

عیسیٰ 72 شاگردوں کو منادی کے لئے بھیجتا ہے

10 اِس کے بعد خداوند نے مزید 72 شاگردوں کو مقرر کیا اور اُنہیں دو دو کر

کے اپنے آگے ہر اُس شہر اور جگہ بھیج دیا جہاں وہ ابھی جانے کو تھا۔ 2 اُس نے اُن سے کہا، ”فصل بہت ہے، لیکن مزدور تھوڑے۔ اِس لئے فصل کے مالک سے درخواست کرو کہ وہ فصل کاٹنے کے لئے مزید مزدور بھیج دے۔ 3 اب روانہ ہو جاؤ، لیکن ذہن میں یہ بات رکھو کہ تم بھیڑ کے بچوں کی مانند ہو جنہیں مَیں بھیڑیوں کے درمیان بھیج رہا ہوں۔ 4 اپنے ساتھ نہ بٹوا لے جانا، نہ سامان کے لئے بیگ، نہ جوتے۔ اور راستے میں کسی کو بھی سلام نہ کرنا۔ 5 جب بھی تم کسی کے گھر میں داخل ہو تو پہلے یہ کہنا، 'اِس گھر کی سلامتی ہو۔' 6 اگر اُس میں سلامتی کا کوئی بندہ ہو گا تو تمہاری برکت اُس پر ٹھہرے گی، ورنہ وہ تم پر لوٹ آئے گی۔ 7 سلامتی کے ایسے گھر میں ٹھہرو اور وہ کچھ کھاؤ پیو جو تم کو دیا جائے، کیونکہ مزدور اپنی مزدوری کا حق دار ہے۔ مختلف گھروں میں گھومتے نہ پھرو بلکہ ایک ہی گھر میں رہو۔ 8 جب بھی تم کسی شہر میں داخل ہو اور لوگ تم کو قبول کریں تو جو کچھ وہ تم کو کھانے کو دیں اُسے کھاؤ۔ 9 وہاں کے مریضوں کو شفا دے کر بتاؤ کہ اللہ کی بادشاہی قریب آ گئی ہے۔ 10 لیکن اگر تم کسی شہر میں جاؤ اور لوگ تم کو قبول نہ کریں تو پھر شہر کی سڑکوں پر کھڑے ہو کر کہو، 11 'ہم اپنے جوتوں سے تمہارے شہر کی گرد بھی جھاڑ دیتے ہیں۔ یوں ہم تمہارے خلاف گواہی دیتے ہیں۔ لیکن یہ جان لو کہ اللہ کی بادشاہی قریب آ گئی ہے۔' 12 مَیں تم کو بتاتا ہوں کہ اُس دن اُس شہر کی نسبت سدوم کا حال زیادہ قابلِ برداشت ہو گا۔

توبہ نہ کرنے والے شہروں پر افسوس

13 اے خرازین، تجھ پر افسوس! بیت صیدا، تجھ پر افسوس! اگر صور اور صیدا میں وہ معجزے کئے گئے ہوتے جو تم میں ہوئے تو وہاں کے لوگ کب کے ٹاٹ اوڑھ کر اور سر پر راکھ ڈال کر توبہ کر چکے ہوتے۔ 14 جی ہاں، عدالت کے دن تمہاری نسبت صور اور صیدا کا حال زیادہ قابلِ برداشت ہو گا۔ 15 اور تُو اے کفرنحوم، کیا تجھے آسمان تک سرفراز کیا جائے گا؟ ہرگز نہیں، بلکہ تُو اُترتا اُترتا پاتال تک پہنچے گا۔

16 جس نے تمہاری سنی اُس نے میری بھی سنی۔ اور جس نے تم کو رد کیا اُس نے مجھے بھی رد کیا۔ اور مجھے رد کرنے والے نے اُسے بھی رد کیا جس نے مجھے بھیجا ہے۔“

72 شاگردوں کی واپسی

17 72 شاگرد لوٹ آئے۔ وہ بہت خوش تھے اور کہنے لگے، ”خداوند، جب ہم آپ کا نام لیتے ہیں تو بدروحیں بھی ہمارے تابع ہو جاتی ہیں۔“

18 عیسیٰ نے جواب دیا، ”ابلیس مجھے نظر آیا اور وہ بجلی کی طرح آسمان سے گر رہا تھا۔ 19 دیکھو، مَیں نے تم کو سانپوں اور بچھوؤں پر چلنے کا اختیار دیا ہے۔ تم کو دشمن کی پوری طاقت پر اختیار حاصل ہے۔ کچھ بھی تم کو نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ 20 لیکن اِس وجہ سے خوشی نہ مناؤ کہ بدروحیں تمہارے تابع ہیں، بلکہ اِس وجہ سے کہ تمہارے نام آسمان پر درج کئے گئے ہیں۔“

باپ کی تمجید

21 اُسی وقت عیسیٰ روح القدس میں خوشی منانے

لگا۔ اُس نے کہا، ”اے باپ، آسمان و زمین کے مالک! مَیں تیری تمجید کرتا ہوں کہ تُو نے یہ بات داناؤں اور عقل مندوں سے چھپا کر چھوٹے بچوں پر ظاہر کر دی ہے۔ ہاں میرے باپ، کیونکہ یہی تجھے پسند آیا۔

22 میرے باپ نے سب کچھ میرے سپرد کر دیا ہے۔ کوئی نہیں جانتا کہ فرزند کون ہے سوائے باپ کے۔ اور کوئی نہیں جانتا کہ باپ کون ہے سوائے فرزند کے اور اُن لوگوں کے جن پر فرزند یہ ظاہر کرنا چاہتا ہے۔“

23 پھر عیسیٰ شاگردوں کی طرف مُڑا اور علیٰحدگی میں اُن سے کہنے لگا، ”مبارک ہیں وہ آنکھیں جو وہ کچھ دیکھتی ہیں جو تم نے دیکھا ہے۔ 24 مَیں تم کو بتاتا ہوں کہ بہت سے نبی اور بادشاہ یہ دیکھنا چاہتے تھے جو تم دیکھتے ہو، لیکن اُنہوں نے نہ دیکھا۔ اور وہ یہ سننے کے آرزومند تھے جو تم سنتے ہو، لیکن اُنہوں نے نہ سنا۔“

نیک سامری کی تمثیل

25 ایک موقع پر شریعت کا ایک عالِم عیسیٰ کو پھنسانے کی خاطر کھڑا ہوا۔ اُس نے پوچھا، ”اُستاد، مَیں کیا کیا کرنے سے میراث میں ابدی زندگی پا سکتا ہوں؟“

26 عیسیٰ نے اُس سے کہا، ”شریعت میں کیا لکھا ہے؟ تُو اُس میں کیا پڑھتا ہے؟“

27 آدمی نے جواب دیا، ”’رب اپنے خدا سے اپنے پورے دل، اپنی پوری جان، اپنی پوری طاقت اور اپنے پورے ذہن سے پیار کرنا۔‘ اور ’اپنے پڑوسی سے ویسی محبت رکھنا جیسی تُو اپنے آپ سے رکھتا ہے۔‘“

28 عیسیٰ نے کہا، ”تُو نے ٹھیک جواب دیا۔ ایسا ہی کر تو زندہ رہے گا۔“

29 لیکن عالِم نے اپنے آپ کو درست ثابت کرنے کی غرض سے پوچھا، ”تو میرا پڑوسی کون ہے؟“

30 عیسیٰ نے جواب میں کہا، ”ایک آدمی یروشلم سے یریحو کی طرف جا رہا تھا کہ وہ ڈاکوؤں کے ہاتھوں میں پڑ گیا۔ اُنہوں نے اُس کے کپڑے اُتار کر اُسے خوب مارا اور اَدھ مُوا چھوڑ کر چلے گئے۔ 31 اتفاق سے ایک امام بھی اُسی راستے پر یریحو کی طرف چل رہا تھا۔ لیکن جب اُس نے زخمی آدمی کو دیکھا تو راستے کی پرلی طرف ہو کر آگے نکل گیا۔ 32 لاوی قبیلے کا ایک خادم بھی وہاں سے گزرا۔ لیکن وہ بھی راستے کی پرلی طرف سے آگے نکل گیا۔ 33 پھر سامریہ کا ایک مسافر وہاں سے گزرا۔ جب اُس نے زخمی آدمی کو دیکھا تو اُسے اُس پر ترس آیا۔ 34 وہ اُس کے پاس گیا اور اُس کے زخموں پر تیل اور مَے لگا کر اُن پر پٹیاں باندھ دیں۔ پھر اُس کو اپنے گدھے پر بٹھا کر سرائے تک لے گیا۔ وہاں اُس نے اُس کی مزید دیکھ بھال کی۔ 35 اگلے دن اُس نے چاندی کے دو سِکے نکال کر سرائے کے مالک کو دیئے اور کہا، ’اِس کی دیکھ بھال کرنا۔ اگر خرچہ اِس سے بڑھ کر ہوا تو مَیں واپسی پر ادا کر دوں گا۔‘“

36 پھر عیسیٰ نے پوچھا، ”اب تیرا کیا خیال ہے، ڈاکوؤں کی زد میں آنے والے آدمی کا پڑوسی کون تھا؟ امام، لاوی یا سامری؟“

37 عالِم نے جواب دیا، ”وہ جس نے اُس پر رحم کیا۔“

عیسیٰ نے کہا، ”بالکل ٹھیک۔ اب تُو بھی جا کر ایسا ہی کر۔“

عیسیٰ مریم اور مرتھا کے گھر جاتا ہے

38 پھر عیسیٰ شاگردوں کے ساتھ آگے نکلا۔ چلتے چلتے وہ ایک گاؤں میں پہنچا۔ وہاں کی ایک عورت بنام مرتھا نے اُسے اپنے گھر میں خوش آمدید کہا۔ 39 مرتھا کی ایک بہن تھی جس کا نام مریم تھا۔ وہ خداوند کے پاؤں میں بیٹھ کر اُس کی باتیں سننے لگی 40 جبکہ مرتھا مہمانوں کی خدمت کرتے کرتے تھک گئی۔ آخرکار وہ عیسیٰ کے پاس آ کر کہنے لگی، ”خداوند، کیا آپ کو پروا نہیں کہ میری بہن نے مہمانوں کی خدمت کا پورا انتظام مجھ پر چھوڑ دیا ہے؟ اُس سے کہیں کہ وہ میری مدد کرے۔“

41 لیکن خداوند عیسیٰ نے جواب میں کہا، ”مرتھا، مرتھا، تُو بہت سی فکروں اور پریشانیوں میں پڑ گئی ہے۔ 42 لیکن ایک بات ضروری ہے۔ مریم نے بہتر حصہ چن لیا ہے اور یہ اُس سے چھینا نہیں جائے گا۔“

دعا کس طرح کرنی ہے

11 ایک دن عیسیٰ کہیں دعا کر رہا تھا۔ جب وہ فارغ ہوا تو اُس کے کسی شاگرد نے کہا، ”خداوند، ہمیں دعا کرنا سکھائیں، جس طرح یحییٰ نے بھی اپنے شاگردوں کو دعا کرنے کی تعلیم دی۔“

2 عیسیٰ نے کہا، ”دعا کرتے وقت یوں کہنا،

اے باپ،
تیرا نام مقدّس مانا جائے۔
تیری بادشاہی آئے۔
3 ہر روز ہمیں ہماری روز کی روٹی دے۔
4 ہمارے گناہوں کو معاف کر۔
کیونکہ ہم بھی ہر ایک کو معاف کرتے ہیں
جو ہمارا گناہ کرتا ہے۔[a]
اور ہمیں آزمائش میں نہ پڑنے دے۔“

مانگتے رہو

5 پھر اُس نے اُن سے کہا، ”اگر تم میں سے کوئی آدھی رات کے وقت اپنے دوست کے گھر جا کر کہے، ’بھائی، مجھے تین روٹیاں دے، بعد میں مَیں یہ واپس کر دوں گا۔ 6 کیونکہ میرا دوست سفر کر کے میرے پاس آیا ہے اور مَیں اُسے کھانے کے لئے کچھ نہیں دے سکتا۔‘ 7 اب فرض کرو کہ یہ دوست اندر سے جواب دے، ’مہربانی کر کے مجھے تنگ نہ کر۔ دروازے پر تالا لگا ہے اور میرے بچے میرے ساتھ بستر پر ہیں، اِس لئے مَیں تجھے دینے کے لئے اُٹھ نہیں سکتا۔‘ 8 لیکن مَیں تم کو یہ بتاتا ہوں کہ اگر وہ دوستی کی خاطر نہ بھی اُٹھے، تو بھی وہ اپنے دوست کے بےجا اصرار کی وجہ سے اُس کی تمام ضرورت پوری کرے گا۔

9 چنانچہ مانگتے رہو تو تم کو دیا جائے گا، ڈھونڈتے رہو تو تم کو مل جائے گا۔ کھٹکھٹاتے رہو تو تمہارے لئے دروازہ کھول دیا جائے گا۔ 10 کیونکہ جو بھی مانگتا ہے وہ پاتا ہے، جو ڈھونڈتا ہے اُسے ملتا ہے اور جو کھٹکھٹاتا ہے اُس کے لئے دروازہ کھول دیا جاتا ہے۔ 11 تم باپوں میں سے کون اپنے بیٹے کو سانپ دے گا اگر وہ مچھلی مانگے؟ 12 یا کون اُسے بچھو دے گا اگر وہ انڈا مانگے؟ کوئی نہیں! 13 جب تم بُرے ہونے کے باوجود اِتنے سمجھ دار ہو کہ اپنے بچوں کو اچھی چیزیں دے سکتے ہو تو پھر کتنی زیادہ یقینی بات ہے کہ آسمانی باپ اپنے مانگنے والوں کو

[a] لفظی ترجمہ: جو ہمارا قرض دار ہے۔

روح القدس دے گا۔"

عیسیٰ اور بدروحوں کا سردار

14 ایک دن عیسیٰ نے ایک ایسی بدروح نکال دی جو گونگی تھی۔ جب وہ گونگے آدمی میں سے نکلی تو وہ بولنے لگا۔ وہاں پر جمع لوگ ہکا بکا رہ گئے۔ 15 لیکن بعض نے کہا، "یہ تو بدروحوں کے سردار بعل زبول کی مدد سے بدروحوں کو نکالتا ہے۔"

16 اَوروں نے اُسے آزمانے کے لئے کسی الٰہی نشان کا مطالبہ کیا۔ 17 لیکن عیسیٰ نے اُن کے خیالات جان کر کہا، "جس بادشاہی میں بھی پھوٹ پڑ جائے وہ تباہ ہو جائے گی، اور جس گھرانے کی ایسی حالت ہو وہ بھی خاک میں مل جائے گا۔ 18 تم کہتے ہو کہ مَیں بعل زبول کی مدد سے بدروحوں کو نکالتا ہوں۔ لیکن اگر ابلیس میں پھوٹ پڑ گئی ہے تو پھر اُس کی بادشاہی کس طرح قائم رہ سکتی ہے؟ 19 دوسرا سوال یہ ہے، اگر مَیں بعل زبول کی مدد سے بدروحوں کو نکالتا ہوں تو تمہارے بیٹے اُنہیں کس کے ذریعے نکالتے ہیں؟ چنانچہ وہی اِس بات میں تمہارے منصف ہوں گے۔ 20 لیکن اگر مَیں اللہ کی قدرت سے بدروحوں کو نکالتا ہوں تو پھر اللہ کی بادشاہی تمہارے پاس پہنچ چکی ہے۔

21 جب تک کوئی زور آور آدمی ہتھیاروں سے لیس اپنے ڈیرے کی پہرا داری کرے اُس وقت تک اُس کی ملکیت محفوظ رہتی ہے۔ 22 لیکن اگر کوئی زیادہ طاقت ور شخص حملہ کر کے اُس پر غالب آئے تو وہ اُس کے اسلحہ پر قبضہ کرے گا جس پر اُس کا بھروسا تھا، اور لُوٹا ہوا مال اپنے لوگوں میں تقسیم کر دے گا۔

23 جو میرے ساتھ نہیں وہ میرے خلاف ہے اور جو میرے ساتھ جمع نہیں کرتا وہ بکھیرتا ہے۔

بدروح کی واپسی

24 جب کوئی بدروح کسی شخص میں سے نکلتی ہے تو وہ ویران علاقوں میں سے گزرتی ہوئی آرام کی جگہ تلاش کرتی ہے۔ لیکن جب اُسے کوئی ایسا مقام نہیں ملتا تو وہ کہتی ہے، 'مَیں اپنے اُس گھر میں واپس چلی جاؤں گی جس میں سے نکلی تھی۔' 25 وہ واپس آ کر دیکھتی ہے کہ کسی نے جھاڑو دے کر سب کچھ سلیقے سے رکھ دیا ہے۔ 26 پھر وہ جا کر سات اَور بدروحیں ڈھونڈ لاتی ہے جو اُس سے بدتر ہوتی ہیں، اور وہ سب اُس شخص میں گھُس کر رہنے لگتی ہیں۔ چنانچہ اب اُس آدمی کی حالت پہلے کی نسبت زیادہ بُری ہو جاتی ہے۔"

کون مبارک ہے؟

27 عیسیٰ ابھی یہ بات کر ہی رہا تھا کہ ایک عورت نے اونچی آواز سے کہا، "آپ کی ماں مبارک ہے جس نے آپ کو جنم دیا اور آپ کو دودھ پلایا۔"

28 لیکن عیسیٰ نے جواب دیا، "بات یہ نہیں ہے۔ حقیقت میں وہ مبارک ہیں جو اللہ کا کلام سن کر اُس پر عمل کرتے ہیں۔"

الٰہی نشان کا تقاضا

29 سننے والوں کی تعداد بہت بڑھ گئی تو وہ کہنے لگا، "یہ نسل شریر ہے، کیونکہ یہ مجھ سے الٰہی نشان کا تقاضا کرتی ہے۔ لیکن اِسے کوئی بھی الٰہی نشان پیش نہیں کیا جائے گا سوائے یونس کے نشان کے۔ 30 کیونکہ جس طرح یونس نینوہ شہر کے باشندوں کے لئے نشان تھا

بالکل اُسی طرح ابنِ آدم اِس نسل کے لئے نشان ہو گا۔ 31 قیامت کے دن جنوبی ملک سبا کی ملکہ اِس نسل کے لوگوں کے ساتھ کھڑی ہو کر اُنہیں مجرم قرار دے گی۔ کیونکہ وہ دُور دراز ملک سے سلیمان کی حکمت سننے کے لئے آئی تھی جبکہ یہاں وہ ہے جو سلیمان سے بھی بڑا ہے۔ 32 اُس دن نینوہ کے باشندے بھی اِس نسل کے لوگوں کے ساتھ کھڑے ہو کر اُنہیں مجرم ٹھہرائیں گے۔ کیونکہ یونس کے اعلان پر اُنہوں نے توبہ کی تھی جبکہ یہاں وہ ہے جو یونس سے بھی بڑا ہے۔

بدن کی روشنی

33 جب کوئی شخص چراغ جلاتا ہے تو نہ وہ اُسے چھپاتا، نہ برتن کے نیچے رکھتا بلکہ اُسے شمع دان پر رکھ دیتا ہے تاکہ اُس کی روشنی اندر آنے والوں کو نظر آئے۔ 34 تیری آنکھ تیرے بدن کا چراغ ہے۔ اگر تیری آنکھ ٹھیک ہو تو تیرا پورا جسم روشن ہو گا۔ لیکن اگر آنکھ خراب ہو تو پورا جسم اندھیرا ہی اندھیرا ہو گا۔ 35 خبردار! ایسا نہ ہو کہ جو روشنی تیرے اندر ہے وہ حقیقت میں تاریکی ہو۔ 36 چنانچہ اگر تیرا پورا جسم روشن ہو اور کوئی بھی حصہ تاریک نہ ہو تو پھر وہ بالکل روشن ہو گا، ایسا جیسا اُس وقت ہوتا ہے جب چراغ تجھے اپنے چمکنے دمکنے سے روشن کر دیتا ہے۔“

فریسیوں پر افسوس

37 عیسیٰ ابھی بات کر رہا تھا کہ کسی فریسی نے اُسے کھانے کی دعوت دی۔ چنانچہ وہ اُس کے گھر میں جا کر کھانے کے لئے بیٹھ گیا۔ 38 میزبان بڑا حیران ہوا، کیونکہ اُس نے دیکھا کہ عیسیٰ ہاتھ دھوئے بغیر کھانے کے لئے بیٹھ گیا ہے۔ 39 لیکن خداوند نے اُس سے کہا، ”دیکھو، تم فریسی باہر سے ہر پیالے اور برتن کی صفائی کرتے ہو، لیکن اندر سے تم لُوٹ مار اور شرارت سے بھرے ہوتے ہو۔ 40 نادانو! اللہ نے باہر والے حصے کو خلق کیا، تو کیا اُس نے اندر والے حصے کو نہیں بنایا؟ 41 چنانچہ جو کچھ برتن کے اندر ہے اُسے غریبوں کو دے دو۔ پھر تمہارے لئے سب کچھ پاک صاف ہو گا۔

42 فریسیو، تم پر افسوس! کیونکہ ایک طرف تم پودینہ، سداب اور باغ کی ہر قسم کی ترکاری کا دسواں حصہ اللہ کے لئے مخصوص کرتے ہو، لیکن دوسری طرف تم انصاف اور اللہ کی محبت کو نظرانداز کرتے ہو۔ لازم ہے کہ تم یہ کام بھی کرو اور پہلا بھی نہ چھوڑو۔

43 فریسیو، تم پر افسوس! کیونکہ تم عبادت خانوں کی عزت کی کرسیوں پر بیٹھنے کے لئے بے چین رہتے اور بازار میں لوگوں کا سلام سننے کے لئے تڑپتے ہو۔ 44 ہاں، تم پر افسوس! کیونکہ تم پوشیدہ قبروں کی مانند ہو جن پر سے لوگ نادانستہ طور پر گزرتے ہیں۔“

45 شریعت کے ایک عالِم نے اعتراض کیا، ”اُستاد، آپ یہ کہہ کر ہماری بھی بے عزتی کرتے ہیں۔“

46 عیسیٰ نے جواب دیا، ”تم شریعت کے عالِموں پر بھی افسوس! کیونکہ تم لوگوں پر بھاری بوجھ ڈال دیتے ہو جو مشکل سے اُٹھایا جا سکتا ہے۔ نہ صرف یہ بلکہ تم خود اِس بوجھ کو اپنی ایک اُنگلی بھی نہیں لگاتے۔ 47 تم پر افسوس! کیونکہ تم نبیوں کے مزار بنا دیتے ہو، اُن کے جنہیں تمہارے باپ دادا نے مار ڈالا۔ 48 اِس سے تم گواہی دیتے ہو کہ تم وہ کچھ پسند کرتے ہو جو تمہارے باپ دادا نے کیا۔ اُنہوں نے نبیوں کو قتل کیا جبکہ تم اُن کے مزار تعمیر کرتے ہو۔ 49 اِس لئے اللہ

کی حکمت نے کہا، 'مَیں اُن میں نبی اور رسول بھیج دوں گی۔ اُن میں سے بعض کو وہ قتل کریں گے اور بعض کو ستائیں گے۔' 50 نتیجے میں یہ نسل تمام نبیوں کے قتل کی ذمہ دار ٹھہرے گی — دنیا کی تخلیق سے لے کر آج تک، 51 یعنی ہابیل کے قتل سے لے کر زکریاہ کے قتل تک، جسے بیت المقدّس کے صحن میں موجود قربان گاہ اور بیت المقدّس کے دروازے کے درمیان قتل کیا گیا۔ ہاں، مَیں تم کو بتاتا ہوں کہ یہ نسل ضرور اُن کی ذمہ دار ٹھہرے گی۔

52 شریعت کے عالِمو، تم پر افسوس! کیونکہ تم نے علم کی کنجی کو چھین لیا ہے۔ نہ صرف یہ کہ تم خود داخل نہیں ہوئے، بلکہ تم نے داخل ہونے والوں کو بھی روک لیا۔"

53 جب عیسیٰ وہاں سے نکلا تو عالِم اور فریسی اُس کے سخت مخالف ہو گئے اور بڑے غور سے اُس کی پوچھ گچھ کرنے لگے۔ 54 وہ اِس تاک میں رہے کہ اُسے منہ سے نکلی کسی بات کی وجہ سے پکڑیں۔

ریاکاری سے خبردار رہو!

12 اِتنے میں کئی ہزار لوگ جمع ہو گئے تھے۔ بڑی تعداد کی وجہ سے وہ ایک دوسرے پر گرے پڑتے تھے۔ پھر عیسیٰ اپنے شاگردوں سے یہ بات کرنے لگا، "فریسیوں کے خمیر یعنی ریاکاری سے خبردار! 2 جو کچھ بھی ابھی چھپا ہوا ہے اُسے آخر میں ظاہر کیا جائے گا اور جو کچھ بھی اِس وقت پوشیدہ ہے اُس کا راز آخر میں کھل جائے گا۔ 3 اِس لئے جو کچھ تم نے اندھیرے میں کہا ہے وہ روزِ روشن میں سنایا جائے گا اور جو کچھ تم نے اندرونی کمروں کا دروازہ بند کر کے آہستہ آہستہ کان میں بیان کیا ہے اُس کا چھتوں سے اعلان کیا جائے گا۔

کس سے ڈرنا چاہئے؟

4 میرے عزیزو، اُن سے مت ڈرنا جو صرف جسم کو قتل کرتے ہیں اور مزید نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ 5 مَیں تم کو بتاتا ہوں کہ کس سے ڈرنا ہے۔ اللہ سے ڈرو، جو تمہیں ہلاک کرنے کے بعد جہنم میں پھینکنے کا اختیار بھی رکھتا ہے۔ جی ہاں، اُسی سے خوف کھاؤ۔

6 کیا پانچ چڑیاں دو پیسوں میں نہیں بِکتیں؟ تو بھی اللہ ہر ایک کی فکر کر کے ایک کو بھی نہیں بھولتا۔ 7 ہاں، بلکہ تمہارے سر کے سب بال بھی گنے ہوئے ہیں۔ لہٰذا مت ڈرو۔ تمہاری قدر و قیمت بہت سی چڑیوں سے کہیں زیادہ ہے۔

مسیح کا اقرار یا انکار کرنے کے نتیجے

8 مَیں تم کو بتاتا ہوں، جو بھی لوگوں کے سامنے میرا اقرار کرے اُس کا اقرار ابنِ آدم بھی فرشتوں کے سامنے کرے گا۔ 9 لیکن جو لوگوں کے سامنے میرا انکار کرے اُس کا بھی اللہ کے فرشتوں کے سامنے انکار کیا جائے گا۔

10 اور جو بھی ابنِ آدم کے خلاف بات کرے اُسے معاف کیا جا سکتا ہے۔ لیکن جو روح القدس کے خلاف کفر بکے اُسے معاف نہیں کیا جائے گا۔

11 جب لوگ تم کو عبادت خانوں میں اور حاکموں اور اختیار والوں کے سامنے گھسیٹ کر لے جائیں گے تو یہ سوچتے سوچتے پریشان نہ ہو جانا کہ مَیں کس طرح اپنا دفاع کروں یا کیا کہوں، 12 کیونکہ روح القدس تم کو اُسی وقت سکھا دے گا کہ تم کو کیا کہنا ہے۔"

نادان امیر کی تمثیل

13 کسی نے بھیڑ میں سے کہا، ”اُستاد، میرے بھائی سے کہیں کہ میراث کا میرا حصہ مجھے دے۔“

14 عیسیٰ نے جواب دیا، ”بھئی، کس نے مجھے تم پر جج یا تقسیم کرنے والا مقرر کیا ہے؟“ 15 پھر اُس نے اُن سے مزید کہا، ”خبردار! ہر قسم کے لالچ سے بچے رہنا، کیونکہ انسان کی زندگی اُس کے مال و دولت کی کثرت پر منحصر نہیں۔“

16 اُس نے اُنہیں ایک تمثیل سنائی۔ ”کسی امیر آدمی کی زمین میں اچھی فصل پیدا ہوئی۔ 17 چنانچہ وہ سوچنے لگا، 'اب مَیں کیا کروں؟ میرے پاس تو اِتنی جگہ نہیں جہاں مَیں سب کچھ جمع کر کے رکھوں۔' 18 پھر اُس نے کہا، 'مَیں یہ کروں گا کہ اپنے گوداموں کو ڈھا کر اِن سے بڑے تعمیر کروں گا۔ اُن میں اپنا تمام اناج اور باقی پیداوار جمع کر لوں گا۔ 19 پھر مَیں اپنے آپ سے کہوں گا کہ لو، اِن اچھی چیزوں سے تیری ضروریات بہت سالوں تک پوری ہوتی رہیں گی۔ اب آرام کر۔ کھا، پی اور خوشی منا۔' 20 لیکن اللہ نے اُس سے کہا، 'احمق! اِسی رات تُو مر جائے گا۔ تو پھر جو چیزیں تُو نے جمع کی ہیں وہ کس کی ہوں گی؟'

21 یہی اُس شخص کا انجام ہے جو صرف اپنے لئے چیزیں جمع کرتا ہے جبکہ وہ اللہ کے سامنے غریب ہے۔“

اللہ پر بھروسا

22 پھر عیسیٰ نے اپنے شاگردوں سے کہا، ”اِس لئے اپنی زندگی کی ضروریات پوری کرنے کے لئے پریشان نہ رہو کہ ہائے، مَیں کیا کھاؤں۔ اور جسم کے لئے فکرمند نہ رہو کہ ہائے، مَیں کیا پہنوں۔ 23 زندگی تو کھانے سے زیادہ اہم ہے اور جسم پوشاک سے زیادہ۔ 24 کوّوں پر غور کرو۔ نہ وہ بیج بوتے، نہ فصلیں کاٹتے ہیں۔ اُن کے پاس نہ سٹور ہوتا ہے، نہ گودام۔ تو بھی اللہ خود اُنہیں کھانا کھلاتا ہے۔ اور تمہاری قدر و قیمت تو پرندوں سے کہیں زیادہ ہے۔ 25 کیا تم میں سے کوئی فکر کرتے کرتے اپنی زندگی میں ایک لمحے کا بھی اضافہ کر سکتا ہے؟ 26 اگر تم فکر کرنے سے اِتنی چھوٹی سی تبدیلی بھی نہیں لا سکتے تو پھر تم باقی باتوں کے بارے میں کیوں فکرمند ہو؟ 27 غور کرو کہ سوسن کے پھول کس طرح اُگتے ہیں۔ نہ وہ محنت کرتے، نہ کاتتے ہیں۔ لیکن مَیں تمہیں بتاتا ہوں کہ سلیمان بادشاہ اپنی پوری شان و شوکت کے باوجود ایسے شاندار کپڑوں سے ملبّس نہیں تھا جیسے اُن میں سے ایک۔ 28 اگر اللہ اُس گھاس کو جو آج میدان میں ہے اور کل آگ میں جھونکی جائے گی ایسا شاندار لباس پہناتا ہے تو اے کم اعتقادو، وہ تم کو پہنانے کے لئے کیا کچھ نہیں کرے گا؟

29 اِس کی تلاش میں نہ رہنا کہ کیا کھاؤ گے یا کیا پیو گے۔ ایسی باتوں کی وجہ سے بےچین نہ رہو۔ 30 کیونکہ دنیا میں جو ایمان نہیں رکھتے وہی اِن تمام چیزوں کے پیچھے بھاگتے رہتے ہیں، جبکہ تمہارے باپ کو پہلے سے معلوم ہے کہ تم کو اِن کی ضرورت ہے۔ 31 چنانچہ اُسی کی بادشاہی کی تلاش میں رہو۔ پھر یہ تمام چیزیں بھی تم کو مل جائیں گی۔

آسمان پر دولت جمع کرنا

32 اے چھوٹے گلے، مت ڈرنا، کیونکہ تمہارے باپ نے تم کو بادشاہی دینا پسند کیا۔ 33 اپنی ملکیت

بیچ کر غریبوں کو دے دینا۔ اپنے لئے ایسے بٹوے بنواؤ جو نہیں گھِستے ۔ اپنے لئے آسمان پر ایسا خزانہ جمع کرو جو کبھی ختم نہیں ہو گا اور جہاں نہ کوئی چور آئے گا، نہ کوئی کیڑا اُسے خراب کرے گا۔ 34 کیونکہ جہاں تمہارا خزانہ ہے وہیں تمہارا دل بھی لگا رہے گا۔

ہر وقت تیار نوکر

35 خدمت کے لئے تیار کھڑے رہو اور اِس پر دھیان دو کہ تمہارے چراغ جلتے رہیں۔ 36 یعنی ایسے نوکروں کی مانند جن کا مالک کسی شادی سے واپس آنے والا ہے اور وہ اُس کے لئے تیار کھڑے ہیں۔ جوں ہی وہ آ کر دستک دے وہ دروازے کو کھول دیں گے۔ 37 وہ نوکر مبارک ہیں جنہیں مالک آ کر جاگتے ہوئے اور چوکس پائے گا۔ مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں کہ یہ دیکھ کر مالک اپنے کپڑے بدل کر اُنہیں بٹھائے گا اور میز پر اُن کی خدمت کرے گا۔ 38 ہو سکتا ہے مالک آدھی رات یا اِس کے بعد آئے۔ اگر وہ اِس صورت میں بھی اُنہیں مستعد پائے تو وہ مبارک ہیں۔ 39 یقین جانو، اگر کسی گھر کے مالک کو پتا ہوتا کہ چور کب آئے گا تو وہ ضرور اُسے گھر میں نقب لگانے نہ دیتا۔ 40 تم بھی تیار رہو، کیونکہ ابنِ آدم ایسے وقت آئے گا جب تم اِس کی توقع نہیں کرو گے۔“

وفادار نوکر

41 پطرس نے پوچھا، ”خداوند، کیا یہ تمثیل صرف ہمارے لئے ہے یا سب کے لئے؟“

42 خداوند نے جواب دیا، ”کون سا نوکر وفادار اور سمجھ دار ہے؟ فرض کرو کہ گھر کے مالک نے کسی نوکر کو باقی نوکروں پر مقرر کیا ہو۔ اُس کی ایک ذمہ داری یہ بھی ہے کہ اُنہیں وقت پر مناسب کھانا کھلائے۔ 43 وہ نوکر مبارک ہو گا جو مالک کی واپسی پر یہ سب کچھ کر رہا ہو گا۔ 44 مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں کہ یہ دیکھ کر مالک اُسے اپنی پوری جائیداد پر مقرر کرے گا۔ 45 لیکن فرض کرو کہ نوکر اپنے دل میں سوچے، ’مالک کی واپسی میں ابھی دیر ہے۔‘ وہ نوکروں اور نوکرانیوں کو پیٹنے لگے اور کھاتے پیتے وہ نشے میں رہے۔ 46 اگر وہ ایسا کرے تو مالک ایسے دن اور وقت آئے گا جس کی توقع نوکر کو نہیں ہو گی۔ اِن حالات کو دیکھ کر وہ نوکر کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے گا اور اُسے غیرایمان داروں میں شامل کرے گا۔

47 جو نوکر اپنے مالک کی مرضی کو جانتا ہے، لیکن اُس کے لئے تیاریاں نہیں کرتا، نہ اُسے پوری کرنے کی کوشش کرتا ہے، اُس کی خوب پٹائی کی جائے گی۔ 48 اِس کے مقابلے میں وہ جو مالک کی مرضی کو نہیں جانتا اور اِس بنا پر کوئی قابلِ سزا کام کرے اُس کی کم پٹائی کی جائے گی۔ کیونکہ جسے بہت دیا گیا ہو اُس سے بہت طلب کیا جائے گا۔ اور جس کے سپرد بہت کچھ کیا گیا ہو اُس سے کہیں زیادہ مانگا جائے گا۔

عیسیٰ کی وجہ سے اختلاف پیدا ہو گا

49 مَیں زمین پر آگ لگانے آیا ہوں، اور کاش وہ پہلے ہی بھڑک رہی ہوتی! 50 لیکن اب تک میرے سامنے ایک بپتسمہ ہے جسے لینا ضروری ہے۔ اور مجھ پر کتنا دباؤ ہے جب تک اُس کی تکمیل نہ ہو جائے۔ 51 کیا تم سمجھتے ہو کہ مَیں دنیا میں صلح سلامتی قائم کرنے آیا ہوں؟ نہیں، مَیں تم کو بتاتا ہوں کہ اِس کی بجائے

مَیں اختلاف پیدا کروں گا۔ 52 کیونکہ اب سے ایک گھرانے کے پانچ افراد میں اختلاف ہو گا۔ تین دو کے خلاف اور دو تین کے خلاف ہوں گے۔ 53 باپ بیٹے کے خلاف ہو گا اور بیٹا باپ کے خلاف، ماں بیٹی کے خلاف اور بیٹی ماں کے خلاف، ساس بہو کے خلاف اور بہو ساس کے خلاف۔“

موجودہ حالات کا صحیح نتیجہ نکالنا چاہئے

54 عیسیٰ نے ہجوم سے یہ بھی کہا، ”جوں ہی کوئی بادل مغربی اُفق سے چڑھتا ہوا نظر آئے تو تم کہتے ہو کہ بارش ہو گی۔ اور ایسا ہی ہوتا ہے۔ 55 اور جب جنوبی لُو چلتی ہے تو تم کہتے ہو کہ سخت گرمی ہو گی۔ اور ایسا ہی ہوتا ہے۔ 56 اے ریاکارو! تم آسمان و زمین کے حالات پر غور کر کے صحیح نتیجہ نکال لیتے ہو۔ تو پھر تم موجودہ زمانے کے حالات پر غور کر کے صحیح نتیجہ کیوں نہیں نکال سکتے؟

اپنے مخالف سے سمجھوتا کرنا

57 تم خود صحیح فیصلہ کیوں نہیں کر سکتے؟ 58 فرض کرو کہ کسی نے تجھ پر مقدمہ چلایا ہے۔ اگر ایسا ہو تو پوری کوشش کر کہ کچہری میں پہنچنے سے پہلے پہلے معاملہ حل کر کے مخالف سے فارغ ہو جائے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ تجھ کو جج کے سامنے گھسیٹ کر لے جائے، جج تجھے پولیس افسر کے حوالے کرے اور پولیس افسر تجھے جیل میں ڈال دے۔ 59 مَیں تجھے بتاتا ہوں، وہاں سے تُو اُس وقت تک نہیں نکل پائے گا جب تک جرمانے کی پوری پوری رقم ادا نہ کر دے۔“

توبہ کرو ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے

13

اُس وقت کچھ لوگ عیسیٰ کے پاس پہنچے۔ اُنہوں نے اُسے گلیل کے کچھ لوگوں کے بارے میں بتایا جنہیں پیلاطس نے اُس وقت قتل کروایا تھا جب وہ بیت المُقدّس میں قربانیاں پیش کر رہے تھے۔ یوں اُن کا خون قربانیوں کے خون کے ساتھ ملایا گیا تھا۔ 2 عیسیٰ نے یہ سن کر پوچھا، ”کیا تمہارے خیال میں یہ لوگ گلیل کے باقی لوگوں سے زیادہ گناہ گار تھے کہ اِنہیں اِتنا دُکھ اُٹھانا پڑا؟ 3 ہرگز نہیں! بلکہ مَیں تم کو بتاتا ہوں کہ اگر تم توبہ نہ کرو تو تم بھی اِسی طرح تباہ ہو جاؤ گے۔ 4 یا اُن 18 افراد کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے جو مر گئے جب شِلوخ کا بُرج اُن پر گرا؟ کیا وہ یروشلم کے باقی باشندوں کی نسبت زیادہ گناہ گار تھے؟ 5 ہرگز نہیں! مَیں تم کو بتاتا ہوں کہ اگر تم توبہ نہ کرو تو تم بھی تباہ ہو جاؤ گے۔“

بے پھل انجیر کا درخت

6 پھر عیسیٰ نے اُنہیں یہ تمثیل سنائی، ”کسی نے اپنے باغ میں انجیر کا درخت لگایا۔ جب وہ اُس کا پھل توڑنے کے لئے آیا تو کوئی پھل نہیں تھا۔ 7 یہ دیکھ کر اُس نے مالی سے کہا، ’مَیں تین سال سے اِس کا پھل توڑنے آتا ہوں، لیکن آج تک کچھ بھی نہیں ملا۔ اِسے کاٹ ڈال۔ یہ زمین کی طاقت کیوں ختم کرے؟‘ 8 لیکن مالی نے کہا، ’جناب، اِسے ایک سال اَور رہنے دیں۔ مَیں اِس کے اردگرد گوڈی کر کے کھاد ڈالوں گا۔ 9 پھر اگر یہ اگلے سال پھل لایا تو ٹھیک، ورنہ اِسے کٹوا ڈالنا۔‘“

سبت کے دن کُبڑی عورت کی شفا

10 سبت کے دن عیسیٰ کسی عبادت خانے میں تعلیم دے رہا تھا۔ 11 وہاں ایک عورت تھی جو 18 سال سے بدروح کے باعث بیمار تھی۔ وہ کُبڑی ہو گئی تھی اور سیدھی کھڑی ہونے کے بالکل قابل نہ تھی۔ 12 جب عیسیٰ نے اُسے دیکھا تو پکار کر کہا، ”اے عورت، تُو اپنی بیماری سے چھوٹ گئی ہے!“ 13 اُس نے اپنے ہاتھ اُس پر رکھے تو وہ فوراً سیدھی کھڑی ہو کر اللہ کی تمجید کرنے لگی۔

14 لیکن عبادت خانے کا راہنما ناراض ہوا کیونکہ عیسیٰ نے سبت کے دن شفا دی تھی۔ اُس نے لوگوں سے کہا، ”ہفتے کے چھ دن کام کرنے کے لئے ہوتے ہیں۔ اِس لئے اتوار سے لے کر جمعہ تک شفا پانے کے لئے آؤ، نہ کہ سبت کے دن۔“

15 خداوند نے جواب میں اُس سے کہا، ”تم کتنے ریاکار ہو! کیا تم میں سے ہر کوئی سبت کے دن اپنے بَیل یا گدھے کو کھول کر اُسے تھان سے باہر نہیں لے جاتا تاکہ اُسے پانی پلائے؟ 16 اب اِس عورت کو دیکھو جو ابراہیم کی بیٹی ہے اور جو 18 سال سے ابلیس کے بندھن میں تھی۔ جب تم سبت کے دن اپنے جانوروں کی مدد کرتے ہو تو کیا یہ ٹھیک نہیں کہ عورت کو اِس بندھن سے رِہائی دلائی جاتی، چاہے یہ کام سبت کے دن ہی کیوں نہ کیا جائے؟“ 17 عیسیٰ کے اِس جواب سے اُس کے مخالف شرمندہ ہو گئے۔ لیکن عام لوگ اُس کے اِن تمام شاندار کاموں سے خوش ہوئے۔

رائی کے دانے کی تمثیل

18 عیسیٰ نے کہا، ”اللہ کی بادشاہی کس چیز کی مانند ہے؟ مَیں اِس کا موازنہ کس سے کروں؟ 19 وہ رائی کے ایک دانے کی مانند ہے جو کسی نے اپنے باغ میں بو دیا۔ بڑھتے بڑھتے وہ درخت سا بن گیا اور پرندوں نے اُس کی شاخوں میں اپنے گھونسلے بنا لئے۔“

خمیر کی مثال

20 اُس نے دوبارہ پوچھا، ”اللہ کی بادشاہی کا کس چیز سے موازنہ کروں؟ 21 وہ اُس خمیر کی مانند ہے جو کسی عورت نے لے کر تقریباً 27 کلوگرام آٹے میں ملا دیا۔ گو وہ اُس میں چھپ گیا تو بھی ہوتے ہوتے پورے گُندھے ہوئے آٹے کو خمیر کر گیا۔“

تنگ دروازہ

22 عیسیٰ تعلیم دیتے دیتے مختلف شہروں اور دیہاتوں میں سے گزرا۔ اب اُس کا رُخ یروشلم ہی کی طرف تھا۔ 23 اِتنے میں کسی نے اُس سے پوچھا، ”خداوند، کیا کم لوگوں کو نجات ملے گی؟“

اُس نے جواب دیا، 24 ”تنگ دروازے میں سے داخل ہونے کی سرتوڑ کوشش کرو۔ کیونکہ مَیں تم کو بتاتا ہوں کہ بہت سے لوگ اندر جانے کی کوشش کریں گے، لیکن بےفائدہ۔ 25 ایک وقت آئے گا کہ گھر کا مالک اُٹھ کر دروازہ بند کر دے گا۔ پھر تم باہر کھڑے رہو گے اور کھٹکھٹاتے کھٹکھٹاتے التماس کرو گے، ’خداوند، ہمارے لئے دروازہ کھول دیں۔‘ لیکن وہ جواب دے گا، ’نہ مَیں تم کو جانتا ہوں، نہ یہ کہ تم کہاں کے ہو۔‘ 26 پھر تم کہو گے، ’ہم نے تو آپ کے سامنے ہی کھایا اور پیا اور آپ ہی ہماری سڑکوں پر تعلیم دیتے رہے۔‘ 27 لیکن وہ جواب دے گا، ’نہ مَیں تم کو جانتا

ہوں، نہ یہ کہ تم کہاں کے ہو۔ اے تمام بدکارو، مجھ سے دُور ہو جاؤ!' 28 وہاں تم روتے اور دانت پیستے رہو گے۔ کیونکہ تم دیکھو گے کہ ابراہیم، اسحاق، یعقوب اور تمام نبی اللہ کی بادشاہی میں ہیں جبکہ تم کو نکال دیا گیا ہے۔ 29 اور لوگ مشرق، مغرب، شمال اور جنوب سے آ کر اللہ کی بادشاہی کی ضیافت میں شریک ہوں گے۔ 30 اُس وقت کچھ ایسے ہوں گے جو پہلے آخر تھے، لیکن اب اوّل ہوں گے۔ اور کچھ ایسے بھی ہوں گے جو پہلے اوّل تھے، لیکن اب آخر ہوں گے۔"

یروشلم پر افسوس

31 اُس وقت کچھ فریسی عیسیٰ کے پاس آ کر اُس سے کہنے لگے، "اِس مقام کو چھوڑ کر کہیں اَور چلے جائیں، کیونکہ ہیرودیس آپ کو قتل کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔"

32 عیسیٰ نے جواب دیا، "جاؤ، اُس لومڑی کو بتا دو، 'آج اور کل مَیں بدروحیں نکالتا اور مریضوں کو شفا دیتا رہوں گا۔ پھر تیسرے دن مَیں پایۂ تکمیل کو پہنچوں گا۔' 33 اِس لئے لازم ہے کہ مَیں آج، کل اور پرسوں آگے چلتا رہوں۔ کیونکہ ممکن نہیں کہ کوئی نبی یروشلم سے باہر ہلاک ہو۔

34 ہائے یروشلم، یروشلم! تُو جو نبیوں کو قتل کرتی اور اپنے پاس بھیجے ہوئے پیغمبروں کو سنگسار کرتی ہے۔ مَیں نے کتنی ہی بار تیری اولاد کو جمع کرنا چاہا، بالکل اُسی طرح جس طرح مرغی اپنے بچوں کو اپنے پَروں تلے جمع کر کے محفوظ کر لیتی ہے۔ لیکن تُو نے نہ چاہا۔ 35 اب تیرے گھر کو ویران و سنسان چھوڑا جائے گا۔ اور مَیں تم کو بتاتا ہوں، تم مجھے اُس وقت تک دوبارہ نہیں دیکھو گے جب تک تم نہ کہو کہ مبارک ہے وہ جو رب کے نام سے آتا ہے۔"

سبت کے دن مریض کی شفا

14 سبت کے ایک دن عیسیٰ کھانے کے لئے فریسیوں کے کسی راہنما کے گھر آیا۔ لوگ اُسے پکڑنے کے لئے اُس کی ہر حرکت پر نظر رکھے ہوئے تھے۔ 2 وہاں ایک آدمی عیسیٰ کے سامنے تھا جس کے بازو اور ٹانگیں پھولے ہوئے تھے۔ 3 یہ دیکھ کر وہ فریسیوں اور شریعت کے عالِموں سے پوچھنے لگا، "کیا شریعت سبت کے دن شفا دینے کی اجازت دیتی ہے؟"

4 لیکن وہ خاموش رہے۔ پھر اُس نے اُس آدمی پر ہاتھ رکھا اور اُسے شفا دے کر رُخصت کر دیا۔ 5 حاضرین سے وہ کہنے لگا، "اگر تم میں سے کسی کا بیٹا یا بَیل سبت کے دن کنوئیں میں گر جائے تو کیا تم اُسے فوراً نہیں نکالو گے؟"

6 اِس پر وہ کوئی جواب نہ دے سکے۔

عزت اور اجر حاصل کرنے کا طریقہ

7 جب عیسیٰ نے دیکھا کہ مہمان میز پر عزت کی کرسیاں چن رہے ہیں تو اُس نے اُنہیں یہ تمثیل سنائی، 8 "جب تجھے کسی شادی کی ضیافت میں شریک ہونے کی دعوت دی جائے تو وہاں جا کر عزت کی کرسی پر نہ بیٹھنا۔ ایسا نہ ہو کہ کسی اَور کو بھی دعوت دی گئی ہو جو تجھ سے زیادہ عزت دار ہے۔ 9 کیونکہ جب وہ پہنچے گا تو میزبان تیرے پاس آ کر کہے گا، 'ذرا اِس آدمی کو یہاں بیٹھنے دے۔' یوں تیری بے عزتی ہو جائے گی اور تجھے وہاں سے اُٹھ کر آخری کرسی پر بیٹھنا پڑے گا۔ 10 اِس

لئے ایسا مت کرنا بلکہ جب تجھے دعوت دی جائے تو جا کر آخری کرسی پر بیٹھ جا۔ پھر جب میزبان تجھے وہاں بیٹھا ہوا دیکھے گا تو وہ کہے گا، 'دوست، سامنے والی کرسی پر بیٹھ۔' اِس طرح تمام مہمانوں کے سامنے تیری عزت ہو جائے گی۔ [11] کیونکہ جو بھی اپنے آپ کو سرفراز کرے اُسے پست کیا جائے گا اور جو اپنے آپ کو پست کرے اُسے سرفراز کیا جائے گا۔"

[12] پھر عیسیٰ نے میزبان سے بات کی، "جب تُو لوگوں کو دوپہر یا شام کا کھانا کھانے کی دعوت دینا چاہتا ہے تو اپنے دوستوں، بھائیوں، رشتے داروں یا امیر ہم سایوں کو نہ بُلا۔ ایسا نہ ہو کہ وہ اِس کے عوض تجھے بھی دعوت دیں۔ کیونکہ اگر وہ ایسا کریں تو یہی تیرا معاوضہ ہو گا۔ [13] اِس کے بجائے ضیافت کرتے وقت غریبوں، لنگڑوں، مفلوجوں اور اندھوں کو دعوت دے۔ [14] ایسا کرنے سے تجھے برکت ملے گی۔ کیونکہ وہ تجھے اِس کے عوض کچھ نہیں دے سکیں گے، بلکہ تجھے اِس کا معاوضہ اُس وقت ملے گا جب راست باز جی اُٹھیں گے۔"

بڑی ضیافت کی تمثیل

[15] یہ سن کر مہمانوں میں سے ایک نے اُس سے کہا، "مبارک ہے وہ جو اللہ کی بادشاہی میں کھانا کھائے۔"

[16] عیسیٰ نے جواب میں کہا، "کسی آدمی نے ایک بڑی ضیافت کا انتظام کیا۔ اِس کے لئے اُس نے بہت سے لوگوں کو دعوت دی۔ [17] جب ضیافت کا وقت آیا تو اُس نے اپنے نوکر کو مہمانوں کو اطلاع دینے کے لئے بھیجا کہ 'آئیں، سب کچھ تیار ہے۔' [18] لیکن وہ سب کے سب معذرت چاہنے لگے۔ پہلے نے کہا، 'مَیں نے کھیت خریدا ہے اور اب ضروری ہے کہ نکل کر اُس کا معائنہ کروں۔ مَیں معذرت چاہتا ہوں۔' [19] دوسرے نے کہا، 'مَیں نے بَیلوں کے پانچ جوڑے خریدے ہیں۔ اب مَیں اُنہیں آزمانے جا رہا ہوں۔ مَیں معذرت چاہتا ہوں۔' [20] تیسرے نے کہا، 'مَیں نے شادی کی ہے، اِس لئے نہیں آ سکتا۔'

[21] نوکر نے واپس آ کر مالک کو سب کچھ بتایا۔ وہ غصے ہو کر نوکر سے کہنے لگا، 'جا، سیدھے شہر کی سڑکوں اور گلیوں میں جا کر وہاں کے غریبوں، لنگڑوں، اندھوں اور مفلوجوں کو لے آ۔' نوکر نے ایسا ہی کیا۔ [22] پھر واپس آ کر اُس نے مالک کو اطلاع دی، 'جناب، جو کچھ آپ نے کہا تھا پورا ہو چکا ہے۔ لیکن اب بھی مزید لوگوں کے لئے گنجائش ہے۔' [23] مالک نے اُس سے کہا، 'پھر شہر سے نکل کر دیہات کی سڑکوں پر اور باڑوں کے پاس جا۔ جو بھی مل جائے اُسے ہماری خوشی میں شریک ہونے پر مجبور کر تاکہ میرا گھر بھر جائے۔ [24] کیونکہ مَیں تم کو بتاتا ہوں کہ جن کو پہلے دعوت دی گئی تھی اُن میں سے کوئی بھی میری ضیافت میں شریک نہ ہو گا'۔"

شاگرد ہونے کی قیمت

[25] ایک بڑا ہجوم عیسیٰ کے ساتھ چل رہا تھا۔ اُن کی طرف مُڑ کر اُس نے کہا، [26] "اگر کوئی میرے پاس آ کر اپنے باپ، ماں، بیوی، بچوں، بھائیوں، بہنوں بلکہ اپنے آپ سے بھی دشمنی نہ رکھے تو وہ میرا شاگرد نہیں ہو سکتا۔ [27] اور جو اپنی صلیب اُٹھا کر میرے پیچھے نہ ہو لے وہ میرا شاگرد نہیں ہو سکتا۔

[28] اگر تم میں سے کوئی بُرج تعمیر کرنا چاہے تو کیا وہ پہلے بیٹھ کر پورے اخراجات کا اندازہ نہیں لگائے گا تاکہ

معلوم ہو جائے کہ وہ اُسے تکمیل تک پہنچا سکے گا یا نہیں؟ 29 ورنہ خطرہ ہے کہ اُس کی بنیاد ڈالنے کے بعد پیسے ختم ہو جائیں اور وہ آگے کچھ نہ بنا سکے۔ پھر جو کوئی بھی دیکھے گا وہ اُس کا مذاق اُڑا کر 30 کہے گا، 'اُس نے عمارت کو شروع تو کیا، لیکن اب اُسے مکمل نہیں کر پایا۔'

31 یا اگر کوئی بادشاہ کسی دوسرے بادشاہ کے ساتھ جنگ کے لئے نکلے تو کیا وہ پہلے بیٹھ کر اندازہ نہیں لگائے گا کہ وہ اپنے دس ہزار فوجیوں سے اُن بیس ہزار فوجیوں پر غالب آ سکتا ہے جو اُس سے لڑنے آ رہے ہیں؟ 32 اگر وہ اِس نتیجے پر پہنچے کہ غالب نہیں آ سکتا تو وہ صلح کرنے کے لئے اپنے نمائندے دشمن کے پاس بھیجے گا جب وہ ابھی دُور ہی ہو۔ 33 اِسی طرح تم میں سے جو بھی اپنا سب کچھ نہ چھوڑے وہ میرا شاگرد نہیں ہو سکتا۔

بے کار نمک

34 نمک اچھی چیز ہے۔ لیکن اگر اُس کا ذائقہ جاتا رہے تو پھر اُسے کیوں کر دوبارہ نمکین کیا جا سکتا ہے؟ 35 نہ وہ زمین کے لئے مفید ہے، نہ کھاد کے لئے بلکہ اُسے نکال کر باہر پھینکا جائے گا۔ جو سن سکتا ہے وہ سن لے۔"

کھوئی ہوئی بھیڑ

15 اب ایسا تھا کہ تمام ٹیکس لینے والے اور گناہ گار عیسیٰ کی باتیں سننے کے لئے اُس کے پاس آتے تھے۔ 2 یہ دیکھ کر فریسی اور شریعت کے عالِم بڑبڑانے لگے، "یہ آدمی گناہ گاروں کو خوش آمدید کہہ کر اُن کے ساتھ کھانا کھاتا ہے۔" 3 اِس پر عیسیٰ نے اُنہیں یہ تمثیل سنائی،

4 "فرض کرو کہ تم میں سے کسی کی سَو بھیڑیں ہیں۔ لیکن ایک گم ہو جاتی ہے۔ اب مالک کیا کرے گا؟ کیا وہ باقی 99 بھیڑیں کھلے میدان میں چھوڑ کر گم شدہ بھیڑ کو ڈھونڈنے نہیں جائے گا؟ ضرور جائے گا، بلکہ جب تک اُسے وہ بھیڑ مل نہ جائے وہ اُس کی تلاش میں رہے گا۔ 5 پھر وہ خوش ہو کر اُسے اپنے کندھوں پر اُٹھا لے گا۔ 6 یوں چلتے چلتے وہ اپنے گھر پہنچ جائے گا اور وہاں اپنے دوستوں اور ہم سایوں کو بُلا کر اُن سے کہے گا، 'میرے ساتھ خوشی مناؤ! کیونکہ مجھے اپنی کھوئی ہوئی بھیڑ مل گئی ہے۔' 7 مَیں تم کو بتاتا ہوں کہ آسمان پر بالکل اِسی طرح خوشی منائی جائے گی جب ایک ہی گناہ گار توبہ کرے گا۔ اور یہ خوشی اُس خوشی کی نسبت زیادہ ہو گی جو اُن 99 افراد کے باعث منائی جائے گی جنہیں توبہ کرنے کی ضرورت ہی نہیں تھی۔

گم شدہ سِکہ

8 یا فرض کرو کہ کسی عورت کے پاس دس سِکے ہوں لیکن ایک سِکہ گم ہو جائے۔ اب عورت کیا کرے گی؟ کیا وہ چراغ جلا کر اور گھر میں جھاڑو دے دے کر بڑی احتیاط سے سِکے کو تلاش نہیں کرے گی؟ ضرور کرے گی، بلکہ وہ اُس وقت تک ڈھونڈتی رہے گی جب تک اُسے سِکہ مل نہ جائے۔ 9 جب اُسے سِکہ مل جائے گا تو وہ اپنی سہیلیوں اور ہم سایوں کو بُلا کر اُن سے کہے گی، 'میرے ساتھ خوشی مناؤ! کیونکہ مجھے اپنا گم شدہ سِکہ مل گیا ہے۔' 10 مَیں تم کو بتاتا ہوں کہ بالکل اِسی طرح اللہ کے فرشتوں کے سامنے خوشی منائی جاتی ہے جب

ایک بھی گناہ گار توبہ کرتا ہے۔"

گم شدہ بیٹا

11 عیسیٰ نے اپنی بات جاری رکھی۔ "کسی آدمی کے دو بیٹے تھے۔ 12 اِن میں سے چھوٹے نے باپ سے کہا، 'اے باپ، میراث کا میرا حصہ دے دیں۔' اِس پر باپ نے دونوں میں اپنی ملکیت تقسیم کر دی۔ 13 تھوڑے دنوں کے بعد چھوٹا بیٹا اپنا سارا سامان سمیٹ کر اپنے ساتھ کسی دُور دراز ملک میں لے گیا۔ وہاں اُس نے عیاشی میں اپنا پورا مال و متاع اُڑا دیا۔ 14 سب کچھ ضائع ہو گیا تو اُس ملک میں سخت کال پڑا۔ اب وہ ضرورت مند ہونے لگا۔ 15 نتیجے میں وہ اُس ملک کے کسی باشندے کے ہاں جا پڑا جس نے اُسے سؤروں کو چَرانے کے لئے اپنے کھیتوں میں بھیج دیا۔ 16 وہاں وہ اپنا پیٹ اُن پھلیوں سے بھرنے کی شدید خواہش رکھتا تھا جو سؤر کھاتے تھے، لیکن اُسے اِس کی بھی اجازت نہ ملی۔ 17 پھر وہ ہوش میں آیا۔ وہ کہنے لگا، 'میرے باپ کے کتنے مزدوروں کو کثرت سے کھانا ملتا ہے جبکہ مَیں یہاں بھوکا مر رہا ہوں۔ 18 مَیں اُٹھ کر اپنے باپ کے پاس واپس چلا جاؤں گا اور اُس سے کہوں گا، 'اے باپ، مَیں نے آسمان کا اور آپ کا گناہ کیا ہے۔ 19 اب مَیں اِس لائق نہیں رہا کہ آپ کا بیٹا کہلاؤں۔ مہربانی کر کے مجھے اپنے مزدوروں میں رکھ لیں۔' 20 پھر وہ اُٹھ کر اپنے باپ کے پاس واپس چلا گیا۔

لیکن وہ گھر سے ابھی دُور ہی تھا کہ اُس کے باپ نے اُسے دیکھ لیا۔ اُسے ترس آیا اور وہ بھاگ کر بیٹے کے پاس آیا اور گلے لگا کر اُسے بوسہ دیا۔ 21 بیٹے نے کہا، 'اے باپ، مَیں نے آسمان کا اور آپ کا گناہ کیا ہے۔ اب مَیں اِس لائق نہیں رہا کہ آپ کا بیٹا کہلاؤں۔' 22 لیکن باپ نے اپنے نوکروں کو بُلایا اور کہا، 'جلدی کرو، بہترین سوٹ لا کر اِسے پہناؤ۔ اِس کے ہاتھ میں انگوٹھی اور پاؤں میں جوتے پہنا دو۔ 23 پھر موٹا تازہ بچھڑا لا کر اُسے ذبح کرو تاکہ ہم کھائیں اور خوشی منائیں، 24 کیونکہ یہ میرا بیٹا مُردہ تھا اب زندہ ہو گیا ہے، گم ہو گیا تھا اب مل گیا ہے۔' اِس پر وہ خوشی منانے لگے۔

25 اِس دوران باپ کا بڑا بیٹا کھیت میں تھا۔ اب وہ گھر لوٹا۔ جب وہ گھر کے قریب پہنچا تو اندر سے موسیقی اور ناچنے کی آوازیں سنائی دیں۔ 26 اُس نے کسی نوکر کو بُلا کر پوچھا، 'یہ کیا ہو رہا ہے؟' 27 نوکر نے جواب دیا، 'آپ کا بھائی آ گیا ہے اور آپ کے باپ نے موٹا تازہ بچھڑا ذبح کروایا ہے، کیونکہ اُسے اپنا بیٹا صحیح سلامت واپس مل گیا ہے۔'

28 یہ سن کر بڑا بیٹا غصے ہوا اور اندر جانے سے انکار کر دیا۔ پھر باپ گھر سے نکل کر اُسے سمجھانے لگا۔ 29 لیکن اُس نے جواب میں اپنے باپ سے کہا، 'دیکھیں، مَیں نے اِتنے سال آپ کی خدمت میں سخت محنت مشقت کی ہے اور ایک دفعہ بھی آپ کی مرضی کی خلاف ورزی نہیں کی۔ تو بھی آپ نے مجھے اِس پورے عرصے میں ایک چھوٹا بکرا بھی نہیں دیا کہ اُسے ذبح کر کے اپنے دوستوں کے ساتھ ضیافت کرتا۔ 30 لیکن جوں ہی آپ کا یہ بیٹا آیا جس نے آپ کی دولت کسبیوں میں اُڑا دی، آپ نے اُس کے لئے موٹا تازہ بچھڑا ذبح کروایا۔' 31 باپ نے جواب دیا، 'بیٹا، آپ تو ہر وقت میرے پاس رہے ہیں، اور جو کچھ میرا ہے وہ آپ ہی کا ہے۔ 32 لیکن اب ضروری تھا کہ ہم جشن منائیں اور خوش ہوں۔ کیونکہ آپ کا یہ بھائی جو مُردہ تھا اب زندہ

ہو گیا ہے، جو گم ہو گیا تھا اب مل گیا ہے‘۔“

چالاک ملازم

16 عیسیٰ نے شاگردوں سے کہا، ”کسی امیر آدمی نے ایک ملازم رکھا تھا جو اُس کی جائیداد کی دیکھ بھال کرتا تھا۔ ایسا ہوا کہ ایک دن اُس پر الزام لگایا گیا کہ وہ اپنے مالک کی دولت ضائع کر رہا ہے۔ 2 مالک نے اُسے بُلا کر کہا، 'یہ کیا ہے جو مَیں تیرے بارے میں سنتا ہوں؟ اپنی تمام ذمہ داریوں کا حساب دے، کیونکہ مَیں تجھے برخاست کر دوں گا۔'

3 ملازم نے دل میں کہا، 'اب مَیں کیا کروں جبکہ میرا مالک یہ ذمہ داری مجھ سے چھین لے گا؟ کھدائی جیسا سخت کام مجھ سے نہیں ہوتا اور بھیک مانگنے سے شرم آتی ہے۔ 4 ہاں، مَیں جانتا ہوں کہ کیا کروں تاکہ لوگ مجھے برخاست کئے جانے کے بعد اپنے گھروں میں خوش آمدید کہیں۔'

5 یہ کہہ کر اُس نے اپنے مالک کے تمام قرض داروں کو بُلایا۔ پہلے سے اُس نے پوچھا، 'تمہارا قرضہ کتنا ہے؟' 6 اُس نے جواب دیا، 'مجھے مالک کو زیتون کے تیل کے سَو کنستر واپس کرنے ہیں۔' ملازم نے کہا، 'اپنا بِل لے لو اور بیٹھ کر جلدی سے سَو کنستر پچاس میں بدل لو۔' 7 دوسرے سے اُس نے پوچھا، 'تمہارا کتنا قرضہ ہے؟' اُس نے جواب دیا، 'مجھے گندم کی ہزار بوریاں واپس کرنی ہیں۔' ملازم نے کہا، 'اپنا بِل لے لو اور ہزار کے بدلے آٹھ سَو لکھ لو۔'

8 یہ دیکھ کر مالک نے بےایمان ملازم کی تعریف کی کہ اُس نے عقل سے کام لیا ہے۔ کیونکہ اِس دنیا کے فرزند اپنی نسل کے لوگوں سے نپٹنے میں نور کے فرزندوں سے زیادہ ہوشیار ہوتے ہیں۔

9 مَیں تم کو بتاتا ہوں کہ دنیا کی ناراست دولت سے اپنے لئے دوست بنا لو تاکہ جب یہ ختم ہو جائے تو لوگ تم کو ابدی رہائش گاہوں میں خوش آمدید کہیں۔ 10 جو تھوڑے میں وفادار ہے وہ زیادہ میں بھی وفادار ہو گا۔ اور جو تھوڑے میں بےایمان ہے وہ زیادہ میں بھی بےایمانی کرے گا۔ 11 اگر تم دنیا کی ناراست دولت کو سنبھالنے میں وفادار نہ رہے تو پھر کون حقیقی دولت تمہارے سپرد کرے گا؟ 12 اور اگر تم نے دوسروں کی دولت سنبھالنے میں بےایمانی دکھائی ہے تو پھر کون تم کو تمہارے ذاتی استعمال کے لئے کچھ دے گا؟

13 کوئی بھی غلام دو مالکوں کی خدمت نہیں کر سکتا۔ یا تو وہ ایک سے نفرت کر کے دوسرے سے محبت رکھے گا، یا ایک سے لپٹ کر دوسرے کو حقیر جانے گا۔ تم ایک ہی وقت میں اللہ اور دولت کی خدمت نہیں کر سکتے۔“

عیسیٰ کی چند کہاوتیں

14 فریسیوں نے یہ سب کچھ سنا تو وہ اُس کا مذاق اُڑانے لگے، کیونکہ وہ لالچی تھے۔ 15 اُس نے اُن سے کہا، ”تم ہی وہ ہو جو اپنے آپ کو لوگوں کے سامنے راست باز قرار دیتے ہو، لیکن اللہ تمہارے دلوں سے واقف ہے۔ کیونکہ لوگ جس چیز کی بہت قدر کرتے ہیں وہ اللہ کے نزدیک مکروہ ہے۔

16 یحییٰ کے آنے تک تمہارے راہنما موسیٰ کی شریعت اور نبیوں کے پیغامات تھے۔ لیکن اب اللہ کی بادشاہی کی خوش خبری کا اعلان کیا جا رہا ہے اور تمام لوگ زبردستی اِس میں داخل ہو رہے ہیں۔ 17 لیکن اِس

کا یہ مطلب نہیں کہ شریعت منسوخ ہو گئی ہے بلکہ آسمان و زمین جاتے رہیں گے، لیکن شریعت کی زیر زبر تک کوئی بھی بات نہیں بدلے گی۔

18 چنانچہ جو آدمی اپنی بیوی کو طلاق دے کر کسی اَور سے شادی کرے وہ زنا کرتا ہے۔ اِسی طرح جو کسی طلاق شدہ عورت سے شادی کرے وہ بھی زنا کرتا ہے۔

امیر آدمی اور لعزر

19 ایک امیر آدمی کا ذکر ہے جو ارغوانی رنگ کے کپڑے اور نفیس کتان پہنتا اور ہر روز عیش و عشرت میں گزارتا تھا۔ 20 امیر کے گیٹ پر ایک غریب آدمی پڑا تھا جس کے پورے جسم پر ناسور تھے۔ اُس کا نام لعزر تھا 21 اور اُس کی بس ایک ہی خواہش تھی کہ وہ امیر کی میز سے گرے ہوئے ٹکڑے کھا کر سیر ہو جائے۔ کُتّے اُس کے پاس آ کر اُس کے ناسور چاٹتے تھے۔

22 پھر ایسا ہوا کہ غریب آدمی مر گیا۔ فرشتوں نے اُسے اُٹھا کر ابراہیم کی گود میں بٹھا دیا۔ امیر آدمی بھی فوت ہوا اور دفنایا گیا۔ 23 وہ جہنم میں پہنچا۔ عذاب کی حالت میں اُس نے اپنی نظر اُٹھائی تو دُور سے ابراہیم اور اُس کی گود میں لعزر کو دیکھا۔ 24 وہ پکار اُٹھا، 'اے میرے باپ ابراہیم، مجھ پر رحم کریں۔ مہربانی کر کے لعزر کو میرے پاس بھیج دیں تاکہ وہ اپنی اُنگلی کو پانی میں ڈبو کر میری زبان کو ٹھنڈا کرے، کیونکہ مَیں اِس آگ میں تڑپتا ہوں۔'

25 لیکن ابراہیم نے جواب دیا، 'بیٹا، یاد رکھ کہ تجھے اپنی زندگی میں بہترین چیزیں مل چکی ہیں جبکہ لعزر کو بدترین چیزیں۔ لیکن اب اُسے آرام اور تسلی مل گئی ہے جبکہ تجھے اذیت۔ 26 نیز، ہمارے اور تمہارے درمیان ایک وسیع خلیج قائم ہے۔ اگر کوئی چاہے بھی تو اُسے پار کر کے یہاں سے تمہارے پاس نہیں جا سکتا، نہ وہاں سے کوئی یہاں آ سکتا ہے۔' 27 امیر آدمی نے کہا، 'میرے باپ، پھر میری ایک اَور گزارش ہے، مہربانی کر کے لعزر کو میرے والد کے گھر بھیج دیں۔ 28 میرے پانچ بھائی ہیں۔ وہ وہاں جا کر اُنہیں آگاہ کرے، ایسا نہ ہو کہ اُن کا انجام بھی یہ اذیت ناک مقام ہو۔'

29 لیکن ابراہیم نے جواب دیا، 'اُن کے پاس موسیٰ کی توریت اور نبیوں کے صحیفے تو ہیں۔ وہ اُن کی سنیں۔' 30 امیر نے عرض کی، 'نہیں، میرے باپ ابراہیم، اگر کوئی مُردوں میں سے اُن کے پاس جائے تو پھر وہ ضرور توبہ کریں گے۔' 31 ابراہیم نے کہا، 'اگر وہ موسیٰ اور نبیوں کی نہیں سنتے تو وہ اُس وقت بھی قائل نہیں ہوں گے جب کوئی مُردوں میں سے جی اُٹھ کر اُن کے پاس جائے گا'۔"

گناہ

17 عیسیٰ نے اپنے شاگردوں سے کہا، "آزمائشوں کو تو آنا ہی آنا ہے، لیکن اُس پر افسوس جس کی معرفت وہ آئیں۔ 2 اگر وہ اِن چھوٹوں میں سے کسی کو گناہ کرنے پر اُکسائے تو اُس کے لئے بہتر ہے کہ اُس کے گلے میں بڑی چکّی کا پاٹ باندھا جائے اور اُسے سمندر میں پھینک دیا جائے۔

3 خبردار رہو!

اگر تمہارا بھائی گناہ کرے تو اُسے سمجھاؤ۔ اگر وہ اِس پر توبہ کرے تو اُسے معاف کر دو۔ 4 اب فرض کرو کہ وہ ایک دن کے اندر سات بار تمہارا گناہ کرے، لیکن

ہر دفعہ واپس آ کر توبہ کا اظہار کرے، تو بھی اُسے ہر دفعہ معاف کر دو۔“

ایمان

5 رسولوں نے خداوند سے کہا، ”ہمارے ایمان کو بڑھا دیں۔“

6 خداوند نے جواب دیا، ”اگر تمہارا ایمان رائی کے دانے جیسا چھوٹا بھی ہو تو تم شہتوت کے اِس درخت کو کہہ سکتے ہو، ’اُکھڑ کر سمندر میں جا لگ‘ تو وہ تمہاری بات پر عمل کرے گا۔

غلام کا فرض

7 فرض کرو کہ تم میں سے کسی نے ہل چلانے یا جانور چَرانے کے لئے ایک غلام رکھا ہے۔ جب یہ غلام کھیت سے گھر آئے گا تو کیا اُس کا مالک کہے گا، ’اِدھر آؤ، کھانے کے لئے بیٹھ جاؤ‘؟ 8 ہرگز نہیں، بلکہ وہ یہ کہے گا، ’میرا کھانا تیار کرو، ڈیوٹی کے کپڑے پہن کر میری خدمت کرو جب تک مَیں کھا پی نہ لوں۔ اِس کے بعد تم بھی کھا اور پی سکو گے۔‘ 9 اور کیا وہ اپنے غلام کی اِس خدمت کا شکریہ ادا کرے گا جو اُس نے اُسے کرنے کو کہا تھا؟ ہرگز نہیں! 10 اِسی طرح جب تم سب کچھ جو تمہیں کرنے کو کہا گیا ہے کر چکو تب تم کو یہ کہنا چاہئے، ’ہم نالائق نوکر ہیں۔ ہم نے صرف اپنا فرض ادا کیا ہے‘۔“

کوڑھ کے دس مریضوں کی شفا

11 ایسا ہوا کہ یروشلم کی طرف سفر کرتے کرتے عیسیٰ سامریہ اور گلیل میں سے گزرا۔ 12 ایک دن وہ کسی گاؤں میں داخل ہو رہا تھا کہ کوڑھ کے دس مریض اُس کو ملنے آئے۔ وہ کچھ فاصلے پر کھڑے ہو کر 13 اونچی آواز سے کہنے لگے، ”اے عیسیٰ، اُستاد، ہم پر رحم کریں۔“

14 اُس نے اُنہیں دیکھا تو کہا، ”جاؤ، اپنے آپ کو اماموں کو دکھاؤ تاکہ وہ تمہارا معائنہ کریں۔“

اور ایسا ہوا کہ وہ چلتے چلتے اپنی بیماری سے پاک صاف ہو گئے۔ 15 اُن میں سے ایک نے جب دیکھا کہ شفا مل گئی ہے تو وہ مُڑ کر اونچی آواز سے اللہ کی تمجید کرنے لگا، 16 اور عیسیٰ کے سامنے منہ کے بل گر کر شکریہ ادا کیا۔ یہ آدمی سامریہ کا باشندہ تھا۔ 17 عیسیٰ نے پوچھا، ”کیا دس کے دس آدمی اپنی بیماری سے پاک صاف نہیں ہوئے؟ باقی نو کہاں ہیں؟ 18 کیا اِس غیرملکی کے علاوہ کوئی اَور واپس آ کر اللہ کی تمجید کرنے کے لئے تیار نہیں تھا؟“ 19 پھر اُس نے اُس سے کہا، ”اُٹھ کر چلا جا۔ تیرے ایمان نے تجھے بچا لیا ہے۔“

اللہ کی بادشاہی کب آئے گی

20 کچھ فریسیوں نے عیسیٰ سے پوچھا، ”اللہ کی بادشاہی کب آئے گی؟“ اُس نے جواب دیا، ”اللہ کی بادشاہی یوں نہیں آ رہی کہ اُسے ظاہری نشانوں سے پہچانا جائے۔ 21 لوگ یہ بھی نہیں کہہ سکیں گے، ’وہ یہاں ہے‘ یا ’وہ وہاں ہے‘ کیونکہ اللہ کی بادشاہی تمہارے درمیان ہے۔“

22 پھر اُس نے اپنے شاگردوں سے کہا، ”ایسے دن آئیں گے کہ تم ابنِ آدم کا کم از کم ایک دن دیکھنے کی تمنا کرو گے، لیکن نہیں دیکھو گے۔ 23 لوگ تم کو بتائیں گے، ’وہ وہاں ہے‘ یا ’وہ یہاں ہے۔‘ لیکن مت جانا اور اُن کے پیچھے نہ لگنا۔ 24 کیونکہ جب ابنِ آدم کا دن

آئے گا تو وہ بجلی کی مانند ہو گا جس کی چمک آسمان کو ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک روشن کر دیتی ہے۔ 25 لیکن پہلے لازم ہے کہ وہ بہت دُکھ اُٹھائے اور اِس نسل کے ہاتھوں رد کیا جائے۔ 26 جب ابنِ آدم کا وقت آئے گا تو حالات نوح کے دنوں جیسے ہوں گے۔ 27 لوگ اُس دن تک کھانے پینے اور شادی کرنے کروانے میں لگے رہے جب تک نوح کشتی میں داخل نہ ہو گیا۔ پھر سیلاب نے آ کر اُن سب کو تباہ کر دیا۔ 28 بالکل یہی کچھ لوط کے ایام میں ہوا۔ لوگ کھانے پینے، خرید و فروخت، کاشت کاری اور تعمیر کے کام میں لگے رہے۔ 29 لیکن جب لوط سدوم کو چھوڑ کر نکلا تو آگ اور گندھک نے آسمان سے برس کر اُن سب کو تباہ کر دیا۔ 30 ابنِ آدم کے ظہور کے وقت ایسے ہی حالات ہوں گے۔

31 جو شخص اُس دن چھت پر ہو وہ گھر کا سامان ساتھ لے جانے کے لئے نیچے نہ اُترے۔ اِسی طرح جو کھیت میں ہو وہ اپنے پیچھے پڑی چیزوں کو ساتھ لے جانے کے لئے گھر نہ لوٹے۔ 32 لوط کی بیوی کو یاد رکھو۔ 33 جو اپنی جان بچانے کی کوشش کرے گا وہ اُسے کھو دے گا، اور جو اپنی جان کھو دے گا وہی اُسے بچائے رکھے گا۔ 34 مَیں تم کو بتاتا ہوں کہ اُس رات دو افراد ایک بستر میں سوئے ہوں گے، ایک کو ساتھ لے لیا جائے گا جبکہ دوسرے کو پیچھے چھوڑ دیا جائے گا۔ 35 دو خواتین چکّی پر گندم پیس رہی ہوں گی، ایک کو ساتھ لے لیا جائے گا جبکہ دوسری کو پیچھے چھوڑ دیا جائے گا۔ 36 [دو افراد کھیت میں ہوں گے، ایک کو ساتھ لے لیا جائے گا جبکہ دوسرے کو پیچھے چھوڑ دیا جائے گا۔]“

37 اُنہوں نے پوچھا، ”خداوند، یہ کہاں ہو گا؟“ اُس نے جواب دیا، ”جہاں لاش پڑی ہو وہاں گِدھ جمع ہو جائیں گے۔“

بیوہ اور جج کی تمثیل

18 پھر عیسیٰ نے اُنہیں ایک تمثیل سنائی جو مسلسل دعا کرنے اور ہمت نہ ہارنے کی ضرورت کو ظاہر کرتی ہے۔ 2 اُس نے کہا، ”کسی شہر میں ایک جج رہتا تھا جو نہ خدا کا خوف مانتا، نہ کسی انسان کا لحاظ کرتا تھا۔ 3 اب اُس شہر میں ایک بیوہ بھی تھی جو یہ کہہ کر اُس کے پاس آتی رہی کہ ’میرے مخالف کو جیتنے نہ دیں بلکہ میرا انصاف کریں۔‘ 4 کچھ دیر کے لئے جج نے انکار کیا۔ لیکن پھر وہ دل میں کہنے لگا، ’بےشک مَیں خدا کا خوف نہیں مانتا، نہ لوگوں کی پروا کرتا ہوں، 5 لیکن یہ بیوہ مجھے بار بار تنگ کر رہی ہے۔ اِس لئے مَیں اُس کا انصاف کروں گا۔ ایسا نہ ہو کہ آخرکار وہ آ کر میرے منہ پر تھپڑ مارے۔‘“

6 خداوند نے بات جاری رکھی۔ ”اِس پر دھیان دو جو بےانصاف جج نے کہا۔ 7 اگر اُس نے آخرکار انصاف کیا تو کیا اللہ اپنے چنے ہوئے لوگوں کا انصاف نہیں کرے گا جو دن رات اُسے مدد کے لئے پکارتے ہیں؟ کیا وہ اُن کی بات ملتوی کرتا رہے گا؟ 8 ہرگز نہیں! مَیں تم کو بتاتا ہوں کہ وہ جلدی سے اُن کا انصاف کرے گا۔ لیکن کیا ابنِ آدم جب دنیا میں آئے گا تو ایمان دیکھ پائے گا؟“

فریسی اور ٹیکس لینے والے کی تمثیل

9 بعض لوگ موجود تھے جو اپنی راست بازی پر

بھروسا رکھتے اور دوسروں کو حقیر جانتے تھے۔ اُنہیں عیسیٰ نے یہ تمثیل سنائی، 10 ”دو آدمی بیت المقدس میں دعا کرنے آئے۔ ایک فریسی تھا اور دوسرا ٹیکس لینے والا۔

11 فریسی کھڑا ہو کر یہ دعا کرنے لگا، 'اے خدا، مَیں تیرا شکر کرتا ہوں کہ مَیں باقی لوگوں کی طرح نہیں ہوں۔ نہ مَیں ڈاکو ہوں، نہ بےانصاف، نہ زناکار۔ مَیں اِس ٹیکس لینے والے کی مانند بھی نہیں ہوں۔ 12 مَیں ہفتے میں دو مرتبہ روزہ رکھتا ہوں اور تمام آمدنی کا دسواں حصہ تیرے لئے مخصوص کرتا ہوں۔'

13 لیکن ٹیکس لینے والا دُور ہی کھڑا رہا۔ اُس نے اپنی آنکھیں آسمان کی طرف اُٹھانے تک کی جرأت نہ کی بلکہ اپنی چھاتی پیٹ پیٹ کر کہنے لگا، 'اے خدا، مجھ گناہ گار پر رحم کر!' 14 مَیں تم کو بتاتا ہوں کہ جب دونوں اپنے اپنے گھر لوٹے تو فریسی نہیں بلکہ یہ آدمی اللہ کے نزدیک راست باز ٹھہرا۔ کیونکہ جو بھی اپنے آپ کو سرفراز کرے اُسے پست کیا جائے گا اور جو اپنے آپ کو پست کرے اُسے سرفراز کیا جائے گا۔“

عیسیٰ چھوٹے بچوں کو پیار کرتا ہے

15 ایک دن لوگ اپنے چھوٹے بچوں کو بھی عیسیٰ کے پاس لائے تاکہ وہ اُنہیں چھوئے۔ یہ دیکھ کر شاگردوں نے اُن کو ملامت کی۔ 16 لیکن عیسیٰ نے اُنہیں اپنے پاس بُلا کر کہا، ”بچوں کو میرے پاس آنے دو اور اُنہیں نہ روکو، کیونکہ اللہ کی بادشاہی اِن جیسے لوگوں کو حاصل ہے۔ 17 مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں، جو اللہ کی بادشاہی کو بچے کی طرح قبول نہ کرے وہ اُس میں داخل نہیں ہو گا۔“

امیر مشکل سے اللہ کی بادشاہی میں داخل ہو سکتے ہیں

18 کسی راہنما نے اُس سے پوچھا، ”نیک اُستاد، مَیں کیا کروں تاکہ میراث میں ابدی زندگی پاؤں؟“

19 عیسیٰ نے جواب دیا، ”تُو مجھے نیک کیوں کہتا ہے؟ کوئی نیک نہیں سوائے ایک کے اور وہ ہے اللہ۔ 20 تُو شریعت کے احکام سے تو واقف ہے کہ زنا نہ کرنا، قتل نہ کرنا، چوری نہ کرنا، جھوٹی گواہی نہ دینا، اپنے باپ اور اپنی ماں کی عزت کرنا۔“

21 آدمی نے جواب دیا، ”مَیں نے جوانی سے آج تک اِن تمام احکام کی پیروی کی ہے۔“

22 یہ سن کر عیسیٰ نے کہا، ”ایک کام اب تک رہ گیا ہے۔ اپنی پوری جائیداد فروخت کر کے پیسے غریبوں میں تقسیم کر دے۔ پھر تیرے لئے آسمان پر خزانہ جمع ہو جائے گا۔ اِس کے بعد آ کر میرے پیچھے ہو لے۔“ 23 یہ سن کر آدمی کو بہت دُکھ ہوا، کیونکہ وہ نہایت دولت مند تھا۔

24 یہ دیکھ کر عیسیٰ نے کہا، ”دولت مندوں کے لئے اللہ کی بادشاہی میں داخل ہونا کتنا مشکل ہے! 25 امیر کے اللہ کی بادشاہی میں داخل ہونے کی نسبت یہ زیادہ آسان ہے کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں سے گزر جائے۔“

26 یہ بات سن کر سننے والوں نے پوچھا، ”پھر کس کو نجات مل سکتی ہے؟“

27 عیسیٰ نے جواب دیا، ”جو انسان کے لئے ناممکن ہے وہ اللہ کے لئے ممکن ہے۔“

28 پطرس نے اُس سے کہا، ”ہم تو اپنا سب کچھ چھوڑ کر آپ کے پیچھے ہو لئے ہیں۔“

29 عیسیٰ نے جواب دیا، ”مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں کہ

جس نے بھی اللہ کی بادشاہی کی خاطر اپنے گھر، بیوی، بھائیوں، والدین یا بچوں کو چھوڑ دیا ہے 30 اُسے اِس زمانے میں کئی گُنا زیادہ اور آنے والے زمانے میں ابدی زندگی ملے گی۔"

عیسیٰ کی موت کی تیسری پیش گوئی

31 عیسیٰ شاگردوں کو ایک طرف لے جا کر اُن سے کہنے لگا، "سنو، ہم یروشلم کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ وہاں سب کچھ پورا ہو جائے گا جو نبیوں کی معرفت ابنِ آدم کے بارے میں لکھا گیا ہے۔ 32 اُسے غیریہودیوں کے حوالے کر دیا جائے گا جو اُس کا مذاق اُڑائیں گے، اُس کی بےعزتی کریں گے، اُس پر تھوکیں گے، 33 اُس کو کوڑے ماریں گے اور اُسے قتل کریں گے۔ لیکن تیسرے دن وہ جی اُٹھے گا۔"

34 لیکن شاگردوں کی سمجھ میں کچھ نہ آیا۔ اِس بات کا مطلب اُن سے چھپا رہا اور وہ نہ سمجھے کہ وہ کیا کہہ رہا ہے۔

اندھے کی شفا

35 عیسیٰ یریحو کے قریب پہنچا۔ وہاں راستے کے کنارے ایک اندھا بیٹھا بھیک مانگ رہا تھا۔ 36 بہت سے لوگ اُس کے سامنے سے گزرنے لگے تو اُس نے یہ سن کر پوچھا کہ کیا ہو رہا ہے۔

37 اُنہوں نے کہا، "عیسیٰ ناصری یہاں سے گزر رہا ہے۔"

38 اندھا چلّانے لگا، "اے عیسیٰ ابنِ داؤد، مجھ پر رحم کریں۔"

39 آگے چلنے والوں نے اُسے ڈانٹ کر کہا، "خاموش!" لیکن وہ مزید اونچی آواز سے پکارتا رہا، "اے ابنِ داؤد، مجھ پر رحم کریں۔"

40 عیسیٰ رُک گیا اور حکم دیا، "اُسے میرے پاس لاؤ۔" جب وہ قریب آیا تو عیسیٰ نے اُس سے پوچھا، 41 "تُو کیا چاہتا ہے کہ مَیں تیرے لئے کروں؟"

اُس نے جواب دیا، "خداوند، یہ کہ مَیں دیکھ سکوں۔"

42 عیسیٰ نے اُس سے کہا، "تو پھر دیکھ! تیرے ایمان نے تجھے بچا لیا ہے۔"

43 جوں ہی اُس نے یہ کہا اندھے کی آنکھیں بحال ہو گئیں اور وہ اللہ کی تمجید کرتے ہوئے اُس کے پیچھے ہو لیا۔ یہ دیکھ کر پورے ہجوم نے اللہ کو جلال دیا۔

عیسیٰ اور زکائی

19 پھر عیسیٰ یریحو میں داخل ہوا اور اُس میں سے گزرنے لگا۔ 2 اُس شہر میں ایک امیر آدمی بنام زکائی رہتا تھا جو ٹیکس لینے والوں کا افسر تھا۔ 3 وہ جاننا چاہتا تھا کہ یہ عیسیٰ کون ہے، لیکن پوری کوشش کرنے کے باوجود اُسے دیکھ نہ سکا، کیونکہ عیسیٰ کے اردگرد بڑا ہجوم تھا اور زکائی کا قد چھوٹا تھا۔ 4 اِس لئے وہ دوڑ کر آگے نکلا اور اُسے دیکھنے کے لئے انجیرتوت[a] کے درخت پر چڑھ گیا جو راستے میں تھا۔ 5 جب عیسیٰ وہاں پہنچا تو اُس نے نظر اُٹھا کر کہا، "زکائی، جلدی سے اُتر آ، کیونکہ آج مجھے

[a] ایک سایہ دار درخت جس میں انجیر کی طرح کا خوردنی پھل لگتا ہے۔ اِس کے پھول زرد اور آرائشی ہوتے ہیں۔

تیرے گھر میں ٹھہرنا ہے۔“

6 زکائی فوراً اُتر آیا اور خوشی سے اُس کی مہمان نوازی کی۔ 7 یہ دیکھ کر باقی تمام لوگ بڑبڑانے لگے، ”اِس کے گھر میں جا کر وہ ایک گناہ گار کے مہمان بن گئے ہیں۔“

8 لیکن زکائی نے خداوند کے سامنے کھڑے ہو کر کہا، ”خداوند، مَیں اپنے مال کا آدھا حصہ غریبوں کو دے دیتا ہوں۔ اور جس سے مَیں نے ناجائز طور سے کچھ لیا ہے اُسے چار گُنا واپس کرتا ہوں۔“

9 عیسیٰ نے اُس سے کہا، ”آج اِس گھرانے کو نجات مل گئی ہے، اِس لئے کہ یہ بھی ابراہیم کا بیٹا ہے۔ 10 کیونکہ ابنِ آدم گم شدہ کو ڈھونڈنے اور نجات دینے کے لئے آیا ہے۔“

پیسوں میں اضافہ

11 اب عیسیٰ یروشلم کے قریب آ چکا تھا، اِس لئے لوگ اندازہ لگانے لگے کہ اللہ کی بادشاہی ظاہر ہونے والی ہے۔ اِس کے پیشِ نظر عیسیٰ نے اپنی یہ باتیں سننے والوں کو ایک تمثیل سنائی۔ 12 اُس نے کہا، ”ایک نواب کسی دُور دراز ملک کو چلا گیا تاکہ اُسے بادشاہ مقرر کیا جائے۔ پھر اُسے واپس آنا تھا۔ 13 روانہ ہونے سے پہلے اُس نے اپنے نوکروں میں سے دس کو بُلا کر اُنہیں سونے کا ایک ایک سِکہ دیا۔ ساتھ ساتھ اُس نے کہا، 'یہ پیسے لے کر اُس وقت تک کاروبار میں لگاؤ جب تک مَیں واپس نہ آؤں۔' 14 لیکن اُس کی رعایا اُس سے نفرت رکھتی تھی، اِس لئے اُس نے اُس کے پیچھے وفد بھیج کر اطلاع دی، 'ہم نہیں چاہتے کہ یہ آدمی ہمارا بادشاہ بنے۔'

15 تو بھی اُسے بادشاہ مقرر کیا گیا۔ اِس کے بعد جب واپس آیا تو اُس نے اُن نوکروں کو بُلایا جنہیں اُس نے پیسے دیئے تھے تاکہ معلوم کرے کہ اُنہوں نے یہ پیسے کاروبار میں لگا کر کتنا اضافہ کیا ہے۔ 16 پہلا نوکر آیا۔ اُس نے کہا، 'جناب، آپ کے ایک سِکے سے دس ہو گئے ہیں۔' 17 مالک نے کہا، 'شاباش، اچھے نوکر۔ تُو تھوڑے میں وفادار رہا، اِس لئے اب تجھے دس شہروں پر اختیار ملے گا۔' 18 پھر دوسرا نوکر آیا۔ اُس نے کہا، 'جناب، آپ کے ایک سِکے سے پانچ ہو گئے ہیں۔' 19 مالک نے اُس سے کہا، 'تجھے پانچ شہروں پر اختیار ملے گا۔'

20 پھر ایک اَور نوکر آ کر کہنے لگا، 'جناب، یہ آپ کا سِکہ ہے۔ مَیں نے اِسے کپڑے میں لپیٹ کر محفوظ رکھا، 21 کیونکہ مَیں آپ سے ڈرتا تھا، اِس لئے کہ آپ سخت آدمی ہیں۔ جو پیسے آپ نے نہیں لگائے اُنہیں لے لیتے ہیں اور جو بیج آپ نے نہیں بویا اُس کی فصل کاٹتے ہیں۔' 22 مالک نے کہا، 'شریر نوکر! مَیں تیرے اپنے الفاظ کے مطابق تیری عدالت کروں گا۔ جب تُو جانتا تھا کہ مَیں سخت آدمی ہوں، کہ وہ پیسے لے لیتا ہوں جو خود نہیں لگائے اور وہ فصل کاٹتا ہوں جس کا بیج نہیں بویا، 23 تو پھر تُو نے میرے پیسے بینک میں کیوں نہ جمع کرائے؟ اگر تُو ایسا کرتا تو واپسی پر مجھے کم از کم وہ پیسے سود سمیت مل جاتے۔'

24 یہ کہہ کر وہ حاضرین سے مخاطب ہوا، 'یہ سِکہ اِس سے لے کر اُس نوکر کو دے دو جس کے پاس دس سِکے ہیں۔' 25 اُنہوں نے اعتراض کیا، 'جناب، اُس کے پاس تو پہلے ہی دس سِکے ہیں۔' 26 اُس نے جواب دیا، 'مَیں تمہیں بتاتا ہوں کہ ہر شخص جس کے پاس

کچھ ہے اُسے اَور دیا جائے گا، لیکن جس کے پاس کچھ نہیں ہے اُس سے وہ بھی چھین لیا جائے گا جو اُس کے پاس ہے۔ 27 اب اُن دشمنوں کو لے آؤ جو نہیں چاہتے تھے کہ مَیں اُن کا بادشاہ بنوں۔ اُنہیں میرے سامنے پھانسی دے دو‘۔“

یروشلم میں عیسیٰ کا پُرجوش استقبال

28 اِن باتوں کے بعد عیسیٰ دوسروں کے آگے آگے یروشلم کی طرف بڑھنے لگا۔ 29 جب وہ بیت فگے اور بیت عنیاہ کے قریب پہنچا جو زیتون کے پہاڑ پر تھے تو اُس نے دو شاگردوں کو اپنے آگے بھیج کر 30 کہا، ”سامنے والے گاؤں میں جاؤ۔ وہاں تم ایک جوان گدھا دیکھو گے۔ وہ بندھا ہوا ہو گا اور اب تک کوئی بھی اُس پر سوار نہیں ہوا ہے۔ اُسے کھول کر لے آؤ۔ 31 اگر کوئی پوچھے کہ گدھے کو کیوں کھول رہے ہو تو اُسے بتا دینا کہ خداوند کو اِس کی ضرورت ہے۔“

32 دونوں شاگرد گئے تو دیکھا کہ سب کچھ ویسا ہی ہے جیسا عیسیٰ نے اُنہیں بتایا تھا۔ 33 جب وہ جوان گدھے کو کھولنے لگے تو اُس کے مالکوں نے پوچھا، ”تم گدھے کو کیوں کھول رہے ہو؟“

34 اُنہوں نے جواب دیا، ”خداوند کو اِس کی ضرورت ہے۔“ 35 وہ اُسے عیسیٰ کے پاس لے آئے، اور اپنے کپڑے گدھے پر رکھ کر اُس کو اُس پر سوار کیا۔ 36 جب وہ چل پڑا تو لوگوں نے اُس کے آگے آگے راستے میں اپنے کپڑے بچھا دیئے۔

37 چلتے چلتے وہ اُس جگہ کے قریب پہنچا جہاں راستہ زیتون کے پہاڑ پر سے اُترنے لگتا ہے۔ اِس پر شاگردوں کا پورا ہجوم خوشی کے مارے اونچی آواز سے اُن معجزوں کے لئے اللہ کی تمجید کرنے لگا جو اُنہوں نے دیکھے تھے،

38 ”مبارک ہے وہ بادشاہ
جو رب کے نام سے آتا ہے۔
آسمان پر سلامتی ہو اور بلندیوں پر عزت و جلال۔“

39 کچھ فریسی بھیڑ میں تھے۔ اُنہوں نے عیسیٰ سے کہا، ”اُستاد، اپنے شاگردوں کو سمجھائیں۔“

40 اُس نے جواب دیا، ”مَیں تمہیں بتاتا ہوں، اگر یہ چپ ہو جائیں تو پتھر پکار اُٹھیں گے۔“

عیسیٰ شہر کو دیکھ کر رو پڑتا ہے

41 جب وہ یروشلم کے قریب پہنچا تو شہر کو دیکھ کر رو پڑا 42 اور کہا، ”کاش تُو بھی اِس دن جان لیتی کہ تیری سلامتی کس میں ہے۔ لیکن اب یہ بات تیری آنکھوں سے چھپی ہوئی ہے۔ 43 کیونکہ تجھ پر ایسا وقت آئے گا کہ تیرے دشمن تیرے اردگرد بند باندھ کر تیرا محاصرہ کریں گے اور یوں تجھے چاروں طرف سے گھیر کر تنگ کریں گے۔ 44 وہ تجھے تیرے بچوں سمیت زمین پر پٹکیں گے اور تیرے اندر ایک بھی پتھر دوسرے پر نہیں چھوڑیں گے۔ اور وجہ یہی ہو گی کہ تُو نے وہ وقت نہیں پہچانا جب اللہ نے تیری نجات کے لئے تجھ پر نظر کی۔“

عیسیٰ بیت المقدس میں جاتا ہے

45 پھر عیسیٰ بیت المقدس میں جا کر اُنہیں نکالنے لگا جو وہاں قربانیوں کے لئے درکار چیزیں بیچ رہے تھے۔ اُس نے کہا، 46 ”کلامِ مقدّس میں لکھا ہے، ’میرا گھر دعا کا گھر ہو گا‘ جبکہ تم نے اُسے ڈاکوؤں کے اڈّے میں بدل دیا ہے۔“

47 اور وہ روزانہ بیت المقدّس میں تعلیم دیتا رہا۔ لیکن بیت المقدّس کے راہنما امام، شریعت کے عالِم اور عوامی راہنما اُسے قتل کرنے کے لئے کوشاں رہے، 48 البتہ اُنہیں کوئی موقع نہ ملا، کیونکہ تمام لوگ عیسیٰ کی ہر بات سن سن کر اُس سے لپٹے رہتے تھے۔

عیسیٰ کا اختیار

20 ایک دن جب وہ بیت المقدّس میں لوگوں کو تعلیم دے رہا اور اللہ کی خوش خبری سنا رہا تھا تو راہنما امام، شریعت کے علما اور بزرگ اُس کے پاس آئے۔ 2 اُنہوں نے کہا، ''ہمیں بتائیں، آپ یہ کس اختیار سے کر رہے ہیں؟ کس نے آپ کو یہ اختیار دیا ہے؟''

3 عیسیٰ نے جواب دیا، ''میرا بھی تم سے ایک سوال ہے۔ تم مجھے بتاؤ کہ 4 کیا یحییٰ کا بپتسمہ آسمانی تھا یا انسانی؟''

5 وہ آپس میں بحث کرنے لگے، ''اگر ہم کہیں 'آسمانی' تو وہ پوچھے گا، 'تو پھر تم اُس پر ایمان کیوں نہ لائے؟' 6 لیکن اگر ہم کہیں 'انسانی' تو تمام لوگ ہمیں سنگسار کریں گے، کیونکہ وہ تو یقین رکھتے ہیں کہ یحییٰ نبی تھا۔'' 7 اِس لئے اُنہوں نے جواب دیا، ''ہم نہیں جانتے کہ وہ کہاں سے تھا۔''

8 عیسیٰ نے کہا، ''تو پھر مَیں بھی تم کو نہیں بتاتا کہ مَیں یہ سب کچھ کس اختیار سے کر رہا ہوں۔''

انگور کے باغ کے مزارعوں کی بغاوت

9 پھر عیسیٰ لوگوں کو یہ تمثیل سنانے لگا، ''کسی آدمی نے انگور کا ایک باغ لگایا۔ پھر وہ اُسے مزارعوں کے سپرد کر کے بہت دیر کے لئے بیرونِ ملک چلا گیا۔ 10 جب انگور پک گئے تو اُس نے اپنے نوکر کو اُن کے پاس بھیج دیا تاکہ وہ مالک کا حصہ وصول کرے۔ لیکن مزارعوں نے اُس کی پٹائی کر کے اُسے خالی ہاتھ لوٹا دیا۔ 11 اِس پر مالک نے ایک اَور نوکر کو اُن کے پاس بھیجا۔ لیکن مزارعوں نے اُسے بھی مار مار کر اُس کی بےعزتی کی اور خالی ہاتھ نکال دیا۔ 12 پھر مالک نے تیسرے نوکر کو بھیج دیا۔ اُسے بھی اُنہوں نے مار کر زخمی کر دیا اور نکال دیا۔ 13 باغ کے مالک نے کہا، 'اب مَیں کیا کروں؟ مَیں اپنے پیارے بیٹے کو بھیجوں گا، شاید وہ اُس کا لحاظ کریں۔' 14 لیکن مالک کے بیٹے کو دیکھ کر مزارع آپس میں کہنے لگے، 'یہ زمین کا وارث ہے۔ آؤ، ہم اِسے مار ڈالیں۔ پھر اِس کی میراث ہماری ہی ہو گی۔' 15 اُنہوں نے اُسے باغ سے باہر پھینک کر قتل کیا۔''

عیسیٰ نے پوچھا، ''اب بتاؤ، باغ کا مالک کیا کرے گا؟ 16 وہ وہاں جا کر مزارعوں کو ہلاک کرے گا اور باغ کو دوسروں کے سپرد کر دے گا۔''

یہ سن کر لوگوں نے کہا، ''خدا ایسا کبھی نہ کرے۔''

17 عیسیٰ نے اُن پر نظر ڈال کر پوچھا، ''تو پھر کلامِ مقدّس کے اِس حوالے کا کیا مطلب ہے کہ

'جس پتھر کو مکان بنانے والوں نے رد کیا،
وہ کونے کا بنیادی پتھر بن گیا'؟

18 جو اِس پتھر پر گرے گا وہ ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا، جبکہ جس پر وہ خود گرے گا اُسے پیس ڈالے گا۔''

کیا ٹیکس دینا جائز ہے؟

19 شریعت کے علما اور راہنما اماموں نے اُسی وقت

اُسے پکڑنے کی کوشش کی، کیونکہ وہ سمجھ گئے تھے کہ تمثیل میں بیان شدہ مزارع ہم ہی ہیں۔ لیکن وہ عوام سے ڈرتے تھے۔ [20] چنانچہ وہ اُسے پکڑنے کا موقع ڈھونڈتے رہے۔ اِس مقصد کے تحت اُنہوں نے اُس کے پاس جاسوس بھیج دیئے۔ یہ لوگ اپنے آپ کو دیانت دار ظاہر کر کے عیسیٰ کے پاس آئے تاکہ اُس کی کوئی بات پکڑ کر اُسے رومی گورنر کے حوالے کر سکیں۔

[21] اِن جاسوسوں نے اُس سے پوچھا، ''اُستاد، ہم جانتے ہیں کہ آپ وہی کچھ بیان کرتے اور سکھاتے ہیں جو صحیح ہے۔ آپ جانب دار نہیں ہوتے بلکہ دیانت داری سے اللہ کی راہ کی تعلیم دیتے ہیں۔ [22] اب ہمیں بتائیں کہ کیا رومی شہنشاہ کو ٹیکس دینا جائز ہے یا ناجائز؟''

[23] لیکن عیسیٰ نے اُن کی چالاکی بھانپ لی اور کہا، [24] ''مجھے چاندی کا ایک رومی سِکہ دکھاؤ۔ کس کی صورت اور نام اِس پر کندہ ہے؟''

اُنہوں نے جواب دیا، ''شہنشاہ کا۔''

[25] اُس نے کہا، ''تو جو شہنشاہ کا ہے شہنشاہ کو دو اور جو اللہ کا ہے اللہ کو۔''

[26] یوں وہ عوام کے سامنے اُس کی کوئی بات پکڑنے میں ناکام رہے۔ اُس کا جواب سن کر وہ ہکا بکا رہ گئے اور مزید کوئی بات نہ کر سکے۔

کیا ہم جی اُٹھیں گے؟

[27] پھر کچھ صدوقی اُس کے پاس آئے۔ صدوقی نہیں مانتے کہ روزِ قیامت مُردے جی اُٹھیں گے۔ اُنہوں نے عیسیٰ سے ایک سوال کیا، [28] ''اُستاد، موسیٰ نے ہمیں حکم دیا کہ اگر کوئی شادی شدہ آدمی بےاولاد مر جائے اور اُس کا بھائی ہو تو بھائی کا فرض ہے کہ وہ بیوہ سے شادی کر کے اپنے بھائی کے لئے اولاد پیدا کرے۔ [29] اب فرض کریں کہ سات بھائی تھے۔ پہلے نے شادی کی، لیکن بےاولاد فوت ہوا۔ [30] اِس پر دوسرے نے اُس سے شادی کی، لیکن وہ بھی بےاولاد مر گیا۔ [31] پھر تیسرے نے اُس سے شادی کی۔ یہ سلسلہ ساتویں بھائی تک جاری رہا۔ یکے بعد دیگرے ہر بھائی بیوہ سے شادی کرنے کے بعد مر گیا۔ [32] آخر میں بیوہ بھی فوت ہو گئی۔ [33] اب بتائیں کہ قیامت کے دن وہ کس کی بیوی ہو گی؟ کیونکہ سات کے سات بھائیوں نے اُس سے شادی کی تھی۔''

[34] عیسیٰ نے جواب دیا، ''اِس زمانے میں لوگ بیاہ شادی کرتے اور کراتے ہیں۔ [35] لیکن جنہیں اللہ آنے والے زمانے میں شریک ہونے اور مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے لائق سمجھتا ہے وہ اُس وقت شادی نہیں کریں گے، نہ اُن کی شادی کسی سے کرائی جائے گی۔ [36] وہ مر بھی نہیں سکیں گے، کیونکہ وہ فرشتوں کی مانند ہوں گے اور قیامت کے فرزند ہونے کے باعث اللہ کے فرزند ہوں گے۔ [37] اور یہ بات کہ مُردے جی اُٹھیں گے موسیٰ سے بھی ظاہر کی گئی ہے۔ کیونکہ جب وہ کانٹےدار جھاڑی کے پاس آیا تو اُس نے رب کو یہ نام دیا، 'ابراہیم کا خدا، اسحاق کا خدا اور یعقوب کا خدا،' حالانکہ اُس وقت تینوں بہت پہلے مر چکے تھے۔ اِس کا مطلب ہے کہ یہ حقیقت میں زندہ ہیں۔ [38] کیونکہ اللہ مُردوں کا نہیں بلکہ زندوں کا خدا ہے۔ اُس کے نزدیک یہ سب زندہ ہیں۔''

[39] یہ سن کر شریعت کے کچھ علما نے کہا، ''شاباش اُستاد، آپ نے اچھا کہا ہے۔'' [40] اِس کے بعد اُنہوں نے اُس سے کوئی بھی سوال کرنے کی جرأت نہ کی۔

مسیح کے بارے میں سوال

41 پھر عیسیٰ نے اُن سے پوچھا، ”مسیح کے بارے میں کیوں کہا جاتا ہے کہ وہ داؤد کا فرزند ہے؟ 42 کیونکہ داؤد خود زبور کی کتاب میں فرماتا ہے،

’رب نے میرے رب سے کہا،
میرے دہنے ہاتھ بیٹھ،
43 جب تک مَیں تیرے دشمنوں کو
تیرے پاؤں کی چوکی نہ بنا دوں۔‘

44 داؤد تو خود مسیح کو رب کہتا ہے۔ تو پھر وہ کس طرح داؤد کا فرزند ہو سکتا ہے؟“

شریعت کے علما سے خبردار

45 جب لوگ سن رہے تھے تو اُس نے اپنے شاگردوں سے کہا، 46 ”شریعت کے علما سے خبردار رہو! کیونکہ وہ شاندار چوغے پہن کر اِدھر اُدھر پھرنا پسند کرتے ہیں۔ جب لوگ بازاروں میں سلام کر کے اُن کی عزت کرتے ہیں تو پھر وہ خوش ہو جاتے ہیں۔ اُن کی بس ایک ہی خواہش ہوتی ہے کہ عبادت خانوں اور ضیافتوں میں عزت کی کرسیوں پر بیٹھ جائیں۔ 47 یہ لوگ بیواؤں کے گھر ہڑپ کر جاتے اور ساتھ ساتھ دکھاوے کے لئے لمبی لمبی دعائیں مانگتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو نہایت سخت سزا ملے گی۔“

بیوہ کا چندہ

21 عیسیٰ نے نظر اُٹھا کر دیکھا کہ امیر لوگ اپنے ہدیئے بیت المقدس کے چندے کے بکس میں ڈال رہے ہیں۔ 2 ایک غریب بیوہ بھی وہاں سے گزری جس نے اُس میں تانبے کے دو معمولی سے سِکے ڈال دیئے۔ 3 عیسیٰ نے کہا، ”مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں کہ اِس غریب بیوہ نے تمام لوگوں کی نسبت زیادہ ڈالا ہے۔ 4 کیونکہ اِن سب نے تو اپنی دولت کی کثرت سے کچھ ڈالا جبکہ اِس نے ضرورت مند ہونے کے باوجود بھی اپنے گزارے کے سارے پیسے دے دیئے ہیں۔“

بیت المقدس پر آنے والی تباہی

5 اُس وقت کچھ لوگ بیت المقدس کی تعریف میں کہنے لگے کہ وہ کتنے خوب صورت پتھروں اور مَنت کے تحفوں سے سجی ہوئی ہے۔ یہ سن کر عیسیٰ نے کہا، 6 ”جو کچھ تم کو یہاں نظر آتا ہے اُس کا پتھر پر پتھر نہیں رہے گا۔ آنے والے دنوں میں سب کچھ ڈھا دیا جائے گا۔“

مصیبتوں اور ایذا رسانی کی پیش گوئی

7 اُنہوں نے پوچھا، ”اُستاد، یہ کب ہو گا؟ کیا کیا نظر آئے گا جس سے معلوم ہو کہ یہ اب ہونے کو ہے؟“
8 عیسیٰ نے جواب دیا، ”خبردار رہو کہ کوئی تمہیں گمراہ نہ کر دے۔ کیونکہ بہت سے لوگ میرا نام لے کر آئیں گے اور کہیں گے، ’مَیں ہی مسیح ہوں‘ اور کہ ’وقت قریب آ چکا ہے۔‘ لیکن اُن کے پیچھے نہ لگنا۔ 9 اور جب جنگوں اور فتنوں کی خبریں تم تک پہنچیں گی تو مت گھبرانا۔ کیونکہ لازم ہے کہ یہ سب کچھ پہلے پیش آئے۔ تو بھی ابھی آخرت نہ ہو گی۔“

10 اُس نے اپنی بات جاری رکھی، ”ایک قوم دوسری کے خلاف اُٹھ کھڑی ہو گی، اور ایک بادشاہی دوسری کے خلاف۔ 11 شدید زلزلے آئیں گے، جگہ جگہ کال

پڑیں گے اور وبائی بیماریاں پھیل جائیں گی۔ ہیبت ناک واقعات اور آسمان پر بڑے نشان دیکھنے میں آئیں گے۔ 12 لیکن اِن تمام واقعات سے پہلے لوگ تم کو پکڑ کر ستائیں گے۔ وہ تم کو یہودی عبادت خانوں کے حوالے کریں گے، قید خانوں میں ڈلوائیں گے اور بادشاہوں اور حکمرانوں کے سامنے پیش کریں گے۔ اور یہ اِس لئے ہو گا کہ تم میرے پیروکار ہو۔ 13 نتیجے میں تمہیں میری گواہی دینے کا موقع ملے گا۔ 14 لیکن ٹھان لو کہ تم پہلے سے اپنا دفاع کرنے کی تیاری نہ کرو، 15 کیونکہ مَیں تم کو ایسے الفاظ اور حکمت عطا کروں گا کہ تمہارے تمام مخالف نہ اُس کا مقابلہ اور نہ اُس کی تردید کر سکیں گے۔ 16 تمہارے والدین، بھائی، رشتے دار اور دوست بھی تم کو دشمن کے حوالے کر دیں گے، بلکہ تم میں سے بعض کو قتل کیا جائے گا۔ 17 سب تم سے نفرت کریں گے، اِس لئے کہ تم میرے پیروکار ہو۔ 18 تو بھی تمہارا ایک بال بھی بیکا نہیں ہو گا۔ 19 ثابت قدم رہنے سے ہی تم اپنی جان بچا لو گے۔

یروشلم کی تباہی

20 جب تم یروشلم کو فوجوں سے گھرا ہوا دیکھو تو جان لو کہ اُس کی تباہی قریب آ چکی ہے۔ 21 اُس وقت یہودیہ کے باشندے بھاگ کر پہاڑی علاقے میں پناہ لیں۔ شہر کے رہنے والے اُس سے نکل جائیں اور دیہات میں آباد لوگ شہر میں داخل نہ ہوں۔ 22 کیونکہ یہ الٰہی غضب کے دن ہوں گے جن میں وہ سب کچھ پورا ہو جائے گا جو کلامِ مقدّس میں لکھا ہے۔ 23 اُن خواتین پر افسوس جو اُن دنوں میں حاملہ ہوں یا اپنے بچوں کو دودھ پلاتی ہوں، کیونکہ ملک میں بہت مصیبت ہو گی اور اِس قوم پر اللہ کا غضب نازل ہو گا۔ 24 لوگ اُنہیں تلوار سے قتل کریں گے اور قید کر کے تمام غیر یہودی ممالک میں لے جائیں گے۔ غیر یہودی یروشلم کو پاؤں تلے کچل ڈالیں گے۔ یہ سلسلہ اُس وقت تک جاری رہے گا جب تک غیر یہودیوں کا دور پورا نہ ہو جائے۔

ابنِ آدم کی آمد

25 سورج، چاند اور ستاروں میں عجیب و غریب نشان ظاہر ہوں گے۔ قومیں سمندر کے شور اور ٹھاٹھیں مارنے سے حیران و پریشان ہوں گی۔ 26 لوگ اِس اندیشے سے کہ کیا کیا مصیبت دنیا پر آئے گی اِس قدر خوف کھائیں گے کہ اُن کی جان میں جان نہ رہے گی، کیونکہ آسمان کی قوتیں ہلائی جائیں گی۔ 27 اور پھر وہ ابنِ آدم کو بڑی قدرت اور جلال کے ساتھ بادل میں آتے ہوئے دیکھیں گے۔ 28 چنانچہ جب یہ کچھ پیش آنے لگے تو سیدھے کھڑے ہو کر اپنی نظر اُٹھاؤ، کیونکہ تمہاری نجات نزدیک ہو گی۔“

انجیر کے درخت کی تمثیل

29 اِس سلسلے میں عیسیٰ نے اُنہیں ایک تمثیل سنائی۔ ”انجیر کے درخت اور باقی درختوں پر غور کرو۔ 30 جوں ہی کونپلیں نکلنے لگتی ہیں تم جان لیتے ہو کہ گرمیوں کا موسم نزدیک ہے۔ 31 اِسی طرح جب تم یہ واقعات دیکھو گے تو جان لو گے کہ اللہ کی بادشاہی قریب ہی ہے۔

32 مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں کہ اِس نسل کے ختم ہونے سے پہلے پہلے یہ سب کچھ واقع ہو گا۔ 33 آسمان و زمین تو جاتے رہیں گے، لیکن میری باتیں ہمیشہ

تک قائم رہیں گی۔

خبردار رہنا

34 خبردار رہو تاکہ تمہارے دل عیاشی، نشہ بازی اور روزانہ کی فکروں تلے دب نہ جائیں۔ ورنہ یہ دن اچانک تم پر آن پڑے گا، 35 اور پھندے کی طرح تمہیں جکڑ لے گا۔ کیونکہ وہ دنیا کے تمام باشندوں پر آئے گا۔ 36 ہر وقت چوکس رہو اور دعا کرتے رہو کہ تم کو آنے والی اِن سب باتوں سے بچ نکلنے کی توفیق مل جائے اور تم ابنِ آدم کے سامنے کھڑے ہو سکو۔"

37 ہر روز عیسیٰ بیت المقدِس میں تعلیم دیتا رہا اور ہر شام وہ نکل کر اُس پہاڑ پر رات گزارتا تھا جس کا نام زیتون کا پہاڑ ہے۔ 38 اور تمام لوگ اُس کی باتیں سننے کے لئے صبح سویرے بیت المقدِس میں اُس کے پاس آتے تھے۔

عیسیٰ کے خلاف منصوبہ بندیاں

22 بےخمیری روٹی کی عید یعنی فسح کی عید قریب آ گئی تھی۔ 2 راہنما امام اور شریعت کے علما عیسیٰ کو قتل کرنے کا کوئی موزوں موقع ڈھونڈ رہے تھے، کیونکہ وہ عوام کے ردِعمل سے ڈرتے تھے۔

عیسیٰ کو دشمن کے حوالے کرنے کا منصوبہ

3 اُس وقت ابلیس یہوداہ اِسکریوتی میں سما گیا جو بارہ رسولوں میں سے تھا۔ 4 اب وہ راہنما اماموں اور بیت المقدِس کے پہرے داروں کے افسروں سے ملا اور اُن سے بات کرنے لگا کہ وہ عیسیٰ کو کس طرح اُن کے حوالے کر سکے گا۔ 5 وہ خوش ہوئے اور اُسے پیسے دینے پر متفق ہوئے۔ 6 یہوداہ رضامند ہوا۔ اب سے وہ اِس تلاش میں رہا کہ عیسیٰ کو ایسے موقع پر اُن کے حوالے کرے جب ہجوم اُس کے پاس نہ ہو۔

فسح کی عید کے لئے تیاریاں

7 بےخمیری روٹی کی عید آئی جب فسح کے لیلے کو قربان کرنا تھا۔ 8 عیسیٰ نے پطرس اور یوحنا کو آگے بھیج کر ہدایت کی، "جاؤ، ہمارے لئے فسح کا کھانا تیار کرو تاکہ ہم جا کر اُسے کھا سکیں۔"

9 اُنہوں نے پوچھا، "ہم اُسے کہاں تیار کریں؟"

10 اُس نے جواب دیا، "جب تم شہر میں داخل ہو گے تو تمہاری ملاقات ایک آدمی سے ہو گی جو پانی کا گھڑا اُٹھائے چل رہا ہو گا۔ اُس کے پیچھے چل کر اُس گھر میں داخل ہو جاؤ جس میں وہ جائے گا۔ 11 وہاں کے مالک سے کہنا، 'اُستاد آپ سے پوچھتے ہیں کہ وہ کمرا کہاں ہے جہاں مَیں اپنے شاگردوں کے ساتھ فسح کا کھانا کھاؤں؟' 12 وہ تم کو دوسری منزل پر ایک بڑا اور سجا ہوا کمرا دکھائے گا۔ فسح کا کھانا وہیں تیار کرنا۔"

13 دونوں چلے گئے تو سب کچھ ویسا ہی پایا جیسا عیسیٰ نے اُنہیں بتایا تھا۔ پھر اُنہوں نے فسح کا کھانا تیار کیا۔

فسح کا آخری کھانا

14 مقررہ وقت پر عیسیٰ اپنے شاگردوں کے ساتھ کھانے کے لئے بیٹھ گیا۔ 15 اُس نے اُن سے کہا، "میری شدید آرزو تھی کہ دُکھ اُٹھانے سے پہلے تمہارے ساتھ مل کر فسح کا یہ کھانا کھاؤں۔ 16 کیونکہ مَیں تم کو بتاتا ہوں کہ اُس وقت تک اِس کھانے میں شریک نہیں ہوں گا جب تک اِس کا مقصد اللہ کی بادشاہی میں

پورا نہ ہو گیا ہو۔"

17 پھر اُس نے مَے کا پیالہ لے کر شکر گزاری کی دعا کی اور کہا، "اِس کو لے کر آپس میں بانٹ لو۔ 18 مَیں تم کو بتاتا ہوں کہ اب سے مَیں انگور کا رس نہیں پیوں گا، کیونکہ اگلی دفعہ اِسے اللہ کی بادشاہی کے آنے پر پیوں گا۔"

19 پھر اُس نے روٹی لے کر شکر گزاری کی دعا کی اور اُسے ٹکڑے کر کے اُنہیں دے دیا۔ اُس نے کہا، "یہ میرا بدن ہے، جو تمہارے لئے دیا جاتا ہے۔ مجھے یاد کرنے کے لئے یہی کیا کرو۔" 20 اِسی طرح اُس نے کھانے کے بعد پیالہ لے کر کہا، "مَے کا یہ پیالہ وہ نیا عہد ہے جو میرے خون کے ذریعے قائم کیا جاتا ہے، وہ خون جو تمہارے لئے بہایا جاتا ہے۔

21 لیکن جس شخص کا ہاتھ میرے ساتھ کھانا کھانے میں شریک ہے وہ مجھے دشمن کے حوالے کر دے گا۔ 22 ابنِ آدم تو اللہ کی مرضی کے مطابق کوچ کر جائے گا، لیکن اُس شخص پر افسوس جس کے وسیلے سے اُسے دشمن کے حوالے کر دیا جائے گا۔"

23 یہ سن کر شاگرد ایک دوسرے سے بحث کرنے لگے کہ ہم میں سے یہ کون ہو سکتا ہے جو اِس قسم کی حرکت کرے گا۔

کون بڑا ہے؟

24 پھر ایک اَور بات بھی چھڑ گئی۔ وہ ایک دوسرے سے بحث کرنے لگے کہ ہم میں سے کون سب سے بڑا سمجھا جائے۔ 25 لیکن عیسیٰ نے اُن سے کہا، "غیر یہودی قوموں میں بادشاہ وہی ہیں جو دوسروں پر حکومت کرتے ہیں، اور اختیار والے وہی ہیں جنہیں 'محسن' کا لقب دیا جاتا ہے۔ 26 لیکن تم کو ایسا نہیں ہونا چاہئے۔ اِس کے بجائے جو سب سے بڑا ہے وہ سب سے چھوٹے لڑکے کی مانند ہو اور جو راہنمائی کرتا ہے وہ نوکر جیسا ہو۔ 27 کیونکہ عام طور پر کون زیادہ بڑا ہوتا ہے، وہ جو کھانے کے لئے بیٹھا ہے یا وہ جو لوگوں کی خدمت کے لئے حاضر ہوتا ہے؟ کیا وہ نہیں جو کھانے کے لئے بیٹھا ہے؟ بےشک۔ لیکن مَیں خدمت کرنے والے کی حیثیت سے ہی تمہارے درمیان ہوں۔

28 دیکھو، تم وہی ہو جو میری تمام آزمائشوں کے دوران میرے ساتھ رہے ہو۔ 29 چنانچہ مَیں تم کو بادشاہی عطا کرتا ہوں جس طرح باپ نے مجھے بھی بادشاہی عطا کی ہے۔ 30 تم میری بادشاہی میں میری میز پر بیٹھ کر میرے ساتھ کھاؤ اور پیو گے، اور تختوں پر بیٹھ کر اسرائیل کے بارہ قبیلوں کا انصاف کرو گے۔

پطرس کے انکار کی پیش گوئی

31 شمعون، شمعون! ابلیس نے تم لوگوں کو گندم کی طرح پھٹکنے کا مطالبہ کیا ہے۔ 32 لیکن مَیں نے تیرے لئے دعا کی ہے تاکہ تیرا ایمان جاتا نہ رہے۔ اور جب تُو مُڑ کر واپس آئے تو اُس وقت اپنے بھائیوں کو مضبوط کرنا۔"

33 پطرس نے جواب دیا، "خداوند، مَیں تو آپ کے ساتھ جیل میں بھی جانے بلکہ مرنے کو تیار ہوں۔"

34 عیسیٰ نے کہا، "پطرس، مَیں تجھے بتاتا ہوں کہ کل صبح مرغ کے بانگ دینے سے پہلے پہلے تُو تین بار مجھے جاننے سے انکار کر چکا ہو گا۔"

اب بٹوے، بیگ اور تلوار کی ضرورت ہے

35 پھر اُس نے اُن سے پوچھا، ”جب مَیں نے تم کو بٹوے، سامان کے لئے بیگ اور جوتوں کے بغیر بھیج دیا تو کیا تم کسی بھی چیز سے محروم رہے؟“

اُنہوں نے جواب دیا، ”کسی سے نہیں۔“

36 اُس نے کہا، ”لیکن اب جس کے پاس بٹوا یا بیگ ہو وہ اُسے ساتھ لے جائے، بلکہ جس کے پاس تلوار نہ ہو وہ اپنی چادر بیچ کر تلوار خرید لے۔ 37 کلامِ مقدّس میں لکھا ہے، ’اُسے مجرموں میں شمار کیا گیا‘ اور مَیں تم کو بتاتا ہوں، لازم ہے کہ یہ بات مجھ میں پوری ہو جائے۔ کیونکہ جو کچھ میرے بارے میں لکھا ہے اُسے پورا ہی ہونا ہے۔“

38 اُنہوں نے کہا، ”خداوند، یہاں دو تلواریں ہیں۔“

اُس نے کہا، ”بس! کافی ہے!“

زیتون کے پہاڑ پر عیسیٰ کی دعا

39 پھر وہ شہر سے نکل کر معمول کے مطابق زیتون کے پہاڑ کی طرف چل دیا۔ اُس کے شاگرد اُس کے پیچھے ہو لئے۔ 40 وہاں پہنچ کر اُس نے اُن سے کہا، ”دعا کرو تاکہ آزمائش میں نہ پڑو۔“

41 پھر وہ اُنہیں چھوڑ کر کچھ آگے نکلا، تقریباً اِتنے فاصلے پر جتنی دُور تک پتھر پھینکا جا سکتا ہے۔ وہاں وہ جھک کر دعا کرنے لگا، 42 ”اے باپ، اگر تُو چاہے تو یہ پیالہ مجھ سے ہٹا لے۔ لیکن میری نہیں بلکہ تیری مرضی پوری ہو۔“ 43 اُس وقت ایک فرشتے نے آسمان پر سے اُس پر ظاہر ہو کر اُس کو تقویت دی۔ 44 وہ سخت پریشان ہو کر زیادہ دل سوزی سے دعا کرنے لگا۔ ساتھ ساتھ اُس کا پسینہ خون کی بوندوں کی طرح زمین پر ٹپکنے لگا۔

45 جب وہ دعا سے فارغ ہو کر کھڑا ہوا اور شاگردوں کے پاس واپس آیا تو دیکھا کہ وہ غم کے مارے سو گئے ہیں۔ 46 اُس نے اُن سے کہا، ”تم کیوں سو رہے ہو؟ اُٹھ کر دعا کرتے رہو تاکہ آزمائش میں نہ پڑو۔“

عیسیٰ کی گرفتاری

47 وہ ابھی یہ بات کر ہی رہا تھا کہ ایک ہجوم آ پہنچا جس کے آگے آگے یہوداہ چل رہا تھا۔ وہ عیسیٰ کو بوسہ دینے کے لئے اُس کے پاس آیا۔ 48 لیکن اُس نے کہا، ”یہوداہ، کیا تُو ابنِ آدم کو بوسہ دے کر دشمن کے حوالے کر رہا ہے؟“

49 جب اُس کے ساتھیوں نے بھانپ لیا کہ اب کیا ہونے والا ہے تو اُنہوں نے کہا، ”خداوند، کیا ہم تلوار چلائیں؟“ 50 اور اُن میں سے ایک نے اپنی تلوار سے امامِ اعظم کے غلام کا دہنا کان اُڑا دیا۔

51 لیکن عیسیٰ نے کہا، ”بس کر!“ اُس نے غلام کا کان چھو کر اُسے شفا دی۔ 52 پھر وہ اُن راہنما اماموں، بیت المقدّس کے پہرے داروں کے افسروں اور بزرگوں سے مخاطب ہوا جو اُس کے پاس آئے تھے، ”کیا مَیں ڈاکو ہوں کہ تم تلواریں اور لاٹھیاں لئے میرے خلاف نکلے ہو؟ 53 مَیں تو روزانہ بیت المقدّس میں تمہارے پاس تھا، مگر تم نے وہاں مجھے ہاتھ نہیں لگایا۔ لیکن اب یہ تمہارا وقت ہے، وہ وقت جب تاریکی حکومت کرتی ہے۔“

پطرس عیسیٰ کو جاننے سے انکار کرتا ہے

54 پھر وہ اُسے گرفتار کر کے امامِ اعظم کے گھر لے

گئے۔ پطرس کچھ فاصلے پر اُن کے پیچھے پیچھے وہاں پہنچ گیا۔ 55 لوگ صحن میں آگ جلا کر اُس کے اردگرد بیٹھ گئے۔ پطرس بھی اُن کے درمیان بیٹھ گیا۔ 56 کسی نوکرانی نے اُسے وہاں آگ کے پاس بیٹھے ہوئے دیکھا۔ اُس نے اُسے گھور کر کہا، ”یہ بھی اُس کے ساتھ تھا۔“

57 لیکن اُس نے انکار کیا، ”خاتون، مَیں اُسے نہیں جانتا۔“

58 تھوڑی دیر کے بعد کسی آدمی نے اُسے دیکھا اور کہا، ”تم بھی اُن میں سے ہو۔“

لیکن پطرس نے جواب دیا، ”نہیں بھئی! مَیں نہیں ہوں۔“

59 تقریباً ایک گھنٹا گزر گیا تو کسی اَور نے اصرار کر کے کہا، ”یہ آدمی یقیناً اُس کے ساتھ تھا، کیونکہ یہ بھی گلیل کا رہنے والا ہے۔“

60 لیکن پطرس نے جواب دیا، ”یار، مَیں نہیں جانتا کہ تم کیا کہہ رہے ہو!“

وہ ابھی بات کر ہی رہا تھا کہ اچانک مرغ کی بانگ سنائی دی۔ 61 خداوند نے مُڑ کر پطرس پر نظر ڈالی۔ پھر پطرس کو خداوند کی وہ بات یاد آئی جو اُس نے اُس سے کہی تھی کہ ”کل صبح مرغ کے بانگ دینے سے پہلے پہلے تُو تین بار مجھے جاننے سے انکار کر چکا ہو گا۔“ 62 پطرس وہاں سے نکل کر ٹوٹے دل سے خوب رویا۔

لعن طعن اور پٹائی

63 پہرے دار عیسیٰ کا مذاق اُڑانے اور اُس کی پٹائی کرنے لگے۔ 64 اُنہوں نے اُس کی آنکھوں پر پٹی باندھ کر پوچھا، ”نبوّت کر کہ کس نے تجھے مارا؟“ 65 اِس طرح کی اَور بہت سی باتوں سے وہ اُس کی بے عزتی کرتے رہے۔

یہودی عدالتِ عالیہ کے سامنے پیشی

66 جب دن چڑھا تو راہنما اماموں اور شریعت کے علما پر مشتمل قوم کی مجلس نے جمع ہو کر اُسے یہودی عدالتِ عالیہ میں پیش کیا۔ 67 اُنہوں نے کہا، ”اگر تُو مسیح ہے تو ہمیں بتا!“

عیسیٰ نے جواب دیا، ”اگر مَیں تم کو بتاؤں تو تم میری بات نہیں مانو گے، 68 اور اگر تم سے پوچھوں تو تم جواب نہیں دو گے۔ 69 لیکن اب سے ابنِ آدم اللہ تعالیٰ کے دہنے ہاتھ بیٹھا ہو گا۔“

70 سب نے پوچھا، ”تو پھر کیا تُو اللہ کا فرزند ہے؟“

اُس نے جواب دیا، ”جی، تم خود کہتے ہو۔“

71 اِس پر اُنہوں نے کہا، ”اب ہمیں کسی اَور گواہی کی کیا ضرورت رہی؟ کیونکہ ہم نے یہ بات اُس کے اپنے منہ سے سن لی ہے۔“

پیلاطس کے سامنے

23 پھر پوری مجلس اُٹھی اور اُسے پیلاطس کے پاس لے آئی۔ 2 وہاں وہ اُس پر الزام لگا کر کہنے لگے، ”ہم نے معلوم کیا ہے کہ یہ آدمی ہماری قوم کو گم راہ کر رہا ہے۔ یہ شہنشاہ کو ٹیکس دینے سے منع کرتا اور دعویٰ کرتا ہے کہ مَیں مسیح اور بادشاہ ہوں۔“

3 پیلاطس نے اُس سے پوچھا، ”اچھا، تم یہودیوں کے بادشاہ ہو؟“

عیسیٰ نے جواب دیا، ”جی، آپ خود کہتے ہیں۔“

4 پھر پیلاطس نے راہنما اماموں اور ہجوم سے کہا،

"مجھے اِس آدمی پر الزام لگانے کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی۔"

5 لیکن وہ اَڑے رہے۔ اُنہوں نے کہا، "وہ پورے یہودیہ میں تعلیم دیتے ہوئے قوم کو اُکساتا ہے۔ وہ گلیل سے شروع کر کے یہاں تک آ پہنچا ہے۔"

ہیرودیس کے سامنے

6 یہ سن کر پیلاطس نے پوچھا، "کیا یہ شخص گلیل کا ہے؟" 7 جب اُسے معلوم ہوا کہ عیسیٰ گلیل یعنی اُس علاقے سے ہے جس پر ہیرودیس انتپاس کی حکومت ہے تو اُس نے اُسے ہیرودیس کے پاس بھیج دیا، کیونکہ وہ بھی اُس وقت یروشلم میں تھا۔ 8 ہیرودیس عیسیٰ کو دیکھ کر بہت خوش ہوا، کیونکہ اُس نے اُس کے بارے میں بہت کچھ سنا تھا اور اِس لئے کافی دیر سے اُس سے ملنا چاہتا تھا۔ اب اُس کی بڑی خواہش تھی کہ عیسیٰ کو کوئی معجزہ کرتے ہوئے دیکھ سکے۔ 9 اُس نے اُس سے بہت سارے سوال کئے، لیکن عیسیٰ نے ایک کا بھی جواب نہ دیا۔ 10 راہنما امام اور شریعت کے علما ساتھ کھڑے بڑے جوش سے اُس پر الزام لگاتے رہے۔ 11 پھر ہیرودیس اور اُس کے فوجیوں نے اُس کی تحقیر کرتے ہوئے اُس کا مذاق اُڑایا اور اُسے چمک دار لباس پہنا کر پیلاطس کے پاس واپس بھیج دیا۔ 12 اُسی دن ہیرودیس اور پیلاطس دوست بن گئے، کیونکہ اِس سے پہلے اُن کی دشمنی چل رہی تھی۔

سزائے موت کا فیصلہ

13 پھر پیلاطس نے راہنما اماموں، سرداروں اور عوام کو جمع کر کے 14 اُن سے کہا، "تم نے اِس شخص کو میرے پاس لا کر اِس پر الزام لگایا ہے کہ یہ قوم کو اُکسا رہا ہے۔ مَیں نے تمہاری موجودگی میں اِس کا جائزہ لے کر ایسا کچھ نہیں پایا جو تمہارے الزامات کی تصدیق کرے۔ 15 ہیرودیس بھی کچھ نہیں معلوم کر سکا، اِس لئے اُس نے اِسے ہمارے پاس واپس بھیج دیا ہے۔ اِس آدمی سے کوئی بھی ایسا قصور نہیں ہوا کہ یہ سزائے موت کے لائق ہے۔ 16 اِس لئے مَیں اِسے کوڑوں کی سزا دے کر رِہا کر دیتا ہوں۔"

17 [اصل میں یہ اُس کا فرض تھا کہ وہ عید کے موقع پر اُن کی خاطر ایک قیدی کو رِہا کر دے۔]

18 لیکن سب مل کر شور مچا کر کہنے لگے، "اِسے لے جائیں! اِسے نہیں بلکہ برابا کو رِہا کر کے ہمیں دیں۔" 19 (برابا کو اِس لئے جیل میں ڈالا گیا تھا کہ وہ قاتل تھا اور اُس نے شہر میں حکومت کے خلاف بغاوت کی تھی۔)

20 پیلاطس عیسیٰ کو رِہا کرنا چاہتا تھا، اِس لئے وہ دوبارہ اُن سے مخاطب ہوا۔ 21 لیکن وہ چلّاتے رہے، "اِسے مصلوب کریں، اِسے مصلوب کریں۔"

22 پھر پیلاطس نے تیسری دفعہ اُن سے کہا، "کیوں؟ اِس نے کیا جرم کیا ہے؟ مجھے اِسے سزائے موت دینے کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی۔ اِس لئے مَیں اِسے کوڑے لگوا کر رِہا کر دیتا ہوں۔"

23 لیکن وہ بڑا شور مچا کر اُسے مصلوب کرنے کا تقاضا کرتے رہے، اور آخرکار اُن کی آوازیں غالب آ گئیں۔ 24 پھر پیلاطس نے فیصلہ کیا کہ اُن کا مطالبہ پورا کیا جائے۔ 25 اُس نے اُس آدمی کو رِہا کر دیا جو اپنی باغیانہ حرکتوں اور قتل کی وجہ سے جیل میں ڈال دیا گیا تھا جبکہ عیسیٰ کو اُس نے اُن کی مرضی کے

مطابق اُن کے حوالے کر دیا۔

عیسیٰ کو مصلوب کیا جاتا ہے

26 جب فوجی عیسیٰ کو لے جا رہے تھے تو اُنہوں نے ایک آدمی کو پکڑ لیا جو لبیا کے شہر کرین کا رہنے والا تھا۔ اُس کا نام شمعون تھا۔ اُس وقت وہ دیہات سے شہر میں داخل ہو رہا تھا۔ اُنہوں نے صلیب کو اُس کے کندھوں پر رکھ کر اُسے عیسیٰ کے پیچھے چلنے کا حکم دیا۔

27 ایک بڑا ہجوم اُس کے پیچھے ہو لیا جس میں کچھ ایسی عورتیں بھی شامل تھیں جو سینہ پیٹ پیٹ کر اُس کا ماتم کر رہی تھیں۔ 28 عیسیٰ نے مُڑ کر اُن سے کہا، ''یروشلم کی بیٹیو! میرے واسطے نہ روؤ بلکہ اپنے اور اپنے بچوں کے واسطے روؤ۔ 29 کیونکہ ایسے دن آئیں گے جب لوگ کہیں گے، 'مبارک ہیں وہ جو بانجھ ہیں، جنہوں نے نہ تو بچوں کو جنم دیا، نہ دودھ پلایا۔' 30 پھر لوگ پہاڑوں سے کہنے لگیں گے، 'ہم پر گر پڑو،' اور پہاڑیوں سے کہ 'ہمیں چھپا لو۔' 31 کیونکہ اگر ہری لکڑی سے ایسا سلوک کیا جاتا ہے تو پھر سوکھی لکڑی کا کیا بنے گا؟''

32 دو اَور مردوں کو بھی پھانسی دینے کے لئے باہر لے جایا جا رہا تھا۔ دونوں مجرم تھے۔ 33 چلتے چلتے وہ اُس جگہ پہنچے جس کا نام کھوپڑی تھا۔ وہاں اُنہوں نے عیسیٰ کو دونوں مجرموں سمیت مصلوب کیا۔ ایک مجرم کو اُس کے دائیں ہاتھ اور دوسرے کو اُس کے بائیں ہاتھ لٹکا دیا گیا۔ 34 عیسیٰ نے کہا، ''اے باپ، اِنہیں معاف کر، کیونکہ یہ جانتے نہیں کہ کیا کر رہے ہیں۔''

اُنہوں نے قرعہ ڈال کر اُس کے کپڑے آپس میں بانٹ لئے۔ 35 ہجوم وہاں کھڑا تماشا دیکھتا رہا جبکہ قوم کے سرداروں نے اُس کا مذاق بھی اُڑایا۔ اُنہوں نے کہا، ''اُس نے اَوروں کو بچایا ہے۔ اگر یہ اللہ کا چنا ہوا اور مسیح ہے تو اپنے آپ کو بچائے۔''

36 فوجیوں نے بھی اُسے لعن طعن کی۔ اُس کے پاس آ کر اُنہوں نے اُسے مَے کا سرکہ پیش کیا 37 اور کہا، ''اگر تُو یہودیوں کا بادشاہ ہے تو اپنے آپ کو بچا لے۔''

38 اُس کے سر کے اوپر ایک تختی لگائی گئی تھی جس پر لکھا تھا، ''یہ یہودیوں کا بادشاہ ہے۔''

39 جو مجرم اُس کے ساتھ مصلوب ہوئے تھے اُن میں سے ایک نے کفر بکتے ہوئے کہا، ''کیا تُو مسیح نہیں ہے؟ تو پھر اپنے آپ کو اور ہمیں بھی بچا لے۔''

40 لیکن دوسرے نے یہ سن کر اُسے ڈانٹا، ''کیا تُو اللہ سے بھی نہیں ڈرتا؟ جو سزا اُسے دی گئی ہے وہ تجھے بھی ملی ہے۔ 41 ہماری سزا تو واجبی ہے، کیونکہ ہمیں اپنے کاموں کا بدلہ مل رہا ہے، لیکن اِس نے کوئی بُرا کام نہیں کیا۔'' 42 پھر اُس نے عیسیٰ سے کہا، ''جب آپ اپنی بادشاہی میں آئیں تو مجھے یاد کریں۔''

43 عیسیٰ نے اُس سے کہا، ''مَیں تجھے سچ بتاتا ہوں کہ تُو آج ہی میرے ساتھ فردوس میں ہو گا۔''

عیسیٰ کی موت

44 بارہ بجے سے دوپہر تین بجے تک پورا ملک اندھیرے میں ڈوب گیا۔ 45 سورج تاریک ہو گیا اور بیت المقدس کے مقدّس ترین کمرے کے سامنے لٹکا ہوا پردہ دو حصوں میں پھٹ گیا۔ 46 عیسیٰ اونچی آواز سے پکار اُٹھا، ''اے باپ، مَیں اپنی روح تیرے ہاتھوں میں سونپتا ہوں۔'' یہ کہہ کر اُس نے دم چھوڑ دیا۔

47 یہ دیکھ کر وہاں کھڑے فوجی افسر[a] نے اللہ کی تمجید کر کے کہا، ”یہ آدمی واقعی راست باز تھا۔“
48 اور ہجوم کے تمام لوگ جو یہ تماشا دیکھنے کے لئے جمع ہوئے تھے یہ سب کچھ دیکھ کر چھاتی پیٹنے لگے اور شہر میں واپس چلے گئے۔ 49 لیکن عیسیٰ کے جاننے والے کچھ فاصلے پر کھڑے دیکھتے رہے۔ اُن میں وہ خواتین بھی شامل تھیں جو گلیل میں اُس کے پیچھے چل کر یہاں تک اُس کے ساتھ آئی تھیں۔

عیسیٰ کو دفن کیا جاتا ہے

50 وہاں ایک نیک اور راست باز آدمی بنام یوسف تھا۔ وہ یہودی عدالتِ عالیہ کا رُکن تھا 51 لیکن دوسروں کے فیصلے اور حرکتوں پر رضامند نہیں ہوا تھا۔ یہ آدمی یہودیہ کے شہر ارمتیہ کا رہنے والا تھا اور اِس انتظار میں تھا کہ اللہ کی بادشاہی آئے۔ 52 اب اُس نے پیلاطس کے پاس جا کر اُس سے عیسیٰ کی لاش لے جانے کی اجازت مانگی۔ 53 پھر لاش کو اُتار کر اُس نے اُسے کتان کے کفن میں لپیٹ کر چٹان میں تراشی ہوئی ایک قبر میں رکھ دیا جس میں اب تک کسی کو دفنایا نہیں گیا تھا۔ 54 یہ تیاری کا دن یعنی جمعہ تھا، لیکن سبت کا دن شروع ہونے کو تھا۔[b] 55 جو عورتیں عیسیٰ کے ساتھ گلیل سے آئی تھیں وہ یوسف کے پیچھے ہو لیں۔ اُنہوں نے قبر کو دیکھا اور یہ بھی کہ عیسیٰ کی لاش کس طرح اُس میں رکھی گئی ہے۔ 56 پھر وہ شہر میں واپس چلی گئیں اور اُس کی لاش کے لئے خوشبو دار مسالے تیار کرنے لگیں۔ لیکن بیچ میں سبت کا دن شروع ہوا، اِس لئے اُنہوں نے شریعت کے مطابق آرام کیا۔

عیسیٰ جی اُٹھتا ہے

24 اتوار کے دن یہ عورتیں اپنے تیار شدہ مسالے لے کر صبح سویرے قبر پر گئیں۔ 2 وہاں پہنچ کر اُنہوں نے دیکھا کہ قبر پر کا پتھر ایک طرف لُڑھکا ہوا ہے۔ 3 لیکن جب وہ قبر میں گئیں تو وہاں خداوند عیسیٰ کی لاش نہ پائی۔ 4 وہ ابھی اُلجھن میں وہاں کھڑی تھیں کہ اچانک دو مرد اُن کے پاس آ کھڑے ہوئے جن کے لباس بجلی کی طرح چمک رہے تھے۔ 5 عورتیں دہشت کھا کر منہ کے بل جھک گئیں، لیکن اُن مردوں نے کہا، ”تم کیوں زندہ کو مُردوں میں ڈھونڈ رہی ہو؟ 6 وہ یہاں نہیں ہے، وہ تو جی اُٹھا ہے۔ وہ بات یاد کرو جو اُس نے تم سے اُس وقت کہی جب وہ گلیل میں تھا۔ 7 'لازم ہے کہ ابنِ آدم کو گناہ گاروں کے حوالے کر دیا جائے، مصلوب کیا جائے اور کہ وہ تیسرے دن جی اُٹھے'۔“
8 پھر اُنہیں یہ بات یاد آئی۔ 9 اور قبر سے واپس آ کر اُنہوں نے یہ سب کچھ گیارہ رسولوں اور باقی شاگردوں کو سنا دیا۔ 10 مریم مگدلینی، یُوأنّہ، یعقوب کی ماں مریم اور چند ایک اَور عورتیں اُن میں شامل تھیں جنہوں نے یہ باتیں رسولوں کو بتائیں۔ 11 لیکن اُن کو یہ باتیں بے تُکی سی لگ رہی تھیں، اِس لئے اُنہیں یقین نہ آیا۔ 12 تو بھی پطرس اُٹھا اور بھاگ کر قبر کے پاس آیا۔ جب پہنچا تو جھک کر اندر جھانکا، لیکن صرف کفن[c] ہی نظر آیا۔ یہ حالات دیکھ کر وہ حیران ہوا اور چلا گیا۔

[a] سو سپاہیوں پر مقرر افسر۔
[b] یہودی دن سورج کے غروب ہونے سے شروع ہوتا ہے۔
[c] لفظی ترجمہ: کتان کی پٹیاں جو کفن کے لئے استعمال ہوتی تھیں۔

اماؤس کے راستے میں عیسیٰ سے ملاقات

13 اُسی دن عیسیٰ کے دو پیروکار ایک گاؤں بنام اماؤس کی طرف چل رہے تھے۔ یہ گاؤں یروشلم سے تقریباً دس کلو میٹر دُور تھا۔ 14 چلتے چلتے وہ آپس میں اُن واقعات کا ذکر کر رہے تھے جو ہوئے تھے۔ 15 اور ایسا ہوا کہ جب وہ باتیں اور ایک دوسرے کے ساتھ بحث مباحثہ کر رہے تھے تو عیسیٰ خود قریب آ کر اُن کے ساتھ چلنے لگا۔ 16 لیکن اُن کی آنکھوں پر پردہ ڈالا گیا تھا، اِس لئے وہ اُسے پہچان نہ سکے۔ 17 عیسیٰ نے کہا، ”یہ کیسی باتیں ہیں جن کے بارے میں تم چلتے چلتے تبادلۂ خیال کر رہے ہو؟“

یہ سن کر وہ غم گین سے کھڑے ہو گئے۔ 18 اُن میں سے ایک بنام کلیوپاس نے اُس سے پوچھا، ”کیا آپ یروشلم میں واحد شخص ہیں جسے معلوم نہیں کہ اِن دنوں میں کیا کچھ ہوا ہے؟“

19 اُس نے کہا، ”کیا ہوا ہے؟“

اُنہوں نے جواب دیا، ”وہ جو عیسیٰ ناصری کے ساتھ ہوا ہے۔ وہ نبی تھا جسے کلام اور کام میں اللہ اور تمام قوم کے سامنے زبردست قوت حاصل تھی۔ 20 لیکن ہمارے راہنما اماموں اور سرداروں نے اُسے حکمرانوں کے حوالے کر دیا تاکہ اُسے سزائے موت دی جائے، اور اُنہوں نے اُسے مصلوب کیا۔ 21 لیکن ہمیں تو اُمید تھی کہ وہی اسرائیل کو نجات دے گا۔ اِن واقعات کو تین دن ہو گئے ہیں۔ 22 لیکن ہم میں سے کچھ خواتین نے بھی ہمیں حیران کر دیا ہے۔ وہ آج صبح سویرے قبر پر گئیں 23 تو دیکھا کہ لاش وہاں نہیں ہے۔ اُنہوں نے لوٹ کر ہمیں بتایا کہ ہم پر فرشتے ظاہر ہوئے جنہوں نے کہا کہ عیسیٰ زندہ ہے۔ 24 ہم میں سے کچھ قبر پر گئے اور اُسے ویسا ہی پایا جس طرح اُن عورتوں نے کہا تھا۔ لیکن اُسے خود اُنہوں نے نہیں دیکھا۔“

25 پھر عیسیٰ نے اُن سے کہا، ”ارے نادانو! تم کتنے کُند ذہن ہو کہ تمہیں اُن تمام باتوں پر یقین نہیں آیا جو نبیوں نے فرمائی ہیں۔ 26 کیا لازم نہیں تھا کہ مسیح یہ سب کچھ جھیل کر اپنے جلال میں داخل ہو جائے؟“ 27 پھر موسیٰ اور تمام نبیوں سے شروع کر کے عیسیٰ نے کلامِ مقدّس کی ہر بات کی تشریح کی جہاں جہاں اُس کا ذکر ہے۔

28 چلتے چلتے وہ اُس گاؤں کے قریب پہنچے جہاں اُنہیں جانا تھا۔ عیسیٰ نے ایسا کیا گویا کہ وہ آگے بڑھنا چاہتا ہے، 29 لیکن اُنہوں نے اُسے مجبور کر کے کہا، ”ہمارے پاس ٹھہریں، کیونکہ شام ہونے کو ہے اور دن ڈھل گیا ہے۔“ چنانچہ وہ اُن کے ساتھ ٹھہرنے کے لئے اندر گیا۔ 30 اور ایسا ہوا کہ جب وہ کھانے کے لئے بیٹھ گئے تو اُس نے روٹی لے کر اُس کے لئے شکر گزاری کی دعا کی۔ پھر اُس نے اُسے ٹکڑے کر کے اُنہیں دیا۔ 31 اچانک اُن کی آنکھیں کھل گئیں اور اُنہوں نے اُسے پہچان لیا۔ لیکن اُسی لمحے وہ اوجھل ہو گیا۔ 32 پھر وہ ایک دوسرے سے کہنے لگے، ”کیا ہمارے دل جوش سے نہ بھر گئے تھے جب وہ راستے میں ہم سے باتیں کرتے کرتے ہمیں صحیفوں کا مطلب سمجھا رہا تھا؟“

33 اور وہ اُسی وقت اُٹھ کر یروشلم واپس چلے گئے۔ جب وہ وہاں پہنچے تو گیارہ رسول اپنے ساتھیوں سمیت پہلے سے جمع تھے 34 اور یہ کہہ رہے تھے، ”خداوند واقعی جی اُٹھا ہے! وہ شمعون پر ظاہر ہوا ہے۔“

35 پھر اماؤس کے دو شاگردوں نے اُنہیں بتایا کہ گاؤں کی طرف جاتے ہوئے کیا ہوا تھا اور کہ عیسیٰ کے روٹی توڑتے وقت اُنہوں نے اُسے کیسے پہچانا۔

عیسیٰ اپنے شاگردوں پر ظاہر ہوتا ہے

36 وہ ابھی یہ باتیں سنا رہے تھے کہ عیسیٰ خود اُن کے درمیان آ کھڑا ہوا اور کہا، ”تمہاری سلامتی ہو۔“

37 وہ گھبرا کر بہت ڈر گئے، کیونکہ اُن کا خیال تھا کہ کوئی بھوت پریت دیکھ رہے ہیں۔ 38 اُس نے اُن سے کہا، ”تم کیوں پریشان ہو گئے ہو؟ کیا وجہ ہے کہ تمہارے دلوں میں شک اُبھر آیا ہے؟ 39 میرے ہاتھوں اور پاؤں کو دیکھو کہ مَیں ہی ہوں۔ مجھے ٹٹول کر دیکھو، کیونکہ بھوت کے گوشت اور ہڈیاں نہیں ہوتیں جبکہ تم دیکھ رہے ہو کہ میرا جسم ہے۔“

40 یہ کہہ کر اُس نے اُنہیں اپنے ہاتھ اور پاؤں دکھائے۔ 41 جب اُنہیں خوشی کے مارے یقین نہیں آ رہا تھا اور تعجب کر رہے تھے تو عیسیٰ نے پوچھا، ”کیا یہاں تمہارے پاس کوئی کھانے کی چیز ہے؟“ 42 اُنہوں نے اُسے بُھنی ہوئی مچھلی کا ایک ٹکڑا دیا۔ 43 اُس نے اُسے لے کر اُن کے سامنے ہی کھا لیا۔

44 پھر اُس نے اُن سے کہا، ”یہی ہے جو مَیں نے تم کو اُس وقت بتایا تھا جب تمہارے ساتھ تھا کہ جو کچھ بھی موسیٰ کی شریعت، نبیوں کے صحیفوں اور زبور کی کتاب میں میرے بارے میں لکھا ہے اُسے پورا ہونا ہے۔“

45 پھر اُس نے اُن کے ذہن کو کھول دیا تاکہ وہ اللہ کا کلام سمجھ سکیں۔ 46 اُس نے اُن سے کہا، ”کلامِ مقدّس میں یوں لکھا ہے، مسیح دُکھ اُٹھا کر تیسرے دن مُردوں میں سے جی اُٹھے گا۔ 47 پھر یروشلم سے شروع کر کے اُس کے نام میں یہ پیغام تمام قوموں کو سنایا جائے گا کہ وہ توبہ کر کے گناہوں کی معافی پائیں۔ 48 تم اِن باتوں کے گواہ ہو۔ 49 اور مَیں تمہارے پاس اُسے بھیج دوں گا جس کا وعدہ میرے باپ نے کیا ہے۔ پھر تم کو آسمان کی قوت سے ملبّس کیا جائے گا۔ اُس وقت تک شہر سے باہر نہ نکلنا۔“

عیسیٰ کو آسمان پر اُٹھایا جاتا ہے

50 پھر وہ شہر سے نکل کر اُنہیں بیت عنیاہ تک لے گیا۔ وہاں اُس نے اپنے ہاتھ اُٹھا کر اُنہیں برکت دی۔ 51 اور ایسا ہوا کہ برکت دیتے ہوئے وہ اُن سے جدا ہو کر آسمان پر اُٹھا لیا گیا۔ 52 اُنہوں نے اُسے سجدہ کیا اور پھر بڑی خوشی سے یروشلم واپس چلے گئے۔ 53 وہاں وہ اپنا پورا وقت بیت المقدّس میں گزار کر اللہ کی تمجید کرتے رہے۔

یوحنا کی معرفت اِنجیل

زندگی کا کلام

1 ابتدا میں کلام تھا۔ کلام اللہ کے ساتھ تھا اور کلام اللہ تھا۔ 2 یہی ابتدا میں اللہ کے ساتھ تھا۔ 3 سب کچھ کلام کے وسیلے سے پیدا ہوا۔ مخلوقات کی ایک بھی چیز اُس کے بغیر پیدا نہیں ہوئی۔ 4 اُس میں زندگی تھی، اور یہ زندگی انسانوں کا نور تھی۔ 5 یہ نور تاریکی میں چمکتا ہے، اور تاریکی نے اُس پر قابو نہ پایا۔

6 ایک دن اللہ نے اپنا پیغمبر بھیج دیا، ایک آدمی جس کا نام یحییٰ تھا۔ 7 وہ نور کی گواہی دینے کے لئے آیا۔ مقصد یہ تھا کہ لوگ اُس کی گواہی کی بنا پر ایمان لائیں۔ 8 وہ خود تو نور نہ تھا بلکہ اُسے صرف نور کی گواہی دینی تھی۔ 9 حقیقی نور جو ہر شخص کو روشن کرتا ہے دنیا میں آنے کو تھا۔

10 گو کلام دنیا میں تھا اور دنیا اُس کے وسیلے سے پیدا ہوئی تو بھی دنیا نے اُسے نہ پہچانا۔ 11 وہ اُس میں آیا جو اُس کا اپنا تھا، لیکن اُس کے اپنوں نے اُسے قبول نہ کیا۔ 12 تو بھی کچھ اُسے قبول کر کے اُس کے نام پر ایمان لائے۔ اُنہیں اُس نے اللہ کے فرزند بننے کا حق بخش دیا، 13 ایسے فرزند جو نہ فطری طور پر، نہ کسی انسان کے منصوبے کے تحت پیدا ہوئے بلکہ اللہ سے۔

14 کلام انسان بن کر ہمارے درمیان رہائش پذیر ہوا اور ہم نے اُس کے جلال کا مشاہدہ کیا۔ وہ فضل اور سچائی سے معمور تھا اور اُس کا جلال باپ کے اکلوتے فرزند کا سا تھا۔

15 یحییٰ اُس کے بارے میں گواہی دے کر پکار اُٹھا، ”یہ وہی ہے جس کے بارے میں مَیں نے کہا، ’ایک میرے بعد آنے والا ہے جو مجھ سے بڑا ہے، کیونکہ وہ مجھ سے پہلے تھا۔‘“

16 اُس کی کثرت سے ہم سب نے فضل پر فضل پایا۔ 17 کیونکہ شریعت موسیٰ کی معرفت دی گئی، لیکن اللہ کا فضل اور سچائی عیسیٰ مسیح کے وسیلے سے قائم ہوئی۔ 18 کسی نے کبھی بھی اللہ کو نہیں دیکھا۔ لیکن اکلوتا فرزند جو اللہ کی گود میں ہے اُسی نے اللہ کو ہم پر ظاہر کیا ہے۔

یحییٰ بپتسمہ دینے والے کا پیغام

19 یہ یحییٰ کی گواہی ہے جب یروشلم کے یہودیوں نے اماموں اور لاویوں کو اُس کے پاس بھیج کر پوچھا، ”آپ کون ہیں؟“

20 اُس نے انکار نہ کیا بلکہ صاف تسلیم کیا، ”مَیں مسیح نہیں ہوں۔“

21 اُنہوں نے پوچھا، ”تو پھر آپ کون ہیں؟ کیا آپ الیاس ہیں؟“

اُس نے جواب دیا، ”نہیں، مَیں وہ نہیں ہوں۔“

اُنہوں نے سوال کیا، ”کیا آپ آنے والا نبی ہیں؟“

اُس نے کہا، ”نہیں۔“

22 ”تو پھر ہمیں بتائیں کہ آپ کون ہیں؟ جنہوں نے ہمیں بھیجا ہے اُنہیں ہمیں کوئی نہ کوئی جواب دینا ہے۔ آپ خود اپنے بارے میں کیا کہتے ہیں؟“

23 یحییٰ نے یسعیاہ نبی کا حوالہ دے کر جواب دیا، ”مَیں ریگستان میں وہ آواز ہوں جو پکار رہی ہے، رب کا راستہ سیدھا بناؤ۔“

24 بھیجے گئے لوگ فریسی فرقے سے تعلق رکھتے تھے۔ 25 اُنہوں نے پوچھا، ”اگر آپ نہ مسیح ہیں، نہ الیاس یا آنے والا نبی تو پھر آپ بپتسمہ کیوں دے رہے ہیں؟“

26 یحییٰ نے جواب دیا، ”مَیں تو پانی سے بپتسمہ دیتا ہوں، لیکن تمہارے درمیان ہی ایک کھڑا ہے جس کو تم نہیں جانتے۔ 27 وہی میرے بعد آنے والا ہے اور مَیں اُس کے جوتوں کے تسمے بھی کھولنے کے لائق نہیں۔“

28 یہ یردن کے پار بیت عنیاہ میں ہوا جہاں یحییٰ بپتسمہ دے رہا تھا۔

اللہ کا لیلا

29 اگلے دن یحییٰ نے عیسیٰ کو اپنے پاس آتے دیکھا۔ اُس نے کہا، ”دیکھو، یہ اللہ کا لیلا ہے جو دنیا کا گناہ اُٹھا لے جاتا ہے۔ 30 یہ وہی ہے جس کے بارے میں مَیں نے کہا، ’ایک میرے بعد آنے والا ہے جو مجھ سے بڑا ہے، کیونکہ وہ مجھ سے پہلے تھا۔‘ 31 مَیں تو اُسے نہیں جانتا تھا، لیکن مَیں اِس لئے آ کر پانی سے بپتسمہ دینے لگا تاکہ وہ اسرائیل پر ظاہر ہو جائے۔“

32 اور یحییٰ نے یہ گواہی دی، ”مَیں نے دیکھا کہ روح القدس کبوتر کی طرح آسمان پر سے اُتر کر اُس پر ٹھہر گیا۔ 33 مَیں تو اُسے نہیں جانتا تھا، لیکن جب اللہ نے مجھے بپتسمہ دینے کے لئے بھیجا تو اُس نے مجھے بتایا، ’تُو دیکھے گا کہ روح القدس اُتر کر کسی پر ٹھہر جائے گا۔ یہ وہی ہو گا جو روح القدس سے بپتسمہ دے گا۔‘ 34 اب مَیں نے دیکھا ہے اور گواہی دیتا ہوں کہ یہ اللہ کا فرزند ہے۔“

عیسیٰ کے پہلے شاگرد

35 اگلے دن یحییٰ دوبارہ وہیں کھڑا تھا۔ اُس کے دو شاگرد ساتھ تھے۔ 36 اُس نے عیسیٰ کو وہاں سے گزرتے ہوئے دیکھا تو کہا، ”دیکھو، یہ اللہ کا لیلا ہے!“

37 اُس کی یہ بات سن کر اُس کے دو شاگرد عیسیٰ کے پیچھے ہو لئے۔ 38 عیسیٰ نے مُڑ کر دیکھا کہ یہ میرے پیچھے چل رہے ہیں تو اُس نے پوچھا، ”تم کیا چاہتے ہو؟“

اُنہوں نے کہا، ”اُستاد، آپ کہاں ٹھہرے ہوئے ہیں؟“

39 اُس نے جواب دیا، ”آؤ، خود دیکھ لو۔“ چنانچہ

وہ اُس کے ساتھ گئے۔ اُنہوں نے وہ جگہ دیکھی جہاں وہ ٹھہرا ہوا تھا اور دن کے باقی وقت اُس کے پاس رہے۔ شام کے تقریباً چار بج گئے تھے۔

40 شمعون پطرس کا بھائی اندریاس اُن دو شاگردوں میں سے ایک تھا جو یحییٰ کی بات سن کر عیسیٰ کے پیچھے ہو لئے تھے۔ 41 اب اُس کی پہلی ملاقات اُس کے اپنے بھائی شمعون سے ہوئی۔ اُس نے اُسے بتایا، ''ہمیں مسیح مل گیا ہے۔'' (مسیح کا مطلب 'مسح کیا ہوا شخص' ہے۔) 42 پھر وہ اُسے عیسیٰ کے پاس لے گیا۔

اُسے دیکھ کر عیسیٰ نے کہا، ''تُو یوحنا کا بیٹا شمعون ہے۔ تُو کیفا کہلائے گا۔'' (اِس کا یونانی ترجمہ پطرس یعنی پتھر ہے۔)

عیسیٰ فلپّس اور نتن ایل کو بُلاتا ہے

43 اگلے دن عیسیٰ نے گلیل جانے کا ارادہ کیا۔ فلپّس سے ملا تو اُس سے کہا، ''میرے پیچھے ہو لے۔'' 44 اندریاس اور پطرس کی طرح فلپّس کا وطنی شہر بیت صیدا تھا۔ 45 فلپّس نتن ایل سے ملا، اور اُس نے اُس سے کہا، ''ہمیں وہی شخص مل گیا جس کا ذکر موسیٰ نے توریت اور نبیوں نے اپنے صحیفوں میں کیا ہے۔ اُس کا نام عیسیٰ بن یوسف ہے اور وہ ناصرت کا رہنے والا ہے۔''

46 نتن ایل نے کہا، ''ناصرت؟ کیا ناصرت سے کوئی اچھی چیز نکل سکتی ہے؟''

فلپّس نے جواب دیا، ''آ اور خود دیکھ لے۔''

47 جب عیسیٰ نے نتن ایل کو آتے دیکھا تو اُس نے کہا، ''لو، یہ سچا اسرائیلی ہے جس میں مکر نہیں۔''

48 نتن ایل نے پوچھا، ''آپ مجھے کہاں سے جانتے ہیں؟''

عیسیٰ نے جواب دیا، ''اِس سے پہلے کہ فلپّس نے تجھے بُلایا مَیں نے تجھے دیکھا۔ تُو انجیر کے درخت کے سائے میں تھا۔''

49 نتن ایل نے کہا، ''اُستاد، آپ اللہ کے فرزند ہیں، آپ اسرائیل کے بادشاہ ہیں۔''

50 عیسیٰ نے اُس سے پوچھا، ''اچھا، میری یہ بات سن کر کہ مَیں نے تجھے انجیر کے درخت کے سائے میں دیکھا تُو ایمان لایا ہے؟ تُو اِس سے کہیں بڑی باتیں دیکھے گا۔'' 51 اُس نے بات جاری رکھی، ''مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں کہ تم آسمان کو کھلا اور اللہ کے فرشتوں کو اوپر چڑھتے اور ابنِ آدم پر اُترتے دیکھو گے۔''

قانا میں شادی

2 تیسرے دن گلیل کے گاؤں قانا میں ایک شادی ہوئی۔ عیسیٰ کی ماں وہاں تھی 2 اور عیسیٰ اور اُس کے شاگردوں کو بھی دعوت دی گئی تھی۔ 3 مَے ختم ہو گئی تو عیسیٰ کی ماں نے اُس سے کہا، ''اُن کے پاس مَے نہیں رہی۔''

4 عیسیٰ نے جواب دیا، ''اے خاتون، میرا آپ سے کیا واسطہ؟ میرا وقت ابھی نہیں آیا۔''

5 لیکن اُس کی ماں نے نوکروں کو بتایا، ''جو کچھ وہ تم کو بتائے وہ کرو۔'' 6 وہاں پتھر کے چھ مٹکے پڑے تھے جنہیں یہودی دینی غسل کے لئے استعمال کرتے تھے۔ ہر ایک میں تقریباً 100 لٹر کی گنجائش تھی۔ 7 عیسیٰ نے نوکروں سے کہا، ''مٹکوں کو پانی سے بھر دو۔'' چنانچہ اُنہوں نے اُنہیں لبالب بھر دیا۔ 8 پھر اُس نے کہا، ''اب کچھ نکال کر ضیافت کا انتظام چلانے والے

کے پاس لے جاؤ۔" اُنہوں نے ایسا ہی کیا۔ 9 جوں ہی ضیافت کا انتظام چلانے والے نے وہ پانی چکھا جو مَے میں بدل گیا تھا تو اُس نے دُولھے کو بُلایا۔ (اُسے معلوم نہ تھا کہ یہ کہاں سے آئی ہے، اگرچہ اُن نوکروں کو پتا تھا جو اُسے نکال کر لائے تھے۔) 10 اُس نے کہا، "ہر میزبان پہلے اچھی قسم کی مَے پینے کے لئے پیش کرتا ہے۔ پھر جب لوگوں کو نشہ چڑھنے لگے تو وہ نسبتاً گھٹیا قسم کی مَے پلانے لگتا ہے۔ لیکن آپ نے اچھی مَے اب تک رکھ چھوڑی ہے۔"

11 یوں عیسیٰ نے گلیل کے قانا میں یہ پہلا الٰہی نشان دکھا کر اپنے جلال کا اظہار کیا۔ یہ دیکھ کر اُس کے شاگرد اُس پر ایمان لائے۔

12 اِس کے بعد وہ اپنی ماں، اپنے بھائیوں اور اپنے شاگردوں کے ساتھ کفرنحوم کو چلا گیا۔ وہاں وہ تھوڑے دن رہے۔

عیسیٰ بیت المقدس میں جاتا ہے

13 جب یہودی عیدِ فسح قریب آ گئی تو عیسیٰ یروشلم چلا گیا۔ 14 بیت المقدس میں جا کر اُس نے دیکھا کہ کئی لوگ اُس میں گائے بَیل، بھیڑیں اور کبوتر بیچ رہے ہیں۔ دوسرے میز پر بیٹھے غیرملکی سِکے بیت المقدس کے سِکوں میں بدل رہے ہیں۔ 15 پھر عیسیٰ نے رسّیوں کا کوڑا بنا کر سب کو بیت المقدس سے نکال دیا۔ اُس نے بھیڑوں اور گائے بَیلوں کو باہر ہانک دیا، پیسے بدلنے والوں کے سِکے بکھیر دیئے اور اُن کی میزیں اُلٹ دیں۔ 16 کبوتر بیچنے والوں کو اُس نے کہا، "اِسے لے جاؤ۔ میرے باپ کے گھر کو منڈی میں مت بدلو۔" 17 یہ دیکھ کر عیسیٰ کے شاگردوں کو کلامِ مقدّس کا یہ حوالہ یاد آیا کہ "تیرے گھر کی غیرت مجھے کھا جائے گی۔"

18 یہودیوں نے جواب میں پوچھا، "آپ ہمیں کیا الٰہی نشان دکھا سکتے ہیں تاکہ ہمیں یقین آئے کہ آپ کو یہ کرنے کا اختیار ہے؟"

19 عیسیٰ نے جواب دیا، "اِس مقدِس کو ڈھا دو تو مَیں اِسے تین دن کے اندر دوبارہ تعمیر کر دوں گا۔"

20 یہودیوں نے کہا، "بیت المقدّس کو تعمیر کرنے میں 46 سال لگ گئے تھے اور آپ اِسے تین دن میں تعمیر کرنا چاہتے ہیں؟"

21 لیکن جب عیسیٰ نے "اِس مقدِس" کے الفاظ استعمال کئے تو اِس کا مطلب اُس کا اپنا بدن تھا۔ 22 اُس کے مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے بعد اُس کے شاگردوں کو اُس کی یہ بات یاد آئی۔ پھر وہ کلامِ مقدّس اور اُن باتوں پر ایمان لائے جو عیسیٰ نے کی تھیں۔

عیسیٰ انسانی فطرت سے واقف ہے

23 جب عیسیٰ فسح کی عید کے لئے یروشلم میں تھا تو بہت سے لوگ اُس کے پیش کردہ الٰہی نشانوں کو دیکھ کر اُس کے نام پر ایمان لانے لگے۔ 24 لیکن اُس کو اُن پر اعتماد نہیں تھا، کیونکہ وہ سب کو جانتا تھا۔ 25 اور اُسے انسان کے بارے میں کسی کی گواہی کی ضرورت نہیں تھی، کیونکہ وہ جانتا تھا کہ انسان کے اندر کیا کچھ ہے۔

نیکدیمس کے ساتھ ملاقات

3 فریسی فرقے کا ایک آدمی بنام نیکدیمس تھا جو یہودی عدالتِ عالیہ کا رُکن تھا۔ 2 وہ رات کے وقت عیسیٰ کے پاس آیا اور کہا، "اُستاد، ہم جانتے ہیں

کہ آپ ایسے اُستاد ہیں جو اللہ کی طرف سے آئے ہیں، کیونکہ جو الٰہی نشان آپ دکھاتے ہیں وہ صرف ایسا شخص ہی دکھا سکتا ہے جس کے ساتھ اللہ ہو۔''

3 عیسیٰ نے جواب دیا، ''مَیں تجھے سچ بتاتا ہوں، صرف وہ شخص اللہ کی بادشاہی کو دیکھ سکتا ہے جو نئے سرے سے پیدا ہوا ہو۔''

4 نیکدیمس نے اعتراض کیا، ''کیا مطلب؟ بوڑھا آدمی کس طرح نئے سرے سے پیدا ہو سکتا ہے؟ کیا وہ دوبارہ اپنی ماں کے پیٹ میں جا کر پیدا ہو سکتا ہے؟''

5 عیسیٰ نے جواب دیا، ''مَیں تجھے سچ بتاتا ہوں، صرف وہ شخص اللہ کی بادشاہی میں داخل ہو سکتا ہے جو پانی اور روح سے پیدا ہوا ہو۔ 6 جو کچھ جسم سے پیدا ہوتا ہے وہ جسمانی ہے، لیکن جو روح سے پیدا ہوتا ہے وہ روحانی ہے۔ 7 اِس لئے تُو تعجب نہ کر کہ مَیں کہتا ہوں، 'تمہیں نئے سرے سے پیدا ہونا ضرور ہے۔' 8 ہَوا جہاں چاہے چلتی ہے۔ تُو اُس کی آواز تو سنتا ہے، لیکن یہ نہیں جانتا کہ کہاں سے آتی اور کہاں کو جاتی ہے۔ یہی حالت ہر اُس شخص کی ہے جو روح سے پیدا ہوا ہے۔''

9 نیکدیمس نے پوچھا، ''یہ کس طرح ہو سکتا ہے؟''

10 عیسیٰ نے جواب دیا، ''تُو تو اسرائیل کا اُستاد ہے۔ کیا اِس کے باوجود بھی یہ باتیں نہیں سمجھتا؟ 11 مَیں تجھ کو سچ بتاتا ہوں، ہم وہ کچھ بیان کرتے ہیں جو ہم جانتے ہیں اور اُس کی گواہی دیتے ہیں جو ہم نے خود دیکھا ہے۔ تو بھی تم لوگ ہماری گواہی قبول نہیں کرتے۔ 12 مَیں نے تم کو دنیاوی باتیں سنائی ہیں اور تم اُن پر ایمان نہیں رکھتے۔ تو پھر تم کیوں کر ایمان لاؤ گے اگر تمہیں آسمانی باتوں کے بارے میں بتاؤں؟ 13 آسمان پر کوئی نہیں چڑھا سوائے ابنِ آدم کے، جو آسمان سے اُترا ہے۔

14 اور جس طرح موسیٰ نے ریگستان میں سانپ کو لکڑی پر لٹکا کر اونچا کر دیا اُسی طرح ضرور ہے کہ ابنِ آدم کو بھی اونچے پر چڑھایا جائے، 15 تاکہ ہر ایک کو جو اُس پر ایمان لائے گا ابدی زندگی مل جائے۔ 16 کیونکہ اللہ نے دنیا سے اِتنی محبت رکھی کہ اُس نے اپنے اکلوتے فرزند کو بخش دیا، تاکہ جو بھی اُس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ابدی زندگی پائے۔ 17 کیونکہ اللہ نے اپنے فرزند کو اِس لئے دنیا میں نہیں بھیجا کہ وہ دنیا کو مجرم ٹھہرائے بلکہ اِس لئے کہ وہ اُسے نجات دے۔

18 جو بھی اُس پر ایمان لایا ہے اُسے مجرم نہیں قرار دیا جائے گا، لیکن جو ایمان نہیں رکھتا اُسے مجرم ٹھہرایا جا چکا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ وہ اللہ کے اکلوتے فرزند کے نام پر ایمان نہیں لایا۔ 19 اور لوگوں کو مجرم ٹھہرانے کا سبب یہ ہے کہ گو اللہ کا نور اِس دنیا میں آیا، لیکن لوگوں نے نور کی نسبت اندھیرے کو زیادہ پیار کیا، کیونکہ اُن کے کام بُرے تھے۔ 20 جو بھی غلط کام کرتا ہے وہ نور سے دشمنی رکھتا ہے اور اُس کے قریب نہیں آتا تاکہ اُس کے بُرے کاموں کا پول نہ کھل جائے۔ 21 لیکن جو سچا کام کرتا ہے وہ نور کے پاس آتا ہے تاکہ ظاہر ہو جائے کہ اُس کے کام اللہ کے وسیلے سے ہوئے ہیں۔''

عیسیٰ اور یحییٰ

22 اِس کے بعد عیسیٰ اپنے شاگردوں کے ساتھ یہودیہ کے علاقے میں گیا۔ وہاں وہ کچھ دیر کے لئے اُن کے ساتھ ٹھہرا اور لوگوں کو بپتسمہ دینے لگا۔ 23 اُس وقت یحییٰ بھی شالیم کے قریب واقع مقام عینون میں

بپتسمہ دے رہا تھا، کیونکہ وہاں پانی بہت تھا۔ اُس جگہ پر لوگ بپتسمہ لینے کے لئے آتے رہے۔ 24 (یحییٰ کو اب تک جیل میں نہیں ڈالا گیا تھا۔)

25 ایک دن یحییٰ کے شاگردوں کا کسی یہودی کے ساتھ مباحثہ چھڑ گیا۔ زیرِ غور مضمون دینی غسل تھا۔ 26 وہ یحییٰ کے پاس آئے اور کہنے لگے، ''اُستاد، جس آدمی سے آپ کی دریائے یردن کے پار ملاقات ہوئی اور جس کے بارے میں آپ نے گواہی دی کہ وہ مسیح ہے، وہ بھی لوگوں کو بپتسمہ دے رہا ہے۔ اب سب لوگ اُسی کے پاس جا رہے ہیں۔''

27 یحییٰ نے جواب دیا، ''ہر ایک کو صرف وہ کچھ ملتا ہے جو اُسے آسمان سے دیا جاتا ہے۔ 28 تم خود اِس کے گواہ ہو کہ مَیں نے کہا، 'مَیں مسیح نہیں ہوں بلکہ مجھے اُس کے آگے آگے بھیجا گیا ہے۔' 29 دُولھا ہی دُلھن سے شادی کرتا ہے، اور دُلھن اُسی کی ہے۔ اُس کا دوست صرف ساتھ کھڑا ہوتا ہے۔ اور دُولھے کی آواز سن سن کر دوست کی خوشی کی انتہا نہیں ہوتی۔ مَیں بھی ایسا ہی دوست ہوں جس کی خوشی پوری ہو گئی ہے۔ 30 لازم ہے کہ وہ بڑھتا جائے جبکہ مَیں گھٹتا جاؤں۔

آسمان سے آنے والا

31 جو آسمان پر سے آیا ہے اُس کا اختیار سب پر ہے۔ جو دنیا سے ہے اُس کا تعلق دنیا سے ہی ہے اور وہ دنیاوی باتیں کرتا ہے۔ لیکن جو آسمان پر سے آیا ہے اُس کا اختیار سب پر ہے۔ 32 جو کچھ اُس نے خود دیکھا اور سنا ہے اُسی کی گواہی دیتا ہے۔ تو بھی کوئی اُس کی گواہی کو قبول نہیں کرتا۔ 33 لیکن جس نے اُسے قبول کیا اُس نے اِس کی تصدیق کی ہے کہ اللہ سچا ہے۔ 34 جسے اللہ نے بھیجا ہے وہ اللہ کی باتیں سناتا ہے، کیونکہ اللہ اپنا روح ناپ تول کر نہیں دیتا۔ 35 باپ اپنے فرزند کو پیار کرتا ہے، اور اُس نے سب کچھ اُس کے سپرد کر دیا ہے۔ 36 چنانچہ جو اللہ کے فرزند پر ایمان لاتا ہے ابدی زندگی اُس کی ہے۔ لیکن جو فرزند کو رد کرے وہ اِس زندگی کو نہیں دیکھے گا بلکہ اللہ کا غضب اُس پر ٹھہرا رہے گا۔''

عیسیٰ اور سامری عورت

4 فریسیوں کو اطلاع ملی کہ عیسیٰ یحییٰ کی نسبت زیادہ شاگرد بنا رہا اور لوگوں کو بپتسمہ دے رہا ہے، 2 حالانکہ وہ خود بپتسمہ نہیں دیتا تھا بلکہ اُس کے شاگرد۔ 3 جب خداوند عیسیٰ کو یہ بات معلوم ہوئی تو وہ یہودیہ کو چھوڑ کر گلیل کو واپس چلا گیا۔ 4 وہاں پہنچنے کے لئے اُسے سامریہ میں سے گزرنا تھا۔

5 چلتے چلتے وہ ایک شہر کے پاس پہنچ گیا جس کا نام سوخار تھا۔ یہ اُس زمین کے قریب تھا جو یعقوب نے اپنے بیٹے یوسف کو دی تھی۔ 6 وہاں یعقوب کا کنواں تھا۔ عیسیٰ سفر سے تھک گیا تھا، اِس لئے وہ کنوئیں پر بیٹھ گیا۔ دوپہر کے تقریباً بارہ بج گئے تھے۔

7 ایک سامری عورت پانی بھرنے آئی۔ عیسیٰ نے اُس سے کہا، ''مجھے ذرا پانی پلا۔'' 8 (اُس کے شاگرد کھانا خریدنے کے لئے شہر گئے ہوئے تھے۔)

9 سامری عورت نے تعجب کیا، کیونکہ یہودی سامریوں کے ساتھ تعلق رکھنے سے انکار کرتے ہیں۔ اُس نے کہا، ''آپ تو یہودی ہیں، اور مَیں سامری عورت ہوں۔ آپ کس طرح مجھ سے پانی پلانے کی درخواست کر سکتے ہیں؟''

10 عیسیٰ نے جواب دیا، ''اگر تُو اُس بخشش سے واقف ہوتی جو اللہ تجھ کو دینا چاہتا ہے اور تُو اُسے جانتی جو تجھ سے پانی مانگ رہا ہے تو تُو اُس سے مانگتی اور وہ تجھے زندگی کا پانی دیتا۔''

11 خاتون نے کہا، ''خداوند، آپ کے پاس تو بالٹی نہیں ہے اور یہ کنواں گہرا ہے۔ آپ کو زندگی کا یہ پانی کہاں سے ملا؟ 12 کیا آپ ہمارے باپ یعقوب سے بڑے ہیں جس نے ہمیں یہ کنواں دیا اور جو خود بھی اپنے بیٹوں اور ریوڑوں سمیت اُس کے پانی سے لطف اندوز ہوا؟''

13 عیسیٰ نے جواب دیا، ''جو بھی اِس پانی میں سے پیئے اُسے دوبارہ پیاس لگے گی۔ 14 لیکن جسے مَیں پانی پلا دوں اُسے بعد میں کبھی بھی پیاس نہیں لگے گی۔ بلکہ جو پانی مَیں اُسے دوں گا وہ اُس میں ایک چشمہ بن جائے گا جس سے پانی پھوٹ کر ابدی زندگی مہیا کرے گا۔''

15 عورت نے اُس سے کہا، ''خداوند، مجھے یہ پانی پلا دیں۔ پھر مجھے کبھی بھی پیاس نہیں لگے گی اور مجھے بار بار یہاں آ کر پانی بھرنا نہیں پڑے گا۔''

16 عیسیٰ نے کہا، ''جا، اپنے خاوند کو بُلا لا۔''

17 عورت نے جواب دیا، ''میرا کوئی خاوند نہیں ہے۔''

عیسیٰ نے کہا، ''تُو نے صحیح کہا کہ میرا خاوند نہیں ہے، 18 کیونکہ تیری شادی پانچ مردوں سے ہو چکی ہے اور جس آدمی کے ساتھ تُو اب رہ رہی ہے وہ تیرا شوہر نہیں ہے۔ تیری بات بالکل درست ہے۔''

19 عورت نے کہا، ''خداوند، مَیں دیکھتی ہوں کہ آپ نبی ہیں۔ 20 ہمارے باپ دادا تو اِسی پہاڑ پر عبادت کرتے تھے جبکہ آپ یہودی لوگ اصرار کرتے ہیں کہ یروشلم وہ مرکز ہے جہاں ہمیں عبادت کرنی ہے۔''

21 عیسیٰ نے جواب دیا، ''اے خاتون، یقین جان کہ وہ وقت آئے گا جب تم نہ تو اِس پہاڑ پر باپ کی عبادت کرو گے، نہ یروشلم میں۔ 22 تم سامری اُس کی پرستش کرتے ہو جسے نہیں جانتے۔ اِس کے مقابلے میں ہم اُس کی پرستش کرتے ہیں جسے جانتے ہیں، کیونکہ نجات یہودیوں میں سے ہے۔ 23 لیکن وہ وقت آ رہا ہے بلکہ پہنچ چکا ہے جب حقیقی پرستار روح اور سچائی سے باپ کی پرستش کریں گے، کیونکہ باپ ایسے ہی پرستار چاہتا ہے۔ 24 اللہ روح ہے، اِس لئے لازم ہے کہ اُس کے پرستار روح اور سچائی سے اُس کی پرستش کریں۔''

25 عورت نے اُس سے کہا، ''مجھے معلوم ہے کہ مسیح یعنی مسح کیا ہوا شخص آ رہا ہے۔ جب وہ آئے گا تو ہمیں سب کچھ بتا دے گا۔''

26 اِس پر عیسیٰ نے اُسے بتایا، ''مَیں ہی مسیح ہوں جو تیرے ساتھ بات کر رہا ہوں۔''

27 اُسی لمحے شاگرد پہنچ گئے۔ اُنہوں نے جب دیکھا کہ عیسیٰ ایک عورت سے بات کر رہا ہے تو تعجب کیا۔ لیکن کسی نے پوچھنے کی جرأت نہ کی کہ ''آپ کیا چاہتے ہیں؟'' یا ''آپ اِس عورت سے کیوں باتیں کر رہے ہیں؟''

28 عورت اپنا گھڑا چھوڑ کر شہر میں چلی گئی اور وہاں لوگوں سے کہنے لگی، 29 ''آؤ، ایک آدمی کو دیکھو جس نے مجھے سب کچھ بتا دیا ہے جو مَیں نے کیا ہے۔ وہ مسیح تو نہیں ہے؟'' 30 چنانچہ وہ شہر سے نکل کر عیسیٰ کے پاس آئے۔

31 اِتنے میں شاگرد زور دے کر عیسیٰ سے کہنے لگے،

"اُستاد، کچھ کھانا کھا لیں۔"

32 لیکن اُس نے جواب دیا، "میرے پاس کھانے کی ایسی چیز ہے جس سے تم واقف نہیں ہو۔"

33 شاگرد آپس میں کہنے لگے، "کیا کوئی اُس کے پاس کھانا لے کر آیا؟"

34 لیکن عیسیٰ نے اُن سے کہا، "میرا کھانا یہ ہے کہ اُس کی مرضی پوری کروں جس نے مجھے بھیجا ہے اور اُس کا کام تکمیل تک پہنچاؤں۔ 35 تم تو خود کہتے ہو، 'مزید چار مہینے تک فصل پک جائے گی۔' لیکن مَیں تم کو بتاتا ہوں، اپنی نظر اُٹھا کر کھیتوں پر غور کرو۔ فصل پک گئی ہے اور کٹائی کے لئے تیار ہے۔ 36 فصل کی کٹائی شروع ہو چکی ہے۔ کٹائی کرنے والے کو مزدوری مل رہی ہے اور وہ فصل کو ابدی زندگی کے لئے جمع کر رہا ہے تاکہ بیج بونے والا اور کٹائی کرنے والا دونوں مل کر خوشی منا سکیں۔ 37 یوں یہ کہاوت درست ثابت ہو جاتی ہے کہ 'ایک بیج بوتا اور دوسرا فصل کاٹتا ہے۔' 38 مَیں نے تم کو اُس فصل کی کٹائی کرنے کے لئے بھیج دیا ہے جسے تیار کرنے کے لئے تم نے محنت نہیں کی۔ اَوروں نے خوب محنت کی ہے اور تم اِس سے فائدہ اُٹھا کر فصل جمع کر سکتے ہو۔"

39 اُس شہر کے بہت سے سامری عیسیٰ پر ایمان لائے۔ وجہ یہ تھی کہ اُس عورت نے اُس کے بارے میں یہ گواہی دی تھی، "اُس نے مجھے سب کچھ بتا دیا جو مَیں نے کیا ہے۔" 40 جب وہ اُس کے پاس آئے تو اُنہوں نے منت کی، "ہمارے پاس ٹھہریں۔" چنانچہ وہ دو دن وہاں رہا۔

41 اور اُس کی باتیں سن کر مزید بہت سے لوگ ایمان لائے۔ 42 اُنہوں نے عورت سے کہا، "اب ہم تیری باتوں کی بنا پر ایمان نہیں رکھتے بلکہ اِس لئے کہ ہم نے خود سن اور جان لیا ہے کہ واقعی دنیا کا نجات دہندہ یہی ہے۔"

افسر کے بیٹے کی شفا

43 وہاں دو دن گزارنے کے بعد عیسیٰ گلیل کو چلا گیا۔ 44 اُس نے خود گواہی دے کر کہا تھا کہ نبی کی اُس کے اپنے وطن میں عزت نہیں ہوتی۔ 45 اب جب وہ گلیل پہنچا تو مقامی لوگوں نے اُسے خوش آمدید کہا، کیونکہ وہ فسح کی عید منانے کے لئے یروشلم آئے تھے اور اُنہوں نے سب کچھ دیکھا جو عیسیٰ نے وہاں کیا تھا۔

46 پھر وہ دوبارہ قانا میں آیا جہاں اُس نے پانی کو مَے میں بدل دیا تھا۔ اُس علاقے میں ایک شاہی افسر تھا جس کا بیٹا کفرنحوم میں بیمار پڑا تھا۔ 47 جب اُسے اطلاع ملی کہ عیسیٰ یہودیہ سے گلیل پہنچ گیا ہے تو وہ اُس کے پاس گیا اور گزارش کی، "قانا سے میرے پاس آ کر میرے بیٹے کو شفا دیں، کیونکہ وہ مرنے کو ہے۔"

48 عیسیٰ نے اُس سے کہا، "جب تک تم لوگ الٰہی نشان اور معجزے نہیں دیکھتے ایمان نہیں لاتے۔"

49 شاہی افسر نے کہا، "خداوند آئیں، اِس سے پہلے کہ میرا لڑکا مر جائے۔"

50 عیسیٰ نے جواب دیا، "جا، تیرا بیٹا زندہ رہے گا۔"

آدمی عیسیٰ کی بات پر ایمان لایا اور اپنے گھر چلا گیا۔

51 وہ ابھی راستے میں تھا کہ اُس کے نوکر اُس سے ملے۔ اُنہوں نے اُسے اطلاع دی کہ بیٹا زندہ ہے۔

52 اُس نے اُن سے پوچھ گچھ کی کہ اُس کی طبیعت کس وقت سے بہتر ہونے لگی تھی۔ اُنہوں نے جواب دیا، "بخار کل دوپہر ایک بجے اُتر گیا۔" 53 پھر باپ

نے جان لیا کہ اُسی وقت عیسیٰ نے اُسے بتایا تھا، ”تمہارا بیٹا زندہ رہے گا۔“ اور وہ اپنے پورے گھرانے سمیت اُس پر ایمان لایا۔

54 یوں عیسیٰ نے اپنا دوسرا الٰہی نشان اُس وقت دکھایا جب وہ یہودیہ سے گلیل میں آیا تھا۔

بیت المقدس کے حوض پر شفا

5 کچھ دیر کے بعد عیسیٰ کسی یہودی عید کے موقع پر یروشلم گیا۔ 2 شہر میں ایک حوض تھا جس کا نام ارامی زبان میں بیت حسدا تھا۔ اُس کے پانچ بڑے برآمدے تھے اور وہ شہر کے اُس دروازے کے قریب تھا جس کا نام 'بھیڑوں کا دروازہ' ہے۔ 3 اِن برآمدوں میں بے شمار معذور لوگ پڑے رہتے تھے۔ یہ اندھے، لنگڑے اور مفلوج پانی کے ہلنے کے انتظار میں رہتے تھے۔ 4 [کیونکہ گاہے بگاہے رب کا فرشتہ اُتر کر پانی کو ہلا دیتا تھا۔ جو بھی اُس وقت اُس میں پہلے داخل ہو جاتا اُسے شفا مل جاتی تھی خواہ اُس کی بیماری کوئی بھی کیوں نہ ہوتی۔] 5 مریضوں میں سے ایک آدمی 38 سال سے معذور تھا۔ 6 جب عیسیٰ نے اُسے وہاں پڑا دیکھا اور اُسے معلوم ہوا کہ یہ اِتنی دیر سے اِس حالت میں ہے تو اُس نے پوچھا، ”کیا تُو تندرست ہونا چاہتا ہے؟“

7 اُس نے جواب دیا، ”خداوند، یہ مشکل ہے۔ میرا کوئی ساتھی نہیں جو مجھے اُٹھا کر پانی میں جب اُسے ہلایا جاتا ہے لے جائے۔ اِس لئے میرے وہاں پہنچنے میں اِتنی دیر لگ جاتی ہے کہ کوئی اَور مجھ سے پہلے پانی میں اُتر جاتا ہے۔“

8 عیسیٰ نے کہا، ”اُٹھ، اپنا بستر اُٹھا کر چل پھر!“ 9 وہ آدمی فوراً بحال ہو گیا۔ اُس نے اپنا بستر اُٹھایا اور چلنے پھرنے لگا۔

یہ واقعہ سبت کے دن ہوا۔ 10 اِس لئے یہودیوں نے شفایاب آدمی کو بتایا، ”آج سبت کا دن ہے۔ آج بستر اُٹھانا منع ہے۔“

11 لیکن اُس نے جواب دیا، ”جس آدمی نے مجھے شفا دی اُس نے مجھے بتایا، 'اپنا بستر اُٹھا کر چل پھر'۔“

12 اُنہوں نے سوال کیا، ”وہ کون ہے جس نے تجھے یہ کچھ بتایا؟“ 13 لیکن شفایاب آدمی کو معلوم نہ تھا، کیونکہ عیسیٰ ہجوم کے سبب سے چپکے سے وہاں سے چلا گیا تھا۔

14 بعد میں عیسیٰ اُسے بیت المقدس میں ملا۔ اُس نے کہا، ”اب تُو بحال ہو گیا ہے۔ پھر گناہ نہ کرنا، ایسا نہ ہو کہ تیرا حال پہلے سے بھی بدتر ہو جائے۔“

15 اُس آدمی نے اُسے چھوڑ کر یہودیوں کو اطلاع دی، ”عیسیٰ نے مجھے شفا دی۔“ 16 اِس پر یہودی اُس کو ستانے لگے، کیونکہ اُس نے اُس آدمی کو سبت کے دن بحال کیا تھا۔ 17 لیکن عیسیٰ نے اُنہیں جواب دیا، ”میرا باپ آج تک کام کرتا آیا ہے، اور مَیں بھی ایسا کرتا ہوں۔“

18 یہ سن کر یہودی اُسے قتل کرنے کی مزید کوشش کرنے لگے، کیونکہ اُس نے نہ صرف سبت کے دن کو منسوخ قرار دیا تھا بلکہ اللہ کو اپنا باپ کہہ کر اپنے آپ کو اللہ کے برابر ٹھہرایا تھا۔

فرزند کا اختیار

19 عیسیٰ نے اُنہیں جواب دیا، ”مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں کہ فرزند اپنی مرضی سے کچھ نہیں کر سکتا۔ وہ صرف وہ کچھ کرتا ہے جو وہ باپ کو کرتے دیکھتا ہے۔

جو کچھ باپ کرتا ہے وہی فرزند بھی کرتا ہے، 20 کیونکہ باپ فرزند کو پیار کرتا اور اُسے سب کچھ دکھاتا ہے جو وہ خود کرتا ہے۔ ہاں، وہ فرزند کو اِن سے بھی عظیم کام دکھائے گا۔ پھر تم اَور بھی زیادہ حیرت زدہ ہو گے۔ 21 کیونکہ جس طرح باپ مُردوں کو زندہ کرتا ہے اُسی طرح فرزند بھی جنہیں چاہتا ہے زندہ کر دیتا ہے۔ 22 اور باپ کسی کی بھی عدالت نہیں کرتا بلکہ اُس نے عدالت کا پورا انتظام فرزند کے سپرد کر دیا ہے 23 تاکہ سب اُسی طرح فرزند کی عزت کریں جس طرح وہ باپ کی عزت کرتے ہیں۔ جو فرزند کی عزت نہیں کرتا وہ باپ کی بھی عزت نہیں کرتا جس نے اُسے بھیجا ہے۔

24 مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں، جو بھی میری بات سن کر اُس پر ایمان لاتا ہے جس نے مجھے بھیجا ہے ابدی زندگی اُس کی ہے۔ اُسے مجرم نہیں ٹھہرایا جائے گا بلکہ وہ موت کی گرفت سے نکل کر زندگی میں داخل ہو گیا ہے۔ 25 مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں کہ ایک وقت آنے والا ہے بلکہ آ چکا ہے جب مُردے اللہ کے فرزند کی آواز سنیں گے۔ اور جتنے سنیں گے وہ زندہ ہو جائیں گے۔ 26 کیونکہ جس طرح باپ زندگی کا منبع ہے اُسی طرح اُس نے اپنے فرزند کو زندگی کا منبع بنا دیا ہے۔ 27 ساتھ ساتھ اُس نے اُسے عدالت کرنے کا اختیار بھی دے دیا ہے، کیونکہ وہ ابنِ آدم ہے۔ 28 یہ سن کر تعجب نہ کرو کیونکہ ایک وقت آ رہا ہے جب تمام مُردے اُس کی آواز سن کر 29 قبروں میں سے نکل آئیں گے۔ جنہوں نے نیک کام کیا وہ جی اُٹھ کر زندگی پائیں گے جبکہ جنہوں نے بُرا کام کیا وہ جی تو اُٹھیں گے لیکن اُن کی عدالت کی جائے گی۔

عیسیٰ کے گواہ

30 مَیں اپنی مرضی سے کچھ نہیں کر سکتا بلکہ جو کچھ باپ سے سنتا ہوں اُس کے مطابق عدالت کرتا ہوں۔ اور میری عدالت راست ہے کیونکہ مَیں اپنی مرضی کرنے کی کوشش نہیں کرتا بلکہ اُسی کی جس نے مجھے بھیجا ہے۔

31 اگر مَیں خود اپنے بارے میں گواہی دیتا تو میری گواہی معتبر نہ ہوتی۔ 32 لیکن ایک اَور ہے جو میرے بارے میں گواہی دے رہا ہے اور مَیں جانتا ہوں کہ میرے بارے میں اُس کی گواہی سچی اور معتبر ہے۔ 33 تم نے پتا کرنے کے لئے اپنے لوگوں کو یحییٰ کے پاس بھیجا ہے اور اُس نے حقیقت کی تصدیق کی ہے۔ 34 بےشک مجھے کسی انسانی گواہ کی ضرورت نہیں ہے، لیکن مَیں یہ اِس لئے بتا رہا ہوں تاکہ تم کو نجات مل جائے۔ 35 یحییٰ ایک جلتا ہوا چراغ تھا جو روشنی دیتا تھا، اور کچھ دیر کے لئے تم نے اُس کی روشنی میں خوشی منانا پسند کیا۔ 36 لیکن میرے پاس ایک اَور گواہ ہے جو یحییٰ کی نسبت زیادہ اہم ہے یعنی وہ کام جو باپ نے مجھے مکمل کرنے کے لئے دے دیا۔ یہی کام جو مَیں کر رہا ہوں میرے بارے میں گواہی دیتا ہے کہ باپ نے مجھے بھیجا ہے۔ 37 اِس کے علاوہ باپ نے خود جس نے مجھے بھیجا ہے میرے بارے میں گواہی دی ہے۔ افسوس، تم نے کبھی اُس کی آواز نہیں سنی، نہ اُس کی شکل و صورت دیکھی، 38 اور اُس کا کلام تمہارے اندر نہیں رہتا، کیونکہ تم اُس پر ایمان نہیں رکھتے جسے اُس نے بھیجا ہے۔ 39 تم اپنے صحیفوں میں ڈھونڈتے رہتے ہو کیونکہ سمجھتے ہو کہ اُن سے تمہیں ابدی زندگی حاصل ہے۔ لیکن یہی میرے بارے میں گواہی دیتے ہیں! 40 تو بھی تم زندگی پانے کے لئے میرے پاس آنا نہیں چاہتے۔

41 مَیں انسانوں سے عزت نہیں چاہتا، 42 لیکن مَیں تم کو جانتا ہوں کہ تم میں اللہ کی محبت نہیں۔ 43 اگرچہ مَیں اپنے باپ کے نام میں آیا ہوں تو بھی تم مجھے قبول نہیں کرتے۔ اِس کے مقابلے میں اگر کوئی اپنے نام میں آئے گا تو تم اُسے قبول کرو گے۔ 44 کوئی عجب نہیں کہ تم ایمان نہیں لا سکتے۔ کیونکہ تم ایک دوسرے سے عزت چاہتے ہو جبکہ تم وہ عزت پانے کی کوشش ہی نہیں کرتے جو واحد خدا سے ملتی ہے۔ 45 لیکن یہ نہ سمجھو کہ مَیں باپ کے سامنے تم پر الزام لگاؤں گا۔ ایک اَور ہے جو تم پر الزام لگا رہا ہے یعنی موسیٰ، جس سے تم اُمید رکھتے ہو۔ 46 اگر تم واقعی موسیٰ پر ایمان رکھتے تو ضرور مجھ پر بھی ایمان رکھتے، کیونکہ اُس نے میرے ہی بارے میں لکھا۔ 47 لیکن چونکہ تم وہ کچھ نہیں مانتے جو اُس نے لکھا ہے تو میری باتیں کیوں کر مان سکتے ہو!"

عیسیٰ بڑے ہجوم کو کھانا کھلاتا ہے

6 اِس کے بعد عیسیٰ نے گلیل کی جھیل کو پار کیا۔ (جھیل کا دوسرا نام تبریاس تھا۔) 2 ایک بڑا ہجوم اُس کے پیچھے لگ گیا تھا، کیونکہ اُس نے الٰہی نشان دکھا کر مریضوں کو شفا دی تھی اور لوگوں نے اِس کا مشاہدہ کیا تھا۔ 3 پھر عیسیٰ پہاڑ پر چڑھ کر اپنے شاگردوں کے ساتھ بیٹھ گیا۔ 4 (یہودی عیدِ فسح قریب آ گئی تھی۔) 5 وہاں بیٹھے عیسیٰ نے اپنی نظر اُٹھائی تو دیکھا کہ ایک بڑا ہجوم پہنچ رہا ہے۔ اُس نے فلپّس سے پوچھا، "ہم کہاں سے کھانا خریدیں تاکہ اُنہیں کھلائیں؟" 6 (یہ اُس نے فلپّس کو آزمانے کے لئے کہا۔ خود تو وہ جانتا تھا کہ کیا کرے گا۔)

7 فلپّس نے جواب دیا، "اگر ہر ایک کو صرف تھوڑا سا ملے تو بھی چاندی کے 200 سِکے کافی نہیں ہوں گے۔"

8 پھر شمعون پطرس کا بھائی اندریاس بول اُٹھا، 9 "یہاں ایک لڑکا ہے جس کے پاس جَو کی پانچ روٹیاں اور دو مچھلیاں ہیں۔ مگر اِتنے لوگوں میں یہ کیا ہیں!"

10 عیسیٰ نے کہا، "لوگوں کو بٹھا دو۔" اُس جگہ بہت گھاس تھی۔ چنانچہ سب بیٹھ گئے۔ (صرف مردوں کی تعداد 5,000 تھی۔) 11 عیسیٰ نے روٹیاں لے کر شکرگزاری کی دعا کی اور اُنہیں بیٹھے ہوئے لوگوں میں تقسیم کروایا۔ یہی کچھ اُس نے مچھلیوں کے ساتھ بھی کیا۔ اور سب نے جی بھر کر روٹی کھائی۔ 12 جب سب سیر ہو گئے تو عیسیٰ نے شاگردوں کو بتایا، "اب بچے ہوئے ٹکڑے جمع کرو تاکہ کچھ ضائع نہ ہو جائے۔" 13 جب اُنہوں نے بچا ہوا کھانا اکٹھا کیا تو جَو کی پانچ روٹیوں کے ٹکڑوں سے بارہ ٹوکرے بھر گئے۔

14 جب لوگوں نے عیسیٰ کو یہ الٰہی نشان دکھاتے دیکھا تو اُنہوں نے کہا، "یقیناً یہ وہی نبی ہے جسے دنیا میں آنا تھا۔" 15 عیسیٰ کو معلوم ہوا کہ وہ آ کر اُسے زبردستی بادشاہ بنانا چاہتے ہیں، اِس لئے وہ دوبارہ اُن سے الگ ہو کر اکیلا ہی کسی پہاڑ پر چڑھ گیا۔

عیسیٰ پانی پر چلتا ہے

16 شام کو شاگرد جھیل کے پاس گئے 17 اور کشتی پر سوار ہو کر جھیل کے پار شہر کفرنحوم کے لئے روانہ ہوئے۔ اندھیرا ہو چکا تھا اور عیسیٰ اب تک اُن کے پاس واپس نہیں آیا تھا۔ 18 تیز ہَوا کے باعث جھیل میں لہریں اُٹھنے لگیں۔ 19 کشتی کو کھیتے کھیتے شاگرد چار یا پانچ کلو میٹر کا سفر طے کر چکے تھے کہ اچانک عیسیٰ نظر

آیا۔ وہ پانی پر چلتا ہوا کشتی کی طرف بڑھ رہا تھا۔ شاگرد دہشت زدہ ہو گئے۔ 20 لیکن اُس نے اُن سے کہا، ''مَیں ہی ہوں۔ خوف نہ کرو۔'' 21 وہ اُسے کشتی میں بٹھانے پر آمادہ ہوئے۔ اور کشتی اُسی لمحے اُس جگہ پہنچ گئی جہاں وہ جانا چاہتے تھے۔

لوگ عیسیٰ کو ڈھونڈتے ہیں

22 ہجوم تو جھیل کے پار رہ گیا تھا۔ اگلے دن لوگوں کو پتا چلا کہ شاگرد ایک ہی کشتی لے کر چلے گئے ہیں اور کہ اُس وقت عیسیٰ کشتی میں نہیں تھا۔ 23 پھر کچھ کشتیاں تبریاس سے اُس مقام کے قریب پہنچیں جہاں خداوند عیسیٰ نے روٹی کے لئے شکرگزاری کی دعا کر کے اُسے لوگوں کو کھلایا تھا۔ 24 جب لوگوں نے دیکھا کہ نہ عیسیٰ اور نہ اُس کے شاگرد وہاں ہیں تو وہ کشتیوں پر سوار ہو کر عیسیٰ کو ڈھونڈتے ڈھونڈتے کفرنحوم پہنچے۔

عیسیٰ زندگی کی روٹی ہے

25 جب اُنہوں نے اُسے جھیل کے پار پایا تو پوچھا، ''اُستاد، آپ کس طرح یہاں پہنچ گئے؟''

26 عیسیٰ نے جواب دیا، ''مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں، تم مجھے اِس لئے نہیں ڈھونڈ رہے کہ الٰہی نشان دیکھے ہیں بلکہ اِس لئے کہ تم نے جی بھر کر روٹی کھائی ہے۔ 27 ایسی خوراک کے لئے جد و جہد نہ کرو جو گل سڑ جاتی ہے، بلکہ ایسی کے لئے جو ابدی زندگی تک قائم رہتی ہے اور جو ابنِ آدم تم کو دے گا، کیونکہ خدا باپ نے اُس پر اپنی تصدیق کی مُہر لگائی ہے۔''

28 اِس پر اُنہوں نے پوچھا، ''ہمیں کیا کرنا چاہئے تاکہ اللہ کا مطلوبہ کام کریں؟''

29 عیسیٰ نے جواب دیا، ''اللہ کا کام یہ ہے کہ تم اُس پر ایمان لاؤ جسے اُس نے بھیجا ہے۔''

30 اُنہوں نے کہا، ''تو پھر آپ کیا الٰہی نشان دکھائیں گے جسے دیکھ کر ہم آپ پر ایمان لائیں؟ آپ کیا کام سرانجام دیں گے؟ 31 ہمارے باپ دادا نے تو ریگستان میں مَن کھایا۔ چنانچہ کلامِ مقدّس میں لکھا ہے کہ موسیٰ نے اُنہیں آسمان سے روٹی کھلائی۔''

32 عیسیٰ نے جواب دیا، ''مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں کہ خود موسیٰ نے تم کو آسمان سے روٹی نہیں کھلائی بلکہ میرے باپ نے۔ وہی تم کو آسمان سے حقیقی روٹی دیتا ہے۔ 33 کیونکہ اللہ کی روٹی وہ شخص ہے جو آسمان پر سے اُتر کر دنیا کو زندگی بخشتا ہے۔''

34 اُنہوں نے کہا، ''خداوند، ہمیں یہ روٹی ہر وقت دیا کریں۔''

35 جواب میں عیسیٰ نے کہا، ''مَیں ہی زندگی کی روٹی ہوں۔ جو میرے پاس آئے اُسے پھر کبھی بھوک نہیں لگے گی۔ اور جو مجھ پر ایمان لائے اُسے پھر کبھی پیاس نہیں لگے گی۔ 36 لیکن جس طرح مَیں تم کو بتا چکا ہوں، تم نے مجھے دیکھا اور پھر بھی ایمان نہیں لائے۔ 37 جتنے بھی باپ نے مجھے دیئے ہیں وہ میرے پاس آئیں گے اور جو بھی میرے پاس آئے گا اُسے مَیں ہرگز نکال نہ دوں گا۔ 38 کیونکہ مَیں اپنی مرضی پوری کرنے کے لئے آسمان سے نہیں اُترا بلکہ اُس کی جس نے مجھے بھیجا ہے۔ 39 اور جس نے مجھے بھیجا اُس کی مرضی یہ ہے کہ جتنے بھی اُس نے مجھے دیئے ہیں اُن میں سے مَیں ایک کو بھی کھو نہ دوں بلکہ سب کو قیامت کے دن مُردوں میں سے پھر زندہ کروں۔ 40 کیونکہ میرے باپ کی مرضی یہی ہے کہ جو بھی فرزند کو دیکھ کر اُس پر ایمان لائے

اُسے ابدی زندگی حاصل ہو۔ ایسے شخص کو مَیں قیامت کے دن مُردوں میں سے پھر زندہ کروں گا۔“

41 یہ سن کر یہودی اِس لئے بڑبڑانے لگے کہ اُس نے کہا تھا، ”مَیں ہی وہ روٹی ہوں جو آسمان پر سے اُتر آئی ہے۔“ 42 اُنہوں نے اعتراض کیا، ”کیا یہ عیسیٰ بن یوسف نہیں، جس کے باپ اور ماں سے ہم واقف ہیں؟ وہ کیوں کر کہہ سکتا ہے کہ 'مَیں آسمان سے اُترا ہوں'؟“

43 عیسیٰ نے جواب میں کہا، ”آپس میں مت بڑبڑاؤ۔ 44 صرف وہ شخص میرے پاس آ سکتا ہے جسے باپ جس نے مجھے بھیجا ہے میرے پاس کھینچ لایا ہے۔ ایسے شخص کو مَیں قیامت کے دن مُردوں میں سے پھر زندہ کروں گا۔ 45 نبیوں کے صحیفوں میں لکھا ہے، 'سب اللہ سے تعلیم پائیں گے۔' جو بھی اللہ کی سن کر اُس سے سیکھتا ہے وہ میرے پاس آ جاتا ہے۔ 46 اِس کا مطلب یہ نہیں کہ کسی نے کبھی باپ کو دیکھا۔ صرف ایک ہی نے باپ کو دیکھا ہے، وہی جو اللہ کی طرف سے ہے۔ 47 مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں کہ جو ایمان رکھتا ہے اُسے ابدی زندگی حاصل ہے۔ 48 زندگی کی روٹی مَیں ہوں۔ 49 تمہارے باپ دادا ریگستان میں مَن کھاتے رہے، تو بھی وہ مر گئے۔ 50 لیکن یہاں آسمان سے اُترنے والی ایسی روٹی ہے جسے کھا کر انسان نہیں مرتا۔ 51 مَیں ہی زندگی کی وہ روٹی ہوں جو آسمان سے اُتر آئی ہے۔ جو اِس روٹی سے کھائے وہ ابد تک زندہ رہے گا۔ اور یہ روٹی میرا گوشت ہے جو مَیں دنیا کو زندگی مہیا کرنے کی خاطر پیش کروں گا۔“

52 یہودی بڑی سرگرمی سے ایک دوسرے سے بحث کرنے لگے، ”یہ آدمی ہمیں کس طرح اپنا گوشت کھلا سکتا ہے؟“

53 عیسیٰ نے اُن سے کہا، ”مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں کہ صرف ابنِ آدم کا گوشت کھانے اور اُس کا خون پینے ہی سے تم میں زندگی ہو گی۔ 54 جو میرا گوشت کھائے اور میرا خون پیئے ابدی زندگی اُس کی ہے اور مَیں اُسے قیامت کے دن مُردوں میں سے پھر زندہ کروں گا۔ 55 کیونکہ میرا گوشت حقیقی خوراک اور میرا خون حقیقی پینے کی چیز ہے۔ 56 جو میرا گوشت کھاتا اور میرا خون پیتا ہے وہ مجھ میں قائم رہتا ہے اور مَیں اُس میں۔ 57 مَیں اُس زندہ باپ کی وجہ سے زندہ ہوں جس نے مجھے بھیجا۔ اِسی طرح جو مجھے کھاتا ہے وہ میری ہی وجہ سے زندہ رہے گا۔ 58 یہی وہ روٹی ہے جو آسمان سے اُتری ہے۔ تمہارے باپ دادا مَن کھانے کے باوجود مر گئے، لیکن جو یہ روٹی کھائے گا وہ ابد تک زندہ رہے گا۔“

59 عیسیٰ نے یہ باتیں اُس وقت کیں جب وہ کفرنحوم میں یہودی عبادت خانے میں تعلیم دے رہا تھا۔

ابدی زندگی کی باتیں

60 یہ سن کر اُس کے بہت سے شاگردوں نے کہا، ”یہ باتیں ناگوار ہیں۔ کون اِنہیں سن سکتا ہے!“

61 عیسیٰ کو معلوم تھا کہ میرے شاگرد میرے بارے میں بڑبڑا رہے ہیں، اِس لئے اُس نے کہا، ”کیا تم کو اِن باتوں سے ٹھیس لگی ہے؟ 62 تو پھر تم کیا سوچو گے جب ابنِ آدم کو اوپر جاتے دیکھو گے جہاں وہ پہلے تھا؟ 63 اللہ کا روح ہی زندہ کرتا ہے جبکہ جسمانی طاقت کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ جو باتیں مَیں نے تم کو بتائی ہیں وہ روح اور زندگی ہیں۔ 64 لیکن تم میں سے کچھ ہیں جو ایمان نہیں رکھتے۔“ (عیسیٰ تو شروع سے ہی جانتا تھا کہ کون

کون ایمان نہیں رکھتے اور کون مجھے دشمن کے حوالے کرے گا۔) 65 پھر اُس نے کہا، ”اِس لئے مَیں نے تم کو بتایا کہ صرف وہ شخص میرے پاس آ سکتا ہے جسے باپ کی طرف سے یہ توفیق ملے۔“

66 اُس وقت سے اُس کے بہت سے شاگرد اُلٹے پاؤں پھر گئے اور آئندہ کو اُس کے ساتھ نہ چلے۔ 67 تب عیسیٰ نے بارہ شاگردوں سے پوچھا، ”کیا تم بھی چلے جانا چاہتے ہو؟“

68 شمعون پطرس نے جواب دیا، ”خداوند، ہم کس کے پاس جائیں؟ ابدی زندگی کی باتیں تو آپ ہی کے پاس ہیں۔ 69 اور ہم نے ایمان لا کر جان لیا ہے کہ آپ اللہ کے قدوس ہیں۔“

70 جواب میں عیسیٰ نے کہا، ”کیا مَیں نے تم بارہ کو نہیں چنا؟ تو بھی تم میں سے ایک شخص شیطان ہے۔“ 71 (وہ شمعون اِسکریوتی کے بیٹے یہوداہ کی طرف اشارہ کر رہا تھا جو بارہ شاگردوں میں سے ایک تھا اور جس نے بعد میں اُسے دشمن کے حوالے کر دیا۔)

عیسیٰ اور اُس کے بھائی

7 اِس کے بعد عیسیٰ نے گلیل کے علاقے میں اِدھر اُدھر سفر کیا۔ وہ یہودیہ میں پھرنا نہیں چاہتا تھا کیونکہ وہاں کے یہودی اُسے قتل کرنے کا موقع ڈھونڈ رہے تھے۔ 2 لیکن جب یہودی عید بنام جھونپڑیوں کی عید قریب آئی 3 تو اُس کے بھائیوں نے اُس سے کہا، ”یہ جگہ چھوڑ کر یہودیہ چلا جا تاکہ تیرے پیروکار بھی وہ معجزے دیکھ لیں جو تُو کرتا ہے۔ 4 جو شخص چاہتا ہے کہ عوام اُسے جانے وہ پوشیدگی میں کام نہیں کرتا۔ اگر تُو اِس قسم کا معجزانہ کام کرتا ہے تو اپنے آپ کو دنیا پر ظاہر کر۔“ 5 (اصل میں عیسیٰ کے بھائی بھی اُس پر ایمان نہیں رکھتے تھے۔)

6 عیسیٰ نے اُنہیں بتایا، ”ابھی وہ وقت نہیں آیا جو میرے لئے موزوں ہے۔ لیکن تم جا سکتے ہو، تمہارے لئے ہر وقت موزوں ہے۔ 7 دنیا تم سے دشمنی نہیں رکھ سکتی۔ لیکن مجھ سے وہ دشمنی رکھتی ہے، کیونکہ مَیں اُس کے بارے میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ اُس کے کام بُرے ہیں۔ 8 تم خود عید پر جاؤ۔ مَیں نہیں جاؤں گا، کیونکہ ابھی وہ وقت نہیں آیا جو میرے لئے موزوں ہے۔“ 9 یہ کہہ کر وہ گلیل میں ٹھہرا رہا۔

عیسیٰ جھونپڑیوں کی عید پر

10 لیکن بعد میں، جب اُس کے بھائی عید پر جا چکے تھے تو وہ بھی گیا، اگرچہ علانیہ نہیں بلکہ خفیہ طور پر۔ 11 یہودی عید کے موقع پر اُسے تلاش کر رہے تھے۔ وہ پوچھتے رہے، ”وہ آدمی کہاں ہے؟“

12 ہجوم میں سے کئی لوگ عیسیٰ کے بارے میں بڑبڑا رہے تھے۔ بعض نے کہا، ”وہ اچھا بندہ ہے۔“ لیکن دوسروں نے اعتراض کیا، ”نہیں، وہ عوام کو بہکاتا ہے۔“ 13 لیکن کسی نے بھی اُس کے بارے میں کھل کر بات نہ کی، کیونکہ وہ یہودیوں سے ڈرتے تھے۔

14 عید کا آدھا حصہ گزر چکا تھا جب عیسیٰ بیت المقدس میں جا کر تعلیم دینے لگا۔ 15 اُسے سن کر یہودی حیرت زدہ ہوئے اور کہا، ”یہ آدمی کس طرح اِتنا علم رکھتا ہے حالانکہ اِس نے کہیں سے بھی تعلیم حاصل نہیں کی!“

16 عیسیٰ نے جواب دیا، ”جو تعلیم مَیں دیتا ہوں وہ میری اپنی نہیں بلکہ اُس کی ہے جس نے مجھے بھیجا۔

17 جو اُس کی مرضی پوری کرنے کے لئے تیار ہے وہ جان لے گا کہ میری تعلیم اللہ کی طرف سے ہے یا کہ میری اپنی طرف سے۔ 18 جو اپنی طرف سے بولتا ہے وہ اپنی ہی عزت چاہتا ہے۔ لیکن جو اپنے بھیجنے والے کی عزت و جلال بڑھانے کی کوشش کرتا ہے وہ سچا ہے اور اُس میں ناراستی نہیں ہے۔ 19 کیا موسیٰ نے تم کو شریعت نہیں دی؟ تو پھر تم مجھے قتل کرنے کی کوشش کیوں کر رہے ہو؟''

20 ہجوم نے جواب دیا، ''تم کسی بدروح کی گرفت میں ہو۔ کون تمہیں قتل کرنے کی کوشش کر رہا ہے؟''

21 عیسیٰ نے اُن سے کہا، ''مَیں نے سبت کے دن ایک ہی معجزہ کیا اور تم سب حیرت زدہ ہوئے۔ 22 لیکن تم بھی سبت کے دن کام کرتے ہو۔ تم اُس دن اپنے بچوں کا ختنہ کرواتے ہو۔ اور یہ رسم موسیٰ کی شریعت کے مطابق ہی ہے، اگرچہ یہ موسیٰ سے نہیں بلکہ ہمارے باپ دادا ابراہیم، اسحاق اور یعقوب سے شروع ہوئی۔ 23 کیونکہ شریعت کے مطابق لازم ہے کہ بچے کا ختنہ آٹھویں دن کروایا جائے، اور اگر یہ دن سبت ہو تو تم پھر بھی اپنے بچے کا ختنہ کرواتے ہو تاکہ شریعت کی خلاف ورزی نہ ہو جائے۔ تو پھر تم مجھ سے کیوں ناراض ہو کہ مَیں نے سبت کے دن ایک آدمی کے پورے جسم کو شفا دی؟ 24 ظاہری صورت کی بنا پر فیصلہ نہ کرو بلکہ باطنی حالت پہچان کر منصفانہ فیصلہ کرو۔''

کیا عیسیٰ ہی مسیح ہے؟

25 اُس وقت یروشلم کے کچھ رہنے والے کہنے لگے، ''کیا یہ وہ آدمی نہیں ہے جسے لوگ قتل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں؟ 26 تاہم وہ یہاں کھل کر بات کر رہا ہے اور کوئی بھی اُسے روکنے کی کوشش نہیں کر رہا۔ کیا ہمارے راہنماؤں نے حقیقت میں جان لیا ہے کہ یہ مسیح ہے؟ 27 لیکن جب مسیح آئے گا تو کسی کو بھی معلوم نہیں ہو گا کہ وہ کہاں سے ہے۔ یہ آدمی فرق ہے۔ ہم تو جانتے ہیں کہ یہ کہاں سے ہے۔''

28 عیسیٰ بیت المقدّس میں تعلیم دے رہا تھا۔ اب وہ پکار اُٹھا، ''تم مجھے جانتے ہو اور یہ بھی جانتے ہو کہ مَیں کہاں سے ہوں۔ لیکن مَیں اپنی طرف سے نہیں آیا۔ جس نے مجھے بھیجا ہے وہ سچا ہے اور اُسے تم نہیں جانتے۔ 29 لیکن مَیں اُسے جانتا ہوں، کیونکہ مَیں اُس کی طرف سے ہوں اور اُس نے مجھے بھیجا ہے۔''

30 تب اُنہوں نے اُسے گرفتار کرنے کی کوشش کی۔ لیکن کوئی بھی اُس کو ہاتھ نہ لگا سکا، کیونکہ ابھی اُس کا وقت نہیں آیا تھا۔ 31 تو بھی ہجوم کے کئی لوگ اُس پر ایمان لائے، کیونکہ اُنہوں نے کہا، ''جب مسیح آئے گا تو کیا وہ اِس آدمی سے زیادہ الٰہی نشان دکھائے گا؟''

پہرے دار اُسے گرفتار کرنے آتے ہیں

32 فریسیوں نے دیکھا کہ ہجوم میں اِس قسم کی باتیں دھیمی دھیمی آواز کے ساتھ پھیل رہی ہیں۔ چنانچہ اُنہوں نے راہنما اماموں کے ساتھ مل کر بیت المقدّس کے پہرے دار عیسیٰ کو گرفتار کرنے کے لئے بھیجے۔ 33 لیکن عیسیٰ نے کہا، ''مَیں صرف تھوڑی دیر اَور تمہارے ساتھ رہوں گا، پھر مَیں اُس کے پاس واپس چلا جاؤں گا جس نے مجھے بھیجا ہے۔ 34 اُس وقت تم مجھے ڈھونڈو گے، مگر نہیں پاؤ گے، کیونکہ جہاں مَیں ہوں وہاں تم نہیں آ سکتے۔''

35 یہودی آپس میں کہنے لگے، ”یہ کہاں جانا چاہتا ہے جہاں ہم اُسے نہیں پا سکیں گے؟ کیا وہ بیرونِ ملک جانا چاہتا ہے، وہاں جہاں ہمارے لوگ یونانیوں میں بکھری حالت میں رہتے ہیں؟ کیا وہ یونانیوں کو تعلیم دینا چاہتا ہے؟ 36 مطلب کیا ہے جب وہ کہتا ہے، 'تم مجھے ڈھونڈو گے مگر نہیں پاؤ گے' اور 'جہاں مَیں ہوں وہاں تم نہیں آ سکتے'۔“

زندگی کے پانی کی نہریں

37 عید کے آخری دن جو سب سے اہم ہے عیسیٰ کھڑا ہوا اور اونچی آواز سے پکار اُٹھا، ”جو پیاسا ہو وہ میرے پاس آئے، 38 اور جو مجھ پر ایمان لائے وہ پیئے۔ کلامِ مقدّس کے مطابق 'اُس کے اندر سے زندگی کے پانی کی نہریں بہہ نکلیں گی'۔“ 39 ('زندگی کے پانی' سے وہ روح القدس کی طرف اشارہ کر رہا تھا جو اُن کو حاصل ہوتا ہے جو عیسیٰ پر ایمان لاتے ہیں۔ لیکن وہ اُس وقت تک نازل نہیں ہوا تھا، کیونکہ عیسیٰ اب تک اپنے جلال کو نہ پہنچا تھا۔)

سننے والوں میں نااتفاقی

40 عیسیٰ کی یہ باتیں سن کر ہجوم کے کچھ لوگوں نے کہا، ”یہ آدمی واقعی وہ نبی ہے جس کے انتظار میں ہم ہیں۔“

41 دوسروں نے کہا، ”یہ مسیح ہے۔“

لیکن بعض نے اعتراض کیا، ”مسیح گلیل سے کس طرح آ سکتا ہے! 42 پاک کلام تو بیان کرتا ہے کہ مسیح داؤد کے خاندان اور بیت‌لحم سے آئے گا، اُس گاؤں سے جہاں داؤد بادشاہ پیدا ہوا۔“ 43 یوں عیسیٰ کی وجہ سے لوگوں میں پھوٹ پڑ گئی۔ 44 کچھ تو اُسے گرفتار کرنا چاہتے تھے، لیکن کوئی بھی اُس کو ہاتھ نہ لگا سکا۔

یہودی راہنما عیسیٰ پر ایمان نہیں رکھتے

45 اِتنے میں بیت المقدّس کے پہرے دار راہنما اماموں اور فریسیوں کے پاس واپس آئے۔ وہ عیسیٰ کو لے کر نہیں آئے تھے، اِس لئے راہنماؤں نے پوچھا، ”تم اُسے کیوں نہیں لائے؟“

46 پہرے داروں نے جواب دیا، ”کسی نے کبھی اِس آدمی کی طرح بات نہیں کی۔“

47 فریسیوں نے طنزاً کہا، ”کیا تم کو بھی بہکا دیا گیا ہے؟ 48 کیا راہنماؤں یا فریسیوں میں کوئی ہے جو اُس پر ایمان لایا ہو؟ کوئی بھی نہیں! 49 لیکن شریعت سے ناواقف یہ ہجوم لعنتی ہے!“

50 اِن راہنماؤں میں نیکدیمس بھی شامل تھا جو کچھ دیر پہلے عیسیٰ کے پاس گیا تھا۔ اب وہ بول اُٹھا، 51 ”کیا ہماری شریعت کسی پر یوں فیصلہ دینے کی اجازت دیتی ہے؟ نہیں، لازم ہے کہ اُسے پہلے عدالت میں پیش کیا جائے تاکہ معلوم ہو جائے کہ اُس سے کیا کچھ سرزد ہوا ہے۔“

52 دوسروں نے اعتراض کیا، ”کیا تم بھی گلیل کے رہنے والے ہو؟ کلامِ مقدّس میں تفتیش کر کے خود دیکھ لو کہ گلیل سے کوئی نبی نہیں آئے گا۔“ 53 یہ کہہ کر ہر ایک اپنے اپنے گھر چلا گیا۔

زناکار عورت پر پہلا پتھر

8 عیسیٰ خود زیتون کے پہاڑ پر چلا گیا۔ 2 اگلے دن پَو پھٹتے وقت وہ دوبارہ بیت المقدّس میں آیا۔

وہاں سب لوگ اُس کے گرد جمع ہوئے اور وہ بیٹھ کر اُنہیں تعلیم دینے لگا۔ 3 اِس دوران شریعت کے علما اور فریسی ایک عورت کو لے کر آئے جسے زنا کرتے وقت پکڑا گیا تھا۔ اُسے بیچ میں کھڑا کر کے 4 اُنہوں نے عیسیٰ سے کہا، ”اُستاد، اِس عورت کو زنا کرتے وقت پکڑا گیا ہے۔ 5 موسیٰ نے شریعت میں ہمیں حکم دیا ہے کہ ایسے لوگوں کو سنگسار کرنا ہے۔ آپ کیا کہتے ہیں؟“ 6 اِس سوال سے وہ اُسے پھنسانا چاہتے تھے تاکہ اُس پر الزام لگانے کا کوئی بہانہ اُن کے ہاتھ آ جائے۔ لیکن عیسیٰ جھک گیا اور اپنی اُنگلی سے زمین پر لکھنے لگا۔

7 جب وہ اُس سے جواب کا تقاضا کرتے رہے تو وہ کھڑا ہو کر اُن سے مخاطب ہوا، ”تم میں سے جس نے کبھی گناہ نہیں کیا، وہ پہلا پتھر مارے۔“ 8 پھر وہ دوبارہ جھک کر زمین پر لکھنے لگا۔ 9 یہ جواب سن کر الزام لگانے والے یکے بعد دیگرے وہاں سے کھسک گئے، پہلے بزرگ، پھر باقی سب۔ آخرکار عیسیٰ اور درمیان میں کھڑی وہ عورت اکیلے رہ گئے۔ 10 پھر اُس نے کھڑے ہو کر کہا، ”اے عورت، وہ سب کہاں گئے؟ کیا کسی نے تجھ پر فتویٰ نہیں لگایا؟“

11 عورت نے جواب دیا، ”نہیں خداوند۔“

عیسیٰ نے کہا، ”مَیں بھی تجھ پر فتویٰ نہیں لگاتا۔ جا، آئندہ گناہ نہ کرنا۔“

عیسیٰ دنیا کا نور ہے

12 پھر عیسیٰ دوبارہ لوگوں سے مخاطب ہوا، ”دنیا کا نور مَیں ہوں۔ جو میری پیروی کرے وہ تاریکی میں نہیں چلے گا، کیونکہ اُسے زندگی کا نور حاصل ہو گا۔“

13 فریسیوں نے اعتراض کیا، ”آپ تو اپنے بارے میں گواہی دے رہے ہیں۔ ایسی گواہی معتبر نہیں ہوتی۔“

14 عیسیٰ نے جواب دیا، ”اگرچہ مَیں اپنے بارے میں ہی گواہی دے رہا ہوں تو بھی وہ معتبر ہے۔ کیونکہ مَیں جانتا ہوں کہ مَیں کہاں سے آیا ہوں اور کہاں کو جا رہا ہوں۔ لیکن تم کو تو معلوم نہیں کہ مَیں کہاں سے آیا ہوں اور کہاں جا رہا ہوں۔ 15 تم انسانی سوچ کے مطابق لوگوں کا فیصلہ کرتے ہو، لیکن مَیں کسی کا بھی فیصلہ نہیں کرتا۔ 16 اور اگر فیصلہ کروں بھی تو میرا فیصلہ درست ہے، کیونکہ مَیں اکیلا نہیں ہوں۔ باپ جس نے مجھے بھیجا ہے میرے ساتھ ہے۔ 17 تمہاری شریعت میں لکھا ہے کہ دو آدمیوں کی گواہی معتبر ہے۔ 18 مَیں خود اپنے بارے میں گواہی دیتا ہوں جبکہ دوسرا گواہ باپ ہے جس نے مجھے بھیجا۔“

19 اُنہوں نے پوچھا، ”آپ کا باپ کہاں ہے؟“

عیسیٰ نے جواب دیا، ”تم نہ مجھے جانتے ہو، نہ میرے باپ کو۔ اگر تم مجھے جانتے تو پھر میرے باپ کو بھی جانتے۔“

20 عیسیٰ نے یہ باتیں اُس وقت کیں جب وہ اُس جگہ کے قریب تعلیم دے رہا تھا جہاں لوگ اپنا ہدیہ ڈالتے تھے۔ لیکن کسی نے اُسے گرفتار نہ کیا کیونکہ ابھی اُس کا وقت نہیں آیا تھا۔

جہاں مَیں جا رہا ہوں تم وہاں نہیں جا سکتے

21 ایک اَور بار عیسیٰ اُن سے مخاطب ہوا، ”مَیں جا رہا ہوں اور تم مجھے ڈھونڈ ڈھونڈ کر اپنے گناہوں میں مر جاؤ گے۔ جہاں مَیں جا رہا ہوں وہاں تم نہیں پہنچ سکتے۔“

22 یہودیوں نے پوچھا، ”کیا وہ خودکشی کرنا چاہتا ہے؟

کیا وہ اِسی وجہ سے کہتا ہے، 'جہاں مَیں جا رہا ہوں وہاں تم نہیں پہنچ سکتے'؟''

23 عیسیٰ نے اپنی بات جاری رکھی، ''تم نیچے سے ہو جبکہ مَیں اوپر سے ہوں۔ تم اِس دنیا کے ہو جبکہ مَیں اِس دنیا کا نہیں ہوں۔ 24 مَیں تم کو بتا چکا ہوں کہ تم اپنے گناہوں میں مر جاؤ گے۔ کیونکہ اگر تم ایمان نہیں لاتے کہ مَیں وہی ہوں تو تم یقیناً اپنے گناہوں میں مر جاؤ گے۔''

25 اُنہوں نے سوال کیا، ''آپ کون ہیں؟''

عیسیٰ نے جواب دیا، ''مَیں وہی ہوں جو مَیں شروع سے ہی بتاتا آیا ہوں۔ 26 مَیں تمہارے بارے میں بہت کچھ کہہ سکتا ہوں۔ بہت سی ایسی باتیں ہیں جن کی بنا پر مَیں تم کو مجرم ٹھہرا سکتا ہوں۔ لیکن جس نے مجھے بھیجا ہے وہی سچا اور معتبر ہے اور مَیں دنیا کو صرف وہ کچھ سناتا ہوں جو مَیں نے اُس سے سنا ہے۔''

27 سننے والے نہ سمجھے کہ عیسیٰ باپ کا ذکر کر رہا ہے۔ 28 چنانچہ اُس نے کہا، ''جب تم ابنِ آدم کو اونچے پر چڑھاؤ گے تب ہی تم جان لو گے کہ مَیں وہی ہوں، کہ مَیں اپنی طرف سے کچھ نہیں کرتا بلکہ صرف وہی سناتا ہوں جو باپ نے مجھے سکھایا ہے۔ 29 اور جس نے مجھے بھیجا ہے وہ میرے ساتھ ہے۔ اُس نے مجھے اکیلا نہیں چھوڑا، کیونکہ مَیں ہر وقت وہی کچھ کرتا ہوں جو اُسے پسند آتا ہے۔''

30 یہ باتیں سن کر بہت سے لوگ اُس پر ایمان لائے۔

سچائی تم کو آزاد کرے گی

31 جو یہودی اُس کا یقین کرتے تھے عیسیٰ اب اُن سے ہم کلام ہوا، ''اگر تم میری تعلیم کے تابع رہو گے تب ہی تم میرے سچے شاگرد ہو گے۔ 32 پھر تم سچائی کو جان لو گے اور سچائی تم کو آزاد کر دے گی۔''

33 اُنہوں نے اعتراض کیا، ''ہم تو ابراہیم کی اولاد ہیں، ہم کبھی بھی کسی کے غلام نہیں رہے۔ پھر آپ کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ ہم آزاد ہو جائیں گے؟''

34 عیسیٰ نے جواب دیا، ''مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں کہ جو بھی گناہ کرتا ہے وہ گناہ کا غلام ہے۔ 35 غلام تو عارضی طور پر گھر میں رہتا ہے، لیکن مالک کا بیٹا ہمیشہ تک۔ 36 اِس لئے اگر فرزند تم کو آزاد کرے تو تم حقیقتاً آزاد ہو گے۔ 37 مجھے معلوم ہے کہ تم ابراہیم کی اولاد ہو۔ لیکن تم مجھے قتل کرنے کے درپَے ہو، کیونکہ تمہارے اندر میرے پیغام کے لئے گنجائش نہیں ہے۔ 38 مَیں تم کو وہی کچھ بتاتا ہوں جو مَیں نے باپ کے ہاں دیکھا ہے، جبکہ تم وہی کچھ سناتے ہو جو تم نے اپنے باپ سے سنا ہے۔''

39 اُنہوں نے کہا، ''ہمارا باپ ابراہیم ہے۔'' عیسیٰ نے جواب دیا، ''اگر تم ابراہیم کی اولاد ہوتے تو تم اُس کے نمونے پر چلتے۔ 40 اِس کے بجائے تم مجھے قتل کرنے کی تلاش میں ہو، اِس لئے کہ مَیں نے تم کو وہی سچائی سنائی ہے جو مَیں نے اللہ کے حضور سنی ہے۔ ابراہیم نے کبھی بھی اِس قسم کا کام نہ کیا۔ 41 نہیں، تم اپنے باپ کا کام کر رہے ہو۔''

اُنہوں نے اعتراض کیا، ''ہم حرام زادے نہیں ہیں۔ اللہ ہی ہمارا واحد باپ ہے۔''

42 عیسیٰ نے اُن سے کہا، ''اگر اللہ تمہارا باپ ہوتا تو تم مجھ سے محبت رکھتے، کیونکہ مَیں اللہ میں سے نکل آیا ہوں۔ مَیں اپنی طرف سے نہیں آیا بلکہ اُسی نے

مجھے بھیجا ہے۔ 43 تم میری زبان کیوں نہیں سمجھتے ؟ اِس لئے کہ تم میری بات سن نہیں سکتے۔ 44 تم اپنے باپ ابلیس سے ہو اور اپنے باپ کی خواہشوں پر عمل کرنے کے خواہاں رہتے ہو۔ وہ شروع ہی سے قاتل ہے اور سچائی پر قائم نہ رہا، کیونکہ اُس میں سچائی ہے نہیں۔ جب وہ جھوٹ بولتا ہے تو یہ فطری بات ہے، کیونکہ وہ جھوٹ بولنے والا اور جھوٹ کا باپ ہے۔ 45 لیکن مَیں سچی باتیں سناتا ہوں اور یہی وجہ ہے کہ تم کو مجھ پر یقین نہیں آتا۔ 46 کیا تم میں سے کوئی ثابت کر سکتا ہے کہ مجھ سے کوئی گناہ سرزد ہوا ہے؟ مَیں تو تم کو حقیقت بتا رہا ہوں۔ پھر تم کو مجھ پر یقین کیوں نہیں آتا؟ 47 جو اللہ سے ہے وہ اللہ کی باتیں سنتا ہے۔ تم یہ اِس لئے نہیں سنتے کہ تم اللہ سے نہیں ہو۔"

عیسیٰ اور ابراہیم

48 یہودیوں نے جواب دیا، "کیا ہم نے ٹھیک نہیں کہا کہ تم سامری ہو اور کسی بدروح کے قبضے میں ہو؟"

49 عیسیٰ نے کہا، "مَیں بدروح کے قبضے میں نہیں ہوں بلکہ اپنے باپ کی عزت کرتا ہوں جبکہ تم میری بےعزتی کرتے ہو۔ 50 مَیں خود اپنی عزت کا خواہاں نہیں ہوں۔ لیکن ایک ہے جو میری عزت اور جلال کا خیال رکھتا اور انصاف کرتا ہے۔ 51 مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں کہ جو بھی میرے کلام پر عمل کرتا رہے وہ موت کو کبھی نہیں دیکھے گا۔"

52 یہ سن کر لوگوں نے کہا، "اب ہمیں پتا چل گیا ہے کہ تم کسی بدروح کے قبضے میں ہو۔ ابراہیم اور نبی سب انتقال کر گئے جبکہ تم دعویٰ کرتے ہو، 'جو بھی میرے کلام پر عمل کرتا رہے وہ موت کا مزہ کبھی نہیں چکھے گا۔' 53 کیا تم ہمارے باپ ابراہیم سے بڑے ہو؟ وہ مر گیا، اور نبی بھی مر گئے۔ تم اپنے آپ کو کیا سمجھتے ہو؟"

54 عیسیٰ نے جواب دیا، "اگر مَیں اپنی عزت اور جلال بڑھاتا تو میرا جلال باطل ہوتا۔ لیکن میرا باپ ہی میری عزت و جلال بڑھاتا ہے، وہی جس کے بارے میں تم دعویٰ کرتے ہو کہ 'وہ ہمارا خدا ہے۔' 55 لیکن حقیقت میں تم نے اُسے نہیں جانا جبکہ مَیں اُسے جانتا ہوں۔ اگر مَیں کہتا کہ مَیں اُسے نہیں جانتا تو مَیں تمہاری طرح جھوٹا ہوتا۔ لیکن مَیں اُسے جانتا اور اُس کے کلام پر عمل کرتا ہوں۔ 56 تمہارے باپ ابراہیم نے خوشی منائی جب اُسے معلوم ہوا کہ وہ میری آمد کا دن دیکھے گا، اور وہ اُسے دیکھ کر مسرور ہوا۔"

57 یہودیوں نے اعتراض کیا، "تمہاری عمر تو ابھی پچاس سال بھی نہیں، تو پھر تم کس طرح کہہ سکتے ہو کہ تم نے ابراہیم کو دیکھا ہے؟"

58 عیسیٰ نے اُن سے کہا، "مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں، ابراہیم کی پیدائش سے پیشتر 'مَیں ہوں'۔"

59 اِس پر لوگ اُسے سنگسار کرنے کے لئے پتھر اُٹھانے لگے۔ لیکن عیسیٰ غائب ہو کر بیت المقدس سے نکل گیا۔

اندھے کی شفا

9 چلتے چلتے عیسیٰ نے ایک آدمی کو دیکھا جو پیدائش کا اندھا تھا۔ 2 اُس کے شاگردوں نے اُس سے پوچھا، "اُستاد، یہ آدمی اندھا کیوں پیدا ہوا؟ کیا اِس کا کوئی گناہ ہے یا اِس کے والدین کا؟"

3 عیسیٰ نے جواب دیا، "نہ اِس کا کوئی گناہ ہے اور

نہ اِس کے والدین کا۔ یہ اِس لئے ہوا کہ اِس کی زندگی میں اللہ کا کام ظاہر ہو جائے۔ 4 ابھی دن ہے۔ لازم ہے کہ ہم جتنی دیر تک دن ہے اُس کا کام کرتے رہیں جس نے مجھے بھیجا ہے۔ کیونکہ رات آنے والی ہے، اُس وقت کوئی کام نہیں کر سکے گا۔ 5 لیکن جتنی دیر تک مَیں دنیا میں ہوں اُتنی دیر تک مَیں دنیا کا نور ہوں۔"

6 یہ کہہ کر اُس نے زمین پر تھوک کر مٹی سانی اور اُس کی آنکھوں پر لگا دی۔ 7 اُس نے اُس سے کہا، "جا، شِلوخ کے حوض میں نہا لے۔" (شِلوخ کا مطلب 'بھیجا ہوا' ہے۔) اندھے نے جا کر نہا لیا۔ جب واپس آیا تو وہ دیکھ سکتا تھا۔

8 اُس کے ہم سائے اور وہ جنہوں نے پہلے اُسے بھیک مانگتے دیکھا تھا پوچھنے لگے، "کیا یہ وہی نہیں جو بیٹھا بھیک مانگا کرتا تھا؟"

9 بعض نے کہا، "ہاں، وہی ہے۔"

اَوروں نے انکار کیا، "نہیں، یہ صرف اُس کا ہم شکل ہے۔"

لیکن آدمی نے خود اصرار کیا، "مَیں وہی ہوں۔"

10 اُنہوں نے اُس سے سوال کیا، "تیری آنکھیں کس طرح بحال ہوئیں؟"

11 اُس نے جواب دیا، "وہ آدمی جو عیسیٰ کہلاتا ہے اُس نے مٹی سان کر میری آنکھوں پر لگا دی۔ پھر اُس نے مجھے کہا، 'شِلوخ کے حوض پر جا اور نہا لے۔' مَیں وہاں گیا اور نہاتے ہی میری آنکھیں بحال ہو گئیں۔"

12 اُنہوں نے پوچھا، "وہ کہاں ہے؟"

اُس نے جواب دیا، "مجھے نہیں معلوم۔"

فریسی شفا کی تفتیش کرتے ہیں

13 تب وہ شفایاب اندھے کو فریسیوں کے پاس لے گئے۔ 14 جس دن عیسیٰ نے مٹی سان کر اُس کی آنکھوں کو بحال کیا تھا وہ سبت کا دن تھا۔ 15 اِس لئے فریسیوں نے بھی اُس سے پوچھ گچھ کی کہ اُسے کس طرح بصارت مل گئی۔ آدمی نے جواب دیا، "اُس نے میری آنکھوں پر مٹی لگا دی، پھر مَیں نے نہا لیا اور اب دیکھ سکتا ہوں۔"

16 فریسیوں میں سے بعض نے کہا، "یہ شخص اللہ کی طرف سے نہیں ہے، کیونکہ سبت کے دن کام کرتا ہے۔"

دوسروں نے اعتراض کیا، "گناہ گار اِس قسم کے الٰہی نشان کس طرح دکھا سکتا ہے؟" یوں اُن میں پھوٹ پڑ گئی۔

17 پھر وہ دوبارہ اُس آدمی سے مخاطب ہوئے جو پہلے اندھا تھا، "تُو خود اِس کے بارے میں کیا کہتا ہے؟ اُس نے تو تیری ہی آنکھوں کو بحال کیا ہے۔"

اُس نے جواب دیا، "وہ نبی ہے۔"

18 یہودیوں کو یقین نہیں آ رہا تھا کہ وہ واقعی اندھا تھا اور پھر بحال ہو گیا ہے۔ اِس لئے اُنہوں نے اُس کے والدین کو بُلایا۔ 19 اُنہوں نے اُن سے پوچھا، "کیا یہ تمہارا بیٹا ہے، وہی جس کے بارے میں تم کہتے ہو کہ وہ اندھا پیدا ہوا تھا؟ اب یہ کس طرح دیکھ سکتا ہے؟"

20 اُس کے والدین نے جواب دیا، "ہم جانتے ہیں کہ یہ ہمارا بیٹا ہے اور کہ یہ پیدا ہوتے وقت اندھا تھا۔ 21 لیکن ہمیں معلوم نہیں کہ اب یہ کس طرح دیکھ سکتا ہے یا کہ کس نے اِس کی آنکھوں کو بحال کیا ہے۔ اِس سے خود پتا کریں، یہ بالغ ہے۔ یہ خود اپنے بارے میں

بتا سکتا ہے۔" 22 اُس کے والدین نے یہ اِس لئے کہا کہ وہ یہودیوں سے ڈرتے تھے۔ کیونکہ وہ فیصلہ کر چکے تھے کہ جو بھی عیسیٰ کو مسیح قرار دے اُسے یہودی جماعت سے نکال دیا جائے۔ 23 یہی وجہ تھی کہ اُس کے والدین نے کہا تھا، "یہ بالغ ہے، اِس سے خود پوچھ لیں۔"

24 ایک بار پھر اُنہوں نے شفایاب اندھے کو بُلایا، "اللہ کو جلال دے، ہم تو جانتے ہیں کہ یہ آدمی گناہ گار ہے۔"

25 آدمی نے جواب دیا، "مجھے کیا پتا ہے کہ وہ گناہ گار ہے یا نہیں، لیکن ایک بات مَیں جانتا ہوں، پہلے مَیں اندھا تھا، اور اب مَیں دیکھ سکتا ہوں!"

26 پھر اُنہوں نے اُس سے سوال کیا، "اُس نے تیرے ساتھ کیا کِیا؟ اُس نے کس طرح تیری آنکھوں کو بحال کر دیا؟"

27 اُس نے جواب دیا، "مَیں پہلے بھی آپ کو بتا چکا ہوں اور آپ نے سنا نہیں۔ کیا آپ بھی اُس کے شاگرد بننا چاہتے ہیں؟"

28 اِس پر اُنہوں نے اُسے بُرا بھلا کہا، "تُو ہی اُس کا شاگرد ہے، ہم تو موسیٰ کے شاگرد ہیں۔ 29 ہم تو جانتے ہیں کہ اللہ نے موسیٰ سے بات کی ہے، لیکن اِس کے بارے میں ہم یہ بھی نہیں جانتے کہ وہ کہاں سے آیا ہے۔"

30 آدمی نے جواب دیا، "عجیب بات ہے، اُس نے میری آنکھوں کو شفا دی ہے اور پھر بھی آپ نہیں جانتے کہ وہ کہاں سے ہے۔ 31 ہم جانتے ہیں کہ اللہ گناہ گاروں کی نہیں سنتا۔ وہ تو اُس کی سنتا ہے جو اُس کا خوف مانتا اور اُس کی مرضی کے مطابق چلتا ہے۔ 32 ابتدا ہی سے یہ بات سننے میں نہیں آئی کہ کسی نے پیدائشی اندھے کی آنکھوں کو بحال کر دیا ہو۔ 33 اگر یہ آدمی اللہ کی طرف سے نہ ہوتا تو کچھ نہ کر سکتا۔"

34 جواب میں اُنہوں نے اُسے بتایا، "تُو جو گناہ آلودہ حالت میں پیدا ہوا ہے کیا تُو ہمارا اُستاد بننا چاہتا ہے؟" یہ کہہ کر اُنہوں نے اُسے جماعت میں سے نکال دیا۔

روحانی اندھا پن

35 جب عیسیٰ کو پتا چلا کہ اُسے نکال دیا گیا ہے تو وہ اُس کو ملا اور پوچھا، "کیا تُو ابنِ آدم پر ایمان رکھتا ہے؟"

36 اُس نے کہا، "خداوند، وہ کون ہے؟ مجھے بتائیں تاکہ مَیں اُس پر ایمان لاؤں۔"

37 عیسیٰ نے جواب دیا، "تُو نے اُسے دیکھ لیا ہے بلکہ وہ تجھ سے بات کر رہا ہے۔"

38 اُس نے کہا، "خداوند، مَیں ایمان رکھتا ہوں" اور اُسے سجدہ کیا۔

39 عیسیٰ نے کہا، "مَیں عدالت کرنے کے لئے اِس دنیا میں آیا ہوں، اِس لئے کہ اندھے دیکھیں اور دیکھنے والے اندھے ہو جائیں۔"

40 کچھ فریسی جو ساتھ کھڑے تھے یہ کچھ سن کر پوچھنے لگے، "اچھا، ہم بھی اندھے ہیں؟"

41 عیسیٰ نے اُن سے کہا، "اگر تم اندھے ہوتے تو تم قصور وار نہ ٹھہرتے۔ لیکن اب چونکہ تم دعویٰ کرتے ہو کہ ہم دیکھ سکتے ہیں اِس لئے تمہارا گناہ قائم رہتا ہے۔

چرواہے کی تمثیل

10 مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں کہ جو دروازے سے بھیڑوں کے باڑے میں داخل نہیں ہوتا بلکہ پھلانگ کر اندر گھُس آتا ہے وہ چور اور ڈاکو ہے۔ 2 لیکن جو دروازے سے داخل ہوتا ہے وہ بھیڑوں کا چرواہا ہے۔ 3 چوکیدار اُس کے لئے دروازہ کھول دیتا ہے اور بھیڑیں اُس کی آواز سنتی ہیں۔ وہ اپنی ہر ایک بھیڑ کا نام لے کر اُنہیں بُلاتا اور باہر لے جاتا ہے۔ 4 اپنے پورے گلّے کو باہر نکالنے کے بعد وہ اُن کے آگے آگے چلنے لگتا ہے اور بھیڑیں اُس کے پیچھے پیچھے چل پڑتی ہیں، کیونکہ وہ اُس کی آواز پہچانتی ہیں۔ 5 لیکن وہ کسی اجنبی کے پیچھے نہیں چلیں گی بلکہ اُس سے بھاگ جائیں گی، کیونکہ وہ اُس کی آواز نہیں پہچانتیں۔''

6 عیسیٰ نے اُنہیں یہ تمثیل پیش کی، لیکن وہ نہ سمجھے کہ وہ اُنہیں کیا بتانا چاہتا ہے۔

اچھا چرواہا

7 اِس لئے عیسیٰ دوبارہ اِس پر بات کرنے لگا، ''مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں کہ بھیڑوں کے لئے دروازہ مَیں ہوں۔ 8 جتنے بھی مجھ سے پہلے آئے وہ چور اور ڈاکو ہیں۔ لیکن بھیڑوں نے اُن کی نہ سنی۔ 9 مَیں ہی دروازہ ہوں۔ جو بھی میرے ذریعے اندر آئے اُسے نجات ملے گی۔ وہ آتا جاتا اور ہری چراگاہیں پاتا رہے گا۔ 10 چور تو صرف چوری کرنے، ذبح کرنے اور تباہ کرنے آتا ہے۔ لیکن مَیں اِس لئے آیا ہوں کہ وہ زندگی پائیں، بلکہ کثرت کی زندگی پائیں۔

11 اچھا چرواہا مَیں ہوں۔ اچھا چرواہا اپنی بھیڑوں کے لئے اپنی جان دیتا ہے۔ 12 مزدور چرواہے کا کردار ادا نہیں کرتا، کیونکہ بھیڑیں اُس کی اپنی نہیں ہوتیں۔ اِس لئے جوں ہی کوئی بھیڑیا آتا ہے تو مزدور اُسے دیکھتے ہی بھیڑوں کو چھوڑ کر بھاگ جاتا ہے۔ نتیجے میں بھیڑیا کچھ بھیڑیں پکڑ لیتا اور باقیوں کو منتشر کر دیتا ہے۔ 13 وجہ یہ ہے کہ وہ مزدور ہی ہے اور بھیڑوں کی فکر نہیں کرتا۔

14 اچھا چرواہا مَیں ہوں۔ مَیں اپنی بھیڑوں کو جانتا ہوں اور وہ مجھے جانتی ہیں، 15 بالکل اُسی طرح جس طرح باپ مجھے جانتا ہے اور مَیں باپ کو جانتا ہوں۔ اور مَیں بھیڑوں کے لئے اپنی جان دیتا ہوں۔ 16 میری اَور بھی بھیڑیں ہیں جو اِس باڑے میں نہیں ہیں۔ لازم ہے کہ اُنہیں بھی لے آؤں۔ وہ بھی میری آواز سنیں گی۔ پھر ایک ہی گلہ اور ایک ہی گلہ بان ہو گا۔

17 میرا باپ مجھے اِس لئے پیار کرتا ہے کہ مَیں اپنی جان دیتا ہوں تاکہ اُسے پھر لے لوں۔ 18 کوئی میری جان مجھ سے چھین نہیں سکتا بلکہ مَیں اُسے اپنی مرضی سے دے دیتا ہوں۔ مجھے اُسے دینے کا اختیار ہے اور اُسے واپس لینے کا بھی۔ یہ حکم مجھے اپنے باپ کی طرف سے ملا ہے۔''

19 اِن باتوں پر یہودیوں میں دوبارہ پھوٹ پڑ گئی۔ 20 بہتوں نے کہا، ''یہ بدروح کی گرفت میں ہے، یہ دیوانہ ہے۔ اِس کی کیوں سنیں!''

21 لیکن اَوروں نے کہا، ''یہ ایسی باتیں نہیں ہیں جو بدروح گرفتہ شخص کر سکے۔ کیا بدروحیں اندھوں کی آنکھیں بحال کر سکتی ہیں؟''

عیسیٰ کو رد کیا جاتا ہے

22 سردیوں کا موسم تھا اور عیسیٰ بیت المقدّس کی مخصوصیت کی عید بنام حنوکا کے دوران یروشلم میں تھا۔

23 وہ بیت المقدس کے اُس برآمدے میں پھر رہا تھا جس کا نام سلیمان کا برآمدہ تھا۔ 24 یہودی اُسے گھیر کر کہنے لگے، ”آپ ہمیں کب تک اُلجھن میں رکھیں گے؟ اگر آپ مسیح ہیں تو ہمیں صاف صاف بتا دیں۔“

25 عیسیٰ نے جواب دیا، ”مَیں تم کو بتا چکا ہوں، لیکن تم کو یقین نہیں آیا۔ جو کام مَیں اپنے باپ کے نام سے کرتا ہوں وہ میرے گواہ ہیں۔ 26 لیکن تم ایمان نہیں رکھتے کیونکہ تم میری بھیڑیں نہیں ہو۔ 27 میری بھیڑیں میری آواز سنتی ہیں۔ مَیں اُنہیں جانتا ہوں اور وہ میرے پیچھے چلتی ہیں۔ 28 مَیں اُنہیں ابدی زندگی دیتا ہوں، اِس لئے وہ کبھی ہلاک نہیں ہوں گی۔ کوئی اُنہیں میرے ہاتھ سے چھین نہ لے گا، 29 کیونکہ میرے باپ نے اُنہیں میرے سپرد کیا ہے اور وہی سب سے بڑا ہے۔ کوئی اُنہیں باپ کے ہاتھ سے چھین نہیں سکتا۔ 30 مَیں اور باپ ایک ہیں۔“

31 یہ سن کر یہودی دوبارہ پتھر اُٹھانے لگے تاکہ عیسیٰ کو سنگسار کریں۔ 32 اُس نے اُن سے کہا، ”مَیں نے تمہیں باپ کی طرف سے کئی الٰہی نشان دکھائے ہیں۔ تم مجھے اِن میں سے کس نشان کی وجہ سے سنگسار کر رہے ہو؟“

33 یہودیوں نے جواب دیا، ”ہم تم کو کسی اچھے کام کی وجہ سے سنگسار نہیں کر رہے بلکہ کفر بکنے کی وجہ سے۔ تم جو صرف انسان ہو اللہ ہونے کا دعویٰ کرتے ہو۔“

34 عیسیٰ نے کہا، ”کیا یہ تمہاری شریعت میں نہیں لکھا ہے کہ اللہ نے فرمایا، ’تم خدا ہو‘؟ 35 اُنہیں ’خدا‘ کہا گیا جن تک اللہ کا یہ پیغام پہنچایا گیا۔ اور ہم جانتے ہیں کہ کلامِ مقدس کو منسوخ نہیں کیا جا سکتا۔ 36 تو پھر تم کفر بکنے کی بات کیوں کرتے ہو جب مَیں کہتا ہوں کہ مَیں اللہ کا فرزند ہوں؟ آخر باپ نے خود مجھے مخصوص کر کے دنیا میں بھیجا ہے۔ 37 اگر مَیں اپنے باپ کے کام نہ کروں تو میری بات نہ مانو۔ 38 لیکن اگر اُس کے کام کروں تو بےشک میری بات نہ مانو، لیکن کم از کم اُن کاموں کی گواہی تو مانو۔ پھر تم جان لو گے اور سمجھ جاؤ گے کہ باپ مجھ میں ہے اور مَیں باپ میں ہوں۔“

39 ایک بار پھر اُنہوں نے اُسے گرفتار کرنے کی کوشش کی، لیکن وہ اُن کے ہاتھ سے نکل گیا۔

40 پھر عیسیٰ دوبارہ دریائے یردن کے پار اُس جگہ چلا گیا جہاں یحییٰ شروع میں بپتسمہ دیا کرتا تھا۔ وہاں وہ کچھ دیر ٹھہرا۔ 41 بہت سے لوگ اُس کے پاس آتے رہے۔ اُنہوں نے کہا، ”یحییٰ نے کبھی کوئی الٰہی نشان نہ دکھایا، لیکن جو کچھ اُس نے اِس کے بارے میں بیان کیا، وہ بالکل صحیح نکلا۔“ 42 اور وہاں بہت سے لوگ عیسیٰ پر ایمان لائے۔

لعزر کی موت

11 اُن دنوں میں ایک آدمی بیمار پڑ گیا جس کا نام لعزر تھا۔ وہ اپنی بہنوں مریم اور مرتھا کے ساتھ بیت عنیاہ میں رہتا تھا۔ 2 یہ وہی مریم تھی جس نے بعد میں خداوند پر خوشبو اُنڈیل کر اُس کے پاؤں اپنے بالوں سے خشک کئے تھے۔ اُسی کا بھائی لعزر بیمار تھا۔ 3 چنانچہ بہنوں نے عیسیٰ کو اطلاع دی، ”خداوند، جسے آپ پیار کرتے ہیں وہ بیمار ہے۔“

4 جب عیسیٰ کو یہ خبر ملی تو اُس نے کہا، ”اِس بیماری کا انجام موت نہیں ہے، بلکہ یہ اللہ کے جلال

کے واسطے ہوا ہے، تاکہ اِس سے اللہ کے فرزند کو جلال ملے۔"

5 عیسیٰ مرتھا، مریم اور لعزر سے محبت رکھتا تھا۔ 6 تو بھی وہ لعزر کے بارے میں اطلاع ملنے کے بعد دو دن اَور وہیں ٹھہرا۔ 7 پھر اُس نے اپنے شاگردوں سے بات کی، "آؤ، ہم دوبارہ یہودیہ چلے جائیں۔"

8 شاگردوں نے اعتراض کیا، "اُستاد، ابھی ابھی وہاں کے یہودی آپ کو سنگسار کرنے کی کوشش کر رہے تھے، پھر بھی آپ واپس جانا چاہتے ہیں؟"

9 عیسیٰ نے جواب دیا، "کیا دن میں روشنی کے بارہ گھنٹے نہیں ہوتے؟ جو شخص دن کے وقت چلتا پھرتا ہے وہ کسی بھی چیز سے نہیں ٹکرائے گا، کیونکہ وہ اِس دنیا کی روشنی کے ذریعے دیکھ سکتا ہے۔ 10 لیکن جو رات کے وقت چلتا ہے وہ چیزوں سے ٹکرا جاتا ہے، کیونکہ اُس کے پاس روشنی نہیں ہے۔" 11 پھر اُس نے کہا، "ہمارا دوست لعزر سو گیا ہے۔ لیکن مَیں جا کر اُسے جگا دوں گا۔"

12 شاگردوں نے کہا، "خداوند، اگر وہ سو رہا ہے تو وہ بچ جائے گا۔"

13 اُن کا خیال تھا کہ عیسیٰ لعزر کی فطری نیند کا ذکر کر رہا ہے جبکہ حقیقت میں وہ اُس کی موت کی طرف اشارہ کر رہا تھا۔ 14 اِس لئے اُس نے اُنہیں صاف بتا دیا، "لعزر وفات پا گیا ہے۔ 15 اور تمہاری خاطر مَیں خوش ہوں کہ مَیں اُس کے مرتے وقت وہاں نہیں تھا، کیونکہ اب تم ایمان لاؤ گے۔ آؤ، ہم اُس کے پاس جائیں۔"

16 توما نے جس کا لقب جُڑواں تھا اپنے ساتھی شاگردوں سے کہا، "چلو، ہم بھی وہاں جا کر اُس کے ساتھ مر جائیں۔"

عیسیٰ قیامت اور زندگی ہے

17 وہاں پہنچ کر عیسیٰ کو معلوم ہوا کہ لعزر کو قبر میں رکھے چار دن ہو گئے ہیں۔ 18 بیت عنیاہ کا یروشلم سے فاصلہ تین کلو میٹر سے کم تھا، 19 اور بہت سے یہودی مرتھا اور مریم کو اُن کے بھائی کے بارے میں تسلی دینے کے لئے آئے ہوئے تھے۔

20 یہ سن کر کہ عیسیٰ آ رہا ہے مرتھا اُسے ملنے گئی۔ لیکن مریم گھر میں بیٹھی رہی۔ 21 مرتھا نے کہا، "خداوند، اگر آپ یہاں ہوتے تو میرا بھائی نہ مرتا۔ 22 لیکن مَیں جانتی ہوں کہ اب بھی اللہ آپ کو جو بھی مانگیں گے دے گا۔"

23 عیسیٰ نے اُسے بتایا، "تیرا بھائی جی اُٹھے گا۔"

24 مرتھا نے جواب دیا، "جی، مجھے معلوم ہے کہ وہ قیامت کے دن جی اُٹھے گا، جب سب جی اُٹھیں گے۔"

25 عیسیٰ نے اُسے بتایا، "قیامت اور زندگی تو مَیں ہوں۔ جو مجھ پر ایمان رکھے وہ زندہ رہے گا، چاہے وہ مر بھی جائے۔ 26 اور جو زندہ ہے اور مجھ پر ایمان رکھتا ہے وہ کبھی نہیں مرے گا۔ مرتھا، کیا تجھے اِس بات کا یقین ہے؟"

27 مرتھا نے جواب دیا، "جی خداوند، مَیں ایمان رکھتی ہوں کہ آپ خدا کے فرزند مسیح ہیں، جسے دنیا میں آنا تھا۔"

عیسیٰ روتا ہے

28 یہ کہہ کر مرتھا واپس چلی گئی اور چپکے سے مریم کو

بُلایا، ''اُستاد آ گئے ہیں، وہ تجھے بُلا رہے ہیں۔'' 29 یہ سنتے ہی مریم اُٹھ کر عیسیٰ کے پاس گئی۔ 30 وہ ابھی گاؤں کے باہر اُسی جگہ ٹھہرا تھا جہاں اُس کی ملاقات مرتھا سے ہوئی تھی۔ 31 جو یہودی گھر میں مریم کے ساتھ بیٹھے اُسے تسلی دے رہے تھے، جب اُنہوں نے دیکھا کہ وہ جلدی سے اُٹھ کر نکل گئی ہے تو وہ اُس کے پیچھے ہو لئے۔ کیونکہ وہ سمجھ رہے تھے کہ وہ ماتم کرنے کے لئے اپنے بھائی کی قبر پر جا رہی ہے۔

32 مریم عیسیٰ کے پاس پہنچ گئی۔ اُسے دیکھتے ہی وہ اُس کے پاؤں میں گر گئی اور کہنے لگی، ''خداوند، اگر آپ یہاں ہوتے تو میرا بھائی نہ مرتا۔''

33 جب عیسیٰ نے مریم اور اُس کے ساتھیوں کو روتے دیکھا تو اُسے بڑی رنجش ہوئی۔ مضطرب حالت میں 34 اُس نے پوچھا، ''تم نے اُسے کہاں رکھا ہے؟''

اُنہوں نے جواب دیا، ''آئیں خداوند، اور دیکھ لیں۔''

35 عیسیٰ رو پڑا۔ 36 یہودیوں نے کہا، ''دیکھو، وہ اُسے کتنا عزیز تھا۔''

37 لیکن اُن میں سے بعض نے کہا، ''اِس آدمی نے اندھے کو شفا دی۔ کیا یہ لعزر کو مرنے سے نہیں بچا سکتا تھا؟''

لعزر کو زندہ کر دیا جاتا ہے

38 پھر عیسیٰ دوبارہ نہایت رنجیدہ ہو کر قبر پر آیا۔ قبر ایک غار تھی جس کے منہ پر پتھر رکھا گیا تھا۔ 39 عیسیٰ نے کہا، ''پتھر کو ہٹا دو۔''

لیکن مرحوم کی بہن مرتھا نے اعتراض کیا، ''خداوند، بدبو آئے گی، کیونکہ اُسے یہاں پڑے چار دن ہو گئے ہیں۔''

40 عیسیٰ نے اُس سے کہا، ''کیا مَیں نے تجھے نہیں بتایا کہ اگر تُو ایمان رکھے تو اللہ کا جلال دیکھے گی؟'' 41 چنانچہ اُنہوں نے پتھر کو ہٹا دیا۔ پھر عیسیٰ نے اپنی نظر اُٹھا کر کہا، ''اے باپ، مَیں تیرا شکر کرتا ہوں کہ تُو نے میری سن لی ہے۔ 42 مَیں تو جانتا ہوں کہ تُو ہمیشہ میری سنتا ہے۔ لیکن مَیں نے یہ بات پاس کھڑے لوگوں کی خاطر کی، تاکہ وہ ایمان لائیں کہ تُو نے مجھے بھیجا ہے۔'' 43 پھر عیسیٰ زور سے پکار اُٹھا، ''لعزر، نکل آ!'' 44 اور مُردہ نکل آیا۔ ابھی تک اُس کے ہاتھ اور پاؤں پٹیوں سے بندھے ہوئے تھے جبکہ اُس کا چہرہ کپڑے میں لپٹا ہوا تھا۔ عیسیٰ نے اُن سے کہا، ''اِس کے کفن کو کھول کر اِسے جانے دو۔''

عیسیٰ کے خلاف منصوبہ بندی

45 اُن یہودیوں میں سے جو مریم کے پاس آئے تھے بہت سے عیسیٰ پر ایمان لائے جب اُنہوں نے وہ دیکھا جو اُس نے کیا۔ 46 لیکن بعض فریسیوں کے پاس گئے اور اُنہیں بتایا کہ عیسیٰ نے کیا کِیا ہے۔ 47 تب راہنما اماموں اور فریسیوں نے یہودی عدالتِ عالیہ کا اجلاس منعقد کیا۔ اُنہوں نے ایک دوسرے سے پوچھا، ''ہم کیا کر رہے ہیں؟ یہ آدمی بہت سے الٰہی نشان دکھا رہا ہے۔ 48 اگر ہم اُسے کھلا چھوڑیں تو آخرکار سب اُس پر ایمان لے آئیں گے۔ پھر رومی آ کر ہمارے بیت المقدس اور ہمارے ملک کو تباہ کر دیں گے۔''

49 اُن میں سے ایک کائفا تھا جو اُس سال امامِ اعظم تھا۔ اُس نے کہا، ''آپ کچھ نہیں سمجھتے 50 اور اِس کا

خیال بھی نہیں کرتے کہ اِس سے پہلے کہ پوری قوم ہلاک ہو جائے بہتر یہ ہے کہ ایک آدمی اُمّت کے لئے مر جائے۔" 51 اُس نے یہ بات اپنی طرف سے نہیں کی تھی۔ اُس سال کے امامِ اعظم کی حیثیت سے ہی اُس نے یہ پیش گوئی کی کہ عیسیٰ یہودی قوم کے لئے مرے گا۔ 52 اور نہ صرف اِس کے لئے بلکہ اللہ کے بکھرے ہوئے فرزندوں کو جمع کر کے ایک کرنے کے لئے بھی۔

53 اُس دن سے اُنہوں نے عیسیٰ کو قتل کرنے کا ارادہ کر لیا۔ 54 اِس لئے اُس نے اب سے علانیہ یہودیوں کے درمیان وقت نہ گزارا، بلکہ اُس جگہ کو چھوڑ کر ریگستان کے قریب ایک علاقے میں گیا۔ وہاں وہ اپنے شاگردوں سمیت ایک گاؤں بنام افرائیم میں رہنے لگا۔

55 پھر یہودیوں کی عیدِ فسح قریب آ گئی۔ دیہات سے بہت سے لوگ اپنے آپ کو پاک کروانے کے لئے عید سے پہلے پہلے یروشلم پہنچے۔ 56 وہاں وہ عیسیٰ کا پتا کرتے اور بیت المقدّس میں کھڑے آپس میں بات کرتے رہے، "کیا خیال ہے؟ کیا وہ تہوار پر نہیں آئے گا؟" 57 لیکن راہنما اماموں اور فریسیوں نے حکم دیا تھا، "اگر کسی کو معلوم ہو جائے کہ عیسیٰ کہاں ہے تو وہ اطلاع دے تاکہ ہم اُسے گرفتار کر لیں۔"

عیسیٰ کو بیت عنیاہ میں مسح کیا جاتا ہے

12 فسح کی عید میں ابھی چھ دن باقی تھے کہ عیسیٰ بیت عنیاہ پہنچا۔ یہ وہ جگہ تھی جہاں اُس لعزر کا گھر تھا جسے عیسیٰ نے مُردوں میں سے زندہ کیا تھا۔ 2 وہاں اُس کے لئے ایک خاص کھانا بنایا گیا۔ مرتھا کھانے والوں کی خدمت کر رہی تھی جبکہ لعزر عیسیٰ اور باقی مہمانوں کے ساتھ کھانے میں شریک تھا۔ 3 پھر مریم نے آدھا لٹر خالص جٹاماسی کا نہایت قیمتی عطر لے کر عیسیٰ کے پاؤں پر اُنڈیل دیا اور اُنہیں اپنے بالوں سے پونچھ کر خشک کیا۔ خوشبو پورے گھر میں پھیل گئی۔

4 لیکن عیسیٰ کے شاگرد یہوداہ اِسکریوتی نے اعتراض کیا (بعد میں اُسی نے عیسیٰ کو دشمن کے حوالے کر دیا)۔ اُس نے کہا، 5 "اِس عطر کی قیمت چاندی کے 300 سِکے تھی۔ اِسے کیوں نہیں بیچا گیا تاکہ اِس کے پیسے غریبوں کو دیئے جاتے؟" 6 اُس نے یہ بات اِس لئے نہیں کی کہ اُسے غریبوں کی فکر تھی۔ اصل میں وہ چور تھا۔ وہ شاگردوں کا خزانچی تھا اور جمع شدہ پیسوں میں سے بددیانتی کرتا رہتا تھا۔

7 لیکن عیسیٰ نے کہا، "اُسے چھوڑ دے! اُس نے میری تدفین کی تیاری کے لئے یہ کیا ہے۔ 8 غریب تو ہمیشہ تمہارے پاس رہیں گے، لیکن مَیں ہمیشہ تمہارے پاس نہیں رہوں گا۔"

لعزر کے خلاف منصوبہ بندی

9 اِتنے میں یہودیوں کی بڑی تعداد کو معلوم ہوا کہ عیسیٰ وہاں ہے۔ وہ نہ صرف عیسیٰ سے ملنے کے لئے آئے بلکہ لعزر سے بھی جسے اُس نے مُردوں میں سے زندہ کیا تھا۔ 10 اِس لئے راہنما اماموں نے لعزر کو بھی قتل کرنے کا منصوبہ بنایا۔ 11 کیونکہ اُس کی وجہ سے بہت سے یہودی اُن میں سے چلے گئے اور عیسیٰ پر ایمان لے آئے تھے۔

یروشلم میں عیسیٰ کا پُرجوش استقبال

12 اگلے دن عید کے لئے آئے ہوئے لوگوں کو پتا چلا کہ عیسیٰ یروشلم آ رہا ہے۔ ایک بڑا ہجوم 13 کھجور کی

ڈالیاں پکڑے شہر سے نکل کر اُس سے ملنے آیا۔ چلتے چلتے وہ چلّا کر نعرے لگا رہے تھے،

''ہوشعنا![a]

مبارک ہے وہ جو رب کے نام سے آتا ہے!

اسرائیل کا بادشاہ مبارک ہے!''

14 عیسیٰ کو کہیں سے ایک جوان گدھا مل گیا اور وہ اُس پر بیٹھ گیا، جس طرح کلامِ مقدّس میں لکھا ہے،

15 ''اے صیون بیٹی، مت ڈر!

دیکھ، تیرا بادشاہ گدھے کے بچے پر سوار

آ رہا ہے۔''

16 اُس وقت اُس کے شاگردوں کو اِس بات کی سمجھ نہ آئی۔ لیکن بعد میں جب عیسیٰ اپنے جلال کو پہنچا تو اُنہیں یاد آیا کہ لوگوں نے اُس کے ساتھ یہ کچھ کیا تھا اور وہ سمجھ گئے کہ کلامِ مقدّس میں اِس کا ذکر بھی ہے۔

17 جو ہجوم اُس وقت عیسیٰ کے ساتھ تھا جب اُس نے لعزر کو مُردوں میں سے زندہ کیا تھا، وہ دوسروں کو اِس کے بارے میں بتاتا رہا تھا۔ 18 اِسی وجہ سے اِتنے لوگ عیسیٰ سے ملنے کے لئے آئے تھے، اُنہوں نے اُس کے اِس الٰہی نشان کے بارے میں سنا تھا۔ 19 یہ دیکھ کر فریسی آپس میں کہنے لگے، ''آپ دیکھ رہے ہیں کہ بات نہیں بن رہی۔ دیکھو، تمام دنیا اُس کے پیچھے ہو لی ہے۔''

کچھ یونانی عیسیٰ کو تلاش کرتے ہیں

20 کچھ یونانی بھی اُن میں تھے جو فسح کی عید کے موقع پر پرستش کرنے کے لئے آئے ہوئے تھے۔ 21 اب وہ فلپّس سے ملنے آئے جو گلیل کے بیت صیدا سے تھا۔ اُنہوں نے کہا، ''جناب، ہم عیسیٰ سے ملنا چاہتے ہیں۔''

22 فلپّس نے اندریاس کو یہ بات بتائی اور پھر وہ مل کر عیسیٰ کے پاس گئے اور اُسے یہ خبر پہنچائی۔ 23 لیکن عیسیٰ نے جواب دیا، ''اب وقت آ گیا ہے کہ ابنِ آدم کو جلال ملے۔ 24 مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں کہ جب تک گندم کا دانہ زمین میں گر کر مر نہ جائے وہ اکیلا ہی رہتا ہے۔ لیکن جب وہ مر جاتا ہے تو بہت سا پھل لاتا ہے۔ 25 جو اپنی جان کو پیار کرتا ہے وہ اُسے کھو دے گا، اور جو اِس دنیا میں اپنی جان سے دشمنی رکھتا ہے وہ اُسے ابد تک محفوظ رکھے گا۔ 26 اگر کوئی میری خدمت کرنا چاہے تو وہ میرے پیچھے ہو لے، کیونکہ جہاں مَیں ہوں وہاں میرا خادم بھی ہو گا۔ اور جو میری خدمت کرے میرا باپ اُس کی عزت کرے گا۔

عیسیٰ اپنی موت کا ذکر کرتا ہے

27 اب میرا دل مضطرب ہے۔ مَیں کیا کہوں؟ کیا مَیں کہوں، 'اے باپ، مجھے اِس وقت سے بچائے رکھ'؟ نہیں، مَیں تو اِسی لئے آیا ہوں۔ 28 اے باپ، اپنے نام کو جلال دے۔''

تب آسمان سے ایک آواز سنائی دی، ''مَیں اُسے جلال دے چکا ہوں اور دوبارہ بھی جلال دوں گا۔''

29 ہجوم کے جو لوگ وہاں کھڑے تھے اُنہوں نے یہ سن کر کہا، ''بادل گرج رہے ہیں۔'' اَوروں نے خیال پیش کیا، ''کوئی فرشتہ اُس سے ہم کلام ہوا ہے۔''

30 عیسیٰ نے اُنہیں بتایا، ''یہ آواز میرے واسطے نہیں بلکہ تمہارے واسطے تھی۔ 31 اب دنیا کی عدالت کرنے

---

[a] ہوشعنا (عبرانی: مہربانی کر کے ہمیں بچا)۔ یہاں اِس میں حمد و ثنا کا عنصر بھی پایا جاتا ہے۔

کا وقت آ گیا ہے، اب دنیا کے حکمران کو نکال دیا جائے گا۔ 32 اور مَیں خود زمین سے اونچے پر چڑھائے جانے کے بعد سب کو اپنے پاس کھینچ لوں گا۔'' 33 اِن الفاظ سے اُس نے اِس طرف اشارہ کیا کہ وہ کس طرح کی موت مرے گا۔

34 ہجوم بول اُٹھا، ''کلامِ مقدّس سے ہم نے سنا ہے کہ مسیح ابد تک قائم رہے گا۔ تو پھر آپ کی یہ کیسی بات ہے کہ ابنِ آدم کو اونچے پر چڑھایا جانا ہے؟ آخر ابنِ آدم ہے کون؟''

35 عیسیٰ نے جواب دیا، ''نور تھوڑی دیر اَور تمہارے پاس رہے گا۔ جتنی دیر وہ موجود ہے اِس نور میں چلتے رہو تاکہ تاریکی تم پر چھا نہ جائے۔ جو اندھیرے میں چلتا ہے اُسے نہیں معلوم کہ وہ کہاں جا رہا ہے۔ 36 نور کے تمہارے پاس سے چلے جانے سے پہلے پہلے اُس پر ایمان لاؤ تاکہ تم نور کے فرزند بن جاؤ۔''

لوگ ایمان نہیں رکھتے

یہ کہنے کے بعد عیسیٰ چلا گیا اور غائب ہو گیا۔ 37 اگرچہ عیسیٰ نے یہ تمام الٰہی نشان اُن کے سامنے ہی دکھائے تو بھی وہ اُس پر ایمان نہ لائے۔ 38 یوں یسعیاہ نبی کی پیش گوئی پوری ہوئی،

''اے رب، کون ہمارے پیغام پر ایمان لایا؟
اور رب کی قدرت کس پر ظاہر ہوئی؟''

39 چنانچہ وہ ایمان نہ لا سکے، جس طرح یسعیاہ نبی نے کہیں اَور فرمایا ہے،

40 ''اللہ نے اُن کی آنکھوں کو اندھا
اور اُن کے دل کو بے حس کر دیا ہے،
ایسا نہ ہو کہ وہ اپنی آنکھوں سے دیکھیں،
اپنے دل سے سمجھیں،
میری طرف رجوع کریں
اور مَیں اُنہیں شفا دوں۔''

41 یسعیاہ نے یہ اِس لئے فرمایا کیونکہ اُس نے عیسیٰ کا جلال دیکھ کر اُس کے بارے میں بات کی۔

42 تو بھی بہت سے لوگ عیسیٰ پر ایمان رکھتے تھے۔ اُن میں کچھ راہنما بھی شامل تھے۔ لیکن وہ اِس کا علانیہ اقرار نہیں کرتے تھے، کیونکہ وہ ڈرتے تھے کہ فریسی ہمیں یہودی جماعت سے خارج کر دیں گے۔ 43 اصل میں وہ اللہ کی عزت کی نسبت انسان کی عزت کو زیادہ عزیز رکھتے تھے۔

عیسیٰ کا کلام لوگوں کی عدالت کرے گا

44 پھر عیسیٰ پکار اُٹھا، ''جو مجھ پر ایمان رکھتا ہے وہ نہ صرف مجھ پر بلکہ اُس پر ایمان رکھتا ہے جس نے مجھے بھیجا ہے۔ 45 اور جو مجھے دیکھتا ہے وہ اُسے دیکھتا ہے جس نے مجھے بھیجا ہے۔ 46 مَیں نور کی حیثیت سے اِس دنیا میں آیا ہوں تاکہ جو بھی مجھ پر ایمان لائے وہ تاریکی میں نہ رہے۔ 47 جو میری باتیں سن کر اُن پر عمل نہیں کرتا مَیں اُس کی عدالت نہیں کروں گا، کیونکہ مَیں دنیا کی عدالت کرنے کے لئے نہیں آیا بلکہ اُسے نجات دینے کے لئے۔ 48 تو بھی ایک ہے جو اُس کی عدالت کرتا ہے۔ جو مجھے رد کر کے میری باتیں قبول نہیں کرتا میرا پیش کیا گیا کلام ہی قیامت کے دن اُس کی عدالت کرے گا۔ 49 کیونکہ جو کچھ مَیں نے بیان کیا ہے وہ میری طرف سے نہیں ہے۔ میرے بھیجنے والے باپ ہی نے مجھے حکم دیا کہ کیا کہنا اور کیا سنانا ہے۔ 50 اور مَیں جانتا ہوں کہ اُس کا حکم ابدی زندگی تک پہنچاتا ہے۔ چنانچہ

جو کچھ مَیں سناتا ہوں وہی کچھ ہے جو باپ نے مجھے بتایا ہے۔“

عیسیٰ اپنے شاگردوں کے پاؤں دھوتا ہے

13 فسح کی عید اب شروع ہونے والی تھی۔ عیسیٰ جانتا تھا کہ وہ وقت آ گیا ہے کہ مجھے اِس دنیا کو چھوڑ کر باپ کے پاس جانا ہے۔ گو اُس نے ہمیشہ دنیا میں اپنے لوگوں سے محبت رکھی تھی، لیکن اب اُس نے آخری حد تک اُن پر اپنی محبت کا اظہار کیا۔

2 پھر شام کا کھانا تیار ہوا۔ اُس وقت ابلیس شمعون اِسکریوتی کے بیٹے یہوداہ کے دل میں عیسیٰ کو دشمن کے حوالے کرنے کا ارادہ ڈال چکا تھا۔ 3 عیسیٰ جانتا تھا کہ باپ نے سب کچھ میرے سپرد کر دیا ہے اور کہ مَیں اللہ میں سے نکل آیا اور اب اُس کے پاس واپس جا رہا ہوں۔ 4 چنانچہ اُس نے دسترخوان سے اُٹھ کر اپنا لباس اُتار دیا اور کمر پر تولیہ باندھ لیا۔ 5 پھر وہ باسن میں پانی ڈال کر شاگردوں کے پاؤں دھونے اور بندھے ہوئے تولیہ سے پونچھ کر خشک کرنے لگا۔ 6 جب پطرس کی باری آئی تو اُس نے کہا، ”خداوند، آپ میرے پاؤں دھونا چاہتے ہیں؟“

7 عیسیٰ نے جواب دیا، ”اِس وقت تُو نہیں سمجھتا کہ مَیں کیا کر رہا ہوں، لیکن بعد میں یہ تیری سمجھ میں آ جائے گا۔“

8 پطرس نے اعتراض کیا، ”مَیں کبھی بھی آپ کو میرے پاؤں دھونے نہیں دوں گا!“

عیسیٰ نے جواب دیا، ”اگر مَیں تجھے نہ دھوؤں تو میرے ساتھ تیرا کوئی حصہ نہیں ہو گا۔“

9 یہ سن کر پطرس نے کہا، ”تو پھر خداوند، نہ صرف میرے پاؤں بلکہ میرے ہاتھوں اور سر کو بھی دھوئیں!“

10 عیسیٰ نے جواب دیا، ”جس شخص نے نہا لیا ہے اُسے صرف اپنے پاؤں کو دھونے کی ضرورت ہوتی ہے، کیونکہ وہ پورے طور پر پاک صاف ہے۔ تم پاک صاف ہو، لیکن سب کے سب نہیں۔“ 11 (عیسیٰ کو معلوم تھا کہ کون اُسے دشمن کے حوالے کرے گا۔ اِس لئے اُس نے کہا کہ سب کے سب پاک صاف نہیں ہیں۔)

12 اُن سب کے پاؤں دھونے کے بعد عیسیٰ دوبارہ اپنا لباس پہن کر بیٹھ گیا۔ اُس نے سوال کیا، ”کیا تم سمجھتے ہو کہ مَیں نے تمہارے لئے کیا کِیا ہے؟ 13 تم مجھے ’اُستاد‘ اور ’خداوند‘ کہہ کر مخاطب کرتے ہو اور یہ صحیح ہے، کیونکہ مَیں یہی کچھ ہوں۔ 14 مَیں، تمہارے خداوند اور اُستاد نے تمہارے پاؤں دھوئے۔ اِس لئے اب تمہارا فرض بھی ہے کہ ایک دوسرے کے پاؤں دھویا کرو۔ 15 مَیں نے تم کو ایک نمونہ دیا ہے تاکہ تم بھی وہی کرو جو مَیں نے تمہارے ساتھ کیا ہے۔ 16 مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں کہ غلام اپنے مالک سے بڑا نہیں ہوتا، نہ پیغمبر اپنے بھیجنے والے سے۔ 17 اگر تم یہ جانتے ہو تو اِس پر عمل بھی کرو، پھر ہی تم مبارک ہو گے۔

18 مَیں تم سب کی بات نہیں کر رہا۔ جنہیں مَیں نے چن لیا ہے اُنہیں مَیں جانتا ہوں۔ لیکن کلامِ مقدّس کی اِس بات کا پورا ہونا ضرور ہے، ’جو میری روٹی کھاتا ہے اُس نے مجھ پر لات اُٹھائی ہے۔‘ 19 مَیں تم کو اِس سے پہلے کہ وہ پیش آئے یہ ابھی بتا رہا ہوں، تاکہ جب وہ پیش آئے تو تم ایمان لاؤ کہ مَیں وہی ہوں۔ 20 مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں کہ جو شخص اُسے قبول

کرتا ہے جسے مَیں نے بھیجا ہے وہ مجھے قبول کرتا ہے۔ اور جو مجھے قبول کرتا ہے وہ اُسے قبول کرتا ہے جس نے مجھے بھیجا ہے۔“

عیسیٰ کو دشمن کے حوالے کیا جاتا ہے

21 اِن الفاظ کے بعد عیسیٰ نہایت مضطرب ہوا اور کہا، ”مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں کہ تم میں سے ایک مجھے دشمن کے حوالے کر دے گا۔“

22 شاگرد اُلجھن میں ایک دوسرے کو دیکھ کر سوچنے لگے کہ عیسیٰ کس کی بات کر رہا ہے۔ 23 ایک شاگرد جسے عیسیٰ پیار کرتا تھا اُس کے قریب ترین بیٹھا تھا۔ 24 پطرس نے اُسے اشارہ کیا کہ وہ اُس سے دریافت کرے کہ وہ کس کی بات کر رہا ہے۔

25 اُس شاگرد نے عیسیٰ کی طرف سر جھکا کر پوچھا، ”خداوند، یہ کون ہے؟“

26 عیسیٰ نے جواب دیا، ”جسے مَیں روٹی کا لقمہ شوربے میں ڈبو کر دوں، وہی ہے۔“ پھر لقمے کو ڈبو کر اُس نے شمعون اِسکریوتی کے بیٹے یہوداہ کو دے دیا۔ 27 جوں ہی یہوداہ نے یہ لقمہ لے لیا ابلیس اُس میں سما گیا۔ عیسیٰ نے اُسے بتایا، ”جو کچھ کرنا ہے وہ جلدی سے کر لے۔“ 28 لیکن میز پر بیٹھے لوگوں میں سے کسی کو معلوم نہ ہوا کہ عیسیٰ نے یہ کیوں کہا۔ 29 بعض کا خیال تھا کہ چونکہ یہوداہ خزانچی تھا اِس لئے وہ اُسے بتا رہا ہے کہ عید کے لئے درکار چیزیں خرید لے یا غریبوں میں کچھ تقسیم کر دے۔

30 چنانچہ عیسیٰ سے یہ لقمہ لیتے ہی یہوداہ باہر نکل گیا۔ رات کا وقت تھا۔

عیسیٰ کا نیا حکم

31 یہوداہ کے چلے جانے کے بعد عیسیٰ نے کہا، ”اب ابنِ آدم نے جلال پایا اور اللہ نے اُس میں جلال پایا ہے۔ 32 ہاں، چونکہ اللہ کو اُس میں جلال مل گیا ہے اِس لئے اللہ اپنے میں فرزند کو جلال دے گا۔ اور وہ یہ جلال فوراً دے گا۔ 33 میرے بچو، مَیں تھوڑی دیر اَور تمہارے پاس ٹھہروں گا۔ تم مجھے تلاش کرو گے، اور جو کچھ مَیں یہودیوں کو بتا چکا ہوں وہ اب تم کو بھی بتاتا ہوں، جہاں مَیں جا رہا ہوں وہاں تم نہیں آ سکتے۔ 34 مَیں تم کو ایک نیا حکم دیتا ہوں، یہ کہ ایک دوسرے سے محبت رکھو۔ جس طرح مَیں نے تم سے محبت رکھی اُسی طرح تم بھی ایک دوسرے سے محبت کرو۔ 35 اگر تم ایک دوسرے سے محبت رکھو گے تو سب جان لیں گے کہ تم میرے شاگرد ہو۔“

پطرس کے انکار کی پیش گوئی

36 پطرس نے پوچھا، ”خداوند، آپ کہاں جا رہے ہیں؟“

عیسیٰ نے جواب دیا، ”جہاں مَیں جا رہا ہوں وہاں تُو میرے پیچھے نہیں آ سکتا۔ لیکن بعد میں تُو میرے پیچھے آ جائے گا۔“

37 پطرس نے سوال کیا، ”خداوند، مَیں آپ کے پیچھے ابھی کیوں نہیں جا سکتا؟ مَیں آپ کے لئے اپنی جان تک دینے کو تیار ہوں۔“

38 لیکن عیسیٰ نے جواب دیا، ”تُو میرے لئے اپنی جان دینا چاہتا ہے؟ مَیں تجھے سچ بتاتا ہوں کہ مرغ کے بانگ دینے سے پہلے پہلے تُو تین مرتبہ مجھے جاننے سے انکار کر چکا ہو گا۔

عیسیٰ باپ کے پاس جانے کی راہ ہے

14 تمہارا دل نہ گھبرائے۔ تم اللہ پر ایمان رکھتے ہو، مجھ پر بھی ایمان رکھو۔ 2 میرے باپ کے گھر میں بے شمار مکان ہیں۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو کیا مَیں تم کو بتاتا کہ مَیں تمہارے لئے جگہ تیار کرنے کے لئے وہاں جا رہا ہوں؟ 3 اور اگر مَیں جا کر تمہارے لئے جگہ تیار کروں تو واپس آ کر تم کو اپنے ساتھ لے جاؤں گا تاکہ جہاں مَیں ہوں وہاں تم بھی ہو۔ 4 اور جہاں مَیں جا رہا ہوں اُس کی راہ تم جانتے ہو۔"

5 توما بول اُٹھا، "خداوند، ہمیں معلوم نہیں کہ آپ کہاں جا رہے ہیں۔ تو پھر ہم اُس کی راہ کس طرح جانیں؟"

6 عیسیٰ نے جواب دیا، "راہ اور حق اور زندگی مَیں ہوں۔ کوئی میرے وسیلے کے بغیر باپ کے پاس نہیں آ سکتا۔ 7 اگر تم نے مجھے جان لیا ہے تو اِس کا مطلب ہے کہ تم میرے باپ کو بھی جان لو گے۔ اور اب سے ایسا ہے بھی۔ تم اُسے جانتے ہو اور تم نے اُس کو دیکھ لیا ہے۔"

8 فلپّس نے کہا، "اے خداوند، باپ کو ہمیں دکھائیں۔ بس یہی ہمارے لئے کافی ہے۔"

9 عیسیٰ نے جواب دیا، "فلپّس، مَیں اِتنی دیر سے تمہارے ساتھ ہوں، کیا اِس کے باوجود تُو مجھے نہیں جانتا؟ جس نے مجھے دیکھا اُس نے باپ کو دیکھا ہے۔ تو پھر تُو کیوں کر کہتا ہے، 'باپ کو ہمیں دکھائیں'؟ 10 کیا تُو ایمان نہیں رکھتا کہ مَیں باپ میں ہوں اور باپ مجھ میں ہے؟ جو باتیں مَیں تم کو بتاتا ہوں وہ میری نہیں بلکہ مجھ میں رہنے والے باپ کی طرف سے ہیں۔ وہی اپنا کام کر رہا ہے۔ 11 میری بات کا یقین کرو کہ مَیں باپ میں ہوں اور باپ مجھ میں ہے۔ یا کم از کم اُن کاموں کی بنا پر یقین کرو جو مَیں نے کئے ہیں۔ 12 مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں کہ جو مجھ پر ایمان رکھے وہ وہی کچھ کرے گا جو مَیں کرتا ہوں۔ نہ صرف یہ بلکہ وہ اِن سے بھی بڑے کام کرے گا، کیونکہ مَیں باپ کے پاس جا رہا ہوں۔ 13 اور جو کچھ تم میرے نام میں مانگو مَیں دوں گا تاکہ باپ کو فرزند میں جلال مل جائے۔ 14 جو کچھ تم میرے نام میں مجھ سے چاہو وہ مَیں کروں گا۔

روح القدس دینے کا وعدہ

15 اگر تم مجھے پیار کرتے ہو تو میرے احکام کے مطابق زندگی گزارو گے۔ 16 اور مَیں باپ سے گزارش کروں گا تو وہ تم کو ایک اَور مددگار دے گا جو ابد تک تمہارے ساتھ رہے گا 17 یعنی سچائی کا روح، جسے دنیا پا نہیں سکتی، کیونکہ وہ نہ تو اُسے دیکھتی نہ جانتی ہے۔ لیکن تم اُسے جانتے ہو، کیونکہ وہ تمہارے ساتھ رہتا ہے اور آئندہ تمہارے اندر رہے گا۔

18 مَیں تم کو یتیم چھوڑ کر نہیں جاؤں گا بلکہ تمہارے پاس واپس آؤں گا۔ 19 تھوڑی دیر کے بعد دنیا مجھے نہیں دیکھے گی، لیکن تم مجھے دیکھتے رہو گے۔ چونکہ مَیں زندہ ہوں اِس لئے تم بھی زندہ رہو گے۔ 20 جب وہ دن آئے گا تو تم جان لو گے کہ مَیں اپنے باپ میں ہوں، تم مجھ میں ہو اور مَیں تم میں۔

21 جس کے پاس میرے احکام ہیں اور جو اُن کے مطابق زندگی گزارتا ہے، وہی مجھے پیار کرتا ہے۔ اور جو مجھے پیار کرتا ہے اُسے میرا باپ پیار کرے گا۔ مَیں بھی اُسے پیار کروں گا اور اپنے آپ کو اُس پر ظاہر کروں گا۔"

22 یہوداہ (یہوداہ اِسکریوتی نہیں) نے پوچھا، "خداوند،

کیا وجہ ہے کہ آپ اپنے آپ کو صرف ہم پر ظاہر کریں گے اور دنیا پر نہیں؟''

23 عیسیٰ نے جواب دیا، ''اگر کوئی مجھے پیار کرے تو وہ میرے کلام کے مطابق زندگی گزارے گا۔ میرا باپ ایسے شخص کو پیار کرے گا اور ہم اُس کے پاس آ کر اُس کے ساتھ سکونت کریں گے۔ 24 جو مجھ سے محبت نہیں کرتا وہ میری باتوں کے مطابق زندگی نہیں گزارتا۔ اور جو کلام تم مجھ سے سنتے ہو وہ میرا اپنا کلام نہیں ہے بلکہ باپ کا ہے جس نے مجھے بھیجا ہے۔

25 یہ سب کچھ مَیں نے تمہارے ساتھ رہتے ہوئے تم کو بتایا ہے۔ 26 لیکن بعد میں روح القدس، جسے باپ میرے نام سے بھیجے گا تم کو سب کچھ سکھائے گا۔ یہ مددگار تم کو ہر بات کی یاد دلائے گا جو مَیں نے تم کو بتائی ہے۔

27 مَیں تمہارے پاس سلامتی چھوڑے جاتا ہوں، اپنی ہی سلامتی تم کو دے دیتا ہوں۔ اور مَیں اِسے یوں نہیں دیتا جس طرح دنیا دیتی ہے۔ تمہارا دل نہ گھبرائے اور نہ ڈرے۔ 28 تم نے مجھ سے سن لیا ہے کہ 'مَیں جا رہا ہوں اور تمہارے پاس واپس آؤں گا۔' اگر تم مجھ سے محبت رکھتے تو تم اِس بات پر خوش ہوتے کہ مَیں باپ کے پاس جا رہا ہوں، کیونکہ باپ مجھ سے بڑا ہے۔ 29 مَیں نے تم کو پہلے سے بتا دیا ہے، اِس سے پیشتر کہ یہ ہو، تاکہ جب پیش آئے تو تم ایمان لاؤ۔ 30 اب سے مَیں تم سے زیادہ باتیں نہیں کروں گا، کیونکہ اِس دنیا کا حکمران آ رہا ہے۔ اُسے مجھ پر کوئی قابو نہیں ہے، 31 لیکن دنیا یہ جان لے کہ مَیں باپ کو پیار کرتا ہوں اور وہی کچھ کرتا ہوں جس کا حکم وہ مجھے دیتا ہے۔

اب اُٹھو، ہم یہاں سے چلیں۔

عیسیٰ انگور کی حقیقی بیل ہے

15 مَیں انگور کی حقیقی بیل ہوں اور میرا باپ مالی ہے۔ 2 وہ میری ہر شاخ کو جو پھل نہیں لاتی کاٹ کر پھینک دیتا ہے۔ لیکن جو شاخ پھل لاتی ہے اُس کی وہ کانٹ چھانٹ کرتا ہے تاکہ زیادہ پھل لائے۔ 3 اُس کلام کے ذریعے جو مَیں نے تم کو سنایا ہے تم تو پاک صاف ہو چکے ہو۔ 4 مجھ میں قائم رہو تو مَیں بھی تم میں قائم رہوں گا۔ جو شاخ بیل سے کٹ گئی ہے وہ پھل نہیں لا سکتی۔ بالکل اِسی طرح تم بھی اگر تم مجھ میں قائم نہیں رہتے پھل نہیں لا سکتے۔

5 مَیں ہی انگور کی بیل ہوں، اور تم اُس کی شاخیں ہو۔ جو مجھ میں قائم رہتا ہے اور مَیں اُس میں وہ بہت سا پھل لاتا ہے، کیونکہ مجھ سے الگ ہو کر تم کچھ نہیں کر سکتے۔ 6 جو مجھ میں قائم نہیں رہتا اور نہ مَیں اُس میں اُسے بےفائدہ شاخ کی طرح باہر پھینک دیا جاتا ہے۔ ایسی شاخیں سوکھ جاتی ہیں اور لوگ اُن کا ڈھیر لگا کر اُنہیں آگ میں جھونک دیتے ہیں جہاں وہ جل جاتی ہیں۔ 7 اگر تم مجھ میں قائم رہو اور مَیں تم میں تو جو جی چاہے مانگو، وہ تم کو دیا جائے گا۔ 8 جب تم بہت سا پھل لاتے اور یوں میرے شاگرد ثابت ہوتے ہو تو اِس سے میرے باپ کو جلال ملتا ہے۔ 9 جس طرح باپ نے مجھ سے محبت رکھی ہے اُسی طرح مَیں نے تم سے بھی محبت رکھی ہے۔ اب میری محبت میں قائم رہو۔ 10 جب تم میرے احکام کے مطابق زندگی گزارتے ہو تو تم مجھ میں قائم رہتے ہو۔ مَیں بھی اِسی طرح اپنے باپ کے احکام کے مطابق چلتا ہوں اور یوں اُس کی محبت میں قائم رہتا ہوں۔

11 مَیں نے تم کو یہ اِس لئے بتایا ہے تاکہ میری خوشی

تم میں ہو بلکہ تمہارا دل خوشی سے بھر کر چھلک اُٹھے۔ 12 میرا حکم یہ ہے کہ ایک دوسرے کو ویسے پیار کرو جیسے مَیں نے تم کو پیار کیا ہے۔ 13 اِس سے بڑی محبت ہے نہیں کہ کوئی اپنے دوستوں کے لئے اپنی جان دے دے۔ 14 تم میرے دوست ہو اگر تم وہ کچھ کرو جو مَیں تم کو بتاتا ہوں۔ 15 اب سے مَیں نہیں کہتا کہ تم غلام ہو، کیونکہ غلام نہیں جانتا کہ اُس کا مالک کیا کرتا ہے۔ اِس کے بجائے مَیں نے کہا ہے کہ تم دوست ہو، کیونکہ مَیں نے تم کو سب کچھ بتایا ہے جو مَیں نے اپنے باپ سے سنا ہے۔ 16 تم نے مجھے نہیں چنا بلکہ مَیں نے تم کو چن لیا ہے۔ مَیں نے تم کو مقرر کیا کہ جا کر پھل لاؤ، ایسا پھل جو قائم رہے۔ پھر باپ تم کو وہ کچھ دے گا جو تم میرے نام میں مانگو گے۔ 17 میرا حکم یہی ہے کہ ایک دوسرے سے محبت رکھو۔

دنیا کی دشمنی

18 اگر دنیا تم سے دشمنی رکھے تو یہ بات ذہن میں رکھو کہ اُس نے تم سے پہلے مجھ سے دشمنی رکھی ہے۔ 19 اگر تم دنیا کے ہوتے تو دنیا تم کو اپنا سمجھ کر پیار کرتی۔ لیکن تم دنیا کے نہیں ہو۔ مَیں نے تم کو دنیا سے الگ کر کے چن لیا ہے۔ اِس لئے دنیا تم سے دشمنی رکھتی ہے۔ 20 وہ بات یاد کرو جو مَیں نے تم کو بتائی کہ غلام اپنے مالک سے بڑا نہیں ہوتا۔ اگر اُنہوں نے مجھے ستایا ہے تو تمہیں بھی ستائیں گے۔ اور اگر اُنہوں نے میرے کلام کے مطابق زندگی گزاری تو وہ تمہاری باتوں پر بھی عمل کریں گے۔ 21 لیکن تمہارے ساتھ جو کچھ بھی کریں گے، میرے نام کی وجہ سے کریں گے، کیونکہ وہ اُسے نہیں جانتے جس نے مجھے بھیجا ہے۔ 22 اگر مَیں آیا نہ ہوتا اور اُن سے بات نہ کی ہوتی تو وہ قصور وار نہ ٹھہرتے۔ لیکن اب اُن کے گناہ کا کوئی بھی عذر باقی نہیں رہا۔ 23 جو مجھ سے دشمنی رکھتا ہے وہ میرے باپ سے بھی دشمنی رکھتا ہے۔ 24 اگر مَیں نے اُن کے درمیان ایسا کام نہ کیا ہوتا جو کسی اَور نے نہیں کیا تو وہ قصور وار نہ ٹھہرتے۔ لیکن اب اُنہوں نے سب کچھ دیکھا ہے اور پھر بھی مجھ سے اور میرے باپ سے دشمنی رکھی ہے۔ 25 اور ایسا ہونا بھی تھا تاکہ کلامِ مقدّس کی یہ پیش گوئی پوری ہو جائے کہ 'اُنہوں نے بلاوجہ مجھ سے کینہ رکھا ہے۔'

26 جب وہ مددگار آئے گا جسے مَیں باپ کی طرف سے تمہارے پاس بھیجوں گا تو وہ میرے بارے میں گواہی دے گا۔ وہ سچائی کا روح ہے جو باپ میں سے نکلتا ہے۔ 27 تم کو بھی میرے بارے میں گواہی دینا ہے، کیونکہ تم ابتدا سے میرے ساتھ رہے ہو۔

16 مَیں نے تم کو یہ اِس لئے بتایا ہے تاکہ تم گم راہ نہ ہو جاؤ۔ 2 وہ تم کو یہودی جماعتوں سے نکال دیں گے، بلکہ وہ وقت بھی آنے والا ہے کہ جو بھی تم کو مار ڈالے گا وہ سمجھے گا، 'مَیں نے اللہ کی خدمت کی ہے۔' 3 وہ اِس قسم کی حرکتیں اِس لئے کریں گے کہ اُنہوں نے نہ باپ کو جانا ہے، نہ مجھے۔ 4 مَیں نے تم کو یہ باتیں اِس لئے بتائی ہیں کہ جب اُن کا وقت آ جائے تو تم کو یاد آئے کہ مَیں نے تمہیں آگاہ کر دیا تھا۔

روح القدس کی خدمت

مَیں نے اب تک تم کو یہ نہیں بتایا کیونکہ مَیں تمہارے ساتھ تھا۔ 5 لیکن اب مَیں اُس کے پاس جا

رہا ہوں جس نے مجھے بھیجا ہے۔ تو بھی تم میں سے کوئی مجھ سے نہیں پوچھتا، 'آپ کہاں جا رہے ہیں؟' 6 اِس کے بجائے تمہارے دل غم زدہ ہیں کہ مَیں نے تم کو ایسی باتیں بتائی ہیں۔ 7 لیکن مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں کہ تمہارے لئے فائدہ مند ہے کہ مَیں جا رہا ہوں۔ اگر مَیں نہ جاؤں تو مددگار تمہارے پاس نہیں آئے گا۔ لیکن اگر مَیں جاؤں تو مَیں اُسے تمہارے پاس بھیج دوں گا۔ 8 اور جب وہ آئے گا تو گناہ، راست بازی اور عدالت کے بارے میں دنیا کی غلطی کو بےنقاب کر کے یہ ظاہر کرے گا: 9 گناہ کے بارے میں یہ کہ لوگ مجھ پر ایمان نہیں رکھتے، 10 راست بازی کے بارے میں یہ کہ مَیں باپ کے پاس جا رہا ہوں اور تم مجھے اب سے نہیں دیکھو گے، 11 اور عدالت کے بارے میں یہ کہ اِس دنیا کے حکمران کی عدالت ہو چکی ہے۔

12 مجھے تم کو مزید بہت کچھ بتانا ہے، لیکن اِس وقت تم اُسے برداشت نہیں کر سکتے۔ 13 جب سچائی کا روح آئے گا تو وہ پوری سچائی کی طرف تمہاری راہنمائی کرے گا۔ وہ اپنی مرضی سے بات نہیں کرے گا بلکہ صرف وہی کچھ کہے گا جو وہ خود سنے گا۔ وہی تم کو مستقبل کے بارے میں بھی بتائے گا۔ 14 اور وہ اِس میں مجھے جلال دے گا کہ وہ تم کو وہی کچھ سنائے گا جو اُسے مجھ سے ملا ہو گا۔ 15 جو کچھ بھی باپ کا ہے وہ میرا ہے۔ اِس لئے مَیں نے کہا، 'روح تم کو وہی کچھ سنائے گا جو اُسے مجھ سے ملا ہو گا۔'

اب دُکھ پھر سُکھ

16 تھوڑی دیر کے بعد تم مجھے نہیں دیکھو گے۔ پھر تھوڑی دیر کے بعد تم مجھے دوبارہ دیکھ لو گے۔"

17 اُس کے کچھ شاگرد آپس میں بات کرنے لگے، "عیسیٰ کے یہ کہنے سے کیا مراد ہے کہ 'تھوڑی دیر کے بعد تم مجھے نہیں دیکھو گے، پھر تھوڑی دیر کے بعد مجھے دوبارہ دیکھ لو گے'؟ اور اِس کا کیا مطلب ہے، 'مَیں باپ کے پاس جا رہا ہوں'؟" 18 اور وہ سوچتے رہے، "یہ کس قسم کی 'تھوڑی دیر' ہے جس کا ذکر وہ کر رہے ہیں؟ ہم اُن کی بات نہیں سمجھتے۔"

19 عیسیٰ نے جان لیا کہ وہ مجھ سے اِس کے بارے میں سوال کرنا چاہتے ہیں۔ اِس لئے اُس نے کہا، "کیا تم ایک دوسرے سے پوچھ رہے ہو کہ میری اِس بات کا کیا مطلب ہے کہ 'تھوڑی دیر کے بعد تم مجھے نہیں دیکھو گے، پھر تھوڑی دیر کے بعد مجھے دوبارہ دیکھ لو گے'؟ 20 مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں کہ تم رو رو کر ماتم کرو گے جبکہ دنیا خوش ہو گی۔ تم غم کرو گے، لیکن تمہارا غم خوشی میں بدل جائے گا۔ 21 جب کسی عورت کے بچہ پیدا ہونے والا ہوتا ہے تو اُسے غم اور تکلیف ہوتی ہے کیونکہ اُس کا وقت آ گیا ہے۔ لیکن جوں ہی بچہ پیدا ہو جاتا ہے تو ماں خوشی کے مارے کہ ایک انسان دنیا میں آ گیا ہے اپنی تمام مصیبت بھول جاتی ہے۔ 22 یہی تمہاری حالت ہے۔ کیونکہ اب تم غمزدہ ہو، لیکن مَیں تم سے دوبارہ ملوں گا۔ اُس وقت تم کو خوشی ہو گی، ایسی خوشی جو تم سے کوئی چھین نہ لے گا۔

23 اُس دن تم مجھ سے کچھ نہیں پوچھو گے۔ مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں کہ جو کچھ تم میرے نام میں باپ سے مانگو گے وہ تم کو دے گا۔ 24 اب تک تم نے میرے نام میں کچھ نہیں مانگا۔ مانگو تو تم کو ملے گا۔ پھر تمہاری خوشی

پوری ہو جائے گی۔

دنیا پر فتح

25 مَیں نے تم کو یہ تمثیلوں میں بتایا ہے۔ لیکن ایک دن آئے گا جب مَیں ایسا نہیں کروں گا۔ اُس وقت مَیں تمثیلوں میں بات نہیں کروں گا بلکہ تم کو باپ کے بارے میں صاف صاف بتا دوں گا۔ 26 اُس دن تم میرا نام لے کر مانگو گے۔ میرے کہنے کا مطلب یہ نہیں کہ مَیں ہی تمہاری خاطر باپ سے درخواست کروں گا۔ 27 کیونکہ باپ خود تم کو پیار کرتا ہے، اِس لئے کہ تم نے مجھے پیار کیا ہے اور ایمان لائے ہو کہ مَیں اللہ میں سے نکل آیا ہوں۔ 28 مَیں باپ میں سے نکل کر دنیا میں آیا ہوں۔ اور اب مَیں دنیا کو چھوڑ کر باپ کے پاس واپس جاتا ہوں۔“

29 اِس پر اُس کے شاگردوں نے کہا، ”اب آپ تمثیلوں میں نہیں بلکہ صاف صاف بات کر رہے ہیں۔ 30 اب ہمیں سمجھ آئی ہے کہ آپ سب کچھ جانتے ہیں اور کہ اِس کی ضرورت نہیں کہ کوئی آپ کی پوچھ گچھ کرے۔ اِس لئے ہم ایمان رکھتے ہیں کہ آپ اللہ میں سے نکل کر آئے ہیں۔“

31 عیسیٰ نے جواب دیا، ”اب تم ایمان رکھتے ہو؟ 32 دیکھو، وہ وقت آ رہا ہے بلکہ آ چکا ہے جب تم تتر بتر ہو جاؤ گے۔ مجھے اکیلا چھوڑ کر ہر ایک اپنے گھر چلا جائے گا۔ تو بھی مَیں اکیلا نہیں ہوں گا کیونکہ باپ میرے ساتھ ہے۔ 33 مَیں نے تم کو اِس لئے یہ بات بتائی تاکہ تم مجھ میں سلامتی پاؤ۔ دنیا میں تم مصیبت میں پھنسے رہتے ہو۔ لیکن حوصلہ رکھو، مَیں دنیا پر غالب آیا ہوں۔“

عیسیٰ اپنے شاگردوں کے لئے دعا کرتا ہے

17 یہ کہہ کر عیسیٰ نے اپنی نظر آسمان کی طرف اُٹھائی اور دعا کی، ”اے باپ، وقت آ گیا ہے۔ اپنے فرزند کو جلال دے تاکہ فرزند تجھے جلال دے۔ 2 کیونکہ تُو نے اُسے تمام انسانوں پر اختیار دیا ہے تاکہ وہ اُن سب کو ابدی زندگی دے جو تُو نے اُسے دیئے ہیں۔ 3 اور ابدی زندگی یہ ہے کہ وہ تجھے جان لیں جو واحد اور سچا خدا ہے اور عیسیٰ مسیح کو بھی جان لیں جسے تُو نے بھیجا ہے۔ 4 مَیں نے تجھے زمین پر جلال دیا اور اُس کام کی تکمیل کی جس کی ذمہ داری تُو نے مجھے دی تھی۔ 5 اور اب مجھے اپنے حضور جلال دے، اے باپ، وہی جلال جو مَیں دنیا کی تخلیق سے پیشتر تیرے حضور رکھتا تھا۔

6 مَیں نے تیرا نام اُن لوگوں پر ظاہر کیا جنہیں تُو نے دنیا سے الگ کر کے مجھے دیا ہے۔ وہ تیرے ہی تھے۔ تُو نے اُنہیں مجھے دیا اور اُنہوں نے تیرے کلام کے مطابق زندگی گزاری ہے۔ 7 اب اُنہوں نے جان لیا ہے کہ جو کچھ بھی تُو نے مجھے دیا ہے وہ تیری طرف سے ہے۔ 8 کیونکہ جو باتیں تُو نے مجھے دیں مَیں نے اُنہیں دی ہیں۔ نتیجے میں اُنہوں نے یہ باتیں قبول کر کے حقیقی طور پر جان لیا کہ مَیں تجھ میں سے نکل کر آیا ہوں۔ ساتھ ساتھ وہ ایمان بھی لائے کہ تُو نے مجھے بھیجا ہے۔

9 مَیں اُن کے لئے دعا کرتا ہوں، دنیا کے لئے نہیں بلکہ اُن کے لئے جنہیں تُو نے مجھے دیا ہے، کیونکہ وہ تیرے ہی ہیں۔ 10 جو بھی میرا ہے وہ تیرا ہے اور جو تیرا ہے وہ میرا ہے۔ چنانچہ مجھے اُن میں جلال ملا ہے۔ 11 اب سے مَیں دنیا میں نہیں ہوں گا۔ لیکن یہ دنیا میں

رہ گئے ہیں جبکہ مَیں تیرے پاس آ رہا ہوں۔ قدوس باپ، اپنے نام میں اُنہیں محفوظ رکھ، اُس نام میں جو تُو نے مجھے دیا ہے، تاکہ وہ ایک ہوں جیسے ہم ایک ہیں۔ 12 جتنی دیر مَیں اُن کے ساتھ رہا مَیں نے اُنہیں تیرے نام میں محفوظ رکھا، اُسی نام میں جو تُو نے مجھے دیا تھا۔ مَیں نے یوں اُن کی نگہبانی کی کہ اُن میں سے ایک بھی ہلاک نہیں ہوا سوائے ہلاکت کے فرزند کے۔ یوں کلام کی پیش گوئی پوری ہوئی۔ 13 اب تو مَیں تیرے پاس آ رہا ہوں۔ لیکن مَیں دنیا میں ہوتے ہوئے یہ بیان کر رہا ہوں تاکہ اُن کے دل میری خوشی سے بھر کر چھلک اُٹھیں۔ 14 مَیں نے اُنہیں تیرا کلام دیا ہے اور دنیا نے اُن سے دشمنی رکھی، کیونکہ یہ دنیا کے نہیں ہیں، جس طرح مَیں بھی دنیا کا نہیں ہوں۔ 15 میری دعا یہ نہیں ہے کہ تُو اُنہیں دنیا سے اُٹھا لے بلکہ یہ کہ اُنہیں ابلیس سے محفوظ رکھے۔ 16 وہ دنیا کے نہیں ہیں جس طرح مَیں بھی دنیا کا نہیں ہوں۔ 17 اُنہیں سچائی کے وسیلے سے مخصوص و مقدّس کر۔ تیرا کلام ہی سچائی ہے۔ 18 جس طرح تُو نے مجھے دنیا میں بھیجا ہے اُسی طرح مَیں نے بھی اُنہیں دنیا میں بھیجا ہے۔ 19 اُن کی خاطر مَیں اپنے آپ کو مخصوص کرتا ہوں، تاکہ اُنہیں بھی سچائی کے وسیلے سے مخصوص و مقدّس کیا جائے۔

20 میری دعا نہ صرف اِن ہی کے لئے ہے، بلکہ اُن سب کے لئے بھی جو اِن کا پیغام سن کر مجھ پر ایمان لائیں گے 21 تاکہ سب ایک ہوں۔ جس طرح تُو اے باپ، مجھ میں ہے اور مَیں تجھ میں ہوں اُسی طرح وہ بھی ہم میں ہوں تاکہ دنیا یقین کرے کہ تُو نے مجھے بھیجا ہے۔ 22 مَیں نے اُنہیں وہ جلال دیا ہے جو تُو نے مجھے دیا ہے تاکہ وہ ایک ہوں جس طرح ہم ایک ہیں، 23 مَیں اُن میں اور تُو مجھ میں۔ وہ کامل طور پر ایک ہوں تاکہ دنیا جان لے کہ تُو نے مجھے بھیجا اور کہ تُو نے اُن سے محبت رکھی ہے جس طرح مجھ سے رکھی ہے۔

24 اے باپ، مَیں چاہتا ہوں کہ جو تُو نے مجھے دیئے ہیں وہ بھی میرے ساتھ ہوں، وہاں جہاں مَیں ہوں، کہ وہ میرے جلال کو دیکھیں، وہ جلال جو تُو نے اِس لئے مجھے دیا ہے کہ تُو نے مجھے دنیا کی تخلیق سے پیشتر پیار کیا ہے۔ 25 اے راست باپ، دنیا تجھے نہیں جانتی، لیکن مَیں تجھے جانتا ہوں۔ اور یہ شاگرد جانتے ہیں کہ تُو نے مجھے بھیجا ہے۔ 26 مَیں نے تیرا نام اُن پر ظاہر کیا اور اِسے ظاہر کرتا رہوں گا تاکہ تیری مجھ سے محبت اُن میں ہو اور مَیں اُن میں ہوں۔“

عیسیٰ کی گرفتاری

18 یہ کہہ کر عیسیٰ اپنے شاگردوں کے ساتھ نکلا اور وادیٔ قدرون کو پار کر کے ایک باغ میں داخل ہوا۔ 2 یہوداہ جو اُسے دشمن کے حوالے کرنے والا تھا وہ بھی اِس جگہ سے واقف تھا، کیونکہ عیسیٰ وہاں اپنے شاگردوں کے ساتھ جایا کرتا تھا۔ 3 راہنما اماموں اور فریسیوں نے یہوداہ کو رومی فوجیوں کا دستہ اور بیت المقدّس کے کچھ پہرے دار دیئے تھے۔ اب یہ مشعلیں، لالٹین اور ہتھیار لئے باغ میں پہنچے۔ 4 عیسیٰ کو معلوم تھا کہ اُسے کیا پیش آئے گا۔ چنانچہ اُس نے نکل کر اُن سے پوچھا، ”تم کس کو ڈھونڈ رہے ہو؟“

5 اُنہوں نے جواب دیا، ”عیسیٰ ناصری کو۔“

عیسیٰ نے اُنہیں بتایا، ”مَیں ہی ہوں۔“

یہوداہ جو اُسے دشمن کے حوالے کرنا چاہتا تھا، وہ بھی اُن کے ساتھ کھڑا تھا۔ 6 جب عیسیٰ نے اعلان کیا،

"مَیں ہی ہوں،" تو سب پیچھے ہٹ کر زمین پر گر پڑے۔ 7 ایک اَور بار عیسیٰ نے اُن سے سوال کیا، "تم کس کو ڈھونڈ رہے ہو؟"

اُنہوں نے جواب دیا، "عیسیٰ ناصری کو۔"

8 اُس نے کہا، "مَیں تم کو بتا چکا ہوں کہ مَیں ہی ہوں۔ اگر تم مجھے ڈھونڈ رہے ہو تو اِن کو جانے دو۔" 9 یوں اُس کی یہ بات پوری ہوئی، "مَیں نے اُن میں سے جو تُو نے مجھے دیئے ہیں ایک کو بھی نہیں کھویا۔"

10 شمعون پطرس کے پاس تلوار تھی۔ اب اُس نے اُسے میان سے نکال کر امامِ اعظم کے غلام کا دہنا کان اُڑا دیا (غلام کا نام ملخُس تھا)۔ 11 لیکن عیسیٰ نے پطرس سے کہا، "تلوار کو میان میں رکھ۔ کیا مَیں وہ پیالہ نہ پیوں جو باپ نے مجھے دیا ہے؟"

عیسیٰ حنّا کے سامنے

12 پھر فوجی دستے، اُن کے افسر اور بیت المقدّس کے یہودی پہرے داروں نے عیسیٰ کو گرفتار کر کے باندھ لیا۔ 13 پہلے وہ اُسے حنّا کے پاس لے گئے۔ حنّا اُس سال کے امامِ اعظم کائفا کا سسر تھا۔ 14 کائفا ہی نے یہودیوں کو یہ مشورہ دیا تھا کہ بہتر یہ ہے کہ ایک ہی آدمی اُمّت کے لئے مر جائے۔

پطرس عیسیٰ کو جاننے سے انکار کرتا ہے

15 شمعون پطرس کسی اَور شاگرد کے ساتھ عیسیٰ کے پیچھے ہو لیا تھا۔ یہ دوسرا شاگرد امامِ اعظم کا جاننے والا تھا، اِس لئے وہ عیسیٰ کے ساتھ امامِ اعظم کے صحن میں داخل ہوا۔ 16 پطرس باہر دروازے پر کھڑا رہا۔ پھر امامِ اعظم کا جاننے والا شاگرد دوبارہ نکل آیا۔ اُس نے گیٹ کی نگرانی کرنے والی عورت سے بات کی تو اُسے پطرس کو اپنے ساتھ اندر لے جانے کی اجازت ملی۔ 17 اُس عورت نے پطرس سے پوچھا، "تم بھی اِس آدمی کے شاگرد ہو کہ نہیں؟"

اُس نے جواب دیا، "نہیں، مَیں نہیں ہوں۔"

18 ٹھنڈ تھی، اِس لئے غلاموں اور پہرے داروں نے لکڑی کے کوئلوں سے آگ جلائی۔ اب وہ اُس کے پاس کھڑے تاپ رہے تھے۔ پطرس بھی اُن کے ساتھ کھڑا تاپ رہا تھا۔

امامِ اعظم عیسیٰ کی پوچھ گچھ کرتا ہے

19 اِتنے میں امامِ اعظم عیسیٰ کی پوچھ گچھ کر کے اُس کے شاگردوں اور تعلیم کے بارے میں تفتیش کرنے لگا۔ 20 عیسیٰ نے جواب میں کہا، "مَیں نے دنیا میں کھل کر بات کی ہے۔ مَیں ہمیشہ یہودی عبادت خانوں اور بیت المقدّس میں تعلیم دیتا رہا، وہاں جہاں تمام یہودی جمع ہوا کرتے ہیں۔ پوشیدگی میں تو مَیں نے کچھ نہیں کہا۔ 21 آپ مجھ سے کیوں پوچھ رہے ہیں؟ اُن سے دریافت کریں جنہوں نے میری باتیں سنی ہیں۔ اُن کو معلوم ہے کہ مَیں نے کیا کچھ کہا ہے۔"

22 اِس پر ساتھ کھڑے بیت المقدّس کے پہرے داروں میں سے ایک نے عیسیٰ کے منہ پر تھپڑ مار کر کہا، "کیا یہ امامِ اعظم سے بات کرنے کا طریقہ ہے جب وہ تم سے کچھ پوچھے؟"

23 عیسیٰ نے جواب دیا، "اگر مَیں نے بُری بات کی ہے تو ثابت کر۔ لیکن اگر سچ کہا، تو تُو نے مجھے کیوں مارا؟"

24 پھر حنّا نے عیسیٰ کو بندھی ہوئی حالت میں امامِ

اعظم کائفا کے پاس بھیج دیا۔

پطرس دوبارہ عیسیٰ کو جاننے سے انکار کرتا ہے

25 شمعون پطرس اب تک آگ کے پاس کھڑا تاپ رہا تھا۔ اِتنے میں دوسرے اُس سے پوچھنے لگے، ''تم بھی اُس کے شاگرد ہو کہ نہیں؟''

لیکن پطرس نے انکار کیا، ''نہیں، مَیں نہیں ہوں۔''

26 پھر امامِ اعظم کا ایک غلام بول اُٹھا جو اُس آدمی کا رشتے دار تھا جس کا کان پطرس نے اُڑا دیا تھا، ''کیا مَیں نے تم کو باغ میں اُس کے ساتھ نہیں دیکھا تھا؟''

27 پطرس نے ایک بار پھر انکار کیا، اور انکار کرتے ہی مرغ کی بانگ سنائی دی۔

عیسیٰ کو پیلاطس کے سامنے پیش کیا جاتا ہے

28 پھر یہودی عیسیٰ کو کائفا سے لے کر رومی گورنر کے محل بنام پریٹوریُم کے پاس پہنچ گئے۔ اب صبح ہو چکی تھی اور چونکہ یہودی فسح کی عید کے کھانے میں شریک ہونا چاہتے تھے، اِس لئے وہ محل میں داخل نہ ہوئے، ورنہ وہ ناپاک ہو جاتے۔ 29 چنانچہ پیلاطس نکل کر اُن کے پاس آیا اور پوچھا، ''تم اِس آدمی پر کیا الزام لگا رہے ہو؟''

30 اُنہوں نے جواب دیا، ''اگر یہ مجرم نہ ہوتا تو ہم اِسے آپ کے حوالے نہ کرتے۔''

31 پیلاطس نے کہا، ''پھر اِسے لے جاؤ اور اپنی شرعی عدالتوں میں پیش کرو۔''

لیکن یہودیوں نے اعتراض کیا، ''ہمیں کسی کو سزائے موت دینے کی اجازت نہیں۔'' 32 عیسیٰ نے اِس طرف اشارہ کیا تھا کہ وہ کس طرح مرے گا اور اب اُس کی یہ بات پوری ہوئی۔

33 تب پیلاطس پھر اپنے محل میں گیا۔ وہاں سے اُس نے عیسیٰ کو بُلایا اور اُس سے پوچھا، ''کیا تم یہودیوں کے بادشاہ ہو؟''

34 عیسیٰ نے پوچھا، ''کیا آپ اپنی طرف سے یہ سوال کر رہے ہیں، یا اَوروں نے آپ کو میرے بارے میں بتایا ہے؟''

35 پیلاطس نے جواب دیا، ''کیا مَیں یہودی ہوں؟ تمہاری اپنی قوم اور راہنما اماموں ہی نے تمہیں میرے حوالے کیا ہے۔ تم سے کیا کچھ سرزد ہوا ہے؟''

36 عیسیٰ نے کہا، ''میری بادشاہی اِس دنیا کی نہیں ہے۔ اگر وہ اِس دنیا کی ہوتی تو میرے خادم سخت جد و جہد کرتے تاکہ مجھے یہودیوں کے حوالے نہ کیا جاتا۔ لیکن ایسا نہیں ہے۔ اب میری بادشاہی یہاں کی نہیں ہے۔''

37 پیلاطس نے کہا، ''تو پھر تم واقعی بادشاہ ہو؟''

عیسیٰ نے جواب دیا، ''آپ صحیح کہتے ہیں، مَیں بادشاہ ہوں۔ مَیں اِسی مقصد کے لئے پیدا ہو کر دنیا میں آیا کہ سچائی کی گواہی دوں۔ جو بھی سچائی کی طرف سے ہے وہ میری سنتا ہے۔''

38 پیلاطس نے پوچھا، ''سچائی کیا ہے؟''

عیسیٰ کو سزائے موت سنائی جاتی ہے

پھر وہ دوبارہ نکل کر یہودیوں کے پاس گیا۔ اُس نے اعلان کیا، ''مجھے اُسے مجرم ٹھہرانے کی کوئی وجہ نہیں ملی۔ 39 لیکن تمہاری ایک رسم ہے جس کے مطابق مجھے عیدِ فسح کے موقع پر تمہارے لئے ایک قیدی کو رِہا کرنا ہے۔ کیا تم چاہتے ہو کہ مَیں 'یہودیوں کے

بادشاہ' کو رِہا کر دوں؟''

40 لیکن جواب میں لوگ چلّانے لگے، ''نہیں، اِس کو نہیں بلکہ برابا کو۔'' (برابا ڈاکو تھا۔)

19 پھر پیلاطس نے عیسیٰ کو کوڑے لگوائے۔ 2 فوجیوں نے کانٹےدار ٹہنیوں کا ایک تاج بنا کر اُس کے سر پر رکھ دیا۔ اُنہوں نے اُسے ارغوانی رنگ کا لباس بھی پہنایا۔ 3 پھر اُس کے سامنے آ کر وہ کہتے، ''اے یہودیوں کے بادشاہ، آداب!'' اور اُسے تھپڑ مارتے تھے۔

4 ایک بار پھر پیلاطس نکل آیا اور یہودیوں سے بات کرنے لگا، ''دیکھو، مَیں اِسے تمہارے پاس باہر لا رہا ہوں تاکہ تم جان لو کہ مجھے اِسے مجرم ٹھہرانے کی کوئی وجہ نہیں ملی۔'' 5 پھر عیسیٰ کانٹےدار تاج اور ارغوانی رنگ کا لباس پہنے باہر آیا۔ پیلاطس نے اُن سے کہا، ''لو یہ ہے وہ آدمی۔''

6 اُسے دیکھتے ہی راہنما امام اور اُن کے ملازم چیخنے لگے، ''اِسے مصلوب کریں، اِسے مصلوب کریں!''

پیلاطس نے اُن سے کہا، ''تم ہی اِسے لے جا کر مصلوب کرو۔ کیونکہ مجھے اِسے مجرم ٹھہرانے کی کوئی وجہ نہیں ملی۔''

7 یہودیوں نے اصرار کیا، ''ہمارے پاس شریعت ہے اور اِس شریعت کے مطابق لازم ہے کہ وہ مارا جائے۔ کیونکہ اِس نے اپنے آپ کو اللہ کا فرزند قرار دیا ہے۔''

8 یہ سن کر پیلاطس مزید ڈر گیا۔ 9 دوبارہ محل میں جا کر عیسیٰ سے پوچھا، ''تم کہاں سے آئے ہو؟''

لیکن عیسیٰ خاموش رہا۔ 10 پیلاطس نے اُس سے کہا، ''اچھا، تم میرے ساتھ بات نہیں کرتے؟ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ مجھے تمہیں رِہا کرنے اور مصلوب کرنے کا اختیار ہے؟''

11 عیسیٰ نے جواب دیا، ''آپ کو مجھ پر اختیار نہ ہوتا اگر وہ آپ کو اوپر سے نہ دیا گیا ہوتا۔ اِس وجہ سے اُس شخص سے زیادہ سنگین گناہ ہوا ہے جس نے مجھے دشمن کے حوالے کر دیا ہے۔''

12 اِس کے بعد پیلاطس نے اُسے آزاد کرنے کی کوشش کی۔ لیکن یہودی چیخ چیخ کر کہنے لگے، ''اگر آپ اِسے رِہا کریں تو آپ رومی شہنشاہ قیصر کے دوست ثابت نہیں ہوں گے۔ جو بھی بادشاہ ہونے کا دعویٰ کرے وہ شہنشاہ کی مخالفت کرتا ہے۔''

13 اِس طرح کی باتیں سن کر پیلاطس عیسیٰ کو باہر لے آیا۔ پھر وہ جج کی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اُس جگہ کا نام ''پچی کاری'' تھا۔ (ارامی زبان میں وہ گبتا کہلاتی تھی۔)

14 اب دوپہر کے تقریباً بارہ بج گئے تھے۔ اُس دن عید کے لئے تیاریاں کی جاتی تھیں، کیونکہ اگلے دن عید کا آغاز تھا۔ پیلاطس بول اُٹھا، ''لو، تمہارا بادشاہ!''

15 لیکن وہ چلّاتے رہے، ''لے جائیں اِسے، لے جائیں! اِسے مصلوب کریں!''

پیلاطس نے سوال کیا، ''کیا مَیں تمہارے بادشاہ کو صلیب پر چڑھاؤں؟''

راہنما اماموں نے جواب دیا، ''سوائے شہنشاہ کے ہمارا کوئی بادشاہ نہیں ہے۔''

16 پھر پیلاطس نے عیسیٰ کو اُن کے حوالے کر دیا تاکہ اُسے مصلوب کیا جائے۔

عیسیٰ کو مصلوب کیا جاتا ہے

چنانچہ وہ عیسیٰ کو لے کر چلے گئے۔ 17 وہ اپنی صلیب اُٹھائے شہر سے نکلا اور اُس جگہ پہنچا جس کا

نام کھوپڑی (ارامی زبان میں گلگتا) تھا۔ 18 وہاں اُنہوں نے اُسے صلیب پر چڑھا دیا۔ ساتھ ساتھ اُنہوں نے اُس کے بائیں اور دائیں ہاتھ دو اَور آدمیوں کو مصلوب کیا۔ 19 پیلاطس نے ایک تختی بنوا کر اُسے عیسیٰ کی صلیب پر لگوا دیا۔ تختی پر لکھا تھا، 'عیسیٰ ناصری، یہودیوں کا بادشاہ۔' 20 بہت سے یہودیوں نے یہ پڑھ لیا، کیونکہ مصلوبیت کا مقام شہر کے قریب تھا اور یہ جملہ ارامی، لاطینی اور یونانی زبانوں میں لکھا تھا۔ 21 یہ دیکھ کر یہودیوں کے راہنما اماموں نے اعتراض کیا، ''یہودیوں کا بادشاہ' نہ لکھیں بلکہ یہ کہ 'اِس آدمی نے یہودیوں کا بادشاہ ہونے کا دعویٰ کیا'۔''

22 پیلاطس نے جواب دیا، ''جو کچھ مَیں نے لکھ دیا سو لکھ دیا۔''

23 عیسیٰ کو صلیب پر چڑھانے کے بعد فوجیوں نے اُس کے کپڑے لے کر چار حصوں میں بانٹ لئے، ہر فوجی کے لئے ایک حصہ۔ لیکن چوغہ بے جوڑ تھا۔ وہ اوپر سے لے کر نیچے تک بُنا ہوا ایک ہی ٹکڑے کا تھا۔ 24 اِس لئے فوجیوں نے کہا، ''آؤ، اِسے پھاڑ کر تقسیم نہ کریں بلکہ اِس پر قرعہ ڈالیں۔'' یوں کلامِ مقدّس کی یہ پیش گوئی پوری ہوئی، ''اُنہوں نے آپس میں میرے کپڑے بانٹ لئے اور میرے لباس پر قرعہ ڈالا۔'' فوجیوں نے یہی کچھ کیا۔

25 کچھ خواتین بھی عیسیٰ کی صلیب کے قریب کھڑی تھیں: اُس کی ماں، اُس کی خالہ، کلوپاس کی بیوی مریم اور مریم مگدلینی۔ 26 جب عیسیٰ نے اپنی ماں کو اُس شاگرد کے ساتھ کھڑے دیکھا جو اُسے پیارا تھا تو اُس نے کہا، ''اے خاتون، دیکھیں آپ کا بیٹا یہ ہے۔''

27 اور اُس شاگرد سے اُس نے کہا، ''دیکھ، تیری ماں یہ ہے۔'' اُس وقت سے اُس شاگرد نے عیسیٰ کی ماں کو اپنے گھر رکھا۔

عیسیٰ کی موت

28 اِس کے بعد جب عیسیٰ نے جان لیا کہ میرا مشن تکمیل تک پہنچ چکا ہے تو اُس نے کہا، ''مجھے پیاس لگی ہے۔'' (اِس سے بھی کلامِ مقدّس کی ایک پیش گوئی پوری ہوئی۔)

29 قریب مَے کے سرکے سے بھرا برتن پڑا تھا۔ اُنہوں نے ایک اسپنج سرکے میں ڈبو کر اُسے زوفے کی شاخ پر لگا دیا اور اُٹھا کر عیسیٰ کے منہ تک پہنچایا۔ 30 یہ سرکہ پینے کے بعد عیسیٰ بول اُٹھا، ''کام مکمل ہو گیا ہے۔'' اور سر جھکا کر اُس نے اپنی جان اللہ کے سپرد کر دی۔

عیسیٰ کا پہلو چھیدا جاتا ہے

31 فسح کی تیاری کا دن تھا اور اگلے دن عید کا آغاز اور ایک خاص سبت تھا۔ اِس لئے یہودی نہیں چاہتے تھے کہ مصلوب ہوئی لاشیں اگلے دن تک صلیبوں پر لٹکی رہیں۔ چنانچہ اُنہوں نے پیلاطس سے گزارش کی کہ وہ اُن کی ٹانگیں تڑوا کر اُنہیں صلیبوں سے اُتارنے دے۔ 32 تب فوجیوں نے آ کر عیسیٰ کے ساتھ مصلوب کئے جانے والے آدمیوں کی ٹانگیں توڑ دیں، پہلے ایک کی پھر دوسرے کی۔ 33 جب وہ عیسیٰ کے پاس آئے تو اُنہوں نے دیکھا کہ وہ فوت ہو چکا ہے، اِس لئے اُنہوں نے اُس کی ٹانگیں نہ توڑیں۔ 34 اِس کے بجائے ایک نے نیزے سے عیسیٰ کا پہلو چھید دیا۔ زخم سے فوراً خون اور پانی بہہ نکلا۔ 35 (جس نے یہ دیکھا ہے اُس نے گواہی

دی ہے اور اُس کی گواہی سچی ہے۔ وہ جانتا ہے کہ وہ حقیقت بیان کر رہا ہے اور اُس کی گواہی کا مقصد یہ ہے کہ آپ بھی ایمان لائیں۔) 36 یہ یوں ہوا تاکہ کلامِ مقدّس کی یہ پیش گوئی پوری ہو جائے، ''اُس کی ایک ہڈی بھی توڑی نہیں جائے گی۔'' 37 کلامِ مقدّس میں یہ بھی لکھا ہے، ''وہ اُس پر نظر ڈالیں گے جسے اُنہوں نے چھیدا ہے۔''

عیسیٰ کو دفنایا جاتا ہے

38 بعد میں ارمتیہ کے رہنے والے یوسف نے پیلاطس سے عیسیٰ کی لاش اُتارنے کی اجازت مانگی۔ (یوسف عیسیٰ کا خفیہ شاگرد تھا، کیونکہ وہ یہودیوں سے ڈرتا تھا۔) اِس کی اجازت ملنے پر وہ آیا اور لاش کو اُتار لیا۔ 39 نیکدیمس بھی ساتھ تھا، وہ آدمی جو گزرے دنوں میں رات کے وقت عیسیٰ سے ملنے آیا تھا۔ نیکدیمس اپنے ساتھ مُر اور عود کی تقریباً 34 کلوگرام خوشبو لے کر آیا تھا۔ 40 یہودی جنازے کی رسومات کے مطابق اُنہوں نے لاش پر خوشبو لگا کر اُسے پٹیوں سے لپیٹ دیا۔ 41 صلیبوں کے قریب ایک باغ تھا اور باغ میں ایک نئی قبر تھی جو اب تک استعمال نہیں کی گئی تھی۔ 42 اُس کے قریب ہونے کے سبب سے اُنہوں نے عیسیٰ کو اُس میں رکھ دیا، کیونکہ فسح کی تیاری کا دن تھا اور اگلے دن عید کا آغاز تھا۔

خالی قبر

20 ہفتے کا دن گزر گیا تو اتوار کو مریم مگدلینی صبح سویرے قبر کے پاس آئی۔ ابھی اندھیرا تھا۔ وہاں پہنچ کر اُس نے دیکھا کہ قبر کے منہ پر کا پتھر ایک طرف ہٹایا گیا ہے۔ 2 مریم دوڑ کر شمعون پطرس اور عیسیٰ کو پیارے شاگرد کے پاس آئی۔ اُس نے اطلاع دی، ''وہ خداوند کو قبر سے لے گئے ہیں، اور ہمیں معلوم نہیں کہ اُنہوں نے اُسے کہاں رکھ دیا ہے۔''

3 تب پطرس دوسرے شاگرد سمیت قبر کی طرف چل پڑا۔ 4 دونوں دوڑ رہے تھے، لیکن دوسرا شاگرد زیادہ تیز رفتار تھا۔ وہ پہلے قبر پر پہنچ گیا۔ 5 اُس نے جھک کر اندر جھانکا تو کفن کی پٹیاں وہاں پڑی نظر آئیں۔ لیکن وہ اندر نہ گیا۔ 6 پھر شمعون پطرس اُس کے پیچھے پہنچ کر قبر میں داخل ہوا۔ اُس نے بھی دیکھا کہ کفن کی پٹیاں وہاں پڑی ہیں 7 اور ساتھ وہ کپڑا بھی جس میں عیسیٰ کا سر لپٹا ہوا تھا۔ یہ کپڑا تہہ کیا گیا تھا اور پٹیوں سے الگ پڑا تھا۔ 8 پھر دوسرا شاگرد جو پہلے پہنچ گیا تھا، وہ بھی داخل ہوا۔ جب اُس نے یہ دیکھا تو وہ ایمان لایا۔ 9 (لیکن اب بھی وہ کلامِ مقدّس کی یہ پیش گوئی نہیں سمجھتے تھے کہ اُسے مُردوں میں سے جی اُٹھنا ہے۔) 10 پھر دونوں شاگرد گھر واپس چلے گئے۔

عیسیٰ مریم مگدلینی پر ظاہر ہوتا ہے

11 لیکن مریم رو رو کر قبر کے سامنے کھڑی رہی۔ اور روتے ہوئے اُس نے جھک کر قبر میں جھانکا 12 تو کیا دیکھتی ہے کہ دو فرشتے سفید لباس پہنے ہوئے وہاں بیٹھے ہیں جہاں پہلے عیسیٰ کی لاش پڑی تھی، ایک اُس کے سرہانے اور دوسرا وہاں جہاں پہلے اُس کے پاؤں تھے۔ 13 اُنہوں نے مریم سے پوچھا، ''اے خاتون، تُو کیوں رو رہی ہے؟''

اُس نے کہا، ''وہ میرے خداوند کو لے گئے ہیں، اور

معلوم نہیں کہ اُنہوں نے اُسے کہاں رکھ دیا ہے۔"
14 پھر اُس نے پیچھے مُڑ کر عیسیٰ کو وہاں کھڑے دیکھا، لیکن اُس نے اُسے نہ پہچانا۔ 15 عیسیٰ نے پوچھا، "اے خاتون، تُو کیوں رو رہی ہے، کس کو ڈھونڈ رہی ہے؟"

یہ سوچ کر کہ وہ مالی ہے اُس نے کہا، "جناب، اگر آپ اُسے لے گئے ہیں تو مجھے بتا دیں کہ اُسے کہاں رکھ دیا ہے تاکہ اُسے لے جاؤں۔"
16 عیسیٰ نے اُس سے کہا، "مریم!"
وہ اُس کی طرف مُڑی اور بول اُٹھی، "ربونی!" (اِس کا مطلب ارامی زبان میں اُستاد ہے۔)
17 عیسیٰ نے کہا، "میرے ساتھ چمٹی نہ رہ، کیونکہ ابھی مَیں اوپر، باپ کے پاس نہیں گیا۔ لیکن بھائیوں کے پاس جا اور اُنہیں بتا، 'مَیں اپنے باپ اور تمہارے باپ کے پاس واپس جا رہا ہوں، اپنے خدا اور تمہارے خدا کے پاس'۔"
18 چنانچہ مریم مگدلینی شاگردوں کے پاس گئی اور اُنہیں اطلاع دی، "مَیں نے خداوند کو دیکھا ہے اور اُس نے مجھ سے یہ باتیں کہیں۔"

عیسیٰ اپنے شاگردوں پر ظاہر ہوتا ہے

19 اُس اتوار کی شام کو شاگرد جمع تھے۔ اُنہوں نے دروازوں پر تالے لگا دیئے تھے کیونکہ وہ یہودیوں سے ڈرتے تھے۔ اچانک عیسیٰ اُن کے درمیان آ کھڑا ہوا اور کہا، "تمہاری سلامتی ہو،" 20 اور اُنہیں اپنے ہاتھوں اور پہلو کو دکھایا۔ خداوند کو دیکھ کر وہ نہایت خوش ہوئے۔
21 عیسیٰ نے دوبارہ کہا، "تمہاری سلامتی ہو! جس طرح باپ نے مجھے بھیجا اُسی طرح مَیں تم کو بھیج رہا ہوں۔"
22 پھر اُن پر پھونک کر اُس نے فرمایا، "روح القدس کو پا لو۔ 23 اگر تم کسی کے گناہوں کو معاف کرو تو وہ معاف کئے جائیں گے۔ اور اگر تم اُنہیں معاف نہ کرو تو وہ معاف نہیں کئے جائیں گے۔"

توما شک کرتا ہے

24 بارہ شاگردوں میں سے توما جس کا لقب جُڑواں تھا عیسیٰ کے آنے پر موجود نہ تھا۔ 25 چنانچہ دوسرے شاگردوں نے اُسے بتایا، "ہم نے خداوند کو دیکھا ہے!"
لیکن توما نے کہا، "مجھے یقین نہیں آتا۔ پہلے مجھے اُس کے ہاتھوں میں کیلوں کے نشان نظر آئیں اور مَیں اُن میں اپنی اُنگلی ڈالوں، پہلے مَیں اپنے ہاتھ کو اُس کے پہلو کے زخم میں ڈالوں۔ پھر ہی مجھے یقین آئے گا۔"
26 ایک ہفتہ گزر گیا۔ شاگرد دوبارہ مکان میں جمع تھے۔ اِس مرتبہ توما بھی ساتھ تھا۔ اگرچہ دروازوں پر تالے لگے تھے پھر بھی عیسیٰ اُن کے درمیان آ کر کھڑا ہوا۔ اُس نے کہا، "تمہاری سلامتی ہو!" 27 پھر وہ توما سے مخاطب ہوا، "اپنی اُنگلی کو میرے ہاتھوں اور اپنے ہاتھ کو میرے پہلو کے زخم میں ڈال اور بےاعتقاد نہ ہو بلکہ ایمان رکھ۔"
28 توما نے جواب میں اُس سے کہا، "اے میرے خداوند! اے میرے خدا!"
29 پھر عیسیٰ نے اُسے بتایا، "کیا تُو اِس لئے ایمان لایا ہے کہ تُو نے مجھے دیکھا ہے؟ مبارک ہیں وہ جو مجھے دیکھے بغیر مجھ پر ایمان لاتے ہیں۔"

اِس کتاب کا مقصد

30 عیسیٰ نے اپنے شاگردوں کی موجودگی میں مزید

بہت سے ایسے الٰہی نشان دکھائے جو اِس کتاب میں درج نہیں ہیں۔ 31 لیکن جتنے درج ہیں اُن کا مقصد یہ ہے کہ آپ ایمان لائیں کہ عیسیٰ ہی مسیح یعنی اللہ کا فرزند ہے اور آپ کو اِس ایمان کے وسیلے سے اُس کے نام سے زندگی حاصل ہو۔

عیسیٰ جھیل پر شاگردوں پر ظاہر ہوتا ہے

21 اِس کے بعد عیسیٰ ایک بار پھر اپنے شاگردوں پر ظاہر ہوا جب وہ تبریاس یعنی گلیل کی جھیل پر تھے۔ یہ یوں ہوا۔ 2 کچھ شاگرد شمعون پطرس کے ساتھ جمع تھے، توما جو جُڑواں کہلاتا تھا، نتن ایل جو گلیل کے قانا سے تھا، زبدی کے دو بیٹے اور مزید دو شاگرد۔

3 شمعون پطرس نے کہا، ”مَیں مچھلی پکڑنے جا رہا ہوں۔“

دوسروں نے کہا، ”ہم بھی ساتھ جائیں گے۔“ چنانچہ وہ نکل کر کشتی پر سوار ہوئے۔ لیکن اُس پوری رات ایک بھی مچھلی ہاتھ نہ آئی۔ 4 صبح سویرے عیسیٰ جھیل کے کنارے پر آ کھڑا ہوا۔ لیکن شاگردوں کو معلوم نہیں تھا کہ وہ عیسیٰ ہی ہے۔ 5 اُس نے اُن سے پوچھا، ”بچو، کیا تمہیں کھانے کے لئے کچھ مل گیا؟“

اُنہوں نے جواب دیا، ”نہیں۔“

6 اُس نے کہا، ”اپنا جال کشتی کے دائیں ہاتھ ڈالو، پھر تم کو کچھ ملے گا۔“ اُنہوں نے ایسا کیا تو مچھلیوں کی اِتنی بڑی تعداد تھی کہ وہ جال کشتی تک نہ لا سکے۔

7 اِس پر خداوند کے پیارے شاگرد نے پطرس سے کہا، ”یہ تو خداوند ہے۔“ یہ سنتے ہی کہ خداوند ہے شمعون پطرس اپنی چادر اوڑھ کر پانی میں کود پڑا (اُس نے چادر کو کام کرنے کے لئے اُتار لیا تھا۔) 8 دوسرے شاگرد کشتی پر سوار اُس کے پیچھے آئے۔ وہ کنارے سے زیادہ دُور نہیں تھے، تقریباً سَو میٹر کے فاصلے پر تھے۔ اِس لئے وہ مچھلیوں سے بھرے جال کو پانی میں کھینچ کھینچ کر خشکی تک لائے۔ 9 جب وہ کشتی سے اُترے تو دیکھا کہ لکڑی کے کوئلوں کی آگ پر مچھلیاں بُھنی جا رہی ہیں اور ساتھ روٹی بھی ہے۔ 10 عیسیٰ نے اُن سے کہا، ”اُن مچھلیوں میں سے کچھ لے آؤ جو تم نے ابھی پکڑی ہیں۔“

11 شمعون پطرس کشتی پر گیا اور جال کو خشکی پر گھسیٹ لایا۔ یہ جال 153 بڑی مچھلیوں سے بھرا ہوا تھا، تو بھی وہ نہ پھٹا۔ 12 عیسیٰ نے اُن سے کہا، ”آؤ، ناشتہ کر لو۔“ کسی بھی شاگرد نے سوال کرنے کی جرأت نہ کی کہ ”آپ کون ہیں؟“ کیونکہ وہ تو جانتے تھے کہ یہ خداوند ہی ہے۔ 13 پھر عیسیٰ آیا اور روٹی لے کر اُنہیں دی اور اِسی طرح مچھلی بھی اُنہیں کھلائی۔

14 عیسیٰ کے جی اُٹھنے کے بعد یہ تیسری بار تھی کہ وہ اپنے شاگردوں پر ظاہر ہوا۔

عیسیٰ کا پطرس سے سوال

15 ناشتے کے بعد عیسیٰ شمعون پطرس سے مخاطب ہوا، ”یوحنا کے بیٹے شمعون، کیا تُو اِن کی نسبت مجھ سے زیادہ محبت کرتا ہے؟“

اُس نے جواب دیا، ”جی خداوند، آپ تو جانتے ہیں کہ مَیں آپ کو پیار کرتا ہوں۔“

عیسیٰ بولا، ”پھر میرے لیلوں کو چَرا۔“ 16 تب عیسیٰ نے ایک اَور مرتبہ پوچھا، ”شمعون یوحنا کے بیٹے، کیا تُو مجھ سے محبت کرتا ہے؟“

اُس نے جواب دیا، ”جی خداوند، آپ تو جانتے ہیں کہ مَیں آپ کو پیار کرتا ہوں۔“

عیسیٰ بولا، ”پھر میری بھیڑوں کی گلہ بانی کر۔“ 17 تیسری بار عیسیٰ نے اُس سے پوچھا، ”شمعون یوحنا کے بیٹے، کیا تُو مجھے پیار کرتا ہے؟“

تیسری دفعہ یہ سوال سننے سے پطرس کو بڑا دُکھ ہوا۔ اُس نے کہا، ”خداوند، آپ کو سب کچھ معلوم ہے۔ آپ تو جانتے ہیں کہ مَیں آپ کو پیار کرتا ہوں۔“

عیسیٰ نے اُس سے کہا، ”میری بھیڑوں کو چَرا۔

18 مَیں تجھے سچ بتاتا ہوں کہ جب تُو جوان تھا تو تُو خود اپنی کمر باندھ کر جہاں جی چاہتا گھومتا پھرتا تھا۔ لیکن جب تُو بوڑھا ہو گا تو تُو اپنے ہاتھوں کو آگے بڑھائے گا اور کوئی اَور تیری کمر باندھ کر تجھے لے جائے گا جہاں تیرا دل نہیں کرے گا۔“ 19 (عیسیٰ کی یہ بات اِس طرف اشارہ تھا کہ پطرس کس قسم کی موت سے اللہ کو جلال دے گا۔) پھر اُس نے اُسے بتایا، ”میرے پیچھے چل۔“

عیسیٰ اور دوسرا شاگرد

20 پطرس نے مُڑ کر دیکھا کہ جو شاگرد عیسیٰ کو پیارا تھا وہ اُن کے پیچھے چل رہا ہے۔ یہ وہی شاگرد تھا جس نے شام کے کھانے کے دوران عیسیٰ کی طرف سر جھکا کر پوچھا تھا، ”خداوند، کون آپ کو دشمن کے حوالے کرے گا؟“ 21 اب اُسے دیکھ کر پطرس نے سوال کیا، ”خداوند، اِس کے ساتھ کیا ہو گا؟“

22 عیسیٰ نے جواب دیا، ”اگر مَیں چاہوں کہ یہ میرے واپس آنے تک زندہ رہے تو تجھے کیا؟ بس تُو میرے پیچھے چلتا رہ۔“

23 نتیجے میں بھائیوں میں یہ خیال پھیل گیا کہ یہ شاگرد نہیں مرے گا۔ لیکن عیسیٰ نے یہ بات نہیں کی تھی۔ اُس نے صرف یہ کہا تھا، ”اگر مَیں چاہوں کہ یہ میرے واپس آنے تک زندہ رہے تو تجھے کیا؟“

24 یہ وہ شاگرد ہے جس نے اِن باتوں کی گواہی دے کر اِنہیں قلم بند کر دیا ہے۔ اور ہم جانتے ہیں کہ اُس کی گواہی سچی ہے۔

خلاصہ

25 عیسیٰ نے اِس کے علاوہ بھی بہت کچھ کیا۔ اگر اُس کا ہر کام قلم بند کیا جاتا تو میرے خیال میں پوری دنیا میں یہ کتابیں رکھنے کی گنجائش نہ ہوتی۔

رسولوں کے اعمال

1

معزز تھیُفلُس، پہلی کتاب میں مَیں نے سب کچھ بیان کیا جو عیسیٰ نے شروع سے لے کر 2 اُس دن تک کیا اور سکھایا، جب اُسے آسمان پر اُٹھایا گیا۔ جانے سے پہلے اُس نے اپنے چنے ہوئے رسولوں کو روح القدس کی معرفت مزید ہدایات دیں۔ 3 اپنے دُکھ اُٹھانے اور موت سہنے کے بعد اُس نے اپنے آپ کو ظاہر کر کے اُنہیں بہت سی دلیلوں سے قائل کیا کہ وہ واقعی زندہ ہے۔ وہ چالیس دن کے دوران اُن پر ظاہر ہوتا اور اُنہیں اللہ کی بادشاہی کے بارے میں بتاتا رہا۔ 4 جب وہ ابھی اُن کے ساتھ تھا اُس نے اُنہیں حکم دیا، ”یروشلم کو نہ چھوڑنا بلکہ اِس انتظار میں یہیں ٹھہرو کہ باپ کا وعدہ پورا ہو جائے، وہ وعدہ جس کے بارے میں مَیں نے تم کو آگاہ کیا ہے۔ 5 کیونکہ یحییٰ نے تو پانی سے بپتسمہ دیا، لیکن تم کو تھوڑے دنوں کے بعد روح القدس سے بپتسمہ دیا جائے گا۔“

عیسیٰ کو اُٹھایا جاتا ہے

6 جو وہاں جمع تھے اُنہوں نے اُس سے پوچھا، ”خداوند، کیا آپ اِسی وقت اسرائیل کے لئے اُس کی بادشاہی دوبارہ قائم کریں گے؟“

7 عیسیٰ نے جواب دیا، ”یہ جاننا تمہارا کام نہیں ہے بلکہ صرف باپ کا جو ایسے اوقات اور تاریخیں مقرر کرنے کا اختیار رکھتا ہے۔ 8 لیکن تمہیں روح القدس کی قوت ملے گی جو تم پر نازل ہو گا۔ پھر تم یروشلم، پورے یہودیہ اور سامریہ بلکہ دنیا کی انتہا تک میرے گواہ ہو گے۔“ 9 یہ کہہ کر وہ اُن کے دیکھتے دیکھتے اُٹھا لیا گیا۔ اور ایک بادل نے اُسے اُن کی نظروں سے اوجھل کر دیا۔

10 وہ ابھی آسمان کی طرف دیکھ ہی رہے تھے کہ اچانک دو آدمی اُن کے پاس آ کھڑے ہوئے۔ دونوں سفید لباس پہنے ہوئے تھے۔ 11 اُنہوں نے کہا، ”گلیل کے مردو، آپ کیوں کھڑے آسمان کی طرف دیکھ رہے ہیں؟ یہی عیسیٰ جسے آپ کے پاس سے آسمان پر اُٹھایا گیا ہے اُسی طرح واپس آئے گا جس طرح آپ نے اُسے اوپر جاتے ہوئے دیکھا ہے۔“

یہوداہ کا جانشین

12 پھر وہ زیتون کے پہاڑ سے یروشلم شہر واپس چلے گئے۔ (یہ پہاڑ شہر سے تقریباً ایک کلو میٹر دُور ہے۔)

13 وہاں پہنچ کر وہ اُس بالاخانے میں داخل ہوئے جس میں وہ ٹھہرے ہوئے تھے، یعنی پطرس، یوحنا، یعقوب اور اندریاس، فلپّس اور توما، برتلمائی اور متی، یعقوب بن حلفئی، شمعون مجاہد اور یہوداہ بن یعقوب۔ 14 یہ سب یک دل ہو کر دعا میں لگے رہے۔ کچھ عورتیں، عیسیٰ کی ماں مریم اور اُس کے بھائی بھی ساتھ تھے۔

15 اُن دنوں میں پطرس بھائیوں میں کھڑا ہوا۔ اُس وقت تقریباً 120 لوگ جمع تھے۔ اُس نے کہا، 16 ”بھائیو، لازم تھا کہ کلامِ مقدّس کی وہ پیش گوئی پوری ہو جو روح القدس نے داؤد کی معرفت یہوداہ کے بارے میں کی۔ یہوداہ اُن کا راہنما بن گیا جنہوں نے عیسیٰ کو گرفتار کیا، 17 گو اُسے ہم میں شمار کیا جاتا تھا اور وہ اِسی خدمت میں ہمارے ساتھ شریک تھا۔“

18 (جو پیسے یہوداہ کو اُس کے غلط کام کے لئے مل گئے تھے اُن سے اُس نے ایک کھیت خرید لیا تھا۔ وہاں وہ سر کے بل گر گیا، اُس کا پیٹ پھٹ گیا اور اُس کی تمام انتڑیاں باہر نکل پڑیں۔ 19 اِس کا چرچا یروشلم کے تمام باشندوں میں پھیل گیا، اِس لئے یہ کھیت اُن کی مادری زبان میں ہقل دَما کے نام سے مشہور ہوا جس کا مطلب ہے خون کا کھیت۔)

20 پطرس نے اپنی بات جاری رکھی، ”یہی بات زبور کی کتاب میں لکھی ہے، ’اُس کی رہائش گاہ سنسان ہو جائے، کوئی اُس میں آباد نہ ہو۔‘ یہ بھی لکھا ہے، ’کوئی اَور اُس کی ذمہ داری اُٹھائے۔‘ 21 چنانچہ اب ضروری ہے کہ ہم یہوداہ کی جگہ کسی اَور کو چن لیں۔ یہ شخص اُن مردوں میں سے ایک ہو جو اُس پورے وقت کے دوران ہمارے ساتھ سفر کرتے رہے جب خداوند عیسیٰ ہمارے ساتھ تھا، 22 یعنی اُس کے یحییٰ کے ہاتھ سے بپتسمہ لینے سے لے کر اُس وقت تک جب اُسے ہمارے پاس سے اُٹھایا گیا۔ لازم ہے کہ اُن میں سے ایک ہمارے ساتھ عیسیٰ کے جی اُٹھنے کا گواہ ہو۔“

23 چنانچہ اُنہوں نے دو آدمی پیش کئے، یوسف جو برسبا کہلاتا تھا (اُس کا دوسرا نام یُوستس تھا) اور متیاہ۔ 24 پھر اُنہوں نے دعا کی، ”اے خداوند، تُو ہر ایک کے دل سے واقف ہے۔ ہم پر ظاہر کر کہ تُو نے اِن دونوں میں سے کس کو چنا ہے 25 تاکہ وہ اُس خدمت کی ذمہ داری اُٹھائے جو یہوداہ چھوڑ کر وہاں چلا گیا جہاں اُسے جانا ہی تھا۔“ 26 یہ کہہ کر اُنہوں نے دونوں کا نام لے کر قرعہ ڈالا تو متیاہ کا نام نکلا۔ لہٰذا اُسے بھی گیارہ رسولوں میں شامل کر لیا گیا۔

روح القدس کی آمد

2 پھر عیدِ پنتکُست کا دن آیا۔ سب ایک جگہ جمع تھے 2 کہ اچانک آسمان سے ایسی آواز آئی جیسے شدید آندھی چل رہی ہو۔ پورا مکان جس میں وہ بیٹھے تھے اِس آواز سے گونج اُٹھا۔ 3 اور اُنہیں شعلے کی لَوئیں جیسی نظر آئیں جو الگ الگ ہو کر اُن میں سے ہر ایک پر اُتر کر ٹھہر گئیں۔ 4 سب روح القدس سے بھر گئے اور مختلف غیرملکی زبانوں میں بولنے لگے، ہر ایک اُس زبان میں جو بولنے کی روح القدس نے اُسے توفیق دی۔

5 اُس وقت یروشلم میں ایسے خدا ترس یہودی ٹھہرے ہوئے تھے جو آسمان تلے کی ہر قوم میں سے تھے۔ 6 جب یہ آواز سنائی دی تو ایک بڑا ہجوم جمع ہوا۔ سب گھبرا گئے کیونکہ ہر ایک نے ایمان داروں کو اپنی مادری زبان میں بولتے سنا۔ 7 سخت حیرت زدہ ہو کر وہ کہنے

لگے، ”کیا یہ سب گلیل کے رہنے والے نہیں ہیں؟ 8 تو پھر یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ ہم میں سے ہر ایک اُنہیں اپنی مادری زبان میں باتیں کرتے سن رہا ہے 9 جبکہ ہمارے ممالک یہ ہیں: پارتھیا، مادیا، عیلام، مسوپتامیہ، یہودیہ، کپدُکیہ، پُنطس، آسیہ، 10 فروگیہ، پمفیلیہ، مصر اور لبیا کا وہ علاقہ جو کرین کے اردگرد ہے۔ روم سے بھی لوگ موجود ہیں۔ 11 یہاں یہودی بھی ہیں اور غیریہودی نومرید بھی، کریتے کے لوگ اور عرب کے باشندے بھی۔ اور اب ہم سب کے سب اِن کو اپنی اپنی زبان میں اللہ کے عظیم کاموں کا ذکر کرتے سن رہے ہیں۔“ 12 سب دنگ رہ گئے۔ اُلجھن میں پڑ کر وہ ایک دوسرے سے پوچھنے لگے، ”اِس کا کیا مطلب ہے؟“

13 لیکن کچھ لوگ اُن کا مذاق اُڑا کر کہنے لگے، ”یہ بس نئی مَے پی کر نشے میں دُھت ہو گئے ہیں۔“

پطرس کا پیغام

14 پھر پطرس باقی گیارہ رسولوں سمیت کھڑا ہو کر اونچی آواز سے اُن سے مخاطب ہوا، ”سنیں، یہودی بھائیو اور یروشلم کے تمام رہنے والو! جان لیں اور غور سے میری بات سن لیں! 15 آپ کا خیال ہے کہ یہ لوگ نشے میں ہیں۔ لیکن ایسا نہیں ہے۔ دیکھیں، ابھی تو صبح کے نو بجے کا وقت ہے۔ 16 اب وہ کچھ ہو رہا ہے جس کی پیش گوئی یوایل نبی نے کی تھی،

17 ’اللہ فرماتا ہے کہ آخری دنوں میں
مَیں اپنے روح کو تمام انسانوں پر اُنڈیل دوں گا۔
تمہارے بیٹے بیٹیاں نبوّت کریں گے،
تمہارے نوجوان رویائیں اور
تمہارے بزرگ خواب دیکھیں گے۔
18 اُن دنوں میں مَیں اپنے روح کو
اپنے خادموں اور خادماؤں پر بھی اُنڈیل دوں گا،
اور وہ نبوّت کریں گے۔
19 مَیں اوپر آسمان پر معجزے دکھاؤں گا
اور نیچے زمین پر الٰہی نشان ظاہر کروں گا،
خون، آگ اور دھوئیں کے بادل۔
20 سورج تاریک ہو جائے گا،
چاند کا رنگ خون سا ہو جائے گا،
اور پھر رب کا عظیم اور جلالی دن آئے گا۔
21 اُس وقت جو بھی رب کا نام لے گا
نجات پائے گا۔‘

22 اسرائیل کے مردو، میری بات سنیں! اللہ نے آپ کے سامنے ہی عیسیٰ ناصری کی تصدیق کی، کیونکہ اُس نے اُس کے وسیلے سے آپ کے درمیان عجوبے، معجزے اور الٰہی نشان دکھائے۔ آپ خود اِس بات سے واقف ہیں۔ 23 لیکن اللہ کو پہلے ہی علم تھا کہ کیا ہونا ہے، کیونکہ اُس نے خود اپنی مرضی سے مقرر کیا تھا کہ عیسیٰ کو دشمن کے حوالے کر دیا جائے۔ چنانچہ آپ نے بے دین لوگوں کے ذریعے اُسے صلیب پر چڑھوا کر قتل کیا۔ 24 لیکن اللہ نے اُسے موت کی اذیت ناک گرفت سے آزاد کر کے زندہ کر دیا، کیونکہ ممکن ہی نہیں تھا کہ موت اُسے اپنے قبضے میں رکھے۔ 25 چنانچہ داؤد نے اُس کے بارے میں کہا،

’رب ہر وقت میری آنکھوں کے سامنے رہا۔
وہ میرے دہنے ہاتھ رہتا ہے
تاکہ مَیں نہ ڈگمگاؤں۔
26 اِس لئے میرا دل شادمان ہے،

اور میری زبان خوشی کے نعرے لگاتی ہے۔
ہاں، میرا بدن پُراُمید زندگی گزارے گا۔
27 کیونکہ تُو میری جان کو
پاتال میں نہیں چھوڑے گا،
اور نہ اپنے مقدّس کو
گلنے سڑنے کی نوبت تک پہنچنے دے گا۔
28 تُو نے مجھے زندگی کی راہوں سے
آگاہ کر دیا ہے،
اور تُو اپنے حضور مجھے
خوشی سے سرشار کرے گا۔'

29 میرے بھائیو، اگر اجازت ہو تو مَیں آپ کو دلیری سے اپنے بزرگ داؤد کے بارے میں کچھ بتاؤں۔ وہ تو فوت ہو کر دفنایا گیا اور اُس کی قبر آج تک ہمارے درمیان موجود ہے۔ 30 لیکن وہ نبی تھا اور جانتا تھا کہ اللہ نے قسم کھا کر مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ وہ میری اولاد میں سے ایک کو میرے تخت پر بٹھائے گا۔ 31 مذکورہ آیات میں داؤد مستقبل میں دیکھ کر مسیح کے جی اُٹھنے کا ذکر کر رہا ہے، یعنی کہ نہ اُسے پاتال میں چھوڑا گیا، نہ اُس کا بدن گلنے سڑنے کی نوبت تک پہنچا۔ 32 اللہ نے اِسی عیسیٰ کو زندہ کر دیا ہے اور ہم سب اِس کے گواہ ہیں۔ 33 اب اُسے سرفراز کر کے خدا کے دہنے ہاتھ بٹھایا گیا اور باپ کی طرف سے اُسے موعودہ روح القدس مل گیا ہے۔ اِسی کو اُس نے ہم پر اُنڈیل دیا، جس طرح آپ دیکھ اور سن رہے ہیں۔ 34 داؤد خود تو آسمان پر نہیں چڑھا، تو بھی اُس نے فرمایا،

'رب نے میرے رب سے کہا،
میرے دہنے ہاتھ بیٹھ
35 جب تک مَیں تیرے دشمنوں کو
تیرے پاؤں کی چوکی نہ بنا دوں۔'

36 چنانچہ پورا اسرائیل یقین جانے کہ جس عیسیٰ کو آپ نے مصلوب کیا ہے اُسے ہی اللہ نے خداوند اور مسیح بنا دیا ہے۔"

37 پطرس کی یہ باتیں سن کر لوگوں کے دل چھد گئے۔ اُنہوں نے پطرس اور باقی رسولوں سے پوچھا، "بھائیو، پھر ہم کیا کریں؟"

38 پطرس نے جواب دیا، "آپ میں سے ہر ایک توبہ کر کے عیسیٰ کے نام پر بپتسمہ لے تاکہ آپ کے گناہ معاف کر دیئے جائیں۔ پھر آپ کو روح القدس کی نعمت مل جائے گی۔ 39 کیونکہ یہ دینے کا وعدہ آپ سے اور آپ کے بچوں سے کیا گیا ہے، بلکہ اُن سے بھی جو دُور کے ہیں، اُن سب سے جنہیں رب ہمارا خدا اپنے پاس بُلائے گا۔"

40 پطرس نے مزید بہت سی باتوں سے اُنہیں نصیحت کی اور سمجھایا کہ "اِس ٹیڑھی نسل سے نکل کر نجات پائیں۔" 41 جنہوں نے پطرس کی بات قبول کی اُن کا بپتسمہ ہوا۔ یوں اُس دن جماعت میں تقریباً 3,000 افراد کا اضافہ ہوا۔ 42 یہ ایمان دار رسولوں سے تعلیم پانے، رفاقت رکھنے اور رفاقتی کھانوں اور دعاؤں میں شریک ہوتے رہے۔

ایمانداروں کی حیرت انگیز زندگی

43 سب پر خوف چھا گیا اور رسولوں کی طرف سے بہت سے معجزے اور الٰہی نشان دکھائے گئے۔ 44 جو بھی ایمان لاتے تھے وہ ایک جگہ جمع ہوتے تھے۔ اُن کی ہر چیز مشترکہ ہوتی تھی۔ 45 اپنی ملکیت اور مال فروخت کر کے اُنہوں نے ہر ایک کو اُس کی ضرورت کے مطابق

دیا۔ 46 روزانہ وہ یک دلی سے بیت المقدّس میں جمع ہوتے رہے۔ ساتھ ساتھ وہ مسیح کی یاد میں اپنے گھروں میں روٹی توڑتے، بڑی خوشی اور سادگی سے رفاقتی کھانا کھاتے 47 اور اللہ کی تمجید کرتے رہے۔ اُس وقت وہ تمام لوگوں کے منظورِ نظر تھے۔ اور خداوند روز بہ روز جماعت میں نجات یافتہ لوگوں کا اضافہ کرتا رہا۔

لنگڑے آدمی کی شفا

3 ایک دوپہر پطرس اور یوحنا دعا کرنے کے لئے بیت المقدّس کی طرف چل پڑے۔ تین بج گئے تھے۔ 2 اُس وقت لوگ ایک پیدائشی لنگڑے کو اُٹھا کر وہاں لا رہے تھے۔ روزانہ اُسے صحن کے اُس دروازے کے پاس لایا جاتا تھا جو 'خوب صورت دروازہ' کہلاتا تھا تاکہ وہ بیت المقدّس کے صحنوں میں داخل ہونے والوں سے بھیک مانگ سکے۔ 3 پطرس اور یوحنا بیت المقدّس میں داخل ہونے والے تھے تو لنگڑا اُن سے بھیک مانگنے لگا۔ 4 پطرس اور یوحنا غور سے اُس کی طرف دیکھنے لگے۔ پھر پطرس نے کہا، ''ہماری طرف دیکھیں۔'' 5 اِس توقع سے کہ اُسے کچھ ملے گا لنگڑا اُن کی طرف متوجہ ہوا۔ 6 لیکن پطرس نے کہا، ''میرے پاس نہ تو چاندی ہے، نہ سونا، لیکن جو کچھ ہے وہ آپ کو دے دیتا ہوں۔ ناصرت کے عیسیٰ مسیح کے نام سے اُٹھیں اور چلیں پھریں!'' 7 اُس نے اُس کا دہنا ہاتھ پکڑ کر اُسے کھڑا کیا۔ اُسی وقت لنگڑے کے پاؤں اور ٹخنے مضبوط ہو گئے۔ 8 وہ اُچھل کر کھڑا ہوا اور چلنے پھرنے لگا۔ پھر وہ چلتے، کودتے اور اللہ کی تمجید کرتے ہوئے اُن کے ساتھ بیت المقدّس میں داخل ہوا۔ 9 اور تمام لوگوں نے اُسے چلتے پھرتے اور اللہ کی تمجید کرتے ہوئے دیکھا۔ 10 جب اُنہوں نے جان لیا کہ یہ وہی آدمی ہے جو خوب صورت نامی دروازے پر بیٹھا بھیک مانگا کرتا تھا تو وہ اُس کی تبدیلی دیکھ کر دنگ رہ گئے۔

بیت المقدّس میں پطرس کا پیغام

11 وہ سب دوڑ کر سلیمان کے برآمدے میں آئے جہاں بھیک مانگنے والا اب تک پطرس اور یوحنا سے لپٹا ہوا تھا۔ 12 یہ دیکھ کر پطرس اُن سے مخاطب ہوا، ''اسرائیل کے حضرات، آپ یہ دیکھ کر کیوں حیران ہیں؟ آپ کیوں گھور گھور کر ہماری طرف دیکھ رہے ہیں گویا ہم نے اپنی ذاتی طاقت یا دین داری کے باعث یہ کیا ہے کہ یہ آدمی چل پھر سکے؟ 13 یہ ہمارے باپ دادا کے خدا، ابراہیم، اسحاق اور یعقوب کے خدا کی طرف سے ہے جس نے اپنے بندے عیسیٰ کو جلال دیا ہے۔ یہ وہی عیسیٰ ہے جسے آپ نے دشمن کے حوالے کر کے پیلاطس کے سامنے رد کیا، اگرچہ وہ اُسے رِہا کرنے کا فیصلہ کر چکا تھا۔ 14 آپ نے اُس قدوس اور راست باز کو رد کر کے تقاضا کیا کہ پیلاطس اُس کے عوض ایک قاتل کو رِہا کر کے آپ کو دے دے۔ 15 آپ نے زندگی کے سردار کو قتل کیا، لیکن اللہ نے اُسے مُردوں میں سے زندہ کر دیا۔ ہم اِس بات کے گواہ ہیں۔ 16 آپ تو اِس آدمی سے واقف ہیں جسے دیکھ رہے ہیں۔ اب وہ عیسیٰ کے نام پر ایمان لانے سے بحال ہو گیا ہے، کیونکہ جو ایمان عیسیٰ کے ذریعے ملتا ہے اُسی نے اِس آدمی کو آپ کے سامنے پوری صحت مندی عطا کی۔

17 میرے بھائیو، مَیں جانتا ہوں کہ آپ اور آپ کے راہنماؤں کو صحیح علم نہیں تھا، اِس لئے آپ نے

ایسا کیا۔ 18 لیکن اللہ نے وہ کچھ پورا کیا جس کی پیش گوئی اُس نے تمام نبیوں کی معرفت کی تھی، یعنی یہ کہ اُس کا مسیح دُکھ اُٹھائے گا۔ 19 اب توبہ کریں اور اللہ کی طرف رجوع لائیں تاکہ آپ کے گناہوں کو مٹایا جائے۔ 20 پھر آپ کو رب کے حضور سے تازگی کے دن میسر آئیں گے اور وہ دوبارہ عیسیٰ یعنی مسیح کو بھیج دے گا جسے آپ کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ 21 لازم ہے کہ وہ اُس وقت تک آسمان پر رہے جب تک اللہ سب کچھ بحال نہ کر دے، جس طرح وہ ابتدا سے اپنے مقدّس نبیوں کی زبانی فرماتا آیا ہے۔ 22 کیونکہ موسیٰ نے کہا، 'رب تمہارا خدا تمہارے واسطے تمہارے بھائیوں میں سے مجھ جیسے نبی کو برپا کرے گا۔ جو بھی بات وہ کہے اُس کی سننا۔ 23 جو نہیں سنے گا اُسے مٹا کر قوم سے نکال دیا جائے گا۔' 24 اور سموایل سے لے کر ہر نبی نے اِن دنوں کی پیش گوئی کی ہے۔ 25 آپ تو اِن نبیوں کی اولاد اور اُس عہد کے وارث ہیں جو اللہ نے آپ کے باپ دادا سے قائم کیا تھا، کیونکہ اُس نے ابراہیم سے کہا تھا، 'تیری اولاد سے دنیا کی تمام قومیں برکت پائیں گی۔' 26 جب اللہ نے اپنے بندے عیسیٰ کو برپا کیا تو پہلے اُسے آپ کے پاس بھیج دیا تاکہ وہ آپ میں سے ہر ایک کو اُس کی بُری راہوں سے پھیر کر برکت دے۔"

پطرس اور یوحنا یہودی عدالتِ عالیہ کے سامنے

4 پطرس اور یوحنا لوگوں سے بات کر ہی رہے تھے کہ امام، بیت المقدّس کے پہرے داروں کا کپتان اور صدوقی اُن کے پاس پہنچے۔ 2 وہ ناراض تھے کہ رسول عیسیٰ کے جی اُٹھنے کی منادی کر کے لوگوں کو مُردوں میں سے جی اُٹھنے کی تعلیم دے رہے ہیں۔ 3 اُنہوں نے اُنہیں گرفتار کر کے اگلے دن تک جیل میں ڈال دیا، کیونکہ شام ہو چکی تھی۔ 4 لیکن جنہوں نے اُن کا پیغام سن لیا تھا اُن میں سے بہت سے لوگ ایمان لائے۔ یوں ایمان داروں میں مردوں کی تعداد بڑھ کر تقریباً 5,000 تک پہنچ گئی۔

5 اگلے دن یروشلم میں یہودی عدالتِ عالیہ کے سرداروں، بزرگوں اور شریعت کے علما کا اجلاس منعقد ہوا۔ 6 امامِ اعظم حنّا اور اِسی طرح کائفا، یوحنا، سکندر اور امامِ اعظم کے خاندان کے دیگر مرد بھی شامل تھے۔ 7 اُنہوں نے دونوں کو اپنے درمیان کھڑا کر کے پوچھا، "تم نے یہ کام کس قوت اور نام سے کیا؟"

8 پطرس نے روح القدس سے معمور ہو کر اُن سے کہا، "قوم کے راہنماؤ اور بزرگو، 9 آج ہماری پوچھ گچھ کی جا رہی ہے کہ ہم نے معذور آدمی پر رحم کا اظہار کس کے وسیلے سے کیا کہ اُسے شفا مل گئی ہے۔ 10 تو پھر آپ سب اور پوری قوم اسرائیل جان لے کہ یہ ناصرت کے عیسیٰ مسیح کے نام سے ہوا ہے، جسے آپ نے مصلوب کیا اور جسے اللہ نے مُردوں میں سے زندہ کر دیا۔ یہ آدمی اُسی کے وسیلے سے صحت پا کر یہاں آپ کے سامنے کھڑا ہے۔ 11 عیسیٰ وہ پتھر ہے جس کے بارے میں کلامِ مقدّس میں لکھا ہے، 'جس پتھر کو مکان بنانے والوں نے رد کیا وہ کونے کا بنیادی پتھر بن گیا۔' اور آپ ہی نے اُسے رد کر دیا ہے۔ 12 کسی دوسرے کے وسیلے سے نجات حاصل نہیں ہوتی، کیونکہ آسمان کے تلے ہم انسانوں کو کوئی اَور نام نہیں بخشا گیا جس کے وسیلے سے ہم نجات پا سکیں۔"

13 پطرس اور یوحنا کی باتیں سن کر لوگ حیران ہوئے کیونکہ وہ دلیری سے بات کر رہے تھے اگرچہ وہ نہ تو

عالِم تھے، نہ اُنہوں نے شریعت کی خاص تعلیم پائی تھی۔ ساتھ ساتھ سننے والوں نے یہ بھی جان لیا کہ دونوں عیسیٰ کے ساتھی ہیں۔ 14 لیکن چونکہ وہ اپنی آنکھوں سے اُس آدمی کو دیکھ رہے تھے جو شفا پا کر اُن کے ساتھ کھڑا تھا اِس لئے وہ اِس کے خلاف کوئی بات نہ کر سکے۔ 15 چنانچہ اُنہوں نے اُن دونوں کو اجلاس میں سے باہر جانے کو کہا اور آپس میں صلاح مشورہ کرنے لگے، 16 "ہم اِن لوگوں کے ساتھ کیا سلوک کریں؟ بات واضح ہے کہ اُن کے ذریعے ایک الٰہی نشان دکھایا گیا ہے۔ اِس کا یروشلم کے تمام باشندوں کو علم ہوا ہے۔ ہم اِس کا انکار نہیں کر سکتے۔ 17 لیکن لازم ہے کہ اُنہیں دھمکی دے کر حکم دیں کہ وہ کسی بھی شخص سے یہ نام لے کر بات نہ کریں، ورنہ یہ معاملہ قوم میں مزید پھیل جائے گا۔"

18 چنانچہ اُنہوں نے دونوں کو بُلا کر حکم دیا کہ وہ آئندہ عیسیٰ کے نام سے نہ کبھی بولیں اور نہ تعلیم دیں۔

19 لیکن پطرس اور یوحنا نے جواب میں کہا، "آپ خود فیصلہ کر لیں، کیا یہ اللہ کے نزدیک ٹھیک ہے کہ ہم اُس کی نسبت آپ کی بات مانیں؟ 20 ممکن ہی نہیں کہ جو کچھ ہم نے دیکھ اور سن لیا ہے اُسے دوسروں کو سنانے سے باز رہیں۔"

21 تب اجلاس کے ممبران نے دونوں کو مزید دھمکیاں دے کر چھوڑ دیا۔ وہ فیصلہ نہ کر سکے کہ کیا سزا دیں، کیونکہ تمام لوگ پطرس اور یوحنا کے اِس کام کی وجہ سے اللہ کی تمجید کر رہے تھے۔ 22 کیونکہ جس آدمی کو معجزانہ طور پر شفا ملی تھی وہ چالیس سال سے زیادہ لنگڑا رہا تھا۔

دلیری کے لئے دعا

23 اُن کی رِہائی کے بعد پطرس اور یوحنا اپنے ساتھیوں کے پاس واپس گئے اور سب کچھ سنایا جو راہنما اماموں اور بزرگوں نے اُنہیں بتایا تھا۔ 24 یہ سن کر تمام ایمان داروں نے مل کر اونچی آواز سے دعا کی، "اے آقا، تُو نے آسمان و زمین اور سمندر کو اور جو کچھ اُن میں ہے خلق کیا ہے۔ 25 اور تُو نے اپنے خادم ہمارے باپ داؤد کے منہ سے روح القدس کی معرفت کہا،

'اقوام کیوں طیش میں آ گئی ہیں؟
اُمتیں کیوں بے کار سازشیں کر رہی ہیں؟
26 دنیا کے بادشاہ اُٹھ کھڑے ہوئے،
حکمران رب اور اُس کے مسیح کے خلاف
جمع ہو گئے ہیں۔'

27 اور واقعی یہی کچھ اِس شہر میں ہوا۔ ہیرودیس انتپاس، پنطیُس پیلاطس، غیر یہودی اور یہودی سب تیرے مقدّس خادم عیسیٰ کے خلاف جمع ہوئے جسے تُو نے مسح کیا تھا۔ 28 لیکن جو کچھ اُنہوں نے کیا وہ تُو نے اپنی قدرت اور مرضی سے پہلے ہی سے مقرر کیا تھا۔ 29 اے رب، اب اُن کی دھمکیوں پر غور کر۔ اپنے خادموں کو اپنا کلام سنانے کی بڑی دلیری عطا فرما۔ 30 اپنی قدرت کا اظہار کر تاکہ ہم تیرے مقدّس خادم عیسیٰ کے نام سے شفا، الٰہی نشان اور معجزے دکھا سکیں۔"

31 دعا کے اختتام پر وہ جگہ ہل گئی جہاں وہ جمع تھے۔ سب روح القدس سے معمور ہو گئے اور دلیری سے اللہ کا کلام سنانے لگے۔

ایمانداروں کی مشترکہ ملکیت

32 ایمان داروں کی پوری جماعت یک دل تھی۔ کسی

نے بھی اپنی ملکیت کی کسی چیز کے بارے میں نہیں کہا کہ یہ میری ہے بلکہ اُن کی ہر چیز مشترکہ تھی۔ 33 اور رسول بڑے اختیار کے ساتھ خداوند عیسیٰ کے جی اُٹھنے کی گواہی دیتے رہے۔ اللہ کی بڑی مہربانی اُن سب پر تھی۔ 34 اُن میں سے کوئی بھی ضرورت مند نہیں تھا، کیونکہ جس کے پاس بھی زمینیں یا مکان تھے اُس نے اُنہیں فروخت کر کے رقم 35 رسولوں کے پاؤں میں رکھ دی۔ یوں جمع شدہ پیسوں میں سے ہر ایک کو اُتنے دیئے جاتے جتنوں کی اُسے ضرورت ہوتی تھی۔

36 مثلاً یوسف نامی ایک آدمی تھا جس کا نام رسولوں نے برنباس (حوصلہ افزائی کا بیٹا) رکھا تھا۔ وہ لاوی قبیلے سے اور جزیرۂ قبرص کا رہنے والا تھا۔ 37 اُس نے اپنا ایک کھیت فروخت کر کے پیسے رسولوں کے پاؤں میں رکھ دیئے۔

حننیاہ اور سفیرہ

5 ایک اَور آدمی تھا جس نے اپنی بیوی کے ساتھ مل کر اپنی کوئی زمین بیچ دی۔ اُن کے نام حننیاہ اور سفیرہ تھے۔ 2 لیکن حننیاہ پوری رقم رسولوں کے پاس نہ لایا بلکہ اُس میں سے کچھ اپنے لئے رکھ چھوڑا اور باقی رسولوں کے پاؤں میں رکھ دیا۔ اُس کی بیوی بھی اِس بات سے واقف تھی۔ 3 لیکن پطرس نے کہا، ”حننیاہ، ابلیس نے آپ کے دل کو یوں کیوں بھر دیا ہے کہ آپ نے روح القدس سے جھوٹ بولا ہے؟ کیونکہ آپ نے زمین کی رقم کے کچھ پیسے اپنے پاس رکھ لئے ہیں۔ 4 کیا یہ زمین فروخت کرنے سے پہلے آپ کی نہیں تھی؟ اور اُسے بیچ کر کیا آپ پیسے جیسے چاہتے استعمال نہیں کر سکتے تھے؟ آپ نے کیوں اپنے دل میں یہ ٹھان لیا؟ آپ نے ہمیں نہیں بلکہ اللہ کو دھوکا دیا ہے۔“

5 یہ سنتے ہی حننیاہ فرش پر گر کر مر گیا۔ اور تمام سننے والوں پر بڑی دہشت طاری ہو گئی۔ 6 جماعت کے نوجوانوں نے اُٹھ کر لاش کو کفن میں لپیٹ دیا اور اُسے باہر لے جا کر دفن کر دیا۔

7 تقریباً تین گھنٹے گزر گئے تو اُس کی بیوی اندر آئی۔ اُسے معلوم نہ تھا کہ شوہر کو کیا ہوا ہے۔

8 پطرس نے اُس سے پوچھا، ”مجھے بتائیں، کیا آپ کو اپنی زمین کے لئے اِتنی ہی رقم ملی تھی؟“

سفیرہ نے جواب دیا، ”جی، اِتنی ہی رقم تھی۔“

9 پطرس نے کہا، ”کیوں آپ دونوں رب کے روح کو آزمانے پر متفق ہوئے؟ دیکھو، جنہوں نے آپ کے خاوند کو دفنایا ہے وہ دروازے پر کھڑے ہیں اور آپ کو بھی اُٹھا کر باہر لے جائیں گے۔“ 10 اُسی لمحے سفیرہ پطرس کے پاؤں میں گر کر مر گئی۔ نوجوان اندر آئے تو اُس کی لاش دیکھ کر اُسے بھی باہر لے گئے اور اُس کے شوہر کے پاس دفن کر دیا۔ 11 پوری جماعت بلکہ ہر سننے والے پر بڑا خوف طاری ہو گیا۔

معجزے

12 رسولوں کی معرفت عوام میں بہت سے الٰہی نشان اور معجزے ظاہر ہوئے۔ اُس وقت تمام ایمان دار یک دلی سے بیت المقدس میں سلیمان کے برآمدے میں جمع ہوا کرتے تھے۔ 13 باقی لوگ اُن سے قریبی تعلق رکھنے کی جرأت نہیں کرتے تھے، اگرچہ عوام اُن کی بہت عزت کرتے تھے۔ 14 تو بھی خداوند پر ایمان رکھنے والے مرد و خواتین کی تعداد بڑھتی گئی۔ 15 لوگ اپنے مریضوں کو چارپائیوں اور چٹائیوں پر رکھ کر سڑکوں پر لاتے

تھے تاکہ جب پطرس وہاں سے گزرے تو کم از کم اُس کا سایہ کسی نہ کسی پر پڑ جائے۔ 16 بہت سے لوگ یروشلم کے اردگرد کی آبادیوں سے بھی اپنے مریضوں اور بدروح گرفتہ عزیزوں کو لاتے، اور سب شفا پاتے تھے۔

رسولوں کی ایذا رسانی

17 پھر امامِ اعظم صدوقی فرقے کے تمام ساتھیوں کے ساتھ حرکت میں آیا۔ حسد سے جل کر 18 اُنہوں نے رسولوں کو گرفتار کر کے عوامی جیل میں ڈال دیا۔ 19 لیکن رات کو رب کا ایک فرشتہ قید خانے کے دروازوں کو کھول کر اُنہیں باہر لایا۔ اُس نے کہا، 20 ”جاؤ، بیت المقدس میں کھڑے ہو کر لوگوں کو اِس نئی زندگی سے متعلق سب باتیں سناؤ۔“ 21 فرشتے کی سن کر رسول صبح سویرے بیت المقدس میں جا کر تعلیم دینے لگے۔

اب ایسا ہوا کہ امامِ اعظم اپنے ساتھیوں سمیت پہنچا اور یہودی عدالتِ عالیہ کا اجلاس منعقد کیا۔ اِس میں اسرائیل کے تمام بزرگ شریک ہوئے۔ پھر اُنہوں نے اپنے ملازموں کو قید خانے میں بھیج دیا تاکہ رسولوں کو لا کر اُن کے سامنے پیش کیا جائے۔ 22 لیکن جب وہ وہاں پہنچے تو پتا چلا کہ رسول جیل میں نہیں ہیں۔ وہ واپس آئے اور کہنے لگے، 23 ”جب ہم پہنچے تو جیل بڑی احتیاط سے بند تھی اور دروازوں پر پہرے دار کھڑے تھے۔ لیکن جب ہم دروازوں کو کھول کر اندر گئے تو وہاں کوئی نہیں تھا!“ 24 یہ سن کر بیت المقدس کے پہرے داروں کا کپتان اور راہنما امام بڑی اُلجھن میں پڑ گئے اور سوچنے لگے کہ اب کیا ہو گا؟ 25 اِتنے میں کوئی آ کر کہنے لگا، ”بات سنیں، جن آدمیوں کو آپ نے جیل میں ڈالا تھا وہ بیت المقدس میں کھڑے لوگوں کو تعلیم دے رہے ہیں۔“ 26 تب بیت المقدس کے پہرے داروں کا کپتان اپنے ملازموں کے ساتھ رسولوں کے پاس گیا اور اُنہیں لایا، لیکن زبردستی نہیں، کیونکہ وہ ڈرتے تھے کہ جمع شدہ لوگ اُنہیں سنگسار نہ کر دیں۔

27 چنانچہ اُنہوں نے رسولوں کو لا کر اجلاس کے سامنے کھڑا کیا۔ امامِ اعظم اُن سے مخاطب ہوا، 28 ”ہم نے تو تم کو سختی سے منع کیا تھا کہ اِس آدمی کا نام لے کر تعلیم نہ دو۔ اِس کے برعکس تم نے نہ صرف اپنی تعلیم یروشلم کی ہر جگہ تک پہنچا دی ہے بلکہ ہمیں اِس آدمی کی موت کے ذمہ دار بھی ٹھہرانا چاہتے ہو۔“

29 پطرس اور باقی رسولوں نے جواب دیا، ”لازم ہے کہ ہم پہلے اللہ کی سنیں، پھر انسان کی۔ 30 ہمارے باپ دادا کے خدا نے عیسیٰ کو زندہ کر دیا، اُسی شخص کو جسے آپ نے صلیب پر چڑھوا کر مار ڈالا تھا۔ 31 اللہ نے اُسی کو حکمران اور نجات دہندہ کی حیثیت سے سرفراز کر کے اپنے دہنے ہاتھ بٹھا لیا تاکہ وہ اسرائیل کو توبہ اور گناہوں کی معافی کا موقع فراہم کرے۔ 32 ہم خود اِن باتوں کے گواہ ہیں اور روح القدس بھی، جسے اللہ نے اپنے فرماں برداروں کو دے دیا ہے۔“

33 یہ سن کر عدالت کے لوگ طیش میں آ کر اُنہیں قتل کرنا چاہتے تھے۔ 34 لیکن ایک فریسی عالمِ اجلاس میں کھڑا ہوا جس کا نام جملی ایل تھا۔ پوری قوم میں وہ عزت دار تھا۔ اُس نے حکم دیا کہ رسولوں کو تھوڑی دیر کے لئے اجلاس سے نکال دیا جائے۔ 35 پھر اُس نے کہا، ”میرے اسرائیلی بھائیو، غور سے سوچیں کہ آپ اِن آدمیوں کے ساتھ کیا کریں گے۔ 36 کیونکہ کچھ دیر ہوئی تھیوداس اُٹھ کر کہنے لگا کہ مَیں کوئی خاص شخص

ہوں۔ تقریباً 400 آدمی اُس کے پیچھے لگ گئے۔ لیکن اُسے قتل کیا گیا اور اُس کے پیروکار بکھر گئے۔ اُن کی سرگرمیوں سے کچھ نہ ہوا۔ 37 اِس کے بعد مردم شماری کے دنوں میں یہوداہ گلیلی اُٹھا۔ اُس نے بھی کافی لوگوں کو اپنے پیروکار بنا کر بغاوت کرنے پر اُکسایا۔ لیکن اُسے بھی مار دیا گیا اور اُس کے پیروکار منتشر ہوئے۔ 38 یہ پیشِ نظر رکھ کر میرا مشورہ یہ ہے کہ اِن لوگوں کو چھوڑ دیں، اِنہیں جانے دیں۔ اگر اِن کا ارادہ یا سرگرمیاں انسانی ہیں تو سب کچھ خود بخود ختم ہو جائے گا۔ 39 لیکن اگر یہ اللہ کی طرف سے ہے تو آپ اِنہیں ختم نہیں کر سکیں گے۔ ایسا نہ ہو کہ آخرکار آپ اللہ ہی کے خلاف لڑ رہے ہوں۔“

حاضرین نے اُس کی بات مان لی۔ 40 اُنہوں نے رسولوں کو بُلا کر اُن کو کوڑے لگوائے۔ پھر اُنہوں نے اُنہیں عیسیٰ کا نام لے کر بولنے سے منع کیا اور پھر جانے دیا۔ 41 رسول یہودی عدالتِ عالیہ سے نکل کر چلے گئے۔ یہ بات اُن کے لئے بڑی خوشی کا باعث تھی کہ اللہ نے ہمیں اِس لائق سمجھا ہے کہ عیسیٰ کے نام کی خاطر بےعزت ہو جائیں۔ 42 اِس کے بعد بھی وہ روزانہ بیت المقدّس اور مختلف گھروں میں جا جا کر سکھاتے اور اِس خوش خبری کی منادی کرتے رہے کہ عیسیٰ ہی مسیح ہے۔

رسولوں کے سات مددگار

6 اُن دنوں میں جب عیسیٰ کے شاگردوں کی تعداد بڑھتی گئی تو یونانی زبان بولنے والے ایمان دار عبرانی بولنے والے ایمان داروں کے بارے میں بڑبڑانے لگے۔ اُنہوں نے کہا، ”جب روزمرہ کا کھانا تقسیم ہوتا ہے تو ہماری بیواؤں کو نظرانداز کیا جاتا ہے۔“ 2 تب بارہ رسولوں نے شاگردوں کی پوری جماعت کو اکٹھا کر کے کہا، ”یہ ٹھیک نہیں کہ ہم اللہ کا کلام سکھانے کی خدمت کو چھوڑ کر کھانا تقسیم کرنے میں مصروف رہیں۔ 3 بھائیو، یہ بات پیشِ نظر رکھ کر اپنے میں سے سات آدمی چن لیں، جن کے نیک کردار کی آپ تصدیق کر سکتے ہیں اور جو روح القدس اور حکمت سے معمور ہیں۔ پھر ہم اُنہیں کھانا تقسیم کرنے کی یہ ذمہ داری دے کر 4 اپنا پورا وقت دعا اور کلام کی خدمت میں صَرف کر سکیں گے۔“

5 یہ بات پوری جماعت کو پسند آئی اور اُنہوں نے سات آدمی چن لئے: ستفنس (جو ایمان اور روح القدس سے معمور تھا)، فلپّس، پرخرس، نیکانور، تیمون، پرمناس اور انطاکیہ کا نیکلاؤس۔ (نیکلاؤس غیریہودی تھا جس نے عیسیٰ پر ایمان لانے سے پہلے یہودی مذہب کو اپنا لیا تھا۔) 6 اِن سات آدمیوں کو رسولوں کے سامنے پیش کیا گیا تو اُنہوں نے اِن پر ہاتھ رکھ کر دعا کی۔

7 یوں اللہ کا پیغام پھیلتا گیا۔ یروشلم میں ایمان داروں کی تعداد نہایت بڑھتی گئی اور بیت المقدّس کے بہت سے امام بھی ایمان لے آئے۔

ستفنس کی گرفتاری

8 ستفنس اللہ کے فضل اور قوت سے معمور تھا اور لوگوں کے درمیان بڑے بڑے معجزے اور الٰہی نشان دکھاتا تھا۔ 9 ایک دن کچھ یہودی ستفنس سے بحث کرنے لگے۔ (وہ کرین، اسکندریہ، کِلکیہ اور صوبہ آسیہ کے رہنے والے تھے اور اُن کے عبادت خانے کا نام لبرطینیوں یعنی آزاد کئے گئے غلاموں کا عبادت خانہ

تھا۔) 10لیکن وہ نہ اُس کی حکمت کا سامنا کر سکے، نہ اُس روح کا جو کلام کرتے وقت اُس کی مدد کرتا تھا۔ 11اِس لئے اُنہوں نے بعض آدمیوں کو یہ کہنے کو اُکسایا کہ ”اِس نے موسیٰ اور اللہ کے بارے میں کفر بکا ہے۔ ہم خود اِس کے گواہ ہیں۔“ 12یوں عام لوگوں، بزرگوں اور شریعت کے علما میں ہل چل مچ گئی۔ وہ ستفنس پر چڑھ آئے اور اُسے گھسیٹ کر یہودی عدالتِ عالیہ کے پاس لائے۔ 13وہاں اُنہوں نے جھوٹے گواہ کھڑے کئے جنہوں نے کہا، ”یہ آدمی بیت المقدس اور شریعت کے خلاف باتیں کرنے سے باز نہیں آتا۔ 14ہم نے اِس کے منہ سے سنا ہے کہ عیسیٰ ناصری یہ مقام تباہ کرے گا اور وہ رسم و رواج بدل دے گا جو موسیٰ نے ہمارے سپرد کئے ہیں۔“ 15جب اجلاس میں بیٹھے تمام لوگ گھور گھور کر ستفنس کی طرف دیکھنے لگے تو اُس کا چہرہ فرشتے کا سا نظر آیا۔

ستفنس کی تقریر

7 امامِ اعظم نے پوچھا، ”کیا یہ سچ ہے؟“
2ستفنس نے جواب دیا، ”بھائیو اور بزرگو، میری بات سنیں۔ جلال کا خدا ہمارے باپ ابراہیم پر ظاہر ہوا جب وہ ابھی مسوپتامیہ میں آباد تھا۔ اُس وقت وہ حاران میں منتقل نہیں ہوا تھا۔ 3اللہ نے اُس سے کہا، ’اپنے وطن اور اپنی قوم کو چھوڑ کر اُس ملک میں چلا جا جو مَیں تجھے دکھاؤں گا۔‘ 4چنانچہ وہ کسدیوں کے ملک کو چھوڑ کر حاران میں رہنے لگا۔ وہاں اُس کا باپ فوت ہوا تو اللہ نے اُسے اِس ملک میں منتقل کیا جس میں آپ آج تک آباد ہیں۔ 5اُس وقت اللہ نے اُسے اِس ملک میں کوئی بھی موروثی زمین نہ دی تھی، ایک مربع فٹ تک بھی نہیں۔ لیکن اُس نے اُس سے وعدہ کیا، ’مَیں اِس ملک کو تیرے اور تیری اولاد کے قبضے میں کر دوں گا،‘ اگرچہ اُس وقت ابراہیم کے ہاں کوئی بچہ پیدا نہیں ہوا تھا۔ 6اللہ نے اُسے یہ بھی بتایا، ’تیری اولاد ایسے ملک میں رہے گی جو اُس کا نہیں ہو گا۔ وہاں وہ اجنبی اور غلام ہو گی، اور اُس پر 400 سال تک بہت ظلم کیا جائے گا۔ 7لیکن مَیں اُس قوم کی عدالت کروں گا جس نے اُسے غلام بنایا ہو گا۔ اِس کے بعد وہ اُس ملک میں سے نکل کر اِس مقام پر میری عبادت کریں گے۔‘ 8پھر اللہ نے ابراہیم کو ختنہ کا عہد دیا۔ چنانچہ جب ابراہیم کا بیٹا اسحاق پیدا ہوا تو باپ نے آٹھویں دن اُس کا ختنہ کیا۔ یہ سلسلہ جاری رہا جب اسحاق کا بیٹا یعقوب پیدا ہوا اور یعقوب کے بارہ بیٹے، ہمارے بارہ قبیلوں کے سردار۔

9یہ سردار اپنے بھائی یوسف سے حسد کرنے لگے اور اِس لئے اُسے بیچ دیا۔ یوں وہ غلام بن کر مصر پہنچا۔ لیکن اللہ اُس کے ساتھ رہا 10اور اُسے اُس کی تمام مصیبتوں سے رِہائی دی۔ اُس نے اُسے دانائی عطا کر کے اِس قابل بنا دیا کہ وہ مصر کے بادشاہ فرعون کا منظورِ نظر ہو جائے۔ یوں فرعون نے اُسے مصر اور اپنے پورے گھرانے پر حکمران مقرر کیا۔ 11پھر تمام مصر اور کنعان میں کال پڑا۔ لوگ بڑی مصیبت میں پڑ گئے اور ہمارے باپ دادا کے پاس بھی خوراک ختم ہو گئی۔ 12یعقوب کو پتا چلا کہ مصر میں اب تک اناج ہے، اِس لئے اُس نے اپنے بیٹوں کو اناج خریدنے کو وہاں بھیج دیا۔ 13جب اُنہیں دوسری بار وہاں جانا پڑا تو یوسف نے اپنے آپ کو اپنے بھائیوں پر ظاہر کیا، اور فرعون کو یوسف کے خاندان کے بارے میں آگاہ کیا گیا۔ 14اِس کے بعد یوسف

نے اپنے باپ یعقوب اور تمام رشتے داروں کو بُلا لیا۔ کُل 75 افراد آئے۔ 15 یوں یعقوب مصر پہنچا۔ وہاں وہ اور ہمارے باپ دادا مر گئے۔ 16 اُنہیں سِکم میں لا کر اُس قبر میں دفنایا گیا جو ابراہیم نے ہمور کی اولاد سے پیسے دے کر خریدی تھی۔

17 پھر وہ وقت قریب آ گیا جس کا وعدہ اللہ نے ابراہیم سے کیا تھا۔ مصر میں ہماری قوم کی تعداد بہت بڑھ چکی تھی۔ 18 لیکن ہوتے ہوتے ایک نیا بادشاہ تخت نشین ہوا جو یوسف سے ناواقف تھا۔ 19 اُس نے ہماری قوم کا استحصال کر کے اُن سے بدسلوکی کی اور اُنہیں اپنے شیرخوار بچوں کو ضائع کرنے پر مجبور کیا۔ 20 اُس وقت موسیٰ پیدا ہوا۔ وہ اللہ کے نزدیک خوب صورت بچہ تھا اور تین ماہ تک اپنے باپ کے گھر میں پالا گیا۔ 21 اِس کے بعد والدین کو اُسے چھوڑنا پڑا، لیکن فرعون کی بیٹی نے اُسے لے پالک بنا کر اپنے بیٹے کے طور پر پالا۔ 22 اور موسیٰ کو مصریوں کی حکمت کے ہر شعبے میں تربیت ملی۔ اُسے بولنے اور عمل کرنے کی زبردست قابلیت حاصل تھی۔

23 جب وہ چالیس سال کا تھا تو اُسے اپنی قوم اسرائیل کے لوگوں سے ملنے کا خیال آیا۔ 24 جب اُس نے اُن کے پاس جا کر دیکھا کہ ایک مصری کسی اسرائیلی پر تشدد کر رہا ہے تو اُس نے اسرائیلی کی حمایت کر کے مظلوم کا بدلہ لیا اور مصری کو مار ڈالا۔ 25 اُس کا خیال تو یہ تھا کہ میرے بھائیوں کو سمجھ آئے گی کہ اللہ میرے وسیلے سے اُنہیں رِہائی دے گا، لیکن ایسا نہیں تھا۔ 26 اگلے دن وہ دو اسرائیلیوں کے پاس سے گزرا جو آپس میں لڑ رہے تھے۔ اُس نے صلح کرانے کی کوشش میں کہا، 'مردو، آپ تو بھائی ہیں۔ آپ کیوں ایک دوسرے سے غلط سلوک کر رہے ہیں؟' 27 لیکن جو آدمی دوسرے سے بدسلوکی کر رہا تھا اُس نے موسیٰ کو ایک طرف دھکیل کر کہا، 'کس نے آپ کو ہم پر حکمران اور قاضی مقرر کیا ہے؟ 28 کیا آپ مجھے بھی قتل کرنا چاہتے ہیں جس طرح کل مصری کو مار ڈالا تھا؟' 29 یہ سن کر موسیٰ فرار ہو کر ملکِ مِدیان میں اجنبی کے طور پر رہنے لگا۔ وہاں اُس کے دو بیٹے پیدا ہوئے۔

30 چالیس سال کے بعد ایک فرشتہ جلتی ہوئی کانٹے دار جھاڑی کے شعلے میں اُس پر ظاہر ہوا۔ اُس وقت موسیٰ سینا پہاڑ کے قریب ریگستان میں تھا۔ 31 یہ منظر دیکھ کر موسیٰ حیران ہوا۔ جب وہ اُس کا معائنہ کرنے کے لئے قریب پہنچا تو رب کی آواز سنائی دی، 32 'مَیں تیرے باپ دادا کا خدا، ابراہیم، اسحاق اور یعقوب کا خدا ہوں۔' موسیٰ تھرتھرانے لگا اور اُس طرف دیکھنے کی جرأت نہ کی۔ 33 پھر رب نے اُس سے کہا، 'اپنی جوتیاں اُتار، کیونکہ تُو مقدّس زمین پر کھڑا ہے۔ 34 مَیں نے مصر میں اپنی قوم کی بُری حالت دیکھی اور اُن کی آہیں سنی ہیں، اِس لئے اُنہیں بچانے کے لئے اُتر آیا ہوں۔ اب جا، مَیں تجھے مصر بھیجتا ہوں۔'

35 یوں اللہ نے اُس شخص کو اُن کے پاس بھیج دیا جسے وہ یہ کہہ کر رد کر چکے تھے کہ 'کس نے آپ کو ہم پر حکمران اور قاضی مقرر کیا ہے؟' جلتی ہوئی کانٹےدار جھاڑی میں موجود فرشتے کی معرفت اللہ نے موسیٰ کو اُن کے پاس بھیج دیا تاکہ وہ اُن کا حکمران اور نجات دہندہ بن جائے۔ 36 اور وہ معجزے اور الٰہی نشان دکھا کر اُنہیں مصر سے نکال لایا، پھر بحرِ قُلزم سے گزر کر 40 سال کے دوران ریگستان میں اُن کی راہنمائی کی۔ 37 موسیٰ نے خود اسرائیلیوں کو بتایا، 'اللہ تمہارے

واسطے تمہارے بھائیوں میں سے مجھ جیسے نبی کو برپا کرے گا۔' 38 موسیٰ ریگستان میں قوم کی جماعت میں شریک تھا۔ ایک طرف وہ اُس فرشتے کے ساتھ تھا جو سینا پہاڑ پر اُس سے باتیں کرتا تھا، دوسری طرف ہمارے باپ دادا کے ساتھ۔ فرشتے سے اُسے زندگی بخش باتیں مل گئیں جو اُسے ہمارے سپرد کرنی تھیں۔

39 لیکن ہمارے باپ دادا نے اُس کی سننے سے انکار کر کے اُسے رد کر دیا۔ دل ہی دل میں وہ مصر کی طرف رجوع کر چکے تھے۔ 40 وہ ہارون سے کہنے لگے، 'آئیں، ہمارے لئے دیوتا بنا دیں جو ہمارے آگے آگے چلتے ہوئے ہماری راہنمائی کریں۔ کیونکہ کیا معلوم کہ اُس بندے موسیٰ کو کیا ہوا ہے جو ہمیں مصر سے نکال لایا۔' 41 اُسی وقت اُنہوں نے بچھڑے کا بُت بنا کر اُسے قربانیاں پیش کیں اور اپنے ہاتھوں کے کام کی خوشی منائی۔ 42 اِس پر اللہ نے اپنا منہ پھیر لیا اور اُنہیں ستاروں کی پوجا کی گرفت میں چھوڑ دیا، بالکل اُسی طرح جس طرح نبیوں کے صحیفے میں لکھا ہے،

'اے اسرائیل کے گھرانے،
جب تم ریگستان میں گھومتے پھرتے تھے
تو کیا تم نے اُن 40 سالوں کے دوران
کبھی مجھے ذبح اور غلہ کی قربانیاں پیش کیں؟
43 نہیں، اُس وقت بھی تم مَلِک دیوتا کا تابوت
اور رفان دیوتا کا ستارہ اُٹھائے پھرتے تھے،
گو تم نے اپنے ہاتھوں سے یہ بُت
پوجا کرنے کے لئے بنا لئے تھے۔
اِس لئے مَیں تمہیں جلاوطن کر کے
بابل کے پار بسا دوں گا۔'

44 ریگستان میں ہمارے باپ دادا کے پاس ملاقات کا خیمہ تھا۔ اُسے اُس نمونے کے مطابق بنایا گیا تھا جو اللہ نے موسیٰ کو دکھایا تھا۔ 45 موسیٰ کی موت کے بعد ہمارے باپ دادا نے اُسے ورثے میں پا کر اپنے ساتھ لے لیا جب اُنہوں نے یشوع کی راہنمائی میں اِس ملک میں داخل ہو کر اُس پر قبضہ کر لیا۔ اُس وقت اللہ اُس میں آباد قوموں کو اُن کے آگے آگے نکالتا گیا۔ یوں ملاقات کا خیمہ داؤد بادشاہ کے زمانے تک ملک میں رہا۔ 46 داؤد اللہ کا منظورِ نظر تھا۔ اُس نے یعقوب کے خدا کو ایک سکونت گاہ مہیا کرنے کی اجازت مانگی۔ 47 لیکن سلیمان کو اُس کے لئے مکان بنانے کا اعزاز حاصل ہوا۔

48 حقیقت میں اللہ تعالیٰ انسان کے ہاتھ کے بنائے ہوئے مکانوں میں نہیں رہتا۔ نبی رب کا فرمان یوں بیان کرتا ہے،

49 'آسمان میرا تخت ہے
اور زمین میرے پاؤں کی چوکی،
تو پھر تم میرے لئے کس قسم کا گھر بناؤ گے؟
وہ جگہ کہاں ہے جہاں مَیں آرام کروں گا؟
50 کیا میرے ہاتھ نے یہ سب کچھ نہیں بنایا؟'

51 اے گردن کش لوگو! بے شک آپ کا ختنہ ہوا ہے جو اللہ کی قوم کا ظاہری نشان ہے۔ لیکن اُس کا آپ کے دلوں اور کانوں پر کچھ بھی اثر نہیں ہوا۔ آپ اپنے باپ دادا کی طرح ہمیشہ روح القدس کی مخالفت کرتے رہتے ہیں۔ 52 کیا کبھی کوئی نبی تھا جسے آپ کے باپ دادا نے نہ ستایا؟ اُنہوں نے اُنہیں بھی قتل کیا جنہوں نے راست باز مسیح کی پیش گوئی کی، اُس شخص کی جسے آپ نے دشمنوں کے حوالے کر کے مار ڈالا۔ 53 آپ ہی کو فرشتوں کے ہاتھ سے اللہ کی شریعت حاصل ہوئی مگر اُس پر عمل نہیں کیا۔''

ستفنس کو سنگسار کیا جاتا ہے

54 ستفنس کی یہ باتیں سن کر اجلاس کے لوگ طیش میں آ کر دانت پیسنے لگے۔ 55 لیکن ستفنس روح القدس سے معمور اپنی نظر اُٹھا کر آسمان کی طرف تکنے لگا۔ وہاں اُسے اللہ کا جلال نظر آیا، اور عیسیٰ اللہ کے دہنے ہاتھ کھڑا تھا۔ 56 اُس نے کہا، ''دیکھو، مجھے آسمان کھلا ہوا دکھائی دے رہا ہے اور ابنِ آدم اللہ کے دہنے ہاتھ کھڑا ہے!''

57 یہ سنتے ہی اُنہوں نے چیخ چیخ کر ہاتھوں سے اپنے کانوں کو بند کر لیا اور مل کر اُس پر جھپٹ پڑے۔ 58 پھر وہ اُسے شہر سے نکال کر سنگسار کرنے لگے۔ اور جن لوگوں نے اُس کے خلاف گواہی دی تھی اُنہوں نے اپنی چادریں اُتار کر ایک جوان آدمی کے پاؤں میں رکھ دیں۔ اُس آدمی کا نام ساؤل تھا۔ 59 جب وہ ستفنس کو سنگسار کر رہے تھے تو اُس نے دعا کر کے کہا، ''اے خداوند عیسیٰ، میری روح کو قبول کر۔'' 60 پھر گھٹنے ٹیک کر اُس نے اونچی آواز سے کہا، ''اے خداوند، اُنہیں اِس گناہ کے ذمہ دار نہ ٹھہرا۔'' یہ کہہ کر وہ انتقال کر گیا۔

8

اور ساؤل کو بھی ستفنس کا قتل منظور تھا۔

ساؤل جماعت کو ستاتا ہے

اُس دن یروشلم میں موجود جماعت سخت ایذا رسانی کی زد میں آ گئی۔ اِس لئے سوائے رسولوں کے تمام ایمان دار یہودیہ اور سامریہ کے علاقوں میں تتر بتر ہو گئے۔ 2 کچھ خدا ترس آدمیوں نے ستفنس کو دفن کر کے رو رو کر اُس کا ماتم کیا۔

3 لیکن ساؤل عیسیٰ کی جماعت کو تباہ کرنے پر تُلا ہوا تھا۔ اُس نے گھر گھر جا کر ایمان دار مرد و خواتین کو نکال دیا اور اُنہیں گھسیٹ کر قید خانے میں ڈلوا دیا۔

خوش خبری سامریہ میں پھیل جاتی ہے

4 جو ایمان دار بکھر گئے تھے وہ جگہ جگہ جا کر اللہ کی خوش خبری سناتے پھرے۔ 5 اِس طرح فلپّس سامریہ کے کسی شہر کو گیا اور وہاں کے لوگوں کو مسیح کے بارے میں بتایا۔ 6 جو کچھ بھی فلپّس نے کہا اور جو بھی الٰہی نشان اُس نے دکھائے، اُس پر سننے والے ہجوم نے یک دل ہو کر توجہ دی۔ 7 بہت سے لوگوں میں سے بدروحیں زور دار چیخیں مار مار کر نکل گئیں، اور بہت سے مفلوجوں اور لنگڑوں کو شفا مل گئی۔ 8 یوں اُس شہر میں بڑی شادمانی پھیل گئی۔

9 وہاں کافی عرصے سے ایک آدمی رہتا تھا جس کا نام شمعون تھا۔ وہ جادوگر تھا اور اُس کے حیرت انگیز کام سے سامریہ کے لوگ بہت متاثر تھے۔ اُس کا اپنا دعویٰ تھا کہ مَیں کوئی خاص شخص ہوں۔ 10 اِس لئے سب لوگ چھوٹے سے لے کر بڑے تک اُس پر خاص توجہ دیتے تھے۔ اُن کا کہنا تھا، 'یہ آدمی وہ الٰہی قوت ہے جو عظیم کہلاتی ہے۔' 11 وہ اِس لئے اُس کے پیچھے لگ گئے تھے کہ اُس نے اُنہیں بڑی دیر سے اپنے حیرت انگیز کاموں سے متاثر کر رکھا تھا۔ 12 لیکن اب لوگ فلپّس کی اللہ کی بادشاہی اور عیسیٰ کے نام کے بارے میں خوش خبری پر ایمان لے آئے، اور مرد و خواتین نے بپتسمہ لیا۔ 13 خود شمعون نے بھی ایمان لا کر بپتسمہ لیا اور فلپّس کے ساتھ رہا۔ جب اُس نے وہ بڑے الٰہی نشان اور معجزے دیکھے جو فلپّس کے ہاتھ سے ظاہر ہوئے تو وہ ہکا بکا رہ گیا۔

14 جب یروشلم میں رسولوں نے سنا کہ سامریہ نے اللہ کا کلام قبول کر لیا ہے تو اُنہوں نے پطرس اور یوحنا کو اُن کے پاس بھیج دیا۔ 15 وہاں پہنچ کر اُنہوں نے

اُن کے لئے دعا کی کہ اُنہیں روح القدس مل جائے، 16 کیونکہ ابھی روح القدس اُن پر نازل نہیں ہوا تھا بلکہ اُنہیں صرف خداوند عیسیٰ کے نام میں بپتسمہ دیا گیا تھا۔ 17 اب جب پطرس اور یوحنا نے اپنے ہاتھ اُن پر رکھے تو اُنہیں روح القدس مل گیا۔

18 شمعون نے دیکھا کہ جب رسول لوگوں پر ہاتھ رکھتے ہیں تو اُن کو روح القدس ملتا ہے۔ اِس لئے اُس نے اُنہیں پیسے پیش کر کے 19 کہا، "مجھے بھی یہ اختیار دے دیں کہ جس پر مَیں ہاتھ رکھوں اُسے روح القدس مل جائے۔"

20 لیکن پطرس نے جواب دیا، "آپ کے پیسے آپ کے ساتھ غارت ہو جائیں، کیونکہ آپ نے سوچا کہ اللہ کی نعمت پیسوں سے خریدی جا سکتی ہے۔ 21 اِس خدمت میں آپ کا کوئی حصہ نہیں ہے، کیونکہ آپ کا دل اللہ کے سامنے خالص نہیں ہے۔ 22 اپنی اِس شرارت سے توبہ کر کے خداوند سے دعا کریں۔ شاید وہ آپ کو اِس ارادے کی معافی دے جو آپ نے دل میں رکھا ہے۔ 23 کیونکہ مَیں دیکھتا ہوں کہ آپ کڑوی پِت سے بھرے اور ناراستی کے بندھن میں جکڑے ہوئے ہیں۔"

24 شمعون نے کہا، "پھر خداوند سے میرے لئے دعا کریں کہ آپ کی مذکورہ مصیبتوں میں سے مجھ پر کوئی نہ آئے۔"

25 خداوند کے کلام کی گواہی دینے اور اُس کی منادی کرنے کے بعد پطرس اور یوحنا واپس یروشلم کے لئے روانہ ہوئے۔ راستے میں اُنہوں نے سامریہ کے بہت سے دیہاتوں میں اللہ کی خوش خبری سنائی۔

فلپّس اور ایتھوپیا کا افسر

26 ایک دن رب کے فرشتے نے فلپّس سے کہا، "اُٹھ کر جنوب کی طرف اُس راہ پر جا جو ریگستان میں سے گزر کر یروشلم سے غزہ کو جاتی ہے۔" 27 فلپّس اُٹھ کر روانہ ہوا۔ چلتے چلتے اُس کی ملاقات ایتھوپیا کی ملکہ کنداکے کے ایک خواجہ سرا سے ہوئی۔ ملکہ کے پورے خزانے پر مقرر یہ درباری عبادت کرنے کے لئے یروشلم گیا تھا 28 اور اب اپنے ملک میں واپس جا رہا تھا۔ اُس وقت وہ رتھ میں سوار یسعیاہ نبی کی کتاب کی تلاوت کر رہا تھا۔ 29 روح القدس نے فلپّس سے کہا، "اُس کے پاس جا کر رتھ کے ساتھ ہو لے۔" 30 فلپّس دوڑ کر رتھ کے پاس پہنچا تو سنا کہ وہ یسعیاہ نبی کی کتاب کی تلاوت کر رہا ہے۔ اُس نے پوچھا، "کیا آپ کو اُس سب کی سمجھ آتی ہے جو آپ پڑھ رہے ہیں؟"

31 درباری نے جواب دیا، "مَیں کیوں کر سمجھوں جب تک کوئی میری راہنمائی نہ کرے؟" اور اُس نے فلپّس کو رتھ میں سوار ہونے کی دعوت دی۔ 32 کلامِ مقدّس کا جو حوالہ وہ پڑھ رہا تھا یہ تھا،

'اُسے بھیڑ کی طرح ذبح کرنے کے لئے
لے گئے۔
جس طرح لیلا بال کترنے والے کے سامنے
خاموش رہتا ہے،
اُسی طرح اُس نے اپنا منہ نہ کھولا۔
33 اُس کی تذلیل کی گئی اور اُسے انصاف نہ ملا۔
کون اُس کی نسل بیان کر سکتا ہے؟
کیونکہ اُس کی جان دنیا سے چھین لی گئی۔'

34 درباری نے فلپّس سے پوچھا، "مہربانی کر کے مجھے بتا دیجئے کہ نبی یہاں کس کا ذکر کر رہا ہے، اپنا یا کسی

اَور کا؟" 35 جواب میں فلپّس نے کلامِ مقدّس کے اِسی حوالے سے شروع کر کے اُسے عیسیٰ کے بارے میں خوش خبری سنائی۔ 36 سڑک پر سفر کرتے کرتے وہ ایک جگہ سے گزرے جہاں پانی تھا۔ خواجہ سرا نے کہا، "دیکھیں، یہاں پانی ہے۔ اب مجھے بپتسمہ لینے سے کون سی چیز روک سکتی ہے؟" 37 [فلپّس نے کہا، "اگر آپ پورے دل سے ایمان لائیں تو لے سکتے ہیں۔" اُس نے جواب دیا، "مَیں ایمان رکھتا ہوں کہ عیسیٰ مسیح اللہ کا فرزند ہے۔"]

38 اُس نے رتھ کو روکنے کا حکم دیا۔ دونوں پانی میں اُتر گئے اور فلپّس نے اُسے بپتسمہ دیا۔ 39 جب وہ پانی سے نکل آئے تو خداوند کا روح فلپّس کو اُٹھا لے گیا۔ اِس کے بعد خواجہ سرا نے اُسے پھر کبھی نہ دیکھا، لیکن اُس نے خوشی مناتے ہوئے اپنا سفر جاری رکھا۔ 40 اِتنے میں فلپّس کو اشدود شہر میں پایا گیا۔ وہ وہاں اور قیصریہ تک کے تمام شہروں میں سے گزر کر اللہ کی خوش خبری سناتا گیا۔

پولس کی تبدیلی

9 اب تک ساؤل خداوند کے شاگردوں کو دھمکانے اور قتل کرنے کے درپَے تھا۔ اُس نے امامِ اعظم کے پاس جا کر 2 اُس سے گزارش کی کہ "مجھے دمشق میں یہودی عبادت خانوں کے لئے سفارشی خط لکھ کر دیں تاکہ وہ میرے ساتھ تعاون کریں۔ کیونکہ مَیں وہاں مسیح کی راہ پر چلنے والوں کو خواہ وہ مرد ہوں یا خواتین ڈھونڈ کر اور باندھ کر یروشلم لانا چاہتا ہوں۔"

3 وہ اِس مقصد سے سفر کر کے دمشق کے قریب پہنچا ہی تھا کہ اچانک آسمان کی طرف سے ایک تیز روشنی اُس کے گرد چمکی۔ 4 وہ زمین پر گر پڑا تو ایک آواز سنائی دی، "ساؤل، ساؤل، تُو مجھے کیوں ستاتا ہے؟"

5 اُس نے پوچھا، "خداوند، آپ کون ہیں؟"

آواز نے جواب دیا، "مَیں عیسیٰ ہوں جسے تُو ستاتا ہے۔ 6 اب اُٹھ کر شہر میں جا۔ وہاں تجھے بتایا جائے گا کہ تجھے کیا کرنا ہے۔"

7 ساؤل کے پاس کھڑے ہم سفر دم بخود رہ گئے۔ آواز تو وہ سن رہے تھے، لیکن اُنہیں کوئی نظر نہ آیا۔ 8 ساؤل زمین پر سے اُٹھا، لیکن جب اُس نے اپنی آنکھیں کھولیں تو معلوم ہوا کہ وہ اندھا ہے۔ چنانچہ اُس کے ساتھی اُس کا ہاتھ پکڑ کر اُسے دمشق لے گئے۔ 9 وہاں تین دن کے دوران وہ اندھا رہا۔ اِتنے میں اُس نے نہ کچھ کھایا، نہ پیا۔

10 اُس وقت دمشق میں عیسیٰ کا ایک شاگرد رہتا تھا جس کا نام حننیاہ تھا۔ اب خداوند رویا میں اُس سے ہم کلام ہوا، "حننیاہ!"

اُس نے جواب دیا، "جی خداوند، مَیں حاضر ہوں۔"

11 خداوند نے فرمایا، "اُٹھ، اُس گلی میں جا جو 'سیدھی' کہلاتی ہے۔ وہاں یہوداہ کے گھر میں ترسس کے ایک آدمی کا پتا کرنا جس کا نام ساؤل ہے۔ کیونکہ دیکھ، وہ دعا کر رہا ہے۔ 12 اور رویا میں اُس نے دیکھ لیا ہے کہ ایک آدمی بنام حننیاہ میرے پاس آ کر اپنے ہاتھ مجھ پر رکھے گا۔ اِس سے میری آنکھیں بحال ہو جائیں گی۔"

13 حننیاہ نے اعتراض کیا، "اے خداوند، مَیں نے بہت سے لوگوں سے اُس شخص کی شریر حرکتوں کے بارے میں سنا ہے۔ یروشلم میں اُس نے تیرے مقدّسوں کے ساتھ بہت زیادتی کی ہے۔ 14 اب اُسے راہنما اماموں سے اختیار مل گیا ہے کہ یہاں بھی ہر ایک کو

گرفتار کرے جو تیری عبادت کرتا ہے۔“

15 لیکن خداوند نے کہا، ”جا، یہ آدمی میرا چنا ہوا وسیلہ ہے جو میرا نام غیر یہودیوں، بادشاہوں اور اسرائیلیوں تک پہنچائے گا۔ 16 اور مَیں اُسے دکھا دوں گا کہ اُسے میرے نام کی خاطر کتنا دُکھ اُٹھانا پڑے گا۔“

17 چنانچہ حننیاہ مذکورہ گھر کے پاس گیا، اُس میں داخل ہوا اور اپنے ہاتھ ساؤل پر رکھ دیئے۔ اُس نے کہا، ”ساؤل بھائی، خداوند عیسیٰ جو آپ پر ظاہر ہوا جب آپ یہاں آ رہے تھے اُسی نے مجھے بھیجا ہے تاکہ آپ دوبارہ دیکھ پائیں اور روح القدس سے معمور ہو جائیں۔“ 18 یہ کہتے ہی چھلکوں جیسی کوئی چیز ساؤل کی آنکھوں پر سے گری اور وہ دوبارہ دیکھنے لگا۔ اُس نے اُٹھ کر بپتسمہ لیا، 19 پھر کچھ کھانا کھا کر نئے سرے سے تقویت پائی۔

ساؤل دمشق میں اللہ کی خوش خبری سناتا ہے

ساؤل کئی دن شاگردوں کے ساتھ دمشق میں رہا۔ 20 اُسی وقت وہ سیدھا یہودی عبادت خانوں میں جا کر اعلان کرنے لگا کہ عیسیٰ اللہ کا فرزند ہے۔

21 اور جس نے بھی اُسے سنا وہ حیران رہ گیا اور پوچھا، ”کیا یہ وہ آدمی نہیں جو یروشلم میں عیسیٰ کی عبادت کرنے والوں کو ہلاک کر رہا تھا؟ اور کیا وہ اِس مقصد سے یہاں نہیں آیا کہ ایسے لوگوں کو باندھ کر راہنما اماموں کے پاس لے جائے؟“

22 لیکن ساؤل روز بہ روز زور پکڑتا گیا، اور چونکہ اُس نے ثابت کیا کہ عیسیٰ وعدہ کیا ہوا مسیح ہے اِس لئے دمشق میں آباد یہودی اُلجھن میں پڑ گئے۔

23 چنانچہ کافی دنوں کے بعد اُنہوں نے مل کر اُسے قتل کرنے کا منصوبہ بنایا۔ 24 لیکن ساؤل کو پتا چل گیا۔ یہودی دن رات شہر کے دروازوں کی پہرا داری کرتے رہے تاکہ اُسے قتل کریں، 25 اِس لئے اُس کے شاگردوں نے اُسے رات کے وقت ٹوکرے میں بٹھا کر شہر کی چاردیواری کے ایک سوراخ میں سے اُتار دیا۔

ساؤل یروشلم میں

26 ساؤل یروشلم واپس چلا گیا۔ وہاں اُس نے شاگردوں سے رابطہ کرنے کی کوشش کی، لیکن سب اُس سے ڈرتے تھے، کیونکہ اُنہیں یقین نہیں آیا تھا کہ وہ واقعی عیسیٰ کا شاگرد بن گیا ہے۔ 27 پھر برنباس اُسے رسولوں کے پاس لے آیا۔ اُس نے اُنہیں ساؤل کے بارے میں سب کچھ بتایا، کہ اُس نے دمشق کی طرف سفر کرتے وقت راستے میں خداوند کو دیکھا، کہ خداوند اُس سے ہم کلام ہوا تھا اور اُس نے دمشق میں دلیری سے عیسیٰ کے نام سے بات کی تھی۔ 28 چنانچہ ساؤل اُن کے ساتھ رہ کر آزادی سے یروشلم میں پھرنے اور دلیری سے خداوند عیسیٰ کے نام سے کلام کرنے لگا۔ 29 اُس نے یونانی زبان بولنے والے یہودیوں سے بھی مخاطب ہو کر بحث کی، لیکن جواب میں وہ اُسے قتل کرنے کی کوشش کرنے لگے۔ 30 جب بھائیوں کو معلوم ہوا تو اُنہوں نے اُسے قیصریہ پہنچا دیا اور جہاز میں بٹھا کر ترسس کے لئے روانہ کر دیا۔

31 اِس پر یہودیہ، گلیل اور سامریہ کے پورے علاقے میں پھیلی ہوئی جماعت کو امن و امان حاصل ہوا۔ روح القدس کی حمایت سے اُس کی تعمیر و تقویت ہوئی، وہ خدا کا خوف مان کر چلتی رہی اور تعداد میں بھی بڑھتی گئی۔

پطرس لُدہ اور یافا میں

32 ایک دن جب پطرس جگہ جگہ سفر کر رہا تھا تو وہ لُدہ میں آباد مقدّسوں کے پاس بھی آیا۔ 33 وہاں اُس کی ملاقات ایک آدمی بنام اینیاس سے ہوئی۔ اینیاس مفلوج تھا۔ وہ آٹھ سال سے بستر سے اُٹھ نہ سکا تھا۔ 34 پطرس نے اُس سے کہا، ”اینیاس، عیسیٰ مسیح آپ کو شفا دیتا ہے۔ اُٹھ کر اپنا بستر سمیٹ لیں۔“ اینیاس فوراً اُٹھ کھڑا ہوا۔ 35 جب لُدہ اور میدانی علاقے شارون کے تمام رہنے والوں نے اُسے دیکھا تو اُنہوں نے خداوند کی طرف رجوع کیا۔

36 یافا میں ایک عورت تھی جو شاگرد تھی اور نیک کام کرنے اور خیرات دینے میں بہت آگے تھی۔ اُس کا نام تبیتا (غزالہ) تھا۔ 37 اُن ہی دنوں میں وہ بیمار ہو کر فوت ہو گئی۔ لوگوں نے اُسے غسل دے کر بالاخانے میں رکھ دیا۔ 38 لُدہ یافا کے قریب ہے، اِس لئے جب شاگردوں نے سنا کہ پطرس لُدہ میں ہے تو اُنہوں نے اُس کے پاس دو آدمیوں کو بھیج کر التماس کی، ”سیدھے ہمارے پاس آئیں اور دیر نہ کریں۔“ 39 پطرس اُٹھ کر اُن کے ساتھ چلا گیا۔ وہاں پہنچ کر لوگ اُسے بالاخانے میں لے گئے۔ تمام بیواؤں نے اُسے گھیر لیا اور روتے چلّاتے وہ ساری قمیصیں اور باقی لباس دکھانے لگیں جو تبیتا نے اُن کے لئے بنائے تھے جب وہ ابھی زندہ تھی۔ 40 لیکن پطرس نے اُن سب کو کمرے سے نکال دیا اور گھٹنے ٹیک کر دعا کی۔ پھر لاش کی طرف مُڑ کر اُس نے کہا، ”تبیتا، اُٹھیں!“ عورت نے اپنی آنکھیں کھول دیں۔ پطرس کو دیکھ کر وہ بیٹھ گئی۔ 41 پطرس نے اُس کا ہاتھ پکڑ لیا اور اُٹھنے میں اُس کی مدد کی۔ پھر اُس نے مقدّسوں اور بیواؤں کو بُلا کر تبیتا کو زندہ اُن کے سپرد کیا۔ 42 یہ واقعہ پورے یافا میں مشہور ہوا، اور بہت سے لوگ خداوند عیسیٰ پر ایمان لائے۔ 43 پطرس کافی دنوں تک یافا میں رہا۔ وہاں وہ چمڑا رنگنے والے ایک آدمی کے گھر ٹھہرا جس کا نام شمعون تھا۔

پطرس اور کُرنیلیُس

10 قیصریہ میں ایک رومی افسر[a] رہتا تھا جس کا نام کُرنیلیُس تھا۔ وہ اُس پلٹن کے سَو فوجیوں پر مقرر تھا جو اطالوی کہلاتی تھی۔ 2 کُرنیلیُس اپنے پورے گھرانے سمیت دین دار اور خدا ترس تھا۔ وہ فیاضی سے خیرات دیتا اور متواتر دعا میں لگا رہتا تھا۔ 3 ایک دن اُس نے تین بجے دوپہر کے وقت رویا دیکھی۔ اُس میں اُس نے صاف طور پر اللہ کا ایک فرشتہ دیکھا جو اُس کے پاس آیا اور کہا، ”کُرنیلیُس!“

4 وہ گھبرا گیا اور اُسے غور سے دیکھتے ہوئے کہا، ”میرے آقا، فرمائیں۔“

فرشتے نے کہا، ”تمہاری دعاؤں اور خیرات کی قربانی اللہ کے حضور پہنچ گئی ہے اور منظور ہے۔ 5 اب کچھ آدمی یافا بھیج دو۔ وہاں ایک آدمی بنام شمعون ہے جو پطرس کہلاتا ہے۔ اُسے بُلا کر لے آؤ۔ 6 پطرس ایک چمڑا رنگنے والے کا مہمان ہے جس کا نام شمعون ہے۔ اُس کا گھر سمندر کے قریب واقع ہے۔“

7 جوں ہی فرشتہ چلا گیا کُرنیلیُس نے دو نوکروں اور اپنے خدمت گار فوجیوں میں سے ایک خدا ترس آدمی کو بُلایا۔ 8 سب کچھ سنا کر اُس نے اُنہیں یافا بھیج دیا۔

9 اگلے دن پطرس دوپہر تقریباً بارہ بجے دعا کرنے

[a] سو سپاہیوں پر مقرر افسر۔

کے لئے چھت پر چڑھ گیا۔ اُس وقت کُرنیلیُس کے بھیجے ہوئے آدمی یافا شہر کے قریب پہنچ گئے تھے۔ 10 پطرس کو بھوک لگی اور وہ کچھ کھانا چاہتا تھا۔ جب اُس کے لئے کھانا تیار کیا جا رہا تھا تو وہ وجد کی حالت میں آ گیا۔ 11 اُس نے دیکھا کہ آسمان کھل گیا ہے اور ایک چیز زمین پر اُتر رہی ہے، کتان کی بڑی چادر جیسی جو اپنے چار کونوں سے نیچے اُتاری جا رہی ہے۔ 12 چادر میں تمام قسم کے جانور ہیں: چار پاؤں رکھنے والے، رینگنے والے اور پرندے۔ 13 پھر ایک آواز اُس سے مخاطب ہوئی، ”اُٹھ، پطرس۔ کچھ ذبح کر کے کھا!“

14 پطرس نے اعتراض کیا، ”ہرگز نہیں خداوند، مَیں نے کبھی بھی حرام یا ناپاک کھانا نہیں کھایا۔“

15 لیکن یہ آواز دوبارہ اُس سے ہم کلام ہوئی، ”جو کچھ اللہ نے پاک کر دیا ہے اُسے ناپاک قرار نہ دے۔“ 16 یہی کچھ تین مرتبہ ہوا، پھر چادر کو اچانک آسمان پر واپس اُٹھا لیا گیا۔

17 پطرس بڑی اُلجھن میں پڑ گیا۔ وہ ابھی سوچ رہا تھا کہ اِس رویا کا کیا مطلب ہے تو کُرنیلیُس کے بھیجے ہوئے آدمی شمعون کے گھر کا پتا کر کے اُس کے گیٹ پر پہنچ گئے۔ 18 آواز دے کر اُنہوں نے پوچھا، ”کیا شمعون جو پطرس کہلاتا ہے آپ کے مہمان ہیں؟“

19 پطرس ابھی رویا پر غور کر ہی رہا تھا کہ روح القدس اُس سے ہم کلام ہوا، ”شمعون، تین مرد تیری تلاش میں ہیں۔ 20 اُٹھ اور چھت سے اُتر کر اُن کے ساتھ چلا جا۔ مت جھجکنا، کیونکہ مَیں ہی نے اُنہیں تیرے پاس بھیجا ہے۔“ 21 چنانچہ پطرس اُن آدمیوں کے پاس گیا اور اُن سے کہا، ”مَیں وہی ہوں جسے آپ ڈھونڈ رہے ہیں۔ آپ کیوں میرے پاس آئے ہیں؟“

22 اُنہوں نے جواب دیا، ”ہم سَو فوجیوں پر مقرر افسر کُرنیلیُس کے گھر سے آئے ہیں۔ وہ انصاف پرور اور خدا ترس آدمی ہیں۔ پوری یہودی قوم اِس کی تصدیق کر سکتی ہے۔ ایک مقدّس فرشتے نے اُنہیں ہدایت دی کہ وہ آپ کو اپنے گھر بُلا کر آپ کا پیغام سنیں۔“ 23 یہ سن کر پطرس اُنہیں اندر لے گیا اور اُن کی مہمان نوازی کی۔ اگلے دن وہ اُٹھ کر اُن کے ساتھ روانہ ہوا۔ یافا کے کچھ بھائی بھی ساتھ گئے۔ 24 ایک دن کے بعد وہ قیصریہ پہنچ گیا۔ کُرنیلیُس اُن کے انتظار میں تھا۔ اُس نے اپنے رشتے داروں اور قریبی دوستوں کو بھی اپنے گھر جمع کر رکھا تھا۔ 25 جب پطرس گھر میں داخل ہوا تو کُرنیلیُس نے اُس کے سامنے گر کر اُسے سجدہ کیا۔ 26 لیکن پطرس نے اُسے اُٹھا کر کہا، ”اُٹھیں۔ مَیں بھی انسان ہی ہوں۔“ 27 اور اُس سے باتیں کرتے کرتے وہ اندر گیا اور دیکھا کہ بہت سے لوگ جمع ہو گئے ہیں۔ 28 اُس نے اُن سے کہا، ”آپ جانتے ہیں کہ کسی یہودی کے لئے کسی غیریہودی سے رفاقت رکھنا یا اُس کے گھر میں جانا منع ہے۔ لیکن اللہ نے مجھے دکھایا ہے کہ مَیں کسی کو بھی حرام یا ناپاک قرار نہ دوں۔ 29 اِس وجہ سے جب مجھے بُلایا گیا تو مَیں اعتراض کئے بغیر چلا آیا۔ اب مجھے بتا دیجئے کہ آپ نے مجھے کیوں بُلایا ہے؟“

30 کُرنیلیُس نے جواب دیا، ”چار دن کی بات ہے کہ مَیں اِسی وقت دوپہر تین بجے دعا کر رہا تھا۔ اچانک ایک آدمی میرے سامنے آ کھڑا ہوا۔ اُس کے کپڑے چمک رہے تھے۔ 31 اُس نے کہا، 'کُرنیلیُس، اللہ نے تمہاری دعا سن لی اور تمہاری خیرات کا خیال کیا ہے۔ 32 اب کسی کو یافا بھیج کر شمعون کو بُلا لو جو پطرس کہلاتا ہے۔ وہ چمڑا رنگنے والے شمعون کا مہمان ہے۔ شمعون کا

گھر سمندر کے قریب واقع ہے۔‘ 33 یہ سنتے ہی مَیں نے اپنے لوگوں کو آپ کو بُلانے کے لئے بھیج دیا۔ اچھا ہوا کہ آپ آ گئے ہیں۔ اب ہم سب اللہ کے حضور حاضر ہیں تاکہ وہ کچھ سنیں جو رب نے آپ کو ہمیں بتانے کو کہا ہے۔“

پطرس کی تقریر

34 پھر پطرس بول اُٹھا، ”اب مَیں سمجھ گیا ہوں کہ اللہ واقعی جانب دار نہیں، 35 بلکہ ہر کسی کو قبول کرتا ہے جو اُس کا خوف مانتا اور راست کام کرتا ہے۔ 36 آپ اللہ کی اُس خوش خبری سے واقف ہیں جو اُس نے اسرائیلیوں کو بھیجی، یہ خوش خبری کہ عیسیٰ مسیح کے وسیلے سے سلامتی آئی ہے۔ عیسیٰ مسیح سب کا خداوند ہے۔ 37 آپ کو وہ کچھ معلوم ہے جو گلیل سے شروع ہو کر یہودیہ کے پورے علاقے میں ہوا یعنی اُس بپتسمے کے بعد جس کی منادی یحییٰ نے کی۔ 38 اور آپ جانتے ہیں کہ اللہ نے عیسیٰ ناصری کو روح القدس اور قوت سے مسح کیا اور کہ اِس پر اُس نے جگہ جگہ جا کر نیک کام کیا اور ابلیس کے دبے ہوئے تمام لوگوں کو شفا دی، کیونکہ اللہ اُس کے ساتھ تھا۔ 39 جو کچھ بھی اُس نے ملکِ یہود اور یروشلم میں کیا، اُس کے گواہ ہم خود ہیں۔ گو لوگوں نے اُسے لکڑی پر لٹکا کر قتل کر دیا 40 لیکن اللہ نے تیسرے دن اُسے مُردوں میں سے زندہ کیا اور اُسے لوگوں پر ظاہر کیا۔ 41 وہ پوری قوم پر تو ظاہر نہیں ہوا بلکہ ہم پر جن کو اللہ نے پہلے سے چن لیا تھا تاکہ ہم اُس کے گواہ ہوں۔ ہم نے اُس کے جی اُٹھنے کے بعد اُس کے ساتھ کھانے پینے کی رفاقت بھی رکھی۔ 42 اُس وقت اُس نے ہمیں حکم دیا کہ منادی کر کے قوم کو گواہی دو کہ عیسیٰ وہی ہے جسے اللہ نے زندوں اور مُردوں پر منصف مقرر کیا ہے۔ 43 تمام نبی اُس کی گواہی دیتے ہیں کہ جو بھی اُس پر ایمان لائے اُسے اُس کے نام کے وسیلے سے گناہوں کی معافی مل جائے گی۔“

روح القدس غیریہودیوں پر نازل ہوتا ہے

44 پطرس ابھی یہ بات کر ہی رہا تھا کہ تمام سننے والوں پر روح القدس نازل ہوا۔ 45 جو یہودی ایمان دار پطرس کے ساتھ آئے تھے وہ ہکا بکا رہ گئے کہ روح القدس کی نعمت غیر یہودیوں پر بھی اُنڈیلی گئی ہے، 46 کیونکہ اُنہوں نے دیکھا کہ وہ غیر زبانیں بول رہے اور اللہ کی تمجید کر رہے ہیں۔ تب پطرس نے کہا، 47 ”اب کون اِن کو بپتسمہ لینے سے روک سکتا ہے؟ اِنہیں تو ہماری طرح روح القدس حاصل ہوا ہے۔“ 48 اور اُس نے حکم دیا کہ اُنہیں عیسیٰ مسیح کے نام سے بپتسمہ دیا جائے۔ اِس کے بعد اُنہوں نے پطرس سے گزارش کی کہ کچھ دن ہمارے پاس ٹھہریں۔

یروشلم کی جماعت میں پطرس کی رپورٹ

11 یہ خبر رسولوں اور یہودیہ کے باقی بھائیوں تک پہنچی کہ غیر یہودیوں نے بھی اللہ کا کلام قبول کیا ہے۔ 2 چنانچہ جب پطرس یروشلم واپس آیا تو یہودی ایمان دار اُس پر اعتراض کرنے لگے، 3 ”آپ غیریہودیوں کے گھر میں گئے اور اُن کے ساتھ کھانا بھی کھایا۔“ 4 پھر پطرس نے اُن کے سامنے ترتیب سے سب کچھ بیان کیا جو ہوا تھا۔

5 ”مَیں یافا شہر میں دعا کر رہا تھا کہ وجد کی حالت میں آ کر رویا دیکھی۔ آسمان سے ایک چیز زمین پر اُتر رہی

ہے، کتان کی بڑی چادر جیسی جو اپنے چاروں کونوں سے اُتاری جا رہی ہے۔ اُترتی اُترتی وہ مجھ تک پہنچ گئی۔ 6 جب مَیں نے غور سے دیکھا تو پتا چلا کہ اُس میں تمام قسم کے جانور ہیں: چار پاؤں والے، رینگنے والے اور پرندے۔ 7 پھر ایک آواز مجھ سے مخاطب ہوئی، 'پطرس، اُٹھ! کچھ ذبح کر کے کھا!' 8 مَیں نے اعتراض کیا، 'ہرگز نہیں، خداوند، مَیں نے کبھی بھی حرام یا ناپاک کھانا نہیں کھایا۔' 9 لیکن یہ آواز دوبارہ مجھ سے ہم کلام ہوئی، 'جو کچھ اللہ نے پاک کر دیا ہے اُسے ناپاک قرار نہ دے۔' 10 تین مرتبہ ایسا ہوا، پھر چادر کو جانوروں سمیت واپس آسمان پر اُٹھا لیا گیا۔ 11 اُسی وقت تین آدمی اُس گھر کے سامنے رُک گئے جہاں مَیں ٹھہرا ہوا تھا۔ اُنہیں قیصریہ سے میرے پاس بھیجا گیا تھا۔ 12 روح القدس نے مجھے بتایا کہ مَیں بغیر جھجکے اُن کے ساتھ چلا جاؤں۔ یہ میرے چھ بھائی بھی میرے ساتھ گئے۔ ہم روانہ ہو کر اُس آدمی کے گھر میں داخل ہوئے جس نے مجھے بُلایا تھا۔ 13 اُس نے ہمیں بتایا کہ ایک فرشتہ گھر میں اُس پر ظاہر ہوا تھا جس نے اُسے کہا تھا، 'کسی کو یافا بھیج کر شمعون کو بُلا لو جو پطرس کہلاتا ہے۔ 14 اُس کے پاس وہ پیغام ہے جس کے ذریعے تم اپنے پورے گھرانے سمیت نجات پاؤ گے۔' 15 جب مَیں وہاں بولنے لگا تو روح القدس اُن پر نازل ہوا، بالکل اُسی طرح جس طرح وہ شروع میں ہم پر ہوا تھا۔ 16 پھر مجھے وہ بات یاد آئی جو خداوند نے کہی تھی، 'یحییٰ نے تم کو پانی سے بپتسمہ دیا، لیکن تمہیں روح القدس سے بپتسمہ دیا جائے گا۔' 17 اللہ نے اُنہیں وہی نعمت دی جو اُس نے ہمیں بھی دی تھی جو خداوند عیسیٰ مسیح پر ایمان لائے تھے۔ تو پھر مَیں کون تھا کہ اللہ کو روکتا؟"

18 پطرس کی یہ باتیں سن کر یروشلم کے ایمان دار اعتراض کرنے سے باز آئے اور اللہ کی تمجید کرنے لگے۔ اُنہوں نے کہا، "تو اِس کا مطلب ہے کہ اللہ نے غیر یہودیوں کو بھی توبہ کرنے اور ابدی زندگی پانے کا موقع دیا ہے۔"

انطاکیہ میں جماعت

19 جو ایمان دار ستفنس کی موت کے بعد کی ایذا رسانی سے بکھر گئے تھے وہ فینیکے، قبرص اور انطاکیہ تک پہنچ گئے۔ جہاں بھی وہ جاتے وہاں اللہ کا پیغام سناتے البتہ صرف یہودیوں کو۔ 20 لیکن اُن میں سے کرین اور قبرص کے کچھ آدمی انطاکیہ شہر جا کر یونانیوں کو بھی خداوند عیسیٰ کے بارے میں خوش خبری سنانے لگے۔ 21 خداوند کی قدرت اُن کے ساتھ تھی، اور بہت سے لوگوں نے ایمان لا کر خداوند کی طرف رجوع کیا۔ 22 اِس کی خبر یروشلم کی جماعت تک پہنچ گئی تو اُنہوں نے برنباس کو انطاکیہ بھیج دیا۔ 23 جب وہ وہاں پہنچا اور دیکھا کہ اللہ کے فضل سے کیا کچھ ہوا ہے تو وہ خوش ہوا۔ اُس نے اُن سب کی حوصلہ افزائی کی کہ وہ پوری لگن سے خداوند کے ساتھ لپٹے رہیں۔ 24 برنباس نیک آدمی تھا جو روح القدس اور ایمان سے معمور تھا۔ چنانچہ اُس وقت بہت سے لوگ خداوند کی جماعت میں شامل ہوئے۔

25 اِس کے بعد وہ ساؤل کی تلاش میں ترسس چلا گیا۔ 26 جب اُسے ملا تو وہ اُسے انطاکیہ لے آیا۔ وہاں وہ دونوں ایک پورے سال تک جماعت میں شامل ہوتے اور بہت سے لوگوں کو سکھاتے رہے۔ انطاکیہ پہلا مقام تھا جہاں ایمان دار مسیحی کہلانے لگے۔

27 اُن دنوں کچھ نبی یروشلم سے آ کر انطاکیہ پہنچ گئے۔

28 ایک کا نام اگبس تھا۔ وہ کھڑا ہوا اور روح القدس کی معرفت پیش گوئی کی کہ روم کی پوری مملکت میں سخت کال پڑے گا۔ (یہ بات اُس وقت پوری ہوئی جب شہنشاہ کلودیُس کی حکومت تھی۔) 29 اگبس کی بات سن کر انطاکیہ کے شاگردوں نے فیصلہ کیا کہ ہم میں سے ہر ایک اپنی مالی گنجائش کے مطابق کچھ دے تاکہ اُسے یہودیہ میں رہنے والے بھائیوں کی امداد کے لئے بھیجا جا سکے۔ 30 اُنہوں نے اپنے اِس ہدیئے کو برنباس اور ساؤل کے سپرد کر کے وہاں کے بزرگوں کو بھیج دیا۔

مزید ایذا رسانی

12 اُن دنوں میں بادشاہ ہیرودیس اگرپا جماعت کے کچھ ایمان داروں کو گرفتار کر کے اُن سے بدسلوکی کرنے لگا۔ 2 اِس سلسلے میں اُس نے یعقوب رسول (یوحنا کے بھائی) کو تلوار سے قتل کروایا۔ 3 جب اُس نے دیکھا کہ یہ حرکت یہودیوں کو پسند آئی ہے تو اُس نے پطرس کو بھی گرفتار کر لیا۔ اُس وقت بےخمیری روٹی کی عید منائی جا رہی تھی۔ 4 اُس نے اُسے جیل میں ڈال کر چار دستوں کے حوالے کر دیا کہ اُس کی پہرا داری کریں (ہر دستے میں چار فوجی تھے)۔ خیال تھا کہ عید کے بعد ہی پطرس کو عوام کے سامنے کھڑا کر کے اُس کی عدالت کی جائے۔ 5 یوں پطرس قید خانے میں رہا۔ لیکن ایمان داروں کی جماعت لگاتار اُس کے لئے دعا کرتی رہی۔

پطرس کی رِہائی

6 پھر عدالت کا دن قریب آ گیا۔ پطرس رات کے وقت سو رہا تھا۔ اگلے دن ہیرودیس اُسے پیش کرنا چاہتا تھا۔ پطرس دو فوجیوں کے درمیان لیٹا ہوا تھا جو دو زنجیروں سے اُس کے ساتھ بندھے ہوئے تھے۔ دیگر فوجی دروازے کے سامنے پہرا دے رہے تھے۔ 7 اچانک ایک تیز روشنی کوٹھڑی میں چمک اُٹھی اور رب کا ایک فرشتہ پطرس کے سامنے آ کھڑا ہوا۔ اُس نے اُس کے پہلو کو جھٹکا دے کر اُسے جگا دیا اور کہا، ”جلدی کرو! اُٹھو!“ تب پطرس کی کلائیوں پر کی زنجیریں گر گئیں۔ 8 پھر فرشتے نے اُسے بتایا، ”اپنے کپڑے اور جوتے پہن لو۔“ پطرس نے ایسا ہی کیا۔ فرشتے نے کہا، ”اب اپنی چادر اوڑھ کر میرے پیچھے ہو لو۔“ 9 چنانچہ پطرس کوٹھڑی سے نکل کر فرشتے کے پیچھے ہو لیا اگرچہ اُسے اب تک سمجھ نہیں آئی تھی کہ جو کچھ ہو رہا ہے حقیقی ہے۔ اُس کا خیال تھا کہ مَیں رویا دیکھ رہا ہوں۔ 10 دونوں پہلے پہرے سے گزر گئے، پھر دوسرے سے اور یوں شہر میں پہنچانے والے لوہے کے گیٹ کے پاس آئے۔ یہ خود بخود کھل گیا اور وہ دونوں نکل کر ایک گلی میں چلنے لگے۔ چلتے چلتے فرشتے نے اچانک پطرس کو چھوڑ دیا۔

11 پھر پطرس ہوش میں آ گیا۔ اُس نے کہا، ”واقعی، خداوند نے اپنے فرشتے کو میرے پاس بھیج کر مجھے ہیرودیس کے ہاتھ سے بچایا ہے۔ اب یہودی قوم کی توقع پوری نہیں ہو گی۔“

12 جب یہ بات اُسے سمجھ آئی تو وہ یوحنا مرقس کی ماں مریم کے گھر چلا گیا۔ وہاں بہت سے افراد جمع ہو کر دعا کر رہے تھے۔ 13 پطرس نے گیٹ کھٹکھٹایا تو ایک نوکرانی دیکھنے کے لئے آئی۔ اُس کا نام رُدی تھا۔ 14 جب اُس نے پطرس کی آواز پہچان لی تو وہ خوشی کے مارے گیٹ کو کھولنے کے بجائے دوڑ کر اندر چلی گئی اور بتایا،

''پطرس گیٹ پر کھڑے ہیں!'' 15 حاضرین نے کہا، ''ہوش میں آؤ!'' لیکن وہ اپنی بات پر اَڑی رہی۔ پھر اُنہوں نے کہا، ''یہ اُس کا فرشتہ ہو گا۔''

16 اب تک پطرس باہر کھڑا کھٹکھٹا رہا تھا۔ چنانچہ اُنہوں نے گیٹ کو کھول دیا۔ پطرس کو دیکھ کر وہ حیران رہ گئے۔ 17 لیکن اُس نے اپنے ہاتھ سے خاموش رہنے کا اشارہ کیا اور اُنہیں سارا واقعہ سنایا کہ خداوند مجھے کس طرح جیل سے نکال لایا ہے۔ ''یعقوب اور باقی بھائیوں کو بھی یہ بتانا،'' یہ کہہ کر وہ کہیں اَور چلا گیا۔

18 اگلی صبح جیل کے فوجیوں میں بڑی ہل چل مچ گئی کہ پطرس کا کیا ہوا ہے۔ 19 جب ہیرودیس نے اُسے ڈھونڈا اور نہ پایا تو اُس نے پہرے داروں کا بیان لے کر اُنہیں سزائے موت دے دی۔

اِس کے بعد وہ یہودیہ سے چلا گیا اور قیصریہ میں رہنے لگا۔

ہیرودیس اگرپا کی موت

20 اُس وقت وہ صور اور صیدا کے باشندوں سے نہایت ناراض تھا۔ اِس لئے دونوں شہروں کے نمائندے مل کر صلح کی درخواست کرنے کے لئے اُس کے پاس آئے۔ وجہ یہ تھی کہ اُن کی خوراک ہیرودیس کے ملک سے حاصل ہوتی تھی۔ اُنہوں نے بادشاہ کے محل کے انچارج بلستس کو اِس پر آمادہ کیا کہ وہ اُن کی مدد کرے 21 اور بادشاہ سے ملنے کا دن مقرر کیا۔ جب وہ دن آیا تو ہیرودیس اپنا شاہی لباس پہن کر تخت پر بیٹھ گیا اور ایک علانیہ تقریر کی۔ 22 عوام نے نعرے لگا لگا کر پکارا، ''یہ اللہ کی آواز ہے، انسان کی نہیں۔'' 23 وہ ابھی یہ کہہ رہے تھے کہ رب کے فرشتے نے ہیرودیس کو مارا، کیونکہ اُس نے لوگوں کی پرستش قبول کر کے اللہ کو جلال نہیں دیا تھا۔ وہ بیمار ہوا اور کیڑوں نے اُس کے جسم کو کھا کھا کر ختم کر دیا۔ اِسی حالت میں وہ مر گیا۔

24 لیکن اللہ کا کلام بڑھتا اور پھیلتا گیا۔

25 اِتنے میں برنباس اور ساؤل انطاکیہ کا ہدیہ لے کر یروشلم پہنچ چکے تھے۔ اُنہوں نے پیسے وہاں کے بزرگوں کے سپرد کر دیئے اور پھر یوحنا مرقس کو ساتھ لے کر واپس چلے گئے۔

برنباس اور ساؤل کو تبلیغ کے لئے چنا جاتا ہے

13 انطاکیہ کی جماعت میں کئی نبی اور اُستاد تھے: برنباس، شمعون جو کالا کہلاتا تھا، لوکیُس کرینی، مناہیم جس نے بادشاہ ہیرودیس انتپاس کے ساتھ پرورش پائی تھی اور ساؤل۔ 2 ایک دن جب وہ روزہ رکھ کر خداوند کی پرستش کر رہے تھے تو روح القدس اُن سے ہم کلام ہوا، ''برنباس اور ساؤل کو اُس خاص کام کے لئے الگ کرو جس کے لئے مَیں نے اُنہیں بُلایا ہے۔''

3 اِس پر اُنہوں نے مزید روزے رکھے اور دعا کی، پھر اُن پر اپنے ہاتھ رکھ کر اُنہیں رُخصت کر دیا۔

قبرص میں

4 یوں برنباس اور ساؤل کو روح القدس کی طرف سے بھیجا گیا۔ پہلے وہ ساحلی شہر سلوکیہ گئے اور وہاں جہاز میں بیٹھ کر جزیرۂ قبرص کے لئے روانہ ہوئے۔ 5 جب وہ سلمیس شہر پہنچے تو اُنہوں نے یہودیوں کے عبادت خانوں میں جا کر اللہ کا کلام سنایا۔ یوحنا مرقس مددگار کے طور پر اُن کے ساتھ تھا۔

6 پورے جزیرے میں سے سفر کرتے کرتے وہ پافس شہر تک پہنچ گئے۔ وہاں اُن کی ملاقات ایک یہودی جادوگر سے ہوئی جس کا نام برعیسیٰ تھا۔ وہ جھوٹا نبی تھا 7 اور جزیرے کے گورنر سرگیُس پولس کی خدمت کے لئے حاضر رہتا تھا۔ سرگیُس ایک سمجھ دار آدمی تھا۔ اُس نے برنباس اور ساؤل کو اپنے پاس بُلا لیا کیونکہ وہ اللہ کا کلام سننے کا خواہش مند تھا۔ 8 لیکن جادوگر الیماس (برعیسیٰ کا دوسرا نام) نے اُن کی مخالفت کر کے گورنر کو ایمان سے باز رکھنے کی کوشش کی۔ 9 پھر ساؤل جو پولس بھی کہلاتا ہے روح القدس سے معمور ہوا اور غور سے اُس کی طرف دیکھنے لگا۔ 10 اُس نے کہا، ”ابلیس کے فرزند! تُو ہر قسم کے دھوکے اور بدی سے بھرا ہوا ہے اور ہر انصاف کا دشمن ہے۔ کیا تُو خداوند کی سیدھی راہوں کو بگاڑنے کی کوشش سے باز نہ آئے گا؟ 11 اب خداوند تجھے سزا دے گا۔ تُو اندھا ہو کر کچھ دیر کے لئے سورج کی روشنی نہیں دیکھے گا۔“

اُسی لمحے دُھند اور تاریکی جادوگر پر چھا گئی اور وہ ٹٹول ٹٹول کر کسی کو تلاش کرنے لگا جو اُس کی راہنمائی کرے۔ 12 یہ ماجرا دیکھ کر گورنر ایمان لایا، کیونکہ خداوند کی تعلیم نے اُسے حیرت زدہ کر دیا تھا۔

پسدیہ کے شہر انطاکیہ میں منادی

13 پھر پولس اور اُس کے ساتھی جہاز پر سوار ہوئے اور پافس سے روانہ ہو کر پرگہ شہر پہنچ گئے جو پمفیلیہ میں ہے۔ وہاں یوحنا مرقس اُنہیں چھوڑ کر یروشلم واپس چلا گیا۔ 14 لیکن پولس اور برنباس آگے نکل کر پسدیہ میں واقع شہر انطاکیہ پہنچے جہاں وہ سبت کے دن یہودی عبادت خانے میں جا کر بیٹھ گئے۔ 15 توریت اور نبیوں کے صحیفوں کی تلاوت کے بعد عبادت خانے کے راہنماؤں نے اُنہیں کہلا بھیجا، ”بھائیو، اگر آپ کے پاس لوگوں کے لئے کوئی نصیحت کی بات ہے تو اُسے پیش کریں۔“ 16 پولس کھڑا ہوا اور ہاتھ کا اشارہ کر کے بولنے لگا،

”اسرائیل کے مردو اور خدا ترس غیریہودیو، میری بات سنیں! 17 اِس قوم اسرائیل کے خدا نے ہمارے باپ دادا کو چن کر اُنہیں مصر میں ہی طاقت ور بنا دیا جہاں وہ اجنبی تھے۔ پھر وہ اُنہیں بڑی قدرت کے ساتھ وہاں سے نکال لایا۔ 18 جب وہ ریگستان میں پھر رہے تھے تو وہ چالیس سال تک اُنہیں برداشت کرتا رہا۔ 19 اِس کے بعد اُس نے ملکِ کنعان میں سات قوموں کو تباہ کر کے اُن کی زمین اسرائیل کو ورثے میں دی۔ 20 اِتنے میں تقریباً 450 سال گزر گئے۔

یشوع کی موت پر اللہ نے اُنہیں سموایل نبی کے دور تک قاضی دیئے تاکہ اُن کی راہنمائی کریں۔ 21 پھر اِن سے تنگ آ کر اُنہوں نے بادشاہ مانگا، اِس لئے اُس نے اُنہیں ساؤل بن قیس دے دیا جو بن یمین کے قبیلے کا تھا۔ ساؤل چالیس سال تک اُن کا بادشاہ رہا، 22 پھر اللہ نے اُسے ہٹا کر داؤد کو تخت پر بٹھا دیا۔ داؤد وہی آدمی ہے جس کے بارے میں اللہ نے گواہی دی، ’مَیں نے داؤد بن یسّی میں ایک ایسا آدمی پایا ہے جو میری سوچ رکھتا ہے۔ جو کچھ بھی مَیں چاہتا ہوں اُسے وہ کرے گا۔‘ 23 اِسی بادشاہ کی اولاد میں سے عیسیٰ نکلا جس کا وعدہ اللہ کر چکا تھا اور جسے اُس نے اسرائیل کو نجات دینے کے لئے بھیج دیا۔ 24 اُس کے آنے سے پیشتر یحییٰ بپتسمہ دینے والے نے اعلان کیا کہ اسرائیل کی پوری قوم کو توبہ کر کے بپتسمہ لینے کی ضرورت ہے۔ 25 اپنی خدمت

کے اختتام پر اُس نے کہا، 'تمہارے نزدیک مَیں کون ہوں؟ مَیں وہ نہیں ہوں جو تم سمجھتے ہو۔ لیکن میرے بعد وہ آ رہا ہے جس کے جوتوں کے تسمے مَیں کھولنے کے لائق بھی نہیں ہوں۔'

26 بھائیو، ابراہیم کے فرزندو اور خدا کا خوف ماننے والے غیریہودیو! نجات کا پیغام ہمیں ہی بھیج دیا گیا ہے۔ 27 یروشلم کے رہنے والوں اور اُن کے راہنماؤں نے عیسیٰ کو نہ پہچانا بلکہ اُسے مجرم ٹھہرایا۔ یوں اُن کی معرفت نبیوں کی وہ پیش گوئیاں پوری ہوئیں جن کی تلاوت ہر سبت کو کی جاتی ہے۔ 28 اور اگرچہ اُنہیں سزائے موت دینے کی وجہ نہ ملی تو بھی اُنہوں نے پیلاطس سے گزارش کی کہ وہ اُسے سزائے موت دے۔ 29 جب اُن کی معرفت عیسیٰ کے بارے میں تمام پیش گوئیاں پوری ہوئیں تو اُنہوں نے اُسے صلیب سے اُتار کر قبر میں رکھ دیا۔ 30 لیکن اللہ نے اُسے مُردوں میں سے زندہ کر دیا 31 اور وہ بہت دنوں تک اپنے اُن پیروکاروں پر ظاہر ہوتا رہا جو اُس کے ساتھ گلیل سے یروشلم آئے تھے۔ یہ اب ہماری قوم کے سامنے اُس کے گواہ ہیں۔ 32 اور اب ہم آپ کو یہ خوش خبری سنانے آئے ہیں کہ جو وعدہ اللہ نے ہمارے باپ دادا کے ساتھ کیا، 33 اُسے اُس نے عیسیٰ کو زندہ کر کے ہمارے لئے جو اُن کی اولاد ہیں پورا کر دیا ہے۔ یوں دوسرے زبور میں لکھا ہے، 'تُو میرا فرزند ہے، آج مَیں تیرا باپ بن گیا ہوں۔' 34 اِس حقیقت کا ذکر بھی کلامِ مقدّس میں کیا گیا ہے کہ اللہ اُسے مُردوں میں سے زندہ کر کے کبھی گلنے سڑنے نہیں دے گا: 'مَیں تمہیں اُن مقدّس اور اَن مٹ مہربانیوں سے نوازوں گا جن کا وعدہ داؤد سے کیا تھا۔' 35 یہ بات ایک اَور حوالے میں پیش کی گئی ہے، 'تُو اپنے مقدّس کو گلنے سڑنے کی نوبت تک پہنچنے نہیں دے گا۔' 36 اِس حوالے کا تعلق داؤد کے ساتھ نہیں ہے، کیونکہ داؤد اپنے زمانے میں اللہ کی مرضی کی خدمت کرنے کے بعد فوت ہو کر اپنے باپ دادا سے جا ملا۔ اُس کی لاش گل کر ختم ہو گئی۔ 37 بلکہ یہ حوالہ کسی اَور کا ذکر کرتا ہے، اُس کا جسے اللہ نے زندہ کر دیا اور جس کا جسم گلنے سڑنے سے دوچار نہ ہوا۔ 38 بھائیو، اب میری یہ بات جان لیں، ہم اِس کی منادی کرنے آئے ہیں کہ آپ کو اِس شخص عیسیٰ کے وسیلے سے اپنے گناہوں کی معافی ملتی ہے۔ موسیٰ کی شریعت آپ کو کسی طرح بھی راست باز قرار نہیں دے سکتی تھی، 39 لیکن اب جو بھی عیسیٰ پر ایمان لائے اُسے ہر لحاظ سے راست باز قرار دیا جاتا ہے۔ 40 اِس لئے خبردار! ایسا نہ ہو کہ وہ بات آپ پر پوری اُترے جو نبیوں کے صحیفوں میں لکھی ہے،

41 'غور کرو، مذاق اُڑانے والو!
حیرت زدہ ہو کر ہلاک ہو جاؤ۔
کیونکہ مَیں تمہارے جیتے جی
ایک ایسا کام کروں گا
جس کی جب خبر سنو گے
تو تمہیں یقین نہیں آئے گا'۔''

42 جب پولس اور برنباس عبادت خانے سے نکلنے لگے تو لوگوں نے اُن سے گزارش کی، ''اگلے سبت ہمیں اِن باتوں کے بارے میں مزید کچھ بتائیں۔'' 43 عبادت کے بعد بہت سے یہودی اور یہودی ایمان کے نومرید پولس اور برنباس کے پیچھے ہو لئے، اور دونوں نے اُن سے بات کر کے اُن کی حوصلہ افزائی کی کہ اللہ کے فضل پر قائم رہیں۔

44 اگلے سبت کے دن تقریباً تمام شہر خداوند کا کلام

سننے کو جمع ہوا۔ 45 لیکن جب یہودیوں نے ہجوم کو دیکھا تو وہ حسد سے جل گئے اور پولس کی باتوں کی تردید کر کے کفر بکنے لگے۔ 46 اِس پر پولس اور برنباس نے اُن سے صاف صاف کہہ دیا، ”لازم تھا کہ اللہ کا کلام پہلے آپ کو سنایا جائے۔ لیکن چونکہ آپ اُسے مسترد کر کے اپنے آپ کو ابدی زندگی کے لائق نہیں سمجھتے اِس لئے ہم اب غیر یہودیوں کی طرف رُخ کرتے ہیں۔ 47 کیونکہ خداوند نے ہمیں یہی حکم دیا جب اُس نے فرمایا، ’مَیں نے تجھے دیگر اقوام کی روشنی بنا دی ہے تاکہ تُو میری نجات کو دنیا کی انتہا تک پہنچائے‘۔“

48 یہ سن کر غیر یہودی خوش ہوئے اور خداوند کے کلام کی تمجید کرنے لگے۔ اور جتنے ابدی زندگی کے لئے مقرر کئے گئے تھے وہ ایمان لائے۔

49 یوں خداوند کا کلام پورے علاقے میں پھیل گیا۔ 50 پھر یہودیوں نے شہر کے لیڈروں اور یہودی ایمان رکھنے والی کچھ بارسوخ غیر یہودی خواتین کو اُکسا کر لوگوں کو پولس اور برنباس کو ستانے پر اُبھارا۔ آخرکار اُنہیں شہر کی سرحدوں سے نکال دیا گیا۔ 51 اِس پر وہ اُن کے خلاف گواہی کے طور پر اپنے جوتوں سے گرد جھاڑ کر آگے بڑھے اور اکنیُم شہر پہنچ گئے۔ 52 اور انطاکیہ کے شاگرد خوشی اور روح القدس سے بھرے رہے۔

اکنیُم میں

14 اکنیُم میں پولس اور برنباس یہودی عبادت خانے میں جا کر اِتنے اختیار سے بولے کہ یہودیوں اور غیر یہودیوں کی بڑی تعداد ایمان لے آئی۔ 2 لیکن جن یہودیوں نے ایمان لانے سے انکار کیا اُنہوں نے غیر یہودیوں کو اُکسا کر بھائیوں کے بارے میں اُن کے خیالات خراب کر دیئے۔ 3 تو بھی رسول کافی دیر تک وہاں ٹھہرے۔ اُنہوں نے دلیری سے خداوند کے بارے میں تعلیم دی اور خداوند نے اپنے فضل کے پیغام کی تصدیق کی۔ اُس نے اُن کے ہاتھوں الٰہی نشان اور معجزے رونما ہونے دیئے۔ 4 لیکن شہر میں آباد لوگ دو گروہوں میں بٹ گئے۔ کچھ یہودیوں کے حق میں تھے اور کچھ رسولوں کے حق میں۔

5 پھر کچھ غیر یہودیوں اور یہودیوں میں جوش آ گیا۔ اُنہوں نے اپنے لیڈروں سمیت فیصلہ کیا کہ ہم پولس اور برنباس کی تذلیل کر کے اُنہیں سنگسار کریں گے۔ 6 لیکن جب رسولوں کو پتا چلا تو وہ ہجرت کر کے لکاؤنیہ کے شہروں لسترہ، دربے اور اردگرد کے علاقے میں 7 اللہ کی خوش خبری سناتے رہے۔

لسترہ اور دربے

8 لسترہ میں پولس اور برنباس کی ملاقات ایک آدمی سے ہوئی جس کے پاؤں میں طاقت نہیں تھی۔ وہ پیدائش ہی سے لنگڑا تھا اور کبھی بھی چل پھر نہ سکا تھا۔ وہ وہاں بیٹھا 9 اُن کی باتیں سن رہا تھا کہ پولس نے غور سے اُس کی طرف دیکھا۔ اُس نے جان لیا کہ اُس آدمی میں رِہائی پانے کے لائق ایمان ہے۔ 10 اِس لئے وہ اونچی آواز سے بولا، ”اپنے پاؤں پر کھڑے ہو جائیں!“ وہ اُچھل کر کھڑا ہوا اور چلنے پھرنے لگا۔ 11 پولس کا یہ کام دیکھ کر ہجوم اپنی مقامی زبان میں چلّا اُٹھا، ”اِن آدمیوں کی شکل میں دیوتا ہمارے پاس اُتر آئے ہیں۔“ 12 اُنہوں نے برنباس کو یونانی دیوتا زیوس قرار دیا اور پولس کو دیوتا ہرمیس، کیونکہ کلام سنانے کی خدمت زیادہ تر وہ انجام دیتا تھا۔ 13 اِس پر شہر سے باہر واقع زیوس کے مندر کا

پجاری شہر کے دروازے پر بَیل اور پھولوں کے ہار لے آیا اور ہجوم کے ساتھ قربانیاں چڑھانے کی تیاریاں کرنے لگا۔

14 یہ سن کر برنباس اور ساؤل اپنے کپڑوں کو پھاڑ کر ہجوم میں جا گھُسے اور چلّانے لگے، 15 ''مردو، یہ آپ کیا کر رہے ہیں؟ ہم بھی آپ جیسے انسان ہیں۔ ہم تو آپ کو اللہ کی یہ خوش خبری سنانے آئے ہیں کہ آپ اِن بے کار چیزوں کو چھوڑ کر زندہ خدا کی طرف رجوع فرمائیں جس نے آسمان و زمین، سمندر اور جو کچھ اُن میں ہے پیدا کیا ہے۔ 16 ماضی میں اُس نے تمام غیر یہودی قوموں کو کھلا چھوڑ دیا تھا کہ وہ اپنی اپنی راہ پر چلیں۔ 17 تو بھی اُس نے ایسی چیزیں آپ کے پاس رہنے دی ہیں جو اُس کی گواہی دیتی ہیں۔ اُس کی مہربانی اِس سے ظاہر ہوتی ہے کہ وہ آپ کو بارش بھیج کر ہر موسم کی فصلیں مہیا کرتا ہے اور آپ سیر ہو کر خوشی سے بھر جاتے ہیں۔''
18 اِن الفاظ کے باوجود پولس اور برنباس نے بڑی مشکل سے ہجوم کو اُنہیں قربانیاں چڑھانے سے روکا۔

19 پھر کچھ یہودی پسدیہ کے انطاکیہ اور اکنیُم سے وہاں آئے اور ہجوم کو اپنی طرف مائل کیا۔ اُنہوں نے پولس کو سنگسار کیا اور شہر سے باہر گھسیٹ کر لے گئے۔ اُن کا خیال تھا کہ وہ مر گیا ہے، 20 لیکن جب شاگرد اُس کے گرد جمع ہوئے تو وہ اُٹھ کر شہر کی طرف واپس چل پڑا۔ اگلے دن وہ برنباس سمیت دربے چلا گیا۔

شام کے انطاکیہ میں واپسی

21 دربے میں اُنہوں نے اللہ کی خوش خبری سنا کر بہت سے شاگرد بنائے۔ پھر وہ مُڑ کر لسترہ، اکنیُم اور پسدیہ کے انطاکیہ واپس آئے۔ 22 ہر جگہ اُنہوں نے شاگردوں کے دل مضبوط کر کے اُن کی حوصلہ افزائی کی کہ وہ ایمان میں ثابت قدم رہیں۔ اُنہوں نے کہا، ''لازم ہے کہ ہم بہت سی مصیبتوں میں سے گزر کر اللہ کی بادشاہی میں داخل ہوں۔'' 23 پولس اور برنباس نے ہر جماعت میں بزرگ بھی مقرر کئے۔ اُنہوں نے روزے رکھ کر دعا کی اور اُنہیں اُس خداوند کے سپرد کیا جس پر وہ ایمان لائے تھے۔

24 یوں پسدیہ کے علاقے میں سے سفر کرتے کرتے وہ پمفیلیہ پہنچے۔ 25 اُنہوں نے پرگہ میں کلامِ مقدّس سنایا اور پھر اُتر کر اتلیہ پہنچے۔ 26 وہاں سے وہ جہاز میں بیٹھ کر شام کے شہر انطاکیہ کے لئے روانہ ہوئے، اُس شہر کے لئے جہاں ایمان داروں نے اُنہیں اِس تبلیغی سفر کے لئے اللہ کے فضل کے سپرد کیا تھا۔ یوں اُنہوں نے اپنی اِس خدمت کو پورا کیا۔
27 انطاکیہ پہنچ کر اُنہوں نے ایمان داروں کو جمع کر کے اُن تمام کاموں کا بیان کیا جو اللہ نے اُن کے وسیلے سے کئے تھے۔ ساتھ ساتھ اُنہوں نے یہ بھی بتایا کہ اللہ نے کس طرح غیر یہودیوں کے لئے بھی ایمان کا دروازہ کھول دیا ہے۔ 28 اور وہ کافی دیر تک وہاں کے شاگردوں کے پاس ٹھہرے رہے۔

یروشلم میں مشاورتی اجتماع

15 اُس وقت کچھ آدمی یہودیہ سے آ کر شام کے انطاکیہ میں بھائیوں کو یہ تعلیم دینے لگے، ''لازم ہے کہ آپ کا موسیٰ کی شریعت کے مطابق ختنہ کیا جائے، ورنہ آپ نجات نہیں پا سکیں گے۔'' 2 اِس سے اُن کے اور برنباس اور پولس کے درمیان نااتفاقی پیدا ہو گئی اور دونوں اُن کے ساتھ خوب بحث

مباحثہ کرنے لگے۔ آخرکار جماعت نے پولس اور برنباس کو مقرر کیا کہ وہ چند ایک اَور مقامی ایمان داروں کے ساتھ یروشلم جائیں اور وہاں کے رسولوں اور بزرگوں کو یہ معاملہ پیش کریں۔

3 چنانچہ جماعت نے اُنہیں روانہ کیا اور وہ فینیکے اور سامریہ میں سے گزرے۔ راستے میں اُنہوں نے مقامی ایمان داروں کو تفصیل سے بتایا کہ غیریہودی کس طرح خداوند کی طرف رجوع لا رہے ہیں۔ یہ سن کر تمام بھائی نہایت خوش ہوئے۔ 4 جب وہ یروشلم پہنچ گئے تو جماعت نے اپنے رسولوں اور بزرگوں سمیت اُن کا استقبال کیا۔ پھر پولس اور برنباس نے سب کچھ بیان کیا جو اُن کی معرفت ہوا تھا۔ 5 یہ سن کر کچھ ایمان دار کھڑے ہوئے جو فریسی فرقے میں سے تھے۔ اُنہوں نے کہا، ''لازم ہے کہ غیریہودیوں کا ختنہ کیا جائے اور اُنہیں حکم دیا جائے کہ وہ موسیٰ کی شریعت کے مطابق زندگی گزاریں۔''

6 رسول اور بزرگ اِس معاملے پر غور کرنے کے لئے جمع ہوئے۔ 7 بہت بحث مباحثہ کے بعد پطرس کھڑا ہوا اور کہا، ''بھائیو، آپ جانتے ہیں کہ اللہ نے بہت دیر ہوئی آپ میں سے مجھے چن لیا کہ غیریہودیوں کو اللہ کی خوش خبری سناؤں تاکہ وہ ایمان لائیں۔ 8 اور اللہ نے جو دلوں کو جانتا ہے اِس بات کی تصدیق کی ہے، کیونکہ اُس نے اُنہیں وہی روح القدس بخشا ہے جو اُس نے ہمیں بھی دیا تھا۔ 9 اُس نے ہم میں اور اُن میں کوئی بھی فرق نہ رکھا بلکہ ایمان سے اُن کے دلوں کو بھی پاک کر دیا۔ 10 چنانچہ آپ اللہ کو اِس میں کیوں آزما رہے ہیں کہ آپ غیریہودی شاگردوں کی گردن پر ایک ایسا جوا رکھنا چاہتے ہیں جو نہ ہم اور نہ ہمارے باپ دادا اُٹھا سکتے تھے؟ 11 دیکھیں، ہم تو ایمان رکھتے ہیں کہ ہم سب ایک ہی طریقے یعنی خداوند عیسیٰ کے فضل ہی سے نجات پاتے ہیں۔''

12 تمام لوگ چپ رہے تو پولس اور برنباس اُنہیں اُن الٰہی نشانوں اور معجزوں کے بارے میں بتانے لگے جو اللہ نے اُن کی معرفت غیریہودیوں کے درمیان کئے تھے۔ 13 جب اُن کی بات ختم ہوئی تو یعقوب نے کہا، ''بھائیو، میری بات سنیں! 14 شمعون نے بیان کیا ہے کہ اللہ نے کس طرح پہلا قدم اُٹھا کر غیریہودیوں پر اپنی فکر مندی کا اظہار کیا اور اُن میں سے اپنے لئے ایک قوم چن لی۔ 15 اور یہ بات نبیوں کی پیش گوئیوں کے بھی مطابق ہے۔ چنانچہ لکھا ہے،

16 'اِس کے بعد مَیں واپس آ کر
داؤد کے تباہ شدہ گھر کو
نئے سرے سے تعمیر کروں گا،
مَیں اُس کے کھنڈرات
دوبارہ تعمیر کر کے بحال کروں گا
17 تاکہ لوگوں کا بچا کھچا حصہ اور وہ تمام قومیں
مجھے ڈھونڈیں جن پر میرے نام کا ٹھپا لگا ہے۔
یہ رب کا فرمان ہے، اور وہ یہ کرے گا بھی'
18 بلکہ یہ اُسے ازل سے معلوم ہے۔

19 یہی پیشِ نظر رکھ کر میری رائے یہ ہے کہ ہم اُن غیریہودیوں کو جو اللہ کی طرف رجوع کر رہے ہیں غیرضروری تکلیف نہ دیں۔ 20 اِس کے بجائے بہتر یہ ہے کہ ہم اُنہیں لکھ کر ہدایت دیں کہ وہ اِن چیزوں سے پرہیز کریں: ایسے کھانوں سے جو بُتوں کو پیش کئے جانے سے ناپاک ہیں، زناکاری سے، ایسے جانوروں کا گوشت کھانے سے جنہیں گلا گھونٹ کر مار دیا گیا ہو

اور خون کھانے سے۔ 21 کیونکہ موسوی شریعت کی منادی کرنے والے کئی نسلوں سے ہر شہر میں رہ رہے ہیں۔ جس شہر میں بھی جائیں ہر سبت کے دن شریعت کی تلاوت کی جاتی ہے۔"

غیر یہودی ایمان داروں کے نام خط

22 پھر رسولوں اور بزرگوں نے پوری جماعت سمیت فیصلہ کیا کہ ہم اپنے میں سے کچھ آدمی چن کر پولس اور برنباس کے ہمراہ شام کے شہر انطاکیہ بھیج دیں۔ دو کو چنا گیا جو بھائیوں میں راہنما تھے، یہوداہ برسبا اور سیلاس۔ 23 اُن کے ہاتھ اُنہوں نے یہ خط بھیجا،

"یروشلم کے رسولوں اور بزرگوں کی طرف سے جو آپ کے بھائی ہیں۔

عزیز غیر یہودی بھائیو جو انطاکیہ، شام اور کلِکیہ میں رہتے ہیں، السلام علیکم!

24 سنا ہے کہ ہم میں سے کچھ لوگوں نے آپ کے پاس آ کر آپ کو پریشان کر کے بےچین کر دیا ہے، حالانکہ ہم نے اُنہیں نہیں بھیجا تھا۔ 25 اِس لئے ہم سب اِس پر متفق ہوئے کہ کچھ آدمیوں کو چن کر اپنے پیارے بھائیوں برنباس اور پولس کے ہمراہ آپ کے پاس بھیجیں۔ 26 برنباس اور پولس ایسے لوگ ہیں جنہوں نے ہمارے خداوند عیسیٰ مسیح کی خاطر اپنی جان خطرے میں ڈال دی ہے۔ 27 اُن کے ساتھی یہوداہ اور سیلاس ہیں جن کو ہم نے اِس لئے بھیجا کہ وہ زبانی بھی اُن باتوں کی تصدیق کریں جو ہم نے لکھی ہیں۔

28 ہم اور روح القدس اِس پر متفق ہوئے ہیں کہ آپ پر سوائے اِن ضروری باتوں کے کوئی بوجھ نہ ڈالیں: 29 بُتوں کو پیش کیا گیا کھانا مت کھانا، خون مت کھانا، ایسے جانوروں کا گوشت مت کھانا جو گلا گھونٹ کر مار دیئے گئے ہوں۔ اِس کے علاوہ زناکاری نہ کریں۔ اِن چیزوں سے باز رہیں گے تو اچھا کریں گے۔ خدا حافظ۔"

30 پولس، برنباس اور اُن کے ساتھی رُخصت ہو کر انطاکیہ چلے گئے۔ وہاں پہنچ کر اُنہوں نے جماعت اکٹھی کر کے اُسے خط دے دیا۔ 31 اُسے پڑھ کر ایمان دار اُس کے حوصلہ افزا پیغام پر خوش ہوئے۔ 32 یہوداہ اور سیلاس نے بھی جو خود نبی تھے بھائیوں کی حوصلہ افزائی اور مضبوطی کے لئے کافی باتیں کیں۔ 33 وہ کچھ دیر کے لئے وہاں ٹھہرے، پھر مقامی بھائیوں نے اُنہیں سلامتی سے الوداع کہا تاکہ وہ بھیجنے والوں کے پاس واپس جا سکیں۔ 34 [لیکن سیلاس کو وہاں ٹھہرنا اچھا لگا۔]

35 پولس اور برنباس خود کچھ اَور دیر انطاکیہ میں رہے۔ وہاں وہ بہت سے اَور لوگوں کے ساتھ خداوند کے کلام کی تعلیم دیتے اور اُس کی منادی کرتے رہے۔

پولس اور برنباس جدا ہو جاتے ہیں

36 کچھ دنوں کے بعد پولس نے برنباس سے کہا، "آؤ، ہم مُڑ کر اُن تمام شہروں میں جائیں جہاں ہم نے خداوند کے کلام کی منادی کی ہے اور وہاں کے بھائیوں سے ملاقات کر کے اُن کا حال معلوم کریں۔" 37 برنباس متفق ہو کر یوحنا مرقس کو ساتھ لے جانا چاہتا تھا، 38 لیکن پولس نے اصرار کیا کہ وہ ساتھ نہ جائے، کیونکہ یوحنا مرقس پہلے دورے کے دوران ہی پمفیلیہ میں اُنہیں چھوڑ کر اُن کے ساتھ خدمت کرنے سے باز آیا تھا۔ 39 اِس سے اُن میں اِتنا سخت اختلاف پیدا ہوا کہ وہ ایک دوسرے سے جدا ہو گئے۔ برنباس یوحنا مرقس کو ساتھ لے کر جہاز میں بیٹھ گیا اور قبرص چلا گیا، 40 جبکہ

پولس نے سیلاس کو خدمت کے لئے چن لیا۔ مقامی بھائیوں نے اُنہیں خداوند کے فضل کے سپرد کیا اور وہ روانہ ہوئے۔ 41 یوں پولس جماعتوں کو مضبوط کرتے کرتے شام اور کلکیہ میں سے گزرا۔

تیمُتھیُس کا چناؤ

16 چلتے چلتے وہ دربے پہنچا، پھر لسترہ۔ وہاں ایک شاگرد بنام تیمُتھیُس رہتا تھا۔ اُس کی یہودی ماں ایمان لائی تھی جبکہ باپ یونانی تھا۔ 2 لسترہ اور اکنیُم کے بھائیوں نے اُس کی اچھی رپورٹ دی، 3 اِس لئے پولس اُسے سفر پر اپنے ساتھ لے جانا چاہتا تھا۔ اُس علاقے کے یہودیوں کا لحاظ کر کے اُس نے تیمُتھیُس کا ختنہ کروایا، کیونکہ سب لوگ اِس سے واقف تھے کہ اُس کا باپ یونانی ہے۔ 4 پھر شہر بہ شہر جا کر اُنہوں نے مقامی جماعتوں کو یروشلم کے رسولوں اور بزرگوں کے وہ فیصلے پہنچائے جن کے مطابق زندگی گزارنی تھی۔ 5 یوں جماعتیں ایمان میں مضبوط ہوئیں اور تعداد میں روز بہ روز بڑھتی گئیں۔

تروآس میں پولس کی رویا

6 روح القدس نے اُنہیں صوبہ آسیہ میں کلامِ مقدّس کی منادی کرنے سے روک لیا، اِس لئے وہ فروگیہ اور گلتیہ کے علاقے میں سے گزرے۔ 7 موسیہ کے قریب آ کر اُنہوں نے شمال کی طرف صوبہ بِتھُنیہ میں داخل ہونے کی کوشش کی۔ لیکن عیسیٰ کے روح نے اُنہیں وہاں بھی جانے نہ دیا، 8 اِس لئے وہ موسیہ میں سے گزر کر بندرگاہ تروآس پہنچے۔ 9 وہاں پولس نے رات کے وقت رویا دیکھی جس میں شمالی یونان میں واقع صوبہ مکدُنیہ کا ایک آدمی کھڑا اُس سے التماس کر رہا تھا، ”سمندر کو پار کر کے مکدُنیہ آئیں اور ہماری مدد کریں!“ 10 جوں ہی اُس نے یہ رویا دیکھی ہم مکدُنیہ جانے کی تیاریاں کرنے لگے۔ کیونکہ ہم نے رویا سے یہ نتیجہ نکالا کہ اللہ نے ہمیں اُس علاقے کے لوگوں کو خوش خبری سنانے کے لئے بُلایا ہے۔

فلپی میں لُدیہ کی تبدیلی

11 ہم تروآس میں جہاز پر سوار ہو کر سیدھے جزیرۂ سمترا کے کے لئے روانہ ہوئے۔ پھر اگلے دن آگے نکل کر نیاپلس پہنچے۔ 12 وہاں جہاز سے اُتر کر ہم فلپی چلے گئے، جو صوبہ مکدُنیہ کے اُس ضلع کا صدر شہر تھا اور رومی نوآبادی تھا۔ اِس شہر میں ہم کچھ دن ٹھہرے۔ 13 سبت کے دن ہم شہر سے نکل کر دریا کے کنارے گئے، جہاں ہماری توقع تھی کہ یہودی دعا کے لئے جمع ہوں گے۔ وہاں ہم بیٹھ کر کچھ خواتین سے بات کرنے لگے جو اکٹھی ہوئی تھیں۔ 14 اُن میں سے تھواتیرہ شہر کی ایک عورت تھی جس کا نام لُدیہ تھا۔ اُس کا پیشہ قیمتی ارغوانی رنگ کے کپڑے کی تجارت تھا اور وہ اللہ کی پرستش کرنے والی غیر یہودی تھی۔ خداوند نے اُس کے دل کو کھول دیا، اور اُس نے پولس کی باتوں پر توجہ دی۔ 15 اُس کے اور اُس کے گھر والوں کے بپتسمہ لینے کے بعد اُس نے ہمیں اپنے گھر میں ٹھہرنے کی دعوت دی۔ اُس نے کہا، ”اگر آپ سمجھتے ہیں کہ مَیں واقعی خداوند پر ایمان لائی ہوں تو میرے گھر آ کر ٹھہریں۔“ یوں اُس نے ہمیں مجبور کیا۔

فلپی کی جیل میں

16 ایک دن ہم دعا کی جگہ کی طرف جا رہے تھے کہ ہماری ملاقات ایک لونڈی سے ہوئی جو ایک بدروح کے ذریعے لوگوں کی قسمت کا حال بتاتی تھی۔ اِس سے وہ اپنے مالکوں کے لئے بہت سے پیسے کماتی تھی۔ 17 وہ پولس اور ہمارے پیچھے پڑ کر چیخ چیخ کر کہنے لگی، ”یہ آدمی اللہ تعالیٰ کے خادم ہیں جو آپ کو نجات کی راہ بتانے آئے ہیں۔“ 18 یہ سلسلہ روز بہ روز جاری رہا۔ آخرکار پولس تنگ آ کر مُڑا اور بدروح سے کہا، ”مَیں تجھے عیسیٰ مسیح کے نام سے حکم دیتا ہوں کہ لڑکی میں سے نکل جا!“ اُسی لمحے وہ نکل گئی۔

19 اُس کے مالکوں کو معلوم ہوا کہ پیسے کمانے کی اُمید جاتی رہی تو وہ پولس اور سیلاس کو پکڑ کر چوک میں بیٹھے اقتدار رکھنے والوں کے سامنے گھسیٹ لے گئے۔ 20 اُنہیں مجسٹریٹوں کے سامنے پیش کر کے وہ چلّانے لگے، ”یہ آدمی ہمارے شہر میں ہل چل پیدا کر رہے ہیں۔ یہ یہودی ہیں 21 اور ایسے رسم و رواج کا پرچار کر رہے ہیں جنہیں قبول کرنا اور ادا کرنا ہم رومیوں کے لئے جائز نہیں۔“ 22 ہجوم بھی آ ملا اور پولس اور سیلاس کے خلاف باتیں کرنے لگا۔

اِس پر مجسٹریٹوں نے حکم دیا کہ اُن کے کپڑے اُتارے اور اُنہیں لاٹھی سے مارا جائے۔ 23 اُنہوں نے اُن کی خوب پٹائی کروا کر اُنہیں قیدخانے میں ڈال دیا اور داروغے سے کہا کہ احتیاط سے اُن کی پہرا داری کرو۔ 24 چنانچہ اُس نے اُنہیں جیل کے سب سے اندرونی حصے میں لے جا کر اُن کے پاؤں کاٹھ میں ڈال دیئے۔

25 اب ایسا ہوا کہ پولس اور سیلاس آدھی رات کے قریب دعا کر رہے اور اللہ کی تمجید کے گیت گا رہے تھے اور باقی قیدی سن رہے تھے۔ 26 اچانک بڑا زلزلہ آیا اور قیدخانے کی پوری عمارت بنیادوں تک ہل گئی۔ فوراً تمام دروازے کھل گئے اور تمام قیدیوں کی زنجیریں کھل گئیں۔ 27 داروغہ جاگ اُٹھا۔ جب اُس نے دیکھا کہ جیل کے دروازے کھلے ہیں تو وہ اپنی تلوار نکال کر خودکشی کرنے لگا، کیونکہ ایسا لگ رہا تھا کہ قیدی فرار ہو گئے ہیں۔ 28 لیکن پولس چلّا اُٹھا، ”مت کریں! اپنے آپ کو نقصان نہ پہنچائیں۔ ہم سب یہیں ہیں۔“

29 داروغے نے چراغ منگوا لیا اور بھاگ کر اندر آیا۔ لرزتے لرزتے وہ پولس اور سیلاس کے سامنے گر گیا۔ 30 پھر اُنہیں باہر لے جا کر اُس نے پوچھا، ”صاحبو، مجھے نجات پانے کے لئے کیا کرنا ہے؟“

31 اُنہوں نے جواب دیا، ”خداوند عیسیٰ پر ایمان لائیں تو آپ اور آپ کے گھرانے کو نجات ملے گی۔“ 32 پھر اُنہوں نے اُسے اور اُس کے تمام گھر والوں کو خداوند کا کلام سنایا۔ 33 اور رات کی اُسی گھڑی داروغے نے اُنہیں لے جا کر اُن کے زخموں کو دھویا۔ اِس کے بعد اُس کا اور اُس کے سارے گھر والوں کا بپتسمہ ہوا۔ 34 پھر اُس نے اُنہیں اپنے گھر میں لا کر کھانا کھلایا۔ اللہ پر ایمان لانے کے باعث اُس نے اور اُس کے تمام گھر والوں نے بڑی خوشی منائی۔

35 جب دن چڑھا تو مجسٹریٹوں نے اپنے افسروں کو داروغے کے پاس بھجوا دیا کہ وہ پولس اور سیلاس کو رِہا کرے۔

36 چنانچہ داروغے نے پولس کو اُن کا پیغام پہنچا دیا، ”مجسٹریٹوں نے حکم دیا ہے کہ آپ اور سیلاس کو رِہا کر دیا جائے۔ اب نکل کر سلامتی سے چلے جائیں۔“

37 لیکن پولس نے اعتراض کیا۔ اُس نے اُن سے

کہا، ”اُنہوں نے ہمیں عوام کے سامنے ہی اور عدالت میں پیش کئے بغیر مار کر جیل میں ڈال دیا ہے حالانکہ ہم رومی شہری ہیں۔ اور اب وہ ہمیں چپکے سے نکالنا چاہتے ہیں؟ ہرگز نہیں! اب وہ خود آئیں اور ہمیں باہر لے جائیں۔“

38 افسروں نے مجسٹریٹوں کو یہ خبر پہنچائی۔ جب اُنہیں معلوم ہوا کہ پولس اور سیلاس رومی شہری ہیں تو وہ گھبرا گئے۔ 39 وہ خود اُنہیں سمجھانے کے لئے آئے اور جیل سے باہر لا کر گزارش کی کہ شہر کو چھوڑ دیں۔ 40 چنانچہ پولس اور سیلاس جیل سے نکل آئے۔ لیکن پہلے وہ لُدیہ کے گھر گئے جہاں وہ بھائیوں سے ملے اور اُن کی حوصلہ افزائی کی۔ پھر وہ چلے گئے۔

تھسلُنیکے میں

17 اَمفِپلس اور اپلونیہ سے ہو کر پولس اور سیلاس تھسلُنیکے شہر پہنچ گئے جہاں یہودی عبادت خانہ تھا۔ 2 اپنی عادت کے مطابق پولس اُس میں گیا اور لگاتار تین سبتوں کے دوران کلامِ مقدّس سے دلائل دے دے کر یہودیوں کو قائل کرنے کی کوشش کرتا رہا۔ 3 اُس نے کلامِ مقدّس کی تشریح کر کے ثابت کیا کہ مسیح کا دُکھ اُٹھانا اور مُردوں میں سے جی اُٹھنا لازم تھا۔ اُس نے کہا، ”جس عیسیٰ کی مَیں خبر دے رہا ہوں، وہی مسیح ہے۔“ 4 یہودیوں میں سے کچھ قائل ہو کر پولس اور سیلاس سے وابستہ ہو گئے، جن میں خدا ترس یونانیوں کی بڑی تعداد اور بارسوخ خواتین بھی شریک تھیں۔

5 یہ دیکھ کر باقی یہودی حسد کرنے لگے۔ اُنہوں نے گلیوں میں آوارہ پھرنے والے کچھ شریر آدمی اکٹھے کر کے جلوس نکالا اور شہر میں ہل چل مچا دی۔ پھر یاسون کے گھر پر حملہ کر کے اُنہوں نے پولس اور سیلاس کو ڈھونڈا تاکہ اُنہیں عوامی اجلاس کے سامنے پیش کریں۔ 6 لیکن وہ وہاں نہیں تھے، اِس لئے وہ یاسون اور چند ایک اَور ایمان دار بھائیوں کو شہر کے مجسٹریٹوں کے سامنے لائے۔ اُنہوں نے چیخ کر کہا، ”یہ لوگ پوری دنیا میں گڑبڑ پیدا کر رہے ہیں اور اب یہاں بھی آ گئے ہیں۔ 7 یاسون نے اُنہیں اپنے گھر میں ٹھہرایا ہے۔ یہ سب شہنشاہ کے احکام کی خلاف ورزی کر رہے ہیں، کیونکہ یہ کسی اَور کو بادشاہ مانتے ہیں جس کا نام عیسیٰ ہے۔“ 8 اِس طرح کی باتوں سے اُنہوں نے ہجوم اور مجسٹریٹوں میں بڑا ہنگامہ پیدا کیا۔ 9 چنانچہ مجسٹریٹوں نے یاسون اور دوسروں سے ضمانت لی اور پھر اُنہیں چھوڑ دیا۔

بیریہ میں

10 اُسی رات بھائیوں نے پولس اور سیلاس کو بیریہ بھیج دیا۔ وہاں پہنچ کر وہ یہودی عبادت خانے میں گئے۔ 11 یہ لوگ تھسلُنیکے کے یہودیوں کی نسبت زیادہ کھلے ذہن کے تھے۔ یہ بڑے شوق سے پولس اور سیلاس کی باتیں سنتے اور روز بہ روز کلامِ مقدّس کی تفتیش کرتے رہے کہ کیا واقعی ایسا ہے جیسا ہمیں بتایا جا رہا ہے؟ 12 نتیجے میں اِن میں سے بہت سے یہودی ایمان لائے اور ساتھ ساتھ بہت سی بارسوخ یونانی خواتین اور مرد بھی۔ 13 لیکن پھر تھسلُنیکے کے یہودیوں کو یہ خبر ملی کہ پولس بیریہ میں اللہ کا کلام سنا رہا ہے۔ وہ وہاں بھی پہنچے اور لوگوں کو اُکسا کر ہل چل مچا دی۔ 14 اِس پر بھائیوں نے پولس کو فوراً ساحل پر بھیج دیا، لیکن سیلاس اور تیمُتھیُس بیریہ میں پیچھے رہ گئے۔ 15 جو

آدمی پولس کو ساحل تک پہنچانے آئے تھے وہ اُس کے ساتھ اتھینے تک گئے۔ وہاں وہ اُسے چھوڑ کر واپس چلے گئے۔ اُن کے ہاتھ پولس نے سیلاس اور تیمُتھیُس کو خبر بھیجی کہ جتنی جلدی ہو سکے بیریہ کو چھوڑ کر میرے پاس آ جائیں۔

اتھینے میں

16 اتھینے شہر میں سیلاس اور تیمُتھیُس کا انتظار کرتے کرتے پولس بڑے جوش میں آ گیا، کیونکہ اُس نے دیکھا کہ پورا شہر بُتوں سے بھرا ہوا ہے۔ 17 وہ یہودی عبادت خانے میں جا کر یہودیوں اور خدا ترس غیریہودیوں سے بحث کرنے لگا۔ ساتھ ساتھ وہ روزانہ چوک میں بھی جا کر وہاں پر موجود لوگوں سے گفتگو کرتا رہا۔ 18 اپکوری اور ستوئیکی فلسفی[a] بھی اُس سے بحث کرنے لگے۔ جب پولس نے اُنہیں عیسیٰ اور اُس کے جی اُٹھنے کی خوش خبری سنائی تو بعض نے پوچھا، ”یہ بکواسی اِن باتوں سے کیا کہنا چاہتا ہے جو اِس نے اِدھر اُدھر سے چن کر جوڑ دی ہیں؟“

دوسروں نے کہا، ”لگتا ہے کہ وہ اجنبی دیوتاؤں کی خبر دے رہا ہے۔“ 19 وہ اُسے ساتھ لے کر شہر کی مجلسِ شوریٰ میں گئے جو اریوپگس نامی پہاڑی پر منعقد ہوتی تھی۔ اُنہوں نے درخواست کی، ”کیا ہمیں معلوم ہو سکتا ہے کہ آپ کون سی نئی تعلیم پیش کر رہے ہیں؟ 20 آپ تو ہمیں عجیب و غریب باتیں سنا رہے ہیں۔ اب ہم اُن کا صحیح مطلب جاننا چاہتے ہیں۔“ 21 (بات یہ تھی کہ اتھینے کے تمام باشندے شہر میں رہنے والے پردیسیوں سمیت اپنا پورا وقت اِس میں صَرف کرتے تھے کہ تازہ تازہ خیالات سنیں یا سنائیں۔)

22 پولس مجلس میں کھڑا ہوا اور کہا، ”اتھینے کے حضرات، مَیں دیکھتا ہوں کہ آپ ہر لحاظ سے بہت مذہبی لوگ ہیں۔ 23 کیونکہ جب مَیں شہر میں سے گزر رہا تھا تو اُن چیزوں پر غور کیا جن کی پوجا آپ کرتے ہیں۔ چلتے چلتے مَیں نے ایک ایسی قربان گاہ بھی دیکھی جس پر لکھا تھا، ’نامعلوم خدا کی قربان گاہ۔‘ اب مَیں آپ کو اُس خدا کی خبر دیتا ہوں جس کی پوجا آپ کرتے تو ہیں مگر آپ اُسے جانتے نہیں۔ 24 یہ وہ خدا ہے جس نے دنیا اور اُس میں موجود ہر چیز کی تخلیق کی۔ وہ آسمان و زمین کا مالک ہے، اِس لئے وہ انسانی ہاتھوں کے بنائے ہوئے مندروں میں سکونت نہیں کرتا۔ 25 اور انسانی ہاتھ اُس کی خدمت نہیں کر سکتے، کیونکہ اُسے کوئی بھی چیز درکار نہیں ہوتی۔ اِس کے بجائے وہی سب کو زندگی اور سانس مہیا کر کے اُن کی تمام ضروریات پوری کرتا ہے۔ 26 اُسی نے ایک شخص کو خلق کیا تاکہ دنیا کی تمام قومیں اُس سے نکل کر پوری دنیا میں پھیل جائیں۔ اُس نے ہر قوم کے اوقات اور سرحدیں بھی مقرر کیں۔ 27 مقصد یہ تھا کہ وہ خدا کو تلاش کریں۔ اُمید یہ تھی کہ وہ ٹٹول ٹٹول کر اُسے پائیں، اگرچہ وہ ہم میں سے کسی سے دُور نہیں ہوتا۔ 28 کیونکہ اُس میں ہم جیتے، حرکت کرتے اور وجود رکھتے ہیں۔ آپ کے اپنے کچھ شاعروں نے بھی فرمایا ہے، ’ہم بھی اُس کے فرزند ہیں۔‘ 29 اب چونکہ ہم اللہ کے فرزند ہیں اِس لئے ہمارا اُس کے بارے میں تصور یہ نہیں ہونا چاہئے کہ وہ سونے، چاندی یا پتھر کا کوئی مجسمہ ہو جو انسان کی مہارت اور ڈیزائن سے بنایا گیا ہو۔ 30 ماضی میں خدا نے اِس قسم کی جہالت کو نظرانداز کیا، لیکن اب وہ ہر جگہ کے لوگوں کو توبہ کا حکم دیتا

[a] یعنی رواقیت کے فلسفی۔

ہے۔ [31] کیونکہ اُس نے ایک دن مقرر کیا ہے جب وہ انصاف سے دنیا کی عدالت کرے گا۔ اور وہ یہ عدالت ایک شخص کی معرفت کرے گا جس کو وہ متعین کر چکا ہے اور جس کی تصدیق اُس نے اِس سے کی ہے کہ اُس نے اُسے مُردوں میں سے زندہ کر دیا ہے۔"

[32] مُردوں کی قیامت کا ذکر سن کر بعض نے پولس کا مذاق اُڑایا۔ لیکن بعض نے کہا، "ہم کسی اَور وقت اِس کے بارے میں آپ سے مزید سننا چاہتے ہیں۔" [33] پھر پولس مجلس سے نکل کر چلا گیا۔ [34] کچھ لوگ اُس سے وابستہ ہو کر ایمان لے آئے۔ اُن میں سے مجلسِ شوریٰ کا ممبر دیونیسیُس تھا اور ایک عورت بنام دمرس۔ کچھ اَور بھی تھے۔

کُرِنتھس میں

18 اِس کے بعد پولس اَتھینے کو چھوڑ کر کُرِنتھس شہر آیا۔ [2] وہاں اُس کی ملاقات ایک یہودی سے ہوئی جس کا نام اَکوِلہ تھا۔ وہ پنطس کا رہنے والا تھا اور تھوڑی دیر پہلے اپنی بیوی پرسکلہ سمیت اٹلی سے آیا تھا۔ وجہ یہ تھی کہ شہنشاہ کلودیُس نے حکم صادر کیا تھا کہ تمام یہودی روم کو چھوڑ کر چلے جائیں۔ اُن لوگوں کے پاس پولس گیا [3] اور چونکہ اُن کا پیشہ بھی خیمے سلائی کرنا تھا اِس لئے وہ اُن کے گھر ٹھہر کر روزی کمانے لگا۔ [4] ساتھ ساتھ اُس نے ہر سبت کو یہودی عبادت خانے میں تعلیم دے کر یہودیوں اور یونانیوں کو قائل کرنے کی کوشش کی۔

[5] جب سیلاس اور تیمُتھیُس مکدُنیہ سے آئے تو پولس اپنا پورا وقت کلام سنانے میں صرف کرنے لگا۔ اُس نے یہودیوں کو گواہی دی کہ عیسیٰ کلامِ مقدّس میں بیان کیا گیا مسیح ہے۔ [6] لیکن جب وہ اُس کی مخالفت کر کے اُس کی تذلیل کرنے لگے تو اُس نے احتجاج میں اپنے کپڑوں سے گرد جھاڑ کر کہا، "آپ خود اپنی ہلاکت کے ذمہ دار ہیں، مَیں بےقصور ہوں۔ اب سے مَیں غیریہودیوں کے پاس جایا کروں گا۔" [7] پھر وہ وہاں سے نکل کر عبادت خانے کے ساتھ والے گھر میں گیا۔ وہاں طِطُس یُوستس رہتا تھا جو یہودی نہیں تھا، لیکن خدا کا خوف مانتا تھا۔ [8] اور کرسپُس جو عبادت خانے کا راہنما تھا اپنے گھرانے سمیت خداوند پر ایمان لایا۔ کُرِنتھس کے بہت سارے اَور لوگوں نے بھی جب پولس کی باتیں سنیں تو ایمان لائے اور بپتسمہ لیا۔

[9] ایک رات خداوند رویا میں پولس سے ہم کلام ہوا، "مت ڈر! کلام کرتا جا اور خاموش نہ ہو، [10] کیونکہ مَیں تیرے ساتھ ہوں۔ کوئی حملہ کر کے تجھے نقصان نہیں پہنچائے گا، کیونکہ اِس شہر میں میرے بہت سے لوگ ہیں۔" [11] پھر پولس مزید ڈیڑھ سال وہاں ٹھہر کر لوگوں کو اللہ کا کلام سکھاتا رہا۔

[12] اُن دنوں میں جب گلیو صوبہ اخیہ کا گورنر تھا تو یہودی متحد ہو کر پولس کے خلاف جمع ہوئے اور اُسے عدالت میں گلیو کے سامنے لائے۔ [13] اُنہوں نے کہا، "یہ آدمی لوگوں کو ایسے طریقے سے اللہ کی عبادت کرنے پر اُکسا رہا ہے جو ہماری شریعت کے خلاف ہے۔"

[14] پولس جواب میں کچھ کہنے کو تھا کہ گلیو خود یہودیوں سے مخاطب ہوا، "سنیں، یہودی مردو! اگر آپ کا الزام کوئی ناانصافی یا سنگین جرم ہوتا تو آپ کی بات قابلِ برداشت ہوتی۔ [15] لیکن آپ کا جھگڑا مذہبی تعلیم، ناموں اور آپ کی یہودی شریعت سے تعلق رکھتا

ہے، اِس لئے اُسے خود حل کریں۔ مَیں اِس معاملے میں فیصلہ کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں۔" [16] یہ کہہ کر اُس نے اُنہیں عدالت سے بھگا دیا۔ [17] اِس پر ہجوم نے یہودی عبادت خانے کے راہنما سوستھنیس کو پکڑ کر عدالت کے سامنے اُس کی پٹائی کی۔ لیکن گلیو نے پروا نہ کی۔

انطاکیہ تک واپسی کا سفر

[18] اِس کے بعد بھی پولس بہت دن کُرِنتھس میں رہا۔ پھر بھائیوں کو خیرباد کہہ کر وہ قریب کے شہر کنخریہ گیا جہاں اُس نے کسی مَنت کے پورے ہونے پر اپنے سر کے بال مُنڈوا دیئے۔ اِس کے بعد وہ پرسکلہ اور اکوِلہ کے ساتھ جہاز پر سوار ہو کر ملکِ شام کے لئے روانہ ہوا۔ [19] پہلے وہ اِفسس پہنچے جہاں پولس نے پرسکلہ اور اکوِلہ کو چھوڑ دیا۔ وہاں بھی اُس نے یہودی عبادت خانے میں جا کر یہودیوں سے بحث کی۔ [20] اُنہوں نے اُس سے درخواست کی کہ مزید وقت اُن کے ساتھ گزارے، لیکن اُس نے انکار کیا [21] اور اُنہیں خیرباد کہہ کر کہا، "اگر اللہ کی مرضی ہو تو مَیں آپ کے پاس واپس آؤں گا۔" پھر وہ جہاز پر سوار ہو کر اِفسس سے روانہ ہوا۔

[22] سفر کرتے کرتے وہ قیصریہ پہنچ گیا، جہاں سے وہ یروشلم جا کر مقامی جماعت سے ملا۔ اِس کے بعد وہ انطاکیہ واپس چلا گیا [23] جہاں وہ کچھ دیر ٹھہرا۔ پھر آگے نکل کر وہ گلتیہ اور فروگیہ کے علاقے میں سے گزرتے ہوئے وہاں کے تمام ایمان داروں کو مضبوط کرتا گیا۔

اپلّوس اِفسس اور کُرِنتھس میں

[24] اِتنے میں ایک فصیح یہودی جسے کلامِ مقدّس کا زبردست علم تھا اِفسس پہنچ گیا تھا۔ اُس کا نام اپلّوس تھا۔ وہ مصر کے شہر اسکندریہ کا رہنے والا تھا۔ [25] اُسے خداوند کی راہ کے بارے میں تعلیم دی گئی تھی اور وہ بڑی سرگرمی سے لوگوں کو عیسیٰ کے بارے میں سکھاتا رہا۔ اُس کی یہ تعلیم صحیح تھی اگرچہ وہ ابھی تک صرف یحییٰ کا بپتسمہ جانتا تھا۔ [26] اِفسس کے یہودی عبادت خانے میں وہ بڑی دلیری سے کلام کرنے لگا۔ یہ سن کر پرسکلہ اور اکوِلہ نے اُسے ایک طرف لے جا کر اُس کے سامنے اللہ کی راہ کو مزید تفصیل سے بیان کیا۔ [27] اپلّوس صوبہ اخیہ جانے کا خیال رکھتا تھا تو اِفسس کے بھائیوں نے اُس کی حوصلہ افزائی کی۔ اُنہوں نے وہاں کے شاگردوں کو خط لکھا کہ وہ اُس کا استقبال کریں۔ جب وہ وہاں پہنچا تو اُن کے لئے بڑی مدد کا باعث بنا جو اللہ کے فضل سے ایمان لائے تھے، [28] کیونکہ وہ علانیہ مباحثوں میں زبردست دلائل سے یہودیوں پر غالب آیا اور کلامِ مقدّس سے ثابت کیا کہ عیسیٰ مسیح ہے۔

پولس اِفسس میں

19 جب اپلّوس کُرِنتھس میں ٹھہرا ہوا تھا تو پولس ایشیائے کوچک کے اندرونی علاقے میں سے سفر کرتے کرتے ساحلی شہر اِفسس میں آیا۔ وہاں اُسے کچھ شاگرد ملے [2] جن سے اُس نے پوچھا، "کیا آپ کو ایمان لاتے وقت روح القدس ملا؟"

اُنہوں نے جواب دیا، "نہیں، ہم نے تو روح القدس کا ذکر تک نہیں سنا۔"

[3] اُس نے پوچھا، "تو آپ کو کون سا بپتسمہ دیا گیا؟"

اُنہوں نے جواب دیا، "یحییٰ کا۔"

[4] پولس نے کہا، "یحییٰ نے بپتسمہ دیا جب لوگوں

نے توبہ کی۔ لیکن اُس نے خود اُنہیں بتایا، 'میرے بعد آنے والے پر ایمان لاؤ، یعنی عیسیٰ پر'۔"

[5] یہ سن کر اُنہوں نے خداوند عیسیٰ کے نام پر بپتسمہ لیا۔ [6] اور جب پَولُس نے اپنے ہاتھ اُن پر رکھے تو اُن پر روح القدس نازل ہوا، اور وہ غیر زبانیں بولنے اور نبوّت کرنے لگے۔ [7] اِن آدمیوں کی کُل تعداد تقریباً بارہ تھی۔

[8] پَولُس یہودی عبادت خانے میں گیا اور تین مہینے کے دوران یہودیوں سے دلیری سے بات کرتا رہا۔ اُن کے ساتھ بحث کر کے اُس نے اُنہیں اللہ کی بادشاہی کے بارے میں قائل کرنے کی کوشش کی۔ [9] لیکن کچھ اَڑ گئے۔ وہ اللہ کے تابع نہ ہوئے بلکہ عوام کے سامنے ہی اللہ کی راہ کو بُرا بھلا کہنے لگے۔ اِس پر پَولُس نے اُنہیں چھوڑ دیا۔ شاگردوں کو بھی الگ کر کے وہ اُن کے ساتھ ترنّس کے لیکچر ہال میں جمع ہوا کرتا تھا جہاں وہ روزانہ اُنہیں تعلیم دیتا رہا۔ [10] یہ سلسلہ دو سال تک جاری رہا۔ یوں صوبہ آسیہ کے تمام لوگوں کو خداوند کا کلام سننے کا موقع ملا، خواہ وہ یہودی تھے یا یونانی۔

راہنما امام سکِوا کے سات بیٹے

[11] اللہ نے پَولُس کی معرفت غیر معمولی معجزے کئے، [12] یہاں تک کہ جب رومال یا ایپرن اُس کے بدن سے لگانے کے بعد مریضوں پر رکھے جاتے تو اُن کی بیماریاں جاتی رہتیں اور بدروحیں نکل جاتیں۔ [13] وہاں کچھ ایسے یہودی بھی تھے جو جگہ جگہ جا کر بدروحیں نکالتے تھے۔ اب وہ بدروحوں کے بندھن میں پھنسے لوگوں پر خداوند عیسیٰ کا نام استعمال کرنے کی کوشش کر کے کہنے لگے، "مَیں تجھے اُس عیسیٰ کے نام سے نکلنے کا حکم دیتا ہوں جس کی منادی پَولُس کرتا ہے۔" [14] ایک یہودی راہنما امام بنام سکِوا کے سات بیٹے ایسا کرتے تھے۔

[15] لیکن ایک دفعہ جب یہی کوشش کر رہے تھے تو بدروح نے جواب دیا، "عیسیٰ کو تو مَیں جانتی ہوں اور پَولُس کو بھی، لیکن تم کون ہو؟"

[16] پھر وہ آدمی جس میں بدروح تھی اُن پر جھپٹ کر سب پر غالب آ گیا۔ اُس کا اُن پر اِتنا سخت حملہ ہوا کہ وہ ننگے اور زخمی حالت میں بھاگ کر اُس گھر سے نکل گئے۔ [17] اِس واقعے کی خبر اِفسس کے تمام رہنے والے یہودیوں اور یونانیوں میں پھیل گئی۔ اُن پر خوف طاری ہوا اور خداوند عیسیٰ کے نام کی تعظیم ہوئی۔ [18] جو ایمان لائے تھے اُن میں سے بہتیروں نے آ کر علانیہ اپنے گناہوں کا اقرار کیا۔ [19] جادوگری کرنے والوں کی بڑی تعداد نے اپنی جادو منتر کی کتابیں اکٹھی کر کے عوام کے سامنے جلا دیں۔ پوری کتابوں کا حساب کیا گیا تو اُن کی کُل رقم چاندی کے پچاس ہزار سِکے تھی۔ [20] یوں خداوند کا کلام زبردست طریقے سے بڑھتا اور زور پکڑتا گیا۔

اِفسس میں ہنگامہ

[21] اِن واقعات کے بعد پَولُس نے مکِدُنیہ اور اخیہ میں سے گزر کر یروشلم جانے کا فیصلہ کیا۔ اُس نے کہا، "اِس کے بعد لازم ہے کہ مَیں روم بھی جاؤں۔" [22] اُس نے اپنے دو مددگاروں تیمُتھیُس اور اراستس کو آگے مکِدُنیہ بھیج دیا جبکہ وہ خود مزید کچھ دیر کے لئے صوبہ آسیہ میں ٹھہرا رہا۔

[23] تقریباً اُس وقت اللہ کی راہ ایک شدید ہنگامے کا باعث ہو گئی۔ [24] یہ یوں ہوا، اِفسس میں ایک چاندی کی

اشیا بنانے والا رہتا تھا جس کا نام دیمیتریُس تھا۔ وہ چاندی سے ارتمس دیوی کے مندر بنواتا تھا، اور اُس کے کام سے دست کاروں کا کاروبار خوب چلتا تھا۔ 25 اب اُس نے اِس کام سے تعلق رکھنے والے دیگر دست کاروں کو جمع کر کے اُن سے کہا، ''حضرات، آپ کو معلوم ہے کہ ہماری دولت اِس کاروبار پر منحصر ہے۔ 26 آپ نے یہ بھی دیکھ اور سن لیا ہے کہ اِس آدمی پولس نے نہ صرف اِفسس بلکہ تقریباً پورے صوبہ آسیہ میں بہت سے لوگوں کو بھٹکا کر قائل کر لیا ہے کہ ہاتھوں کے بنے دیوتا حقیقت میں دیوتا نہیں ہوتے۔ 27 نہ صرف یہ خطرہ ہے کہ ہمارے کاروبار کی بدنامی ہو بلکہ یہ بھی کہ عظیم دیوی ارتمس کے مندر کا اثر و رسوخ جاتا رہے گا، کہ ارتمس خود جس کی پوجا صوبہ آسیہ اور پوری دنیا میں کی جاتی ہے اپنی عظمت کھو بیٹھے۔''

28 یہ سن کر وہ طیش میں آ کر چیخنے چلّانے لگے، ''اِفسیوں کی ارتمس دیوی عظیم ہے!'' 29 پورے شہر میں ہل چل مچ گئی۔ لوگوں نے پولس کے مکدُنی ہم سفر گیُس اور ارسترخس کو پکڑ لیا اور مل کر تماشاگاہ میں دوڑے آئے۔ 30 یہ دیکھ کر پولس بھی عوام کے اِس اجلاس میں جانا چاہتا تھا، لیکن شاگردوں نے اُسے روک لیا۔ 31 اِسی طرح اُس کے کچھ دوستوں نے بھی جو صوبہ آسیہ کے افسر تھے اُسے خبر بھیج کر منت کی کہ وہ نہ جائے۔ 32 اجلاس میں بڑی افرا تفری تھی۔ کچھ یہ چیخ رہے تھے، کچھ وہ۔ زیادہ تر لوگ جمع ہونے کی وجہ جانتے بھی نہ تھے۔ 33 یہودیوں نے سکندر کو آگے کر دیا۔ ساتھ ساتھ ہجوم کے کچھ لوگ اُسے ہدایات دیتے رہے۔ اُس نے ہاتھ سے خاموش ہو جانے کا اشارہ کیا تاکہ وہ اجلاس کے سامنے اپنا دفاع کرے۔ 34 لیکن جب اُنہوں نے جان لیا کہ وہ یہودی ہے تو وہ تقریباً دو گھنٹوں تک چلّا کر نعرہ لگاتے رہے، ''اِفسس کی ارتمس دیوی عظیم ہے!''

35 آخرکار بلدیہ کا چیف سیکرٹری اُنہیں خاموش کرانے میں کامیاب ہوا۔ پھر اُس نے کہا، ''اِفسس کے حضرات، کس کو معلوم نہیں کہ اِفسس عظیم ارتمس دیوی کے مندر کا محافظ ہے! پوری دنیا جانتی ہے کہ ہم اُس کے اُس مجسمے کے نگران ہیں جو آسمان سے گر کر ہمارے پاس پہنچ گیا۔ 36 یہ حقیقت تو ناقابلِ انکار ہے۔ چنانچہ لازم ہے کہ آپ چپ چاپ رہیں اور جلد بازی نہ کریں۔ 37 آپ یہ آدمی یہاں لائے ہیں حالانکہ نہ تو وہ مندروں کو لُوٹنے والے ہیں، نہ اُنہوں نے دیوی کی بے حرمتی کی ہے۔ 38 اگر دیمیتریُس اور اُس کے ساتھ والے دست کاروں کا کسی پر الزام ہے تو اِس کے لئے کچہریاں اور گورنر ہوتے ہیں۔ وہاں جا کر وہ ایک دوسرے سے مقدمہ لڑیں۔ 39 اگر آپ مزید کوئی معاملہ پیش کرنا چاہتے ہیں تو اُسے حل کرنے کے لئے قانونی مجلس ہوتی ہے۔ 40 اب ہم اِس خطرے میں ہیں کہ آج کے واقعات کے باعث ہم پر فساد کا الزام لگایا جائے گا۔ کیونکہ جب ہم سے پوچھا جائے گا تو ہم اِس قسم کے بے ترتیب اور ناجائز اجتماع کا کوئی جواز پیش نہیں کر سکیں گے۔'' 41 یہ کہہ کر اُس نے اجلاس کو برخاست کر دیا۔

مکدُنیہ اور اخیہ میں

20 جب شہر میں افرا تفری ختم ہوئی تو پولس نے شاگردوں کو بُلا کر اُن کی حوصلہ افزائی کی۔ پھر وہ اُنہیں خیرباد کہہ کر مکدُنیہ کے لئے روانہ ہوا۔ 2 وہاں پہنچ کر اُس نے جگہ بہ جگہ جا کر بہت

سی باتوں سے ایمان داروں کی حوصلہ افزائی کی۔ یوں چلتے چلتے وہ یونان پہنچ گیا [3] جہاں وہ تین ماہ تک ٹھہرا۔ وہ ملکِ شام کے لئے جہاز پر سوار ہونے والا تھا کہ پتا چلا کہ یہودیوں نے اُس کے خلاف سازش کی ہے۔ اِس پر اُس نے مکدُنیہ سے ہو کر واپس جانے کا فیصلہ کیا۔ [4] اُس کے کئی ہم سفر تھے: بیریہ سے پُرس کا بیٹا سوپترس، تھسلُنیکے سے ارسترخس اور سکندس، دربے سے گیُس، تیمُتھیُس اور صوبہ آسیہ سے تُخِکُس اور ترفِمس۔ [5] یہ آدمی آگے نکل کر تروآس چلے گئے جہاں اُنہوں نے ہمارا انتظار کیا۔ [6] بےخمیری روٹی کی عید کے بعد ہم فلپی کے قریب جہاز پر سوار ہوئے اور پانچ دن کے بعد اُن کے پاس تروآس پہنچ گئے۔ وہاں ہم سات دن رہے۔

تروآس میں پولس کی الوداعی میٹنگ

[7] اتوار کو ہم عشائے ربانی منانے کے لئے جمع ہوئے۔ پولس لوگوں سے بات کرنے لگا اور چونکہ وہ اگلے دن روانہ ہونے والا تھا اِس لئے وہ آدھی رات تک بولتا رہا۔ [8] اوپر کی منزل میں جس کمرے میں ہم جمع تھے وہاں بہت سے چراغ جل رہے تھے۔ [9] ایک جوان کھڑکی کی دہلیز پر بیٹھا تھا۔ اُس کا نام یوتخس تھا۔ جوں جوں پولس کی باتیں لمبی ہوتی جا رہی تھیں اُس پر نیند غالب آتی جا رہی تھی۔ آخرکار وہ گہری نیند میں تیسری منزل سے زمین پر گر گیا۔ جب لوگوں نے نیچے پہنچ کر اُسے زمین پر سے اُٹھایا تو وہ جاں بحق ہو چکا تھا۔ [10] لیکن پولس اُتر کر اُس پر جھک گیا اور اُسے اپنے بازوؤں میں لے لیا۔ اُس نے کہا، "مت گھبرائیں، وہ زندہ ہے۔" [11] پھر وہ واپس اوپر آ گیا، عشائے ربانی منائی اور کھانا کھایا۔ اُس نے اپنی باتیں پَو پھٹنے تک جاری رکھیں، پھر روانہ ہوا۔ [12] اور اُنہوں نے جوان کو زندہ حالت میں وہاں سے لے کر بہت تسلی پائی۔

تروآس سے میلیتس تک

[13] ہم آگے نکل کر اسُّس کے لئے جہاز پر سوار ہوئے۔ خود پولس نے انتظام کروایا تھا کہ وہ پیدل جا کر اسُّس میں ہمارے جہاز پر آئے گا۔ [14] وہاں وہ ہم سے ملا اور ہم اُسے جہاز پر لا کر متلینے پہنچے۔ [15] اگلے دن ہم خیُس کے جزیرے سے گزرے۔ اُس سے اگلے دن ہم سامس کے جزیرے کے قریب آئے۔ اِس کے بعد کے دن ہم میلیتس پہنچ گئے۔ [16] پولس پہلے سے فیصلہ کر چکا تھا کہ مَیں اِفسس میں نہیں ٹھہروں گا بلکہ آگے نکلوں گا، کیونکہ وہ جلدی میں تھا۔ وہ جہاں تک ممکن تھا پنتکُست کی عید سے پہلے پہلے یروشلم پہنچنا چاہتا تھا۔

اِفسس والوں کے لئے پولس کی الوداعی تقریر

[17] میلیتس سے پولس نے اِفسس کی جماعت کے بزرگوں کو بُلا لیا۔ [18] جب وہ پہنچے تو اُس نے اُن سے کہا، "آپ جانتے ہیں کہ مَیں صوبہ آسیہ میں پہلا قدم اُٹھانے سے لے کر پورا وقت آپ کے ساتھ کس طرح رہا۔ [19] مَیں نے بڑی انکساری سے خداوند کی خدمت کی ہے۔ مجھے بہت آنسو بہانے پڑے اور یہودیوں کی سازشوں سے مجھ پر بہت آزمائشیں آئیں۔ [20] مَیں نے آپ کے فائدے کی کوئی بھی بات آپ سے چھپائے نہ رکھی بلکہ آپ کو علانیہ اور گھر گھر جا کر تعلیم دیتا رہا۔ [21] مَیں نے یہودیوں کو یونانیوں سمیت گواہی دی کہ اُنہیں توبہ کر کے اللہ کی طرف رجوع کرنے اور ہمارے

خداوند عیسیٰ پر ایمان لانے کی ضرورت ہے۔ 22 اور اب مَیں روح القدس سے بندھا ہوا یروشلم جا رہا ہوں۔ مَیں نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا کچھ ہو گا، 23 لیکن اِتنا مجھے معلوم ہے کہ روح القدس مجھے شہر بہ شہر اِس بات سے آگاہ کر رہا ہے کہ مجھے قید اور مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔ 24 خیر، مَیں اپنی زندگی کو کسی طرح بھی اہم نہیں سمجھتا۔ اہم بات صرف یہ ہے کہ مَیں اپنا وہ مشن اور ذمہ داری پوری کروں جو خداوند عیسیٰ نے میرے سپرد کی ہے۔ اور وہ ذمہ داری یہ ہے کہ مَیں لوگوں کو گواہی دے کر یہ خوش خبری سناؤں کہ اللہ نے اپنے فضل سے اُن کے لئے کیا کچھ کیا ہے۔

25 اور اب مَیں جانتا ہوں کہ آپ سب جنہیں مَیں نے اللہ کی بادشاہی کا پیغام سنا دیا ہے مجھے اِس کے بعد کبھی نہیں دیکھیں گے۔ 26 اِس لئے مَیں آج ہی آپ کو بتاتا ہوں کہ اگر آپ میں سے کوئی بھی ہلاک ہو جائے تو مَیں بے قصور ہوں، 27 کیونکہ مَیں آپ کو اللہ کی پوری مرضی بتانے سے نہ جھجکا۔ 28 چنانچہ خبردار رہ کر اپنا اور اُس پورے گلے کا خیال رکھنا جس پر روح القدس نے آپ کو مقرر کیا ہے۔ نگرانوں اور چرواہوں کی حیثیت سے اللہ کی جماعت کی خدمت کریں، اُس جماعت کی جسے اُس نے اپنے ہی فرزند کے خون سے حاصل کیا ہے۔ 29 مجھے معلوم ہے کہ میرے جانے کے بعد وحشی بھیڑیئے آپ میں گھس آئیں گے جو گلے کو نہیں چھوڑیں گے۔ 30 آپ کے درمیان سے بھی آدمی اُٹھ کر سچائی کو توڑ مروڑ کر بیان کریں گے تاکہ شاگردوں کو اپنے پیچھے لگا لیں۔ 31 اِس لئے جاگتے رہیں! یہ بات ذہن میں رکھیں کہ مَیں تین سال کے دوران دن رات ہر ایک کو سمجھانے سے باز نہ آیا۔ میرے آنسوؤں کو یاد رکھیں جو مَیں نے آپ کے لئے بہائے ہیں۔

32 اور اب مَیں آپ کو اللہ اور اُس کے فضل کے کلام کے سپرد کرتا ہوں۔ یہی کلام آپ کی تعمیر کر کے آپ کو وہ میراث مہیا کرنے کے قابل ہے جو اللہ تمام مقدّس کئے گئے لوگوں کو دیتا ہے۔ 33 مَیں نے کسی کے بھی سونے، چاندی یا کپڑوں کا لالچ نہ کیا۔ 34 آپ خود جانتے ہیں کہ مَیں نے اپنے اِن ہاتھوں سے کام کر کے نہ صرف اپنی بلکہ اپنے ساتھیوں کی ضروریات بھی پوری کیں۔ 35 اپنے ہر کام میں مَیں آپ کو دکھاتا رہا کہ لازم ہے کہ ہم اِس قسم کی محنت کر کے کمزوروں کی مدد کریں۔ کیونکہ ہمارے سامنے خداوند عیسیٰ کے یہ الفاظ ہونے چاہئیں کہ دینا لینے سے مبارک ہے۔“

36 یہ سب کچھ کہہ کر پولس نے گھٹنے ٹیک کر اُن سب کے ساتھ دعا کی۔ 37 سب خوب روئے اور اُس کو گلے لگا لگا کر بوسے دیئے۔ 38 اُنہیں خاص کر پولس کی اِس بات سے تکلیف ہوئی کہ ’آپ اِس کے بعد مجھے کبھی نہیں دیکھیں گے۔‘ پھر وہ اُس کے ساتھ جہاز تک گئے۔

پولس یروشلم جاتا ہے

21 مشکل سے اِفسس کے بزرگوں سے الگ ہو کر ہم روانہ ہوئے اور سیدھے جزیرۂ کوس پہنچ گئے۔ اگلے دن ہم رُدس آئے اور وہاں سے پترہ پہنچے۔ 2 پترہ میں فینیکے کے لئے جہاز مل گیا تو ہم اُس پر سوار ہو کر روانہ ہوئے۔ 3 جب قبرص دُور سے نظر آیا تو ہم اُس کے جنوب میں سے گزر کر شام کے شہر صور پہنچ گئے جہاں جہاز کو اپنا سامان اُتارنا تھا۔ 4 جہاز سے اُتر کر ہم نے مقامی شاگردوں کو تلاش کیا اور

سات دن اُن کے ساتھ ٹھہرے۔ اُن ایمان داروں نے روح القدس کی ہدایت سے پولس کو سمجھانے کی کوشش کی کہ وہ یروشلم نہ جائے۔ [5] جب ہم ایک ہفتے کے بعد جہاز پر واپس چلے گئے تو پوری جماعت بال بچوں سمیت ہمارے ساتھ شہر سے نکل کر ساحل تک آئی۔ وہیں ہم نے گھٹنے ٹیک کر دعا کی [6] اور ایک دوسرے کو الوداع کہا۔ پھر ہم دوبارہ جہاز پر سوار ہوئے جبکہ وہ اپنے گھروں کو لوٹ گئے۔

[7] صور سے اپنا سفر جاری رکھ کر ہم پتُلِمیس پہنچے جہاں ہم نے مقامی ایمان داروں کو سلام کیا اور ایک دن اُن کے ساتھ گزارا۔ [8] اگلے دن ہم روانہ ہو کر قیصریہ پہنچ گئے۔ وہاں ہم فلپّس کے گھر ٹھہرے۔ یہ وہی فلپّس تھا جو اللہ کی خوش خبری کا مناد تھا اور جسے ابتدائی دنوں میں یروشلم میں کھانا تقسیم کرنے کے لئے چھ اَور آدمیوں کے ساتھ مقرر کیا گیا تھا۔ [9] اُس کی چار غیر شادی شدہ بیٹیاں تھیں جو نبوّت کی نعمت رکھتی تھیں۔
[10] کئی دن گزر گئے تو یہودیہ سے ایک نبی آیا جس کا نام اگبُس تھا۔ [11] جب وہ ہم سے ملنے آیا تو اُس نے پولس کی پیٹی لے کر اپنے پاؤں اور ہاتھوں کو باندھ لیا اور کہا، ”روح القدس فرماتا ہے کہ یروشلم میں یہودی اِس پیٹی کے مالک کو یوں باندھ کر غیریہودیوں کے حوالے کریں گے۔“

[12] یہ سن کر ہم نے مقامی ایمان داروں سمیت پولس کو سمجھانے کی خوب کوشش کی کہ وہ یروشلم نہ جائے۔
[13] لیکن اُس نے جواب دیا، ”آپ کیوں روتے اور میرا دل توڑتے ہیں؟ دیکھیں، مَیں خداوند عیسیٰ کے نام کی خاطر یروشلم میں نہ صرف باندھے جانے بلکہ اُس کے لئے اپنی جان تک دینے کو تیار ہوں۔“

[14] ہم اُسے قائل نہ کر سکے، اِس لئے ہم یہ کہتے ہوئے خاموش ہو گئے کہ ”خداوند کی مرضی پوری ہو۔“
[15] اِس کے بعد ہم تیاریاں کر کے یروشلم چلے گئے۔
[16] قیصریہ کے کچھ شاگرد بھی ہمارے ساتھ چلے اور ہمیں مناسون کے گھر پہنچا دیا جہاں ہمیں ٹھہرنا تھا۔ مناسون قبرص کا تھا اور جماعت کے ابتدائی دنوں میں ایمان لایا تھا۔

پولس یعقوب سے ملتا ہے

[17] جب ہم یروشلم پہنچے تو مقامی بھائیوں نے گرم جوشی سے ہمارا استقبال کیا۔ [18] اگلے دن پولس ہمارے ساتھ یعقوب سے ملنے گیا۔ تمام مقامی بزرگ بھی حاضر ہوئے۔ [19] اُنہیں سلام کر کے پولس نے تفصیل سے بیان کیا کہ اللہ نے اُس کی خدمت کی معرفت غیر یہودیوں میں کیا کیا تھا۔ [20] یہ سن کر اُنہوں نے اللہ کی تمجید کی۔ پھر اُنہوں نے کہا، ”بھائی، آپ کو معلوم ہے کہ ہزاروں یہودی ایمان لائے ہیں۔ اور سب بڑی سرگرمی سے شریعت پر عمل کرتے ہیں۔ [21] اُنہیں آپ کے بارے میں خبر دی گئی ہے کہ آپ غیریہودیوں کے درمیان رہنے والے یہودیوں کو تعلیم دیتے ہیں کہ وہ موسیٰ کی شریعت کو چھوڑ کر نہ اپنے بچوں کا ختنہ کروائیں اور نہ ہمارے رسم و رواج کے مطابق زندگی گزاریں۔
[22] اب ہم کیا کریں؟ وہ تو ضرور سنیں گے کہ آپ یہاں آ گئے ہیں۔ [23] اِس لئے ہم چاہتے ہیں کہ آپ یہ کریں: ہمارے پاس چار مرد ہیں جنہوں نے مَنّت مان کر اُسے پورا کر لیا ہے۔ [24] اب اُنہیں ساتھ لے کر اُن کی طہارت کی رسومات میں شریک ہو جائیں۔ اُن کے اخراجات بھی آپ برداشت کریں تاکہ وہ اپنے سروں کو

مُنڈوا سکیں۔ پھر سب جان لیں گے کہ جو کچھ آپ کے بارے میں کہا جاتا ہے وہ جھوٹ ہے اور کہ آپ بھی شریعت کے مطابق زندگی گزار رہے ہیں۔ 25 جہاں تک غیریہودی ایمان داروں کی بات ہے ہم اُنہیں اپنا فیصلہ خط کے ذریعے بھیج چکے ہیں کہ وہ اِن چیزوں سے پرہیز کریں: بُتوں کو پیش کیا گیا کھانا، خون، ایسے جانوروں کا گوشت جنہیں گلا گھونٹ کر مار دیا گیا ہو اور زناکاری۔“

26 چنانچہ اگلے دن پولس اُن آدمیوں کو ساتھ لے کر اُن کی طہارت کی رسومات میں شریک ہوا۔ پھر وہ بیت المقدّس میں اُس دن کا اعلان کرنے گیا جب طہارت کے دن پورے ہو جائیں گے اور اُن سب کے لئے قربانی پیش کی جائے گی۔

بیت المقدّس میں پولس کی گرفتاری

27 اِس رسم کے لئے مقررہ سات دن ختم ہونے کو تھے کہ صوبہ آسیہ کے کچھ یہودیوں نے پولس کو بیت المقدّس میں دیکھا۔ اُنہوں نے پورے ہجوم میں ہل چل مچا کر اُسے پکڑ لیا 28 اور چیخنے لگے، ”اسرائیل کے حضرات، ہماری مدد کریں! یہ وہی آدمی ہے جو ہر جگہ تمام لوگوں کو ہماری قوم، ہماری شریعت اور اِس مقام کے خلاف تعلیم دیتا ہے۔ نہ صرف یہ بلکہ اِس نے بیت المقدّس میں غیریہودیوں کو لا کر اِس مقدّس جگہ کی بےحرمتی بھی کی ہے۔“ 29 (یہ آخری بات اُنہوں نے اِس لئے کی کیونکہ اُنہوں نے شہر میں اِفسس کے غیریہودی ترفمس کو پولس کے ساتھ دیکھا اور خیال کیا تھا کہ وہ اُسے بیت المقدّس میں لایا ہے۔)

30 پورے شہر میں ہنگامہ برپا ہوا اور لوگ چاروں طرف سے دوڑ کر آئے۔ پولس کو پکڑ کر اُنہوں نے اُسے بیت المقدّس سے باہر گھسیٹ لیا۔ جوں ہی وہ نکل گئے بیت المقدّس کے صحن کے دروازوں کو بند کر دیا گیا۔ 31 وہ اُسے مار ڈالنے کی کوشش کر رہے تھے کہ رومی پلٹن کے کمانڈر کو خبر مل گئی، ”پورے یروشلم میں ہل چل مچ گئی ہے۔“ 32 یہ سنتے ہی اُس نے اپنے فوجیوں اور افسروں کو اکٹھا کیا اور دوڑ کر اُن کے ساتھ ہجوم کے پاس اُتر گیا۔ جب ہجوم نے کمانڈر اور اُس کے فوجیوں کو دیکھا تو وہ پولس کی پٹائی کرنے سے رُک گیا۔ 33 کمانڈر نے نزدیک آ کر اُسے گرفتار کیا اور دو زنجیروں سے باندھنے کا حکم دیا۔ پھر اُس نے پوچھا، ”یہ کون ہے؟ اِس نے کیا کِیا ہے؟“ 34 ہجوم میں سے بعض کچھ چلّائے اور بعض کچھ۔ کمانڈر کوئی یقینی بات معلوم نہ کر سکا، کیونکہ افرا تفری اور شور شرابہ بہت تھا۔ اِس لئے اُس نے حکم دیا کہ پولس کو قلعے میں لے جایا جائے۔ 35 وہ قلعے کی سیڑھی تک پہنچ تو گئے، لیکن پھر ہجوم اِتنا بےقابو ہو گیا کہ فوجیوں کو اُسے اپنے کندھوں پر اُٹھا کر چلنا پڑا۔ 36 لوگ اُن کے پیچھے پیچھے چلتے اور چیختے چلّاتے رہے، ”اُسے مار ڈالو! اُسے مار ڈالو!“

پولس اپنا دفاع کرتا ہے

37 وہ پولس کو قلعے میں لے جا رہے تھے کہ اُس نے کمانڈر سے پوچھا، ”کیا آپ سے ایک بات کرنے کی اجازت ہے؟“

کمانڈر نے کہا، ”اچھا، آپ یونانی بول لیتے ہیں؟ 38 تو کیا آپ وہی مصری نہیں ہیں جو کچھ دیر پہلے حکومت کے خلاف اُٹھ کر چار ہزار دہشت گردوں کو ریگستان میں لایا تھا؟“

39 پولس نے جواب دیا، ”مَیں یہودی اور کِلِکیہ کے

مرکزی شہر ترسس کا شہری ہوں۔ مہربانی کر کے مجھے لوگوں سے بات کرنے دیں۔“

40 کمانڈر مان گیا اور پولس نے سیڑھی پر کھڑے ہو کر ہاتھ سے اشارہ کیا۔ جب سب خاموش ہو گئے تو پولس ارامی زبان میں اُن سے مخاطب ہوا،

22 ”بھائیو اور بزرگو، میری بات سنیں کہ مَیں اپنے دفاع میں کچھ بتاؤں۔“ 2 جب اُنہوں نے سنا کہ وہ ارامی زبان میں بول رہا ہے تو وہ مزید خاموش ہو گئے۔ پولس نے اپنی بات جاری رکھی۔

3 ”مَیں یہودی ہوں اور کِلِکیہ کے شہر ترسس میں پیدا ہوا۔ لیکن مَیں نے اِسی شہر یروشلم میں پرورش پائی اور جملی ایل کے زیرِ نگرانی تعلیم حاصل کی۔ اُنہوں نے مجھے تفصیل اور احتیاط سے ہمارے باپ دادا کی شریعت سکھائی۔ اُس وقت مَیں بھی آپ کی طرح اللہ کے لئے سرگرم تھا۔ 4 اِس لئے مَیں نے اِس نئی راہ کے پیروکاروں کا پیچھا کیا اور مردوں اور خواتین کو گرفتار کر کے جیل میں ڈلوا دیا یہاں تک کہ مروا بھی دیا۔ 5 امامِ اعظم اور یہودی عدالتِ عالیہ کے ممبران اِس بات کی تصدیق کر سکتے ہیں۔ اُن ہی سے مجھے دمشق میں رہنے والے یہودی بھائیوں کے لئے سفارشی خط مل گئے تاکہ مَیں وہاں بھی جا کر اِس نئے فرقے کے لوگوں کو گرفتار کر کے سزا دینے کے لئے یروشلم لاؤں۔

پولس کی تبدیلی کا بیان

6 مَیں اِس مقصد کے لئے دمشق کے قریب پہنچ گیا تھا کہ اچانک آسمان کی طرف سے ایک تیز روشنی میرے گرد چمکی۔ 7 مَیں زمین پر گر پڑا تو ایک آواز سنائی دی، ’ساؤل، ساؤل، تُو مجھے کیوں ستاتا ہے؟‘ 8 مَیں نے پوچھا، ’خداوند، آپ کون ہیں؟‘ آواز نے جواب دیا، ’مَیں عیسیٰ ناصری ہوں جسے تُو ستاتا ہے۔‘ 9 میرے ہم سفروں نے روشنی کو تو دیکھا، لیکن مجھ سے مخاطب ہونے والے کی آواز نہ سنی۔ 10 مَیں نے پوچھا، ’خداوند، مَیں کیا کروں؟‘ خداوند نے جواب دیا، ’اُٹھ کر دمشق میں جا۔ وہاں تجھے وہ سارا کام بتایا جائے گا جو اللہ تیرے ذمے لگانے کا ارادہ رکھتا ہے۔‘ 11 روشنی کی تیزی نے مجھے اندھا کر دیا تھا، اِس لئے میرے ساتھی میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے دمشق لے گئے۔

12 وہاں ایک آدمی رہتا تھا جس کا نام حننیاہ تھا۔ وہ شریعت کا کٹر پیروکار تھا اور وہاں کے رہنے والے یہودیوں میں نیک نام۔ 13 وہ آیا اور میرے پاس کھڑے ہو کر کہا، ’ساؤل بھائی، دوبارہ بینا ہو جائیں!‘ اُسی لمحے مَیں اُسے دیکھ سکا۔ 14 پھر اُس نے کہا، ’ہمارے باپ دادا کے خدا نے آپ کو اِس مقصد کے لئے چن لیا ہے کہ آپ اُس کی مرضی جان کر اُس کے راست خادم کو دیکھیں اور اُس کے اپنے منہ سے اُس کی آواز سنیں۔ 15 جو کچھ آپ نے دیکھ اور سن لیا ہے اُس کی گواہی آپ تمام لوگوں کو دیں گے۔ 16 چنانچہ آپ کیوں دیر کر رہے ہیں؟ اُٹھیں اور اُس کے نام میں بپتسمہ لیں تاکہ آپ کے گناہ دُھل جائیں۔‘

پولس کی غیریہودیوں میں خدمت کا بُلاوا

17 جب مَیں یروشلم واپس آیا تو مَیں ایک دن بیت المقدس میں گیا۔ وہاں دعا کرتے کرتے مَیں وجد کی حالت میں آ گیا 18 اور خداوند کو دیکھا۔ اُس نے فرمایا، ’جلدی کر! یروشلم کو فوراً چھوڑ دے کیونکہ لوگ میرے بارے میں تیری گواہی کو قبول نہیں کریں گے۔‘

19 مَیں نے اعتراض کیا، 'اے خداوند، وہ تو جانتے ہیں کہ مَیں نے جگہ بہ جگہ عبادت خانے میں جا کر تجھ پر ایمان رکھنے والوں کو گرفتار کیا اور اُن کی پٹائی کروائی۔ 20 اور اُس وقت بھی جب تیرے شہید ستفنس کو قتل کیا جا رہا تھا مَیں ساتھ کھڑا تھا۔ مَیں راضی تھا اور اُن لوگوں کے کپڑوں کی نگرانی کر رہا تھا جو اُسے سنگسار کر رہے تھے۔' 21 لیکن خداوند نے کہا، 'جا، کیونکہ مَیں تجھے دُور دراز علاقوں میں غیریہودیوں کے پاس بھیج دوں گا'۔"

22 یہاں تک ہجوم پولس کی باتیں سنتا رہا۔ لیکن اب وہ چلّا اُٹھے، "اِسے ہٹا دو! اِسے جان سے مار دو! یہ زندہ رہنے کے لائق نہیں!" 23 وہ چیخیں مار مار کر اپنی چادریں اُتارنے اور ہَوا میں گرد اُڑانے لگے۔ 24 اِس پر کمانڈر نے حکم دیا کہ پولس کو قلعے میں لے جایا جائے اور کوڑے لگا کر اُس کی پوچھ گچھ کی جائے۔ کیونکہ وہ معلوم کرنا چاہتا تھا کہ لوگ کس وجہ سے پولس کے خلاف یوں چیخیں مار رہے ہیں۔ 25 جب وہ اُسے کوڑے لگانے کے لئے لے کر جا رہے تھے تو پولس نے ساتھ کھڑے افسر[a] سے کہا، "کیا آپ کے لئے جائز ہے کہ ایک رومی شہری کے کوڑے لگوائیں اور وہ بھی عدالت میں پیش کئے بغیر؟"

26 افسر نے جب یہ سنا تو کمانڈر کے پاس جا کر اُسے اطلاع دی، "آپ کیا کرنے کو ہیں؟ یہ آدمی تو رومی شہری ہے!"

27 کمانڈر پولس کے پاس آیا اور پوچھا، "مجھے صحیح بتائیں، کیا آپ رومی شہری ہیں؟"

پولس نے جواب دیا، "جی ہاں۔"

28 کمانڈر نے کہا، "مَیں تو بڑی رقم دے کر شہری بنا ہوں۔"

پولس نے جواب دیا، "لیکن مَیں تو پیدائشی شہری ہوں۔"

29 یہ سنتے ہی وہ فوجی جو اُس کی پوچھ گچھ کرنے کو تھے پیچھے ہٹ گئے۔ کمانڈر خود گھبرا گیا کہ مَیں نے ایک رومی شہری کو زنجیروں میں جکڑ رکھا ہے۔

پولس یہودی عدالتِ عالیہ کے سامنے

30 اگلے دن کمانڈر صاف معلوم کرنا چاہتا تھا کہ یہودی پولس پر کیوں الزام لگا رہے ہیں۔ اِس لئے اُس نے راہنما اماموں اور یہودی عدالتِ عالیہ کے تمام ممبران کا اجلاس منعقد کرنے کا حکم دیا۔ پھر پولس کو آزاد کر کے قلعے سے نیچے لایا اور اُن کے سامنے کھڑا کیا۔

23 پولس نے غور سے عدالتِ عالیہ کے ممبران کی طرف دیکھ کر کہا، "بھائیو، آج تک مَیں نے صاف ضمیر کے ساتھ اللہ کے سامنے زندگی گزاری ہے۔" 2 اِس پر امامِ اعظم حننیاہ نے پولس کے قریب کھڑے لوگوں سے کہا کہ وہ اُس کے منہ پر تھپڑ ماریں۔ 3 پولس نے اُس سے کہا، "مکار![b] اللہ تم کو ہی مارے گا، کیونکہ تم یہاں بیٹھے شریعت کے مطابق میرا فیصلہ کرنا چاہتے ہو جبکہ مجھے مارنے کا حکم دے کر خود شریعت کی خلاف ورزی کر رہے ہو!"

4 پولس کے قریب کھڑے آدمیوں نے کہا، "تم اللہ کے امامِ اعظم کو بُرا کہنے کی جرأت کیوں کر کرتے ہو؟"

5 پولس نے جواب دیا، "بھائیو، مجھے معلوم نہ تھا کہ

[a] سو سپاہیوں پر مقرر افسر۔

[b] لفظی ترجمہ: سفیدی کی ہوئی دیوار۔

وہ امامِ اعظم ہیں، ورنہ ایسے الفاظ استعمال نہ کرتا۔ کیونکہ کلامِ مقدّس میں لکھا ہے کہ اپنی قوم کے حاکموں کو بُرا بھلا مت کہنا۔“

6 پولس کو علم تھا کہ عدالتِ عالیہ کے کچھ لوگ صدوقی ہیں جبکہ دیگر فریسی ہیں۔ اِس لئے وہ اجلاس میں پکار اُٹھا، ”بھائیو، مَیں فریسی بلکہ فریسی کا بیٹا بھی ہوں۔ مجھے اِس لئے عدالت میں پیش کیا گیا ہے کہ مَیں مُردوں میں سے جی اُٹھنے کی اُمید رکھتا ہوں۔“

7 اِس بات سے فریسی اور صدوقی ایک دوسرے سے جھگڑنے لگے اور اجلاس کے افراد دو گروہوں میں بٹ گئے۔ 8 وجہ یہ تھی کہ صدوقی نہیں مانتے کہ ہم جی اُٹھیں گے۔ وہ فرشتوں اور روحوں کا بھی انکار کرتے ہیں۔ اِس کے مقابلے میں فریسی یہ سب کچھ مانتے ہیں۔ 9 ہوتے ہوتے بڑا شور مچ گیا۔ فریسی فرقے کے کچھ عالِم کھڑے ہو کر جوش سے بحث کرنے لگے، ”ہمیں اِس آدمی میں کوئی غلطی نظر نہیں آتی، شاید کوئی روح یا فرشتہ اِس سے ہم کلام ہوا ہو۔“

10 جھگڑے نے اِتنا زور پکڑا کہ کمانڈر ڈر گیا، کیونکہ خطرہ تھا کہ وہ پولس کے ٹکڑے کر ڈالیں۔ اِس لئے اُس نے اپنے فوجیوں کو حکم دیا کہ وہ اُتریں اور پولس کو یہودیوں کے بیچ میں سے چھین کر قلعے میں واپس لائیں۔

11 اُسی رات خداوند پولس کے پاس آ کھڑا ہوا اور کہا، ”حوصلہ رکھ، کیونکہ جس طرح تُو نے یروشلم میں میرے بارے میں گواہی دی ہے لازم ہے کہ اِسی طرح روم شہر میں بھی گواہی دے۔“

پولس کے خلاف سازش

12 اگلے دن کچھ یہودیوں نے سازش کر کے قسم کھائی، ”ہم نہ تو کچھ کھائیں گے، نہ پئیں گے جب تک پولس کو قتل نہ کر لیں۔“ 13 چالیس سے زیادہ مردوں نے اِس سازش میں حصہ لیا۔ 14 وہ راہنما اماموں اور بزرگوں کے پاس گئے اور کہا، ”ہم نے پکی قسم کھائی ہے کہ کچھ نہیں کھائیں گے جب تک پولس کو قتل نہ کر لیں۔ 15 اب ذرا یہودی عدالتِ عالیہ کے ساتھ مل کر کمانڈر سے گزارش کریں کہ وہ اُسے دوبارہ آپ کے پاس لائیں۔ بہانہ یہ پیش کریں کہ آپ مزید تفصیل سے اُس کے معاملے کا جائزہ لینا چاہتے ہیں۔ جب اُسے لایا جائے گا تو ہم اُس کے یہاں پہنچنے سے پہلے پہلے اُسے مار ڈالنے کے لئے تیار ہوں گے۔“

16 لیکن پولس کے بھانجے کو اِس بات کا پتا چل گیا۔ اُس نے قلعے میں جا کر پولس کو اطلاع دی۔ 17 اِس پر پولس نے رومی افسروں[a] میں سے ایک کو بُلا کر کہا، ”اِس جوان کو کمانڈر کے پاس لے جائیں۔ اِس کے پاس اُن کے لئے خبر ہے۔“ 18 افسر بھانجے کو کمانڈر کے پاس لے گیا اور کہا، ”قیدی پولس نے مجھے بُلا کر مجھ سے گزارش کی کہ اِس نوجوان کو آپ کے پاس لے آؤں۔ اُس کے پاس آپ کے لئے خبر ہے۔“

19 کمانڈر نوجوان کا ہاتھ پکڑ کر دوسروں سے الگ ہو گیا۔ پھر اُس نے پوچھا، ”کیا خبر ہے جو آپ مجھے بتانا چاہتے ہیں؟“

20 اُس نے جواب دیا، ”یہودی آپ سے درخواست کرنے پر متفق ہو گئے ہیں کہ آپ کل پولس کو دوبارہ یہودی عدالتِ عالیہ کے سامنے لائیں۔ بہانہ یہ ہو گا کہ

---

[a] سو سپاہیوں پر مقرر افسر۔

وہ اَور زیادہ تفصیل سے اُس کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ 21 لیکن اُن کی بات نہ مانیں، کیونکہ اُن میں سے چالیس سے زیادہ آدمی اُس کی تاک میں بیٹھے ہیں۔ اُنہوں نے قسم کھائی ہے کہ ہم نہ کچھ کھائیں گے نہ پئیں گے جب تک اُسے قتل نہ کر لیں۔ وہ ابھی تیار بیٹھے ہیں اور صرف اِس انتظار میں ہیں کہ آپ اُن کی بات مانیں۔''

22 کمانڈر نے نوجوان کو رُخصت کر کے کہا، ''جو کچھ آپ نے مجھے بتا دیا ہے اُس کا کسی سے ذکر نہ کرنا۔''

پولس کو گورنر فیلکس کے پاس بھیجا جاتا ہے

23 پھر کمانڈر نے اپنے افسروں میں سے دو کو بُلایا جو سَو سَو فوجیوں پر مقرر تھے۔ اُس نے حکم دیا، ''دو سَو فوجی، ستر گھڑسوار اور دو سَو نیزہ باز تیار کریں۔ اُنہیں آج رات کو نو بجے قیصریہ جانا ہے۔ 24 پولس کے لئے بھی گھوڑے تیار رکھنا تاکہ وہ صحیح سلامت گورنر کے پاس پہنچے۔'' 25 پھر اُس نے یہ خط لکھا،

26 ''از: کلودیُس لوسیاس

معزز گورنر فیلکس کو سلام۔ 27 یہودی اِس آدمی کو پکڑ کر قتل کرنے کو تھے۔ مجھے پتا چلا کہ یہ رومی شہری ہے، اِس لئے مَیں نے اپنے دستوں کے ساتھ آ کر اِسے نکال کر بچا لیا۔ 28 مَیں معلوم کرنا چاہتا تھا کہ وہ کیوں اِس پر الزام لگا رہے ہیں، اِس لئے مَیں اُتر کر اِسے اُن کی عدالتِ عالیہ کے سامنے لایا۔ 29 مجھے معلوم ہوا کہ اُن کا الزام اُن کی شریعت سے تعلق رکھتا ہے۔ لیکن اِس نے ایسا کچھ نہیں کیا جس کی بنا پر یہ جیل میں ڈالنے یا سزائے موت کے لائق ہو۔ 30 پھر مجھے اطلاع دی گئی کہ اِس آدمی کو قتل کرنے کی سازش کی گئی ہے، اِس لئے مَیں نے اِسے فوراً آپ کے پاس بھیج دیا۔ مَیں نے الزام لگانے والوں کو بھی حکم دیا کہ وہ اِس پر اپنا الزام آپ کو ہی پیش کریں۔''

31 فوجیوں نے اُسی رات کمانڈر کا حکم پورا کیا۔ پولس کو ساتھ لے کر وہ انتی پترس تک پہنچ گئے۔ 32 اگلے دن پیادے قلعے کو واپس چلے جبکہ گھڑسواروں نے پولس کو لے کر سفر جاری رکھا۔ 33 قیصریہ پہنچ کر اُنہوں نے پولس کو خط سمیت گورنر فیلکس کے سامنے پیش کیا۔ 34 اُس نے خط پڑھ لیا اور پھر پولس سے پوچھا، ''آپ کس صوبے کے ہیں؟'' پولس نے کہا، ''کلِکیہ کا۔'' 35 اِس پر گورنر نے کہا، ''مَیں آپ کی سماعت اُس وقت کروں گا جب آپ پر الزام لگانے والے پہنچیں گے۔'' اور اُس نے حکم دیا کہ ہیرودیس کے محل میں پولس کی پہرا داری کی جائے۔

پولس پر مقدمہ

24 پانچ دن کے بعد امامِ اعظم حننیاہ، کچھ یہودی بزرگ اور ایک وکیل بنام ترطلس قیصریہ آئے تاکہ گورنر کے سامنے پولس پر اپنا الزام پیش کریں۔ 2 پولس کو بُلایا گیا تو ترطلس نے فیلکس کو یہودیوں کا الزام پیش کیا،

''آپ کے زیرِ حکومت ہمیں بڑا امن و امان حاصل ہے، اور آپ کی دُور اندیشی سے اِس ملک میں بہت ترقی ہوئی ہے۔ 3 معزز فیلکس، اِن تمام باتوں کے لئے ہم آپ کے خاص ممنون ہیں۔ 4 لیکن مَیں نہیں چاہتا کہ آپ میری باتوں سے حد سے زیادہ تھک جائیں۔ عرض صرف یہ ہے کہ آپ ہم پر مہربانی کا اظہار کر کے ایک لمحے کے لئے ہمارے معاملے پر توجہ دیں۔

5 ہم نے اِس آدمی کو عوام دشمن پایا ہے جو پوری دنیا کے یہودیوں میں فساد پیدا کرتا رہتا ہے۔ یہ ناصری فرقے کا ایک سرغنہ ہے 6 اور ہمارے بیت المقدس کی بے حرمتی کرنے کی کوشش کر رہا تھا جب ہم نے اِسے پکڑا [تاکہ اپنی شریعت کے مطابق اِس پر مقدمہ چلائیں۔ 7 مگر لوسیاس کمانڈر آ کر اِسے زبردستی ہم سے چھین کر لے گیا اور حکم دیا کہ اِس کے مدعی آپ کے پاس حاضر ہوں۔] 8 اِس کی پوچھ گچھ کر کے آپ خود ہمارے الزامات کی تصدیق کرا سکتے ہیں۔'' 9 پھر باقی یہودیوں نے اُس کی ہاں میں ہاں ملا کر کہا کہ یہ واقعی ایسا ہی ہے۔

پولس کا دفاع

10 گورنر نے اشارہ کیا کہ پولس اپنی بات پیش کرے۔ اُس نے جواب میں کہا،

''مَیں جانتا ہوں کہ آپ کئی سالوں سے اِس قوم کے جج مقرر ہیں، اِس لئے خوشی سے آپ کو اپنا دفاع پیش کرتا ہوں۔ 11 آپ خود معلوم کر سکتے ہیں کہ مجھے یروشلم گئے صرف بارہ دن ہوئے ہیں۔ جانے کا مقصد عبادت میں شریک ہونا تھا۔ 12 وہاں نہ مَیں نے بیت المقدس میں کسی سے بحث مباحثہ کیا، نہ شہر کے کسی عبادت خانے میں یا کسی اَور جگہ ہل چل مچائی۔ اِن لوگوں نے بھی میری کوئی ایسی حرکت نہیں دیکھی۔ 13 جو الزام یہ مجھ پر لگا رہے ہیں اُس کا کوئی بھی ثبوت پیش نہیں کر سکتے۔ 14 بے شک مَیں تسلیم کرتا ہوں کہ مَیں اُسی راہ پر چلتا ہوں جسے یہ بدعت قرار دیتے ہیں۔ لیکن مَیں اپنے باپ دادا کے خدا کی پرستش کرتا ہوں۔ جو کچھ بھی شریعت اور نبیوں کے صحیفوں میں لکھا ہے اُسے مَیں مانتا ہوں۔ 15 اور مَیں اللہ پر وہی اُمید رکھتا ہوں جو یہ بھی رکھتے ہیں، کہ قیامت کا ایک دن ہو گا جب وہ راست بازوں اور ناراستوں کو مُردوں میں سے زندہ کر دے گا۔ 16 اِس لئے میری پوری کوشش یہی ہوتی ہے کہ ہر وقت میرا ضمیر اللہ اور انسان کے سامنے صاف ہو۔

17 کئی سالوں کے بعد مَیں یروشلم واپس آیا۔ میرے پاس قوم کے غریبوں کے لئے خیرات تھی اور مَیں بیت المقدس میں قربانیاں بھی پیش کرنا چاہتا تھا۔ 18 مجھ پر الزام لگانے والوں نے مجھے بیت المقدس میں دیکھا جب مَیں طہارت کی رسومات ادا کر رہا تھا۔ اُس وقت نہ کوئی ہجوم تھا، نہ فساد۔ 19 لیکن صوبہ آسیہ کے کچھ یہودی وہاں تھے۔ اگر اُنہیں میرے خلاف کوئی شکایت ہے تو اُنہیں ہی یہاں حاضر ہو کر مجھ پر الزام لگانا چاہئے۔ 20 یا یہ لوگ خود بتائیں کہ جب مَیں یہودی عدالتِ عالیہ کے سامنے کھڑا تھا تو اُنہوں نے میرا کیا جرم معلوم کیا۔ 21 صرف یہ ایک جرم ہو سکتا ہے کہ مَیں نے اُس وقت اُن کے حضور پکار کر یہ بات بیان کی، 'آج مجھ پر اِس لئے الزام لگایا جا رہا ہے کہ مَیں ایمان رکھتا ہوں کہ مُردے جی اُٹھیں گے'۔''

22 فیلکس نے جو عیسیٰ کی راہ سے خوب واقف تھا مقدمہ ملتوی کر دیا۔ اُس نے کہا، ''جب کمانڈر لوسیاس آئیں گے پھر مَیں فیصلہ دوں گا۔'' 23 اُس نے پولس پر مقرر افسر[a] کو حکم دیا کہ وہ اُس کی پہرا داری تو کرے لیکن اُسے کچھ سہولیات بھی دے اور اُس کے عزیزوں کو اُس سے ملنے اور اُس کی خدمت کرنے سے نہ روکے۔

[a] سو سپاہیوں پر مقرر افسر۔

پولس فیلکس اور دروسلہ کے سامنے

[24] کچھ دنوں کے بعد فیلکس اپنی اہلیہ دروسلہ کے ہمراہ واپس آیا۔ دروسلہ یہودی تھی۔ پولس کو بُلا کر اُنہوں نے عیسیٰ پر ایمان کے بارے میں اُس کی باتیں سنیں۔ [25] لیکن جب راست بازی، ضبطِ نفس اور آنے والی عدالت کے مضامین چھڑ گئے تو فیلکس نے گھبرا کر اُس کی بات کاٹی، "فی الحال کافی ہے۔ اب اجازت ہے، جب میرے پاس وقت ہو گا مَیں آپ کو بُلا لوں گا۔" [26] ساتھ ساتھ وہ یہ اُمید بھی رکھتا تھا کہ پولس رشوت دے گا، اِس لئے وہ کئی بار اُسے بُلا کر اُس سے بات کرتا رہا۔

[27] دو سال گزر گئے تو فیلکس کی جگہ پُرکیُس فیستس آ گیا۔ تاہم اُس نے پولس کو قید خانے میں چھوڑ دیا، کیونکہ وہ یہودیوں کے ساتھ رعایت برتنا چاہتا تھا۔

پولس شہنشاہ سے اپیل کرتا ہے

25 قیصریہ پہنچنے کے تین دن بعد فیستس یروشلم چلا گیا۔ [2] وہاں راہنما اماموں اور باقی یہودی راہنماؤں نے اُس کے سامنے پولس پر اپنے الزامات پیش کئے۔ اُنہوں نے بڑے زور سے [3] منت کی کہ وہ اُن کی رعایت کر کے پولس کو یروشلم منتقل کرے۔ وجہ یہ تھی کہ وہ گھات میں بیٹھ کر راستے میں پولس کو قتل کرنا چاہتے تھے۔ [4] لیکن فیستس نے جواب دیا، "پولس کو قیصریہ میں رکھا گیا ہے اور مَیں خود وہاں جانے کو ہوں۔ [5] اگر اُس سے کوئی جرم سرزد ہوا ہے تو آپ کے کچھ راہنما میرے ساتھ وہاں جا کر اُس پر الزام لگائیں۔"

[6] فیستس نے مزید آٹھ دس دن اُن کے ساتھ گزارے، پھر قیصریہ چلا گیا۔ اگلے دن وہ عدالت کرنے کے لئے بیٹھا اور پولس کو لانے کا حکم دیا۔ [7] جب پولس پہنچا تو یروشلم سے آئے ہوئے یہودی اُس کے اردگرد کھڑے ہوئے اور اُس پر کئی سنجیدہ الزامات لگائے، لیکن وہ کوئی بھی بات ثابت نہ کر سکے۔ [8] پولس نے اپنا دفاع کر کے کہا، "مجھ سے نہ نہ یہودی شریعت، نہ بیت المقدّس اور نہ شہنشاہ کے خلاف جرم سرزد ہوا ہے۔"

[9] لیکن فیستس یہودیوں کے ساتھ رعایت برتنا چاہتا تھا، اِس لئے اُس نے پوچھا، "کیا آپ یروشلم جا کر وہاں کی عدالت میں میرے سامنے پیش کئے جانے کے لئے تیار ہیں؟"

[10] پولس نے جواب دیا، "مَیں شہنشاہ کی رومی عدالت میں کھڑا ہوں اور لازم ہے کہ یہیں میرا فیصلہ کیا جائے۔ آپ بھی اِس سے خوب واقف ہیں کہ مَیں نے یہودیوں سے کوئی ناانصافی نہیں کی۔ [11] اگر مجھ سے کوئی ایسا کام سرزد ہوا ہو جو سزائے موت کے لائق ہو تو مَیں مرنے سے انکار نہیں کروں گا۔ لیکن اگر بےقصور ہوں تو کسی کو بھی مجھے اِن آدمیوں کے حوالے کرنے کا حق نہیں ہے۔ مَیں شہنشاہ سے اپیل کرتا ہوں!"

[12] یہ سن کر فیستس نے اپنی کونسل سے مشورہ کر کے کہا، "آپ نے شہنشاہ سے اپیل کی ہے، اِس لئے آپ شہنشاہ ہی کے پاس جائیں گے۔"

پولس اگرپا اور برنیکے کے سامنے

[13] کچھ دن گزر گئے تو اگرپا بادشاہ اپنی بہن برنیکے کے ساتھ فیستس سے ملنے آیا۔ [14] وہ کئی دن وہاں ٹھہرے رہے۔ اِتنے میں فیستس نے پولس کے معاملے پر بادشاہ کے ساتھ بات کی۔ اُس نے کہا، "یہاں ایک قیدی ہے

جسے فیلکس چھوڑ کر چلا گیا ہے۔ 15 جب مَیں یروشلم گیا تو راہنما اماموں اور یہودی بزرگوں نے اُس پر الزامات لگا کر اُسے مجرم قرار دینے کا تقاضا کیا۔ 16 مَیں نے اُنہیں جواب دیا، 'رومی قانون کسی کو عدالت میں پیش کئے بغیر مجرم قرار نہیں دیتا۔ لازم ہے کہ اُسے پہلے الزام لگانے والوں کا سامنا کرنے کا موقع دیا جائے تاکہ اپنا دفاع کر سکے۔' 17 جب اُس پر الزام لگانے والے یہاں پہنچے تو مَیں نے تاخیر نہ کی۔ مَیں نے اگلے ہی دن عدالت منعقد کر کے پولس کو پیش کرنے کا حکم دیا۔ 18 لیکن جب اُس کے مخالف الزام لگانے کے لئے کھڑے ہوئے تو وہ ایسے جرم نہیں تھے جن کی توقع مَیں کر رہا تھا۔ 19 اُن کا اُس کے ساتھ کوئی اَور جھگڑا تھا جو اُن کے اپنے مذہب اور ایک مُردہ آدمی بنام عیسیٰ سے تعلق رکھتا ہے۔ اِس عیسیٰ کے بارے میں پولس دعویٰ کرتا ہے کہ وہ زندہ ہے۔ 20 مَیں اُلجھن میں پڑ گیا کیونکہ مجھے معلوم نہیں تھا کہ کس طرح اِس معاملے کا صحیح جائزہ لوں۔ چنانچہ مَیں نے پوچھا، 'کیا آپ یروشلم جا کر وہاں عدالت میں پیش کئے جانے کے لئے تیار ہیں؟' 21 لیکن پولس نے اپیل کی، 'شہنشاہ ہی میرا فیصلہ کرے۔' پھر مَیں نے حکم دیا کہ اُسے اُس وقت تک قید میں رکھا جائے جب تک اُسے شہنشاہ کے پاس بھیجنے کا انتظام نہ کروا سکوں۔"

22 اگرپا نے فیستس سے کہا، "مَیں بھی اُس شخص کو سننا چاہتا ہوں۔"

اُس نے جواب دیا، "کل ہی آپ اُس کو سن لیں گے۔"

23 اگلے دن اگرپا اور برنیکے بڑی دھوم دھام کے ساتھ آئے اور بڑے فوجی افسروں اور شہر کے نامور آدمیوں کے ساتھ دیوانِ عام میں داخل ہوئے۔ فیستس کے حکم پر پولس کو اندر لایا گیا۔ 24 فیستس نے کہا، "اگرپا بادشاہ اور تمام خواتین و حضرات! آپ یہاں ایک آدمی کو دیکھتے ہیں جس کے بارے میں تمام یہودی خواہ وہ یروشلم کے رہنے والے ہوں، خواہ یہاں کے، شور مچا کر سزائے موت کا تقاضا کر رہے ہیں۔ 25 میری دانست میں تو اِس نے کوئی ایسا کام نہیں کیا جو سزائے موت کے لائق ہو۔ لیکن اِس نے شہنشاہ سے اپیل کی ہے، اِس لئے مَیں نے اِسے روم بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے۔ 26 لیکن مَیں شہنشاہ کو کیا لکھ دوں؟ کیونکہ اِس پر کوئی صاف الزام نہیں لگایا گیا۔ اِس لئے مَیں اِسے آپ سب کے سامنے لایا ہوں، خاص کر اگرپا بادشاہ آپ کے سامنے، تاکہ آپ اِس کی تفتیش کریں اور مَیں کچھ لکھ سکوں۔ 27 کیونکہ مجھے بےتُکی سی بات لگ رہی ہے کہ ہم ایک قیدی کو روم بھیجیں جس پر اب تک صاف الزامات نہیں لگائے گئے ہیں۔"

پولس کا اگرپا کے سامنے دفاع

26 اگرپا نے پولس سے کہا، "آپ کو اپنے دفاع میں بولنے کی اجازت ہے۔" پولس نے ہاتھ سے اشارہ کر کے اپنے دفاع میں بولنے کا آغاز کیا،

2 "اگرپا بادشاہ، مَیں اپنے آپ کو خوش نصیب سمجھتا ہوں کہ آج آپ ہی میرا یہ دفاعی بیان سن رہے ہیں جو مجھے یہودیوں کے تمام الزامات کے جواب میں دینا پڑ رہا ہے۔ 3 خاص کر اِس لئے کہ آپ یہودیوں کے رسم و رواج اور تنازعوں سے واقف ہیں۔ میری عرض ہے کہ آپ صبر سے میری بات سنیں۔

4 تمام یہودی جانتے ہیں کہ مَیں نے جوانی سے لے کر اب تک اپنی قوم بلکہ یروشلم میں کس طرح زندگی گزاری۔ 5 وہ مجھے بڑی دیر سے جانتے ہیں اور اگر چاہیں تو اِس کی گواہی بھی دے سکتے ہیں کہ مَیں فریسی کی زندگی گزارتا تھا، ہمارے مذہب کے اُسی فرقے کی جو سب سے کٹر ہے۔ 6 اور آج میری عدالت اِس وجہ سے کی جا رہی ہے کہ مَیں اُس وعدے پر اُمید رکھتا ہوں جو اللہ نے ہمارے باپ دادا سے کیا۔ 7 حقیقت میں یہ وہی اُمید ہے جس کی وجہ سے ہمارے بارہ قبیلے دن رات اور بڑی لگن سے اللہ کی عبادت کرتے رہتے ہیں اور جس کی تکمیل کے لئے وہ تڑپتے ہیں۔ تو بھی اے بادشاہ، یہ لوگ مجھ پر یہ اُمید رکھنے کا الزام لگا رہے ہیں۔ 8 لیکن آپ سب کو یہ خیال کیوں ناقابلِ یقین لگتا ہے کہ اللہ مُردوں کو زندہ کر دیتا ہے؟

9 پہلے مَیں بھی سمجھتا تھا کہ ہر ممکن طریقے سے عیسیٰ ناصری کی مخالفت کرنا میرا فرض ہے۔ 10 اور یہ مَیں نے یروشلم میں کیا بھی۔ راہنما اماموں سے اختیار لے کر مَیں نے وہاں کے بہت سے مقدّسوں کو جیل میں ڈلوا دیا۔ اور جب کبھی اُنہیں سزائے موت دینے کا فیصلہ کرنا تھا تو مَیں نے بھی اِس حق میں ووٹ دیا۔ 11 مَیں تمام عبادت خانوں میں گیا اور بہت دفعہ اُنہیں سزا دلا کر عیسیٰ کے بارے میں کفر بکنے پر مجبور کرنے کی کوشش کرتا رہا۔ مَیں اِتنے طیش میں آ گیا تھا کہ اُن کی ایذا رسانی کی غرض سے بیرونِ ملک بھی گیا۔

پولس اپنی تبدیلی کا ذکر کرتا ہے

12 ایک دن مَیں راہنما اماموں سے اختیار اور اجازت نامہ لے کر دمشق جا رہا تھا۔ 13 دوپہر تقریباً بارہ بجے مَیں سڑک پر چل رہا تھا کہ ایک روشنی دیکھی جو سورج سے زیادہ تیز تھی۔ وہ آسمان سے آ کر میرے اور میرے ہم سفروں کے گردا گرد چمکی۔ 14 ہم سب زمین پر گر گئے اور مَیں نے ارامی زبان میں ایک آواز سنی، ’ساؤل، ساؤل، تُو مجھے کیوں ستاتا ہے؟ یوں میرے آنکس کے خلاف پاؤں مارنا تیرے لئے ہی دشواری کا باعث ہے۔‘ 15 مَیں نے پوچھا، ’خداوند، آپ کون ہیں؟‘ خداوند نے جواب دیا، ’مَیں عیسیٰ ہوں، وہی جسے تُو ستاتا ہے۔ 16 لیکن اب اُٹھ کر کھڑا ہو جا، کیونکہ مَیں تجھے اپنا خادم اور گواہ مقرر کرنے کے لئے تجھ پر ظاہر ہوا ہوں۔ جو کچھ تُو نے دیکھا ہے اُس کی تجھے گواہی دینی ہے اور اُس کی بھی جو مَیں آئندہ تجھ پر ظاہر کروں گا۔ 17 مَیں تجھے تیری اپنی قوم سے بچائے رکھوں گا اور اُن غیریہودی قوموں سے بھی جن کے پاس تجھے بھیجوں گا۔ 18 تُو اُن کی آنکھوں کو کھول دے گا تاکہ وہ تاریکی اور ابلیس کے اختیار سے نور اور اللہ کی طرف رجوع کریں۔ پھر اُن کے گناہوں کو معاف کر دیا جائے گا اور وہ اُن کے ساتھ آسمانی میراث میں شریک ہوں گے جو مجھ پر ایمان لانے سے مقدّس کئے گئے ہیں۔‘

پولس اپنی خدمت کا بیان کرتا ہے

19 اے اگرپا بادشاہ، جب مَیں نے یہ سنا تو مَیں نے اِس آسمانی رویا کی نافرمانی نہ کی 20 بلکہ اِس بات کی منادی کی کہ لوگ توبہ کر کے اللہ کی طرف رجوع کریں اور اپنے عمل سے اپنی تبدیلی کا اظہار بھی کریں۔ مَیں نے اِس کی تبلیغ پہلے دمشق میں کی، پھر یروشلم اور پورے یہودیہ میں اور اِس کے بعد غیریہودی قوموں میں بھی۔ 21 اِسی وجہ سے یہودیوں نے مجھے بیت المقدّس

میں پکڑ کر قتل کرنے کی کوشش کی۔ 22 لیکن اللہ نے آج تک میری مدد کی ہے، اِس لئے مَیں یہاں کھڑا ہو کر چھوٹوں اور بڑوں کو اپنی گواہی دے سکتا ہوں۔ جو کچھ مَیں سناتا ہوں وہ وہی کچھ ہے جو موسیٰ اور نبیوں نے کہا ہے، 23 کہ مسیح دُکھ اُٹھا کر پہلا شخص ہو گا جو مُردوں میں سے جی اُٹھے گا اور کہ وہ یوں اپنی قوم اور غیریہودیوں کے سامنے اللہ کے نور کا پرچار کرے گا۔"

24 اچانک فیستس پولس کی بات کاٹ کر چلّا اُٹھا، "پولس، ہوش میں آؤ! علم کی زیادتی نے تمہیں دیوانہ کر دیا ہے۔"

25 پولس نے جواب دیا، "معزز فیستس، مَیں دیوانہ نہیں ہوں۔ میری یہ باتیں حقیقی اور معقول ہیں۔ 26 بادشاہ سلامت اِن سے واقف ہیں، اِس لئے مَیں اُن سے کھل کر بات کر سکتا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ یہ سب کچھ اُن سے چھپا نہیں رہا، کیونکہ یہ پوشیدگی میں یا کسی کونے میں نہیں ہوا۔ 27 اے اگرپا بادشاہ، کیا آپ نبیوں پر ایمان رکھتے ہیں؟ بلکہ مَیں جانتا ہوں کہ آپ اُن پر ایمان رکھتے ہیں۔"

28 اگرپا نے کہا، "آپ تو بڑی جلدی سے مجھے قائل کر کے مسیحی بنانا چاہتے ہیں۔"

29 پولس نے جواب دیا، "جلد یا بدیر مَیں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ نہ صرف آپ بلکہ تمام حاضرین میری مانند بن جائیں، سوائے میری زنجیروں کے۔"

30 پھر بادشاہ، گورنر، برنیکے اور باقی سب اُٹھ کر چلے گئے۔ 31 وہاں سے نکل کر وہ ایک دوسرے سے بات کرنے لگے۔ سب اِس پر متفق تھے کہ "اِس آدمی نے کچھ نہیں کیا جو سزائے موت یا قید کے لائق ہو۔"

32 اور اگرپا نے فیستس سے کہا، "اگر اِس نے شہنشاہ سے اپیل نہ کی ہوتی تو اِسے رِہا کیا جا سکتا تھا۔"

پولس کا روم کی طرف سفر

27 جب ہمارا اٹلی کے لئے سفر متعین کیا گیا تو پولس کو چند ایک اَور قیدیوں سمیت ایک رومی افسر[a] کے حوالے کیا گیا جس کا نام یولیُس تھا جو شاہی پلٹن پر مقرر تھا۔ 2 ارسترخس بھی ہمارے ساتھ تھا۔ وہ تھسلُنیکے شہر کا مکدُنی آدمی تھا۔ ہم اَدرمتیّم شہر کے ایک جہاز پر سوار ہوئے جسے صوبہ آسیہ کی چند بندر گاہوں کو جانا تھا۔ 3 اگلے دن ہم صیدا پہنچے تو یولیُس نے مہربانی کر کے پولس کو شہر میں اُس کے دوستوں کے پاس جانے کی اجازت دی تاکہ وہ اُس کی ضروریات پوری کر سکیں۔ 4 جب ہم وہاں سے روانہ ہوئے تو مخالف ہَواؤں کی وجہ سے جزیرۂ قبرص اور صوبہ آسیہ کے درمیان سے گزرے۔ 5 پھر کھلے سمندر پر چلتے چلتے ہم کلِکیہ اور پمفیلیہ کے سمندر سے گزر کر صوبہ لوکیہ کے شہر مورہ پہنچے۔ 6 وہاں قیدیوں پر مقرر افسر کو پتا چلا کہ اسکندریہ کا ایک مصری جہاز اٹلی جا رہا ہے۔ اُس پر اُس نے ہمیں سوار کیا۔

7 کئی دن ہم آہستہ آہستہ چلے اور بڑی مشکل سے کنِدُس کے قریب پہنچے۔ لیکن مخالف ہَوا کی وجہ سے ہم نے جزیرۂ کریتے کی طرف رُخ کیا اور سلمونے شہر کے قریب سے گزر کر کریتے کی آڑ میں سفر کیا۔ 8 لیکن وہاں ہم ساحل کے ساتھ ساتھ چلتے ہوئے بڑی مشکل سے ایک جگہ پہنچے جس کا نام 'حسین بندر' تھا۔ شہر لسیہ اُس کے قریب واقع تھا۔

---

[a] سو سپاہیوں پر مقرر افسر۔

9 بہت وقت ضائع ہو گیا تھا اور اب بحری سفر خطرناک بھی ہو چکا تھا، کیونکہ کفارہ کا دن (تقریباً نومبر کے شروع میں) گزر چکا تھا۔ اِس لئے پولس نے اُنہیں آگاہ کیا، 10 ''حضرات، مجھے پتا ہے کہ آگے جا کر ہم پر بڑی مصیبت آئے گی۔ ہمیں جہاز، مال و اسباب اور جانوں کا نقصان اُٹھانا پڑے گا۔'' 11 لیکن قیدیوں پر مقرر رومی افسر نے اُس کی بات نظرانداز کر کے جہاز کے ناخدا اور مالک کی بات مانی۔ 12 چونکہ 'حسین بندر' میں جہاز کو سردیوں کے موسم کے لئے رکھنا مشکل تھا اِس لئے اکثر لوگ آگے فینکس تک پہنچ کر سردیوں کا موسم گزارنا چاہتے تھے۔ کیونکہ فینکس جزیرۂ کریتے کی اچھی بندرگاہ تھی جو صرف جنوب مغرب اور شمال مغرب کی طرف کھلی تھی۔

سمندر پر طوفان

13 چنانچہ ایک دن جب جنوب کی سمت سے ہلکی سی ہَوا چلنے لگی تو ملاحوں نے سوچا کہ ہمارا ارادہ پورا ہو گیا ہے۔ وہ لنگر اُٹھا کر کریتے کے ساحل کے ساتھ ساتھ چلنے لگے۔ 14 لیکن تھوڑی ہی دیر کے بعد موسم بدل گیا اور اُن پر جزیرے کی طرف سے ایک طوفانی ہَوا ٹوٹ پڑی جو بادِ شمال مشرقی کہلاتی ہے۔ 15 جہاز ہَوا کے قابو میں آ گیا اور ہَوا کی طرف رُخ نہ کر سکا، اِس لئے ہم نے ہار مان کر جہاز کو ہَوا کے ساتھ ساتھ چلنے دیا۔ 16 جب ہم ایک چھوٹے جزیرہ بنام کَودہ کی آڑ میں سے گزرنے لگے تو ہم نے بڑی مشکل سے بچاؤ کشتی کو جہاز پر اُٹھا کر محفوظ رکھا۔ (اب تک وہ رسّے سے جہاز کے ساتھ کھینچی جا رہی تھی۔) 17 پھر ملاحوں نے جہاز کے ڈھانچے کو زیادہ مضبوط بنانے کی خاطر اُس کے اردگرد رسّے باندھے۔ خوف یہ تھا کہ جہاز شمالی افریقہ کے قریب پڑے چوربالو میں دھنس جائے۔ (اِن ریتوں کا نام سورتِس تھا۔) اِس سے بچنے کے لئے اُنہوں نے لنگر ڈال دیا[a] تاکہ جہاز کچھ آہستہ چلے۔ یوں جہاز ہَوا کے ساتھ چلتے چلتے آگے بڑھا۔ 18 اگلے دن بھی طوفان جہاز کو اِتنی شدت سے جھنجھوڑ رہا تھا کہ ملاح مال و اسباب کو سمندر میں پھینکنے لگے۔ 19 تیسرے دن اُنہوں نے اپنے ہی ہاتھوں سے جہاز چلانے کا کچھ سامان سمندر میں پھینک دیا۔ 20 طوفان کی شدت بہت دنوں کے بعد بھی ختم نہ ہوئی۔ نہ سورج اور نہ ستارے نظر آئے یہاں تک کہ آخرکار ہمارے بچنے کی ہر اُمید جاتی رہی۔

21 کافی دیر سے دل نہیں چاہتا تھا کہ کھانا کھایا جائے۔ آخرکار پولس نے لوگوں کے بیچ میں کھڑے ہو کر کہا، ''حضرات، بہتر ہوتا کہ آپ میری بات مان کر کریتے سے روانہ نہ ہوتے۔ پھر آپ اِس مصیبت اور خسارے سے بچ جاتے۔ 22 لیکن اب مَیں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ حوصلہ رکھیں۔ آپ میں سے ایک بھی نہیں مرے گا۔ صرف جہاز تباہ ہو جائے گا۔ 23 کیونکہ پچھلی رات ایک فرشتہ میرے پاس آ کھڑا ہوا، اُسی خدا کا فرشتہ جس کا مَیں بندہ ہوں اور جس کی عبادت مَیں کرتا ہوں۔ 24 اُس نے کہا، 'پولس، مت ڈر۔ لازم ہے کہ تجھے شہنشاہ کے سامنے پیش کیا جائے۔ اور اللہ اپنی مہربانی سے تیرے واسطے تمام ہم سفروں کی جانیں بھی بچائے رکھے گا۔' 25 اِس لئے حوصلہ رکھیں،

[a] لنگر یعنی چھوٹا لنگر جس کی مدد سے جہاز کا رُخ ایک ہی سمت میں رکھا جاتا ہے۔

کیونکہ میرا اللہ پر ایمان ہے کہ ایسا ہی ہو گا جس طرح اُس نے فرمایا ہے۔ [26] لیکن جہاز کو کسی جزیرے کے ساحل پر چڑھ جانا ہے۔“

[27] طوفان کی چودھویں رات جہاز بحیرۂ ادریہ پر بہے چلا جا رہا تھا کہ تقریباً آدھی رات کو ملاحوں نے محسوس کیا کہ ساحل نزدیک آ رہا ہے۔ [28] پانی کی گہرائی کی پیمائش کر کے اُنہیں معلوم ہوا کہ وہ 120 فٹ تھی۔ تھوڑی دیر کے بعد اُس کی گہرائی 90 فٹ ہو چکی تھی۔ [29] وہ ڈر گئے، کیونکہ اُنہوں نے اندازہ لگایا کہ خطرہ ہے کہ ہم ساحل پر پڑی چٹانوں سے ٹکرا جائیں۔ اِس لئے اُنہوں نے جہاز کے پچھلے حصے سے چار لنگر ڈال کر دعا کی کہ دن جلدی سے چڑھ جائے۔ [30] اُس وقت ملاحوں نے جہاز سے فرار ہونے کی کوشش کی۔ اُنہوں نے یہ بہانہ بنا کر کہ ہم جہاز کے سامنے سے بھی لنگر ڈالنا چاہتے ہیں بچاؤ کشتی پانی میں اُترنے دی۔ [31] اِس پر پولس نے قیدیوں پر مقرر افسر اور فوجیوں سے کہا، ”اگر یہ آدمی جہاز پر نہ رہیں تو آپ سب مر جائیں گے۔“ [32] چنانچہ اُنہوں نے بچاؤ کشتی کے رسّے کو کاٹ کر اُسے کھلا چھوڑ دیا۔

[33] پَو پھٹنے والی تھی کہ پولس نے سب کو سمجھایا کہ وہ کچھ کھا لیں۔ اُس نے کہا، ”آپ نے چودہ دن سے اضطراب کی حالت میں رہ کر کچھ نہیں کھایا۔ [34] اب مہربانی کر کے کچھ کھا لیں۔ یہ آپ کے بچاؤ کے لئے ضروری ہے، کیونکہ آپ نہ صرف بچ جائیں گے بلکہ آپ کا ایک بال بھی بیکا نہیں ہو گا۔“ [35] یہ کہہ کر اُس نے کچھ روٹی لی اور اُن سب کے سامنے اللہ سے شکرگزاری کی دعا کی۔ پھر اُسے توڑ کر کھانے لگا۔ [36] اِس سے دوسروں کی حوصلہ افزائی ہوئی اور اُنہوں نے بھی کچھ کھانا کھایا۔ [37] جہاز پر ہم 276 افراد تھے۔ [38] جب سب سیر ہو گئے تو گندم کو بھی سمندر میں پھینکا گیا تاکہ جہاز اَور ہلکا ہو جائے۔

جہاز ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے

[39] جب دن چڑھ گیا تو ملاحوں نے ساحلی علاقے کو نہ پہچانا۔ لیکن ایک خلیج نظر آئی جس کا ساحل اچھا تھا۔ اُنہیں خیال آیا کہ شاید ہم جہاز کو وہاں خشکی پر چڑھا سکیں۔ [40] چنانچہ اُنہوں نے لنگروں کے رسّے کاٹ کر اُنہیں سمندر میں چھوڑ دیا۔ پھر اُنہوں نے وہ رسّے کھول دیئے جن سے پتوار بندھے ہوتے تھے اور سامنے والے بادبان کو چڑھا کر ہَوا کے زور سے ساحل کی طرف رُخ کیا۔ [41] لیکن چلتے چلتے جہاز ایک چوربالو سے ٹکرا کر اُس پر چڑھ گیا۔ جہاز کا ماتھا دھنس گیا یہاں تک کہ وہ ہل بھی نہ سکا جبکہ اُس کا پچھلا حصہ موجوں کی ٹکروں سے ٹکڑے ٹکڑے ہونے لگا۔

[42] فوجی قیدیوں کو قتل کرنا چاہتے تھے تاکہ وہ جہاز سے تیر کر فرار نہ ہو سکیں۔ [43] لیکن اُن پر مقرر افسر پولس کو بچانا چاہتا تھا، اِس لئے اُس نے اُنہیں ایسا کرنے نہ دیا۔ اُس نے حکم دیا کہ پہلے وہ سب جو تیر سکتے ہیں پانی میں چھلانگ لگا کر کنارے تک پہنچیں۔ [44] باقیوں کو تختوں یا جہاز کے کسی ٹکڑے کو پکڑ کر پہنچنا تھا۔ یوں سب صحیح سلامت ساحل تک پہنچے۔

جزیرۂ ملتے میں

28

طوفان سے بچنے پر ہمیں معلوم ہوا کہ جزیرے کا نام ملتے ہے۔ [2] مقامی لوگوں نے ہمیں غیرمعمولی مہربانی دکھائی۔ اُنہوں نے آگ جلا

کر ہمارا استقبال کیا، کیونکہ بارش شروع ہو چکی تھی اور ٹھنڈ تھی۔ 3 پولس نے بھی لکڑی کا ڈھیر جمع کیا۔ لیکن جوں ہی اُس نے اُسے آگ میں پھینکا ایک زہریلا سانپ آگ کی تپش سے بھاگ کر نکل آیا اور پولس کے ہاتھ سے چمٹ کر اُسے ڈس لیا۔ 4 مقامی لوگوں نے سانپ کو پولس کے ہاتھ سے لگے دیکھا تو ایک دوسرے سے کہنے لگے، ”یہ آدمی ضرور قاتل ہو گا۔ گو یہ سمندر سے بچ گیا، لیکن انصاف کی دیوی اِسے جینے نہیں دیتی۔“ 5 لیکن پولس نے سانپ کو جھٹک کر آگ میں پھینک دیا، اور سانپ کا کوئی بُرا اثر اُس پر نہ ہوا۔ 6 لوگ اِس انتظار میں رہے کہ وہ سوج جائے یا اچانک گر پڑے، لیکن کافی دیر کے بعد بھی کچھ نہ ہوا۔ اِس پر اُنہوں نے اپنا خیال بدل کر اُسے دیوتا قرار دیا۔

7 قریب ہی جزیرے کے سب سے بڑے آدمی کی زمینیں تھیں۔ اُس کا نام پُبلیُس تھا۔ اُس نے اپنے گھر میں ہمارا استقبال کیا اور تین دن تک ہماری خوب مہمان نوازی کی۔ 8 اُس کا باپ بیمار پڑا تھا، وہ بخار اور پیچش کے مرض میں مبتلا تھا۔ پولس اُس کے کمرے میں گیا، اُس کے لئے دعا کی اور اپنے ہاتھ اُس پر رکھ دیئے۔ اِس پر مریض کو شفا ملی۔ 9 جب یہ ہوا تو جزیرے کے باقی تمام مریضوں نے پولس کے پاس آ کر شفا پائی۔ 10 نتیجے میں اُنہوں نے کئی طرح سے ہماری عزت کی۔ اور جب روانہ ہونے کا وقت آ گیا تو اُنہوں نے ہمیں وہ سب کچھ مہیا کیا جو سفر کے لئے درکار تھا۔

جزیرۂ ملتے سے روم تک

11 جزیرے پر تین ماہ گزر گئے۔ پھر ہم ایک جہاز پر سوار ہوئے جو سردیوں کے موسم کے لئے وہاں ٹھہر گیا تھا۔ یہ جہاز اسکندریہ کا تھا اور اُس کے ماتھے پر جُڑواں دیوتاؤں ’کاسٹر‘ اور ’پولکس‘ کی مورت نصب تھی۔ ہم وہاں سے رُخصت ہو کر 12 سرکوسہ شہر پہنچے۔ تین دن کے بعد 13 ہم وہاں سے ریگیُم شہر گئے جہاں ہم صرف ایک دن ٹھہرے۔ پھر جنوب سے ہَوا اُٹھی، اِس لئے ہم اگلے دن پُتیولی پہنچے۔ 14 اِس شہر میں ہماری ملاقات کچھ بھائیوں سے ہوئی۔ اُنہوں نے ہمیں اپنے پاس ایک ہفتہ رہنے کی دعوت دی۔ یوں ہم روم پہنچ گئے۔ 15 روم کے بھائیوں نے ہمارے بارے میں سن رکھا تھا، اور کچھ ہمارا استقبال کرنے کے لئے قصبہ بنام اپیُس کے چوک تک آئے جبکہ کچھ صرف ’تین سرائے‘ تک آ سکے۔ اُنہیں دیکھ کر پولس نے اللہ کا شکر کیا اور نیا حوصلہ پایا۔

روم میں

16 ہمارے روم میں پہنچنے پر پولس کو اپنے کرائے کے مکان میں رہنے کی اجازت ملی، گو ایک فوجی اُس کی پہرا داری کرنے کے لئے اُس کے ساتھ رہا۔

17 تین دن گزر گئے تو پولس نے یہودی راہنماؤں کو بُلایا۔ جب وہ جمع ہوئے تو اُس نے اُن سے کہا، ”بھائیو، مجھے یروشلم میں گرفتار کر کے رومیوں کے حوالے کر دیا گیا حالانکہ مَیں نے اپنی قوم یا اپنے باپ دادا کے رسم و رواج کے خلاف کچھ نہیں کیا تھا۔ 18 رومی میرا جائزہ لے کر مجھے رِہا کرنا چاہتے تھے، کیونکہ اُنہیں مجھے سزائے موت دینے کا کوئی سبب نہ ملا تھا۔ 19 لیکن یہودیوں نے اعتراض کیا اور یوں مجھے شہنشاہ سے اپیل کرنے پر مجبور کر دیا گیا، گو میرا یہ ارادہ نہیں ہے کہ مَیں اپنی قوم پر کوئی الزام لگاؤں۔ 20 مَیں نے اِس لئے آپ کو بُلایا تاکہ آپ سے ملوں اور گفتگو کروں۔

مَیں اُس شخص کی خاطر اِن زنجیروں سے جکڑا ہوا ہوں جس کے آنے کی اُمید اسرائیل رکھتا ہے۔“

21 یہودیوں نے اُسے جواب دیا، ”ہمیں یہودیہ سے آپ کے بارے میں کوئی بھی خط نہیں ملا۔ اور جتنے بھائی وہاں سے آئے ہیں اُن میں سے ایک نے بھی آپ کے بارے میں نہ تو کوئی منفی رپورٹ دی نہ کوئی بُری بات بتائی۔ 22 لیکن ہم آپ سے سننا چاہتے ہیں کہ آپ کے خیالات کیا ہیں، کیونکہ ہم اِتنا جانتے ہیں کہ ہر جگہ لوگ اِس فرقے کے خلاف باتیں کر رہے ہیں۔“

23 چنانچہ اُنہوں نے ملنے کا ایک دن مقرر کیا۔ جب یہودی دوبارہ اُس جگہ آئے جہاں پولس رہتا تھا تو اُن کی تعداد بہت زیادہ تھی۔ صبح سے لے کر شام تک اُس نے اللہ کی بادشاہی بیان کی اور اُس کی گواہی دی۔ اُس نے اُنہیں موسیٰ کی شریعت اور نبیوں کے حوالہ جات پیش کر کر کے عیسیٰ کے بارے میں قائل کرنے کی کوشش کی۔ 24 کچھ تو قائل ہو گئے، لیکن باقی ایمان نہ لائے۔ 25 اُن میں نااتفاقی پیدا ہوئی تو وہ چلے گئے۔ جب وہ جانے لگے تو پولس نے اُن سے کہا، ”روح القدس نے یسعیاہ نبی کی معرفت آپ کے باپ دادا سے ٹھیک کہا کہ

26 جا، اِس قوم کو بتا،

’تم اپنے کانوں سے سنو گے

مگر کچھ نہیں سمجھو گے،

تم اپنی آنکھوں سے دیکھو گے

مگر کچھ نہیں جانو گے۔

27 کیونکہ اِس قوم کا دل بے حس ہو گیا ہے۔

وہ مشکل سے اپنے کانوں سے سنتے ہیں،

اُنہوں نے اپنی آنکھوں کو بند کر رکھا ہے،

ایسا نہ ہو کہ وہ اپنی آنکھوں سے دیکھیں،

اپنے کانوں سے سنیں،

اپنے دل سے سمجھیں،

میری طرف رجوع کریں

اور مَیں اُنہیں شفا دوں‘۔“

28 پولس نے اپنی بات اِن الفاظ سے ختم کی، ”اب جان لیں کہ اللہ کی طرف سے یہ نجات غیریہودیوں کو بھی پیش کی گئی ہے اور وہ سنیں گے بھی!“

29 [جب اُس نے یہ کہا تو یہودی آپس میں بحث مباحثہ کرتے ہوئے چلے گئے۔]

30 پولس پورے دو سال اپنے کرائے کے گھر میں رہا۔ جو بھی اُس کے پاس آیا اُس کا اُس نے استقبال کر کے 31 دلیری سے اللہ کی بادشاہی کی منادی کی اور خداوند عیسیٰ مسیح کی تعلیم دی۔ اور کسی نے مداخلت نہ کی۔

رومیوں کے نام
پولس رسول کا خط

سلام

1 یہ خط مسیح عیسیٰ کے غلام پولس کی طرف سے ہے جسے رسول ہونے کے لئے بُلایا اور اللہ کی خوش خبری کی منادی کرنے کے لئے الگ کیا گیا ہے۔

2 پاک نوشتوں میں درج اِس خوش خبری کا وعدہ اللہ نے پہلے ہی اپنے نبیوں سے کر رکھا تھا۔ 3 اور یہ پیغام اُس کے فرزند عیسیٰ کے بارے میں ہے۔ انسانی لحاظ سے وہ داؤد کی نسل سے پیدا ہوا، 4 جبکہ روح القدس کے لحاظ سے وہ قدرت کے ساتھ اللہ کا فرزند ٹھہرا جب وہ مُردوں میں سے جی اُٹھا۔ یہ ہے ہمارے خداوند عیسیٰ مسیح کے بارے میں اللہ کی خوش خبری۔ 5 مسیح سے ہمیں رسولی اختیار کا یہ فضل حاصل ہوا ہے کہ ہم تمام غیریہودیوں میں منادی کریں تاکہ وہ ایمان لا کر اُس کے تابع ہو جائیں اور یوں مسیح کے نام کو جلال ملے۔ 6 آپ بھی اُن غیریہودیوں میں سے ہیں، جو عیسیٰ مسیح کے بُلائے ہوئے ہیں۔

7 مَیں آپ سب کو لکھ رہا ہوں جو روم میں اللہ کے پیارے ہیں اور مخصوص و مقدّس ہونے کے لئے بُلائے گئے ہیں۔

خدا ہمارا باپ اور خداوند عیسیٰ مسیح آپ کو فضل اور سلامتی عطا کریں۔

روم جانے کی آرزو

8 اوّل، مَیں آپ سب کے لئے عیسیٰ مسیح کے وسیلے سے اپنے خدا کا شکر کرتا ہوں، کیونکہ پوری دنیا میں آپ کے ایمان کا چرچا ہو رہا ہے۔ 9 خدا ہی میرا گواہ ہے جس کی خدمت مَیں اپنی روح میں کرتا ہوں جب مَیں اُس کے فرزند کے بارے میں خوش خبری پھیلاتا ہوں، مَیں لگاتار آپ کو یاد کرتا رہتا ہوں 10 اور ہر وقت اپنی دعاؤں میں منت کرتا ہوں کہ اللہ مجھے آخرکار آپ کے پاس آنے کی کامیابی عطا کرے۔ 11 کیونکہ مَیں آپ سے ملنے کا آرزومند ہوں۔ مَیں چاہتا ہوں کہ میرے ذریعے آپ کو کچھ روحانی برکت مل جائے اور یوں آپ مضبوط ہو جائیں۔ 12 یعنی آنے کا مقصد یہ ہے

کہ میرے ایمان سے آپ کی حوصلہ افزائی کی جائے اور اِسی طرح آپ کے ایمان سے میرا حوصلہ بھی بڑھ جائے۔
13 بھائیو، آپ کے علم میں ہو کہ مَیں نے بہت دفعہ آپ کے پاس آنے کا ارادہ کیا۔ کیونکہ جس طرح دیگر غیریہودی اقوام میں میری خدمت سے پھل پیدا ہوا ہے اُسی طرح آپ میں بھی پھل دیکھنا چاہتا ہوں۔ لیکن آج تک مجھے روکا گیا ہے۔ 14 بات یہ ہے کہ یہ خدمت سرانجام دینا میرا فرض ہے، خواہ یونانیوں میں ہو یا غیر یونانیوں میں، خواہ داناؤں میں ہو یا نادانوں میں۔ 15 یہی وجہ ہے کہ مَیں آپ کو بھی جو روم میں رہتے ہیں اللہ کی خوش خبری سنانے کا مشتاق ہوں۔

اللہ کی خوش خبری کی قدرت

16 مَیں تو خوش خبری کے سبب سے شرماتا نہیں، کیونکہ یہ اللہ کی قدرت ہے جو ہر ایک کو جو ایمان لاتا ہے نجات دیتی ہے، پہلے یہودیوں کو، پھر غیریہودیوں کو۔ 17 کیونکہ اِس خوش خبری میں اللہ کی ہی راست بازی ظاہر ہوتی ہے، وہ راست بازی جو شروع سے آخر تک ایمان پر مبنی ہے۔ یہی بات کلامِ مقدّس میں درج ہے جب لکھا ہے، ”راست باز ایمان ہی سے جیتا رہے گا۔“

انسان پر اللہ کا غضب

18 لیکن اللہ کا غضب آسمان پر سے اُن تمام بےدین اور ناراست لوگوں پر نازل ہوتا ہے جو سچائی کو اپنی ناراستی سے دبائے رکھتے ہیں۔ 19 جو کچھ اللہ کے بارے میں معلوم ہو سکتا ہے وہ تو اُن پر ظاہر ہے، ہاں اللہ نے خود یہ اُن پر ظاہر کیا ہے۔ 20 کیونکہ دنیا کی تخلیق سے لے کر آج تک انسان اللہ کی اَن دیکھی فطرت یعنی اُس کی ازلی قدرت اور الوہیت مخلوقات کا مشاہدہ کرنے سے پہچان سکتا ہے۔ اِس لئے اُن کے پاس کوئی عذر نہیں۔ 21 اللہ کو جاننے کے باوجود اُنہوں نے اُسے وہ جلال نہ دیا جو اُس کا حق ہے، نہ اُس کا شکر ادا کیا بلکہ وہ باطل خیالات میں پڑ گئے اور اُن کے بےسمجھ دلوں پر تاریکی چھا گئی۔ 22 وہ دعویٰ تو کرتے تھے کہ ہم دانا ہیں، لیکن احمق ثابت ہوئے۔ 23 یوں اُنہوں نے غیرفانی خدا کو جلال دینے کے بجائے ایسے بُتوں کی پوجا کی جو فانی انسان، پرندوں، چوپائیوں اور رینگنے والے جانوروں کی صورت میں بنائے گئے تھے۔

24 اِس لئے اللہ نے اُنہیں اُن نجس کاموں میں چھوڑ دیا جو اُن کے دل کرنا چاہتے تھے۔ نتیجے میں اُن کے جسم ایک دوسرے سے بےحرمت ہوتے رہے۔ 25 ہاں، اُنہوں نے اللہ کے بارے میں سچائی کو رد کر کے جھوٹ کو اپنا لیا اور مخلوقات کی پرستش اور خدمت کی، نہ کہ خالق کی، جس کی تعریف ابد تک ہوتی رہے، آمین۔

26 یہی وجہ ہے کہ اللہ نے اُنہیں اُن کی شرم ناک شہوتوں میں چھوڑ دیا۔ اُن کی خواتین نے فطرتی جنسی تعلقات کے بجائے غیرفطرتی تعلقات رکھے۔ 27 اِسی طرح مرد خواتین کے ساتھ فطرتی تعلقات چھوڑ کر ایک دوسرے کی شہوت میں مست ہو گئے۔ مردوں نے مردوں کے ساتھ بےحیا حرکتیں کر کے اپنے بدنوں میں اپنی اِس گم راہی کا مناسب بدلہ پایا۔

28 اور چونکہ اُنہوں نے اللہ کو جاننے سے انکار کر دیا اِس لئے اُس نے اُنہیں اُن کی مکروہ سوچ میں چھوڑ دیا۔ اور اِس لئے وہ ایسی حرکتیں کرتے رہتے ہیں جو کبھی

نہیں کرنی چاہئیں۔ 29 وہ ہر طرح کی ناراستی، شر، لالچ اور بُرائی سے بھرے ہوئے ہیں۔ وہ حسد، خوں ریزی، جھگڑے، فریب اور کینہ وری سے لبریز ہیں۔ وہ چغلی کھانے والے، 30 تہمت لگانے والے، اللہ سے نفرت کرنے والے، سرکش، مغرور، شیخی باز، بدی کو ایجاد کرنے والے، ماں باپ کے نافرمان، 31 بے سمجھ، بےوفا، سنگ دل اور بےرحم ہیں۔ 32 اگرچہ وہ اللہ کا فرمان جانتے ہیں کہ ایسا کرنے والے سزائے موت کے مستحق ہیں تو بھی وہ ایسا کرتے ہیں۔ نہ صرف یہ بلکہ وہ ایسا کرنے والے دیگر لوگوں کو شاباش بھی دیتے ہیں۔

اللہ کی راست عدالت

2 اے انسان، کیا تُو دوسروں کو مجرم ٹھہراتا ہے؟ تُو جو کوئی بھی ہو تیرا کوئی عذر نہیں۔ کیونکہ تُو خود بھی وہی کچھ کرتا ہے جس میں تُو دوسروں کو مجرم ٹھہراتا ہے اور یوں اپنے آپ کو بھی مجرم قرار دیتا ہے۔ 2 اب ہم جانتے ہیں کہ ایسے کام کرنے والوں پر اللہ کا فیصلہ منصفانہ ہے۔ 3 تاہم تُو وہی کچھ کرتا ہے جس میں تُو دوسروں کو مجرم ٹھہراتا ہے۔ کیا تُو سمجھتا ہے کہ خود اللہ کی عدالت سے بچ جائے گا؟ 4 یا کیا تُو اُس کی وسیع مہربانی، تحمل اور صبر کو حقیر جانتا ہے؟ کیا تجھے معلوم نہیں کہ اللہ کی مہربانی تجھے توبہ تک لے جانا چاہتی ہے؟ 5 لیکن تُو ہٹ دھرم ہے، تُو توبہ کرنے کے لئے تیار نہیں اور یوں اپنی سزا میں اضافہ کرتا جا رہا ہے، وہ سزا جو اُس دن دی جائے گی جب اللہ کا غضب نازل ہو گا، جب اُس کی راست عدالت ظاہر ہو گی۔ 6 اللہ ہر ایک کو اُس کے کاموں کا بدلہ دے گا۔ 7 کچھ لوگ ثابت قدمی سے نیک کام کرتے اور جلال، عزت اور بقا کے طالب رہتے ہیں۔ اُنہیں اللہ ابدی زندگی عطا کرے گا۔ 8 لیکن کچھ لوگ خود غرض ہیں اور سچائی کی نہیں بلکہ ناراستی کی پیروی کرتے ہیں۔ اُن پر اللہ کا غضب اور قہر نازل ہو گا۔ 9 مصیبت اور پریشانی ہر اُس انسان پر آئے گی جو بُرائی کرتا ہے، پہلے یہودی پر، پھر یونانی پر۔ 10 لیکن جلال، عزت اور سلامتی ہر اُس انسان کو حاصل ہو گی جو نیکی کرتا ہے، پہلے یہودی کو، پھر یونانی کو۔ 11 کیونکہ اللہ کسی کا بھی طرف دار نہیں۔

12 غیریہودیوں کے پاس موسوی شریعت نہیں ہے، اِس لئے وہ شریعت کے بغیر ہی گناہ کر کے ہلاک ہو جاتے ہیں۔ یہودیوں کے پاس شریعت ہے، لیکن وہ بھی نہیں بچیں گے۔ کیونکہ جب وہ گناہ کرتے ہیں تو شریعت ہی اُنہیں مجرم ٹھہراتی ہے۔ 13 کیونکہ اللہ کے نزدیک یہ کافی نہیں کہ ہم شریعت کی باتیں سنیں بلکہ وہ ہمیں اُس وقت ہی راست باز قرار دیتا ہے جب شریعت پر عمل بھی کرتے ہیں۔ 14 اور گو غیریہودیوں کے پاس شریعت نہیں ہوتی لیکن جب بھی وہ فطرتی طور پر وہ کچھ کرتے ہیں جو شریعت فرماتی ہے تو ظاہر کرتے ہیں کہ گو ہمارے پاس شریعت نہیں تو بھی ہم اپنے آپ کے لئے خود شریعت ہیں۔ 15 اِس میں وہ ثابت کرتے ہیں کہ شریعت کے تقاضے اُن کے دل پر لکھے ہوئے ہیں۔ اُن کا ضمیر بھی اِس کی گواہی دیتا ہے، کیونکہ اُن کے خیالات کبھی ایک دوسرے کی مذمت اور کبھی ایک دوسرے کا دفاع بھی کرتے ہیں۔ 16 غرض، میری خوش خبری کے مطابق ہر ایک کو اُس دن اپنا اجر ملے گا جب اللہ عیسیٰ مسیح کی معرفت انسانوں کی پوشیدہ باتوں کی عدالت کرے گا۔

یہودی اور شریعت

17 اچھا، تُو اپنے آپ کو یہودی کہتا ہے۔ تُو شریعت پر انحصار کرتا اور اللہ کے ساتھ اپنے تعلق پر فخر کرتا ہے۔ 18 تُو اُس کی مرضی کو جانتا ہے اور شریعت کی تعلیم پانے کے باعث صحیح راہ کی پہچان رکھتا ہے۔ 19 تجھے پورا یقین ہے، 'مَیں اندھوں کا قائد، تاریکی میں بسنے والوں کی روشنی، 20 بےسمجھوں کا معلم اور بچوں کا اُستاد ہوں۔' ایک لحاظ سے یہ درست بھی ہے، کیونکہ شریعت کی صورت میں تیرے پاس علم و عرفان اور سچائی موجود ہے۔ 21 اب بتا، تُو جو اَوروں کو سکھاتا ہے اپنے آپ کو کیوں نہیں سکھاتا؟ تُو جو چوری نہ کرنے کی منادی کرتا ہے، خود چوری کیوں کرتا ہے؟ 22 تُو جو اَوروں کو زنا کرنے سے منع کرتا ہے، خود زنا کیوں کرتا ہے؟ تُو جو بُتوں سے گھن کھاتا ہے، خود مندروں کو کیوں لُوٹتا ہے؟ 23 تُو جو شریعت پر فخر کرتا ہے، کیوں اِس کی خلاف ورزی کر کے اللہ کی بےعزتی کرتا ہے؟ 24 یہ وہی بات ہے جو کلامِ مقدّس میں لکھی ہے، ''تمہارے سبب سے غیریہودیوں میں اللہ کے نام پر کفر بکا جاتا ہے۔''

25 ختنے کا فائدہ تو اُس وقت ہوتا ہے جب تُو شریعت پر عمل کرتا ہے۔ لیکن اگر تُو اُس کی حکم عدولی کرتا ہے تو تُو نامختون جیسا ہے۔ 26 اِس کے برعکس اگر نامختون غیریہودی شریعت کے تقاضوں کو پورا کرتا ہے تو کیا اللہ اُسے مختون یہودی کے برابر نہیں ٹھہرائے گا؟ 27 چنانچہ جو نامختون غیریہودی شریعت پر عمل کرتے ہیں وہ آپ یہودیوں کو مجرم ٹھہرائیں گے جن کا ختنہ ہوا ہے اور جن کے پاس شریعت ہے، کیونکہ آپ شریعت پر عمل نہیں کرتے۔ 28 آپ اِس بنا پر حقیقی یہودی نہیں ہیں کہ آپ کے والدین یہودی تھے یا آپ کے بدن کا ختنہ ظاہری طور پر ہوا ہے۔ 29 بلکہ حقیقی یہودی وہ ہے جو باطن میں یہودی ہے۔ اور حقیقی ختنہ اُس وقت ہوتا ہے جب دل کا ختنہ ہوا ہے۔ ایسا ختنہ شریعت سے نہیں بلکہ روح القدس کے وسیلے سے کیا جاتا ہے۔ اور ایسے یہودی کو انسان کی طرف سے نہیں بلکہ اللہ کی طرف سے تعریف ملتی ہے۔

3 تو کیا یہودی ہونے کا یا ختنہ کا کوئی فائدہ ہے؟ 2 جی ہاں، ہر طرح کا! اوّل تو یہ کہ اللہ کا کلام اُن کے سپرد کیا گیا ہے۔ 3 اگر اُن میں سے بعض بےوفا نکلے تو کیا ہوا؟ کیا اِس سے اللہ کی وفاداری بھی ختم ہو جائے گی؟ 4 کبھی نہیں! لازم ہے کہ اللہ سچا ٹھہرے گو ہر انسان جھوٹا ہے۔ یوں کلامِ مقدّس میں لکھا ہے، ''لازم ہے کہ تُو بولتے وقت راست ٹھہرے اور عدالت کرتے وقت غالب آئے۔''

5 کوئی کہہ سکتا ہے، ''ہماری ناراستی کا ایک اچھا مقصد ہوتا ہے، کیونکہ اِس سے لوگوں پر اللہ کی راستی ظاہر ہوتی ہے۔ تو کیا اللہ بےانصاف نہیں ہو گا اگر وہ اپنا غضب ہم پر نازل کرے؟'' (مَیں انسانی خیال پیش کر رہا ہوں)۔ 6 ہرگز نہیں! اگر اللہ راست نہ ہوتا تو پھر وہ دنیا کی عدالت کس طرح کر سکتا؟

7 شاید کوئی اَور اعتراض کرے، ''اگر میرا جھوٹ اللہ کی سچائی کو کثرت سے نمایاں کرتا ہے اور یوں اُس کا جلال بڑھتا ہے تو وہ مجھے کیوں کر گناہ گار قرار دے سکتا ہے؟'' 8 کچھ لوگ ہم پر یہ کفر بھی بکتے ہیں کہ ہم کہتے ہیں، ''آؤ، ہم بُرائی کریں تاکہ بھلائی نکلے۔'' انصاف کا تقاضا ہے کہ ایسے لوگوں کو مجرم ٹھہرایا جائے۔

کوئی راست باز نہیں

9 اب ہم کیا کہیں؟ کیا ہم یہودی دوسروں سے برتر ہیں؟ بالکل نہیں۔ ہم تو پہلے ہی یہ الزام لگا چکے ہیں کہ یہودی اور یونانی سب ہی گناہ کے قبضے میں ہیں۔ 10 کلامِ مقدّس میں یوں لکھا ہے،

''کوئی نہیں جو راست باز ہے، ایک بھی نہیں۔
11 کوئی نہیں جو سمجھ دار ہے،
کوئی نہیں جو اللہ کا طالب ہے۔
12 افسوس، سب صحیح راہ سے بھٹک گئے،
سب کے سب بگڑ گئے ہیں۔
کوئی نہیں جو بھلائی کرتا ہو، ایک بھی نہیں۔
13 اُن کا گلا کھلی قبر ہے،
اُن کی زبان فریب دیتی ہے۔
اُن کے ہونٹوں میں سانپ کا زہر ہے۔
14 اُن کا منہ لعنت اور کڑواہٹ سے بھرا ہے۔
15 اُن کے پاؤں
خون بہانے کے لئے جلدی کرتے ہیں۔
16 اپنے پیچھے وہ تباہی و بربادی چھوڑ جاتے ہیں،
17 اور وہ سلامتی کی راہ نہیں جانتے۔
18 اُن کی آنکھوں کے سامنے
خدا کا خوف نہیں ہوتا۔''

19 اب ہم جانتے ہیں کہ شریعت جو کچھ فرماتی ہے اُنہیں فرماتی ہے جن کے سپرد وہ کی گئی ہے۔ مقصد یہ ہے کہ ہر انسان کے بہانے ختم کئے جائیں اور تمام دنیا اللہ کے سامنے مجرم ٹھہرے۔ 20 کیونکہ شریعت کے تقاضے پورے کرنے سے کوئی بھی اُس کے سامنے راست باز نہیں ٹھہر سکتا، بلکہ شریعت کا کام یہ ہے کہ ہمارے اندر گناہ گار ہونے کا احساس پیدا کرے۔

راست باز ہونے کے لئے ایمان ضروری ہے

21 لیکن اب اللہ نے ہم پر ایک راہ کا انکشاف کیا ہے جس سے ہم شریعت کے بغیر ہی اُس کے سامنے راست باز ٹھہر سکتے ہیں۔ توریت اور نبیوں کے صحیفے بھی اِس کی تصدیق کرتے ہیں۔ 22 راہ یہ ہے کہ جب ہم عیسیٰ مسیح پر ایمان لاتے ہیں تو اللہ ہمیں راست باز قرار دیتا ہے۔ اور یہ راہ سب کے لئے ہے۔ کیونکہ کوئی بھی فرق نہیں، 23 سب نے گناہ کیا، سب اللہ کے اُس جلال سے محروم ہیں جس کا وہ تقاضا کرتا ہے، 24 اور سب مفت میں اللہ کے فضل ہی سے راست باز ٹھہرائے جاتے ہیں، اُس فدیئے کے وسیلے سے جو مسیح عیسیٰ نے دیا۔ 25 کیونکہ اللہ نے عیسیٰ کو اُس کے خون کے باعث کفارہ کا وسیلہ بنا کر پیش کیا، ایسا کفارہ جس سے ایمان لانے والوں کو گناہوں کی معافی ملتی ہے۔ یوں اللہ نے اپنی راستی ظاہر کی، پہلے ماضی میں جب وہ اپنے صبر و تحمل میں گناہوں کی سزا دینے سے باز رہا 26 اور اب موجودہ زمانے میں بھی۔ اِس سے وہ ظاہر کرتا ہے کہ وہ راست ہے اور ہر ایک کو راست باز ٹھہراتا ہے جو عیسیٰ پر ایمان لایا ہے۔

27 اب ہمارا فخر کہاں رہا؟ اُسے تو ختم کر دیا گیا ہے۔ کس شریعت سے؟ کیا اعمال کی شریعت سے؟ نہیں، بلکہ ایمان کی شریعت سے۔ 28 کیونکہ ہم کہتے ہیں کہ انسان کو ایمان سے راست باز ٹھہرایا جاتا ہے، نہ کہ اعمال سے۔ 29 کیا اللہ صرف یہودیوں کا خدا ہے؟ غیر یہودیوں کا نہیں؟ ہاں، غیر یہودیوں کا بھی ہے۔ 30 کیونکہ اللہ ایک ہی ہے جو مختون اور نامختون دونوں کو ایمان ہی سے راست باز ٹھہرائے گا۔ 31 پھر کیا ہم شریعت کو ایمان سے منسوخ کرتے ہیں؟ ہرگز نہیں، بلکہ ہم

شریعت کو قائم رکھتے ہیں۔

ابراہیم ایمان سے راست باز ٹھہرا

4 ابراہیم جسمانی لحاظ سے ہمارا باپ تھا۔ تو راست باز ٹھہرنے کے سلسلے میں اُس کا کیا تجربہ تھا؟ 2 ہم کہہ سکتے ہیں کہ اگر وہ شریعت پر عمل کرنے سے راست باز ٹھہرتا تو وہ اپنے آپ پر فخر کر سکتا تھا۔ لیکن اللہ کے نزدیک اُس کے پاس اپنے آپ پر فخر کرنے کا کوئی سبب نہ تھا۔ 3 کیونکہ کلامِ مقدّس میں لکھا ہے، ''ابراہیم نے اللہ پر بھروسا رکھا۔ اِس بنا پر اللہ نے اُسے راست باز قرار دیا۔'' 4 جب لوگ کام کرتے ہیں تو اُن کی مزدوری کوئی خاص مہربانی قرار نہیں دی جاتی، بلکہ یہ تو اُن کا حق بنتا ہے۔ 5 لیکن جب لوگ کام نہیں کرتے بلکہ اللہ پر ایمان رکھتے ہیں جو بےدینوں کو راست باز قرار دیتا ہے تو اُن کا کوئی حق نہیں بنتا۔ وہ اُن کے ایمان ہی کی بنا پر راست باز قرار دیئے جاتے ہیں۔ 6 داؤد یہی بات بیان کرتا ہے جب وہ اُس شخص کو مبارک کہتا ہے جسے اللہ بغیر اعمال کے راست باز ٹھہراتا ہے،

7 ''مبارک ہیں وہ
جن کے جرائم معاف کئے گئے،
جن کے گناہ ڈھانپے گئے ہیں۔
8 مبارک ہے وہ
جس کا گناہ رب حساب میں نہیں لائے گا۔''

9 کیا یہ مبارک بادی صرف مختونوں کے لئے ہے یا نامختونوں کے لئے بھی؟ ہم تو بیان کر چکے ہیں کہ ابراہیم ایمان کی بنا پر راست باز ٹھہرا۔ 10 اُسے کس حالت میں راست باز ٹھہرایا گیا؟ ختنہ کرانے کے بعد یا پہلے؟ ختنے کے بعد نہیں بلکہ پہلے۔ 11 اور ختنہ کا جو نشان اُسے ملا وہ اُس کی راست بازی کی مُہر تھی، وہ راست بازی جو اُسے ختنہ کرانے سے پیشتر ملی، اُس وقت جب وہ ایمان لایا۔ یوں وہ اُن سب کا باپ ہے جو بغیر ختنہ کرائے ایمان لائے ہیں اور اِس بنا پر راست باز ٹھہرتے ہیں۔ 12 ساتھ ہی وہ ختنہ کرانے والوں کا باپ بھی ہے، لیکن اُن کا جن کا نہ صرف ختنہ ہوا ہے بلکہ جو ہمارے باپ ابراہیم کے اُس ایمان کے نقشِ قدم پر چلتے ہیں جو وہ ختنہ کرانے سے پیشتر رکھتا تھا۔

اللہ کا وعدہ ایمان سے حاصل ہوتا ہے

13 جب اللہ نے ابراہیم اور اُس کی اولاد سے وعدہ کیا کہ وہ دنیا کا وارث ہو گا تو اُس نے یہ اِس لئے نہیں کیا کہ ابراہیم نے شریعت کی پیروی کی بلکہ اِس لئے کہ وہ ایمان لایا اور یوں راست باز ٹھہرایا گیا۔ 14 کیونکہ اگر وہ وارث ہیں جو شریعت کے پیروکار ہیں تو پھر ایمان بےاثر ٹھہرا اور اللہ کا وعدہ مٹ گیا۔ 15 شریعت اللہ کا غضب ہی پیدا کرتی ہے۔ لیکن جہاں کوئی شریعت نہیں وہاں اُس کی خلاف ورزی بھی نہیں۔

16 چنانچہ یہ میراث ایمان سے ملتی ہے تاکہ اِس کی بنیاد اللہ کا فضل ہو اور اِس کا وعدہ ابراہیم کی تمام نسل کے لئے ہو، نہ صرف شریعت کے پیروکاروں کے لئے بلکہ اُن کے لئے بھی جو ابراہیم کا سا ایمان رکھتے ہیں۔ یہی ہم سب کا باپ ہے۔ 17 یوں اللہ کلامِ مقدّس میں اُس سے وعدہ کرتا ہے، ''مَیں نے تجھے بہت قوموں کا باپ بنا دیا ہے۔'' اللہ ہی کے نزدیک ابراہیم ہم سب کا باپ ہے۔ کیونکہ اُس کا ایمان اُس خدا پر تھا جو مُردوں کو زندہ کرتا اور جس کے حکم پر وہ کچھ پیدا ہوتا ہے جو پہلے نہیں تھا۔ 18 اُمید کی کوئی کرن دکھائی نہیں دیتی تھی،

پھر بھی ابراہیم اُمید کے ساتھ ایمان رکھتا رہا کہ مَیں ضرور بہت قوموں کا باپ بنوں گا۔ اور آخر کار ایسا ہی ہوا، جیسا کلامِ مقدّس میں وعدہ کیا گیا تھا کہ "تیری اولاد اِتنی ہی بے شمار ہو گی۔" 19 اور ابراہیم کا ایمان کمزور نہ پڑا، حالانکہ اُسے معلوم تھا کہ مَیں تقریباً سَو سال کا ہوں اور میرا اور سارہ کے بدن گویا مُردہ ہیں، اب بچے پیدا کرنے کی عمر سارہ کے لئے گزر چکی ہے۔ 20 تو بھی ابراہیم کا ایمان ختم نہ ہوا، نہ اُس نے اللہ کے وعدے پر شک کیا بلکہ ایمان میں وہ مزید مضبوط ہوا اور اللہ کو جلال دیتا رہا۔ 21 اُسے پختہ یقین تھا کہ اللہ اپنے وعدے کو پورا کرنے کی قدرت رکھتا ہے۔ 22 اُس کے اِس ایمان کی وجہ سے اللہ نے اُسے راست باز قرار دیا۔ 23 کلامِ مقدّس میں یہ بات کہ اللہ نے اُسے راست باز قرار دیا نہ صرف اُس کی خاطر لکھی گئی 24 بلکہ ہماری خاطر بھی۔ کیونکہ اللہ ہمیں بھی راست باز قرار دے گا اگر ہم اُس پر ایمان رکھیں جس نے ہمارے خداوند عیسیٰ کو مُردوں میں سے زندہ کیا۔ 25 ہماری ہی خطاؤں کی وجہ سے اُسے موت کے حوالے کیا گیا، اور ہمیں ہی راست باز قرار دینے کے لئے اُسے زندہ کیا گیا۔

راست بازی کا انجام

5 اب چونکہ ہمیں ایمان سے راست باز قرار دیا گیا ہے اِس لئے اللہ کے ساتھ ہماری صلح ہے۔ اِس صلح کا وسیلہ ہمارا خداوند عیسیٰ مسیح ہے۔ 2 ہمارے ایمان لانے پر اُس نے ہمیں فضل کے اُس مقام تک پہنچایا جہاں ہم آج قائم ہیں۔ اور یوں ہم اِس اُمید پر فخر کرتے ہیں کہ ہم اللہ کے جلال میں شریک ہوں گے۔ 3 نہ صرف یہ بلکہ ہم اُس وقت بھی فخر کرتے ہیں جب ہم مصیبتوں میں پھنسے ہوتے ہیں۔ کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ مصیبت سے ثابت قدمی پیدا ہوتی ہے، 4 ثابت قدمی سے پختگی اور پختگی سے اُمید۔ 5 اور اُمید ہمیں شرمندہ ہونے نہیں دیتی، کیونکہ اللہ نے ہمیں روح القدس دے کر اُس کے وسیلے سے ہمارے دلوں میں اپنی محبت اُنڈیلی ہے۔

6 کیونکہ ہم ابھی کمزور ہی تھے تو مسیح نے ہم بے دینوں کی خاطر اپنی جان دے دی۔ 7 مشکل سے ہی کوئی کسی راست باز کی خاطر اپنی جان دے گا۔ ہاں، ممکن ہے کہ کوئی کسی نیکوکار کے لئے اپنی جان دینے کی جرأت کرے۔ 8 لیکن اللہ نے ہم سے اپنی محبت کا اظہار یوں کیا کہ مسیح نے اُس وقت ہماری خاطر اپنی جان دی جب ہم گناہ گار ہی تھے۔ 9 ہمیں مسیح کے خون سے راست باز ٹھہرایا گیا ہے۔ تو یہ بات کتنی یقینی ہے کہ ہم اُس کے وسیلے سے اللہ کے غضب سے بچیں گے۔ 10 ہم ابھی اللہ کے دشمن ہی تھے جب اُس کے فرزند کی موت کے وسیلے سے ہماری اُس کے ساتھ صلح ہو گئی۔ تو پھر یہ بات کتنی یقینی ہے کہ ہم اُس کی زندگی کے وسیلے سے نجات بھی پائیں گے۔ 11 نہ صرف یہ بلکہ اب ہم اللہ پر فخر کرتے ہیں اور یہ ہمارے خداوند عیسیٰ مسیح کے وسیلے سے ہے، جس نے ہماری صلح کرائی ہے۔

آدم اور مسیح

12 جب آدم نے گناہ کیا تو اُس ایک ہی شخص سے گناہ دنیا میں آیا۔ اِس گناہ کے ساتھ ساتھ موت بھی آ کر سب آدمیوں میں پھیل گئی، کیونکہ سب نے گناہ کیا۔ 13 شریعت کے انکشاف سے پہلے گناہ تو دنیا میں تھا،

لیکن جہاں شریعت نہیں ہوتی وہاں گناہ کا حساب نہیں کیا جاتا۔ 14 تاہم آدم سے لے کر موسیٰ تک موت کی حکومت جاری رہی، اُن پر بھی جنہوں نے آدم کی سی حکم عدولی نہ کی۔

اب آدم آنے والے عیسیٰ مسیح کی طرف اشارہ تھا۔ 15 لیکن اِن دونوں میں بڑا فرق ہے۔ جو نعمت اللہ مفت میں دیتا ہے وہ آدم کے گناہ سے مطابقت نہیں رکھتی۔ کیونکہ اِس ایک شخص آدم کی خلاف ورزی سے بہت سے لوگ موت کی زد میں آ گئے، لیکن اللہ کا فضل کہیں زیادہ موثر ہے، وہ مفت نعمت جو بہتوں کو اُس ایک شخص عیسیٰ مسیح میں ملی ہے۔ 16 ہاں، اللہ کی اِس نعمت اور آدم کے گناہ میں بہت فرق ہے۔ اُس ایک شخص آدم کے گناہ کے نتیجے میں ہمیں تو مجرم قرار دیا گیا، لیکن اللہ کی مفت نعمت کا اثر یہ ہے کہ ہمیں راست باز قرار دیا جاتا ہے، گو ہم سے بے شمار گناہ سرزد ہوئے ہیں۔ 17 اِس ایک شخص آدم کے گناہ کے نتیجے میں موت سب پر حکومت کرنے لگی۔ لیکن اِس ایک شخص عیسیٰ مسیح کا کام کتنا زیادہ موثر تھا۔ جتنے بھی اللہ کا وافر فضل اور راست بازی کی نعمت پاتے ہیں وہ مسیح کے وسیلے سے ابدی زندگی میں حکومت کریں گے۔

18 چنانچہ جس طرح ایک ہی شخص کے گناہ کے باعث سب لوگ مجرم ٹھہرے اُسی طرح ایک ہی شخص کے راست عمل سے وہ دروازہ کھل گیا جس میں داخل ہو کر سب لوگ راست باز ٹھہر سکتے اور زندگی پا سکتے ہیں۔ 19 جس طرح ایک ہی شخص کی نافرمانی سے بہت سے لوگ گناہ گار بن گئے، اُسی طرح ایک ہی شخص کی فرماں برداری سے بہت سے لوگ راست باز بن جائیں گے۔

20 شریعت اِس لئے درمیان میں آ گئی کہ خلاف ورزی بڑھ جائے۔ لیکن جہاں گناہ زیادہ ہوا وہاں اللہ کا فضل اِس سے بھی زیادہ ہو گیا۔ 21 چنانچہ جس طرح گناہ موت کی صورت میں حکومت کرتا تھا اُسی طرح اب اللہ کا فضل ہمیں راست باز ٹھہرا کر حکومت کرتا ہے۔ یوں ہمیں اپنے خداوند عیسیٰ مسیح کی بدولت ابدی زندگی حاصل ہوتی ہے۔

مسیح میں نئی زندگی

6 کیا اِس کا مطلب یہ ہے کہ ہم گناہ کرتے رہیں تاکہ اللہ کے فضل میں اضافہ ہو؟ 2 ہرگز نہیں! ہم تو مر کر گناہ سے لاتعلق ہو گئے ہیں۔ تو پھر ہم کس طرح گناہ کو اپنے آپ پر حکومت کرنے دے سکتے ہیں؟ 3 یا کیا آپ کو معلوم نہیں کہ ہم سب جنہیں بپتسمہ دیا گیا ہے اِس سے مسیح عیسیٰ کی موت میں شامل ہو گئے ہیں؟ 4 کیونکہ بپتسمے سے ہمیں دفنایا گیا اور اُس کی موت میں شامل کیا گیا تاکہ ہم مسیح کی طرح نئی زندگی گزاریں، جسے باپ کی جلالی قدرت نے مُردوں میں سے زندہ کیا۔

5 چونکہ اِس طرح ہم اُس کی موت میں اُس کے ساتھ پیوست ہو گئے ہیں اِس لئے ہم اُس کے جی اُٹھنے میں بھی اُس کے ساتھ پیوست ہوں گے۔ 6 کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ ہمارا پُرانا انسان مسیح کے ساتھ مصلوب ہو گیا تاکہ گناہ کے قبضے میں یہ جسم نیست ہو جائے اور یوں ہم گناہ کے غلام نہ رہیں۔ 7 کیونکہ جو مر گیا وہ گناہ سے آزاد ہو گیا ہے۔ 8 اور ہمارا ایمان ہے کہ چونکہ ہم مسیح کے ساتھ مر گئے ہیں اِس لئے ہم اُس کے ساتھ زندہ بھی ہوں گے، 9 کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ مسیح

مُردوں میں سے جی اُٹھا ہے اور اب کبھی نہیں مرے گا۔ اب موت کا اُس پر کوئی اختیار نہیں۔ 10 مرتے وقت وہ ہمیشہ کے لئے گناہ کی حکومت سے نکل گیا، اور اب جب وہ دوبارہ زندہ ہے تو اُس کی زندگی اللہ کے لئے مخصوص ہے۔ 11 آپ بھی اپنے آپ کو ایسا سمجھیں۔ آپ بھی مر کر گناہ کی حکومت سے نکل گئے ہیں اور اب آپ کی مسیح میں زندگی اللہ کے لئے مخصوص ہے۔

12 چنانچہ گناہ آپ کے فانی بدن میں حکومت نہ کرے۔ دھیان دیں کہ آپ اُس کی بُری خواہشات کے تابع نہ ہو جائیں۔ 13 اپنے بدن کے کسی بھی عضو کو گناہ کی خدمت کے لئے پیش نہ کریں، نہ اُسے ناراستی کا ہتھیار بننے دیں۔ اِس کے بجائے اپنے آپ کو اللہ کی خدمت کے لئے پیش کریں۔ کیونکہ پہلے آپ مُردہ تھے، لیکن اب آپ زندہ ہو گئے ہیں۔ چنانچہ اپنے تمام اعضا کو اللہ کی خدمت کے لئے پیش کریں اور اُنہیں راستی کے ہتھیار بننے دیں۔ 14 آئندہ گناہ آپ پر حکومت نہیں کرے گا، کیونکہ آپ اپنی زندگی شریعت کے تحت نہیں گزارتے بلکہ اللہ کے فضل کے تحت۔

راست بازی کے غلام

15 اب سوال یہ ہے، چونکہ ہم شریعت کے تحت نہیں بلکہ فضل کے تحت ہیں تو کیا اِس کا مطلب یہ ہے کہ ہمیں گناہ کرنے کے لئے کھلا چھوڑ دیا گیا ہے؟ ہرگز نہیں! 16 کیا آپ کو معلوم نہیں کہ جب آپ اپنے آپ کو کسی کے تابع کر کے اُس کے غلام بن جاتے ہیں تو آپ اُس مالک کے غلام ہیں جس کے تابع آپ ہیں؟ یا تو گناہ آپ کا مالک بن کر آپ کو موت تک لے جائے گا، یا فرماں برداری آپ کی مالکن بن کر آپ کو راست بازی تک لے جائے گی۔ 17 درحقیقت آپ پہلے گناہ کے غلام تھے، لیکن خدا کا شکر ہے کہ اب آپ پورے دل سے اُسی تعلیم کے تابع ہو گئے ہیں جو آپ کے سپرد کی گئی ہے۔ 18 اب آپ کو گناہ سے آزاد کر دیا گیا ہے، راست بازی ہی آپ کی مالکن بن گئی ہے۔ 19 (آپ کی فطرتی کمزوری کی وجہ سے مَیں غلامی کی یہ مثال دے رہا ہوں تاکہ آپ میری بات سمجھ پائیں۔) پہلے آپ نے اپنے اعضا کو نجاست اور بے دینی کی غلامی میں دے رکھا تھا جس کے نتیجے میں آپ کی بے دینی بڑھتی گئی۔ لیکن اب آپ اپنے اعضا کو راست بازی کی غلامی میں دے دیں تاکہ آپ مقدّس بن جائیں۔

20 جب گناہ آپ کا مالک تھا تو آپ راست بازی سے آزاد تھے۔ 21 اور اِس کا نتیجہ کیا تھا؟ جو کچھ آپ نے اُس وقت کیا اُس سے آپ کو آج شرم آتی ہے اور اُس کا انجام موت ہے۔ 22 لیکن اب آپ گناہ کی غلامی سے آزاد ہو کر اللہ کے غلام بن گئے ہیں، جس کے نتیجے میں آپ مخصوص و مقدّس بن جاتے ہیں اور جس کا انجام ابدی زندگی ہے۔ 23 کیونکہ گناہ کا اجر موت ہے جبکہ اللہ ہمارے خداوند مسیح عیسیٰ کے وسیلے سے ہمیں ابدی زندگی کی مفت نعمت عطا کرتا ہے۔

شادی کی مثال

7 بھائیو، آپ تو شریعت سے واقف ہیں۔ تو کیا آپ نہیں جانتے کہ شریعت اُس وقت تک انسان پر اختیار رکھتی ہے جب تک وہ زندہ ہے؟ 2 شادی کی مثال لیں۔ جب کسی عورت کی شادی ہوتی ہے تو شریعت اُس کا شوہر کے ساتھ بندھن اُس وقت تک قائم رکھتی ہے جب تک شوہر زندہ ہے۔ اگر شوہر مر جائے

تو پھر وہ اِس بندھن سے آزاد ہو گئی۔ 3 چنانچہ اگر وہ اپنے خاوند کے جیتے جی کسی اَور مرد کی بیوی بن جائے تو اُسے زناکار قرار دیا جاتا ہے۔ لیکن اگر اُس کا شوہر مر جائے تو وہ شریعت سے آزاد ہوئی۔ اب وہ کسی دوسرے مرد کی بیوی بنے تو زناکار نہیں ٹھہرتی۔ 4 میرے بھائیو، یہ بات آپ پر بھی صادق آتی ہے۔ جب آپ مسیح کے بدن کا حصہ بن گئے تو آپ مر کر شریعت کے اختیار سے آزاد ہو گئے۔ اب آپ اُس کے ساتھ پیوست ہو گئے ہیں جسے مُردوں میں سے زندہ کیا گیا تاکہ ہم اللہ کی خدمت میں پھل لائیں۔ 5 کیونکہ جب ہم اپنی پرانی فطرت کے تحت زندگی گزارتے تھے تو شریعت ہماری گناہ آلودہ رغبتوں کو اُکساتی تھی۔ پھر یہی رغبتیں ہمارے اعضا پر اثرانداز ہوتی تھیں اور نتیجے میں ہم ایسا پھل لاتے تھے جس کا انجام موت ہے۔ 6 لیکن اب ہم مر کر شریعت کے بندھن سے آزاد ہو گئے ہیں۔ اب ہم شریعت کی پرانی زندگی کے تحت خدمت نہیں کرتے بلکہ روح القدس کی نئی زندگی کے تحت۔

شریعت اور گناہ

7 کیا اِس کا مطلب یہ ہے کہ شریعت خود گناہ ہے؟ ہرگز نہیں! بات تو یہ ہے کہ اگر شریعت مجھ پر میرے گناہ ظاہر نہ کرتی تو مجھے اِن کا کچھ پتا نہ چلتا۔ مثلاً اگر شریعت نہ بتاتی، ''لالچ نہ کرنا'' تو مجھے درحقیقت معلوم نہ ہوتا کہ لالچ کیا ہے۔ 8 لیکن گناہ نے اِس حکم سے فائدہ اُٹھا کر مجھ میں ہر طرح کا لالچ پیدا کر دیا۔ اِس کے برعکس جہاں شریعت نہیں ہوتی وہاں گناہ مُردہ ہے اور ایسا کام نہیں کر پاتا۔ 9 ایک وقت تھا جب مَیں شریعت کے بغیر زندگی گزارتا تھا۔ لیکن جوں ہی حکم میرے سامنے آیا تو گناہ میں جان آ گئی 10 اور مَیں مر گیا۔ اِس طرح معلوم ہوا کہ جس حکم کا مقصد میری زندگی کو قائم رکھنا تھا وہی میری موت کا باعث بن گیا۔ 11 کیونکہ گناہ نے حکم سے فائدہ اُٹھا کر مجھے بہکایا اور حکم سے ہی مجھے مار ڈالا۔

12 لیکن شریعت خود مقدّس ہے اور اِس کے احکام مقدّس، راست اور اچھے ہیں۔ 13 کیا اِس کا مطلب یہ ہے کہ جو اچھا ہے وہی میرے لئے موت کا باعث بن گیا؟ ہرگز نہیں! گناہ ہی نے یہ کیا۔ اِس اچھی چیز کو استعمال کر کے اُس نے میرے لئے موت پیدا کر دی تاکہ گناہ ظاہر ہو جائے۔ یوں حکم کے ذریعے گناہ کی سنجیدگی حد سے زیادہ بڑھ جاتی ہے۔

ہمارے اندر کی کشمکش

14 ہم جانتے ہیں کہ شریعت روحانی ہے۔ لیکن میری فطرت انسانی ہے، مجھے گناہ کی غلامی میں بیچا گیا ہے۔ 15 درحقیقت مَیں نہیں سمجھتا کہ کیا کرتا ہوں۔ کیونکہ مَیں وہ کام نہیں کرتا جو کرنا چاہتا ہوں بلکہ وہ جس سے مجھے نفرت ہے۔ 16 لیکن اگر مَیں وہ کرتا ہوں جو نہیں کرنا چاہتا تو ظاہر ہے کہ مَیں متفق ہوں کہ شریعت اچھی ہے۔ 17 اور اگر ایسا ہے تو پھر مَیں یہ کام خود نہیں کر رہا بلکہ گناہ جو میرے اندر سکونت کرتا ہے۔ 18 مجھے معلوم ہے کہ میرے اندر یعنی میری پرانی فطرت میں کوئی اچھی چیز نہیں بستی۔ اگرچہ مجھ میں نیک کام کرنے کا ارادہ تو موجود ہے لیکن مَیں اُسے عملی جامہ نہیں پہنا سکتا۔ 19 جو نیک کام مَیں کرنا چاہتا ہوں وہ نہیں کرتا بلکہ وہ بُرا کام کرتا ہوں جو کرنا نہیں چاہتا۔ 20 اب اگر مَیں وہ کام کرتا ہوں جو مَیں نہیں کرنا چاہتا تو اِس کا مطلب ہے کہ

مَیں خود نہیں کر رہا بلکہ وہ گناہ جو میرے اندر بستا ہے۔

[21] چنانچہ مجھے ایک اَور طرح کی شریعت کام کرتی ہوئی نظر آتی ہے، اور وہ یہ ہے کہ جب مَیں نیک کام کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں تو بُرائی آ موجود ہوتی ہے۔ [22] ہاں، اپنے باطن میں تو مَیں خوشی سے اللہ کی شریعت کو مانتا ہوں۔ [23] لیکن مجھے اپنے اعضا میں ایک اَور طرح کی شریعت دکھائی دیتی ہے، ایسی شریعت جو میری سمجھ کی شریعت کے خلاف لڑ کر مجھے گناہ کی شریعت کا قیدی بنا دیتی ہے، اُس شریعت کا جو میرے اعضا میں موجود ہے۔ [24] ہائے، میری حالت کتنی بُری ہے! مجھے اِس بدن سے جس کا انجام موت ہے کون چھڑائے گا؟ [25] خدا کا شکر ہے جو ہمارے خداوند عیسیٰ مسیح کے وسیلے سے یہ کام کرتا ہے۔

غرض یہی میری حالت ہے، مسیح کے بغیر مَیں اللہ کی شریعت کی خدمت صرف اپنی سمجھ سے کر سکتا ہوں جبکہ میری پرانی فطرت گناہ کی شریعت کی غلام رہ کر اُسی کی خدمت کرتی ہے۔

روح میں زندگی

8 اب جو مسیح عیسیٰ میں ہیں اُنہیں مجرم نہیں ٹھہرایا جاتا۔ [2] کیونکہ روح کی شریعت نے جو ہمیں مسیح میں زندگی عطا کرتی ہے تجھے گناہ اور موت کی شریعت سے آزاد کر دیا ہے۔ [3] موسوی شریعت ہماری پرانی فطرت کی کمزور حالت کی وجہ سے ہمیں نہ بچا سکی۔ اِس لئے اللہ نے وہ کچھ کیا جو شریعت کے بس میں نہ تھا۔ اُس نے اپنا فرزند بھیج دیا تاکہ وہ گناہ گار کا سا جسم اختیار کر کے ہمارے گناہوں کا کفارہ دے۔ اِس طرح اللہ نے پرانی فطرت میں موجود گناہ کو مجرم ٹھہرایا [4] تاکہ ہم میں شریعت کا تقاضا پورا ہو جائے، ہم جو پرانی فطرت کے مطابق نہیں بلکہ روح کے مطابق چلتے ہیں۔ [5] جو پرانی فطرت کے اختیار میں ہیں وہ پرانی سوچ رکھتے ہیں جبکہ جو روح کے اختیار میں ہیں وہ روحانی سوچ رکھتے ہیں۔ [6] پرانی فطرت کی سوچ کا انجام موت ہے جبکہ روح کی سوچ زندگی اور سلامتی پیدا کرتی ہے۔ [7] پرانی فطرت کی سوچ اللہ سے دشمنی رکھتی ہے۔ یہ اپنے آپ کو اللہ کی شریعت کے تابع نہیں رکھتی، نہ ہی ایسا کر سکتی ہے۔ [8] اِس لئے وہ لوگ اللہ کو پسند نہیں آ سکتے جو پرانی فطرت کے اختیار میں ہیں۔

[9] لیکن آپ پرانی فطرت کے اختیار میں نہیں بلکہ روح کے اختیار میں ہیں۔ شرط یہ ہے کہ روح القدس آپ میں بسا ہوا ہو۔ اگر کسی میں مسیح کا روح نہیں تو وہ مسیح کا نہیں۔ [10] لیکن اگر مسیح آپ میں ہے تو پھر آپ کا بدن گناہ کی وجہ سے مُردہ ہے جبکہ روح القدس آپ کو راست باز ٹھہرانے کی وجہ سے آپ کے لئے زندگی کا باعث ہے۔ [11] اُس کا روح آپ میں بستا ہے جس نے عیسیٰ کو مُردوں میں سے زندہ کیا۔ اور چونکہ روح القدس آپ میں بستا ہے اِس لئے اللہ اِس کے ذریعے آپ کے فانی بدنوں کو بھی مسیح کی طرح زندہ کرے گا۔

[12] چنانچہ میرے بھائیو، ہماری پرانی فطرت کا کوئی حق نہ رہا کہ ہمیں اپنے مطابق زندگی گزارنے پر مجبور کرے۔ [13] کیونکہ اگر آپ اپنی پرانی فطرت کے مطابق زندگی گزاریں تو آپ ہلاک ہو جائیں گے۔ لیکن اگر آپ روح القدس کی قوت سے اپنی پرانی فطرت کے غلط کاموں کو نیست و نابود کریں تو پھر آپ زندہ رہیں گے۔ [14] جس کی بھی راہنمائی روح القدس کرتا ہے وہ اللہ کا فرزند ہے۔ [15] کیونکہ اللہ نے جو روح آپ کو دیا ہے

اُس نے آپ کو غلام بنا کر خوف زدہ حالت میں نہیں رکھا بلکہ آپ کو اللہ کے فرزند بنا دیا ہے، اور اُسی کے ذریعے ہم پکار کر اللہ کو ''ابّا'' یعنی ''اے باپ'' کہہ سکتے ہیں۔ 16 روح القدس خود ہماری روح کے ساتھ مل کر گواہی دیتا ہے کہ ہم اللہ کے فرزند ہیں۔ 17 اور چونکہ ہم اُس کے فرزند ہیں اِس لئے ہم وارث ہیں، اللہ کے وارث اور مسیح کے ہم میراث۔ کیونکہ اگر ہم مسیح کے دُکھ میں شریک ہوں تو اُس کے جلال میں بھی شریک ہوں گے۔

آئندہ کا جلال

18 میرے خیال میں ہمارا موجودہ دُکھ اُس آنے والے جلال کی نسبت کچھ بھی نہیں جو ہم پر ظاہر ہو گا۔ 19 ہاں، تمام کائنات یہ دیکھنے کے لئے تڑپتی ہے کہ اللہ کے فرزند ظاہر ہو جائیں، 20 کیونکہ کائنات اللہ کی لعنت کے تحت آ کر فانی ہو گئی ہے۔ یہ اُس کی اپنی نہیں بلکہ اللہ کی مرضی تھی جس نے اُس پر یہ لعنت بھیجی۔ تو بھی یہ اُمید دلائی گئی 21 کہ ایک دن کائنات کو خود اُس کی فانی حالت کی غلامی سے چھڑایا جائے گا۔ اُس وقت وہ اللہ کے فرزندوں کی جلالی آزادی میں شریک ہو جائے گی۔ 22 کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ آج تک تمام کائنات کراہتی اور دردِ زہ میں تڑپتی رہتی ہے۔ 23 نہ صرف کائنات بلکہ ہم خود بھی اندر ہی اندر کراہتے ہیں، گو ہمیں آنے والے جلال کا پہلا پھل روح القدس کی صورت میں مل چکا ہے۔ ہم کراہتے کراہتے شدت سے اِس انتظار میں ہیں کہ یہ بات ظاہر ہو جائے کہ ہم اللہ کے فرزند ہیں اور ہمارے بدنوں کو نجات ملے۔ 24 کیونکہ نجات پاتے وقت ہمیں یہ اُمید دلائی گئی۔ لیکن اگر وہ کچھ نظر آ چکا ہوتا جس کی اُمید ہم رکھتے تو یہ درحقیقت اُمید نہ ہوتی۔ کون اُس کی اُمید رکھے جو اُسے نظر آ چکا ہے؟ 25 لیکن چونکہ ہم اُس کی اُمید رکھتے ہیں جو ابھی نظر نہیں آیا تو لازم ہے کہ ہم صبر سے اُس کا انتظار کریں۔

26 اِسی طرح روح القدس بھی ہماری کمزور حالت میں ہماری مدد کرتا ہے، کیونکہ ہم نہیں جانتے کہ کس طرح مناسب دعا مانگیں۔ لیکن روح القدس خود ناقابلِ بیان آہیں بھرتے ہوئے ہماری شفاعت کرتا ہے۔ 27 اور خدا باپ جو تمام دلوں کی تحقیق کرتا ہے روح القدس کی سوچ کو جانتا ہے، کیونکہ پاک روح اللہ کی مرضی کے مطابق مقدسین کی شفاعت کرتا ہے۔

28 اور ہم جانتے ہیں کہ جو اللہ سے محبت رکھتے ہیں اُن کے لئے سب کچھ مل کر بھلائی کا باعث بنتا ہے، اُن کے لئے جو اُس کے ارادے کے مطابق بُلائے گئے ہیں۔ 29 کیونکہ اللہ نے پہلے سے اپنے لوگوں کو چن لیا، اُس نے پہلے سے اُنہیں اِس کے لئے مقرر کیا کہ وہ اُس کے فرزند کے ہم شکل بن جائیں اور یوں مسیح بہت سے بھائیوں میں پہلوٹھا ہو۔ 30 لیکن جنہیں اُس نے پہلے سے مقرر کیا اُنہیں اُس نے بُلایا بھی، جنہیں اُس نے بُلایا اُنہیں اُس نے راست باز بھی ٹھہرایا اور جنہیں اُس نے راست باز ٹھہرایا اُنہیں اُس نے جلال بھی بخشا۔

اللہ کی مسیح میں محبت

31 اِن تمام باتوں کے جواب میں ہم کیا کہیں؟ اگر اللہ ہمارے حق میں ہے تو کون ہمارے خلاف ہو سکتا ہے؟ 32 اُس نے اپنے فرزند کو بھی دریغ نہ کیا بلکہ اُسے ہم سب کے لئے دشمن کے حوالے کر دیا۔ جس نے ہمیں اپنے فرزند کو دے دیا کیا وہ ہمیں اُس کے ساتھ

سب کچھ مفت نہیں دے گا؟ 33 اب کون اللہ کے چنے ہوئے لوگوں پر الزام لگائے گا جب اللہ خود اُنہیں راست باز قرار دیتا ہے؟ 34 کون ہمیں مجرم ٹھہرائے گا جب مسیح عیسیٰ نے ہمارے لئے اپنی جان دی؟ بلکہ ہماری خاطر اِس سے بھی زیادہ ہوا۔ اُسے زندہ کیا گیا اور وہ اللہ کے دہنے ہاتھ بیٹھ گیا، جہاں وہ ہماری شفاعت کرتا ہے۔ 35 غرض کون ہمیں مسیح کی محبت سے جدا کرے گا؟ کیا کوئی مصیبت، تنگی، ایذارسانی، کال، ننگاپن، خطرہ یا تلوار؟ 36 جیسے کلامِ مقدّس میں لکھا ہے، ''تیری خاطر ہمیں دن بھر موت کا سامنا کرنا پڑتا ہے، لوگ ہمیں ذبح ہونے والی بھیڑوں کے برابر سمجھتے ہیں۔'' 37 کوئی بات نہیں، کیونکہ مسیح ہمارے ساتھ ہے اور ہم سے محبت رکھتا ہے۔ اُس کے وسیلے سے ہم اِن سب خطروں کے رُوبرُو زبردست فتح پاتے ہیں۔ 38 کیونکہ مجھے یقین ہے کہ ہمیں اُس کی محبت سے کوئی چیز جدا نہیں کر سکتی: نہ موت اور نہ زندگی، نہ فرشتے اور نہ حکمران، نہ حال اور نہ مستقبل، نہ طاقتیں، 39 نہ نشیب اور نہ فراز، نہ کوئی اَور مخلوق ہمیں اللہ کی اُس محبت سے جدا کر سکے گی جو ہمیں ہمارے خداوند مسیح عیسیٰ میں حاصل ہے۔

اللہ اور اُس کی قوم

9 مَیں مسیح میں سچ کہتا ہوں، جھوٹ نہیں بولتا، اور میرا ضمیر بھی روح القدس میں اِس کی گواہی دیتا ہے 2 کہ مَیں دل میں اپنے یہودی ہم وطنوں کے لئے شدید غم اور مسلسل درد محسوس کرتا ہوں۔ 3 کاش میرے بھائی اور خونی رشتے دار نجات پائیں! اِس کے لئے مَیں خود ملعون اور مسیح سے جدا ہونے کے لئے بھی تیار ہوں۔ 4 اللہ نے اُن ہی کو جو اسرائیلی ہیں اپنے فرزند بننے کے لئے مقرر کیا تھا۔ اُن ہی پر اُس نے اپنا جلال ظاہر کیا، اُن ہی کے ساتھ اپنے عہد باندھے اور اُن ہی کو شریعت عطا کی۔ وہی حقیقی عبادت اور اللہ کے وعدوں کے حق دار ہیں، 5 وہی ابراہیم اور یعقوب کی اولاد ہیں اور اُن ہی میں سے جسمانی لحاظ سے مسیح آیا۔ اللہ کی تمجید و تعریف ابد تک ہو جو سب پر حکومت کرتا ہے! آمین۔

6 کہنے کا مطلب یہ نہیں کہ اللہ اپنا وعدہ پورا نہ کر سکا۔ بات یہ نہیں ہے بلکہ یہ کہ وہ سب حقیقی اسرائیلی نہیں ہیں جو اسرائیلی قوم سے ہیں۔ 7 اور سب ابراہیم کی حقیقی اولاد نہیں ہیں جو اُس کی نسل سے ہیں۔ کیونکہ اللہ نے کلامِ مقدّس میں ابراہیم سے فرمایا، ''تیری نسل اسحاق ہی سے قائم رہے گی۔'' 8 چنانچہ لازم نہیں کہ ابراہیم کی تمام فطرتی اولاد اللہ کے فرزند ہوں بلکہ صرف وہی ابراہیم کی حقیقی اولاد سمجھے جاتے ہیں جو اللہ کے وعدے کے مطابق اُس کے فرزند بن گئے ہیں۔ 9 اور وعدہ یہ تھا، ''مقررہ وقت پر مَیں واپس آؤں گا تو سارہ کے بیٹا ہو گا۔''

10 لیکن نہ صرف سارہ کے ساتھ ایسا ہوا بلکہ اسحاق کی بیوی رِبقہ کے ساتھ بھی۔ ایک ہی مرد یعنی ہمارے باپ اسحاق سے اُس کے جُڑواں بچے پیدا ہوئے۔ 11 لیکن بچے ابھی پیدا نہیں ہوئے تھے نہ اُنہوں نے کوئی نیک یا بُرا کام کیا تھا کہ ماں کو اللہ سے ایک پیغام ملا۔ اِس پیغام سے ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ لوگوں کو اپنے ارادے کے مطابق چن لیتا ہے۔ 12 اور اُس کا یہ چناؤ اُن کے نیک اعمال پر مبنی نہیں ہوتا بلکہ اُس کے بُلاوے پر۔ پیغام یہ تھا، ''بڑا چھوٹے کی خدمت کرے گا۔'' 13 یہ بھی کلامِ مقدّس میں لکھا ہے، ''یعقوب مجھے

پیارا تھا، جبکہ عیسَو سے مَیں متنفر رہا۔"

14 کیا اِس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ بےانصاف ہے؟ ہرگز نہیں! 15 کیونکہ اُس نے موسیٰ سے کہا، "مَیں جس پر مہربان ہونا چاہوں اُس پر مہربان ہوتا ہوں اور جس پر رحم کرنا چاہوں اُس پر رحم کرتا ہوں۔" 16 چنانچہ سب کچھ اللہ کے رحم پر ہی مبنی ہے۔ اِس میں انسان کی مرضی یا کوشش کا کوئی دخل نہیں۔ 17 یوں اللہ اپنے کلام میں مصر کے بادشاہ فرعون سے مخاطب ہو کر فرماتا ہے، "مَیں نے تجھے اِس لئے برپا کیا ہے کہ تجھ میں اپنی قدرت کا اظہار کروں اور یوں تمام دنیا میں میرے نام کا پرچار کیا جائے۔" 18 غرض، یہ اللہ ہی کی مرضی ہے کہ وہ کس پر رحم کرے اور کس کو سخت کر دے۔

اللہ کا غضب اور رحم

19 شاید کوئی کہے، "اگر یہ بات ہے تو پھر اللہ کس طرح ہم پر الزام لگا سکتا ہے جب ہم سے غلطیاں ہوتی ہیں؟ ہم تو اُس کی مرضی کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔" 20 یہ نہ کہیں۔ آپ انسان ہوتے ہوئے کون ہیں کہ اللہ کے ساتھ بحث مباحثہ کریں؟ کیا جس کو تشکیل دیا گیا ہے وہ تشکیل دینے والے سے کہتا ہے، "تُو نے مجھے اِس طرح کیوں بنا دیا؟" 21 کیا کمہار کا حق نہیں ہے کہ گارے کے ایک ہی لوندے سے مختلف قسم کے برتن بنائے، کچھ باعزت استعمال کے لئے اور کچھ ذلت آمیز استعمال کے لئے؟

22 یہ بات اللہ پر بھی صادق آتی ہے۔ گو وہ اپنا غضب نازل کرنا اور اپنی قدرت ظاہر کرنا چاہتا تھا، لیکن اُس نے بڑے صبر و تحمل سے وہ برتن برداشت کئے جن پر اُس کا غضب آنا ہے اور جو ہلاکت کے لئے تیار کئے گئے ہیں۔ 23 اُس نے یہ اِس لئے کیا تاکہ اپنا جلال کثرت سے اُن برتنوں پر ظاہر کرے جن پر اُس کا فضل ہے اور جو پہلے سے جلال پانے کے لئے تیار کئے گئے ہیں۔ 24 اور ہم اُن میں سے ہیں جن کو اُس نے چن لیا ہے، نہ صرف یہودیوں میں سے بلکہ غیریہودیوں میں سے بھی۔ 25 یوں وہ غیریہودیوں کے ناتے سے ہوسیع کی کتاب میں فرماتا ہے،

"مَیں اُسے 'میری قوم' کہوں گا
جو میری قوم نہ تھی،
اور اُسے 'میری پیاری' کہوں گا
جو مجھے پیاری نہ تھی۔"

26 اور "جہاں اُنہیں بتایا گیا
کہ 'تم میری قوم نہیں'
وہاں وہ 'زندہ خدا کے فرزند' کہلائیں گے۔"

27 اور یسعیاہ نبی اسرائیل کے بارے میں پکارتا ہے، "گو اسرائیلی ساحل پر کی ریت جیسے بےشمار کیوں نہ ہوں توبھی صرف ایک بچے ہوئے حصے کو نجات ملے گی۔ 28 کیونکہ رب اپنا فرمان مکمل طور پر اور تیزی سے دنیا میں پورا کرے گا۔" 29 یسعیاہ نے یہ بات ایک اَور پیش گوئی میں بھی کی، "اگر رب الافواج ہماری کچھ اولاد زندہ نہ چھوڑتا تو ہم سدوم کی طرح مٹ جاتے، ہمارا عمورہ جیسا ستیاناس ہو جاتا۔"

اسرائیل کے لئے پولس کی دعا

30 اِس سے ہم کیا کہنا چاہتے ہیں؟ یہ کہ گو غیریہودی راست بازی کی تلاش میں نہ تھے توبھی اُنہیں راست بازی حاصل ہوئی، ایسی راست بازی جو ایمان سے پیدا ہوئی۔ 31 اِس کے برعکس اسرائیلیوں کو یہ

حاصل نہ ہوئی، حالانکہ وہ ایسی شریعت کی تلاش میں رہے جو اُنہیں راست باز ٹھہرائے۔ 32 اِس کی کیا وجہ تھی؟ یہ کہ وہ اپنی تمام کوششوں میں ایمان پر انحصار نہیں کرتے تھے بلکہ اپنے نیک اعمال پر۔ اُنہوں نے راہ میں پڑے پتھر سے ٹھوکر کھائی۔ 33 یہ بات کلامِ مقدّس میں لکھی بھی ہے،

"دیکھو مَیں صیون میں ایک پتھر رکھ دیتا ہوں
جو ٹھوکر کا باعث بنے گا،
ایک چٹان جو ٹھیس لگنے کا سبب ہو گی۔
لیکن جو اُس پر ایمان لائے گا
اُسے شرمندہ نہیں کیا جائے گا۔"

10 بھائیو، میری دلی آرزو اور میری اللہ سے دعا یہ ہے کہ اسرائیلیوں کو نجات ملے۔ 2 مَیں اِس کی تصدیق کر سکتا ہوں کہ وہ اللہ کی غیرت رکھتے ہیں۔ لیکن اِس غیرت کے پیچھے روحانی سمجھ نہیں ہوتی۔ 3 وہ اُس راست بازی سے ناواقف رہے ہیں جو اللہ کی طرف سے ہے۔ اِس کی بجائے وہ اپنی ذاتی راست بازی قائم کرنے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ یوں اُنہوں نے اپنے آپ کو اللہ کی راست بازی کے تابع نہیں کیا۔ 4 کیونکہ مسیح میں شریعت کا مقصد پورا ہو گیا، ہاں وہ انجام تک پہنچ گئی ہے۔ چنانچہ جو بھی مسیح پر ایمان رکھتا ہے وہی راست باز ٹھہرتا ہے۔

سب کے لئے راست بازی

5 موسیٰ نے اُس راست بازی کے بارے میں لکھا جو شریعت سے حاصل ہوتی ہے، "جو شخص یوں کرے گا وہ جیتا رہے گا۔" 6 لیکن جو راست بازی ایمان سے حاصل ہوتی ہے وہ کہتی ہے، "اپنے دل میں نہ کہنا کہ 'کون آسمان پر چڑھے گا؟' (تاکہ مسیح کو نیچے لے آئے)۔ 7 یہ بھی نہ کہنا کہ 'کون پاتال میں اُترے گا؟' (تاکہ مسیح کو مُردوں میں سے واپس لے آئے)۔" 8 تو پھر کیا کرنا چاہئے؟ ایمان کی راست بازی فرماتی ہے، "یہ کلام تیرے قریب بلکہ تیرے منہ اور دل میں موجود ہے۔" کلام سے مراد ایمان کا وہ پیغام ہے جو ہم سناتے ہیں۔ 9 یعنی یہ کہ اگر تُو اپنے منہ سے اقرار کرے کہ عیسیٰ خداوند ہے اور دل سے ایمان لائے کہ اللہ نے اُسے مُردوں میں سے زندہ کر دیا تو تجھے نجات ملے گی۔ 10 کیونکہ جب ہم دل سے ایمان لاتے ہیں تو اللہ ہمیں راست باز قرار دیتا ہے، اور جب ہم اپنے منہ سے اقرار کرتے ہیں تو ہمیں نجات ملتی ہے۔ 11 یوں کلامِ مقدّس فرماتا ہے، "جو بھی اُس پر ایمان لائے اُسے شرمندہ نہیں کیا جائے گا۔" 12 اِس میں کوئی فرق نہیں کہ وہ یہودی ہو یا غیریہودی۔ کیونکہ سب کا ایک ہی خداوند ہے، جو فیاضی سے ہر ایک کو دیتا ہے جو اُسے پکارتا ہے۔ 13 کیونکہ "جو بھی خداوند کا نام لے گا نجات پائے گا۔"

14 لیکن وہ کس طرح اُسے پکار سکیں گے اگر وہ اُس پر کبھی ایمان نہیں لائے؟ اور وہ کس طرح اُس پر ایمان لا سکتے ہیں اگر اُنہوں نے کبھی اُس کے بارے میں سنا نہیں؟ اور وہ کس طرح اُس کے بارے میں سن سکتے ہیں اگر کسی نے اُنہیں یہ پیغام سنایا نہیں؟ 15 اور سنانے والے کس طرح دوسروں کے پاس جائیں گے اگر اُنہیں بھیجا نہ گیا؟ اِس لئے کلامِ مقدّس فرماتا ہے، "اُن کے قدم کتنے پیارے ہیں جو خوش خبری سناتے ہیں۔" 16 لیکن سب نے اللہ کی یہ خوش خبری قبول نہیں کی۔ یوں یسعیاہ نبی فرماتا ہے، "اے رب، کون ہمارے پیغام پر ایمان لایا؟" 17 غرض، ایمان پیغام سننے

سے پیدا ہوتا ہے، یعنی مسیح کا کلام سننے سے۔

18 تو پھر سوال یہ ہے کہ کیا اسرائیلیوں نے یہ پیغام نہیں سنا؟ اُنہوں نے اِسے ضرور سنا۔ کلامِ مقدّس میں لکھا ہے،

"اُن کی آواز نکل کر پوری دنیا میں سنائی دی،
اُن کے الفاظ دنیا کی انتہا تک پہنچ گئے۔"

19 تو کیا اسرائیل کو اِس بات کی سمجھ نہ آئی؟ نہیں، اُسے ضرور سمجھ آئی۔ پہلے موسیٰ اِس کا جواب دیتا ہے،

"مَیں خود ہی تمہیں غیرت دلاؤں گا،
ایک ایسی قوم کے ذریعے
جو حقیقت میں قوم نہیں ہے۔
ایک نادان قوم کے ذریعے
مَیں تمہیں غصہ دلاؤں گا۔"

20 اور یسعیاہ نبی یہ کہنے کی جرأت کرتا ہے،

"جو مجھے تلاش نہیں کرتے تھے
اُنہیں مَیں نے مجھے پانے کا موقع دیا،
جو میرے بارے میں دریافت نہیں کرتے تھے
اُن پر مَیں ظاہر ہوا۔"

21 لیکن اسرائیل کے بارے میں وہ فرماتا ہے،

"دن بھر مَیں نے اپنے ہاتھ پھیلائے رکھے
تاکہ ایک نافرمان اور سرکش قوم
کا استقبال کروں۔"

اسرائیل پر اللہ کا رحم

11 تو کیا اِس کا یہ مطلب ہے کہ اللہ نے اپنی قوم کو رد کیا ہے؟ ہرگز نہیں! مَیں تو خود اسرائیلی ہوں۔ ابراہیم میرا بھی باپ ہے، اور مَیں بن یمین کے قبیلے کا ہوں۔ 2 اللہ نے اپنی قوم کو پہلے سے چن لیا تھا۔ وہ کس طرح اُسے رد کرے گا! کیا آپ کو معلوم نہیں کہ کلامِ مقدّس میں الیاس نبی کے بارے میں کیا لکھا ہے؟ الیاس نے اللہ کے سامنے اسرائیلی قوم کی شکایت کر کے کہا، 3 "اے رب، اُنہوں نے تیرے نبیوں کو قتل کیا اور تیری قربان گاہوں کو گرا دیا ہے۔ مَیں اکیلا ہی بچا ہوں، اور وہ مجھے بھی مار ڈالنے کے درپے ہیں۔" 4 اِس پر اللہ نے اُسے کیا جواب دیا؟ "مَیں نے اپنے لئے 7,000 مردوں کو بچا لیا ہے جنہوں نے اپنے گھٹنے بعل دیوتا کے سامنے نہیں ٹیکے۔" 5 آج بھی یہی حالت ہے۔ اسرائیل کا ایک چھوٹا حصہ بچ گیا ہے جسے اللہ نے اپنے فضل سے چن لیا ہے۔ 6 اور چونکہ یہ اللہ کے فضل سے ہوا ہے اِس لئے یہ اُن کی اپنی کوششوں سے نہیں ہوا۔ ورنہ فضل فضل ہی نہ رہتا۔

7 غرض، جس چیز کی تلاش میں اسرائیل رہا وہ پوری قوم کو حاصل نہیں ہوئی بلکہ صرف اُس کے ایک چنے ہوئے حصے کو۔ باقی سب کو فضل کے بارے میں بے حس کر دیا گیا، 8 جس طرح کلامِ مقدّس میں لکھا ہے،

"آج تک اللہ نے اُنہیں
ایسی حالت میں رکھا ہے
کہ اُن کی روح مدہوش ہے،
اُن کی آنکھیں دیکھ نہیں سکتیں
اور اُن کے کان سن نہیں سکتے۔"

9 اور داؤد فرماتا ہے،

"اُن کی میز
اُن کے لئے پھندا اور جال بن جائے،
اِس سے وہ ٹھوکر کھا کر
اپنے غلط کاموں کا معاوضہ پائیں۔
10 اُن کی آنکھیں تاریک ہو جائیں

تاکہ وہ دیکھ نہ سکیں،
اُن کی کمر ہمیشہ جھکی رہے۔“

11 تو کیا اللہ کی قوم ٹھوکر کھا کر یوں گر گئی کہ کبھی بحال نہیں ہو گی؟ ہرگز نہیں! اُس کی خطاؤں کی وجہ سے اللہ نے غیریہودیوں کو نجات پانے کا موقع دیا تاکہ اسرائیلی غیرت کھائیں۔ 12 یوں یہودیوں کی خطائیں دنیا کے لئے بھرپور برکت کا باعث بن گئیں، اور اُن کا نقصان غیریہودیوں کے لئے بھرپور برکت کا باعث بن گیا۔ تو پھر یہ برکت کتنی اَور زیادہ ہو گی جب یہودیوں کی پوری تعداد اِس میں شامل ہو جائے گی!

غیریہودیوں کی نجات

13 آپ کو جو غیریہودی ہیں مَیں یہ بتاتا ہوں، اللہ نے مجھے غیریہودیوں کے لئے رسول بنایا ہے، اِس لئے مَیں اپنی اِس خدمت پر زور دیتا ہوں۔ 14 کیونکہ مَیں چاہتا ہوں کہ میری قوم کے لوگ یہ دیکھ کر غیرت کھائیں اور اُن میں سے کچھ بچ جائیں۔ 15 جب اُنہیں رد کیا گیا تو باقی دنیا کی اللہ کے ساتھ صلح ہو گئی۔ تو پھر کیا ہو گا جب اُنہیں دوبارہ قبول کیا جائے گا؟ یہ مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے برابر ہو گا!

16 جب آپ فصل کے پہلے آٹے سے روٹی بنا کر اللہ کے لئے مخصوص و مقدّس کرتے ہیں تو باقی سارا آٹا بھی مخصوص و مقدّس ہے۔ اور جب درخت کی جڑیں مقدّس ہیں تو اُس کی شاخیں بھی مقدّس ہیں۔ 17 زیتون کے درخت کی کچھ شاخیں توڑ دی گئی ہیں اور اُن کی جگہ جنگلی زیتون کے درخت کی ایک شاخ پیوند کی گئی ہے۔ آپ غیریہودی اِس جنگلی شاخ سے مطابقت رکھتے ہیں۔ جس طرح یہ دوسرے درخت کی جڑ سے رس اور تقویت پاتی ہے اُسی طرح آپ بھی یہودی قوم کی روحانی جڑ سے تقویت پاتے ہیں۔ 18 چنانچہ آپ کا دوسری شاخوں کے سامنے شیخی مارنے کا حق نہیں۔ اور اگر آپ شیخی ماریں تو یہ خیال کریں کہ آپ جڑ کو قائم نہیں رکھتے بلکہ جڑ آپ کو۔

19 شاید آپ اِس پر اعتراض کریں، ”ہاں، لیکن دوسری شاخیں توڑی گئیں تاکہ مَیں پیوند کیا جاؤں۔“ 20 بےشک، لیکن یاد رکھیں، دوسری شاخیں اِس لئے توڑی گئیں کہ وہ ایمان نہیں رکھتی تھیں اور آپ اِس لئے اُن کی جگہ لگے ہیں کہ آپ ایمان رکھتے ہیں۔ چنانچہ اپنے آپ پر فخر نہ کریں بلکہ خوف رکھیں۔ 21 اللہ نے اصلی شاخیں بچنے نہ دیں۔ اگر آپ اِس طرح کی حرکتیں کریں تو کیا وہ آپ کو چھوڑ دے گا؟ 22 یہاں ہمیں اللہ کی مہربانی اور سختی نظر آتی ہے — جو گر گئے ہیں اُن کے سلسلے میں اُس کی سختی، لیکن آپ کے سلسلے میں اُس کی مہربانی۔ اور یہ مہربانی رہے گی جب تک آپ اُس کی مہربانی سے لپٹے رہیں گے۔ ورنہ آپ کو بھی درخت سے کاٹ ڈالا جائے گا۔ 23 اور اگر یہودی اپنے کفر سے باز آئیں تو اُن کی پیوند کاری دوبارہ درخت کے ساتھ کی جائے گی، کیونکہ اللہ ایسا کرنے پر قادر ہے۔ 24 آخر آپ خود قدرتی طور پر زیتون کے جنگلی درخت کی شاخ تھے جسے اللہ نے توڑ کر قدرتی قوانین کے خلاف زیتون کے اصل درخت پر لگایا۔ تو پھر وہ کتنی زیادہ آسانی سے یہودیوں کی توڑی گئی شاخیں دوبارہ اُن کے اپنے درخت میں لگا دے گا!

اللہ کا رحم سب پر

25 بھائیو، مَیں چاہتا ہوں کہ آپ ایک بھید سے

واقف ہو جائیں، کیونکہ یہ آپ کو اپنے آپ کو دانا سمجھنے سے باز رکھے گا۔ بھید یہ ہے کہ اسرائیل کا ایک حصہ اللہ کے فضل کے بارے میں بے حس ہو گیا ہے، اور اُس کی یہ حالت اُس وقت تک رہے گی جب تک غیر یہودیوں کی پوری تعداد اللہ کی بادشاہی میں داخل نہ ہو جائے۔ 26 پھر پورا اسرائیل نجات پائے گا۔ یہ کلامِ مقدّس میں بھی لکھا ہے،

”چھڑانے والا صیون سے آئے گا۔
وہ بے دینی کو یعقوب سے ہٹا دے گا۔
27 اور یہ میرا اُن کے ساتھ عہد ہو گا
جب مَیں اُن کے گناہوں کو
اُن سے دُور کروں گا۔“

28 چونکہ یہودی اللہ کی خوش خبری قبول نہیں کرتے اِس لئے وہ اللہ کے دشمن ہیں، اور یہ بات آپ کے لئے فائدے کا باعث بن گئی ہے۔ تو بھی وہ اللہ کو پیارے ہیں، اِس لئے کہ اُس نے اُن کے باپ دادا ابراہیم، اسحاق اور یعقوب کو چن لیا تھا۔ 29 کیونکہ جب بھی اللہ کسی کو اپنی نعمتوں سے نواز کر بُلاتا ہے تو اُس کی یہ نعمتیں اور بُلاوے کبھی نہیں مٹنے کی۔ 30 ماضی میں غیر یہودی اللہ کے تابع نہیں تھے، لیکن اب اللہ نے آپ پر یہودیوں کی نافرمانی کی وجہ سے رحم کیا ہے۔ 31 اب اِس کے اُلٹ ہے کہ یہودی خود آپ پر کئے گئے رحم کی وجہ سے اللہ کے تابع نہیں ہیں، اور لازم ہے کہ اللہ اُن پر بھی رحم کرے۔ 32 کیونکہ اُس نے سب کو نافرمانی کے قیدی بنا دیا ہے تاکہ سب پر رحم کرے۔

اللہ کی تمجید

33 واہ! اللہ کی دولت، حکمت اور علم کیا ہی گہرا ہے۔ کون اُس کے فیصلوں کی تہہ تک پہنچ سکتا ہے! کون اُس کی راہوں کا کھوج لگا سکتا ہے! 34 کلامِ مقدّس یوں فرماتا ہے،

”کس نے رب کی سوچ کو جانا؟
یا کون اِتنا علم رکھتا ہے
کہ وہ اُسے مشورہ دے؟
35 کیا کسی نے کبھی اُسے کچھ دیا
کہ اُسے اِس کا معاوضہ دینا پڑے؟“

36 کیونکہ سب کچھ اُسی نے پیدا کیا ہے، سب کچھ اُسی کے ذریعے اور اُسی کے جلال کے لئے قائم ہے۔ اُسی کی تمجید ابد تک ہوتی رہے! آمین۔

پوری زندگی اللہ کی خدمت میں

12 بھائیو، اللہ نے آپ پر کتنا رحم کیا ہے! اب ضروری ہے کہ آپ اپنے بدنوں کو اللہ کے لئے مخصوص کریں، کہ وہ ایک ایسی زندہ اور مقدّس قربانی بن جائیں جو اُسے پسند آئے۔ ایسا کرنے سے آپ اُس کی معقول عبادت کریں گے۔ 2 اِس دنیا کے سانچے میں نہ ڈھل جائیں بلکہ اللہ کو آپ کی سوچ کی تجدید کرنے دیں تاکہ آپ وہ شکل و صورت اپنا سکیں جو اُسے پسند ہے۔ پھر آپ اللہ کی مرضی کو پہچان سکیں گے، وہ کچھ جو اچھا، پسندیدہ اور کامل ہے۔

3 اُس رحم کی بنا پر جو اللہ نے مجھ پر کیا مَیں آپ میں سے ہر ایک کو ہدایت دیتا ہوں کہ اپنی حقیقی حیثیت کو جان کر اپنے آپ کو اِس سے زیادہ نہ سمجھیں۔ کیونکہ جس پیمانے سے اللہ نے ہر ایک کو ایمان بخشا ہے اُسی کے مطابق وہ سمجھ داری سے اپنی حقیقی حیثیت کو جان لے۔ 4 ہمارے ایک ہی جسم میں بہت سے اعضا ہیں،

اور ہر ایک عضو کا فرق فرق کام ہوتا ہے۔ 5 اِسی طرح گو ہم بہت ہیں، لیکن مسیح میں ایک ہی بدن ہیں، جس میں ہر عضو دوسروں کے ساتھ جُڑا ہوا ہے۔ 6 اللہ نے اپنے فضل سے ہر ایک کو مختلف نعمتوں سے نوازا ہے۔ اگر آپ کی نعمت نبوّت کرنا ہے تو اپنے ایمان کے مطابق نبوّت کریں۔ 7 اگر آپ کی نعمت خدمت کرنا ہے تو خدمت کریں۔ اگر آپ کی نعمت تعلیم دینا ہے تو تعلیم دیں۔ 8 اگر آپ کی نعمت حوصلہ افزائی کرنا ہے تو حوصلہ افزائی کریں۔ اگر آپ کی نعمت دوسروں کی ضروریات پوری کرنا ہے تو خلوص دلی سے یہی کریں۔ اگر آپ کی نعمت راہنمائی کرنا ہے تو سرگرمی سے راہنمائی کریں۔ اگر آپ کی نعمت رحم کرنا ہے تو خوشی سے رحم کریں۔

9 آپ کی محبت محض دکھاوے کی نہ ہو۔ جو کچھ بُرا ہے اُس سے نفرت کریں اور جو کچھ اچھا ہے اُس کے ساتھ لپٹے رہیں۔ 10 آپ کی ایک دوسرے کے لئے برادرانہ محبت سرگرم ہو۔ ایک دوسرے کی عزت کرنے میں آپ خود پہلا قدم اُٹھائیں۔ 11 آپ کا جوش ڈھیلا نہ پڑ جائے بلکہ روحانی سرگرمی سے خداوند کی خدمت کریں۔ 12 اُمید میں خوش، مصیبت میں ثابت قدم اور دعا میں لگے رہیں۔ 13 جب مقدّسین ضرورت مند ہیں تو اُن کی مدد کرنے میں شریک ہوں۔ مہمان نوازی میں لگے رہیں۔

14 جو آپ کو ایذا پہنچائیں اُن کو برکت دیں۔ اُن پر لعنت مت کریں بلکہ برکت چاہیں۔ 15 خوشی منانے والوں کے ساتھ خوشی منائیں اور رونے والوں کے ساتھ روئیں۔ 16 ایک دوسرے کے ساتھ اچھے تعلقات رکھیں۔ اونچی سوچ نہ رکھیں بلکہ دبے ہوؤں سے رفاقت رکھیں۔ اپنے آپ کو دانا مت سمجھیں۔

17 اگر کوئی آپ سے بُرا سلوک کرے تو بدلے میں اُس سے بُرا سلوک نہ کرنا۔ دھیان رکھیں کہ جو کچھ سب کی نظر میں اچھا ہے وہی عمل میں لائیں۔ 18 اپنی طرف سے پوری کوشش کریں کہ جہاں تک ممکن ہو سب کے ساتھ میل ملاپ رکھیں۔ 19 عزیزو، انتقام مت لیں بلکہ اللہ کے غضب کو بدلہ لینے کا موقع دیں۔ کیونکہ کلامِ مقدّس میں لکھا ہے، ”رب فرماتا ہے، انتقام لینا میرا ہی کام ہے، مَیں ہی بدلہ لوں گا۔“ 20 اِس کے بجائے ”اگر تیرا دشمن بھوکا ہو تو اُسے کھانا کھلا، اگر پیاسا ہو تو پانی پلا۔ کیونکہ ایسا کرنے سے تُو اُس کے سر پر جلتے ہوئے کوئلوں کا ڈھیر لگائے گا۔“ 21 اپنے پر بُرائی کو غالب نہ آنے دیں بلکہ بھلائی سے آپ بُرائی پر غالب آئیں۔

رعایا کے فرائض

13 ہر شخص اختیار رکھنے والے حکمرانوں کے تابع رہے، کیونکہ تمام اختیار اللہ کی طرف سے ہے۔ جو اختیار رکھتے ہیں اُنہیں اللہ کی طرف سے مقرر کیا گیا ہے۔ 2 چنانچہ جو حکمران کی مخالفت کرتا ہے وہ اللہ کے فرمان کی مخالفت کرتا اور یوں اپنے آپ پر اللہ کی عدالت لاتا ہے۔ 3 کیونکہ حکمران اُن کے لئے خوف کا باعث نہیں ہوتے جو صحیح کام کرتے ہیں بلکہ اُن کے لئے جو غلط کام کرتے ہیں۔ کیا آپ حکمران سے خوف کھائے بغیر زندگی گزارنا چاہتے ہیں؟ تو پھر وہ کچھ کریں جو اچھا ہے تو وہ آپ کو شاباش دے گا۔ 4 کیونکہ وہ اللہ کا خادم ہے جو آپ کی بہتری کے لئے خدمت کرتا ہے۔ لیکن اگر آپ غلط کام کریں تو ڈریں، کیونکہ وہ اپنی تلوار کو خواہ مخواہ تھامے نہیں رکھتا۔ وہ اللہ کا خادم ہے اور اُس کا غضب غلط کام کرنے والے پر نازل ہوتا ہے۔ 5 اِس

لئے لازم ہے کہ آپ حکومت کے تابع رہیں، نہ صرف سزا سے بچنے کے لئے بلکہ اِس لئے بھی کہ آپ کے ضمیر پر داغ نہ لگے۔

6 یہی وجہ ہے کہ آپ ٹیکس ادا کرتے ہیں، کیونکہ سرکاری ملازم اللہ کے خادم ہیں جو اِس خدمت کو سرانجام دینے میں لگے رہتے ہیں۔ 7 چنانچہ ہر ایک کو وہ کچھ دیں جو اُس کا حق ہے، ٹیکس لینے والے کو ٹیکس اور کسٹم ڈیوٹی لینے والے کو کسٹم ڈیوٹی۔ جس کا خوف رکھنا آپ پر فرض ہے اُس کا خوف مانیں اور جس کا احترام کرنا آپ پر فرض ہے اُس کا احترام کریں۔

ایک دوسرے کے لئے فرائض

8 کسی کے بھی قرض دار نہ رہیں۔ صرف ایک قرض ہے جو آپ کبھی نہیں اُتار سکتے، ایک دوسرے سے محبت رکھنے کا قرض۔ یہ کرتے رہیں کیونکہ جو دوسروں سے محبت رکھتا ہے اُس نے شریعت کے تمام تقاضے پورے کئے ہیں۔ 9 مثلاً شریعت میں لکھا ہے، ”قتل نہ کرنا، زنا نہ کرنا، چوری نہ کرنا، لالچ نہ کرنا۔“ اور دیگر جتنے احکام ہیں اِس ایک ہی حکم میں سمائے ہوئے ہیں کہ ”اپنے پڑوسی سے ویسی محبت رکھنا جیسی تُو اپنے آپ سے رکھتا ہے۔“ 10 جو کسی سے محبت رکھتا ہے وہ اُس سے غلط سلوک نہیں کرتا۔ یوں محبت شریعت کے تمام تقاضے پورے کرتی ہے۔

11 ایسا کرنا لازم ہے، کیونکہ آپ خود اِس وقت کی اہمیت کو جانتے ہیں کہ نیند سے جاگ اُٹھنے کی گھڑی آ چکی ہے۔ کیونکہ جب ہم ایمان لائے تھے تو ہماری نجات اِتنی قریب نہیں تھی جتنی کہ اب ہے۔ 12 رات ڈھلنے والی ہے اور دن نکلنے والا ہے۔ اِس لئے آئیں، ہم تاریکی کے کام گندے کپڑوں کی طرح اُتار کر نور کے ہتھیار باندھ لیں۔ 13 ہم شریف زندگی گزاریں، ایسے لوگوں کی طرح جو دن کی روشنی میں چلتے ہیں۔ اِس لئے لازم ہے کہ ہم اِن چیزوں سے باز رہیں: بدمستوں کی رنگ رلیوں اور شراب نوشی سے، زناکاری اور عیاشی سے، اور جھگڑے اور حسد سے۔ 14 اِس کے بجائے خداوند عیسیٰ مسیح کو پہن لیں اور اپنی پرانی فطرت کی پرورش یوں نہ کریں کہ گناہ آلودہ خواہشات بیدار ہو جائیں۔

ایک دوسرے کو مجرم مت ٹھہرانا

14 جس کا ایمان کمزور ہے اُسے قبول کریں، اور اُس کے ساتھ بحث مباحثہ نہ کریں۔ 2 ایک کا ایمان تو اُسے ہر چیز کھانے کی اجازت دیتا ہے جبکہ کمزور ایمان رکھنے والا صرف سبزیاں کھاتا ہے۔ 3 جو سب کچھ کھاتا ہے وہ اُسے حقیر نہ جانے جو یہ نہیں کر سکتا۔ اور جو یہ نہیں کر سکتا وہ اُسے مجرم نہ ٹھہرائے جو سب کچھ کھاتا ہے، کیونکہ اللہ نے اُسے قبول کیا ہے۔ 4 آپ کون ہیں کہ کسی اَور کے غلام کا فیصلہ کریں؟ اُس کا اپنا مالک فیصلہ کرے گا کہ وہ کھڑا رہے یا گر جائے۔ اور وہ ضرور کھڑا رہے گا، کیونکہ خداوند اُسے قائم رکھنے پر قادر ہے۔

5 کچھ لوگ ایک دن کو دوسرے دنوں کی نسبت زیادہ اہم قرار دیتے ہیں جبکہ دوسرے تمام دنوں کی اہمیت برابر سمجھتے ہیں۔ آپ جو بھی خیال رکھیں، ہر ایک اُسے پورے یقین کے ساتھ رکھے۔ 6 جو ایک دن کو خاص قرار دیتا ہے وہ اِس سے خداوند کی تعظیم کرنا چاہتا ہے۔ اِسی طرح جو سب کچھ کھاتا ہے وہ اِس سے خداوند کو جلال دینا چاہتا ہے۔ یہ اِس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اِس

کے لئے خدا کا شکر کرتا ہے۔ لیکن جو کچھ کھانوں سے پرہیز کرتا ہے وہ بھی خدا کا شکر کر کے اِس سے اُس کی تعظیم کرنا چاہتا ہے۔ 7 بات یہ ہے کہ ہم میں سے کوئی نہیں جو صرف اپنے واسطے زندگی گزارتا ہے اور کوئی نہیں جو صرف اپنے واسطے مرتا ہے۔ 8 اگر ہم زندہ ہیں تو اِس لئے کہ خداوند کو جلال دیں، اور اگر ہم مریں تو اِس لئے کہ ہم خداوند کو جلال دیں۔ غرض ہم خداوند ہی کے ہیں، خواہ زندہ ہوں یا مُردہ۔ 9 کیونکہ مسیح اِسی مقصد کے لئے مُوا اور جی اُٹھا کہ وہ مُردوں اور زندوں دونوں کا مالک ہو۔ 10 تو پھر آپ جو صرف سبزی کھاتے ہیں اپنے بھائی کو مجرم کیوں ٹھہراتے ہیں؟ اور آپ جو سب کچھ کھاتے ہیں اپنے بھائی کو حقیر کیوں جانتے ہیں؟ یاد رکھیں کہ ایک دن ہم سب اللہ کے تختِ عدالت کے سامنے کھڑے ہوں گے۔ 11 کلامِ مقدّس میں یہی لکھا ہے،

رب فرماتا ہے، ''میری حیات کی قسم ،
ہر گھٹنا میرے سامنے جھکے گا
اور ہر زبان اللہ کی تمجید کرے گی۔''

12 ہاں، ہم میں سے ہر ایک کو اللہ کے سامنے اپنی زندگی کا جواب دینا پڑے گا۔

دوسروں کے لئے گرنے کا باعث نہ بننا

13 چنانچہ آئیں، ہم ایک دوسرے کو مجرم نہ ٹھہرائیں۔ پورے عزم کے ساتھ اِس کا خیال رکھیں کہ آپ اپنے بھائی کے لئے ٹھوکر کھانے یا گناہ میں گرنے کا باعث نہ بنیں۔ 14 مجھے خداوند مسیح میں علم اور یقین ہے کہ کوئی بھی کھانا بذاتِ خود ناپاک نہیں ہے۔ لیکن جو کسی کھانے کو ناپاک سمجھتا ہے اُس کے لئے وہ کھانا ناپاک ہی ہے۔ 15 اگر آپ اپنے بھائی کو اپنے کسی کھانے کے باعث پریشان کر رہے ہیں تو آپ محبت کی روح میں زندگی نہیں گزار رہے۔ اپنے بھائی کو اپنے کھانے سے ہلاک نہ کریں۔ یاد رکھیں کہ مسیح نے اُس کے لئے اپنی جان دی ہے۔ 16 ایسا نہ ہو کہ لوگ اُس اچھی چیز پر کفر بکیں جو آپ کو مل گئی ہے۔ 17 کیونکہ اللہ کی بادشاہی کھانے پینے کی چیزوں پر قائم نہیں ہے بلکہ راست بازی، صلح سلامتی اور روح القدس میں خوشی پر۔ 18 جو یوں مسیح کی خدمت کرتا ہے وہ اللہ کو پسند اور انسانوں کو منظور ہے۔

19 چنانچہ آئیں، ہم پوری جد و جہد کے ساتھ وہ کچھ کرنے کی کوشش کریں جو صلح سلامتی اور ایک دوسرے کی روحانی تعمیر و ترقی کا باعث ہے۔ 20 اللہ کا کام کسی کھانے کی خاطر برباد نہ کریں۔ ہر کھانا پاک ہے، لیکن اگر آپ کچھ کھاتے ہیں جس سے دوسرے کو ٹھیس لگے تو یہ غلط ہے۔ 21 بہتر یہ ہے کہ نہ آپ گوشت کھائیں، نہ مَے پئیں اور نہ کوئی اَور قدم اُٹھائیں جس سے آپ کا بھائی ٹھوکر کھائے۔ 22 جو بھی ایمان آپ اِس ناتے سے رکھتے ہیں وہ آپ اور اللہ تک محدود رہے۔ مبارک ہے وہ جو کسی چیز کو جائز قرار دے کر اپنے آپ کو مجرم نہیں ٹھہراتا۔ 23 لیکن جو شک کرتے ہوئے کوئی کھانا کھاتا ہے اُسے مجرم ٹھہرایا جاتا ہے، کیونکہ اُس کا یہ عمل ایمان پر مبنی نہیں ہے۔ اور جو بھی عمل ایمان پر مبنی نہیں ہوتا وہ گناہ ہے۔

بُردباری

15 ہم طاقت وروں کا فرض ہے کہ کمزوروں کی کمزوریاں برداشت کریں۔ ہم صرف اپنے

آپ کو خوش کرنے کی خاطر زندگی نہ گزاریں [2] بلکہ ہر ایک اپنے پڑوسی کو اُس کی بہتری اور روحانی تعمیر و ترقی کے لئے خوش کرے۔ [3] کیونکہ مسیح نے بھی خود کو خوش رکھنے کے لئے زندگی نہیں گزاری۔ کلامِ مقدّس میں اُس کے بارے میں یہی لکھا ہے، ”جو تجھے گالیاں دیتے ہیں اُن کی گالیاں مجھ پر آ گئی ہیں۔“ [4] یہ سب کچھ ہمیں ہماری نصیحت کے لئے لکھا گیا تاکہ ہم ثابت قدمی اور کلامِ مقدّس کی حوصلہ افزا باتوں سے اُمید پائیں۔ [5] اب ثابت قدمی اور حوصلہ دینے والا خدا آپ کو توفیق دے کہ آپ مسیح عیسیٰ کا نمونہ اپنا کر یگانگت کی روح میں ایک دوسرے کے ساتھ زندگی گزاریں۔ [6] تب ہی آپ مل کر ایک ہی آواز کے ساتھ خدا، ہمارے خداوند عیسیٰ مسیح کے باپ کو جلال دے سکیں گے۔

غیریہودیوں کے لئے خوش خبری

[7] چنانچہ جس طرح مسیح نے آپ کو قبول کیا ہے اُسی طرح ایک دوسرے کو بھی قبول کریں تاکہ اللہ کو جلال ملے۔ [8] یاد رکھیں کہ مسیح اللہ کی صداقت کا اظہار کر کے یہودیوں کا خادم بنا تاکہ اُن وعدوں کی تصدیق کرے جو ابراہیم، اسحاق اور یعقوب سے کئے گئے تھے۔ [9] وہ اِس لئے بھی خادم بنا کہ غیریہودی اللہ کو اُس رحم کے لئے جلال دیں جو اُس نے اُن پر کیا ہے۔ کلامِ مقدّس میں یہی لکھا ہے،

”اِس لئے مَیں اقوام میں تیری حمد و ثنا کروں گا،
تیرے نام کی تعریف میں گیت گاؤں گا۔“

[10] یہ بھی لکھا ہے،
”اے دیگر قومو،
اُس کی اُمّت کے ساتھ خوشی مناؤ!“

[11] پھر لکھا ہے،
”اے تمام اقوام، رب کی تمجید کرو!
اے تمام اُمّتو، اُس کی ستائش کرو!“

[12] اور یسعیاہ نبی یہ فرماتا ہے،
”یسّی کی جڑ سے ایک کونپل پھوٹ نکلے گی،
ایک ایسا آدمی اُٹھے گا
جو قوموں پر حکومت کرے گا۔
غیریہودی اُس پر آس رکھیں گے۔“

[13] اُمید کا خدا آپ کو ایمان رکھنے کے باعث ہر خوشی اور سلامتی سے معمور کرے تاکہ روح القدس کی قدرت سے آپ کی اُمید بڑھ کر دل سے چھلک جائے۔

دلیری سے لکھنے کی وجہ

[14] میرے بھائیو، مجھے پورا یقین ہے کہ آپ خود بھلائی سے معمور ہیں، کہ آپ ہر طرح کا علم و عرفان رکھتے ہیں اور ایک دوسرے کو نصیحت کرنے کے قابل بھی ہیں۔ [15] تو بھی مَیں نے یاد دلانے کی خاطر آپ کو کئی باتیں لکھنے کی دلیری کی ہے۔ کیونکہ مَیں اللہ کے فضل سے [16] آپ غیریہودیوں کے لئے مسیح عیسیٰ کا خادم ہوں۔ اور مَیں اللہ کی خوش خبری پھیلانے میں بیت المقدّس کے امام کی سی خدمت سرانجام دیتا ہوں تاکہ آپ ایک ایسی قربانی بن جائیں جو اللہ کو پسند آئے اور جسے روح القدس نے اُس کے لئے مخصوص و مقدّس کیا ہو۔ [17] چنانچہ مَیں مسیح عیسیٰ میں اللہ کے سامنے اپنی خدمت پر فخر کر سکتا ہوں۔ [18] کیونکہ مَیں صرف اُس کام کے بارے میں بات کرنے کی جرأت کروں گا جو مسیح نے میری معرفت کیا ہے اور جس سے غیریہودی اللہ کے تابع ہو گئے ہیں۔ ہاں، مسیح ہی نے یہ

کام کلام اور عمل سے، [19] الٰہی نشانوں اور معجزوں کی قوت سے اور اللہ کے روح کی قدرت سے سرانجام دیا ہے۔ یوں مَیں نے یروشلم سے لے کر صوبہ اِلّرُکم تک سفر کرتے کرتے اللہ کی خوش خبری پھیلانے کی خدمت پوری کی ہے۔ [20] اور مَیں اِسے اپنی عزت کا باعث سمجھا کہ خوش خبری وہاں سناؤں جہاں مسیح کے بارے میں خبر نہیں پہنچی۔ کیونکہ مَیں ایسی بنیاد پر تعمیر نہیں کرنا چاہتا تھا جو کسی اَور نے ڈالی تھی۔ [21] کلامِ مقدّس یہی فرماتا ہے،

"جنہیں اُس کے بارے میں نہیں بتایا گیا
وہ دیکھیں گے،
اور جنہوں نے نہیں سنا
اُنہیں سمجھ آئے گی۔"

پولس کا روم جانے کا ارادہ

[22] یہی وجہ ہے کہ مجھے اِتنی دفعہ آپ کے پاس آنے سے روکا گیا ہے۔ [23] لیکن اب میری اِن علاقوں میں خدمت پوری ہو چکی ہے۔ اور چونکہ مَیں اِتنے سالوں سے آپ کے پاس آنے کا آرزومند رہا ہوں [24] اِس لئے اب یہ خواہش پوری کرنے کی اُمید رکھتا ہوں۔ کیونکہ مَیں نے سپین جانے کا منصوبہ بنایا ہے۔ اُمید ہے کہ راستے میں آپ سے ملوں گا اور آپ آگے کے سفر کے لئے میری مدد کر سکیں گے۔ لیکن پہلے مَیں کچھ دیر کے لئے آپ کی رفاقت سے لطف اندوز ہونا چاہتا ہوں۔ [25] اِس وقت مَیں یروشلم جا رہا ہوں تاکہ وہاں کے مقدسین کی خدمت کروں۔ [26] کیونکہ مکدُنیہ اور اخیہ کی جماعتوں نے یروشلم کے اُن مقدسین کے لئے ہدیہ جمع کرنے کا فیصلہ کیا ہے جو غریب ہیں۔ [27] اُنہوں نے یہ خوشی سے کیا اور در اصل یہ اُن کا فرض بھی ہے۔ غیریہودی تو یہودیوں کی روحانی برکتوں میں شریک ہوئے ہیں، اِس لئے غیریہودیوں کا فرض ہے کہ وہ یہودیوں کو بھی اپنی مالی برکتوں میں شریک کر کے اُن کی خدمت کریں۔ [28] چنانچہ اپنا یہ فرض ادا کرنے اور مقامی بھائیوں کا یہ سارا پھل یروشلم کے ایمان داروں تک پہنچانے کے بعد مَیں آپ کے پاس سے ہوتا ہوا سپین جاؤں گا۔ [29] اور مَیں جانتا ہوں کہ جب مَیں آپ کے پاس آؤں گا تو مسیح کی پوری برکت لے کر آؤں گا۔

[30] بھائیو، مَیں ہمارے خداوند عیسیٰ مسیح اور روح القدس کی محبت کو یاد دلا کر آپ سے منت کرتا ہوں کہ آپ میرے لئے اللہ سے دعا کریں اور یوں میری روحانی جنگ میں شریک ہو جائیں۔ [31] اِس کے لئے دعا کریں کہ مَیں صوبہ یہودیہ کے غیرایمان داروں سے بچا رہوں اور کہ میری یروشلم میں خدمت وہاں کے مقدسین کو پسند آئے۔ [32] کیونکہ مَیں چاہتا ہوں کہ جب مَیں اللہ کی مرضی سے آپ کے پاس آؤں گا تو میرے دل میں خوشی ہو اور ہم ایک دوسرے کی رفاقت سے تر و تازہ ہو جائیں۔ [33] سلامتی کا خدا آپ سب کے ساتھ ہو۔ آمین۔

سلام و دعا

16 ہماری بہن فیبے آپ کے پاس آ رہی ہے۔ وہ کنخریہ شہر کی جماعت میں خادمہ ہے۔ مَیں اُس کی سفارش کرتا ہوں [2] بلکہ خداوند میں عرض ہے کہ آپ اُس کا ویسے ہی استقبال کریں جیسے کہ مقدسین کو کرنا چاہئے۔ جس معاملے میں بھی اُسے آپ کی مدد کی ضرورت ہو اُس میں اُس کا ساتھ دیں، کیونکہ

اُس نے بہت لوگوں کی بلکہ میری بھی مدد کی ہے۔

3 پرسکلہ اور اکولہ کو میرا سلام دینا جو مسیح عیسیٰ میں میرے ہم خدمت رہے ہیں۔ 4 اُنہوں نے میرے لئے اپنی جان پر کھیلا۔ نہ صرف مَیں بلکہ غیر یہودیوں کی جماعتیں اُن کی احسان مند ہیں۔ 5 اُن کے گھر میں جمع ہونے والی جماعت کو بھی میرا سلام دینا۔

میرے عزیز دوست اِپنیتس کو میرا سلام دینا۔ وہ صوبہ آسیہ میں مسیح کا پہلا پیروکار یعنی اُس علاقے کی فصل کا پہلا پھل تھا۔ 6 مریم کو میرا سلام جس نے آپ کے لئے بڑی محنت مشقت کی ہے۔ 7 اندرُنیکس اور یونیہ کو میرا سلام۔ وہ میرے ہم وطن ہیں اور جیل میں میرے ساتھ وقت گزارا ہے۔ رسولوں میں وہ نمایاں حیثیت رکھتے ہیں، اور وہ مجھ سے پہلے مسیح کے پیچھے ہو لئے تھے۔

8 اَمپلیاطس کو سلام۔ وہ خداوند میں مجھے عزیز ہے۔ 9 مسیح میں ہمارے ہم خدمت اُربانس کو سلام اور اِسی طرح میرے عزیز دوست اِستخُس کو بھی۔ 10 اپلیس کو سلام جس کی مسیح کے ساتھ وفاداری کو آزمایا گیا ہے۔ ارستبولس کے گھر والوں کو سلام۔ 11 میرے ہم وطن ہیرودیون کو سلام اور اِسی طرح نرکسس کے اُن گھر والوں کو بھی جو مسیح کے پیچھے ہو لئے ہیں۔

12 ترُوفینہ اور ترُوفوسہ کو سلام جو خداوند کی خدمت میں محنت مشقت کرتی ہیں۔ میری عزیز بہن پرسس کو سلام جس نے خداوند کی خدمت میں بڑی محنت مشقت کی ہے۔ 13 ہمارے خداوند کے چنے ہوئے بھائی رُوفس کو سلام اور اِسی طرح اُس کی ماں کو بھی جو میری ماں بھی ہے۔ 14 اسنکرتس، فلگون، ہرمیس، پتروباس، ہرماس اور اُن کے ساتھی بھائیوں کو میرا سلام دینا۔ 15 فللگس اور یولیہ، نیریوس اور اُس کی بہن، اُلمپاس اور اُن کے ساتھ تمام مقدّسین کو سلام۔

16 ایک دوسرے کو مقدّس بوسہ دے کر سلام کریں۔ مسیح کی تمام جماعتوں کی طرف سے آپ کو سلام۔

آخری ہدایات

17 بھائیو، مَیں آپ کو تاکید کرتا ہوں کہ آپ اُن سے خبردار رہیں جو پارٹی بازی اور ٹھوکر کا باعث بنتے ہیں۔ یہ اُس تعلیم کے خلاف ہے جو آپ کو دی گئی ہے۔ اُن سے کنارہ کریں 18 کیونکہ ایسے لوگ ہمارے خداوند مسیح کی خدمت نہیں کر رہے بلکہ اپنے پیٹ کی۔ وہ اپنی میٹھی اور چکنی چپڑی باتوں سے سادہ لوح لوگوں کے دلوں کو دھوکا دیتے ہیں۔ 19 آپ کی فرماں برداری کی خبر سب تک پہنچ گئی ہے۔ یہ دیکھ کر مَیں آپ کے بارے میں خوش ہوں۔ لیکن مَیں چاہتا ہوں کہ آپ اچھا کام کرنے کے لحاظ سے دانش مند اور بُرا کام کرنے کے لحاظ سے بے قصور ہوں۔ 20 سلامتی کا خدا جلد ہی ابلیس کو آپ کے پاؤں تلے کچلوا ڈالے گا۔

ہمارے خداوند عیسیٰ کا فضل آپ کے ساتھ ہو۔

21 میرا ہم خدمت تیمُتھِیُس آپ کو سلام دیتا ہے، اور اِسی طرح میرے ہم وطن لوکیُس، یاسون اور سوسپطرس۔

22 مَیں، ترتیُس اِس خط کا کاتب ہوں۔ میری طرف سے بھی خداوند میں آپ کو سلام۔

23 گیُس کی طرف سے آپ کو سلام۔ مَیں اور پوری جماعت اُس کے مہمان رہے ہیں۔ شہر کے خزانچی اراستس اور ہمارے بھائی کوارتس بھی آپ کو سلام کہتے ہیں۔ 24 [ہمارے خداوند عیسیٰ کا فضل آپ سب کے ساتھ ہوتا رہے۔]

آخری دعا

25 اللہ کی تمجید ہو، جو آپ کو مضبوط کرنے پر قادر ہے، کیونکہ عیسیٰ مسیح کے بارے میں اُس خوش خبری سے جو مَیں سناتا ہوں اور اُس بھید کے انکشاف سے جو ازل سے پوشیدہ رہا وہ آپ کو قائم رکھ سکتا ہے۔ 26 اب اِس بھید کی حقیقت نبیوں کے صحیفوں سے ظاہر کی گئی ہے اور ابدی خدا کے حکم پر تمام قوموں کو معلوم ہو گئی ہے تاکہ سب ایمان لا کر اللہ کے تابع ہو جائیں۔

27 اللہ کی تمجید ہو جو واحد دانش مند ہے۔ اُسی کا عیسیٰ مسیح کے وسیلے سے ابد تک جلال ہوتا رہے! آمین۔

کُرِنتھیوں کے نام
پولس رسول کا پہلا خط

سلام

1 یہ خط پولس کی طرف سے ہے، جو اللہ کے ارادے سے مسیح عیسیٰ کا بُلایا ہوا رسول ہے، اور ہمارے بھائی سوستھنیس کی طرف سے۔

2 مَیں کُرِنتھس میں موجود اللہ کی جماعت کو لکھ رہا ہوں، آپ کو جنہیں مسیح عیسیٰ میں مقدّس کیا گیا ہے، جنہیں مقدّس ہونے کے لئے بُلایا گیا ہے۔ ساتھ ہی یہ خط اُن تمام لوگوں کے نام بھی ہے جو ہر جگہ ہمارے خداوند عیسیٰ مسیح کا نام لیتے ہیں جو اُن کا اور ہمارا خداوند ہے۔

3 ہمارا خدا باپ اور خداوند عیسیٰ مسیح آپ کو فضل اور سلامتی عطا کریں۔

شکر

4 مَیں ہمیشہ آپ کے لئے خدا کا شکر کرتا ہوں کہ اُس نے آپ کو مسیح عیسیٰ میں اِتنا فضل بخشا ہے۔ 5 آپ کو اُس میں ہر لحاظ سے دولت مند کیا گیا ہے، ہر قسم کی تقریر اور علم و عرفان میں۔ 6 کیونکہ مسیح کی گواہی نے آپ کے درمیان زور پکڑ لیا ہے، 7 اِس لئے آپ کو ہمارے خداوند عیسیٰ مسیح کے ظہور کا انتظار کرتے کرتے کسی بھی برکت میں کمی نہیں۔ 8 وہی آپ کو آخر تک مضبوط بنائے رکھے گا، اِس لئے آپ ہمارے خداوند عیسیٰ مسیح کی دوسری آمد کے دن بےالزام ٹھہریں گے۔ 9 اللہ پر پورا اعتماد کیا جا سکتا ہے جس نے آپ کو بُلا کر اپنے فرزند ہمارے خداوند عیسیٰ مسیح کی رفاقت میں شریک کیا ہے۔

کُرِنتھیوں کی پارٹی بازی

10 بھائیو، مَیں اپنے خداوند عیسیٰ مسیح کے نام میں آپ کو تاکید کرتا ہوں کہ آپ سب ایک ہی بات کہیں۔ آپ کے درمیان پارٹی بازی نہیں بلکہ ایک ہی سوچ اور ایک ہی رائے ہونی چاہئے۔ 11 کیونکہ میرے بھائیو، آپ کے بارے میں مجھے خلوئے کے گھر والوں سے معلوم ہوا ہے کہ آپ جھگڑوں میں اُلجھ گئے ہیں۔

12 مطلب یہ ہے کہ آپ میں سے کوئی کہتا ہے، "مَیں پولس کی پارٹی کا ہوں،" کوئی "مَیں اپلّوس کی پارٹی کا ہوں،" کوئی "مَیں کیفا کی پارٹی کا ہوں" اور کوئی کہ "مَیں مسیح کی پارٹی کا ہوں۔" 13 کیا مسیح بٹ گیا؟ کیا آپ کی خاطر پولس کو صلیب پر چڑھایا گیا؟ یا کیا آپ کو پولس کے نام سے بپتسمہ دیا گیا؟

14 خدا کا شکر ہے کہ مَیں نے آپ میں سے کسی کو بپتسمہ نہیں دیا سوائے کرسپُس اور گیُس کے۔ 15 اِس لئے کوئی نہیں کہہ سکتا کہ مَیں نے پولس کے نام سے بپتسمہ پایا ہے۔ 16 ہاں مَیں نے ستفناس کے گھرانے کو بھی بپتسمہ دیا۔ لیکن جہاں تک میرا خیال ہے اِس کے علاوہ کسی اَور کو بپتسمہ نہیں دیا۔ 17 مسیح نے مجھے بپتسمہ دینے کے لئے رسول بنا کر نہیں بھیجا بلکہ اِس لئے کہ اللہ کی خوش خبری سناؤں۔ اور یہ کام مجھے دنیاوی حکمت سے آراستہ تقریر سے نہیں کرنا ہے تاکہ مسیح کی صلیب کی طاقت بےاثر نہ ہو جائے۔

صلیب کا پیغام

18 کیونکہ صلیب کا پیغام اُن کے لئے جن کا انجام ہلاکت ہے بےوقوفی ہے جبکہ ہمارے لئے جن کا انجام نجات ہے یہ اللہ کی قدرت ہے۔ 19 چنانچہ پاک نوشتوں میں لکھا ہے،

"مَیں دانش مندوں کی دانش کو تباہ کروں گا
اور سمجھ داروں کی سمجھ کو رد کروں گا۔"

20 اب دانش مند شخص کہاں ہے؟ عالِم کہاں ہے؟ اِس جہان کا مناظرے کا ماہر کہاں ہے؟ کیا اللہ نے دنیا کی حکمت و دانائی کو بےوقوفی ثابت نہیں کیا؟

21 کیونکہ اگرچہ دنیا اللہ کی دانائی سے گھری ہوئی ہے تو بھی دنیا نے اپنی دانائی کی بدولت اللہ کو نہ پہچانا۔ اِس لئے اللہ کو پسند آیا کہ وہ صلیب کے پیغام کی بےوقوفی کے ذریعے ہی ایمان رکھنے والوں کو نجات دے۔ 22 یہودی تقاضا کرتے ہیں کہ الٰہی باتوں کی تصدیق الٰہی نشانوں سے کی جائے جبکہ یونانی دانائی کے وسیلے سے اِن کی تصدیق کے خواہاں ہیں۔ 23 اِس کے مقابلے میں ہم مسیحِ مصلوب کی منادی کرتے ہیں۔ یہودی اِس سے ٹھوکر کھا کر ناراض ہو جاتے ہیں جبکہ غیریہودی اِسے بےوقوفی قرار دیتے ہیں۔ 24 لیکن جو اللہ کے بُلائے ہوئے ہیں، خواہ وہ یہودی ہوں خواہ یونانی، اُن کے لئے مسیح اللہ کی قدرت اور اللہ کی دانائی ہوتا ہے۔ 25 کیونکہ اللہ کی جو بات بےوقوفی لگتی ہے وہ انسان کی دانائی سے زیادہ دانش مند ہے۔ اور اللہ کی جو بات کمزور لگتی ہے وہ انسان کی طاقت سے زیادہ طاقت ور ہے۔

26 بھائیو، اِس پر غور کریں کہ آپ کا کیا حال تھا جب خدا نے آپ کو بُلایا۔ آپ میں سے کم ہیں جو دنیا کے معیار کے مطابق دانا ہیں، کم ہیں جو طاقت ور ہیں، کم ہیں جو عالی خاندان سے ہیں۔ 27 بلکہ جو دنیا کی نگاہ میں بےوقوف ہے اُسے اللہ نے چن لیا تاکہ داناؤں کو شرمندہ کرے۔ اور جو دنیا میں کمزور ہے اُسے اللہ نے چن لیا تاکہ طاقت وروں کو شرمندہ کرے۔ 28 اِسی طرح جو دنیا کے نزدیک ذلیل اور حقیر ہے اُسے اللہ نے چن لیا۔ ہاں، جو کچھ بھی نہیں ہے اُسے اُس نے چن لیا تاکہ اُسے نیست کرے جو بظاہر کچھ ہے۔ 29 چنانچہ کوئی بھی اللہ کے سامنے اپنے پر فخر نہیں کر سکتا۔ 30 یہ اللہ کی طرف سے ہے کہ آپ مسیح عیسیٰ میں ہیں۔ اللہ کی بخشش سے عیسیٰ خود ہماری دانائی، ہماری راست بازی، ہماری تقدیس اور ہماری مخلصی بن گیا ہے۔ 31 اِس لئے

جس طرح کلامِ مقدّس فرماتا ہے، ”فخر کرنے والا خداوند ہی پر فخر کرے۔“

پولس کی سادہ منادی

2 بھائیو، مجھ پر بھی غور کریں۔ جب مَیں آپ کے پاس آیا تو مَیں نے آپ کو اللہ کا بھید موٹے موٹے الفاظ میں یا فلسفیانہ حکمت کا اظہار کرتے ہوئے نہ سنایا۔ 2 وجہ کیا تھی؟ یہ کہ مَیں نے ارادہ کر رکھا تھا کہ آپ کے درمیان ہوتے ہوئے مَیں عیسیٰ مسیح کے سوا اَور کچھ نہ جانوں، خاص کر یہ کہ اُسے مصلوب کیا گیا۔ 3 ہاں مَیں کمزور حال، خوف کھاتے اور بہت تھرتھراتے ہوئے آپ کے پاس آیا۔ 4 اور گفتگو اور منادی کرتے ہوئے مَیں نے دنیاوی حکمت کے بڑے زور دار الفاظ کی معرفت آپ کو قائل کرنے کی کوشش نہ کی، بلکہ روح القدس اور اللہ کی قدرت نے میری باتوں کی تصدیق کی، 5 تاکہ آپ کا ایمان انسانی حکمت پر مبنی نہ ہو بلکہ اللہ کی قدرت پر۔

غلط اور صحیح دانائی

6 دانائی کی باتیں ہم اُس وقت کرتے ہیں جب کامل ایمان رکھنے والوں کے درمیان ہوتے ہیں۔ لیکن یہ دانائی موجودہ جہان کی نہیں اور نہ اِس جہان کے حاکموں ہی کی ہے جو مٹنے والے ہیں۔ 7 بلکہ ہم خدا ہی کی دانائی کی باتیں کرتے ہیں جو بھید کی صورت میں چھپی رہی ہے۔ اللہ نے تمام زمانوں سے پیشتر مقرر کیا ہے کہ یہ دانائی ہمارے جلال کا باعث بنے۔ 8 اِس جہان کے کسی بھی حاکم نے اِس دانائی کو نہ پہچانا، کیونکہ اگر وہ پہچان لیتے تو پھر وہ ہمارے جلالی خداوند کو مصلوب نہ کرتے۔ 9 دانائی کے بارے میں پاک نوشتے بھی یہی کہتے ہیں،

”جو نہ کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے سنا،
اور نہ انسان کے ذہن میں آیا،
اُسے اللہ نے اُن کے لئے تیار کر دیا
جو اُس سے محبت رکھتے ہیں۔“

10 لیکن اللہ نے یہی کچھ اپنے روح کی معرفت ہم پر ظاہر کیا کیونکہ اُس کا روح ہر چیز کا کھوج لگاتا ہے، یہاں تک کہ اللہ کی گہرائیوں کا بھی۔ 11 انسان کے باطن سے کون واقف ہے سوائے انسان کی روح کے جو اُس کے اندر ہے؟ اِسی طرح اللہ سے تعلق رکھنے والی باتوں کو کوئی نہیں جانتا سوائے اللہ کے روح کے۔ 12 اور ہمیں دنیا کی روح نہیں ملی بلکہ وہ روح جو اللہ کی طرف سے ہے تاکہ ہم اُس کی عطا کردہ باتوں کو جان سکیں۔

13 یہی کچھ ہم بیان کرتے ہیں، لیکن ایسے الفاظ میں نہیں جو انسانی حکمت سے ہمیں سکھایا گیا بلکہ روح القدس سے۔ یوں ہم روحانی حقیقتوں کی تشریح روحانی لوگوں کے لئے کرتے ہیں۔ 14 جو شخص روحانی نہیں ہے وہ اللہ کے روح کی باتوں کو قبول نہیں کرتا کیونکہ وہ اُس کے نزدیک بےوقوفی ہیں۔ وہ اُنہیں پہچان نہیں سکتا کیونکہ اُن کی پرکھ صرف روحانی شخص ہی کر سکتا ہے۔ 15 وہی ہر چیز پرکھ لیتا ہے جبکہ اُس کی اپنی پرکھ کوئی نہیں کر سکتا۔ 16 چنانچہ پاک کلام میں لکھا ہے،

”کس نے رب کی سوچ کو جانا؟
کون اُس کو تعلیم دے گا؟“
لیکن ہم مسیح کی سوچ رکھتے ہیں۔

کُرِنتھس کی بچگانہ حالت

3 بھائیو، مَیں آپ سے روحانی لوگوں کی باتیں نہ کر سکا بلکہ صرف جسمانی لوگوں کی۔ کیونکہ آپ اب تک مسیح میں چھوٹے بچے ہیں۔ 2 مَیں نے آپ کو دودھ پلایا، ٹھوس غذا نہ کھلائی، کیونکہ آپ اُس وقت اِس قابل نہیں تھے بلکہ اب تک نہیں ہیں۔ 3 ابھی تک آپ جسمانی ہیں، کیونکہ آپ میں حسد اور جھگڑا پایا جاتا ہے۔ کیا اِس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ آپ جسمانی ہیں اور روح کے بغیر چلتے ہیں؟ 4 جب کوئی کہتا ہے، ”مَیں پولس کی پارٹی کا ہوں“ اور دوسرا، ”مَیں اپلّوس کی پارٹی کا ہوں“ تو کیا اِس سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ آپ روحانی نہیں بلکہ انسانی سوچ رکھتے ہیں؟

پولس اور اپلّوس کی حیثیت

5 اپلّوس کی کیا حیثیت ہے اور پولس کی کیا؟ دونوں نوکر ہیں جن کے وسیلے سے آپ ایمان لائے۔ اور ہم میں سے ہر ایک نے وہی خدمت انجام دی جو خداوند نے اُس کے سپرد کی۔ 6 مَیں نے پودے لگائے، اپلّوس پانی دیتا رہا، لیکن اللہ نے اُنہیں اُگنے دیا۔ 7 لہٰذا پودا لگانے والا اور آب پاشی کرنے والا دونوں کچھ بھی نہیں، بلکہ خدا ہی سب کچھ ہے جو پودے کو پھلنے پھولنے دیتا ہے۔ 8 پودا لگانے اور پانی دینے والا ایک جیسے ہیں، البتہ ہر ایک کو اُس کی محنت کے مطابق مزدوری ملے گی۔ 9 کیونکہ ہم اللہ کے معاون ہیں جبکہ آپ اللہ کا کھیت اور اُس کی عمارت ہیں۔

10 اللہ کے اُس فضل کے مطابق جو مجھے بخشا گیا مَیں نے ایک دانش مند ٹھیکے دار کی طرح بنیاد رکھی۔ اِس کے بعد کوئی اَور اُس پر عمارت تعمیر کر رہا ہے۔ لیکن ہر ایک دھیان رکھے کہ وہ بنیاد پر عمارت کس طرح بنا رہا ہے۔ 11 کیونکہ بنیاد رکھی جا چکی ہے اور وہ ہے عیسیٰ مسیح۔ اِس کے علاوہ کوئی بھی مزید کوئی بنیاد نہیں رکھ سکتا۔ 12 جو بھی اِس بنیاد پر کچھ تعمیر کرے وہ مختلف مواد تو استعمال کر سکتا ہے، مثلاً سونا، چاندی، قیمتی پتھر، لکڑی، سوکھی گھاس یا بھوسا، 13 لیکن آخر میں ہر ایک کا کام ظاہر ہو جائے گا۔ قیامت کے دن کچھ پوشیدہ نہیں رہے گا بلکہ آگ سب کچھ ظاہر کر دے گی۔ وہ ثابت کر دے گی کہ ہر کسی نے کیسا کام کیا ہے۔ 14 اگر اُس کا تعمیری کام نہ جلا جو اُس نے اِس بنیاد پر کیا تو اُسے اجر ملے گا۔ 15 اگر اُس کا کام جل گیا تو اُسے نقصان پہنچے گا۔ خود تو وہ بچ جائے گا مگر جلتے جلتے۔

16 کیا آپ کو معلوم نہیں کہ آپ اللہ کا گھر ہیں، اور آپ میں اللہ کا روح سکونت کرتا ہے؟ 17 اگر کوئی اللہ کے گھر کو تباہ کرے تو اللہ اُسے تباہ کرے گا، کیونکہ اللہ کا گھر مخصوص و مقدّس ہے اور یہ گھر آپ ہی ہیں۔

اپنے بارے میں شیخی نہ مارنا

18 کوئی اپنے آپ کو فریب نہ دے۔ اگر آپ میں سے کوئی سمجھے کہ وہ اِس دنیا کی نظر میں دانش مند ہے تو پھر ضروری ہے کہ وہ بےوقوف بنے تاکہ واقعی دانش مند ہو جائے۔ 19 کیونکہ اِس دنیا کی حکمت اللہ کی نظر میں بےوقوفی ہے۔ چنانچہ مقدّس نوشتوں میں لکھا ہے، ”وہ دانش مندوں کو اُن کی اپنی چالاکی کے پھندے میں پھنسا دیتا ہے۔“ 20 یہ بھی لکھا ہے، ”رب دانش مندوں کے خیالات کو جانتا ہے کہ وہ باطل ہیں۔“ 21 غرض کوئی کسی انسان کے بارے میں شیخی نہ مارے۔ سب کچھ تو آپ کا ہے۔ 22 پولس، اپلّوس، کیفا، دنیا، زندگی، موت،

موجودہ جہان کے اور مستقبل کے امور سب کچھ آپ کا ہے۔ 23 لیکن آپ مسیح کے ہیں اور مسیح اللہ کا ہے۔

خداوند کے خادم اور اُن کا کام

4 غرض لوگ ہمیں مسیح کے خادم سمجھیں، ایسے نگران جنہیں اللہ کے بھیدوں کو کھولنے کی ذمہ داری دی گئی ہے۔ 2 اب نگرانوں کا فرض یہ ہے کہ اُن پر پورا اعتماد کیا جا سکے۔ 3 مجھے اِس بات کی زیادہ فکر نہیں کہ آپ یا کوئی دنیاوی عدالت میرا احتساب کرے، بلکہ مَیں خود بھی اپنا احتساب نہیں کرتا۔ 4 مجھے کسی غلطی کا علم نہیں ہے اگرچہ یہ بات مجھے راست باز قرار دینے کے لئے کافی نہیں ہے۔ خداوند خود میرا احتساب کرتا ہے۔ 5 اِس لئے وقت سے پہلے کسی بات کا فیصلہ نہ کریں۔ اُس وقت تک انتظار کریں جب تک خداوند نہ آئے۔ کیونکہ وہی تاریکی میں چھپی ہوئی چیزوں کو روشنی میں لائے گا اور دلوں کی منصوبہ بندیوں کو ظاہر کر دے گا۔ اُس وقت اللہ خود ہر فرد کی مناسب تعریف کرے گا۔

کُرِنتھیوں کی شیخی بازی

6 بھائیو، مَیں نے اِن باتوں کا اطلاق اپنے اور اپلّوس پر کیا تاکہ آپ ہم پر غور کرتے ہوئے اللہ کے کلام کی حدود جان لیں جن سے تجاوز کرنا مناسب نہیں۔ پھر آپ پھول کر ایک شخص کی حمایت کر کے دوسرے کی مخالفت نہیں کریں گے۔ 7 کیونکہ کون آپ کو کسی دوسرے سے افضل قرار دیتا ہے؟ جو کچھ آپ کے پاس ہے کیا وہ آپ کو مفت نہیں ملا؟ اور اگر مفت ملا تو اِس پر شیخی کیوں مارتے ہیں گویا کہ آپ نے اُسے اپنی محنت سے حاصل کیا ہو؟

8 واہ جی واہ! آپ سیر ہو چکے ہیں۔ آپ امیر بن چکے ہیں۔ آپ ہمارے بغیر بادشاہ بن چکے ہیں۔ کاش آپ بادشاہ بن چکے ہوتے تاکہ ہم بھی آپ کے ساتھ حکومت کرتے! 9 اِس کے بجائے مجھے لگتا ہے کہ اللہ نے ہمارے لئے جو اُس کے رسول ہیں رومی تماشاگاہ میں سب سے نچلا درجہ مقرر کیا ہے، جو اُن لوگوں کے لئے مخصوص ہوتا ہے جنہیں سزائے موت کا فیصلہ سنایا گیا ہو۔ ہاں، ہم دنیا، فرشتوں اور انسانوں کے سامنے تماشا بن گئے ہیں۔ 10 ہم تو مسیح کی خاطر بےوقوف بن گئے ہیں جبکہ آپ مسیح میں سمجھ دار خیال کئے جاتے ہیں۔ ہم کمزور ہیں جبکہ آپ طاقت ور۔ آپ کی عزت کی جاتی ہے جبکہ ہماری بےعزتی۔ 11 اب تک ہمیں بھوک اور پیاس ستاتی ہے۔ ہم چیتھڑوں میں ملبوس گویا ننگے پھرتے ہیں۔ ہمیں مُکے مارے جاتے ہیں۔ ہماری کوئی مستقل رہائش گاہ نہیں۔ 12 اور بڑی مشقت سے ہم اپنے ہاتھوں سے روزی کماتے ہیں۔ لعن طعن کرنے والوں کو ہم برکت دیتے ہیں، ایذا دینے والوں کو برداشت کرتے ہیں۔ 13 جو ہمیں بُرا بھلا کہتے ہیں اُنہیں ہم دعا دیتے ہیں۔ اب تک ہم دنیا کا کُوڑا کرکٹ اور غلاظت بنے پھرتے ہیں۔

پولس کُرِنتھیوں کا روحانی باپ ہے

14 مَیں آپ کو شرمندہ کرنے کے لئے یہ نہیں لکھ رہا، بلکہ اپنے پیارے بچے جان کر سمجھانے کی غرض سے۔ 15 بےشک مسیح عیسیٰ میں آپ کے اُستاد تو بےشمار ہیں، لیکن باپ کم ہیں۔ کیونکہ مسیح عیسیٰ میں مَیں ہی آپ کو اللہ کی خوش خبری سنا کر آپ کا باپ بنا۔ 16 اب

مَیں تاکید کرتا ہوں کہ آپ میرے نمونے پر چلیں۔ 17 اِس لئے مَیں نے تیمُتھیُس کو آپ کے پاس بھیج دیا جو خداوند میں میرا پیارا اور وفادار بیٹا ہے۔ وہ آپ کو مسیح عیسیٰ میں میری اُن ہدایات کی یاد دلائے گا جو مَیں ہر جگہ اور ایمان داروں کی ہر جماعت میں دیتا ہوں۔

18 آپ میں سے بعض یوں پھول گئے ہیں جیسے مَیں اب آپ کے پاس کبھی نہیں آؤں گا۔ 19 لیکن اگر خداوند کی مرضی ہوئی تو جلد آ کر معلوم کروں گا کہ کیا یہ پھولے ہوئے لوگ صرف باتیں کر رہے ہیں یا کہ اللہ کی قدرت اُن میں کام کر رہی ہے۔ 20 کیونکہ اللہ کی بادشاہی خالی باتوں سے ظاہر نہیں ہوتی بلکہ اللہ کی قدرت سے۔ 21 کیا آپ چاہتے ہیں کہ مَیں چھڑی لے کر آپ کے پاس آؤں یا پیار اور حلیمی کی روح میں؟

زناکاری

5 یہ بات ہمارے کانوں تک پہنچی ہے کہ آپ کے درمیان زناکاری ہو رہی ہے، بلکہ ایسی زناکاری جسے غیریہودی بھی روا نہیں سمجھتے۔ کہتے ہیں کہ آپ میں سے کسی نے اپنی سوتیلی ماں[a] سے شادی کر رکھی ہے۔ 2 کمال ہے کہ آپ اِس فعل پر نادم نہیں بلکہ پھولے پھر رہے ہیں! کیا مناسب نہ ہوتا کہ آپ دُکھ محسوس کر کے اِس بدی کے مرتکب کو اپنے درمیان سے خارج کر دیتے؟ 3 گو مَیں جسم کے لحاظ سے آپ کے پاس نہیں، لیکن روح کے لحاظ سے ضرور ہوں۔ اور مَیں اُس شخص پر فتویٰ اِس طرح دے چکا ہوں جیسے کہ مَیں آپ کے درمیان موجود ہوں۔ 4 جب آپ ہمارے خداوند عیسیٰ کے نام میں جمع ہوں گے تو مَیں روح میں آپ کے ساتھ ہوں گا اور ہمارے خداوند عیسیٰ کی قدرت بھی۔ 5 اُس وقت ایسے شخص کو ابلیس کے حوالے کریں تاکہ صرف اُس کا جسم ہلاک ہو جائے، لیکن اُس کی روح خداوند کے دن رِہائی پائے۔

6 آپ کا فخر کرنا اچھا نہیں۔ کیا آپ کو معلوم نہیں کہ جب ہم تھوڑا سا خمیر تازہ گُندھے ہوئے آٹے میں ملاتے ہیں تو وہ سارے آٹے کو خمیر کر دیتا ہے؟ 7 اپنے آپ کو خمیر سے پاک صاف کر کے تازہ گُندھا ہوا آٹا بن جائیں۔ درحقیقت آپ ہیں بھی پاک، کیونکہ ہمارا عیدِ فسح کا لیلا مسیح ہمارے لئے ذبح ہو چکا ہے۔ 8 اِس لئے آیئے ہم پرانے خمیری آٹے یعنی بُرائی اور بدی کو دُور کر کے تازہ گُندھے ہوئے آٹے یعنی خلوص اور سچائی کی روٹیاں بنا کر فسح کی عید منائیں۔

9 مَیں نے خط میں لکھا تھا کہ آپ زناکاروں سے تعلق نہ رکھیں۔ 10 میرا مطلب یہ نہیں تھا کہ آپ اِس دنیا کے زناکاروں سے تعلق منقطع کر لیں یا اِس دنیا کے لالچیوں، لٹیروں اور بُت پرستوں سے۔ اگر آپ ایسا کرتے تو لازم ہوتا کہ آپ دنیا ہی سے کوچ کر جاتے۔ 11 نہیں، میرا مطلب یہ تھا کہ آپ ایسے شخص سے تعلق نہ رکھیں جو مسیح میں تو بھائی کہلاتا ہے مگر ہے وہ زناکار یا لالچی یا بُت پرست یا گالی گلوچ کرنے والا یا شرابی یا لٹیرا۔ ایسے شخص کے ساتھ کھانا تک بھی نہ کھائیں۔

12 مَیں اُن لوگوں کی عدالت کیوں کرتا پھروں جو ایمان داروں کی جماعت سے باہر ہیں؟ کیا آپ خود بھی صرف اُن کی عدالت نہیں کرتے جو جماعت کے اندر

---

[a] لفظی ترجمہ: 'باپ کی بیوی،' لیکن غالباً اِس سے مراد سوتیلی ماں ہے۔

ہیں؟ [13] باہر والوں کی عدالت تو خدا ہی کرے گا۔ کلامِ مقدّس میں یوں لکھا ہے، ’شریر کو اپنے درمیان سے نکال دو۔‘

مقدمہ بازی

6 آپ میں یہ جرأت کیسے پیدا ہوئی کہ جب کسی کا کسی دوسرے ایمان دار کے ساتھ تنازع ہو تو وہ اپنا جھگڑا بےدینوں کے سامنے لے جاتا ہے نہ کہ مقدّسوں کے سامنے؟ [2] کیا آپ نہیں جانتے کہ مقدّسین دنیا کی عدالت کریں گے؟ اور اگر آپ دنیا کی عدالت کریں گے تو کیا آپ اِس قابل نہیں کہ چھوٹے موٹے جھگڑوں کا فیصلہ کر سکیں؟ [3] کیا آپ کو معلوم نہیں کہ ہم فرشتوں کی عدالت کریں گے؟ تو پھر کیا ہم روزمرہ کے معاملات کو نہیں نپٹا سکتے؟ [4] اور اِس قسم کے معاملات کو فیصل کرنے کے لئے آپ ایسے لوگوں کو کیوں مقرر کرتے ہیں جو جماعت کی نگاہ میں کوئی حیثیت نہیں رکھتے؟ [5] یہ بات مَیں آپ کو شرم دلانے کے لئے کہتا ہوں۔ کیا آپ میں ایک بھی سیانا شخص نہیں جو اپنے بھائیوں کے مابین فیصلہ کرنے کے قابل ہو؟ [6] لیکن نہیں۔ بھائی اپنے ہی بھائی پر مقدمہ چلاتا ہے اور وہ بھی غیرایمان داروں کے سامنے۔

[7] اوّل تو آپ سے یہ غلطی ہوئی کہ آپ ایک دوسرے سے مقدمہ بازی کرتے ہیں۔ اگر کوئی آپ سے ناانصافی کر رہا ہو تو کیا بہتر نہیں کہ آپ اُسے ایسا کرنے دیں؟ اور اگر کوئی آپ کو ٹھگ رہا ہو تو کیا یہ بہتر نہیں کہ آپ اُسے ٹھگنے دیں؟ [8] اِس کے برعکس آپ کا یہ حال ہے کہ آپ خود ہی ناانصافی کرتے اور ٹھگتے ہیں اور وہ بھی اپنے بھائیوں کو۔ [9] کیا آپ نہیں جانتے کہ ناانصاف اللہ کی بادشاہی میراث میں نہیں پائیں گے؟ فریب نہ کھائیں! حرام کار، بُت پرست، زناکار، ہم جنس پرست، لونڈے باز، [10] چور، لالچی، شرابی، بدزبان، لٹیرے، یہ سب اللہ کی بادشاہی میراث میں نہیں پائیں گے۔ [11] آپ میں سے کچھ ایسے تھے بھی۔ لیکن آپ کو دھویا گیا، آپ کو مقدّس کیا گیا، آپ کو خداوند عیسیٰ مسیح کے نام اور ہمارے خدا کے روح سے راست باز بنایا گیا ہے۔

جسم اللہ کا گھر ہے

[12] میرے لئے سب کچھ جائز ہے، لیکن سب کچھ مفید نہیں۔ میرے لئے سب کچھ جائز تو ہے، لیکن مَیں کسی بھی چیز کو اجازت نہیں دوں گا کہ مجھ پر حکومت کرے۔ [13] بےشک خوراک پیٹ کے لئے اور پیٹ خوراک کے لئے ہے، مگر اللہ دونوں کو نیست کر دے گا۔ لیکن ہم اِس سے یہ نتیجہ نہیں نکال سکتے کہ جسم زناکاری کے لئے ہے۔ ہرگز نہیں! جسم خداوند کے لئے ہے اور خداوند جسم کے لئے۔ [14] اللہ نے اپنی قدرت سے خداوند عیسیٰ کو زندہ کیا اور اِسی طرح وہ ہمیں بھی زندہ کرے گا۔

[15] کیا آپ نہیں جانتے کہ آپ کے جسم مسیح کے اعضا ہیں؟ تو کیا مَیں مسیح کے اعضا کو لے کر فاحشہ کے اعضا بناؤں؟ ہرگز نہیں۔ [16] کیا آپ کو معلوم نہیں کہ جو فاحشہ سے لپٹ جاتا ہے وہ اُس کے ساتھ ایک تن ہو جاتا ہے؟ جیسے پاک نوشتوں میں لکھا ہے، ”وہ دونوں ایک ہو جاتے ہیں۔“ [17] اِس کے برعکس جو خداوند سے لپٹ جاتا ہے وہ اُس کے ساتھ ایک روح ہو جاتا ہے۔

[18] زناکاری سے بھاگیں! انسان سے سرزد ہونے والا

ہر گناہ اُس کے جسم سے باہر ہوتا ہے سوائے زنا کے۔ زناکار تو اپنے ہی جسم کا گناہ کرتا ہے۔ [19] کیا آپ نہیں جانتے کہ آپ کا بدن روح القدس کا گھر ہے جو آپ کے اندر سکونت کرتا ہے اور جو آپ کو اللہ کی طرف سے ملا ہے؟ آپ اپنے مالک نہیں ہیں [20] کیونکہ آپ کو قیمت ادا کر کے خریدا گیا ہے۔ اب اپنے بدن سے اللہ کو جلال دیں۔

ازدواجی زندگی

7 اب مَیں آپ کے سوالات کا جواب دیتا ہوں۔ بے شک اچھا ہے کہ مرد شادی نہ کرے۔ [2] لیکن زناکاری سے بچنے کی خاطر ہر مرد کی اپنی بیوی اور ہر عورت کا اپنا شوہر ہو۔ [3] شوہر اپنی بیوی کا حق ادا کرے اور اِسی طرح بیوی اپنے شوہر کا۔ [4] بیوی اپنے جسم پر اختیار نہیں رکھتی بلکہ اُس کا شوہر۔ اِسی طرح شوہر بھی اپنے جسم پر اختیار نہیں رکھتا بلکہ اُس کی بیوی۔ [5] چنانچہ ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں سوائے اِس کے کہ آپ دونوں باہمی رضامندی سے ایک وقت مقرر کر لیں تاکہ دعا کے لئے زیادہ فرصت مل سکے۔ لیکن اِس کے بعد آپ دوبارہ اکٹھے ہو جائیں تاکہ ابلیس آپ کے بےضبطِ نفس سے فائدہ اُٹھا کر آپ کو آزمائش میں نہ ڈالے۔

[6] یہ مَیں حکم کے طور پر نہیں بلکہ آپ کے حالات کے پیشِ نظر رعایتاً کہہ رہا ہوں۔ [7] مَیں چاہتا ہوں کہ تمام لوگ مجھ جیسے ہی ہوں۔ لیکن ہر ایک کو اللہ کی طرف سے الگ نعمت ملی ہے، ایک کو یہ نعمت، دوسرے کو وہ۔

طلاق اور غیرایمان دار سے شادی

[8] مَیں غیرشادی شدہ افراد اور بیواؤں سے یہ کہتا ہوں کہ اچھا ہو اگر آپ میری طرح غیرشادی شدہ رہیں۔ [9] لیکن اگر آپ اپنے آپ پر قابو نہ رکھ سکیں تو شادی کر لیں۔ کیونکہ اِس سے پیشتر کہ آپ کے شہوانی جذبات بےلگام ہونے لگیں بہتر یہ ہے کہ آپ شادی کر لیں۔

[10] شادی شدہ جوڑوں کو مَیں نہیں بلکہ خداوند حکم دیتا ہے کہ بیوی اپنے شوہر سے تعلق منقطع نہ کرے۔ [11] اگر وہ ایسا کر چکی ہو تو دوسری شادی نہ کرے یا اپنے شوہر سے صلح کر لے۔ اِسی طرح شوہر بھی اپنی بیوی کو طلاق نہ دے۔

[12] دیگر لوگوں کو خداوند نہیں بلکہ مَیں نصیحت کرتا ہوں کہ اگر کسی ایمان دار بھائی کی بیوی ایمان نہیں لائی، لیکن وہ شوہر کے ساتھ رہنے پر راضی ہو تو پھر وہ اپنی بیوی کو طلاق نہ دے۔ [13] اِسی طرح اگر کسی ایمان دار خاتون کا شوہر ایمان نہیں لایا، لیکن وہ بیوی کے ساتھ رہنے پر رضامند ہو تو وہ اپنے شوہر کو طلاق نہ دے۔ [14] کیونکہ جو شوہر ایمان نہیں لایا اُسے اُس کی ایمان دار بیوی کی معرفت مقدّس ٹھہرایا گیا ہے اور جو بیوی ایمان نہیں لائی اُسے اُس کے ایمان دار شوہر کی معرفت مقدّس قرار دیا گیا ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو آپ کے بچے ناپاک ہوتے، مگر اب وہ مقدّس ہیں۔ [15] لیکن اگر غیرایمان دار شوہر یا بیوی اپنا تعلق منقطع کر لے تو اُسے جانے دیں۔ ایسی صورت میں ایمان دار بھائی یا بہن اِس بندھن سے آزاد ہو گئے۔ مگر اللہ نے آپ کو صلح سلامتی کی زندگی گزارنے کے لئے بُلایا ہے۔ [16] بہن، ممکن ہے آپ اپنے خاوند کی نجات کا باعث بن جائیں۔ یا بھائی،

ممکن ہے آپ اپنی بیوی کی نجات کا باعث بن جائیں۔

اللہ کی طرف سے مقررہ راہ پر رہیں

17 ہر شخص اُسی راہ پر چلے جو خداوند نے اُس کے لئے مقرر کی اور اُس حالت میں جس میں اللہ نے اُسے بُلایا ہے۔ ایمان داروں کی تمام جماعتوں کے لئے میری یہی ہدایت ہے۔ 18 اگر کسی کو مختون حالت میں بُلایا گیا تو وہ نامختون ہونے کی کوشش نہ کرے۔ اگر کسی کو نامختونی کی حالت میں بُلایا گیا تو وہ اپنا ختنہ نہ کروائے۔ 19 نہ ختنہ کچھ چیز ہے اور نہ ختنے کا نہ ہونا، بلکہ اللہ کے احکام کے مطابق زندگی گزارنا ہی سب کچھ ہے۔ 20 ہر شخص اُسی حیثیت میں رہے جس میں اُسے بُلایا گیا تھا۔ 21 کیا آپ غلام تھے جب خداوند نے آپ کو بُلایا؟ یہ بات آپ کو پریشان نہ کرے۔ البتہ اگر آپ کو آزاد ہونے کا موقع ملے تو اِس سے ضرور فائدہ اُٹھائیں۔ 22 کیونکہ جو اُس وقت غلام تھا جب خداوند نے اُسے بُلایا وہ اب خداوند کا آزاد کیا ہوا ہے۔ اِسی طرح جو آزاد تھا جب اُسے بُلایا گیا وہ اب مسیح کا غلام ہے۔ 23 آپ کو قیمت دے کر خریدا گیا ہے، اِس لئے انسان کے غلام نہ بنیں۔ 24 بھائیو، ہر شخص جس حالت میں بُلایا گیا اُسی میں وہ اللہ کے سامنے قائم رہے۔

غیر شادی شدہ لوگ

25 کنواریوں کے بارے میں مجھے خداوند کی طرف سے کوئی خاص حکم نہیں ملا۔ تو بھی مَیں جسے اللہ نے اپنی رحمت سے قابلِ اعتماد بنایا ہے آپ پر اپنی رائے کا اظہار کرتا ہوں۔

26 میری دانست میں موجودہ مصیبت کے پیشِ نظر انسان کے لئے اچھا ہے کہ غیر شادی شدہ رہے۔ 27 اگر آپ کسی خاتون کے ساتھ شادی کے بندھن میں بندھ چکے ہیں تو پھر اِس بندھن کو توڑنے کی کوشش نہ کریں۔ لیکن اگر آپ شادی کے بندھن میں نہیں بندھے تو پھر اِس کے لئے کوشش نہ کریں۔ 28 تاہم اگر آپ نے شادی کر ہی لی ہے تو آپ نے گناہ نہیں کیا۔ اِسی طرح اگر کنواری شادی کر چکی ہے تو یہ گناہ نہیں۔ مگر ایسے لوگ جسمانی طور پر مصیبت میں پڑ جائیں گے جبکہ مَیں آپ کو اِس سے بچانا چاہتا ہوں۔

29 بھائیو، مَیں تو یہ کہتا ہوں کہ وقت تھوڑا ہے۔ آئندہ شادی شدہ ایسے زندگی بسر کریں جیسے کہ غیر شادی شدہ ہیں۔ 30 رونے والے ایسے ہوں جیسے نہیں رو رہے۔ خوشی منانے والے ایسے ہوں جیسے خوشی نہیں منا رہے۔ خریدنے والے ایسے ہوں جیسے اُن کے پاس کچھ بھی نہیں۔ 31 دنیا سے فائدہ اُٹھانے والے ایسے ہوں جیسے اِس کا کوئی فائدہ نہیں۔ کیونکہ اِس دنیا کی موجودہ شکل و صورت ختم ہوتی جا رہی ہے۔

32 مَیں تو چاہتا ہوں کہ آپ فکروں سے آزاد رہیں۔ غیر شادی شدہ شخص خداوند کے معاملوں کی فکر میں رہتا ہے کہ کس طرح اُسے خوش کرے۔ 33 اِس کے برعکس شادی شدہ شخص دنیاوی فکر میں رہتا ہے کہ کس طرح اپنی بیوی کو خوش کرے۔ 34 یوں وہ بڑی کش مکش میں مبتلا رہتا ہے۔ اِسی طرح غیر شادی شدہ خاتون اور کنواری خداوند کی فکر میں رہتی ہے کہ وہ جسمانی اور روحانی طور پر اُس کے لئے مخصوص و مقدّس ہو۔ اِس کے مقابلے میں شادی شدہ خاتون دنیاوی فکر میں رہتی ہے کہ اپنے خاوند کو کس طرح خوش کرے۔

35 مَیں یہ آپ ہی کے فائدے کے لئے کہتا ہوں۔

مقصد یہ نہیں کہ آپ پر پابندیاں لگائی جائیں بلکہ یہ کہ آپ شرافت، ثابت قدمی اور یک سوئی کے ساتھ خداوند کی حضوری میں چلیں۔

36 اگر کوئی سمجھتا ہے، 'مَیں اپنی کنواری منگیتر سے شادی نہ کرنے سے اُس کا حق مار رہا ہوں' یا یہ کہ 'میری اُس کے لئے خواہش حد سے زیادہ ہے، اِس لئے شادی ہونی چاہئے' تو پھر وہ اپنے ارادے کو پورا کرے، یہ گناہ نہیں۔ وہ شادی کر لے۔ 37 لیکن اِس کے برعکس اگر اُس نے شادی نہ کرنے کا پختہ عزم کر لیا ہے اور وہ مجبور نہیں بلکہ اپنے ارادے پر اختیار رکھتا ہے اور اُس نے اپنے دل میں فیصلہ کر لیا ہے کہ اپنی کنواری لڑکی کو ایسے ہی رہنے دے تو اُس نے اچھا کیا۔ 38 غرض جس نے اپنی کنواری منگیتر سے شادی کر لی ہے اُس نے اچھا کیا ہے، لیکن جس نے نہیں کی اُس نے اَور بھی اچھا کیا ہے۔

39 جب تک خاوند زندہ ہے بیوی کو اُس سے رشتہ توڑنے کی اجازت نہیں۔ خاوند کی وفات کے بعد وہ آزاد ہے کہ جس سے چاہے شادی کر لے، مگر صرف خداوند میں۔ 40 لیکن میری دانست میں اگر وہ ایسے ہی رہے تو زیادہ مبارک ہو گی۔ اور مَیں سمجھتا ہوں کہ مجھ میں بھی اللہ کا روح ہے۔

بُتوں کی قربانیاں

8 اب مَیں بُتوں کی قربانی کے بارے میں بات کرتا ہوں۔ ہم جانتے ہیں کہ ہم سب صاحبِ علم ہیں۔ علم انسان کے پھولنے کا باعث بنتا ہے جبکہ محبت اُس کی تعمیر کرتی ہے۔ 2 جو سمجھتا ہے کہ اُس نے کچھ جان لیا ہے اُس نے اب تک اُس طرح نہیں جانا جس طرح اُس کو جاننا چاہئے۔ 3 لیکن جو اللہ سے محبت رکھتا ہے اُسے اللہ نے جان لیا ہے۔

4 بُتوں کی قربانی کھانے کے ضمن میں ہم جانتے ہیں کہ دنیا میں بُت کوئی چیز نہیں اور کہ رب کے سوا کوئی اَور خدا نہیں ہے۔ 5 بے شک آسمان و زمین پر کئی نام نہاد دیوتا ہوتے ہیں، ہاں در اصل بہتیرے دیوتاؤں اور خداوندوں کی پوجا کی جاتی ہے۔ 6 تو بھی ہم جانتے ہیں کہ فقط ایک ہی خدا ہے، ہمارا باپ جس نے سب کچھ پیدا کیا ہے اور جس کے لئے ہم زندگی گزارتے ہیں۔ اور ایک ہی خداوند ہے یعنی عیسیٰ مسیح جس کے وسیلے سے سب کچھ وجود میں آیا ہے اور جس سے ہمیں زندگی حاصل ہے۔

7 لیکن ہر کسی کو اِس کا علم نہیں۔ بعض ایمان دار تو اب تک یہ سوچنے کے عادی ہیں کہ بُت کا وجود ہے۔ اِس لئے جب وہ کسی بُت کی قربانی کا گوشت کھاتے ہیں تو وہ سمجھتے ہیں کہ ہم ایسا کرنے سے اُس بُت کی پوجا کر رہے ہیں۔ یوں اُن کا ضمیر کمزور ہونے کی وجہ سے آلودہ ہو جاتا ہے۔ 8 حقیقت تو یہ ہے کہ ہمارا اللہ کو پسند آنا اِس بات پر مبنی نہیں کہ ہم کیا کھاتے ہیں اور کیا نہیں کھاتے۔ نہ پرہیز کرنے سے ہمیں کوئی نقصان پہنچتا ہے اور نہ کھا لینے سے کوئی فائدہ۔

9 لیکن خبردار رہیں کہ آپ کی یہ آزادی کمزوروں کے لئے ٹھوکر کا باعث نہ بنے۔ 10 کیونکہ اگر کوئی کمزور ضمیر شخص آپ کو بُت خانے میں کھانا کھاتے ہوئے دیکھے تو کیا اُسے اُس کے ضمیر کے خلاف بُتوں کی قربانیاں کھانے پر اُبھارا نہیں جائے گا؟ 11 اِس طرح آپ کا کمزور بھائی جس کی خاطر مسیح قربان ہوا آپ کے

علم و عرفان کی وجہ سے ہلاک ہو جائے گا۔ 12 جب آپ اِس طرح اپنے بھائیوں کا گناہ کرتے اور اُن کے کمزور ضمیر کو مجروح کرتے ہیں تو آپ مسیح کا ہی گناہ کرتے ہیں۔ 13 اِس لئے اگر ایسا کھانا میرے بھائی کو صحیح راہ سے بھٹکانے کا باعث بنے تو مَیں کبھی گوشت نہیں کھاؤں گا تاکہ اپنے بھائی کی گم راہی کا باعث نہ بنوں۔

رسول کا حق

9 کیا مَیں آزاد نہیں؟ کیا مَیں مسیح کا رسول نہیں؟ کیا مَیں نے عیسیٰ کو نہیں دیکھا جو ہمارا خداوند ہے؟ کیا آپ خداوند میں میری محنت کا پھل نہیں ہیں؟ 2 اگرچہ مَیں دوسروں کے نزدیک مسیح کا رسول نہیں، لیکن آپ کے نزدیک تو ضرور ہوں۔ خداوند میں آپ ہی میری رسالت پر مُہر ہیں۔

3 جو میری باز پُرس کرنا چاہتے ہیں اُنہیں مَیں اپنے دفاع میں کہتا ہوں، 4 کیا ہمیں کھانے پینے کا حق نہیں؟ 5 کیا ہمیں حق نہیں کہ شادی کر کے اپنی بیوی کو ساتھ لئے پھریں؟ دوسرے رسول اور خداوند کے بھائی اور کیفا تو ایسا ہی کرتے ہیں۔ 6 کیا مجھے اور برنباس ہی کو اپنی خدمت کے اجر میں کچھ پانے کا حق نہیں؟ 7 کون سا فوجی اپنے خرچ پر جنگ لڑتا ہے؟ کون انگور کا باغ لگا کر اُس کے پھل سے اپنا حصہ نہیں پاتا؟ یا کون ریوڑ کی گلہ بانی کر کے اُس کے دودھ سے اپنا حصہ نہیں پاتا؟

8 کیا مَیں یہ فقط انسانی سوچ کے تحت کہہ رہا ہوں؟ کیا شریعت بھی یہی نہیں کہتی؟ 9 توریت میں لکھا ہے، ''جب تُو فصل گاہنے کے لئے اُس پر بَیل چلنے دیتا ہے تو اُس کا منہ باندھ کر نہ رکھنا۔'' کیا اللہ صرف بَیلوں کی فکر کرتا ہے 10 یا وہ ہماری خاطر یہ فرماتا ہے؟ ہاں، ضرور ہماری خاطر کیونکہ ہل چلانے والا اِس اُمید پر چلاتا ہے کہ اُسے کچھ ملے گا۔ اِسی طرح گاہنے والا اِس اُمید پر گاہتا ہے کہ وہ پیداوار میں سے اپنا حصہ پائے گا۔ 11 ہم نے آپ کے لئے روحانی بیج بویا ہے۔ تو کیا یہ نامناسب ہے اگر ہم آپ سے جسمانی فصل کاٹیں؟ 12 اگر دوسروں کو آپ سے اپنا حصہ لینے کا حق ہے تو کیا ہمارا اُن سے زیادہ حق نہیں بنتا؟

لیکن ہم نے اِس حق سے فائدہ نہیں اُٹھایا۔ ہم سب کچھ برداشت کرتے ہیں تاکہ مسیح کی خوش خبری کے لئے کسی بھی طرح سے رُکاوٹ کا باعث نہ بنیں۔ 13 کیا آپ نہیں جانتے کہ بیت المقدّس میں خدمت کرنے والوں کی ضروریات بیت المقدّس ہی سے پوری کی جاتی ہیں؟ جو قربانیاں چڑھانے کے کام میں مصروف رہتے ہیں اُنہیں قربانیوں سے ہی حصہ ملتا ہے۔ 14 اِسی طرح خداوند نے مقرر کیا ہے کہ اِنجیل کی خوش خبری کی منادی کرنے والوں کی ضروریات اُن سے پوری کی جائیں جو اِس خدمت سے فائدہ اُٹھاتے ہیں۔

15 لیکن مَیں نے کسی طرح بھی اِس سے فائدہ نہیں اُٹھایا، اور نہ اِس لئے لکھا ہے کہ میرے ساتھ ایسا سلوک کیا جائے۔ نہیں، اِس سے پہلے کہ فخر کرنے کا میرا یہ حق مجھ سے چھین لیا جائے بہتر یہ ہے کہ مَیں مر جاؤں۔ 16 لیکن اللہ کی خوش خبری کی منادی کرنا میرے لئے فخر کا باعث نہیں۔ مَیں تو یہ کرنے پر مجبور ہوں۔ مجھ پر افسوس اگر اِس خوش خبری کی منادی نہ کروں۔ 17 اگر مَیں یہ اپنی مرضی سے کرتا تو پھر اجر کا میرا حق بنتا۔ لیکن ایسا نہیں ہے بلکہ خدا ہی نے مجھے یہ ذمہ داری دی ہے۔ 18 تو پھر میرا اجر کیا ہے؟ یہ کہ مَیں اِنجیل کی خوش خبری مفت سناؤں اور اپنے اُس حق سے فائدہ نہ اُٹھاؤں

جو مجھے اُس کی منادی کرنے سے حاصل ہے۔

19 اگرچہ مَیں سب لوگوں سے آزاد ہوں پھر بھی مَیں نے اپنے آپ کو سب کا غلام بنا لیا تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو جیت لوں۔ 20 مَیں یہودیوں کے درمیان یہودی کی مانند بنا تاکہ یہودیوں کو جیت لوں۔ موسوی شریعت کے تحت زندگی گزارنے والوں کے درمیان مَیں اُن کی مانند بنا تاکہ اُنہیں جیت لوں، گو مَیں شریعت کے ماتحت نہیں۔ 21 موسوی شریعت کے بغیر زندگی گزارنے والوں کے درمیان مَیں اُن ہی کی مانند بنا تاکہ اُنہیں جیت لوں۔ اِس کا مطلب یہ نہیں کہ مَیں اللہ کی شریعت کے تابع نہیں ہوں۔ حقیقت میں مَیں مسیح کی شریعت کے تحت زندگی گزارتا ہوں۔ 22 مَیں کمزوروں کے لئے کمزور بنا تاکہ اُنہیں جیت لوں۔ سب کے لئے مَیں سب کچھ بنا تاکہ ہر ممکن طریقے سے بعض کو بچا سکوں۔ 23 جو کچھ بھی کرتا ہوں اللہ کی خوش خبری کے واسطے کرتا ہوں تاکہ اِس کی برکات میں شریک ہو جاؤں۔

24 کیا آپ نہیں جانتے کہ سٹیڈیم میں دوڑتے تو سب ہی ہیں، لیکن انعام ایک ہی شخص حاصل کرتا ہے؟ چنانچہ ایسے دوڑیں کہ آپ ہی جیتیں۔ 25 کھیلوں میں شریک ہونے والا ہر شخص اپنے آپ کو سخت نظم و ضبط کا پابند رکھتا ہے۔ وہ فانی تاج پانے کے لئے ایسا کرتے ہیں، لیکن ہم غیرفانی تاج پانے کے لئے۔ 26 چنانچہ مَیں ہر وقت منزلِ مقصود کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے دوڑتا ہوں۔ اور مَیں اِسی طرح باکسنگ بھی کرتا ہوں، مَیں ہَوا میں مُکے نہیں مارتا بلکہ نشانے کو۔ 27 مَیں اپنے بدن کو مارتا کوٹتا اور اِسے اپنا غلام بناتا ہوں، ایسا نہ ہو کہ دوسروں میں منادی کر کے خود نامقبول ٹھہروں۔

اسرائیل کا عبرت ناک تجربہ

10 بھائیو، مَیں نہیں چاہتا کہ آپ اِس بات سے ناواقف رہیں کہ ہمارے باپ دادا سب بادل کے نیچے تھے۔ وہ سب سمندر میں سے گزرے۔ 2 اُن سب نے بادل اور سمندر میں موسیٰ کا بپتسمہ لیا۔ 3 سب نے ایک ہی روحانی خوراک کھائی 4 اور سب نے ایک ہی روحانی پانی پیا۔ کیونکہ مسیح روحانی چٹان کی صورت میں اُن کے ساتھ ساتھ چلتا رہا اور وہی اُن سب کو پانی پلاتا رہا۔ 5 اِس کے باوجود اُن میں سے بیشتر لوگ اللہ کو پسند نہ آئے، اِس لئے وہ ریگستان میں ہلاک ہو گئے۔

6 یہ سب کچھ ہماری عبرت کے لئے واقع ہوا تاکہ ہم اُن لوگوں کی طرح بُری چیزوں کی ہَوس نہ کریں۔ 7 اُن میں سے بعض کی طرح بُت پرست نہ بنیں، جیسے مقدّس نوشتوں میں لکھا ہے، ”لوگ کھانے پینے کے لئے بیٹھ گئے اور پھر اُٹھ کر رنگ رلیوں میں اپنے دل بہلانے لگے۔“ 8 ہم زنا بھی نہ کریں جیسے اُن میں سے بعض نے کیا اور نتیجے میں ایک ہی دن میں 23,000 افراد ڈھیر ہو گئے۔ 9 ہم خداوند کی آزمائش بھی نہ کریں جس طرح اُن میں سے بعض نے کی اور نتیجے میں سانپوں سے ہلاک ہوئے۔ 10 اور نہ بڑبڑائیں جس طرح اُن میں سے بعض بڑبڑانے لگے اور نتیجے میں ہلاک کرنے والے فرشتے کے ہاتھوں مارے گئے۔

11 یہ ماجرے عبرت کی خاطر اُن پر واقع ہوئے اور ہم آخر زمانے میں رہنے والوں کی نصیحت کے لئے لکھے گئے۔

12 غرض جو سمجھتا ہے کہ وہ مضبوطی سے کھڑا ہے، خبردار رہے کہ گر نہ پڑے۔ 13 آپ صرف ایسی آزمائشوں

میں پڑے ہیں جو انسان کے لئے عام ہوتی ہیں۔ اور اللہ وفادار ہے۔ وہ آپ کو آپ کی طاقت سے زیادہ آزمائش میں نہیں پڑنے دے گا۔ جب آپ آزمائش میں پڑ جائیں گے تو وہ اُس میں سے نکلنے کی راہ بھی پیدا کر دے گا تاکہ آپ اُسے برداشت کر سکیں۔

عشائے ربانی اور بُت پرستی میں تضاد

14 غرض میرے پیارو، بُت پرستی سے بھاگیں۔ 15 مَیں آپ کو سمجھ دار جان کر بات کر رہا ہوں۔ آپ خود میری اِس بات کا فیصلہ کریں۔ 16 جب ہم عشائے ربانی کے موقع پر برکت کے پیالے کو برکت دے کر اُس میں سے پیتے ہیں تو کیا ہم یوں مسیح کے خون میں شریک نہیں ہوتے؟ اور جب ہم روٹی توڑ کر کھاتے ہیں تو کیا مسیح کے بدن میں شریک نہیں ہوتے؟ 17 روٹی تو ایک ہی ہے، اِس لئے ہم جو بہت سے ہیں ایک ہی بدن ہیں، کیونکہ ہم سب ایک ہی روٹی میں شریک ہوتے ہیں۔

18 بنی اسرائیل پر غور کریں۔ کیا بیت المقدّس میں قربانیاں کھانے والے قربان گاہ کی رفاقت میں شریک نہیں ہوتے؟ 19 کیا مَیں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ بُتوں کے چڑھاوے کی کوئی حیثیت ہے؟ یا کہ بُت کی کوئی حیثیت ہے؟ ہرگز نہیں۔ 20 مَیں یہ کہتا ہوں کہ جو قربانیاں وہ گزرانتے ہیں اللہ کو نہیں بلکہ شیاطین کو گزرانتے ہیں۔ اور مَیں نہیں چاہتا کہ آپ شیاطین کی رفاقت میں شریک ہوں۔ 21 آپ خداوند کے پیالے اور ساتھ ہی شیاطین کے پیالے سے نہیں پی سکتے۔ آپ خداوند کے رفاقتی کھانے اور ساتھ ہی شیاطین کے رفاقتی کھانے میں شریک نہیں ہو سکتے۔ 22 یا کیا ہم اللہ کی غیرت کو اُکسانا چاہتے ہیں؟ کیا ہم اُس سے طاقت ور ہیں؟

دوسروں کے ضمیر کا لحاظ کرنا

23 سب کچھ روا تو ہے، لیکن سب کچھ مفید نہیں۔ سب کچھ جائز تو ہے، لیکن سب کچھ ہماری تعمیر و ترقی کا باعث نہیں ہوتا۔ 24 ہر کوئی اپنے ہی فائدے کی تلاش میں نہ رہے بلکہ دوسرے کے۔

25 بازار میں جو کچھ بِکتا ہے اُسے کھائیں اور اپنے ضمیر کو مطمئن کرنے کی خاطر پوچھ گچھ نہ کریں، 26 کیونکہ ”زمین اور جو کچھ اُس پر ہے رب کا ہے۔“

27 اگر کوئی غیر ایمان دار آپ کی دعوت کرے اور آپ اُس دعوت کو قبول کر لیں تو آپ کے سامنے جو کچھ بھی رکھا جائے اُسے کھائیں۔ اپنے ضمیر کے اطمینان کے لئے تفتیش نہ کریں۔ 28 لیکن اگر کوئی آپ کو بتا دے، ”یہ بُتوں کا چڑھاوا ہے“ تو پھر اُس شخص کی خاطر جس نے آپ کو آگاہ کیا ہے اور ضمیر کی خاطر اُسے نہ کھائیں۔ 29 مطلب ہے اپنے ضمیر کی خاطر نہیں بلکہ دوسرے کے ضمیر کی خاطر۔ کیونکہ یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ کسی دوسرے کا ضمیر میری آزادی کے بارے میں فیصلہ کرے؟ 30 اگر مَیں خدا کا شکر کر کے کسی کھانے میں شریک ہوتا ہوں تو پھر مجھے کیوں بُرا کہا جائے؟ مَیں تو اُسے خدا کا شکر کر کے کھاتا ہوں۔

31 چنانچہ سب کچھ اللہ کے جلال کی خاطر کریں، خواہ آپ کھائیں، پئیں یا اَور کچھ کریں۔ 32 کسی کے لئے ٹھوکر کا باعث نہ بنیں، نہ یہودیوں کے لئے، نہ یونانیوں کے لئے اور نہ اللہ کی جماعت کے لئے۔ 33 اِسی طرح مَیں بھی سب کو پسند آنے کی ہر ممکن کوشش کرتا ہوں۔

مَیں اپنے ہی فائدے کے خیال میں نہیں رہتا بلکہ دوسروں کے تاکہ بہتیرے نجات پائیں۔

11 میرے نمونے پر چلیں جس طرح مَیں مسیح کے نمونے پر چلتا ہوں۔

عبادت میں خواتین کا کردار

2 شاباش کہ آپ ہر طرح سے مجھے یاد رکھتے ہیں۔ آپ نے روایات کو یوں محفوظ رکھا ہے جس طرح مَیں نے اُنہیں آپ کے سپرد کیا تھا۔ 3 لیکن مَیں آپ کو ایک اَور بات سے آگاہ کرنا چاہتا ہوں۔ ہر مرد کا سر مسیح ہے جبکہ عورت کا سر مرد اور مسیح کا سر اللہ ہے۔ 4 اگر کوئی مرد سر ڈھانک کر دعا یا نبوّت کرے تو وہ اپنے سر کی بےعزتی کرتا ہے۔ 5 اور اگر کوئی خاتون ننگے سر دعا یا نبوّت کرے تو وہ اپنے سر کی بےعزتی کرتی ہے، گویا وہ سر مُنڈی ہے۔ 6 جو عورت اپنے سر پر دوپٹا نہیں لیتی وہ ٹِنڈ کروائے۔ لیکن اگر ٹِنڈ کروانا یا سر مُنڈوانا اُس کے لئے بےعزتی کا باعث ہے تو پھر وہ اپنے سر کو ضرور ڈھانکے۔ 7 لیکن مرد کے لئے لازم ہے کہ وہ اپنے سر کو نہ ڈھانکے کیونکہ وہ اللہ کی صورت اور جلال کو منعکس کرتا ہے۔ لیکن عورت مرد کا جلال منعکس کرتی ہے، 8 کیونکہ پہلا مرد عورت سے نہیں نکلا بلکہ عورت مرد سے نکلی ہے۔ 9 مرد کو عورت کے لئے خلق نہیں کیا گیا بلکہ عورت کو مرد کے لئے۔ 10 اِس وجہ سے عورت فرشتوں کو پیشِ نظر رکھ کر اپنے سر پر دوپٹا لے جو اُس پر اختیار کا نشان ہے۔ 11 لیکن یاد رہے کہ خداوند میں نہ عورت مرد کے بغیر کچھ ہے اور نہ مرد عورت کے بغیر۔ 12 کیونکہ اگرچہ ابتدا میں عورت مرد سے نکلی، لیکن اب مرد عورت ہی سے پیدا ہوتا ہے۔ اور ہر شے اللہ سے نکلتی ہے۔

13 آپ خود فیصلہ کریں۔ کیا مناسب ہے کہ کوئی عورت اللہ کے سامنے ننگے سر دعا کرے؟ 14 کیا فطرت بھی یہ نہیں سکھاتی کہ لمبے بال مرد کی بےعزتی کا باعث ہیں 15 جبکہ عورت کے لمبے بال اُس کی عزت کا موجب ہیں؟ کیونکہ بال اُسے ڈھانپنے کے لئے دیئے گئے ہیں۔ 16 لیکن اِس سلسلے میں اگر کوئی جھگڑنے کا شوق رکھے تو جان لے کہ نہ ہمارا یہ دستور ہے، نہ اللہ کی جماعتوں کا۔

عشائے ربانی

17 مَیں آپ کو ایک اَور ہدایت دیتا ہوں۔ لیکن اِس سلسلے میں میرے پاس آپ کے لئے تعریفی الفاظ نہیں، کیونکہ آپ کا جمع ہونا آپ کی بہتری کا باعث نہیں ہوتا بلکہ نقصان کا باعث۔ 18 اوّل تو مَیں سنتا ہوں کہ جب آپ جماعت کی صورت میں اکٹھے ہوتے ہیں تو آپ کے درمیان پارٹی بازی نظر آتی ہے۔ اور کسی حد تک مجھے اِس کا یقین بھی ہے۔ 19 لازم ہے کہ آپ کے درمیان مختلف پارٹیاں نظر آئیں تاکہ آپ میں سے وہ ظاہر ہو جائیں جو آزمانے کے بعد بھی سچے نکلیں۔ 20 جب آپ جمع ہوتے ہیں تو جو کھانا آپ کھاتے ہیں اُس کا عشائے ربانی سے کوئی تعلق نہیں رہا۔ 21 کیونکہ ہر شخص دوسروں کا انتظار کئے بغیر اپنا کھانا کھانے لگتا ہے۔ نتیجے میں ایک بھوکا رہتا ہے جبکہ دوسرے کو نشہ ہو جاتا ہے۔ 22 تعجب ہے! کیا کھانے پینے کے لئے آپ کے گھر نہیں؟ یا کیا آپ اللہ کی جماعت کو حقیر جان کر اُن کو جو خالی ہاتھ آئے ہیں شرمندہ کرنا چاہتے ہیں؟ مَیں کیا کہوں؟ کیا آپ کو شاباش دوں؟ اِس میں

مَیں آپ کو شاباش نہیں دے سکتا۔

23 کیونکہ جو کچھ مَیں نے آپ کے سپرد کیا ہے وہ مجھے خداوند ہی سے ملا ہے۔ جس رات خداوند عیسیٰ کو دشمن کے حوالے کر دیا گیا اُس نے روٹی لے کر 24 شکرگزاری کی دعا کی اور اُسے ٹکڑے کر کے کہا، ”یہ میرا بدن ہے جو تمہارے لئے دیا جاتا ہے۔ مجھے یاد کرنے کے لئے یہی کیا کرو۔“ 25 اِسی طرح اُس نے کھانے کے بعد پیالہ لے کر کہا، ”مَے کا یہ پیالہ وہ نیا عہد ہے جو میرے خون کے ذریعے قائم کیا جاتا ہے۔ جب کبھی اِسے پیو تو مجھے یاد کرنے کے لئے پیو۔“ 26 کیونکہ جب بھی آپ یہ روٹی کھاتے اور یہ پیالہ پیتے ہیں تو خداوند کی موت کا اعلان کرتے ہیں، جب تک وہ واپس نہ آئے۔

27 چنانچہ جو نالائق طور پر خداوند کی روٹی کھائے اور اُس کا پیالہ پیئے وہ خداوند کے بدن اور خون کا گناہ کرتا ہے اور قصوروار ٹھہرے گا۔ 28 ہر شخص اپنے آپ کو پرکھ کر ہی اِس روٹی میں سے کھائے اور پیالے میں سے پیئے۔ 29 جو روٹی کھاتے اور پیالہ پیتے وقت خداوند کے بدن کا احترام نہیں کرتا وہ اپنے آپ پر اللہ کی عدالت لاتا ہے۔ 30 اِسی لئے آپ کے درمیان بہتیرے کمزور اور بیمار ہیں بلکہ بہت سے موت کی نیند سو چکے ہیں۔ 31 اگر ہم اپنے آپ کو جانچتے تو اللہ کی عدالت سے بچے رہتے۔ 32 لیکن خداوند ہماری عدالت کرنے سے ہماری تربیت کرتا ہے تاکہ ہم دنیا کے ساتھ مجرم نہ ٹھہریں۔

33 غرض میرے بھائیو، جب آپ کھانے کے لئے جمع ہوتے ہیں تو ایک دوسرے کا انتظار کریں۔ 34 اگر کسی کو بھوک لگی ہو تو وہ اپنے گھر میں ہی کھانا کھا لے تاکہ آپ کا جمع ہونا آپ کی عدالت کا باعث نہ ٹھہرے۔ دیگر ہدایات مَیں آپ کو اُس وقت دوں گا جب آپ کے پاس آؤں گا۔

ایک روح اور مختلف نعمتیں

12 بھائیو، مَیں نہیں چاہتا کہ آپ روحانی نعمتوں کے بارے میں ناواقف رہیں۔ 2 آپ جانتے ہیں کہ ایمان لانے سے پیشتر آپ کو بار بار بہکایا اور گونگے بُتوں کی طرف کھینچا جاتا تھا۔ 3 اِسی کے پیشِ نظر مَیں آپ کو آگاہ کرتا ہوں کہ اللہ کے روح کی ہدایت سے بولنے والا کبھی نہیں کہے گا، ”عیسیٰ پر لعنت۔“ اور روح القدس کی ہدایت سے بولنے والے کے سوا کوئی نہیں کہے گا، ”عیسیٰ خداوند ہے۔“

4 گو طرح طرح کی نعمتیں ہوتی ہیں، لیکن روح ایک ہی ہے۔ 5 طرح طرح کی خدمتیں ہوتی ہیں، لیکن خداوند ایک ہی ہے۔ 6 اللہ اپنی قدرت کا اظہار مختلف انداز سے کرتا ہے، لیکن خدا ایک ہی ہے جو سب میں ہر طرح کا کام کرتا ہے۔ 7 ہم میں سے ہر ایک میں روح القدس کا اظہار کسی نعمت سے ہوتا ہے۔ یہ نعمتیں اِس لئے دی جاتی ہیں تاکہ ہم ایک دوسرے کی مدد کریں۔ 8 ایک کو روح القدس حکمت کا کلام عطا کرتا ہے، دوسرے کو وہی روح علم و عرفان کا کلام۔ 9 تیسرے کو وہی روح پختہ ایمان دیتا ہے اور چوتھے کو وہی ایک روح شفا دینے کی نعمتیں۔ 10 وہ ایک کو معجزے کرنے کی طاقت دیتا ہے، دوسرے کو نبوّت کرنے کی صلاحیت اور تیسرے کو مختلف روحوں میں امتیاز کرنے کی نعمت۔ ایک کو اُس سے غیر زبانیں بولنے کی نعمت ملتی ہے اور دوسرے کو اِن کا ترجمہ کرنے کی۔ 11 وہی ایک روح یہ

تمام نعمتیں تقسیم کرتا ہے۔ اور وہی فیصلہ کرتا ہے کہ کس کو کیا نعمت ملنی ہے۔

ایک جسم اور مختلف اعضا

12 انسانی جسم کے بہت سے اعضا ہوتے ہیں، لیکن یہ تمام اعضا ایک ہی بدن کو تشکیل دیتے ہیں۔ مسیح کا بدن بھی ایسا ہے۔ 13 خواہ ہم یہودی تھے یا یونانی، غلام تھے یا آزاد، بپتسمے سے ہم سب کو ایک ہی روح کی معرفت ایک ہی بدن میں شامل کیا گیا ہے، ہم سب کو ایک ہی روح پلایا گیا ہے۔

14 بدن کے بہت سے حصے ہوتے ہیں، نہ صرف ایک۔ 15 فرض کریں کہ پاؤں کہے، ”مَیں ہاتھ نہیں ہوں اِس لئے بدن کا حصہ نہیں۔“ کیا یہ کہنے پر اُس کا بدن سے تعلق ختم ہو جائے گا؟ 16 یا فرض کریں کہ کان کہے، ”مَیں آنکھ نہیں ہوں اِس لئے بدن کا حصہ نہیں۔“ کیا یہ کہنے پر اُس کا بدن سے ناتا ٹوٹ جائے گا؟ 17 اگر پورا جسم آنکھ ہی ہوتا تو پھر سننے کی صلاحیت کہاں ہوتی؟ اگر سارا بدن کان ہی ہوتا تو پھر سونگھنے کا کیا بنتا؟ 18 لیکن اللہ نے جسم کے مختلف اعضا بنا کر ہر ایک کو وہاں لگایا جہاں وہ چاہتا تھا۔ 19 اگر ایک ہی عضو پورا جسم ہوتا تو پھر یہ کس قسم کا جسم ہوتا؟ 20 نہیں، بہت سے اعضا ہوتے ہیں، لیکن جسم ایک ہی ہے۔

21 آنکھ ہاتھ سے نہیں کہہ سکتی، ”مجھے تیری ضرورت نہیں،“ نہ سر پاؤں سے کہہ سکتا ہے، ”مجھے تمہاری ضرورت نہیں۔“ 22 بلکہ اگر دیکھا جائے تو اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جسم کے جو اعضا زیادہ کمزور لگتے ہیں اُن کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔ 23 وہ اعضا جنہیں ہم کم عزت کے لائق سمجھتے ہیں اُنہیں ہم زیادہ عزت کے ساتھ ڈھانپ لیتے ہیں، اور وہ اعضا جنہیں ہم شرم سے چھپا کر رکھتے ہیں اُن ہی کا ہم زیادہ احترام کرتے ہیں۔ 24 اِس کے برعکس ہمارے عزت دار اعضا کو اِس کی ضرورت ہی نہیں ہوتی کہ ہم اُن کا خاص احترام کریں۔ لیکن اللہ نے جسم کو اِس طرح ترتیب دیا کہ اُس نے کم قدر اعضا کو زیادہ عزت دار ٹھہرایا، 25 تاکہ جسم کے اعضا میں تفرقہ نہ ہو بلکہ وہ ایک دوسرے کی فکر کریں۔ 26 اگر ایک عضو دُکھ میں ہو تو اُس کے ساتھ دیگر تمام اعضا بھی دُکھ محسوس کرتے ہیں۔ اگر ایک عضو سرفراز ہو جائے تو اُس کے ساتھ باقی تمام اعضا بھی مسرور ہوتے ہیں۔

27 آپ سب مل کر مسیح کا بدن ہیں اور انفرادی طور پر اُس کے مختلف اعضا۔ 28 اور اللہ نے اپنی جماعت میں پہلے رسول، دوسرے نبی اور تیسرے اُستاد مقرر کئے ہیں۔ پھر اُس نے ایسے لوگ بھی مقرر کئے ہیں جو معجزے کرتے، شفا دیتے، دوسروں کی مدد کرتے، انتظام چلاتے اور مختلف قسم کی غیر زبانیں بولتے ہیں۔ 29 کیا سب رسول ہیں؟ کیا سب نبی ہیں؟ کیا سب اُستاد ہیں؟ کیا سب معجزے کرتے ہیں؟ 30 کیا سب کو شفا دینے کی نعمتیں حاصل ہیں؟ کیا سب غیر زبانیں بولتے ہیں؟ کیا سب اِن کا ترجمہ کرتے ہیں؟ 31 لیکن آپ اُن نعمتوں کی تلاش میں رہیں جو افضل ہیں۔

اب مَیں آپ کو اِس سے کہیں عمدہ راہ بتاتا ہوں۔

محبت

13 اگر مَیں انسانوں اور فرشتوں کی زبانیں بولوں، لیکن محبت نہ رکھوں تو پھر مَیں بس گونجتا ہوا گھڑیال یا ٹھنٹھناتی ہوئی جھانجھ ہی ہوں۔ 2 اگر میری نبوّت کی نعمت ہو اور مجھے تمام بھیدوں اور

ہر علم سے واقفیت ہو، ساتھ ہی میرا ایسا ایمان ہو کہ پہاڑوں کو کھسکا سکوں، لیکن میرا دل محبت سے خالی ہو تو مَیں کچھ بھی نہیں۔ 3 اگر مَیں اپنا سارا مال غریبوں میں تقسیم کر دوں بلکہ اپنا بدن جلائے جانے کے لئے دے دوں، لیکن میرا دل محبت سے خالی ہو تو مجھے کچھ فائدہ نہیں۔

4 محبت صبر سے کام لیتی ہے، محبت مہربان ہے۔ نہ یہ حسد کرتی ہے نہ ڈینگیں مارتی ہے۔ یہ پھولتی بھی نہیں۔ 5 محبت بدتمیزی نہیں کرتی نہ اپنے ہی فائدے کی تلاش میں رہتی ہے۔ یہ جلدی سے غصے میں نہیں آ جاتی اور دوسروں کی غلطیوں کا ریکارڈ نہیں رکھتی۔ 6 یہ ناانصافی دیکھ کر خوش نہیں ہوتی بلکہ سچائی کے غالب آنے پر ہی خوشی مناتی ہے۔ 7 یہ ہمیشہ دوسروں کی کمزوریاں برداشت کرتی ہے، ہمیشہ اعتماد کرتی ہے، ہمیشہ اُمید رکھتی ہے، ہمیشہ ثابت قدم رہتی ہے۔

8 محبت کبھی ختم نہیں ہوتی۔ اِس کے مقابلے میں نبوّتیں ختم ہو جائیں گی، غیر زبانیں جاتی رہیں گی، علم مٹ جائے گا۔ 9 کیونکہ اِس وقت ہمارا علم نامکمل ہے اور ہماری نبوّت سب کچھ ظاہر نہیں کرتی۔ 10 لیکن جب وہ کچھ آئے گا جو کامل ہے تو یہ ادھوری چیزیں جاتی رہیں گی۔

11 جب مَیں بچہ تھا تو بچے کی طرح بولتا، بچے کی سی سوچ رکھتا اور بچے کی سی سمجھ سے کام لیتا تھا۔ لیکن اب مَیں بالغ ہوں، اِس لئے مَیں نے بچے کا سا انداز چھوڑ دیا ہے۔ 12 اِس وقت ہمیں آئینے میں دُھندلا سا دکھائی دیتا ہے، لیکن اُس وقت ہم رُوبرُو دیکھیں گے۔ اب مَیں جزوی طور پر جانتا ہوں، لیکن اُس وقت کامل طور سے جان لوں گا، ایسے ہی جیسے اللہ نے مجھے پہلے سے جان لیا ہے۔

13 غرض ایمان، اُمید اور محبت تینوں قائم رہتے ہیں، لیکن اِن میں افضل محبت ہے۔

نبوّت اور غیر زبانیں

14 محبت کا دامن تھامے رکھیں۔ لیکن ساتھ ہی روحانی نعمتوں کو سرگرمی سے استعمال میں لائیں، خصوصاً نبوّت کی نعمت کو۔ 2 غیرزبان بولنے والا لوگوں سے نہیں بلکہ اللہ سے بات کرتا ہے۔ کوئی اُس کی بات نہیں سمجھتا کیونکہ وہ روح میں بھید کی باتیں کرتا ہے۔ 3 اِس کے برعکس نبوّت کرنے والا لوگوں سے ایسی باتیں کرتا ہے جو اُن کی تعمیر و ترقی، حوصلہ افزائی اور تسلی کا باعث بنتی ہیں۔ 4 غیرزبان بولنے والا اپنی تعمیر و ترقی کرتا ہے جبکہ نبوّت کرنے والا جماعت کی۔

5 مَیں چاہتا ہوں کہ آپ سب غیر زبانیں بولیں، لیکن اِس سے زیادہ یہ خواہش رکھتا ہوں کہ آپ نبوّت کریں۔ نبوّت کرنے والا غیرزبانیں بولنے والے سے اہم ہے۔ ہاں، غیرزبانیں بولنے والا بھی اہم ہے بشرطیکہ اپنی زبان کا ترجمہ کرے، کیونکہ اِس سے خدا کی جماعت کی تعمیر و ترقی ہوتی ہے۔

6 بھائیو، اگر مَیں آپ کے پاس آ کر غیر زبانیں بولوں، لیکن مکاشفے، علم، نبوّت اور تعلیم کی کوئی بات نہ کروں تو آپ کو کیا فائدہ ہو گا؟ 7 بےجان سازوں پر غور کرنے سے بھی یہی بات سامنے آتی ہے۔ اگر بانسری یا سرود کو کسی خاص سُر کے مطابق نہ بجایا جائے تو پھر سننے والے کس طرح پہچان سکیں گے کہ اِن پر کیا کیا پیش کیا جا رہا ہے؟ 8 اِسی طرح اگر بِگل کی آواز جنگ کے لئے تیار ہو جانے کے لئے صاف طور سے نہ بجے تو

کیا فوجی کمربستہ ہو جائیں گے؟ 9 اگر آپ صاف صاف بات نہ کریں تو آپ کی حالت بھی ایسی ہی ہو گی۔ پھر آپ کی بات کون سمجھے گا؟ کیونکہ آپ لوگوں سے نہیں بلکہ ہَوا سے باتیں کریں گے۔ 10 اِس دنیا میں بہت زیادہ زبانیں بولی جاتی ہیں اور اِن میں سے کوئی بھی نہیں جو بےمعنی ہو۔ 11 اگر مَیں کسی زبان سے واقف نہیں تو مَیں اُس زبان میں بولنے والے کے نزدیک اجنبی ٹھہروں گا اور وہ میرے نزدیک۔ 12 یہ اصول آپ پر بھی لاگو ہوتا ہے۔ چونکہ آپ روحانی نعمتوں کے لئے تڑپتے ہیں تو پھر خاص کر اُن نعمتوں میں ماہر بننے کی کوشش کریں جو خدا کی جماعت کو تعمیر کرتی ہیں۔

13 چنانچہ غیرزبان بولنے والا دعا کرے کہ اِس کا ترجمہ بھی کر سکے۔ 14 کیونکہ اگر مَیں غیرزبان میں دعا کروں تو میری روح تو دعا کرتی ہے مگر میری عقل بےعمل رہتی ہے۔ 15 تو پھر کیا کروں؟ مَیں روح میں دعا کروں گا، لیکن عقل کو بھی استعمال کروں گا۔ مَیں روح میں حمد و ثنا کروں گا، لیکن عقل کو بھی استعمال میں لاؤں گا۔ 16 اگر آپ صرف روح میں حمد و ثنا کریں تو حاضرین میں سے جو آپ کی بات نہیں سمجھتا وہ کس طرح آپ کی شکرگزاری پر ''آمین'' کہہ سکے گا؟ اُسے تو آپ کی باتوں کی سمجھ ہی نہیں آئی۔ 17 بےشک آپ اچھی طرح خدا کا شکر کر رہے ہوں گے، لیکن اِس سے دوسرے شخص کی تعمیر و ترقی نہیں ہو گی۔

18 مَیں خدا کا شکر کرتا ہوں کہ آپ سب کی نسبت زیادہ غیر زبانوں میں بات کرتا ہوں۔ 19 پھر بھی مَیں خدا کی جماعت میں ایسی باتیں پیش کرنا چاہتا ہوں جو دوسرے سمجھ سکیں اور جن سے وہ تربیت حاصل کر سکیں۔ کیونکہ غیر زبانوں میں بولی گئی بےشمار باتوں کی نسبت پانچ تربیت دینے والے الفاظ کہیں بہتر ہیں۔

20 بھائیو، بچوں جیسی سوچ سے باز آئیں۔ بُرائی کے لحاظ سے تو ضرور بچے بنے رہیں، لیکن سمجھ میں بالغ بن جائیں۔ 21 شریعت میں لکھا ہے، ''رب فرماتا ہے کہ مَیں غیر زبانوں اور اجنبیوں کے ہونٹوں کی معرفت اِس قوم سے بات کروں گا۔ لیکن وہ پھر بھی میری نہیں سنیں گے۔'' 22 اِس سے ظاہر ہوتا ہے کہ غیر زبانیں ایمان داروں کے لئے امتیازی نشان نہیں ہوتیں بلکہ غیر ایمان داروں کے لئے۔ اِس کے برعکس نبوّت غیرایمان داروں کے لئے امتیازی نشان نہیں ہوتی بلکہ ایمان داروں کے لئے۔

23 اب فرض کریں کہ ایمان دار ایک جگہ جمع ہیں اور تمام حاضرین غیر زبانیں بول رہے ہیں۔ اِسی اثنا میں غیرزبان کو نہ سمجھنے والے یا غیرایمان دار آ شامل ہوتے ہیں۔ آپ کو اِس حالت میں دیکھ کر کیا وہ آپ کو دیوانہ قرار نہیں دیں گے؟ 24 اِس کے مقابلے میں اگر تمام لوگ نبوّت کر رہے ہوں اور کوئی غیرایمان دار اندر آئے تو کیا ہو گا؟ وہ سب اُسے قائل کر لیں گے کہ گناہ گار ہے اور سب اُسے پرکھ لیں گے۔ 25 یوں اُس کے دل کی پوشیدہ باتیں ظاہر ہو جائیں گی، وہ گر کر اللہ کو سجدہ کرے گا اور تسلیم کرے گا کہ فی الحقیقت اللہ آپ کے درمیان موجود ہے۔

جماعت میں ترتیب کی ضرورت

26 بھائیو، پھر کیا ہونا چاہئے؟ جب آپ جمع ہوتے ہیں تو ہر ایک کے پاس کوئی گیت یا تعلیم یا مکاشفہ یا غیرزبان یا اِس کا ترجمہ ہو۔ اِن سب کا مقصد خدا کی جماعت کی تعمیر و ترقی ہو۔ 27 غیرزبان میں بولتے

وقت صرف دو یا زیادہ سے زیادہ تین اشخاص بولیں اور وہ بھی باری باری۔ ساتھ ہی کوئی اُن کا ترجمہ بھی کرے۔ 28 اگر کوئی ترجمہ کرنے والا نہ ہو تو غیرزبان بولنے والا جماعت میں خاموش رہے، البتہ اُسے اپنے آپ سے اور اللہ سے بات کرنے کی آزادی ہے۔ 29 نبیوں میں سے دو یا تین نبوّت کریں اور دوسرے اُن کی باتوں کی صحت کو پرکھیں۔ 30 اگر اِس دوران کسی بیٹھے ہوئے شخص کو کوئی مکاشفہ ملے تو پہلا شخص خاموش ہو جائے۔ 31 کیونکہ آپ سب باری باری نبوّت کر سکتے ہیں تاکہ تمام لوگ سیکھیں اور اُن کی حوصلہ افزائی ہو۔ 32 نبیوں کی روحیں نبیوں کے تابع رہتی ہیں، 33 کیونکہ اللہ بےترتیبی کا نہیں بلکہ سلامتی کا خدا ہے۔

جیسا مقدّسین کی تمام جماعتوں کا دستور ہے 34 خواتین جماعت میں خاموش رہیں۔ اُنہیں بولنے کی اجازت نہیں، بلکہ وہ فرماں بردار رہیں۔ شریعت بھی یہی فرماتی ہے۔ 35 اگر وہ کچھ سیکھنا چاہیں تو اپنے گھر پر اپنے شوہر سے پوچھ لیں، کیونکہ عورت کا خدا کی جماعت میں بولنا شرم کی بات ہے۔

36 کیا اللہ کا کلام آپ میں سے نکلا ہے، یا کیا وہ صرف آپ ہی تک پہنچا ہے؟ 37 اگر کوئی خیال کرے کہ مَیں نبی ہوں یا خاص روحانی حیثیت رکھتا ہوں تو وہ جان لے کہ جو کچھ مَیں آپ کو لکھ رہا ہوں وہ خداوند کا حکم ہے۔ 38 جو یہ نظرانداز کرتا ہے اُسے خود بھی نظرانداز کیا جائے گا۔

39 غرض بھائیو، نبوّت کرنے کے لئے تڑپتے رہیں، البتہ کسی کو غیر زبانیں بولنے سے نہ روکیں۔ 40 لیکن سب کچھ شائستگی اور ترتیب سے عمل میں آئے۔

مسیح کا جی اُٹھنا

15 بھائیو، مَیں آپ کی توجہ اُس خوش خبری کی طرف دلاتا ہوں جو مَیں نے آپ کو سنائی، وہی خوش خبری جسے آپ نے قبول کیا اور جس پر آپ قائم بھی ہیں۔ 2 اِسی پیغام کے وسیلے سے آپ کو نجات ملتی ہے۔ شرط یہ ہے کہ آپ وہ باتیں جوں کی توں تھامے رکھیں جس طرح مَیں نے آپ تک پہنچائی ہیں۔ بےشک یہ بات اِس پر منحصر ہے کہ آپ کا ایمان لانا بےمقصد نہیں تھا۔

3 کیونکہ مَیں نے اِس پر خاص زور دیا کہ وہی کچھ آپ کے سپرد کروں جو مجھے بھی ملا ہے۔ یہ کہ مسیح نے پاک نوشتوں کے مطابق ہمارے گناہوں کی خاطر اپنی جان دی، 4 پھر وہ دفن ہوا اور تیسرے دن پاک نوشتوں کے مطابق جی اُٹھا۔ 5 وہ پطرس کو دکھائی دیا، پھر بارہ شاگردوں کو۔ 6 اِس کے بعد وہ ایک ہی وقت پانچ سَو سے زیادہ بھائیوں پر ظاہر ہوا۔ اُن میں سے بیشتر اب تک زندہ ہیں اگرچہ چند ایک انتقال کر چکے ہیں۔ 7 پھر یعقوب نے اُسے دیکھا، پھر تمام رسولوں نے۔

8 اور سب کے بعد وہ مجھ پر بھی ظاہر ہوا، مجھ پر جو گویا قبل از وقت پیدا ہوا۔ 9 کیونکہ رسولوں میں میرا درجہ سب سے چھوٹا ہے، بلکہ مَیں تو رسول کہلانے کے بھی لائق نہیں، اِس لئے کہ مَیں نے اللہ کی جماعت کو ایذا پہنچائی۔ 10 لیکن مَیں جو کچھ ہوں اللہ کے فضل ہی سے ہوں۔ اور جو فضل اُس نے مجھ پر کیا وہ بےاثر نہ رہا، کیونکہ مَیں نے اُن سب سے زیادہ جاں فشانی سے کام کیا ہے۔ البتہ یہ کام مَیں نے خود نہیں بلکہ اللہ کے فضل نے کیا ہے جو میرے ساتھ تھا۔ 11 خیر، یہ کام مَیں نے کیا یا اُنہوں نے، ہم سب اُسی پیغام کی منادی

کرتے ہیں جس پر آپ ایمان لائے ہیں۔

جی اُٹھنے پر اعتراض

12 اب مجھے یہ بتائیں، ہم تو منادی کرتے ہیں کہ مسیح مُردوں میں سے جی اُٹھا ہے۔ تو پھر آپ میں سے کچھ لوگ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ مُردے جی نہیں اُٹھتے؟ 13 اگر مُردے جی نہیں اُٹھتے تو مطلب یہ ہوا کہ مسیح بھی نہیں جی اُٹھا۔ 14 اور اگر مسیح جی نہیں اُٹھا تو پھر ہماری منادی عبث ہوتی اور آپ کا ایمان لانا بھی بے فائدہ ہوتا۔ 15 نیز ہم اللہ کے بارے میں جھوٹے گواہ ثابت ہوتے۔ کیونکہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ اللہ نے مسیح کو زندہ کیا جبکہ اگر واقعی مُردے نہیں جی اُٹھتے تو وہ بھی زندہ نہیں ہوا۔ 16 غرض اگر مُردے جی نہیں اُٹھتے تو پھر مسیح بھی نہیں جی اُٹھا۔ 17 اور اگر مسیح نہیں جی اُٹھا تو آپ کا ایمان بے فائدہ ہے اور آپ اب تک اپنے گناہوں میں گرفتار ہیں۔ 18 ہاں، اِس کے مطابق جنہوں نے مسیح میں ہوتے ہوئے انتقال کیا ہے وہ سب ہلاک ہو گئے ہیں۔ 19 چنانچہ اگر مسیح پر ہماری اُمید صرف اِسی زندگی تک محدود ہے تو ہم انسانوں میں سب سے زیادہ قابلِ رحم ہیں۔

مسیح واقعی جی اُٹھا ہے

20 لیکن مسیح واقعی مُردوں میں سے جی اُٹھا ہے۔ وہ انتقال کئے ہوؤں کی فصل کا پہلا پھل ہے۔ 21 چونکہ انسان کے وسیلے سے موت آئی، اِس لئے انسان ہی کے وسیلے سے مُردوں کے جی اُٹھنے کی بھی راہ کھلی۔ 22 جس طرح سب اِس لئے مرتے ہیں کہ وہ آدم کے فرزند ہیں اُسی طرح سب زندہ کئے جائیں گے جو مسیح کے ہیں۔ 23 لیکن جی اُٹھنے کی ایک ترتیب ہے۔ مسیح تو فصل کے پہلے پھل کی حیثیت سے جی اُٹھ چکا ہے جبکہ اُس کے لوگ اُس وقت جی اُٹھیں گے جب وہ واپس آئے گا۔ 24 اِس کے بعد خاتمہ ہو گا۔ تب ہر حکومت، اختیار اور قوت کو نیست کر کے وہ بادشاہی کو خدا باپ کے حوالے کر دے گا۔ 25 کیونکہ لازم ہے کہ مسیح اُس وقت تک حکومت کرے جب تک اللہ تمام دشمنوں کو اُس کے پاؤں کے نیچے نہ کر دے۔ 26 آخری دشمن جسے نیست کیا جائے گا موت ہو گی۔ 27 کیونکہ اللہ کے بارے میں کلامِ مقدّس میں لکھا ہے، ”اُس نے سب کچھ اُس (یعنی مسیح) کے پاؤں کے نیچے کر دیا۔“ جب کہا گیا ہے کہ سب کچھ مسیح کے ماتحت کر دیا گیا ہے، تو ظاہر ہے کہ اِس میں اللہ شامل نہیں جس نے سب کچھ مسیح کے ماتحت کیا ہے۔ 28 جب سب کچھ مسیح کے ماتحت کر دیا گیا تب فرزند خود بھی اُسی کے ماتحت ہو جائے گا جس نے سب کچھ اُس کے ماتحت کیا۔ یوں اللہ سب میں سب کچھ ہو گا۔

جی اُٹھنے کے پیشِ نظر زندگی گزارنا

29 اگر مُردے واقعی جی نہیں اُٹھتے تو پھر وہ لوگ کیا کریں گے جو مُردوں کی خاطر بپتسمہ لیتے ہیں؟ اگر مُردے جی نہیں اُٹھیں گے تو پھر وہ اُن کی خاطر کیوں بپتسمہ لیتے ہیں؟ 30 اور ہم بھی ہر وقت اپنی جان خطرے میں کیوں ڈالے ہوئے ہیں؟ 31 بھائیو، مَیں روزانہ مرتا ہوں۔ یہ بات اُتنی ہی یقینی ہے جتنی یہ کہ آپ ہمارے خداوند مسیح عیسیٰ میں میرا فخر ہیں۔ 32 اگر مَیں صرف اِسی زندگی کی اُمید رکھتے ہوئے اِفسس میں وحشی درندوں سے لڑا تو مجھے کیا فائدہ ہوا؟ اگر

مُردے جی نہیں اُٹھتے تو اِس قول کے مطابق زندگی گزارنا بہتر ہو گا کہ ”آؤ، ہم کھائیں پئیں، کیونکہ کل تو مر ہی جانا ہے۔“

33 فریب نہ کھائیں، بُری صحبت اچھی عادتوں کو بگاڑ دیتی ہے۔ 34 پورے طور پر ہوش میں آئیں اور گناہ نہ کریں۔ آپ میں سے بعض ایسے ہیں جو اللہ کے بارے میں کچھ نہیں جانتے۔ یہ بات مَیں آپ کو شرم دلانے کے لئے کہتا ہوں۔

مُردے کس طرح جی اُٹھیں گے

35 شاید کوئی سوال اُٹھائے، ”مُردے کس طرح جی اُٹھتے ہیں؟ اور جی اُٹھنے کے بعد اُن کا جسم کیسا ہو گا؟“ 36 بھئی، عقل سے کام لیں۔ جو بیج آپ بوتے ہیں وہ اُس وقت تک نہیں اُگتا جب تک کہ مر نہ جائے۔ 37 جو آپ بوتے ہیں وہ وہی پودا نہیں ہے جو بعد میں اُگے گا بلکہ محض ایک ننگا سا دانہ ہے، خواہ گندم کا ہو یا کسی اَور چیز کا۔ 38 لیکن اللہ اُسے ایسا جسم دیتا ہے جیسا وہ مناسب سمجھتا ہے۔ ہر قسم کے بیج کو وہ اُس کا خاص جسم عطا کرتا ہے۔

39 تمام جانداروں کو ایک جیسا جسم نہیں ملا بلکہ انسانوں کو اَور قسم کا، مویشیوں کو اَور قسم کا، پرندوں کو اَور قسم کا، اور مچھلیوں کو اَور قسم کا۔

40 اِس کے علاوہ آسمانی جسم بھی ہیں اور زمینی جسم بھی۔ آسمانی جسموں کی شان اَور ہے اور زمینی جسموں کی شان اَور۔ 41 سورج کی شان اَور ہے، چاند کی شان اَور، اور ستاروں کی شان اَور، بلکہ ایک ستارہ شان میں دوسرے ستارے سے فرق ہے۔

42 مُردوں کا جی اُٹھنا بھی ایسا ہی ہے۔ جسم فانی حالت میں بویا جاتا ہے اور لافانی حالت میں جی اُٹھتا ہے۔ 43 وہ ذلیل حالت میں بویا جاتا ہے اور جلالی حالت میں جی اُٹھتا ہے۔ وہ کمزور حالت میں بویا جاتا ہے اور قوی حالت میں جی اُٹھتا ہے۔ 44 فطرتی جسم بویا جاتا ہے اور روحانی جسم جی اُٹھتا ہے۔ جہاں فطرتی جسم ہے وہاں روحانی جسم بھی ہوتا ہے۔ 45 پاک نوشتوں میں بھی لکھا ہے کہ پہلے انسان آدم میں جان آ گئی۔ لیکن آخری آدم زندہ کرنے والی روح بنا۔ 46 روحانی جسم پہلے نہیں تھا بلکہ فطرتی جسم، پھر روحانی جسم ہوا۔ 47 پہلا انسان زمین کی مٹی سے بنا تھا، لیکن دوسرا آسمان سے آیا۔ 48 جیسا پہلا خاکی انسان تھا ویسے ہی دیگر خاکی انسان بھی ہیں، اور جیسا آسمان سے آیا ہوا انسان ہے ویسے ہی دیگر آسمانی انسان بھی ہیں۔ 49 یوں ہم اِس وقت خاکی انسان کی شکل و صورت رکھتے ہیں جبکہ ہم اُس وقت آسمانی انسان کی شکل و صورت رکھیں گے۔

موت پر فتح

50 بھائیو، مَیں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ خاکی انسان کا موجودہ جسم اللہ کی بادشاہی کو میراث میں نہیں پا سکتا۔ جو کچھ فانی ہے وہ لافانی چیزوں کو میراث میں نہیں پا سکتا۔

51 دیکھو مَیں آپ کو ایک بھید بتاتا ہوں۔ ہم سب وفات نہیں پائیں گے، لیکن سب ہی بدل جائیں گے۔ 52 اور یہ اچانک، آنکھ جھپکتے میں، آخری بِگل بجتے ہی رونما ہو گا۔ کیونکہ بِگل بجنے پر مُردے لافانی حالت میں جی اُٹھیں گے اور ہم بدل جائیں گے۔ 53 کیونکہ لازم ہے کہ یہ فانی جسم بقا کا لباس پہن لے اور مرنے والا جسم ابدی زندگی کا۔ 54 جب اِس فانی اور مرنے والے جسم

نے بقا اور ابدی زندگی کا لباس پہن لیا ہو گا تو پھر وہ کلام پورا ہو گا جو پاک نوشتوں میں لکھا ہے کہ

”موت الٰہی فتح کا لقمہ ہو گئی ہے۔

55 اے موت، تیری فتح کہاں رہی؟

اے موت، تیرا ڈنک کہاں رہا؟“

56 موت کا ڈنک گناہ ہے اور گناہ شریعت سے تقویت پاتا ہے۔ 57 لیکن خدا کا شکر ہے جو ہمیں ہمارے خداوند عیسیٰ مسیح کے وسیلے سے فتح بخشتا ہے۔

58 غرض، میرے پیارے بھائیو، مضبوط بنے رہیں۔ کوئی چیز آپ کو ڈانواں ڈول نہ کر دے۔ ہمیشہ خداوند کی خدمت جاں فشانی سے کریں، یہ جانتے ہوئے کہ خداوند کے لئے آپ کی محنت مشقت رائیگاں نہیں جائے گی۔

یروشلم کی جماعت کے لئے چندہ

16 رہی چندے کی بات جو یروشلم کے مقدّسین کے لئے جمع کیا جا رہا ہے تو اُسی ہدایت پر عمل کریں جو مَیں گلتیہ کی جماعتوں کو دے چکا ہوں۔ 2 ہر اتوار کو آپ میں سے ہر کوئی اپنے کمائے ہوئے پیسوں میں سے کچھ اِس چندے کے لئے مخصوص کر کے اپنے پاس رکھ چھوڑے۔ پھر میرے آنے پر ہدیہ جات جمع کرنے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ 3 جب مَیں آؤں گا تو ایسے افراد کو جو آپ کے نزدیک قابلِ اعتماد ہیں خطوط دے کر یروشلم بھیجوں گا تاکہ وہ آپ کا ہدیہ وہاں تک پہنچا دیں۔ 4 اگر مناسب ہو کہ مَیں بھی جاؤں تو وہ میرے ساتھ جائیں گے۔

5 مَیں مکدُنیہ سے ہو کر آپ کے پاس آؤں گا کیونکہ مکدُنیہ میں سے سفر کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ 6 شاید آپ کے پاس تھوڑے عرصے کے لئے ٹھہروں، لیکن یہ بھی ممکن ہے کہ سردیوں کا موسم آپ ہی کے ساتھ کاٹوں تاکہ میرے بعد کے سفر کے لئے آپ میری مدد کر سکیں۔ 7 مَیں نہیں چاہتا کہ اِس دفعہ مختصر ملاقات کے بعد چلتا بنوں، بلکہ میری خواہش ہے کہ کچھ وقت آپ کے ساتھ گزاروں۔ شرط یہ ہے کہ خداوند مجھے اجازت دے۔

8 لیکن عیدِ پنتکُست تک مَیں اِفسس میں ہی ٹھہروں گا، 9 کیونکہ یہاں میرے سامنے موثر کام کے لئے ایک بڑا دروازہ کھل گیا ہے اور ساتھ ہی بہت سے مخالف بھی پیدا ہو گئے ہیں۔

10 اگر تیمُتھیُس آئے تو اِس کا خیال رکھیں کہ وہ بلاخوف آپ کے پاس رہ سکے۔ میری طرح وہ بھی خداوند کے کھیت میں فصل کاٹ رہا ہے۔ 11 اِس لئے کوئی اُسے حقیر نہ جانے۔ اُسے سلامتی سے سفر پر روانہ کریں تاکہ وہ مجھ تک پہنچے، کیونکہ مَیں اور دیگر بھائی اُس کے منتظر ہیں۔

12 بھائی اپلّوس کی مَیں نے بڑی حوصلہ افزائی کی ہے کہ وہ دیگر بھائیوں کے ساتھ آپ کے پاس آئے، لیکن اللہ کو قطعاً منظور نہ تھا۔ تاہم موقع ملنے پر وہ ضرور آئے گا۔

نصیحتیں اور سلام

13 جاگتے رہیں، ایمان میں ثابت قدم رہیں، مردانگی دکھائیں، مضبوط بنے رہیں۔ 14 سب کچھ محبت سے کریں۔

15 بھائیو، مَیں ایک بات میں آپ کو نصیحت کرنا چاہتا ہوں۔ آپ جانتے ہیں کہ ستفناس کا گھرانا اخیہ کا پہلا پھل ہے اور کہ اُنہوں نے اپنے آپ کو مقدّسین

کی خدمت کے لئے وقف کر رکھا ہے۔ 16 آپ ایسے لوگوں کے تابع رہیں اور ساتھ ہی ہر اُس شخص کے جو اُن کے ساتھ خدمت کے کام میں جاں فشانی کرتا ہے۔

17 ستفناس، فرتُوناتس اور اخیکُس کے پہنچنے پر مَیں بہت خوش ہوا، کیونکہ اُنہوں نے وہ کمی پوری کر دی جو آپ کی غیر حاضری سے پیدا ہوئی تھی۔ 18 اُنہوں نے میری روح کو اور ساتھ ہی آپ کی روح کو بھی تازہ کیا ہے۔ ایسے لوگوں کی قدر کریں۔

19 آسیہ کی جماعتیں آپ کو سلام کہتی ہیں۔ اکوِلہ اور پرسکلہ آپ کو خداوند میں پُرجوش سلام کہتے ہیں اور اُن کے ساتھ وہ جماعت بھی جو اُن کے گھر میں جمع ہوتی ہے۔ 20 تمام بھائی آپ کو سلام کہتے ہیں۔ ایک دوسرے کو مقدّس بوسہ دیتے ہوئے سلام کہیں۔

21 یہ سلام مَیں یعنی پولُس اپنے ہاتھ سے لکھتا ہوں۔

22 لعنت اُس شخص پر جو خداوند سے محبت نہیں رکھتا۔

اے ہمارے خداوند، آ! 23 خداوند عیسیٰ کا فضل آپ کے ساتھ رہے۔

24 مسیح عیسیٰ میں آپ سب کو میرا پیار۔

کُرِنتھیوں کے نام
پولس رسول کا دوسرا خط

1 یہ خط پولس کی طرف سے ہے، جو اللہ کی مرضی سے مسیح عیسیٰ کا رسول ہے۔ ساتھ ہی یہ بھائی تیمُتھیُس کی طرف سے بھی ہے۔

مَیں کُرِنتھس میں اللہ کی جماعت اور صوبہ اخیہ میں موجود تمام مقدسین کو یہ لکھ رہا ہوں۔

2 خدا ہمارا باپ اور خداوند عیسیٰ مسیح آپ کو فضل اور سلامتی عطا کریں۔

اللہ کی حمد و ثنا

3 ہمارے خداوند عیسیٰ مسیح کے خدا اور باپ کی تمجید ہو، جو رحم کا باپ اور تمام طرح کی تسلی کا خدا ہے۔ 4 جب بھی ہم مصیبت میں پھنس جاتے ہیں تو وہ ہمیں تسلی دیتا ہے تاکہ ہم اَوروں کو بھی تسلی دے سکیں۔ پھر جب وہ کسی مصیبت سے دوچار ہوتے ہیں تو ہم بھی اُن کو اُسی طرح تسلی دے سکتے ہیں جس طرح اللہ نے ہمیں تسلی دی ہے۔ 5 کیونکہ جتنی کثرت سے مسیح کی سی مصیبتیں ہم پر آ جاتی ہیں اُتنی کثرت سے اللہ مسیح کے ذریعے ہمیں تسلی دیتا ہے۔ 6 جب ہم مصیبتوں سے دوچار ہوتے ہیں تو یہ بات آپ کی تسلی اور نجات کا باعث بنتی ہے۔ جب ہماری تسلی ہوتی ہے تو یہ آپ کی بھی تسلی کا باعث بنتی ہے۔ یوں آپ بھی صبر سے وہ کچھ برداشت کرنے کے قابل بن جاتے ہیں جو ہم برداشت کر رہے ہیں۔ 7 چنانچہ ہماری آپ کے بارے میں اُمید پختہ رہتی ہے۔ کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ جس طرح آپ ہماری مصیبتوں میں شریک ہیں اُسی طرح آپ اُس تسلی میں بھی شریک ہیں جو ہمیں حاصل ہوتی ہے۔

8 بھائیو، ہم آپ کو اُس مصیبت سے آگاہ کرنا چاہتے ہیں جس میں ہم صوبہ آسیہ میں پھنس گئے۔ ہم پر دباؤ اِتنا شدید تھا کہ اُسے برداشت کرنا ناممکن سا ہو گیا اور ہم جان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ 9 ہم نے محسوس کیا کہ ہمیں سزائے موت دی گئی ہے۔ لیکن یہ اِس لئے ہوا تاکہ ہم اپنے آپ پر بھروسا نہ کریں بلکہ اللہ پر جو مُردوں کو زندہ کر دیتا ہے۔ 10 اُسی نے ہمیں ایسی ہیبت

ناک موت سے بچایا اور وہ آئندہ بھی ہمیں بچائے گا۔ اور ہم نے اُس پر اُمید رکھی ہے کہ وہ ہمیں ایک بار پھر بچائے گا۔ 11 آپ بھی اپنی دعاؤں سے ہماری مدد کر رہے ہیں۔ یہ کتنی خوب صورت بات ہے کہ اللہ بہتوں کی دعاؤں کو سن کر ہم پر مہربانی کرے گا اور نتیجے میں بہتیرے ہمارے لئے شکر کریں گے۔

پولس کے منصوبوں میں تبدیلی

12 یہ بات ہمارے لئے فخر کا باعث ہے کہ ہمارا ضمیر صاف ہے۔ کیونکہ ہم نے اللہ کے سامنے سادہ دلی اور خلوص سے زندگی گزاری ہے، اور ہم نے اپنی انسانی حکمت پر انحصار نہیں کیا بلکہ اللہ کے فضل پر۔ دنیا میں اور خاص کر آپ کے ساتھ ہمارا رویہ ایسا ہی رہا ہے۔ 13 ہم تو آپ کو ایسی کوئی بات نہیں لکھتے جو آپ پڑھ یا سمجھ نہیں سکتے۔ اور مجھے اُمید ہے کہ آپ کو پورے طور پر سمجھ آئے گی، 14 اگرچہ آپ فی الحال سب کچھ نہیں سمجھتے۔ کیونکہ جب آپ کو سب کچھ سمجھ آئے گا تب آپ خداوند عیسیٰ کے دن ہم پر اُتنا فخر کر سکیں گے جتنا ہم آپ پر۔

15 چونکہ مجھے اِس کا پورا یقین تھا اِس لئے مَیں پہلے آپ کے پاس آنا چاہتا تھا تاکہ آپ کو دُگنی برکت مل جائے۔ 16 خیال یہ تھا کہ مَیں آپ کے ہاں سے ہو کر مکدُنیہ جاؤں اور وہاں سے آپ کے پاس واپس آؤں۔ پھر آپ صوبہ یہودیہ کے سفر کے لئے تیاریاں کرنے میں میری مدد کر کے مجھے آگے بھیج سکتے تھے۔ 17 آپ مجھے بتائیں کہ کیا مَیں نے یہ منصوبہ یوں ہی بنایا تھا؟ کیا مَیں دنیاوی لوگوں کی طرح منصوبے بنا لیتا ہوں جو ایک ہی لمحے میں ''جی ہاں'' اور ''جی نہیں'' کہتے ہیں؟ 18 لیکن اللہ وفادار ہے اور وہ میرا گواہ ہے کہ ہم آپ کے ساتھ بات کرتے وقت ''نہیں'' کو ''ہاں'' کے ساتھ نہیں ملاتے۔ 19 کیونکہ اللہ کا فرزند عیسیٰ مسیح جس کی منادی مَیں، سیلاس اور تیمُتھیُس نے کی وہ بھی ایسا نہیں ہے۔ اُس نے کبھی بھی ''ہاں'' کو ''نہیں'' کے ساتھ نہیں ملایا بلکہ اُس میں اللہ کی حتمی ''جی ہاں'' وجود میں آئی۔ 20 کیونکہ وہی اللہ کے تمام وعدوں کی ''ہاں'' ہے۔ اِس لئے ہم اُسی کے وسیلے سے ''آمین'' (جی ہاں) کہہ کر اللہ کو جلال دیتے ہیں۔ 21 اور اللہ خود ہمیں اور آپ کو مسیح میں مضبوط کر دیتا ہے۔ اُسی نے ہمیں مسح کر کے مخصوص کیا ہے۔ 22 اُسی نے ہم پر اپنی مُہر لگا کر ظاہر کیا ہے کہ ہم اُس کی ملکیت ہیں اور اُسی نے ہمیں روح القدس دے کر اپنے وعدوں کا بیعانہ ادا کیا ہے۔

23 اگر مَیں جھوٹ بولوں تو اللہ میرے خلاف گواہی دے۔ بات یہ ہے کہ مَیں آپ کو بچانے کے لئے کُرِنتھس واپس نہ آیا۔ 24 مطلب یہ نہیں کہ ہم ایمان کے معاملے میں آپ پر حکومت کرنا چاہتے ہیں۔ نہیں، ہم آپ کے ساتھ مل کر خدمت کرتے ہیں تاکہ آپ خوشی سے بھر جائیں، کیونکہ آپ تو ایمان کی معرفت قائم ہیں۔

2 چنانچہ مَیں نے فیصلہ کیا کہ مَیں دوبارہ آپ کے پاس نہیں آؤں گا، ورنہ آپ کو بہت غم کھانا پڑے گا۔ 2 کیونکہ اگر مَیں آپ کو دُکھ پہنچاؤں تو کون مجھے خوش کرے گا؟ یہ وہ شخص نہیں کرے گا جسے مَیں نے دُکھ پہنچایا ہے۔ 3 یہی وجہ ہے کہ مَیں نے آپ کو یہ لکھ دیا۔ مَیں نہیں چاہتا تھا کہ آپ کے پاس آ کر اُن ہی لوگوں سے غم کھاؤں جنہیں مجھے خوش کرنا

چاہئے۔ کیونکہ مجھے آپ سب کے بارے میں یقین ہے کہ میری خوشی آپ سب کی خوشی ہے۔ 4 مَیں نے آپ کو نہایت رنجیدہ اور پریشان حالت میں آنسو بہا بہا کر لکھ دیا۔ مقصد یہ نہیں تھا کہ آپ غم گین ہو جائیں بلکہ مَیں چاہتا تھا کہ آپ جان لیں کہ مَیں آپ سے کتنی گہری محبت رکھتا ہوں۔

مجرم کو معاف کر دیا جائے

5 اگر کسی نے دُکھ پہنچایا ہے تو مجھے نہیں بلکہ کسی حد تک آپ سب کو (مَیں زیادہ سختی سے بات نہیں کرنا چاہتا)۔ 6 لیکن مذکورہ شخص کے لئے یہ کافی ہے کہ اُسے جماعت کے اکثر لوگوں نے سزا دی ہے۔ 7 اب ضروری ہے کہ آپ اُسے معاف کر کے تسلی دیں، ورنہ وہ غم کھا کھا کر تباہ ہو جائے گا۔ 8 چنانچہ مَیں اِس پر زور دینا چاہتا ہوں کہ آپ اُسے اپنی محبت کا احساس دلائیں۔ 9 مَیں نے یہ معلوم کرنے کے لئے آپ کو لکھا کہ کیا آپ امتحان میں پورے اُتریں گے اور ہر بات میں تابع رہیں گے۔ 10 جسے آپ کچھ معاف کرتے ہیں اُسے مَیں بھی معاف کرتا ہوں۔ اور جو کچھ مَیں نے معاف کیا، اگر مجھے کچھ معاف کرنے کی ضرورت تھی، وہ مَیں نے آپ کی خاطر مسیح کے حضور معاف کیا ہے 11 تاکہ ابلیس ہم سے فائدہ نہ اُٹھائے۔ کیونکہ ہم اُس کی چالوں سے خوب واقف ہیں۔

تروآس میں پولس کی پریشانی

12 جب مَیں مسیح کی خوش خبری سنانے کے لئے تروآس گیا تو خداوند نے میرے لئے آگے خدمت کرنے کا ایک دروازہ کھول دیا۔ 13 لیکن جب مجھے اپنا بھائی ططُس وہاں نہ ملا تو مَیں بے چین ہو گیا اور اُنہیں خیرباد کہہ کر صوبہ مکدُنیہ چلا گیا۔

مسیح میں فتح

14 لیکن خدا کا شکر ہے! وہی ہمارے آگے آگے چلتا ہے اور ہم مسیح کے قیدی بن کر اُس کی فتح مناتے ہوئے اُس کے پیچھے پیچھے چلتے ہیں۔ یوں اللہ ہمارے وسیلے سے ہر جگہ مسیح کے بارے میں علم خوشبو کی طرح پھیلاتا ہے۔ 15 کیونکہ ہم مسیح کی خوشبو ہیں جو اللہ تک پہنچتی ہے اور ساتھ ساتھ لوگوں میں بھی پھیلتی ہے، نجات پانے والوں میں بھی اور ہلاک ہونے والوں میں بھی۔ 16 بعض لوگوں کے لئے ہم موت کی مہلک بُو ہیں جبکہ بعض کے لئے ہم زندگی بخش خوشبو ہیں۔ تو کون یہ ذمہ داری نبھانے کے لائق ہے؟ 17 کیونکہ ہم اکثر لوگوں کی طرح اللہ کے کلام کی تجارت نہیں کرتے، بلکہ یہ جان کر کہ ہم اللہ کے حضور میں ہیں اور اُس کے بھیجے ہوئے ہیں ہم خلوص دلی سے لوگوں سے بات کرتے ہیں۔

نئے عہد کے خادم

3 کیا ہم دوبارہ اپنی خوبیوں کا ڈھنڈورا پیٹ رہے ہیں؟ یا کیا ہم بعض لوگوں کی مانند ہیں جنہیں آپ کو سفارشی خط دینے یا آپ سے ایسے خط لکھوانے کی ضرورت ہوتی ہے؟ 2 نہیں، آپ تو خود ہمارا خط ہیں جو ہمارے دلوں پر لکھا ہوا ہے۔ سب اِسے پہچان اور پڑھ سکتے ہیں۔ 3 یہ صاف ظاہر ہے کہ آپ مسیح کا خط ہیں جو اُس نے ہماری خدمت کے ذریعے لکھ دیا ہے۔ اور یہ خط سیاہی سے نہیں بلکہ زندہ خدا کے روح سے لکھا گیا،

پتھر کی تختیوں پر نہیں بلکہ انسانی دلوں پر۔

4 ہم یہ اِس لئے یقین سے کہہ سکتے ہیں کیونکہ ہم مسیح کے وسیلے سے اللہ پر اعتماد رکھتے ہیں۔ 5 ہمارے اندر تو کچھ نہیں ہے جس کی بنا پر ہم دعویٰ کر سکتے کہ ہم یہ کام کرنے کے لائق ہیں۔ نہیں، ہماری لیاقت اللہ کی طرف سے ہے۔ 6 اُسی نے ہمیں نئے عہد کے خادم ہونے کے لائق بنا دیا ہے۔ اور یہ عہد لکھی ہوئی شریعت پر مبنی نہیں ہے بلکہ روح پر، کیونکہ لکھی ہوئی شریعت کے اثر سے ہم مر جاتے ہیں جبکہ روح ہمیں زندہ کر دیتا ہے۔

7 شریعت کے حروف پتھر کی تختیوں پر کندہ کئے گئے اور جب اُسے دیا گیا تو اللہ کا جلال ظاہر ہوا۔ یہ جلال اِتنا تیز تھا کہ اسرائیلی موسیٰ کے چہرے کو لگاتار دیکھ نہ سکے۔ اگر اُس چیز کا جلال اِتنا تیز تھا جو اب منسوخ ہے 8 تو کیا روح کے نظام کا جلال اِس سے کہیں زیادہ نہیں ہو گا؟ 9 اگر پرانا نظام جو ہمیں مجرم ٹھہراتا تھا جلالی تھا تو پھر نیا نظام جو ہمیں راست باز قرار دیتا ہے کہیں زیادہ جلالی ہو گا۔ 10 ہاں، پہلے نظام کا جلال نئے نظام کے زبردست جلال کی نسبت کچھ بھی نہیں ہے۔ 11 اور اگر اُس پرانے نظام کا جلال بہت تھا جو اب منسوخ ہے تو پھر اُس نئے نظام کا جلال کہیں زیادہ ہو گا جو قائم رہے گا۔

12 پس چونکہ ہم ایسی اُمید رکھتے ہیں اِس لئے بڑی دلیری سے خدمت کرتے ہیں۔ 13 ہم موسیٰ کی مانند نہیں ہیں جس نے شریعت سنانے کے اختتام پر اپنے چہرے پر نقاب ڈال لیا تاکہ اسرائیلی اُسے تکتے نہ رہیں جو اب منسوخ ہے۔ 14 تو بھی وہ ذہنی طور پر اَڑ گئے، کیونکہ آج تک جب پرانے عہد نامے کی تلاوت کی جاتی ہے تو یہی نقاب قائم ہے۔ آج تک نقاب کو ہٹایا نہیں گیا کیونکہ یہ عہد صرف مسیح میں منسوخ ہوتا ہے۔ 15 ہاں، آج تک جب موسیٰ کی شریعت پڑھی جاتی ہے تو یہ نقاب اُن کے دلوں پر پڑا رہتا ہے۔ 16 لیکن جب بھی کوئی خداوند کی طرف رجوع کرتا ہے تو یہ نقاب ہٹایا جاتا ہے، 17 کیونکہ خداوند روح ہے اور جہاں خداوند کا روح ہے وہاں آزادی ہے۔ 18 چنانچہ ہم سب جن کے چہروں سے نقاب ہٹایا گیا ہے خداوند کا جلال منعکس کرتے اور قدم بہ قدم جلال پاتے ہوئے مسیح کی صورت میں بدلتے جاتے ہیں۔ یہ خداوند ہی کا کام ہے جو روح ہے۔

مٹی کے برتنوں میں روحانی خزانہ

4 پس چونکہ ہمیں اللہ کے رحم سے یہ خدمت سونپی گئی ہے اِس لئے ہم بےدل نہیں ہو جاتے۔ 2 ہم نے چھپی ہوئی شرم ناک باتیں مسترد کر دی ہیں۔ نہ ہم چالاکی سے کام کرتے، نہ اللہ کے کلام میں تحریف کرتے ہیں۔ بلکہ ہمیں اپنی سفارش کی ضرورت بھی نہیں، کیونکہ جب ہم اللہ کے حضور لوگوں پر حقیقت کو ظاہر کرتے ہیں تو ہماری نیک نامی خود بخود ہر ایک کے ضمیر پر ظاہر ہو جاتی ہے۔ 3 اور اگر ہماری خوش خبری نقاب تلے چھپی ہوئی بھی ہو تو وہ صرف اُن کے لئے چھپی ہوئی ہے جو ہلاک ہو رہے ہیں۔ 4 اِس جہان کے شریر خدا نے اُن کے ذہنوں کو اندھا کر دیا ہے جو ایمان نہیں رکھتے۔ اِس لئے وہ اللہ کی خوش خبری کی جلالی روشنی نہیں دیکھ سکتے۔ وہ یہ پیغام نہیں سمجھ سکتے جو مسیح کے جلال کے بارے میں ہے، اُس کے بارے میں جو اللہ کی صورت ہے۔ 5 کیونکہ ہم اپنا پرچار نہیں کرتے بلکہ عیسیٰ مسیح کا پیغام سناتے ہیں کہ وہ خداوند ہے۔ اپنے آپ کو ہم عیسیٰ کی خاطر آپ کے خادم قرار دیتے

ہیں۔ 6 کیونکہ جس خدا نے فرمایا، ”اندھیرے میں سے روشنی چمکے،“ اُس نے ہمارے دلوں میں اپنی روشنی چمکنے دی تاکہ ہم اللہ کا وہ جلال جان لیں جو عیسیٰ مسیح کے چہرے سے چمکتا ہے۔

7 لیکن ہم جن کے اندر یہ خزانہ ہے عام مٹی کے برتنوں کی مانند ہیں تاکہ ظاہر ہو کہ یہ زبردست قوت ہماری طرف سے نہیں بلکہ اللہ کی طرف سے ہے۔ 8 لوگ ہمیں چاروں طرف سے دباتے ہیں، لیکن کوئی ہمیں کچل کر ختم نہیں کر سکتا۔ ہم اُلجھن میں پڑ جاتے ہیں، لیکن اُمید کا دامن ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔ 9 لوگ ہمیں ایذا دیتے ہیں، لیکن ہمیں اکیلا نہیں چھوڑا جاتا۔ لوگوں کے دھکوں سے ہم زمین پر گر جاتے ہیں، لیکن ہم تباہ نہیں ہوتے۔ 10 ہر وقت ہم اپنے بدن میں عیسیٰ کی موت لئے پھرتے ہیں تاکہ عیسیٰ کی زندگی بھی ہمارے بدن میں ظاہر ہو جائے۔ 11 کیونکہ ہر وقت ہمیں زندہ حالت میں عیسیٰ کی خاطر موت کے حوالے کر دیا جاتا ہے تاکہ اُس کی زندگی ہمارے فانی بدن میں ظاہر ہو جائے۔ 12 یوں ہم میں موت کا اثر کام کرتا ہے جبکہ آپ میں زندگی کا اثر۔

13 کلامِ مقدّس میں لکھا ہے، ”مَیں ایمان لایا اور اِس لئے بولا۔“ ہمیں ایمان کا یہی روح حاصل ہے اِس لئے ہم بھی ایمان لانے کی وجہ سے بولتے ہیں۔ 14 کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ جس نے خداوند عیسیٰ کو مُردوں میں سے زندہ کر دیا ہے وہ عیسیٰ کے ساتھ ہمیں بھی زندہ کر کے آپ لوگوں سمیت اپنے حضور کھڑا کرے گا۔ 15 یہ سب کچھ آپ کے فائدے کے لئے ہے۔ یوں اللہ کا فضل آگے بڑھتے بڑھتے مزید بہت سے لوگوں تک پہنچ رہا ہے اور نتیجے میں وہ اللہ کو جلال دے کر شکر گزاری کی دعاؤں میں بہت اضافہ کر رہے ہیں۔

ایمان کی زندگی

16 اِسی وجہ سے ہم بے دل نہیں ہو جاتے۔ بے شک ظاہری طور پر ہم ختم ہو رہے ہیں، لیکن اندر ہی اندر روز بہ روز ہماری تجدید ہوتی جا رہی ہے۔ 17 کیونکہ ہماری موجودہ مصیبت ہلکی اور پل بھر کی ہے، اور وہ ہمارے لئے ایک ایسا ابدی جلال پیدا کر رہی ہے جس کی نسبت موجودہ مصیبت کچھ بھی نہیں۔ 18 اِس لئے ہم دیکھی ہوئی چیزوں پر غور نہیں کرتے بلکہ اَن دیکھی چیزوں پر۔ کیونکہ دیکھی ہوئی چیزیں عارضی ہیں، جبکہ اَن دیکھی چیزیں ابدی ہیں۔

5 ہم تو جانتے ہیں کہ جب ہماری دنیاوی جھونپڑی جس میں ہم رہتے ہیں گرائی جائے گی تو اللہ ہمیں آسمان پر ایک مکان دے گا، ایک ایسا ابدی گھر جسے انسانی ہاتھوں نے نہیں بنایا ہو گا۔ 2 اِس لئے ہم اِس جھونپڑی میں کراہتے ہیں اور آسمانی گھر پہن لینے کی شدید آرزو رکھتے ہیں، 3 کیونکہ جب ہم اُسے پہن لیں گے تو ہم ننگے نہیں پائے جائیں گے۔ 4 اِس جھونپڑی میں رہتے ہوئے ہم بوجھ تلے کراہتے ہیں۔ کیونکہ ہم اپنا فانی لباس اُتارنا نہیں چاہتے بلکہ اُس پر آسمانی گھر کا لباس پہن لینا چاہتے ہیں تاکہ زندگی وہ کچھ نگل جائے جو فانی ہے۔ 5 اللہ نے خود ہمیں اِس مقصد کے لئے تیار کیا ہے اور اُسی نے ہمیں روح القدس کو آنے والے جلال کے بیعانے کے طور پر دے دیا ہے۔

6 چنانچہ ہم ہمیشہ حوصلہ رکھتے ہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ جب تک اپنے بدن میں رہائش پذیر ہیں اُس

وقت تک خداوند کے گھر سے دُور ہیں۔ 7 ہم ظاہری چیزوں پر بھروسا نہیں کرتے بلکہ ایمان پر چلتے ہیں۔ 8 ہاں، ہمارا حوصلہ بلند ہے بلکہ ہم زیادہ یہ چاہتے ہیں کہ اپنے جسمانی گھر سے روانہ ہو کر خداوند کے گھر میں رہیں۔ 9 لیکن خواہ ہم اپنے بدن میں ہوں یا نہ، ہم اِسی کوشش میں رہتے ہیں کہ خداوند کو پسند آئیں۔ 10 کیونکہ لازم ہے کہ ہم سب مسیح کے تختِ عدالت کے سامنے حاضر ہو جائیں۔ وہاں ہر ایک کو اُس کام کا اجر ملے گا جو اُس نے اپنے بدن میں رہتے ہوئے کیا ہے، خواہ وہ اچھا تھا یا بُرا۔

مسیح کے وسیلے سے ہماری اللہ کے ساتھ دوستی

11 اب ہم خداوند کے خوف کو جان کر لوگوں کو سمجھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہم تو اللہ کے سامنے پورے طور پر ظاہر ہیں۔ اور مَیں اُمید رکھتا ہوں کہ ہم آپ کے ضمیر کے سامنے بھی ظاہر ہیں۔ 12 کیا ہم یہ بات کر کے دوبارہ اپنی سفارش کر رہے ہیں؟ نہیں، آپ کو ہم پر فخر کرنے کا موقع دے رہے ہیں تاکہ آپ اُن کے جواب میں کچھ کہہ سکیں جو ظاہری باتوں پر شیخی مارتے اور دلی باتیں نظرانداز کرتے ہیں۔ 13 کیونکہ اگر ہم بےخود ہوئے تو اللہ کی خاطر، اور اگر ہوش میں ہیں تو آپ کی خاطر۔ 14 بات یہ ہے کہ مسیح کی محبت ہمیں مجبور کر دیتی ہے، کیونکہ ہم اِس نتیجے پر پہنچ گئے ہیں کہ ایک سب کے لئے مُوا۔ اِس کا مطلب ہے کہ سب ہی مر گئے ہیں۔ 15 اور وہ سب کے لئے اِس لئے مُوا تاکہ جو زندہ ہیں وہ اپنے لئے نہ جئیں بلکہ اُس کے لئے جو اُن کی خاطر مُوا اور پھر جی اُٹھا۔

16 اِس وجہ سے ہم اب سے کسی کو بھی دنیاوی نگاہ سے نہیں دیکھتے۔ پہلے تو ہم مسیح کو بھی اِس زاویے سے دیکھتے تھے، لیکن یہ وقت گزر گیا ہے۔ 17 چنانچہ جو مسیح میں ہے وہ نیا مخلوق ہے۔ پرانی زندگی جاتی رہی اور نئی زندگی شروع ہو گئی ہے۔ 18 یہ سب کچھ اللہ کی طرف سے ہے جس نے مسیح کے وسیلے سے اپنے ساتھ ہمارا میل ملاپ کر لیا ہے۔ اور اُسی نے ہمیں میل ملاپ کرانے کی خدمت کی ذمہ داری دی ہے۔ 19 اِس خدمت کے تحت ہم یہ پیغام سناتے ہیں کہ اللہ نے مسیح کے وسیلے سے اپنے ساتھ دنیا کی صلح کرائی اور لوگوں کے گناہوں کو اُن کے ذمے نہ لگایا۔ صلح کرانے کا یہ پیغام اُس نے ہمارے سپرد کر دیا۔

20 پس ہم مسیح کے ایلچی ہیں اور اللہ ہمارے وسیلے سے لوگوں کو سمجھاتا ہے۔ ہم مسیح کے واسطے آپ سے منت کرتے ہیں کہ اللہ کی صلح کی پیش کش کو قبول کریں تاکہ اُس کی آپ کے ساتھ صلح ہو جائے۔ 21 مسیح بےگناہ تھا، لیکن اللہ نے اُسے ہماری خاطر گناہ ٹھہرایا تاکہ ہمیں اُس میں راست باز قرار دیا جائے۔

6 اللہ کے ہم خدمت ہوتے ہوئے ہم آپ سے منت کرتے ہیں کہ جو فضل آپ کو ملا ہے وہ ضائع نہ جائے۔ 2 کیونکہ اللہ فرماتا ہے، ”قبولیت کے وقت مَیں نے تیری سنی، نجات کے دن تیری مدد کی۔“ سنیں! اب قبولیت کا وقت آ گیا ہے، اب نجات کا دن ہے۔

3 ہم کسی کے لئے بھی ٹھوکر کا باعث نہیں بنتے تاکہ لوگ ہماری خدمت میں نقص نہ نکال سکیں۔ 4 ہاں، ہمیں سفارش کی ضرورت ہی نہیں، کیونکہ اللہ کے خادم ہوتے

ہوئے ہم ہر حالت میں اپنی نیک نامی ظاہر کرتے ہیں: جب ہم صبر سے مصیبتیں، مشکلات اور آفتیں برداشت کرتے ہیں، 5 جب لوگ ہمیں مارتے اور قید میں ڈالتے ہیں، جب ہم بے قابو ہجوموں کا سامنا کرتے ہیں، جب ہم محنت مشقت کرتے، رات کے وقت جاگتے اور بھوکے رہتے ہیں، 6 جب ہم اپنی پاکیزگی، علم، صبر اور مہربان سلوک کا اظہار کرتے ہیں، جب ہم روح القدس کے وسیلے سے حقیقی محبت رکھتے، 7 سچی باتیں کرتے اور اللہ کی قدرت سے لوگوں کی خدمت کرتے ہیں۔ ہم اپنی نیک نامی اِس میں بھی ظاہر کرتے ہیں کہ ہم دونوں ہاتھوں سے راست بازی کے ہتھیار تھامے رکھتے ہیں۔ 8 ہم اپنی خدمت جاری رکھتے ہیں، چاہے لوگ ہماری عزت کریں چاہے بے عزتی، چاہے وہ ہماری بُری رپورٹ دیں چاہے اچھی۔ اگرچہ ہماری خدمت سچی ہے، لیکن لوگ ہمیں دغاباز قرار دیتے ہیں۔ 9 اگرچہ لوگ ہمیں جانتے ہیں تو بھی ہمیں نظرانداز کیا جاتا ہے۔ ہم مرتے مرتے زندہ رہتے ہیں اور لوگ ہمیں مار مار کر قتل نہیں کر سکتے۔ 10 ہم غم کھا کھا کر ہر وقت خوش رہتے ہیں، ہم غریب حالت میں بہتوں کو دولت مند بنا دیتے ہیں۔ ہمارے پاس کچھ نہیں ہے، تو بھی ہمیں سب کچھ حاصل ہے۔

11 کُرِنتھس کے عزیزو، ہم نے کھل کر آپ سے بات کی ہے، ہمارا دل آپ کے لئے کشادہ ہو گیا ہے۔ 12 جو جگہ ہم نے دل میں آپ کو دی ہے وہ اب تک کم نہیں ہوئی۔ لیکن آپ کے دلوں میں ہمارے لئے کوئی جگہ نہیں رہی۔ 13 اب مَیں آپ سے جو میرے بچے ہیں درخواست کرتا ہوں کہ جواب میں ہمیں بھی اپنے دلوں میں جگہ دیں۔

غیرمسیحی اثرات سے خبردار

14 غیرایمان داروں کے ساتھ مل کر ایک جوئے تلے زندگی نہ گزاریں، کیونکہ راستی کا ناراستی سے کیا واسطہ ہے؟ یا روشنی تاریکی کے ساتھ کیا تعلق رکھ سکتی ہے؟ 15 مسیح اور ابلیس کے درمیان کیا مطابقت ہو سکتی ہے؟ ایمان دار کا غیرایمان دار کے ساتھ کیا واسطہ ہے؟ 16 اللہ کے مقدِس اور بُتوں میں کیا اتفاق ہو سکتا ہے؟ ہم تو زندہ خدا کا گھر ہیں۔ اللہ نے یوں فرمایا ہے،

"مَیں اُن کے درمیان سکونت کروں گا
اور اُن میں پھروں گا۔
مَیں اُن کا خدا ہوں گا،
اور وہ میری قوم ہوں گے۔"

17 چنانچہ رب فرماتا ہے،

"اِس لئے اُن میں سے نکل آؤ
اور اُن سے الگ ہو جاؤ۔
کسی ناپاک چیز کو نہ چھونا،
تو پھر مَیں تمہیں قبول کروں گا۔
18 مَیں تمہارا باپ ہوں گا
اور تم میرے بیٹے بیٹیاں ہو گے،
رب قادرِ مطلق فرماتا ہے۔"

7 میرے عزیزو، یہ تمام وعدے ہم سے کئے گئے ہیں۔ اِس لئے آئیں، ہم اپنے آپ کو ہر اُس چیز سے پاک صاف کریں جو جسم اور روح کو آلودہ کر دیتی ہے۔ اور ہم خدا کے خوف میں مکمل طور پر مقدّس بننے کے لئے کوشاں رہیں۔

پولس کی خوشی

2 ہمیں اپنے دل میں جگہ دیں۔ نہ ہم نے کسی سے

ناانصافی کی، نہ کسی کو بگاڑا یا اُس سے غلط فائدہ اُٹھایا۔ 3 مَیں یہ بات آپ کو مجرم ٹھہرانے کے لئے نہیں کہہ رہا۔ مَیں آپ کو پہلے بتا چکا ہوں کہ آپ ہمیں اِتنے عزیز ہیں کہ ہم آپ کے ساتھ مرنے اور جینے کے لئے تیار ہیں۔ 4 اِس لئے مَیں آپ سے کھل کر بات کرتا ہوں اور مَیں آپ پر بڑا فخر بھی کرتا ہوں۔ اِس ناتے سے مجھے پوری تسلی ہے، اور ہماری تمام مصیبتوں کے باوجود میری خوشی کی انتہا نہیں۔

5 کیونکہ جب ہم مکدُنیہ پہنچے تو ہم جسم کے لحاظ سے آرام نہ کر سکے۔ مصیبتوں نے ہمیں ہر طرف سے گھیر لیا۔ دوسروں کی طرف سے جھگڑوں سے اور دل میں طرح طرح کے ڈر سے نپٹنا پڑا۔ 6 لیکن اللہ نے جو دبے ہوؤں کو تسلی بخشتا ہے طِطُس کے آنے سے ہماری حوصلہ افزائی کی۔ 7 ہمارا حوصلہ نہ صرف اُس کے آنے سے بڑھ گیا بلکہ اُن حوصلہ افزا باتوں سے بھی جن سے آپ نے اُسے تسلی دی۔ اُس نے ہمیں آپ کی آرزو، آپ کی آہ و زاری اور میرے لئے آپ کی سرگرمی کے بارے میں رپورٹ دی۔ یہ سن کر میری خوشی مزید بڑھ گئی۔

8 کیونکہ اگرچہ مَیں نے آپ کو اپنے خط سے دُکھ پہنچایا تو بھی مَیں پچھتاتا نہیں۔ پہلے تو مَیں خط لکھنے سے پچھتایا، لیکن اب مَیں دیکھتا ہوں کہ جو دُکھ اُس نے آپ کو پہنچایا وہ صرف عارضی تھا 9 اور اُس نے آپ کو توبہ تک پہنچایا۔ یہ سن کر مَیں اب خوشی مناتا ہوں، اِس لئے نہیں کہ آپ کو دُکھ اُٹھانا پڑا ہے بلکہ اِس لئے کہ اِس دُکھ نے آپ کو توبہ تک پہنچایا۔ اللہ نے یہ دُکھ اپنی مرضی پوری کرانے کے لئے استعمال کیا، اِس لئے آپ کو ہماری طرف سے کوئی نقصان نہ پہنچا۔ 10 کیونکہ جو دُکھ اللہ اپنی مرضی پوری کرانے کے لئے استعمال کرتا ہے اُس سے توبہ پیدا ہوتی ہے اور اُس کا انجام نجات ہے۔ اِس میں پچھتانے کی گنجائش ہی نہیں۔ اِس کے برعکس دنیاوی دُکھ کا انجام موت ہے۔ 11 آپ خود دیکھیں کہ اللہ کے اِس دُکھ نے آپ میں کیا پیدا کیا ہے: کتنی سنجیدگی، اپنا دفاع کرنے کا کتنا جوش، غلط حرکتوں پر کتنا غصہ، کتنا خوف، کتنی چاہت، کتنی سرگرمی۔ آپ سزا دینے کے لئے کتنے تیار تھے! آپ نے ہر لحاظ سے ثابت کیا ہے کہ آپ اِس معاملے میں بے قصور ہیں۔

12 غرض، اگرچہ مَیں نے آپ کو لکھا، لیکن مقصد یہ نہیں تھا کہ غلط حرکتیں کرنے والے کے بارے میں لکھوں یا اُس کے بارے میں جس کے ساتھ غلط کام کیا گیا۔ نہیں، مقصد یہ تھا کہ اللہ کے حضور آپ پر ظاہر ہو جائے کہ آپ ہمارے لئے کتنے سرگرم ہیں۔ 13 یہی وجہ ہے کہ ہمارا حوصلہ بڑھ گیا ہے۔

لیکن نہ صرف ہماری حوصلہ افزائی ہوئی ہے بلکہ ہم یہ دیکھ کر بے انتہا خوش ہوئے کہ طِطُس کتنا خوش تھا۔ وہ کیوں خوش تھا؟ اِس لئے کہ اُس کی روح آپ سب سے تر و تازہ ہوئی۔ 14 اُس کے سامنے مَیں نے آپ پر فخر کیا تھا، اور مَیں شرمندہ نہیں ہوا کیونکہ یہ بات درست ثابت ہوئی ہے۔ جس طرح ہم نے آپ کو ہمیشہ سچی باتیں بتائی ہیں اُسی طرح طِطُس کے سامنے آپ پر ہمارا فخر بھی درست نکلا۔ 15 آپ اُسے نہایت عزیز ہیں کیونکہ وہ آپ سب کی فرماں برداری یاد کرتا ہے، کہ آپ نے ڈرتے اور کانپتے ہوئے اُسے خوش آمدید کہا۔ 16 مَیں خوش ہوں کہ مَیں ہر لحاظ سے آپ پر اعتماد کر سکتا ہوں۔

یہودیہ کے غریبوں کے لئے ہدیہ

8 بھائیو، ہم آپ کی توجہ اُس فضل کی طرف دلانا چاہتے ہیں جو اللہ نے صوبہ مکِدُنیہ کی جماعتوں پر کیا۔ 2 جس مصیبت میں وہ پھنسے ہوئے ہیں اُس سے اُن کی سخت آزمائش ہوئی۔ تو بھی اُن کی بے انتہا خوشی اور شدید غربت کا نتیجہ یہ نکلا کہ اُنہوں نے بڑی فیاض دلی سے ہدیہ دیا۔ 3 مَیں گواہ ہوں کہ جتنا وہ دے سکے اُتنا اُنہوں نے دے دیا بلکہ اِس سے بھی زیادہ۔ اپنی ہی طرف سے 4 اُنہوں نے بڑے زور سے ہم سے منت کی کہ ہمیں بھی یہودیہ کے مقدسین کی خدمت کرنے کا موقع دیں، ہم بھی دینے کے فضل میں شریک ہونا چاہتے ہیں۔ 5 اور اُنہوں نے ہماری اُمید سے کہیں زیادہ کیا! اللہ کی مرضی سے اُن کا پہلا قدم یہ تھا کہ اُنہوں نے اپنے آپ کو خداوند کے لئے مخصوص کیا۔ اُن کا دوسرا قدم یہ تھا کہ اُنہوں نے اپنے آپ کو ہمارے لئے مخصوص کیا۔ 6 اِس پر ہم نے طِطُس کی حوصلہ افزائی کی کہ وہ آپ کے پاس بھی ہدیہ جمع کرنے کا وہ سلسلہ انجام تک پہنچائے جو اُس نے شروع کیا تھا۔ 7 آپ کے پاس سب کچھ کثرت سے پایا جاتا ہے، خواہ ایمان ہو، خواہ کلام، علم، مکمل سرگرمی یا ہم سے محبت ہو۔ اب اِس بات کا خیال رکھیں کہ آپ یہ ہدیہ دینے میں بھی اپنی کثیر دولت کا اظہار کریں۔

8 میری طرف سے یہ کوئی حکم نہیں ہے۔ لیکن دوسروں کی سرگرمی کے پیشِ نظر مَیں آپ کی بھی محبت پرکھ رہا ہوں کہ وہ کتنی حقیقی ہے۔ 9 آپ تو جانتے ہیں کہ ہمارے خداوند عیسیٰ مسیح نے آپ پر کیسا فضل کیا ہے، کہ اگرچہ وہ دولت مند تھا تو بھی وہ آپ کی خاطر غریب بن گیا تاکہ آپ اُس کی غربت سے دولت مند بن جائیں۔

10 اِس معاملے میں میرا مشورہ سنیں، کیونکہ وہ آپ کے لئے مفید ثابت ہو گا۔ پچھلے سال آپ پہلی جماعت تھے جو نہ صرف ہدیہ دینے لگی بلکہ اِسے دینا بھی چاہتی تھی۔ 11 اب اُسے تکمیل تک پہنچائیں جو آپ نے شروع کر رکھا ہے۔ دینے کا جو شوق آپ رکھتے ہیں وہ عمل میں لایا جائے۔ اُتنا دیں جتنا آپ دے سکیں۔ 12 کیونکہ اگر آپ دینے کا شوق رکھتے ہیں تو پھر اللہ آپ کا ہدیہ اُس بنا پر قبول کرے گا جو آپ دے سکتے ہیں، اُس بنا پر نہیں جو آپ نہیں دے سکتے۔

13 کہنے کا مطلب یہ نہیں کہ دوسروں کو آرام دلانے کے باعث آپ خود مصیبت میں پڑ جائیں۔ بات صرف یہ ہے کہ لوگوں کے حالات کچھ برابر ہونے چاہئیں۔ 14 اِس وقت تو آپ کے پاس بہت ہے اور آپ اُن کی ضرورت پوری کر سکتے ہیں۔ بعد میں کسی وقت جب اُن کے پاس بہت ہو گا تو وہ آپ کی ضرورت بھی پوری کر سکیں گے۔ یوں آپ کے حالات کچھ برابر رہیں گے، 15 جس طرح کلامِ مقدّس میں بھی لکھا ہے، ”جس نے زیادہ جمع کیا تھا اُس کے پاس کچھ نہ بچا۔ لیکن جس نے کم جمع کیا تھا اُس کے پاس بھی کافی تھا۔“

طِطُس اور اُس کے ساتھی

16 خدا کا شکر ہے جس نے طِطُس کے دل میں وہی جوش پیدا کیا ہے جو مَیں آپ کے لئے رکھتا ہوں۔ 17 جب ہم نے اُس کی حوصلہ افزائی کی کہ وہ آپ کے پاس جائے تو وہ نہ صرف اِس کے لئے تیار ہوا بلکہ بڑا سرگرم ہو کر خود بخود آپ کے پاس جانے کے لئے روانہ ہوا۔ 18 ہم نے اُس کے ساتھ اُس بھائی کو بھیج

دیا جس کی خدمت کی تعریف تمام جماعتیں کرتی ہیں، کیونکہ اُسے اللہ کی خوش خبری سنانے کی نعمت ملی ہے۔ [19] اُسے نہ صرف آپ کے پاس جانا ہے بلکہ جماعتوں نے اُسے مقرر کیا ہے کہ جب ہم ہدیئے کو یروشلم لے جائیں گے تو وہ ہمارے ساتھ جائے۔ یوں ہم یہ خدمت ادا کرتے وقت خداوند کو جلال دیں گے اور اپنی سرگرمی کا اظہار کریں گے۔

[20] کیونکہ اُس بڑے ہدیئے کے پیشِ نظر جو ہم لے جائیں گے ہم اِس سے بچنا چاہتے ہیں کہ کسی کو ہم پر شک کرنے کا موقع ملے۔ [21] ہماری پوری کوشش یہ ہے کہ وہی کچھ کریں جو نہ صرف خداوند کی نظر میں درست ہے بلکہ انسان کی نظر میں بھی۔

[22] اُن کے ساتھ ہم نے ایک اَور بھائی کو بھی بھیج دیا جس کی سرگرمی ہم نے کئی موقعوں پر پرکھی ہے۔ اب وہ مزید سرگرم ہو گیا ہے، کیونکہ وہ آپ پر بڑا اعتماد کرتا ہے۔ [23] جہاں تک طِطُس کا تعلق ہے، وہ میرا ساتھی اور ہم خدمت ہے۔ اور جو بھائی اُس کے ساتھ ہیں اُنہیں جماعتوں نے بھیجا ہے۔ وہ مسیح کے لئے عزت کا باعث ہیں۔ [24] اُن پر اپنی محبت کا اظہار کر کے یہ ظاہر کریں کہ ہم آپ پر کیوں فخر کرتے ہیں۔ پھر یہ بات خدا کی دیگر جماعتوں کو بھی نظر آئے گی۔

مقدسین کی مدد

9 اصل میں اِس کی ضرورت نہیں کہ مَیں آپ کو اُس کام کے بارے میں لکھوں جو ہمیں یہودیہ کے مقدسین کی خدمت میں کرنا ہے۔ [2] کیونکہ مَیں آپ کی گرم جوشی جانتا ہوں، اور مَیں مکدُنیہ کے ایمان داروں کے سامنے آپ پر فخر کرتا رہا ہوں کہ ”اخیہ کے لوگ پچھلے سال سے دینے کے لئے تیار تھے۔“ یوں آپ کی سرگرمی نے زیادہ تر لوگوں کو خود دینے کے لئے اُبھارا۔ [3] اب مَیں نے اِن بھائیوں کو بھیج دیا ہے تاکہ ہمارا آپ پر فخر بےبنیاد نہ نکلے بلکہ جس طرح مَیں نے کہا تھا آپ تیار رہیں۔ [4] ایسا نہ ہو کہ جب مَیں مکدُنیہ کے کچھ بھائیوں کو ساتھ لے کر آپ کے پاس پہنچوں گا تو آپ تیار نہ ہوں۔ اُس وقت مَیں، بلکہ آپ بھی شرمندہ ہوں گے کہ مَیں نے آپ پر اِتنا اعتماد کیا ہے۔ [5] اِس لئے مَیں نے اِس بات پر زور دینا ضروری سمجھا کہ بھائی پہلے ہی آپ کے پاس آ کر اُس ہدیئے کا انتظام کریں جس کا وعدہ آپ نے کیا ہے۔ کیونکہ مَیں چاہتا ہوں کہ میرے آنے تک یہ ہدیہ جمع کیا گیا ہو اور ایسا نہ لگے جیسا اِسے مشکل سے آپ سے نکالنا پڑا۔ اِس کے بجائے آپ کی سخاوت ظاہر ہو جائے۔

[6] یاد رہے کہ جو شخص بیج کو بچا بچا کر بوتا ہے اُس کی فصل بھی اُتنی کم ہو گی۔ لیکن جو بہت بیج بوتا ہے اُس کی فصل بھی بہت زیادہ ہو گی۔ [7] ہر ایک اُتنا دے جتنا دینے کے لئے اُس نے پہلے اپنے دل میں ٹھہرا لیا ہے۔ وہ اِس میں تکلیف یا مجبوری محسوس نہ کرے، کیونکہ اللہ اُس سے محبت رکھتا ہے جو خوشی سے دیتا ہے۔ [8] اور اللہ اِس قابل ہے کہ آپ کو آپ کی ضروریات سے کہیں زیادہ دے۔ پھر آپ کے پاس ہر وقت اور ہر لحاظ سے کافی ہو گا بلکہ اِتنا زیادہ کہ آپ ہر قسم کا نیک کام کر سکیں گے۔ [9] چنانچہ کلامِ مقدّس میں یہ بھی لکھا ہے، ”اُس نے فیاضی سے ضرورت مندوں میں خیرات بکھیر دی، اُس کی راست بازی ہمیشہ تک قائم رہے گی۔“ [10] خدا ہی بیج بونے والے کو بیج مہیا کرتا اور اُسے کھانے کے لئے روٹی دیتا ہے۔ اور وہ آپ کو بھی بیج دے کر

اُس میں اضافہ کرے گا اور آپ کی راست بازی کی فصل اُگنے دے گا۔ 11 ہاں، وہ آپ کو ہر لحاظ سے دولت مند بنا دے گا اور آپ ہر موقع پر فیاضی سے دے سکیں گے۔ چنانچہ جب ہم آپ کا ہدیہ اُن کے پاس لے جائیں گے جو ضرورت مند ہیں تو وہ خدا کا شکر کریں گے۔ 12 یوں آپ نہ صرف مقدسین کی ضروریات پوری کریں گے بلکہ وہ آپ کی اِس خدمت سے اِتنے متاثر ہو جائیں گے کہ وہ بڑے جوش سے خدا کا بھی شکریہ ادا کریں گے۔ 13 آپ کی خدمت کے نتیجے میں وہ اللہ کو جلال دیں گے۔ کیونکہ آپ کی اُن پر اور تمام ایمان داروں پر سخاوت کا اظہار ثابت کرے گا کہ آپ مسیح کی خوش خبری نہ صرف تسلیم کرتے ہیں بلکہ اُس کے تابع بھی رہتے ہیں۔ 14 اور جب وہ آپ کے لئے دعا کریں گے تو آپ کے آرزومند رہیں گے، اِس لئے کہ اللہ نے آپ کو کتنا بڑا فضل دے دیا ہے۔ 15 اللہ کا اُس کی ناقابلِ بیان بخشش کے لئے شکر ہو!

پولس اپنی خدمت کا دفاع کرتا ہے

10 مَیں آپ سے اپیل کرتا ہوں، مَیں پولس جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ مَیں آپ کے رُوبرُو عاجز ہوتا ہوں اور صرف آپ سے دُور ہو کر دلیر ہوتا ہوں۔ مسیح کی حلیمی اور نرمی کے نام میں 2 مَیں آپ سے منت کرتا ہوں کہ مجھے آپ کے پاس آ کر اِتنی دلیری سے اُن لوگوں سے نپٹنا نہ پڑے جو سمجھتے ہیں کہ ہمارا چال چلن دنیاوی ہے۔ کیونکہ فی الحال ایسا لگتا ہے کہ اِس کی ضرورت ہو گی۔ 3 بے شک ہم انسان ہی ہیں، لیکن ہم دنیا کی طرح جنگ نہیں لڑتے۔ 4 اور جو ہتھیار ہم اِس جنگ میں استعمال کرتے ہیں وہ اِس دنیا کے نہیں ہیں، بلکہ اُنہیں اللہ کی طرف سے قلعے ڈھا دینے کی قوت حاصل ہے۔ اِن سے ہم غلط خیالات کے ڈھانچے 5 اور ہر اونچی چیز ڈھا دیتے ہیں جو اللہ کے علم و عرفان کے خلاف کھڑی ہو جاتی ہے۔ اور ہم ہر خیال کو قید کر کے مسیح کے تابع کر دیتے ہیں۔ 6 ہاں، آپ کے پورے طور پر تابع ہو جانے پر ہم ہر نافرمانی کی سزا دینے کے لئے تیار ہوں گے۔

7 آپ صرف ظاہری باتوں پر غور کر رہے ہیں۔ اگر کسی کو اِس بات کا اعتماد ہو کہ وہ مسیح کا ہے تو وہ اِس کا بھی خیال کرے کہ ہم بھی اُسی کی طرح مسیح کے ہیں۔ 8 کیونکہ اگر مَیں اُس اختیار پر مزید فخر بھی کروں جو خداوند نے ہمیں دیا ہے تو بھی مَیں شرمندہ نہیں ہوں گا۔ غور کریں کہ اُس نے ہمیں آپ کو ڈھا دینے کا نہیں بلکہ آپ کی روحانی تعمیر کرنے کا اختیار دیا ہے۔ 9 مَیں نہیں چاہتا کہ ایسا لگے جیسے مَیں آپ کو اپنے خطوں سے ڈرانے کی کوشش کر رہا ہوں۔ 10 کیونکہ بعض کہتے ہیں، ”پولس کے خط زور دار اور زبردست ہیں، لیکن جب وہ خود حاضر ہوتا ہے تو وہ کمزور اور اُس کے بولنے کا طرز حقارت آمیز ہے۔“ 11 ایسے لوگ اِس بات کا خیال کریں کہ جو باتیں ہم آپ سے دُور ہوتے ہوئے اپنے خطوں میں پیش کرتے ہیں اُن ہی باتوں پر ہم عمل کریں گے جب آپ کے پاس آئیں گے۔

12 ہم تو اپنے آپ کو اُن میں شمار نہیں کرتے جو اپنی تعریف کر کے اپنی سفارش کرتے رہتے ہیں، نہ اپنا اُن کے ساتھ موازنہ کرتے ہیں۔ وہ کتنے بے سمجھ ہیں جب وہ اپنے آپ کو معیار بنا کر اُسی پر اپنے آپ کو جانچتے

ہیں اور اپنا موازنہ اپنے آپ سے کرتے ہیں۔ 13 لیکن ہم مناسب حد سے زیادہ فخر نہیں کریں گے بلکہ صرف اُس حد تک جو اللہ نے ہمارے لئے مقرر کیا ہے۔ اور آپ بھی اِس حد کے اندر آ جاتے ہیں۔ 14 اِس میں ہم مناسب حد سے زیادہ فخر نہیں کر رہے، کیونکہ ہم تو مسیح کی خوش خبری لے کر آپ تک پہنچ گئے ہیں۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو پھر اَور بات ہوتی۔ 15 ہم ایسے کام پر فخر نہیں کرتے جو دوسروں کی محنت سے سرانجام دیا گیا ہے۔ اِس میں بھی ہم مناسب حدوں کے اندر رہتے ہیں، بلکہ ہم یہ اُمید رکھتے ہیں کہ آپ کا ایمان بڑھ جائے اور یوں ہماری قدر و قیمت بھی اللہ کی مقررہ حد تک بڑھ جائے۔ خدا کرے کہ آپ میں ہمارا یہ کام اِتنا بڑھ جائے 16 کہ ہم اللہ کی خوش خبری آپ سے آگے جا کر بھی سنا سکیں۔ کیونکہ ہم اُس کام پر فخر نہیں کرنا چاہتے جسے دوسرے کر چکے ہیں۔

17 کلامِ مقدّس میں لکھا ہے، ”فخر کرنے والا خداوند ہی پر فخر کرے۔“ 18 جب لوگ اپنی تعریف کر کے اپنی سفارش کرتے ہیں تو اِس میں کیا ہے! اِس سے وہ صحیح ثابت نہیں ہوتے، بلکہ اہم بات یہ ہے کہ خداوند ہی اِس کی تصدیق کرے۔

پولس اور جھوٹے رسول

11 خدا کرے کہ جب مَیں اپنی حماقت کا کچھ اظہار کرتا ہوں تو آپ مجھے برداشت کریں۔ ہاں، ضرور مجھے برداشت کریں، 2 کیونکہ مَیں آپ کے لئے اللہ کی سی غیرت رکھتا ہوں۔ مَیں نے آپ کا رشتہ ایک ہی مرد کے ساتھ باندھا، اور مَیں آپ کو پاک دامن کنواری کی حیثیت سے اُس مرد مسیح کے حضور پیش کرنا چاہتا تھا۔ 3 لیکن افسوس، مجھے ڈر ہے کہ آپ حوا کی طرح گناہ میں گر جائیں گے، کہ جس طرح سانپ نے اپنی چالاکی سے حوا کو دھوکا دیا اُسی طرح آپ کی سوچ بھی بگڑ جائے گی اور وہ خلوص دلی اور پاک لگن ختم ہو جائے گی جو آپ مسیح کے لئے محسوس کرتے ہیں۔ 4 کیونکہ آپ خوشی سے ہر ایک کو برداشت کرتے ہیں جو آپ کے پاس آ کر ایک فرق قسم کا عیسیٰ پیش کرتا ہے، ایک ایسا عیسیٰ جو ہم نے آپ کو پیش نہیں کیا تھا۔ اور آپ ایک ایسی روح اور ایسی ”خوش خبری“ قبول کرتے ہیں جو اُس روح اور خوش خبری سے بالکل فرق ہے جو آپ کو ہم سے ملی تھی۔

5 میرا نہیں خیال کہ مَیں اِن نام نہاد ’خاص‘ رسولوں کی نسبت کم ہوں۔ 6 ہو سکتا ہے کہ مَیں بولنے میں ماہر نہیں ہوں، لیکن یہ میرے علم کے بارے میں نہیں کہا جا سکتا۔ یہ ہم نے آپ کو صاف صاف اور ہر لحاظ سے دکھایا ہے۔

7 مَیں نے اللہ کی خوش خبری سنانے کے لئے آپ سے کوئی بھی معاوضہ نہ لیا۔ یوں مَیں نے اپنے آپ کو نیچا کر دیا تاکہ آپ کو سرفراز کر دیا جائے۔ کیا اِس میں مجھ سے غلطی ہوئی؟ 8 جب مَیں آپ کی خدمت کر رہا تھا تو مجھے خدا کی دیگر جماعتوں سے پیسے مل رہے تھے، یعنی آپ کی مدد کرنے کے لئے مَیں اُنہیں لُوٹ رہا تھا۔ 9 اور جب مَیں آپ کے پاس تھا اور ضرورت مند تھا تو مَیں کسی پر بوجھ نہ بنا، کیونکہ جو بھائی مکِدُنیہ سے آئے اُنہوں نے میری ضروریات پوری کیں۔ ماضی میں مَیں آپ پر بوجھ نہ بنا اور آئندہ بھی نہیں بنوں گا۔ 10 مسیح کی اُس سچائی کی قسم جو میرے اندر ہے، اخیہ کے پورے صوبے میں کوئی مجھے اِس پر فخر کرنے سے

نہیں روکے گا۔ 11 مَیں یہ کیوں کہہ رہا ہوں؟ اِس لئے کہ مَیں آپ سے محبت نہیں رکھتا؟ خدا ہی جانتا ہے کہ مَیں آپ سے محبت رکھتا ہوں۔

12 اور جو کچھ مَیں اب کر رہا ہوں وہی کرتا رہوں گا، تاکہ مَیں نام نہاد رسولوں کو وہ موقع نہ دوں جو وہ ڈھونڈ رہے ہیں۔ کیونکہ یہی اُن کا مقصد ہے کہ وہ فخر کر کے یہ کہہ سکیں کہ وہ ہم جیسے ہیں۔ 13 ایسے لوگ تو جھوٹے رسول ہیں، دھوکے باز مزدور جنہوں نے مسیح کے رسولوں کا روپ دھار لیا ہے۔ 14 اور کیا عجب، کیونکہ ابلیس بھی نور کے فرشتے کا روپ دھار کر گھومتا پھرتا ہے۔ 15 تو پھر یہ بڑی بات نہیں کہ اُس کے چیلے راست بازی کے خادم کا روپ دھار کر گھومتے پھرتے ہیں۔ اُن کا انجام اُن کے اعمال کے مطابق ہی ہو گا۔

رسول ہونے کی وجہ سے پولس کی ایذا رسانی

16 مَیں دوبارہ کہتا ہوں کہ کوئی مجھے احمق نہ سمجھے۔ لیکن اگر آپ یہ سوچیں بھی تو کم از کم مجھے احمق کی حیثیت سے قبول کریں تاکہ مَیں بھی تھوڑا بہت اپنے آپ پر فخر کروں۔ 17 اصل میں جو کچھ مَیں اب بیان کر رہا ہوں وہ خداوند کو پسند نہیں ہے، بلکہ مَیں احمق کی طرح بات کر رہا ہوں۔ 18 لیکن چونکہ اِتنے لوگ جسمانی طور پر فخر کر رہے ہیں اِس لئے مَیں بھی فخر کروں گا۔ 19 بےشک آپ خود اِتنے دانش مند ہیں کہ آپ احمقوں کو خوشی سے برداشت کرتے ہیں۔ 20 ہاں، بلکہ آپ یہ بھی برداشت کرتے ہیں جب لوگ آپ کو غلام بناتے، آپ کو لُوٹتے، آپ سے غلط فائدہ اُٹھاتے، نخرے کرتے اور آپ کو تھپڑ مارتے ہیں۔ 21 یہ کہہ کر مجھے شرم آتی ہے کہ ہم اِتنے کمزور تھے کہ ہم ایسا نہ کر سکے۔

لیکن اگر کوئی کسی بات پر فخر کرنے کی جرأت کرے (مَیں احمق کی سی بات کر رہا ہوں) تو مَیں بھی اُتنی ہی جرأت کروں گا۔ 22 کیا وہ عبرانی ہیں؟ مَیں بھی ہوں۔ کیا وہ اسرائیلی ہیں؟ مَیں بھی ہوں۔ کیا وہ ابراہیم کی اولاد ہیں؟ مَیں بھی ہوں۔ 23 کیا وہ مسیح کے خادم ہیں؟ (اب تو مَیں گویا بےخود ہو گیا ہوں کہ اِس طرح کی باتیں کر رہا ہوں!) مَیں اُن سے زیادہ مسیح کی خدمت کرتا ہوں۔ مَیں نے اُن سے کہیں زیادہ محنت مشقت کی، زیادہ دفعہ جیل میں رہا، میرے زیادہ سختی سے کوڑے لگائے گئے اور مَیں بار بار مرنے کے خطروں میں رہا ہوں۔ 24 مجھے یہودیوں سے پانچ دفعہ 39 کوڑوں کی سزا ملی ہے۔ 25 تین دفعہ رومیوں نے مجھے لاٹھی سے مارا۔ ایک بار مجھے سنگسار کیا گیا۔ جب مَیں سمندر میں سفر کر رہا تھا تو تین مرتبہ میرا جہاز تباہ ہوا۔ ہاں، ایک دفعہ مجھے جہاز کے تباہ ہونے پر ایک پوری رات اور دن سمندر میں گزارنا پڑا۔ 26 میرے بےشمار سفروں کے دوران مجھے کئی طرح کے خطروں کا سامنا کرنا پڑا، دریاؤں اور ڈاکوؤں کا خطرہ، اپنے ہم وطنوں اور غیریہودیوں کے حملوں کا خطرہ۔ جہاں بھی مَیں گیا ہوں وہاں یہ خطرے موجود رہے، خواہ مَیں شہر میں تھا، خواہ غیرآباد علاقے میں یا سمندر میں۔ جھوٹے بھائیوں کی طرف سے بھی خطرے رہے ہیں۔ 27 مَیں نے جاں فشانی سے سخت محنت مشقت کی ہے اور کئی رات جاگتا رہا ہوں، مَیں بھوکا اور پیاسا رہا ہوں، مَیں نے بہت روزے رکھے ہیں۔ مجھے سردی اور ننگے پن کا تجربہ ہوا ہے۔ 28 اور یہ اُن فکروں کے علاوہ ہے جو مَیں خدا کی تمام جماعتوں کے لئے محسوس کرتا ہوں اور جو مجھے دباتی رہتی ہیں۔ 29 جب

کوئی کمزور ہے تو مَیں اپنے آپ کو بھی کمزور محسوس کرتا ہوں۔ جب کسی کو غلط راہ پر لایا جاتا ہے تو مَیں اُس کے لئے شدید رنجش محسوس کرتا ہوں۔

30 اگر مجھے فخر کرنا پڑے تو مَیں اُن چیزوں پر فخر کروں گا جو میری کمزور حالت ظاہر کرتی ہیں۔ 31 ہمارا خدا اور خداوند عیسیٰ کا باپ (اُس کی حمد و ثنا ابد تک ہو) جانتا ہے کہ مَیں جھوٹ نہیں بول رہا۔ 32 جب مَیں دمشق شہر میں تھا تو بادشاہ ارتاس کے گورنر نے شہر کے تمام دروازوں پر اپنے پہرے دار مقرر کئے تاکہ وہ مجھے گرفتار کریں۔ 33 لیکن شہر کی فصیل میں ایک دریچہ تھا، اور مجھے ایک ٹوکرے میں رکھ کر وہاں سے اُتارا گیا۔ یوں مَیں اُس کے ہاتھوں سے بچ نکلا۔

پولس پر کئی باتوں کا انکشاف

12 لازم ہے کہ مَیں کچھ اَور فخر کروں۔ اگرچہ اِس کا کوئی فائدہ نہیں، لیکن اب مَیں اُن رویاؤں اور انکشافات کا ذکر کروں گا جو خداوند نے مجھ پر ظاہر کئے۔ 2 مَیں مسیح میں ایک آدمی کو جانتا ہوں جسے چودہ سال ہوئے چھین کر تیسرے آسمان تک پہنچایا گیا۔ مجھے نہیں پتا کہ اُسے یہ تجربہ جسم میں یا اِس کے باہر ہوا۔ خدا جانتا ہے۔ 3 ہاں، خدا ہی جانتا ہے کہ وہ جسم میں تھا یا نہیں۔ لیکن یہ مَیں جانتا ہوں 4 کہ اُسے چھین کر فردوس میں لایا گیا جہاں اُس نے ناقابلِ بیان باتیں سنیں، ایسی باتیں جن کا ذکر کرنا انسان کے لئے روا نہیں۔ 5 اِس قسم کے آدمی پر مَیں فخر کروں گا، لیکن اپنے آپ پر نہیں۔ مَیں صرف اُن باتوں پر فخر کروں گا جو میری کمزور حالت کو ظاہر کرتی ہیں۔ 6 اگر مَیں فخر کرنا چاہتا تو اِس میں احمق نہ ہوتا، کیونکہ مَیں حقیقت بیان کرتا۔ لیکن مَیں یہ نہیں کروں گا، کیونکہ مَیں چاہتا ہوں کہ سب کی میرے بارے میں رائے صرف اُس پر منحصر ہو جو مَیں کرتا یا بیان کرتا ہوں۔ کوئی مجھے اِس سے زیادہ نہ سمجھے۔

7 لیکن مجھے اِن اعلیٰ انکشافات کی وجہ سے ایک کانٹا چبھو دیا گیا، ایک تکلیف دہ چیز جو میرے جسم میں دھنسی رہتی ہے تاکہ مَیں پھول نہ جاؤں۔ ابلیس کا یہ پیغمبر میرے مُکے مارتا رہتا ہے تاکہ مَیں مغرور نہ ہو جاؤں۔ 8 تین بار مَیں نے خداوند سے التجا کی کہ وہ اِسے مجھ سے دُور کرے۔ 9 لیکن اُس نے مجھے یہی جواب دیا، ”میرا فضل تیرے لئے کافی ہے، کیونکہ میری قدرت کا پورا اظہار تیری کمزور حالت ہی میں ہوتا ہے۔“ اِس لئے مَیں مزید خوشی سے اپنی کمزوریوں پر فخر کروں گا تاکہ مسیح کی قدرت مجھ پر ٹھہری رہے۔ 10 یہی وجہ ہے کہ مَیں مسیح کی خاطر کمزوریوں، گالیوں، مجبوریوں، ایذارسانیوں اور پریشانیوں میں خوش ہوں، کیونکہ جب مَیں کمزور ہوتا ہوں تب ہی مَیں طاقت ور ہوتا ہوں۔

پولس کی کرِنتھیوں کے لئے فکر

11 مَیں بےوقوف بن گیا ہوں، لیکن آپ نے مجھے مجبور کر دیا ہے۔ چاہئے تھا کہ آپ ہی دوسروں کے سامنے میرے حق میں بات کرتے۔ کیونکہ بےشک مَیں کچھ بھی نہیں ہوں، لیکن اِن نام نہاد خاص رسولوں کے مقابلے میں مَیں کسی بھی لحاظ سے کم نہیں ہوں۔ 12 جو متعدد الٰہی نشان، معجزے اور زبردست کام میرے وسیلے سے ہوئے وہ ثابت کرتے ہیں کہ مَیں رسول ہوں۔ ہاں، وہ بڑی ثابت قدمی سے آپ کے درمیان

کئے گئے۔ 13 جو خدمت مَیں نے آپ کے درمیان کی، کیا وہ خدا کی دیگر جماعتوں میں میری خدمت کی نسبت کم تھی؟ ہرگز نہیں! اِس میں فرق صرف یہ تھا کہ مَیں آپ کے لئے مالی بوجھ نہ بنا۔ مجھے معاف کریں اگر مجھ سے اِس میں غلطی ہوئی ہے۔

14 اب مَیں تیسری بار آپ کے پاس آنے کے لئے تیار ہوں۔ اِس مرتبہ بھی مَیں آپ کے لئے بوجھ کا باعث نہیں بنوں گا، کیونکہ مَیں آپ کا مال نہیں بلکہ آپ ہی کو چاہتا ہوں۔ آخر بچوں کو ماں باپ کی مدد کے لئے مال جمع نہیں کرنا چاہئے بلکہ ماں باپ کو بچوں کے لئے۔ 15 مَیں تو بڑی خوشی سے آپ کے لئے ہر خرچہ اُٹھا لوں گا بلکہ اپنے آپ کو بھی خرچ کر دوں گا۔ کیا آپ مجھے کم پیار کریں گے اگر مَیں آپ سے زیادہ محبت رکھوں؟

16 ٹھیک ہے، مَیں آپ کے لئے بوجھ نہ بنا۔ لیکن بعض سوچتے ہیں کہ مَیں چالاک ہوں اور آپ کو دھوکے سے اپنے جال میں پھنسا لیا۔ 17 کس طرح؟ جن لوگوں کو مَیں نے آپ کے پاس بھیجا کیا مَیں نے اُن میں سے کسی کے ذریعے آپ سے غلط فائدہ اُٹھایا؟ 18 مَیں نے طِطُس کی حوصلہ افزائی کی کہ وہ آپ کے پاس جائے اور دوسرے بھائی کو بھی ساتھ بھیج دیا۔ کیا طِطُس نے آپ سے غلط فائدہ اُٹھایا؟ ہرگز نہیں! کیونکہ ہم دونوں ایک ہی روح میں ایک ہی راہ پر چلتے ہیں۔

19 آپ کافی دیر سے سوچ رہے ہوں گے کہ ہم آپ کے سامنے اپنا دفاع کر رہے ہیں۔ لیکن ایسا نہیں ہے بلکہ ہم مسیح میں ہوتے ہوئے اللہ کے حضور ہی یہ کچھ بیان کر رہے ہیں۔ اور میرے عزیزو، جو کچھ بھی ہم کرتے ہیں ہم آپ کی تعمیر کرنے کے لئے کرتے ہیں۔ 20 مجھے ڈر ہے کہ جب مَیں آؤں گا تو نہ آپ کی حالت مجھے پسند آئے گی، نہ میری حالت آپ کو۔ مجھے ڈر ہے کہ آپ میں جھگڑا، حسد، غصہ، خود غرضی، بہتان، گپ بازی، غرور اور بے ترتیبی پائی جائے گی۔ 21 ہاں، مجھے ڈر ہے کہ اگلی دفعہ جب آؤں گا تو اللہ مجھے آپ کے سامنے نیچا دکھائے گا، اور مَیں اُن بہتوں کے لئے غم کھاؤں گا جنہوں نے ماضی میں گناہ کر کے اب تک اپنی ناپاکی، زناکاری اور عیاشی سے توبہ نہیں کی۔

آخری تنبیہ اور سلام

13 اب مَیں تیسری دفعہ آپ کے پاس آ رہا ہوں۔ کلامِ مقدّس کے مطابق لازم ہے کہ ہر الزام کی تصدیق دو یا تین گواہوں سے کی جائے۔ 2 جب مَیں دوسری دفعہ آپ کے پاس آیا تھا تو مَیں نے پہلے سے آپ کو آگاہ کیا تھا۔ اب مَیں آپ سے دُور یہ بات دوبارہ کہتا ہوں کہ جب مَیں واپس آؤں گا تو نہ وہ بچیں گے جنہوں نے پہلے گناہ کیا تھا نہ دیگر لوگ۔ 3 جو بھی ثبوت آپ مانگ رہے ہیں کہ مسیح میرے ذریعے بولتا ہے وہ مَیں آپ کو دوں گا۔ آپ کے ساتھ سلوک میں مسیح کمزور نہیں ہے۔ نہیں، وہ آپ کے درمیان ہی اپنی قوت کا اظہار کرتا ہے۔ 4 کیونکہ اگرچہ اُسے کمزور حالت میں مصلوب کیا گیا، لیکن اب وہ اللہ کی قدرت سے زندہ ہے۔ اِسی طرح ہم بھی اُس میں کمزور ہیں، لیکن اللہ کی قدرت سے ہم آپ کی خدمت کرتے وقت اُس کے ساتھ زندہ ہیں۔

5 اپنے آپ کو جانچ کر معلوم کریں کہ کیا آپ کا ایمان قائم ہے؟ خود اپنے آپ کو پرکھیں۔ کیا آپ نہیں جانتے کہ عیسیٰ مسیح آپ میں ہے؟ اگر نہیں تو اِس کا مطلب ہوتا کہ آپ کا ایمان نامقبول ثابت ہوتا۔

6 لیکن مجھے اُمید ہے کہ آپ اِتنا پہچان لیں گے کہ جہاں تک ہمارا تعلق ہے ہم نامقبول ثابت نہیں ہوئے ہیں۔ 7 ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ آپ سے کوئی غلطی نہ ہو جائے۔ بات یہ نہیں کہ لوگوں کے سامنے ہم صحیح نکلیں بلکہ یہ کہ آپ صحیح کام کریں، چاہے لوگ ہمیں خود ناکام کیوں نہ قرار دیں۔ 8 کیونکہ ہم حقیقت کے خلاف کھڑے نہیں ہو سکتے بلکہ صرف اُس کے حق میں۔ 9 ہم خوش ہیں جب آپ طاقت ور ہیں گو ہم خود کمزور ہیں۔ اور ہماری دعا یہ ہے کہ آپ کامل ہو جائیں۔ 10 یہی وجہ ہے کہ مَیں آپ سے دُور رہ کر لکھتا ہوں۔ پھر جب مَیں آؤں گا تو مجھے اپنا اختیار استعمال کر کے آپ پر سختی نہیں کرنی پڑے گی۔ کیونکہ خداوند نے مجھے یہ اختیار آپ کو ڈھا دینے کے لئے نہیں بلکہ آپ کو تعمیر کرنے کے لئے دیا ہے۔

11 بھائیو، آخر میں مَیں آپ کو سلام کہتا ہوں۔ سُدھر جائیں، ایک دوسرے کی حوصلہ افزائی کریں، ایک ہی سوچ رکھیں اور صلح سلامتی کے ساتھ زندگی گزاریں۔ پھر محبت اور سلامتی کا خدا آپ کے ساتھ ہو گا۔

12 ایک دوسرے کو مقدّس بوسہ دینا۔ تمام مقدسین آپ کو سلام کہتے ہیں۔

13 خداوند عیسیٰ مسیح کا فضل، اللہ کی محبت اور روح القدس کی رفاقت آپ سب کے ساتھ ہوتی رہے۔

گلتیوں کے نام
پولس رسول کا خط

1 یہ خط پولس رسول کی طرف سے ہے۔ مجھے نہ کسی گروہ نے مقرر کیا نہ کسی شخص نے بلکہ عیسیٰ مسیح اور خدا باپ نے جس نے اُسے مُردوں میں سے زندہ کر دیا۔ 2 تمام بھائی بھی جو میرے ساتھ ہیں گلتیہ کی جماعتوں کو سلام کہتے ہیں۔

3 خدا ہمارا باپ اور خداوند عیسیٰ مسیح آپ کو فضل اور سلامتی عطا کریں۔

4 مسیح وہی ہے جس نے اپنے آپ کو ہمارے گناہوں کی خاطر قربان کر دیا اور یوں ہمیں اِس موجودہ شریر جہان سے بچا لیا ہے، کیونکہ یہ اللہ ہمارے باپ کی مرضی تھی۔ 5 اُسی کا جلال ابد تک ہوتا رہے! آمین۔

ایک ہی خوش خبری

6 مَیں حیران ہوں! آپ اِتنی جلدی سے اُسے ترک کر رہے ہیں جس نے مسیح کے فضل سے آپ کو بُلایا۔ اور اب آپ ایک فرق قسم کی ”خوش خبری“ کے پیچھے لگ گئے ہیں۔ 7 اصل میں یہ اللہ کی خوش خبری ہے نہیں۔ بس کچھ لوگ آپ کو اُلجھن میں ڈال کر مسیح کی خوش خبری میں تبدیلی لانا چاہتے ہیں۔ 8 ہم نے تو اصلی خوش خبری سنائی اور جو اِس سے فرق پیغام سناتا ہے اُس پر لعنت، خواہ ہم خود ایسا کریں خواہ آسمان سے کوئی فرشتہ اُتر کر یہ غلط پیغام سنائے۔ 9 ہم یہ پہلے بیان کر چکے ہیں اور اب مَیں دوبارہ کہتا ہوں کہ اگر کوئی آپ کو ایسی ”خوش خبری“ سنائے جو اُس سے فرق ہے جسے آپ نے قبول کیا ہے تو اُس پر لعنت!

10 کیا مَیں اِس میں یہ کوشش کر رہا ہوں کہ لوگ مجھے قبول کریں؟ ہرگز نہیں! مَیں چاہتا ہوں کہ اللہ مجھے قبول کرے۔ کیا میری کوشش یہ ہے کہ مَیں لوگوں کو پسند آؤں؟ اگر مَیں اب تک ایسا کرتا تو مسیح کا خادم نہ ہوتا۔

پولس کس طرح رسول بن گیا

11 بھائیو، مَیں چاہتا ہوں کہ آپ جان لیں کہ جو خوش خبری مَیں نے سنائی وہ انسان کی طرف سے نہیں

ہے۔ 12 نہ مجھے یہ پیغام کسی انسان سے ملا، نہ یہ مجھے کسی نے سکھایا ہے بلکہ عیسیٰ مسیح نے خود مجھ پر یہ پیغام ظاہر کیا۔

13 آپ نے تو خود سن لیا ہے کہ مَیں اُس وقت کس طرح زندگی گزارتا تھا جب یہودی مذہب کا پیروکار تھا۔ اُس وقت مَیں نے کتنے جوش اور شدت سے اللہ کی جماعت کو ایذا پہنچائی۔ میری پوری کوشش یہ تھی کہ یہ جماعت ختم ہو جائے۔ 14 یہودی مذہب کے لحاظ سے مَیں اکثر دیگر ہم عمر یہودیوں پر سبقت لے گیا تھا۔ ہاں، مَیں اپنے باپ دادا کی روایتوں کی پیروی میں حد سے زیادہ سرگرم تھا۔

15 لیکن اللہ نے اپنے فضل سے مجھے پیدا ہونے سے پیشتر ہی چن کر اپنی خدمت کرنے کے لئے بُلایا۔ اور جب اُس نے اپنی مرضی سے 16 اپنے فرزند کو مجھ پر ظاہر کیا تاکہ مَیں اُس کے بارے میں غیریہودیوں کو خوش خبری سناؤں تو مَیں نے کسی بھی شخص سے مشورہ نہ لیا۔ 17 اُس وقت مَیں یروشلم بھی نہ گیا تاکہ اُن سے ملوں جو مجھ سے پہلے رسول تھے بلکہ مَیں سیدھا عرب چلا گیا اور بعد میں دمشق واپس آیا۔ 18 اِس کے تین سال بعد ہی مَیں پطرس سے شناسا ہونے کے لئے یروشلم گیا۔ وہاں مَیں پندرہ دن اُس کے ساتھ رہا۔ 19 اِس کے علاوہ مَیں نے صرف خداوند کے بھائی یعقوب کو دیکھا، کسی اَور رسول کو نہیں۔

20 جو کچھ مَیں لکھ رہا ہوں اللہ گواہ ہے کہ وہ صحیح ہے۔ مَیں جھوٹ نہیں بول رہا۔

21 بعد میں مَیں ملکِ شام اور کلکیہ چلا گیا۔ 22 اُس وقت صوبہ یہودیہ میں مسیح کی جماعتیں مجھے نہیں جانتی تھیں۔ 23 اُن تک صرف یہ خبر پہنچی تھی کہ جو آدمی پہلے ہمیں ایذا پہنچا رہا تھا وہ اب خود اُس ایمان کی خوش خبری سناتا ہے جسے وہ پہلے ختم کرنا چاہتا تھا۔ 24 یہ سن کر اُنہوں نے میری وجہ سے اللہ کی تمجید کی۔

پولس اور دیگر رسول

2 چودہ سال کے بعد مَیں دوبارہ یروشلم گیا۔ اِس دفعہ برنباس ساتھ تھا۔ مَیں طِطُس کو بھی ساتھ لے کر گیا۔ 2 مَیں ایک مکاشفے کی وجہ سے گیا جو اللہ نے مجھ پر ظاہر کیا تھا۔ میری علیٰحدگی میں اُن کے ساتھ میٹنگ ہوئی جو اثر و رسوخ رکھتے ہیں۔ اِس میں مَیں نے اُنہیں وہ خوش خبری پیش کی جو مَیں غیریہودیوں کو سناتا ہوں۔ مَیں نہیں چاہتا تھا کہ جو دوڑ مَیں دوڑ رہا ہوں یا ماضی میں دوڑا تھا وہ آخرکار بےفائدہ نکلے۔ 3 اُس وقت وہ یہاں تک میرے حق میں تھے کہ اُنہوں نے طِطُس کو بھی اپنا ختنہ کروانے پر مجبور نہیں کیا، اگرچہ وہ غیریہودی ہے۔ 4 اور چند یہی چاہتے تھے۔ لیکن یہ جھوٹے بھائی تھے جو چپکے سے اندر گھُس آئے تھے تاکہ جاسوس بن کر ہماری اُس آزادی کے بارے میں معلومات حاصل کر لیں جو ہمیں مسیح میں ملی ہے۔ یہ ہمیں غلام بنانا چاہتے تھے، 5 لیکن ہم نے لمحہ بھر اُن کی بات نہ مانی اور نہ اُن کے تابع ہوئے تاکہ اللہ کی خوش خبری کی سچائی آپ کے درمیان قائم رہے۔

6 اور جو راہنما سمجھے جاتے تھے اُنہوں نے میری بات میں کوئی اضافہ نہ کیا۔ (اصل میں مجھے کوئی پروا نہیں کہ اُن کا اثر و رسوخ تھا کہ نہیں۔ اللہ تو انسان کی ظاہری حالت کا لحاظ نہیں کرتا۔) 7 بہر حال اُنہوں نے دیکھا کہ اللہ نے مجھے غیریہودیوں کو مسیح کی خوش خبری سنانے کی ذمہ داری دی تھی، بالکل اُسی طرح جس طرح اُس

نے پطرس کو یہودیوں کو یہ پیغام سنانے کی ذمہ داری دی تھی۔ [8] کیونکہ جو کام اللہ یہودیوں کے رسول پطرس کی خدمت کے وسیلے سے کر رہا تھا وہی کام وہ میرے وسیلے سے بھی کر رہا تھا، جو غیر یہودیوں کا رسول ہوں۔ [9] یعقوب، پطرس اور یوحنا کو جماعت کے ستون مانا جاتا تھا۔ جب اُنہوں نے جان لیا کہ اللہ نے اِس ناتے سے مجھے خاص فضل دیا ہے تو اُنہوں نے مجھ سے اور برنباس سے دہنا ہاتھ ملا کر اِس کا اظہار کیا کہ وہ ہمارے ساتھ ہیں۔ یوں ہم متفق ہوئے کہ برنباس اور مَیں غیر یہودیوں میں خدمت کریں گے اور وہ یہودیوں میں۔ [10] اُنہوں نے صرف ایک بات پر زور دیا کہ ہم ضرورت مندوں کو یاد رکھیں، وہی بات جسے مَیں ہمیشہ کرنے کے لئے کوشاں رہا ہوں۔

انطاکیہ میں پولس پطرس کو ملامت کرتا ہے

[11] لیکن جب پطرس انطاکیہ شہر آیا تو مَیں نے رُوبرُو اُس کی مخالفت کی، کیونکہ وہ اپنے رویے کے سبب سے مجرم ٹھہرا۔ [12] جب وہ آیا تو پہلے وہ غیر یہودی ایمان داروں کے ساتھ کھانا کھاتا رہا۔ لیکن پھر یعقوب کے کچھ عزیز آئے۔ اُسی وقت پطرس پیچھے ہٹ کر غیر یہودیوں سے الگ ہوا، کیونکہ وہ اُن سے ڈرتا تھا جو غیر یہودیوں کا ختنہ کروانے کے حق میں تھے۔ [13] باقی یہودی بھی اِس ریاکاری میں شامل ہوئے، یہاں تک کہ برنباس کو بھی اُن کی ریاکاری سے بہکایا گیا۔ [14] جب مَیں نے دیکھا کہ وہ اُس سیدھی راہ پر نہیں چل رہے ہیں جو اللہ کی خوش خبری کی سچائی پر مبنی ہے تو مَیں نے سب کے سامنے پطرس سے کہا، ”آپ یہودی ہیں۔ لیکن آپ غیر یہودی کی طرح زندگی گزار رہے ہیں، یہودی کی طرح نہیں۔ تو پھر یہ کیسی بات ہے کہ آپ غیر یہودیوں کو یہودی روایات کی پیروی کرنے پر مجبور کر رہے ہیں؟“

سب ایمان سے نجات پاتے ہیں

[15] بےشک ہم پیدائشی یہودی ہیں اور 'غیر یہودی گناہ گار' نہیں ہیں۔ [16] لیکن ہم جانتے ہیں کہ انسان کو شریعت کی پیروی کرنے سے راست باز نہیں ٹھہرایا جاتا بلکہ عیسیٰ مسیح پر ایمان لانے سے۔ ہم بھی مسیح عیسیٰ پر ایمان لائے ہیں تاکہ ہمیں راست باز قرار دیا جائے، شریعت کی پیروی کرنے سے نہیں بلکہ مسیح پر ایمان لانے سے۔ کیونکہ شریعت کی پیروی کرنے سے کسی کو بھی راست باز قرار نہیں دیا جائے گا۔ [17] لیکن اگر مسیح میں راست باز ٹھہرنے کی کوشش کرتے کرتے ہم خود گناہ گار ثابت ہو جائیں تو کیا اِس کا مطلب یہ ہے کہ مسیح گناہ کا خادم ہے؟ ہرگز نہیں! [18] اگر مَیں شریعت کے اُس نظام کو دوبارہ تعمیر کروں جو مَیں نے ڈھا دیا تو پھر مَیں ظاہر کرتا ہوں کہ مَیں مجرم ہوں۔ [19] کیونکہ جہاں تک شریعت کا تعلق ہے مَیں مُردہ ہوں۔ مجھے شریعت ہی سے مارا گیا ہے تاکہ اللہ کے لئے جی سکوں۔ مجھے مسیح کے ساتھ مصلوب کیا گیا [20] اور یوں مَیں خود زندہ نہ رہا بلکہ مسیح مجھ میں زندہ ہے۔ اب جو زندگی مَیں اِس جسم میں گزارتا ہوں وہ اللہ کے فرزند پر ایمان لانے سے گزارتا ہوں۔ اُسی نے مجھ سے محبت رکھ کر میرے لئے اپنی جان دی۔ [21] مَیں اللہ کا فضل رد کرنے سے انکار کرتا ہوں۔ کیونکہ اگر کسی کو شریعت کی پیروی کرنے سے راست باز ٹھہرایا جا سکتا تو اِس کا مطلب یہ ہوتا کہ مسیح کا مرنا عبث تھا۔

شریعت یا ایمان

3 ناسمجھ گلتیو! کس نے آپ پر جادو کر دیا؟ آپ کی آنکھوں کے سامنے ہی عیسیٰ مسیح اور اُس کی صلیبی موت کو صاف صاف پیش کیا گیا۔ 2 مجھے ایک بات بتائیں، کیا آپ کو شریعت کی پیروی کرنے سے روح القدس ملا؟ ہرگز نہیں! وہ آپ کو اُس وقت ملا جب آپ مسیح کے بارے میں پیغام سن کر اُس پر ایمان لائے۔ 3 کیا آپ اِتنے بےسمجھ ہیں؟ آپ کی روحانی زندگی روح القدس کے وسیلے سے شروع ہوئی۔ تو اب آپ یہ کام اپنی انسانی کوششوں سے کس طرح تکمیل تک پہنچانا چاہتے ہیں؟ 4 آپ کو کئی طرح کے تجربے حاصل ہوئے ہیں۔ کیا یہ سب بےفائدہ تھے؟ یقیناً یہ بےفائدہ نہیں تھے۔ 5 کیا اللہ اِس لئے آپ کو اپنا روح دیتا اور آپ کے درمیان معجزے کرتا ہے کہ آپ شریعت کی پیروی کرتے ہیں؟ ہرگز نہیں، بلکہ اِس لئے کہ آپ مسیح کے بارے میں پیغام سن کر ایمان لائے ہیں۔

6 ابراہیم کی مثال لیں۔ اُس نے اللہ پر بھروسا کیا اور اِس بنا پر اللہ نے اُسے راست باز قرار دیا۔ 7 تو پھر آپ کو جان لینا چاہئے کہ ابراہیم کی حقیقی اولاد وہ لوگ ہیں جو ایمان رکھتے ہیں۔ 8 کلامِ مقدّس نے اِس بات کی پیش گوئی کی کہ اللہ غیریہودیوں کو ایمان کے ذریعے راست باز قرار دے گا۔ یوں اُس نے ابراہیم کو یہ خوش خبری سنائی، ”تمام قومیں تجھ سے برکت پائیں گی۔“ 9 ابراہیم ایمان لایا، اِس لئے اُسے برکت ملی۔ اِسی طرح سب کو ایمان لانے پر ابراہیم کی سی برکت ملتی ہے۔

10 لیکن جو بھی اِس پر تکیہ کرتے ہیں کہ ہمیں شریعت کی پیروی کرنے سے راست باز قرار دیا جائے گا اُن پر اللہ کی لعنت ہے۔ کیونکہ کلامِ مقدّس فرماتا ہے، ”ہر ایک پر لعنت جو شریعت کی کتاب کی تمام باتیں قائم نہ رکھے، نہ اِن پر عمل کرے۔“ 11 یہ بات تو صاف ہے کہ اللہ کسی کو بھی شریعت کی پیروی کرنے کی بنا پر راست باز نہیں ٹھہراتا، کیونکہ کلامِ مقدّس کے مطابق راست باز ایمان ہی سے جیتا رہے گا۔ 12 ایمان کی یہ راہ شریعت کی راہ سے بالکل فرق ہے جو کہتی ہے، ”جو یوں کرے گا وہ جیتا رہے گا۔“

13 لیکن مسیح نے ہمارا فدیہ دے کر ہمیں شریعت کی لعنت سے آزاد کر دیا ہے۔ یہ اُس نے اِس طرح کیا کہ وہ ہماری خاطر خود لعنت بنا۔ کیونکہ کلامِ مقدّس میں لکھا ہے، ”جسے بھی درخت سے لٹکایا گیا ہے اُس پر اللہ کی لعنت ہے۔“ 14 اِس کا مقصد یہ تھا کہ جو برکت ابراہیم کو حاصل ہوئی وہ مسیح کے وسیلے سے غیریہودیوں کو بھی ملے اور یوں ہم ایمان لا کر وعدہ کیا ہوا روح پائیں۔

شریعت اور وعدہ

15 بھائیو، انسانی زندگی کی ایک مثال لیں۔ جب دو پارٹیاں کسی معاملے میں متفق ہو کر معاہدہ کرتی ہیں تو کوئی اِس معاہدے کو منسوخ یا اِس میں اضافہ نہیں کر سکتا۔ 16 اب غور کریں کہ اللہ نے اپنے وعدے ابراہیم اور اُس کی اولاد سے ہی کئے۔ لیکن جو لفظ عبرانی میں اولاد کے لئے استعمال ہوا ہے اِس سے مراد بہت سے افراد نہیں بلکہ ایک فرد ہے اور وہ ہے مسیح۔ 17 کہنے سے مراد یہ ہے کہ اللہ نے ابراہیم سے عہد باندھ کر اُسے قائم رکھنے کا وعدہ کیا۔ شریعت جو 430 سال کے بعد دی گئی اِس عہد کو رد کر کے اللہ کا وعدہ منسوخ نہیں کر سکتی۔ 18 کیونکہ اگر ابراہیم کی میراث شریعت کی پیروی کرنے سے ملتی تو پھر وہ اللہ کے وعدے پر منحصر

نہ ہوتی۔ لیکن ایسا نہیں تھا۔ اللہ نے اِسے اپنے وعدے کی بنا پر ابراہیم کو دے دیا۔

19 تو پھر شریعت کا کیا مقصد تھا؟ اُسے اِس لئے وعدے کے علاوہ دیا گیا تاکہ لوگوں کے گناہوں کو ظاہر کرے۔ اور اُسے اُس وقت تک قائم رہنا تھا جب تک ابراہیم کی وہ اولاد نہ آ جاتی جس سے وعدہ کیا گیا تھا۔ اللہ نے اپنی شریعت فرشتوں کے وسیلے سے موسیٰ کو دے دی جو اللہ اور لوگوں کے بیچ میں درمیانی رہا۔ 20 اب درمیانی اُس وقت ضروری ہوتا ہے جب ایک سے زیادہ پارٹیوں میں اتفاق کرانے کی ضرورت ہے۔ لیکن اللہ جو ایک ہی ہے اُس نے درمیانی استعمال نہ کیا جب اُس نے ابراہیم سے وعدہ کیا۔

شریعت کا مقصد

21 تو کیا اِس کا مطلب یہ ہے کہ شریعت اللہ کے وعدوں کے خلاف ہے؟ ہرگز نہیں! اگر انسان کو ایسی شریعت ملی ہوتی جو زندگی دلا سکتی تو پھر سب اُس کی پیروی کرنے سے راست باز ٹھہرتے۔ 22 لیکن کلامِ مقدّس فرماتا ہے کہ پوری دنیا گناہ کے قبضے میں ہے۔ چنانچہ ہمیں اللہ کا وعدہ صرف عیسیٰ مسیح پر ایمان لانے سے حاصل ہوتا ہے۔

23 اِس سے پہلے کہ ایمان کی یہ راہ دست یاب ہوئی شریعت نے ہمیں قید کر کے محفوظ رکھا تھا۔ اِس قید میں ہم اُس وقت تک رہے جب تک ایمان کی راہ ظاہر نہیں ہوئی تھی۔ 24 یوں شریعت کو ہماری تربیت کرنے کی ذمہ داری دی گئی۔ اُسے ہمیں مسیح تک پہنچانا تھا تاکہ ہمیں ایمان سے راست باز قرار دیا جائے۔ 25 اب چونکہ ایمان کی راہ آ گئی ہے اِس لئے ہم شریعت کی تربیت کے تحت نہیں رہے۔

26 کیونکہ مسیح عیسیٰ پر ایمان لانے سے آپ سب اللہ کے فرزند بن گئے ہیں۔ 27 آپ میں سے جتنوں کو مسیح میں بپتسمہ دیا گیا اُنہوں نے مسیح کو پہن لیا۔ 28 اب نہ یہودی رہا نہ غیریہودی، نہ غلام رہا نہ آزاد، نہ مرد رہا نہ عورت۔ مسیح عیسیٰ میں آپ سب کے سب ایک ہیں۔ 29 شرط یہ ہے کہ آپ مسیح کے ہوں۔ تب آپ ابراہیم کی اولاد اور اُن چیزوں کے وارث ہیں جن کا وعدہ اللہ نے کیا ہے۔

4 دیکھیں، جو بیٹا اپنے باپ کی ملکیت کا وارث ہے وہ اُس وقت تک غلاموں سے فرق نہیں جب تک وہ بالغ نہ ہو، حالانکہ وہ پوری ملکیت کا مالک ہے۔ 2 باپ کی طرف سے مقرر کی ہوئی عمر تک دوسرے اُس کی دیکھ بھال کرتے اور اُس کی ملکیت سنبھالتے ہیں۔ 3 اِسی طرح ہم بھی جب بچے تھے دنیا کی قوتوں کے غلام تھے۔ 4 لیکن جب مقررہ وقت آ گیا تو اللہ نے اپنے فرزند کو بھیج دیا۔ ایک عورت سے پیدا ہو کر وہ شریعت کے تابع ہوا 5 تاکہ فدیہ دے کر ہمیں جو شریعت کے تابع تھے آزاد کر دے۔ یوں ہمیں اللہ کے فرزند ہونے کا مرتبہ ملا ہے۔

6 اب چونکہ آپ اُس کے فرزند ہیں اِس لئے اللہ نے اپنے فرزند کے روح کو ہمارے دلوں میں بھیج دیا، وہ روح جو ''ابّا'' یعنی ''اے باپ'' کہہ کر پکارتا رہتا ہے۔ 7 غرض اب آپ غلام نہ رہے بلکہ بیٹے کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اور بیٹا ہونے کا یہ مطلب ہے کہ اللہ نے آپ کو وارث بھی بنا دیا ہے۔

پولس کی گلتیوں کے لئے فکر

[8] ماضی میں جب آپ اللہ کو نہیں جانتے تھے تو آپ اُن کے غلام تھے جو حقیقت میں خدا نہیں ہیں۔ [9] لیکن اب آپ اللہ کو جانتے ہیں، بلکہ اب اللہ نے آپ کو جان لیا ہے۔ تو پھر آپ مُڑ کر اِن کمزور اور گھٹیا اصولوں کی طرف کیوں واپس جانے لگے ہیں؟ کیا آپ دوبارہ اِن کی غلامی میں آنا چاہتے ہیں؟ [10] آپ بڑی فکرمندی سے خاص دن، ماہ، موسم اور سال مناتے ہیں۔ [11] مجھے آپ کے بارے میں ڈر ہے، کہیں میری آپ پر محنت مشقت ضائع نہ جائے۔

[12] بھائیو، مَیں آپ سے التجا کرتا ہوں کہ میری مانند بن جائیں، کیونکہ مَیں تو آپ کی مانند بن گیا ہوں۔ آپ نے میرے ساتھ کوئی غلط سلوک نہیں کیا۔ [13] آپ کو معلوم ہے کہ جب مَیں نے پہلی دفعہ آپ کو اللہ کی خوش خبری سنائی تو اِس کی وجہ میرے جسم کی کمزور حالت تھی۔ [14] لیکن اگرچہ میری یہ حالت آپ کے لئے آزمائش کا باعث تھی تو بھی آپ نے مجھے حقیر نہ جانا، نہ مجھے نیچ سمجھا، بلکہ آپ نے مجھے یوں خوش آمدید کہا جیسا کہ مَیں اللہ کا کوئی فرشتہ یا مسیح عیسیٰ خود ہوں۔ [15] اُس وقت آپ اِتنے خوش تھے! اب کیا ہوا ہے؟ مَیں گواہ ہوں، اُس وقت اگر آپ کو موقع ملتا تو آپ اپنی آنکھیں نکال کر مجھے دے دیتے۔ [16] تو کیا اب مَیں آپ کو حقیقت بتانے کی وجہ سے آپ کا دشمن بن گیا ہوں؟

[17] وہ دوسرے لوگ آپ کی دوستی پانے کی پوری جد و جہد کر رہے ہیں، لیکن اُن کی نیت صاف نہیں ہے۔ بس وہ آپ کو مجھ سے جدا کرنا چاہتے ہیں تاکہ آپ اُن ہی کے حق میں جد و جہد کرتے رہیں۔ [18] جب لوگ آپ کی دوستی پانے کی جد و جہد کرتے ہیں تو یہ ہے تو ٹھیک، لیکن اِس کا مقصد اچھا ہونا چاہئے۔ ہاں، صحیح جد و جہد ہر وقت اچھی ہوتی ہے، نہ صرف اُس وقت جب مَیں آپ کے درمیان ہوں۔ [19] میرے پیارے بچو! اب مَیں دوبارہ آپ کو جنم دینے کا سا درد محسوس کر رہا ہوں اور اُس وقت تک کرتا رہوں گا جب تک مسیح آپ میں صورت نہ پکڑے۔ [20] کاش مَیں اِس وقت آپ کے پاس ہوتا تاکہ فرق انداز میں آپ سے بات کر سکتا، کیونکہ مَیں آپ کے سبب سے بڑی اُلجھن میں ہوں!

ہاجرہ اور سارہ کی مثال

[21] آپ جو شریعت کے تابع رہنا چاہتے ہیں مجھے ایک بات بتائیں، کیا آپ وہ بات نہیں سنتے جو شریعت کہتی ہے؟ [22] وہ کہتی ہے کہ ابراہیم کے دو بیٹے تھے۔ ایک لونڈی کا بیٹا تھا، ایک آزاد عورت کا۔ [23] لونڈی کے بیٹے کی پیدائش حسبِ معمول تھی، لیکن آزاد عورت کے بیٹے کی پیدائش غیرمعمولی تھی، کیونکہ اُس میں اللہ کا وعدہ پورا ہوا۔ [24] جب یہ کنایتہً سمجھا جائے تو یہ دو خواتین اللہ کے دو عہدوں کی نمائندگی کرتی ہیں۔ پہلی خاتون ہاجرہ سینا پہاڑ پر بندھے ہوئے عہد کی نمائندگی کرتی ہے، اور جو بچے اُس سے پیدا ہوتے ہیں وہ غلامی کے لئے مقرر ہیں۔ [25] ہاجرہ جو عرب میں واقع پہاڑ سینا کی علامت ہے موجودہ شہر یروشلم سے مطابقت رکھتی ہے۔ وہ اور اُس کے تمام بچے غلامی میں زندگی گزارتے ہیں۔ [26] لیکن آسمانی یروشلم آزاد ہے اور وہی ہماری ماں ہے۔ [27] کیونکہ کلامِ مقدّس میں لکھا ہے،

”خوش ہو جا، تُو جو بےاولاد ہے،
جو بچے کو جنم ہی نہیں دے سکتی۔
بلند آواز سے شادیانہ بجا،

تُو جسے پیدائش کا درد نہ ہوا۔

کیونکہ اب ترک کی ہوئی عورت کے بچے

شادی شدہ عورت کے بچوں سے زیادہ ہیں۔''

28 بھائیو، آپ اسحاق کی طرح اللہ کے وعدے کے فرزند ہیں۔ 29 اُس وقت اسمٰعیل نے جو حسبِ معمول پیدا ہوا تھا اسحاق کو ستایا جو روح القدس کی قدرت سے پیدا ہوا تھا۔ آج بھی ایسا ہی ہے۔ 30 لیکن کلامِ مقدّس میں کیا فرمایا گیا ہے؟ ''اِس لونڈی اور اِس کے بیٹے کو گھر سے نکال دیں، کیونکہ وہ آزاد عورت کے بیٹے کے ساتھ ورثہ نہیں پائے گا۔'' 31 غرض بھائیو، ہم لونڈی کے فرزند نہیں ہیں بلکہ آزاد عورت کے۔

اپنی آزادی محفوظ رکھیں

5 مسیح نے ہمیں آزاد رہنے کے لئے ہی آزاد کیا ہے۔ تو اب قائم رہیں اور دوبارہ اپنے گلے میں غلامی کا جوا ڈالنے نہ دیں۔

2 سنیں! مَیں پولس آپ کو بتاتا ہوں کہ اگر آپ اپنا ختنہ کروائیں تو آپ کو مسیح کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔ 3 مَیں ایک بار پھر اِس بات کی تصدیق کرتا ہوں کہ جس نے بھی اپنا ختنہ کروایا اُس کا فرض ہے کہ وہ پوری شریعت کی پیروی کرے۔ 4 آپ جو شریعت کی پیروی کرنے سے راست باز بننا چاہتے ہیں آپ کا مسیح کے ساتھ کوئی واسطہ نہ رہا۔ ہاں، آپ اللہ کے فضل سے دُور ہو گئے ہیں۔ 5 لیکن ہمیں ایک فرق اُمید دلائی گئی ہے۔ اُمید یہ ہے کہ خدا ہی ہمیں راست باز قرار دیتا ہے۔ چنانچہ ہم روح القدس کے باعث ایمان رکھ کر اِسی راست بازی کے لئے تڑپتے رہتے ہیں۔ 6 کیونکہ جب ہم مسیح عیسیٰ میں ہوتے ہیں تو ختنہ کروانے یا نہ کروانے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ فرق صرف اُس ایمان سے پڑتا ہے جو محبت کرنے سے ظاہر ہوتا ہے۔

7 آپ ایمان کی دوڑ میں اچھی ترقی کر رہے تھے! تو پھر کس نے آپ کو سچائی کی پیروی کرنے سے روک لیا؟ 8 کس نے آپ کو اُبھارا؟ اللہ تو نہیں تھا جو آپ کو بُلاتا ہے۔ 9 دیکھیں، تھوڑا سا خمیر تمام گُندھے ہوئے آٹے کو خمیر کر دیتا ہے۔ 10 مجھے خداوند میں آپ پر اِتنا اعتماد ہے کہ آپ یہی سوچ رکھتے ہیں۔ جو بھی آپ میں افرا تفری پیدا کر رہا ہے اُسے سزا ملے گی۔

11 بھائیو، جہاں تک میرا تعلق ہے، اگر مَیں یہ پیغام دیتا کہ اب تک ختنہ کروانے کی ضرورت ہے تو میری ایذا رسانی کیوں ہو رہی ہوتی؟ اگر ایسا ہوتا تو لوگ مسیح کے مصلوب ہونے کے بارے میں سن کر ٹھوکر نہ کھاتے۔ 12 بہتر ہے کہ آپ کو پریشان کرنے والے نہ صرف اپنا ختنہ کروائیں بلکہ خوجے بن جائیں۔

13 بھائیو، آپ کو آزاد ہونے کے لئے بُلایا گیا ہے۔ لیکن خبردار رہیں کہ اِس آزادی سے آپ کی گناہ آلودہ فطرت کو عمل میں آنے کا موقع نہ ملے۔ اِس کے بجائے محبت کی روح میں ایک دوسرے کی خدمت کریں۔ 14 کیونکہ پوری شریعت ایک ہی حکم میں سمائی ہوئی ہے، ''اپنے پڑوسی سے ویسی محبت رکھنا جیسی تُو اپنے آپ سے رکھتا ہے۔'' 15 اگر آپ ایک دوسرے کو کاٹتے اور پھاڑتے ہیں تو خبردار! ایسا نہ ہو کہ آپ ایک دوسرے کو ختم کر کے سب کے سب تباہ ہو جائیں۔

روح القدس اور انسانی فطرت

16 مَیں تو یہ کہتا ہوں کہ روح القدس میں زندگی گزاریں۔ پھر آپ اپنی پرانی فطرت کی خواہشات پوری

نہیں کریں گے۔ 17 کیونکہ جو کچھ ہماری پرانی فطرت چاہتی ہے وہ اُس کے خلاف ہے جو روح چاہتا ہے، اور جو کچھ روح چاہتا ہے وہ اُس کے خلاف ہے جو ہماری پرانی فطرت چاہتی ہے۔ یہ دونوں ایک دوسرے کے دشمن ہیں، اِس لئے آپ وہ کچھ نہیں کر پاتے جو آپ کرنا چاہتے ہیں۔ 18 لیکن جب روح القدس آپ کی راہنمائی کرتا ہے تو آپ شریعت کے تابع نہیں ہوتے۔

19 جو کام پرانی فطرت کرتی ہے وہ صاف ظاہر ہوتا ہے۔ مثلاً زناکاری، ناپاکی، عیاشی، 20 بُت پرستی، جادوگری، دشمنی، جھگڑا، حسد، غصہ، خود غرضی، اَن بن، پارٹی بازی، 21 جلن، نشہ بازی، رنگ رلیاں وغیرہ۔ مَیں پہلے بھی آپ کو آگاہ کر چکا ہوں، لیکن اب ایک بار پھر کہتا ہوں کہ جو اِس طرح کی زندگی گزارتے ہیں وہ اللہ کی بادشاہی میراث میں نہیں پائیں گے۔

22 روح القدس کا پھل فرق ہے۔ وہ محبت، خوشی، صلح سلامتی، صبر، مہربانی، نیکی، وفاداری، 23 نرمی اور ضبطِ نفس پیدا کرتا ہے۔ شریعت ایسی چیزوں کے خلاف نہیں ہوتی۔ 24 اور جو مسیح عیسیٰ کے ہیں اُنہوں نے اپنی پرانی فطرت کو اُس کی رغبتوں اور بُری خواہشوں سمیت مصلوب کر دیا ہے۔ 25 چونکہ ہم روح میں زندگی گزارتے ہیں اِس لئے آئیں، ہم قدم بہ قدم اُس کے مطابق چلتے بھی رہیں۔ 26 نہ ہم مغرور ہوں، نہ ایک دوسرے کو مشتعل کریں یا ایک دوسرے سے حسد کریں۔

ایک دوسرے کے بوجھ اُٹھانا

6 بھائیو، اگر کوئی کسی گناہ میں پھنس جائے تو آپ جو روحانی ہیں اُسے نرم دلی سے بحال کریں۔ لیکن اپنا بھی خیال رکھیں، ایسا نہ ہو کہ آپ بھی آزمائش میں پھنس جائیں۔ 2 بوجھ اُٹھانے میں ایک دوسرے کی مدد کریں، کیونکہ اِس طرح آپ مسیح کی شریعت پوری کریں گے۔ 3 جو سمجھتا ہے کہ مَیں کچھ ہوں اگرچہ وہ حقیقت میں کچھ بھی نہیں ہے تو وہ اپنے آپ کو فریب دے رہا ہے۔ 4 ہر ایک اپنا ذاتی عمل پرکھے۔ پھر ہی اُسے اپنے آپ پر فخر کا موقع ہو گا اور اُسے کسی دوسرے سے اپنا موازنہ کرنے کی ضرورت نہ ہو گی۔ 5 کیونکہ ہر ایک کو اپنا ذاتی بوجھ اُٹھانا ہوتا ہے۔

6 جسے کلامِ مقدّس کی تعلیم دی جاتی ہے اُس کا فرض ہے کہ وہ اپنے اُستاد کو اپنی تمام اچھی چیزوں میں شریک کرے۔

7 فریب مت کھانا، اللہ انسان کو اپنا مذاق اُڑانے نہیں دیتا۔ جو کچھ بھی انسان بوتا ہے اُسی کی فصل وہ کاٹے گا۔ 8 جو اپنی پرانی فطرت کے کھیت میں بیج بوئے وہ ہلاکت کی فصل کاٹے گا۔ اور جو روح القدس کے کھیت میں بیج بوئے وہ ابدی زندگی کی فصل کاٹے گا۔ 9 چنانچہ ہم نیک کام کرنے میں بےدل نہ ہو جائیں، کیونکہ ہم مقررہ وقت پر ضرور فصل کی کٹائی کریں گے۔ شرط صرف یہ ہے کہ ہم ہتھیار نہ ڈالیں۔ 10 اِس لئے آئیں، جتنا وقت رہ گیا ہے سب کے ساتھ نیکی کریں، خاص کر اُن کے ساتھ جو ایمان میں ہمارے بھائی اور بہنیں ہیں۔

آخری آگاہی اور سلام

11 دیکھیں، مَیں بڑے بڑے حروف کے ساتھ اپنے ہاتھ سے آپ کو لکھ رہا ہوں۔ 12 یہ لوگ جو دنیا کے سامنے عزت حاصل کرنا چاہتے ہیں آپ کو ختنہ

کروانے پر مجبور کرنا چاہتے ہیں۔ مقصد اُن کا صرف ایک ہی ہے، کہ وہ اُس ایذارسانی سے بچے رہیں جو تب پیدا ہوتی ہے جب ہم مسیح کی صلیبی موت کی تعلیم دیتے ہیں۔ [13] بات یہ ہے کہ جو اپنا ختنہ کراتے ہیں وہ خود شریعت کی پیروی نہیں کرتے۔ تو بھی یہ چاہتے ہیں کہ آپ اپنا ختنہ کروائیں تاکہ آپ کے جسم کی حالت پر وہ فخر کر سکیں۔ [14] لیکن خدا کرے کہ مَیں صرف ہمارے خداوند عیسیٰ مسیح کی صلیب ہی پر فخر کروں۔ کیونکہ اُس کی صلیب سے دنیا میرے لئے مصلوب ہوئی ہے اور مَیں دنیا کے لئے۔ [15] ختنہ کروانے یا نہ کروانے سے کوئی فرق نہیں پڑتا بلکہ فرق اُس وقت پڑتا ہے جب اللہ کسی کو نئے سرے سے خلق کرتا ہے۔ [16] جو بھی اِس اصول پر عمل کرتے ہیں اُنہیں سلامتی اور رحم حاصل ہوتا رہے، اُنہیں بھی اور اللہ کی قوم اسرائیل کو بھی۔

[17] آئندہ کوئی مجھے تکلیف نہ دے، کیونکہ میرے جسم پر زخموں کے نشان ظاہر کرتے ہیں کہ مَیں عیسیٰ کا غلام ہوں۔

[18] بھائیو، ہمارے خداوند عیسیٰ مسیح کا فضل آپ کی روح کے ساتھ ہوتا رہے۔ آمین۔

اِفسیوں کے نام
پولس رسول کا خط

1 یہ خط پولس کی طرف سے ہے جو اللہ کی مرضی سے مسیح عیسیٰ کا رسول ہے۔

مَیں اِفسس شہر کے مقدسین کو لکھ رہا ہوں، اُنہیں جو مسیح عیسیٰ میں ایمان دار ہیں۔

2 خدا ہمارا باپ اور خداوند عیسیٰ مسیح آپ کو فضل اور سلامتی بخشیں۔

مسیح میں روحانی برکتیں

3 خدا ہمارے خداوند عیسیٰ مسیح کے باپ کی حمد و ثنا ہو! کیونکہ مسیح میں اُس نے ہمیں آسمان پر ہر روحانی برکت سے نوازا ہے۔ 4 دنیا کی تخلیق سے پیشتر ہی اُس نے مسیح میں ہمیں چن لیا تاکہ ہم مقدّس اور بے عیب حالت میں اُس کے سامنے زندگی گزاریں۔

یہ کتنی عظیم محبت تھی! 5 پہلے ہی سے اُس نے فیصلہ کر لیا کہ وہ ہمیں مسیح میں اپنے بیٹے بیٹیاں بنا لے گا۔ یہی اُس کی مرضی اور خوشی تھی 6 تاکہ ہم اُس کے جلالی فضل کی تمجید کریں، اُس مفت نعمت کے لئے جو اُس نے ہمیں اپنے پیارے فرزند میں دے دی۔ 7 کیونکہ اُس نے مسیح کے خون سے ہمارا فدیہ دے کر ہمیں آزاد اور ہمارے گناہوں کو معاف کر دیا ہے۔ اللہ کا یہ فضل کتنا وسیع ہے 8 جو اُس نے کثرت سے ہمیں عطا کیا ہے۔

اپنی پوری حکمت اور دانائی کا اظہار کر کے 9 اللہ نے ہم پر اپنی پوشیدہ مرضی ظاہر کر دی، یعنی وہ منصوبہ جو اُسے پسند تھا اور جو اُس نے مسیح میں پہلے سے بنا رکھا تھا۔ 10 منصوبہ یہ ہے کہ جب مقررہ وقت آئے گا تو اللہ مسیح میں تمام کائنات کو جمع کر دے گا۔ اُس وقت سب کچھ مل کر مسیح کے تحت ہو جائے گا، خواہ وہ آسمان پر ہو یا زمین پر۔

11 مسیح میں ہم آسمانی بادشاہی کے وارث بھی بن گئے ہیں۔ اللہ نے پہلے سے ہمیں اِس کے لئے مقرر کیا، کیونکہ وہ سب کچھ یوں سرانجام دیتا ہے کہ اُس کی مرضی کا ارادہ پورا ہو جائے۔ 12 اور وہ چاہتا ہے کہ ہم اُس کے جلال کی ستائش کا باعث بنیں، ہم جنہوں نے پہلے سے

مسیح پر اُمید رکھی۔

13 آپ بھی مسیح میں ہیں، کیونکہ آپ سچائی کا کلام اور اپنی نجات کی خوش خبری سن کر ایمان لائے۔ اور اللہ نے آپ پر بھی روح القدس کی مُہر لگا دی جس کا وعدہ اُس نے کیا تھا۔ 14 روح القدس ہماری میراث کا بیعانہ ہے۔ وہ ہمیں یہ ضمانت دیتا ہے کہ اللہ ہمارا جو اُس کی ملکیت ہیں فدیہ دے کر ہمیں پوری مخلصی تک پہنچائے گا۔ کیونکہ ہماری زندگی کا مقصد یہ ہے کہ اُس کے جلال کی ستائش کی جائے۔

پولس کی دعا

15 بھائیو، مَیں خداوند عیسیٰ پر آپ کے ایمان اور آپ کی تمام مقدسین سے محبت کے بارے میں سن کر 16 آپ کے لئے خدا کا شکر کرنے سے باز نہیں آتا بلکہ آپ کو اپنی دعاؤں میں یاد کرتا رہتا ہوں۔ 17 میری خاص دعا یہ ہے کہ ہمارے خداوند عیسیٰ مسیح کا خدا اور جلالی باپ آپ کو دانائی اور مکاشفہ کی روح دے تاکہ آپ اُسے بہتر طور پر جان سکیں۔ 18 وہ کرے کہ آپ کے دلوں کی آنکھیں روشن ہو جائیں۔ کیونکہ پھر ہی آپ جان لیں گے کہ یہ کیسی اُمید ہے جس کے لئے اُس نے آپ کو بُلایا ہے، کہ یہ جلالی میراث کیسی دولت ہے جو مقدسین کو حاصل ہے، 19 اور کہ ہم ایمان رکھنے والوں پر اُس کی قدرت کا اظہار کتنا زبردست ہے۔ یہ وہی بے حد قدرت ہے 20 جس سے اُس نے مسیح کو مُردوں میں سے زندہ کر کے آسمان پر اپنے دہنے ہاتھ بٹھایا۔ 21 وہاں مسیح ہر حکمران، اختیار، قوت، حکومت، ہاں ہر نام سے کہیں سرفراز ہے، خواہ اِس دنیا میں ہو یا آنے والی دنیا میں۔ 22 اللہ نے سب کچھ اُس کے پاؤں کے نیچے کر کے اُسے سب کا سر بنا دیا۔ یہ اُس نے اپنی جماعت کی خاطر کیا 23 جو مسیح کا بدن ہے اور جسے مسیح سے پوری معموری حاصل ہوتی ہے یعنی اُس سے جو ہر طرح سے سب کچھ معمور کر دیتا ہے۔

موت سے زندگی تک

2 آپ بھی اپنی خطاؤں اور گناہوں کی وجہ سے روحانی طور پر مُردہ تھے۔ 2 کیونکہ پہلے آپ اِن میں پھنسے ہوئے اِس دنیا کے طور طریقوں کے مطابق زندگی گزارتے تھے۔ آپ ہَوا کی قوتوں کے سردار کے تابع تھے، اُس روح کے جو اِس وقت اُن میں سرگرمِ عمل ہے جو اللہ کے نافرمان ہیں۔ 3 پہلے تو ہم بھی سب اُن میں زندگی گزارتے تھے۔ ہم بھی اپنی پرانی فطرت کی شہوتیں، مرضی اور سوچ پوری کرنے کی کوشش کرتے رہے۔ دوسروں کی طرح ہم پر بھی فطری طور پر اللہ کا غضب نازل ہونا تھا۔

4 لیکن اللہ کا رحم اِتنا وسیع ہے اور وہ اِتنی شدت سے ہم سے محبت رکھتا ہے 5 کہ اگرچہ ہم اپنے گناہوں میں مُردہ تھے تو بھی اُس نے ہمیں مسیح کے ساتھ زندہ کر دیا۔ ہاں، آپ کو اللہ کے فضل ہی سے نجات ملی ہے۔ 6 جب ہم مسیح عیسیٰ پر ایمان لائے تو اُس نے ہمیں مسیح کے ساتھ زندہ کر کے آسمان پر بٹھا دیا۔ 7 عیسیٰ مسیح میں ہم پر مہربانی کرنے سے اللہ آنے والے زمانوں میں اپنے فضل کی لا محدود دولت دکھانا چاہتا تھا۔ 8 کیونکہ یہ اُس کا فضل ہی ہے کہ آپ کو ایمان لانے پر نجات ملی ہے۔ یہ آپ کی طرف سے نہیں ہے بلکہ اللہ کی بخشش ہے۔ 9 اور یہ نجات ہمیں اپنے کسی کام کے نتیجے میں نہیں ملی، اِس لئے کوئی اپنے آپ پر فخر نہیں

کر سکتا۔ 10 ہاں، ہم اُسی کی مخلوق ہیں جنہیں اُس نے مسیح میں نیک کام کرنے کے لئے خلق کیا ہے۔ اور یہ کام اُس نے پہلے سے ہمارے لئے تیار کر رکھے ہیں، کیونکہ وہ چاہتا ہے کہ ہم اُنہیں سرانجام دیتے ہوئے زندگی گزاریں۔

مسیح میں ایک

11 یہ بات ذہن میں رکھیں کہ ماضی میں آپ کیا تھے۔ یہودی صرف اپنے لئے لفظ مختون استعمال کرتے تھے اگرچہ وہ اپنا ختنہ صرف انسانی ہاتھوں سے کرواتے ہیں۔ آپ کو جو غیریہودی ہیں وہ نامختون قرار دیتے تھے۔ 12 اُس وقت آپ مسیح کے بغیر ہی چلتے تھے۔ آپ اسرائیل قوم کے شہری نہ بن سکے اور جو وعدے اللہ نے عہدوں کے ذریعے اپنی قوم سے کئے تھے وہ آپ کے لئے نہیں تھے۔ اِس دنیا میں آپ کی کوئی اُمید نہیں تھی، آپ اللہ کے بغیر ہی زندگی گزارتے تھے۔ 13 لیکن اب آپ مسیح میں ہیں۔ پہلے آپ دُور تھے، لیکن اب آپ کو مسیح کے خون کے وسیلے سے قریب لایا گیا ہے۔ 14 کیونکہ مسیح ہماری صلح ہے اور اُسی نے یہودیوں اور غیریہودیوں کو ملا کر ایک قوم بنا دیا ہے۔ اپنے جسم کو قربان کر کے اُس نے وہ دیوار گرا دی جس نے اُنہیں الگ کر کے ایک دوسرے کے دشمن بنا رکھا تھا۔ 15 اُس نے شریعت کو اُس کے احکام اور ضوابط سمیت منسوخ کر دیا تاکہ دونوں گروہوں کو ملا کر ایک نیا انسان خلق کرے، ایسا انسان جو اُس میں ایک ہو اور صلح سلامتی کے ساتھ زندگی گزارے۔ 16 اپنی صلیبی موت سے اُس نے دونوں گروہوں کو ایک بدن میں ملا کر اُن کی اللہ کے ساتھ صلح کرائی۔ ہاں، اُس نے اپنے آپ میں یہ دشمنی ختم کر دی۔ 17 اُس نے آ کر دونوں گروہوں کو صلح سلامتی کی خوش خبری سنائی، آپ غیریہودیوں کو جو اللہ سے دُور تھے اور آپ یہودیوں کو بھی جو اُس کے قریب تھے۔ 18 اب ہم دونوں مسیح کے ذریعے ایک ہی روح میں باپ کے حضور آ سکتے ہیں۔

19 نتیجے میں اب آپ پردیسی اور اجنبی نہیں رہے بلکہ مقدسین کے ہم وطن اور اللہ کے گھرانے کے ہیں۔ 20 آپ کو رسولوں اور نبیوں کی بنیاد پر تعمیر کیا گیا ہے جس کے کونے کا بنیادی پتھر مسیح عیسیٰ خود ہے۔ 21 اُس میں پوری عمارت جُڑ جاتی اور بڑھتی بڑھتی خداوند میں اللہ کا مقدّس گھر بن جاتی ہے۔ 22 دوسروں کے ساتھ ساتھ اُس میں آپ کی بھی تعمیر ہو رہی ہے تاکہ آپ روح میں اللہ کی سکونت گاہ بن جائیں۔

پولس کی غیریہودیوں میں خدمت

3 اِس وجہ سے مَیں پولس جو آپ غیریہودیوں کی خاطر مسیح عیسیٰ کا قیدی ہوں اللہ سے دعا کرتا ہوں۔ 2 آپ نے تو سن لیا ہے کہ مجھے آپ میں اللہ کے فضل کا انتظام چلانے[a] کی خاص ذمہ داری دی گئی ہے۔ 3 جس طرح مَیں نے پہلے ہی مختصر طور پر لکھا ہے، اللہ نے خود مجھ پر یہ راز ظاہر کر دیا۔ 4 جب آپ وہ پڑھیں گے جو مَیں نے لکھا تو آپ جان لیں گے کہ مجھے مسیح کے راز کے بارے میں کیا کیا سمجھ آئی ہے۔ 5 گزرے زمانوں میں اللہ نے یہ بات ظاہر نہیں کی، لیکن اب اُس نے اِسے روح القدس کے ذریعے اپنے مقدّس رسولوں اور نبیوں پر ظاہر کر دیا۔ 6 اور اللہ کا

[a] یعنی خوش خبری سنانے۔

راز یہ ہے کہ اُس کی خوش خبری کے ذریعے غیریہودی اسرائیل کے ساتھ آسمانی بادشاہی کے وارث، ایک ہی بدن کے اعضا اور اُسی وعدے میں شریک ہیں جو اللہ نے مسیح عیسیٰ میں کیا ہے۔

7 مَیں اللہ کے مفت فضل اور اُس کی قدرت کے اظہار سے خوش خبری کا خادم بن گیا۔ 8 اگرچہ مَیں اللہ کے تمام مقدّسین سے کمتر ہوں تو بھی اُس نے مجھے یہ فضل بخشا کہ مَیں غیریہودیوں کو اُس لامحدود دولت کی خوش خبری سناؤں جو مسیح میں دست یاب ہے۔ 9 یہی میری ذمہ داری بن گئی کہ مَیں سب پر اُس راز کا انتظام ظاہر کروں جو گزرے زمانوں میں سب چیزوں کے خالق خدا میں پوشیدہ رہا۔ 10 کیونکہ اللہ چاہتا تھا کہ اب مسیح کی جماعت ہی آسمانی حکمرانوں اور قوتوں کو اللہ کی وسیع حکمت کے بارے میں علم پہنچائے۔ 11 یہی اُس کا ازلی منصوبہ تھا جو اُس نے ہمارے خداوند مسیح عیسیٰ کے وسیلے سے تکمیل تک پہنچایا۔ 12 اُس میں اور اُس پر ایمان رکھ کر ہم پوری آزادی اور اعتماد کے ساتھ اللہ کے حضور آ سکتے ہیں۔ 13 اِس لئے میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ میری مصیبتیں دیکھ کر بےدل نہ ہو جائیں۔ یہ مَیں آپ کی خاطر برداشت کر رہا ہوں، اور یہ آپ کی عزت کا باعث ہیں۔

مسیح کی محبت

14 اِس وجہ سے مَیں باپ کے حضور اپنے گھٹنے ٹیکتا ہوں، 15 اُس باپ کے سامنے جس سے آسمان و زمین کا ہر خاندان نامزد ہے۔ 16 میری دعا ہے کہ وہ اپنے جلال کی دولت کے موافق یہ بخشے کہ آپ اُس کے روح کے وسیلے سے باطنی طور پر زبردست تقویت پائیں، 17 کہ مسیح ایمان کے ذریعے آپ کے دلوں میں سکونت کرے۔ ہاں، میری دعا ہے کہ آپ محبت میں جڑ پکڑیں اور اِس بنیاد پر زندگی یوں گزاریں 18 کہ آپ باقی تمام مقدّسین کے ساتھ یہ سمجھنے کے قابل بن جائیں کہ مسیح کی محبت کتنی چوڑی، کتنی لمبی، کتنی اونچی اور کتنی گہری ہے۔ 19 خدا کرے کہ آپ مسیح کی یہ محبت جان لیں جو ہر علم سے کہیں افضل ہے اور یوں اللہ کی پوری معموری سے بھر جائیں۔

20 اللہ کی تمجید ہو جو اپنی اُس قدرت کے موافق جو ہم میں کام کر رہی ہے ایسا زبردست کام کر سکتا ہے جو ہماری ہر سوچ اور دعا سے کہیں باہر ہے۔ 21 ہاں، مسیح عیسیٰ اور اُس کی جماعت میں اللہ کی تمجید پشت در پشت اور ازل سے ابد تک ہوتی رہے۔ آمین۔

بدن کی یگانگت

4 چنانچہ مَیں جو خداوند میں قیدی ہوں آپ کو تاکید کرتا ہوں کہ اُس زندگی کے مطابق چلیں جس کے لئے خدا نے آپ کو بُلایا ہے۔ 2 ہر وقت حلیم اور نرم دل رہیں، صبر سے کام لیں اور ایک دوسرے سے محبت رکھ کر اُسے برداشت کریں۔ 3 صلح سلامتی کے بندھن میں رہ کر روح کی یگانگت قائم رکھنے کی پوری کوشش کریں۔ 4 ایک ہی بدن اور ایک ہی روح ہے۔ یوں آپ کو بھی ایک ہی اُمید کے لئے بُلایا گیا۔ 5 ایک خداوند، ایک ایمان، ایک بپتسمہ ہے۔ 6 ایک خدا ہے، جو سب کا واحد باپ ہے۔ وہ سب کا مالک ہے، سب کے ذریعے کام کرتا ہے اور سب میں موجود ہے۔

7 اب ہم سب کو اللہ کا فضل بخشا گیا۔ لیکن مسیح ہر ایک کو مختلف پیمانے سے یہ فضل عطا کرتا ہے۔ 8 اِس

لئے کلامِ مقدّس فرماتا ہے، ”اُس نے بلندی پر چڑھ کر قیدیوں کا ہجوم گرفتار کر لیا اور آدمیوں کو تحفے دیئے۔“ 9 اب غور کریں کہ چڑھنے کا ذکر کیا گیا ہے۔ اِس کا مطلب ہے کہ پہلے وہ زمین کی گہرائیوں میں اُترا۔ 10 جو اُترا وہ وہی ہے جو تمام آسمانوں سے اونچا چڑھ گیا تاکہ تمام کائنات کو اپنے آپ سے معمور کرے۔ 11 اُسی نے اپنی جماعت کو طرح طرح کے خادموں سے نوازا۔ بعض رسول، بعض نبی، بعض مبشر، بعض چرواہے اور بعض اُستاد ہیں۔ 12 اِن کا مقصد یہ ہے کہ مقدسین کو خدمت کرنے کے لئے تیار کیا جائے اور یوں مسیح کے بدن کی تعمیر و ترقی ہو جائے۔ 13 اِس طریقے سے ہم سب ایمان اور اللہ کے فرزند کی پہچان میں ایک ہو کر بالغ ہو جائیں گے، اور ہم مل کر مسیح کی معموری اور بلوغت کو منعکس کریں گے۔ 14 پھر ہم بچے نہیں رہیں گے، اور تعلیم کے ہر ایک جھونکے سے اُچھلتے پھرتے نہیں رہیں گے جب لوگ اپنی چالاکی اور دھوکے بازی سے ہمیں اپنے جالوں میں پھنسانے کی کوشش کریں گے۔ 15 اِس کے بجائے ہم محبت کی روح میں سچی بات کر کے ہر لحاظ سے مسیح کی طرف بڑھتے جائیں گے جو ہمارا سر ہے۔ 16 وہی نسوں کے ذریعے پورے بدن کے مختلف حصوں کو ایک دوسرے کے ساتھ جوڑ کر متحد کر دیتا ہے۔ ہر حصہ اپنی طاقت کے موافق کام کرتا ہے، اور یوں پورا بدن محبت کی روح میں بڑھتا اور اپنی تعمیر کرتا رہتا ہے۔

مسیح میں نئی زندگی

17 پس مَیں خداوند کے نام میں آپ کو آگاہ کرتا ہوں کہ اب سے غیر ایمان داروں کی طرح زندگی نہ گزاریں جن کی سوچ بے کار ہے 18 اور جن کی سمجھ اندھیرے کی گرفت میں ہے۔ اُن کا اُس زندگی میں کوئی حصہ نہیں جو اللہ دیتا ہے، کیونکہ وہ جاہل ہیں اور اُن کے دل سخت ہو گئے ہیں۔ 19 بے حس ہو کر اُنہوں نے اپنے آپ کو عیاشی کے حوالے کر دیا۔ یوں وہ نہ بجھنے والی پیاس کے ساتھ ہر قسم کی ناپاک حرکتیں کرتے ہیں۔

20 لیکن آپ نے مسیح کو یوں نہیں جانا۔ 21 آپ نے تو اُس کے بارے میں سن لیا ہے، اور اُس میں ہو کر آپ کو وہ سچائی سکھائی گئی جو عیسیٰ میں ہے۔ 22 چنانچہ اپنے پرانے انسان کو اُس کے پرانے چال چلن سمیت اُتار دینا، کیونکہ وہ اپنی دھوکے باز شہوتوں سے بگڑتا جا رہا ہے۔ 23 اللہ کو آپ کی سوچ کی تجدید کرنے دیں 24 اور نئے انسان کو پہن لیں جو یوں بنایا گیا ہے کہ وہ حقیقی راست بازی اور قدوسیت میں اللہ کے مشابہ ہے۔

25 اِس لئے ہر شخص جھوٹ سے باز رہ کر دوسروں سے سچ بات کرے، کیونکہ ہم سب ایک ہی بدن کے اعضا ہیں۔ 26 غصے میں آتے وقت گناہ مت کرنا۔ آپ کا غصہ سورج کے غروب ہونے تک ٹھنڈا ہو جائے، 27 ورنہ آپ ابلیس کو اپنی زندگی میں کام کرنے کا موقع دیں گے۔ 28 چور اب سے چوری نہ کرے بلکہ خوب محنت مشقت کر کے اپنے ہاتھوں سے اچھا کام کرے۔ ہاں، وہ اِتنا کمائے کہ ضرورت مندوں کو بھی کچھ دے سکے۔ 29 کوئی بھی بُری بات آپ کے منہ سے نہ نکلے بلکہ صرف ایسی باتیں جو دوسروں کی ضروریات کے مطابق اُن کی تعمیر کریں۔ یوں سننے والوں کو برکت ملے گی۔ 30 اللہ کے مقدّس روح کو دُکھ نہ پہنچانا، کیونکہ اُسی سے اللہ نے آپ پر مُہر لگا کر یہ ضمانت دے دی ہے کہ آپ اُسی کے ہیں اور نجات کے دن بچ جائیں گے۔

31 تمام طرح کی تلخی، طیش، غصے، شور شرابہ، گالی گلوچ بلکہ ہر قسم کے بُرے رویے سے باز آئیں۔ 32 ایک دوسرے پر مہربان اور رحم دل ہوں اور ایک دوسرے کو یوں معاف کریں جس طرح اللہ نے آپ کو بھی مسیح میں معاف کر دیا ہے۔

روشنی میں زندگی گزارنا

5 چونکہ آپ اللہ کے پیارے بچے ہیں اِس لئے اُس کے نمونے پر چلیں۔ 2 محبت کی روح میں زندگی یوں گزاریں جیسے مسیح نے گزاری۔ کیونکہ اُس نے ہم سے محبت رکھ کر اپنے آپ کو ہمارے لئے اللہ کے حضور قربان کر دیا اور یوں ایسی قربانی بن گیا جس کی خوشبو اللہ کو پسند آئی۔

3 آپ کے درمیان زناکاری، ہر طرح کی ناپاکی یا لالچ کا ذکر تک نہ ہو، کیونکہ یہ اللہ کے مقدسین کے لئے مناسب نہیں ہے۔ 4 اِسی طرح شرم ناک، احمقانہ یا گندی باتیں بھی ٹھیک نہیں۔ اِن کی جگہ شکر گزاری ہونی چاہئے۔ 5 کیونکہ یقین جانیں کہ زناکار، ناپاک یا لالچی مسیح اور اللہ کی بادشاہی میں میراث نہیں پائیں گے (لالچ تو ایک قسم کی بُت پرستی ہے)۔

6 کوئی آپ کو بے معنی الفاظ سے دھوکا نہ دے۔ ایسی ہی باتوں کی وجہ سے اللہ کا غضب اُن پر جو نافرمان ہیں نازل ہوتا ہے۔ 7 چنانچہ اُن میں شریک نہ ہو جائیں جو یہ کرتے ہیں۔ 8 کیونکہ پہلے آپ تاریکی تھے، لیکن اب آپ خداوند میں روشنی ہیں۔ روشنی کے فرزند کی طرح زندگی گزاریں، 9 کیونکہ روشنی کا پھل ہر طرح کی بھلائی، راست بازی اور سچائی ہے۔ 10 اور معلوم کرتے رہیں کہ خداوند کو کیا کچھ پسند ہے۔ 11 تاریکی کے بے پھل کاموں میں حصہ نہ لیں بلکہ اُنہیں روشنی میں لائیں۔ 12 کیونکہ جو کچھ یہ لوگ پوشیدگی میں کرتے ہیں اُس کا ذکر کرنا بھی شرم کی بات ہے۔ 13 لیکن سب کچھ بےنقاب ہو جاتا ہے جب اُسے روشنی میں لایا جاتا ہے۔ 14 کیونکہ جو روشنی میں لایا جاتا ہے وہ روشن ہو جاتا ہے۔ اِس لئے کہا جاتا ہے،

”اے سونے والے، جاگ اُٹھ!
مُردوں میں سے جی اُٹھ،
تو مسیح تجھ پر چمکے گا۔“

15 چنانچہ بڑی احتیاط سے اِس پر دھیان دیں کہ آپ زندگی کس طرح گزارتے ہیں — بےسمجھ یا سمجھ دار لوگوں کی طرح۔ 16 ہر موقع سے پورا فائدہ اُٹھائیں، کیونکہ دن بُرے ہیں۔ 17 اِس لئے احمق نہ بنیں بلکہ خداوند کی مرضی کو سمجھیں۔

18 شراب میں متوالے نہ ہو جائیں، کیونکہ اِس کا انجام عیاشی ہے۔ اِس کے بجائے روح القدس سے معمور ہوتے جائیں۔ 19 زبوروں، حمد و ثنا اور روحانی گیتوں سے ایک دوسرے کی حوصلہ افزائی کریں۔ اپنے دلوں میں خداوند کے لئے گیت گائیں اور نغمہ سرائی کریں۔ 20 ہاں، ہر وقت ہمارے خداوند عیسیٰ مسیح کے نام میں ہر چیز کے لئے شکر کریں۔

میاں بیوی کا تعلق

21 مسیح کے خوف میں ایک دوسرے کے تابع رہیں۔ 22 بیویو، جس طرح آپ خداوند کے تابع ہیں اُسی طرح اپنے شوہر کے تابع بھی رہیں۔ 23 کیونکہ شوہر ویسے ہی اپنی بیوی کا سر ہے جیسے مسیح اپنی جماعت کا۔ ہاں، جماعت مسیح کا بدن ہے جسے اُس نے نجات دی ہے۔

24 اب جس طرح جماعت مسیح کے تابع ہے اُسی طرح بیویاں بھی اپنے شوہروں کے تابع رہیں۔

25 شوہرو، اپنی بیویوں سے محبت رکھیں، بالکل اُسی طرح جس طرح مسیح نے اپنی جماعت سے محبت رکھ کر اپنے آپ کو اُس کے لئے قربان کیا 26 تاکہ اُسے اللہ کے لئے مخصوص و مقدّس کرے۔ اُس نے اُسے کلامِ پاک سے دھو کر پاک صاف کر دیا 27 تاکہ اپنے آپ کو ایک ایسی جماعت پیش کرے جو جلالی، مقدّس اور بےالزام ہو، جس میں نہ کوئی داغ ہو، نہ کوئی جُھری، نہ کسی اَور قسم کا نقص۔ 28 شوہروں کا فرض ہے کہ وہ اپنی بیویوں سے ایسی ہی محبت رکھیں۔ ہاں، وہ اُن سے ویسی محبت رکھیں جیسی اپنے جسم سے رکھتے ہیں۔ کیونکہ جو اپنی بیوی سے محبت رکھتا ہے وہ اپنے آپ سے ہی محبت رکھتا ہے۔ 29 آخر کوئی بھی اپنے جسم سے نفرت نہیں کرتا بلکہ اُسے خوراک مہیا کرتا اور پالتا ہے۔ مسیح بھی اپنی جماعت کے لئے یہی کچھ کرتا ہے۔ 30 کیونکہ ہم اُس کے بدن کے اعضا ہیں۔ 31 کلامِ مقدّس میں بھی لکھا ہے، ”اِس لئے مرد اپنے ماں باپ کو چھوڑ کر اپنی بیوی کے ساتھ پیوست ہو جاتا ہے۔ وہ دونوں ایک ہو جاتے ہیں۔“ 32 یہ راز بہت گہرا ہے۔ مَیں تو اِس کا اطلاق مسیح اور اُس کی جماعت پر کرتا ہوں۔ 33 لیکن اِس کا اطلاق آپ پر بھی ہے۔ ہر شوہر اپنی بیوی سے اِس طرح محبت رکھے جس طرح وہ اپنے آپ سے رکھتا ہے۔ اور ہر بیوی اپنے شوہر کی عزت کرے۔

بچوں اور والدین کا تعلق

6 بچو، خداوند میں اپنے ماں باپ کے تابع رہیں، کیونکہ یہی راست بازی کا تقاضا ہے۔ 2 کلامِ مقدّس میں لکھا ہے، ”اپنے باپ اور اپنی ماں کی عزت کرنا۔“ یہ پہلا حکم ہے جس کے ساتھ ایک وعدہ بھی کیا گیا ہے، 3 ”پھر تُو خوش حال اور زمین پر دیر تک جیتا رہے گا۔“

4 اے والدو، اپنے بچوں سے ایسا سلوک مت کریں کہ وہ غصے ہو جائیں بلکہ اُنہیں خداوند کی طرف سے تربیت اور ہدایت دے کر پالیں۔

غلام اور مالک

5 غلامو، ڈرتے اور کانپتے ہوئے اپنے انسانی مالکوں کے تابع رہیں۔ خلوص دلی سے اُن کی خدمت یوں کریں جیسے مسیح کی۔ 6 نہ صرف اُن کے سامنے ہی اور اُنہیں خوش رکھنے کے لئے خدمت کریں بلکہ مسیح کے غلاموں کی حیثیت سے جو پوری لگن سے اللہ کی مرضی پوری کرنا چاہتے ہیں۔ 7 خوشی سے خدمت کریں، اِس طرح جیسا کہ آپ نہ صرف انسانوں کی بلکہ خداوند کی خدمت کر رہے ہوں۔ 8 آپ تو جانتے ہیں کہ جو بھی اچھا کام ہم نے کیا اُس کا اجر خداوند دے گا، خواہ ہم غلام ہوں یا آزاد۔

9 اور مالکو، آپ بھی اپنے غلاموں سے ایسا ہی سلوک کریں۔ اُنہیں دھمکیاں نہ دیں۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ آسمان پر آپ کا بھی مالک ہے اور کہ وہ جانب دار نہیں ہوتا۔

روحانی زرہ بکتر

10 ایک آخری بات، خداوند اور اُس کی زبردست قوت میں طاقت ور بن جائیں۔ 11 اللہ کا پورا زرہ بکتر پہن لیں تاکہ ابلیس کی چالوں کا سامنا کر سکیں۔

12 کیونکہ ہماری جنگ انسان کے ساتھ نہیں ہے بلکہ حکمرانوں اور اختیار والوں کے ساتھ، اِس تاریک دنیا کے حاکموں کے ساتھ اور آسمانی دنیا کی شیطانی قوتوں کے ساتھ ہے۔ 13 چنانچہ اللہ کا پورا زرہ بکتر پہن لیں تاکہ آپ مصیبت کے دن ابلیس کے حملوں کا سامنا کر سکیں بلکہ سب کچھ سرانجام دینے کے بعد قائم رہ سکیں۔

14 اب یوں کھڑے ہو جائیں کہ آپ کی کمر میں سچائی کا پٹکا بندھا ہوا ہو، آپ کے سینے پر راست بازی کا سینہ بند لگا ہو 15 اور آپ کے پاؤں میں ایسے جوتے ہوں جو صلح سلامتی کی خوش خبری سنانے کے لئے تیار رہیں۔ 16 اِس کے علاوہ ایمان کی ڈھال بھی اُٹھائے رکھیں، کیونکہ اِس سے آپ ابلیس کے جلتے ہوئے تیر بجھا سکتے ہیں۔ 17 اپنے سر پر نجات کا خود پہن کر ہاتھ میں روح کی تلوار جو اللہ کا کلام ہے تھامے رکھیں۔ 18 اور ہر موقع پر روح میں ہر طرح کی دعا اور منت کرتے رہیں۔ جاگتے اور ثابت قدمی سے تمام مقدسین کے لئے دعا کرتے رہیں۔ 19 میرے لئے بھی دعا کریں کہ جب بھی مَیں اپنا منہ کھولوں اللہ مجھے ایسے الفاظ عطا کرے کہ پوری دلیری سے اُس کی خوش خبری کا راز سنا سکوں۔ 20 کیونکہ مَیں اِسی پیغام کی خاطر قیدی، ہاں زنجیروں میں جکڑا ہوا مسیح کا ایلچی ہوں۔ دعا کریں کہ مَیں مسیح میں اُتنی دلیری سے یہ پیغام سناؤں جتنا مجھے کرنا چاہئے۔

آخری سلام

21 آپ میرے حال اور کام کے بارے میں بھی جاننا چاہیں گے۔ خداوند میں ہمارا عزیز بھائی اور وفادار خادم تُخِکُس آپ کو یہ سب کچھ بتا دے گا۔ 22 مَیں نے اُسے اِسی لئے آپ کے پاس بھیج دیا کہ آپ کو ہمارے حال کا پتا چلے اور آپ کو تسلی ملے۔

23 خدا باپ اور خداوند عیسیٰ مسیح آپ بھائیوں کو سلامتی اور ایمان کے ساتھ محبت عطا کریں۔ 24 اللہ کا فضل اُن سب کے ساتھ ہو جو اَن مٹ محبت کے ساتھ ہمارے خداوند عیسیٰ مسیح کو پیار کرتے ہیں۔

فِلپّیوں کے نام
پولس رسول کا خط

سلام

1 یہ خط مسیح عیسیٰ کے غلاموں پولس اور تیمُتھِیُس کی طرف سے ہے۔
مَیں فلپی میں موجود اُن تمام لوگوں کو لکھ رہا ہوں جنہیں اللہ نے مسیح عیسیٰ کے ذریعے مخصوص و مقدّس کیا ہے۔ مَیں اُن کے بزرگوں اور خادموں کو بھی لکھ رہا ہوں۔

2 خدا ہمارا باپ اور خداوند عیسیٰ مسیح آپ کو فضل اور سلامتی عطا کریں۔

جماعت کے لئے شکر و دعا

3 جب بھی مَیں آپ کو یاد کرتا ہوں تو اپنے خدا کا شکر کرتا ہوں۔ 4 آپ کے لئے تمام دعاؤں میں مَیں ہمیشہ خوشی سے دعا کرتا ہوں، 5 اِس لئے کہ آپ پہلے دن سے لے کر آج تک اللہ کی خوش خبری پھیلانے میں میرے شریک رہے ہیں۔ 6 اور مجھے یقین ہے کہ اللہ جس نے آپ میں یہ اچھا کام شروع کیا ہے اِسے اُس دن تکمیل تک پہنچائے گا جب مسیح عیسیٰ واپس آئے گا۔

7 اور مناسب ہے کہ آپ سب کے بارے میں میرا یہی خیال ہو، کیونکہ آپ مجھے عزیز رکھتے ہیں۔ ہاں، جب مجھے جیل میں ڈالا گیا یا مَیں اللہ کی خوش خبری کا دفاع یا اُس کی تصدیق کر رہا تھا تو آپ بھی میرے اِس خاص فضل میں شریک ہوئے۔ 8 اللہ میرا گواہ ہے کہ مَیں کتنی شدت سے آپ سب کا آرزومند ہوں۔ ہاں، مَیں مسیح کی سی دلی شفقت کے ساتھ آپ کا خواہش مند ہوں۔

9 اور میری دعا ہے کہ آپ کی محبت میں علم و عرفان اور ہر طرح کی روحانی بصیرت کا یہاں تک اضافہ ہو جائے کہ وہ بڑھتی بڑھتی دل سے چھلک اُٹھے۔ 10 کیونکہ یہ ضروری ہے تاکہ آپ وہ باتیں قبول کریں جو بنیادی اہمیت کی حامل ہیں اور آپ مسیح کی آمد تک بےلوث اور بےالزام زندگی گزاریں۔ 11 اور یوں آپ اُس راست بازی کے پھل سے بھرے رہیں گے جو آپ کو عیسیٰ مسیح کے وسیلے سے حاصل ہوتی ہے۔ پھر آپ اپنی زندگی سے اللہ کو جلال دیں گے اور اُس کی تمجید کریں گے۔

ہر ایک کو معلوم ہو جائے کہ مسیح کون ہے

[12] بھائیو، مَیں چاہتا ہوں کہ یہ بات آپ کے علم میں ہو کہ جو کچھ بھی مجھ پر گزرا ہے وہ حقیقت میں اللہ کی خوش خبری کے پھیلاؤ کا باعث بن گیا ہے۔ [13] کیونکہ پریٹوریُم[a] کے تمام افراد اور باقی سب کو معلوم ہو گیا ہے کہ مَیں مسیح کی خاطر قیدی ہوں۔ [14] اور میرے قید میں ہونے کی وجہ سے خداوند میں زیادہ تر بھائیوں کا اعتماد اِتنا بڑھ گیا ہے کہ وہ مزید دلیری کے ساتھ بلاخوف اللہ کا کلام سناتے ہیں۔

[15] بے شک بعض تو حسد اور مخالفت کے باعث مسیح کی منادی کر رہے ہیں، لیکن باقیوں کی نیت اچھی ہے، [16] کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ مَیں اللہ کی خوش خبری کے دفاع کی وجہ سے یہاں پڑا ہوں۔ اِس لئے وہ محبت کی روح میں تبلیغ کرتے ہیں۔ [17] اِس کے مقابلے میں دوسرے خلوص دلی سے مسیح کے بارے میں پیغام نہیں سناتے بلکہ خود غرضی سے۔ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم اِس طرح پولس کی گرفتاری کو مزید تکلیف دہ بنا سکتے ہیں۔

[18] لیکن اِس سے کیا فرق پڑتا ہے! اہم بات تو یہ ہے کہ مسیح کی منادی ہر طرح سے کی جا رہی ہے، خواہ مناد کی نیت پُرخلوص ہو یا نہ۔ اور اِس وجہ سے مَیں خوش ہوں۔ اور خوش رہوں گا بھی، [19] کیونکہ مَیں جانتا ہوں کہ یہ میرے لئے رِہائی کا باعث بنے گا، اِس لئے کہ آپ میرے لئے دعا کر رہے ہیں اور عیسیٰ مسیح کا روح میری حمایت کر رہا ہے۔ [20] ہاں، یہ میری پوری توقع اور اُمید ہے۔ مَیں یہ بھی جانتا ہوں کہ مجھے کسی بھی بات میں شرمندہ نہیں کیا جائے گا بلکہ جیسا ماضی میں ہمیشہ ہوا اب بھی مجھے بڑی دلیری سے مسیح کو جلال دینے کا فضل ملے گا، خواہ مَیں زندہ رہوں یا مر جاؤں۔ [21] کیونکہ میرے لئے مسیح زندگی ہے اور موت نفع کا باعث۔ [22] اگر مَیں زندہ رہوں تو اِس کا فائدہ یہ ہو گا کہ مَیں محنت کر کے مزید پھل لا سکوں گا۔ چنانچہ مَیں نہیں کہہ سکتا کہ کیا بہتر ہے۔ [23] مَیں بڑی کش مکش میں رہتا ہوں۔ ایک طرف مَیں کوچ کر کے مسیح کے پاس ہونے کی آرزو رکھتا ہوں، کیونکہ یہ میرے لئے سب سے بہتر ہوتا۔ [24] لیکن دوسری طرف زیادہ ضروری یہ ہے کہ مَیں آپ کی خاطر زندہ رہوں۔ [25] اور چونکہ مجھے اِس ضرورت کا یقین ہے، اِس لئے مَیں جانتا ہوں کہ مَیں زندہ رہ کر دوبارہ آپ سب کے ساتھ رہوں گا تاکہ آپ ترقی کریں اور ایمان میں خوش رہیں۔ [26] ہاں، میرے آپ کے پاس واپس آنے سے آپ میرے سبب سے مسیح عیسیٰ پر حد سے زیادہ فخر کریں گے۔

[27] لیکن آپ ہر صورت میں مسیح کی خوش خبری اور آسمان کے شہریوں کے لائق زندگی گزاریں۔ پھر خواہ مَیں آ کر آپ کو دیکھوں، خواہ غیرموجودگی میں آپ کے بارے میں سنوں، مجھے معلوم ہو گا کہ آپ ایک روح میں قائم ہیں، آپ مل کر یک دلی سے اُس ایمان کے لئے جاں فشانی کر رہے ہیں جو اللہ کی خوش خبری سے پیدا ہوا ہے، [28] اور آپ کسی صورت میں اپنے مخالفوں سے دہشت نہیں کھاتے۔ یہ اُن کے لئے ایک نشان ہو گا کہ وہ ہلاک ہو جائیں گے جبکہ آپ کو نجات حاصل ہو گی، اور وہ بھی اللہ سے۔ [29] کیونکہ آپ کو نہ صرف مسیح پر ایمان لانے کا فضل حاصل ہوا ہے بلکہ اُس کی خاطر دُکھ اُٹھانے کا بھی۔ [30] آپ بھی اُس مقابلے میں

---

[a] گورنر کا سرکاری محل پریٹوریُم کہلاتا تھا۔ یہاں اِس کا مطلب شاہنشاہ کے پہرے داروں کے کوارٹر بھی ہو سکتا ہے۔

جاں فشانی کر رہے ہیں جس میں آپ نے مجھے دیکھا ہے اور جس کے بارے میں آپ نے اب سن لیا ہے کہ مَیں اب تک اُس میں مصروف ہوں۔

یگانگت کی ضرورت

2 کیا آپ کے درمیان مسیح میں حوصلہ افزائی، محبت کی تسلّی، روح القدس کی رفاقت، نرم دلی اور رحمت پائی جاتی ہے؟ 2 اگر ایسا ہے تو میری خوشی اِس میں پوری کریں کہ آپ ایک جیسی سوچ رکھیں اور ایک جیسی محبت رکھیں، ایک جان اور ایک ذہن ہو جائیں۔ 3 خود غرض نہ ہوں، نہ باطل عزت کے پیچھے پڑیں بلکہ فروتنی سے دوسروں کو اپنے سے بہتر سمجھیں۔ 4 ہر ایک نہ صرف اپنا فائدہ سوچے بلکہ دوسروں کا بھی۔

مسیح کی راہِ صلیب

5 وہی سوچ رکھیں جو مسیح عیسیٰ کی بھی تھی۔
6 وہ جو اللہ کی صورت پر تھا
نہیں سمجھتا تھا کہ میرا اللہ کے برابر ہونا
کوئی ایسی چیز ہے
جس کے ساتھ زبردستی چمٹے رہنے
کی ضرورت ہے۔
7 نہیں، اُس نے اپنے آپ کو
اِس سے محروم کر کے
غلام کی صورت اپنائی
اور انسانوں کی مانند بن گیا۔
شکل و صورت میں وہ انسان پایا گیا۔
8 اُس نے اپنے آپ کو پست کر دیا
اور موت تک تابع رہا،
بلکہ صلیبی موت تک۔
9 اِس لئے اللہ نے اُسے
سب سے اعلیٰ مقام پر سرفراز کر دیا
اور اُسے وہ نام بخشا جو ہر نام سے اعلیٰ ہے،
10 تاکہ عیسیٰ کے اِس نام کے سامنے
ہر گھٹنا جھکے،
خواہ وہ گھٹنا آسمان پر، زمین پر
یا اِس کے نیچے ہو،
11 اور ہر زبان تسلیم کرے
کہ عیسیٰ مسیح خداوند ہے۔
یوں خدا باپ کو جلال دیا جائے گا۔

روحانی ترقی کا راز

12 میرے عزیزو، جب مَیں آپ کے پاس تھا تو آپ ہمیشہ فرماں بردار رہے۔ اب جب مَیں غیر حاضر ہوں تو اِس کی کہیں زیادہ ضرورت ہے۔ چنانچہ ڈرتے اور کانپتے ہوئے جاں فشانی کرتے رہیں تاکہ آپ کی نجات تکمیل تک پہنچے۔ 13 کیونکہ خدا ہی آپ میں وہ کچھ کرنے کی خواہش پیدا کرتا ہے جو اُسے پسند ہے، اور وہی آپ کو یہ پورا کرنے کی طاقت دیتا ہے۔
14 سب کچھ بڑبڑائے اور بحث مباحثہ کئے بغیر کریں 15 تاکہ آپ بےالزام اور پاک ہو کر اللہ کے بےداغ فرزند ثابت ہو جائیں، ایسے لوگ جو ایک ٹیڑھی اور اُلٹی نسل کے درمیان ہی آسمان کے ستاروں کی طرح چمکتے دمکتے 16 اور زندگی کا کلام تھامے رکھتے ہیں۔ پھر مَیں مسیح کی آمد کے دن فخر کر سکوں گا کہ نہ مَیں رائیگاں دوڑا، نہ بےفائدہ جد و جہد کی۔
17 دیکھیں، جو خدمت آپ ایمان سے سرانجام دے

رہے ہیں وہ ایک ایسی قربانی ہے جو اللہ کو پسند ہے۔ خدا کرے کہ جو دُکھ مَیں اُٹھا رہا ہوں وہ مَے کی اُس نذر کی مانند ہو جو بیت المقدّس میں قربانی پر اُنڈیلی جاتی ہے۔ اگر میری نذر واقعی آپ کی قربانی یوں مکمل کرے تو مَیں خوش ہوں اور آپ کے ساتھ خوشی مناتا ہوں۔ 18 آپ بھی اِسی وجہ سے خوش ہوں اور میرے ساتھ خوشی منائیں۔

تیمُتھیُس اور اِپَفرُدِتس کو فلپّیوں کے پاس بھیجا جائے گا

19 مجھے اُمید ہے کہ اگر خداوند عیسیٰ نے چاہا تو مَیں جلد ہی تیمُتھیُس کو آپ کے پاس بھیج دوں گا تاکہ آپ کے بارے میں خبر پا کر میرا حوصلہ بھی بڑھ جائے۔ 20 کیونکہ میرے پاس کوئی اَور نہیں جس کی سوچ بالکل میری جیسی ہے اور جو اِتنی خلوص دلی سے آپ کی فکر کرے۔ 21 دوسرے سب اپنے مفاد کی تلاش میں رہتے ہیں اور وہ کچھ نظرانداز کرتے ہیں جو عیسیٰ مسیح کا کام بڑھاتا ہے۔ 22 لیکن آپ کو تو معلوم ہے کہ تیمُتھیُس قابلِ اعتماد ثابت ہوا، کہ اُس نے میرا بیٹا بن کر میرے ساتھ اللہ کی خوش خبری پھیلانے کی خدمت سرانجام دی۔ 23 چنانچہ اُمید ہے کہ جوں ہی مجھے پتا چلے کہ میرا کیا بنے گا مَیں اُسے آپ کے پاس بھیج دوں گا۔ 24 اور میرا خداوند میں ایمان ہے کہ مَیں بھی جلد ہی آپ کے پاس آؤں گا۔

25 لیکن مَیں نے ضروری سمجھا کہ اِتنے میں اِپَفرُدِتس کو آپ کے پاس واپس بھیج دوں جسے آپ نے قاصد کے طور پر میری ضروریات پوری کرنے کے لئے میرے پاس بھیج دیا تھا۔ وہ میرا سچا بھائی، ہم خدمت اور ساتھی سپاہی ثابت ہوا۔ 26 مَیں اُسے اِس لئے بھیج رہا ہوں کیونکہ وہ آپ سب کا نہایت آرزومند ہے اور اِس لئے بےچین ہے کہ آپ کو اُس کے بیمار ہونے کی خبر مل گئی تھی۔ 27 اور وہ تھا بھی بیمار بلکہ مرنے کو تھا۔ لیکن اللہ نے اُس پر رحم کیا، اور نہ صرف اُس پر بلکہ مجھ پر بھی تاکہ میرے دُکھ میں اضافہ نہ ہو جائے۔ 28 اِس لئے مَیں اُسے اَور جلدی سے آپ کے پاس بھیجوں گا تاکہ آپ اُسے دیکھ کر خوش ہو جائیں اور میری پریشانی بھی دُور ہو جائے۔ 29 چنانچہ خداوند میں بڑی خوشی سے اُس کا استقبال کریں۔ اُس جیسے لوگوں کی عزت کریں، 30 کیونکہ وہ مسیح کے کام کے باعث مرنے کی نوبت تک پہنچ گیا تھا۔ اُس نے اپنی جان خطرے میں ڈال دی تاکہ آپ کی جگہ میری وہ خدمت کرے جو آپ نہ کر سکے۔

اللہ میں خوشی

3 میرے بھائیو، جو کچھ بھی ہو، خداوند میں خوش رہیں۔ مَیں آپ کو یہ بات بتاتے رہنے سے کبھی تھکتا نہیں، کیونکہ ایسا کرنے سے آپ محفوظ رہتے ہیں۔

یہودیوں سے خبردار

2 کُتّوں سے خبردار! اُن شریر مزدوروں سے ہوشیار رہنا جو جسم کی کانٹ چھانٹ یعنی ختنہ کرواتے ہیں۔ 3 کیونکہ ہم ہی حقیقی ختنہ کے پیروکار ہیں، ہم ہی ہیں جو اللہ کے روح میں پرستش کرتے، مسیح عیسیٰ پر فخر کرتے اور انسانی خوبیوں پر بھروسا نہیں کرتے۔

پولس کی شخصی گواہی

4 بات یہ نہیں کہ میرا اپنی انسانی خوبیوں پر بھروسا کرنے کا کوئی جواز نہ ہوتا۔ جب دوسرے اپنی انسانی خوبیوں پر فخر کرتے ہیں تو مَیں اُن کی نسبت زیادہ کر سکتا ہوں۔ 5 میرا ختنہ ہوا جب مَیں ابھی آٹھ دن کا بچہ تھا۔ مَیں اسرائیل قوم کے قبیلے بن یمین کا ہوں، ایسا عبرانی جس کے والدین بھی عبرانی تھے۔ مَیں فریسیوں کا ممبر تھا جو یہودی شریعت کے کٹر پیروکار ہیں۔ 6 مَیں اِتنا سرگرم تھا کہ مسیح کی جماعتوں کو ایذا پہنچائی۔ ہاں، مَیں شریعت پر عمل کرنے میں راست باز اور بےالزام تھا۔

حقیقی فائدہ

7 اُس وقت یہ سب کچھ میرے نزدیک نفع کا باعث تھا، لیکن اب مَیں اِسے مسیح میں ہونے کے باعث نقصان ہی سمجھتا ہوں۔ 8 ہاں، بلکہ مَیں سب کچھ اِس عظیم ترین بات کے سبب سے نقصان سمجھتا ہوں کہ مَیں اپنے خداوند مسیح عیسیٰ کو جانتا ہوں۔ اُسی کی خاطر مجھے تمام چیزوں کا نقصان پہنچا ہے۔ مَیں اُنہیں کُوڑا ہی سمجھتا ہوں تاکہ مسیح کو حاصل کروں 9 اور اُس میں پایا جاؤں۔ لیکن مَیں اِس نوبت تک اپنی اُس راست بازی کے ذریعے نہیں پہنچ سکتا جو شریعت کے تابع رہنے سے حاصل ہوتی ہے۔ اِس کے لئے وہ راست بازی ضروری ہے جو مسیح پر ایمان لانے سے ملتی ہے، جو اللہ کی طرف سے ہے اور جو ایمان پر مبنی ہوتی ہے۔ 10 ہاں، مَیں سب کچھ کُوڑا ہی سمجھتا ہوں تاکہ مسیح کو، اُس کے جی اُٹھنے کی قدرت اور اُس کے دُکھوں میں شریک ہونے کا فضل جان لوں۔ یوں مَیں اُس کی موت کا ہم شکل بنتا جا رہا ہوں، 11 اِس اُمید میں کہ مَیں کسی نہ کسی طرح مُردوں میں سے جی اُٹھنے کی نوبت تک پہنچوں گا۔

انعام حاصل کرنے کے لئے دوڑیں

12 مطلب یہ نہیں کہ مَیں یہ سب کچھ حاصل کر چکا یا کامل ہو چکا ہوں۔ لیکن مَیں منزلِ مقصود کی طرف دوڑا ہوا جاتا ہوں تاکہ وہ کچھ پکڑ لوں جس کے لئے مسیح عیسیٰ نے مجھے پکڑ لیا ہے۔ 13 بھائیو، مَیں اپنے بارے میں یہ خیال نہیں کرتا کہ مَیں اِسے حاصل کر چکا ہوں۔ لیکن مَیں اِس ایک ہی بات پر دھیان دیتا ہوں، جو کچھ میرے پیچھے ہے وہ مَیں بھول کر سخت تگ و دَو کے ساتھ اُس طرف بڑھتا ہوں جو آگے پڑا ہے۔ 14 مَیں سیدھا منزلِ مقصود کی طرف دوڑا ہوا جاتا ہوں تاکہ وہ انعام حاصل کروں جس کے لئے اللہ نے مجھے مسیح عیسیٰ میں آسمان پر بُلایا ہے۔

مسیح میں پختہ ہونا

15 چنانچہ ہم میں سے جتنے کامل ہیں آئیں، ہم ایسی سوچ رکھیں۔ اور اگر آپ کسی بات میں فرق سوچتے ہیں تو اللہ آپ پر یہ بھی ظاہر کرے گا۔ 16 جو بھی ہو، جس مرحلے تک ہم پہنچ گئے ہیں آئیں، ہم اُس کے مطابق زندگی گزاریں۔

17 بھائیو، مل کر میرے نقشِ قدم پر چلیں۔ اور اُن پر خوب دھیان دیں جو ہمارے نمونے پر چلتے ہیں۔ 18 کیونکہ جس طرح مَیں نے آپ کو کئی بار بتایا ہے اور اب رو رو کر بتا رہا ہوں، بہت سے لوگ اپنے چال چلن سے ظاہر کرتے ہیں کہ وہ مسیح کی صلیب کے

دُشمن ہیں۔ 19 ایسے لوگوں کا انجام ہلاکت ہے۔ کھانے پینے کی پابندیاں اور ختنے پر فخر اُن کا خدا بن گیا ہے۔[a] ہاں، وہ صرف دنیاوی سوچ رکھتے ہیں۔ 20 لیکن ہم آسمان کے شہری ہیں، اور ہم شدت سے اِس انتظار میں ہیں کہ ہمارا نجات دہندہ اور خداوند عیسیٰ مسیح وہیں سے آئے۔ 21 اُس وقت وہ ہمارے پست حال بدنوں کو بدل کر اپنے جلالی بدن کے ہم شکل بنا دے گا۔ اور یہ وہ اُس قوت کے ذریعے کرے گا جس سے وہ تمام چیزیں اپنے تابع کر سکتا ہے۔

ہدایات

4 چنانچہ میرے پیارے بھائیو، جن کا آرزومند مَیں ہوں اور جو میری مسرت کا باعث اور میرا تاج ہیں، خداوند میں ثابت قدم رہیں۔ عزیزو، 2 مَیں یوؤدیہ اور سنتخے سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ خداوند میں ایک جیسی سوچ رکھیں۔ 3 ہاں میرے ہم خدمت بھائی، میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ اُن کی مدد کریں۔ کیونکہ وہ اللہ کی خوش خبری پھیلانے کی جد و جہد میں میرے ساتھ خدمت کرتی رہی ہیں، اُس مقابلے میں جس میں کلیمینس اور میرے وہ باقی مددگار بھی شریک تھے جن کے نام کتابِ حیات میں درج ہیں۔

4 ہر وقت خداوند میں خوشی منائیں۔ ایک بار پھر کہتا ہوں، خوشی منائیں۔

5 آپ کی نرم دلی تمام لوگوں پر ظاہر ہو۔ یاد رکھیں کہ خداوند آنے کو ہے۔ 6 اپنی کسی بھی فکر میں اُلجھ کر پریشان نہ ہو جائیں بلکہ ہر حالت میں دعا اور التجا کر کے اپنی درخواستیں اللہ کے سامنے پیش کریں۔ دھیان رکھیں کہ آپ یہ شکر گزاری کی روح میں کریں۔ 7 پھر اللہ کی سلامتی جو سمجھ سے باہر ہے آپ کے دلوں اور خیالات کو مسیح عیسیٰ میں محفوظ رکھے گی۔

8 بھائیو، ایک آخری بات، جو کچھ سچا ہے، جو کچھ شریف ہے، جو کچھ راست ہے، جو کچھ مقدّس ہے، جو کچھ پسندیدہ ہے، جو کچھ عمدہ ہے، غرض، اگر کوئی اخلاقی یا قابلِ تعریف بات ہو تو اُس کا خیال رکھیں۔ 9 جو کچھ آپ نے میرے وسیلے سے سیکھ لیا، حاصل کر لیا، سن لیا یا دیکھ لیا ہے اُس پر عمل کریں۔ پھر سلامتی کا خدا آپ کے ساتھ ہو گا۔

جماعت کی مالی امداد کے لئے شکریہ

10 مَیں خداوند میں نہایت ہی خوش ہوا کہ اب آخرکار آپ کی میرے لئے فکرمندی دوبارہ جاگ اُٹھی ہے۔ ہاں، مجھے پتا ہے کہ آپ پہلے بھی فکرمند تھے، لیکن آپ کو اِس کا اظہار کرنے کا موقع نہیں ملا تھا۔ 11 مَیں یہ اپنی کسی ضرورت کی وجہ سے نہیں کہہ رہا، کیونکہ مَیں نے ہر حالت میں خوش رہنے کا راز سیکھ لیا ہے۔ 12 مجھے دبائے جانے کا تجربہ ہوا ہے اور ہر چیز کثرت سے میسر ہونے کا بھی۔ مجھے ہر حالت سے خوب واقف کیا گیا ہے، سیر ہونے سے اور بھوکا رہنے سے بھی، ہر چیز کثرت سے میسر ہونے سے اور ضرورت مند ہونے سے بھی۔ 13 مسیح میں مَیں سب کچھ کرنے کے قابل ہوں، کیونکہ وہی مجھے تقویت دیتا رہتا ہے۔ 14 تو بھی اچھا تھا کہ آپ میری مصیبت میں شریک

[a] لفظی ترجمہ: اُن کا پیٹ اور اُن کا اپنی شرم پر فخر اُن کا خدا بن گیا ہے۔

ہوئے۔ 15 آپ جو فلپی کے رہنے والے ہیں خود جانتے ہیں کہ اُس وقت جب مسیح کی منادی کا کام آپ کے علاقے میں شروع ہوا تھا اور مَیں صوبہ مکدُنیہ سے نکل آیا تھا تو صرف آپ کی جماعت پورے حساب کتاب کے ساتھ پیسے دے کر میری خدمت میں شریک ہوئی۔ 16 اُس وقت بھی جب مَیں تھسلُنیکے شہر میں تھا آپ نے کئی بار میری ضروریات پوری کرنے کے لئے کچھ بھیج دیا۔ 17 کہنے کا مطلب یہ نہیں کہ مَیں آپ سے کچھ پانا چاہتا ہوں، بلکہ میری شدید خواہش یہ ہے کہ آپ کے دینے سے آپ ہی کو اللہ سے کثرت کا سود مل جائے۔ 18 یہی میری رسید ہے۔ مَیں نے پوری رقم وصول پائی ہے بلکہ اب میرے پاس ضرورت سے زیادہ ہے۔ جب سے مجھے اِپَفرُدِتس کے ہاتھ آپ کا ہدیہ مل گیا ہے میرے پاس بہت کچھ ہے۔ یہ خوشبو دار اور قابلِ قبول قربانی اللہ کو پسندیدہ ہے۔ 19 جواب میں میرا خدا اپنی اُس جلالی دولت کے موافق جو مسیح عیسیٰ میں ہے آپ کی تمام ضروریات پوری کرے۔ 20 اللہ ہمارے باپ کا جلال ازل سے ابد تک ہو۔ آمین۔

سلام اور برکت

21 تمام مقامی مقدّسین کو مسیح عیسیٰ میں میرا سلام دینا۔ جو بھائی میرے ساتھ ہیں وہ آپ کو سلام کہتے ہیں۔ 22 یہاں کے تمام مقدّسین آپ کو سلام کہتے ہیں، خاص کر شہنشاہ کے گھرانے کے بھائی اور بہنیں۔ 23 خداوند عیسیٰ مسیح کا فضل آپ کی روح کے ساتھ رہے۔ آمین۔

کُلُسّیوں کے نام
پولس رسول کا خط

1 یہ خط پولس کی طرف سے ہے جو اللہ کی مرضی سے مسیح عیسیٰ کا رسول ہے۔ ساتھ ہی یہ بھائی تیمُتھیُس کی طرف سے بھی ہے۔

2 مَیں کُلُسّے شہر کے مقدّس بھائیوں کو لکھ رہا ہوں جو مسیح پر ایمان لائے ہیں:

خدا ہمارا باپ آپ کو فضل اور سلامتی بخشے۔

شکرگزاری کی دعا

3 جب ہم آپ کے لئے دعا کرتے ہیں تو ہر وقت خدا اپنے خداوند عیسیٰ مسیح کے باپ کا شکر کرتے ہیں، 4 کیونکہ ہم نے آپ کے مسیح عیسیٰ پر ایمان اور آپ کی تمام مقدسین سے محبت کے بارے میں سن لیا ہے۔ 5 آپ کا یہ ایمان اور محبت وہ کچھ ظاہر کرتے ہیں جس کی آپ اُمید رکھتے ہیں اور جو آسمان پر آپ کے لئے محفوظ رکھا گیا ہے۔ اور آپ نے یہ اُمید اُس وقت سے رکھی ہے جب سے آپ نے پہلی مرتبہ سچائی کا کلام یعنی اللہ کی خوش خبری سنی۔ 6 یہ پیغام جو آپ کے پاس پہنچ گیا پوری دنیا میں پھل لا رہا اور بڑھ رہا ہے، بالکل اُسی طرح جس طرح یہ آپ میں بھی اُس دن سے کام کر رہا ہے جب آپ نے پہلی بار اِسے سن کر اللہ کے فضل کی پوری حقیقت سمجھ لی۔ 7 آپ نے ہمارے عزیز ہم خدمت اِپَفراس سے اِس خوش خبری کی تعلیم پا لی تھی۔ مسیح کا یہ وفادار خادم ہماری جگہ آپ کی خدمت کر رہا ہے۔ 8 اُسی نے ہمیں آپ کی اُس محبت کے بارے میں بتایا جو روح القدس نے آپ کے دلوں میں ڈال دی ہے۔

9 اِس وجہ سے ہم آپ کے لئے دعا کرنے سے باز نہیں آئے بلکہ یہ مانگتے رہتے ہیں کہ اللہ آپ کو ہر روحانی حکمت اور سمجھ سے نواز کر اپنی مرضی کے علم سے بھر دے۔ 10 کیونکہ پھر ہی آپ اپنی زندگی خداوند کے لائق گزار سکیں گے اور ہر طرح سے اُسے پسند آئیں گے۔ ہاں، آپ ہر قسم کا اچھا کام کر کے پھل لائیں گے اور اللہ کے علم و عرفان میں ترقی کریں گے۔ 11 اور آپ اُس کی جلالی قدرت سے ملنے والی ہر قسم کی قوت

سے تقویت پا کر ہر وقت ثابت قدمی اور صبر سے چل سکیں گے۔ آپ خوشی سے 12 باپ کا شکر کریں گے جس نے آپ کو اُس میراث میں حصہ لینے کے لائق بنا دیا جو اُس کے روشنی میں رہنے والے مقدسین کو حاصل ہے۔ 13 کیونکہ وہی ہمیں تاریکی کے اختیار سے رِہائی دے کر اپنے پیارے فرزند کی بادشاہی میں لایا، 14 اُس واحد شخص کے اختیار میں جس نے ہمارا فدیہ دے کر ہمارے گناہوں کو معاف کر دیا۔

مسیح کی شخصیت اور کام

15 اللہ کو دیکھا نہیں جا سکتا، لیکن ہم مسیح کو دیکھ سکتے ہیں جو اللہ کی صورت اور کائنات کا پہلوٹھا ہے۔ 16 کیونکہ اللہ نے اُسی میں سب کچھ خلق کیا، خواہ آسمان پر ہو یا زمین پر، آنکھوں کو نظر آئے یا نہ، خواہ شاہی تخت، قوتیں، حکمران یا اختیار والے ہوں۔ سب کچھ مسیح کے ذریعے اور اُسی کے لئے خلق ہوا۔ 17 وہی سب چیزوں سے پہلے ہے اور اُسی میں سب کچھ قائم رہتا ہے۔ 18 اور وہ بدن یعنی اپنی جماعت کا سر بھی ہے۔ وہی ابتدا ہے، اور چونکہ پہلے وہی مُردوں میں سے جی اُٹھا اِس لئے وہی اُن میں سے پہلوٹھا بھی ہے تاکہ وہ سب باتوں میں اوّل ہو۔ 19 کیونکہ اللہ کو پسند آیا کہ مسیح میں اُس کی پوری معموری سکونت کرے 20 اور وہ مسیح کے ذریعے سب باتوں کی اپنے ساتھ صلح کرا لے، خواہ وہ زمین کی ہوں خواہ آسمان کی۔ کیونکہ اُس نے مسیح کے صلیب پر بہائے گئے خون کے وسیلے سے صلح سلامتی قائم کی۔

21 آپ بھی پہلے اللہ کے سامنے اجنبی تھے اور دشمن کی سی سوچ رکھ کر بُرے کام کرتے تھے۔ 22 لیکن اب اُس نے مسیح کے انسانی بدن کی موت سے آپ کے ساتھ صلح کر لی ہے تاکہ وہ آپ کو مقدّس، بےداغ اور بےالزام حالت میں اپنے حضور کھڑا کرے۔ 23 بےشک اب ضروری ہے کہ آپ ایمان میں قائم رہیں، کہ آپ ٹھوس بنیاد پر مضبوطی سے کھڑے رہیں اور اُس خوش خبری کی اُمید سے ہٹ نہ جائیں جو آپ نے سن لی ہے۔ یہ وہی پیغام ہے جس کی منادی دنیا میں ہر مخلوق کے سامنے کر دی گئی ہے اور جس کا خادم مَیں پولس بن گیا ہوں۔

جماعت کے خادم کی حیثیت سے پولس کی خدمت

24 اب مَیں اُن دُکھوں کے باعث خوشی مناتا ہوں جو مَیں آپ کی خاطر اُٹھا رہا ہوں۔ کیونکہ مَیں اپنے جسم میں مسیح کے بدن یعنی اُس کی جماعت کی خاطر مسیح کی مصیبتوں کی وہ کمیاں پوری کر رہا ہوں جو اب تک رہ گئی ہیں۔ 25 ہاں، اللہ نے مجھے اپنی جماعت کا خادم بنا کر یہ ذمہ داری دی کہ مَیں آپ کو اللہ کا پورا کلام سنا دوں، 26 وہ راز جو ازل سے تمام گزری نسلوں سے پوشیدہ رہا تھا لیکن اب مقدسین پر ظاہر کیا گیا ہے۔ 27 کیونکہ اللہ چاہتا تھا کہ وہ جان لیں کہ غیریہودیوں میں یہ راز کتنا بیش قیمت اور جلالی ہے۔ اور یہ راز ہے کیا؟ یہ کہ مسیح آپ میں ہے۔ وہی آپ میں ہے جس کے باعث ہم اللہ کے جلال میں شریک ہونے کی اُمید رکھتے ہیں۔ 28 یوں ہم سب کو مسیح کا پیغام سناتے ہیں۔ ہر ممکنہ حکمت سے ہم اُنہیں سمجھاتے اور تعلیم دیتے ہیں تاکہ ہر ایک کو مسیح میں کامل حالت میں اللہ کے حضور پیش کریں۔ 29 یہی مقصد پورا کرنے کے لئے مَیں سخت

محنت کرتا ہوں۔ ہاں، مَیں پوری جد و جہد کر کے مسیح کی اُس قوت کا سہارا لیتا ہوں جو بڑے زور سے میرے اندر کام کر رہی ہے۔

2 مَیں چاہتا ہوں کہ آپ جان لیں کہ مَیں آپ کے لئے کس قدر جاں فشانی کر رہا ہوں — آپ کے لئے، لودیکیہ والوں کے لئے اور اُن تمام ایمان داروں کے لئے بھی جن کی میرے ساتھ ملاقات نہیں ہوئی۔ 2 میری کوشش یہ ہے کہ اُن کی دلی حوصلہ افزائی کی جائے اور وہ محبت میں ایک ہو جائیں، کہ اُنہیں وہ ٹھوس اعتماد حاصل ہو جائے جو پوری سمجھ سے پیدا ہوتا ہے۔ کیونکہ مَیں چاہتا ہوں کہ وہ اللہ کا راز جان لیں۔ راز کیا ہے؟ مسیح خود۔ 3 اُسی میں حکمت اور علم و عرفان کے تمام خزانے پوشیدہ ہیں۔

4 غرض خبردار رہیں کہ کوئی آپ کو بظاہر صحیح اور میٹھے میٹھے الفاظ سے دھوکا نہ دے۔ 5 کیونکہ گو مَیں جسم کے لحاظ سے حاضر نہیں ہوں، لیکن روح میں مَیں آپ کے ساتھ ہوں۔ اور مَیں یہ دیکھ کر خوش ہوں کہ آپ کتنی منظم زندگی گزارتے ہیں، کہ آپ کا مسیح پر ایمان کتنا پختہ ہے۔

مسیح میں زندگی

6 آپ نے عیسیٰ مسیح کو خداوند کے طور پر قبول کر لیا ہے۔ اب اُس میں زندگی گزاریں۔ 7 اُس میں جڑ پکڑیں، اُس پر اپنی زندگی تعمیر کریں، اُس ایمان میں مضبوط رہیں جس کی آپ کو تعلیم دی گئی ہے اور شکر گزاری سے لبریز ہو جائیں۔

8 محتاط رہیں کہ کوئی آپ کو فلسفیانہ اور محض فریب دینے والی باتوں سے اپنے جال میں نہ پھنسا لے۔ ایسی باتوں کا سرچشمہ مسیح نہیں بلکہ انسانی روایتیں اور اِس دنیا کی قوتیں ہیں۔ 9 کیونکہ مسیح میں الوہیت کی ساری معموری مجسم ہو کر سکونت کرتی ہے۔ 10 اور آپ کو جو مسیح میں ہیں اُس کی معموری میں شریک کر دیا گیا ہے۔ وہی ہر حکمران اور اختیار والے کا سر ہے۔

11 اُس میں آتے وقت آپ کا ختنہ بھی کروایا گیا۔ لیکن یہ ختنہ انسانی ہاتھوں سے نہیں کیا گیا بلکہ مسیح کے وسیلے سے۔ اُس وقت آپ کی پرانی فطرت اُتار دی گئی، 12 آپ کو بپتسمہ دے کر مسیح کے ساتھ دفنایا گیا اور آپ کو ایمان سے زندہ کر دیا گیا۔ کیونکہ آپ اللہ کی قدرت پر ایمان لائے تھے، اُسی قدرت پر جس نے مسیح کو مُردوں میں سے زندہ کر دیا تھا۔ 13 پہلے آپ اپنے گناہوں اور نامختون جسمانی حالت کے سبب سے مُردہ تھے، لیکن اب اللہ نے آپ کو مسیح کے ساتھ زندہ کر دیا ہے۔ اُس نے ہمارے تمام گناہوں کو معاف کر دیا ہے۔ 14 ہمارے قرض کی جو رسید اپنی شرائط کی بنا پر ہمارے خلاف تھی اُسے اُس نے منسوخ کر دیا۔ ہاں، اُس نے ہم سے دُور کر کے اُسے کیلوں سے صلیب پر جڑ دیا۔ 15 اُس نے حکمرانوں اور اختیار والوں سے اُن کا اسلحہ چھین کر سب کے سامنے اُن کی رُسوائی کی۔ ہاں، مسیح کی صلیبی موت سے وہ اللہ کے قیدی بن گئے اور اُنہیں فتح کے جلوس میں اُس کے پیچھے پیچھے چلنا پڑا۔

16 چنانچہ کوئی آپ کو اِس وجہ سے مجرم نہ ٹھہرائے کہ آپ کیا کیا کھاتے پیتے یا کون کون سی عیدیں مناتے ہیں۔ اِسی طرح کوئی آپ کی عدالت نہ کرے اگر آپ ہلال کی عید یا سبت کا دن نہیں مناتے۔ 17 یہ چیزیں تو صرف آنے والی حقیقت کا سایہ ہی ہیں جبکہ یہ حقیقت

خود مسیح میں پائی جاتی ہے۔ 18 ایسے لوگ آپ کو مجرم نہ ٹھہرائیں جو ظاہری فروتنی اور فرشتوں کی پوجا پر اصرار کرتے ہیں۔ بڑی تفصیل سے اپنی رویاؤں میں دیکھی ہوئی باتیں بیان کرتے کرتے اُن کے غیر روحانی ذہن خواہ مخواہ پھول جاتے ہیں۔ 19 یوں اُنہوں نے مسیح کے ساتھ لگے رہنا چھوڑ دیا اگرچہ وہ بدن کا سر ہے۔ وہی جوڑوں اور پٹھوں کے ذریعے پورے بدن کو سہارا دے کر اُس کے مختلف حصوں کو جوڑ دیتا ہے۔ یوں پورا بدن اللہ کی مدد سے ترقی کرتا جاتا ہے۔

مسیح کے ساتھ مرنا اور زندگی گزارنا

20 آپ تو مسیح کے ساتھ مر کر دنیا کی قوتوں سے آزاد ہو گئے ہیں۔ اگر ایسا ہے تو آپ زندگی ایسے کیوں گزارتے ہیں جیسے کہ آپ ابھی تک اِس دنیا کی ملکیت ہیں؟ آپ کیوں اِس کے احکام کے تابع رہتے ہیں؟ 21 مثلاً ”اِسے ہاتھ نہ لگانا، وہ نہ چکھنا، یہ نہ چھونا۔“ 22 اِن تمام چیزوں کا مقصد تو یہ ہے کہ استعمال ہو کر ختم ہو جائیں۔ یہ صرف انسانی احکام اور تعلیمات ہیں۔ 23 بے شک یہ احکام جو گھڑے ہوئے مذہبی فرائض، نام نہاد فروتنی اور جسم کے سخت دباؤ کا تقاضا کرتے ہیں حکمت پر مبنی تو لگتے ہیں، لیکن یہ بے کار ہیں اور صرف جسم ہی کی خواہشات پوری کرتے ہیں۔

3 آپ کو مسیح کے ساتھ زندہ کر دیا گیا ہے، اِس لئے وہ کچھ تلاش کریں جو آسمان پر ہے جہاں مسیح اللہ کے دہنے ہاتھ بیٹھا ہے۔ 2 دنیاوی چیزوں کو اپنے خیالوں کا مرکز نہ بنائیں بلکہ آسمانی چیزوں کو۔ 3 کیونکہ آپ مر گئے ہیں اور اب آپ کی زندگی مسیح کے ساتھ اللہ میں پوشیدہ ہے۔ 4 مسیح ہی آپ کی زندگی ہے۔ جب وہ ظاہر ہو جائے گا تو آپ بھی اُس کے ساتھ ظاہر ہو کر اُس کے جلال میں شریک ہو جائیں گے۔

پرانی اور نئی زندگی

5 چنانچہ اُن دنیاوی چیزوں کو مار ڈالیں جو آپ کے اندر کام کر رہی ہیں: زناکاری، ناپاکی، شہوت پرستی، بُری خواہشات اور لالچ (لالچ تو ایک قسم کی بُت پرستی ہے)۔ 6 اللہ کا غضب ایسی ہی باتوں کی وجہ سے نازل ہو گا۔ 7 ایک وقت تھا جب آپ بھی اِن کے مطابق زندگی گزارتے تھے، جب آپ کی زندگی اِن کے قابو میں تھی۔

8 لیکن اب وقت آ گیا ہے کہ آپ یہ سب کچھ یعنی غصہ، طیش، بدسلوکی، بہتان اور گندی زبان خستہ حال کپڑے کی طرح اُتار کر پھینک دیں۔ 9 ایک دوسرے سے بات کرتے وقت جھوٹ مت بولنا، کیونکہ آپ نے اپنی پرانی فطرت اُس کی حرکتوں سمیت اُتار دی ہے۔ 10 ساتھ ساتھ آپ نے نئی فطرت پہن لی ہے، وہ فطرت جس کی تجدید ہمارا خالق اپنی صورت پر کرتا جا رہا ہے تاکہ آپ اُسے اَور بہتر طور پر جان لیں۔ 11 جہاں یہ کام ہو رہا ہے وہاں لوگوں میں کوئی فرق نہیں ہے، خواہ کوئی غیر یہودی ہو یا یہودی، مختون ہو یا نامختون، غیریونانی ہو یا سکوتی،[a] غلام ہو یا آزاد۔ کوئی فرق نہیں پڑتا، صرف مسیح ہی سب کچھ اور سب میں ہے۔

12 اللہ نے آپ کو چن کر اپنے لئے مخصوص و مقدّس کر لیا ہے۔ وہ آپ سے محبت رکھتا ہے۔ اِس لئے اب ترس، نیکی، فروتنی، نرم دلی اور صبر کو پہن لیں۔ 13 ایک

[a] ایک قبیلہ جو ذلیل سمجھا جاتا تھا۔

دوسرے کو برداشت کریں، اور اگر آپ کی کسی سے شکایت ہو تو اُسے معاف کر دیں۔ ہاں، یوں معاف کریں جس طرح خداوند نے آپ کو معاف کر دیا ہے۔ 14 اِن کے علاوہ محبت بھی پہن لیں جو سب کچھ باندھ کر کاملیت کی طرف لے جاتی ہے۔ 15 مسیح کی سلامتی آپ کے دلوں میں حکومت کرے۔ کیونکہ اللہ نے آپ کو اِسی سلامتی کی زندگی گزارنے کے لئے بُلا کر ایک بدن میں شامل کر دیا ہے۔ شکر گزار بھی رہیں۔ 16 آپ کی زندگی میں مسیح کے کلام کی پوری دولت گھر کر جائے۔ ایک دوسرے کو ہر طرح کی حکمت سے تعلیم دیتے اور سمجھاتے رہیں۔ ساتھ ساتھ اپنے دلوں میں اللہ کے لئے شکر گزاری کے ساتھ زبور، حمد و ثنا اور روحانی گیت گاتے رہیں۔ 17 اور جو کچھ بھی آپ کریں خواہ زبانی ہو یا عملی وہ خداوند عیسیٰ کا نام لے کر کریں۔ ہر کام میں اُسی کے وسیلے سے خدا باپ کا شکر کریں۔

نئی زندگی میں تعلقات کیسے ہوں

18 بیویو، اپنے شوہر کے تابع رہیں، کیونکہ جو خداوند میں ہے اُس کے لئے یہی مناسب ہے۔

19 شوہرو، اپنی بیویوں سے محبت رکھیں۔ اُن سے تلخ مزاجی سے پیش نہ آئیں۔

20 بچو، ہر بات میں اپنے ماں باپ کے تابع رہیں، کیونکہ یہی خداوند کو پسند ہے۔

21 والدو، اپنے بچوں کو مشتعل نہ کریں، ورنہ وہ بے دل ہو جائیں گے۔

22 غلامو، ہر بات میں اپنے دنیاوی مالکوں کے تابع رہیں۔ نہ صرف اُن کے سامنے ہی اور اُنہیں خوش رکھنے کے لئے خدمت کریں بلکہ خلوص دلی اور خداوند کا خوف مان کر کام کریں۔ 23 جو کچھ بھی آپ کرتے ہیں اُسے پوری لگن کے ساتھ کریں، اِس طرح جیسا کہ آپ نہ صرف انسانوں کی بلکہ خداوند کی خدمت کر رہے ہوں۔ 24 آپ تو جانتے ہیں کہ خداوند آپ کو اِس کے معاوضے میں وہ میراث دے گا جس کا وعدہ اُس نے کیا ہے۔ حقیقت میں آپ خداوند مسیح کی ہی خدمت کر رہے ہیں۔ 25 لیکن جو غلط کام کرے اُسے اپنی غلطیوں کا معاوضہ بھی ملے گا۔ اللہ تو کسی کی بھی جانب داری نہیں کرتا۔

4 مالکو، اپنے غلاموں کے ساتھ منصفانہ اور جائز سلوک کریں۔ آپ تو جانتے ہیں کہ آسمان پر آپ کا بھی مالک ہے۔

ہدایات

2 دعا میں لگے رہیں۔ اور دعا کرتے وقت شکر گزاری کے ساتھ جاگتے رہیں۔ 3 ساتھ ساتھ ہمارے لئے بھی دعا کریں تاکہ اللہ ہمارے لئے کلام سنانے کا دروازہ کھولے اور ہم مسیح کا راز پیش کر سکیں۔ آخر مَیں اِسی راز کی وجہ سے قید میں ہوں۔ 4 دعا کریں کہ مَیں اِسے یوں پیش کروں جس طرح کرنا چاہئے، کہ اِسے صاف سمجھا جا سکے۔

5 جو اب تک ایمان نہ لائے ہوں اُن کے ساتھ دانش مندانہ سلوک کریں۔ اِس سلسلے میں ہر موقع سے فائدہ اُٹھائیں۔ 6 آپ کی گفتگو ہر وقت مہربان ہو، ایسی کہ مزہ آئے اور آپ ہر ایک کو مناسب جواب دے سکیں۔

آخری سلام و دعا

7 جہاں تک میرا تعلق ہے ہمارا عزیز بھائی تُخِکُس

آپ کو سب کچھ بتا دے گا۔ وہ ایک وفادار خادم اور خداوند میں ہم خدمت رہا ہے۔ 8 مَیں نے اُسے خاص کر اِس لئے آپ کے پاس بھیج دیا تاکہ آپ کو ہمارا حال معلوم ہو جائے اور وہ آپ کی حوصلہ افزائی کرے۔ 9 وہ ہمارے وفادار اور عزیز بھائی اُنیسمس کے ساتھ آپ کے پاس آ رہا ہے، وہی جو آپ کی جماعت سے ہے۔ دونوں آپ کو وہ سب کچھ سنا دیں گے جو یہاں ہو رہا ہے۔

10 ارسترخس جو میرے ساتھ قید میں ہے آپ کو سلام کہتا ہے اور اِسی طرح برنباس کا کزن[a] مرقس بھی۔ (آپ کو اُس کے بارے میں ہدایات دی گئی ہیں۔ جب وہ آپ کے پاس آئے تو اُسے خوش آمدید کہنا۔) 11 عیسیٰ جو یُوستُس کہلاتا ہے بھی آپ کو سلام کہتا ہے۔ اُن میں سے جو میرے ساتھ اللہ کی بادشاہی میں خدمت کر رہے ہیں صرف یہ تین مرد یہودی ہیں۔ اور یہ میرے لئے تسلی کا باعث رہے ہیں۔

12 مسیح عیسیٰ کا خادم اِپَفراس بھی جو آپ کی جماعت سے ہے سلام کہتا ہے۔ وہ ہر وقت بڑی جد و جہد کے ساتھ آپ کے لئے دعا کرتا ہے۔ اُس کی خاص دعا یہ ہے کہ آپ مضبوطی کے ساتھ کھڑے رہیں، کہ آپ بالغ مسیحی بن کر ہر بات میں اللہ کی مرضی کے مطابق چلیں۔ 13 مَیں خود اِس کی تصدیق کر سکتا ہوں کہ اُس نے آپ کے لئے سخت محنت کی ہے بلکہ لودیکیہ اور ہیراپلس کی جماعتوں کے لئے بھی۔ 14 ہمارے عزیز ڈاکٹر لوقا اور دیماس آپ کو سلام کہتے ہیں۔

15 میرا سلام لودیکیہ کی جماعت کو دینا اور اِسی طرح نُمفاس کو اُس جماعت سمیت جو اُس کے گھر میں جمع ہوتی ہے۔ 16 یہ پڑھنے کے بعد دھیان دیں کہ لودیکیہ کی جماعت میں بھی یہ خط پڑھا جائے اور آپ لودیکیہ کا خط بھی پڑھیں۔ 17 ارخپس کو بتا دینا، خبردار کہ آپ وہ خدمت تکمیل تک پہنچائیں جو آپ کو خداوند میں سونپی گئی ہے۔

18 مَیں اپنے ہاتھ سے یہ الفاظ لکھ رہا ہوں۔ میری یعنی پولس کی طرف سے سلام۔ میری زنجیریں مت بھولنا! اللہ کا فضل آپ کے ساتھ ہوتا رہے۔

[a] یونانی لفظ سے ظاہر نہیں ہوتا کہ مرقس چچا، ماموں، پھوپھی یا خالہ کا لڑکا ہے۔

تھِسّلُنیکیوں کے نام
پولس رسول کا پہلا خط

1 یہ خط پولس، سلوانس اور تیمُتھِیُس کی طرف سے ہے۔
ہم تھِسّلُنیکیوں کی جماعت کو لکھ رہے ہیں، اُنہیں جو خدا باپ اور خداوند عیسیٰ مسیح پر ایمان لائے ہیں۔
اللہ آپ کو فضل اور سلامتی بخشے۔

تھِسّلُنیکیوں کی زندگی اور ایمان

2 ہم ہر وقت آپ سب کے لئے خدا کا شکر کرتے اور اپنی دعاؤں میں آپ کو یاد کرتے رہتے ہیں۔ 3 ہمیں اپنے خدا باپ کے حضور خاص کر آپ کا عمل، محنت مشقت اور ثابت قدمی یاد آتی رہتی ہے۔ آپ اپنا ایمان کتنی اچھی طرح عمل میں لائے، آپ نے محبت کی روح میں کتنی محنت مشقت کی اور آپ نے کتنی ثابت قدمی دکھائی، ایسی ثابت قدمی جو صرف ہمارے خداوند عیسیٰ مسیح پر اُمید ہی دلا سکتی ہے۔ 4 بھائیو، اللہ آپ سے محبت رکھتا ہے، اور ہمیں پورا علم ہے کہ اُس نے آپ کو واقعی چن لیا ہے۔ 5 کیونکہ جب ہم نے اللہ کی خوش خبری آپ تک پہنچائی تو نہ صرف باتیں کر کے بلکہ قوت کے ساتھ، روح القدس میں اور پورے اعتماد کے ساتھ۔ آپ جانتے ہیں کہ جب ہم آپ کے پاس تھے تو ہم نے کس طرح کی زندگی گزاری۔ جو کچھ ہم نے کیا وہ آپ کی خاطر کیا۔ 6 اُس وقت آپ ہمارے اور خداوند کے نمونے پر چلنے لگے۔ اگرچہ آپ بڑی مصیبت میں پڑ گئے تو بھی آپ نے ہمارے پیغام کو اُس خوشی کے ساتھ قبول کیا جو صرف روح القدس دے سکتا ہے۔ 7 یوں آپ صوبہ مکِدُنیہ اور صوبہ اخیہ کے تمام ایمان داروں کے لئے نمونہ بن گئے۔ 8 خداوند کے پیغام کی آواز آپ میں سے نکل کر نہ صرف مکِدُنیہ اور اخیہ میں سنائی دی، بلکہ یہ خبر کہ آپ اللہ پر ایمان رکھتے ہیں ہر جگہ تک پہنچ گئی ہے۔ نتیجے میں ہمیں کچھ کہنے کی ضرورت نہیں رہی، 9 کیونکہ لوگ ہر جگہ بات کر رہے ہیں کہ آپ نے ہمیں کس طرح خوش آمدید کہا ہے، کہ آپ نے کس

طرح بُتوں سے منہ پھیر کر اللہ کی طرف رجوع کیا تاکہ زندہ اور حقیقی خدا کی خدمت کریں۔ 10 لوگ یہ بھی کہہ رہے ہیں کہ اب آپ اِس انتظار میں ہیں کہ اللہ کا فرزند آسمان پر سے آئے یعنی عیسیٰ جسے اللہ نے مُردوں میں سے زندہ کر دیا اور جو ہمیں آنے والے غضب سے بچائے گا۔

تھسلُنیکے میں پولُس کا کام

2 بھائیو، آپ جانتے ہیں کہ ہمارا آپ کے پاس آنا بے فائدہ نہ ہوا۔ 2 آپ اُس دُکھ سے بھی واقف ہیں جو ہمیں آپ کے پاس آنے سے پہلے سہنا پڑا، کہ فلپی شہر میں ہمارے ساتھ کتنی بدسلوکی ہوئی تھی۔ تو بھی ہم نے اپنے خدا کی مدد سے آپ کو اُس کی خوش خبری سنانے کی جرأت کی حالانکہ بہت مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ 3 کیونکہ جب ہم آپ کو اُبھارتے ہیں تو اِس کے پیچھے نہ تو کوئی غلط نیت ہوتی ہے، نہ کوئی ناپاک مقصد یا چالاکی۔ 4 نہیں، اللہ نے خود ہمیں جانچ کر اِس لائق سمجھا کہ ہم اُس کی خوش خبری سنانے کی ذمہ داری سنبھالیں۔ اِسی بنا پر ہم بولتے ہیں، انسانوں کو خوش رکھنے کے لئے نہیں بلکہ اللہ کو جو ہمارے دلوں کو پرکھتا ہے۔ 5 آپ کو بھی معلوم ہے کہ ہم نے نہ خوشامد سے کام لیا، نہ ہم پسِ پردہ لالچی تھے —— اللہ ہمارا گواہ ہے! 6 ہم اِس مقصد سے کام نہیں کر رہے تھے کہ لوگ ہماری عزت کریں، خواہ آپ ہوں یا دیگر لوگ۔ 7 مسیح کے رسولوں کی حیثیت سے ہم آپ کے لئے مالی بوجھ بن سکتے تھے، لیکن ہم آپ کے درمیان ہوتے ہوئے نرم دل رہے، ایسی ماں کی طرح جو اپنے چھوٹے بچوں کی پرورش کرتی ہے۔ 8 ہماری آپ کے لئے چاہت اِتنی شدید تھی کہ ہم آپ کو نہ صرف اللہ کی خوش خبری کی برکت میں شریک کرنے کو تیار تھے بلکہ اپنی زندگیوں میں بھی۔ ہاں، آپ ہمیں اِتنے عزیز تھے! 9 بھائیو، بے شک آپ کو یاد ہے کہ ہم نے کتنی سخت محنت مشقت کی۔ دن رات ہم کام کرتے رہے تاکہ اللہ کی خوش خبری سناتے وقت کسی پر بوجھ نہ بنیں۔

10 آپ اور اللہ ہمارے گواہ ہیں کہ آپ ایمان لانے والوں کے ساتھ ہمارا سلوک کتنا مقدّس، راست اور بے الزام تھا۔ 11 کیونکہ آپ جانتے ہیں کہ ہم نے آپ میں سے ہر ایک سے ایسا سلوک کیا جیسا باپ اپنے بچوں کے ساتھ کرتا ہے۔ 12 ہم آپ کی حوصلہ افزائی کرتے، آپ کو تسلی دیتے اور آپ کو سمجھاتے رہے کہ آپ اللہ کے لائق زندگی گزاریں، کیونکہ وہ آپ کو اپنی بادشاہی اور جلال میں حصہ لینے کے لئے بُلاتا ہے۔

13 ایک اَور وجہ ہے کہ ہم ہر وقت خدا کا شکر کرتے ہیں۔ جب ہم نے آپ تک اللہ کا پیغام پہنچایا تو آپ نے اُسے سن کر یوں قبول کیا جیسا یہ حقیقت میں ہے یعنی اللہ کا کلام جو انسانوں کی طرف سے نہیں ہے اور جو آپ ایمان داروں میں کام کر رہا ہے۔ 14 بھائیو، نہ صرف یہ بلکہ آپ یہودیہ میں اللہ کی اُن جماعتوں کے نمونے پر چل پڑے جو مسیح عیسیٰ میں ہیں۔ کیونکہ آپ کو اپنے ہم وطنوں کے ہاتھوں وہ کچھ سہنا پڑا جو اُنہیں پہلے ہی اپنے ہم وطن یہودیوں سے سہنا پڑا تھا۔ 15 ہاں، یہودیوں نے نہ صرف خداوند عیسیٰ اور نبیوں کو قتل کیا بلکہ ہمیں بھی اپنے بیچ میں سے نکال دیا۔ یہ لوگ اللہ کو پسند نہیں آتے اور تمام لوگوں کے خلاف ہو کر 16 ہمیں اِس سے روکنے کی کوشش کرتے ہیں کہ غیریہودیوں کو اللہ کی خوش خبری سنائیں، ایسا نہ ہو

کہ وہ نجات پائیں۔ یوں وہ ہر وقت اپنے گناہوں کا پیالہ کنارے تک بھرتے جا رہے ہیں۔ لیکن اللہ کا پورا غضب اُن پر نازل ہو چکا ہے۔

پولس کی اُن سے دوبارہ ملنے کی خواہش

17 بھائیو، جب ہمیں کچھ دیر کے لئے آپ سے الگ کر دیا گیا (گو ہم دل سے آپ کے ساتھ رہے) تو ہم نے بڑی آرزو سے آپ سے ملنے کی پوری کوشش کی۔ 18 کیونکہ ہم آپ کے پاس آنا چاہتے تھے۔ ہاں، مَیں پولس نے بار بار آنے کی کوشش کی، لیکن ابلیس نے ہمیں روک لیا۔ 19 آخر آپ ہی ہماری اُمید اور خوشی کا باعث ہیں۔ آپ ہی ہمارا انعام اور ہمارا تاج ہیں جس پر ہم اپنے خداوند عیسیٰ کے حضور فخر کریں گے جب وہ آئے گا۔ 20 ہاں، آپ ہمارا جلال اور خوشی ہیں۔

3 آخرکار ہم یہ حالت مزید برداشت نہ کر سکے۔ ہم نے فیصلہ کیا کہ اکیلے ہی اتھینے میں رہ کر 2 تیمُتھیُس کو بھیج دیں گے جو ہمارا بھائی اور مسیح کی خوش خبری پھیلانے میں ہمارے ساتھ اللہ کی خدمت کرتا ہے۔ ہم نے اُسے بھیج دیا تاکہ وہ آپ کو مضبوط کرے اور ایمان میں آپ کی حوصلہ افزائی کرے 3 تاکہ کوئی اِن مصیبتوں سے بےچین نہ ہو جائے۔ کیونکہ آپ خود جانتے ہیں کہ اِن کا سامنا کرنا ہمارے لئے اللہ کی مرضی ہے۔ 4 بلکہ جب ہم آپ کے پاس تھے تو ہم نے اِس کی پیش گوئی کی کہ ہمیں مصیبت برداشت کرنی پڑے گی۔ اور ایسا ہی ہوا جیسا کہ آپ خوب جانتے ہیں۔ 5 یہی وجہ تھی کہ مَیں نے تیمُتھیُس کو بھیج دیا۔ مَیں یہ حالات برداشت نہ کر سکا، اِس لئے مَیں نے اُسے آپ کے ایمان کو معلوم کرنے کے لئے بھیج دیا۔ ایسا نہ ہو کہ آزمانے والے نے آپ کو یوں آزمائش میں ڈال دیا ہو کہ ہماری آپ پر محنت ضائع جائے۔

6 لیکن اب تیمُتھیُس لوٹ آیا ہے، اور وہ آپ کے ایمان اور محبت کے بارے میں اچھی خبر لے کر آیا ہے۔ اُس نے ہمیں بتایا کہ آپ ہمیں بہت یاد کرتے ہیں اور ہم سے اُتنا ہی ملنے کے آرزومند ہیں جتنا کہ ہم آپ سے۔ 7 بھائیو، آپ اور آپ کے ایمان کے بارے میں یہ سن کر ہماری حوصلہ افزائی ہوئی، حالانکہ ہم خود طرح طرح کے دباؤ اور مصیبتوں میں پھنسے ہوئے ہیں۔ 8 اب ہماری جان میں جان آ گئی ہے، کیونکہ آپ مضبوطی سے خداوند میں قائم ہیں۔ 9 ہم آپ کی وجہ سے اللہ کے کتنے شکرگزار ہیں! یہ خوشی ناقابلِ بیان ہے جو ہم آپ کی وجہ سے اللہ کے حضور محسوس کرتے ہیں۔ 10 دن رات ہم بڑی سنجیدگی سے دعا کرتے رہتے ہیں کہ آپ سے دوبارہ مل کر وہ کمیاں پوری کریں جو آپ کے ایمان میں اب تک رہ گئی ہیں۔

11 اب ہمارا خدا اور باپ خود اور ہمارا خداوند عیسیٰ راستہ کھولے تاکہ ہم آپ تک پہنچ سکیں۔ 12 خداوند کرے کہ آپ کی ایک دوسرے اور دیگر تمام لوگوں سے محبت اِتنی بڑھ جائے کہ وہ یوں دل سے چھلک اُٹھے جس طرح آپ کے لئے ہماری محبت بھی چھلک رہی ہے۔ 13 کیونکہ اِس طرح اللہ آپ کے دلوں کو مضبوط کرے گا اور آپ اُس وقت ہمارے خدا اور باپ کے حضور بےالزام اور مقدّس ثابت ہوں گے جب ہمارا خداوند عیسیٰ اپنے تمام مقدسین کے ساتھ آئے گا۔ آمین۔

اللہ کو پسندیدہ زندگی

4 بھائیو، ایک آخری بات، آپ نے ہم سے سیکھ لیا تھا کہ ہماری زندگی کس طرح ہونی چاہئے تاکہ وہ اللہ کو پسند آئے۔ اور آپ اِس کے مطابق زندگی گزارتے بھی ہیں۔ اب ہم خداوند عیسیٰ میں آپ سے درخواست اور آپ کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں کہ آپ اِس میں مزید ترقی کرتے جائیں۔ 2 آپ تو اُن ہدایات سے واقف ہیں جو ہم نے آپ کو خداوند عیسیٰ کے وسیلے سے دی تھیں۔ 3 کیونکہ اللہ کی مرضی ہے کہ آپ اُس کے لئے مخصوص و مقدّس ہوں، کہ آپ زناکاری سے باز رہیں۔ 4 ہر ایک اپنے بدن پر یوں قابو پانا سیکھ لے کہ وہ مقدّس اور شریف زندگی گزار سکے۔ 5 وہ غیرایمان داروں کی طرح جو اللہ سے ناواقف ہیں شہوت پرستی کا شکار نہ ہو۔ 6 اِس معاملے میں کوئی اپنے بھائی کا گناہ نہ کرے، نہ اُس سے غلط فائدہ اُٹھائے۔ خداوند ایسے گناہوں کی سزا دیتا ہے۔ ہم یہ سب کچھ بتا چکے اور آپ کو آگاہ کر چکے ہیں۔ 7 کیونکہ اللہ نے ہمیں ناپاک زندگی گزارنے کے لئے نہیں بُلایا بلکہ مخصوص و مقدّس زندگی گزارنے کے لئے۔ 8 اِس لئے جو یہ ہدایات رد کرتا ہے وہ انسان کو نہیں بلکہ اللہ کو رد کرتا ہے جو آپ کو اپنا مقدّس روح دے دیتا ہے۔

9 یہ لکھنے کی ضرورت نہیں کہ آپ دوسرے ایمان داروں سے محبت رکھیں۔ اللہ نے خود آپ کو ایک دوسرے سے محبت رکھنا سکھایا ہے۔ 10 اور حقیقتاً آپ مکدُنیہ کے تمام بھائیوں سے ایسی ہی محبت رکھتے ہیں۔ تو بھی بھائیو، ہم آپ کی حوصلہ افزائی کرنا چاہتے ہیں کہ آپ اِس میں مزید ترقی کرتے جائیں۔ 11 اپنی عزت اِس میں برقرار رکھیں کہ آپ سکون سے زندگی گزاریں، اپنے فرائض ادا کریں اور اپنے ہاتھوں سے کام کریں، جس طرح ہم نے آپ کو کہہ دیا تھا۔ 12 جب آپ ایسا کریں گے تو غیرایمان دار آپ کی قدر کریں گے اور آپ کسی بھی چیز کے محتاج نہیں رہیں گے۔

خداوند کی آمد

13 بھائیو، ہم چاہتے ہیں کہ آپ اُن کے بارے میں حقیقت جان لیں جو سو گئے ہیں تاکہ آپ دوسروں کی طرح جن کی کوئی اُمید نہیں ماتم نہ کریں۔ 14 ہمارا ایمان ہے کہ عیسیٰ مر گیا اور دوبارہ جی اُٹھا، اِس لئے ہمارا یہ بھی ایمان ہے کہ جب عیسیٰ واپس آئے گا تو اللہ اُس کے ساتھ اُن ایمان داروں کو بھی واپس لائے گا جو موت کی نیند سو گئے ہیں۔

15 جو کچھ ہم اب آپ کو بتا رہے ہیں وہ خداوند کی تعلیم ہے۔ خداوند کی آمد پر ہم جو زندہ ہوں گے سوئے ہوئے لوگوں سے پہلے خداوند سے نہیں ملیں گے۔ 16 اُس وقت اونچی آواز سے حکم دیا جائے گا، فرشتۂ اعظم کی آواز سنائی دے گی، اللہ کا تُرم بجے گا اور خداوند خود آسمان پر سے اُتر آئے گا۔ تب پہلے وہ جی اُٹھیں گے جو مسیح میں مر گئے تھے۔ 17 اِن کے بعد ہی ہمیں جو زندہ ہوں گے بادلوں پر اُٹھا لیا جائے گا تاکہ ہَوا میں خداوند سے ملیں۔ پھر ہم ہمیشہ خداوند کے ساتھ رہیں گے۔ 18 چنانچہ اِن الفاظ سے ایک دوسرے کو تسلی دیا کریں۔

خداوند کی آمد کے لئے تیار رہنا

5 بھائیو، اِس کی ضرورت نہیں کہ ہم آپ کو لکھیں کہ یہ سب کچھ کب اور کس موقع پر ہو گا۔

2 کیونکہ آپ خود خوب جانتے ہیں کہ خداوند کا دن یوں آئے گا جس طرح چور رات کے وقت گھر میں گھس آتا ہے۔ 3 جب لوگ کہیں گے، ”اب امن و امان ہے،“ تو ہلاکت اچانک ہی اُن پر آن پڑے گی۔ وہ اِس طرح مصیبت میں پڑ جائیں گے جس طرح وہ عورت جس کا بچہ پیدا ہو رہا ہے۔ وہ ہرگز نہیں بچ سکیں گے۔ 4 لیکن آپ بھائیو تاریکی کی گرفت میں نہیں ہیں، اِس لئے یہ دن چور کی طرح آپ پر غالب نہیں آنا چاہئے۔ 5 کیونکہ آپ سب روشنی اور دن کے فرزند ہیں۔ ہمارا رات یا تاریکی سے کوئی واسطہ نہیں۔ 6 غرض آئیں، ہم دوسروں کی مانند نہ ہوں جو سوئے ہوئے ہیں بلکہ جاگتے رہیں، ہوش مند رہیں۔ 7 کیونکہ رات کے وقت ہی لوگ سو جاتے ہیں، رات کے وقت ہی لوگ نشے میں دُھت ہو جاتے ہیں۔ 8 لیکن چونکہ ہم دن کے ہیں اِس لئے آئیں ہم ہوش میں رہیں۔ لازم ہے کہ ہم ایمان اور محبت کو زرہ بکتر کے طور پر اور نجات کی اُمید کو خود کے طور پر پہن لیں۔ 9 کیونکہ اللہ نے ہمیں اِس لئے نہیں چنا کہ ہم پر اپنا غضب نازل کرے بلکہ اِس لئے کہ ہم اپنے خداوند عیسیٰ مسیح کے وسیلے سے نجات پائیں۔ 10 اُس نے ہماری خاطر اپنی جان دے دی تاکہ ہم اُس کے ساتھ جئیں، خواہ ہم اُس کی آمد کے دن مُردہ ہوں یا زندہ۔ 11 اِس لئے ایک دوسرے کی حوصلہ افزائی اور تعمیر کرتے رہیں، جیسا کہ آپ کر بھی رہے ہیں۔

آخری ہدایات اور سلام

12 بھائیو، ہماری درخواست ہے کہ آپ اُن کی قدر کریں جو آپ کے درمیان سخت محنت کر کے خداوند میں آپ کی راہنمائی اور ہدایت کرتے ہیں۔ 13 اُن کی خدمت کو سامنے رکھ کر پیار سے اُن کی بڑی عزت کریں۔ اور ایک دوسرے کے ساتھ میل ملاپ سے زندگی گزاریں۔

14 بھائیو، ہم اِس پر زور دینا چاہتے ہیں کہ اُنہیں سمجھائیں جو بے قاعدہ زندگی گزارتے ہیں، اُنہیں تسلی دیں جو جلدی سے مایوس ہو جاتے ہیں، کمزوروں کا خیال رکھیں اور سب کو صبر سے برداشت کریں۔ 15 اِس پر دھیان دیں کہ کوئی کسی سے بُرائی کے بدلے بُرائی نہ کرے بلکہ آپ ہر وقت ایک دوسرے اور تمام لوگوں کے ساتھ نیک کام کرنے میں لگے رہیں۔

16 ہر وقت خوش رہیں، 17 بلاناغہ دعا کریں، 18 اور ہر حالت میں خدا کا شکر کریں۔ کیونکہ جب آپ مسیح میں ہیں تو اللہ یہی کچھ آپ سے چاہتا ہے۔

19 روح القدس کو مت بجھائیں۔ 20 نبوّتوں کی تحقیر نہ کریں۔ 21 سب کچھ پرکھ کر وہ تھامے رکھیں جو اچھا ہے، 22 اور ہر قسم کی بُرائی سے باز رہیں۔

23 اللہ خود جو سلامتی کا خدا ہے آپ کو پورے طور پر مخصوص و مقدّس کرے۔ وہ کرے کہ آپ پورے طور پر روح، جان اور بدن سمیت اُس وقت تک محفوظ اور بےالزام رہیں جب تک ہمارا خداوند عیسیٰ مسیح واپس نہیں آ جاتا۔ 24 جو آپ کو بُلاتا ہے وہ وفادار ہے اور وہ ایسا کرے گا بھی۔

25 بھائیو، ہمارے لئے دعا کریں۔

26 تمام بھائیوں کو ہماری طرف سے بوسہ دینا۔

27 خداوند کے حضور مَیں آپ کو تاکید کرتا ہوں کہ یہ خط تمام بھائیوں کے سامنے پڑھا جائے۔

28 ہمارے خداوند عیسیٰ مسیح کا فضل آپ کے ساتھ ہوتا رہے۔

تِھسّلُنیکیوں کے نام
پولس رسول کا دوسرا خط

1 یہ خط پولس، سلوانس اور تیمُتھیُس کی طرف سے ہے۔
ہم تِھسّلُنیکیوں کی جماعت کو لکھ رہے ہیں، اُنہیں جو اللہ ہمارے باپ اور خداوند عیسیٰ مسیح پر ایمان لائے ہیں۔
2 خدا ہمارا باپ اور خداوند عیسیٰ مسیح آپ کو فضل اور سلامتی بخشیں۔

مسیح کی آمد پر عدالت

3 بھائیو، واجب ہے کہ ہم ہر وقت آپ کے لئے خدا کا شکر کریں۔ ہاں، یہ موزوں ہے، کیونکہ آپ کا ایمان حیرت انگیز ترقی کر رہا ہے اور آپ سب کی ایک دوسرے سے محبت بڑھ رہی ہے۔ 4 یہی وجہ ہے کہ ہم اللہ کی دیگر جماعتوں میں آپ پر فخر کرتے ہیں۔ ہاں، ہم فخر کرتے ہیں کہ آپ اِن دنوں میں کتنی ثابت قدمی اور ایمان دکھا رہے ہیں حالانکہ آپ بہت ایذا رسانیاں اور مصیبتیں برداشت کر رہے ہیں۔

5 یہ سب کچھ ثابت کرتا ہے کہ اللہ کی عدالت راست ہے، اور نتیجے میں آپ اُس کی بادشاہی کے لائق ٹھہریں گے، جس کے لئے آپ اب دُکھ اُٹھا رہے ہیں۔ 6 اللہ وہی کچھ کرے گا جو راست ہے۔ وہ اُنہیں مصیبتوں میں ڈال دے گا جو آپ کو مصیبت میں ڈال رہے ہیں، 7 اور آپ کو جو مصیبت میں ہیں ہمارے سمیت آرام دے گا۔ وہ یہ اُس وقت کرے گا جب خداوند عیسیٰ اپنے قوی فرشتوں کے ساتھ آسمان پر سے آ کر ظاہر ہو گا 8 اور بھڑکتی ہوئی آگ میں اُنہیں سزا دے گا جو نہ اللہ کو جانتے ہیں، نہ ہمارے خداوند عیسیٰ کی خوش خبری کے تابع ہیں۔ 9 ایسے لوگ ابدی ہلاکت کی سزا پائیں گے، وہ ہمیشہ تک خداوند کی حضوری اور اُس کی جلالی قدرت سے دُور ہو جائیں گے۔ 10 لیکن اُس دن خداوند اِس لئے بھی آئے گا کہ اپنے مقدسین میں جلال پائے اور تمام ایمان داروں میں حیرت کا باعث ہو۔ آپ بھی اُن میں شامل ہوں گے، کیونکہ آپ اُس پر ایمان لائے جس کی گواہی ہم نے آپ کو دی۔

[11] یہ پیشِ نظر رکھ کر ہم لگاتار آپ کے لئے دعا کرتے ہیں۔ ہمارا خدا آپ کو اُس بُلاوے کے لائق ٹھہرائے جس کے لئے آپ کو بُلایا گیا ہے۔ اور وہ اپنی قدرت سے آپ کی نیکی کرنے کی ہر خواہش اور آپ کے ایمان کا ہر کام تکمیل تک پہنچائے۔ [12] کیونکہ اِس طرح ہی ہمارے خداوند عیسیٰ کا نام آپ میں جلال پائے گا اور آپ بھی اُس میں جلال پائیں گے، اُس فضل کے مطابق جو ہمارے خدا اور خداوند عیسیٰ مسیح نے آپ کو دیا ہے۔

بے دینی کا آدمی

2 بھائیو، یہ سوال اُٹھا ہے کہ ہمارے خداوند عیسیٰ مسیح کی آمد کیسی ہو گی؟ ہم کس طرح اُس کے ساتھ جمع ہو جائیں گے؟ اِس ناتے سے ہماری آپ سے درخواست ہے [2] کہ جب لوگ کہتے ہیں کہ خداوند کا دن آ چکا ہے تو آپ جلدی سے بے چین یا پریشان نہ ہو جائیں۔ اُن کی بات نہ مانیں، چاہے وہ یہ دعویٰ بھی کریں کہ اُن کے پاس ہماری طرف سے کوئی نبوّت، پیغام یا خط ہے۔ [3] کوئی بھی آپ کو کسی بھی چال سے فریب نہ دے، کیونکہ یہ دن اُس وقت تک نہیں آئے گا جب تک آخری بغاوت پیش نہ آئے اور ''بے دینی کا آدمی'' ظاہر نہ ہو جائے، وہ جس کا انجام ہلاکت ہو گا۔ [4] وہ ہر ایک کی مخالفت کرے گا جو خدا اور معبود کہلاتا ہے اور اپنے آپ کو اُن سب سے بڑا ٹھہرائے گا۔ ہاں، وہ اللہ کے گھر میں بیٹھ کر اعلان کرے گا، ''مَیں اللہ ہوں۔''

[5] کیا آپ کو یاد نہیں کہ مَیں آپ کو یہ بتاتا رہا جب ابھی آپ کے پاس تھا؟ [6] اور اب آپ جانتے ہیں کہ کیا کچھ اُسے روک رہا ہے تاکہ وہ اپنے مقررہ وقت پر ظاہر ہو جائے۔ [7] کیونکہ یہ پُراسرار بے دینی اب بھی اثر کر رہی ہے۔ لیکن یہ اُس وقت تک ظاہر نہیں ہو گی جب تک وہ شخص ہٹ نہ جائے جو اب تک اُسے روک رہا ہے۔ [8] پھر ہی ''بے دینی کا آدمی'' ظاہر ہو گا۔ لیکن جب خداوند عیسیٰ آئے گا تو وہ اُسے اپنے منہ کی پھونک سے مار ڈالے گا، ظاہر ہونے پر ہی وہ اُسے ہلاک کر دے گا۔ [9] ''بے دینی کے آدمی'' میں ابلیس کام کرے گا۔ جب وہ آئے گا تو ہر قسم کی طاقت کا اظہار کرے گا۔ وہ جھوٹے نشان اور معجزے پیش کرے گا۔ [10] یوں وہ اُنہیں ہر طرح کے شریر فریب میں پھنسائے گا جو ہلاک ہونے والے ہیں۔ لوگ اِس لئے ہلاک ہو جائیں گے کہ اُنہوں نے سچائی سے محبت کرنے سے انکار کیا، ورنہ وہ بچ جاتے۔ [11] اِس وجہ سے اللہ اُنہیں بُری طرح سے فریب میں پھنسنے دیتا ہے تاکہ وہ اِس جھوٹ پر ایمان لائیں۔ [12] نتیجے میں سب جو سچائی پر ایمان نہ لائے بلکہ ناراستی سے لطف اندوز ہوئے مجرم ٹھہریں گے۔

آپ کو نجات کے لئے چن لیا گیا ہے

[13] میرے بھائیو، واجب ہے کہ ہم ہر وقت آپ کے لئے خدا کا شکر کریں جنہیں خداوند پیار کرتا ہے۔ کیونکہ اللہ نے آپ کو شروع ہی سے نجات پانے کے لئے چن لیا، ایسی نجات کے لئے جو روح القدس سے پاکیزگی پا کر سچائی پر ایمان لانے سے حاصل ہوتی ہے۔ [14] اللہ نے آپ کو اُس وقت یہ نجات پانے کے لئے بُلا لیا جب ہم نے آپ کو اُس کی خوش خبری سنائی۔ اور اب آپ ہمارے خداوند عیسیٰ مسیح کے جلال میں شریک ہو سکتے ہیں۔ [15] بھائیو، اِس لئے ثابت قدم رہیں اور اُن روایات کو تھامے رکھیں جو ہم نے آپ کو سکھائی ہیں،

خواہ زبانی یا خط کے ذریعے۔

16 ہمارا خداوند عیسیٰ مسیح خود اور خدا ہمارا باپ جس نے ہم سے محبت رکھی اور اپنے فضل سے ہمیں ابدی تسلی اور ٹھوس اُمید بخشی 17 آپ کی حوصلہ افزائی کرے اور یوں مضبوط کرے کہ آپ ہمیشہ وہ کچھ بولیں اور کریں جو اچھا ہے۔

ہمارے لئے دعا کرنا

3 بھائیو، ایک آخری بات، ہمارے لئے دعا کریں کہ خداوند کا پیغام جلدی سے پھیل جائے اور عزت پائے، بالکل اُسی طرح جس طرح آپ کے درمیان ہوا۔ 2 اِس کے لئے بھی دعا کریں کہ اللہ ہمیں غلط اور شریر لوگوں سے بچائے رکھے، کیونکہ سب تو ایمان نہیں رکھتے۔

3 لیکن خداوند وفادار ہے، اور وہی آپ کو مضبوط کر کے ابلیس سے محفوظ رکھے گا۔ 4 ہم خداوند میں آپ پر اعتماد رکھتے ہیں کہ آپ وہ کچھ کر رہے ہیں بلکہ کرتے رہیں گے جو ہم نے آپ کو کرنے کو کہا تھا۔

5 خداوند آپ کے دلوں کو اللہ کی محبت اور مسیح کی ثابت قدمی کی طرف مائل کرتا رہے۔

کام کرنے کا فرض

6 بھائیو، اپنے خداوند عیسیٰ مسیح کے نام میں ہم آپ کو حکم دیتے ہیں کہ ہر اُس بھائی سے کنارہ کریں جو بے قاعدہ چلتا اور جو ہم سے پائی ہوئی روایت کے مطابق زندگی نہیں گزارتا۔ 7 آپ خود جانتے ہیں کہ آپ کو کس طرح ہمارے نمونے پر چلنا چاہئے۔ جب ہم آپ کے پاس تھے تو ہماری زندگی میں بے ترتیبی نہیں پائی جاتی تھی۔ 8 ہم نے کسی کا کھانا بھی پیسے دیئے بغیر نہ کھایا، بلکہ دن رات سخت محنت مشقت کرتے رہے تاکہ آپ میں سے کسی کے لئے بوجھ نہ بنیں۔ 9 بات یہ نہیں کہ ہمیں آپ سے معاوضہ ملنے کا حق نہیں تھا۔ نہیں، ہم نے ایسا کیا تاکہ ہم آپ کے لئے اچھا نمونہ بنیں اور آپ اِس نمونے پر چلیں۔ 10 جب ہم ابھی آپ کے پاس تھے تو ہم نے آپ کو حکم دیا، ”جو کام نہیں کرنا چاہتا وہ کھانا بھی نہ کھائے۔“

11 اب ہمیں یہ خبر ملی ہے کہ آپ میں سے بعض بے قاعدہ زندگی گزارتے ہیں۔ وہ کام نہیں کرتے بلکہ دوسروں کے کاموں میں خواہ مخواہ دخل دیتے ہیں۔ 12 خداوند عیسیٰ مسیح کے نام میں ہم ایسے لوگوں کو حکم دیتے اور سمجھاتے ہیں کہ آرام سے کام کر کے اپنی روزی کمائیں۔

13 بھائیو، آپ بھلائی کرنے سے کبھی ہمت نہ ہاریں۔ 14 اگر کوئی اِس خط میں درج ہماری ہدایت پر عمل نہ کرے تو اُس سے تعلق نہ رکھنا تاکہ اُسے شرم آئے۔ 15 لیکن اُسے دشمن مت سمجھنا بلکہ اُسے بھائی جان کر سمجھانا۔

آخری الفاظ

16 خداوند خود جو سلامتی کا سرچشمہ ہے آپ کو ہر وقت اور ہر طرح سے سلامتی بخشے۔ خداوند آپ سب کے ساتھ ہو۔

17 مَیں، پولس اپنے ہاتھ سے یہ لکھ رہا ہوں۔ میری طرف سے سلام۔ مَیں اِسی طریقے سے اپنے ہر خط پر دست خط کرتا اور اِسی طرح لکھتا ہوں۔

18 ہمارے خداوند عیسیٰ مسیح کا فضل آپ سب کے ساتھ رہے۔

تیمُتھیُس کے نام

پولس رسول کا پہلا خط

1 یہ خط پولس کی طرف سے ہے جو ہمارے نجات دہندہ اللہ اور ہماری اُمید مسیح عیسیٰ کے حکم پر مسیح عیسیٰ کا رسول ہے۔

2 مَیں تیمُتھیُس کو لکھ رہا ہوں جو ایمان میں میرا سچا بیٹا ہے۔

خدا باپ اور ہمارا خداوند مسیح عیسیٰ آپ کو فضل، رحم اور سلامتی عطا کریں۔

غلط تعلیم سے خبردار

3 مَیں نے آپ کو مکدُنیہ جاتے وقت نصیحت کی تھی کہ اِفسس میں رہیں تاکہ آپ وہاں کے کچھ لوگوں کو غلط تعلیم دینے سے روکیں۔ 4 اُنہیں فرضی کہانیوں اور ختم نہ ہونے والے نسب ناموں کے پیچھے نہ لگنے دیں۔ اِن سے محض بحث مباحثہ پیدا ہوتا ہے اور اللہ کا نجات بخش منصوبہ پورا نہیں ہوتا۔ کیونکہ یہ منصوبہ صرف ایمان سے تکمیل تک پہنچتا ہے۔ 5 میری اِس ہدایت کا مقصد یہ ہے کہ محبت اُبھر آئے، ایسی محبت جو خالص دل، صاف ضمیر اور بے ریا ایمان سے پیدا ہوتی ہے۔ 6 کچھ لوگ اِن چیزوں سے بھٹک کر بے معنی باتوں میں گم ہو گئے ہیں۔ 7 یہ شریعت کے اُستاد بننا چاہتے ہیں، لیکن اُنہیں اُن باتوں کی سمجھ نہیں آتی جو وہ کر رہے ہیں اور جن پر وہ اِتنے اعتماد سے اصرار کر رہے ہیں۔

8 لیکن ہم تو جانتے ہیں کہ شریعت اچھی ہے بشرطیکہ اِسے صحیح طور پر استعمال کیا جائے۔ 9 اور یاد رہے کہ یہ راست بازوں کے لئے نہیں دی گئی۔ کیونکہ یہ اُن کے لئے ہے جو بغیر شریعت کے اور سرکش زندگی گزارتے ہیں، جو بے دین اور گناہ گار ہیں، جو مقدّس اور روحانی باتوں سے خالی ہیں، جو اپنے ماں باپ کے قاتل ہیں، جو خونی، 10 زناکار، ہم جنس پرست اور غلاموں کے تاجر ہیں، جو جھوٹ بولتے، جھوٹی قسم کھاتے اور مزید بہت کچھ کرتے ہیں جو صحت بخش تعلیم کے خلاف ہے۔ 11 اور صحت بخش تعلیم کیا ہے؟ وہ جو مبارک خدا کی اُس جلالی خوش خبری میں پائی جاتی ہے جو میرے سپرد کی گئی ہے۔

اللہ کے رحم کے لئے شکر گزاری

12 مَیں اپنے خداوند مسیح عیسیٰ کا شکر کرتا ہوں جس نے میری تقویت کی ہے۔ مَیں اُس کا شکر کرتا ہوں کہ اُس نے مجھے وفادار سمجھ کر خدمت کے لئے مقرر کیا۔ 13 گو مَیں پہلے کفر بکنے والا اور گستاخ آدمی تھا، جو لوگوں کو ایذا دیتا تھا، لیکن اللہ نے مجھ پر رحم کیا۔ کیونکہ اُس وقت مَیں ایمان نہیں لایا تھا اور اِس لئے نہیں جانتا تھا کہ کیا کر رہا ہوں۔ 14 ہاں، ہمارے خداوند نے مجھ پر اپنا فضل کثرت سے اُنڈیل دیا اور مجھے وہ ایمان اور محبت عطا کی جو ہمیں مسیح عیسیٰ میں ہوتے ہوئے ملتی ہے۔ 15 ہم اِس قابلِ قبول بات پر پورا بھروسا رکھ سکتے ہیں کہ مسیح عیسیٰ گناہ گاروں کو نجات دینے کے لئے اِس دنیا میں آیا۔ اُن میں سے مَیں سب سے بڑا گناہ گار ہوں، 16 لیکن یہی وجہ ہے کہ اللہ نے مجھ پر رحم کیا۔ کیونکہ وہ چاہتا تھا کہ مسیح عیسیٰ مجھ میں جو اوّل گناہ گار ہوں اپنا وسیع صبر ظاہر کرے اور مَیں یوں اُن کے لئے نمونہ بن جاؤں جو اُس پر ایمان لا کر ابدی زندگی پانے والے ہیں۔ 17 ہاں، ہمارے ازلی و ابدی شہنشاہ کی ہمیشہ تک عزت و جلال ہو! وہی لافانی، اَن دیکھا اور واحد خدا ہے۔ آمین۔

18 تیمُتھیُس میرے بیٹے، مَیں آپ کو یہ ہدایت اُن پیش گوئیوں کے مطابق دیتا ہوں جو پہلے آپ کے بارے میں کی گئی تھیں۔ کیونکہ مَیں چاہتا ہوں کہ آپ اِن کی پیروی کر کے اچھی طرح لڑ سکیں 19 اور ایمان اور صاف ضمیر کے ساتھ زندگی گزار سکیں۔ کیونکہ بعض نے یہ باتیں رد کر دی ہیں اور نتیجے میں اُن کے ایمان کا بیڑا غرق ہو گیا۔ 20 ہمنیُس اور سکندر بھی اِن میں شامل ہیں۔ اب مَیں نے اِنہیں ابلیس کے حوالے کر دیا ہے تاکہ وہ کفر بکنے سے باز آنا سیکھیں۔

جماعت کی پرستش

2 پہلے مَیں اِس پر زور دینا چاہتا ہوں کہ آپ سب کے لئے درخواستیں، دعائیں، سفارشیں اور شکر گزاریاں پیش کریں، 2 بادشاہوں اور اختیار والوں کے لئے بھی تاکہ ہم آرام اور سکون سے خدا ترس اور شریف زندگی گزار سکیں۔ 3 یہ اچھا اور ہمارے نجات دہندہ اللہ کو پسندیدہ ہے۔ 4 ہاں، وہ چاہتا ہے کہ تمام انسان نجات پا کر سچائی کو جان لیں۔ 5 کیونکہ ایک ہی خدا ہے اور اللہ اور انسان کے بیچ میں ایک ہی درمیانی ہے یعنی مسیح عیسیٰ، وہ انسان 6 جس نے اپنے آپ کو فدیہ کے طور پر سب کے لئے دے دیا تاکہ وہ مخلصی پائیں۔ یوں اُس نے مقررہ وقت پر گواہی دی 7 اور یہ گواہی سنانے کے لئے مجھے مناد، رسول اور غیریہودیوں کا اُستاد مقرر کیا تاکہ اُنہیں ایمان اور سچائی کا پیغام سناؤں۔ مَیں جھوٹ نہیں بول رہا بلکہ سچ کہہ رہا ہوں۔

8 اب مَیں چاہتا ہوں کہ ہر مقامی جماعت کے مرد مقدّس ہاتھ اُٹھا کر دعا کریں۔ وہ غصے یا بحث مباحثہ کی حالت میں ایسا نہ کریں۔ 9 اِسی طرح مَیں چاہتا ہوں کہ خواتین مناسب کپڑے پہن کر شرافت اور شائستگی سے اپنے آپ کو آراستہ کریں۔ وہ گُندھے ہوئے بال، سونا، موتی یا حد سے زیادہ مہنگے کپڑوں سے اپنے آپ کو آراستہ نہ کریں 10 بلکہ نیک کاموں سے۔ کیونکہ یہی ایسی خواتین کے لئے مناسب ہے جو خدا ترس ہونے کا دعویٰ کرتی ہیں۔ 11 خاتون خاموشی سے اور پوری فرماں برداری کے ساتھ سیکھے۔ 12 مَیں خواتین کو تعلیم دینے یا آدمیوں پر حکومت کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔ وہ

خاموش رہیں۔ 13 کیونکہ پہلے آدم کو تشکیل دیا گیا، پھر حوا کو۔ 14 اور آدم نے ابلیس سے دھوکا نہ کھایا بلکہ حوا نے، جس کا نتیجہ گناہ تھا۔ 15 لیکن خواتین بچے جنم دینے سے نجات پائیں گی۔ شرط یہ ہے کہ وہ سمجھ کے ساتھ ایمان، محبت اور مقدّس حالت میں زندگی گزارتی رہیں۔

خدا کی جماعت کے نگران

3 یہ بات یقینی ہے کہ جو جماعت کا نگران بننا چاہتا ہے وہ ایک اچھی ذمہ داری کی آرزو رکھتا ہے۔ 2 لازم ہے کہ نگران بےالزام ہو۔ اُس کی ایک ہی بیوی ہو۔ وہ ہوش مند، سمجھ دار،[a] شریف، مہمان نواز اور تعلیم دینے کے قابل ہو۔ 3 وہ شرابی نہ ہو، نہ لڑاکا بلکہ نرم دل اور اَمن پسند۔ وہ پیسوں کا لالچ کرنے والا نہ ہو۔ 4 لازم ہے کہ وہ اپنے خاندان کو اچھی طرح سنبھال سکے اور کہ اُس کے بچے شرافت کے ساتھ اُس کی بات مانیں۔ 5 کیونکہ اگر وہ اپنا خاندان نہ سنبھال سکے تو وہ کس طرح اللہ کی جماعت کی دیکھ بھال کر سکے گا؟ 6 وہ نومرید نہ ہو ورنہ خطرہ ہے کہ وہ پھول کر ابلیس کے جال میں اُلجھ جائے اور یوں اُس کی عدالت کی جائے۔ 7 لازم ہے کہ جماعت سے باہر کے لوگ اُس کی اچھی گواہی دے سکیں، ایسا نہ ہو کہ وہ بدنام ہو کر ابلیس کے پھندے میں پھنس جائے۔

جماعت کے مددگار

8 اِسی طرح جماعت کے مددگار بھی شریف ہوں۔ وہ ریاکار نہ ہوں، نہ حد سے زیادہ مَے پئیں۔ وہ لالچی بھی نہ ہوں۔ 9 لازم ہے کہ وہ صاف ضمیر رکھ کر ایمان کی پُراسرار سچائیاں محفوظ رکھیں۔ 10 یہ بھی ضروری ہے کہ اُنہیں پہلے پرکھا جائے۔ اگر وہ اِس کے بعد بےالزام نکلیں تو پھر وہ خدمت کریں۔ 11 اُن کی بیویاں بھی شریف ہوں۔ وہ بہتان لگانے والی نہ ہوں بلکہ ہوش مند اور ہر بات میں وفادار۔ 12 مددگار کی ایک ہی بیوی ہو۔ لازم ہے کہ وہ اپنے بچوں اور خاندان کو اچھی طرح سنبھال سکے۔ 13 جو مددگار اچھی طرح اپنی خدمت سنبھالتے ہیں اُن کی حیثیت بڑھ جائے گی اور مسیح عیسیٰ پر اُن کا ایمان اِتنا پختہ ہو جائے گا کہ وہ بڑے اعتماد کے ساتھ زندگی گزار سکیں گے۔

ایک عظیم بھید

14 اگرچہ مَیں جلد آپ کے پاس آنے کی اُمید رکھتا ہوں تو بھی آپ کو یہ خط لکھ رہا ہوں۔ 15 لیکن اگر دیر بھی لگے تو یہ پڑھ کر آپ کو معلوم ہو گا کہ اللہ کے گھرانے میں ہمارا برتاؤ کیسا ہونا چاہئے۔ اللہ کا گھرانا کیا ہے؟ زندہ خدا کی جماعت، جو سچائی کا ستون اور بنیاد ہے۔ 16 یقیناً ہمارے ایمان کا بھید عظیم ہے۔

وہ جسم میں ظاہر ہوا،
روح میں راست باز ٹھہرا
اور فرشتوں کو دکھائی دیا۔
اُس کی غیریہودیوں میں منادی کی گئی،
اُس پر دنیا میں ایمان لایا گیا
اور اُسے آسمان کے جلال میں اُٹھا لیا گیا۔

---

[a] یونانی لفظ میں ضبطِ نفس کا عنصر بھی پایا جاتا ہے۔

جھوٹے اُستاد

4 روح القدس صاف فرماتا ہے کہ آخری دنوں میں کچھ ایمان سے ہٹ کر فریب دہ روحوں اور شیطانی تعلیمات کی پیروی کریں گے۔ 2 ایسی تعلیمات جھوٹ بولنے والوں کی ریاکار باتوں سے آتی ہیں، جن کے ضمیر پر ابلیس نے اپنا نشان لگا کر ظاہر کر دیا ہے کہ یہ اُس کے اپنے ہیں۔ 3 یہ شادی کرنے کی اجازت نہیں دیتے اور لوگوں کو کہتے ہیں کہ وہ مختلف کھانے کی چیزوں سے پرہیز کریں۔ لیکن اللہ نے یہ چیزیں اِس لئے بنائی ہیں کہ جو ایمان رکھتے ہیں اور سچائی سے واقف ہیں اِنہیں شکر گزاری کے ساتھ کھائیں۔ 4 جو کچھ بھی اللہ نے خلق کیا ہے وہ اچھا ہے، اور ہمیں اُسے رد نہیں کرنا چاہئے بلکہ خدا کا شکر کر کے اُسے کھا لینا چاہئے۔ 5 کیونکہ اُسے اللہ کے کلام اور دعا سے مخصوص و مقدّس کیا گیا ہے۔

مسیح عیسیٰ کا اچھا خادم

6 اگر آپ بھائیوں کو یہ تعلیم دیں تو آپ مسیح عیسیٰ کے اچھے خادم ہوں گے۔ پھر یہ ثابت ہو جائے گا کہ آپ کو ایمان اور اُس اچھی تعلیم کی سچائیوں میں تربیت دی گئی ہے جس کی پیروی آپ کرتے رہے ہیں۔ 7 لیکن دادی اماں کی اِن بے معنی فرضی کہانیوں سے باز رہیں۔ اِن کی بجائے ایسی تربیت حاصل کریں جس سے آپ کی روحانی زندگی مضبوط ہو جائے۔ 8 کیونکہ جسم کی تربیت کا تھوڑا ہی فائدہ ہے، لیکن روحانی تربیت ہر لحاظ سے مفید ہے، اِس لئے کہ اگر ہم اِس قسم کی تربیت حاصل کریں تو ہم سے حال اور مستقبل میں زندگی پانے کا وعدہ کیا گیا ہے۔ 9 یہ بات قابلِ اعتماد ہے اور اِسے پورے طور پر قبول کرنا چاہئے۔ 10 یہی وجہ ہے کہ ہم محنت مشقت اور جاں فشانی کرتے رہتے ہیں، کیونکہ ہم نے اپنی اُمید زندہ خدا پر رکھی ہے جو تمام انسانوں کا نجات دہندہ ہے، خاص کر ایمان رکھنے والوں کا۔

11 لوگوں کو یہ ہدایات دیں اور سکھائیں۔ 12 کوئی بھی آپ کو اِس لئے حقیر نہ جانے کہ آپ جوان ہیں۔ لیکن ضروری ہے کہ آپ کلام میں، چال چلن میں، محبت میں، ایمان میں اور پاکیزگی میں ایمان داروں کے لئے نمونہ بن جائیں۔ 13 جب تک مَیں نہیں آتا اِس پر خاص دھیان دیں کہ جماعت میں باقاعدگی سے کلام کی تلاوت کی جائے، لوگوں کو نصیحت کی جائے اور اُنہیں تعلیم دی جائے۔ 14 اپنی اُس نعمت کو نظرانداز نہ کریں جو آپ کو اُس وقت پیش گوئی کے ذریعے ملی جب بزرگوں نے آپ پر اپنے ہاتھ رکھے۔ 15 اِن باتوں کو فروغ دیں اور اِن کے پیچھے لگے رہیں تاکہ آپ کی ترقی سب کو نظر آئے۔ 16 اپنا اور تعلیم کا خاص خیال رکھیں۔ اِن میں ثابت قدم رہیں، کیونکہ ایسا کرنے سے آپ اپنے آپ کو اور اپنے سننے والوں کو بچا لیں گے۔

ایمان داروں سے سلوک

5 بزرگ بھائیوں کو سختی سے نہ ڈانٹنا بلکہ اُنہیں یوں سمجھانا جس طرح کہ وہ آپ کے باپ ہوں۔ اِسی طرح جوان آدمیوں کو یوں سمجھانا جیسے وہ آپ کے بھائی ہوں، 2 بزرگ بہنوں کو یوں جیسے وہ آپ کی مائیں ہوں اور جوان خواتین کو تمام پاکیزگی کے ساتھ یوں جیسے وہ آپ کی بہنیں ہوں۔

3 اُن بیواؤں کی مدد کر کے اُن کی عزت کریں جو واقعی ضرورت مند ہیں۔ 4 اگر کسی بیوہ کے بچے یا پوتے

نواسے ہوں تو اُس کی مدد کرنا اُن ہی کا فرض ہے۔ ہاں، وہ سیکھیں کہ خدا ترس ہونے کا پہلا فرض یہ ہے کہ ہم اپنے گھر والوں کی فکر کریں اور یوں اپنے ماں باپ، دادا دادی اور نانا نانی کو وہ کچھ واپس کریں جو ہمیں اُن سے ملا ہے، کیونکہ ایسا عمل اللہ کو پسند ہے۔ 5 جو عورت واقعی ضرورت مند بیوہ اور تنہا رہ گئی ہے وہ اپنی اُمید اللہ پر رکھ کر دن رات اپنی التجاؤں اور دعاؤں میں لگی رہتی ہے۔ 6 لیکن جو بیوہ عیش و عشرت میں زندگی گزارتی ہے وہ زندہ حالت میں ہی مُردہ ہے۔ 7 یہ ہدایات لوگوں تک پہنچائیں تاکہ اُن پر الزام نہ لگایا جا سکے۔ 8 کیونکہ اگر کوئی اپنوں اور خاص کر اپنے گھر والوں کی فکر نہ کرے تو اُس نے اپنے ایمان کا انکار کر دیا۔ ایسا شخص غیرایمان داروں سے بدتر ہے۔

9 جس بیوہ کی عمر 60 سال سے کم ہے اُسے بیواؤں کی فہرست میں درج نہ کیا جائے۔ شرط یہ بھی ہے کہ جب اُس کا شوہر زندہ تھا تو وہ اُس کی وفادار رہی ہو 10 اور کہ لوگ اُس کے نیک کاموں کی اچھی گواہی دے سکیں، مثلاً کیا اُس نے اپنے بچوں کو اچھی طرح پالا ہے؟ کیا اُس نے مہمان نوازی کی اور مقدّسین کے پاؤں دھو کر اُن کی خدمت کی ہے؟ کیا وہ مصیبت میں پھنسے ہوؤں کی مدد کرتی رہی ہے؟ کیا وہ ہر نیک کام کے لئے کوشاں رہی ہے؟

11 لیکن جوان بیوائیں اِس فہرست میں شامل مت کرنا، کیونکہ جب اُن کی جسمانی خواہشات اُن پر غالب آتی ہیں تو وہ مسیح سے دُور ہو کر شادی کرنا چاہتی ہیں۔ 12 یوں وہ اپنا پہلا ایمان چھوڑ کر مجرم ٹھہرتی ہیں۔ 13 اِس کے علاوہ وہ سُست ہونے اور اِدھر اُدھر گھروں میں پھرنے کی عادی بن جاتی ہیں۔ نہ صرف یہ بلکہ وہ باتونی بھی بن جاتی ہیں اور دوسروں کے معاملات میں دخل دے کر نامناسب باتیں کرتی ہیں۔ 14 اِس لئے مَیں چاہتا ہوں کہ جوان بیوائیں دوبارہ شادی کر کے بچوں کو جنم دیں اور اپنے گھروں کو سنبھالیں۔ پھر وہ دشمن کو بد گوئی کرنے کا موقع نہیں دیں گی۔ 15 کیونکہ بعض تو صحیح راہ سے ہٹ کر ابلیس کے پیچھے لگ چکی ہیں۔ 16 لیکن جس ایمان دار عورت کے خاندان میں بیوائیں ہیں اُس کا فرض ہے کہ وہ اُن کی مدد کرے تاکہ وہ خدا کی جماعت کے لئے بوجھ نہ بنیں۔ ورنہ جماعت اُن بیواؤں کی صحیح مدد نہیں کر سکے گی جو واقعی ضرورت مند ہیں۔

17 جو بزرگ جماعت کو اچھی طرح سنبھالتے ہیں اُنہیں دُگنی عزت کے لائق سمجھا جائے۔[a] مَیں خاص کر اُن کی بات کر رہا ہوں جو پاک کلام سنانے اور تعلیم دینے میں محنت مشقت کرتے ہیں۔ 18 کیونکہ کلامِ مقدّس فرماتا ہے، ”جب تُو فصل گاہنے کے لئے اُس پر بَیل چلنے دیتا ہے تو اُس کا منہ باندھ کر نہ رکھنا۔“ یہ بھی لکھا ہے، ”مزدور اپنی مزدوری کا حق دار ہے۔“ 19 جب کسی بزرگ پر الزام لگایا جائے تو یہ بات صرف اِس صورت میں مانیں کہ دو یا اِس سے زیادہ گواہ اِس کی تصدیق کریں۔ 20 لیکن جنہوں نے واقعی گناہ کیا ہو اُنہیں پوری جماعت کے سامنے سمجھائیں تاکہ دوسرے ایسی حرکتیں کرنے سے ڈر جائیں۔

21 اللہ اور مسیح عیسیٰ اور اُس کے چنیدہ فرشتوں کے سامنے مَیں سنجیدگی سے تاکید کرتا ہوں کہ اِن

[a] یہاں مطلب ہے کہ اُن کی عزت خاص کر مالی لحاظ سے کی جائے۔

ہدایات کی یوں پیروی کریں کہ آپ کسی معاملے سے صحیح طور پر واقف ہونے سے پیشتر فیصلہ نہ کریں، نہ جانب داری کا شکار ہو جائیں۔ 22 جلدی سے کسی پر ہاتھ رکھ کر اُسے کسی خدمت کے لئے مخصوص مت کرنا، نہ دوسروں کے گناہوں میں شریک ہونا۔ اپنے آپ کو پاک رکھیں۔

23 چونکہ آپ اکثر بیمار رہتے ہیں اِس لئے اپنے معدے کا لحاظ کر کے نہ صرف پانی ہی پیا کریں بلکہ ساتھ ساتھ کچھ مَے بھی استعمال کریں۔

24 کچھ لوگوں کے گناہ صاف صاف نظر آتے ہیں، اور وہ اُن سے پہلے ہی عدالت کے تخت کے سامنے آ پہنچتے ہیں۔ لیکن کچھ ایسے بھی ہیں جن کے گناہ گویا اُن کے پیچھے چل کر بعد میں ظاہر ہوتے ہیں۔ 25 اِسی طرح کچھ لوگوں کے اچھے کام صاف نظر آتے ہیں جبکہ بعض کے اچھے کام ابھی نظر نہیں آتے۔ لیکن یہ بھی پوشیدہ نہیں رہیں گے بلکہ کسی وقت ظاہر ہو جائیں گے۔

6 جو بھی غلامی کے جوئے میں ہیں وہ اپنے مالکوں کو پوری عزت کے لائق سمجھیں تاکہ لوگ اللہ کے نام اور ہماری تعلیم پر کفر نہ بکیں۔ 2 جب مالک ایمان لاتے ہیں تو غلاموں کو اُن کی اِس لئے کم عزت نہیں کرنا چاہئے کہ وہ اب مسیح میں بھائی ہیں۔ بلکہ وہ اُن کی اَور زیادہ خدمت کریں، کیونکہ اب جو اُن کی اچھی خدمت سے فائدہ اُٹھا رہے ہیں وہ ایمان دار اور عزیز ہیں۔

غلط تعلیم اور حقیقی دولت

لازم ہے کہ آپ لوگوں کو اِن باتوں کی تعلیم دیں اور اِس میں اُن کی حوصلہ افزائی کریں۔ 3 جو بھی اِس سے فرق تعلیم دے کر ہمارے خداوند عیسیٰ مسیح کے صحت بخش الفاظ اور اِس خدا ترس زندگی کی تعلیم سے وابستہ نہیں رہتا 4 وہ خود پسندی سے پھولا ہوا ہے اور کچھ نہیں سمجھتا۔ ایسا شخص بحث مباحثہ کرنے اور خالی باتوں پر جھگڑنے میں غیرصحت مند دل چسپی لیتا ہے۔ نتیجے میں حسد، جھگڑے، کفر اور بدگمانی پیدا ہوتی ہے۔ 5 یہ لوگ آپس میں جھگڑنے کی وجہ سے ہمیشہ کُڑھتے رہتے ہیں۔ اُن کے ذہن بگڑ گئے ہیں اور سچائی اُن سے چھین لی گئی ہے۔ ہاں، یہ سمجھتے ہیں کہ خدا ترس زندگی گزارنے سے مالی نفع حاصل کیا جا سکتا ہے۔

6 خدا ترس زندگی واقعی بہت نفع کا باعث ہے، لیکن شرط یہ ہے کہ انسان کو جو کچھ بھی مل جائے وہ اُس پر اکتفا کرے۔ 7 ہم دنیا میں اپنے ساتھ کیا لائے؟ کچھ نہیں! تو ہم دنیا سے نکلتے وقت کیا کچھ ساتھ لے جا سکیں گے؟ کچھ بھی نہیں! 8 چنانچہ اگر ہمارے پاس خوراک اور لباس ہو تو یہ ہمارے لئے کافی ہونا چاہئے۔ 9 جو امیر بننے کے خواہاں رہتے ہیں وہ کئی طرح کی آزمائشوں اور پھندوں میں پھنس جاتے ہیں۔ بہت سی ناسمجھ اور نقصان دہ خواہشات اُنہیں ہلاکت اور تباہی میں غرق ہو جانے دیتی ہیں۔ 10 کیونکہ پیسوں کا لالچ ہر غلط کام کا سرچشمہ ہے۔ کئی لوگوں نے اِسی لالچ کے باعث ایمان سے بھٹک کر اپنے آپ کو بہت اذیت پہنچائی ہے۔

شخصی ہدایات

11 لیکن آپ جو اللہ کے بندے ہیں اِن چیزوں سے بھاگتے رہیں۔ اِن کی بجائے راست بازی، خدا ترسی، ایمان، محبت، ثابت قدمی اور نرم دلی کے پیچھے لگے رہیں۔ 12 ایمان کی اچھی کُشتی لڑیں۔ ابدی زندگی سے

خوب لپٹ جائیں، کیونکہ اللہ نے آپ کو یہی زندگی پانے کے لئے بُلایا، اور آپ نے اپنی طرف سے بہت سے گواہوں کے سامنے اِس بات کا اقرار بھی کیا۔ 13 میرے دو گواہ ہیں، اللہ جو سب کچھ زندہ رکھتا ہے اور مسیح عیسیٰ جس نے پنطیُس پیلاطس کے سامنے اپنے ایمان کی اچھی گواہی دی۔ اِن ہی کے سامنے مَیں آپ کو کہتا ہوں کہ 14 یہ حکم یوں پورا کریں کہ آپ پر نہ داغ لگے، نہ الزام۔ اور اِس حکم پر اُس دن تک عمل کرتے رہیں جب تک ہمارا خداوند عیسیٰ مسیح ظاہر نہیں ہو جاتا۔ 15 کیونکہ اللہ مسیح کو مقررہ وقت پر ظاہر کرے گا۔ ہاں، جو مبارک اور واحد حکمران، بادشاہوں کا بادشاہ اور مالکوں کا مالک ہے وہ اُسے مقررہ وقت پر ظاہر کرے گا۔ 16 صرف وہی لافانی ہے، وہی ایسی روشنی میں رہتا ہے جس کے قریب کوئی نہیں آ سکتا۔ نہ کسی انسان نے اُسے کبھی دیکھا، نہ وہ اُسے دیکھ سکتا ہے۔ اُس کی عزت اور قدرت ابد تک رہے۔ آمین۔

17 جو موجودہ دنیا میں امیر ہیں اُنہیں سمجھائیں کہ وہ مغرور نہ ہوں، نہ دولت جیسی غیریقینی چیز پر اُمید رکھیں۔ اِس کی بجائے وہ اللہ پر اُمید رکھیں جو ہمیں فیاضی سے سب کچھ مہیا کرتا ہے تاکہ ہم اُس سے لطف اندوز ہو جائیں۔ 18 یہ پیشِ نظر رکھ کر امیر نیک کام کریں اور بھلائی کرنے میں ہی امیر ہوں۔ وہ خوشی سے دوسروں کو دینے اور اپنی دولت میں شریک کرنے کے لئے تیار ہوں۔ 19 یوں وہ اپنے لئے ایک اچھا خزانہ جمع کریں گے یعنی آنے والے جہان کے لئے ایک ٹھوس بنیاد جس پر کھڑے ہو کر وہ حقیقی زندگی پا سکیں گے۔

20 تیمُتھیُس بیٹے، جو کچھ آپ کے حوالے کیا گیا ہے اُسے محفوظ رکھیں۔ دنیاوی بکواس اور اُن متضاد خیالات سے کتراتے رہیں جنہیں غلطی سے علم کا نام دیا گیا ہے۔ 21 کچھ تو اِس علم کے ماہر ہونے کا دعویٰ کر کے ایمان کی صحیح راہ سے ہٹ گئے ہیں۔

اللہ کا فضل آپ سب کے ساتھ رہے۔

تیمُتھیُس کے نام

پولس رسول کا دوسرا خط

1 یہ خط پولس کی طرف سے ہے جو اللہ کی مرضی سے مسیح عیسیٰ کا رسول ہے تاکہ اُس وعدہ کی ہوئی زندگی کا پیغام سنائے جو ہمیں مسیح عیسیٰ میں حاصل ہوتی ہے۔

2 مَیں اپنے پیارے بیٹے تیمُتھیُس کو لکھ رہا ہوں۔ خدا باپ اور ہمارا خداوند مسیح عیسیٰ آپ کو فضل، رحم اور سلامتی عطا کریں۔

شکرگزاری اور حوصلہ افزائی

3 مَیں آپ کے لئے خدا کا شکر کرتا ہوں جس کی خدمت مَیں اپنے باپ دادا کی طرح صاف ضمیر سے کرتا ہوں۔ دن رات مَیں لگاتار آپ کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھتا ہوں۔ 4 مجھے آپ کے آنسو یاد آتے ہیں، اور مَیں آپ سے ملنے کا آرزومند ہوں تاکہ خوشی سے بھر جاؤں۔ 5 مجھے خاص کر آپ کا مخلص ایمان یاد ہے جو پہلے آپ کی نانی لوئس اور ماں یُونیکے رکھتی تھیں۔ اور مجھے یقین ہے کہ آپ بھی یہی ایمان رکھتے ہیں۔ 6 یہی وجہ ہے کہ مَیں آپ کو ایک بات یاد دلاتا ہوں۔ اللہ نے آپ کو اُس وقت ایک نعمت سے نوازا جب مَیں نے آپ پر ہاتھ رکھے۔ آپ کو اِس نعمت کی آگ کو نئے سرے سے بھڑکانے کی ضرورت ہے۔ 7 کیونکہ جس روح سے اللہ نے ہمیں نوازا ہے وہ ہمیں بُزدل نہیں بناتا بلکہ ہمیں قوت، محبت اور نظم و ضبط دلاتا ہے۔

8 اِس لئے ہمارے خداوند کے بارے میں گواہی دینے سے نہ شرمائیں، نہ مجھ سے جو مسیح کی خاطر قیدی ہوں۔ اِس کے بجائے میرے ساتھ اللہ کی قوت سے مدد لے کر اُس کی خوش خبری کی خاطر دُکھ اُٹھائیں۔ 9 کیونکہ اُس نے ہمیں نجات دے کر مقدّس زندگی گزارنے کے لئے بُلایا۔ اور یہ چیزیں ہمیں اپنی محنت سے نہیں ملیں بلکہ اللہ کے ارادے اور فضل سے۔ یہ فضل زمانوں کی ابتدا سے پہلے ہمیں مسیح میں دیا گیا 10 لیکن اب ہمارے نجات دہندہ مسیح عیسیٰ کی آمد سے ظاہر ہوا۔ مسیح ہی نے موت کو نیست کر دیا۔ اُسی نے اپنی خوش خبری کے ذریعے لافانی زندگی روشنی میں لا کر

ہم پر ظاہر کر دی ہے۔

11 اللہ نے مجھے یہی خوش خبری سنانے کے لئے مناد، رسول اور اُستاد مقرر کیا ہے۔ 12 اِسی وجہ سے مَیں دُکھ اُٹھا رہا ہوں۔ تو بھی مَیں شرماتا نہیں، کیونکہ مَیں اُسے جانتا ہوں جس پر مَیں ایمان لایا ہوں، اور مجھے پورا یقین ہے کہ جو کچھ مَیں نے اُس کے حوالے کر دیا ہے اُسے وہ اپنی آمد کے دن تک محفوظ رکھنے کے قابل ہے۔ 13 اُن صحت بخش باتوں کے مطابق چلتے رہیں جو آپ نے مجھ سے سن لی ہیں، اور یوں ایمان اور محبت کے ساتھ مسیح عیسیٰ میں زندگی گزاریں۔ 14 جو بیش قیمت چیز آپ کے حوالے کر دی گئی ہے اُسے روح القدس کی مدد سے جو ہم میں سکونت کرتا ہے محفوظ رکھیں۔

15 آپ کو معلوم ہے کہ صوبہ آسیہ میں تمام لوگوں نے مجھے ترک کر دیا ہے۔ اِن میں فوگلس اور ہرمگنیس بھی شامل ہیں۔ 16 خداوند اُنیسفرس کے گھرانے پر رحم کرے، کیونکہ اُس نے کئی دفعہ مجھے تر و تازہ کیا۔ ہاں، وہ اِس سے کبھی نہ شرمایا کہ مَیں قیدی ہوں۔ 17 بلکہ جب وہ روم شہر پہنچا تو بڑی کوششوں سے میرا کھوج لگا کر مجھے ملا۔ 18 خداوند کرے کہ وہ قیامت کے دن خداوند سے رحم پائے۔ آپ خود بہتر جانتے ہیں کہ اُس نے اِفسس میں کتنی خدمت کی۔

مسیح عیسیٰ کا وفادار سپاہی

2 لیکن آپ، میرے بیٹے، اُس فضل سے تقویت پائیں جو آپ کو مسیح عیسیٰ میں مل گیا ہے۔ 2 جو کچھ آپ نے بہت گواہوں کی موجودگی میں مجھ سے سنا ہے اُسے معتبر لوگوں کے سپرد کریں۔ یہ ایسے لوگ ہوں جو اَوروں کو سکھانے کے قابل ہوں۔

3 مسیح عیسیٰ کے اچھے سپاہی کی طرح ہمارے ساتھ دُکھ اُٹھاتے رہیں۔ 4 جس سپاہی کی ڈیوٹی ہے وہ عام رعایا کے معاملات میں پھنسنے سے باز رہتا ہے، کیونکہ وہ اپنے افسر کو پسند آنا چاہتا ہے۔ 5 اِسی طرح کھیل کے مقابلے میں حصہ لینے والے کو صرف اِس صورت میں انعام مل سکتا ہے کہ وہ قواعد کے مطابق ہی مقابلہ کرے۔ 6 اور لازم ہے کہ فصل کی کٹائی کے وقت پہلے اُس کو فصل کا حصہ ملے جس نے کھیت میں محنت کی ہے۔ 7 اُس پر دھیان دینا جو مَیں آپ کو بتا رہا ہوں، کیونکہ خداوند آپ کو اِن تمام باتوں کی سمجھ عطا کرے گا۔

8 مسیح عیسیٰ کو یاد رکھیں، جو داؤد کی اولاد میں سے ہے اور جسے مُردوں میں سے زندہ کر دیا گیا۔ یہی میری خوش خبری ہے 9 جس کی خاطر مَیں دُکھ اُٹھا رہا ہوں، یہاں تک کہ مجھے عام مجرم کی طرح زنجیروں سے باندھا گیا ہے۔ لیکن اللہ کا کلام زنجیروں سے باندھا نہیں جا سکتا۔ 10 اِس لئے مَیں سب کچھ اللہ کے چنے ہوئے لوگوں کی خاطر برداشت کرتا ہوں تاکہ وہ بھی نجات پائیں — وہ نجات جو مسیح عیسیٰ سے ملتی ہے اور جو ابدی جلال کا باعث بنتی ہے۔ 11 یہ قول قابلِ اعتماد ہے،

اگر ہم اُس کے ساتھ مر گئے
تو ہم اُس کے ساتھ جئیں گے بھی۔
12 اگر ہم برداشت کرتے رہیں
تو ہم اُس کے ساتھ حکومت بھی کریں گے۔
اگر ہم اُسے جاننے سے انکار کریں
تو وہ بھی ہمیں جاننے سے انکار کرے گا۔
13 اگر ہم بے وفا نکلیں
تو بھی وہ وفادار رہے گا۔
کیونکہ وہ اپنا انکار نہیں کر سکتا۔

قابلِ قبول خدمت گزار

14 لوگوں کو اِن باتوں کی یاد دلاتے رہیں اور اُنہیں سنجیدگی سے اللہ کے حضور سمجھائیں کہ وہ بال کی کھال اُتار کر ایک دوسرے سے نہ جھگڑیں۔ یہ بے فائدہ ہے بلکہ سننے والوں کو بگاڑ دیتا ہے۔ 15 اپنے آپ کو اللہ کے سامنے یوں پیش کرنے کی پوری کوشش کریں کہ آپ مقبول ثابت ہوں، کہ آپ ایسا مزدور نکلیں جسے اپنے کام سے شرمانے کی ضرورت نہ ہو بلکہ جو صحیح طور پر اللہ کا سچا کلام پیش کرے۔ 16 دنیاوی بکواس سے باز رہیں۔ کیونکہ جتنا یہ لوگ اِس میں پھنس جائیں گے اُتنا ہی بے دینی کا اثر بڑھے گا 17 اور اُن کی تعلیم کینسر کی طرح پھیل جائے گی۔ اِن لوگوں میں ہمنیُس اور فلیتس بھی شامل ہیں 18 جو سچائی سے ہٹ گئے ہیں۔ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ مُردوں کے جی اُٹھنے کا عمل ہو چکا ہے اور یوں بعض ایک کا ایمان تباہ ہو گیا ہے۔ 19 لیکن اللہ کی ٹھوس بنیاد قائم رہتی ہے اور اُس پر اِن دو باتوں کی مُہر لگی ہے، ''خداوند نے اپنے لوگوں کو جان لیا ہے'' اور ''جو بھی سمجھے کہ مَیں خداوند کا پیروکار ہوں وہ ناراستی سے باز رہے۔''

20 بڑے گھروں میں نہ صرف سونے اور چاندی کے برتن ہوتے ہیں بلکہ لکڑی اور مٹی کے بھی۔ یعنی کچھ شریف کاموں کے لئے استعمال ہوتے ہیں اور کچھ کم قدر کاموں کے لئے۔ 21 اگر کوئی اپنے آپ کو اِن بُری چیزوں سے پاک صاف کرے تو وہ شریف کاموں کے لئے استعمال ہونے والا برتن ہو گا۔ وہ مخصوص و مقدّس، مالک کے لئے مفید اور ہر نیک کام کے لئے تیار ہو گا۔ 22 جوانی کی بُری خواہشات سے بھاگ کر راست بازی، ایمان، محبت اور صلح سلامتی کے پیچھے لگے رہیں۔ اور یہ اُن کے ساتھ مل کر کریں جو خلوص دلی سے خداوند کی پرستش کرتے ہیں۔ 23 حماقت اور جہالت کی بحثوں سے کنارہ کریں۔ آپ تو جانتے ہیں کہ اِن سے صرف جھگڑے پیدا ہوتے ہیں۔ 24 لازم ہے کہ خداوند کا خادم نہ جھگڑے بلکہ ہر ایک سے مہربانی کا سلوک کرے۔ وہ تعلیم دینے کے قابل ہو اور صبر سے غلط سلوک برداشت کرے۔ 25 جو مخالفت کرتے ہیں اُنہیں وہ نرم دلی سے تربیت دے، کیونکہ ہو سکتا ہے کہ اللہ اُنہیں توبہ کرنے کی توفیق دے اور وہ سچائی کو جان لیں، 26 ہوش میں آئیں اور ابلیس کے پھندے سے بچ نکلیں۔ کیونکہ ابلیس نے اُنہیں قید کر لیا ہے تاکہ وہ اُس کی مرضی پوری کریں۔

آخری دن

3 لیکن یہ بات جان لیں کہ آخری دنوں میں ہول ناک لمحے آئیں گے۔ 2 لوگ خود پسند اور پیسوں کے لالچی ہوں گے۔ وہ شیخی باز، مغرور، کفر بکنے والے، ماں باپ کے نافرمان، ناشکرے، بے دین 3 اور محبت سے خالی ہوں گے۔ وہ صلح کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں گے، دوسروں پر تہمت لگائیں گے، عیاش اور وحشی ہوں گے اور بھلائی سے نفرت رکھیں گے۔ 4 وہ نمک حرام، غیر محتاط اور غرور سے پھولے ہوئے ہوں گے۔ اللہ سے محبت رکھنے کے بجائے اُنہیں عیش و عشرت پیاری ہو گی۔ 5 وہ بظاہر خدا ترس زندگی گزاریں گے، لیکن حقیقی خدا ترس زندگی کی قوت کا انکار کریں گے۔ ایسوں سے کنارہ کریں۔ 6 اُن میں سے کچھ لوگ گھروں میں گھُس کر کمزور خواتین کو اپنے جال میں پھنسا لیتے ہیں، ایسی خواتین کو جو اپنے گناہوں تلے دبی ہوئی

ہیں اور جنہیں کئی طرح کی شہوتیں چلاتی ہیں۔ [7] گو یہ ہر وقت تعلیم حاصل کرتی رہتی ہیں تو بھی سچائی کو جاننے تک کبھی نہیں پہنچ سکتیں۔ [8] جس طرح ینیس اور یمبریس موسیٰ کی مخالفت کرتے تھے اُسی طرح یہ لوگ بھی سچائی کی مخالفت کرتے ہیں۔ اِن کا ذہن بگڑا ہوا ہے اور اِن کا ایمان نامقبول نکلا۔ [9] لیکن یہ زیادہ ترقی نہیں کریں گے کیونکہ اِن کی حماقت سب پر ظاہر ہو جائے گی، بالکل اُسی طرح جس طرح ینیس اور یمبریس کے ساتھ بھی ہوا۔

آخری ہدایات

[10] لیکن آپ ہر لحاظ سے میرے شاگرد رہے ہیں، چال چلن میں، ارادے میں، ایمان میں، صبر میں، محبت میں، ثابت قدمی میں، [11] ایذارسانیوں میں اور دُکھوں میں۔ انطاکیہ، اکنیُم اور لسترہ میں میرے ساتھ کیا کچھ نہ ہوا! وہاں مجھے کتنی سخت ایذارسانیوں کا سامنا کرنا پڑا۔ لیکن خداوند نے مجھے اِن سب سے رِہائی دی۔ [12] بات یہ ہے کہ سب جو مسیح عیسیٰ میں خدا ترس زندگی گزارنا چاہتے ہیں اُنہیں ستایا جائے گا۔ [13] ساتھ ساتھ شریر اور دھوکے باز لوگ اپنے غلط کاموں میں ترقی کرتے جائیں گے۔ وہ دوسروں کو غلط راہ پر لے جائیں گے اور اُنہیں خود بھی غلط راہ پر لایا جائے گا۔ [14] لیکن آپ خود اُس پر قائم رہیں جو آپ نے سیکھ لیا اور جس پر آپ کو یقین آیا ہے۔ کیونکہ آپ اپنے اُستادوں کو جانتے ہیں [15] اور آپ بچپن سے مقدّس صحیفوں سے واقف ہیں۔ اللہ کا یہ کلام آپ کو وہ حکمت عطا کر سکتا ہے جو مسیح عیسیٰ پر ایمان لانے سے نجات تک پہنچاتی ہے۔ [16] کیونکہ ہر پاک نوشتہ اللہ کے روح سے وجود میں آیا ہے اور تعلیم دینے، ملامت کرنے، اصلاح کرنے اور راست باز زندگی گزارنے کی تربیت دینے کے لئے مفید ہے۔ [17] کلامِ مقدّس کا مقصد یہی ہے کہ اللہ کا بندہ ہر لحاظ سے قابل اور ہر نیک کام کے لئے تیار ہو۔

4

مَیں اللہ اور مسیح عیسیٰ کے سامنے جو زندوں اور مُردوں کی عدالت کرے گا اور اُس کی آمد اور بادشاہی کی یاد دلا کر سنجیدگی سے اِس کی تاکید کرتا ہوں، [2] کہ وقت بےوقت کلامِ مقدّس کی منادی کرنے کے لئے تیار رہیں۔ بڑے صبر سے ایمان داروں کو تعلیم دے کر اُنہیں سمجھائیں، ملامت کریں اور اُن کی حوصلہ افزائی بھی کریں۔ [3] کیونکہ ایک وقت آئے گا جب لوگ صحت بخش تعلیم برداشت نہیں کریں گے بلکہ اپنے پاس اپنی بُری خواہشات سے مطابقت رکھنے والے اُستادوں کا ڈھیر لگا لیں گے۔ یہ اُستاد اُنہیں صرف دل بہلانے والی باتیں سنائیں گے، صرف وہ کچھ جو وہ سننا چاہتے ہیں۔ [4] وہ سچائی کو سننے سے باز آ کر فرضی کہانیوں کے پیچھے پڑ جائیں گے۔ [5] لیکن آپ خود ہر حالت میں ہوش میں رہیں۔ دُکھ کو برداشت کریں، اللہ کی خوش خبری سناتے رہیں اور اپنی خدمت کے تمام فرائض ادا کریں۔

[6] جہاں تک میرا تعلق ہے، وہ وقت آ چکا ہے کہ مجھے مَے کی نذر کی طرح قربان گاہ پر اُنڈیلا جائے۔ میرے کوچ کا وقت آ گیا ہے۔ [7] مَیں نے اچھی کُشتی لڑی ہے، مَیں دوڑ کے اختتام تک پہنچ گیا ہوں، مَیں نے ایمان کو محفوظ رکھا ہے۔ [8] اور اب ایک انعام تیار پڑا ہے، راست بازی کا وہ تاج جو خداوند ہمارا راست منصف مجھے اپنی آمد کے دن دے گا۔ اور نہ صرف مجھے بلکہ اُن سب کو جو اُس کی آمد کے آرزومند رہے ہیں۔

کچھ شخصی باتیں

9 میرے پاس آنے میں جلدی کریں۔ 10 کیونکہ دیماس نے اِس دنیا کو پیار کر کے مجھے چھوڑ دیا ہے۔ وہ تھسلُنیکے چلا گیا۔ کرِسکینس گلتیہ اور طِطُس دلمتیہ چلے گئے ہیں۔ 11 صرف لوقا میرے پاس ہے۔ مرقس کو اپنے ساتھ لے آنا، کیونکہ وہ خدمت کے لئے مفید ثابت ہو گا۔ 12 تُخِکُس کو مَیں نے اِفسس بھیج دیا ہے۔ 13 آتے وقت میرا وہ کوٹ اپنے ساتھ لے آئیں جو مَیں تروآس میں کرپس کے پاس چھوڑ آیا تھا۔ میری کتابیں بھی لے آئیں، خاص کر چرمی کاغذ والی۔

14 سکندر لوہار نے مجھے بہت نقصان پہنچایا ہے۔ خداوند اُسے اُس کے کام کا بدلہ دے گا۔ 15 اُس سے محتاط رہیں کیونکہ اُس نے بڑی شدت سے ہماری باتوں کی مخالفت کی۔

16 جب مجھے پہلی دفعہ اپنے دفاع کے لئے عدالت میں پیش کیا گیا تو سب نے مجھے ترک کر دیا۔ اللہ اُن سے اِس بات کا حساب نہ لے بلکہ اِسے نظرانداز کر دے۔ 17 لیکن خداوند میرے ساتھ تھا۔ اُسی نے مجھے تقویت دی، کیونکہ اُس کی مرضی تھی کہ میرے وسیلے سے اُس کا پورا پیغام سنایا جائے اور تمام غیریہودی اُسے سنیں۔ یوں اللہ نے مجھے شیر ببر کے منہ سے نکال کر بچا لیا۔ 18 اور آگے بھی خداوند مجھے ہر شریر حملے سے بچائے گا اور اپنی آسمانی بادشاہی میں لا کر نجات دے گا۔ اُس کا جلال ازل سے ابد تک ہوتا رہے۔ آمین۔

آخری سلام

19 پرسکلہ، اکوِلہ اور اُنیسفرس کے گھرانے کو ہمارا سلام کہنا۔ 20 اراستس کُرِنتھس میں رہا، اور مجھے ترفمس کو میلیتس میں چھوڑنا پڑا، کیونکہ وہ بیمار تھا۔ 21 جلدی کریں تاکہ سردیوں کے موسم سے پہلے یہاں پہنچیں۔

یوبولس، پُودینس، لینس، کلودیہ اور تمام بھائی آپ کو سلام کہتے ہیں۔

22 خداوند آپ کی روح کے ساتھ ہو۔ اللہ کا فضل آپ کے ساتھ ہوتا رہے۔

طِطُس کے نام
پولس رسول کا خط

1 یہ خط پولس کی طرف سے ہے جو اللہ کا خادم اور عیسیٰ مسیح کا رسول ہے۔

مجھے چن کر بھیجا گیا تاکہ مَیں ایمان لانے اور خدا ترس زندگی کی سچائی جان لینے میں اللہ کے چنے ہوئے لوگوں کی مدد کروں۔ 2 کیونکہ اِس سے اُنہیں ابدی زندگی کی اُمید دلائی جاتی ہے، ایسی زندگی کی جس کا وعدہ اللہ نے دنیا کے زمانوں سے پیشتر ہی کیا تھا۔ اور وہ جھوٹ نہیں بولتا۔ 3 اپنے مقررہ وقت پر اللہ نے اپنے کلام کا اعلان کر کے اُسے ظاہر کر دیا۔ یہی اعلان میرے سپرد کیا گیا ہے اور مَیں اِسے ہمارے نجات دہندہ اللہ کے حکم کے مطابق سناتا ہوں۔

4 مَیں طِطُس کو لکھ رہا ہوں جو ہمارے مشترکہ ایمان کے مطابق میرا حقیقی بیٹا ہے۔

خدا باپ اور ہمارا نجات دہندہ مسیح عیسیٰ آپ کو فضل اور سلامتی عطا کریں۔

کریتے میں طِطُس کی خدمت

5 مَیں نے آپ کو کریتے میں اِس لئے چھوڑا تھا کہ آپ وہ کمیاں درست کریں جو اب تک رہ گئی تھیں۔ یہ بھی ایک مقصد تھا کہ آپ ہر شہر کی جماعت میں بزرگ مقرر کریں، جس طرح مَیں نے آپ کو کہا تھا۔ 6 بزرگ بےالزام ہو۔ اُس کی صرف ایک بیوی ہو۔ اُس کے بچے ایمان دار ہوں اور لوگ اُن پر عیاش یا سرکش ہونے کا الزام نہ لگا سکیں۔ 7 نگران کو تو اللہ کا گھرانا سنبھالنے کی ذمہ داری دی گئی ہے، اِس لئے لازم ہے کہ وہ بےالزام ہو۔ وہ خودسر، غصیلا، شرابی، لڑاکا یا لالچی نہ ہو۔ 8 اِس کے بجائے وہ مہمان نواز ہو اور سب اچھی چیزوں سے پیار کرنے والا ہو۔ وہ سمجھ دار، راست باز اور مقدّس ہو۔ وہ اپنے آپ پر قابو رکھ سکے۔ 9 وہ اُس کلام کے ساتھ لپٹا رہے جو قابلِ اعتماد اور ہماری تعلیم کے مطابق ہے۔ کیونکہ اِس طرح ہی وہ صحت بخش تعلیم دے کر دوسروں کی حوصلہ افزائی کر سکے گا اور مخالفت کرنے والوں کو سمجھا بھی سکے گا۔

[10] بات یہ ہے کہ بہت سے ایسے لوگ ہیں جو سرکش ہیں، جو فضول باتیں کر کے دوسروں کو دھوکا دیتے ہیں۔ یہ بات خاص کر اُن پر صادق آتی ہے جو یہودیوں میں سے ہیں۔ [11] لازم ہے کہ اُنہیں چپ کرا دیا جائے، کیونکہ یہ لالچ میں آ کر کئی لوگوں کے پورے گھر اپنی غلط تعلیم سے خراب کر رہے ہیں۔ [12] اُن کے اپنے ایک نبی نے کہا ہے، ''کریتے کے باشندے ہمیشہ جھوٹ بولنے والے، وحشی جانور اور سُست پیٹو ہوتے ہیں۔'' [13] اُس کی یہ گواہی درست ہے۔ اِس وجہ سے لازم ہے کہ آپ اُنہیں سختی سے سمجھائیں تاکہ اُن کا ایمان صحت مند رہے [14] اور وہ یہودی فرضی کہانیوں یا اُن انسانوں کے احکام پر دھیان نہ دیں جو سچائی سے ہٹ گئے ہیں۔ [15] جو لوگ پاک صاف ہیں اُن کے لئے سب کچھ پاک ہے۔ لیکن جو ناپاک اور ایمان سے خالی ہیں اُن کے لئے کچھ بھی پاک نہیں ہوتا بلکہ اُن کا ذہن اور اُن کا ضمیر دونوں ناپاک ہو گئے ہیں۔ [16] یہ اللہ کو جاننے کا دعویٰ تو کرتے ہیں، لیکن اُن کی حرکتیں اِس بات کا انکار کرتی ہیں۔ یہ گھنونے، نافرمان اور کوئی بھی اچھا کام کرنے کے قابل نہیں ہیں۔

صحت بخش تعلیم

2 لیکن آپ وہ کچھ سنائیں جو صحت بخش تعلیم سے مطابقت رکھتا ہے۔ [2] بزرگ مردوں کو بتا دینا کہ وہ ہوش مند، شریف اور سمجھ دار ہوں۔ اُن کا ایمان، محبت اور ثابت قدمی صحت مند ہوں۔

[3] اِسی طرح بزرگ خواتین کو ہدایت دینا کہ وہ مقدسین کی سی زندگی گزاریں۔ نہ وہ تہمت لگائیں نہ شراب کی غلام ہوں۔ اِس کے بجائے وہ اچھی تعلیم دینے کے لائق ہوں [4] تاکہ وہ جوان عورتوں کو سمجھ دار زندگی گزارنے کی تربیت دے سکیں، کہ وہ اپنے شوہروں اور بچوں سے محبت رکھیں، [5] کہ وہ سمجھ دار[a] اور مقدّس ہوں، کہ وہ گھر کے فرائض ادا کرنے میں لگی رہیں، کہ وہ نیک ہوں، کہ وہ اپنے شوہروں کے تابع رہیں۔ اگر وہ ایسی زندگی گزاریں تو وہ دوسروں کو اللہ کے کلام پر کفر بکنے کا موقع فراہم نہیں کریں گی۔

[6] اِسی طرح جوان آدمیوں کی حوصلہ افزائی کریں کہ وہ ہر لحاظ سے سمجھ دار زندگی گزاریں۔ [7] آپ خود نیک کام کرنے میں اُن کے لئے نمونہ بنیں۔ تعلیم دیتے وقت آپ کی خلوص دلی، شرافت [8] اور الفاظ کی بے الزام صحت صاف نظر آئے۔ پھر آپ کے مخالف شرمندہ ہو جائیں گے، کیونکہ وہ ہمارے بارے میں کوئی بُری بات نہیں کہہ سکیں گے۔

[9] غلاموں کو کہہ دینا کہ وہ ہر لحاظ سے اپنے مالکوں کے تابع رہیں۔ وہ اُنہیں پسند آئیں، بحث مباحثہ کئے بغیر اُن کی بات مانیں [10] اور اُن کی چیزیں چوری نہ کریں بلکہ ثابت کریں کہ اُن پر ہر طرح کا اعتماد کیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ اِس طریقے سے وہ ہمارے نجات دہندہ اللہ کے بارے میں تعلیم کو ہر طرح سے دل کش بنا دیں گے۔

[11] کیونکہ اللہ کا نجات بخش فضل تمام انسانوں پر ظاہر ہوا ہے۔ [12] اور یہ فضل ہمیں تربیت دے کر اِس قابل بنا دیتا ہے کہ ہم بے دینی اور دنیاوی خواہشات کا انکار کر کے اِس دنیا میں سمجھ دار، راست باز اور خدا ترس زندگی گزار سکیں۔ [13] ساتھ ساتھ یہ تربیت اُس مبارک دن

---

[a] یونانی لفظ میں ضبطِ نفس کا عنصر بھی پایا جاتا ہے۔

کا انتظار کرنے میں ہماری مدد کرتی ہے جس کی اُمید ہم رکھتے ہیں اور جب ہمارے عظیم خدا اور نجات دہندہ عیسیٰ مسیح کا جلال ظاہر ہو جائے گا۔ 14 کیونکہ مسیح نے ہمارے لئے اپنی جان دے دی تاکہ فدیہ دے کر ہمیں ہر طرح کی بے دینی سے چھڑا کر اپنے لئے ایک پاک اور مخصوص قوم بنائے جو نیک کام کرنے میں سرگرم ہو۔

15 اِن ہی باتوں کی تعلیم دے کر پورے اختیار کے ساتھ لوگوں کو سمجھائیں اور اُن کی اصلاح کریں۔ کوئی بھی آپ کو حقیر نہ جانے۔

مسیحی کردار

3 اُنہیں یاد دلانا کہ وہ حکمرانوں اور اختیار والوں کے تابع اور فرماں بردار رہیں۔ وہ ہر نیک کام کرنے کے لئے تیار رہیں، 2 کسی پر تہمت نہ لگائیں، امن پسند اور نرم دل ہوں اور تمام لوگوں کے ساتھ نرم مزاجی سے پیش آئیں۔ 3 کیونکہ ایک وقت تھا جب ہم بھی ناسمجھ، نافرمان اور صحیح راہ سے بھٹکے ہوئے تھے۔ اُس وقت ہم کئی طرح کی شہوتوں اور غلط خواہشوں کی غلامی میں تھے۔ ہم بُرے کاموں اور حسد کرنے میں زندگی گزارتے تھے۔ دوسرے ہم سے نفرت کرتے تھے اور ہم بھی اُن سے نفرت کرتے تھے۔ 4 لیکن جب ہمارے نجات دہندہ اللہ کی مہربانی اور محبت ظاہر ہوئی 5 تو اُس نے ہمیں بچایا۔ یہ نہیں کہ ہم نے راست کام کرنے کے باعث نجات حاصل کی بلکہ اُس کے رحم ہی نے ہمیں روح القدس کے وسیلے سے بچایا جس نے ہمیں دھو کر نئے سرے سے جنم دیا اور نئی زندگی عطا کی۔ 6 اللہ نے اپنے اِس روح کو بڑی فیاضی سے ہمارے نجات دہندہ عیسیٰ مسیح کے وسیلے سے ہم پر اُنڈیل دیا 7 تاکہ ہمیں اُس کے فضل سے راست باز قرار دیا جائے اور ہم اُس ابدی زندگی کے وارث بن جائیں جس کی اُمید ہم رکھتے ہیں۔ 8 اِس بات پر پورا اعتماد کیا جا سکتا ہے۔

مَیں چاہتا ہوں کہ آپ اِن باتوں پر خاص زور دیں تاکہ جو اللہ پر ایمان لائے ہیں وہ دھیان سے نیک کام کرنے میں لگے رہیں۔ یہ باتیں سب کے لئے اچھی اور مفید ہیں۔ 9 لیکن بے ہودہ بحثوں، نسب ناموں، جھگڑوں اور شریعت کے بارے میں تنازعوں سے باز رہیں، کیونکہ ایسا کرنا بے فائدہ اور فضول ہے۔ 10 جو شخص پارٹی باز ہے اُسے دو بار سمجھائیں۔ اگر وہ اِس کے بعد بھی نہ مانے تو اُسے رفاقت سے خارج کریں۔ 11 کیونکہ آپ کو پتا ہو گا کہ ایسا شخص غلط راہ پر ہے اور گناہ میں پھنسا ہوا ہوتا ہے۔ اُس نے اپنی حرکتوں سے اپنے آپ کو مجرم ٹھہرایا ہے۔

آخری ہدایات

12 جب مَیں ارتماس یا تُخِکُس کو آپ کے پاس بھیج دوں گا تو میرے پاس آنے میں جلدی کریں۔ مَیں نیکپلس شہر میں ہوں، کیونکہ مَیں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ سردیوں کا موسم یہاں گزاروں۔ 13 جب زیناس وکیل اور اپلّوس سفر کی تیاریاں کر رہے ہیں تو اُن کی مدد کریں۔ خیال رکھیں کہ اُن کی ہر ضرورت پوری کی جائے۔ 14 لازم ہے کہ ہمارے لوگ نیک کام کرنے میں لگے رہنا سیکھیں، خاص کر جہاں بہت ضرورت ہے، ایسا نہ ہو کہ آخرکار وہ بے پھل نکلیں۔ 15 سب جو میرے ساتھ ہیں آپ کو سلام کہتے ہیں۔ اُنہیں میرا سلام دینا جو ایمان میں ہم سے محبت رکھتے ہیں۔

اللہ کا فضل آپ سب کے ساتھ ہوتا رہے۔

فلیمون کے نام
پولس رسول کا خط

[1] یہ خط مسیح عیسیٰ کے قیدی پولس اور تیمُتھیُس کی طرف سے ہے۔

مَیں اپنے عزیز دوست اور ہم خدمت فلیمون کو لکھ رہا ہوں [2] اور ساتھ ساتھ اپنی بہن افیہ، اپنے ہم سپاہ ارخپس اور اُس جماعت کو جو آپ کے گھر میں جمع ہوتی ہے۔

[3] خدا ہمارا باپ اور خداوند عیسیٰ مسیح آپ کو فضل اور سلامتی عطا کریں۔

فلیمون کی محبت اور ایمان

[4] جب بھی مَیں دعا کرتا ہوں تو آپ کو یاد کر کے اپنے خدا کا شکر کرتا ہوں۔ [5] کیونکہ مجھے خداوند عیسیٰ کے بارے میں آپ کے ایمان اور آپ کی تمام مقدسین سے محبت کی خبر ملتی رہتی ہے۔ [6] میری دعا ہے کہ آپ کی جو رفاقت ایمان سے پیدا ہوئی ہے وہ آپ میں یوں زور پکڑے کہ آپ کو بہتر طور پر ہر اُس اچھی چیز کی سمجھ آئے جو ہمیں مسیح میں حاصل ہے۔ [7] بھائی، آپ کی محبت دیکھ کر مجھے بڑی خوشی اور تسلی ہوئی ہے، کیونکہ آپ نے مقدسین کے دلوں کو تر و تازہ کر دیا ہے۔

اُنیسمس کی سفارش

[8] اِس وجہ سے مَیں مسیح میں اِتنی دلیری محسوس کرتا ہوں کہ آپ کو وہ کچھ کرنے کا حکم دوں جو اب مناسب ہے۔ [9] تو بھی مَیں ایسا نہیں کرنا چاہتا بلکہ محبت کی بنا پر آپ سے اپیل ہی کرتا ہوں۔ گو مَیں پولس مسیح عیسیٰ کا ایلچی بلکہ اب اُس کا قیدی بھی ہوں [10] تو بھی منت کر کے اپنے بیٹے اُنیسمس کی سفارش کرتا ہوں۔ کیونکہ میرے قید میں ہوتے ہوئے وہ میرا بیٹا بن گیا۔ [11] پہلے تو وہ آپ کے کام نہیں آ سکتا تھا، لیکن اب وہ آپ کے لئے اور میرے لئے کافی مفید ثابت ہوا ہے۔[a] [12] اب مَیں اِس کو گویا اپنی جان کو آپ کے پاس واپس بھیج رہا ہوں۔ [13] اصل میں مَیں اُسے اپنے پاس

[a] اُنیسمس کا مطلب 'کار آمد، فائدہ مند' ہے۔

رکھنا چاہتا تھا تاکہ جب تک مَیں خوش خبری کی خاطر قید میں ہوں وہ آپ کی جگہ میری خدمت کرے۔ [14] لیکن مَیں آپ کی اجازت کے بغیر کچھ نہیں کرنا چاہتا تھا۔ کیونکہ مَیں چاہتا ہوں کہ جو بھی مہربانی آپ کریں گے وہ آپ مجبور ہو کر نہ کریں بلکہ خوشی سے۔

[15] ہو سکتا ہے کہ اُنیسمس اِس لئے کچھ دیر کے لئے آپ سے جدا ہو گیا کہ وہ آپ کو ہمیشہ کے لئے دوبارہ مل جائے۔ [16] کیونکہ اب وہ نہ صرف غلام ہے بلکہ غلام سے کہیں زیادہ۔ اب وہ ایک عزیز بھائی ہے جو مجھے خاص عزیز ہے۔ لیکن وہ آپ کو کہیں زیادہ عزیز ہو گا، غلام کی حیثیت سے بھی اور خداوند میں بھائی کی حیثیت سے بھی۔

[17] غرض، اگر آپ مجھے اپنا ساتھی سمجھیں تو اُسے یوں خوش آمدید کہیں جیسے مَیں خود آ کر حاضر ہوتا۔ [18] اگر اُس نے آپ کو کوئی نقصان پہنچایا یا آپ کا قرض دار ہوا تو مَیں اِس کا معاوضہ دینے کے لئے تیار ہوں۔ [19] یہاں مَیں پولس اپنے ہی ہاتھ سے اِس بات کی تصدیق کرتا ہوں: مَیں اِس کا معاوضہ دوں گا اگرچہ مجھے آپ کو یاد دلانے کی ضرورت نہیں کہ آپ خود میرے قرض دار ہیں۔ کیونکہ میرا قرض جو آپ پر ہے وہ آپ خود ہیں۔ [20] چنانچہ میرے بھائی، مجھ پر یہ مہربانی کریں کہ مجھے خداوند میں آپ سے کچھ فائدہ ملے۔ مسیح میں میری جان کو تازہ کریں۔

[21] مَیں آپ کی فرماں برداری پر اعتبار کر کے آپ کو یہ لکھ رہا ہوں۔ کیونکہ مَیں جانتا ہوں کہ آپ نہ صرف میری سنیں گے بلکہ اِس سے کہیں زیادہ میرے لئے کریں گے۔ [22] ایک اَور گزارش بھی ہے، میرے لئے ایک کمرا تیار کریں، کیونکہ مجھے اُمید ہے کہ آپ کی دعاؤں کے جواب میں مجھے آپ کو واپس دیا جائے گا۔

آخری سلام

[23] اِپفراس جو مسیح عیسیٰ میں میرے ساتھ قیدی ہے آپ کو سلام کہتا ہے۔ [24] اِسی طرح مرقس، ارسترخس، دیماس اور لوقا بھی آپ کو سلام کہتے ہیں۔

[25] خداوند عیسیٰ کا فضل آپ سب کے ساتھ ہوتا رہے۔

عبرانیوں کے نام خط

اللہ کا اپنے فرزند کے ذریعے کلام

1 ماضی میں اللہ مختلف موقعوں پر اور کئی طریقوں سے ہمارے باپ دادا سے ہم کلام ہوا۔ اُس وقت اُس نے یہ نبیوں کے وسیلے سے کیا 2 لیکن اِن آخری دنوں میں وہ اپنے فرزند کے وسیلے سے ہم سے ہم کلام ہوا، اُسی کے وسیلے سے جسے اُس نے سب چیزوں کا وارث بنا دیا اور جس کے وسیلے سے اُس نے کائنات کو بھی خلق کیا۔ 3 فرزند اللہ کا شاندار جلال منعکس کرتا اور اُس کی ذات کی عین شبیہ[a] ہے۔ وہ اپنے قوی کلام سے سب کچھ سنبھالے رکھتا ہے۔ جب وہ دنیا میں تھا تو اُس نے ہمارے لئے گناہوں سے پاک صاف ہو جانے کا انتظام قائم کیا۔ اِس کے بعد وہ آسمان پر قادرِ مطلق کے دہنے ہاتھ جا بیٹھا۔

اللہ کے فرزند کی عظمت

4 فرزند فرشتوں سے کہیں عظیم ہے، اِتنا جتنا اُس کا میراث میں پایا ہوا نام اُن کے ناموں سے عظیم ہے۔

5 کیونکہ اللہ نے کس فرشتے سے کبھی کہا،

”تُو میرا فرزند ہے،
آج مَیں تیرا باپ بن گیا ہوں۔“

یہ بھی اُس نے کسی فرشتے کے بارے میں کبھی نہیں کہا،

”مَیں اُس کا باپ ہوں گا
اور وہ میرا فرزند ہو گا۔“

6 اور جب اللہ اپنے پہلوٹھے فرزند کو آسمانی دنیا میں لاتا ہے تو وہ فرماتا ہے،

”اللہ کے تمام فرشتے اُس کی پرستش کریں۔“

7 فرشتوں کے بارے میں وہ فرماتا ہے،

”وہ اپنے فرشتوں کو ہَوائیں
اور اپنے خادموں کو آگ کے شعلے
بنا دیتا ہے۔“

8 لیکن فرزند کے بارے میں وہ کہتا ہے،

---

[a] یا نقش۔

''اے خدا، تیرا تخت ازل سے ابد تک
قائم و دائم رہے گا،
اور انصاف کا شاہی عصا
تیری بادشاہی پر حکومت کرے گا۔
9 تُو نے راست بازی سے محبت
اور بے دینی سے نفرت کی،
اِس لئے اللہ تیرے خدا نے
تجھے خوشی کے تیل سے مسح کر کے
تجھے تیرے ساتھیوں سے کہیں زیادہ
سرفراز کر دیا۔''
10 وہ یہ بھی فرماتا ہے،
''اے رب، تُو نے ابتدا میں دنیا کی بنیاد رکھی،
اور تیرے ہی ہاتھوں نے آسمانوں کو بنایا۔
11 یہ تو تباہ ہو جائیں گے،
لیکن تُو قائم رہے گا۔
یہ سب لباس کی طرح گِھس پھٹ جائیں گے
12 اور تُو اِنہیں چادر کی طرح لپیٹے گا،
پرانے کپڑے کی طرح یہ بدلے جائیں گے۔
لیکن تُو وہی کا وہی رہتا ہے،
اور تیری زندگی کبھی ختم نہیں ہوتی۔''
13 اللہ نے کبھی بھی اپنے کسی فرشتے سے یہ بات نہ کہی،
''میرے دہنے ہاتھ بیٹھ،
جب تک مَیں تیرے دشمنوں کو
تیرے پاؤں کی چوکی نہ بنا دوں۔''
14 پھر فرشتے کیا ہیں؟ وہ تو سب خدمت گزار روحیں ہیں جنہیں اللہ اُن کی خدمت کرنے کے لئے بھیج دیتا ہے جنہیں میراث میں نجات پانی ہے۔

نجات کی عظمت

2 اِس لئے لازم ہے کہ ہم اَور زیادہ دھیان سے کلامِ مقدّس کی اُن باتوں پر غور کریں جو ہم نے سن لی ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ ہم سمندر پر بے قابو کشتی کی طرح بے مقصد اِدھر اُدھر پھریں۔ 2 جو کلام فرشتوں نے انسان تک پہنچایا وہ تو اَن مٹ رہا، اور جس سے بھی کوئی خطا یا نافرمانی ہوئی اُسے اُس کی مناسب سزا ملی۔ 3 تو پھر ہم کس طرح اللہ کے غضب سے بچ سکیں گے اگر ہم مسیح کی اِتنی عظیم نجات کو نظرانداز کریں؟ پہلے خداوند نے خود اِس نجات کا اعلان کیا، اور پھر ایسے لوگوں نے ہمارے پاس آ کر اِس کی تصدیق کی جنہوں نے اُسے سن لیا تھا۔ 4 ساتھ ساتھ اللہ نے اِس بات کی اِس طرح تصدیق بھی کی کہ اُس نے اپنی مرضی کے مطابق الٰہی نشان، معجزے اور مختلف قسم کے زور دار کام دکھائے اور روح القدس کی نعمتیں لوگوں میں تقسیم کیں۔

مسیح کا نجات بخش کام

5 اب ایسا ہے کہ اللہ نے مذکورہ آنے والی دنیا کو فرشتوں کے تابع نہیں کیا۔ 6 کیونکہ کلامِ مقدّس میں کسی نے کہیں یہ گواہی دی ہے،
''انسان کون ہے کہ تُو اُسے یاد کرے
یا آدم زاد کہ تُو اُس کا خیال رکھے؟
7 تُو نے اُسے تھوڑی دیر کے لئے
فرشتوں سے کم کر دیا،
تُو نے اُسے جلال اور عزت کا تاج پہنا کر
8 سب کچھ اُس کے پاؤں کے نیچے کر دیا۔''
جب لکھا ہے کہ سب کچھ اُس کے پاؤں تلے کر دیا گیا تو اِس کا مطلب ہے کہ کوئی چیز نہ رہی جو اُس کے

تابع نہیں ہے۔ بے شک ہمیں حال میں یہ بات نظر نہیں آتی کہ سب کچھ اُس کے تابع ہے، 9 لیکن ہم اُسے ضرور دیکھتے ہیں جو "تھوڑی دیر کے لئے فرشتوں سے کم" تھا یعنی عیسیٰ کو جسے اُس کی موت تک کے دُکھ کی وجہ سے "جلال اور عزت کا تاج" پہنایا گیا ہے۔ ہاں، اللہ کے فضل سے اُس نے سب کی خاطر موت برداشت کی۔ 10 کیونکہ یہی مناسب تھا کہ اللہ جس کے لئے اور جس کے وسیلے سے سب کچھ ہے یوں بہت سے بیٹوں کو اپنے جلال میں شریک کرے کہ وہ اُن کی نجات کے بانی عیسیٰ کو دُکھ اُٹھانے سے کاملیت تک پہنچائے۔

11 عیسیٰ اور وہ جنہیں وہ مخصوص و مقدّس کر دیتا ہے دونوں کا ایک ہی باپ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عیسیٰ یہ کہنے سے نہیں شرماتا کہ مقدسین میرے بھائی ہیں۔ 12 مثلاً وہ اللہ سے کہتا ہے،

"مَیں اپنے بھائیوں کے سامنے
تیرے نام کا اعلان کروں گا،
جماعت کے درمیان ہی
تیری مدح سرائی کروں گا۔"

13 وہ یہ بھی کہتا ہے، "مَیں اُس پر بھروسا رکھوں گا۔" اور پھر "مَیں حاضر ہوں، مَیں اور وہ بچے جو اللہ نے مجھے دیئے ہیں۔"

14 اب چونکہ یہ بچے گوشت پوست اور خون کے انسان ہیں اِس لئے عیسیٰ خود اُن کی مانند بن گیا اور اُن کی انسانی فطرت میں شریک ہوا۔ کیونکہ اِس طرح ہی وہ اپنی موت سے موت کے مالک ابلیس کو تباہ کر سکا، 15 اور اِس طرح ہی وہ اُنہیں چھڑا سکا جو موت سے ڈرنے کی وجہ سے زندگی بھر غلامی میں تھے۔ 16 ظاہر ہے کہ جن کی مدد وہ کرتا ہے وہ فرشتے نہیں ہیں بلکہ ابراہیم کی اولاد۔ 17 اِس لئے لازم تھا کہ وہ ہر لحاظ سے اپنے بھائیوں کی مانند بن جائے۔ صرف اِس سے اُس کا یہ مقصد پورا ہو سکا کہ وہ اللہ کے حضور ایک رحیم اور وفادار امامِ اعظم بن کر لوگوں کے گناہوں کا کفارہ دے سکے۔ 18 اور اب وہ اُن کی مدد کر سکتا ہے جو آزمائش میں اُلجھے ہوئے ہیں، کیونکہ اُس کی بھی آزمائش ہوئی اور اُس نے خود دُکھ اُٹھایا ہے۔

عیسیٰ موسیٰ سے بڑا ہے

3 مقدّس بھائیو، جو میرے ساتھ اللہ کے بُلائے ہوئے ہیں! عیسیٰ پر غور و خوض کرتے رہیں جو اللہ کا پیغمبر اور امامِ اعظم ہے اور جس کا ہم اقرار کرتے ہیں۔ 2 عیسیٰ اللہ کا وفادار رہا جب اُس نے اُسے یہ کام کرنے کے لئے مقرر کیا، بالکل اُسی طرح جس طرح موسیٰ بھی وفادار رہا جب اللہ کا پورا گھر اُس کے سپرد کیا گیا۔ 3 اب جو کسی گھر کو تعمیر کرتا ہے اُسے گھر کی نسبت زیادہ عزت حاصل ہوتی ہے۔ اِسی طرح عیسیٰ موسیٰ کی نسبت زیادہ عزت کے لائق ہے۔ 4 کیونکہ ہر گھر کو کسی نہ کسی نے بنایا ہوتا ہے، جبکہ اللہ نے سب کچھ بنایا ہے۔ 5 موسیٰ تو اللہ کے پورے گھر میں خدمت کرتے وقت وفادار رہا، لیکن ملازم کی حیثیت سے تاکہ کلامِ مقدّس کی آنے والی باتوں کی گواہی دیتا رہے۔ 6 مسیح فرق ہے۔ اُسے فرزند کی حیثیت سے اللہ کے گھر پر اختیار ہے اور اِسی میں وہ وفادار ہے۔ ہم اُس کا گھر ہیں بشرطیکہ ہم اپنی دلیری اور وہ اُمید قائم رکھیں جس پر ہم فخر کرتے ہیں۔

اللہ کی قوم کے لئے سکون

7 چنانچہ جس طرح روح القدس فرماتا ہے،
''اگر تم آج اللہ کی آواز سنو
8 تو اپنے دلوں کو سخت نہ کرو
جس طرح بغاوت کے دن ہوا،
جب تمہارے باپ دادا نے
ریگستان میں مجھے آزمایا۔
9 وہاں اُنہوں نے مجھے آزمایا اور جانچا،
حالانکہ اُنہوں نے چالیس سال کے دوران
میرے کام دیکھ لئے تھے۔
10 اِس لئے مجھے اُس نسل پر غصہ آیا اور مَیں بولا،
'اُن کے دل ہمیشہ صحیح راہ سے ہٹ جاتے ہیں
اور وہ میری راہیں نہیں جانتے۔'
11 اپنے غضب میں مَیں نے قسم کھائی،
'یہ کبھی اُس ملک میں داخل نہیں ہوں گے
جہاں مَیں اُنہیں سکون دیتا'۔''

12 بھائیو، خبردار رہیں تاکہ آپ میں سے کسی کا دل بُرائی اور کفر سے بھر کر زندہ خدا سے برگشتہ نہ ہو جائے۔ 13 اِس کے بجائے جب تک اللہ کا یہ فرمان قائم ہے روزانہ ایک دوسرے کی حوصلہ افزائی کریں تاکہ آپ میں سے کوئی بھی گناہ کے فریب میں آ کر سخت دل نہ ہو۔ 14 بات یہ ہے کہ ہم مسیح کے شریکِ کار بن گئے ہیں۔ لیکن اِس شرط پر کہ ہم آخر تک وہ اعتماد مضبوطی سے قائم رکھیں جو ہم آغاز میں رکھتے تھے۔
15 مذکورہ کلام میں لکھا ہے،
''اگر تم آج اللہ کی آواز سنو،
تو اپنے دلوں کو سخت نہ کرو
جس طرح بغاوت کے دن ہوا۔''

16 یہ کون تھے جو اللہ کی آواز سن کر باغی ہو گئے؟ وہ سب جنہیں موسیٰ مصر سے نکال کر باہر لایا۔ 17 اور یہ کون تھے جن سے اللہ چالیس سال کے دوران ناراض رہا؟ یہ وہی تھے جنہوں نے گناہ کیا اور جو ریگستان میں مر کر وہیں پڑے رہے۔ 18 اللہ نے کن کی بابت قسم کھائی کہ ''یہ کبھی بھی اُس ملک میں داخل نہیں ہوں گے جہاں مَیں اُنہیں سکون دیتا''؟ ظاہر ہے اُن کی بابت جنہوں نے نافرمانی کی تھی۔ 19 چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ وہ ایمان نہ رکھنے کی وجہ سے ملک میں داخل نہ ہو سکے۔

4 دیکھیں، اب تک اللہ کا یہ وعدہ قائم ہے، اور اب تک ہم سکون کے ملک میں داخل ہو سکتے ہیں۔ اِس لئے آئیں، ہم خبردار رہیں۔ ایسا نہ ہو کہ آپ میں سے کوئی پیچھے رہ کر اُس میں داخل نہ ہونے پائے۔ 2 کیونکہ ہمیں بھی اُن کی طرح ایک خوش خبری سنائی گئی۔ لیکن یہ پیغام اُن کے لئے بے فائدہ تھا، کیونکہ وہ اُسے سن کر ایمان نہ لائے۔ 3 اُن کی نسبت ہم جو ایمان لائے ہیں سکون کے اِس ملک میں داخل ہو سکتے ہیں۔
غرض، یہ ایسا ہی ہے جس طرح اللہ نے فرمایا،
''اپنے غضب میں مَیں نے قسم کھائی،
'یہ کبھی اُس ملک میں داخل نہیں ہوں گے
جہاں مَیں اُنہیں سکون دیتا'۔''

اب غور کریں کہ اُس نے یہ کہا اگرچہ اُس کا کام دنیا کی تخلیق پر اختتام تک پہنچ گیا تھا۔ 4 کیونکہ کلامِ مقدّس میں ساتویں دن کے بارے میں لکھا ہے، ''ساتویں دن اللہ کا سارا کام تکمیل تک پہنچ گیا۔ اِس سے فارغ ہو کر اُس نے آرام کیا۔'' 5 اب اِس کا مقابلہ مذکورہ آیت سے کریں،

"یہ کبھی اُس ملک میں داخل نہیں ہوں گے
جہاں مَیں اُنہیں سکون دیتا۔"

6 جنہوں نے پہلے اللہ کی خوش خبری سنی اُنہیں نافرمان ہونے کی وجہ سے یہ سکون نہ ملا۔ تو بھی یہ بات قائم رہی کہ کچھ تو سکون کے اِس ملک میں داخل ہو جائیں گے۔ 7 یہ مدِ نظر رکھ کر اللہ نے ایک اَور دن مقرر کیا، مذکورہ "آج" کا دن۔ کئی سالوں کے بعد ہی اُس نے داؤد کی معرفت وہ بات کی جس پر ہم غور کر رہے ہیں،

"اگر تم آج اللہ کی آواز سنو
تو اپنے دلوں کو سخت نہ کرو۔"

8 جب یشوع اُنہیں ملکِ کنعان میں لایا تب اُس نے اسرائیلیوں کو یہ سکون نہ دیا، ورنہ اللہ اِس کے بعد کے کسی اَور دن کا ذکر نہ کرتا۔ 9 چنانچہ اللہ کی قوم کے لئے ایک خاص سکون باقی رہ گیا ہے، ایسا سکون جو اللہ کے ساتویں دن آرام کرنے سے مطابقت رکھتا ہے۔ 10 کیونکہ جو بھی وہ سکون پاتا ہے جس کا وعدہ اللہ نے کیا وہ اللہ کی طرح اپنے کاموں سے فارغ ہو کر آرام کرے گا۔ 11 اِس لئے آئیں، ہم اِس سکون میں داخل ہونے کی پوری کوشش کریں تاکہ ہم میں سے کوئی بھی باپ دادا کے نافرمان نمونے پر چل کر گناہ میں نہ گر جائے۔

12 کیونکہ اللہ کا کلام زندہ، موثر اور ہر دو دھاری تلوار سے زیادہ تیز ہے۔ وہ انسان میں سے گزر کر اُس کی جان روح سے اور اُس کے جوڑوں کو گُودے سے الگ کر لیتا ہے۔ وہی دل کے خیالات اور سوچ کو جانچ کر اُن پر فیصلہ کرنے کے قابل ہے۔ 13 کوئی مخلوق بھی اللہ کی نظر سے نہیں چھپ سکتی۔ اُس کی آنکھوں کے سامنے جس کے جواب دہ ہم ہوتے ہیں سب کچھ عیاں اور بےنقاب ہے۔

عیسیٰ ہمارا امامِ اعظم ہے

14 غرض آئیں، ہم اُس ایمان سے لپٹے رہیں جس کا اقرار ہم کرتے ہیں۔ کیونکہ ہمارا ایسا عظیم امامِ اعظم ہے جو آسمانوں میں سے گزر گیا یعنی عیسیٰ اللہ کا فرزند۔ 15 اور وہ ایسا امامِ اعظم نہیں ہے جو ہماری کمزوریوں کو دیکھ کر ہم دردی نہ دکھائے بلکہ اگرچہ وہ بےگناہ رہا تو بھی ہماری طرح اُسے ہر قسم کی آزمائش کا سامنا کرنا پڑا۔ 16 اب آئیں، ہم پورے اعتماد کے ساتھ اللہ کے تخت کے سامنے حاضر ہو جائیں جہاں فضل پایا جاتا ہے۔ کیونکہ وہیں ہم وہ رحم اور فضل پائیں گے جو ضرورت کے وقت ہماری مدد کر سکتا ہے۔

5 اب انسانوں میں سے چنے گئے امامِ اعظم کو اِس لئے مقرر کیا جاتا ہے کہ وہ اُن کی خاطر اللہ کی خدمت کرے، تاکہ وہ گناہوں کے لئے نذرانے اور قربانیاں پیش کرے۔ 2 وہ جاہل اور آوارہ لوگوں کے ساتھ نرم سلوک رکھ سکتا ہے، کیونکہ وہ خود کئی طرح کی کمزوریوں کی گرفت میں ہوتا ہے۔ 3 یہی وجہ ہے کہ اُسے نہ صرف قوم کے گناہوں کے لئے بلکہ اپنے گناہوں کے لئے بھی قربانیاں چڑھانی پڑتی ہیں۔ 4 اور کوئی اپنی مرضی سے امامِ اعظم کا پُروقار عُہدہ نہیں اپنا سکتا بلکہ لازم ہے کہ اللہ اُسے ہارون کی طرح بُلا کر مقرر کرے۔

5 اِسی طرح مسیح نے بھی اپنی مرضی سے امامِ اعظم کا پُروقار عُہدہ نہیں اپنایا۔ اِس کے بجائے اللہ نے اُس سے کہا،

"تُو میرا فرزند ہے،
آج مَیں تیرا باپ بن گیا ہوں۔"

6 کہیں اَور وہ فرماتا ہے،

''تُو ابد تک امام ہے،
ایسا امام جیسا مَلِک صِدق تھا۔''

[7] جب عیسیٰ اِس دنیا میں تھا تو اُس نے زور زور سے پکار کر اور آنسو بہا بہا کر اُسے دعائیں اور التجائیں پیش کیں[a] جو اُسے موت سے بچا سکتا تھا۔ اور اللہ نے اُس کی سنی، کیونکہ وہ خدا کا خوف رکھتا تھا۔ [8] وہ اللہ کا فرزند تو تھا، تو بھی اُس نے دُکھ اُٹھانے سے فرماں برداری سیکھی۔ [9] جب وہ کاملیت تک پہنچ گیا تو وہ اُن سب کی ابدی نجات کا سرچشمہ بن گیا جو اُس کی سنتے ہیں۔ [10] اُس وقت اللہ نے اُسے امامِ اعظم بھی متعین کیا، ایسا امام جیسا مَلِک صِدق تھا۔

ایمان ترک کرنے کی بابت آگاہی

[11] اِس کے بارے میں ہم مزید بہت کچھ کہہ سکتے ہیں، لیکن ہم مشکل سے اِس کی تشریح کر سکتے ہیں، کیونکہ آپ سننے میں سُست ہیں۔ [12] اصل میں اِتنا وقت گزر گیا ہے کہ اب آپ کو خود اُستاد ہونا چاہئے۔ افسوس کہ ایسا نہیں ہے بلکہ آپ کو اِس کی ضرورت ہے کہ کوئی آپ کے پاس آ کر آپ کو اللہ کے کلام کی بنیادی سچائیاں دوبارہ سکھائے۔ آپ اب تک ٹھوس کھانا نہیں کھا سکتے بلکہ آپ کو دودھ کی ضرورت ہے۔ [13] جو دودھ ہی پی سکتا ہے وہ ابھی چھوٹا بچہ ہی ہے اور وہ راست بازی کی تعلیم سے ناواقف ہے۔ [14] اِس کے مقابلے میں ٹھوس کھانا بالغوں کے لئے ہے جنہوں نے اپنی بلوغت کے باعث اپنی روحانی بصارت کو اِتنی تربیت دی ہے کہ وہ بھلائی اور بُرائی میں امتیاز کر سکتے ہیں۔

6

اِس لئے آئیں، ہم مسیح کے بارے میں بنیادی تعلیم کو چھوڑ کر بلوغت کی طرف آگے بڑھیں۔ کیونکہ ایسی باتیں دہرانے کی ضرورت نہیں ہونی چاہئے جن سے ایمان کی بنیاد رکھی جاتی ہے، مثلاً موت تک پہنچانے والے کام سے توبہ، [2] بپتسمہ کیا ہے، کسی پر ہاتھ رکھنے کی تعلیم، مُردوں کے جی اُٹھنے اور ابدی سزا پانے کی تعلیم۔ [3] چنانچہ اللہ کی مرضی ہوئی تو ہم یہ چھوڑ کر آگے بڑھیں گے۔

[4] ناممکن ہے کہ اُنہیں بحال کر کے دوبارہ توبہ تک پہنچایا جائے جنہوں نے اپنا ایمان ترک کر دیا ہو۔ اُنہیں تو ایک بار اللہ کے نور میں لایا گیا تھا، اُنہوں نے آسمان کی نعمت چکھ لی تھی، وہ روح القدس میں شریک ہوئے، [5] اُنہوں نے اللہ کے کلام کی بھلائی اور آنے والے زمانے کی قوتوں کا تجربہ کیا تھا۔ [6] اور پھر اُنہوں نے اپنا ایمان ترک کر دیا! ایسے لوگوں کو بحال کر کے دوبارہ توبہ تک پہنچانا ناممکن ہے۔ کیونکہ ایسا کرنے سے وہ اللہ کے فرزند کو دوبارہ مصلوب کر کے اُسے لعن طعن کا نشانہ بنا دیتے ہیں۔

[7] اللہ اُس زمین کو برکت دیتا ہے جو اپنے پر بار بار پڑنے والی بارش کو جذب کر کے ایسی فصل پیدا کرتی ہے جو کھیتی باڑی کرنے والے کے لئے مفید ہو۔ [8] لیکن اگر وہ صرف خاردار پودے اور اونٹ کٹارے پیدا کرے تو وہ بےکار ہے اور اِس خطرے میں ہے کہ اُس پر لعنت بھیجی جائے۔ انجامِ کار اُس پر کا سب کچھ جلایا جائے گا۔

[9] عزیزو، گو ہم اِس طرح کی باتیں کر رہے ہیں تو بھی ہمارا اعتماد یہ ہے کہ آپ کو وہ بہترین برکتیں حاصل ہیں جو نجات سے ملتی ہیں۔ [10] کیونکہ اللہ بےانصاف نہیں

---

[a] یعنی امام کی حیثیت سے اُس نے یہ دعائیں اور التجائیں قربانی کے طور پر پیش کیں۔

ہے۔ وہ آپ کا کام اور وہ محبت نہیں بھولے گا جو آپ نے اُس کا نام لے کر ظاہر کی جب آپ نے مقدسین کی خدمت کی بلکہ آج تک کر رہے ہیں۔ 11 لیکن ہماری بڑی خواہش یہ ہے کہ آپ میں سے ہر ایک اِسی سرگرمی کا اظہار آخر تک کرتا رہے تاکہ جن باتوں کی اُمید آپ رکھتے ہیں وہ واقعی پوری ہو جائیں۔ 12 ہم نہیں چاہتے کہ آپ سُست ہو جائیں بلکہ یہ کہ آپ اُن کے نمونے پر چلیں جو ایمان اور صبر سے وہ کچھ میراث میں پا رہے ہیں جس کا وعدہ اللہ نے کیا ہے۔

اللہ کا یقینی وعدہ

13 جب اللہ نے قسم کھا کر ابراہیم سے وعدہ کیا تو اُس نے اپنی ہی قسم کھا کر یہ وعدہ کیا۔ کیونکہ کوئی اَور نہیں تھا جو اُس سے بڑا تھا جس کی قسم وہ کھا سکتا۔ 14 اُس وقت اُس نے کہا، ''مَیں ضرور تجھے بہت برکت دوں گا، اور مَیں یقیناً تجھے کثرت کی اولاد دوں گا۔'' 15 اِس پر ابراہیم نے صبر سے انتظار کر کے وہ کچھ پایا جس کا وعدہ کیا گیا تھا۔ 16 قسم کھاتے وقت لوگ اُس کی قسم کھاتے ہیں جو اُن سے بڑا ہوتا ہے۔ اِس طرح سے قسم میں بیان کردہ بات کی تصدیق بحث مباحثہ کی ہر گنجائش کو ختم کر دیتی ہے۔ 17 اللہ نے بھی قسم کھا کر اپنے وعدے کی تصدیق کی۔ کیونکہ وہ اپنے وعدے کے وارثوں پر صاف ظاہر کرنا چاہتا تھا کہ اُس کا ارادہ کبھی نہیں بدلے گا۔ 18 غرض، یہ دو باتیں قائم رہی ہیں، اللہ کا وعدہ اور اُس کی قسم۔ وہ اِنہیں نہ تو بدل سکتا نہ اِن کے بارے میں جھوٹ بول سکتا ہے۔ یوں ہم جنہوں نے اُس کے پاس پناہ لی ہے بڑی تسلی پا کر اُس اُمید کو مضبوطی سے تھامے رکھ سکتے ہیں جو ہمیں پیش کی گئی ہے۔ 19 کیونکہ یہ اُمید ہماری جان کے لئے مضبوط لنگر ہے۔ اور یہ آسمانی بیت المقدّس کے مقدّس ترین کمرے کے پردے میں سے گزر کر اُس میں داخل ہوتی ہے۔ 20 وہیں عیسیٰ ہمارے آگے آگے جا کر ہماری خاطر داخل ہوا ہے۔ یوں وہ مَلِک صِدق کی مانند ہمیشہ کے لئے امامِ اعظم بن گیا ہے۔

مَلِک صِدق

7 یہ مَلِک صِدق، سالم کا بادشاہ اور اللہ تعالیٰ کا امام تھا۔ جب ابراہیم چار بادشاہوں کو شکست دینے کے بعد واپس آ رہا تھا تو مَلِک صِدق اُس سے ملا اور اُسے برکت دی۔ 2 اِس پر ابراہیم نے اُسے تمام لُوٹ کے مال کا دسواں حصہ دے دیا۔ اب مَلِک صِدق کا مطلب ''راست بازی کا بادشاہ'' ہے۔ دوسرے، ''سالم کا بادشاہ'' کا مطلب ''سلامتی کا بادشاہ'' ہے۔ 3 نہ اُس کا باپ یا ماں ہے، نہ کوئی نسب نامہ۔ اُس کی زندگی کا نہ تو آغاز ہے، نہ اختتام۔ اللہ کے فرزند کی طرح وہ ابد تک امام رہتا ہے۔

4 غور کریں کہ وہ کتنا عظیم تھا۔ ہمارے باپ دادا ابراہیم نے اُسے لُوٹے ہوئے مال کا دسواں حصہ دے دیا۔ 5 اب شریعت طلب کرتی ہے کہ لاوی کی وہ اولاد جو امام بن جاتی ہے قوم یعنی اپنے بھائیوں سے پیداوار کا دسواں حصہ لے، حالانکہ اُن کے بھائی ابراہیم کی اولاد ہیں۔ 6 لیکن مَلِک صِدق لاوی کی اولاد میں سے نہیں تھا۔ تو بھی اُس نے ابراہیم سے دسواں حصہ لے کر اُسے برکت دی جس سے اللہ نے وعدہ کیا تھا۔ 7 اِس میں کوئی شک نہیں کہ کم حیثیت شخص کو اُس سے برکت ملتی ہے جو زیادہ حیثیت کا ہو۔ 8 جہاں لاوی اماموں

کا تعلق ہے فانی انسان دسواں حصہ لیتے ہیں۔ لیکن مَلِک صِدق کے معاملے میں یہ حصہ اُس کو ملا جس کے بارے میں گواہی دی گئی ہے کہ وہ زندہ رہتا ہے۔ 9 یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ جب ابراہیم نے مال کا دسواں حصہ دے دیا تو لاوی نے اُس کے ذریعے بھی یہ حصہ دیا، حالانکہ وہ خود دسواں حصہ لیتا ہے۔ 10 کیونکہ گو لاوی اُس وقت پیدا نہیں ہوا تھا تو بھی وہ ایک طرح سے ابراہیم کے جسم میں موجود تھا جب مَلِک صِدق اُس سے ملا۔

11 اگر لاوی کی کہانت (جس پر شریعت مبنی تھی) کاملیت پیدا کر سکتی تو پھر ایک اَور قسم کے امام کی کیا ضرورت ہوتی، اُس کی جو ہارون جیسا نہ ہو بلکہ مَلِک صِدق جیسا؟ 12 کیونکہ جب بھی کہانت بدل جاتی ہے تو لازم ہے کہ شریعت میں بھی تبدیلی آئے۔ 13 اور ہمارا خداوند جس کے بارے میں یہ بیان کیا گیا ہے وہ ایک فرق قبیلے کا فرد تھا۔ اُس کے قبیلے کے کسی بھی فرد نے امام کی خدمت ادا نہیں کی۔ 14 کیونکہ صاف معلوم ہے کہ خداوند مسیح یہوداہ قبیلے کا فرد تھا، اور موسیٰ نے اِس قبیلے کو اماموں کی خدمت میں شامل نہ کیا۔

مَلِک صِدق جیسا ایک اَور امام

15 معاملہ مزید صاف ہو جاتا ہے۔ ایک فرق امام ظاہر ہوا ہے جو مَلِک صِدق جیسا ہے۔ 16 وہ لاوی کے قبیلے کا فرد ہونے سے امام نہ بنا جس طرح شریعت تقاضا کرتی تھی، بلکہ وہ لافانی زندگی کی قوت ہی سے امام بن گیا۔ 17 کیونکہ کلامِ مقدّس فرماتا ہے،

”تُو ابد تک امام ہے،
ایسا امام جیسا مَلِک صِدق تھا۔“

18 یوں پرانے حکم کو منسوخ کر دیا جاتا ہے، کیونکہ وہ کمزور اور بےکار تھا 19 (موسیٰ کی شریعت تو کسی چیز کو کامل نہیں بنا سکتی تھی) اور اب ایک بہتر اُمید مہیا کی گئی ہے جس سے ہم اللہ کے قریب آ جاتے ہیں۔

20 اور یہ نیا نظام اللہ کی قسم سے قائم ہوا۔ ایسی کوئی قسم نہ کھائی گئی جب دوسرے امام بنے۔ 21 لیکن عیسیٰ ایک قسم کے ذریعے امام بن گیا جب اللہ نے فرمایا،

”رب نے قسم کھائی ہے
اور اِس سے پچھتائے گا نہیں،
’تُو ابد تک امام ہے‘۔“

22 اِس قسم کی وجہ سے عیسیٰ ایک بہتر عہد کی ضمانت دیتا ہے۔

23 ایک اَور فرق، پرانے نظام میں بہت سے امام تھے، کیونکہ موت نے ہر ایک کی خدمت محدود کئے رکھی۔ 24 لیکن چونکہ عیسیٰ ابد تک زندہ ہے اِس لئے اُس کی کہانت کبھی بھی ختم نہیں ہو گی۔ 25 یوں وہ اُنہیں ابدی نجات دے سکتا ہے جو اُس کے وسیلے سے اللہ کے پاس آتے ہیں، کیونکہ وہ ابد تک زندہ ہے اور اُن کی شفاعت کرتا رہتا ہے۔

26 ہمیں ایسے ہی امامِ اعظم کی ضرورت تھی۔ ہاں، ایسا امام جو مقدّس، بےقصور، بےداغ، گناہ گاروں سے الگ اور آسمانوں سے بلند ہوا ہے۔ 27 اُسے دوسرے اماموں کی طرح اِس کی ضرورت نہیں کہ ہر روز قربانیاں پیش کرے، پہلے اپنے لئے پھر قوم کے لئے۔ بلکہ اُس نے اپنے آپ کو پیش کر کے اپنی اِس قربانی سے اُن کے گناہوں کو ایک بار سدا کے لئے مٹا دیا۔ 28 موسوی شریعت ایسے لوگوں کو امامِ اعظم مقرر کرتی ہے جو کمزور ہیں۔ لیکن شریعت کے بعد اللہ کی قسم فرزند کو امامِ

اعظم مقرر کرتی ہے، اور یہ فرزند ابد تک کامل ہے۔

عیسیٰ ہمارا امامِ اعظم

8 جو کچھ ہم کہہ رہے ہیں اُس کی مرکزی بات یہ ہے، ہمارا ایک ایسا امامِ اعظم ہے جو آسمان پر جلالی خدا کے تخت کے دہنے ہاتھ بیٹھا ہے۔ 2 وہاں وہ مقدِس میں خدمت کرتا ہے، اُس حقیقی ملاقات کے خیمے میں جسے انسانی ہاتھوں نے کھڑا نہیں کیا بلکہ رب نے۔

3 ہر امامِ اعظم کو نذرانے اور قربانیاں پیش کرنے کے لئے مقرر کیا جاتا ہے۔ اِس لئے لازم ہے کہ ہمارے امامِ اعظم کے پاس بھی کچھ ہو جو وہ پیش کر سکے۔ 4 اگر یہ دنیا میں ہوتا تو امامِ اعظم نہ ہوتا، کیونکہ یہاں امام تو ہیں جو شریعت کے مطلوبہ نذرانے پیش کرتے ہیں۔ 5 جس مقدِس میں وہ خدمت کرتے ہیں وہ اُس مقدِس کی صرف نقلی صورت اور سایہ ہے جو آسمان پر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ نے موسیٰ کو ملاقات کا خیمہ بنانے سے پہلے آگاہ کر کے یہ کہا، ”غور کر کہ سب کچھ عین اُس نمونے کے مطابق بنایا جائے جو مَیں تجھے یہاں پہاڑ پر دکھاتا ہوں۔“ 6 لیکن جو خدمت عیسیٰ کو مل گئی ہے وہ دنیا کے اماموں کی خدمت سے کہیں بہتر ہے، اُتنی بہتر جتنا وہ عہد جس کا درمیانی عیسیٰ ہے پرانے عہد سے بہتر ہے۔ کیونکہ یہ عہد بہتر وعدوں کی بنیاد پر باندھا گیا۔

7 اگر پہلا عہد بےالزام ہوتا تو پھر نئے عہد کی ضرورت نہ ہوتی۔ 8 لیکن اللہ کو اپنی قوم پر الزام لگانا پڑا۔ اُس نے کہا،

”رب کا فرمان ہے، ایسے دن آ رہے ہیں
جب مَیں اسرائیل کے گھرانے اور یہوداہ
کے گھرانے سے ایک نیا عہد باندھوں گا۔
9 یہ اُس عہد کی مانند نہیں ہو گا
جو مَیں نے اُن کے باپ دادا کے ساتھ
اُس دن باندھا تھا جب مَیں اُن کا ہاتھ پکڑ کر
اُنہیں مصر سے نکال لایا۔
کیونکہ وہ اُس عہد کے وفادار نہ رہے
جو مَیں نے اُن سے باندھا تھا۔
نتیجے میں میری اُن کے لئے فکر نہ رہی۔
10 خداوند فرماتا ہے کہ
جو نیا عہد مَیں اُن دنوں کے بعد
اُن سے باندھوں گا
اُس کے تحت مَیں اپنی شریعت
اُن کے ذہنوں میں ڈال کر
اُن کے دلوں پر کندہ کروں گا۔
تب مَیں ہی اُن کا خدا ہوں گا،
اور وہ میری قوم ہوں گے۔
11 اُس وقت سے اِس کی ضرورت نہیں رہے گی
کہ کوئی اپنے پڑوسی یا بھائی کو تعلیم دے کر کہے،
’رب کو جان لو۔‘
کیونکہ چھوٹے سے لے کر بڑے تک
سب مجھے جانیں گے،
12 کیونکہ مَیں اُن کا قصور معاف کروں گا
اور آئندہ اُن کے گناہوں کو
یاد نہیں کروں گا۔“

13 اِن الفاظ میں اللہ ایک نئے عہد کا ذکر کرتا ہے اور یوں پرانے عہد کو متروک قرار دیتا ہے۔ اور جو متروک اور پرانا ہے اُس کا انجام قریب ہی ہے۔

دنیاوی اور آسمانی عبادت

9 جب پہلا عہد باندھا گیا تو عبادت کرنے کے لئے ہدایات دی گئیں۔ زمین پر ایک مقدِس بھی بنایا گیا، [2] ایک خیمہ جس کے پہلے کمرے میں شمع دان، میز اور اُس پر پڑی مخصوص کی گئی روٹیاں تھیں۔ اُس کا نام "مقدّس کمرا" تھا۔ [3] اُس کے پیچھے ایک اَور کمرا تھا جس کا نام "مقدّس ترین کمرا" تھا۔ پہلے اور دوسرے کمرے کے درمیان واقع دروازے پر پردہ لگا تھا۔ [4] اِس پچھلے کمرے میں بخور جلانے کے لئے سونے کی قربان گاہ اور عہد کا صندوق تھا۔ عہد کے صندوق پر سونا منڈھا ہوا تھا اور اُس میں تین چیزیں تھیں: سونے کا مرتبان جس میں مَن بھرا تھا، ہارون کا وہ عصا جس سے کونپلیں پھوٹ نکلی تھیں اور پتھر کی وہ دو تختیاں جن پر عہد کے احکام لکھے تھے۔ [5] صندوق پر الٰہی جلال کے دو کروبی فرشتے لگے تھے جو صندوق کے ڈھکنے کو سایہ دیتے تھے جس کا نام "کفارہ کا ڈھکنا" تھا۔ لیکن اِس جگہ پر ہم سب کچھ مزید تفصیل سے بیان نہیں کرنا چاہتے۔

[6] یہ چیزیں اِسی ترتیب سے رکھی جاتی ہیں۔ جب امام اپنی خدمت کے فرائض ادا کرتے ہیں تو باقاعدگی سے پہلے کمرے میں جاتے ہیں۔ [7] لیکن صرف امامِ اعظم ہی دوسرے کمرے میں داخل ہوتا ہے، اور وہ بھی سال میں صرف ایک دفعہ۔ جب بھی وہ جاتا ہے وہ اپنے ساتھ خون لے کر جاتا ہے جسے وہ اپنے اور قوم کے لئے پیش کرتا ہے تاکہ وہ گناہ مٹ جائیں جو لوگوں نے غیرارادی طور پر کئے ہوتے ہیں۔ [8] اِس سے روح القدس دکھاتا ہے کہ مقدّس ترین کمرے تک رسائی اُس وقت تک ظاہر نہیں کی گئی تھی جب تک پہلا کمرا استعمال میں تھا۔ [9] یہ مجازاً موجودہ زمانے کی طرف اشارہ ہے۔ اِس کا مطلب یہ ہے کہ جو نذرانے اور قربانیاں پیش کی جا رہی ہیں وہ پرستار کے ضمیر کو پاک صاف کر کے کامل نہیں بنا سکتیں۔ [10] کیونکہ اِن کا تعلق صرف کھانے پینے والی چیزوں اور غسل کی مختلف رسموں سے ہوتا ہے، ایسی ظاہری ہدایات جو صرف نئے نظام کے آنے تک لاگو ہیں۔

[11] لیکن اب مسیح آ چکا ہے، اُن اچھی چیزوں کا امامِ اعظم جو اب حاصل ہوئی ہیں۔ جس خیمے میں وہ خدمت کرتا ہے وہ کہیں زیادہ عظیم اور کامل ہے۔ یہ خیمہ انسانی ہاتھوں سے نہیں بنایا گیا یعنی یہ اِس کائنات کا حصہ نہیں ہے۔ [12] جب مسیح ایک بار سدا کے لئے خیمے کے مقدّس ترین کمرے میں داخل ہوا تو اُس نے قربانیاں پیش کرنے کے لئے بکروں اور بچھڑوں کا خون استعمال نہ کیا۔ اِس کے بجائے اُس نے اپنا ہی خون پیش کیا اور یوں ہمارے لئے ابدی نجات حاصل کی۔ [13] پرانے نظام میں بَیل بکروں کا خون اور جوان گائے کی راکھ ناپاک لوگوں پر چھڑکے جاتے تھے تاکہ اُن کے جسم پاک صاف ہو جائیں۔ [14] اگر اِن چیزوں کا یہ اثر تھا تو پھر مسیح کے خون کا کیا زبردست اثر ہو گا! ازلی روح کے ذریعے اُس نے اپنے آپ کو بےداغ قربانی کے طور پر پیش کیا۔ یوں اُس کا خون ہمارے ضمیر کو موت تک پہنچانے والے کاموں سے پاک صاف کرتا ہے تاکہ ہم زندہ خدا کی خدمت کر سکیں۔

[15] یہی وجہ ہے کہ مسیح ایک نئے عہد کا درمیانی ہے۔ مقصد یہ تھا کہ جتنے لوگوں کو اللہ نے بُلایا ہے اُنہیں اللہ کی موعودہ اور ابدی میراث ملے۔ اور یہ صرف اِس لئے ممکن ہوا ہے کہ مسیح نے مر کر فدیہ دیا تاکہ لوگ اُن گناہوں سے چھٹکارا پائیں جو اُن سے

اُس وقت سرزد ہوئے جب وہ پہلے عہد کے تحت تھے۔
16 جہاں وصیت ہے وہاں ضروری ہے کہ وصیت کرنے والے کی موت کی تصدیق کی جائے۔ 17 کیونکہ جب تک وصیت کرنے والا زندہ ہو وصیت بےاثر ہوتی ہے۔ اِس کا اثر وصیت کرنے والے کی موت ہی سے شروع ہوتا ہے۔ 18 یہی وجہ ہے کہ پہلا عہد باندھتے وقت بھی خون استعمال ہوا۔ 19 کیونکہ پوری قوم کو شریعت کا ہر حکم سنانے کے بعد موسیٰ نے بچھڑوں کا خون پانی سے ملا کر اُسے زوفے کے گُچھے اور قرمزی رنگ کے دھاگے کے ذریعے شریعت کی کتاب اور پوری قوم پر چھڑکا۔ 20 اُس نے کہا، ”یہ خون اُس عہد کی تصدیق کرتا ہے جس کی پیروی کرنے کا حکم اللہ نے تمہیں دیا ہے۔“ 21 اِسی طرح موسیٰ نے یہ خون ملاقات کے خیمے اور عبادت کے تمام سامان پر چھڑکا۔ 22 نہ صرف یہ بلکہ شریعت تقاضا کرتی ہے کہ تقریباً ہر چیز کو خون ہی سے پاک صاف کیا جائے بلکہ اللہ کے حضور خون پیش کئے بغیر معافی مل ہی نہیں سکتی۔

مسیح کی قربانی گناہوں کو مٹا دیتی ہے

23 غرض، لازم تھا کہ یہ چیزیں جو آسمان کی اصلی چیزوں کی نقلی صورتیں ہیں پاک صاف کی جائیں۔ لیکن آسمانی چیزیں خود ایسی قربانیوں کا مطالبہ کرتی ہیں جو اِن سے کہیں بہتر ہوں۔ 24 کیونکہ مسیح صرف انسانی ہاتھوں سے بنے مقدِس میں داخل نہیں ہوا جو اصلی مقدِس کی صرف نقلی صورت تھی بلکہ وہ آسمان میں ہی داخل ہوا تاکہ اب سے ہماری خاطر اللہ کے سامنے حاضر ہو۔ 25 دنیا کا امامِ اعظم تو سالانہ کسی اَور (یعنی جانور) کا خون لے کر مقدّس ترین کمرے میں داخل ہوتا ہے۔ لیکن مسیح اِس لئے آسمان میں داخل نہ ہوا کہ وہ اپنے آپ کو بار بار قربانی کے طور پر پیش کرے۔ 26 اگر ایسا ہوتا تو اُسے دنیا کی تخلیق سے لے کر آج تک بہت دفعہ دُکھ سہنا پڑتا۔ لیکن ایسا نہیں ہے بلکہ اب وہ زمانوں کے اختتام پر ایک ہی بار سدا کے لئے ظاہر ہوا تاکہ اپنے آپ کو قربان کرنے سے گناہ کو دُور کرے۔ 27 ایک بار مرنا اور اللہ کی عدالت میں حاضر ہونا ہر انسان کے لئے مقرر ہے۔ 28 اِسی طرح مسیح کو بھی ایک ہی بار بہتوں کے گناہوں کو اُٹھا کر لے جانے کے لئے قربان کیا گیا۔ دوسری بار جب وہ ظاہر ہو گا تو گناہوں کو دُور کرنے کے لئے ظاہر نہیں ہو گا بلکہ اُنہیں نجات دینے کے لئے جو شدت سے اُس کا انتظار کر رہے ہیں۔

10 موسوی شریعت آنے والی اچھی اور اصلی چیزوں کی صرف نقلی صورت اور سایہ ہے۔ یہ اُن چیزوں کی اصلی شکل نہیں ہے۔ اِس لئے یہ اُنہیں کبھی بھی کامل نہیں کر سکتی جو سال بہ سال اور بار بار اللہ کے حضور آ کر وہی قربانیاں پیش کرتے رہتے ہیں۔ 2 اگر وہ کامل کر سکتی تو قربانیاں پیش کرنے کی ضرورت نہ رہتی۔ کیونکہ اِس صورت میں پرستار ایک بار سدا کے لئے پاک صاف ہو جاتے اور اُنہیں گناہ گار ہونے کا شعور نہ رہتا۔ 3 لیکن اِس کے بجائے یہ قربانیاں سال بہ سال لوگوں کو اُن کے گناہوں کی یاد دلاتی ہیں۔ 4 کیونکہ ممکن ہی نہیں کہ بَیل بکروں کا خون گناہوں کو دُور کرے۔

5 اِس لئے مسیح دنیا میں آتے وقت اللہ سے کہتا ہے،

”تُو قربانیاں اور نذریں نہیں چاہتا تھا
لیکن تُو نے میرے لئے ایک جسم تیار کیا۔
6 بھسم ہونے والی قربانیاں اور گناہ کی قربانیاں

تجھے پسند نہیں تھیں۔

7 پھر مَیں بول اُٹھا، 'اے خدا، مَیں حاضر ہوں

تاکہ تیری مرضی پوری کروں،

جس طرح میرے بارے میں

کلامِ مقدّس میں[a] لکھا ہے'۔''

8 پہلے مسیح کہتا ہے، ''نہ تُو قربانیاں، نذریں، بھسم ہونے والی قربانیاں یا گناہ کی قربانیاں چاہتا تھا، نہ اُنہیں پسند کرتا تھا'' گو شریعت اِنہیں پیش کرنے کا مطالبہ کرتی ہے۔ 9 پھر وہ فرماتا ہے، ''مَیں حاضر ہوں تاکہ تیری مرضی پوری کروں۔'' یوں وہ پہلا نظام ختم کر کے اُس کی جگہ دوسرا نظام قائم کرتا ہے۔ 10 اور اُس کی مرضی پوری ہو جانے سے ہمیں عیسیٰ مسیح کے بدن کے وسیلے سے مخصوص و مقدّس کیا گیا ہے۔ کیونکہ اُسے ایک ہی بار سدا کے لئے ہمارے لئے قربان کیا گیا۔

11 ہر امام روز بہ روز مقدِس میں کھڑا اپنی خدمت کے فرائض ادا کرتا ہے۔ روزانہ اور بار بار وہ وہی قربانیاں پیش کرتا رہتا ہے جو کبھی بھی گناہوں کو دُور نہیں کر سکتیں۔ 12 لیکن مسیح نے گناہوں کو دُور کرنے کے لئے ایک ہی قربانی پیش کی، ایک ایسی قربانی جس کا اثر سدا کے لئے رہے گا۔ پھر وہ اللہ کے دہنے ہاتھ بیٹھ گیا۔ 13 وہیں وہ اب انتظار کرتا ہے جب تک اللہ اُس کے دشمنوں کو اُس کے پاؤں کی چوکی نہ بنا دے۔ 14 یوں اُس نے ایک ہی قربانی سے اُنہیں سدا کے لئے کامل بنا دیا ہے جنہیں مقدّس کیا جا رہا ہے۔

15 روح القدس بھی ہمیں اِس کے بارے میں گواہی دیتا ہے۔ پہلے وہ کہتا ہے،

16 ''رب فرماتا ہے کہ

جو نیا عہد مَیں اُن دنوں کے بعد

اُن سے باندھوں گا

اُس کے تحت مَیں اپنی شریعت

اُن کے دلوں میں ڈال کر

اُن کے ذہنوں پر کندہ کروں گا۔''

17 پھر وہ کہتا ہے، ''اُس وقت سے مَیں اُن کے گناہوں اور بُرائیوں کو یاد نہیں کروں گا۔'' 18 اور جہاں اِن گناہوں کی معافی ہوئی ہے وہاں گناہوں کو دُور کرنے کی قربانیوں کی ضرورت ہی نہیں رہی۔

آئیں، ہم اللہ کے حضور آئیں

19 چنانچہ بھائیو، اب ہم عیسیٰ کے خون کے وسیلے سے پورے اعتماد کے ساتھ مقدّس ترین کمرے میں داخل ہو سکتے ہیں۔ 20 اپنے بدن کی قربانی سے عیسیٰ نے اُس کمرے کے پردے میں سے گزرنے کا ایک نیا اور زندگی بخش راستہ کھول دیا۔ 21 ہمارا ایک عظیم امامِ اعظم ہے جو اللہ کے گھر پر مقرر ہے۔ 22 اِس لئے آئیں، ہم خلوصِ دلی اور ایمان کے پورے اعتماد کے ساتھ اللہ کے حضور آئیں۔ کیونکہ ہمارے دلوں پر مسیح کا خون چھڑکا گیا ہے تاکہ ہمارے مجرم ضمیر صاف ہو جائیں۔ نیز، ہمارے بدنوں کو پاک صاف پانی سے دھویا گیا ہے۔ 23 آئیں، ہم مضبوطی سے اُس اُمید کو تھامے رکھیں جس کا اقرار ہم کرتے ہیں۔ ہم ڈانواں ڈول نہ ہو جائیں، کیونکہ جس نے اِس اُمید کا وعدہ کیا ہے وہ وفادار ہے۔ 24 اور آئیں، ہم اِس پر دھیان دیں کہ ہم ایک دوسرے کو کس طرح محبت دکھانے اور نیک کام کرنے پر اُبھار سکیں۔ 25 ہم باہم جمع ہونے سے باز نہ

[a] لفظی ترجمہ: کتاب کے طومار میں۔

آئیں، جس طرح بعض کی عادت بن گئی ہے۔ اِس کے بجائے ہم ایک دوسرے کی حوصلہ افزائی کریں، خاص کر یہ بات مدِ نظر رکھ کر کہ خداوند کا دن قریب آ رہا ہے۔

26 خبردار! اگر ہم سچائی جان لینے کے بعد بھی جان بوجھ کر گناہ کرتے رہیں تو مسیح کی قربانی اِن گناہوں کو دُور نہیں کر سکے گی۔ 27 پھر صرف اللہ کی عدالت کی ہول ناک توقع باقی رہے گی، اُس بھڑکتی ہوئی آگ کی جو اللہ کے مخالفوں کو بھسم کر ڈالے گی۔ 28 جو موسیٰ کی شریعت رد کرتا ہے اُس پر رحم نہیں کیا جا سکتا بلکہ اگر دو یا اِس سے زائد لوگ اِس جرم کی گواہی دیں تو اُسے سزائے موت دی جائے۔ 29 تو پھر کیا خیال ہے، وہ کتنی سخت سزا کے لائق ہو گا جس نے اللہ کے فرزند کو پاؤں تلے روندا؟ جس نے عہد کا وہ خون حقیر جانا جس سے اُسے مخصوص و مقدّس کیا گیا تھا؟ اور جس نے فضل کے روح کی بےعزتی کی؟ 30 کیونکہ ہم اُسے جانتے ہیں جس نے فرمایا، ”انتقام لینا میرا ہی کام ہے، مَیں ہی بدلہ لوں گا۔“ اُس نے یہ بھی کہا، ”رب اپنی قوم کا انصاف کرے گا۔“ 31 یہ ایک ہول ناک بات ہے اگر زندہ خدا ہمیں سزا دینے کے لئے پکڑے۔

32 ایمان کے پہلے دن یاد کریں جب اللہ نے آپ کو روشن کر دیا تھا۔ اُس وقت کے سخت مقابلے میں آپ کو کئی طرح کا دُکھ سہنا پڑا، لیکن آپ ثابت قدم رہے۔ 33 کبھی کبھی آپ کی بےعزتی اور عوام کے سامنے ہی ایذا رسانی ہوتی تھی، کبھی کبھی آپ اُن کے ساتھی تھے جن سے ایسا سلوک ہو رہا تھا۔ 34 جنہیں جیل میں ڈالا گیا آپ اُن کے دُکھ میں شریک ہوئے اور جب آپ کا مال و متاع لُوٹا گیا تو آپ نے یہ بات خوشی سے برداشت کی۔ کیونکہ آپ جانتے تھے کہ وہ مال ہم سے نہیں چھین لیا گیا جو پہلے کی نسبت کہیں بہتر ہے اور ہر صورت میں قائم رہے گا۔ 35 چنانچہ اپنے اِس اعتماد کو ہاتھ سے جانے نہ دیں کیونکہ اِس کا بڑا اجر ملے گا۔ 36 لیکن اِس کے لئے آپ کو ثابت قدمی کی ضرورت ہے تاکہ آپ اللہ کی مرضی پوری کر سکیں اور یوں آپ کو وہ کچھ مل جائے جس کا وعدہ اُس نے کیا ہے۔ 37 کیونکہ کلامِ مقدّس یہ فرماتا ہے،

”تھوڑی ہی دیر باقی ہے
تو آنے والا پہنچے گا، وہ دیر نہیں کرے گا۔
38 لیکن میرا راست باز
ایمان ہی سے جیتا رہے گا،
اور اگر وہ پیچھے ہٹ جائے
تو مَیں اُس سے خوش نہیں ہوں گا۔“

39 لیکن ہم اُن میں سے نہیں ہیں جو پیچھے ہٹ کر تباہ ہو جائیں گے بلکہ ہم اُن میں سے ہیں جو ایمان رکھ کر نجات پاتے ہیں۔

ایمان

11 ایمان کیا ہے؟ یہ کہ ہم اُس میں قائم رہیں جس پر ہم اُمید رکھتے ہیں اور کہ ہم اُس کا یقین رکھیں جو ہم نہیں دیکھ سکتے۔ 2 ایمان ہی سے پرانے زمانوں کے لوگوں کو اللہ کی قبولیت حاصل ہوئی۔

3 ایمان کے ذریعے ہم جان لیتے ہیں کہ کائنات کو اللہ کے کلام سے خلق کیا گیا، کہ جو کچھ ہم دیکھ سکتے ہیں نظر آنے والی چیزوں سے نہیں بنا۔

4 یہ ایمان کا کام تھا کہ ہابیل نے اللہ کو ایک ایسی قربانی پیش کی جو قابیل کی قربانی سے بہتر تھی۔ اِس ایمان کی بنا پر اللہ نے اُسے راست باز ٹھہرا کر اُس کی

اچھی گواہی دی، جب اُس نے اُس کی قربانیوں کو قبول کیا۔ اور ایمان کے ذریعے وہ اب تک بولتا رہتا ہے حالانکہ وہ مُردہ ہے۔ [5] یہ ایمان کا کام تھا کہ حنوک نہ مرا بلکہ زندہ حالت میں آسمان پر اُٹھایا گیا۔ کوئی بھی اُسے ڈھونڈ کر پا نہ سکا کیونکہ اللہ اُسے آسمان پر اُٹھا لے گیا تھا۔ وجہ یہ تھی کہ اُٹھائے جانے سے پہلے اُسے یہ گواہی ملی کہ وہ اللہ کو پسند آیا۔ [6] اور ایمان رکھے بغیر ہم اللہ کو پسند نہیں آ سکتے۔ کیونکہ لازم ہے کہ اللہ کے حضور آنے والا ایمان رکھے کہ وہ ہے اور کہ وہ اُنہیں اجر دیتا ہے جو اُس کے طالب ہیں۔

[7] یہ ایمان کا کام تھا کہ نوح نے اللہ کی سنی جب اُس نے اُسے آنے والی باتوں کے بارے میں آگاہ کیا، ایسی باتوں کے بارے میں جو ابھی دیکھنے میں نہیں آئی تھیں۔ نوح نے خدا کا خوف مان کر ایک کشتی بنائی تاکہ اُس کا خاندان بچ جائے۔ یوں اُس نے اپنے ایمان کے ذریعے دنیا کو مجرم قرار دیا اور اُس راست بازی کا وارث بن گیا جو ایمان سے حاصل ہوتی ہے۔

[8] یہ ایمان کا کام تھا کہ ابراہیم نے اللہ کی سنی جب اُس نے اُسے بُلا کر کہا کہ وہ ایک ایسے ملک میں جائے جو اُسے بعد میں میراث میں ملے گا۔ ہاں، وہ اپنے ملک کو چھوڑ کر روانہ ہوا، حالانکہ اُسے معلوم نہ تھا کہ وہ کہاں جا رہا ہے۔ [9] ایمان کے ذریعے وہ وعدہ کئے ہوئے ملک میں اجنبی کی حیثیت سے رہنے لگا۔ وہ خیموں میں رہتا تھا اور اِسی طرح اسحاق اور یعقوب بھی جو اُس کے ساتھ اُسی وعدے کے وارث تھے۔ [10] کیونکہ ابراہیم اُس شہر کے انتظار میں تھا جس کی مضبوط بنیاد ہے اور جس کا نقش بنانے اور تعمیر کرنے والا خود اللہ ہے۔

[11] یہ ایمان کا کام تھا کہ ابراہیم باپ بننے کے قابل ہو گیا، حالانکہ وہ بُڑھاپے کی وجہ سے باپ نہیں بن سکتا تھا۔ اِسی طرح سارہ بھی بچے جنم نہیں دے سکتی تھی۔ لیکن ابراہیم سمجھتا تھا کہ اللہ جس نے وعدہ کیا ہے وفادار ہے۔ [12] گو ابراہیم تقریباً مر چکا تھا تو بھی اُسی ایک شخص سے بے شمار اولاد نکلی، تعداد میں آسمان پر کے ستاروں اور ساحل پر کی ریت کے ذروں کے برابر۔

[13] یہ تمام لوگ ایمان رکھتے رکھتے مر گئے۔ اُنہیں وہ کچھ نہ ملا جس کا وعدہ کیا گیا تھا۔ اُنہوں نے اُسے صرف دُور ہی سے دیکھ کر خوش آمدید[a] کہا۔ اور اُنہوں نے تسلیم کیا کہ ہم زمین پر[b] صرف مہمان اور عارضی طور پر رہنے والے اجنبی ہیں۔ [14] جو اِس قسم کی باتیں کرتے ہیں وہ ظاہر کرتے ہیں کہ ہم اب تک اپنے وطن کی تلاش میں ہیں۔ [15] اگر اُن کے ذہن میں وہ ملک ہوتا جس سے وہ نکل آئے تھے تو وہ اب بھی واپس جا سکتے تھے۔ [16] اِس کے بجائے وہ ایک بہتر ملک یعنی ایک آسمانی ملک کی آرزو کر رہے تھے۔ اِس لئے اللہ اُن کا خدا کہلانے سے نہیں شرماتا، کیونکہ اُس نے اُن کے لئے ایک شہر تیار کیا ہے۔

[17] یہ ایمان کا کام تھا کہ ابراہیم نے اُس وقت اسحاق کو قربانی کے طور پر پیش کیا جب اللہ نے اُسے آزمایا۔ ہاں، وہ اپنے اکلوتے بیٹے کو قربان کرنے کے لئے تیار تھا اگرچہ اُسے اللہ کے وعدے مل گئے تھے [18] کہ ”تیری نسل اسحاق ہی سے قائم رہے گی۔“ [19] ابراہیم

---

[a] لفظی ترجمہ: سلامی دی۔ سلام دے کر عزت کا اظہار کیا۔ سلیوٹ کیا۔

[b] زمین پر یا ملک (یعنی کنعان) میں۔

نے سوچا، ''اللہ مُردوں کو بھی زندہ کر سکتا ہے،'' اور مجازاً اُسے واقعی اسحاق مُردوں میں سے واپس مل گیا۔

20 یہ ایمان کا کام تھا کہ اسحاق نے آنے والی چیزوں کے لحاظ سے یعقوب اور عیسَو کو برکت دی۔

21 یہ ایمان کا کام تھا کہ یعقوب نے مرتے وقت یوسف کے دونوں بیٹوں کو برکت دی اور اپنی لاٹھی کے سرے پر ٹیک لگا کر اللہ کو سجدہ کیا۔

22 یہ ایمان کا کام تھا کہ یوسف نے مرتے وقت یہ پیش گوئی کی کہ اسرائیلی مصر سے نکلیں گے بلکہ یہ بھی کہا کہ نکلتے وقت میری ہڈیاں بھی اپنے ساتھ لے جاؤ۔

23 یہ ایمان کا کام تھا کہ موسیٰ کے ماں باپ نے اُسے پیدائش کے بعد تین ماہ تک چھپائے رکھا، کیونکہ اُنہوں نے دیکھا کہ وہ خوب صورت ہے۔ وہ بادشاہ کے حکم کی خلاف ورزی کرنے سے نہ ڈرے۔

24 یہ ایمان کا کام تھا کہ موسیٰ نے پروان چڑھ کر انکار کیا کہ اُسے فرعون کی بیٹی کا بیٹا ٹھہرایا جائے۔ 25 عارضی طور پر گناہ سے لطف اندوز ہونے کے بجائے اُس نے اللہ کی قوم کے ساتھ بدسلوکی کا نشانہ بننے کو ترجیح دی۔ 26 وہ سمجھا کہ جب میری مسیح کی خاطر رُسوائی کی جاتی ہے تو یہ مصر کے تمام خزانوں سے زیادہ قیمتی ہے، کیونکہ اُس کی آنکھیں آنے والے اجر پر لگی رہیں۔

27 یہ ایمان کا کام تھا کہ موسیٰ نے بادشاہ کے غصے سے ڈرے بغیر مصر کو چھوڑ دیا، کیونکہ وہ گویا اَن دیکھے خدا کو مسلسل اپنی آنکھوں کے سامنے رکھتا رہا۔ 28 یہ ایمان کا کام تھا کہ اُس نے فسح کی عید منا کر حکم دیا کہ خون کو چوکھٹوں پر لگایا جائے تاکہ ہلاک کرنے والا فرشتہ اُن کے پہلوٹھے بیٹوں کو نہ چھوئے۔

29 یہ ایمان کا کام تھا کہ اسرائیلی بحرِ قُلزم میں سے یوں گزر سکے جیسے کہ یہ خشک زمین تھی۔ جب مصریوں نے یہ کرنے کی کوشش کی تو وہ ڈوب گئے۔

30 یہ ایمان کا کام تھا کہ سات دن تک یریحو شہر کی فصیل کے گرد چکر لگانے کے بعد پوری دیوار گر گئی۔

31 یہ بھی ایمان کا کام تھا کہ راحب فاحشہ اپنے شہر کے باقی نافرمان باشندوں کے ساتھ ہلاک نہ ہوئی، کیونکہ اُس نے اسرائیلی جاسوسوں کو سلامتی کے ساتھ خوش آمدید کہا تھا۔

32 مَیں مزید کیا کچھ کہوں؟ میرے پاس اِتنا وقت نہیں کہ مَیں جدعون، برق، سمسون، اِفتاح، داؤد، سموایل اور نبیوں کے بارے میں سناتا رہوں۔ 33 یہ سب ایمان کے سبب سے ہی کامیاب رہے۔ وہ بادشاہیوں پر غالب آئے اور انصاف کرتے رہے۔ اُنہیں اللہ کے وعدے حاصل ہوئے۔ اُنہوں نے شیر ببروں کے منہ بند کر دیئے 34 اور آگ کے بھڑکتے شعلوں کو بجھا دیا۔ وہ تلوار کی زد سے بچ نکلے۔ وہ کمزور تھے لیکن اُنہیں قوت حاصل ہوئی۔ جب جنگ چھڑ گئی تو وہ اِتنے طاقت ور ثابت ہوئے کہ اُنہوں نے غیرملکی لشکروں کو شکست دی۔ 35 ایمان رکھنے کے باعث خواتین کو اُن کے مُردہ عزیز زندہ حالت میں واپس ملے۔

لیکن ایسے بھی تھے جنہیں تشدد برداشت کرنا پڑا اور جنہوں نے آزاد ہو جانے سے انکار کیا تاکہ اُنہیں ایک بہتر چیز یعنی جی اُٹھنے کا تجربہ حاصل ہو جائے۔ 36 بعض کو لعن طعن اور کوڑوں بلکہ زنجیروں اور قید کا بھی سامنا کرنا پڑا۔ 37 اُنہیں سنگسار کیا گیا، اُنہیں آرے سے چیرا گیا، اُنہیں تلوار سے مار ڈالا گیا۔ بعض کو بھیڑ بکریوں کی کھالوں میں گھومنا پھرنا پڑا۔ ضرورت مند حالت میں اُنہیں دبایا اور اُن پر ظلم کیا جاتا رہا۔ 38 دنیا اُن کے لائق

نہیں تھی! وہ ویران جگہوں میں، پہاڑوں پر، غاروں اور گڑھوں میں آوارہ پھرتے رہے۔

39 اِن سب کو ایمان کی وجہ سے اچھی گواہی ملی۔ تو بھی اِنہیں وہ کچھ حاصل نہ ہوا جس کا وعدہ اللہ نے کیا تھا۔ 40 کیونکہ اُس نے ہمارے لئے ایک ایسا منصوبہ بنایا تھا جو کہیں بہتر ہے۔ وہ چاہتا تھا کہ یہ لوگ ہمارے بغیر کاملیت تک نہ پہنچیں۔

اللہ ہمارا باپ

12 غرض، ہم گواہوں کے اِتنے بڑے لشکر سے گھیرے رہتے ہیں! اِس لئے آئیں، ہم سب کچھ اُتاریں جو ہمارے لئے رُکاوٹ کا باعث بن گیا ہے، ہر گناہ کو جو ہمیں آسانی سے اُلجھا لیتا ہے۔ آئیں، ہم ثابت قدمی سے اُس دوڑ میں دوڑتے رہیں جو ہمارے لئے مقرر کی گئی ہے۔ 2 اور دوڑتے ہوئے ہم عیسیٰ کو تکتے رہیں، اُسے جو ایمان کا بانی بھی ہے اور اُسے تکمیل تک پہنچانے والا بھی۔ یاد رہے کہ گو وہ خوشی حاصل کر سکتا تھا تو بھی اُس نے صلیبی موت کی شرم ناک بے عزتی کی پروا نہ کی بلکہ اِسے برداشت کیا۔ اور اب وہ اللہ کے تخت کے دہنے ہاتھ جا بیٹھا ہے!

3 اُس پر دھیان دیں جس نے گناہ گاروں کی اِتنی مخالفت برداشت کی۔ پھر آپ تھکتے تھکتے بے دل نہیں ہو جائیں گے۔ 4 دیکھیں، آپ گناہ سے لڑے تو ہیں، لیکن ابھی تک آپ کو جان دینے تک اِس کی مخالفت نہیں کرنی پڑی۔ 5 کیا آپ کلامِ مقدّس کی یہ حوصلہ افزا بات بھول گئے ہیں جو آپ کو اللہ کے فرزند ٹھہرا کر بیان کرتی ہے،

”میرے بیٹے، رب کی تربیت کو
حقیر مت جان،
جب وہ تجھے ڈانٹے تو نہ بے دل ہو۔
6 کیونکہ جو رب کو پیارا ہے
اُس کی وہ تادیب کرتا ہے،
وہ ہر ایک کو سزا دیتا ہے
جسے اُس نے بیٹے کے طور پر قبول کیا ہے۔“

7 اپنی مصیبتوں کو الٰہی تربیت سمجھ کر برداشت کریں۔ اِس میں اللہ آپ سے بیٹوں کا سا سلوک کر رہا ہے۔ کیا کبھی کوئی بیٹا تھا جس کی اُس کے باپ نے تربیت نہ کی؟ 8 اگر آپ کی تربیت سب کی طرح نہ کی جاتی تو اِس کا مطلب یہ ہوتا کہ آپ اللہ کے حقیقی فرزند نہ ہوتے بلکہ ناجائز اولاد۔ 9 دیکھیں، جب ہمارے انسانی باپ نے ہماری تربیت کی تو ہم نے اُس کی عزت کی۔ اگر ایسا ہے تو کتنا زیادہ ضروری ہے کہ ہم اپنے روحانی باپ کے تابع ہو کر زندگی پائیں۔ 10 ہمارے انسانی باپوں نے ہمیں اپنی سمجھ کے مطابق تھوڑی دیر کے لئے تربیت دی۔ لیکن اللہ ہماری ایسی تربیت کرتا ہے جو فائدے کا باعث ہے اور جس سے ہم اُس کی قدوسیت میں شریک ہونے کے قابل ہو جاتے ہیں۔ 11 جب ہماری تربیت کی جاتی ہے تو اُس وقت ہم خوشی محسوس نہیں کرتے بلکہ غم۔ لیکن جن کی تربیت اِس طرح ہوتی ہے وہ بعد میں راست بازی اور سلامتی کی فصل کاٹتے ہیں۔

ہدایات

12 چنانچہ اپنے تھکے ہارے بازوؤں اور کمزور گھٹنوں کو مضبوط کریں۔ 13 اپنے راستے چلنے کے قابل بنا دیں تاکہ

جو عضو لنگڑا ہے اُس کا جوڑ اُتر نہ جائے[a] بلکہ شفا پائے۔
14 سب کے ساتھ مل کر صلح سلامتی اور قدوسیت کے لئے جد و جہد کرتے رہیں، کیونکہ جو مقدّس نہیں ہے وہ خداوند کو کبھی نہیں دیکھے گا۔ 15 اِس پر دھیان دینا کہ کوئی اللہ کے فضل سے محروم نہ رہے۔ ایسا نہ ہو کہ کوئی کڑوی جڑ پھوٹ نکلے اور بڑھ کر تکلیف کا باعث بن جائے اور بہتوں کو ناپاک کر دے۔ 16 دھیان دیں کہ کوئی بھی زناکار یا عیسَو جیسا دنیاوی شخص نہ ہو جس نے ایک ہی کھانے کے عوض اپنے وہ موروثی حقوق بیچ ڈالے جو اُسے بڑے بیٹے کی حیثیت سے حاصل تھے۔ 17 آپ کو بھی معلوم ہے کہ بعد میں جب وہ یہ برکت وراثت میں پانا چاہتا تھا تو اُسے رد کیا گیا۔ اُس وقت اُسے توبہ کا موقع نہ ملا حالانکہ اُس نے آنسو بہا بہا کر یہ برکت حاصل کرنے کی کوشش کی۔

18 آپ اُس طرح اللہ کے حضور نہیں آئے جس طرح اسرائیلی جب وہ سینا پہاڑ پر پہنچے، اُس پہاڑ کے پاس جسے چھوا جا سکتا تھا۔ وہاں آگ بھڑک رہی تھی، اندھیرا ہی اندھیرا تھا اور آندھی چل رہی تھی۔ 19 جب نرسنگے کی آواز سنائی دی اور اللہ اُن سے ہم کلام ہوا تو سننے والوں نے اُس سے التجا کی کہ ہمیں مزید کوئی بات نہ بتا۔ 20 کیونکہ وہ یہ حکم برداشت نہیں کر سکتے تھے کہ ”اگر کوئی جانور بھی پہاڑ کو چھو لے تو اُسے سنگسار کرنا ہے۔“ 21 یہ منظر اِتنا ہیبت ناک تھا کہ موسیٰ نے کہا، ”مَیں خوف کے مارے کانپ رہا ہوں۔“

22 نہیں، آپ صیون پہاڑ کے پاس آ گئے ہیں، یعنی زندہ خدا کے شہر آسمانی یروشلم کے پاس۔ آپ بے شمار فرشتوں اور جشن منانے والی جماعت کے پاس آ گئے ہیں، 23 اُن پہلوٹھوں کی جماعت کے پاس جن کے نام آسمان پر درج کئے گئے ہیں۔ آپ تمام انسانوں کے منصف اللہ کے پاس آ گئے ہیں اور کامل کئے گئے راست بازوں کی روحوں کے پاس۔ 24 نیز آپ نئے عہد کے درمیانی عیسیٰ کے پاس آ گئے ہیں اور اُس چھڑکائے گئے خون کے پاس جو ہابیل کے خون کی طرح بدلہ لینے کی بات نہیں کرتا بلکہ ایک ایسی معافی دیتا ہے جو کہیں زیادہ موثر ہے۔

25 چنانچہ خبردار رہیں کہ آپ اُس کی سننے سے انکار نہ کریں جو اِس وقت آپ سے ہم کلام ہو رہا ہے۔ کیونکہ اگر اسرائیلی نہ بچے جب اُنہوں نے دنیاوی پیغمبر موسیٰ کی سننے سے انکار کیا تو پھر ہم کس طرح بچیں گے اگر ہم اُس کی سننے سے انکار کریں جو آسمان سے ہم سے ہم کلام ہوتا ہے۔ 26 جب اللہ سینا پہاڑ پر سے بول اُٹھا تو زمین کانپ گئی، لیکن اب اُس نے وعدہ کیا ہے، ”ایک بار پھر مَیں نہ صرف زمین کو ہلا دوں گا بلکہ آسمان کو بھی۔“ 27 ”ایک بار پھر“ کے الفاظ اِس طرف اشارہ کرتے ہیں کہ خلق کی گئی چیزوں کو ہلا کر دُور کیا جائے گا اور نتیجے میں صرف وہ چیزیں قائم رہیں گی جنہیں ہلایا نہیں جا سکتا۔

28 چنانچہ آئیں، ہم شکر گزار ہوں۔ کیونکہ ہمیں ایک ایسی بادشاہی حاصل ہو رہی ہے جسے ہلایا نہیں جا سکتا۔ ہاں، ہم شکر گزاری کی اِس روح میں احترام اور خوف کے ساتھ اللہ کی پسندیدہ پرستش کریں، 29 کیونکہ ہمارا خدا حقیقتاً بھسم کر دینے والی آگ ہے۔

[a] ایک اَور ممکنہ ترجمہ: جو لنگڑا ہے وہ بھٹک نہ جائے۔

ہم اللہ کو کس طرح پسند آئیں

13 ایک دوسرے سے بھائیوں کی سی محبت رکھتے رہیں۔ [2] مہمان نوازی مت بھولنا، کیونکہ ایسا کرنے سے بعض نے نادانستہ طور پر فرشتوں کی مہمان نوازی کی ہے۔ [3] جو قید میں ہیں، اُنہیں یوں یاد رکھنا جیسے آپ خود اُن کے ساتھ قید میں ہوں۔ اور جن کے ساتھ بدسلوکی ہو رہی ہے اُنہیں یوں یاد رکھنا جیسے آپ سے یہ بدسلوکی ہو رہی ہو۔

[4] لازم ہے کہ سب کے سب ازدواجی زندگی کا احترام کریں۔ شوہر اور بیوی ایک دوسرے کے وفادار رہیں، کیونکہ اللہ زناکاروں اور شادی کا بندھن توڑنے والوں کی عدالت کرے گا۔

[5] آپ کی زندگی پیسوں کے لالچ سے آزاد ہو۔ اُسی پر اکتفا کریں جو آپ کے پاس ہے، کیونکہ اللہ نے فرمایا ہے، ”مَیں تجھے کبھی نہیں چھوڑوں گا، مَیں تجھے کبھی ترک نہیں کروں گا۔“ [6] اِس لئے ہم اعتماد سے کہہ سکتے ہیں،

”رب میری مدد کرنے والا ہے،
اِس لئے مَیں نہیں ڈروں گا۔
انسان میرا کیا بگاڑ سکتا ہے؟“

[7] اپنے راہنماؤں کو یاد رکھیں جنہوں نے آپ کو اللہ کا کلام سنایا۔ اِس پر غور کریں کہ اُن کے چال چلن سے کتنی بھلائی پیدا ہوئی ہے، اور اُن کے ایمان کے نمونے پر چلیں۔ [8] عیسیٰ مسیح ماضی میں، آج اور ابد تک یکساں ہے۔ [9] طرح طرح کی اور بیگانہ تعلیمات آپ کو اِدھر اُدھر نہ بھٹکائیں۔ آپ تو اللہ کے فضل سے تقویت پاتے ہیں اور اِس سے نہیں کہ آپ مختلف کھانوں سے پرہیز کرتے ہیں۔ اِس میں کوئی خاص فائدہ نہیں ہے۔

[10] ہمارے پاس ایک ایسی قربان گاہ ہے جس کی قربانی کھانا ملاقات کے خیمے میں خدمت کرنے والوں کے لئے منع ہے۔ [11] کیونکہ گو امامِ اعظم جانوروں کا خون گناہ کی قربانی کے طور پر مقدّس ترین کمرے میں لے جاتا ہے، لیکن اُن کی لاشوں کو خیمہ گاہ کے باہر جلایا جاتا ہے۔ [12] اِس وجہ سے عیسیٰ کو بھی شہر کے باہر صلیبی موت سہنی پڑی تاکہ قوم کو اپنے خون سے مخصوص و مقدّس کرے۔ [13] اِس لئے آئیں، ہم خیمہ گاہ سے نکل کر اُس کے پاس جائیں اور اُس کی بےعزتی میں شریک ہو جائیں۔ [14] کیونکہ یہاں ہمارا کوئی قائم رہنے والا شہر نہیں ہے بلکہ ہم آنے والے شہر کی شدید آرزو رکھتے ہیں۔ [15] چنانچہ آئیں، ہم عیسیٰ کے وسیلے سے اللہ کو حمد و ثنا کی قربانی پیش کریں، یعنی ہمارے ہونٹوں سے اُس کے نام کی تعریف کرنے والا پھل نکلے۔ [16] نیز، بھلائی کرنا اور دوسروں کو اپنی برکات میں شریک کرنا مت بھولنا، کیونکہ ایسی قربانیاں اللہ کو پسند ہیں۔

[17] اپنے راہنماؤں کی سنیں اور اُن کی بات مانیں۔ کیونکہ وہ آپ کی دیکھ بھال کرتے کرتے جاگتے رہتے ہیں، اور اِس میں وہ اللہ کے سامنے جواب دہ ہیں۔ اُن کی بات مانیں تاکہ وہ خوشی سے اپنی خدمت سرانجام دیں۔ ورنہ وہ کراہتے کراہتے اپنی ذمہ داری نبھائیں گے، اور یہ آپ کے لئے مفید نہیں ہو گا۔

[18] ہمارے لئے دعا کریں، گو ہمیں یقین ہے کہ ہمارا ضمیر صاف ہے اور ہم ہر لحاظ سے اچھی زندگی گزارنے کے خواہش مند ہیں۔

[19] مَیں خاص کر اِس پر زور دینا چاہتا ہوں کہ آپ

دعا کریں کہ اللہ مجھے آپ کے پاس جلد واپس آنے کی توفیق بخشے۔

آخری دعا

[20] اب سلامتی کا خدا جو ابدی عہد کے خون سے ہمارے خداوند اور بھیڑوں کے عظیم چرواہے عیسیٰ کو مُردوں میں سے واپس لایا [21] وہ آپ کو ہر اچھی چیز سے نوازے تاکہ آپ اُس کی مرضی پوری کر سکیں۔ اور وہ عیسیٰ مسیح کے ذریعے ہم میں وہ کچھ پیدا کرے جو اُسے پسند آئے۔ اُس کا جلال ازل سے ابد تک ہوتا رہے! آمین۔

آخری الفاظ

[22] بھائیو، مہربانی کر کے نصیحت کی اِن باتوں پر سنجیدگی سے غور کریں، کیونکہ مَیں نے آپ کو صرف چند الفاظ لکھے ہیں۔ [23] یہ بات آپ کے علم میں ہونی چاہئے کہ ہمارے بھائی تیمُتھیُس کو رِہا کر دیا گیا ہے۔ اگر وہ جلدی پہنچے تو اُسے ساتھ لے کر آپ سے ملنے آؤں گا۔

[24] اپنے تمام راہنماؤں اور تمام مقدّسین کو میرا سلام کہنا۔ اٹلی کے ایمان دار آپ کو سلام کہتے ہیں۔

[25] اللہ کا فضل آپ سب کے ساتھ رہے۔

یعقوب کا عام خط

1 یہ خط اللہ اور خداوند عیسیٰ مسیح کے خادم یعقوب کی طرف سے ہے۔
غیر یہودی قوموں میں بکھرے ہوئے بارہ اسرائیلی قبیلوں کو سلام۔

ایمان اور حکمت

2 میرے بھائیو، جب آپ کو طرح طرح کی آزمائشوں کا سامنا کرنا پڑے تو اپنے آپ کو خوش قسمت سمجھیں، 3 کیونکہ آپ جانتے ہیں کہ آپ کے ایمان کے آزمائے جانے سے ثابت قدمی پیدا ہوتی ہے۔ 4 چنانچہ ثابت قدمی کو بڑھنے دیں، کیونکہ جب وہ تکمیل تک پہنچے گی تو آپ بالغ اور کامل بن جائیں گے، اور آپ میں کوئی بھی کمی نہیں پائی جائے گی۔ 5 لیکن اگر آپ میں سے کسی میں حکمت کی کمی ہو تو اللہ سے مانگے جو سب کو فیاضی سے اور بغیر جھڑکی دیئے دیتا ہے۔ وہ ضرور آپ کو حکمت دے گا۔ 6 لیکن اپنی گزارش ایمان کے ساتھ پیش کریں اور شک نہ کریں، کیونکہ شک کرنے والا سمندر کی موج کی مانند ہوتا ہے جو ہَوا سے اِدھر اُدھر اُچھلتی بہتی جاتی ہے۔ 7 ایسا شخص نہ سمجھے کہ مجھے خداوند سے کچھ ملے گا، 8 کیونکہ وہ دو دلا اور اپنے ہر کام میں غیر مستقل مزاج ہے۔

غربت اور دولت

9 پست حال بھائی مسیح میں اپنے اونچے مرتبے پر فخر کرے 10 جبکہ دولت مند شخص اپنے ادنیٰ مرتبے پر فخر کرے، کیونکہ وہ جنگلی پھول کی طرح جلد ہی جاتا رہے گا۔ 11 جب سورج طلوع ہوتا ہے تو اُس کی جھُلسا دینے والی دھوپ میں پودا مُرجھا جاتا، اُس کا پھول گر جاتا اور اُس کی تمام خوب صورتی ختم ہو جاتی ہے۔ اِس طرح دولت مند شخص بھی کام کرتے کرتے مُرجھا جائے گا۔

آزمائش

12 مبارک ہے وہ جو آزمائش کے وقت ثابت قدم رہتا ہے، کیونکہ قائم رہنے پر اُسے زندگی کا وہ تاج ملے گا جس کا وعدہ اللہ نے اُن سے کیا ہے جو اُس سے محبت رکھتے ہیں۔ 13 آزمائش کے وقت کوئی نہ کہے کہ اللہ مجھے آزمائش میں پھنسا رہا ہے۔ نہ تو اللہ کو بُرائی سے آزمائش میں پھنسایا جا سکتا ہے، نہ وہ کسی کو پھنساتا ہے۔ 14 بلکہ

ہر ایک کی اپنی بُری خواہشات اُسے کھینچ کر اور اُکسا کر آزمائش میں پھنسا دیتی ہیں۔ 15 پھر یہ خواہشات حاملہ ہو کر گناہ کو جنم دیتی ہیں اور گناہ بالغ ہو کر موت کو جنم دیتا ہے۔

16 میرے عزیز بھائیو، فریب مت کھانا! 17 ہر اچھی نعمت اور ہر اچھا تحفہ آسمان سے نازل ہوتا ہے، نوروں کے باپ سے، جس میں نہ کبھی تبدیلی آتی ہے، نہ بدلتے ہوئے سایوں کی سی حالت پائی جاتی ہے۔ 18 اُسی نے اپنی مرضی سے ہمیں سچائی کے کلام کے وسیلے سے پیدا کیا۔ یوں ہم ایک طرح سے اُس کی تمام مخلوقات کا پہلا پھل ہیں۔

سننا کافی نہیں ہے

19 میرے عزیز بھائیو، اِس کا خیال رکھنا، ہر شخص سننے میں تیز ہو، لیکن بولنے اور غصہ کرنے میں دھیما۔ 20 کیونکہ انسان کا غصہ وہ راست بازی پیدا نہیں کرتا جو اللہ چاہتا ہے۔ 21 چنانچہ اپنی زندگی کی گندی عادتیں اور شریر چال چلن دُور کر کے حلیمی سے کلامِ مقدّس کا وہ بیج قبول کریں جو آپ کے اندر بویا گیا ہے، کیونکہ یہی آپ کو نجات دے سکتا ہے۔

22 کلامِ مقدّس کو نہ صرف سنیں بلکہ اُس پر عمل بھی کریں، ورنہ آپ اپنے آپ کو فریب دیں گے۔ 23 جو کلام کو سن کر اُس پر عمل نہیں کرتا وہ اُس آدمی کی مانند ہے جو آئینے میں اپنے چہرے پر نظر ڈالتا ہے۔ 24 اپنے آپ کو دیکھ کر وہ چلا جاتا ہے اور فوراً بھول جاتا ہے کہ مَیں نے کیا کچھ دیکھا۔ 25 اِس کی نسبت وہ مبارک ہے جو آزاد کرنے والی کامل شریعت میں غور سے نظر ڈال کر اُس میں قائم رہتا ہے اور اُسے سننے کے بعد نہیں بھولتا بلکہ اُس پر عمل کرتا ہے۔

26 کیا آپ اپنے آپ کو دین دار سمجھتے ہیں؟ اگر آپ اپنی زبان پر قابو نہیں رکھ سکتے تو آپ اپنے آپ کو فریب دیتے ہیں۔ پھر آپ کی دین داری کا اظہار بے کار ہے۔ 27 خدا باپ کی نظر میں دین داری کا پاک اور بےداغ اظہار یہ ہے، یتیموں اور بیواؤں کی دیکھ بھال کرنا جب وہ مصیبت میں ہوں اور اپنے آپ کو دنیا کی آلودگی سے بچائے رکھنا۔

تعصب سے خبردار

2 میرے بھائیو، لازم ہے کہ آپ جو ہمارے جلالی خداوند عیسیٰ مسیح پر ایمان رکھتے ہیں جانب داری نہ دکھائیں۔ 2 فرض کریں کہ ایک آدمی سونے کی انگوٹھی اور شاندار کپڑے پہنے ہوئے آپ کی جماعت میں آ جائے اور ساتھ ساتھ ایک غریب آدمی بھی مَیلے کچیلے کپڑے پہنے ہوئے اندر آئے۔ 3 اور آپ شاندار کپڑے پہنے ہوئے آدمی پر خاص دھیان دے کر اُس سے کہیں، ”یہاں اِس اچھی کرسی پر تشریف رکھیں،“ لیکن غریب آدمی کو کہیں، ”وہاں کھڑا ہو جا“ یا ”آ، میرے پاؤں کے پاس فرش پر بیٹھ جا۔“ 4 کیا آپ ایسا کرنے سے مجرمانہ خیالات والے منصف نہیں ثابت ہوئے؟ کیونکہ آپ نے لوگوں میں ناروا فرق کیا ہے۔

5 میرے عزیز بھائیو، سنیں! کیا اللہ نے اُنہیں نہیں چنا جو دنیا کی نظر میں غریب ہیں تاکہ وہ ایمان میں دولت مند ہو جائیں؟ یہی لوگ وہ بادشاہی میراث میں پائیں گے جس کا وعدہ اللہ نے اُن سے کیا ہے جو اُسے پیار کرتے ہیں۔ 6 لیکن آپ نے ضرورت مندوں کی بےعزتی کی ہے۔ ذرا سوچ لیں، وہ کون ہیں جو آپ کو

دباتے اور عدالت میں گھسیٹ کر لے جاتے ہیں؟ کیا یہ دولت مند ہی نہیں ہیں؟ 7 وہی تو عیسیٰ پر کفر بکتے ہیں، اُس عظیم نام پر جس کے پیروکار آپ بن گئے ہیں۔

8 اللہ چاہتا ہے کہ آپ کلامِ مقدّس میں مذکور شاہی شریعت پوری کریں، ”اپنے پڑوسی سے ویسی محبت رکھنا جیسی تُو اپنے آپ سے رکھتا ہے۔“ 9 چنانچہ جب آپ جانب داری دکھاتے ہیں تو گناہ کرتے ہیں اور شریعت آپ کو مجرم ٹھہراتی ہے۔ 10 مت بھولنا کہ جس نے شریعت کا صرف ایک حکم توڑا ہے وہ پوری شریعت کا قصور وار ٹھہرتا ہے۔ 11 کیونکہ جس نے فرمایا، ”زنا نہ کرنا“ اُس نے یہ بھی کہا، ”قتل نہ کرنا۔“ ہو سکتا ہے کہ آپ نے زنا تو نہ کیا ہو، لیکن کسی کو قتل کیا ہو۔ تو بھی آپ اِس ایک جرم کی وجہ سے پوری شریعت توڑنے کے مجرم بن گئے ہیں۔ 12 چنانچہ جو کچھ بھی آپ کہتے اور کرتے ہیں یاد رکھیں کہ آزاد کرنے والی شریعت آپ کی عدالت کرے گی۔ 13 کیونکہ اللہ عدالت کرتے وقت اُس پر رحم نہیں کرے گا جس نے خود رحم نہیں دکھایا۔ لیکن رحم عدالت پر غالب آ جاتا ہے۔ جب آپ رحم کریں گے تو اللہ آپ پر رحم کرے گا۔

ایمان نیک کاموں کے بغیر مُردہ ہے

14 میرے بھائیو، اگر کوئی ایمان رکھنے کا دعویٰ کرے، لیکن اُس کے مطابق زندگی نہ گزارے تو اِس کا کیا فائدہ ہے؟ کیا ایسا ایمان اُسے نجات دلا سکتا ہے؟ 15 فرض کریں کہ کوئی بھائی یا بہن کپڑوں اور روزمرہ روٹی کی ضرورت مند ہو۔ 16 یہ دیکھ کر آپ میں سے کوئی اُس سے کہے، ”اچھا جی، خدا حافظ۔ گرم کپڑے پہنو اور جی بھر کر کھانا کھاؤ۔“ لیکن وہ خود یہ ضروریات پوری کرنے میں مدد نہ کرے۔ کیا اِس کا کوئی فائدہ ہے؟ 17 غرض، محض ایمان کافی نہیں۔ اگر وہ نیک کاموں سے عمل میں نہ لایا جائے تو وہ مُردہ ہے۔

18 ہو سکتا ہے کوئی اعتراض کرے، ”ایک شخص کے پاس تو ایمان ہوتا ہے، دوسرے کے پاس نیک کام۔“ آئیں، مجھے دکھائیں کہ آپ نیک کاموں کے بغیر کس طرح ایمان رکھ سکتے ہیں۔ یہ تو ناممکن ہے۔ لیکن مَیں ضرور آپ کو اپنے نیک کاموں سے دکھا سکتا ہوں کہ مَیں ایمان رکھتا ہوں۔ 19 اچھا، آپ کہتے ہیں، ”ہم ایمان رکھتے ہیں کہ ایک ہی خدا ہے۔“ شاباش، یہ بالکل صحیح ہے۔ شیاطین بھی یہ ایمان رکھتے ہیں، گو وہ یہ جان کر خوف کے مارے تھرتھراتے ہیں۔ 20 ہوش میں آئیں! کیا آپ نہیں سمجھتے کہ نیک اعمال کے بغیر ایمان بے کار ہے؟ 21 ہمارے باپ ابراہیم پر غور کریں۔ وہ تو اِسی وجہ سے راست باز ٹھہرایا گیا کہ اُس نے اپنے بیٹے اسحاق کو قربان گاہ پر پیش کیا۔ 22 آپ خود دیکھ سکتے ہیں کہ اُس کا ایمان اور نیک کام مل کر عمل کر رہے تھے۔ اُس کا ایمان تو اُس سے مکمل ہوا جو کچھ اُس نے کیا 23 اور اِس طرح ہی کلامِ مقدّس کی یہ بات پوری ہوئی، ”ابراہیم نے اللہ پر بھروسا رکھا۔ اِس بنا پر اللہ نے اُسے راست باز قرار دیا۔“ اِسی وجہ سے وہ ”اللہ کا دوست“ کہلایا۔ 24 یوں آپ خود دیکھ سکتے ہیں کہ انسان اپنے نیک اعمال کی بنا پر راست باز قرار دیا جاتا ہے، نہ کہ صرف ایمان رکھنے کی وجہ سے۔

25 راحب فاحشہ کی مثال بھی لیں۔ اُسے بھی اپنے کاموں کی بنا پر راست باز قرار دیا گیا جب اُس نے اسرائیلی جاسوسوں کی مہمان نوازی کی اور اُنہیں شہر سے نکلنے کا دوسرا راستہ دکھا کر بچایا۔

26 غرض، جس طرح بدن روح کے بغیر مُردہ ہے اُسی طرح ایمان بھی نیک اعمال کے بغیر مُردہ ہے۔

زبان

3 میرے بھائیو، آپ میں سے زیادہ اُستاد نہ بنیں۔ آپ کو معلوم ہے کہ ہم اُستادوں کی زیادہ سختی سے عدالت کی جائے گی۔ 2 ہم سب سے تو کئی طرح کی غلطیاں سرزد ہوتی ہیں۔ لیکن جس شخص سے بولنے میں کبھی غلطی نہیں ہوتی وہ کامل ہے اور اپنے پورے بدن کو قابو میں رکھنے کے قابل ہے۔ 3 ہم گھوڑے کے منہ میں لگام کا دہانہ رکھ دیتے ہیں تاکہ وہ ہمارے حکم پر چلے، اور اِس طرح ہم اپنی مرضی سے اُس کا پورا جسم چلا لیتے ہیں۔ 4 یا بادبانی جہاز کی مثال لیں۔ جتنا بھی بڑا وہ ہو اور جتنی بھی تیز ہَوا چلتی ہو ناخدا ایک چھوٹی سی پتوار کے ذریعے اُس کا رُخ ٹھیک رکھتا ہے۔ یوں ہی وہ اُسے اپنی مرضی سے چلا لیتا ہے۔ 5 اِسی طرح زبان ایک چھوٹا سا عضو ہے، لیکن وہ بڑی بڑی باتیں کرتی ہے۔

دیکھیں، ایک بڑے جنگل کو بھسم کرنے کے لئے ایک ہی چنگاری کافی ہوتی ہے۔ 6 زبان بھی آگ کی مانند ہے۔ بدن کے دیگر اعضا کے درمیان رہ کر اُس میں ناراستی کی پوری دنیا پائی جاتی ہے۔ وہ پورے بدن کو آلودہ کر دیتی ہے، ہاں انسان کی پوری زندگی کو آگ لگا دیتی ہے، کیونکہ وہ خود جہنم کی آگ سے سُلگائی گئی ہے۔ 7 دیکھیں، انسان ہر قسم کے جانوروں پر قابو پا لیتا ہے اور اُس نے ایسا کیا بھی ہے، خواہ جنگلی جانور ہوں یا پرندے، رینگنے والے ہوں یا سمندری جانور۔ 8 لیکن زبان پر کوئی قابو نہیں پا سکتا، اِس بےتاب اور شریر چیز پر جو مہلک زہر سے لبالب بھری ہے۔ 9 زبان سے ہم اپنے خداوند اور باپ کی ستائش بھی کرتے ہیں اور دوسروں پر لعنت بھی بھیجتے ہیں، جنہیں اللہ کی صورت پر بنایا گیا ہے۔ 10 ایک ہی منہ سے ستائش اور لعنت نکلتی ہے۔ میرے بھائیو، ایسا نہیں ہونا چاہئے۔ 11 یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ایک ہی چشمے سے میٹھا اور کڑوا پانی پھوٹ نکلے۔ 12 میرے بھائیو، کیا انجیر کے درخت پر زیتون لگ سکتے ہیں یا انگور کی بیل پر انجیر؟ ہرگز نہیں! اِسی طرح نمکین چشمے سے میٹھا پانی نہیں نکل سکتا۔

آسمان سے حکمت

13 کیا آپ میں سے کوئی دانا اور سمجھ دار ہے؟ وہ یہ بات اپنے اچھے چال چلن سے ظاہر کرے، حکمت سے پیدا ہونے والی حلیمی کے نیک کاموں سے۔ 14 لیکن خبردار! اگر آپ دل میں حسد کی کڑواہٹ اور خود غرضی پال رہے ہیں تو اِس پر شیخی مت مارنا، نہ سچائی کے خلاف جھوٹ بولیں۔ 15 ایسا فخر آسمان کی طرف سے نہیں ہے، بلکہ دنیاوی، غیر روحانی اور ابلیس سے ہے۔ 16 کیونکہ جہاں حسد اور خود غرضی ہے وہاں فساد اور ہر شریر کام پایا جاتا ہے۔ 17 آسمان کی حکمت فرق ہے۔ اوّل تو وہ پاک اور مقدّس ہے۔ نیز وہ امن پسند، نرم دل، فرماں بردار، رحم اور اچھے پھل سے بھری ہوئی، غیر جانب دار اور خلوص دل ہے۔ 18 اور جو صلح کراتے ہیں اُن کے لئے راست بازی کا پھل سلامتی سے بویا جاتا ہے۔

دنیا سے دوستی

4 یہ لڑائیاں اور جھگڑے جو آپ کے درمیان ہیں کہاں سے آتے ہیں؟ کیا اِن کا سرچشمہ وہ بُری خواہشات نہیں جو آپ کے اعضا میں لڑتی رہتی ہیں؟ 2 آپ کسی چیز کی خواہش رکھتے ہیں، لیکن اُسے حاصل نہیں کر سکتے۔ آپ قتل اور حسد کرتے ہیں، لیکن جو کچھ آپ چاہتے ہیں وہ پا نہیں سکتے۔ آپ جھگڑتے اور لڑتے ہیں۔ تو بھی آپ کے پاس کچھ نہیں ہے، کیونکہ آپ اللہ سے مانگتے نہیں۔ 3 اور جب آپ مانگتے ہیں تو آپ کو کچھ نہیں ملتا۔ وجہ یہ ہے کہ آپ غلط نیت سے مانگتے ہیں۔ آپ اِس سے اپنی خود غرض خواہشات پوری کرنا چاہتے ہیں۔ 4 بےوفا لوگو! کیا آپ کو نہیں معلوم کہ دنیا کا دوست اللہ کا دشمن ہوتا ہے؟ جو دنیا کا دوست بننا چاہتا ہے وہ اللہ کا دشمن بن جاتا ہے۔ 5 یا کیا آپ سمجھتے ہیں کہ کلامِ مقدّس کی یہ بات بےتُکی سی ہے کہ اللہ غیرت سے اُس روح کا آرزومند ہے جس کو اُس نے ہمارے اندر سکونت کرنے دیا؟ 6 لیکن وہ ہمیں اِس سے کہیں زیادہ فضل بخشتا ہے۔ کلامِ مقدّس یوں فرماتا ہے، ”اللہ مغروروں کا مقابلہ کرتا لیکن فروتنوں پر مہربانی کرتا ہے۔“

7 غرض، اللہ کے تابع ہو جائیں۔ ابلیس کا مقابلہ کریں تو وہ بھاگ جائے گا۔ 8 اللہ کے قریب آ جائیں تو وہ آپ کے قریب آئے گا۔ گناہ گارو، اپنے ہاتھوں کو پاک صاف کریں۔ دو دلو، اپنے دلوں کو مخصوص و مقدّس کریں۔ 9 افسوس کریں، ماتم کریں، خوب روئیں۔ آپ کی ہنسی ماتم میں بدل جائے اور آپ کی خوشی مایوسی میں۔ 10 اپنے آپ کو خداوند کے سامنے نیچا کریں تو وہ آپ کو سرفراز کرے گا۔

ایک دوسرے کا منصف مت بننا

11 بھائیو، ایک دوسرے پر تہمت مت لگانا۔ جو اپنے بھائی پر تہمت لگاتا یا اُسے مجرم ٹھہراتا ہے وہ شریعت پر تہمت لگاتا ہے اور شریعت کو مجرم ٹھہراتا ہے۔ اور جب آپ شریعت پر تہمت لگاتے ہیں تو آپ اُس کے پیروکار نہیں رہتے بلکہ اُس کے منصف بن گئے ہیں۔ 12 شریعت دینے والا اور منصف صرف ایک ہی ہے اور وہ ہے اللہ جو نجات دینے اور ہلاک کرنے کے قابل ہے۔ تو پھر آپ کون ہیں جو اپنے آپ کو منصف سمجھ کر اپنے پڑوسی کو مجرم ٹھہرا رہے ہیں!

شیخی مت مارنا

13 اور اب میری بات سنیں، آپ جو کہتے ہیں، ”آج یا کل ہم فلاں فلاں شہر میں جائیں گے۔ وہاں ہم ایک سال ٹھہر کر کاروبار کر کے پیسے کمائیں گے۔“ 14 دیکھیں، آپ یہ بھی نہیں جانتے کہ کل کیا ہو گا۔ آپ کی زندگی چیز ہی کیا ہے! آپ بھاپ ہی ہیں جو تھوڑی دیر کے لئے نظر آتی، پھر غائب ہو جاتی ہے۔ 15 بلکہ آپ کو یہ کہنا چاہئے، ”اگر خداوند کی مرضی ہوئی تو ہم جئیں گے اور یہ یا وہ کریں گے۔“ 16 لیکن فی الحال آپ شیخی مار کر اپنے غرور کا اظہار کرتے ہیں۔ اِس قسم کی تمام شیخی بازی بُری ہے۔

17 چنانچہ جو جانتا ہے کہ اُسے کیا کیا نیک کام کرنا ہے، لیکن پھر بھی کچھ نہیں کرتا وہ گناہ کرتا ہے۔

دولت مندو، خبردار!

5 دولت مندو، اب میری بات سنیں! خوب روئیں اور گریہ و زاری کریں، کیونکہ آپ پر مصیبت

آنے والی ہے۔ [2] آپ کی دولت سڑ گئی ہے اور کیڑے آپ کے شاندار کپڑے کھا گئے ہیں۔ [3] آپ کے سونے اور چاندی کو زنگ لگ گیا ہے۔ اور اُن کی زنگ آلودہ حالت آپ کے خلاف گواہی دے گی اور آپ کے جسموں کو آگ کی طرح کھا جائے گی۔ کیونکہ آپ نے اِن آخری دنوں میں اپنے لئے خزانے جمع کر لئے ہیں۔ [4] دیکھیں، جو مزدوری آپ نے فصل کی کٹائی کرنے والوں سے باز رکھی ہے وہ آپ کے خلاف چلّا رہی ہے۔ اور آپ کی فصل جمع کرنے والوں کی چیخیں آسمانی لشکروں کے رب کے کانوں تک پہنچ گئی ہیں۔ [5] آپ نے دنیا میں عیاشی اور عیش و عشرت کی زندگی گزاری ہے۔ ذبح کے دن آپ نے اپنے آپ کو موٹا تازہ کر دیا ہے۔ [6] آپ نے راست باز کو مجرم ٹھہرا کر قتل کیا ہے، اور اُس نے آپ کا مقابلہ نہیں کیا۔

صبر اور دعا

[7] بھائیو، اب صبر سے خداوند کی آمد کے انتظار میں رہیں۔ کسان پر غور کریں جو اِس انتظار میں رہتا ہے کہ زمین اپنی قیمتی فصل پیدا کرے۔ وہ کتنے صبر سے خریف اور بہار کی بارشوں کا انتظار کرتا ہے! [8] آپ بھی صبر کریں اور اپنے دلوں کو مضبوط رکھیں، کیونکہ خداوند کی آمد قریب آ گئی ہے۔

[9] بھائیو، ایک دوسرے پر مت بڑبڑانا، ورنہ آپ کی عدالت کی جائے گی۔ منصف تو دروازے پر کھڑا ہے۔ [10] بھائیو، اُن نبیوں کے نمونے پر چلیں جنھوں نے رب کے نام میں کلام پیش کر کے صبر سے دُکھ اُٹھایا۔ [11] دیکھیں، ہم اُنہیں مبارک کہتے ہیں جو صبر سے دُکھ برداشت کرتے تھے۔ آپ نے ایوب کی ثابت قدمی کے بارے میں سنا ہے اور یہ بھی دیکھ لیا کہ رب نے آخر میں کیا کچھ کیا، کیونکہ رب بہت مہربان اور رحیم ہے۔

[12] میرے بھائیو، سب سے بڑھ کر یہ کہ آپ قسم نہ کھائیں، نہ آسمان کی قسم، نہ زمین کی، نہ کسی اَور چیز کی۔ جب آپ ”ہاں“ کہنا چاہتے ہیں تو بس ”ہاں“ ہی کافی ہے۔ اور اگر انکار کرنا چاہیں تو بس ”نہیں“ کہنا کافی ہے، ورنہ آپ مجرم ٹھہریں گے۔

[13] کیا آپ میں سے کوئی مصیبت میں پھنسا ہوا ہے؟ وہ دعا کرے۔ کیا کوئی خوش ہے؟ وہ ستائش کے گیت گائے۔ [14] کیا آپ میں سے کوئی بیمار ہے؟ وہ جماعت کے بزرگوں کو بُلائے تاکہ وہ آ کر اُس کے لئے دعا کریں اور خداوند کے نام میں اُس پر تیل ملیں۔ [15] پھر ایمان سے کی گئی دعا مریض کو بچائے گی اور خداوند اُسے اُٹھا کھڑا کرے گا۔ اور اگر اُس نے گناہ کیا ہو تو اُسے معاف کیا جائے گا۔ [16] چنانچہ ایک دوسرے کے سامنے اپنے گناہوں کا اقرار کریں اور ایک دوسرے کے لئے دعا کریں تاکہ آپ شفا پائیں۔ راست شخص کی موثر دعا سے بہت کچھ ہو سکتا ہے۔ [17] الیاس ہم جیسا انسان تھا۔ لیکن جب اُس نے زور سے دعا کی کہ بارش نہ ہو تو ساڑھے تین سال تک بارش نہ ہوئی۔ [18] پھر اُس نے دوبارہ دعا کی تو آسمان نے بارش عطا کی اور زمین نے اپنی فصلیں پیدا کیں۔

[19] میرے بھائیو، اگر آپ میں سے کوئی سچائی سے بھٹک جائے اور کوئی اُسے صحیح راہ پر واپس لائے [20] تو یقین جانیں، جو کسی گناہ گار کو اُس کی غلط راہ سے واپس لاتا ہے وہ اُس کی جان کو موت سے بچائے گا اور گناہوں کی بڑی تعداد کو چھپا دے گا۔

پطرس کا پہلا عام خط

1 یہ خط عیسیٰ مسیح کے رسول پطرس کی طرف سے ہے۔

مَیں اللہ کے چنے ہوؤں کو لکھ رہا ہوں، دنیا کے اُن مہمانوں کو جو پنطس، گلتیہ، کپدُکیہ، آسیہ اور بِتھُنیہ کے صوبوں میں بکھرے ہوئے ہیں۔ 2 خدا باپ نے آپ کو بہت دیر پہلے جان کر چن لیا اور اُس کے روح نے آپ کو مخصوص و مقدّس کر دیا۔ نتیجے میں آپ عیسیٰ مسیح کے تابع اور اُس کے چھڑکائے گئے خون سے پاک صاف ہو گئے ہیں۔

اللہ آپ کو بھرپور فضل اور سلامتی بخشے۔

زندہ اُمید

3 خدا ہمارے خداوند عیسیٰ مسیح کے باپ کی تعریف ہو! اپنے عظیم رحم سے اُس نے عیسیٰ مسیح کو زندہ کرنے کے وسیلے سے ہمیں نئے سرے سے پیدا کیا ہے۔ اِس سے ہمیں ایک زندہ اُمید ملی ہے، 4 ایک ایسی میراث جو کبھی نہیں سڑے گی، کبھی نہیں ناپاک ہو جائے گی اور کبھی نہیں مُرجھائے گی۔ کیونکہ یہ آسمان پر آپ کے لئے محفوظ رکھی گئی ہے۔ 5 اور اللہ آپ کے ایمان کے ذریعے اپنی قدرت سے آپ کی اُس وقت تک حفاظت کرتا رہے گا جب تک آپ کو نجات نہ مل جائے، وہ نجات جو آخرت کے دن سب پر ظاہر ہونے کے لئے تیار ہے۔

6 اُس وقت آپ خوشی منائیں گے، گو فی الحال آپ کو تھوڑی دیر کے لئے طرح طرح کی آزمائشوں کا سامنا کر کے غم کھانا پڑتا ہے 7 تاکہ آپ کا ایمان اصلی ثابت ہو جائے۔ کیونکہ جس طرح آگ سونے کو آزما کر خالص بنا دیتی ہے اُسی طرح آپ کا ایمان بھی آزمایا جا رہا ہے، حالانکہ یہ فانی سونے سے کہیں زیادہ قیمتی ہے۔ کیونکہ اللہ چاہتا ہے کہ آپ کو اُس دن تعریف، جلال اور عزت مل جائے جب عیسیٰ مسیح ظاہر ہو گا۔ 8 اُسی کو آپ پیار کرتے ہیں اگرچہ آپ نے اُسے دیکھا نہیں، اور اُسی پر آپ ایمان رکھتے ہیں گو وہ آپ کو اِس وقت نظر نہیں آتا۔ ہاں، آپ دل میں ناقابلِ بیان اور جلالی خوشی منائیں گے، 9 جب آپ وہ کچھ پائیں گے جو ایمان کی منزلِ مقصود ہے یعنی اپنی جانوں کی نجات۔

10 نبی اِسی نجات کی تلاش اور تفتیش میں لگے رہے، اور اُنہوں نے اُس فضل کی پیش گوئی کی جو اللہ آپ کو دینے والا تھا۔ 11 اُنہوں نے معلوم کرنے کی کوشش کی کہ مسیح کا روح جو اُن میں تھا کس وقت یا کن حالات کے بارے میں بات کر رہا تھا جب اُس نے مسیح کے دُکھ اور بعد کے جلال کی پیش گوئی کی۔ 12 اُن پر اِتنا ظاہر کیا گیا کہ اُن کی یہ پیش گوئیاں اُن کے اپنے لئے نہیں تھیں، بلکہ آپ کے لئے۔ اور اب یہ سب کچھ آپ کو اُن ہی کے وسیلے سے پیش کیا گیا ہے جنہوں نے آسمان سے بھیجے گئے روح القدس کے ذریعے آپ کو اللہ کی خوش خبری سنائی ہے۔ یہ ایسی باتیں ہیں جن پر فرشتے بھی نظر ڈالنے کے آرزومند ہیں۔

مقدّس زندگی گزارنا

13 چنانچہ ذہنی طور پر کمربستہ ہو جائیں۔ ہوش مندی سے اپنی پوری اُمید اُس فضل پر رکھیں جو آپ کو عیسیٰ مسیح کے ظہور پر بخشا جائے گا۔ 14 آپ اللہ کے تابع فرمان فرزند ہیں، اِس لئے اُن بُری خواہشات کو اپنی زندگی میں جگہ نہ دیں جو آپ جاہل ہوتے وقت رکھتے تھے۔ ورنہ وہ آپ کی زندگی کو اپنے سانچے میں ڈھال لیں گی۔ 15 اِس کے بجائے اللہ کی مانند بنیں جس نے آپ کو بُلایا ہے۔ جس طرح وہ قدوس ہے اُسی طرح آپ بھی ہر وقت مقدّس زندگی گزاریں۔ 16 کیونکہ کلامِ مقدّس میں لکھا ہے، ''اپنے آپ کو مخصوص و مقدّس رکھو کیونکہ مَیں مقدّس ہوں۔''

17 اور یاد رکھیں کہ آسمانی باپ جس سے آپ دعا کرتے ہیں جانب داری نہیں کرتا بلکہ آپ کے عمل کے مطابق آپ کا فیصلہ کرے گا۔ چنانچہ جب تک آپ اِس دنیا کے مہمان رہیں گے خدا کے خوف میں زندگی گزاریں۔ 18 کیونکہ آپ خود جانتے ہیں کہ آپ کو باپ دادا کی بےمعنی زندگی سے چھڑانے کے لئے کیا فدیہ دیا گیا۔ یہ سونے یا چاندی جیسی فانی چیز نہیں تھی 19 بلکہ مسیح کا قیمتی خون تھا۔ اُسی کو بےنقص اور بےداغ لیلے کی حیثیت سے ہمارے لئے قربان کیا گیا۔ 20 اُسے دنیا کی تخلیق سے پیشتر چنا گیا، لیکن اِن آخری دنوں میں آپ کی خاطر ظاہر کیا گیا۔ 21 اور اُس کے وسیلے سے آپ اللہ پر ایمان رکھتے ہیں جس نے اُسے مُردوں میں سے زندہ کر کے عزت و جلال دیا تاکہ آپ کا ایمان اور اُمید اللہ پر ہو۔

22 سچائی کے تابع ہو جانے سے آپ کو مخصوص و مقدّس کر دیا گیا اور آپ کے دلوں میں بھائیوں کے لئے بےریا محبت ڈالی گئی ہے۔ چنانچہ اب ایک دوسرے کو خلوص دلی اور لگن سے پیار کرتے رہیں۔ 23 کیونکہ آپ کی نئے سرے سے پیدائش ہوئی ہے۔ اور یہ کسی فانی بیج کا پھل نہیں ہے بلکہ اللہ کے لافانی، زندہ اور قائم رہنے والے کلام کا پھل ہے۔ 24 یوں کلامِ مقدّس فرماتا ہے،

''تمام انسان گھاس ہی ہیں،
اُن کی تمام شان و شوکت
جنگلی پھول کی مانند ہے۔
گھاس تو مُرجھا جاتی اور پھول گر جاتا ہے،
25 لیکن رب کا کلام ابد تک قائم رہتا ہے۔''

مذکورہ کلام اللہ کی خوش خبری ہے جو آپ کو سنائی گئی ہے۔

زندہ پتھر اور مقدّس قوم

2 چنانچہ اپنی زندگی سے تمام طرح کی بُرائی، دھوکے بازی، ریاکاری، حسد اور بہتان نکالیں۔ 2 چونکہ آپ نومولود بچے ہیں اِس لئے خالص روحانی دودھ پینے کے آرزومند رہیں، کیونکہ اِسے پینے سے ہی آپ بڑھتے بڑھتے نجات کی نوبت تک پہنچیں گے۔ 3 جنہوں نے خداوند کی بھلائی کا تجربہ کیا ہے اُن کے لئے ایسا کرنا ضروری ہے۔

4 خداوند کے پاس آئیں، اُس زندہ پتھر کے پاس جسے انسانوں نے رد کیا ہے، لیکن جو اللہ کے نزدیک چنیدہ اور قیمتی ہے۔ 5 اور آپ بھی زندہ پتھر ہیں جن کو اللہ اپنے روحانی مقدِس کو تعمیر کرنے کے لئے استعمال کر رہا ہے۔ نہ صرف یہ بلکہ آپ اُس کے مخصوص و مقدّس امام ہیں۔ عیسیٰ مسیح کے وسیلے سے آپ ایسی روحانی قربانیاں پیش کر رہے ہیں جو اللہ کو پسند ہیں۔ 6 کیونکہ کلامِ مقدّس فرماتا ہے،

"دیکھو، مَیں صیون میں ایک پتھر
رکھ دیتا ہوں،
کونے کا ایک چنیدہ اور قیمتی پتھر۔
جو اُس پر ایمان لائے گا
اُسے شرمندہ نہیں کیا جائے گا۔"

7 یہ پتھر آپ کے نزدیک جو ایمان رکھتے ہیں بیش قیمت ہے۔ لیکن جو ایمان نہیں لائے اُنہوں نے اُسے رد کیا۔

"جس پتھر کو مکان بنانے والوں نے رد کیا
وہ کونے کا بنیادی پتھر بن گیا۔"

8 نیز وہ ایک ایسا پتھر ہے
"جو ٹھوکر کا باعث بنے گا،
ایک چٹان جو ٹھیس لگنے کا سبب ہو گی۔"

وہ اِس لئے ٹھوکر کھاتے ہیں کیونکہ وہ کلامِ مقدّس کے تابع نہیں ہوتے۔ یہی کچھ اللہ کی اُن کے لئے مرضی تھی۔

9 لیکن آپ اللہ کی چنی ہوئی نسل ہیں، آپ آسمانی بادشاہ کے امام اور اُس کی مخصوص و مقدّس قوم ہیں۔ آپ اُس کی ملکیت بن گئے ہیں تاکہ اللہ کے قوی کاموں کا اعلان کریں، کیونکہ وہ آپ کو تاریکی سے اپنی حیرت انگیز روشنی میں لایا ہے۔ 10 ایک وقت تھا جب آپ اُس کی قوم نہیں تھے، لیکن اب آپ اللہ کی قوم ہیں۔ پہلے آپ پر رحم نہیں ہوا تھا، لیکن اب اللہ نے آپ پر اپنے رحم کا اظہار کیا ہے۔

اللہ کے خادم

11 عزیزو، آپ اِس دنیا میں اجنبی اور مہمان ہیں۔ اِس لئے مَیں آپ کو تاکید کرتا ہوں کہ آپ جسمانی خواہشات کا انکار کریں۔ کیونکہ یہ آپ کی جان سے لڑتی ہیں۔ 12 غیرایمان داروں کے درمیان رہتے ہوئے اِتنی اچھی زندگی گزاریں کہ گو وہ آپ پر غلط کام کرنے کی تہمت بھی لگائیں تو بھی اُنہیں آپ کے نیک کام نظر آئیں اور اُنہیں اللہ کی آمد کے دن اُس کی تمجید کرنی پڑے۔

13 خداوند کی خاطر ہر انسانی اختیار کے تابع رہیں، خواہ بادشاہ ہو جو سب سے اعلیٰ اختیار رکھنے والا ہے، 14 خواہ اُس کے وزیر جنہیں اُس نے اِس لئے مقرر کیا ہے کہ وہ غلط کام کرنے والوں کو سزا اور اچھا کام کرنے والوں کو شاباش دیں۔ 15 کیونکہ اللہ کی مرضی ہے کہ آپ اچھا کام کرنے سے ناسمجھ لوگوں کی جاہل باتوں کو بند کریں۔

[16] آپ آزاد ہیں، اِس لئے آزادانہ زندگی گزاریں۔ لیکن اپنی آزادی کو غلط کام چھپانے کے لئے استعمال نہ کریں، کیونکہ آپ اللہ کے خادم ہیں۔ [17] ہر ایک کا مناسب احترام کریں، اپنے بہن بھائیوں سے محبت رکھیں، خدا کا خوف مانیں، بادشاہ کا احترام کریں۔

مسیح کے دُکھ کا نمونہ

[18] اے غلامو، ہر لحاظ سے اپنے مالکوں کا احترام کر کے اُن کے تابع رہیں۔ اور یہ سلوک نہ صرف اُن کے ساتھ ہو جو نیک اور نرم دل ہیں بلکہ اُن کے ساتھ بھی جو ظالم ہیں۔ [19] کیونکہ اگر کوئی اللہ کی مرضی کا خیال کر کے بےانصاف تکلیف کا غم صبر سے برداشت کرے تو یہ اللہ کا فضل ہے۔ [20] بےشک اِس میں فخر کی کوئی بات نہیں اگر آپ صبر سے پٹائی کی وہ سزا برداشت کریں جو آپ کو غلط کام کرنے کی وجہ سے ملی ہو۔ لیکن اگر آپ کو اچھا کام کرنے کی وجہ سے دُکھ سہنا پڑے اور آپ یہ سزا صبر سے برداشت کریں تو یہ اللہ کا فضل ہے۔ [21] آپ کو اِسی کے لئے بُلایا گیا ہے۔ کیونکہ مسیح نے آپ کی خاطر دُکھ سہنے میں آپ کے لئے ایک نمونہ چھوڑا ہے۔ اور وہ چاہتا ہے کہ آپ اُس کے نقشِ قدم پر چلیں۔ [22] اُس نے تو کوئی گناہ نہ کیا، اور نہ کوئی فریب کی بات اُس کے منہ سے نکلی۔ [23] جب لوگوں نے اُسے گالیاں دیں تو اُس نے جواب میں گالیاں نہ دیں۔ جب اُسے دُکھ سہنا پڑا تو اُس نے کسی کو دھمکی نہ دی بلکہ اُس نے اپنے آپ کو اللہ کے حوالے کر دیا جو انصاف سے عدالت کرتا ہے۔ [24] مسیح خود اپنے بدن پر ہمارے گناہوں کو صلیب پر لے گیا تاکہ ہم گناہوں کے اعتبار سے مر جائیں اور یوں ہمارا گناہ سے تعلق ختم ہو جائے۔ اب وہ چاہتا ہے کہ ہم راست بازی کی زندگی گزاریں۔ کیونکہ آپ کو اُسی کے زخموں کے وسیلے سے شفا ملی ہے۔ [25] پہلے آپ آوارہ بھیڑوں کی طرح آوارہ پھر رہے تھے، لیکن اب آپ اپنی جانوں کے چرواہے اور نگران کے پاس لوٹ آئے ہیں۔

بیوی اور شوہر

3 اِسی طرح آپ بیویوں کو بھی اپنے اپنے شوہر کے تابع رہنا ہے۔ کیونکہ اِس طرح وہ جو ایمان نہیں رکھتے اپنی بیوی کے چال چلن سے جیتے جا سکتے ہیں۔ کچھ کہنے کی ضرورت نہیں رہے گی [2] کیونکہ وہ دیکھیں گے کہ آپ کتنی پاکیزگی سے خدا کے خوف میں زندگی گزارتی ہیں۔ [3] اِس کی فکر مت کرنا کہ آپ ظاہری طور پر آراستہ ہوں، مثلاً خاص طور طریقوں سے گُندھے ہوئے بالوں سے یا سونے کے زیور اور شاندار لباس پہننے سے۔ [4] اِس کے بجائے اِس کی فکر کریں کہ آپ کی باطنی شخصیت آراستہ ہو۔ کیونکہ جو روح نرم دلی اور سکون کے لافانی زیوروں سے سجی ہوئی ہے وہی اللہ کے نزدیک بیش قیمت ہے۔ [5] ماضی میں اللہ پر اُمید رکھنے والی مقدّس خواتین بھی اِسی طرح اپنا سنگار کیا کرتی تھیں۔ یوں وہ اپنے شوہروں کے تابع رہیں، [6] سارہ کی طرح جو اپنے شوہر ابراہیم کو آقا کہہ کر اُس کی مانتی تھی۔ آپ تو سارہ کی بیٹیاں بن گئی ہیں۔ چنانچہ نیک کام کریں اور کسی بھی چیز سے نہ ڈریں، خواہ وہ کتنی ہی ڈراؤنی کیوں نہ ہو۔

[7] اِس طرح لازم ہے کہ آپ جو شوہر ہیں سمجھ کے ساتھ اپنی بیویوں کے ساتھ زندگی گزاریں، یہ جان کر کہ یہ آپ کی نسبت کمزور ہیں۔ اُن کی عزت کریں،

کیونکہ یہ بھی آپ کے ساتھ زندگی کے فضل کی وارث ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ اِس میں بےپروائی کرنے سے آپ کی دعائیہ زندگی میں رُکاوٹ پیدا ہو جائے۔

نیک زندگی گزارنے کی وجہ سے دُکھ

8 آخر میں ایک اَور بات، آپ سب ایک ہی سوچ رکھیں اور ایک دوسرے سے تعلقات میں ہم دردی، پیار، رحم اور حلیمی کا اظہار کریں۔ 9 کسی کے غلط کام کے جواب میں غلط کام مت کرنا، نہ کسی کی گالیوں کے جواب میں گالی دینا۔ اِس کے بجائے جواب میں ایسے شخص کو برکت دیں، کیونکہ اللہ نے آپ کو بھی اِس لئے بُلایا ہے کہ آپ اُس کی برکت وراثت میں پائیں۔
10 کلامِ مقدّس یوں فرماتا ہے،

”کون مزے سے زندگی گزارنا
اور اچھے دن دیکھنا چاہتا ہے؟
وہ اپنی زبان کو شریر باتیں کرنے سے روکے
اور اپنے ہونٹوں کو جھوٹ بولنے سے۔
11 وہ بُرائی سے منہ پھیر کر نیک کام کرے،
صلح سلامتی کا طالب ہو کر
اُس کے پیچھے لگا رہے۔
12 کیونکہ رب کی آنکھیں
راست بازوں پر لگی رہتی ہیں،
اور اُس کے کان
اُن کی دعاؤں کی طرف مائل ہیں۔
لیکن رب کا چہرہ اُن کے خلاف ہے
جو غلط کام کرتے ہیں۔“

13 اگر آپ نیک کام کرنے میں سرگرم ہوں تو کون آپ کو نقصان پہنچائے گا؟ 14 لیکن اگر آپ کو راست کام کرنے کی وجہ سے دُکھ بھی اُٹھانا پڑے تو آپ مبارک ہیں۔ اُن کی دھمکیوں سے مت ڈرنا اور مت گھبرانا 15 بلکہ اپنے دلوں میں خداوند مسیح کو مخصوص و مقدّس جانیں۔ اور جو بھی آپ سے آپ کی مسیح پر اُمید کے بارے میں پوچھے ہر وقت اُسے جواب دینے کے لئے تیار رہیں۔ لیکن نرم دلی سے اور خدا کے خوف کے ساتھ جواب دیں۔ 16 ساتھ ساتھ آپ کا ضمیر صاف ہو۔ پھر جو لوگ آپ کے مسیح میں اچھے چال چلن کے بارے میں غلط باتیں کر رہے ہیں اُنہیں اپنی تہمت پر شرم آئے گی۔ 17 یاد رہے کہ غلط کام کرنے کی وجہ سے دُکھ سہنے کی نسبت بہتر یہ ہے کہ ہم نیک کام کرنے کی وجہ سے تکلیف اُٹھائیں، بشرطیکہ یہ اللہ کی مرضی ہو۔ 18 کیونکہ مسیح نے ہمارے گناہوں کو مٹانے کی خاطر ایک بار سدا کے لئے موت سہی۔ ہاں، جو راست باز ہے اُس نے یہ ناراستوں کے لئے کیا تاکہ آپ کو اللہ کے پاس پہنچائے۔ اُسے بدن کے اعتبار سے سزائے موت دی گئی، لیکن روح کے اعتبار سے اُسے زندہ کر دیا گیا۔ 19 اِس روح کے ذریعے اُس نے جا کر قیدی روحوں کو پیغام دیا۔ 20 یہ اُن کی روحیں تھیں جو اُن دنوں میں نافرمان تھے جب نوح اپنی کشتی بنا رہا تھا۔ اُس وقت اللہ صبر سے انتظار کرتا رہا، لیکن آخرکار صرف چند ایک لوگ یعنی آٹھ افراد پانی میں سے گزر کر بچ نکلے۔ 21 یہ پانی اُس بپتسمے کی طرف اشارہ ہے جو اِس وقت آپ کو نجات دلاتا ہے۔ اِس سے جسم کی گندگی دُور نہیں کی جاتی بلکہ بپتسمہ لیتے وقت ہم اللہ سے عرض کرتے ہیں کہ وہ ہمارا ضمیر پاک صاف کر دے۔ پھر یہ آپ کو عیسیٰ مسیح کے جی اُٹھنے سے نجات دلاتا ہے۔ 22 اب مسیح آسمان پر جا کر اللہ کے دہنے ہاتھ بیٹھ گیا ہے جہاں

فرشتے، اختیار والے اور قوتیں اُس کے تابع ہیں۔

تبدیل شدہ زندگیاں

4 اب چونکہ مسیح نے جسمانی طور پر دُکھ اُٹھایا اِس لئے آپ بھی اپنے آپ کو اُس کی سی سوچ سے لیس کریں۔ کیونکہ جس نے مسیح کی خاطر جسمانی طور پر دُکھ سہہ لیا ہے اُس نے گناہ سے نپٹ لیا ہے۔ 2 نتیجے میں وہ زمین پر اپنی باقی زندگی انسان کی بُری خواہشات پوری کرنے میں نہیں گزارے گا بلکہ اللہ کی مرضی پوری کرنے میں۔ 3 ماضی میں آپ نے کافی وقت وہ کچھ کرنے میں گزارا جو غیرایمان دار پسند کرتے ہیں یعنی عیاشی، شہوت پرستی، نشہ بازی، شراب نوشی، رنگ رلیوں، ناچ رنگ اور گھنونی بُت پرستی میں۔ 4 اب آپ کے غیرایمان دار دوست تعجب کرتے ہیں کہ آپ اُن کے ساتھ مل کر عیاشی کے اِس تیز دھارے میں چھلانگ نہیں لگاتے۔ اِس لئے وہ آپ پر کفر بکتے ہیں۔ 5 لیکن اُنہیں اللہ کو جواب دینا پڑے گا جو زندوں اور مُردوں کی عدالت کرنے کے لئے تیار کھڑا ہے۔ 6 یہی وجہ ہے کہ اللہ کی خوش خبری اُنہیں بھی سنائی گئی جو اب مُردہ ہیں۔ مقصد یہ تھا کہ وہ اللہ کے سامنے روح میں زندگی گزار سکیں اگرچہ انسانی لحاظ سے اُن کے جسم کی عدالت کی گئی ہے۔

اپنی نعمتوں سے ایک دوسرے کی خدمت کریں

7 تمام چیزوں کا خاتمہ قریب آ گیا ہے۔ چنانچہ دعا کرنے کے لئے چست اور ہوش مند رہیں۔ 8 سب سے ضروری بات یہ ہے کہ آپ ایک دوسرے سے لگاتار محبت رکھیں، کیونکہ محبت گناہوں کی بڑی تعداد پر پردہ ڈال دیتی ہے۔ 9 بڑبڑائے بغیر ایک دوسرے کی مہمان نوازی کریں۔ 10 اللہ اپنا فضل مختلف نعمتوں سے ظاہر کرتا ہے۔ فضل کا یہ انتظام وفاداری سے چلاتے ہوئے ایک دوسرے کی خدمت کریں، ہر ایک اُس نعمت سے جو اُسے ملی ہے۔ 11 اگر کوئی بولے تو اللہ کے سے الفاظ کے ساتھ بولے۔ اگر کوئی خدمت کرے تو اُس طاقت کے ذریعے جو اللہ اُسے مہیا کرتا ہے، کیونکہ اِس طرح ہی اللہ کو عیسیٰ مسیح کے وسیلے سے جلال دیا جائے گا۔ ازل سے ابد تک جلال اور قدرت اُسی کی ہو! آمین۔

آپ کی مصیبت غیرمعمولی نہیں ہے

12 عزیزو، ایذارسانی کی اُس آگ پر تعجب نہ کریں جو آپ کو آزمانے کے لئے آپ پر آن پڑی ہے۔ یہ مت سوچنا کہ میرے ساتھ کیسی غیرمعمولی بات ہو رہی ہے۔ 13 بلکہ خوشی منائیں کہ آپ مسیح کے دُکھوں میں شریک ہو رہے ہیں۔ کیونکہ پھر آپ اُس وقت بھی خوشی منائیں گے جب مسیح کا جلال ظاہر ہو گا۔ 14 اگر لوگ اِس لئے آپ کی بےعزتی کرتے ہیں کہ آپ مسیح کے پیروکار ہیں تو آپ مبارک ہیں۔ کیونکہ اِس کا مطلب ہے کہ اللہ کا جلالی روح آپ پر ٹھہرا ہوا ہے۔ 15 اگر آپ میں سے کسی کو دُکھ اُٹھانا پڑے تو یہ اِس لئے نہیں ہونا چاہئے کہ آپ قاتل، چور، مجرم یا فسادی ہیں۔ 16 لیکن اگر آپ کو مسیح کے پیروکار ہونے کی وجہ سے دُکھ اُٹھانا پڑے تو نہ شرمائیں بلکہ مسیح کے نام میں اللہ کی حمد و ثنا کریں۔

17 کیونکہ اب وقت آ گیا ہے کہ اللہ کی عدالت شروع ہو جائے، اور پہلے اُس کے گھر والوں کی عدالت کی جائے گی۔ اگر ایسا ہے تو پھر اِس کا انجام اُن کے لئے کیا

ہو گا جو اللہ کی خوش خبری کے تابع نہیں ہیں؟ 18 اور اگر راست باز مشکل سے بچیں گے تو پھر بے دین اور گناہ گار کا کیا ہو گا؟ 19 چنانچہ جو اللہ کی مرضی سے دُکھ اُٹھا رہے ہیں وہ نیک کام کرنے سے باز نہ آئیں بلکہ اپنی جانوں کو اُسی کے حوالے کریں جو اُن کا وفادار خالق ہے۔

اللہ کا گلہ

5 اب مَیں آپ کو جو جماعتوں کے بزرگ ہیں نصیحت کرنا چاہتا ہوں۔ مَیں خود بھی بزرگ ہوں بلکہ مسیح کے دُکھوں کا گواہ بھی ہوں، اور مَیں آپ کے ساتھ اُس آنے والے جلال میں شریک ہو جاؤں گا جو ظاہر ہو جائے گا۔ اِس حیثیت سے مَیں آپ سے اپیل کرتا ہوں، 2 گلہ بان ہوتے ہوئے اللہ کے اُس گلے کی دیکھ بھال کریں جو آپ کے سپرد کیا گیا ہے۔ یہ خدمت مجبوراً نہ کریں بلکہ خوشی سے، کیونکہ یہ اللہ کی مرضی ہے۔ لالچ کے بغیر پوری لگن سے یہ خدمت سرانجام دیں۔ 3 جنہیں آپ کے سپرد کیا گیا ہے اُن پر حکومت مت کرنا بلکہ گلے کے لئے اچھا نمونہ بنیں۔ 4 پھر جب ہمارا سردار گلہ بان ظاہر ہو گا تو آپ کو جلال کا غیر فانی تاج ملے گا۔

5 اِسی طرح لازم ہے کہ آپ جو جوان ہیں بزرگوں کے تابع رہیں۔ سب انکساری کا لباس پہن کر ایک دوسرے کی خدمت کریں، کیونکہ اللہ مغروروں کا مقابلہ کرتا لیکن فروتنوں پر مہربانی کرتا ہے۔ 6 چنانچہ اللہ کے قادر ہاتھ کے نیچے جھک جائیں تاکہ وہ موزوں وقت پر آپ کو سرفراز کرے۔ 7 اپنی تمام پریشانیاں اُس پر ڈال دیں، کیونکہ وہ آپ کی فکر کرتا ہے۔

8 ہوش مند رہیں، جاگتے رہیں۔ آپ کا دشمن ابلیس گرجتے ہوئے شیر ببر کی طرح گھومتا پھرتا اور کسی کو ہڑپ کر لینے کی تلاش میں رہتا ہے۔ 9 ایمان میں مضبوط رہ کر اُس کا مقابلہ کریں۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ پوری دنیا میں آپ کے بھائی اِسی قسم کا دُکھ اُٹھا رہے ہیں۔ 10 لیکن آپ کو زیادہ دیر کے لئے دُکھ اُٹھانا نہیں پڑے گا۔ کیونکہ ہر طرح کے فضل کا خدا جس نے آپ کو مسیح میں اپنے ابدی جلال میں شریک ہونے کے لئے بُلایا ہے وہ خود آپ کو کاملیت تک پہنچائے گا، مضبوط بنائے گا، تقویت دے گا اور ایک ٹھوس بنیاد پر کھڑا کرے گا۔ 11 ابد تک قدرت اُسی کو حاصل رہے۔ آمین۔

آخری سلام

12 مَیں آپ کو یہ مختصر خط سلوانس کی مدد سے لکھ رہا ہوں جسے مَیں وفادار بھائی سمجھتا ہوں۔ مَیں اِس سے آپ کی حوصلہ افزائی اور اِس کی تصدیق کرنا چاہتا ہوں کہ یہی اللہ کا حقیقی فضل ہے۔ اِس پر قائم رہیں۔

13 بابل میں جو جماعت اللہ نے آپ کی طرح چنی ہے وہ آپ کو سلام کہتی ہے، اور اِسی طرح میرا بیٹا مرقس بھی۔ 14 ایک دوسرے کو محبت کا بوسہ دینا۔

آپ سب کی جو مسیح میں ہیں سلامتی ہو۔

پطرس کا دوسرا عام خط

1 یہ خط عیسیٰ مسیح کے خادم اور رسول شمعون پطرس کی طرف سے ہے۔

مَیں اُن سب کو لکھ رہا ہوں جنہیں ہمارے خدا اور نجات دہندہ عیسیٰ مسیح کی راست بازی کے وسیلے سے وہی بیش قیمت ایمان بخشا گیا ہے جو ہمیں بھی ملا۔

2 خدا کرے کہ آپ اُسے اور ہمارے خداوند عیسیٰ کو جاننے میں ترقی کرتے کرتے کثرت سے فضل اور سلامتی پاتے جائیں۔

اللہ کا بُلاوا

3 اللہ نے اپنی الٰہی قدرت سے ہمیں وہ سب کچھ عطا کیا ہے جو خدا ترس زندگی گزارنے کے لئے ضروری ہے۔ اور ہمیں یہ اُسے جان لینے سے حاصل ہوا ہے۔ کیونکہ اُس نے ہمیں اپنے ذاتی جلال اور قدرت کے ذریعے بُلایا ہے۔ 4 اِس جلال اور قدرت سے اُس نے ہمیں وہ عظیم اور بیش قیمت چیزیں دی ہیں جن کا وعدہ اُس نے کیا تھا۔ کیونکہ وہ چاہتا تھا کہ آپ اِن سے دنیا کی بُری خواہشات سے پیدا ہونے والے فساد سے بچ کر اُس کی الٰہی ذات میں شریک ہو جائیں۔ 5 یہ سب کچھ پیشِ نظر رکھ کر پوری لگن سے کوشش کریں کہ آپ کے ایمان سے اخلاق پیدا ہو جائے، اخلاق سے علم، 6 علم سے ضبطِ نفس، ضبطِ نفس سے ثابت قدمی، ثابت قدمی سے خدا ترس زندگی، 7 خدا ترس زندگی سے برادرانہ شفقت اور برادرانہ شفقت سے سب کے لئے محبت۔ 8 کیونکہ جتنا ہی آپ اِن خوبیوں میں بڑھتے جائیں گے اُتنا ہی یہ آپ کو اِس سے محفوظ رکھیں گی کہ آپ ہمارے خداوند عیسیٰ مسیح کو جاننے میں سُست اور بے پھل رہیں۔ 9 لیکن جس میں یہ خوبیاں نہیں ہیں اُس کی نظر اِتنی کمزور ہے کہ وہ اندھا ہے۔ وہ بھول گیا ہے کہ اُسے اُس کے گزرے گناہوں سے پاک صاف کیا گیا ہے۔

10 چنانچہ بھائیو، مزید لگن سے اپنے بُلاوے اور چناؤ کی تصدیق کرنے میں کوشاں رہیں۔ کیونکہ یہ کرنے سے آپ گر جانے سے بچیں گے 11 اور اللہ بڑی خوشی سے آپ کو ہمارے خداوند اور نجات دہندہ عیسیٰ مسیح کی بادشاہی میں داخل ہونے کی اجازت دے گا۔

12 اِس لئے مَیں ہمیشہ آپ کو اِن باتوں کی یاد دلاتا

رہوں گا، حالانکہ آپ اِن سے واقف ہیں اور مضبوطی سے اُس سچائی پر قائم ہیں جو آپ کو ملی ہے۔ 13 بلکہ مَیں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ جتنی اَور دیر مَیں جسم کی اِس جھونپڑی میں رہتا ہوں آپ کو اِن باتوں کی یاد دلانے سے اُبھارتا رہوں۔ 14 کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ اب میری یہ جھونپڑی جلد ہی ڈھا دی جائے گی۔ ہمارے خداوند عیسیٰ مسیح نے بھی مجھ پر یہ ظاہر کیا تھا۔ 15 لیکن مَیں پوری کوشش کروں گا کہ میرے کوچ کر جانے کے بعد بھی آپ ہر وقت اِن باتوں کو یاد رکھ سکیں۔

مسیح کے جلال کے گواہ

16 کیونکہ جب ہم نے آپ کو اپنے اور آپ کے خداوند مسیح کی قدرت اور آمد کے بارے میں بتایا تو ہم چالاکی سے گھڑے قصے کہانیوں پر انحصار نہیں کر رہے تھے بلکہ ہم نے یہ گواہوں کی حیثیت سے بتایا۔ کیونکہ ہم نے اپنی ہی آنکھوں سے اُس کی عظمت دیکھی تھی۔ 17 ہم موجود تھے جب اُسے خدا باپ سے عزت و جلال ملا، جب ایک آواز نے اللہ کی پُرجلال شان سے آ کر کہا، ”یہ میرا پیارا فرزند ہے جس سے مَیں خوش ہوں۔“ 18 جب ہم اُس کے ساتھ مقدّس پہاڑ پر تھے تو ہم نے خود یہ آواز آسمان سے آتی سنی۔

19 اِس تجربے کی بنا پر ہمارا نبیوں کے پیغام پر اعتماد زیادہ مضبوط ہے۔ آپ اچھا کریں گے اگر اِس پر خوب دھیان دیں۔ کیونکہ یہ کسی تاریک جگہ میں روشنی کی مانند ہے جو اُس وقت تک چمکتی رہے گی جب تک پَو پھٹ کر صبح کا ستارہ آپ کے دلوں میں طلوع نہ ہو جائے۔ 20 سب سے بڑھ کر آپ کو یہ سمجھنے کی ضرورت ہے کہ کلامِ مقدّس کی کوئی بھی پیش گوئی نبی کی اپنی ہی تفسیر سے پیدا نہیں ہوتی۔ 21 کیونکہ کوئی بھی پیش گوئی کبھی بھی انسان کی تحریک سے وجود میں نہیں آئی بلکہ پیش گوئی کرتے وقت انسانوں نے روح القدس سے تحریک پا کر اللہ کی طرف سے بات کی۔

جھوٹے اُستاد

2 لیکن جس طرح ماضی میں اسرائیل قوم میں جھوٹے نبی بھی تھے، اُسی طرح آپ میں سے بھی جھوٹے اُستاد کھڑے ہو جائیں گے۔ یہ خدا کی جماعتوں میں مہلک تعلیمات پھیلائیں گے بلکہ اپنے مالک کو جاننے سے انکار بھی کریں گے جس نے اُنہیں خرید لیا تھا۔ ایسی حرکتوں سے یہ جلد ہی اپنے آپ پر ہلاکت لائیں گے۔ 2 بہت سے لوگ اُن کی عیاش حرکتوں کی پیروی کریں گے، اور اِس وجہ سے دوسرے سچائی کی راہ پر کفر بکیں گے۔ 3 لالچ کے سبب سے یہ اُستاد آپ کو فرضی کہانیاں سنا کر آپ کی لُوٹ کھسوٹ کریں گے۔ لیکن اللہ نے بڑی دیر سے اُنہیں مجرم ٹھہرایا، اور اُس کا فیصلہ سُست رفتار نہیں ہے۔ ہاں، اُن کا منصف اونگھ نہیں رہا بلکہ اُنہیں ہلاک کرنے کے لئے تیار کھڑا ہے۔

4 دیکھیں، اللہ نے اُن فرشتوں کو بچنے نہ دیا جنہوں نے گناہ کیا بلکہ اُنہیں تاریکی کی زنجیروں میں باندھ کر جہنم میں ڈال دیا جہاں وہ عدالت کے دن تک محفوظ رہیں گے۔ 5 اِسی طرح اُس نے قدیم دنیا کو بچنے نہ دیا بلکہ اُس کے بےدین باشندوں پر سیلاب کو آنے دیا۔ اُس نے صرف راست بازی کے پیغمبر نوح کو سات اَور جانوں سمیت بچایا۔ 6 اور اُس نے سدوم اور عمورہ کے شہروں کو مجرم قرار دے کر راکھ کر دیا۔ یوں اللہ

نے اُنہیں عبرت بنا کر دکھایا کہ بےدینوں کے ساتھ کیا کچھ کیا جائے گا۔ [7] ساتھ ساتھ اُس نے لوط کو بچایا جو راست باز تھا اور بےاصول لوگوں کے گندے چال چلن دیکھ دیکھ کر پستا رہا۔ [8] کیونکہ یہ راست باز آدمی اُن کے درمیان بستا تھا، اور اُس کی راست باز جان روز بہ روز اُن کی شریر حرکتیں دیکھ اور سن کر سخت عذاب میں پھنسی رہی۔ [9] یوں ظاہر ہے کہ رب دین دار لوگوں کو آزمائش سے بچانا اور بےدینوں کو عدالت کے دن تک سزا کے تحت رکھنا جانتا ہے، [10] خاص کر اُنہیں جو اپنے جسم کی گندی خواہشات کے پیچھے لگے رہتے اور خداوند کے اختیار کو حقیر جانتے ہیں۔

یہ لوگ گستاخ اور مغرور ہیں اور جلالی ہستیوں پر کفر بکنے سے نہیں ڈرتے۔ [11] اِس کے مقابلے میں فرشتے بھی جو کہیں زیادہ طاقت ور اور قوی ہیں رب کے حضور ایسی ہستیوں پر بہتان اور الزامات لگانے کی جرأت نہیں کرتے۔ [12] لیکن یہ جھوٹے اُستاد بےعقل جانوروں کی مانند ہیں، جو فطری طور پر اِس لئے پیدا ہوئے ہیں کہ اُنہیں پکڑا اور ختم کیا جائے۔ جو کچھ وہ نہیں سمجھتے اُس پر وہ کفر بکتے ہیں۔ اور جنگلی جانوروں کی طرح وہ بھی ہلاک ہو جائیں گے۔ [13] یوں جو نقصان اُنہوں نے دوسروں کو پہنچایا وہی اُنہیں خود بھگتنا پڑے گا۔ اُن کے نزدیک لطف اُٹھانے سے مراد یہ ہے کہ دن کے وقت کھل کر عیش کریں۔ وہ داغ اور دھبے ہیں جو آپ کی ضیافتوں میں شریک ہو کر اپنی دغا بازیوں کی رنگ رلیاں مناتے ہیں۔ [14] اُن کی آنکھیں ہر وقت کسی بدکار عورت سے زنا کرنے کی تلاش میں رہتی ہیں اور گناہ کرنے سے کبھی نہیں رُکتیں۔ وہ کمزور لوگوں کو غلط کام کرنے کے لئے اُکساتے اور لالچ کرنے میں ماہر ہیں۔ اُن پر اللہ کی لعنت! [15] وہ صحیح راہ سے ہٹ کر آوارہ پھر رہے اور بلعام بن بعور کے نقشِ قدم پر چل رہے ہیں، کیونکہ بلعام نے پیسوں کے لالچ میں غلط کام کیا۔ [16] لیکن گدھی نے اُسے اِس گناہ کے سبب سے ڈانٹا۔ اِس جانور نے جو بولنے کے قابل نہیں تھا انسان کی سی آواز میں بات کی اور نبی کو اُس کی دیوانگی سے روک دیا۔

[17] یہ لوگ سوکھے ہوئے چشمے اور آندھی سے دھکیلے ہوئے بادل ہیں۔ اِن کی تقدیر اندھیرے کا تاریک ترین حصہ ہے۔ [18] یہ مغرور باتیں کرتے ہیں جن کے پیچھے کچھ نہیں ہے اور غیراخلاقی جسمانی شہوتوں سے ایسے لوگوں کو اُکساتے ہیں جو حال ہی میں دھوکے کی زندگی گزارنے والوں میں سے بچ نکلے ہیں۔ [19] یہ اُنہیں آزاد کرنے کا وعدہ کرتے ہیں جبکہ خود بدکاری کے غلام ہیں۔ کیونکہ انسان اُسی کا غلام ہے جو اُس پر غالب آ گیا ہے۔ [20] اور جو ہمارے خداوند اور نجات دہندہ عیسیٰ مسیح کو جان لینے سے اِس دنیا کی آلودگی سے بچ نکلتے ہیں، لیکن بعد میں ایک بار پھر اِس میں پھنس کر مغلوب ہو جاتے ہیں اُن کا انجام پہلے کی نسبت زیادہ بُرا ہو جاتا ہے۔ [21] ہاں، جن لوگوں نے راست بازی کی راہ کو جان لیا، لیکن بعد میں اُس مقدّس حکم سے منہ پھیر لیا جو اُن کے حوالے کیا گیا تھا، اُن کے لئے بہتر ہوتا کہ وہ اِس راہ سے کبھی واقف نہ ہوتے۔ [22] اُن پر یہ محاورہ صادق آتا ہے کہ ”کُتا اپنی قَے کے پاس واپس آ جاتا ہے۔“ اور یہ بھی کہ ”سؤرنی نہانے کے بعد دوبارہ کیچڑ میں لوٹنے لگتی ہے۔“

خداوند کی آمد کا وعدہ

3 عزیزو، یہ اب دوسرا خط ہے جو مَیں نے آپ کو لکھ دیا ہے۔ دونوں خطوں میں مَیں نے کئی باتوں کی یاد دلا کر آپ کے ذہنوں میں پاک سوچ اُبھارنے کی کوشش کی۔ 2 مَیں چاہتا ہوں کہ آپ وہ کچھ یاد رکھیں جس کی پیش گوئی مقدّس نبیوں نے کی تھی اور ساتھ ساتھ ہمارے خداوند اور نجات دہندہ کا وہ حکم بھی جو آپ کو اپنے رسولوں کی معرفت ملا۔ 3 اوّل آپ کو یہ بات سمجھنے کی ضرورت ہے کہ اِن آخری دنوں میں ایسے لوگ آئیں گے جو مذاق اُڑا کر اپنی شہوتوں کے قبضے میں رہیں گے۔ 4 وہ پوچھیں گے، ”عیسیٰ نے آنے کا وعدہ تو کیا، لیکن وہ کہاں ہے؟ ہمارے باپ دادا تو مر چکے ہیں، اور دنیا کی تخلیق سے لے کر آج تک سب کچھ ویسے کا ویسا ہی ہے۔“ 5 لیکن یہ لوگ نظرانداز کرتے ہیں کہ قدیم زمانے میں اللہ کے حکم پر آسمانوں کی تخلیق ہوئی اور زمین پانی میں سے اور پانی کے ذریعے وجود میں آئی۔ 6 اِسی پانی کے ذریعے قدیم زمانے کی دنیا پر سیلاب آیا اور سب کچھ تباہ ہوا۔ 7 اور اللہ کے اِسی حکم نے موجودہ آسمان اور زمین کو آگ کے لئے محفوظ کر رکھا ہے، اُس دن کے لئے جب بےدین لوگوں کی عدالت کی جائے گی اور وہ ہلاک ہو جائیں گے۔

8 لیکن میرے عزیزو، ایک بات آپ سے پوشیدہ نہ رہے۔ خداوند کے نزدیک ایک دن ہزار سال کے برابر ہے اور ہزار سال ایک دن کے برابر۔ 9 خداوند اپنا وعدہ پورا کرنے میں دیر نہیں کرتا جس طرح کچھ لوگ سمجھتے ہیں بلکہ وہ تو آپ کی خاطر صبر کر رہا ہے۔ کیونکہ وہ نہیں چاہتا کہ کوئی ہلاک ہو جائے بلکہ یہ کہ سب توبہ کی نوبت تک پہنچیں۔

10 لیکن خداوند کا دن چور کی طرح آئے گا۔ آسمان بڑے شور کے ساتھ ختم ہو جائیں گے، اجرامِ فلکی آگ میں پگھل جائیں گے اور زمین اُس کے کاموں سمیت ظاہر ہو کر عدالت میں پیش کی جائے گی۔ 11 اب سوچیں، اگر سب کچھ اِس طرح ختم ہو جائے گا تو پھر آپ کس قسم کے لوگ ہونے چاہئیں؟ آپ کو مقدّس اور خدا ترس زندگی گزارتے ہوئے 12 اللہ کے دن کی راہ دیکھنی چاہئے۔ ہاں، آپ کو یہ کوشش کرنی چاہئے کہ وہ دن جلدی آئے جب آسمان جل جائیں گے اور اجرامِ فلکی آگ میں پگھل جائیں گے۔ 13 لیکن ہم اُن نئے آسمانوں اور نئی زمین کے انتظار میں ہیں جن کا وعدہ اللہ نے کیا ہے۔ اور وہاں راستی سکونت کرے گی۔

14 چنانچہ عزیزو، چونکہ آپ اِس انتظار میں ہیں اِس لئے پوری لگن کے ساتھ کوشاں رہیں کہ آپ اللہ کے نزدیک بےداغ اور بےالزام ٹھہریں اور آپ کی اُس کے ساتھ صلح ہو۔ 15 یاد رکھیں کہ ہمارے خداوند کا صبر لوگوں کو نجات پانے کا موقع دیتا ہے۔ ہمارے عزیز بھائی پولس نے بھی اُس حکمت کے مطابق جو اللہ نے اُسے عطا کی ہے آپ کو یہی کچھ لکھا ہے۔ 16 وہ یہی کچھ اپنے تمام خطوں میں لکھتا ہے جب وہ اِس مضمون کا ذکر کرتا ہے۔ اُس کے خطوں میں کچھ ایسی باتیں ہیں جو سمجھنے میں مشکل ہیں اور جنہیں جاہل اور کمزور لوگ توڑ مروڑ کر بیان کرتے ہیں، بالکل اُسی طرح جس طرح وہ باقی صحیفوں کے ساتھ بھی کرتے ہیں۔ لیکن اِس سے وہ اپنے آپ کو ہی ہلاک کر رہے ہیں۔

17 میرے عزیزو، مَیں آپ کو وقت سے پہلے اِن باتوں سے آگاہ کر رہا ہوں۔ اِس لئے خبردار رہیں تاکہ بےاصول لوگوں کی غلط سوچ آپ کو بہکا کر آپ کو محفوظ

مقام سے ہٹا نہ دے۔ 18 اِس کے بجائے ہمارے
خداوند اور نجات دہندہ عیسیٰ مسیح کے فضل اور علم میں
ترقی کرتے رہیں۔ اُسے اب اور ابد تک جلال حاصل ہوتا
رہے! آمین۔

یوحنا کا پہلا عام خط

زندگی کا کلام

1 ہم آپ کو اُس کی منادی کرتے ہیں جو ابتدا سے تھا، جسے ہم نے اپنے کانوں سے سنا، اپنی آنکھوں سے دیکھا، جس کا مشاہدہ ہم نے کیا اور جسے ہم نے اپنے ہاتھوں سے چھوا۔ وہی زندگی کا کلام ہے۔ 2 وہ جو خود زندگی تھا ظاہر ہوا، ہم نے اُسے دیکھا۔ اور اب ہم گواہی دے کر آپ کو اُس ابدی زندگی کی منادی کرتے ہیں جو خدا باپ کے پاس تھی اور ہم پر ظاہر ہوئی ہے۔ 3 ہم آپ کو وہ کچھ سناتے ہیں جو ہم نے خود دیکھ اور سن لیا ہے تاکہ آپ بھی ہماری رفاقت میں شریک ہو جائیں۔ اور ہماری رفاقت خدا باپ اور اُس کے فرزند عیسیٰ مسیح کے ساتھ ہے۔ 4 ہم یہ اِس لئے لکھ رہے ہیں تاکہ ہماری خوشی پوری ہو جائے۔

اللہ نور ہے

5 جو پیغام ہم نے اُس سے سنا اور آپ کو سنا رہے ہیں وہ یہ ہے، اللہ نور ہے اور اُس میں تاریکی ہے ہی نہیں۔ 6 جب ہم تاریکی میں چلتے ہوئے اللہ کے ساتھ رفاقت رکھنے کا دعویٰ کرتے ہیں تو ہم جھوٹ بول رہے اور سچائی کے مطابق زندگی نہیں گزار رہے۔ 7 لیکن جب ہم نور میں چلتے ہیں، بالکل اُسی طرح جس طرح اللہ نور میں ہے، تو پھر ہم ایک دوسرے کے ساتھ رفاقت رکھتے ہیں اور اُس کے فرزند عیسیٰ کا خون ہمیں تمام گناہوں سے پاک صاف کر دیتا ہے۔

8 اگر ہم گناہ سے پاک ہونے کا دعویٰ کریں تو ہم اپنے آپ کو فریب دیتے ہیں اور ہم میں سچائی نہیں ہے۔ 9 لیکن اگر ہم اپنے گناہوں کا اقرار کریں تو وہ وفادار اور راست ثابت ہو گا۔ وہ ہمارے گناہوں کو معاف کر کے ہمیں تمام ناراستی سے پاک صاف کرے گا۔ 10 اگر ہم دعویٰ کریں کہ ہم نے گناہ نہیں کیا تو ہم اُسے جھوٹا قرار دیتے ہیں اور اُس کا کلام ہمارے اندر نہیں ہے۔

مسیح ہماری شفاعت کرتا ہے

2 میرے بچو، مَیں آپ کو یہ اِس لئے لکھ رہا ہوں کہ آپ گناہ نہ کریں۔ لیکن اگر کوئی گناہ کرے تو ایک ہے جو خدا باپ کے سامنے ہماری شفاعت کرتا ہے، عیسیٰ مسیح جو راست ہے۔ 2 وہی ہمارے گناہوں کا کفارہ دینے والی قربانی ہے، اور نہ صرف ہمارے گناہوں

کا بلکہ پوری دنیا کے گناہوں کا بھی۔

3 اِس سے ہمیں پتا چلتا ہے کہ ہم نے اُسے جان لیا ہے، جب ہم اُس کے احکام پر عمل کرتے ہیں۔ 4 جو کہتا ہے، ''مَیں اُسے جانتا ہوں'' لیکن اُس کے احکام پر عمل نہیں کرتا وہ جھوٹا ہے اور سچائی اُس میں نہیں ہے۔ 5 لیکن جو اُس کے کلام کی پیروی کرتا ہے اُس میں اللہ کی محبت حقیقتاً تکمیل تک پہنچ گئی ہے۔ اِس سے ہمیں پتا چلتا ہے کہ ہم اُس میں ہیں۔ 6 جو کہتا ہے کہ وہ اُس میں قائم ہے اُس کے لئے لازم ہے کہ وہ یوں چلے جس طرح عیسیٰ چلتا تھا۔

ایک نیا حکم

7 عزیزو، مَیں آپ کو کوئی نیا حکم نہیں لکھ رہا، بلکہ وہی پرانا حکم جو آپ کو شروع سے ملا ہے۔ یہ پرانا حکم وہی پیغام ہے جو آپ نے سن لیا ہے۔ 8 لیکن دوسری طرف سے یہ حکم نیا بھی ہے، اور اِس کی سچائی مسیح اور آپ میں ظاہر ہوئی ہے۔ کیونکہ تاریکی ختم ہونے والی ہے اور حقیقی روشنی چمکنے لگ گئی ہے۔

9 جو نور میں ہونے کا دعویٰ کر کے اپنے بھائی سے نفرت کرتا ہے وہ اب تک تاریکی میں ہے۔ 10 جو اپنے بھائی سے محبت رکھتا ہے وہ نور میں رہتا ہے اور اُس میں کوئی بھی چیز نہیں پائی جاتی جو ٹھوکر کا باعث بن سکے۔ 11 لیکن جو اپنے بھائی سے نفرت کرتا ہے وہ تاریکی ہی میں ہے اور اندھیرے میں چلتا پھرتا ہے۔ اُس کو یہ نہیں معلوم کہ وہ کہاں جا رہا ہے، کیونکہ تاریکی نے اُسے اندھا کر رکھا ہے۔

12 پیارے بچو، مَیں آپ کو اِس لئے لکھ رہا ہوں کہ آپ کے گناہوں کو اُس کے نام کی خاطر معاف کر دیا گیا ہے۔ 13 والدو، مَیں آپ کو اِس لئے لکھ رہا ہوں کہ آپ نے اُسے جان لیا ہے جو ابتدا ہی سے ہے۔ جوان مردو، مَیں آپ کو اِس لئے لکھ رہا ہوں کہ آپ ابلیس پر غالب آ گئے ہیں۔ بچو، مَیں آپ کو اِس لئے لکھ رہا ہوں کہ آپ نے باپ کو جان لیا ہے۔ 14 والدو، مَیں آپ کو اِس لئے لکھ رہا ہوں کہ آپ نے اُسے جان لیا ہے جو ابتدا ہی سے ہے۔ جوان مردو، مَیں آپ کو اِس لئے لکھ رہا ہوں کہ آپ مضبوط ہیں۔ اللہ کا کلام آپ میں بستا ہے اور آپ ابلیس پر غالب آ گئے ہیں۔

15 دنیا کو پیار مت کرنا، نہ کسی چیز کو جو دنیا میں ہے۔ اگر کوئی دنیا کو پیار کرے تو خدا باپ کی محبت اُس میں نہیں ہے۔ 16 کیونکہ جو بھی چیز دنیا میں ہے وہ باپ کی طرف سے نہیں بلکہ دنیا کی طرف سے ہے، خواہ وہ جسم کی بُری خواہشات، آنکھوں کا لالچ یا اپنی ملکیت پر فخر ہو۔ 17 دنیا اور اُس کی وہ چیزیں جو انسان چاہتا ہے ختم ہو رہی ہیں، لیکن جو اللہ کی مرضی پوری کرتا ہے وہ ابد تک جیتا رہے گا۔

مسیح کا دشمن

18 بچو، اب آخری گھڑی آ پہنچی ہے۔ آپ نے خود سن لیا ہے کہ مخالفِ مسیح آ رہا ہے، اور حقیقتاً بہت سے ایسے مخالفِ مسیح آ چکے ہیں۔ اِس سے ہمیں پتا چلتا ہے کہ آخری گھڑی آ گئی ہے۔ 19 یہ لوگ ہم میں سے نکلے تو ہیں، لیکن حقیقت میں ہم میں سے نہیں تھے۔ کیونکہ اگر وہ ہم میں سے ہوتے تو وہ ہمارے ساتھ ہی رہتے۔ لیکن ہمیں چھوڑنے سے ظاہر ہوا کہ سب ہم میں سے نہیں ہیں۔

20 لیکن آپ فرق ہیں۔ آپ کو اُس سے جو قدوس

ہے روح کا مسح مل گیا ہے، اور آپ پوری سچائی کو جانتے ہیں۔ 21 مَیں آپ کو اِس لئے نہیں لکھ رہا کہ آپ سچائی کو نہیں جانتے بلکہ اِس لئے کہ آپ سچائی جانتے ہیں اور کہ کوئی بھی جھوٹ سچائی کی طرف سے نہیں آ سکتا۔

22 کون جھوٹا ہے؟ وہ جو عیسیٰ کے مسیح ہونے کا انکار کرتا ہے۔ مخالفِ مسیح ایسا شخص ہے۔ وہ باپ اور فرزند کا انکار کرتا ہے۔ 23 جو فرزند کا انکار کرتا ہے اُس کے پاس باپ بھی نہیں ہے، اور جو فرزند کا اقرار کرتا ہے اُس کے پاس باپ بھی ہے۔

24 چنانچہ لازم ہے کہ جو کچھ آپ نے ابتدا سے سنا وہ آپ میں رہے۔ اگر وہ آپ میں رہے تو آپ بھی فرزند اور باپ میں رہیں گے۔ 25 اور جو وعدہ اُس نے ہم سے کیا ہے وہ ہے ابدی زندگی۔

26 مَیں آپ کو یہ اُن کے بارے میں لکھ رہا ہوں جو آپ کو صحیح راہ سے ہٹانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ 27 لیکن آپ کو اُس سے روح کا مسح مل گیا ہے۔ وہ آپ کے اندر بستا ہے، اِس لئے آپ کو اِس کی ضرورت ہی نہیں کہ کوئی آپ کو تعلیم دے۔ کیونکہ مسیح کا روح آپ کو سب باتوں کے بارے میں تعلیم دیتا ہے اور جو کچھ بھی وہ سکھاتا ہے وہ سچ ہے، جھوٹ نہیں۔ چنانچہ جس طرح اُس نے آپ کو تعلیم دی ہے، اُسی طرح مسیح میں رہیں۔

28 اور اب پیارے بچو، اُس میں قائم رہیں تاکہ اُس کے ظاہر ہونے پر ہم پورے اعتماد کے ساتھ اُس کے سامنے کھڑے ہو سکیں اور اُس کی آمد پر شرمندہ نہ ہونا پڑے۔ 29 اگر آپ جانتے ہیں کہ مسیح راست باز ہے تو آپ یہ بھی جانتے ہیں کہ جو بھی راست کام کرتا ہے وہ اللہ سے پیدا ہو کر اُس کا فرزند بن گیا ہے۔

اللہ کے فرزند

3 دھیان دیں کہ باپ نے ہم سے کتنی محبت کی ہے، یہاں تک کہ ہم اللہ کے فرزند کہلاتے ہیں۔ اور ہم واقعی ہیں بھی۔ اِس لئے دنیا ہمیں نہیں جانتی۔ وہ تو اُسے بھی نہیں جانتی۔ 2 عزیزو، اب ہم اللہ کے فرزند ہیں، اور جو کچھ ہم ہوں گے وہ ابھی تک ظاہر نہیں ہوا ہے۔ لیکن اِتنا ہم جانتے ہیں کہ جب وہ ظاہر ہو جائے گا تو ہم اُس کی مانند ہوں گے۔ کیونکہ ہم اُس کا مشاہدہ ویسے ہی کریں گے جیسا وہ ہے۔ 3 جو بھی مسیح میں یہ اُمید رکھتا ہے وہ اپنے آپ کو پاک صاف رکھتا ہے، ویسے ہی جیسا مسیح خود ہے۔

4 جو گناہ کرتا ہے وہ شریعت کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ ہاں، گناہ شریعت کی خلاف ورزی ہی ہے۔ 5 لیکن آپ جانتے ہیں کہ عیسیٰ ہمارے گناہوں کو اُٹھا لے جانے کے لئے ظاہر ہوا۔ اور اُس میں گناہ نہیں ہے۔ 6 جو اُس میں قائم رہتا ہے وہ گناہ نہیں کرتا۔ اور جو گناہ کرتا رہتا ہے نہ تو اُس نے اُسے دیکھا ہے، نہ اُسے جانا ہے۔

7 پیارے بچو، کسی کو اجازت نہ دیں کہ وہ آپ کو صحیح راہ سے ہٹا دے۔ جو راست کام کرتا ہے وہ راست باز، ہاں مسیح جیسا راست باز ہے۔ 8 جو گناہ کرتا ہے وہ ابلیس سے ہے، کیونکہ ابلیس شروع ہی سے گناہ کرتا آیا ہے۔ اللہ کا فرزند اِسی لئے ظاہر ہوا کہ ابلیس کا کام تباہ کرے۔

9 جو بھی اللہ سے پیدا ہو کر اُس کا فرزند بن گیا ہے وہ گناہ نہیں کرے گا، کیونکہ اللہ کی فطرت اُس میں رہتی ہے۔ وہ گناہ کر ہی نہیں سکتا کیونکہ وہ اللہ سے پیدا ہو کر اُس کا فرزند بن گیا ہے۔ 10 اِس سے پتا چلتا ہے کہ اللہ کے فرزند کون ہیں اور ابلیس کے فرزند کون: جو

راست کام نہیں کرتا، نہ اپنے بھائی سے محبت رکھتا ہے، وہ اللہ کا فرزند نہیں ہے۔

ایک دوسرے سے محبت رکھنا

11 کیونکہ یہی وہ پیغام ہے جو آپ نے شروع سے سن رکھا ہے، کہ ہمیں ایک دوسرے سے محبت رکھنا ہے۔ 12 قابیل کی طرح نہ ہوں، جو ابلیس کا تھا اور جس نے اپنے بھائی کو قتل کیا۔ اور اُس نے اُس کو قتل کیوں کیا؟ اِس لئے کہ اُس کا کام بُرا تھا جبکہ بھائی کا کام راست تھا۔

13 چنانچہ بھائیو، جب دنیا آپ سے نفرت کرتی ہے تو حیران نہ ہو جائیں۔ 14 ہم تو جانتے ہیں کہ ہم موت سے نکل کر زندگی میں داخل ہو گئے ہیں۔ ہم یہ اِس لئے جانتے ہیں کہ ہم اپنے بھائیوں سے محبت رکھتے ہیں۔ جو محبت نہیں رکھتا وہ اب تک موت کی حالت میں ہے۔ 15 جو بھی اپنے بھائی سے نفرت رکھتا ہے وہ قاتل ہے۔ اور آپ جانتے ہیں کہ جو قاتل ہے اُس میں ابدی زندگی نہیں رہتی۔ 16 اِس سے ہی ہم نے محبت کو جانا ہے کہ مسیح نے ہماری خاطر اپنی جان دے دی۔ اور ہمارا بھی فرض یہی ہے کہ اپنے بھائیوں کی خاطر اپنی جان دیں۔ 17 اگر کسی کے مالی حالات ٹھیک ہوں اور وہ اپنے بھائی کی ضرورت مند حالت کو دیکھ کر رحم نہ کرے تو اُس میں اللہ کی محبت کس طرح قائم رہ سکتی ہے؟ 18 پیارے بچو، آئیں ہم الفاظ اور باتوں سے محبت کا اظہار نہ کریں بلکہ ہماری محبت عملی اور حقیقی ہو۔

اللہ کے حضور پورا اعتماد

19 غرض اِس سے ہم جان لیتے ہیں کہ ہم سچائی کی طرف سے ہیں، اور یوں ہی ہم اپنے دل کو تسلی دے سکتے ہیں 20 جب وہ ہمیں مجرم ٹھہراتا ہے۔ کیونکہ اللہ ہمارے دل سے بڑا ہے اور سب کچھ جانتا ہے۔ 21 اور عزیزو، جب ہمارا دل ہمیں مجرم نہیں ٹھہراتا تو ہم پورے اعتماد کے ساتھ اللہ کے حضور آ سکتے ہیں 22 اور وہ کچھ پاتے ہیں جو اُس سے مانگتے ہیں۔ کیونکہ ہم اُس کے احکام پر چلتے ہیں اور وہی کچھ کرتے ہیں جو اُسے پسند ہے۔ 23 اور اُس کا یہ حکم ہے کہ ہم اُس کے فرزند عیسیٰ مسیح کے نام پر ایمان لا کر ایک دوسرے سے محبت رکھیں، جس طرح مسیح نے ہمیں حکم دیا تھا۔ 24 جو اللہ کے احکام کے تابع رہتا ہے وہ اللہ میں بستا ہے اور اللہ اُس میں۔ ہم کس طرح جان لیتے ہیں کہ وہ ہم میں بستا ہے؟ اُس روح کے وسیلے سے جو اُس نے ہمیں دیا ہے۔

حقیقی اور جھوٹی روح

4 عزیزو، ہر ایک روح کا یقین مت کرنا بلکہ روحوں کو پرکھ کر معلوم کریں کہ وہ اللہ سے ہیں یا نہیں، کیونکہ متعدد جھوٹے نبی دنیا میں نکلے ہیں۔ 2 اِس سے آپ اللہ کے روح کو پہچان لیتے ہیں: جو بھی روح اِس کا اعتراف کرتی ہے کہ عیسیٰ مسیح مجسم ہو کر آیا ہے وہ اللہ سے ہے۔ 3 لیکن جو بھی روح عیسیٰ کے بارے میں یہ تسلیم نہ کرے وہ اللہ سے نہیں ہے۔ یہ مخالفِ مسیح کی روح ہے جس کے بارے میں آپ کو خبر ملی کہ وہ آنے والا ہے بلکہ اِس وقت دنیا میں آ چکا ہے۔

4 لیکن آپ پیارے بچو، اللہ سے ہیں اور اُن پر غالب آ گئے ہیں۔ کیونکہ جو آپ میں ہے وہ اُس سے بڑا

ہے جو دنیا میں ہے۔ 5 یہ لوگ دنیا سے ہیں اور اِس لئے دنیا کی باتیں کرتے ہیں اور دنیا اُن کی سنتی ہے۔ 6 ہم تو اللہ سے ہیں اور جو اللہ کو جانتا ہے وہ ہماری سنتا ہے۔ لیکن جو اللہ سے نہیں ہے وہ ہماری نہیں سنتا۔ یوں ہم سچائی کی روح اور فریب دینے والی روح میں امتیاز کر سکتے ہیں۔

اللہ محبت ہے

7 عزیزو، آئیں ہم ایک دوسرے سے محبت رکھیں۔ کیونکہ محبت اللہ کی طرف سے ہے، اور جو محبت رکھتا ہے وہ اللہ سے پیدا ہو کر اُس کا فرزند بن گیا ہے اور اللہ کو جانتا ہے۔ 8 جو محبت نہیں رکھتا وہ اللہ کو نہیں جانتا، کیونکہ اللہ محبت ہے۔ 9 اِس میں اللہ کی محبت ہمارے درمیان ظاہر ہوئی کہ اُس نے اپنے اکلوتے فرزند کو دنیا میں بھیج دیا تاکہ ہم اُس کے ذریعے جئیں۔ 10 یہی محبت ہے، یہ نہیں کہ ہم نے اللہ سے محبت کی بلکہ یہ کہ اُس نے ہم سے محبت کر کے اپنے فرزند کو بھیج دیا تاکہ وہ ہمارے گناہوں کو مٹانے کے لئے کفارہ دے۔

11 عزیزو، چونکہ اللہ نے ہمیں اِتنا پیار کیا اِس لئے لازم ہے کہ ہم بھی ایک دوسرے کو پیار کریں۔ 12 کسی نے بھی اللہ کو نہیں دیکھا۔ لیکن جب ہم ایک دوسرے کو پیار کرتے ہیں تو اللہ ہمارے اندر بستا ہے اور اُس کی محبت ہمارے اندر تکمیل پاتی ہے۔

13 ہم کس طرح جان لیتے ہیں کہ ہم اُس میں رہتے ہیں اور وہ ہم میں؟ اِس طرح کہ اُس نے ہمیں اپنا روح بخش دیا ہے۔ 14 اور ہم نے یہ بات دیکھ لی اور اِس کی گواہی دیتے ہیں کہ خدا باپ نے اپنے فرزند کو دنیا کا نجات دہندہ بننے کے لئے بھیج دیا ہے۔ 15 اگر کوئی اقرار کرے کہ عیسیٰ اللہ کا فرزند ہے تو اللہ اُس میں رہتا ہے اور وہ اللہ میں۔ 16 اور خود ہم نے وہ محبت جان لی ہے اور اُس پر ایمان لائے ہیں جو اللہ ہم سے رکھتا ہے۔

اللہ محبت ہی ہے۔ جو بھی محبت میں قائم رہتا ہے وہ اللہ میں رہتا ہے اور اللہ اُس میں۔ 17 اِسی طرح محبت ہمارے درمیان تکمیل تک پہنچتی ہے، اور یوں ہم عدالت کے دن پورے اعتماد کے ساتھ کھڑے ہو سکیں گے، کیونکہ جیسے وہ ہے ویسے ہی ہم بھی اِس دنیا میں ہیں۔ 18 محبت میں خوف نہیں ہوتا بلکہ کامل محبت خوف کو بھگا دیتی ہے، کیونکہ خوف کے پیچھے سزا کا ڈر ہے۔ جو ڈرتا ہے اُس کی محبت تکمیل تک نہیں پہنچی۔

19 ہم اِس لئے محبت رکھتے ہیں کہ اللہ نے پہلے ہم سے محبت رکھی۔ 20 اگر کوئی کہے، ”مَیں اللہ سے محبت رکھتا ہوں“ لیکن اپنے بھائی سے نفرت کرے تو وہ جھوٹا ہے۔ کیونکہ جو اپنے بھائی سے جسے اُس نے دیکھا ہے محبت نہیں رکھتا وہ کس طرح اللہ سے محبت رکھ سکتا ہے جسے اُس نے نہیں دیکھا؟ 21 جو حکم مسیح نے ہمیں دیا ہے وہ یہ ہے، جو اللہ سے محبت رکھتا ہے وہ اپنے بھائی سے بھی محبت رکھے۔

دنیا پر ہماری فتح

5 جو بھی ایمان رکھتا ہے کہ عیسیٰ ہی مسیح ہے وہ اللہ سے پیدا ہو کر اُس کا فرزند بن گیا ہے۔ اور جو باپ سے محبت رکھتا ہے وہ اُس کے فرزند سے بھی محبت رکھتا ہے۔ 2 ہم کس طرح جان لیتے ہیں کہ ہم

اللہ کے فرزند سے محبت رکھتے ہیں؟ اِس سے کہ ہم اللہ سے محبت رکھتے اور اُس کے احکام پر عمل کرتے ہیں۔ 3 کیونکہ اللہ سے محبت سے مراد یہ ہے کہ ہم اُس کے احکام پر عمل کریں۔ اور اُس کے احکام ہمارے لئے بوجھ کا باعث نہیں ہیں، 4 کیونکہ جو بھی اللہ سے پیدا ہو کر اُس کا فرزند بن گیا ہے وہ دنیا پر غالب آ جاتا ہے۔ اور ہم یہ فتح اپنے ایمان کے ذریعے پاتے ہیں۔ 5 کون دنیا پر غالب آ سکتا ہے؟ صرف وہ جو ایمان رکھتا ہے کہ عیسیٰ اللہ کا فرزند ہے۔

عیسیٰ مسیح کے بارے میں گواہی

6 عیسیٰ مسیح وہ ہے جو اپنے بپتسمے کے پانی اور اپنی موت کے خون کے ذریعے ظاہر ہوا، نہ صرف پانی کے ذریعے بلکہ پانی اور خون دونوں ہی کے ذریعے۔ اور روح القدس جو سچائی ہے اِس کی گواہی دیتا ہے۔ 7 کیونکہ اِس کے تین گواہ ہیں، 8 روح القدس، پانی اور خون۔ اور تینوں ایک ہی بات کی تصدیق کرتے ہیں۔ 9 ہم تو انسان کی گواہی قبول کرتے ہیں، لیکن اللہ کی گواہی اِس سے کہیں افضل ہے۔ اور اللہ کی گواہی یہ ہے کہ اُس نے اپنے فرزند کی تصدیق کی ہے۔ 10 جو اللہ کے فرزند پر ایمان رکھتا ہے اُس کے دل میں یہ گواہی ہے۔ اور جو اللہ پر ایمان نہیں رکھتا اُس نے اُسے جھوٹا قرار دیا ہے۔ کیونکہ اُس نے وہ گواہی نہ مانی جو اللہ نے اپنے فرزند کے بارے میں دی۔ 11 اور گواہی یہ ہے، اللہ نے ہمیں ابدی زندگی عطا کی ہے، اور یہ زندگی اُس کے فرزند میں ہے۔ 12 جس کے پاس فرزند ہے اُس کے پاس زندگی ہے، اور جس کے پاس اللہ کا فرزند نہیں ہے اُس کے پاس زندگی بھی نہیں ہے۔

ابدی زندگی

13 مَیں آپ کو جو اللہ کے فرزند کے نام پر ایمان رکھتے ہیں اِس لئے لکھ رہا ہوں کہ آپ جان لیں کہ آپ کو ابدی زندگی حاصل ہے۔ 14 ہمارا اللہ پر یہ اعتماد ہے کہ جب بھی ہم اُس کی مرضی کے مطابق کچھ مانگتے ہیں تو وہ ہماری سنتا ہے۔ 15 اور چونکہ ہم جانتے ہیں کہ جب مانگتے ہیں تو وہ ہماری سنتا ہے اِس لئے ہم یہ علم بھی رکھتے ہیں کہ ہمیں وہ کچھ حاصل بھی ہے جو ہم نے اُس سے مانگا تھا۔

16 اگر کوئی اپنے بھائی کو ایسا گناہ کرتے دیکھے جس کا انجام موت نہ ہو تو وہ دعا کرے، اور اللہ اُسے زندگی عطا کرے گا۔ مَیں اُن گناہوں کی بات کر رہا ہوں جن کا انجام موت نہیں۔ لیکن ایک ایسا گناہ بھی ہے جس کا انجام موت ہے۔ مَیں نہیں کہہ رہا کہ ایسے شخص کے لئے دعا کی جائے جس سے ایسا گناہ سرزد ہوا ہو۔ 17 ہر ناراست حرکت گناہ ہے، لیکن ہر گناہ کا انجام موت نہیں ہوتا۔

18 ہم جانتے ہیں کہ جو اللہ سے پیدا ہو کر اُس کا فرزند بن گیا ہے وہ گناہ کرتا نہیں رہتا، کیونکہ اللہ کا فرزند ایسے شخص کو محفوظ رکھتا ہے اور ابلیس اُسے نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

19 ہم جانتے ہیں کہ ہم اللہ کے فرزند ہیں اور کہ تمام دنیا ابلیس کے قبضے میں ہے۔

20 ہم جانتے ہیں کہ اللہ کا فرزند آ گیا ہے اور ہمیں سمجھ عطا کی ہے تاکہ ہم اُسے جان لیں جو حقیقی ہے۔ اور ہم اُس میں ہیں جو حقیقی ہے یعنی اُس کے فرزند عیسیٰ مسیح میں۔ وہی حقیقی خدا اور ابدی زندگی ہے۔

21 پیارے بچو، اپنے آپ کو بُتوں سے محفوظ رکھیں!

یوحنا کا دوسرا عام خط

1 یہ خط بزرگ یوحنا کی طرف سے ہے۔
مَیں چنیدہ خاتون اور اُس کے بچوں کو لکھ رہا ہوں جنہیں مَیں سچائی سے پیار کرتا ہوں، اور نہ صرف مَیں بلکہ سب جو سچائی کو جانتے ہیں۔ 2 کیونکہ سچائی ہم میں رہتی ہے اور ابد تک ہمارے ساتھ رہے گی۔
3 خدا باپ اور باپ کا فرزند عیسیٰ مسیح ہمیں فضل، رحم اور سلامتی عطا کرے۔ اور یہ چیزیں سچائی اور محبت کی روح میں ہمیں حاصل ہوں۔

سچائی اور محبت

4 مَیں نہایت ہی خوش ہوا کہ مَیں نے آپ کے بچوں میں سے بعض ایسے پائے جو اُسی طرح سچائی میں چلتے ہیں جس طرح خدا باپ نے ہمیں حکم دیا تھا۔ 5 اور اب عزیز خاتون، مَیں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آئیں، ہم سب ایک دوسرے سے محبت رکھیں۔ یہ کوئی نیا حکم نہیں ہے جو مَیں آپ کو لکھ رہا ہوں بلکہ وہی جو ہمیں شروع ہی سے ملا ہے۔ 6 محبت کا مطلب یہ ہے کہ ہم اُس کے احکام کے مطابق زندگی گزاریں۔ جس طرح آپ نے شروع ہی سے سنا ہے، اُس کا حکم یہ ہے کہ آپ محبت کی روح میں چلیں۔
7 کیونکہ بہت سے ایسے لوگ دنیا میں نکل کھڑے ہوئے ہیں جو آپ کو صحیح راہ سے ہٹانے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں۔ یہ لوگ نہیں مانتے کہ عیسیٰ مسیح مجسم ہو کر آیا ہے۔ ہر ایسا شخص فریب دینے والا اور مخالفِ مسیح ہے۔ 8 چنانچہ خبردار رہیں۔ ایسا نہ ہو کہ آپ نے جو کچھ محنت کر کے حاصل کیا ہے وہ جاتا رہے بلکہ خدا کرے کہ آپ کو اِس کا پورا اجر مل جائے۔
9 جو بھی مسیح کی تعلیم پر قائم نہیں رہتا بلکہ اِس سے آگے نکل جاتا ہے اُس کے پاس اللہ نہیں۔ جو مسیح کی تعلیم پر قائم رہتا ہے اُس کے پاس باپ بھی ہے اور فرزند بھی۔ 10 چنانچہ اگر کوئی آپ کے پاس آ کر یہ تعلیم پیش نہیں کرتا تو نہ اُسے اپنے گھروں میں آنے دیں، نہ اُس کو سلام کریں۔ 11 کیونکہ جو اُس کے لئے سلامتی کی دعا کرتا ہے وہ اُس کے شریر کاموں میں شریک ہو جاتا ہے۔

آخری باتیں

12 مَیں آپ کو بہت کچھ بتانا چاہتا ہوں، لیکن کاغذ اور سیاہی کے ذریعے نہیں۔ اِس کے بجائے مَیں آپ سے ملنے اور آپ کے رُوبرُو بات کرنے کی اُمید رکھتا ہوں۔ پھر ہماری خوشی مکمل ہو جائے گی۔

13 آپ کی چنیدہ بہن کے بچے آپ کو سلام کہتے ہیں۔

یوحنا کا تیسرا عام خط

1 یہ خط بزرگ یوحنا کی طرف سے ہے۔

مَیں اپنے عزیز گیُس کو لکھ رہا ہوں جسے مَیں سچائی سے پیار کرتا ہوں۔

2 میرے عزیز، میری دعا ہے کہ آپ کا حال ہر طرح سے ٹھیک ہو اور آپ جسمانی طور پر اُتنے ہی تندرست ہوں جتنے آپ روحانی لحاظ سے ہیں۔ 3 کیونکہ مَیں نہایت خوش ہوا جب بھائیوں نے آ کر گواہی دی کہ آپ کس طرح سچائی کے مطابق زندگی گزارتے ہیں۔ اور یقیناً آپ ہمیشہ سچائی کے مطابق زندگی گزارتے ہیں۔ 4 جب مَیں سنتا ہوں کہ میرے بچے سچائی کے مطابق زندگی گزار رہے ہیں تو یہ میرے لئے سب سے زیادہ خوشی کا باعث ہوتا ہے۔

گیُس کی تعریف

5 میرے عزیز، جو کچھ آپ بھائیوں کے لئے کر رہے ہیں اُس میں آپ وفاداری دکھا رہے ہیں، حالانکہ وہ آپ کے جاننے والے نہیں ہیں۔ 6 اُنہوں نے خدا کی جماعت کے سامنے ہی آپ کی محبت کی گواہی دی ہے۔ مہربانی کر کے اُن کی سفر کے لئے یوں مدد کریں کہ اللہ خوش ہو۔ 7 کیونکہ وہ مسیح کے نام کی خاطر سفر کے لئے نکلے ہیں اور غیرایمان داروں سے مدد نہیں لیتے۔ 8 چنانچہ یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم ایسے لوگوں کی مہمان نوازی کریں، کیونکہ یوں ہم بھی سچائی کے ہم خدمت بن جاتے ہیں۔

دیترفیس اور دیمیتریُس

9 مَیں نے تو جماعت کو کچھ لکھ دیا تھا، لیکن دیترفیس جو اُن میں اوّل ہونے کی خواہش رکھتا ہے ہمیں قبول نہیں کرتا۔ 10 چنانچہ مَیں جب آؤں گا تو اُسے اُن بُری حرکتوں کی یاد دلاؤں گا جو وہ کر رہا ہے، کیونکہ وہ ہمارے خلاف بُری باتیں بک رہا ہے۔ اور نہ صرف یہ بلکہ وہ بھائیوں کو خوش آمدید کہنے سے بھی انکار کرتا ہے۔ جب دوسرے یہ کرنا چاہتے ہیں تو وہ اُنہیں روک کر جماعت سے نکال دیتا ہے۔

11 میرے عزیز، جو بُرا ہے اُس کی نقل مت کرنا بلکہ اُس کی کرنا جو اچھا ہے۔ جو اچھا کام کرتا ہے وہ اللہ سے ہے۔ لیکن جو بُرا کام کرتا ہے اُس نے اللہ کو نہیں دیکھا۔

12 سب لوگ دیمیتریُس کی اچھی گواہی دیتے ہیں بلکہ سچائی خود بھی اُس کی اچھی گواہی دیتی ہے۔ ہم بھی اِس کے گواہ ہیں، اور آپ جانتے ہیں کہ ہماری گواہی سچی ہے۔

آخری سلام

13 مجھے آپ کو بہت کچھ لکھنا تھا، لیکن یہ ایسی باتیں ہیں جو مَیں قلم اور سیاہی کے ذریعے آپ کو نہیں بتا سکتا۔ 14 مَیں جلد ہی آپ سے ملنے کی اُمید رکھتا ہوں۔ پھر ہم رُوبرُو بات کریں گے۔

15 سلامتی آپ کے ساتھ ہوتی رہے۔

یہاں کے دوست آپ کو سلام کہتے ہیں۔ وہاں کے ہر دوست کو شخصی طور پر ہمارا سلام دیں۔

یہوداہ کا عام خط

1 یہ خط عیسیٰ مسیح کے خادم اور یعقوب کے بھائی یہوداہ کی طرف سے ہے۔

مَیں اُنہیں لکھ رہا ہوں جنہیں بُلایا گیا ہے، جو خدا باپ میں پیارے ہیں اور عیسیٰ مسیح کے لئے محفوظ رکھے گئے ہیں۔

2 اللہ آپ کو رحم، سلامتی اور محبت کثرت سے عطا کرے۔

جھوٹے اُستاد

3 عزیزو، گو مَیں آپ کو اُس نجات کے بارے میں لکھنے کا بڑا شوق رکھتا ہوں جس میں ہم سب شریک ہیں، لیکن اب مَیں آپ کو ایک اَور بات کے بارے میں لکھنا چاہتا ہوں۔ مَیں اِس میں آپ کو نصیحت کرنے کی ضرورت محسوس کرتا ہوں کہ آپ اُس ایمان کی خاطر جد و جہد کریں جو ایک ہی بار سدا کے لئے مقدسین کے سپرد کر دیا گیا ہے۔ 4 کیونکہ کچھ لوگ آپ کے درمیان گھُس آئے ہیں جنہیں بہت عرصہ پہلے مجرم ٹھہرایا جا چکا ہے۔ اُن کے بارے میں یہ لکھا گیا ہے کہ وہ بےدین ہیں جو ہمارے خدا کے فضل کو توڑ مروڑ کر عیاشی کا باعث بنا دیتے ہیں اور ہمارے واحد آقا اور خداوند عیسیٰ مسیح کا انکار کرتے ہیں۔

5 گو آپ یہ سب کچھ جانتے ہیں، پھر بھی مَیں آپ کو اِس کی یاد دلانا چاہتا ہوں کہ اگرچہ خداوند نے اپنی قوم کو مصر سے نکال کر بچا لیا تھا تو بھی اُس نے بعد میں اُنہیں ہلاک کر دیا جو ایمان نہیں رکھتے تھے۔ 6 اُن فرشتوں کو یاد کریں جو اُس دائرۂ اختیار کے اندر نہ رہے جو اللہ نے اُن کے لئے مقرر کیا تھا بلکہ جنہوں نے اپنی رہائش گاہ کو ترک کر دیا۔ اُنہیں اُس نے تاریکی میں محفوظ رکھا ہے جہاں وہ ابدی زنجیروں میں جکڑے ہوئے روزِ عظیم کی عدالت کا انتظار کر رہے ہیں۔ 7 سدوم، عمورہ اور اُن کے اردگرد کے شہروں کو بھی مت بھولنا، جن کے باشندے اِن فرشتوں کی طرح زناکاری اور غیرفطری صحبت کے پیچھے پڑے رہے۔ یہ لوگ ابدی آگ کی سزا بُھگتتے ہوئے سب کے لئے ایک عبرت ناک مثال ہیں۔

8 تو بھی اِن لوگوں نے اُن کا سا رویہ اپنا لیا ہے۔ اپنے خوابوں کی بنا پر وہ اپنے بدنوں کو آلودہ کر لیتے، خداوند کا اختیار رد کرتے اور جلالی ہستیوں پر کفر بکتے

ہیں۔ 9 اِن کے مقابلے میں سردار فرشتے میکائیل کے رویے پر غور کریں۔ جب وہ ابلیس سے جھگڑتے وقت موسیٰ کی لاش کے بارے میں بحث مباحثہ کر رہا تھا تو اُس نے ابلیس پر کفر بکنے کا فیصلہ کرنے کی جرأت نہ کی بلکہ صرف اِتنا ہی کہا، ”رب آپ کو ڈانٹے!“ 10 لیکن یہ لوگ ہر ایسی بات کے بارے میں کفر بکتے ہیں جو اُن کی سمجھ میں نہیں آتی۔ اور جو کچھ وہ فطری طور پر بے سمجھ جانوروں کی طرح سمجھتے ہیں وہی اُنہیں تباہ کر دیتا ہے۔ 11 اُن پر افسوس! اُنہوں نے قابیل کی راہ اختیار کی ہے۔ پیسوں کے لالچ میں اُنہوں نے اپنے آپ کو پورے طور پر اُس غلطی کے حوالے کر دیا ہے جو بلعام نے کی۔ وہ قورح کی طرح باغی ہو کر ہلاک ہوئے ہیں۔ 12 جب یہ لوگ خداوند کی محبت کو یاد کرنے والے رفاقتی کھانوں میں شریک ہوتے ہیں تو رفاقت کے لئے دھبے بن جاتے ہیں۔ یہ ڈرے بغیر کھانا کھا کھا کر اُس سے محظوظ ہوتے ہیں۔ یہ ایسے چرواہے ہیں جو صرف اپنی گلہ بانی کرتے ہیں۔ یہ ایسے بادل ہیں جو ہَواؤں کے زور سے چلتے تو ہیں لیکن برستے نہیں۔ یہ سردیوں کے موسم میں ایسے درختوں کی مانند ہیں جو دو لحاظ سے مُردہ ہیں۔ وہ پھل نہیں لاتے اور جڑ سے اُکھڑے ہوئے ہیں۔ 13 یہ سمندر کی بے قابو لہروں کی مانند ہیں جو اپنی شرم ناک حرکتوں کی جھاگ اُچھالتی ہیں۔ یہ آوارہ ستارے ہیں جن کے لئے اللہ نے سب سے گہری تاریکی میں ایک دائمی جگہ مخصوص کی ہے۔

14 آدم کے بعد ساتویں آدمی حنوک نے اِن لوگوں کے بارے میں یہ پیش گوئی کی، ”دیکھو، خداوند اپنے بے شمار مقدّس فرشتوں کے ساتھ 15 سب کی عدالت کرنے آئے گا۔ وہ اُنہیں اُن تمام بے دین حرکتوں کے سبب سے مجرم ٹھہرائے گا جو اُن سے سرزد ہوئی ہیں اور اُن تمام سخت باتوں کی وجہ سے جو بے دین گناہ گاروں نے اُس کے خلاف کی ہیں۔“

16 یہ لوگ بڑبڑاتے اور شکایت کرتے رہتے ہیں۔ یہ صرف اپنی ذاتی خواہشات پوری کرنے کے لئے زندگی گزارتے ہیں۔ یہ اپنے بارے میں شیخی مارتے اور اپنے فائدے کے لئے دوسروں کی خوشامد کرتے ہیں۔

آگاہی اور ہدایات

17 لیکن آپ میرے عزیزو، وہ کچھ یاد رکھیں جس کی پیش گوئی ہمارے خداوند عیسیٰ مسیح کے رسولوں نے کی تھی۔ 18 اُنہوں نے آپ سے کہا تھا، ”آخری دنوں میں مذاق اُڑانے والے ہوں گے جو اپنی بے دین خواہشات پوری کرنے کے لئے ہی زندگی گزاریں گے۔“ 19 یہ وہ ہیں جو پارٹی بازی کرتے، جو دنیاوی سوچ رکھتے ہیں اور جن کے پاس روح القدس نہیں ہے۔ 20 لیکن آپ میرے عزیزو، اپنے آپ کو اپنے مقدّس ترین ایمان کی بنیاد پر تعمیر کریں اور روح القدس میں دعا کریں۔ 21 اپنے آپ کو اللہ کی محبت میں قائم رکھیں اور اِس انتظار میں رہیں کہ ہمارے خداوند عیسیٰ مسیح کا رحم آپ کو ابدی زندگی تک پہنچائے۔

22 اُن پر رحم کریں جو شک میں پڑے ہیں۔ 23 بعض کو آگ میں سے چھین کر بچائیں اور بعض پر رحم کریں، لیکن خوف کے ساتھ۔ بلکہ اُس شخص کے لباس سے بھی نفرت کریں جو اپنی حرکتوں سے گناہ سے آلودہ ہو گیا ہے۔

ستائش کی دعا

24 اُس کی تمجید ہو جو آپ کو ٹھوکر کھانے سے محفوظ رکھ سکتا ہے اور آپ کو اپنے جلال کے سامنے بےداغ اور بڑی خوشی سے معمور کر کے کھڑا کر سکتا ہے۔ 25 اُس واحد خدا یعنی ہمارے نجات دہندہ کا جلال ہو۔ ہاں، ہمارے خداوند عیسیٰ مسیح کے وسیلے سے اُسے جلال، عظمت، قدرت اور اختیار ازل سے اب بھی ہو اور ابد تک رہے۔ آمین۔

یوحنا عارِف کا مکاشفہ

1 یہ عیسیٰ مسیح کی طرف سے مکاشفہ ہے جو اللہ نے اُسے عطا کیا تاکہ وہ اپنے خادموں کو وہ کچھ دکھائے جسے جلد ہی پیش آنا ہے۔ اُس نے اپنے فرشتے کو بھیج کر یہ مکاشفہ اپنے خادم یوحنا تک پہنچا دیا۔ 2 اور جو کچھ بھی یوحنا نے دیکھا ہے اُس کی گواہی اُس نے دی ہے، خواہ اللہ کا کلام ہو یا عیسیٰ مسیح کی گواہی۔ 3 مبارک ہے وہ جو اِس نبوّت کی تلاوت کرتا ہے۔ ہاں، مبارک ہیں وہ جو سن کر اپنے دلوں میں اِس کتاب میں درج باتیں محفوظ رکھتے ہیں، کیونکہ یہ جلد ہی پوری ہو جائیں گی۔

سات جماعتوں کو سلام

4 یہ خط یوحنا کی طرف سے صوبہ آسیہ کی سات جماعتوں کے لئے ہے۔

آپ کو اللہ کی طرف سے فضل اور سلامتی حاصل رہے، اُس کی طرف سے جو ہے، جو تھا اور جو آنے والا ہے، اُن سات روحوں کی طرف سے جو اُس کے تخت کے سامنے ہوتی ہیں، 5 اور عیسیٰ مسیح کی طرف سے یعنی اُس سے جو اِن باتوں کا وفادار گواہ، مُردوں میں سے پہلا جی اُٹھنے والا اور دنیا کے بادشاہوں کا سردار ہے۔

اُس کی تمجید ہو جو ہمیں پیار کرتا ہے، جس نے اپنے خون سے ہمیں ہمارے گناہوں سے خلاصی بخشی ہے 6 اور جس نے ہمیں شاہی اختیار دے کر اپنے خدا اور باپ کے امام بنا دیا ہے۔ اُسے ازل سے ابد تک جلال اور قدرت حاصل رہے! آمین۔

7 دیکھیں، وہ بادلوں کے ساتھ آ رہا ہے۔ ہر ایک اُسے دیکھے گا، وہ بھی جنہوں نے اُسے چھیدا تھا۔ اور دنیا کی تمام قومیں اُسے دیکھ کر آہ و زاری کریں گی۔ ہاں، ایسا ہی ہو! آمین۔

8 رب خدا فرماتا ہے، ”مَیں اوّل اور آخر ہوں، وہ جو ہے، جو تھا اور جو آنے والا ہے، یعنی قادرِ مطلق خدا۔“

مسیح کی رویا

9 مَیں یوحنا آپ کا بھائی اور شریکِ حال ہوں۔ مجھ پر بھی آپ کی طرح ظلم کیا جا رہا ہے۔ مَیں آپ کے ساتھ اللہ کی بادشاہی میں شریک ہوں اور عیسیٰ میں آپ کے ساتھ ثابت قدم رہتا ہوں۔ مجھے اللہ کا کلام سنانے اور عیسیٰ کے بارے میں گواہی دینے کی وجہ سے اِس

جزیرے میں جو پتمس کہلاتا ہے چھوڑ دیا گیا۔ 10 رب کے دن یعنی اتوار کو مَیں روح القدس کی گرفت میں آ گیا اور مَیں نے اپنے پیچھے ترم کی سی ایک اونچی آواز سنی۔ 11 اُس نے کہا، ”جو کچھ تُو دیکھ رہا ہے اُسے ایک کتاب میں لکھ کر اُن سات جماعتوں کو بھیج دینا جو اِفسس، سمرنہ، پرگمن، تھواتیرہ، سردیس، فلدلفیہ اور لودیکیہ میں ہیں۔“

12 مَیں نے بولنے والے کو دیکھنے کے لئے اپنے پیچھے نظر ڈالی تو سونے کے سات شمع دان دیکھے۔ 13 اِن شمع دانوں کے درمیان کوئی کھڑا تھا جو ابنِ آدم کی مانند تھا۔ اُس نے پاؤں تک کا لمبا چوغہ پہن رکھا تھا اور سینے پر سونے کا سینہ بند باندھا ہوا تھا۔ 14 اُس کا سر اور بال اُون یا برف جیسے سفید تھے اور اُس کی آنکھیں آگ کے شعلے کی مانند تھیں۔ 15 اُس کے پاؤں بھٹے میں دہکتے پیتل کی مانند تھے اور اُس کی آواز آبشار کے شور جیسی تھی۔ 16 اپنے دہنے ہاتھ میں اُس نے سات ستارے تھام رکھے تھے اور اُس کے منہ سے ایک تیز اور دو دھاری تلوار نکل رہی تھی۔ اُس کا چہرہ پورے زور سے چمکنے والے سورج کی طرح چمک رہا تھا۔ 17 اُسے دیکھتے ہی مَیں اُس کے پاؤں میں گر گیا۔ مَیں مُردہ سا تھا۔ پھر اُس نے اپنا دہنا ہاتھ مجھ پر رکھ کر کہا، ”مت ڈر۔ مَیں اوّل اور آخر ہوں۔ 18 مَیں وہ ہوں جو زندہ ہے۔ مَیں تو مر گیا تھا لیکن اب دیکھ، مَیں ابد تک زندہ ہوں۔ اور موت اور پاتال کی کنجیاں میرے ہاتھ میں ہیں۔ 19 چنانچہ جو کچھ تُو نے دیکھا ہے، جو ابھی ہے اور جو آئندہ ہو گا اُسے لکھ دے۔ 20 میرے دہنے ہاتھ میں سات ستاروں اور سات شمع دانوں کا پوشیدہ مطلب یہ ہے: یہ سات ستارے آسیہ کی سات جماعتوں کے فرشتے ہیں، اور یہ سات شمع دان یہ سات جماعتیں ہیں۔

اِفسس کے لئے پیغام

2 اِفسس میں موجود جماعت کے فرشتے کو یہ لکھ دینا:

یہ اُس کا فرمان ہے جو اپنے دہنے ہاتھ میں سات ستارے تھامے رکھتا اور سونے کے سات شمع دانوں کے درمیان چلتا پھرتا ہے۔ 2 مَیں تیرے کاموں کو جانتا ہوں، تیری سخت محنت اور تیری ثابت قدمی کو۔ مَیں جانتا ہوں کہ تُو بُرے لوگوں کو برداشت نہیں کر سکتا، کہ تُو نے اُن کی پڑتال کی ہے جو رسول ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں، حالانکہ وہ رسول نہیں ہیں۔ تجھے تو پتا چل گیا ہے کہ وہ جھوٹے تھے۔ 3 تُو میرے نام کی خاطر ثابت قدم رہا اور برداشت کرتے کرتے تھکا نہیں۔ 4 لیکن مجھے تجھ سے یہ شکایت ہے، تُو مجھے اُس طرح پیار نہیں کرتا جس طرح پہلے کرتا تھا۔ 5 اب خیال کر کہ تُو کہاں سے گر گیا ہے۔ توبہ کر کے وہ کچھ کر جو تُو پہلے کرتا تھا، ورنہ مَیں آ کر تیرے شمع دان کو اُس کی جگہ سے ہٹا دوں گا۔ 6 لیکن یہ بات تیرے حق میں ہے، تُو میری طرح نیکلیوں کے کاموں سے نفرت کرتا ہے۔

7 جو سن سکتا ہے وہ سن لے کہ روح القدس جماعتوں کو کیا کچھ بتا رہا ہے۔

جو غالب آئے گا اُسے مَیں زندگی کے درخت کا پھل کھانے کو دوں گا، اُس درخت کا پھل جو اللہ کے فردوس میں ہے۔

سمرنہ کے لئے پیغام

8 سمرنہ میں موجود جماعت کے فرشتے کو یہ لکھ دینا:
یہ اُس کا فرمان ہے جو اوّل اور آخر ہے، جو مر گیا تھا اور دوبارہ زندہ ہوا۔ 9 مَیں تیری مصیبت اور غربت کو جانتا ہوں۔ لیکن حقیقت میں تُو دولت مند ہے۔ مَیں اُن لوگوں کے بہتان سے واقف ہوں جو کہتے ہیں کہ وہ یہودی ہیں حالانکہ ہیں نہیں۔ اصل میں وہ ابلیس کی جماعت ہیں۔ 10 جو کچھ تجھے جھیلنا پڑے گا اُس سے مت ڈرنا۔ دیکھ، ابلیس تجھے آزمانے کے لئے تم میں سے بعض کو جیل میں ڈال دے گا، اور دس دن تک تجھے ایذا پہنچائی جائے گی۔ موت تک وفادار رہ تو مَیں تجھے زندگی کا تاج دوں گا۔

11 جو سن سکتا ہے وہ سن لے کہ روح القدس جماعتوں کو کیا کچھ بتا رہا ہے۔

جو غالب آئے گا اُسے دوسری موت سے نقصان نہیں پہنچے گا۔

پرگمن کے لئے پیغام

12 پرگمن میں موجود جماعت کے فرشتے کو یہ لکھ دینا:
یہ اُس کا فرمان ہے جس کے پاس دو دھاری تیز تلوار ہے۔ 13 مَیں جانتا ہوں کہ تُو کہاں رہتا ہے، وہاں جہاں ابلیس کا تخت ہے۔ تاہم تُو میرے نام کا وفادار رہا ہے۔ تُو نے اُن دنوں میں بھی مجھ پر ایمان رکھنے کا انکار نہ کیا جب میرا وفادار گواہ انتپاس تمہارے پاس شہید ہوا، وہاں جہاں ابلیس بستا ہے۔ 14 لیکن مجھے تجھ سے کئی باتوں کی شکایت ہے۔ تیرے پاس ایسے لوگ ہیں جو بلعام کی تعلیم کی پیروی کرتے ہیں۔ کیونکہ بلعام نے بلق کو سکھایا کہ وہ کس طرح اسرائیلیوں کو گناہ کرنے پر اُکسا سکتا ہے یعنی بُتوں کو پیش کی گئی قربانیاں کھانے اور زنا کرنے سے۔ 15 اِسی طرح تیرے پاس بھی ایسے لوگ ہیں، جو نیکلیوں کی تعلیم کی پیروی کرتے ہیں۔ 16 اب توبہ کر! ورنہ مَیں جلد ہی تیرے پاس آ کر اپنے منہ کی تلوار سے اُن کے ساتھ لڑوں گا۔

17 جو سن سکتا ہے وہ سن لے کہ روح القدس جماعتوں کو کیا کچھ بتا رہا ہے۔

جو غالب آئے گا اُسے مَیں پوشیدہ مَن میں سے دوں گا۔ مَیں اُسے ایک سفید پتھر بھی دوں گا جس پر ایک نیا نام لکھا ہو گا، ایسا نام جو صرف ملنے والے کو معلوم ہو گا۔

تھواتیرہ کے لئے پیغام

18 تھواتیرہ میں موجود جماعت کے فرشتے کو یہ لکھ دینا:
یہ اللہ کے فرزند کا فرمان ہے جس کی آنکھیں آگ کے شعلوں اور پاؤں دمکتے پیتل کی مانند ہیں۔ 19 مَیں تیرے کاموں کو جانتا ہوں یعنی تیری محبت اور ایمان، تیری خدمت اور ثابت قدمی، اور یہ کہ اِس وقت تُو پہلے کی نسبت کہیں زیادہ کر رہا ہے۔ 20 لیکن مجھے تجھ سے یہ شکایت ہے، تُو اُس عورت ایزبل کو جو اپنے آپ کو نبیہ کہتی ہے کام کرنے دیتا ہے، حالانکہ یہ اپنی تعلیم سے میرے خادموں کو صحیح راہ سے دُور کر کے اُنہیں زنا کرنے اور بُتوں کو پیش کی گئی قربانیاں کھانے پر اُکساتی ہے۔ 21 مَیں نے اُسے کافی دیر سے توبہ کرنے کا موقع دیا ہے، لیکن وہ اِس کے لئے تیار نہیں ہے۔ 22 چنانچہ مَیں اُسے یوں ماروں گا کہ وہ بستر پر پڑی رہے گی۔ اور اگر وہ جو اُس کے ساتھ زنا کر رہے ہیں اپنی

غلط حرکتوں سے توبہ نہ کریں تو مَیں اُنہیں شدید مصیبت میں پھنساؤں گا۔ 23 ہاں، مَیں اُس کے فرزندوں کو مار ڈالوں گا۔ پھر تمام جماعتیں جان لیں گی کہ مَیں ہی ذہنوں اور دلوں کو پرکھتا ہوں، اور مَیں ہی تم میں سے ہر ایک کو اُس کے کاموں کا بدلہ دوں گا۔

24 لیکن تھواتیرہ کی جماعت کے ایسے لوگ بھی ہیں جو اِس تعلیم کی پیروی نہیں کرتے، اور جنہوں نے وہ کچھ نہیں جانا جسے اِن لوگوں نے "ابلیس کے گہرے بھید" کا نام دیا ہے۔ تمہیں مَیں بتاتا ہوں کہ مَیں تم پر کوئی اَور بوجھ نہیں ڈالوں گا۔ 25 لیکن اِتنا ضرور کرو کہ جو کچھ تمہارے پاس ہے اُسے میرے آنے تک مضبوطی سے تھامے رکھنا۔ 26 جو غالب آئے گا اور آخر تک میرے کاموں پر قائم رہے گا اُسے مَیں قوموں پر اختیار دوں گا۔ 27 ہاں، وہ لوہے کے شاہی عصا سے اُن پر حکومت کرے گا، اُنہیں مٹی کے برتنوں کی طرح پھوڑ ڈالے گا۔ 28 یعنی اُسے وہی اختیار ملے گا جو مجھے بھی اپنے باپ سے ملا ہے۔ ایسے شخص کو مَیں صبح کا ستارہ بھی دوں گا۔

29 جو سن سکتا ہے وہ سن لے کہ روح القدس جماعتوں کو کیا کچھ بتا رہا ہے۔

سردیس کے لئے پیغام

3 سردیس میں موجود جماعت کے فرشتے کو یہ لکھ دینا:

یہ اُس کا فرمان ہے جو اللہ کی سات روحوں اور سات ستاروں کو اپنے ہاتھ میں تھامے رکھتا ہے۔ مَیں تیرے کاموں کو جانتا ہوں۔ تُو زندہ تو کہلاتا ہے لیکن ہے مُردہ۔ 2 جاگ اُٹھ! جو باقی رہ گیا ہے اور مرنے والا ہے اُسے مضبوط کر۔ کیونکہ مَیں نے تیرے کام اپنے خدا کی نظر میں مکمل نہیں پائے۔ 3 چنانچہ جو کچھ تجھے ملا ہے اور جو تُو نے سنا ہے اُسے یاد رکھنا۔ اُسے محفوظ رکھ اور توبہ کر۔ اگر تُو بیدار نہ ہو تو مَیں چور کی طرح آؤں گا اور تجھے معلوم نہیں ہو گا کہ مَیں کب تجھ پر آن پڑوں گا۔ 4 لیکن سردیس میں تیرے کچھ ایسے لوگ ہیں جنہوں نے اپنے لباس آلودہ نہیں کئے۔ وہ سفید کپڑے پہنے ہوئے میرے ساتھ چلیں پھریں گے، کیونکہ وہ اِس کے لائق ہیں۔ 5 جو غالب آئے گا وہ بھی اُن کی طرح سفید کپڑے پہنے ہوئے پھرے گا۔ مَیں اُس کا نام کتابِ حیات سے نہیں مٹاؤں گا بلکہ اپنے باپ اور اُس کے فرشتوں کے سامنے اقرار کروں گا کہ یہ میرا ہے۔

6 جو سن سکتا ہے وہ سن لے کہ روح القدس جماعتوں کو کیا کچھ بتا رہا ہے۔

فلدلفیہ کے لئے پیغام

7 فلدلفیہ میں موجود جماعت کے فرشتے کو یہ لکھ دینا:

یہ اُس کا فرمان ہے جو قدوس اور سچا ہے، جس کے ہاتھ میں داؤد کی چابی ہے۔ جو کچھ وہ کھولتا ہے اُسے کوئی بند نہیں کر سکتا، اور جو کچھ وہ بند کر دیتا ہے اُسے کوئی کھول نہیں سکتا۔ 8 مَیں تیرے کاموں کو جانتا ہوں۔ دیکھ، مَیں نے تیرے سامنے ایک ایسا دروازہ کھول رکھا ہے جسے کوئی بند نہیں کر سکتا۔ مجھے معلوم ہے کہ تیری طاقت کم ہے۔ لیکن تُو نے میرے کلام کو محفوظ رکھا ہے اور میرے نام کا انکار نہیں کیا۔ 9 دیکھ، جہاں تک اُن کا تعلق ہے جو ابلیس کی جماعت سے ہیں، وہ جو یہودی ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں حالانکہ وہ جھوٹ بولتے ہیں، مَیں اُنہیں تیرے پاس آنے دوں گا، اُنہیں تیرے پاؤں

میں جھک کر یہ تسلیم کرنے پر مجبور کروں گا کہ مَیں نے تجھے پیار کیا ہے۔ [10] تُو نے میرا ثابت قدم رہنے کا حکم پورا کیا، اِس لئے مَیں تجھے آزمائش کی اُس گھڑی سے بچائے رکھوں گا جو پوری دنیا پر آ کر اُس میں بسنے والوں کو آزمائے گی۔

[11] مَیں جلد آ رہا ہوں۔ جو کچھ تیرے پاس ہے اُسے مضبوطی سے تھامے رکھنا تاکہ کوئی تجھ سے تیرا تاج چھین نہ لے۔ [12] جو غالب آئے گا اُسے مَیں اپنے خدا کے گھر میں ستون بناؤں گا، ایسا ستون جو اُسے کبھی نہیں چھوڑے گا۔ مَیں اُس پر اپنے خدا کا نام اور اپنے خدا کے شہر کا نام لکھ دوں گا، اُس نئے یروشلم کا نام جو میرے خدا کے ہاں سے اُترنے والا ہے۔ ہاں، مَیں اُس پر اپنا نیا نام بھی لکھ دوں گا۔

[13] جو سن سکتا ہے وہ سن لے کہ روح القدس جماعتوں کو کیا کچھ بتا رہا ہے۔

لودیکیہ کے لئے پیغام

[14] لودیکیہ میں موجود جماعت کے فرشتے کو یہ لکھ دینا:

یہ اُس کا فرمان ہے جو آمین ہے، وہ جو وفادار اور سچا گواہ اور اللہ کی کائنات کا منبع ہے۔ [15] مَیں تیرے کاموں کو جانتا ہوں۔ تُو نہ تو سرد ہے، نہ گرم۔ کاش تُو اِن میں سے ایک ہوتا! [16] لیکن چونکہ تُو نیم گرم ہے، نہ گرم، نہ سرد، اِس لئے مَیں تجھے قَے کر کے اپنے منہ سے نکال پھینکوں گا۔ [17] تُو کہتا ہے، ”مَیں امیر ہوں، مَیں نے بہت دولت حاصل کر لی ہے اور مجھے کسی بھی چیز کی ضرورت نہیں۔“ اور تُو نہیں جانتا کہ تُو اصل میں بدبخت، قابلِ رحم، غریب، اندھا اور ننگا ہے۔ [18] مَیں تجھے مشورہ دیتا ہوں کہ مجھ سے آگ میں خالص کیا گیا سونا خرید لے۔ تب ہی تُو دولت مند بنے گا۔ اور مجھ سے سفید لباس خرید لے جس کو پہننے سے تیرے ننگے پن کی شرم ظاہر نہیں ہو گی۔ اِس کے علاوہ مجھ سے آنکھوں میں لگانے کے لئے مرہم خرید لے تاکہ تُو دیکھ سکے۔ [19] جن کو مَیں پیار کرتا ہوں اُن کی مَیں سزا دے کر تربیت کرتا ہوں۔ اب سنجیدہ ہو جا اور توبہ کر۔ [20] دیکھ، مَیں دروازے پر کھڑا کھٹکھٹا رہا ہوں۔ اگر کوئی میری آواز سن کر دروازہ کھولے تو مَیں اندر آ کر اُس کے ساتھ کھانا کھاؤں گا اور وہ میرے ساتھ۔ [21] جو غالب آئے اُسے مَیں اپنے ساتھ اپنے تخت پر بیٹھنے کا حق دوں گا، بالکل اُسی طرح جس طرح مَیں خود بھی غالب آ کر اپنے باپ کے ساتھ اُس کے تخت پر بیٹھ گیا۔

[22] جو سن سکتا ہے وہ سن لے کہ روح القدس جماعتوں کو کیا کچھ بتا رہا ہے۔“

آسمان پر اللہ کی پرستش

4 اِس کے بعد مَیں نے دیکھا کہ آسمان میں ایک دروازہ کھلا ہوا ہے اور تُرم کی سی آواز نے جو مَیں نے پہلے سنی تھی کہا، ”اِدھر اوپر آ۔ پھر مَیں تجھے وہ کچھ دکھاؤں گا جسے اِس کے بعد پیش آنا ہے۔“ [2] تب روح القدس نے مجھے فوراً اپنی گرفت میں لے لیا۔ وہاں آسمان پر ایک تخت تھا جس پر کوئی بیٹھا تھا۔ [3] اور بیٹھنے والا دیکھنے میں یشب اور عقیق سے مطابقت رکھتا تھا۔ تخت کے اردگرد قوسِ قزح تھی جو دیکھنے میں زمرد کی مانند تھی۔ [4] یہ تخت 24 تختوں سے گھرا ہوا تھا جن پر 24 بزرگ بیٹھے تھے۔ بزرگوں کے لباس سفید تھے اور ہر ایک کے سر پر سونے کا تاج تھا۔ [5] درمیانی

تخت سے بجلی کی چمکیں، آوازیں اور بادل کی گرجیں نکل رہی تھیں۔ اور تخت کے سامنے سات مشعلیں جل رہی تھیں۔ یہ اللہ کی سات روحیں ہیں۔ [6] تخت کے سامنے شیشے کا سا سمندر بھی تھا جو بلور سے مطابقت رکھتا تھا۔

بیچ میں تخت کے اردگرد چار جاندار تھے جن کے جسموں پر ہر جگہ آنکھیں ہی آنکھیں تھیں، سامنے والے حصے پر بھی اور پیچھے والے حصے پر بھی۔ [7] پہلا جاندار شیر ببر جیسا تھا، دوسرا بَیل جیسا، تیسرے کا انسان جیسا چہرہ تھا اور چوتھا اُڑتے ہوئے عقاب کی مانند تھا۔ [8] اِن چار جانداروں میں سے ہر ایک کے چھ پَر تھے اور جسم پر ہر جگہ آنکھیں ہی آنکھیں تھیں، باہر بھی اور اندر بھی۔ دن رات وہ بلاناغہ کہتے رہتے ہیں،

"قدوس، قدوس، قدوس
ہے رب قادرِ مطلق خدا،
جو تھا، جو ہے اور جو آنے والا ہے۔"

[9] یوں یہ جاندار اُس کی تمجید، عزت اور شکر کرتے ہیں جو تخت پر بیٹھا ہے اور ابد تک زندہ ہے۔ جب بھی وہ یہ کرتے ہیں [10] تو 24 بزرگ تخت پر بیٹھنے والے کے سامنے منہ کے بل ہو کر اُسے سجدہ کرتے ہیں جو ازل سے ابد تک زندہ ہے۔ ساتھ ساتھ وہ اپنے سونے کے تاج تخت کے سامنے رکھ کر کہتے ہیں،

[11] "اے رب ہمارے خدا،
تُو جلال، عزت اور قدرت کے لائق ہے۔
کیونکہ تُو نے سب کچھ خلق کیا۔
تمام چیزیں تیری ہی مرضی سے تھیں
اور پیدا ہوئیں۔"

سات مُہروں والا طومار

5 پھر مَیں نے تخت پر بیٹھنے والے کے دہنے ہاتھ میں ایک طومار دیکھا جس پر دونوں طرف لکھا ہوا تھا اور جس پر سات مُہریں لگی تھیں۔ [2] اور مَیں نے ایک طاقت ور فرشتہ دیکھا جس نے اونچی آواز سے اعلان کیا، "کون مُہروں کو توڑ کر طومار کو کھولنے کے لائق ہے؟" [3] لیکن نہ آسمان پر، نہ زمین پر اور نہ زمین کے نیچے کوئی تھا جو طومار کو کھول کر اُس میں نظر ڈال سکتا۔ [4] مَیں خوب رو پڑا، کیونکہ کوئی اِس لائق نہ پایا گیا کہ وہ طومار کو کھول کر اُس میں نظر ڈال سکتا۔ [5] لیکن بزرگوں میں سے ایک نے مجھ سے کہا، "مت رو۔ دیکھ، یہوداہ قبیلے کے شیر ببر اور داؤد کی جڑ نے فتح پائی ہے، اور وہی طومار کی سات مُہروں کو کھول سکتا ہے۔"

[6] پھر مَیں نے ایک لیلا دیکھا جو تخت کے درمیان کھڑا تھا۔ وہ چار جانداروں اور بزرگوں سے گھرا ہوا تھا اور یوں لگتا تھا کہ اُسے ذبح کیا گیا ہو۔ اُس کے سات سینگ اور سات آنکھیں تھیں۔ اِن سے مراد اللہ کی وہ سات روحیں ہیں جنہیں دنیا کی ہر جگہ بھیجا گیا ہے۔ [7] لیلے نے آ کر تخت پر بیٹھنے والے کے دہنے ہاتھ سے طومار کو لے لیا۔ [8] اور لیتے وقت چار جاندار اور 24 بزرگ لیلے کے سامنے منہ کے بل گر گئے۔ ہر ایک کے پاس ایک سرود اور بخور سے بھرے سونے کے پیالے تھے۔ اِن سے مراد مقدسین کی دعائیں ہیں۔ [9] ساتھ ساتھ وہ ایک نیا گیت گانے لگے،

"تُو طومار کو لے کر
اُس کی مُہروں کو کھولنے کے لائق ہے۔
کیونکہ تجھے ذبح کیا گیا، اور اپنے خون سے
تُو نے لوگوں کو ہر قبیلے، ہر اہلِ زبان،

ہر ملت اور ہر قوم سے
اللہ کے لئے خرید لیا ہے۔
10 تُو نے اُنہیں شاہی اختیار دے کر
ہمارے خدا کے امام بنا دیا ہے۔
اور وہ دنیا میں حکومت کریں گے۔“

11 مَیں نے دوبارہ دیکھا تو بے شمار فرشتوں کی آواز سنی۔ وہ تخت، چار جانداروں اور بزرگوں کے اردگرد کھڑے 12 اونچی آواز سے کہہ رہے تھے،

”لائق ہے وہ لیلا جو ذبح کیا گیا ہے۔
وہ قدرت، دولت، حکمت اور طاقت،
عزت، جلال اور ستائش پانے کے لائق ہے۔“

13 پھر مَیں نے آسمان پر، زمین پر، زمین کے نیچے اور سمندر کی ہر مخلوق کی آوازیں سنیں۔ ہاں، کائنات کی سب مخلوقات یہ گا رہے تھے،

”تخت پر بیٹھنے والے اور لیلے
کی ستائش اور عزت،
جلال اور قدرت ازل سے ابد تک رہے۔“

14 چار جانداروں نے جواب میں ”آمین“ کہا، اور بزرگوں نے گر کر سجدہ کیا۔

مُہریں توڑی جاتی ہیں

6 پھر مَیں نے دیکھا، لیلے نے سات مُہروں میں سے پہلی مُہر کو کھولا۔ اِس پر مَیں نے چار جانداروں میں سے ایک کو جس کی آواز کڑکتے بادلوں کی مانند تھی یہ کہتے ہوئے سنا، ”آ!“ 2 میرے دیکھتے دیکھتے ایک سفید گھوڑا نظر آیا۔ اُس کے سوار کے ہاتھ میں کمان تھی، اور اُسے ایک تاج دیا گیا۔ یوں وہ فاتح کی حیثیت سے اور فتح پانے کے لئے وہاں سے نکلا۔

3 لیلے نے دوسری مُہر کھولی تو مَیں نے دوسرے جاندار کو کہتے ہوئے سنا کہ ”آ!“ 4 اِس پر ایک اَور گھوڑا نکلا جو آگ جیسا سرخ تھا۔ اُس کے سوار کو دنیا سے صلح سلامتی چھیننے کا اختیار دیا گیا تاکہ لوگ ایک دوسرے کو قتل کریں۔ اُسے ایک بڑی تلوار پکڑائی گئی۔

5 لیلے نے تیسری مُہر کھولی تو مَیں نے تیسرے جاندار کو کہتے ہوئے سنا کہ ”آ!“ میرے دیکھتے دیکھتے ایک کالا گھوڑا نظر آیا۔ اُس کے سوار کے ہاتھ میں ترازو تھا۔ 6 اور مَیں نے چاروں جانداروں میں سے گویا ایک آواز سنی جس نے کہا، ”ایک دن کی مزدوری کے لئے ایک کلو گرام گندم، اور ایک دن کی مزدوری کے لئے تین کلو گرام جَو۔ لیکن تیل اور مَے کو نقصان مت پہنچانا۔“

7 لیلے نے چوتھی مُہر کھولی تو مَیں نے چوتھے جاندار کو کہتے سنا کہ ”آ!“ 8 میرے دیکھتے دیکھتے ایک گھوڑا نظر آیا جس کا رنگ ہلکا پیلا سا تھا۔ اُس کے سوار کا نام موت تھا، اور پاتال اُس کے پیچھے پیچھے چل رہی تھی۔ اُنہیں زمین کا چوتھا حصہ قتل کرنے کا اختیار دیا گیا، خواہ تلوار، کال، مہلک وبا یا وحشی جانوروں کے ذریعے سے ہو۔

9 لیلے نے پانچویں مُہر کھولی تو مَیں نے قربان گاہ کے نیچے اُن کی روحیں دیکھیں جو اللہ کے کلام اور اپنی گواہی قائم رکھنے کی وجہ سے شہید ہو گئے تھے۔ 10 اُنہوں نے اونچی آواز سے چلّا کر کہا، ”اے قادرِ مطلق، قدوس اور سچے رب، کتنی دیر اَور لگے گی؟ تُو کب تک زمین کے باشندوں کی عدالت کر کے ہمارے شہید ہونے کا انتقام نہ لے گا؟“ 11 تب اُن میں سے ہر ایک کو ایک سفید لباس دیا گیا، اور اُنہیں سمجھایا گیا کہ ”مزید تھوڑی دیر آرام کرو، کیونکہ پہلے تمہارے ہم خدمت بھائیوں میں سے اُتنوں کو شہید ہو جانا ہے جتنوں کے لئے

یہ مقرر ہے۔"

[12] لیلے نے چھٹی مُہر کھولی تو مَیں نے ایک شدید زلزلہ دیکھا۔ سورج بکری کے بالوں سے بنے ٹاٹ کی مانند کالا ہو گیا، پورا چاند خون جیسا نظر آنے لگا [13] اور آسمان کے ستارے زمین پر یوں گر گئے جس طرح انجیر کے درخت پر لگے آخری انجیر تیز ہَوا کے جھونکوں سے گر جاتے ہیں۔ [14] آسمان طومار کی طرح جب اُسے لپیٹ کر بند کیا جاتا ہے پیچھے ہٹ گیا۔ اور ہر پہاڑ اور جزیرہ اپنی اپنی جگہ سے کھسک گیا۔ [15] پھر زمین کے بادشاہ، شہزادے، جرنیل، امیر، اثر و رسوخ والے، غلام اور آزاد سب کے سب غاروں میں اور پہاڑی چٹانوں کے درمیان چھپ گئے۔ [16] اُنہوں نے چلّا کر پہاڑوں اور چٹانوں سے منت کی، "ہم پر گر کر ہمیں تخت پر بیٹھے ہوئے کے چہرے اور لیلے کے غضب سے چھپا لو۔ [17] کیونکہ اُن کے غضب کا عظیم دن آ گیا ہے، اور کون قائم رہ سکتا ہے؟"

اسرائیل کے 1,44,000 چنے ہوئے افراد

7 اِس کے بعد مَیں نے چار فرشتوں کو زمین کے چار کونوں پر کھڑے دیکھا۔ وہ زمین کی چار ہَواؤں کو چلنے سے روک رہے تھے تاکہ نہ زمین پر، نہ سمندر یا کسی درخت پر کوئی ہَوا چلے۔ [2] پھر مَیں نے ایک اَور فرشتہ مشرق سے چڑھتے ہوئے دیکھا جس کے پاس زندہ خدا کی مُہر تھی۔ اُس نے اونچی آواز سے اُن چار فرشتوں سے بات کی جنہیں زمین اور سمندر کو نقصان پہنچانے کا اختیار دیا گیا تھا۔ اُس نے کہا، [3] "زمین، سمندر یا درختوں کو اُس وقت تک نقصان مت پہنچانا جب تک ہم اپنے خدا کے خادموں کے ماتھوں پر مُہر نہ لگا لیں۔" [4] اور مَیں نے سنا کہ جن پر مُہر لگائی گئی تھی وہ 1,44,000 افراد تھے اور وہ اسرائیل کے ہر ایک قبیلے سے تھے: [5] 12,000 یہوداہ سے، 12,000 روبن سے، 12,000 جد سے، [6] 12,000 آشر سے، 12,000 نفتالی سے، 12,000 منسّی سے، [7] 12,000 شمعون سے، 12,000 لاوی سے، 12,000 اِشکار سے، [8] 12,000 زبولون سے، 12,000 یوسف سے اور 12,000 بن یمین سے۔

اللہ کے حضور ایک بڑا ہجوم

[9] اِس کے بعد مَیں نے ایک ہجوم دیکھا جو اِتنا بڑا تھا کہ اُسے گنا نہیں جا سکتا تھا۔ اُس میں ہر ملت، ہر قبیلے، ہر قوم اور ہر زبان کے افراد سفید لباس پہنے ہوئے تخت اور لیلے کے سامنے کھڑے تھے۔ اُن کے ہاتھوں میں کھجور کی ڈالیاں تھیں۔ [10] اور وہ اونچی آواز سے چلّا چلّا کر کہہ رہے تھے، "نجات تخت پر بیٹھے ہوئے ہمارے خدا اور لیلے کی طرف سے ہے۔" [11] تمام فرشتے تخت، بزرگوں اور چار جانداروں کے اردگرد کھڑے تھے۔ اُنہوں نے تخت کے سامنے گر کر اللہ کو سجدہ کیا [12] اور کہا، "آمین! ہمارے خدا کی ازل سے ابد تک ستائش، جلال، حکمت، شکر گزاری، عزت، قدرت اور طاقت حاصل رہے۔ آمین!"

[13] بزرگوں میں سے ایک نے مجھ سے پوچھا، "سفید لباس پہنے ہوئے یہ لوگ کون ہیں اور کہاں سے آئے ہیں؟"

14 مَیں نے جواب دیا، ”میرے آقا، آپ ہی جانتے ہیں۔“

اُس نے کہا، ”یہ وہی ہیں جو بڑی ایذا رسانی سے نکل کر آئے ہیں۔ اُنہوں نے اپنے لباس لیلے کے خون میں دھو کر سفید کر لئے ہیں۔ 15 اِس لئے وہ اللہ کے تخت کے سامنے کھڑے ہیں اور دن رات اُس کے گھر میں اُس کی خدمت کرتے ہیں۔ اور تخت پر بیٹھا ہوا اُن کو پناہ دے گا۔ 16 اِس کے بعد نہ کبھی بھوک اُنہیں ستائے گی نہ پیاس۔ نہ دھوپ، نہ کسی اَور قسم کی تپتی گرمی اُنہیں جھُلسائے گی۔ 17 کیونکہ جو لیلا تخت کے درمیان بیٹھا ہے وہ اُن کی گلہ بانی کرے گا اور اُنہیں زندگی کے چشموں کے پاس لے جائے گا۔ اور اللہ اُن کی آنکھوں سے تمام آنسو پونچھ ڈالے گا۔“

ساتویں مُہر

8 جب لیلے نے ساتویں مُہر کھولی تو آسمان پر خاموشی چھا گئی۔ یہ خاموشی تقریباً آدھے گھنٹے تک رہی۔ 2 پھر مَیں نے اللہ کے سامنے کھڑے سات فرشتوں کو دیکھا۔ اُنہیں سات تُرم دیئے گئے۔

3 ایک اَور فرشتہ جس کے پاس سونے کا بخور دان تھا آ کر قربان گاہ کے پاس کھڑا ہو گیا۔ اُسے بہت سا بخور دیا گیا تاکہ وہ اُسے مقدّسین کی دعاؤں کے ساتھ تخت کے سامنے کی سونے کی قربان گاہ پر پیش کرے۔ 4 بخور کا دھواں مقدّسین کی دعاؤں کے ساتھ فرشتے کے ہاتھ سے اُٹھتے اُٹھتے اللہ کے سامنے پہنچا۔ 5 پھر فرشتے نے بخور دان کو لیا اور اُسے قربان گاہ کی آگ سے بھر کر زمین پر پھینک دیا۔ تب کڑکتی اور گرجتی آوازیں سنائی دیں، بجلی چمکنے لگی اور زلزلہ آ گیا۔

تُرموں کا اثر

6 پھر جن سات فرشتوں کے پاس سات تُرم تھے وہ اُنہیں بجانے کے لئے تیار ہوئے۔

7 پہلے فرشتے نے اپنے تُرم کو بجا دیا۔ اِس پر اولے اور خون کے ساتھ ملائی گئی آگ پیدا ہو کر زمین پر برسائی گئی۔ اِس سے زمین کا تیسرا حصہ، درختوں کا تیسرا حصہ اور تمام ہری گھاس بھسم ہو گئی۔

8 پھر دوسرے فرشتے نے اپنے تُرم میں پھونک ماری۔ اِس پر جلتی ہوئی ایک بڑی پہاڑ نما چیز کو سمندر میں پھینکا گیا۔ سمندر کا تیسرا حصہ خون میں بدل گیا، 9 سمندر میں موجود زندہ مخلوقات کا تیسرا حصہ ہلاک اور بحری جہازوں کا تیسرا حصہ تباہ ہو گیا۔

10 پھر تیسرے فرشتے نے اپنے تُرم میں پھونک ماری۔ اِس پر مشعل کی طرح بھڑکتا ہوا ایک بڑا ستارہ آسمان سے دریاؤں کے تیسرے حصے اور پانی کے چشموں پر گر گیا۔ 11 اِس ستارے کا نام اَفسنطین تھا اور اِس سے پانی کا تیسرا حصہ اَفسنطین جیسا کڑوا ہو گیا۔ بہت سے لوگ یہ کڑوا پانی پینے سے مر گئے۔

12 پھر چوتھے فرشتے نے اپنے تُرم میں پھونک ماری۔ اِس پر سورج کا تیسرا حصہ، چاند کا تیسرا حصہ اور ستاروں کا تیسرا حصہ روشنی سے محروم ہو گیا۔ دن کا تیسرا حصہ روشنی سے محروم ہوا اور اِسی طرح رات کا تیسرا حصہ بھی۔

13 پھر دیکھتے دیکھتے مَیں نے ایک عقاب کو سنا جس نے میرے سر کے اوپر ہی بلندیوں پر اُڑتے ہوئے اونچی آواز سے پکارا، ”افسوس! افسوس! زمین کے باشندوں پر افسوس! کیونکہ تین فرشتوں کے تُرموں کی آوازیں ابھی باقی ہیں۔“

9 پھر پانچویں فرشتے نے اپنے تُرم میں پھونک ماری۔ اِس پر مَیں نے ایک ستارہ دیکھا جو آسمان سے زمین پر گر گیا تھا۔ اِس ستارے کو اتھاہ گڑھے کے راستے کی چابی دی گئی۔ 2 اُس نے اتھاہ گڑھے کا راستہ کھول دیا تو اُس سے دھواں نکل کر اوپر آیا، یوں جیسے دھواں کسی بڑے بھٹے سے نکلتا ہے۔ سورج اور چاند اتھاہ گڑھے کے اِس دھوئیں سے تاریک ہو گئے۔ 3 اور دھوئیں میں سے ٹڈیاں نکل کر زمین پر اُتر آئیں۔ اُنہیں زمین کے بچھوؤں جیسا اختیار دیا گیا۔ 4 اُنہیں بتایا گیا، ”نہ زمین کی گھاس، نہ کسی پودے یا درخت کو نقصان پہنچاؤ بلکہ صرف اُن لوگوں کو جن کے ماتھوں پر اللہ کی مُہر نہیں لگی ہے۔“ 5 ٹڈیوں کو اِن لوگوں کو مار ڈالنے کا اختیار نہ دیا گیا بلکہ اُنہیں بتایا گیا کہ وہ پانچ مہینوں تک اُن کو اذیت دیں۔ اور یہ اذیت اُس تکلیف کی مانند ہے جو تب پیدا ہوتی ہے جب بچھو کسی کو ڈنک مارتا ہے۔ 6 اُن پانچ مہینوں کے دوران لوگ موت کی تلاش میں رہیں گے، لیکن اُسے پائیں گے نہیں۔ وہ مر جانے کی شدید آرزو کریں گے، لیکن موت اُن سے بھاگ کر دُور رہے گی۔

7 ٹڈیوں کی شکل و صورت جنگ کے لئے تیار گھوڑوں کی مانند تھی۔ اُن کے سروں پر سونے کے تاجوں جیسی چیزیں تھیں اور اُن کے چہرے انسانوں کے چہروں کی مانند تھے۔ 8 اُن کے بال خواتین کے بالوں کی مانند اور اُن کے دانت شیر ببر کے دانتوں جیسے تھے۔ 9 یوں لگا جیسے اُن کے سینوں پر لوہے کے سے زرہ بکتر لگے ہوئے تھے، اور اُن کے پَروں کی آواز بےشمار رتھوں اور گھوڑوں کے شور جیسی تھی جب وہ مخالف پر جھپٹ رہے ہوتے ہوں۔ 10 اُن کی دُم پر بچھو کا سا ڈنک لگا تھا اور اُنہیں اِن ہی دُموں سے لوگوں کو پانچ مہینوں تک نقصان پہنچانے کا اختیار تھا۔ 11 اُن کا بادشاہ اتھاہ گڑھے کا فرشتہ ہے جس کا عبرانی نام ابدون اور یونانی نام اپلیون (ہلاکو) ہے۔

12 یوں پہلا افسوس گزر گیا، لیکن اِس کے بعد دو مزید افسوس ہونے والے ہیں۔

13 چھٹے فرشتے نے اپنے تُرم میں پھونک ماری۔ اِس پر مَیں نے ایک آواز سنی جو اللہ کے سامنے واقع سونے کی قربان گاہ کے چار کونوں پر لگے سینگوں سے آئی۔ 14 اِس آواز نے چھٹا تُرم پکڑے ہوئے فرشتے سے کہا، ”اُن چار فرشتوں کو کھلا چھوڑ دینا جو بڑے دریا بنام فرات کے پاس بندھے ہوئے ہیں۔“ 15 اِن چار فرشتوں کو اِسی مہینے کے اِسی دن کے اِسی گھنٹے کے لئے تیار کیا گیا تھا۔ اب اِنہیں کھلا چھوڑ دیا گیا تاکہ وہ انسانوں کا تیسرا حصہ مار ڈالیں۔ 16 مجھے بتایا گیا کہ گھوڑوں پر سوار فوجی بیس کروڑ تھے۔ 17 رویا میں گھوڑے اور سوار یوں نظر آئے: سینوں پر لگے زرہ بکتر آگ جیسے سرخ، نیلے اور گندھک جیسے پیلے تھے۔ گھوڑوں کے سر شیر ببر کے سروں سے مطابقت رکھتے تھے اور اُن کے منہ سے آگ، دھواں اور گندھک نکلتی تھی۔ 18 آگ، دھوئیں اور گندھک کی اِن تین بلاؤں سے انسانوں کا تیسرا حصہ ہلاک ہوا۔ 19 ہر گھوڑے کی طاقت اُس کے منہ اور دُم میں تھی، کیونکہ اُن کی دُمیں سانپ کی مانند تھیں جن کے سر نقصان پہنچاتے تھے۔

20 جو اِن بلاؤں سے ہلاک نہیں ہوئے تھے بلکہ ابھی باقی تھے اُنہوں نے پھر بھی اپنے ہاتھوں کے کاموں سے توبہ نہ کی۔ وہ بدروحوں اور سونے، چاندی، پیتل، پتھر

اور لکڑی کے بُتوں کی پوجا سے باز نہ آئے حالانکہ ایسی چیزیں نہ تو دیکھ سکتی ہیں، نہ سننے یا چلنے کے قابل ہوتی ہیں۔ 21 وہ قتل و غارت، جادوگری، زناکاری اور چوریوں سے بھی توبہ کر کے باز نہ آئے۔

فرشتہ اور چھوٹا طومار

10 پھر مَیں نے ایک اَور طاقت ور فرشتہ دیکھا۔ وہ بادل اوڑھے ہوئے آسمان سے اُتر رہا تھا اور اُس کے سر کے اوپر قوسِ قزح تھی۔ اُس کا چہرہ سورج جیسا تھا اور اُس کے پاؤں آگ کے ستون جیسے۔ 2 اُس کے ہاتھ میں ایک چھوٹا طومار تھا جو کھلا تھا۔ اپنے ایک پاؤں کو اُس نے سمندر پر رکھ دیا اور دوسرے کو زمین پر۔ 3 پھر وہ اونچی آواز سے پکار اُٹھا۔ ایسے لگا جیسے شیر ببر گرج رہا ہے۔ اِس پر کڑک کی سات آوازیں بولنے لگیں۔ 4 اُن کے بولنے پر مَیں اُن کی باتیں لکھنے کو تھا کہ ایک آواز نے کہا، ”کڑک کی سات آوازوں کی باتوں پر مُہر لگا اور اُنہیں مت لکھنا۔“

5 پھر اُس فرشتے نے جسے مَیں نے سمندر اور زمین پر کھڑا دیکھا اپنے دہنے ہاتھ کو آسمان کی طرف اُٹھا کر 6 اللہ کے نام کی قسم کھائی، اُس کے نام کی جو ازل سے ابد تک زندہ ہے اور جس نے آسمانوں، زمین اور سمندر کو اُن تمام چیزوں سمیت خلق کیا جو اُن میں ہیں۔ فرشتے نے کہا، ”اب دیر نہیں ہو گی۔ 7 جب ساتواں فرشتہ اپنے تُرم میں پھونک مارنے کو ہو گا تب اللہ کا بھید جو اُس نے اپنے نبوّت کرنے والے خادموں کو بتایا تھا تکمیل تک پہنچے گا۔“

8 پھر جو آواز آسمان سے سنائی دی تھی اُس نے ایک بار پھر مجھ سے بات کی، ”جا، وہ طومار لے لینا جو سمندر اور زمین پر کھڑے فرشتے کے ہاتھ میں کھلا پڑا ہے۔“

9 چنانچہ مَیں نے فرشتے کے پاس جا کر اُس سے گزارش کی کہ وہ مجھے چھوٹا طومار دے۔ اُس نے مجھ سے کہا، ”اِسے لے اور کھا لے۔ یہ تیرے منہ میں شہد کی طرح میٹھا لگے گا، لیکن تیرے معدے میں کڑواہٹ پیدا کرے گا۔“

10 مَیں نے چھوٹے طومار کو فرشتے کے ہاتھ سے لے کر اُسے کھا لیا۔ میرے منہ میں تو وہ شہد کی طرح میٹھا لگ رہا تھا، لیکن معدے میں جا کر اُس نے کڑواہٹ پیدا کر دی۔ 11 پھر مجھے بتایا گیا، ”لازم ہے کہ تُو بہت اُمّتوں، قوموں، زبانوں اور بادشاہوں کے بارے میں مزید نبوّت کرے۔“

دو گواہ

11 مجھے گز کی طرح کا سرکنڈا دیا گیا اور بتایا گیا، ”جا، اللہ کے گھر اور قربان گاہ کی پیمائش کر۔ اُس میں پرستاروں کی تعداد بھی گن۔ 2 لیکن بیرونی صحن کو چھوڑ دے۔ اُسے مت ناپ، کیونکہ اُسے غیر ایمان داروں کو دیا گیا ہے جو مقدّس شہر کو 42 مہینوں تک کچلتے رہیں گے۔ 3 اور مَیں اپنے دو گواہوں کو اختیار دوں گا، اور وہ ٹاٹ اوڑھ کر 1,260 دنوں کے دوران نبوّت کریں گے۔“

4 یہ دو گواہ زیتون کے وہ دو درخت اور وہ دو شمع دان ہیں جو دنیا کے آقا کے سامنے کھڑے ہیں۔ 5 اگر کوئی اُنہیں نقصان پہنچانا چاہے تو اُن کے منہ میں سے آگ نکل کر اُن کے دشمنوں کو بھسم کر دیتی ہے۔ جو بھی اُنہیں نقصان پہنچانا چاہے اُسے اِس طرح مرنا پڑتا ہے۔ 6 اِن گواہوں کو آسمان کو بند رکھنے کا اختیار ہے تاکہ جتنا

وقت وہ نبوّت کریں بارش نہ ہو۔ اُنہیں پانی کو خون میں بدلنے اور زمین کو ہر قسم کی اذیت پہنچانے کا اختیار بھی ہے۔ اور وہ جتنی دفعہ جی چاہے یہ کر سکتے ہیں۔

7 اُن کی گواہی کا مقررہ وقت پورا ہونے پر اتھاہ گڑھے میں سے نکلنے والا حیوان اُن سے جنگ کرنا شروع کرے گا اور اُن پر غالب آ کر اُنہیں مار ڈالے گا۔ 8 اُن کی لاشیں اُس بڑے شہر کی سڑک پر پڑی رہیں گی جس کا علامتی نام سدوم اور مصر ہے۔ وہاں اُن کا آقا بھی مصلوب ہوا تھا۔ 9 اور ساڑھے تین دنوں کے دوران ہر اُمّت ، قبیلے، زبان اور قوم کے لوگ اِن لاشوں کو گھور کر دیکھیں گے اور اِنہیں دفن کرنے نہیں دیں گے۔ 10 زمین کے باشندے اُن کی وجہ سے مسرور ہوں گے اور خوشی منا کر ایک دوسرے کو تحفے بھیجیں گے، کیونکہ اِن دو نبیوں نے زمین پر رہنے والوں کو کافی ایذا پہنچائی تھی۔ 11 لیکن اِن ساڑھے تین دنوں کے بعد اللہ نے اُن میں زندگی کا دم پھونک دیا، اور وہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہوئے۔ جو اُنہیں دیکھ رہے تھے وہ سخت دہشت زدہ ہوئے۔ 12 پھر اُنہوں نے آسمان سے ایک اونچی آواز سنی جس نے اُن سے کہا، ”یہاں اوپر آؤ!“ اور اُن کے دشمنوں کے دیکھتے دیکھتے دونوں ایک بادل میں آسمان پر چلے گئے۔ 13 اُسی وقت ایک شدید زلزلہ آیا اور شہر کا دسواں حصہ گر کر تباہ ہو گیا۔ 7,000 افراد اُس کی زد میں آ کر مر گئے۔ بچے ہوئے لوگوں میں دہشت پھیل گئی اور وہ آسمان کے خدا کو جلال دینے لگے۔

14 دوسرا افسوس گزر گیا، لیکن اب تیسرا افسوس جلد ہونے والا ہے۔

ساتواں تُرم

15 ساتویں فرشتے نے اپنے تُرم میں پھونک ماری۔ اِس پر آسمان پر سے اونچی آوازیں سنائی دیں جو کہہ رہی تھیں، ”زمین کی بادشاہی ہمارے آقا اور اُس کے مسیح کی ہو گئی ہے۔ وہی ازل سے ابد تک حکومت کرے گا۔“ 16 اور اللہ کے تخت کے سامنے بیٹھے 24 بزرگوں نے گر کر اللہ کو سجدہ کیا 17 اور کہا، ”اے رب قادرِ مطلق خدا، ہم تیرا شکر کرتے ہیں، تُو جو ہے اور جو تھا۔ کیونکہ تُو اپنی عظیم قدرت کو کام میں لا کر حکومت کرنے لگا ہے۔ 18 قومیں غصے میں آئیں تو تیرا غضب نازل ہوا۔ اب مُردوں کی عدالت کرنے اور اپنے خادموں کو اجر دینے کا وقت آ گیا ہے۔ ہاں، تیرے نبیوں، مقدّسین اور تیرا خوف ماننے والوں کو اجر ملے گا، خواہ وہ چھوٹے ہوں یا بڑے۔ اب وہ وقت بھی آ گیا ہے کہ زمین کو تباہ کرنے والوں کو تباہ کیا جائے۔“

19 آسمان پر اللہ کے گھر کو کھولا گیا اور اُس میں اُس کے عہد کا صندوق نظر آیا۔ بجلی چمکنے لگی، شور مچ گیا، بادل گرجنے اور بڑے بڑے اولے پڑنے لگے۔

خاتون اور اژدہا

12 پھر آسمان پر ایک عظیم نشان ظاہر ہوا، ایک خاتون جس کا لباس سورج تھا۔ اُس کے پاؤں تلے چاند اور سر پر بارہ ستاروں کا تاج تھا۔ 2 اُس کا پاؤں بھاری تھا، اور جنم دینے کے شدید درد میں مبتلا ہونے کی وجہ سے وہ چلّا رہی تھی۔

3 پھر آسمان پر ایک اَور نشان نظر آیا، ایک بڑا اور آگ جیسا سرخ اژدہا۔ اُس کے سات سر اور دس سینگ تھے، اور ہر سر پر ایک تاج تھا۔ 4 اُس کی دُم نے ستاروں

کے تیسرے حصے کو آسمان پر سے اُتار کر زمین پر پھینک دیا۔ پھر اژدہا جنم دینے والی خاتون کے سامنے کھڑا ہوا تاکہ اُس بچے کو جنم لیتے ہی ہڑپ کر لے۔ 5 خاتون کے بیٹا پیدا ہوا، وہ بچہ جو لوہے کے شاہی عصا سے قوموں پر حکومت کرے گا۔ اور خاتون کے اِس بچے کو چھین کر اللہ اور اُس کے تخت کے سامنے لایا گیا۔ 6 خاتون خود ریگستان میں ہجرت کر کے ایک ایسی جگہ پہنچ گئی جو اللہ نے اُس کے لئے تیار کر رکھی تھی، تاکہ وہاں 1,260 دن تک اُس کی پرورش کی جائے۔

7 پھر آسمان پر جنگ چھڑ گئی۔ میکائیل اور اُس کے فرشتے اژدہے سے لڑے۔ اژدہا اور اُس کے فرشتے اُن سے لڑتے رہے، 8 لیکن وہ غالب نہ آ سکے بلکہ آسمان پر اپنے مقام سے محروم ہو گئے۔ 9 بڑے اژدہے کو نکال دیا گیا، اُس قدیم اژدہے کو جو ابلیس یا شیطان کہلاتا ہے اور جو پوری دنیا کو گم راہ کر دیتا ہے۔ اُسے اُس کے فرشتوں سمیت زمین پر پھینکا گیا۔

10 پھر آسمان پر ایک اونچی آواز سنائی دی، ”اب ہمارے خدا کی نجات، قدرت اور بادشاہی آ گئی ہے، اب اُس کے مسیح کا اختیار آ گیا ہے۔ کیونکہ ہمارے بھائیوں اور بہنوں پر الزام لگانے والا جو دن رات اللہ کے حضور اُن پر الزام لگاتا رہتا تھا اُسے زمین پر پھینکا گیا ہے۔ 11 ایمان دار لیلے کے خون اور اپنی گواہی سنانے کے ذریعے ہی اُس پر غالب آئے ہیں۔ اُنہوں نے اپنی جان عزیز نہ رکھی بلکہ اُسے دینے تک تیار تھے۔ 12 چنانچہ خوشی مناؤ، اے آسمانو! خوشی مناؤ، اُن میں بسنے والو! لیکن زمین اور سمندر پر افسوس! کیونکہ ابلیس تم پر اُتر آیا ہے۔ وہ بڑے غصے میں ہے، کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اب اُس کے پاس وقت کم ہے۔“

13 جب اژدہے نے دیکھا کہ اُسے زمین پر گرا دیا گیا ہے تو وہ اُس خاتون کے پیچھے پڑ گیا جس نے بچے کو جنم دیا تھا۔ 14 لیکن خاتون کو بڑے عقاب کے سے دو پَر دیئے گئے تاکہ وہ اُڑ کر ریگستان میں اُس جگہ پہنچے جو اُس کے لئے تیار کی گئی تھی اور جہاں وہ ساڑھے تین سال تک اژدہے کی پہنچ سے محفوظ رہ کر پرورش پائے گی۔ 15 اِس پر اژدہے نے اپنے منہ سے پانی نکال کر دریا کی صورت میں خاتون کے پیچھے پیچھے بہا دیا تاکہ اُسے بہا لے جائے۔ 16 لیکن زمین نے خاتون کی مدد کر کے اپنا منہ کھول دیا اور اُس دریا کو نگل لیا جو اژدہے نے اپنے منہ سے نکال دیا تھا۔ 17 پھر اژدہے کو خاتون پر غصہ آیا، اور وہ اُس کی باقی اولاد سے جنگ کرنے کے لئے چلا گیا۔ (خاتون کی اولاد وہ ہیں جو اللہ کے احکام پورے کر کے عیسیٰ کی گواہی کو قائم رکھتے ہیں)۔ 18 اور اژدہا سمندر کے ساحل پر کھڑا ہو گیا۔

دو حیوان

13 پھر مَیں نے دیکھا کہ سمندر میں سے ایک حیوان نکل رہا ہے۔ اُس کے سات سینگ اور سات سر تھے۔ ہر سینگ پر ایک تاج اور ہر سر پر کفر کا ایک نام تھا۔ 2 یہ حیوان چیتے کی مانند تھا۔ لیکن اُس کے ریچھ کے سے پاؤں اور شیر ببر کا سا منہ تھا۔ اژدہے نے اِس حیوان کو اپنی قوت، اپنا تخت اور بڑا اختیار دے دیا۔ 3 لگتا تھا کہ حیوان کے سروں میں سے ایک پر لاعلاج زخم لگا ہے۔ لیکن اِس زخم کو شفا دی گئی۔ پوری دنیا یہ دیکھ کر حیرت زدہ ہوئی اور حیوان کے پیچھے لگ گئی۔ 4 لوگوں نے اژدہے کو سجدہ کیا، کیونکہ اُسی نے حیوان کو اختیار دیا تھا۔ اور اُنہوں نے یہ کہہ کر

حیوان کو بھی سجدہ کیا، "کون اِس حیوان کی مانند ہے؟ کون اِس سے لڑ سکتا ہے؟"

5 اِس حیوان کو بڑی بڑی باتیں اور کفر بکنے کا اختیار دیا گیا۔ اور اُسے یہ کرنے کا اختیار 42 مہینے کے لئے مل گیا۔ 6 یوں وہ اپنا منہ کھول کر اللہ، اُس کے نام، اُس کی سکونت گاہ اور آسمان کے باشندوں پر کفر بکنے لگا۔ 7 اُسے مقدّسین سے جنگ کر کے اُن پر فتح پانے کا اختیار بھی دیا گیا۔ اور اُسے ہر قبیلے، ہر اُمّت، ہر زبان اور ہر قوم پر اختیار دیا گیا۔ 8 زمین کے تمام باشندے اِس حیوان کو سجدہ کریں گے یعنی وہ سب جن کے نام دنیا کی ابتدا سے لیلے کی کتابِ حیات میں درج نہیں ہیں، اُس لیلے کی کتاب میں جو ذبح کیا گیا ہے۔

9 جو سن سکتا ہے وہ سن لے! 10 اگر کسی کو قیدی بننا ہے تو وہ قیدی ہی بنے گا۔ اگر کسی کو تلوار کی زد میں آ کر مرنا ہے تو وہ ایسے ہی مرے گا۔ اب مقدّسین کو ثابت قدمی اور وفادار ایمان کی خاص ضرورت ہے۔

11 پھر مَیں نے ایک اَور حیوان کو دیکھا۔ وہ زمین میں سے نکل رہا تھا۔ اُس کے لیلے کے سے دو سینگ تھے، لیکن اُس کے بولنے کا انداز اژدہے کا سا تھا۔ 12 اُس نے پہلے حیوان کا پورا اختیار اُس کی خاطر استعمال کر کے زمین اور اُس کے باشندوں کو پہلے حیوان کو سجدہ کرنے پر اُکسایا، یعنی اُس حیوان کو جس کا لاعلاج زخم بھر گیا تھا۔ 13 اور اُس نے بڑے معجزانہ نشان دکھائے، یہاں تک کہ اُس نے لوگوں کے دیکھتے دیکھتے آسمان سے زمین پر آگ نازل ہونے دی۔ 14 یوں اُسے پہلے حیوان کی خاطر معجزانہ نشان دکھانے کا اختیار دیا گیا، اور اِن کے ذریعے اُس نے زمین کے باشندوں کو صحیح راہ سے بہکایا۔ اُس نے اُنہیں کہا کہ وہ اُس حیوان کی تعظیم میں ایک مجسمہ بنا دیں جو تلوار سے زخمی ہونے کے باوجود دوبارہ زندہ ہوا تھا۔ 15 پھر اُسے پہلے حیوان کے مجسمے میں جان ڈالنے کا اختیار دیا گیا تاکہ مجسمہ بول سکے اور اُنہیں قتل کروا سکے جو اُسے سجدہ کرنے سے انکار کرتے تھے۔ 16 اُس نے یہ بھی کروایا کہ ہر ایک کے دہنے ہاتھ یا ماتھے پر ایک خاص نشان لگایا جائے، خواہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا، امیر ہو یا غریب، آزاد ہو یا غلام۔ 17 صرف وہ شخص کچھ خرید یا بیچ سکتا تھا جس پر یہ نشان لگا تھا۔ یہ نشان حیوان کا نام یا اُس کے نام کا نمبر تھا۔

18 یہاں حکمت کی ضرورت ہے۔ جو سمجھ دار ہے وہ حیوان کے نمبر کا حساب کرے، کیونکہ یہ ایک مرد کا نمبر ہے۔ اُس کا نمبر 666 ہے۔

لیلا اور اُس کی قوم

14 پھر مَیں نے دیکھا کہ لیلا میرے سامنے ہی صیون کے پہاڑ پر کھڑا ہے۔ اُس کے ساتھ 1,44,000 افراد کھڑے تھے جن کے ماتھوں پر اُس کا اور اُس کے باپ کا نام لکھا تھا۔ 2 اور مَیں نے آسمان سے ایک ایسی آواز سنی جو کسی بڑے آبشار اور گرجتے بادلوں کی اونچی کڑک کی مانند تھی۔ یہ اُس آواز کی مانند تھی جو سرود بجانے والے اپنے سازوں سے نکالتے ہیں۔ 3 یہ 1,44,000 افراد تخت، چار جانداروں اور بزرگوں کے سامنے کھڑے ایک نیا گیت گا رہے تھے، ایک ایسا گیت جو صرف وہی سیکھ سکے جنہیں لیلے نے زمین سے خرید لیا تھا۔ 4 یہ وہ مرد ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو خواتین کے ساتھ آلودہ نہیں کیا، کیونکہ وہ کنوارے ہیں۔ جہاں بھی لیلا جاتا ہے وہاں وہ بھی جاتے ہیں۔ اُنہیں باقی انسانوں میں سے فصل کے

پہلے پھل کی حیثیت سے اللہ اور لیلے کے لئے خریدا گیا ہے۔ 5 اُن کے منہ سے کبھی جھوٹ نہیں نکلا بلکہ وہ بے الزام ہیں۔

تین فرشتے

6 پھر مَیں نے ایک اَور فرشتہ دیکھا۔ وہ میرے سر کے اوپر ہی ہَوا میں اُڑ رہا تھا۔ اُس کے پاس اللہ کی ابدی خوش خبری تھی تاکہ وہ اُسے زمین کے باشندوں یعنی ہر قوم، قبیلے، اہلِ زبان اور اُمّت کو سنائے۔ 7 اُس نے اونچی آواز سے کہا، ”خدا کا خوف مان کر اُسے جلال دو، کیونکہ اُس کی عدالت کا وقت آ گیا ہے۔ اُسے سجدہ کرو جس نے آسمانوں، زمین، سمندر اور پانی کے چشموں کو خلق کیا ہے۔“

8 ایک دوسرے فرشتے نے پہلے کے پیچھے پیچھے چلتے ہوئے کہا، ”وہ گر گیا ہے! ہاں، عظیم بابل گر گیا ہے، جس نے تمام قوموں کو اپنی حرام کاری اور مستی کی مَے پلائی ہے۔“

9 اِن دو فرشتوں کے پیچھے ایک تیسرا فرشتہ چل رہا تھا۔ اُس نے اونچی آواز سے کہا، ”جو بھی حیوان اور اُس کے مجسمے کو سجدہ کرے اور جسے بھی اُس کا نشان اپنے ماتھے یا ہاتھ پر مل جائے 10 وہ اللہ کے غضب کی مَے سے پیئے گا، ایسی مَے جو ملاوٹ کے بغیر ہی اللہ کے غضب کے پیالے میں ڈالی گئی ہے۔ مقدّس فرشتوں اور لیلے کے حضور اُسے آگ اور گندھک کا عذاب سہنا پڑے گا۔ 11 اور اِن لوگوں کو ستانے والی یہ آگ جلتی رہے گی، اِس کا دھواں ابد تک چڑھتا رہے گا۔ جو حیوان اور اُس کے مجسمے کو سجدہ کرتے ہیں یا جنہوں نے اُس کے نام کا نشان لیا ہے وہ نہ دن، نہ رات کو آرام پائیں گے۔“

12 یہاں مقدسین کو ثابت قدم رہنے کی ضرورت ہے، اُنہیں جو اللہ کے احکام پورے کرتے اور عیسیٰ کے وفادار رہتے ہیں۔

13 پھر مَیں نے آسمان سے ایک آواز یہ کہتی ہوئی سنی، ”لکھ، مبارک ہیں وہ مُردے جو اب سے خداوند میں وفات پاتے ہیں۔“

”جی ہاں،“ روح فرماتا ہے، ”وہ اپنی محنت مشقت سے آرام پائیں گے، کیونکہ اُن کے نیک کام اُن کے پیچھے ہو کر اُن کے ساتھ چلیں گے۔“

زمین پر فصل کی کٹائی

14 پھر مَیں نے ایک سفید بادل دیکھا، اور اُس پر کوئی بیٹھا تھا جو ابنِ آدم کی مانند تھا۔ اُس کے سر پر سونے کا تاج اور ہاتھ میں تیز درانتی تھی۔ 15 ایک اَور فرشتہ اللہ کے گھر سے نکل کر اونچی آواز سے پکار کر اُس سے مخاطب ہوا جو بادل پر بیٹھا تھا، ”اپنی درانتی لے کر فصل کی کٹائی کر! کیونکہ فصل کاٹنے کا وقت آ گیا ہے اور زمین پر کی فصل پک گئی ہے۔“ 16 چنانچہ بادل پر بیٹھنے والے نے اپنی درانتی زمین پر چلائی اور زمین کی فصل کی کٹائی ہوئی۔

17 اِس کے بعد ایک اَور فرشتہ اللہ کے اُس گھر سے نکل آیا جو آسمان پر ہے، اور اُس کے پاس بھی تیز درانتی تھی۔

18 پھر ایک تیسرا فرشتہ آیا۔ اُسے آگ پر اختیار تھا۔ وہ قربان گاہ سے آیا اور اونچی آواز سے پکار کر تیز درانتی پکڑے ہوئے فرشتے سے مخاطب ہوا، ”اپنی تیز درانتی لے کر زمین کی انگور کی بیل سے انگور کے گچھے جمع

کر، کیونکہ اُس کے انگور پک گئے ہیں۔“ 19 فرشتے نے زمین پر اپنی درانتی چلائی، اُس کے انگور جمع کئے اور اُنہیں اللہ کے غضب کے اُس بڑے حوض میں پھینک دیا جس میں انگور کا رس نکالا جاتا ہے۔ 20 یہ حوض شہر سے باہر واقع تھا۔ اُس میں پڑے انگوروں کو اِتنا روندا گیا کہ حوض میں سے خون بہہ نکلا۔ خون کا یہ سیلاب 300 کلو میٹر دُور تک پہنچ گیا اور وہ اِتنا زیادہ تھا کہ گھوڑوں کی لگاموں تک پہنچ گیا۔

آخری بلاؤں کے فرشتے

15 پھر مَیں نے آسمان پر ایک اَور الٰہی نشان دیکھا، جو عظیم اور حیرت انگیز تھا۔ سات فرشتے سات آخری بلائیں اپنے پاس رکھ کر کھڑے تھے۔ اِن سے اللہ کا غضب تکمیل تک پہنچ گیا۔

2 مَیں نے شیشے کا سا ایک سمندر بھی دیکھا جس میں آگ ملائی گئی تھی۔ اِس سمندر کے پاس وہ کھڑے تھے جو حیوان، اُس کے مجسمے اور اُس کے نام کے نمبر پر غالب آ گئے تھے۔ وہ اللہ کے دیئے ہوئے سرود پکڑے 3 اللہ کے خادم موسیٰ اور لیلے کا گیت گا رہے تھے،

”اے رب قادرِ مطلق خدا،
تیرے کام کتنے عظیم اور حیرت انگیز ہیں۔
اے زمانوں کے بادشاہ،
تیری راہیں کتنی راست اور سچی ہیں۔
4 اے رب، کون تیرا خوف نہیں مانے گا؟
کون تیرے نام کو جلال نہیں دے گا؟
کیونکہ تُو ہی قدوس ہے۔
تمام قومیں آ کر تیرے حضور سجدہ کریں گی،
کیونکہ تیرے راست کام ظاہر ہو گئے ہیں۔“

5 اِس کے بعد مَیں نے دیکھا کہ اللہ کے گھر یعنی آسمان پر کے شریعت کے خیمے کو[a] کھول دیا گیا۔ 6 اللہ کے گھر سے وہ سات فرشتے نکل آئے جن کے پاس سات بلائیں تھیں۔ اُن کے کتان کے کپڑے صاف سُتھرے اور چمک رہے تھے۔ یہ کپڑے سینوں پر سونے کے کمر بند سے بندھے ہوئے تھے۔ 7 پھر چار جانداروں میں سے ایک نے اِن سات فرشتوں کو سونے کے سات پیالے دیئے۔ یہ پیالے اُس خدا کے غضب سے بھرے ہوئے تھے جو ازل سے ابد تک زندہ ہے۔ 8 اُس وقت اللہ کا گھر اُس کے جلال اور قدرت سے پیدا ہونے والے دھوئیں سے بھر گیا۔ اور جب تک سات فرشتوں کی سات بلائیں تکمیل تک نہ پہنچیں اُس وقت تک کوئی بھی اللہ کے گھر میں داخل نہ ہو سکا۔

اللہ کے غضب کے پیالے

16 پھر مَیں نے ایک اونچی آواز سنی جس نے اللہ کے گھر میں سے سات فرشتوں سے کہا، ”جاؤ، اللہ کے غضب سے بھرے سات پیالوں کو زمین پر اُنڈیل دو۔“

2 پہلے فرشتے نے جا کر اپنا پیالہ زمین پر اُنڈیل دیا۔ اِس پر اُن لوگوں کے جسموں پر بھدے اور تکلیف دہ پھوڑے نکل آئے جن پر حیوان کا نشان تھا اور جو اُس کے مجسمے کو سجدہ کرتے تھے۔

3 دوسرے فرشتے نے اپنا پیالہ سمندر پر اُنڈیل دیا۔ اِس پر سمندر کا پانی لاش کے سے خون میں بدل گیا، اور

[a] یعنی ملاقات کے خیمے کو۔

اُس میں ہر زندہ مخلوق مر گئی۔

4 تیسرے فرشتے نے اپنا پیالہ دریاؤں اور پانی کے چشموں پر اُنڈیل دیا تو اُن کا پانی خون بن گیا۔ 5 پھر مَیں نے پانیوں پر مقرر فرشتے کو یہ کہتے سنا، ”تُو یہ فیصلہ کرنے میں راست ہے، تُو جو ہے اور جو تھا، تُو جو قدوس ہے۔ 6 چونکہ اُنہوں نے تیرے مقدسین اور نبیوں کی خوں ریزی کی ہے، اِس لئے تُو نے اُنہیں وہ کچھ دے دیا جس کے لائق وہ ہیں۔ تُو نے اُنہیں خون پلا دیا۔“ 7 پھر مَیں نے قربان گاہ کو یہ جواب دیتے سنا، ”ہاں، اے رب قادرِ مطلق خدا، حقیقتاً تیرے فیصلے سچے اور راست ہیں۔“

8 چوتھے فرشتے نے اپنا پیالہ سورج پر اُنڈیل دیا۔ اِس پر سورج کو لوگوں کو آگ سے جھلسانے کا اختیار دیا گیا۔ 9 لوگ شدید تپش سے جھلس گئے، اور اُنہوں نے اللہ کے نام پر کفر بکا جسے اِن بلاؤں پر اختیار تھا۔ اُنہوں نے توبہ کرنے اور اُسے جلال دینے سے انکار کیا۔

10 پانچویں فرشتے نے اپنا پیالہ حیوان کے تخت پر اُنڈیل دیا۔ اِس پر اُس کی بادشاہی میں اندھیرا چھا گیا۔ لوگ اذیت کے مارے اپنی زبانیں کاٹتے رہے۔ 11 اُنہوں نے اپنی تکلیفوں اور پھوڑوں کی وجہ سے آسمان پر کفر بکا اور اپنے کاموں سے انکار نہ کیا۔

12 چھٹے فرشتے نے اپنا پیالہ بڑے دریا فرات پر اُنڈیل دیا۔ اِس پر اُس کا پانی سوکھ گیا تاکہ مشرق کے بادشاہوں کے لئے راستہ تیار ہو جائے۔ 13 پھر مَیں نے تین بدروحیں دیکھیں جو مینڈکوں کی مانند تھیں۔ وہ اژدہے کے منہ، حیوان کے منہ اور جھوٹے نبی کے منہ میں سے نکل آئیں۔ 14 یہ مینڈک شیاطین کی روحیں ہیں جو معجزے دکھاتی ہیں اور نکل کر پوری دنیا کے بادشاہوں کے پاس جاتی ہیں تاکہ اُنہیں اللہ قادرِ مطلق کے عظیم دن پر جنگ کے لئے اکٹھا کریں۔

15 ”دیکھو، مَیں چور کی طرح آؤں گا۔ مبارک ہے وہ جو جاگتا رہتا اور اپنے کپڑے پہنے ہوئے رہتا ہے تاکہ اُسے ننگی حالت میں چلنا نہ پڑے اور لوگ اُس کی شرم گاہ نہ دیکھیں۔“

16 پھر اُنہوں نے بادشاہوں کو اُس جگہ پر اکٹھا کیا جس کا نام عبرانی زبان میں ہرمجدون ہے۔

17 ساتویں فرشتے نے اپنا پیالہ ہَوا میں اُنڈیل دیا۔ اِس پر اللہ کے گھر میں تخت کی طرف سے ایک اونچی آواز سنائی دی جس نے کہا، ”اب کام تکمیل تک پہنچ گیا ہے!“ 18 بجلیاں چمکنے لگیں، شور مچ گیا، بادل گرجنے لگے اور ایک شدید زلزلہ آیا۔ اِس قسم کا زلزلہ زمین پر انسان کی تخلیق سے لے کر آج تک نہیں آیا، اِتنا سخت زلزلہ کہ 19 عظیم شہر تین حصوں میں بٹ گیا اور قوموں کے شہر تباہ ہو گئے۔ اللہ نے عظیم بابل کو یاد کر کے اُسے اپنے سخت غضب کی مَے سے بھرا پیالہ پلا دیا۔ 20 تمام جزیرے غائب ہو گئے اور پہاڑ کہیں نظر نہ آئے۔ 21 لوگوں پر آسمان سے من من بھر کے بڑے بڑے اولے گر گئے۔ اور لوگوں نے اولوں کی بلا کی وجہ سے اللہ پر کفر بکا، کیونکہ یہ بلا نہایت سخت تھی۔

مشہور کسبی

17 پھر سات پیالے اپنے پاس رکھنے والے اِن سات فرشتوں میں سے ایک میرے پاس آیا۔ اُس نے کہا، ”آ، مَیں تجھے اُس بڑی کسبی کی سزا دکھا دوں جو گہرے پانی کے پاس بیٹھی ہے۔ 2 زمین کے بادشاہوں نے اُس کے ساتھ زنا کیا۔ ہاں،

اُس کی زناکاری کی مَے سے زمین کے باشندے مست ہو گئے۔"

3 پھر فرشتہ مجھے روح میں ایک ریگستان میں لے گیا۔ وہاں مَیں نے ایک عورت کو دیکھا۔ وہ ایک قرمزی رنگ کے حیوان پر سوار تھی جس کے پورے جسم پر کفر کے نام لکھے تھے اور جس کے سات سر اور دس سینگ تھے۔ 4 یہ عورت ارغوانی اور قرمزی رنگ کے کپڑے پہنے اور سونے، بیش قیمت جواہر اور موتیوں سے سجی ہوئی تھی۔ اُس کے ہاتھ میں سونے کا ایک پیالہ تھا جو گھنونی چیزوں اور اُس کی زناکاری کی گندگی سے بھرا ہوا تھا۔ 5 اُس کے ماتھے پر یہ نام لکھا تھا، جو ایک بھید ہے، "عظیم بابل، کسبیوں اور زمین کی گھنونی چیزوں کی ماں۔" 6 اور مَیں نے دیکھا کہ یہ عورت اُن مقدسین کے خون سے مست ہو گئی تھی جنہوں نے عیسیٰ کی گواہی دی تھی۔

اُسے دیکھ کر مَیں نہایت حیران ہوا۔ 7 فرشتے نے مجھ سے پوچھا، "تُو کیوں حیران ہے؟ مَیں تجھ پر عورت اور اُس حیوان کا بھید کھول دوں گا جس پر عورت سوار ہے اور جس کے سات سر اور دس سینگ ہیں۔ 8 جس حیوان کو تُو نے دیکھا وہ پہلے تھا، اِس وقت نہیں ہے اور دوبارہ اتھاہ گڑھے میں سے نکل کر ہلاکت کی طرف بڑھے گا۔ زمین کے جن باشندوں کے نام دنیا کی تخلیق سے ہی کتابِ حیات میں درج نہیں ہیں وہ حیوان کو دیکھ کر حیرت زدہ ہو جائیں گے۔ کیونکہ وہ پہلے تھا، اِس وقت نہیں ہے لیکن دوبارہ آئے گا۔

9 یہاں سمجھ دار ذہن کی ضرورت ہے۔ سات سروں سے مراد سات پہاڑ ہیں جن پر یہ عورت بیٹھی ہے۔ یہ سات بادشاہوں کی نمائندگی بھی کرتے ہیں۔ 10 اِن میں سے پانچ گر گئے ہیں، چھٹا موجود ہے اور ساتواں ابھی آنے والا ہے۔ لیکن جب وہ آئے گا تو اُسے تھوڑی دیر کے لئے رہنا ہے۔ 11 جو حیوان پہلے تھا اور اِس وقت نہیں ہے وہ آٹھواں بادشاہ ہے، گو وہ سات بادشاہوں میں سے بھی ایک ہے۔ وہ ہلاکت کی طرف بڑھ رہا ہے۔

12 جو دس سینگ تُو نے دیکھے وہ دس بادشاہ ہیں جنہیں ابھی کوئی بادشاہی نہیں ملی۔ لیکن اُنہیں گھنٹے بھر کے لئے حیوان کے ساتھ بادشاہ کا اختیار ملے گا۔ 13 یہ ایک ہی سوچ رکھ کر اپنی طاقت اور اختیار حیوان کو دے دیں گے اور لیلے سے جنگ کریں گے، 14 لیکن لیلا اپنے بُلائے گئے، چنے ہوئے اور وفادار پیروکاروں کے ساتھ اُن پر غالب آئے گا، کیونکہ وہ ربوں کا رب اور بادشاہوں کا بادشاہ ہے۔"

15 پھر فرشتے نے مجھ سے کہا، "جس پانی کے پاس تُو نے کسبی کو بیٹھی دیکھا وہ اُمّتیں، ہجوم، قومیں اور زبانیں ہے۔ 16 جو حیوان اور دس سینگ تُو نے دیکھے وہ کسبی سے نفرت کریں گے۔ وہ اُسے ویران کر کے ننگا چھوڑ دیں گے اور اُس کا گوشت کھا کر اُسے بھسم کریں گے۔ 17 کیونکہ اللہ نے اُن کے دلوں میں یہ ڈال دیا ہے کہ وہ اُس کا مقصد پورا کریں اور اُس وقت تک حکومت کرنے کا اپنا اختیار حیوان کے سپرد کر دیں جب تک اللہ کے فرمان تکمیل تک نہ پہنچ جائیں۔

18 جس عورت کو تُو نے دیکھا وہ وہی بڑا شہر ہے جو زمین کے بادشاہوں پر حکومت کرتا ہے۔"

بابل شہر کی شکست

18 اِس کے بعد مَیں نے ایک اَور فرشتہ دیکھا جو آسمان پر سے اُتر رہا تھا۔ اُسے بہت اختیار حاصل تھا اور زمین اُس کے جلال سے روشن ہو گئی۔ 2 اُس نے اونچی آواز سے پکار کر کہا، ”وہ گر گئی ہے! ہاں، عظیم کسبی بابل گر گئی ہے! اب وہ شیاطین کا گھر اور ہر بدروح کا بسیرا بن گئی ہے، ہر ناپاک اور گھنونے پرندے کا بسیرا۔ 3 کیونکہ تمام قوموں نے اُس کی حرام کاری اور مستی کی مَے پی لی ہے۔ زمین کے بادشاہوں نے اُس کے ساتھ زنا کیا اور زمین کے سوداگر اُس کی بےلگام عیاشی سے امیر ہو گئے ہیں۔“ 4 پھر مَیں نے ایک اَور آواز سنی۔ اُس نے آسمان کی طرف سے کہا،

”اے میری قوم، اُس میں سے نکل آ،
تاکہ تم اُس کے گناہوں میں شریک نہ ہو جاؤ
اور اُس کی بلائیں تم پر نہ آئیں۔
5 کیونکہ اُس کے گناہ آسمان تک پہنچ گئے ہیں،
اور اللہ اُن کی بدیوں کو یاد کرتا ہے۔
6 اُس کے ساتھ وہی سلوک کرو
جو اُس نے تمہارے ساتھ کیا ہے۔
جو کچھ اُس نے کیا ہے
اُس کا دُگنا بدلہ اُسے دینا۔
جو شراب اُس نے دوسروں کو
پلانے کے لئے تیار کی ہے
اُس کا دُگنا بدلہ اُسے دے دینا۔
7 اُسے اُتنی ہی اذیت اور غم پہنچا دو
جتنا اُس نے اپنے آپ کو شاندار بنایا
اور عیاشی کی۔
کیونکہ اپنے دل میں وہ کہتی ہے،
’مَیں یہاں اپنے تخت پر رانی ہوں۔
نہ مَیں بیوہ ہوں، نہ مَیں کبھی ماتم کروں گی۔‘
8 اِس وجہ سے ایک دن یہ بلائیں
یعنی موت، ماتم اور کال اُس پر آن پڑیں گی۔
وہ بھسم ہو جائے گی،
کیونکہ اُس کی عدالت کرنے والا
رب خدا قوی ہے۔“

9 اور زمین کے جن بادشاہوں نے اُس کے ساتھ زنا اور عیاشی کی وہ اُس کے جلنے کا دھواں دیکھ کر رو پڑیں گے اور آہ و زاری کریں گے۔ 10 وہ اُس کی اذیت کو دیکھ کر خوف کھائیں گے اور دُور دُور کھڑے ہو کر کہیں گے، ”افسوس! تجھ پر افسوس، اے عظیم اور طاقت ور شہر بابل! ایک ہی گھنٹے کے اندر اندر اللہ کی عدالت تجھ پر آ گئی ہے۔“

11 زمین کے سوداگر بھی اُسے دیکھ کر رو پڑیں گے اور آہ و زاری کریں گے، کیونکہ کوئی نہیں رہا ہو گا جو اُن کا مال خریدے: 12 اُن کا سونا، چاندی، بیش قیمت جواہر، موتی، باریک کتان، ارغوانی اور قرمزی رنگ کا کپڑا، ریشم، ہر قسم کی خوشبودار لکڑی، ہاتھی دانت کی ہر چیز اور قیمتی لکڑی، پیتل، لوہے اور سنگِ مرمر کی ہر چیز، 13 دارچینی، مسالا، اگربتی، مُر، بخور، مَے، زیتون کا تیل، بہترین میدہ، گندم، گائے بَیل، بھیڑیں، گھوڑے، رتھ اور غلام یعنی انسان۔ 14 سوداگر اُس سے کہیں گے، ”جو پھل تُو چاہتی تھی وہ تجھ سے دُور ہو گیا ہے۔ تیری تمام دولت اور شان و شوکت غائب ہو گئی ہے اور آئندہ کبھی بھی تیرے پاس پائی نہیں جائے گی۔“ 15 جو سوداگر اُسے یہ چیزیں فروخت کرنے سے دولت مند ہوئے وہ اُس

کی اذیت دیکھ کر خوف کے مارے دُور دُور کھڑے ہو جائیں گے۔ وہ رو رو کر ماتم کریں گے [16] اور کہیں گے، ''ہائے! تجھ پر افسوس، اے عظیم شہر، اے خاتون جو پہلے باریک کتان، ارغوانی اور قرمزی رنگ کے کپڑے پہنے پھرتی تھی اور جو سونے، قیمتی جواہر اور موتیوں سے سجی ہوئی تھی۔ [17] ایک ہی گھنٹے کے اندر اندر ساری دولت تباہ ہو گئی ہے!''

ہر بحری جہاز کا کپتان، ہر سمندری مسافر، ہر ملاح اور وہ تمام لوگ جو سمندر پر سفر کرنے سے اپنی روزی کماتے ہیں وہ سب دُور دُور کھڑے ہو جائیں گے۔ [18] اُس کے جلنے کا دھواں دیکھ کر وہ کہیں گے، ''کیا کبھی کوئی اِتنا عظیم شہر تھا؟'' [19] وہ اپنے سروں پر خاک ڈال لیں گے اور چلّا چلّا کر روئیں گے اور آہ و زاری کریں گے۔ وہ کہیں گے، ''ہائے! تجھ پر افسوس، اے عظیم شہر، جس کی دولت سے تمام بحری جہازوں کے مالک امیر ہوئے۔ ایک ہی گھنٹے کے اندر اندر وہ ویران ہو گیا ہے۔''

[20] اے آسمان، اُسے دیکھ کر خوشی منا!
اے مقدّسو، رسولو اور نبیو، خوشی مناؤ!
کیونکہ اللہ نے تمہاری خاطر
اُس کی عدالت کی ہے۔

[21] پھر ایک طاقت ور فرشتے نے بڑی چکّی کے پاٹ کی مانند ایک بڑے پتھر کو اُٹھا کر سمندر میں پھینک دیا۔ اُس نے کہا، ''عظیم شہر بابل کو اِتنی ہی زبردستی سے پٹک دیا جائے گا۔ بعد میں اُسے کہیں نہیں پایا جائے گا۔ [22] اب سے نہ موسیقاروں کی آوازیں تجھ میں کبھی سنائی دیں گی، نہ سرود، بانسری یا تُرم بجانے والوں کی۔ اب سے کسی بھی کام کا کاری گر تجھ میں پایا نہیں جائے گا۔ ہاں، چکّی کی آواز ہمیشہ کے لئے بند ہو جائے گی۔ [23] اب سے چراغ تجھے روشن نہیں کرے گا، دُلھن دُولھے کی آواز تجھ میں سنائی نہیں دے گی۔ ہائے، تیرے سوداگر دنیا کے بڑے بڑے افسر تھے، اور تیری جادوگری سے تمام قوموں کو بہکایا گیا۔''

[24] ہاں، بابل میں نبیوں، مقدّسین اور اُن تمام لوگوں کا خون پایا گیا ہے جو زمین پر شہید ہو گئے ہیں۔

19 اِس کے بعد مَیں نے آسمان پر ایک بڑے ہجوم کی سی آواز سنی جس نے کہا، ''اللہ کی تمجید ہو! نجات، جلال اور قدرت ہمارے خدا کو حاصل ہے۔ [2] کیونکہ اُس کی عدالتیں سچی اور راست ہیں۔ اُس نے اُس بڑی کسبی کو مجرم ٹھہرایا ہے جس نے زمین کو اپنی زناکاری سے بگاڑ دیا۔ اُس نے اُس سے اپنے خادموں کی قتل و غارت کا بدلہ لے لیا ہے۔'' [3] اور وہ دوبارہ بول اُٹھے، ''اللہ کی تمجید ہو! اِس شہر کا دھواں ابد تک چڑھتا رہتا ہے۔'' [4] چوبیس بزرگوں اور چار جانداروں نے گر کر تخت پر بیٹھے اللہ کو سجدہ کیا۔ اُنہوں نے کہا، ''آمین، اللہ کی تمجید ہو۔''

لیلے کی ضیافت

[5] پھر تخت کی طرف سے ایک آواز سنائی دی۔ اُس نے کہا، ''اے اُس کے تمام خادمو، ہمارے خدا کی تمجید کرو۔ اے اُس کا خوف ماننے والو، خواہ بڑے ہو یا چھوٹے اُس کی ستائش کرو۔'' [6] پھر مَیں نے ایک بڑے ہجوم کی سی آواز سنی، جو بڑی آبشار کے شور اور گرجتے بادلوں کی کڑک کی مانند تھی۔ اِن لوگوں نے کہا، ''اللہ کی تمجید ہو! کیونکہ ہمارا رب قادرِ مطلق خدا تخت نشین ہو گیا ہے۔ [7] آؤ، ہم مسرور ہوں، خوشی منائیں اور اُسے

جلال دیں، کیونکہ لیلے کی شادی کا وقت آ گیا ہے۔ اُس کی دُلھن نے اپنے آپ کو تیار کر لیا ہے، 8 اور اُسے پہننے کے لئے باریک کتان کا چمکتا اور پاک صاف لباس دے دیا گیا۔'' (باریک کتان سے مراد مقدسین کے راست کام ہیں۔)

9 پھر فرشتے نے مجھ سے کہا، ''لکھ، مبارک ہیں وہ جنہیں لیلے کی شادی کی ضیافت کے لئے دعوت مل گئی ہے۔'' اُس نے مزید کہا، ''یہ اللہ کے سچے الفاظ ہیں۔''

10 اِس پر مَیں اُسے سجدہ کرنے کے لئے اُس کے پاؤں میں گر گیا۔ لیکن اُس نے مجھ سے کہا، ''ایسا مت کر! مَیں بھی تیرا اور تیرے اُن بھائیوں کا ہم خدمت ہوں جو عیسیٰ کی گواہی دینے پر قائم ہیں۔ صرف اللہ کو سجدہ کر۔ کیونکہ جو عیسیٰ کے بارے میں گواہی دیتا ہے وہ یہ نبوّت کی روح میں کرتا ہے۔''

سفید گھوڑے کا سوار

11 پھر مَیں نے آسمان کو کھلا دیکھا۔ ایک سفید گھوڑا نظر آیا جس کے سوار کا نام ''وفادار اور سچا'' ہے، کیونکہ وہ انصاف سے عدالت اور جنگ کرتا ہے۔ 12 اُس کی آنکھیں بھڑکتے شعلے کی مانند ہیں اور اُس کے سر پر بہت سے تاج ہیں۔ اُس پر ایک نام لکھا ہے جسے صرف وہی جانتا ہے، کوئی اَور اُسے نہیں جانتا۔ 13 وہ ایک لباس سے ملبّس تھا جسے خون میں ڈبویا گیا تھا۔ اُس کا نام ''اللہ کا کلام'' ہے۔ 14 آسمان کی فوجیں اُس کے پیچھے پیچھے چل رہی تھیں۔ سب سفید گھوڑوں پر سوار تھے اور باریک کتان کے چمکتے اور پاک صاف کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ 15 اُس کے منہ سے ایک تیز تلوار نکلتی ہے جس سے وہ قوموں کو مار دے گا۔ وہ لوہے کے شاہی عصا سے اُن پر حکومت کرے گا۔ ہاں، وہ انگور کا رس نکالنے کے حوض میں اُنہیں کچل ڈالے گا۔ یہ حوض کیا ہے؟ اللہ قادرِ مطلق کا سخت غضب۔ 16 اُس کے لباس اور ران پر یہ نام لکھا ہے، ''بادشاہوں کا بادشاہ اور ربوں کا رب۔''

17 پھر مَیں نے ایک فرشتہ سورج پر کھڑا دیکھا۔ اُس نے اونچی آواز سے پکار کر اُن تمام پرندوں سے جو میرے سر پر منڈلا رہے تھے کہا، ''آؤ، اللہ کی بڑی ضیافت کے لئے جمع ہو جاؤ۔ 18 پھر تم بادشاہوں، جرنیلوں، بڑے بڑے افسروں، گھوڑوں اور اُن کے سواروں کا گوشت کھاؤ گے، ہاں تمام لوگوں کا گوشت، خواہ آزاد ہوں یا غلام، چھوٹے ہوں یا بڑے۔''

19 پھر مَیں نے حیوان اور بادشاہوں کو اُن کی فوجوں سمیت دیکھا۔ وہ گھوڑے پر ''اللہ کا کلام'' نامی سوار اور اُس کی فوج سے جنگ کرنے کے لئے جمع ہوئے تھے۔ 20 لیکن حیوان کو گرفتار کیا گیا۔ اُس کے ساتھ اُس جھوٹے نبی کو بھی گرفتار کیا گیا جس نے حیوان کی خاطر معجزانہ نشان دکھائے تھے۔ اِن معجزوں کے وسیلے سے اُس نے اُن کو فریب دیا تھا جنہیں حیوان کا نشان مل گیا تھا اور جو اُس کے مجسمے کو سجدہ کرتے تھے۔ دونوں کو جلتی ہوئی گندھک کی شعلہ خیز جھیل میں پھینکا گیا۔ 21 باقی لوگوں کو اُس تلوار سے مار ڈالا گیا جو گھوڑے پر سوار کے منہ سے نکلتی تھی۔ اور تمام پرندے لاشوں کا گوشت کھا کر سیر ہو گئے۔

ہزار سال کا دور

20 پھر مَیں نے ایک فرشتہ دیکھا جو آسمان سے اُتر رہا تھا۔ اُس کے ہاتھ میں اتھاہ گڑھے کی چابی اور ایک بھاری زنجیر تھی۔ 2 اُس نے اژدہے یعنی قدیم سانپ کو جو شیطان یا ابلیس کہلاتا ہے پکڑ کر ہزار سال کے لئے باندھ لیا۔ 3 اُس نے اُسے اتھاہ گڑھے میں پھینک کر تالا لگا دیا اور اُس پر مُہر لگا دی تاکہ وہ ہزار سال تک قوموں کو گمراہ نہ کر سکے۔ اُس کے بعد ضروری ہے کہ اُسے تھوڑی دیر کے لئے آزاد کر دیا جائے۔

4 پھر مَیں نے تخت دیکھے جن پر وہ بیٹھے تھے جنہیں عدالت کرنے کا اختیار دیا گیا تھا۔ اور مَیں نے اُن کی روحیں دیکھیں جنہیں عیسیٰ کے بارے میں گواہی دینے اور جن کا اللہ کا کلام پیش کرنے کی وجہ سے سر قلم کیا گیا تھا۔ اُنہوں نے حیوان یا اُس کے مجسّمے کو سجدہ نہیں کیا تھا، نہ اُس کا نشان اپنے ماتھوں یا ہاتھوں پر لگوایا تھا۔ اب یہ لوگ زندہ ہوئے اور ہزار سال تک مسیح کے ساتھ حکومت کرتے رہے۔ 5 (باقی مُردے ہزار سال کے اختتام پر ہی زندہ ہوئے)۔ یہ پہلی قیامت ہے۔ 6 مبارک اور مقدّس ہیں وہ جو اِس پہلی قیامت میں شریک ہیں۔ اِن پر دوسری موت کا کوئی اختیار نہیں ہے بلکہ یہ اللہ اور مسیح کے امام ہو کر ہزار سال تک اُس کے ساتھ حکومت کریں گے۔

ابلیس کی شکست

7 ہزار سال گزر جانے کے بعد ابلیس کو اُس کی قید سے آزاد کر دیا جائے گا۔ 8 تب وہ نکل کر زمین کے چاروں کونوں میں موجود قوموں بنام جوج اور ماجوج کو بہکائے گا اور اُنہیں جنگ کرنے کے لئے جمع کرے گا۔ لڑنے والوں کی تعداد ساحل پر کی ریت کے ذروں جیسی بے شمار ہو گی۔ 9 اُنہوں نے زمین پر پھیل کر مقدّسین کی لشکرگاہ کو گھیر لیا، یعنی اُس شہر کو جسے اللہ پیار کرتا ہے۔ لیکن آگ نے آسمان سے نازل ہو کر اُنہیں ہڑپ کر لیا۔ 10 اور ابلیس کو جس نے اُن کو فریب دیا تھا جلتی ہوئی گندھک کی جھیل میں پھینکا گیا، وہاں جہاں حیوان اور جھوٹے نبی کو پہلے پھینکا گیا تھا۔ اُس جگہ پر اُنہیں دن رات بلکہ ابد تک عذاب سہنا پڑے گا۔

آخری عدالت

11 پھر مَیں نے ایک بڑا سفید تخت دیکھا اور اُسے جو اُس پر بیٹھا ہے۔ آسمان و زمین اُس کے حضور سے بھاگ کر غائب ہو گئے۔ 12 اور مَیں نے تمام مُردوں کو تخت کے سامنے کھڑے دیکھا، خواہ وہ چھوٹے تھے یا بڑے۔ کتابیں کھولی گئیں۔ پھر ایک اَور کتاب کو کھول دیا گیا جو کتابِ حیات تھی۔ مُردوں کا اُس کے مطابق فیصلہ کیا گیا جو کچھ اُنہوں نے کیا تھا اور جو کتابوں میں درج تھا۔ 13 سمندر نے اُن تمام مُردوں کو پیش کر دیا جو اُس میں تھے، اور موت اور پاتال نے بھی اُن مُردوں کو پیش کر دیا جو اُن میں تھے۔ چنانچہ ہر شخص کا اُس کے مطابق فیصلہ کیا گیا جو اُس نے کیا تھا۔ 14 پھر موت اور پاتال کو جلتی ہوئی جھیل میں پھینکا گیا۔ یہ جھیل دوسری موت ہے۔ 15 جس کسی کا نام کتابِ حیات میں درج نہیں تھا اُسے جلتی ہوئی جھیل میں پھینکا گیا۔

نیا آسمان اور نئی زمین

21 پھر مَیں نے ایک نیا آسمان اور ایک نئی زمین دیکھی۔ کیونکہ پہلا آسمان اور پہلی زمین ختم ہو گئے تھے اور سمندر بھی نیست تھا۔ 2 مَیں نے نئے یروشلم کو بھی دیکھا۔ یہ مقدّس شہر دُلھن کی صورت میں اللہ کے پاس سے آسمان پر سے اُتر رہا تھا۔ اور یہ دُلھن اپنے دُولھے کے لئے تیار اور سجی ہوئی تھی۔ 3 مَیں نے ایک آواز سنی جس نے تخت پر سے کہا، ”اب اللہ کی سکونت گاہ انسانوں کے درمیان ہے۔ وہ اُن کے ساتھ سکونت کرے گا اور وہ اُس کی قوم ہوں گے۔ اللہ خود اُن کا خدا ہو گا۔ 4 وہ اُن کی آنکھوں سے تمام آنسو پونچھ ڈالے گا۔ اب سے نہ موت ہو گی نہ ماتم، نہ رونا ہو گا نہ درد، کیونکہ جو بھی پہلے تھا وہ جاتا رہا ہے۔“

5 جو تخت پر بیٹھا تھا اُس نے کہا، ”مَیں سب کچھ نئے سرے سے بنا رہا ہوں۔“ اُس نے یہ بھی کہا، ”یہ لکھ دے، کیونکہ یہ الفاظ قابلِ اعتماد اور سچے ہیں۔“ 6 پھر اُس نے کہا، ”کام مکمل ہو گیا ہے! مَیں الف اور ے، اوّل اور آخر ہوں۔ جو پیاسا ہے اُسے مَیں زندگی کے چشمے سے مفت پانی پلاؤں گا۔ 7 جو غالب آئے گا وہ یہ سب کچھ وراثت میں پائے گا۔ مَیں اُس کا خدا ہوں گا اور وہ میرا فرزند ہو گا۔ 8 لیکن بُزدلوں، غیر ایمان داروں، گھنونوں، قاتلوں، زناکاروں، جادوگروں، بُت پرستوں اور تمام جھوٹے لوگوں کا انجام جلتی ہوئی گندھک کی شعلہ خیز جھیل ہے۔ یہ دوسری موت ہے۔“

نیا یروشلم

9 جن سات فرشتوں کے پاس سات آخری بلاؤں سے بھرے پیالے تھے اُن میں سے ایک نے میرے پاس آ کر کہا، ”آ، مَیں تجھے دُلھن یعنی لیلے کی بیوی دکھاؤں۔“ 10 وہ مجھے روح میں اُٹھا کر ایک بڑے اور اونچے پہاڑ پر لے گیا۔ وہاں سے اُس نے مجھے مقدّس شہر یروشلم دکھایا جو اللہ کی طرف سے آسمان پر سے اُتر رہا تھا۔ 11 اُسے اللہ کا جلال حاصل تھا اور وہ اَن مول جوہر بلکہ بلور جیسے صاف شفاف یشب کی طرح چمک رہا تھا۔ 12 اُس کی بڑی اور اونچی فصیل میں بارہ دروازے تھے، اور ہر دروازے پر ایک فرشتہ کھڑا تھا۔ دروازوں پر اسرائیل کے بارہ قبیلوں کے نام لکھے تھے۔ 13 تین دروازے مشرق کی طرف تھے، تین شمال کی طرف، تین جنوب کی طرف اور تین مغرب کی طرف۔ 14 شہر کی فصیل کی بارہ بنیادیں تھیں جن پر لیلے کے بارہ رسولوں کے نام لکھے تھے۔ 15 جس فرشتے نے مجھ سے بات کی تھی اُس کے پاس سونے کا گز تھا تاکہ شہر، اُس کے دروازوں اور اُس کی فصیل کی پیمائش کرے۔ 16 شہر چوکور تھا۔ اُس کی لمبائی اُتنی ہی تھی جتنی اُس کی چوڑائی۔ فرشتے نے گز سے شہر کی پیمائش کی تو پتا چلا کہ اُس کی لمبائی، چوڑائی اور اونچائی 2,400 کلو میٹر ہے۔ 17 جب اُس نے فصیل کی پیمائش کی تو چوڑائی 60 میٹر تھی یعنی اُس پیمانے کے حساب سے جو وہ استعمال کر رہا تھا۔ 18 فصیل یشب کی تھی جبکہ شہر خالص سونے کا تھا، یعنی صاف

شفاف شیشے جیسے سونے کا۔ 19 شہر کی بنیادیں ہر قسم کے قیمتی جواہر سے سجی ہوئی تھیں: پہلی یشب[a] سے، دوسری سنگِ لاجورد[b] سے، تیسری سنگِ یمانی[c] سے، چوتھی زمرد سے، 20 پانچویں سنگِ سلیمانی[d] سے، چھٹی عقیقِ احمر[e] سے، ساتویں زبرجد[f] سے، آٹھویں آبِ بحر[g] سے، نویں پکھراج[h] سے، دسویں عقیقِ سبز[i] سے، گیارھویں نیلے رنگ کے زرقون[j] سے اور بارھویں یاقوتِ ارغوانی[k] سے۔ 21 بارہ دروازے بارہ موتی تھے اور ہر دروازہ ایک موتی کا تھا۔ شہر کی بڑی سڑک خالص سونے کی تھی، یعنی صاف شفاف شیشے جیسے سونے کی۔

22 مَیں نے شہر میں اللہ کا گھر نہ دیکھا، کیونکہ رب قادرِ مطلق خدا اور لیلا ہی اُس کا مقدِس ہیں۔ 23 شہر کو سورج یا چاند کی ضرورت نہیں جو اُسے روشن کرے، کیونکہ اللہ کا جلال اُسے روشن کر دیتا ہے اور لیلا اُس کا چراغ ہے۔ 24 قومیں اُس کی روشنی میں چلیں گی، اور زمین کے بادشاہ اپنی شان و شوکت اُس میں لائیں گے۔ 25 اُس کے دروازے کسی بھی دن بند نہیں ہوں گے کیونکہ وہاں کبھی بھی رات کا وقت نہیں آئے گا۔ 26 قوموں کی شان و شوکت اُس میں لائی جائے گی۔ 27 کوئی ناپاک چیز اُس میں داخل نہیں ہو گی، نہ وہ جو گھنونی حرکتیں کرتا اور جھوٹ بولتا ہے۔ صرف وہ داخل ہوں گے جن کے نام لیلے کی کتابِ حیات میں درج ہیں۔

مکاشفہ

22 پھر فرشتے نے مجھے زندگی کے پانی کا دریا دکھایا۔ وہ بلور جیسا صاف شفاف تھا اور اللہ اور لیلے کے تخت سے نکل کر 2 شہر کی بڑی سڑک کے بیچ میں سے بہہ رہا تھا۔ دریا کے دونوں کناروں پر زندگی کا درخت تھا۔ یہ درخت سال میں بارہ دفعہ پھل لاتا تھا، ہر مہینے میں ایک بار۔ اور درخت کے پتے قوموں کی شفا کے لئے استعمال ہوتے تھے۔ 3 وہاں کوئی بھی ملعون چیز نہیں ہو گی۔

اللہ اور لیلے کا تخت شہر میں ہوں گے اور اُس کے خادم اُس کی خدمت کریں گے۔ 4 وہ اُس کا چہرہ دیکھیں گے، اور اُس کا نام اُن کے ماتھوں پر ہو گا۔ 5 وہاں رات نہیں ہو گی اور اُنہیں کسی چراغ یا سورج کی روشنی کی ضرورت نہیں ہو گی، کیونکہ رب خدا اُنہیں روشنی دے گا۔ وہاں وہ ابد تک حکومت کریں گے۔

عیسیٰ کی آمد

6 فرشتے نے مجھ سے کہا، ”یہ باتیں قابلِ اعتماد اور سچی ہیں۔ رب نے جو نبیوں کی روحوں کا خدا ہے اپنے فرشتے کو بھیج دیا تاکہ اپنے خادموں کو وہ کچھ دکھائے جو جلد ہونے والا ہے۔“

7 عیسیٰ فرماتا ہے، ”دیکھو، مَیں جلد آؤں گا۔ مبارک ہے وہ جو اِس کتاب کی پیش گوئیوں کے مطابق زندگی گزارتا ہے۔“

---

[a] jasper
[b] lapis lazuli
[c] chalcedony
[d] sardonyx یعنی سنگِ سلیمانی کی ایک قسم جس میں نارنجی اور سفید عقیق کے پرت یکے بعد دیگرے ہوتے ہیں۔
[e] carnelian
[f] peridot
[g] beryl
[h] topaz
[i] chrysoprase
[j] یونانی لفظ کچھ مبہم سا ہے۔
[k] amethyst

8 مَیں یوحنا نے خود یہ کچھ سنا اور دیکھا ہے۔ اور اُسے سننے اور دیکھنے کے بعد مَیں اُس فرشتے کے پاؤں میں گر گیا جس نے مجھے یہ دکھایا تھا اور اُسے سجدہ کرنا چاہتا تھا۔ 9 لیکن اُس نے مجھ سے کہا، ”ایسا مت کر! مَیں بھی اُسی کا خادم ہوں جس کا تُو، تیرے بھائی نبی اور کتاب کی پیروی کرنے والے ہیں۔ خدا ہی کو سجدہ کر!“ 10 پھر اُس نے مجھے بتایا، ”اِس کتاب کی پیش گوئیوں پر مُہر مت لگانا، کیونکہ وقت قریب آ گیا ہے۔ 11 جو غلط کام کر رہا ہے وہ غلط کام کرتا رہے۔ جو گھنونا ہے وہ گھنونا ہوتا جائے۔ جو راست باز ہے وہ راست بازی کرتا رہے۔ جو مقدّس ہے وہ مقدّس ہوتا جائے۔“

12 عیسیٰ فرماتا ہے، ”دیکھو، مَیں جلد آنے کو ہوں۔ مَیں اجر لے کر آؤں گا اور مَیں ہر ایک کو اُس کے کاموں کے موافق اجر دوں گا۔ 13 مَیں الف اور ے، اوّل اور آخر، ابتدا اور انتہا ہوں۔“

14 مبارک ہیں وہ جو اپنے لباس کو دھوتے ہیں۔ کیونکہ وہ زندگی کے درخت کے پھل سے کھانے اور دروازوں کے ذریعے شہر میں داخل ہونے کا حق رکھتے ہیں۔ 15 لیکن باقی سب شہر کے باہر رہیں گے۔ کُتّے، زناکار، قاتل، بُت پرست اور تمام وہ لوگ جو جھوٹ کو پیار کرتے اور اُس پر عمل کرتے ہیں سب کے سب باہر رہیں گے۔

16 ”مَیں عیسیٰ نے اپنے فرشتے کو تمہارے پاس بھیجا ہے تاکہ وہ جماعتوں کے لئے تمہیں اِن باتوں کی گواہی دے۔ مَیں داؤد کی جڑ اور اولاد ہوں، مَیں ہی چمکتا ہوا صبح کا ستارہ ہوں۔“

17 روح اور دُلھن کہتی ہیں، ”آ!“

ہر سننے والا بھی یہی کہے، ”آ!“

جو پیاسا ہو وہ آئے اور جو چاہے وہ زندگی کا پانی مفت لے لے۔

خلاصہ

18 مَیں، یوحنا ہر ایک کو جو اِس کتاب کی پیش گوئیاں سنتا ہے آگاہ کرتا ہوں، اگر کوئی اِس کتاب میں کسی بھی بات کا اضافہ کرے تو اللہ اُس کی زندگی میں اُن بلاؤں کا اضافہ کرے گا جو اِس کتاب میں بیان کی گئی ہیں۔ 19 اور اگر کوئی نبوّت کی اِس کتاب سے باتیں نکالے تو اللہ اُس سے کتاب میں مذکور زندگی کے درخت کے پھل سے کھانے اور مقدّس شہر میں رہنے کا حق چھین لے گا۔

20 جو اِن باتوں کی گواہی دیتا ہے وہ فرماتا ہے، ”جی ہاں! مَیں جلد ہی آنے کو ہوں۔“

”آمین! اے خداوند عیسیٰ آ!“

21 خداوند عیسیٰ کا فضل سب کے ساتھ رہے۔